حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

یادگار شہید فن حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

جنوری ۱۹۳۸ء

ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص

"عورت"

اپنے دستور کے مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو شائع ہو چکی ہے اسکے متعلق ہندوستان بھر کے مشہور فاضلوں حکیموں، ڈاکٹروں اور اربابِ صحافت نے کیا کیا خیالات اور رائیں ظاہر کی ہیں وہ آپ کو آئندہ صفحات میں ملیں گی۔ ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم الشان خاص نمبر کو عورتوں کی ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے طبّی حصہ میں ایسے ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جس سے اُردو داں اب تک محروم ہیں۔ عورتوں کے حفظانِ صحت کے مسئلہ پر ہر مضمون میں نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے تجربات جو اس نمبر میں درج ہیں وہ اتنے بہتر اور اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں یکجا دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ علمی حصہ جو سو صفحوں سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا عجیب و غریب ہے کہ آج تک اُردو زبان میں ان عنوانوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہے ہر مضمون تحقیق و تدقیق اور جدت و ندرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ تقریباً نوّے مضمون نگاروں نے اس نمبر میں مضمون لکھے ہیں جنمیں ساٹھ حکیم ہیں نو ڈاکٹر اور تین وید اور تقریباً پندرہ اصحابِ علم اور مشاہیر ملک اور غیر ممالک کی خواتین ہیں۔ تصویروں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں فہرست مضامین دیکھکر ہمارے بیانات کی تصدیق کر لیجئے۔ یہ نمبر نہ صرف مردوں کے مُطالعہ کے قابل ہے۔ بلکہ ہر لکھی پڑھی عورت کے لئے اِس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

پچھلے سال کا عورت نمبر جو اس نمبر کے مقابلہ میں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ اور ہم کو تیرہ سو سے زیادہ درخواستیں مسترد کرنی پڑی تھیں۔ یہ نمبر اگرچہ زیادہ چھاپا گیا ہے۔ لیکن کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اس کی اِتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ مہینوں چل سکے اِس لئے شائقینِ علم و فن کو اسے جلد سے جلد اور کسی نہ کسی طرح حاصل کر لینا چاہیئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اِس صورت میں نہ صرف یہ عورت نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ گیارہ مہینے تک **ہمدردِ صحت** جیسا اعلیٰ رسالہ آپ کے پاس پہونچتا رہے گا۔ اگر آپ کو صرف یہی نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ دمع محصول ا/ لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیجدیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کی میز پر یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت عورت نمبر اعلیٰ اڈیشن ۱۲/ معمولی اڈیشن ۸/ محصول ایک آنہ

قیمت سالانہ مع اشاعتِ خاص معمولی

صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدردِ صحت ہمدرد منزل دہلی

جلد ۶　　جولائی ۱۹۳۷ء　　نمبر ۱

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

فنی

لیتھو کی تصاویر

شخصی

فنی

فہرست مضامین

جدید مباحث (تیسرا باب)

مجربات امراض نسواں (چوتھا باب)

اشتہارات

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر

جناب حکیم محمد عبدالحمید غازی انصاری فاضل التکمیل، لکھنؤ

ہمدرد صحت کے سالانہ نمبر کی شان ہی بہت ارفع و اعلیٰ ہے موجودہ خاص نمبر (جولائی سنہ ۱۹۳۷ء) امراض مستورات کے لئے شفا۔ اطباء کے لئے راہ نما ہے۔ اس کے مضامین کی جامعیت دیکھ کر دل پھڑک گیا با ساختہ زبان سے نکلا:—

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اللہ اس رسالہ کو نیز اس کے جملہ اراکین و کارپردازان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر ہندوستان بھر کے فاضلوں ایڈیٹروں حکیموں اور ڈاکٹروں کی اہم رائیں





جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"عنایت نامہ مع اپنے مشمولات کے موصول ہوا۔ آپکا رسالہ ماشاءاللہ ہر حیثیت سے قابل قدر و مستحق اعانت و ہمت افزائی ہے۔ کاش میں آپکے کسی کام آسکتا تجارتی رسائل کے اس دور میں خدمت فن کی مثال قائم کر دینا آپ ہی کا دل و جگر تھا۔ +

جناب ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب ایم اے پی ایچ ڈی شیخ الجامعہ جامعہ ملیہ دہلی

[illegible]

[illegible]



جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی!

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر (عورت) نظر سے گزرا۔ اسے دیکھکر جی بہت خوش ہوا۔ ہمدرد صحت کے معمولی ماہانہ نمبر ہی افادت اور واقفیت عامہ کے لحاظ سے تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آپکے خاص نمبر یہی نہیں کہ موضوع متعلقہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتے ہیں اور طب و حفظان صحت کے بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کرتے ہیں۔ بلکہ اُردو کی صحافت میں ایک قابل یادگار عہد قائم کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کا یہ خاص عورت نمبر مرتب کرنے میں آپنے نہایت دقت نظر اور حسن انتخاب سے کام لیا ہے۔ اسکی پوری توصیف ناممکن ہے۔ یہ نمبر نہ صرف سائنس اور طب کے شائقین کی واقفیت میں معتدبہ اضافہ کرتا ہے۔ بلکہ عام خواندہ اور متاہل انسانوں کے لئے احتیاط حفظ ماتقدم اور اس جنسی واقفیت کے دفتر پیش کرتا ہے جن کیلئے اسے بہت سی ضخیم جلدیں کھنگالنی پڑتیں۔ سب سے اہم یہ بات ہے کہ یہ نمبر طب و طب کے متعلقات پر قدیم زمانے کے نظریوں سے لیکر حال کے تجربات اور تازہ ترین سائنٹفک معلومات سے آگاہی بخشتا ہے اسکی جامعیت افادت سے کم نہیں جابجا چربے اور نقشہ مضامین کے موضوع کی وضاحت میں بیحد مدد دیتے ہیں میں آپ کو اس نمبر کی ترتیب و اشاعت کیلئے تہ دلسے مبارکباد دیتا ہوں اس کا ثانی ملک کی کسی اور زبان میں پایا نہیں جاتا +

[illegible]

[illegible]



ابو المعظم حضرت سائل دہلوی

"...... ہمدرد صحت کی اشاعت حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ باعتبار اسکی حیثیت کے کیا کچھ اسکی طباعت پر صرف ہوتا ہے اور کیا اس کا سالانہ معاوضہ ہے ضخامت دیکھئے۔ چھپائی دیکھئے کاغذ دیکھئے۔ تصاویر دیکھئے۔ ٹائیٹل پیج کے نئے نئے ڈیزائن دیکھئے۔ مضامین کی فراہمی دیکھئے۔ اہل قلم کی قابلیت دیکھئے۔ جس فن کو طب جدید کے ماہر مردہ فرماتے ہیں اس فن کے جاننے اور سمجھنے والے اور اسکے دلدادہ فرسودہ خیال کیا کیا کمالات سلف صالحین پیش کر دیتے ہیں اس رسالہ کی تکمیل کی جد وجہد دیکھئے کہ مدیر رسالہ کی رسائی کہاں کہاں ہے۔ اسکے مدیر کی دوربین نظر پردوں میں گھسکر اپنا کام لیتی ہے سمندر پار جاکر مدعا برآری کرتی ہے۔ اس کے مدیر کی ہر دلعزیزی ملاحظہ ہے کہ اپنے ہم پیشہ جنکو حریف بھی کہا جاتا ہے ان کے دل میں ذل ڈال کر منافع خلق اللہ کے لئے کیا کیا مجرب نسخے حاصل کر لیتی ہے اور ہدیہ عام وخاص کرنے سے دقت پر فروگذاشت ہونے نہیں دیتی۔ ہمدرد صحت کے مدیر کا اپنا میرے نزدیک فرض مسیحائی ادا کر رہا ہے صرف اسی کی واحد ذات ہے کہ بلا مدد غیرے واحدے ترتیب رسالہ اور اجراء رسالہ کی ذمہ دار ہے کہ ہر ماہ انگریزی کی پانچ تاریخ کو اہل ذوق کے ہاتھوں میں دور و قریب اپنا موقت الشیوع پہنچا دیتی ہے۔ زحمت انتظار کبھی مشتاق رسالہ کو نہیں ہونے پاتی +

جناب ع ح جمیل علوی صاحب ایم اے ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی گوجرانوالہ

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر وصول ہوا۔ یہ خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ نمبر اتنا شاندار ہوگا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ ایسی جامع کتاب آج تک اُردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اس کا علمی حصّہ تو امید سے کہیں بڑھکر ثابت ہوا ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا مُطالعہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے +

پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (ویانا) کو میں ہمدرد صحت کے متعلق تحریر کر چکا ہوں انکی خدمتیں یہ بھی عرض کیا ہے کہ "ہمدرد صحت" کے لئے اپنے ابتدائی لکچروں کا ترجمہ کرنیکی اجازت بخشیں جن کا مطالعہ نہ صرف تجزیۃ النفس کے شائقین بلکہ ہر طبیب کے لئے ازبس ضروری ہے +

کیا آپ نے جواف برائر اور فرائڈ کے فوٹو حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت کی ہے۔ اگر نہیں تو کیا میں توقع کر سکتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں گے۔ خاص نمبر ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا مانگتا ہوں کہ آپ کو شعبہ طب اور بالخصوص اردو زبان کی خدمت کرنیکی اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ جس مستحسن کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین ہمدرد صحت یقیناً ہندوستان کے طبی رسائل سے بازی لے گیا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب

شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

ہمدرد صحت کے دور طفلی میں کچھ دیکھکر میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکی ترقی کی راہ میں وہ رکاوٹیں نظر نہیں آتی ہیں جس سے کسی رسالہ کا مستقبل تاریک ہوا کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمدرد صحت کا مستقبل روشن اور شاندار بنکر رہے گا! آج میں اپنے الفاظ کو واقعات کے آئینہ میں دیکھکر خوش ہوتا ہوں کہ توفیق خداوندی اور قدرت کی یاوری ہمدرد صحت کے ساتھ ہے اور اس وقت وہ ترقی و ترفع کی اسی منزل رفیع پر جلوہ افروز ہے جس کی توقع آج سے چند سال پہلے مجھے تھی۔

دنیائے صحافت کو معلوم ہے کہ ہمدرد صحت کا چندہ سالانہ محض ایک روپیہ ہے اس قلیل چندہ کے مقابلہ میں ہمدرد صحت سال بھر تک کتنا مواد کس شان کے ساتھ مہیا کیا کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس رقم میں اس کا ایک پرچہ بھی ارزاں ہے جو اشاعت خاص کے نام سے وہ ہر سال ہدیہ ناظرین کیا کرتا ہے اشاعت خاص کی ترتیب تہذیب اور آراستگی میں ادارہ کتنی محنت وجفاکشی سے کام لیتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں کبھی صحافت کے سنگلاخ مرحلہ کو عبور کرنا پڑا ہو۔ اس کی ہر اشاعت خاص ایک اہم تالیف اور خوبصورت مرقع ہے۔ جسکی بہترین مثال "عورت" کے روپ میں جلوہ افروز ہے۔ میں ادارہ ہمدرد صحت کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں +

دنیائے طب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ مدیر ہمدرد صحت حکیم عبد الحمید صاحب اس بارہ میں بڑی دریا دلی فیاضی عرقریزی اور دلچسپی سے کام لے رہے ہیں جس کی دوسری مثال نظر نہیں آتی +



لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی (ایڈنبرگ)

ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر (برلن)

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر "عورت" کل صبح ملا اتفاق دیکھئے کل روزہ تھا تمام دن "عورت" کیساتھ لطف و مسرت سے گذر گیا۔ خوب ہے خوب ہے، زیادہ تعریف کرونگا تو کہیں ایسا نہو لوگ مبالغہ سمجھنے لگیں، اور میری تعریف بیکار جائے بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت و استقلال کو قائم رکھے اور پبلک خصوصاً اطبا اس سے فائدہ اٹھائیں"



جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب

رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

حیدر آباد۔ دکن

"تازہ عورت نمبر باصرہ نواز ہوا۔ درحقیقت زبان اُردو میں یہ عورت کے متعلق ایک بے مثال گنجینہ معارف ہے جسے ظاہری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ کر نیمیں آپنے صرف کثیر کے علاوہ بے انتہا محنت و کاوش سے کام لیا ہی اس مختصر عرصہ میں ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ معلومات حیرتناک کامیابی کیساتھ تیار فرمادیا جو علمی و عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے۔ دلی مبارکباد قبول فرمائیے!



جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب۔ نیر واسطی لاہور

خواتین کے متعلق ہمدرد صحت کی اشاعت خاص (متعلقہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء) نظر سے گذری اس اشاعت میں بحیثیت مجموعی عورت ذات کے متعلق ہر ایک نقطۂ نگاہ سے نظر کیگئی ہی چنانچہ اسمیں عورت کے متعلق جنسی امتیازات، امراض و معالجات، مجربات۔ اصول و قوانین حفظ صحت، قدیم تمدنوں میں اسکی معاشرتی حالت۔ مختلف ممالک میں اسکی موجودہ حیثیت۔ اور جمالیاتی عظمت وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس اشاعت کی تدوین میں تقریباً نوے مضمون نگاروں نے حصہ لیا ہی جن میں ہندوستان کے بلند پایہ مضمون نویسوں کے علاوہ یورپ کی اہل قلم خواتین کے حسین و جمیل افکار بھی شامل ہیں۔ پھر تقریباً ہر مضمون نہایت احتیاط و متانت اصابت رائے اور جرئت فکر سے لکھا گیا ہی اور اکثر مضامین میں یکسر نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہی جس سے اُردو زبان کے دامن کی وسعت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے +

علاوہ ازیں کتابت و طباعت بہترین۔ جابجا عکسی و دستی تصاویر کی آرائش و تزئین، سرورق رنگین اور مضامین کا تنوع نہایت دلفریب و دلنشین ہی اور حقیقت یہ ہی کہ جسطرح عورت خود دنیا میں سلسلہ ارتقاء عالم کی آخری کڑی میکدہ بردوش مجسمہ شعر و شباب گلستاں بکنار پیکر حسن و جمال اور کائنات ارضی کی جمیل ترین حسینہ نازنین ہی اسی طرح یہ اشاعت خاص بھی جو اسکی ذات رنگین صفات سے متعلق ہی اپنی خصوصیات صوری و معنوی کے اعتبار سے ایک رعناترین گل گلکدۂ نوبہار رنگ و بو اور ایک نہایت محبوب و دلنواز مرقع جمیل و حسین ہی۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ع اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری



جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

"سنہ ۱۹۳۷ء کا عورت نمبر اگر سچ پوچھئے تو گذشتہ سال کے عورت نمبر سے بھی بہت زیادہ ممتاز ہو گیا ہی جن بلند مرتبہ حضرات سے آپنے اس مرتبہ مضامین حاصل کئے ہیں وہ بڑے بڑے معیاری رسائل میں بھی مشکل ہی سے لکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جناب نے ان حضرات سے مضامین حاصل کرنے میں کسقدر مشکلات و تکالیف برداشت کی ہونگی طبی رسائل کو یہ لوگ کہاں نصیب ہوتے ہیں، مگر آپ بھی تنہا طبیب ہی نہیں "سحر طراز" بھی ہیں پھر آپکے حسن مذاق کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اس قدر موزونیت اور مناسبت سے رکھی گئی ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بیرون ہند کے اہل قلم سے کبھی کبھی آپ ہی کے ذریعہ ملاقات ہوتی ہی اور طبی دنیا میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہی کہ ہندوستان کے ایک طبی رسالہ کو ایسے ایسے لکھنے والے ملجاتے ہیں فن سے متعلق مشاہیر فن نے جسقدر مضامین قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی سب اپنی اپنی جگہ جذب و کشش کا پورا سامان رکھتے ہیں مختصر یہ کہ آپکے اس کارنامہ کو کاغذ کی گرانی اور دوسرے ناسازگار حالات کی موجودگی میں صرف "فنی جہاد" سے تعبیر کیا جا سکتا ہی۔



جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد بھوپال

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا اعلیٰ ایڈیشن، جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو عین حالت انتظار میں اور بالکل ٹھیک وقت پر موصول ہو گیا کیا عرض کروں کہ دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی اگر ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ندرت و جدت طرازی کے میدان میں ایک نیا و انوکھا قدم اٹھاتے رہیں گے اور آپ کے جذبات لامتناہی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں تو پہلے کی خاص اشاعتوں کی توصیف میں اپنا ذخیرۂ الفاظ ختم نہ کرتا اور کوشش کرتا کہ کچھ مخصوص الفاظ و محاورات ہمارا آنحویں میں جمع رہیں تاکہ بوقت ضرورت اسے بآسانی حاجت براری کیجا سکتی سچ تو یہ ہے کہ آپکی فنی خدمات و جدت طرازیاں ستائش سے بالا تر ہیں آپنے طب کی دنیا، صحافت اور دواسازی میں ایک ایسے خوش آئند انقلاب کی بنیاد قائم کردی ہی جو آج نہیں تو کچھ روز بعد اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور یونانی طب کو فرسودہ یا آثار قدیمہ میں شمار کرنیوالے دماغ اسکو ایک نہ ایک روز ضرور ایسے رنگ روپ میں دیکھ لیں گے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ ہمدرد صحت ماشاءاللہ خواص کے دائرے سے نکلکر عوام کے حلقہ میں روز افزوں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن
ویدک کے مشہور ماہر حکیم

"...... گذشتہ سال متذکرہ بالا خوبیوں کے ساتھ عورت نمبر بھی شائع ہوا جو ہمدرد صحت کا تیسرا خاص نمبر تھا۔ اس نمبر کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں اس نمبر کی تمام کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور سینکڑوں شائقین اس نمبر کے حاصل کرنے سے محروم رہے سال حال میں رسالہ ہمدرد صحت کا چوتھا خاص نمبر شائع ہوا جس کا موضوع گذشتہ سال کی طرح وہی "عورت" ہے یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ سال کے عورت نمبر سے سال حال کا عورت نمبر ہر لحاظ اور حیثیت سے بہت بڑھا ہوا ہے اور اسمیں ایسے ایسے جدید عنوانوں پر بہتر سے بہتر مضامین لکھے گئے ہیں جن سے اردو کتابوں اور رسالوں کے صفحات ابتک معرا تھے ہم بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ یہ رسالہ اسی طرح دن دونی اور چوگنی ترقی کرتا رہے اور حکیم صاحب موصوف کو ایسی ہی جناب حکیم عبدالحمید صاحب کے مبارک و مسعود مقاصد میں ہمیشہ کامیابی اور نیکنامی حاصل ہوتی رہے"

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی دھلی

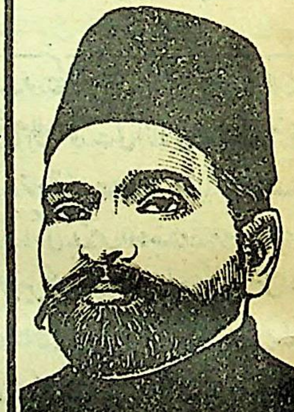
"...... کارکنان رسالہ نے پھر عورت نمبر ہی نکالا ہے۔ یہ نمبر بھی ہمدرد صحت کے گذشتہ نمبروں کی طرح حد سے زیادہ دیدہ زیب اور نظر فریب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صحیح دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہے یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صنف حسن یا صنف لطیف کے متعلق فنی معلومات کا اتنا بڑا اور اسقدر مستند ذخیرہ اُردو زبان میں کہیں نہیں ملسکتا اس پرچے کی یہ بھی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے کہ اس کے سالگرہ نمبروں کے لئے یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفوں اور ڈاکٹروں سے بھی مضامین حاصل کئے جاتے ہیں ہم خلوص دل سے حکیم عبدالحمید صاحب کی خدمتمیں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں جنکی کوششوں نے "ہمدرد صحت" کو اپنے جملہ معاصرین سے بدرجہا بہتر بنا دیا ہے"!



جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل
طبی کالج دھلی

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص متعلق جولائی ۱۹۳۷ء کے بعض مضامین تو دیکھ چکا ہوں بعض ابھی پڑھنے باقی ہیں۔ جس قدر میرے مطالعہ میں آئے ہیں بعض مضامین نہایت قابلیت سے لکھے گئے ہیں اور نہایت دلچسپ ہیں طبی مضامین بہت جدید اور دلچسپ ہیں علاوہ سائنٹفک اور علمی مضامین کے ہندوستان مصر و ایران اور دیگر ممالک کے ہزارہا سال قبل کے معاشرتی حالات درج ہیں جو طبی نقطہ نگاہ سے بھی دلچسپ ہیں۔ رسالہ کی یہ اشاعت خاص مفید اور پر از معلومات مضامین ... حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی قابل مبارکباد ہیں ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ رسالہ طبی رسالوں میں علمی حیثیت سے اپنی خاص امتیازی شان رکھتا ہے اس اشاعت خاص کو ہر بکر فنی اور غیر فنی حضرات یکساں فائدہ پہنچا سکے

شفاء الملک جناب حکیم مولوی عبدالحسیب صاحب، دریا بادی لکھنو!



ہندوستان کے طبی رسائل میں "ہمدرد صحت" مقابلتہً نوعمر ہونے کے باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہے۔ ابتداء اجراء سے لیکر چار "خاص نمبر" شائع کر چکا ہے، یہ چوتھی اشاعت خاص جسے "عورت نمبر" کا تکملہ کہنا چاہیئے کسی طرح اپنے پیشتر نمبروں سے کم نہیں، بلکہ بعض بعض لحاظ سے ان پر بھی فوق رکھتا ہے۔ تبویب و ترتیب کے لحاظ سے بھی بہت خوب اور باقاعدہ ہے۔ باب چہارم متعلق "مجربات امراض نسواں" خصوصیت کے ساتھ نہایت سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے اور عسر الحصول یا محض نمائشی نسخوں سے احتراز برتا گیا ہے مجربات کا یہ ذخیرہ علاج نسواں کے سلسلہ میں معالجین کے لئے خاص طور سے کارآمد ثابت ہوگا لیکن مجربات سے بھی زیادہ سبق آموز اور رسالہ کی جان چند اطباء حاذقین مثلاً شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں صاحب (بمبئی) اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی (لاہور) کے مجربات مطب ہیں، ان حضرات نے صرف نسخہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چند زیر علاج مریضوں کے پورے حالات اور اپنی تدابیر علاج جن میں مرض کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تغیرات کئے گئے ہیں مکمل طور سے تحریر کئے ہیں،

باب دوم "الامراض والعلاج" میں اکثر غیر مدون امراض نسواں کے متعلق جدید معلومات و انکشافات کے پہلو بہ پہلو انکا علاج بطرز قدیم بھی درج کیا گیا ہے۔ جابجا تشریحی تصاویر کے اندراج نے مضامین کی خوبی کو المضاعف کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی، کا مضمون بعنوان "نفاس" نہایت پر از معلومات اور دلچسپ ہے اس طرح رسالہ کا طویل ترین مضمون "قدیم تمدنوں میں معاشرتی حالت" جو ایڈیٹر صاحب کے رشحۂ قلم کا نتیجہ ہے باوجود غیر طبی ہونے کے طبیب و غیر طبیب دونوں طبقوں کے لئے یکساں دلچسپ ہے، اور موصوف کے غائر مطالعہ و محنت کو ظاہر کرتا ہے۔

طب جدید و طب یونانی کے علاوہ چند مضامین طب ویدک کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت کے بہت سے نظریئے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں جیسا کہ فاضل گرامی حکیم مولوی کبیر الدین صاحب نے "استقرار حمل و تدبیر حوامل" والے مضمون کے (جو اس رسالہ میں درج ہے) تبصرہ میں ثابت کیا ہے۔ تاہم اس لحاظ سے یہ مضامین مفید ہیں۔ کہ ہمیں ویدک طب کے ان نظریات کا بھی علم ہو گیا، جو کچھ تو اجنبیت زبان، اور کچھ وید حضرات کی سعی اخفا کی وجہ سے ہم سے مستور رہتے۔

مدیر رسالہ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانی ضروری ہے وہ یہ کہ طب جدید کے بعض مضامین میں بہت سی ایسی ادق اور نامانوس اصطلاحیں درج ہوگئی ہیں جو ایک بڑے گروہ اطباء کے لئے ناقابل فہم ہیں، اور ان سے ان مضامین کی افادی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط برتی جائے گی۔ اور نسبتہً آسان اور رواج پذیر اصطلاحات استعمال کی جائیں گی +

جناب نیاز اشتیاق حسین صاحب قادری ... لکھنؤ

مصنف "پیر آگرہ گی" ... مشہور ...

"...... عورت نمبر کی اشاعت سے طبیعت بے حد خوش ہوئی ... [illegible] ... حکیم صاحب ... کی ... اشاعت عام ... [illegible]

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی

"ہمدرد صحت کی تازہ اشاعت خاص میں ایسی مختلف العادۃ اور پیچیدہ گرہ گیر ہستی کے متعلق آپنے زر کثیر، محنت وافر تحقیق عمیق اور جستجوئے لاانتہا کے اجزاء سے جو لٹریچر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ طبی دنیا میں تو کیا غالباً ادبی و علمی دنیا میں بھی اپنی نوعیت کا خاص الخاص ہے اور عورت کے متعلق اس قدر ذخیرہ کثیر یکجائی صورت میں ملنا محال ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت لطیف و روح نواز مستغنی عن التوصیف ہے اس کی صوری و معنوی خوبیوں اور دماغ سوزی و قلم پیمائی کا اندازہ صرف اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور ان سب پر طرہ یہ ہے کہ اسقدر ضخیم و حجیم، اتنا دلفریب و نظر نواز۔ کتابت و طباعت کی ہر خوشنمائی کا حامل ہونے کے باوجود معینہ تاریخ اشاعت پر خریداروں کے پاس پہنچ جانا اگر اعجاز نہیں تو کیا ہے۔ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے آپ کی یہ لافانی یادگار ہے۔ جو عرصے تک جنت نگاہ بنی رہے گی۔ میں آپ کو اس کتاب جمیل کی اشاعت پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ "فردوس صحت" سے ہمکنار رکھے۔ اور "ہمدرد دواخانہ" کو کہ جسکی معاونت سے آپ طبی لٹریچر اسقدر ارزاں حلقۂ اطباء اور پبلک میں تقسیم کر رہے ہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو +

ڈاکٹر ماریانہ بیتھ بیرسٹرایٹ لاویانہ (آسٹریا)

دیانہ ۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۶ء "میں نہایت شکر گذار ہوں۔ کہ آپ نے مجھے ہمدرد صحت کا "عورت نمبر" ارسال فرمایا۔ اسکے مشتملات ۔ کارآمد معلومات تعمیری خدمات اور شاندار حیثیت قابل قدر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی سرگرمیاں آپکے اُس عظیم الشان ملک کی ترقی کی راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہونگی جو اپنی تاریخ میں صدیوں سے ممتاز تمدنی درجہ کا مالک ہے میرے لئے یہ بات باعث فخر ہوگی۔ اگر میں ہندوستان کی اس جدوجہد میں کوئی حقیر کا سا بھی حصہ لے سکوں۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ اور تمدن کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اسلئے مجھے ان مشکلات کا اندازہ ہے جو آپ کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں پیش آئی ہوں گی۔ آپ کا شاندار کارنامہ مستحق مبارکباد ہے اور میں "ہمدرد صحت" کے روشن مستقبل کی خواہاں ہوں"۔ "ماریانہ بیتھ"

ایڈیٹر صاحب رسالہ "رہنمائے صحت" لکھنؤ

امسال پھر جناب حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے اپنے سالنامہ کا مخصوص عنوان عورت کو قرار دیا۔ اور ماشاءاللہ بڑی آن بان کیساتھ بڑی رعنائی و زیبائی کیساتھ۔ ہزاراں لفریبی دلکشی کیساتھ پبلک میں پیش کیا حیرت ہوتی ہے کہ باوجود گذشتہ سال بافراط نایاب نادر مضامین مہیا کر دینے کے امسال پھر وہی باسی عنوان اختیار کیا گیا لیکن اس تہذیب و ترتیب سے کہ بالکل جدید نظر آتا ہے۔ ہو المسک ما کررتہ یتضوع۔ جس طرح مشک کی یہ تعریف ہے کہ جسقدر حل کرو اسی قدر خوشبو بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح عورت صنعت پروردگار کا ایسا نمونہ ہے کہ جسقدر اسکی ماہیت وحقیقت سمجھنے کی کوشش کرو اسی قدر اسکی اہمیت آشکارا ہوتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عقلاء دہر ہمیشہ اس گوہر بے بہا کو مستور کئے رہے کہ منظر عام پر لانے سے دنیا مبہوت ہو جائیگی۔ مگر خدا بھلا کرے ہمارے دوست حکیم عبدالحمید صاحب کا کہ انہوں نے اس دُر بے بہا کو منظر عام پر لا کر دنیا کو اسکی ہر حیثیت سے آگاہ کر کے چھوڑا۔ یہ حکیموں اور طبیبوں کا گروہ بھی عجب بلا کے دریا ہوتا ہی ہمیشہ حقیقت اشیا دریافت کرنے کی جستجو میں دیوانہ رہتا ہے۔ بہرکیف زیر نظر سالنامہ عجب نایاب نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اخلاقی طبی اقتصادی۔ نفسیاتی میکانی علمی غرضکہ ہر نقطہ نظر سے عورت پر بحث کی گئی ہے محبت وعشق کے زاویہ نظر سے ترتیب اولاد کے نقطہ نظر سے حسن و ادا کے نظریہ سے اور کہربائیت جاذبیت کے عنوان سے القصہ ہر پہلو ہر نظر سے عورت کی جانچ کی گئی ہے۔ اور بلند پایہ مضامین اور افادی معلومات کا ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دہلی کا خاص حصہ ہے۔ بلاک و قلمی تصاویر بھی کافی ہیں۔ واقعی رسالہ اور اسکی ترتیب ہر صاحب ذوق سے داد طلب ہے"۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنہ (۱۲؍)

جناب دھرم پال صاحب گپتا ایڈیٹر تیج و بکلی دہلی

"...... حقیقت یہ ہے کہ عورت کی صحت عورت کے مخصوص امراض اور ان کا علاج عورت کی تعلیمی اخلاقی ترقی۔ عورت کی معاشی اصلاح۔ عورت کی آزادی۔ عورت کی حیثیت کے متعلق تمام قدیم و جدید نظریات عورت کے عنصر انسانی زندگی اور سوسائٹی میں۔ عورت دیوی کے روپ میں۔ عورت کے حقوق کے متعلق وہ تمام تحریکات جو ہوقت دنیا کے مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ عورت کی موجودہ حالت اور اصلاح و ترقی کی کوشش کے متعلق لیگ آف نیشنز، حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور انکے وزراء کی رپورٹیں اور مضامین۔ غرض یہ تمام معلومات یکجائی طور پر کسی کتاب یا رسالہ میں نہیں ملسکیں، ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر پہلی ہی نگاہ ڈالتے ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنے مواد کی فراہمی میں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے کتنی کوشش اور کاوش کی ہوگی۔ مضامین اور مضمون نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اگر ہم اسے درج کرنا چاہیں تو تین چار کالم اسکی نذر کر دینے پڑیں گے ہندوستان میں ویدک یونانی اور ڈاکٹری علاج کے ماہرین کے علاوہ ممالک غیر مثلاً جاپان جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے ماہرین علاج اور اہل قلم نے بھی متعدد مباحث میں حصہ لیا ہے۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ اور پُر از معلومات ہیں اور متعدد مضامین کی تشریح و توضیح میں ہاف ٹون بلاک کی اور لیتھو کی تصویروں سے کام لیا گیا ہے۔ چند لاجواب افسانوں اور بلند پایہ نظموں نے اسمیں ادبی دلچسپیاں بھی پیدا کر دی ہیں خود حکیم عبدالحمید صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے متعدد تحقیقاتی مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہیں۔ تین رنگوں میں طبع کیا ہوا ٹائیٹل بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے"۔ +

جناب شیو نرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر اخبار "وطن" دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر ہمارے سامنے ہے اسکے مضامین اور اسکی ترتیب کا معیار بہت ہی بلند ہے متعدد مؤلف و مصنف صاحبان نے اس عظیم الشان نمبر کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب مصور ہے رسالہ میں بھی بیشمار عکسی تصویریں شامل ہیں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ اس سلسلہ میں مستحق مبارکباد ہیں۔ کتابت و طباعت کی لفاست قابل داد ہے"۔ +

جناب حکیم حافظ جلیل احمد صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

"...... اسوقت میرے سامنے ہمدرد صحت کا عورت نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء رکھا ہوا ہے اسکے قبل کا عورت نمبر بھی دیکھ چکا ہوں۔ مضامین کی بلند پائیگی انداز بیان، خیالات کی ندرت اور زبان کی سلاست وغیرہ کے متعلق تو مضامین نگار کے سہار گرامی اور حسن ترتیب کتابت و طباعت وغیرہ کی دیدہ زیبی کے متعلق جناب کا نام نامی اور دیگر اراکین ادارہ کی تجربہ کاری و سلیقہ مندی کافی ضمانت ہیں۔ رہا بحیثیت مجموعی اس اشاعت خاص کا مرتبہ و منزلہ اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اردو فارسی اور عربی زبان میں تو اس موضوع پر یکجائی طور پر اس قدر سیر حاصل بحث کتاب یا رسالہ میں نہیں کی گئی، دوسری زبانوں کا حال مجھکو معلوم نہیں مگر میرا خیال ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی شاید یکجائی طور پر اتنا ذخیرہ نہ مل سکے"۔ +

ایڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور

"ہمدرد صحت" دہلی نے عورت نمبر کے عنوان سے پونے تین سو صفحات کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے جسمیں حکمت پیشہ اصحاب اور عوام کے لئے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ عورت پر علمی ادبی اور طبی نکتہ نگاہ سے متعدد عنوانات کے زیر تحت تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور نسوانی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پر قابل نامور اطباء کے مضامین دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فوٹو بلاک کی تصاویر کے علاوہ لیتھو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں یہ نمبر حکمت پیشہ اصحاب کے علاوہ عوام کیلئے بھی مفید اور کام کی چیز ہے ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ عہ اور اس اشاعت خاص کی قیمت صرف ۱۰؍

جناب شاہی حکیم لالہ سیرام صاحب دوسانجھ ۔ کاپن تور

:- اشاعت خاص عورت بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء وصول ہوا۔ اسکو اول سے آخر تک مطالعہ کیا گیا تین سو صفحات کا یہ علمی جواہرات کا بیش بہا گنجینہ کسی لفظی تعریف کا شرمندہ احسان نہیں بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کا مصداق ہے۔ مرد عورت امیر غریب کے لئے یہ نمبر مشیر با تدبیر کا کام دیگا۔ سستا اتنا کہ بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" اس تالیف پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں +

جلد (۶) | جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر (۷)

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) غوطہ خوری کا لباس (۲) لیونارڈو ڈونکی کی ڈائری کا ایک ورق (۳) خوردبین کی ابتدائی شکل (۴) خوردبین جسے روبرٹ ہک نے استعمال کیا۔

دستی تصاویر:- مٹاپا گھٹانے کی ورزشیں (متعلقہ مضمون) نو تصاویر، صفحہ ۳۵، ۳۶، ۳۷ +

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں +

"منیجر"



علاج بالضّد

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

(یہ اُس مضمون کا ایک حصہ ہے: جسے شیخ الجامعہ جناب حکیم محمد کبیر الدین صاحب نے جامعہ طبیہ کے جلسہ عام میں اساتذہ اور طلبہ کے سامنے پڑھا)

معتمد مجلس مذاکرہ ، جامعہ طبیہ دہلی

علاج بالضّد ایک سادہ اصول ہے ، جس کے مفہوم کا خلاصہ یہ ہے کہ جن امراض میں مثلاً عروق کشادہ ہو جاتی ہیں ۔ اور عروق کی کشادگی کی وجہ سے جریان خون ہوتا ہے ، ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جن سے رگیں تنگ ہو جائیں ، اور رگوں کی تنگی سے خون بند ہو جائے ۔ ایسی دواؤں کو قابض عروق اور حابس الدّم کہا جاتا ہے +

اسکے برعکس جن امراض و حالات میں رگیں غیر معمولی طور پر تنگ ہو جاتی ہیں ، اور عرق کی تنگی سے معدہا آفات مثل لاغری و تغذیہ کی کمی وغیرہ لاحق ہو جاتی ہیں ، ان میں ہم ایسی ادویہ استعمال کرتے ہیں جن سے عروق کشادہ ہو جائیں ان کو مفتح عروق کہا جاتا ہے +

جن امراض میں آنتوں کی قوتِ دافعہ اور حرکتِ دودیہ سُست ہو جاتی ہے ، اور انکی غشائے مخاطی سے رطوباتِ بلغمیہ کا ترشح گھٹ جاتا ہے ، ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کرتے ہیں جو آنتوں کی قوّتِ دافعہ اور حرکاتِ دودیہ کو تیز کر دیں جیسا کہ قبض وغیرہ کی صورت میں ہوا کرتا ہے ۔ اس قسم کی دوائیں مُسہلات اور مُلیّنات کہلاتی ہیں ، اسکے برعکس جن امراض و حالات میں آنتوں کی حرکات دودیہ تیز ہو جایا کرتی ہیں ، اور ترشح رطوبات بھی غیر معمولی افراط ہو جاتی ہے ، جیسا کہ دستوں کے امراض میں ہوا کرتا ہے ۔ ان میں ہم ایسی دوائیں استعمال کراتے ہیں جو مذکورہ حالات کے متضاد عمل کرتی ہیں اور جن کو قابضاتِ امعاء اور مُسکّنات کہا جاتا ہے +

اسی طرح بدنی حرارت کی شدت میں ، جیسا کہ تپِ محرقہ کی صورت میں دیکھا جاتا ہے ۔ بدنی حرارت کو کم کرنے کے لئے مُبرّدات (ادویہ مقلل حرارت) اور برف استعمال کی جاتی ہے ۔ اور بدنی حرارت کی کمی کی حالت میں جیسا کہ غشی ، سقوطِ قوت اور سردی لگ جانے کی صورت میں ہوا کرتا ہے ، اندرونی طور پر گرم چائے اور گرم دوائیں پلائی جاتی ہیں ۔ اور باہر سے گرمی پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے ، کمرہ میں ہوا کو گرم کیا جاتا ہے ، گرم کپڑے پہنائے اور اُڑھائے جاتے ہیں ، اور گرم تکمید (سینک) کی جاتی ہے +

استثنائی صورتیں لیکن علاج بالضد کے اس عام قانون کے علاوہ ایسی استثنائی صورتیں بھی ملتی ہیں جن میں زیادہ سختی کے ساتھ اس اصول کی پابندی نہیں کی جاتی جیسا کہ علامہ علاؤ الدین قرشی فرماتے ہیں :-

(۱) گاہے دستوں کے مرض میں دست لائے جاتے ہیں اور مسہلات استعمال کئے جاتے ہیں ، اور قے کے امراض میں قے لائی جاتی اور مقیات استعمال کئے جاتے ہیں جس سے یہ دونوں قسم کے امراض اچھے ہو جاتے ہیں ۔ (قرشی)

یہاں یہ امر ملحوظِ خاطر رہے کہ دستوں کے مرض میں اگر دستوں سے فائدہ پہونچتا ہے اور قے کے مرض میں اگر قے لانے سے شفاء

حاصل ہوتی ہے تو اسکی وجہ محض یہ ہے کہ دست اور قے لانے سے وہ مواد بدن سے نکل جاتے ہیں، جو اسہال اور قے کا موجب ہوتے ہیں۔ اسلئے یہ حقیقت میں **امتلاء** (زیادتی مواد) کا علاج **استفراغ** سے ہُوا، اور یہ ظاہر ہے کہ استفراغ اور احتباس باہم متضاد ہیں۔

(۲) حمائے صفراویہ ایک گرم مرض ہے، اور اس کا علاج سقمونیا سے کیا جاتا ہے۔ حالانکہ سقمونیا بھی ایک گرم دوا ہے۔ اسی طرح قولنج اطباء کے نزدیک ایک بارد مرض ہے، اور اسکے علاج میں درد کی شدت رفع کرنیکے لئے افیون استعمال کی جاتی ہے۔ حالانکہ افیون کو اطبا بارد ہی کہتے ہیں۔ (قرشی)

یہاں بھی یہ امر زیر غور ہے کہ صفراوی بخاروں میں اگر سقمونیا سے فائدہ پہونچتا ہے تو اسکی حقیقی وجہ یہ ہے کہ سقمونیا کے عمل سے متعفن صفرا دستوں کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ صفرا کا استفراغ "امتلاء صفراء" کا ضد ہے۔ اسی طرح قولنج کے مرض میں اگر افیون استعمال کی جاتی ہے تو محض اس لئے کہ اس سے قولنج کے درد میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ افیون دراصل حقیقی مرض کا علاج نہیں، بلکہ اسکے عرض کا علاج ہے۔

انتباہات علاج بالضد کا یہ قانون محض ان امراض اور ان ادویہ میں قابلِ عمل ہے جن امراض کی ماہیت معلوم ہے اور جن ادویہ کی نوعیتِ عمل متحقق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے امراض کی اصلی حقیقت ابتک انسانی علم میں نہیں آئی۔ ایسے امراض کی مثال میں دماغی و عصبی امراض کی ایک لمبی فہرست بتائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح بہت سی دواؤں کی نوعیتِ عمل قطعاً معلوم نہیں ہے۔ اگرچہ تجربہ مُہرِ تصدیق ثبت کر چکا ہے کہ فلاں فلاں امراض کے لئے دواء شافی ہیں۔ ایسے امراض اور ایسی ادویہ کے بارہ میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیوں کر عمل کرتی ہیں۔ اگرچہ وہ برابر اطباء کے استعمال میں ہیں۔

اسی گروہ میں وہ ادویہ شامل ہیں، جو مثلاً باوجود گرم ہونیکے گرم امراض میں، اور باوجود سرد ہونیکے سرد امراض میں مفید ہیں۔ اسی قسم کی ادویہ کو ہمارے قدیم اطباء **ذوالخاصہ** کہا کرتے ہیں۔ یعنی بالفاظ دیگر وہ اقرار کرتے ہیں کہ انہیں ان ادویہ کی نوعیتِ عمل معلوم نہیں۔

جو ادویہ موادِ امراض کے ساتھ مل کر ان کے مخصوص مزاج اور ترکیبی اجزاء کو بگاڑ دیتی ہیں، وہ زیادہ تر اسی گروہ میں شامل ہیں جن کے بارہ میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مثلاً بارد ہونے کی وجہ سے گرم مواد کو فاسد کیا کرتی ہیں۔ یا وہ گرم ہونے کی وجہ سے سرد مواد کو توڑ دیا کرتی ہیں۔ مثلاً مرض آتشک کے لئے سم الفار اور پارہ کے مرکبات اور جرب (کھجلی) کے لئے کمیلہ اور گندھک۔

علاج میں کشمکش

متضاد امور کا اجتماع متفرق قوانین علاج بتلاتے ہوئے شیخ الرئیس لکھتے ہیں:۔

"جن حالات میں معالج کو نہایت باریکی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ ایک ہی مرض میں دو متضاد مطالبات اور متخالف حقوق جمع ہو جائیں، مثلاً نفسِ مرض تو تبرید کا طالب ہو، اور سببِ مرض تسخین کا؛ جیسا کہ (حمائے سُدّیہ میں) بخار تو تبرید کا خواہاں ہوا کرتا ہے، اور سُدّہ، جو کہ بخار کا سبب ہوتا ہے، تسخین کا متقاضی ہوتا ہے! یا اسکے برعکس کوئی صورت پیدا ہو جائے (جس میں نفسِ مرض تسخین کا خواہاں ہو اور سببِ مرض تبرید کا)۔"

"اسی طرح مثلاً جب کہ نفس مرض تو تسخین کا طالب ہو، اور مرض کا عرض تبرید کا، جیسا کہ قولنج کا مادہ (جو باعثِ قولنج ہے) تو تسخین و تقطیع کا طالب ہُوا کرتا ہے، اور درد قولنج کی شدت تبرید و تخدیر کو چاہتی ہے، یا اسکے برعکس کوئی صورت پیدا ہو جائے (جس میں مرض تو تبرید کا متقاضی ہو اور عرض تسخین کا)۔" شیخ

ظاہر ہے کہ ایسی پیچیدہ صورتوں اور متضاد تقاضوں کے وقت طبیب کو بغور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ وہ اس کشمکش کے وقت کیا کرے: آیا اس وقت یہ بہتر ہے کہ مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دے یا اس کا کوئی علاج کرے؟ اور اگر وہ علاج کرے تو ان دو متضاد امور میں سے کس کو اہمیت دے اور کس کو قابلِ توجہ سمجھے؟ اور جب اس کا بھی فیصلہ کر چکے، تو کس طریقہ سے علاج کرے کہ دوسرا پہلو بھی نظرانداز نہ ہو جائے؛

اور اُس کی رعایت بھی حتی الامکان ہو سکے؟

ایسی کشمکش کے وقت نوجوان اور نوآموز طبیبوں کو خاص طور پر اُلجھن اور پریشانی ہُوا کرتی ہے جنہیں پہلے سے کوئی تجربہ نہیں ہوتا ورنہ دیرینہ تجربہ اُن کے لئے رہنما بن جایا کرتا ہے۔

کشمکش کی دو مثالیں ایسے متضاد امراض و عوارض کے اکٹھے ہونے کی لاتناہی ہیں جنہیں کوئی شخص ضبط تحریر میں نہیں لا سکتا۔ ان میں سے دو مثالیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

(۱) **کھانسی اور بخار** ۔ بخار کی گرمی اور پیاس کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ٹھنڈا پانی، برف، اور ٹھنڈی دوائیں استعمال کیجائیں مگر ایسی ٹھنڈی چیزوں سے کھانسی میں (علی الخصوص نزلہ کی کھانسی میں، جو عموماً وقوع پذیر ہے) شدت ہو جایا کرتی ہے۔ اسکے برعکس گرم پانی اور گرم ادویہ و اغذیہ سے اس میں عموماً سکون حاصل ہو جایا کرتا ہے۔

اس اشکال کا حل (مثال کے طور پر) یہ ہے کہ کھانسی کی رعایت سے ٹھنڈا پانی، اور برف دی جائے، اور نہ بخار کی رعایت سے گرم پانی پلایا جائے۔ بلکہ پیاس کے وقت کنوئیں کا تازہ پانی، یا اُسکے ہم درجہ ٹھنڈا پانی پلایا جائے۔ اور دواؤں میں ایسی دواؤں کا انتخاب کیا جائے جو کھانسی میں مفید ہونیکے ساتھ بخار کے لئے مُضر نہ ہوں، مثلاً بہدانہ، عناب، سپستاں، جو شاندہ کی صورت میں دیا جائے، جو پیتے وقت نیم گرم سا ہو، زیادہ ٹھنڈا یا زیادہ گرم نہ ہو۔ ایسی حالت میں بہدانہ کا لعاب اور عناب کا شیرہ کسی عرق میں نکال کر دینا درست نہیں۔

(۲) **کھانسی اور نزیف دموی** ۔ جب اندرونی اعضائے سے جریان خون ہوتا ہے، خواہ پھیپھڑوں سے ہو، یا امعاء و معدہ سے یا رحم سے (جیسا کہ اسقاط کے وقت جنین کے خارج ہونے سے قبل ہُوا کرتا ہے)، یا کسی دوسرے عضو سے، اور اس حد تک جریان ہو کہ اس کا بند کرنا ضروری سمجھا جائے، اور اسکے ساتھ کھانسی بھی ہوتی ہے تو طبیب سخت کشمکش میں گھبر جاتا ہے۔ جریان خون کا تقاضا تو یہ ہوتا ہے کہ مریض کو مکمل سکون بخشا جائے، ٹھنڈی ہوا، ٹھنڈا پانی اور ٹھنڈی دوائیں و غذائیں دی جائیں، اور اُسکے ساتھ کھانسی کو بھی بند کیا جائے، ورنہ اسکے جھٹکے جریان خون میں معاون ہو کر اس کو بڑہانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ اور کھانسی کا علاج گرم دواؤں کا طالب ہے۔ اور ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے اکثر اوقات کھانسی میں تحریک و اضافہ ہو جاتا ہے۔ الغرض ٹھنڈا پانی اگر دیا جائے، تو کھانسی بڑھتی ہے، اور گرم پانی دیا جائے تو عروق کے مُنہ کشادہ ہو جانے کا اندیشہ ہے، جس سے جریان خون میں زیادتی ہوتی ہے۔

پوست خشخاش، افیون[1] اور اسکے مرکبات ایسی کشمکش کو دور کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ کھانسی کی بھی دوائیں ہیں، اور جریان خون کی بھی۔ مگر اس کے بعد ایک دوسری کشمکش میں طبیب گرفتار ہو جاتا ہے، کہ مرکبات افیونیہ شدید قبض کے موجب ہو جاتے ہیں، جو بعض اوقات سخت اہمیت رکھتا ہے، مثلاً اگر وہ بواسیر کا مریض ہے تو سدّوں سے بواسیری عوارض شدت سے بڑھ جاتے ہیں اور اگر یہ جریان خون اسقاطِ حمل کا پیش خیمہ ہے، اور طبیب کی رائے میں ابھی بچہ کا تحفظ ممکن ہے، اور اسقاط کو روکا جا سکتا ہے تو قبض کا پیدا ہونا قطعاً درست نہیں، کیونکہ قبض خود معینِ اسقاط ہو جاتا ہے۔ اس مشکل کو اس طرح حل کیا جا سکتا ہے کہ مثلاً صبح و شام افیون کے مرکبات دیئے جائیں، اور اس کے ساتھ ہلکی ملیّن دواؤں کے ذریعہ رفع قبض بھی برابر کرتے رہیں؛ مثلاً شب کو سوتے وقت روغن بادام دودھ میں حل کر کے پلائیں، یا مغز بادام شیر اور مکھن کھلائیں، یا اگر ضرورت شدید ہو تو روغن بید انجیر صبح کی دوا کے دو تین گھنٹہ بعد کھلا دیں۔ اس وقت ہلکی مُلیّن دواؤں کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ تیز اور قوی مُسہلات اکثر اوقات خلاف مصلحت اور ناجائز ہُوا کرتے ہیں؛ مثلاً بواسیر، پیچش، اور حمل؛ ان تینوں صورتوں میں قوی مسہل دوائیں سخت مضر ثابت ہوتی ہیں

اسی طرح نزلہ اور پیچش اور نزلہ اور اسہال وغیرہ کو بھی قیاس کیا جائے۔

حُسنِ تدبیر خود ایک علاج ہے

شیخ الرئیس لکھتے ہیں:-

"یہ بھی یاد رکھو کہ ہر امتلاء اور ہر سوء مزاج کا علاج بالضد نہیں کیا جاتا یعنی ہر امتلاء کا علاج استفراغ ہے، اور

---

[1] کاہو میں بھی افیون کا سا ایک جزو پایا جاتا ہے۔

ہر سوء مزاج کا علاج اُسکے مقابل و مضاد سے نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ بسا اوقات محض حسن تدبیر (اور اسباب ضروریہ کے تصرفات) سے ہی امتلاء اور سوء مزاج کی مہم سر ہو جایا کرتی ہے (اور کسی دوا کی ضرورت پیش نہیں آتی)" +

اصولاً اگرچہ ہر مرض کا علاج بالضد ہی ہونا چاہیئے لیکن ہر مرض کے علاج میں عجلت مناسب نہیں کیونکہ بسا اوقات طبیعت قوی ہوتی، اور مرض کمزور ہوتا ہے ایسی حالت میں غذا، پانی، اور ہوا وغیرہ میں معمولی تصرف اور ایرپھیر کر دینا اُس مرض کے ازالہ کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات امتلاء[1] کی صورت میں محض فاقہ کرنا اور روزہ رکھنا ہی کافی ہو جاتا ہے، اور سوء مزاج حار میں بعض اوقات محض اتنا ہی کافی ہو جاتا ہی کہ حرارت بڑہانے والی چیزوں سے پرہیز کرایا جائے اور دن رات کی ماکولات و مشروبات میں حرارت کی معمولی سی رعایت کر دیجائے اور مریض کے مسکن کو باردرکھا جائے۔

اسی وجہ سے یہ اصول مقرر کیا گیا ہی کہ "امراض کا ازالہ جہاں تک غذاؤں سے ممکن ہو؛ دواؤں کی طرف توجہ نہ کی جائے"۔

اسی طرح اکثر اوقات ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف معدہ و آلاتِ ہاضمہ، فساد تغذیہ اور انکے امراض و عوارض محض سیر و تفریح اور صبح و شام کی چہل قدمی اور ورزش سے دُور ہو جایا کرتے ہیں، اس قسم کی ورزشیں ہزار مقویات میں ایک مقوی اور اکسیر البدن ہیں۔

علیٰ ہذا گوشت، مچھلی، اور انڈہ کی کثرت سے اکثر اوقات قبض کی شکایت ہو جایا کرتی ہے، اور پھر اسکے بعد اس سے دوسرے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے امراض میں اگر غذا لحمی کو غذا نباتی سے بدل دیا جائے تو بعض اوقات یہ امراض محض اسی غذائی تبدیلی سے زائل ہو جاتے ہیں۔

تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج

مرض کی تشخیص نہ ہونے کی صورت میں طبیب کیا کرے؟ علم العلاج کا یہ ایک اہم سوال ہے۔ اس کا جواب شیخ نے اس طرح دیا ہے؛

جب کسی مرض کی تشخیص دُشوار ہو جائے (اور مرض کی ماہیت کا پتہ نہ چلے) تو مرض کو طبیعت کے حوالہ کر کے چھوڑ دینا چاہیئے، اور لاعلمی کی حالت میں عجلت سے کام نہ لینا چاہیئے۔ طبیعت (جب اپنا عمل کرنا شروع کر گئی تو) یا مرض کو دبالیگی، یا (خود مغلوب ہو جائیگی، اور) مرض غالب ہو جائیگا۔"

اس جنگ و جدال کے زمانہ میں اگر طبیعت غالب ہوگئی تو مطلوب حاصل ہو گیا اور اگر مرض غالب ہو گیا تو اُسکے علامات نمایاں ہو جائینگے، جو تشخیص کو واضح کر دینگے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مرض کو بلا دوا و تدبیر کے چھوڑ دینا، اور طبیعت کے حوالہ کر دینا اگرچہ اندیشہ ناک ضرور ہے، مگر اس سے زیادہ اندیشہ اس میں ہے کہ لاعلمی اور جہل کی حالت میں اس کا اُلٹا پُلٹا علاج کر دیا جائے۔

پھر شیخ نے حمیات قانون میں اس کا جواب اس طرح دیا ہے؛

"جب تک طبیب کو بخار کی نوعیت کا پتہ نہ چلے اور اس کی تشخیص حاصل نہ ہو، اُس وقت تک اس کا علاج کرنا غیر ممکن ہے چنانچہ اگر ایسی صورت پیش آئے، مریض آئے اور یہ متعین نہ ہو سکے کہ یہ بخار کس قسم کا ہے تو اس حالت میں قانون علاج یہ ہے کہ تدبیر من لطیف برتی جائے۔ یعنی ہلکی غذائیں دی جائیں جو زود ہضم اور قلیل الغذاء ہوں"۔

قانون علاج کا ایک گُر بعض اوقات ایسی لاعلمی کی حالت میں طبیب اپنی علمی دانائی اور طبی فراست سے کام لے کر ایسی ضعیف الفعل اور "مشترک النفع" ادویہ استعمال کرتا ہے، جو باوجود مرض کے پورے طور پر مشخص نہ ہونیکے، وہ دوائیں اگر بہت زیادہ نفع نہیں پہونچاتیں، تو زیادہ ضرر بھی نہیں پہونچاتی ہیں۔

---

[1] مثلاً اسہال معدی و معوی، درد شکم، نفخ شکم، صداع شرکی معدی، دوار، وغیرہ +

جس طرح ماہر تیر انداز آنکھ پر پٹی باندھکر محض آواز کی بھنک پر تیر چلا سکتا، اور وہ نشانہ پر پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح طبیب کی مہارت جتنی بڑھی ہوئی ہوتی ہے، اُتنی ہی وہ مرض کی ہلکی سی بھنک پر اٹکل سے علاج کرتا، اور اس کا علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اور اگر بالفرض اُس کا خیال اور اندازہ غلط ثابت بھی ہوتا ہے، تو چونکہ وہ ہلکی دوائیں احتیاط کیساتھ استعمال کرتا ہے، اسلئے اسکی غلطی خطرناک نتیجہ تک نہیں پہونچاتی۔

مثلاً (۱) نسخہ خلل شکم کی ترکیب اس لحاظ سے ایک بے نظیر ترکیب ہے[۱]: جب یہ پتہ نہ چلے کہ مریض کو کون سا "عفونی بخار" ہے، صفراوی، بلغمی، یا کوئی اور، یا یہ کہ احشار۔ جگر، معدہ، امعاء، طحال۔ میں سے کس عضو میں خرابی ہے، تو نسخہ خلل شکم بلا کسی اندیشہ کے دیا جا سکتا ہے۔ تشخیص متعین نہ ہونے کی صورت میں اس نسخہ سے کوئی غیر معمولی اور شدید تغیر بدن میں نمودار نہیں ہو سکتا، بلکہ بسا اوقات فائدہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ نسخہ خلل شکم جن اجزاء پر مشتمل ہے، ان میں بعض ہلکے ملین شکم (مویز منقا اور خمیرہ بنفشہ) بعض معرق (خاکسی) بعض مصلح معدہ (بادیان)، اور بعض مقلل حرارت (پوست بیخ کاسنی) ہیں۔

اسی طرح اگر مریض نزلہ، زکام، کھانسی، یا خرابی تنفس کی کسی شکایت میں مبتلا ہو۔ اور پوری تعیین و تشخیص نہ ہو سکے تو بھی یہ نسخہ دیا جا سکتا ہے اور اس میں طبیب اپنی فراست سے نزلہ کی چند مخصوص دوائیں (مثلاً تخم خطمی، تخم خبازی، اصل السوس، وغیرہ) بڑھا سکتا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے امراض ہیں، جن میں نسخہ خلل شکم مختلف اضافات کے ساتھ دیا جاتا، اور اکثر اوقات نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔

دوسری مثال:۔ "مشترک النفع" دواؤں کی دوسری مثال میں ہم "ہلکی ملین" دواؤں کو پیش کر سکتے ہیں: تمہارے پاس کوئی مریض آیا، اور تم اسکے مرض کو (مثلاً اس کے بخار کو) پُورے طور پر متعین نہ کر سکے، تو ایسی تاریکی کی صورت میں تم اگر کوئی ہلکی ملین دوا اسے دیدو گے، تو عام طور پر اس سے اُس غیر مشخص مرض میں، اور مریض کی حالت میں تخفیف پیدا ہو جائیگی، بشرطیکہ اُسے آنتوں کا کوئی ایسا مرض نہ ہو جس میں مسہلات اور ملینات کی ممانعت ہو سکتی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ ایسے امراض بہت ہی نادر ہیں جن میں ہلکے اور بے ضرر ملینات بھی ممنوع ہوں۔ ہاں ایسے امراض بکثرت ہیں جن میں قوی اور خراش پیدا کرنے والے مسہلات ناجائز ہیں۔ مثلاً موتی جھرہ (حمی معویہ) اور بواسیر و پیچش وغیرہ، مگر مزلقات اور ہلکے ملینات ان میں بھی ممنوع نہیں۔

تیسری مثال:۔ جب طبیب کو صرف اس قدر پتہ چلے کہ احشاء میں ورم حار ہے، خواہ پورے طور پر یہ مشخص نہ ہو سکے کہ یہ ورم جگر میں ہے، طحال میں ہے، یا معدہ میں، یا امعاء گردہ، رحم وغیرہ میں، اور خواہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ ورم حار کس قسم کا ہے، اور اسکے مادہ کی نوعیت کیا ہے، اور وہ اس حالت میں "نسخہ مروقین[۲]" دیدے تو اکثر اوقات اس سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہو جاتے ہیں، حالانکہ معالج کو مرض کی پوری تحقیق نہیں ہوتی۔

(۴) رحم کے بہت سے امراض کے لئے مدرات حیض مشترک النفع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۵) اسی طرح گردہ اور پیشاب کے بہت سے امراض کے لئے، مُدرات بول۔

(۶) بیشتر قلبی امراض کے لئے مفرحات، اور مقویات قلب۔

لیکن اسکے یہ معنی نہیں کہ رحم کے ان امراض میں خون بکثرت جاری ہو، یا گُردوں کے جن امراض میں پیشاب کی کثرت ہو،

---

[۱] نسخۂ خلل شکم کے اجزاء یہ ہیں:۔ گل بنفشہ، ماشہ، مویز منقے ۹ دانہ، بادیان، ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ بیخ کاسنی ۷ ماشہ، خمیرہ بنفشہ چار تولہ (بخار کی حالت میں خاکسی، ماشہ) شب کے وقت دواؤں کو گرم پانی میں بھگو کر، اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ حل کر کے اور خاکسی اُوپر سے چھڑک کر پلائیں + [۲] نسخہ مروقین:۔ آب برگ کاسنی سبز مروق ۴ تولہ آب برگ عنب الثعلب سبز مروق چار تولہ، شربت بزوری ۴ تولہ (یا شربت دینار ۲ تولہ، یا شربت ورد مکرر چار تولہ) کے ساتھ۔

ان میں بھی مداراتِ حیض اور مدرات بول آنکھ بند کرکے دیدیئے جائیں۔ طبیب ہے اگر وہ طبیب ہے تو کم ازکم ایسی کھلی غلطی کبھی سرزد نہیں ہوسکتی تشخیص نہ ہونے کی حالت میں بھی جس سے بڑے بڑے اطبا بارات کا دعوے نہیں کرسکتے ۔ ایسی موٹی باتیں ضرور طبیب کے ذہن میں ہوا کرتی ہیں جس سے وہ کم ازکم مرض کا رُخ معلوم کرلیتا ہی، اور اسی رُخ پر باوجود تاریکی کے تیر چلاتا ہی۔ جس میں وہ اکثر اوقات کچھ نہ کچھ کامیاب ہوجاتا ہے۔

(۷) حمیات عفونیہ کے عام اُصُولِ علاج میں تلیین، تعریق، ادرار، اور تے ایک مشترک علاج ہے جس میں حمیات عفونیہ کی ساری قسمیں بلاتعیین شریک ہیں، تو تشخیص نہ ہونے کی صورت میں یہ تدبیریں بہت اچھی اُمید کے ساتھ برتی جاسکتی ہیں۔

رہی تبرید، یعنی ٹھنڈے تدابیر کام میں لانا، تو وہ ایک استثنائی صورت ہو۔ بخار کی حرارت جب غیر معمولی طور پر شدید ہوگی تو بلاتعیین و تشخیص بے دریغ ٹھنڈے تدابیر استعمال میں لائے جائینگے اور اس لحاظ سے نوعیت کی تعیین و تشخیص ہونے اور نہ ہونے میں عملاً کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ اس وقت تو محض بخار کی حدت اور حرارت کی شدت پیش نظر رہیگی +

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۰ پر سے)

نکلی اور اس پر اپنی کلہاڑی سے حملہ کردیا۔ آہٹ پاکر ڈاکو مُڑا، اور بے اختیاری کے عالم میں اُس نے سر بچانے کیلئے ہاتھ اٹھادیا، کلہاڑی خوب تیز تھی اور انتہائی غصہ اور نفرت نے کریمن کے ہاتھوں کی طاقت بھی بہت بڑھادی تھی، کلہاڑی ہاتھ پر پڑی، اور ہاتھ کٹ کر کریمن کے قدموں میں آگرا، ایک دردناک چیخ کے ساتھ ڈاکو کریمن کی طرف دوڑنا چاہتا ہی تھا کہ بندوق کے فیر کی ایک آواز کافی قریب آئی اور اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ بھاگے چلے آرہے ہیں۔ گالیاں دیتا ہوا اور درد سے کراہتا ہُوا وہ مجبوراً اپنی جان لے کر بھاگا اور کریمن ایک فاتحانہ انداز میں اس پنجے کے پاس آکر کھڑی ہوگئی اس نے دیکھ لیا تھا کہ گاؤں کے مرد واپس آگئے ہیں۔

واقعہ یہ ہُوا تھا کہ پولس کو ایک عرصہ دراز کی تلاش و جستجو کے بعد ڈاکوؤں کے اس گروہ کا پتہ لگا تھا اور یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ فلاں گاؤں پر وہ آج حملہ کرینگے۔ پولس کی ایک کافی جمعیت اُنکی گرفتاری کے لئے روانہ ہُوئی اور اُسے راستے میں گانوں کے بنجاروں کا وہ قافلہ مل گیا اس طرح گاؤں والوں کو سپاہیوں سے معلوم ہُوا کہ شام کو انکے گانوں پر ڈاکہ پڑیگا۔ اُنہوں نے چند آدمیوں کو ٹٹوؤں کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور خود دھاگم بھاگ پولس سے پہلے ہی آپہونچے جنگل میں عورتوں نے اپنے مردوں کو آتے دیکھا تو وہ بھی ساتھ ساتھ چلی آئیں۔ سردار نے یہ دیکھکر کہ ڈاکو نکل گئے ہیں اور رات میں ان کا تعاقب بیکار ہوگا سب کو روک لیا اور سب کے سب کریمن کے قریب آکر جمع ہوگئے۔

"کریمن تم کیسے بچ گئیں؟" سردار نے پوچھا۔

"میں نے اپنا بدلہ لے لیا" کریمن نے فخر کے لہجے میں کہا

سردار:- کیا کسی کو ماردیا؟

کریمن:- نہیں وہ مرا تو نہیں لیکن مَروں سے بدتر ہوگیا ہے۔ لالٹین منگاؤ تو میں تمہیں دکھاؤں۔

لالٹین منگائی گئی، کریمن نے ڈاکو کے پنجے کے قریب لالٹین لیجاکر کہا:-

"دیکھو، یہ اس کا ہاتھ..........."

جملہ ختم ہونے سے پہلے ایک چیخ مار کر گری اور بے ہوش ہوگئی۔ سردار نے آگے بڑھکر اس ہاتھ کو دیکھا تو اسکی پشت پر بالکل بکری کے سر کا سا ایک نشان تھا۔

کریمن نے چاند کا بدلہ چاند ہی سے لیا تھا!

قومی صحت کا درد رکھنے والے

ذیل میں اُن اصحاب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے گذشتہ ڈیڑھ ماہ میں ہمدرد صحت کے لئے خریدار مہیا فرمائے اور اس طرح اُنہوں نے نہ صرف ہمدرد صحت سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیا، بلکہ ملک و قوم کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں معاون ہوئے ہمیں اُمید ہے کہ یہ دردمند اصحاب آئندہ بھی اپنی کوششوں کو اسی طرح جاری رکھیں گے۔ اسی کے ساتھ توقع ہے کہ ہمدرد صحت کے اور ناظرین بھی اپنی توجہ منعطف کرینگے۔ "ہمدرد صحت"

نوٹ:۔ ناموں کی ترتیب رجسٹر کے مطابق ہے۔

نمبر	نام	تعداد
(۱)	جناب ظفر علیخاں صاحب، اکمنور	ایک خریدار
(۲)	،، محمد ظہیر الدین صاحب، سہسوان	،،
(۳)	،، حکیم سید محمد علی وحید عالم صاحب لکھنؤ	،،
(۴)	،، مولوی ممتاز علی صاحب ایجنسی ہمدرد دواخانہ، لکھنؤ	
(۵)	،، حکیم محمد فضل الٰہی صاحب، سیالکوٹ	۲ خریدار
(۶)	،، حکیم طاہر حسن صاحب شمسی، فیض آباد	۱ ،،
(۷)	،، منشی رحمت اللہ صاحب، بمبئی	۱ ،،
(۸)	،، محمد علی صاحب جعفری، خیرپور	۱ ،،
(۹)	،، منشی نواب گل صاحب میخز	۱ ،،
(۱۰)	،، حکیم محمد معین الدین صاحب، حیدر آبادی	۱ ،،
(۱۱)	،، حکیم محمد سلطان احمد صاحب	۲ ،،
(۱۲)	،، مولوی محمد علی صاحب، جالندہر	۱ ،،
(۱۳)	،، خادم امرتسری، امرتسر	۱ ،،
(۱۴)	،، فیاض احمد اقبال احمد صاحب بلیا	۱ ،،
(۱۵)	،، مولوی ممتاز علی صاحب لکھنؤ	۱ ،،
(۱۶)	،، سید رحیم الدین صاحب	۱ ،،
(۱۷)	،، محمد عظیم خاں، کالکا	۱ ،،
(۱۸)	،، سید عبد الرزاق صاحب حیدر آبادی	۲ ،،
(۱۹)	،، محمد اسلم صاحب	۱ ،،
(۲۰)	،، حکیم عبد اللطیف بہاری، پٹیالہ	۶ ،،
(۲۱)	،، ڈاکٹر ردیل سنگھ صاحب، کوئٹہ	۴ ،،
(۲۲)	،، ڈاکٹر عبد القدیر صاحب بھوجپوری	۱ ،،
(۲۳)	،، سید سائل حسین صاحب نسیم، انبالہ	۲ ،،
(۲۴)	،، محمد اسلم صاحب	۳ ،،
(۲۵)	،، رفعت حسین صاحب، دہرہ دون	۱ ،،
(۲۶)	جناب حکیم حاجی جلال الدین صاحب، کوئٹہ	۱ خریدار
(۲۷)	،، جودھا رام صاحب سپرنٹنڈنٹ، بنوں	۱ ،،
(۲۸)	،، عبد الرحیم صاحب گڈاپہ	۱ ،،
(۲۹)	،، حکیم مولوی حامد اللہ صاحب مچھلی شہر	۱ ،،
(۳۰)	،، سید کریم الدین صاحب بشیر آباد	۱ ،،
(۳۱)	،، محمد حیات خاں صاحب جالی	۱ ،،
(۳۲)	،، ایس مصطفےٰ حسن صاحب، کلکتہ	۱ ،،
(۳۳)	،، ولی محمد خاں صاحب اٹاپور	۱ ،،
(۳۴)	،، حکیم ناظر الدین احمد صاحب دہرہ دون	۱ ،،
(۳۵)	،، خلیفہ محمد میاں علی، گوگی شریف	۱ ،،
(۳۶)	،، رفیق احمد صاحب بدایوں	۱ ،،
(۳۷)	،، محمد یعقوب صاحب، پوسہ	۱ ،،
(۳۸)	،، محمد ماجد حسین صاحب رنگون	۱ ،،
(۳۹)	،، رام دیال صاحب، دیوگڈھ	۱ ،،
(۴۰)	،، عبد السلام صاحب، سورٹ	۱ ،،
(۴۱)	،، سید عمر صاحب بدایوں	۱ ،،
(۴۲)	،، ملک اکرخان، بھاولپور	۲ ،،
(۴۳)	،، مشتاق احمد صاحب، پھالیہ	۱ ،،
(۴۴)	،، نواب خاں صاحب، دیلور	۱ ،،
(۴۵)	،، سید احمد صاحب، بھنڈارہ	۱ ،،
(۴۶)	،، چونی لال صاحب مولمین	۱ ،،
(۴۷)	،، صالح بھائی صاحب، گرواٹ	۱ ،،
(۴۸)	،، نور محمد صاحب جھولی گڈھ	۱ ،،
(۴۹)	،، رانبر سنگھ جالندہر	۱ ،،
(۵۰)	،، تجمل حسین صاحب، پرسون	۱ ،،

مراسلات

پنجاب طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی تجاویز

پنجاب طبی کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس امرتسر میں زیر صدارت رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسل و صدر پنجاب طبی کانفرنس منعقد ہوا جس میں لاہور، امرتسر، جالندہر، بٹالہ اور قصور کے اراکین جمع ہوئے اور حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں:۔

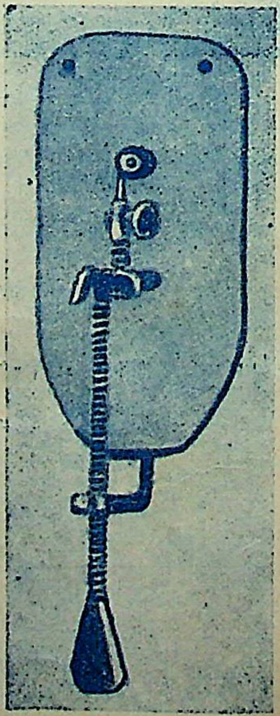
(۱) پنجاب طبی کانفرنس کی طرف سے مختلف وفود پنجاب کا دورہ کرکے اطبا کی تنظیم کے علاوہ جمہور پر طب یونانی کی خوبیاں واضح کریں۔ (۲) ایک سب کمیٹی بنائی گئی جو مجربات کا ایک ایسا دستور العمل مرتب کریگی جسے مطبوں اور ڈسپنسریوں میں رائج کیا جا سکیگا۔ (۳) ۱۰ فروری ۱۹۳۸ء کو پنجاب طبی کانفرنس کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس امرتسر میں منعقد کیا جائیگا جس میں نقلی اور اصلی، ناقص اور عمدہ ادویہ کو پہلو بہ پہلو رکھا جائیگا، مریض دیکھے جائینگے انعامی مضامین پڑھے جائینگے۔ (۴) مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب کے حادثۂ ارتحال پر اظہار افسوس اور اُنکے پسماندگان کیساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔

جنرل سکرٹیری پنجاب طبی کانفرنس، لاہور



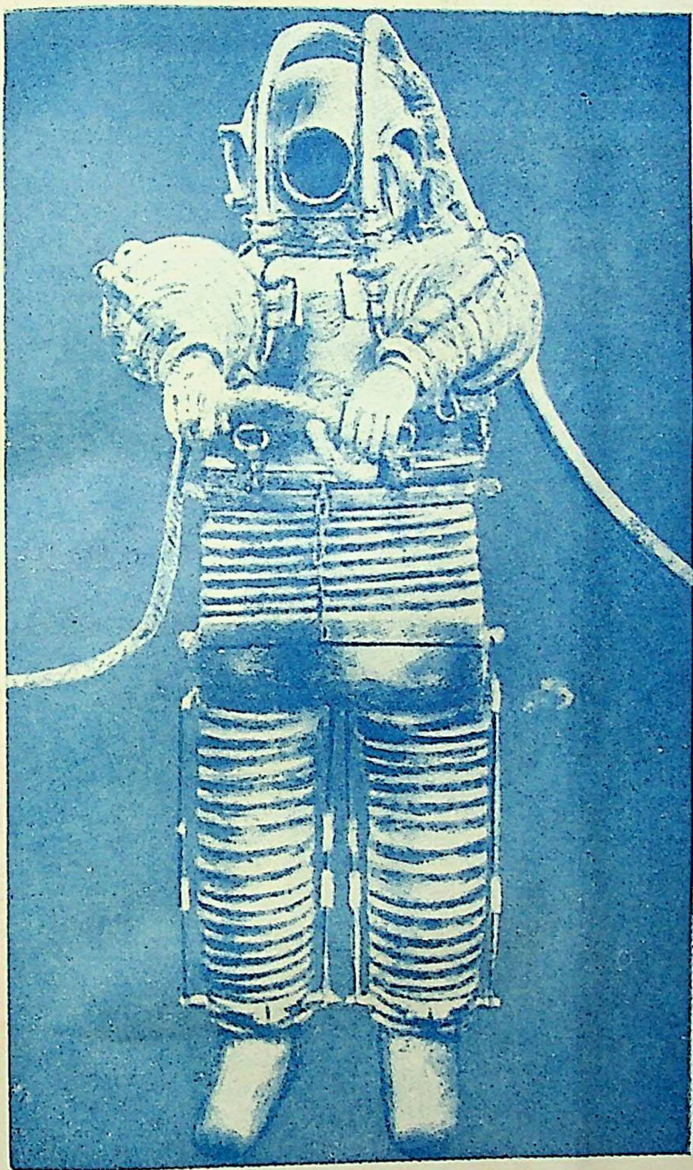
پندرھویں صدی کی تشریحی مصوری

عالم تشریح اور مصور لیونارڈ ڈونکی (۱۴۵۲-۱۵۱۹) کی ڈائری کا ایک ورق



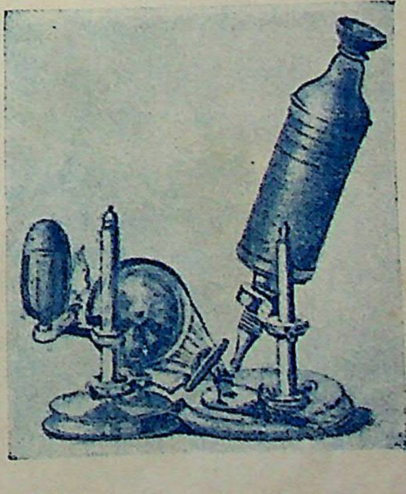
خردبین کی ابتدائی شکل

اس آلہ کو بطور خوردبین انتھونی وان وین ھک (۱۶۳۲-۱۷۲۳) نے استعمال کیا۔



غوطہ خوری کا "لباس"

جس پر سمندر کے پانی کا دباؤ نہیں پڑتا - اس نازک ملبوس کا وزن چار من سے کچھہ زیادہ ہی ہے -



خوردبین

جس کے ذریعہ رابرٹ ہک (۱۷۰۳-۱۶۳۵) نے نباتات کے خلیات دریافت کئے تھے -



افسانہ

انتقام



از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

دیور آج پور کے بنجارے اپنے چھوٹے چھوٹے لیکن مضبوط ٹٹوؤں کی پیٹھ پر چاولوں کی بوریاں لادکر قریب کے قصبے میں جانیکے لئے تیار کھڑے تھے، ان کے کھیت ترائی کے علاقے میں جنگل کے قریب واقع تھے اور پانی کی افراط کے باعث ان میں دھانوں کی فصل بہت اچھی ہوتی تھی۔ دیور آج پور ایک بالکل نو آباد موضع تھا، جسے شیر دل اور محنتی کسانوں نے ایک عرصہ دراز تک شیروں اور چیتوں سے لڑکر اور انہیں جنگل میں بھگا کر آباد کیا تھا۔ باشندوں کی کل تعداد ایکسو بیس کے قریب تھی جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ ریل سے بہت دور ہونے کی وجہ سے انہیں اپنی پیداوار فروخت کرنیکے متعلق وہ آسانیاں حاصل نہ تھیں جو اکثر کسانوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ اسی لئے ان سبنے متفقہ رائے سے یہ دستور بنا لیا تھا کہ جب سب لوگ اپنے دھان کاٹ کر چاول نکال لیتے تو بچوں اور بوڑھوں کے علاوہ گانوں کے تمام مرد اپنا ایک قافلہ بنا کر قریب کی منڈی میں اپنا مال بیچنے اور اطمینان کے ساتھ چند روز وہاں رہ کر اسے فروخت کرتے اور واپسی میں اپنی اپنی ضرورت کی چیزیں قصبہ کے بازار سے خرید کر سب ساتھ لوٹتے، سال میں ایک مرتبہ یہ سفر ہوا کرتا تھا اور بالعموم یہ قافلہ بیس روز میں واپس آیا کرتا تھا۔

سالار قافلہ نے عورتوں کی طرف دیکھا جو اپنے اپنے گھروں سے نکل کر اپنے جفاکش اور دلبر خاوندوں، بیٹوں، اور بھائیوں کو رخصت کرنیکے لئے گانوں کے سامنے والے میدان میں جمع ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد اس نے آسمان پر ایک نگاہ ڈالی اور اپنی لمبی سی ٹوپی دار بندوق کو لاٹھی کی طرح کندھے پر رکھکر کہا کہ:-

"بس اب ہمیں چلنا چاہیئے"

یہ سردار ایک بہت ہی قد آور اور چوڑا چکلا جوان آدمی تھا۔ کوئی چالیس سال کی عمر ہوگی۔ چہرے سے مردانگی اور شرافت کے آثار عیاں تھے۔ گاؤں کی سرداری اسے ورثہ کی بنا پر نہیں ملی تھی، بلکہ جب ایک سے زائد مرتبہ اس نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر دوسروں کی جانیں بچائیں تو ہر شخص اسکی تعظیم کرنے پر مجبور گیا اور اپنے سچے خادم کو سبنے بالاتفاق اپنا مخدوم بنا لیا۔

سردار کے منہ سے چلنے کا حکم سن کر سبنے اپنی گاڑھے کی چادریں سنبھال کر اوڑھیں اور ٹٹوؤں کی باگیں ہاتھ میں لے لیں۔ سردار کی بیوی نے جو اپنے حسن کے لحاظ سے تمام عورتوں میں ممتاز معلوم ہوتی تھی قریب آکر کہا کہ:-

"ابکی دفعہ اتنی دیر نہ لگانا ذرا جلدی ہی لوٹ آنا"

"کیوں مریم کیا بات ہے؟ کیا تمہیں بھی ڈر لگتا ہے؟" سردار نے مسکرا کر کہا۔

مریم :- ہاں نجانے کیوں میرے دل پر کچھ ہول سا سوار ہے

ایک دوسرا شخص :- اب تو ہم نے سارے شیر اور چیتے مار دیئے ہیں اب کیوں ڈرتی ہو؟

مریم :- میں شیروں سے نہیں ڈرتی۔

سردار :- تو پھر کیا بھوت پریت کا خوف ہے

مریم بھوت پریت تو مردہ ہوتے ہیں ان سے کیا ڈرنا، میں زندہ آدمیوں سے ڈرتی ہوں۔

سردار :- (تعجب سے) زندہ آدمیوں سے؟ دنیا میں ایسا کونسا زندہ آدمی ہے، جسے اپنی جان دوبھر ہو اور جو تمہیں ستانے کی جرأت کرے؟

مجمع میں سے ایک اور عورت نکل کر سردار کے سامنے آئی، اور اس کا اُداس اور غمگین چہرہ دیکھتے ہی سردار نے کہا کہ "اچھا، اب میں سمجھا تمہیں ڈاکوؤں کا خوف ہے" یہ کہکر ایک مستفسرانہ نگاہ مریم پر ڈالی۔

مریم:- ہاں، سنا ہے آجکل پھر اُنکا کوئی گروہ آیا ہوا ہے اور کئی جگہ ڈاکے ڈال چکا ہے۔ اس دن تم ہی نے تو سنایا تھا کہ سوناری میں ڈاکہ پڑ گیا اور ڈاکوؤں نے سارے گاؤں میں آگ لگادی، اور پچیس ہزار روپیہ لے گئے۔

سردار:- ہاں ایسا ہُوا تو تھا، لیکن ہمارے گاؤں میں وہ کیوں آئینگے یہاں کیا رکھا ہے؟

غمگین عورت نے ایک ملامت آمیز سی نظر سردار پر ڈال کر کہا کہ "ہمارے گاؤں میں بھی وہ کبھی کبھی آتو جاتے ہیں"۔

سردار:- کریمن بہن معاف کرنا، میں بھول گیا تھا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس دفعہ ہم لوگ جلد سے جلد لوٹ آئینگے۔

قافلہ روانہ ہوگیا زمین کے نشیب و فراز کی وجہ سے وہ کبھی نظروں سے پوشیدہ ہوجاتا اور کبھی پھر نظر آنے لگتا تھا یہانتک کہ کوئی دو گھنٹے کے بعد بہت دُور اُفق پر صرف ایک غبار سا نظر آتا رہا، اور پھر وہ بھی غائب ہوگیا، بچے اِدہر اُدہر کھیل کُود میں مصروف ہوگئے اور عورتیں سب اپنے اپنے کام پر لگ گئیں۔

لیکن کریمن کے دل کو آج سخت صدمہ پہونچا تھا، آج سے بیس سال پہلے کے تمام واقعات اسکی آنکھوں کے سامنے آگئے وہ آہستہ آہستہ دبے پاؤں اس طرح کہ جیسے کسی سوتے ہُوئے شخص کے بستر کے قریب جاتے ہیں، ایک چھوٹی سی قبر کے پاس گئی جو اسکے گھر کے بالکل سامنے بنی ہوئی تھی قبر کچی تھی، اور اگر اس پر سفیدی نہ کی ہوتی تو مٹی کا ایک ناہموار تودہ معلوم ہوتی۔ لیکن کریمن نے اسے لیپ پوت کر ایک اچھی خاصی خوب صورت سی چیز بنادیا تھا، اسکے چاروں طرف کئی کئی گز تک زمین کو صاف اور ہموار کرکے ایک چھوٹا سا باغیچہ بنا یا گیا تھا جس میں گیندے کے پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ باغیچے کے گرداگرد کنیر کے درخت کسی قدر بے ترتیبی سے لگے ہُوئے تھے اور اُنکے سفید اور گلابی پھولوں کی مہک سے قبر کے آس پاس کی تمام فضا معطر تھی۔ بھینی بھینی خوشبو ہر آنے جانیوالے کو سکون اور خاموشی کا پیغام دیتی تھی اور بالکل نامعلوم طریقہ پر اس قبر کا کچھ احترام سا دلمیں پیدا کردیتی تھی۔ ننھی سی قبر پر خشک، نیم مردہ، اور تازہ پھولوں کا اتنا انبار رہتا تھا کہ قبر تمام ڈھک گئی تھی، اور اسکے سرہانے برگد کا ایک عظیم الشان درخت دن کی دھوپ اور رات کی اوس سے اس غافل سونے والے کی حفاظت کیا کرتا تھا۔

کریمن قبر کے پاس گئی اور بے اختیار اس سے لپٹ کر رونے لگی۔ گذشتہ واقعات اُسے ایک ایک کرکے یاد آنے اور تڑپانے لگے۔ اُسے بیس برس پہلے کی وہ ہیبت ناک شام یاد آئی جبکہ گاؤں کے تمام مرد اسی طرح منڈی کو گئے ہوئے تھے اور ڈاکوؤں نے یکایک گاؤں پر حملہ کردیا۔ وہ عورتوں کا انتہائی بدحواسی اور سراسیمگی کے عالم میں اِدہر سے اُدہر بھاگنا، وہ بچوں کی دلگداز چیخیں، وہ بوڑہوں کا بے بسی اور ناچاری کے عالم میں ایک ایک کا منہ تکنا، اور وہ گھوڑے سے جلاد صفت اور شقی القلب آدمیوں کا بے گناہ اور معصوم انسانوں پر لاٹھیاں برسانا، اور کچھ دستیاب نہ ہونے پر گھروں میں آگ لگادینا، وہ قیامت خیز ہنگامہ، وہ تمام عورتوں کا اپنی جانیں لے کر جنگل کی طرف بھاگنا، وہ اثنا راہ میں اسے اپنے بچے کا خیال آنا اور اُسے ڈھونڈنے کے لئے فوراً واپس ہونا، وہ گاؤں میں پہونچکر اس کا گرفتار ہوجانا، اور وہ اپنی رہائی کے لئے اس کا ڈاکوؤں سے مجنونوں کی طرح کُشتی لڑنا سب کچھ ایک باقاعدہ تسلسل کے ساتھ اسکے تصور میں آرہا تھا۔ اُسے محسوس ہورہا تھا کہ وہ ایک تماشہ گاہ میں بیٹھی تماشا دیکھ رہی ہے۔ یکایک اُس نے دیکھا کہ ایک ڈاکو اسکے بچے کو بغل میں دبائے لئے جارہا ہے۔ بچہ اپنی ماں کو دیکھکر بلبلایا، ڈاکو نے انتہائی بے رحمی کے ساتھ اُسکے سر پر ایک ڈنڈا مارا جس نے اُسے بیہوش اور خاموش کردیا۔ بچے کو دیکھ کر اُسکے جسم میں پھر خدا جانے کہاں سے طاقت آگئی اور وہ ڈاکو کی گرفت سے نکل کر بھاگی ہی تھی کہ اسے دُور سے اپنے مردوں کی آوازیں سنائی دیں جو منڈی سے اپنے چاول فروخت کرکے واپس آرہے تھے۔ اس نے اپنی پوری طاقت سے شور و غل مچایا۔ لیکن ابھی ایک ہی دو مرتبہ چلائی تھی کہ کسی نے پیچھے سے ایسی لاٹھی رسید کی کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ ہوش آنے پر اس نے دیکھا کہ منڈی سے مرد، اور جنگل سے عورتیں واپس آگئی ہیں، گاؤں کے مکان کچھ جل رہے ہیں اور کچھ جل کر راکھ ہو چکے ہیں، اور ڈاکو اس تمام قتل و غارت کے بعد فرار ہوگئے ہیں۔

ہوش آتے ہی اُسے اپنا بچہ یاد آیا، اور وہ بے اختیار "ہائے میرا لال"، "ہائے میرا چاند" کہتی ہوئی اُٹھی اور چاروں طرف تلاش کرنا شروع کیا۔ سب تھے، لیکن چاند کا کہیں پتہ نہ تھا جسے ہو کر اس نے صبر کرلیا، اور گھر کے سامنے اپنے دل کو تسکین دینے کے لئے ایک ننھی سی فرضی قبر بنالی اس واقعہ کو بیس سال گذر چکے تھے، لیکن اس وقت اسکی تمام تفصیلات کچھ اس قدر اچھی طرح اسکی آنکھوں کے سامنے آئیں کہ اسے ایسا محسوس ہوا

کہ سب کچھ ابھی واقع ہو رہا ہے اور وہ ایک چیخ مار کر اور اچھی طرح قبر سے لپٹ گئی ۔

جب کسی قدر سکون ہُوا تو اسکی نظر اس نشان پر پڑی جو بکری کے سر سے بالکل مشابہ تھا اور جو اس نے اپنے بچے کی یاد میں توے کی کالک میں تیل ملا کر قبر کے اوپر بنا دیا تھا ۔ جب اس کا بچہ تین سال کا تھا تو اسکے چیچک نکلی تھی اور تمام جسم کے دانے تو خشک ہو کر اچھے ہو گئے تھے، لیکن اسکے داہنے ہاتھ کی پُشت پر جو دو تین دانے تھے ان میں تعفن کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی، جس کی وجہ سے ان میں سڑان پیدا ہو کر ایک بہت بڑا زخم بنگیا تھا، ایک مُدت دراز تک مختلف جراحوں اور ڈاکٹروں سے مرہم اور دوائیں لا لا کر لگانے کے بعد وہ زخم بھرا، لیکن ایک بہت بڑا سیاہ داغ رہ گیا جسکی شکل بالکل بکری کے سر کی سی تھی ۔ کریمن کو یہ نشان یاد تھا اور کئی مرتبہ چاند کی تصویر قبر پر بنانے کی ناکام کوششوں کے بعد اس نے یہ بکری کے سر کا نشان ہی بنا دینے پر قناعت کر لی تھی وہ دیر تک اس نشان کو دیکھتی رہی ۔ اسکے نزدیک وہی اسکے چاند کی تصویر تھی ۔ بالآخر وہ وہاں سے یہ کہتی ہُوئی اُٹھی کہ " ہائے میرا چاند تو مارا جائے اور اسکے مارنے والے زندہ رہیں! میں تو رات دن تڑپوں اور وہ مزے کریں! سردار سے بھی کچھ نہ ہو سکا بھول گئے، کون کسی کا دُکھ بٹاتا ہے! سردار بُرا آدمی نہیں ہے ۔ شروع شروع میں بے چارے نے کوشش بھی بہت کی ۔ پولیس والوں کو انعام کا لالچ دیا، اپنے آپ اکیلا جنگلوں جنگلوں مارا مارا پھرا، آخراب تھک کے بیٹھ رہا ۔ خدا جانے وہ ڈاکو کہاں سے آئے تھے، ڈاکو کیوں تھے میرے چاند کی موت کا پیغام تھے ۔ اب میں اس گاؤں میں کیونکر پڑی رہوں ۔ میرا ہے کون، جو والی وارث تھا وہ پہلے ہی اللہ کو پیارا ہو گیا اس بچے کے سہارے جیتی تھی اسے ظالموں نے ماں کی گود سے زبردستی چھین لیا ۔ اس مٹی کے ڈھیر (قبر کی طرف دیکھ کر) سے کیا خاک تسلی ہو چاند کی لاش بھی یہیں ہوتی تو شاید کچھ صبر آتا ۔ (کچھ سوچ کر) بس یہی ٹھیک ہے، اب جنگلوں میں نکل جاؤنگی ۔ یا تو کسی دن کوئی شیر بھیڑیا مجھے کھا لیگا یا اگر قسمت نے ساتھ دیا اور وہ ڈاکو کہیں مل گئے تو ان سے دل کھول کر بدلہ لونگی ۔ ہاتھ پاؤں باندھ کے ایک ایک بوٹی کاٹونگی اور تڑپا تڑپا کے ماروں گی ۔ اُنہوں نے بھی تو آخر مجھے بیس برس تڑپایا ہے اور ابھی کسے خبر ہے کتنے دن اور تڑپنا پڑے میرا کلیجہ تو اسی وقت ٹھنڈا ہوگا کہ جب ان میں سے کوئی میرے ہتھے چڑھ جائے ۔ بس تو پھر اب گاؤں میں کیوں جاؤں، یہیں سے جنگل کی طرف چلدوں "۔

کریمن جوش انتقام میں بھری ہوئی جنگل کی طرف منہ اُٹھا کر چلدی اور یہ ارادہ کر لیا کہ یا تو اپنے بچے کا ظالم ڈاکوؤں سے بدلہ لونگی یا اسی کوشش میں اپنی جان دیدوں گی ۔ وہ مقام کہ جہاں سے جنگل کی حد شروع ہوتی تھی گاؤں سے کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر تھا راستے کے ناہموار ٹیلوں پر چڑھتی اُترتی وہ بمشکل سے گھنٹہ بھر میں جنگل کے کنارے تک پہونچی اور وہاں پہونچ کر دم لینے کے لئے ایک پیڑ کے تنہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گئی ۔ تکان کچھ اس قدر غالب تھی کہ اسے نیند آگئی اور وہ اسی جگہ پڑ کر سو گئی ۔

جب دوپہر ڈھل چکی تو اسے ہوش آیا ۔ وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھی اور دل ہی دل میں اپنی اس آرام طلبی پر اپنے آپ کو ملامت کرنے لگی ابھی وہ اُٹھنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی کہ یکایک اُسکے کان میں بہت دُور سے آدمیوں کے شور وغل کی سی آوازیں آئیں ۔ وہ کھڑی ہو گئی اور کان لگا کر سُننے کی کوشش کی لیکن کچھ سمجھ میں نہ آیا ۔

"جنگل کے اندر اتنے بہت سے آدمی کہاں سے آگئے؟ یہ آوازیں تو پورب کی طرف سے آرہی ہیں ۔ ہمارے آدمی سب پچھاں کی طرف گئے ہیں ۔ یہ ہمارے آدمی تو ہرگز نہیں ہو سکتے ۔ پھر کون ہیں؟ یہاں دور دور تک کوئی آبادی بھی نہیں ہے کبھی آج تک ایسا ہُوا ہی نہیں کہ اس جنگل میں کوئی آدمی کہیں سے آیا ہو ۔ کہیں یہ ڈاکو تو نہیں ہیں؟ ضرور یہ ڈاکو ہی ہیں ۔ انہیں کسیطرح خبر لگ گئی ہوگی کہ آج سب مرد منڈی چلے جائینگے، یہ ضرور ہمارے گاؤں پر حملہ کرنیکے لئے آرہے ہیں "۔

اس خیال سے اسکے تمام بدن پر ٹھنڈا پسینہ آگیا دل کی حرکت بیحد تیز ہو گئی اور سانس جلدی جلدی چلنے لگا ۔ خوف وہراس کے فوری جذبہ نے اسکے دل پر قابو پا لیا تھا ۔ یہ حالت چند لمحوں تک رہی اور اسکے بعد وہ سنبھلی، اسکے جذبۂ انتقام نے زور کیا اور اس نے سوچنا شروع کیا کہ کس طرح اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائے ۔ بالآخر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ پہلے خفیہ طریقے پر جنگل میں گھُس کر یہ تحقیق کرے کہ یہ کون لوگ ہیں، اور اگر وہ ڈاکو ہی ہوں تو بھاگ کر جس طرح بھی بنے گاؤں میں خبر کردے تاکہ عورتیں اور بچے دوسری طرف جنگل میں چھُپ کر اپنی جانیں بچا سکیں ۔

آوازیں بہت دُور تھیں ۔ اس نے اپنی پوری تیز رفتاری سے کام لیکر اسی طرف کو چلنا شروع کیا، چھپتی چھپاتی بدقت تمام وہ اس جگہ تک پہونچ گئی کہ جہاں وہ لوگ ایک محفوظ جگہ میں بیٹھے ہوئے کھانا کھا رہے تھے اس نے اندازہ کر لیا کہ وہ معمولی کسان نہیں ہیں نہ اُن کے

ساتھ مویشی ہیں اور نہ عورتیں اور بچے، اور کئی ایک کے پاس بندوقیں بھی موجود ہیں۔ یہ تحقیق کرنے کے بعد کہ وہ ڈاکو ہیں وہ تیر کی طرح وہاں سے بھاگی اور گرتی پڑتی جس طرح بھی ہو سکا گاؤں تک پہونچی اور بیدم ہو کر گر گئی۔ عورتیں بچے اور بوڑھے سب آکر اسکے چاروں طرف جمع ہو گئے اور اب اس نے انہیں بتایا کہ ڈاکو صرف چند میل کے فاصلے پر پورب رُخ کے جنگل میں موجود ہیں اور ان کا اس طرف آنا سوائے اسکے اور کسی مقصد کے لئے نہیں ہو سکتا کہ اس گاؤں کو لوٹیں۔

آناً فاناً یہ خبر بجلی کی طرح سارے گاؤں میں پھیل گئی اور سراسیمہ اور بدحواس عورتیں اپنے بچوں کو لے لیکر دوسری طرف کے جنگل میں بھاگنے لگیں بعض نے اپنی قیمتی چیزیں بھی جو جلدی اور گھبراہٹ میں اُٹھائی جا سکیں لے لیں اور بعض نے چیخیں مار مار کر رونا شروع کر دیا۔ سردار کی بیوی نسبتاً زیادہ دلیر تھی۔ اس نے سمجھا بجھا کر سب کو خاموشی کیساتھ جنگل میں گھُس کر الگ الگ چھُپ جانیکی ہدایت کی اور کریمن سے بھی جو ابتک پڑی ہانپ رہی تھی چلنے کے لئے کہا لیکن کریمن نے یہ کہکر اُسے ٹال دیا کہ "تم چلو، ذرا میرا سانس ٹھیک ہو جائے تو میں بھی آتی ہوں"

ایک گھنٹے سے بھی کم میں ساری بستی بالکل خالی ہو گئی، کریمن اب اطمینان سے اُٹھی اور بستی میں داخل ہوئی، کئی ایک گھروں میں تلاش کرنے کے بعد اُسے ایک چھوٹی سی کلہاڑی مل جو اتنی ہلکی تھی کہ وہ بآسانی اسے چلا سکتی تھی وہ اس طرح مسلح ہو کر نکلی ہی تھی کہ اسے پورب کی طرف سے کچھ آوازیں آنی شروع ہوئیں اور اس نے سمجھ لیا کہ ڈاکوؤں کا گروہ آرہا ہے۔ اس کا دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا اور ہاتھوں میں اس قدر رعشہ پیدا ہو گیا کہ کلہاڑی چھوٹ کر زمین پر گر پڑی۔ اپنی اس کمزوری پر اُسے غصہ آیا۔ اس نے جھک کر کلہاڑی اُٹھائی اور دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پوری طاقت سے اس طرح چلا کہ گویا کسی کے سر پر مار رہی ہے "مجھے آج اپنے بچے کا بدلہ لینا ہے۔ بیس برس سے جو آگ میرے سینے میں سُلگ رہی تھی وہ آج ٹھنڈی ہوگی۔ میں ڈاکوؤں سے کیوں ڈروں۔ زیادہ سے زیادہ وہ یہی کرینگے کہ مجھے مار ڈالیں گے مجھے اب زندہ رہ کر کرنا بھی کیا ہے۔ دُنیا میں میرے لئے کونسی دلچسپی باقی رہ گئی ہے ایک مردہ دل کی زندگی ہی کیا۔ میں اب تک اسی اُمید پر تو جیتی تھی کہ ایک نہ ایک دن اُن ظالموں سے بدلہ لونگی۔ آج خدا نے کیا ہے میری مُراد پوری ہوگی بس تھوڑی سی ہمت کی ضرورت ہے کہیں اس وقت ہاتھ نہ کانپ جائے، نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ میرا دل خوب مضبوط ہے جو مرنے کیلئے تیار ہو اُسکے ہاتھ نہیں کانپا کرتے"۔

اپنے دل میں اسی طرح باتیں کرتی ہوئی وہ چاند کی قبر کے پاس آئی اور اچھی طرح اِدھر اُدھر دیکھ کر برگد کے درخت کی جڑ سے بالکل چمٹ کر بیٹھ گئی اور کچھ گھاس پھونس اور پتے وغیرہ اپنے چاروں طرف ڈال لئے تاکہ اُنکی آڑ میں چھپی رہے، ڈاکوؤں کی آوازیں قریب ہوتی گئیں، اب وہ کبھی کبھی جب کسی ٹیلے پر چڑھتے تو اسے نظر بھی آجاتے۔ شام کا دھندلکا سا ہو چلا تھا کہ جس وقت ڈاکوؤں کا گروہ بستی میں داخل ہوا، کریمن نے گِنا تو معلوم ہوا کہ بیس آدمی تھے، سب کے سب طاقتور اور مضبوط، اور سب کے سب کڑیل جوان۔ کریمن ایک مرتبہ پھر سہم گئی۔ اس نے چاند کی قبر کی طرف دیکھا، ایسا معلوم ہوا کہ ایک بجلی کی سی لہر اُس قبر سے نکل کر اُسکے جسم میں سرایت کر گئی اس کا دل پھر مضبوط ہو گیا اور وہ غور سے ڈاکوں کی حرکات دیکھنے لگی۔

گاؤں کو خالی پا کر انہیں بہت تعجب ہوا تھا وہ حیران تھے کہ گاؤں والوں کو انکی آمد کی خبر کیسے ہو گئی وہ گھروں میں گھُسے اور جہاں کہیں جو چیز بھی ذرا بھی قیمتی ملی نکال لائے۔ مختلف چیزیں وہ لے لیکر آتے تھے اور گاؤں والوں کو گالیاں دیتے جاتے تھے۔ کئی ایک مکانوں میں جہاں کچھ نہ ملا آگ لگا دی گئی، اور ان کاموں سے فارغ ہو کر وہ قبر کے قریب جمع ہو کر مشورہ کرنے لگے کہ اب کیا کیا جائے۔

آفتاب غروب ہو چکا تھا تاریکی بڑھتی جا رہی تھی، جلتے ہوئے مکانوں کے شعلے بلند ہو ہو کر بسیرا کرنے والی چڑیوں کو ڈرا دیتے تھے، اور وہ خوف زدہ ہو کر اُڑنے لگتی تھیں، گاؤں کے کُتے چیختے چیختے اب تھک چلے تھے اور اُنہوں نے سمجھ لیا تھا کہ انکی فریاد کا سننے والا کوئی نہیں ہے۔ ڈاکوؤں میں سے بعض کی رائے تھی کہ رات وہیں گذاری جائے، اور بعض اسکے خلاف تھے۔ ابھی کچھ فیصلہ نہ ہونے پایا تھا کہ یکایک پچھم کی طرف کے جنگل سے بندوق کے فیر کی آواز آئی۔ گھبرا کر ڈاکوؤں نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ پچھم کی طرف سے بہت آدمی آرہے ہیں۔ انہوں نے فوراً جو چیزیں لے جانیکے قابل تھیں اُٹھائیں اور پورب کی طرف بھاگنا شروع کیا۔ کریمن نے کئی مرتبہ اپنی کمین گاہ سے نکلنا چاہا لیکن اسکے اتنے قریب سے کوئی بھی نہ نکلا کہ جس پر وہ بے خبری میں حملہ کر سکتی۔ اس نے دیکھا کہ ایک ڈاکو سب سے پیچھے رہ گیا ہے، اسکے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا تھا اور وہ اسے نکال رہا تھا۔ کانٹا نکال کر وہ چلا تو کریمن کے بالکل قریب سے گذرا۔ ایک بھوکی شیرنی کی طرح کریمن

(بقیہ مضمون صفحہ ۵۱ پر)

نظامِ غدی

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

(گذشتہ سے پیوستہ)

لبلبہ یا بانقراس PANCREAS

جائے وقوع:۔ معدہ کے نیچے اور اثنا عشری کے اُوپر واقع ہے۔

نام افراز:۔ (۱) ترپسین Trypsin (۲) انسولین Insulin

دُودھ پلانے والے جانوروں میں لبلبہ کی ساخت کے اندر ایسے خلیوں کے متعدد گروہ منتشر پائے جاتے ہیں جو اس کی عام ساخت سے مختلف ہیں۔

لبلبہ کی عام ساخت بانقراسی رطوبت Pencreatic Juice پیدا کرتی ہے جو انہضام غذا میں کام آتی ہے۔ لیکن لبلبہ کے یہ غیر متجانس خلیات ایک خاص قسم کا باطنی افراز پیدا کرتے ہیں جو قنات بانقراسیہ Pancreatic Duct کی راہ سے خارج نہیں ہوتا۔ بلکہ لبلبہ کے اندر سے جو خون گزرتا ہے اس میں شامل ہو کر احتراق شکر کا کام کرتا ہے اس باطنی افراز کا نام جسم زرین Insulin ہی اور یہی وہ افراز ہے جو ہضم ثانوی میں احتراق شکر کا کام کرتا ہے۔ چنانچہ اگر ہم لبلبہ کو جسم سے خارج کردیں تو سریع شدید اور مہلک قسم کا ذیابیطس پیدا ہو جاتا ہے۔

انسولین کے فوائد و مضار:۔ مرض ذیابیطس کے علاج میں انسولین کا ٹیکہ بہت مفید ہے۔ اسکے علاوہ کمزور کردینے والے بخاروں اور معدے کے امراض میں بھی اسکے استعمال سے مریض کا وزن بڑھنے لگتا ہے۔

لیکن اگر انسولین کو ضرورت سے زیادہ دے دیا جائے تو خون میں شکر طبعی کی مقدار کم ہو جاتی ہے جس سے حرارت عزیزی کم ہو کر عضلات میں ضعف اور ارتعاش پیدا ہو جاتا ہے۔ شدید صورتوں میں دماغی اختلال ہذیان، کوما (نوم مستغرق) اور ضعف شدید کی وجہ سے موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اس لئے انسولین کا ٹیکہ بغیر کسی ہوشیار ڈاکٹر کے مشورے کے ہرگز نہ کرنا چاہیئے +

طحال ۔ SPLEEN

طحال ایک اہم اور بڑا سا خون بنانے والا غدہ ہے جو بائیں جانب پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔

غدہ طحال جنین میں سرخ کریات خون پیدا کرتا ہے اور اسکی ساخت غدد لمفاویہ سے بہت مشابہ ہی۔ بڑی عمر میں یہ خون کے سفید خلیات نہایت کثیر تعداد میں پیدا کرتی ہے اور موسمی بخار، ٹائیفائڈ فیور وغیرہ میں اس کا حجم بڑھ جاتا ہی، اسکے اندرونی افرازات معدہ اور انتڑیوں میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔ اور بدن میں آہنی اجزا کا توازن برقرار رکھتے ہیں۔ اس افراز کا نام کولائیڈ جنین ہے۔

غدد تناسلی مردانہ GONADS

جائے وقوع:۔ خصیئے وغیرہ۔

نام افراز:۔ لائی ڈین۔

غدد تناسلی کے افعال و اثرات کے متعلق گذشتہ چند سالوں میں بعض ماہرین نے نہایت حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں جن سے تجدید شباب کے دلچسپ و دلآویز مسئلے پر نہایت اہم روشنی پڑتی ہے چنانچہ عصر حاضرہ کے مشہور و معروف ڈاکٹر سرج واروناف اور شٹائناخ نے تقلیم خصیہ Grafting اور ربط الوعا Vaso-Ligature کے کامیاب اعمال سے دُنیا کو حیرت میں ڈالدیا ہی۔ بلوغ و شباب کی آمد آمد کیساتھ باطنی غدد میں عموماً اور تناسلی غدد میں خصوصاً نہایت اہم اندرونی تغیرات واقع ہوتے ہیں

اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں نوجوانوں کی عادات وخصائل اور افعال واخلاق کی مناسب نگرانی قومی اور ملکی فریضہ ہے۔

انثیین یا خصیئے TESTIS

اگرچہ خصیوں کو بچپن ہی میں بدن سے نکال دیا جائے تو مرد میں مردانہ خصائل پیدا نہیں ہوتے اور ڈاڑھی مونچھ بھی ناپید رہتی ہے
خصیہ کا خلاصہ (ڈیڈے مین) مقوی بدن اور عورتوں کے استحاضہ کے لئے نہایت مفید شے ہے۔

غدہ مذی - PROSTRATE

یہ غدہ مثانہ اور احلیل کے درمیان واقع ہے۔ اسکے افرازات جو منی کو زندہ رکھتے ہیں اور عضلات مثانہ کو دباتے ہیں۔ اگر اس غدہ کو نکال دیا جائے تو مرد عاقر ہوجاتا ہے۔ اور اُسے اخراج بول کے لئے بہت زور لگانا پڑتا ہے۔
غدہ کے افراز کو پراسٹین کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

خصیۃ الرحم - OVARY

یہ دو غدے ہیں جو رحم کے دائیں اور بائیں واقع ہیں۔ اگر انہیں بچپن ہی میں نکال دیا جائے تو عورت زنانہ خصائل سے محروم رہ جاتی ہے۔ ادرار حیض اور پستانوں کا بڑھاؤ ناپید رہتا ہے۔ رحم بھی ٹھٹھرا ہوا رہ جاتا ہے۔ اور مریضہ فربہ اندام ہو جاتی ہے۔
خصیۃ الرحم کے افرازات کی صحت عورت کی تندرستی اور حسن وجمال کی ضامن ہے اور اسکی کمی استحاضہ پیدا کرتی ہے اگر اسکے افرازات بڑھ جائیں، تو خواہش جماع بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ اسکے علاوہ خون کا دباؤ بڑھ جاتا اور بول الدم عارض ہوجاتا ہے۔
عسر طمث میں اس کا خلاصہ مفید ہے
خصیۃ الرحم کا خلاصہ (ایکسٹریکٹ) سن یاس کے عصبی فتور میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نوجوان لڑکیوں میں جنسی اعضاء کے صغر۔ خواہش جماع کی کمی یا شہوت کی کمی اور ہسٹیریا میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

جسم اصفر CORPUS LUTEUM

جب عورت حاملہ ہوتی ہے تو جسم اصفر پختہ ہوجاتا ہے۔ یہ جسم رحم کی غشاء مخاطی کے اندر واقع ہے جس سے ایک اندرونی افراز پیدا ہوتا ہے جو خون میں مل کر ذیل کے اثرات پیدا کرتا ہے۔
(۱) رحم کی اندرونی تہ کو تحریک دیکر رحم کو جنین کے استقبال اور اسکی پرورش کے قابل بناتا ہے۔
(۲) پستانوں میں پیدائش شیر کی تحریک کرتا ہے۔
(۳) کولھے کی ہڈیوں کے جوڑوں کو نرم کرتا ہے تاکہ پیدائش کے وقت آسانی ہو۔
غرض جسم اصفر کے افرازات جنین کے لئے مادر مہربان کا کام دیتے ہیں۔ ورنہ رحم تو ہر وقت جنین کو نکال پھینکنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اسی طرح غدہ نخامیہ بھی رحم میں تشنج پیدا کرتا ہے اور جنین کو خارج کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اجسام اصفر نو ماہ تک جنین کی رحم میں حفاظت کرتے ہیں
جسم اصفر کا جوہر کھلانا ایسی عورتوں میں مفید ہے جنہیں دودھ عرصہ دراز تک آتا رہتا ہے
اسکے جوہر مانع اسقاط بھی ہیں۔ اس لئے مرض انھرا میں مفید ہیں۔
اسکے افرازات مانع عقر ہیں اور دوران حمل میں متلی اور قے کو روکتے ہیں۔ اگر اسکے افرازات طبعی ضرورت سے کم ہوں تو تسمم حمل کی علامات پیدا ہوکر اسقاط ہو جاتا ہے۔ کثرت افراز سے بھی تسمم حمل پیدا ہوتا ہے۔

پستان MAMMARY GLANDS

یہ بھی دو بڑے غدے ہیں جو عورتوں کے سینہ کی زینت ہیں۔ اسکے افرازات دودھ کو پیدا کرتے ہیں اور ادرار حیض کو روکتے ہیں۔ کمی افرازات خصیۃ الرحم میں تحریک پیدا کرتی اور جسم اصفر کو پختہ بناتی ہے۔
ان کا فعل خصیۃ الرحم کے فعل کے مخالف ہے
غرض میں نے نظام غددی میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ جسمانی غدد کے افعال واثرات کا محض دھندلا سا خاکہ ہے۔ کیونکہ عام غدد کے

متعلق عموماً اور غدد غیر قناتی کے متعلق خصوصاً ابھی ہمارا علم بہت محدود ہے۔ ان غدد کے درمیان نہایت گہرا ارتباط اور مشترک عمل بھی موجود ہے جو جداول ذیل سے واضح کیا جاتا ہے۔

نام غدہ	نام خلاصہ	فعل	تعلقات	امراض
		اوّل۔ وہ غدد جو تغذیہ بدن میں مدد دیتے ہیں		
۱۔ فوق الکلیہ کا مخی حصہ	ایپی نفرین	انتقال شکر	۱۔ غدہ فوق الکلیہ ۲۔ بانقراس ۳۔ کبد	کمی افراز سے اڈیسن ڈیزیز پیدا ہوتی ہے۔
۲۔ جگر	گلائیکوجن	خون بڑھاتا اور سمیات لطنیہ کو زائل کرتا ہے۔ صفرا پیدا کرتا ہے۔	۱۔ مخ عظام ۲۔ غدہ درقیہ ۳۔ غدہ جار اندرقیہ	ذیابیطس کبدی۔ سمیات کبدی فقر الدم خبیث
۳۔ بانقراس	انسولین ٹرپ سین	شکر اور کاربن کے ہضم میں مدد دیتا ہے	۱۔ بانقراس ۲۔ غدہ فوق الکلیہ ۳۔ کبد ۴۔ اثنا عشری	ذیابیطس شکری سوء ہضم
۴۔ غدہ نخامیہ کا فص مؤخر	اِنفن ڈین	جسم کا استحالہ و نمو		موٹاپا
		دوم۔ وہ غدے جو اندرون جسم سمیات کی تعدیل کرتے ہیں		
۵۔ کبد	انابولین	سمیاتِ لطنیہ کو باطل کرنا یوریا اور صفرا پیدا کرنا	کبد۔ غدہ درقیہ غدہ جار الدرقیہ	ضغطہ دموی سمیات کبدی
۶۔ جارۃ الدرقیہ	پیرا تھائیرین	سمیت کو باطل کرنا اجزاء کلسی کو جسم میں جمع رکھنا	۱۔ کبد ۲۔ غدہ درقیہ	جسم کے اندر چونے کے اجزاء کی کمی خون کا پتلا ہونا۔ رعشہ وغیرہ
۷۔ غدہ درقیہ	تھائی راکسین	استحالہ و نمو کی تنظیم سمیات کا ابطال	۱۔ درقیہ ۲۔ جارۃ الدرقیہ ۳۔ کبد	ارتشاع خلوی۔ سمن مفرط
		سوم۔ وہ غدد جو تولید و تناسل میں مدد دیتے ہیں		
۸۔ غدہ تناسلی (مردانہ)	لائی ڈین	نمو صنفی خصوصیات	۱۔ خصیتین ۲۔ غدہ درقیہ ۳۔ غدہ نخامیہ ۴۔ غدہ تیموسیہ	پست قامتی اور مخنث پن
۹۔ غدہ تناسلی (زنانہ)	لوتین فالی کولین	۱۔ نسل ۲۔ سلسلۂ تولید	۱۔ خصیۃ الرحم ۲۔ غدہ درقیہ	ایضاً

			۳۔ غدہ نخامیہ ۴۔ غدہ تیموسیہ	
۱۰۔ درقیہ	تھائیروگلوبولین	۱۔ غدہ تناسلی کے نمو میں مدد دیتا ہے	۱۔ غدہ تناسلی ۲۔ غدہ نخامیہ ۳۔ غدہ تیموسیہ	نمو کی خرابیاں
۱۱۔ غدہ نخامیہ کا فص مقدم	۱۔ ٹے تھے لین ۲۔ اکری مین ۳۔ اے لپسٹرین	غدہ تناسلی اور عظام کی نمو میں مدد دیتا ہو	۱ غدد تناسلی ۲۔ غدد درقیہ ۳۔ عظام	طویل القامتی یا پست قامتی غدہ تناسلی کے افعال کی خرابی

چہارم ۔ غدد جو احشائ کے افعال کو تحریک دیتے ہیں

۱۲۔ کبد	انٹی تھرام بین	انجماد خون	۱۔ کبد ۲۔ جارۃ الدرقیہ ۳ طحال	۱۔ خون کا پتلا ہو جانا ۲۔ فرفیورا
۱۳۔ اثنا عشری	۱۔ سکرے ٹین ۲۔ کولی سٹوکنین	کبدی اور بانقراسی محرک ہے مرارہ کو صفرا سے خالی کرتا ہے	۱۔ اثنا عشری ۲۔ بانقراس ۳۔ کبد ۴ مرارہ	سوء ہضم بانقراس کی باطنی رطوبات کی کمی۔
۱۴۔ فوق الکلیہ (قشری حصہ)	ایڈرینو کارٹین	عضلی تناؤ کو قائم رکھنا	۱۔ فوق الکلیہ ۲۔ عضلات وقلب وغیرہ	مرض ایڈیسن ضغطۃ الدم کی کمی
۱۵۔ مشیمہ	پلے سنٹین	دودھ بڑھانے والی رحم کو سکیڑنے والی	۱۔ مشیمہ ۲۔ رحم ۳۔ پستان	دودھ کو کم کرنا رحم کو ڈھیلا کرنا
	پلسٹرین	۱۔ محرک رحم ۲۔ غدہ تناسلی کا تغذیہ قائم رکھنا	۱۔ رحم ۲۔ خصیۃ الرحم	بانجھ پن (عقر)
	پلے گونین	تناسلی رطوبات کی تحریک	۱۔ غدد تناسلی ۲۔ غدہ نخامیہ کا فص مقدم	مخنث ہونا
۱۶۔ درقیہ	تھائی روکسین	سمیات کا ابطال	کبد	تغذیہ کی خرابی سمیات کا بدن میں جمع ہو جانا
۱۷۔ نخامیہ کا فص مؤخر	پائی پوفزین	عضلی تناؤ کو قائم رکھنا نمو کی تنظیم	۱۔ نخامیہ کا فص مؤخر ۲۔ بانقراسی ۳۔ درقیہ	مٹاپا ۔ ذیابیطس
۱۸۔ طحال	کولائیڈوجنین	جسم کے اندر نمکیات کی تنظیم	۱۔ طحال	۱۔ چونے کے اجزاء کی کمی۔

			۲- جارۃ الدرقیہ ۳- کبد	۲- دق ۳- جلدی امراض
۱۹- تیموسیہ	تھائی موکرین	نمو	۱- غدہ تیموسیہ ۲- غدہ تناسلی	۱- دماغی و جسمانی نمو کی خرابی
۲۰- پستان	ہیمین	ضد خصیۃ الرحم دودھ کو بڑھانا	۱- رحم ۲- خصیۃ الرحم	خصیۃ الرحم کی رطوبت کی کمی قلتِ طمث۔ دودھ کا کم ہونا
۲۱- جسم صنوبری	اپی فرین	کسی فعل کی تحقیق صحیح طور پر نہیں ہو سکی۔	۱- دماغ ۲- غدد تناسلی	قبل از وقت بالغ ہونا۔
۲۲- غدہ مذی	پراسٹیٹین	غدد تناسلی کا شریک کار	۱- غدہ مذی ۲- خصیتین ۳- غدہ درقیہ	غدد تناسلی کی رطوبت کا کم ہونا غدہ مذی کا بڑھ جانا۔

کیمیائے غرویہ اور طب یونانی

از جناب حکیم مولوی سید عطاء الرحمٰن صاحب اجمیری جائنٹ سکریٹری جمعیۃ الاطباء بمبئی

قدیم زمانہ میں کیمیا کا علم مختلف معدنی چیزوں کی ترکیب و تفصیل تک محدود تھا۔ اور زیادہ تر اس کا اطلاق ان اعمال پر کیا جاتا تھا، جو ایک کم قیمتی دہات کو دوسری قیمتی دہات میں تبدیل کرنے کی غرض سے کئے جاتے تھے۔

لیکن اب دوسرے علوم کی طرح اس علم کا دائرہ بھی بہت وسیع ہوتا جا رہا ہے۔ قوی کا علم طبیعات اور مادہ کا علم کیمیا کہلاتا ہے۔ ہوا، پانی، نباتات و جمادات وغیرہ موالید میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر اہل کیمیا نے نہایت عمیق نظر نہ ڈالی ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس تحقیق و تجدید نے علم کیمیا کی دنیا ہی کو بدل ڈالا ہے۔

جو چیزیں قدیم زمانہ میں بسیط سمجھی جاتی تھیں۔ اب اُنکے مرکب ہونے سے کسی کو انکار نہیں۔ ان موشگافیوں کی وجہ سے کیمیا کی دُنیا اس قدر وسیع ہوگئی ہے کہ فن کیمیا کو بہت سے شُعبوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور آئے دن اس علم کی معلومات میں مزید اضافہ ہونے کی وجہ سے اس علم کی اقسام میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ انہی اقسام میں ایک جدید قسم کیمیائے غرویہ Colliod Chemistry ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں کیمیائے غرویہ نے اپنی حقیقی اہمیت کو دُنیا کی نظر میں حاصل کر لیا ہو۔ شکر کو اگر پانی میں حل کیا جائے تو ایک صاف شفاف محلول حاصل ہوگا۔ اسی طرح نمک سے بھی اسی قسم کا محلول تیار ہوتا ہے۔ ریت یا کوئلے کے نہایت باریک سفوف کو پانی میں ملا دیا جائے تو وہ معلق رہیگا لیکن بہت آسانی سے چھان کر جُدا کیا جا سکیگا

کولائڈ — Colliod — یا سیال غرویہ کا درجہ ان دونوں کے درمیان میں ہے۔ یہ نہ تو پہلی قسم کی طرح شفاف ہو اور نہ دوسری قسم کے محلول کی طرح اسکے اجزا علیحدہ علیحدہ معلق نظر آتے ہیں۔ غروی سیال کے اجزا اس قدر رقیق اور باریک ہوتے ہیں کہ وہ آسانی سے چھان کر جُدا نہیں کئے جا سکتے، بہت سی صنعتی چیزیں غروی صورت میں ملتی ہیں جیسے ربڑ (صمغ مرن) دُودھ، سریش اور گلیسرین وغیرہ۔

ابتدا ہی سے گراہام — Graham — نے جو کہ کیمیائے غرویہ کا مُوجد ہے، ذی حیات اجسام میں اسکی اہمیت کو محسوس کر لیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ غرویت کو مظاہر حیوانیہ کا ابتدائی سرچشمہ کہنا درست ہوگا آجکل عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ زندگی کے تمام مدارج نظام غرویت کے ماتحت عمل میں آتے ہیں۔ یہ ایک بہت اہم نظریہ ہے اور اس نظریہ کے ماتحت علاج کے سلسلہ میں جو اہم نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ ظاہر کرتے ہیں کہ علم کیمیا آئندہ طب کی جو شاندار خدمات انجام دیگا۔ اسکی بنیاد کیمیائے غرویہ کے نظریات پر قائم ہوگی۔ دُودھ اگر کچھ عرصہ رکھدیا جائے تو وہ خود بخود ترش ہو جاتا ہی یعنی دودھ میں حامض یعنی (تیزاب شیر) پیدا ہوکر اس کو جما دیتا ہے اور اُسکی غرویت زائل ہو جاتی ہے۔ دُودھ کی طرح خون کی غرویت بھی زائل ہو جاتی ہو۔ اسی طرح ہر غروی الشکل مادہ میں یہ عمل ہو سکتا ہے۔ جسم کے مختلف رقیق مادوں کے امتحان سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہیت کے اعتبار سے وہ سب کے سب غروی ہیں خون میں اگر تیزاب کا ایک قطرہ ڈالدیا جائے تو رطوبت بیضیہ جو رقیق حالت میں ہوتی ہے منجمد ہو جائیگی۔ بلکہ خون کو جمانے کے لئے تو صرف ہوا میں رکھدینا کافی ہے، خون میں بستہ ہو جانیکا جو وصف ہی، اسی وجہ سے نکسیر یا چاقو وغیرہ کے زخم سے خون کچھ دیر بعد خود بخود رُک جاتا ہی۔ اگر خون میں یہ صفت نہ ہوتی تو جسم کے ایک معمولی زخم سے تمام خون بہ کر نکل جایا کرتا۔ بعض لوگوں میں ایسا ہوتا ہے کہ اگر ایک مرتبہ جریان خون واقع ہو جائے تو پھر وہ کسی طرح نہیں رُکتا۔ یہ حالت ان لوگوں کی ہوتی ہے کہ جن میں خون کو جما دینے والے مادہ یعنی "فیبرین" کی کمی ہوتی ہے۔ اگر ہم خراب غذا استعمال کریں تو بھی اس قسم کی تیزابی کیفیت ہمارے خون میں پیدا ہو جاتی ہے اور ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے جسم کی وریدوں میں عمل احتقان (پچکاری) کے ذریعہ تیزاب پہونچا دیں تو ہم ہلاک ہو جائیں۔ کیونکہ جسم کا تمام خون جم جائیگا، سانپ کے زہر سے بھی خون رگوں میں جم جاتا ہی۔ برقی رو سے بھی غرویت ٹوٹ جاتی ہی۔ چونکہ ہمارے جسم کی تمام رطوبات غروی ہیں۔ اسلئے ظاہر ہے کہ ہر وہ چیز جو اس غرویت کو کم کرتی ہے صحت کے لئے مُضر ثابت ہوگی۔

طب یونانی میں امراض کے سلسلہ میں اخلاط (رطوبات جسم) کی کمی و بیشی اور اُسکے تغیرات کو بڑی اہمیت دی جاتی ہو حقیقت یہ ہو کہ تقریباً جملہ امراض اخلاط کی تبدیلیوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ سمیات اور عفونت کا پہلا اثر اخلاط ہی پر پڑتا ہی، خون جو اخلاط میں سب سے اہم اور ضروری خلط

ہے۔ وہ نہ صرف ارواح ثلاثہ کا حامل اور جسم کے تغذیہ کا کفیل ہے، بلکہ امراض کے دفعیہ کے لئے بھی طبیعت کا بہترین آلہ ہے۔ اسی طرح بلغم اور صفراء وغیرہ اخلاط بھی جسم میں نہایت ضروری افعال انجام دیتے ہیں۔ امراض عموماً جسم کی ساخت پر حملہ آور ہونے سے پہلے اخلاط پر حملہ کرتے ہیں۔ ہمارے جسم کے افعال کی خرابی دراصل اخلاط کی مقدار یا کیفیت کی خرابی پر دلالت کرتی ہے۔ جسقدر رطوبات جسم کے متعلق ہمارا علم ترقی کرتا جاتا ہے، اسی قدر افعال الاعضاء کے متعلق بھی جدید حقایق ہم پر منکشف ہوتے جاتے ہیں۔

چند سال پہلے تک اطبائے مغرب اس بات کے قائل نہ تھے کہ گردے کے ضعف سے قوتِ باہ میں خلل واقع ہو سکتا ہے لیکن اب مغربی طب کے ماہرین کو اس امر کا اعتراف ہے کہ کلاہِ گردہ سے ایک ایسی رطوبت خون اور جسم میں شامل ہوتی رہتی ہے جو آلاتِ باہ پر نہایت قوی اثر رکھتی ہے۔ یہ حقیقت اب طب سے دلچسپی رکھنے والے اشخاص سے مخفی نہیں ہے کہ مختلف غدد سے جو رطوبات مترشح ہوتی ہیں۔ ہماری صحت کا انہیں پر انحصار ہے نہ صرف یہ بلکہ شباب اور پیری کا دارو مدار بھی انہی رطوبات پر ہے۔ یہ سب رطوبات خون کا ضروری جزو ہیں اور دراصل خون ہی سے حاصل ہوتی ہیں۔ جگر بھی ایک غدہ یا گلٹی ہے اور یہ بھی بعض رطوبات کی تیاری میں مدد دیتا ہے۔ طب یونانی میں جگر کو مختلف رطوبات کی تیاری کا سب سے بڑا معمل تجویز کیا گیا ہے۔ جگر جسم کی سب سے بڑی گلٹی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ مختلف رطوباتِ جسم کی تیاری میں جگر کا سب سے بڑا حصہ ہے۔

ہمیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جسم کی تمام رطوبات عزوی ہیں۔ اگر کسی سمیت یا کسی خاص کیفیت کی وجہ سے یہ عزویت زائل ہو جائے یا اس عزویت میں کمی بیشی ہو جائے تو ہم تندرست نہیں رہ سکتے۔ جس طرح جسم کے باہر پھلوں کے رس اور دودھ وغیرہ میں کچھ عرصہ تک رکھے رہنے سے فضا کے جراثیم کی وجہ سے ترشی پیدا ہو جاتی اور عزویت ٹوٹ جاتی ہے، اسی طرح جسم کے اندر بھی جراثیم کے عمل سے رطوبات کی عزویت ٹوٹ کر ان میں تیزابیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نزلہ، زکام، ذات الریہ اور سل وغیرہ امراض میں رطوبت کی عزویت زائل ہو کر تیزابی کیفیت رونما ہو جاتی ہے۔ اس تیزابیت کو زائل کرنے کیلئے طب یونانی میں قدیم الایام سے عزوی اشیاء (لعابات) کے استعمال کا رواج ہے۔ یہ لعابات ہندوستان کے عوام بھی جانتے ہیں کہ زکام وغیرہ امراض کے علاج کے لئے یونانی دوائیں زیادہ بہتر ہیں۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ ہمارے ہاں لعاب دار دوائیں بکثرت استعمال کی جاتی ہیں۔ چنانچہ جو دوائیں طب یونانی میں عام طور پر برتی جاتی ہیں۔ ان میں بیشتر حصہ لعاب دار ادویہ کا ہے، صمغ، عربی، کتیرا، گاؤزباں، بہدانہ، عناب، سپستاں، گل بنفشہ، خطمی، خبازی، ریشہ خطمی، اسپغول اور تخم ریحاں وغیرہ اسی قسم کی دوائیں ہیں۔ یہ دوائیں ہندوستان میں اس کثرت سے مستعمل ہیں کہ اس ملک کے عام لوگ بھی ان دواؤں کے نام سے اچھی طرح واقف ہیں ذات الجنب اور ذات الریہ وغیرہ جراثیمی امراض میں بھی یہ لعابدار دوائیں حیرت انگیز طور پر دافع سمیت ثابت ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ جراثیمی سمیت کے اثرات کو رطوبات میں سے زائل کرکے اور رطوبات بدنی کی عزویت کو بڑھا کر ان کو تقویت دیتیں اور جراثیم کے اثرات کو دفع کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے عزوی ادویہ کو اگر تریاق جراثیم کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ واقعہ ہے کہ طب یونانی کی اکثر ادویہ میں قوت تریاقیہ موجود ہے اس قسم کی تریاقیت نہیں جو کسی سمی چیز میں کسی دوسری سمی چیز کے اثر کو زائل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ بلکہ یہ غیر سمی تریاقیت رکھنے کی وجہ سے استعداد مرض کو کم کرتی ہیں۔ اور اکثر حالات میں مفید ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نہایت کم علم اشخاص بھی اکثر امراض کا علاج طب یونانی کے ذریعہ نہایت کامیابی کے ساتھ کر لیتے ہیں۔ اخلاط کی تیزابیت کو دور کرنیکے لئے گاؤزباں ایک عجیب و غریب دوا ہے۔ یہ عزوی ہونے کی وجہ سے نہایت اعلیٰ درجہ کی مقوی رطوبات دوا ہے۔ پھر اس میں ایک عجیب وصف یہ ہے کہ لعاب دار ہونیکے باوجود رطوبات کو غلیظ نہیں کرتی۔ بلکہ ان کے سیلان میں سہولت پیدا کرتی ہے۔ اور قلب و دماغ کی تقویت کے لئے ایک بہترین مقوی دوا ہے اور مقوی ہونیکے باوجود محرک نہیں ہے پیچش کے علاج میں اطبائے مغرب کی ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اُنکے یہاں اس مرض میں لعاب دار ادویہ استعمال نہیں کی جاتیں۔

طب یونانی کے برخلاف مغربی اطباء تیزابات کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ یہ کون نہیں جانتا کہ تیزاب نہایت سمی اور قاطع حیات چیز ہے، اسکے استعمال سے جسم کی ساخت اور رطوبات پر مہلک اثر پڑتا ہے۔ مغربی اطباء عزوی ادویہ کا بالکل استعمال نہیں کرتے اور یہ طب مغرب کی ایک نہایت افسوسناک خامی ہے۔

تیزابات کے استعمال سے جسم کی رطوبات میں سے مائیت کے جُدا ہو جانیسے رقت پیدا ہو جاتی ہے اور نظام جسم اور اعصاب پر

بقیہ مضمون صفحہ ۳۱ پر دیکھیے

ذات الریہ کا دستورِ علاج

(بطرزِ جدید)

ازجناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی سند و تمغہ یافتہ طبی کالج دہلی، کھاتولی

ذات الریہ (نمونیا) کے علاج میں دو امور پر توجہ ضروری ہے۔ (۱) پھیپھڑوں کے التہاب میں تخفیف پیدا کرنا۔ (۲) قلب کی حفاظت کرنا کرویات ذات الریہ کے انکشاف کے بعد یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ اس وقت تک اس قسم کے یقینی ذرائع موجود نہیں ہیں۔ جو ذات الریہ کے زمانہ مرض کو کم کر سکیں۔ لہٰذا شدید قسم کی دافع حرارت ادویہ استعمال کر کے بخار رفع کرنا اور حلقہ رسوخ و اعتقاد میں حذاقت اور سحر کاری کا تماشا دکھانا نہ صرف بے فائدہ بلکہ مضرت رساں ہے۔ اس سلسلہ میں فوری اثر کے لئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں وہ یہ ہیں۔ انٹی فیبرین، انٹی پائیرین، فناسٹین وغیرہ

ذات الریہ کا کامیاب علاج کرنیکے لئے مندرجہ ذیل تین درجات سے ترتیب وار گذرنا پڑتا ہے

(۱) درجہ احتقان الدم (ہائی پرایمیا) .... یہ ایک سے تین دن تک رہتا ہے۔

(۲) درجہ تکبّد احمر (ریڈ ہیٹ پائیزیشن)..... یہ تین سے سات دن تک رہتا ہے۔

(۳) درجہ تکبّد اشہب (گرے ہیٹ پائیزیشن).... یہ ایک سے تین ہفتہ تک رہتا ہے۔

علاج

درجہ احتقان الدم:۔ ابتداءً مریض کا قبض رفع کر دینا چاہیئے۔ اسکے لئے اطریفل زمانی نو ماشہ شب کو کھلا دیں۔ اور یہ نسخہ دن رات میں تین مرتبہ پلائیں۔ **نسخہ**:۔ بہدانہ تین ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں نیمکوفتہ نو دانہ، شربت بنفشہ تین تولہ اگر مریض میں خون کی زیادتی ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔ توانا اور قوی مریضوں کی اس درجہ میں فصد کرنا بھی سودمند ہے۔ **نسخہ**: گل بنفشہ ۲۴ مکوہ خشک ۵ ماشہ، گل نیلوفر ۵ ماشہ، گل گاؤزباں ۴ ماشہ، تخم خطمی ۷ ماشہ، تخم خبازی ۷ ماشہ، عناب ۵ دانہ (جوشاندہ) خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ۔

نوٹ:۔ اگر مریض کے معائنہ کا موقع ابتدائے مرض میں حاصل ہو گیا ہو تو بغور نبض دیکھ کر معلوم کریں آیا نبض لین ہوتی جا رہی ہے اگر ایسا ہے تو سمجھئے ضغطہ دموی (بلڈ پریشر) کم ہے ایسی حالت میں معرقات بھول کر بھی استعمال نہ کریں۔ بلکہ محرکات دیں اور اگر نبض میں قوت و صلابت موجود ہو تو محرکات ترک کر دینے چاہئیں اور مسکنات استعمال کرنے چاہئیں۔

درجہ تکبّد احمر:۔ مرض کے چوتھے روز سے نسخہ میں تبدیلی کر دیں اور محرکات کی طرف توجہ مبذول کریں۔ چنانچہ حب اذاراقی روزانہ بعد از غذا دن میں ایک یا دو بار حسب حالت مریض دینی شروع کر دیں اور کم از کم یوم بحران تک ضرور جاری رکھیں۔ کچلہ کی گولیاں مختلف اجزا کیساتھ مختلف ترتیب و ترکیب کے ساتھ بافراط قرابادین میں ملتی ہیں جن میں انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ خاکسار اس بارے میں مندرجہ ذیل گولیوں کی سفارش کرتا ہے۔ **نسخہ**:۔ برادہ کچلہ ۷ تولہ، دارفلفل ۵ تولہ، فلفل سیاہ ۵ تولہ، عنبر ایک تولہ۔ آب برگِ تنبول بقدر حاجت میں بقدر سیاہ مرچ گولیاں بنائیں مندرجہ بالا درجہ میں یہ نسخہ مفید ہے۔ **نسخہ**:۔ گاؤزباں ۴ ماشہ، گل گاؤزباں ۴ ماشہ، آبریشم خام مقرض ۳ ماشہ عناب ۵ دانہ، تخم خطمی ۶ ماشہ (جوشاندہ) لعوق سپستاں دو تولہ۔

نوٹ:۔ ذات الریہ کا یوم بحران اکثر بیماری شروع ہونیکے بعد پانچویں، ساتویں یا نویں دن واقع ہوتا ہے۔ یعنی وہ دن عموماً بیماری شروع ہو جانے کے بعد طاق ہوتا ہے۔ بحران کے دن شفایاب ہونیوالے مریضوں میں بخار یک لخت کم ہونا شروع ہوتا ہے اور چند گھنٹوں کے اندر درجۂ حرارت طبعی یا اس سے بھی کم ہو جاتا ہے، عام حالات میں بہتری پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ نبض اور تنفس کا تناسب اصلی حالت پر آ جاتا ہے۔ بیشتر مریضوں میں پسینہ بکثرت آتا ہے یا اسہال کثرت کیساتھ ہونے لگتے ہیں۔ یہ موقع کافی خطرناک ہوتا ہے۔ گاہے **بحران کاذب** بھی ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کیفیت میں نبض اور تنفس کا تناسب حالتِ طبعی پر واپس نہیں آتا ہے۔ بحران کے ایام میں دواء المسک حار جواہر والی ۵ ماشہ بھی مفید ترین چیز ثابت ہوتی ہے جو نسخہ کے ساتھ یکے بعد دیگرے دیتے رہیں۔ یا مشک خالص ایک رتی شہد میں ملا کر ہر چار گھنٹے کے بعد دیتے رہیں۔ بحران کے دن اکثر مریض ہذیانی گفتگو اور پریشان حرکات کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ ان حالات سے متاثر ہو کر مبردات اور مسکنات کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ مقویاتِ قلب اور

محرکات ہر چار گھنٹہ کے بعد برابر دیتے رہیں۔ ایسا کرنے سے مریض کی طبیعت بحال ہوتی چلی جاتی ہے۔ محرکات کے سلسلہ میں کچلہ کو ہرگز فراموش نہ کریں نمونیا کے مریضوں میں کچلہ کا استعمال بہت سے خطرات کو دور کر دیتا ہے۔ کچلہ عضلات قلب کو تقویت بخشتا ہے اور زبردست تحریک پیدا کرتا ہے اور یہی وہ اثرات ہیں جن کی ارتخاءِ عظیم (کولیپس) کے رفع کرنے میں احتیاج ہے۔ الغرض مرض اور طبیعت کے مابین جنگ و جدال میں کچلہ ایک ہوشیار معالج کے ہاتھ میں شمشیر آبدار ہے۔

اگر بدقسمتی سے مریض پر ارتخاءِ عظیم یا ضعف کے آثار طاری ہو جائیں جن کی علامتیں یہ ہیں کہ ضربات قلب کمزور غیر منظم ہیں اور بیقاعدہ ہو جاتی ہیں تنفس جلد اور مختصر آنے لگتا ہے۔ پھیپھڑے بہت جلد بلغم سے پُر ہو جاتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں سرد اور ساکن ہو جاتے ہیں مریض پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں جب کہ تمام ذرائع ناکام ہو جائیں تو مریض کو روغن تارپین ۲ تولہ کی تھوڑے سے کھولتے ہوئے پانی میں ڈال کر مسلسل بھاپ سنگھائیں۔ یہانتک کہ بلغم کا اخراج ہونے لگے اور دل میں قوت پیدا ہو جائے۔ مقامی طور پر گرم پانی کی بوتلیں اور گرم کمبل کا استعمال کریں۔

درجۂ تکبّد اشہب یا درجۂ نقاہت:۔ اس درجہ میں مندرجہ ذیل نسخے کامیاب ہیں۔

(۱) کشتہ مروارید دو چاول، خمیرہ ابریشم ۵ ماشہ میں ملا کر کھلائیں۔

نوٹ:۔ مروارید کیلسیم سے بھرپور ہے اور کیلسیم عضلات قلب اور پھیپھڑوں کو تقویت بخشتا ہے۔ اور خمیرہ ابریشم دِل اور پھیپھڑوں کے عوارض میں مشہور و مستعمل ہے۔

(۲) کشتہ فولاد دو چاول۔ معجون اذاراقی ۳ ماشہ میں ملا کر غذا کے بعد دیں۔

نوٹ:۔ فولاد مولد اور مقوی خون ہے۔ نقاط الدم کی تربیت کرتا ہے۔ معجون اذاراقی تقویت اعصاب اور ہضم و اشتہا کے لئے بے نظیر ہے۔ رفع نقاہت کے لئے روغن جگر ماہی۔ غری السمک اور مفرح اعظم وغیرہ بھی مفید اشیا ہیں۔ کھانسی کی حالت میں مناسب ادویہ کا اضافہ کر دیں۔ اس درجہ میں مخرج بلغم اجزا کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

مقامی علاج:۔ مقام ماؤف پر السی کی گرم پلٹس لگائیں اور پلٹس کے اوپر رائی باریک پیس کر چھڑکیں پلٹس کو بار بار تبدیل کرتے رہیں۔

پلٹس کے زرین فوائد:۔ ابتدائی درجات میں پلٹس پھیپھڑوں کے احتقان الدم کو کم کرتی ہے، پھیپھڑوں کی کشادگی میں مدد دیتی ہے۔ جس سے ارتخاءِ عظیم کے خطرات اور اُن تغیرات کو جو پھیپھڑوں کے مقام پر ہوتے ہیں کم کر دیتی ہے، وریدی عروق شعریہ میں گرمی اور قوت پیدا کرتی ہے اور ضائع شدہ ساختوں کو دور کرتی ہے۔ اور شریانی عروق شعریہ میں تحریک پیدا کرتی ہے اور التہاب کی وجہ سے جو جسم میں مواد تیار ہوتے ہیں۔ ان کو مقام ماؤف پر لیجا کر حالتِ اعتدال پر لانے مدد دیتی ہے۔ لہذا سینہ پر گرمی کا استعمال بڑا مستحکم اور سائنٹفک طریقہ ہے۔ پلٹس اپنی گرمی سے جلد کو نرم اور مسامات کو کشادہ کرتی ہے، حرارت کو محفوظ کر دیتی ہے۔ ساتھ ہی رائی کا استعمال اپنے مہیج اثر سے عمل امالہ کا کام انجام دیتا ہے جو احتقان دموی میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ مقامی طور پر قیروطی یا روغنیات کی مالش کرانا زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوتا۔

علاج غذائی:۔ مریض کی غذا سیال اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔ چنانچہ دودھ، اور مار الجبر، دودھ اور سوڈا واٹر مناسب مقدار میں دیں۔ اگر تازہ دودھ دستیاب نہ ہوسکے تو "ہارلکس مالٹیڈ ملک" دیں۔ دو انڈوں کی سفیدی عرق دارچینی ۵ چھٹانک میں خوب پھینٹ لیں اور اس میں قدرے نمک ملا کر استعمال کرائیں۔ علاج غذائی میں مریض کو نمک طعام ضرور دینا چاہیئے کیونکہ اس عارضہ میں مریض کے قارورہ میں نمکیات کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض مریضوں میں تو بالکل ہی غائب ہو جاتی ہے۔ اسکے اسباب ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکے ہیں البتہ عقل رہنمائی کرتی ہے اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ نمکیات کسی خاص مقصد میں صرف ہوتے ہیں اور انکی حاجت اور طلب کسی خاص ضرورت کے ماتحت ہے۔ لہذا نمکیات غذا کے ساتھ ضرور دینے چاہئیں یا نمکیات کو کیپ شول میں بند کر کے یا حقنۂ مالحہ کے ذریعہ استعمال کرنا چاہیئے۔

ہدایات:۔ مریض کو کشادہ اور صاف کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ گاہے ذات الریہ میں مریض حبس تنفس کی شکایت کرتا ہے ایسی حالت میں حمضین (آکسیجن) سنگھانا بیحد مفید ہے۔ اس موقع پر یاد رکھنا چاہیئے کہ انگیٹھی کی آگ مریض کے کمرہ کا کافی حمضین صرف کرتی ہے اور بجائے کے مریض کو غاز حمض الکربونیک (کاربونک ایسڈ گیس) سونگھنی پڑتی ہے جو بلاشبہ ضرر رساں ہے۔

دورانِ علاج میں کامیابی کا دارومدار اس امر پر ہے کہ معالج مریض کی طاقت بخار کیحالت میں حتی الوسع کم ہونے دیں مریض کو بار بار اُٹھانے بٹھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بدلنے سے یا سیدھی وضع میں بٹھانے یا کھڑا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے بالعموم تعطّل قلب کا اندیشہ ہوتا ہے۔

ذات الریہ کے علاج کا خلاصہ صرف اتنا ہی کہ (۱) گرم بستر، (۲) باقاعدہ تیمارداری، (۳) مناسب تغذیہ اور (۴) کچلہ کا محرک اثر۔ ذات الریہ کے علاج میں یہ چیزیں ارکان اربعہ کی حیثیت رکھتی ہیں +

ورم زائدہ اعور

(اپنڈی سائیٹس)

ازجناب حکیم مولوی سید محمد ریاض الحسن شاہ گیلانی مُدیر "حکمت" شاہکوٹ

تعریف و ماہیت:۔ زائدہ اعور آنتوں میں ایک لمبا سا بڑھاؤ ہے جو دو تین انچ لمبا چوتھائی انچ موٹا ہوتا ہی اوا عور آنت کے قریب ایک طرف ہوتا ہے۔ اُسکے اندر ایک سُوراخ ہوتا ہے اس کا باہر نکلا ہُوا سرا بند ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس زائدہ میں کوئی خرابی ہو جائے تو ورم سا پیدا ہو جاتا ہی۔ اور یہی ورم زائدہ اعور کہلاتا ہے۔ قدیم طبّی کتب میں اس مرض کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ گذشتہ زمانہ میں یہ مرض پایا بھی کم جاتا تھا لیکن جوں جوں تہذیب جدید ترقی کرتی جاتی ہی۔ یہ مرض بھی بڑھتا جاتا ہی۔ ۱۸۸۵ء میں یہ مرض فرٹز مغربی محقق نے معلوم کیا۔ آجکل ہندوستان میں بھی یہ مرض روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔

اسباب:۔ بکثرت گوشت و شراب خوری۔ لذیذ اور مُرغّن غذائیں کھانا۔ سادہ غذا سے اجتناب، زیادہ قسم کے کھانے کھانے سے بدہضمی جو مزمن صورت اختیار کر جائے۔ جوانی کی عمر میں یہ مرض زیادہ نمودار ہوتا ہے۔ دائمی قبض یا کوئی خارجی چیز زائدہ اعور میں داخل ہو جائے مثلاً امرود یا منقے کا بیج، چوٹ لگ جانا۔ زائدہ اعور کی غذائیت میں فرق ہو جائے یا رقیق مادہ داخل ہو کر ورم پیدا کر دے۔

اقسام:۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حاد یعنی جسکی علامات شدید ہوں۔ (۲) مزمن یعنی خفیف، اسکی علامتیں خفیف ہوتی ہیں لیکن عموماً یہ مرض عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ ماہیت کے لحاظ سے اسکی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ورم نزلی جس میں اعور کی اندرونی جلد موٹی ہو جاتی ہی۔ (۲) ورم تقرحی جو تقرح کے بعد لاحق ہو۔ یہ حالت خطرناک ہی

علامات:۔ دردِ شکم جو بعض اوقات تمام پیٹ میں معلوم ہوتا ہے لیکن بالعموم ناف کے اردگرد شروع ہوتا ہی۔ پیٹ کے دائیں حصہ میں قائم ہو جاتا ہی۔ دبا کر دیکھنے سے وہ جگہ سخت معلوم ہوتی ہی۔ مریض صاحبِ فراش ہو جاتا ہی۔ بخار آتا ہی۔ قبض کی شکایت عموماً رہتی ہی۔ درد کا دورہ بعض اوقات شدید ہوتا ہی۔ اگر ورم پھٹ جائے اور سوزش ملحقہ پردوں میں پھیل جائے تو درد کا دورہ شدید ہو جاتا ہی۔ قے بار بار ہوتی ہے۔ پیٹ کے عضلات تن جاتے ہیں۔ بخار لازم رہتا ہی۔ زائدہ اعور انگلی کے برابر موٹا ہو جاتا ہے۔ اسکی رنگت گلابی ہو جاتی ہے بعض اوقات صفاق کے پیچھے ورم پھوٹتا ہی کبھی کنج ران۔ پیڑو، معا مستقیم میں پھوڑا پھوٹتا ہے

تشخیص:۔ اس مرض کو دردِ جگر، ورم مرارہ، قولنج التوائی، سرطان اعور سے تشخیص کرنا پڑتا ہی۔ عوارض جگر میں مقامِ مرض سے فرق کیا جاسکتا ہے۔ اگر دردِ گُردہ ہو تو کمر میں درد زیادہ ہوتا ہے۔ پیشاب کی رُکاوٹ خاص طور پر ہوتی ہی۔ ورم مرارہ کا درد پسلیوں کے ملحقہ مقام میں ہوتا ہے قولنج التوائی میں براز قے میں خارج ہوتا ہے۔

انجام مرض:۔ شدید حالات میں بالعموم مہلک ہوا کرتا ہے اعمالِ جرّاحی کا نتیجہ عموماً خطرناک ہوتا ہے۔ یا چند دوروں کے بعد شدید صورت اختیار کر لیتا ہی۔ زائدہ اعور کے اردگرد کی ساختوں اور پردوں کے ساتھ جُڑ جانے سے آنتوں کی طبعی حرکات میں نقص پیدا ہو جاتا ہی۔ اکیس ۲۱ دن میں اچھا علاج ہونے کی صورت میں مریض شفایاب بھی ہو جاتا ہی۔

علاج :۔ جب مرض کا حملہ ہو تو مریض کو آرام سے لٹا دیں ۔ درد کی تسکین کے لئے گرم ٹکور کریں ۔ قبض ہو تو حقنہ کریں ۔ کوہ سبز کاسنی سبز کا پانی نکال کر شربت دینار ملا کر پلائیں ۔

مقامی طور پر یہ ضماد لگائیں ۔ سنبل الطیب ، گل بابونہ ، اکلیل الملک ، خارخسک ، آرد جو ، کوہ خشک ، پوست المتاس ۔ ہر ایک ہموزن کوٹ چھان کر سرکہ میں ملا کر لیپ کریں ۔ اور گرم ٹکور کریں ۔

لیپ نمبر (۲) چونہ ، شکر تری دونوں کو باریک پیس کر علیحدہ علیحدہ چھان کر ملالیں ۔ اور سرکہ میں گوندھ کر لیپ کریں ۔ یا یہ ضماد کا نسخہ استعمال کریں ۔ نسخہ :۔ کے اولین سو درجہ کی حرارت پر خشک کی ہوئی ، ۵۲ حصہ ، بورک ایسڈ ۵ء۴ حصہ ، میتھل سیلی سیلیٹ ۲ حصہ آئل آف پیپرمنٹ نصف حصہ گلیسرین ۴۲۵ حصہ ، سب کو ملالیں ۔ اور گرم کر کے لیپ کریں ۔ یا لیپ پر سینک پہونچائیں ۔

اور حسب ذیل جوشاندہ پلائیں ۔

کوہ خشک ۹ ماشہ ، عناب ۵ دانہ ، آبریشم ، ماشہ ، گاؤزبان ۵ ماشہ ، بادیاں ، ماشہ عرق گلاب میں جوشدیکر پلائیں ۔ یا یہ نسخہ پلائیں ۔

ٹنکچر بیلاڈونا ۵ منم ، پوٹاسی بروماٹیڈ ۔ اگرین ، ہیگزابس ، گرین ، ٹنکچر ہائیوسائمس ۔امنم ، سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۵ امنم ، ایکوا ایک اونس ۔ ایسی چار خوراک دن میں ہر تین گھنٹے کے بعد پلائیں

ایک دو مریض ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنکا علاج مشہور سرجنوں نے سوائے اعمال جراحی کے اور کچھ تجویز نہ کیا تھا اور وہ علاج تماثلی سے شفایاب ہو گئے ۔ لہٰذا وہ دوائیں بھی لکھدی جاتی ہیں جو وقتاً فوقتاً ہومیوپیتھ اطبا تجویز کرتے ہیں ۔

(۱) ایکونائٹ :۔ جب بخار زیادہ اور درد شدید ہو تو ۶ ایکس طاقت کا دیں ۔

(۲) برائیھ اونیا :۔ جب درد کاٹنے والا اور سوزش زیادہ ہو ، اور قبض اور عام بے چینی ہو ۔

(۳) بیلاڈونا :۔ جب سر میں درد ، چہرہ سرخ اور نبض تیز ہو ۔

(۴) مرکیورس کار :۔ زبان پر میل زرد رنگ کی تہ جمی ہوئی ہو ۔ تو یہ دوا دینی چاہیئے

(۵) ہائیوسائمس :۔ جب درد زیادہ ہو اور پیاس کی شدت ہو ۔

(۶) پلسٹلا :۔ درد اور پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہو زبان پر سفید میل ہو ، تو یہ دوا دینی چاہیئے ✤

بقیہ مضمون صفحہ ۲۷ سے آگے

مضعف اثر پڑتا ہے ۔ ہندوستان ایک گرم ملک ہے اور گرم ہوا کی وجہ سے اہل ہند کی رطوبات طبعاً زیادہ رقیق ہوتی ہیں اور ان میں سیلان رطوبات کی قسم کے امراض ، مثلاً جریان خون ، جریان منی اور کثرت احتلام وغیرہ امراض کی کثرت ہوتی ہے ۔ گرمی کی شدت کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ یہاں کے باشندوں کے اعضا سست ، ڈھیلے اور مضمحل ہوتے ہیں ، اس لئے محرکات و ملطفات کی اہل ہند کو زیادہ ضرورت نہیں پیش آتی ۔ لعاب دار ادویہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ محافظ قوی اور مطفی حرارت (گرمی کو بجھانے والی) ہیں ۔ مغربی طریقہ علاج کی ہندوستان میں ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جن دواؤں کا یورپ کی سرد آب وہوا میں تجربہ کیا جاتا ہے ۔ ان کو ہندوستان میں بلا کسی مناسب بدرقہ اور رعایت کے اسی صورت میں استعمال کرا دیا جاتا ہے ۔ کونین باوجود نہایت گرم وخشک ہونیکے ہندوستان کی گرم وخشک آب وہوا میں بلا کسی مناسب بدرقہ کے بے دریغ استعمال کرا دی جاتی ہے ۔ اور اختلاف آب وہوا اور اختلاف معاشرت کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا جسکا نتیجہ اکثر مختلف امراض کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے ۔

اس میں شک نہیں کہ یورپ نے تشخیص اور ماہیت امراض کے شعبوں میں نہایت قابل قدر ترقی کی ہے ۔ لیکن علاج بالادویہ کے باب میں وہ ابھی تک مشرق سے بہت پیچھے ہے ۔

باب الصحت

مٹاپا اور انسانی تندرستی

مٹاپا دور کرنے اور جسم کو ٹھیک رکھنے کے عملی طریقے

از ڈاکٹر آرتھر اے میک گورن، امریکہ
ترجمہ :- از جناب ظفر قریشی صاحب بی اے، دہلی

نوجوانی میں دُبلا ہونا اور بڑھاپے میں زیادہ موٹا ہو جانا دونوں غیر قدرتی باتیں ہیں۔ اور اسی وجہ سے خطرناک بھی ہیں اگر دونوں حالتوں میں سے کوئی سی حالت بھی پیدا ہو گئی ہو تو عقلمندی کیساتھ اس کا علاج ہونا چاہیئے اور جس قدر جلد اس کا مداوا ہوسکے کرنا چاہیئے۔

مٹاپا دور کرنے کی جس قدر اشتہاری "دوائیں" اور وزن گھٹانے کے جس قدر نام نہاد "علاج" ہیں ان سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ نیویارک کے محکمۂ صحت نے تحقیق کرنیکے بعد فیصلہ کیا ہے کہ مٹاپا دور کرنیکے جتنے بھی علاج بتلائے جاتے ہیں وہ سب دھوکہ بازی یا چالاکی کا دوسرا نام ہیں۔ مٹاپا دور کرنے کا صرف ایک طریقہ سائنٹیفک اور قدرتی ہے اور وہ صرف غذا کی مناسب ترتیب اور ورزش ہے۔ دوسرے طریقے غلط، بے اصول اور نقصان رساں ہیں۔ مگر اس سلسلہ میں صحت کے اصولوں کی پابندی اور استقلال ضروری امور ہیں۔ یکایک اور فوری علاج صحت کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے، اسلئے عمومی زندگی میں آپ کوئی فوری اور اہم تبدیلی اس وقت تک نہ ہونے دیجئے جب تک آپ کا اپنا خاندانی طبیب ایکی رائے نہ دیدے مٹاپا دور کرنے اور جسم کی حالت درست رکھنے کے بارے میں اس جگہ جو اصول و قواعد زیر بحث لائے گئے ہیں۔ وہ روزمرہ کے اصول صحت عام عقل انسانی اور مشاہدہ پر مبنی ہیں جو عورت یا مرد اپنے جسم کی دیکھ بھال کا خیال رکھتا ہے اُسکو یہ مضمون اسی نقطۂ نظر سے دیکھنا چاہیئے۔

سب سے پہلے آپ کو اپنا صحیح اور بالکل ٹھیک وزن کرا لینا چاہیئے۔ نیز قد کی اونچائی اور عمر وغیرہ کا ایک جدول تیار کر لینا چاہیئے۔ کسی بیمہ کمپنی سے صحت کا چارٹ لیکر اگر آپ کام میں لائیں تو بہت بہتر ہے۔

ڈاکٹر یوجین لیمن فسک ایم ڈی اور پروفیسر ارونگ فشر نے اپنی کتاب "زندہ کیونکر رہنا چاہیئے" میں لکھا ہے کہ :-

"عمر کے ساتھ ساتھ اگر وزن بھی بڑھتا جائے تو اس سے عمومی صحت کی ترقی ظاہر نہیں ہوتی"۔

دوسری کتاب "صحت اور غذا" از قلم رابرٹ ہیوروز ایم ڈی میں لکھا ہے ــــ

"دُبلے لوگوں میں تیس برس کی عمر تک شرح اموات زیادہ رہتی ہے اور جن کا وزن زیادہ ہے وہ اس عمر میں پیدا ہونے والے ہلاک امراض مثلاً دق اور ٹائیفائڈ سے بچ نکلتے ہیں۔ مگر چالیس اور ساٹھ کی عمر کے درمیان کے لوگوں میں جنکا وزن زیادہ ہو شرح اموات زیادہ پائی جاتی ہیں۔ بیس سال اور تیس سال کی عمر کے درمیان بیس پونڈ وزن کی کمی شرح اموات میں بقدر ۱۲ فیصدی اضافہ کر دیتی ہے۔ اسکے برخلاف چالیس اور پچاس کی عمر کے درمیان بیس پونڈ وزن کی زیادتی شرح اموات میں ۱۵ فیصدی کے اضافہ کا موجب دیکھی گئی ہے۔ اسی طرح وزن میں چالیس پونڈ کی زیادتی شرح اموات میں ۴۵ فیصدی کے اضافہ کا سبب بن جاتی ہے"۔

یہ وہ بدیہی حقائق ہیں کہ جن سے انسان اپنی نظر نہیں چرا سکتا۔ اسی سند سے ہم ایک اور اقتباس پیش کرتے ہیں "یہ امر کس قدر موجب دلچسپی ہے کہ لوگ اس سلسلہ میں کافی غلط فہمیوں میں مبتلا پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ خیال عام ہے کہ نوجوانی میں جس قدر دُبلا اور چھریرا ہوا جائے بہتر صحت کی علامت ہے۔ اور جوں جوں عمر بڑھے اگر بھاری ہوتے جائیں تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے۔ مگر طب اس حقیقت کو نہیں مانتی کیونکہ معاملہ کی صحت اسکے برعکس ہے۔ اس نقشہ سے معلوم ہوگا کہ زندگی کا وہ زمانہ جب بیان کردہ قدرتی اصولوں کے ماتحت وزن بڑھنا شروع ہوتا ہے اور جب کہ مٹاپا زیادہ شرح اموات کا موجب بھی بن جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی ہے کہ جس زمانہ میں بیان کردہ قدرتی طریقہ پر انسان پر مٹاپا

چڑھتا ہے دراصل وہ زمانہ ہوتا ہے، جب ورزش، رقص، کھیل کود، باہر رہنے کی زندگی اور معاشرتی لذّات کا زمانہ ختم ہونیکے قریب ہوتا ہے گوشت بڑھنے کی اصل وجہ ورزش کی کمی ہوتی ہے نہ کہ قدرت!"

اگر نوجوان اور کم عمر کے لوگ دُبلے ہیں تو انہیں اپنا قدرتی وزن حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے، اگر دق نہیں ہے یا صحت کی عام خرابی نہیں ہے یا دُبلا پن بالکل آخری قسم کا نہیں ہے تو پھر دُبلے پن سے خائف ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

تیس سال کی عمر تک پٹھوں کی تنومندی قدرتی بات ہے، خواہ مخواہ دبلا بننے کی کوشش غلط اصول کی پابندی کرنی ہے۔ جن لوگوں کا وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس عمر میں انکی شرح اموات زیادہ ہوتی ہے۔ پچاس سال کی عمر میں مٹاپے کی زیادتی صحت کے لئے مضر ہے۔ اس زمانے میں اگر ٹائیفائڈ ہو جائے تو مٹاپے کی وجہ سے مرنے کے پندرہ فیصدی مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ اگر پچاس یا چالیس سال کی عمر میں کسی کا وزن بیس سے چالیس پونڈ تک زیادہ ہو جائے تو اسے موت کی طرف سے زیادہ خدشہ رہتا ہے۔ کیونکہ اس عہد میں کسی مرض کا ذراسا حملہ زیادہ خرابی کا موجب ہوتا ہے اس وقت اگر وزن عمومی تناسب سے کم ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے"۔

ان حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ صحت و تندرستی حاصل کرنے والے اور تعمیر جسمانی کا شوق رکھنے والے نوجوان کے لئے کن اصولوں کی طرف نظر رکھنی ضروری ہے اور اس سلسلہ میں اپنے وزن پر قابو رکھنا کس قدر اہم بات ہے۔ لیکن مٹاپے اور دُبلے پن کے حصول کے کوئی ایسے توانین نہیں ہیں جیسے موٹر چلانے یا مشین چلانے کیلئے ہوتے ہیں کہ ان پر حرف بہ حرف عمل کیا اور اپنا مقصود حاصل کر لیا۔ صحت کے عام اصول اور وزن کے بارے میں عمومی ضابطہ اگرچہ سادہ اور عام فہم ہے اور بنیادی طور پر ان کا الحاق ایک نوع کے نفس علمی سے ہے۔ مگر معاملہ اس قدر آسان نہیں ہے جس قدر غلطی سے ہم سمجھ لیتے ہیں۔ وزن گھٹانے کے جس قدر لالچ پیدا کرنے والے اور جھوٹی چمک رکھنے والے "طریقے" رائج ہو گئے ہیں وہ سب سُست رفتار خلاف فطرت اور خلاف اصول ہیں۔ موٹا ہونے کا عام مطلب یہ ہوتا ہے کہ نقل و حرکت میں سُستی اور رفتار و حرکت میں کمی سرزد ہو۔ اس لئے ایسے لوگوں کی عام خواہش یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح کم سے کم محنت اور کم سے کم حرکت کئے بغیر ہمارا مقصد حاصل ہو جائے۔ آپ یہ اُمید نہیں کر سکتے کہ اس ہفتہ آپ نے غذا کا جو اصول بنایا ہے، اگلے ہفتے اس اصول کو توڑ کر مٹاپا دور کر سکیں گے جن لوگوں پر مٹاپا طاری ہے، پٹھے ڈھیلے، گوشت لجلجا اور ڈھیلا ہے انہیں اچھی طرح سے یہ امر سمجھ لینا چاہیئے کہ آسان اور آرام طلب طریقوں سے وہ ہرگز اس خرابی کو جو اُنکے جسم میں پیدا ہو گئی ہے دُور نہیں کر سکتے۔ مٹاپا اور اسکے عوارض برسوں کی غفلت کا نتیجہ ہیں جنہیں مہینوں کی مسلسل اور ان تھک کوشش سخت مشقت اور صبر و استقلال سے تکلیف برداشت کئے بغیر دور نہیں کیا جا سکتا —!

وہ شخص جو مٹاپا دور کرنا چاہتا ہے، غذا کے بارے میں ذرا چند اصُولی باتیں سمجھ لے۔ کیونکہ یہ تو واقعہ ہے کہ اصل چیز غذا ہی ہے اور اس کے ضابطہ پر جسمانی حالت کا بڑا انحصار ہے۔ زیادہ کھانے کی وجہ سے مٹاپے کا ظہور اور اسکی کیفیت ہر شخص کو معلوم ہے۔ لیکن صرف زیادتی غذا ہی اس کی وجہ نہیں ہوتی، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ زیادتی غذا کی وجہ سے آلاتِ ہضم خراب ہو جائیں اور کھانے کی پُوری قوت جسم کو حاصل نہ ہو سکے اور انسانی جسم کمی خوراک کا شکار ہو جائے۔ اصل میں مٹاپا جس چیز کی وجہ سے زیادہ پیدا ہوتا ہے وہ روغنی اشیاء کی زیادتی ہے۔ کاربوہائیڈریٹ مثلاً شکر، مٹھائیاں نشاستہ، گھی، مکھن، روغنیات، مغزیات وغیرہ کا زیادہ استعمال، بالائی، مکھن اور گھی وغیرہ خاص طور پر مٹاپا پیدا کرتے ہیں۔ جن لوگوں کے جسم لحیم شحیم ہیں انہیں چاہیئے کہ کاربوہائیڈریٹ والی اشیا کا استعمال ترک کر دیں۔ یا بہت کم کر دیں۔ گوشت کا استعمال بھی جہانتک ممکن ہو کم کر دیں۔ ایسا گوشت کھائیں جو چربی دار نہ ہو، انڈے، مچھلی آلو وغیرہ ایسی چیزیں ہیں کہ جنہیں ہم بہت زیادہ ترک کرنیکا مشورہ نہیں دے سکتے۔ لیکن ترکاریاں اور سبزیاں بالخصوص وہ جو بغیر پکائے کھائی جا سکتی ہیں۔ چربی پیدا کرنے والے اجزاء سے بالکل مبرا ہوتی ہیں اسلئے ان کا استعمال مفید ہوگا۔

ڈاکٹر یوجین فسک اپنی کتاب "زندہ رہنے کا طریقہ" میں لکھتے ہیں کہ "کوئی طریقہ چربی اور مٹاپا گھٹانے کا مفید نتیجہ برآمد نہیں کر سکتا جو اس اصُول پر مبنی نہ ہو کہ چربی پیدا کرنے والی غذائیں اور موٹا کرنے والی اشیائے خوردنی ان کے جسم میں داخل نہ ہو سکیں بعض اوقات ورزش و خوراک کے ضابطہ سے بھی موٹاپے کا کیس درست نہیں ہوتا ایسی حالت میں کسی اچھے طبیب کے مشورہ اور ہدایت سے جسم کی نگرانی کرنی چاہئے بلکہ اگر ضرورت ہو تو فوری طبی امداد حاصل کی جائے"۔

"بعض اوقات وہ غذائیں جو طبیب تجویز کر دیتے ہیں بجائے خود اس قدر حرارت بخش ہوتی ہیں کہ چربی گھلانے میں مدد نہیں دیتیں مثلاً آئس کریم سوڈا، مٹھائیاں، مغزیات وغیرہ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم بہت ہلکی غذا کھاتے ہیں۔ اور کھانے کی میز پر سوائے معمولی غذاؤں کے اور کوئی چیز نہیں آنے دیتے، درصل بڑی غلطی کرتے ہیں۔ ایسی چیزیں جو بھوک کے لئے نہیں بلکہ محض تفریح کے لئے استعمال کی جاتی ہیں یقیناً اُنکے جسم میں مٹاپے کے آثار پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں۔"

صرف وہ غذائیں ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو زیادہ چربی رکھتی ہیں بلکہ زیادہ ڈٹامین رکھنے والی غذاؤں کی کمی کی بھی ضرورت ہے جن کا ذکر بالکل آخر میں دئے ہوئے نقشہ میں آیا ہے، جب جسم گھٹنے لگے تو ورزش کرنے کی ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس وقت اعضا ڈھیلے ہوتے ہیں۔ اگر اب بھی سستی سے کام لیا جائے تو پٹھے لجلجے اور ڈھیلے ہو جائیں گے۔

اسلئے مٹاپا گھٹانے کا بہترین اُصول یہی ہے کہ غذا کے ضابطہ کیساتھ ورزش کو بھی شامل کیا جائے اگر ورزش ساتھ ساتھ ہوتی رہے تو پٹھے مضبوط ہوتے رہیں گے اور جسم میں توانائی آتی رہیگی۔ اور جیسا کہ ڈاکٹر نسکسٹ نے لکھا ہے " یہ ضابطہ جسم ان کے لئے اپنی جگہ بالکل سادہ عملی اور قدرتی ہے۔ اگر اس پر پوری طرح عمل کیا جائے اور زندگی ایک خاص ضابطہ کے ماتحت چلتی رہے تو جسم کا گھٹانا اس قدر دشوار امر نہیں رہیگا۔ اور اسکے بعد بھی جسم کو ایک خاص حد کے اندر رکھنا اپنے قبضہ کی بات رہیگی۔"

ادھیڑ عمر میں عام شکایت یہ پیدا ہوتی ہے کہ توند بڑھ جاتی ہے اگرچہ جسم کے اور اعضا سے کوئی غیر معمولی بات ظاہر نہیں ہونے پاتی۔ یہ ایک عام شکایت ہے کہ اس عمر میں مناسب ورزش نہ ہونے کی وجہ سے پیٹ کے عضلات نرم اور کمزور پڑ جاتے ہیں۔ روزانہ کام کاج کرتے وقت ہم اپنے ہاتھ پیر خوب استعمال کرتے ہیں لیکن پیٹ کی ورزش کا موقع بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو لمبی لمبی چہل قدمی کرنے اور سیر کے لئے باہر جانے کا بڑا اہتمام کرتے ہیں۔ انہیں بھی پیٹ کی ورزش کا خاطر خواہ موقع نہیں ملتا جس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اندرونی گڑبڑ بڑھ جاتی ہے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جن کے آلات شکم بالکل درست اور قوی حالت میں ہوں یہ اپنے پیٹ کی خرابی کا رونا روتے رہتے ہیں۔

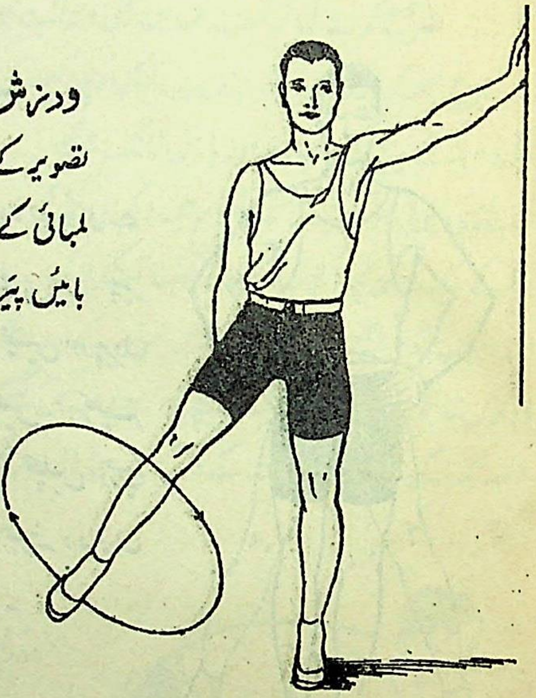
ورزشوں کے جو نقشے اس مضمون کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔ ان ورزشوں کا اگر ورد کر لیا جائے تو وہ مٹاپا دور کرنے میں بہت مدد دینگی۔ ان ورزشوں سے عموماً ایک انچ فی ہفتہ کے حساب سے توند گھٹ سکیگی۔ اگر گھٹنے کی رفتار اس سے بھی کم ہو تو بھی اچھی بات ہے۔ کیونکہ یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ عمل آہستگی اور پختگی کے ساتھ عین منشائے قدرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ مگر یہ بات بخوبی سمجھ لیجئے کہ ورزشیں استقلال کیساتھ روزانہ اور مسلسل ضروری کام کی طرح کرنی چاہئیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

کھانے کے فوراً بعد ورزش ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا بھی دھیان رکھنا چاہیئے کہ بہت زیادہ تھکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جسم کو غیر معمولی تکلیف دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ جسم کے سوئے ہوئے عضلات و اعصاب بیدار کئے جائیں۔ نہ کہ انہیں غیر معمولی تکلیف اور بوجھ سے اس قدر تھکا دیا جائے کہ انکی رہی سہی طاقت اور صلاحیت اور بھی کم یا فنا ہو جائے —— تازہ ہوا کا کافی میسر آنا لازمی چیز ہے ورنہ اسکے بغیر اچھی باقاعدہ غذا اور ورزش کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ رات کو کم سے کم آٹھ گھنٹے کی نیند بھی ضروری بات ہے۔ کمرہ میں روشنی اور ہوا کے آنیکا کافی انتظام ہونا چاہیئے۔ پلنگ پر نرم بچھونے اور گدے وغیرہ جس قدر کم ہوں بہتر ہے۔ کیونکہ سونے کے وقت گدے اور تکیے وغیرہ زیادہ استعمال کرنا جسم کو آرام طلب، کاہل اور ناکارہ بناتا ہے۔

اب ان غذاؤں کی فہرست دیجاتی ہے، جن کی مختلف طاقتوں کا اثر مختلف لوگوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے۔ ان غذاؤں کو اچھی طرح ذہن میں رکھ کر آپ اپنے حالات کے مطابق غذاؤں کے ضابطہ کا کام کیجئے، اور سب سے بڑھکر انسان کا اپنا تجربہ اور مشاہدہ ایک چیز ہوتی ہے۔ اسے ہرگز ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ جو چیز آپ کو اپنے تجربہ کے خلاف نظر آئے اسے ترک کر دیں۔ اور جہاں تک ہو سکے منشائے قدرت کو ضرور سامنے رکھیں۔ مثلاً یہ بات بتائی گئی ہے۔ کہ مکھن، تیل، گھی، مغزیات، شکر وغیرہ چیزیں مٹاپے میں مدد دیتی ہیں۔ اور ان کی بجائے ترکاریاں استعمال کرنی چاہئیں۔ جو پیٹ میں محض بوجھ پیدا کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ یا بادی پیدا کرتی ہیں۔ مثلاً آلو، مولی وغیرہ، ان کے زیادہ استعمال سے مٹاپے کے مریض کو کوئی

ایسا فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن اگر مناسب طریقہ پر مکھن، شکر، پیسٹری وغیرہ بھی ہم اپنے استعمال میں داخل کرلیں تو مٹاپا دور کرنیکے دوران میں ان سے کافی مدد پہونچے گی اور ہم ان کا اثر اپنے جسم پر بہت جلد محسوس کرینگے۔ یہ غلط خیال دل سے نکال دینا چاہیئے کہ جس قدر کم غذائیں اور خراب غذائیں استعمال کی جائیں گی اس قدر ہی جسم گھٹے گا۔ جسم کے گھٹانے کے لئے غذاؤں کی کمی کی اتنی ضرورت نہیں ہے جس قدر انہیں ضابطے میں رکھنے کی، اور مناسب ورزش کی امداد کی ہمارے جسموں کو ضرورت ہے۔

مشق نمبر ۱ و ۲



ورزش ۱ انہیں ٹانگیں اُٹھانے اور لہرانے کی ورزش کہا جاتا ہے۔ دیوار سے لگ کر تصویر کے موافق کھڑے ہو جاؤ۔ یعنے ایک ہاتھ دیوار پر ہو اور باقی سارا جسم پورے ہاتھ کی لمبائی کے مطابق دیوار سے دُور ہو۔ بایاں ہاتھ جو دیوار پر ہے اس پر جسم کو تولو اب اپنا وزن بائیں پیر پر رکھو۔ اور سیدھی ٹانگ کو جس قدر گول چکر میں گھما سکو، گھماؤ۔ شرط یہ ہے کہ پاؤں زمین سے نہ چھوٹے۔

ورزش ۲ ورزش نمبر ۲ بھی ایسی ہی ہے جیسی ۱ صرف یہ فرق ہے کہ سیدھا ہاتھ دیوار پر رکھ کر اس دفعہ بائیں ٹانگ گھمائی جائے گی۔

مشق نمبر ۳



یہ عضلات کو مضبوط بنانے کی ورزش ہے۔ شروع شروع میں بہتر ہے کہ آپ اپنی کمر دیوار سے لگا کر کھڑے ہوں، سیدھے کھڑے ہو کر دائیں ٹانگ گھٹنے تک اُٹھاؤ اور دونوں ہاتھوں سے اسے تصویر کے دئے ہوئے طریقے سے پکڑلو، اور گھٹنا جس قدر اونچا اُٹھایا جاسکے اُٹھاؤ، گردن میں خمی نہ آنے دو، سینہ اور کندھے بھی نہ جھکنے پائیں اور اس بات کا بھی خیال رہے کہ اوپر کا دھڑ آگے کی طرف نہ جھکنے پائے جو ایک عام غلطی ہے۔

پہلے دایاں ٹخنہ اُٹھاؤ، اور گنتی گنو۔ ایک^{1}، دو^{2}، تین^{3}۔ اور ٹخنہ کو اُسکی پہلی پوزیشن پر جلدی جلدی لاتے رہو دوسری بار بائیں ٹخنے کیساتھ یہی عمل کرو۔ اور یہ عمل دس مرتبہ کرو، پھر بڑھاتے جاؤ۔

مشق نمبر ۴



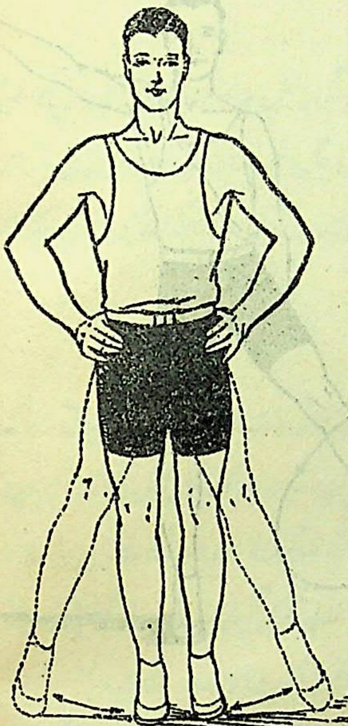
یہ اُچھلنے کی ورزش ہے اور کافی مشکل ہے۔ اس میں کودنا پڑتا ہی اس طرح کہ بائیں ٹانگ باہر پھینک کر دائیں ایڑی پر بیٹھنے کی کوشش کرو۔ اور سہارا لینے کے لئے اپنے ہاتھ زمین پر تصویر کے دیئے ہوئے طریقے کے مطابق جما دو، اگر ابتداء میں یہ مشق ذرا دُشوار معلوم دے تو اس طرح کرو کہ دو کرسیوں کو اپنے دائیں بائیں رکھ لو، اور پھر بتائے ہوئے طریقہ سے جسم کو جُنبش دو، جب ذرا مشق ہو جائے تو صرف ایک کرسی کا سہارا لو اور آخر کار اتنی مشق ہو جائیگی کہ تصویر کے دئے ہوئے طریقہ پر عمل کر سکو گے۔

"ایک" گن کر ذرا کودو اور بائیں ٹانگ باہر نکال دو، اور پھر اصلی حالت میں آجاؤ۔ پھر کودو اور پھر "دو" گن کر سیدھا پیر باہر نکال دو۔ اس عمل کو دس مرتبہ کرو۔



مشق نمبر ۵

اسے اگر ایک جگہ کھڑے ہو کر چلنے کی ورزش کہا جائے تو بہتر ہے۔ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اور کولھوں پر ہاتھ رکھ لو اور چلنے کی حرکت کرو، بجز اسکے کہ بجائے پیروں کو آگے ڈالنے کے انکو اصلی جگہ واپس لے جاؤ۔ ہر دفعہ یہی عمل دہراؤ۔ ٹخنوں کو جس قدر زیادہ اونچا کر سکو، اونچا کر لو اور آہستہ سے انہیں پنجوں کے بل زمین پر ٹکاؤ۔ اس عمل کو دس مرتبہ کرو۔ ہمیشہ گنتے وقت بائیں پیر کو زمین پر لاتے رہو، اور اسی پر ختم کرو۔



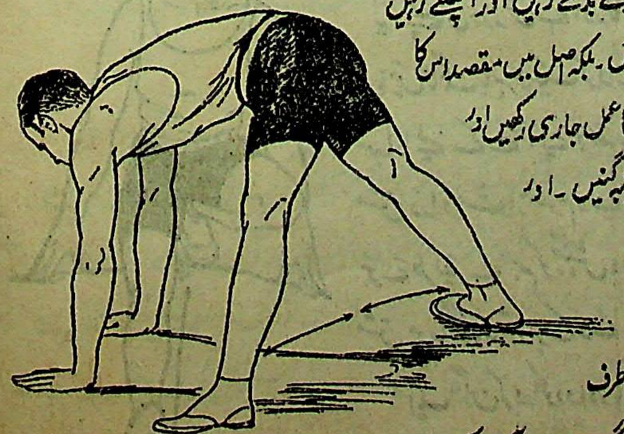
مشق نمبر ۶

مشق نمبر ۶ میں ورزش شروع کرنے کا طریقہ وہی ہے جو مشق نمبر ۵ میں ابھی بتایا گیا ہے۔ ہاتھ کولھے پر ہوں۔ پیر جڑے ہوئے ہوں اور آپ اوپر کی طرف اچھلیں اور پیروں کو پھیلاتے ہوئے زمین پر لائیں۔ اور پھر اچھلیں۔ اور پھر انہیں پھیلاتے ہوئے زمین پر چھوتے ہوئے نکل جائیں۔ آپ ہوا میں خوب اوپر اچھلیں اور جس قدر ہلکے طریقہ سے آپ زمین کو چھوئیں اتنا ہی اچھا ہے۔ یہ عمل بھی دس مرتبہ کریں ہمیشہ دونوں پیروں کو ایک ساتھ زمین پر گرتا ہوا رکھیں اور گنتی گنے جائیں دیکھو تصویر مشق نمبر ۶۔



مشق نمبر ۷

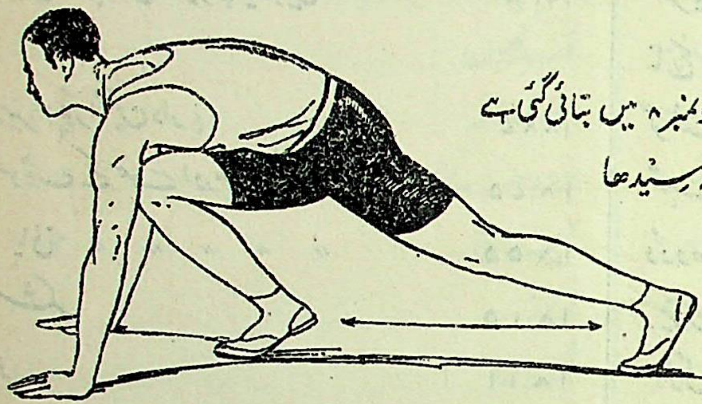
مشق نمبر ۷ میں بھی شروع کرنے کی پوزیشن وہی ہوتی ہے جو ابھی بتائی گئی ہے کھڑے ہو کر چلنے کی تینوں مشقوں میں یہ دوڑنے کی ورزش بہت زیادہ مشکل ہے ہاتھ کولھوں پر رکھو اور دایاں قدم پورا آگے بڑھا ہوا ہو، بائیں قدم سے اسمیں کافی فاصلہ ہونا چاہیئے جیسا کہ تیر کے نشان کے ذریعے بغل میں دی ہوئی تصویر میں دکھایا گیا ہے۔ اب اوپر اچھلو اس طرح کہ بایاں پیر اس لائن میں وہاں آ جائے جہاں دایاں پیر پہلے قائم تھا اور دایاں پیر اس جگہ واپس آ جائے جہاں بایاں قدم تھا۔ پھر اچھلو اور اُلٹا عمل کرو۔ شروع میں یہ مشق ذرا مشکل محسوس ہوگی اور شاید کسی میز یا کرسی وغیرہ کے سہارے کی ضرورت بھی پڑے۔ لیکن رفتہ رفتہ آپ اس پر قابو پا لیں گے اور اس قدر جلدی جلدی اور ترتیب کے ساتھ عمل کرنے لگیں گے کہ حیرت ہوگی۔ اس ورزش کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ پیروں کی پوزیشن اور جگہ یکے بعد دیگرے بدلتے رہیں اور اچھلتے رہیں اور پھر پیر اوپر اٹھائیں۔ بلکہ اصل میں مقصد اس کا یہ ہے کہ آپ متواتر اس کا عمل جاری رکھیں اور بیچ میں ٹانگوں کو آرام نہ دیں۔ اور ہمیشہ دایاں قدم آگے رکھکر گنتی دس مرتبہ گنیں۔ اور عمل بڑھاتے جائیں۔



مشق نمبر ۸

تصویر میں جس طرح دکھایا گیا ہے۔ اس طرح جسم کا وزن آگے کی طرف ہاتھوں پر قائم کر کے جھکو دونوں قدم ایکدوسرے سے قدرے الگ الگ ہوں۔ آپ کے

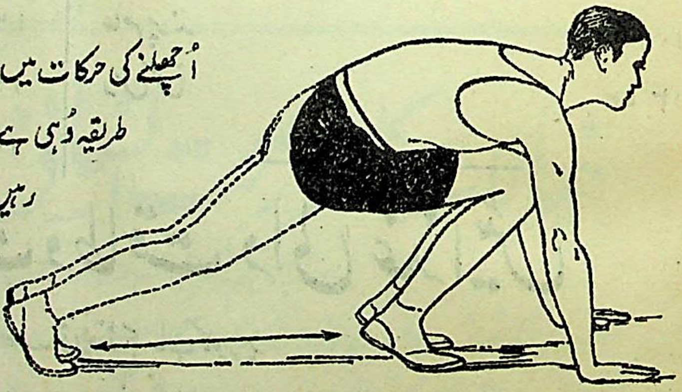
ہاتھ نہایت مضبوطی کے ساتھ زمین پر ٹیکے رہیں اور اب قدم اُٹھاکر آپ اس طرح کُودیں کہ ٹانگیں کُھل جائیں، اور پھر اُچھلیں اور دونوں کو ایک جگہ لے آئیں، مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ جس قدر اُونچا کود سکیں کودیں، اور ٹانگیں جس قدر دور پھینکی جاسکیں پھینکیں اور جب انہیں ملانا چاہیں تو جس قدر قریب لاسکیں لائیں اور فرش پر قدم آہستہ سے رکھیں۔ ہمیشہ دونوں قدم اکیساتھ پڑیں۔ اور یہ عمل دس مرتبہ کیا جائے۔



مشق نمبر ۹

شروع کرنے کی ترکیب اس میں بھی وہی ہے جو نمبر ۸ میں بتائی گئی ہے اس طرح جسم کو بازوؤں کے وزن پر رکھکر اُوپر اُچھلو کہ سیدھا گھٹنا سینہ کے نیچے تک آجائے اور بائیں ٹانگ پیچھے خوب پھیلی ہوئی ہو۔ جیسا کہ اس تصویر میں دکھائی گئی ہے یہ کرکے ایک دفعہ پھر اُچھلو۔ بایاں گھٹنا آگے لاکر اور دایاں قدم پیچھے پھینک دو۔ دس مرتبہ کیے بعد دیگرے دونوں ٹانگوں کو اسی طرح آگے پیچھے کرو، ہر دفعہ گنتی گنتے وقت دائیں ٹخنے کو آگے رکھنا چاہیئے۔ مشق دس مرتبہ سے زیادہ عرصہ تک کے لئے بھی برداشت کے دائرہ میں بڑھائی جاسکتی ہے۔

مشق نمبر ۱۰



اُچھلنے کی حرکات میں یہ سب سے زیادہ سخت اور کڑی مشق ہے۔ اسے بھی شروع کرنیکا طریقہ وہی ہے جو مشق ۸ اور مشق نمبر ۹ میں دکھایا گیا ہے۔ قدم ذرا الگ الگ رہیں۔ اس طرح اُچھلو کہ قدم زیادہ سے زیادہ آگے پڑیں، اور پھر اُلٹا اُچھلو کہ جہاں سے پیر چلے تھے لَوٹ کر سیدھے وہیں پہنچ جائیں۔

یہ مشق بھی اور تیز اُچھلنے کی مشقوں کی طرح اس طرح کی جائیگی کہ متواتر اور تیزی کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے۔ اُچھلنے کے درمیان ٹھہرنا نہیں ہوگا، اس عمل کو دس مرتبہ دُہراؤ، ہر دفعہ دونوں ٹانگیں ایکساتھ خوب پھیلی ہوئی ہونگی، اور پھر دوسری بار اور تیسری چوتھی بار علیٰ ہذالقیاس عمل کرنا چاہیئے۔

زیادہ حرارت اور طاقت پہنچانے والی غذائیں

حرارت بخش تناسب فی پونڈ بحساب کلوریز

چربی	۴۰۸۰	پستے	۲۹۰۰
گوشت سور نمکین	۳۵۵۵	گوشت سور (عام قسم)	۲۸۴۰
مکھن	۳۴۹۱	چاکولیٹ بھل	۲۷۶۸
اخروٹ انگریزی (یا کلیفورنیا)	۳۱۹۹	آلو کے قتلے	۲۵۹۸
عام خشک میوے	۳۱۶۲ ۳۰۶۵	سیم کے بیج	۲۴۹۰
بادام	۲۹۴۰	سور کا گوشت (بازو)	۲۴۲۳

کوکو	۲۲۵۸	رائی کا آٹا	۱۵۹۰
پنیر (اناناس)	۲۱۸۰	خشک کھجوریں	۱۵۸۰
پنیر (سرخ امریکن)	۲۱۰۲	سویا دانے خشک	۱۵۶۵
مکھن اور بالائی آمیز چیزیں	۱۹۳۸	مغزیات عام	۱۵۶۲
پنیر (پورا مکھن دار)	۱۸۸۷	نارنج	۱۵۴۸
سوڈے کے سموسے اور ملواں بسکٹ	۱۸۷۵	گوشت بھیڑ	۱۵۲۰
پانی " " " "	۱۸۵۵	شہد	۱۴۸۱
شکر	۱۸۱۵	دودھ جما ہوا شیریں	۱۴۸۰
جو	۱۸۱۱	زیتون سبز	۱۳۵۷
گیہوں (دردرا)	۱۶۳۵	"ٹرکی" (چینی مرغی)	۱۳۲۰
آٹا گندم باریک	۱۶۲۸	گوشت بھیڑ (سینہ)	۱۳۱۱
آٹا گندم (دردرا)	۱۶۲۰	گوشت گائے (کولھے کا نرم)	۱۲۹۰ (بقدر خرید)
آش جو	۱۶۱۵	قیمہ (بھیڑ کا گوشت)	۱۲۸۰
حلواں	۱۶۱۴	عام ڈبل روٹی	۱۲۶۸
خشک دالیں	۱۶۱۱	عام پرند	۱۰۱۷
چاول	۱۶۰۹	رس گنا	۱۳۰۲

اوسط درجہ کی حرارت وطاقت والی غذائیں

حرارت بخش تناسب فی پونڈ بحساب کلوریز

عام گائے کا گوشت	۹۶۸	سفید مچھلی	۶۸۰
" " (قیمہ)	۹۴۲	بے پکے ہوئے انڈے	۶۷۲
سامن مچھلی (سالم)	۹۲۳	کچے آلو (میٹھے)	۵۵۸
ملائی	۸۸۳	گائے کا گوشت (جس پر چربی نہ دکھائی دے)	۵۱۲
چھلا ہوا اناناس	۶۹۵		

کمتر درجہ کی حرارت وطاقت والی غذائیں

حرارت بخش تناسب فی پونڈ بحساب کلوریز

پنیر (عام دیہاتی)	۴۹۹	انار	۴۴۷
چوزہ مرغ	۴۹۳	کیلا	۴۴۷
کاڈ مچھلی نمکین	۴۶۲	انار (قندھاری بڑی قسم)	۴۳۷
بونٹ (سبز چنا)	۴۵۵	چیری پھل	۴۰۷
دالیں سبز	۴۵۴	بچھڑے کے پائے کا شوربہ	۳۹۴

ناشپاتی	۳۸۳	عام پتے	۲۰۴
کچے آلو (سفید قسم)	۳۷۸	نیبو	۲۰۱
دودھ (ملائی دار)	۳۱۴	انناس تازہ	۱۹۶
رسبھری (سیاہ)	۳۰۰	عام پتے اور ساگ (پختہ)	۱۸۰
سیب	۲۸۵	آب لیموں	۱۷۸
بہی	۲۶۳	شلغم	۱۷۸
بیر سیاہ	۲۶۲	دودھ (بے ملائی)	۱۶۷
رسبھری (سرخ)	۲۴۷	چھاچ	۱۶۲
نارنگی	۲۳۳	تربوز	۱۳۶
شوربہ دالوں کا	۲۳۲	ککڑیاں	۱۱۷
تازہ پیاز	۲۲۰	ٹماٹر (تازہ)	۱۰۴
کاڈ مچھلی (بنی ہوئی)	۲۰۹	ٹماٹر (چھلکا اُترا ہوا)	۱۰۳
چقندر تازہ	۲۰۹	شہتوت	۸۷
گاجریں (تازہ)	۲۰۴	شوربہ عام ترکاریوں کا (بلاگوشت)	۶۲

خیالات کا اثر صحت انسانی پر کس طرح ہوتا ہے

از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوقؔ، کوئلوری

اس بات کو ٹھنڈے دل سے غور و فکر کے بعد سمجھنے والے انسان بہت کم ہیں کہ صحت یا تندرستی پر خیالات کا اثر کیا اور کیونکر ہوتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ قوت ہر وقت کام کرتی رہتی ہے اس سے انسانی دل ہر گھڑی اور ہر حالت میں ضرور اثر پذیر ہوتا رہتا ہے۔ خواہ یہ اثر برا ہو یا اچھا، تندرستی کو بگاڑنے والا ہو یا صحت کو ترقی دینے والا اور اُس کو برقرار رکھنے والا۔

غالباً اس کلیہ سے کسی کو بھی انکار نہ ہوگا کہ "زندگانی بلکہ تندرستی و حیاتِ انسانی کا دار و مدار صرف جسمانی طاقت پر ہے" پس یہ بھی مان لینے میں کچھ شک نہ کرنا چاہیئے کہ جسم پر دماغ کا اثر جس قسم کا ہوگا اُسی قدر زندگی کی درازی یا غیر درازی اور اسی قدر تندرستی اور بیماری ہوگی۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ غم و الم رنج و مصیبت میں مُبتلا رہتا ہے جسے دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ اسکی دماغی حالت اچھی نہیں ہے تو یقین کیجئے کہ اس شخص کی جسمانی طاقت یا صحت و تندرستی ہرگز اچھی نہیں رہیگی۔

انسان کی جو حالت مصیبت کے وقت ہو جاتی ہے اُسکے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کسی پر آج کوئی مصیبت نازل ہو جائے تو محض گنتی کے چند دنوں کے بعد ہی اسکی حالت بغور دیکھنے سے اسکی تندرستی میں نمایاں فرق نظر آئیگا دن بدن اسکی صحت بگڑتی جائیگی، روز بروز شکل و صورت رنگ روغن میں تبدیلی ظاہر ہوتی چلی جائیگی اور ذرا بھی تعجب نہیں کہ تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپ یہ خبر بھی سن لیں گے کہ وہ دُنیا سے رخصت ہوگیا یوں ہی کوئی آدمی اگر بڑے سے بڑے مرض میں بھی گرفتار ہو یا اور کیسی ہی تکلیف میں مُبتلا ہو اگر اُسے ایسی خوش خبری سنائی جائے جس کا وہ شائق و مشتاق ہو تو دیکھئے گا اس کا کیا اثر ہوتا ہے یقینی جملہ مصیبتیں کافور ہو جائینگی۔ وہ خوش خبری جس قدر زیادہ فرحت بخش ہوگی بلاشبہ اُسی قدر زیادہ تندرستی پر بہتر اثر پڑیگا۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ اگر اس خوشی کو قرار رہا تو دن بدن سُرخی و سفیدی جھلکتی چلی جائیگی جسم دُگنا ہو جائیگا اور تمام تکالیف و بیماریاں اپنی اپنی علامات کے ساتھ دُور ہو کر پہلے سے زیادہ اسے چاق و چوبند بنا دینگی حتیٰ کہ شاید اس عظیم تبدیلی کی وجہ سے آپ کو اسکے پہچاننے

میں دشواری ہوگی۔

یہ واقعہ ہو کہ انسان کے جسم اور صحت پر دماغی کیفیات کا اثر بہت گہرا پڑا کرتا ہے، بہت سے لاعلاج امراض رفع ہو جایا کرتے ہیں اسی طرح اکثر سخت سے سخت بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں۔ مثلاً کسی قسم کے درد کا اگر آپ زیادہ وہم کرینگے اور اسکی تکلیف کے اثر کو آپ زیادہ محسوس کرینگے اور اسی خیال میں غرق رہیں گے تو یقیناً یہ درد رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جائیگا۔ اسکے خلاف اگر آپ اس درد کی پروا نہ کریں بلکہ اسے عارضی اور معمولی خیال کر کے اپنے کام میں مشغول ہو جائیں تو لامحالہ آہستہ آہستہ یہ درد بالکل جاتا رہیگا۔ جسم کے کسی حصّہ کے متعلق اگر انسان خیال کرلے کہ بیکار ہو گیا ہے تو یقین جانیئے کہ اس خیال کے انہماک سے لازمی طور پر جسم کا یہ حصّہ بیکار ہو کر رہیگا۔ آخر اسکی کیا وجہ ہے؟ اسلیئے کہ یہ انسان عرصہ تک اس عضو کے بیکار ہونے کے خیال کی بنا پر اس سے کام لینا چھوڑ دیگا اسی وجہ سے اس عضو میں دوران خون سست ہو کر بیکار ہو جانے کا موجب ہو جائیگا۔

اس قسم کے لوگ بھی آپ کو اکثر ملیں گے جو خواہ مخواہ اپنے آپ کو کسی بیماری کا شکار خیال کر کے ہمیشہ کسی حکیم یا ڈاکٹر کے مطب کا طواف کرتے رہتے ہیں اسکے بغیر انکی دلجمعی نہیں ہوتی اور پھر انکی یہ بھی تمنا ہوا کرتی ہو کہ سب لوگ میرے ساتھ ہمدردی کرتے رہیں۔ اس قسم کے آدمی بیمار ہو بھی جایا کرتے ہیں، اس کا سبب بجز اسکے کچھ نہیں ہوتا کہ انکا دل اُن کو علالت کی طرف دھکیل دیتا ہو۔ کوئی آدمی اگر ہر وقت معدہ کا خیال رکھے اور سوچتا رہے تو لامحالہ تھوڑی دیر کے بعد یہ محسوس کریگا کہ اس کا پیٹ پھول گیا، پھر آہستہ آہستہ بدہضمی کے آثار ظاہر ہونے لگیں گے۔ یہی حال جملہ اعضائے انسانی پر خیالات کے مُفید و مضر اثر پڑنے کا ہے۔

اس سے انکار نہیں کہ فکر و غم سے بڑھ کر دُنیا میں انسان کا کوئی دشمن نہیں، معمولی فکر کا بھی اگر خیال کیا جائے تو گھلا گھلا کر مار ڈالنے کیلئے کافی ہے آپ اگر غور کرینگے تو معلوم ہوگا کہ ہلاک و برباد کر دینے والے غم بڑے بڑے نہیں ہوتے بلکہ عموماً چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں جو گھلا گھلا کر انسانی ہستی کے چراغ کو گل کر دیتے ہیں۔ دل سے تعلق رکھنے والے جیسے غصّہ، رشک و حسد، نفرت، حرص و طمع ایسے جذبات ہیں جن میں آدمی گھر کر صحت کو کھو دیتا ہو، بالخصوص غصّہ اور رشک صحت کے اس درجہ مُضر ہے جیسے لکڑی کے لئے گھن لگ جانا۔

مشاہدہ میں آیا ہے کہ تیز جذبہ پیدا ہو جانے سے جگر خراب ہو کر اپنے فرائض انجام دینے میں کوتاہی کرنے لگا۔ دل بھی ماؤف ہو کر کام کرنے میں سُست ہو گیا اور دماغ کی خرابی جُنون کی منزل تک پہونچا دیا۔

دق، یرقان، مرگی، تپ دماغی فالج وغیرہ وغیرہ کا بار بار غصّہ کرنے سے پیدا ہو جانا امکان میں ہے یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہو کہ غم و غصّہ کی حالت میں کھانے پینے کا اثر جسم انسانی پر بہت بُرا پڑتا ہو ایسی حالت میں غذا خواہ کیسی ہی مفید و صحت بخش ہو لیکن عموماً آتش غضب سے جل بھُن کر صحت افزائی کی بجائے مُضر و مہلک ہو جایا کرتی ہو۔

تصویرِ حیات

طِفلی، کہ ہو خوشگوار زندگانی کا نام
اے طوق جو ہوگئی جوانی بھی نصیب
در اصل یہ ہوتی ہو جوانی کا پیام
آئے کو ہو پیری، کام ہونا ہو تمام

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کونلوری)

میڈیکل ریسرچ ورکرز کانفرنس میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر

۲۸ نومبر کو سکریٹریٹ کے کانفرنس ہال میں ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے میڈیکل ریسرچ ورکرز کانفرنس کے اجلاس کے افتتاح کے موقعہ پر ایک اہم تقریر ارشاد فرمائی، سب سے پہلے تو ہز ایکسیلنسی نے اپنی تقریر میں شرکا کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ طبی تحقیقات کو آپنے ذاتی طور پر ہمیشہ بہت زیادہ اہمیت دی ہے آپنے گذشتہ پچیس سال کے عرصہ میں طبی تحقیقات کی ترقی کا خاکہ سنہ وار پیش کیا، آپ نے فرمایا کہ جہانتک طبی تحقیقات کا تعلق ہے اس ملک میں ابھی بہت کام کرنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ جو انسانی ہمدردی کے ماتحت اپنی فیاضیوں کے ثبوت دیا کرتے ہیں اس کام میں مدد دے سکتے ہیں لیکن سردست ہز ایکسیلنسی نے صرف چند باتوں کا خصوصیت سے ذکر فرمایا جس میں ملیریا کے انسداد، صحت بخش غذا کی فراہمی، ہیضہ کا سدِ باب، زچہ اور بچہ کی اموات میں کمی اور سب سے زیادہ تپ دق کے انسداد کو اہمیت دی۔

ملیریا کا انسداد ملیریا کے انسداد کے متعلق ہز ایکسیلنسی نے دہلی اور نئی دہلی اور اُسکے ساتھ نواح دہلی میں تحقیقات کے کام کی ترقی اور کامیابی کا اعتراف کیا اور کہا کہ آپ لوگوں میں سے اکثر کو معلوم ہوگا کہ میں نے جس وقت اپنے عہدے کا چارج لیا ہے تو دہلی پر ملیریا کا بڑا غلبہ تھا اور وہ روز بروز بڑھتا جاتا تھا، چنانچہ امسال اور گذشتہ سال تفتیش ملیریا کی تحریک کو آگے بڑھایا گیا اور پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ نے اس کام کو عملاً کامیابی کیساتھ انجام دیا دہلی میں ملیریا کے انسداد کی تحریک کی کامیابی کا ذکر کے ہز ایکسیلنسی نے فرمایا کہ "جو کچھ دہلی میں کیا گیا ہے وہی دوسرے مقامات پر بھی ہونا چاہیئے اور میں ان علاقوں میں جہاں ملیریا پھیلتا ہے اُسکے انسداد کی طرف پُرزور طریقہ پر توجہ دلاؤنگا"

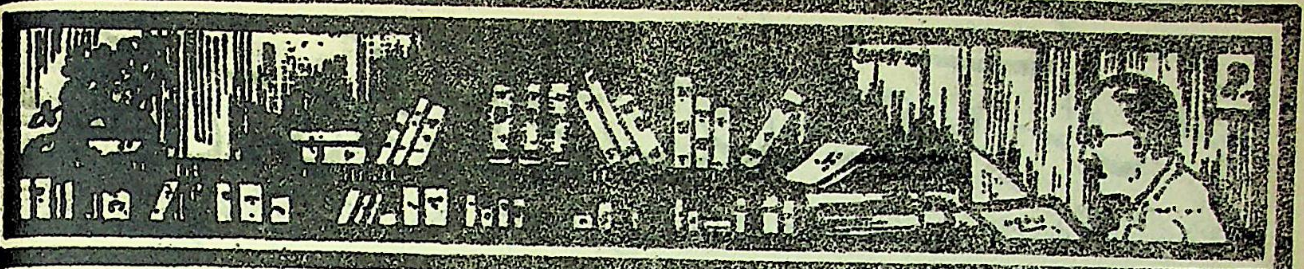
ہیضہ کا انسداد ہیضہ کے انسداد کے متعلق آپنے فرمایا کہ "ابھی اس ضمن میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک ایسا سوال ہے جس کو ہمیشہ بین الاقوامی اہمیت دی گئی ہے" اس سلسلہ میں کسولی میں جو تحقیقاتی کام ہو رہا ہے ہز ایکسیلنسی نے اُس پر اظہارِ اطمینان فرمایا اور اس میں مزید ترقی اور کامیابی کی تمنا ظاہر کی۔

صحت بخش اور مقوی غذا کا مسئلہ صحت بخش اور مقوی غذا کے سلسلہ میں تحقیقات سے ہز ایکسیلنسی نے اپنی گہری دلچسپی ظاہر کی اور اس ضمن میں سر رابرٹ میک کریسن جو کام کر رہے ہیں اُسے سراہا آپنے فرمایا کہ یہ سوال اس ملک میں اس وجہ سے بہت زیادہ پیچیدہ ہے کہ اس کا تعلق باشندوں کے اقتصادی حالت سے ہے اور ہندوستان میں افلاس کی وجہ سے جس پر ہم سب کو افسوس ہے اس کام میں بڑی دقتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اس لئے اس ضمن میں ترقی کے لئے جو کچھ کیا جائیگا۔ پیداوار میں اضافہ کے وسائل پر غور کرنا ناگزیر ہے" ہز ایکسیلنسی نے اس مسئلہ کو صوبوں کی حکومتوں اور مرکزی حکومتوں کے لئے یکساں طور پر اہم قرار دیا اور کہا یہ دونوں اس سلسلہ میں پوری توجہ سے کام کرینگی۔

زچہ اور بچہ کی حفاظت اسی طرح اب شیر خوار بچوں کی کثیر اموات کو روکنے اور زچہ کی عام صحت کو ترقی دینے کے کاموں کی طرف بھی مختلف صوبوں میں بکثرت زچہ خانوں اور پرورش گاہوں کے قیام پر اظہار مسرت کیا اور اس سے اس ملک کے باشندوں کی فلاح کیلئے بیحد ضروری ٹھہرایا۔

تپ دق کا انسداد سب سے آخر میں ہز ایکسیلنسی نے تپ دق کے انسداد کی طرف کانفرنس کو توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس سلسلہ میں آئندہ چہار شنبہ کو لنلتھگو ایک اپیل کرنے والی ہیں۔ ہز ایکسیلنسی نے تپ دق کے انسداد کی اہمیت اور اس ملک میں اس سے جس قدر نقصانات جان ہوتے ہیں کانفرنس پر ظاہر کئے اور اسکی طرف توجہ دلائی اور یہ توقع کی کہ لیڈی لنلتھگو جو اپیل کرنے والی ہیں اس کا نہ صرف عوام پر بلکہ چھوٹی اور بڑی ریاستوں کے اُمراء اور والیان پر بھی اثر ہوگا اور وہ کامیاب ہوگی۔

ہز ایکسیلنسی کی یہ تقریر اس لحاظ سے بہت اہم تھی کہ اس میں آپنے طبی تحقیقات اور مختلف وبائی امراض کے انسداد کے سلسلہ میں جو کام ہو رہے ہیں ان کا ذکر کیا اور اُنکی اہمیت جتائی +



معلومات

دیسی طریقِ علاج کی ترقّی

صوبہ متوسط کی حکومت کے محکمہ طبّی نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس صوبے میں جو دیسی طریقہ علاج رائج ہے اسکی تحقیقات کرنے کے لئے انسپکٹر جنرل آف سول ہاسپٹلز کی صدارت میں آٹھ ممبروں کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کردیگئی ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ :-

(۱) دیسی طریقہ علاج کی تحقیقات کرے، اور یہ معلوم کرے کہ اس سے لوگوں کو کیا فائدہ ہے۔

(۲) صوبہ میں جو جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں، وہ کہاں تک بطور دوا کے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

(۳) اس ضرورت پر رپورٹ پیش کریں کہ دیسی طریقے سے علاج کرنے والوں کی قابلیت کا معیار کیا ہو، ان کو کن کن کتابوں کی تعلیم دیجائے، اور دیسی علاج کے طریقوں کو کس طرح پابندِ قانون کیا جائے۔

(۴) یہ معلوم کیا جائے کہ صوبے کے باشندوں کو ان طریقوں کی کتابی اور عملی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیا کیا سہولتیں حاصل ہیں اور ان سہولتوں کو ترقی دینے کے لئے تجاویز پیش کریں۔

(۵) ایک ایسی جگہ کا تعین کریں جہاں سرکاری خرچ پر دیہات والوں کو دیسی طریقہ علاج سے مستفید ہونے کی سہولتیں بہم پہونچائی جائیں اور یہ بھی بتائیں کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کیا ہوگا۔ تاکہ عوام پوری طرح فائدہ اُٹھا سکیں +

انسانی بچوں کو بکری کا دُودھ!

دوسرے ملکوں میں صدہا سال سے بچوں کی غذاؤں میں بکری کے دودھ کو ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے اور چند روز سے اس ملک میں بھی غذاؤں کی تحقیقات کرنے والوں نے اسکی چھان بین شروع کی ہے۔ اسکی طرف سب سے پہلے اس سبب سے توجہ مبذول ہوئی کہ اسکے متعلق یقینی ہے کہ یہ دق کے جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔

جہاں تک غذائیت کا تعلق ہے بکری کا دودھ گائے کے دودھ کا اور انسانی دودھ کا پوری کامیابی کیساتھ مقابلہ کرسکتا ہے۔ اس میں شحمی اجزاء (چکنائی) تقریباً اتنے ہی ہوتے ہیں جتنے گائے کے دودھ میں یا انسانی دودھ میں، اور وہ ہوتے بھی ایسی صورت میں ہیں کہ جو انسانی دودھ سے بہت مشابہ ہے بکری کے دُودھ کی چکنائی زیادہ باریک اور دُہنی صورت میں ہوتی ہے جو بچے کی جسمانی حرارت سے پگھل جاتی ہے۔ درحالیکہ گائے کے دودھ کی چکنائی چربی کی طرح ہوتی ہے اور جسمانی حرارت سے نہیں پگھلتی بکری کے دُودھ میں مکھن یا گھی کے ذرات سارے دودھ میں منتشر اور اچھی طرح اُس میں ملے ہُوئے ہوتے ہیں حتیٰ کہ بلونے سے بھی وہ الگ نہیں ہوتے اور نہ سطح پر آتے ہیں۔

ڈاکٹر میریٹ کا بیان ہے کہ بچوں کی غذا کے طور پر بکری کا دودھ اس صورت میں بہت ہی ضروری اور مفید ہے جب کہ گائے کے دودھ کے لحمی اجزا بچے کی قوتِ ہاضمہ کو راس نہ آتے ہوں اور اسے گائے کے دودھ سے ضیق النفس، پتی اُچھلنا، چھاجن یا ہاضمہ کی خرابی کی کچھ اور بیماریاں لاحق ہوجاتی ہوں، ایسے بہت سے بچے بکری کے دودھ کو بآسانی ہضم کرلیتے ہیں +

چپاتی ایک آنے میں پوری خوراک

کونور۔ (مدراس) کی تحقیقات غذا کی لیبورٹیری کی طرف سے ایک قوت بخش چپاتی کے نسخے کا اعلان کیا گیا ہے جو ہندوستان میں ایسے مزدوروں کے کھانیکے لئے بہت موزوں ہے جو باہر کھیتوں یا کانوں میں کام کرتے ہیں۔

محنت مزدوری کرنے والوں کو کم از کم دو مرتبہ روزانہ اچھی طرح پیٹ بھر کر کھانے کی ضرورت ہوتی ہے اکثر حالتوں میں مزدوروں کے لئے یہ ناممکن ہوتا ہے کہ وہ دوپہر کے وقت کھانا کھانے کے لئے گھر آئیں اور انکے پاس اتنے دام بھی نہیں ہوتے کہ ہوٹل ہی میں کھائیں اور ہوٹل بھی دیہات میں کہاں مل سکتے ہیں انہیں اپنے ہمراہ دوپہر کا کھانا لے جانا پڑتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ یہ کھانا مقدار میں بھی کافی ہو اور اس سے جسم کی ضروریات بھی پوری ہو سکیں گویا اس میں غذائیت بخشنے والے اجزا صحیح تناسب میں موجود ہوں۔ یہ بھی اسی قدر ضروری ہے کہ قیمت کے لحاظ سے بھی یہ کھانا سستا ہو اور آسانی سے تیار بھی ہو سکے۔ اسکے علاوہ پتلی اور سیال چیزوں کا لیجانا بہت دقت طلب ہوتا ہے، اسلئے وہ ٹھوس اور غیر سیال ہونا چاہیئے۔ اس کا حجم بھی تھوڑا ہونا چاہیئے اور اسکے لیجانے کیلئے کسی خاص برتن کی بھی ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔ اس میں یہ صفت بھی ہونی چاہیئے کہ کئی گھنٹوں تک وہ تازہ اور خوش ذائقہ بھی رہ سکے

اس قسم کی مفید اور کار آمد چپاتی حسب ذیل اشیا سے تیار کی جا سکتی ہے۔ گیہوں کا بے چھنا آٹا ۱۰ اونس یعنی ۵ چھٹانک ۔ بیسن ۲ ½ اونس یعنے ۱ ¼ چھٹانک، پیاز ¾ اونس یعنی ⅜ چھٹانک، کوئی قابل خورش سبز ساگ ½ اونس یعنی ¼ چھٹانک اور گھی یا مکھن ¼ اونس یعنی ⅛ چھٹانک۔

گھی کے علاوہ باقی سب چیزوں کو پانی کیساتھ ملا کر گوندھا اور اچھی طرح پھینٹا جائے اور اس سے اچھی موٹی موٹی چپاتیاں پکائی جائیں کیونکہ موٹی روٹی پتلی کی بہ نسبت زیادہ عرصہ تک تازہ رہتی ہے۔ آخر میں ان روٹیوں پر گھی چپڑ دیا جائے۔

اس سب کا وزن تقریباً ایک پونڈ یعنے آدھ سیر ہوگا۔ اتنی مقدار سے حرارت کی تیرہ سے لیکر چودہ سو تک کیلوریز جسم کو مل سکیں گی اور معمولی طور پر آدھے دن میں آدمی کو اتنی ہی کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس خوراک سے پچاس گرام کے قریب لحمی اجزا بھی مل جائینگے۔ اس روٹی میں جو اجزا ہیں ان میں وٹامن اور معدنی نمکیات کی مقدار بھی بالکل کافی ہے۔

اگر تازہ دودھ نہ مل سکے تو کھویا یعنے خشک کیا ہوا دودھ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جن لوگوں کو میسر ہو وہ بھی آٹے میں خوب کافی دودھ اور ایک انڈا بھی ملا سکتے ہیں۔

یہ ایسا ناشتہ ہے جسے چوڑے چوڑے پتوں میں یا کاغذ میں لپیٹ کر جہاں چاہے لے جایا جا سکتا ہے۔ وہ کئی کئی گھنٹے تک بالکل تازہ اور خوش ذائقہ رہتا ہے اور اسکے ساتھ کھانیکے لئے پانی کے سوا اور کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس پر تقریباً ایک آنہ خرچ ہوتا ہے۔ یہ مسافروں کا زاد راہ، مزدوروں کا کھانا اور تفریح و سیر کے لئے جانے والوں کا بہت اچھا ناشتہ ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طبی تعلیم

عام طور پر لوگ یعنے عیسائی دنیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ ایک مذہبی مجذوب تھے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے جو اپنی تعلیمات چھوڑی ہیں۔ ان میں صحت انسانی کے متعلق بہت سی عمدہ ہدایات ہیں۔ ان کے ایک پیرو غزالی نے انکی ایک مندرجہ ذیل حدیث نقل کی ہے۔ "جسم انسان کے علم کو مذہبی علوم پر ترجیح دی جانی چاہیئے"۔ (غالباً یہ اس حدیث کی مسخ شدہ صورت ہے کہ العلم علمان علم الابدان و علم الادیان جس کا یہ مطلب ہے کہ علم بس دو ہی ہیں۔ ایک جسموں کا علم اور دوسرا مذہبوں کا علم۔ چونکہ اس حدیث میں پہلے علم ابدان کا ذکر آیا ہے۔ اسلئے یہ قیاس کر لیا گیا کہ جسموں کا علم حاصل کرنا مقدم ہے۔ ہمدرد صحت)

"اگر یہ دھوپ میں چمکنے والے خاک کے ذرات اور ٹھہرے ہوئے پانی کے خطرات موجود نہ ہوتے تو آدمؑ کے بیٹے ہزار برس تک جیا کرتے"۔ (دگذ ہیلتھ)

اونچائی سے گرتے وقت کیا کیفیات وارد ہوتی ہیں؟

فضا میں تقریباً بارہ سو فیٹ کی اونچائی سے کودنے پر قلب انسانی کیا کیفیتیں محسوس کیا کرتا ہے ان کا تجربہ شہر ڈیٹن کے باشندے ہیری، جی، آرمسٹرانگ نے غبارے سے کود کر اور دیر تک پیراشوٹ یعنی چھتری نہ کھول کر کیا۔ ان کا بیان ہے کہ فضا میں بالکل آزادانہ گرنے پر دماغ پر اسکے علاوہ اور کوئی کیفیت طاری نہیں ہوتی جیسی کہ معمولاً خوف یا جوش کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس طرح فضا میں گرنے سے جسم میں ایک غیر معمولی حس پیدا ہوتی ہے، اور وہ یہ ہے کہ تمام جسم میں اسکی اندرکی سطح کی جانب ایک ہلکا ہلکا اور پورے بدن پر ایک سا دباؤ محسوس ہونے لگتا ہے۔ اگرچہ اس کا سبب نہیں معلوم لیکن یہ ہوتا ہے کہ سماعت میں فرق آجاتا ہے۔ فضا میں اپنی جگہ کا اور فضا کے اندر اپنی حرکت کا اندازہ صرف نگاہ کے ذریعے ہوتا ہے گہرائی کا احساس ایسی حالت پر آجاتا ہے کہ صرف اس صورت میں جب کہ تقریباً سو فیٹ فی سکنڈ کی رفتار سے انسان گر رہا ہو اور جہاں گرتا ہے اس سے اُنیس سو فیٹ کی اونچائی پر ہو تب اس مقام کا احساس ہو سکے گا۔ فضائی پرواز میں بسا اوقات جو بہت ہی خطرناک صورت حالات رونما ہو جاتی ہے اسے بچانے کیلئے دیر میں چھتری کھولنے کی مشق بہت کار آمد ہو سکتی ہے۔ +

آیوڈین کی قدر و قیمت

ایسے لوگ جو سیلاب زدہ مقامات میں رہتے ہوں، یا ایسے مقامات پر جائیں جہاں کہ قابل اعتبار پانی میسر نہ آسکتا ہو وہ عارضی طور پر اپنے پینے کے پانی کو اس طریق پر بالکل غیر مضرت رساں بنا سکتے ہیں کہ ہر گلاس بھر پانی میں صرف ایک بوند ٹنکچر آیوڈین کی ڈال لیں۔ یہی معمولی ٹنکچر آیوڈین جو خراشوں اور زخموں پر لگانے کیلئے لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں اس کام کے لئے بالکل کافی ہے اور اس سے ٹائیفائڈ فیور دتپ محرقہ کے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ٹنکچر آیوڈین کے ایک قطرے سے چالیس اونس یعنے سوا سیر پانی پاک وصاف ہو سکتا ہے جسے پینے میں کسی قسم کا خطرہ نہ ہو۔

ٹنکچر آیوڈین کی یہ خاصیت امریکا کے آرمی میڈیکل اسکول کے میجر اے، پی، ہچنس نے دریافت کی ہے۔ +

چودہ ۱۴ سال تک بغیر غذا

"ترسیا نیومیں" ایک اڑتیس سال کی جرمن عورت ہے جسکے یہاں کسانی کا پیشہ ہوتا ہے۔ یہ عورت برِ اعظم یورپ میں چودہ سال سے بیحد مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس تمام مدت میں "ترسیا" نے کوئی ٹھوس غذا نہیں کھائی نہ دس سال سے کسی رقیق شے کا ایک قطرہ اسکے ہونٹوں سے مس ہوا، مزید برآں وہ اس زمانہ میں بغیر سوئے ہوئے سب کام کاج کرتی رہی۔ ان حالات کے باوجود وہ مستعد خوش منظر اور ہشاش بشاش نظر آتی ہے، پہلی نظر میں دیکھنے والا اسے زیادہ سے زیادہ اکیس سال کا قیاس کر سکتا ہے، ہزاروں خوش عقیدہ لوگ ترسیا کے چھوٹے سے جھونپڑے کو جو مقام "کانرسریتھ" میں واقع ہے گھیرے رہتے ہیں۔ ان کے دُور دُور سے کھنچ کر آنے کی وجہ ایک تو یہی ہے کہ اس عورت کے جسم پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سے زخموں کے نشانات پائے جاتے ہیں اور ہر جمعہ کو وہ خون کے آنسو روتی ہے اس پر طرہ یہ ہے کہ وہ پیش گوئی اور شفا بخشی کی صفات بھی رکھتی ہے۔ اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک معمولی سے مدرسے میں پڑھنے کے باوجود وہ بیسیوں زبانوں میں باتیں کر سکتی ہے۔

ترسیا کا بغیر کھائے زندہ رہنا، تھوڑے ہی دن پہلے ایک پُر مشقت آزمائش اور جانچ کا موضوع رہ چکا ہے۔ وہ ایک مشہور جرمن شفاخانے میں پہونچا کر ایک کمرے میں بند کر دی گئی، اسکے دروازے مقفل کر دیئے گئے اور قفلوں پر مہر لگا دی گئی، پھر پانچ شفاخانوں نے رات دن کھڑکیوں میں سے ہر نقل و حرکت کو پورے غور و خوض کیساتھ دیکھا اور لگاتار نگرانی کرتے رہے۔ ساتھ ہی ان لوگوں نے باری مقرر کر لی تھی۔ تاکہ نیند وغیرہ کے غلبہ سے غافل نہ ہونے پائیں۔ یہ نگرانی کامل احتیاط کے ساتھ پندرہ دن رات مسلسل قائم رکھی گئی اور

اثنا میں تریسیا کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں جاسکی۔ پندرہ شبانہ روز پورے ہونیکے بعد اُسے نکال کر وزن کیا گیا تو ٹھیک وہی وزن نکلا جو آغاز آزمائش کے وقت تھا۔ اسکے بدن میں قطعاً کسی قسم کی عضوی تبدیلی نہیں ہوئی تھی اور لڑکی کے اطوار بدستور اس کی خوش مزاجی اور تازگی طبع کے شاہد تھے +

درازئ عُمر کا راز

برف کے ذخیرے سے عمر بڑھانے کا جو خواب سائنسدان برسوں سے دیکھ رہے تھے آخر کو اب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر آتا ہے۔

دو سال قبل ڈاکٹر الکسس کاریل نے جو ایک نوبل انعام یافتہ امریکی شخص ہے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ "جاندار مخلوق کو زندگی کی ایک التوا پذیر صورت میں باقی رکھنے کا امکان جلد ہی رُونما ہونیوالا ہے جس کے بعد انہیں پھر سابقہ حالت پر لایا جاسکیگا اور اس طریقہ پر وقتاً فوقتاً کاربند ہو کر وہ کئی سو سال تک زندہ رکھے جاسکیں گے"۔

لیکن ڈاکٹر الکسس کی یہ رائے یا خیال اپنی حد سے آگے نہ بڑھنے پایا۔ اس خیال کو قوت سے فعل میں لانے کا سہرا ایک ڈچ پروفیسر پیٹر ڈی لمپل لیڈن یونیورسٹی کے سر بندھنا تھا، بیان کیا گیا ہے کہ وہ مس اینا براگ کو بیالیس دن تک برف کے انبار میں دبائے رکھنے اور دوبارہ اُسے از سر نو شباب یافتہ لڑکی کی صورت پر لے آنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

معالجہ سے پہلے مس براگ کی صحت بہت خراب تھی خود اس کا بیان ہے کہ "میرے اعصاب مضمحل، جگر سست، قلب کمزور اور گردے تقریباً بیکار تھے" اسے اپنی صحت کی کوئی اُمید نہ رہی تھی، جب اسے سمجھا بجھا کر تیار کیا گیا تو اس نے زندگی سے بیزار ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو تجربہ کی غرض سے پروفیسر کے حوالہ کر دیا۔

پروفیسر کا بیان ہے ابھی یہ بالکل ابتدائی تجربہ ہے۔ مگر وہ دن دور نہیں جب لوگ دو ہزار برس تک زندہ رہنے کے قابل ہو گئے اس غرض کے لئے صرف اتنا کام کرنا ہوگا کہ ہر پچاس برس کی مُدت میں جما دینے والے عمل سے شباب کا اعادہ کر لینا ہوگا۔

پروفیسر موصوف کی کامیابی کا راز ایک غدودی خلاصہ میں مضمر ہے۔ اس غدود کو وہ وٹا پرولانگن Vitaprolongin کے نام سے موسوم کرتا ہے، جب اس خلاصہ کی بدن میں تلقیح (پچکاری) کی جاتی ہے تو وہ صرف اس قدر حرارت قائم کر دیتا ہے جس قدر کم از کم تپش کی صورت میں شعلۂ حیات کے باقی رکھنے کیلئے کافی ہو سکتی ہے۔ یہ عمل نہایت ضروری تھا ورنہ کم ٹمپریچر کی حالت میں خون جم جاتا ہے اور نازک خلیات پھٹ جاتے ہیں۔

پروفیسر نے پہلے اس عمل کا جانوروں پر تجربہ کیا جب اس میں یکسر کامیابی حاصل ہوئی تو اسے مزید تجربہ کے لئے انسان کی تلاش ہوئی۔ اتفاقاً مس براگ آمادہ ہو گئی۔ اسے پہلے ایک مخدر Anæsthetic مرکب دیا گیا اور وٹا پرولانگن کی جلدی پچکاری دیگئی پھر اُسے ایک نمک محلول میں غوطہ دیا گیا اور ایک "تابوت" رکھ دیا گیا۔ تپش درجہ بدرجہ گرتی گئی۔ یہانتک کہ آخر وہ سرما خوابی Hibernation کی حالت میں آگئی، اب مس براگ کی رات دن نگرانی رکھی جانے لگی۔ جب اس اہتمام کے ساتھ بیالیس دن گزر گئے تو Glaceometer کی تپش آہستہ آہستہ بڑھی اور مس براگ دو دن کے بعد اُٹھکر بیٹھنے کے قابل ہوئی اب وہ کامل طور پر ایک شباب یافتہ عورت تھی +

پروفیسر کا دعوےٰ ہے کہ وہ انسان کو اس سرما خوابی کی حالت میں دس سال تک بغیر کسی خراب اثر کے رکھ سکتا ہے، جانوروں پر یہ تجربات ابھی کئی سال تک اور کئے جائینگے اور اس مقصد کے لئے آجکل پروفیسر موصوف ایک گوریلا کو سدھا رہا ہے +

مجربات

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

سفوف مقوی

خولنجان سائیدہ دو ماشہ، قرنفل سائیدہ چار سرخ، مصطگی رومی سائیدہ ۲ سرخ، مشک خالص چار چاول، سب چیزوں کو ملا کر پھانک لیں۔ اسکے بعد پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں۔ یہ ایک خوراک ہے اگر ضرورت ہو تو یہ خوراک دونوں وقت استعمال کر سکتے ہیں۔ غذا مرغن استعمال کرنی چاہیئے۔

فوائد:- یہ سفوف تقویت باہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ دل و دماغ کی کمزوری رفع ہو جاتی ہے، بھوک خوب لگتی ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آسانی سے تیار ہو جاتا ہے اور زیادہ قیمتی بھی نہیں ہے۔

طلاء ہڑتال سنکھیا

سم الفار سفید، ہڑتال طبقی، منسل، بچھناگ سیاہ ہر ایک دو تولے، گندھک آملہ سار چار تولے، زردی بیضۂ مرغ دس عدد، گرگٹ (قیمہ کر کے) تین عدد، مینڈک صحرائی دو عدد، سب چیزوں کو کھرل میں اچھی طرح حل کریں۔ جب یک جان ہو جائیں تو حسب معمول پتال جنتر کے ذریعہ روغن کشید کریں۔ پھر اس روغن میں بحساب فی تولہ پارہ اور بیر بہوٹی ۳-۳ ماشہ حل کر کے رکھیں۔

فوائد:- یہ طلاء بھی کچھ زیادہ بکھیڑے کا نہیں لیکن فائدہ کے اعتبار سے قابل قدر ہے اسکے استعمال سے مخصوص شکایتیں بہت جلد رفع ہو جاتی ہیں۔ حسب معمول ایک ماشہ یہ دوا استعمال کی جائے۔

از جناب حکیم لالہ سری رام صاحب دوبجھا، کائیں نور

اکسیر جریان

شاخ مرجان دو تولہ، چورہ ورق نقرہ خالص ایک تولہ، پارہ شنگرفی دو تولہ کو آب گلو سبز چالیس تولہ، آب بوٹی ہزار دانی چالیس تولہ میں کھرل کر کے خشک کریں۔ اور گل حکمت کر کے گجپٹ کی آگ میں کشتہ کریں۔ پھر اس کشتہ میں پارہ شنگرفی دو تولہ ملا کر آب گلو سبز چالیس تولہ آب بوٹی ہزار دانی چالیس تولہ میں کھرل کر کے بدستور کشتہ کریں۔ غرضکہ اس طرح یہ عمل پانچ مرتبہ کرنا چاہیئے اور ہر مرتبہ پارہ شنگرفی دو تولہ اضافہ کرتے رہیں۔ خوراک ایک رتی مکھن میں ملا کر بوقت صبح یا مربہ آملہ میں ملا کر بھی دے سکتے ہیں۔ گرم خشک اور قابض اشیاء کے علاوہ کھٹائی اور سرخ مرچ نہ کھائیں اور مجامعت سے بھی پرہیز رکھیں۔

فوائد:- کثرت احتلام، جریان منی، اختلاج القلب، ضعف دماغ وغیرہ کے لئے اکسیر صفت ہے۔ اگر بوٹی سنکھا ہولی دو سیر پختہ کا عرق دو بوتل کشید کر کے بقدر دس تولہ اس کشتہ ساتھ پلائیں تو پاگل پن کیلئے یقینی اور آخری دوائی ہے اور تعریف فضول ہے تیار کر کے استعمال کریں اور نتیجہ سے بذریعہ ہمدرد صحت اطلاع دیں +

از جناب حکیم مولوی عبد الرحمن صاحب چرکھاروی مرحوم بذریعہ حکیم مولوی رحمت خاں صاحب از چرکھاری شاگرد حکیم صاحب مرحوم

طلاء "خوردنی" و مالیدنی

سنکھیا سفید، ہڑتال طبقی، شنجرف رومی، جوز بوا، نارجیل کہنہ ۶-۶ ماشہ، برادہ کچلہ ڈیڑھ تولہ، بلاس پاپڑہ ۲ تولہ، جاوتری ۲ ماشہ، افیون خالص دو تولہ، ہینگ سرخ ایک تولہ، پتہ ماہی رو ہو ایک تولہ، سب دوائیں پتہ میں کھرل کریں اور آتشی شیشی (گل حکمت شدہ) میں بھر کر روغن کشید کریں۔ ہر روز رتی بھر کھائیں اور ایک رتی حشفہ و سیون چھوڑ کر طلا کریں اور برگ پان بنگلہ باندھیں + **فوائد**:- تقویت باہ اور خارجی نقائص کے لئے مجرب چیز ہے +

از جناب حکیم سید محمد ریاض الحسن صاحب ایڈیٹر رسالہ "حکمت" شاہ کوٹ

اکسیر برص

بابچی مدبّر دو تولہ، بیخ حنظل دو تولہ، گیرو ڈیڑھ تولہ، خردل ایک تولہ، کوٹ چھان کر آب برگ گندنا میں گولیاں بنالیں۔ اور برص پر ایک گولی پانی میں گھس کر لگائیں۔ جب چند دن کے استعمال سے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آئیں تو ان پر مکھن لگانا چاہیئے۔ اگر ایک دفعہ کے استعمال سے داغ دور نہ ہوں تو دوبارہ یہ دوا داغوں پر لگائیں۔

ناشتہ گھیکوار

جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب مرحوم پروفیسر کھوپندرا طبیہ کالج پٹیالہ، میرے خاص کرمفرما تھے۔ یہ نسخہ ان کا عطا کردہ ہے۔ جو لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں حکیم صاحب مرحوم کے لئے دعائے خیر کریں۔

ناریل عمدہ ایک عدد لے کر مقشر کریں پھر ایک طرف اٹھنی کے برابر سوراخ کریں اور ادرک مقشر کرکے ناریل میں بھر دیں اور ناریل کا منہ ناریل کے ٹکڑے سے بند کرکے اس کو اچھی طرح مضبوط تاگے سے باندھ دیں۔ پھر ڈیڑھ سیر پختہ گائے دودھ میں ناریل کو پکائیں۔ جب دودھ مثل کھوئے کے ہوجائے تو ناریل کو نکال کر کوٹ لیں اور کھوئے میں ملاکر رکھ لیں۔ پھر مغز گھی کوار (کنوار گندل) آدھ سیر لے کر رکھیں۔ اور ڈیڑھ سیر گھی میں آرد نخود بریاں ایکپاؤ۔ سوجی چھ چھٹانک بھونیں جب وہ سرخ ہوجائے تو اس میں مغز گھی کوار اور کھوئے والا مرکب ڈال دیں۔ جب سب چیزیں آگ رکھے رکھے بھن جائیں تو برتن کو چولھے پر سے اتار لیں اور ان دواؤں کا سفوف بناکر شامل کردیں۔

ثعلب مصری ایکتولہ، شقاقل مصری ۶ ماشہ، بہمنین ایک تولہ، موصلی سفید ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، خولنجان ۶ ماشہ، فلفل سیاہ ۶ ماشہ دانہ الائچی خورد ایکتولہ۔ جائفل ۶ ماشہ، مغز بادام مقشر تین تولہ، مغز پستہ تین تولہ، مغز چلغوزہ تین تولہ، کشمش دو تولہ، چھوارے ۵ تولہ، کھانڈ دیسی ۱ سیر

مقدار خوراک ایک چھٹانک سے نصف پاؤ تک۔

فوائد:۔ بدرجۂ غایت مقوی باہ ہے۔ دل و دماغ کی تقویت کے لئے خاص چیز ہے +

بواسیر کا علاج

سردی کے موسم میں کہر کی وجہ سے جما ہوا پانی اکٹھا کرکے اگر بواسیر کے مسّوں پر باندھ دیا جائے، تو مسّے مرجھا جاتے ہیں۔ یہی مقصد اولوں سے بھی حاصل ہوسکتا ہے۔

از جناب حکیم چیندن لال صاحب سہگل مضطر سابق ایڈیٹر رسالہ "ادیب" پشاور

اقراص جریان

طباشیر۔ دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی، موچرس، ہر ایک ایک تولہ۔ ثعلب مصری ۲ تولہ کو شیر برگد میں کھرل کرکے ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ کے قرص بنائیں۔ اور دو دو قرص نیم گرم دودھ کیساتھ صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔

فوائد:۔ جریان، احتلام اور سرعت کے لئے یہ قرص ازحد مفید ہیں۔

حب ملیریا

طباشیر، دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی، ست چرائتہ، کونین سفیٹ ہر ایک دو ماشہ۔ مغز کرنجوہ ایک تولہ سب چیزوں کو، چرائتہ۔ برگ نیم، افسنتین، گلو سبز ہر ایک ایکتولہ کے جوشاندہ میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور دو گولیاں عرق بادیان ۱۰ تولہ، شربت بنفشہ ۳ تولہ کے ساتھ بخار کی نوبت سے ایک دو گھنٹے پہلے استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو کسی ملیّن دوا سے اس کو رفع کردیں۔ بچوں کو ایک گولی دینی چاہیئے۔

فوائد:۔ موسمی بخاروں کیلئے یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کونین کی مضرت بھی ان گولیوں میں باقی نہیں رہتی ہے۔

زنانہ ہسپتالوں کے مفید نسخے

(گزشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۔ مسچورا کالچیکم

پوٹاسیم بائیکارب ۱۲ گرین
وائنم کالچیکم ۱۵ منم
انفیوژن کیرفلائی ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
نقرس و وجع المفاصل کے لئے مفید ہے۔

۲۔ مسچورا کوپیباء

کوپیباء ۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۵ "
لائیکوار پوٹاشی ۱۰ "
میوسیلیج اکیشیاء ۴۰ "
ایکوا منتھاپپ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح دوپہر اور شام پلائیں۔
سوزاک کے لئے مفید ہے۔

۳۔ دیگر

کوبیباء ۲۰ منم
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۳۰ "
لائیکوار پوٹاش ۲۰ "
میوسیلیج اکیشیاء ایک ڈرام
ایکوا سنے من ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
سوزاک کے لئے مفید ہے۔

۴۔ مسچورا کریازوٹ

کریازوٹ ۳ منم
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۱۵ "
میوسیلیج ٹراگاکنتھ حسب ضرورت
گلیسرین ۲۰ منم
ایکوا سنے من ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں،
سل و دق کے لئے مفید ہے

۵۔ مسچورا ڈایا فوریٹک

لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ ۳ ڈرام
پوٹاسیم نائٹریٹ ۵ گرین
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۳۰ منم
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹے بعد دیں
بخار کے لئے مفید ہے۔

۶۔ مسچورا ڈیجی ٹیلس

ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۱۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۱۵ "
گلیسرین ۵ "
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک خوراک بوقت ضرورت دیں۔ مقوی قلب ہے
ضعف قلب اور غشی میں مفید ہے۔

۷۔ دیگر

ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ منم
لائیکوار فیرائی پرکلورائڈ ۱۵ "
ایسڈ سٹرک ۵ گرین
سیرپ لیمن ۳۰ منم
ایکوا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح و شام پلائیں
محرک قلب اور مولد خون ہے

۸۔ دیگر

پوٹاسیم ایسی ٹیٹ ۱۰ گرین
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۲۰ منم
ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ "
سپرٹ جونی پر ۵ "
ڈیکاکشن سکوپرائی نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں
استسقا میں مفید ہے۔

۹۔ مسچورا ارگٹ

ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۱۵ منم
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۱۰ "
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں
عضلات رحم کو سکیڑتا ہے۔ استحاضہ میں مفید ہے۔

۱۰۔ دیگر

ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۳۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
گلیسرین ۲۰ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس

ایسی ایک خوراک بعد وضع حمل پلائیں۔
عضلات رحم کو سکیڑتا ہے۔

۱۱۔ دیگر

ایکسٹریکٹ ارگٹ لکوڈ ۱۵ منم
ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائیلیوٹ ۱۵ "
پوٹاسیم کلوریٹ ۱۰ گرین
انفیوژن جنشن کمپونڈ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
حمّیٰ نفاسی میں مفید ہے۔

۱۲۔ مسچورا فیرائی الکلائن

فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۵ گرین
سوڈا بائیکارب ۱۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۵ منم
انفیوژن کیلمبا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں۔
مولد خون اور مشتہی ہے۔

۱۳۔ دیگر

فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۱۰ گرین
لائیکوار آرسینی کیلس ۲½ منم
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا لکوڈ ۱ "
سیرپ اورنشیائی ۳۰ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔
فقر الدم کے لئے مفید ہے۔

۱۴۔ دیگر

لائیکوار آرسینی کیلس ۵ منم
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۱۰ گرین
انفیوژن کوآشیاء ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں۔
قلت خون کے لئے مفید ہے۔

۱۵۔ دیگر

ٹنکچر فیرائی پرکلورائڈ ۱۰ منم
ٹنکچر ڈیجی ٹیلس ۵ "
ایسڈ فاسفورک ڈائیلیوٹ ۱۵ "
گلیسرین ۳۰ "
انفیوژن کوآشیاء ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں۔ محرک قلب

جوابات

(۹۵) **اخراج رطوبت:۔** (الف) آپ چھ سال سے اس رطوبت کے اخراج کو دیکھ رہی ہیں اور ابتک پیشاب کا باقاعدہ اور خوردبینی امتحان کراکے یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی کہ وہ کیا چیز ہے۔ آپ کی تحریر کا انداز شاہد ہے کہ اسکی وجہ سے آپ کسی قسم کی جسمانی کمزوری میں مبتلا نہیں ہوئی ہیں، اس لئے گمان غالب ہے کہ وہ مذی ہے، پھر بھی بہتر ہو اگر آپ پیشاب کا امتحان کرالیں تا وقتیکہ معلوم نہ ہو جائے کہ کیا چیز خارج ہوتی ہے کوئی نسخہ تجویز کرنا فضول ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ سنگجراحت دو رتی، کشتہ بیضہ مرغ آب لیموں والا دو رتی، گیلک ایسڈ (جوہر مازو) دو رتی تینوں چیزوں کو ملاکر پھانک لیں، اوپر سے ایک چھٹانک پانی میں چھ قطرہ ٹنکچر بلاڈونا ملاکر پئیں۔ چند یوم میں شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ سہ دہاتہ ایک سرخ، فلفل سیاہ سائیدہ ۲ عدد، فلفل دراز سائیدہ نصف عدد، کچلہ مدبرہ دو چاول ملاکر بوقت صبح ہمراہ عرق بادیان پانچ تولہ استعمال کریں یہ ایک ہی خوراک ہے، جوارش عود شیریں ۳ ماشہ، جوارش مصطگی ۳ ماشہ دونوں ملاکر کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) فولاد سیال کا استعمال کیجئے، یا مرجان کا وہ کشتہ استعمال کریں جس کا نسخہ اسی اشاعت کے مجربات میں شائع ہو رہا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوبھا)

(ہ) آپ حسب ذیل دوائیں استعمال فرمائیں۔ معجون خبث الحدید ۳ ماشہ عرق سونف کیساتھ صبح اور شام کو کشتہ سہ دہاتہ دو چاول بالائی میں ملاکر استعمال کریں۔ انشاءاللہ جریان اور اخراج غذائے خام وضعف گردہ رفع ہو جائیگا۔ (حکیم سید ریاض الحسن شاہ کوٹ)

(و) کشتہ قلعی پارہ شورہ والا ایک رتی، اطریفل کشنیزی نو ماشہ میں ملاکر روزانہ صبح و شام کھایا کریں۔ دو ہفتہ بعد یہ گولیاں استعمال کریں۔ نسخہ:۔ کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دہاتہ ۳ تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی اصلی ایکتولہ، سب کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے چار چار رتی کی گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانیکے بعد دودھ سے کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) کیکر کی کچی پھلی سایہ میں خشک کرکے کوٹ چھان لیں اور برابر وزن کی شکر ملاکر رکھ لیں اور پاؤ بھر دودھ کے ساتھ ۶ ماشہ یہ پھنکی استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) کشتہ قلعی ایک رتی، کشتہ سہ دہاتہ ایک رتی، معجون آرد خرما نو ماشہ میں ملاکر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ط) لیبوریٹری میں پہلے اپنے قارورہ کا امتحان کرائیے۔ اس سے حقیقت کا انکشاف ہو جائیگا، پھر آسان اور مجرب نسخہ طلب فرمائیے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۹۶) **ضعف حافظہ:۔** (الف) آپ اپنی غذا میں ایسی چیزیں جن میں فاسفورس کا جزو زیادہ ہو استعمال کیا کیجئے۔ انڈے، ہڈیوں کا گودا، مچھلی، پھلوں میں، کیلے، اور سیب، اور میوہ میں بادام کا استعمال روزانہ کیجئے۔ دوا کے طور پر "فاسفوفورا" کی چند شیشیاں پی ڈالیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) علی الصباح ایکماشہ دارچینی پھانک کر اوپر سے پانی پئیں۔ رات کو سوتے وقت مویز منقے ۵ عدد، مغز بادام شیریں ۵ دانہ، برہمی دو ماشہ، سیاہ مرچ ۵ دانہ باریک کرکے شکر اور مکھن حسب ضرورت ملاکر چاٹ لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پہلے کسی حاذق طبیب سے باقاعدہ تنقیہ دماغ کرائیے اسکے بعد مندرجہ ذیل دوا بناکر چند یوم استعمال کریں۔ اجوائن ایکتولہ، کلونجی ایکتولہ، میتھی ایکتولہ، وج ترکی ایکتولہ، عاقرقرحا ایکتولہ، زنجبیل دو تولہ، فلفل دراز ایکتولہ، دارچینی ایکتولہ، پودینہ ایکتولہ، کوٹ چھان کر شہد میں معجون بناکر رکھیں، خوراک ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) بوقت صبح جوارش جالینوس ۷ ماشہ اور شام کو معجون فلاسفہ ۶ ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں دودھ میں روغن بادام شیریں ۶ ماشہ ڈال لیا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بوٹی برہمی تین ماشہ، مغز بادام ۵ دانہ، مصری دو تولہ پیس چھان کر صبح نہار استعمال کریں۔ حافظہ قوی ہو جائیگا (حکیم آغا منصب علی)

(و) کشتہ مرجان دو رتی، خمیرہ گاؤزبان عنبری نو ماشہ میں ملاکر صبح و شام کھایا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ز) آپ برہمی بوٹی ۳ ماشہ اور سیاہ مرچ پانچ دانہ فی خوراک کے حساب سے سفوف تیار کر لیجئے اور روزانہ دونوں وقت استعمال کیجئے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۹۷) **بلغمی کھانسی:۔** (الف) دورے کی حالت میں ایفیڈرین یا فینسول استعمال کرنے سے دورہ فوراً رک جاتا ہے، سب سے پہلے ہاضمہ درست کرنے کی کوشش کیجئے۔ بہت ہی ہلکی اور زود ہضم غذائیں استعمال کیجئے اور تا حد امکان بہت ہی سادہ اور اس بات کا خیال رکھیے

شام کا کھانا ہمیشہ مغرب سے پہلے کھالیں۔ ہلکی ورزش مثلاً چہل قدمی کیا کیجئے تاکہ بھوک لگے اور اگر ضرورت ہو تو شروع میں بعض ہاضم دواؤں سے مدد لے لیجئے۔ دورے کے علاوہ بھی فیلسول کا استعمال بہت مفید ہے اور اکثر مریض صرف اسی ایک دوا کے استعمال سے تندرست ہوتے ہیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ سوم کلپا نانیم کوفتہ دو ماشہ رات کو آدہ پاؤ پانی میں بھگو دیں۔ علی الصباح جوشدہ کر چھان لیں اور سیاہ مرچ سائیدہ تین عدد چھڑک کر پی لیں۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کریں۔ انشاء اللہ شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن بیضۂ مرغ دو قطرہ، روغن بادام شیریں دو قطرہ، کشتہ سم الفار ایک خشخاش، افیون دو خشخاش معجون فلاسفہ ۶ ماشہ میں ملاکر صبح و شام کھلائیے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) چون پراش اولیہ امراض نزلہ، دائمی کھانسی کے لئے مجرب ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) دمہ اور امراض آلات تنفس کے لئے حسب ذیل سفوف استعمال کیجئے:۔ تخم دہتورہ ایکتولہ، فلفل شیا دو تولہ، نمک سیاہ دو تولہ، نمک خوردنی ۲ تولہ نوشادر دو تولہ، سہاگہ ایک تولہ، کشتہ گئودنتی سفید ایکتولہ، کشتہ ابرک سیاہ ایکتولہ، فولاد مدبر ۶ ماشہ، سب دواؤں کو تین دن تک گودہ گھی کوار میں خوب کھرل کریں پھر سکھالیں۔ خوراک نصف ماشہ صبح اور نصف ماشہ شام کو تازہ پانی کیساتھ۔ (حکیم سید ریاض الحسن، شاہ کوٹ)

(و) پلو سوما کلپا ۶۔۶ رتی صبح و شام اور دوپہر کو وقت گرم پانی کیساتھ کھائیں۔ کم از کم تین ہفتہ ضرور استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) مریضہ کا علاج کسی مقامی حکیم سے بذریعہ قابلہ کرانا چاہیئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) کشتہ خبث الحدید ایک رتی جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملاکر صبح و شام استعمال کریں۔ رات کو معجون فلاسفہ ۶ ماشہ کھائیں (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۹۸) **خروج الرحم**:۔ (الف) کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہتر یہی ہے کہ کسی قابل اطمینان زنانہ شفاخانہ میں مریضہ کو داخل کرکے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مازو ۶ ماشہ، پھٹکری ۱ ماشہ، گلنار ۶ ماشہ، پارچہ بیز کرکے روغن گلنار میں ملاکر حمولاً استعمال کرایا جائے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) بعد تشخیص مرض باقاعدہ علاج کرانا کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بایو کیمک دوائی کلکیریا سلف ۵ گرین۔ صبح دوپہر شام پانی میں گھول کر پلا دیا کریں۔ خروج رحم کی شکایت رفع ہو جائیگی۔ (حکیم سید ریاض الحسن)

(و) پچھلے سال کے عورت نمبر میں خروج الرحم پر میرا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اسمیں اس مرض کا ایک مجرب نسخہ درج ہے اسے استعمال کریں (حکیم ہمایوں)

(ز) مریضہ کا علاج کسی مقامی حکیم سے بذریعہ قابلہ کرانا چاہیئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) اس کا علاج کسی ہوشیار قابلہ سے کرائیے۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۹۹) **مونگری پھوڑا**:۔ (الف) اگرچہ مریض کو بغیر دیکھے یہ معلوم کرنا بہت ہی دشوار ہے کہ وہ کس قسم کا پھوڑا ہے تاہم مندرجہ ذیل مرہم کا استعمال امید ہے کہ ضرور فائدہ کریگا:۔ زنک اوکسائڈ ایک ڈرام، سیلی سلک ایسڈ ۳۰ گرین، اکتھیال ایک ڈرام، وسلین ایک اونس ملاکر مرہم بنالیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حسب ذیل مرہم بناکر لگائیں۔ نسخہ:۔ سیندور دو تولہ، مردار سنگ ایکتولہ، توتیا ایکتولہ، سیماب دو تولہ، گندھک آملہ سار دو تولہ، رائی ۱۰ تولہ موم دو تولہ، روغن کتان ۱۰ تولہ، برگ نیم خشک دو تولہ۔ پہلے سیماب و گندھک کی کجلی بنائیں، پھر دواؤں کو باریک کرکے رکھ لیں اور روغن اور موم کو گرم کرکے یہ دوائیں اس میں اچھی طرح ملاکر اتاریں اور حسب ضرورت کپڑے پر لگاکر روزانہ زخم پر لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آک کا دودھ ۶ ماشہ، سم الفار سفید سائیدہ تین ماشہ، موم خالص تین ماشہ، روغن کنجد تین تولہ، سب چیزوں کو آگ پر اس قدر پکایا جائے کہ دودھ جل جائے، پھر سب کو اچھی طرح ملاکر ضماداً استعمال کریں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) رال سائیدہ دو تولہ، نیلا تھوتھا سائیدہ ۳ ماشہ، روغن کنجد ۵ تولہ میں ملاکر کھرل کریں اور پانی کا چھینٹا دیتے جائیں کہ مکھن کی مانند مرہم بن جائے پھر دن میں دو مرتبہ لگایا کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بچھوا کوٹ کر نمک ملاکر مقام ماؤف پر چھ دن تک باندھیں پھر پنیر میں نمک ملاکر دس دن تک باندھیں۔ سب جڑیں نکل جائیں گی، پھر کوئی معمولی مرہم لگادیں۔ زخم مندمل ہو جائیگا۔ (حکیم سید ریاض الحسن شاہ کوٹ)

(و) اس کا علاج پھر آپریشن ہی ہو سکتا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۰۰) **دردِ گردہ**:۔ (الف) دردِ گردہ ہو یا دردِ معدہ دونوں صورتوں میں مارفیا کا انجکشن بہت مفید ہوتا ہے اگر انجکشن کا لینا ممکن نہ ہو تو ویریلین کی ایک گولی مریض کو کھلا دی جائے۔ اکثر اس سے درد میں بہت جلد کمی آجاتی ہے۔ دردِ گردہ کے لئے مریض کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھلانا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔ یہ خیال رہے کہ آٹھ منٹ سے زیادہ گرم پانی میں نہ رکھیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گل داؤدی ۴ ماشہ سے نو ماشہ تک لے کر پانی میں جوشدیں اور پلائیں۔ اکثر ایک ہی مرتبہ کا استعمال دردگردہ کو ساکن کر دیتا ہے۔ ورنہ دوبارہ دیں۔ اکسیر دردِ گردہ و معدہ کا دوسرا نسخہ جو ایک راز ہے آج ظاہر کیا جاتا ہے۔ ایک ہانڈی میں نمک خوردنی نصف سیر رکھکر ایک چھٹانک کی نوشادر کی ڈلی نمک کے اوپر رکھیں، پھر آدہ سیر نمک اسپر ڈالیں اور گوندھے ہوئے آٹے سے ہانڈی کا منہ بند کرکے آگ پر دو گھنٹے کے لئے رکھ دیں

پھر اُتار کر سرد ہونے دیں۔ اسکے بعد ہانڈی کو کھول کر نمک علیحدہ کرلیں اور ڈلی علیحدہ رکھیں۔ دونوں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے رکھیں۔ نمک بلغمی کھانسی کا حکمی علاج ہے، نوشادر درد گردہ اور معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ۱ تخم ساگون کا بذریعہ چلم دُھواں لیا جائے۔

۲ شورہ مدبّر بہ تیزاب گندھک ہمراہ شربت بزوری دو تولہ کھلا دیا جائے۔

۳ ریوند چینی ۳ ماشہ، اندر جو ۳ ماشہ، کباب چینی ڈیڑھ ماشہ، زیرہ سفید ۳ ماشہ، برگ سنا ۶ ماشہ، شورہ قلمی ۲ ماشہ، کشتہ حجر الیہود ایک سرخ ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) کسی مرض کا باقاعدہ علاج کرنا معالج کا کام ہے محض نسخہ نویسی کرنا طب قدیم کی توہین کرنا ہے۔ بیقاعدہ علاج میں امرت بھی زہر کا کام کرتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جو اکھار، لوٹا سجی، سہاگہ، نوشادر، فلفل سیاہ، نمک سیندھا، نمک خوردنی، ہینگ، شورہ قلمی، ہموزن لے کر باریک پیس لیں، ایک ایک ماشہ شدید دورہ کی حالت میں ایک ایک گھنٹہ بعد سرکہ میں ملا کر کھلا دیا کریں جادو کی طرح درد کو دور کرتا ہے۔ (حکیم سید ریاض الحسن)

(و) حب القلت، نمک سیندھا، نمک ترب، تینوں ہموزن لے کر سفوف تیار کریں اور ایک ماشہ شربت بزوری کیساتھ استعمال کرائیں۔ ہمایوں

(ز) نمک چرچٹہ، نمک سجی، کالا نمک، تینوں نمکوں کو ہموزن ملا کر رکھیں اور دورہ کے وقت ماشہ بھر استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) درد گردہ کے مریض کو آب برگ صد برگ ایک تولہ، روغن زرد ۲ تولہ باہم ملا کر نیم گرم پلا دیں فوراً تسکین دیتا ہے اور درد معدہ کے لئے ہینگ چنے کے برابر گڑ میں ملا کر کھلانا اکسیر کا کام کرتا ہے۔ (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۰۱) **نسخہ کا حل**:- (الف) اس معمّے کے ساتھ ساتھ اگر کچھ انعام کا بھی اعلان کر دیا جاتا تو زیادہ موزوں ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) شاہ "دیمک" کو کہتے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۰۲) **انسداد بینی**:- (الف) آپ کسی ناک کان اور حلق کے ماہر خصوصی سے مشورہ کیجئے، اگر غدد بڑھے ہوئے ہوں اور ان کا بھی یہی مشورہ ہو تو اپریشن کرا دیجئے۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیاہ مرچ دس دانہ، سبوس گندم ۶ ماشہ کا جوشاندہ ہر دو وقت پیجئے، انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن بادام شیریں بذریعہ پھریری ناک میں دن میں چند بار لگایا جائے، اور خمیرہ گاؤزبان عنبری تین ماشہ، ہمراہ شیرہ مغز کدو شیریں ۶ ماشہ شیرہ مغز بادام شیریں پانچ دانہ، شیرہ بادیان ۱ ماشہ، شیر خشخاش ۵ ماشہ، شربت عناب ایک تولہ دیجئے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) آپ چون پراش اولیہ استعمال کیجئے، جو ایک ویدک دوا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) جواب ۹۷ ملاحظہ فرمائیں۔ انشاء اللہ آرام ہو جائیگا۔ (حکیم سید ریاض الحسن)

(و) آپ تخم سرس پیس کر رتی رتی بھر کی ہلاس دن میں ایک دفعہ لیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) روزانہ صبح کے وقت روغن سرشف ناک میں سڑکیئے انشاء اللہ دو چار دن کے استعمال سے ناک بالکل کھل جائیگی اور آپ کی تکلیف جاتی رہیگی (حکیم عبد الاحد شرف الدین پوری)

(۱۰۳) **عرق النساء**:- (الف) اس قسم کے شدید امراض کا علاج چٹکلوں سے نہیں ہوا کرتا، کسی ہوشیار مقامی ڈاکٹر سے مشورہ کرکے درد کے انجکشن لگوائیے اور تقویت اعصاب کے لئے دوائیں دیجئے۔ بسا اوقات قبض بھی اس درد کا باعث ہوا کرتا ہے اگر قبض رہتا ہے تو سب سے اسکی طرف توجہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فری اول ٹیبلٹ (ہومیو پیتھک دوا ہے) استعمال کرائیے۔ یقینی صحت ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سورنجان شیریں تین ماشہ، گلو خشک چھ ماشہ، بیخ بادیان ۶ ماشہ، بیخ کاسنی ۶ ماشہ، تخم خربزہ ۶ ماشہ، انیسون ۳ ماشہ، بیخ کرفس ۶ ماشہ، پودینہ ۳ ماشہ، سب دواؤں کو پانی میں جوش دیکر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پلائیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) بغیر معائنہ مریضہ کیلئے نسخہ تجویز کرنا باعث نقصان ہوگا۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) تخم اسپند ایک ایک سرخ دن میں تین بار کھایا کریں۔ درد وغیرہ کی شکایت دور ہو جائیگی۔ (حکیم سید ریاض الحسن)

(و) روغن ہفت برگ کی مقام ماؤف پر مالش کیا کریں اور معجون اذاراقی ڈیڑھ ماشہ روزانہ بعد غذا کھلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) آپ مریضہ کو جوارش جالینوس نو ماشہ صبح و شام برابر ایک مہینے تک استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ح) سوڈا سیلی سلیٹ ایک تولہ، سورنجان تلخ ایک تولہ، دھتورہ سیاہ ایک تولہ، پوست ہلیلہ زرد ایک تولہ، تربد ایک تولہ، الائچی کلاں ۶ ماشہ، سفوف کرکے رکھیں۔ خوراک دو ماشہ، دن میں تین بار استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۰۴) **تانبہ بذریعہ خراطین**:- (الف) جہاں تک مجھے معلوم ہے ہمدرد دواخانہ دہلی سے ہر قسم کی یونانی دوائیں نہایت اچھی اور تازہ مل سکتی ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خراطین سے تانبہ نکالنے کی ترکیب طبی کتابوں میں درج ہے۔ لیکن جب تک کسی ہوشیار ماہر دواساز سے کام نہ لیا جائے آپ خود اس کام

کو انجام نہیں دے سکتے۔ بلکہ یہ پیسہ اور وقت کی بربادی ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) خراطین سے تانبہ نکالنے کی ترکیب کتاب کاشف رموز کیمیا میں ملاحظہ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اصلی سیاہ بھنگرہ تونیتی تال اور دہرہ دون ملیگا، خراطین میں سے تانبہ نکالنے کی ترکیب یہ ہے کہ کیچوؤں کے وزن سے دوگنا گو بر لیکر دونوں کو ملالیں اور اُپلے تھاپ لیں خشک ہو نیکے بعد جلا کر راکھ بنالیں۔ پھر اس میں سے نیاریے سے تانبہ نکلوالیں اس تانبہ کی کٹھالی بنائیں پارہ کی نشست کے (حکیم آغا منصب علی)

(۱۰۵) **برص:۔ (الف)** اس قسم کے اشتہارات تو بکثرت دیکھنے میں آتے رہتے ہیں جن میں سفید داغوں کو دور کردینے کے دعوے ہوتے ہیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی دوا دیکھنے میں نہیں آئی جو اس مرض کی یقینی اور حکمی دوا ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بیخ انجیر جنگلی کو تیز سرکہ میں گھس کر روزانہ لگائیے۔ انشاء اللہ جلد صحت ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) تخم ترب، تخم پنواڑ ہر ایک تین ماشہ کوٹ چھان کر چربی مار سیاہ میں ملا کر رکھیں اور دن میں دو تین مرتبہ داغوں پر لگائیں۔ مگر احتیاط رکھیں کہ دوا منہ کے اندر نہ چلی جائے (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) فولاد سیال استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دہما جھ)

(ہ) بتھوا بوٹی کا ساگ روزانہ نمک سیاہ ملا کر استعمال کیا کریں۔ تقریباً دو ماہ کے استعمال سے صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(و) موگرا آئل کے انجکشن لگوائیے۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۰۶) **نسخہ دافع صفرا و سودا:۔ (الف)** آپ کو اپنے مرض کی علامتیں لکھ کر نسخہ طلب فرمانا چاہیئے تھا اگر آپ خود سوداوی اور صفراوی مادوں کو شناخت فرما لیتے ہیں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ طبیب ہیں، اور اس صورت میں نسخہ کی طلب فضول۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوال صراحت کا محتاج ہے، دوا کس شکل میں ہونی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بوٹی چھوٹی چندن کا سفوف ایک ماشہ روزانہ پانی کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آلو بخارا ۶ ماشہ، عناب ۶ دانہ، کاسنی ۶ ماشہ، افتیمون ۲ ماشہ، افسنتین ۶ ماشہ، اصل السوس ۶ ماشہ، پوست بیخ کاسنی ۶ ماشہ، گلقند ۴ تولہ، بدستور نقوع استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۰۷) **جسم انسانی کی مرمت:۔ (الف)** آپ شاید اس بات کو بھول گئے کہ جن مشینوں کو مستری اوورہال کردیتے ہیں وہ سب انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی اور انسانی دماغ کی ایجاد ہوتی ہیں۔ جو کچھ کسی ایک انسان کا دماغ بناتا ہے اُسے دوسرے انسانوں کے دماغ بھی آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ انسانی جسم خدا کی صنعت اور اُسکے ہاتھ کی بنائی ہوئی مشین اسے پورے طور پر "اوورہال" کرنے کیلئے کسی خدا ہی کے دماغ اور ہاتھوں کی ضرورت ہے، اگر کہیں کوئی اور خدا مل سکے۔ انسان جس حد تک اس عجیب ترین صنعت کو سمجھ سکا ہے اس حد تک وہ اوورہالنگ کیا کرتا ہے لیکن مشین کا مستری کی دکان پر پہونچنا لازمی ہے آپ کسی اچھے مستری کے پاس جائیے وہ تا حد امکان آپ کے جسم کی مشین درست کردیگا۔ بے دیکھے بھالے کوئی آپ کو کیسے بتادے کہ فلاں پُرزہ ڈھیلا ہوگیا ہے اسے اس طرح کس لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سُبحان اللہ! کس درجہ لطیف و معنے خیز سوال ہے جسے دیکھکر اطبا تو ضرور پھڑک اُٹھیں گے۔ بہت اچھا لیجئے نسخہ بھی اُسی شان کا حاضر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جناب دوا تیار کرکے پانچ چھ ماہ مسلسل استعمال کریں۔ اگر شباب عود کر آئے تو میرا ذمہ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ سوال کنندہ ہار مانتا ہے یا جواب دینے والا۔ پانچ سیر مالکنگنی کو آب بھنگرہ سبز تین پاؤ میں لت پت کرکے سایہ میں خشک کرلیجئے۔ اسی طرح گیارہ مرتبہ تر و خشک کیجئے، پھر کولہو میں روغن نکلوا لیجئے۔ روغن کو بوتل میں بھر کر ایک ہفتہ پڑا رہنے دیجئے۔ اس روغن کی خوراک تین قطرہ سے ۲۱ قطرہ تک ہے۔ رفتہ رفتہ بڑھایئے۔ روغن کو دودھ یا حلوا میں ملا کر استعمال کیجئے، اور چند یوم کے بعد اسکے اثرات ملاحظہ کیجئے کایا کلپ اور شباب آور ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ مندرجہ ذیل نسخہ کی مداومت کریں:۔ ہالون، اجوائن دیسی، کلونجی، میتھی، چاروں چیزوں کو ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں پھر دو چند شہد میں معجون بنالیں اور صبح و شام بقدر ایک تولہ یہ دوا استعمال کرتے رہیں۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) چونکہ کُل مشینوں کو انسان تیار کرتا ہے، اس لئے مرمت بھی کرسکتا ہے جسم انسان کو ایشور بناتا ہے، اسلئے انسان اسکی مرمت سے عاجز ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دہما جھ)

(ہ) کچلہ مُدبّر ایک تولہ، کشتہ فولاد نو ماشہ، شنگرف رومی نو ماشہ، مومیائی، ایکسٹریکٹ ڈمیانہ تین ماشہ، یوہمبین ایکماشہ، ایکسٹریکٹ سینے بس ۲ ماشہ تمام دواؤں کو باریک پیس لیں اور گولیاں بقدر نصف رتی بنالیں۔ ایک گولی صبح ایک گولی شام کو مکھن ملائی کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم سید ریاض الحسن، شاہ کوٹ)

(و) آپ کی مشین کی کونسی کل بگڑ گئی ہے؟ انسانی مشین کی مرمت بھی ممکن ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) کشتہ طلا، دو برنج معجون مروح الارواح ڈیڑھ ماشہ یا لبوب کبیر ۶ ماشہ میں ملا کر دو ہفتہ استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۰۸) **بخار:۔ (الف)** بخار کے اس قدر مختلف اسباب ہوتے ہیں کہ صرف اتنا معلوم ہونے پر کہ بچے کو سات مہینے سے بخار آرہا ہے صحیح تشخیص محال ہے۔ ممکن ہے کہ ملیریا بخار ہو اگر ایسا ہے تو کونین یا "اٹے برین" بہترین دوائیں ہیں۔ ممکن ہے کہ ری لیپسنگ فیور یعنی اعادہ کرنے والا بخار ہو اس صورت میں "نیو سیلورسن" کے انجکشن اکسیر کا کام دینگے تپ کہنہ کے بھی امکانات ہیں بہتر ہو کہ آپ بچے کے خون کا خوردبینی امتحان کرالیں

اس طرح مرض کی صحیح تشخیص ہو جائیگی اور علاج کرنا آسان ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آدھ پاؤ خاکسی کو رات کے وقت ایک سیر پانی میں بھگو دیا جائے صبح اس کو جوش دیں۔ جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر آدہ سیر شکر میں شربت کا قوام بنالیں پھر چار ماشہ کونین کو چار ماشہ تیزاب گندھک میں حل کر کے قوام میں ملائیں اور روغن بادیان اور روغن اجوائن بھی چار چار ماشہ شامل کریں مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایکتولہ تک ہمراہ عرق بادیان۔ اس دوا کے دوران استعمال میں مریض کو ہدایت کردیں کہ گائے کا جس قدر دودھ ہضم ہوسکے استعمال کرے۔ انشاء اللہ ڈیڑہ دو ہفتہ کے استعمال سے بخار جاتا رہیگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) تخم خیارین چھ ماشہ، جدوار تین ماشہ، طباشیر تین ماشہ، ست گلوصلی ساڑھے چار ماشہ، دانہ الائچی خورد تین ماشہ، زیرہ سفید ۳ ماشہ زہر مہرہ ڈیڑھ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک دو سرخ ہمراہ شربت عناب ۶ ماشہ صبح، گرم غذاؤں سے پرہیز کرایا جائے۔ (حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) سوڈا بائیکارب ایک تولہ کھانڈ عمدہ ۱۰ تولہ، دونوں کو خوب کھرل کر کے باریک کریں۔ دو ڈھائی رتی دن میں دو بار کھلاتے رہیں بچہ کی صحت اچھی ہو جائے گی۔

(حکیم سید ریاض الحسن، شاہ کوٹ)

(ہ) میری طرف سے ——— ہمدرد صحت کے سابقہ پرچوں میں اکسیر سل ودق کا نسخہ چھپا ہے جو مزمن بخار کو صرف تین چار روز میں رفع کر دیتا ہے (حکیم ہمایوں)

(و) آپ اپنے بچہ کو تین مہینے تک ہفتہ میں ایک دفعہ گھٹی دیدیا کریں انشاء اللہ صحت حاصل ہوگی۔ حکیم آغا منصب علی

(ز) زہر مہرہ ایکتولہ، طباشیر ایکتولہ، الائچی خورد ایکتولہ، ست گلو ایکتولہ، کافور تین ماشہ، کونین تین ماشہ۔ سب چیزوں کو پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں عرق مکوہ کیساتھ استعمال کرائیں۔ حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۰۹) **بھینگاپن وغیرہ**:۔ (الف) بچے کو کسی امراض چشم کے ماہر کے پاس لیجائیے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اسکے خون میں بعض نمکیات کی کمی ہو اگر ماہر امراض چشم کی بھی رائے ہو تو اسے مچھلی کا تیل ایک عرصہ تک استعمال کرائیے اور ساتھ ہی ساتھ کیلیشیم کا کوئی مرکب بھی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز استعمال کرائیے جس کا نسخہ ہمدرد صحت میں کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پہلے باقاعدہ تنقیہ دماغ کرائیے، اسکے بعد اطریفل شاہترہ ۱۰ ماشہ اطریفل اسطوخودوس ۱۰ ماشہ دونوں ملا کر رات کو سوتے وقت دیا کیجئے۔

حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) ماہیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایکماشہ کو آب پیاز میں گھس کر شہد ایکتولہ ملا کر سوتے وقت آنکھ میں ایک دو قطرے ٹپکائیں۔ اعجاز مسیحائی ہے۔ ہزار ہا مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوسانجھ)

(ہ) افیون ایکماشہ، پھٹکری ۳ ماشہ عرق گلاب پانچ تولہ میں کھرل کریں اور دن رات میں دو دفعہ آنکھوں میں چند قطرے ڈال دیا کریں۔

(حکیم سید ریاض الحسن، شاہ کوٹ)

(و) کحل چکنی دوا کا استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ز) آنکھ کے پپوٹوں کے اندرونی حصہ پر سلور نائٹریٹ ٹچ کریں اور بورک لوشن آنکھ میں ڈالیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۱۰) **اسہال اطفال**:۔ (الف) کسی مقامی ڈاکٹر سے "ایمے ٹین" کے انجکشن لگوا دیجئے، اگر کچے سیبوں کا گودا مل سکے تو اس کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہلیلہ سیاہ خورد بریاں، بادیان بریاں، زیرہ سفید، پوست خشخاش بریاں، سب ہموزن باریک کرلیں۔ خوراک دو ماشہ ہمراہ آب آہن تاب یا شربت بہی۔ صبح دوپہر، شام تینوں وقت دوا دینی چاہیئے، غذا قطعی بند، آب سیب، آب انار، آب بہی وغیرہ دیں، جب مرض جاتا رہے تو ہلکی غذا دینی شروع کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بیلگری، خس، کشنیز، ناگرموتھا، انجبار، مروڑ پھلی، ہر ایک نصف ماشہ پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور دن رات میں دو تین دفعہ پلادیا کریں۔ انشاء ایک ہفتہ کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم سید ریاض الحسن، شاہ کوٹ)

(د) معجون سنگدانہ مرغ تین ماشہ، دن میں تین بار استعمال کریں اور کلوروڈین ۱ قطرہ پانی چار تولہ میں ملا کر دن میں دو بار دیں۔ حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ

(۱۱۱) **عوارض بخار وغیرہ**:۔ اکثر عصبی اور دماغی کمزوری کے مریضوں کو یہ عارضہ لاحق ہو جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آہستہ آہستہ جس قدر طاقت آتی جائیگی بچی کی زبان بھی کام کرنے لگیگی۔ مقدم یہ ہے کہ غذا اور دوا کے ذریعہ بچی کی کمزوری دور کیجئے، زبان صاف ہونے میں بہت عرصہ لگیگا۔ جہانتک ہوسکے اس کی جسمانی طاقت بڑھائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک وقت اسرول ایکماشہ تین دانہ کالی مرچ کے ساتھ دیں۔ دوسرے وقت قلب الحجر سائیٹ ۳ رتی مکھن میں رکھکر استعمال کرائیں۔

حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن کدو ۶ ماشہ، روغن خشخاش ۶ ماشہ، روغن بادام ۶ ماشہ ملا کر زبان پر مالش کیا جائے۔ گرم وخشک غذائیں نہ کھائیے۔ مغز بادام ۲ عدد مصری ایکماشہ مکھن ۳ ماشہ یا حریرہ چہار مغز روز صبح کو دیدینا چاہیئے۔ حکیم قاضی طاہر حسن عارفی)

(د) حالات ناکافی ہیں۔ بغیر معائنہ تجویز نسخہ مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۱۲) **عوارض خاص**:- (الف) آپ کو سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کافی ورزش کریں اگر کافی فرصت حاصل ہے تو روزانہ علی الصباح کھلی ہوئی سڑکوں پر آبادی کے باہر ٹہلنے جایا کیجئے۔ کم سے کم دو ڈھائی میل جاکر واپس آئیے تاکہ چار پانچ میل کی ٹہلائی ہو جائے۔ اس سے آپ کا ہاضمہ درست ہو جائیگا اور غذا جزو بدن ہونے لگیگی۔ پسینہ نکل کر خون بھی خوب صاف ہو جائیگا۔ دوا کے طور پر سیرپ ہیموگلوبن کا استعمال کافی ہوگا، یہ ایک پیٹنٹ دوا ہی انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگی، اور ترکیب استعمال کا پرچہ اسکے ہمراہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فولاد سیال استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) آپ جل نیم ایک پاؤ میں گندھک آملہ سار ایک تولہ مغز نیم ایک تولہ کو پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں، اور کھانے کے بعد ایک ایک گولی استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) مالتی بسنت ۲ رتی معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ میں ملاکر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) آپ کسی مستند طبیب کے پاس قیام فرماکر انکی زیر نگرانی علاج کیجئے یا مقامی طبیب سے رجوع فرمائیے، صرف نسخہ لکھدینا آپ جیسے مریضوں کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۱۳) **کافور بھیم سینی**:- (الف) میں اس سے ناواقف ہوں کافور کے وہ مرکبات بتا سکتا ہوں جو انگریزی قرابادین میں درج ہیں غالباً آپ کو انکی ضرورت نہیں ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کافور ۲ تولہ، ناگرموتھ، جاوتری ایک یکتولہ، عود سیاہ، صندل، ہر ایک چار تولہ، سرد چینی، زیرہ سفید، بالچھڑ، لونگ، زعفران، تخم الائچی کلاں، کستوری خالص، سمندر جھاگ، جائفل ہر ایک دو تولہ، سب ادویہ کو باریک کر کے حسب قاعدہ جوہر اڑائیں۔ بس یہی اصلی کافور بھیم سینی ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) کافور بھیم سینی کے نسخوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۱۴) **زنانہ مونچھیں**:- (الف) ایسی دواؤں کے استعمال سے بال ہمیشہ کیلئے نکلنا بند ہو جاتے ہیں جو بالوں کی گلٹیوں کو مردہ کردیں لیکن ایسی چیزوں کے استعمال سے جلد پر سیاہی مائل سے دھبے ضرور پڑتے ہیں اور چہرے پر انکی موجودگی بھی اسی قدر بدنما ہوگی، اشتہاری دوائیں بہت سی ہیں جنکے یہ دعوے ہیں آپ انہی میں سے بعض کا تجربہ کر دیکھیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بالوں کو اچھی طرح استرے سے مونڈیں یا موچنے سے اکھاڑ دیں، پھر جانڈ کی کچی پھلیوں کو خوب باریک پیس کر لیپ کردیں۔ تین دن کے لیپ سے بال عمر بھر پیدا نہ ہونگے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ جواب نمبر ۸، پر عمل کریں۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۱۵) **بدہضمی وغیرہ**:- (الف) آپ اپنے دوست کی اہلیہ کو مشورہ دیجئے کہ وہ روزانہ علی الصباح تھوڑا سا کروشن سالٹ استعمال کرلیا کریں اور اسکے علاوہ یہ نسخہ کچھ عرصہ تک استعمال کرائیے:-

ایمونیم کلورائڈ ۵ گرین، ڈائیلیوٹ نائٹرو میوری ایٹک ایسڈ ۱۰ بوند، ٹنکچر کارڈیمم کمپاؤنڈ ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ بوند، ٹنکچر جنجر ۱۰ بوند سیرپ اورنشیائی ایک ڈرام، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔

یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی معالج سے رجوع کر کے اور باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس مریضہ کو جب قئیں شروع ہوں تو سوڈا بائیکارب ایک ایک گرین کی پڑیاں ۱۵-۱۵ منٹ کے بعد دیں ان سے قے بالکل بند ہو جائیگی اسکے بعد بھی دو تین دن تک یہی پڑیاں دیتے رہیں۔ پھر جوارش تمر ہندی ۶ ماشہ ہمراہ شربت دینار ۲ تولہ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۱۶) **افیون کی عادت**:- (الف) افیون کی عادت ترک کرنے پر دو تکلیفیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک تو وقت پر افیون کی طلب جس کے نہ ملنے سے شدید کرب اور بے چینی محسوس ہوتی ہے اور دوسری بعض امراض کا پیدا ہو جانا۔ اسکے متعلق کلکتہ میں ایک عرصۂ دراز کے تجربوں کے بعد یہ دریافت کیا گیا ہے کہ "لیسی تھین" کے انجکشن ایک طرف تو طلب میں سکون پیدا کر دیتے ہیں اور دوسری طرف ایسی امراض کو بھی پیدا ہونے سے روکتے ہیں لیسی تھین کے علاوہ "ایکسٹریکٹ وائی برنم کوڈ" کا استعمال بھی تسکین طلب کا بہت اچھا کام دیتا ہے اور مریض کرب میں مبتلا نہیں ہوتا لیکن یہ تمام تدابیر اسی وقت کام دیتی ہیں جب کہ ارادہ مضبوط ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افیون کا بدل دھتورہ ہے۔ معجون دھتورہ کھلائیں، پھر رفتہ رفتہ کم کرتے جائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) افیون چھڑانے کیلئے حب الشفا استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) افیون کو ترک کرانیکے لئے "حب شفا" کا استعمال کرائیے اس مقصد کیلئے خاص چیز ہے نسخہ قرابادین میں موجود ہے۔ (حکیم عبدالاحد شرف الدین پوری)

(۱۱۷) **"کولائی ٹس"**:- (الف) محض کولائیٹس قولون کی سوزش یا التہاب کو کہتے ہیں اور اسمیں ایمے ٹین کے انجکشن صرف اسی صورت میں لگائے جاتے ہیں اور اس صورت میں وہ مفید بھی ہوتے ہیں کہ پیچش کے مخصوص جراثیم "امیبا" اس سوزش کا باعث ہوں اسی لئے ایسی پیچش کو ہینک

بقیہ مضمون صفحہ ۵۶ پر

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا
(۲) سوال دو سطروں سے زیادہ ہرگز نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مُدبر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے، دفتر کو قطع و برید کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے، جنکے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + "مینیجر"

---

(۱۲۰) میٹھے اور مزیدار شربت کے ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو ملیریا، میعادی بخار، دق۔ زکام، کھانسی، تلی، جگر وغیرہ وغیرہ کے تمام امراض میں ہر عمر، ہر موسم و ہر مزاج کے لئے یکساں مفید ہو، مقدار خوراک دو تولہ سے زائد نہ ہو، اجزا کم خرچ اور ترکیب تیاری بالکل آسان ہو۔ اور قبض کشا بھی ہو۔ نسخہ ایلوپیتھک ہو تو بہتر ہے + (خریدار نمبر ۶۱۳۰)

(۱۲۱) عرصہ بیس سال سے خصیوں میں میٹھی میٹھی خارش رہتی ہے۔ پہلے تھوڑی تھی۔ آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے۔ رات کو زیادہ ہوتی ہے کوئی مجرب نسخہ بتائیے (خریدار نمبر ۵۷۲۲)

(۱۲۲) مجھے ست ادرک و روح زعفران وغیرہ تیار کرنے کی ترکیب مطلوب ہے اور گیری گلال اور اٹ سٹ بوٹی کے دوسرے نام جو یو، پی، میں مشہور ہوں بتانے کی تکلیف گوارا فرمائیں + (خریدار نمبر ۴۷۳۲)

(۱۲۳) میرے ایک دوست جنکی عمر ۲۰ سال ہے چند دنوں سے دن اور رات میں تین چار بار معمولی کھانسی کا ٹھسکا آکر دم اکھڑنے لگتا ہے اس سے پہلے نزلہ کے کبھی اس قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی، اطباء کرام سے استدعا ہے کہ مناسب نسخہ جات سے مستفید فرمائیں + (خریدار نمبر ۵۹۴۶)

(۱۲۴) میری عمر بیس سال ہے۔ دماغ کمزور ہے، اکثر نزلہ رہتا ہے۔ گُدی پر سفید بال ہونے لگے ہیں۔ اطباء کرام کوئی ایسا نسخہ درج کریں جس سے مندرجہ بالا شکایتیں رفع ہو جائیں + (خریدار نمبر ۶۸۲۷)

(۱۲۵) مجھ کو ایک ایسی کتاب درکار ہے جس کے پڑھنے سے انسان ہپناٹزم (تنویم) کا عامل نہایت آسان طریقہ سے بن سکے، اور ہپناٹزم بعد تجربہ علاج معالجہ کر سکے + (خریدار نمبر ۵۵۵۷)

(۱۲۶) جس عورت کے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ اسکے لئے کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس سے نرینہ اولاد ہو + (خریدار نمبر ۵۶۸۷)

(۱۲۷) میرے ایک دوست کے پیدائشی طور پر سر کی چوٹی کے کچھ بال سفید ہیں۔ انکے لئے کوئی آسان اور مجرب نسخہ یا تیل درکار ہے جس سے یہ بال کالے ہو جائیں (خریدار نمبر ۶۵۱۱)

(۱۲۸) عمر ۲۷ سال، بال قبل از وقت سفید ہو رہے ہیں۔ مزاج گرم ہے، آسان نسخہ یا دوا تجویز فرمائیں۔ بال سفید ہونے سے رُک جائیں۔ اگر سفید بال بھی سیاہ ہو جائیں تو بہت اچھا ہے۔ فائدہ ہونے پر جو توفیق ہے۔ نذر کیا جائیگا + (خریدار نمبر ۳۸۶۰)

(۱۲۹) میرے عزیز کی عمر ۶۵ برس ہے۔ مزاج بلغمی ہے۔ مدت دراز سے اسکے دائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ قبض کی شکایت نہیں ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ حکماء کرام کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۶۴۶۸)

(۱۳۰) مجھے ۱۹۲۸ء میں ایک مہینے تک ڈبل نمونیا رہا۔ جسکے زیر اثر غذا اور فعل معدہ میں فتور ہو کر قبض اور ریاح کی عموماً شکایت رہتی ہے اور ۱۹۳۱ء سے نزلہ کا آغاز ہو کر ہر موسم سرما میں بیحد شدت سے نزلہ گرتا ہے۔ اور گرمی کے موسم میں آنکھوں کے استخوانی حلقے اور سر کا پچھلا حصہ سورج کی گرمی سے بیحد درد کرتے ہیں۔ پٹھوں میں درد رہتا ہے۔ اور دل عموماً دھڑکتا ہے۔ موسم سرما میں جوڑ درد کرتے ہیں۔ گلے میں خرخراہٹ رہتی ہے۔ ترشی اور پیاز بالکل ناموافق ہے جسم میں سُوئیاں سی چبھتی ہیں اور خاص طور پر زکام کی بیحد تکلیف رہتی ہے جسکی وجہ سے زندگی سے بیزار ہوں۔ یادداشت بالکل کام نہیں کرتی، عمر ۳۲ سال ہے + (خریدار نمبر ۵۵۹۹)

(۱۳۱) موٹر لاری کی سواریوں کو بعض دفعہ چلتے وقت قے آجاتی ہے۔ جسکی وجہ شاید پٹرول کی بُو ہو۔ کوئی صاحب اس کے لئے کوئی فوری علاج درج رسالہ فرمائیں + (ایک خریدار)

(۱۳۲) پیٹ سے ہر وقت ایسی آوازیں آتی رہتی ہیں جیسے جُلاب لیا ہو۔ لیکن قبض کی شدت ہے۔ کبھی کبھی دست بھی آتے ہیں دائیں طرف دبانے سے

گڑگڑ کی آواز ہوتی ہے۔ بھوک کم، ہاضمہ کمزور، اور احتلام کی شکایت ہے۔ مرض دق میں مبتلا ہونے کی وجہ سے آجکل دہرم پور کے سینے ٹو...
میں ہوں + (ایک خریدار)

(۱۳۳) ایک ۲۸ سالہ مریض کو آتشک و سوزاک ہو چکا ہے اور کثرت مجامعت کی عادت رہ چکی ہے۔ بواسیر بادی ہے معدہ کمزور ہے۔ ریاح کی پیدائش زیادہ... پیشاب جلن کے ساتھ رُک کر آتا ہے، جریان بھی ہے۔ جسم میں ازحد خشکی اور چہرہ زرد ہے۔ کمزوری غلبہ پا رہی ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں... خون خراب ہے + (خریدار نمبر ۶۳۴۸)

(۱۳۴) میرے ایک دوست (عمر ۴۰ سال) عرصہ دو سال سے سوزش بول میں مبتلا ہیں۔ گرم چیز کھانے سے سوزش زیادہ ہوتی ہے۔ پیشاب کر چکنے کے... جلن رہتی ہے، پوست بیخ فالسہ کے خیساندے، جو کا پانی وغیرہ اور بہت سی ڈاکٹری دوائیں استعمال کی گئیں۔ وقتی طور پر آرام ہوتا ہے لیکن... مکمل نہیں سخت تکلیف ہے + (خریدار نمبر ۵۴۹۲)

(۱۳۵) ایک ایسے مجرب المجرب آسان اور زود ہضم نسخہ کی ضرورت ہے جو دماغ حافظہ اور بینائی کیلئے بمنزلہ اکسیر ہو، نسیان اور ضعف دماغ کو نیست و نابود... آنکھوں کو روشنی بخشے اور ہر قسم کے مضرات سے مبرا ہو + (خریدار نمبر ۴۰۴۲)

(۱۳۶) چہرہ پر کیل مہاسے نکلتے تھے تین سال سے بالکل آرام ہے لیکن جلد کے مسامات بالکل چوڑے اور بدنما ہو گئے ہیں جنہیں اصلی صورت پر لانے کے لئے... کسی مجرب اور پُراثر دوائی کی جستجو ہے اور چہرہ کے سیاہ اور بھورے تلوں کو دُور کرنے کے لئے بھی کوئی نسخہ درکار ہے + (خریدار نمبر ۶۰۹۰)

(۱۳۷) میری اہلیہ کی ناک پر تین مہینے سے سیاہ داغ پڑ گیا ہے۔ چند دوائیں بھی ناک پر لگائیں۔ مگر داغ رفع نہیں ہوا، انگریزی دواخانہ سے ایک... دوا بھی لے کر لگائی جس سے اوپر کا ماس اُتر گیا نیچے سے سُرخ ماس نکل آیا۔ مگر وہ بھی رفتہ رفتہ سیاہ ہو گیا۔ سیاہی پیسہ کے برابر ہے مریضہ کا... زمانہ وضع حمل بھی قریب ہے، اطباء کرام سے التماس ہے کہ ایسی بے ضرر دوا تجویز فرمائیں جسکے لگانے سے سیاہ داغ بالکل جاتا رہے اور زخم... نہ پڑے + (خریدار نمبر ۶۳۶۷)

(۱۳۸) میرے دوست کی اہلیہ کی بچہ دانی خراب ہے تین مرتبہ بچہ آپریشن کر کے رحم سے نکالا جا چکا ہے ——— لیڈی ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ اب حمل... قرار پایا تو موت واقع ہو جائیگی۔ جوان عمر ہونے کی وجہ سے مجامعت سے پرہیز ہو نہیں سکتا۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خصوصیت... سے اس صورت حال پر توجہ فرمائیں + (خریدار نمبر ۶۶۲۹)

(۱۳۹) میری اہلیہ (عمر ۲۵ سال) پانچ سال سے سیلان الرحم کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ سفید اور سُرخ دونوں قسم کی رطوبتیں قریب قریب ہمیشہ... جاری رہتی ہیں۔ دو سال سے بخار بھی خفیف سا رہتا ہے، جسم کے تمام جوڑوں میں درد ہے۔ کبھی کبھی کھانسی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریضہ کی... حالت کمزور ہے۔ ہاضمہ درست نہیں۔ چھ سال سے کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی - (خریدار نمبر ۳۹۴۹)

(۱۴۰) ناک کے دائیں نتھنے سے کبھی کبھی ایک چھیچھڑا سا خارج ہوتا ہے، جس سے ناک میں زخم ہو جاتا ہے۔ اگر ناک میں روغن بادام ڈالا جاتا رہے تو چھیچھڑا... آسانی سے نکل جاتا ہے۔ ناک میں عموماً خشکی رہتی ہے۔ نسخہ آسان ہونا چاہیئے، جواب میں عربی فارسی کے بھاری بھاری لفظ نہ لکھیئے +

(خریدار نمبر ۶۰۵۶)

(۱۴۱) اطباء کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ ملیریا بخار کا زود اثر نسخہ تحریر فرمائیں کہ سخت سے سخت ملیریا بخار صرف ایک خوراک کھانے سے اُتر جائے... پھر نہ چڑھے۔ دوا میٹھی ہونی چاہیئے اور بنانے میں مشکل نہ ہو + (خریدار نمبر ۴۴۵۵)

(۱۴۲) عرصہ دراز سے پیشاب کرنے کے بعد پندرہ بیس منٹ تک پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہیں۔ سرعت کی بھی شکایت ہے۔ آسان اور مجرب نسخہ کی... ضرورت ہے + (خریدار نمبر ۵۶۲۹)

(۱۴۳) میرے ایک ہندو دوست ایکسال سے آتشک اور اُسکے عوارض میں مبتلا ہیں کافی علاج معالجہ کرنے کے بعد زخم تو اچھے ہو گئے ہیں لیکن خشکی... اور عضو پر ورم ابتک موجود ہے۔ دبانے سے ورم میں خاصی سختی معلوم ہوتی ہے۔ ٹھنڈے پانی سے ورم اور بڑھ جاتا ہے۔ گرم پانی اور سینکو... ورم کی جگہ کچھ نرم پڑ جاتی ہے۔ میں ان کو باقاعدہ منضج و مسہل دیکر معجون عشبہ، معجون چوب چینی اور حب کتھ وغیرہ استعمال کرا چکا ہوں۔ اور ورم کے لئے... بہت سے ضماد اور قیر وطیاں لگوا چکا ہوں لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوتا اگر کوئی مناسب علاج علاوہ آپریشن کے کوئی صاحب فن بتا سکیں تو... میں شکریہ ادا کرونگا + (ایک ناظر)

[illegible]

کہتے ہیں پیچش کی دوسری اقسام میں ایسے ٹین کوئی فائدہ نہیں پہونچاتی۔ یہ میں نے صرف اس لئے عرض کر دیا ہے کہ آپ صرف کولائٹس کیلئے نسخہ چاہتے ہیں۔ لیکن ایک... ایک مخصوص قسم کے کولائٹس میں استعمال ہوتی ہے + ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (۱۱۸) **ابرکی پارہ:-** (الف) کتاب کاشف الرموز کیمیا میں ایک نسخہ درج ہے... وہ میرا مجرب ہے۔ اسوقت کتاب سامنے نہیں ورنہ نسخہ لکھدیتا + (حکیم ہمایوں) (ب) ابرک سے پارہ نکالنا بڑا مشکل کام ہے تاہم ۵ تولہ ابرک کو جنگلی گوبھی کے... ایک سیر پانی میں کھرل کر کے خشک کریں۔ پھر ایک ہانڈی میں جنگلی گوبھی کوٹ کر بھر دیں اور یہیں دوا ڈال کر گل حکمت کریں اور ایک رات دن کے لئے چولہے پر چڑھا دیں... سرد ہونے پر پارہ نکال لیں + (حکیم آغا منصب عیسیٰ) (ج) ابرک کے سفوف کو گھی کوار کے لعاب میں کھرل کر کے غلولہ بنائیں اور پتال جنتر کے ذریعہ پارہ... نکال لیں + حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ) (۱۱۹) **نسخہ بوعلی سینا:-** (الف) ادویہ ہموزن لیکر برابر وزن قند سفید ملا کر سفوف بنالیں اور چھ چھ ماشہ صبح... و شام دودھ کے ساتھ کھائیں + (حکیم ہمایوں) (ب) دیگر ادویہ مساوی، روغن پستہ ۱۰ تولہ، قند سفید مساوی سب ادویہ، ملا کر تیار کریں +

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دیرہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح ۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں ۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔ بیخطا اور مجرب ہے، +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے ۔ خصوصاً گٹھیا ۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں ۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کتنا ہی ہو +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال ۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار

"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہو اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہو۔ درد سر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پرتاثیر ہو۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالونکی جڑونکو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت موثر ثابت ہُوئی ہو مثل اور خوشبُودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بیخطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہو کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آ[تے] ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بیخطا دوا بنائی گئی ہو۔ دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف ہو۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جا[تا] طرفہ یہ ہو کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہو ضعف اعصاب کو [دور کرتی] ہو بھوک لگاتی ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات [حاصل] کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس [کے] استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا [شب] سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے قیمت ہم تولہ رکھی گئی ہو جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دار و مدار ہو یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہو تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہو۔ آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہو اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہو اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہو اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہو اسکو قوت سے بدلدیتی ہو +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دُودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایکروپیہ چار آنہ (۱؎)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہو اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہو

اور اسکا نام

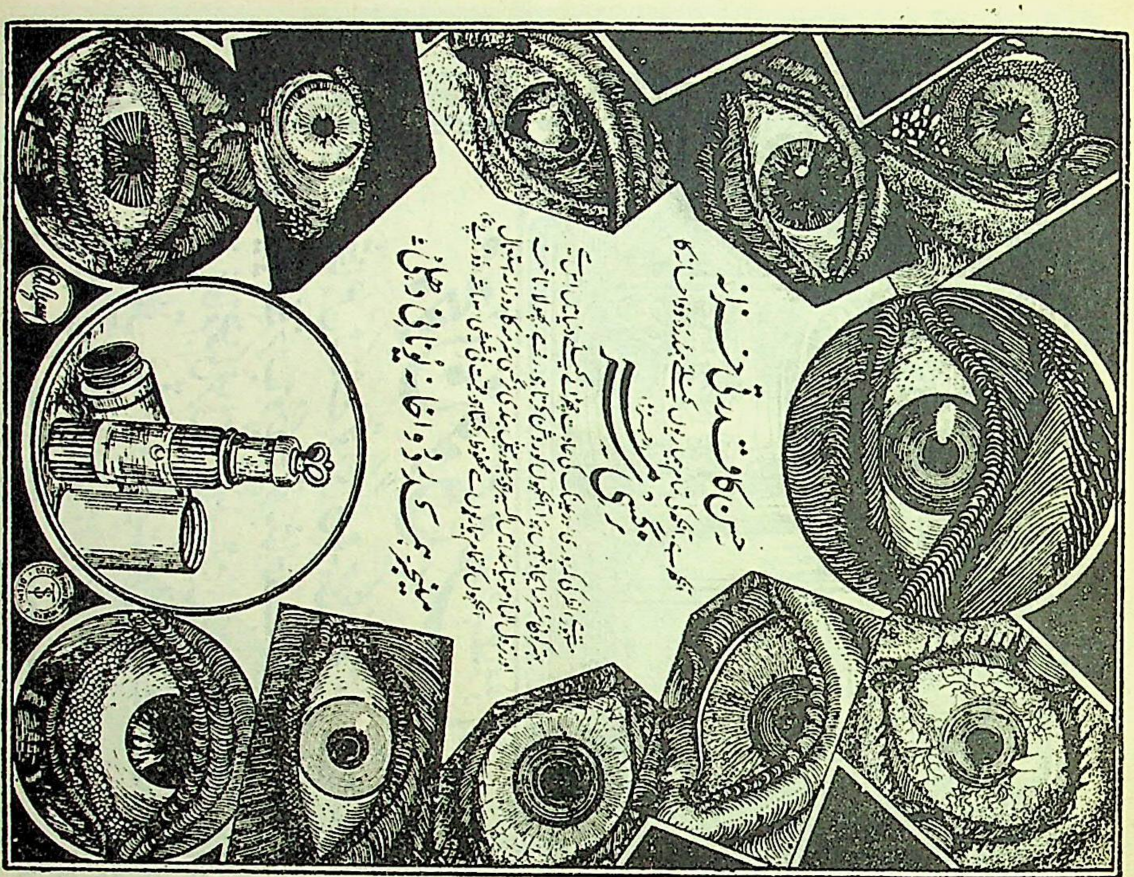
دولابی

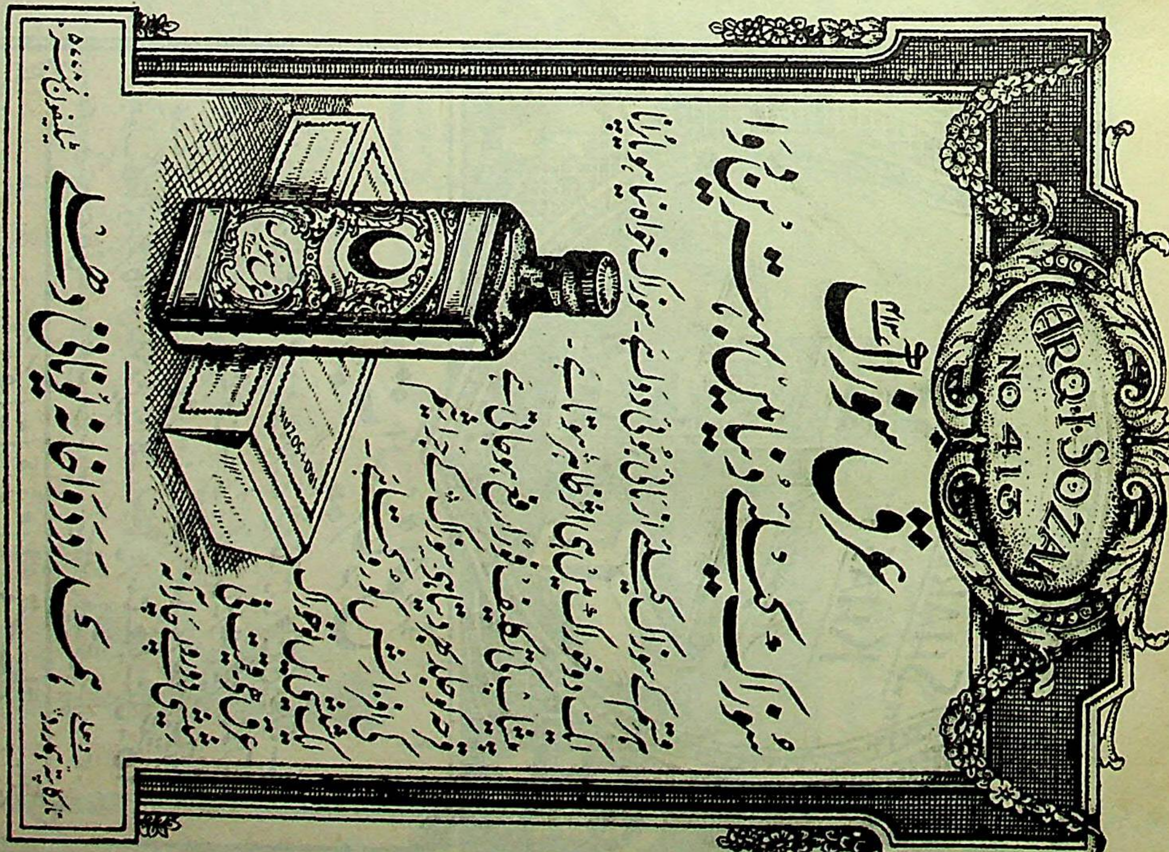
ہو۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ [وغیرہ] میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہو +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے)

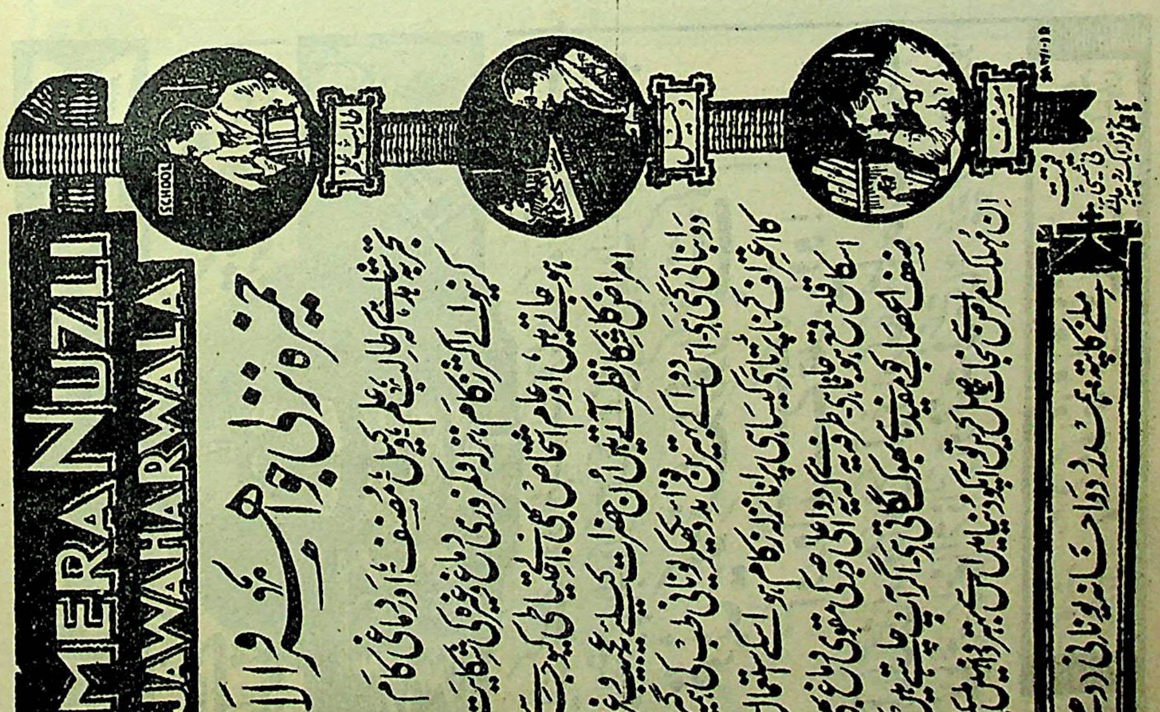
تین رُوپے +

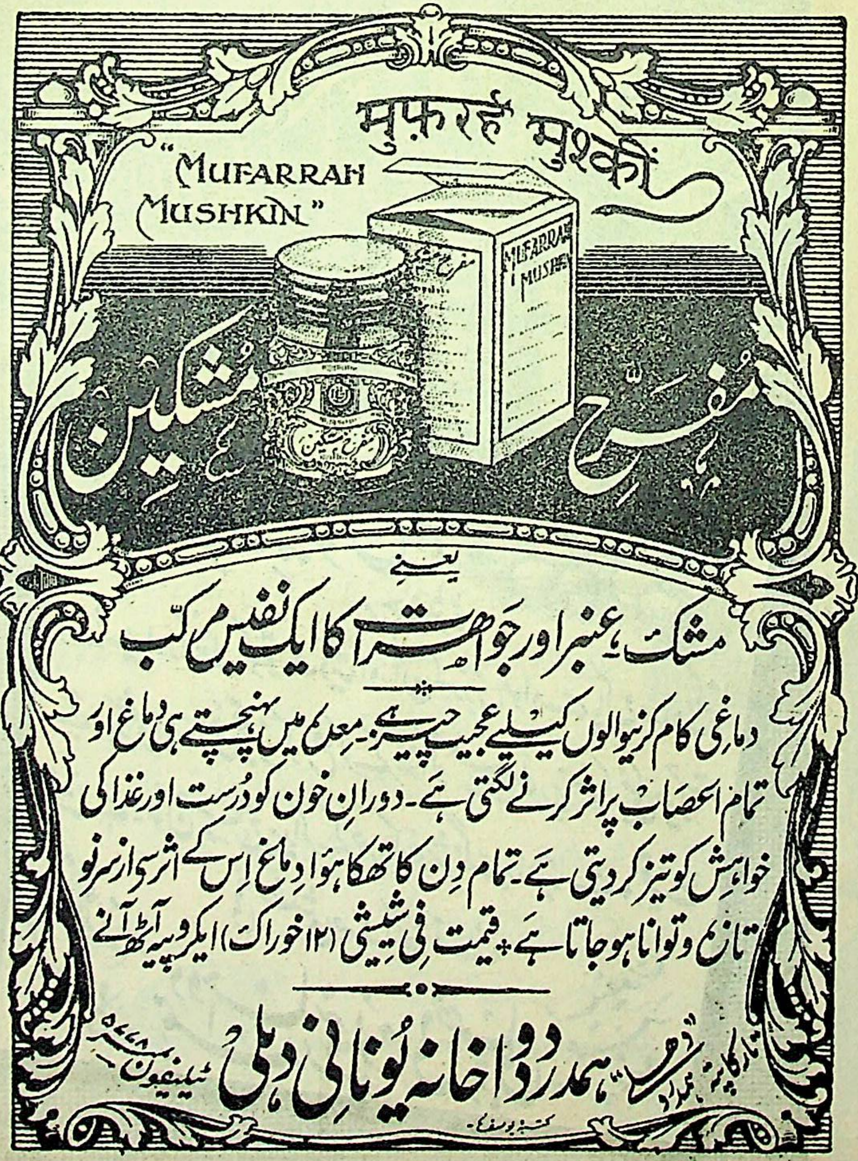
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے +

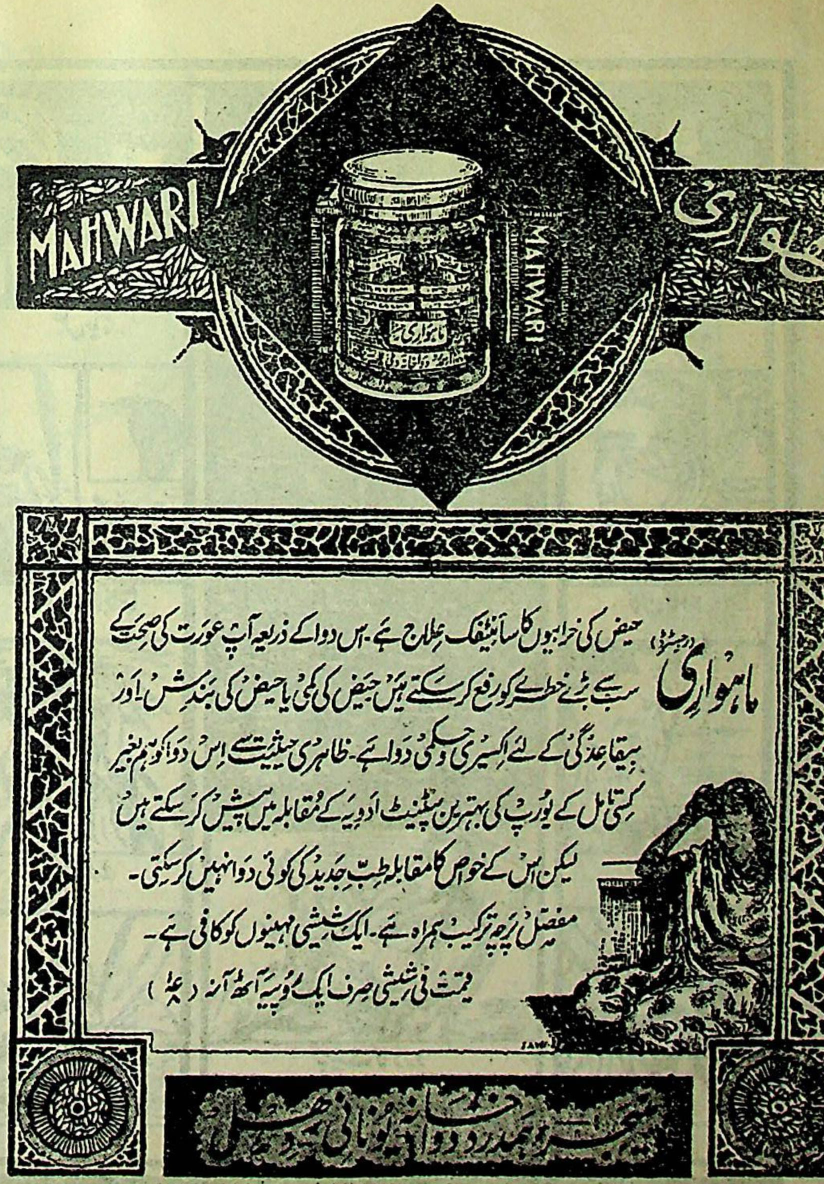


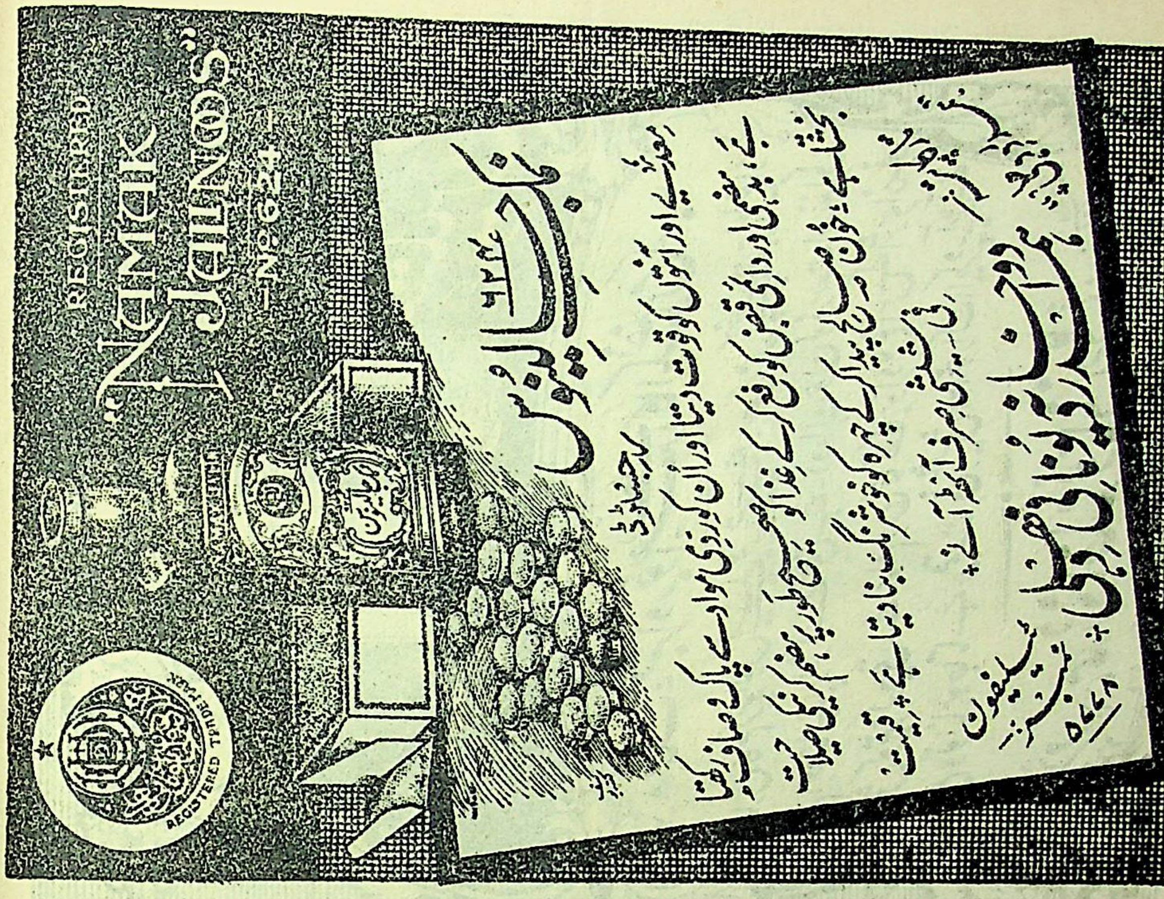

ARQ-I-SOZAK
NO 413
عرق سوزاک

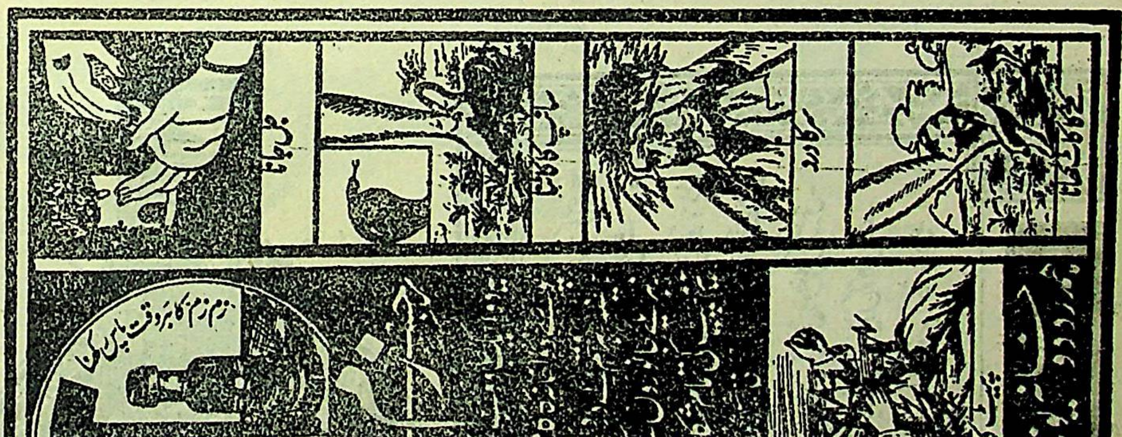

TILA-I-AZAM.
طلائے اعظم


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا


"MUFARRAH MUSHKIN"
مفرح مشکین
یعنے
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور
تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی
خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو
تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایکروپیہ آٹھ آنے
تارکا پتہ "ہمدرد" ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ٹیلیفون


MAHWARI
ماہواری
MAHWARI
ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
سب سے بڑے خطرہ کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور
بیقاعدگی کے لئے اکسیری حکم رکھتی ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر
کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹینٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں
لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

٦٠٩٨١٧ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Niaz Ahmad.

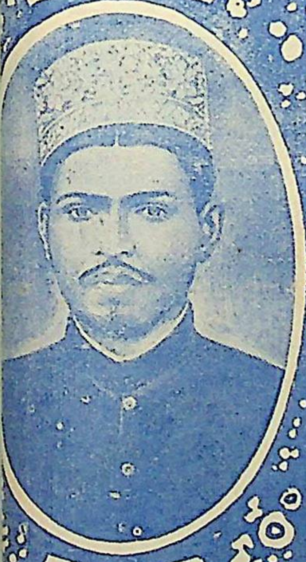
Regd No. L 2790.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED
I MEMORY OF
THE LATE

HAKIM
FIZ ABDUL MAJEED
DEHLAVI



FOUNDER
OF THE
MDARD DAWAKHANA
DELHI.

"Woman Number."

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, Progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, the layman, the leaders of Women's movements and the general public.

Pages over 300

PRICE

Special Edition As 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.
HALF YEARLY
TEN
ANNAS

EDITOR
HAKIM HAJI ABDUL HAMEED

SINGLE COPY
2
ANNAS

HAMDARD MANZIL, DELHI.

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

یادگار شہید فن حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

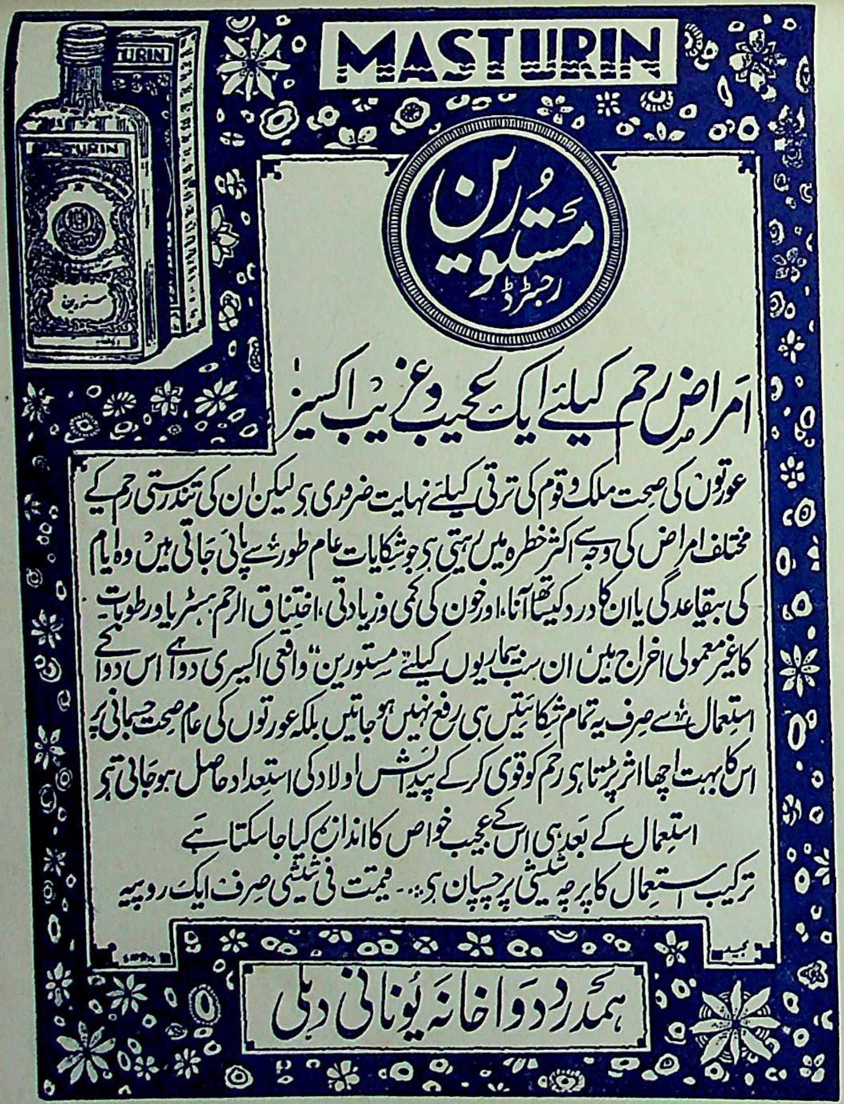
مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

فروری ۱۹۳۸ء


ناشف
یعنی
سیلان الرحم کیلئے
NASHIF
ایک سائنٹیفک دوا
NASHIF
ناشف
عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں
رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے
اس پوشیدہ مرض کیلئے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے ٭
صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کردیتی ہیں اور
مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہوکر طاقت آجاتی ہے
قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے ٭
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۰۰۰


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراض رحم کیلئے ایک عجیب وغریب اکسیر!
عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی وزیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا اور رطوبت
کا غیر معمولی اخراج ہیں، ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔۔۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"عورت"

اپنے دستور کے مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو شائع ہو چکی ہی۔ اسکے متعلق ہندوستان بھر کے مشہور فاضلوں حکیموں، ڈاکٹروں اور ارباب صحافت نے کیا کیا خیالات اور رائیں ظاہر کی ہیں وہ آپ کو آئندہ صفحات میں ملیں گی۔ ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم الشان خاص نمبر کو عورتوں کی ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے طبی حصہ میں ایسے ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جس سے اُردو داں اب تک محروم ہیں۔ عورتوں کے حفظان صحت کے مسئلہ پر ہر مضمون میں نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہی۔ مجربات جو اس نمبر میں درج ہیں وہ اتنے بہتر اور اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں یکجا دیکھ کر حیرت ہوتی ہی۔ علمی حصہ جو سو صفحوں سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا عجیب و غریب ہے کہ آج تک اُردو زبان میں ان عنوانوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہی ہر مضمون تحقیق و تدقیق اور جدت و ندرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ تقریباً نوے مضمون نگاروں نے اس نمبر میں مضمون لکھے ہیں جنہیں ساٹھ حکیم ہیں نو ڈاکٹر اور تین وید اور تقریباً پندرہ اصحاب علم اور مشاہیر ملک اور غیر ممالک کی خواتین ہیں۔ تصویروں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں فہرست مضامین دیکھکر ہمارے بیانات کی تصدیق کر لیجئے۔ یہ نمبر نہ صرف مردوں کے مطالعہ کے قابل ہی۔ بلکہ ہر لکھی پڑھی عورت کے لئے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہی۔

پچھلے سال کا عورت نمبر جو اس نمبر کے مقابلہ میں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ اور ہم کو تیرہ سو سے زیادہ درخواستیں مسترد کرنی پڑی تھیں۔ یہ نمبر اگرچہ زیادہ چھاپا گیا ہے۔ لیکن کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اس کی اتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ مہینوں چل سکے اس لئے شائقین علم و فن کو اسے جلد سے جلد اور کسی نہ کسی طرح حاصل کر لینا چاہیئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ عورت نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ گیارہ مہینے تک **ہمدرد صحت** جیسا اعلیٰ رسالہ آپ کے پاس پہونچتا رہے گا۔ اگر آپ کو صرف یہی نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ا/) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کی میز پر یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت عورت نمبر اعلیٰ ایڈیشن ۱۲/ معمولی ایڈیشن ۸/ محصول ایک آنہ

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی

صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

جلد ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء نمبر ۱

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام
۱	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم بی ایس
۲	عبدالحی جمیل علوی ایم اے
۳	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد
۴	شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب مرحوم
۵	ڈاکٹر ماریانہ مینچھ ویانہ (آسٹریا)
۶	خانم بابایان ایرانی
۷	سر کے وی ریڈی وزیر اعظم مدراس
۸	سر سید محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام
۹	مس سروافلیس بورن (جرمنی)
۱۰	پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی
۱۱	مولٰنا سید ابن الحسن صاحب کرار ایم اے

فنی

شمارہ	فنی
۱	خصیۃ الرحم میں پختہ اور نیم پختہ حویصلات کا نظارہ۔
۲	دوران حیض میں خصیۃ الرحم کی حالت
۳	سات سالہ لڑکی کا خصیۃ الرحم کا حویصلہ
۴	خصیۃ الرحم میں حویصلہ پھٹنے کی تیاری
۵	مشیمہ (آنول)
۶	زنانہ انڈا رحم کی دیواروں میں پیوست ہونے کے بعد۔
۷	رحم کی دیواروں میں بیضیہ کی نشوونما
۸	شفر کبیرہ لبوں کی جڑیں اور غدد

فنی

شمارہ	تعارف
	خوردبینی معائنہ
۹	غدہ نخامیہ حالت حمل میں
۱۰	جوان عورت کا غدہ درقیہ
۱۱	تیرہ سالہ لڑکی کا غدہ ترمیہ
۱۲	عصعصہ پر سن (زنانہ اعضا کی دق کا جزو اعظم)
۱۳	شفران پر تدرن کا اثر
۱۴	مجرائے عنق کا ادلی درنی تقرح
۱۵	ادلی درنی التہاب عنق
۱۶	انبوبی تدرن
۱۷	دوجانبی انبوبی تقیح
۱۸	آگسرگ کے دو جوڑواں بچے
۱۹	رحم میں تین جنینوں کا آنول سے تعلق
۲۰	فرنڈبرگ کے یہودی حمام کا زیر زمین زینہ
۲۱	فرنڈبرگ کے حمام کا ایک کمرہ
۲۲	غسل حیض کا ایک نظارہ
۲۳	"ناپاکی کا ٹب"
۲۴	ٹوکیو کے زنانہ طبیہ کالج کا صدر دروازہ
۲۵	کالج کا ہسپتال اور تعلیم گاہ
۲۶	ہسپتال کا وارڈ نمبر ۲
۲۷	"بیمارستان"
۲۸	کلینک ہال
۲۹	ٹوکیو کے طبیہ کالج کی خوابگاہ۔
۳۰	ہسپتال میں ماں اور بچی۔

لیتھو کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام	صفحہ
۱	ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ	۳۸
۲	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۷۷
۳	خانصاحب حکیم محمود علیخاں ماہر	۹۱
۴	حکیم محمد ظہیر علیصاحب مدیر تندرستی	۹۱
۵	حکیم محمد حبیب اللہ صاحب اجمیری	۹۲
۶	حکیم ناصر الدین صاحب دہلوی	۹۳
۷	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۹۳
۸	حکیم شہاب الدین صاحب دہلوی	۹۴
۹	حکیم پیر محبوب الہی صاحب	۹۴
۱۰	حکیم محفوظ عالم قریشی	۹۵
۱۱	حکیم ڈاکٹر فضل مبین صاحب دہلوی	۹۵
۱۲	حکیم غلام محبت آزاد شاہ وارثی	۹۶
۱۳	حکیم عبداللطیف صاحب بہاری	۹۸
۱۴	حکیم سید عبدالقوی صاحب	۹۸
۱۵	حکیم آغا منصب علی صاحب	۹۹
۱۶	حکیم محمد غیاث صاحب	۱۰۰
۱۷	حکیم گوبند رام صاحب ملتان	۱۰۲
۱۸	حکیم رفیق احمد صاحب نجیب آبادی	۱۰۳
۱۹	حکیم مولوی امیر علی صاحب	۱۰۴
۲۰	ڈاکٹر جے، ایس مہتہ	۱۰۴
۲۱	حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری	۱۲۸
۲۲	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۳۳
۲۳	بہاری لال صاحب شرما	۱۳۵

فنی

شمارہ	تعارف	صفحہ
۱	زنانہ جوف عانہ کی پشت	۷
۲	زنانہ جوف عانہ	۷
۳	خصیۃ الرحم کی رسولی	۶
۴	استسقاء خصیۃ الرحم	۷
۵	حالت حمل میں ورم خصیۃ الرحم	۷
۶	حمل قانونی	۶
۷	چودھویں صدی کا یہودی حمام	۴۱
۸	مصر قدیم میں زچگی	۵۹
۹	مصر قدیم میں زچگی کا منظر	۶۰
۱۰	زچگی کا ایک نظارہ	۶۰
۱۱	یونان قدیم کی زچگی	۸۳
۱۲	قدیم روما کی زچگی	۸۷

فہرست مضامین

جدید مباحث (تیسرا باب)

مجرّبات امراض نسواں (چوتھا باب)

ہمدرد صحت کا عورت نمبر

جناب حکیم محمد عبدالحمید غازی انصاری فاضل التکمیل، لکھنو

ہمدرد صحت کے سالانہ نمبر کی شان ہی بہت ارفع و اعلیٰ ہے موجودہ خاص نمبر (جولائی ۱۹۳۷ء) امراض مستورات کے لئے شفا۔ اطباء کے لئے راہ نما ہے۔ اس کے مضامین کی جامعیت دیکھ کر دل پھڑک گیا بے ساختہ زبان سے نکلا:-

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اللہ اس رسالہ کو نیز اس کے جملہ اراکین و کارپردازان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر ہندوستان بھر کے فاضلوں ایڈیٹروں حکیموں اور ڈاکٹروں کی اہم رائیں





جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مُصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"عنایت نامہ مع اپنے مشمولات کے موصول ہوا آپکا رسالہ ماشاءاللہ ہر حیثیت سے قابلقدر مستحق اعانت وہمت افزائی ہی کاش میں آپکے کسی کام آسکتا تجارتی رسائل کے اس دور میں خدمت فن کی مثال قائم کردینا آپ ہی کا دل وجگر تھا۔ +



جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دھلوی!

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر عورت نظر سے گذرا۔ اسے دیکھکر جی بہت خوش ہوا۔ ہمدرد صحت کے معمولی ماہانہ نمبر ہی افادت اور واقفیت عامہ کے لحاظ سے تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آپکے یہ خاص نمبر ہی نہیں کہ موضوع متعلقہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتے ہیں اور طب و حفظان صحت کے بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کرتے ہیں۔ بلکہ اردو کی صحافت میں ایک قابل یادگار عہد قائم کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کا یہ خاص عورت نمبر مرتب کرنے میں آپنے نہایت دقت نظر اور حسن انتخاب سے کام لیا ہے۔ اسکی پوری توصیف ناممکن ہے۔ یہ نمبر نہ صرف سائنس اور طب کے شائقین کی واقفیت میں معتد بہ اضافہ کرتا ہے۔ بلکہ عام خواندہ اور متاہل انسانوں کے لئے احتیاط حفظ ماتقدم اور اس جنسی واقفیت کے دفتر پیش کرتا ہے جن کیلئے اسے بہت سی ضخیم جلدیں کھنگالنی پڑتیں۔ سب سے اہم یہ بات ہے کہ یہ نمبر طب اور طب کے متعلقات پر قدیم زمانے کے نظریوں سے لیکر حال کے تجربات اور تازہ ترین سائنٹفک معلومات سے آگاہی بخشتا ہے اسکی جامعیت افادت سے کم نہیں جابجا چربے اور نقشے مضامین کے موضوع کی وضاحت میں بیحد مدد دیتے ہیں میں آپ کو اس نمبر کی ترتیب و اشاعت کیلئے تہ دلسے مبارکباد دیتا ہوں اس کا ثانی ملک کی کسی اور زبان میں پایا نہیں جاتا +



ابو المعظم حضرت سائل دھلوی

"ہمدرد صحت کی اشاعت حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ باعتبار اسکی حیثیت کے کیا کچھ اسکی طباعت پر صرف ہوتا ہے اور کیا اس کا سالانہ معاوضہ ہے ضخامت دیکھئے۔ چھپائی دیکھئے کاغذ دیکھئے۔ تصاویر دیکھئے۔ ٹائٹیل پیج کے نئے نئے ڈیزائن دیکھئے۔ مضامین کی فراہمی دیکھئے۔ اہل قلم کی قابلیت دیکھئے۔ جس فن کو طب جدید کے ماہر مردہ فرماتے ہیں اس فن کے جاننے اور سمجھنے والے اور اُسکے دلدادہ فرسودہ خیال کیا کیا کمالات سلف صالحین پیش کردیتے ہیں اس رسالہ کی تمیس کی جد وجہد دیکھئے کہ مدیر رسالہ کی رسائی کہاں کہاں ہے۔ اسکے مدیر کی دوربین نظر پردوں میں گھسکر اپنا کام لیتی ہے سمندر پار جاکر مدعا برآری کرتی ہے۔ اس کے مدیر کی ہر دلعزیزی ملاحظہ ہے کہ اپنے ہم پیشہ جنکو حریف ہی کہا جاتا ہے ان کے دل میں ذل ڈال کر منافع خلق اللہ کے لئے کیا کیا مجرب نسخے حاصل کرلیتی ہی اور ہدیہ عام وخاص کرنے سے دقت پر فروگذاشت ہونے نہیں دیتی۔ ہمدرد صحت کے مدیر کا اپنا میرے نزدیک فرض مسیحائی ادا کررہا ہے صرف اسی کی واحد ذات ہے کہ بلا مدد غیرے واحدے ترتیب رسالہ اور اجرا رسالہ کی ذمہ دار ہے کہ ہر ماہ انگریزی کی پانچ تاریخ کو اہل ذوق کے ہاتھوں میں دور و قریب اپنا موقت الشیوع پہنچا دیتی ہے۔ زحمت انتظار کسی مشتاق رسالہ کو نہیں ہونے پاتی +

جناب ع۔ح جمیل علوی صاحب ایم اے۔ ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی گوجرانوالہ

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر وصول ہوا۔ یہ خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ نمبر اتنا شاندار ہوگا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ ایسی جامع کتاب آج تک اردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اس کا علمی حصہ تو امید سے کہیں بڑھکر ثابت ہوا ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا مُطالعہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے +

پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (ویانا) کو میں ہمدرد صحت کے متعلق تحریر کرچکا ہوں انکی خدمت میں یہ بھی عرض کیا ہے کہ "ہمدرد صحت" کے لئے اپنے ابتدائی لکچروں کا ترجمہ کرنیکی اجازت بخشیں جن کا مطالعہ نہ صرف تجزیۃ النفس کے شائقین بلکہ ہر طبیب کے لئے ازبس ضروری ہے +

کیا آپ نے جواف برائر اور فرائڈ کے فوٹو حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت کی ہے اگر نہیں تو کیا میں توقع کرسکتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں گے۔ خاص نمبر ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا مانگتا ہوں کہ آپ کو شعبہ طب اور بالخصوص اردو زبان کی خدمت کرنیکی اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ جس مستحسن کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین ہمدرد صحت یقیناً ہندوستان کے طبی رسائل سے بازی لے گیا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب

شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

ہمدردِ صحت کے دورِ طفلی میں کچھ دیکھکر میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکی ترقی کی راہ میں وہ رکاوٹیں نظر نہیں آتی ہیں جس سے کسی رسالہ کا مستقبل تاریک ہوا کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمدردِ صحت کا مستقبل روشن اور شاندار بنیگا۔ ہے کہ آج میں اپنے الفاظ کو واقعات کے آئینہ میں دیکھکر خوش ہوتا ہوں کہ توفیق خداوندی اور قدرت کی یاوری ہمدردِ صحت کے ساتھ ہے اور اس وقت وہ ترقی و ترفع کی اسی منزل رفیع پر جلوہ افروز ہے جس کی توقع آج سے چند سال پہلے مجھے تھی۔

دنیائے صحافت کو معلوم ہے کہ ہمدردِ صحت کا چندہ سالانہ محض ایک روپیہ ہے اس قلیل چندہ کے مقابلہ میں ہمدردِ صحت سال بھر تک کتنا مواد کس شان کے ساتھ مہیا کیا کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس رقم میں اس کا ایک پرچہ بھی ارزاں ہے جو اشاعت خاص کے نام سے وہ ہر سال ہدیہ ناظرین کیا کرتا ہے۔ اشاعت خاص کی ترتیب تہذیب اور آراستگی میں ادارہ کتنی محنت و جفاکشی سے کام لیتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں کبھی صحافت کے سنگلاخ مرحلہ کو عبور کرنا پڑا ہو۔ اس کی ہر اشاعت خاص ایک اہم تالیف اور خوبصورت مرقع ہے۔ جسکی بہترین مثال "عورت" کے روپ میں جلوہ افروز ہے۔ میں ادارہ ہمدردِ صحت کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں +

دنیائے طب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ مدیر ہمدردِ صحت حکیم عبد الحمید صاحب اس بارہ میں بڑی دریا دلی فیاضی عرق ریزی اور دلچسپی سے کام لے رہے ہیں جس کی دوسری مثال نظر نہیں آتی +



لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی (ایڈنبرگ)

ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر (برلن)

"ہمدردِ صحت کا خاص نمبر "عورت" کل صبح ملا" اتفاق دیکھئے کل روزہ تھا تمام دن "عورت" دیکھتے کیسا لطف و مسرت سے گذر گیا۔ خوب ہے خوب ہے، زیادہ تعریف کرونگا تو کہیں ایسا نہ ہو لوگ مبالغہ سمجھنے لگیں، اور میری تعریف بیکار جائے بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت اور استقلال کو قائم رکھے اور پبلک خصوصاً اطبا اس سے فائدہ اٹھائیں +



جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب

رُکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

حیدر آباد۔ دکن

"تازہ عورت نمبر باصرہ نواز ہوا۔ درحقیقت زبان اُردو میں یہ عورت کے متعلق ایک بیمثال گنجینہ معارف ہے جسے ظاہری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ کرنے میں آپ نے صرف کثیر کے علاوہ بے انتہا محنت و کاوش سے کام لیا ہے اس مختصر عرصہ میں ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ معلومات حیرتناک کامیابی کیساتھ تیار فرما دیا جو علمی اور عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے۔ دلی مبارکباد قبول فرمائیے!



جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب نیر واسطی۔ لاہور

خواتین کے متعلق ہمدردِ صحت کی اشاعت خاص (متعلقہ جولائی ۱۹۳۷ء) نظر سے گذری اس اشاعت میں بحیثیت مجموعی عورت ذات کے متعلق ہر ایک نقطہ نگاہ سے نظر کیلئی ہے چنانچہ اسمیں عورت کے متعلق جنسی امتیازات، امراض و معالجات مجربات۔ اصول و قوانین حفظ صحت، قدیم تمدنوں میں اسکی معاشرتی حالت مختلف ممالک میں اسکی موجودہ حیثیت۔ اور جمالیاتی عظمت وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے + اس اشاعت کی تدوین میں تقریباً بڑے مضمون نگاروں نے حصہ لیا ہے جن میں ہندوستان کے بلند پایہ مضمون نویسوں کے علاوہ یورپ کی اہل قلم خواتین کے حسین و جمیل افکار بھی شامل ہیں۔ پھر تقریباً ہر مضمون نہایت احتیاط و متانت اصابت رائے اور حریت فکر سے لکھا گیا ہے اور اکثر مضامین میں یکسر نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اُردو زبان کے دامن کی وسعت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے +

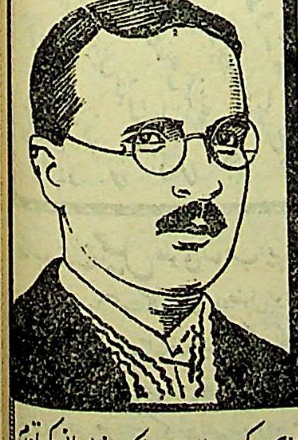
علاوہ ازیں کتابت و طباعت بہترین۔ جابجا عکسی و دستی تصاویر کی آرائش و تزئین سرورق رنگین اور مضامین کا تنوع نہایت دلفریب و دلنشین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جسطرح عورت خود دنیا میں سلسلہ ارتقاء عالم کی آخری کڑی میکدہ بردوش مجسمہ شعر و شباب گلستاں بکنار پیکر حسن و جمال اور کائنات ارضی کی جمیل ترین حسینہ نازنین ہے اسی طرح یہ اشاعت خاص بھی جو اسکی ذات رنگین صفات سے متعلق ہے اپنی خصوصیات صوری و معنوی کے اعتبار سے ایک رعنا ترین گل گلکدہ نوبہار رنگ و بو اور ایک نہایت محبوب دلنواز مرقع جمیل و حسین ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ع اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری



جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

"سنہ ۱۹۳۷ء کا عورت نمبر اگر سچ پوچھئے تو گذشتہ سال کے عورت نمبر سے بھی بہت زیادہ ممتاز ہو گیا ہے جن بلند مرتبہ حضرات سے آپ نے اس مرتبہ مضامین حاصل کئے ہیں وہ بڑے بڑے معیاری رسائل میں بھی مشکل ہی سے لکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جناب نے ان حضرات سے مضامین حاصل کرنے میں کسقدر مشکلات اور تکالیف برداشت کی ہونگی طبی رسائل کو یہ لوگ کہاں نصیب ہوتے ہیں، مگر آپ بھی تنہا طبیب ہی نہیں "سحر طراز" بھی ہیں پھر آپکے حسن مذاق کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اس قدر موزونیت اور مناسبت سے رکھی گئی ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بیرون ہند کے اہل قلم سے کبھی کبھی آپ ہی کے ذریعہ ملاقات ہوتی ہے اور طبی دنیا میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے ایک طبی رسالہ کو ایسے ایسے لکھنے والے ملجاتے ہیں فن سے متعلق مشاہیر فن نے جسقدر مضامین قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی سب اپنی اپنی جگہ جذب و کشش کا پورا سامان رکھتے ہیں مختصر یہ کہ آپکے اس کارنامہ کو کاغذ کی گرانی اور دوسرے نامساعد حالات کی موجودگی میں صرف "فنی جہاد" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔



جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد بھوپال

"ہمدردِ صحت کی اشاعت خاص کا اعلیٰ ایڈیشن، جولائی ۱۹۳۷ء کو عین حالت انتظار میں اور بالکل ٹھیک وقت پر موصول ہو گیا کیا عرض کروں کہ دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی اگر ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ندرت و جدت طرازی کے میدان میں ایک نیا داؤ کھا قدم اٹھاتے رہیں گے اور آپ کے جذبات لامتناہی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں تو پہلے کی خاص اشاعتوں کی توصیف میں اپنا ذخیرۂ الفاظ ختم نہ کرتا اور کوشش کرتا کہ کچھ مخصوص الفاظ و محاورات ہمارا امانتوں میں جمع رہیں تاکہ بوقت ضرورت اسے بآسانی حاجت براری کیجا سکتی سچ تو یہ ہے کہ آپکی فنی خدمات و جدت طرازیاں ستائش سے بالاتر ہیں آپنے طب کی دنیا صحافت اور دواسازی میں ایک ایسے خوش آئند انقلاب کی بنیاد قائم کر دی ہے جو آج نہیں تو کچھ روز بعد اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور یونانی طب کو فرسودہ یا آثار قدیمہ میں شمار کرنیوالے دماغ انکو ایک نہ ایک روز ضرور ایسے رنگ روپ میں دیکھ لیں گے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہوگا ہمدردِ صحت ماشاءاللہ خواص کے دائرے سے نکلکر عوام کے حلقہ میں روز افزوں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن

ویدک کے مشہور ماہر حکیم

"گذشتہ سال متذکرہ بالا خوبیوں کے ساتھ عورت نمبر بھی شائع ہوا جو ہمدرد صحت کا تیسرا خاص نمبر تھا۔ اس نمبر کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں اس نمبر کی تمام کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور سینکڑوں شائقین اس نمبر کے حاصل کرنے سے محروم رہے۔ سال حال میں رسالہ ہمدرد صحت کا چوتھا خاص نمبر شائع ہوا جس کا موضوع گذشتہ سال کی طرح وہی "عورت" ہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ سال کے عورت نمبر سے سال حال کا عورت نمبر ہر لحاظ اور حیثیت سے بہت بڑھا ہوا ہے اور اسمیں ایسے ایسے جدید عنوانوں پر بہتر سے بہتر مضامین لکھے گئے ہیں جن سے اردو کتابیں اور رسالوں کے صفحات ابتک معرا تھے۔ ہم بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ یہ رسالہ جناب حکیم عبدالحمید صاحب کے مبارک مسعود ہاتھوں میں اسی طرح دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے اور حکیم صاحب موصوف کو ایسی خدمتیں ہمیشہ کامیابی اور نیکنامی حاصل ہوتی رہے۔"

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی دہلی

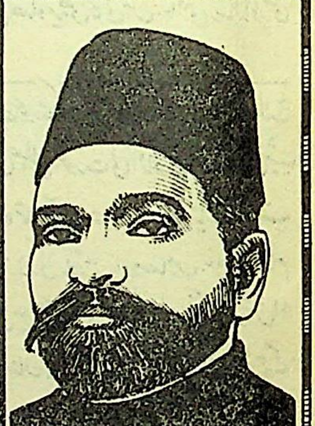
"...... کارکنان رسالہ نے پھر عورت نمبر ہی نکالا ہے۔ یہ نمبر بھی ہمدرد صحت کے گذشتہ نمبروں کی طرح حد سے زیادہ دیدہ زیب اور نظر فریب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صحیح دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہے یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صنف حسن یا صنف لطیف کے متعلق فنی معلومات کا اتنا بڑا اور اسقدر مستند ذخیرہ اُردو زبان میں کہیں نہیں ملسکتا اس پرچے کی یہ بھی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے کہ اس کے سالگرہ نمبروں کے لئے یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفوں اور ڈاکٹروں سے بھی مضامین حاصل کئے جاتے ہیں۔ ہم خلوص دل سے حکیم عبدالحمید صاحب کی خدمتمیں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں جنکی کوششوں نے "ہمدرد صحت" کو اپنے جملہ معاصرین سے بدرجہا بہتر بنا دیا ہے۔"



جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل

طبی کالج دہلی

"رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص متعلق جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کے بعض مضامین تو دیکھ چکا ہوں بعض ابھی پڑھنے باقی ہیں۔ جو میرے مطالعہ میں آئے بیحد دلچسپ ہیں اور نہایت قابلیت سے لکھے گئے ہیں علاوہ سائنٹیفک اور علمی مضامین کے ہندوستان مصر و ایران اور دیگر ممالک کے ہزارہا سال قبل کے معاشرتی حالات درج ہیں جو طبی نقطہ نگاہ سے بھی دلچسپ ہیں۔ رسالہ کی یہ اشاعت خاص مفید اور پر از معلومات مضامین کا ذخیرہ ہے۔ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی قابل مبارکباد ہیں ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ رسالہ طبی رسالوں میں علمی حیثیت سے اپنی خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ اس اشاعت خاص کو یقیناً فنی اور غیر فنی حضرات یکساں فائدہ اٹھائیں گے۔"



شفاء الملک جناب حکیم مولوی عبدالحسیب صاحب، دریابادی لکھنؤ!

ہندوستان کے طبی رسائل میں "ہمدرد صحت" مقابلۃً نوعمر ہونے کے باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہے، ابتدائے اجرار سے لیکر چار "خاص نمبر" شائع کر چکا ہے، یہ چوتھی اشاعت خاص جسے "عورت نمبر" کا تکملہ کہنا چاہیئے کسی طرح اپنے پیشتر نمبروں سے کم نہیں، بلکہ بعض بعض لحاظ سے ان پر بھی فوق رکھتا ہے۔ تبویب و ترتیب کے لحاظ سے بھی بہت خوب اور باقاعدہ ہے۔ باب چہارم متعلق "مجربات امراض نسواں" خصوصیت کے ساتھ نہایت سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے اور عسر الحصول یا محض نمائشی نسخوں سے احتراز برتا گیا ہے مجربات کا یہ ذخیرہ علاج نسواں کے سلسلہ میں معالجین کے لئے خاص طور سے کارآمد ثابت ہوگا لیکن مجربات سے بھی زیادہ سبق آموز اور رسالہ کی جان چند اطبار حاذقین مثلاً شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں صاحب (بمبئی) اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی (لاہور) کے مجربات مطب ہیں، ان حضرات نے صرف نسخہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چند زیر علاج مریضوں کے پورے حالات اور اپنی تدابیر علاج جن میں مرض کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تغیرات کئے گئے ہیں مکمل طور سے تحریر کئے ہیں،

باب دوم "الامراض و العلاج" میں اکثر غیر مدون امراض نسواں کے متعلق جدید معلومات و انکشافات کے پہلو بہ پہلو انکا علاج بطرز قدیم بھی درج کیا گیا ہے۔ جا بجا تشریحی تصاویر کے اندراج نے مضامین کی خوبی کو المضاعف کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی، کا مضمون بعنوان "نفاس" نہایت پراز معلومات اور دلچسپ ہے، اس طرح رسالہ کا طویل ترین مضمون "قدیم تمدنوں میں معاشرتی حالت" جو ایڈیٹر صاحب کے رشحہ قلم کا نتیجہ ہے باوجود غیر طبی ہونے کے طبیب و غیر طبیب دونوں طبقوں کے لئے یکساں دلچسپ ہے، اور موصوف کے غائر مطالعہ و محنت کو ظاہر کرتا ہے۔

طب جدید و طب یونانی کے علاوہ چند مضامین طب ویدک کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت کے بہت سے نظریئے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں جیسا کہ فاضل گرامی حکیم مولوی کبیر الدین صاحب نے "استقرار حمل و تدبیر حوائل" والے مضمون کے (جو اس رسالہ میں درج ہے) تبصرہ میں ثابت کیا ہے۔ تاہم اس لحاظ سے یہ مضامین مفید ہیں۔ کہ ہمیں ویدک طب کے ان نظریات کا بھی علم ہو گیا، جو کچھ تو اجنبیت زبان، اور کچھ وید حضرات کی سعی اخفا کی وجہ سے ہم سے مستور رہتے۔

مدیر رسالہ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانی ضروری ہے وہ یہ کہ طب جدید کے بعض مضامین میں بہت سی ایسی ادق اور نامانوس اصطلاحیں درج ہو گئی ہیں جو ایک بڑے گروہ اطبار کے لئے ناقابل فہم ہیں، اور ان سے ان مضامین کی افادی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط برتی جائے گی۔ اور نسبۃً آسان اور رواج پذیر اصطلاحات استعمال کی جائیں گی +

جناب نیرا پرشاد صاحب سری واستو

مصنف "برگ گل" ... لکھنؤ

قدرتی طریقہ علاج کے مشہور ماہر

"عورت نمبر کی اشاعت سے طبقہ نسواں پر زبردست احسان ہوا ہے اور اسی طبقہ کی بہتری و بہبودی ... حکیم صاحب ... مستقبل ... خدمت ... اشاعت عام ..."

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی

"ہمدرد صحت کی تازہ اشاعت خاص میں ایسی مختلف العادۃ اور پیچیدہ گرد گیر ہستی کے متعلق آپ نے زر کثیر، محنت وافر تحقیق عمیق اور جستجوئے لاانتہا کے اجزار سے جو لٹریچر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ طبی دنیا میں تو کیا غالباً ادبی و علمی دنیا میں بھی اپنی نوعیت کا خاص الخاص ہے اور عورت کے متعلق اس قدر ذخیرہ کثیر یکجائی صورت میں ملنا محال ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت لطیف و روح نواز مستغنی عن التوصیف ہے اس کی صوری و معنوی خوبیوں اور دماغ سوزی و قلم پیمائی کا اندازہ صرف اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور ان سب پر طرہ یہ ہے کہ اسقدر ضخیم و حجیم، اتنا دلفریب و نظر نواز۔ کتابت و طباعت کی ہر خوشنمائی کا حامل ہونے کے باوجود معینہ تاریخ اشاعت پر خریداروں کے پاس پہنچ جانا اگر اعجاز نہیں تو کیا ہے۔ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے آپ کی یہ لافانی یادگار رہے۔ جو عرصے تک جنت نگاہ بنی رہے گی۔ میں آپ کو اس کتاب جمیل کی اشاعت پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ "فردوس صحت" سے ہمکنار رکھے۔ اور "ہمدرد دواخانہ" کو کہ جسکی معاونت سے آپ طبی لٹریچر بیقدر ارزاں حلقہ اطبار اور پبلک میں تقسیم کر رہے ہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو +

ڈاکٹر ماریانہ بیتھ بیرسٹرایٹ لا ویانہ (آسٹریا)

ویانہ ۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء "میں نہایت شکرگزار ہوں۔ کہ آپنے مجھے ہمدرد صحت کا عورت نمبر" ارسال فرمایا۔ اسکے مشتملات۔ کارآمد معلومات تعمیری خدمات اور شاندار حیثیت قابل قدر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی سرگرمیاں آپکے اُس عظیم الشان ملک کی ترقی کی راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہونگی جو اپنی تاریخ میں صدیوں سے ممتاز تمدنی درجہ کا مالک ہے میرے لئے یہ بات باعث فخر ہوگی۔ اگر میں ہندوستان کی اس جدوجہد میں کوئی حقیر کا سا بھی حصّہ لے سکوں۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ اور تمدن کا دلچسپی سے مُطالعہ کیا ہے۔ اسلئے مجھے ان مشکلات کا اندازہ ہے جو آپ کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں پیش آئی ہوں گی۔ آپ کا شاندار کارنامہ مستحق مُبارکباد ہے اور میں "ہمدرد صحت" کے روشن مستقبل کی خواہاں ہُوں"۔ "ماریانہ بیتھ"

ایڈیٹر صاحب رسالہ "رہنمائے صحت" لکھنؤ

امسال پھر جناب حکیم عبد الحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے اپنے سالنامہ کا مخصوص عنوان عورت کو قرار دیا۔ اور ماشاءاللہ بڑی آن بان کیساتھ بڑی رعنائی و زیبائی کیساتھ۔ ہزاراں دلفریبی دلکشی کیساتھ پبلک میں پیش کیا حیرت ہوتی ہے کہ باوجود گذشتہ سال بافراط نایاب نادر مضامین مہیا کر دینے کے امسال پھر وہی باسی عنوان اختیار کیا گیا لیکن اس تہذیب و ترتیب سے کہ بالکل جدید نظر آتا ہے۔ ہو المسک ماکررتہ یتضوع۔ جس طرح مشک کی یہ تعریف ہے کہ جسقدر رگڑو اسی قدر خوشبو بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح عورت صنعت پروردگار کا ایسا نمونہ ہے کہ جسقدر اسکی ماہیت و حقیقت سمجھنے کی کوشش کرو اسی قدر اسکی اہمیت آشکارا ہوتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عقلاء دہر ہمیشہ اس گوہر بے بہا کو مستور کئے رہے کہ منظر عام پر لانے سے دنیا مبہوت ہو جائیگی۔ مگر خدا بھلا کرے ہمارے دوست حکیم عبد الحمید صاحب کا کہ انہوں نے اس دُرِ بے بہا کو منظر عام پر لا کر دنیا کو اسکی ہر حیثیت سے آگاہ کر کے چھوڑا۔ یہ حکیموں اور طبیبوں کا گروہ بھی عجب بلائے بے درماں ہوتا ہے ہمیشہ حقیقت اشیاء دریافت کرنے کی جستجو میں دیوانہ رہتا ہے۔ بہرکیف زیر نظر سالنامہ عجب نایاب نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اخلاقی۔ طبی۔ اقتصادی۔ نفسیاتی۔ میکانی۔ علمی۔ غرضکہ ہر نقطہ نظر سے عورت پر بحث کی گئی ہے۔ محبت و عشق کے زاویہ نظر سے ترتیب ولاد کے نقطۂ نظر سے حسن داد کے نظریہ سے اور کہربائیت جاذبیت کے عنوان سے القصہ ہر پہلو ہر نظر سے عورت کی جانچ کی گئی ہے۔ اور بلند پایہ مضامین اور افادی معلومات کا ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ کتابت وطباعت دہلی کا خاص حصّہ ہے۔ بلاک و قلمی تصاویر بھی کافی ہیں۔ واقعی رسالہ اور اسکی ترتیب ہر صاحب ذوق سے داد طلب ہے"۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنہ (۱۲)

جناب دھرم پال صاحب گپتا ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"...... حقیقت یہ ہے کہ عورت کی صحت عورت کے مخصوص امراض اور ان کا علاج عورت کی تعلیمی و اخلاقی ترقی۔ عورت کی معاشی اصلاح۔ عورت کی آزادی۔ عورت کی حیثیت کے متعلق تمام قدیم و جدید نظریات عورت کے عنصر انسانی زندگی اور سوسائٹی میں۔ عورت دیوی کے روپ میں۔ عورت کے حقوق کے متعلق وہ تمام تحریکات جو ہر وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ عورت کی موجودہ حالت اور اصلاح و ترقی کی کوشش کے متعلق لیگ آف نیشنز، حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور انکے وزراء کی رپورٹیں اور مضامین۔ غرض یہ تمام معلومات یکجائی طور پر کسی کتاب یا رسالہ میں نہیں ملسکتیں، ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر پہلی ہی نگاہ ڈالتے ہی یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اتنے مواد کی فراہمی میں حکیم حاجی عبد الحمید صاحب نے کتنی کوشش اور کاوش کی ہوگی۔ مضامین اور مضمون نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اگر ہم اسے درج کرنا چاہیں تو تین چار کالم اسکی نذر کر دینے پڑیں گے۔ ہندوستان میں ویدک یونانی اور ڈاکٹری علاج کے ماہرین کے علاوہ ممالک غیر مثلاً جاپان جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے ماہرین علاج اور اہل قلم نے بھی متعدد مباحث میں حصہ لیا ہے۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ اور پُر از معلومات ہیں اور متعدد مضامین کی تشریح و توضیح میں ہاف ٹون بلاک کی اور لیتھو کی تصویروں سے کام لیا گیا ہے۔ چند لاجواب افسانوں اور بلند پایہ نظموں نے اسمیں ادبی دلچسپیاں بھی پیدا کر دی ہیں خود حکیم عبد الحمید صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے متعدد تحقیقاتی مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہیں۔ تین رنگوں میں طبع کیا ہوا ٹائٹل بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے"۔ +

جناب شیونرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر اخبار "وطن" دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر ہمارے سامنے ہے اسکے مضامین اور اسکی ترتیب کا معیار بہت ہی بلند ہے متعدد مؤلف و مصنف صاحبان نے اس عظیم الشان نمبر کی ترتیب میں حصّہ لیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب مصوّر ہے رسالہ میں بھی بیشمار عکسی تصویریں شامل ہیں حکیم حاجی عبد الحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ اس سلسلہ میں مستحق مبارکباد ہیں۔ کتابت وطباعت کی نفاست قابل داد ہے" +

جناب حکیم حافظ جلیل احمد صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

"...... ہو وقت میرے سامنے ہمدرد صحت کا عورت نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء رکھا ہوا ہے اسکے قبل کا عورت نمبر بھی دیکھ چکا ہُوں۔ مضامین کی بلند پائیگی انداز بیان' خیالات کی ندرت اور زبان کی سلاست وغیرہ کے متعلق تو مضامین نگار کے اسماء گرامی اور حسن ترتیب کتابت و طباعت وغیرہ کی دیدہ زیبی کے متعلق جناب کا نام نامی اور دیگر اراکین ادارہ کی تجربہ کاری و سلیقہ مندی کافی ضمانت ہیں۔ رہا بحیثیت مجموعی اس اشاعت خاص کا مرتبہ و منزلہ اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اردو فارسی اور عربی زبان میں تو اس موضوع پر یکجائی طور پر اس قدر سیر حاصل بحث کتاب یا رسالہ میں نہیں کی گئی' دوسری زبانوں کا حال مجھکو معلوم نہیں مگر میرا خیال ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی شاید یکجائی طور پر اتنا ذخیرہ نہ مل سکے"۔ +

ایڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور

"ہمدرد صحت" دہلی نے عورت نمبر کے عنوان سے پونے تین سو صفحات کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے جسمیں حکمت پیشہ صحاب اور عوام کے لئے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ عورت پر علمی' ادبی' اور طبی نکتہ نگاہ سے متعدد عنوانات کے زیر بحث تفصیل سے بحث کیگئی ہے اور نسوانی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پر قابل نامور اطباء کے مضامین دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فوٹو بلاک کی تصاویر کے علاوہ لیتھو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں یہ نمبر حکمت پیشہ صحاب کے علاوہ عوام کیلئے بھی مفید اور کام کی چیز ہے' ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ عہ اور اس اشاعت خاص کی قیمت صرف ۱۰

جناب شاہی حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ۔ کاین تور

اشاعت خاص عورت بابتہ ماہ جولائی ۳۷ء وصول ہوا اسکو اول سے آخر تک مُطالعہ کیا گیا تین سو صفحات کا یہ علمی جواہرات کا بیش بہا گنجینہ کسی لفظی تعریف کا شرمندہ احسان نہیں بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کا مصداق ہے۔ مرد عورت امیر غریب کے لئے یہ نمبر مشیر با تدبیر کا کام دیگا۔ سستا اتنا کہ بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" اس تالیف پر میں آپ کو مُبارکباد پیش کرتا ہوں +

جلد ۶ | فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۸

فہرست مضامین

تصاویر:- مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رح (۲) ڈاکٹر سرج وارونوف، پیرس

قیمت سالانہ ایک روپیہ ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔ "مینیجر"

غدۂ درقیہ کی تقلیم سے خلقی ابلہی کا علاج

از ڈاکٹر سرج وارد ناف۔ پیرس (فرانس)

ڈاکٹر وارد ناف نے عمل تقلیم کے ذریعہ اعادۂ شباب کے متعلق جو تجربات کئے ہیں اُنہوں نے انکو لازوال شہرت دیدی ہو اب کچھ عرصہ سے ڈاکٹر صاحب موصوف جسم کے دوسرے غدوں کی تقلیم اور انکے اثرات کا مشاہدہ کرنے میں مصروف ہیں۔ حال میں اُنہوں نے خلقی ابلہی (جسکے ساتھ جسم کی غیر معمولی اور غیر متناسب فربہی، اور قد کی کوتاہی بھی شامل ہوتی ہو) کا علاج غدہ درقیہ یعنے تھائرائیڈ گلینڈ کا قلم لگا کر کیا ہو اور کامیابی حاصل کی ہو اپنے ان تجربات کے متعلق اُنہوں نے ایک مقالہ شائع کیا ہو جسکی ایک جلد ازراہ کرم ہمدرد صحت کو ارسال فرمائی ہو۔ اس مقالہ کے بعض حصوں کا ترجمہ ہم دلی شکریہ کے ساتھ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے شائع کررہے ہیں۔ (ہمدرد صحت)

اسوقت تک اُس خلقی ابلہی کا علاج کہ جسکے ساتھ جسم کی بے ڈولی شامل ہوتی ہو دریافت نہیں ہوا ہو اور کوئی طریقہ علاج ایسا موجود نہیں ہو جسکے ذریعہ سے ایسے پاگلوں کے دماغ کو صحیح کیا جاسکے جن میں مکسی ڈیما (بے ڈولی اور فربہی) موجود ہو۔

مدتہائے دراز تک اگر معالجہ جاری رہا اور تمام حالات موافق و مساعد ہوں تو قد کی درازی میں خفیف سی ترقی نمایاں ہوتی ہو، فربہی میں کچھ یونہی سی کمی آتی ہو اور دماغی کیفیت قدرے بہتر ہو جاتی ہے لیکن ایک خاص حد پر پہونچکر یہ ترقی رُک جاتی ہو یا اگر علاج بند کردیا جائے تو پھر وہی حالت عود کر آتی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہو کہ خواہ کوئی طریقۂ علاج اختیار کیا جائے مکسی ڈیما کے مریض بونے اور جسمانی نشو و نما کے لحاظ سے ناترقی یافتہ رہتے ہیں۔ دماغی نقطہ نظر سے بھی انکی صحت میں کوئی خاص فرق پیدا نہیں کیا جاسکا ہو ان بدنصیب لوگوں کی قسمت میں یہی لکھا ہو کہ تمام عمر اسپتالوں اور پاگل خانوں کے اندر گذار دیں۔

اگر ان بدبختوں میں عقل پیدا کی جاسکے اور انکے اعضاء کو نشو و نما دیکر ہم ان میں کوئی مفید کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرسکیں تو یقیناً یہ سماج ہی کی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کی ایک بہت بڑی خدمت ہوگی اسی خیال نے مجھے اس بات پر اُبھارا کہ میں تجربہ کروں کہ تھائرائیڈ گلینڈ (غدہ درقیہ) کا اس طریقے پر قلم لگا کر کہ جس طرح میں اعادۂ شباب کے لئے خصیتین میں لگاتا ہوں کیا ان لوگوں کی حالت درست کی جاسکتی ہو؟

اس غدہ کی تقلیم کا خیال کوئی نیا خیال نہیں ہو بہت سے جانوروں کے درقیہ غدود الگ کرکے پھر اُنکے جسم میں یہی غدود پیوست کئے جاچکے ہیں، اور بعض بڑے بڑے ڈاکٹروں نے مثلاً دیلیجے، فان ایزلبرگ، کرسٹی نی، پلے پر، فینو زیمبو، چارن، کوچر اور دیگر اصحاب نے انسانوں کے جسم میں بھی اس غدہ کے پیوند لگائے ہیں۔ اس قسم کی تقلیم کے نتائج اکثر صورتوں میں بہت اچھے نکلے لیکن بدقسمتی سے انہیں پائداری حاصل نہ تھی کیونکہ غدودی بافت جسکا قلم لگایا گیا تھا چند ماہ کے اندر پھر جذب ہوگئی، اور مرض کی تمام علامتیں پھر عود کر آئیں۔

ان مختلف ڈاکٹروں کی تحریرات سے پتہ چلتا ہو کہ اُنہوں نے غدود کے ٹکڑے لیکر پیٹ کی دیوار کے نیچے اس جھلی میں پیوند کے طور پر لگائے تھے جو صفاق کہتے ہیں یا طحال میں یا جلد کے نیچے، غرضکہ گردن میں ہوا کی نالی کے سامنے جہاں کہ غدۂ درقیہ ہوا کرتی ہے نہیں لگائے تھے۔ دوسری غلطی یہ کی تھی کہ جس مقام پیوند لگانا تھا اس مقام کو بھی پیوند قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کیا تھا۔ میرا طریق عمل یہ نہیں ہے۔ اعادۂ شباب کے لئے غدودوں کے قلم لگاتے لگاتے مجھے کافی تجربہ حاصل ہوگیا ہو اور میں نے غدہ درقیہ کا قلم لگانے کا ایک بالکل نیا طریقہ ایجاد کیا ہے جسکی بدولت یہ ممکن ہوگیا ہو کہ جو غدودی بافت پیوست کی جائے وہ مدتوں باقی رہے۔

اس طریقہ کی بنیاد ذیل کے چار اصولوں پر ہو:۔

۱۔ جو غدہ پیوست کیا جائے وہ اپنی اصلی اور قدرتی جگہ پر پیوست کیا جائے۔

۲۔ غدود کے جو ٹکڑے استعمال کئے جائیں وہ نہ تو بہت چھوٹے ہوں نہ بہت بڑے۔

۳۔ جس مقام پر پیوند لگانا ہو اس مقام کی بافتوں کو سوئی یا نشتر کی نوک سے کھرچ کر اس جگہ خون کی مناسب مقدار جمع کرنا۔

۴۔ پیوند کو خراشیدہ بافت کیساتھ اچھی طرح سی کر یک جسم کردینا۔

یہ بنیادی اصول میں نے اسلئے اختیار کئے ہیں کہ:۔

۱۔ قدرت نے جو عضو یا جو دروں افراز غدہ جسم میں جس جگہ پیدا کیا ہو وہ کوئی امر اتفاقی یا قدرت کی غلطی نہیں ہو۔ ان سب باتوں میں سے کوئی بات غیر اہم اور ناقابل التفات نہیں ہو کہ قدرت نے غدۂ نخامیہ کو کسی اور جگہ کی بجائے دماغ کے نیچے رکھا ہو، فوقانیہ کی جگہ گردن میں نہیں بلکہ پیٹ کے جوف میں ہو اور خصیتین کو پیٹ کی دیوار میں نہیں بلکہ فوطوں کے اندر جگہ ملی ہو۔ قدرت نے اعضاء جسمانی کو جو مخصوص مقامات دئے ہیں اسکے لئے اسباب اور وجوہ ہیں اور انسے بے پروائی برتنا غلطی ہو۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہو کہ اگر ہم کسی غدہ کا پیوند اسکے قدرتی مقام کی بجائے غیر جگہ پر لگائیں تو یقینی طور پر اسکے منافع کم ہوجائینگے اور وہ بمشکل اپنی اس نئی جگہ پر ٹھیک کام کرسکے گا

انیثیین کی بافت کا قلم خاص فوطے کے اندر اگر میرے طریق کے مطابق لگایا جائے تو وہ چھ سے دس سال کی مدت تک کار آمد رہتا ہے اور جوانوں کے لگائیں تو اور بھی زیادہ مدت تک کام دیگا۔

غدہ نخامیہ کا قلم اگر فوطہ کی جھلی پر لگایا جائے تو وہ چند ہفتوں میں یا بہت ہی موافق حالات ہوئے تو دو تین مہینے میں جذب ہو جاتا ہے۔ فوق الکلیہ اگر اسی جھلی پر پیوست کیا جائے تو چند گھنٹوں میں یا زیادہ سے زیادہ چند دنوں میں غائب ہو جاتا ہے۔

غدہ درقیہ اور تحت درقیہ (پیراتھائیرائیڈ) کے متعلق ایک خاص بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے اور وہ یہ کہ ان دونوں غدّوں کی بافتیں بہت مضبوط ہوتی ہیں جسکی وجہ سے وہ اگر فوطوں کی جھلی پر بھی پیوست کیجائیں تو برسوں کام دیتی ہیں

۲۔ ننھے ننھے ٹکڑوں کا پیوند جا بجا لگا دینا بالکل فضول ہوتا ہے کیونکہ وہ بہت جلد جذب ہو جاتے ہیں اسی طرح بہت بڑے بڑے ٹکڑے بھی پیوند کیلئے موزوں نہیں ہوتے کیونکہ انکی موٹائی اتنی ہوتی ہے کہ نو ساختہ دموی عروق ان میں کافی خون نہیں پہنچا سکتیں اور وہ مردہ ہو جاتی ہیں۔ غددی پیوند کی موٹائی کسی صورت میں بھی نصف سینٹی میٹر سے زیادہ ہونی چاہیئے

۳۔ جس جگہ پیوند لگانا ہو اس مقام کو چھیل کر یا مجروح کر کے تیار کر دینا بہت ہی ضروری ہے تاکہ قلم اچھی طرح پیوست ہو سکے اور عرصہ دراز تک کام دے اس طریقہ پر خون کا جو اجتماع پیدا کر دیا جاتا ہے اسکی وجہ سے اس مقام پر اتنا زیادہ خون عارضی طور پر آ جاتا ہے کہ موجودہ عروق دموی میں نہیں سما سکتا اسلئے جدید عروق بننا شروع ہو جاتی ہیں پہلے عروق شعریہ بنتی ہیں اور پیوند کے اندر داخل ہو کر اسکی پرورش کیلئے خون مہیا کرتی ہیں۔ انہی وجوہ کی بنا پر مقام پیوند کو چھیل کر پہلے سے تیار کر دینا اس بات کیلئے ضروری ہے کہ قلم مضبوط اور دیرپا ہو۔

۴۔ پیوند کو جسمانی بافت کے ساتھ یک جسم کر دینا اسلئے ضروری ہے کہ وہ جسقدر متصل ہوگا اسی قدر عروق دموی کو اسکے اندر داخل ہونے میں آسانی ہوگی۔

غددی تقلیم کے متعلق اپنا عام دستور بیان کر دینے کے بعد میں عمل جراحی کے طریقے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو میں نے غدہ درقیہ کے قلم کے متعلق اختیار کیا ہے۔

گردن کی جلد اور عضلات کی جھلّی کو گلے کے ٹھیک درمیان میں آڑا شگاف

دیکر قطع کر دیا جاتا ہے، اسکے بعد تحت عظم لامی عضلات کو علیحدہ کیا جاتا ہے اور اس طرح گردن کی درمیانی وسعت تک رسائی ہو جاتی ہے۔ اسی وسعت میں بحالت تندرستی غدہ درقیہ موجود رہتا ہے۔ میرے دو مریضوں میں تو یہ غدہ قطعاً موجود ہی نہ تھا۔ ایک مریض میں بایاں اور درمیانی لوتھڑا غدہ کا غائب تھا اور داہنا لوتھڑا بھی بس ایک پتلے سے ورق کی صورت میں باقی رہ گیا تھا جس کا رنگ بھی سرخی مائل اور گہرائی لئے ہوئے بھورا نہ تھا۔

اب اس وسعت کی دیواروں کو کہ جس میں غدہ درقیہ رہتا ہے سوئی کی نوک سے جا بجا چھید دیا جاتا ہے اور یہی عمل تحت عظم لامی عضلے کی نچلی سطح پر بھی کیا جاتا ہے کیونکہ عمل جراحی کے بعد یہی سطح پیوند کے اوپر رکھی رہتی ہے پیوند خواہ انسانی جسم سے حاصل کئے گئے ہوں یا بندروں کے جسم سے، انہیں گدی ہوئی سطح کے اوپر رکھدیا جاتا ہے۔ تندرست جسم سے پیوند کا قطع کرنا اور مریض کے جسم پر اُسے پیوست کرنا دونوں ایک ہی وقت میں ہونے چاہئیں ادھر جراح سوئی سے گود کر مقام پیوند کو تیار کرے اُدھر اس کا معاون تندرست جسم سے پیوند قطع کر کے اُسے دیدے تاکہ وقفہ نہ ہونے پائے اور جلد سے جلد پیوند چپکا دیا جائے

پیوندوں کو نہایت باریک تانت کے ذریعہ سے آس پاس کی سطح کیساتھ سی دیا جاتا ہے۔ اگر پیوند کی دبازت نصف سینٹی میٹر سے زیادہ ہو تو قینچی سے کاٹ کر اسے کم کر دیا جاتا ہے یہ اطمینان کر لینے کے بعد کہ کسی شریان سے خون نہیں نکل رہا ہے تحت عظم لامی عضلے کے سِرّوں کو پیوند کے اوپر رکھکر سی دیا جاتا ہے، اوپر کی جلد میں بھی ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں + یہ واضح رہے کہ اگر پیوند انسانی جسم سے لیا جائے (ہمیشہ مریض بچے کی ماں کے جسم سے لینا چاہیئے) تو اسکے غدہ درقیہ کا صرف ایک لوتھڑا قطع کرنا چاہیئے جسے دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے .:. میں یہ بھی بتا دوں کہ اس طرح جن ماؤں نے اپنے غدد کے پیوند اپنے بچوں کیلئے دیئے تھے۔ وہ آج بیس سال گذر چکے ہیں بالکل تندرست ہیں اور کسی قسم کی ناخوشگوار علامات کا ان میں ظہور نہیں ہوا ہے .:. پیوند کیلئے اگر بندروں سے غدد حاصل کئے جاتے ہیں تو انہیں بندروں کے جسم سے پورے طور پر نکال لیا جاتا ہے۔ بندر کے غدد انسانی غددوں ...... کی نسبت ذرا چھوٹے ہوتے ہیں اور اسکے دو دو ٹکڑے انسان کے غدود کے صرف دو ٹکڑوں کی بجائے چار ٹکڑے لگائے جاتے ہیں +

"کلیاتِ ادویہ"

فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب کی جس اہم تالیف و تصنیف کا اصحاب فن کو عرصہ سے انتظار تھا بالآخر وہ کتابت اور طباعت کے مرحلے طے کر کے ہمارے ہاتھوں میں پہونچ گئی ہے۔ بلاشبہ کلیات ادویہ اور کلیات علاج میں اس سے زیادہ جامع اور مفصل کوئی کتاب آجتک مرتب نہیں ہوئی۔ ساڑھے نو سو صفحے کا یہ عظیم الشان ذخیرہ جس حسن ترتیب کے ساتھ پیش کیا گیا ہے وہ تعریف و توصیف سے بالاتر ہے، اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے "کلیاتِ ادویہ" کو اپنے نام سے معنون کرنے کی اجازت دیکر ایک خادم طب کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے مفصل اظہار رائے آئندہ اشاعت میں کیا جائیگا۔ شائقین دفتر المسیح قرول باغ دہلی سے کلیات ادویہ منگائیں قیمت صرف پانچ روپے ہے .:.

الامراض والعلاج

دِق و سِل

TUBERCULOSIS & PTHISIS

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

اسماء حمّیٰ دق ۔ ٹیوبر کلوسس ۔ کنزمپشن Consumption ۔ ٹی ۔ بی ۔ سِل ۔ تھائی سِس ۔ پلمونری ٹیوبر کلوسس ۔ راج روگ ۔ وغیرہ ۔

وجہ التسمیہ دِق تھائی سِس اور کنزمپشن کے لغوی معنے ہزال، دُبلاپن اور سوکھنے کے ہیں، لیکن اصطلاح میں دق ایسے بخار کو کہتے ہیں جسکی حرارت اعضاء اصلیہ کو چمٹ جائے اور رطوبات بدن کو فنا کردے ۔ تپ دق چونکہ مریض کو دُبلا اور لاغر کردیتا ہے اسی لئے اس نام سے موسوم ہُوا ۔

اسی طرح سل کے لغوی معنے برہنہ ہونے یا غلاف سے نکلنے کے ہیں جیسے سیف مسلول (برہنہ تلوار) ۔

اس مرض میں چونکہ مریض کی ہڈیاں نکل آتی ہیں اسلئے یہ مرض سِل کے نام سے نامزد ہُوا لیکن اصطلاح میں سل کے معنے قُرحہ ریہ یا پھیپھڑے کے زخم کے ہیں ۔

ٹیوبر کلوسس کے لُغوی معنے چھوٹی سی گانٹھ ۔ اُبھار یا بثرہ کے ہیں اور چونکہ جرثومہ مرض جسم کی مختلف ساختوں میں متمکن ہو کر سب سے پہلے چھوٹی چھوٹی گرہیں یا بثور پیدا کردیتا ہے، اسلئے اس مرض کو ٹیوبر کلوسس یا تدرّن کہتے ہیں ۔

تاریخ دق و سل بہت پُرانا اور قدیم مرض ہے چنانچہ ہندی، یونانی اطالوی اور اسلامی اطبائے اسکے متعلق نہایت شرح وبسط سے بحث کی ہے قدیم ویدوں نے زمانۂ ویدک میں اس کا بیان لکھا ۔ یونانی حکیم بقراط (۴۶۰ سال قبل مسیح) نے اس پر بہت واضح مقالہ سپرد قلم کیا اور مرض کو متعدی قرار دیا ۔ رومی حکیم سلسوس Celsios اور جالینوس Galen نے اسکے متعلق مفید معلومات کا اضافہ کیا اسکے بعد سترہویں صدی عیسوی تک کیفیت مرض میں کچھ اضافہ نہ ہوسکا لیکن بعد میں فرانسیسی عالم تشریح ڈاکٹر سلویوس Sylvius نے ۱۶۴۱ء میں اور اطالوی عالم تشریح مارگیگنی Margagni نے ۱۶۸۲ء میں اور ڈاکٹر سیڈنہم نے ۱۶۸۹ء میں اس پر مبسوط مضامین لکھے اور بثور یہ و سل کو ایک ہی مرض قرار دیا ۔ اس کے بعد ۱۸۸۲ء میں جرمن کے مشہور محقق جراثیم ڈاکٹر کاخ نے اس مرض کے جراثیم کو دریافت کیا اور حقیقت مرض کے متعلق ایک نئے باب کا اضافہ ہُوا ۔

دق و سل کا متعدی ہونا اس مرض کے متعدی اور مسری ہونیکا خیال بہت پُرانا ہے چنانچہ ہندوستان کے قدیم ویدوں اور یونانی و اسلامی اطبانے اسے متعدی قرار دیا ہے ۔ سولھویں صدی عیسوی میں مارگیگنی اور وال سلوا Valsalva ماہران تشریح مسلول مردوں کی نعشوں کی چیر پھاڑ سے احتراز کرنے لگے ۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں اطالیہ (اٹلی) نے مسلول مریضوں کے بستر اور کپڑوں کو جلادینے کے قوانین وضع کئے اُنیسویں صدی میں جرمنی کے ڈاکٹر کلنکی نے ایک خرگوش میں مرض سل کا ٹیکہ لگا کر اسکو متعدی ثابت کیا ۔ آخرکار ڈاکٹر کاخ کی دریافت نے اسکے متعدی ہونیکا قطعی فیصلہ کردیا ۔

وسعت مرض یہ ایک شدید متعدی اور نہایت مہلک مرض ہے جو انسان کی جان کا سب سے بڑا دشمن ہے ۔ دُنیا کا کوئی خطہ اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں پر یہ مرض نہ پایا جاتا ہو ۔ چنانچہ اندازہ کیا گیا ہے کہ دنیا کی کل اموات کا ساتواں حصہ اس مرض کے دست تظلم کا نتیجہ ہے ۔ ۱۹۱۶ء میں انگلستان اور ویلز جیسے متمدن ممالک میں ۵۳۸۵۸ اموات محض اس مرض سے واقع ہوئی ہیں اور امریکہ میں اس مرض کی وسعت کی یہ کیفیت ہے کہ ایک سال میں دو کروڑ ڈالر صرف اس مرض کے مریضوں پر خرچ ہوتے ہیں ۔ غرض اسکی دارو گیر سے کوئی عمر کوئی فرقہ اور کوئی قوم محفوظ نہیں ۔ امیر و غریب ۔ بچے، جوان اور بوڑھے ۔ مرد اور عورت سب پر بلا امتیاز اس دشمن جان کا حملہ ہوجاتا ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر بنین نے صحیح طور پر

اسے فرشتۂ اجل کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ڈاکٹر برگ ہارڈ کے قول کے مطابق شہر کے باشندوں کی ۹۰ فیصدی اموات میں جنکا بظاہر دق سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اس مرض کے آثار پائے جاتے ہیں اور ۱۸ سے ۳۰ سال کی عمر میں ہر مزمن مرض کے مریض میں اسکے جراثیم ملتے ہیں۔

انسان میں تو یہ مرض عالمگیر ہے ہی لیکن پرندچرند اور حشرات الارض بھی اسکے حملے سے محفوظ نہیں۔ پالتو جانوروں اور پرندوں میں بھی یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ چنانچہ، مرغ، کبوتر، طوطے، گائے بیل اور بھیڑ وغیرہ کو بھی یہ مرض عارض ہو جاتا ہے۔

پہلے یہ خیال تھا کہ سرد خون والے جانور مثلاً مچھلی، مینڈک، سانپ وغیرہ اس مرض سے مامون و مصئون ہیں لیکن حال کی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ یہ جانور بھی یک لخت مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں اور پھر اس سے جانبر نہیں ہو سکتے۔

ہندوستان میں دق کا مرض گذشتہ بیس تیس سال سے بڑی تیز قدمی کیساتھ پھیل رہا ہے۔ پہلے یہ مرض چترال، گلگت، تیراہ، اور کشمیر میں نایاب تھا۔ آفریدی بھی اس مرض سے مصئون خیال کئے جاتے تھے۔ مگر اب ان مقامات میں بھی یہ مرض موجود ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آمد و رفت کے ذرائع بہت ترقی کر گئے ہیں اور لوگوں کا خلا ملا پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ مرض بھی روبترقی ہے۔

سل و دق پر آب و ہوا کا اثر

ہندوستان میں یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ آب وہوا کا اثر سل و دق پر کیا کچھ ہے کیونکہ ہمیں آب و ہوا کے ساتھ معاشرتی اور تمدنی اسباب کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً آب وہوا خواہ کتنی اچھی کیوں نہ ہو اگر بیمار اور تندرست لوگوں کا میل جول زیادہ ہے تو یقیناً بیماری بھی زیادہ پھیلے گی۔ پھر اگر لوگ عمدہ آب وہوا میں صفائی کا چنداں خیال نہیں رکھتے اور انکے مکانات تنگ و تاریک اور غیر ہوادار ہیں۔ یا بیمار اور تندرست ایک ہی گھر میں رہتے ہیں تو وہاں بھی یہ مرض ضرور ترقی کریگا۔ البتہ جہاں پر آب وہوا صحت کے لئے اچھی ہو اور معاشرتی و تمدنی دستور بھی مرض کے لئے ممد نہ ہوں۔ وہ علاقے اور مقامات زیادہ صحت افزا سمجھے جاتے ہیں۔

یہ مرض دیہاتوں اور بلند پہاڑیوں پر عموماً کم اور شہروں اور گنجان آبادیوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

سل و دق کا ماحول

غربت۔ غلاظت، جہالت، قوانین حفظان صحت اور اصول تیمارداری سے ناواقفیت ولاعلمی، تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کا فقدان، امراض کا عطائی اور نادرست علاج یہ سب امور سل و دق کا ماحول پیدا کرتے ہیں جس سے کہ یہ مرض ترقی کرتا ہے۔

ڈاکٹر لنکاسٹر کا یہ قول کہ

Ignorance is nowhere more general than in the domain of health.

"جہالت کا جو مظاہرہ صحت کے متعلق کیا جاتا ہے وہ زندگی کے کسی اور شعبہ میں نہیں ملتا" ہمارے ملک پر نہایت صادق آتا ہے۔

ہندوستان میں ۹۰ فیصدی آبادی حفظان صحت اور تیمارداری کے اصول سے محض بے خبر ہے۔ گنجان آبادیوں میں لوگ بوجہ غربت تنگ و تاریک مکانوں میں رہتے ہیں۔ جہاں حیات بخش تازہ ہوا اور سورج کی روشنی میسر نہیں آتی۔

شہروں کے گلی کوچے اور مکانات عموماً غلیظ ہوتے ہیں۔ اور ناداری و تنگ دستی کیوجہ سے غربا اپنے مکان بستر لباس اور ماحول کو پاک و صاف نہیں رکھ سکتے اس پر فکر معاش اور دیگر تفکرات زندگی بھی صحت پر کلہاڑے کا کام کرتے ہیں جس سے قبولیت مرض کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

جہالت کا یہ عالم ہے کہ اکثر پڑھے لکھے اور خواندہ آدمی بھی حفظان صحت اور تیمارداری کے ضروری اصولوں سے ناواقف نظر آتے ہیں یہانتک کہ مریض اور تندرست ایک ہی کمرے اور ایک ہی جگہ پر مقیم رہتے ہیں۔ مسلول و مدقوق مریض بلا روک ٹوک ہر جگہ پر کھانستے اور تھوکتے رہتے ہیں۔ انہیں اس قدر بھی علم حاصل نہیں کہ کھانستے وقت منہ پر رومال رکھنا چاہیئے۔ اور ہر جگہ تھوکنے سے باز رہنا چاہیئے۔

غرض یہ سب امور ایسے ہیں جو دق سل کے لئے نہایت اچھا ماحول پیدا کر دیتے ہیں۔

جرثومۂ مرض

دق و سل کے جرثومہ کو بے سلس ٹیوبرکلوسس کہتے ہیں۔ یہ جرثومہ جسم کی کسی ساخت میں متمکن ہو کر پہلے ایک گانٹھ سی پیدا کرتا ہے جس میں تدرن شروع ہو کر جسم کی ماؤف ساخت یا تو مردار پڑ جاتی ہے یا اس میں متعدد زخم اور غار

پیدا ہوجاتے ہیں۔ لیکن کبھی اس گانٹھ کو خون اپنے اجزا چونے سے مندمل بھی کر دیتا ہے۔

یہ جرثومہ مریض کے خشک تھوک اور گرد وغبار کے اندر روشنی میں ۸ سے ۱۰ یوم تک اور اندھیرے میں ۳۰۹ یوم یا برس دن تک رہتا ہے۔

اس مرض کا جرثومہ تمام جانداروں پر حملہ کرسکتا ہے لیکن وہ جاندار جنکا خون سرد ہے اس مرض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ پرندوں میں بھی یہ مرض پایا جاتا ہے۔ لیکن پرندوں، حیوانوں اور انسانوں کے جراثیم میں تھوڑا تھوڑا فرق پایا گیا ہے۔ چنانچہ بلحاظ جرثومہ مرض دق کی تین قسمیں ہیں

(۱) دق بشری　یا　ہیومن ٹیوبرکلوسس

(۲) دق بقری　یا　بووین ٹیوبرکلوسس

(۳) دق طائری　یا　اے وئین ٹیوبرکلوسس

دق بشری سے عموماً سل اور جنرل ٹیوبرکلوسس (دق عامہ) پیدا ہوتی ہے۔

دق بقری خنازیر، دق الاطفال اور دق بطنی کا باعث ہوتی ہے۔

طائری دق بھی دق بطنی کا سبب ہے۔

اسباب مرض یہ ایک شدید متعدی مرض ہو جسکی چھوت مریضان سل و دق سے بالمشافہ اور بیمار گائے کے دودھ یا بیمار جانور یا پرندکے گوشت سے بالواسطہ لگ جاتی ہے۔

اسباب سابقہ ایسے لوگ جو زیادہ نشست کا کام کرتے ہوں یا گرد وغبار والی اور غلیظ جگہ میں بود و باش رکھتے ہوں۔ تنگ و تاریک کوچوں اور بند وغیر ہوادار مکانوں میں رہتے ہوں یا جنکے ذرائع آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہوں عموماً اس مرض میں مبتلا ہوجاتے ہیں اسی طرح وہ لوگ جنکو مزمن نزلہ وزکام کا مرض ہو یا جنہیں ذیابطیس یا کالی کھانسی کی شکایت ہو یا جن کے سینہ یا سر پر چوٹ آگئی ہو یا عام کمزوری اور نقاہت کے مریض ہوں وہ بھی اس مرض کی استعداد رکھتے ہیں۔

اسکے علاوہ گنجان آبادیوں کی رہائش۔ پردہ کی موجودہ رسم بچپن کی شادی۔ جاہل اطبا کا علاج، عیاشی اور موروثی استعداد بھی اس مرض کے اسباب سابقہ ہیں۔

اگرچہ عمر کا کوئی حصہ اس مرض کے حملہ سے مامون ومصئون نہیں لیکن یہ مرض ۱۸ سے ۳۵ سال کی عمر میں مہلک ثابت ہوتا ہے۔ کم عمر بچوں میں اس مرض کا حملہ بیمار گائے کے دودھ کے استعمال یا خسرہ چیچک کالی کھانسی نمونیا اور پلورسیی کے بعد بھی ہوجاتا ہے۔

اسباب واصلہ مدقوق و مسلول کے قریب رہنا۔ اس کا پس خوردہ کھانا یا اسکے برتنوں۔ لباس یا بستر کا استعمال کرنا اور مریض گائے کا دودھ پینا وغیرہ اسکے اسباب واصلہ ہیں۔

یاد رہے کہ مریض دق جب کھانستا ہے تو نصف گھنٹہ میں ۲۰،۰۰۰ جراثیم اسکے پھیپھڑوں سے خارج ہوکر ہوا میں شامل ہوجاتے ہیں اور اسکے تھوک کے باریک　باریک ذرات ہوا میں معلق رہتے ہیں جو اسی کمرے کے تندرست اشخاص کو بھی مبتلائے مرض کرسکتے ہیں۔

دق بطنی عموماً گائے کا کچا دودھ پینے سے لاحق ہوا کرتا ہے اس میں انتڑیوں کے غدد متورم ہوجاتے ہیں اور غذا کے انہضام میں فرق آجاتا ہے جس سے بدن کا نشو ونما رک جاتا اور مریض روز بروز لاغر ونحیف ہونے لگتا ہے۔ لیکن سل کی ابتدا عموماً کھانسی اور نزلہ سے ہوتی ہے۔

طب قدیم وجدید میں اس مرض کے بڑے بڑے اسباب مندرجہ ذیل ہیں:۔

نوازل مادہ، ذات الجنب اور ذات الریہ کے موذی مواد کا رک کر پک جانا، پرانی کھانسی اور ضیق النفس، اعضائے صدر کے امراض مثلاً ذات الصدر، ذات العرض وغیرہ، امراض مزمنہ معدہ وکلیہ، ذیابطیس، زحیر، انسداد نزلیف، کثرت خروج رطوبت مثلاً جریان منی، یا جریان خون ورشہ، جوانی میں کثرت جماع۔ جلق واغلام، کثرت مے نوشی۔ ہموم افکار، دماغی محنت کی کثرت، کالی کھانسی، بار بار زکام کا حملہ، رعاف، سمیات کا استعمال۔ لوہے۔ ہڈی یا پتھر کے ذرات کا سانس کے ذریعے پھیپھڑوں میں چلا جانا۔ ردائت غذا۔ دماغ یا سینہ پر چوٹ کا لگنا، مریضان سل کا قرب وجوار، غلیظ، نمناک اور تنگ وتاریک جگہوں کی بود وباش۔ اور بچوں میں والدہ کے دودھ کا میسر آنا، خسرہ

چیچک اور کالی کھانسی وغیرہ۔

نوٹ:۔ ایسے بچے جنکو پرانے دستوں کی شکایت ہو یا جنکا پیٹ پھولا ہوا اور تنا ہوا رہتا ہو یا جو سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہوں وہ اکثر سل بطنی میں مُبتلا ہوتے ہیں۔

دق وسل چونکہ موروثی مرض سمجھا جاتا ہے اسلئے یہاں پر یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ دق وسل کا مادہ مرد کے نطفہ اور عورت کے بیضۃ الانثےٰ میں ہرگز نہیں پایا جاتا۔ بلکہ جنین کو یہ مرض مریضہ ماں کے خون سے بذریعہ آنول (مشیمہ) لگ جاتا ہے اور اس طرح سے حمل کے دوران ہی میں یہ موذی مادہ ماں سے بچے کو پہونچ جاتا ہے۔

دق اور سل کا فرق سل کے مرض میں پھیپھڑے کے اندر تفرق اتصال ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور تپ دق اسکے ساتھ لازم ہوتا ہے لیکن دق کا مرض صرف پھیپھڑوں کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جسم کا کوئی حصہ یا عضو ایسا نہیں جس میں دق کا مادہ سرایت نہ کر سکتا ہو۔ چنانچہ مادۂ مرض جس عضو کو اپنا مرکز بنا لے اُسی عضو کے لحاظ سے اُسے نامزد کیا جاتا ہے مثلاً دق بطنی، دق عظامی، دق کلیہ، دق غدی (خنازیری) وغیرہ وغیرہ۔ غرض دق اور سل کا مادہ ایک ہی ہے۔ بچے اکثر دق بطنی اور خنازیر میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن جوان عموماً سل (دق ریوی) میں مُبتلا ہوا کرتے ہیں۔

مرض کی صعوبت متقدمین کی طرح محققین فرنگ بھی سل کو نہایت عسیر العلاج مرض سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسے عسیر العلاج امراض میں اسے سرطان کے بعد دوسرا درجہ حاصل ہے۔

ابتداء مرض دق وسل کے نمودار ہونے سے بہت پہلے جراثیم دق مقام ماؤف میں جاگزیں ہو چکے ہیں لیکن ایک مدت تک بدن کی قوت مدافعت انکی بیخ کنی کرنے کے درپے رہتی ہے اور خون میں بھی جراثیم دق کے خلاف ایک انٹی ٹوکسین (دافع زہر) پیدا ہو جاتی ہے جو انکے زہریلے اثرات کو زائل کرتی رہتی ہے اسکے علاوہ خون کے سفید کریات ان جراثیم کو بڑھنے اور پھیلنے نہیں دیتے لیکن جب ان جراثیم کا زہر خون میں زیادہ مقدار میں شامل ہونے لگتا ہے اور مقام ماؤف کی ساخت تباہ و برباد ہونے لگتی ہے تو علامات مرض ظاہر ہو جاتی ہیں۔

اس مرض میں ابتدا ہی سے بخار اور کھانسی موجود رہتی ہے جس کی وجہ سے مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔

غرض یہ مرض بہت پوشیدہ طور پر حملہ آور ہوتا ہے اور بعض اوقات اسکی ابتدائی علامات اس قدر خفیف ہوا کرتی ہیں کہ مریض انکی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ یہانتک کہ مرض مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لیتا ہے۔ +

(باقی)

مراسلات

انجمن طلبائے قدیم گورنمنٹ طبیہ سکول پٹنہ کا جلسہ

انجمن طلبائے قدیم گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ کی مجلس منتظمہ اور مجلس عاملہ کا ایک مشترک جلسہ بتاریخ ۱۳ جنوری ۳۸ء بوقت تین بجے دن زیر صدارت جناب حکیم محمد انیس الحق صاحب انجمن کے دفتر میں منعقد ہوا مندرجہ ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں۔ ۱ انجمن کا یہ جلسہ حکومت بہار سے اس امر پر صدائے احتجاج بلند کرتا ہے کہ گورنمنٹ طبیہ اسکول پٹنہ کی گورننگ باڈی میں اس انجمن کا کوئی نمائندہ باوجود مسلسل اور پیہم مطالبات کے نہیں لیا گیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ انجمن سے دو نمائندے لیکر گورننگ باڈی میں اضافہ کرے + ۲ یہ انجمن حکومت بہار کی توجہ خصوصیت سے اس امر کی جانب منعطف کراتی ہے کہ آئندہ اصلاح دیہات کی اسکیم میں اطباء کو پوری پوری نمائندگی کا حق دیا جائے۔ اور لوکل بورڈز کو بھی اس امر کی ہدایت کر دیجائے اور اب تک جو نامنصفانہ رویہ لوکل باڈیز کا طب کیساتھ رہا ہے اسکی طرف بھی حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ ۳ انجمن کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ آئندہ جلسہ کے لئے ایک مجلس استقبالیہ کا وجود عمل میں لایا جائے اس امر کیلئے سکرٹری صاحب مقامی اطبا کا ایک جلسہ جلد از جلد طلب کریں۔ ۴ انجمن کا یہ جلسہ مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب کے انتقال پر ملال پر اظہار افسوس کرتا ہے اور انکے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ محمد ذکی الرحمن خاں سکرٹری

بزم طبیہ بھوپ اندرا طبیہ کالج دسمبر ۱۹۳۷ء میں حسب معمول بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ کی بزم طبیہ کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت شیخ المعالجات حکیم محمد اصغر صاحب شہید شروانی پرنسپل بھوپ اندرا طبیہ کالج و جنرل سکرٹری آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس منعقد ہوا جس میں بزم طبیہ کے مندرجہ ذیل جدید عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

سادھو رام، نائب صدر + محمد ایوب ذوقی، جنرل سکرٹری + مالی رام، یوگندر پال جوائنٹ سکرٹری + گندھرپ سنگھ لائبریرین + **ممبران مجلس منتظمہ** (۱) سوہن لال (۲) چھوٹو رام (۳) سنسار چند (۴) مدن گوپال (۵) دشن سنگھ (۶) ہر بخش سنگھ (۷) محمد امیر داؤد قریشی (۸) احمد اختر (۹) مولوی عبد اللطیف + "جنرل سکرٹری"

تاریخ الاطباء

ابن جلجل[1]

ازجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم، اے دارالعلوم کیمبرج بیرسٹرایٹ لا۔ میڈل ٹمپل سابق رکن عدالت العالیہ و معتمد سررشتۂ فوج وطبابت وحال معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامۂ ممالک محروسہ سرکار نظام، مصنف "خلافت اندلس"

ابوداؤد سلیمان بن حسان جواپنے لقب ابن جلجل سے مشہور ہے ایک سرآوردہ طبیب تھا فن طب کا کوئی شعبہ ایسا نہ تھا کہ جس میں نہایت تحقیق کے ساتھ اس نے کمال حاصل نہ کیا ہو، تشخیص امراض ادرادویہ کے خواص اور انکے طریقہ استعمال میں اس کا تجربہ بمقابلہ دیگر اطبائے معاصرین بہت دسیع تھا، ابن جلجل کے زمانے میں علم طب کی تعلیم وتحصیل کا مدار زیادہ تر حکیم دیسقوریدس نامی کی کتابوں پر تھا جس کا ترجمہ زبان عربی میں پہلی مرتبہ اصطفن ابن بسیل نے بزمانہ خلیفہ جعفر المتوکل عباسی[2] بمقام بغداد کیا تھا اور گو بعد ازاں حسین ابن اسحٰق نے اس ترجمہ کی تصحیح کی۔ لیکن یہ دونوں حامل اصطلاحات عربی کے دریافت کرنے میں ناکام رہے جس کا نتیجہ ہوا کہ یونانی ناموں کو قائم رکھنا پڑا۔ ابن جلجل کا قیاس ہے کہ اگر ترجمہ بمشورہ دیگر اطبا ہوتا تو یہ بڑا نقص باقی نہ رہتا اور کتاب تمام اغلاط سے پاک و صاف جمہور کے سامنے پیش ہوتی۔ اندلس میں یہ کتاب اسی ناقص حالت میں سلطان عبدالرحمٰن الناصر بن محمد کے عہد تک زیر مطالعہ رہی۔

یہ لکھتا ہے کہ "اس بادشاہ کے عہد میں ارمانیوس شہنشاہ قسطنطنیہ کی طرف سے ایک سفارت خطوط اور تحائف لیکر قرطبہ میں آئی۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو یہ واقعہ ۳۳۷ سنہ ہجری میں واقع ہوا (م سنہ ۹-۹۴۸ء) ارمانیوس نے جو بیش بہا تحائف بھیجے تھے ان میں دیسقوریدس کی تصنیف کا بھی ایک نسخہ تھا جو قدیم یونانی زبان میں تھا جس کو قدیم آیونی تحریر وتقریر میں استعمال کرتے تھے نہایت خوبصورتی سے لکھا ہوا تھا اور اس میں پودوں کی تصویریں بھی تھیں جو نہایت خوبصورت اور رنگین تھیں، اسکے ساتھ ہی شاہ قسطنطنیہ نے ہروسیس صاحب القصص کی تصنیف کا ایک نسخہ بھی بھیجا تھا جو رومیوں کی ایک عمدہ تاریخ تھی جس میں زمانۂ سلف کے واقعات اور شاہان پیشین کے مہمات ونیز دیگر اہم واقعات اور دیگر عجیب و غریب باتیں درج تھیں اپنے خط میں شہنشاہ ارمانیوس نے دیسقوریدس کے مذکورہ نسخہ کا حوالہ دے کر الناصر کو اس امر پر توجہ دلائی تھی کہ دیسقوریدس کی کتابیں کسی ایسے شخص سے عربی میں ترجمہ کرانی چاہئیں جو یونانی زبان میں مہارت رکھنے کے علاوہ مفردات کے خواص سے بھی واقف ہو اور اگر ایسا نہ ہوا تو اس عجیب و غریب تصنیف کی خوبیاں حقیقی طور پر کبھی عیاں نہ ہوسکیں گی اور نہ یہ بکارآمد ہوگی"۔

ابن جلجل لکھتا ہے کہ اتفاق سے ان دنوں قرطبہ میں کوئی عیسائی ایسا نہیں ملا جو قدیم یونانیوں کی زبان کو پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا ہو۔ چنانچہ دیسقوریدس کی کتاب غیر مترجم صورت میں الناصر کے کتب خانہ میں رکھی رہی۔ اس اثنا میں اس ملک کے علما اصطفن کے ترجمہ سے استفادہ کرتے رہے جس کے متعلق میں نے کہیں اور لکھا ہے کہ وہ بغداد سے لایا گیا تھا۔ آخرالامر چند سال کے بعد جب الناصر نے ارمانیوس کی سفارت کو واپس کیا تو اس سے درخواست کی کہ مجھے کوئی ایسا آدمی بھیجو جو قدیم یونانیوں کی زبان اور ادب پر بخوبی دسترس رکھتا ہو اور قرطبہ میں میرے غلاموں کو ان چیزوں کی تعلیم دے سکے تاکہ وہ عربی میں مناسب ترجمہ کرسکیں، ارمانیوس نے اس خواہش کی تکمیل فوراً کی اور ایک راہب نقولا نامی کو روانہ کیا جو ۳۴۰ سنہ ہجری میں قرطبہ پہونچا۔ (م سنہ ۲-۹۵۱ء) اس وقت دارالخلافت میں متعدد حاذق اطبا موجود تھے جو مہارت تامہ رکھنے کے علاوہ اس خواہش میں بیتاب تھے کہ دیسقوریدس کی کتاب کا مکمل علم حاصل کریں اور ان مقامات کی تہ تک پہونچ جائیں جو ہنوز ترجمہ میں غیر مفصل اور مبہم پڑے ہوئے تھے۔ ان حضرات میں سے جو اس امر کے بہت مشتاق تھے کہ اس بیش بہا کتاب کی زیارت کا موقع مل جائے اور جو خلیفہ کے تقرب کی وجہ سے ہر وقت محل میں جاسکتے اور کتب خانہ میں داخل ہوسکتے تھے ہدائی ابن بشرورت یہودی بھی تھا نیز...

---

[1] اخبار الحکما از قفطی صفحہ ۱۳۰ ۔ [2] یہ خاندان عباسیہ کا دسواں خلیفہ ۲۳۱ سنہ ہجری مطابق ۸۴۵ سنہ عیسوی میں گزرا ہے۔



مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان رح
جن کی یاد میں "کمیٹی ہفتہ یادگار اجمل" نے اسی مہینہ ہفتہ منانے کی اپیل کی ہے



ڈاکٹر سرج واروناف - پیرس
جن کا مضمون "غدۂ درقیہ کی تقلیم سے خلقی ابلہی کا علاج" اسی اشاعت میں نذر ناظرین ہے

نے اس شخص سے بہت ربط ضبط پیدا کرلیا اور رفتہ رفتہ اس سے دیسقوریدس کی کتاب کے تمام مبہم مقامات کی تشریح بیان کردی چنانچہ ہدائی پہلا طبیب تھا جس نے قرطبہ میں تریاق الفاروق کے نام سے ایک دوا تیار کی اور ٹھیک ٹھیک ان پودوں کے نام دریافت کئے جو نسخہ میں داخل ہونا چاہیئے تھے، ہدائی ابن بشروت ہی صرف ایسا طبیب تھا جس نے دیسقوریدس کی کتاب سے استفادہ کیا ہو بلکہ دوسرے اشخاص نے بھی نہایت جانکاہی سے پودوں کے ٹھیک ناموں کی قرارت برقرار رکھنے کی کوشش کی اور اُنکے مترادفات عربی میں تلاش کئے۔ ان میں سے ایک شخص محمد نامی تھا، جو الشجار کے لقب سے مشہور ہی اور ایک شخص اور بھی تھا جسکا لقب البابی تھا۔ اور ابو عثمان الجذار جس کا لقب الیابسہ تھا۔ نیز محمد ابن سعد طبیب عبدالرحمن ابن اسحٰق ابن ہیثم اور عبداللہ الصقلی (ساکن سسلی) جو یونانی تحریر و تقریر پر قادر تھا اور اسکے علاوہ ایک ماہر طبیب اور محقق نباتات تھا۔ مذکورۂ بالا تمام اشخاص نقولا راہب کے معاصر تھے اور خلیفہ المستنصر کے عہد میں قرطبہ میں رہتے تھے جہاں میں اپنے زمانۂ جوانی میں ان سے واقف تھا اور انکی تدریس اور تجربوں سے متنفع ہوتا تھا۔ میں نقولا راہب کو بھی جانتا تھا اور اُسے دیکھا بھی تھا اس کا انتقال المستنصر باللہ الحکم کی حکومت کے پہلے سال میں ہوا۔"

بہرکیف مذکورہ سربرآوردہ اطبار کی متحدہ کوششوں سے دیسقوریدس کی تصانیف کا ترجمہ تمام اسقام سے پاک ہوا مبہم مقامات کی توضیح کیگئی مفردات اور پودوں کے تمام اسمار نہایت تشفی بخش طریقہ سے مشرح کردیئے گئے عربی میں اصطلاحات اختراع ہوئے البتہ صرف چند جن کی تعداد دس سے زیادہ نہ تھی باقی رہ گئے اور قرطبہ پایۂ تخت اندلس کے لوگ آخرالامر یونانی اصطلاحات کو خود اپنی زبان میں پڑھنے پر قادر ہوگئے۔

ابن جُلجُل لکھتا ہی کہ "مجھکو ابتدائے جوانی ہی سے اس امر کا بہت شوق تھا کہ میں دیسقوریدس کی طبی کتاب کی معلومات حاصل کروں کیونکہ یہی ادویۂ مرکبہ کے معلومات کی بنیاد ہے چنانچہ میں نے اس کتاب کا پورے غور و توجہ سے مطالعہ شروع کیا اور اسکی مزاولت کرتا رہا حتّٰی کہ خدا نے اپنی غیر متناہی قدرت سے میری آرزو کے پورا کرنیکا سامان مہیا فرمایا اور میں بہت سی ایسی ادویہ کے اسماأ و تفصیلات کو حفظ کرسکا جن کو بھول جانے اور جنکے فوائد سے نوع بشر کے محروم رہ جانے کا اندیشہ تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بدن انسانی کی صحت کی اصلاح کے لئے ذرائع پیدا کردیئے ہیں۔ سطح ارض پر اُگنے والے پودوں میں۔ اس پر چلنے والے چوپایوں میں۔ پانی میں تیرنے والے جانوروں میں، ہوا میں اُڑنے والے پرندوں میں اور معدنی مادوں میں جو زمین میں پوشیدہ ہیں ان چیزوں سے شفائے امراض حاصل کرنے کی اجازت دی جو اسکے انتہائے رافت و مکرمت کا ثبوت ہے"۔

ابن جُلجُل کی تصانیف

(۱) تشریح اسمار مفردات جو ادویہ میں مستعمل ہیں اور دیسقوریدس کی کتابوں میں پائی گئیں۔ یہ کتاب قرطبہ میں بماہ ربیع الثانی ۳۷۲ھ مطابق ستمبر یا اکتوبر ۹۸۲ء بزمانِ خلافت ہشام بن الحکم لکھی گئی۔

(۲) دوسری کتاب ان مفردات کے بیان میں ہی جو اگرچہ بطور دوا استعمال کی جاسکتی ہیں مگر دیسقوریدس کی کتابوں میں نہیں پائی گئی۔

(۳) ایک رسالہ بنام "اعلان ان غلطیوں کا جو اطبائسے معالجہ میں سرزد ہوتی ہیں"۔

(۴) ایک سوانحاتی تصنیف جو خلیفہ ہشام کے نام سے معنون کی گئی اور جسمیں ان سربرآوردہ طبیبوں اور فلسفیوں کی سوانح عمریاں ہیں جو یا تو اندلس میں پیدا ہوئے یا وہاں مطب کرتے تھے۔

شکست عظام کے متعلق بعض موجودہ آرا اور مروجہ معالجات

از جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا)

اس عنوان کا انتخاب دو وجہ سے عمل میں آیا ہے۔ اول تو یہ کہ یہ علم جراحی کی بہت ہی اہم شاخ ہے اور ہڈی ٹوٹنے کے حادثات روزانہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتے رہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ہمارے ملک میں جو طبیب ہیں وہ عام اس سے کہ سند یافتہ ہوں یا غیر سند یافتہ، مغرب کی تدریجی ترقیوں سے بالکل ناواقف ہیں اور ان کو اس امر کا بالکل موقعہ نہیں ملتا کہ وہ اپنے آپ کو ان طبی ترقیوں سے جو یورپ میں رونما ہو رہی ہیں واقف رکھیں۔

یہ واقعات تھے جنہوں نے مجھے اس امر پر آمادہ کیا کہ ایک چھوٹے سے مضمون میں اپنے ان تجربات کا جو میں نے Bed cliniques سے حاصل کئے ہیں اور ان لیکچروں کا جو میں نے اپنے قابل اُستاد سر جان تھینے سی، بی، ایڈنبرگ یونیورسٹی، اور مسٹر ٹامس ایڈنبرگ رائل انفرمری سے سُنے ہیں اور ان خیالات کا جو مسٹر وہارتن ہڈگنس کالج ہاسپٹل اور مسٹر لکچرنگ پک نے اس باب میں ظاہر کئے ہیں خلاصہ پیش کروں حال ہی کی بات ہے کہ ہڈی ٹوٹنے اور اسی قسم کے اور صدمات کا علاج بالکل بے ترتیب اور بدنظمی کی حالت میں تھا۔ یہ فن میری یونیورسٹی کی ایک نامور ہستی کا ممنون احسان ہے یعنی سر جیمس ینگ سمپسن کا۔ اسی کی بدولت آج ہم واقعات کا صحیح علم آسانی سے کر سکتے ہیں اور شکست کی تشخیص میں کسی قسم کی دِقت نہیں اُٹھانی پڑتی اور تشخیص بہت آسانی سے اور مریض کو بلا کسی قسم کی تکلیف ہونچائے عمل میں آجاتی ہے اور اب ہماری تشخیص ایسے نقطۂ نظر پر پہونچ گئی ہے جس کو ہم نقطۂ تکمیل کہہ سکتے ہیں۔

اسکے علاوہ یہاں اس حقیقت کو بھی بیان کر دینا پڑیگا کہ اس باب میں ہمکو کلوروفارم سے بہت بڑی مدد ملتی ہے خصوصًا ہڈی کے بٹھانے کے موقعہ پر کیونکہ اسکے ذریعہ سے ہم ہڈی کو اسکے صحیح مقام پر بٹھا دینے میں پوری طرح کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ تشخیص کے باب میں ریڈیو بھی ایک بیش قیمت خدمت انجام دیتا ہے خصوصًا ان صدمات کی تشخیص میں جو جوڑوں کے آس پاس واقع ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے حاصل کئے ہوئے نتائج پر ہمیں اتنا بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جتنا کہ بادی النظر میں اسکے نتائج بھروسہ کے قابل معلوم ہوتے ہیں۔

اب میں نفس علاج کے متعلق بیان کرنا شروع کرتا ہوں۔ اگر ہم اب سے تیس برس قبل کے زمانے پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ عام طور سے ہڈی ٹوٹنے کا علاج اس طرح کیا جاتا تھا کہ ٹوٹے ہوئے عضو کو لکڑی کی کھپچیوں سے باندھ دیتے تھے یا کسی اور سخت چیز میں دبا کر بالکل ناقابل حرکت بنا دیتے تھے۔ اور جب تک ہڈی کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے آپس میں جڑ نہ جاتے تھے عضو کو اسی حالت میں رکھا جاتا تھا۔ اسکے علاوہ اس قسم کے صدمات کی صورت میں مریض کو جبرًا بے حس و حرکت رکھا جاتا تھا۔ خوف یہ تھا کہ مجروح عضو کی معمولی سوجن اور درد حرکت سے زیادہ ہو جائیگا۔ اور پھر ہمیشہ کیلئے کوئی نہ کوئی نقص باقی رہ جائیگا۔ اس قسم کا خوف بالکل بے بنیاد تھا۔ اس طول طویل قید اور عضو مجروح کو ضرورت سے زیادہ آرام پہونچانے کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اعصاب حرکت نہ ہونے کی وجہ سے خشک ہو جاتے تھے۔ جوڑ جم کر ہلنے کے قابل نہ رہتا تھا چھوٹی رگوں پر ایک قسم کی جھلی آجاتی تھی جس کی وجہ سے عضو کی فطری حرکت میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی جس کو رفع ہونے میں عمومًا بہت زمانہ درکار ہوتا تھا اور بعض صورتوں میں تو ایسے خطرناک نتائج پیدا ہوئے کہ وہ عضو ہمیشہ کے لئے خشک ہو کر رہ گیا۔ اور پھر اس کا کوئی علاج نہ ہو سکا۔ مزید برآں ڈاکٹروں کی یہ عادت بھی رہی ہے کہ وہ ہڈی کے ٹکڑے اصلی جگہ جمانے کو اتنا اہم سمجھتے تھے کہ تمام باتوں کو نظر انداز کر کے پہلے اسی طرف متوجہ ہو جاتے تھے اور مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹروں کا یہی خیال باعث ہے اس امر کا کہ وہ علاج کے ان اہم اصولوں کی طرف سے بالکل بے فکر رہے جن پر نظر رکھنے کی سخت ضرورت تھی۔

مجھے جہانتک علم ہے عوام کے سامنے سب سے پہلا اعلان وہ ہے جو ڈاکٹر جے۔ لیوکس چمپیونیر نے کیا تھا۔ اس کی کتاب

Traitement de fractures per les massage et la mobilisation

۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے ہڈی کے ٹوٹنے کے علاج میں جلد سے جلد مالش کو اختیار کرنے اور عضو کو جنبش دینے کو ترجیح دی۔ اور لکڑیاں باندھنے یا ایسے دوسرے آلات کے استعمال کی جن سے کہ حرکت بند ہو مخالفت کی۔ اس وقت سے ابتک بہت سے انگریز ڈاکٹر اس

طریقۂ عمل پر کاربند ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے ممالک کے ڈاکٹروں کی فہرست میں میں سر ولیم بنیٹ سینٹ جارج ہاسپٹل کا نام بھی لے سکتا ہوں۔

لیکن یہ بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ ہم نے ہڈی بٹھانے کے فن کے ماہرین سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ اور اس باب میں ہم ڈاکٹر دہارٹن ہڈ کنگس کالج ہاسپٹل کے بہت ممنون احسان ہیں۔ ڈاکٹر ہڈ نے ڈاکٹروں کے سامنے ہڈی بٹھانے کے تمام رموز پیش کر دیئے ہیں اور صاف اور آسان زبان میں سمجھایا ہے کہ ہڈی کو کہاں اور کس طرح بٹھانا مضر ہوگا اور کس طرح مفید اور ڈاکٹر ہڈ نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہڈی بٹھانے کے رموز بتائے ہوں بلکہ اس نے دوسرے مختلف صدمات کا علاج بھی بتایا ہے اور ہڈی ٹوٹنے کے علاج میں وہ جو طریقہ استعمال کرتا ہے وہ واقعی تعریف کے قابل ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے ناظرین ان طریقوں کو استعمال کر کے جو میں ابھی بیان کرونگا اپنے اپنے حلقہ کاروبار میں کامیابی حاصل کرینگے۔ کیونکہ میں یہاں صرف اپنے ایڈنبرگ یونیورسٹی کے اُستادوں کے وسیع تجربات یا ڈاکٹر ہڈ کے طریقہائے علاج ہی کو جن کو میں اس قدر پسند کرتا ہوں نہیں بیان کرونگا۔ بلکہ یونیورسٹی گیارہ سال رہ کر جو میں نے خود تجربے اور مشاہدے کئے ہیں۔ ان کو بھی بیان کرونگا۔

ہڈی ٹوٹنے کے علاج کی تدبیریں موقعے اور نوعیت شکست کے لحاظ سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ لیکن عام طریقہ یہ ہے کہ ہڈی کے ٹکڑوں کو انکی اصلی جگہ رکھ کر ایک شخص ٹکڑوں کے سروں کو پکڑ لیتا ہے اور دوسرا شخص ہلکے ہاتھ سے نرم نرم مالش کرتا ہے سب سے پہلے صدمہ رسیدہ ہڈی کے اس حصہ پر جو جوڑ سے بالکل قریب ہوتا ہے آہستہ آہستہ ہاتھ مارتے ہیں۔ تاکہ خون والی رگیں اور رطوبت والی رگیں خالی ہو جائیں اور خون اور رطوبت جو تیزی کے ساتھ نکل رہے ہیں منتشر ہو جائیں۔ اسکے بعد سُوجھے ہوئے حصہ پر مالش شروع کی جائے۔ اور رفتہ رفتہ ٹوٹے ہوئے حصہ پر مالش کرتے ہوئے پہونچ جائیں۔ اور پھر اسکے بعد والے حصہ پر بھی۔ اس طریقہ سے صدمہ پہونچے ہوئے حصہ میں خون کا دوران بہتر ہو جاتا ہے رگیں خون سے خالی ہو جاتی ہیں اور نکلتے ہوئے خون اور رطوبت کو دفع کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ پھر آس پاس کے جوڑ آہستہ آہستہ ہلائے جائیں اور مریض کو اس امر کی ہمت دلائی جائے کہ وہ اراداتاً اعصاب کو سکیڑے۔ لیکن ساتھ ساتھ اس بات کی فکر رکھی جائے کہ اس حرکت سے ہڈی کے ٹکڑوں کے سرے اپنی جگہ سے کھسک نہ جائیں۔

جب مالش پندرہ بیس منٹ تک ہو چکے تو عضو کو آرام سے رکھدیا جائے کسی تکیہ یا ریت کی تھیلی کے سہارے سے یا اگر زیادہ آسان معلوم ہو تو ایسی لکڑی کی پٹی استعمال کیجائے جو ہلنے میں مزاحم نہ ہو۔ عضو کو ایک حالت میں رکھنے کے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ عضو سکڑنے نہ پائے تاکہ دوران خون میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔

مالش روزانہ ہونی چاہیئے اور مالش کی مدت کو بیس یا تیس منٹ تک بڑھا دینا چاہیئے۔ اور جیسے جیسے زمانہ گذرتا جائے مالش زیادہ قوت سے کرانی چاہیئے اور ہر مرتبہ مریض کو اس بات پر آمادہ کیا جائے کہ وہ اپنے جوڑ کو ارادۃً ہلائے اور مزاحمت کے مقابلہ میں بھی ہلانے کی کوشش کرے۔

ایک وقفہ کے بعد جسکی طوالت نوعیت شکست پر موقوف ہے اس قسم کے تمام آلات جن سے کہ عضو کی حرکت رک جاتی ہے دور کر دینا چاہیئے لیکن مالش اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے۔ جب تک کہ ٹوٹے ہوئے ٹکڑے ایک دوسرے سے اچھی طرح مضبوطی کے ساتھ نہ جڑ جائیں۔

اس طریقۂ علاج کی قدر و قیمت اس وقت نظر آتی ہے جب ہم پسلی کے ٹوٹنے کی حالت میں دیکھتے ہیں کہ سانس کے آنے جانے سے جو جنبش اور حرکت ہوتی ہے اس سے اعصاب مضبوط ہو جاتے ہیں اور صدمہ رسیدہ حصہ میں دوران خوب ہوتا ہے اور اس لئے اس مقام پر وہ مادہ جس سے ہڈی جُڑ جاتی ہے ہمیشہ بہت مضبوط ہوتا ہے اور ہڈی اس طرح جڑ جاتی ہے کہ پھر کسی قسم کا نقص باقی نہیں رہتا۔

یہ طریقہ علاج اس صورت میں اور بھی زیادہ مفید ہوتا ہے جب کہ کسی جوڑ کے پاس کی ہڈی ٹوٹتی ہے۔ اس طریقہ سے صرف درد ہی میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ہڈی بہت جلد جُڑ جاتی ہے اور مریض بہت ہی سرعت کیساتھ صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ نقائص جو دائمی طور سے عضو کو بے حس و حرکت رکھنے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ خون اور رطوبت کو منتشر کر کے اور رگوں اور پٹھوں کو چپک جانے سے روکنے کے عمل کے ذریعہ اُن کا سدّباب کر دیا جاتا ہے۔ ہڈی کے اپنی جگہ سے ہٹ جانیکا خطرہ بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ اور اگر معمولی حفظ ماتقدم کے اُصولوں پر کاربندی ہو تو اس طریقہ علاج میں ہڈی نہ جڑنے کا خطرہ اس سے کم ہوتا ہے جتنا کہ پُرانے طریقہ علاج میں ہُوا کرتا تھا۔

مذکورہ بالا ہدایات کا استعمال صرف معمولی شکستوں تک محدود ہے اور یہ بات بھی بالکل ظاہر ہے کہ وہ اصول بھی جن پر مذکورہ بالا ہدایات مبنی ہیں۔ ایسی خطرناک صورتوں میں بھی صرف محدود ہی طریقہ سے کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ جہاں جان بچانے کے لئے سب سے پہلی فکر یہ ہو کہ زخم

میں پیپ نہ پڑنے پائے اور جہاں کھال کے برابر رکھنے کے لئے یہ ضروری سمجھا جائے کہ چوٹ لگنے کے وقت جو خون نکلا ہی وہ خوب اچھی طرح سے نکل جائے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ شکست چاہے معمولی ہو چاہے پیچیدہ۔ عضو کو بلا ضرورت بے حس و حرکت رکھنے سے ضرور نقصان پہونچ جاتا ہی اور اسی لئے جب پہلی ضرورتیں پوری کردی جائیں اور مریض زخم کے پکنے اور پیپ پڑ جانیکے امکان سے محفوظ ہو جائے تو بعض صورتوں میں بہترین اور سب صورتوں میں بلا استثنا بہت زیادہ سرعت کیساتھ وہ جراح علاج کرسکے گا جو عضو کو باقاعدہ اور منظم طور پر حرکت دینے کا انتظام کرے گا۔

اب میں قبل اسکے کہ شکست عظام پر آوں یہ کہدینا مناسب سمجھتا ہوں کہ میں نے پٹی کے مقابلہ میں پلاسٹر لگانے کو ہمیشہ ترجیح دی ہے عام اس سے کہ نوعیتِ شکست کچھ ہی ہو اور اسی لئے میں چند منافع پلاسٹر کے جو میری نگاہ میں بہت وقعت رکھتے ہیں اور میں ان کو ضروری بھی خیال کرتا ہوں بیان کرونگا۔ میرا کہنا یہ ہے کہ کسی قسم کی پٹی پلاسٹر کے فوائد کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ اسلئے کہ پٹی کو مضبوط باندھنا ضروری ہے ورنہ وہ پھسل جائیگی اور اس طرح مقصد زائل ہو جائیگا، اور اگر مضبوط بندھی رہیگی تو دوران خون بند ہو جائیگا اور بجائے فائدے کے نقصان پہونچے گا۔ دوسرے یہ کہ بہت کم ایسے لوگ ہیں جو پٹی باندھنے میں اس قدر مشاق ہوں کہ ہر جگہ دباؤ برابر رکھ سکیں کہیں دباؤ کا زیادہ ہونا اور کہیں پر کم ہونا ایک حالت میں رکھنے سے زیادہ مضر اثر پیدا کرتا ہی۔ یعنی دباؤ کا برابر زیادہ ہونا یا برابر کم ہونا ایسے بُرے نتائج نہیں پیدا کرتا جتنا کہ دباؤ کا کہیں کم اور کہیں زیادہ ہونا۔ اسکے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہو کہ پلاسٹر مالش کرنے والے کی راہ میں بالکل حائل نہیں ہوتا، اور وہ پلاسٹر پر بھی اسی طرح مالش کرسکتا ہے کہ گویا پلاسٹر ہی وہ کھال ہو جسکو تقویت دینا اس کا مقصد ہے۔

(باقی)

مزاحیہ

وٹامن!

از جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر صاحب چاندپوری

ہندوستانی صاحب جو اپنی تمام مشرقی خصوصیات کے باوجود ذاتی ملازمین اور سرکاری چپراسیوں کی نظر میں "صاحب" ہوتا ہے اور "صاحب" ہی کہلانا پسند کرتا ہے، خدا کی ہستی سے زیادہ وٹامن پر اعتقاد رکھتا ہے اور حسب موقعہ زیادہ سے زیادہ "وٹامن" کھانے کی سعی میں مصروف رہتا ہے، یوں تو ہر شخص جس نے کسی طبی رسالے یا اخبار میں "وٹامن" کے متعلق پڑھے ہیں۔ اپنے کمزور جسم کو اسکے حیات پرور اثرات سے فائدہ پہنچانے کی تمنا رکھتا ہے، لیکن خالص "وٹامن" کھانے کا سودا اس وقت شروع ہوتا ہے جب آدمی سو سے زیادہ تنخواہ پانے لگے، اور وہ خود بھی اپنے آپ کو "صاحب" سمجھنے لگے، ابسے بیس پچیس سال پہلے جب "وٹامن" کا نظریہ سامنے نہ آیا تھا "صاحب" ہونے کی سب سے بڑی علامت یہ تھی کہ آدمی انگریزی کی طرح اُردو کو توڑ مروڑ کر گفتگو کرنا شروع کر دیتا تھا، دونوں وقت چائے پینا اسکے وظائف میں داخل ہو جاتا تھا، اسی طرح صبح کو سورج نکلنے سے قبل اور شام کو آفتاب ڈوبنے سے پہلے "بیگم" کو برافگندہ نقاب کرکے تفریح کے لئے ساتھ لے جانا بھی اِس سلسلہ کی ضروری کڑی تھی۔ مگر اب زمانہ بدل گیا ہے اور صرف پیٹ بھر کر "وٹامن" کھا لینا ہی "صاحب" ہو جانے کی اتنی بڑی دلیل ہے کہ اسکے سامنے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں، خدا بھلا کرے یورپ کے خدا دوست ڈاکٹروں کا کہ اُنہوں نے اپنی ان تھک کوششوں سے ہر چیز میں "وٹامن" اور اسکی ذریات کا جلوہ دکھا دیا ہے۔ چنانچہ پہلے پہلے تو وٹامن بالکل وحدہٗ لاشریک تھی مگر اب اسکی اتنی اقسام دریافت ہو چکی ہیں کہ اسمیں وحدت باقی نہیں رہی اگر ترقی کی رفتار یہی رہی تو وہ دن دور نہیں ہے جب "وٹامن کی اقسام کے لئے انگریزی حروف تہجی میں بھی اضافہ کرنا پڑیگا اور وٹامن زیڈ کے آگے کوئی اور مفرد یا مرکب حرف لگانے کی ضرورت ہوگی۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ چودھویں صدی میں انسان کی زندگی ہوا اور پانی کے بعد وٹامن ہی کی محتاج ہے۔ لیکن ایسا "صاحب" جو چند روز ٹائیفائڈ فیور یا درد گردہ میں مبتلا رہ کر کسی ہسپتال میں رہ چکا ہو وہ "وٹامن" کی حیات آفرینی کا زیادہ قائل، معتقد اور معترف ہے۔ چنانچہ اسی قسم کے ایک صاحب دفعتًا فسادِ خون "کے مریض ہو گئے۔ اگرچہ ہماری رائے میں انکی یہ بیماری قطعی "فسادِ گندم" کا نتیجہ تھی، تاہم علاج کی بہرحال ضرورت تھی، پہلے پہلے تو اِدھر اُدھر مُنڈی اور چرائتہ پیتے رہے، جب یہ "جرعہ تلخ" حلق سے نہ اُتر سکا، تو ایک ڈاکٹر سے مشورہ کیا، اُس نے دیکھتے ہی جسم میں "وٹامن سی" کی کمی بتائی ہمارا صاحب جو وٹامن بی کے آگے اس "شجرے" کی کسی شاخ سے واقف نہ تھا وٹامن سی کا نام سن کر حیران رہ گیا، مگر جب اس کو یہ معلوم ہوا کہ یہ سلسلۂ دراز یہیں ختم نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کے بعد بھی اسکی بہت سی شاخیں باقی ہیں تو ذرا اطمینان ہوا، علاج کے متعلق یہ امر بالکل طے تھا کہ ایسی چیزیں کھائی جانی چاہئیں جن میں وٹامن سی کافی مقدار میں پائی جاتی ہو۔ لیکن عجلت پسندی کا خدا بھلا کرے "صاحب" چاہتا تھا کہ جلد تندرستی کی نعمت حاصل ہو آخر ڈاکٹر نے ایسا انجکشن تجویز کیا جو اسی قسم کی ویٹامن کو جلد جسم میں داخل کر دینے کے لئے مفید بلکہ مجرب تھا۔

صاحب تیار ہو گئے، فوراً انجکشن کی دوا خریدی گئی اور صاحب نے منہ پھیلانے کی جگہ ہاتھ پھیلا دیا، اُدھر انجکشن کی پچکاری جسم سے نکلی اور اِدھر "صاحب" غش کھا کر دھڑام سے کرسی کے نیچے آرہے، ڈاکٹر کا منہ فق ہو گیا، تیمار دار گھبرا گئے۔ کوئی رونے لگا کسی نے ہمت کرکے نبض کی طرف ہاتھ بڑھایا اور ہاتھ کی ٹھنڈک سے استدلال کرکے مایوسی کیساتھ کہا ——— افسوس صاحب تو چل بسے!

دوسرا بولا، قلب کی حرکت بند ہو گئی!

تیسرے نے کہا، نہیں۔ ہارٹ فیل ہو گیا۔

ایک پڑھے لکھے ساتھی نے بگڑ کر فرمایا، چپ رہو جی، قلب اور ہارٹ تو ایک ہی چیز ہے،

لیکن ڈاکٹر بہرحال ڈاکٹر تھا، اس نے جلدی سے کوئی دوا پلائی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مُراد آباد میں نہیں تو ہسپتال میں واقعی مردہ زندہ ہو گیا

صاحب نے آنکھیں کھولدیں، اور سب طرف یاس و حسرت سے دیکھکر فرمایا۔ مجھے کیا ہوگیا تھا!

ایک جاں نثار خدمتگار نے برجستہ عرض کیا، کچھ نہیں حضور مرگئے تھے!

دوسرے تجربہ کار خادم نے اس کمسن ملازم کے منہ پر بڑھکر ہاتھ رکھدیا اور خود آگے آکر بولا، نہیں سرکار کے دل کی حرکت بند ہوگئی تھی۔

کیا کہا ———— صاحب نے ذرا ڈانٹ کر پوچھا؟

اب تیسرا خدمتگار بھی خاموش نہ رہ سکتا تھا اس نے کہا، سب غلط ہے سرکار، ہاٹ فیل ہوگیا ہے آپ کا!

صاحب نے آجتک مرتے ہوئے تو کسی کو نہ دیکھا تھا لیکن دل کی حرکت بند ہوتے ہوئے وہ بہت سے "صاحبوں" کو دیکھ چکے تھے اس لئے آخری دونوں جملوں کے صاف معنی یہی تھے، کہ وہ جنت کو نہیں تو "عالم بقا" کو ضرور سدھار چکے ہیں، اور چونکہ پکا صاحب ایسے ویسے مرض سے نہیں مرا کرتا بلکہ صرف "ہاٹ فیل" ہوجانے سے آنجہانی ہوا کرتا ہے، اسلئے اب زندگی کی آس بالکل ہی ٹوٹ گئی، مگر ڈاکٹر جو ابتک اپنی اس حماقت کو اصول اور فن کی باریکیوں سے جانچنے میں مصروف تھا، کڑک کر بولا، ———— خاموش رہو، سب ہٹ جاؤ یہاں سے ہم نے بیہوش کرکے دیکھا تھا صاحب کو!

اب صاحب کو بھی کچھ اطمینان ہوا اور ہنس کر فرمایا خدا کیلئے کہیں مار نہ دیجئے گا مجھے!

وٹامن سی تو صاحب کے جسم میں کافی داخل ہوچکی تھی۔ البتہ وہ مقام جہاں پچکاری لگائی گئی تھی کئی دن تک پکتا رہا، آخرکار جہانتک جسمانی عوارض کا تعلق ہے، صاحب بالکل تندرست ہوگئے مگر ایک دماغی نقص ضرور باقی رہ گیا، جو غالباً وٹامن سی کی زیادتی سے پیدا ہوا تھا۔

جاڑوں کی ایک سرد و خنک شام کو عین اس وقت جب کہ آفتاب سردی کی شدت سے ڈر کر گوشۂ مغرب میں سنہری لحاف سے منہ ڈھانکنے کا موقعہ ڈھونڈ رہا تھا، "صاحب" نے ہمارے غریب خانہ پر نزول اجلال فرمایا، کھانے کے وقت سے پہلے ہی انہوں نے خاص طور پر ٹماٹر اور چند سبز ترکاریوں کی فرمائش کردی، اگرچہ ہندوستانی گھروں میں ایسا مہمان جو فرمائشی کھانے پکوانے کا عادی ہو اکثر نامبارک ہی ثابت ہوتا ہے اور اسکی یہ بے تکلفی کسی نہ کسی وقت میاں بیوی کی محبت کو عداوت میں تبدیل کردیتی ہے، چنانچہ ادھر تو شوہر پیشانی میں بل ڈال کر "تعمیل ارشاد" پر بیوی کو مجبور کرتا ہے ادھر بیگم صاحبہ ہاتھ میں چمٹا یا "کف گیر" لے کر علم بغاوت بلند کردیتی ہیں اور ذرا سی دیر میں باورچی خانہ چین کی راجدھانی بن کر رہ جاتا ہے چولھے پر رکھی ہوئی دیگچی کا کھولتا ہوا پانی جب آگ پر ایک دم سے گرتا ہے تو بلا مبالغہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی فوج نے نانکنگ کے کسی بڑے سے محل پر کوئی خوفناک بم پھینک دیا، لیکن تین دن تک یعنی جب تک نسوانی عقائد کے اعتبار سے مہمان کو مہمان سمجھا جاسکتا ہے اس قسم کا کوئی اندیشہ پیش نہیں آتا۔ اس لئے ہم نے بھی بلاتکلف ان کے حسب منشا چند سبز ترکاریاں پکوالیں، ٹماٹر بھی آگئے،

کھانا دسترخوان پر آتے ہی صاحب اوور کوٹ پہن کر نہیں بلکہ اوڑھکر ایک طرف بیٹھ گئے اور فوراً جیب میں ہاتھ ڈال کر دو تر و تازہ لیموں بھی نکال لئے، پھر ارشاد ہوا چند کچے ٹماٹر بھی منگوائے جائیں!

ٹماٹروں کی طشتری آتے ہی انہوں نے دونوں لیموں اس میں نچوڑتے ہوئے فرمایا ———— بس دسترخوان پر یہ دونوں چیزیں موجود ہوں تو اور کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

"ارشاد ہو تو اسکے علاوہ جس قدر رطب و یابس یہاں رکھا ہوا ہے اٹھالیا جائے" ہم نے ذرا آہستہ سے سوال کیا۔

چونکہ پلاؤ، زردہ، فیرنی وغیرہ پر بھی "رطب و یابس" کا لفظ صادق آتا تھا۔ لہذا بالکل برجستہ ارشاد ہوا ———— "یہ مطلب نہیں" ———— "آپ شاید جانتے نہیں کہ لیموں اور ٹماٹر میں ایک قسم کی وٹامن ہوتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے بہت ہی ضروری ہے"۔

"شاید نہیں بلکہ یقیناً میں نہیں جانتا لیکن یہ وقت بہت خراب ہے، مہربانی کرکے ذرا وٹامن کھانے میں احتیاط سے کام لیجئے، بلکہ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ یہ طشتری جس میں آپ نے بہت سی وٹامن مہیا کرلی ہے اسوقت سامنے سے الگ کردیجئے"۔

"کیوں"؟ انہوں نے بہت تعجب سے کہا،

"سردی ہو رہی ہے، ممکن ہے زکام نزلہ یا خدانخواستہ کھانسی یا نعوذ باللہ نمونیا ہوجائے"۔

"نہیں جی یہ تو پرانی قسم کے توہمات ہیں جب لوگ ترشیوں کی حقیقت اور انکے فوائد سے واقف نہ تھے اور ہر قسم کی کھٹائیوں کو پھیپھڑوں

مضر کہدیا کرتے تھے یہ زمانہ علم اور روشنی کا ہے، ہر چیز کے اجزا معلوم کر کے طے کر لیا گیا ہے کہ کونسا جزو کس مقصد کے لئے کارآمد یا بیکار ہو سکتا ہے۔ ٹماٹر کی خفیف ترشی یوں سمجھئے کہ زندگی کا سرچشمہ ہے۔ اس میں وٹامن بکثرت موجود ہے اسی طرح لیموں کے متعلق ثابت ہو چکا ہے کہ اس کا تازہ رس حلق، منہ، دانت غرض ہر عضو کے لئے اکسیر ہے، اور میری تو زندگی ہی ختم ہو جائے اگر میں ان چیزوں کا استعمال نہ کروں۔ سردی ہو یا گرمی مجھے مطلقاً میں زیادہ سے زیادہ وٹامن کی ضرورت ہے ورنہ میں بیمار پڑ جاؤں!

درست ہے" ——— تو کیا دونوں وقت آپ وٹامن ہی پیٹ بھرتے ہیں"؟

صاحب نے واقعی بڑی کوشش سے وٹامن کھائے جب تک لیموں اور ٹماٹر کی طشتری صاف نہ ہو گئی وہ دانت اور حلق کی خیر و عافیت کا خیال کئے بغیر وٹامن نوش فرماتے رہے۔

کھانے کے بعد تھوڑی دیر گفتگو کر کے انہوں نے سونے کی اجازت مانگی

"نیند میں بھی کیا کوئی وٹامن پائی جاتی ہے"؟ ہم نے پوچھا۔

"نہیں جی"! انہوں نے ہنس کر کہا۔

"پھر زیادہ سونے کی کوشش آپ کیوں کرتے ہیں"؟

"میں کئی دن سے مسلسل جاگ رہا ہوں"!

ہم شب بخیر کہہ کر انہیں انکے خدائے مجازی یعنی "وٹامن" کے سپرد کر کے چلے گئے۔

صبح کو سویرے ہی صاحب اٹھ بیٹھا اور لگا بار بار دروازے کی زنجیر کھٹکھٹانے، خیال ہوا وٹامن بہت کھائی ہے صاحب نے اسی وجہ سے سردی کا احساس نہیں ہوا، بڑی مشکل سے ہم اپنا نرم و گرم بستر چھوڑ کر اٹھے اور باہر آئے دیکھا صاحب بڑی تکلیف میں مبتلا ہے۔ سانس جلدی جلدی بے قاعدہ چل رہا ہے گلا اتنا بیٹھ گیا ہے کہ منہ سے آواز نکلنا مشکل ہے۔ بولتے ہیں تو اظہار مدعا کیلئے اشاروں کی بھی ساتھ ہی ضرورت ہوتی ہے۔ تعجب سے پوچھا کیا ہوا"؟

سخت کوشش سے جواب دیا، گلا بیٹھ گیا، ذرا سا نمک گرم پانی میں گھول کر لاؤ!

"کیوں بیٹھ گیا"؟ ہم نے پوچھا کیا وٹامن میں کچھ زیادتی ہو گئی"۔

نہیں سردی لگ گئی" ہنسکر بولے،

نمک کے پانی سے دن بھر کلیاں کرنے کے بعد اتنا تو ہوا کہ آواز ذرا کھل گئی مگر سانس کی وہی کیفیت رہی، دن کو صاحب نے فاقہ کیا، شام کو کھانے کی میز پر پھر اسی وٹامن کی مانگ ہوئی، ہم نے کہا "سنو صاحب مرنا ہے تو کسی ہوٹل میں جا کر مرو، ہمارا گھر کوئی قبرستان نہیں ہے جو لیموں اور ٹماٹر کھا کر تم خودکشی کا اقدام کرتے ہو اور سچی بات یہ ہے کہ یہاں سب کچھ مل جاتا ہے۔ مگر گورکن کمبخت کہیں دستیاب نہیں ہوتا"۔

"تم تو نرے اُلو جی" ——— "یہ فضول باتیں میں نہیں سننا چاہتا! یہ لیموں اور ٹماٹر کا اثر نہیں ہے بلکہ دفعۃً پانی بدل جانے کا کرشمہ ہے آج میں پانی بالکل نہ پیونگا صرف چائے پر بسر کرونگا"۔

گویا لیموں اور ٹماٹر کے ساتھ ہی چائے کا انتظام کرنا بھی ہمارے لئے ضروری ہو گیا۔ مجبوراً ہم نے تعمیل ارشاد کی اور اپنے ایک اچھے مگر بیوقوف دوست کی خودکشی میں دیدہ و دانستہ امداد کی۔

انہوں نے پہلے دن کی طرح اسی رغبت اور بیباکی سے "وٹامن" تناول فرمائے اور چائے پی کر لیٹ رہے ہمیں پورا یقین تھا کہ یہ رات خیریت سے گذرنے گی اور آج وٹامن ضرور رنگ لائیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، آج ایک بجے ہی انہوں نے زنجیر ہلا دی، ہم فوراً باہر آئے۔ اسوقت انہیں بخار بھی تھا بولے "بڑی تکلیف ہے"!

"کیا ہوا خیریت تو ہے"؟

"مارے درد کے سر پھٹا جاتا ہے، حلق میں کانٹے لگ رہے ہیں کوئی دوا پلواؤ"!

"ذرا سی دوا اتنی وٹامن کا کیوں کر مقابلہ کرسکے گی اور دوا اس وقت ہے کہاں، صبح ہونے دو، کہو تو ذرا سی وٹامن ہی اور لے آؤں"!

"صبح کا انتظار کروگے تو میں مرجاؤں گا"، انہوں نے بڑی مایوسی سے کہا،

(بقیہ صفحہ ۲۹ پر)

بابُ الصحت

پیدل چلنا

از ڈاکٹر فریڈرک فری، ڈاک ایم، ڈی وسٹیفیلڈ، انگلینڈ

جدید تمدن میں پیدل چلنا بھی ایک مسئلہ بن گیا ہے کیونکہ اب انسان سواری کا اس قدر عادی بن چکا ہے کہ پیر سے چلنے کی عادت بھول رہا ہے اور یہی اُس کی بیماریوں کا باعث ہے۔

پیدل چلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب کبھی آپ چلیں تو تن کر اور جسم کو سیدھا کر کے چلیں۔ جھک کر چلنا، سینہ نیچا کر کے چلنا۔ یا ادھر اُدھر سانڈ کی طرح ہلتے جلتے چلنا صحت وری کی نشانی نہیں ہے۔ سینہ تان کر جسم کو تنکر رکھکر اور گہرے سانس لیتے ہوئے قدم جماتے ہوئے چلنا آرام دہ اور صحت بخش ہے۔ آپکی طاقت جس قدر آپکا ساتھ دیگی اس کے مطابق آپ کو جوش اور قوت کیساتھ چلنا چاہیئے۔

پیدل چلنے یا چہل قدمی کے لئے اگر آپ ان جگہوں پر جائیں تو مناسب ہے جہاں تازہ ہوا آسانی سے ملتی ہو اور وہاں کی سڑکوں پر خاک دھول نہ اُڑتی ہو اور اسکے پاس مکانات اور اونچی عمارتیں بھی نہ ہوں جس روز ہوا چل رہی ہو تو خاص طور پر آپ کو چہل قدمی کے لئے جانا چاہیئے۔

پہلے پہلے تو آپ کو پیدل چلنے کی عادت تھکا دیگی لیکن اگر اعتدال کے ساتھ آپ چلنے کی عادت کو رفتہ رفتہ بڑھائیں تو بہت سے امراض کا علاج خود بخود ہو جائیگا۔ اگر آپ چل کر تھک جائیں تو فوراً واپس ہونے کی کوشش کیجئے۔ اس قدر چلنا کہ آپ تھک کر بیکار ہو جائیں سودمند نہیں ہے۔ تکان جسم کو آرام نہیں پہونچاتی اور نہ وہ صحت کے لئے ہی مفید ہے۔ رفتہ رفتہ اپنی رفتار بڑھایئے جب آپ پیدل چلنے کی زیادہ عادت ڈال لیں او پھر سڑک پر گھومنے والی کاروں، موٹر بسوں۔ ٹراموں اور دیگر چیزوں میں سفر کرنا خاص کر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر جانے کے لئے گاڑیوں کا محتاج رہنا واقعی ایک شرم کی بات ہے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہونگا کہ ۱۵، ۲۰ منٹ کے پیدل سفر کے لئے آپ کو گاڑیوں اور سواریوں کا محتاج ہونا ایک جرم ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ آپ اپنے دفتر کارخانہ یا دکان وغیرہ پر جانے کے لئے معمولی حالات میں گاڑیوں کے جبتک محتاج رہیں گے جسم میں توانائی اور حرکت وحیات پیدا نہیں ہوگی۔ زندہ رہو اور ایسے زندہ رہو کہ صحت اور توانائی تمہارے چہروں سے عیاں ہو۔ اسکے لئے پیدل چلنا بہترین چیز ہے۔ جس سے آجکل کا انسان روز بروز محتاج اور محروم ہوتا جا رہا ہے۔ خالق نے کسی کو سواریوں اور گاڑیوں کیساتھ پیدا نہیں کیا۔ پیدل راستہ طے کرنا زمین سے بجلی اپنے جسم میں حاصل کرنا ہے۔ اور یہ زمین کی بجلی انسان کی توانائی کو بخوبی قائم رکھنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔

زندہ انسان بنو اگر سُستی اور کاہلی کی طرف تمہارا ذہن ذرا بھی منتقل ہو رہا ہے تو اسکی فوراً روک تھام کردو۔ اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ تم کسی کام میں اپنے ذہن کو لگا دو۔ اور جسم کو بھی مصروفِ عمل کردو۔ جسم کی توانائی قائم رکھنے کے لئے پیدل چلنا بہترین چیز ہے +

دیواروں پر یہ مقولہ لکھدو —— "چلو زیادہ، بیٹھو کم"! جب کبھی پیدل چلنے کا موقعہ ملے خوب چلو۔

چلو - پیدل چلو اور خوب چلو۔ زندگی میں اگر آگے بڑھنا چاہتے ہو تو پیدل سفر کرو اور سواریوں کو دُور ہی سے سلام کرو! +

حُسن و جمال ہر عورت کی رسائی تک

از قلم مس جوزیہ اولڈ فیلڈ، ڈی، بی، ایل، ایم، آر، سی، ایس، ایل، آر، سی، پی انگلینڈ

لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ حسین کسے کہتے ہیں۔ میرا جواب ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ حسین وجمیل وہی ہے جسکی صحت درست ہو اور مسرور و مطمئن ہو۔ میں جوں جوں خوبصورت مردوں اور عورتوں کو دیکھتی ہوں۔ میرے اس خیال کو تقویت حاصل ہوتی جاتی ہے کہ خوبصورتی اور خوبروئی دراصل صحت اور اطمینان نفس کا نام ہے اور جہاں یہ دونوں چیزیں ایک تناسب کیساتھ آکر مل جائیں تو بس سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہیں۔

خوبصورتی اس کا نام نہیں ہے کہ آپ تنگ اور اونچے جوتوں میں اپنے پیروں کو بھینچکر پنڈلیاں موٹی بنانے کی فکر کریں۔ خواہ پیروں میں چھالے اور گوکھرو نکل آئیں۔ یا کمر کو اس قدر سختی کے ساتھ کس کر باندھا جائے کہ سانس بھی لینا دشوار ہو۔ اور پھیپھڑے اور جگر ماؤف ہونے شروع ہو جائیں جمال اور روپ اس کا بھی نام نہیں ہے کہ لبوں پر غیر قدرتی روغن استعمال کر کے انہیں تنفس اور زبان کو ماؤف کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے چہرہ پر پوڈروں اور کریموں کی زیادتی کے باعث مسامات بند کر دیئے جائیں۔

صحت، خوبصورتی کے لئے ازبس ضروری چیز ہے۔ وہ صحت نہیں جو دواؤں محرکات، اور بیرونی امدادوں کے بغیر حاصل اور قائم نہیں ہوتی بلکہ قدرتی اور اصلی صحت جو یکسر جوش واطمینان اور زندگی میں بڑھنے کی قوت سے پیدا ہو۔

ہر عورت کا فرض ہے کہ وہ خوبصورت ہو۔ وہ عورت جو خوبصورت رہنے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ وہ زندگی کے خوبصورت افق پر دھبہ ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ خاص خاص حالتوں کے سوا اکثر بدصورت اور بدرو عورتیں زیادہ تر اپنی خرابی، سستی، کاہلی کی وجہ سے ایسی ہوتی ہیں۔ ورنہ وہ اپنی پرانی صورت شکل اور جسمانی صحت کو بخوبی اچھا اور قابل رشک بنا سکتی ہیں

خوبصورتی اور جمال، ہر چیز کی طرح، کام محنت اور نیکی کا پھل ہے۔ پس یہ انعام اور سند چیز اسی کو مل سکتی ہے جو محنت کرے اور صبر کیساتھ اپنے کام کا اثر اور اجر دیکھے۔

خون کی کمی خوبصورتی کی جانی دشمن ہے اگر کھانا ہضم نہیں ہوتا اور چہرہ کا رنگ پھیکا ہے تو جمال کہاں؟ ایک دفعہ مجھ سے لیڈی پیجیٹ نے یہ بات کہی تھی کہ تجربہ اور مشاہدہ نے یہ بات بتائی ہے کہ جو عورتیں گوشت نہیں کھاتیں اُنکے چہرہ کی دمک اور خوبصورتی نمایاں ہوتی ہے۔ میرا اپنا خیال بھی یہی ہے۔

پھلوں کا استعمال تازہ قدرتی رواں پانی میں غسل۔ پسینہ جذب کرنے والے خشک اور سادہ کپڑے، تازہ ہوا، ورزش اور دھوپ عورتوں کے چہروں پر نکھار پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور چند ہی ہفتوں میں اسکے چہرہ پر رونق اور خوبصورتی، جلد کی نرمی، سیب کی سی سرخی اور توانائی نمایاں ہو جاتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ خوبصورتی ہر عورت کے نہیں اکثر عورتوں کی رسائی تک ضرور موجود ہے اور اگر صحت کے اصولوں کو سامنے رکھکر عورتیں اپنی خوبصورتی کو قائم رکھنے اور بڑھانے کی طرف توجہ کریں تو چند ہی ماہ میں کچھ سے کچھ تبدیلی ہو جائیگی۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ بدصورت عورتیں ملک سے نکال دینی چاہئیں۔ کیونکہ بدوضع صورتیں اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ یہ عورتیں یا تو اس قدر سست، کاہل وجود اور صحت سے غافل دبے پڑی ہیں کہ اپنی جمالیاتی ترقی سے واسطہ ہی نہیں رکھتیں۔ یا اس قدر چٹوری، خود غرض اور عادت کی غلام ہیں کہ شرابیں، سگرٹیں، محرک چیزیں، تیز چار کے پیالہ اور چٹ پٹے گوشت کی رکابیاں چھوڑ ہی نہیں سکتیں۔

مسرور اور مطمئن رہنا بھی خوبصورتی کے لئے ضروری چیز ہے، اپنے شوہر یا بزرگوں کے سامنے خوب صورت دکھائی دینے کے لئے چہرہ اور بشرہ سے پژمردگی اور ملال دور کرنا ضروری ہے۔ ایک چڑچڑے مزاج کی عورت۔ تیوری پر بل ڈالنے والی عورت بہت جلد جھریاں اپنے چہرہ پر پیدا کر لیتی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ جلدی اس وجہ سے بوڑھی ہونی شروع ہو جاتی ہیں کہ وہ ایک ایک چیز پر ناک بھوں سکیڑتی ہیں۔ تیوری پر بل ڈالتی ہیں۔ آنکھیں اور لب گھڑی گھڑی مٹکاتی ہیں۔ معمولی معمولی باتوں پر گھنٹوں سوچ بچار کرتی ہیں یا بُرا مانتی رہتی ہیں۔ اور تمام بے چینیوں اور قلب وجسم کے اضطراب کا اثر انکی صحت پر اس کے بعد جمال پر ضرور پڑتا ہے۔

ایک بات یہ بھی ہے کہ ہر عورت جو خوبصورتی بڑھانا یا قائم رکھنا چاہتی ہے کسی ایک عورت یا خوبصورت نمونہ کا خیال اپنے دلمیں ضرور جمائے اور اس جیسی بات اپنے جسم اور اطوار میں پیدا کرنے کی طرف متوجہ رہے۔ اپنے دل میں وہ حسن کی جیسی مورتی پیدا کرے گی، اور اپنے عمل سے وہ جیسے جمال کے حاصل کرنے کی طرف بڑھیگی ویسی ہی چیز اسے اپنے وجود میں پیدا ہوتی معلوم ہونے لگیگی اور اس قدر جلد کہ خود اسے بھی تعجب ہوگا۔ اور دوسرے لوگ بھی اسکی طرف دیکھکر کہیں گے کہ "کیا عجب تبدیلی ہوئی ہے اس لڑکی میں!!"

نوٹ :- خریداران رسالہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

صحت اور دماغی تعطل

راحت اور آرام طلبی کی زندگی!

از ڈاکٹر پروگریس ہارٹ - فلاڈیلفیہ، امریکہ،

اگر کوئی شخص سست رَو ہی، یا بے عقل و بے وقوف ہی تو ہمیں اسکی طرف سے مایوس ہو جانے کی ضرورت نہیں ہو۔ اسکے دماغ میں ترقی کے آلات موجود ہیں۔ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ہم بے وقوف یا کم عقل آدمیوں کو بغیر علاج کے چھوڑ دیں۔ ان کے دماغوں سے ہم ضرور کچھ نہ کچھ کام لے سکتے ہیں۔ اصل میں ہوتا یہ ہو کہ سست کاہل اور کم عقل لوگوں کے دماغ کی لہریں خاموش رہتی ہیں، انکے دماغی آلات میں ضرور ایک جنبش پیدا کی جاسکتی ہو۔ دماغ کے خلیات اگر سُن ہو جائیں۔ یا کارگذاری میں کوتاہی کریں تو بے شک یہ ہماری خطا ہو کہ ہم ان خلیاتِ دماغ کو انکے صحیح فطری مرکز عمل پر واپس نہ لا سکیں۔

جو شخص سُست اور کاہل وجود ہو اسکی صحت کبھی درست نہیں ہو سکتی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ایسا شخص زندگی میں آرام، جوش اور قوتِ عمل حاصل نہیں کر سکتا۔ جو شخص مردہ زندگی بسر کرتا ہو۔ اسکو قناعت اور سکون نفس سے بھی محرومی ہوتی ہے، ایسے آدمی کو اپنے دماغی آلات کے خفتہ خلیات میں بیداری کی لہریں پیدا کرنے کی سخت ضرورت ہو۔ یہ سمجھنا کہ جو شخص کاہل اور آرام طلب ہو وہ زندگی بڑے مزے سے گزارتا ہو بالکل غلط ہو۔ جو شخص دن بھر اپنی طاقت، سمجھ، جسم اور روح کو کام میں صرف کرتا ہو۔ صحیح سکون نفس اور اطمینان قلب محسوس کرتا ہو۔ بخلاف اس شخص کے جو دن بھر اینڈتا ہے اسے کسی چیز میں مزہ نہیں آسکتا کیونکہ وہ محنت کے ثمر شیریں سے لذت آشنا نہیں۔

یہ سمجھ لیجئے کہ کاہل وجود اور آرام طلب آدمیوں کی صحت کبھی اچھی حالت میں نہیں رہ سکتی کیونکہ ان کا دماغ سوتا ہو اور اسکے سونے کی وجہ سے جسم میں حیات بخش لہریں سُست رفتار اور مضمحل ہوتی ہیں۔ ہاں محنت کرنے والا انسان جو اپنی ساری حیات کام اور "انرجی" کے مسلسل استعمال و صرف میں گذارتا ہے اپنی صحت کو ہمیشہ درست رکھے گا۔

جب آپ کاہل طور پر ایک بیدار اور حیات آفرین زندگی نہ گذار رہے ہوں تو جسم کے مختلف اعضا اور جوارح میں کثیف اور گراں صفت مادّہ کا جمع ہو جانا لازمی ہو جن سے تمام نظام کے طبعی فعل میں نقص پیدا ہو جائیگا۔ فاسد اور فاضل مادّوں کا جسم میں بڑھ جانا جسم کے اعضا و جوارح میں خشکی پیدا کرنیکا سبب بھی بنتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ ملازمت سے علیحدہ ہو کر آرام کی زندگی گذارنے لگتے ہیں وہ بہت جلد بڑھاپے، اضمحلال اور کمزوری طبع کی شکایت کرنے لگتے ہیں۔

ہر شخص کی طبیعت اور مزاج جُدا جُدا ہے مسلسل محنت بھی ایک مضر چیز ہے۔ اسکے لئے کبھی کبھی بے عملی اور بیکاری اور آرام بھی ضروری چیز ہے۔ اسلئے ہر شخص کو باکاری اور بے کاری کا اپنے لئے خاص معیار ضرور قائم کر لینا چاہیئے۔ دماغ کے خلیات بیدار رکھنے کی نیت سے یہ ضروری ہے کہ آپ ان سے کام لیتے رہیں اور برابر کام لیتے رہیں۔ اعصاب کے مراکز کو ہمیشہ اپنے فعل کی طرف طبعًا راجع رکھیں۔

یہ سمجھنا غلطی ہو کہ آدمی ایک وقت میں صرف اسی چیز کی طرف کامل توجہ رکھ سکتا ہو جو براہ راست اسکے کام سے تعلق رکھتی ہو۔ نفسیات کے علم نے یہ ثابت کیا ہو کہ خلیات دماغ کو جس قدر بر سر عمل رکھا جائے اور دماغ کو جبتک اور جس قدر میدان بیکار رہنا یا جاسکے اچھا ہو۔ جب آپکے خلیات دماغ ایک چیز پر مرکوز ہیں اور دوسرے خلیات بھی اپنے اپنے مقاموں پر کام میں مصروف ہیں تو دماغ میں قوت اور حرکت و حیات کی ایک ایسی بے پناہ لہر پیدا ہو جائیگی کہ جس مرکز خاص پر آپ پوری توجہ مبذول کرنا چاہتے ہیں، خلیات دماغ اور مرکز اعصاب چاروں طرف سے اسی پر اپنی طاقت پھینکتے رہیں گے اور آپ بہت جلد اس چیز سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ بیشک ہمیں اس چیز کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے جو ہمارے کام میں براہ راست آتی ہے لیکن سارے ذہن کو اور سارے دماغ کو ہمیں انرجی یا قوت بنانے کے لئے کسی نہ کسی کام میں ضرور لگانا ہوگا تاکہ وہ برابر اپنے فعل اور حرکت میں محو رہیں۔

تندرست وتوانا زندگی کے اُصُول و اعمال[1]

انگلستان کی انجمن تجدید صحت وحیات کا پروگرام

(صدر انجمن کے قلم سے)

لندن کی انجمن تجدید صحت وحیات کے ارکان نے اپنی زندگی اور صحت کے لئے جو اُصول مقرر کر رکھے ہیں ان کا خلاصہ رفاہ عام کی نیت سے یہاں شائع کیا جاتا ہے۔ "مترجم"

غذا:۔ غذا سادہ کھاؤ، جب خوب بھوک لگے اس وقت کھاؤ۔ تحریک پیدا کرنے والی غذائیں نہ کھاؤ۔ بلکہ صرف طاقت برقرار رکھنے والی چیزیں کھاؤ۔

کھانا آہستہ آہستہ کھاؤ اور گھڑی گھڑی مت کھاؤ، چبا کر کھاؤ اور کھانے میں سُستی نہ کرو۔

تھکے ہوئے ہو تو کھانا مت کھاؤ۔ بہتر یہ ہے کہ تھوڑی دیر آرام کرلو اور جب بھوک لگے تو کھاؤ۔

"کھاؤ آہستہ اور چباؤ خوب" کا مقولہ یاد رکھو۔ ہر لقمہ کو اس قدر چباؤ کہ وہ باریک ہو جائے۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ جو لقمہ سخت اور خشک آپ کے معدہ میں گیا ہے ہضم میں فتور پیدا کریگا۔ ہر قسم کے کھانوں میں اعتدال پیدا کرو۔ عام طور پر ایک وضع کے کھانے کھاؤ۔ یہ بات خوب یاد رکھو کہ ہر اُس غذا کا جو تمہارے جسم میں جاتا ہے نظام عصبی اور نظام عضلاتی پر اچھا یا بُرا اثر چھوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

کھانے میں **باقاعدگی اور پابندی وقت** و تناسب کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اپنے کھانوں کو **ڈھک کر رکھو۔** تاکہ ہوا کے جراثیم۔ خاک دھول، مکھیاں، ہوائی کیڑے ان پر یورش نہ کر سکیں۔ کھانے کی چیزیں جو کھلی رکھی ہوں مت کھاؤ خاص کر وہ چیزیں جن کا رنگ، مزا، اور بو بدل گئی ہو۔

موسمی چیزیں اسکے موسم میں ضرور کھاؤ اور خوب کھاؤ۔

کھانا پکانا بھی ایک ضروری بات ہے جسکی طرف سے ہمیں غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ ترکاریوں کو اُبالنے یا پکانے کیلئے اسی کے پانی کو جو اُبلنے کی حالت میں نکلے استعمال کرنا چاہیئے اور اسی قدرتی پانی میں اسے پکنے کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ کھانے کم پکے ہوئے نہیں ہوں، بلکہ ایسے ہوں کہ آپکے معدہ کو ہضم کرنے میں زیادہ پریشانی نہ اُٹھانی پڑے۔ جن غذاؤں میں نشاستہ کے اجزا ہوں انہیں خاص طور پر بھوننا چاہیئے۔

پانی مت ڈالو:۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ پانی جو ترکاریوں اور پھلوں میں سے نکلتا ہے وہ بجائے خود اس قدر ہاضم ہوتا ہے کہ اگر انہیں کے اسی پانی میں وہ پکائے جائیں تو بہترین ہیں۔ یا دوسرے پھلوں یا سبز ترکاریوں کا پانی یا رس ملا کر انہیں پکایا جائے۔ مطلب یہ ہے کہ قدرتی پانی کو کھانا پکانے میں زیادہ استعمال کرنا چاہیئے بہ نسبت اسکے کہ آپ بیرونی پانی استعمال کریں۔

پکانے کا پانی۔ اگر اُبلا ہوا یا مقطر ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

تیزابی غذائیں۔ جن غذاؤں میں تیزابی مادہ زیادہ ہو۔ یا سبزیاں پھل وغیرہ تیار کرنے میں تام چینی کے برتن استعمال کرنے چاہئیں تانبے، پیتل یا ایلومینیم کے برتن مناسب نہیں ہیں۔

جسم کے لئے پانی۔ آپ کے جسم میں جس قدر پانی کی ضرورت ہو اسے برابر پہونچاتے رہیئے۔ قدرتی پانی کے علاوہ پھل ترکاریوں کے رس اور پانی زیادہ استعمال کیجیئے۔ اگر مقطر پانی پینے کیلئے نہ مل سکے تو اس مقصد کیلئے اُبلا ہوا پانی ضرور استعمال میں لانا چاہیئے۔

پانی کے برتن۔ ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں اور کسی ایک برتن میں زیادہ عرصہ تک پانی نہ رکھا کیجیئے۔ تجربہ اور مقامی موسمی حالات بتائینگے کہ کس برتن میں کتنے عرصہ تک پانی رکھنا صحت کے لئے مفید یا مضر ہے۔ مگر برتن کے منہ کو ڈھکنا بہر حال ضروری ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھیئے کہ صفائی اور دھونے دُھلانے کا پانی الگ ہو اور پینے کا پانی الگ ہو۔ بہتر تو یہ ہے کہ کنوئیں کا پانی اُبال کر پینے کے برتنوں میں علیحدہ رکھا جائے اور نلوں کا پانی

[1] یہ اُصُول ہر ممبر کے پاس چھپے ہوئے موجود ہیں اور ہر شخص اس پر عمل پیرا رہتا ہو۔ کاش اس ملک میں بھی کوئی ایسی انجمن بنے۔ "مترجم"

صفائی اور دیگر استعمال کے لئے رکھا جائے۔ اس بات کا بھی خیال رکھیئے کہ نلوں میں رات بھر جمع رہنے یا کافی عرصہ تک بند رہنے والا پانی۔ تھوڑی دیر کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ جب سب پانی بہ جائے اور تازہ پانی آنے کا اندازہ ہو جائے تو دھونے دھلانے کے لئے یا پینے کے لئے اس میں سے بھر لیا جائے۔ پانی کے برتن، صراحیاں، ٹھنڈا کرنے کے بجلی کے آلے۔ فلٹر وغیرہ چیزیں بالکل صاف رہیں۔

جسمانی تکان کے لئے آرام کریں اور اپنے جسم کی توانائی اور طاقت کو بے عقلی سے ضائع نہ کریں۔

کمر کے بل سونا چاہیئے۔ اس کی طرف سے لوگ اکثر غافل رہتے ہیں۔ کمر کے بل سونے سے بہت سے امراض کا خود بخود ازالہ ہو جاتا ہے۔ آپکے اعضاء ڈھیلے رہنے چاہئیں۔ کسی قسم کا بند یا کسی ہوئی چیز آپکے جسم کے گرد نہ ہونی چاہیئے اور جب آپ سوئیں تو اپنے جسم کو اکڑنے نہ دیں۔ منہ بند رکھیں تو اچھا ہے۔ نصف شب ایک کروٹ سے اور نصف شب دوسری کروٹ سے سونا بہتر ہے۔ اگر آرام کے ساتھ آپ بغیر کسی تکیہ یا سہارے کے سو سکیں، تو اس سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے۔

سونے کے گھنٹے اس قدر ہونے چاہئیں جس قدر آپ کو اپنی محنت اور تکان کے دور کرنیکے لئے ضروری معلوم ہوں

بستر سے فوراً اٹھنا چاہیئے، آنکھ کھلنے کے بعد بہت سے آدمی بستروں پر سستی کی وجہ سے لیٹے رہتے ہیں۔ اگر آپ تر و تازہ ہیں۔ اور اطمینان محسوس کر رہے ہیں تو بستر سے فوراً اُٹھ بیٹھنے کی عادت ڈالیئے۔

غیر قدرتی روشنی کا استعمال جس قدر بھی کم کیا جائے بہتر ہے خصوصاً رات کو سوتے وقت۔

اجابت کے بارے میں کوئی خاص اصول قرار نہیں دیا جاسکتا لیکن اس بات کے عادی ہو جایئے کہ چوبیس گھنٹہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور نہایت صاف اجابت ہو جائے، ورزش اور غذا کا خیال رکھنے کی وجہ سے آپ کو اپنے معدہ کی صفائی کی طرف سے اطمینان ہو جائیگا۔

غسل کے لئے مناسب ہے کہ کم از کم ایک مرتبہ تو دن میں ضرور ہی کیا جائے خواہ سرد ہو یا گرم، اس کا مدار صحت اور موسم پر ہے۔ تمام جسم کو خوب اچھی طرح پانی بہا کر صاف کرنا چاہیئے اور ہفتہ میں ایک مرتبہ ضرور گرم پانی سے دھونا چاہیئے۔ سوائے ہاتھوں کے اور کسی جگہ کے لئے صابن استعمال کرنے کی عادت اگر چھوڑ دی جائے تو صحت کی ترقی دیکھنے کے قابل ہوگی۔

ہوائی غسل۔ جب کبھی ممکن ہو آفتاب اور ہوا کے سامنے اپنے سارے جسم کو خوب اچھی طرح غسل لینے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے۔

کپڑے:۔ جہاں تک ممکن ہو موسمی اور جغرافیائی حالات کی پابندی کے ساتھ کپڑے استعمال کرنے چاہئیں۔ گرمی کے موسم میں پسینہ جذب کرنے والے کپڑے زیادہ بہتر ہیں۔ اونی کپڑے جو رنگین نہ ہوں اور جن میں سوتی بافت نہ ہو نیچے پہننے کے لئے اور رنگین یا دھاریدار کپڑے اوپر کے استعمال کے لئے ہونے چاہئیں۔ اگر پسینہ محنت زیادہ کرنے کی وجہ سے زیادہ آتا ہو یا موسم ہی ایسا ہی تو ہفتہ میں ایک مرتبہ بنیان" اندرویئر" یا اور کپڑے جو نگاہ سے پوشیدہ کر کے پہنے جاتے ہیں۔ ضرور دھونے چاہئیں۔ رات کو کپڑے اس طرح اُلٹے کر کے پھیلا دینے چاہئیں کہ وہ ہوا سے خشک ہو جائیں۔ آپکے جوتے گیٹس، پیٹیاں، ہاتھوں کے تسمے، فیتے اور اسی قسم کی دیگر بندشیں ڈھیلی ہونی چاہئیں۔ تیل کے چکنے ہوئے کپڑے، ربڑ کی چیزیں جہاں تک ممکن ہو نہ پہنیئے۔ اصول یہ ہونا چاہیئے کہ جسم کو گرم رکھنے کے لئے سردیوں میں ایسا کپڑا پہنا جائے کہ جن میں گرمی زیادہ ہو اور کپڑوں کا وزن ہلکا ہو۔ گرمیوں میں ایسے کپڑے ہوں کہ وہ پسینہ نہ روکیں اور پسینہ خشک کرتے رہیں اور جسم کو ٹھنڈا رکھیں۔ **کالے اور بہت گہرے رنگ کے کپڑے** کم سے کم استعمال کیجئے۔ اوسطاً ۸ سے ۱۰ پونڈ وزنی کپڑے گرمیوں میں اور اوسطاً ۸ سے ۱۰ پونڈ وزن کے کپڑے جاڑوں میں جسم پر ہونے چاہئیں۔

ننگے پیر۔ آپ جس قدر ننگے پیر رہ سکیں بہتر ہے۔ جہاں کہیں آرام اور حفاظت کے ساتھ ننگے پیر پھرنا ممکن ہو۔ یا صرف سلیپر، کھڑاؤں وغیرہ سے کام چل جائے وہاں بوٹ اور شوز استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔

سونے کے کمرے میں سامان اور آرائش کی چیزوں کی زیادہ گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے اگر ایک ایک کمرہ میں ایک ایک بستر ہو تو بہتر ہے ورنہ دو تین سے زیادہ آدمی ایک کمرہ میں بالعموم نہیں ہونے چاہئیں۔ خاص کر ایسی حالتوں میں جب کمرے بند کرنے پڑیں۔ پلنگ اگر لوہے کے فریم اور لچک دار اسپرنگوں کے ہوں تو بہتر ہے جن پر گھوڑے کے بالوں کا کمبل یا کوئی اور بستر یا چٹائی ہونی چاہیئے۔ نرم پروں کے گدگدے بستروں پر سونا صحت کے لئے بہت مضر ہے۔ سونے کے کپڑے ہلکے ہونے چاہئیں۔ چادر سفید ہو تو بہتر ہے۔ پشمینہ کی چیزیں اوپر لے کر سونا یا بھاری بھاری لحاف یا کمبل لادنا۔ یا کھالیں اوڑھ کر سونا ٹھیک نہیں ہے۔ سونے کے کمرہ میں گیس لیمپ یا مٹی کے تیل سے جلنے والی چیزیں:۔ روشن انگیٹھیاں، شمعیں یا

رات کی روشنیاں اور قندیلیں جلانا خطرہ سے خالی نہیں۔ رات کو سونے کی حالت میں پانی کم پینا چاہیئے۔ لیکن اگر ضرورت پڑ جائے تو پینے کو برتن اور پانی ڈھکا ہوا قریب ہی ہونا چاہیئے۔

باقاعدہ ورزش - گویا صحت و توانائی کا بیمہ ہے۔ روزانہ باقاعدگی اور پابندی کے ساتھ ورزش کیجئے۔ جب تکان محسوس ہو تو ورزش چھوڑ دی جائے۔ گہرے سانس لینے کی عادت ڈالیے منہ کی بجائے ناک سے لمبے اور گہرے سانس لیا کیجئے۔ بیٹھنے یا کھڑے ہونے کی حالت میں سینہ تنا ہوا ہونا چاہیئے۔ جھک کر لکھنا یا پڑھنا آنکھ اور پھیپھڑوں کے لئے مُضر ہے کئی میل پیدل چلنا اور تھکنے سے پہلے واپس چلے آنا صحت و تندرستی کے لئے بہت مفید ہے۔

دماغ کو تر و تازہ اور توانا رکھنے کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ دماغی کام جاری رکھیئے۔ حافظہ کو قائم رکھنے والی باتیں معمّے حل کرنے کی عادت مطالعہ اور تحریری کام دماغ کو زندہ اور بکار آمد رکھنے کے لئے ضروری ہیں

تازہ کھلی ہوا اور روشنی میں آپ جس قدر وقت صرف کر سکیں بہتر ہے اور اسکے لئے آپ کو کھلی جگہوں پر رہنا اور آنا جانا چاہیئے

کام میں لگے رہنا صحت اور تندرستی کی حفاظت کے لئے ضروری چیز ہے۔ کم سے کم چھ اور زیادہ سے زیادہ آٹھ نو گھنٹے اپنے آپ کو کسی مفید اور بے ضرر کام اور شغل میں مصروف رکھو +

بقیہ مضمون صفحہ ۲۳ پر ہے

"نہیں جی" ——— "اتنی وٹامن کھانے کے بعد بھی تم مر سکتے ہو کیا؟"

"آج تو آثار کچھ ایسے ہی ہیں، وٹامن کیا کرے تمہارا گھر ہی اچھا خاصہ برف خانہ ہے!"

"اسی لئے اکڑ گئے کیا؟"

بڑی مشکل سے ہم گھر سے نکلے اور دوا لے کر آئے، اگلے دن سے ہم نے انکی وٹامن بالکل بند کر دی اور اسکی جگہ پرہیز کا کھانا دیا، پھر بھی تین چار دن میں جا کر صاحب کہیں اس قابل ہوئے کہ سفر کر سکیں، (ریل کا سفر، سفر آخرت نہیں!) چلتے وقت ایک بزرگ آئے جو "صاحب" کے تمام خاندان سے واقف تھے اُنہوں نے رسمی باتوں کے بعد سوال کیا "تنخواہ کیا ملتی ہے تمہیں؟"

"دو سو روپیہ مہینہ!"

"اور کچھ اوپر سے بھی مل جاتا ہے؟"

"اوپر سے یعنی؟" صاحب نے بہت تلخ لہجہ میں پوچھا۔

"اجی کچھ آمدنی بھی ہو جاتی ہے؟"

"ہو تو جائے مگر میں اسے پسند نہیں کرتا" صاحب نے جواب دیا،

"صاحب وٹامن کھاتا ہے، رشوت نہیں کھاتا" ہم نے ہنس کر کہا۔ البتہ اگر ڈاکٹروں نے کسی وقت رشوت میں کوئی وٹامن ثابت کر دی تو اس وقت اسکے کھانے میں بھی کوئی مضائقہ نہ ہوگا!

"تعجب ہے یہاں کے لیموں اور ٹماٹر کس قسم کے ہیں گھر پر مجھے کبھی نقصان نہیں کرتے" صاحب نے ہماری طرف کو مخاطب کر کر سوال کیا،

"وہاں تم صاحب تھے" ہم نے کہا "اور یہاں نرے آدمی" ہو اور صرف آدمی کسی طرح بھی اتنی وٹامن ہضم نہیں کر سکتا، آدمی صرف ایک ہارس پاور کا ہوتا ہے اور "صاحب" دس ہارس پاور کے انجن کا نام ہے! ایک پرانی ضرب المثل ہے گیہوں کی روٹی کو فولاد کا پیٹ چاہیئے، حالانکہ گیہوں غریب میں وٹامن نہیں ہوتی صرف نشاستہ ہوتا ہے، اور وٹامن کے ہضم کرنے کو تو یقیناً فولاد نہیں پلاٹینم بلکہ ریڈیم کے پیٹ کی ضرورت ہوگی +

علم التشخیص — تشخیص امراض میں نبض کی رہنمائی

از جناب حکیم مولوی سید احمد اللہ صاحب ندوی حیدرآباد دکن

حواس خمسہ اور نبض

اللہ تعالےٰ نے انسان کو پانچ حواس ظاہری عطا فرمائے ہیں جو حواس خمسہ ظاہری کے نام سے مشہور ہیں ان میں ہر ایک حاسہ کے محسوسات جُداگانہ ہیں اور ہر محسوس دوسرے محسوس سے مختلف ہی، آنکھ حاسہ بصر کا نام ہے اسی آنکھ سے انسان لاکھوں آدمیوں کو اور ان گنت چیزوں کو دیکھتا ہی۔ یہ سب آنکھ کے محسوسات ہیں۔ مگر ہر ایک آدمی دوسرے آدمی سے الگ اور ہر ایک چیز دوسری چیز سے علیحدہ نظر آتی ہی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان تمام آدمیوں اور چیزوں کا ایک دوسرے سے تمیز کرنا مشکل بلکہ محال ہوجاتا۔

حاسہ سمع کان کے سننے کی قوت کا نام ہے، اس حاسہ سے ہم ہر قسم کی آواز، ہر جانور کی بولی اور ہر آدمی کی بات سنتے ہیں اور ان تمام آوازوں، بولیوں اور باتوں میں ہم باہم امتیاز کرتے ہیں۔ اگر ان میں باہم امتیاز نہ ہوتا تو آواز سے کسی حیوان یا انسان اور یا کسی آواز والی چیز کا پہچاننا غیر ممکن ہوجاتا۔

حاسہ شامہ کے محسوسات میں بھی فرق اور امتیاز قائم ہے اسی لئے ہم بو کو سونگھ کر ہزاروں چیزوں کو پہچان لیتے ہیں۔ حاسہ ذائقہ کے محسوسات کا بھی یہی حال ہی اور ہم چکھ کر بے شمار کھانے اور پینے کی چیزوں میں باہم تمیز کرلیتے ہیں۔ جب چار حواس کے محسوسات میں باہم امتیاز قائم ہے، تو لامحالہ پانچویں حاسہ یعنے حاسۂ لمس کے محسوسات میں بھی فرق اور امتیاز ہونا چاہیئے، سردی اور گرمی سختی اور نرمی چکناپن اور کھردراپن کا امتیاز اسی حاسۂ لمس سے ہوتا ہی۔ انسان کی نبض کا تعلق بھی اسی حاسۂ لمس سے ہی۔ اگر افراد انسان کی نبض میں باہم اختلاف نہ ہو تو افراد انسان کی صورتوں میں بھی اختلاف نہ ہونا چاہیئے کیونکہ جس طرح صورتیں حاسہ بصر کے محسوسات میں سے ہیں اسی طرح نبض حاسۂ لمس کے محسوسات میں سے ہی اور تمام حواس کے محسوسات میں باہم فرق و امتیاز کا ہونا اپنی جگہ ثابت ہوچکا ہی۔ یہ دوسری بات ہی کہ افراد انسان کی نبض دو ایک دفعہ کے دیکھنے سے حافظہ میں محفوظ نہیں رہتی، جس طرح کہ اجنبی شخص کی صورت ایک دو دفعہ دیکھنے سے حافظہ محفوظ نہیں رکھتا ہی۔ ماہر نباض اطبا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جب کسی کی نبض دو چار بار دیکھ لیتے تھے تو ایک زمانہ گزرنے کے بعد بھی اُسے اسکی نبض دیکھکر پہچان لیتے تھے۔

نبض کی مثالیں

نبض کی مثال ستار کی سی ہی جس طرح ستار کے تار کی حرکت سے بیسیوں قسم کی گتیں اور سُر پیدا ہوتے ہیں اور ایک ماہر ستار بجانے والا اپنے ستار سے فن داں گویّے کے راگ راگنی کو بخوبی ظاہر کرتا ہی اور طبلہ کے زیر و بم کو بھی اپنے ستار سے واضح کرتا ہی اسی طرح نبض کی رگ سے دل کے زیر و بم اور جسم کی کیفیتیں جو بمنزلہ گت اور سُر کے ہیں نمایاں ہوتی ہیں اسی بنا پر شیخ الرئیس نے اپنی کتاب قانون میں لکھا ہے کہ نبض میں موسیقاوی طبیعت موجود ہی اور جس طرح موسیقی میں نسبت ایقاعی اور نسبت تالیفی موجود ہے، اسی طرح نبض میں بھی یہ دونوں نسبتیں پائی جاتی ہیں۔ شیخ نے اس تشبیہ پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

نبض کی دوسری مثال تاربرقی کے اس چھوٹے سے آلہ سے دیجا سکتی ہے جسے تاربرقی کا عامل اپنے ہاتھ کی ایک انگلی سے آلہ کو حرکت دیکر ٹکو اور ٹرا کی دو مفرد آوازیں پیدا کرتا ہے اور پھر انہیں دو آوازوں کو باہم ترتیب دیکر ہزاروں کلمات بنا لیتا ہی۔ اسی طرح نبض میں دو حرکتیں ہوتی ہیں ایک انبساطی اور دوسری انقباضی اور ان ہی دونوں حرکتوں کی ترکیب سے ایک نباض طبیب پر احوال انسان کے بیشمار مفہوم منکشف ہوجاتے ہیں۔

نبض کی تیسری مثال بجلی کی رو سے دیجا سکتی ہی جس طرح بجلی کے خزانے سے قمقموں تک بجلی کی لہر یا رو دوڑانے کے لئے مثبت اور منفی دو تاروں کی ضرورت ہی جن کے بغیر بجلی کی رو نہیں دوڑائی جاسکتی اسی طرح قلب جو انسان کے لئے زندگی کا خزانہ ہی اس خزانہ سے مقام نبض تک زندگی کی رو یا لہر نہیں دوڑائی جاسکتی ہے تاوقتیکہ اس میں بھی بجلی کے تار کی طرح مثبت اور منفی دو تار متصل نہ ہوں

حکمت الٰہیہ نے زندگی کی رَو کو سارے بدن میں جاری کرنے کے لئے قلب سے جو زندگی کا خزانہ ہے شریانوں کو پیدا کیا اور ان شریانوں کو دو تہوں سے مرکب کیا۔ ان میں ایک تہ مثبت ہے اور دوسری منفی، اس ترکیب سے شریانوں میں اس کی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ وہ قلب سے زندگی کی رو کو سارے جسم اور نبض کے مقاموں تک پہونچا دے، بخلاف وریدوں کے جو جگر سے پیدا ہوئی ہیں کہ ان کا کام زندگی کی رَو، کا سارے جسم میں پہونچانا نہیں ہے، اسی لئے یہ مثبت اور منفی دو تار یا دو تہوں کی بجائے صرف ایک تہ سے بنائی گئی ہے۔

نبض کے تار (شریان) اور بجلی کے تار میں تمثیلی مشابہت کے علاوہ علمی حیثیت سے بھی بعید مشابہت ہے۔ اسلئے یہ پیشین گوئی کیجا سکتی کہ آئندہ چل کر جب تحقیقات کا دائرہ اور وسیع ہو گا تو ایک محقق برق کو اس قسم کا علم حاصل ہو سکے گا جس طرح ایک نباض طبیب کو علم حاصل ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح ایک ماہر نباض کو نبض پر انگلیاں رکھ کر خزانۂ زندگی یعنے قلب اور سارے جسم کے درجۂ حرارت اور دیگر اندرونی حالات معلوم ہو جاتے ہیں اسی طرح ایک محقق برق ممقموں پر آلہ لگا کر بجلی کے خزانہ کے درجۂ حرارت اور دوسری باتوں کو جو بجلی سے متعلق ہونگی معلوم کر سکے گا۔

نبض کی تعریف

انسان کے تمام اعضاء کو زندگی کی حرکت میں برقرار رکھنے کے لئے دِل بمنزلۂ انجن کے ہے جس طرح ریل کے انجن کو رواں دواں رکھنے کے لئے بھاپ کی ضرورت ہے جو آگ اور پانی کے تعلق سے پیدا ہوتی ہے اس طرح دل کے انجن کو متحرک رہنے کے لئے خون جو بمنزلہ آگ کے ہے اور نسیم بارد (آکسیجن) جو بمنزلہ پانی کے ہے ان دونوں کے امتزاج اور تعلق کی ضرورت ہے خون اور نسیم بارد کے تعلق ایک خاص قسم کی بھاپ دِل میں تیار ہوتی ہے جس کا نام طبی اصطلاح میں روح حیوانی ہے اور جس طرح ریل کا انجن بغیر پانی کے آگ کی تیز گرمی سے پھٹ کر خراب ہو جاتا ہے اسی طرح دل کا انجن بغیر نسیم بارد (آکسیجن) کے خون کی تیز گرمی سے جسکی مقدار دل میں زیادہ ہوتی ہے جل کر خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ہر لحظہ نسیم بارد کی کافی مقدار ناک کے نتھنوں، ہوا کی نالیوں اور پھیپھڑوں سے گذر کر دل میں پہونچتی رہتی ہے اور خون کی بھاپ یعنی روح حیوانی بناتی رہتی ہے جس وقت یہ نسیم بارد دل میں پہونچتی ہے تو دل کا دہانہ کھل جاتا ہے اور پھر وہ نسیم بارد خون کی گرمی سے گرم ہو کر واپس آتی ہے اس وقت دل کا دہانہ بند ہو جاتا ہے دل کے کھُلنے کی جو حرکت ہوتی ہے اسے طبی اصطلاح میں حرکت انبساطی اور دل کے دہانہ کے بند ہونے کی حرکت کو حرکتِ انقباضی کہتے ہیں۔

اقسام نبض کے نتائج

نبض کے دیکھنے کے وقت شریان کے طول عرض اور عمق تینوں قطروں کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اگر شریان کی حرکت تینوں قطروں میں اعتدال سے زیادہ ہو تو اسے طبی اصطلاح میں نبض عظیم کہتے ہیں۔ (طول میں اعتدال کی تعریف ایک یہ بھی ہے کہ شریان کی حرکت چار اوسط درجہ کی انگلیوں کے عرض کے برابر محسوس ہو اور عرض میں اعتدال کی تعریف یہ ہے کہ ایک انگلی کے عرض کے برابر محسوس ہو) نبض عظیم کے لئے تین شرطیں ہیں۔ اول دل کی قوت کا قوی ہونا، دوم، دل کی حرارت کا شدید ہونا، سوم شریان کا نرم اور لین ہونا۔ اس بنا پر کسی دق والے مریض کی نبض عظیم نہیں ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اسکی شریان ہمیشہ صلب اور سخت ہوتی ہے، کبھی نبض میں منشار یعنے آرہ چلنے کی جیسی حرکت محسوس ہوتی ہے اسے نبض منشاری کہتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ کسی صلب اور سخت عضو میں ورم پیدا ہو گیا ہے، کبھی نبض میں پانی کی موج جیسی حرکت محسوس ہوتی ہے، یہ حرکت اس بات کی علامت ہے کہ کسی نرم عضو میں ورم پیدا ہو گیا ہے، اس بنا پر مرض نمونیا میں اگر نبض موجی محسوس ہو تو پھیپھڑے میں ورم کا ہونا سمجھا جائیگا۔ کیونکہ پھیپھڑا ایک نرم عضو ہے اور اگر نبض منشاری محسوس ہو تو صدر کے پردے اور جھلیوں میں ورم تصور کیا جائیگا۔ کیونکہ پردہ اور جھلی عصبانی الجوہر اور سخت عضو ہے، کبھی نبض دود یعنے کیڑے کی چال کی سی حرکت معلوم ہوتی ہے اسے نبض دودی کہتے ہیں یہ حرکت اس کی شاہد ہے کہ مریض کی قوت گھٹ رہی ہے اور کبھی نبض میں نمل یعنی چیونٹی کی سی حرکت ظاہر ہوتی ہے اسے نبض نملی کہتے ہیں یہ حرکت اس بات گواہ ہے کہ مریض کا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا ہے اور بس اب چھلکنا چاہتا ہے۔

نبض صاحب ورم

اورام کی حالت میں حرکتِ نبض جو صورتیں ہوتی ہیں انکی قدرے تفصیل یہ ہے۔ نبض حار کی صورت میں نبض منشاری مرتعش سریع اور متواتر ہوتی ہے اور ورم میں جس قدر صلابت زیادہ ہوگی، اسی قدر نبض کی منشاریت زیادہ ظاہر ہوگی۔ لیکن اگر ورم میں لینت اور نرمی ہوگی تو نبض بجائے منشاری کے موجی ہوگی۔ اسی طرح جب پھوڑا پک جاتا ہے تو نبض منشاریت موجیت کی طرف پلٹ جاتی ہے اور اکثر اسکی سرعت اور تواتر میں کمی آجاتی ہے۔ کیونکہ حرارت ایک گونہ ساکن ہو جاتی ہے اور اگر ورم بارد ہو تو

نبض متفاوت اوربطی ہوگی۔ اگر ورم کسی عصبانی عضو میں ہو، مانند معدہ، امعاء، غشا پہلو، مثانہ وغیرہ تو نبض میں صلابت اور منشاریت زیادہ ہوگی ساتھ ہی ضعیف بطی اور متفاوت ہوگی۔ اگر ورم کسی ایسے عضو میں ہے جس میں شریانیں زیادہ ہوتی ہیں جیسے شش اور طحال تو نبض بہت زیادہ عظیم اور مختلف ہوگی اور اگر ورم ایسے عضو میں ہو جس میں وریدیں زیادہ ہوتی ہیں جیسے جگر تو نبض عظیم اور مختلف نہیں ہوتی۔ خناق کے مریض اور ذات الریہ کے مریض کی نبض یکساں ہوتی ہے یعنی عظیم اور مختلف کیونکہ خناق میں مجرائے حلق اور ذات الریہ میں شرائین اور قصبۃ الریہ کے دب جانے سے نسیم بارد تنفس کے ذریعہ قلب میں بہ دشواری پہونچتی ہے۔ اسلئے ترویح کی حاجت بڑھ جاتی ہے جو نبض عظیم کے شرائط سہ گانہ میں سے ایک ہے۔

دیگر امراض میں نبض کی حرکت

مرض ثبات والے کی نبض ابتدا میں عظیم ہوتی ہے لیکن جوں جوں اس مرض میں دن گذرتے ہیں نبض صغیر ضعیف بطی اور متفاوت ہوتی جاتی ہے اور کبھی اس مرض میں قلب کے پاس ابخرہ کے اجتماع اور طبیعت کی غفلت کے سبب نبض واقع فی الوسط ہو جاتی ہے

صداع حار کے مریض کی نبض سریع اور متواتر اور صداع بارد والے مریض کی نبض متفاوت اور بطی ہوتی ہے۔

جنون والے مریض کی نبض صلب صغیر اور ابتدا میں سریع اور قوی ہوتی ہے۔ بعدازاں صلب صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔

عاشق کی نبض نامنتظم ہوتی ہے لیکن جب عاشق اپنے محبوب کو دیکھتا یا اس کا نام سنتا اور یا مژدۂ وصل سے لذت یاب ہوتا ہے تو اسکی نبض عظیم اور پھر معتدل ہو جاتی ہے۔

لقوے والے مریض کی نبض میں تمدد، صلابت اور استرخا متفاوت ہوتا ہے۔

مریض فالج کی نبض موجی، ضعیف، متفاوت اور بطی ہوتی ہے، اور اگر مریض کی قوت ضعیف ہو تو نبض ضعیف کے علاوہ نامنتظم بھی ہوگی۔

صرع بلغمی کے مریض کی نبض متفاوت اور بطی ہوتی ہے اور سوداوی صرع کے مریض کی نبض صلب اور صغیر ہوتی ہے۔

صاحب سکتہ کی نبض موجی اور متمدد ہوتی ہے اور جب مرض طوالت اختیار کرتا ہے تو نبض متواتر پھر دودی اور پھر نملی ہو جاتی ہے۔

صاحب جمود کی نبض صاحب تہات کی جیسی ہوتی ہے۔ مگر دونوں باتوں میں اختلاف ہوتا ہے ایک یہ کہ اس مرض میں نبض زیادہ قوی ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ زیادہ صلب ہوتی ہے۔

صاحب تشنج کی نبض بقول جالینوس ممتد ہوتی ہے اور بقول صاحب کامل منشاری ہوتی ہے۔

صاحب تمدّد کی نبض مثل صاحب تشنج ہوتی ہے۔ مگر تواتر اور تمدد اس میں زیادہ ہوتا ہے۔

صاحب استرخا کی نبض صغیر ضعیف بطی اور متفاوت ہوتی ہے۔

فالج والے کی نبض علیل جانب میں صاحب استرخا کی نبض کے مشابہ ہوتی ہے۔

حمّٰی یوم میں نبض عظیم اور تواتر کی طرف مائل ہوتی ہے اور اختلاف کی صورت میں منتظم ہوتی ہے، اگر غیر منتظم ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ حمی یوم نہیں ہے حمّٰی عفنی میں ابتدائے نوبت میں نبض منخفض سریع صغیر اور مختلف ہوتی ہے اور حمّٰی کے وسط میں عظیم اور قوی ہو جاتی ہے۔

غب خالص میں ابتداءً ضعیف صغیر اور متفاوت ہوتی ہے بعدازاں عظیم ہو جاتی ہے۔

اور غب غیر خالص میں ضعیف صغیر اور مختلف ہوتی ہے اور وسط میں عظیم ہو جاتی ہے مگر اس کا عظم غب خالص سے کم ہوتا ہے۔

شطر الغب میں ابتداءً مختلف اور منخفض ہوتی ہے اور وسط میں مائل بعظم ہو جاتی ہے۔

حمّٰی بلغمی کے اوایل میں منخفض صغیر ضعیف اور متفاوت بعدازاں متواتر اور مختلف ہو جاتی ہے۔

حمّٰی مطبقہ میں ممتلی لین عظیم اور قوی ہوتی ہے اور اگر خون متعفن ہو تو نبض عظیم سریع اور مختلف ہوگی۔

حمّٰی ربع میں اگر مادہ بلغمی ہو تو نبض لین اور بطی، اگر صفراوی ہو تو سریع اور متواتر، اگر دموی ہو تو عظیم اور لین، اور اگر سوداوی ہو تو صلب اور صغیر ہوگی۔

قارورہ کا امتحان!

(۳)

از جناب حکیم محمد صادق صاحب زیدی، ڈی آئی ایم ایس علیگ

صفرا BILE

طبعی قارورہ میں موجود نہیں ہوتا۔

طریق امتحان - نمبر الف - ایک امتحانی نلی میں ایک انچ تیزاب شورہ لے کر پچکاری Pipette کی مدد سے اس پر ایک انچ کی دبازت میں قارورہ پھیلاؤ۔

نتیجہ مقام اتصال پر نیلا یا سبز حلقہ = صفرا
کسی دوسرے رنگ کا حلقہ = کچھ نہیں

نمبر (ب) ماہر ہے والا امتحان HAY'S TEST

ایک امتحانی نلی میں دو انچ قارورہ لے کر اس پر تھوڑی مقدار میں سفوف گندھک Sublime Sulphet چھڑکو، اگر گندھک کے اجزا آہستہ آہستہ تہنشین ہونے شروع ہو جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ قارورہ میں صفرا موجود ہے

(ج) ماہر اسمتھ والا امتحان SMITH'S TEST

ایک امتحانی نلی میں دو انچ قارورہ لو اس پر نلی کی دیوار کے سہارے پچکاری کی مدد سے آہستہ آہستہ ٹنکچر آیوڈین کا الکحلی محلول ٹنکچر آیوڈین ایک حصہ — الکوحل نو حصہ) ایک انچ کی دبازت میں پھیلاؤ۔

محلول کے جائے اتصال پر سبز حلقہ = صفرا

(د) ماہر جیلن والا امتحان GMELIN'S TEST

ایک جاذب کا ٹکڑا لے کر قارورہ میں ایک منٹ تک گھماؤ تاکہ قارورہ اس میں اچھی طرح سرایت کر جائے۔ اسکے بعد ایک شیشے کی سلاخ سے جسکو تیزاب شورہ میں ڈبو یا گیا ہو اسکو چھوؤ۔ اگر صفرا موجود ہو تو زرد، سرخ، نیلا اور بنفشئی رنگ بتدریج رونما ہونگے +

کیلوس CHYLE

کیلوس طبعی قارورہ میں نہیں پایا جاتا کیلوسی قارورہ کا رنگ بالکل دودھ کے مشابہ ہوتا ہے اسلئے اس قسم کا قارورہ اپنی مخصوص شکل سے ہی شناخت کیا جا سکتا ہے۔

طریق امتحان - ایک امتحانی نلی میں ۱/۲ - انچ قارورہ لو۔ اسکے بعد اس میں اسی قدر ایتھر سلف Ether sulph شامل کرو۔ پھر مرکب کو خوب اچھی طرح ہلاؤ، پھر پانچ منٹ کے لئے نلی کو کسی ساکن مقام پر رکھو۔

نتیجہ - ایتھر سلف شحمیات کو حل کر کے قارورہ کی سطح پر ایک دوسرا طبقہ پیدا کر دیتا ہے، اسلئے اگر ۵ منٹ بعد قارورہ کی سطح پر دوسرا طبقہ پیدا ہو جائے تو کیلوس موجود ہے ورنہ نہیں۔

خوردبین کے ملاحظہ سے قارورہ بالکل دودھ جیسا منظر پیش کرتا ہے جسکا مفصل بیان خوردبین کے امتحان کے موقع پر کیا جائیگا +

خون BLOOD

طبعی قارورہ میں موجود نہیں ہوتا۔

طریق امتحان - نمبر الف - گائکم والا امتحان Guaiacum Test

ایک امتحانی نلی میں دو انچ قارورہ لو، اس میں چند قطرے ٹنکچر گائکم Tincture guaiacum کے ڈالو اور خوب

اچھی طرح ہلاؤ۔

ایک دوسری امتحانی نلی میں ½ انچ ہائیڈروجن پر آکسائڈ Hydrogeon peroxide لو۔ پھر اس میں اتنی ہی مقدار اتیھر سلف کی شامل کرو، اور نلی کے منہ پر انگوٹھا لگا کر خوب اچھی طرح ہلاؤ، بعدازاں اس محلول کو پہلی نلی والے محلول پر دیوار کے سہارے آہستہ آہستہ ڈالو اور کسی ساکن مقام پر رکھو۔

نتیجہ ۔ دونوں محلولوں کے مقام اتصال پر سبز رنگ کا حلقہ = خون

(ب) بنزائڈین والا امتحان Benzidin Test

سب سے پہلے بنزائڈین[1] Benzidin کا مرکز محلول تیز تیزاب سرکہ Glacial acetic acid میں تیار کرو
ایک امتحانی نلی میں مندرجہ بالا محلول بقدر آدھ انچ ڈالو۔ پھر اس میں اتنی ہی مقدار ہائیڈروجن پر آکسائڈ کی شامل کرو۔ بعدازاں پچکاری کی مدد سے مرکب کی سطح پر ایک انچ دبازت میں قارورہ پھیلاؤ

نتیجہ ۔ قارورہ و محلول کے جائے اتصال پر نیلا حلقہ = حمرت الدم

قارورہ کے رنگ سے بھی خون کی موجودگی کے متعلق کافی حد تک اندازہ ہو سکتا ہے۔

اگر قارورہ کا رنگ دخانی ——————— ہو تو یہ خون کی قلیل مقدار میں موجودگی کو ظاہر کرتا ہے ۔

اگر قارورہ کا رنگ شوخ سرخ ہے تو یہ خون کی کافی مقدار میں موجودگی کی علامت ہے۔

قارورہ میں خون دو صورتوں میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ خون کے جملہ اجزائے ترکیبی (کریات حمرہ ۔ کریات بیضا وغیرہ) ۔ ۲۔ صرف حمرت الدم ۔

مذکورہ بالا امتحانات دونوں صورتوں کے لئے کافی ہیں۔ اگر قارورہ میں خون کے جملہ اجزائے ترکیبی کافی مقدار میں موجود ہیں تو کریات دموی کا ملاحظہ خوردبین کے ذریعہ مذکورہ بالا امتحانات کے علاوہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر قارورہ میں خون بہت قلیل مقدار میں موجود ہے تو کیمیاوی امتحان اسکی موجودگی ظاہر کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکے لئے خوردبینی معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے

جس قارورہ میں خون یا حمرت الدم ہوتا ہے اسمیں البیومن قلیل یا کثیر مقدار میں ضرور پایا جاتا ہے۔

صدید PUS

طریق امتحان (الف) ایک امتحانی نلی میں دو انچ قارورہ لو۔ اسمیں چند قطرے ٹنکچر گاکم شامل کرو اور اچھی طرح ہلاؤ، اگر محلول کی رنگت نیلگوں ہو جائے اور پھر گرم کرنے سے یہ نیلاہٹ غائب ہو جائے تو یہ صورت صدید کی موجودگی پر دلالت کرتی ہے ۔

(ب) ایک امتحانی نلی میں ظرف البول کے زیریں حصہ سے کہ جس میں رسوب بھی شامل ہوں۔ دو انچ قارورہ لو اس میں ایک انچ کی مقدار میں لائکر پوٹاش ڈالو اور خوب ہلاؤ۔

اگر رسوب کا قوام لیسدار ہو جائے تو یہ پیپ کی موجودگی کی قوی دلیل ہے۔

اگر قارورہ میں صدید بہت قلیل مقدار میں موجود ہے تو کیمیاوی امتحان اسکی موجودگی ظاہر کرنے کے لئے کافی نہ ہوگا۔ بلکہ خوردبینی امتحان بھی ضروری ہے

ڈایاسٹک ایسڈ Diacetic Acid

طبعی قارورہ میں موجود نہیں ہوتا۔

طریق امتحان ۔ ایک امتحانی نلی میں دو انچ تازہ قارورہ لو اس میں چند قطرے ٹنکچر فیرائی پرکلور Tincture Ferri perchlor (قطرہ قطرہ) شامل کرو۔ یہانتک کہ رسوب پیدا ہو جائیں۔ اسکے بعد محلول کو فلٹر کرو۔ فلٹر شدہ محلول میں پھر چند قطرے ٹنکچر فیرائی پرکلور شامل کرو۔

---

[1] بازار سے بنزائڈین کی وہی شیشی مہیا کرنی چاہیئے جس پر "خون کے امتحان کے لئے" لکھا ہو ۔

اگر گہرا ارغوانی رنگ — Deep purple — پیدا ہو تو ڈایاسٹک ایسڈ موجود ہے ورنہ نہیں۔ یہ رنگ گرم کرنے سے غائب ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- ڈایاسٹک ایسڈ قارورہ میں عموماً ایسیٹون کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

ایسیٹون ACETONE

طبعی قارورہ میں موجود نہیں ہوتا۔

طریق امتحان۔ ایک امتحانی نلی میں ایک انچ تازہ قارورہ لو۔ اس میں ایک ٹکڑا امونیم سلفیٹ Ammonium Sulphate کا ڈالو اور خوب اچھی طرح ہلاؤ۔ یہانتک کہ وہ ٹکڑا مکمل طور پر حل ہو جائے۔ اسکے بعد دوسرا ٹکڑا ڈالو اور خوب ہلا کر حل کرو، پھر تیسرا ٹکڑا ڈالو یہانتک کہ قارورہ میں امونیم سلفیٹ کا مرتکز محلول Saturated Solution تیار ہو جائے۔ اگر قارورہ کا ردعمل تیزابی ہو تو اس میں ایک یا دو قطرے لائکر امونیا فورٹ Liquor Ammonia fort شامل کرو۔ اگر ردعمل پیشتر ہی سے قلوی ہو تو امونیا فورٹ شامل کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

دوسری امتحانی نلی میں سوڈیم نائٹرو پروسائڈ Sodium nitro prusside کا محلول تیار کرو (جسکی صورت یہ ہے کہ ایک امتحانی نلی میں ایک انچ کی مقدار میں پانی بھرو۔ پھر اس میں مٹر کے دانے کی برابر سوڈیم نائٹرو پرسائڈ ڈال کر خوب ہلاؤ محلول تیار ہے۔)

اب سوڈیم نائٹرو پروسائڈ والے محلول کو پہلی نلی والے محلول پر پچکاری کے ذریعہ آہستہ آہستہ پھیلاؤ اور تھوڑی دیر کے لئے سکون میں رکھو۔

نتیجہ۔ اگر دونوں محلولوں کے جائے اتصال پر پوٹاشیم پرمنگنیٹ کے رنگ کا حلقہ نظر آجائے تو ایسیٹون موجود ہے ورنہ نہیں۔

نوٹ:- قطعی فیصلہ نصف گھنٹہ بعد کرنا چاہیئے۔

قارورہ سے پھلوں کی خوشبو آنا (خصوصاً سیب کی) ایسیٹون کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے۔

ایسیٹون کے امتحان کے لئے قارورہ تازہ ہونا چاہیئے کیونکہ ایسی ٹون ایک فراری Volatile شے ہے اگر قارورہ تازہ نہ ہوگا تو ایسیٹون غائب ہوگا۔

انڈیکان INDICAN

طبعی قارورہ میں نہایت خفیف مقدار میں پایا جاتا ہے۔

طریق امتحان۔ (الف) ماہر اوبرمیر والا امتحان OBERMAYER'S TEST

ایک امتحانی نلی میں دو انچ قارورہ لو۔ اس میں دو انچ محلول اوبرمیر Obermayer reagent شامل کرو۔ اسکے بعد ایک انچ کی دبازت میں کلوروفارم شامل کرو۔

نتیجہ۔ کلوروفارم نیچے بیٹھ جائیگا اگر قارورہ میں انڈیکان ہے تو کلوروفارم کا رنگ نیل کے مانند ہو جائیگا۔

(ب) ایک امتحانی نلی میں تھوڑا سا قارورہ لیکر اسمیں اسکے نصف کے برابر مرتکز تیزاب نمک Strong Hydrochloric acid ڈالو۔ اسکے بعد مرتکز تیزاب شورہ کے چند قطرے شامل کرو۔ پھر اسپرٹ لیمپ کے شعلہ پر گرم کرکے اسکو سرد ہونے کیلئے رکھدو۔

جب مرکب سرد ہو جائے تو اس میں تھوڑا کلوروفارم ڈال کر ہلاؤ۔ اگر قارورہ میں انڈیکان موجود ہے تو تھوڑے وقفہ کے بعد کلوروفارم کا رنگ نیلگون ہو جائیگا۔

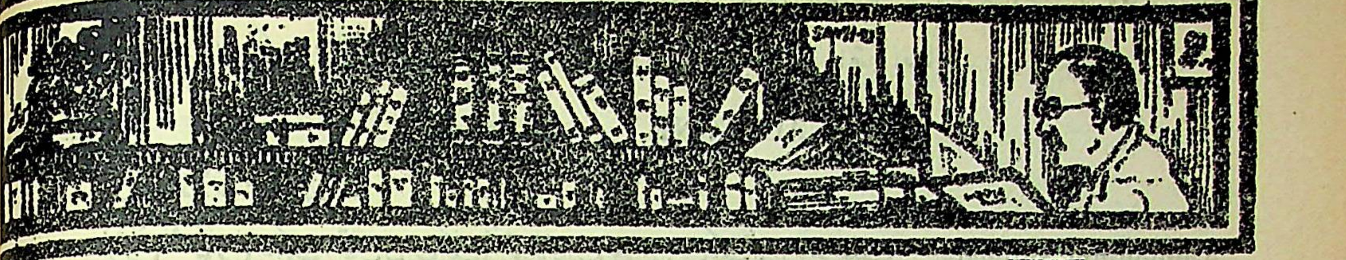
ڈائزو ری ایکشن DIAZO REACTION

طبعی قارورہ میں نہیں ہوتا۔

طریق امتحان۔ ایک امتحانی نلی میں ۵ فیصدی والا تیزاب نمک لیکر اسمیں سلفونیلک ایسڈ Sulphanibic acid کا مرتکز محلول تیار کرو۔ پھر دوسری نلی میں قارورہ ایک انچ کی مقدار میں لیکر مندرجہ بالا محلول بقدر ایک انچ شامل کرو۔ بعد ازاں نصف فیصدی والے سوڈیم نائٹرائٹ سلوشن Sodium nitrite کے تین قطرے شامل کرو اگر مرکب کا ردعمل تیزابی ہو تو امونیا کی آمیزش سے اسکو قلوی کردو اگر ردعمل پیشتر ہی سے قلوی ہے تو امونیا شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب محلول کو خوب ہلاؤ حتی کہ جھاگ پیدا ہو جائیں۔ اگر جھاگ سرخ رنگ کے ہوں اور محلول کا رنگ پورٹ وائن جیسا ہو تو ردعمل مثبت ہے ورنہ نہیں +

صادق زیدی



معلومات

کیلا اور بچوں کے امراض

ڈاکٹر سی، ایل، جوسلن نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں انہوں نے اپنے اُن تجربات کا ذکر کیا ہے جن میں اُنہوں نے بچوں کے دستوں میں کیلے کا استعمال کیا تھا خشک کئے ہوئے کیلوں کا سفوف بھی کھلایا گیا تھا اور تازہ پیڑ کے پکے ہوئے کیلے بھی دئے گئے تھے جن مریضوں کو کیلے کا سفوف دیا گیا تھا انہیں وہ ابتدائی ۲۴ گھنٹوں تک صرف پانی کے ساتھ دیا گیا تھا اور بعد میں یا تو بچے کے پینے کے معمولی دودھ کیساتھ جس میں شکر کی بجائے کیلے کا سفوف شامل کر دیا گیا تھا یا مکھن نکلے ہوئے دودھ کے ہمراہ۔ تازہ پھلیاں اگر دی گئیں تو اس طرح کہ پھلی کو اچھی طرح مل کر چھان لیا گیا جن مریضوں کا علاج تجربے کے طور پر کیا گیا تھا۔ ان میں تیس بیمار دستوں کے تھے، دس موتی جھرہ بخار کے اور پندرہ پیچش کے۔ کیلے کے استعمال سے دست اور پیچش کے مریضوں میں مرض کی مدت بہت گھٹ گئی۔ یہ دیکھا گیا کہ کیلا دیتے ہی دستوں کی تعداد میں فوری اور قابل لحاظ کمی آگئی۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ جن مریضوں کو کیلا نہیں دیا گیا تھا انکی بہ نسبت ان مریضوں کا وزن بھی کسی قدر بڑھ گیا۔ موتی جھرہ کے بیماروں میں کیلے کے استعمال سے کوئی خاص فائدہ نہ پہونچا بجز ان مریضوں کے کہ جن کو دست آرہے تھے۔ بچوں کے دستوں میں کیلے کی پھلیوں کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے اور زیادہ عمر کے بچوں کے دستوں اور پیچش کے لئے تو وہ بمنزلہ اکسیر ہے۔

سب کان کھول کر سن لیں

(۱) کان کے درد کو کبھی حقیر چیز نہ خیال کرنا درد ہوتے ہی کسی اچھے معالج سے مشورہ کر لینا ضروری ہے۔

(۲) کان میں کھجلی ہو، یا میل بھرا ہوا معلوم ہو تو کبھی ایسا نہ کرنا چاہیئے کہ باریک تیلی یا دیا سلائی سے کان کو کریدا یا کھجلایا جائے۔ اس کا نتیجہ اکثر یا تو یہ ہوتا ہے کہ خود تیلی یا سلائی کے ذریعہ سے کوئی شئے کان کے اندر پہونچ جائے یا کان کے پردے کو کچھ صدمہ پہونچ جائے۔

(۳) کان کے اندر تیل یا کسی نباتاتی چیز کا عرق بھی نہ ڈالنا چاہیئے ایسی چیزوں کی موجودگی جراثیم کی پرورش میں مدد دے سکتی ہے۔

(۴) زکام کی حالت میں ناک زور سے نہ سنکنی چاہیئے ایسا کرنے سے لعاب یوسٹیکین ٹیوب (وہ نالی جو حلق سے اندرونی کان میں جاتی ہے) میں داخل ہو سکتا ہے اور بیماری درمیانی کان تک پہنچ سکتی ہے۔ اس کی بجائے یہ بہتر ہے کہ ناک کی رطوبت کو پیچھے حلق میں لیجا کر بلغم کی طرح منہ سے تھوکا جائے۔

(۵) زکام کی حالت میں تیرنا ہرگز نہ چاہیئے۔ یہ خیال کہ تیرنا، بالخصوص سمندر میں تیرنا زکام کے لئے مفید ہوتا ہے، غلط ہے۔

(۶) یہ خیال کہ نہانے کی ٹوپیاں جن سے سر اور کان ڈھک جاتے ہیں، کان کی حفاظت کے لئے کافی ہیں بے بنیاد ہے۔ جراثیم ناک کے راستے سے بھی اسی قدر آسانی کے ساتھ کان کی نالی اور درمیانی کان تک پہونچ سکتے ہیں۔

(۷) کان کے پردے کے سرے پر جو پھنسی ہو جاتی ہے اس میں شگاف لگواتے وقت ہرگز یہ خوف نہ کرنا چاہیئے کہ اس سے پردہ پھٹ جائیگا اور کان بہرا ہو جائیگا۔ اسکے برخلاف اگر وقت پر شگاف لگا دیا جائے، تو مواد نکل جانے سے سماعت میں کسی قدر مدد ملتی ہے۔

(۸) کان بہتا ہو تو ہرگز ہرگز تیرنا نہ چاہیئے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ ایسا کیا گیا تو حد سے زیادہ خطرناک نتائج پیدا ہونے کا امکان

بہت قوی ہے ÷

پیروں کی حفاظت!

پیروں کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل قواعد کی پابندی لازمی ہے :۔

(۱) روزانہ صابون اور گرم پانی سے پاؤں دھوئے چاہئیں ÷

(۲) دھونے کے بعد پیروں کو اچھی طرح خشک کر لینا چاہیئے۔ مل کر اور رگڑ کر خشک کرنے کی بنسبت دبا کر خشک کرنا بہتر ہے ÷

(۳) جب بالکل خشک ہو جائیں تو ان پر "لینو لین" کی مالش جتنی مرتبہ ضرورت ہو کی جائے۔ تاکہ پیروں کی جلد ملائم رہے اور اس پر خشک چھلکے سے نہ جمنے پائیں۔ اگر اس طرح پیر بہت زیادہ نرم ہو جائیں تو روزانہ ایک مرتبہ ان پر اسپرٹ مل دیجائے ÷

(۴) پاؤں ہمیشہ گرم رکھنے چاہئیں۔ جاڑوں میں اونی موزے یا اونی استر لگے ہوئے جوتے استعمال کرنے چاہئیں۔ گرمیوں میں سفید سوتی موزے مناسب ہیں۔ روزانہ موزہ کی نئی اور صاف جوڑی استعمال کی جائے۔ رات میں پاؤں گرم رکھنے کے لئے گرم پانی کی بوتل کی بجائے شب خوابی کے موزے استعمال کئے جائیں ÷

(۵) ہمیشہ ایسا جوتہ پہننا چاہیئے جو پاؤں میں بالکل ٹھیک ہو اس بات کی خصوصیت سے احتیاط رکھنی چاہیئے کہ وہ تنگ نہ ہو۔ نیا جوتہ پہلے دن صرف آدھ گھنٹے کے لئے پاؤں میں ڈالنا چاہیئے، اور روزانہ ایک ایک گھنٹے کے حساب سے اس کا استعمال زیادہ کرتے رہنا چاہیئے ÷

(۶) پاؤں کے ناخن ہمیشہ اچھی تیز روشنی میں کاٹنے چاہئیں اور ناخن کاٹنے سے پہلے پاؤں ضرور دھولئے جائیں ÷

(۷) پاؤں کے گٹوں کو کاٹنا نہ چاہیئے۔ حلقہ نما گیٹس نہ لگانے چاہئیں، اور آلتی پالتی مار کر نہ بیٹھنا چاہیئے ÷

(۸) پیروں پر ایسی تیز دوائیں جو قاتل جراثیم ہوتی ہیں نہ لگانی چاہئیں بالخصوص لائسول کبھی استعمال نہ کرنا چاہیئے اور نہ ٹنکچر آیوڈین، اور کاربالک ایسڈ ÷

(۹) پیروں کی چھوٹی سے چھوٹی چوٹ میں بھی فوراً علاج کرنا چاہیئے ÷

(۱۰) پاؤں پر چھالا یا سرخی اور ورم نظر آئے تو فوراً معالج سے مشورہ کرنا ضروری ہے ÷

کیڑے مکوڑے

بعض کیڑے ہمارے دشمن ہیں۔ مثلاً دیمک لکڑی کا سامان کھاتی ہے۔ پر والے اور گبریلے ہمارے کپڑے، لکڑی کا سامان اور سامان خوراک کھا جاتے ہیں۔ مچھر ملیریا بخار کے جراثیم کو لئے لئے پھرتے ہیں۔ مکھیاں موتی جھرا بخار، دوسرے بخار، پیچش، ہیضہ، اور سل کے امراض پھیلاتی ہیں۔ جوئیں ٹائیفس بخار کا باعث ہوتی ہیں، اور دمہ کے مرض کے لئے کاڈیں بھی ذمہ دار ہیں۔ پھر بھی کیڑوں کی پانچ لاکھ مختلف قسموں میں سے صرف کوئی تین ایسی ہیں جو مضرت رساں اور انسان کی دشمن ہیں۔

کیڑوں کی بعض قسمیں انسان کی دوست بھی ہیں۔ وہ کیڑے ہی ہوتے ہیں جو پھل اور اناج کو شاداب اور زرخیز بنانے کے لئے پھولوں سے مادہ لے کر جاتے ہیں۔ کیڑے ہی ہمیں ریشم مہیا کر دیتے ہیں، اسی طرح شہد، موم، اور رنگ بھی کیڑوں ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ کیڑے سڑنے والے متعفن مادوں کو بھی ضائع کرتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ تین مکھیاں اور انکی نسل ملکر اتنی ہی دیر میں ایک مرے ہوئے گھوڑے کو کھا جاتی ہیں کہ جتنی دیر میں شیر اسے کھاتا۔ سرخ رنگ ہمیں کوچنیل نامی کیڑے سے ملتا ہے۔ اور لاکھ بنانے والے کیڑے کی بدولت ہمیں لاکھ اور چپڑا میسر آتا ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں یہ تحقیقات کی گئی تھی کہ زخم کے اندر پہونچکر مکھی کے انڈے جو کیڑوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ زخم کے اندر اسکی مردہ بافتوں کو کھا جاتے ہیں اور اس طرح زخم میں پیپ نہیں پڑنے دیتے۔ اب بہت سے اسپتالوں میں مکھی کے یہ کیڑے جراثیم کی آلودگی سے پاک کر کے بالقصد زخموں کے اندر بالخصوص ایسے زخموں میں جن میں اندر تک دوا نہ پہونچ سکے چھوڑ دیئے جاتے ہیں تاکہ وہ زخم کو صاف کر دیں

حال میں دو ڈاکٹروں نے ایک نیا تجربہ کیا ہے اُنہوں نے مکھی کے ان کیڑوں کو پیس کر ایک جوہر سا تیار کیا ہے جو ناسوروں اور کان کی ہڈی کے اندر کے دُنبل میں حیرتناک طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ ان مقامات پر زندہ کیڑے نہ پہونچائے جا سکتے تھے۔ مدتہائے دراز سے ڈاکٹروں کو یہ بات معلوم ہے کہ شہد کی مکھی کے کاٹنے سے گنٹھیا میں بہت فائدہ پہونچتا ہے۔ لیکن اس طرح مریض کو کٹوانا وقت طلب کام تھا اب اُنہوں نے شہد کی مکھی ڈنک سے زہر لیکر اس کا جوہر تیار کیا ہے جو بغیر کسی تکلیف کے اکسیر کی طرح کام کرتا ہے +

انڈا آنکھوں کو نور بخشتا ہے

چین میں لاکھوں انسان زیروسس (آنکھوں کا خشک ہوجانا) میں مبتلا ہو کر اندھے ہو جاتے ہیں اسکی وجہ آنکھ بالکل خشک ہوجاتی ہے اور کُھردرا پن اس پر آجاتا ہے۔ اور اسکے بعد بینائی زائل ہوجاتی ہے +

اب معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی مرحلوں میں اس مرض کا علاج بہ آسانی ہو سکتا ہے۔ اور ایک ہی ہفتہ تک مریض کو روزانہ تین انڈے کھلانے سے یہ کیفیت رفع ہو جاتی ہے +

شادکام زندگی

ڈنمارک کے مشہور ڈاکٹر ہنڈ ہیڈ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ مصنوعی خوشبوؤں سے نہ صرف یہ کہ ہماری عمر کم ہوجاتی ہے بلکہ درحقیقت زندگی کی اصل خوشی بھی کم ہوجاتی ہے۔ زندگی کا "لطف اٹھا کر" پچاس کی عمر میں مرجانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ زندگی کے آخری دس سال ضرور تکلیف اور مصیبت میں گذرے ہیں۔ زندگی کے حقیقی لطف کو کسی طرح بھی تندرستی سے، اور اس یقین سے کہ میں بالکل چاق وچوبند ہوں الگ نہیں کیا جاسکتا اور یہ لطف پریشانی، دردسر، ضعف قلب اور ان دوسری بہت سی ناخوشگوار کیفیتوں میں کبھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو کثرت غذا، کثرت مے نوشی، شب بیداری وغیرہ کی صورت میں لازمی ہیں۔

تندرستی میسر ہو تو انسان صبح کے وقت اس قدر خوشدلی کا احساس لئے ہوئے اُٹھتا ہے کہ جو بیان سے باہر ہے۔ اسکے نزدیک صرف زندہ ہونا ہی سب سے زیادہ شاندار بات ہوتی ہے۔ سادہ اور ملاوٹوں سے پاک غذائیں، جیسے کہ روٹی، آلو، دودھ، مکھن، سبز ترکاریاں اور پھل دنیا میں سب سے زیادہ جاں بخش غذائیں ہیں۔ زندگی کی ضرورتوں کے مطابق کھانا بہت ہی اچھا ہنر ہے۔ ایسا ہونا چاہیئے کہ کھانا کھا کر اُٹھتے ہی تمہیں یہ محسوس ہو کہ تم کام کے لئے بالکل تیار ہو +

حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی سچی مسرت صرف انہی لوگوں کا حصہ ہے جو تہذیب سے ناآشنا ہیں یا جو دیہات میں رہ کر سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ یا پھر بچوں کا۔ ہمارے موجودہ تمدن اور تہذیب نے ہمارے عضلات اور ہمارے اعصاب کے نظام کو برباد کر دیا ہے +

لاشعاعوں سے جسم میں توام بچہ کا پتہ

سنڈے رفری راوی ہے کہ ڈارچسٹر پورٹ لینڈ کے بچوں کے ہسپتال میں ایک تیرہ ماہہ بچی پر نادر ترین عمل جراحی ہونیوالا ہے جب وہ پیدا ہوئی تھی تو لاشعاعی تصویر کے ذریعہ ایک مردہ توام بچہ کا پورا ڈھانچہ اسکے جوف شکم میں دیکھا گیا تھا۔ عمل جراحی سخوطی سلعہ اس پر کیا جائے گا۔ ماہرین کا قول ہے کہ اسکی کامیابی انضمامات کی کمیت تخلیق پر منحصر ہے۔ ڈاکٹر جے ڈی لستنٹ ارکان میڈیکل اسکول کے صدر نے فرمایا کہ "خلیاتی تقسیم جو حمل کے تھوڑے ہی عرصے بعد واقع ہوئی اس نشوونما کا سبب تاریخ بتاتی ہے کہ یہ نیم ترقی یافتہ توام کبھی کبھی ایک شخص کے جسم میں پائے گئے ہیں لیکن پورے ڈھانچے کی کبھی کوئی نظیر نہیں ملی" متاثرہ بچی اور طرح اپنی طبیعی حالت پر ہے دودھ باقاعدہ کھاتی اور سوتی ہے۔ کوئن شارلاتی ہسپتال کی ایک سرجن (جراح) نے سنڈے رفری کے نامہ نگار سے بیان کیا "آج تک میں نے ایسا واقعہ کبھی نہیں سنا۔ ایسے اتفاقات کے ظہور میں آنیکا امکان دس لاکھ میں ایک ہے"

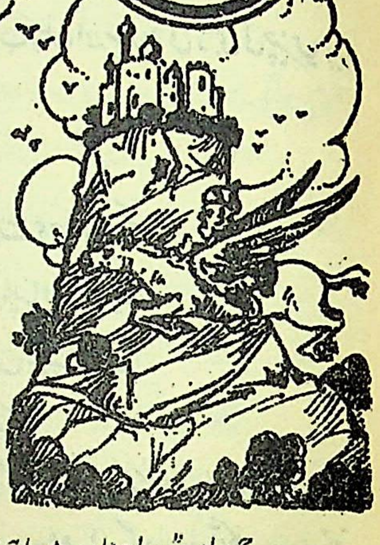
افسانہ



ننھا ناہر

از جناب ڈاکٹر کلیفورڈ، ایم، ڈی

ترجمہ[1] ۔ از جناب ظفر قریشی صاحب، بی، اے، دہلوی



میں مطب ختم کرکے اپنے ڈرائنگ روم میں آکر ستانے کے لئے بیٹھا ہی تھا کہ میرے ملازم سردار نے آکر بتایا کہ کوئی مہمان آیا ہے اور باہر ہال میں اس کا سامان رکھا ہوا ہے۔ میں حیران تھا کہ بغیر اطلاع دیئے کون مہمان آگیا۔ باہر جھانک کر دیکھا تو بستر، کئی ٹرنک، اور کچھ سامان باہر پڑا ہُوا ہے۔ میں باہر نکلا ایک لڑکا جس کی عمر آٹھ سال سے زیادہ نہیں ہوگی میرے سامنے آیا اور اپنا ننھا سا نرم ہاتھ میری طرف بڑھا کر کہا "کیا آپ ہی ڈاکٹر دارا ہیں؟"

"جی ہاں"۔ صاحبزادہ، میرا ہی نام ڈاکٹر دارا ہے۔ مگر آپ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں"

لڑکے نے جواب دیا "میرا نام ٹھاکر ناہر سنگھ ہے۔ آپنے میری والدہ کیساتھ بچپن میں زندگی گذاری ہے۔ جیساکہ میری ماں نے مجھے بتایا ہے۔ کیا آپ اس چٹھی کو پڑھیں گے" یہ کہکر اُس نے میرے ہاتھ میں ایک چٹھی دیدی جس میں لکھا تھا۔

"جناب ڈاکٹر دارا صاحب!

شاید آپ کو یاد ہو کہ میں اور آپ جب چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ شملہ میں ہنسی خوشی بچپن کی زندگی گذارتے تھے، آپ کو شاید میرا اصل نام تارا بائی یاد ہوگا، مگر اب میں ٹھاکر اُودے سنگھ کی بیوہ ہوں اور انہیں کے نام سے میرا نام بھی لیا جاتا ہے۔ میں اپنے اکلوتے لڑکے ٹھاکر ناہر سنگھ کو آپ کے پاس اسلئے بھیج رہی ہوں کہ یہاں شملہ اور اُسکے اِردگرد کی پہاڑیوں میں جو سردی پڑتی ہے وہ اس بچے کے لئے مضر ہے بمبئی اور پونہ وغیرہ کی آب وہوا ممکن ہے اسکو موافق آئے، اگر آپ اسکے سرپرست بن سکیں اور اسے بمبئی وغیرہ کے کسی اچھے گھرانے میں رکھ کر پرورش کراسکیں تو مجھ پر عین مہربانی ہوگی، لائیڈ بنک میں اسکے نام سے کافی روپیہ جمع کرا دیا گیا ہے، اور آپ کو روپیہ نکالنے کے اختیارات کے کاغذ علیحدہ روانہ کر رہی ہوں۔ جس طرح آپ مناسب سمجھیں اس لڑکے کی تعلیم وتربیت اور دیکھ بھال کا انتظام کریں۔ میں بھی چند ہفتہ بعد خود آکر حالات دیکھونگی۔ یہ لڑکا پیدائشی طور پر بہت کمزور اور مریض ہے۔ اسکو دل اور پھیپھڑے کی بیماری باپ سے ملی ہے۔ ذرا اسکی صحت کا خیال رکھیئے گا۔ اور جو مناسب انتظام اس سلسلہ میں آپ کریں اسکی بابت ضرور اور جلد تحریر کیجئے گا۔ مجھے اُمید ہے اس تکلیف دہی کو معاف کیا جائیگا"۔

آپ کے بچپن کی ساتھی

(تارا بائی اُودے سنگھ)

میں نے ٹھاکر اُودے سنگھ کا نام سُنا تھا۔ وہ ایک اچھے گھرانے کے مالدار پہاڑی راجہ تھے جو شملہ کی پہاڑیوں میں ایک چھوٹی سی ریاست میں خاموش زندگی بسر کرتے تھے۔ انکی شادی میری بچپن کی ساتھ کھیلی بہن تارا بائی سے ہوئی تھی۔ مجھے اس کا بھی علم تھا کہ ٹھاکر اُودے سنگھ کافی املاک چھوڑ کر حال ہی میں مرگئے ہیں اور آجکل انکی بیوہ اپنی ریاست کے انتظام میں مصروف ہیں۔

میں نے لڑکے کو اپنے ساتھ لیا۔ اور کھانے کے کمرہ میں پہونچا۔ کھانا تیار تھا۔ میں نے لڑکے سے پوچھا کہ تم کھانے میں کیا چیزیں پسند

---

[1] ہندوستانی زبان جاننے والے ناظرین کی دلچسپی کے خیال سے اس افسانہ کے نام اور مقامات کو بدل دیا گیا ہے۔ مترجم

کرتے ہو۔ مرچیں زیادہ تو نہیں کھاتے۔ کیا کیا کھیل کھیلتے ہو۔ انگریزی کتنی پڑھی ہے۔

اس قسم کے سوالات اور بچہ کے دلچسپ جوابات میں کھانا ختم ہوا اور میں اسے لیکر نیچے آیا۔ سینہ دیکھنے کا آلہ لگا کر میں نے اسکے پھیپھڑے کا معائنہ کیا۔ بظاہر وہ کمزور تھے لیکن کسی خاص بیماری کی اُن سے کیفیت ظاہر نہیں ہوتی تھی۔ دل کی حالت پر غور کیا تو وہ کسی قدر کمزور اور ناتواں نظر آیا لیکن کوئی خطرہ جو قریبی زمانہ میں ظاہر ہونے دکھائی دیا۔

دو چار روز لڑکا میرے پاس رہا۔ میں اسے عمدہ عمدہ قصّے کہانیاں سناتا رہا۔ مٹھائیاں، مرغوب پھل اور ہر طرح کی دلچسپی کی چیزیں مہیا کرتا رہا۔ اسی اثنا میں میں نے اخباروں میں یہ اعلان شائع کرایا۔

ضرورت

"ایک اچھے مالدار گھرانے کے ۸ سالہ لڑکے کے لئے ایسے اچھے گھرانے کی ضرورت ہو جہاں یہ بچہ آرام و اطمینان کے ساتھ پرورش پا سکے۔ جو لوگ اس بچہ کو اپنے گھر میں رکھکر پالنا اور تربیت دینا چاہیں اور اپنی اولاد کا سا سلوک کریں۔ ذیل کے پتہ پر جلد درخواستیں بھیجیں۔ بچہ کے تمام مصارف شاہانہ طریق پر اہل خاندان کو اس خدمت کے عوض دیئے جائینگے"۔

اس اعلان کا نکلنا تھا کہ جوابوں کا تانتا بندھ گیا اور میں پریشان ہو گیا کہ آخر کس کو پسند کروں اور کس کو نہیں۔ اسی اثناء میں ایک خاتون کے آنے کی ایک روز اطلاع ملی اور میں نے جب اُسے مطب میں بلالیا تو دیکھا کہ یہ عورت لباس سے معمولی۔ مگر صورت شکل سے اچھے گھرانے کی عورت معلوم ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ اس کا نام مسز پریم وتی نرائن سنگھ ہو اور وہ اس لڑکے کی سگی خالہ ہوتی ہے۔ اور اس کو اپنے گھر اولاد کی طرح رکھ کر پالنا چاہتی ہے۔

دوران گفتگو میں مسز نرائن سنگھ نے بتایا کہ وہ اور ان کا شوہر مسز تارا بائی اودے سنگھ اور انکے والد کے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ نرائن سنگھ عرصہ دراز سے بوجہ بدچلن اور ناکارہ زندگی کے اپنے علاقہ سے نکلا تھا اور یہاں بمبئی میں بدوضع لوگوں کے ساتھ افلاس کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اُودے سنگھ کی جائداد اور املاک کا مالک اس لڑکے کے بعد نرائن سنگھ ہو کیونکہ وہ اس کا چچیرا بھائی ہے۔ لڑکے کی صحت پہلے ہی خراب تھی اور ایک بدمعاش رشتہ دار کے پاس اسے کسی طرح بھی نہیں بھیج سکتا تھا۔ میں نے مسز نرائن سنگھ سے کہا کہ جب تک میں اس لڑکے کی ماں سے دریافت نہ کرلوں اس وقت تک میں اسے آپکے سپرد نہیں کر سکتا گو یہ بات ضرور ہو کہ آپ اسکی پرورش جس قدر عمدگی اور تندہی کے ساتھ کر سکتی ہیں۔ دوسرا غیر آدمی ایسا نہیں کر سکے گا مجھے آپ پر بھی اعتماد ہے لیکن آپ کا شوہر جو کہ اس لڑکے کی موت سے ایک بڑی جائداد اور املاک کا مالک بن سکتا ہو۔ اس لئے میں اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس لڑکے کو جان بوجھ کر خدشہ میں نہیں ڈال سکتا۔

"تو آپ تار کو تار دیکر آج ہی اجازت منگوا لیجئے۔ اگر وہ اسکے لئے تیار ہو جائے تو پھر تو آپ کیلئے کوئی اعتراض باقی نہ رہیگا"۔

اچھا آپ جایئے، میں آج ہی تار بھیجتا ہوں۔ کل آپ کو اسکے بارے میں جواب دونگا۔

مسز نرائن سنگھ کے جانیکے بعد میں نے مندرجہ ذیل تار شملہ بھیجا۔

"لڑکے کی خالہ مسز نرائن سنگھ جو بمبئی میں رہتی ہیں اس لڑکے کی پرورش کا کام اپنے ذمہ لینا چاہتی ہیں۔ اگر اجازت ہو تو لڑکے کی پرورش کا کام انکے سپرد کر دیا جائے"۔

دوسرے روز دوپہر کو ملازم نے آکر اطلاع دی کہ کوئی صاحب ملنا چاہتے ہیں۔ میں ملاقات کے کمرہ میں گیا تو دیکھا کہ ایک بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی جس کی صورت سے اوباشی اور بیہودگی ٹپکتی تھی، سامنے کھڑا ہو۔

"میرا نام ٹھاکر نرائن سنگھ ہو۔ کل میری بیوی آپ سے اس اشتہار کے سلسلہ میں مل چکی ہیں"۔ نو وارد نے بلاتکلف سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔

میں نے اُسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔ "مسٹر نرائن سنگھ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ لڑکا میں آپکے سپرد

نہیں کر سکتا جب تک اس کی ماں کی مرضی نہ ہو۔ وہ لڑکا آپ کے چچازاد بھائی کا لڑکا ہے اور اسکی موت سے آپ کو کافی فائدہ پہنچ سکتا ہے اسکے علاوہ آئے دن کا مریض ہے۔ میں نے نارائن کو تار بھیجا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک مجھے نہیں ملا ہے۔"

"مگر مجھے مل گیا ہے یہ تار آج ہی مجھے ملا ہے۔" میں نے تار لے کر پڑھا۔

"ڈاکٹر دارا سے کہیئے کہ وہ لڑکے کو آپ کے اور بہن پریم وتی کے سپرد کر دیں۔"

"اس تار کی موجودگی میں میں آپ کو وہ لڑکا سپرد کرنے کیلئے مجبور ہوں۔ لیکن اصل وجہ میں صاف صاف آپ سے بیان کر چکا ہوں مگر میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ ٹھاکر ناہر سنگھ کو اپنے یہاں پالنے کے لئے اس قدر مصر کیوں ہیں؟"

"اس کی وجہ یہ ہے۔" مسٹر نرائن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کہ ہم غریب لوگ ہیں اس لڑکے کی بدولت ہمیں کچھ مستقل آمدنی شروع ہو جائیگی۔ ہم سے زیادہ کون اس کا رکھوالا ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ ناہر سنگھ کو ابھی بلوا لیجئے میرے ساتھ گاڑی ہے۔"

میں نے سوچ کر جواب دیا۔ "آپ کا مکان کہاں ہے؟"

"میرا مکان ماہم میں ہے۔"

"اچھا آپ ٹھہریئے۔ میں ناہر سنگھ کو لاتا ہوں۔" میں اوپر گیا۔ ناہر سنگھ کھڑکی کے سامنے بیٹھا ہوا ایک بچوں کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ میں نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور آہستہ سے اسے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ راستہ میں میں نے اسے تمام باتیں بتا دیں۔ میری جدائی سے اسے سخت صدمہ ہوا اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ مگر میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا ———— "دیکھو بیٹا ناہر سنگھ تم ایک بہادر لڑکے ہو، بہادر لڑکے رویا نہیں کرتے۔ تم اپنے چچا کے ہاں آرام سے رہو گے۔ تمہارے پاس میں بھی کبھی کبھی آتا رہونگا۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہاری ماسی تمہیں پیار سے بھیجتی ہیں، ناہر سنگھ اور مسٹر نرائن سنگھ گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ اسٹیشن سے ہم نے ماہم جانے والی ایک لوکل ٹرین پکڑی اور تھوڑی دیر میں ہم وہاں پہونچ گئے۔

مسٹر نرائن سنگھ ایک بوسیدہ مکان میں رہتے تھے۔ نہایت گندی آب و ہوا۔ خراب اور گندہ مکان۔ چاروں طرف آوارہ لوگوں کی آبادی میں نے کہا "مسٹر نرائن سنگھ آپ کو مکان بدلنا ہوگا۔ لڑکے کی صحت پہلے ہی خراب ہے۔ آپ اس کو اچھی طرح رکھیئے گا۔ اور اگر کسی وقت ڈاکٹر کی ضرورت ہو تو میرے دوست ڈاکٹر نکلسن سے آپ ہر وقت مل سکتے ہیں۔ میں ان سے کہہ جاؤنگا کہ وہ اس لڑکے کے طبی مشیر ہیں۔ وہ میرے ساتھ کے پڑھے ہوئے دوست ہیں۔ اور یہاں آپکے مکان کے پاس ہی رہتے ہیں۔"

ابھی ہم باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک بھدی شکل کا نوجوان کمرہ میں داخل ہوا، جسے دیکھ کر مسٹر نرائن سنگھ کی آنکھوں میں غیر معمولی چمک پیدا ہوئی اور میں اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگا تو نرائن سنگھ نے فوراً میری توجہ ہٹانیکی کوشش کی اور اس نوجوان سے تعارف کرانے لگا۔

"یہ میرے دوست مسٹر کرشن ہیں۔ یہ ڈاکٹر نکلسن کے اسسٹنٹ ہیں اور بہت اچھے دوست ہیں۔ یہ میرے مکان کے ایک حصہ میں رہتے ہیں۔ آپ بمبئی کے مشہور ڈاکٹر دارا سے ملاقات کیجئے۔"

میں نے ہاتھ بڑھا کر مسٹر کرشن سے ملاقات کی۔

دوران گفتگو میں میں نے ناہر سنگھ کو ان لوگوں سے خوب واقف کرا دیا تھا تاکہ میرے جانیکے بعد لڑکا اجنبیت محسوس نہ کرے۔ کرشن نے سب سے پہلے ناہر سنگھ کی طرف دیکھا اور پوچھا "کیوں بھئی تم جانوروں کی آواز بنا کر بول سکتے ہو، دیکھو اس طرح ———— یہ کہکر اس نے کتے کی آواز بنائی، پھر بلی کی، اسکے بعد چند طول کی اور طوطے کی۔ غرض بچہ کو اتنی دیر میں اس نے اپنی بولیوں اور دلچسپ حرکتوں سے خوب پرچا لیا اور میں نے محسوس کیا کہ یہاں رہکر ناہر سنگھ کو کچھ زیادہ فکر اور اجنبیت سے دوچار ہونا نہیں پڑے گا۔

ہم لوگ یہاں بیٹھے ہوئے باتیں کر ہی رہے تھے کہ میں مسز نرائن سنگھ کو ایک طرف لے گیا۔ اور اسکے کان میں یہ بات ڈالدی کہ اپنے شوہر کی طرف سے وہ ہوشیار رہے۔ وہ کچھ اچھے کیرکٹر کا آدمی نہیں ہے لڑکے کو کسی قسم کا نقصان نہ پہونچ جائے۔ مسز نرائن سنگھ کا چہرہ فق ہو گیا۔ ہونٹوں پر خشکی آگئی اور وہ عنقریب پریشان معلوم ہوتی تھی۔ مگر سانس روک کر اس نے کہا "ڈاکٹر صاحب آپ نے میرے بدنصیب شوہر کے متعلق جو رائے قائم کی ہے وہ اسکے چال چلن کے اعتبار سے ممکن ہے درست ہو۔ مگر میں سمجھتی ہوں کہ سر دست بدگمانی کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مگر پھر بھی میں آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دونگی اور اپنے طور پر ناہر سنگھ کو اپنی اولاد کی طرح ہاتھوں میں رکھونگی۔"
روپے کے بارے میں انتظام کر کے اور ناہر سنگھ کو تسلی تشفی دیکر میں شام کو ماہم سے بمبئی واپس آگیا۔

میں کئی روز تک اپنے کام میں اس قدر منہمک رہا کہ ٹھاکر ناہر سنگھ اور اسکے متعلق سب کاموں کو بھولا رہا۔ اس اثنا میں میں نے ایک چٹھی ناہر سنگھ کی ماں کو بھی لکھدی تھی اور اس میں اس وقت تک کی ساری کیفیت سے اسے مطلع کر دیا تھا۔

پانچ روز کے بعد مجھے مسز نرائن سنگھ کی ایک چٹھی ملی جس میں لکھا تھا کہ ناہر سنگھ کے دل پر مرض کا حملہ ہوا ہے اور وہ کئی گھنٹے سے بیمار ہے جلد آؤ۔

میں اسی وقت روانہ ہو گیا۔ ماہم پہونچکر میں نے بتائے ہوئے پتہ پر گاڑی والے کو چلنے کے لئے کہا۔

نیا مکان ایک عمدہ ہوادار اور خوبصورت مکان تھا جس کی دو منزلیں تھیں اور نیچے کے کئی کمرے کافی وسیع اور ہوادار تھے۔ ناہر سنگھ کے سونے کے لئے اوپر کی منزل میں ایک کشادہ اور ہوادار کمرہ تجویز ہوا تھا میں نے پہونچکر لڑکے کی نبض دیکھی اور قلب کی حالت کا آلۂ سینہ بین سے معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ قلب کام تو ٹھیک کر رہا ہے لیکن عصبی کمزوری کی وجہ سے اس میں قوت زیادہ نہیں ہے اور نقاہت کا سبب بھی یہی ہے۔ میں نے برانڈی منگوا کر ایک چمچہ اسے پلایا۔ دوسرے گھنٹہ پھر اُسے یہی چیز دی دو تین گھنٹے میں اسکی حالت درست ہو گئی۔ جب وہ بحال ہو گیا تو میں نے اس سے کئی سوالات کئے۔ کہنے لگا "میں یہاں بہت آرام سے ہوں اور کوئی تکلیف نہیں ہے۔ چچا کرشن مجھے گانا سکھاتے ہیں۔ جانوروں کی بولیاں سکھاتے ہیں۔ گیند بلا کھیلنا سکھاتے ہیں۔"

مسز نرائن سنگھ نے بتایا کہ لڑکا کرشن سے بہت ہل گیا ہے ہر وقت یہ دونوں اکٹھے رہتے ہیں اور لڑکے کی طبیعت لگ گئی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی وجہ سے مسٹر نرائن سنگھ کلکتہ چلے گئے ہیں اور شاید پانچ چھ مہینہ تک وہ کلکتہ ہی میں کسی کاروبار کے سلسلہ میں رہیں گے۔

میں نے مسز نرائن سنگھ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور اطمینان دیکھا جو یہ ظاہر کرتا تھا کہ شوہر کی طرف سے اسے جو کھٹکا لگا ہوا تھا وہ اب کم از کم پانچ چھ مہینہ کے لئے تو دور ہو گیا۔

میں نے مسز نرائن سنگھ سے کہا کہ "اگر لڑکے کو پھر کوئی تکلیف ہو تو فوراً مجھے تار دینا۔ اور ڈاکٹر نکلسن سے مشورہ کرتی رہنا چوتھے پانچویں دن لڑکے کا وزن کرالینا۔ غرض ہر طرح اسکی صحت کا خیال رکھنا، ذرا بھی غفلت اور کوتاہی نہ ہو۔"

آٹھ دس روز یونہی گذر گئے۔ مجھے ڈاکٹر نکلسن کی چٹھی ملی جس میں اُنہوں نے لکھا تھا کہ لڑکا چونکہ آئے دن کا مریض ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لئے عموماً ضرورت رہتی ہے۔ اسلئے اگر ایک اچھی نرس کا انتظام کر دیا جائے تو بہتر ہے۔ پھر اُنہوں نے خود ہی یہ تجویز کیا کہ میرے سٹاف میں ایک قابل اعتبار نرس ایسی ہے جو اس کام کو بخوبی انجام دے سکتی ہے۔ میں نے انہیں لکھدیا کہ آپ جو انتظام مناسب سمجھیں کر دیں لیکن جس نرس کو مقرر کریں اسے اچھی طرح معالجہ کی نزاکت کا اور اہم ذمہ داری کا احساس کرادیں تاکہ وہ کسی طرح ورغلانے میں نہ آجائے اور نقصان کا باعث نہ ہو۔

ان تمام باتوں کی اطلاع میں نے ٹھاکر ناہر سنگھ کی والدہ کو بھی ایک مفصل خط کی صورت میں پہونچادی اور ان کے جواب سے معلوم ہوا کہ وہ اس صورت حال سے مطمئن ہیں۔

ناہر سنگھ کو ماہم میں رہتے ہوئے دو ماہ سے زیادہ ہو گئے تھے۔ ایک روز ڈاکٹر نکلسن کی چٹھی مجھے ملی جس میں درج تھا کہ "ناہر سنگھ چند روز سے دل کی دھڑکن کی وجہ سے بہت علیل تھا، مگر کل رات سے اسکی حالت نازک ہے۔ وہ بیہوش پڑا ہے تم فوراً چلے آؤ۔"

میں تیسرے پہر کی ٹرین سے ماہم پہونچا چونکہ میں نے اپنے آنے کی کسی کو اطلاع نہیں دی تھی۔ اس لئے جونہی میں مکان پر پہونچا کرشن کچھ گھبرایا ہوا مکان سے نکل رہا تھا اور مجھے دیکھتے ہی اس کا چہرہ فق ہو گیا۔ میں سمجھا کہ لڑکا ختم ہو چکا ہے۔ جلدی سے گھبرا کر پوچھا۔ "کہو بھئی

اس قدر پریشان کیوں ہو ناہر سنگھ تو اچھا ہے"۔

"جی ہاں ——— جی ہاں وہ بیمار تو ہے مگر زیادہ تشویش کی بات نہیں ہے کرشن نے گلے میں تھوک نگل نگل کر اور گھبراتے ہوئے بتایا۔ اور میں نے اسکی گھبراہٹ کو کچھ زیادہ شبہ کی نظر سے نہیں دیکھا اور فوراً مکان میں داخل ہوا۔

مجھے معلوم تھا کہ ناہر سنگھ کس کمرہ میں ہو سکتا ہے۔ سیدھا وہیں گیا۔ لڑکے کے پاس نرس تھی۔ میں اسکے چھوٹے سے پلنگ کے پاس پہونچا۔ آلہ نکال کر پھیپھڑوں کا اور دل کا معائنہ کیا۔ قلب بالکل ڈوب چکا تھا۔ نبض بھی بڑی مشکل سے معلوم ہوتی تھی۔

میں نے گھبرا کر نرس کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ علاج کس کا ہے۔ نرس نے بتایا کہ جو نسخہ پہلی مرتبہ آپ لکھ گئے تھے اسمیں ڈاکٹر نکلسن نے ایک دو دوائیں بڑھا کر مسٹر کرشن کو دیدیا تھا۔ وہی مریض کو دیا جا رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ نسخہ کہاں ہے نرس نے بتایا کہ نسخہ مسٹر کرشن کے پاس ہی ہے۔ وہ جلدی میں کیمسٹ کے ہاں سے لانا بھول گئے۔ شاید وہ نسخہ لینے کے لئے اس وقت باہر گئے ہوں"۔ اسکے بعد میں نے مریض کی حالت دریافت کی۔ معلوم ہوا کہ پندرہ روز سے لڑکا بیمار ہے۔ اور دوا وہی مل رہی ہے جو میں نسخہ میں لکھ گیا تھا۔ مگر مرض دور ہونا تو کجا مریض کی حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے۔

میں نے محسوس کیا کہ کرشن کا اس معاملہ میں ہاتھ ہے اور ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ میں نے جتنی دوائیں لکھی تھیں وہ سب دل کو تقویت دینے والی تھیں۔ اس لئے مجھے نسخہ ضرور دیکھنا چاہیئے کہ کیا گڑبڑ ہوئی۔ کرشن کے خلاف میرے دلمیں جو شبہات تھے وہ اب ترقی کر رہے تھے۔ میں یہ تو سمجھ گیا کہ اسے آلۂ کار بنایا گیا ہے اور اصل مجرم گو وہی ہو لیکن مسٹر نرائن سنگھ جو کلکتہ چلے گئے ہیں بالکل نمایاں نہیں ہیں۔

میں نے باہر نکل کر مسز نرائن سنگھ سے کہا کہ کرشن کو مریض کے کمرہ میں اب ہرگز داخل نہ ہونے دیا جائے۔ مسز نرائن سنگھ نے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے صاف صاف کہدیا کہ کو آپ کے خاوند نے ایک آلۂ کار بنایا ہے۔ اور لڑکے کو اسکے ساتھ میل جول بڑھانے کی تلقین کر کے خود چلے گئے ہیں۔

ماہم میں صرف ایک ہی دوا ساز تھا۔ اور میں اسے جانتا تھا۔ اسکے دواخانہ میں پہونچکر میں نے کہا کہ "میرے ایک مریض کو جسکا نام ٹھاکر ناہر سنگھ ہے جو دوا مسٹر کرشن کی معرفت جا رہی ہے کیا ہے۔ نسخہ کھو گیا ہے۔ میں اسکی نقل چاہتا ہوں"۔

دوا ساز نے نسخوں کی کتاب نکالی ۱۵ دن کے عرصہ میں جس قدر نسخے ناہر سنگھ کے حساب میں کرشن بنوا کر لے گئے تھے ہر نسخہ میں نکوٹین موجود تھا۔

میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میرے نسخہ میں نکوٹین کہاں سے آگئی۔ دل کے مریض کے لئے نکوٹین کا استعمال کرانا میری عقل سے خارج تھا میں نے جھلا کر کہا "آپ اتنے بوڑھے دوا ساز ہیں تجربہ کار آدمی ہیں۔ دل کے مریض کے لئے نکوٹین نسخہ میں اتنے عرصہ ملاتے رہے"۔

"جناب مجھ پر ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کے نسخہ میں جو لکھا تھا اسی کے مطابق دوائیں تیار کر کے میں دیتا رہا۔ خود مجھے بھی تعجب ہوا تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے دل کے مریض کے لئے "نکوٹین" کا استعمال کس وجہ سے کرایا ہے آجتک فن طب اس دریافت سے محروم تھا۔ ممکن ہے کوئی نئی ریسرچ ہوئی ہو۔ میں نے جا کر مسٹر کرشن سے اس بارے میں دریافت بھی کیا تو انہوں نے یہ کہکر ٹالدیا کہ ڈاکٹر صاحب نے کوئی بات سوچ کر ہی نسخہ لکھا ہوگا بیوقوف نہیں ہیں۔ تمہارے پاس جیسا نسخہ آئے اُسے فوراً ویسا ہی بنا دو"۔ مجھے کچھ زیادہ سننے کی اب ضرورت نہیں تھی اسلئے سیدھا مکان پر پہنچا اور جب معلوم ہوا کہ کرشن ابھی ابھی اپنے کمرہ میں گیا ہے تو میں بغیر دروازہ کھٹکھٹائے سیدھا اندر گھسا چلا گیا۔ کمرہ میں گھس کر جو نظارہ دیکھا وہ یہ تھا کہ کرشن سوٹ کیسوں میں اپنے کپڑے اور سامان رکھ رہا ہے اور جلدی جلدی سب چیزیں جمع کر رہا ہے اور چلنے کی فکر میں ہے۔ جونہی اسکی نظر مجھ پر پڑی گھگیا گیا۔ میں نے ڈانٹ کر کہا کہ اب تم کہیں نہیں جا سکتے۔ میں دروازہ بند کر کے آیا ہوں جو معاملہ ہے سچ سچ بتا دو۔ ورنہ ابھی پولس کے حوالہ کرتا ہوں + کرشن نے جو کچھ بتایا اس کا خلاصہ یہ ہے، کہ اگرچہ وہ نہیں چاہتا تھا، مگر مسٹر نرائن سنگھ کے لالچ دینے پر وہ دو ہزار روپے کے عوض اس بات پر تیار ہو گیا کہ علاج کے دوران میں وہ لڑکے کو تمبا کو کا زہر آہستہ آہستہ دواؤں میں ملا کر پلاتا رہیگا اور جب لڑکا مر جائیگا اور نرائن سنگھ جائداد کا مالک ہوگا تو روپیہ ادا کر دیا جائیگا + کرشن کو کمرہ میں بند کر کے میں مریض کی طرف متوجہ ہوا۔ تار دیکر کئی ڈاکٹر بلوائے اور کئی روز کی دن رات کی تیمارداری کے بعد اسے بحال کیا گیا۔ اسکی ماں بھی آگئی اور جب سارے واقعہ کا اسے علم ہوا تو ششدر رہ گئی۔ میں نے مشورہ دیا کہ لڑکے کو ولایت بھیجدیا جائے۔ کرشن کو پولیس کے حوالہ کرنیکا خیال میں نے اسکی مسلسل درخواستوں کو دیکھکر ترک کر دیا۔ اسکے بعد سے پتہ نہیں کہ وہ اب کہاں ہے اور جانوروں کی بولیاں بولتا ہے یا نہیں۔ ٹھاکر ناہر سنگھ اب ایک مستعد نوجوان ہے۔ اور سینڈہرسٹ میں پڑھ رہا ہے +

مجربات

ازجناب حکیم مولوی محمد اسد علی صاحب ، ایم ، آر ، اے ، ایس لندن ایف ، ٹی ، ایس ، ایم ، ایم ، بی ، جودھپور

عرق برص

پوست درخت نیم ، پوست درخت بکائن ، مغز تخم نیم ، مغز تخم بکائن ، پوست بیخ کچنال ، پوست درخت گولر ، پوست درخت سرس دھنیا خشک ، عناب ، برگ شاہترہ چرائتہ ، سرپھوکہ ، گل منڈی ، برہم ڈنڈی ، ہرن کھری ، نگمند بابری ، نیل کنٹھی ، دھمایہ ، برادہ صندل سُرخ ، چوب شیشم ، برادہ چوب آبنوس ، برادہ بیجا سار ، برادہ چوب چینی ، برگ بادرنج بویہ ، برگ فرنج مشک ، گاؤزباں ، گل سیوتی ، گل نیلوفر ، افتیمون بسفائج ، تخم کاسنی ، برگ حنا ،...... دوا دس دس تولہ ، گلو سبز بیس تولہ ، برگ بید چالیس تولہ ، آب شیریں ۲۰ سیر تخیہ میں ۲۴ گھنٹے بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں ۔ خوراک ایک ایک چھٹانک صبح و شام ۔ غذا میں صرف بیسنی روٹی جس میں نمک کم اور گھی خوب ڈالا گیا ہو کھلائیں ۔

فوائد :۔ اس دوا کے استعمال سے برص کی شکایت جاتی رہتی ہے تھوڑے ہی دن میں سفیدی غائب ہو جاتی ہے ۔

اکسیر جالہ

پھٹکری بریاں ایک تولہ ، سفیدہ جست ۴ ماشہ ، گل چنبیلی چار سو عدد ، گل گنج چار سو عدد ، مرچ سفید انسی عدد ، سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ سرمہ کی طرح ہو جائے پھر چاندی کی سلائی سے رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں ۔

فوائد :۔ جالہ پھولہ ، اور کم نظری کے لئے یہ سُرمہ عجیب ہے ۔

حب مقوی طلائی

ست ڈامیانہ ۴۸ رتی ، ست کچلہ ۲ رتی ، آئرن فاسفیٹ ½ ارتی ، کشتہ طلا ، ایک رتی ، کشتہ فولاد ۳ رتی سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے گوند کے پانی کی مدد سے ۲۲ گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح کو دودھ کیساتھ استعمال کریں ۔ اگر ضرورت ہو تو دن بھر میں دو گولیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں ۔

فوائد :۔ یہ گولیاں مقوی باہ اور مقوی اعضاء رئیسہ ہیں ۔ خون زیادہ مقدار میں پیدا کرتی ہیں ۔

ازجناب ابو النظر حکیم سید علی مظہر ہاشمی سیوہاروی

سفوف سیلان

گل پستہ ایکتولہ ، گل سپاری ایک تولہ ، اسگند ناگوری نو ماشہ ، اندر جو شیریں نو ماشہ ، خارخسک خورد نو ماشہ ، موچرس نو ماشہ ، بیخ مرجان محرق نو ماشہ ، ماروی سبز ، ماشہ ، سب کو علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر نبات سفیدہ تولہ شامل کریں اور بقدر ۶ ماشہ صبح و شام بشرط موافقت دودھ کے ہمراہ ورنہ پانی سے کھلائیں ، مقامی طور پر پھٹکری کے خفیف محلول پانی سے دن میں دو بار پچکاری کرائیں ہر دوسرے تیسرے روز بصورت قبض اطریفل ملین نو ماشہ پانی کے ساتھ سوتے وقت کھایا کریں ۔ سیلان الرحم کے لئے عجیب النفع ہے ۔

محافظ جنین

اسگند ناگوری دو تولہ ، موچرس دو تولہ ، صمغ پلاس دو تولہ ، مصطگی رومی ایکتولہ ، قلب الحجر اصلی ایکتولہ ، ادویہ کو باریک پیس کر تین تین ماشہ کی خوراک بنالیں ۔ ایک خوراک صبح کے وقت عرق گاؤزبان ۵ تولہ کے ہمراہ استعمال کرائیں ، جن عورتوں کو اسقاط کی عادت ہو شروع ماہ سے تیسرے مہینہ کے آخر تک استعمال کریں ۔ اور پھر بے ترتیب طریقہ سے ہر ماہ ایک دو ہفتہ استعمال کر لیا کریں ۔ حمل کے تحفظ کے علاوہ سیلان رطوبت کے لئے بھی سودمند ہے ، رفع سبب کے بعد عقیمہ عورتوں میں بھی دوا مفید ثابت ہوتی ہے ۔

خوش وقتی

صبر زرد ۶ ماشہ ، عصارہ ریوند ۶ ماشہ ، مرکی ۶ ماشہ ، زنجبیل ۳ ماشہ ، زعفران ۳ ماشہ ، کسیس سبز مدبر ۳ ماشہ ، شہد کی امداد سے چنے برابر گولیاں بنالیں ۔ ایک گولی سے ۲ گولیوں تک صبح و شام عرق مکوہ ، تولہ ، عرق بادیان ، تولہ شربت بزوری ۳ تولہ کے ہمراہ تاریخ اجراء سے چار روز پہلے دیں ۔ بیقاعدگی ایام کیلئے مخصوص ہیں ۔ بلحاظ مزاج عمر و موسم بدرقہ میں مناسب تبدیلی کیجا سکتی ہے ۔

از جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

دوائے ممسک جائفل تین ماشہ، اجوائن خراسانی ۳ ماشہ، تخم دھتورہ ڈیڑھ ماشہ تینوں چیزوں کو نیم کوفتہ کرکے پوٹلی باندھیں اور گائے کے ایک سیر دودھ میں جوش دیں۔ جب دودھ آدھا رہ جائے تو پوٹلی کو نچوڑ کر علیحدہ کردیں اور دودھ میں شکر سفید ملا کر پی لیں۔

دوائے ملذذ کافور دیسی سہاگہ بموزن لیکر شہد خالص میں اتنا کھرل کریں کہ یکساں پیدا ہو جائے وقت ضرورت کام میں لائیں +

عرق بخار ٹنکچر آسٹیل ایک اونس، کونین چار اونس دونوں کو حل کرکے دو بڑی بوتلوں میں آدھا آدھا کرکے رکھیں۔ پھر دونوں کو پانی سے بھر دیں اور خوب ہلا کر رکھیں۔ جوان آدمی کے لئے چھ ماشہ صبح اور چھ ماشہ شام اور بچہ کو دو تین بوندیں دودھ کیساتھ یہ عرق دیں

فوائد:۔ ہر قسم کے بخار تجاری چوتھیہ، روزانہ ملیریائی دو تین دن میں جاتا رہتا ہے +

سفید داغ کی دوا توتیا ۶ ماشہ، سم الفار ۶ ماشہ، سہاگہ ۶ ماشہ، ہڑتال طبقی ۶ ماشہ، تخم مولی ۶ ماشہ، بابچی ایکتولہ دواؤں کو باریک کرکے کاغذی لیموں کے پانی میں تین چار دن کھرل کرکے گولیاں بنالیں اور ضرورت کے وقت لیموں کے پانی میں گھس کر سفید داغوں پر لگائیں +

دوائے قیلۃ الماء بزر البنج دو تولہ۔ بکری کے سینگوں کی راکھ دو تولہ، دونوں کو پانی میں پیس کر فوطہ پر لیپ کریں اوپر سے برگ ارنڈ گرم کرکے رکھیں اور کپڑا باندھ دیں اور جوارش کمونی ایک ایک تولہ روزانہ بعد غذا دونو وقت استعمال کریں +

از جناب حکیم مظہر محمود صاحب صدیقی فاضل گنجوی

لذیذ چورن انار دانہ ۵ تولہ، زنجبیل ۸ ماشہ، زیرہ سفید ۸ ماشہ، نمک لاہوری ۸ ماشہ، زیرہ سیاہ ۸ ماشہ، تربد سفید ۴ ماشہ، سماق ہندی ۴ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ۴ ماشہ، پوست بہیڑہ چار ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ۔

فوائد:۔ کھانا جلد ہضم کرتا ہے متلی اور قے کی شکایت بند کرتا ہے +

قرص ذیابیطس طباشیر ایک تولہ، رب السوس ایک تولہ، کشنیز خشک ایک تولہ نو ماشہ، گل ارمنی ایک تولہ نو ماشہ، تخم کاہو تین تولہ، تخم خرفہ تین تولہ، صندل سفید تین تولہ ۶ ماشہ، گلنار تین تولہ ۶ ماشہ، صمغ عربی تین تولہ ۶ ماشہ، کافور ۱ ماشہ، تخم حماض ایک تولہ نو ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر کشتہ بیضہ مرغ تین ماشہ، کشتہ قلعی تین ماشہ، شربت انار شیریں بقدر ضرورت ملا کر تین تین ماشہ کے قرص بنالیں، اور دو دو قرص صبح و شام ہمراہ شربت حب الآس تین تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں +

فوائد:۔ یہ قرص ذیابیطس کے لئے مفید ہیں۔ جگر کو قوت دیتے ہیں +

معجون صرع عاقر قرحا ایک تولہ، عود صلیب ۱ تولہ، درونج عقربی ایکتولہ، شہد خالص تین تولہ، حسب معمول معجون تیار کریں اور رات کو سوتے وقت تین ماشہ یہ معجون عرق بادیان کیساتھ استعمال کریں۔ **فوائد:**۔ مرگی کے لئے یہ معجون بہت مفید ہے +

از جناب حکیم محمد رحمت خان صاحب چرکھاری

معجون فاروق نانخواہ، زنجبیل، ثعلب مصری پنجہ، موصلی سفید، ستاور، تخم شلغم، شقاقل مصری، بہمن سفید، بہمن سرخ، خولنجان، ریگ ماہی، تخم ملیون اصلی، تخم سرس، مغز تخم تمر ہندی ہر ایک ایک تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر آدھ سیر قند سفید کے قوام میں معجون تیار کریں، اور چار تولے برگد کا دودھ بھی قوام میں شامل کردیں۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ صبح اور ۶ ماشہ شام ہمراہ شیر گاؤ۔

فوائد:۔ یہ معجون جریان اور احتلام کی شکایت کو رفع کرتی ہے مقوی باہ اور ممسک ہے۔

از جناب حکیم محمد یعقوب صاحب اعظم گڈھ

حب مقوی اعظم سم الفار سفید ایکتولہ، شنگرف رومی ایکتولہ، افیون خالص ۶ ماشہ، تینوں چیزوں کو کھرل میں ڈال کر زردی بیضہ مرغ ایک عدد شامل کرکے حل کریں، اسی طرح اکیس دن تک ایک ایک انڈے کی زردی ڈال کر حل کرتے رہیں پھر چنے کے برابر گولیاں بنا کر رکھ لیں اور ہر روز ایک ایک گولی دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ **فوائد:**۔ یہ گولیاں نہایت مقوی باہ ہیں اور ممسک ہیں +

زنانہ ہسپتالوں کے مفید نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) مسچور اا پیکاک امونی ایٹا

امونیا کارب ۳ گرین
وائنم اپیکاک ۸ منم
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
کھانسی اور نزلہ کے لئے مفید ہے +

(۲) مسچور اپیکاک کم اوپیم

وائنم اپیکاک ۱۲ منم
ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۳۰ "
سیرپ سیلا ۳۰ "
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ ۲ ڈرام
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں
کھانسی اور نزلہ کے لئے مفید ہے

۳۔ مسچور لوبیلیا کمپونڈ

امونیا کارب ۵ گرین
ٹنکچر لوبیلیا ایتھرس ۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
وائنم اپیکاک ۱۰ "
انفیوژن سینگا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک تین دفعہ پلائیں۔
دمہ ضیق النفس اور بلغمی کھانسی کیلئے مفید ہے

۴۔ دیگر

ٹنکچر لوبیلیا ایتھرس ۱۵ منم
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۴ گرین
ٹنکچر بیلاڈونا ۵ منم
ایکوا کمفر نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں
دمہ اور ضیق النفس کے لئے مفید ہے +

۵۔ مسچور امگنیشیا سلفیٹ ایٹ کاربونیٹ

مگنیشیا سلفیٹ ۹۰ گرین
مگنیشیا کارب لیوس ۱۰ "
ایکوا منتھا پپ ایک اونس

ایسی ایک خوراک علی الصباح پلائیں مسہل ہے

۶۔ مسچور امگنیشیا کم کونین ایٹ فیرائی

مگنیشیا سلفیٹ ۱ ڈرام
کونین سلفیٹ ۲ ½ گرین
فیرائی سلفیٹ ۱ ½ "
ایسڈ سلفیورک ڈائیلیوٹ ۱۰ منم
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین دفعہ پلائیں۔
عظم الطحال کے لئے مفید ہے +

۷۔ مسچور امنتھول

منتھول ¼ گرین
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۱۲ منم
سپرٹ زنکٹی فائیڈ ۱۲ "
ایکوا کلوروفارم نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک ضرورت کے وقت پلائیں۔
نفخ شکم وقے کے لئے مفید ہے +

۸۔ دیگر

منتھول ۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۵ ڈرام
سپرٹ کلوروفارم ۴ "

خوراک ۳۰ منم پانی کے ہمراہ۔ نفخ وقے کیلئے مفید ہے
حاملہ کی قے کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

۹۔ مسچور امارفیا

لائیکوار مارفیا ہائیڈروکلور ۲۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱۵ "
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک خوراک سوتے وقت پلائیں
منوم و مسکن درد ہے +

۱۰۔ مسچور امیوسیلیج کمپونڈ

پوٹاسیم نائٹریٹ ۵ گرین
ایکسٹریکٹ گلیسیرزا لکوڈ ۵ منم
وائنم اپیکاک ۱۰ "
ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۳۰ "
میوسیلیج ٹراگاکنتھ ۱ ڈرام
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
کھانسی کے لئے مفید ہے +

۱۱۔ مسچور انکس وامیکا

ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم
ایسڈ نائٹرو ہائیڈ کلورک ڈائیلیوٹ ۱۰ "
گلیسرین ۵ "
انفیوژن جنشن کمپونڈ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔
بدہضمی بدشتہی ہی۔ ضعف معدہ و کمی اشتہا میں مفید ہے

۱۲۔ مسچور امورہیو

کاڈلیور آئل ۴۰ منم
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۱ گرین
سیرپ فیرائی فاسفیٹ کمپونڈ ۱ ڈرام
اولیم کیروائی ۱ منم
ایکسٹریکٹ مالٹ لکوڈ ۴ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں۔
دق و سل کے لئے مفید ہے۔

۱۳۔ دیگر

اولیم ایمگڈالی ایسنشیل ½ منم
اولیم کیسیاء ۱ ½ "
اولیم کیرفلائی ½ "
کاڈلیور آئل ۴ ڈرام
ایکوا کیلسس ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا دیں۔ دق سل
اعوجاج العظام اور عام کمزوری کیلئے مفید ہے +

۱۴۔ اولیم مارہیو (کاڈلیور آئل) ۲ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۵ گرین
پوٹاسیم کارب ۳ "
اولیم کیروائی ¼ منم
گلوسائیڈ ¼ گرین
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح و شام دیں۔
دق و سل کے لئے مفید ہے +

۱۵۔ کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۳ "

ملا کر بعد غذا کھلائیں۔
دق و سل اور عام کمزوری کیلئے نافع ہے +

(باقی باقی)

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) مسٹول MISTOL

نسخہ:- منتھول ۱۰ گرین
اولیم یوکلپٹس ۵ منم
اولیم پائن ۴ ”
کارمین خفیف مقدار برائے رنگ
پیرافین لکوڈ ایک اونس

اجزا کو ملا کر خوشنما شیشیوں میں بھر لیں۔ نزلہ و زکام، ورم خنادیق الانف اور نجر الانف کے لئے عجیب النفع دوا ہے۔ چند قطرے ناک میں ڈالیں۔

(۲) کارٹرز لٹل لیور پلز CARTER'SLITTLE LIVER PILLS

نسخہ:- ایلوئن $\frac{1}{10}$ گرین
پوڈافلین $\frac{1}{5}$ ”
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس $\frac{1}{20}$ ”
جیلاپین $\frac{1}{10}$ ”
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا $\frac{1}{20}$ ”
کیپسیکم $\frac{1}{20}$ ”

یہ ایک گولی کا وزن ہے یہ حبوب امراض جگر و مزمن قبض کے لئے ازحد مفید ہیں +

(۳) فروٹ سیلائن FRUIT SALINE

نسخہ:- سوڈیم پوٹاشیم ٹارٹریٹ ۲ اونس
سوڈیم بائیکارب ۲ ”
ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ ۲ ”
ایسڈ ٹارٹیرک ۲ ”
مگنیشیا کارب ہیوی ۱ ”
شوگر ۴ ”

سب اجزا کو خوب کھرل کر کے واٹر باتھ پر خشک کر لیں اور شیشیوں میں بند رکھیں بعند الضرورت ایک چمچہ دو/ا نصف گلاس پانی میں شامل کر کے پلائیں۔ ملین ہے۔ جگر کی اصلاح کرتا ہے +

(۴) فروٹ لکسیٹیو FRUITE LAXATIVE

نسخہ:- سوڈا بائیکارب ۱۲ اونس
ایسڈ ٹارٹیرک ۱۰ ”
مگنیشیا سلفیٹ ۲ اونس ۲ ڈرام
ایسڈ سٹرک ۵ ”
اولیم لیمن ۱۰ منم

سب اجزا کو خوب کھرل کر کے شیشیوں میں محفوظ رکھیں خوراک ایک چمچہ نصف گلاس پانی میں ملا کر پلائیں ملین اور دافع قبض ہے +

(۵) گرائپ واٹر GRIPE WATER

نسخہ:- سوڈا بائیکارب ۱ ڈرام
اولیم کیروآئی ۳ منم
اولیم اینے تھی ۳ ”
اولیم انتھی مینتھس ۴ ”
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۱ ڈرام
گلیسرین ۳ ”
سیکرین ۱ گرین
ایکوا ۶ اونس

ترکیب ساخت:- سوڈا بائیکارب کو ایکوا میں حل کر لیں۔ اولیم کیروآئی۔ اولیم اینے تھی۔ اولیم انتھی کو سپرٹ میں حل کر لیں۔ گلیسرین اور سیکرین کو ملا لیں، اب تمام اجزا کو ملا کر خوب ہلائیں اور چار گھنٹہ کے بعد فلٹر کر کے شیشیوں میں بند کر لیں۔

امراض اطفال (شیر خوار) کے لئے عمدہ دوا ہے۔ نفخ، درد شکم۔ قبض، ام الصبیان وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ خوراک ایک چمچہ چائے، پانی کے ہمراہ۔

(۶) گرائپ الگزر GRIPE ELIXIR

نسخہ۔ اولیم اینے تھی $1\frac{1}{2}$ ڈرام
اولیم کیروآئی ۱ ”
اولیم اینے سائی ۱ ”

ان ہر سہ اجزا کو
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۶ ڈرام

میں حل کر لیں۔ پھر اس میں مگنیشیا کارب لیوس ۴ ڈرام اور سوڈا بائی بوریٹ دو ڈرام ملا کر کھرل کریں۔ اور تھوڑا تھوڑا کر کے ایک پائنٹ پانی شامل کریں اب اس مرکب کو ۴ گھنٹہ تک پڑا رہنے دیں۔ اسکے بعد اسے فلٹر کر لیں۔ اور فلٹر شدہ محلول میں

پوٹاشیم برومائیڈ ۲ ڈرام
سوڈا بائیکارب ۳ ”
گلیسرین ۴ اونس
ایکوا اینی سائی ۴۰ ”

کا محلول ملا لیں۔ دوا تیار ہے۔ اسے مناسب شیشیوں میں بھر کر فروخت کریں۔ امراض اطفال کے لئے بہت مفید دوا ہے۔
خوراک ایک چمچہ چار دن میں ایک یا دو بار پلائیں۔

(۷) ٹیبلائڈ ایسی ٹینالائیڈ کمپونڈ نمبر ۵ TABLET ACETANILIDE COMPOUND No. = 5

نسخہ:- ایسی ٹینالائیڈ ۱ گرین
سوڈا بائیکارب ۲ ”
کمفر مانو برومائیڈ $\frac{1}{2}$ ”
کیفین $\frac{1}{6}$ ”
کیپسیکم اولیوریزن $\frac{1}{120}$ ”

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنا لیں اور ضرورت کے وقت ایسا ایک قرص پانی کے ہمراہ کھلائیں۔
درد شقیقہ اور اوجاع بدن کے لئے مفید ہے +

(۸) ٹیبلٹ ایسی ٹوسال TABLET ACETOSAL

نسخہ:- اسپائیرین (خالص عمدہ قسم کی) ۵ گرین ہے
درد سر شقیقہ اور اوجاع بدن کے لئے مفید ہے

(۹) الکاگونین ALCOGONIN

اولیم کوپیبا ر ۲ منم
اولیم صندل وڈ ۲ ”
اولیم کیوبب ۲ ”
ایکسٹریکٹ کاواکاوا لکوڈ ۱۰ ”
ایکسٹریکٹ بوکو لکوڈ ۱۰ ”
یوروٹروپین ۴ گرین
الکحل (۵۰ فیصدی) تا ایک ڈرام

خوراک ایک ڈرام پانی کیساتھ۔
سوزاک و قرحہ کیلئے مفید ہے +

(۱۰) ٹیبلٹ ایلوئن کمپونڈ TABLET ALOIN COMPOUND

نسخہ:- ایلوئن $\frac{1}{5}$ گرین
سٹرکنین سلفیٹ $\frac{1}{60}$ ”
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس $\frac{1}{8}$ ”
پلو اپیکاک $\frac{1}{16}$ ”

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنا لیں قبض مزمن اور فقر الدم کیلئے مفید ہے۔ ایک گولی رات کو سوتے وقت دیں +

(باقی)

جوابات

(۱۲۰) **شربت بخار ہر قسم** - (الف) آپنے اپنے سوال کے متعلق ذرا یہ تو فرمایا ہوتا کہ آپ دُنیا بھر کے تمام بخاروں کا علاج صرف ایک دوا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسکے لئے یہ بھی شرط ہو کہ وہ مزہ دار اور میٹھے شربت کی صورت میں ہو۔ جناب والا، جتنے متعدی یعنے ایک دوسرے کو لگنے والے بخار ہیں ان سب کے اسباب تعدیہ، علامات، اور علاج جداگانہ ہیں۔ ملیریا کے لئے کونین اکسیر ہے۔ لیکن موتی جھرہ یا نیومونیا میں اس کا کوئی اثر بخار پر نہیں ہوتا۔ بہر حال میں ایسے امراض کی تشخیص اور علاج کہ جن میں سے اکثر مہلک بھی ثابت ہوتے ہیں آپ حکیموں اور ڈاکٹروں ہی کے لئے چھوڑ دیں تو بہتر ہے۔ آخر وہ بھی ملک کی آبادی کا ایک حصہ ہیں۔ اور کچھ نہ کچھ ان کے لئے بھی رہنا ہی چاہیئے۔ اگر تجارتی اغراض کے لئے نسخہ درکار ہے اور مقصد یہ ہے کہ آپ اشتہار میں یہ اعلان کریں کہ "ہر قسم کے بخاروں کا حکمی علاج" تو اسکے پوچھنے کے لئے غالباً "ہمدردِ صحت" کے سوالات کا صفحہ زیادہ موزوں نہیں ہے۔ کیونکہ اس صفحے سے ان لوگوں کی خدمت مقصود ہے جو درد مند ہیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عناب ولایتی ۴۰ دانہ، سپستاں کلاں ۱۲۰ دانہ، کتیرا ایکتولہ آٹھ ماشہ، صمغ عربی ایکتولہ ۸ ماشہ، بہدانہ ۲ تولہ ۱۱ ماشہ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ، تخم خطمی ۴ تولہ ایکماشہ، تخم خبازی ۴ تولہ ایکماشہ، گل نیلوفر ۴ تولہ ایکماشہ، برگ اڑوسہ ایک سیر، تخم کاسنی ۳ تولہ، عنب الثعلب ۶ تولہ، صمغ عربی اور کتیرا کے علاوہ سب دواؤں کو جوش دیکر صاف کریں، اور حسب معمول قند سفید ڈیڑھ سیر ملا کر شربت بنائیں۔ اور صمغ عربی اور کتیرا باریک کرکے شامل کریں خوراک دو تولہ ہمراہ عرق گاؤزبان پانچ تولہ ۔

لوٹ:۔ یہ نسخہ طبی فارماکوپیا جلد اول کا ہے جو میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایلوپیتھک، یونانی، آیورویدک یا جس طریقہ علاج کو لے لیجئے کسی جگہ آپ کو مندرجہ شرائط کے مطابق کوئی شربت کا نسخہ نہیں مل سکتا کیونکہ تمام امراض میں ہر عمر، ہر موسم اور ہر مزاج کے لئے یکساں مفید ہونیوالا نسخہ سوائے خداوند کریم کے کسی کو معلوم ہی نہیں۔ ایسی حالت میں اگر کوئی انسان اس امر کا دعوےٰ کرے تو سمجھ لیجئے کہ وہ جھوٹوں کا سردار ہے۔ کسی خاص مرض کا نسخہ اگر جناب کو مطلوب ہو تو براہِ راست لکھیں (حکیم ڈاکٹر محمد محمود)

(د) اس قسم کا نسخہ ناممکن ہے تمام اوصاف ایک نسخہ میں جمع نہیں ہو سکتے۔ ہاں دو تین نسخوں سے کام چل سکتا ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) دُنیا بھر میں ایسا کوئی شربت نہیں جو دق، میعادی بخار، ملیریا، کھانسی وغیرہ امراض کے لئے مفید ہو ہر مرض کا علیحدہ علاج ہوتا ہے ایک ہی نسخہ سب امراض کو نہیں دور کر سکتا ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) ایسا شربت تو دنیا میں شاید ہو کہ ہر موسم اور ہر مزاج والوں کو مفید اور ہر ایک بیماری کو مفید ہو تاہم ایک نسخہ لکھتا ہوں، انجیر زرد، تخم کشوث، منقیٰ پانچ پانچ تولہ، برگ حناد پاناچوتی دو دو تولہ، گاؤزباں، ملیٹھی ۲-۳ تولہ ان سب کا دو بوتل عرق کشید کریں اور ڈیڑھ سیر قند میں ملا کر شربت تیار کریں خوراک دو تولہ ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) میٹھا اور مزیدار شربت اور نسخہ ایلوپیتھک حسب ارشاد لکھتا ہوں۔ یوکونین ڈیڑھ تولہ، سوڈا سیلی سیلیٹ نو ماشہ، فری ایٹ اسٹرکنیا ۶ ماشہ پانی میں ملا کر تین پاؤ قند میں شربت بنائیں۔ اور دو دو تولہ صبح و شام پانی کے ساتھ دیں ۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) یہ میری سمجھ سے باہر ہے کہ ہر بخار، ہر مرض، ہر عمر، ہر موسم ہر مزاج کے لئے ایک ہی نسخہ کارگر ہو، واللہ اعلم ۔ (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(۱۲۱) **خارش خصیہ** - (الف) جو خارش کہ بیس سال سے چلی آرہی ہے اور ابھی تک اس سے کسی قسم کا نقصان بھی نظر نہیں آتا اسے مرض کیوں خیال کیا جائے۔ تاہم اگر چند روز مقام ماؤف کو اچھی طرح گرم پانی اور صابون سے دہو کر اور پھر پورے طور پر خشک کرکے یہ مرہم روزانہ مل لیا کریں تو غالباً شکایت رفع ہو جائیگی ۔

سلفر آئنٹ منٹ	۴ ڈرام	دونوں کو ملا کر مرہم بنایا جائے۔
زنک آئنٹ منٹ	۴ ڈرام	ہر انگریزی دوا فروش آپ کو یہ مرہم تیار کرکے دے سکیگا ۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندہک آملہ سار سائیدہ نصف رتی، مکھن ایکتولہ میں رکھ کر علی الصباح استعمال کیجئے۔ نیز گندہک کو روغن کنجد میں حل کرکے مقام خارش پر لگائیں چند یوم کے استعمال سے خارش جاتی رہیگی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون مصفی خاص ۶ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت عشبہ خاص چار تولے نصف پاؤ عرق گاؤزباں میں ملا کر صبح شام ایک عرصہ تک پیتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ خارجی طور پر گندہک کا مرہم لگایا کریں۔ گرم و ترش اشیاء سے پرہیز ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) بوٹی تنگندا بری ۶ ماشہ، مرچ سیاہ نو دانہ کو روزانہ آدہ پاؤ پانی میں پیس کر صبح پیا کریں۔ اور سفوف بھنگرہ تین ماشہ روزانہ شام کو پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ تین چار ہفتہ میں صحت ہوگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) پھٹکری بریاں کو حقہ کے پانی میں گھس کر مقام خارش پر لیپ کریں خارش جاتی رہیگی۔ یا کبیلہ کو سرسوں کے تیل میں جلا کر خارش کے مقام کو نیم کے پتوں کے جوشاندہ سے دہو کر لگائیں ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) گل ٹیسوہ تولہ نوشادر ایک تولہ دونوں کو پانی میں جوش دیکر بھپارہ لیں اور اسی کے گرم گرم پانی سے دھاریں، شب کو سوتے وقت کوئی شربت مصفی خون

استعمال کریں + حکیم آغا منصب علی)

(س) لیموں کا پانی خصیوں پر لگا کر ۵ منٹ کے بعد کاربالک سوپ سے دھو ڈالیں، اور معجون عشبہ نو ماشہ عرق عشبہ ۵ تولہ کے ساتھ صبح و شام استعمال کریں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) مصطگی رومی ۲ ماشہ، زردی و سفیدی بیضۂ مرغ ۳ عدد، ہاتھی سونڈی کا سفوف ۲ ماشہ سب چیزوں کو ملا کر لیپ کریں۔ (حکیم مولوی محمد امیر علیشاہ)

(۱۲۲) **سنت اور کپ وغیرہ** :- (الف) بدقسمتی سے مجھے ان چیزوں کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے + ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اٹ سٹ کا دوسرا نام سانٹھی ہے اور یہ بسکھپرہ کی ایک قسم ہے جسکا پتہ نیچے سے سفید ہوتا ہے + (حکیم آغا منصب علی)

(۱۲۳) **کھانسی** :- (الف) اپنے دوست کو کچھ عرصہ تک مچھلی کا تیل اور گریالٹ سیرپ یعنے شربت چونا پلایئے۔ یہ شکایتیں رفع ہو جائینگی۔ دونوں چیزوں کو ملا کر پلانے کی ضرورت نہیں ہے + ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کتھہ سفید، صمغ عربی، جہل السوس مقشر، کتیرا، نشاستہ اور مصری سب ہموزن لے کر تازہ ادرک کے پانی میں کھرل کریں اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام اور رات کو سوتے وقت منہ میں رکھکر چوسیں، چند دن میں کھانسی جاتی رہیگی + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں نو دانہ پانی میں جوشدہ کر مل چھان لیں اور شربت زوفا دو تولہ ملا کر پی جائیں صبح اور شام۔ سرد و ترش اشیا سے پرہیز + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) شربت سوماکلپا ایک ایک تولہ دن میں دو تین مرتبہ گرم پانی کے ساتھ پیئیں + (حکیم ہمایوں)

(ہ) لعوق سپستاں دو تولہ عرق گاؤزباں ۲ تولہ میں جوشدہ کر پلائیں۔ یا بہدانہ تین ماشہ ایک پاؤ دودھ میں جوش دیکر پلائیں۔ تیل و ترشی سے پرہیز ضروری ہے + (حکیم چندن لال ہنگل)

(و) رات کو سوتے وقت رب السوس اصلی جرمنی منہ میں رکھا کریں۔ صبح کو مغز بادام ۵ دانہ پیس کر پیئیں + (حکیم آغا منصب علی)

(ز) جوہر نوشادر ۲ رتی لعوق شمعون نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) ہمدرد دواخانہ سے اکسیر سعال منگا لیجئے واقعی اکسیر صفت ہے + (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(۱۲۴) **ضعف دماغ** :- (الف) آپ اپنی اہلیہ کی غذا میں انڈے، دودھ اور مچھلی کا استعمال زیادہ کر دیں اور دوا کے طور پر چند شیشیاں فاسفوفورا کی استعمال کرا دیں۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوافروشوں سے مل جائیگی + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیاہ مرچ ۱۱ دانہ، مویز منقے ۱۳ دانہ، مغز بادام شیریں ۷ دانہ، مغز چلغوزہ پانچ دانہ، سب کو باریک کر کے مصری ایک تولہ مکھن دو تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھا لیا کریں + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خمیرہ ازلی جواہر والا ہمدرد دواخانہ دہلی سے منگوا کر حسب ہدایت ۲۰ یوم استعمال کر کے مجکو مطلع فرمائیں + حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) حب بلادر عنبری ایک ایک عدد صبح و شام بعد غذا کھایا کریں + (حکیم ہمایوں)

(ہ) خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشہ عرق سونف ۲ تولہ کیساتھ صبح کو اور اطریفل ۶ ماشہ عرق سونف کیساتھ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ دائمی نزلہ کی شکایت دور ہوگی + (حکیم چندن لال ہنگل)

(و) حریرہ مقوی دماغ استعمال کریں، مغز بادام ۵ دانہ، مغز چلغوزہ ۵ دانہ، مغز پستہ ۵ دانہ، مغز خشخاش، مغز پیٹھہ، مغز پنبہ دانہ، دو دو ماشہ، سب کو پیس کر مصری تین تولہ ملائیں اور پانچ تولہ روغن زرد میں داغ دیکر گرم گرم دو ہفتہ تک استعمال کریں + حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ چھ ماشہ جوارش جالینوس اور تین ماشہ معجون فلاسفہ ملا کر صبح و شام استعمال کریں کچھ عرصہ کے استعمال سے مدعا حاصل ہو جائیگا۔
حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۲۵) **تنویم** :- (الف) اس علم کے سلسلے میں میری واقفیت بہت ہی محدود ہے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) علم استاد کی خدمت سے ہی آتا ہے۔ اسلئے کسی کامل استاد کی تلاش کیجئے + (حکیم چندن لال ہنگل)

(۱۲۶) **اختیار تولید** :- (الف) لڑکیوں کی افراط سے پناہ مانگ کر لڑکوں کی تمنا کرنے کی بجائے اگر کوئی محترم خاتون لڑکوں کی کثرت سے عاجز آ کر لڑکیوں کی آرزو کرتیں تو شاید وہ زیادہ صحیح بات ہوتی۔ کیا وہ اسلئے لڑکوں کی تمنا کرتی ہیں کہ جب انہیں اپنا تمام زیور اور اپنا گھر تک بیچ کر کالج کی تعلیم دلائی جائے تو فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ جوتیاں چٹخاتے پھریں اور ملک کے بیروزگاروں کی فہرست میں ایک نام کا اضافہ ہو جائے؟ جہانتک نر و مادہ اولاد کے پیدا کرنیکا تعلق ہے، اگرچہ اس پر قابو حاصل کرنیکے لئے کوششیں بہت کچھ کی ہیں لیکن ابھی تک کوئی قابل ذکر کامیابی نہیں ہوئی ہے اور غالباً کچھ عرصہ کی لاحاصل کوششوں کے بعد سائنس کو ماننا ہی پڑیگا کہ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ ۔ یعنے یہ کام خدائے پاک کی مرضی پر منحصر ہے کہ پیٹ کے اندر نر و مادہ جیسا چاہے بنادے۔ اسکے متعلق جو قوانین الٰہی ہیں۔ ان کا علم انسان کو نہیں ہے۔ تجربوں اور مشاہدوں کی بنا پر بعض قیاسات قائم کئے گئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو عورتیں اپنے شوہر سے دبی ہوئی اور انسے خائف رہتی ہیں ان کے ہاں بالعموم لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں اور جن گھروں میں بیوی خاوند پر حاوی ہوتی ہے اور خاوند بیوی سے دبا ہوا تو انکے یہاں لڑکے زیادہ ہوتے ہیں + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قلب الحجر ۲ رتی، دانہ الائچی خورد ایک رتی، طباشیر ایک رتی، مروارید محلول نصف رتی لیکر باریک کر کے علی الصباح کھلائیں اور سے سوا پاؤ

شیر گاؤ پلا دیں۔ شروع حمل سے ہر چوتھے روز بچہ پیدا ہونے تک کھلاتے رہیں۔ انشاء اللہ اولاد نرینہ ہوگی اور حمل بھی قائم رہیگا۔ زچہ کو ایام حمل میں قوت بھی حاصل رہیگی + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ناگ کیسر تین ماشہ پیس کر روغن گاؤ تین تولہ میں ملا کر پاکی کے روز سے تین روز تک متواتر کھلانا اور غذا میں دودھ چاول دینا اسکے بعد جماع کرنا اکثر نرینہ حمل کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ دوسری تدابیر بھی مفید ہوتی ہیں + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) حمل قائم ہونے کے ایک ماہ بعد عورت روزانہ ایکماشہ تخم بھنگ مسلم پانی سے بوقت صبح نگل لیا کرے۔ اسی طرح ۴ عدد تخم شیولنگی شام کے وقت نگلوائیں۔ ایک چلہ متواتر استعمال کرانے سے بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا + (حکیم ہمایوں)

(ہ) مریضہ کو ایکتولہ معجون سپاری پاک استعمال کرائیے اور خاوند کو معجون ثعلب ۶ ماشہ استعمال کرنی چاہیئے + (حکیم چندن لال سہگل)

(و) جس وقت عورت حاملہ ہو اسی روز سے برابر ایک دانہ تخم شیولنگی وضع حمل تک دیتے رہیں + (حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ جب عورت حیض سے فارغ ہو تو پہلے روز جماع کیا کریں دوسرا روز چھوڑ دیں، پھر تیسرے دن جماع کریں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) آپ عورت نمبر ۱۹۳۶ء کے صفحہ ۱۰۰ پر "دوائے نرینہ" کا نسخہ تیار کر کے استعمال کرائیں + (حکیم رگھبر دیال شرما)

(۱۲۷) **بالوں کی سفیدی** (الف) آپ نے یہ نہ لکھا کہ صرف بال ہی سفید ہیں یا بالوں کے نیچے کی جلد بھی سفید ہے۔ میرے خیال میں آپ کے لئے اس کوشش پر اپنا وقت ضائع کرنا فضول ہے کیونکہ جس حصہ کے بال سفید ہیں وہ ٹوپی سے ڈھکا رہتا ہے اور اس سے کسی قسم کی تکلیف ہے نہیں
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آب بھنگرہ (سیاہ ہو یا سفید) ایکپاؤ، آب آملہ سبز ڈیڑھ پاؤ، آب برہمی سبز ایکپاؤ، آب حنا سبز ایکپاؤ، آب برگ نیل سبز ایک پاؤ، روغن کنجد خالص سوا سیر، سب کو ملا کر آگ پر رکھیں جب پانی جل جائے اور تیل رہ جائے تو اتار کر روغن کو چھان لیں اور بالوں میں لگائیں + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیدائشی بال کی سفیدی تو شاید ہی کسی دوا سے جائے، میرے خیال میں آپ اسے نہ چھیڑیے۔ کیونکہ یہ کوئی حرج کی بات نہیں اور چھیڑنے سے نقصان کثیر کا امکان ہے۔ آگے آپکی مرضی + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) کچھ عرصہ تک حب بلادر عنبری ایک ایک عدد صبح و شام کھانا کھانیکے بعد دودھ سے کھائیں + (حکیم ہمایوں)

(ہ) پیدائشی بال سفید تو سیاہ ہونا مشکل ہی تاہم بھنگرہ سیاہ کھلائیں اور اس کا روغن بنا کر لگائیں + (حکیم آغا منصب علی)

(و) بال منڈوا کر اس جگہ جونکیں لگوائیں، اسکے بعد وہاں روغن خشخاش و کدو و آملہ لگائیں۔ (حکیم مولوی محمد امیر علیشاہ)

(۱۲۸) **بالوں کی قبل از وقت سفیدی** (الف) بندہ پرور، آپ حکیم یا ڈاکٹر کو خدا کیوں تصور کر لیتے ہیں۔ آپنے صرف اتنا لکھدیا کہ سر کے بال قبل از وقت سفید ہو چلے ہیں اور مزاج گرم ہے اور یہ اطمینان کر لیا کہ بیماری کی تمام تفصیلات ڈاکٹر یا حکیم خود سمجھ لیگا۔ قبل از وقت بال سفید ہو جانیکے بہت سے اسباب ہوتے ہیں اور تفصیلات کے بغیر صحیح تشخیص ناممکن ہے بصورت موجودہ صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ آپ مقوی اعصاب دوائیں اور اچھی طاقت بخش غذائیں استعمال کیجئے اور اس بات کی کوشش کیجئے کہ فکریں اور پریشانیاں آپکے دماغ پر مسلط نہ رہیں (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) بلادر مدبر، پستہ، مغز نارجیل، ۵، بادام شیریں، مغز چلغوزہ، چرونجی ایک ایک چھٹانک، کنجد مقشر آدہ پاؤ، مغز اخروٹ آدہ پاؤ۔ کشتہ فولاد جامن والا ڈیڑہ تولہ، شہد خالص کف گرفتہ سہ چند حسب معمول معجون بنائیں اور دو ہفتہ شیشے کے مرتبان میں رکھا رہنے دیں اور ایکماشہ سے شروع کر کے رفتہ رفتہ ۶ ماشہ تک بڑہائیں۔ دوا علی الصباح دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ تین چار ماہ کے استعمال سے بال ازسرنو سیاہ ہو جائینگے اور جو نسخہ روغن جواب نمبر ۱۲۷ میں تحریر ہوا ہے اسکو بنا کر سر پر لگایا کریں۔ غذا میں مکھن گھی دودھ زیادہ استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بھائی جان، بال سفید ہونے کو آپ لوگوں نے بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے حالانکہ اسکے بہت سارے اسباب ہوتے ہیں۔ جب تک اصلی سبب نہ معلوم ہو کیوں کر دوا تجویز کیجا سکتی ہے۔ ان حالات میں معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اٹکل پچو دوائیں رہے سہے سیاہ بالوں کو بھی بہت جلد سفید کر دیتی ہیں + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ایکسٹریکٹ پائی لوکارپس دو دو گرین صبح و شام پانی کے ساتھ کھایا کریں۔ آئندہ سفید بال پیدا نہ ہونگے + (حکیم ہمایوں)

(ہ) کشتہ خبث الحدید ایک قرص جوارش انارین، ۵ ماشہ میں ملا کر صبح کو اور اطریفل اسطوخودوس، ۵ ماشہ ہمراہ عرق سونف سوتے وقت استعمال کریں روغن بے نظیر سر پر لگائیں + (حکیم چندن لال سہگل)

(و) سیاہ بھنگرہ اگر آپ کو میسر آجائے تو روغن بنا کر استعمال کیجئے + (حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ جواب نمبر ۱۲۴ والا نسخہ استعمال کریں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۲۹) **گھٹنے کا درد** (الف) اس قسم کے درد کیلئے "ایٹوفین" ایک بہت ہی عمدہ دوا ہے۔ اگر ابھی تک اس کا استعمال نہیں کیا ہے تو ضرور آزمائش کیجئے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگی + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگندنا گوری آدہ پاؤ، سورنجان شیریں ایک چھٹانک دونوں کو خوب باریک کرلیں۔ علی الصباح ۳ ماشہ دوا لیکر نصف چاول مشک اصلی شامل کر کے روغن گاؤ ایکتولہ مصری سائیدہ حسب ضرورت شامل کر کے علی الصباح چاٹ لیں۔ اور اوپر سے ایکپاؤ شیر گاؤ پی لیں۔ اسی طرح روزانہ دونوں وقت استعمال کریں + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون چوب چینی ۷ ماشہ پہلے کھا کر اوپر سے عرق شاہترہ نصف پاؤ میں شربت عنبہ دو تولہ ملا کر پی جائیں۔ صبح و شام ایک عرصہ تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور فائدہ ہوگا۔ سرد بادی ترش اشیاء سے پرہیز۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) معجون اذاراقی ڈیڑھ ماشہ روزانہ بعد غذا کھایا کریں اور مقام درد پر روغن بابونہ کی مالش کیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ اپنے عزیز کو معجون سورنجان ۶ ماشہ بوقت صبح ہمراہ عرق سونف کھلائیں۔ اور حب اذاراقی دو عدد بعد از غذا دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) بلادر، میتھی، اجوائن دیسی، ہالون سب کو ہموزن لے کر دو چند قند اور ہموزن شہد کے ہمراہ معجون بنا لیں۔ اور صبح نہار منہ تین ماشہ استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) معجون سورنجان نو ماشہ، عرق عنبہ ۵ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ح) ماؤف جگہ پر روغن قسط دو تولہ، روغن تارپین دو تولہ، روغن مالکنگنی دو تولہ، ٹنکچر آیوڈین ڈیڑھ تولہ ملا کر مالش کریں۔ (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(ط) آپ سم الفار کا کشتہ پھٹکری میں تیار کیا ہوا بچار چاول معجون سورنجان ۶ ماشہ میں ملا کر ایام استعمال کریں۔ (حکیم رگھبر دیال شرما)

(۱۳۰) **ضعف عامہ وغیرہ:-** (الف) یہ تمام علامات کمزوری کی ہیں۔ چند روز "سینے ٹوجن" یا "سیرپ ہیموگلوبین" کا استعمال کریجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خشخاش تین تولہ، مغز بادام ۹ تولہ، کشنیز خشک آٹھ تولہ، تربد آٹھ تولہ، مغز خیار شنبر چار تولہ، صندل سفید ۳ تولہ، گلگیرا ۳ تولہ، آملہ ۵ تولہ، پوست ہلیلہ زرد نو تولہ، گل سرخ نو تولہ، پوست ہلیلہ کابلی تین تولہ، ہلیلہ سیاہ بریاں دو تولہ، گل بنفشہ دو تولہ۔ سب دوائیں علیحدہ علیحدہ کوٹ پیس کر روغن بادام ۵ تولہ میں چرب کریں۔ اور تین پاؤ مصری کا قوام کر کے اس میں سب دواؤں کو ملا لیں اور صبح و شام ایک ایک تولہ نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (نوٹ) جب تک دوا کا استعمال رہے جماع سے پرہیز رکھیں۔ مہینہ ڈیڑھ مہینے میں انشاء اللہ تعالیٰ تمام شکایات رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) حب بلادر عنبری ایک عدد صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ کے لئے مفرح بارد نہایت مفید دوا ہے ۶ ماشہ صبح کے وقت کھائیں اور انجیر زرد کا شربت بنا کر ۲ تولہ کی مقدار میں تھوڑے عرق سونف کے ہمراہ پئیں۔ قبض، نزلہ، سرخی چشم وغیرہ عوارض جاتے رہیں گے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) بعد غذا دونوں وقت جوارش جالینوس نو ماشہ استعمال کریں، سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) جوارش شاہی ۶ ماشہ، دوالمسک معتدل جواہر والی تین ماشہ ملا کر ہمراہ عرق بادیان صبح کے وقت استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ح) آپ رات کو سوتے وقت دو عدد حب شفا پانی کے ساتھ کھا لیا کریں۔ (حکیم رگھبر دیال شرما)

(۱۳۱) **موٹر کی قے:-** (الف) جن لوگوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں، انہیں جہاز، ریل اور موٹر کی سواری میں بلکہ بسا اوقات جھولا جھولنے سے بھی یہ کیفیت رونما ہوا کرتی ہے لیموں کا عرق چوسنے سے بہت کافی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فوری علاج حاضر ہے۔ نوشادر ٹھیکری دو تولہ، سیاہ مرچ نو ماشہ دونوں کو خوب باریک کر کے رکھیں۔ فوری ضرورت پر دو تین رتی استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پٹرول کی بو اس کی وجہ نہیں ہوتی، بلکہ خاص خاص آدمی کی فطری خواص کا سبب ہوتی ہے حتی الامکان خلو معدہ کی حالت میں سفر کرنا چاہیئے اور موٹر کے باہر چلتی پھرتی دکھائی دینے والی چیزوں کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے اور "سکنجبین نعناعی" دوا کے طور پر قدرے قدرے چاٹتے رہنا چاہیئے تجربہ شدہ ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) موٹر کی سواری میں ہمیشہ سامنے دیکھیں عموماً موٹر پر جی متلاتا ہے۔ آلو بخارا کے دانے منہ میں رکھیں۔ پٹرول کی بو کو نہ سونگھیں، منہ پر کپڑا رکھ لیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) منہ میں آلو بخارا رکھیں یا سنگترہ کھائیں۔ نظر موٹر کے اندر ہی رکھیں۔ باہر نظر نہ دوڑائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپ قرص پودینہ تین عدد عرق بادیان ۱۰ تولہ بطور حفظ ما تقدم استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۳۲) **دق وغیرہ:-** (الف) آپ سینے ٹوریم کے ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے۔ بالکل ممکن ہو کہ جس دق میں آپ مبتلا ہیں وہ اب پھیپھڑوں سے آنتوں کی طرف منتقل ہو گئی ہو۔ آپ کے لئے "ڈائمول" اور "کارب آرسون" کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ وہاں ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کر لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جب تک مرض کی مناسبت کسی قابل طبیب کے زیر نگرانی علاج نہ ہوگا حالت بد سے بدتر ہوتی جائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اگر مرض دق میں مبتلا ہیں تو میرا مفید مشورہ ہو کہ بغیر معائنہ اپنے کسی مرض یا شکایت کی کوئی دوا نہ کھائیے۔ آگے آپ کی مرضی۔ حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی

(د) حالات ناکافی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے، آنتوں کی دق ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) جوارش کمونی نو ماشہ، شربت دینار تین تولہ، عرق سونف ۱۲ تولہ بوقت صبح اور سفوف چٹکی دو ماشہ بعد از غذا کھائیں + حکیم چندن لال سہگل

(و) بہت ہلکی ورزش کریں اور جوارش جالینوس نو ماشہ بعد غذا کھائیں + حکیم آغا منصب علی)

(ز) مصطگی رومی سائیدہ ایک ماشہ معجون مقل نو ماشہ میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں + حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) یہ گولیاں مفید ہونگی ایلوا دو تولہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، سوڈا خوردنی تین ماشہ ٹاٹری تین ماشہ آب ترب میں گولیاں بنائیں۔ صبح و شام ایک گولی عرق سونف کے ساتھ کھائیں + (حکیم مولوی محمد امیر علیشاہ)

(۱۳۳) **عوارض آتشک وغیرہ** :- (الف) سب سے پہلے آتشک کے مخصوص انجکشن لگوائیں۔ تاکہ خون سے آتشکی مادہ نکل جائے۔ سوزاک کی شکایت پھر بھی باقی رہے تو اسکے لئے انجکشن لگوالیں۔ پرانے سوزاک میں انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں۔ کمزوری اور جریان کی طرف ابھی توجہ نہ کریں۔ وہ موذی مرض دور ہو جائینگے تو ان چیزوں کا دفعیہ آسان ہوگا۔ انکی موجودگی میں کوئی دوا اثر نہ کریگی + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) موم ایک حصہ، کافور ایک حصہ، تمر ہندی (نبولی) دو حصہ سب کو باریک کرکے گولیاں بنالیں۔ اور بذریعہ پاتال جنتر روغن نکالیں۔ اس روغن کی دو بوندیں بتاشہ میں رکھ کر کھالیں، مسلسل بیس پچیس دن استعمال کریں۔ شکایت جاتی رہیگی + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دھاتہ تین تولہ، کشتہ نقرہ ایک تولہ، مومیائی خالص ایک تولہ، کشتہ طلا تین ماشہ، سب کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے تین تین رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا دودھ کے ساتھ کھائیں۔ سب شکایات رفع ہو جائینگی + (حکیم ہمایوں)

(ہ) ہمدرد دواخانہ سے حب خبث الحدید منگوا کر چار چار گولیاں صبح و شام عرق سونف کے ساتھ کھائیں، بواسیر، کمی خون، کثرت ریاح وغیرہ عوارض رفع ہو جائینگے + حکیم چندن لال سہگل)

(و) بادیان، کشوث، انیسون، تخم کرفس ہر ایک تین ماشہ، گلقند ۲ تولہ، پانی میں پیس چھان کر پلائیں + حکیم آغا منصب علی)

(ز) کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیں + (حکیم مولوی محمد امیر علیشاہ)

(ح) ابھی آتشکی اور سوزاکی سمیت خون میں باقی ہے۔ آپ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی سے جوہری منگا کر استعمال کرائیں + (حکیم رگھبیر دیال شرما)

(۱۳۴) **سوزش بول** :- (الف) آپنے یہ نہ لکھا کہ آپ کے دوست کو سوزاک ہوا تھا یا سوزاک نہیں ہے اور صرف پیشاب میں سوزش کی شکایت ہے۔ اگر سوزاک ہوا تھا تو مقدم اسکا علاج ہے۔ کسی جگہ لیبوریٹری میں پیشاب دیکر خوردبینی امتحان کرا سکتے ہیں سوزاک کی موجودگی معلوم ہو جائیگی۔ اگر سوزاک ہے تو اسکے مخصوص انجکشن لگوالیں۔ اگر نہیں ہے کہ کسی مقامی ڈاکٹر سے مشورہ کرکے یہ معلوم کریں کہ مثانہ پر جو غدہ ہوتا ہے وہ تو بڑھا ہوا نہیں ہے۔ بہر حال علاج مقامی طور پر زیادہ اچھی طرح ہو سکیگا + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شورہ قلمی، دانہ الائچی خورد، نمک ترب، جواکھار، سب ہموزن باریک کرکے رکھیں۔ خوراک ۴ رتی صبح، ۴ رتی شام دودھ کی لسی کے ساتھ + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت! آپ گرم اشیا کھاتے ہی کیوں ہیں؟ صرف شربت بزوری بارد ۴ تولہ عرق کو نصف پاؤ ملا کر صبح و شام کافی عرصہ تک پئیں۔ اگر سوزاک ہو تو اس کا علاج کرائیں۔ یوں چھپانے سے کام نہ نکلیگا + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ؟ آکل۔ لوبان کوڑیہ، ہموزن لیں، دو تام چینی کی پیالی میں ڈال کر بھوبھل پر رکھیں، جب پگھل جائیں تو اُتار کر نیم گرم حالت میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور چار چار گولیاں صبح دوپہر اور شام کے وقت شربت بزوری کے ساتھ کھایا کریں + (حکیم ہمایوں)

(ہ) آپ اپنے دوست کو سفوف کشتہ قلعی والا ۶ ماشہ، شربت بزوری تین تولہ عرق سونف ۱۲ تولہ ملا کر صبح کے وقت پلائیں + حکیم چندن لال سہگل

(و) میرے خیال میں شاید پتھری ہے۔ بوٹی پاشان بید تین ماشہ آدھ پاؤ پانی میں تر کرکے صبح آب زلال لے کر شربت بزوری دو تولہ ملا کر پئیں + (حکیم آغا منصب علی)

(ز) سوڈا خوردنی ایک تولہ قلمی شورہ ایک تولہ، جواکھار نو ماشہ، سرد چینی ۶ ماشہ سب کو یکجان کرکے چار چار ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری استعمال کریں (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۳۵) **ضعف دماغ** :- (الف) آپکے لئے "ہکسلیز نروگر" بہت مناسب دوا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل جائیگی + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بلیلہ زرد، پوست بہیڑہ، آملہ ہر ایک تین تولہ۔ اسطوخودوس ایک تولہ، کشنیز دو تولہ، مغز بادام مقشر ۶ تولہ، مغز تخم کدو ۶ تولہ، مغز تخم تربوز ۶ تولہ، مغز تخم خربوزہ ۶ تولہ، مغز تخم خیارین ۶ تولہ، مغز پیٹھہ ۶ تولہ، خشخاش تین تولہ، برہمی ۶ تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چار تولہ روغن بادام میں چرب کریں اور مصری کوزہ ایک سیر کا قوام کرکے سب دوائیں مع ورق نقرہ ۵۰ عدد کے ملائیں، خوراک نو ماشہ صبح نو ماشہ رات کو سوتے وقت شیر گاؤ کے ساتھ + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا تین ماشہ، معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ دونوں کو ملا کر پہلے کھالیں۔ اوپر سے عرق گاؤزباں نصف پاؤ میں ایک تولہ مصری ملا کر پی جائیں۔ صبح و شام۔ یہ نسخہ بارہا کا مجرب المجرب ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ضرور مفید ہوگا۔ گھی، مکھن، دودھ، میوجات بقدر ہضم ضرور کھائیں + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روغن بالنگنی دو تولہ سے روزانہ روٹی چرب کرکے کھایا کریں + (حکیم ہمایوں)

(ھ) برہمی بوٹی ایک تولہ، مغز بادام ایک تولہ، کالی مرچ ۶ ماشہ کوٹ چھان کر مٹر کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ میں ملاکر کھائیں۔ اوپر سے نیم گرم دودھ پئیں + (حکیم چندن لال سہگل)

(و) مویز منقے ۳ ماشہ، مغز بادام مقشرہ ۵ دانہ، برہمی بوٹی تین ماشہ، مصری دو تولہ، سب کا پانی میں شیرہ نکال کر استعمال کریں + حکیم آغا منصب علی)

(ز) کشتہ مرجان ایک تولہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، کشتہ خبث الحدید ایک تولہ، دوا المسک معتدل جواہر والی ۲ تولہ، مربہ ہلیلہ کلاں ۵ تولہ، مربہ آملہ ۵ تولہ، مربہ سیب ۵ تولہ، مربہ ناشپاتی ۵ تولہ، کشنیز ۵ تولہ، بادیان ایک تولہ، شہد خالص دو چند، حسب معمول معجون تیار کریں اور بقدر ۳ ماشہ دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ح) پودینہ ۶ ماشہ، پیپل کلاں ۶ ماشہ، مغز بادام ۲۰ دانہ، سونٹھ خوردنی ۳ ماشہ، ناٹری ۳ ماشہ، تج ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۱ ماشہ۔ (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(۱۳۶) **کیل مہاسے**:۔ (الف) بازار میں صدہا نہیں بلکہ ہزارہا قسم کی کریمیں اور دوسرے غازے موجود ہیں کوئی ایک اچھا سا غازہ منتخب کر لیجئے اور اسکا مسلسل اور متواتر استعمال کئے جایئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سنکھ سودہ، کف دریا، سرسوں، زیرہ سفید، کنجد سیاہ، لودھ، ناگرموتھ، صندل سرخ، آرد مسور، آرد جو، برگد کی ڈاڑہی، کافور، مجیٹھ، ہلدی، زعفران، گل سرخ، مغز بادام، سوڈا، ہر ایک ایک تولہ، صابون انگریزی ایک چھٹانک کوٹ چھان کر رکھیں۔ اور بقدر ضرورت گائے کے دودھ میں ملاکر چہرہ پر ملیں پھر منہ کو گرم پانی سے دھو ڈالیں، ہر قسم کے داغ دھبے جاتے رہیں گے + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب نمبر ۱۲۱ پر عمل کریں لیکن مرہم نہ لگائیں + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) جلد کو ملائم اور اصلی صورت میں لانیکے لئے پاک صابون ہمدرد دواخانہ سے طلب کرکے استعمال کریں + (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) آپ ذیل کا نسخہ بناکر کام میں لائیں، بورہ ارمنی دو تولہ، گل ارمنی ایک تولہ، سرکہ ۵ تولہ، سمندر جھاگ ۶ ماشہ، تخم مٹر ایک تولہ، کافور ۶ ماشہ، سب یکجان کرکے بطور ابٹنہ استعمال کریں + (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۳۷) **داغ سیاہ**:۔ سیلی سلک ایسڈ ۴۰ گرین، زنک اوکسائڈ ایک ڈرام، روح گلاب ۱۰ قطرے، سفید ویسلین ایک اونس، سب کو ملاکر مرہم سا بنا لیجئے اور روزانہ اسکی مالش سیاہ داغ پر کیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خردل ایک ماشہ، بیخ انجیر جنگلی ایک ماشہ دونوں کو سرکہ میں گھس کر لگائیں۔ اگر زخم ہو جائے تو استعمال ترک کر دیں۔ زخم اچھا ہونے پر دوبارہ لگائیں اسی طرح دو تین مرتبہ کے استعمال سے سیاہ داغ جاتا رہیگا + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نوشادر ایک ماشہ آب لیموں کاغذی چھ ماشہ میں گھس کر داغ پر لگایا کریں + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) روغن شیشم لگائیں چند بار لگانے سے داغ غائب ہو جائیگا + (حکیم ہمایوں)

(ھ) آپ جواب نمبر ۱۳۶ کے مطابق عمل کریں + (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۳۸) **عسر ولادت**:۔ (الف) اگر حقیقت حالات یہی ہے تو غالباً آپکے دوست کی اہلیہ کی پیڑو کی ہڈی کی ساخت صحیح نہیں ہے۔ بدقسمتی سے اس کا تدارک دواؤں کے ذریعہ سے ناممکن ہے۔ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھایئے شاید وہ کوئی ورزش ایسی بتا سکے کہ جس سے حالات بہتر ہو جائیں۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو مجھے افسوس کے ساتھ یہی کہنا پڑیگا کہ اولاد کی تمنا سے باز آجایئے + ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میرے خیال میں بغیر آپریشن کے بھی بچہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پہلے اسکا اطمینان ہو جانا ضروری ہے کہ رحم میں از قسم ورم، قروح اور بواسیر وغیرہ کوئی مرض نہیں ہے، اسکے بعد میں نہایت مفید ادویہ اور ترکیبیں بتا سکتا ہوں + حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) ڈاکٹر سعید احمد بریلوی سوال کا مکمل جواب دینگے + (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۳۹) **سیلان الرحم وغیرہ**:۔ الف) آپنے ابتک اپنی اہلیہ کے متعلق یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کی کہ خدانخواستہ انہیں دق تو نہیں ہے دو سال سے ہلکی ہلکی حرارت کا ہونا ذہن کو سب سے پہلے اسی طرف منتقل کرتا ہے اس قدر پیچیدہ امراض میں مریضہ کو دیکھے بغیر نسخہ لکھنا اگرچہ آپکی تسلی کا موجب ہو جائیگا لیکن میں خود اس سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ بہتر یہی ہے کہ آپ انہیں کسی بڑے شہر میں لیجایئے جہاں عکس ریز شعاعوں سے انکے پھیپھڑوں کی تصویر لی جا سکے تاکہ یہ تیقن ہو جائے کہ انہیں دق نہیں ہے اگر اُن کا مرض صرف سیلان الرحم ہے تو اس کا علاج چنداں دشوار نہ ہوگا (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) دو سال سے خفیف بخار ہے تو دقی بخار کا بہت زیادہ امکان ہے۔ اسکے علاوہ دوسری پیچیدہ شکایتیں بھی اسی کی متقاضی ہیں کہ معائنہ کے بعد علاج ہو ورنہ فائدہ کی جگہ نقصان کا خطرہ ہے + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) کشتہ مرجان ۱ رتی، خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملاکر صبح و شام دونوں وقت کھلائیں۔ اور بخار مزمن کے لئے اکسیر سل و دق ۲-۳ رتی صبح و شام ہمراہ ماءالحیات کھلائیں۔ اکسیر سل و دق کا نسخہ ہمدرد صحت شائع ہو چکا ہے + (حکیم ہمایوں)

(د) ہمدرد دواخانہ دہلی سے حب مرواریدی منگاکر دو گولی روزانہ بوقت صبح دودھ کیساتھ کھلائیں + (حکیم چندن لال سہگل)

(ھ) دارچینی دو تولہ، ثعلب مصری ایک تولہ، صدف صادق ایک تولہ، گوند چینیا ۱ تولہ، مصری چار تولہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۳ ماشہ

صبح ہمراہ دودھ استعمال کریں + (حکیم آغا منصب علی)

(و) کشتہ بیضہ مرغ دو رتی معجون سپاری پاک نو ماشہ میں ملا کر صبح و شام استعمال کرائیں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ز) رسالہ ہمدرد صحت جنوری ۱۹۳۶ء کے جواب ۹۵ والے نسخے مفید ہیں + (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(ح) آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے "مستورین" منگا کر استعمال کریں + (حکیم رگھبر دیال شرما)

(ط) گل دھاوا، گل پستہ، مازو، مائین، مغز بلگری، کشتہ مرجان، کشتہ صدف، کشتہ عقیق اقاقیا ہر ایک تولہ، مردار سنگ تین ماشہ، ورق نقرہ ۲ تولہ کوزہ مصری ۳ تولہ، حسب معمول سفوف بنا کر تین تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں + (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۴۰) **ناک کی خشکی** ۱۔ (الف) کسی انگریزی دوا فروش سے ایک آنے یا دو آنے کی گلیسرین لا کر رکھ لیجئے اور دن میں دو تین مرتبہ روئی کی پھریری سے نتھنے کے اندر لگا لیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برگ بانسہ کو کوٹ کر پانی نکالیں اگر ایک تولہ عرق ہو تو سات دانہ سیاہ مرچ اس میں گھس لیں اور شیشی میں رکھیں۔ اسکی دمیں پانچ چھ مرتبہ نسوار لیں۔ سر پر خالص روغن زرد گاؤ مالش کیا کریں، انشاء اللہ شکایت جاتی رہیگی + (نوٹ) دوا روزانہ تیار کرنی چاہیئے۔ ورنہ بدبو پیدا ہو جائے گی + حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن بادام خالص میں قدرے پھٹکری حل کر کے ڈالا کیجئے۔ انشاء اللہ بہت جلد ناک صاف ہو جائیگی۔ اسکے علاوہ یہی تیل روزانہ سر میں بھی لگایا کریں اور نزلہ زکام کی شکایت ہو تو استقلال سے علاج کرائیں + حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مغز کدو عرق گلاب میں گھس کر ناک میں ٹپکائیں۔ اور شربت عناب دو تولہ بکری کے دودھ ۱۰ تولہ میں ملا کر پلائیں + حکیم چندن لال سہگل

(ہ) عطر حنا، عطر گلاب ایک ایک ماشہ، روغن صندل ۲ ماشہ، تینوں کو ملا کر پھریری سے ناک میں لگائیں + حکیم آغا منصب علی)

(و) روغن بادام شیریں دو تولہ، روغن زیتون ایک تولہ، موم سفید ایک تولہ، اسینس آف روز ۲ ماشہ ملا کر رکھیں اور ناک میں لگائیں + (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ز) آپ روغن بادام، روغن گل، روغن کدو، روغن خشخاش ہموزن ملا کر سر پر مالش کریں اور نتھنوں میں ٹپکائیں + (حکیم مولوی محمد امیر علیشاہ)

(ح) آپ کائفل کی نسوار بنا کر روزانہ ناک میں ڈالا کریں۔ اور معجون بادام ایک تولہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ کھائیں + (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۴۱) **دوائے ملیریا** ۱۔ (الف) ملیریا کے لئے اکسیر صفت دوائیں اس وقت تک دو ہی دریافت ہوئی ہیں۔ کونین اور ایٹبرین۔ اگر تلخی ناگوار ہو تو شکر چڑھی ہوئی گولیاں یا بتاشہ نما کیپسولیٹ میں رکھکر استعمال کر سکتے ہیں یہ بھی گوارا نہ ہو تو کونین یا ایٹبرین کے انجکشن بھی لگائے جا سکتے ہیں بالعموم ایک ہی انجکشن بخار کو اتارنے اور باری کو روکدینے کیلئے کافی ہوتا ہے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہترین شے نذر ہے جو بالکل مفت حاصل ہو سکتی ہے۔ ناگ پھنی کی جڑ کو کھود کر نکال لیجئے اور جڑ کے اوپر سے پوست کو علیحدہ کر دیجئے اور جڑ کا گودا علیحدہ رکھ دیجئے، پھر برگ ناگ پھنی کو درمیان سے کاٹ کاٹ کر اندر سے جو رطوبت نکلے اسکو چھری سے علیحدہ کر لینا چاہیئے۔ اب رطوبت یا لعاب میں ناگ پھنی کے جڑ کے گودے کو خوب کھرل کیجئے کہ خشک ہو جائے۔ یہ سفوف ملیریائی بخار والے مریض کو ۳ رتی پھنکا کر اوپر سے عرق بادیان سہ آتشہ آدھ پاؤ نیم گرم پلا دیجئے، فوراً ہی پسینہ آ کر بخار اتر جائیگا۔ اگر دوا کو شیریں کرنا مقصود ہو تو شکر دیسی ملا لیجئے۔ اس حالت میں بجائے تین رتی کے ۶، ۷ رتی دوا دینی چاہیئے + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اول تو صرف ایک خوراک سے ملیریا بخار اتار دینے والی دوا مل ہی نہیں سکتی، دوئم اگر مل بھی جائے تو مضرت سے ہرگز خالی نہ ہوگی (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) ہمدرد صحت جنوری ۱۹۳۶ء مجربات کے تحت حب ملیریا کا نسخہ جو میری طرف سے شائع ہوا ہے میرا معمول مطب ہے + (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) میٹھا تیلیہ، تخم دھتورہ سیاہ، ہینگ، افیون، سونٹھ، تمام ادویہ ہموزن لے کر سفید بھنگرہ کے پانی میں کھرل کریں اور مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی قبل از بخار استعمال کرائیں + (حکیم آغا منصب علی)

(و) زہر مہرہ ایک تولہ، الائچی خورد ایک تولہ، ست گلو صلی ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ، کافور تین ماشہ، کونین ۳ ماشہ، حسب معمول چنے کے برابر گولیاں بنائیں، اور صبح و شام دو دو گولیاں پانی کیساتھ دیں (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ز) شب یمانی سرخ ۵ تولہ پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور تین تولہ شربت نیلوفر میں دو رتی یہ دوا ملا کر نوبت سے ایک گھنٹہ پہلے چٹائیں (حکیم محمد امیر علیشاہ)

(ح) مغز کرنجوہ ست گلو مساوی الوزن کا سفوف بنا کر بقدر ۴ رتی ہمراہ ۶ عرق سولف استعمال کرائیں + (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۴۲) **تقطیر بول** ۱۔ (الف) ٹنچر بیلاڈونا ۵ بوند، ٹنچر جنجر ۱۰ بوند، ایکوا کلورو فارم ایک اونس۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ چند روز استعمال کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دار چینی کو باریک کر کے سفوف بنا لیجئے اور علی الصباح ایک ماشہ پھانک کر اوپر سے دو گھونٹ پانی پی لیجئے۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کیجئے۔ دوا بیس پچیس یوم استعمال کرنی چاہیئے + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ثعلب مصری ایک تولہ، کندر، جفت بلوط، خولنجان، تخم خشخاش سفید ہر ایک نو ماشہ، مصطگی رومی، طباشیر، گلنار فارسی ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر

(بقیہ مضمون صفحہ ۵۶ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب ارسال

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +

(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا +

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جنکے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + "مینجر ہمدرد صحت"

---

(۱۴۴) صرف دایاں فوطہ بڑھ گیا ہے۔ اسکے لئے کوئی ایسی مجرب داخلی یا خارجی دوا بتایئے کہ بغیر آپریشن صحت ہو جائے۔ اگر آپریشن ضروری ہے۔ تو کلوروفارم والا یا کوکین کے انجکشن والا کونسا ٹھیک ہوگا۔ عمر ۳۲ سال ہے + (خریدار نمبر ۶۱۴۴)

(۱۴۵) فاسفیٹس Phosphates کیا چیز ہے۔ طب یونانی میں کس نام سے موسوم ہیں انکے پیشاب میں آنیکی کیا کیا وجوہ ہیں۔ اس مرض کا (خصوصاً جب ۱۵ سال کا پرانا ہو) کیا علاج ہو سکتا ہے پرہیز بھی لکھیئے + (خریدار نمبر ۴۶۲۳)

(۱۴۶) مجھے بچپن میں ام الصبیان کے دورے پڑتے تھے۔ پھر یہ خرابی واقع ہوئی کہ دن میں مثل سورج مکھی کے آنکھوں میں چکا چوند رہتی ہے اور رات کو آنکھیں مثل تندرستوں کے اچھی طرح کھل جاتی ہیں۔ علاوہ اسکے نظر کمزور ہے۔ آنکھوں کے ماہر کی رائے ہے کہ وہ پردہ جو مانع زیادتی روشنی تھا یا تو پھٹ گیا ہے یا خراب ہو گیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ دماغی رگیں جنکا نظر سے تعلق ہو کمزور ہیں۔ میں دن میں رنگین نارمل اور شب کو یا سایہ میں سفید نارمل چشمہ استعمال کرتا ہوں۔ اسلئے کہ نمبری عینک نظر سے جلد اتر جاتی ہے۔ گذشتہ سال آنکھیں آشوب کر آئی تھیں جب سے یہ بات اور پیدا ہو گئی ہے کہ صبح کو بیداری کے وقت آنکھیں چپکی ہوئی ہوتی ہیں اور دن میں کم و بیش آنسو آتے رہتے ہیں۔ استدعا ہے کہ کوئی مجرب نسخہ عنایت ہو + (خریدار نمبر ۴۹۷۴)

(۱۴۷) میرے بال کچھ عرصہ سے سفید ہو گئے ہیں۔ کوئی ایسا نسخہ لکھیئے جس سے بال سفید ہونے بند ہو جائیں اور سفید بال سیاہ ہو جائیں۔ خضاب کی ضرورت نہیں۔ تیل کا نسخہ یا کھانے کی دوا ہو + (خریدار نمبر ۵۰۴۵)

(۱۴۸) ایک ۲۲ سالہ مریضہ دو سال سے کدو دانہ کی شکایت میں مبتلا ہے۔ بہت سے علاج کئے گئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا گود میں دس مہینے کا بچہ ہے (خریدار نمبر ۳۳۰۰)

(۱۴۹) میرے ایک دوست (عمر ۲۸ سال) کو ڈیڑھ سال ہوا کہ سوزاک ہوا۔ عرصہ تک مواد آتا رہا۔ اب مواد کی جگہ سوت کے سے ڈورے نکلتے رہتے ہیں۔ پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے اور اسکے لئے پانچ چھ منٹ تک بیٹھا رہنا پڑتا ہے، ضعف خاص بھی موجود ہے + (خریدار نمبر ۵۳۳۱)

(۱۵۰) میری بیوی کی ناک پر دوران حمل میں ایک بڑا سا داغ پڑ گیا ہے جو بعد وضع حمل کے دو ماہ بعد بھی بدستور قائم ہے۔ بلکہ جسم پر اور بھی کئی داغ اسکے بعد پیدا ہو گئے ہیں۔ تشخیص و تجویز سے مطلع فرمایئے + (خریدار نمبر ۵۹۵۵)

(۱۵۱) ڈیڑھ برس ہوا کہ زیادہ وزنی چیز اٹھانے سے کمر میں بل پڑ گیا تھا اور بائیں طرف کمر کے میٹھا میٹھا درد ہونے لگا تھا جو مالش سے جاتا رہا۔ آجکل پھر سردی زیادہ ہونے پر میز بیٹھ کر کام کرنے سے وہی مقام سخت بوجھل ہو جاتا ہے اور اٹھا نہیں جاتا + (خریدار نمبر ۶۲۹۷)

(۱۵۲) ویکلی ٹائمس آف انڈیا میں قد بڑھانے کی ایک دوا کا اشتہار دیکھا مشتہر نے لکھا ہے کہ اس دوا کے استعمال سے ۶ انچ قد بڑھ جائیگا۔ اطباء کرام مطلع فرمائیں کہ آیا ایسا ہونا ممکن ہے + (خریدار نمبر ۱۹۸۷)

(۱۵۳) میری ایک عزیزہ کا جسکی عمر اکیس سال ہے، قد بہت چھوٹا ہے۔ سات سال تک معمولی رفتار سے بڑھتا رہا۔ پھر ایکدم بڑھنا بند ہو گیا۔ بہت ورزشیں اور بہت سی دوائیں مثلاً Hitogen = H. 5 وغیرہ استعمال کیں، فائدہ نہ ہوا، ازراہ عنایت کوئی ڈاکٹر یا حکیم صاحب قد بڑھانے کا طریقہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۴۰۲۷)

(۱۵۴) میری عمر ۲۸ سال کی ہے۔ شادی کو دس سال ہوئے بظاہر کوئی بیماری نہیں ہے لیکن میری صحت مارچ سے گرمی شروع ہوتی ہے اور مئی جون میں تو یہ حالت ہوتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ دق کا مریض ہوں اور پھر جاڑوں میں صحت اچھی ہو جاتی ہے۔ قریب ۱۴-۱۵ سال سے اخراج رطوبت کی شکایت ہے جسکا کافی علاج باقاعدہ کرایا گیا۔ مگر اخراج بند نہیں ہوا مجبوراً چھوڑ دیا۔ گرمی میں اکثر تبخیر ہو جاتی تھی۔ مگر علاج کرانے سے بند ہو گئی کسی قسم کی حرارت

وغیرہ نہیں رہتی اختلاج قلب اور کمزوری دماغ کی سخت شکایت ہی ایک عرصہ تک کثرت مباشرت کی عادت رہی ہی مگر اب سال بھر سے نہیں ہے

(ایک ناظر)

(۱۵۵) مریض شادی شدہ جسکی عمر ۲۰ یا ۲۱ سال ہوگی، عرصہ دو ڈھائی سال سے کثرت احتلام کی شکایت میں مبتلا ہی۔ اپریل ۱۹۳۶ء سے صبح کیوقت کا پہلا پیشاب بالکل سفید قدرے گاڑھا کبھی پیلے رنگ کا اور کبھی بالکل صاف بھی ہوتا ہی اور اسی ماہ سے عام وخاص ضعف بھی بہت ہی اطبا رکرام سے گزارش ہی کہ کوئی موثر نسخہ تجویز فرماکر شکریہ کا موقع دیں + (خریدار نمبر ۵۶۴۴)

(۱۵۶) میں عرصہ چھ سات سال سے آنت اتر آنیکے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ پہلے بائیں جانب آنت اُترتی تھی۔ اب ایکسال سے دائیں جانب بھی اُترنے لگی ہی بغیر لنگوٹ باندھے یا دو طرفہ کمانی لگائے چین نہیں آتا، کوئی صاحب مجرب علاج بتائیں۔ احسان ہوگا + (خریدار نمبر ۱۰۰۳)

۱۵۷ کیا کوئی ایسا انجکشن یا پیٹنٹ دوا ہی جو کہنہ احتلام وجریان کو روک دے + (خریدار نمبر ۶۵۶۷)

(۱۵۸) کوڑی ومعدہ میں درد ہی، بھوک نہیں لگتی۔ پاخانہ بدہضمی سے مروڑ کیساتھ کئی کئی بار آتا ہی۔ نلوں میں درد رہتا ہی۔ آؤں بھی اجابت میں آتی ہے۔ کمزوری بہت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نلے اور ناف پک گئے ہیں + (خریدار نمبر ۵۵۸۳)

(۱۵۹) عمر مریضہ تیس سال۔ پہلی اور دوسری زچگی ٹھیک ہوئی۔ تیسری وچوتھی میں معمولی مرض شروع ہوا۔ گر مقامی علاج سے ہی فائدہ ہوتا رہا۔ اب ایکسال ہوا کہ پانچویں زچگی سے لڑکی تولد ہوئی ہے، شروع میں طبیعت ٹھیک تھی۔ چھ ماہ بعد سے خفیف بخار، کھانسی، زکام، اعضا شکنی، بدہضمی، سستی، کمزوری وغیرہ کی شکایتیں پیدا ہوگئی ہیں + (خریدار نمبر ۱۰۵۷)

(۱۶۰) میرا اکیس سالہ دوست آٹھ مہینے سے منفی ۰.۵۰ نمبر کی عینک لگاتا ہی۔ دور کی نظر کمزور ہی اطبا، کوئی مجرب اور زود اثر نسخہ تحریر کریں کہ عینک کی عادت چھوٹ جائے ایکسال سے آنکھوں میں خارش بھی ہوا کرتی ہے، سرخی بھی ہے۔ خارش کے وقت لیسدار پانی اور میل نکلا کرتا ہی + (خریدار نمبر ۶۴۲۶)

(۱۶۱) ایک بیس سالہ مریض ضعف جگر، تلی اور بدہضمی میں مبتلا ہی بخار دن کو کم اور رات کو زیادہ ہوتا ہی۔ ہر چند علاج کئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے (خریدار نمبر ۵۸۹۸)

(۱۶۲) مریض کے پیشاب کی رپورٹ کلکتہ میڈیکل کالج کی یہ ہے کہ۔ حالت تیزابی۔ ثقل نوعی ۱۰۳۰۔ رطوبت بیضیہ بہت کم۔ شکر ۴ فیصدی، اجزا مرکبات گردہ بہت کم، خون اور پیپ کے اجزا کے سفید دانے بہت کم۔ اور دانتوں کی شکایت بھی ہی۔ حاذقین توجہ فرماکر نسخہ تجویز کریں۔ گرمی میں زیادہ تکلیف ہوتی ہی (خریدار نمبر ۱۵۰۱)

(۱۶۳) ایسا مجرب زود اثر نسخہ درکار ہی جس سے عورتوں کے سر کے بال زیادہ سے زیادہ لمبے اور گنجان پیدا ہوسکیں۔ اور انکی سیاہی، چمک اور لمبائی قائم رکھنے کیلئے ایسے تیل کا نسخہ بھی درکار ہے جس سے نزلہ نہ ہو + (خریدار نمبر ۶۸۵۷)

(۱۶۴) مجھے پارہ کی گولی بنانے کی آسان ترکیب درکار ہی جس سے دودہ نہ پھٹے + (خریدار نمبر ۱۲۷۷)

(۱۶۵) مجھکو ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہی کہ تندرست شخص کو استعمال کرانے سے ایک گھنٹہ بعد بخار شدت سے چڑھ جائے پھر دوسری دوا کے استعمال سے فوراً بخار اتر جائے اور کسی طرح کی مضرت بھی نہ ہو نسخہ خواہ داخلی ہو یا خارجی۔ انگریزی ہو یا یونانی + (خریدار نمبر ۱۵۹۱)

(۱۶۶) مجھے عرصہ چار پانچ ماہ سے درد گردہ کی شکایت ہی اس درمیان میں چار پانچ بار درد کی شکایت ہوئی۔ ایکسرے فوٹو لینے سے معلوم ہوا کہ پیشاب کی تھیلی میں پتھر ہیں۔ ایک چنے کے برابر داہنی جانب۔ دوسرا اس سے دگنا بائیں جانب۔ ڈاکٹر کا خیال ہے کہ یہ پتھری گردہ سے آئی ہی اور ایکسرے فوٹو سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب گردے میں کوئی بڑی پتھری نہیں ہے۔ البتہ چھوٹے چھوٹے باریک ریزے ضرور ہیں۔ ہاضمہ بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ میں نے ابتک ڈاکٹری علاج کیا ہی عمر قریب ۴۰ سال ہی + (خریدار نمبر ۳۲۲۰)

بقیہ مضمون صفحہ ۵۴

ہموزن شکر سفید ملاکر سفوف بنائیں چھ چھ ماشہ صبح وشام پانی سے کھائیں + حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) حب بلادر عنبری صبح وشام ایک ایک عدد کھایا کریں + (حکیم ہمایوں)

(ﮦ) کشتہ بیضہ مرغ ایک رتی کہن اکیتوز میں ملاکر استعمال کریں + (حکیم آغا منصب علی) + (و) شاہ بلوط دو تولہ، کندر دو تولہ، اجوائن خراسانی دو تولہ، کشتہ بیضہ مرغ ۶ ماشہ کشتہ سہ دہاتہ ۶ ماشہ حسب معمول سفوف بنائیں اور رات کو سوتے وقت ۶ ماشہ پانی کیساتھ پھانکیں + حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضی شاہ) (ز) کتیرا ایک تولہ، پوست درخت گولر نو ماشہ، صمغ عربی دو تولہ، خارخسک دو تولہ، شقاقل دو تولہ، مصری نو تولہ، سفوف بناکر صبح وشام بقدر ۶ ماشہ دودہ کے ساتھ پھانکیں + (حکیم مولوی محمد امیر علی شاہ)

(ح) اقاقیا، برھ کی ڈاڑہی، لاجونتی، تال مکھانہ، کشتہ مرجان، ورق نقرہ، مغز تخم تمر ہندی کلاں بریاں۔ سب ہموزن لیکر اور سفوف بنائیں اور تین تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ روزانہ استعمال کریں

(۱۴۳) **عوارض آتشک** :- (الف) اپنے دوست کے خون کا باقاعدہ امتحان کرائیے اور یہ معلوم کیجیے کہ آتشک کا مادہ اب بھی موجود ہی یا نہیں اگر موجود ہی تو بہترین طریقہ علاج یہی ہی کہ "نیو سیلوارسن" یا "سلف آرسینول" کے انجکشن لگوا دیئے جائیں غالباً وہ صلابت اور ورم انجکشنوں ہی سے دور ہو جائیگا اگر خون بالکل پاک ہی تو یہ ورم اور صلابت بالکل معمولی طریقہائے علاج سے رفع ہو جائینگے + ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) (ب) میں صرف حشفہ اور عضو کے ورم کی دوا تحریر کرتا ہوں باقی علاج جس سے مادہ آتشک کا کلی تنقیہ ہو جائے آپ خود کیجیے کیونکہ آپ خود طبیب یا وید معلوم ہوتے ہیں۔ سرپت یا سرکنڈے کی جڑ کو پانی میں گھس کر اور گرم کرکے مقام ورم پر لیپ کر دیجیے اور اوپر سے مارو بینگن (وہ بینگن جو درخت ہی پک کر زرد ہو گیا ہو) کبھوبل میں پکاکر شگاف دیکر عضو خاص پر باندھ دیجیے اور مریض سے کہہ دیجیے کہ دو تین گھنٹہ لیٹا رہے یا یہ عمل رات کو سوتے وقت کیجیے علی الصباح کھول دیجیے دو تین بار کے استعمال سے ورم وغیرہ جاتا رہیگا + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی) (ج) حضرت جب آپ معائنہ کے بعد ہر قسم کے علاج کرکے تھک چکے اور کچھ فائدہ نہ ہو تو میں بلا معائنہ کیونکر رائے دے سکتا ہوں البتہ بعد معائنہ صائب مشورہ دیا جا سکتا ہی۔ انشاء اللہ تعالی آپریشن کی ضرورت نہ ہوگی + (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی) (د) سفوف بھنگرہ سفید ۲-۳ ماشہ صبح وشام پانی کیساتھ پھنکائیں + (حکیم ہمایوں) (ﮦ) برگ حنا پاؤ بھر کو آدہ سیر پانی میں رات کو بھگوئیں۔ صبح جوش دیکر جب آدہا پانی رہ جائے تو چھان کر بوٹی جل نیم کا پانی ایک پاؤ ملا دیں اور پانچویں دگند یک آلہ سار کو اتنا کھولیں

۲ ماشہ سب کو یکجان کرکے عضو پر لگائیں اور معجون چوب چینی ایک تولہ صبح وشام ہمراہ عرق مصفی خون ۷ تولہ شربت عناب تین تولہ دیتے رہیں + (حکیم شمس الحق خاں) +

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

ہیضہ وغیرہ
ذیابیطس
کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
بچوں کی بیماریاں
کمزوری عضو
اسقاط حمل
ضعف قلب
آنکھوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
امراض معدہ وجگر
سرعت انزال
سوزاک
جنون
جریان
ضعف باہ
ضعف جسم
طاعون
خرابی ایام
ضعف جگر
ناسور
کنٹھ مالا
بالوں کی بیماریاں
سیلان الرحم
پائیریا
نامردی
گٹھیا
امراض خون
نزلہ
تلی
پیچش
بے لذتی
آتشک
دق وسل
دمہ
احتلام

اگر ایسا ہی

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک وفن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی؛

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حبِّ طاعونِ عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظِ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہٖ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں،

بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ آنے (۶/) +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بحیطا اور مجرب ہے، +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

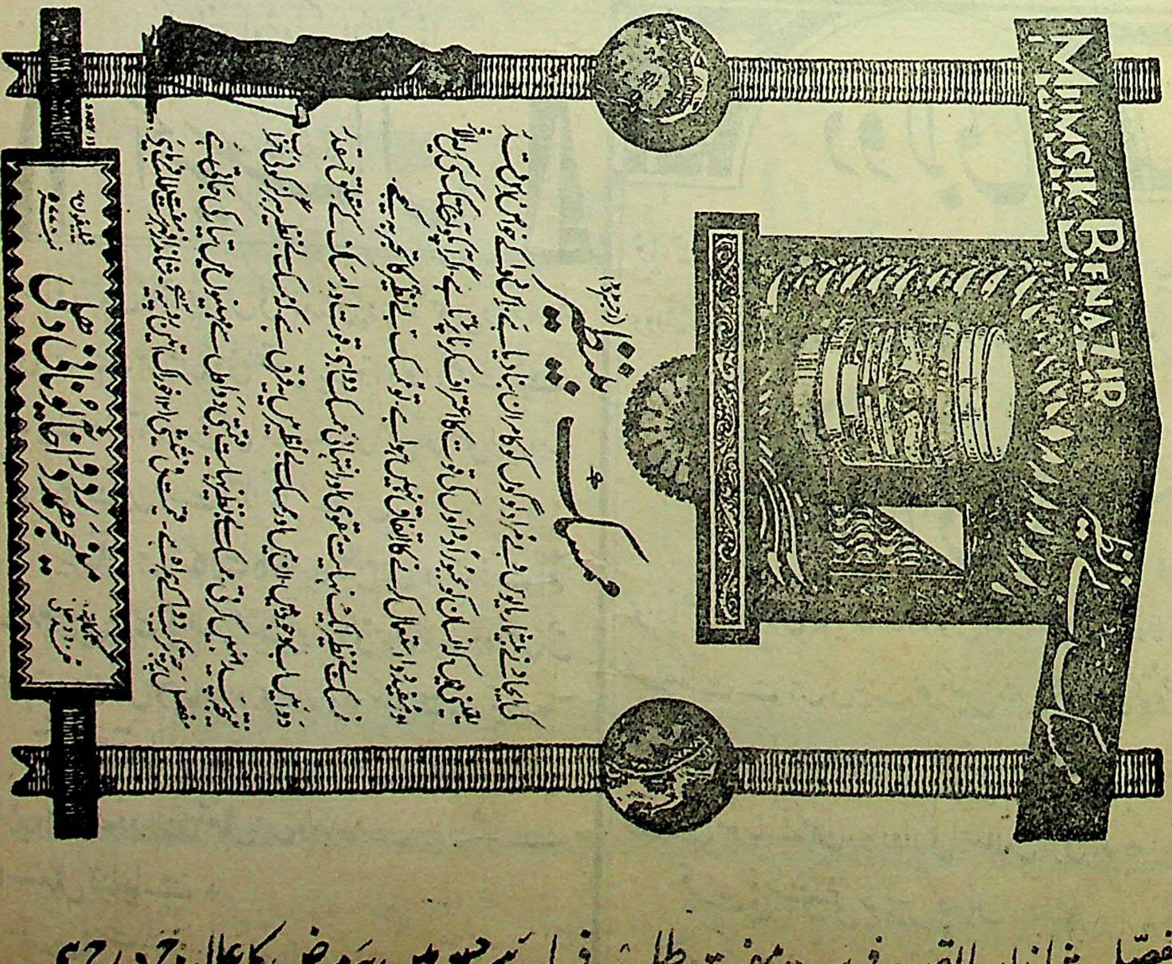
جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے فی خوراک ار

"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"


HUBUB MOQAVI MAIDA
کم خرچ بالا نشین
کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہی۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم
کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کر کے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں۔ بدہضمی و متلی کو
رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس مہینوں مریض کو
کافی ہوتا ہی قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر
ممسک بینظیر
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر
یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپ کو آج تک کسی کریع الاثر
و مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجیے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت و امساک کے متعلق جسقدر
دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب
نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ۔ شاندار فہرست مفت طلب فرمائیے
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغن بےنظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہو اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردِ سر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُرتاثیر ہو۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالونکی جڑونکو مضبوط کرنے اور گرنیسے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت موثر ثابت ہوئی ہو مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲/

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بیخطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہو کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بیخطا دوا بنائی گئی ہو۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ طرفہ یہ ہو کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہو ضعف اعصاب کو مفید ہو بھوک لگاتی ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۱ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد شیائسے پرہیز کرنا چاہیے۔

قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہو جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے۔

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہو تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہو آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہو اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہو اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہو اسکو قوت سے بدلدیتی ہو +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیے +

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایکروپیہ چار آنہ (عہ

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہو اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہو۔

اور اسکا نام

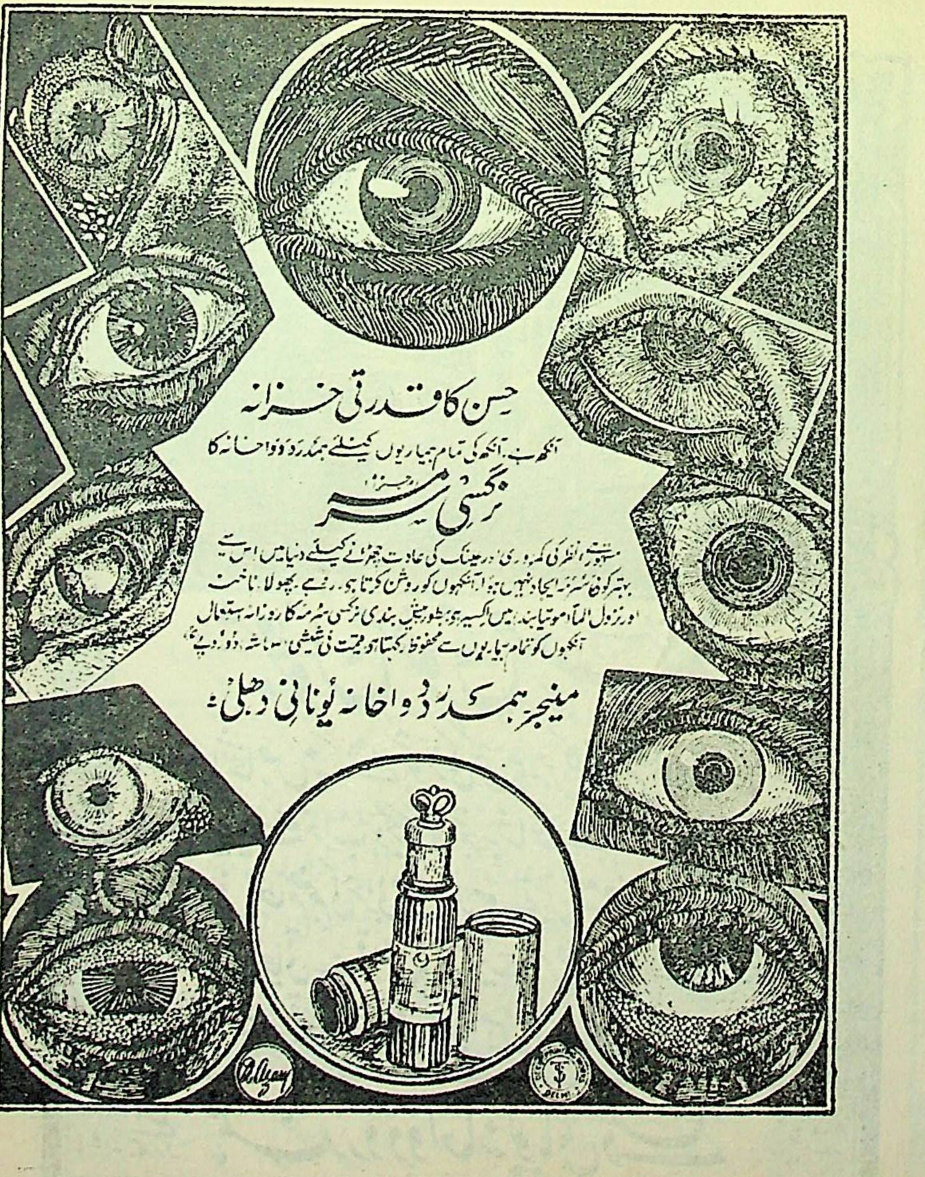
دولابی

ہو ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہو +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے

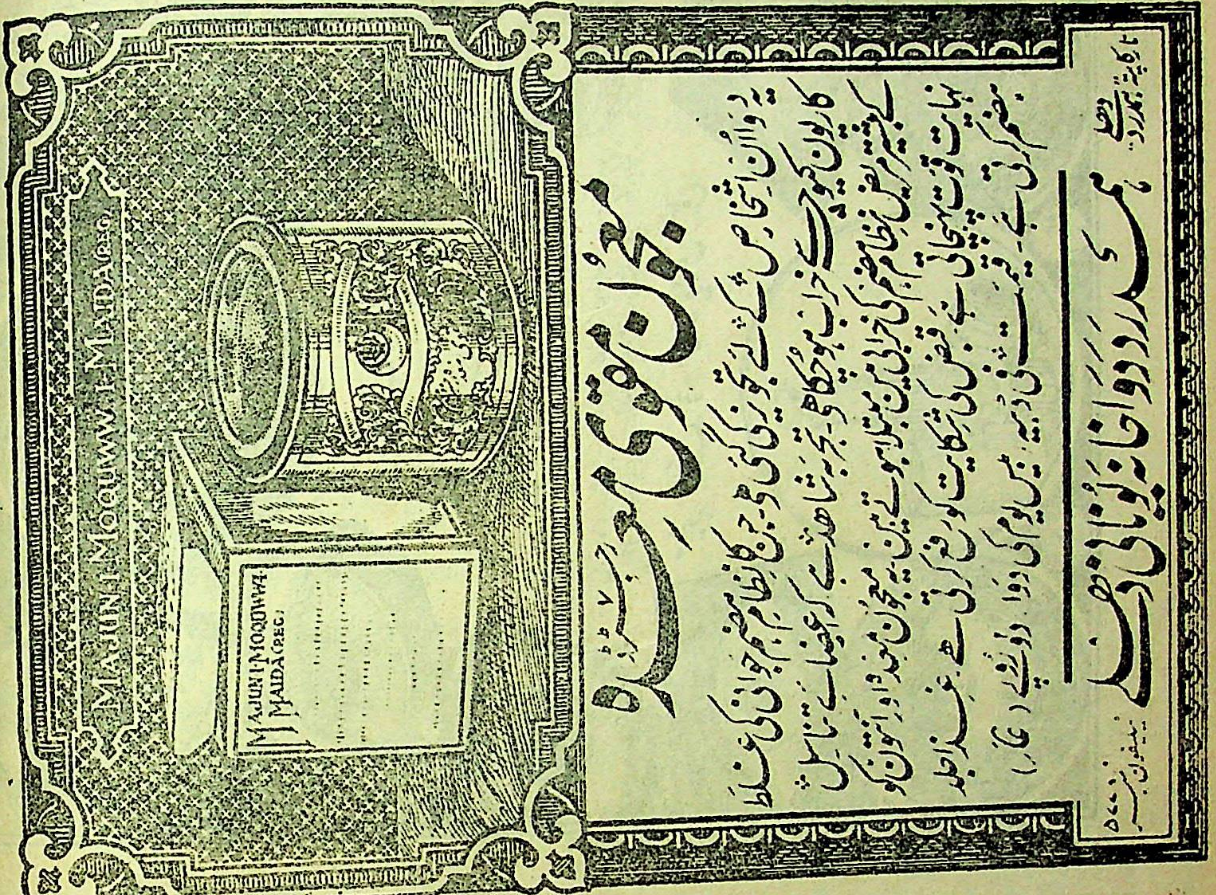
تین روپے +

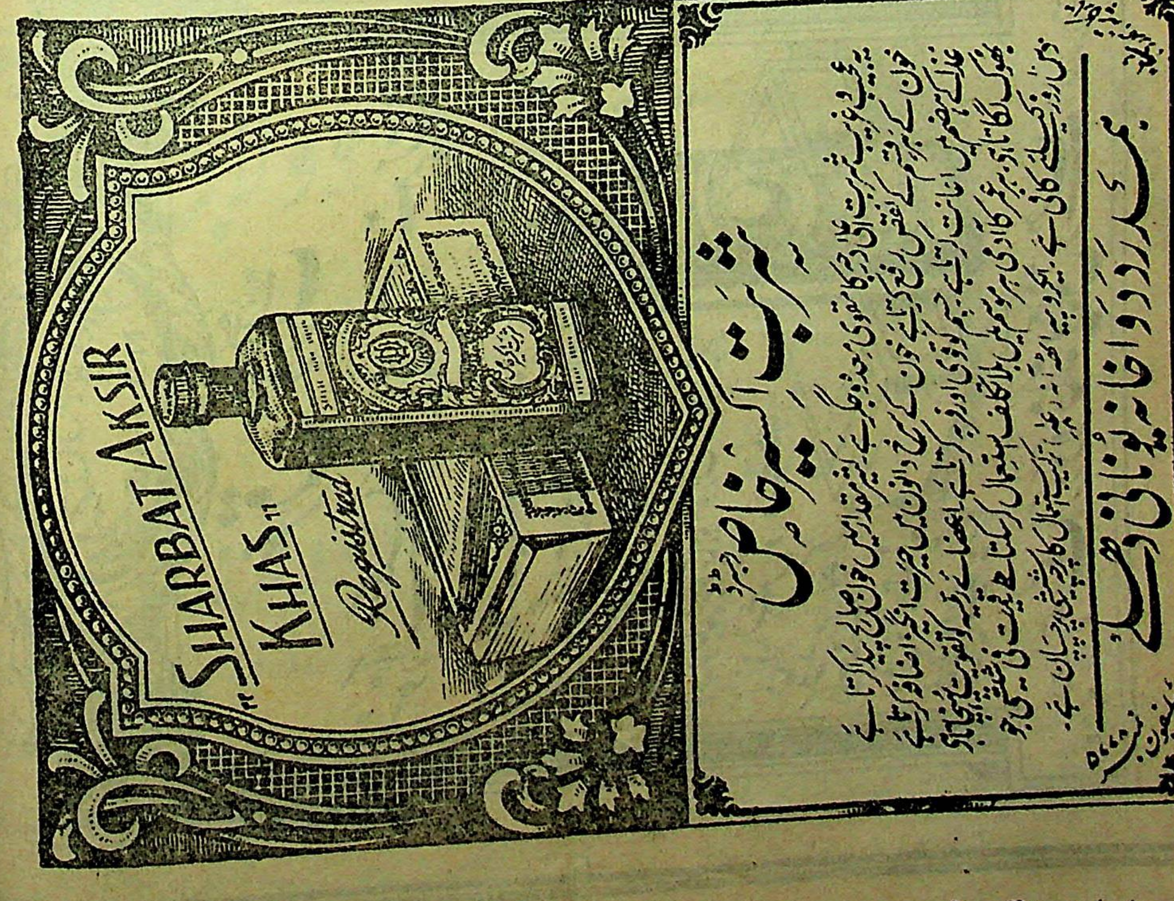
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے



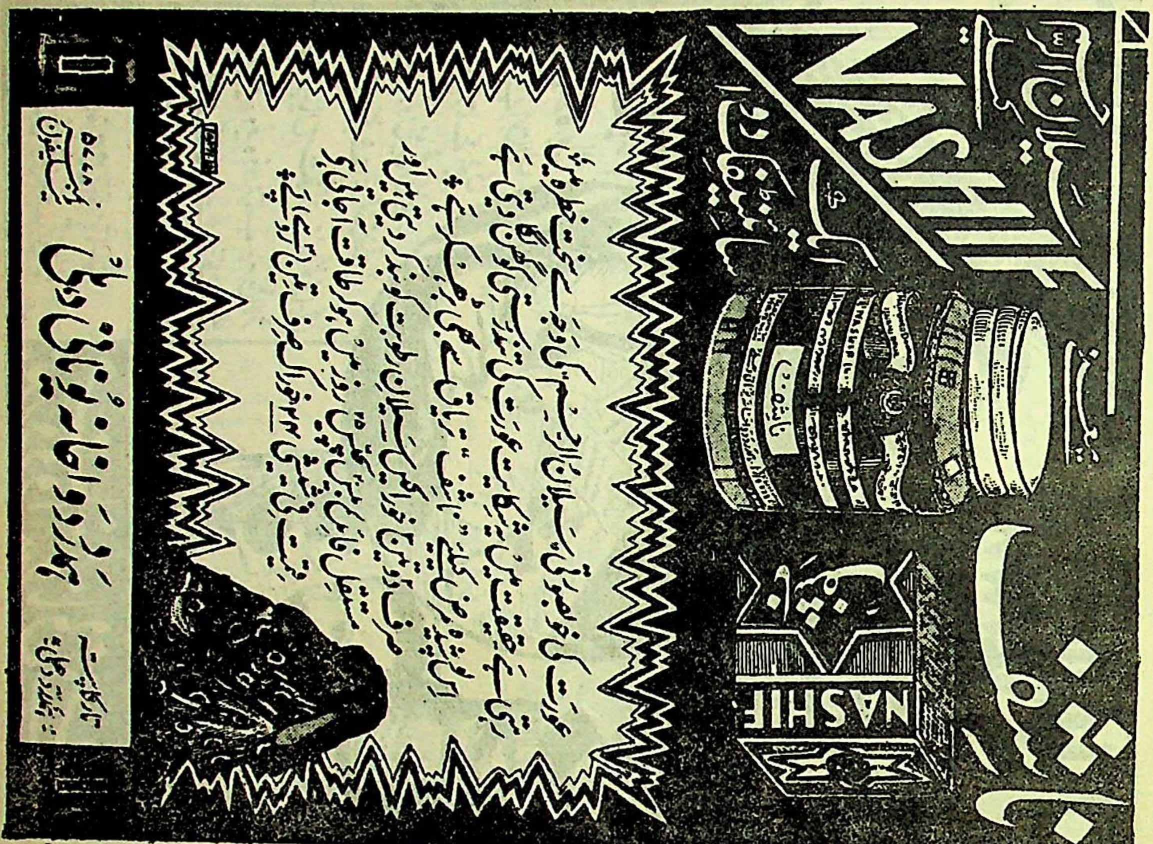


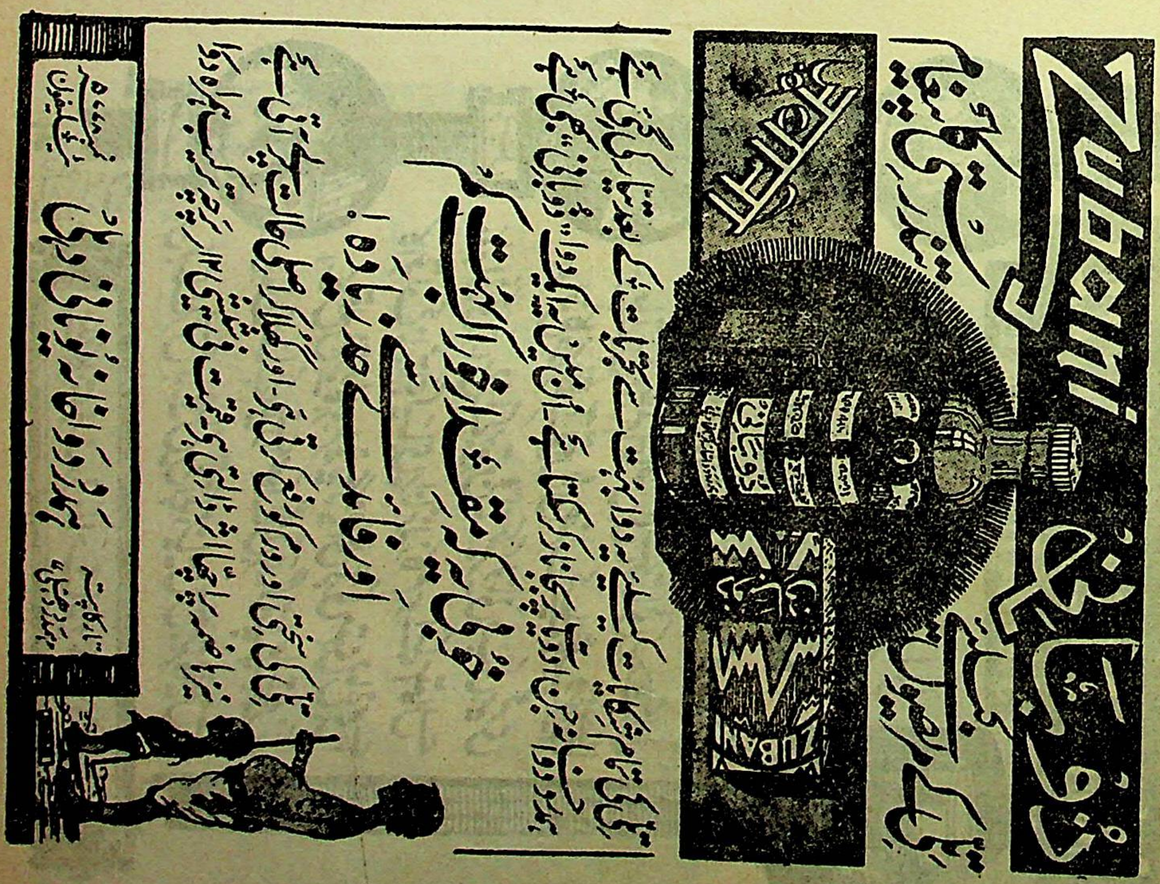
"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

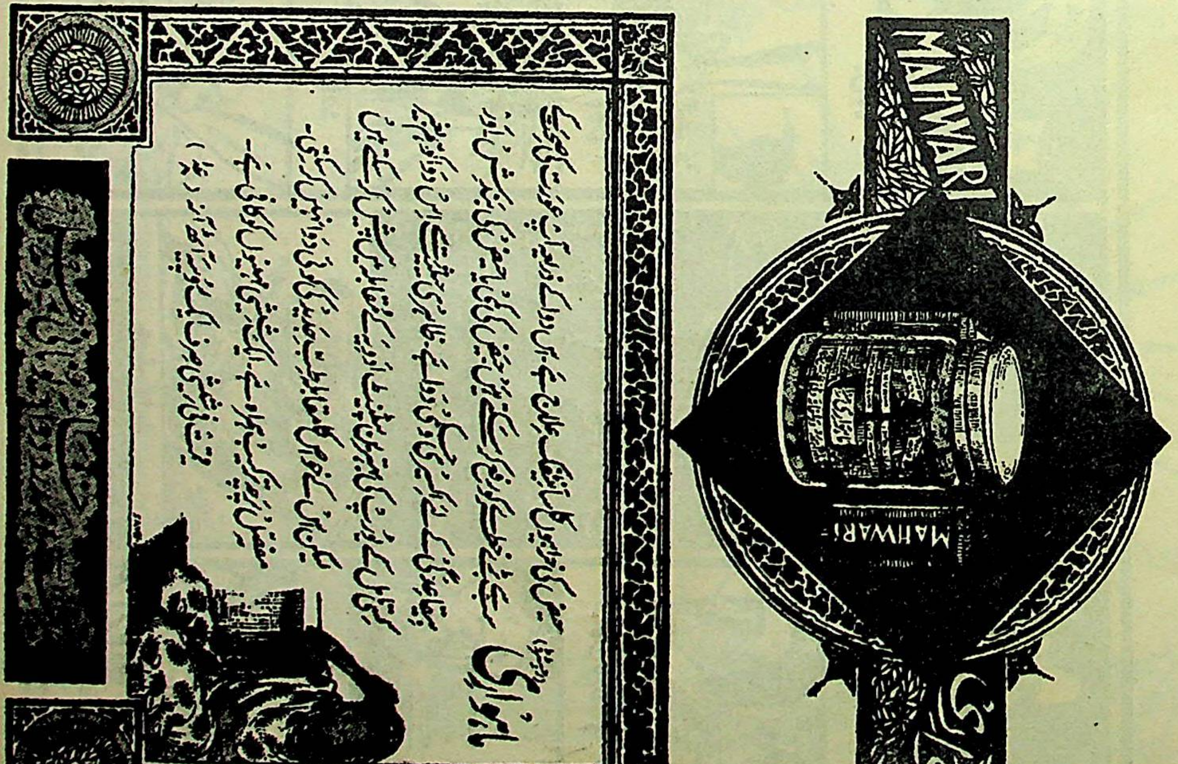

NASHIF
NASHIF


ZUBANI
ZUBANI


TILA-I-AZAM

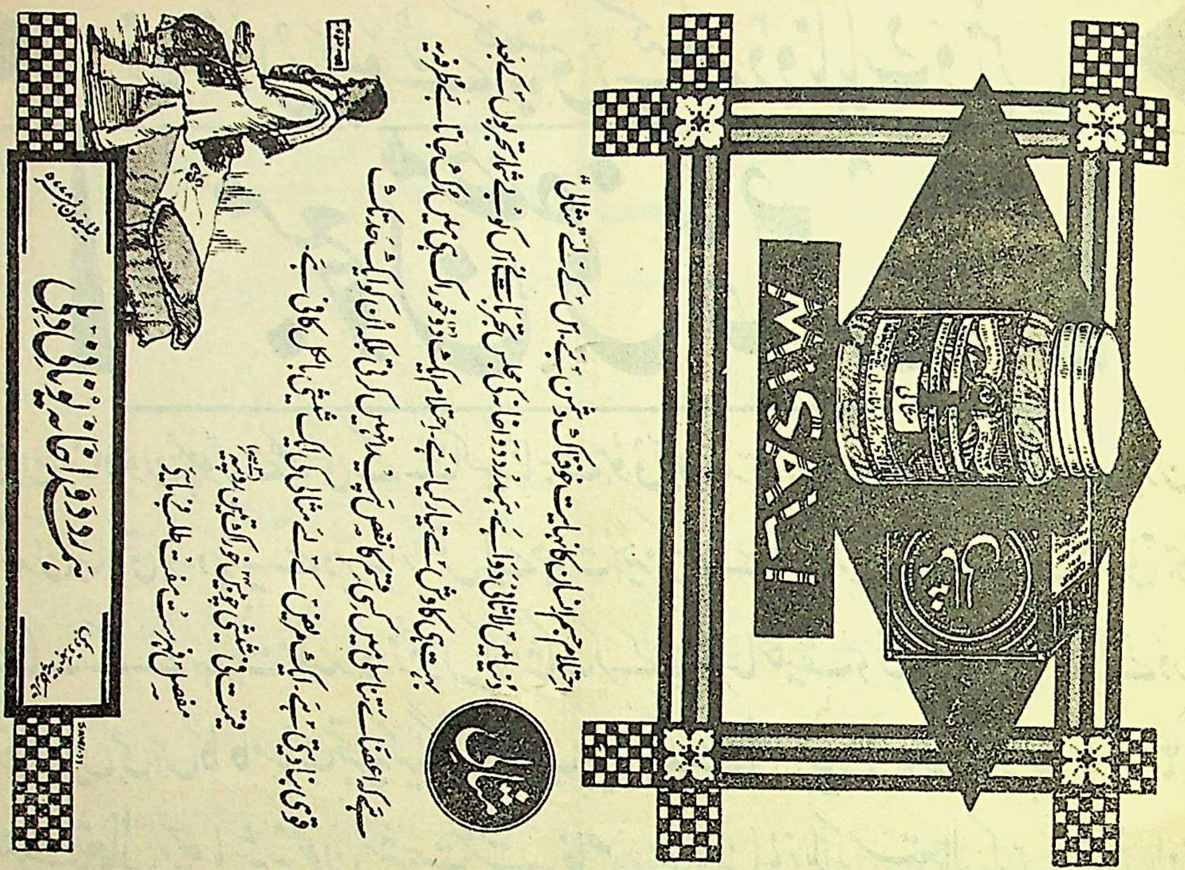

KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA

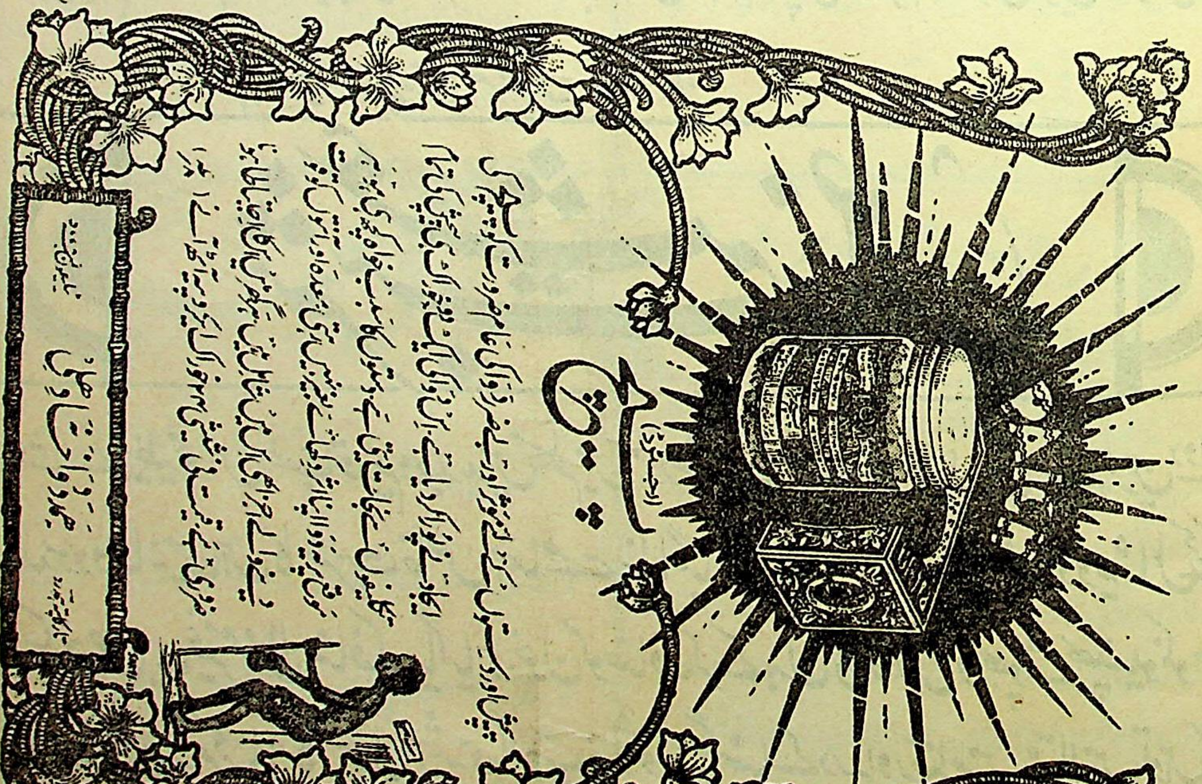




مفصل شاندار با تصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے


MISALI
مثالی
احتلام جسم انسان کا نہایت خوفناک دشمن ہے۔ اس کے لئے "مثالی"
دُنیا میں لاثانی دوا ہے۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس کو بے شمار تجربوں کے بعد
بہت ہی کاوش سے تیار کیا ہے۔ احتلام ایک دو خوراک ہی میں رُک جاتا ہے طرفہ یہ
ہے کہ اعضائے تناسلی میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں کرتی بلکہ اُن کو ایک حد تک
قوی بنا دیتی ہے۔ ایک مریض کے لئے مثالی کی ایک شیشی بالکل کافی ہے۔
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک تین روپیہ
مفصل فہرست مفت طلب فرمایئے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


PAICH
پیچ (رجسٹرڈ)
پیچش اور دستوں کے لئے موثر اور بے ضرر دوا کی عام ضرورت کو پیچ کی
ایجاد نے پورا کر دیا ہے۔ اس دوا کی ایک دو خوراک ہی پیچش کی تمام
تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔ دستوں کا سبب خواہ کچھ ہی ہو ہر
موقع پر یہ دوا اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتی۔ معدہ اور آنتوں کو قوت
دینے والے اجزا بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر گھر میں اس کا رکھا جانا
ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)
ہمدرد دواخانہ دہلی

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکی بنظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہے، اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہے ٭

ترکیب استعمال - ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں ٭

قیمت فی قرص تین آنہ (۳/)

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہ[illegible] ہے نوّے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صح[illegible] ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد[illegible] کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی ایک مریض کے لئے کافی ہے تین روپے (عے)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہے۔ بے انتہا ممسک ہے، پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے، باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ٭

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہے جسکے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے[illegible] قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی لاغری۔ کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اسکے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا ½ حصہ لعاب دہن میں گھس[illegible] حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز ٭

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)





Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Nias Ahmad.

Regd No. L 2730.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED MEMORY OF THE LATE

HAKIM ABDUL MAJEED DEHLAVI



FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA

DELHI.

"Woman Number."

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, Progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, the layman, the leaders of Women's movements and the general public.

Pages over 300

PRICE

Special Edition As 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.

Subscription.

YEARLY ONE RUPEE. HALF YEARLY TEN ANNAS

EDITOR HAKIM HAJI ABDUL HAMEED

SINGLE COPY 2 ANNAS

HAMDARD MANZIL, DELHI.

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

یادگار شہید فن حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

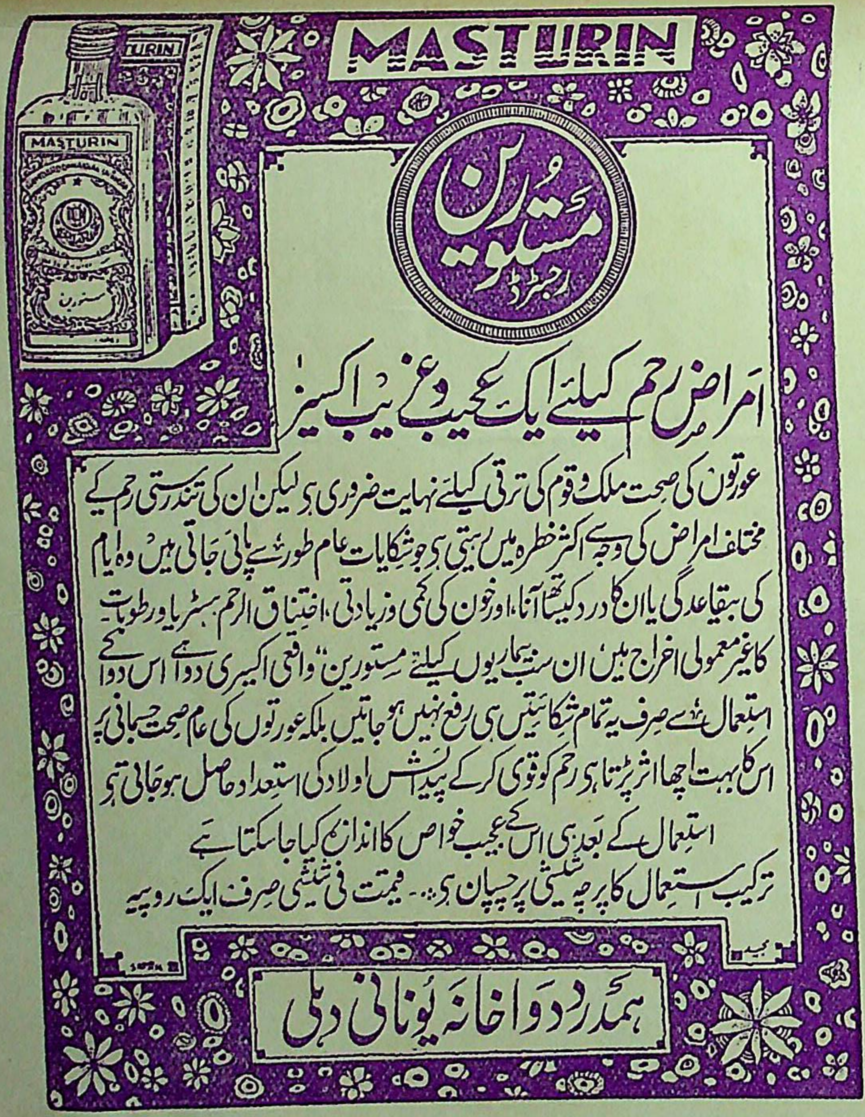
مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

مارچ ۱۹۳۸ء


Registered
SHARBAT
ROOHAFZA
شربت رُوح افزا
(رجسٹرڈ)
موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے
اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں
اپنے خواص کیوجہ سے مشہور و مقبول
ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب
اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں
فی بوتل ایکروپیہ چار آنے
کارخانہ ہمدرد دہلی
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بےقاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا و رطوبات
کا غیر معمولی اخراج ہیں، ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"عورت"

اپنے دستور کے مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو شائع ہو چکی ہے اسکے متعلق ہندوستان بھر کے مشہور فاضلوں حکیموں، ڈاکٹروں اور ارباب صحافت نے کیا کیا خیالات اور رائیں ظاہر کی ہیں وہ آپ کو آئندہ صفحات میں ملیں گی۔ ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم الشان خاص نمبر کو عورتوں کی ایک چھوٹی سی انسائیکلو پیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے جس حصہ میں ایسے ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جس سے اردو داں اب تک محروم ہیں۔ عورتوں کے حفظان صحت کے مسئلہ پر ہر مضمون میں نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے مجربات جو اس نمبر میں درج ہیں وہ اتنے بہتر اور اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں یکجا دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ علمی حصہ جو سو صفحوں سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا عجیب و غریب ہے کہ آج تک اردو زبان میں ان عنوانوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہے ہر مضمون تحقیق و تدقیق اور جدت و ندرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ تقریباً نوے مضمون نگاروں نے اس نمبر میں مضمون لکھے ہیں جنہیں ساٹھ حکیم ہیں نو ڈاکٹر اور تین وید اور تقریباً پندرہ اصحاب علم اور مشاہیر ملک اور غیر ممالک کی خواتین ہیں۔ تصویروں کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں فہرست مضامین دیکھکر ہمارے بیانات کی تصدیق کر لیجئے۔ یہ نمبر نہ صرف مردوں کے مطالعہ کے قابل ہے۔ بلکہ ہر لکھی پڑھی عورت کے لئے اس کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔

پچھلے سال کا عورت نمبر جو اس نمبر کے مقابلہ میں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ اور ہم کو تیرہ سو سے زیادہ درخواستیں مسترد کرنی پڑی تھیں۔ یہ نمبر اگرچہ زیادہ چھاپا گیا ہے۔ لیکن کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اس کی اتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ مہینوں چل سکے اس لئے شائقین علم و فن کو اسے جلد سے جلد اور کسی نہ کسی طرح حاصل کر لینا چاہیئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ عورت نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ گیارہ مہینے تک ہمدرد صحت جیسا اعلیٰ رسالہ آپ کے پاس پہونچتا رہے گا۔ اگر آپ کو صرف یہی نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ مع محصول ۱ لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کی میز پر یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا ÷

قیمت عورت نمبر اعلیٰ ایڈیشن ۱۲؍ معمولی ایڈیشن ۸؍ محصول ایک آنہ

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی

صرف ایک روپیہ

منیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل دھلی

جلد ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء نمبر ۱

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام
۱	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم بی بی ایس
۲	عبدالحی جمیل علوی ایم اے
۳	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب باشند
۴	شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب مینے
۵	ڈاکٹر مریانہ نبتھ ویانہ (آسٹریا)
۶	خانم بابایان ایرانی
۷	سرکے وی ریڈی وزیر اعظم مدراس
۸	سر سید محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام
۹	مس سروافلیپس بورن (جرمنی)
۱۰	پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی
۱۱	مولانا سید ابن الحسن صاحب کر ایم اے

فنی

شمارہ	فنی
۱	خصیۃ الرحم میں پختہ اور نیم پختہ حویصلات کا نظارہ۔
۲	دوران حیض میں خصیۃ الرحم کی حالت
۳	سات سالہ لڑکی کا خصیۃ الرحم کا حویصلہ
۴	خصیۃ الرحم میں حویصلہ پھٹنے کی تیاری
۵	مشیمہ (آنول)
۶	زنانہ اندام رحم کی دیوار میں پیوست ہونے کے بعد۔
۷	رحم کی دیوار میں بیضہ کی نشوونما
۸	سقط کبیر آنبوں کی خرابی اور غدہ کا

شمارہ	تعارف
	خوردبینی معائنہ
۹	غدہ نخامیہ حالت حمل میں
۱۰	جوان عورت کا غدہ درقیہ
۱۱	تیرہ سالہ لڑکی کا غدہ ترمیہ
۱۲	عصبۃ السن زنانہ اعضا کی دق کا جرثومہ
۱۳	شفران پر تدرن کا اثر
۱۴	مجرائے عنق کا اولی درنی تقرح
۱۵	اولی درنی التہاب عنق
۱۶	انبوبی تدرن
۱۷	دوجانبی انبوبی تقیح
۱۸	آگسبرگ کے دو جوڑواں بچے
۱۹	رحم میں تین جنینوں کا آنول سے تعلق
۲۰	فرنڈبرگ کے یہودی حمام کا زیرزمین زینہ
۲۱	فرنڈبرگ کے حمام کا ایک کمرہ
۲۲	غسل حیض کا ایک نظارہ
۲۳	"دایا کی کاٹ"
۲۴	ٹوکیو کے زنانہ طبیہ کالج کا صدر دروازہ
۲۵	کالج کا ہسپتال اور تعلیم گاہ
۲۶	ہسپتال کا وارڈ ۲
۲۷	"بیمارستان"
۲۸	کلینک ہال
۲۹	ٹوکیو کے طبیہ کالج کی خوابگاہ۔
۳۰	ہسپتال میں ماں اور بچی۔

لیتھو کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام	صفحہ
۱	ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ	۳۸
۲	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۷۷
۳	خانصاحب حکیم محمود علیخاں ماہر	۹۱
۴	حکیم محمد طہیر علی صاحب مدیر تندرستی	۹۱
۵	حکیم محمد حبیب اللہ صاحب اجمیری	۹۲
۶	حکیم ناصر الدین صاحب دہلوی	۹۳
۷	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۹۳
۸	حکیم شہاب الدین صاحب دہلوی	۹۴
۹	حکیم پیر محبوب الہی صاحب	۹۴
۱۰	حکیم محفوظ عالم قریشی	۹۵
۱۱	حکیم ڈاکٹر فضل مبین صاحب دہلوی	۹۵
۱۲	حکیم غلام محبت آزاد شاہ وارثی	۹۶
۱۳	حکیم عبداللطیف صاحب بہاری	۹۸
۱۴	حکیم سید عبدالقوی صاحب	۹۸
۱۵	حکیم آغا منصب علی صاحب	۹۹
۱۶	حکیم محمد غیاث صاحب	۱۰۰
۱۷	حکیم گوبند رام صاحب ملتان	۱۰۲
۱۸	حکیم رفیق احمد صاحب نجیب آبادی	۱۰۳
۱۹	حکیم مولوی امیر علی صاحب	۱۰۴
۲۰	ڈاکٹر جے۔ ایس مہتہ	۱۰۴
۲۱	حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری	۱۲۸
۲۲	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۳۳
۲۳	بہاری لال صاحب شرما	۱۳۵

فنی

شمارہ	تعارف	صفحہ
۱	زنانہ جوف عانہ کی پشت	[illegible]
۲	زنانہ جوف عانہ	[illegible]
۳	خصیۃ الرحم کی رسولی	[illegible]
۴	استسقاء خصیۃ الرحم	[illegible]
۵	حالت حمل میں ورم خصیۃ الرحم	[illegible]
۶	حمل قاذفی	[illegible]
۷	چودہویں صدی کا یہودی حمام	[illegible]
۸	مصر قدیم میں زچگی	[illegible]
۹	مصر قدیم میں زچگی کا منظر	[illegible]
۱۰	زچگی کا ایک نظارہ	[illegible]
۱۱	یونان قدیم کی زچگی	[illegible]
۱۲	قدیم روما کی زچگی	[illegible]

فہرست مضامین

جدید مباحث (تیسرا باب)

مجربات امراض نسواں (چوتھا باب)

اشتہارات
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر
جناب حکیم محمد عبدالحمید غازی انصاری فاضل التکمیل، لکھنؤ

ہمدرد صحت کے سالانہ نمبر کی شان ہی بہت ارفع واعلیٰ ہے موجودہ خاص نمبر (جولائی ۱۹۳۷ء) امراض مستورات کے لئے نبقا اطبار کے لئے راہ نما ہے۔ اس کے مضامین کی جامعیت دیکھ کر دل پھڑک گیا بار ساختہ زبان سے نکلا:۔

بلله الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اللہ اس رسالہ کو نیز اس کے جملہ اراکین وکارپردازان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر ہندوستان بھر کے فاضلوں ایڈیٹروں حکیموں اور ڈاکٹروں کی اہم رائیں





جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

عنایت نامہ مع اپنے مشمولات کے موصول ہوا۔ آپکا رسالہ ماشاء اللہ ہر حیثیت سے قابقدر و مستحق اعانت و ہمت افزائی ہے۔ کاش میں آپکے کسی کام آسکتا۔ تجارتی رسائل کے اس دور میں خدمت فن کی مثال قائم کر دینا آپ ہی کا دل و جگر تھا۔ +



جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی!

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر عورت نظر سے گذرا۔ اسے دیکھکر جی بہت خوش ہوا۔ ہمدرد صحت کے معمولی ماہانہ نمبر ہی افادت اور واقفیت عامہ کے لحاظ سے تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آپکے خاص نمبر ہی نہیں کہ موضوع متعلقہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتے ہیں اور طب و حفظان صحت کے بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کرتے ہیں۔ بلکہ اردو کی صحافت میں ایک قابل یادگار عہد قائم کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کا یہ خاص عورت نمبر مرتب کرنے میں آپنے نہایت دقت نظر اور حسن انتخاب سے کام لیا ہے۔ اسکی پوری توصیف ناممکن ہے۔ یہ نمبر نہ صرف سائنس و طب کے شائقین کی واقفیت میں معتدبہ اضافہ کرتا ہے۔ بلکہ عام خواندہ اور متاہل انسانوں کے لئے احتیاط حفظ ماتقدم اور اس جنسی واقفیت کے دفتر پیش کرتا ہے جن کیلئے اسے بہت سی ضخیم جلدیں کھنگالنی پڑتیں۔ سب سے اہم یہ بات ہے کہ یہ نمبر طب و طب کے متعلقات پر قدیم زمانے کے نظریوں سے لیکر حال کے تجربات اور تازہ ترین سائنٹفک معلومات سے آگاہی بخشتا ہے۔ اسکی جامعیت افادت سے کم نہیں جابجا چربے اور نقشہ مضامین کے موضوع کی وضاحت میں بیحد مدد دیتے ہیں میں آپ کو اس نمبر کی ترتیب و اشاعت کیلئے تہ دلسے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کا ثانی ملک کی کسی اور زبان میں بھی نہیں جاتا +

ہز ایکسیلنسی جی. بی. ...



ابو المعظم حضرت سائل دہلوی

"ہمدرد صحت کی اشاعت حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ باعتبار اسکی حیثیت کے کیا کچھ اسکی طباعت پر صرف ہوتا ہے اور کیا اس کا سالانہ معاوضہ ہے ضخامت دیکھئے۔ چھپائی دیکھئے کاغذ دیکھئے۔ تصاویر دیکھئے۔ ٹائیٹل پیج کے نئے نئے ڈیزائن دیکھئے۔ مضامین کی فراہمی دیکھئے۔ اہل قلم کی قامیت دیکھئے۔ جس فن کو طب جدید کے ماہر مردہ فرماتے ہیں اس فن کے جاننے اور سمجھنے والے اور اسکے دلدادہ فرسودہ خیال کیا کیا کمالات سلف صالحین پیش کر دیتے ہیں ہر رسالہ کی تمیس کی جد وجہد دیکھئے کہ مدیر رسالہ کی رسائی کہاں کہاں ہے۔ اسکے مدیر کی دوبین نظر پردوں میں گھسکر اپنا کام لیتی ہے تمدن پر رجاکر مدعا برآری کرتی ہے۔ اس کے مدیر کی بر دلعزیزی ملاحظہ ہے کہ اپنے ہم پیشہ جنکو حریف ہی کہا جاتا ہے ان کے دل میں ڈال کر منافع خلق اللہ کے لئے کیا کیا مجرب نسخے حاصل کر لیتی ہے اور ہدیہ عام و خاص کرنے سے وقت پر فروگذاشت ہونے نہیں دیتی۔ ہمدرد صحت کے مدیر کا اپنا میرے نزدیک فرض مسیحائی ادا کر رہا ہے صرف اسی کی واحد ذات ہے کہ بلا مدد غیرے واحدے ترتیب رسالہ اور اجرا رسالہ کی ذمہ دار ہے کہ ہر ماہ انگریزی کی پانچ تاریخ کو اہل ذوق کے ہاتھوں میں دور و قریب اپنا موقت الشیوع پہنچا دیتی ہے۔ زحمت انتظار کسی مشتاق رسالہ کو نہیں ہونے پاتی +

جناب خ. ح. جمیل علوی صاحب ایم اے ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی گوجرانوالہ

ہمدرد صحت کا خاص نمبر موصول ہوا۔ یہ خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ نمبر اتنا شاندار ہوگا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ ایسی جامع کتاب آج تک اردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اس کا علمی حصہ تو امید سے کہیں بڑھکر ثابت ہوا ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا مطالعہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے +

پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (ویانا) کو میں ہمدرد صحت کے متعلق تحریر کر چکا ہوں انکی خدمت میں یہ بھی عرض کیا ہے کہ "ہمدرد صحت" کے لئے اپنے ابتدائی لکچروں کا ترجمہ کرنیکی اجازت بخشیں جن کا مطالعہ نہ صرف تجزیۃ النفس کے شائقین بلکہ ہر طبیب کے لئے ازبس ضروری ہے +

کیا آپ نے جناب برائر اور فرائڈ کے فوٹو حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت کی ہے۔ اگر نہیں تو کیا میں توقع کر سکتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں گے۔ خاص نمبر ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا مانگتا ہوں کہ آپ کو شعبہ طب اور بالخصوص اردو زبان کی خدمت کرنیکی اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ جس مستحسن کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین ہمدرد صحت یقیناً ہندوستان کے طبی رسائل سے بازی لے گیا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب

شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

ہمدرد صحت کے دور طفلی میں چند بھیکرنے پیشین گوئی کی تھی کہ اس ترقی کی راہ میں وہ رکاوٹیں نظر نہیں آتی ہیں جس سے کسی رسالہ کا مستقبل تاریک ہوا کرتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمدرد صحت کا مستقبل روشن اور شاندار بنیگا۔ ہے کہ آج میں اپنے الفاظ کو واقعات کے آئینہ میں دیکھکر خوش ہوتا ہوں کہ توفیق خداوندی اور قدرت کی یاوری ہمدرد صحت کے ساتھ ہے اور اس وقت وہ ترقی و ترویج کی اس منزل رفیع پر جلوہ افروز ہے جس کی توقع آج سے چند سال پہلے نہیں تھی۔

دیسے بھی ثابت کو معلوم ہے کہ ہمدرد صحت کا چندہ سالانہ محض ایک روپیہ اس قلیل چندہ کے مقابلہ میں ہمدرد صحت سال بھر تک جتنا مواد کس شان کے ساتھ مہیا کیا کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس رقم میں اس کا ایک پرچہ بھی ارزاں ہے جو اشاعت خاص کے نام سے وہ ہر سال ہدیہ ناظرین کیا کرتا ہے۔ اشاعت خاص کی ترتیب تہذیب اور آراستگی میں ادارہ کتنی محنت و جفاکشی سے کام لیتا ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں کبھی صحافت کے سنگلاخ مرحلہ کو عبور کرنا پڑا ہو۔ اس کی ہر اشاعت خاص ایک اہم تالیف اور خوبصورت مرقع ہے۔ جسکی بہترین مثال "عورت" کے روپ میں جلوہ افروز ہے۔ میں ادارہ ہمدرد صحت کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

دنیائے طب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ مدیر ہمدرد صحت حکیم عبدالحمید صاحب اس بارہ میں بڑی دریا دلی فیاضی عرق ریزی اور بچپی سے کام لے رہے ہیں جس کی دوسری مثال نظر نہیں آتی +



لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی۔ (ایڈنبرگ)

ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر (برلن)

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر "عورت" کل صبح بلا اتفاق دیکھنے کل روزہ تھا تمام دن "عورت" کیسا لطف و مسرت سے گذر گیا۔ خوب خوب۔ زیادہ تعریف کرونگا تو کہیں ایسا نہ ہو لوگ مبالغہ سمجھنے لگیں۔ اور میری تعریف بیکار جائے بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت و استقلال کو قائم رکھے اور پبلک خصوصاً اطبا۔ اس سے فائدہ اٹھائیں +



جناب ڈاکٹر محمد عثمان خان صاحب

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

حیدرآباد۔ دکن

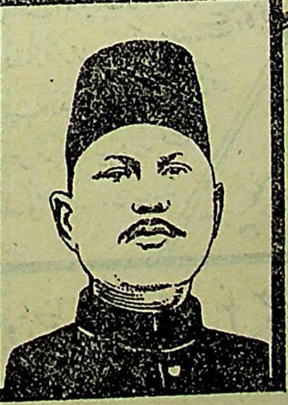
"تازہ عورت نمبر باصرہ نواز ہوا۔ درحقیقت زبان اُردو میں یہ عورت کے متعلق ایک بےمثال گنجینہ معارف ہے جسے ظاہری اور معنوی خوبیوں نے آراستہ و پیراستہ کر دیا ہے آپنے صرف کثیر کے علاوہ بے انتہا محنت و کاوش سے کام لیا ہے اس مختصر عرصہ میں ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ معلومات حیرتناک کامیابی کیساتھ تیار فرما دیا جو علمی و عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے۔ دلی مبارکباد قبول فرمائیے!



جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور

خواتین کے متعلق ہمدرد صحت کی اشاعت خاص، متعلقہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء نظر سے گذری اس اشاعت میں بحیثیت مجموعی عورت ذات کے متعلق ہر ایک نقطہ نگاہ سے نظر ڈالی گئی ہے چنانچہ اسمیں عورت کے متعلق جنسی امتیازات امراض و معالجات مجربات۔ اصول و قوانین حفظ صحت، قدیم تمدنوں میں اسکی معاشرتی حالت۔ مختلف ممالک میں اسکی موجودہ حیثیت۔ اور جمالیاتی عظمت وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے + اس اشاعت کی تدوین میں تقریباً بڑے مضمون نگاروں نے حصہ لیا ہے جن میں ہندوستان کے بلند پایہ مضمون نویسوں کے علاوہ یورپ کی اہل قلم خواتین کے حسین و جمیل افکار بھی شامل ہیں۔ پھر تقریباً ہر مضمون نہایت احتیاط و متانت اصابت رائے اور جدت فکر سے لکھا گیا ہے اور اکثر مضامین میں یکسر نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اُردو زبان کے دامن کی وسعت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے +

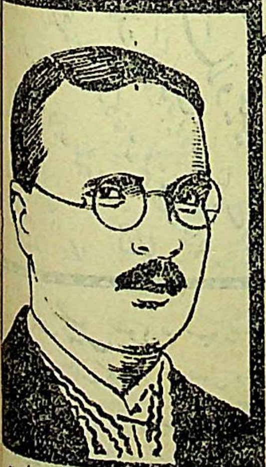
علاوہ ازیں کتابت و طباعت بہترین۔ جابجا عکسی و دستی تصاویر کی آرائش و تزئین سرورق رنگین اور مضامین کا تنوع نہایت دلفریب و دلنشین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جس طرح عورت خود اس سلسلہ ارتقاء عالم کی آخری کڑی میکدہ بردوش مجسمہ شعر و شباب گلستان نکنا ریگیر حسن و جمال اور کائنات ارضی کی جمیل ترین حسینہ نازنین ہے اسی طرح یہ اشاعت خاص بھی جو اسکی ذات رنگین صفات سے متعلق ہے اپنی خصوصیات صوری و معنوی کے اعتبار سے ایک رعنا ترین گل گلکدۂ نوبہار بنگئی ہے اور ایک نہایت محبوب دلنواز مرقع جمیل و حسین ہے، فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ع اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری



جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

"سنہ ۱۹۳۷ء کا عورت نمبر اگر سچ پوچھئے تو گذشتہ سال کے عورت نمبر سے بھی بہت زیادہ ممتاز ہو گیا ہے جن بلند مرتبہ حضرات سے آپنے اس مرتبہ مضامین حاصل کئے ہیں وہ بڑے بڑے معیاری رسائل میں بھی مشکل ہی سے لکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جنابنے ان حضرات سے مضامین حاصل کرنے میں کسقدر مشکلات و تکالیف برداشت کی ہونگی طبی رسائل کو یہ لوگ کہاں نصیب ہوتے ہیں، مگر آپ بھی تنہا طبیب ہی نہیں "سحر طراز" بھی ہیں پھر آپکے حسن مذاق کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اس قدر موزونیت اور مناسبت سے رکھی گئی ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بیرون ہند کے اہل قلم سے کبھی کبھی آپ ہی کے ذریعہ ملاقات ہوتی ہے اور طبی دنیا میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے ایک طبی رسالہ کو ایسے ایسے لکھنے والے ملجاتے ہیں فن سے متعلق مشاہیر فن نے جسقدر مضامین قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی سب اپنی اپنی جگہ جذب و کشش کا پورا سامان رکھتے ہیں مختصر یہ کہ آپکے اس کارنامہ کو کاغذ کی گرانی اور دوسرے نامساعد حالات کی موجودگی میں صرف "فنی جہاد" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔



جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد بھوپال

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا اصلی ایڈیشن، جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو عین حالت انتظار میں اور بالکل ٹھیک وقت پر موصول ہو گیا کیا عرض کروں کہ دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی اگر ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ندرت و جدت طرازی کے میدان میں ایک نیا داؤ کھا اٹھاتے رہیں گے اور آپ کے جذبات لاانتہا ہی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں تو پہلے ہی خاص اشاعتوں کی توصیف میں اپنا ذخیرۂ الفاظ ختم نہ کرتا اور کوشش کرتا کہ کچھ مخصوص الفاظ محاورات ہمہ اوقات تحویل میں جمع رہیں تاکہ بوقت ضرورت اسے بآسانی حاجت براری کیجا سکتی سچ تو یہ ہے کہ آپکی فنی خدمات و جدت طرازیاں ستائش سے بالاتر ہیں آپنے طب کی دنیا اور دواسازی میں ایک ایسے خوش آئند انقلاب کی بنیاد قائم کر دی ہے جو آج نہیں تو کچھ بعد اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور یونانی طب کو فرسودہ یا آثار قدیمہ میں شمار کرنیوالے دماغ ہمکو ایک نہ ایک روز ضرور ایسے رنگ روپ میں دیکھ لیں گے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہوگا ہمدرد صحت ماشاءاللہ خواص کے دائرے سے نکلکر عوام کے حلقہ میں روزافزوں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔



جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل

طبی کالج دہلی ۱۹۳۷ء

[illegible]

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی دہلی

"کارکنان رسالہ نے پھر عورت نمبر ہی نکالا ہے۔ یہ نمبر بھی ہمدرد صحت کے گذشتہ نمبروں کی طرح حد سے زیادہ دیدہ زیب اور نظر فریب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صحیح دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہے یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صنف حسن یا صنف لطیف کے متعلق فنی معلومات کا اتنا بڑا اور اسقدر مستند ذخیرہ اُردو زبان میں کہیں نہیں ملسکتا اس پرچے کی یہ بھی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے کہ اس کے سالگرہ نمبروں کے لئے یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفوں اور ڈاکٹروں سے بھی مضامین حاصل کئے جاتے ہیں۔ ہم خلوص دل سے حکیم عبدالحمید صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں جنکی کوششوں نے "ہمدرد صحت" کو اپنے جملہ معاصرین سے بدرجہا بہتر بنا دیا ہے۔"



جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب

[illegible]



شفاء الملک جناب حکیم مولوی عبدالحسیب صاحب دریابادی لکھنؤ!

ہندوستان کے طبی رسائل میں "ہمدرد صحت" ما شاء اللہ نوعمر ہونے کے باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہے۔ ابتدا اجراء سے ایک چار "خاص نمبر" شائع کر چکا ہے۔ یہ چوتھی اشاعت خاص جسے "عورت نمبر" کا تکملہ کہنا چاہیے کسی طرح اپنے پیشتر نمبروں سے کم نہیں۔ بلکہ بعض بعض لحاظ سے ان پر بھی فوق رکھتا ہے۔ تبویب و ترتیب کے لحاظ سے بھی بہت خوب اور باقاعدہ ہے۔ باب چہارم متعلق "مجربات امراض نسواں" خصوصیت کے ساتھ نہایت سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے اور عسر الحصول یا محض نمائشی نسخوں سے احتراز برتا گیا ہے مجربات کا یہ ذخیرہ علاج نسواں کے سلسلہ میں معالجین کے لئے خاص طور سے کارآمد ثابت ہوگا لیکن مجربات سے بھی زیادہ سبق آموز اور رسالہ کی جان چند اطبا، حاذقین مثلاً شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں صاحب (بمبئی) اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی (لاہور) کے مجربات مطب ہیں، ان حضرات نے صرف نسخہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چند زیر علاج مریضوں کے پورے حالات اور اپنی تدابیر علاج جن میں مرض کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تغیرات کئے گئے ہیں مکمل طور سے تحریر کئے ہیں، باب دوم "الامراض والعلاج" میں اکثر غیر مدون امراض نسواں کے متعلق جدید معلومات و انکشافات کے پہلو بہ پہلو انکا علاج بطرز قدیم بھی درج کیا گیا ہے۔ جابجا تشریحی تصاویر کے اندراج نے مضامین کی خوبی کو المضاعف کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی کا مضمون بعنوان "نفاس" نہایت پر از معلومات اور دلچسپ ہے۔ اس طرح رسالہ کا طویل ترین مضمون قدیم تمدنوں میں معاشرتی حالت جو ایڈیٹر صاحب کے نتیجہ قلم کا نتیجہ ہے باوجود غیر طبی ہونے کے طبیب و غیر طبیب دونوں طبقوں کے لئے یکساں دلچسپ، اور موصوف کے غائر مطالعہ و محنت کو ظاہر کرتا ہے۔

طب جدید و طب یونانی کے علاوہ چند مضامین طب ویدک کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت کے بہت سے نظریے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں جیسا کہ فاضل گرامی حکیم مولوی کبیرالدین صاحب نے "استقرار حمل و تدبیر حوامل" والے مضمون کے (جو اس رسالہ میں درج ہے) تبصرہ میں ثابت کیا ہے۔ تاہم اس لحاظ سے یہ مضامین مفید ہیں۔ کہ ہمیں ویدک طب کے ان نظریات کا بھی علم ہو گیا، جو کچھ تو اجنبیت زبان، اور کچھ وید حضرات کی سعی اخفا کی وجہ سے ہم سے مستور رہتے۔

مدیر رسالہ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانی ضروری ہے وہ یہ کہ طب جدید کے بعض مضامین میں بہت سی ایسی ادق اور نامانوس اصطلاحیں درج ہو گئی ہیں جو ایک بڑے گروہ اطبا، کے لئے ناقابل فہم ہیں، اور ان سے ان مضامین کی افادی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط برتی جائے گی۔ اور نسبتہً آسان اور رواج پذیر اصطلاحات استعمال کی جائیں گی +

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی

"ہمدرد صحت کی تازہ اشاعت خاص میں ایسی مختلف العادۃ اور پیچیدہ گیر ہستی کے متعلق آپ نے زر کثیر، محنت وافر تحقیق عمیق اور جستجو نے لا انتہا کے اجزاء سے جو لٹریچر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ طبی دنیا میں تو کیا غالباً ادبی و علمی دنیا میں بھی اپنی نوعیت کا خاص الخاص ہے اور عورت کے متعلق اس قدر ذخیرہ کثیر یکجائی صورت میں ملنا محال ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت لطیف روح نواز مستغنی عن التولیف ہے اس کی صوری و معنوی خوبیوں اور دماغ سوزی و قلم پیمائی کا اندازہ صرف اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور ان سب پر طرہ یہ ہے کہ اسقدر ضخیم و حجیم اتنا دلفریب و نظر نواز، کتابت و طباعت کی ہر خوشنمائی کا حامل ہونے کے باوجود معینہ تاریخ اشاعت پر خریداروں کے پاس پہنچ جانا اگر اعجاز نہیں تو کیا ہے۔ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے آپ کی یہ لافانی یادگار رہے۔ جو عرصے تک جنت نگاہ بنی رہے گی۔ میں آپ کو اس کتاب جمیل کی اشاعت پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ "ہمدرد صحت" سے ہمکنار رکھے۔ اور "ہمدرد دواخانہ" کو کہ جسکی معاونت سے آپ طبی لٹریچر بقدر ارزاں حلقہ اطبا اور پبلک میں تقسیم کر رہے ہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو +

جناب [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر ماریانہ بیتھ بیرسٹرایٹ لا ویانہ (آسٹریا)

ویانہ ۔ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء "میں نہایت شکرگذار ہوں۔ کہ آپنے مجھے ہمدرد صحت کا عورت نمبر" ارسال فرمایا۔ اسکے مشتملات کار آمد معلومات

تعمیری خدمات اور شاندار حیثیت قابل قدر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی سرگرمیاں آپکے اس عظیم الشان ملک کی ترقی کی راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہونگی جو اپنی تاریخ میں صدیوں سے ممتاز تمدنی درجہ کا مالک ہے میرے لئے یہ بات باعث فخر ہوگی۔ اگر میں ہندوستان کی اس جدوجہد میں کوئی حقیر کا ساجھی حصہ لے سکوں۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ اور تمدن کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اسلئے مجھے ان مشکلات کا اندازہ ہے جو آپ کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں پیش آئی ہوں گی۔ آپ کا شاندار کارنامہ مستحق مبارکباد ہے اور میں "ہمدرد صحت" کے روشن مستقبل کی خواہاں ہوں۔" "ماریانہ بیتھ"

ایڈیٹر صاحب رسالہ "رہنمائے صحت" لکھنؤ

امسال پھر جناب حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے اپنے سالنامہ کا مخصوص عنوان عورت کو قرار دیا۔ اور ماشاءاللہ بڑی آن بان کیساتھ بڑی رعنائی و زیبائی کیساتھ۔ ہزاران دلکشی کیساتھ پبلک میں پیش کیا حیرت ہوتی ہے کہ باوجود گذشتہ سال باقراط نایاب نادر مضامین مہیا کردینے کے امسال پھر وہی باسی عنوان اختیار کیا گیا لیکن اس تہذیب و ترتیب سے جدید نظر آتا ہے۔ ہو المسک ما کررتہ یتضوع۔ جس طرح مشک کی یہ تعریف ہے کہ جسقدر رگڑو اسی قدر خوشبو بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح عورت صنعت پروردگار کا ایسا نمونہ ہے کہ جسقدر اسکی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرو اسی قدر اسکی اہمیت آشکارا ہوتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عقلاء دہر ہمیشہ اس گوہر بے بہا کو مستور رکھتے رہے کہ منظر عام پر لانے سے دنیا مبہوت ہو جائیگی خدا بھلا کرے ہمارے دوست حکیم عبدالحمید صاحب کا کہ انہوں نے اس دُر بے بہا کو منظر عام پر لاکر دنیا کو اسکی ہر حیثیت سے آگاہ کر کے چھوڑا۔ یہ حکیموں اور طبیبوں کا گروہ بھی عجب بے درماں ہوتا ہے ہمیشہ حقیقت اشیاء دریافت کرنے کی جستجو میں دیوانہ رہتا ہے۔ بہرکیف زیر نظر سالنامہ عجب نایاب نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اخلاقی طبی اقتصادی۔ نفسیاتی میکانی۔ علمی غرضیکہ ہر نظرسے عورت پر بحث کی گئی ہے۔ محبت و عشق کے زاویہ نظر سے ترتیب اولاد کے نقطۂ نظر سے حسن داد کے نظریہ سے اور کہر۔ بیت جاذبیت کے عنوان سے القصہ ہر پہلو ہر نظر سے عورت کی جانچ کی گئی ہے۔ اور بلند پایہ مضامین اور وافی معلومات کا ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دہلی کا خاص حصہ ہے۔ بلاک و قلمی تصاویر بھی کافی ہیں۔ واقعی رسالہ کی ترتیب ہر صاحب ذوق سے داد طلب ہے"۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنہ (۱۲)

جناب دھرم پال صاحب گپتا ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"..... حقیقت یہ ہے کہ عورت کی صحت عورت کے مخصوص امراض اور ان کا علاج عورت کی تعلیمی اخلاقی ترقی عورت کی معاشی اصلاح۔ عورت کی آزادی۔ عورت کے متعلق تمام قدیم و جدید نظریات عورت کے عنصر انسانی زندگی اور سوسائٹی میں۔ عورت دیوی کے روپ میں۔ عورت کے حقوق کے متعلق وہ تمام تحریکات جو اسوقت دنیا کے مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ عورت کی موجودہ حالت اور اصلاح و ترقی کی کوشش کے متعلق لیگ آف نیشنز، حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور انکے ... کی رپورٹیں اور مضامین۔ غرض معلومات یکجائی طور پر کسی کتاب یا رسالہ میں نہیں مل سکتیں ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر پہلی ہی نگاہ ڈالتے ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنے مواد کی فراہمی میں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے کتنی کاوش کی ہوگی۔ مضامین اور مضمون نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اگر ہم اسے درج کرنا چاہیں تو تین چار کالم اسکی نذر کر دینے پڑیں گے۔ ہندوستان میں ویدک یونانی اور ڈاکٹری ماہرین کے علاوہ ممالک غیر مثلاً جاپان جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے ماہرین علاج اور اہل قلم نے بھی متعدد مباحث میں حصہ لیا ہے۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ اور پر از معلومات ہیں اور مضامین کی تشریح و توضیح میں ہاف ٹون بلاک کی اور لیتھو کی تصویروں سے کام لیا گیا ہے۔ چند لاجواب افسانوں اور بلند پایہ نظموں نے اسمیں ادبی دلچسپیاں بھی پیدا کر دی ہیں۔ عبدالحمید صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے متعدد تحقیقاتی مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہیں۔ تین رنگوں میں طبع کیا ہوا ٹائیٹل بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے"۔

جناب شیو نرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر اخبار "وطن" دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر ہمارے سامنے ہے اسکے مضامین اور اسکی ترتیب کا معیار بہت ہی بلند ہے مولف و مصنف صاحبان نے اس عظیم الشان نمبر کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب ہے رسالہ میں بھی بیشمار عکسی تصویریں شامل ہیں۔ حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ اس سلسلہ میں مستحق مبارکباد ہیں۔ کتابت و طباعت کی نفاست قابل داد ہے"۔

جناب حکیم حافظ جلیل احمد صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

"....... اسوقت میرے سامنے ہمدرد صحت کا عورت نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء رکھا ہوا ہے۔ اس عورت نمبر بھی دیکھ چکا ہوں۔ مضامین کی بلند پائیگی انداز بیان خیالات کی ندرت اور زبان کی سلاست وغیرہ کے متعلق تو مضامین نگار کے بہار گرامی اور حسن ترتیب کتابت طباعت وغیرہ کی دیدہ زیبی کے متعلق جناب کا نام نامی اور دیگر اراکین ادارہ کی تجربہ کاری و سلیقہ مندی کافی ضمانت ہیں۔ رہا بحیثیت مجموعی اس اشاعت خاص کا اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اردو فارسی اور عربی زبان میں تو اس موضوع پر یکجائی طور پر اس قدر سیر حاصل بحث کتاب یا رسالہ میں نہیں دوسری زبانوں کا حال مجھکو معلوم نہیں مگر میرا خیال ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی شاید یکجائی طور پر اتنا ذخیرہ نہ مل سکے"۔ +

ایڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور

"ہمدرد صحت" دہلی نے عورت نمبر کے عنوان سے پونے تین سو صفحات کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے جسمیں حکمت پیشہ اصحاب اور عوام کے لئے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ عورت پر علمی و طبی نکتہ نگاہ سے متعدد عنوانات کے زیر تحت تفصیل سے بحث کیگئی ہے اور نسوانی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پر قابل نامور اطباء کے مضامین دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فوٹو بلاک کی تصاویر کے علاوہ لیتھو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں یہ نمبر حکمت پیشہ اصحاب کے علاوہ عوام کیلئے بھی مفید اور کام کی چیز ہے۔ ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ ... اور اس اشاعت خاص کی قیمت ...

جناب شاہی حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھ۔ کاین تور

اشاعت خاص عورت بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء وصول ہوا۔ اسکو اول سے آخر تک دیکھا گیا تین سو صفحات کا یہ علمی جواہرات کا بیش بہا گنجینہ کسی لفظی تعریف کا شرمندہ احسان نہیں بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کا مصداق ہے۔ مرد عورت امیر غریب کے لئے یہ نمبر کا کام دیگا۔ سستا اتنا کہ بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز"۔ اس تالیف پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں +

جلد ۶ | مارچ سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۹

فہرست مضامین

عکسی تصاویر: ۱۔ آنریبل مولوی سر محمد یعقوب۔ (۲) طبیہ کالج میں یوم اجمل۔ (۳) مسٹر محمد علی جناح طبیہ کالج میں۔

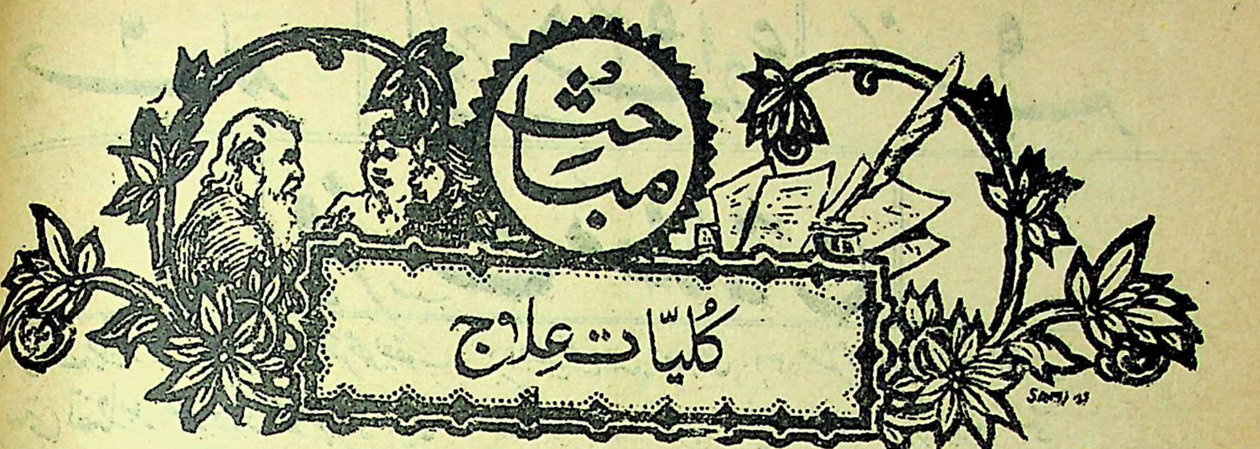
دستی تصاویر: حکیم مولوی محمد مظہر محمود صدیقی۔ خاکہ۔ مجوزہ ڈاکٹر جان شینے سی. بی، ایڈنبرگ یونیورسٹی۔

قیمت سالانہ، ایک روپیہ — ممالک غیر (برما وغیرہ) سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ،

نوٹ

خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں۔

"منیجر"



اِمالہ و جذب مواد

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدّین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

"یہ مضمون حکیم صاحب موصوف کی کتاب "کلیات ادویہ" سے لیا گیا ہے جو حال میں شائع ہوئی ہے۔ اور کلیات ادویہ و کلیات علاج کا قا[بل] قدر ذخیرہ ہے۔" "ہمدرد صحت"

ادویہ کے افعال و آثار کے بیانات سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مسہل سے خون اور مواد کی توجہ آنتوں کی طرف ہو جاتی ہے۔ یہاں کی رگیں [؟] ہو جاتی ہیں۔ غشائے مخاطی میں امتلاء ہو جاتا ہے۔ اور متعلقہ ساختیں اور گلٹیاں زیادہ کام کرنے لگ جاتی ہیں، مدر بول ادویہ سے اسی طرح مواد اور رطوبات کی توجہ آلات بول کی طرف ہو جاتی ہے اور گردوں میں امتلاء دموی ہو جاتا ہے، معرقات سے جلدی عروق پھول جاتی ہیں، اور جلد میں خون کی [مقدار] بڑھ جاتی ہے مدرات حیض سے خون کی توجہ رحم، حیبۃ الرحم، اور دیگر آلات متعلقہ کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ ادویہ محمرہ، کاویہ، منفطہ [اور] دوسری ادویہ لذاعہ جب جلد پر لگائی جاتی ہیں تو جلدی عروق پھول جاتی ہیں، ان میں ایک قسم کا امتلاء دموی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اور بھی انجذاب [مواد] کی صورتیں ہیں

خون کے ظروف، یعنی رگیں، چونکہ تمام بدن میں پھیلی ہوئی ہیں اور یہ نالیاں آپس میں تعلق و اتصال رکھتی ہیں۔ نیز خون ایک سیال اور دوڑنے والا [جسم ہے] جسکی مقدار کم و بیش فرق کے ساتھ بدن میں محدود و معین ہے، اس لئے جب بدن کے کسی حصہ میں خون زیادہ ہو جاتا ہے تو اسی تناسب سے بدن کے [دوسرے] حصوں میں اس کی مقدار گھٹ جاتی ہے +

بہت سے امراض و حالات میں امتلاء دموی کی کثرت موجب آفات ہوتی ہے جسے کم کرنے کے لئے مواد کے بہاؤ کو کسی دوسری جانب تیز کر[تے ہیں] تاکہ ماؤف رقبہ میں خون کا امتلاء گھٹ جائے، طبی اصطلاح میں اس عمل کو اِمالہ (مادہ کے رُخ کو پھیر دینا) کہا جاتا ہے +

اِمالہ طب قدیم میں ایک وسیع اصطلاح ہے، اور اس مقصد کیلئے مختلف ذرائع کام میں لائے جاتے ہیں جنمیں سے بعض کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

اماله کے اغراض و مقاصد

اماله کے اغراض و مقاصد بکثرت ہیں :-

(۱) تسکین درد و سوزش کے لئے +

(۲) کسی عصبی ہیجان و خراش کو کم کرنے کے لئے +

(۳) طبیعت کو جگانے اور بیدار کرنے کے لئے +

(۴) تحلیل ورم کے لئے +

(۵) رسولی اور گلٹیوں کی تحلیل کے لئے +

(۶) کسی رطوبت یا مادہ کو جذب کرنے کے لئے جو زیر جلد یا کسی جوف میں جمع ہو گئی ہو +

(۷) کسی استفراغ جاری کو بند کرنے کیلئے، مثلاً نزف دموی یا قے، یا درار بول وغیرہ کو کم یا بند کرنے کے لئے +

(۸) مادہ مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے +

امالہ قریب اور بعید خون اور مواد کا امالہ گاہے کسی عضو قریب کی طرف کیا جاتا ہے، اور کبھی عضو بعید کیطرف، چنانچہ شیخ فرماتے ہیں۔

"مادہ کو اپنی جگہ" سے نکالنے اور ہٹانے کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں:-

اوّل مادہ کو کسی دور کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا (ایسے عضو کو "**خلاف بعید**" کہا جاتا ہے)

دوئم:- مادہ کو کسی قریب کے عضو مخالف کی طرف جذب کرنا (ایسے عضو کو "**خلاف قریب**" کہا جاتا ہے)

تمثیل:- مثال کے طور پر ہم فرض کرتے ہیں کہ **ایک مرد** ہے، جس کے منہ کے بالائی حصے سے خون بکثرت جاری ہے اور **دوسری عورت** ہے، جس کا بواسیری خون خوب بہ رہا ہے، اس صورت میں ہمارے لئے دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) یا ہم خلاف قریب کی طرف مادہ کو پھیر کر نکالینگے (۲) یا خلاف بعید کی طرف" +

چنانچہ ہم خلاف قریب کی طرف پھیر کر مادہ کو نکالنا چاہیں گے تو ہمارے لئے یہ مناسب ہو گا کہ **پہلی مثال** میں نکسیر پیدا کر کے ناک کی طرف مادہ کو پھیر دیں، اور **دوسری مثال** میں ادرار حیض کے ذریعہ رحم کی طرف" +

لیکن اگر ہم (مرد و عورت دونوں مثالوں میں) خلاف بعید کی طرف مادہ کو جذب کرنے کا ارادہ کریں گے تو **پہلی مثال** میں ہم زیرین حصۂ بدن کے عروق و مقامات سے خون خارج کریں گے۔ اور **دوسری مثال** میں بالائی حصۂ بدن کے عروق و مقامات سے" شیخ +

اسی طرح سرسام کی حالت میں تحلیل ورم اور تخفیف امتلاء کے لئے قوی مسہلات اور حقنوں سے آنتوں کی طرف مواد کا جذب کرنا، یا باسلیق یا قیفال کی فصد کرنا **امالۂ بعید** ہے، اور درد سر کی حالت میں تسکین درد کے لئے ماتھے پر دوا یہ لذّاعہ لگانا **امالۂ قریب** ہے +

طبی مقاصد اور شفائی اغراض کے لحاظ سے بعض اوقات امالۂ بعید مناسب ہوتا ہے اور امالۂ قریب قطعاً مناسب نہیں۔ مثلاً سرسام میں دستوں کا جاری کرنا، اور بعض اوقات امالۂ قریب، مثلاً درد سر کی مثال میں پیشانی میں دواء لاذع لگانا اور ورم جگر کی صورت میں ضماد خردل مقام جگر پر باہر لگانا، اور گاہے بیک وقت دونوں، امالۂ بعید و قریب، استعمال کئے جاتے ہیں، مثلاً سکتہ کی صورت میں معطّسات اور حقنوں کا استعمال +

بعض اوقات امالۂ بعید ہی مناسب ہوتا ہے اور امالۂ قریب قطعاً مناسب نہیں، مثلاً دماغ کے دائیں نصف میں اگر ورم ہو تو اس کا امالہ بائیں طرف ہرگز مناسب نہ ہو گا۔ اسی حقیقت کا اظہار شیخ الرئیس اس طرح کر رہے ہیں:-

قانون "جب (طبی مصالح کی بنا پر) مادہ کو خلاف بعید کی طرف جذب کرنا ہو، تو مناسب یہ ہے کہ وہ عضو دونوں قطروں (طول و عرض) کے لحاظ سے دور نہ ہو بلکہ ایسے عضو کی طرف جذب کرنا چاہیئے جو محض ایک قطر کے لحاظ سے دور ہو، یعنی ان دونوں اقطار (طول و عرض) میں سے جو زیادہ بعید (اور دراز) ہو

تمثیل:- چنانچہ اگر مادہ بالائی حصۂ بدن کے دائیں جانب ہو، تو اس مادہ کو زیرین حصۂ بدن کے بائیں جانب جذب نہ کرنا چاہیئے (کیونکہ یہ دونوں قطروں کے لحاظ سے دور ہو گیا) بلکہ اسے یا تو زیرین حصۂ بدن کے اسی دائیں طرف جذب کرنا چاہیئے، جو زیادہ بہتر ہے یا بالائی حصۂ بدن کے بائیں طرف، بشرطیکہ دونوں جانبوں کے درمیان (کم از کم) اتنا فاصلہ ہو تو، جتنا کہ ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے ہے، دونوں جانبوں کی حالت قرب ایسی نہ ہو، جیسی سر کی دائیں بائیں جانبوں کی ہے کیونکہ جب مادہ سر کے دائیں طرف ہوتا ہے (مثلاً دماغ کے دائیں نصف میں ورم ہوتا ہو) تو اسے زیرین بدن کی (اسہال حقنہ وغیرہ کے ذریعہ) پھیر دیا جاتا ہے، نہ سر کے بائیں طرف" شیخ +

یعنی "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنے میں یہ ضروری ہے کہ دونوں جانب باہم اتنے قریب نہ ہوں، جتنے سر کے دونوں بائیں اور دائیں جانب باہم قریب ہیں اس بیان سے مقصود یہ ہے کہ اگر علاجی مصالح کی بنا پر مادہ کو "خلاف بعید" کی طرف جذب کرنا ہو، تو مجذوب الیہ اور مجذوب منہ کے درمیان کم از کم اتنا فاصلہ ضرور ہونا چاہیئے، جتنا ایک کندھے کو دوسرے کندھے سے ہے، اسکے برعکس اگر دونوں کے درمیان اتنا تھوڑا فاصلہ ہو جتنا سر کے دائیں اور بائیں جانبوں کے درمیان ہے، تو اسے "خلاف قریب" سمجھنا چاہیئے، نہ کہ خلاف بعید +

انتباہ سر کے دائیں طرف اگر امتلاء ہو، مثلاً دماغ کے دائیں نصف میں ورم ہو اور ہم اسے کسی طرح[1] بائیں ٹانگ کی طرف مائل کرنا چاہیں، تو کیا اس سے دموی امتلاء میں یہاں تخفیف حاصل نہ ہو گی؟ ہو گی، اور یقیناً ہو گی، کیونکہ عروق و اعصاب کے ذریعہ باہمی اتصال اتنا گہرا ہے کہ دماغ کے دونوں حصوں کو دونوں ٹانگوں سے تقریباً یکساں تعلق ہے +

---

[1] بائیں ٹانگ کی عروق کی فصد کریں۔ یا ران کی جڑ کے قریب کس کر باندھ دیں +

قانون جب تم کسی مادہ کو "دور" جاذب کرنا ہو تو (اگر اس مقام میں درد ہو، تو) پہلے تم اس مقام مجذوب منہ کے درد میں (اگر ممکن ہو تو) سکون پیدا کرلو، کیونکہ وہاں کے درد اور تمہارے جذب امالہ کی کشمکش کم ہو جائے، کیونکہ درد خود بھی جذاب ہے (یعنی درد مقام درد کی طرف مواد کے انجذاب کا ذریعہ ہے) شیخ +

طبیعت مقام درد کی طرف جب توجہ کرتی ہے، تو مقامی عروق کو پھیلا کر اس طرف خون اور روح زیادہ مقدار میں روانہ کرتی ہے اور وہاں ان کا انصباب شروع ہو جاتا ہے، اسی معنی سے درد کو "جذاب" کہا جاتا ہے +

ہاں اگر جذب وا نہ اسی مقصد سے کرنا ہو کہ اس عضو کا درد کم ہو جائے جیسا کہ درد سر کی صورت میں پیشانی پر اور بعض احشار کے درد میں بیرونی جلد پر ادویہ لذاعہ اس مقصد سے لگاتے ہیں کہ مادہ کا امالہ جلد کی طرف ہو جائے، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے +

قانون مادہ کو تم کسی طرف جذب کرنا چاہتے ہو، مگر ادھر جذب نہیں ہو رہا ہے، تو اس بارے میں تمہیں زیادہ سختی نہ برتنی چاہیئے، کیونکہ گاہے اس قسم کی سختی سے مادہ جوش و ہیجان میں آجاتا اور رقیق بنجاتا ہے، اور پھر منجذب نہ ہونیکی وجہ سے دردناک عضو کی طرف اسکی توجہ اور بھی بڑھجاتی ہے" شیخ +

جذب و امالہ کی دوسری شرطیں گیلانی فرماتے ہیں کہ اس مقام پر لوگ اور بھی چند شرطوں کا ذکر کیا کرتے ہیں +

(۱) جاذب و امالہ سے پہلے مواد کی توجہ اپنے طبعی مخرج کی طرف نہ ہو، اور اگر اس کی توجہ پہلے سے مخرج طبعی کی طرف ہو تو دوسری طرف جاذب کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے +

(۲) مخرج طبعی کی طرف اگر مادہ کو متوجہ کرنے میں ضرر کا اندیشہ ہو، تو اسے دوسری طرف پھیر دیا جائے +

(۳) فصد وغیرہ کے ذریعہ کسی عضو سے مواد کے خارج کرنے میں اگر یہ اندیشہ ہو کہ انصباب مادہ کی وجہ سے یہاں کوئی بڑی آفت پیدا ہو جائے گی تو اس عضو کی طرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے +

(۴) کسی عضو شریف کی طرف یا ایسے عضو کیطرف مادہ کا امالہ نہ کیا جائے، جسمیں قوت برداشت تھوڑی ہو، +

(۵) اگر یہ صورت ہو کہ امالہ کی وجہ سے مادہ کسی عضو پر گذرے گا، اور اس "عبور مادہ" سے کسی آفت کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو امالہ نکرنا چاہیئے۔

(۶) جس عضو سے مادہ کو دوسری طرف پھیرنا مقصود ہے، امالہ میں کوئی ایسی صورت اختیار کرنی چاہیئے کہ بدن کے مواد کا گذر اسی عضو کیطرف سے ہو، اور اسی راستہ سے مادہ کو چلنا پڑے +

(۷) بدن میں، یا عضو مجذوب منہ[1] میں، غیر معمولی امتلاء کی زیادتی نہو، کہ امالہ کے بعد دوسرے مواد ادھر آکر مزید آفت ڈھاویں +

(۸) عضو مجذوب الیہ میں انصباب مادہ کی پہلے ہی سے بہت زیادہ قابلیت نہ ہو، ورنہ ادھر یکبارگی ناقابل برداشت طور پر مادہ چلا آئیگا +

(۹) امالہ کی صورت میں یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ مجذوب الیہ اور مجذوب منہ کے درمیان اعصاب و عروق کے ذریعہ شرکت تعلق ہو، چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:- "جذب و امالہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ **مشارکت** باہمی کا لحاظ کیا جائے (یعنی جس عضو کی طرف مادہ کو جذب کرنا ہے، اور جس عضو سے جذب کرنا ہے دونوں کے درمیان اس قسم کی مشارکت اور تعلق ہونا چاہئے کہ مادہ کا انجذاب بہ آسانی ہو سکے، چنانچہ حیض کو بند کرنے کے لئے چھاتیوں پر اس مقصد سے سنگھیاں (محاجم) کھچوائی جاتی ہیں کہ رحم سے ایک شریک عضو کی طرف خون منجذب اور مائل ہو جائے +

(۱۰) جذب امالہ کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ **جہت** اور رُخ کی مخالفت کا لحاظ کیا جائے (یعنی مادہ مرض کا جدھر رُخ ہو، اسکے خلاف جانب اسے پھیر دیا جائے) چنانچہ دائیں جانب کا مادہ بائیں جانب اور بالائی جانب کا مادہ زیریں جانب اور گہرے اعضا کا مادہ سطحی اعضا کی جانب جذب کیا جاتا ہے۔

انتباہ (۱) مذکورہ بالا دو شرائط (۹، ۱۰) کے بعد شیخ لکھتے ہیں، جنکی میرے نزدیک، مذکورہ شرائط کے بعد چنداں ضرورت نہیں۔

"سوئم:- جذب امالہ کی تیسری شرط یہ ہے کہ **محاذات** اور مقابلہ کا لحاظ کیا جائے (یعنی دونوں عضا کے درمیان محاذات اور مقابلہ ہو) چنانچہ امراض جگر میں دائیں باسلیق کی فصد کھولی جاتی ہے، اور امراض طحال میں بائیں باسلیق کی" شیخ +

تحقیق نے اب اس امر کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ دائیں اور بائیں باسلیق کو جگر اور طحال کے ساتھ ایسی خصوصیت نہیں ہے کہ ایک کو دوسری پر ترجیح دیجائے۔ اسکے بعد اب یہ سوال باقی رہجاتا ہے کہ دوسری شرط کی موجودگی میں اس تیسری شرط کی ضرورت بھی باقی رہتی ہے، یا نہیں ؟

"**چہارم**:- جذب و امالہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ **تبعید** (دوری) کا لحاظ کیا جائے یعنی یہ مجذوب الیہ مجذب منہ سے بہت ہی قریب نہ ہو" شیخ +

---

[1] **مجذوب الیہ**:- جدہر مادہ جذب کیا گیا ہے، **مجذوب منہ**: جس عضو سے دوسرے کی طرف مادہ کو پھیرا گیا ہے +

(۳) شیخ نے دوسرے مقام پر لکھا ہے :-

"جذب و امالہ کا بہترین وقت وہ ہے جبکہ بدن میں مواد کی بہت زیادہ کثرت نہ ہو، اور جبکہ یہ صورت بھی نہ ہو کہ اس عضو کی طرف جدھر مواد کو جذب کرنا ہے، پہلے ہی سے، مواد کی طرف وجہ موجود ہے"۔ شیخ +

اس قول کا پہلا جز قابل غور اس وجہ سے ہے کہ جب امالہ کے ذرائع میں سے استفراغ بھی ہے، تو کثرت مواد کی موجودگی میں امالہ بالاستفراغ میں کوئی خاص خرابی نہ لاحق ہوگی، لیکن اگر امالہ سے یہاں مخصوص (امالہ) بلا استفراغ مراد لیا جائے، تو یہ حکم درست ہے۔

امالہ بلا استفراغ

"مادہ کو مقام مرض سے ہٹانے میں، بعض اوقات محض اسی قدر کافی ہوجایا کرتا ہے کہ مادہ کو کسی طرف پھیر دیا جائے، خواہ بدن سے اس کا استفراغ نہ کیا جائے (اور اسے باہر نہ نکالا جائے) کیونکہ تنہا جذب ہی سے مادہ کی توجہ عضو سے ہٹ جاتی ہے، خواہ مادہ کو باہر خارج نہ کیا جائے، الغرض بعض اوقات فقط جذب امالہ سے، استفراغ کئے بغیر مقصود حاصل ہوجایا کرتا ہے، مثلاً تسکین درد کے لئے، یا امالہ مواد کے لئے محض مقابل کے اعضاء کو کس کر باندھنا، یا محاجم کا لگانا، یا اَدْوِیَہ مُحَمِّرہ[1] کا جلد پر استعمال کرنا، المختصر کسی تدبیر سے (عضو مقابل میں) درد پیدا کرنا (ایلام)" شیخ ❖

جذب و امالہ کی صورتیں

مادہ کو کسی عضو سے دوسرے عضو کی طرف پھیرنے کی صورتیں متعدد ہیں :-

(۱) مسہل سے مادہ آنتوں کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے (۲) مدر بول سے گردہ اور مثانہ کی طرف، (۳) مُعَرِّق اور دلک و مالش سے جلد کی طرف (۴) مقی سے معدہ کی طرف ۵ مدر حیض سے رحم کی طرف (۶) ادویہ لاذعہ دہیجہ سے مقام لاذعہ کی طرف، خواہ جلد میں لذع پیدا کیا جائے، یا غشاء بلغمی وغیرہ میں جیسے کہ ضماد خردل اسی طرح ادویہ لذاعہ جب بطور ہلاس کے ناک میں داخل کیجاتی ہیں تو مواد کی توجہ ناک کی غشا کی طرف ہوجاتی ہے (۷) ورم تقرح سے مقام ورم قرحہ کی طرف (۸) ریاضت سے عضو مرتاض کی طرف (۹) ایلام (درد پہونچانے) سے درد کے مقام کی طرف، اس اخیر صورت میں عضو کی بندش اور حجامت وغیرہ بھی شامل ہیں ❖

جذب امالہ میں جتنے اسباب مؤثرہ ابھی بتائے گئے ہیں، سب میں مشترک طور پر یہ بات پائی جاتی ہیں کہ ان اسباب سے اس عضو متعلق کی رگیں پھول جاتی ہیں اور خون کا دوران تیز ہوجاتا ہے ❖

امراض و حالات جنمیں امالہ کیا جاتا ہے

تسکین درد و سوزش کے لئے ———— درد سر میں پیشانی پر ادویہ لذاعہ (مثلاً کافور، جوہر پودینہ وغیرہ) لگائی جاتی ہیں، جس سے یہاں سوزش پیدا ہوجاتی ہے، یہ بیرونی سوزش اندرونی درد میں اکثر اوقات تخفیف کا باعث بنجاتی ہے، اسی طرح سنگ گردہ اور حصات الکبد جب اپنی اپنی نالیوں (حالب اور مجرائے صفراء) میں گذرنے لگتا ہے، تو اس وقت شدید درد پیدا ہوتا ہے، اس حالت میں تسکین درد کے لئے باہر ادویہ لذاعہ (محمرہ و کاویہ) لگاتے ہیں، علی ہذا درد عرق النساء، عصابہ، اور دوسرے عصبی دردوں کی تخفیف کے لئے بھی امالہ کی یہ صورتیں برتی جاتی ہیں، گاہے درد کمر کی حالت میں (ماؤف عضلات کی تسکین کے لئے) ادویہ لذاعہ لگائی جاتی ہیں ❖

عصبی ہیجان کی تسکین کیلئے ———— مرض اختناق الرحم میں جلد پر ادویہ لذاعہ استعمال کیجاتی ہیں + اسی طرح گاہے معدہ کے کسی عصبی ہیجان سے ہچکی قائم و دائم ہوجاتی ہے۔ اس حالت میں معدہ کے مقام پر ادویہ محمرہ وغیرہ (مثلاً ضماد خردل) لگائی جاتی ہیں +

طبیعت کو بیدار کرنے کیلئے ———— غشی، سُبات اور سموم مخدرہ کی سباتی حالت میں جلد پر ادویہ لذاعہ لگائی جاتی ہیں، تاکہ جلدی اعصاب کے لذع سے دماغ میں تحریک و ہیجان پیدا ہو اور اس سے طبیعت بیدار ہوجائے +

(۴) **تحلیل ورم کیلئے** ———— اور ورم کے زور کو گھٹانے کے لئے ورم جگر، ذات الجنب، ذات الریہ، ورم معدہ ورم امعاء، ورم طحال، ورم صفاق، اور دیگر اورام کی حالت میں جلد پر ادویہ محمرہ، یا منفطہ (آبلہ انگیز) یا کاویہ (داغ ڈالنے والی) لگائی جاتی ہیں، اور گاہے جونک اور پچھنوں کا استعمال کیا جاتا ہے ❖

بعض اوقات ان حالات میں فصد بھی کیجاتی ہے، جو ایک مفید طریقہ علاج ہے گو اسکا رواج اس زمانہ میں کم ہوگیا ہے +

[1] ادویہ مُحَمِّرہ

ورم دماغ (سرسام) کی حالت میں قوی مسہلات اور حقنے کئے جاتے ہیں، اور فصد کے ذریعہ خون نکالا جاتا ہے، جس سے مرض میں غیر معمولی کمی
حاصل ہوتی ہے، کیونکہ ان اعمال سے امالہ خون کے باعث دماغ کے دوران خون میں تخفیف حاصل ہو جاتی ہے، اور امتلاء گھٹ جاتا ہے +

ورم حلق، ورم حنجرہ، ورم لوزہ اور خناق وغیرہ کی صورتوں میں حقنہ اور فصد کے علاوہ گاہے مقامی طور پر باہر سے ادویہ محمرہ لگائی جاتی ہیں +
جب کوئی شدید ضرب پہونچتی ہے اور وہاں شدید امتلاء دموی اور ورم لاحق ہو جاتا یا ورم کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے، تو اس وقت اما
کی غرض سے فصد اور اسہال کئے جاتے ہیں جو نافع ثابت ہوتے ہیں +

(۵) **رسولی اور گلٹیوں کی تحلیل کیلئے** ——— باہر جلد پر ادویہ لذاعہ (کادیہ و محمرہ وغیرہ) استعمال کی جاتی ہیں، جس سے انکی تحل
و انجذاب میں مدد ملتی ہے، کیونکہ ایسی دواؤں سے مقامی طور پر اعمال تغذیہ و استحالہ تیز[1] ہو جاتا ہے، جسکے نتیجہ میں رسولی، صلابت اور گلٹیاں تحلیل
ہو جاتی ہیں +

(۶) **جذب رطوبت و مادہ کے لئے** ——— استسقاء بصدر، استسقائے مفاصل وغیرہ میں باہر جلد پر ادویہ کادیہ سے داغ لگا
جاتے ہیں، جو مذکورہ بالا صورت (۵) پر عمل کر کے فائدہ پہنچاتے ہیں، اسی طرح جلد کے نیچے کی ساخت میں اگر رطوبت جمع ہو گئی ہو (ترہل رطوبی) تو اس
میں ادویہ کادیہ و محمرہ وغیرہ مفید ثابت ہوتی ہیں +

(۷) **استفراغ جاری کو بند کرنیکے لئے** ——— امالہ کے مختلف ذرائع کام میں لائے جاتے ہیں مثلاً :-
(الف) پیشاب کی کثرت کو روکنے کے لئے پسینہ لایا جاتا ہے،
(ب) قے کو روکنے کے لئے دست لائے جاتے ہیں، یا معدہ کے مقام پر ادویہ محمرہ و کادیہ لگائی جاتی ہیں +
(ج) جریان خون کو بند کرنے کے لئے کسی مقابل مقام پر سخت بندش لگائی جاتی ہے، جس سے درد پیدا ہو جائے، مثلاً نکسیر کو بند کر
کے لئے رانوں کو کسکر باندھ دیا جاتا ہے +

(۸) **انتقال مادۂ مرض کے لئے** ——— مرض نقرس میں انگوٹھے کے جوڑ، یا قدم کے دوسرے مفاصل پر ادویہ محمرہ (مثلا
ضماد خردل وغیرہ) لگائی جاتی ہیں، یہ عمل ہو وقت کیا جاتا ہے، جبکہ **مادہ نقرس** کے اثر سے احشاء اور اندرونی اعضاء متاثر ہو جاتے ہیں، اس
سے نقرس کا موذی مادہ اندرونی اعضاء سے منتقل ہو کر قدموں میں آجاتا ہے، اس کو **تحویل** اور **تبعید مرض** بھی کہا جاتا ہے (تحویل
پھیر دینا + **تبعید**: دور کر دینا) +

---

[1] گاہے کمزور زخموں اور ناصوروں میں، جہاں تغذیہ کی یہ قوت ضعیف ہوتی ہے، مقامی تغذیہ کو تیز کرنے کے لئے ادویہ کادیہ محمرہ استعمال کیجاتی ہیں، تاکہ وہاں کی
عروق کشادہ ہو جائیں اور خون اور روح کی آمد و رفت بڑھ جاتی ہے +

یوم اجمل

۲۰ فروری ۱۹۳۸ء کو طبیہ کالج کے احاطہ میں یوم اجمل منانے کے سلسلہ میں آنریبل مولوی سر محمد یعقوب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد
ہوا، جلسہ میں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کی قومی اور طبی خدمات کا اعتراف کیا گیا اور انکی زندگی کو طلبا کیلئے سبق آموز قرار دیا گیا۔ جلسہ میں معززین
کے علاوہ بورڈ آف ٹرسٹیز کے کئی ارکان بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں حسب ذیل تجاویز بھی منظور ہوئیں۔ (۱) اجمل ڈے کا یہ جلسہ جس میں معززین شہر کے علاوہ آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ
کالج دہلی کے ٹرسٹیز، اسٹاف اور طلباء شریک تھے۔ امپروومنٹ ٹرسٹ کی اس کارروائی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اسکے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہے جو اس نے طبیہ کالج کے
والے میدان میں عمارت بنانے کی تجویز کی ہے اور اس طرح طبیہ کالج کے شاندار منظر کو تباہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ قرول باغ کی آبادی کے ابتدائی نقشہ میں اس میدان
پارک بنانے کی تجویز منظور ہو چکی ہے اور حقیقتاً وہ دار الحکومت دہلی کی مغربی توسیع کے لئے مناسب اور موزوں بھی ہے۔
اس کے ساتھ یہ جلسہ لوکل گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ امپروومنٹ ٹرسٹ کی اس کارروائی میں مداخلت کر کے طبیہ کالج کے شاندار منظر کو باقی
رکھنے کی کوشش کرے۔

مولوی سر محمد یعقوب صدر جلسہ کی تحریک اور خان بہادر ڈپٹی سید بہاؤ الدین صاحب کی تائید سے بالاتفاق جلسہ نے یہ قرارداد بھی منظور کی کہ جلسہ
مسیح الملک حکیم محمد احمد خاں صاحب مرحوم و مغفور کی ناوقت وفات حسرت آیات پر اپنے دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے، اور پسماندگان کیساتھ گہری ہمدردی کا
اظہار کرتا ہے۔ نیز قرار پایا کہ اسکی نقل مسیح الملک مرحوم کے اعزا و اقارب کی خدمت میں ارسال کی جائے +



کُلیّاتِ اَدوِیہ

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۹۰۰ صفحے، قیمت صرف پانچ روپے
پتہ :- دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی۔

فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب کی یہ وہ عظیم الشان تالیف ہی جس کا تعارف وقتاً فوقتاً ہمدرد صحت کی پچھلی اشاعتوں میں ہوتا رہا ہے۔ اور ناظرین نے اس کتاب کی نوعیت اور اہمیت کا اندازہ بھی ان مضامین سے کرلیا ہوگا جو مؤلف اپنی اسی تالیف میں سے پچھلی سششماہی میں رسالہ کو عنایت کرتے رہے ہیں۔

تالیف وتصنیف کے میدان میں مؤلف موصوف نے جو راستہ حضرت مسیح الملک کے منشاء اور ہدایت کے مطابق اختیار کر رکھا ہی اُس کے نتائج سے طبّی دُنیا ناواقف نہیں ہو۔ کُلیات ادویہ اسی سلسلہ کی سب سے اہم اور نئی کڑی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ یہ رنگ تالیف اب نکھر نکھر اکر زیادہ نمایاں اور متوقع اثر پیش کرنا چاہتا ہے۔

ہمارے فن میں علم الادویہ ہی کا ایک ایسا شعبہ ہے جسکے متعلق بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے متقدمین اور متاخرین نے سب سے زیادہ اسی پر توجہ کی ہے اور ہر دور میں کتب مفردات اور قرابادینوں کا خاصا چرچا رہا ہے۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہو کہ ادویہ کے مزاج، ترکیب، طریق عمل، تعیین درجات طرق، قیاس وتجربہ، بدل اور مضر ومصلح کے بیانات کی چھان بین اور دلائل حکمیہ اور علوم جدیدہ کے معیار پر ان کو جانچنے کی بھی کبھی کوئی کوشش کی گئی ہے یا نہیں۔ ارباب نظر کے نزدیک اس قسم کے سوالات کا جواب تقریباً نفی میں ہے

اس قسم کے جمود منظر اور کورانہ تقلید کے ماحول میں فاضل کبیر نے کلیات ادویہ لکھکر بڑی اخلاقی جرأت کا ثبوت دیا ہی لیکن انہیں مطمئن رہنا چاہیئے کہ اُنکے اور اُنکے ہمنواؤں کے ساتھ پچیس تیس سال پہلے کے سے برتاؤ کا اب کوئی امکان نہیں رہا ہے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ یا اور کوئی داعی اصلاح وتجدید تحقیق وتنقید مسائل یا اخذِ نتائج میں کوئی غلطی کرجائے، لیکن جو طریق کار اُنہوں نے اختیار کیا ہے اس سے ہر روشن خیال طبیب متفق ہے اور اسی کو فن کے مستقبل کے تحفظ کا ضامن سمجھتا ہی۔

"کُلیات ادویہ" کو مؤلف نے ایک جامع کتاب کی صورت میں پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہی اور چونکہ علم الادویہ اور علم العلاج باہم ایکدوسرے سے متعلق بلکہ لازم وملزوم ہیں۔ اس لئے اس کتاب میں ادویہ کے کل مباحث کے علاوہ کلیات علاج کا ایک مستقل باب بڑھایا گیا ہے جس کی وجہ سے کتاب کو کلیات ادویہ کیساتھ کلیات علاج کا مجموعہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

کلیات علم الادویہ میں دوا وغیرہ کی تعریف، مزاج، درجات، قیاس وتجربہ، تاثیرات ادویہ بلحاظ اعضا، دواؤں کی تشکیلیں، عمریں، بدل اور مضر ومصلح پر مستقل مضامین سپرد قلم کئے گئے ہیں۔ اگرچہ ان تمام مضامین پر ہماری فنی کتب میں بحث موجود ہی لیکن قابل مؤلف نے ان سب پر نظر تنقید ڈالی ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ جو فرو گذاشتیں بعض مؤلفین نے قوی اور ضعیف پہلو کو انتخاب کرنے میں کی ہیں۔ ان کو واضح کردیا جائے یا بعض مسائل جو غلط طور پر مشہور ہوگئے ہیں یا بعض قدیم مسلّمات کے خلاف ہمارے اطبا میں رائج ہیں انکی دلائل وبراہین سے تردید کردی جائے۔ اسی کے ساتھ یہ سعی بھی کی گئی ہے کہ جدید معلومات کی روشنی میں مسائل کی اس طرح تطبیق کی جائے جس سے ہمارے مسلّمات بھی متاثر نہ ہوں اور نہ مخالفین کو کسی جگہ "تکلمی دلائل" نظر آسکیں۔ یہ کوشش بلاشبہ لائق تحسین ہے۔ اس سلسلہ میں مؤلف کے پیش نظر بوعلی سینا کے قانون کے علاوہ اس کی بعض شرحیں خصوصاً گیلانی کی شرح سامنے رہی ہے۔ کلیات ادویہ کا یہ بیان کتاب کے ڈبائی سو صفحوں

میں پھیلا ہوا ہے۔ اسکے بعد ادویہ مرکبہ اور قانون ترکیب دوا وغیرہ مضامین تقریباً پچاس صفحوں میں آئے ہیں۔

کلیات علاج کے باب میں علاج بالدوا کے قوانین، مقدار خوراک، غذا کے احکام، امراض سوء مزاج کے معالجات، اورام، فصد، حجامت، جونکیں، اور زخموں کے معالجات پر مفصل اور سیر حاصل بحثیں ہیں جو چار سو صفحوں میں آئی ہیں۔ تیسرا باب "عملیات صیدلیہ" ہے جس میں دواسازی، صیدلیہ جزئیہ، عطار کے فرائض، اصطلاحات دواسازی کی تفصیلات ہیں پھر تیس صفحوں میں دواؤں کی تقسیم اور انکے نام افعال و تاثیرات کے لحاظ سے جمع کئے گئے ہیں۔ اسکے بعد ادویہ کی تقسیم امراض وار کی گئی ہے اور بہت کارآمد ہے۔ آخر میں چوبیس صفحوں کی فہرست مضامین بترتیب حروف تہجی ہے۔ بحیثیت مجموعی کلیات ادویہ کی ترتیب مضامین مناسب ہے اگر کہیں کچھ تقدیم و تاخیر ہو یا جزوی فروگذاشت اس میں رہ گئی ہوں تو ان کو کثرت یا تنوع کار کا لازمی نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ مثلاً اگر دو صفحوں میں ذیلی عنوانات کے علاوہ ابواب اور مستقل مضامین کے ناموں کی ایک فہرست اور شامل کر دی جاتی، تو وہ ان لوگوں کے لئے کارآمد ہوتی جو بیک نظر کتاب اور اسکے مشمولات سے واقفیت حاصل کرنی چاہتے۔ بہر حال کلیات ادویہ ہماری زبان کے طبی سرمایہ میں ایک بیش قیمت اور اہم نتائج پیدا کرنے والا اضافہ ہے۔ اور اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ شہریار دکن و برار نے اُسے اپنے نام نامی سے انتساب کی اجازت بخش کر ایک خادم طب کی قدر افزائی فرمائی ہے۔ جس کے لئے ہم سب دلدادگان فن اعلیحضرت کے سپاس گذار ہیں۔

کتاب کی کتابت، طباعت اور کاغذ بالکل موزوں ہے۔ جلد نہایت خوشنما اور پائدار ہے اعلیحضرت کی عکسی تصویر کے علاوہ بعض بعض مقامات پر وضاحت کے لئے لیتھو کی تصاویر سے کام لیا گیا ہے۔

شائقین جلد یہ فنی تحفہ دفتر المسیح قرول باغ دہلی سے منگالیں۔

تشخیص امراض قلب وریہ

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۱۲ صفحے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ:- مینجر صاحب کتب خانہ پروفیسر حکیم فضل الرحمٰن صاحب پل بنگش، کچا باغ، دہلی۔

پروفیسر حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی شخصیت طبی دنیا میں محتاج تعارف نہیں۔ بلکہ طبی تالیفات اور تصنیفات کے میدان میں آپ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنکو ہماری تاریخ طب میں ایک مخصوص جگہ دیجائیگی "تشخیص امراض قلب وریہ" پروفیسر صاحب موصوف کی ایک جدید تالیف ہے جس میں دل اور پھیپھڑوں کے امراض کی تشخیص کے جدید ذریعے کافی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اور مسماع الصدر (اسٹیتھس کوپ) کے طریق استعمال کو آسان زبان میں اتنی صفائی سے بتایا ہے کہ ہر معالج ان پر ذرا سا غور کر کے اس آلہ کے ذریعہ متعلقہ اعضا کی بیماریوں کی مخصوص آوازوں کو آسانی کے ساتھ پہچان سکتا ہے۔ اس کتاب میں قلب کی کواڑیوں کے امراض اور انکی تشخیص پر بھی بحث کی گئی ہے جنکا بیان ہماری قدیم طبی کتابوں میں نہیں پایا جاتا۔ چونکہ فن طب میں جناب مؤلف کا خاص شعبہ علم التشخیص ہے۔ اسلئے وہ مسائل کو سلجھے ہوئے پیرایہ میں خاصی کامیابی سے پیش کر سکے ہیں۔ بہر حال انکی یہ کوشش قابل قدر ہے۔ توضیح کے لئے تقریباً پچاس لیتھو کی عمدہ تصویریں بھی کتاب میں موجود ہیں کاغذ دبیز اور چکنا ہے کتابت اور طباعت بھی مناسب ہے، ہر طبیب کو اسکی ایک ایک جلد ضرور اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔

کتاب الباہ المعروف بہ تحفہ شباب شمسی

سائز ۱۸×۲۲/۸ ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنہ۔

پتہ:- مینجر صاحب کتب خانہ فیض عام امرتسر۔

موضوع کتاب اسکے نام سے ظاہر ہے، حکیم شمس الحق خاں امرتسری، اسکے مؤلف ہیں۔ رسالہ تین بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے باب میں کچھ عام بیان تحفظ شباب کا ہے۔ دوسرے میں اعضاء خاص کی مختصر تشریح ہے۔ تیسرے باب میں قرابادینی مرکبات جمع کئے گئے ہیں۔ آخر میں مؤلف نے اپنے مجرب نسخے بھی پیش کر دیئے ہیں جو اصحاب اس قسم کی کتابوں سے دلچسپی رکھتے ہیں انکے مطالعہ کے لئے مناسب ہے، کتابت و طباعت اوسط کاغذ ردی ہے۔

حکیم حاذق کا "قیمتی بٹوا"

سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۲۴۰ صفحات قیمت ایک روپیہ۔

پتہ:- مینجر صاحب رسالہ "حکیم حاذق" گجرات (پنجاب)

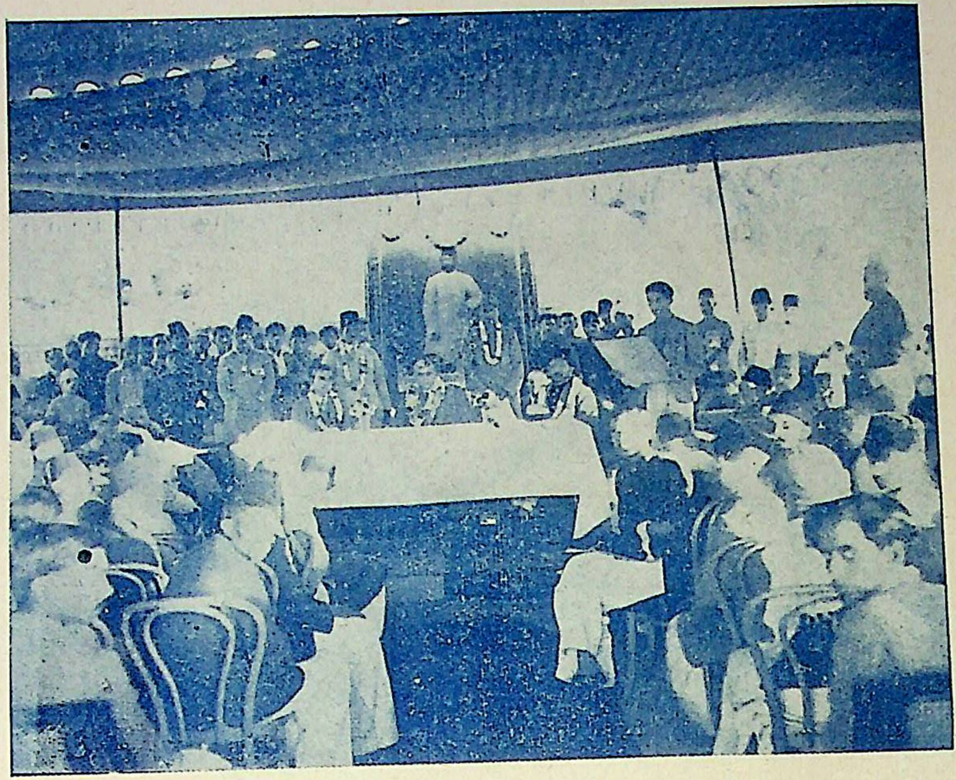
یہ "قیمتی بٹوا" رسالہ حکیم حاذق کا سالنامہ ہے یہ رسالہ عرصہ سے مفید طبی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کا یہ سالنامہ بھی متنوع اور دلچسپ



آنریبل مولوی سر محمد یعقوب
جنہوں نے ۲۰ فروری ۱۹۳۸ء کو طبیہ کالج میں "یوم اجمل"
کے جلسہ کی صدارت فرمائی



طبیہ کالج دہلی میں یوم اجمل
جو ۲۰ فروری کو آنریبل مولوی سر محمد یعقوب کی صدارت میں منایا گیا



مسٹر محمد علی جناح طبیہ کالج دہلی میں

مضامین کا مجموعہ ہے، پہلے حصہ میں بہت سی بوٹیوں کے خواص جمع کئے گئے ہیں۔ دوسرے حصہ کا موضوع علم کیمیا ہے۔ تیسرے میں بہت سے حیوانات کے مختلف اعضاء کے طبی خواص لکھے گئے ہیں چوتھے حصہ کا نام "تحفۂ جمیل" ہے جس میں مرتب رسالہ حکیم عبدالرحیم صاحب جمیل نے بہت سے اطبائے ہند کے مجربات اور معمولات جمع کرکے پیش کئے ہیں۔ کتابت طباعت اوسط درجہ کی ہے۔ افادہ کے خیال سے ترتیب میں اور توجہ کی ضرورت تھی، شائقین مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمالیں۔

سالنامہ صبح امید بمبئی

سائز ۸ × ۲۲/۱۲ ضخامت ۱۰۰ صفحے قیمت آٹھ آنے ✢
پتہ:- منیجر صاحب رسالہ صبح امید ۱۲۵ پاپٹی روڈ، بمبئی

رسالہ صبح امید، دو سال سے برابر پابندی سے نکل رہا ہے اور اس نے صوبۂ بمبئی کے رسائل میں نمایاں حیثیت حاصل کرلی ہے اب اُس نے ایک قدم اور آگے بڑھایا کہ بمبئی جیسے مقام سے ایک اچھا خاصا شاندار اور پُر از معلومات سالنامہ بھی اردو دان پبلک کے سامنے پیش کردیا ہے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ بمبئی کے اکثر رسائل واخبارات کی طرح جن کا مقصد محض فلمیات کی "تحقیق وتنقید" ہوتا ہے یہ رسالہ خالص ادبی اور علمی نقطۂ نگاہ رکھتا ہے۔

زیر نظر سالنامہ میں مفید علمی مضامین، نتیجہ خیز افسانے، نظم وغزل کا اچھا اجتماع، گوناگوں تصویروں کی فراوانی، غرض وہ تمام چیزیں موجود ہیں، جو کسی رسالہ کو دلچسپ اور مفید بناسکتی ہیں۔ جناب عبدالحمید خاں صاحب بوہیری جن کی سرپرستی میں یہ رسالہ شائع ہورہا ہے اور احمد یکتا دلوی جو اسکے ایڈیٹر ہیں۔ دونوں اس سعی کے لئے مستحق تحسین ہیں

کاغذ وکتابت بھی عمدہ ہے۔ ناظرین ساڑھے آٹھ آنے کے ٹکٹ لفافہ میں بھیجدیں اور یہ سالنامہ منیجر صاحب سے منگالیں۔

عالمگیر کا خاص نمبر

۸ × ۲۲/۱۲ ضخامت ۲۴۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ چار آنے۔
پتہ:- منیجر صاحب رسالہ "عالمگیر" لاہور

لاہور کے رسالہ عالمگیر کا خاص نمبر اس سال بھی گذشتہ سالوں کی طرح شاندار صورت میں شائع ہوا ہے۔ رسالہ کے ایڈیٹر جناب حافظ محمد عالم صاحب اپنے رسالہ کے لئے مضامین حاصل کرنے میں اور اسکو مفید اور دلچسپ بنانے میں بہت کوشش صرف کرتے ہیں۔ اور کافی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اس خاص نمبر میں بھی اُردو زبان کی مختصر تاریخ، سنسکرت شاعری میں محبت کا عنصر، افضل خاں علامی، ادب اور ہیئت اجتماعی، فطرت کی آنکھ کا صدمہ وغیرہ مضامین معلومات سے پُر ہیں۔ سہ رنگی تصاویر کا اہتمام اس نمبر میں غالباً بطور خاص کیا گیا ہے۔ ۱۰ رنگین تصویریں اسکی زینت ہیں۔ ٹائیٹل بھی خوشنما ہے۔ بہرحال بحیثیت مجموعی یہ نمبر شائقین ادب کے مطالعہ کے قابل ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے منگالیجئے ✢

نغمۂ سروش

سائز ۸ × ۲۲/۱۶ ضخامت ۶۴ صفحے، قیمت ۶/ ۔
پتہ:- منیجر صاحب رسالہ کہکشاں، گلی شاہ تارا دہلی۔

نغمۂ سروش، جناب فضل الدین صاحب فدا دیناں نگری کی پیغامی رباعیات کا مجموعہ ہے، جسے سید کاظم صاحب دہلوی نے مرتب کرکے شائع کیا ہے پیغام میں طلباء، نوجوان، شاعر، ادیب، اخبار نویس، اہل ملک، اسکول ماسٹر، اخبار رسالے، سینما وغیرہ کو مخاطب بنایا گیا ہے جو اکثر دلچسپی سے اور بعض مقامات پر افادہ سے خالی نہیں ہے۔ کلام میں روشن خیالی، روانی اور شگفتگی موجود ہے، ابتدا میں جناب مرتب کا دیباچہ ہے جس میں فدا صاحب کی شاعری پر اختصار کیساتھ اظہار خیال کیا گیا ہے۔ بہرحال یہ مجموعہ دلچسپ ہے۔ شائقین پونے سات آنے کے ٹکٹ لفافہ میں مندرجہ بالا پتہ پر بھیجکر منگالیں ✢

شکستِ عظام کے متعلق بعض موجودہ آراء اور مروجہ معالجات

ازجناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب ایم ، بی ، سی ، ایچ ، بی ، (ایڈنبرا)

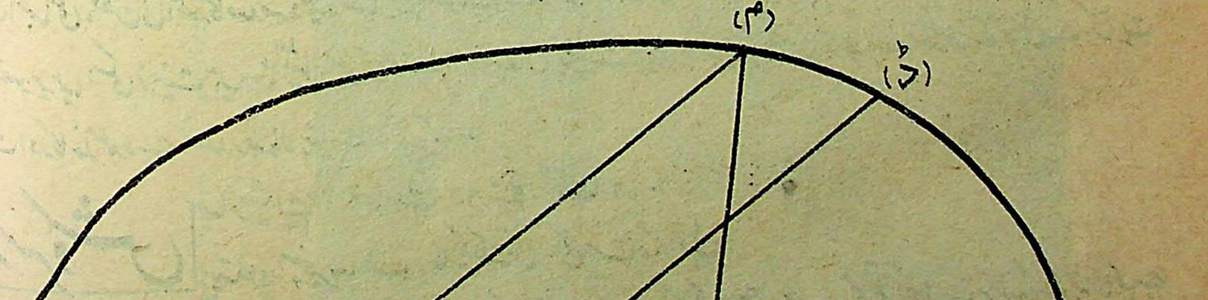
(گذشتہ سے پیوستہ)

اب میں زیادہ پیچیدہ اور اہم شکستوں پر کچھ کہنا چاہتا ہوں اور نوعیت کے مختلف ہونیکے سبب سے جو تغیرات علاج میں واقع ہوتے ہیں ان کو بھی بیان کروں گا لیکن ان سب کا عام اصول وہی رہیگا جس کو میں پہلے بیان کرچکا ہوں ۔

کھوپڑی ، کندھے اور دُبر کی ہڈی ٹوٹنے کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جاتا ہے کہ متعلقہ مجوف مقامات کے اندرونی اعضاء کو کس حد تک نقصان پہونچا ہے اور بعض مرتبہ اس قسم کے صدمات سے ایسی صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں کہ ہڈی کا ٹوٹنا نسبتاً غیر اہم ہوجاتا ہے اسکی طرف توجہ بہت ہی کم ہوجاتی ہے ۔

بہرحال اس سلسلہ میں آپکی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ کھوپڑی کو مختلف حصوں میں کس طرح تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ بھیجے کے مختلف حصوں کی جائے وقوع معلوم ہوجائے اور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ فرداً فرداً وہ سطح سر کے کس حصہ سے متعلق ہیں اور میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاکر آپ لوگوں کو ایک اعلیٰ درجہ کا طریقہ بتاتا ہوں کیونکہ ایسی صورتوں میں جہاں اوپر کی ہڈی بیضرر رہتی ہے اور اندر نقصان پہونچ جاتا ہے چوٹ کی اصلی جگہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ٹریفائننگ[1] صحیح طور پر کیا جاسکے یعنی آپریشن کرکے ہڈی کو ہٹاکر بھیجے پر سے دباؤ کم کردیا جاسکے اور یہ اسی وقت صحیح طور پر ہوسکتا ہے جبکہ صدمہ کا مقام ٹھیک طور پر معلوم ہو ، مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس بات کو ہماری درسی کتابوں میں جو ہندوستانی اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہیں ابھی تک جگہ نہیں ملی ہے ، یہ طریقہ جو میرے اُستاد سرجان شینے نے ایجاد

دماغ کے تشریحی مقامات متعین کرنیکا خاکہ



مجوزہ :- ڈاکٹر جان شینے سی ، بی ایڈنبرگ یونیورسٹی

[1] اس عمل میں گول آری سے چھید کر ہڈی کا گول سا ٹکڑا علیحدہ کرلیا جاتا ہے ۔

کیا ہے ان دقتوں اور غلطیوں میں سے اکثر سے مبرّا اور پاک ہی جو دوسرے طریقوں میں عام طور سے پائی جاتی ہیں کیونکہ حاصل شدہ نتائج کا انحصار صحیح ناپ اور صحیح زاویے قائم کرنے پر نہیں ہوتا۔

اب میں اطراف یعنے ہاتھ پاؤں وغیرہ کی ہڈیوں کی معمولی شکستوں کا علاج اُنکی جسمانی ترتیب کے لحاظ سے بیان کرونگا۔

گلے کی ہڈی یعنے ہنسلی کے ٹوٹ جانے کی صورت میں یہ متفق علیہ طریقہ تھا اور جس کو کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ کچھ اس طرح اس کی بندش کردی جاتی تھی کہ حرکت بالکل نہ ہونے پائے نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ مریض ایک لاعلاج نقص کا شکار ہو جاتا تھا ایک میخ کی شکل کی بڑی سی گدی بغل میں اس طرح رکھدی جاتی تھی کہ پینیدی اوپر رہے۔ اور پورا ہاتھ جسم کے ساتھ اس طور پر خوب مضبوطی سے باندھ دیا جاتا تھا کہ بازو تھوڑا جھکا ہوا رہے اور پھر اس پر غور کیجئے کہ مریض کو ایک سخت بستر پر لٹا دیا جاتا تھا، کندھوں کے درمیان ایک سخت اور چھوٹا تکیہ، بغلوں میں گدی، کہنیاں اُٹھی ہوئی اور بازو ریت کی تھیلیوں پر رکھے ہوئے۔ یہ حالت دو تین ہفتوں تک بلا کسی وقفہ کے برقرار رکھی جاتی تھی اور یہ طریقۂ علاج تو اُن لڑکیوں کے لئے ابتک تجویز کیا جاتا ہی جنکو اپنے کندھے متناسب رکھنا منظور ہوتے ہیں۔ میری رائے میں اس قسم کا طریقہ علاج زیادہ مناسب ہوگا اگر ان لوگوں پر برتا جائے جو سینڈو یا ہیکنشمد کی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔

دوسرے طریقوں میں سے سیر (Sayer) اور ڈنکن (Duncan) کے طریقوں کی ابتک حمایت ہوتی ہے رو مالی والا طریقہ اشد ضرورت کے موقع کے لئے مناسب سمجھا جاتا ہی اور شگاف کے ذریعہ علاج کرنا پیچیدہ اور نازک شکستوں کی صورت میں مستعمل ہے۔

اب میں آپکے سامنے سب سے زیادہ آسان اور کارآمد طریقہ بیان کرنا چاہتا ہوں، سب سے پہلے مریض کو بستر پر آرام سے کسی چیز کے سہارے سے لٹا دینا چاہیئے، پھر اوپر سے نیچے کی جانب آہستہ آہستہ مالش کی جائے اور اس طرح ٹکڑوں کو اُنکے صحیح مقام پر لے آیا جائے۔ پھر چپکنے والے پلاسٹر کی تین پٹیاں جو ڈیڑھ انچ چوڑے ہوں لگائی جائیں۔ یہ پٹیاں اس طرح لگانی چاہئیں کہ ان کا ایک سرا سر پستان سے ذرا اوپر ہو اور دوسرا کندھے کے زاویہ سے دو انچ نیچے، بیچ والی پٹی ٹوٹے ہوئے حصہ پر رہیگی اور اسی کو پہلے لگانا چاہیئے، اور اِدھر اُدھر پٹیاں اس طرح لگائی جائیں کہ کچھ کچھ بیچ والی پٹی کے اوپر رہیں۔

یہ پٹیاں ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو خوب مضبوطی سے تھامے رہتی ہیں اور اُنکو باہر نکل آنے سے روکے رکھتی ہیں اور چونکہ سانس لینے میں سینہ پھولتا رہتا ہے یہ پھیلاؤ ان ٹکروں کو پیچھے کی طرف ہٹنے سے روکے رکھتا ہی مالش روزانہ جاری رکھی جائے مالش پلاسٹر کے اوپر ہی کی جا سکتی ہے اور اسے ہٹانے کی اس وقت تک ضرورت پیش نہ آئیگی جب تک کہ وہ خود ہی سوجن کے کم ہو جانے سے ڈھیلا نہ ہو جائے۔ جب پلاسٹر اس طرح ڈھیلا ہو جائے تو اُسے نکال کر دوسرا پلاسٹر لگا دینا چاہیئے، اس پلاسٹر کے سوا نہ تو کوئی دوسرا آلہ روک تھام کا ضروری ہے اور نہ مفید، مریض روزانہ کھڑا ہو سکتا ہے اگر ضروری ہو تو دو ایک روز کے لئے گلے میں پٹی ڈالدی جائے تاکہ بازو کا بوجھ اس پر رہے شروع ہی سے اس قسم کی جنبش کی اجازت ہونی چاہیئے جس میں ہاتھ اُٹھانا نہ پڑے البتہ جنبش آہستہ آہستہ ہو، اور مریض کو اس جنبش پر دلیر کرنا چاہیئے لیکن اس کا خیال رہے کہ بازو اُٹھنے نہ پائے اور کوئی بھاری چیز نہ اُٹھائی جائے۔ اکثر حالتوں میں پوری صحت کے لئے ایک ماہ کافی ہوتا ہے۔

شیلینے کا پٹی باندھنے کا طریقہ بھی قابل ذکر ہے۔ یہ طریقہ جتنا آسان ہے اتنا ہی سائنٹفک بھی ہے اور ایسی صورتوں میں تو بہت ہی مفید ہے جہاں بازو نیچے آگے یا اندر کی طرف زیادہ جُھک گیا ہو وہ طریقہ یہ ہے۔

پٹی کا سرا ہاتھ پر رکھو اور پٹی کو کہنی پر سے ہاتھ کے پیچھے لے جاؤ پھر بازو کے اوپر کندے کے سرے پر پھر پیٹ پر سے لاتے ہوئے دوسری طرف کی بغل تک پھر ہاتھ پیسے کہنی کو ڈھکتے ہوئے بازو کے اوپر عضلہ دالیہ کے نیچے سے پیٹ پر سے لاتے ہوئے دوسری طرف کے کندھے تک، ان ہی چکروں کی تکرار ضرورت کے مطابق کیجائے، سب سے آخیر میں بازو کو جسم سے چاروں طرف پٹی لپیٹ کر جما دیا جائے یہاں آپ کو معلوم ہو گیا کہ پٹی کے تین پھندے بازو کو نیچے آگے اور اندر کی طرف جھکنے سے روکے رکھیں گے۔

بازو کی ہڈی ٹوٹ جانے کی صورت میں ہڈی نہ جُڑنے کا خطرہ ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے انتظام صدمہ کے مقام کے اعتبار سے مختلف ہوتا رہتا ہے۔

بازو کے درمیان جب شکست واقع ہوتی ہے تو عام طور سے تین یا چار لکڑیاں باندھی جاتی ہیں۔ جو یا تو بیساکھی نما ہوتی ہیں یا لیکن بہتر یہی ہے کہ ابتدا میں ایک ہی لکڑی لگائی جائے۔ بازو کے اندر کی طرف اور اس کو پلاسٹر کی دو تین پٹیاں لگا کر محفوظ اور مضبوط کر لیا جا پلاسٹر کی ان تین پٹیوں میں سے ایک پٹی کا صدمہ کے مقام کے اُوپر ہونا لازمی ہے۔

اس لکڑی سے جو سہارا ملیگا اسکی وجہ سے پلاسٹر کے اوپر سے مالش معمولی طور سے ہوسکیگی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ پلاسٹر کی پٹ بازو کو صرف گھیرے ہوئے ہونگی اور اُن کا دباؤ بازو پر بالکل نہ ہوگا۔

اگر بازو کی ہڈی کے اوپر کے حصہ میں شکست واقع ہوئی ہے تو بہترین سہارا سے ملے گا۔ یہ جب اُن کندھے کی شکل کی بنی ہوئی ہوں۔ ایک اندر کی طرف کے لئے اور ایک باہر کی طرف کے لئے۔ باہر کی لکڑی روزانہ مالش کے لئے نکالی جائے تاکہ اندر کی طرف کی لکڑی مالش کے دوران میں بازو کا بوجھ سنبھالے رہے۔

شیلنے کا ایک اور طریقہ بھی قابل ذکر ہے جو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ بازو کو سینے پر رکھو اور ہاتھ کو مخالف سمت کے کندھے پر اب پٹی کا سرا صدمہ پہونچے ہوئے بازو کے کندھے پر رکھا جائیگا اور وہاں سے پٹی بازو کے نیچے تک لائی جائے پھر کہنی کے نیچے سے نکال کر ہاتھ کی پُشت پر سے لیجا کر دوسری طرف کے کندھے تک وہاں سے پیٹ کے پیچھے سے نکال کر صدمہ رسیدہ بازو کے عضلہ دالیہ کے نیچے تک۔ وہاں بازو پر سے لاتے ہوئے کہنی تک، ان حلقوں کی جتنی مرتبہ ضروری سمجھا جائے تکرار کیجائے۔ اور آخر میں بازو کو سینہ پر پٹی کے حلقوں کے ذریعہ باندھ دیا

شیلنے نے اس طریقہ کے متعلق جو فوائد کا دعوے کیا ہے وہ اس امر سے ظاہر ہے کہ ٹکڑے اس پٹی میں جتنے بہتر طریقہ پر اپنی جگہ قائم رہ ہیں اُتنے دوسری قسم کی پٹی میں نہیں رہتے۔ لیکن صدمہ کا مقام کوئی بھی ہو اصُول جو ذہن میں رکھنا چاہیئے وہ ایک ہی ہے یعنی صدمہ رسیدہ حصہ کے آس پاس روزانہ مالش کرنا خون کے دوران کو صحیح قائم رکھنے اور صحت یاب ہونے کی قوت کو برقرار رکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے اور اس خوف کر کہ حرکت دینے سے کہیں ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اپنی جگہ سے سرک نہ جائیں عضو کے اعصاب کو معطل اور بے حس و حرکت چھوڑ دینا ہر حالت میں اتنا مضر کہ دوسرا کوئی عمل نقصان رسانی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

کہنی کی ہڈی کی شکست کے بارے میں بہت کچھ بحث و مباحثہ ہو چکا ہے کہ اس کا علاج کس ہیئت میں رکھکر کیا جائے لیکن کثرت آرا اس پر ہوگئی ہے کہ ایسی صورت میں کہنی کو پوری طرح موڑ کر علاج کیا جائے ایسی صورتوں میں جہاں مرفق ہاتھ کی ہڈی سے جُدا ہو جاتا ہے کبھی کبھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ بہتر ہوگا کہ ان دونوں حصوں کو تاروں کے ذریعہ متحد کر دیا جائے اور اس قسم کے آپریشن کی حمایت بہت سے جراح کرتے ہیں لیکن میں اس کو ضروری نہیں سمجھتا اور میں اسکی ہرگز رائے نہ دونگا، اگر ہاتھ کی روزانہ مالش کی جائے اور کہنی پر سے اسکو کھولا اور بند کیا جائے اور بقیہ اوقات میں اسکو گلے میں لٹکا رہنے دیا جائے تو بہت ہی اچھے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ ہڈی کے ٹکڑے بہت مضبوطی کے ساتھ جُڑ جائینگے اور ایک بہت اچھا اور مفید جوڑ حاصل ہو جائیگا چاہے علیحدگی کا فصل پورے ایک ہی کے برابر کیوں نہ ہو۔

ہاتھ کی بڑی ہڈی ٹوٹے یا چھوٹی صرف پلاسٹر کی ایک پٹی چاروں طرف لگا دینے سے کافی سہارا مل جاتا ہے لیکن جب دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں تو معمولی لکڑیاں باندھی جائیں اور مالش کے وقت کھول دی جایا کریں۔ یہی طریقہ عنق کی شکست میں استعمال کر سکتے ہیں جس میں یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ہاتھ کا بوجھ نیچے کے حصے کے ٹکڑے کو اپنی جگہ سے سرکا دیگا۔ اور اس کام کے لئے بہترین لکڑی کارس کی ہوتی ہے۔

اب میں حصہ زیرین کی شکستوں کی نسبت کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں اس جگہ یہ بیان کر دینا بے موقع نہ ہوگا کہ عام طور سے تشخیص کے دو طریقے رائج ہیں جو خط نی لیٹن اور مثلث بائی ریئنٹ کے نام سے موسوم ہیں۔ لیکن چونکہ انکے استعمال سے لازمی ہے کہ مریض کو تکلیف ہو اور صدمہ رسیدہ حصہ میں ہڈی اپنی جگہ سے سرک جائے اس لئے میں بہت زور کیساتھ سفارش کرتا ہوں کہ تشخیص کے لئے بھی شیلنے کا طریقہ استعمال کیا جائے جو ان دونوں سے زیادہ سادہ ہے اور اس میں صرف ایک سیسہ کی پٹی یا ٹیپ لیکر جسم کے سامنے کے حصہ پر کولھے کی ہڈی کے باہر کی سطح پر رکھا جاتا ہے اور دوسرا دونوں طرو خا نطیروں (ران کی ہڈی کا بالائی سرا) کے سروں پر۔ اگر یہ ایکدوسرے کے متوازی نہ ہوں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ دونوں میں سے ایک سرا اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے

جسم کے حصہ زیرین میں ہمیں سب سے پہلے ران کی ہڈی کی شکست سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس صدمہ نے سینکڑوں عمر رسیدہ لوگوں کو ایک ایسی

تکلیف میں مقید رکھا جس سے انکی خلاصی صرف موت ہی سے ہوسکی، پہلے زمانہ میں یہ عام رواج تھا پہلے زمانہ میں یہ عام رواج تھا کہ مریض کو بستر پر مقید کردیا جاتا تھا اور ادھر اُدھر ریت کے تھیلے رکھدیئے جاتے تھے۔ بالکسی اور طریقہ سے روک تھام کردی جاتی تھی اور حکم دیدیا جاتا تھا کہ مریض کسی قسم کی حرکت کرنیکا ارادہ بھی نہ کرے۔ لیکن اب ان اصُولوں پر کاربند ہوتے ہوئے جو آپکے سامنے پیش کئے ہیں اور اعصاب کو معطل ہونے سے بچاتے ہوئے یہ عام طور پر ممکن ہوگیا ہے کہ ایک عمدہ اور مفید (اگرچہ غلط ہی سہی) جوڑ حاصل ہوجائے جو مریض کو اس قابل بنادے کہ وہ ایک مرتبہ پھر دنیا کی کاروباری زندگی میں حصہ لے سکے اور دنیا کی لذتوں سے متمتع ہوسکے

اگر مذکورہ نتیجہ حاصل کرنا ہو تو یہ لازمی ہے کہ عضو کو بالکل آزاد چھوڑ دیا جائے کسی قسم کی لکڑی یا پٹی کا استعمال نہ کیا جائے اور مریض کو اجازت دیدی جائے کہ وہ بستر میں جس کروٹ پر اور جس طرح اسکو زیادہ آرام ملے لیٹ جائے اور عضو کو پھیلانے کے آلات جیسا کہ بعض ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ استعمال کرنا چاہیئے بالکل استعمال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے عضو کا رجحان سکڑنے کی طرف ہوجاتا ہے۔ کیونکہ آلے کی کشش کے مقابلہ میں اعصاب بلا کسی وقفہ کے سکڑنے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ پس نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہڈی کے نیچے کا حصہ صرف اوپر ہی نہیں نکل آتا بلکہ بہت سی صورتوں میں عضو ہمیشہ کے لئے لاعلاج طور پر چھوٹا ہو کر رہ جاتا ہے۔

اعصاب کے لئے جو کچھ ضروری ہے وہ اس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے کہ کوشش کے ساتھ حرکت دی جائے اور خوب قوت کے ساتھ مالش کی جائے جو شکست کے مقام کے نیچے سے لیکر چوتڑ اور پشت کے عضلات تک ہو۔ عام طور سے جس عمر پر یہ حادثہ ہوتا ہے۔ اس عمر میں ہڈی کا جڑ جانا ناممکن ہوتا ہے اس لئے اس امر کی کوشش کرنا بالکل فضول ہے۔ پس ایک طویل عرصہ تک اعصابی ورزشیں جاری رکھی جائیں اور عضو کے رگ اور پٹھوں کی حالت کو روزانہ مالش کے ذریعہ بہتر بنایا جائے۔

اس طریقہ سے جو نتائج حاصل ہوتے ہیں اُنکی خوبی میں ذیل کی مثال سے اچھی طرح سمجھا سکتا ہوں ایک عورت نے ڈاکٹر ہے سے مشورہ کیا۔ اسکی شکایت یہ تھی کہ عظم الفخذ کی گردن کے ٹوٹ جانیکے بعد صحت ہوئی تو عضو چھوٹا ہو کر رہ گیا۔ ڈاکٹر نے کچھ مذاق اور کچھ سنجیدگی سے اس عورت کو سمجھایا کہ اب اس نقص کا علاج صرف یہی ہے کہ دوسری طرف بھی اسی قسم کا صدمہ اُٹھایا جائے۔ یا تو محض اتفاق تھا یا اس امر کو کوشش حاصل کیا گیا کہ اس ملاقات سے ڈیڑھ سال کے اندر ہی اس عورت کو مطلوبہ حادثہ پیش آیا اس مرتبہ بھی اُسکو اتنی ہی اچھی صحت حاصل ہوگئی جتنی کہ پہلے ہوئی تھی اور اب وہ بخوبی چلتی ہے اور اسکو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔

ران کی ہڈی کے دوسرے حصوں کے بارے میں بھی وہی اصُول ذہن میں رکھنے چاہیئں۔ اگر شکست کسی ہڈی کے جسم کے بالائی تہائی حصہ میں واقع ہوئی ہے۔ یا ہڈی کے گول سرے کے بالکل اوپر ہے تو عارضی طور پر ایسے تختہ کا استعمال جو دونوں طرف سے جھکا ہوا ہو مفید ہوگا۔ لیکن اگر ہڈی کے درمیانی تہائی حصہ میں یا اُسکے نیچے چوٹ واقع ہوئی ہے تو ڈسٹن کی لمبی پٹی کو ترجیح دینا چاہیئے۔ لیکن میں پھر کہونگا کہ اگر ڈاکٹر اعصاب کی طرف پورے طور سے متوجہ رہے تو ہڈی کی چوٹ اور شکست پر چنداں متوجہ ہونے کی ضرورت باقی نہیں رہتی

رضفہ (چپنی کی ہڈی) کے ٹوٹ جانے میں جراحوں کی یہ فضول کوشش ہوتی ہے کہ ٹکڑے خوب مضبوطی سے بلاکسی فصل کے جُڑ جائیں ایسے لوگ اب بھی زندہ ہیں جو ایکدن میں چالیس میل گھوڑے کی سواری کرسکتے ہیں اور جو بیس میل پیدل چل سکتے ہیں اور جنکی چپنی کی ہڈی ایسی ہے کہ اُسکا اوپر کا نصف اپنے نیچے کے نصف سے اسقدر علیحدہ ہے کہ فصل کی لمبائی ران کی ہڈی کی ایک تہائی تک پہونچتی ہے۔ اگر ایسا نتیجہ حاصل کرنا ہو تو بس صرف اتنا کرنا چاہیئے کہ مریض کو بستر پر لٹادیں اور چوٹ کے مقام پر صرف روزانہ مالش کریں۔ چوتھے روز میڈ کے پلاسٹر کی ایک تین انچ چوڑی پٹی اس طرح لگائیں کہ ران کے نیچے کا تہائی حصہ محصور ہوجائے اور بس اس سے عضلات باسطہ (یعنے وہ عضلات جو عضو کو کھُلنے میں مدد دیتے ہیں) کی حرکت صحیح ہوجاتی ہے اور بے قابو نہیں ہونے پاتی۔ اعصاب کے لئے اس طرح ایک مصنوعی رُکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے وہ ضرورت سے زیادہ سکڑنے نہیں پاتے اور کسی قسم کی دقت نہیں ہوتی اگر لکڑی کے سہارے کھڑے ہو کر پیر کو اوپر اُٹھایا جائے اس طرح عضو کی قوت اور آزادی دن بدن بڑھتی رہیگی البتہ جب پلاسٹر ڈھیلا ہوجایا کرے تو اُسے بدل دینا چاہیئے + چپنی کی ہڈی کے نیچے والی ہڈیوں کے ٹوٹنے کی صورت میں تختے کو شروع ہی سے حرکت دیتے رہنا چاہیئے لیکن ؟ کے ٹوٹنے کیصورت میں حرکات کو صرف انگوٹھوں ہی تک محدود رکھنا چاہیئے اس وقت تک جبتک کہ ہڈی جڑنا شروع نہ ہوجائے اور انگوٹھوں کیساتھ ٹخنوں کو ہلانے کی اجازت اس وقت تک ہرگز نہ دینا چاہیئے جب تک کہ ہڈی جڑنی شروع نہ ہوجائے۔ + شاید اس امر کا اعادہ بالکل غیر ضروری ہو کہ حرکت سے وہی حرکت مُراد ہے جو مریض اپنے ارادے سے فطری طور پر کسی خاص عضو سے کرتا ہے اور جسکو اپنی اصلی حالت پر برقرار رکھنا ہر حالت میں ہر معالج ....

+ اور جراح کا فرض ہے الابتدا ہی اور مقصد خاص پیش نظر رہنا چاہیئے

الامراض والعلاج

دِق وسِل

TUBERCULOSIS & PTHISIS & PTHISIS

(گذشتہ سے پیوستہ)

ازجناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

اس مضمون کی پہلی قسط میں ہم نے بتایا تھا کہ سل کے ظاہر ہونے سے بہت پہلے جراثیم دق پھیپھڑے میں جاگزیں ہوچکے ہوتے ہیں لیکن ایک مدت تک بدن کی قوت مدافعت انکی بیخ کنی کرنیکے درپے رہتی ہے اور خون میں جراثیم دق کے خلاف ایک انٹی ٹاکسین (فادزہر) پیدا ہو جاتا ہے جو انکے زہریلے اثرات کو زائل کرتا رہتا ہے۔ علاوہ بریں خون کے سفید کریات ان جراثیم کو پھولنے اور بڑھنے نہیں دیتے، لیکن جب ان جراثیم کا ٹوکسین (زہر) خون میں زیادہ مقدار میں شامل ہو جاتا ہے تو مرض کی علامتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ بلحاظ علامات مرض سل کو تین درجوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

درجہ اوّل - سل کی ابتدا ہلکی کھانسی سے ہوتی ہے جو کئی کئی ماہ تک رہتی ہے۔ لیکن ابتداءً مریض کی عام صحت میں کوئی نمایاں فرق ظاہر نہیں ہوتا، پھر جب پھیپھڑے میں زخم پیدا ہو جاتا ہے تو مریض کو نفث الدم (خون تھوکنا) عارض ہو جاتا ہے۔ لیکن نفث الدم میں خون کی مقدار جو تھوک اور بلغم کے ساتھ خارج ہوتی ہے تمام مریضوں میں یکساں نہیں ہوتی۔ بعض مریضوں میں یہ خون بہت کم اور بعض میں بہت زیادہ آتا ہے۔ لیکن سل کے ۲۵ فیصدی مریضوں میں نفث الدم کی تکلیف ضرور پائی جاتی ہے

کھانسی کے علاوہ کبھی سل کی ابتدا پلوریسی (ذات الجنب)۔ نمونیا (ذات الریہ) اور انفلوئنزا کے حملہ سے ہو جاتی ہے۔

غرض سل کے درجہ اول میں کھانسی ہوتی ہے پھر اشتہا کم ہو جاتی ہے، مریض سست و نڈھال رہتا ہے اور کام کرنے سے بہت جلد تھک جاتا ہے۔ عورتوں میں ابتدا مرض ہی سے حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ پھر مرض کی ترقی کے ساتھ رات کو بخار بھی ہونے لگتا ہے جو پسینہ آکر صبح کو اُتر جاتا ہے۔ یہ بخار معمولی ورزش کرنے، سائیکل چلانے، قبض ہونے پیدل چلنے، غم و فکر اور دیگر اعراض نفسانیہ سے زیادہ ہو جاتا ہے لیکن سل کے مریض ۱۰۱ درجہ تک کی حرارت کو محسوس نہیں کرتے اور نہ اس قدر بخار میں انہیں کرب و بے چینی لاحق ہوتی ہے۔

سل کے درجہ اول کا بخار سہ پہر سے ۱۰ بجے رات تک رہتا ہے پھر پسینہ آکر اتر جاتا ہے لیکن بعض مریض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں ابتدا سے لیکر انتہا تک پسینہ کی شکایت لاحق نہیں ہوتی۔

درجہ دوم - سل کے درجہ دوم میں کھانسی کیساتھ بلغم پیپ آمیز خارج ہوتا ہے اگر اس بلغم کو پانی میں ڈالیں تو تہ نشین ہو جاتا ہے اور اگر اُسے خوردبین کے نیچے دیکھیں تو اس میں پیپ، سل کے جراثیم اور پھیپھڑے کے قشور نظر آتے ہیں۔

اس درجہ میں کمزوری اور ذبول بڑھ جاتا اور نبض میں سرعت آجاتی ہے اور مریض کی نبض بخار کے بغیر بھی نہایت تیز چلتی ہے یہانتک کہ بعض مریضوں کی وریدیں بھی اُچھلتی ہوئی نظر آتی ہیں اور مریض کا وزن بتدریج کم ہونے لگتا ہے غرض ذبول و نقاہت اس درجہ کی خاص علامت ہے

نوٹ:- وزن کی کمی کا انحصار بخار کی شدت اور قوت ہضم پر ہوتا ہے چنانچہ اگر بخار کی شدت کم اور آرام کے اوقات زیادہ ہوں تو مریض کا وزن جلد نہیں گھٹتا اور اگر بخار کی شدت زیادہ اور آرام کے اوقات کم ہوں تو مریض کا وزن بہت جلد کم ہو جاتا ہے اسی طرح اگر مریض کی بھوک اچھی اور قوت ہضم درست ہو تو وزن میں زیادہ کمی رونما نہیں ہوتی اور برخلاف اسکے معاملہ بھی برعکس ہوتا ہے، اسلئے مریضان سل کا ہر ہفتہ وزن کرتے رہنا چاہیئے تاکہ انکی طاقت اور مرض کی رفتار کا صحیح اندازہ رہے۔

حاد قسم کی سل میں بخار کی شدت ہوتی ہے اور حرارت کا درجہ ۱۰۴ یا ۱۰۵ تک رہتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے اور قے و متلی عارض رہتی ہے۔ کھانسی کیساتھ

بلغم بھی پیپ آمیز خارج ہوتاہے اور مریض اپنے سینہ میں درد محسوس کرتاہے اس قسم کی سل سے مریض بہت جلد لاغر اور نحیف ہوجاتاہی۔

درجہ سوم ۔ اس درجہ میں تمام علامات مرض میں شدت ہوا کرتی ہے پھیپھڑوں کے گلنے سڑنے سے اس میں بڑے بڑے غار پیدا ہوجاتے ہیں۔ مریض کو دم کشی اور عسر تنفس کی شکایت رہتی ہے اور وہ سوکھ کر کانٹا ہوجاتاہے۔

درجہ چہارم ۔ یہ مرض کا آخری درجہ سمجھنا چاہیئے جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں پر ورم آجاتا یا اسہال شروع ہوجاتے ہیں اور مریض نہایت ضعف کی حالت میں راہی ملک عدم ہوجاتاہے۔

نوٹ :۔ یہ عجیب بات ہو کہ صعوبت علامات کے باوجود مریض اپنی زیست سے ناامید نہیں ہوتا اور عموماً مرتے دم تک اسکے ہوش وحواس بھی قائم رہتے ہیں۔

حمّیٰ دق کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک قسم کا بے قاعدہ نوبتی یالازمی بخار ہے جس کا سبب وہ سمی مادہ ہی جو جراثیم دق سے پیدا ہوکر خون میں ملتا رہتاہے۔ چنانچہ اگر مرض خفیف ہو تو بخار بھی نوبتی ہوتاہے۔ لیکن اگر مرض شدید ہو تو بخار بھی لازم ہوتاہے اور اس بخار کی شدت بھی ہر روز وقت مقررہ پر ہوا کرتی ہے۔

مریض کا امتحان

(۱) معائنہ بالبصر مریض کو دیکھتے ہی ایک ماہر طبیب مرض کا بہت کچھ حال معلوم کرتاہے چنانچہ مسلول کا سینہ تنگ اور لمبا ہوتاہی۔ پسلیاں نمایاں اعظم الکتف چوڑا چپٹا۔ عظم القص محدب اور عظم الترقوہ (ہنسلی کی ہڈی) ایک طرف سے بلند اور دوسری جانب سے دبی ہوئی ہوتی ہے۔ سانس لینے سے مریض کے سینے کا بالائی حصہ یکساں طور پر نہیں پھیلتا اور ماؤف جانب کے عضلات کتف میں ضعف وہزال ہوتاہے۔

پھیپھڑے کے انقباض وانبساط میں نمایاں فرق نظر آتاہے۔ اسکے علاوہ مریض کے چہرہ پر پژمردگی اور اداسی چھائی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکے چہرے کا رنگ زرد اور لب خشک ہوتے ہیں اور وہ باربار کھانستا رہتاہے۔ گفتگو کرنے سے اس کا دم پھولنے لگتاہے اور بخار کے وقت مریض کے رخسار سرخ ہوجاتے ہیں جسے حمرت دقیہ کہتے ہیں۔

(۲) معائنہ بالقرع (یعنی ٹھونک کر امتحان کرنا)۔ جب طبیب مریض کی ہنسلی کی ہڈی کے قریب اور سینہ کے اطراف پر ہاتھ رکھکر ٹھونکتاہی تو مریض کے پھیپھڑے کے انقباض اور انبساط کی کیفیت واضح ہوجاتی ہی۔ معائنہ بالقرع کے وقت مریض کو چاہیئے کہ وہ اپنا سانس روک لے تاکہ آواز صاف سنائی دے اور ماؤف وغیر ماؤف حصص کے تقابل میں سہولت رہے۔ ماؤف پھیپھڑے کی آواز سخت ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتاہے گویا ہم لکڑی کے ٹکڑے کو ٹھونک رہی ہیں لیکن جہاں پر بڑے بڑے غار موجود ہوں اس مقام کی آواز ایسی ہوتی ہے جیسے ٹوٹے ہوئے برتن کی تشخیص بالقرع کے لئے تجربہ کی ضرورت ہی اور طبیب کو لازم ہے کہ وہ بڑے غور سے پھیپھڑے کا دایاں اور بایاں حصّہ اوپر سے نیچے تک بغور معائنہ کرے اور پھیپھڑوں کے ماؤف حصص کی کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) معائنہ بالمسماع الصدر جب آلہ مسماع الصدر سے ہم مریض کے پھیپھڑوں کا امتحان کرتے ہیں تو ابتدا مرض میں تنفس کی آواز دھیمی اور باریک معلوم ہوتی ہے کیونکہ جس قدر پھیپھڑے میں ہوا جانی چاہیئے اس قدر نہیں جاتی مسماع الصدر کے ساتھ سینے کا مقابلتاً امتحان کرنا چاہیئے۔ گویا اس امتحان میں دائیں اور بائیں پھیپھڑے کا تقابل ضروری ہے ابتدا میں مرض صرف پھیپھڑوں کے بالائی حصہ تک محدود ہوتاہے اور کوئی خاص آواز سنائی نہیں دیتی، ہاں سانس کا باہر نکلنا زیادہ طویل ہوا کرتاہے۔

لیکن بعض مریضوں میں ابتدا مرض ہی سے پھیپھڑوں کی آواز کرخت اور تنفس میں مرمری آوازیں سنائی دیتی ہیں اور سانس یکساں طور پر اندر اور باہر نہیں آتا۔

طبیب کو چاہیئے کہ مریض کے سینے پر مسماع الصدر لگا کر پہلے معمولی حالت میں امتحان کرے پھر مریض کو لمبے اور گہرے سانس لینے کے لئے کہے اور اس حالت میں امتحان کرے چنانچہ جہاں پھیپھڑا بوجہ حملہ مرض نرم پڑگیا ہو وہاں پر آواز زیادہ اونچی سنائی دیتی ہے اور جہاں پر غار موجود ہوتے وہاں پر آواز ایسی ہوتی ہے گویا کوئی خالی بوتل میں پھونک رہاہی۔

اگر پھیپھڑے کے اوپر کے حصے میں کوئی بڑا سا غار موجود ہو تو پشت کی طرف سے بھی قلب کی آواز نہایت صاف سنائی دیتی ہے۔

(۴) امتحان بلغم

چونکہ مسلول کے بلغم اور تھوک میں جراثیم دق بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اس لئے مریضان سل کے بلغم کا خوردبینی امتحان تشخیص مرض میں بڑی مدد دیتا ہے۔ چنانچہ اگر مریض کے بلغم میں جراثیم دق (عصی درنی) مل جائیں تو وہ یقیناً مسلول ہے لیکن یاد رہے کہ بلغم کا ایک دفعہ کا امتحان کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ امتحان ہر پندرہ روز بعد کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ کیفیت مرض کا صحیح علم ہے۔

(۵) امتحان بذریعہ ایکس رے (شعاع رانتجنی)

ایکس رے ایک نہایت مفید ایجاد ہے اگر مسلول کے سینہ کی تصویر بذریعہ ایکس رے لی جائے جسے سکایاگرام کہتے ہیں اور اس کا بغور معائنہ کیا جائے تو اس تصویر میں پھیپھڑے کے سقیم اور ماؤف حصے زیادہ سیاہ نظر آتے ہیں اور تندرست شخص کی تصویر بالکل بے داغ ہوا کرتی ہے، چنانچہ سکایاگرام بھی مرض سل کی تشخیص میں بڑی مدد دیتا ہے۔

(۶) ڈاکٹر مورو کی ٹیوبرکولین آئنٹمنٹ

مسلول کے سینہ یا پسلیوں پر اگر ٹیوبرکولین کا مرہم نخود برابر مالش کر دیں تو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر سینہ پر سُرخ بثور پیدا ہو جاتے ہیں لیکن تندرست اشخاص میں یہ بثور ظاہر نہیں ہوتے اس طریق سے بھی تشخیص مرض میں بڑی مدد ملتی ہے۔

اس قسم کا ایک مرہم مرک کمپنی کا تیار کردہ بازار سے مل جاتا ہے جس کا نام اکٹابین Ektabin ہے

(۷) وان پرکے صاحب کا طریق

اس طریق تشخیص میں کاخ صاحب کی اولڈ ٹیوبرکولین کا ٹیکہ مریض کے بازو پر کیا جاتا ہے۔ اگر اس ٹیکہ کے بعد مریض کے بازو میں ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر سرخی درد اور گرمی پیدا ہو جائے تو مریض مدقوق خیال کیا جاتا ہے لیکن یہ طریق تشخیص قابل اعتماد نہیں کیونکہ مسلول و مدقوق کی علاوہ بعض اوقات تندرست اشخاص میں بھی اس کا نتیجہ مثبت ہوا کرتا ہے اسکے علاوہ کبھی دق مستور اس ٹیکہ سے حاد صورت اختیار کر لیتی ہے اور اس ٹیکہ کے بعد مرض کا شدید حملہ ہو جاتا ہے۔

(۸) نبض سے تشخیص

مسلول کی نبض سریع ہوتی ہے اور یہ بہ نسبت صحت کے کم ممتلی ہوا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ نبض کا تواتر بڑھ جاتا ہے چنانچہ جب یہ تینوں باتیں نبض میں موجود ہوں تو سل کا شبہ ہوتا ہے۔

(۹) دیگر علامات

(۱) مسلول کا حدقہ چشم (پتلی) ہر دو آنکھوں کا یکساں نہیں ہوتا بلکہ ایک آنکھ کا حدقہ زیادہ کشادہ اور دوسری کا منقبض ہوتا ہے۔ (۲) مسلول کے رخساروں پر سرخی پائی جاتی ہے۔

(۳) مسلول کے کھانسنے کی آواز ایک خاص نوعیت کی ہوتی ہے۔

(۴) مسلول مریض میں استقلال کم ہوتا ہے اور وہ جلد جلد معالج کو بدلتا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا امور کے علاوہ مریض کے سابقہ حالات، پیشہ، موروثی امراض، قلت الدم، بخار، نفث الدم، ماحول، طرز زندگی، سکونت اور کھانسی کی مدت بھی تشخیص مرض میں بہت مدد دیتی ہے ✦

(باقی آئندہ)

ذات الریہ کا دستور علاج

بلحاظ طب جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب صدیقی سند و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی، کھتولی

اس مضمون کی ایک قسط جنوری کی اشاعت میں ہدیۂ ناظرین ہو چکی ہے اب ہم طب جدید کا دستور علاج اور معمولات پیش کرتے ہیں ابتداءً مریض کو ملین دوا دینی چاہیئے، اس مقصد کے لئے شب کو کیلومل ۳ گرین اور سوڈا بائیکارب ۔ ۸ گرین کھلائیں اور صبح کو سڈلز پوڈر کی ایک خوراک دیدیں

مریض کی حالت کا بغور ملاحظہ کرنیکے بعد مندرجہ ذیل نسخے استعمال کرائیں۔

(۱) اگر مریض قوی ہے اور نبض میں امتلا اور تمدد ہے تو یہ نسخہ ہیں۔

سوڈیم سیلی سلیٹ ۵ گرین۔ ٹنکچر اکونائٹ ۲ بوند۔ وائن انٹی من ۵ بوند۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند۔ انفیوژن ڈجی ٹیلس اڈرام ایکوا ؟ ایک اونس۔

(۲) اگر ضغطہ دمویہ (بلڈ پریشر) کم ہے اور نبض لین ہے تو مندرجہ ذیل محرکات دیں۔

(الف) امونیا کارب ۳ گرین۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند۔ سپرٹ کیجوپٹ ۱۵ بوند۔ ٹنکچر سلاد بوند۔ انفیوژن سنیگا ایک اونس۔

(ب) یہ نسخہ بھی ضعف قلب کے لئے بہتر ہے۔

ٹنکچر نکس وامیکا ، بوند۔ ٹنکچر ڈجی ٹیلس ۱۰ بوند۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۱۰ بوند۔ ایکوا کلوروفارم بقدر مناسب

(ج) ڈجی ٹےلین اینڈ سٹرکنین کے زیر جلد انجکشن کریں۔

(۳) **برانڈی** کا استعمال ذات الریہ کے مریضوں میں بیحد پسندیدہ اور قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے اس کو چوبیس گھنٹے میں دو اونس سے چار اونس تک دیا جا سکتا ہے۔

رم اور گلیوکوز سولیوشن کا استعمال بہترین نتائج کا حامل ہے ایکدن میں دو اونس رم اور تین سے چار اونس تک گلیوکوز دیکتے ہیں۔

(۴) ڈاکٹر کرامی مریضان ذات الریہ میں **کیلسیم کلورائڈ** کے استعمال کی سفارش کرتے ہیں کیونکہ یہ پھیپھڑوں کی ساخت میں ترشحات مائیہ کو روکتا ہے اور بہترین طریقہ علاج ثابت ہوتا ہے لیکن اس طریقہ میں ہوشیاری اور نگرانی کی ضرورت زیادہ ہے کیلسیم کلورائڈ ۵ سے ۱۰ گرین کی مقدار میں بذریعہ احتقان وریدی استعمال کیا جاتا ہے۔ گاہے کیلسیم کا فائدہ حاصل کرنے کیلئے **کیلسیم لیکٹیٹ** ۲۰ گرین روزانہ دو تین روز تک کھلاتے رہیں

(۵) بعض محققین نمکیات کے استعمال کی ابتداء مرض سے ہی سفارش کرتے ہیں اس طریقہ حسب ذیل ہے۔

سوڈیم کلورائڈ ۵ ½ ڈرام ، سوڈا بائیکارب ۲ ½ ڈرام۔ سپرٹ امونیا ایرومیٹک دو ڈرام ، ایکوا ۴ اونس۔

ان سب اجزا کو مخلوط کرلیں اور اس میں سے ایک ڈرام ۶ اونس پانی میں شامل کرکے وقتاً فوقتاً پلاتے رہیں۔ کبھی کبھی اس مقصد کے لئے نمکین حقنہ بھی استعمال کرتے رہیں

مقامی علاج ذات الریہ کے علاج میں مقامی علاج بھی ضروری ہے ، جس کے لئے ڈاکٹری میں بالعموم مندرجہ ذیل اشیائ استعمال کی جاتی ہیں۔ انٹی فلوجسٹین ، تھرموفیوج ، بائی فلوجسٹین ، انٹی فلیمین ، انٹی فلیمیٹین وغیرہ

علاج بالاحتقان ۔ یہ علاج مختلف مقاصد کے ماتحت عمل میں لایا جاتا ہے گاہے تحریک وتقویت قلب کے لئے احتقان کئے جاتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کیمفران آئل (عضلی) اس میں کافور روغن زیتون میں محلول ہوتا ہے۔

کیمفران ایتھر (عضلی) اس میں کافور ایتھر میں محلول ہوتا ہے۔

کیمفران آئل وتھ ایتھر (عضلی) اس میں مذکورہ بالا دونوں اشیا کے مشترک خواص موجود ہیں۔

مشک ان ایتھر (عضلی) اس میں کستوری ایتھر میں محلول ہوتا ہے۔

سٹرکنین اینڈ ڈجی ٹیلس (جلدی) اس میں جوہر کچلہ اور جوہر ڈجی ٹیلس کے مشترک خواص ہیں اور تحریک وتقویت قلب کے لئے نہایت مؤثر احتقان تسلیم کیا جاتا ہے۔

گاہے احتقانات قوت مدافعت کو بڑھانے اور کریات بیضاء کی افزائش کے لئے کئے جاتے ہیں اسکی مثالیں یہ ہیں

نیوکلین (جوہر الدم) اسکی عضلی پچکاری کی جاتی ہے۔

تازہ ہارس سیرم یہ گھوڑے کا مصفی آب خون ہوتا ہے اسکو بھی بذریعہ عضلی احتقان استعمال کرتے ہیں۔

ایسنس آف ٹیری بنتھ (جلدی) اسکی ترکیب یہ ہے کہ ۱۰ بوند مذکورہ دوا چار انجکشنوں کے لئے پچکاری میں بھرلیں اور

اور چار مقامات پر پندرہ بوند کے حساب سے استعمال کریں وہ چار مقامات یہ ہیں ۔ دونوں رانوں کی بیرونی سطح اور دونوں بازوؤں کی بالائی
یعنے حصہ دالیہ

نوٹ یہ انجکشن سخت درد پیدا کرتے ہیں جو دو گھنٹے تک رہتا ہے دوسرے دن مقام اختقان پر التہاب اور صلابت مائل
نظر آتی ہے ۔

بعض ڈاکٹر ۱۰ فیصدی خالص روغنی سیال رکٹی فائیڈ ٹرپن ٹائن استعمال کرنے کی سفارش کرتے ہیں ۔ اس انجکشن سے درد
پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

علاج بالمصل (سیرم ٹریٹ منٹ) اس علاج کو ذہن نشین کرنے کے لئے کم از کم یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ آجکل ذات
پیدا کرنے کے ذمہ دار چار قسم کے جراثیم تسلیم کئے گئے ہیں ۔

(۱) کرویات ذات الریہ

(۲) کرویات عقدیہ مختلف الاقسام

(۳) عصی نزلہ وبائیہ

(۴) فریدلینڈر عصی ذات الریہ

اسکے علاوہ بھی مختلف اقسام کے جراثیم متعدد مریضوں میں پائے گئے ہیں یہ اقسام اپنی شدت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں علاج
کے بہترین نتائج حاصل کرنیکے لئے بہتر یہ ہے کہ مخصوص حالات میں مخصوص قسم کی سیرم یا مصل استعمال کرنا چاہیئے ۔ لیکن اس کا اطمینان
کے امتحان کے بعد ہی ہو سکتا ہے کیونکہ کرویات ذات الریہ کے مخصوص اقسام کا علیحدہ کرنا نہایت دشوار ہے اسلئے مصل کثیر الاقسام (پالی
سیرم) استعمال کرتے ہیں ۔

اینٹی نیموکاکس سیرم (فیلٹن) یعنی مصل ضد کرویات ذات الریہ ۔ اسکے محلول میں ذات الریہ کے جراثیمی اجسام تریاقیہ ہوتے ہیں
اُن گھوڑوں کے مصل دموی سے حاصل کئے جاتے ہیں جن کو کرویات ذات الریہ کے قسم اول و دویم سے بطریق فلٹن منیع کر دیا جاتا ہے اس مصل
فصی کی قسم اول و دویم میں استعمال کرنا نہایت موزوں ہے اور کرویات ذات الریہ کی قسم سوم و چہارم میں یہ زیادہ نفع بخش نہیں ہیں بہر حال
جو ذات الریہ فصی میں مبتلا ہو ایک خوراک اس مصل کی دیدینی چاہیئے اور اس کا بلغم معمل کیمیاوی میں جراثیمی امتحان کیلئے بھیجدینا چاہیئے اگر امتحان
قسم اول و دوم ہی ثابت ہوئے ہیں تو اسی مصل کو جاری رکھنا چاہیئے ۔

فقد الحمایت (انافائی لیک سس) مصل کے استعمال کرنے سے پیشتر مریض کے سابقہ حالات ضرور معلوم کر لینے چاہئیں
ہارس سیرم یعنے گھوڑے کا مصل دموی کا سابقہ استعمال، مواد مہیجہ کے احساسات، ضیق النفس یا شری وغیرہ ان حالات میں بہتر ہے کہ پہلے
قلیل خوراک استعمال کرکے اطمینان کر لینا چاہیئے اور تقریباً ۲۰ منٹ تک انتظار کرنا چاہیئے اگر ردعمل ظاہر نہیں ہوا ہے تو مصل کی پوری خوراک
دو گھنٹے کے بعد داخل کر دینی چاہیئے اور اگر خفیف ترین بھی ردعمل کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو مصل کا مزید استعمال روک دینا چاہیئے ۔ ردعمل
ہونے کی صورتیں یہ ہیں، حرارت کا بڑھنا ۔ لرزہ، سرخی چہرہ، سرعت تنفس، شری، درد دل وغیرہ ۔ ان شکایات کو رفع کرنیکے لئے مندرجہ
ادویہ فوراً استعمال کریں ۔ ایڈرینالین (۱/۱۰۰۰ ۔ ایک سی سی) کیفین کیمفر وغیرہ

پاسچر انسٹی ٹیوٹ اینٹی نیموکوکس سیرم ۔ اس کو ۵۰ سے ۸۰ سی سی کی مقدار میں روزانہ اختقان کیا جا
یہانتک کہ درجہ حرارت کم ہو جائے

علاج بالتلقیح (ویکسین ٹریٹ منٹ) اس علاج میں ایک سیال استعمال کیا جاتا ہے، جسکے اندر مخصوص مردہ جراثیم
امراض کے علاج کے لئے ایک محدود تعداد میں فی سی سی کے حساب سے مہیا کئے جاتے ہیں اسی کو ویکسین کہا جاتا ہے ۔

نیمونیا ویکسین کمبائنڈ (پارک ڈیوس اینڈ کو) اس کی ہر ایک سی سی میں مندرجہ ذیل تناسب ہوتا ہے
کرویات ذات الریہ (ہر چہار اقسام) ۵۰۰ لاکھ

جراثیم فریڈلینڈر　　۲۵۰　　لاکھ

کرویات عقدیہ ہردو اقسام　　۲۵۰　　"

اس ویکسین کے استعمال کی ذات الریہ کے تمام درجات میں سفارش کی جاتی ہے لیکن اس کا عضوی اثر ذات الریہ کی مخلوط قسم میں ہے اس کا استعمال اس وقت زیادہ مفید ہے جب کہ پھیپھڑوں میں تجمد کے سبب سے درجۂ تحلیل میں تاخیر ہو رہی ہو یا دیگر مقامات پر تعدیہ کے آثار معلوم ہو رہے ہوں۔

ذات الریہ کے عوارض مثلاً تقیح الصدر، التہاب غشاء مستبطن القلب قیحی، عوارض مفصلہ وغیرہ میں ذاتی ویکسین کا استعمال بالخصوص مفید ہے۔

دیگر اختراعات

نیموکوکس امیونوجن (پارک ڈیوس) اسکی ہر ایک سی سی میں تناسب حسب ذیل ہوتا ہے

کرویات ذات الریہ (تین اقسام)　　۲۰۰۰　　لاکھ

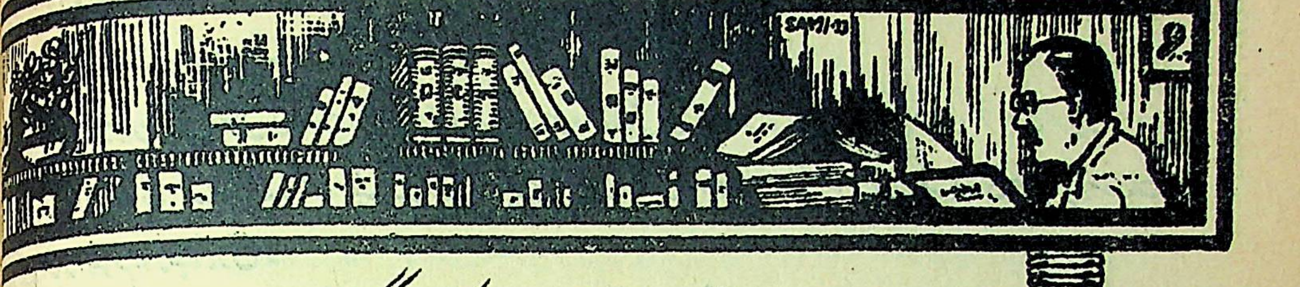
کرویات عقدیہ (دو اقسام)　　۲۰۰۰　　"

فوائد ۔ اسکو ذات الریہ اور اسکے تعدیہ میں اس وقت استعمال کرتے ہیں جب کہ ساتھ ہی کرویات عقدیہ شامل ہوں اسکو بغرض حفظ ماتقدم اور شافی دونوں طریقہ سے استعمال کر سکتے ہیں۔

نیمونیا فائی لیکوجن ۔ یہ ایک مطہر آبی سیال ہے جو کہ کرویات ذات الریہ ہر چہار اقسام اور کرویات عقدیہ ہردو اقسام سے مخصوص زرعی طریقہ سے تیار کیا جاتا ہے، اسکو ذات الریہ اور عوارض ذات الریہ میں استعمال کرتے ہیں

حمضین (آکسیجن) آکسیجن کا استعمال بھی ذات الریہ میں خصوصاً معمر اور شراب خوار مریضوں میں مفید ہے اس کا مرکب (کمسچر) یعنی ۹۳ فیصدی آکسیجن اور ۷ فیصدی کاربن ڈائی اکسائڈ ابتدا ہی سے دینا چاہیئے اور درجہ تحلیل کی تکمیل تک جاری رکھنا چاہیئے بتدریج استنشاق کا دفعہ بڑہانا چاہیئے یہانتک کہ بلغمی رطوبات غائب ہو جائیں۔

حمضین کا استعمال تنفس کے سابقہ مزمن امراض میں خطرہ سے خالی نہیں ہے مذکورہ مرکب کا خاص فائدہ یہ ہے کہ تعدیہ کو پھیپھڑوں کے دیگر حصوں میں پھیلنے سے روکتا ہے حمضین استعمال کرنیکے لئے مخصوص آلات دستیاب ہوتے ہیں جنکا استعمال کچھ مشکل نہیں ہے۔



معلومات

خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمی آید

دوران علاج میں ہر سمجھدار معالج کا یہ مقصد ہوتا ہی کہ اپنے مریض کے جسم میں زیادہ سے زیادہ قوتِ عمل کو مجتمع اور محفوظ رکھے تاکہ مریض جلد سے جلد شفایاب ہو جائے جب کوئی شخص گفتگو کرتا ہے تو یہی نہیں کہ آواز پیدا کرنے والی ڈوری اور زبان اور گردن کے عضلات حرکت میں آتے ہوں۔ بلکہ اسکے ساتھ سارا نظام تنفس یعنی کے عضلات اور پھیپھڑے سب کو کام کرنا پڑتا ہے، اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ نظام عصبی کے وہ لطیف ترین تار جبکا مرکز دماغ میں ہی، ایک بہت ہی پیچیدہ قسم کے کام میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ دوران گفتگو میں نظام عصبی جو کام کیا کرتا ہے وہ اس کا اعلیٰ ترین فعل ہے، خبریں دماغ کو جاتی ہیں۔ دماغی مرکز میں ان کا ترجمہ ہوتا ہے، یعنی ان کا مفہوم سمجھا جاتا ہی اور دماغ کی طرف سے فوری احکام صادر ہوتے ہیں، اور اسکے مطابق وہ عضلات ایک مشین کی طرح حرکت کرتے ہیں، تب گفتگو عمل میں آتی ہی۔ یہ تینوں کام انتہائی تیزی کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں اور اندازہ کیا گیا ہی کہ جب آدمی بات چیت کرتا ہے تو چھوٹے اور بڑے کم و بیش اٹھارہ عضلات مسلسل کام میں لگے رہتے ہیں۔ اس عمل میں عضلات کے علاوہ تینتیس اعصاب کو کام کرنا پڑتا ہے اور بولنے کی ورزش سے جو فضلات خون میں شامل ہوتے ہیں ان کے علاوہ تقریباً انتیس فیصدی کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ بولنے سے جو دماغی اور جسمانی تکان ہوتی ہے اس کا اندازہ اس سے ہو سکیگا کہ دس منٹ کی گفتگو سے جسم میں جتنے فاسد مادے جمع ہو جاتے ہیں۔ انکے اخراج کے لئے پینتالیس منٹ کی خاموشی لازمی ہے۔ یہ وہ جسمانی اثرات ہیں جو مختلف اعضا قبول کرتے ہیں، ہم خواہ بازار میں باتیں کریں یا مجمع میں تقریر، بہر صورت ہمارا جسم براہ راست اسی نسبت سے تکان محسوس کرتا ہے کہ جتنی دیر ہم نے بات چیت کی۔ خاموشی کی صورت میں مریض کو موقع ملتا ہے کہ اپنی قوتِ عمل کو محفوظ اور مجتمع رکھے اور اس طرح بیماری کی مدافعت کے لئے اسکی استعداد بہت بڑھ جاتی ہے۔

معدے کی فریاد

اجازت ہو تو آپ کی "خرابی معدہ" کی داستان کا وہ حصہ جس کا مجھ سے تعلق ہے میں آپ کو سنا دوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے درد اور تکلیف سے آپ خواہ کتنے ہی بے چین ہوں لیکن یہ ایک حقیقت ہی کہ اسمیں میرا کچھ قصور نہیں ہوتا آپ کے حکیم صاحب نے اس روز آپ سے کہا تھا کہ تمہارا معدہ "خراب" ہے یہ صریح جھوٹ ہی۔ میں ہرگز برا یا خراب نہیں ہوں۔ معدے کبھی شرارتیں نہیں کرتے۔ انہیں کرنے کے لئے اور بہت سے کام ہیں۔ آپ لوگوں کو آجتک یہی نہیں معلوم ہے کہ معدے کیساتھ کس قسم کا سلوک کرنا چاہیئے۔ آپ کو تو بس یہ آتا ہی کہ دنیا بھر کی الابلا معدے کے اندر ٹھونس دی اور اسے حکم دیدیا کہ اسے ہضم کر دو۔ اپنی بساط بھر وہ محنت کرتا ہی لیکن ایک معدہ دس معدوں کا کام کیسے انجام دیسکتا ہی اس سے جب اتنا کام نہیں ہوتا تو حکیم صاحب فرما دیتے ہیں کہ "معدہ خراب ہے"۔ کس قدر الضاف ہی!

آپ ذرا دیکھئے کہ ایک معدے کے لئے دنیا میں کس قدر کام ہے۔ کم سے کم دو ورنہ تین تین اور چار چار مرتبہ غذا کے پارسل وصول کرنا، اس غذا کو اس قابل بنانا کہ اس سے عمدہ اور صالح خون بن سکے جسم کو نشوونما کے ذرائع مہیا کرنا، جسم کی صحت کے قیام میں مدد دینا اور میرے خیال میں ایک شریف اور اچھے معدے کے لئے اتنا کام بہت کافی ہے۔

قدرت کے کارخانے میں ابھی تک اس قسم کے معدے تیار نہیں ہوئے ہیں جو دن رات لگاتار کام کرتے رہیں اور تھکیں بھی نہیں۔ بدن کے

اور اعضا کی طرح معدوں کو بھی چھٹی اور آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر آپ بہت رات گئے کھانا کھائیں، یا ان کے وقت خوب بہت سی مقدار میں دیر ہضم اور ثقیل چیزیں کھائیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ میرے آرام کے دشمن ہیں اور نہیں چاہتے کہ رات میں بھی مجھے ذرا سا آرام کا موقع مل سکے۔ ایسی حالتوں میں مجھے ساری ساری رات کام کرنا پڑتا ہے اور یہ زبردستی کی بیگار میں اتنی اچھی طرح انجام نہیں دیتا کہ جیسا کام مجھے کرنا چاہیئے۔

ابھی اور ملاحظہ کیجئے۔ آپ کو کھانا کھائے ابھی تھوڑی ہی سی دیر ہوئی ہے کہ آپ پھر دسترخوان پر جا ڈٹے۔ ابھی میں آپکے ناشتے ہی کو ہضم نہیں کرنے پایا تھا اور دنیا بھر کی خاک بلا جو آپنے کھائی تھی اسی کو پیسنے کے جھگڑوں میں پھنسا ہوا تھا کہ جناب نے ایک بڑا سا پارسل اور ارسال فرما دیا۔ اب بتایئے کہ غریب معدہ اُسے کہاں رکھے۔ آپ کی یہ حرکتیں میرا سارا نظام درہم برہم کر دیتی ہیں۔ آپکے ناشتے کو تو میں قریب قریب ہضم کر چکا تھا اور اب جو کچھ آپنے بھیجا اسکے ہضم کے لئے مجھے تین چار گھنٹے درکار ہیں۔ اس لئے وہ ناشتہ بھی اسی طرح میرے جوف میں پڑا رہیگا جب تک کہ یہ تازہ عطیہ ہضم نہ ہولے اور اس گڑبڑ میں نہ ناشتہ ہی ٹھیک ہضم ہوتا ہے نہ یہ دوسرا کھانا۔

اسکے علاوہ ایک مصیبت اور ہے آپ اپنا کھانا اچھی طرح چباتے کیوں نہیں؟ آخر آپنے یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ آپکے منہ کی طرح آپ کے معدے میں بھی دانت ہیں۔ اے حضرت معدے میں دانتوں کا کیا کام غذا کے وہ ٹکڑے جو اچھی طرح چبے ہوئے نہوں۔ میرے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوتے ہیں۔ اب میں انہیں پیسنے کے لئے چکی کہاں سے لاؤں، مجھے ان سے انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ اور میری تکلیف سے آپ کو اذیت پہونچتی ہے حکیم صاحب بھی یہی کہدیتے ہیں کہ معدہ خراب ہے۔"

جناب والا! اگر معدہ سے ٹھیک کام لینا ہے تو پہلے معدے کا احترام سیکھئے۔

صحت اچھی رکھنے کے چند قاعدے

تندرستی ہو تو زندگی ایک حقیقی مسرت ہے۔ تندرستی نہ ہو تو یہی زندگی ایک لعنت اور ایک مصیبت بنجاتی ہے۔ دائمی خوشی ہمیشہ دائمی تندرستی کے ساتھ رہتی ہے۔

آدمی کو کسی خاص کام کا شوق ہو تو اسمیں منہمک رہ کر وہ اکثر خوش اور تندرست رہتا ہے۔

اگر تندرست رہنا ہے تو اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ قدرتی سادہ اور جسم کو تحریک نہ پہونچانے والی غذا استعمال کی جائے۔ محرک غذائیں تندرستی کے لئے مضر ہیں۔

شام سے سو جانا اور صبح تڑکے اُٹھ بیٹھنا یہی نہیں کہ انسان کو تندرست دولتمند اور عقلمند بنا دیتا ہو، بلکہ درحقیقت سچی خوشی بھی بخشتا ہے جو دنیا میں کامیاب اور سرسبز ہونا چاہے اسکے لئے ضروری ہے کہ صبح کو چار اور پانچ بجے کے درمیان اُٹھ بیٹھے۔

ہنسی انسان کی تندرستی میں سب سے زیادہ اضافہ کرتی ہے، کمزور سے کمزور مریض کے لئے دنیا کا کوئی طبیب اس سے بہتر اور اس سے زیادہ سستا نسخہ تجویز نہیں کر سکتا۔

موسیقی ایک آسمانی نعمت ہے اس پر خرچ کچھ نہیں ہوتا اور انسان کی تندرستی اور مسرت میں اس سے کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

آفتاب کی روشنی کی اگر تفسیر کی جائے تو وہ یہ ہوگی کہ زندگی نشو و نما حسن اور شادمانی، دنیا میں اس سے زیادہ جان بخش اور صحت افزا کوئی دوسری چیز خدا نے پیدا نہیں کی

میٹھی نیند سے زیادہ کوئی مقوی دوا انسان کو طاقت نہیں بخشتی۔ یہ تھکے ہوئے انسانوں کے لئے اس حکیم مطلق کا تجویز کردہ نسخہ ہے اور اسکے استعمال کے بعد صبح کو آدمی کا بدن ایسا سبک ہوتا ہے جیسا پرندوں کا۔

صاف ستھرا رہنے سے خوشی بھی حاصل ہوتی ہے اور تندرستی بھی۔ صاف اور خوشنما چیزیں دائمی مسرت کا باعث ہوتی ہیں۔

پاکیزگی اور پرہیزگاری تندرستی اور مسرت کے گویا جوہر ہیں۔

اس دنیا میں تندرستی سے زیادہ قیمتی کوئی چیز نہیں ہے۔ اور جن بدنصیبوں کو اپنی تندرستی کی طرف متوجہ ہونے کا وقت نہیں ملتا انہیں قدرت اس بات پر مجبور کردیتی ہے کہ اپنی بیماری کی طرف متوجہ ہونیکے لئے وقت نکالیں۔

بے عقل حیوان!

انسان کے متعلق مشہور تو یہی ہے کہ وہ اللہ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ عقلمند ہے لیکن اکثر و بیشتر دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ وہ خود کو دنیا کا سب سے زیادہ احمق اور بیوقوف جانور ثابت کیا کرتا ہے۔ سب جانوروں کا یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز سے انہیں ایک مرتبہ اذیت پہونچ جائے اسکے پاس کبھی نہیں پھٹکتے اور اس سے دُور ہی دور رہتے ہیں۔ لومڑی کبھی جال کے پاس نہیں جاتی، اور نہ بھیڑیا ایسے گڑھوں کے نزدیک آتا ہے جو اسکے پکڑنے کے لئے کھودے اور گھاس پھوس سے پوشیدہ کردیئے گئے ہوں لیکن انسان عقل کا پتلا انسان بار بار ٹھوکریں کھاتا ہے اور تکلیفیں اُٹھاتا ہے۔ لیکن پھر وہی غلطی کرتا ہے اور انہی مصیبتوں میں گرفتار ہوتا رہتا ہے۔ اسے اس وقت تک عقل نہیں آتی کہ جب تک وہ اپنے آپ کو بالکل تباہ و برباد نہ کرلے

خلف اکبر اور درازی عمر

ضعیف العمر یا مریض والدین کے بچے زیادہ طاقتور نہیں ہوتے اور نہ انکی جسمانی صحت ہی اتنی اچھی ہوتی ہے کہ جتنی ان بچوں کی کہ جو والدین کی درستئ صحت اور جوانی کی عمر میں پیدا ہوں۔

عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ گھر میں جو سب سے بڑا بچہ ہے، یعنی جو سب سے پہلے پیدا ہوا ہے وہی سب سے زیادہ عمر بھی پاتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اکثر وہی اپنی قابلیت کے اعتبار سے بھی ممتاز ہوتا ہے۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچوں کی طویل عمری اسی نسبت سے ہوتی ہے کہ جس ترتیب سے وہ پیدا ہوئے ہوں۔ اصل چیز یہ نہیں کہ بچہ جب پیدا ہوا اس وقت ماں باپ کی عمر کیا تھی اصل چیز یہ ہے کہ اُس وقت والدین کی صحت کیسی تھی۔

ہماری جسمانی کمزوری کا باعث

"ہم کمزور ہیں صرف اسلئے کہ ہمیں کافی اور مناسب خوراک نہیں ملتی، اچھا دودھ، خالص گھی اور مکھن نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہیں، گائے بھینسوں کے پاس کافی دودھ نہیں ہوتا کیونکہ انہیں کافی چارہ میسر نہیں آتا حتیٰ کہ سبز گھاس بھی کافی نہیں ملتی، ہماری زمینیں بھی اتنی پیداوار نہیں دیتیں کہ ہماری روز افزوں آبادی کے لئے کافی غلہ مل سکے"

یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ ہم اپنے دیہات تک علم کی روشنی نہیں پہونچا سکے ہیں۔ ہمارا کسان محنت بہت کرتا ہے لیکن نہ اسے اپنا پیٹ بھرنا آتا ہے اور نہ تندرست رہنا۔

مزاحیہ

پرہیز

از جناب کوثر چاند پوری

علاج اور پرہیز میں وہی تعلق ہے جو کھانے اور پینے سونے اور جاگنے، یا کم سے کم کارخانہ اور منیجر میں، کھانے کے لئے پینا اور جاگنے کے لئے سونا اور کارخانہ کے لئے منیجر جتنا ضروری ہے وہ ظاہر ہے، خصوصاً کارخانہ اور منیجر کا رشتہ تو اب بالکل میاں بیوی کا سا ہو گیا ہے کارخانہ میں کچھ ہو یا نہ ہو مگر مطبوعہ "بل بک" اور خادم منیجر کی موجودگی لازمی ہے بظاہر اسکے دو ہی سبب ہو سکتے ہیں یا تو خود منیجر کا وجود کارخانہ کے وجود کا باعث ہوتا ہے۔ یا کارخانہ عالم وجود میں آنے سے قبل قدرت خادم منیجر کو "بل بک" چھپوانے کی غرض سے بطور پیش خیمہ آگے بھیجدیتی ہے یہی صورت علاج اور پرہیز کی ہے۔ علاج شروع کرنے سے پہلے ہی پرہیز کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ ویسے تو کوئی شخص دنیا بھر کے پرہیزوں کا خلاصہ کرنے بیٹھے تو حاصل ضرب صرف مونگ کی دال اور کھچڑی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ پرہیز کی شدت اور خفت کا انحصار زیادہ تر معالج کی عمر پر ہوتا ہے۔ طبیب جس قدر معمر ہوگا پرہیز اتنا ہی سخت بتائیگا اور کمسن معالج اس معاملہ میں ہمیشہ اتنے نرم ہوتے ہیں کہ مریض ان سے جس چیز کے کھانے کی اجازت مانگتا ہے وہ کبھی نہیں روکتے، بس ذرا ترکیب سے سوال کرنے کی ضرورت ہے۔ بنصیب دشمناں آپ کبھی قبض یا پیچش میں مبتلا ہو جائیں تو آسانی سے اس حقیقت کا تجربہ کر سکتے ہیں کسی نوعمر کے مطب میں چلے جائیے وہ غور سے نبض دیکھے گا، پلکیں لوٹ کر آنکھ کا معائنہ بھی کریگا اور ضرورت ہو یا نہ ہو میز ہوگی تو مریض کو چت لٹا کر پیٹ اور آنتوں کو بھی دبا کر دیکھ لیگا، کوئی مضائقہ نہ ہوگا تو معائنہ کا یہ سلسلہ دراز بول و براز تک وسیع ہو جائیگا۔ ان تمام مراحل کو طے کرنیکے بعد نسخہ لکھا جائیگا۔ مگر پرہیز کے متعلق اس وقت تک ایک حرف بھی زبان سے نہ نکلیگا۔ جب تک خود مریض ہی یہ سوال نہ کرے۔

"اور حکیم صاحب میں کھاؤں کیا۔ پرہیز کس کس چیز کا ہے دوا میں"؟

یہ سوالات محض اس عقیدے کا نتیجہ ہیں جو مریضوں کے دل میں پرہیز کی طرف سے قائم ہو گیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ امرت بھی کھا لیا جائے تو بغیر پرہیز کے بیکار ہے، اور حکیم جی خاک کی چٹکی بھی دیدیں لیکن اسکے ساتھ پرہیز ہو ذرا سخت تو وہ بھی اکسیر ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ مریض کی صحت یابی میں نہ تو طبیب کے "دست شفا" کو دخل ہے نہ دواؤں کے اثرات کو۔ بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب پرہیز کا کرشمہ ہے اور حقیقت بھی کچھ یہی ہے کیونکہ ہم نے اچھے اچھے حکیموں کو دیکھا ہے جن کے دونوں ہاتھوں میں "دست شفا" کا معجزہ ہوتا ہے جب وہ علاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور مریض اچھا نہیں ہوتا تو آخر میں جھنجلا کر یہی کہدیتے ہیں: "میں کیا کروں تم پرہیز ہی نہیں کرتے!"

بہر حال مریض کے ان استفسارات پر حکیم صاحب ذرا غور کر کے فرمائینگے: "پالک کا ساگ کھائیے! شلغم، گاجر، چقندر اور بتھوا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں"۔

مگر مریض طبیب سے بہتر جانتے ہیں کہ جس پرہیز میں مونگ کی دال اور کھٹی بادی چیز کا تذکرہ نہ آئے وہ کسی طرح قابل تسلیم نہیں، پھر یہ بھی واقعہ ہے کہ غذاؤں کا تجربہ مریض کو طبیب کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ فوراً کہیگا، "پالک کا ساگ تو ٹھنڈا ہوتا ہے حکیم جی، اور ٹماٹر کھٹے ہوتے ہیں، بتھوا میں کبھی اچھے میں بھی نہیں کھاتا، کہو تو مونگ کی دال کھالوں؟"

ہندوستان میں تقریباً دو تین صدی سے پرہیز کا مفہوم صرف مونگ کی دال چپاتی اور کھچڑی میں پنہاں ہو کر رہ گیا ہے۔ لہذا حکیم صاحب کا جہاد ان آسمانی غذاؤں کے خلاف کامیاب نہ ہوگا اور ٹماٹر کی وٹامن اور اسکی حیات آفرین ترشی سے قطع نظر کر کے انہیں مجبوراً کہنا پڑیگا۔

"بہت اچھا کوئی حرج نہیں مونگ کی دال ہی کھائیے"۔

لیکن اس موقع پر مریض کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوگا کہ شاید انہوں نے میری خاطر سے پرہیز میں یہ ترمیم کردی اور اپنی جان سب ہی کو

پیاری ہوتی ہے، اس لئے وہ بڑے وثوق سے ذرا گردن ہلا کر کہیگا ——— "مگر مونگ کی دال مجھے خشکی کرتی ہے"!

"ہاں خشک تو ہوتی ہے یہ"! حکیم صاحب فرمائینگے

"پھر کیا کھاؤں ذرا سوچ کے بتادو"؟ مریض ذرا بے تکلفی سے سوال کریگا،

"کیا بتاؤں تم تو خود ہی بہت سمجھدار معلوم ہوتے ہو، گھر میں مشورہ کر کے کوئی اچھی سی چیز پکوالینا"، حکیم صاحب مسکرا کر چغتائی کے مزاحیہ انداز میں کہیں گے۔

لیکن مریض اگر ہوا ذرا منطقی اور حکیم جی ہوئے بردبار تو سوالات کا سلسلہ بہت طویل ہو جائیگا، اور بیمار برابر اپنے وسیع تجربات سے طبیب کی رائے کو جھٹلاتا رہیگا، اگر حکیم جی کہیں گے بکری کا گوشت کھایئے"

تو مریض فوراً بول اُٹھے گا "مگر اس سے تو پیچش ہو جائیگی"

"ہاں پیچش تو ضرور ہو جائے گی اچھا کھچڑی کھاؤ"

"کھچڑی" ——— ! "حکیم جی چاول قابض ہوتے ہیں"

"ہاں اس میں شک نہیں، اچھا اسے بھی جانے دو، انڈے کا شوربہ کھاؤ"

"اجی انڈا تو گرم ہوتا ہے"!

"خیر آلو سہی"!

"آلو بادی ہوتے ہیں"

"ہاں یہ تم نے بالکل ٹھیک کہا ——— اچھا بٹیر یا تیتر کھاؤ، کوئی حرج نہ ہو تو"

"اجی حرج ورج کو تو تمہیں جانو۔ مگر مجھے انکے کھانے سے پیاس بہت لگتی ہے"۔

"ذرا سا دہی ڈال لینا بھونتے وقت"

"اور جو کھانسی ہو گئی"!

"ہاں دہی کی ترشی سے کھانسی تو ضرور ہو جائیگی اب میری رائے یہ ہے کہ بیسن کی روٹی بغیر نمک اور گھی کے متواتر ایک ہفتہ تک کھاتے چونکہ چنے کے بعد قاعدے سے اینٹ پتھر ہی کی نوبت آنی چاہیئے اس لئے مجبوراً مریض خاموش ہو جائیگا اور گھر جا کر یہ سوچیگا کہ حکیم جی نے بیسن کی روٹی سے پہلے جتنی چیزیں بتائی تھیں اگر ان ہی میں سے کوئی چیز کھاؤں تو کیا حرج ہے، رہے بڑی عمر کے حکیم جی تو یہ بالعموم پرہیز کے معاملہ میں بڑے سخت ہوتے ہیں وہ اس کو تو گوارا کر سکتے ہیں کہ آپ ان کے نسخہ کو دیکھکر منہ بنا کر کہدیں،

"حکیم جی یہ تو کڑوا ہوگا، مجھ سے نہ پیا جائیگا"۔

مگر یہ بالکل ناممکن ہے کہ انکے بتائے ہوئے پرہیز کے متعلق ایک حرف بھی زبان سے نکال سکیں، اگر اُنہوں نے کہدیا دال چپاتی کھاؤ تو کیا مجال ہو کہ اس سلسلہ میں کوئی تشریحی سوال آپ کر سکیں، یا یہ پوچھ سکیں، کاہے کی دال کھاؤں؟

کیونکہ دال تو کہتے ہی ہیں مونگ کی دال کو، رہی چپاتی اس کو سب جانتے ہیں کیسے پکتی ہے۔

پُرانے زمانہ میں پرہیزی کھانوں کی تعداد بہت کافی تھی۔ اب بھی اگر حکیم جی لوگ ان پر نظرثانی کر کے بتانے لگیں تو یہ نازک مزاج بیمار جو بیماری سے بچ کر پرہیز کی نذر ہو جاتے ہیں اپنی عمر طبعی تک پہونچ جایا کریں، مگر خدا جانے یہ کمبخت مونگ کی دال، کھچڑی اور چپاتی پھلکہ کس ولایت کی پیداوار ہیں کہ حکیم جی ان کے سوا کبھی کوئی چیز بتاتے ہی نہیں۔ مریض چاہے بخار میں مبتلا ہو چاہے اُسے دست آرہے ہوں، چاہے قبض ہو، غذا سب میں ایک ہی ہے یعنی مونگ کی دال۔

چنانچہ پچاس سے اوپر والے کسی حکیم جی کے یہاں آپ جائینگے تو پہلے وہ بڑے غور سے آپ کی صورت دیکھیں گے، اس طرح ٹکٹکی باندھ کر کہ آپکی عمر بیس سال سے کم یا مزاج میں ذرا نزاکت ہو گی تو خود بخود آنکھیں نیچے کو جھک جائینگی اور حکیم جی اس کو اپنی بڑی کامیابی تصور فرمائینگے گویا اس طرح تشخیص مرض کا مرحلہ طے ہو جائیگا فوراً ہاتھ بڑھا کر نبض پر رکھیں گے، تین چار منٹ تک آنکھیں بند کئے نبض دیکھتے اور لمبے لمبے

سانس لیتے رہیں گے، پھر جھٹکا دیکر ہاتھ چھوڑ دینگے اور بڑے مجددانہ انداز میں ارشاد فرمائینگے ۔

"کب سے ہو صاحبزادے صاحب آپ کو یہ شکایت"؟

"ابھی دو تین دن سے ہو گئی"!

"نہیں جھوٹ کہتے ہو، یہ مرض سال بھر سے کم کا نہیں ہے"۔

"بالکل سچ کہتا ہوں حکیم صاحب صرف تین دن سے ہو آپ کے یہاں حلف کا کوئی طریقہ رائج ہو تو بتایئے تاکہ حلف بھی اُٹھالوں"

"نہیں اسکی ضرورت نہیں، یہ بتایئے کہ رات میں کتنی مرتبہ ——————"؟

مریض تنہا ہے تو اس موقع پر بڑے غور سے حکیم صاحب کی صورت دیکھے گا اور حیران ہو کر سوال کریگا،

"کیا مطلب ہے اس سے آپ کا؟"

"یعنی رات میں کے بار بدخوابی ہوتی ہے آپ کو؟"

"لاحول ولا قوۃ، کیسی بدخوابی جناب، مجھے تین دن سے پیچش کی شکایت ہے۔ خون بہت زیادہ آرہا ہے، بدخوابی کو میں جانتا بھی نہیں"۔

مریض کے اس اظہار حقیقت سے حکیم صاحب کی فنی مہارت اور نباضی پر سخت حرف آئیگا۔ اس لئے وہ منہ پھیر کر معنی خیز انداز سے ہنسیں گے گویا دوسرے لوگوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرینگے کہ لڑکا شرمیلا ہو اور شرم کی وجہ سے پورا حال نہیں بتانا چاہتا۔

اور اگر خدانخواستہ بیمار ہوا اپنے چچا یا آبا جی کے ساتھ تو پھر شرم سے اسکی گردن جھک جائیگی اور قیاس سے سمجھ لیا جائیگا کہ غریب کی حالت نہایت قابل رحم ہے، ادھر مریض کے سرپرست حکیم صاحب کی قابلیت، حذاقت اور خداداد ملکہ تشخیص کی تعریف کرتے ہوئے نسخہ لکھنے پر اصرار کرینگے، اور وہ بلا مبالغہ ایک ہاتھ لمبا نسخہ لکھ کر حوالہ کر دینگے، جس میں ثعلب مصری، پھلی ببول، ست سلاجیت، بڑھ کا دودھ، کمرکس وغیرہ قسم کی تمام دوائیں ہونگی پرہیز کے متعلق ان سے سوال کیا جائیگا تو وہ نہایت تیزی سے ایک ہی سانس میں کہیں گے کھٹی، بادی ثقیل دیرہضم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مگر ان میں کسی چیز کا نام نہ لیا جائیگا، گویا یہ کام خود مریض کا ہو کہ وہ کھٹی بادی اور ثقیل اشیاء کی ایک فہرست تیار کرکے ہر وقت اپنی جیب میں رکھے، مریض کوئی ضمنی یا توضیحی سوال کر بیٹھے گا تو حکیم جی چیں بہ جبیں ہو کر فرمائینگے "بڑا گوشت، لال مرچ، ماش کی دال، تیل اور گڑ —— سے پرہیز کرو"۔

"پھر کیا کھاؤں حکیم جی"؟

"دنیا میں کیا یہی چار پانچ چیزیں ہوتی ہیں اور کچھ نہیں ہوتا"

"اچھا یہ مطلب ہے کہ انکے علاوہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کھا سکتا ہوں"

"نہیں جی، صرف مونگ کی دال، چپاتی یا کھچڑی"

"دال دھوئی بھی جا سکتی ہے"؟

"بغیر دھلی نہ کھایئے اس کا دھونا نہایت ضروری ہے"۔

"مگر حکیم جی میں تو پردیسی آدمی ہوں دال دھونا میرے بس کی بات نہیں، کوئی اور چیز بتا دیجئے"

"پردیسی ہو تو کھچڑی کھاؤ مونگ کی"

"کھچڑی پکانا میں نہیں جانتا، اور جو کوئی کنی رہ گئی چاولوں میں —————— کہو تو دودھ ڈبل روٹی کھالوں"؟

"نہیں دودھ سے نزلہ ہو جائیگا"!

"بہت اچھا پھر کچھ اور بتایئے"

"اور اب کیا بتاؤں تمہارا سر"؟

پرہیز کی حدود محض غذا پر ہی ختم نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ انسان کے تمام افعال واعمال اور حرکات وسکنات پر پرہیز کی قیود عائد ہو سکتی ہیں، چنانچہ مسہل میں چلنے پھرنے کودنے اُچھلنے، نیز سونے کی ممانعت ہوتی ہو بعض صورتوں میں زیادہ سوئی زیادہ گرمی اور بات چیت تک پر پہرے

قائم ہو جاتے ہیں۔ مگر خطرۂ جان قسم کے جس قدر حکیم ہوتے ہیں وہ مصلحتاً پرہیز بہت کم بتاتے ہیں اور احتیاطاً پرہیزی چیزوں کے مریض کو نام نہیں بتاتے تاکہ حسب موقعہ اس اجمال سے فائدہ اُٹھایا جاسکے، علاج سے آرام ہو گیا تو خیر پھر فوراً ہی حکیم جی "معجون مقوی کا نسخہ لکھدینگے، اگر بدقسمتی سے بیماری بڑھ گئی تو صبح کو جب مریض یا اس کا بدبخت تیماردار حکیم صاحب کی خدمت میں پہونچیگا اور رونی صورت بناکر عرض کریگا،

"حکیم جی درد تو اور بڑھ گیا دوا سے"! کیسی دوا دے دی تم نے"!

تو حکیم صاحب فوراً کہیں گے "ایسا نہیں ہوسکتا دوا سے بیماری نہیں بڑھا کرتی (حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ دوا سے آدمی مر بھی جاتا ہے) کوئی بدپرہیزی کرا دی ہوگی تم نے"!

"بالکل نہیں، مونگ کی دال کے سوا میں نے کچھ نہیں دیا"

"تم نے نہیں تو تمہارے گھر میں کسی نے کچھ دیدیا ہوگا، بغیر بدپرہیزی کے یہ بات نہیں ہوسکتی"

"گھر میں تو میں نے سب کو ہدایت کر رکھی ہے کوئی ایسی ویسی چیز آتی ہی نہیں میرے یہاں۔ مگر اتنا تو ضرور ہوا تھا کہ رات کو ایک انگور دیا تھا میں نے"!

"بس یہی بات ہے! ۔ ہم تو پہلے ہی کہہ رہا تھا ضرور کوئی بدپرہیزی ہوئی ہے ورنہ درد کے لئے تو رات والی دوا، اکسیر تھی اکسیر"!

"کیا انگور بھی نقصان دیتا ہے"؟

"نقصان کیوں نہیں دیتا، تم ان باتوں کو کیا جانو، بھائی پرہیز کا معاملہ بڑا سخت ہے اچھے اچھے عقلمندوں سے غلطی ہو جاتی ہے"۔

بعض معالج پرہیز کے سخت مخالف ہوتے ہیں اگرچہ انکی تعداد بہت کم ہے لیکن انکے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا اور دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پرہیز کی پابندیوں کو اپنی حذاقت و ہمہ دانی کی توہین خیال کرتے ہیں، انکے حلقۂ اثر میں عام طور پر دلوں میں یہ خیال راسخ ہوتا ہے کہ چاہے کیسی ہی مضر چیز کیوں نہ کھالی جائے، حکیم جی چاہیں تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا چنانچہ اس قسم کے مریضوں کو بدپرہیزی سے روکا جائے تو وہ الٹا مضحکہ اڑاتے ہیں اور ایسے معالجوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں جو علاج میں پرہیز کو ضروری سمجھتے ہیں ایک ایسے ہی مہلک قسم کے معالج سے نصیب دشمناں ایک اجل رسیدہ مریض کو سابقہ پڑ گیا اُس غریب کو پیٹ کے درد کی سخت تکلیف تھی حکیم صاحب نے مسہل تجویز کیا جسکے اثر سے چار پانچ گھنٹہ میں درد جاتا رہا اور بھوک معلوم ہونے لگی، مریض نے کھانے کے متعلق دریافت کیا ارشاد ہوا جوجی میں آئے کھاؤ!

ہندوستان میں دماغی امراض میں مبتلا لوگوں کے علاوہ کوئی صاحب عقل مریض آپ کو ایسا نہ ملیگا جس کو محض علاج سے تسکین ہو جائے جب تک اسے علاج کے ساتھ کافی پرہیز نہیں بتایا جاتا وہ کبھی اپنی صحت کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا چنانچہ وہ گھبرا کر بولا۔

"جوجی میں آئے کھالوں! کسی پرہیز کی ضرورت نہیں حکیم جی"!

"بالکل نہیں پرہیز جاہل لوگ بتایا کرتے ہیں میں نہیں بتاتا"

"مگر میں تو بدپرہیزی کی بدولت ہی بیمار ہوا تھا، میں نے کل صبح کو باسی چاول کھالئے تھے اسی وجہ سے آج درد ہوا" سلسلۂ گفتگو یہیں تک پہونچا تھا کہ چائے آگئی انڈے بھی تھے اور اس قسم کے تھے کہ ان سے پیٹ بھر جانے کی تو کافی توقع تھی۔ مگر فائدے کی امید کچھ نہ تھی یعنے سخت اُبلے ہوئے یعنی بڑی کوشش سے پکائے ہوئے حکیم بولے "لو آؤ چائے پیؤ"!

کوتوال ہی چور سے چوری کرنے کو کہے تو اس کو کیا تامل ہوسکتا ہے مریض اپنے بستر پر اُٹھکر بیٹھ گیا، حکیم جی نے ایک پیالی اُٹھا کر اسکی طرف بڑھادی پھر بولے "انڈا بھی تو کھاؤ"! انسان یا کم سے کم مریض کی فطرت ہے کہ اسکو جس قدر پرہیز کا پابند کیا جاتا ہے وہ ضرور ان پابندیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کرتا ہے اور کسی نہ کسی طرح بدپرہیزی کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ مگر جب ایسے نازک موقعوں پر اُسے آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے تو وہ اپنی اس آزادی کو مشتبہ نگاہوں سے دیکھتا ہے اور خود ہی پرہیز پر مائل ہو جاتا ہے، حکیم جی نے انڈے کھانے کو کہا تو مریض چونک گیا اور بڑے تعجب سے بولا "انڈے نقصان تو نہ دینگے"؟

"نقصان کیوں دینگے اور اگر دینگے تو ہم تو موجود ہیں، ڈرتے کیوں ہو"؟

"حکیم جی درد پھر ہونے لگا تو آپ کو خبر ہوتے ہوتے میرا تو دم ہی نکل جائیگا، بقول شخصے

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے صاحب　　خاک ہو جائینگے ہم تم کو خبر ہونے تک

حکیم صاحب بولے "ان شبہات میں مت پڑو تم تو کھاؤ"!

بھوک تو معلوم ہی ہو رہی تھی اس لئے تعمیل ارشاد کی اور کئی انڈے کھالئے۔ حکیم جی کچھ دیر حقہ پیتے رہے پھر اُٹھکر چلے گئے انہیں گئے ہوئے دو تین گھنٹے ہوئے تھے کہ پھر سخت درد اُٹھا فوراً حکیم جی کے پاس آدمی بھیجا گیا، اتفاق سے وہ بیت الخلاء میں تھے تیماردار نے مضطربانہ چیخنا شروع کیا "حکیم جی میں حکیم جی"!

اور حکیم جی ہیں کہ ہر بار پاخانہ میں بیٹھے بیٹھے "ح" اور "ع" کے مخرج سے کھانس رہے ہیں۔ دیر تک یہی کیفیت رہی وہ یہاں سے پکارتا اور یہ وہاں سے رجزیہ کھانسی میں جواب دیتے کہ ہم وہاں ہیں جہاں بول نہیں سکتے۔

بڑی دیر کے بعد حکیم جی باہر آئے تو تیماردار نے بگڑ کر کہا "وہاں تو مارے درد کے دم نکلا جارہا ہے اور آپ ہیں کہ پاخانہ میں بیٹھے شاعری کر رہے ہیں"۔

حکیم جی چلے اور بڑے اطمینان سے چلے ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا ہوگا کہ دوسرا آدمی دوڑتا ہوا آیا گھبرا کر کہنے لگا "جلدی چلو جلدی وہ تو مرگئے" "انڈے کھانے سے آدمی کا مرجانا بالکل ایسا ہی تھا جیسے پانی سے جل جانا" حکیم جی نے بڑے تعجب سے پوچھا "کیا واقعی مرگئے"

جی ہاں واقعی جلدی چلئے! ——————

یہ تو ہوا حکیموں کا پرہیز، مگر حکیموں کے علاوہ بھی ایک مخلوق ہے جو مریضوں اور تندرستوں سے پرہیز کراتی ہے اور وہ ہے بلکہ ہیں، دادی اماں یا نانی جان یا صرف بڑی بی، یہ بوڑھی عورتیں اپنے پوتے، نواسے اور بیٹے کو ہر وقت پرہیز کی ہدایت کرتی رہتی ہیں، ذرا کسی نے مٹھائی کھا کر پانی کا گلاس منہ سے لگایا اور یہ اپنی جگہ سے کڑک کر بولیں —————— "دیکھو پانی نہ پی لینا"!

"ارے کھانسی ہوجائیگی" "ابھی تو مٹھائی کھائی ہے" "نہیں ایک گھونٹ بھی نہیں" "تیری جان کی قسم بالکل ٹھنڈا ہو کہیں ایسا غضب نہ کر بیٹھنا" "پینا ہی ہے تو ذرا گرم کرکے پیو" "ارے کنکنا کرلے اسے بھوبل میں رکھ کے"!

اسی طرح پھل کھانے سو کر اُٹھنے، دھوپ میں سے آنے اور صبح سویرے نہار منہ آپ کو خواہ کتنی ہی شدید پیاس لگی ہو مگر یہ ہرگز پانی منہ کو نہ لگانے دینگی، خصوصاً کچھ کھانے سے پہلے آپ پانی کے گھڑے کی طرف جائینگے تو آپ کی دادی جان حیرت سے پوچھیں گی۔

"کیا کرتے ہو"؟ "دیکھو خالی پیٹ پانی نہ پینا" "پیاس لگی ہے تو کچھ کھالو" "باسی روٹی کا ایک نوالہ ہی رکھ لو منہ میں" "نہار منہ پانی نہیں پیا کرتے"!

ان سب پرہیزوں کے علاوہ بھی ایک اور پرہیز ہے جس کا تعلق ہے "اہل خانہ" سے اگرچہ یہ پرہیز دائمی ہے مگر زیادہ سخت نہیں، بس صرف اتنی سی بات ہے کہ رات کو دس بجے کے بعد گھر سے باہر نہ جاؤ، رات کے اس حصہ میں جن، بھوت، پری، چڑیل، اور اسی قسم کی دوسری بلائیں اپنی ضروریات پوری کرنے نکل پڑتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ سر پر کسی کا سایہ ہوگیا تو مشکل ہو جائیگی۔ خدا جانے اس قسم کے پرہیز کو اصلیت سے کہاں تک تعلق ہے۔ مگر اسمیں شک نہیں کہ اکثر خاندانوں میں یہ دستور اب تک موجود ہے بعض خواتین تو اس قدر سخت پرہیز کراتی ہیں کہ اگر مجبوراً کوئی گھر سے باہر چلا بھی جائے تو واپسی پر خواہ کتنی ہی آوازیں دے وہ دروازہ نہیں کھولتیں، اور انہیں مجبوراً صبح تک یا تو دروازے میں کسی محفوظ جگہ قیام کرنا پڑتا ہے یا پھر احباب کے گھر پہونچکر "قیام شبینہ" کی اجازت حاصل کرنا پڑتی ہے۔ +

باب الصحت

غذا اور صحت

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

ہندوستانیوں کی رفتارِ صحت

کسی زمانے میں ہندوستان کی آب و ہوا میں امرت اور آبحیات کی آمیزش تھی، یہاں کا ہر شخص عروس صحت سے واصل و ہمکنار تھا۔ مگر بہ نیرنگیٔ لیل و نہار ہے کہ آج یہاں ایک تندرست شخص کا ملنا بھی مشکل ہے، مہلک اور جان لیوا امراض کے نشو و نما کے لئے تو یہ سرزمین کچھ اس قدر موزوں ثابت ہوئی ہے کہ جو منحوس بیماری اپنے منحوس قدم یہاں جمالیتی ہے وہ لاکھوں افراد کو لقمۂ اجل بنا دینے کے بعد بھی یہاں سے رخصت نہیں ہوتی، ملیریا، چیچک، ہیضہ اور پلیگ وغیرہ ہلاکت آفرین اور جانگسل امراض یہاں مستقل طور پر خیمہ زن ہیں۔ دق وسل کو تو خصوصیت سے فرزندان ہند مرغوب و محبوب ہیں۔ یہ مرض روز بروز ترقی پذیر ہے وبائی امراض سال کے ہر مہینے میں ہندوستان کے کسی نہ کسی گوشے میں ضرور موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۳۴ء کی ہیلتھ رپورٹ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہندوستانی صحت کے اعتبار سے روز بروز زوال و انحطاط کی طرف جا رہے ہیں۔ مجموعی طور پر سالہائے ماسبق کے مقابلہ میں سنہ ۱۹۳۴ء میں ۵۷، ۵۹۴، ۰ اموات زیادہ ہوئی ہیں۔

ہیلتھ کمشنر صاحب کی تشخیص

ہیلتھ کمشنر صاحب بہادر نے امراض و اموات کے اس ہجوم و اقدام کے اسباب یہاں کے باشندوں کی جہالت و مفلسی بتائی ہیں۔ محکمہ صحت کے افسر اعلیٰ کی تشخیص بہت حد تک قابل اعتبار ہے۔ مگر اس کا اصلی سبب یہ ہے کہ "حفظ صحت علاج سے بہتر ہے" کے پرانے مقولے کو آجکل زیادہ وقعت و اہمیت نہیں دی جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر انصاری صاحب مرحوم کے الفاظ میں ہندوستانیوں کے زوال صحت کا سبب یہی ہے کہ "علاج اور حفظان صحت کا معقول انتظام نہیں ہے ہمارے اشخاص اور انکے گھروں کی صفائی کا معیار ابھی بہت پست ہے۔ ضرورت ہے کہ مکانوں کے بنانے میں ہوا اور روشنی کا خیال رکھیں۔ صفائی کا بہتر انتظام ہو۔ ہر گاؤں اور شہر کی تعمیر میں حفظان صحت کے اصول مدِ نظر رہیں"۔

تعلیمیافتہ اصحاب کا فرض

ملک و قوم کی خدمات کے اہم فرائض میں عوام کو صحت کی طرف رغبت و شوق دلانا بھی ایک فریضہ ہے اگر تعلیمیافتہ اشخاص میں سے کچھ لوگ بھی یہ خدمت اپنے ذمہ لے لیں کہ عوام کو صحت کی اہمیت و ضرورت ذہن نشین کرائیں اور تندرستی کے حفظ و بقا کے اصول اور معلومات سے پبلک اور خصوصاً ان پڑھ لوگوں کو آگاہ کریں۔ تو یقیناً انکی اس خدمت کو آنے والی نسلیں کبھی فراموش نہ کر سکیں گی کیونکہ صحت ہی وہ عطیہ خداوندی ہے کہ جسکے ذریعہ ہر کامیابی و فلاح کے دروازے تک باریابی ہو سکتی ہے۔ پھر وہ شخص کتنا خوش نصیب ہے جو افضل الاعمال خدمت الناس پر عمل کرتا ہے۔

صحت کی ضرورت

جس طرح ایک مشین زنگ آلودہ اور شکستہ کل پرزوں کے ساتھ اپنا کام صحیح طور پر نہیں کر سکتی اسی طرح وہ قوم بھی زندگی کی جد و جہد اور حیات کی کشمکش میں کامیاب نہیں ہو سکتی، جسکے افراد کمزور نحیف اور دائم المرض و کوتاہ عمر ہوں جو قوم علم و عقل اور دولت کے ساتھ ساتھ عروس صحت سے بھی ہمکنار رہی ہے وہی ہمیشہ دوسروں پر غالب و حکمران ہوئی ہے۔ بلکہ تاریخ بتاتی ہے کہ بعض دفعہ عالم و عاقل اور دانا و فرزانہ قوم پر بھی جاہل مگر طاقتور و توانا قوم غالب آگئی ہے۔

آج ہندوستان جس دورِ انقلاب سے گذر رہا ہے۔ اسکو دیکھتے ہوئے اسکی اشد ضرورت ہے کہ صحت و تندرستی کے حفظ و بقا کے اصول اور امراض کے انسداد و دفعیہ کی تدابیر کی اشاعت عوام میں زیادہ سے زیادہ کی جائے علاوہ ازیں دنیا کی تمام تفریحات و لذائذ نفس انسانی کو مسرت اندوز اور روح کو شگفتہ و بیدار اسی وقت کر سکتے ہیں جب کہ صحت کی دیوی بھی زینت آغوش ہو، جو شخص اسکی ہم آغوشی سے محروم ہے اُسکے واسطے لکشمی کی طلائی و نقرئی آواز بھی کوئی دل خوش کن اور مسیحائی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ اور یہ تو قطعی ناممکن ہے کہ صحت کی عدم موجودگی میں جسمانی پرورش کا سامان بخوبی مہیا کیا جا سکے۔ کیونکہ ایک نحیف و کمزور اور دائم المرض شخص محنت مشقت کر کے اتنا کما ہی نہیں سکتا کہ جسکے ذریعہ جسم و روح کی پورے طور پر پرورش ہو سکے

اسلئے موجودہ افلاس وتنگدستی کی گھنگھور گھٹائیں جو آج ہمکو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، وہ بھی صرف آفتاب صحت کی زندگی بخش اور قوت افزا شعاعوں سے ہی دُور ہوسکتی ہیں۔

صحت کے اصُول

جسمانی صحت کو قائم رکھنے اور امراض سے محفوظ رہنے کیلئے چند موٹے موٹے اصول معلوم ہونے کافی ہیں یعنی مناسب اور سادہ غذا، اسکے پکانے اور کھانیکے طریقے، تازہ ہوا کا حصول، صفائی کا معمول، ورزش کی عادت، اور معمولات زندگی میں اعتدال وباقاعدگی وغیرہ۔ ان باتوں پر عمل کرنیسے تندرستی قائم رہ سکتی ہے، بہت سے امراض سے امن ملسکتا ہے جسمانی قوت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ مرض کے حملوں سے بچانے کی قوت میں اضافہ وترقی ہوسکتی ہے۔ یہ اصول قدرت کے وہ بہترین اکسیری نسخے ہیں کہ جنکے استعمال میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ مگر افسوس یہ ہے کہ ہر شخص انکو معمولی اور حقیر باتیں خیال کرکے انہیں لائق توجہ نہیں سمجھتا، اور اس بے توجہی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہماری صحت عمومی روز بروز انحطاط پذیر ہے۔ اس وقت غذا کے متعلق کچھ مفید معلومات اخذ وجمع کرکے پیش خدمت کی جاتی ہیں۔ تاکہ انکے ذریعہ عوام اپنی صحت کی حفاظت، امراض کا انسداد اور جسمانی قوت کی نگہداشت کرسکیں۔

غذا اور صحت جسمانی

طب کے ماہرین مدتوں سے کہتے چلے آئے ہیں کہ خراب و ناقص غذا اور اسکے جذب وہضم کی خرابیوں کی وجہ سے بہت سے امراض پیدا ہوجاتے ہیں، اب دور موجودہ کے ماہرین غذا نے بھی مسلسل تجربوں کے بعد اسکی تصدیق کردی ہے کہ غذا کو صحیح اور درست طریقے پر استعمال کرنیسے نہ صرف بہت سے امراض سے نجات و رستگاری ہوجاتی ہے بلکہ عمر دراز بھی حاصل ہوسکتی ہے۔ چنانچہ مشہور ماہر غذا سر ڈاکٹر رابرٹ میکراسن نے متعدد تجربوں کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے کہ "غیر مناسب غذا کے خراب اثرات سے ناقص نشوونما جسمانی کمزوری، عضلات کا ضعف، جسمانی قوت کی کمی، قوت برداشت کی کمی، شدید جسمانی ودماغی کام کی ناقابلیت، عمر کی قلت اور قبل از وقت بڑھاپا وغیرہ عوارض رونما ہوتے ہیں۔ سل ودق، ہیضہ وپیچش، ملیریا اور جذام وغیرہ امراض کے مقابلہ کی قوت بھی ناکافی اور ناقص غذا کے سبب سے کمزور ہوجاتی ہے۔ اس قوت کی کمزوری کی وجہ سے ہندوستانی متعدی اور دیگر امراض میں مبتلا ہوجاتے ہیں" اس بیان کی مزید توضیح ڈاکٹر جے، ایچ ہلٹن صاحب نے کی ہے آپنے صاف طور پر کہدیا کہ ہندوستان میں بیماریوں کی کثرت کا باعث عوام کی ناقص غذا ہے پس اگر ہم اپنی اور اپنے برادران وطن کی صحت وطاقت بڑھانا اور اموات کی تعداد کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی روز کی غذاؤں کو عمدہ اور بہتر بنانے کی کوشش کریں اور مشاہدہ بھی اسکی تائید کرتا ہے کہ گذشتہ نصف صدی میں بے شمار دوائیں امراض کو دور کرنیکے واسطے تیار ہوچکی ہیں اور روزانہ ہو رہی ہیں۔ مگر ان دواؤں سے امراض کی پیدائش میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بلکہ اور زیادتی وکثرت ہوتی جارہی ہے، اسکی وجہ یہی ہے کہ امراض سے محفوظ رہنے کے واسطے زندگی کے طریقوں اور غذا کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کیجاتی ہے کیونکہ ڈاکٹر میکراسن صاحب کے بقول "صحیح قسم کی غذا صحت کو بہتر بنانے کے لئے ایک نہایت ضروری اور اہم جزو ہے، اور خراب قسم کی غذا امراض کے پیدائش کی معاون ہے"

قدرت کا عطیہ

جسم انسانی میں خالق کائنات نے ایک ایسی قوت ودیعت فرمائی ہے۔ جو امراض سے محفوظ رکھتی ہے اور مرض کے حملہ کے وقت ہماری حفاظت کرتی ہے، مرض کا مقابلہ کرتی ہے۔ غذا کی خرابی اور نقص سے جس طرح جسم کی بخوبی پرورش نہیں ہوتی ہے اسی طرح یہ قوت بھی کمزور وضعیف ہوجاتی ہے اور طبیعت معمولی مرض کے حملہ کو بھی برداشت نہیں کرسکتی۔ بلکہ ذراسی بے احتیاطی سے جسم مرض کا شکار ہوجاتا ہے اور قوت مدافعت کی کمزوری کے سبب سے مرض غالب ہوکر موت کا باعث بن جاتا ہے۔ قدرت نے ہماری غذاؤں میں اس قسم کے اجزا مہیا کردیئے ہیں جو تعمیر جسم کو مضبوط ومستحکم بنانے اور مرض سے مقابلہ کرنے کی قوت کی حفاظت وبقا کے لئے لازمی ہیں۔ لیکن غذاؤں کا مروجہ طریقہ استعمال غلط ہے اسلئے یہ غذا فائدہ مند اور صحت پرور ہونے کی بجائے جسم کے لئے بیکار اور فضول چیز ہوجاتی ہے۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ ہماری روزانہ کی غذاؤں میں بہت سی ایسی اشیاء شامل ہیں جو نہ صرف مفید صحت ہیں۔ بلکہ اکسیر حیات اور کیمیاء زندگی ہیں اور جدید سائنس نے متواتر تجربات کے بعد انکے نفع مند افعال کی تصدیق وتوثیق کی ہے مگر ہم اپنی لاعلمی و ناواقفیت کی وجہ سے پورے طور پر ان سے متمتع نہیں ہوتے ہیں پس ہر طالب صحت کو لازم ہے کہ غذا کے پورے فوائد کے حصول کے واسطے اسکی اقسام وانواع اور تیار کرنے اور کھانے کے طریقوں سے آگاہی و واقفیت حاصل کرے۔

غذا کی تعریف

ایک شخص کئی روز سے بھوکا ہے اسکے ہوش وحواس پراگندہ ہیں تمام طاقتیں جواب دے چکی ہیں، اٹھنے چلنے سے مجبور ہے آنکھوں میں دم آیا ہوا ہے

کہ ٹھیک اس حالت میں اسکے حلق میں دودھ یا کسی اور غذا کو پہونچا دیا جاتا ہی اور وہ چند منٹ میں آنکھیں کھول دیتا ہی اسکے بدن میں حرکت و چستی آجاتی ہی اور رفتہ رفتہ قوت و توانائی حاصل کرلیتا ہے اس سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہی کہ اعضاء کی پرورش، جسمانی قوت کی افزائش، اور روح کی تروتازگی غذا پر موقوف ہی یعنے ہر متنفس کو ہوا پانی کے بعد غذا کا ملنا اشد ضروری ہے اور رات دن کے ہر لحظہ میں کام کرنیسے بدن کے جو اجزا تحلیل ہوتے رہتے ہیں ان کا بدل غذا سے ہی حاصل ہوسکتا ہی۔ چنانچہ غذا ایسی اشیاء کو کہتے ہیں کہ جب وہ ہضم ہوجائیں تو ہمارے جسم کے جو اجزا محنت و مشقت کرنے سے خرچ ہوتے ہیں اور اس خرچ کی وجہ سے جسم کی ساختوں میں جو کمی ہوتی رہتی ہے اس کمی کو پورا کریں۔ نیز یہ اشیا اس قابل ہوں کہ جسم میں حرارت غریزی پیدا کرکے عضلات و اعصاب میں قوت و توانائی بخشیں۔ تاکہ حرکات جسمانی اور محنت بخوبی ہوسکے۔ بالفاظ دیگر غذا سے دو فائدے حاصل ہونے چاہئیں۔

(۱) جسمانی ساختوں کے مصرف کی کمی کو پورا کرنا۔ (۲) حرارت اصلی پیدا کرکے قوت و توانائی بخشنا۔

ترکیب جسمانی اور غذا

غذا کی تعریف اور مقصد معلوم ہونیکے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ جسم کے ترکیبی اجزا سے واقفیت ہو کیونکہ غذا اسی وقت کارآمد اور مفید ہے جبکہ غذا اور مغتذی میں مشابہت ہو۔ اطباء قدیم نے خون بلغم صفرا اور سودا سے ترکیب جسمانی بتائی ہے مگر جدید کیمسٹری کے مطابق جسم انسانی کی ساخت و ترکیب میں حسب ذیل اجزا معلوم ہوئے ہیں۔

(۱) آکسیجن	(۲) کاربن	(۳) ہیڈروجن	(۴) نائٹروجن	(۵) کیلسیم	(۶) فاسفورس
(۷) پوٹاسیم	(۸) سلفر	(۹) سوڈیم	(۱۰) کلورین	(۱۱) میگنیشیم	(۱۲) آئرن
(۱۳) آیوڈین	(۱۴) فلورین	(۱۵) سلی کن	(۱۶) زنک	(۱۷) کاپر	(۱۸) لیتھیم

مذکورہ بالا اجزا جسم انسانی میں مختلف قسم کے کیمیاوی مرکبات کی شکل میں پائے جاتے ہیں جن سے جسم کی موجودہ ساختیں بنتی ہیں اور ان کے اجزا کی ترکیب کے لحاظ سے غذا کی حسب ذیل اقسام بنتی ہیں۔

(۱) پروٹینز (اجزائے لحمیہ) (۲) فیٹس (اجزائے شحمیہ) کاربوہائیڈریٹس (اجزائے نشائیہ) (۴) سالٹس (نمکیات) غذا کے ان اجزا کیمیاوی کے معلوم ہونیکے بعد یہ بات بآسانی سمجھ میں آجاتی ہی کہ وہی اشیا جزو بدن ہوسکتی ہیں اور بدل ما یتحلل انہی سے حاصل ہوسکتا ہی جن چیزوں میں ان اجزا کی موجودگی پائی جائے۔ جس چیز میں جو رکن زیادہ ہوتا ہے وہ اسی نام سے پکاری جاتی ہے

ارکان غذائیہ کے فوائد

(۱) پروٹینز (اجزائے لحمیہ) جسم کا گوشت و پوست اسی چیز سے بنتا اور پرورش پاتا ہے۔ دودھ، پنیر، انڈا، مچھلی، گوشت، بادام، اخروٹ، ماش (ارڈ) مونگ، لوبیا، مٹر، اور گیہوں وغیرہ میں یہ اجزا پائے جاتے ہیں۔

(۲) فیٹس (اجزائے شحمیہ) یہ اجزا حرارت غریزی کو بڑھا کر بدن کو فربہ اور طاقت ور کرتے ہیں، بدن میں غذا نہ پہونچنے کی صورت میں بدل کا کام دیتے ہیں۔ روغنی اشیاء گھی، تیل، چربی وغیرہ میں ہوتے ہیں۔

(۳) کاربوہائیڈریٹس (اجزائے نشائیہ) جسم کو منظم و معتدل رکھنا ان کا مخصوص فعل ہے، یہ اجزا چاول، شکر، آلو، گزر، شلجم اور مولی وغیرہ میں ہوتے ہیں۔

(۴) سالٹس (معدنی نمکیات) ان کا کام جسم اور خون کی اصلاح ہے، دانتوں اور ہڈیوں کو طاقت دیتے ہیں، نمک خوردنی، چونا، پوٹاس اور سبزیوں کے استعمال سے یہ اجزا حاصل ہوتے ہیں۔

غذا کے حیات پرور جوہر

مذکورہ اجزا پروٹینز، فیٹس، کاربوہائیڈریٹس، نمک اور پانی وغیرہ جسم کی نشو و نما اور صحت کی بحالی و افزائش کے لئے واقعی ضروری اور لازمی ہیں۔ مگر اب جدید انکشافات اور متواتر تجربات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہی کہ انکے علاوہ غذا میں ایک اور زندگی بخش اور حیات پرور جوہر ہوتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں تمام غذا جسم کے واسطے بے کار ہوجاتی ہے، اور اس کی کمی سے مختلف بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں، جسم کی نشو و نما بند ہوجاتی ہے، ہاضمہ خراب اور اعضائے رئیسہ کمزور ہوجاتے ہیں، قوت بصارت و سماعت میں خلل پڑجاتا ہی قوتِ مدافعت کمزور ہوجاتی ہے۔ اس لئے مہلک اور متعدی امراض حملہ آور ہوتے ہیں، ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ یہ حیات پرور اجزا وٹامین (حیاتین) کے لطیف نام سے موسوم کئے جاتے ہیں اور ان کو امتیاز و خصوصیت کے لئے الف، ب، ج، د، ذ، وغیرہ مختلف اشارات سے تحریر و تقریر میں ادا کرتے ہیں۔

حیاتین کی تفصیل

وٹامین (حیاتین) کی مختلف اقسام کے فوائد و منافع حسب ذیل ہیں:۔

حیاتین الف (وٹامین اے) جسم کی نشو و نما اور ہڈیوں کی پرورش کرتی ہے بینائی کو قوت دیتی ہے۔ قوت مدافعت میں اضافہ کرتی ہے، کانوں اور جسم کے سوراخوں میں پیپ کی پیدائش کو روکتی ہے۔ یہ حیاتین آنکھوں، پھیپھڑوں، معدہ اور آنتوں پر بھی عمل کرتی ہے، بچوں کی غذا میں اس کا ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اسکی کمی سے بچوں کا نشو و نما پورے طور پر نہیں ہوتا ہے، انکی ہڈیاں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں یہ قدرتی طور پر سبز پتیوں اور بعض قسم کے بیجوں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن نباتی تیلوں میں نہیں ہوتی۔ عام طور پر دودھ، مکھن بالائی، انڈے کی زردی، پنیر، سبز ترکاریوں، بعض قسم کے غلوں، چربی دار گوشت، مچھلی اور کاڈلیور آئل میں پائی جاتی ہے۔

حیاتین ب (وٹامین بی) یہ زندگی اور تندرستی کے لئے نہایت ضروری ہے، غذا میں اسکی کمی یا غیر موجودگی سے ہر عمر کے انسانوں اور حیوانوں کے پٹھوں میں ایک قسم کی سوزش اور ورم پیدا ہو جاتا ہے اسکے علاوہ ایک خاص مرض پیدا ہو جاتا ہے جس کو بیری بیری کہتے ہیں۔ بچوں کی غذا میں انکے نہ ہونے سے انکی پرورش میں فوری نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی بھوک نہ لگنا وغیرہ شکایات بھی اسکی کمی سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ زیادہ تر نباتات سے ماخوذ ہے اور خصوصیت سے بیجوں اور غلّوں میں پائی جاتی ہے یہ تازہ اور خشک انڈوں، سبز ترکاریوں، آلوؤں، گوشت اور دودھ میں بھی ملتی ہے، گیہوں، مکئی اور چاولوں کے چھلکے میں ہوتی ہے۔

حیاتین ج (وٹامین سی) اگر غذا میں یہ جز کم ہو یا بالکل نہ ہو تو دانتوں اور مسوڑھوں کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص اسکی کمی سے گوشت خورہ اور لثہ دامیہ (سکروی) پیدا ہو جاتا ہے یہ تازہ سبزیوں اور ترکاریوں مثلاً کاہو، گوبھی، کرم کلا، مولی، شلجم، ٹماٹر کسی قدر آلو، گاجر، لوبیا، چقندر، بعض پھلوں مثلاً لیموں، نارنگی وغیرہ کے رسوں میں پائی جاتی ہے۔ بعض قسم کے گوشتوں اور غلوں میں کم ہوتی ہے۔

حیاتین د (وٹامین ڈی) اسکے فوائد بھی حیاتین الف کے مانند ہیں غذا میں اسکے نہ ہونے سے بھی جسم اور ہڈیوں کی پرورش میں خلل پڑ جاتا ہے، یہ دودھ، مکھن، گھی (کاڈلیور آئل) میں بکثرت ہوتی ہے۔

حیاتین ذ (وٹامین ای) غذا میں اسکی عدم موجودگی سے بانجھ پن اور تولید کی عدم قابلیت پیدا ہو جاتی ہے جن عورتوں یا مردوں کی غذا میں یہ بالکل نہیں ہوتی اُنکے اولاد نہیں ہو سکتی۔ یہ زیادہ تر کاہو، چنے کی دال، گیہوں کے چھلکے، انڈوں کی تازہ زردی، گائے کی کلیجی، روغن زیتون، اور مغز بنولہ میں پائی جاتی ہے۔ دودھ میں یہ بالکل نہیں ہوتی۔

یہ اجزائے حیات بخش مندرجہ بالا چیزوں کے علاوہ گاجر، پیاز، سنترہ، کیلا، آم اور جو وغیرہ میں بھی ہوتے ہیں، بعض اشیاء میں ایک اور بعض میں دو اور کسی میں تینوں حیاتین کی مقدار ہوتی ہے الغرض یہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ غذا میں حیاتین کا ہونا اشد ضروری ہے اور ہمیشہ وہ غذائیں استعمال کی جائیں جن میں مختلف قسم کی حیاتین موجود ہوں۔

چند مفید و ضروری غذاؤں کی ترکیب تیاری

غذا کے حیات پرور اور قوت بخش اجزا اس قدر لطیف و نازک ہوتے ہیں کہ ان اجزا کی حامل اشیاء کو غیر صحیح طریقہ پر پکانے اور کھانے سے یہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور یہ غذا جسم کے لئے صرف ایک وزن رہ جاتا ہے جس سے نہ عمدہ خون پیدا ہوتا ہے اور نہ جسم میں طاقت آتی ہے اسلئے بعض مشہور غذاؤں کے فوائد اور انکی ترکیب تیاری لکھی جاتی ہے۔۔

گیہوں۔ دنیا میں تمام غلوں سے زیادہ گیہوں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں بدن کی پرورش کرنے والے اجزا بکثرت ہوتے ہیں اس کے چھلکے میں فاسفورس اور حیاتین پائے جاتے ہیں۔ آجکل دیگر غلوں کی طرح گیہوں کا آٹا بھی عام طور پر مشین کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے۔ اور باریک آٹے کی روٹی کھانا فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ مشین کی تیز حرکت گرمی پیدا کر کے گیہوں کے مفید صحت اجزا کو جلا دیتی ہے اسلئے اس آٹے کی روٹی سے

نہ غذائیت حاصل ہوتی ہے اور نہ گیہوں کے اصلی مطلوبہ فوائد سے ہمارا جسم متمتع ہوتا ہے بلکہ اس آٹے کی روٹی دیرہضم اور قابض ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آجکل ۸۰ فیصدی اشخاص کو قبض کی شکایت رہتی ہے علاوہ ازیں اس آٹے سے آنتوں کے اور بہت سے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اس کے علاوہ خون پیدا کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رہتی ہے اسکے برخلاف ہاتھ کی چکی سے پسے ہوئے آٹے کی روٹی زود ہضم ہوتی ہے عمدہ خون پیدا کرتی ہے اور قبض بھی نہیں ہوتا ہمیشہ مشین کے آٹے کی روٹی کے بجائے ہاتھ کی چکی سے پسے ہوئے آٹے کی روٹی کو پسند کرنی چاہیئے اور جن کو مشین ہی کا آٹا ملتا ہو وہ بغیر چھانے آٹے کی روٹی کھائیں۔ اس طریقے سے یہ زود ہضم اور قبض کشا ہوگی اور بہت سی بیماریوں سے امن رہیگا۔

دُودھ۔ یہ ایک مکمل غذا ہے۔ اس میں غذا کے تقریباً تمام ضروری صحت بخش اجزا موجود ہوتے ہیں دودھ میں دو قسم کے حیاتین پائے جاتے ہیں اور ج پائے جاتے ہیں، روغنی نشاستہ دار اور نمکین اجزا بھی ہوتے ہیں، علاوہ ازیں دودھ میں چونہ کی مقدار تمام غذاؤں سے زیادہ ہوتی ہے اور چونہ صحت و تندرستی کے واسطے بہت ضروری ہے۔ جسم انسانی چونہ کی کمی سے پورے طور پر نشوونما نہیں ہوتا، پٹھوں، رگوں اور ہڈیوں کی پرورش نہیں ہوتی۔ الغرض چونہ کے نہ ہونے سے جسم رفتہ رفتہ کمزور ہوکر ناکارہ ہو جاتا ہے، بکری، گائے، بھینس کا دودھ عمدہ ہوتا ہے، عمدہ تازہ دودھ مفید اور خوش ذائقہ ہوتا ہے اور جوشدینے سے نہیں پھٹتا۔ دودھ کو مسلسل بہت دیر تک جوش نہ دینا چاہیئے، اس طریقے سے اسکے غذائی اجزا تباہ ہو جاتے ہیں، فطری طریقہ تو یہی ہے کہ تازہ دودھ پیا جائے۔ چنانچہ بچوں کا بلاواسطہ پستانوں سے دودھ پینا اس طبعی حقیقت کی کھلی ہوئی شہادت ہے، اسلئے اگر براہ راست جانور کے تھنوں سے دودھ پیا جائے تو زیادہ بہتر و مفید ہے۔ یا پھر ہلکا اور خفیف جوشدینا چاہیئے۔ عام طور پر لوگ دُودھ رات کو سوتے وقت پیتے ہیں سوتے وقت پینے سے دودھ بخوبی ہضم نہیں ہوتا، اسلئے صبح یا شام کو ۵، ۶ بجے دودھ پینا چاہیئے۔ اگر دودھ سے قبض ہو تو شکر سُرخ یا شہد ملا لینا چاہیئے۔ اور جس جانور سے دودھ لیا جائے اسکی پرورش اور خوراک کا انتظام اچھا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ چارے کا اثر دودھ میں ضرور آتا ہے جو جانور کھلی ہوئی چراگاہوں میں چرتے ہیں اور تازہ ہوا اور روشنی میں رہتے ہیں ان کا دودھ بہت بہتر ہوتا ہے۔ دودھ بہترین نعمتِ خداوندی ہے اور ہمارے بزرگوں کی طویل عمر اور تندرستی کا راز دودھ کے استعمال میں ہی پوشیدہ تھا۔

بکری کا دودھ گائے اور بھینس کے دُودھ کی نسبت بکری کا دودھ زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ (۱) بکری کا دُودھ گائے کے دودھ کی نسبت زیادہ زود ہضم ہوتا ہے۔ اس میں مکھن بھی زیادہ ہوتا ہے (۳) یہ سل کے جراثیم سے پاک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بکری کی پرورش اور نگہداشت گائے اور بھینس کے مقابلہ میں زیادہ سہل اور کم خرچ ہے۔ اطبائے قدیم نے بھی بکری کے دودھ کو دافع سل اور بعض اعتبارات سے بہتر تسلیم کیا ہے، ان دنوں جب کہ ہندوستان میں مرض سل روز بروز ترقی پذیر ہے اور بازاروں میں عمدہ خالص دودھ بھی نہیں ملتا ہے اور افلاس بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ تو یہی مناسب ہے کہ ہم اپنی غذا کی کمی کو بکری کے سستے دودھ سے پورا کریں۔

دہی ہندوستان کے بعض خطوں میں دہی بکثرت استعمال ہوتا ہے، درحقیقت دہی دودھ سے بھی زیادہ مفید صحت چیز ہے۔ کیونکہ دودھ میں عفونت کو دور کرنے والے جراثیم ہوتے ہیں۔ بدبو پیدا کرنے والے کیڑوں کو ہلاک کرنا ان جراثیم کا فعل ہے اور دودھ کو ترش کرنے سے ان جراثیم کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ دہی ترش دودھ ہے اسلئے اس میں موذی جراثیم نہیں ہوتے ہیں بلکہ اگر دوسرے جراثیم پانی وغیرہ کے ساتھ اس میں مل بھی جائیں تو وہ ترشی کے اثر سے مرجاتے ہیں، دہی کے جراثیم معدے اور آنتوں میں زندہ رہتے ہیں۔ اسلئے غذا کے نشاستہ دار اجزا کو ترشی میں تبدیل کرکے دوسری قسم کے جراثیم کی ہلاکت مدد دیتے ہیں، معدہ اور آنتوں کو موذی جراثیم کی اذیت سے محفوظ رکھتے ہیں۔ دہی خالص دودھ سے جمانا چاہیئے، اور جن برتنوں میں دودھ لگا جائے اور جن میں دہی جمایا جائے وہ بھی پاک وصاف ہونے چاہئیں۔ دودھ والا جانور بھی تندرست ہونا چاہیئے، زیادہ ترش دہی مفید نہیں ہوتا، اور ایسے دہی کے مکھن کی ترکیب میں بھی خرابی آجاتی ہے اور غذائیت نہیں رہتی۔ ہمیشہ تازہ اور میٹھا دہی کھانا چاہیئے۔

چاول۔ یہ بھی ہندوستان کے بعض صوبوں کی مخصوص غذا ہے اور عموماً ہر شخص اس کو استعمال کرتا ہے آجکل عام طور پر چاول بھی مشین کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے اس طرح چاولوں کا وہ لطیف پرت بھی ضائع ہو جاتا ہے جس میں حیاتین ب ہوتی ہے اس حیاتین کے ضائع ہونیکے بعد ان چاولوں کا کھانا باعثِ نقصان ہے اور ایک خاص بیماری پیدا ہو جاتی ہے جس کو بیری بیری کہتے ہیں اس مرض کے انسداد کی بہترین تدبیر یہ ہے کہ مشین کے صاف کئے ہوئے چاول مطلق نہ کھائے جائیں۔ عام طور پر چاولوں کو اُبال کر جو خشکہ تیار کیا جاتا ہے اسکی پیچ (مانڈ) کو بیکار سمجھکر پھینک دیتے ہیں۔ چونکہ حیاتین (ب) پانی میں حل ہو جاتی ہے اسلئے یہ جوہر پیچ کے ساتھ ضائع ہو جاتا ہے۔ حالانکہ پیچ زود ہضم، ملین مشتہی اور

اور دانع صفرا ہے۔ پس یا تو اسکو چاولوں میں جذب کر دینا چاہیئے۔ یا اس کو پی لینا چاہیئے۔ پلاؤ خشکہ سے زیادہ تقویت بخش محض اسی وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس میں گوشت کی یخنی بھی شامل کیجاتی ہے۔ بلکہ اس کی قوت بخشی کا راز یہ بھی ہے کہ پلاؤ پکاتے وقت پیچ نہیں پھینکی جاتی۔

گوشت - یہ ایک عمدہ غذا ہے اس میں اجزائے لحمیہ چربی، نمک اور پانی ہوتا ہے۔ حیاتین الف سے ہڈیوں کو غذا پہونچتی ہے اور یہ گوشت کے شحمی اجزا میں ہوتی ہے اجزائے لحمیہ کی زیادہ مقدار ہونے کی وجہ سے گوشت زیادہ غذائیت بخش چیز ہے، بھیڑ، بکری، اور دنبے کا گوشت عمدہ ہوتا ہے، بٹیر، تیتر اور مرغ وغیرہ پرندوں کا گوشت لطیف و زود ہضم ہوتا ہے، مچھلی کا گوشت سب سے بہتر ہوتا ہے۔ اس میں حیاتین د بکثرت ہوتی ہے، بالعموم گوشت کو خوب بھون کر لکاتے ہیں۔ اس طریقے سے اسکے اجزائے مقوی جل جاتے ہیں۔ حیاتین الف ضائع ہو جاتی ہے روغنی اجزاء بھی فنا ہو جاتے ہیں اور عام طور پر اس کی کو گھی سے پورا کیا جاتا ہے۔ موجودہ افلاس کے دور میں یہ اسراف بے جا ہے۔ گوشت کے اصلی فوائد سے بہرہ مند ہونے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اُبلا ہوا گوشت کھائیں، یا پھر زیادہ بہتر یہ ہے کہ پہلے گوشت مصالحہ وغیرہ ڈال کر بھون لیں، اور پھر پانی ڈالدیں۔

انڈا - یہ ایک بہترین مقوی غذا ہے، اس میں اجزائے روغنی و لحمیہ کسی قدر نمک اور پانی ہوتا ہے۔ بدن کو اجزائے لحمیہ و روغنی کی بہت ضرورت ہوتی ہے اور یہ ضرورت انڈے سے بخوبی پوری ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ وٹامین اتھارٹی کے ارکان کہتے ہیں کہ انسان کو دن بھر کے واسطے جس قدر حیاتین د کی ضرورت ہوتی ہے وہ ایک بیضہ کھانے سے پوری ہو جاتی ہے۔ انڈے کو اچھی طرح نہیں پکانا چاہیئے۔ بلکہ اتنا ابالیں کہ اسکی سفیدی جم جائے اور زردی نہ جمے، اُبلتے ہوئے پانی میں ڈیڑھ دو منٹ میں بیضہ نیم برشت ہو جاتا ہے اور اس طریقہ سے پکا ہوا بیضہ عموماً ہر مزاج کو موافق آجاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

کیا مچھلی دماغ کے لئے ضروری ہے؟

از ڈاکٹر سی، الیف، لیننگ وردی، پی، ایچ، ڈی

ہم جس کو ہضم اور کامل ہضم کہتے ہیں اسکو اگر سامنے رکھیں تو سائنٹفک تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر یہ ماننا پڑیگا کہ مچھلی گائے کے گوشت کی نسبت دیر ہضم اور کم غذائیت والی ہے۔ کیونکہ کئی مصنوعی ذرائع ہضم استعمال کر کے ہم نے اس حقیقت کو جانچ لیا ہے۔

ایک عام خیال یہ بھی پایا جاتا ہے کہ مچھلی میں فاسفورس زیادہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے وہ دماغ کے لئے بہت اچھی چیز ہے۔ مگر اس وقت تک مچھلیوں کی جس قدر عام قسمیں غذاؤں کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ ان میں اور دیگر جانوروں کے گوشتوں میں جو غذا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں فاسفورس کی کوئی خاص زیادہ مقدار نہیں پائی گئی ہے۔

لیکن اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ مچھلی کے گوشت میں فاسفورس زیادہ ہوتا ہے تو اسکی وجہ تو ابھی تک اہل خرد کی سمجھ میں نہیں آئی ہے کہ دوسرے گوشتوں کے مقابلہ میں دماغ کی قوت کے لئے مچھلی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ہماری رائے میں تو گوشت دماغ کے لئے کوئی خاص اہمیت ہی نہیں رکھتا خواہ کسی جاندار کا گوشت ہو۔

مشہور سائنسدانوں نے پتہ چلایا ہے کہ دماغ کے لئے فاسفورس کوئی خاص اہمیت زیادہ نہیں رکھتا، اگر رکھتا ہے تو اتنا ہی جس قدر نائٹروجن پوٹاشیم یا دیگر عناصر رکھتے ہیں۔ اصل میں فاسفورس وغیرہ کے بارے میں قدما نے جس قدر مبالغے سے کام لیا تھا وہی اس غلط خیال کی عوام میں ترویج کا سبب بنا ہے اس سلسلہ میں ایک مشہور ڈاکٹر نے صاف طور پر کہا تھا — کہ مچھلی میں کوئی خاص عنصر اس قسم کا نہیں پایا جاتا جو دماغ میں قوت پیدا کرنے کے لئے دوسری چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔

اس کے ثبوت میں ہم ان ملاحوں اور سمندری زندگی بسر کرنے والوں کا حوالہ دیسکتے ہیں جو سوائے مچھلی کے اور کچھ کھاتے ہی نہیں۔ لیکن وہ مچھلی نہ کھانے والوں سے زیادہ اہل دماغ یا ذہین نہیں ہوتے +

انسانی جسم — ایک حیرت انگیز مشین

از ڈاکٹر ہنری برکلے، فلاڈیلفیا، امریکہ

انسان کو قدرت نے استعمال کرنے اور اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے جسم جیسی عجیب و غریب اور نازک مشین دی ہے اسلئے ضروری ہے کہ ہم اُس ذمہ داری کو محسوس کریں جو اس پر کسی چیز کو اپنے قبضہ میں رکھنے اور اسے استعمال میں لانے کی وجہ سے عائد ہوتی ہے جسم کے مختلف اعضا وجوارح کا ایک دوسرے سے کیا تعلق رکھتے ہیں اور وہ اپنی اپنی جگہ کیا کام کرتے ہیں یہ ہر شخص کے جاننے کے لئے ایک ضروری بحث ہے

دل ۔ دل وہ عضو ہے جس کے ذریعہ خون تمام جسم کے حصوں میں پھینکا اور پہونچایا جاتا ہے۔ اسکے دو حصے ہوتے ہیں بایاں حصہ ذرا اونچا ہوتا ہے اور دایاں کچھ نیچا، اس حصۂ جسم کا کام اس قدر اہم ہے کہ انسان کی پیدائش سے لیکر مرنے تک برابر کام کرتا ہے۔ دن بھر میں کم سے کم ایک لاکھ مرتبہ تو ضرور ہی اس میں حرکت ہوتی ہے۔ یہ مشین چوبیس گھنٹہ چلتی ہے اور جسم کی ساری مشینیں اس کی وجہ سے خوراک اور حیات حاصل کرتی ہیں۔ دل کو دیکھکر انسان قدرت کی عجیب و غریب صناعی؛ قابلیت عقلمندی اور بے پناہ تکمیل کا اندازہ کر

دماغ ۔ اسکے بعد دوسرا رئیس عضو انسان کے جسم میں دماغ ہے۔ اسے کئی چیزوں کا مجموعہ سمجھنا چاہیئے اس کا کچھ حصہ سفید رلیشہ دار ہوتا ہے اور وہ اندرون دماغ میں ہڈیوں کے مضبوط قلعہ میں قدرت نے بند کر کے رکھا ہے۔

دماغ کا دوسرا حصہ ذرا بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔ اور رلیشہ دار نہیں ہوتا اور یہ دماغ کے باہر کا حصہ شمار ہوتا ہے۔

یہ دونوں حصے ایکدوسرے میں ملے جلے نہیں ہوتے بلکہ اپنی اپنی جگہ علیحدہ قائم ہیں۔

دماغ میں معمولی حالات کے ماتحت چربی کی قسم کی کوئی چیز نہیں رہتی، دماغ کے ۲ حصے کئے گئے ہیں جسکو منقسم کرنے والا پردہ یا غلاف ہوتا ہے، پھر ہر دو حصص کو تین تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جو اندرونی درمیانی اور بیرونی کہے جاسکتے ہیں، ہر حصہ کے لئے شریانیں اور وریدیں علیحدہ علیحدہ ہیں جو انہیں خون بہم پہونچاتی رہتی ہیں۔ رگیں دل سے خون لیکر دماغ کی طرف پھینکتی رہتی ہیں۔

معدہ ۔ معدہ وہ مشین ہے جہاں ایک قدرتی انجن یا پاور ہاؤس لگا ہوا ہے اس میں غذا پکتی ہے، ہضم ہوتی ہے اور خون بنتا ہے اگر معدہ کام نہ کرے تو سارے جسم میں اضمحلال پیدا ہو جاتا ہے۔

معدہ عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا عضو ہے اس میں اعصاب بھی بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں، اور دماغ کے ذریعہ منسلک ہونے کی وجہ سے اسے جسم کے ہر حصہ کے ساتھ تعلق اور رابطۂ ہمدردی ہوتا ہے۔

غدود ۔ نظام جسمانی میں غدود بھی اپنی جگہ ایک خاص مقصد پر قائم کئے گئے ہیں اور انہیں خون کے اعلیٰ اور خاص جوہر لے جاتے ہیں اور جسم میں مختلف مقامات انہیں اپنے اپنے حصہ کی خاص پرداخت کے لئے تعینات کیا گیا ہے، غدودوں کی کئی قسمیں ہیں اور ہر قسم کا کام علیحدہ علیحدہ چیزیں جسم میں پیدا کرنا ہے

اعصاب ۔ دماغ اور بیرونی دنیا سے رابطہ اور تعلق جس چیز سے قائم ہے وہ اعصاب کا جال ہے۔

احساس کے اعصاب، حرکت کے اعصاب اور بعض خاص محسوسات کے اعصاب علیحدہ علیحدہ اپنا منصبی کام کرتے رہتے ہیں۔ سب سے زیادہ حساس وہ اعصاب ہیں جنکے ذریعہ چھوکر ہم چیزوں کا علم حاصل کرتے ہیں یا اور طریقوں سے علم اور احساس اشیا کرتے ہیں۔ آنکھ میں دیکھنے کے اعصاب رکھے گئے ہیں اور باہر کی دنیا کی اچھائی برائی، چھوٹائی بڑائی، گڑبڑ اور سکون۔ روح کی خوشی اور رنج کا دروازہ اسی کے ذریعہ کھلتا ہے۔ جذبات، غم و غصہ اور دیگر چیزیں آنکھ کے فعل کی وجہ سے بہت زیادہ جوش میں آتی ہیں۔ آنکھ تک اپنا فعل پہونچا دیتی ہیں اور عجیب و غریب دفتر عجائبات و طلسم ہے جس کی تفصیل بیان کرنا مشکل ہے۔

سماعت ۔ سماعت یا سُننے کی حس کان میں رکھی گئی ہے۔ سُننے کے اعصاب دماغ سے ٹیلیفون کے تاروں کی طرح ملے ہوئے ہوتے ہیں اور عجیب و غریب فعل اس سے سرزد ہوتے ہیں جسم کی خاص اور عجیب خدمات کرنے میں کان ایک مخصوص حیثیت

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

انسدادِ دق کے لئے لیڈی لن لتھ گو کی کوششیں

وائسرائے کے کونسل ہال میں اخباری نمائندوں کا اجتماع

وائسرائز ہوس کے کورٹ سرکلر سے اخباری دنیا کو یہ تو ایک دن پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا کہ ہرایکسیلنسی مارشنس آف لن لتھ گو نے ہندوستان کے بھر اخباروں کے نمائندوں سے تپ دق کے انسداد پر تبادلۂ خیال کیا۔ ہندوستانی صحافت میں یہ سب سے پہلی مثال ہو کہ وائسرائن نے ملک کے اخبارات کو اپنے اعتماد کا اہل قرار دیا اور ان سے ملک کی فلاح کی ایک مفید تحریک کے سلسلہ میں مشاورت کی، حکومت اور اخبارات کا یہ اشتراک عمل یقین کیا جاتا ہو کہ ملک کے دیگر اہم ترین مسائل کی عقدہ کشائی میں بھی آگے چل کر معاونت کریگا۔

معلوم ہوا ہے کہ کم و بیش پچیس نمائندگان اخبار اس کانفرنس میں شریک ہوئے جنکی نیابت اور نمائندگی سارے ملک کے انگریزی اردو اور ہندی اخبارات تک پھیل جاتی ہے ہرایکسیلنسی نے ایک بیان دیا جس میں اہل ملک سے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے متحدہ اور مشترکہ کوشش پر توجہ دلائی اور بتایا کہ انکی یہ امکانی کوشش ہے کہ جس وقت پورا سرمایہ فراہم ہو جائے تو اسکے مقاصد کی عملی تکمیل شروع کر دیجائے اور تپ دق جیسے مہلک اور تباہ کن مرض کے ازالہ کے لئے کارروائی اختیار کی جائے۔

ہرایکسیلنسی نے یہ بھی بتایا کہ اس تحریک کو مستحکم بنیاد پر قائم کرنے کی غرض سے ایک آل انڈیا اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن بنادی گئی ہے جسے سارے ملک میں جال کی طرح پھیلا دیا جائیگا، ہرایکسیلنسی نے اپنے بیان میں اس بات پر ایک دفعہ پھر زور دیا کہ جو سرمایہ جمع ہوگا اس کا ۹۵ فیصدی حصہ اسی حصۂ ملک میں صرف کیا جائیگا جہاں سے وہ فراہم ہوا ہے۔

ہرایکسیلنسی کے بیان کے بعد معلوم ہوا ہے کہ بے ضابطہ طور پر اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر تبادلۂ خیال ہوا اور بعض مفید تجاویز پیش کی گئیں کہ تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ان پر غور کیا جا سکتا ہے۔

جہانتک معلوم ہو سکا ہے فراہمی سرمایہ کا کام سرعت اور کامیابی کیساتھ آگے بڑھ رہا ہے متعدد والیان ریاست کی طرف سے بڑے بڑے چندے آچکے ہیں، صوبے کی حکومتوں اور وزرا بھی اس کام میں دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ چنانچہ محکمہ صحت اس کام میں تقریبًا ہر جگہ منہمک ہے۔ کام کی موجودہ رفتار سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ پورا سرمایہ ایکسال کے اندر اندر جمع ہو جائیگا۔ اسکے بعد فراہمی کا کام روک دیا جائے گا۔ آخر جنوری تک تقریبًا اٹھارہ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

ہرایکسیلنسی کی دلچسپی اور سرگرمی کا اظہار اسی سے ہوتا ہے کہ آپ اسے کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن سعی کر رہی ہیں اور چاہتی ہیں کہ جس قدر جلد ہو سکے ہندوستان کو تپ دق کی تباہ کن لعنت سے بچالیں۔ غالبًا آپ ریڈیو پر بھی ایک تقریر کریں گی جس میں ملک کے ہر باشندے سے اشتراک عمل کی خواہش کیجائیگی ایسوسی ایشن مذکور کو ہر دلعزیز بنانے کے لئے ایک خاص قسم کا بلہ بھی تیار کیا گیا ہے جو دو مثلث شکلوں کا مجموعہ ہے اور جسکے نیچے اور بیچ میں آل انڈیا ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن لکھا ہوا ہے۔ اس میں تین رنگ ہیں جن سے ملک کی ہر جماعت کی حمایت کا اظہار مقصود ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نشر و اشاعت میں آسانی کے لئے نیز ضروری اطلاعات بروقت فراہم کرنے کی غرض سے اخباری نمائندوں کی ایک چھوٹی سی کمیٹی بھی بنادیگئی ہے جو اس کام کو بحسن و خوبی انجام دیگی۔

ہرایکسیلنسی کا بیان

ہرایکسیلنسی نے اپنے بیان میں اخباری نمائندوں کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ لوگوں میں سے اکثر غالبًا اس سے واقف ہونگے کہ اس ملک میں تپ دق کے ذریعہ کتنی تباہی نازل ہوتی ہے اور اس کا شدید مقابلہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔ حضرات میں نے اس کام کو پورا کرنے کا دل سے تہیہ کر لیا ہے اور اس سے بھی بڑھکر میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ جس وقت سارا روپیہ جمع ہو جائے تو میں یہ دیکھوں کہ وہ صحیح طور پر صرف ہوتا ہے میری اس تجویز سے

بحیثیت مجموعی آپ لوگ تو واقف ہی ہیں جو میں نے فراہمی کے لئے اپیل کرتے وقت ابتدا میں پیش کی تھی کہ یہ روپیہ کس طرح صرف ہوگا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا سارا انحصار اس بات پر ہے کہ اسکے لئے کتنا روپیہ جمع ہوتا ہے آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ میری اپیل کے اختتام پر ایک آل انڈیا اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے قیام کی تجویز بھی اس کا پہلا عملی قدم ہوگا۔

انجمن کی تشکیل میرا خیال ہے کہ یہ ایسوسی ایشن ایک مرکزی ادارہ اور اسکے ساتھ صوبوں اور ریاستوں کی شاخوں پر مشتمل ہوگی جن کا کام یہ ہوگا کہ مقامی حالات کے پیش نظر مرکز کو اس سلسلہ میں مناسب اور ضروری مشورے دیں کہ ملک کے مختلف گوشوں میں مرض کا عملی انسداد کیونکر ممکن ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ صوبوں اور ریاستوں میں جو روپیہ صرف کیا جا رہا ہے وہ زیادہ تر غریب ہسپتالوں میں خرچ ہو گیا ہم ان ہی ہسپتالوں کے ذریعہ غریبوں کی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر ان سے اسی طرح کام لیا جائے جس طرح میں سمجھ رہی ہوں تو انکے ساتھ ایک ایسے افسر ہونگے جنکا فرض یہ ہوگا کہ وہ گاؤں گاؤں جائیں اور دیہات کے باشندوں کو گھروں میں دیکھیں اگر وہاں تپ دق کا کوئی معمولی سا مریض بھی ہو تو اسے علاج کے لئے آئیں اور اُسے بچنے کی تدبیریں بتائیں۔

مفت علاج کی سہولتیں اسکے بعد شفاخانوں میں مفت علاج کے لئے مزید وارڈ بنائے جائیں اور اسی طرح موجودہ ساری صحت گاہوں پر انکے لئے مفت انتظام کیا جائے تاکہ غربا اس سے مستفید ہو سکیں بعض ہسپتالوں میں مفت علاج ہوتا ہے اور مریض بغیر کسی فیس کے داخل کرلئے جاتے ہیں لیکن میں ان میں اور اضافہ کرنا چاہتی ہوں۔ اسکی تعداد اتنی ہونی چاہئے کہ کبھی کسی سے انکار نہ کیا جاسکے اور کوئی شخص بھی مایوس واپس نہ جائے۔ میں علاج کے لئے اس قسم کی سہولتوں کی بہم رسانی کی تجویز ہندوستان کے ہزاروں اصحاب خیر کے سامنے پیش کرتی ہیں کہ وہ ایسے مریضوں کے لئے فیاضی سے کام لیں اور مختلف ہسپتالوں میں اپنے خاندان کے افراد کے ناموں پر وارڈ قائم کریں تاکہ انکے نام ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہیں اور انکے لئے غریبوں کے دلوں سے دعائیں نکلیں۔

اخراجات کی تقسیم اس موقعہ پر میں ایک دفعہ پھر اس پر زور دیتی ہوں کہ صوبوں اور ریاستوں میں جمع کی ہوئی رقم کا ۹۵ فیصدی حصہ وہیں خرچ کیا جائیگا۔ مرکزی ادارہ کے متعلق یہ خیال کرنا چاہئے کہ وہ سب جگہ کے لئے مفید ہو سکیگا۔ مرکز تو بہت تھوڑا حصہ لیگا یعنے صرف ۵ فیصدی جو تحقیقاتی کام پر صرف کیا جائیگا۔ یہ پانچ فیصدی رقم اور موجودہ کنگ جارج ففتھ فنڈ کی رقم ملا کر صدر دفتر کے لئے کافی ہوگی۔

اشتراک عمل کی دعوت!

ہز ایکسیلنسی نے حاضرین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہونا ہے لیکن اگر ہم سب باہم مل کر اور اشتراک عمل کے جذبے کے ساتھ اسکی تکمیل کی طرف متوجہ ہوجائیں تو کامیابی ممکن ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جسکا تعلق امیر و غریب، طاقتور و کمزور نیز ہر قوم کے افراد سے یکساں ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سب متحد ہوکر اسکے انسداد میں کامیابی حاصل کریں اور ہندوستان کو اس تباہ کن مرض سے نجات دلائیں جو اس کا خون چوس رہا ہے"۔

رکھتے ہیں۔ **بینائی** ۔ بینائی یا دیکھنے کی قوت اپنی جگہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ لیکن روح کے لئے سننے کی حس بہت زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے کیونکہ روزمرہ کے تجربات اور تصورات کو ہمارے دماغ کے پردہ تک لیجانے والی چیز سماعت ہی ہے۔

مختصر یہ کہ سائنس۔ صداقت اور صفات اعلیٰ سب ہی چیزیں روح تک سماعت کے فعل ہی کی وجہ سے پہونچتی ہیں۔

قوت شامہ ۔ کان کے بعد ناک بھی ایک عجیب و غریب چیز ہے اور اس میں دو حصے ہیں اور یہ دھونکنی کی طرح سانس کو اپنے دوش پر لئے ہوئے چلتی رہتی ہے۔ بدبو، خوشبو وغیرہ دماغ کے پاس انہیں ایجنٹوں کی معرفت پہونچتی ہے۔

ذائقہ ۔ اسکے بعد زبان اور تالو کا کام آتا ہے جو ذائقہ کی حس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ وہ دفتر ہے جہاں معدہ میں جانے والی غذاؤں کا معائنہ ہوتا ہے اور چکھا جاتا ہے اور خراب چیزیں باہر پھینکدی جاتی ہیں۔ اور معدہ میں جانے سے پہلے غذا پہلا حصہ کو کے اسے معدہ میں جاکر کچھ کام کرنیکے لائق بنایا جاتا ہے۔ یہ دفتر اگر اپنا کام نہ کرے تو سارا جسم بھوک پیاس کی وجہ سے مرجھا جائے

مجربات

ازجناب حکیم مولوی محمد اسد علیصاحب ایم آر اے ایس لنڈن، ایف ٹی ایس ایم ایم بی، جودھپور

اکسیر موتیا بند

جست ایکتولہ، پارہ دوتولہ، کافور بھیم سینی دو ماشہ، نوشادر ٹھیکری دو ماشہ، کلی چنبیلی ایک تولہ، تخم سرس سیاہ ۶ ماشہ ناخن فیل دو ماشہ، بیٹ ٹڈی دو ماشہ، ممیرہ ۳ ماشہ۔ پہلے جست و پارہ کو گرہ کریں۔ پھر پختہ کھرل میں دو روز تک خوب کھرل کریں، جب دونو چیزیں سیاہ ہوجائیں تو باقی دوائیں کوٹ چھان کر اس میں شامل کردیں اور چند دن کھرل کرکے سرمہ بنالیں اور صبح وشام دو دو سلائیاں آنکھوں میں لگایا کریں۔ **فوائد**۔ ابتداء موتیا بند، پھولہ، دُھند، ناخنہ وغیرہ امراض چشم کیلئے اکسیر اور مجرب ہے میرے مطب میں کثرت سے مستعمل ہے۔

اکسیر بیاض وناخنہ

تخم سرس سیاہ پانچ ماشہ، ناخن فیل پانچ ماشہ، زعفران کشمیری تین ماشہ، سعد کوفی ۵ ماشہ، سنگ بصری پانچ ماشہ، دار فلفل تین ماشہ، فلفل سفید تین ماشہ، پوست ہلیلہ زرد تین ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۲ ماشہ، دانہ فرنگ تین ماشہ، مارقشیشائے ذہبی ۴ ماشہ، تخم کھرنی ۴ ماشہ، بیخال کبوتر صحرائی ۴ ماشہ، قرنفل ایک ماشہ، ممیرہ چینی ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر لوہے کی کڑاہی میں بارہ سنگھے کے سینگ سے لیموں کے پانی میں تین دن کھرل کرکے شیاف بنائیں۔

فوائد۔ نزول الماء، سبل، وبیاض، ناخنہ ودمعہ وضعف بصر میں صرف ۲ سلائی صبح دو سلائی شام کو آنکھوں میں لگائیں، میرا مجرب ہے۔

کشتہ فلوس

ایک پیسہ جو خالص تانبہ کا ہو، سونا مکھی دو چند کے درمیان میں رکھکر گجپٹ کی آنچ میں کشتہ کرلیں، پھر کالے سانپ کا پٹھالے کر اُسکے مُنہ میں وہ پیسہ رکھیں، پھر سانپ کو ایک ہانڈی میں بند کرکے اس قدر آگ دیں کہ سانپ کی راکھ سفید ہوجائے، پیسہ مذکور بھی سفید ہوگا، پیسہ کو پیس کر علیحدہ رکھیں اور سانپ کی راکھ علیحدہ محفوظ کریں۔

فوائد۔ پیسہ کا کشتہ اگر چند روز سونے کی سلائی سے آنکھ میں لگائیں تو بلا قدح نزول الماء رفع ہوگا نامرد یا جاں بلب مریض کو ایک چاول کھلانے سے فوراً اثر معلوم ہوتا ہے۔

سانپ کی راکھ جذام، خنازیر کیلئے بیحد مفید ہے، خوراک نصف رتی سے ایک رتی تک بدرقہ مناسبہ کے ساتھ استعمال کرائیں، چنبل کے لئے روغن سیاہ چپڑ کر اوپر تھوڑی سی راکھ چھڑک دیں، میرے مشفق جناب ڈاکٹر کریم بخش صاحب کا آزمودہ ہے۔

چورن اکسیر شکم

سمندر نمک ۵ تولہ، کالا نمک ۵ تولہ، منہاری نمک، لاہوری نمک، مغز کشنیز، پیپل خورد، پیپلا مول، تیزپات زیرہ سیاہ، تالیس پتر، ناگ کیسر، سماق، املبید دو دو تولہ، مرچ سیاہ، زیرہ سفید، سونٹھ ایک ایک تولہ، انار دانہ ۴ تولہ دارچینی، دانہ الائچی خورد ۶، ۶ ماشہ، سب دواؤں کو باریک تاروں کی چھلنی میں چھان لیں اور اس میں سے دو دو ماشہ صبح وشام پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد۔ یہ چورن معدہ کو قوی کرتا ہے۔ ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔ بواسیر، سنگرہنی، درد پیٹ، سوجن، دمہ، کھانسی، ہیچش کو دفع کرتا ہے معدہ سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں کو جڑ سے دور کردیتا ہے۔ مجرب ہے، اور ہمارے مطب میں مستعمل ہے +

ازجناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

روغن برائے سختی پستان

پوست انار، غنچہ انار، برگ انار، پوست درخت انار ہر ایک پانچ تولہ، سب چیزوں کو دو سیر پانی میں پکائیں، جب آدہ سیر پانی رہ جائے تو اس میں آدہ سیر روغن کنجد ملاکر اس قدر پکائیں کہ صرف تیل باقی رہ جائے اس تیل کی پستانوں پر مالش کرائیں اور انگیہ پہنے رہنے کی ہدایت کریں۔

دافع جریان واحتلام تالمکھانہ، کندر، نشاستہ گندم، آرد سنگھاڑہ، مازو ہر ایک چار ماشہ، کشتہ سہ دھاتہ ۶ ماشہ کشتہ مرجان مصری کوزہ ایک تولہ، سب کو باریک کریں۔ خوراک تین ماشہ صبح اور تین ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ، مجرب ہے، ضرور تجربہ کیجئے۔

برائے سوزاک گندہک آملہ سار دو تولہ، شورہ قلمی چار تولہ، ہنسل دو تولہ۔ چونہ (قلعی) ۱۶ تولہ، صدف صادق دو تولہ، سم الفار سفید دو تولہ، سہاگہ ۳ ماشہ، شب یمانی چار تولہ، سب دواؤں کو ایک دن مسلسل لعاب گھی کوار میں کھرل کرکے چھوٹے چھوٹے قرص بنالیں اور خشک ہونیکے بعد گل حکمت کرکے ۸ سیر اُپلوں کی آنچ دیں۔ سرد ہونے پر ٹکیوں کو پیس کر رکھیں۔ خوراک آدھ رتی سے ایک رتی تک مکھن میں رکھکر صبح یا شام ایک وقت دیں، اور دوسرے وقت یہ سفوف کھلائیں

نسخہ۔ گل ارمنی، رال سفید، کباب چینی، دانہ ہیل کلاں، شورہ قلمی، شب یمانی بریاں ہر ایک دو تولہ، طباشیر، گیرو، بہروزہ ہر ایک ایکتولہ کوٹ کر سفوف بنالیں خوراک ۳ ماشہ ہمراہ لسّی دُودھ، سوزاک کے لئے مجرب اور بہترین نسخہ ہے۔

ازجناب حکیم آغا منصب علی صاحب دہلی

سفوف جریان خارخسک کلاں، عاقر قرحا، بہمن سفید، بہمن سُرخ، موصلی سیاہ، موصلی سفید، تخم اُٹنگن، شاہ دانہ، مائی پنجہ اعرابی، موچرس، کمرکس، تعلب مصری، پھلی ببول، طباشیر کبود، دانہ الائچی سفید، دانہ الائچی کلاں، کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، ضمغ ڈھاک، تالمکھانہ، سمندر سوکھ، بیج بند، کشتہ عقیق ہر ایک ایک تولہ، زعفران ۶ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ، **فوائد۔** جریان اور احتلام کی حکمی دوا ہے۔

دافع مروڑ و پیچش (۱) بارتنگ کو کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں اور تلنیین کے بعد نو ماشہ سفوف پانچتولہ دہی میں ملاکر دیں دو تین خوراک میں مروڑا اور پیچش دفع ہو جاتی ہے۔

(۲) پٹھانی لودہ سائیدہ ایک ماشہ پاؤ بھر دودھ کے ساتھ صبح وشام پھنکائیں۔ مجرّب ہے۔

ازجناب حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں

اکسیر بواسیر شورہ قلمی ۵ تولہ، گندہک آملہ سار ۱۰ تولہ، دونوں کو نیم کوفتہ کرکے مٹی کے پیالے میں رکھیں اور آگ پر چڑھائیں۔ تاکہ شورہ کا پانی خشک ہو جائے، پھر سفوف بنا کر رکھلیں اور صرف ڈیڑھ ماشہ صبح کے وقت پانی کیساتھ کھلائیں خونی بواسیر میں اپنا اثر دکھاتی ہے، دو ہفتہ کے اندر مسّے خشک ہو جاتے ہیں۔

اکسیر بواسیر بادی پھٹکڑہ سفید کے سفوف کے برابر مصری ملاکر محفوظ رکھیں اور صبح وشام تین تین ماشہ یہ دوا باسی پانی کیساتھ استعمال کرائیں اس سے مسّے بالکل غائب ہو جاتے ہیں۔ جگر اور فساد خون کی اصلاح کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

روغن بواسیر نوشادر ایک تولہ، سہاگہ ایک تولہ، سم الفار ۳ ماشہ، کشتہ جست ۱ تولہ، سب کو ایکساتھ باریک کرکے لوہے کی ڈبیہ میں بند کریں اور کسی ایسی جگہ دفن کردیں، جسکے اوپر ہر وقت آگ روشن رہے، تین روز کے بعد ڈبیہ نکالیں دوا بصورت روغن موجود ہوگی اس روغن کو چھان کر محفوظ رکھیں۔ ایک قطرہ روغن مذکور چار قطرہ روغن پستہ میں ملاکر صرف رات کے وقت مسّوں پر چپڑ دیا کریں چندہی روز میں بغیر کسی تکلیف یا آپریشن کے مسّے گر جاتے ہیں۔

بیاض انصاری سے

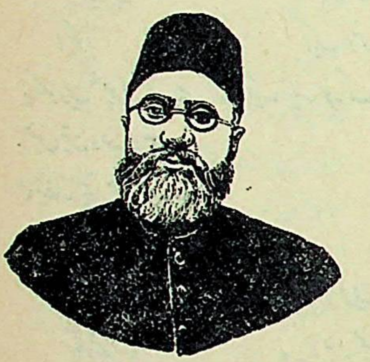
ازجناب حکیم محمد ابراہیم انصاری مظفر پوری

اکسیر معدہ مرچ سیاہ، ناگیسر، تالیس پتر، سیندھا نمک، سوچر نمک، نمک کھاری ہر ایک ایک تولہ، پیپلا مول دو تولہ، چترک دارچینی، پیپل، اگر دو

زیرہ سفید ہر ایک ۲ تولہ، کشنیز ۳ تولہ، امل بید، سونٹھ، دانہ الائچی کلاں، بیر ترش، اجمود، ناگرموتھا ہر ایک تین تولہ، انار دانہ ۲ تولہ، مصری سفید ۱۲ تولہ سب ادویہ کو الگ الگ کوٹ کر باریک کر کے پھر سب کو آپس میں ملالیں۔

فوائد۔ بھوک لگانے میں اس نسخہ سے بڑھکر میرے تجربہ میں کوئی نسخہ نہیں آیا قوت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے جس شخص کے پیشاب میں کچی غذا نکلتی ہو وہ انوشدارو کے ساتھ استعمال کرنے سے فوراً بند ہو جاتی ہے۔ حکیم دیوی داس شرما امرتسری اسکے مجوز ہیں۔

ازجناب حکیم مولوی حافظ مظہر محمود صاحب صدیقی



سفوف مقوی معدہ وہاضم پوست ہلیلہ زرد نو ماشہ، دار فلفل نو ماشہ، نمک سیاہ نو ماشہ، پوست چیتہ نو ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنالیں خوراک ایک ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق بادیان۔

سفوف حتر صندل سفید ۶ ماشہ، کباب چینی ۶ ماشہ، بیج بند ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک دو ماشہ ہمراہ عرق خیار خشک

سفوف مقوی مثانہ ہلیلہ زرد معہ خستہ ۵ تولہ ہمنر کر نخوہ ہموزن لے کر سرمہ کی طرح باریک کرلیں۔ مقدار خوراک دو دو ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ؛

سفوف جریان بیج بند ۶ ماشہ، تخم سرالی ۶ ماشہ، سمندر سوکھ ۶ ماشہ، تخم قنب ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور تین تین ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔

بقیہ مضمون صفحہ ۵۴ پر ہے

(د) تولہ بھر چاندی کا پترا پانچ تولے سرسوں کے تیل میں چھوڑ دیں اور اسی میں پانچ تولے پارہ ڈال کر برتن کو آگ پر رکھیں اور دو گھنٹے تک ہلکی آنچ پر پکائیں۔ پھر پترہ علیحدہ کر دیں اور پارہ کو کپڑے میں دبا کر چھانیں۔ جس قدر پارہ خام ہو کپڑے میں سے نکل جائیگا جس قدر پارہ پختہ ہے کپڑے میں باقی رہ جائیگا۔ کپڑے کے پارہ کی گولی بنا کر عرق لیموں میں چھوڑ دیں دوسرے دن سخت ملیگی اس طریق سے بیشمار گولیاں پارہ کی بنا سکتے ہیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) آپ حرل تازہ اکیسو بیس تولہ میں پارہ اکیتولہ کھرل کر کے گولی بنالیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۵) **دوا بخار آور۔** (الف) غالباً آئندہ جو سوال آپ ہمدرد صحت میں درج کرائینگے وہ یہ ہوگا کہ "مجھے ایک ایسے زہر کی ضرورت ہے جسے کھاتے ہی انسان مرجایا کرے اور تریاق کھاتے ہی پھر جی اُٹھے"۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ بخار اس بات کی علامت ہوا کرتا ہے کہ جسم کے اندر کسی بیماری میں اور مریض کی مدافعت کی قوت میں جنگ ہو رہی ہے یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے کہ جب ہم کوئی مرض جسم کے اندر داخل کریں، مرض جب ایک مرتبہ جسم میں داخل ہوا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس سے کوئی نقصان مریض کو نہ پہونچے اور پھر یہ ذمہ کون لے سکتا ہے کہ جسم میں پہونچنے کے بعد وہ ہماری مرضی کا تابع رہیگا اور جسوقت ہم چاہیں گے نکل جائیگا۔ طبیب کا کام یہ نہیں ہے کہ وہ انسانی جانوں کے ساتھ کھیلے۔ آپ اپنی بیماریاں تحریر فرمایا کیجیے۔ تاکہ اُنکے متعلق طبی مشورے آپکو دیئے جاسکیں، ہم لوگوں کا امتحان لینے سے کیا فائدہ؟ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسے نسخے مضرت سے ہرگز خالی نہ ہونگے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کونوری)

(ج) خطرناک صورت ہے۔ پرہیز لازم ہے۔ حکیم آغا منصب علی)

(۱۶۶) **درد گردہ۔** (الف) جبکہ یہ متیقن ہو چکا ہے کہ مثانے میں پتھریاں موجود ہیں تو انہیں وہاں "محفوظ" رکھنے کی کیا خاص ضرورت ہے انہیں جلد سے جلد نکلوا کیوں دیتے؟ مثانے کی پتھریاں بہت آسانی سے آپریشن کے ذریعہ نکالی جاسکتی ہیں۔ دوائیں استعمال کرتے رہیئے تاکہ آئندہ ان کا بننا بند ہو جائے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) حد درجہ آسان نسخہ لکھتا ہوں جو بجید مجرب ہے۔ سرکھوکہ، حب القلت ہر ایک ۶ ماشہ، نمک لاہوری ۲ ماشہ، سب کو تین پاؤ پانی میں پکائیں، جب ایکپاؤ رہ جائے تو چھان لیں، اور نمک ترب ۲ رتی جوا کھار ایک رتی پھانک کر اُوپر سے دوا پی لیں۔ اسی طرح ہفتہ عشرہ استعمال کرنیسے تمام پتھریاں نکل جائینگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)۔ (ج) جناب عالی! آپ یونانی علاج کیجیئے اس سے سارے ریزے اور پتھریاں آہستہ آہستہ خارج ہو جائیں گی ڈاکٹر لوگ آپکو آپریشن کا مشورہ دینگے لیکن ایک یونانی طبیب بشرطیکہ حذاقت بھی اسے خداوند کریم نے عطا کی ہو صرف دواؤں سے آپکو اچھا کر سکتا ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی) (د) نمک مولی استعمال کریں پتھری اگر چھوٹی ہے تو نکل جائیگی۔ (حکیم لالہ سرام داس جی)

زنانہ ہسپتالوں کے مفید نسخے

گذشتہ سے پیوستہ

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی ، لاہور

۱۔ مسچور اپوٹاسیم کلوریٹ

پوٹاسیم کلوریٹ ۱۰ گرین
ایسڈ ہائیڈرو کلورک ۵ منم
گلیسرین ۳۰ ”
ایکوا ایک اونس

یہ کلورین مکسچر کا نسخہ ہے۔ ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔

ٹائیفائڈ بخار میں مفید ہے۔

۲۔ دیگر

پوٹاسیم کلوریٹ ۱۰ گرین
ٹنکچر فیرائی پرکلورائڈ ۱۵ منم
گلیسرین ۳۰ ”
ایکوا کلوروفارم ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں

امراض حلق، ورم لوزتین خناق اور استرخاء لہات کیلئے مفید ہے۔

۳۔ مسچور اپوٹاسیم سائٹریٹ

پوٹاسیم سائٹریٹ ۲۰ گرین
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ منم
ایکوا کمفر ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں

دردبول ہر۔ اور امراض آلاتِ بول کے لئے مفید ہے

۴۔ مسچور اپوٹاسیم کم گائیکم

پوٹاسیم بائیکارب ۱۰ گرین
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۳ ”
ٹنکچر گائیکم ایمونی ایٹا ۳۰ منم
وائنم کالچیکم ۱۰ ”
میوسیلیج اکیشیا حسب ضرورت

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔

وجع المفاصل مزمن اور نقرس کے لئے مفید ہے۔

۵۔ مسچور اپوٹاسیم آئیوڈائیڈ

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ گرین
ایمونیا کارب ۳ ”
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۱۵ منم
ایکوا کمفر ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں

سعال مزمن کیلئے مفید ہے۔

۶۔ مسچور اپوٹاسیم آیوڈائیڈ کم بکو

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ گرین
پوٹاسیم ایسی ٹیٹ ۱۵ ”
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۱۵ منم
انفیوژن بکو نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

فالج، لقوہ اور ادھرنگ کے لئے مفید ہے۔

۷۔ مسچور اپوٹاسیم آئیوڈائیڈ

پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ۵ گرین
سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۱۰ منم
انفیوژن کیلمبا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں

فالج اور ادھرنگ کے لئے مفید ہے۔

۸۔ دیگر

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ گرین
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ ۱ ڈرام
سیرپ ۲۰ منم
ایکوا کلوروفارم نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام پلائیں۔

آتشک کے دوسرے درجہ میں مفید ہے۔

۹۔ دیگر

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۱½ ڈرام
ہائیڈرارجرائی آیوڈائیڈ ربرا ۱½ گرین
ایکوا ڈسٹلڈ ۸ اونس

اس میں سے نصف نصف اونس کی مقدار میں دوا دن میں تین دفعہ پلائیں۔

آتشک کے دوسرے اور تیسرے درجے میں مفید ہے

۱۰۔ دیگر

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ گرین
لائیکوار ہائیڈرارجرائی پرکلور ۳۰ منم
انفیوژن کواشیا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

آتشک کے لئے مفید ہے۔

۱۱۔ دیگر

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۵ گرین
سوڈا سیلی سیلیٹ ۱۰ گرین
ایکوا کلوروفارم ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں

وجع المفاصل اور نقرس کے لئے مفید ہے۔

۱۲۔ دیگر

پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۳ گرین
ایکسٹریکٹ سٹرامونیم ½ ”
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۲۰ منم
سپرٹ ایتھرس ۲۰ ”
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں

دمہ، اور ضیق النفس کے لئے مفید ہے۔

۱۳۔ مسچور اپوٹاسیم نائٹریٹ

پوٹاسیم نائٹریٹ ۱۰ گرین
پوٹاسیم بائیکارب ۲۰ ”
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ منم
ایکوا کمفر ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

سوزاک کے ابتدائی درجات میں مفید ہے۔

۱۴۔ دیگر

پوٹاسیم نائٹریٹ ۱۵ گرین
سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۲۰ منم
سیرپ لیمین ۳۰ ”
ایکوا منتھا پپ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

سوزاک کے لئے مفید ہے۔

۱۵۔ امپیریل ڈرنک

ایسڈ پوٹاشیم ٹارٹریٹ ۴ گرین
شوگر ۳۰ ”
اولیم لیمین ½ منم
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین چار دفعہ پلائیں

پیاس کو بجھاتی ہے۔

باقی آئندہ

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

(گذشتہ سے پیوستہ)

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۔ ٹیبلائیڈ الکلائن کمپونڈ ایفروسنٹ
TABLOID ALKALINE COMPOUND EFFERVESCENT

نسخہ: سوڈا بائیکارب ۵ گرین
کیلسیم لیکٹوفاسفیٹ ۳ ″
پوٹاسیم بائی کاربونیٹ ۱ ″
میگنیشیا سلفیٹ انہائیڈراس ۱ ″
سوڈیم کلورائڈ ۱ ″
ایفروسینٹ سالٹ حسب ضرورت

اجزاء کو ملا کر اس کا ایک قرص بنالیں ضرورت کے وقت ایک قرص نصف گلاس پانی میں ڈال کر جب جوش پیدا ہو تو پلادیں:

فی الحال۔ بخار کی حرارت کو کم کرتا اور تپ دق اسہال میں مفید ہے +

۲۔ ٹیبلائیڈ ایلوئن کمپونڈ
TABLOID ALOIN COMP

نسخہ: ایلوئن ۱/۵ گرین
سٹرکنین سلفیٹ ۱/۶۰ ″
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ہیربیڈیمس ۱/۸ ″
پلوا ایپکاک ۱/۱۲ ″

اجزاء کو ملا کر ایک گولی یا قرص بنالیں اور سوتے وقت کھلائیں۔

فی الحال۔ قبض مزمن کے لئے نہایت مفید دوا ہے

۳۔ ٹیبلائڈ نکس وامیکا کمپونڈ
TABLOID NUCISVOMICA COMPOUND

نسخہ: ایکسٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۱۲ گرین
ایلوئن ۱/۱۲ ″
فیرائی سلفیٹ ″ ″
پلوس مر (مُر) ″ ″
پلوس سیپونس ″ ″

اسکی ایک گولی بنالیں، قبض مزمن کیلئے مفید ہے

۴۔ ٹیبلائیڈ امونیا کلورائڈ کمپونڈ
TABLOID AMMONIA CHLORIDE COMPOUNI

نسخہ: امونیا کلورائڈ ۱ گرین
پوٹاسیم کلوریٹ ۲ گرین
ایسڈ بنزوئک ۱/۴ ″
پلوکیوبب ″ ″
ایکسٹریکٹ گلیسریزا ۱ ″

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ضرورت کے وقت منہ میں رکھکر چوسیں۔

بحت الصوت اور گرفتگی آواز کے لئے مفید ہے

۵۔ ٹیبلائیڈ انٹی فبرین کمپونڈ
TABLOID ANTIFEBRINE COMPOUND

نسخہ: انٹی فبرین ۲ گرین
کمفر مانو برومائیڈ ۱ ″
کیفین سائٹریٹ ۱ ″

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں، معرق اور مسکن درد ہی بخار اور شقیقہ کیلئے مفید ہے

۶۔ ٹیبلائیڈ ایسیفوٹیڈا ایٹ اوپیم کمپونڈ
TABLOID ASAFETIDA ET OPIUM COMP.

نسخہ: ایسیفوٹیڈا (ہینگ) ۱ گرین
کمفر (کافور) ۱ ″
اوپیم (افیون) ۱ ″
پلوپائپرس نائیگرا (فلفل سیاہ) ۱ ″

اجزاء کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔

نفخ شکم اور ہسٹیریا کے لئے مفید ہے

۷۔ ٹیبلائیڈ ایسڈ بنزوئیک کمپونڈ
TABLOID ACID BENZOIC COMPOUND

نسخہ: ایسڈ بنزوئیک ۱/۲ گرین
کوڈائنا ۱/۱۰ ″
منتھول ۱/۱۰ ″
پلوا ایپکاک ۱/۱۰ ″
کونین ہائیڈروکلورائیڈ ۱/۴۰ ″
اولیم منتھاپپ ۱/۱۶ منم
گم ربرا حسب ضرورت

اجزاء کو ملا کر انکی ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیں۔

بحت الصوت، گرفتگی آواز اور خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔

۸۔ دیگر

ایسڈ بنزوئیک ۱/۲ گرین
کوڈائنا ۱/۱۰ ″
منتھول ۱/۱۰ ″
پلوا ایپکاک ۱/۱۰ ″
بیٹایوکین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۴۰ ″
اولیم منتھاپپ ۱/۱۶ ″
گم ربرا حسب ضرورت

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیں۔ فوائد بشرح بالا۔

۹۔ ٹیبلائیڈ بیٹا نفتھول کمپونڈ
TABLOID BETA NAPHTHOL COMPOUND

نسخہ: بیٹا نفتھول ۱ گرین
کاربونس لگنی ۴ ″
اولیم منتھاپپ ۱/۲ منم

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں

یہ قرص ٹائیفائڈ بخار اور انتڑیوں کی بدبو کے لئے مفید ہیں، نیز دیدان الامعاء کے مخرج اور ریاح شکن ہیں +

۱۰۔ ٹیبلائیڈ بسمتھ بیٹا نفتھول کمپونڈ
TABLOID BISMUTH BETANAPHTHOL COMP

نسخہ: بسمتھ بیٹا نفتھول ۱ ۱/۲ گرین
بسمتھ سب نائٹریٹ ۲ ۱/۲ ″
پلوا ایپکاک کمپونڈ ۱ ″

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں۔

یہ قرص قابض ہے، اسہال میں مفید ہے۔

باقی آئندہ

نوٹ خریداران رسالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں +

"مینجر"

جوابات

(۱۴۴) **کلانی فوطہ** ۔ فوطہ بڑھنے کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں ۔ فوطہ کا ورم کوئی بیماری نہیں بلکہ کسی دوسری بیماری کی ایک علامت ہے۔ عام طور سوزاک کے نتیجہ سے یا آنت اُتر آنے کی وجہ سے بڑھا کرتا ہے ۔ تاوقتیکہ سبب نہ معلوم ہو علاج ناممکن ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گیرو، سونٹھ، مغز بنولہ، کنجد سیاہ، آنبہ ہلدی، سب ہموزن لے کر بول مادہ گاؤ میں باریک کر کے پکائیں اور نیم گرم لیپ کر کے برگ ارنڈ باندھیں یہ عمل رات کو سوتے وقت زیادہ مناسب ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت! آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ کب سے بڑھا ہوا ہے اور کتنا بڑھا ہوا ہے اسکے بغیر کوئی داخلی یا خارجی دوا بتانے سے مجبور ہوں ۔ مقامی سرجن اگر آپریشن کے بغیر چارہ نہ ہو تو کرا لیجئے، کلوروفارم یا کوکین کا انجکشن جو آپ کے مناسب حال ہو وہی بہتر ہوگا ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) فتق کے لئے اپریشن کرانا مناسب ہے تاکہ وقت اور روپیہ برباد نہ ہو ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) مغز المناس ۱ تولہ، ابلواہ تولہ، افیون ایک تولہ، فرفیون ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، میٹھا تیلیہ ایکتولہ، سب کو کوٹ پیس کر لعاب گھی کوار میں کھرل کر رکھیں اور فوطہ پر ضماد کر کے تمباکو کا پتہ نم دیکر باندھیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴۵) **فاسفیٹس** (الف) فاسفیٹس ایک ارضی مادہ ہے جو پیشاب میں آنے لگتا ہے اس کا جزو اعظم جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے فاسفورس ہے لیکن میں اس کا کیا نام ہے مجھے معلوم نہیں اگر یہ گردے یا مثانہ میں جمع ہوتا رہے تو پتھری کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور سنگ گردہ یا سنگ مثانہ کہلاتا ہے اگر پتھری نہ بنی ہو تو ایسے مُدر نمکیات کا استعمال مفید ہوتا ہے جو کیمیاوی تبدیلی پیدا کر کے اسے حل کر دیں ۔ پتھری کی صورت میں انہی دواؤں سے فائدہ لیکن اسکے حل ہونے میں بہت مدت لگتی ہے ۔ اسلئے اپریشن کے ذریعہ اسے نکلوا دینا بہتر ہے ۔ تھوڑی یا بہت مدت کا اس پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فاسفیٹس ۔ یہ قریب قریب ہر قارورہ میں قلیل مقدار میں پائے جاتے ہیں انکی دو قسمیں ہوتی ہیں ۱ قلوی یہ پوٹاشیم، سوڈیم اور امونیم سے بنتے ہیں ۔ ۲ ارضی ۔ یہ کیلشیم میگنیشیم سے بنتے ہیں ۔ قارورہ کی تیزابیت ان نمکیات کو خصوصاً ارضی فاسفیٹس کو قابل حل بنا دیتی ہے ۔ کسی وجہ سے قارورہ کی تیزابیت کم ہو جائے یا بالکل ضائع ہو جائے تو یہی فاسفیٹس رسوب کی شکل میں تہ نشین ہو جاتے ہیں ۔ لہذا قارورہ میں ان کی کثرت کا دارومدار قارورہ کے تیزابی ردعمل پر ہے طب یونانی میں انکو "رسوب" کی فہرست میں داخل کیا جا سکتا ہے، مرض کے مفصل حالات معلوم ہوں پر مجرب علاج حوالہ قلم کیا جا سکتا ہے اور پرہیز بھی بتایا جا سکتا ہے ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(۱۴۶) **روزکوری** (الف) آپ اپنی آنکھیں کسی ایسے ڈاکٹر کو دکھایئے جو آنکھ کے امراض کا ماہر خصوصی ہو ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سرمہ صفہانی دو تولہ (عرق گلاب سہ آتشہ میں چالیس بار بجھا دیا ہوا)، تخم نیل نو ماشہ، ممیرہ چار رتی، سب کو آب بادیان سبز میں کھرل کر کے بنالیں اور رات کو سوتے وقت آنکھوں میں دو دو سلائیاں لگائیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اس مرض میں روح باصرہ رقیق اور کمزور ہو جاتی ہے جس کے باعث دن کے وقت آفتاب کی روشنی اور گرمی سے آنکھوں میں چکا چوند ہو جاتی ہے رات کو تندرستوں کی طرح آنکھیں کھل جایا کرتی ہیں ۔ جناب کو یہ مرض ام الصبیان کے دوروں ہی کی وجہ سے ہوا ہے مرطبات دماغ اور مغلظات خون وادویہ اس مرض میں مفید ہوا کرتی ہیں، آپ کا مرض چونکہ ذرا خراب اور پیچیدہ حالت میں ہے ۔ لہذا میں بلا معائنہ کوئی دوا تجویز نہیں کر سکتا ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق)

(د) ماہیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایکماشہ، تینوں کو آب پیاز میں گھس کر شہد ایکتولہ ملا کر رات کو قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکائیں ۔ مریض امراض چشم کے اسکو استعمال کر کے صحت یاب ہو چکے ہیں ضعف دماغ کے لئے روغن بادام ۶ ماشہ نیم گرم دودھ میں ملا کر پی لیا کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ہ) آپ پہلے روزانہ رات کو سوتے وقت ۳ ماشہ حب ایارج گرم پانی کے ساتھ پندرہ دن تک استعمال کریں ۔ پھر بعد غذا حب تنکار ایک عدد کھا لیا کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴۷) **بالوں کی قبل از وقت سفیدی** ۔ (الف) میرے ذاتی تجربے میں تو نہیں آئی ۔ لیکن وی ٹیکس کے نام سے ایک پیٹنٹ دوا بکتی ہے اس کے متعلق اسکے موجد کا یہ دعوٰے ہے کہ کچھ عرصہ کے استعمال کے بعد سفید بال از سر تو سیاہ ہو جاتے ہیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈھاک کے درخت کے ایک تنہ میں جو ڈیڑھ فٹ موٹا اور دو ہاتھ لمبا ہو اس قدر گہرائی کیجئے کہ اس میں سوا دو سیر سبز آملے آجائیں اور جو برادہ اس میں سے نکلا ہے اُسے خوب زور سے اسکے اندر بھر دیں اور تنہ کو گل حکمت کریں ۔ پندرہ سیر اُپلے جلا کر اس بھوبل میں اس تنہ کو دبا دیجئے ۔ جب راکھ بالکل سرد ہو جائے تو تنہ کو کھول کر آملوں کو نکالیں اور سایہ میں خشک کر کے باریک کر لیں اور صبح کو ایکتولہ سفوف آملہ دو تولے شہد خالص ملا کر استعمال کیجئے ۔ انشاءاللہ اس کے استعمال سے بال سیاہ ہو جائینگے ۔ دوران استعمال میں غذا ملائم زود ہضم استعمال کیجئے، نیز مجامعت سے سخت پرہیز لازم ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بھائی جان! بال سفید ہونے کو آپ لوگوں نے بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے حالانکہ اسکے بہت سارے اسباب ہوتے ہیں جب تک اصلی سبب نہ معلوم ہو

دوا تجویز کی جاسکتی ہے۔ ان حالات میں معائنہ کی ضرورت ہوتی ہے اٹکل پچو دوائیں رہے سہے سیاہ بالوں کو بھی بہت جلد سفید کردیتی ہیں۔
(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، طوق، کولوری)

(د) فولاد صلی ۲۰ تولہ کو گرم کرکے سرسوں کے تیل میں ۱۰۱ مرتبہ بجھائیں پھر برادہ کرکے آب برگ برگد ایکبوتل میں کھرل کرکے گجپٹ کی آگ دیں پھر بدستور ۱۰۱ مرتبہ آب برگد میں کھرل کرکے آگ دیتے رہیں پھر انار ترش کے پانی میں حل کریں کہ ترشی نہ رہے۔ اکسیر اعظم کشتہ فولاد تیار ہے بناکر آزمائیے۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) روغنی خضاب تو ناممکن ہے البتہ بھنگرہ سیاہ سے بال سیاہ ہوسکتے ہیں ترکیبیں کتاب مفردات میں دیکھئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) ایکسٹریکٹ پائی لوکارپس ۲۔۲ گرین روزانہ پانی کیساتھ کھایا کریں (حکیم ہمایوں)

(۱۴۸) **کدو دانہ** (الف) کدو دانے بہت سخت جان ہوتے ہیں اور بعض اوقات تو بڑی مشکل سے جاتے ہیں۔ مریضہ کو پورے چوبیس گھنٹے بالکل بھوکا رکھنے کے بعد ایک خوراک ایکسٹریکٹ فلی سس لکوئڈ کی دیجئے اور اسکے تین گھنٹے بعد دودھ پلا دیجئے۔ صبح کو ہلکا سا جلاب دیدیجئے۔ اگر ایک مرتبہ ایسا کرنے سے سب نہ نکلیں تو ہفتہ بھر بعد پھر یہی عمل کیجئے۔ ضرورت ہو تو مسلسل کئی ہفتوں تک یہی عمل کیا جائے۔ دوا ہر انگریزی دوافروش سے مل سکے گی
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ڈیکامالی (ایک دیسی دوا ہے) تین ماشہ باریک کرکے دہی کی بالائی میں لپیٹیں اور علی الصباح نگلوادیں۔ اسی طرح چار پانچ یوم استعمال کرائیں، سب کدو دانے مردہ ہوکر پاخانہ کے راستے خارج ہوجائیں گے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت آپکے سوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو کدو دانوں کے علاوہ دوسری بیماریاں بھی ہیں۔ اگر ایسا ہی ہے تو جملہ حالات تفصیل سے تحریر فرمایئے محض کدو دانوں کی شکایت تو کوئی بڑی بات نہیں ہے معمولی دواؤں سے یہ بات جاتی رہیگی۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق، کولوری)

(د) قلعی ایکتولہ کے ٹکڑے کاٹ کر مصری پانچتولہ کیساتھ کھرل کریں کہ سیاہ رنگ ہوجائے پھر کپڑ چھان کرکے بقدر ۳ ماشہ ہمراہ آب سرد صبح ہی کھلایا کریں۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(و) پوست ریٹھہ کو پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولیاں صبح نہار استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۴۹) **عوارض سوزاک** (الف) پیشاب کا قطرہ قطرہ ہوکر آنا اس بات کا ثبوت ہے کہ قرحہ پڑنے سے پیشاب کی نالی تنگ ہوگئی ہے بہترین صورت تو یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ڈاکٹر کو دکھا کر سلائی کے ذریعے پیدا شدہ جھلی کو تڑوا دیجئے۔ دواؤں سے اگر یہ مقصد حاصل ہوا بھی تو بڑی مدت میں ہوگا۔ سوزاک کے انجکشن لگوالیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شورہ قلمی دو تولہ کو سوا پاؤ کیلے کے پانی میں ڈال کر پکائیں۔ جب پانی خشک ہوجائے تو شورہ کو نکال لیجئے۔ اور شورہ کے ہموزن دانہ الائچی کلاں شامل کرکے دونوں کو خوب باریک کرلیجئے اور علی الصبح ایک ماشہ یہ دوا پھانک کر اوپر سے شیر گاؤ کی لسی پی لیجئے۔ اسی طرح ایک ہفتہ تک برابر استعمال کیجئے جب خوب ادرار ہونے لگے تو بند کردیجئے۔ اسکے بعد علی الصباح تین رتی کشتہ اثمد (آب برگ پھول والا)، دو تولہ مسکہ گاؤ میں رکھکر استعمال کیجئے۔ اسی طرح برابر ہفتہ عشرہ دونو وقت استعمال کرنے سے پرانا سوزاک جاتا رہیگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ست گلو، ست بہروزہ، ست سلاجیت، کشتہ قلعی، تالمکھانہ، تخم بید، طباشیر، الائچی خورد، اصل السوس مقشر ہر ایک چھ ماشہ نبات سفید سب دواؤں کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور روزانہ نو ماشہ تا ایکتولہ ہمراہ شیرہ تخم خیارین، شیرہ تخم خربزہ، شیرہ خارخسک ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں نکالا ہوا، شربت بزوری چار تولہ ملا کر کھایا کریں۔ پرہیز بدستور، نہایت مفید نسخہ ہے۔ ضعف خاص کے لئے پھر لکھنے گا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) پوٹاشیم پرمنگنیٹ کی پچکاری لگائیں اور ہمدرد دواخانہ کے قرص سوزاک ۴ عدد صبح کو ہمراہ شربت بزوری ۴ تولہ استعمال کریں (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) لائیکوار سنٹل فلیوا کیوبب ایٹ بجوہ ۱۵، ۱۵ بوند دن میں تین بار ایک اونس پانی میں ملا کر پی لیا کریں اوپر سے شربت بزوری چار تولہ پئیں دو ہفتہ میں صحت ہوجائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۰) **ناک کا داغ**۔ (الف) ایک پیٹنٹ دوا کریموزون کے نام سے نکلی ہے روزانہ سوتے وقت اسکی مالش کچھ عرصہ تک کراتے رہئے۔ داغ دور ہوجائینگے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب کا سوال صراحت کا محتاج ہے، داغ زخم کے ہیں، یا برص سیاہ و سفید ہے، یا پھوڑے پھنسی کے داغ ہیں، جبتک مرض کے متعلق پوری کیفیت نہ معلوم ہو نسخہ نہیں لکھا جاسکتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپنے آخر کم از کم یہ بھی تو لکھا ہوتا کہ وہ داغ سفید ہیں، یا سیاہ، سرخ ہیں یا نیلے، اسکے بغیر کیا تشخیص لکھوں۔ یہ نسخہ آزما کر دیکھئے، نوشادر ایکتولہ، آب لیموں کاغذی ۶ تولہ میں گھس کر داغوں پر لگایا کریں۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، طوق کولوری)

(د) برگ نیم، کیکر پھلی، تخم نیم، بیخ خنظل، قند سیاہ کہنہ ہر ایک ۲۰ تولہ کوٹ کر رات کو چھ سیر پانی میں بھگوئیں صبح کو چار بوتل عرق کشید کریں اور بقدر ۱۰ تولہ بوقت صبح شربت صندل دو تولہ ملا کر پلایا کریں۔ خون صاف ہوکر سیاہ داغ رفع ہوجائینگے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ھ) عرق دس مول ۱۰ تولہ میں شربت بزوری دو تولہ ملا کر استعمال کریں۔ حکیم آغا منصب علی)

(۱۵۱) **کمر کا بل** (الف) لنی منٹ کیمفر اور لنی منٹ بیلا ڈونا ملا کر اسکی مالش کرلیجئے، پینے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ چند روز تک استعمال کرلیجئے

سوڈا اسیلی سیلاس ۔ دس گرین ۔ پوٹاسی آیوڈائڈ دو گرین ، اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ قطرے اور پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس آدھی چھٹانک ہو جائے ۔ یہ ایک خوراک ہے ۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں ایک صبح ، ایک دوپہر اور ایک شام کو استعمال کیجئے ۔ اگر قبض رہتا ہو تو کوئی قبض کشا دوا بھی استعمال کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری سائیدہ تین ماشہ ، موریجان شیریں ایک ماشہ ، مشک خالص ایک چاول سب کو باریک کرکے ہموزن شکر سفید ملا کر پھانک لیں اور اوپر سے شیر گاؤ سوا پاؤ پئیں ۔ اسی طرح دونوں وقت استعمال کیجئے ، اس مرض کے علاوہ مقوی باہ ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون فلاسفہ ۵ ماشہ کی مقدار میں صبح و شام نیم گرم پانی سے کھایا کریں ۔ روغن بابونہ کی خوب مالش کرائیے اور سینک دیجئے

(حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کوئلوری)

(د) دودھ میں سلاجیت و مومیائی ایک ایک رتی حل کرکے اور ایک زردی بیضہ مرغ ملا کر صبح نہار پئیں ۔ اور سرسوں کے تیل ۵ تولہ میں لوبان ایک تولہ ، لونگ ۶ ماشہ ، برادہ کچیلہ ۶ ماشہ جوش دیکر استعمال کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۵۲) قد بڑھانے کی دوا کا اشتہار ۔ (الف) تقریباً ۲۵ سال کی عمر تک تو انسان کا قد معمولی طور پر بڑھتا ہی رہتا ہے ۔ اسکے بعد بھی اگر ان درون افراز غددوں میں تحریک پہونچائی جائے کہ جو نشو و نما دیا کرتی ہیں تو یہ ممکن ہے کہ قد میں کچھ ذرا اضافہ ہو سکے ، ۲ انچ بہت زیادہ ہے ، دو ڈھائی انچ کا اضافہ غالباً آسانی کے ساتھ ممکن ہے ، (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میں نے ابتک اس قسم کی بہت سی دوائیں بعض مریضوں کو استعمال کرائیں اور مختلف اقسام کی ورزشیں بھی کرائیں لیکن مجھکو کامیابی نہیں ہوئی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہتر ہے کہ آپ پہلے اس دوا کو آزمائیں پھر آپ ہی تجربہ ہو جائیگا ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق ، کوئلوری)

(د) روپیہ برباد کرنا ہو تو اسے آزما دیکھئے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) غلط ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) بالکل غلط ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۳) کوتاہ قدی (الف) آپ شاید اس بات کے متوقع ہونگے کہ ہفتہ دو ہفتہ میں آپکی عزیزہ کے قد میں نمایاں ترقی ہو جاتی ، اس قسم کی ورزشوں اور دواؤں کا اثر دیر میں ہوا کرتا ہے کہ جو ورزشیں یا دوائیں اُنہوں نے استعمال کی ہیں ، اُنہی سے انکے قد میں مطلوبہ اضافہ ہو گا بشرطیکہ وہ انہیں مسلسل ایک طویل مدت تک استعمال کرتی رہیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ملاحظہ ہو جواب ۱۵۲ ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بہت سی ورزشیں اور بہت سی دوائیں جب تجربہ میں اور نتیجہ صفر ہی رہا ، تو میری مناسب رائے یہی ہے کہ آئندہ کے لئے اس خیال کو دل سے نکال ہی دیا جائے ۔ قد چھوٹا ہونا کوئی گناہ کی بات نہیں ہے یا کوئی تکلیف دہ مرض نہیں ، پھر مزید ورزشوں اور دواؤں کا خاتون کو تختہ مشق بنانا کیا ضروری ہے ؟ بہت ممکن ہے کہ کوئی ورزش یا کوئی ناموافق دوا خطرناک صورت اختیار کرلے ، آگے آپکی مرضی ! (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کوئلوری)

(د) قد کی بڑھوتری ممکن نہیں ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بہت مشکل ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۴) عوارض خاص ۔ (الف) آپ نے مرض کی تفصیلات بہت کم لکھی ہیں ۔ کوئی صحیح رائے قائم کرنا مشکل ہے ، غالباً آپ ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں ، کم سے کم اتنا تو ضرور کیجئے کہ اگر کثرتِ مجامعت پر عمل ہے تو اس سے باز آجائیے بمفصل حالات معلوم ہونے پر نسخہ بھی تجویز کیا جا سکتا ہے ۔ علاج کی بہتر صورت یہی ہوگی کہ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے رجوع کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶ ماشہ علی الصباح کھا کر اوپر سے شربت صندل یا شربت گڑہل چار تولہ عرق گاؤزباں آدہ پاؤ ، عرق بادیان آدہ پاؤ میں ملا کر استعمال کیجئے ، خمیرہ عمدہ ہونا چاہیئے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت ! آپ کی بیماری میں بے حد پیچیدگی ہے ، آپ کے جسم کا کوئی کل پرزہ درست نہیں معلوم ہوتا ! ایسی حالت میں میرا مفید مشورہ ہے کہ جناب والا کسی حاذق طبیب سے معائنہ کرا کر استقلال اور صبر سے اپنا علاج کرائیں ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق ، کوئلوری)

(د) آپ معائنہ کرا کر باقاعدہ علاج کرائیں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) گرمی کے زمانہ میں آپ کسی پہاڑ پر چلے جایا کریں ۔ فی الحال لعاب بہدانہ تین ماشہ ، شیرہ مغز خیارین ، مغز کدو ، تخم خرفہ ہر ایک تین ماشہ ، الائچی خورد ایک ماشہ پانی میں نکال کر شربت گڑہل دو تولہ ملا کر صبح نہار منہ پئیں ۔ سہ پہر کو خمیرہ صندل ایک تولہ کھایا کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) کشتہ فولاد دو تولہ ، کشتہ سہ دھاتہ تین تولہ ، کشتہ نقرہ ایک تولہ ، مومیائی اصلی ایک تولہ ، کشتہ طلا ۳ ماشہ ، مشک خالص تین ماشہ ، عنبر اصلی ۶ ماشہ ، سنکھیا ۲ گرین سب کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کرکے تین تین رتی کی گولیاں بنائیں اور کھانا کھانے کے بعد ایک ایک گولی دودھ

ساتھ کھلائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۵) **کثرت احتلام وغیرہ** ۔ (الف) سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ اعصاب میں جو ہیجان پیدا ہو گیا ہے اور جو کثرت احتلام کا باعث ہے اسے دور کیا جائے ۔ اس کام کے لئے اگر آپ مسلسل دو ہفتہ تک پٹاسی برومائیڈ کا استعمال کریں تو مناسب ہوگا ۔ پانچ رتی کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ صبح دوپہر اور شام کو ذرا سے پانی کیساتھ پی لیا کریں ۔ اس دوا سے اعصاب میں سکون پیدا ہو جائیگا جب ایسا ہو جائے اور احتلام کی کثرت جاتی رہے تو پھر ایسی دوائیں جن سے اعصاب کو تقویت پہونچے استعمال کیجا سکتی ہیں ۔ ان دواؤں کا کوئی مخصوص نسخہ لکھنا فضول ہوگا کیونکہ آجکل خوش قسمتی یا بدقسمتی سے ایسے مرکبات سے بازار بھرے پڑے ہیں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بہمن سفید دو تولہ ، بہمن سرخ دو تولہ ، بھوسی اسپغول ایکتولہ ، صمغ عربی ایک تولہ ، مغز تخم تمر ہندی بریاں دو تولہ ، ثعلب مصری دو تولہ سب دواؤں کو باریک کر کے ہموزن شکر سفید ملا کر رکھیں ۔ خوراک نو ماشہ شیر گاؤ کیساتھ ۔ شام کو کشتہ بیضہ مرغ تین رتی ، دو تولہ مکھن میں رکھکر نگل جائیں ۔ اسی طرح روزانہ برابر دو تین ہفتہ تک یہ دوا ئیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سبوس اسپغول ، کتیرا ہر ایک ایک تولہ سفوف بنائیں خوراک ایکتولہ ، شیر گاؤ خالص کیساتھ صبح و شام (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) پوست بیخ برگد ، موصلی ، سنبل ، پوست بیخ شیشم ، پوست بیخ کیکر ہر ایک ایک تولہ ۔ دانہ الائچی خورد ، سونٹھ ، کیسر کشمیری ہر ایک چھ ماشہ شہد دو چند میں ملا کر محفوظ رکھیں ، خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) بوٹی کھرینٹی ، بوٹی کنگھی ، بوٹی خورد دودھی ایک ایک ماشہ پانی میں پیس کر چھانکر شربت نیلوفر ۲ تولہ ڈال کر یا مرچ سیاہ پانچ عدد پیس کر شامل کریں اور پی جائیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) سیال مسکن کا استعمال فرمائیں ۔ نسخہ کے لئے اگست ۳۷ء کا پرچہ دیکھئے ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۶) **فتق** ۔ (الف) آنت اتر آنے کے دو ہی علاج ہیں ۔ ہمیشہ کے لئے اس مصیبت کو دور کرنا ہو تو جلد سے جلد آپریشن کرا لیجئے ۔ یہ اگر منظور نہیں ہے تو پھر دوسری صورت وہی ہے جس پر آپ عامل ہیں ۔ یعنی کمانی کا استعمال ۔ اسی کو جاری رکھئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فتق کا شافی علاج تو دستکاری ہے جو صرف بچوں اور جوانوں میں نتیجہ خیز ہوتا ہے ۔ لیکن اگر آپریشن نہ ہو سکے تو پھر پیٹی لگائیے (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب عالی ! میرے خیال میں آپ کو کسی ہوشیار و ماہر سرجن سے آپریشن کرا لینا چاہیئے ۔ حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی ، طوق کوٹوری

(د) آپریشن کرا دیجئے ، روپیہ اور وقت برباد نہ کیجئے ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) آپریشن کے سوا کوئی علاج نہیں ہے ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) آپریشن بہترین علاج ہے ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۷) **جریان کا انجکشن** ۔ احتلام کہنہ بہت عجیب سی بات ہے ۔ احتلام کوئی بیماری نہیں ہوتی اس کا قدیم اور جدید کیا ۔ ایسے بہت سے انجکشن ہیں اور بہت سی معمولی پینے کی دوائیں ہیں جو اس کیفیت کو روکدیتی ہیں ۔ اپنے حالات ذرا تفصیل کیساتھ تحریر فرمایئے ۔ سوال ۱۵۵ کے جواب میں جو دوا میں نے تجویز کی ہے وہ بھی آپکے لئے بہت مفید ہو سکتی ہے اس کا استعمال کر دیکھئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۵۵ پر عمل کیجئے انشاء اللہ شکایتیں جاتی رہیں گی ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) ایسے انجکشن اور دوائیں ہیں جو کہنہ احتلام و جریان کو معائنہ مریض کے بعد ، مناسب طریقہ سے استعمال کے بعد روک سکتی ہیں ۔ حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم

(د) جواب نمبر ۱۵۵ کا نسخہ تیار کر کے استعمال کیجئے ۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ

(ہ) سیال مسکن اور اکسیر جریان کہنہ استعمال کریں ۔ نسخے اگست ۳۷ء کے ہمدرد صحت میں دیکھئے ۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۵۸) **درد معدہ** (الف) "کارب آرسون" نام کی ایک پیٹنٹ دوا آتی ہے ۔ معدہ اور امعاء کی خرابیوں میں بالخصوص ایسی صورتوں میں جیسی آپنے لکھی ہیں اس سے بہت فائدہ پہونچتا ہے ۔ ایسا کیجئے کہ کسی مقامی ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اس کا استعمال کر دیکھئے ۔ میرا خیال ہے کہ اس سے آپ کو ضرور فائدہ ہوگا

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گل مدار ، ساتوں نمک ، سیاہ مرچ ، سب دوائیں ہموزن لے کر ایک روز تیز سرکہ میں کھرل کریں ، پھر ایک روز آب لیموں میں کھرل کریں ، اسکے بعد گولیاں جنگلی بیر کے برابر بنا کر رکھیں اور سایہ میں خشک کریں ۔ اور ایک گولی صبح ایک شام غذا کے بعد نیم گرم پانی سے استعمال کریں ۔ حکیم اکبر حسین الہ آبادی

(ج) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو یہ شکایات عرصہ سے ہیں ۔ اس لئے معدہ اور آنتوں میں ورم کا امکان ہے ۔ لہذا معائنہ کی شدید ضرورت ہے اسکے بغیر علاج کرانا بدترین جرم ہے ۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کوٹوری)

(د) مربہ ہڑ ایکعدد کھا کر اوپر سے شیرہ تخم کشوث ، بادیان ، انیسون سب تین تین ماشہ عرق برنجاسف و عرق کاسنی آٹھ آٹھ تولہ میں نکال کر شربت دینار ۲ تولہ ملا کر پئیں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۵۹) **زکام و بخار وغیرہ** (الف) آپ لکھتے ہیں کہ تیسری اور چوتھی زچگی میں "معمولی مرض" شروع ہوا ۔ جہانتک مجھے معلوم ہے طبی کتابوں میں اس نام کی کوئی بیماری نہیں ہے ۔ مریضہ کو اب کھانسی زکام بخار وغیرہ کی شکایتیں ہیں ۔ آپ مہربانی فرما کر ان شکایتوں کو بھی "معمولی" نہ سمجھ لیجئے گا مریضہ کو کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کے پاس لے جایئے ۔ ایسے امراض دور بیٹھے کے مشورے مناسب نہیں ہوتے ذرا زیادہ توجہ اور غور سے علاج

کی ضرورت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گاؤزبان، خارخسک، تخم خربزہ، ابہل، عنب الثعلب بادیان ہر ایک ۶ ماشہ، گل بنفشہ ۳ ماشہ، اصل السوس، تخم خطمی چار ماشہ، عرق مکوہ ۱۰ تولہ میں جوشدہ کر چھان لیں، اور گلقند آفتابی سائیدہ دو تولہ، شربت بزوری حار دو تولہ ملا کر پلا دیں۔ اور تقویت کے لئے خمیرہ گاؤزبان عنبری پانچ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ، عرق بیدمشک دو تولہ کے ساتھ سہ پہر کو دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) گل بنفشہ ۶ ماشہ، برگ گاؤزبان ۴ ماشہ، تخم خطمی ۶ ماشہ، تخم خبازی ۶ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان نو دانہ، گلوئے نیم سبز مقشر نیم کوفتہ ۶ ماشہ بادیان ۶ پانی میں جوشدہ کر مل چھان لیں، اور خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پلایا کریں۔ صبح و شام۔ حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کوئلوری)

(د) آپ مریضہ کو تیسہ کھلائیں اور مقوی دماغ حریرہ بھی کبھی کبھی دیدیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶۰) **امراض چشم** (الف) عینک کا جو نمبر آپنے لکھا ہو وہ کافی بڑا ہے جسکے معنے یہ ہیں کہ نظر میں کافی کمزوری ہے۔ پھر بھی اگر وہ یہ کریں کہ دو تین ماہ تک اس سے کچھ کم نمبر کا چشمہ استعمال کریں اور پھر اور کم نمبر کا اور پھر اور بھی کم نمبر کا اور ساتھ ہی مچھلی کا تیل پیتے رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد چشمہ کی ضرورت نہ رہیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جس کا نسخہ میری جانب سے ہمدرد صحت میں شائع ہو چکا ہے بنا کر استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، کوئلوری)

(د) نسخہ جو بجواب نمبر ۱۴۹ تحریر ہے تیار کر کے استعمال کیجئے۔ مجرب ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ہ) شیرہ مغز بادام ۷ عدد، مویز منقے ۷ عدد، مصری ایک تولہ عرق منڈی میں نکال کر صبح نہار ۳ ماہ تک پلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶۱) **ضعف جگر وغیرہ** (الف) انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مریض "کالا آزار" میں مبتلا ہے۔ یہ بیماری بنگال کی طرف زیادہ اور شمالی اور مغربی ہندوستان میں شاذو نادر دیکھنے میں آتی ہے۔ کسی ہوشیار ڈاکٹر سے یہ کہہ کر مشورہ کیجئے کہ مریض کو شاید کالا آزار ہے۔ اگر تشخیص کے مخصوص ذرائع سے یہی مرض ثابت ہو تو اسکے مخصوص علاج کے انجکشن لگوادیجئے۔ خدانے چاہا تو صحت ہو جائیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معجون دبید الورد ۷ ماشہ، پہلے کھلائیں۔ اوپر سے بیخ بادیان ۴ ماشہ، بیخ کاسنی ۴ ماشہ، تخم کشوث بصرہ بستہ چار ماشہ، برنجاسف تین ماشہ تخم کاسنی ۶ ماشہ، گلوئے خشک چار ماشہ، مویز منقے ۹ عدد، انجیر زرد ۳ عدد، گل غافث تین ماشہ، تخم بتھوا ۳ ماشہ، بادیان چار ماشہ، پانی میں جوش دیکر مل چھان لیں۔ اور شربت دینار دو تولہ ملا کر پلا دیں۔ اور ثفل کو بدستور شام کو جوشدہ کر چھان لیں اور شربت ملا کر پلا دیا کریں۔ بہت عمدہ نسخہ ہے۔ اسی کیساتھ جگر اور طحال پر کوئی مناسب لیپ لگاتے رہیں اور غذائیں پرہیز کے ساتھ استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد فائدہ ہوگا۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی، طوق، کوئلوری)

(ج) مرچ سیاہ ۵ تولہ، نوشادر ۵ تولہ دونوں کو آہنی کڑاہی میں ڈال کر آہنی دستہ سے آب ترب سبز ایک سیر پختہ ڈال کر گھوٹیں پھر چنے کے برابر گولیاں بنا کر بوقت صبح ہمراہ آب تازہ تین گولیاں کھایا کریں۔ اکسیر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) روزانہ صبح نہار دودھ لگایا کریں۔ تلی و جگر کی حالت درست ہو جائیگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) نمک شیر انداز ائن ایک ایک ماشہ روزانہ صبح کے وقت شربت لیموں ۲ تولہ میں ملا کر چٹایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۶۲) **پیشاب کی رپورٹ**۔ (الف) پیشاب میں ۴ فیصدی شکر کی موجودگی اس بات پر شاہد ہے کہ مریض ذیابیطس میں مبتلا ہے۔ غذا میں شکر بالکل بند کر دیجئے، نشاستہ دار غذائیں بھی بند کر دیجئے اور "انسیولین" کے انجکشن لگوائیے۔ انجکشن لگانا منظور نہ ہو تو "پینکری پٹین" نامی ایک پیٹینٹ دوا ہے اسکا استعمال کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ جو بجواب نمبر ۱۵۰ تحریر ہے تیار کر کے استعمال کریں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۶۳) **بالوں کی لمبائی** (الف) جناب والا، بالوں کی لمبائی اور بالوں کی درازی فی الحقیقت انکی جسمانی صحت پر موقوف ہوتی ہے۔ اچھی غذا، کھلی ہوا، روشنی اور دھوپ جن خوش نصیب عورتوں کو میسر ہیں اور ان نعمتوں کیساتھ ساتھ وہ رنج و غم اور غصہ و فکر سے بھی آزاد ہیں تو بال بھی خوبصورت ہو جاتے ہیں اور چہرے بھی چمک اٹھتے ہیں، لیکن قید خانوں کے اندر بند کر کے جہاں نہ ہوا ملے، نہ دھوپ، اور لونڈی غلاموں کی طرح ان سے برتاؤ کر کے جیسا کہ عام طور پر ہمارے ملک میں کیا جاتا ہے یہ توقع کرنا کہ وہ تندرست رہینگی اور اپنے قدرتی حسن کو برقرار رکھ سکیں گی فضول ہے، یوں دل کی تسلی کے لئے آپ کوئی سا تیل بازار سے خرید کر استعمال کیجئے کچھ نہ کچھ فائدہ ہو ہی جائیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہمدرد دواخانہ سے "روغن بے نظیر" منگوا لیجئے، مشہور و معروف روغن ہے۔ حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق کوئلوری)

(ج) زلال آملہ سے بال دھویا کریں اور روغن آملہ سر پر لگایا کریں۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) ناریل کا تیل لگایا کریں۔ بال لمبے ہو جائیں گے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۶۴) **پارہ کی گولی** (الف) مجھے نہ پارہ کی گولیاں بنانا آتی ہیں اور نہ بم کے گولے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اس کا کیا معاوضہ عطا فرمائینگے۔ (حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم قریشی طوق، کوئلوری)

(ج) کھٹکل بوٹی کا پانی نکال پارہ کو کھرل کریں۔ اور گولی بنا لیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

بقیہ صفحہ ۷۴ پر

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جنکے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + منیجر "ہمدرد صحت"

---

۱۶۷ آج کل بازار میں عورتوں کے لئے جو دوا اکسیر نسوان، حیات نسواں، اکسیر النسا وغیرہ ناموں سے بک رہی ہے اس کا نسخہ درکار ہے + (خریدار نمبر ۶۴۵۴)

۱۶۸ ایک مریضہ کے بہت سے بچے پیدا ہو چکے ہیں لڑکیاں برابر زندہ رہتی ہیں لیکن لڑکے ہمیشہ تین دن کے بعد مرجاتے ہیں۔ پیدا شدہ لڑکوں کا دودھ بھی تبدیل کر کے دیکھا لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ مریضہ کو اٹھرا کی شکایت نہیں ہے + (خریدار نمبر ۷۲۴۰)

۱۶۹ کشتہ چاندی بنانے کا آسان طریقہ بتایا جائے کہ بغیر برادہ کئے سالم ٹکڑا کشتہ بن جائے + (خریدار نمبر ۴۴۶۴)

۱۷۰ مجھے معجون کے ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو مقوی معدہ و جگر ہو اور ہر موسم و ہر مزاج میں موافق آسکے اور آنتوں کو بھی قوت پہونچائے۔ کوئی صاحب بنی بنائی معجون کا حوالہ نہ دیں + (خریدار نمبر ۶۱۹۳)

۱۷۱ چار بجے شام سے میری آنکھوں میں روزانہ دھند ہو جاتا ہے اسکے لئے کوئی مجرب سرمہ کم خرچ بالانشین تحریر فرمایئے + (خریدار نمبر ۷۲۴۸)

۱۷۲ ہندوستان میں ہر سال لاکھوں آدمی سانپ کے کاٹے سے مرجاتے ہیں ناظرین ہمدرد صحت اور اطباء کرام سے گذارش ہے کہ توجہ فرما کر صرف وہ نسخے درج رسالہ کرائیں جو مؤثر اور مفید ثابت ہو چکے ہوں + (خریدار نمبر ۵۳۲۶)

۱۷۳ میرے ایک نوجوان دوست جب پانی یا چاء وغیرہ نوش فرماتے ہیں تو یہ چیزیں ۱۰ یا ۱۵ منٹ کے بعد بصورت پیشاب خارج ہو جاتی ہیں جسمانی حالت قدرے کمزور ہے چہرہ پر رونق نہیں۔ ازراہ کرم ہر دو امراض کی بیخ کنی کے لئے بہترین نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۱۱ ۶۷)

۱۷۴ میرے ایک دوست بعمر ۲۳ سال کی آنکھیں زرد رہتی ہیں، پیشاب بھی زرد اور رک رک کر آتا ہے، پیشاب کے بعد کپڑے کی رگڑ سے چند قطرے بہ جاتے ہیں بھوک کم لگتی ہے قبض عموماً رہتا ہے۔ مادہ رقیق ہے، شہوت کم ہے عرصہ دو سال جلق کے عادی رہے ہیں اب چھ مہینے سے یہ عادت نہیں ہے بہت علاج کئے لیکن کچھ افاقہ نہیں ہوا اطباء سے گذارش ہے کہ کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۴۶۵۲)

۱۷۵ میری گردن کی پچھلی جانب کے پٹھوں اور شانہ میں عرصہ سے درد رہتا ہے کام کرنے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ ناف بھی ٹلتی رہتی ہے کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمایا جائے + (خریدار نمبر ۶۹۳۶)

۱۷۶ ایک مریضہ عمر چالیس سال، کا رات کو سونے کے وقت دم کھنچتا ہے۔ دل دماغ کام نہیں کرتا، دل سے اور کبھی منہ سے آوازیں سی نکلتی معلوم ہوتی ہیں دل گھبراتا رہتا ہے، قے ہو جانے پر افاقہ ہو جاتا ہے۔ ابتک کوئی علاج نہیں کیا گیا یہ تکلیف تقریباً چھ مہینے سے ہے، حیض کی کوئی شکایت نہیں ہے کوئی آسان اور تیر بہدف نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۶۸۵۵)

۱۷۷ عمر مریض ۳۲ سال پیشہ محرری عرصہ ۶، ۷ سال سے قبل از خواب رات کے درمیانی حصہ میں اور صبح کے وقت کھانسی سخت پریشان کرتی ہے، سانس بالکل بند ہو جاتا ہے اور بڑی مشکل سے پتلی اور لیسدار رطوبت منہ سے خارج ہوتی ہے چلنے پھرنے سے عاجز اور پرورش اطفال سے دن بدن مجبور ہوتا چلا رہا ہے ابتک کئی جوشاندے لعوق وغیرہ استعمال کئے مگر فائدہ نہیں ہوا، زیست سے تنگ و بیزار ہے لہذا غریب کی حالت پر ڈاکٹر و حکماء صاحبان توجہ مبذول فرما کر کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمائیں، شکر گذار ہونگا + (خریدار نمبر ۷۲۸۳)

۱۷۸ کالپی مصری کیوں مشہور ہے اور حکماء قدیم اپنے نسخوں میں کیوں کالپی مصری لکھتے تھے، کیا اب بھی یہ مصری کہیں تیار ہوتی ہے + (خریدار نمبر ۷۳۰۷)

۱۷۹ میرے دوست عرصہ آٹھ سال سے اختلاج قلب نزلہ زکام وغیرہ شکایتوں میں مبتلا ہیں اب ایک سال سے پیٹ میں مروڑ ہو کر اجابت ہوتی ہے نسیان کی بھی شکایت ہے۔ فائلریا میں بھی مبتلا ہیں + (خریدار نمبر ۱۴۸۵)

۱۸۰ کُساح (رکٹس) کا مکمل دستور علاج کیا ہے + اطباء توجہ فرمائیں + (خریدار نمبر ۳۲۲۳)

۱۸۱ تین سال سے میرے سر اور آنکھوں میں ایک قسم کی گھٹن اور غبار سا معلوم ہوتا ہے اسکے ساتھ کچھ کمزوری بھی محسوس ہوتی ہے ۔ مذکورۂ بالا حالت ہر دن یکساں نہیں رہتی، عموماً صبح نو بجے سے شام تک رہتی ہے اگر ورزش کی جائے یا کسی طرح پسینہ آجائے تو غبار کم ہو جاتا ہے یا اگر شراب کا ایک پیگ پی لیا جائے تب بھی کمی ہو جاتی ہے ، بعض اطبا ضعف دماغ تشخیص کرتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ معدہ سے غلیظ بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہیں ۔ قبض کی شکایت زیادہ نہیں ہے ، نزلہ دائمی ہے ، بواسیر کی خلش کچھ کچھ ہے ۔ (ایک ناظر)

۱۸۲ کیمیاوی طریقہ سے ہڑتال ورقی کا موم یا کس طرح بنایا جائے مفصل ترکیب لکھیئے ۔ (خریدار نمبر ۶۶۶۶)

۱۸۳ میری عمر ۲۴ سال ہے ، بچپن میں پیشاب قطرہ قطرہ نکلتا رہتا تھا یہ کیفیت تقریباً ۱۲ سال تک جاری رہی ، پھر پیشاب کے قطرات قدرے تاخیر سے آنے لگے اب یہ کیفیت ہے کہ جب میں کھانستا ہوں یا کوئی بوجھ اٹھاتا ہوں یا کچھ دیر بیٹھ کر اٹھتا ہوں تو قطرہ خارج ہو جاتا ہے ، مرطوب موسم میں اس پریشانی کا زیادہ شکار رہتا ہوں ، حضرات اطبا کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ کوئی ایسا چٹکلہ یا نسخہ تجویز فرمائیں جس کے ذریعہ سے میں اس موذی مرض سے نجات پاؤں ۔

(خریدار نمبر ۱۹۵۶)

۱۸۴ مریضہ عمر چالیس سال صبح سو کر اٹھتے وقت اکثر سر میں چکر آتے ہیں کبھی چلتے پھرتے چکر آجاتا ہے ، کوئی اور خاص شکایت نہیں ، بظاہر صحت اچھی ہے ۔

(ایک ناظر)

۱۸۵ مریضہ عمر تیس سال ہے ، آئے دن دردِ سر ، دردِ داڑھ ، دردِ بازو ، بخار ، بے قاعدگی ایام کی شکایت رہا کرتی ہے ایک ایسا مجرب نسخہ مطلوب ہے جو ہر جگہ بآسانی دستیاب ہو سکے ۔ (خریدار نمبر ۲۹۷۰)

۱۸۶ ۱۸ سالہ مریض کی آواز کم ہوتے ہوتے بند ہو گئی ہے ، بہت سے انگریزی و یونانی علاج کئے گئے مگر فائدہ نہ ہوا بعض دفعہ دو آوازیں نکلتی ہیں ، حلق میں گانٹھ سی محسوس ہوتی ہے لیکن تکلیف نہیں ہے مریض کی زبان ایک عرصہ سے شق ہے ۔ (خریدار نمبر ۷۱۹۶)

۱۸۷ میری عمر ۲۵ سال ہے دو تین مہینے سے سیدھی طرف سینہ میں درد ہوتا ہے اس کا پورا علاج رسالہ میں درج فرمائیں ۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۴)

۱۸۸ میری عمر تیس سال ہے ، زیادہ مطالعہ کی وجہ سے بینائی میں فرق آگیا ہے ، بغیر عینک کے نوشت و خواند ممکن نہیں ، عینک میری ترقی میں رکاوٹیں پیدا کرتی ہے ، عینک کا استعمال کرتے ہوئے چار سال ہوئے ہیں ، عینک کا نمبر (4 D -) ہے ۔ اطبا ، کرام ازراہِ کرم کوئی عینک توڑ مجرب دوا تجویز کریں ۔

(خریدار نمبر ۴۶۶۵)

۱۸۹ دمڑی اور چھدام سے کتنے ماشے کتنے رتی مراد ہے ۔ (خریدار نمبر ۷۰۲۰)

۱۹۰ چار سال ہوئے کہ مجھے موسمی بخار ہوا تھا ، اس کے کچھ عرصہ بعد گرمی کے مہینے میں ایک دفعہ منہ سے خون آیا اور کھانسی ہو گئی ، خون تو اسکے بعد پھر نہیں آیا لیکن کھانسی برابر موجود ہے ۔ بلغم چوبیس گھنٹہ میں ۸ ، ۱۰ تولہ خارج ہو جاتا ہے جس کا رنگ اکثر زرد ہوتا ہے ، حرارت نہیں رہتی ۔ عمر اکیس سال ہے ۔

(خریدار نمبر ۶۱۹۸)

۱۹۱ عرصہ تین سال سے یہ شکایت رونما ہوئی ہے کہ گاہ بگاہ پیشاب کے بعد فوطوں میں درد ہونے لگتا ہے جس کی ٹیسیں عضو مخصوص اور ران تک محسوس ہوتی ہیں ۔ قارورہ میں مثل چونے کے تلچھٹ تہ نشین ہوتی ہے اور مجامعت کے بعد تین چار گھنٹے تک عضو مخصوص میں ٹیسیں معلوم ہوتی ہیں اسکے لئے تشخیص مرض و تجویز نسخہ مجرب کا طالب ہوں ۔ (خریدار نمبر ۷۲۰۴)

۱۹۲ میرے ایک دوست کی عمر ۲۳ سال ہے اور ڈیڑھ سال سے یہ شکایت ہے کہ جسم کھنچتا ہوا معلوم ہوتا ہے پھر سوزش و خارش ہو کر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں اور چند منٹ میں چھوٹے چھوٹے دانے پڑنے لگتے ہیں ، شدت مرض کی حالت میں یہ دانے بڑے بڑے ددوڑے پھر چتیاں سی پڑ جاتی ہیں متعدد قسم کی مصفی دوائیں استعمال کیں ۔ دو مرتبہ مسہل لئے وقتی فائدہ ضرور ہو جاتا ہے لیکن دوا چھوڑتے ہی پھر وہی حالت شروع ہو جاتی ہے جسم پر بادی کا زور بھی ہے ، پیٹ اعتدال سے زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن قبض کی شکایت نہیں ۔ (خریدار نمبر ۴۴۶۸)

۱۹۳ میرے ۸ سالہ لڑکے کے غدود (ٹانسلز) عرصہ سے متورم ہیں جب کبھی نزلہ شروع ہوتا ہے تو یہ مرض بہت ہی تکلیف دہ ہو جاتا ہے ، ڈاکٹر اپریشن کی طرف رجوع کرتے ہیں مگر یہ اپریشن کے آلات دیکھ کر ٹھہرتا ہے اور اس پر وحشت طاری ہوتی ہے دو طبیبوں سے علاج کرایا مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا ، لہٰذا کوئی صاحب ازراہ کرم یونانی علاج سے مطلع کریں ۔

(خریدار نمبر ۵۶۰۳)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حبِّ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بجیطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

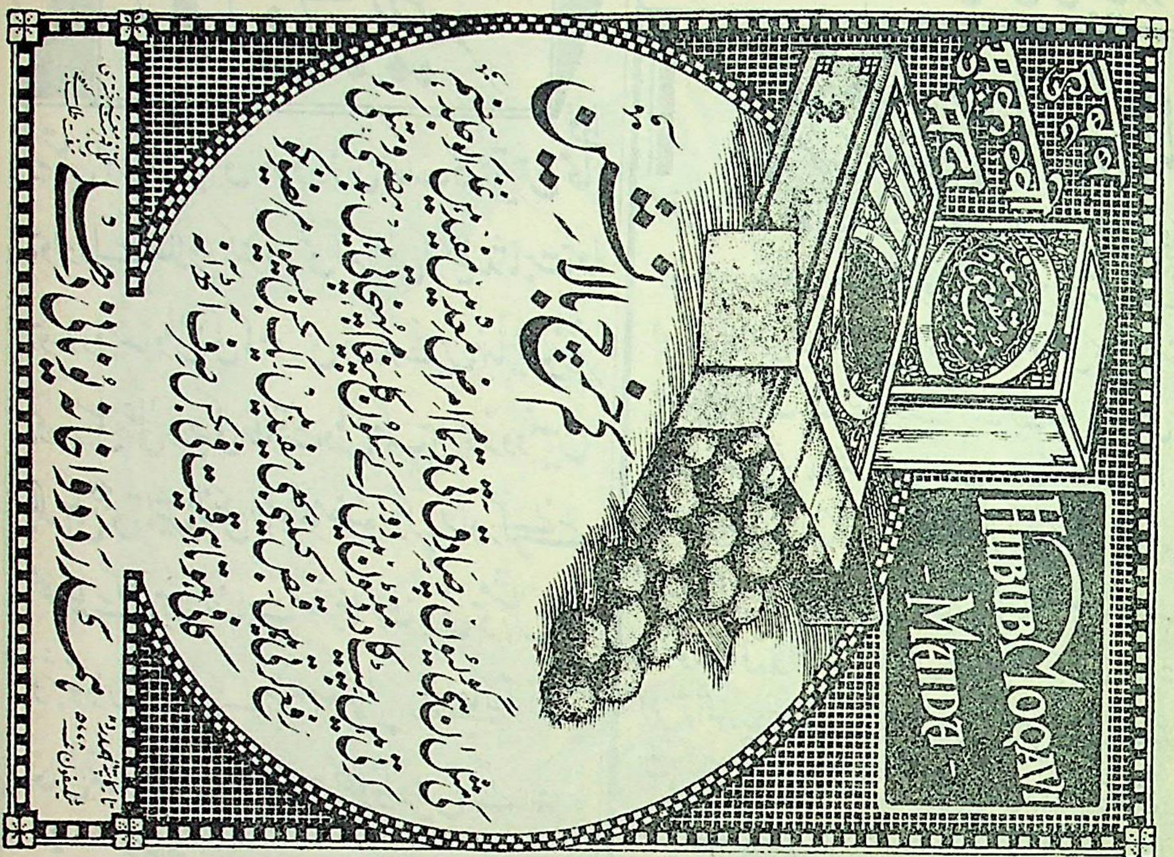
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گھٹیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار


HUBUB MOQAVI
- MAIDA -


MUMSIK BENAZIR

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دور کرنے میں نہایت پُرتاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲؍)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بنجیطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور عام اشخاص بے احتیاطی کی وجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بنجیطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہوجاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۔ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ہم تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے۔ آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہوجاتی ہے اسکو قوت سے بدلدیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک ایکروپیہ چار آنہ (عہ)

دوالابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہے۔ اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے

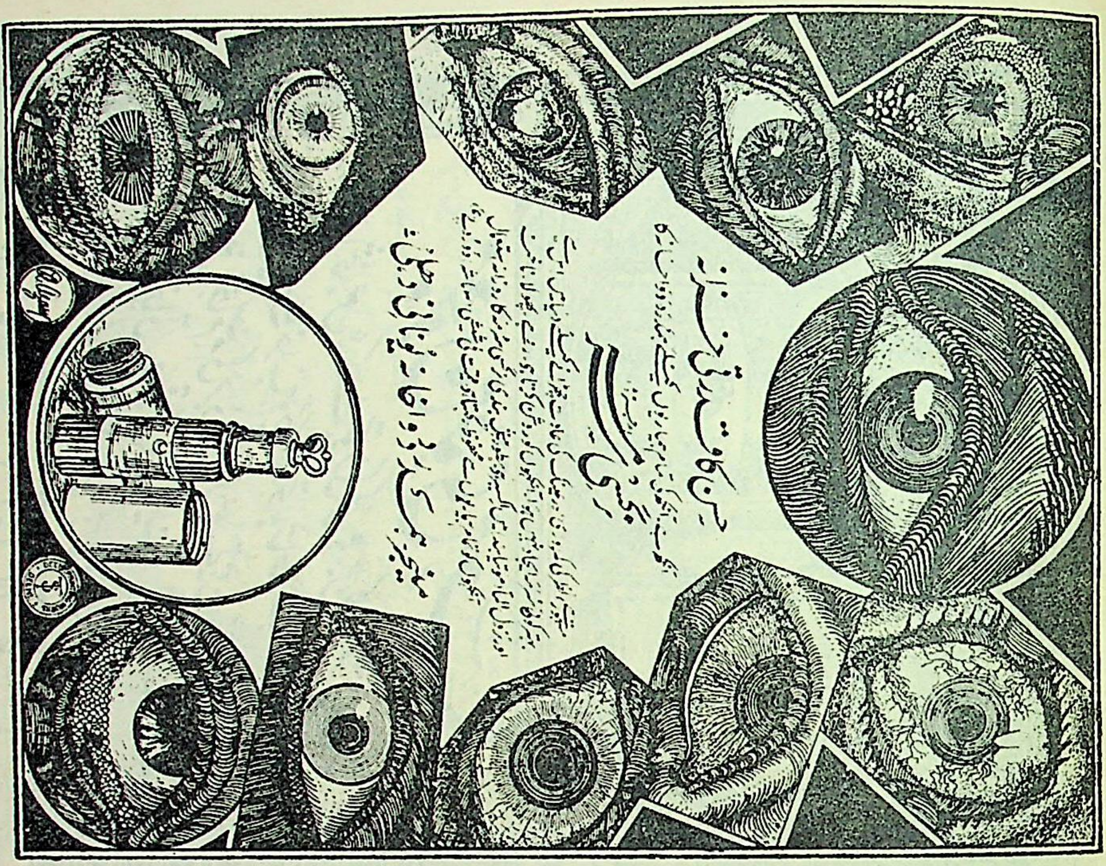
اور اسکا نام

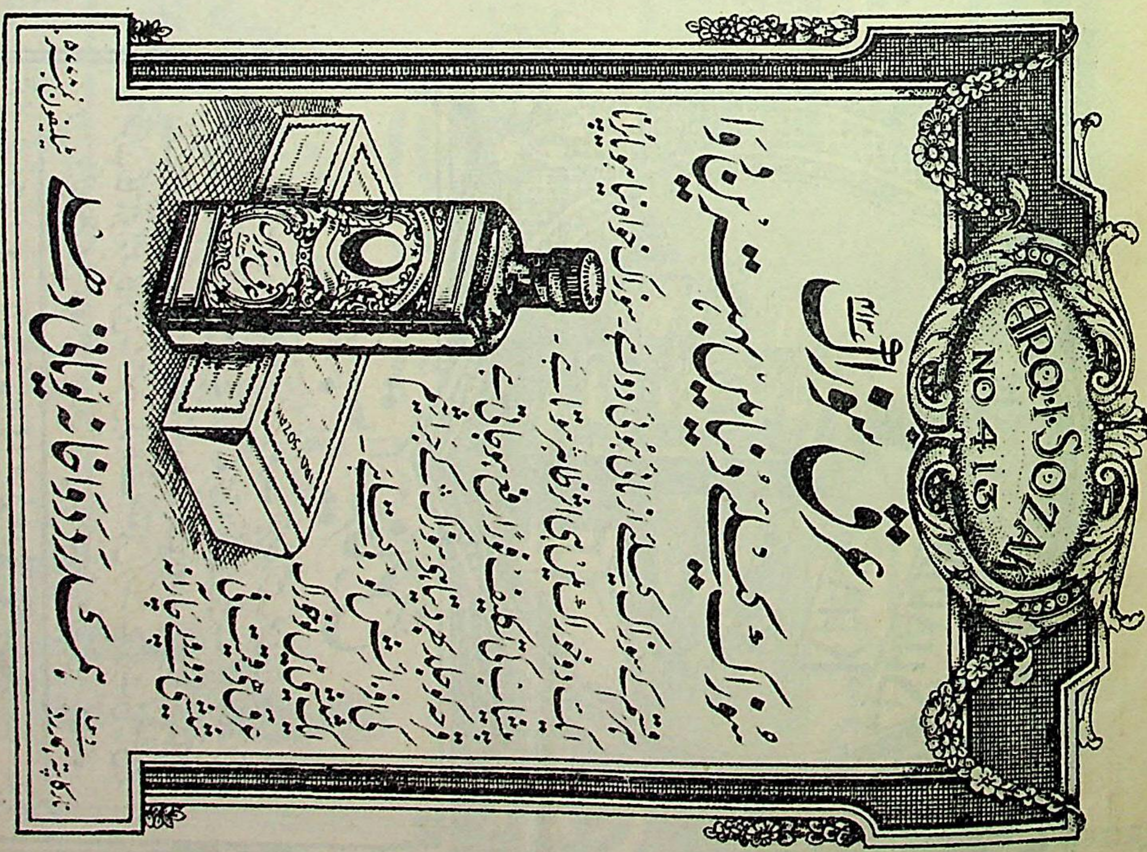
دوالابی

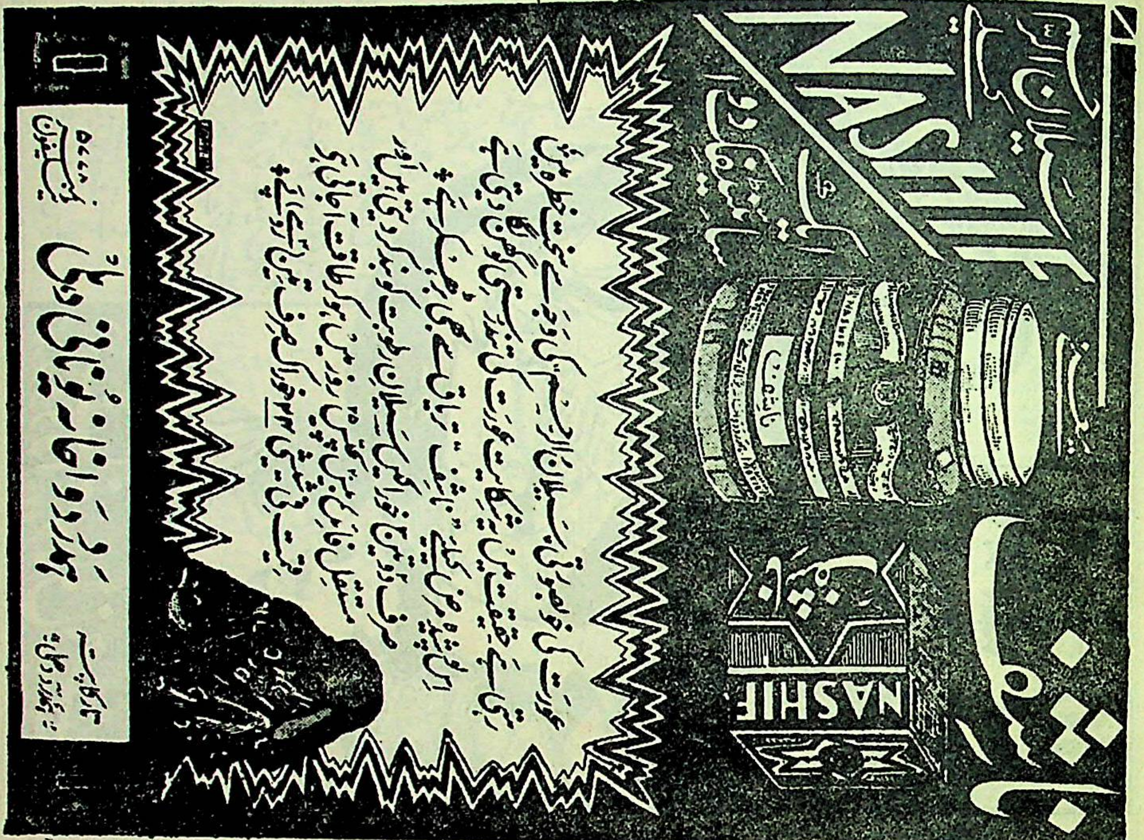
ہے ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دوالابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

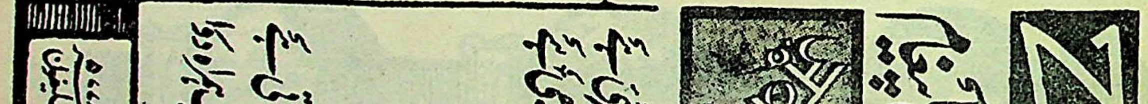
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے؍) تین روپے +

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے +




عرق سوزاک
ARQ-I-SOZAK
NO 413


NASHIF
NASHIF


Zubani
ZUBANI

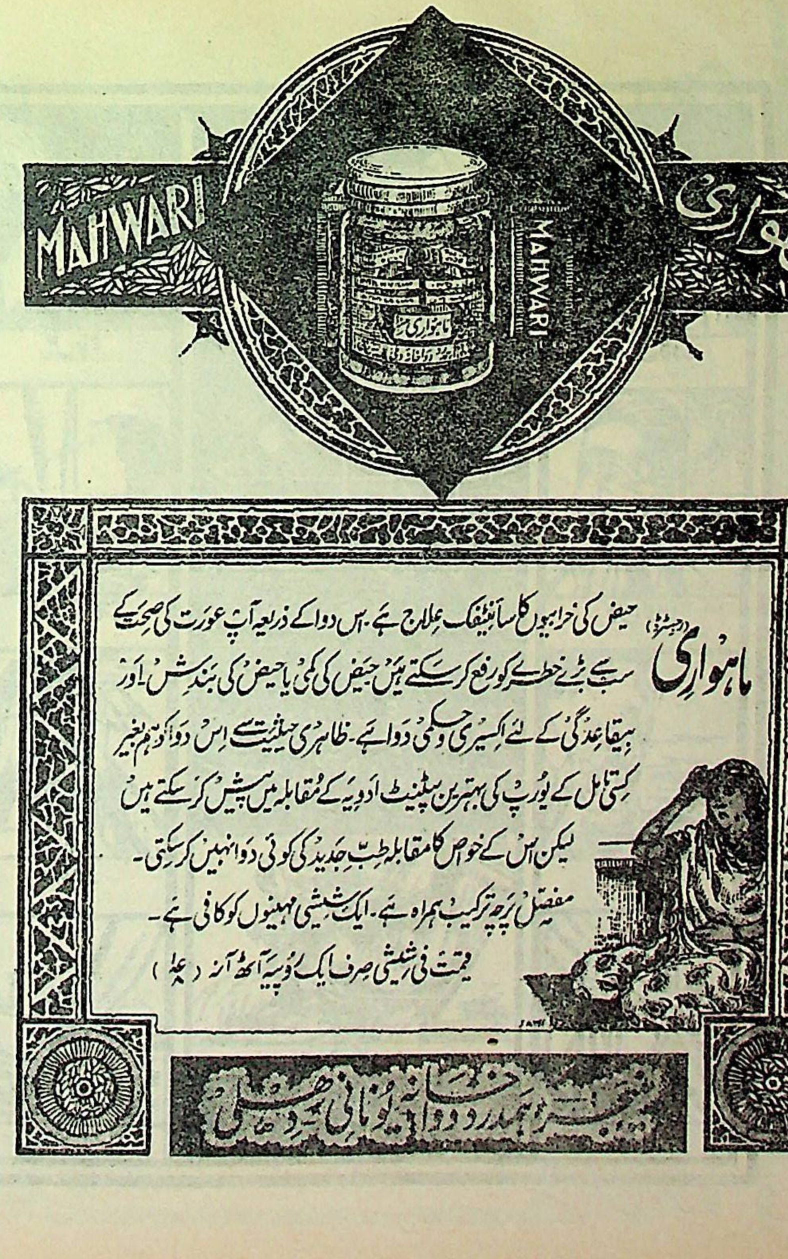


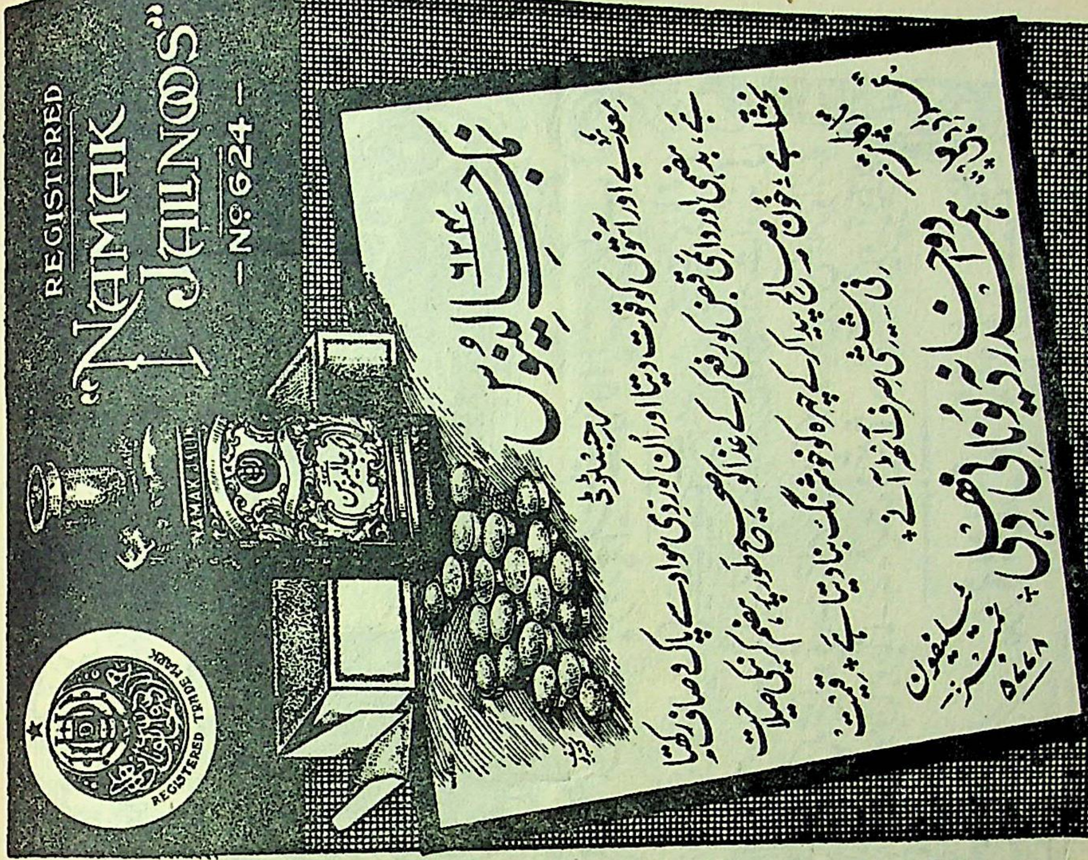


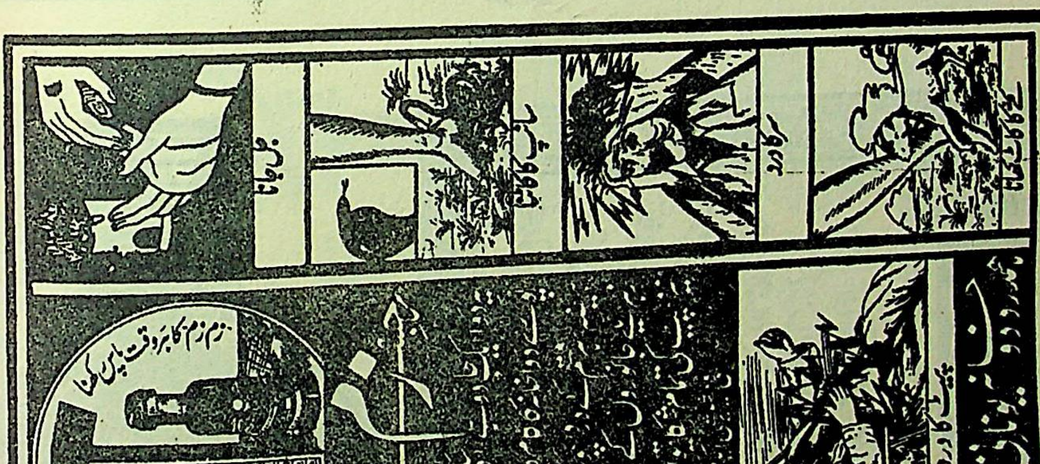
دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے۔ جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

تار کا پتہ ہمدرد، دہلی ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

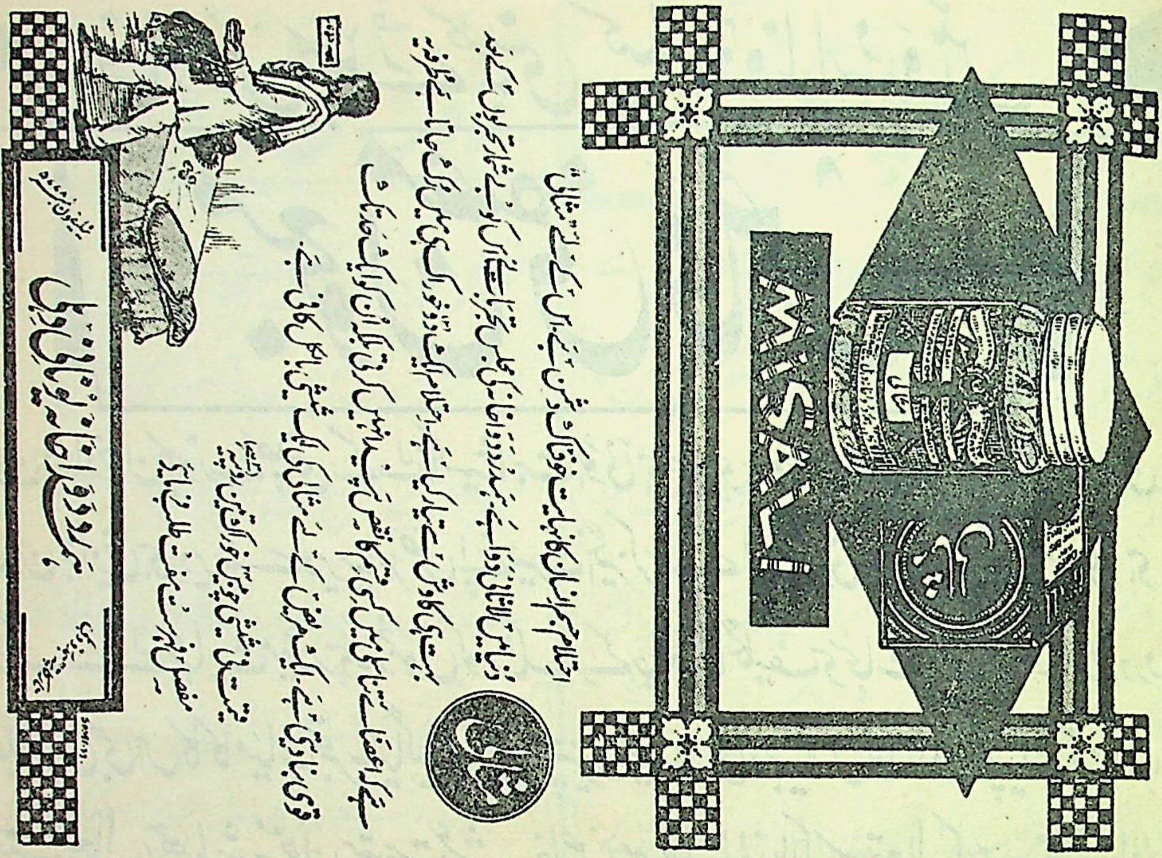

मुफ़रह मुश्की
"MUFARRAH MUSHKIN"
مفرح مشکین
یعنی
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور
تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی
خواہش کو تیز کر دیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سر نو
تازہ و توانا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

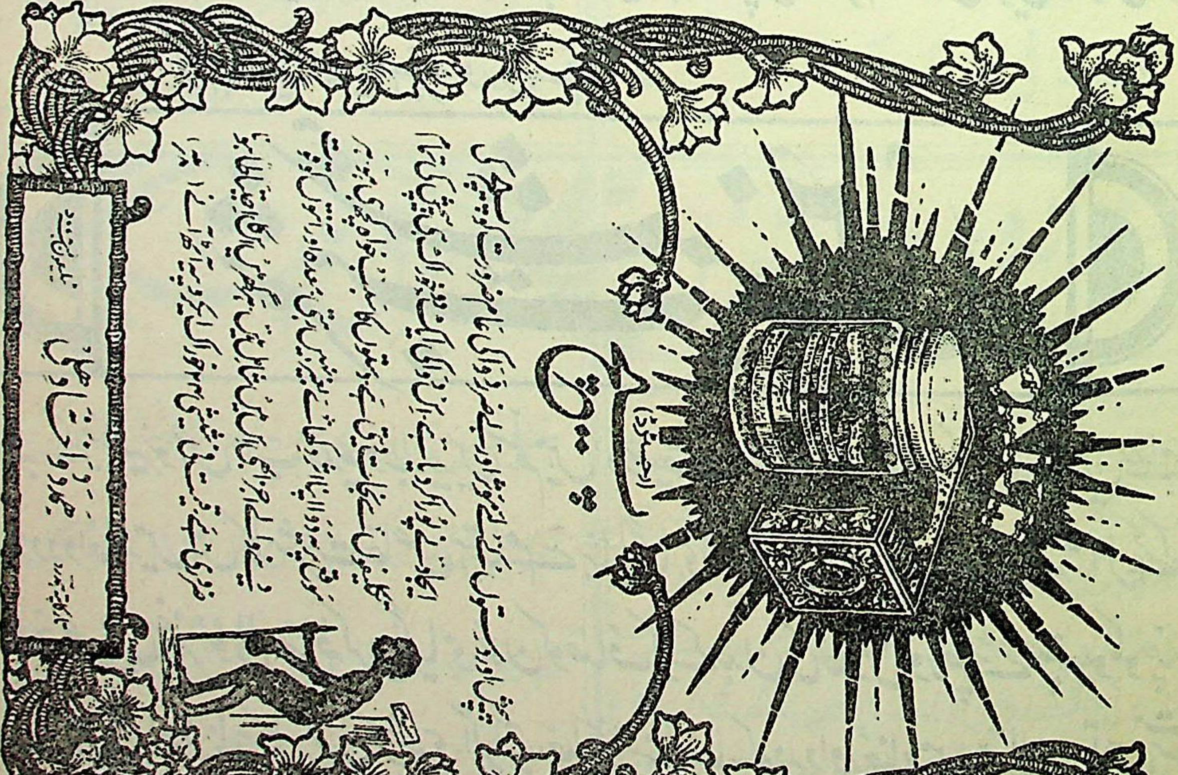

MAHWARI
ماہواری
ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
سب سے بڑے خطرے کو رفع کر سکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور
بے قاعدگی کے لئے اکسیری و حکمی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر
کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کر سکتے ہیں
لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول واساتذہ سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے۔ میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں جن میں ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالی جناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

معجون سپاری پاک

خواص باہ کو قوت دیتی ہے۔ سُرعت کو زائل کرتی ہے
عورتوں کے جریان کی مخصوص دوا ہے استقرارِ حمل میں مدد
ہے عورتوں کی عام کمزوری کو رفع کرتی ہے۔ نہایت مفید
اور مجرّب دوا ہے، ترکیب استعمال ایکتولہ یہ معجون پاؤ بھر
دُودھ کے ساتھ یا تنہا استعمال کیجاتی ہے۔ ترشی
و بادی کا پرہیز قیمت فی سیر پانچروپے
قیمت فی تولہ ایک آنہ (۱؍)

معجون حمل عنبری علوبخانی

خواص جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ ام الصبیان
میں مُبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہو اُنکے لئے بہت مفید ہے،
تیسرے مہینے زحمل کے سے اس کا استعمال شروع کیا جائے
پُورے دنوں کے بعد بچّہ پیدا ہوگا اور آفات سے محفوظ رہیگا
یہ معجون قیمتی اجزا سے بنائی جاتی ہے۔ عُمدہ چیز ہے
ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ معجون، عرق گاؤزبان ۲ تولہ
شربت انار شیریں ۲ تولہ یا تنہا پانی کے ساتھ صبح استعمال
کی جائے + قیمت، فی سیر چالیس روپے +

عرق روح افزا نمبر ۳۷۴

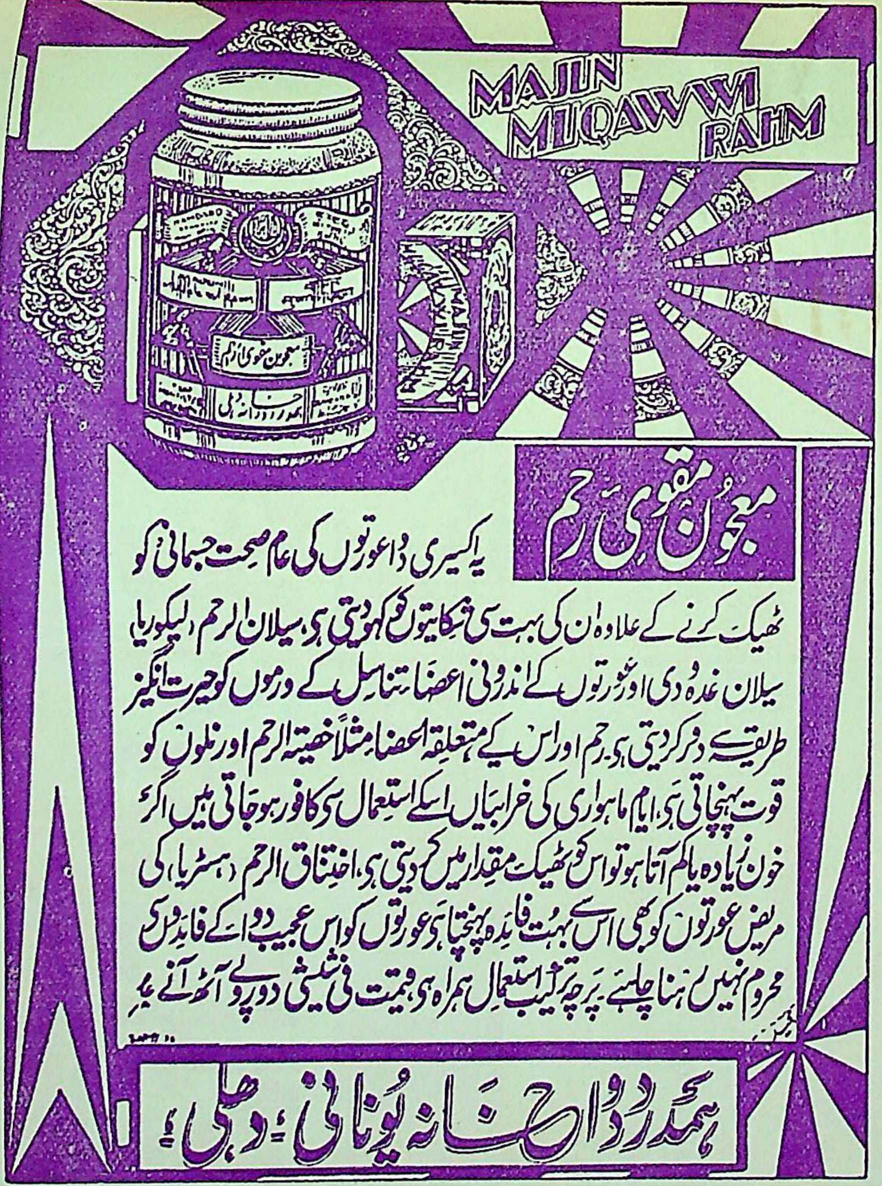
دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہے۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح
کرتا ہے اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہے۔ غذا کو جزوبدن بناتا
خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو خوش رنگ کرتا ہے سستی
اور کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں
چستی و تازگی پیدا کرتا ہے، ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسی وجہ سے ہو دفع
اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہے، مایوسین باہ کے لئے اکسیر کا
حکم رکھتا ہے۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔
قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ رکھتا ہے۔ بلاقید موسم استعمال
کیا جاتا ہے، نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے،
قابل استعمال اور عدیم المثال قیمت، فی بوتل تین روپے (۳ روپے)

ترکیب استعمال

۴ تولہ میں ۹ ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال
کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +

عرق عنبر

خواص، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دُور کرتا ہے
اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے اور بواسیر اور خون کی
کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اُس کو دُور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے
فوری اثر کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ ماشہ عرق میں
ایک تولہ شربت انار شیریں ملا کر پئیں یا دوسری مناسب
ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز
قیمت، فی بوتل دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)





Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Niaz Ahmad.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED MEMORY OF THE LATE

HAKIM ABDUL MAJEED DEHLAVI



FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA

DELHI.

"Woman Number."

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, Progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, the layman, the leaders of Women's movements and the general public.

Pages over 300

PRICE

Special Edition As 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

Subscription

YEARLY ONE RUPEE. HALF YEARLY TEN ANNAS

EDITOR
HAKIM HAJI ABDUL HAMEED

SINGLE COPY 2 ANNAS

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SAMI

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدرد صحت دہلی

یادگار شہید فرض حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

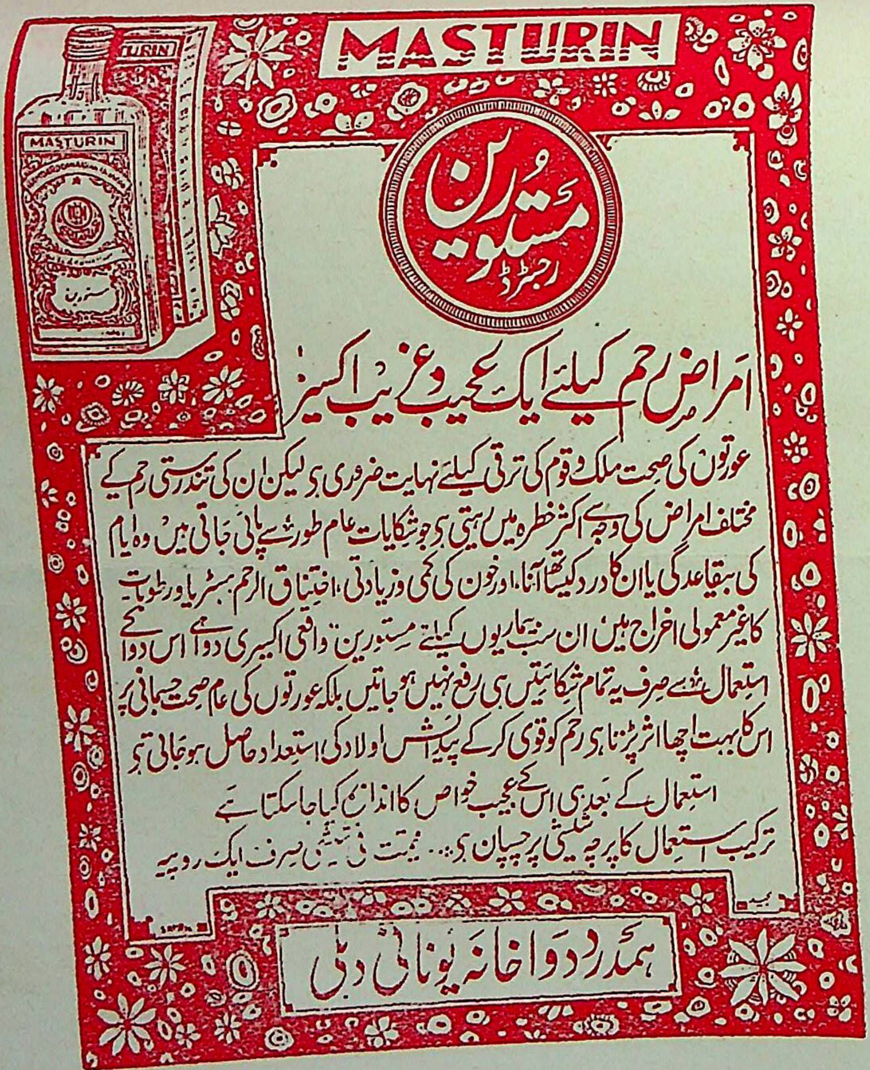
مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

اپریل ۱۹۳۸ء


Registered
SHARBAT
ROOHAFZA
شربت رُوح افزا
(رجسٹرڈ)
موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے
اکسیر ہے تمام ہندوستان میں
اپنے خواص کیوجہ سے مشہور و مقبول
ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب
اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں
فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
SHARBAT ROOHAFZA


MASTURIN
مستورین
(رجسٹرڈ)
امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم ہسٹریا و رطوبات
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔۔۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
MASTURIN

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"عورت"

اپنے دستور کے مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو شائع ہو چکی ہے، اسکے متعلق ہندوستان بھر کے مشہور فاضلوں حکیموں، ڈاکٹروں اور ارباب صحافت نے کیا کیا خیالات اور رائیں ظاہر کی ہیں وہ آپ کو آئندہ صفحات میں ملیں گی۔ ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم الشان خاص نمبر کو عورتوں کی ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے طبی حصہ میں ایسے ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جس سے اردو داں اب تک محروم ہیں۔ عورتوں کے حفظان صحت کے مسئلہ پر ہر مضمون میں نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ مجربات جو اس نمبر میں درج ہیں وہ اتنے بہتر اور اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں یکجا دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ علمی حصہ جو سو صفحوں سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا عجیب و غریب ہے کہ آج تک اردو زبان میں ان عنوانوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہے ہر مضمون، تحقیق و تدقیق اور جدت و ندرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ تقریباً نوے مضمون نگاروں نے اس نمبر میں مضمون لکھے ہیں جنمیں ساٹھ حکیم ہیں نو ڈاکٹر اور تین وید اور تقریباً پندرہ اصحاب علم اور مشاہیر ملک اور غیر ممالک کی خواتین ہیں۔ تصویروں کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں فہرست مضامین دیکھکر ہمارے بیانات کی تصدیق کر لیجئے۔ یہ نمبر نہ صرف مردوں کے مطالعہ کے قابل ہے۔ بلکہ ہر لکھی پڑھی عورت کے لئے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

پچھلے سال کا عورت نمبر جو اس نمبر کے مقابلہ میں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ ادھر ہم کو تیرہ سو سے زیادہ درخواستیں مسترد کرنی پڑی تھیں۔ یہ نمبر اگرچہ زیادہ چھاپا گیا ہے۔ لیکن کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اس کی اتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ مہینوں چل سکے اس لئے شائقین علم و فن کو اسے جلد سے جلد اور کسی نہ کسی طرح حاصل کر لینا چاہیئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیجدیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ عورت نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ گیارہ مہینے تک ہمدرد صحت جیسا اعلیٰ رسالہ آپ کے پاس پہونچتا رہے گا۔ اگر آپ کو صرف یہی نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ ۸ مع محصول ۱، لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیجدیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کی میز پر یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت عورت نمبر اعلیٰ اڈیشن ۱۲ ، معمولی اڈیشن ۸ ، محصول ایک آنہ

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی

صرف ایکروپیہ عہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

جلد ۶ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء نمبر ۱

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام
۱	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم بی بی ایس
۲	عبدالحی جمیل علوی ایم اے
۳	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب آشند
۴	شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب بمبئی
۵	ڈاکٹر ماریانہ میہو دیانہ (آسٹریا)
۶	خانم بابایاں ایرانی
۷	سر کے وی ریڈی وزیر اعظم مدراس
۸	سر سید محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام
۹	مس سرو افلیپس لوبرن (جرمنی)
۱۰	پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی دہلوی
۱۱	مولانا سید ابن الحسن صاحب کر ایم اے

فنی

شمارہ	تعارف
	خوردبینی معائنہ
۹	غدہ نخامیہ حالت حمل میں
۱۰	جوان عورت کا غدہ درقیہ
۱۱	تیرہ سالہ لڑکی کا غدہ ترمیہ
۱۲	عصبۃ تدرن (زنانہ اعضا کی دق کا جرثومہ)
۱۳	شفران پر تدرن کا اثر
۱۴	مجرائے عنق کا اولی درنی تقرح
۱۵	اولی درنی التہاب عنق
۱۶	انبوبی تدرن
۱۷	دوجانبی انبوبی تقیح
۱۸	آگسبرگ کے دو جوڑواں بچے
۱۹	رحم میں تین جنینوں کا آنول سے تعلق
۲۰	فرنڈبرگ کے یہودی حمام کا زیر زمین زینہ
۲۱	فرنڈبرگ کے حمام کا ایک کمرہ
۲۲	غسل حیض کا ایک نظارہ
۲۳	"نایاکی کاٹب"
۲۴	ٹوکیو کے زنانہ طبیہ کالج کا صدر دروازہ
۲۵	کالج کا ہسپتال اور تعلیم گاہ
۲۶	ہسپتال کا وارڈ نمبر ۲
۲۷	"بیمارستان"
۲۸	کلینک ہال
۲۹	ٹوکیو کے طبیہ کالج کی خوابگاہ۔
۳۰	ہسپتال میں ماں اور بچی۔

فنی

شمارہ	
۱	خصیۃ الرحم میں ناپختہ اور نیم پختہ حویصلات کا نظارہ۔
۲	دوران حیض میں خصیۃ الرحم کی حالت
۳	سات سالہ لڑکی کا خصیۃ الرحم کا حویصلہ
۴	خصیۃ الرحم میں حویصلہ پھٹنے کی تیاری
۵	مشیمہ (آنول)
۶	زنانہ انڈا رحم کی دیوار میں پیوست ہونے کے بعد
۷	رحم کی دیوار میں بیضہ کی ترہوتری
۸	شفر کبیر بالوں کی جڑیں اور غدد کا

لیتھو کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام	صفحہ
۱	ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ	۳۸
۲	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۷۷
۳	خانصاحب حکیم محمود علیخاں ماہر	۹۱
۴	حکیم محمد ظہیر علی صاحب مدیر تندرستی	۹۱
۵	حکیم محمد حبیب اللہ صاحب اجمیری	۹۲
۶	حکیم ناصر الدین صاحب دہلوی	۹۳
۷	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۹۳
۸	حکیم شہاب الدین صاحب دہلوی	۹۴
۹	حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب	۹۴
۱۰	حکیم محفوظ عالم قریشی	۹۵
۱۱	حکیم ڈاکٹر فضل مبین صاحب دہلوی	۹۵
۱۲	حکیم غلام محبت آزاد شاہ وارثی	۹۶
۱۳	حکیم عبد اللطیف صاحب بہاری	۹۸
۱۴	حکیم سید عبد القوی صاحب	۹۸
۱۵	حکیم آغا منصب علی صاحب	۹۹
۱۶	حکیم محمد غیاث صاحب	۱۰۰
۱۷	حکیم گوبند رام صاحب ملتان	۱۰۲
۱۸	حکیم رفیق احمد صاحب نجیب آبادی	۱۰۳
۱۹	حکیم مولوی امیر علی صاحب	۱۰۴
۲۰	ڈاکٹر جے، ایس مہتہ	۱۰۴
۲۱	حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری	۱۲۸
۲۲	پنڈت وشیندر ناتھ داس صاحب	۱۳۳
۲۳	بہاری لال صاحب سشرما	۱۳۵

فنی

شمارہ	تعارف	صفحہ
۱	زنانہ جوف عانہ کی پشت	۱۷
۲	زنانہ جوف عانہ	۱۷
۳	خصیۃ الرحم کی رسولی	۲۶
۴	استسقاء خصیۃ الرحم	۲۷
۵	حالت حمل میں ورم خصیۃ الرحم	۲۷
۶	حمل قاذفی	۲۶
۷	چودھویں صدی کا یہودی حمام	۱۴۱
۸	مصر قدیم میں زچگی	۱۵۹
۹	مصر قدیم میں زچگی کا منظر	۱۶۰
۱۰	زچگی کا ایک نظارہ	۱۶۰
۱۱	یونان قدیم کی زچگی	۱۸۳
۱۲	قدیم روما کی زچگی	۱۸۷

فہرست مضامین

جدید مباحث (تیسرا باب)

مجرّبات امراض نسواں (چوتھا باب)

ہمدرد صحت کا عورت نمبر

جناب حکیم محمد عبدالحمید غازی انصاری فاضل التکمیل، لکھنؤ

ہمدرد صحت کے سالانہ نمبر کی شان ہی بہت ارفع و اعلیٰ ہے موجودہ خاص نمبر (جولائی ۱۹۳۷ء) امراض مستورات کے لئے شفا اطبا کے لئے راہ نما ہے۔ اس کے مضامین کی جامعیت دیکھ کر دل پھڑک گیا باساختہ زبان سے نکلا:۔

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اللہ اس رسالہ کو نیز اس کے جملہ اراکین و کارپردازان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر ہندوستان بھر کے فاضلوں ایڈیٹروں حکیموں اور ڈاکٹروں کی اہم رائیں





جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"عنایت نامہ مع اپنے مشمولات کے موصول ہوا۔ آپکا رسالہ ماشاءاللہ ہر حیثیت سے قابلِ قدر و مستحق اعانت و ہمت افزائی ہے۔ کاش میں آپکے کسی کام آسکتا۔ تجارتی رسائل کے اس دور میں خدمتِ فن کی مثال قائم کر دینا آپ ہی کا دل و جگر تھا۔ +



جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی!

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر، عورت، نظر سے گذرا۔ اسے دیکھکر جی بہت خوش ہوا۔ ہمدرد صحت کے معمولی ماہانہ نمبر ہی افادت اور واقفیت عامّہ کے لحاظ سے تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آپکے خاص نمبر یہی نہیں کہ موضوع متعلقہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتے ہیں اور طب و حفظان صحت کے بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کرتے ہیں۔ بلکہ اُردو کی صحافت میں ایک قابل یادگار عہد قائم کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کا یہ خاص عورت نمبر مرتب کرنے میں آپنے نہایت وقت نظر اور حسن انتخاب سے کام لیا ہے۔ اسکی پوری توصیف ناممکن ہے۔ یہ نمبر نہ صرف سائنس اور طب کے شائقین کی واقفیت میں معتد بہ اضافہ کرتا ہے۔ بلکہ عام خواندہ اور متاہل انسانوں کے لئے احتیاط حفظ ماتقدم اور اس جنسی واقفیت کے دفتر پیش کرتا ہے جن کیلئے اسے بہت سی ضخیم جلدیں کھنگالنی پڑتیں۔ سب سے اہم یہ بات ہے کہ یہ نمبر طب اور طب کے متعلقات پر قدیم زمانے کے نظریوں سے لیکر حال کے تجربات اور تازہ ترین سائنٹفک معلومات سے آگاہی بخشتا ہے اسکی جامعیت افادت سے کم نہیں جا بجا چربے اور نقشے مضامین کے موضوع کی وضاحت میں بیحد مدد دیتے ہیں میں آپ کو اس نمبر کی ترتیب اور اشاعت کیلئے تہ دلسے مبارکباد دیتا ہوں اس کا ثانی ملک کی کسی اور زبان میں پایا نہیں جاتا ÷



ابو المعظم حضرت سائل دہلوی

"ہمدرد صحت کی اشاعت حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ باعتبار اسکی حیثیت کے کیا کچھ اسکی طباعت پر صرف ہوتا ہے اور کیا اس کا سالانہ معاوضہ ہے ضخامت دیکھئے۔ چھپائی دیکھئے کاغذ دیکھئے۔ تصاویر دیکھئے۔ ٹائٹیل پیج کے نئے نئے ڈیزائن دیکھئے۔ مضامین کی فراہمی دیکھئے۔ اہل قلم کی قابلیت دیکھئے جس فن کو طب جدید کے ماہر مردہ فرماتے ہیں اس فن کے جاننے اور سمجھنے والے اور اُسکے دلدادہ فرسودہ خیال کیا کیا کمالات سلف صالحین پیش کر دیتے ہیں ہر رسالہ کی تکمیل کی جد وجہد دیکھئے کہ مدیر رسالہ کی رسائی کہاں کہاں ہے۔ اسکے مدیر کی دوربین نظر پردوں میں گھسکر اپنا کام لیتی ہے سمندروں پار جاکر مدعا برآری کرلیتی ہے۔ اس کے مدیر کی ہر دلعزیزی ملاحظہ ہے کہ اپنے ہم پیشہ جنگجو حریف بھی کہا جاتا ہے ان کے دل میں دل ڈال کر منافع خلق اللہ کے لئے کیا کیا مجرب نسخے حاصل کرلیتی ہے اور ہدیہ عام وخاص کرنے سے وقت پر فروگذاشت ہونے نہیں دیتی۔ ہمدرد صحت کے مدیر کا اتنا میرے نزدیک قرض مسیحائی ادا کر رہا ہے صرف اسی کی واحد ذات ہے کہ بلا مدد غیرے واحدے ترتیب رسالہ اور اجرا رسالہ کی ذمہ دار ہے کہ ہر ماہ انگریزی کی پانچ تاریخ کو اہل ذوق کے ہاتھوں میں دور و قریب اپنا موقت شیوع پہنچا دیتی ہے۔ زحمت انتظار کسی مشتاق رسالہ کو نہیں ہونے پاتی ÷

جناب ع ح جمیل علوی صاحب ایم اے ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی گوجرانوالہ

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر وصول ہوا۔ یہ خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ نمبر اتنا شاندار ہوگا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ ایسی جامع کتاب آج تک اُردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اس کا علمی حصہ تو امید سے کہیں بڑھکر ثابت ہوا ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا مطالعہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے ÷

پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (ویانا) کو میں ہمدرد صحت کے متعلق تحریر کر چکا ہوں انکی خدمت میں یہ بھی عرض کیا ہے کہ "ہمدرد صحت" کے لئے اپنے ابتدائی لکچروں کا ترجمہ کرنیکی اجازت بخشیں جن کا مطالعہ نہ صرف تجزیۃ النفس کے شائقین بلکہ ہر طبیب کے لئے ازبس ضروری ہے +

کیا آپ نے جواف برائر اور فرائڈ کے فوٹو حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت کی ہے۔ اگر نہیں تو کیا میں توقع کر سکتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں گے۔

خاص نمبر ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا مانگتا ہوں کہ آپ کو شعبۂ طب اور بالخصوص اردو زبان کی خدمت کرنیکی اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ جس مستحسن کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین ہمدرد صحت یقیناً ہندوستان کے طبی رسائل سے بازی لے گیا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب

شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

"ہمدرد صحت کے دور طفلی میں کچھ دیکھکر میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکی ترقی کی راہ میں وہ رکاوٹیں نظر نہیں آتی ہیں جس سے کسی رسالہ کا مستقبل تاریک ہوا کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمدرد صحت کا مستقبل روشن اور شاندار ہوگا آج میں اپنے الفاظ کو واقعات کے آئینہ میں دیکھکر خوش ہوتا ہوں کہ توفیق خداوندی اور قدرت کی یاوری ہمدرد صحت کے ساتھ ہے اور اس وقت وہ ترقی و تربیت کی اس منزل رفیع پر جلوہ افروز ہے جس کی توقع آج سے چند سال پہلے نہیں تھی۔

دنیائے طب کو معلوم ہے کہ ہمدرد صحت کا چندہ سالانہ محض ایک روپیہ ہے اس قلیل چندہ کے مقابلہ میں ہمدرد صحت سال بھر تک کتنا مواد کس شان کے ساتھ مہیا کیا کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس رقم میں اس کا ایک پرچہ بھی ارزاں ہے جو اشاعت خاص کے نام سے وہ ہر سال ہدیہ ناظرین کیا کرتا ہے۔ اشاعت خاص کی ترتیب تہذیب اور آراستگی میں ادارہ کتنی محنت و جانفشانی سے کام لیتا ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں کبھی صحافت کے سنگلاخ مراحل کو عبور کرنا پڑا ہو۔ اس کی ہر اشاعت خاص ایک اہم تالیف و خوبصورت مرقع ہے۔ جسکی بہترین مثال "عورت" کے روپ میں جلوہ افروز ہے میں ادارہ ہمدرد صحت کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

دنیائے طب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ مدیر ہمدرد صحت حکیم عبدالحمید صاحب اس بارہ میں بڑی دریادلی فیاضی عرقریزی اور دلچسپی سے کام لے رہے ہیں جس کی دوسری مثال نظر نہیں آتی +



لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

ایم بی۔ سی۔ ایچ۔ بی (ایڈنبرگ)

ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر (برلن)

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر "عورت" کل صبح ملا اتفاق دیکھئے کل روزہ تھا تمام دن "عورت" کیساتھ لطف و مسرت سے گذر گیا۔ خوب ہے خوب ہے۔ زیادہ تعریف کرونگا تو کہیں ایسا نہو لوگ مبالغہ سمجھنے لگیں، اور میری تعریف بیکار جائے بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت اور استقلال کو قائم رکھے اور پبلک خصوصاً اطباء اس سے فائدہ اٹھائیں۔



جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب

رکن دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ

حیدرآباد۔ دکن

"تازہ عورت نمبر باصرہ نواز ہوا۔ درحقیقت زبان اردو میں یہ عورت کے متعلق ایک بے مثال گنجینہ معارف ہے جسے ظاہری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ کرنے میں آپنے صرف کثیر کے علاوہ بے انتہا محنت و کاوش سے کام لیا ہے اس مختصر عرصہ میں ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ معلومات حیرتناک کامیابی کیساتھ تیار فرمادیا جو علمی و عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے۔ دلی مبارکباد قبول فرمائیے!



جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاہور

خواتین کے متعلق ہمدرد صحت کی اشاعت خاص (متعلقہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء) نظر سے گذری اس اشاعت میں بحیثیت مجموعی عورت ذات کے متعلق ہر ایک نقطہ نگاہ سے نظر کیگئی ہے چنانچہ اسمیں عورت کے متعلق جنسی امتیازات امراض و معالجات مجربات۔ اصول و قوانین حفظ صحت، قدیم تمدنوں میں اسکی معاشرتی حالت۔ مختلف ممالک میں اسکی موجودہ حیثیت۔ اور جمالیاتی عظمت وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے + اس اشاعت کی تدوین میں تقریباً سو سے مضمون نگاروں نے حصہ لیا ہے جن میں ہندوستان کے بلند پایہ مضمون نویسوں کے علاوہ یورپ کی اہل قلم خواتین کے حسین و جمیل افکار بھی شامل ہیں۔ پھر تقریباً ہر مضمون نہایت احتیاط و متانت اصابت رائے اور حریت فکر سے لکھا گیا ہے اور اکثر مضامین میں یکسر نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اردو زبان کے دامن کی وسعت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے +

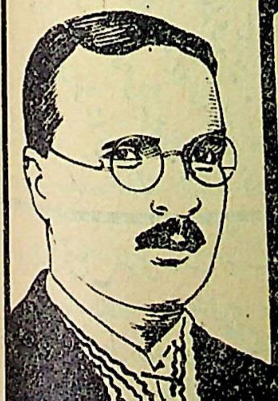
علاوہ ازیں کتابت و طباعت بہترین۔ جابجا عکسی و دستی تصاویر کی آرائش و تزئین سرورق رنگین اور مضامین کا تنوع نہایت دلفریب و دلنشین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جسطرح عورت خود دنیا میں سلسلہ ارتقاء عالم کی آخری کڑی میکدہ بردوش مجسمہ شعر و شباب گلستان نکار پیکر حسن و جمال اور کائنات ارضی کی جمیل ترین حسینہ نازنین ہے اسی طرح یہ اشاعت خاص بھی جو اسکی ذات سے متعلق ہے اپنی خصوصیات صوری و معنوی کے اعتبار سے ایک رعناترین گل گلکدہ نوبہار رنگ و بو اور ایک نہایت محبوب و دلنواز مرقع جمیل و حسین ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ع اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری



جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

"سنہ ۱۹۳۷ء کا عورت نمبر اگر سچ پوچھئے تو گذشتہ سال کے عورت نمبر سے بھی بہت زیادہ ممتاز ہوگیا ہے جن بلند مرتبہ حضرات سے آپنے اس مرتبہ مضامین حاصل کئے ہیں وہ بڑے بڑے معیاری رسائل میں بھی مشکل ہی سے لکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جناب نے ان حضرات سے مضامین حاصل کرنے میں کسقدر مشکلات اور تکالیف برداشت کی ہونگی طبی رسائل کو یہ لوگ کہاں نصیب ہوتے ہیں، مگر آپ بھی تنہا طبیب ہی نہیں "سحر طراز" بھی ہیں پھر آپکے حسن مذاق کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اس قدر موزونیت اور مناسبت سے رکھی گئی ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بیرون ہند کے اہل قلم سے کبھی کبھی آپ ہی کے ذریعہ ملاقات ہوتی ہے اور طبی دنیا میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے ایک طبی رسالہ کو ایسے ایسے لکھنے والے ملجاتے ہیں فن سے متعلق مشاہیر فن نے جسقدر مضامین قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی سب اپنی اپنی جگہ جذب و کشش کا پورا سامان رکھتے ہیں مختصر یہ کہ آپکے اس کارنامہ کو کاغذ کی گرانی اور دوسرے نامساعد حالات کی موجودگی میں صرف "فنی جہاد" سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔



جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب راشد بھوپال

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا اصلی ایڈیشن، ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو عین حالت انتظار میں اور بالکل ٹھیک وقت پر موصول ہوگیا کیا عرض کروں کہ دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی اگر ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ندرت و جدت طرازی کے میدان میں ایک نیا و انوکھا قدم اٹھاتے رہیں گے اور آپ کے جذبات لاانتہا ہی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں تو پہلے ہی کی خاص اشاعتوں کی توصیف میں اپنا ذخیرہ الفاظ ختم نہ کرتا اور کوشش کرتا کہ کچھ مخصوص الفاظ و محاورات ہمارا امانت آپکے مخزن میں جمع رہیں تاکہ بوقت ضرورت انسے بآسانی حاجت برآری کیجا سکتی سچ تو یہ ہے کہ آپکی فنی خدمات و جدت طرازیاں ستائش سے بالاتر ہیں آپنے طب کی دنیا صحافت اور دوا سازی میں ایک ایسے خوش آئند انقلاب کی بنیاد قائم کردی ہے جو آج نہیں تو کچھ دن بعد اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور یونانی طب کو فرسودہ یا آثار قدیمہ میں شمار کرنیوالے دماغ اسکو ایک نہ ایک روز ضرور ایسے رنگ روپ میں دیکھ لیں گے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہوگا ہمدرد صحت ماشاءاللہ خواص کے دائرے سے نکلکر عوام کے حلقہ میں روزافزوں مقبولیت حاصل کرتا جارہا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن
ویدک کے مشہور ماہر حکیم

"گذشتہ سال متذکرہ بالا خوبیوں کے ساتھ عورت نمبر بھی شائع ہوا جو ہمدرد صحت کا تیسرا خاص نمبر تھا۔ اس نمبر کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں اس نمبر کی کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور سینکڑوں شائقین اس نمبر کے حاصل کرنے سے محروم رہے۔ سال حال میں رسالہ ہمدرد صحت کا چوتھا خاص نمبر شائع ہوا جس کا موضوع گذشتہ سال کی طرح وہی "عورت" ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ سال کے عورت نمبر سے سال حال کا عورت نمبر ہر لحاظ اور حیثیت سے بہت بڑھا ہوا ہے اور اسمیں ایسے جدید عنوانوں پر بہتر سے بہتر مضامین لکھے گئے ہیں جن سے اردو کتابیں اور رسالے اب تک عاری تھے۔ ہم بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ یہ رسالہ جناب حکیم عبدالحمید صاحب کے مبارک و مسعود ہاتھوں میں اسی طرح دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا رہے اور حکیم صاحب موصوف کو اپنی طبی خدمتوں میں ہمیشہ کامیابی اور نیکنامی حاصل ہوتی رہے۔"

جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی دہلی

"...... کارکنان رسالہ نے پھر عورت نمبر ہی نکالا ہے۔ یہ نمبر بھی ہمدرد صحت کے گذشتہ نمبروں کی طرح حد سے زیادہ دیدہ زیب اور نظر فریب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صحیح دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہے یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ صنف حسن یا صنف لطیف کے متعلق فنی معلومات کا اتنا بڑا اور اسقدر مستند ذخیرہ اُردو زبان میں کہیں نہیں مل سکتا اس پرچے کی یہ بھی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے کہ اس کے سالگرہ نمبروں کے لئے یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفوں اور ڈاکٹروں سے بھی مضامین حاصل کئے جاتے ہیں۔ ہم خلوص دل سے حکیم عبدالحمید صاحب کو یہ ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں جنکی کوششوں نے ہمدرد صحت کو اپنے ہمعصر رسالوں سے بدرجہا بہتر بنا دیا ہے۔"

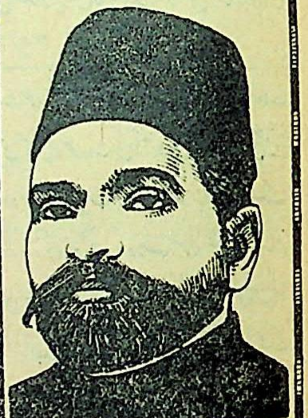


جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل
طبی کالج دہلی ۱۹۳۷ء

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص متعلق جولائی ۱۹۳۷ء ملی، بعض مضامین تو دیکھ چکا ہوں بعض آدھی پڑھ چکا ہوں میرے مطالعہ میں آیا ہے بعض مضامین نہایت قابلیت کیساتھ درج تھے۔ بعض مضامین بحد دلچسپ ہیں اور ہندوستان مصر و ایران اور دیگر ممالک کے ہزار ہا سال قبل کے معاشرتی حالات درج ہیں جو طبی نقطہ نگاہ سے بھی [illegible] ہیں۔ علاوہ اس کے [illegible] مضامین دلبری ہیں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کو [illegible] مفید اور پُر از معلومات مضامین کی اشاعت پر مبارکباد دیتا ہوں ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ رسالہ طبی رسالوں میں علمی حیثیت سے اپنی خاص امتیازی شان رکھتا ہے اس اشاعت خاص کو ہر طبقہ فنی اور غیر فنی حضرات یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

شفاء الملک جناب حکیم مولوی عبدالحسیب صاحب، دریابادی لکھنؤ!

ہندوستان کے طبی رسائل میں "ہمدرد صحت" مقابلۃً نوعمر ہونے کے باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہے، ابتدائے اجرا سے لیکر چار خاص نمبر شائع کر چکا ہے، یہ چوتھی اشاعت خاص جسے "عورت نمبر" کا تکملہ کہنا چاہیئے کسی طرح اپنے پیشتر نمبروں سے کم نہیں۔ بلکہ بعض بعض لحاظ سے ان پر بھی فوق رکھتا ہے۔ تبویب و ترتیب کے لحاظ سے بھی بہت خوب اور باقاعدہ ہے۔ باب چہارم متعلق "مجربات امراض نسواں" خصوصیت کے ساتھ نہایت سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے، ورثہ الحصول یا محض نمائشی نسخوں سے احتراز برتا گیا ہے مجربات کا یہ ذخیرہ علاج نسواں کے سلسلہ میں معالجین کے لئے خاص طور سے کارآمد ثابت ہوگا لیکن مجربات سے بھی زیادہ سبق آموز اور رسالہ کی جان، چند اطبا۔ حاذقین مثلاً شفاء الملک حکیم رشید احمد خانصاحب (بمبئی) اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی (لاہور) کے مجربات مطب ہیں، ان حضرات نے صرف نسخہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چند زیر علاج مریضوں کے پورے حالات اور اپنی تدابیر علاج جن میں مرض کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تغیرات کئے گئے ہیں مکمل طور سے تحریر کئے ہیں، باب دوم "الامراض والعلاج" میں اکثر غیر مدون امراض نسواں کے متعلق جدید معلومات و انکشافات کے پہلو بہ پہلو انکا علاج بطرز قدیم بھی درج کیا گیا ہے۔ جابجا تشریحی تصاویر کے اندراج نے مضامین کی خوبی کو المضاعف کر دیا ہے۔



ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی کا مضمون بعنوان "نفاس" نہایت پر از معلومات اور دلچسپ ہے، اس طرح رسالہ کا طویل ترین مضمون "قدیم تمدنوں میں معاشرتی حالت" جو ایڈیٹر صاحب کے رشحۂ قلم کا نتیجہ ہے باوجود غیر طبی ہونے کے طبیب و غیر طبیب دونوں طبقوں کے لئے یکساں دلچسپ ہے، اور موصوف کے غائر مطالعہ و محنت کو ظاہر کرتا ہے۔

طب جدید و طب یونانی کے علاوہ چند مضامین طب ویدک کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت کے بہت سے نظریئے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں جیساکہ فاضل گرامی حکیم مولوی کبیرالدین صاحب نے "استقرار حمل و تدبیر حوائل" والے مضمون کے (جو اس رسالہ میں درج ہے) تبصرہ میں ثابت کیا ہے۔ تاہم اس لحاظ سے یہ مضامین مفید ہیں۔ کہ ہمیں ویدک طب کے ان نظریات کا بھی علم ہو گیا، جو کچھ تو اجنبیت زبان، اور کچھ وید حضرات کی سعی اخفا کی وجہ سے ہم سے مستور رہتے۔

مدیر رسالہ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانی ضروری ہے وہ یہ کہ طب جدید کے بعض مضامین میں بہت سی ایسی ادق اور نامانوس اصطلاحیں درج ہو گئی ہیں جو ایک بڑے گروہ اطبا، کے لئے ناقابل فہم ہیں، اور ان سے ان مضامین کی افادی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط برتی جائے گی۔ اور نسبۃً آسان اور رواج پذیر اصطلاحات استعمال کی جائیں گی +

جناب [illegible] صاحب انصاری [illegible]
مصنف "[illegible]" [illegible] لکھنؤ

"...... عورت نمبر کی اشاعت سے طبقہ نسواں [illegible] رجحان پیدا ہوگا اور اسی طبقہ کی بہتری و بہبودی ممکن [illegible] خوشحال زندگی اور [illegible] مستقبل [illegible] حکیم صاحب کی [illegible] خدمت [illegible]"

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی

"ہمدرد صحت کی تازہ اشاعت خاص میں ایسی مختلف العادۃ اور پیچیدہ گرہ گیر ہستی کے متعلق آپ نے زرکثیر، محنت وافر تحقیق عمیق اور جستجوئے لاانتہا کے اجزاء سے جو لٹریچر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ طبی دنیا میں تو کیا غالباً ادبی و علمی دنیا میں بھی اپنی نوعیت کا خاص الخاص ہے اور عورت کے متعلق اس قدر ذخیرۂ کثیر یکجائی صورت میں ملنا محال ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت لطیف و روح نواز مستغنی عن التولیف ہے اس کی صوری و معنوی خوبیوں اور دماغ سوزی و قلم پیمائی کا اندازہ صرف اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور ان سب پر طرہ یہ ہے کہ اسقدر ضخیم و حجیم، اتنا دلفریب و نظر نواز، کتابت و طباعت کی ہر خوشنمائی کا حامل ہونے کے باوجود معینہ تاریخ اشاعت پر خریداروں کے پاس پہنچ جانا اگر اعجاز نہیں تو کیا ہے۔ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے آپ کی یہ لافانی یادگار ہے۔ جو عرصے تک جنت نگاہ بنی رہے گی۔ میں آپ کو اس کتاب جمیل کی اشاعت پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ "عروس صحت" سے ہمکنار رکھے۔ اور "ہمدرد دواخانہ" کو کہ جسکی معاونت سے آپ طبی لٹریچر اسقدر ارزاں حافظ الطبا اور پبلک میں تقسیم کر رہے ہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو +

ڈاکٹر ماریانہ بیتھ بیرسٹر ایٹ لا ویانہ (آسٹریا)

ویانہ ۳۰ اگست ۱۹۳۷ء "میں نہایت شکرگذار ہوں۔ کہ آپنے مجھے ہمدرد صحت کا "عورت نمبر" ارسال فرمایا۔ اسکے مشتملات۔ کارآمد معلومات تعمیری خدمات اور شاندار حیثیت قابل قدر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی سرگرمیاں آپکے اس عظیم الشان ملک کی ترقی کی راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہونگی جو اپنی تاریخ میں صدیوں سے ممتاز تمدنی درجہ کا مالک ہے میرے لئے یہ بات باعث فخر ہوگی۔ اگر میں ہندوستان کی اس جد و جہد میں کوئی حقیر کا سا بھی حصہ لے سکوں۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ اور تمدن کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اسلئے مجھے ان مشکلات کا اندازہ ہے جو آپ کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں پیش آئی ہوں گی۔ آپ کا شاندار کارنامہ مستحق مبارکباد ہے اور میں "ہمدرد صحت" کے روشن مستقبل کی خواہاں ہوں۔"

"ماریانہ بیتھ"

ایڈیٹر صاحب رسالہ "رہنمائے صحت" لکھنؤ

امسال پھر جناب حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے اپنے سالنامہ کا مخصوص عنوان عورت کو قرار دیا۔ اور ماشاءاللہ بڑی آن بان کیساتھ بڑی رعنائی و زیبائی کیساتھ ہزاران الفزیں دلکشی کیساتھ پبلک میں پیش کیا حیرت ہوتی ہے کہ باوجود گذشتہ سال بافراط نایاب نادر مضامین مہیا کر دینے کے امسال پھر وہی باسی عنوان اختیار کیا گیا لیکن اس تہذیب و ترتیب کیساتھ جدید نظر آتا ہے۔ ہو المسک ماکررتہ یتضوع۔ جس طرح مشک کی یہ تعریف ہے کہ جسقدر حل کرو اسی قدر خوشبو بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح عورت صنعت پروردگار کا ایسا نمونہ ہے کہ جسقدر اسکی حقیقت سمجھنے کی کوشش کرو اسی قدر اسکی اہمیت آشکارا ہوتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عقلاء دہر ہمیشہ اس گوہر بے بہا کو مستور کئے رہے کہ منظر عام پر لانے سے دنیا مبہوت ہو جائیگی مگر خدا بھلا کرے ہمارے دوست حکیم عبدالحمید صاحب کا کہ انہوں نے اس دُر بے بہا کو منظر عام پر لا کر دنیا کو اسکی ہر حیثیت سے آگاہ کر کے چھوڑا یہ حکیموں اور طبیبوں کا گروہ بھی عجب بے درماں ہوتا ہے ہمیشہ حقیقت اشیاء دریافت کرنے کی جستجو میں دیوانہ رہتا ہے۔ بہرکیف زیر نظر سالنامہ عجب نایاب نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اخلاقی طبی اقتصادی۔ نفسیاتی میکانی علمی غرضکہ ہر نقطہ نظر سے عورت پر بحث کی گئی ہے۔ محبت و عشق کے زاویہ نظر سے ترتیب اولاد کے نقطۂ نظر سے حسن دادا کے نظریہ سے اور کہربائیت جاذبیت کے عنوان سے القصہ ہر پہلو ہر نظر سے عورت کی جانچ کی گئی ہے۔ اور بلند پایہ مضامین اور افادی معلومات کا ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت دہلی کا خاص حصہ ہے۔ بلاک و قلمی تصاویر بھی کافی ہیں۔ واقعی رسالہ اور اسکی ترتیب ہر صاحب ذوق سے داد طلب ہے"۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنہ (۱۲/)

جناب دھرم پال صاحب گپتا ایڈیٹر تیج و یکلی دہلی

"...... حقیقت یہ ہے کہ عورت کی صحت عورت کے مخصوص امراض اور ان کا علاج عورت کی تعلیمی اخلاقی ترقی عورت کی معاشی اصلاح۔ عورت کی آزادی۔ عورت کی جنس کے متعلق تمام قدیم و جدید نظریات عورت کے عنصر انسانی زندگی اور سوسائٹی میں۔ عورت دیوی کے روپ میں۔ عورت کے حقوق کے متعلق وہ تمام تحریکات جو اسوقت دنیا کے مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ عورت کی موجودہ حالت اور اصلاح و ترقی کی کوشش کے متعلق لیگ آف نیشنز، حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور انکے وزراء کی رپورٹیں اور مضامین۔ غرض یہ تمام معلومات یکجائی طور پر کسی کتاب یا رسالہ میں نہیں ملسکیں، ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر پہلی ہی نگاہ ڈالتے ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنے مواد کی فراہمی میں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے کتنی کوشش و کاوش کی ہوگی۔ مضامین اور مضمون نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اگر ہم اسے درج کرنا چاہیں تو تین چار کالم اسکی نذر کر دینے پڑیں گے۔ ہندوستان میں ویدک یونانی اور ڈاکٹری علاج کے ماہرین کے علاوہ ممالک غیر مثلاً جاپان جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے ماہرین علاج اور اہل قلم نے بھی متعدد مباحث میں حصہ لیا ہے۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ و پر از معلومات ہیں اور متعدد مضامین کی تشریح و توضیح میں ہاف ٹون بلاک کی اور لیتھو کی تصویروں سے کام لیا گیا ہے۔ چند لاجواب افسانوں اور بلند پایہ نظموں نے اسمیں ادبی دلچسپیاں بھی پیدا کر دی ہیں خود حکیم عبدالحمید صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے متعدد تحقیقاتی مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہیں۔ تین رنگوں میں طبع کیا ہوا ٹائیٹل بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے"۔

جناب شیو نرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر اخبار "وطن" دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر ہمارے سامنے ہے اسکے مضامین اور اسکی ترتیب کا معیار بہت ہی بلند ہے مولف و مصنف صاحبان نے اس عظیم الشان نمبر کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب مصور ہے رسالہ میں بھی متعدد عکسی تصویریں شامل ہیں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ اس سلسلہ میں مستحق مبارکباد ہیں۔ کتابت و طباعت کی لفاست قابل داد ہے"۔

جناب حکیم حافظ جلیل احمد صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

"...... اسوقت میرے سامنے ہمدرد صحت کا عورت نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء رکھا ہوا ہے اسکے قبل کا عورت نمبر بھی دیکھ چکا ہوں۔ مضامین کی بلند پایگی انداز بیان، خیالات کی ندرت اور زبان کی سلاست وغیرہ کے متعلق تو مضامین نگار کے ہمارے گرامی اور حسن ترتیب کتابت و طباعت وغیرہ کی دیدہ زیبی کے متعلق جناب کا نام نامی اور دیگر اراکین ادارہ کی تجربہ کاری و سلیقہ مندی کافی ضمانت ہیں۔ رہا بحیثیت مجموعی اس اشاعت خاص کا مرتبہ و درجہ اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اردو فارسی اور عربی زبان میں تو اس موضوع پر یکجائی طور پر اس قدر سیر حاصل بحث کتاب یا رسالہ میں نہیں کی گئی دوسری زبانوں کا حال مجھکو معلوم نہیں مگر میرا خیال ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی شاید یکجائی طور پر اتنا ذخیرہ نہ مل سکے"۔ +

ایڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور

"ہمدرد صحت" دہلی نے عورت نمبر کے عنوان سے پونے تین سو صفحات کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے جسمیں حکمت پیشہ اصحاب اور عوام کے لئے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ عورت پر علمی ادبی اور طبی نکتہ نگاہ سے متعدد عنوانات کے زیر تحت تفصیل سے بحث کی گئی ہے اور نسوانی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پر قابل نامور اطباء کے مضامین دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فوٹو بلاک کی تصاویر کے علاوہ لیتھو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں یہ نمبر حکمت پیشہ اصحاب کے علاوہ عوام کیلئے بھی مفید اور کام کی چیز ہے" ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ ۔ اور اس اشاعت خاص کی قیمت صرف ۱/ رکھی گئی ہے۔

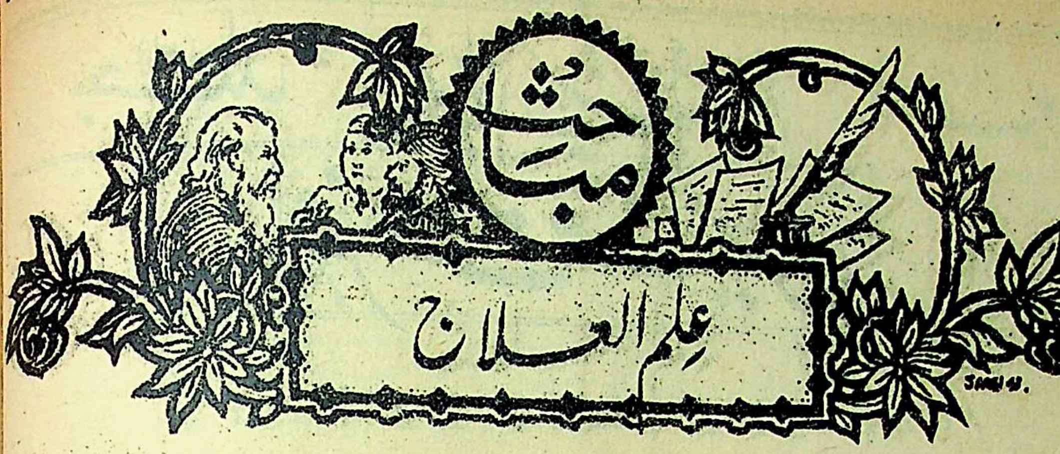
جناب شاہی حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ۔ کاین نور

"اشاعت خاص عورت بابتہ ماہ جولائی ۳۷ء وصول ہوا۔ اسکو اول سے آخر تک مطالعہ کیا گیا تین سو صفحات کا یہ علمی جواہرات کا بیش بہا گنجینہ کسی لفظی تعریف کا شرمندہ احسان نہیں بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید کا مصداق ہے۔ مرد عورت امیر غریب کیلئے یہ نمبر مشیر با تدبیر کا کام دیگا۔ سستا اتنا کہ بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ "نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز" اس تالیف پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں +

جلد (۶) اپریل ۱۹۳۸ء نمبر (۱۰)

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عہ ملک برما سے ۸عہ/ ممالک غیر سے ۳ شلنگ فی پرچہ ۱۰/



فصد

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

یہ مضمون حکیم صاحب موصوف کی کتاب "کلیات ادویہ" سے لیا گیا ہے جو حال میں شائع ہوئی ہے اور کلیات ادویہ و کلیات علاج کا قابل قدر ذخیرہ ہے۔ "ہمدرد صحت"

فصد: عروق کو کاٹ کر خون جاری کرنا فصد کہلاتا ہے +

اگر وریدیں کاٹی جائیں تو اُسے فصد وریدی کہا جاتا ہے، اگر شریانیں کاٹی جائیں تو اُسے فصد شریانی +

فصد شریانی تقریباً معدوم اور اصول علاج سے خارج ہے، اسلئے جب ہم مطلقاً فصد کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں تو اس سے فصد وریدی ہی مُراد ہوا کرتی ہے +

فصد کی منفعت اور اس کا جواز فصد کی منفعت اور اسکے جواز میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں +

(۱) کیونکہ خون گو ایک مفید ترین اور قیمتی چیز ہے جس سے سارے اعضاء کا تغذیہ جاری رہتا ہے اور اسی سے سارے اعضاء کی قوت و حرارت قائم ہے، جو تمام افعال کا سرچشمہ ہیں۔ مگر بعض اوقات خون کی کثرت اور اسکی رداءت و سمیت وبال جان بنجاتی اور مہلک نتیجہ تک پہنچا دیتی ہے۔ اسکی مثال کیلئے ہم دو خطرناک امراض کا نام لیتے ہیں، جن میں خون کا مقامی امتلاء اور اسکی کثرت سرحد موت تک بآسانی پہنچا سکتی ہے، سرسام اور ذات الریہ میں علی الترتیب، ورم کی وجہ سے دماغ اور پھیپھڑوں میں شدید امتلاء دموی ہوتا ہے جس میں تخفیف پیدا کرنا اولین اصول علاج ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ فصد اس بارہ میں سب سے زیادہ مؤثر اور سریع النفع ہے +

(۲) جب امتلاء دموی ایک مرضی آفت ہے، خواہ کسی محدود حصے میں ہو یا سارے بدن میں عام ہو، اور خون کے امتلاء کو فصد مؤثر طریقے سے دور کر دیا کرتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ فصد کو اصول علاج میں داخل نہ کیا جائے +

(۳) بعض اوقات مزمن امراض محض اتفاقی حادثات کے بعد جن میں چوٹ کی وجہ سے خون خارج ہو جاتا ہے حیرت انگیز طریقہ پر شفایاب ہو جایا کرتے ہیں، مثلاً ایسے واقعات بارہا مشاہدہ میں آچکے ہیں کہ مزمن بہراپن، اور ضعف بصر، سر پر چوٹ لگنے اور خون جاری ہونے سے جاتا رہا۔ ایسی شفایابیوں کے حقیقی اسباب میں اگر غور و فکر سے کام لیا جائے اور قوت مفکرہ کسی نتیجہ فکر تک پہونچے تو منکرین کے دماغ بہت آسانی کیساتھ فصد کے جواز اور اُسکے افادی پہلو کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائینگے +

ذیل میں اتفاقی حادثہ سے شفاء مرض کے بارہ میں جالینوس کا قول مع توجیہ شرح قانون سے نقل جاتا ہے جس میں مذکورہ بالا نظریہ اور توجیہ کی تائید ہوتی ہے۔

"جالینوس نے ایک اتفاقی حادثہ کا ذکر کیا ہے کہ ایک شخص کے حلق میں جراحت پہونچی جس سے اسکی شریان مجروح ہوگئی اور کافی مقدار میں خون بہا، جالینوس نے دوا رکند ر، صبر، دم الاخوین، اور مُر سے اس جراحت کا علاج کیا جس سے خون بند ہوگیا، اور اسکے ساتھ

ہی اُس کا دیرینہ درد بھی جاتا رہا جو اُسکے ناحیۂ ورک (کوکھے) میں موجود تھا"۔ قانون۔

"اس قسم کے اتفاقی حادثات جن میں کم وبیش خون بہ جاتا ہے بہت سے مزمن امراض دور ہو جایا کرتے ہیں۔ ایسی روایتیں بکثرت سُننے میں آتی ہیں۔ ان حادثات سے قدرتاً وریدی اور شریانی فصد ہو جایا کرتی ہے"۔

"ان حادثات سے مزمن امراض دور کیوں ہو جایا کرتے ہیں؟ اسکی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب عروق سے خون کے پُرانے دانے (خلایا دمویہ) نکل جاتے ہیں تو نئے دانے بڑی تیزی سے پیدا ہوتے ہیں، جن میں نئی جوشش ہوتی ہیں، نیز از سرِ نظام بدن میں ایک ہلچل اور ہیجان کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے دیرینہ امراض کے مواد بھی متاثر ہوتے ہیں، اور گاہے یہ تغیرات واستحالات کے بعد اُکھڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں"۔

"یہی توجیہ فصد کے باب میں بھی کی جاتی ہے؛ یعنی فصد بھی اس اصول پر عجیب وغریب فوائد بخش سکتی ہے"۔ (شرح قانون از مؤلف)۔

(۴) خون کے خارج ہونے سے جس طرح امتلاء دموی اور مادہ کی کثرت میں کمی آجاتی ہے، اسی طرح اسکے بعد بدنی تغیرات واستحالات میں کچھ اس قسم چُستی آجاتی ہے کہ اسکے نتیجہ میں مواد امراض کا دفعیہ آسان ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کے اسباب اتفاقی حادثات کی صورت میں مزمن امراض کی شفایابی کا ذریعہ بنجایا کرتے ہیں۔

(۵) جب معمولی حالات میں جونک لگا کر اور حجامت کر کے (پچھنے لگا کر اور سنگھی سے چوس کر) خون نکالا جاتا ہے گو تھوڑا ہی سہی اور یہ مفید ثابت ہوتا ہے، اور اسکے جواز ونفع سے کسی کو انکار نہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ اہم حالات میں فصد کے ذریعہ زیادہ خون نکالنے کی ہمیں اجازت نہ دیجائے اور اسکے نفع سے انکار کر دیا جائے۔

(۶) کوئی مخالف فصد کے خلاف زائد سے زائد جو کچھ کہہ سکتا ہے، وہ یہ کہ "فصد سے چونکہ خون جیسی مفید، مقوی اور قیمتی چیز خارج ہو جاتی ہے اسلئے اس سے مریض پر ضعف ونقاہت طاری ہو جایا کرتی ہے"۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قباحت کو ہم تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس ضعف کو ہم موت وہلاکت کے مقابلہ میں اختیار کیا کرتے ہیں اور یہ مسلم ہے کہ جب دو قباحتیں جمع ہو جائیں تو عقل کا فیصلہ یہی ہے کہ ان دو میں سے چھوٹی اور ہلکی قباحت اختیار کر لی جائے۔

پھر اگر بغور دیکھا جائے تو ضعف ونقاہت کی یہ قباحت دوسرے بہت سے طرق علاج میں بھی موجود ہے، مثلاً عملیات جراحیہ کے لئے مریض کو دوائے بیہوشی سنگھانا، عندالضرورت قوی مسہلات کا استعمال کرنا، شدت حرارت کے وقت تقلیل حرارت کے لئے سمی اور مضعف ادویہ کا کھلانا، استسقاء وغیرہ جیسی صورتوں میں پانی کا نکالنا، پھوڑوں کو چیر کر پیپ کا خارج کرنا، عضو کا قطع کر دینا وغیرہ۔

فصد کا اقرار ان دلائل وقیاسات کے علاوہ مجھے بتحقیق معلوم ہے کہ فصد سے نہ طب جدید کو انکار ہے، نہ طب ویدک کو، طب جدید کے متعلق یہ محض غلط تشہیر ہے کہ وہ فصد کی مخالف ہے۔ میں نے اسکی معتبر کتابیں پڑھی ہیں جن میں مختلف حالات کے لئے فصد کو ایک مفید علاج بتایا گیا ہے؛ ان حالات میں سرسام اور ذات الریہ بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

شرائط کے لحاظ سے ممالک کا اختلاف فصد کے لئے جو شرائط بتائے جاتے ہیں اُنکے لحاظ سے اگر ممالک کو دیکھا جائے تو مختلف ممالک کے درمیان اس لحاظ سے آسمان وزمین کا فرق نظر آئیگا، ترکستان، اور افغانستان اور ایران جیسے ممالک میں لوگ قوی اور توانا ہوا کرتے ہیں، جن کے بدن میں عام طور پر خون کی کثرت ہوتی ہے ایسے ممالک میں فصد کا رواج عام ہے اور اسکے منافع وہاں بکثرت مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں اس کے مقابلہ میں ہندوستان کے باشندے نسبتاً ضعیف ونحیف ہوتے اور ان کے بدن میں خون کی قلت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں فصد کا رواج بہت کم ہے اور اسکے فوائد حاصل کرنیکے مواقع کمتر ملا کرتے ہیں۔

میں نے کبھی طب قدیم کے ایک نکتہ چین کو جواب دیتے لکھا تھا۔

"فصد کے جو شرائط ہمارے اصول علاج میں مسلم اور ہماری کتابوں میں ضروری مانے گئے ہیں، اُنہیں بنظر انصاف دیکھا جائے تو اُنکے بے اُصول ہونیکا کسی متعصب کو وہم نہیں ہو سکتا، مثلاً جسم میں خون کی بے انتہا کثرت، بدن کی پوری قوت، جوانی کی عمر وغیرہ؛ اور یہ ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانیوں میں بدقسمتی سے خون کی قلت ہی اس قدر عام ہے کہ اگر کسی بدن میں کچھ تھوڑا

خون زیادہ ہوجانا اور چہرہ سُرخ نظر آتا ہے تو غلطی سے ہم اسے ایک انوکھی اور عجیب حالت دیکھکر مرض کہنے لگتے ہیں۔

اس لئے ہمارے اطباء نے اس اصُول کو صحیح تسلیم کرنیکے بعد بھی ملک ہندوستان میں گویا اس طریقۂ علاج کو اپنے اصُول سے خارج کر دیا ہے اور شرائط مفقود ہونے کی وجہ سے اکثر وہ اس کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔ اگر کوئی طبیب غلطی سے بیقاعدہ طور پر فصد کا استعمال کرے، تو اس عیب و قصور کا ذمہ دار وہ خود ہے، نہ کہ وہ طب، جس سے تعلق رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسی غلطیاں ہر اصول علاج کے بڑے ماہر سے ہوسکتی ہیں، جیسا کہ بہت ممکن ہے کہ دوا ء بیہوشی کے بیقاعدہ استعمال سے بیشتر عزیز جانیں قربان ہوچکی ہوں، مگر اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم طب جدید کو سرے سے بیقاعدہ اور وحشی قرار دیں" +

فصد سے بعض قدماء کا انکار | **بعض قدماء** کا خیال تھا جن میں ارسطو بھی شامل ہے کہ کسی حالت میں اور کسی شخص کے لئے فصد جائز نہیں کیونکہ خون ہی سے تمام اعضاء اور ارواح بنتے ہیں اور حیات وصحت کا دارومدار اسی پر ہے، ایسے قیمتی جوہر کو کیونکر ضائع کیا جاسکتا ہے +

لیکن ان خیال کی کمزوری اس طرح ثابت کی جاتی ہے کہ خون کے مذکورہ بالا صفات وافعال میں کوئی شک نہیں لیکن یہ افعال خون سے اُسی وقت تک سرزد ہوسکتے ہیں جب تک خون کیفیت اور مقدار کے لحاظ سے اعتدالی حالت پر ہو + (شرح قانون از مؤلف)

فصد کلی استفراغ ہے | شیخ لکھتے ہیں :

"فصد ایک کلی استفراغ ہے، جو (بلاتخصیص) کثرت کو یعنی اخلاط کی زیادتی کو اس تناسب سے دور کرتا ہے، جس تناسب سے عروق میں پائی جاتی ہے" +

کلی استفراغ سے مراد یہاں یہ ہے کہ فصد سے بلاتخصیص سارے مواد خارج ہوا کرتے ہیں جو عروق میں پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کے ساتھ یہ بھی صحیح ہے کہ فصد سے جب بدن کا خون خارج کیا جاتا ہے، تو خواہ کتنا ہی خون نکالا جائے اسی تناسب سے سارے بدن کے خون میں کمی آجاتی ہے، اس طریقہ سے فصد کا اثر کم وبیش سارے اخلاط اور سارے بدن پر پڑتا ہے +

فصد سے جن امراض میں فوائد حاصل ہوتے ہیں اُسکی وجہ ہر حالت میں یہ نہیں ہوتی ہے کہ فصد سے نفس مادۂ مرض خارج ہوجاتا ہے بلکہ بعض حالات میں خون کیساتھ اگر کم وبیش مواد فاسدہ خارج ہوجاتے ہیں، تو بعض حالات میں خون کے خارج ہونے سے امتلاء وتمدد کم ہوجاتا ہے، اور نضج وہضم اور تغیر واستحالہ کے اعمال تیز ہوجاتے ہیں، جس سے بے بہا فوائد حاصل ہوتے ہیں +

فصد کے اہل کون لوگ ہیں | "فصد کے لئے محض دو قسم کے اہل ومناسب ہیں.

اوّل "وہ لوگ جو (کثرت خون اور امتلاء کے) امراض میں مبتلا ہوجانے کی استعداد رکھتے ہوں، بایں معنے کہ جونہی ان کے بدن میں خون کی کثرت لاحق ہوئی یہ مرض میں مبتلا ہوئے" + اس حالت میں فصد تحفظ کا کام کرتی ہے اور وقوع مرض سے باز رکھتی ہے۔

دوئم "وہ لوگ جو (خون کی کثرت سے) کسی مرض میں مبتلا ہوگئے ہوں" (یا کسی مرض کے ساتھ خون کا امتلاء ہو، اور خون کے استفراغ سے مرض میں تخفیف کی توقع ہو) + شیخ +

"ان دونوں حالات میں گاہے فصد اسلئے کی جاتی ہے کہ خون کی کثرت (امتلاء) ہے، گاہے اسلئے کیجاتی ہے کہ خون میں رداءت ہے، اور گاہے اسلئے کی جاتی ہے کہ یہ دونوں باتیں موجود ہیں" + شیخ +

"ان امراض دمویہ کی استعداد جن لوگوں میں پائی جاتی ہے، اُنکی مثالیں یہ ہیں : (۱) وہ لوگ جو عرق النساء دموی، نقرس دموی اور وجع المفاصل دموی میں مبتلا ہونے کی قابلیت رکھتے ہوں" + (یعنی ان امراض کے ساتھ بدن میں خون کا امتلاء ہو) +

(۲) "وہ لوگ جو پھیپھڑے کی کسی رگ کے پھٹ جانیکے باعث نفث الدم کی شکایت میں (بار بار) اس وجہ سے مبتلا ہوجایا کرتے ہوں کہ اُنکے پھیپھڑے کی وہ رگ پھٹ کر اچھی طرح ملتحم نہ ہوئی ہو اور اچھی نہ جڑی ہو بلکہ اسکی حالت ایسی ہو کہ جہاں خون میں زیادتی ہوئی کہ وہ پھٹی" +

(۳) "وہ لوگ جو اس امر کی استعداد رکھتے ہوں کہ خون کی زیادتی کے ساتھ وہ صرع، سکتہ یا مالنخولیا میں مبتلاء ہوجائیں گے، اور وہ لوگ جو خناق، اورام احشاء، ذات الریہ، سرسام اور رمد حار میں مبتلا ہونے کی استعداد رکھتے ہوں" +

(۴) وہ لوگ جن میں خونِ بواسیر کے سیلان کی عادت ہو اور اب وہ بند ہو گیا ہو" +

(۵) وہ عورتیں جن کا خونِ حیض بند ہو گیا ہو[1]" +

(۶) وہ لوگ جنکے اندرونی اعضاء میں ضعف اور سوءِ مزاج حار (مادّی) ہو" +

ان سارے لوگوں کے لئے مناسب یہی ہے کہ موسم ربیع میں انکی فصد کی جائے، خواہ یہ لوگ ان امراض میں ابتک مبتلا نہ ہوئے ہوں +
شیخ کے ان اقوال و بیانات سے ظاہر ہے کہ ان ممالک میں، اور اُس زمانہ میں فصد کا رواج کتنا وسیع اور عالمگیر تھا کہ لوگ عرق النسا
نقرس، درد مفاصل (حدار) رمد، صرع، اورام احشاء، وغیرہ کے اندیشہ میں تحفظ کے طور پر فصد کرایا کرتے تھے، اور بعض لوگ اسکے یہانتک عادی
ہوتے تھے کہ ہر سال موسم ربیع میں پابندی کیساتھ فصد کرا لیتے تھے + (باقی آئندہ)

[1] "ان دونوں اقسام (۴، ۵) کے لوگوں کا بدنی رنگ اس قسم کا نہیں ہوتا جس سے فصد کا وجوب اور اسکی ضرورت ثابت ہو؛ کیونکہ ان لوگوں کے بدن کا رنگ (سرخ
ہونے کی بجائے) گاہے سیاہ، گاہے سفید، اور گاہے سبز ہوا کرتا ہے" + شیخ +
انتباہ: گاہے بدن کے رنگ کو "سفید" اس وقت بھی کہدیا کرتے ہیں، جبکہ سرخی، رونق، اور تازگی کم ہوا کرتی ہے؛ خواہ بدن میں زردی نمودار ہو +

مراسلات

ہزایکسیلنسی گورنر یو۔پی کی خدمت میں ایک اہم مراسلہ

مکرمی تسلیم۔

آیورویدک اینڈ یونانی انجمن طبیہ یو۔پی، میرٹھ نے رجسٹریشن ایکٹ کے سلسلہ میں گورنر یو۔پی کو ایک تحریر بغرض تحفظ حقوق دیسی طریقۂ علاج بھیجی ہے جسکی ایک نقل دستخطی صدر انجمن منسلکہ عریضہ ہذا آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

امید کہ جناب ازراہِ ہمدردی فن اس کا ترجمہ معہ اپنی قیمتی رائے کے ضرور شائع فرمائینگے۔

ترجمہ

سکریٹری ہزایکسیلنسی دی گورنر یو۔پی، لکھنؤ

جناب عالی۔ ہم آپ کی توجہ ان افواہوں کی طرف مبذول کراتے ہیں جن کا تعلق، یو۔پی کے بورڈ آف انڈین میڈیسن سے ہے۔ سنا گیا ہے کہ یہ بورڈ یو۔پی کے حکیموں اور ویدوں کے رجسٹریشن ایکٹ میں کچھ ایسی ترمیمیں کرنیکا ارادہ رکھتا ہے جو غیر مناسب ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر ہوئی ہے کہ بورڈ کے بعض ممبر رجسٹری کے موجودہ قواعد وضوابط میں مزید سختیاں پیدا کرنی چاہتے ہیں۔

غالباً بورڈ کے سامنے یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ اجازت یافتہ ویدک اور طبی اسکول جو پُرانے طریقوں پر چلائے جا رہے ہیں۔ ان میں اور جدید یونانی اور ویدک کالجوں میں ترجیح کی مزید صورتیں پیدا کی جائیں اور اول الذکر پر کچھ اور قیدیں بھی عائد کردیجائیں۔ اور اس طرح ایک رجسٹرڈ وید اور حکیم کو جو حقوق آجکل حاصل ہیں۔ ان میں تخفیف کردیجائے۔ یہ یا اسی قسم کی اور تجاویز پر اگر عمل درآمد کیا گیا تو وہ رجسٹریشن ایکٹ کو سخت نقصان دہ بنادیگی اور ان سے دیسی طبوں کی ناقابل تلافی حد تک ہمت شکنی ہوگی۔

سنہ ۱۹۳۱ء سے ابتک پبلک رجسٹریشن ایکٹ کی قیود کے خلاف احتجاج کرتی رہی ہے (نیز ملاحظہ ہو ہماری یادداشت جو حکومت یو۔پی کو ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۳۷ء کو بھیجی گئی تھی۔ اور انجمن کی تجویز مورخہ ۵ نومبر سنہ ۱۹۳۶ء اخبارات اور رسائل کے تبصرے اور عام تقریریں جو اس سلسلہ میں کی گئی ہیں اُنکے حوالہ کا یہ موقع نہیں)

اگر حکومت کے بورڈ نے اس معاملہ میں واقعی اسی رجحان کا مظاہرہ کیا تو ہمارا خیال ہے کہ پبلک میں اس کا زبردست ردِ عمل ظاہر ہوگا اسی لئے ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ عوام کی خواہشات کو پیش نظر رکھکر اپنے اثر کو استعمال کریں اور رجسٹریشن ایکٹ میں ان نکات کو سامنے رکھکر ترمیم واصلاح کرائیں جو ہماری یادداشت میں پیش کئے گئے ہیں۔ یادداشت اور انجمن کی تجویز کی نقل آپکے ملاحظہ کیلئے ارسال ہے۔ اُمید ہے کہ آپ ہمارے اطمینان کے لئے اس عریضہ کا جواب مرحمت فرمائینگے۔

آپ کا خادم

"صدر انجمن"

یو۔پی کے اطبا کی تنظیم

جنابمن۔ تسلیم۔

یہ امر بخوبی واضح ہے کہ کوئی جماعت یا طبقہ اس وقت تک ترقی نہیں کرسکتا جب تک کہ اسکی کوئی مؤثر آوازنہ ہو۔ افراد خواہ لاکھ ذی اثر ہوں ہرگز وہ کام انجام نہیں دیسکتے جو ایک منظم جماعت کے ہاتھوں انجام پاسکتا ہے۔ ہمارے صوبہ میں ماشاء اللہ اطبا کی ایک بڑی تعداد موجود ہے اور ہر سال بہرحال مفید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارا کوئی منظم ادارہ یا مرکزی انجمن بالکل حالت میں موجود نہیں جسکے ذریعہ ہم تبادلۂ خیالات کرسکیں اور اپنے فن کی حفاظت وترقی کے وسائل پر غور وخوض کرسکیں۔

ہندوستان میں نیا آئین نافذ ہوچکا ہے اور صوبائی نظم ونسق کی باگ بڑی حد تک ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو ہندوستانی ہیں۔ اور جن کو ہندوستانی کی مروج طبوں سے قدرتاً ہمدردی ہونی چاہیئے۔ اس وقت اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے حقوق کے حصول کے لئے جلد از جلد

انسان کیلئے نئی دوائیں اور غذائیں

سمندری نباتات کی جدید تحقیقات

از جناب رائف مولین

سمندری جڑوں اور دیگر بحری نباتات کو بطور غذا استعمال کرنے کی سکیم اب سائنسدانوں نے مکمل کرلی ہو۔ وہ وقت اب بہت جلد آجائے گا جب آپ کی میز پر سمندری ترکاریاں رکھی ہونگی۔ سکیم کا خلاصہ یہ ہے کہ سمندر کے ساحلی اور اندرونی خلایا میں جو زرخیز زمینیں پائی جاتی ہیں وہاں سمندری نوعیت کی بہت سی غذائیں پیدا کیجا سکتی ہیں، سمندر کی تہ میں بہت سے نباتات ایسے پیدا ہوتے ہیں، جسے آسانی کے ساتھ انسان کی غذا میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ سائنسدان اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ کس طرح اس اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

نئی غذائیں اور دوائیں

ویلز کے علاقہ میں جو آبنائے کارڈی گن ہے وہاں سب سے پہلے اس سلسلہ میں وسیع پیمانے پر تجربے کیئے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ سمندری نباتات کو بہت سے طریقوں سے انسان کی غذاؤں کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جو تجربات کئے گئے ہیں انکے نتائج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مثلاً اس بات کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا گیا کہ کارڈی گن کی خلیج میں جس قدر آب دوز نباتات پیدا ہوتے ہیں ان میں سے صرف پچاس ترکاریاں یا سبزیاں ایسی ہیں جنہیں انسان کی غذا میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

نہ صرف غذائیں بلکہ دوائیں بھی سمندری نباتات سے حاصل ہوسکتی ہیں چنانچہ سائنسدانوں نے تقریباً بیس نئی دوائیں سمندری نباتات کے اجزا سے تیار کی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے ان نباتات میں ایسے ایسے اثرات پوشیدہ کئے ہیں کہ انسان انہیں دیکھکر دنگ رہجائیگا۔

آب دوز زراعت

سمندر کی تہ میں اُگنے والی سبزیوں کو بونا اور کاٹنا اور تیار کرنا بالکل ایک نئی صورت ہو۔ کارڈیگن کی خلیج میں سمندری نباتات کاٹنے کے لئے نئے قسم کے آلات ایجاد کئے گئے ہیں جن کی مدد سے سمندر کے عجیب و غریب نباتات کو گرفت میں لانا آسان ہوگیا ہے۔ ستر فٹ لمبے اور بارہ فٹ چوڑے اُسترے کے پھل کی طرح تیز دھار دار آلے بنائے گئے ہیں جو مشینوں کے ذریعے آبدوز نباتات کاٹتے چلے جاتے ہیں اور نیچے لوہے کے بڑے بڑے جالدار ٹوکرے ہوتے ہیں جو ان نباتات کو جمع کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح "فصل" کاٹی جاتی ہے۔ جب ٹوکریاں بھر جاتی ہیں تو اوپر کے جہاز والے زنجیر کھینچ کر مال اوپر نکال لیتے ہیں۔

یہ سمندری جہاز جو نباتات حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں خاص طور پر بنائے گئے ہیں۔ ایک لمبا پلیٹ فارم ہوتا ہے، جن کے ساتھ لوہے کی بڑی بڑی چرخیوں پر زنجیروں سے بندھے ہوئے ڈونگے ہوتے ہیں۔ ان ڈونگوں میں بیٹھکر فصل کاٹنے والے سب سامان فٹ کرکے بیٹھجاتے ہیں۔ یہ عمل سمندر کی انتہائی گہرائیوں تک کیا جاسکتا ہو۔

سمندر میں نہ صرف ایسے ایسے نباتات ہیں جنہیں آجتک کسی انسان نے نہ دیکھا ہو اور نہ چکھا ہو اور انکے خواص اور تاثیروں سے انسان کو ابھی کوئی وسیع معلومات حاصل نہیں ہوئی ہیں بلکہ سمندر کی تہوں میں اس قدر وسیع اور زرخیز زمین موجود ہے کہ جہاں انسان بہت سی فصلیں ان ترکاریوں، سبزیوں اور اناجوں کی پیدا کرسکتا ہے جو عرصۂ دراز سے انسان کو معلوم ہیں اور اسکے استعمال میں آچکے ہیں۔

اگر تحقیقات کا سلسلہ اسی طرح قائم رہا تو وہ دن دور نہیں ہیں جب کہ سمندری رقبوں کو تقسیم کرلیا جائیگا اور وہ رقبے مختلف نباتات اور پودوں کی زراعت کے لئے مخصوص ہونگے۔ زمین پر جس طرح فصلیں بوئی جاتی ہیں۔ اسی طرح سمندر کی تہ میں بھی عمدگی کیساتھ غلہ بویا جاسکیگا اور روئیدگی کے لئے حرارت کے توازن کے علاوہ اور جو انتظامات ضروری ہیں وہ سب کرلئے جائینگے۔

سمندر کے نیچے جو درخت یا پودے پیدا ہوتے ہیں وہ اس قدر چھوٹے نہیں ہوتے جس قدر زمین کی سطح کے ہوتے ہیں۔ سمندر کے نیچے پودے اس قدر بڑے ہوتے ہیں کہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ بعض بعض پودے تو ایک ایک سو فٹ بلند اور بہت وسیع رقبہ میں پھیلے ہوئے ہوتے

ہیں۔ ان کے پتے، جڑیں وغیرہ سب ہی غذا کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں۔

سائنسدانوں نے پتہ چلایا ہے کہ سمندری نباتات میں حیاتین کے اجزا بہت پائے جاتے ہیں۔ انکے علاوہ نمک، فاسفورس اور دیگر اجزا جن کی انسان کو ضرورت ہے۔ ان نباتات میں بکثرت موجود ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی سطح پر پیدا ہونے والے پودوں اور ترکاریوں سے زیادہ سمندری غذاؤں میں قوت و حیات ہوتی ہے۔

نئی دوائیں

خیال کیا جاتا ہے کہ نئی نئی دوائیں سمندری نباتات سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نہ صرف غذائیں، بلکہ دوائیں بھی انسانکی سطح زمین کی دواؤں سے زیادہ بااثر اور قوی ہونگی۔

سائنسدانوں کی اس تصریح سے طب اور علم الادویہ کو تحقیقات کے لئے ایک نیا میدان مل گیا ہے۔ مریضوں کے لئے نئی نئی غذائیں اور سمندری اجزا سے تیار کی ہوئی مقوی اور مؤثر دوائیں اب بکثرت پیدا کی جائینگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان نے سمندر کی تہ میں پیدا ہونے والے جسقدر پھل اور پودے وغیرہ دریافت کرلئے ہیں وہ سب کے سب انسان کی دوا اور غذا بننے کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ یہ بات بھی زیر تجربہ ہے کہ سمندر کی جڑوں اور بیجوں کو سطح زمین پر لاکر بویا جائے۔

تجارتی مقصد کے لئے بھی سمندری نباتات کو استعمال کرنے کا سوال سائنسدانوں کے پیش نظر ہے۔ چنانچہ ایک محقق نے معلوم کیا ہے کہ بعض سمندری نباتات کے ریشوں سے ایسی چیزیں بنائی جاتی ہیں جو سن سے زیادہ مضبوط ہونگی اور اس سے کہیں زیادہ سستی۔

اس قسم کی تحقیقات سے یہ امر روشنی میں آچکا ہے کہ اگر باقاعدہ کوشش جاری رہی تو روزانہ زندگی میں کام آنے والی غذاؤں دواؤں اور چیزوں کی تیاری میں آب دوز نباتات کو ایک اہم درجہ حاصل ہوجائیگا۔

بقیہ مضمون مراسلات صفحہ

جد وجہد کا آغاز کریں اور وزراء صوبہ و ممبران مجالس قانون ساز کو اپنی طب کی ترقی پر بار بار توجہ دلائیں۔

انہی مقاصد کو پیش نظر رکھکر صوبہ کے صدر مقام لکھنؤ میں ایک مرکزی انجمن کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور اس سلسلہ میں ہم آپکے مشوروں کے محتاج ہیں۔ امید کہ آپ نہ صرف ہمارے رکن بنیں گے۔ بلکہ انجمن ہذا کی ہر ممکن امداد کرنا اپنا فنی فریضہ تصور کرینگے۔

امور ذیل کے متعلق آپ کی رائے خصوصیت کیساتھ طلب کی جاتی ہے امید کہ جلد از جلد آپ اپنے عالی خیالات سے ہمیں مطلع فرمائینگے۔

(۱) انجمن کا کیا نام ہونا چاہیئے؟

(۲) تنظیم اطبار کی کیا صورتیں اختیار کرنی چاہئیں؟

(۳) صوبہ میں طب کی ترقی و توسیع کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟

نیازمند

حکیم محمد حامد حسین فینس والی گلی، لکھنؤ

اطلاع

آئندہ اشاعت خاص کی وجہ سے اپریل کے اس پرچہ کے بعد جو پرچہ شائع ہوگا۔ وہ حسب معمول مئی اور جون، دونوں مہینوں کا مشترک پرچہ ہوگا جسکی ضخامت معمولی پرچہ سے ڈیوڑھی یا اس سے کچھ زیادہ ہوگی۔ ناظرین کرام نوٹ فرمالیں۔

خاکسار، "منیجر"

کلیّات ادویۃ

علامہ حکیم محمد کبیرالدین صاحب کا عدیم المثال کارنامہ

ہر طبیب کو اپنی عملی زندگی کی روزمرہ ضروریات میں جن مسائل سے زیادہ واسطہ پڑتا ہو وہ ادویہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری متداول کتابوں میں ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ کا باب ہی سب سے مختصر ہو۔ متقدمین کی مستند کتابوں میں اس موضوع پر جو بیانات موجود ہیں وہ نہایت منتشر اور عصر حاضر کی ضروریات کے لحاظ سے بڑی حد تک تشنہ اور نامکمل ہیں اور ان سے استفادہ کرنا موجودہ دور کے طلبہ اور مصروف مطب اطبا کیلئے نہایت دشوار ہو۔ مگر طبی دنیا ہمیشہ کیلئے علامہ ممدوح کی ممنون رہیگی کہ آپنے اپنی جدید تصنیف **کلیات ادویہ** میں علم الادویہ اور فن معالجہ کے تمام ضروری عنوانات پر ایسے مدلل و مکمل مباحث جمع کر دیئے ہیں کہ جو فنی بصیرت پہلے پورے طبی کتب خانہ سے حاصل ہونا دشوار تھی وہ اب تنہا اس کتاب کے مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہو۔

کلیات ادویہ کے مضامین یہاں چند سطروں میں ان مباحث پر روشنی ڈالنا بہت دشوار ہو جو کلیات ادویہ کے ایکہزار صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں، درآنحالیکہ اس کی فہرست مضامین کیلئے کتاب کے پچیس صفحات بھی ناکافی ثابت ہوئے ہیں فاضل مصنف نے اس کتاب میں جن مباحث پر روشنی ڈالی ہو ان کو حسب ذیل حصص میں تقسیم کیا جاسکتا ہو۔ ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ۔ اصول علاج۔ اصول دواسازی۔ تقسیم ادویہ بلحاظ تاثیرات۔ تقسیم ادویہ بلحاظ امراض۔

ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ یہ کلیات ادویہ کا خاص حصہ ہو جس میں مصنف نے ادویہ کے کلی احکام منضبط کئے ہیں اپنے محققانہ انداز اور مخصوص طرز بیان میں سینکڑوں فنی مسائل پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہو اور علم الادویہ کی وادی پُرخار سے ہزاروں کانٹے صاف کئے ہیں۔ **دواء، غذاء اور ذوالخاصہ** کی تعریف پر فاضلانہ تبصرہ کے ساتھ ان فنی اصطلاحات کی ایسی تعریفیں وضع کی ہیں جو محک جرح و تعدیل پر پوری اُتر سکتی ہیں۔ **مزاج** کو ہماری طب میں جو اہمیت حاصل ہو اسے واضح کرتے ہوئے عام مزاج اور دواؤں کے مزاج پر ایک سیر حاصل بحث کی ہو اور اس ضمن میں عناصر، مزاج اولی، مزاج ثانوی، ترکیب طبعی، ترکیب صناعی وغیرہ تمام ضروری مباحث پر روشنی ڈالی ہو اور دوا کے جوہر فعال اور ادویہ کے اجزائے ترکیبی کے عنوان سے طب قدیم کے فن ادویہ میں ایک نرالا گرانقدر اضافہ کیا ہو۔ **درجات ادویہ** اس کتاب کی ایک نہایت اہم بحث ہے جس میں تعین درجات کے معیار کو دور حاضر کی ترقیات کے مطابق بنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہو۔ **تاثیر ادویہ** کے مختلف احکام کے ضمن میں معالجہ کے لئے نہایت کارآمد معلومات جمع کی گئی ہیں۔ **ادویہ کی طبعی خصوصیات** ایک نہایت قیمتی بحث ہو جس سے ادویہ اور فن دواسازی کی بہت سی نزاکتوں پر روشنی پڑتی ہو۔ **قیاس و تجربہ** بھی اس حصہ کا ایک بصیرت افروز مقالہ ہو۔ **تاثیر ادویہ بلحاظ اعضاء و رطوبات بدن**۔ اس باب میں نہایت تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہو کہ مختلف اعضاء بدن کی رطوبات اور مادۂ مرض پر دوائیں کس طرح اور کیا اثر کرتی ہیں۔ **ادویہ کا اثر تغیرات استحالات پر اور ادویہ کا اثر حرارت غریزی پر**۔ ان عالمانہ مباحث پر مصنف نے جو کچھ لکھا ہو اور ان کے ضمن میں منفجات و معدلات، اکسیر بدن، حرارت غریزی کی ماہیت اور مسمنات و مبردات وغیرہ پر جو روشنی ڈالی وہ بذات خود ایسا کارنامہ ہو جس کی ہماری طبی دنیا میں دوسری نظیر نہیں ملتی اسی طرح **مسئلۂ بدل** پر جو فنی محاکمہ کیا گیا ہو اور ادویہ کے **اضرار دوا و مصلح** پر کلی حیثیت سے کلیات ادویہ میں پہلی بار جو بحث کی گئی ہو وہ ہر حیثیت سے قابل داد ہو علاوہ ازیں کتاب کے اس حصہ میں اور بھی بہت سے مباحث ہیں، مثلاً قانون ترکیب دوا، علاج میں مفردات و مرکبات کے استعمال کے مواقع وغیرہ۔ یہ تمام ابواب متعلقہ مباحث پر زریں معلومات پیش کرتے ہیں۔

(۲) اصول علاج کتاب کے اس حصہ میں فن معالجہ کی بیشمار گتھیاں اس خوبی سے سلجھائی ہیں کہ اسکے مطالعہ کے بعد کوئی صاحب فن واقف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا مطب اور علاج میں کامیابی کے ایسے ایسے گُر بتائے ہیں جو سالہا سال اساتذہ کے مطب میں بیٹھنے کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتے اور جنکے بغیر معالج کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں اس حصہ کے چند ابواب یہ ہیں۔ علاج بالدواء کے قوانین و احکام۔ علاج بالضد کا اصول، علاج روحانی، متضاد عوارض کے علاج کی دشواری اور اس کا حل، تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج، امراض سوء مزاج کے معالجات۔ استفراغ مثلاً اسہال، قے، حقنہ، تعریق، ادرار بول و حیض وغیرہ کے اصول و احکام۔ علاج غذا کے احکام و قوانین **معالجات اورام**۔ مثلاً ورم حار سادہ، ورم عفونی، اورام باطنہ، اورام مزمنہ، اورام تہبجیہ وغیرہ کا اصول علاج۔ علاجات موضعیہ کے احکام۔ فصد، سنگھی لگانے جونکیں لگانے اور داغنے کے احکام و قوانین، تفرق اتصال اور قرحہ کا اصول علاج، چیرنے اور شگاف لگانے کے احکام وغیرہ ان ابواب میں مصنف نے نہ صرف مطولات میں بکھری ہوئی چیزوں کو یکجا کر دیا ہو۔ بلکہ ان پامال مضامین میں بھی اپنی ناقدانہ شان قائم رکھی ہو اور معالجہ کے بہت سے مبہم نکات ایسے واضح کر دیئے ہیں کہ اب ایک مبتدی بھی انہیں سمجھ سکتا ہو اور ان پر آسانی عبور حاصل کر کے پیچیدہ حالات میں بھی بصیرت اور کامیابی کیساتھ علاج کر سکتا ہو۔

(۳) اصول دواسازی اس باب میں مصنف نے دواسازی اور دواخانے کے رموز و نکات کھول کھول کر بیان کئے ہیں اور بہت سی عملی باتوں کو نقشہ دیکر سمجھایا ہو۔ فن دواسازی سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب ان صفحات میں اُن اسرار و رموز کو پا سکتے ہیں جنکی بنا پر دہلی کی ادویات کو ملک میں ایک خاص وقعت حاصل ہو۔ **تقسیم ادویہ بلحاظ افعال و تاثیرات** مختلف مقاصد کی ادویہ کو ذہن مستحضر رکھنے کیلئے اصحاب فن کو مختلف تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں اور اسمیں ابتداءً کافی دشواری واقع ہوتی ہو مصنف نے کلیات ادویہ کے اس حصہ میں ادویہ کو ان کے افعال و تاثیر کے لحاظ سے تقسیم کر کے ایک قابل قدر فنی سہولت بہم پہونچائی ہو۔ مثلاً اکال، جاذب، جالی، حابس، دافع بخار، قابض، کاسر، محرک اعصاب، محرک دماغ، محلل، محمر، مخدر وغیرہ اکیسو سے زیادہ عنوانات کے ماتحت خاص خاص تاثیر رکھنے والی ادویہ علیحدہ علیحدہ جمع کر دی ہیں۔ **(۵) تقسیم ادویہ بلحاظ امراض** یہ ادویہ کی ایک دوسری تقسیم اور جماعت بندی ہو جسکی طرف علامہ ممدوح نے پہلی بار توجہ کی ہے اس حصہ میں سر سے پاؤں تک کے تمام امراض کا مختصر الفاظ میں اصول علاج بتایا گیا ہو اور ہر مرض میں جو دوائیں جن مقاصد سے برتی جاتی ہیں ان کو ہر مرض کے بیان میں انہیں مقاصد کے ماتحت الگ جمع کر دیا ہو جس سے معالجہ میں غیر معمولی بصیرت حاصل ہو سکتی ہو۔ مثلاً بخار کے بیان میں اس کا اصول علاج بتانے کے بعد ان مقاصد کو واضح کیا ہو جو بخار کے علاج میں ملحوظ ہوتے ہیں اور ان مقاصد کیلئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں انہیں حسب ذیل عنوانات کے ماتحت جمع کیا ہو۔ مقیات، معرقات، مبردات و مسکنات حرارت، مبرزات قوی، مدرات بول، افعات حمی، مالعات نوبت، منضجات، ملینات و مسہلات، مقویات خون۔ اسی طرح تمام امراض کی ادویہ معمولہ کو انکے مقاصد کے استعمال کے ماتحت جمع کر دیا ہو۔ غرضیکہ کتاب اول سے آخر تک مصنف کی دماغی کاوش تحقیق و تجربہ، تبحر علمی اور وسعت مطالعہ کی مظہر ہو اور اس قابل ہو کہ ہر صاحب ذوق اور ہر طالب فن کے مطالعہ میں رہے۔ **کلیات ادویہ کا ایک خاص شرف** علامہ ممدوح کی اس بلند پایہ تصنیف کو یہ شرف امتیاز بھی حاصل ہو کہ اسکو اعلیحضرت سلطان الحکمت حضور پرنور خسرو دکن میر عثمان علی خان بہادر خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنے نام نامی سے انتساب کی اجازت مرحمت فرما کر مصنف کو عزت بخشی ہو ـــــــ ضخامت تقریباً ایکہزار صفحات، کتابت، طباعت، اور کاغذ سب اعلیٰ وارفع، قیمت فی جلد غیر مجلد پانچ روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر المسیح قرول باغ، دہلی۔

طبّی لطیفہ

از جناب مرزا عظیم بیگ صاحب چغتائی، بی، اے، ایل، ایل، بی، جودھپور

ایک صاحب کی آنکھ میں کچھ تکلیف ہوئی طبیب کے پاس گئے تو مرض نزول الماء تجویز ہوا یا شاید یہ کہا گیا کہ پانی اُتر رہا ہے۔ سخت تشویش و گھبراہٹ میں بیک وقت کئی علاج شروع ہوئے، سرمے اور انجن لگائے جوشاندے پئے اور سفوف پھانکے۔ کسی عطائی کے پلّہ پڑ گئے جو رگ مسلتا تھا یعنی مختلف رگوں کو مسل کر یا دبا کر یا داغ دیکر علاج کرتا تھا، اُسنے بائیں فوطے کی رگ کا علاج کیا۔ وہ پھر دوڑے اسپتال گئے تو انجکشن تجویز ہوئے، اس دوران میں حکیم صاحب سے اسقدر بعد ہو گیا کہ اپنے مرض نزول الماء کا صرف لفظ "ماء" ذہن میں رہ گیا۔ جودھپور کے آدمی عربی فارسی چھوڑ اردو کے ذرا ثقیل الفاظ سے بھی ناآشنا ٹھیرے۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو تلاش کرتے کرتے میرے یہاں پہونچے۔ ہمدرد صحت بابتہ ماہ فروری ۱۹۳۸ء پڑا تھا، ڈاکٹر صاحب تو ملے نہیں اسے دیکھنے لگے صفحہ ۵۴ پر حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی کے حسب ذیل نسخہ پر انکی نظر پڑی۔

دوائے قیلۃ الماء۔ بزرالبنج دو تولہ، بکری کے سینگوں کی راکھ دو تولہ، دونوں کو پانی میں پیس کر فوطہ پر لیپ کریں۔ اوپر سے برگ ارنڈ گرم کرکے رکھیں اور کپڑا باندھ لیں۔ اور جوارش کمونی ایک ایک تولہ بعد غذا دونوں وقت استعمال کریں۔

اُنھوں نے مجھ سے تو صرف ایک نسخہ نقل کرنیکی اجازت چاہی اور چُپ چاپ نسخہ نقل کر کے چلے گئے۔

عرض کر چکا ہوں کہ اپنے مرض میں سے صرف لفظ "ماء" انہیں یاد رہ گیا تھا لہٰذا اس نسخہ کو اپنی آنکھ کے لئے مفید خیال کر کے اسی روز سے استعمال شروع کر دیا۔ لفظ نزول الماء قیلۃ الماء کیساتھ ذہن میں خلط ہو گیا۔ حکیم اکبر حسین صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ نسخہ نے بیحد فائدہ کیا ایسا کہ مریض نے ڈاکٹری علاج چھوڑ دیا اور کل پھر میرے پاس آئے تو نسخہ کی تعریف کر کے ہمدرد صحت مانگا۔ تاکہ یہ معلوم کریں کہ کس حکیم کا ہے۔ تاکہ خط لکھکر کچھ دریافت کریں کیونکہ نام اور پتہ نوٹ کرنا وہ بھول گئے تھے۔ مجھے جب تفصیل معلوم ہوئی تو شبہ ہوا، سچ پوچھئے تو میں ہی نہیں جانتا ہوں کہ قیلۃ الماء کی ٹھیک تعریف کیا ہے۔ اندازے سے البتہ جان گیا، باوجود ردّ و قدح کے یہ حضرت یہی کہے گئے کہ فوطہ کی رگ پر دوا اثر کر رہی ہے بڑی مشکل سے اب جا کر قائل ہوئے ہیں اور اپنا نام و پتہ بصیغۂ راز رکھنے کے متمنّی ہیں۔

اب عرض ہے کہ اس قسم کی غلطیاں عام ہیں، ہزاروں ایسے لطیفے سننے میں آئے ہیں۔ حکیم اخلاق حسین صاحب سندیلوی کا لطیفہ میرے علم میں ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے جوشاندہ کی دوائیں گھر جا کر نگل لیں۔ پھر دوسرے دن حکیم صاحب سے نسخہ بدلنے کی خواہش کی کیونکہ ثابت عناب اور سپستاں نگلنے میں بڑی قباحت ہوئی تھی۔ اسی طرح ایک نوّاب انگریز کو کسی صاحب نے معطر گندیریاں بھیجیں۔ دوسرے روز انگریز نے شکریہ ادا کیا اور کہا تمہارا تحفہ لذیذ تو بہت تھا لیکن اسے نگلنے میں سخت دشواری پیش آئی۔ کہا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے لطیفے بعض مریضوں کی جہالت کا نتیجہ ہیں اور یہ واقعہ بھی ہے۔ لہٰذا میری دانست میں اطبا کو زیادہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، جب آپکو معلوم ہے کہ ایک سے ایک بیوقوف شخص دنیا میں بفضلہ موجود ہے تو اور بھی احتیاط لازم ہے اسی ہمدرد صحت میں (مؤدبانہ معافی چاہتا ہوں) نسخہ شائع کرنے والے اطبا کی طرف سے کوئی احتیاط نہیں برتی جاتی۔ طب میں دوائیں استعمال کرنے کے طریقوں میں، مالش، پھانکنا، پینا، نگلنا، کھانا وغیرہ سب ہی صورتیں شامل ہیں۔ لیکن اسکے نسخوں میں لکھا ہوتا ہے "استعمال کرو"، "کام میں لاؤ" وغیرہ وغیرہ، بعض نسخوں کی عبارت سے قطعی پتہ نہیں چلتا کہ نسخہ کھانیکا ہے یا لگانیکا۔ ممکن ہے اسکا جواب اطبا کرام یہ دیں کہ ہمارا نسخہ صاف ہے اور سوائے انتہا سے زیادہ بیوقوف شخص کے کوئی غلطی نہیں کر سکتا تو جواباً عرض ہے کہ اسوقت صرف بیوقوفوں کی طرف سے میں التجا بھی کر رہا ہوں کہ از راہ کرم نسخہ کی ہدایت میں مبالغہ سے کام لیں اور یہ جملے "استعمال کرو" "دو"، "کام میں لاؤ" قطعی چھوڑ دیں۔ یہی شکایت ہمدرد کے کئی خریداروں سے سننے میں آچکی ہے عموماً نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی مقامی طبیب سے رجوع کرتے ہیں۔ اور وہ بھلے سمجھانیکے عموماً اس نسخہ ہی کو یکسر بیکار بتا دیتے ہیں۔ چلئے چھٹی ہوئی۔ مثال کے طور پر اسی فروری نمبر میں صفحہ ۵۴ پر حسب ذیل نسخہ درج ہے۔ دوائے مُلذّذ۔ کافور دیسی، سہاگہ ہموزن لے کر شہد خالص میں اتنا کھرل کریں کہ لیس پیدا ہو جائے۔ وقت ضرورت کام میں لائیں۔ (کھالیں، چاٹ لیں، نگل لیں۔ وغیرہ وغیرہ) عرض ہے کہ یہ نسخہ نہایت آرام و اطمینان کیساتھ بطور چٹنی کام میں لایا جا سکتا ہے۔ اطبا کرام کو شاید یہ معلوم کر کے دلچسپی ہوگی کہ اب بھی ہمدرد صحت کے ایسے ایسے پڑھنے والے ہیں جو لفظ ملذذ اور اُسکے لئے دواؤں کے تخیّل ہی سے عاری ہیں۔ کجا صرف یہ ہدایت کہ "کام میں لائیں"۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ اطبائے کرام ان علاقوں کا خیال کریں جہاں ہمدرد صحت کے پڑھنے والے عربی فارسی الفاظ سے نابلد ہیں۔ کم از کم نسخوں میں تو اس کا لحاظ ضروری رکھیں۔ جناب حکیم اکبر حسین صاحب سے اور جملہ اطبا کرام سے اس جسارت کی دست بستہ معافی کا طالب ہوں۔

مزاحیہ

"مجربات"

از جناب کوثر چاند پوری

ہندوستانی آدمی خواہ کتناہی بے عقل اور بے علم ہو مگر اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اُسے :-

بعد مردن کے مری قبر پے بیلا بو یو!

کی قسم کے دس پانچ مصرعے اور اشعار نیز مختلف بیماریوں کے سو پچاس مجرب نسخے ضرور یاد ہوتے ہیں۔ اشعار کے متعلق تو کہا جاسکتا ہے کہ وہ نتیجہ
ہیں مشرق کی اُس عشق آفرین آب و ہوا کا جو آدمی کو پہلے شاعر اور اسکے بعد "بالغ" بناتی ہے۔ مگر مجربات کی نسبت یہ خیال نہیں کیا جاسکتا
کیونکہ وہ نہ شاعری کی قسم میں داخل نہ بلوغ کی علامات سے ان کا کوئی تعلق۔ اس میں شک نہیں کہ غربت اور بیماری ہندوستان کا سب سے
بڑا طرۂ امتیاز ہے اور امراض کی کثرت کیساتھ "مجربات" کا وہی تعلق آسانی سے ثابت کیا جاسکتا ہے جو برسات اور مینڈک کے درمیان
پایا جاتا ہے۔ لیکن کم سنی کی شادی اور کم عمری کی موت کو بھی اس ملک میں وہی درجہ حاصل ہے، جو غربت اور بیماری کو۔ ہر تیس چالیس سال
کی عمر میں ہر شخص کے پاس مجربات کا اتنا خزانہ جمع ہو جانا کیونکر ممکن ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہاں کا ہر "استاد کامل" اپنا راز صرف
اپنے سینہ ہی میں محفوظ رکھتا ہے اور مرتے وقت اس خوف سے کہ کہیں سلسلۂ گفتگو میں اسکے جمع کئے ہوئے روپے اور ہزارہا مصائب سے حاصل
کئے ہوئے مجربات کا پتہ نہ چل جائے وہ کلمۂ شہادت بھی بلند آواز سے ادا نہیں کرتا۔ باوجود اسکے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا، کہ
مجربات کا ذخیرہ ہندوستان کے ہر حیوان ناطق کے پاس کم و بیش موجود ہے۔
"حیوان ناطق" کی شرط بھی ہم نے محض احتیاطاً لگادی ہے، ورنہ "حیوان مطلق" کو بھی اس شرف سے محروم نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ مشہور
ہے کہ نیولہ، سانپ سے لڑتے لڑتے جب مسموم ہو جاتا ہے تو فوراً کسی پیڑ کے پتے ڈھونڈ کر کھا لیتا ہے جس سے سانپ کا زہر اُتر جاتا ہے اسی قسم کی روایات
بندر اور بعض دوسرے جانوروں کے متعلق بھی بیان کی جاتی ہیں، بہر حال مجربات کی ودیعت کچھ ایسی ہے نہ انسان خالی نہ جانور محروم، ــــــ جس طرح
شاعرانہ خصوصیات سے نہ صاحبانِ عقل و بصیرت عاری نہ ارباب جہل و جنون!
ان حالات میں شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جس کو دو چار نہیں بلکہ سو دو سو "مجربات" یاد نہ ہوں اور جنکو بے تکلف وہ دوسرے "سخت جانوں"
پر آزمانے کے لئے ہر وقت تیار نہ رہتا ہو، سلسلۂ علاج میں آپ کتنے ہی بڑے "شفاء الہند" اور "حکیم الملک" سے نسخہ لکھوالائیے۔ لیکن ایک
معمولی قسم کا آدمی بھی اسکے اجزا دیکھکر یا سن کر نہایت بیباکی سے کہدیگا: "اجی چھوڑو بھی اسے، لو میں بتاتا ہوں تمہیں ایک مجرب نسخہ خدا کی قسم
تیر بہدف ہے ذرا کھا کر تو دیکھو، حکیم جی کیا جانیں انہیں تو وہی دقیانوسی نسخے یاد ہیں جو کتابوں میں لکھے ہیں،
اب چاہے کھا کر دیکھنے والے معصوم "جنت نصیب" ہی کیوں نہ ہو جائیں جسکی .. افیصدی توقع رکھنی چاہیئے مگر وہ مجرب نسخے کے
اظہار میں کبھی کوتاہی نہ کرینگے اور
من قاش فروشِ دلِ صد پارہ خویشم !
کی صدا لگا ہی دینگے۔ انجام یقیناً ایسے نسخوں کے استعمال کا یہی ہوگا کہ اصل مرض اگر قابلِ
علاج بھی ہے تو مہلک بن جائیگا ورنہ اُسکی جگہ اور سو بیماریاں پیدا ہو جائینگی جنمیں سے بعض ایسی بھی ہونگی جو پورے خاندان کا استیصال کئے بغیر
گھر سے نہ نکلیں گی۔
ہم اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے مریضوں کا ہجوم تھا قریب ہی ایک "بزرگ" ــــــ دکبرسنی کے اعتبار سے، بزرگی بعقل است
نہ بسال، کے اصول پر نہیں،) ــــــ تشریف فرما تھے جو کبھی ہماری صورت کو کبھی مریضوں کو اور کبھی اپنی ہیئت کذائی کو دزدیدہ نگاہوں سے
دیکھتے جاتے تھے، کبھی کبھی اپنی اُلجھی ہوئی ڈاڑھی میں جسکا طول "یک مشت و دو انگشت" کو کئی بار ضرب دینے پر بھی معلوم نہ ہو سکتا تھا، خلال

بھی کریا کرتے تھے۔ قیاس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس وقت وہ یہ سوچنے میں مصروف ہیں کہ طبابت کی یہ مسند اگر میرے قبضہ میں ہوتی تو پھر دیکھتا ان دیہقانیوں میں سے کون کون زندہ بچتا، اسی دوران میں ایک مریض نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا 'حکیم جی! کل سے ٹٹی نہیں ہوئی بخار سا چڑھا آرہا ہے'،

اس موقعہ پر یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ مریضوں کی اصطلاح میں "رفع ضرورت" کا مفہوم ظاہر کرنیکی غرض سے ایسے ایسے لطیف و دلچسپ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں، جن کا یہاں درج نہ کرنا بجائے خود ایک ایسا "قبض" ہے جبکا اس انبساطی مضمون میں موجود نہونا کسی طرح بھی مناسب نہیں، ذرا سنیئے،

(۱) ٹٹی (۲) جھاڑا (۳) ندی نالہ (۴) کھیت میدانی (۵) استنجا (۶) پاخانہ (۷) رفع ضرورت (۸) بیت الخلا (۹) لوٹا لینا! ——— وغیرہ،

ہاں تو تذکرہ یہ تھا کہ مریض نے کہا 'ٹٹی نہیں ہوئی'، اُنہوں نے نبض والے ہاتھ کو درمیان سے ہٹاتے ہوئے فرمایا، باؤلا ہو لیے ذرا ذرا سی بات میں نبض دکھاتا پھرتا ہے جا ذرا سی سنا اور ہڑکوٹ کر پھانک لے۔ ابھی لوٹہ لئے بھاگا پھریگا،

بات معقول تھی اختلاف کی کوئی گنجائش نہ تھی لہذا سمجھدار آدمی کو بولنے یا دخل دینے کی ضرورت ہی نہ تھی، اسکے بعد ہی دوسرا مریض مریض بولا ——— 'کل سے خون آرہا ہے جہاڑے میں'!

'دہٹ پرے کو ——— پیچش ہوگئی ہے نیا اناج کھانے سے ایک پیسہ کا اسپغول لے کر کھالے'،

یہ تجویز بھی سولہ آنے صحیح تھی اب تیسرے بیمار کی نوبت آئی اور وہ عقیدتمندانہ انداز سے ہماری طرف نگاہ جمائے ہوئے اپنی جگہ سے چلا اور قریب آکر کہنے لگا 'حکیم جی جی (یہاں جی نام کا جزو ہے اور دوسرا تعظیمی، جیسے بابو جی صاحب - یا منشی جی صاحب میں جی داخل اسم ہو اور صاحب اظہار یا افراط تعظیم کے لئے اکثر استعمال ہوتا ہے) مہینہ بھر سے بخار پیچھا نہیں چھوڑتا، کبھی کبھی خون بھی آجاتا ہے کھنکار میں'

ہمارے اُستاد معظم نے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں کو مریض کے چہرے پر گاڑ کر فرمایا ——— 'واہ بھلے مانس کہاں سو رہا تھا اب تک تیرا تو کلیجہ بھی بھن گیا مارے گرمی کے، ہڈیوں میں بخار بھرا ہوا ہے تیری - بھلا یہ لچھن جینے کے ہیں'، مریض تھا مصیبت کا مارا اور اسی عقیدے کا قائل کہ دست شفا صرف حکیم جی ہی کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو نوک قلم کے واسطہ سے کاغذ تک بیمار کی صحت یابی کا باعث ہوتا ہے اور گھر سے یہ سوچکر چلا تھا کہ حکیم جی کو ہاتھ دکھا کر نسخہ لکھواؤں گا مگر یہاں سابقہ پڑگیا ایک "اوز شفاء الملک" سے جو زبردستی بیٹھے اپنے درد دل کی دولت لُٹا رہے تھے اس نے تیور چڑھا کر کہا - 'ذرا چپکے رہو جی بڑے میاں'،

بڑے میاں میں چپکے رہنے کی تاب کہاں تھی وہ خاموشی کو موت سے تعبیر کرتے تھے اگر چپ رہنا جانتے تو اب تک زندہ ہی کیوں رہتے، ان کا ایمان تھا کہ آدمی جتنا بولے گا اتنی ہی عمر پائیگا - اور جتنی عمر پائیگا اتنا ہی مجربات میں اضافہ ہوگا - بگڑ کر فرمانے لگے 'کیوں چپ رہیں ہم تو تیرے ہی بھلے کی کہتے ہیں - بڑا کیوں مانتا ہے - تو بھی کیا یاد کریگا - دیکھ ایسی دوا بتائے دیتا ہوں کہ چٹ منگنی پٹ بیاہ کا کام دے ——— سُن بھائی ذرا ادہر دیکھ'،

'اجی بیٹھے بھی رہو مجھے حکیم جی سے حال تو کہہ لینے دو پورا'، بیمار نے کہا

'حال کہکے کیا کریگا میں تو ویسے ہی بتائے دیتا ہوں تجھے دوا - کرنا نہ کرنا تیری مرضی پر موقوف ہو - مگر سن تو کان پڑی بات کبھی نہ کبھی کام آہی جاتی ہے'، بڑے میاں نے بڑے استقلال سے فرمایا!

'دیکھ ایک مٹھی بھر ———'

'بڑے میاں میں نے کہدیا تم سے چپ رہو میں نہیں پوچھتا تم سے دوائی'،

'تو نہیں پوچھتا تو ہم تو بتائے دیتے ہیں ہماری زبان کیوں پکڑتا ہے - تو ایک مٹھی بھر خوبکلاں ململ کے کپڑے میں باندھ اور ——— بڑے میاں نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا - مبادا مریض نسخہ بیان کرنے سے پہلے ہی روک دے۔

'نگل لے ———'، مریض نے ہنس کر کہا

بڑے میاں نہایت ضبط وتحمل سے کام لے رہے تھے اور اسکی دخل اندازیوں کو برابر نظر انداز کئے جا رہے تھے - بولے "نہیں۔ نگل لے نہیں۔ کنوئیں میں ڈال دے اور اکیس دن تک پڑی رہنے دے پھر نکال کر سکھالے اور شکر ملا کر روزانہ اکیتولہ کھالیا کر۔ دیکھ بخار کھانسی کیسے کافور ہوتے ہیں بول آئی سمجھ میں؟"

"اوں ہوں!" مریض نے نہایت متانت سے سر ہلا کر جواب دیا۔

"یہ نراگنوار ہی کہتا ہے اوں ہوں! اچھا بھیا تونے مرنے ہی کی ٹھان لی ہے تو —————— ہماری طرف اشارہ کرکے - لکھدو حکیم جی تم ہی لکھدو اسے کوئی نسخہ"

گویا ہم نے چار پانچ سال کی محنت میں مریضوں کو مارنے ہی کا ڈپلومہ حاصل کیا تھا اور اپنے بیس سالہ دوران مطب میں ہم بیماروں کو مارنے کا ریکارڈ توڑنے ہی میں مصروف تھے۔

مریض کی صاف گوئی اور عقیدتمندی کا یہ اثر تو ہوا کہ بڑے میاں کچھ چڑھ سے گئے اور منہ بنا کر تخت پر "اُکڑوں" بیٹھ گئے۔ گویا اب کوئی مر بھی جائیگا تو اسے دوا نہ بتائینگے - ہم نے بھی انکی اس معنی خیز خموشی سے فائدہ اُٹھایا اور جلدی جلدی کئی مریضوں کو رخصت کردیا، (مطب سے رخصت کردیا، دنیا سے نہیں) لیکن واقعہ یہ ہے کہ جاننے والے آدمی پر بڑی نازک ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، خدا - رسول یا قانون کی طرف سے نہیں، بلکہ استاد، گرو یا موکلین کی طرف سے - چنانچہ انکا فعل اور ترک فعل دونوں اپنی اپنی جگہ خطرے سے خالی نہیں - بعض اُستاد تو یہانتک کہدیتے ہیں کہ تم نے ضرورت کے وقت یہ نسخہ یا عمل نہ بتایا تو اس کا اثر جاتا رہیگا اور تم بھی کسی بلا میں مبتلا ہو جاوگے۔ ذمہ داری کا یہ بوجھ زیادہ دیر تک نچلا نہیں بیٹھنے دیتا - یہی حادثہ بڑے میاں کیساتھ پیش آیا اُنہوں نے عہد تو کرلیا تھا کہ اب نہ بولیں گے - مگر ایک ایسا ہی موقعہ آگیا وہ یہ تو آسانی کیساتھ برداشت کرسکتے تھے کہ مریض ہلاک ہو جائے - مگر یہ امر کسی طرح بھی انہیں منظور نہ تھا کہ اخفاے مجربات کے جرم میں وہ کسی بلا میں مبتلا ہو جائیں - چنانچہ ایک دُبلے، پتلے نڈھال اور نحیف وزار بیمار نے اپنی جگہ سے حرکت کی بالکل اس طرح جیسے عالم خیال میں کسی مُردے کی روح سائے کا قلب پہن کر آہستہ آہستہ کسی سے ملنے کی غرض سے بڑھا کرتی ہے یا جیسے ہڈیوں کا ڈھانچہ شیشہ کی الماری میں آپ ہی آپ ہلنے لگتا ہے - بڑے میاں نے دور ہی سے دیکھکر پہچان لیا کہ وہ کس مرض میں مبتلا ہے اور ہم سے یقیناً اُسکے پہچاننے میں غلطی ہو جائیگی - جبتک مریض چل کر ہم تک پہونچے بڑے میاں اپنے سنگ آسن سے غیر محسوس طور پر سرکے اور سرکتے سرکتے ہمارے قریب آگئے! اور بڑے عارفانہ انداز سے کہنی مار کر آہستگی سے فرمانے لگے - "آسیب کا خلل ہوا ہے"

ابتک اُنہوں نے جو کچھ کیا تھا اسکی ذمہ داری انہیں پر تھی مگر یہ حرکت صاف بتا رہی تھی کہ وہ ہمارے اتالیق بن کر مطب میں بیٹھے ہیں گویا وہ موجود نہ ہوں تو یہ لالہ بہ اعتبار عینک "کی قسم کا جاہل "حکیم" معقول بلکہ نامعقول طریقہ پر بھی اپنا کام نہیں کرسکتا - اور جو یہ دس پانچ بیمار بچے رہتے ہیں یہ انہیں کی "مسیحا نفسی" کا اثر ہے ورنہ قانون اور شرح اسباب کے نسخوں کو "شفا" سے کیا واسطہ - اب انکی جہالت برداشت سے باہر ہوگئی ہم نے کہا "کیوں فضول ہرزہ سرائی کرتے ہیں آپ بیٹھے رہیئے خاموش"

"خاموش بیٹھے کو میں کب چیخیں مار رہا ہوں میں نے تو پہلے آہستہ سے کہا ہے"۔

یہ دوسری حماقت تھی ہمیں تباہ کرنے کی جس کا مطلب قطعی یہ تھا کہ بڑے میاں آہستہ آہستہ ہمیں انتباہ کرتے رہتے ہیں اور ہم زور سے اسلئے نہیں بولنے دیتے کہ مریض نہ سن لیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں - ہم نے سوچا اس موقعہ پر اس جنتی کو چھیڑنا مناسب نہیں خدا جانے اور کیا کہدیں کسی اور موقعہ پر سمجھائیں گے - ہم نے بیمار سے ابھی پورا حال بھی نہ پوچھا تھا کہ اُنہوں نے کچھ پڑھکر اسکی طرف کو پھونکا پھر بولے "تم نے کبھی بزرگ کی قبر کے پاس پیشاب تو نہیں کیا تھا؟" مریض بھی ذرا وہمی قسم کا تھا - پھر ہندوستان کے عام لوگ اسّی فیصدی بیماریوں کو آسیب، جن، پری اور بھوت کا سایہ سمجھتے ہیں - اور علم الجراثیم کی روشنی سے بالکل متاثر نہیں ہوتے، خصوصاً جو مرض مہینہ دو مہینہ کے علاج سے رفع نہو وہ تو ضرور ہی انکے خیالمیں آسیب کے اثر سے ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جب سرے سے کوئی بیماری ہی نہ ہو تو طبیب کو ہاتھ دکھانے یا اس سے رجوع کرنے سے فائدہ - چنانچہ اس نے فوراً ہماری طرف سے منہ پھیر کر بڑے میاں کی جانب رُخ کیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا - "ہاں پیر صاحب ہو تو گئی تھی مجھ سے ایکدفعہ یہ چوک!"

'ہو گئی تھی تو اب بھگت بھی تو رہا ہے وہ تو آنکھیں ہی بتا رہی ہیں تیری کسی بڑے بزرگ کو ستایا ہے تو نے'۔

'پھر پیر جی'۔ مریض گڑگڑا کر بولا۔ اب کیا کروں؟ خدا کے لئے تمہیں بچاؤ۔ مجھے اس مصیبت سے'۔

'پیر جی کیا بچائیں گے بھائی۔ کہو حکیم جی سے' ——— پیر جی نے زبردست طنزیہ انداز میں ارشاد فرمایا۔

'نہیں پیر جی اب تو تمہارے ہی قدموں میں پڑا ہوں مارو چاہے جلاؤ'،

'خالی قدموں میں پڑے رہنے سے کیا ہوتا ہے بھائی کچھ نذر نیاز کا بھی تو بندوبست کر'۔

'جو کہو پیر جی میں حاضر ہوں'،

پیر جی نے اپنی کامیابی پر سر افتخار بلند کر کے ہماری طرف دیکھا اور بولے 'لکھدو جی۔ حکیم جی اسے ایک پرچہ پر۔ تولہ بھر زعفران، ۱۰ ماشہ مشک پاؤ بھر لوبان، ایک سفید مرغا سیر بھر گھی اور پانچ روپے نقد۔ یہاں دوا سے تو کام چلے گا نہیں۔ فلیتے جلاؤنگا اور فاتحہ دونگا انکی روح پر جب کہیں جاکے پیچھا چھٹے گا اس غریب کا'۔

اُسی امیر نے جسے پیر جی اپنی غلطی سے "غریب" کہہ رہے تھے سب سامان لا دیا۔ پیر جی ایک ہفتہ تک مسلسل عمل پڑھتے رہے ایک ہفتہ گذرنے پر کوئی فائدہ نہ ہوا تو پانچ گز دُہلا ہوا لٹھا، چھ گز عمدہ قسم کی ململ اور دو روپے کی مزید فرمائش ہوئی اسکی بھی فوراً تعمیل کی گئی پیر جی نے اسی دن درزی کو بلا کر دو کرتے اور دو پاجامے سلوائے غسل کر کے نیا لباس زیب تن کیا ایک ہفتہ اس عمل میں صرف ہوا لیکن غنیمت ہوا کہ ہفتہ پورا ہونے سے پہلے ہی مریض کو ان بزرگ نے جنکی قبر پر پیشاب کیا گیا تھا عالم برزخ میں اپنے پاس بلا لیا اور پیر جی نے یہ کہکر کہ 'خیر مر تو گیا مگر عاقبت سدھر گئی'، اپنی خجالت کو رفع کر دیا۔

پیر جی نے پھر باقاعدہ مطب میں آنا شروع کر دیا اب یہ ہمارے حریف ہو گئے تھے۔ اندیشہ تھا کہ اُنہوں نے جو نیا روپ بدلا ہے وہ جلد ہی مطب کی سرد بازاری کا باعث ہوگا۔ اگرچہ انکے معمول کی وفات حسرت آیات نے اس امکان کو بہت حد تک رفع کر دیا تھا تاہم

سرِ چشمہ باید گرفتن بہ میل

کے اصول پر ہر عقلمند کا فرض ہے کہ وہ فساد کی سوت فوراً ہی بند کر دے ہم ابھی اسی فکر میں تھے کہ قدرت نے ہم پر رحم کھا کر نہایت معقول انتظام کر دیا ایکدن جب چھ سات احباب اور بھی موجود تھے اور پیر جی بھی رونق افروز تھے ایک صاحب سخت پریشانی اور اضطراب کے عالم میں بھاگتے ہوئے آئے اور پیر جی کے قریب ہی کھڑے ہو گئے پھر بڑی بدحواسی اور بے ترتیبی سے ہانپتے ہوئے بولے۔ 'میرے گھر میں سانپ نے' ——— وہ یہیں تک کہنے پائے تھے کہ پیر جی نے کھڑے ہو کر پوری قوت سے انکے منہ پر ایک طمانچہ رسید کیا، چپت لگتے ہی اس غریب نے پہلے اپنا گال سہلایا پھر بجلی کی سی تیزی سے پیر جی کو زمین پر دے مارا اور انکے سینۂ بے کینہ پر سوار ہو گیا ——— 'یہ کیا خباثت تھی بے؟'،

'ارے بھائی میں نے ———'

'ایسی تیسی تیرے بھائی کی خبیث ———'

'سنو تو ذرا ——— میں نے تو ———'

'ابھی نہیں سنونگا'، یہ کہکر اُس نے زور سے پیر جی کا گلا دبایا جب انکی آنکھیں اُبلنے لگیں تو بڑی منت و سماجت سے حملہ آور کو الگ کیا گیا، لیکن اب بھی وہ زخمی شیر کی طرح نہایت غضبناک نگاہوں سے انہیں دیکھکر دانت پیسنے اور 'بے تمیز، پاجی، اور مردود' وغیرہ قسم کے الفاظ استعمال کرتے رہے۔ دوسرے حملہ کا خطرہ ابھی رفع نہ ہوا تھا۔ پیر جی بھی اب تک اپنی حماقت کے متعلق کچھ کہنے نہ پائے تھے اب موقعہ پا کر بولے 'بھائی تم نے ناحق مجھ کو تکلیف پہونچائی میں نے تو عمل پڑھا تھا۔ سانپ کا ایک نہایت مجرب عمل میرے پاس ہے۔ مگر اس میں شرط یہ ہے کہ جب کوئی شخص آکر کہے کہ فلاں کے سانپ نے کاٹ لیا ہے تو فوراً پڑھکر کہنے والے کے منہ پر زور سے چپت مار دو'،

'چُپ بے عقل کے بچے' ——— 'ہم پٹھان کسی کی مار نہیں کھا سکتے چاہے ہو ہی نہیں اس کا پورا خاندان ہی کیوں نہ مر جائے'۔

پیر جی اور بھی کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن پٹھان نے پھر یورش کا قصد کیا اور شکار پر جھپٹنے والے چیتے کی طرح ان کو دیکھا۔ مجبوراً وہ خاموش ہو گئے اور اس دن سے ہمارے مطب میں آنا بھی چھوڑ دیا سنا ہے سانپ کا مجرب عمل بھی اب وہ نہیں پڑھتے ؎

ویدک اور مقوی باہ تدابیر

از جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدہوری حیدرآباد، دکن

تاریخ کا سرسری مطالعہ ہی ہمیں بتا سکتا ہے کہ "باہیات" میں حضرت انسان کا شغف بہت پرانا ہے اور اس شغف کا صحیح اندازہ کرنے کیلئے تو طب کی کتابوں کے بعض مخصوص عنوانات ہمیں بہت مدد دیتے ہیں انمیں ہمیں سرگشتگی و پریشانی، جنون انہماک، ژرف نگاہی، تنوع، عجائب و غرائب اور لن ترانیوں کے ایسے ایسے نادر شاہکار تسلسل کیساتھ دکھائی دیتے ہیں کہ بے اختیار نسل آدم کی فوقیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اور "مصنفین باہ" کو فراخ حوصلگی سے داد دینے کو جی چاہنے لگتا ہے اگر آپ کو ہمارے اس بیان میں کچھ مبالغہ معلوم ہو تو آئندہ صفحے اسکی تصدیق کیلئے حاضر ہیں۔ مضمون "ویدک اور مقوی باہ تدابیر" ہمارے محترم کرمفرما جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدہوری کے ویدکی شغف کا نتیجہ اور اس "باہیہ شغف" کا جامع مرقع ہے جو ہمارے ملک کے قدیم علمبرداران طب کو اس دلچسپ شعبہ کیساتھ تھا۔ افسوس ہے کہ ویدک کے متعلق ہماری ہندوستانی زبان میں تراجم و تالیفات کا بہت ہی کم ذخیرہ ہے جو دوسرے طریقہ ہائے علاج کے حامیوں میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے ناکافی ہے۔ فاضل سدہوری اصحاب فن کے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی وقتاً فوقتاً کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ ناظرین یہ مضمون کو پڑھتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ مضمون نگار صاحب نے صرف ایک مترجم کی حیثیت سے ویدک کتب کے اقتباسات ترتیب کیساتھ پیش کر دیئے ہیں اور اس مضمون کی اشاعت کا مقصد لکھنے اور ہمارے نزدیک یہی ہے جسکا تذکرہ اشارتاً ہم اوپر کر چکے ہیں لیکن جو اصحاب اس مضمون کو استفادہ کی نیت سے ملاحظہ فرمائیں ان کیلئے لازم ہے کہ وہ غور و تامل سے کام لیں کیونکہ اس حقیقت کو ہر سمجھدار شخص محسوس کر سکتا ہے کہ ان نسخوں کے خواص عموماً مبالغہ سے بیان کئے گئے ہیں۔

قارئین کرام کو واضح ہو کہ کتب قدیمہ ویدک یعنی سشرت، چرک، اور اشٹانگ ہردے میں عجیب و غریب اور حیرت انگیز مقوی باہ نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ جن میں سے بعض بعض نسخہ جات کے استعمال سے بیان کیا گیا ہے کہ مرد میں گھوڑے کے مانند۔ ہاتھی کے مانند، سانڈ کے مانند گدھے کے مانند۔ چڑے کے مانند۔ جماع کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور اسی سالہ بوڑھے واز کار رفتہ نوجوانوں کی طرح عورتوں کو مجامعت سے لذت اندوز کر سکتے ہیں۔ بعض نسخوں کے استعمال سے مرد ایکسو عورتوں کے ساتھ مسلسل جماع کر سکتا ہے۔ بعض نسخوں کے استعمال سے مرد میں پورے آٹھ برس تک گھوڑے کیطرح عورتوں کیساتھ جماع کرنے کی قوت قائم رہتی ہے۔ بعض نسخوں کے استعمال سے مرد کئی عورتوں کے ساتھ ساری رات جماع میں مصروف رہ کر انکو تھکا دیتا ہے اور خود نہیں تھکتا۔ بعض نسخوں کے استعمال سے پیران کہن سال بھی ایکسو عورتوں پر قادر ہو سکتے ہیں۔ کتب مذکورہ بالا میں اگرچہ عضو مخصوص پر استعمال کرنے کے لئے کوئی طلا اور ضماد وغیرہ نہیں لکھا گیا ہے لیکن ضعیف الباہ اشخاص کے لئے ممسک اور مقوی حقنہ جات بہت زیادہ تحریر کئے گئے ہیں جنمیں منجملہ نباتی اجزا کے کثیر التعداد حیوانات کے گوشت اور خصیے وغیرہ بھی خصوصیت کیساتھ موجود ہیں اور شائقین باہ کی ترغیب کے لئے بعض حقنہ جات کے یہ دل خوش کن فوائد بیان کئے گئے ہیں کہ انکے استعمال سے مرد میں ایکسو عورتوں کیساتھ جماع کی قوت پیدا ہو جاتی ہے اور بالوں کی سپیدی اور جلد کی جھریاں دور ہو کر عمر کی درازی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مہاراج دہنونتری اور بھگوان آترے نے (جو ہندوستان کے قدیم رشی تسلیم کئے جاتے ہیں) تقویت باہ کے لئے صرف نباتی ادویہ و اغذیہ کے بیان پر قناعت نہیں کی ہے۔ بلکہ اپنی خاص عنایت سے مختلف قسم کی نہایت قوی الاثر حیوانی غذائیں بھی بیان کی ہیں۔ جن میں بھینسے کی منی، سانڈ کی منی، بکرے کی منی، مگرمچھ کی منی، چڑے کی منی، مرغ وغیرہ کی منی اور مختلف حیوانات کے گوشت اور چربیاں وغیرہ داخل ہیں۔

اب ہم صرف سشرت، چرک، اور اشٹانگ ہردے سے اختصار کیساتھ مضمون زیر عنوان مرتب اور تحریر کرینگے۔ اور سب سے پہلے ممسک تدابیر کا ویدک نام اور اسکی تعریف بیان کر کے اسکے دلچسپ معنے بھی بتائیں گے۔

"واجی کرن"

ممسک تدابیر کا ویدک نام اطبائے ہند نے ممسک تدابیر کا نام واجی کرن رکھا ہے اور اپنی ویدک کتابوں میں واجی کرن ہی کے نام سے ممسک تدابیر کا ذکر کیا ہے۔

واجی کرن کی تعریف مہاراج دہنونتری واجی کرن کی تعریف ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس چیز کے استعمال سے انسان گھوڑے کی طرح نہایت تندی اور قوت کیساتھ عورتوں کو جماع سے مسرور و محظوظ کر سکتا ہے۔ اسکو واجی کرن کہتے

ہیں (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا چکتسا ستھان ادھیائی چھبیسواں)۔ بھگوان آترے واجی کرن کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ جن تدابیر سے مرد میں گھوڑوں کی طرح عورتوں کیساتھ جماع کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ کئی مرتبہ یا بہت دیر تک جماع کر سکتا ہے ان تدابیر کو واجی کرن کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائی دوم حصہ چہارم)

واجی کرن کے معنی

جناب ویدراج کرشن دیال وید جی شاستری واجی کرن کے معنے اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ سنسکرت زبان میں باجی گھوڑے کو کہتے ہیں اور کرن بمعنی "کرنے والی" پس جو دوا یا غذا یہ انسان کو جماع کرنیکے لئے گھوڑے کی مانند مضبوط بنا دیں ان کو واجی کرن کہتے ہیں (ملاحظہ ہو مخزن آیوروید اردو حصہ پنجم صفحہ) لیکن ہماری رائے میں لفظ کرن کے معنے لفظ واجی کیساتھ ہونے سے "آلۂ تناسل" ہونے چاہئیں جو کرم اندریوں (آلاتِ افعال) میں سے ایک اندری یعنی ایک آلہ ہے۔ پس واجی کرن کے معنی اگر کیر اسپ" لئے جائیں۔ تو یہ معنی واجی کرن کی تعریف کے لحاظ سے زیادہ موزوں اور مناسب ہونگے۔

واجی کرن کی خصوصیت اور اہمیت

دودھ کے سمندر سے امرت (آبحیات) لیکر نمودار ہونے والے دیوتاؤں کے دکھ اور درد کا علاج کرنے والے دنیا میں کاشی کے راجہ دوداس بنکر رونق افروز ہونیوالے مہرشی دھنونتری جی ارشاد فرماتے ہیں کہ برہما جی نے دنیا کی پیدائش سے پہلے آیوروید (ہندو علم طب) کی جو کتاب بنائی تھی اس میں ایک لاکھ اشلوک اور ایک ہزار ادھیائے تھے لیکن اسکے بعد برہما جی نے یہ خیال کرکے کہ انسانوں کی عمر بہت تھوڑی اور ان میں عقل وفہم کی بھی کمی ہے۔ آیوروید (ہندو علم طب) کے آٹھ حصے بنا دیئے جس سے اس آیوروید کو اشٹانگ آیوروید یعنے آٹھ حصے والا ہندو علم طب کہنے لگے۔ چونکہ ان آٹھ حصوں میں سے ایک حصہ "واجی کرن تنتر" کے نام سے موسوم ہے لہذا واجی کرن یعنی مبہی تدابیر کو یہ خصوصیت اور اہمیت حاصل ہو کہ برہما جی کے بنائے ہوئے آٹھوں حصوں میں واجی کرن کا حصہ بھی داخل ہے اور اسکے بغیر اشٹانگ آیوروید کی تکمیل غیر ممکن ہے۔ (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا سوتر ستھان ادھیائی اول۔)

مقوی باہ اور رسائن دواؤں کا متحدہ اثر

اشٹانگ ہردے کی کتھا کے مطابق ہزار چشم اندر دیوتا کے شاگرد رشید، اتری رشی کے فرزند رجمند اگنی ویش اور ہاریت وغیرہ رشیوں کے گرد بھگوان آترے رشی اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ دوائیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک قسم کی دوائیں زیادہ تر تندرست اشخاص کے اوج یعنی روح حیوانی کو بڑھاتی ہیں۔ دوسری قسم کی دوائیں زیادہ تر مریض کے مرض کو دور کرتی ہیں۔ ان دونوں قسم کی دواؤں میں سے روح حیوانی کو بڑھانے والی دوائیں زیادہ تر مقوی باہ اور نیز رسائن ہیں اور دوسری قسم کی دوائیں زیادہ تر امراض کو زائل کرنے والی یعنے رسائن اور نیز مقوی باہ ہیں جسکا مطلب ہو کہ مقوی باہ دوائیں اور رسائن دوائیں۔ دونوں عام طور سے متحدہ اثر رکھتی ہیں۔ ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائی اول) جناب ویدراج کرشن دیال جی وید شاستری اپنی نایاب ولاجواب اور قابل قدر وبزرگ تالیف میں اس طرح رقمطراز ہیں کہ "بھگوان چرک فرماتے ہیں کہ جو دوائیں رسائن ہوتی ہیں وہی ورشیہ یعنی مقوی باہ ہوتی ہیں اور جو ورشیہ یعنے مقوی باہ ہوتی ہیں وہی رسائن بھی ہوتی ہیں (ملاحظہ ہو مخزن آیوروید (اردو) حصہ پنجم صفحہ ۸۲ طبع ثانی) مندرجہ بالا حقیقت کے اظہار سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ جو مقوی باہ دوائیں اور غذائیں وغیرہ ہم مضمون زیر عنوان میں تحریر کرینگے ان کا کام قوت باہ بڑھانے کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ بھگوان آترے کی رائے کے مطابق یہی مقوی باہ دوائیں اور غذائیں وغیرہ رسائن دواؤں کا بھی اثر رکھتی ہیں یعنی شباب کا اعادہ امراض کا ازالہ اور عمر میں خاطر خواہ اضافہ بھی کرتی ہیں۔

واجی کرن کے متعلق دھنونتری کے ہدایات

واجی کرن یعنے مبہی تدابیر کے متعلق مہاراج دھنونتری یہ ہدایت کرتے ہیں کہ تندرست اور نوجوان مرد جو مقوی باہ اشیا استعمال کرتے رہتے ہوں ہر موسم میں جس دن اور جسوقت ان کا جی چاہے عورتوں کیساتھ مجامعت کر سکتے ہیں۔ لیکن جو مرد بڑھے ہوگئے ہوں اور انکی جوانی ڈھل چکی ہوں یا جو مرد عورتوں کے ساتھ ہمبستری کی زیادہ خواہش رکھتے ہوں یا جو مرد عورتوں کے محبوب بننے کے آرزومند ہوں۔ یا جو مرد عورتوں کے ساتھ مجامعت کی کثرت سے کمزور وناتوان ہوگئے ہوں۔ یا جو مرد عورتوں پر قادر نہ ہو سکتے ہوں اور انکی قوت رجولیت زائل ہو چکی ہو۔ یا جو مرد قلت منی کی شکایت میں مبتلا ہوں یا جو مرد عورتوں کے ساتھ عیش وعشرت کے دلدادہ ہوں۔ دولتمند خوبصورت اور جوان ہو۔ انکے گھر میں بہت سی

عورتیں ہوں۔ ایسے تمام مردوں کو مقوی باہ اشیاء کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے۔ اسکے بعد مہاراج دھنونتری پھر اس طرح ہدایت کرتے ہیں کہ انواع واقسام کی اشیاء خوردنی ونوشیدنی۔ کانوں کو بھلی معلوم ہونے والی بات چیت۔ چھونے میں مسرت پیدا کرنے والی نرم اور ملائم جسم کی جلد۔ چاندنی راتیں نوجوان عورتیں۔ دلکش گیتوں کا سننا۔ پانوں کا کھانا، شرابِ ناب کا پینا۔ پھولوں کی مالا۔ دل کی فرحت وشادمانی۔ یہ سب چیزیں مرد کے لئے مقوی باہ ہیں۔ اسکے بعد مہاراج دھنونتری یہ بھی ہدایت کرتے ہیں کہ سب طرح کے دودھ (گائے کا دودھ۔ بکری کا دودھ۔ اونٹنی کا دودھ۔ بھیڑ کا دودھ بھینس کا دودھ۔ گھوڑی گدھی وغیرہ سُم دار جانوروں کا دودھ۔ عورت کا دودھ۔ اور ہتھنی کا دودھ پیتے رہیں۔ نیز سب قسم کے گوشت (یعنے تمام حیوانات بری وبحری کے گوشت) کھایا کریں۔ سب قسم کے دودھ اور گوشت کے علاوہ کاکولی وغیرہ مجموعہ کی دوائیں یعنی کاکولی۔ کھشیر کاکولی۔ مید۔ مہا مید۔ کاکڑا سینگی۔ رشبک، جیوک وغیرہ۔ بنبلوچن اور ملیٹھی وغیرہ بھی استعمال کیا کریں۔ یہ سب چیزیں مرد کے لئے بہترین مقوی باہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو سشرت سنہتا چکتسا ستھان ادھیائے ۲۶) مضمون مندرجہ بالا میں چونکہ مہاراج دھنونتری نے سب قسم کے گوشت کھانیکے لئے ہدایت کی ہے اور ان کو قوت باہ کے لئے بہت مفید بتایا ہے لہذا ہم قارئین کرام کے اضافۂ معلومات کے لئے یہاں صرف اس قدر بیان کردینا چاہتے ہیں کہ سشرت سنہتا سوتر ستھان ادھیائے ۴۶ میں جو اشیا خوردنی ونوشیدنی بیان کی گئی ہیں ان میں تمام حیوانات بری وبحری کو ایسی سوجھ اور بوجھ سے تیرہ قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے کوئی حیوان خارج نہیں ہو سکتا ہے۔

مقویاتِ باہ کے استعمال کا طریقہ

طب ہندی کا قدیم اور مشہور مؤلف واگ بھٹ آچاریہ (جو تقریباً آٹھویں صدی عیسوی میں گذرا ہے) تحریر کرتا ہے کہ جس شخص کو مقوی باہ اشیا استعمال کرانا چاہیں۔ اسکو پہلے چکنائیاں (گھی تیل اور چربی وغیرہ) پلا کر مقیّات اور مسہلات سے اسکے جسم کا تنقیہ کریں۔ پھر گوشت کی یخنی اور دودھ میں شکر اور شہد ملا کر نروہن وستیاں (ادویہ کے جوشاندہ اور چکنائیوں کے حقنے) اور انوواسن وستیاں (چکنائیوں کے حقنے) دیں اور دودھ اور گوشت کی یخنی پلاتے رہیں۔ ان سب باتوں کے بعد منی کی زیادتی کرنے والی اور اولاد بڑھانے والی مقوی باہ اشیا استعمال کرائیں۔ (ملاحظہ ہو اشٹانگ ہردے بھاشا ٹیکا۔ اترستھان ادھیائے ۴۰)

چونکہ مہاراج دھنونتری آیوروید (ہندو علم طب) کے اولین مصنف ہیں اور اختصار وجامعیت کے لحاظ سے انکی کتاب سشرت سب ویدک کتابوں سے افضل ہے لہذا سب سے پہلے کتاب سشرت سے ہم چند مقوی باہ نسخہ جات انتخاب کرکے حوالۂ قلم کرینگے۔

دس عورتوں کیساتھ جماع کی قوت پیدا کرنیوالا نسخہ

وداری کند کے سفوف کو اسی کے رس میں بھگو کر اور خشک کرکے گھی اور شہد کے ساتھ جو مرد استعمال کرتا ہے وہ دس عورتوں کیساتھ مقاربت کرسکتا ہے۔

ایکسو عورتوں کیساتھ جماع کی قوت پیدا کرنے والے دو نسخے

(۱) تل۔ ماش کی دال، وداری کند اور سرخ چاولوں کو پیس کر گنے کے رس میں گوندھیں اور بقدر ضرورت سیندھا نمک اضافہ کریں، اسکے بعد سور کی چربی ملا کر گھی میں لپسی بنائیں جو مرد اس لپسی کو کھائیگا وہ ایک سو عورتوں کیساتھ جماع کرسکے گا۔

(۲) سب سے پہلے بکرے کے خصیے دودھ میں پکائے جائیں اور اس دودھ میں تلوں کو کئی بار بھگویا اور سکھایا جائے اسکے بعد ان تلوں میں سوسن (مگرمچھ کی ایک قسم) کی چربی ملا کر پوریاں تل لیں۔ جو مرد ان پوریوں کو کھائیگا وہ ایکسو عورتوں سے ہمبستری کرسکیگا اور اسکو کچھ بھی تکان محسوس نہیں ہوگی۔

اسّی سالہ بڈھے میں جوانوں کیطرح قوت جماع پیدا کرنیوالا نسخہ

آملوں کے سفوف کو آملوں ہی کے رس میں بھگو کر خشک کریں اور شکر وشہد اور گھی کے ساتھ استعمال کرکے اوپر سے دودھ نوش کریں اس نسخہ کے استعمال سے اسّی برس کا بڈھا بھی جوانوں کی طرح عورتوں سے جماع کرسکتا ہے۔

نہایت مقوی باہ حیوانی غذائیں

بکرے کے خصیوں کو یا سوسن (مگرمچھ کی قسم کا ایک بحری جانور) کے خصیوں کو گھی میں پکا کر فلفل دراز اور سیندھا نمک ملا کر استعمال کریں۔ یا کیکڑے کے انڈے۔ کچھوے کے انڈے اور مگرمچھ کے انڈے بھی اسی طرح پکا کر کھائیں۔ یا بھینسے کی منی، سانڈ کی منی اور بکرے کی منی نوش کریں یہ سب "غذائیں" نہایت مقوی باہ ہیں۔

گھوڑے کی سی جماع کی قوت پیدا کرنے والا نسخہ

ایک پل ماش کی دال کو پیس کر جو مرد گھی اور شہد کے ساتھ کھاتا ہے اور اوپر سے دودھ نوش کرتا ہے۔ اس میں گھوڑے کی سی جماع کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

عجیب الاثر مقوی و ممسک ضماد

مگرمچھ، چوہے، مینڈک اور چڑے کے انڈوں کو گھی میں پکا کر جو مرد دونوں پاؤں کے تلوؤں میں ضماد کریگا وہ جب تک اپنے پاؤں کے تلوے زمین کو نہ لگائیگا تب تک عورت کیساتھ مسلسل مجامعت کر سکے گا اور انزال نہ ہوگا۔

چڑے کی طرح دس مرتبہ جماع کی قوت پیدا کرنیوالی دوا

فلفل دراز، ماش کی دال، چاول، جو اور گیہوں ان سب کو پیس کر اور پوریاں بنا کر گھی میں تل لیں اور ان پوریوں کو کھا کر اوپر سے دودھ میں شکر ملا کر پی لیں۔ جو مرد ان پوریوں کو استعمال کرتا ہے وہ چڑے کی طرح وہ چڑے کی طرح لگاتار دس مرتبہ عورتوں کیساتھ ہمبستری کر سکتا ہے۔

چڑے کیطرح پے درپے تمام رات جماع کی قوت پیدا کرنیوالا نسخہ

ماش کی دال۔ وداری کند اور اُٹنگن کو گائے کے دودھ میں پکائیں اس میں شہد گھی اور شکر ملا کر استعمال کریں جو مرد اس نسخہ کو استعمال کرتا ہے وہ تمام رات چڑے کی طرح پے درپے عورتوں کو کیساتھ جماع کرنے سے مسرور ہوتا ہے (ششرت سنہتا بھاشا ٹیکا چکتسا استھان ادھیائی ۲۶)

بھگوان آترے نے کتاب چرک میں بہت سے مقوی باہ نسخے بیان کئے ہیں جنمیں سے ہم چند نسخے یہاں درج کرینگے

گھوڑے کی سی جماع کی قوت پیدا کرنیوالا پنڈرس

شکر، ماش کی دال۔ بنسلوچن۔ دودھ۔ گھی اور گیہوں کا آٹا، ان سب کو نرم آنچ پر پکا کر حلوا بنالیں اور اس میں مرغ کے گوشت کی یخنی شریک کریں۔ اسکے بعد الائچی وغیرہ خوشبودار اشیا اضافہ کرکے آہستہ آہستہ اچھی طرح ملائیں۔ تاکہ یہ حلوا خوب گاڑھا ہو جائے اس حلوے کا نام پنڈرس ہے یہ حلوا مقوی باہ ہونیکے علاوہ فربہ کرنے والا اور جسمانی قوت کو بڑھانے والا ہے اسکے استعمال سے مرد گھوڑے کی زور آور ہو کر عورتوں کیساتھ مجامعت کرتا ہے۔ مور، تیتر اور ہنس کے گوشت کی یخنی کا حلوا بھی اسی ترکیب سے تیار کرکے استعمال کرنا چاہیئے۔

بھینسے کے گوشت کی مقوی باہ یخنی

سب سے پہلے بھینسے کے گوشت کی یخنی تیار کریں۔ اس یخنی میں گھی ماش کی دال اور بکرے کے خصیے اچھی طرح پکا کر یخنی کو کپڑے میں چھان لیں۔ اسکے بعد اس یخنی کو تازے گھی سے بگھار لیں اور کھٹے پھلوں کا رس۔ دہنیا۔ زیرہ، سونٹھ اور تھوڑا سا نمک اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ یخنی قوت باہ کی زیادہ کرنے والی جسمانی قوت کو بڑھانے والی اور فربہ کرنے والی ہے۔

متعدد حیوانات کے گوشت کی مقوی باہ یخنی

چڑے (کنجشک) کے گوشت کو تیتر کے گوشت کی یخنی میں۔ تیتر کے گوشت کو مرغ کے گوشت کی یخنی میں۔ مرغ کے گوشت کو مور کے گوشت کی یخنی میں اور مور کے گوشت کو ہنس کے گوشت کی یخنی میں پکائیں۔ اسکے بعد ان چاروں یخنیوں کو ملا کر تازے گھی سے بگھار لیں اور لیموں وغیرہ کے کھٹے پھلوں کا رس شریک کریں۔ یا حسب منشا شکر ڈال کر میٹھا کرلیں اور الائچی وغیرہ خوشبودار اشیا اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ یخنی بہت زیادہ قوت کی بڑھانے والی ہے۔

مقوی باہ ماش کی دال اور بھات

جو مرد ساٹھی کے چاولوں کے بھات (خشکہ) میں گھی ملا کر ماش کی دال کے شوربے کیساتھ کھاتا ہی اور اوپر سے دودھ نوش کرتا ہے وہ غلبۂ شہوت سے ساری رات نہیں سوتا ہے۔ یعنی ساری رات عورت کیساتھ ہمبستری کرتا ہے۔

مقوی باہ حیوانی غذائیں اور انکے تعجب خیز فوائد

جو شخص چڑے کے گوشت کو شکم سیر ہو کر کھاتا ہے اور اوپر سے دودھ

نوش کرتا ہے اس کا .... رات بھر استادہ رہتا ہے اور انزال نہیں ہوتا ہے۔

(۲) جو شخص گرمچھ کی منی میں مرغ کے گوشت کو بھون کر شکم سیر ہو کر کھاتا ہے وہ غلبۂ شہوت سے رات بھر جاگتا رہتا ہے اور اس کا .... استادہ رہتا ہے۔

(۳) مچھلی کے انڈوں کا رس نچوڑ کر گھی میں بھون کر کھانے سے منی میں زیادتی ہوتی ہے۔

(۴) ہنس ۔ مور ۔ اور مرغ کے انڈے بھی اسی طریقہ سے کھانے چاہئیں۔ (ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا سمیت ۔ چکتسا ستھان ادھیائی دوم حصہ اول)

مقوی باہ پوریاں اور کچوریاں وغیرہ

بھگوان آترے ایک عجیب و غریب مقوی باہ نسخہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ چڑے کی منی ہنس کی منی ، مرغ کی منی ، مور کی منی ، سوس کی منی اور گرمچھ کی منی میں گائے کا گھی ، سور کی چربی ، چڑے کی چربی ۔ ساٹھی کے چاولوں کا آٹا ۔ گیہوں کا آٹا ملائیں اور ان سب کی پوری کچوری وغیرہ مختلف قسم کے پکوان تیار کریں جو مرد ان پوریوں اور کچوریوں کو استعمال کرتا ہے اس کا عضو مخصوص منی سے اس قدر بھرپور ہو جاتا ہے کہ وہ گھوڑے کی طرح جتنی عورتوں کیساتھ جماع کرنا چاہتا ہے اتنی عورتوں کے ساتھ بخوبی جماع کر سکتا ہے۔

گھوڑے کی طرح جماع کی قوت بڑھانے والی اور ہاتھی کے مانند بہت زیادہ منی کی پیدا کرنیوالی پوریاں

جو شخص گھوڑے کی طرح عورتوں کے ساتھ مجامعت کی بہت زیادہ قوت چاہتا ہو اور ہاتھی کے مانند بہت زیادہ منی کی تولید کا آرزومند ہو وہ گرمچھ اور مرغ کے انڈوں میں ساٹھی کے چاولوں کا آٹا اور بقدر ضرورت گھی ملا کر پوریاں بنائے اور ان پوریوں کو گھی میں تل کر تناول کرے۔ ان پوریوں کے اوپر وارنی (ایک خاص قسم کی شراب کا نام ہے) کا صاف حصہ نوش کرے۔ بھگوان آترے نے واجی کرن ادھیائی کے حصہ دوئم میں آٹھ مقوی باہ نسخے لکھے ہیں جنمیں سے ہم نے صرف دو نسخے یہاں لکھے ہیں۔ بھگوان آترے ان نسخوں کی تعریف و توصیف میں اس طرح رطب اللسان ہیں کہ جو شخص ان ہی نسخوں کو استعمال کرتا ہے۔ اسکے جسم میں چکناہٹ خوبصورتی اور طاقت پیدا ہوتی ہے اور وہ شادان و فرحان آٹھ برس تک گھوڑے کی طرح عورتوں کے ساتھ مقاربت کر سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا چکتسا ستھان ادھیائی دوم حصہ دوم)

ستر سالہ بڈھے میں عہد شباب کی قوت پیدا کرنیوالا نسخہ

میدا ۔ کھشیر کاکولی ۔ جیونتی ۔ بلائی کند ۔ بھٹکٹیا ۔ گوکھرو کھونی ۔ ماش کی دال ۔ گیہوں ، شالی چاول اور ساٹھی چاول ان سب چیزوں کو ایک ایک تولہ لے کر دو سو چھپن تولہ دودھ اور ایکسو اٹھائیس تولہ پانی شریک کرکے نرم آنچ پر پکائیں ۔ جب پانی جل جائے اور صرف دودھ باقی رہے تب اس دودھ کو چھان کر اس میں شہد ، شکر اور گھی شریک کرکے استعمال کریں۔ اسکے استعمال سے ستر سال کا بڈھا بھی اولاد پیدا کر سکتا ہے اور اسکو جوانوں کے برابر جماع میں سرور اور حظ حاصل ہوتا ہے۔

سانڈ کے مانند قوت جماع پیدا ہونیکی تدبیر

جو مرد گھی اور دودھ روزانہ استعمال کرتا ہے ۔ خوف اور بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے ۔ سیر و تفریح سے اپنا جی بہلاتا ہے ۔ عورتوں کے دھیان میں لگا ہوا رہتا ہے وہ مرد ہمیشہ عورتوں کے ساتھ سانڈ کے مانند جماع کر سکتا ہے (چرک سنہتا بھاشا ٹیکا چکتسا ستھان ادھیائے دوم حصہ تیسرا۔)

کثیر مقدار میں منی پیدا کرنیوالا نسخہ

پہلے سور کا گوشت پیس لیں ۔ اس میں مناسب مقدار میں سیندھا نمک اور کالی مرچ ملا کر جنگلی کے بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور گھی میں ان گولیوں کو تل کر مرغ کے گوشت کی یخنی میں ڈالدیں اور اسکے بعد گھی ، خوشبودار مسالے ۔ دہی اور انار کے رس کی ترشی اضافہ کریں اور نرم آنچ پر احتیاط کیساتھ پکائیں ۔ تاکہ گولیاں ٹوٹنے پھوٹنے نہ پائیں ۔ ان گولیوں کے کھانے سے اور اس یخنی کے پینے سے بہت زیادہ منی پیدا ہوتی ہے اور اس میں کبھی گھاٹا نہیں ہوتا ۔ مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق دوسرے جانوروں کے گوشت کی گولیاں اور یخنی تیار کرکے استعمال کرنے سے بھی بہت زیادہ منی کی تولید ہوتی ہے۔

منی اور خوش قسمتی کو بڑھانے والے دو نسخے

(۱) مچھلیوں کے گوشت کا قیمہ کرکے اس میں ہینگ، سیندھا نمک اور دھنیا ملائیں۔ اور حسبِ ضرورت گیہوں کا آٹا بھی شریک کریں۔ اسکے بعد گھی میں پوریاں تیار کرکے کھائیں۔

(۲) مچھلیوں کے گوشت میں گھی، کھٹائی اور نمک شریک کرکے بھینسے کے گوشت کی یخنی میں پکائیں۔ جب بھینسے کے گوشت کی یخنی سوکھ جائے، صرف مچھلیوں کا گوشت باقی رہ جائے تب اس گوشت کو کوٹ کر اسمیں کالی مرچ، زیرہ، دھنیا، تھوڑی سی ہینگ اور تازہ گھی شریک کریں۔ اور ماش کے آٹے کی پوریاں بنا کر ان میں متذکرہ بالا مچھلیوں کا گوشت بھر دیں اور گھی میں تل کر استعمال کریں۔

مندرجہ بالا دونوں نسخے فربہی، طاقت، مسرت، خوش قسمتی اور منی کو بڑھانے والے ہیں۔

ہاتھی کے مانند جماع کی قوت پیدا کرنیوالا نسخہ

شکر چار سو تولہ، گھی دو سو تولہ، شہد خالص ایکسو تولہ، پانی ایکسو تولہ، ان سب کو نرم آنچ پر پکائیں، جب قوام گاڑھا ہو جائے تب گیہوں کا آٹا ایک سو تولہ شریک کرکے ایک صاف سل پر اچھی طرح ہاتھوں سے ملائیں۔ یہ چاندی سی اُجلی لیپسی (پتلا حلوا) تیار ہو جائیگی اس لیپسی کے استعمال سے مرد ہاتھی کے مانند عورتوں کو جماع سے سیر کر سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا چکتسا ستھان ادھیائی دوم حصہ چوتھا)۔

شسرت سنہتا اور چرک سنہتا سے اگرچہ کافی تعداد میں مبہی نسخہ جات لکھے جا چکے ہیں لیکن واگ بھٹ اچاریہ کی مشہور و معروف ویدک تالیف اشٹانگ ہردے سے بھی ہم چند مقوی باہ نسخہ جات تحریر کرینگے۔

رات بھر جماع کی قوت قائم رکھنے والے نسخے

جو شخص گیہوں اور کونچ کے بیجوں کو دودھ میں پکا کر اور ٹھنڈا کرکے استعمال کرتا ہے۔ یا ماش کی دال گھی اور شہد کیساتھ کھا کر اوپر سے پلوٹھے بچے والی گائے کا دودھ پیتا ہے، اسکی قوتِ باہ میں اس قدر اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ شخص رات بھر عورتوں کے ساتھ جماع کرتا رہتا ہے اور کثرتِ جماع سے ان عورتوں کو تھکا دیتا ہے۔ لیکن خود کبھی نہیں تھکتا ہے۔

گدھے کی مانند غلبۂ شہوت سے مست کرنیوالے نسخے

جو شخص کونچ اور تالمکھانے کے بیجوں کے سفوف میں شکر ملا کر ایسے دودھ کیساتھ جس میں تھنوں کی گرمی موجود ہو استعمال کرتا ہے یا متذکرہ بالا طریقہ کے مطابق بھونی آملہ اور ستاور کا سفوف کھاتا ہے وہ شخص گدھے کی مانند غلبۂ شہوت سے مست ہو جاتا ہے۔

بڈھوں کو ایکسو عورتوں کیساتھ جماع کی قوت دینے والا نسخہ

گوکھرو۔ تال مکھانہ، ماش کی دال، کونچ کے بیج اور ستاور کا سفوف تیار کیا جائے۔ اس سفوف کو دودھ کے ساتھ استعمال کرنے سے بڈھوں میں بھی ایکسو عورتوں کے ساتھ جماع کی قوت پیدا ہو جاتی ہے (ملاحظہ ہو اشٹانگ ہردے بھاشا ٹیکا۔ اتر ستھان ادھیائی ۴۰)

اب ہم مختصر طور پر حقنوں کے بعض دلچسپ و تعجب خیز فوائد لکھیں گے اور چند مبہی مقوی اور رسائن حقنے بھی تحریر کریں گے قارئین کرام بغور ملاحظہ فرمائیں۔

حقنوں سے ایکہزار برس تک عمر کی درازی اور دیگر فوائد

مہاراج دھنونتری چکنائیوں کے حقنوں کا بیان کرتے ہوئے اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ پہلے مرغن حقنہ سے مثانہ اور چڈھے چکنے ہوتے ہیں۔ دوسرے مرغن حقنہ سے سر کی وایو (ہوا) دور ہوتی ہے۔ تیسرے حقنہ سے جسم کی طاقت اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔ چوتھے حقنہ سے رس یعنی خلاصۂ غذا میں اور پانچویں حقنہ سے خون میں چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ چھٹے حقنہ سے گوشت میں۔ ساتویں حقنہ سے چربی میں آٹھویں حقنہ سے ہڈی میں۔ نویں حقنہ سے ہڈی کے گودے میں چکنائی کا اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ان نو حقنوں کے دو چند یعنی اٹھارہ حقنوں سے منی کی ساری خرابیاں دور ہو جاتی ہیں۔ جو شخص اس طرح سے قاعدہ کے موافق اور ترتیب وار اٹھارہ حقنوں کا استعمال کرتا ہے وہ ہاتھی کی طرح طاقتور

گھوڑے کی طرح تیز رفتار اور خوبصورتی میں دیوتاؤں کے مثل ہو جاتا ہے۔ اسکے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کا حافظہ اس قدر قوی ہو جاتا ہے کہ وہ سُنی ہوئی بات کو کبھی نہیں بھولتا ہے اور اسکی عمر بھی ایک ہزار برس کی ہو جاتی ہے۔ (ملاحظہ ہو سشرت چکتسا سنہتا بھاشا ٹیکا ستھان ادھیائے ۳۷)

مرغ کے انڈوں کا مقوی باہ حقنہ

درڑہ بل آچاریہ تحریر کرتا ہے کہ شال پرنی وغیرہ پنچمول کی پانچوں دوائیں۔ ایک ایک پل۔ شالی چاول۔ ساٹھی چاول، جو، گیہوں۔ ماش کی دال ایک ایک پرست لے کر بکری کے دودھ میں پکائیں جب دودھ چوتھائی حصہ باقی رہے۔ اُتار کر چھان لیں اور اس دودھ میں مرغ کے انڈوں کی سپیدی اور زردی، شہد، گھی شکر، سیندھا نمک اور سنچر نمک ملا کر حقنہ دیں۔ یہ حقنہ نہایت مقوی باہ اور جسمانی طاقت کو بڑھانے والا ہے۔ متذکرۂ بالا حقنہ کے اجزا میں مُرغ کے انڈوں کی زردی اور سپیدی کے بجائے اگر مور، سارس یا ہنس کے انڈوں کی زردی اور سپیدی داخل کریں تو بھی یہی فوائد ظاہر ہونگے۔

تیتر اور مور وغیرہ کے گوشت کا مقوی باہ حقنہ

تیتر، مور، اور راج ہنس کے گوشت اور لگھو پنچمول کی پانچوں دوائیں دودھ میں پکالیں۔ پھر اس دودھ میں سویا، میٹھی۔ راسن۔ اندرجو فلفل دراز اور مین پھل کا سفوف، گھی، تیل، گڑ اور سیندھا نمک شریک کر کے حقنہ دیں۔ اس حقنہ سے جسمانی طاقت، خوبصورتی اور منی کی تولید میں زیادتی ہوتی ہے یہ حقنہ رسائن بھی ہے یعنی بڈھوں کو جوان بناتا اور عمر کو دراز کرتا ہے۔

مختلف حیوانات کے گوشتوں کے مبہی و مقوی حقنجات

ایک مور کے پر۔ پتہ۔ آنتیں۔ پاؤں اور چونچ کو الگ کر کے صرف اس کا گوشت اور ہڈیاں لے لیں اور لگھو پنچمول کی پانچوں دوائیں ایک ایک پل اس ملا کر پانی اور دودھ میں جوش کریں جب صرف دودھ باقی رہے تب اس کو چھان کر اس میں گھی اور شہد شریک کریں۔ اور وداری کند، فلفل دراز، میٹھی، سونف اور مین پھل کا سفوف اور تھوڑا سا نمک اضافہ کر کے حقنہ دیں۔ یہ حقنہ ان اشخاص کو جو کثرت جماع کے عادی ہوں اور جنکی اندریاں (آلاتِ حس۔ آلات افعال) کمزور ہو گئی ہوں نہایت مفید ہے۔ نیز جسمانی طاقت اور خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ درڑہ بل آچاریہ اس حقنہ کے آخیر میں تحریر کرتا ہے کہ تقویت باہ کے لئے مندرجہ بالا ترکیب کے مطابق مور کے گوشت کے بجائے مرقومۂ ذیل حیوانوں کے گوشت کے حقنے دئے جائیں۔

(۱) مور کے علاوہ لوا، تیتر، بٹیر، چکور اور مرغ وغیرہ بیس وشکر پرندوں کے گوشتوں کے بیس حقنے۔

(۲) کوئل، پپیا، طوطا، مینا، بلبل اور کبوتر وغیرہ تیس پرند پرندوں کے گوشتوں کے تیس حقنے۔

(۳) گائے، گدہا، اونٹ، گھوڑا، شیر، چیتا، ریچھ، بندر، بھیڑیا، بلی، چوہا اور لومڑی وغیرہ پر سہ چوپائے۔ اور کوا، سفید چیل، گدھ اور اُلو وغیرہ پر سہ پرندے۔ جملہ انتیس پر سہ چوپایوں اور پرندوں کے گوشتوں کے انتیس حقنے۔

(۴) ہنس۔ کرونچ۔ بگلا، پانی کا کوا، مرغابی، سارس اور چکوا وغیرہ ستائیس جل چر پرندوں کے گوشتوں کے ستائیس حقنے۔

(۵) کچھوے اور کیکڑے کو چھوڑ کر روہو وغیرہ نو قسم کی مچھلیوں کے گوشتوں کے نو حقنے۔

آخیر میں درڑہ بل آچاریہ یہ بھی ہدایت کرتا ہے کہ مچھلیوں گوشتوں کے حقنوں میں دودھ شریک نہ کریں۔ جسکی وجہ یہ ہیں کہ دودھ اور مچھلی دونوں متضاد اشیا ہیں۔

سطور مندرجہ بالا میں جتنے حیوانوں کے گوشتوں کے حقنے لکھے گئے ہیں۔ انکی مجموعی تعداد ایک سو سولہ ہوتی ہے اور یہ سب حقنے مبہی اور مقوی ہیں

گوہ اور نیولے وغیرہ کے گوشتوں کا مبہی اور رسائن حقنہ

گوہ۔ نیولا۔ بلی۔ چوہا اور ساہی۔ ہر ایک کا گوشت دس پل۔ پنچمول کی دوائیں ہر ایک دس پل۔ ان سب کو دودھ میں پکائیں۔ پھر اس دودھ میں فلفل دراز، مین پھل، سیندھا نمک، سنچر نمک، شکر، شہد، گھی اور تیل ملا کر حقنہ دیں۔ یہ حقنہ مقوی اور رسائن ہے۔ سینہ کے زخم کو بھر دیتا ہے۔ زیادہ زور وقوت کے کام کرنے سے جنکا سینہ پھٹ گیا ہو اس کو درست کرتا ہے۔ رتھ، ہاتھی یا گھوڑے کی سواری سے ٹوٹے پھوٹے ہوئے اعضا کو جوڑ دیتا ہے۔ وات ولاسک وغیرہ (امراض بادی وبلغمی) اُداورت (یہ مرض بول وبراز وغیرہ کے روکنے سے پیدا ہوتا ہے) اور خلط باد غیر طبعی کے سبب سے اگر بول وبراز اور منی میں رکاوٹ پیدا ہو گئی ہو تو یہ حقنہ ان سب بیماریوں کو مفید ہوتا ہے۔

درڑبل آچاریہ سے بہت پہلے واگ بھٹ اچاریہ نے بھی اشٹانگ ہردے کلپ ستھان چوتھے ادھیائی میں یہ حقنہ تحریر کیا ہے اور مندرجہ بالا فوائد تحریر کرنے کے علاوہ اس حقنہ کو بہت زیادہ مقوی باہ بتایا ہے۔

سانڈ اور ہاتھی وغیرہ کے خصیوں کی یخنی کے دو مقوی باہ حقنے

(۱) دس قسم کے حیوانات بحری (کچھوا، کیکڑا، سونس، نگر مچھ وغیرہ) میں سے کسی ایک کے گوشت کو دودھ میں پکائیں۔ اس دودھ میں سانڈ کے خصیوں کی یخنی۔ ہاتھی کے خصیوں کی یخنی۔ گھوڑے کے خصیوں کی یخنی۔ نگر مچھ ہنس اور مرغ کے انڈوں کی سپیدی اور زردی شریک کریں۔ اور شہد، گھی، شکر، سیندھا نمک، تالمکھانہ، کونچ کے بیج کا سفوف اضافہ کر کے حقنہ دیں۔ اس حقنہ سے بڈھے کھوسٹوں کو بھی قوت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) سانڈ کے خصیے۔ بکرے کے خصیے۔ سور کے خصیے، کیکڑے کا گوشت اور چڑے (کنجشک نر) کا گوشت۔ ان سب کو دودھ میں پکائیں پھر اس دودھ میں اٹنگن، تالمکھانہ اور کونچ کے بیج کا سفوف نیز شہد گھی اور تھوڑا سا نمک اضافہ کر کے حقنہ دیں۔ اس حقنہ سے بھی حقنہ مندرجہ بالا کی طرح بڈھوں کو قوت حاصل ہوتی ہے۔

کیکڑوں کے گوشت کی یخنی کا بھی حقنہ

سمندر کے کیکڑوں کے گوشت کی یخنی میں چڑوں کے انڈوں کی سپیدی اور زردی۔ شہد، گھی اور شکر ملا کر حقنہ دیں۔ یہ حقنہ اور نیز مندرجہ بالا دونوں حقنے بہت زیادہ مقوی باہ ہیں۔

ایک سو عورتوں کیساتھ جماع کی قوت پیدا کرنیوالا حقنہ

بریارا۔ گوکھرو۔ راسن۔ اسگند۔ سناور، بھنڈی کی جڑ۔ ہر ایک دوا ایک ایک سو پل لے کر نیم کوب کرلیں۔ اور ایک سو درون پانی میں پکائیں۔ جب ایک درون باقی رہے تب ٹھنڈا کر کے کپڑے میں چھان لیں۔ پھر اس جوشاندہ میں ددار ی کند کا رس، آملوں کا رس ایک ایک پرستھ۔ بکرے کے خصیوں کی یخنی، بھینسے کے خصیوں کی یخنی، سور کے خصیوں کی یخنی، سانڈ کے خصیوں کی یخنی مرغ، مور، ہنس، کارنڈو (ہنس کی ایک قسم) اور سارس کے انڈوں کی سپیدی اور زردی گھی اور تیل ہر ایک ایک ایک پرستھ۔ دودھ آٹھ پرستھ شریک کریں۔ اسکے بعد صندل سرخ، ملیٹھی، مہوا، بنسلوچن، کمل کی جڑ، کمل کی ڈنڈی۔ نیل کمل۔ پٹول پتر۔ کونچ کے بیج۔ ان پاکی، تال کا گودا، چھوہارا، سنقی، بھوئیں آملہ۔ بھٹکٹیا، جیوک، رشبھگ۔ مدگ پرنی۔ ماش پرنی۔ ستاور، میدا، فلفل دراز، نیتر بالا، دارچینی تیج پات۔ ہر ایک دوا کا نگدہ اضافہ کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ اور پکنے کے وقت حقنہ ماقبل کے طریقہ کے مطابق مقدس دید پڑھائے جائیں اور سنکھ اور نقارے بجائے جائیں۔ پک کر تیار ہو جانے کے بعد یہ حقنہ استعمال کرائیں۔ اس حقنہ کو استعمال کرنے والا شخص ایک سو عورتوں کے ساتھ مجامعت کر سکتا ہے۔ اس حقنہ میں کسی قسم کی غذا کی روک ٹوک اور کام کاج کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ حقنہ منی کو زیادہ کرتا ہے جسم کو تر و تازہ اور مضبوط بناتا ہے۔ عمر کو بڑھاتا ہے۔ جلد کی جھریوں اور بالوں کی سفیدی کو دور کرتا ہے۔ جنکے سینہ میں زخم ہو گیا ہو یا منی کی تولید موقوف ہو گئی ہو یا وشم جور (حمی ربع معکوس) ہو ان سب شکایتوں کو یہ حقنہ زائل کرتا ہے اور عورتوں کے امراض فرج و رحم میں بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا۔ سدہی ستھان ادھیائی ۱۲)

باب الصحت

غذا اور صحت

سبز ترکاریاں

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندوستان میں عام طور پر بطور غذا سبز ترکاریاں بہت کھائی جاتی ہیں۔ سبزیوں کا استعمال زندگی وصحت کے واسطے نہ صرف مفید ہے بلکہ بہت ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم کو نمک کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور اکثر سبز ترکاریوں میں قدرتی طور پر نمک ہوتا ہے اکثر بیماریاں سبزی کے کھانے سے رفع ہوجاتی ہیں۔ بالعموم سبزیوں میں اجزائے لحمیہ، اجزائے نشاستہ، اجزائے روغنی، معدنی نمکیات، حیاتین اور پانی پایا جاتا ہے۔ سبزیوں کے نمکیات سے خون معتدل اور صاف رہتا ہے۔ دموی وجلدی امراض نہیں ہوتے قبض کی شکایت بھی نہیں ہوتی ہے، ٹماٹر، گاجر مولی، آلو، شلجم، گوبھی، بتھوا، پالک، کدو، اور مٹر وغیرہ عمدہ سبزیاں ہیں، ان کا استعمال مفید صحت ہے۔ عام طور پر سبزیوں کو پانی میں زیادہ جوش دے کر پکاتے ہیں اس طریقے سے انکے مفید اجزا ضائع ہوجاتے ہیں۔ سبزیوں کو صرف اتنے پانی میں جوش دینا چاہئیے جو اسی میں جذب ہوجائے اور سبزیوں میں سوڈا بھی شامل نہ کرنا چاہئیے۔ کیونکہ اس سے حیاتین ج فنا ہوجاتی ہیں۔

ٹماٹر۔ سبز ترکاریوں میں ٹماٹر سب سے زیادہ مفید وصحت پرور ترکاری ہے۔ صحت کی بقا اور جسم کی پرورش میں یہ بہت بڑا حصہ دار ہے اس میں حیاتین الف، ب، ج بہت زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں اور معدنی نمکیات بھی پائے جاتے ہیں۔ شہروں میں تو ٹماٹر کا استعمال روز بروز ترقی پر ہے۔ مگر قصبات ودیہات میں ابھی اس کا عام رواج نہیں ہوا ہے۔ بلکہ بعض اشخاص اسکو بھی دیسی بیگن کی طرح باعث نقصان سمجھتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ٹماٹر اس قدر مفید صحت اور ارزاں چیز ہے کہ کوئی ترکاری اسکے مقابلہ میں پیش نہیں کیجا سکتی ہے۔ ٹماٹر کا رس بچوں کی پرورش اور افزائش اور دانتوں کی حفاظت کرتا ہے عورتوں میں اسکے کھانے سے دودھ کی پیدائش خوب ہوتی ہے اور شیر خوار بچوں کو انکی ماؤں کا دودھ طاقتور وتندرست رکھتا ہے۔ ٹماٹر کا استعمال مرض کے مقابلہ کرنے کی قوت میں اضافہ کرتا اور بدن کو فربہ وتوانا بناتا ہے۔ ٹماٹر کچا کھانا بھی مفید ہے۔ چنانچہ مغربی ممالک میں ٹماٹر کا رس بطور ناشتہ بکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔

گاجر۔ ہندوستان کی مشہور سبزی ہے اطبائے قدیم نے اسکو مقوی معدہ وقلب اور مفرح وملین بتایا ہے بواسیر کے لئے مفید اور مصفی لکھا ہے۔ جدید تحقیق سے اس میں حیاتین الف، ب، ج، فولاد، چونہ، فاسفورس اور نشاستہ وشکر وغیرہ اجزا پائے گئے ہیں۔ اسلئے جسم کی تعمیر وپرورش اور قیام صحت کے واسطے یہ مفید ترین ترکاری ہے۔ اس میں ایک خاص جز ہوتا ہے جو مرض شبکوری (رتوندہ) کا دافع ہے۔ کھانیکے واسطے تروتازہ نرم ونازک چھوٹی اور گہرے رنگ کی گاجریں اچھی ہوتی ہیں۔ ان کو نرم آنچ پر اتنے پانی میں پکانا چاہئیے کہ پکتے پکتے پانی ان میں جذب ہوجائے۔ کیونکہ تیز آنچ پر پکانے سے حیاتین ج ضائع ہوجاتی ہے۔ بلکہ حیاتین کا فائدہ اٹھانے کیواسطے ان کو کچی کھانا مفید ہے اور مسوڑھوں اور دانتوں کی حفاظت کے خیال سے ان کا چوسنا مفید ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ روزانہ چونے کے جس قدر اجزا جسم سے خارج ہوتے ہیں ان کا بدل ایسی غذا سے حاصل ہوسکتا ہے جس میں گاجر زیادہ شامل ہو۔

گوبھی۔ یہ بھی ایک ایسی سبزی ہے کہ جس میں تمام قسم کی ضروری حیاتین موجود ہیں۔ گوبھی لثہ دامیہ (سکروی) کی بہترین محافظ ہے اور ہڈیوں کے بنانے اور مضبوطی دینے کی خاصیت بھی اس میں ہے۔ اسکو ابال کر پانی نہ پھینکنا چاہئیے کیونکہ جوش دینے سے اسکے اجزائے غذائی ضائع ہوجاتے ہیں۔ اسلئے کم پانی میں پکانی چاہئیے اور وہ پانی اسی میں جذب کر دینا چاہئیے۔ مگر بیماری سے اٹھتے ہوئے کمزور مریضوں کو اس

سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ثقیل ہوتی ہے۔

آلو۔ ہندوستانی ترکاریوں میں آلو سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور تقریباً تمام سال کھایا جاتا ہے اسمیں اجزائے نشاستہ زیادہ اور اجزائے لحمیہ کم ہوتے ہیں اور حیاتین الف، ب، ج کافی مقدار میں ہوتی ہیں اسلئے جو شخص آلو زیادہ کھاتے ہیں وہ مرض بلاجرا اور بیری بیری سے محفوظ رہتے ہیں۔ دانتوں کی حفاظت بھی کرتا ہے۔ یہ لذیذ اور پرورش کنندہ جسم ہے سوءِ ہضم کبدی میں مفید ہے اگر اسکو چھلکے سمیت پکا کر کھائیں تو قبض کشا ہے۔ مگر کمزوری معدہ کے مبتلا اشخاص کو اسکے استعمال میں احتیاط چاہیئے۔

شلجم۔ یہ بھی نہایت مرغوب و مفید سبزی ہے۔ زود ہضم ہے۔ اس سے عمدہ خون کی پیدائش ہوتی ہے۔ قبض کشا ہے۔ اس میں حیاتین الف، ب، ج کا ہوتی ہیں۔ اسلئے اس سے جسم کی پرورش خوب ہوتی ہے۔ اس کو نرم آنچ پر کم پانی ڈال کر پکانا چاہیئے۔ تاکہ اسکے صحت پرور اجزاء ضائع نہ ہوں اور پکا کر پانی کو نہ پھینکنا چاہیئے، بلکہ اس قدر پانی ہو جو اسی میں جذب ہو جائے۔

چقندر۔ یہ بھی شلجم کی قسم سے ہے اور شہری لوگ بالعموم اسکو کھاتے ہیں۔ اس میں شکر اور حیاتین ب و ج ہوتی ہے اسکو بھی جوش دینے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔

پالک۔ ہندوستان میں عام طور پر یہ سبزی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ زود ہضم اور قبض کشا ترکاری ہے ماہرین نے تحقیق کیا ہے کہ پالک میں فولاد اور چونہ کی مقدار بہت زیادہ ہے۔ فولاد خون بڑھاتا اور جگر کو تقویت دیتا ہے۔ چونہ کی ہڈیوں کی ساخت کو مضبوط سخت اور پائیدار بناتا ہے پالک کے پتوں میں جس قدر فولاد کی مقدار ہے اس کا نصف حصہ اور چونہ کی مقدار کا تہائی حصہ جسم انسانی میں جذب ہوتا ہے۔ پالک ایک مقوی غذا ہے اور بعض امراض کے دفعیہ کے واسطے مفید ہے۔

مٹر۔ زود ہضم اور مقوی غذا ہے اسمیں گندھک اور فاسفورس ہوتا ہے۔ اعصاب و عضلات کے واسطے مفید ہے۔

دالیں

ہندوستان کی تمام قومیں کم و بیش ہر قسم کی دالوں کو بطور غذا کھاتی ہیں اور بعض قوموں کی تو مخصوص غذا ہی دالیں ہیں۔ کئی قسم کی دالوں میں اجزائے لحمیہ گیہوں سے چار گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ بعض میں حیاتین بھی ہوتی ہے۔ عموماً دالوں کو دھو کر اور چھلکا اتار کر پکاتے ہیں۔ مگر چونکہ بعض دالوں کے چھلکے میں حیاتین D ہوتی ہے جو بانجھ پن کی مانع ہے اور چھلکا اتر نے سے یہ ضائع ہو جاتی ہے۔ اسلئے دالوں کو چھلکے سمیت کھانا مفید ہے۔ ان کو تیز آگ پر بھی نہ پکانا چاہیئے۔ کیونکہ آگ کی تیزی سے مفید اجزا جل جاتے ہیں۔ جن لوگوں کی خوراک چاول ہے ان کو دال ضرور کھانی چاہیئے۔ کیونکہ چاول میں اجزائے لحمیہ کم مقدار میں ہوتے ہیں۔ اس کمی کو دال سے پورا کیا جاتا ہے۔ اور اسکی عمدہ صورت یہ ہے کہ کھچڑی پکا کر کھائیں یا چاولوں پر سبزی اور گوشت ڈال کر کھائیں۔ اگر دال کو گوشت کیساتھ پکایا جائے تو عمدہ غذا تیار ہو جاتی ہے۔

مونگ کی دال۔ اطباء عام طور پر مریضوں کو مونگ کی دال اور اسکی کھچڑی وغیرہ کھلایا کرتے ہیں۔ چونکہ یہ ہلکی اور زود ہضم غذا ہے اسلئے مریضوں کو اور کمزور معدہ والوں کے واسطے مناسب ہے۔ علاوہ ازیں مونگ کی دال میں حیاتین الف اور ج کا اچھا ذخیرہ ہوتا ہے۔

اسکے علاوہ ماش (اُرد)، نخود (چنا)، مسور اور لوبیا وغیرہ کی دالیں مفید ہیں۔ کیونکہ ان میں اجزائے لحمیہ عام طور پر ۲۰ فیصدی ہوتے ہیں۔ اور یہ دالیں گوشت کی بجائے استعمال کی جاسکتی ہیں۔

گھی اور مکھن

ہندوستانیوں کی غذا کا جزو اعظم گھی ہے ہر شخص اس کو مقوی جسم اور پرورش کنندہ جانتا ہے۔ جدید تحقیق سے اسمیں چربی کو تحلیل کرنے والی حیاتین معلوم ہوئی ہے۔ طبعی طور پر مکھن غذائی لحاظ سے گھی کی بہ نسبت زیادہ بہتر چیز ہے۔ چونکہ گھی اور مکھن دودھ سے حاصل ہوتے ہیں اسلئے انکی قوت اور حیاتین کی مقدار اس دودھ کی عمدگی و بہتری اور حیاتین کی مقدار پر موقوف ہے۔ جس سے یہ حاصل کئے جاتے ہیں اور دودھ میں حیاتین اور دیگر مقوی اجزاء دودھ دینے والے جانور کی غذا اور طریق رہائش و زندگی کے مطابق و مناسبت سے ہوتے ہیں۔ جو جانور کھلے ہوئے اور دھوپ والے کھیتوں میں سبز

گھاس چرتے ہیں۔ انکے دودھ میں کھن بالائی اور حیاتین زیادہ ہوتی ہے اسکے برخلاف جن جانوروں کا چارہ خراب ہوتا ہے انکے دودھ کا مکھن اور گھی کم طاقتور ہوتا ہے اور ایسے گھی کو تلنے یا بھوننے سے جو کچھ تھوڑی بہت حیاتین ہوتی بھی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ عام طور پر گھی کو زیادہ گرم کرنے سے حیاتین فنا ہو جاتی ہے۔ گھی اور مکھن روٹیوں اور چپاتیوں پر لگا کر کھانا پوریوں وغیرہ کے تلنے سے زیادہ مفید ہے۔

نمک وغیرہ

تندرستی کی بقا اور قیام زندگی اور کھانے لذیذ بنانیکے واسطے نمک بھی غذا کا ایک ضروری رکن ہے مختلف تجربوں سے یہ ثابت ہوا ہے کہ غذا سے نمک نکال دینے کی صورت میں زندگی محال ہے اور کھانے میں اسکی عدم شمولیت مختلف بیماریوں کا باعث ہوتی ہے جسم کی حرارت وقوت اور ہضم کے لئے نمک معاون و مددگار ہے۔ اطبائے قدیم نے بھی اسکی تائید کی ہے کہ نمک قوت ہضم کے واسطے مفید ہے۔ فہم وذہن کو تقویت دیتا ہے۔ بلغمی امراض میں مفید ہے۔

جس طرح ہر مفید چیز کا استعمال اعتدال سے زیادہ مضرت ونقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح نمک کی افراط وتفریط بھی نقصان سے خالی نہیں۔ چنانچہ اطبائے قدیم نمک کی کثرت وزیادتی کو دماغی وجلدی امراض کا سبب بتاتے ہیں اور بعض ڈاکٹروں کے نزدیک نمک کا زیادہ استعمال مرض سرطان، معدہ کی رسولی اور بصارت میں خرابی ونقص کا موجب ہے، اسلئے غذا میں نہ تو اسکی بالکل کمی ہو اور نہ بہت زیادتی۔ ایک اوسط درجہ کے قویٰ رکھنے والے شخص کو دن رات میں دو تین ماشہ نمک کی ضرورت ہے۔ کیونکہ غذا میں بالعموم سبزی یا گوشت اور پھل استعمال کئے جاتے ہیں اور انکے اندر بھی قدرتی طور پر کچھ نہ کچھ نمک کی مقدار ہوتی ہے اور انکے ذریعہ بھی نمک جسم میں پہونچتا رہتا ہے۔ غذا کے بعد بار بار پیاس لگنا نمک کی کثرت کی علامت ہے۔

پیاز۔ گو بعض اقوام اسکو نہیں کھاتی ہیں۔ مگر یہ غذا کا ایک جزو ضرور ہے۔ اطبائے قدیم نے اسکو سدہ کھولنے والی، بھوک لگانے والی ہاضم، مقوی باہ، محلل ریاح اور مدر بول وحیض بتایا ہے۔ قدیم ہندی طبیب بھی اس کو بطور دوا امراض گردہ اور مختلف قسم کے استسقا میں استعمال کرتے تھے۔ جدید تحقیق سے اس میں اجزائے لحمیہ (پروٹینز) اجزائے مولدہ حرارت (کاربوہائیڈریٹس) اور معدنی اجزا کیلسیم، پوٹاسیم، سوڈیم، سلفر، فولاد وغیرہ کافی مقدار میں پائے گئے ہیں۔ اس کا رس قاتل کرم ہے۔ چنانچہ اسکے رس کا ٹیکہ سل ودق کے جراثیم کا قاتل ثابت ہوا ہے۔ اور فرانس میں مقوی ومحرک غذا کے طور پر اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ غرض پیاز معاون صحت اور مقوی جسم ہے اسلئے اس کا استعمال بھی اعتدال کے ساتھ کرنا چاہیئے۔

مصالحے۔ کھانے کی ترکاریوں میں سرخ وسیاہ مرچ، دھنیہ، ادرک، پیاز، لہسن، دارچینی بطور مصالحہ شامل کی جاتی ہیں۔ ان اشیاء کا مناسب اضافہ ترکاریوں کو لذیذ اور ہاضم ضرور بناتا ہے۔ مگر زیادتی وکثرت باعث نقصان ہے ویسے بھی یہ اجزاء غذا کا کوئی ضروری جزو نہیں ہیں۔ بلکہ انکی کثرت سے معدے اور آنتوں میں سوزش ہو جاتی ہے یا پیچش وبواسیر کی تکلیف ہو جاتی ہے، بعض دفعہ معدے میں زخم ہو جاتے ہیں۔ انکے استعمال کے رطوبت معدی زیادہ پیدا ہوتی ہے جس سے آخر کار معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر قسم کے مصالحے مناسب مقدار میں شامل کرنے چاہئیں۔ کیونکہ بہر صورت انکی زیادتی مضر ہے۔

کیا کھائیں؟

مذکورہ تحریر سے یہ واضح ہو گیا اور ہر شخص اسکو سمجھ سکتا ہے کہ جسم کی پختگی، زندگی کی بقا اور صحت کی حفاظت کے واسطے وہی غذائی چیزیں ہماری ضرورت کو بخوبی پورا کر سکتی ہیں جن میں جسم کو بنانے والے تمام اجزاء یعنی لحمیہ نشاستہ وشکریہ، شحمیہ، معدنی نمکیات اور حیاتین وغیرہ موجود ہوں۔ یہ تمام اجزاء اس طریقے سے مہیا ہو سکتے ہیں کہ لحمی اجزاء گوشت، مچھلی، انڈے، بعض قسم کی دال اور گیہوں وغیرہ سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ شحمی اجزاء کو گھی، دودھ، مکھن، تیل اور چربی وغیرہ سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ اجزائے نشاستہ وشکر وغیرہ، آلو، گاجر اور شکر وغیرہ میں ہوتے ہیں۔ معدنی نمکیات سبزیوں میں ہوتے ہیں۔ یہ اجزا سبز ترکاریوں کے کھانے سے مل سکتے ہیں۔ ان تمام اشیاء میں حیاتین کی کچھ نہ کچھ مقدار ضرور ہوتی ہے تاہم حیاتین سے پورے طور پر بہرہ اندوز ہونیکے واسطے ایک آدھ کوئی پھل بھی کھانا چاہیئے اگر اس قسم کی اشیاء حسب مزاج وعادت اور رسم ورواج کے مطابق بطور غذا استعمال کی جائیں تو ہمارے جسم کی تعمیر مستحکم اور صحت بہتر ہو سکتی ہے۔ قوت مدافعت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور متعدی ووبائی امراض کے حملے سے محفوظ اور مامون

رہ سکتے ہیں۔ بعض اشخاص لحمی غذا سے پرہیز کرتے ہیں۔ وہ ان اجزا کی کمی کو بعض قسم دالوں سے پورا کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں غذائے لحمی کا بہترین بدل دودھ اور پھل ہے۔ انکی بجائے دودھ اور پھل کو معمول بنائیں

کس قدر کھائیں؟

بقائے زندگی اور قیام صحت واسطے غذائیت بخش اجزا معلوم ہونیکے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اس قوت پرور غذا کی مقدار مقرر کیجائے۔ کیونکہ عمر، جثہ، آب و ہوا، پیشہ، ممالک، قد و قامت اور عادات و خصلت وغیرہ کے لحاظ سے ہر شخص کی مختلف مقدار و اقسام سے آسودگی حاصل کرتا ہے ایک شخص کے واسطے غذا کی جس قدر مقدار باعث راحت اور ممد صحت ہے وہی دوسرے کے واسطے موجب تکلیف اور باعث گرانی ہو جاتی ہے۔ اسلئے غذا کی ایسی صحیح مقدار کا تعین و توازن قائم کرنا کہ جو ہر شخص کے لئے مفید ہو کار دشوار دارد والا معاملہ ہے۔ تاہم اس سلسلے میں جو جو تجربات ہوئے، اور ان سے جو نتیجہ برآمد ہوا ہے وہ یہ ہے کہ:۔

چاول	۱۰	چھٹانک	روزانہ	دال	۲	چھٹانک	روزانہ
سبز ترکاریاں	۴	"	"	دودھ	۲	"	"
مچھلی	۲	"	"	گڑ	¼	"	"
سرسوں کا تیل	½	"	"	نمک	½	"	"

مصالحے، لیموں یا اور کوئی ترش پھل اور مچھلی کی جگہ انڈا وغیرہ روزانہ کھائیں۔

ایک نوجوان آدمی کے روزانہ استعمال کے لئے مندرجہ بالا غذا کی مقدار آل انڈیا ورلج انڈسٹریز ایسوسی ایشن نے مقرر کی ہے۔

مگر مشہور ماہر غذا سر رابرٹ میکراسن نے نہایت وسیع تحقیقات کے بعد ہندوستانیوں کے واسطے حسب ذیل غذا کی سفارش کی ہے

آٹا	۱۲	اونس	چاول (ادھکچھلی ہیں کٹے ہوئے)	۶	اونس
گوشت بکری کا یا دہی	۲	"	دودھ	۲۰	"
نباتی روغن	۱	"	گھی	۱٫۵	"
جڑ دار ترکاریاں	۸	"	گوبھی	۸	"
آم	۴	"	دال	۱	"

ڈاکٹر موصوف کی رائے ہے کہ ایک ایسے نوجوان کے واسطے جو روزمرہ فرائض کی طبعی انجام دہی میں مشغول و مصروف رہتا ہے یہ کافی اور ضروری مقدار غذا ہے۔ مقدار غذا کا جو نقشہ پہلے دیا گیا ہے اسکے مقابلہ میں ڈاکٹر میکراسن کی مقرر کی ہوئی مقدار زیادہ انسب و انفع ہے کیونکہ جسم کی پرورش کے تمام ضروری اجزا بھی اس میں موجود ہیں اور کوئی ایسی غذا بھی شامل نہیں جسکے کھانے میں کسی کو اعتراض ہو، اگر بعض غذائی اشیاء کی بجائے دودھ زیادہ پیا جائے تو اور بھی بہتر ہے۔ اس سے ان غذاؤں کی کمی پوری ہو جاتی ہے جو بعض اشخاص کسی وجہ سے نہ کھا سکتے ہوں چونکہ ہر شخص اپنی ذاتی استعداد اور موافقت مزاجی کے وجہ سے بعض اشیاء غذائی کو ہضم کر سکتا ہے اور بعض کو ہضم نہیں کر سکتا اسلئے اس معاملہ میں ہر شخص کو اپنا طبیب آپ بننا چاہیئے۔ یعنی ہر آدمی کو اپنی عادت و طبیعت کے موافق غذائی اشیاء کو انتخاب کرنا چاہیئے۔ جس چیز کے کھانے سے طبیعت منغض ہو، شکم میں گرانی اور ڈکاروں کی زیادتی ہو، منہ کا ذائقہ خراب اور معدے میں بے چینی ہو وہ طبیعت و مزاج کے ناموافق ہے اور جس کے کھانیکے بعد طبیعت میں فرحت و خوشی معلوم ہو۔ خلاف طبیعت کسی قسم کی بے چینی و اضطراب نہ ہو تو وہ غذا مرغوب و موافق مزاج ہے۔ الغرض ہر شخص مندرجہ بالا اشیاء میں سے بطور غذا اپنے لئے پسند کرے۔

کب کھائیں؟

اگر غذا عمدہ اور تقویت بخش ہو مگر مقدار میں اعتدال سے زیادہ کھالی جائے۔ یا کھانیکے مقررہ اوقات میں احتیاط و اعتدال کو ملحوظ نہ رکھا

جائے تو بھی غذا سے جسم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا ہے بلکہ بجائے فائدے کے نقصان اُٹھانا پڑتا ہے اور جسمانی عمارت پختہ و مضبوط ہونے کی جگہ کھوکھلی اور متزلزل ہو جاتی ہے۔ اور مختلف بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور یہی غذا جو زندگی کی حفاظت و بقا کا سرچشمہ ہے۔ زہر ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ حکیم بقراط کا مقولہ ہے کہ بعض مرتبہ کھانا کھانے سے ایسا فساد ہو جاتا ہے جیسے کے زہر سے۔ اسلئے کھانا کھانے میں بہت احتیاط و توجہ کی ضرورت ہے۔ نیز اسی دانا کا قول ہے کہ ہم جینے کے لئے کھاتے ہیں اور اس لئے نہیں جیتے کہ کھاتے رہیں۔ غرض کہ غذا مقررہ اوقات پر کھانی بہت سے امراض سے نجات و رستگاری کا ذریعہ ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے دواؤں کا استعمال بھی کم ہو سکتا ہے۔

ایک عربی حکیم کا قول ہے کہ جب بھوک لگے تب کھانا کھاؤ۔ یہی حکیم بقراط ہدایت کرتا ہے کہ جب تک اچھی طرح بھوک نہ لگے ہرگز نہ کھاؤ اور تھوڑی خواہش باقی ہو کہ کھانا چھوڑ دو۔ حکیم جالینوس کہتا ہے کہ فرحت و خوشی غذا کو ہضم کرنے اور جزو بدن بنانے میں مدد دیتی ہے اور رنج و غم کی کیفیت غذا کو جزو بدن نہیں بننے دیتی۔ فکر و غم کی حالت میں کھانا کھانے سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ مندرجہ بالا اطبار قدیم نے اپنے اپنے اقوال میں کھانا کھانیکے متعلق مختصر الفاظ میں ایسی گرانقدر ہدایتیں اور نصیحتیں جمع کر دی ہیں کہ انکی تشریح و توضیح کے واسطے ضخیم کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور حفظان صحت کے تمام زرّین اصول ان میں پوشیدہ ہیں پس ہر شخص کو لازم ہے کہ وقت بے وقت اناپ شناپ کھانیکی عادت نہیں ہونی چاہیئے اس طریق سے نہ غذا پورے طور پر ہضم ہوتی ہے اور نہ جزو بدن بنتی ہے۔ چونکہ عمر، موسم، ملکی آب و ہوا، حیثیت اور عادات وغیرہ کے ساتھ غذا اور اوقات غذا کا خاص تعلق ہے۔ اسلئے ہر شخص کے واسطے غذا کے خاص اوقات تو مقرر نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں غذا کی مقدار اور اوقات کا انحصار زیادہ تر عادت و تربیت پر ہے۔ اسواسطے ہر شخص کو اپنی حیثیت و عادت کے موافق غذا کے اوقات مقرر کرنے چاہیئں۔ عام طور پر بچوں کو ہر تین گھنٹے اور جوانوں کو ۵ گھنٹے کے بعد خوراک کھانی چاہیئے۔ کمزور اور بیمار اشخاص کو شکم سیر ہو کر نہ کھانا چاہیئے۔ بلکہ ہر دو تین گھنٹے کے بعد تھوڑی تھوڑی مقدار میں کھانا چاہیئے اور غذا ہلکی زود ہضم ہونی چاہیئے۔ کھانا کھانیکے اوقات کی تقسیم بالعموم اس طرح ہونی چاہیئے کہ سردیوں میں صبح کو سات آٹھ بجے کوئی ناشتہ کر لیا جائے اور صبح کو دس گیارہ بجے اور شام کو سات آٹھ بجے کھانا کھایا کریں۔ گرمیوں میں صبح کو نو دس بجے اور شام کو آٹھ نو بجے کھائیں۔ شام کو تین چار بجے کوئی ہلکی غذا کھا لینی چاہیئے۔ یا صبح کو دودھ یا دودھ یا دہی کی لسی وغیرہ پی لیا کریں۔ غذا کے اوقات کے تعین میں اس کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ عمدہ غذا عموماً چار پانچ گھنٹے میں ہضم ہوتی ہے۔

کیوں کر کھائیں؟

کھانا خوشنما، خوش ذائقہ اور اچھی طرح پکا ہوا ہو۔ کھانے سے پہلے ہاتھوں کو ضرور دھونا چاہیئے۔ ناخن بھی ترشے ہوئے ہوں۔ موسم گرما میں کھانے سے پہلے غسل کرنا بھی مفید ہے۔ کھانا آہستہ آہستہ کھائیں۔ مگر نہ تو اتنا آہستہ کہ ایک وقت کے کھانے میں ڈیڑھ دو گھنٹے صرف ہو جائیں اور نہ اتنی جلدی کریں کہ دانتوں کا کام معدے کو کرنا پڑے اوسطاً پندرہ بیس منٹ میں کھانا ختم کر دینا چاہیئے۔ جب نوالہ منہ میں جائے تو خوب چبا کر نگلیں۔ تاکہ لعاب دہن غذا سے بخوبی مل جائے۔ کیونکہ لعاب دہن غذا کو زود ہضم بنا دیتا ہے۔ سوءِ ہضم کی شکایت اکثر محض لقمہ چبا کر کھانے سے دور ہو جاتی ہے کھانیکے درمیان تھوڑا بہت پانی ضرور پینا چاہیئے۔ البتہ کھانے سے پہلے پانی نہ پیئیں۔ زیادہ سرد پانی پینا بھی کھانے کیلئے مضر ہے۔ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ بلکہ دو چار لقمے کی بھوک باقی رہے تو کھانا چھوڑ دینا چاہیئے، کھانے کی جگہ پاک و صاف اور ہوادار ہونی چاہیئے ایسی جگہ بھی نہ کھائیں جہاں طبیعت کو ناگوار ہو ٹوٹے پھوٹے اور میلے برتنوں میں بھی نہ کھانا چاہیئے۔ غذا کے اجزا جس قدر مختصر ہونگے وہ اتنی ہی مفید ہوگی۔ چونکہ مختلف اقسام کے کھانوں میں بعض ثقیل اور بعض لطیف ہوتے ہیں۔ اس لئے مختلف قسم کی غذائیں مل کر دیر ہضم بن جاتی ہیں متواتر اور مسلسل ایک ہی قسم کی غذا نہ کھائیں۔ بلکہ اپنی حیثیت اور طاقت کے مطابق روزانہ مختلف قسم کی غذائیں تبدیل کر کے کھاتے رہنا چاہیئے کھانا پکانیکے برتن صاف ہوں۔ تانبے کے برتن قلعی دار ہونے چاہئیں۔ قلعی میں سیسہ نہ ملا ہوا ہو۔ جن برتنوں میں کھانا کھائیں وہ صاف اور خوشنما ہوں اگر ڈھاک یا کسی اور درخت کے پتوں پر کھانا رکھ کر کھایا جائے تو پہلے ان پتوں کو دھو لینا چاہیئے۔ جس غذا کی طرف رغبت نہ ہو وہ نہ کھائیں جس پر مکھیاں بیٹھی ہوں وہ کھانا بھی مضر صحت ہے۔ کھانیکے فوراً بعد غسل کرنے سے ہاضمہ میں فتور آ جاتا ہے۔ کھانا کھانیکے بعد کوئی دماغی یا جسمانی محنت نہ کرنی چاہیئے اور نہ کھاتے وقت کوئی کتاب یا اخبار پڑھنا چاہیئے۔ البتہ خوشگوار اور دلچسپ گفتگو کرنا اور گانا سننا مفید ہے۔

اور کھانا ہضم کرنے میں مدد معاون ہے۔ کھانا کھانیکے بعد تفریح ضرور کرنی چاہیئے۔ بالخصوص جن اشخاص کا ہاضمہ خراب اور کمزور ہو انکے لئے کھانا کھانیکے بعد تفریح بہت مفید ہے۔ صبح یا دوپہر کا کھانا کھانیکے بعد ہمیشہ دس پندرہ منٹ آرام کرنا چاہیئے اور کھانا کھاتے ہی فوراً نہ سونا چاہیئے۔ خصوصاً رات کا کھانا کھا کر فوراً نہ سوئیں۔ کیونکہ سونے کی حالت میں معدہ اپنا فعل باقاعدہ انجام نہیں دیتا۔ اسکی وجہ سے رات کو خوفناک خواب نظر آتے ہیں۔ اکثر اشخاص کو احتلام ہوجایا کرتا ہے۔ لہذا آخری کھانیکے کم از کم دو ڈھائی گھنٹہ کے بعد سوئیں۔ ماہر ڈاکٹروں کا اس پر اتفاق ہے کہ جو غذا ہاتھ اور انگلیوں کی مدد سے کھائی جاتی ہے۔ وہ جلد ہضم ہوتی ہے۔

شراب اور کھانا۔ بعض لوگ کھانا کھاتے وقت شراب پیتے ہیں ان کا خیال ہے کہ شراب سے بھوک خوب لگتی ہے اور کھانا ہضم ہوتا ہے مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ انجام کار شراب پینے سے معدہ کمزور اور قوت ہضم خراب و ناقص ہو جاتی ہے اور معدہ اس کا عادی ہو جاتا ہے کہ جب تک شراب پی جائے تو بھوک نہیں لگتی۔ علاوہ ازیں شراب پینے کے شروع جو بھوک معلوم ہوتی ہے وہ بھی جھوٹی ہوتی ہے اور اس وقت جو غذا کھائی جاتی ہے وہ صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتی، شراب کے استعمال سے معدہ کی رطوبت ہاضمہ کی پیدائش کم ہوجاتی ہے کھٹی ڈکاریں، نفخ شکم، اسہال یا قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اور سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ شراب کے استعمال میں احتیاط و اعتدال کو ملحوظ رکھنا امر محال ہے۔ غرضیکہ شراب کا پینا ہر طرح نقصان اور تکلیف کا باعث ہے اور اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی کو خرچ کر کے موت خریدنا ہے صحت و تندرستی کے خواہشمندوں کو اس خانہ خراب سے قطعی بچنا چاہیئے۔

ع چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی۔

قوت بخش غذا کی تکمیل

متواتر تجربوں اس بات کی تصدیق ہوگئی ہے کہ صحت افزا اور قوت بخش غذا کی تکمیل کے لئے پھلوں کا کھانا نہایت ضروری ہے انکی استعمال کے بغیر غذائیت نامکمل رہتی ہے اور اس غذائیت کی کمی سے بعض امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں تازہ پھلوں کا کیمیاوی امتحان کرنے سے ان میں وہی اجزائے لطیف پائے گئے ہیں جو کثیر الاستعمال سبزیوں مثلاً گاجر، ٹماٹر، شلجم وغیرہ میں ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں پھلوں کے رس میں معدنی نمکیات، سوڈیم اور پوٹاسیم وغیرہ اجزا ہوتے ہیں جو خون کی تیزابیت کو دور کرکے گٹھیا وغیرہ سے محفوظ رکھتے ہیں۔ غرضیکہ پھل بہترین غذا ہیں اور اسکی اشد ضرورت ہے کہ غذا کے طور پر پھلوں کا استعمال عام طور پر کیا جائے۔ پھلوں میں۔ سیب، کیلا، آم، سنترہ، انگور وغیرہ بہترین غذائیت بخش اور پرورش کنندہ جسم ہیں۔

سیب۔ تمام پھلوں سے زیادہ فاسفورس اور فولاد سیب میں ہوتا ہے۔ فاسفورس دماغ، رگوں اور ہڈیوں مخصوص غذا ہے، فولاد بھی جسم کے لئے ضروری ہے۔ اسلئے دماغ و اعصاب کی تقویت و حفاظت اور جسم کی پرورش کے واسطے سیب نہایت مفید ہے اگر سیب کا چھلکا نہ اتاریں بلکہ چھلکے سمیت کھائیں تو بہت اچھا ہے۔ کیونکہ اسکے چھلکے میں بھی حیاتین پرور اجزا ہوتے ہیں۔ قدیم طب کا بیان ہے کہ سیب مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ خفقان کو دور کرتا ہے۔ فرحت پیدا کرتا ہے۔

کیلا۔ اس میں تین قسم کے حیاتین پائے جاتے جو تندرستی اور زندگی کی بقا و قیام کے لئے لازمی ہیں مقوی دماغ اور کثیر الغذا ہے بدن کو فربہ کرتا ہے۔ موجودہ زمانے میں اسکی مقبولیت و ہردلعزیزی بہت ترقی پر ہے اور انسانی غذا کا اہم جزو قرار دیا گیا ہے۔ یہ پھل خوشبودار خوش ذائقہ اور کم قیمت ہے۔ اسلئے ہندوستانیوں کو اس کم قیمت اور مفید غذا سے ضرور متمتع ہونا چاہیئے۔

سنترہ۔ یہ بھی غذائیت بخش اور جزو بدن بننے والا پھل ہے۔ اسکے رس کا استعمال جسم کی پرورش اور تندرستی کی حفاظت کے واسطے بہت مفید ہے مصفی خون اور مفرح ہے، معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔

انگور۔ یہ بھی بہترین لذیذ تقویت بخش پھل ہے۔ پختہ اور شیریں انگوروں کو کھانے سے چربی بڑھتی ہے۔ اسکے رس میں دودھ جتنی قوت ہوتی ہے۔

آم۔ ہندوستان کا نہایت مقبول و جسم نواز پھل ہے اور ہر شخص اسکو توانا و فربہ بنانے والا پھل جانتا ہے۔ جدید تحقیق سے اسمیں حیاتین الف اور ج کا وافر ذخیرہ معلوم ہوا ہے چنانچہ ایک خاص قسم کے آم میں تو سیب سے چھ گنا اور سنترے کی نسبت قریباً تیس سے چالیس

گنا زیادہ حیاتین ج ہوتی ہے۔ اور یہ حیات پرور جزو نہ صرف اسکے گودے میں بلکہ اسکے چھلکے میں بھی اسی قدر ہوتا ہے۔ معدہ، امعاء، گردہ و مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ بعض مزاجوں میں اسکے استعمال سے حرارت زیادہ ہوجاتی ہے۔ ان کو اس کی اصلاح کے واسطے کھانیکے بعد دودھ ضرور پینا چاہیئے۔

اناناس ۔ ہندوستان اور بالخصوص برما کے اکثر حصوں میں پیدا ہوتا ہے مشہور پھل ہے۔ غذا کے بعد کھانے سے ہضم غذا میں مدد دیتا ہے۔ مصفی گردہ ہے۔ کُساح اور قروح لثہ والا سنان (پایوریا) کا دافع ہے۔ اس میں حیاتین الف، ب، ج، د بہت مقدار میں پائی جاتی ہے۔ مرض بیری بیری میں بہت مفید ہے۔ حیاتین مذکور کے علاوہ اس میں فولاد، تانبہ اور مگنیشیا بھی ہوتا ہے۔

انجیر ۔ یہ بھی مفید پھل ہے۔ قبض کشا ہے۔ اس میں فولاد ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ سنترہ، مالٹا، ناشپاتی، لیموں، امرود اور آلوچہ وغیرہ بھی بہترین پھل ہیں۔

مختصر یہ کہ ہماری روزانہ غذا میں بہت سی ترکاریاں اور پھل اس قسم کے شامل ہیں جو کم قیمت ہونیکے باوجود غذائیت بخش اور جزوبدن بننے والے اجزا کثیر مقدار میں رکھتے ہیں۔ مگر ہم اپنی لاعلمی و ناواقفیت کے سبب ان سے پورا پورا فائدہ نہیں اُٹھاتے موجودہ صحت کو برقرار رکھنے اور امراض سے بچنے کے واسطے حفظان صحت کے دیگر اصولوں پر کاربند ہونے کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ غذا کی اصلاح کی طرف خصوصیت سے توجہ کی جائے ۔

سائنس اور اعادۂ شباب

از جناب ف۔ م۔ فضل صاحب ایم۔ اے۔ حیدرآباد، سندھ

جب نوبل پرائز پانے والے ڈاکٹر کیرل Dr. Carrel نے یہ اعلان کیا کہ ایجاد کے ذریعے انسان کی زندگی بڑھائی جاسکتی ہے تو عام آدمی اس پر یقین تو کیا ہی کرتے انکے لئے تو اس جامع اضداد معمہ کا سمجھنا ہی مشکل تھا۔ دو سال ہوئے جب اس نے یہ بیان شائع کیا تھا کہ جیتے جاگتے انسان کو زندہ نیم مردہ حالت میں منتقل کرنا اور پھر اسکو جتنی دیر چاہے اسی حالت میں رکھکر دوبارہ مکمل طور پر زندہ کرنا سائنس کے حد امکان سے باہر نہیں ہے۔ اور اس طریقے سے انسان صدیوں تک موت کے چنگل سے بچ سکتا ہے یا یوں کہیئے کئی دفعہ ایک ہی انسان اس دنیا سے رخصت بھی ہوسکتا ہے اور پھر اپنی عدم موجودگی کے دوران کی تبدیلیوں کو دیکھنے لئے بھی واپس بھی آسکتا ہے آج اس معجزنما پیشگوئی کا عملی ثبوت ہمارے سامنے موجود ہے۔ جیسا کہ مس بروگ Miss. Broogg کے مندرجہ ذیل حالات و مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے۔

مس بروگ نے بیالیس دن شیشے کے ایک صندوق میں منجمد حالت میں گذارے، جس کو تابوت بھی کہا جاسکتا ہے اور چشمۂ حیات بھی۔ یہ تابوت ایک ڈچ پروفیسر پیٹر لمپل Prof. Peter Lampl کی ایجاد ہے جس کے قصیدے آج مس بروگ ہر جگہ گاتی پھر رہی ہیں۔

جب اس حیرت انگیز تجربے کے بعد یہ ولندیزی لڑکی لیڈن یونیورسٹی کی لیبارٹری سے باہر نکلی تو بولی کہ اس ٹھنڈی قبر نے اس کی کایا ہی پلٹ دی ہے۔

اس کا بیان ہے کہ پروفیسر لمپل کے زیر علاج آنے سے پہلے وہ خودکشی کا ارادہ کرچکی تھی کیونکہ اسکی جسمانی حالت بالکل تباہ تھی اسکے اعضا تقریباً مردہ ہوچکے تھے۔ اسکا جگر مطلقاً بیکار ہوچکا تھا۔ اس کا دل سخت کمزور ہوگیا تھا اور اسکے گردے عنقریب گھل گھل ختم ہونے والے تھے لیکن اس وقت اسکی حالت اتنی اچھی ہے کہ شاید سننے والے یقین ہی نہ کریں۔ اسکی جوانی یہانتک عود کرآئی ہے کہ وہ شادی کرنے اور ماں بننے کیلئے بیچین ہے۔

پروفیسر لمپل کا خیال ہے کہ یہ تو محض ابتدا ہے عنقریب اس کا طریقہ علاج اس قدر مکمل ہوجائیگا کہ ہر ایک انسان دو ہزار سال تک زندہ رہ سکیگا اور اس طوالت عمر کے لئے شائقین کو کرنا کیا پڑیگا؟ صرف ہر پچاس سال کے بعد ایک دفعہ پروفیسر لمپل کے ایجاد کردہ شیشے کے تابوت میں برف کی طرح جم کر کچھ وقت گذارنے کے لئے حاضر ہونا۔ اور بس!! نہ "کایا پلٹ کشتۂ شنگرف" کی ضرورت ہوگی اور نہ ڈاکٹر وارونا‌ف کے غدود کا پیوند لگوانا پڑیگا

مُدت سے پروفیسر مذکور اس بات پر غور کررہا تھا کہ جانور تو جتنا عرصہ اپنا بچپن اور نشوونما میں گذارتے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ عرصہ تک زندہ

رہتے ہیں (مثلاً گائے ہی کو لے لیجئے۔ دو سال میں جوان ہو جاتی ہے اور تیس سال تک زندہ رہتی ہے) لیکن انسان اکثر اتنے سال بھی اور زندہ نہیں رہتا کہ جتنے سال میں وہ جوان ہوتا ہے۔ اس مشاہدے سے اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ انسان کی زندگی اور طرز معاش میں ضرور کوئی نہ کوئی خرابی موجود ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ عام انسان کم از کم ایک سو بیس سال تک زندہ نہ رہے۔ لہٰذا اس نے اُن افراد کی زندگیوں پر غور کرنا شروع کیا جو سو سال سے زیادہ زندہ رہے ہیں۔

اس مطالعے سے اس نے دو نتیجے نکالے۔ اول یہ کہ ٹمپریچر یعنی حرارت کا انسانی زندگی پر بہت اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ گرم ملک کے باشندوں کی طبعی عمر سرد ملک کے باشندوں سے بہت کم ہے۔ (ذرا کاغان کے خان بابوں ہی دیکھ لیجئے) اور دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو قطب شمالی یا قطب جنوبی کی تلاش میں وقتاً فوقتاً تلف ہوتے رہے ہیں انکی لاشیں سالہا سال کے بعد بھی برف کے نیچے سے صحیح سلامت نکلی ہیں۔ ان دونوں حقائق کا مطلب یہ ہے کہ گرمی جاندار جسموں کی دشمن اور سردی دوست ہے۔ اور یہی پروفیسر لیپل کے علاج کا راز ہے۔ کیونکہ اگر انسان تقریباً منجمد حالت میں زندہ رکھا جا سکے (جو کہ آجتک ناممکن تھا) تو اسکے جسم کے عضلات و اعصاب کو اس تعطیل میں آرام کرنے اور از سر نو تازہ و جوان ہونیکا موقعہ ملجائیگا۔ اس عرصے میں وہ احساسات و جذبات و خیالات سے بالکل بیگانہ ہوگا اور یہی وہ چیزیں جو انسانی مشین کے گھسنے کا باعث ہوتی ہیں۔

جب تحقیقات کا سلسلہ یہانتک پہنچ گیا تو اب ایسی چیز کی تلاش ضروری معلوم ہوئی جو انسانی خون کے برف کی طرح جم جانے پر نہ تو جسم میں کوئی کیمیائی تبدیلی آنے دے اور روح کو جسم سے جدا ہونے دے۔ کیونکہ عام حالات میں تو جسم کا ٹمپریچر ۹۰ ڈگری سے کچھ نیچے چلا جائے تو یہ انسانی مشین بند ہو جاتی ہے۔ اس میں پروفیسر مذکور کو بہت حد تک کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ اس نے بچھڑوں سے ایک ایسا جوہر حاصل کیا ہے جسکا ٹیکہ لگانے سے اگر ٹیکہ لگے جانور کو تقریباً صفر درجہ حرارت تک بھی ٹھنڈا کر دیا جائے تو وہ مرتا نہیں۔

ابتدا میں اس نے اس ٹیکے سے جانوروں کو ایک رات زندہ اور منجمد رکھنے میں کامیابی حاصل کی۔ پھر اس نے یہ عرصہ ہفتے اور مہینے تک بڑھا دیا اور ہر حالت میں ٹیکہ کامیاب ثابت ہوا۔ نہ تو جانوروں نے ٹیکہ لگتے وقت کوئی تکلیف محسوس کی اور نہ دوران انجماد میں۔ اور نہ دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کوئی پریشان کن ردّ فعل نمودار ہوا۔ بلکہ دوبارہ زندہ ہونے والے جوان پہلے سے تازہ اور جوان معلوم ہوتے تھے۔

اب اس تجربے کا اگلا اہم قدم یہ تھا کہ اسکو کسی انسان پر آزمایا جائے۔ یہاں مس بروگ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ خودکشی کرنے کو تو وہ پہلے ہی تیار تھی۔ لہٰذا اس نے سوچا کہ سیدھی سادی موت سے کیا فائدہ کیونکہ سائنس کے سر چڑھ کر مریں۔ چنانچہ پروفیسر نے اسکے ٹیکہ کیا اور اسکو نمک کے پانی سے نہلا کر شیشے کے تابوت میں رکھدیا۔ اس کا سانس آہستہ آہستہ سست ہونے لگا چہرہ سفید ہو گیا۔ تابوت کا ٹمپریچر بھی رفتہ رفتہ کم کر دیا گیا حتیٰ کہ مس بروگ کا جسم منجمد ہو گیا۔ مس بروگ کو "سوئے" ہوئے چھ ہفتے گذر گئے تو پروفیسر نے تابوت کا ٹمپریچر آہستہ آہستہ بڑھانا شروع کیا۔ مس بروگ کے ممی نما جسم میں خفیف سی حرکت نمودار ہوئی، سانس ٹھیک ہونا اور چہرہ پر سرخی ظاہر ہونا شروع ہو گئی۔ چوبیس گھنٹے کے بعد مس بروگ اٹھکر بیٹھ گئی اور دو دن کے بعد قبل از مرگ مردہ، بیکار، کمزور زندگی سے مایوس عورت کی جگہ ایک پر شباب اور تندرست دوشیزہ تابوت سے باہر نکلی۔

اس حیرت انگیز تجربے کی حیرت انگیز کامیابی پر پروفیسر خود حیران ہے لیکن اب اُسے قوی امید ہو گئی ہے کہ کچھ دیر اور محنت کرنیکے بعد وہ اس قابل ہو جائیگا کہ انسان کو جتنی دیر چاہے زندہ درگور رکھ سکے اور اس طرح اعادۂ شباب و طوالت حیات کی گتھی کو اس آسانی سے سلجھا دیگا کہ موت اور موت اور زندگی ہر شخص کی اپنی جیب کے بس میں ہوگی۔

اس کے تجربے کی سب سے ضروری کڑی اسکے ٹیکے کی ایجاد ہے —— کیونکہ اس سے خون بغیر خراب ہونیکے جمایا جا سکتا ہے خون چونکہ تقریباً اسی فیصدی پانی ہے، اسلئے جب ٹمپریچر بہت نیچا کر دیا جائے تو خون کا پانی برف کی صورت اختیار کر لیتا ہے اور اس طرح پھیل کر جسمانی ریشوں کو پھاڑ دیتا ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ اسکے ٹیکے سے یہ خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

اس کا خیال ہے کہ انسانی جسم بذات خود لازوال ہے۔ موت ہمارے دماغ کے گھس جانے یا مر جانیکا نام ہے۔ وہ اپنے اس طریقۂ علاج سے دماغ کو مکمل طور پر سلا دیتا ہے اور اس دوران میں جسم اور دماغ کو اپنے کل پرزے درست کر لینے کا موقع ملجاتا ہے۔

نوٹ:۔ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت نہ فرمائیں ✣ "منیجر"

الامراض و العلاج

دق و سل

(گذشتہ سے پیوستہ)

ازجناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

مریضان سل کی تقسیم

بلحاظ کیفیت مرض مسلول مریضوں کو تین جماعتوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

(ا) سل مزمن (کرانک السرییٹو ٹیوبرکلوسس)

(ب) سل لیفی (فبرائڈ ٹیوبرکلوسس)

(ج) سل شدید (اکیوٹ نیومونک ٹیوبرکلوسس یا گیلوپنگ تھائی سس)

سل مزمن

سل یہ قسم ذات الجنب (پلوریسی) یا ذات الریہ (نمونیا) کے حملہ کے بعد شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ مریض کو کھانسی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور بخار غیر منتظم رہتا ہے۔ جب مرض ترقی کرتا ہے تو پھیپھڑے میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں جس سے نفث الدم بحۃ الصوت عصبی کمزوری اور ہزال پیدا ہو جاتا ہے۔

پھیپھڑے کے یہ زخم اگر مندمل نہ ہوں تو ان میں سمیت مرض کی وجہ سے پیپ پیدا ہو کر غار پیدا ہو جاتے ہیں۔

مریض کے پھیپھڑے اوپر سے نیچے کی طرف آہستہ آہستہ خراب ہوتے رہتے ہیں اور مرض کا تعدیہ کبھی ایک اور کبھی دونوں پھیپھڑوں میں پایا جاتا ہے۔

سل کے ان مریضوں میں معدہ اور امعاء کا فعل درست نہیں رہتا جس سے قوت انہضام کمزور ہو کر نقاہت و ذبول بڑھنے لگتا ہے۔

اس مرض میں بخار سہ پہر کو تیز ہو جاتا ہے جو آدھی رات کے وقت پسینہ آکر اُترتا ہے۔ سل کی اس قسم کا حملہ عموماً انفلوئنزا۔ نمونیا۔ وضع حمل، سینہ پر ضرب و چوٹ اور اعمال جراحیہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔

سل لیفی

جب پھیپھڑے کے غاروں میں ریشہ دار ساختیں پیدا ہو جاتی ہیں تو اس سے پھیپھڑوں کی دیواروں میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے جس سے ذیل کی علامات کا ظہور ہوتا ہے۔

(۱) حجاب الریہ (پلورا) موٹا ہو جاتا ہے۔ (۲) قلب کا دایاں اذن اور قصبۃ الریہ کی شاخیں پھیل جاتی ہیں۔ (۳) صبح کے وقت شدید تشنجی کھانسی کا دورہ ہوتا ہے۔ (۴) کھانسی کیساتھ غلیظ اور بدبودار بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ (۵) مریض کا قلب اپنی جگہ سے ہٹا ہوا اور اوپر کو اُٹھا ہوتا ہے۔ (۶) ایسے مریض کو اکثر نفث الدم عارض رہتا ہے۔ (۷) پھیپھڑے کے نچلے حصہ کی آواز ایسی معلوم ہوتی ہے گویا دور سے آ رہی ہے

سل شدید

اسے گیلوپنگ ٹیوبرکلوسس بھی کہتے ہیں۔

یہ سل کی نہایت حاد اور شدید قسم ہے جو بچوں اور نوجوانوں کو دفعتہً عارض ہو جاتی ہے۔ اس میں پھیپھڑے کا ایک لوتھڑا (لوب) عموماً ماؤف ہوتا ہے۔ اور حجاب الریہ میں بھی قیحی ورم پایا جاتا ہے

خصوصیات مرض

(۱) ماؤف پھیپھڑے کا وزن بڑھ جاتا اور رنگت سفیدی مائل سیاہ ہو جاتی ہے۔

(۲) سمیت مرض کی وجہ سے ماؤف پھیپھڑہ بالکل ناکارہ ہو کر بیکار ہو جاتا ہے

(۳) اس مرض کا حملہ بہ نسبت عورتوں کے مردوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

ابتدائی علامات

مریض کو سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے اور پسلیوں کے نیچے شدید درد ہوتا ہے۔ کھانسی بار بار اُٹھتی ہے، اور

ان علامات سے طبیب کو برنمونیا کا شبہ ہوتا ہے۔ لیکن لوبر نمونیا کے مریض کے برخلاف ۸ - ۹ یوم کے بعد علامات مرض میں بجائے تخفیف ہونیکے شدت رونما ہو جاتی ہے۔ حرارت جسم غیر منتظم اور نبض سریع ہو جاتی ہے۔ رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ بلغم پیپ آلود اور بدبودار خارج ہوتا ہے اور شدید صورتوں میں مریض ۱۰ سے ۱۵ یوم کے اندر مرجاتا ہے۔

سل کی یہ قسم نہایت عسیر العلاج اور مہلک ہے۔

عوارض سل

عوارض سل میں آلۂ صوت کا بیکار رہنا، پھیپھڑوں کا بیکار اور خشک ہو جانا۔ نفخ الریہ۔ پسلیوں کی مصلی جھلی میں پیپ کا پڑجانا، آلات انہضام کا نقص۔ امراض قلب۔ جسم کے غدد کا متورم ہونا۔ شدت بخار، ہذیان اور سرسام وغیرہ شامل ہیں۔

فائدہ۔ (۱) مزمن سل میں حلق اور اسکے متعلقات شاذونادر ہی محفوظ و سلامت رہتے ہیں۔ اسلئے مریض کی آواز بیٹھ جاتی ہے۔ لقمہ نگلنے میں تکلیف اور درد کا احساس ہوتا ہے۔

(۲) اس مرض میں نمونیا کا وجود بھی پایا جاتا ہے جو جلد اچھا نہیں ہوتا۔ کبھی نمونیا انتہا مرض میں عارض ہوتا ہے جس سے مریض جانبر نہیں ہو سکتا۔

(۳) شدت کھانسی کی وجہ سے پھیپھڑے کا کوئی غار پھٹ جائے تو پھیپھڑے کے تندرست حصوں میں ہوا بھر جاتی ہے اور نفخ الریہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۴) جب پھیپھڑے کے حصے مردار ہونے لگیں تو بلغم کے ساتھ پھیپھڑے کے ٹکڑے اور قشور بھی خارج ہوتے ہیں۔

(۵) قلت الدم۔ ابتدا سل میں قلت الدم حقیقی نہیں ہوتا لیکن اسکے دوسرے اور تیسرے درجے میں خون کے سفید کریات بہت بڑھ جاتے ہیں جس کا مریض کا رنگ بالکل زرد ہو جاتا ہے۔

(۶) آلات انہضام۔ مریضان سل کی زبان کبھی میلی اور کبھی صاف اور سرخ ہوتی ہے منہ میں آبلے اور چھالے پڑ جاتے ہیں۔ اور لعاب دہن کثرت سے خارج ہوتا ہے۔

مسلول کا معدہ اگرچہ مرض کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے لیکن اشتہا کم ہو جاتی ہے اور کھانا کھانیکے بعد متلی یا نفخ ہو جاتا ہے۔

(۷) امعاء مسلول کے عوارض میں اسہال ایک خطرناک علامت ہے جو شروع مرض سے ہی عارض ہو سکتے ہیں لیکن عموماً یہ انتہائے مرض میں ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ جب بڑی آنت میں زخم پیدا ہو گئے ہوں۔

(۸) سرسام۔ سل کے انتہائی درجات میں جب جراثیم دق کی سمیت خون میں بکثرت پیدا ہو جاتی ہے تو مریض کو سرسام عارض ہوتا ہے۔ لیکن مریضان سل و دق کی عموماً دماغی حالت آخر تک درست رہتی ہے۔ ہاں ایسے مریضوں میں ایک خاص قسم کا جنون پایا جاتا ہے جسکی وجہ سے وہ معالج سے بہت جلد بدظن ہو جاتا ہے اور اسے نالائق خیال کرنے لگتا ہے۔

(۹) آلات بول۔ مسلول کے قارورہ میں البیومن موجود ہوتا ہے۔ اور کبھی قارورہ میں جراثیم دق بھی پائے جاتے ہیں۔ اگر مسلول کے گردے بھی ماؤف مرض ہو کر خراب ہو گئے ہوں تو مریض کو استسقا ہو جاتا ہے۔

جن مریضوں کو شکر بھی آنے لگے ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔

(۱۰) مسلول کی جلد خشک اور کھردری ہوتی ہے اور مزمن مریضوں میں پیٹھ اور سینہ پر خاکی رنگ کے بثور پیدا ہو جاتے ہیں انگلیوں کے ناخن اندر کو دھنس جاتے اور پورے موٹے ہو جاتے ہیں۔

عمر اور سل کا مرض

عمر رسیدہ اور بوڑھے لوگوں میں سل کا مرض دیر تک چھپا رہتا ہے اور بہت آہستہ آہستہ اپنے مراحل کو طے کرتا ہے۔ علامات مرض بوجہ نفخ الریہ یا سعال مزمن دبی رہتی ہیں۔ جوانوں میں یہ مرض شدت اختیار کر لیتا ہے اور علامات جلد ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اطفال میں سل کا مرض عموماً موروثی ہوتا ہے لیکن انکے پھیپھڑے غاروں سے محفوظ رہتے ہیں۔

مسلول کی موت کے اسباب

مسلول کی موت عموماً بوجہ نقاہت شدید سکتہ عسر تنفس۔ نفث الدم۔ کثرت عرق۔ شدت بخار اور سرسام کی وجہ سے واقع ہوتی ہے۔

(۱) مسلول کے تمام اعضاء چونکہ تغذیہ بدن کے نہ ہونے سے کمزور اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہی نقاہت اور ذبول موت کا

باعث ہوتی ہے۔

(۲) جو مسلول مریض انتہائے مرض اور نقاہت شدید کے باوجود بھی آرام و سکون کی زندگی بسر نہیں کرتے انہیں عموماً سکتہ ہو جاتا ہے۔ اس سکتہ کی وجہ قلب کی شحمی خرابیاں۔ نفث الدم شدید، دماغ کے دموی سدے اور حجاب الریہ کا التصاق وغیرہ ہوتا ہے چنانچہ مریض کو یک لخت غشی عارض ہوتی ہے اور وہ اسی حالت میں مرجاتا ہے

(۳) عسر تنفس اور دم کشی کا عارضہ صرف ان مسلول مریضوں میں دیکھا جاتا ہے جن کو نیومانک ٹیوبرکلوسس ہو اور پھیپھڑے کے کسی غار کے پھوٹ جانے سے حجاب الریہ میں ہوا ابھر کر محتبس ہو جائے۔ ایسے مریضوں کا دم اکھڑ جاتا ہے اور قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے، اور اسی حالت میں مریض مرجاتا ہے۔

(۴) جب پھیپھڑے کی کوئی ورید یا شریان پھٹ جاتی ہے تو مریض کو شدید نفث الدم لاحق ہو کر اسکی موت کا باعث ہوتا ہے۔

(۵) مسلول مریضوں کو پسینہ کی کثرت بھی بہت جلد نڈھال اور کمزور کر دیتی ہے اور نقاہت شدید کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔

(۶) مسلول کے خون میں جب جراثیمی سمیت بڑھ جاتی ہے تو عموماً اس کا نتیجہ شدید بخار اور سرسام ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اسمیر مسلول پر غفلت طاری ہو جاتی ہے لیکن تشنج نہیں ہوتا اور اسی حالت میں مریض مرجاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

رِکٹس یعنی کُساح

از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

نوجوانوں میں سل اور بچوں میں رکٹس کی بیماری اب روز بروز زیادہ عام ہوتی جا رہی ہے۔ یہ دونوں بیماریاں بالعموم ناکافی یا کم غذا کی وجہ سے ہوا کرتی ہیں۔

رکٹس میں بچوں کی ہڈیاں نرم رہ جاتی ہیں۔ ان میں وہ سختی جو ہڈی میں ہونی چاہیئے نہیں پیدا ہوتی۔ ان نرم نرم ہڈیوں کے سہارے جب بچہ بیٹھتا یا کھڑا ہوتا ہے تو وہ بوجھ کی وجہ سے جھک کر ٹیڑھی ہو جایا کرتی ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی میں خم آجائے تو کبھی نکل آتا ہے۔ ٹانگوں کی ہڈیاں مڑ جاتی ہیں تو ٹانگیں ٹیڑھی اور بدنما ہو جاتی ہیں۔ پاؤں کے تلوے بوجھ پڑنے کی وجہ سے چپٹے ہو جاتے ہیں اور انکی قدرتی محراب قائم نہیں رہتی۔ ایسے بچوں کے دانت بہت دیر سے نکلتے ہیں۔ ٹخنے بوجھ پڑنے کی وجہ سے کچھ موٹے موٹے سے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ پسلیاں ادھر ادھر سے اندر کو دب جاتی ہیں لیکن بیچ میں سے سامنے کی طرف کو خوب ابھر آتی ہیں۔ جسکی وجہ سے سینے کی شکل ایسی ہو جاتی ہے جیسے ناچتے وقت لقا کبوتر کی۔ اسی لئے اسے "کبوتری سینہ" کہتے ہیں۔ بچہ کمزور اور چڑچڑا ہوتا ہے اور چونکہ خون کی کمی ہوتی ہے اسلئے اکثر اس عام ضعف کی وجہ سے تشنج کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ بھوک اکثر خوب لگتی ہے اور پیٹ بڑھ جاتا ہے۔

ان تمام خرابیوں کا باعث (۱) غذا کی کمی (۲) ہوا سے محرومی اور (۳) دھوپ کا نہ ملنا ہوتا ہے۔

ہمارے بدن کو لحمی، شحمی اور نشاستہ دار غذاؤں کے علاوہ بعض نمکیات کی اور چند قسموں کے حیاتین کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونے، فولاد، اور فاسفورس کے نمکیات اگر جسم کو میسر نہ آئیں تو خواہ ہم "سونے کا نوالہ" بھی کھالیں ہماری ہڈیاں مضبوط نہ ہونگی۔ اسی طرح اگر گیہوں، پھل یا سبز ترکاریوں کی معرفت خاص خاص حیاتین ہمارے بدن میں نہ پہونچتے رہیں۔ تو ہمارا کھانا ہمارے نشوونما میں مدد نہیں دیتا۔ اس سے یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ بہت سے کھاتے پیتے گھروں کے بچے بھی اس بیماری میں کیوں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

(۲) تازہ ہوا پر ہمارے خون کی صفائی منحصر ہے۔ جو ہوا کہ ہمارے سانس کے ساتھ باہر نکلتی ہے اگر ہم پھر اسی کو سونگھ لیں تو اس سے خون کو آکسیجن نہ ملیگی۔ کیونکہ اسمیں آکسیجن موجود نہیں ہے۔ اسلئے ایسے مقامات کی ہوا جہاں بہت سے آدمی یا جانور جمع ہوں اور ہوا کے بدلتے رہنے کا بھی انتظام نہ ہو یعنی تازہ ہوا برابر آتی جاتی نہ ہو خون کی صفائی کے ناقابل ہوتی ہے اور اگر مکانات اس قسم کے ہوں کہ ان میں تازہ ہوا

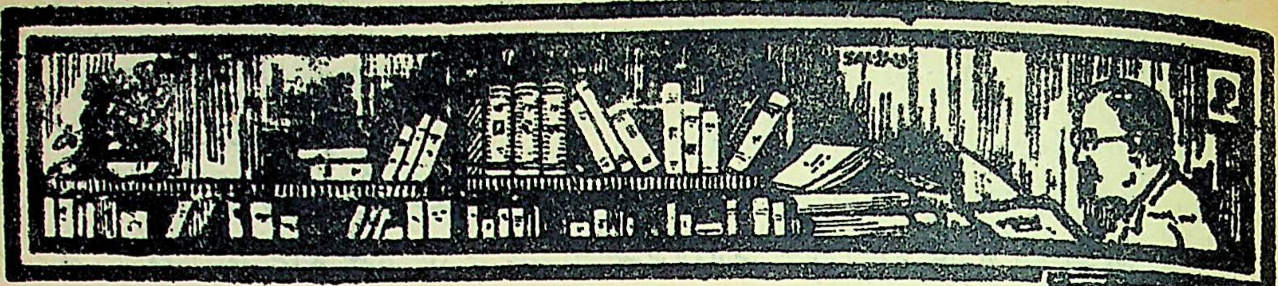
کا آزادانہ اور بے روک ٹوک گذر نہ ہو تو ان مکانوں کے اندر کی ہوا بھی ہمارے لئے بیکار اور مضرت رساں ہوگی۔ ایسے مکانوں کی ہوا میں سانس لے لیکر پلنے والے بچے خواہ وہ امیروں ہی کے بچے کیوں نہ ہوں۔ تندرست نہیں رہ سکتے۔ اور بہت آسانی سے رکٹس کا شکار ہو سکتے ہیں۔

(۳) پھلوں میں جو حیاتین پائے جاتے ہیں۔ اس کا باعث یہ ہے کہ پھل ہر وقت آفتاب کی شعاعوں میں غسل کرتے رہتے ہیں اور آفتاب کی جاں بخش شعاعیں انہیں حیاتین سے لبریز کر دیتی ہیں ہمارے جسم بھی اگر اسی طرح آفتابی غسل کرتے رہیں، تو ان میں حیاتین کی کافی مقدار پہونچتی رہتی ہے لیکن اگر بچوں کو بند کمروں اور بند مکانوں میں رکھا جائے کہ جہاں سورج کی روشنی نہ پہونچتی ہو تو ایسے بچوں کو حیاتین کی کافی مقدار میسر نہیں آتی، اور انکی ہڈیاں صحیح طور پر نشو و نما نہیں پاتیں۔

یہ معلوم ہو جانیکے بعد کہ اس بیماری کے اسباب کیا ہیں غالباً یہ بہت زیادہ دشوار نہیں ہے کہ اسکے علاج کے متعلق ہم اپنا طریق کار تجویز کریں۔ پیدا ہوتے ہی بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہے اگر ماں کسی ایسے مرض میں مبتلا ہے کہ جس نے اسکے خون میں کیلسیم (چونا) فاسفورس، اور فولاد کی کمی پیدا کر دی ہو تو یا تو بچے کو اس کا دودھ نہ دیا جائے۔ یا ماں کا پوری توجہ سے علاج کر کے اسکے خون کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔ ماں کے دودھ کے بعد بچے کے لئے کسی تندرست دایہ کا دودھ بہترین غذا ہے۔ لیکن اگر یہ میسر نہ آئے تو گائے یا بکری کا دودھ دیا جائے اور اس میں پانی اور کریم کی مناسب مقدار ملا کر اسے انسانی دودھ سے بلحاظ اجزا قریب ترین کر لیا جائے۔ ڈبوں کے دودھ بحالت مجبوری دئے جا سکتے ہیں۔ لیکن تازہ دودھ پر انہیں ترجیح نہیں دیجا سکتی۔

جب بچہ کچھ کھانے کے قابل ہو جائے تو اسکی غذا میں دودھ کے علاوہ انڈے اور پھل شامل کر دیئے جائیں۔

بچے کو زیادہ سے زیادہ ہوادار، صاف اور روشن مکان میں رکھا جائے اور روزانہ چند گھنٹوں کے لئے اسے کھلے ہوئے میدانوں یا باغوں میں دھوپ میں لیٹنے اور کھیلنے کا موقع دیا جائے سورج کی سب سے زیادہ صحت بخش شعاعیں وہ ہوتی ہیں جو اسکے طلوع کیوقت صبح کو خارج ہوتی ہیں دوا کے طور پر بچے کو فاسفورس اور کیلسیم کے مرکبات اور انکے ساتھ ساتھ مچھلی کا تیل دیا جائے۔ مچھلی کے تیل میں حیاتین کی بہت افراط ہوتی ہے اگر بعض ہڈیاں ٹیڑھی ہو گئی ہیں تو انہیں مناسب بندشوں اور تختیوں کا سہارا دے کر صحیح صورت حالات پر لانے کی کوشش کی جائے۔ یہ کام ڈاکٹر کا ہے اور ہمیشہ بہت ہوشیار اور تجربہ کار ڈاکٹر کے مشورہ سے انجام دینا چاہیئے ✢



معلومات

شادیوں کے لئے سرٹیفکٹ

ریاست آرجینٹینا میں آئندہ اس وقت تک کوئی شادی نہ ہوسکیگی جب تک کہ دولہا شہری حکام کے سامنے ایک سرٹیفکٹ اس مضمون کا نہ پیش کرے کہ وہ ایسی تمام بیماریوں سے پاک وصاف ہے جو شادی کے تعلقات کے ذریعہ ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں۔ آرجینٹینا کے سماجی مصلحین کی سالہا سال کی انتھک کوششوں کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وہاں اس قسم کا ایک قانون بن گیا ہے اور اپنی اس کامیابی کو وہ اپنے اس مقصد کے سلسلے میں بہت ہی اہم خیال کرتے ہیں کہ ملک سے امراض خبیثہ کا بیج کھو دیا جائے۔

اس قانون پر فوراً عملدرآمد شروع ہو جائیگا۔ عورتوں کے لئے اس قسم کا کوئی قانون نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ خود درخواست کریں تو انہیں بھی اس قسم کا سرٹیفکٹ دیا جاسکتا ہے۔ اسی قانون کی دیگر دفعات میں یہ بھی ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اس قسم کے متعدی امراض کے بیمار اسپتال میں داخل ہو جائیں۔ ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ بدکاری کے تمام اڈے بند کردیئے جائیں قانون کی خلاف ورزی کی سزا ایک بھاری جرمانہ ہے اور جرم کے اعادہ کی صورت میں قید ہے۔

بسیار خوری کس طرح ہلاک کرتی ہے

انسان کی تمام غلط کاریوں میں غالباً بسیار خوری سب سے زیادہ عامتہ الوقوع ہے۔ ہر زمانے میں بسیار خوری دولتمندوں کا دلچسپ مشغلہ رہی ہے۔ ہولی رٹ کا مقولہ ہے کہ سوڈم کا گناہ یہی تھا کہ روٹی پیٹ میں خوب بھر لی جائے اور کام کچھ نہ کیا جائے۔ بھٹی میں اگر اندھا دھند ایندھن بھر دیں تو آگ بجھ جاتی ہے دودکش کے راستہ سے نکلتے ہوئے دھوئیں کے بادل صاف بتا دیتے ہیں کہ آگ ٹھیک طریقے پر نہیں جل رہی ہے اور ہر چیز میں دھواں بھرا جا رہا ہے۔ غذا بھی جسم کا ایندھن ہوتی ہے یہ ایندھن اگر روز روز کثیر مقدار میں پیٹ میں بھرا جائے تو ہمارے جسم میں بھی وہی کیفیت پیدا ہوگی جو بھٹی میں ہوتی ہے جس طرح دودکش میں گھٹ کر دھواں ہر چیز میں بھر جاتا ہے۔ بالکل یہی ادہ جلی غذا سے زہریلے مادے خارج ہو کر خون میں اور جسم کی بافتوں میں بھر جاتے ہیں ضرورت سے زیادہ جو غذا کھائی گئی ہے اس کا ایک حصہ تو چربی کی صورت میں اعضا پر جم جاتا ہے۔ لیکن دوسرے اجزا بالخصوص لحمی اجزا کے لئے ضروری ہے کہ فوراً گردوں کے راستے سے خارج کئے جائیں۔ کیونکہ بدن میں انکے جمع رہنے کا کوئی انتظام نہیں ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ ضرب المثل کہ "بہت سے آدمی اپنے دانتوں سے اپنی قبر کھودا کرتے ہیں" علمی نقطۂ نظر سے بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ جگر اور گردوں پر اس طرح جو فالتو کام کا بوجھ پڑتا رہتا ہے وہ ان اعضاء کو قبل از وقت فرسودہ اور بیکار کر دیتا ہے۔ اور ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ ان اعضاء کو خراب کر کے بسیار خوار اپنے جسم کے لئے کوئی اور فائدہ ہی حاصل کر لیتے ہوں۔

حفظ صحت کیلئے جاپانی مذہبی احکام

اخبار "فیجی شیمپو" کے مطابق قدیم جاپانی مذہبی احکام تندرستی اور درازئ عمر کے متعلق حسب ذیل تھے۔

زیادہ سے زیادہ وقت جو تم بسر کرسکتے ہو کھلی ہوا میں بسر کرو۔

۲ دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ ہرگز گوشت نہ کھاؤ۔

۳ تیز گرم پانی سے روزانہ ایک مرتبہ غسل کرو۔

۴ گرم اور کھُردرے کپڑے پہنا کرو۔

۵ شام کو جلدی سو جاؤ اور صبح کو تڑکے سے اُٹھ بیٹھو۔

۶ روزمرہ رات کو کم سے کم چھ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ سات گھنٹے سویا کرو اور ہمیشہ تاریک کمرے میں کھڑکیاں کھول کر سویا کرو۔

۷ ہمیشہ چھ دن کے بعد ساتویں دین آرام کیا کرو اور اس روز پڑھنے لکھنے کا بھی کوئی کام نہ کیا کرو۔

۸ کبھی کسی حالت میں بھی غصہ کا اظہار نہ کیا کرو۔ دماغ سے بہت زیادہ یا بہت عرصہ تک کام نہ لیا کرو۔

۹ شادی اوائل عمر میں کیا کرو۔ بیواؤں کو اور ان مردوں کو جنکی بیوی مر گئی ہو جلد سے جلد دوسری شادی کر لینی چاہیئے۔

۱۰ چاء اور قہوہ کم مقدار میں انتہائی اعتدال کیساتھ پیو۔ تمباکو کا بالکل استعمال نہ کرنا چاہیئے اور شراب کو کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ لگانا چاہیئے

۱۱ گرم کمروں نہ رہا کرو بالخصوص ایسے کمروں میں جنہیں آگ جلا کر گرم کیا گیا ہو۔

۱۲ بدن کے جو اعضا کثرت استعمال یا عمر کی زیادتی کی وجہ سے ضعیف ہو جائیں انہیں طاقت دینے کے لئے جانوروں کے وہی اعضا کھایا کرو کہ جو تمہارے بدن میں کمزور ہیں۔

اب پڑھنے والے بطور خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ قواعد دوسرے ملکوں کے حفظان صحت کے قواعد سے بہتر ہیں یا ویسے ہی ہیں۔ لیکن اگر جاپانیوں کی قوت عمل اور دنیا میں قائم و باقی رہنے کی صلاحیت جسکی انکی قوم میں افراط ہے انہی قواعد کی بدولت ہی تو اتنا ضرور ہی کہا جا سکتا ہے کہ انکی قوم کے لئے یہ قواعد بہت ہی مفید ثابت ہوئے ہیں۔

کیڑے مکوڑوں کی عجائبات

مسلسل چھ سال تک سخت جانفشانی کے ساتھ تحقیقات کرنیکے بعد ایڈون مے ٹیل نے اب کیڑے مکوڑوں کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "گراس روٹ جنگلز" ہے۔ اس کتاب میں اُنہوں نے کیڑوں کی زندگی کے بعض نہایت ہی عجیب لیکن مستند بیانات دئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ تمام جاندار مخلوق میں کیڑوں کی تعداد نوے فیصدی ہے۔ ہر سال ساڑھے چھ ہزار بالکل نئی قسمیں کیڑوں کی دریافت ہو جاتی ہیں۔ کیڑوں کی مختلف قسموں کی تعداد کروڑ تک پہونچ چکی ہے۔ ان کیڑوں میں سب سے زیادہ بدمعاش "مینٹس" نامی کیڑا ہوتا ہے جسے عبادت کرنیوالا کیڑا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ ٹڈی کی سی صورت کا ہوتا ہے اور اپنی ٹانگوں کو موڑ کر اس طرح رکھتا ہے جیسے دعا کرتے وقت رکھی جاتی ہیں یہ کیڑا انسان کے لئے تو بے ضرر ہے۔ لیکن دوسرے کیڑوں کو ہضم کرنے کی اسکی بھوک کبھی نہیں تھکتی۔ چیونٹیوں کے علاوہ یہ ہر چیز سے لڑ پڑتا ہے خواہ وہ کتے اور بلی ہی کے برابر کیوں نہ ہو۔ اسے ہر وقت کھانے کے لئے زندہ گوشت چاہیئے۔ اسکی مادہ بعض اوقات ایسا بھی کرتی ہے کہ اگر کوئی چھوٹے قد کا نر مل گیا تو اسے اپنے مضبوط زنبور کی شکل کے پنجوں میں دبا لیا اور چٹ کر گئی۔ ایک "ایفڈ" نامی کیڑا اور بھی عجیب ہے جسے پودوں کی جوں بھی کہا جاتا ہے۔ یہ نر و مادہ کے اتصال کے بغیر ہی انڈے دیتا ہے۔ اور اگر ایک ایفڈ کی صرف ایک موسم بہار کی پیدا کی ہوئی نسل کسی طرح بغیر ضائع ہوئے باقی رہ جائے تو سارے بچوں کا مجموعی وزن بیاسی کرور بیس لاکھ ٹن ہو جائے۔ کیڑوں میں سب سے زیادہ عقلمند شہد کی مکھی، چیونٹی اور بھڑ ہے لیکن نسل کشی میں ان کا نمبر ایفڈ کے بعد ہے۔ ڈریگن فلائی (سبز مکھی) کی خاصیت بھی بہت ہی عجیب ہے اسے زندہ گوشت کھانیکا اسقدر شوق ہے کہ وہ اپنے ہی بدن کے حصے کاٹ کاٹ کر کھا جاتی ہے۔ اپنی دم کی طرف سے کھانا شروع کرتی ہے اور کھاتی ہوئی منہ کیطرف کو بڑھتی چلی آتی ہے۔ انجام ظاہر ہے۔

آلو اور فربہی کا علاج

عام خیال کے برعکس آلو کے اندر ایک بہت عمدہ قسم کا ربوہائیڈریٹ کی موجود ہے جسے اس خوراک میں شامل کیا جا سکتا ہے جو بدن کو

چھریرا بنانے کے لئے استعمال کی جائے۔ اس میں ایک خوبی تو یہ ہے کہ تھوڑا سا کھا کر اس سے پیٹ بھر جاتا ہے اور دوسری یہ کہ اس کا ۹/۱۰ حصہ پانی ہوتا ہے اس رائے پر اب ماہرین کا اتفاق ہو گیا ہے کہ دبلا کرنے والی غذا کے نسخہ میں آلو رکھا جا سکتا ہے۔ اور ایسا کرنا مفید ہوگا بشرطیکہ مٹھائیاں، حلوے اور بہت زیادہ روٹی کا استعمال قطعاً ممنوع ہو۔

دُبلا کرنے والی غذا میں انڈے اور آلو چاہے جتنے دئے جا سکتے ہیں۔ اس قسم کی خوراک سے پیٹ بہت ہی جلد بھر جاتا ہے اس لئے یہ اندیشہ ہو ہی نہیں سکتا کہ زیادہ کھانا کھالیا جائیگا۔

دندان سازی کے جدید طریقے

وائنا کے ایک دندان ساز ڈاکٹر شنیڈر نے مصنوعی دانت لگانے کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ وہ خراب دانت کو اکھیڑ کر اس کی جگہ ایسا مصنوعی دانت لگا دیتے ہیں جس میں سونے یا ہاتھی دانت کی بنی ہوئی جڑیں لگی ہوتی ہیں۔ اسی شہر میں ایک اور دندان ساز کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ جن دانتوں کو صاف کرنا یا مصالحہ سے بھرنا مقصود ہوتا ہے انہیں وہ باہر نکال لیتے ہیں اور باہر نکال کر اسکی صفائی یا مرمت کیا کرتے ہیں۔ مریض تین چار روز بعد آتا ہے، اور اس کا قدرتی دانت ضروری مرمت کے بعد پھر اسکے جبڑے میں جما دیا جاتا ہے۔ اور حیرت یہ ہے کہ جڑیں بالکل جم جاتی ہیں۔ اور دانت پہلے کی طرح مضبوط ہو جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ ایک چیز یہ بھی ہے کہ اس تمام عمل جراحی میں مریض کو بالکل کوئی تکلیف نہیں ہوتی یا اگر ہوتی ہے تو بس برائے نام۔

دلچسپ معلومات

(۱) ہوابازوں نے معلوم کیا ہے کہ کتے کے بھونکنے کی آواز آخری آواز ہے جو ان کو سنائی دیتی ہے جب کہ وہ زمین سے چار میل اونچے اُڑتے ہوتے ہیں۔

(۲) پرندوں میں سب سے زیادہ عمر راج ہنس کی ہوتی ہے۔ مگر بعض شاذونادر تین سو سال کے ہو جاتے ہیں شاہین کی عمر ایک سو ساٹھ برس تک کی پائی گئی ہے۔

(۳) آجکل خشک برف جرمنی میں تجارتی اغراض کے لئے بڑے پیمانہ پر تیار کی جاتی ہے اسکے آخری طریقہ استعمال کی خبر واشنگٹن (واقع امریکہ) سے آئی ہے وہاں سخت گرمی کے زمانے میں مسٹر فریڈنے (جو نیشنل بورڈ ٹریڈ برلن کے سکریٹری ہیں) اپنی دھوپ کے استعمال کی مخصوص ٹوپی میں خشک برف کی ایک ڈلی رکھ لی تھی۔ خشک برف تر برف کی طرح نہیں پگھلتی۔ کیوں نہ اسکا استعمال ایشیا کے جنوبی ممالک میں بھی کیا جائے۔

(۴) میگڈلینا شہر ٹوبالسک (روس) کی رہنے والی کی چھاتیاں پشت پر تھیں۔ وہ تین بچوں کی ماں تھی۔ اور انکو دودھ پلا کر پرورش کرتی تھی

(۵) امریکہ کی انجمن حفظ صحت نے کھٹملوں کو ایک سال تک قید رکھا اور بغیر کھانا کھلائے زندہ و توانا پایا ہے

(۶) بہت سی نوجوان اور متوسط عمر کی عورتوں کو (جنہوں نے جسم کی چربی گھٹانے اور دُبلے پتلے ہونے کی دوائیں کھائی ہیں) موتیا بند کا عارضہ ہو گیا ہے۔

(۷) کنکھجورے کی چالیس ٹانگیں ہوتی ہیں نہ کہ ایک ہزار جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔

(۸) اوسط سائز کے انسانی سر پر ایک لاکھ بیس ہزار بال ہوتے ہیں۔

(۹) ہسپتالوں کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں اکھٹا دو اور تین بچوں کی پیدائش اس کثرت سے ہوئی ہے کہ دنیا کی تاریخ میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔ بظاہر قدرت بھی آئندہ جنگ کے لئے انسان کی تیاریوں میں امداد کر رہی ہے۔

مجربات

ذاتُ الرّیہ (نمونیا)

مرسلہ حکیم سید مظفر علی صاحب دہلوی، جنرل سکرٹیری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور

حکیم میر نورالدین صاحب کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی لائل پور کا اجلاس ۲۶ جنوری ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا جس میں ضروری تجاویز پیش ہوکر پاس ہوئیں۔ اسکے بعد حکیم آتما رام صاحب کی تحریک پر مجرّبات کا سلسلہ شروع ہوا۔ حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ ذات الریہ (نمونیا) کے متعلق جن جن صاحب کے پاس اپنے تجربہ کے نسخے ہوں۔ جلسہ میں پیش کریں تاکہ اطبّا کو اس سے فائدہ حاصل ہو۔ چنانچہ حسب ذیل حضرات نے اپنے اپنے مجربات پیش کئے۔

(۱) حکیم کلب علی صاحب۔ **نسخہ خوردنی**۔ سورنجان شیریں ایکتولہ، زنجبیل ایکتولہ، مصطگی رومی ۶ ماشہ، سوڈا خوردنی تین ماشہ، سب کو باریک پیس کر سفوف بنالیں۔ خوراک ایکماشہ سے ۳ ماشہ تک مناسب بدرقہ کیساتھ۔

نسخہ ضماد۔ چونہ ایکتولہ، سنبل الطیب نو ماشہ، اذخر نو ماشہ، تمباکو خشک وتند ۲ تولہ، قند سیاہ ۳ تولہ، سرکہ نو تولہ۔

ترکیب اول الذکر چاروں اجزا کو باریک پیس کر سفوف بنالیں پھر قند سیاہ سرکہ میں حل کریں اور سفوف کو اسمیں ملا کر لیپ تیار کریں۔ اور حسب ضرورت کپڑے پر لگا کر نیم گرم کریں اور جائے ماؤف پر چپکا دیں۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ یہ دونوں نسخے میرے تجربہ اور بھروسہ کے ہیں۔

(۲) حکیم رادھا کشن صاحب۔ **نسخہ خوردنی**۔ دانہ دار کھانڈ کو شیر آک میں تر کرکے خشک کریں اور پیس کر محفوظ رکھیں۔ خوراک ایک رتی گرم پانی کے ساتھ۔

نسخہ ضماد۔ سورنجان تلخ، ایلوا، زنجبیل ہموزن لے کر حسب حاجت گئو موتر میں پیس لیں اور گرم گرم لیپ کردیں۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دونوں نسخے اس مرض میں میرے معمولات میں سے ہیں۔

(۳) حکیم پنڈت برکت رام صاحب۔ **نسخہ خوردنی**۔ کیسر کشمیری۔ ست لوبان، کشتہ بارہ سنگھا۔ ہموزن لے کر سفوف تیار کریں۔ خوراک ایکماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان یا عرق سونف۔

(۴) حکیم سید مظفر علی دہلوی۔ کشتہ قرن الایل (بارہ سنگھا) کھانے اور لگانے دونوں صورتوں میں مفید ہے۔ آک کے دودھ میں کیا ہوا تو مفید ہے لیکن میرے تجربہ میں کوارگندل میں کیا ہوا بہت زیادہ مفید ہے۔

ترکیب کشتہ بارہ سنگھا۔ بارہ سنگھا کو پہلے جلالیں پھر کوارگندل کے لعاب یا شیر آک میں کھرل کرکے ٹکیاں بنالیں اور کلیا میں بند کرکے گل حکمت کریں اور آگ دیں۔ خوراک ۲-۲ رتی مکھن یا منقے میں۔

ہر قسم کے درد، ذات الجنب، ذات الریہ وجع مفاصل میں مفید ہے اس کا طلا بھی ان امراض کے لئے سودمند ہے۔

روغن مالش۔ روغن کنجد ۱۰ تولہ کو آگ پر گرم کریں۔ گرم ہونے پر موم دیسی دو تولہ اسمیں ڈالیں۔ جب موم پگھل جائے تو آگ سے نیچے اُتار کر سیندور عمدہ دو تولہ اسمیں ڈال کر کسی لکڑی سے ہلاتے رہیں یہانتک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ پھر اسکو شیشی میں محفوظ رکھیں۔ پھر حسب ضرورت لے کر مقام ماؤف پر لیں۔ اور اوپر سے روئی کہنہ گرم کرکے باندھ دیں۔ یہ روغن علاوہ نمونیہ کے ہر قسم کے دردوں کے لئے مفید ہے میرا صد بار کا تجربہ شدہ ہے۔ (نوٹ) دواؤں کی مقدار خوراک جو لکھی گئی ہے وہ بڑے آدمیوں کے لئے ہے۔ کمزور اشخاص اور بچوں کے لئے طبیب اپنی رائے سے مناسب کمی کرلیں +

از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم، آر، اے، ایس لندن - ایف، ٹی، ایس، ایم، ایم، بی، چودھپور

طلائے نادر شاہی میٹھا تیلیہ ایک تولہ، سم الفار ایکتولہ، کنگی ایکتولہ، اندرجو ایکتولہ، مالکنگنی ایکتولہ، جوز بویہ ۶ ماشہ، بیخ کنیر سفید ۶ ماشہ زعفران تین ماشہ، موچرس ایکتولہ، تخم اونٹنگن ایکتولہ، بیخ دھتورہ سیاہ ایکتولہ، پوست بیخ اونٹ کٹارہ یک تولہ، قرنفل ایکتولہ، جاوتری ایکتولہ، تخم جمال گوٹہ ۶ ماشہ، چربی ریچھ ۸ تولہ، چربی شیر ۸ تولہ، ریگ ماہی ۸ تولہ، کیچوے ۸ تولہ، کنجد سیاہ ۸ تولہ، زیرہ کٹائی زرد ۳ ماشہ عنبر، مشک ہر ایک تین تین ماشہ - ان سب کا بطریق چووہ تیل نکالیں اور ذکر پر سیون اور حشفہ چھوڑ کر مالش کریں اور پان باندھ دیں۔ ٹھنڈا پانی نہ لگنے دیں۔ یہ طلا خوشبودار اور بے ضرر ہے اگر کسی قدر سرخی یا جلن معلوم ہو یا دانے نکل آئیں تو مکھن لگائیں۔

فوائد - عضو کی بہت سی شکایتوں کے لئے یہ طلا مجرب ہے۔

سرمۂ ولی سرمہ مدبر دو تولہ - پارہ ۵ تولہ، سیسہ ۵ تولہ، سمندر جھاگ ۱۰ تولہ، تخم نیل ۱۰ تولہ، ماہیران چینی ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ۳ ماشہ سرد چینی ایکتولہ، مغز تخم سرس سیاہ ایکتولہ، سنگ بصری خالص ایکتولہ ورق نقرہ ۲۵ عدد، ورق طلاء ۱۵ عدد - موتی ناسفتہ تین ماشہ - عرق بید مشک ½ بوتل -

ترکیب - سیسہ کو گرم کر کے اس میں پارہ ملائیں - پھر سرمہ مدبر اور باقی چیزیں کوٹ چھان کر کھرل میں ڈالیں اور عرق بید مشک میں اتنا کھرل کریں کہ سرمہ بن جائے۔

فوائد - ابتدائے موتیابند، لگرے یا روہے، ناخنہ، سبل خارش، دمعہ، قرحہ چشم اور ضعف بصر کے لئے اکسیر صفت ہے - مجربہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح - محدث دہلوی -

دوائے نامردی جدوار خطائی ۱ ماشہ، زعفران چار ماشہ، خرما ایک عدد - مشک خالص ۲ رتی، برہد کا دودہ ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، ان سب دواؤں کو پیس کر بڑ کے دودہ میں کھرل کریں - اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو گائے کے دودہ کیساتھ کھلائیں - **فوائد** - یہ گولیاں بہت مقوی باہ و بے ضرر ہیں۔

از جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب مدیر حبیب الاطباء

اکسیر نزلہ شدید شنگرف ایکتولہ، فلفل گرد ایکتولہ، دونوں کو کھرل کریں - جب بالکل باریک ہو جائیں تو مصری ایکتولہ، دار فلفل ۶ ماشہ ملا کر کھرل کریں - یہانتک کہ غبار کی مانند ہو جائیں - خوراک دو رتی نیم گرم پانی کیساتھ -

فوائد - یہ دوا نزلہ کے واسطے اکسیر ہے علاوہ ازیں ضیق النفس اور درد سینہ کے لئے بھی مجرب ہے۔

اکسیر پیچش مغز بادام شیریں ۷ عدد، پودینہ جنگلی ۶ ماشہ، سونف ۶ ماشہ، انار دانہ ۶ ماشہ، گلقند دو تولہ، مصری ۵ تولہ، تمام دواؤں کو پیس کر شیرہ نکال لیں، اور صبح کے وقت پلائیں - یہ ایک خوراک ہے ایسی ایک خوراک شام کو پلائیں -

فوائد - پیچش خواہ کتنی ہی پرانی ہو اسکے استعمال سے آرام ہو کر تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

دوائے ممسک برگ بھنگ ۶ ماشہ، افیون ۶ ماشہ، تخم دھتورہ سفید ۶ ماشہ، تینوں کو شیرہ برگ دھتورہ ۵ تولہ و شیرہ برگ برگد ۴ تولہ میں کھرل کر کے ۲-۲ رتی کی گولیاں بنالیں - مجامعت سے پہلے صرف ایک گولی دودہ کے ہمراہ کھلائیں - سریع الاثر اور بارہا کی مجرب دوا ہے۔

از جناب حکیم فتح محمد صاحب خان گڑھ

روشنائی نوشادر، چوا کھار، سہاگہ، بھونڈی پھٹکری سفید، شورہ قلمی ہر ایک ۸ تولہ، نمک سونچر ۴ تولہ، افیون ۹ ماشہ، ہولے افیون کے چھ کو باریک کر کے ہانڈی میں ڈالیں - اور اتنی ہی بڑی ہانڈی اسکے اوپر الٹا کر گل حکمت کریں اور چولہے پر چڑھا کر نرم آنچ کریں - جب اوپر کی ہانڈی گرم ہو جائے تو اس پر کپڑے کی گدی پانی سے بھگو کر رکھیں - جب کپڑے کی گدی گرم ہو جایا کرے تو پھر بدل کر دوسری گدی رکھ دیا کریں - اسی طرح ایک دو گھنٹے میں جوہر اوپر کی ہانڈی میں اڑ کر جا لگے گا - ہانڈیاں جب سرد ہو جائیں تو آہستہ سے منہ کھول کر اوپر کی ہانڈی سے

جوہر اُتار لیں۔ پھر افیون کو ملا کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔ **ترکیب استعمال**۔ دوا مذکور ارتی۔ لعاب کوارگندل ۱ تولہ، عرق بادیان ۸ تولہ کے ہمراہ درد گردہ والے کو روزانہ دیا کریں۔ سوزاک والے کو مکھن کے ہمراہ اور ادرار طمث کے لئے سفوف صعتر کے ہمراہ دیں۔

فوائد۔ اسکے استعمال سے پیشاب کھل کر آتا ہے حیض با فراغت ہوتا ہے۔ درد گردہ، ضعف جگر، ضعف مثانہ کیلئے مفید ہے اور ہاضم بھی ہے۔

شربت حیض کشا

اجوائن ایک تولہ، حلبہ ۲ تولہ، تخم خیارین چار تولہ۔ سونف دو تولہ، انیسون ۲ تولہ، تخم کرفس دو تولہ، تخم سویا دو تولہ، مجیٹھ دو تولہ۔ کھانڈ دوگنی بطریق معروف شربت تیار کریں۔ **ترکیب استعمال**۔ صبح و شام تین تین تولہ شربت نیم گرم پانی یا سونف کے عرق میں ملا کر پلائیں۔ **فوائد**۔ حیض کو جاری کرنیکے لئے بہترین شربت ہے۔

ازجناب حکیم آغا منصب علی صاحب دہلی

دق الاطفال

سنگ پشت یعنی کچھوہ کی اوپر کی ہڈی پانی میں گھسکر جمع کریں۔ پھر اسکے برابر کتھہ سفید ملا کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی ماں کے دودہ میں گھسکر دن میں ایک وقت دیں۔

حب برص

گندھک آملہ سار کو سات بار بکری کے دودہ میں بجھاؤ دیکر مدبر کریں پھر سات بار روغن گاؤ میں بجھاؤ دیکر صاف کریں اسکے بعد گندھک مصفےٰ روغن بابچی میں کھرل کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی ہمراہ جوشاندہ ترپھلہ صبح کے وقت کھلائیں۔

دوائے احتلام

افیون خالص ۲ رتی، کافور ۵ رتی، صبر زرد ۲۰ رتی۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے ۲۰ گولیاں بنالیں، اور ایک گولی رات کو سوتے وقت دودہ کیساتھ کھلائیں۔

ازجناب حکیم سید غوث محی الدین صاحب نیلور

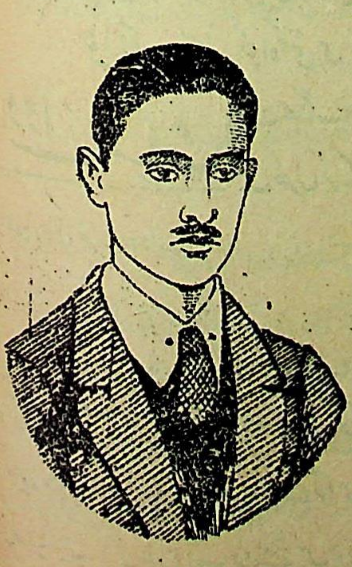
سفوف جریان

سنگ جراحت ۶ تولہ، پھول مکھانہ دو تولہ، سفید موصلی دو تولہ، ست سلاجیت دو تولہ، قند سفید ۶ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور صبح و شام تین تین ماشہ یہ سفوف دودہ کی لسی کے ہمراہ استعمال کریں۔

فوائد۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ سفوف بہت مفید ہے اور مقوی اعضائے رئیسہ بھی ہے۔

دیگر۔ سنگ جراحت ۴ تولہ، انیسون ۶ ماشہ، تخم ببول دو تولہ، برگ اڑوسہ ایک تولہ، پکھان بید دو تولہ، قند سفید ۵ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں خوراک تین ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ۔

فوائد۔ جریان کے لئے مجرب سفوف ہے۔ اسکے استعمال سے ہاضمہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔



ازجناب حکیم چندن لال سہگل مضطر

دوائے ذیابیطس

ست گلو، گڑمار بوٹی، مغز تخم جامن ہر ایک ایک تولہ۔ کشتہ فولاد، ست سلاجیت، زنجبیل ہر ایک دو ماشہ آب گلو سبز میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور تین گولیاں صبح اور تین شام کو ہمراہ تازہ پانی کھائیں۔

فوائد۔ یہ دوا پیشاب کی کثرت کو روکتی ہے۔ شکر کی آمد کو بند کرتی ہے گردہ و مثانہ کو قوت دیتی ہے۔

زنانہ ہسپتالوں کے مفید نسخے

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

گذشتہ سے پیوستہ

۱۶- مسچورا کونین ایسڈ

کونین سلفیٹ ۲ گرین
ایسڈ ہائیڈرو برومک ڈائیلیوٹ ۲۰ منم
ایکوا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں چار دفعہ پلائیں۔
ملیریا بخار کے لئے مفید ہے۔

۱۷- مسچورا کونین امونی ایٹا

ٹنکچر کونین امونی ایٹا ایک ڈرام
ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۳۰ منم
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ ۲ ڈرام
امونیا کارب ۲ گرین
ایکوا منتھا پپ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔
نزلہ، زکام اور انفلوئنزا کے لئے مفید ہے۔

۱۸- مسچورا ریکٹس (کُساح)

اولیم مورہیو ڈکا ڈیور آئل ایک اونس
سیرپ کیلسیم لکٹو فاسفیٹ ۴ ڈرام
لائیکوار کیلسس ۴ ″
سوڈیم ہائپو فاسفیٹ ۱۵ گرین
پلو ٹراگا کنتھ ۲ ″
اولیم کیسیا ۱ منم
گلیسرین ۲ ڈرام

ایملشن بنالیں۔ خوراک ۲ ڈرام بعد غذا صبح و شام دیں

۱۹- مسچورا ریزار سین

ریزار سین ۴ گرین
سپرٹ کلوروفارم ۱۲ منم
ایکوا ایک اونس

ایسی ایک خوراک صبح و شام پلائیں۔
مزمن پیچش کے لئے مفید ہے

۲۰- مسچورا ریہائی کمپونڈ

پلو ریہائی ۵ گرین
پلو کیلمبا ۱۰ ″
سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
ایسڈ کاربالک ۱ منم
ایکوا منتھا پپ ایک اونس

ایسی ایک خوراک ضرورت کے وقت پلائیں۔
نفخ و قراقر شکم کے لئے مفید ہے۔

۲۱- دیگر- پلو ریہائی ۵ گرین

سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین - ٹنکچر جنجر ۵ منم
ایکوا کیراوی ایک اونس - ایسی ایک ایک خوراک
دن میں تین دفعہ پلائیں - نفخ و قراقر کے لئے مفید ہے

۲۲- مسچورا سیلائن

مگنیشیا سلفیٹ ۲ ڈرام
سوڈا سلفیٹ ۱ ″
ایکسٹریکٹ گلیسریزا لکوڈ ۱۵ منم
سپرٹ منتھا پپ ۵ ″
انفیوژن سنا ایک اونس

ایسی ایک خوراک علی الصباح پلائیں مسہل ہے ✤

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱۱ ٹیبلائیڈ پل ہائیڈرار جرائی ایٹ سلائیٹ ڈیجی ٹیلس

TABLOID PIL HYDRARGERIET SCILLAE ET DIGITALIS

پل ہائیڈرار جرائی ۱ گرین
پلو سلا $1\frac{1}{4}$ ″
پلو ڈیجی ٹیلس ۱ ″

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔
استسقا کے لئے مفید ہے۔

۱۲- ٹیبلائیڈ سوڈا برومائیڈ کمپونڈ

TABLOID SODIUM BROMID COMPOUND

سوڈا برومائیڈ ۲ گرین
سٹرانشیم برومائیڈ ۲ ″
امونیا برومائیڈ ۱ ″
سوڈا آرسی نیٹ انہائیڈراس $\frac{1}{40}$ ″

اجزا کو ملا کر ایک قرص بنالیں۔
ایسا ایک قرص پانی کے ہمراہ کھلائیں۔
صرع میں مفید ہے۔

۱۳ ٹیبلائیڈ کیلسیم کاربونیٹ کمپونڈ

TABLOID CALCIUM CARBONATE COMPOUND

کیلسیم کاربونیٹ $3\frac{1}{2}$ گرین
مگنیشیا کارب پونڈرس $2\frac{1}{2}$ ″
بسمتھ کاربونیٹ ۲ ″

اجزا کو ملا کر اس کا ایک قرص بنالیں،
یہ قرص زخم معدہ کے لئے مفید ہے۔

۱۴- ٹیبلائیڈ کسکارا سگراڈا کمپونڈ

TABLOID CASCARA SAGRADA COMPOUND

ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا ایک گرین
ایکسٹریکٹ بوئے من $\frac{1}{2}$ ″
ایریڈین $\frac{1}{2}$ ″
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا $\frac{1}{16}$ ″
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈس $\frac{1}{2}$ گرین

اجزاء کو ملا کر ایک قرص بنالیں اور ایسا ایک قرص سوتے وقت کھلائیں۔
قبض کش اور امراض جگر کے لئے مفید ہے۔

۱۵- دیگر

ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا ۲ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا $\frac{1}{4}$ ″
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ویریڈس $\frac{1}{2}$ ″
کیپسیکم $\frac{1}{5}$ ″

اجزاء کو ملا کر ایک قرص بنالیں۔
ایک قرص رات کو سوتے وقت کھلائیں
مزمن قبض کے لئے مفید ہے ✤

(باقی آئندہ)

نوٹ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں ✤

"منیجر"

جوابات

(۱۶۷) **نسخہ دوائے نسواں۔** (الف) عام طور پر اشتہاری دواؤں کے نسخے حکیموں اور ڈاکٹروں کو معلوم نہیں ہوتے۔ کیونکہ جو شخص اس قسم کا کوئی نسخہ تجارت کی غرض سے تیار کرتا ہے وہ اپنا نسخہ دوسروں کو نہیں بتاتا۔ زیادہ سے زیادہ اتنا ہوتا ہے کہ نسخہ میں جو خاص اور موثر اجزا ہیں وہ معلوم ہو جائیں۔ آپ کو یہ نسخہ اگر کسی مریضہ کے لئے درکار ہے تو انکے حالات تحریر فرمایئے نسخہ تجویز کر دیا جائیگا۔ اگر تجارت کی غرض سے ضرورت ہے تو اسکے لئے صدہا طبی اور ڈاکٹری کتابیں موجود ہیں۔ ان میں سے دیکھ لیجئے۔ ہمدرد صحت کے صفحات صرف مریضوں کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چون پراش اولیہ جو آیورویدک دواہے۔ استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۶۸) **اولاد ذکور۔** (الف) آپنے مریضہ کی صحت کا حال کچھ نہ تحریر فرمایا۔ یہ کوئی بیماری نہیں ہے کہ اتفاق سے کسی عورت کے ایک دو بچے پیدائش کے دو چار روز کے بعد مر گئے یہ صرف ایک اتفاق ہے کہ یہ حادثہ انکے لڑکوں پر گذرا اور لڑکیاں محفوظ رہیں۔ یا شاید یہ بھی ممکن ہے کہ لڑکیاں زیادہ سخت ہوتی ہیں کیونکہ جو مخلوق "مظلوم" ہوتی ہے اسے قدرت سنگ جاں بنا دیا کرتی ہے۔ تاکہ زمانے کا مقابلہ کر سکے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کا معائنہ کئے بغیر کوئی رائے قائم کرنی دشوار ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) روزانہ چار عدد تخم شیولنگی ایام حمل میں پانی سے نگل جایا کریں۔ انشاء اللہ بچے تندرست رہیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) یہ مرض "مرت وتسا" ہے مینڈھا سنگی کی قسم سے ایک بوٹی ہوتی ہے جسے ہماری زبان میں ون دبہرما کہتے ہیں۔ اسکے پھول آک کے پھول سے مشابہت رکھتے ہیں پتے ایک دو سوت چوڑے سرکنڈہ کے پتے کیطرح ایک ڈیڑھ انگل لمبے۔ پھلی تلوار نما خمدار۔ پک جانے پر اسمیں سے آک کی طرح روئی سی نکلتی ہے پس اس پھلی کو ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک بھنگ کی طرح پیس چھان کر حاملہ کو جب تک وضع حمل نہ ہو پلاتے رہیں۔ اس سے بچے بڑی عمر والے ہونگے۔ (دہاری لال نثار)

(۱۶۹) **کشتہ چاندی۔** (الف) اس معاملے میں میرا علم بالکل محدود ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک روپیہ کو گرم کرکے لیموں کے پانی میں بجھا دیں۔ پھر ایک سیر ہلیلہ سیاہ کو ایک تھیلی میں ڈال کر یہ روپیہ ہلیلہ سیاہ کے بیچ میں رکھ دیں اسکے بعد تھیلی پر دو سیر مونج لپیٹ کر ایسی جگہ آگ دیں جہاں ہوا بالکل کم ہو۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) چاندی کے سالم پترہ کو دس تولہ نوجیون بوٹی کے نغدہ میں رکھ کر پانچ سیر اُپلوں کی آگ میں کشتہ کرلیں۔ سفید باوزن کشتہ ہوگا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) چاندی کی چونی کو انار میں رکھکر آگ دیں۔ کشتہ برآمد ہوگی۔ اگر پہلی آنچ میں نہ ہو تو دوبارہ آگ دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) پترہ چاندی کو سو بار مدار کے دودھ میں بجھا دیں۔ پھر اجپا ور ریٹھہ معہ گٹھلی کوٹ کر مدار کے دودھ میں گوندھکر گل حکمت کریں اور پانچ سیر اُپلوں کی آنچ دیں ایک یا دو آنچ میں کشتہ ہو جائیگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۷۰) **معجون مقوی جگر و معدہ۔** (الف) معجون کا نام نہیں بلکہ نسخہ طلب کرنا بھی کچھ اسی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آپ کسی مریض کے علاج کے لئے نہیں بلکہ تجارت کے لئے نسخہ کے طالب ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ ہمدرد صحت کے صفحات کا ناجائز استعمال ہے۔ آپ مریض کے حالات تحریر فرمایئے انہیں دیکھکر اطبا جیسا مناسب خیال کرینگے نسخہ تجویز کر دینگے۔ معجون اور قرص اور سفوف کی شرط کیسی؟ قدرت کا تجویز کیا ہوا ایک عام نسخہ اگر آپ پسند کریں تو میں لکھے دیتا ہوں۔ معدہ اور آنتوں کی قوت کے لئے ورزش سے بہتر دنیا میں کوئی دوا اور شہد سے بہتر کوئی معجون آپ کو نہ مل سکے گی۔ تازہ پھل بھی تقویت معدہ کے لئے بہت مفید ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جوارش جالینوس استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کیوں بنی بنائی معجون سے کوئی گزند پہونچتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مصطگی رومی ایکتولہ، زیرہ سفید ایکتولہ، الائچی خورد ۶ ماشہ، تج ۶ ماشہ، آبریشم خام مقرض ۶ ماشہ، پوست بیرون پستہ نو ماشہ، پوست اترج نو ماشہ بدستور کوٹ چھان لیں۔ اور مربائے سیب سائیدہ ۵ تولہ، شہد ۱۵ تولہ کا قوام کرکے سب دوائیں اسمیں شامل کر دیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح و شام (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) انیسون، تخم کرفس، تخم گذر، تخم شبت ہر ایک تین تولہ، مصطگی، قرنفل، عاقرقرحا، عود ہندی ہر ایک ۲۰ ماشہ، شہد سہ چند ادویہ حسب معمول معجون بنائیں۔ معدہ و جگر کو قوت دیتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ عرق بادیان۔ (حکیم چندن لال سہگل مضطر)

(۱۷۱) **آنکھوں کا دھندلاپن۔** (الف) بہتر تو یہی تھا کہ آپ کسی امراض چشم کے ماہر سے مشورہ کر لیتے۔ ایک دوا جو اکثر تجربے میں آچکی ہے لکھے دیتا ہوں۔ کسی انگریزی دوا فروش سے ٹنکچر کیمفر کمپاؤنڈ ایک دو ڈرام لے لیجئے۔ ایک دو آنے میں مل جائیگا۔ اس دوا کے دو تین قطرے صبح اور دو تین قطرے شب کو سوتے وقت آنکھوں میں ڈال لیا کیجئے۔ اگر کچھ فائدہ معلوم ہو تو پھر اور خرید لایئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سرمہ سیاہ ۱ تولہ کی ڈلی کو گرم کرکے آب لیموں میں ۱۰ مرتبہ بجھائیں۔ پھر بوٹی ستیاناسی کا دودھ ڈال کر خوب کریں اور آنکھوں میں بطور سرمہ لگائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کحل الجواہر آنکھوں میں لگائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ یہ سرمہ بنا کر صبح و شام استعمال کریں ۔ کافور بھیم سینی ، ممیران چینی ہر ایک ایک ماشہ ، سرمہ سیاہ خالص دو تولہ ، عرق سونف و عرق گلاب آدھی بوتل میں کھرل کر کے سرمہ بنالیں اور آنکھوں میں لگائیں ۔ یا ہمدرد دواخانہ سے کحل صدف منگا کر استعمال کریں ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) سرمہ ایک تولہ : پارہ تین ماشہ ہری سونف کے پانی میں کھرل کر کے استعمال کریں ۔ (حکیم آغا منصب علی)

(و) یہ مرض "اندھراتہ" ہے ۔ سرمہ غریب نواز استعمال کریں جس کا نسخہ ذیل میں درج ہے ۔ شورہ قلمی ، نوشادر ، پھٹکری خام ، نمک شیشہ لاہوری سمندر جھاگ ہر ایک دو تولہ ، توتیا بریاں ایکماشہ سونف کے پانی یا عرق میں تین دن تک کھرل کریں ۔ اور بعد تنقیہ دماغ کم از کم اکیس دن ترپھلا کو بادام روغن میں چرب کر کے دو تولہ شہد کیساتھ دن میں دو بار کھلائیں اور دو بار دن میں مذکورہ بالا سرمہ آنکھوں میں لگائیں ۔ (بہاری لال شرما وید)

(۱۷۲) **سانپ کا کاٹنا** ۔ (الف) سب سانپوں کے زہر کی خاصیت یکساں نہیں ہوتی ۔ اسی لئے کسی ایک دوا سے سب کے کاٹے کا علاج نہیں کیا جاسکتا ۔ اس وقت تک کالے سانپ کے زہر کا علاج دریافت ہوا ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ جسے آپ خود کر سکیں ۔ اسپتالوں میں اور بڑے بڑے دواخانوں میں وہ دوا موجود رہتی ہے اور ضرورت کے وقت مل سکتی ہے ۔ مارگزیدہ کو جلد سے جلد کسی اسپتال میں پہونچا دینا چاہیئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سنکھ کو شیر مدار میں کھرل کر کے کشتہ کریں ۔ خوراک دو رتی ۔ تریاق زہر ہے ۔ بوٹی ناگدون گھس کر پلانا اور لگانا تریاق زہر مار ہے ۔ مور کے انڈہ میں سوراخ کر کے مرچ سیاہ ڈال کر بند کریں اور گیہوں میں ۴۰ دن تک دبائیں پھر پیسکر زخم پر لگائیں ، اور اسی کی نسوار دیں اور پانی میں گھس کر پلائیں ۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ سنکھ جو بذریعہ کرنڈ بوٹی تیار کیا گیا ہو ، ۲ رتی دودھ کیساتھ کھلائیں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) مارگزیدہ کے لئے میرا مجرب نسخہ حسب ذیل ہے ۔ پوست ریٹھہ ، عصارہ ریوند ہموزن کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں بوقت ضرورت دو رتی سے چار رتی تک نیم گرم روغن زرد کیساتھ دیں ۔ قے و اسہال کے ذریعہ زہر خارج ہو جائیگا اور پوٹاسیم پرمنگنیٹ زخم میں بھر دیں اور جس جگہ سانپ کاٹے اس سے کچھ اوپر کپڑا باندھ دیں ۔ تاکہ زہر نہ چڑھنے پائے ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) پوست ریٹھہ پیس کر موٹھ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی آدہ آدہ گھنٹہ کے بعد برابر دیتے رہیں ۔ قے دست ہو کر زہر خارج ہو جائیگا ۔

(حکیم آغا منصب علی)

(۱۷۳) **چائے کی ناموافقت** ۔ (الف) یہ کس طرح معلوم ہوا کہ جو پانی یا چاء آپکے دوست پیتے ہیں ۔ وہی دس پندرہ منٹ کے بعد پیشاب کی راہ نکل جاتی ہے ۔ غالباً آپکے دوست کو بار بار پیشاب آنیکا مرض ہے جسے یہ عجیب صورت دیدی گئی ہے ۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہونیکے اسباب (۱) گردوں کی خرابی (۲) دل کے امراض ، اور (۳) عصبی کمزوری ہوا کرتے ہیں ۔ آپ لکھتے ہیں کہ وہ کمزور بھی ہو گئے ہیں اور چہرہ بدرونق ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ انکے پیشاب میں شکر آتی ہو ، پیشاب کا کیمیاوی امتحان کرالیجیے ۔ اگر شکر نہ آتی ہو تو پھر غالباً وہ عصبی کمزوری میں مبتلا ہیں ۔ بہر حال مقدم یہ ہے کہ مرض تشخیص کر لیا جائے ، اور اس میں جلدی کیجیے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر ۵ تولہ ، مرچ سیاہ ۵ تولہ کو آہنی کڑھائی میں لوہے کے دستہ سے آب ترب ۴ سیر پختہ ڈال کر رگڑیں ۔ پھر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی دہی کیساتھ کھلائیں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ فولاد جامن والا ۲ ، ۲ رتی صبح و شام بالائی میں رکھہ کر کھایا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) برادہ فولاد ۱ تولہ ، پوست بیضۂ مرغ صاف کیا ہوا دس تولہ ۔ دونوں کو آب جامن میں کھرل کر کے گٹھلی جامن کے نغدہ میں رکھیں اور دس سیر اُپلوں کی تین بار آگ دیں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) حالات نامکمل ہیں ۔ معائنہ کی ضرورت ہے ۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) ایک اور ۵ ۲ کی نسبت کا لائم واٹر تیار کر کے عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں ایکتولہ لائم واٹر ملا کر دن میں دو دفعہ پلائیں ۔ (بہاری لال شرما وید)

(۱۷۴) **عوارض خاص** ۔ زرد آنکھیں اور زرد پیشاب یرقان کی علامتیں ہیں ، لیکن آپ کی تحریر کے طرز سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مریض میں یہ علامتیں ایک مدت سے موجود ہیں ۔ اب مصیبت یہ ہے کہ یرقان اس قسم کی بیماری نہیں ہے جو ایک سی حالت میں مدتوں چلتی رہے مجبوراً یہی خیال کرنا پڑتا ہے کہ بچپن کی غلط کاریوں نے جو چہرہ کو بدرونق کر دیا ہے اور خون کی کمی کی وجہ سے جو زردی سی منہ پر چھاگئی ہے اسے آپ نے آنکھوں کی زردی سے تعبیر کیا ہے ۔ آپ انہیں چند روز تک "سیرپ ہیموجن" استعمال کرائیے ۔ اس سے تازہ خون پیدا ہو کر ان شکایتوں کو رفع کر دیگا ۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بیخ برگد ، پوست بیخ کیکر ، پوست بیخ سنبھل ، پوست بیخ شیشم کا پانی نکال کر خشک کریں اور چھ چھ ماشے کر سونٹھ ، کیسر کشمیری دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشہ کیساتھ کوٹ چھان لیں ۔ اور سہ چند شہد ملا کر معجون بنالیں ۔ اور ایکماشہ ٹھنڈے پانی کیساتھ کھائیں ۔ (حکیم لالہ سری رام)

(ج) بیخ کو بیخ تازہ کا سفوف تین ماشہ روزانہ دودھ سے کھایا کریں ۔ اور بیخ چیتہ شراب میں حل کر کے بطور طلا استعمال کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ پوست بیضۂ مرغ فولادی ایکتولہ ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ ، کشتہ سم دھاتہ ۶ ماشہ ، شاہ بلوط ایکتولہ ، ثعلب مصری ایکتولہ ، بہمن سفید ایکتولہ ، بہمن سُرخ ایکتولہ ، موصلی سفید ایکتولہ ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور دو دو ماشہ صبح و شام پانی کیساتھ استعمال کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ک) بوقت صبح سفوف کشتہ قلعی والا ۶ ماشہ ہمراہ دودھ کھائیں۔ اور رات کو سوتے وقت روغن بادام ۶ ماشہ نیم گرم دودھ میں ملا کر پئیں۔
(حکیم چندن لال سہگل)

(و) منڈی، برگ حنا تین تین ماشہ رات کو پانی میں تر کریں اور صبح کو آب زلال لے کر شربت نیلوفر دو تولہ ڈال کر پئیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد حب تنکار ایک عدد کھا لیا کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) آپ نے پیٹ کے متعلق یہ نہیں لکھا کہ وہ سخت ہے یا نرم۔ دوسرے حالات سے شک ہوتا ہے کہ بیماری کی طحال یا جگر میں یا تو سوزش ہے یا وہ بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا دو سیر شہد اور دو سیر گودہ گھی کوار، دو تولہ برادہ اسپات ایک ٹھلیا میں ڈال کر ایک ماہ تک زمین میں دبا دیں۔ اسکے بعد نکال کر چھان لیں۔ خوراک ایک تولہ صبح ایک تولہ شام قدرے عرق سونف میں ملا کر۔ (بہاری لال شرما وید سابق ایڈیٹر رسالہ شدھ رسائن)

(۱۷۵) شانے کا درد۔ (الف) گمان غالب یہ ہے کہ آپ کا معدہ صحیح طور سے کام نہیں کرتا، اور آپ فتور ہضم میں مبتلا ہیں۔ بہت باقاعدگی کیساتھ روزانہ ورزش کیا کیجئے۔ علی الصباح دو تین میل اچھی تیز چال سے جا کر واپس آنا کافی ہوگا۔ غذا مقررہ وقت پر کھایئے، اور جہانتک ہو سکے سادہ اور زود ہضم غذائیں استعمال کیجئے۔ پھلوں کا استعمال مفید ہوگا۔ آٹا اگر بغیر چھنا ہوا استعمال کریں تو بہتر ہے۔ دوا کے طور پر چند روز یہ نسخہ استعمال کر لیجئے۔ سوڈا بائیکارب ۵ اگرین پپ سین ۵ گرین ٹنکچر کارڈیمم کمپا ونڈ ۱ ایونز، ایکوا اینیسی اتنا کہ سب ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کیجئے۔ اور ہمیشہ کچھ کھانے کے بعد۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ روغن سرخ کا استعمال کریں اور معجون سورنجان نو ماشہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ج) بادیان تین ماشہ، انیسون ۳ ماشہ، کشوث ۳ ماشہ، گلقند ۲ تولہ، پانی میں شیرہ نکال کر صبح کے وقت پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۷۶) ضعف دل۔ (الف) مریضہ غالباً "مسند نشینی" کے مرض میں گرفتار ہیں۔ ان کہئے کہ دنیا میں عورتوں کے لئے "چھالیا کترنے" کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کام نہیں لیتیں اور غریب معدہ پر یہ ظلم ہے کہ دن میں دو دو تین مرتبہ (بلکہ شاید اور زائد) زبردستی طرح طرح کی سبک اور ثقیل غذائیں اسمیں بھر دیتی ہیں اور اسے با دل ناخواستہ کام کرنا پڑتا ہے وہ بھی رات کو اس طرح انتقام لیتا ہے کہ اپنے اندر خوب ریاح پیدا کر کے پھولتا ہے اور دل اور پھیپھڑوں کو دباتا ہے۔ مریضہ اسی تکلیف کو محسوس کیا کرتی ہیں۔ صرف معدہ پر محنت کا بار ڈالنے کی بجائے اگر وہ جسم کے سب اعضائے محنت لیا کریں تو پھر معدہ کو کوئی شکایت نہ ہوگی۔ اول تو کسی دوا کی ضرورت ہی نہ ہوگی اور اگر ہو تو جواب نمبرہ ۷ا میں جو نسخہ درج ہے اسکا استعمال چند روز کرا دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چون پراش اولیہ جو آیورویدک دوا ہے استعمال کیجئے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) جوارش شاہی ۶ ماشہ دنمیں دو بار شربت روح افزا تین تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۷۷) کھانسی۔ (الف) چند روز تک "فیلسول" کا استعمال اس طرح کریں کہ ایک پڑیہ صبح کو اور ایک رات کو سوتے وقت روزانہ استعمال کر لیا کریں۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ بنی بنائی پڑیاں انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چون پراش اولیہ (آیورویدک دوا) از حد مفید ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) بوٹی سوما کلپا کا سفوف ایک ایک ماشہ روزانہ صبح و شام گرم پانی سے کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جوہر نوشادر ایک رتی، نمک چرچٹہ ایک رتی، لعوق شمعون ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں اور ہر تیسرے دن حب غاریقون ۵ اعداد سے تلئین کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) گل بنفشہ، گل نیلوفر، گل بانسہ، گل زوفا ہر ایک دو تولہ، عناب ۲۰ عدد، سپستان ۶۰ عدد، کنار ۲۰ عدد، سونف ڈیڑھ تولہ، پانی میں جوش دے کر مل چھان کر مصری تین پاؤ ملا کر شربت بنالیں اور دو تولہ صبح دو تولہ شام کو عرق سونف میں ملا کر پئیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(و) ملیٹھی اور تخم سردائی ہموزن کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور دو ماشہ رات کو پانی کے ساتھ استعمال کر کے سو جائیں۔ صبح نہار منہ مغز بادام ۷ دانہ مصری دو تولہ پانی میں پیس کر پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ز) درحقیقت یہ نزلی کھانسی ہے۔ لہٰذا بعد تنقیہ دماغ بذریعہ سفوف ایارج فیقرا حب شفا (جو یونانی طب کا مشہور معروف نسخہ ہے) ایک گولی صبح ایک شام کو ہمراہ عرق شیر ۶ تولہ عرق سونف ۶ تولہ دنمیں دو ہفتہ تک کھلائیں۔ (بہاری لال شرما وید)

(۱۷۸) کالپی مصری۔ (الف) ضلع جالون (یو۔ پی) میں کالپی ایک نہایت پرانی بستی ہے۔ کسی وقت میں یہ ایک صوبہ کی حیثیت رکھتی تھی اور جھانسی سے کانپور تک ایک صوبہ قائم تھا۔ شہنشاہ اکبر نے راجہ مہیش پرشاد بیربل کو اس صوبہ کا حاکم بنایا تھا۔ راجہ بیربل کی کی گھٹی میں مذاق پڑا تھا۔ اس لئے انہوں نے بڑی کوشش اور جانفشانی سے کالپی میں مصری تیار کرائی اور مصری کا ایک نگینہ سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر شہنشاہ کے حضور میں پیش کیا۔ اکبر نے خیال کیا کہ اس انگوٹھی میں ہیرا جڑا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ ہیرے کا سائز کافی بڑا تھا۔ اسلئے ان کو شبہ ہوا اور انہوں نے جوہریوں کو بلا کر جانچ کرائی۔ سب نے متفقہ طور پر ہیرا بتایا۔ لیکن ایک پرانے خرانٹ جوہری نے عرض کیا کہ حضور یہ شکر کا نگینہ ہے۔ دوسرے جوہریوں نے اس سے پوچھا کہ اسکو اس امر کا کیونکر علم ہوا، بڈھے جوہری نے جواب دیا کہ میں نے انگوٹھی کے نگ پر مکھی کو بیٹھتے دیکھا پس میں نے یہ نتیجہ نکال لیا کہ یہ شکر ہے۔ کیونکہ ہیرے کے نگینہ پر مکھی کبھی نہیں بیٹھتی۔ بادشاہ سلامت جوہری

کی فراست سے نہایت خوش ہوئے اور اسکو خلعت فاخرہ سے سرفراز فرمایا اسی زمانے کالپی میں مصری تیار کرنے کی بنا پڑی اور رفتہ رفتہ یہ مصری تمام ہندوستان میں مشہور ہوگئی۔

چند سال گذرے کہ میرے والد صاحب قبلہ نے نوے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ وہ تمام مرکبات میں کالپی مصری استعمال کرتے تھے ان کا قول تھا کہ اگر کوئی شخص تولہ بھر کالپی کی مصری معہ پانچ عدد مغز بادام مقشر سوتے وقت کھایا کرے تو زندگی بھر اس کو کوئی دماغی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ کالپی مصری کئی مرتبہ شکر کو صاف کر کے تیار کی جاتی ہے اور تیاری کے بعد جواہر کے ٹکڑوں کی طرح آبدار ہوتی ہے۔

زمانے کی ناقدری نے کالپی کو اس لائق نہ رکھا کہ یہاں پر بہت سے مستند کارخانے اس مصری کی ساخت کے ہوتے۔ فی الحال صرف ایک اوسط درجہ کا کارخانہ محلہ قاضی پورہ میں عبدالعلی خاں عبدالولی خاں کے نام سے قائم ہے جس کا کل کاروبار بذریعہ گوہر حیات آفس پٹکاپور کانپور ہوتا ہے۔ اور ہندوستان میں اسی کارخانہ سے تیار ہو کر مصری سپلائی ہوتی ہے۔

(حکیم عبدالحمید خلف حکیم عبداللہ صاحب مرحوم کالپی ضلع جالون)

(ب) یہ مصری آپ کو گوہر حیات آفس پٹکاپور کانپور سے آٹھ آنے فی سیر کے حساب سے مل سکتی ہے۔

(قاضی نذیر عالم الہ آباد و طیبہ اعجازی بیگم بریلوی)

(ج) میری نظر سے ایک نہایت خوشگوار سوال کالپی مصری کی بابت گذرا۔ میں خود اس مصری کا کاروبار کرتا ہوں اور نو آنے فی سیر سپلائی کرتا ہوں۔ نمونہ چار آنے کے ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جا سکتا ہے چونکہ یہ مصری نہایت ہی شفاف ہوتی ہے۔ اسلئے تمام اطبا اپنے بیش قیمت نسخوں میں اس کا استعمال کرتے ہیں۔ (غلام جیلانی متصل جامع مسجد ٹپکاپور، کانپور)

(۱۷۹) **اختلاج قلب**۔ (الف) آٹھ سال سے نزلہ زکام میں مبتلا ہونا اور اب آنتوں کے متعلق یہ شکایت پیدا ہونا کہ مروڑ ہو کر اجابت ہو (جس میں) اس بات کا شبہ پیدا کرتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ آپکے دوست سل کے مرض میں تو گرفتار نہیں ہیں۔ بہتر ہو کہ مقامی طور پر آپ ڈاکٹر دں سے مشورہ کر کے اس شبہ کو دور کریں۔ نزلہ و زکام کے لئے اگر انکے "کولائیڈل کیلسیم و وٹیامن ڈی کے انجکشن لگوادیں تو بہت فائدہ ہوگا۔ مروڑ کے لئے "کارب آرسون" استعمال کرائیے بہت مفید چیز ہے آپ نے لکھا ہے کہ وہ فائیلریا میں بھی مبتلا ہیں۔ فائیلریا کسی بیماری کا نام نہیں ہے یہ ایک قسم کے کیڑے ہوتے ہیں جو انسانی جسم میں داخل ہو کر مختلف بیماریاں پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اگر آپ بیماری کی علامات لکھدیتے تو معلوم ہو سکتا کہ کیا شکایت ہے۔ اس طرح کوئی نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست ہلیلہ، پوست آملہ، پوست بہیڑہ ہر ایک دو تولہ، دانہ الائچی خورد چار تولہ۔ بریج کشنیز ۴ تولہ، مرچ سیاہ تولہ، روغن بادام ۲ تولہ، مصری دو چند کے قوام میں معجون تیار کریں اور دودھ کیساتھ صبح دو تولہ یہ دوا کھائیں۔ (حکیم لالہ سریرام دوساجھ)

(ج) کشتہ عقیق ایک رتی، جوارش شاہی نو ماشہ میں ملاکر دن میں دو بار استعمال کریں۔ اور تریاق نزلہ نو ماشہ میں کشتہ مرجان ایک رتی ملاکر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) کسی مقامی طبیب سے باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) ایارج فیقرا کے ذریعہ دماغ کا تنقیہ کریں پھر کشتہ سنگ یشب، کشتہ عقیق کشتہ مرجان ہموزن ملاکر رکھیں۔ اور دو رتی صبح دو رتی شام کو شہد میں ملاکر چاٹیں۔ (بہاری لال شرما وید)

(و) گل بنفشہ ۶ ماشہ، گل گاؤزباں ۶ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستان ۹ دانہ، ملیٹھی ۶ ماشہ، مصری دو تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صاف کریں اور صبح کو مل چھان کر پئیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۸۰) **کساح**۔ (الف) کساح کے متعلق میرا ایک مضمون "ہمدرد صحت" کی اسی اشاعت میں شائع ہوا ہے اُسے پڑھ لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس بیماری میں بچہ کی ہڈیاں ٹیڑھی اور کمزور ہو جاتی ہیں اور ان میں چونے کے اجزا کم ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے مروارید ناسفتہ، زہر مہرہ خطائی، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی ہر ایک ا ماشہ کو عرق گلاب میں کھرل کر کے محفوظ رکھیں اور ایک رتی صبح ایک شام کو ماں کے دودھ میں ملاکر دیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(۱۸۱) **سر کا غبار**۔ (الف) غالباً آپ شراب کے عادی ہیں اور اس نے آپکے دماغ اور عصبی نظام کو کمزور کر دیا ہے۔ بہتر ہو کہ آپ شراب چھوڑ دیں اور اب تو یوں بھی چند روز میں وہ چھوڑنی ہی پڑیگی۔ کیونکہ ہندوستان کے صوبوں کی حکومتیں انسداد شراب نوشی کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ورق نقرہ ۶ ماشہ، طباشیر ایک تولہ دونوں دواؤں کو عرق گلاب میں کھرل کریں، پھر دانہ الائچی خورد، برادہ صندل سفید، ترپھلہ ہر ایک دو تولہ مغز بادام شیریں ۶ تولہ کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور دو چند مصری پیس کر ملادیں۔ اور ایک تولہ سفوف دودھ کیساتھ صبح کو پھانکیں۔

(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۸۲) **ہڑتال مومیا**۔ (الف) بدقسمتی سے مجھے اسکے متعلق کوئی واقفیت نہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۸۳) **تقطیر بول**۔ (الف) چٹکلا تو یہ ہے کہ آپ تل زیادہ مقدار میں کھایا کیجئے۔ گزک، ریوڑیاں، تل شکری وغیرہ سب مزیدار چیزیں ہوتی

ہیں۔ نسخہ یہ ہے کہ ٹنکچر بیلاڈونا پانچ پانچ بوند کی مقدار میں ذرا سا پانی ملا کر روزانہ تین مرتبہ پی لیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ زمرد ایک رتی جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر رات کو کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ جواب نمبر ۱۷۴ والا نسخہ استعمال کریں مفید ہوگا۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشہ ہمراہ عرق سونف کھایا کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) سوڈا بائیکارب یا نمک مولی ۱ ماشہ شربت بزوری دو تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ حکیم آغا منصب علی)

(۱۸۴) **دوار۔** (الف) اگر قبض رہتا ہے تو اسے دور کرنے کی کوشش کیجئے سر کے چکر جاتے رہیں گے۔ اگر کوئی نسوانی مرض موجود ہے تو اسکا علاج کرائیے سر کے چکر خود کوئی مرض نہیں ہوتے۔ بلکہ کسی نہ کسی بیماری کی علامت ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجئے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۱۷۹ میں جو نسخہ درج ہے وہی استعمال کریں۔ (بہاری لال شرما وید)

(۱۸۵) **درد وغیرہ۔** (الف) آپنے درد سر، درد دنداں، درد بازو، بخار، اور بے قاعدگی ایام پانچ مختلف بیماریاں تحریر فرمائی ہیں اور ایک نسخہ طلب فرماتے ہیں ایسی صورت میں تو یہی ہو سکتا ہے کہ ع ہر مرض کی دوا درود شریف۔ کا نسخہ مریضہ کے لئے لکھدیا جائے اتنی دور بیٹھے بیٹھے ایسی مریضہ کے لئے اور کوئی نسخہ نہیں لکھا جا سکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بادیان، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، پرسیاؤشاں، تخم کرفس، پوست خربوزہ، پوست املتاس، مشکطرامشیع ۶-۶ ماشہ پانی میں جوشدے کر صاف کریں اور شربت بزوری بار دہ تولہ ملا کر نہار منہ استعمال کرائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۸۶) **آواز کی بندش۔** مریض کو کسی ایسے ڈاکٹر کے پاس لے جائیے جو حلق کے امراض کا ماہر ہو۔ وہ حلق کا معائنہ کر کے معلوم کر سکے گا کہ آواز کی دوڑی میں کیا خرابی ہو گئی ہے۔ اکثر یہ خرابی آتشکی مادہ سے پیدا ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کا معائنہ کر کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۱۸۷) **درد سینہ۔** (الف) سینہ کے امتحان کے بغیر کوئی صحیح رائے نہیں قائم کی جا سکتی، تارپین کے تیل کی مالش ممکن ہے کہ درد کے لئے مفید ثابت ہو لیکن بہتر یہی ہے کہ سینہ کا امتحان کرا لیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ بارہ سنگا ایک رتی صدوری ایک تولہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۱۸۸) **نظر کی کمزوری۔** (الف) عینک کے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ نظر بہت زیادہ کمزور ہو چکی ہے۔ اگر اسی کے ساتھ عام جسمانی کمزوری، لاغری اور آنکھوں میں خشکی اور کھجلی بھی موجود ہے تو فوراً مچھلی کا تیل پینا شروع کر دیجئے اور چند روز بعد عینک اتار دیجیگا۔ رفتہ رفتہ بینائی طاقت پکڑ جائیگی
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مامیران چینی، کافور بھیم سینی، کاجل ہر ایک ایک ماشہ کو آب پیاز میں گھسکر شہد ایک تولہ ملائیں اور رات کو سوتے وقت قطرہ قطرہ آنکھوں میں ٹپکایا کریں۔ اکسیر اعظم ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کحل الجواہرات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کحل الجواہر لگائیں اور خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ صبح نہار منہ کھائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) مغز بادام ۷ عدد، مویز منقے نو عدد کا پانی میں شیرہ نکال روزانہ تین مہینے تک استعمال کرائیں۔ عینک توڑ ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۸۹) **دمڑی اور چھدام کا وزن۔** اسکول میں بھی تولے، ماشے، رتیاں، چاول اور خشخاش ہی یاد کئے تھے۔ وہاں بھی کبھی اوزان کے نام سے "دمڑی اور چھدام" سننے میں نہ آئے، اور پھر جن لوگوں کو ماشے اور تولے ہی صحیح طور پر یاد نہ رہتے ہوں وہ بے چارے دمڑی چھدام کیا یاد رکھیں گے
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۱۹۰) **کھانسی وغیرہ۔** بلغم کے ہمراہ اتفاقیہ طور کبھی خون آ جانا لازمی طور پر اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ سل کا مرض ہو گیا ہے معمولی کھانسی اور حلق کی سوزش میں بھی اکثر خون آ جاتا ہے۔ تاہم اتنے عرصہ دراز تک کھانسی کا موجود رہنا ضرور اندیشہ ناک ہے ممکن ہے کہ آپکے حلق میں سوزش ہو یا حلق کے غدود متورم ہوں۔ اچھی طرح سینے اور حلق کا امتحان کرا لیجئے۔ اگر معمولی کھانسی ہو تو اسکے ازالہ کے لئے چند روز تک یہ دوا استعمال کر لیجئے۔ امونیا کارب ۵ گرین۔ ٹنکچر سلا ۱۰ بوند، وائنم اپیکاک ۱۰ بوند، ٹنکچر کیمفر کمپاؤنڈ ۲۰ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دن بھر میں ایسی ایسی تین خوراکیں پیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مرض کو معمولی خیال کر کے غفلت کرنا باعث ہلاکت ہے۔ اسلئے آپ تشخیص مرض کرا کے باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) لعوق سپستاں دو تولہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سفوف غزی السمک تین ماشہ ہمراہ عرق شیر مرکب ۷ تولہ، صدوری ایک تولہ دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) سرطان محرق ۴ رتی لعوق نزلی آب تربوز والا ایک تولہ میں ملا کر پہلے کھائیں اور اوپر سے شربت اعجاز دو تولہ شربت انجبار دو تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں ملا کر پئیں۔ گرم اور خشک چیزوں سے پرہیز کریں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

بقیہ صفحہ ۵۶ پر

سوالات

ضوابط اندراج (۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار نہیں ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے۔ جنکے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۱۹۴) مجھے ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو مقوی اعصاب اور اعضائے رئیسہ ہو، سرعت کمزوری باہ کو رفع کرے، دافع قبض اور درد کمر ہو، نسخہ کم قیمت ہو۔ حکیم اکبر حسین صاحب و ڈاکٹر سعید احمد صاحب خاص طور پر متوجہ ہوں۔ (خریدار نمبر ۲۴۲۹)

(۱۹۵) ایک ایسا مجرب نسخہ مطلوب ہے جسکے ایک ہفتہ کے استعمال سے جوڑوں کا درد خواہ وہ گٹھیا کی وجہ سے ہو یا چوٹ کی وجہ سے جاتا رہے۔ ہر عمر کے عورت و مرد اس نسخہ کو ہر موسم میں استعمال کر سکیں اور اسمیں سیلان الرحم اور ضعف معدہ کی بھی رعایت ہو۔ (خریدار نمبر ۶۱۵۳)

(۱۹۶) عرصہ دو تین سال سے گھٹنے میں سخت درد پیدا ہوگیا ہے۔ فی الحال پاؤں زمین پر نہیں ٹکتا۔ لیکن درد موقوف ہے۔ ڈاکٹر لوگ بونی ٹیومر بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں عمل جرّاحی کے سوا کوئی علاج نہیں ہے۔ (خریدار نمبر ۷۳۱۴)

(۱۹۷) بواسیر کے مسّوں کو بلا تکلیف گرانے والا، کھانے یا لگانے کا ایسا مجرب بے خطا آسان بے ضرر اور زود اثر نسخہ درکار ہے جس سے بواسیری مادہ جسم سے خارج ہوکر جگر کی بھی اصلاح ہوجائے۔ تیار شدہ دوا مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۱۹)

(۱۹۸) مرض بیری بیری کے لئے کوئی جامع اور بہتر نسخہ مطلوب ہے دوا معجون یا سفوف کی شکل میں ہو تو مناسب ہے۔ (خریدار نمبر ۶۷۰۰)

(۱۹۹) ایک ۳۵ سالہ مریضہ بعارضہ بواسیر بادی مبتلا ہے۔ ایام ماہواری بھی چھ مہینے سے بند ہیں۔ کوئی مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۶۸۹۳)

(۲۰۰) ایک مریض جسکی عمر اکیس سال ہے چار سال سے کثرت احتلام کی شکایت میں مبتلا ہے۔ خون میں حدت پیدا ہوگئی ہے۔ گرم چیزیں مرض کی زیادتی کا باعث ہوتی ہیں۔ جگر، معدہ، اور دماغ کمزور ہوگیا ہے۔ اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے۔ علاج سے عارضی فائدہ ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۴۴۳۸)

(۲۰۱) بال جیون گھٹی وغیرہ ناموں سے ایک شربت تیار ہوتا ہے۔ جسکی خوراک ۱۰ سے لیکر ۵۰ بوند تک ہے، بچوں کے امراض دست، قے، قبض، بخار و کھانسی وغیرہ میں اور عام کمزوری میں برتا جاتا ہے اگر کسی صاحب کو مکمل نسخہ معلوم ہو تو تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۷۷۶)

(۲۰۲) میری سولہ سالہ ہمشیرہ کے سر کے بال اور ابرو ئیں، پلکیں سفید ہیں۔ پیدائشی طور پر مریضہ کا رنگ بہت گورا ہے دن کو وہ بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ ازراہ کرم کوئی صاحب ایسا نسخہ بتائیں جس سے بھوؤں اور پلکوں کے بال کالے یا گہرے بھورے ہوجائیں۔ دوا خواہ کھانے کی ہو یا لگانے کی۔

(ایک ناظرہ)

(۲۰۳) پان میں جو جو چیزیں کھائی جاتی ہیں وہ مضرت اور فائدے کے اعتبار سے کیا خواص رکھتی ہیں اور جب تمباکو بھی استعمال میں آئے تو کیا دانتوں میں جراثیم رہ سکتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۶۵۶۶)

(۲۰۴) ایک ایسے تیر بہدف یونانی ڈاکٹری یا ہومیو پیتھک نسخہ کی ضرورت ہے جس سے آدھ گھنٹے میں نیند آجائے اور وہ جگانے سے نہ جاگے۔ بلکہ خود ہی اُٹھ جائے۔ نسخہ آسان اور زہریلی اشیاء سے پاک ہو اور خوراک کم سے کم ہو۔ (خریدار نمبر ۶۹۸۰)

(۲۰۵) مرض فیل پا کا مجرب علاج درکار ہے۔ یہ مرض یہاں بہت ہوتا ہے اور لوگ باؤلی کا پانی پیتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۱۵)

(۲۰۶) جلاب کے ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جو زہریلی اشیاء سے پاک ہو اور بصورت گولی یا معجون ہو۔ ہر موسم میں ہر عمر والا اسے استعمال کر سکے۔ (خریدار نمبر ۴۰۸۶)

(۲۰۷) مریض ۴۳ سالہ کثرت احتلام کی وجہ سے نگاہ، جسم، معدہ اور اعصاب کمزور ہیں۔ معدہ میں خشکی ہے۔ ۸ - ۱۰ سال سے پائیریا کی شکایت بھی ہے مریض چائے کا عادی رہا ہے۔ لیکن اب ترک کردی ہے زیادہ لکھنے پڑھنے سے سینہ دُکھنے لگتا ہے مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۶۹۷۹)

(۲۰۸) بر شعشاء کے خواص کا لحاظ رکھتے ہوئے۔ ایک ایسا مجرب یونانی نسخہ درکار ہے جو مفرح قلب، مقوی دماغ، ہاضم اور ممسک ہو۔ نیز پرسوت اور سیلان میں مفید ثابت ہو۔ نسخہ قیمتی ہو تو کچھ حرج نہیں۔ (خریدار نمبر ۶۳۱۰)

(۲۰۹) میرے دائیں ہاتھ کی پشت پر اکوتہ ہے۔ انگریزی یونانی دونوں علاج کئے گئے۔ فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۶۰۳۱)

(۲۱۰) مریض عمر ۳۰ سال، دائیں جانب سینے میں پستان کے نیچے ۶ ماہ سے درد ہے۔ یونانی اور ڈاکٹری دونوں علاج کئے۔ مگر فائدہ نہیں ہوا مسہل بھی لئے گئے درد ہر وقت رہتا ہے۔ مقام درد پھڑکتا رہتا ہے۔ کم خرچ اور ارزاں نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۴)

(۲۱۱) میری اہلیہ جنکی عمر ۲۱ سال ہے مرض پلوریسی میں مبتلا ہے۔ ایکسرے سے دونوں پھیپھڑوں میں اس کا اثر پایا گیا ہے لیکن بائیں جانب زیادہ ہے پہلے بخار اور کھانسی بہت تھی اب نہیں ہے۔ مریضہ کو بھوک نہیں لگتی۔ کمزوری زیادہ ہے۔ مزاج صفراوی ہے۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۵۷۰۵)

(۲۱۲) عرصہ تین سال سے بھگندر یا فسچولا کی شکایت ہے۔ ہومیوپیتھک اور انگریزی علاج اور آپریشن اور جراح کے علاج سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بعض وقت خارش زیادہ ہوتی ہے زیادہ چلنے سے تکان محسوس ہوتی ہے۔ ماہر معالج کا پتہ یا نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۲۳۰۴)

(۲۱۳) میرے فوطے نسبتاً چھوٹے بڑے ہیں کیا ان کا بہترین علاج آپریشن کے سوا بھی کوئی ہے اور کیا اس سے لحمی شحمی کا علاج بھی ہو سکتا ہے یا صرف آبی کا۔ خریدار نمبر ۱۰۳۱

(۲۱۴) عرصہ دو سال سے میرے پیر میں زیادہ اور ہاتھوں میں کم ایسے دانے نکلتے ہیں جن میں خارش ہوتی ہے اور زردی مائل لیسدار پانی نکلتا رہتا ہے جاڑے میں کچھ اچھا رہتا ہے۔ ہر طرح کا علاج ہو چکا ہے مگر فائدہ نہیں ہو۔ ازراہ کرم کھانے اور لگانے کی مجرب دوا تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۲۳۶)

(۲۱۵) پانا چونی بوٹی کی شناخت اور افعال و خواص کیا ہیں اور وہ کہاں سے مل سکتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۹۰۸)

(۲۱۶) چالیس سال کے سن سے قبل بالوں کا سفید، چہرہ کا پژمردہ اور نظر کا کم ہونے لگ جانا طبعی امر ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو حذاق محترم کے نزدیک تلافی کی سہل و مفید ترین تجویز کیا ہو سکتی ہے؟ جب کہ مریض کی عام صحت بہمہ وجوہ اوسط درجہ کی ہے۔ لیکن وہ دماغی کام کرنے کا عادی ہے اور بعض اوقات اسکے پیشاب کا کچھ ابتدائی حصہ سفید مگر لیسدار نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۴۲۱)

(۲۱۷) میرے ایک دوست کو، سال سے کثرتِ بول کی شکایت ہے۔ دن میں تو زیادہ نہیں لیکن رات کو کم از کم ۸ مرتبہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ ایک ڈاکٹر نے ایسڈ یوریا تجویز کیا تھا۔ یہ شکایت ایک عرصہ تک کھچڑی کھانے سے پیدا ہوئی کوئی مجرب نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۳۱۲)

(۲۱۸) مریض کی عمر ۲۴ سال ہے عرصہ تین سال سے کان بالکل بہرے ہو گئے ہیں۔ سائیں سائیں کی آواز آتی رہتی ہے۔ قبض بھی رہتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے تلوے جلتے ہیں۔ سر میں کھجلی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ مریض کو ایکسال پہلے بخار ہو گیا تھا۔ انگریزی دواؤں کے استعمال سے یہ حالت ہو گئی ہے (خریدار نمبر ۵۶۰۶)

بقیہ مضمون صفحہ ۵۴ سے

(و) گل بنفشہ ۶ ماشہ، گاؤزباں ۶ ماشہ، سپستاں نودانہ، عناب ۵ دانہ، بہدانہ ۲ ماشہ، ملیٹھی ۶ ماشہ، مصری دو تولہ، شب کو پانی میں تر کر کے صبح صاف کر کے استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۹۱) **فوطہ کا درد** - آپکے اعصاب کمزور ہیں۔ آٹھ دس روز تک پوٹاسیم برومائیڈ ۱۰ گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ کھائیے۔ اس سے اعصاب کا ہیجان دور ہو جائیگا۔ پھر کوئی مقوی اعصاب دوا کچھ دنوں تک استعمال کر ڈالئے۔ یہ سب سے زیادہ ضروری ہے کہ آپکو قبض نہ ہو یہ درد خصوصیت کیساتھ اسی لئے ہوتا ہے کہ امعا مستقیم (آنتوں کا زیرین اور آخری حصہ) میں فضلہ جمع رہتا ہے؛ اور اس کا بوجھ ان اعصاب پر پڑتا ہے جو متصل ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پتھری گردہ و مثانہ اس کا باعث ہے۔ مولی کا نمک مفید ہوگا۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) کشتہ فولاد ایک برنج، کشتہ بیضۂ مرغ ایک برنج معجون کندر ۹ ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) سفوف پتھر پھوڑی ۳ ماشہ، شربت بزوری بارد چار تولہ کے ہمراہ استعمال کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۱۹۲) **خارش وغیرہ** - آپکے دوست کے خون میں تیزابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ بیس بیس گرین سوڈا بائیکارب تین مرتبہ صبح دوپہر، شام روزانہ استعمال کیا کریں۔ کھانا کھانیکے ایک گھنٹے بعد دوا کھایا کریں۔ جب کبھی جلد پر دانے یا چکتے نمودار ہوں تو سوڈا بائیکارب ہی پانی میں گھول کر اس سے چکتوں کو بار بار دھوئیں۔ غذا بہت ہلکی اور زود ہضم استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سفوف بھنگرہ ۳ ماشہ روزانہ صبح نہار منہ پانی کیساتھ پھانکیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۱۹۳) **غدود** - آپریشن نہ کرائیے کچھ عرصہ تک متواتر مینڈلس پینٹ حلق میں لگوائیے، اور مچھلی کا تیل اور لال شربت بہت کافی مدت تک پلاتے رہیئے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غدود کو کٹوا دینے سے عام صحت خراب ہو جائیگی۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) میرے خیال میں اس کا بہتر علاج ہی آپریشن ہوگا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

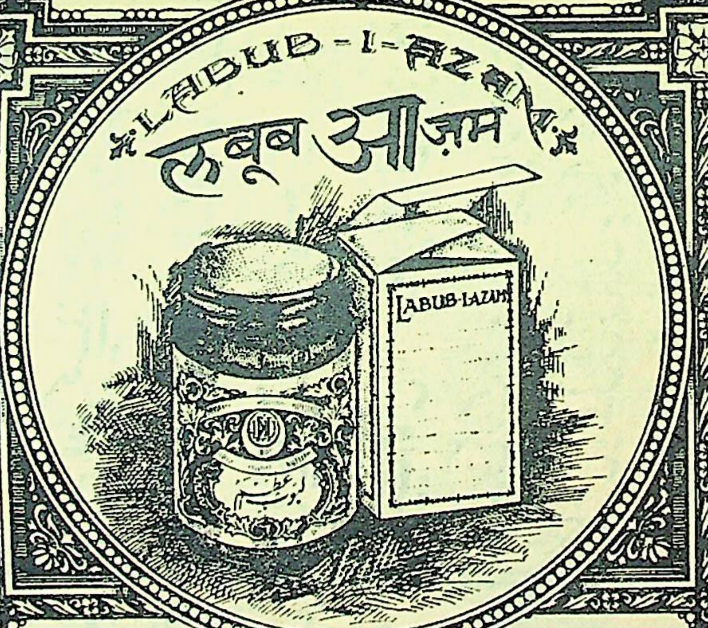
(د) مکوہ خشک ۳ ماشہ، عناب ۳ دانہ، سپستاں ۷ دانہ، عرق شاہترہ ۱۰ تولہ میں جوشدیکر صاف کریں اور شربت توت سیاہ دو تولہ حل کر کے روزانہ پلائیں۔ اور مکوہ دو تولے کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوشدیکر صبح کے وقت غرارے کرائیں۔ (حکیم چندن لال سہگل)

(ہ) ملیٹھی اور تخم سرالی ہموزن پیس کر سفوف بنائیں۔ اور رات کو سوتے وقت ۱ ماشہ یہ دوا پانی کیساتھ پھنکائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

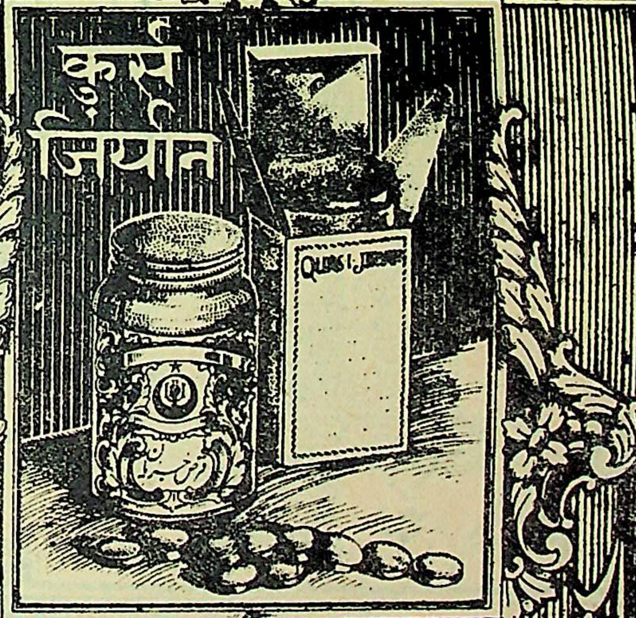
شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی



لبوب اعظم

یہ لبوب نہایت بیش قیمت ادویہ کا ایک نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ قوت باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفیہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے نہایت بے نظیر چیز ہے آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کرسکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ چار روپیہ (للعہ) پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** ٹیلیفون نمبر ۵۷۷



قرص جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کیلئے قرص جریان ایک نعمت ہیں جریان کا سبب خواہ کچھ ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتے ہیں۔ اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح حالت میں لاتے ہیں۔ اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی کثرت احتلام کو روکدیتی ہیں۔ قیمت فی شیشی جس میں ۲۰ یوم کے استعمال کی دوا ہے صرف دو روپے (عہ) پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔

تار کا پتہ "ہمدرد دہلی" **ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی** + ٹیلیفون نمبر ۵۷۷

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بجیطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

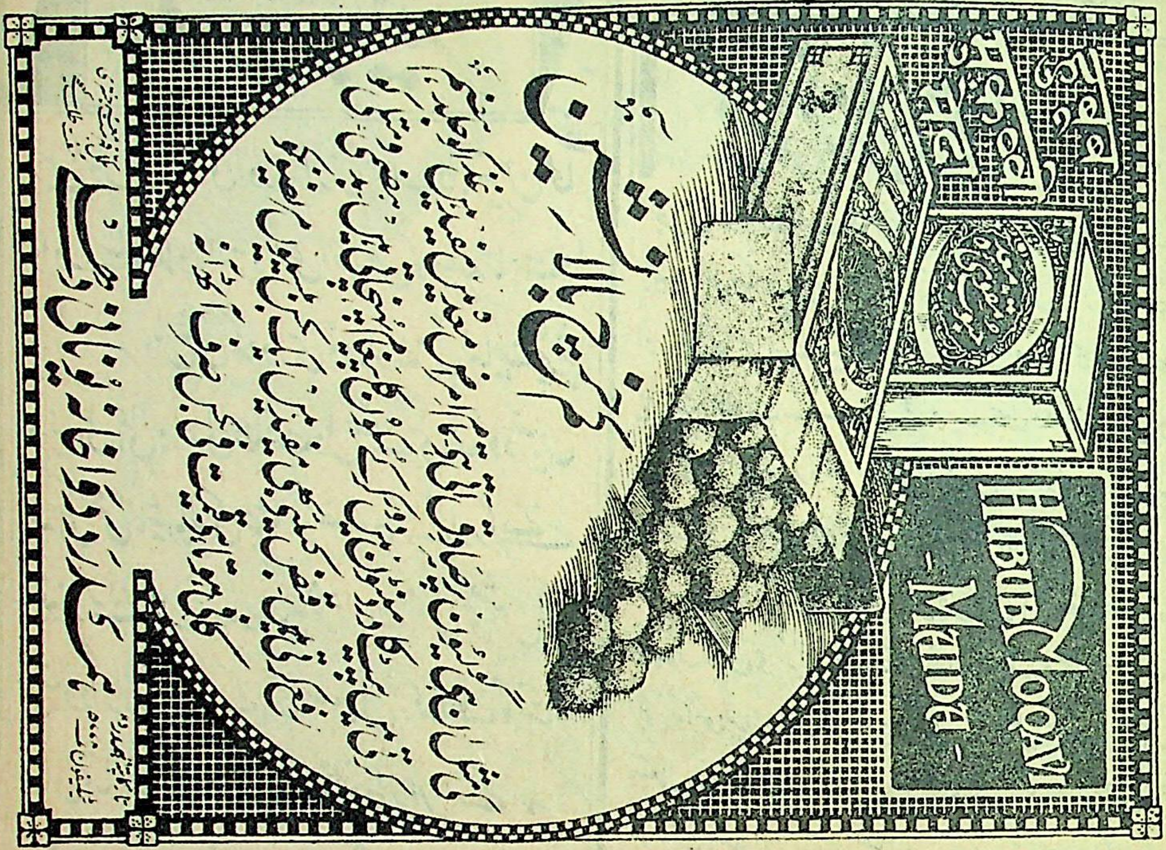
یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گھٹیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب ونفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ فالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُر تاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالونکی جڑونکو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہُوئی ہے مثل اور خوشبُودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲)

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہے اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدلدیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دُودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰ خوراک) ایکروپیہ چار آنہ (عہ۱)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بنجطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل، منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بنجطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہے۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے

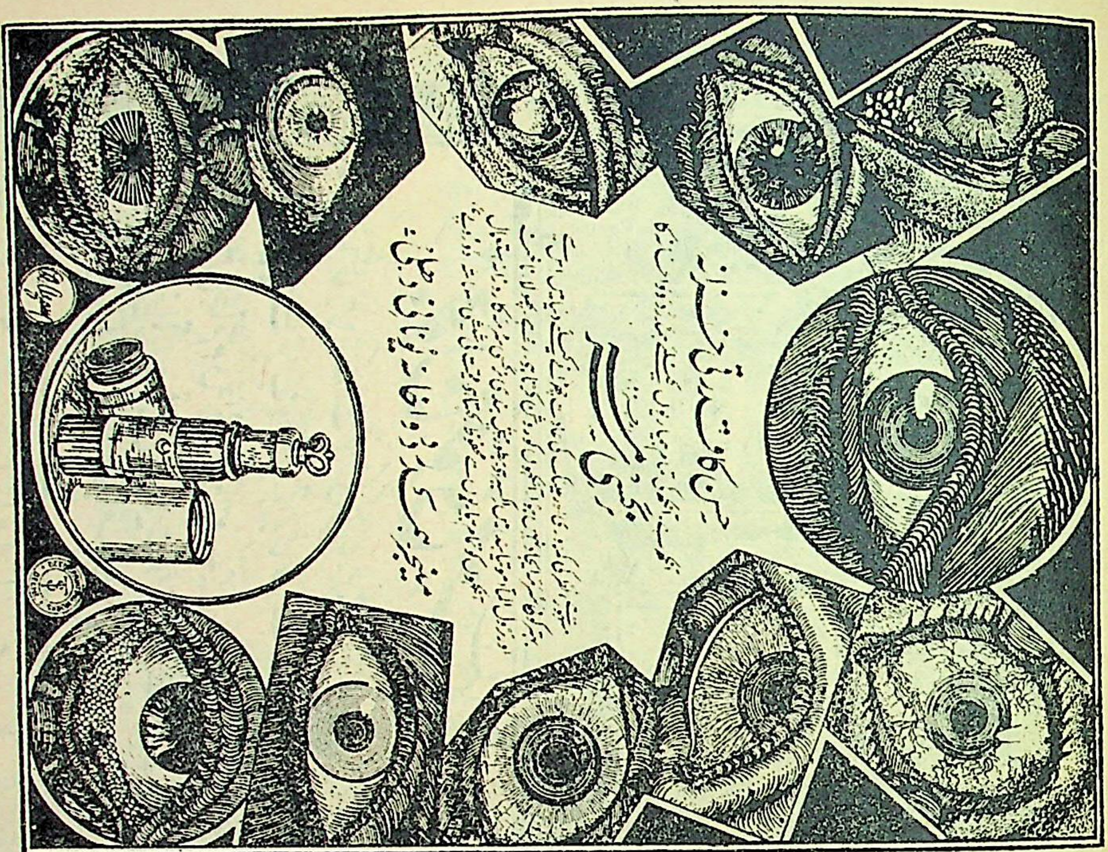
اور اسکا نام

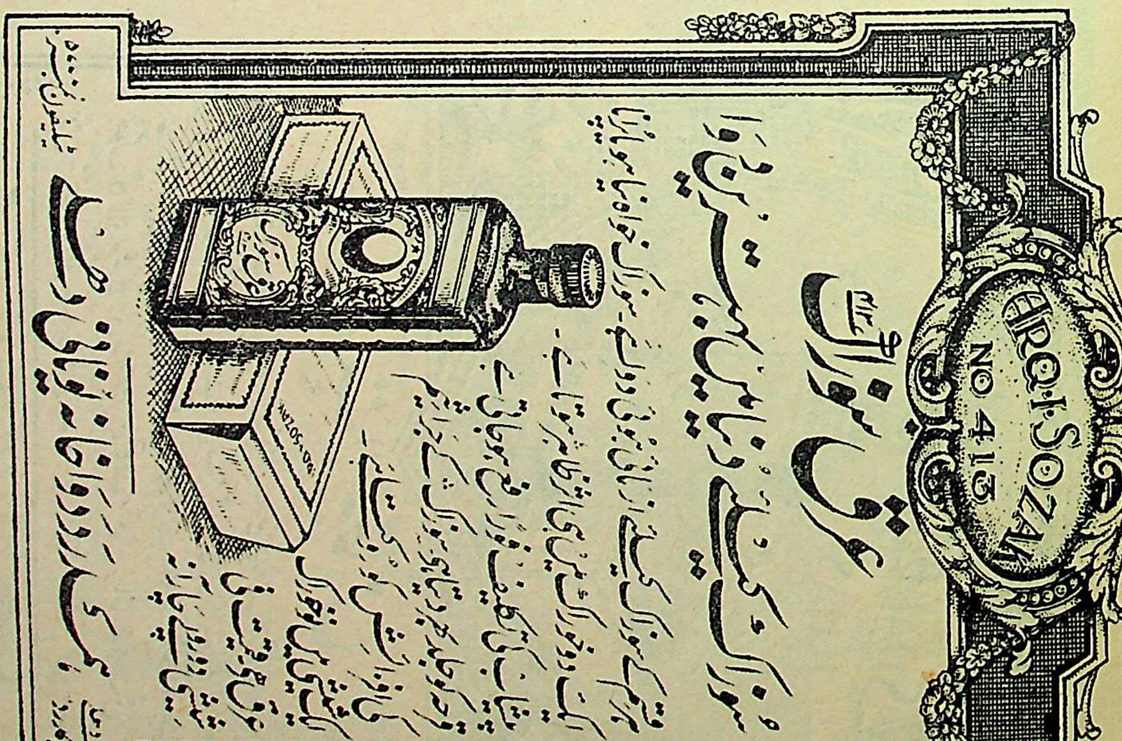
دولابی

ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے۳) تین رُوپے +

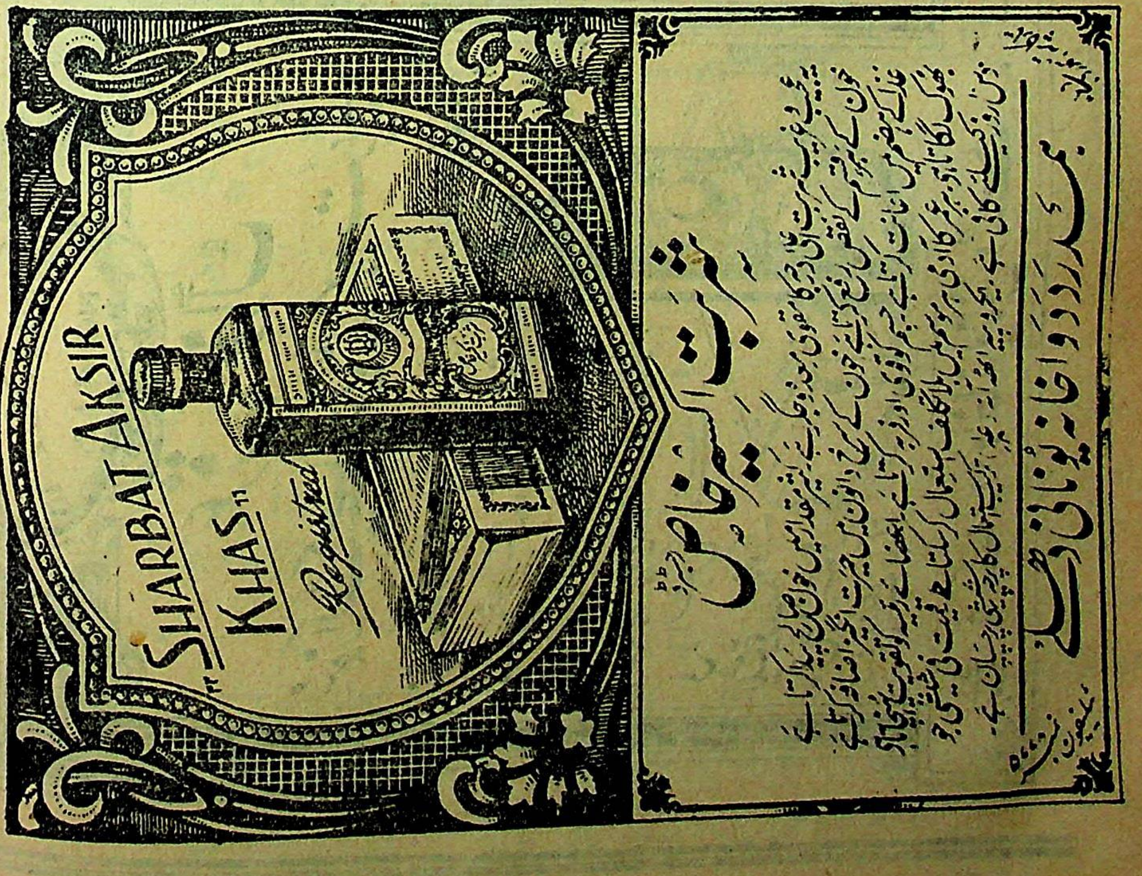
مفصل شاندار باتصویر فہرست



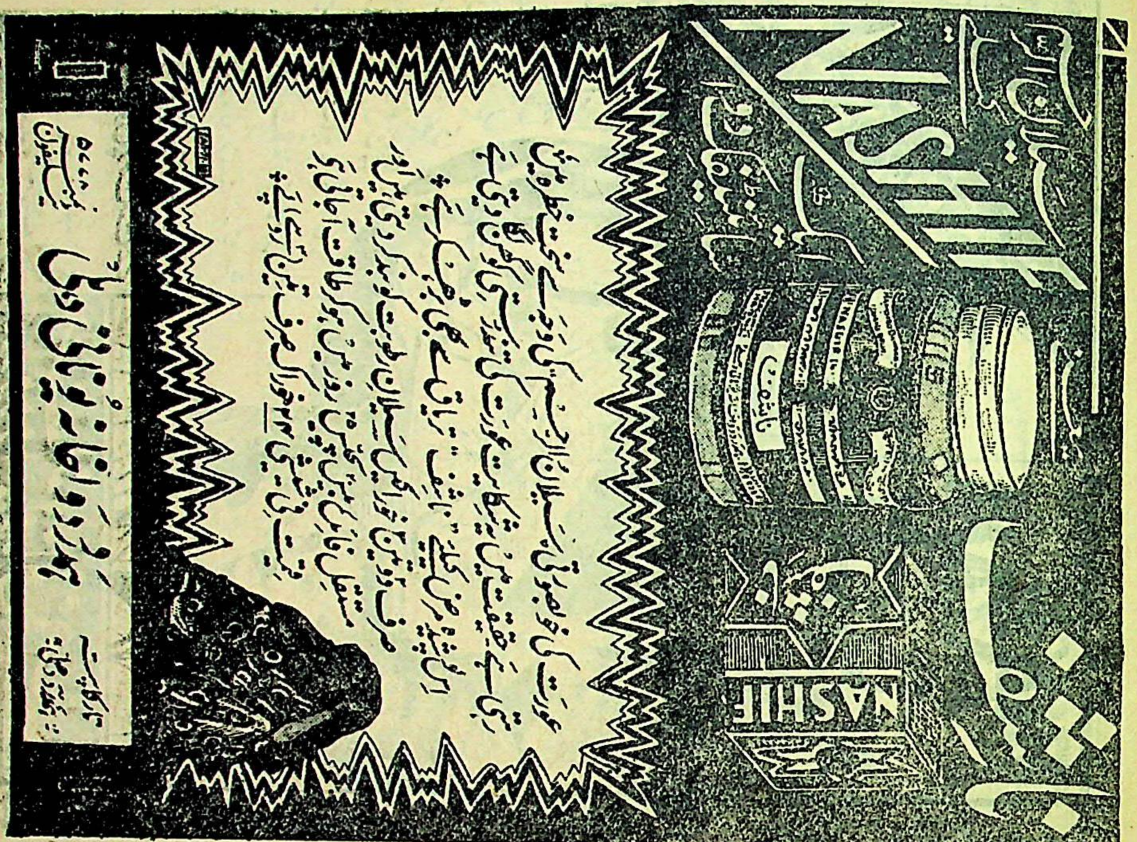


"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"



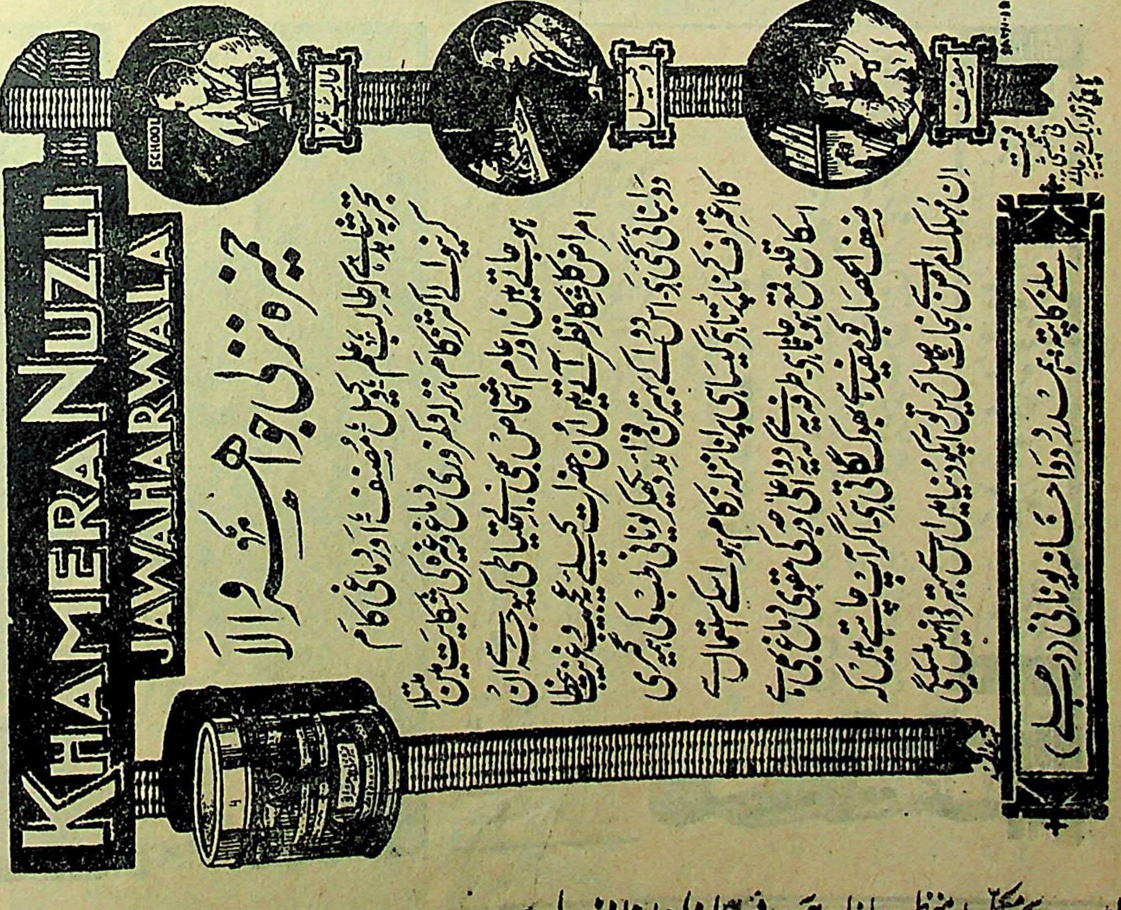


مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!

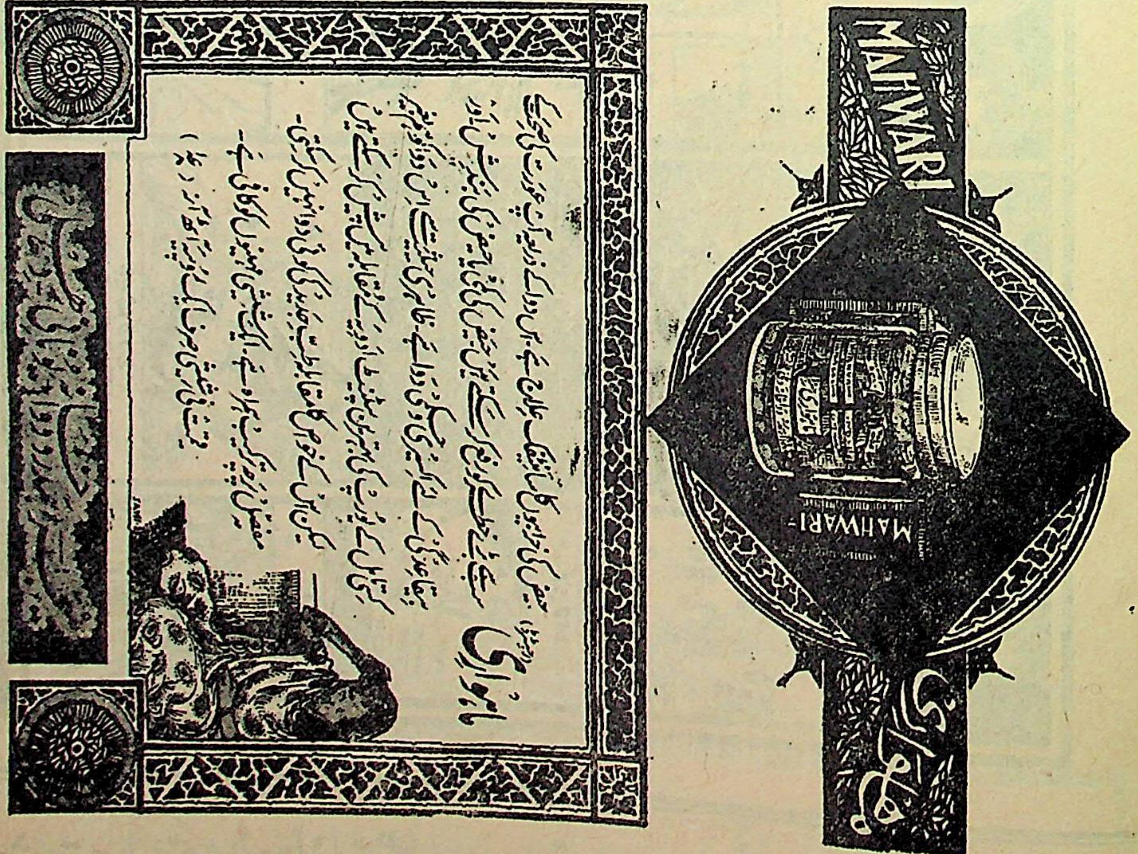

NASHIF
NASHIF

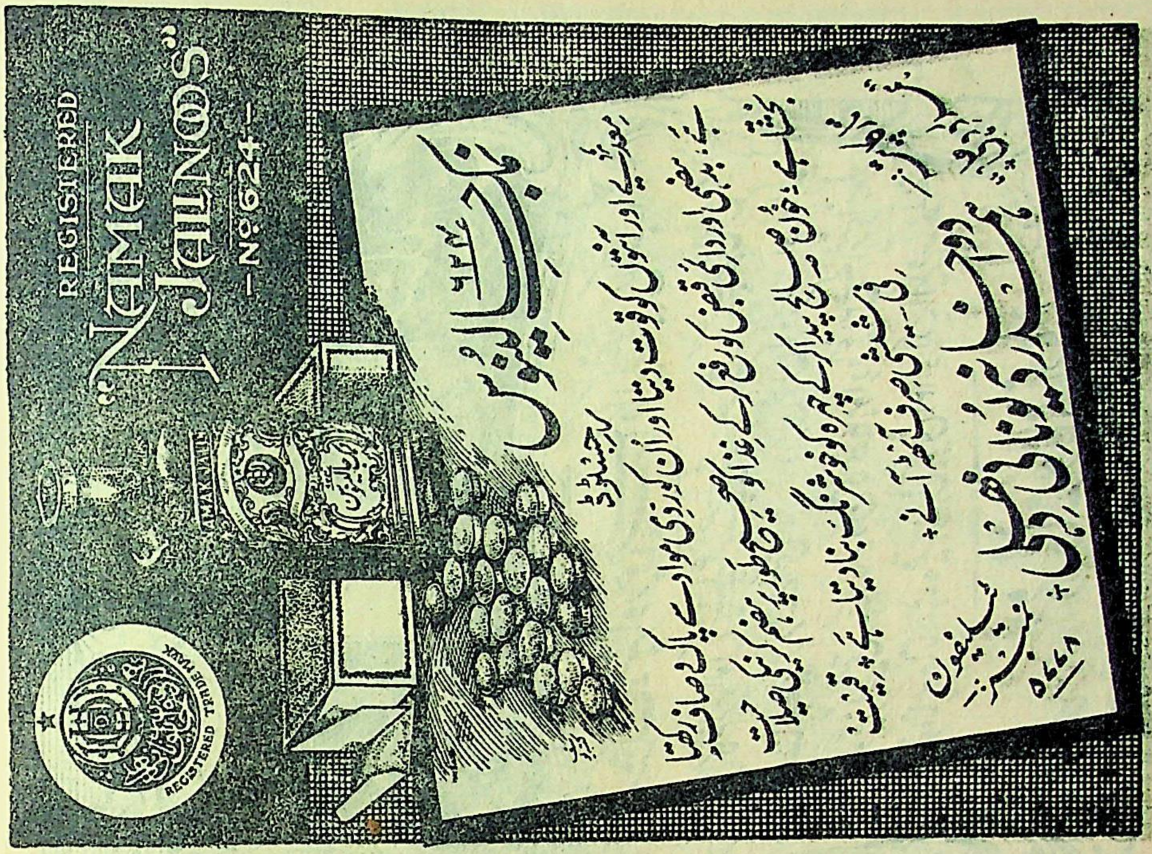

Zubani
ZUBANI

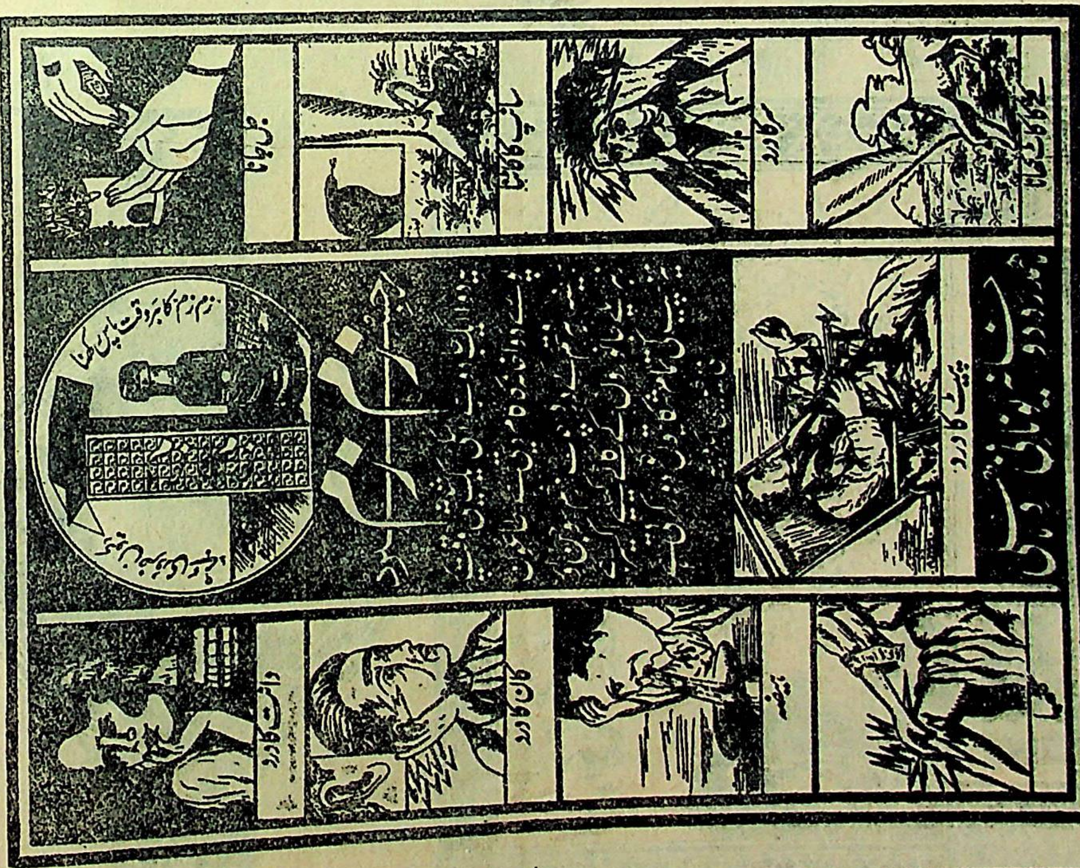

TILA-I-AZAM


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
SCHOOL


मुफ़रह मुश्कीं
"MUFARRAH MUSHKIN"
مفرح مشکین
یعنی
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلیے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور
تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دورانِ خون کو درست اور غذا کی
خواہش کو تیز کردیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے از سرِ نو
تازہ و توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAHWARI
ماہواری
ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے
سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور
بےقاعدگی کے لئے اکسیری حکم کی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر
کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں
لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱۸)
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے

اکسیرِ شفا رجسٹرڈ

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکی بینظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی۔ جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤگولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئی عجیب و غریب چیز ہی، اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی۔ لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہی ✤

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں ✤

قیمت فی قرص تین آنہ (۳؍)

روغن اکسیر خنازیر رجسٹرڈ

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے (سے۳؍)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہی۔ بے انتہا ممسک ہے، پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی۔ دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نا اندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتیوقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں ✤

قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ؍)

طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جسکے فوائد کا چرچہ عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنیمیں عدیم المثال ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں، کجی، لاغری۔ کمزوری کو جلد رفع کرتا ہی اسکے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا ⅛ حصہ لعاب دہن میں گھسکر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز ✤

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ؍)





Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Nias Ahmad.

Regd. No. L. 2790.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF THE LATE

HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI



FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA

DELHI.

"Woman Number."

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, Progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, the layman, the leaders of Women's movements and the general public.

Pages over 300

PRICE

Special Edition As 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

Subscription

YEARLY ONE RUPEE. HALF YEARLY TEN ANNAS

EDITOR
Hakim Hafiz ABDUL HAMEED

HAMDARD MANZIL. DELHI.

SINGLE COPY 2 ANNAS

SAMI

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت دہلی

یادگار تمیذ فن حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

قیمت سالانہ ایک روپیہ

مئی و جون ۱۹۳۸ء

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"عورت"

اپنے دستور کے مطابق ۵ جولائی ۱۹۳۷ء کو شائع ہو چکی ہی، اسکے متعلق ہندوستان بھر کے مشہور فاضلوں حکیموں، ڈاکٹروں اور ارباب صحافت نے کیا کیا خیالات اور رائیں ظاہر کی ہیں وہ آپ کو آئندہ صفحات میں ملیں گی۔ ہم تو بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس عظیم الشان خاص نمبر کو عورتوں کی ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا کہنا زیادہ موزوں ہے طبی حصہ میں ایسے ایسے مسائل پر بحث کی گئی ہے جس سے اردو داں اب تک محروم ہیں۔ عورتوں کے حفظان صحت کے مسئلہ پر ہر مضمون میں نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہی۔ مجربات جو اس نمبر میں درج ہیں وہ اتنے بہتر اور اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں یکجا دیکھ کر حیرت ہوتی ہی۔ علمی حصہ جو سو صفحوں سے زیادہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اتنا عجیب و غریب ہے کہ آج تک اردو زبان میں ان عنوانوں پر کچھ نہیں لکھا گیا ہی ہر مضمون تحقیق و تدقیق اور جدت و ندرت کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ تقریباً نوّے مضمون نگاروں نے اس نمبر میں مضمون لکھے ہیں جنمیں ساٹھ حکیم ہیں نو ڈاکٹر اور تین وید اور تقریباً پندرہ اصحاب علم اور مشاہیر ملک اور غیر ممالک کی خواتین ہیں۔ تصویروں کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ ہے۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ آئندہ صفحات میں فہرست مضامین دیکھکر ہمارے بیانات کی تصدیق کر لیجئے۔ یہ نمبر نہ صرف مردوں کے مطالعہ کے قابل ہی۔ بلکہ ہر لکھی پڑھی عورت کے لئے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہی۔

پچھلے سال کا عورت نمبر جو اس نمبر کے مقابلہ میں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف ڈیڑھ مہینے میں ہاتھوں ہاتھ نکل گیا تھا۔ اور ہم کو تیرہ سو سے زیادہ درخواستیں مسترد کرنی پڑی تھیں۔ یہ نمبر اگرچہ زیادہ چھاپا گیا ہے۔ لیکن کاغذ کی گرانی کی وجہ سے اس کی اتنی زیادہ تعداد نہیں ہے کہ مہینوں چل سکے اس لئے شائقین علم و فن کو اسے جلد سے جلد اور کسی نہ کسی طرح حاصل کر لینا چاہئیے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ عورت نمبر آپ کے پاس پہنچ جائے گا بلکہ گیارہ مہینے تک ہمدرد صحت جیسا اعلیٰ رسالہ آپ کے پاس پہونچتا رہے گا۔ اگر آپ کو صرف یہی نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ ۸ مع محصول ۱ر لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کی میز پر یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت عورت نمبر اعلیٰ اڈیشن ۱۲ر معمولی اڈیشن ۸ر محصول ایک آنہ

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی

صرف ایک روپیہ

منیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل دہلی

جلد ۶ | جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱

فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام
۱	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم بی بی ایس
۲	عبدالحی جمیل علوی ایم اے
۳	حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب آنند
۴	شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد صاحب
۵	ڈاکٹر ہاریانہ مبھہ ویانہ (آسٹریا)
۶	خانم بابایان ایرانی
۷	سر کے وی ریڈی وزیر اعظم مدراس
۸	سر سید محمد سعد اللہ وزیر اعظم آسام
۹	مس سروا فلپس بورن (جرمنی)
۱۰	پنڈت برج موہن وتاتریہ کیفی دہلوی
۱۱	مولانا سید ابن الحسن صاحب ایم اے

فنی

شمارہ	تعارف
	خوردبینی معائنہ
۹	غدہ نخامیہ حالت حمل میں
۱۰	جوان عورت کا غدہ درقیہ
۱۱	تیرہ سالہ لڑکی کا غدہ ترمیہ
۱۲	عصبہ تدرن (زنانہ اعضا کی دق کا جزو ہے)
۱۳	شغران پر تدرن کا اثر
۱۴	مجرائے عنق کا اولی درنی تقرح
۱۵	اولی درنی التہاب عنق
۱۶	انبوبی تدرن
۱۷	دو جانبی انبوبی تقیح
۱۸	آگسبرگ کے دو جوڑواں بچے
۱۹	رحم میں تین جنینوں کا آنول سے تعلق
۲۰	فرنڈبرگ کے بیضوی حمام کا زیرزمین زینہ
۲۱	فرنڈبرگ کے حمام کا ایک کمرہ
۲۲	غسل حیض کا ایک نظارہ
۲۳	"ناپاکی کا ٹب"
۲۴	ٹوکیو کے زنانہ طبیہ کالج کا صدر دروازہ
۲۵	کالج کا ہسپتال اور تعلیم گاہ
۲۶	ہسپتال کا وارڈ نمبر ۲
۲۷	"بیمارستان"
۲۸	کلینک ہال
۲۹	ٹوکیو کے طبیہ کالج کی خوابگاہ۔
۳۰	ہسپتال میں ماں اور بچی۔

شمارہ	فنی
۱	خصیۃ الرحم میں پختہ اور نیم پختہ حویصلات کا نظارہ
۲	دوران حیض میں خصیۃ الرحم کی حالت
۳	سات سالہ لڑکی کا خصیۃ الرحم کا حویصلہ
۴	خصیۃ الرحم میں حویصلہ پھٹنے کی تیاری
۵	مشیمہ (آنول)
۶	زنانہ انڈا رحم کی دیوار میں پیوست ہونے کے بعد
۷	رحم کی دیوار میں بیضہ کی بڑھوتری
۸	شفر کبیرہ ہابوں کی جڑیں اور غدد

لیتھو کی تصاویر

شخصی

شمارہ	نام	صفحہ
۱	ڈاکٹر سگمنڈ فرائڈ	۳۸
۲	حکیم حافظ قسیم الدین صاحب	۷۷
۳	خانصاحب حکیم محمود علیخاں ماہر	۹۱
۴	حکیم محمد ظہیر علیصاحب مدیر تندرستی	۹۱
۵	حکیم محمد حبیب اللہ صاحب اجمیری	۹۲
۶	حکیم ناصر الدین صاحب دہلوی	۹۳
۷	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۹۳
۸	حکیم شہاب الدین صاحب دہلوی	۹۴
۹	حکیم پیر محبوب الہی صاحب	۹۴
۱۰	حکیم محفوظ عالم قریشی	۹۵
۱۱	حکیم ڈاکٹر فضل مبین صاحب دہلوی	۹۵
۱۲	حکیم غلام محبت آزاد شاہ وارثی	۹۶
۱۳	حکیم عبداللطیف صاحب بہاری	۹۸
۱۴	حکیم سید عبدالقوی صاحب	۹۸
۱۵	حکیم آغا منصب علی صاحب	۹۹
۱۶	حکیم محمد غیاث صاحب	۱۰۰
۱۷	حکیم گوبند رام صاحب ملتان	۱۰۲
۱۸	حکیم رفیق احمد صاحب نجیب آبادی	۱۰۳
۱۹	حکیم مولوی امیر علی صاحب	۱۰۴
۲۰	ڈاکٹر جے، ایس مہتہ	۱۰۴
۲۱	حکیم حبیب اللہ صاحب سدہوری	۱۲۸
۲۲	پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب	۱۳۳
۲۳	بہاری لال صاحب شرما	۱۳۵

فنی

شمارہ	تعارف	صفحہ
۱	زنانہ جوف عانہ کی پشت	۱۷
۲	زنانہ جوف عانہ	۱۷
۳	خصیۃ الرحم کی رسولی	۲۶
۴	استسقاء خصیۃ الرحم	۲۷
۵	حالت حمل میں ورم خصیۃ الرحم	۲۷
۶	حمل تاذنی	۳۶
۷	چودھویں صدی کا یہودی حمام	۱۴۱
۸	مصر قدیم میں زچگی	۱۵۹
۹	مصر قدیم میں زچگی کا منظر	۱۶۰
۱۰	زچگی کا ایک نظارہ	۱۶۰
۱۱	یونان قدیم کی زچگی	۱۸۳
۱۲	قدیم روما کی زچگی	۱۸۷

فہرست مضامین

جدید مباحث (تیسرا باب)

مجربات امراض نسواں (چوتھا باب)

اشتہارات
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر
جناب حکیم محمد عبدالحمید غازی انصاری فاضل التکمیل، لکھنؤ

ہمدرد صحت کے سالانہ نمبر کی شان ہی بہت ارفع واعلیٰ ہے موجودہ خاص نمبر (جولائی سنہ ۱۹۳۶ء) امراض مستورات کے لئے شفا اطباء کے لئے راہ نما ہے۔ اس کے مضامین کی جامعیت دیکھ کر دل پھڑک گیا باساختہ زبان سے نکلا:۔

بلّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

اللہ اس رسالہ کو نیز اس کے جملہ اراکین و کارپردازان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر ہندوستان بھر کے فاضلوں ایڈیٹروں حکیموں اور ڈاکٹروں کی اہم رائیں





جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی مُصنف فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"عنایت نامہ مع اپنے مشمولات کے موصول ہوا۔ آپکا رسالہ ماشاءاللہ ہر حیثیت سے قابلقدر و مستحق اعانت و ہمت افزائی ہی۔ کاش میں آپکے کسی کام آسکتا تجارتی رسائل کے اس دور میں خدمت فن کی مثال قائم کردینا آپ ہی کا دل و جگر تھا۔ +



جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دھلوی!

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر (عورت) نظر سے گذرا۔ اسے دیکھکر جی بہت خوش ہوا۔ ہمدرد صحت کے معمولی ماہانہ نمبر ہی افادت اور واقفیت عامہ کے لحاظ سے تعریف کے قابل ہوتے ہیں۔ لیکن آپکے خاص نمبر یہی نہیں کہ موضوع متعلقہ پر ہر پہلو سے روشنی ڈالتے ہیں اور طب و حفظان صحت کے بہت سے مسائل کو آسانی سے حل کرتے ہیں۔ بلکہ اُردو کی صحافت میں ایک قابل یادگار عہد قائم کرتے ہیں ہمدرد صحت کا یہ خاص عورت نمبر مرتب کرنے میں آپنے نہایت وقت نظر اور حسن انتخاب سے کام لیا ہے۔ اسکی پُوری توصیف ناممکن ہے۔ یہ نمبر نہ صرف سائنس اور طب کے شائقین کی واقفیت میں معتدبہ اضافہ کرتا ہے۔ بلکہ عام خواندہ اور متاہل انسانوں کے لئے احتیاط حفظ ماتقدم اور اس جنسی واقفیت کے دفتر پیش کرتا ہے جن کیلئے اسے بہت سی ضخیم جلدیں کھنگالنی پڑتیں۔ سب سے اہم یہ بات ہے کہ یہ نمبر طب اور طب کے متعلقات پر قدیم زمانے کے نظریوں سے لیکر حال کے تجربات اور تازہ ترین سائنٹفک معلومات سے آگاہی بخشتا ہے اسکی جامعیت افادت سے کم نہیں جا بجا چربے اور نقشے مضامین کے موضوع کی وضاحت میں بیحد مدد دیتے ہیں میں آپ کو اس نمبر کی ترتیب و اشاعت کیلئے تہ دلسے مبارکباد دیتا ہوں اس کا ثانی ملک کی کسی اور زبان میں پایا نہیں جاتا +



ابو المعظم حضرت سائل دھلوی

"ہمدرد صحت کی اشاعت حیرت انگیز مسئلہ ہے۔ باعتبار اسکی حیثیت کے کیا کچھ اسکی طباعت پر صرف ہوتا ہے اور کیا اس کا سالانہ معاوضہ ہے ضخامت دیکھئے۔ چھپائی دیکھئے کاغذ دیکھئے۔ تصاویر دیکھئے۔ ٹائیٹل پیج کے نئے نئے ڈیزائن دیکھئے۔ مضامین کی فراہمی دیکھئے۔ اہل قلم کی قابلیت دیکھئے۔ جس فن کو طب جدید کے ماہر مردہ فرماتے ہیں اس فن کے جاننے اور سمجھنے والے اور اُسکے دلدادہ فرسودہ خیال کیا کیا کمالات سلف صالحین پیش کردیتے ہیں ہر رسالہ کی تکمیل کی جد و جہد دیکھئے کہ مدیر رسالہ کی رسائی کہاں کہاں ہے۔ اسکے مدیر کی دوربین نظر پردوں میں گھسکر اپنا کام لیتی ہے سمندر پار جاکر مدعا بر آری کرتی ہے۔ اس کے مدیر کی ہر دلعزیزی ملاحظہ ہے کہ اپنے ہم پیشہ جنکو حریف ہی کہا جاتا ہے ان کے دل میں دل ڈال کر منافع خلق اللہ کے لئے کیا کیا مجرب نسخے حاصل کرلیتی ہے اور ہدیہ عام وخاص کرنے سے وقت پر فرو گذاشت ہونے نہیں دیتی۔ ہمدرد صحت کے مدیر کا نیا میرے نزدیک فرض مسیحائی ادا کررہا ہے صرف اسی کی واحد ذات ہے کہ بلامدد غیرے واحدے ترتیب رسالہ اور اجراء رسالہ کی ذمہ دار ہے کہ ہر ماہ انگریزی کی پانچ تاریخ کو اہل ذوق کے ہاتھوں میں دور و قریب اپنا موقت الشیوع پہنچا دیتی ہے۔ زحمت انتظار کبھی مشتاق رسالہ کو نہیں ہونے پاتی +

جناب ع۔ح جمیل علوی صاحب ایم اے۔ ممبر برٹش سائیکالوجیکل سوسائٹی گوجرانوالہ

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر وصُول ہوا۔ یہ خواب و خیال میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ یہ نمبر اتنا شاندار ہوگا۔ اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ ایسی جامع کتاب آج تک اُردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ اس کا علمی حصہ تو امید سے کہیں بڑھکر ثابت ہوا ہے۔ میرے خیال ناقص میں اس کا مُطالعہ ہر مرد اور عورت پر فرض ہے +

پروفیسر سگمنڈ فرائڈ (ویانا) کو میں ہمدرد صحت کے متعلق تحریر کرچکا ہُوں انکی خدمت میں یہ بھی عرض کیا ہے کہ "ہمدرد صحت" کے لئے اپنے ابتدائی لکچروں کا ترجمہ کرنیکی اجازت بخشیں جن کا مطالعہ نہ صرف تجربۃ النفس کے شائقین بلکہ ہر طبیب کے لئے ازبس ضروری ہے +

کیا آپ نے جواف برائر اور فرائڈ کے فوٹو حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر خط وکتابت کی ہے۔ اگر نہیں تو کیا میں توقع کرسکتا ہوں کہ آپ اس سلسلہ میں کوشش فرمائیں گے۔ خاص نمبر ارسال کرنے کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا مانگتا ہوں کہ آپ کو شعبہ طب اور بالخصوص اردو زبان کی خدمت کرنیکی اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ آپ جس مستحسن کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ پاک اس کو قبول فرمائے۔ آمین ہمدرد صحت یقیناً ہندوستان کے طبی رسائل سے بازی لے گیا ہے۔



جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب

شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

ہمدرد صحت کے دور طفلی میں کچھ دیکھکر میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ اسکی ترقی کی راہ میں وہ رکاوٹیں نظر نہیں آتی ہیں جس سے کسی رسالہ کا مستقبل تاریک ہوا کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمدرد صحت کا مستقبل روشن اور شاندار بنکر رہے گا آج میں اپنے الفاظ کو واقعات کے آئینہ میں دیکھکر خوش ہوتا ہوں کہ توفیق خداوندی اور قدرت کی یاوری ہمدرد صحت کے ساتھ ہے اور اس وقت وہ ترقی و تزئین کی سی منزل رفیع پر جلوہ افروز ہے جس کی توقع آج سے چند سال پہلے نہیں تھی۔

دنیائے صحت کو معلوم ہے کہ ہمدرد صحت کا چندہ سالانہ نقص ایک روپیہ اس قلیل چندہ کے عوض میں ہمدرد صحت سال بھر تک کتنا مواد کس شان کے ساتھ مہیا کیا کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس رقم میں ہما کا ایک پرچہ بھی ارزاں ہے جو اشاعت خاص کے نام سے وہ ہر سال ہدیہ ناظرین کیا کرتا ہے۔ اشاعت خاص کی ترتیب تہذیب اور آراستگی میں ادارہ کتنی محنت و جانفشانی سے کام لیتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں کبھی صحافت کے سنگلاخ مرحلہ کو خود طے کرنا پڑا ہو۔ اسی کی ہر اشاعت خاص ایک اہم تالیف و خوبصورت مرقع ہے۔ جسکی بہترین مثال "عورت" کے روپ میں جلوہ افروز ہے میں ادارہ ہمدرد صحت کو اس کی شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔

دنیائے طب کو اس کی قدر کرنی چاہیئے کہ مدیر ہمدرد صحت حکیم عبدالحمید صاحب اس بارہ میں جس دریادلی فیاضی عزم بلندی اور بلند ہمتی سے کام لے رہے ہیں جس کی دوسری مثال نظر نہیں آتی +



لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

ایم بی۔ سی۔ اتچ۔ بی (ایڈنبرگ)

ایم۔ ڈبلیو۔ ایل۔ ایس۔ آر (برلن)

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر "عورت" کل صبح ملا۔ اتفاق دیکھئے کل روزہ تھا تمام دن "عورت" کیسا لطف مسرت سے گذر گیا۔ خوب سے خوب۔ زیادہ تعریف کرونگا تو کہیں ایسا نہو لوگ مبالغہ سمجھنے لگیں، اور میری تعریف بیکار جائے بس یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت اور استقلال کو قائم رکھے اور پبلک خصوصاً اطبا۔ اس سے فائدہ اٹھائیں +



جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب

رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ

حیدر آباد۔ دکن

"تازہ عورت نمبر باصرہ نواز ہوا۔ درحقیقت زبان اُردو میں یہ عورت کے متعلق ایک بیمثال گنجینہ معارف ہے جسے ظاہری اور معنوی خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ کرنے میں آپنے صرف کثیر کے علاوہ بے انتہا محنت و کاوش سے کام لیا ہے اس مختصر عرصہ میں ایک ایسا بیش بہا ذخیرہ معلومات حیرتناک کامیابی کیساتھ تیار فرمادیا جو علمی اور عملی ہر حیثیت سے لاجواب ہے۔ دلی مبارکباد قبول فرمایئے!



جناب حکیم مولوی سید علی احمد صاحب نیر واسطی لاھور

خواتین کے متعلق ہمدرد صحت کی اشاعت خاص (متعلقہ جولائی سنہ ۱۹۳۷ء) نظر سے گذری اس اشاعت میں بحیثیت مجموعی عورت ذات کے متعلق ہر ایک نقطہ نگاہ سے نظر کیگئی ہے چنانچہ اسمیں عورت کے متعلق جنسی امتیازات امراض و معالجات مجربات، اصول و قوانین حفظ صحت، قدیم تمدنوں میں اسکی معاشرتی حالت مختلف ممالک میں اسکی موجودہ حیثیت، اور جمالیاتی عظمت وغیرہ عنوانات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ اس اشاعت کی تدوین میں تقریباً بڑے مضمون نگاروں نے حصہ لیا ہے جن میں ہندوستان کے بلند پایہ مضمون نویسوں کے علاوہ یورپ کی اہل قلم خواتین کے حسین و جمیل افکار بھی شامل ہیں۔ پھر تقریباً ہر مضمون نہایت احتیاط و متانت اصابت رائے اور حریت فکر سے لکھا گیا ہے اور اکثر مضامین میں بالکل نئے انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے جس سے اُردو زبان کے دامن کی وسعت و عظمت کا اندازہ ہوتا ہے +

علاوہ ازیں کتابت وطباعت بہترین۔ جابجا عکسی و دستی تصاویر کی آرائش و تزئین سرورق رنگین اور مضامین کا تنوع نہایت دلفریب و دلنشین ہے اور حقیقت یہ ہے کہ جسطرح عورت خود دنیا میں سلسلہ ارتقاء عالم کی آخری کڑی میکدہ بردوش مجسمہ شعر و شباب گلستان نکہار پیکر حسن و جمال اور کائنات ارضی کی جمیل ترین حسینہ نازنین ہے اسی طرح یہ اشاعت خاص بھی جو اسکی ذات رنگین صفات سے متعلق ہے اپنی خصوصیات صوری و معنوی کے اعتبار سے ایک رعنا ترین گل گلکدہ نو بہار رنگ و بو اور ایک نہایت محبوب دلنواز مرقع جمیل و حسین ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ ع اے گل بتو خورسندم تو بوئے کسے داری



جناب حکیم ڈاکٹر مولوی لطافت حسین صاحب

راشد بھوپال

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا اعلیٰ ایڈیشن، جولائی سنہ ۱۹۳۷ء کو عین حالت انتظار میں اور بالکل ٹھیک وقت پر وصول ہوگیا کیا عرض کروں کہ دیکھکر کس قدر مسرت ہوئی اگر ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ہمیشہ ندرت و جدت طرازی کے میدان میں ایک نیا و انوکھا قدم اٹھاتے رہیں گے اور آپ کے جذبات لامتناہی صور اختیار کیئے ہوئے ہیں تو پہلے کی خاص اشاعتوں کی توصیف میں اپنا ذخیرۂ الفاظ ختم نہ کرتا اور کوشش کرتا کہ کچھ مخصوص الفاظ و محاورات بطور امانت تحویل میں جمع رہیں تاکہ بوقت ضرورت ان سے بآسانی حاجت براری کیجا سکتی سچ تو یہ ہے کہ آپکی فنی خدمات و جدت طرازیاں ستائش سے بالاتر ہیں آپنے طب کی دنیا صحافت اور دوا سازی میں ایک ایسے خوش آئند انقلاب کی بنیاد قائم کردی ہے جو آج نہیں تو کچھ روز بعد اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور یونانی طب کو فرسودہ یا آثار قدیمہ میں شمار کرنیوالے دماغ ہکو ایک نہ ایک روز ضرور ایسے رنگ روپ میں دیکھ لیں گے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہوگا ہمدرد صحت ماشاءاللہ خواص کے دائرے سے نکلکر عوام کے حلقہ میں روز افزوں مقبولیت حاصل کرتا جا رہا ہے۔



جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاندپوری

"سنہ ۱۹۳۷ء کا عورت نمبر اگر سچ پوچھئے تو گذشتہ سال کے عورت نمبر سے بھی بہت زیادہ ممتاز ہوگیا ہے جن بلند مرتبہ حضرات سے آپنے اس مرتبہ مضامین حاصل کئے ہیں وہ بڑے بڑے معیاری رسائل میں بھی مشکل ہی سے لکھتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ جناب نے ان حضرات سے مضامین حاصل کرنے میں کسقدر مشکلات اور تکالیف برداشت کی ہونگی طبی رسائل کو یہ لوگ کہاں نصیب ہوتے ہیں مگر آپ بھی تنہا طبیب ہی نہیں "سحر طراز" بھی ہیں پھر آپکے حسن مذاق کا یہ عالم ہے کہ ہر چیز اپنی اپنی جگہ اس قدر موزونیت اور مناسبت سے رکھی گئی ہے کہ اس میں کوئی تغیر و تبدل ہو ہی نہیں سکتا۔

بیرون ہند کے اہل قلم سے کبھی کبھی آپ ہی کے ذریعہ ملاقات ہوتی ہے اور طبی دنیا میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے ایک طبی رسالہ کو ایسے ایسے لکھنے والے ملجاتے ہیں فن سے متعلق مشاہیر فن نے جسقدر مضامین قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی سب اپنی اپنی جگہ جذب و کشش کا پورا سامان رکھتے ہیں مختصر یہ کہ آپکے اس کارنامہ کو کاغذ کی گرانی اور دوسرے نامساعد حالات کی موجودگی میں صرف "فنی جہاد" سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔





جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی دہلی

"کارکنان رسالہ نے پھر عورت نمبر ہی نکالا ہے۔ یہ نمبر بھی ہمدرد صحت کے گذشتہ نمبروں کی طرح حد سے زیادہ دیدہ زیب اور نظر فریب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت صحیح دلچسپ اور مفید معلومات سے پُر ہے یقین کیساتھ کہا جاسکتا ہے کہ صنف حسن یا صنف لطیف کے متعلق فنی معلومات کا اتنا بڑا اور اسقدر مستند ذخیرہ اُردو زبان میں کہیں نہیں ملسکتا اس پرچے کی یہ بھی ایک امتیازی خصوصیت رہی ہے کہ اس کے سالگرہ نمبروں کے لئے یورپ اور امریکہ کے مشہور مصنفوں اور ڈاکٹروں سے بھی مضامین حاصل کئے جاتے ہیں۔ ہم خلوص دل سے حکیم عبد الحمید صاحب کتنی مہیں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں جنکی کوششوں نے "ہمدرد صحت" کو اپنے ہمایہ معاصرین سے بدرجہا بہتر بنا دیا ہے۔"

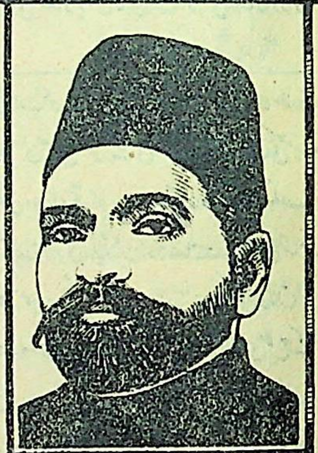
جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سد ہوری حیدرآباد دکن

"گذشتہ سال متذکرہ بالا خوبیوں کے ساتھ عورت نمبر جو شائع ہوا جو ہمدرد صحت کا تیسرا خاص نمبر تھا۔ اس نمبر کی مقبولیت کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ماہ کی قلیل مدت میں اس نمبر کی تمام کاپیاں ہاتھوں ہاتھ نکل گئیں اور سینکڑوں شائقین اس نمبر کے حاصل کرنے سے محروم رہے سال حال میں رسالہ ہمدرد صحت کا جو چوتھا خاص نمبر شائع ہوا جس کا موضوع گذشتہ سال کی طرح وہی "عورت" ہے یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ سال کے عورت نمبر سے سال حال کا عورت نمبر بلحاظ اور حیثیت سے بہت بڑھا ہوا ہے اور اسمیں ایسے جدید عنوانوں پر بہتر سے بہتر مضامین لکھے گئے ہیں جنسے اردو کتابوں اور رسالوں کے صفحات ابتک معرا تھے۔ ہم بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں کہ یہ رسالہ جناب حکیم عبد الحمید صاحب کے مبارک و مسعود ہاتھوں میں اسی طرح دن دونی اور چوگنی ترقی کرتا رہے اور حکیم صاحب موصوف کو ایسی ہی خدمتیں ہمیشہ کامیابی اور نیکنامی حاصل ہوتی رہے۔"

جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل طبی کالج دہلی

متعلق جولائی ۱۹۳۷ء

رسالہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص متعلق تو دیکھ چکا ہوں اب بعض آدھی باتیں ہیں جنکا میں نے مطالعہ کیا ہے بعض مضامین اور نہایت قابلیت کیساتھ درج تھے باقی ہر جنسی مضامین بجیدہ بیحد دلچسپ ہیں اور ہندوستان مصر و ایران اور دیگر ممالک میں علاوہ سائنٹفک اور علمی مضامین کے معاشرتی حالات درج ہیں جو طبی نقطہ نگاہ سے بھی دلچسپ ہیں اور ہزاروں سال قبل کے مفید اور پُر از معلومات مضامین دلبرانہ حکیم حاجی عبد الحمید صاحب کی یہ اشاعت خاص قابل مبارکباد ہے ان کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ رسالہ طبی رسالوں میں علمی حیثیت سے اپنی خاص امتیازی شان رکھتا ہے اس اشاعت خاص کو ہر طبی فنی اور غیر فنی حضرات یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں



شفاء الملک جناب حکیم مولوی عبد الحسیب صاحب، دریابادی لکھنؤ!

ہندوستان کے طبی رسائل میں "ہمدرد صحت" مقابلۃً نوعمر ہونے کے باوجود ظاہری و معنوی خوبیوں کے لحاظ سے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہے۔ ابتدائے اجراء سے لیکر چار خاص نمبر شائع کر چکا ہے، یہ چوتھی اشاعت خاص جسے "عورت نمبر" کا تکملہ کہنا چاہیئے کسی طرح اپنے پیشتر نمبروں سے کم نہیں۔ بلکہ بعض بعض لحاظ سے ان پر بھی فوق رکھتا ہے۔ تبویب و ترتیب کے لحاظ سے بھی بہت خوب اور باقاعدہ ہے باب چہارم متعلق "مجربات امراض نسواں" خصوصیت کے ساتھ نہایت سلیقہ سے مرتب کیا گیا ہے اور غیر الحصول یا محض نمائشی نسخوں سے احتراز برتا گیا ہے مجربات کا یہ ذخیرہ علاج نسواں کے سلسلہ میں معالجین کے لئے خاص طور سے کارآمد ثابت ہوگا لیکن مجربات سے بھی زیادہ سبق آموز اور رسالہ کی جان چند اطباء حاذقین مثلاً شفاء الملک حکیم رشید احمد خانصاحب (بمبئی) اور شفاء الملک حکیم فقیر محمد صاحب چشتی (لاہور) کے مجربات مطب ہیں" ان حضرات نے صرف نسخہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ اپنے چند زیر علاج مریضوں کے پورے حالات اور اپنی تدابیر علاج جن میں مرض کے اتار چڑھاؤ کے لحاظ سے وقتاً فوقتاً تغیرات کئے گئے ہیں مکمل طور سے تحریر کئے ہیں، باب دوم "الامراض والعلاج" میں اکثر غیر مدون امراض نسواں کے متعلق جدید معلومات و انکشافات کے پہلو بہ پہلو ان کا علاج بطرز قدیم بھی درج کیا گیا ہے۔ جابجا تشریحی تصاویر کے اندراج نے مضامین کی خوبی کو المضاعف کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی کا مضمون بعنوان "نفاس" نہایت پر از معلومات اور دلچسپ ہے اس طرح رسالہ کا طویل ترین مضمون "قدیم تمدنوں میں معاشرتی حالت" جو ایڈیٹر صاحب کے رشحۂ قلم کا نتیجہ ہے باوجود غیر طبی ہونے کے طبیب و غیر طبیب دونوں طبقوں کے لئے یکساں دلچسپ ہے، اور موصوف کے غائر مطالعہ و محنت کو ظاہر کرتا ہے۔

طب جدید و طب یونانی کے علاوہ چند مضامین طب ویدک کے بھی درج کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس جماعت کے بہت سے نظریئے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں جیسا کہ فاضل گرامی حکیم مولوی کبیر الدین صاحب نے "استقرار حمل و تدبیر حوامل" والے مضمون کے رد جو اس رسالہ میں درج ہی تبصرہ میں ثابت کیا ہے۔ تاہم اس لحاظ سے یہ مضامین مفید ہیں۔ کہ ہمیں ویدک طب کے ان نظریات کا بھی علم ہو گیا، جو کچھ تو اجنبیت زبان، اور کچھ وید حضرات کی سعی اخفا کی وجہ سے ہم سے مستور رہتے۔

مدیر رسالہ کی توجہ ایک اہم امر کی طرف مبذول کرانی ضروری ہے وہ یہ کہ طب جدید کے بعض مضامین میں بہت سی ایسی ادق اور نامانوس اصطلاحیں درج ہو گئی ہیں جو ایک بڑے گروہ اطباء کے لئے ناقابل فہم ہیں، اور ان سے ان مضامین کی افادی حیثیت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آئندہ اس سلسلہ میں احتیاط برتی جائے گی۔ اور نسبتاً آسان اور رواج پذیر اصطلاحات استعمال کی جائیں گی +

جناب حکیم عبد الرحیم صاحب رحمانی

"ہمدرد صحت کی تازہ اشاعت خاص میں ایسی مختلف العادہ اور پیچیدہ گرہ گیر ہستی کے متعلق آپنے زر کثیر، محنت وافر تحقیق عمیق اور جستجوئے لا انتہا کے اجزاء سے جو لٹریچر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے وہ طبی دنیا میں تو کیا غالباً ادبی و علمی دنیا میں بھی اپنی نوعیت کا خاص الخاص ہے اور عورت کے متعلق اس قدر ذخیرہ کثیر یکجائی صورت میں ملنا محال ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت لطیف و روح نواز مستغنی عن التوصیف ہے اس کی صوری و معنوی خوبیوں اور دماغ سوزی و قلم پیمائی کا اندازہ صرف اس کے مطالعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور ان سب پر طرہ یہ ہے کہ اسقدر ضخیم و حجیم، اتنا دلفریب و نظر نواز کتابت و طباعت کی ہر خوشنمائی کا حامل ہونے کے باوجود معینہ تاریخ اشاعت پر خریداروں کے پاس پہنچ جانا اگر اعجاز نہیں تو کیا ہے۔ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے آپ کی یہ لافانی یادگار ہے۔ جو عرصے تک جنت نگاہ بنی رہے گی۔ میں آپ کو اس کتاب جمیل کی اشاعت پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ "عروس صحت" سے ہمکنار رکھے۔ اور "ہمدرد دواخانہ" کو کہ جسکی معاونت سے آپ طبی لٹریچر اسقدر ارزاں حلقۂ اطباء اور پبلک میں تقسیم کر رہے ہیں دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو +

جناب نیاز احمد صاحب انصاری ورثیتو! لکھنؤ

مصنف "تیر آگ برسی اگ" بابت ان مالات لکھنؤ

"..... عورت نمبر کی اشاعت ... فن کی خدمت ... علاج ... کے مشہور ... زبان سے ... اور ... طبقہ ... نسواں ... ضرورت ... [illegible]

ڈاکٹر ماریانہ بیتھ بیرسٹرایٹ لا ویانہ (آسٹریا)

ویانہ ۔ ۱۳ اگست ۱۹۳۷ء "میں نہایت شکر گذار ہوں۔ کہ آپنے مجھے ہمدرد صحت کا "عورت نمبر" ارسال فرمایا۔ اسکے مشتملات۔ کارآمد معلومات تعمیری خدمات اور شاندار حیثیت قابل قدر ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپکی سرگرمیاں آپکے اس عظیم الشان ملک کی ترقی کی راہ میں ایک اہم قدم ثابت ہونگی جو اپنی تاریخ میں صدیوں سے ممتاز تمدنی درجہ کا مالک ہے۔ میرے لئے یہ بات باعث فخر ہوگی۔ اگر میں ہندوستان کی اس جد وجہد میں کوئی حقیر کا ساجھی حصہ لے سکوں۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ اور تمدن کا دلچسپی سے مطالعہ کیا ہے۔ اسلئے مجھے ان مشکلات کا اندازہ ہے جو آپ کو اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے میں پیش آئی ہوں گی۔ آپ کا شاندار کارنامہ مستحق مبارکباد ہے اور میں "ہمدرد صحت" کے روشن مستقبل کی خواہاں ہوں"۔ "ماریانہ بیتھ"

ایڈیٹر صاحب رسالہ "رہنمائے صحت" لکھنؤ

امسال پھر جناب حکیم عبدالحمید صاحب ایڈیٹر ہمدرد صحت نے اپنے سالنامہ کا مخصوص عنوان عورت کو قرار دیا۔ اور ماشاء اللہ بڑی آن بان کیساتھ بڑی رعنائی و زیبائی کیساتھ ہزاران دلفریبی دلکشی کیساتھ پبلک میں پیش کیا حیرت ہوتی ہے کہ باوجود گذشتہ سال بافراط نایاب نادر مضامین مہیا کر دینے کے امسال پھر وہی باسی عنوان اختیار کیا گیا لیکن اس تہذیب و ترتیب سے کہ بالکل جدید نظر آتا ہے۔ ہولہسک ما کررتہ نیضوع۔ جس طرح مشک کی یہ تعریف ہے کہ جسقدر حل کرو اسی قدر خوشبو بڑھتی جاتی ہے۔ اسی طرح عورت صنعت پروردگار کا ایسا نمونہ ہے کہ جسقدر اسکی ماہیت و حقیقت سمجھنے کی کوشش کرو اسی قدر اسکی اہمیت آشکارا ہوتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ عقلاء دہر ہمیشہ اس گوہر بے بہا کو مستور کئے رہے کہ منظر عام پر لانیسے دنیا مبہوت ہو جائیگی۔ مگر خدا بھلا کرے ہمارے دوست حکیم عبدالحمید صاحب کا کہ انہوں نے اس دُر بے بہا کو منظر عام پر لا کر دنیا کو اسکی ہر حیثیت سے آگاہ کر کے چھوڑا۔ حکیموں اور طبیبوں کا گروہ بھی عجب بلائے بے درماں ہوتا ہے ہمیشہ حقیقت اشیا دریافت کرنے کی جستجو میں دیوانہ رہتا ہے۔ بہرکیف زیر نظر سالنامہ عجب نایاب نادر مضامین کا مجموعہ ہے۔ اخلاقی طبی اقتصادی۔ نفسیاتی میکاتی۔ علمی غرضکہ ہر نقطۂ نظر سے عورت پر بحث کی گئی ہے۔ محبت و عشق کے زاویہ نظر سے ترتیب ولاد کے نقطۂ نظر سے حسن داد کے نظریہ سے اور کہربائیت جاذبیت کے عنوان سے القصہ ہر پہلو ہر نظر سے عورت کی جانچ کی گئی ہے۔ اور بلند پایہ مضامین اور افادی معلومات کا ذخیرہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ کتابت وطباعت دہلی کا خاص حصہ ہے۔ بلاک وقلمی تصاویر بھی کافی ہیں۔ واقعی رسالہ اور اسکی ترتیب ہر صاحب ذوق سے داد طلب ہے"۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنہ (۱۲)

جناب دھرم پال صاحب گپتا ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"...... حقیقت یہ ہے کہ عورت کی صحت عورت کے مخصوص امراض اور ان کا علاج عورت کی تعلیمی اخلاقی ترقی عورت کی معاشی اصلاح۔ عورت کی آزادی۔ عورت کی حیثیت کے متعلق تمام قدیم وجدید نظریات عورت کے عنصر النسانی زندگی اور سوسائٹی میں۔ عورت دیوی کے روپ میں۔ عورت کے حقوق کے متعلق وہ تمام تحریکات جو ہوقت دنیا کے مختلف ممالک میں جاری ہیں۔ عورت کی موجودہ حالت اور اصلاح وترقی کی کوشش کے متعلق لیگ آف نیشنز، حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں اور انکے وزراء کی رپورٹیں اور مضامین۔ غرض یہ تمام معلومات یکجائی طور پر کسی کتاب یا رسالہ میں نہیں ملسکیں، ہمدرد صحت کے عورت نمبر پر پہلی ہی نگاہ ڈالتے ہی یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اتنے مواد کی فراہمی میں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے کتنی کوشش اور کاوش کی ہوگی۔ مضامین اور مضمون نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ اگر ہم اسے درج کرنا چاہیں تو تین چار کالم اسکی نذر کر دینے پڑیں گے۔ ہندوستان میں ویدک یونانی اور ڈاکٹری علاج کے ماہرین کے علاوہ ممالک غیر مثلاً جاپان جرمنی اور آسٹریا وغیرہ کے ماہرین علاج اور اہل قلم نے بھی متعدد مباحث میں حصہ لیا ہے۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ و پر از معلومات ہیں اور متعدد مضامین کی تشریح وتوضیح میں ہاف ٹون بلاک کی اور لیتھو کی تصویروں سے کام لیا گیا ہے۔ چند لاجواب افسانوں اور بلند پایہ نظموں نے اسمیں ادبی دلچسپیاں بھی پیدا کر دی ہیں خود حکیم عبدالحمید صاحب کے قلم سے لکھے ہوئے متعدد تحقیقاتی مضامین فنی اور ادبی حیثیت سے بہت بلند پایہ ہیں۔ تین رنگوں میں طبع کیا ہوا ٹائیٹل بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے"۔

جناب شیو نرائن صاحب بھٹناگر ایڈیٹر اخبار "وطن" دہلی

ہمدرد صحت کا عورت نمبر ہمارے سامنے ہے اسکے مضامین اور اسکی ترتیب کا معیار بہت ہی بلند ہے متعدد مؤلف ومصنف صاحبان نے اس عظیم الشان نمبر کی ترتیب میں حصہ لیا ہے۔ سرورق دیدہ زیب مصور ہے رسالہ میں بھی بیشمار عکسی تصویریں شامل ہیں حکیم حاجی عبدالحمید صاحب ایڈیٹر رسالہ اس سلسلہ میں مستحق مبارکباد ہیں۔ کتابت وطباعت کی لفاست قابل داد ہے"۔

جناب حکیم حافظ جلیل احمد صاحب پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ

"...... اسوقت میرے سامنے ہمدرد صحت کا عورت نمبر بابت ماہ جولائی ۱۹۳۷ء رکھا ہوا ہے اسکے قبل کا عورت نمبر بھی دیکھ چکا ہوں۔ مضامین کی بلند پائیگی انداز بیان خیالات کی ندرت اور زبان کی سلاست وغیرہ کے متعلق تو مضامین نگار کے ہمارگرامی اور حسن ترتیب کتابت و طباعت وغیرہ کی دیدہ زیبی کے متعلق جناب کا نام نامی اور دیگر اراکین ادارہ کی تجربہ کاری وسلیقہ مندی کافی ضمانت ہیں۔ رہا بحیثیت مجموعی اس اشاعت خاص کا مرتبہ و منزلہ اس کے متعلق میں صرف یہ عرض کر سکتا ہوں کہ اردو فارسی اور عربی زبان میں تو اس موضوع پر یکجائی طور پر اس قدر سیر حاصل بحث کتاب یا رسالہ میں نہیں کی گئی، دوسری زبانوں کا حال مجھکو معلوم نہیں مگر میرا خیال ہے کہ دیگر زبانوں میں بھی شاید یکجائی طور پر اتنا ذخیرہ نہ مل سکے"۔ +

ایڈیٹر صاحب اخبار ہندو لاہور

"ہمدرد صحت" دہلی نے عورت نمبر کے عنوان سے پونے تین سو صفحات کے ایک ضخیم نمبر شائع کیا ہے جسمیں حکمت پیشہ اصحاب اور عوام کے لئے نہایت مفید معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ عورت پر علمی ادبی اور طبی نکتہ نگاہ سے متعدد عنوانات کے زیر تحت تفصیل سے بحث کیگئی ہے اور نسوانی بیماریوں کی تشخیص اور علاج پر قابل نامور اطباء کے مضامین دیئے گئے ہیں۔ بہت سی فوٹو بلاک کی تصاویر کے علاوہ لیتھو کی تصاویر بھی دی گئی ہیں یہ نمبر حکمت پیشہ اصحاب کے علاوہ عوام کیلئے بھی مفید اور کام کی چیز ہے۔ ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ ۴ اور اس اشاعت خاص کی قیمت صرف ۱۰

جناب شاہی حکیم لالہ سری رام صاحب دوساجھ۔ کائین تور

اشاعت خاص عورت بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء وصول ہوا اسکو اول سے آخر تک مطالعہ کیا گیا تین سو صفحات کا یہ علمی جواہرات کا بیش بہا گنجینہ کسی لفظی تعریف کا شرمندہ احسان نہیں بلکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید کا مصداق ہے۔ مرد عورت امیر غریب کے لئے یہ نمبر مشعل راہ کا کام دیگا۔ سستا اتنا کہ بیساختہ کہنا پڑتا ہے کہ "نرخ بالاکن کہ ارزانی ہنوز" اس تالیف پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں +

جلد (۶) | مئی وجون ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۱ و ۱۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:۔ (۱) حضرت علامہ اقبال رح + (۲) آنریبل سرشاہ محمد سلیمان صاحب ایل، ایل، ڈی جج فیڈرل کورٹ +

دستی:۔ عروق مفصودہ صفحہ (۲۱) +

مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت

یہ اشاعت جو آپکے ہاتھ میں ہے مئی اور جون کی مشترکہ اشاعت ہے جسکی ضخامت ڈیوڑھی ہے اسکے بعد جون کا پرچہ علیحدہ شائع نہیں ہوگا بلکہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو انشاءاللہ دق وسل نمبر شائع ہوگا جسکی نظیر ہندوستانی رسالوں میں نہیں مل سکیگی۔

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص ۱۹۳۸ء

"دق و سل"

سردی کا موسم ختم ہوا۔ گرمی کے موسم کا آغاز بھی شاندار طریقہ سے ہوچکا ہے، عین اس وقت جبکہ موسم گرما شباب پر ہوگا اس وقت ہماری ہی سرگرمیوں کی بھی بہار ہوگی۔ یعنی ہمدرد صحت کی اشاعت خاص، تسوید و ترتیب، کتابت و طباعت وغیرہ کے مراحل اسی وقت طے کر رہی ہوگی، اور خوش گوار موسم برسات ہمدرد صحت کے نئے سال کا افتتاح کردیگا +

موضوع کا مسئلہ

مذکورہ بالا تمام مراحل میں سب سے اہم مرحلہ موضوع کی تلاش اور اُسکے فیصلہ کا مرحلہ ہے۔ بظاہر یہ بات اچنبے کی معلوم ہوتی ہے کہ محض موضوع کے مسئلہ کو اتنا اہم بنا کر پیش کیا جائے، اور آنے والی بے شمار ذمہ داریوں کو بالکل نظرانداز کردیا جائے لیکن جن اصحاب کی نظر ہمدرد صحت کی پنج سالہ زندگی پر رہی ہے، اور جنہوں نے ہماری خاص اشاعتوں کو بنظر غائر دیکھا ہے، وہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کے لئے موضوع کا مسئلہ واقعتاً کتنا وزن رکھتا ہے +

اشاعت خاص کے موضوع کا فیصلہ عموماً مارچ کے آخر میں کرلیا جاتا تھا۔ اس سال بھی رسم کے مطابق یہی کیا جاتا۔ بلکہ ممکن تھا کہ ہم ایک مہینے پہلے ہی مارچ ہی کے ہمدرد صحت میں آئندہ اشاعت خاص کے متعلق اپنے عزائم کا اظہار کردیتے اور یہ وقت مجوزہ موضوع پر غور و فکر اور سعی و تلاش میں صرف ہو رہا ہوتا لیکن افسوس اُس کام کی نوعیت اور وسعت اندازہ سے زیادہ ثابت ہوئی جو مہینوں سے ہمارے سامنے تھا اور مطلوبہ مواد بھی جلد فراہم نہیں ہوسکا، سب سے بڑھکر یہ کہ ہم کو اپنی بے بضاعتی وقت کا بھی کچھ خیال نہیں رہا +

راہ کی پیچیدگیاں

ناظرین شاید اس مبہم بیان کو نہیں سمجھ سکے ہونگے اسلئے ضرورت ہے کہ کچھ تفصیل سے کام لیا جائے۔ اور ان اسباب و علل کو روشنی میں لے آیا جائے جو ہمارے ارادوں کی تکمیل میں مزاحم ہوئے اور مزاحمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم کو کچھ عرصہ کے لئے پیش نظر کام کو معرض التوا میں ڈالنا پڑا +

ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ گذشتہ عورت نمبر کے ایک عنوان کے لئے ہم کو خواہ مخواہ تاریخ اہم کتابوں کی ورق گردانی کرنی پڑی تھی! اس دوران میں جہاں بعض اور نقطہ ہائے خیال میں کچھ ترمیمیں ہوئی وہاں خالص طبّی ذہنیت بھی اپنا کام کرتی رہی۔ قدیم تمدنوں کی اثری اور نیم تاریخی بحث شاذ و نادر مقامات ایسے بھی آتے رہے جو طبّی فکر میں تحریک کا باعث ہوتے تھے اور رہ رہ کر یہ خیال آتا تھا کہ کیوں نہ اس تحریک سے فائدہ اُٹھا کر طبّی نتائج اخذ کئے جائیں؟ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ ان نتائج کا دارومدار قیاس و تخمین یا تحلیل و ترکیب پر تھا، اور یہ بات تو ثابت ہی ہوچکی تھی کہ بعض اوقات ضخیم سے ضخیم تاریخی کتاب میں ڈھونڈھنے سے بھی کوئی ایسا فقرہ نہیں ملتا تھا جو ہمارے خاص مقصد کے لئے مفید ہوتا ہم ان تمام مشکلات کے کچھ اندازہ کے باوجود یہ ارادہ کرہی لیا تھا کہ ریت کے ان ذرّوں میں سونے کے کچھ ذرّے جمع کرنے کی کوشش کی جائیگی اور آئندہ سال جولائی ۱۹۳۸ء میں ناظرین ہمدرد صحت کی خدمت **تاریخ طب** کا یہ تحفہ اشاعت خاص کی صورت میں پیش کردیا جائیگا +

عورت نمبر سے فراغت کے بعد جولائی ۱۹۳۷ء سے آخر سال تک یہ دلچسپ شغل کوہ کندن و کاہ برآوردن بے ترتیبی کے ساتھ جاری رہا ابتدا میں کچھ ہاتھ نہ لگا تو دقت نظر کو تکلیف دینی پڑی لیکن ناکامی کا ابتدا ہی سے ساتھ ہولیا تھا، اور جب یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں تو مقصد حاصل کرنے کیلئے دوسرے ذرائع کی طرف توجہ پھیری اور بعض ایسی کتابوں کی تلاش ہوئی جو تاریخ کے مطلوبہ مواد کی حامل ہوں، اور جن میں نہ صرف زمانہ قبل از تاریخ کے تمدنوں کے علم طب کی نوعیت و کیفیت پہ بحث کی گئی ہو۔ بلکہ ان کا دائرہ بحث پھیلتے پھیلتے موجودہ علم طب تک پہونچ گیا ہو، مقصد کے حصول کے لئے ہندوستان بھر کے طبّی اور غیر طبّی کتب فروشوں کی فہرستیں دیکھی گئیں، احباب کو بھی دعوت تلاش دی گئی، لیکن کامیابی کی جھلک نظر نہ آنی تھی نہ آئی +

جہد و تلاش کا سلسلۂ دراز

آخرکار ابتدائے فروری ۳۸ء میں ہم نے اپنے ایک دوست کو لندن خط لکھا، اور اُن سے درخواست کی کہ تاریخ طب پر انگلستان میں جو جو کتابیں مل سکیں ہمیں بھیجدی جائیں۔

موصوف نے حسب توقع جلد توجہ فرمائی اور تلاش کرکرا کے تقریباً بیس ضخیم کتابیں دفتر ہمدرد صحت میں بھجوادیں۔ جو مارچ کے تیسرے ہفتہ میں یہاں پہونچ گئیں۔ لیکن انہیں دیکھ کر کچھ مایوسی ہوئی، اکثر کتابیں تاریخ طب جدید کے مختلف ادوار اور بعض خاص شعبوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ دو کتابیں ایسی تھیں جن میں یونانی، رومی اور عربی طبوں پر جرح و تنقید کی گئی تھی۔ صرف ایک کتاب "پیپائرس ایبرز" Papyrus Ebers مصر قدیم کے علم طب کی نمایندگی کر رہی تھی۔ یہ کتاب درحقیقت ایک قسم کی دستاویز ہے اور اس سلسلہ کی سب سے مشہور اور طویل تحریر ہے علم اللسان اور دیگر اثری ذرائع سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ یہ تحریر سنہ ۱۷۰۰ قبل مسیح میں ایک سلسلۂ کتب سے نقل کی گئی ہے، خود اس تحریر میں درج ہے کہ اسکی عبارت مصر کے سب سے پہلے شاہی خاندان کے ایک حکمراں کے زمانہ کی ہے اور ایک نسخہ میں چھٹے شاہی خاندان کی ایک ملکہ کا نام درج ہے۔ یہ تحریر مختلف امراض و آلام کے نسخوں کا طویل سلسلہ ہے جن میں امراض کے لئے الگ الگ دواؤں کی تجویز، ہر دوا کی مقدار اور اکثر مقامات پر ترکیب استعمال درج ہے، اسکے بعض حصوں میں علاج کے علاوہ مختلف امراض کی تشخیص اور دوا کے ساتھ دعاؤں اور منتروں کا ذخیرہ بھی موجود ہے زمانہ حال کے مدیر و مرتب نے آسانی کے خیال سے ۸۷۷ نسخے اور حصے سلسلہ وار قائم کئے ہیں۔ اس تحریر کا انگریزی ترجمہ مسٹر بی۔ ایبل نے کیا ہے اور اصل تحریر لائزک یونیورسٹی میں محفوظ ہے۔

کامیابی کے امکانات

صرف یہی ایک کتاب اب ہمارے پاس ایسی ہے جو دنیا کے قدیم ترین تمدنوں میں سے ایک تمدن کے علم طب پر روشنی ڈالتی ہے، اور ہمارے مقصد کو پورا کرنے والی ہے۔ لیکن قدیم تمدنوں کا ایک سلسلۂ دراز ایسا باقی رہ جاتا ہے جس پر موجودہ کتابوں میں سے کوئی بھی بحث نہیں کرتی، حالانکہ اثریات نے موجودہ زمانہ میں جس قدر ترقی کرلی ہے، اسکے پیش نظر یہ بالکل ممکن ہوگیا ہے کہ ہم بابل و آشوریہ، ایران قدیم، چین قدیم اور ہند قدیم کے تمدنوں میں طبی نقطۂ نظر سے واقعات و حوادث کا سراغ لگا سکتے ہیں، ماہرین اثریات کی توجہ مصر اور بابل اشوریہ پر خصوصاً رہی ہے اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اب ہم تہذیب انسانی کے ان قدیم ترین گہواروں کے خد و خال کو نمایاں طور پر دیکھ سکتے ہیں اور اسی کا نتیجہ پیپائرس ایبرز جیسی کتاب ہے جس کا تذکرہ ہم نے اوپر کیا ہے۔

ہمارے مضمون "قدیم تمدنوں میں عورت کی معاشرتی حیثیت" کے عنوان سے گذشتہ عورت نمبر کے لئے مرتب ہوئے تھے ان میں ہم نے جا بجا واقعات سے طبی نتائج اخذ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ان مضمونوں کا دائرہ صرف معاشرت نسواں تک محدود تھا۔ پھر بھی دوران جستجو میں مصر قدیم، یونان قدیم اور روم قدیم کے زچہ خانوں کی کیفیات و معلومات ہمیں نیم تاریخی یا اثرات کی کتابوں میں مل گئیں اور ان مضمونوں میں شامل کردی گئیں۔ یہ اور اسی قسم کے اور حقائق ہیں جو ہمیں کامیابی کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور موانع اور ہمت شکنیوں کے باوجود ہمارا خیال ہے کہ تاریخ طب کے ان قدیم ترین اور عام نظروں سے اوجھل حقائق کو بے نقاب کرنا ممکن ہے۔ اور پھر ان کو ایک مرتب شکل میں پیش کردینا اس سے بھی زیادہ ممکن ہے۔ اس معاملہ خاص میں ہماری کوششیں جاری رہیں گی، ابھی خاص تاریخ طب پر مزید کتابوں کی تلاش باقی ہے۔ سب سے زیادہ توقع ہمیں فرانس سے ہے۔ جس نے اثرات کی تحقیق و تنقید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ اور اسی کی زبان میں مطلوبہ مواد کی موجودگی ممکن معلوم ہوتی ہے۔ اگر یہ تلاش و سعی بھی بے نتیجہ ثابت ہوئی تو پھر ہم نیم تاریخی اور اثریات کی کتابوں سے قدیم ترین تمدنوں میں معالجہ کی نوعیتوں اور طب کی ابتدائی شکلوں کو متعین اور واضح کرنے کی طرف متوجہ ہونگے۔

پر امید نتیجہ

یہ کام انشاء اللہ پورا ہوگا گو وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ہمدرد صحت کی طرف سے اشاعت خاص کی صورت میں جب کبھی تاریخ طب پر کچھ پیش کیا جائیگا تو وہ اتنا ہی مکمل اور جامع ہوگا جتنا کہ اسے بنایا جا سکتا ہے اور جس کا تذکرہ ہم نے اشارتاً اوپر کی سطروں میں کردیا ہے۔ اغلب یہ ہے کہ تیسرے سال ۱۹۴۰ء میں ہم اس قابل ہوجائینگے کہ خاص اشاعت تاریخ طب کے نام معنون کرسکیں۔ مضمون کے اس حصّہ کو ختم کرنے سے پہلے ہم اصحاب ذوق سے درخواست کرینگے کہ وہ اس بارہ میں اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمائیں۔ تاکہ راہ کی مشکلات کو آسانی سے زیر کیا جا سکے۔

دِق و سِل نمبر

ہمارے تجویز کئے ہوئے موضوع کے راستہ میں جو جو مشکلات پیش آئیں ان کا اندازہ اوپر کے مختصر بیان سے ہو سکتا ہے۔ اب اس کے سوا چارہ ہی کیا تھا کہ اس موضوع کو فی الحال معرض التوا میں ڈال کر ہمدرد صحت کی آئندہ اشاعت خاص کیلئے کوئی اور مناسب موضوع جلد سے جلد تلاش کیا جائے۔ بلکہ اسکی بھی ضرورت تھی کہ مئی و جون کے ہمدرد صحت میں اعلان سے پہلے ہی پروگرام کے اس حصے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے جو بیرون ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔

نئے موضوع کی تلاش

نئے موضوع کا مسئلہ اپنی پوری اہمیت کے ساتھ سامنے آیا۔ کئی دن تک نئے نئے عنوان خیال میں آتے رہے مقامی احباب سے مشورہ ہوا، مکرمی لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب اور محترمی جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب (دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی) بھی جو ان دنوں دہلی میں تشریف فرما تھے ہمارے مشوروں میں شریک رہے، بالآخر ہم سب غور و بحث کے بعد ایک متفقہ نتیجہ پر پہونچگئے اور آئندہ اشاعت خاص کا موضوع تجویز کر دیا گیا۔

ہمدرد صحت کی جو خاص اشاعتیں ابتک پیش کی جاچکی ہیں۔ وہ اپنے موضوع، افادہ اور جامعیت کے لحاظ سے خواہ کتنی ہی قابل ستایش سمجھی گئی ہوں، لیکن ان میں سے کوئی بھی وقت کی اہم ضرورت کو اتنی اچھی طرح پورا نہیں کر سکی ہوگی جتنی کہ آئندہ اشاعت خاص سے توقع کیجا سکتی ہے۔

قرعہ دِق و سِل کے نام

ہمدرد صحت کی یہ اشاعت خاص ایک ایسے مقصد کو پورا کرنے کی کوشش میں صرف ہوگی جس نے آجکل قومی صحت کا خیال رکھنے والے دماغوں کو متوجہ کر رکھا ہے۔ اور ایک ایسے مشہور اور ہلاکت خیز مرض سے منسوب ہوگی جو ہندوستان اور اسکے غریب باشندوں کو بُری طرح اپنا شکار بنائے ہوئے ہیں اور جسکی ستم کاریوں سے دنیا کے دوسرے ممالک بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ہماری مراد اسوقت دق و سِل ہے۔

دق ایک ایسا موضوع ہے جسکی اہمیت نہ صرف طبّی نقطہ نظر سے مسلّم ہے بلکہ اس زمانہ میں اسکی ہمہ گیری اور ہلاکت آفرینی نے خادمان طب، دردمندان قوم، اور ارباب حکومت کو بیک وقت متوجہ کر دیا ہے، بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ دنیا کی سب قوموں نے اس خوفناک بلا کے خلاف علم جہاد بلند کر رکھا ہے، اور کوشش کیجا رہی ہے کہ انسانیت کو اس بلا سے نجات دلانے کی کوئی سبیل نکالی جائے۔

اس قسم کی کوششوں اور تدبیروں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہے، دوسرے ممالک میں اجتماعی اور انفرادی طور پر کامیابی کے لئے کیا کیا وسائل بھی اختیار کئے گئے ہیں یا کئے جا رہے ہیں۔ انکی تفصیلات کا علم ہمارے عوام کو تو کیا خواص کو بھی نہیں ہوگا۔ سب سے زیادہ تعجب خیز امر یہ ہے کہ معالجین کی جماعت کے بیشتر افراد جن کو ہر وقت ان باتوں کو اپنے علم میں رکھنا ضروری ہے اس طرف سے غافل ہیں بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے بعض اطبائے کرام کو ان تحریکوں اور کوششوں کا بھی علم نہ ہو جو دق و سل کے باب میں حکومت یا پبلک حیثیت سے روبکار لائی گئی ہیں یا اب خصوصیت سے لائی جا رہی ہیں۔

دِق و سِل اور ہندوستانیوں کی حالت زار

دق و سل کے ہاتھوں ہندوستان کے باشندوں کی حالت خستگی کے جس درجہ پر پہونچ گئی ہے اس کا اقتضا تو یہ تھا کہ یہاں حکومت اور پبلک کی متحدہ قوت سے اب سے کہیں پہلے عام تحریکیں شروع کر دی جاتیں اور مرض کے ہمہ گیر ہو جانے سے پہلے ہی اسکے سد باب کے طریقے اختیار کئے جاتے لیکن افسوس ایسا نہیں ہوا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ اپنی انتہائی نزاکتوں اور اہمیتوں کے ساتھ اب ہمارے سامنے آگیا ہے۔

طب قدیم کے علمبردار

یہ حالات جنکا تذکرہ اشارتاً اوپر کیا گیا ہے اور وہ باتیں جو آجکل اخبارات کا موضوع بحث بنی ہوئی ہیں اور وہ کوششیں جنکا آغاز حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے اور وہ سرگرمیاں جو طب جدید کے حاملین اس مرض کے چنگل سے عوام کو بچانے کے لئے دکھا رہے ہیں، اب سب امور کے پیش نظر کیا طب قدیم کے علمبرداروں کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ بھی اپنے فرائض کو محسوس کریں اور اس حق کو ادا کریں جو نہ صرف بحیثیت معالج کے ان پر عائد ہوتا ہے بلکہ ہمدردی کا اقتضا بھی یہی ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ ہماری اس صدا کا کیا اثر ہوگا اور ہمارے اطبا، اور وید اپنے فرائض کو ادا کرنے کی کیا صورت نکالتے ہیں، بہرصورت

ہم نے تو فیصلہ کرلیا ہے کہ اپنی بساط اور دسترس کے مطابق اس جدوجہد میں حصہ لیں اور یہ ہی فیصلہ کا نتیجہ ہے کہ اس سال کی اشاعت خاص دق وسل کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت کی بڑی اکثریت اس فیصلہ کا خیر مقدم کرے گی اور غالباً صحیح خیر مقدم اس وقت ہو سکے گا جب کہ ہم انشاء اللہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ناظرین کی خدمت میں پیش کر دینگے اس وقت ان کو یہ حقیقت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہے گا کہ یہ اشاعت خاص عوام اور تیمار داروں کے لئے بھی اسی طرح مفید و بکار آمد ہے جس طرح اطباء اور معالجین کے سب گروہوں کے لئے ضروری ہے۔

پروگرام اب وہ موقع آگیا ہے کہ ہم دق وسل کی اشاعت خاص کے عنوانات پر چند سطریں حوالہ قلم کریں۔ موضوع کا فیصلہ ہوتے ہی ہم نے اشاعت خاص کے مضامین، نوعیت مضامین اور ترتیب وغیرہ پر غور کرنا شروع کر دیا۔ اس سلسلہ میں جو بات واضح طور پر خیال میں رہی وہ یہ تھی کہ اس نمبر کو عوام و خواص۔ طبیب و غیر طبیب، مریض و تندرست، امیر و غریب غرض سب ہی کیلئے اس طرح جامع صورت میں پیش کیا جائے کہ ہر طبقہ جو اس مرض کے متعلق کچھ دیکھنا چاہے اسے دیکھکر مایوسی نہ ہو لیکن موضوع کی وسعت اور اشاعت خاص کے صفحات کی محدودیت نے طائر خیال کو آزاد چھوڑنے کا موقع نہیں دیا، اس مشکل کے باوجود اشاعت خاص کا پروگرام جو ہم نے مرتب کیا ہی سکو ہمدرد صحت کی خاص اشاعتوں کی روایات کا حامل کہا جائیگا اور اسکی افادی حیثیت اور جامعیت کو بھی ممکن ہے کہ سراہا جائے۔

اب ہم مندرجہ ذیل سطور میں اپنا پروگرام پیش کرتے ہیں:۔

دِق وسِل نمبر کے مضامین اور ترتیب کا خاکہ

پہلا باب دق وسل اور طب قدیم

اس باب میں، دق وسل کے متعلق ان تمام بیانات اور تصریحات پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جو طب قدیم کی کتابوں میں موجود ہیں اور اس کا بھی خیال رکھا جائیگا کہ جدید اور قدیم معلومات میں تطبیق کہانتک موجود ہے اور اختلاف کن کن مقامات پر پایا جاتا ہے، غالباً یہ باب طب قدیم کی بہت حد تک نمائندگی کا حق ادا کر دے گا۔ اسی ذیل میں ہماری طب کے معالجات دق وسل اور تقدم بالحفظ پر بھی بحث ہو جائے گی۔

دوسرا باب دق وسل اور آیورویدک

فصل اوّل۔ اس فصل میں ہمدرد صحت کے خاص نمبروں کی روایات کے مطابق آیورویدک نقطہ نظر سے دق وسل پر بحث کی جائے گی۔ اور جو مضامین اس عنوان پر وصول ہوں گے انہیں اسی فصل میں درج کیا جائے گا۔

دوسری فصل۔ اس فصل میں آیورویدک مرکبات اور مجربات درج کئے جائیں گے۔ جن کا ذخیرہ ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے۔ اور امید ہے کہ ہمدرد صحت کے وید ناظرین بھی اس فصل کو مفید بنانے میں حصہ لیں گے۔

تیسرا باب عصی درینہ یا جراثیم سل و دق

اس باب میں اس منحوس مرض کے جراثیم کا ایسا مفصل اور پراز معلومات بیان ہو گا جو اب تک ہماری زبان میں پیش نہ کیا جا سکا ہو گا، اس باب کی اہمیت کا اندازہ اس سے بخوبی ہو سکے گا کہ ہمارے مکرم جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب رکن دار الترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی نے اس کو مرتب فرمانے کا وعدہ فرمالیا ہے۔

چوتھا باب دق وسل کا عام بیان

اس باب میں طبی نقطہ نظر سے دق وسل کے کچھ تاریخی حالات کے علاوہ دق وسل کی تمام قسموں پر کلی طور پر مواد جمع کیا جائے گا۔ دق وسل کے عام اسباب، امارات، علامات، امراضیات تشخیص اور معالجات پر بحیثیت مجموعی تذکرہ ہو گا، اس میں کسی خاص عضو کی دق تفصیل کیساتھ موضوع بحث نہ ہو گی۔

پانچواں باب سل رئوی (پھیپھڑے کی دق)۔ دق کی قسموں میں سب سے زیادہ کثیر الوقوع یہی قسم ہے۔ اسی لئے

اس اشاعت میں اس پر تفصیل سے بحث کیجائے گی۔ اسکو ہم سہولت کے پیش نظر کئی فصلوں میں تقسیم کردیں گے۔

مثلاً:- **فصل اوّل**۔ سل ریوی کی قسمیں۔

دوسری فصل:- سل ریوی کے اسباب

تیسری فصل:- سل ریوی کے امارات و علامات

چوتھی فصل:- امراضیاتِ (پیتھالوجی) سل ریوی

پانچویں فصل:- تشخیص سل ریوی

چھٹی فصل:- معالجات سل ریوی

اس آخری فصل معالجات میں ہم ان سب طرق علاج کا بیان تفصیل سے پیش کرنیکی سعی کرینگے جو آجکل رائج ہیں، اسی میں علاج دوائی غذائی صحت گاہی (سینا ٹوریم کا علاج) اور آلی کا بیان ہوگا آپریشن اور آرٹی فیشیل نیمو تھریکس وغیرہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

چھٹا باب　مختلف اعضاء کی دق

اس باب میں پھیپھڑوں کے علاوہ دوسرے اعضا کی دقوں کا بیان ہوگا جو عموماً پائی جاتی ہیں۔ فی الحال (۱) دق معوی (۲) خنازیر (۳) دقِ عظمی (۴) دق کبدی (۵) دقِ جلدی (۶) دقِ چشم (۷) دقِ اطفال وغیرہ ہمارے سامنے ہیں۔ اس باب کے تنوع کا انحصار زیادہ تر ہمارے قلمی معاونین پر رہے گا۔

ساتواں باب　مجرّبات دق و سل

اس باب کو ارادہ ہے کہ ہر مرتبہ سے زیادہ احتیاط اور تفصیل سے مرتب کیا جائے، ہم ان سطور میں ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر انکے تجربہ میں اس مرض کا کوئی مجرب نسخہ آیا ہو تو اسے اشاعت کیلئے ہمیں بھیجدیں امید ہے کہ ناظرین ہمدرد صحت کی توجہ سے یہ باب دق و سل کے مجربات کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہوگا۔ مجربات بھیجنے والے اگر چاہیں تو اپنی چھوٹی سی تصویر بھی بھیج سکتے ہیں، جسے شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

آٹھواں باب　بابُ الصّحت

اس باب میں حفظ ماتقدم اور ان اصولوں کی تفصیلات ہوں گی جن سے ہم اس مرض کی ترقی روک سکتے ہیں، اسی میں ہندوستان اور دیگر ممالک کی صحت گاہوں کے مختصر حالات ہوں گے۔

نواں باب　دنیائے دق و سل

ہندوستان اور دیگر ممالک میں دق وسل کی جو رفتار ہے اسکو اس باب میں واضح کیا جائیگا اور یہ بھی خیال رکھا جائیگا کہ دوسرے ممالک میں جو کوششیں اس مرض کے سلسلہ میں کیجارہی ہیں انکی تفصیلات بھی فراہم کیجائیں، ہندوستان میں جو کچھ ابتک کیا گیا ہے اسکا بیان بھی پیش کیا جائیگا۔ ہندوستان کے مختلف صوبوں کے اعداد و شمار گورنمنٹ آف انڈیا کی رپورٹوں سے معلوم کئے جائینگے۔

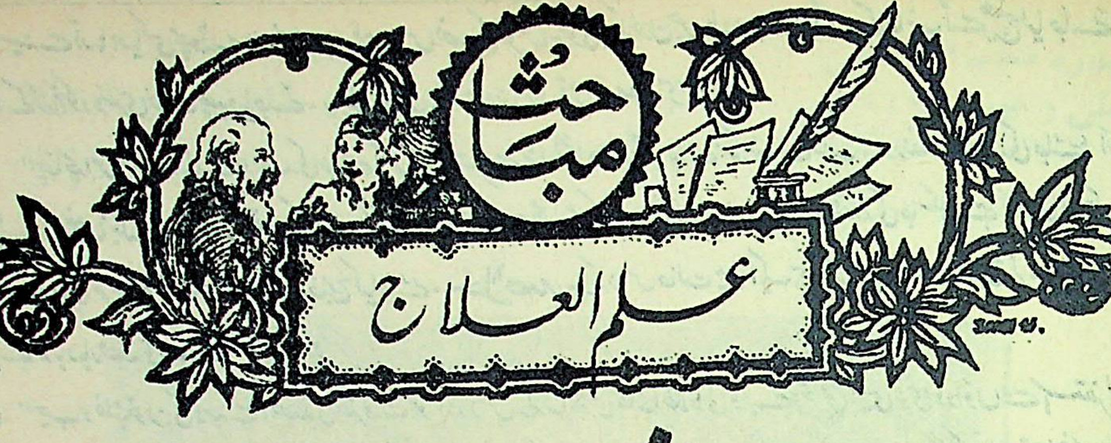
دسواں باب　"ادبیات دِق و سِل"

"ادبیات دِق و سِل" یہ عجیب و غریب نام اس باب کو دیا جائیگا جس میں افسانوں، نظموں، کارٹونوں اور مرقعوں کی دلچسپیوں کے ذریعہ ہمارے قلمی معاونین عوام کی دستگیری و رہنمائی کریں گے +

دق وسل نمبر کے مضامین و ترتیب کا خاکہ جو ہو وقت سامنے تھا پیش کردیا گیا، ہماری کوشش ہمیشہ کی طرح اب بھی یہ ہوگی کہ کم از کم اسکے مطابق عملدرآمد ضرور کیا جائے۔ اور کوئی باب کسی حادثہ کا شکار نہ ہونے پائے ہی کیا عجب یہ بھی ممکن ہو کہ ضرورت کے لحاظ سے ہم کو اس پروگرام میں مناسب ترمیم و اصلاح کرنی پڑے۔

بہرحال اب ہم اپنا کام پابندی سے شروع کرتے ہیں قلمی معاونین کو اطلاع دینے میں جو دیر ہوگئی ہے اسکی کچھ تلافی اس طرح کر رہے ہیں کہ اس مضمون کو علیحدہ چھپوا کر رسالہ کی تاریخ اشاعت سے چند روز پہلے ہی اپنے کرمفرما صاحبان کے پاس بھیج رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ ہمارے محترم قلمی معاونین ہماری درخواست پر جلد توجہ فرمائینگے تاکہ ہم اشاعت خاص کا کام ترتیب و تنظیم سے کر سکیں + اس سلسلہ میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ آپ اپنے مضمون کیلئے جو عنوان منتخب فرمائیں اسکی اطلاع جلد ہم کو دیدیں۔ تاکہ تقسیم کار میں آسانی ہو +

عبدالحمید



فصد

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

(۲)

گذشتہ سے پیوستہ

امتلاء کے ساتھ شرط ضروری | "مسئلہ جواز فصد میں یہ ضروری ہے کہ بدنی امتلاء و تمدد کیساتھ ساتھ بدن کی رنگت کو بھی دیکھیں، اور بدنی رنگت میں اس شرط کا بھی لحاظ کریں، جسے ہم آئندہ بیان کرینگے، چنانچہ عام بدن میں تمدد اور تناؤ کا پھیلا ہوا ہونا اس گمان کو یقین میں تبدیل کردیتا ہے کہ اب فصد کرنا واجب ہے" ✣ شیخ ✣

چنانچہ جب امتلا کیساتھ بدن کی رنگت سرخ ہوتی ہے، اور بدنمیں کافی تناؤ ہوتا ہے تو اس صورت میں خون کا غالب ہونا ضروری ہے ✣

"بدنی رنگت" کے ساتھ "شرط" لگانے کی ضرورت یہ ہے کہ بدن کا رنگ گاہے ایسے اسباب سے بھی سرخ ہوجایا کرتا ہے جن کے ساتھ خون کی زیادتی نہیں ہوا کرتی؛ مثلاً بعض اوقات درد کی وجہ سے رنگ سرخ ہوجایا کرتا ہے، بعض اوقات اورام باردہ میں مقام ورم سرخ ہوجایا کرتا ہے" ✣ (گیلانی)

قانون | "جن لوگوں کو ضربہ یا سقطہ پہونچتا ہے انہیں بھی گاہے بنظر احتیاط فصد کھول دیجاتی ہے تاکہ مضروب عضو میں ورم پیدا نہ ہوجائے" ✣ شیخ

ضربہ یا سقطہ سے کسی عضو میں جب آفت پہونچتی ہے اور درد لاحق ہوتا ہے جس سے اس مقام کی چھوٹی شریانیں پھیل جاتی ہیں اور اس مقام کا دوران خون تیز ہوجاتا ہے۔ اسی وجہ سے اطبّا کہتے ہیں: **الوجع جذّاب** (درد مواد کو جذب کیا کرتا ہے)۔ نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ "طبیعت مدبرہ بدن، بہ ایماء قدرت، ایسی حالت میں عضو ماؤف کی طرف کثیر مقدار میں خون اور روح روانہ کرتی ہے تاکہ جو آفت وہاں پہنچی ہے کم و بیش اسکی اصلاح و تدارک ہوسکے"۔ لیکن چونکہ ضربہ و سقطہ کی وجہ سے عضو میں ضعف لاحق ہوجاتا ہے (یعنی اس عضو کی طبیعت مدبّرہ، یا، قوت مناعت کمزور ہوجاتی ہے)، اسلئے اس مقام پر گاہے ورم پیدا ہوجاتا ہے لیکن جب فصد کردی جاتی ہے تو کمی خون کی وجہ سے مقام ضرب کی طرف غیر معمولی مقدار میں خون آہی نہیں سکتا، اسلئے ورم کے حدوث کا اندیشہ کم ہوجاتا ہے۔ (گیلانی مع اضافہ)

قانون | "علیٰ ہذا، اگر کسی شخص کو کوئی ایسا ورم لاحق ہو جسکے پکنے سے پہلے پھوٹنے کا اندیشہ ہو تو اس وقت بھی (احتیاطاً) فصد کھولدیجاتی ہے خواہ فصد کی ضرورت نہ ہو (یعنی خواہ فصد کی اس قسم کی ضرورت نہو جو اوپر بتائی گئی ہے) اور خواہ (عروق میں) اخلاط کی کثرت نہ ہو" ✣ شیخ ✣

یہ صورت احشا اور اعضائے شریفہ کو بچانے کے لئے اختیار کیجاتی ہے، کیونکہ بعض اوقات شدت درد کی وجہ سے کسی عضو شریف میں ورم لاحق ہوجاتا ہے اور مادہ کی کثرت اور امتلاء عروقی کی زیادتی کی وجہ سے، یا اس عضو کی ذکاوت حس اور شدت درد کی وجہ سے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس طرف اتنا مادہ نہ آجائے کہ یہ ورم قبل از وقت پھٹ جائے۔ اس لئے فصد کے ذریعہ خون کی ایک مقدار نکالدی جاتی ہے تاکہ اس کا امکان کم ہوجائے ✣

حبس نزف اور امالہ کے لئے | "بعض اوقات کسی رگ کی فصد نزف دم (جریان خون) کو روکنے کیلئے کی جاتی ہے خواہ وہ نزف نکسیر کا ہو، یا رحم

مقعد، یا سینہ سے آرہا ہو یا کسی پھوڑے سے خون بہ رہا ہو۔ اس فصد کی غرض یہ ہوتی ہے کہ خون جس طرف بہ رہا ہے اُس کے جانب اُسے کھینچ لیا جائے اور اس کے رُخ کو دوسری طرف پھیر دیا جائے۔ یہ علاج اِس بارہ میں نہایت قوی اور مفید ہے" +

"چنانچہ اس مقصد کے لئے جو فصد کی جائے اُس میں نشتر سے بڑا شگاف نہ لگایا جائے بلکہ نہایت تنگ؛ اور فصد چند بار کی جائے اور وہ بھی ایک دن نہیں، بلکہ ایک دن کا وقفہ دیکر؛ ہاں اگر کوئی قوی ضرورت ہی مجبور کردے تو ایک روز میں چند بار فصد کی جاسکتی ہے اور جہاں تک ہوسکے، ہر دوسری مرتبہ پہلی بار سے خون کم ہی خارج کیا جائے۔ **خلاصہ** یہ ہے کہ (اس حالت میں ایک ہی بار) زیادہ خون خارج کرنے سے بہتر یہ ہے کہ بار بار فصد کی جائے" + شیخ +

قانون "جب (غلبۂ خون کی وجہ سے) فصد کی ضرورت ہو، اور (اس کے ساتھ ہی غلبۂ اخلاط کی وجہ سے) خربق جیسی قوی دواؤں سے استفراغ کرانے کی ضرورت ہو تو اس صورت میں ابتدا فصد سے کرنی چاہیئے، اسکے بعد استفراغ، اس صورت میں یہ ہرگز مناسب نہو گا کہ پہلے استفراغ کیا جائے اور اسکے بعد فصد۔ یہ بقراط کی اُن وصیتوں میں سے ہے جو اس نے کتاب ابیذیمیا میں لکھی ہے اور یہ درست بھی ہے (غلط نہیں ہے)" + شیخ +

یہ صورت اُس وقت کی ہے جبکہ (۱) سارے اخلاط بدن کے اندر بڑھ گئے ہوں لیکن یہ زیادتی طبعی تناسب کے ساتھ نہ ہو، بلکہ اس زیادتی میں خون کے سوا کسی دوسری خلط کا غلبہ ہو، یا جب کہ (۲) بدن کے اندر چند اخلاط بڑھ گئے ہوں نہ کہ سارے، اور اس زیادتی میں دوسرے خلط کے خون کا بھی غلبہ ہو +

ان دونوں صورتوں میں گو فصد کے ساتھ استفراغ کی بھی ضرورت ہے اور استفراغ بھی معمولی نہیں بلکہ قوی دواؤں سے مگر تقدیم استفراغ سے نہ کرنی چاہیئے، کیونکہ ادویہ مسہلہ کی سمیت اور تحریک و ہیجان سے سخت خطرات کا اندیشہ ہے، اسکے برعکس فصد کی وجہ سے بجائے تحریک و ہیجان کے خون کے ساتھ کچھ نہ کچھ دوسرے اخلاط بھی خارج ہی ہو جائیں گے (گیلانی) +

"**خلاصہ** یہ ہے کہ اگر بدن کے سارے اخلاط متساوی طور پر بڑھے ہوئے) ہوں، تو پہلے فصد کرنی چاہیئے پھر اسکے بعد اگر کسی خلط کا غلبہ ثابت ہو تو اس کا استفراغ کردینا چاہیئے" +

"اور اگر بدن کے اخلاط متساوی طور پر (نسبت طبعی پر بڑھے ہوئے) نہ ہوں تو پہلے اس بڑھی ہوئی خلط کو بذریعہ استفراغ کے نکالو تاکہ ساری خلطیں متساوی ہو جائیں (اور سب کی زیادتی طبعی تناسب پر آجائے) اس کے بعد فصد کردو" + شیخ +

قانون "اگر کسی نے غلطی سے بجائے فصد کے پہلے دوا پلادی اور فصد کی بجائے استفراغ کو مقدم کردیا درآنحالیکہ پہلے فصد ہونی چاہیئے تھی تو اس صورت میں مناسب یہ ہے کہ اب فصد کرنے میں چند روز کی اور بھی تاخیر کردے (تاکہ اس عرصہ میں بدنی قوتیں کچھ جمع ہو جائیں" + شیخ +

یہ اصول صرف اسی جگہ کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ جب کبھی دو استفراغ ضروری ہو جاتے ہیں تو دونوں کے درمیان وقفہ کرنا ضروری ہے +

شذرہ ایسا بارہا ہوا کرتا ہے کہ جس موقع پر فصد کرنی چاہیئے تھی؛ وہاں غلطی سے دوا پلادی گئی (اور بجائے تقدیم فصد کے پہلے مسہل دیدیا گیا)، تو اس سے مریض بخار اور اضطراب (بے چینی) میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے۔ چنانچہ اگر یہ عوارض مسکنات پلانے سے دور نہ ہوں، تو لقینًا سمجھ لو کہ (ان عوارض کی دوسری کوئی وجہ نہیں ہے) اس کی وجہ محض یہی ہے کہ یہاں پہلے فصد کرنا ضروری تھا" + شیخ +

فصد سے پرہیز مندرجہ ذیل حالات میں فصد سے پرہیز کرنا چاہیئے: شدید البرد مزاجوں میں ——— ٹھنڈے ممالک میں ——— درد کی شدت کے وقت ——— حمام محلل کے بعد ——— جماع کے بعد ———

علیٰ ہذا حتی الامکان چودہ برس سے کم عمر کے لڑکوں میں اور بوڑھوں میں بھی فصد سے احتراز کرنا چاہیئے +

"اسی طرح نہایت لاغر اور نہایت فربہ لوگوں میں، اور ان لوگوں میں، جن کا بدن متخلخل ہو یا جنکا بدن سفید اور ڈھیلا ہو یا جنکا بدن خون کی کمی کے ساتھ زرد ہو حتی الامکان فصد سے پرہیز کرنا چاہیئے، نیز ایسے لوگوں میں بھی فصد نہ کھولنی چاہیئے جو عرصہ سے کسی مرض میں مبتلا ہوں" ہاں اگر ان کی جسمانی حالت (یعنی) عضلات کی قوت و صلابت عروق کی کشادگی اور انکا امتلاء اور انکی بدنی رنگت کی سرخی پر کافی بھروسا اور اعتماد ہو (اور قطعی اندیشہ نہ ہو کہ فصد کیوجہ سے یہ نڈھال ہو جائینگے اور اسکو برداشت نہ کرسکیں گے)، تو ان بوڑھوں اور بچوں میں فصد کی جرأت کی جاسکتی ہے" +

"بچوں میں (فصد کا عادی بنانے کے لئے) تھوڑا تھوڑا خون نکال کر زینہ بہ زینہ ترقی کی جاتی ہے" + شیخ



سر شاہ محمد سلیمان ایم ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ ڈی جج فیڈرل کورٹ
جنہوں نے ۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو طبیہ کالج دہلی کے
جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت فرمائی



شاعر مشرق مفکر اسلام حضرت علامہ محمد اقبال رح
تاریخ وفات ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ ء

ہوں، ہاں، اگر انکے خون کی خرابی، فصد کو چاہتی ہو (یعنی اگر انکے امراض فساد خون ہی کے باعث عارض ہوئے ہوں، جو فصد کے متقاضی ہیں) تو فصد کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے" +

"لیکن فصد سے جو خون خارج ہو، اُسے بغور دیکھا جائے، چنانچہ اگر یہ خون سیاہ اور غلیظ ہو تو اسے رو کا جائے؛ اور اگر یہ سفید اور رقیق نظر آئے تو اسے فوراً روک دینا اور مقام نشتر کو باندھ دینا چاہیئے۔ ورنہ اسمیں بڑا خطرہ ہے"، +

"علاوہ ازیں اس وقت بھی فصد سے گریز کرنا چاہیئے، جب کہ معدہ غذا سے پُر ہو؛ تاکہ ایسا نہ ہو کہ (کہ معدہ اور امعاء سے) خام اور کچے مواد عروق کی طرف ان مواد کے عوض میں منجذب ہو جائیں جو عروق سے خارج ہوئے ہیں"۔

"نیز اس وقت بھی فصد سے احتراز کرنا چاہیئے، جب کہ (معدہ رطوبات فضلیہ سے) ممتلی ہو، اور آنتوں میں ثفل بھرا ہوا ہو؛ خواہ وہ ثفل مکمل ہو چکا ہو اور پورا براز بن چکا ہو، اور خواہ مکمل ہونیکے قریب ہو۔ بلکہ (فصد سے) پہلے ان فضلات کو نکالنے کی کوشش کرنی چاہیئے، چنانچہ معدہ اور حوالی معدہ (ملحقہ عروق وغیرہ) کے فضلات تو قے کے ذریعے خارج کئے جائیں اور زیریں امعاء کے فضلات جس ذریعہ سے ممکن ہو خارج کئے جائیں خواہ اس کام کے لئے حقنہ استعمال کرنا پڑے"، شیخ +

"علیٰ ہذا **تخمہ** والوں کو بھی فصد سے اس وقت تک احتراز کرنا چاہیئے جب تک ان کا تخمہ ہضم نہ ہو جائے (یعنی جب تک تخمہ کی اصلاح نہ ہو جائے)"، شیخ +

"اسی طرح ان لوگوں کو بھی فصد سے بچانا چاہیئے جن کا معدہ ذکی الحس ہو، یا جن کے معدہ میں ضعف ہو یا جن کے معدہ میں عادتاً صفرا زیادہ انصباب پایا کرتا ہو؛ اس قسم کے لوگوں میں بے پروائی سے فصد کی جسارت ہرگز نہ کرنی چاہیئے، اور علی الخصوص نہار منہ دخلوئے معدہ کی حالت میں)"، شیخ +

حاملہ اور حائضہ "حاملہ اور حائضہ عورتوں میں فصد نہیں کھولی جاتی ہے؛ ہاں اگر کوئی بہت ہی بڑی ضرورت دامنگیر ہو، مثلاً شدید نفث الدم کے خون کو بند کرنا ہو، تو فصد کی اجازت دیجا سکتی ہے، مگر وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ اُس عورت کے بدن میں قوت کافی موجود ہو[1]" +

فصد کے دو وقت

واضح ہو کہ (بلحاظ نوعیت حاجت کے) فصد کے دو وقت ہیں: ایک اختیاری وقت، اور دوسرا ضروری اور اضطراری"۔ +

یعنی ایک میں فصد کی حاجت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس میں یہ سوچنے کا موقعہ ملتا ہے کہ فصد کرنیکے لئے بہترین اور پسندیدہ وقت کونسا ہو سکتا ہے، اور دوسرے میں فصد کی حاجت ایسی اور فوری ہوتی ہے کہ اس میں ان مصلحتوں پر غور کرنے کی مہلت ہی نہیں ہوتی +

"چنانچہ فصد کا **اختیاری وقت** (پسندیدہ وقت) دن کے دوپہر کا وقت ہے، جب کہ غذا پورے طور پر ہضم ہو چکی ہو، اور فضلات (براز و بول وغیرہ) سے فراغت حاصل ہو چکی ہو +

"اور فصد کا **اضطراری وقت** وہ ہے جس میں تاخیر کی گنجائش نہیں ہوتی، اور نہ کسی رکاوٹ کی طرف دھیان کیا جا سکتا ہے (مثلاً وہ وقت جب کہ سکتہ دمویہ اور مرض خناق کے پیدا ہونیکا اندیشہ ہو جس میں بلا امتیاز وقت فصد کر دی جاتی ہے)" +

ہدایات متعلق دستکاری

مفصود کی وضع "فصد کھولتے وقت بہتر یہ ہے کہ فصد کرانے والا انسان (**مفصود**) چت لیٹا رہے، حفاظت قوت کے لئے یہی وضع بہتر ہے اور اس وضع میں غشی نہیں آیا کرتی ہے"، شیخ +

چت لیٹنے میں عضلات آزاد رہتے ہیں اور کسی عضو کو اُٹھانا نہیں پڑتا ہے۔ نیز اس وضع میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ہاتھ پاؤں میں خون کا زیادہ امتلا بھی نہیں ہونے پاتا جس سے قلب کے خون میں کمی آجائے +

رگوں کا پھلانا فصد کے وقت یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ رگیں خون سے پُر ہو کر خوب پھول جائیں؛ کیونکہ رگیں جب پُر ہو کر خوب پھول جاتی ہیں؛

[1] قانون کے بعض نسخوں میں اتنی عبارت اور بھی موجود ہے "بہتر اور مناسب یہ ہے کہ حاملہ عورتوں میں ہرگز ہرگز فصد نہ کھولی جائے۔ ورنہ شکم میں جنین ہلاک ہو جائیگا"

تو اُنکے پھسلنے اور جگہ سے ٹلنے کا احتمال کم ہوتا ہے "(اور اس حالت میں نشتر بھی رگوں کے اندر آسانی داخل ہو جاتا ہے) "۔ شیخ ۔

"جب دستبند (پٹی) کے نیچے رگ اُبھر کر نمایاں نہ ہو، تو اُسے نمایاں کرنے کی غرض سے (بار بار کوشش کی جائے، یعنی بار بار اس بند کو کھولا اور باندھا جائے، اور اس عضو کو خوب ملا جائے، اور دباتے ہوئے گاہے نیچے کو اُترتے چلے آئیں اور گاہے اُوپر کو چڑھ جائیں۔ حتیٰ کہ ان ترکیبوں سے وہ نمایاں اور ظاہر ہو جائے (یا: وہ بیدار ہو کر نمودار ہو جائے)"۔ شیخ ۔

ہاتھ کی رگوں کو اُبھارنے کیلئے گاہے یہ صورت اختیار کی جاتی ہے کہ بازو پر اوسط درجہ کا بند لگا کر مریض معمولی کے ہاتھ میں کوئی لٹو پکڑا دیا جاتا ہو اور اس سے کہا جاتا ہو کہ وہ لٹو کو مٹھی میں لے کر بار بار دبائے اور ڈھیلا کرے؛ یا لٹو کے بغیر وہ بار بار مٹھی کھولے اور بند کرے ۔

اسی طرح ٹانگ کی رگوں کو اُبھارنے کے لئے بند ران پر لگایا جاتا ہے۔ اور مریض کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ قدم کو بار بار سکیڑے اور پھیلائے ۔

"واضح ہو کہ (فصد کے قبل رگوں کو اُبھارنے کیلئے) بندش اور دباؤ جلد کی صلابت و غلظت اور گوشت کی کثرت و قلت کے لحاظ سے کم و بیش ہونی چاہیئے"۔ شیخ ۔

چنانچہ جب جلد سخت اور موٹی ہو، اور گوشت کی کثرت ہو، تو اس حالت میں چونکہ رگیں اندر کو دبی ہوئی ہوتی ہیں، اس لئے پٹی زیادہ کس کر باندھنی چاہیئے، ورنہ نسبتہً اس سے کم ۔

قانون "یہ بھی ضروری ہے کہ جس رگ کی فصد کھولنی مقصود ہے۔ بند اُسی کے قریب لگایا جائے (بند: تفتیل)"۔ شیخ ۔

"لیکن یہ خیال رہے کہ یہ بند جوڑ پر یا جوڑ کے پاس اس طرح نہ ہو کہ جوڑ ہل نہ سکے جس کی ضرورت بعض اوقات عروق کو نمودار کرنے کی غرض سے پیش آیا کرتی ہے، یعنی اس جوڑ کو سکیڑا اور پھیلایا جاتا ہے"۔

"جو رگ زیادہ باریک ہوتی ہے: اُسے اُبھارنے اور نمودار کرنے کی ضرورت زیادہ شدید ہوتی ہے"۔ شیخ ۔

قانون "اگر (زیادہ کس کر) بند لگانے سے رگ دب جائے تو بند لگانے سے قبل اُس رگ پر نشان لگا دینا چاہیئے، اور بند لگاتے وقت احتیاط کرنی چاہیئے کہ زیادہ کسنے کی وجہ سے رگ نشان کے مقام سے ٹل نہ جائے؛ اور ان تدبیروں کے باوجود نشتر کا چور ہاتھ یا اوپری ہاتھ مارنا چاہیئے (یعنی نشتر زور سے گہرائی تک داخل نہ کرنا چاہیئے)"۔ شیخ ۔

قانون "اگر (اتفاقاً کسی وجہ سے) رگ اُبھر کر نمودار نہ ہو سکے (اور اس مقصد کی ساری کوششیں ناکام ثابت ہوں) تو لاغر لوگوں میں جلد کو چاک کر کے (رگ کو کھول کر) اور صنارہ[1] نامی خار سے اُٹھا کر فصد کرنی چاہیئے"۔ شیخ ۔

شذرہ "مفصل کے پاس بند لگانے اور پٹی باندھنے سے (چونکہ رگ چھپ جاتی ہے، اسلئے ایسی صورت میں) یہ پھولنے (اُبھرنے) نہیں پاتی"۔ شیخ ۔

بندش "زیادہ کس کر پٹی باندھنا علی الخصوص وہ پٹی جو فصد کے بعد باندھی جاتی ہے، بعض اوقات ورم کا باعث بن جایا کرتا ہے جس کے لئے اچھا اور مناسب یہ ہے کہ گدی کو گلاب یا ٹھنڈے پانی سے بھگو کر ٹھنڈا کیا جائے"۔

قانون "یہ بھی مناسب ہے کہ بند جو فصد کرنے سے پہلے اور فصد کرنے کے بعد لگایا جاتا ہے یہ اس طرح نہ لگایا جائے کہ جلد اپنی جگہ سے ہٹ جائے (بلکہ بند باندھتے وقت یہ کوشش کی جائے کہ جلد اپنی جگہ قائم رہے)"۔ شیخ ۔

فصد سے پہلے رگ کو اُبھارنے کے لئے بند لگایا جاتا ہے، اور فصد کے بعد اخراج خون کو روکنے کے لئے۔ چنانچہ نشتر مارنے کے بعد پہلے بند کو ڈھیلا کر دیا جاتا ہے تاکہ خون آسانی کے ساتھ خارج ہو سکے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ مقصد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ جلدی شگاف وریدی شگاف کے مقابل ہو۔ لیکن اگر بند کی وجہ سے جلد اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو اور بند کے ڈھیلا کرنے پر جلد اپنی جگہ پر لوٹ آئے تو اس صورت میں جلدی شگاف وریدی شگاف کے مقابلہ سے ہٹ جائیگا اور اخراجِ خون میں رکاوٹ پیدا ہو جائیگی ۔

"اسی طرح اگر دوسرے بند کی وجہ سے جو فصد کے بعد لگایا جاتا ہے، جلد اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس صورت میں یہ خرابی لازم آئے گی کہ گدی (رفادہ) جو خون کو بند کرنے کی غرض سے باندھی جاتی ہے، وہ کہیں ہوگی اور وریدی شگاف کہیں اور۔ اس وجہ سے پورا دباؤ ٹھیک مقام پر نہ پڑے گا اور خون کے جاری رہنے کا امکان رہیگا"۔ (گیلانی) ۔

---

[1] صنارہ: خمیدہ کانٹا، جیسے مچھلی کے شکار کا کانٹا ہوتا ہے ۔

"لاغر آدمیوں میں بند زیادہ کس کر باندھنے سے رگیں خالی ہوجاتی ہیں (خون آمدہی بند ہوجاتی ہے) اور ایسا شدید بند اخراج خون کے روکنے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ (اسلئے لاغروں میں رگوں کے اُبھارنے کے لئے اگر بند لگایا جائے تو اسے اتنا زیادہ نہ کسا جائے کہ خون کی آمد ہی رک جائے)" + شیخ +

"فربہ لوگوں میں (شحم و لحم کی کثرت کی وجہ سے) چونکہ ارخا[۱] ہوا کرتا ہے، اسلئے ان میں تاوقتیکہ بند کو زیادہ نہ کسا جائے، رگیں نمودار نہیں ہوا کرتی ہیں" + شیخ +

نشتر "واضح ہو کہ فصد کے لئے کُند نشتر بہت ہی بُرا ہے، کیونکہ کُند نشتر غلطی کرجایا کرتا ہے (یعنی بارہا ایسا ہوتا ہے کہ) نشتر رگ تک نہیں پہونچتا۔ علاوہ ازیں ایسا نشتر گاہے ورم کا، اور گاہے غیر معمولی درد و اذیت کا سبب بن جایا کرتا ہے" + شیخ +

"لیکن جب تم نے نشتر کو (حسب مرضی تیز اور مناسب تیار کرالیا) تو فصد کے وقت یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ نشتر کو رگ کے اندر زور سے دبا کر داخل کیا جائے۔ بلکہ نرمی اور ہوشیاری کے ساتھ چور ہاتھ[۲] مارا جائے کہ نشتر کا سرا (اوپر کے طبقہ کو چیر کر) رگ کے محض جوف تک پہونچ جائے (اور رگ کے زیرین طبقہ کو چیرنے نہ پائے، بلکہ نشتر کی ضرب محض اتنی ہونی چاہیئے کہ رگ کے اوپر کے طبقہ کو کاٹ دے اور اسکے بعد نشتر اوپر کو کھینچ لیا جائے) اسلئے کہ اکثر اوقات (زور لگانے سے اور ضرب شدید کی وجہ سے) نشتر کا سرا ٹوٹ کر رگ میں رہ جایا کرتا ہے، اور نشتر (کُند ہوکر، جلد پر) پھسلنے لگ جاتا ہے اور رگ کو کاٹ نہیں سکتا۔ پھر اگر ایسے بے نوک نشتر سے فصد کی جائیگی تو اس سے شر و فساد میں اور بھی اضافہ ہوجائیگا[۳] + شیخ +

قانون "یہ بھی ضروری ہے کہ فصد کے وقت نشتر کی نوک (مختلف رگوں کے مطابق) ایک خاص مسافت تک داخل کی جائے، اسے زیادہ دور نہ پہونچایا جائے، ورنہ ممکن ہے کہ وہ کسی شریان یا عصب تک پہونچ جائے (اور انکے مجروح ہونے سے ایک نئی آفت برپا ہوجائے)" + شیخ +

نشتر کی گرفت "نشتر کو فصد کے وقت انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے پکڑنا چاہیئے، اور سبابہ کو ٹٹولنے کی غرض سے آزاد چھوڑ دینا چاہیئے (تاکہ اگر کبھی وقت رگ کو ٹٹول کر معلوم کرنا پڑے تو یہ مقصد بلاتکلف حاصل ہوسکے)۔ نیز نشتر کی گرفت اس طرح ہونی چاہیئے کہ نصف پھل (حد یدہ) گرفت کے سامنے رہے: اس سے اوپر گرفت نہ رکھنی چاہیئے، ورنہ گرفت مستحکم اور پائدار نہ ہوگی" + شیخ +

گیلانی کہتے ہیں کہ (۱) نشتر کے پھل (حدیدہ) کی لمبائی دو تین انگشت ہونی چاہیئے +

(۲) حسب ضرورت نشتر کی گرفت وسط سے نیچے بھی ہوسکتی ہے، بشرطیکہ نشتر کے عمل میں کوئی رکاوٹ نہ ہو +

عمل میں پاکیزگی کی رعایت فصد کے ذریعے جتنا خون نکالنا ہو، جب حسب منشا خون خارج ہوچکے اور اُسکے بند کرنے کا وقت آئے تو دباؤ ڈال کر خون بند کردیا جائے، اور پاک صاف خشک جاذب روئی یا خرقہ سے اِرد گِرد کے خون اور رطوبت کو صاف کرکے خشک کردیا جائے، اور پاکیزہ کپڑے کی گدی مقام زخم پر رکھکر پٹی باندھ دی جائے اس مقام کو پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے، علی الخصوص ایسے پانی سے جو تصعید و تقطیر کے ذریعہ صاف نہ کرلیا گیا ہو۔ عام طور پر پانی بیرونی فاسد آمیزشوں سے آلودہ ہوا کرتا ہے جس کا تازہ زخم کے اندر، اور علی الخصوص کٹی ہوئی رگوں کے اندر داخل ہوجانا خطرے سے خالی نہیں +

اگر کسی ضرورت شدید کی وجہ سے مقام جراحت کو دھونا ہی پڑے، تو آب مقطر و مصعد استعمال کیا جائے اور خاص احتیاط اختیار کی جائے کہ کٹی ہوئی ورید میں پانی وغیرہ داخل نہ ہونے پائے۔ اسی وجہ سے شیخ نے ہدایت کی ہے۔

"جب تم (زخمی مقام کو کسی ضرورت شدید کے وقت) دھونا چاہو، تو وہاں جلد کو اپنی انگلی سے پکڑ کر اس طرح کھینچ لو کہ زخم کے سوراخ سے جلد ہٹ جائے (اور شگاف فصد بند ہوجائے) اسکے بعد دھو کر اس مقام کو پونچھ ڈالو، جہاں گدی اور پٹی باندھنی ہے، اسکے بعد جلد کو چھوڑ دو کہ وہ اپنی جگہ چلی آئے" + شیخ +

اس عمل کا مقصد یہ ہے کہ دھوتے وقت تازہ زخم میں پانی وغیرہ داخل نہ ہونے پائے، جہاں کی رگ کھلی ہوئی ہوتی ہے +

ان تمام اعمال میں دونوں ہاتھوں کا بھی پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد سے پہلے ہاتھوں کو صابون سے خوب اچھی طرح دھولیا جائے اسکے

---

[۱] یعنی ایک شئے رخو (نرم چیز) درمیان میں حائل ہوتی ہے + [۲] چور ہاتھ مارنے سے مراد یہ ہے کہ جھٹکے سے (زیادہ زور کے بغیر) ضرب لگائی جائے + [۳] اسی لئے ضروری ہے کہ فصد کرنے سے قبل اور جب نشتر کی دوسری ضرب مارنی ہو، بدن کی کھال پر نشتر کو لگا کر تجربہ کرلیا جائے کہ آیا نشتر کھال کو پکڑتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ کھال کو پکڑتا ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ کافی تیز ہے، ورنہ کند ہے" + شیخ +

بعد مزید احتیاط کے خیال سے کسی مانع عفونت دوا رسیال میں ہاتھوں کو ڈبو لیا جائے، ورنہ دونوں ہاتھ عموماً مخفی طور پر ساماں عفونت اور مواد فاسد سے ملوّث ہوا کرتے ہیں، جو مجروح حصے اور کھلی ہوئی جلد کو مس کرتے ہیں، تو جراحت میں عفونت لاحق ہو جاتی، اور اس میں پیپ پڑ جاتی ہے، گاہے اس مجروح راہ سے عفونت اور سمیت خون میں پہونچکر تمام بدن میں عام ہو جاتی ہے اور خون متعفن اور مسموم ہو جاتا اور عفونت دم سے حُمّیٰ مطبقہ لازم ہو جاتا ہے جیسا کہ متقدمین کی رائے ہے۔

فصد کی تکلیف کو کم کرنا | "بعض ہوشیار فصاد نشتر کے درد کو کم کرنے کیلئے یہ ترکیب کرتے ہیں کہ ہاتھ کو سُن کرنے کیلئے بند کو خوب کس کر باندھ دیتے اور تھوڑی دیر تک اسی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں" +

"اور بعض فصاد اس مقصد کے لئے نشتر کے تیز سرے (شعیرہ: جَوا) پر تیل مل لیتے ہیں۔ اس عمل سے جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں اگرچہ درد میں کمی ہو جاتی ہے، لیکن زخم فصد کا اندمال (روغن کی وجہ سے) بدیر ہوتا ہے" شیخ +

تدابیر مابعد | "فصد کرانے والوں کے لئے یہ مناسب ہے کہ فصد کے بعد شکم سیری کی جلد جرأت نہ کریں۔ بلکہ آہستہ آہستہ غذا کو بڑھائیں، اور اوائل میں لطیف اغذیہ کم مقدار میں استعمال کریں" +

"اسی طرح فصد کے بعد ریاضت کرنا بھی مناسب نہیں ہے؛ بلکہ بہتر ہے کہ وہ شخص چت لیٹ جائے، علیٰ ہذا فصد کے بعد حمام محلل کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے" شیخ +

عروق مفصُود +

عُرُوق مَفصُودہ | شیخ فرماتے ہیں: "جن رگوں میں فصد کھولی جاتی ہے، اُن میں سے کچھ تو وریدیں ہیں، اور کچھ شریانیں" + "مگر شریانوں میں کمتر ہی فصد کھولی جاتی ہے[1]"

(کیونکہ شریانی خون زیادہ قیمتی ہے، اس میں بمقابلہ وریدوں کے رُوح زیادہ ہوتی ہے، اور وریدوں میں بمقابلہ شریانوں کے دُخان زیادہ ہوتا ہے) +

روح اور خون شریانی | ارسسطراطس[2] کا خیال تھا کہ شرائین میں فقط روح ہوا کرتی ہے، اور اس میں خون قطعاً نہیں ہوتا، اور شرائین کی فصد سے جو خون نکلتا ہے، یہ ان میں متصلہ وریدوں سے آجاتا ہے۔ لیکن جالینوس نے اس خیال کی تردید کی، اور اس نے بتا دیا کہ جس شریان کو چاہو چیر کر دیکھ لو، اس میں انکے چیرتے ہی خون ملے گا، اس میں ذرا دیر بھی نہ لگے گی، اگر ان شرائین میں محض روح بھری ہوئی ہوتی، اور خون دوسری جگہ سے آتا تو فصد کے وقت پہلے روح نکلتی، اسکے بعد خون خارج ہوتا +

اوردہ مفصودہ ہاتھ کی | "جن وریدوں کی فصد ہاتھ میں کھولی جاتی ہے وہ چھ ہیں: قیفال —— اکحل —— باسلیق —— حبل الذراع —— اُسیلم —— اور وہ ورید ہے جو مخصوص طور پر "ابطی" (یا: باسلیق ابطی) کہا جاتا ہے، اور جو دراصل باسلیق کی شاخ ہے" شیخ +

قیفال[3]: وہ ورید ہے جو کلائی کے بطن میں کہنی کے موڑ کے پاس باسلیق سے باہر کی طرف معلوم ہوتی ہے، یہ مونڈھے اور بازو کے بیرونی جانب سے اُترتی ہے اور نیچے کی طرف آگے بڑھکر اور باسلیق سے مل کر "اکحل" بناتی ہے +

---

[1] شریانی فصد کے خطرات اور اندیشوں کا ذکر شیخ نے اس طور پر کیا ہے،
"شریان کے فصد میں چونکہ (ناواجب) نزف الدم کے وقوع کا اندیشہ ہے، اسلئے اسکی فصد سے اجتناب کیا جاتا ہے اور کم سے کم جو فصد شریانی میں میں خطرہ ہے، وہ یہ کہ اس سے گاہے انورسما پیدا ہو جاتا ہے؛ اور یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کہ جلدی شگاف باریک لگایا جاتا ہے؛
انتباہ: انورسما یونانی لفظ ہے، جسکے معنے "سیلان خون" کے ہیں۔ عربی میں اسے اُمّ الدّم کہا جاتا ہے

[2] ارسسطراطس قدیم یونانی حکیم، ایروفیلوس کا ہمعصر اور اسکندریہ کی شہود درسگاہ کا معلم تھا، اس کا زمانۂ حیات ولادت مسیح سے تقریباً تین سو سال پیشتر ہے +

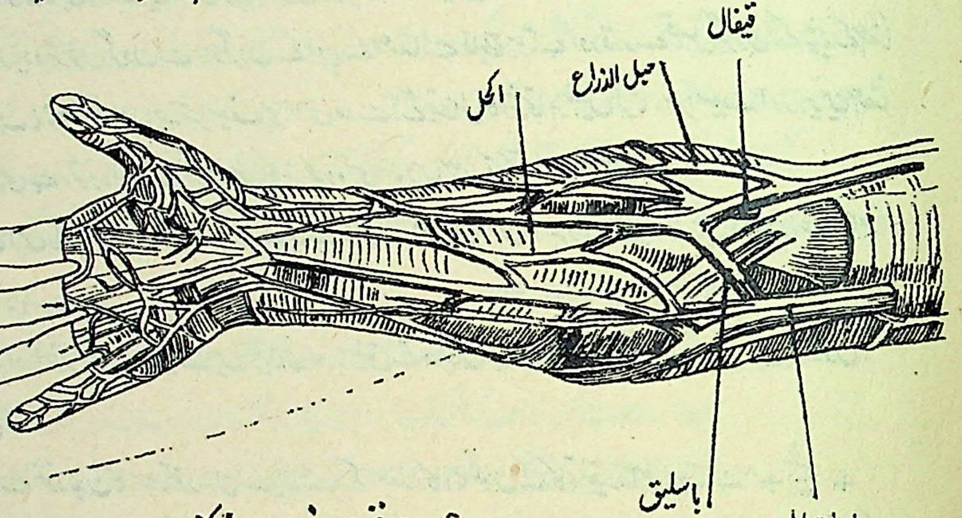
[3] جدید تشریحی کتب میں اسکو قیفال متوسط کہتے ہیں، اور قیفال اس بڑی ورید کو جو بازو اور مونڈھے سے اُتر کر آئی ہے، اور جس سے یہ نکلتی ہے +

اَکحَل: وہ رگ ہے، جو قیفال کے پاس اس سے نیچے، کلائی کے بطن میں وسط سے ذرا اوپر ظاہر ہوتی ہے. یہ باسلیق اور قیفال سے مل کر بنتی ہے (بطن ساعد: انسی ساعد) +

باسلیق: وہ رگ ہے جو کہنی کے جوڑ (کہنی کے موڑ) میں اندر کی طرف (قیفال سے اندر کی طرف) ظاہر ہوتی ہے، یہ بغل اور بازو کے اندرونی جانب سے آتی ہے. باسلیق نیچے اُتر کر اور قیفال سے مل کر "اکحل" کہلاتی ہے +

حبلُ الذراع: وہ رگ ہے جو کہنی کے جوڑ کے پاس قیفال سے باہر کی طرف نمودار ہوتی ہے، یہ نیچے کی طرف اس طرح اُترتی ہے کہ اس کا میلان باہر کی طرف ہوتا ہے، پھر وہ کلائی کی پُشت پر پہونچ جاتی ہے، اس کا اتصال اوپر کی طرف اُس ورید سے ہوتا ہے جس سے قیفال نکلتی ہے +

البطنی: وہ ورید ہے جو کلائی کے بطن میں باسلیق سے اندر کی طرف نمودار ہوتی ہے یہ اُسی ورید سے نکلتی ہے جس سے باسلیق نکلتی ہے اِسی وجہ سے اس کا دوسرا نام باسلیق البطنی ہے +



عروق مقصودہ

اسیلم: وہ رگ ہے جو خنصر اور بنصر کے درمیان پشت کف کی طرف نظر آتی ہے +

ان تمام بیانات میں انسان کی وضع یہ فرض کی گئی ہے کہ وہ اس طرح ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہے کہ دونوں ہاتھ کی ہتھیلی سامنے کی طرف ہے، اور ہتھیلی کی پشت پیچھے کی طرف، یعنی انگوٹھا باہر کی طرف، اور خنصر اندر کی طرف (ران کے قریب) ہے +

لیکن عام اطبا نے ان وریدوں کی تشریح جس وضع انسانی میں بیان کی ہے، اس میں شخص مفروض دونوں ہاتھوں کو لٹکانے کی بجائے آگے کھینچے ہوئے ہے جس میں انگوٹھا اوپر، خنصر نیچے، بطن کف اور بطن ساعد اندر کی طرف، اور پشت کف اور پشت ساعد باہر کی طرف ہے +

شذرہ "ان سب رگوں میں قیفال کی فصد کھولنا (نوعیتِ عمل جراحیہ کے لحاظ سے) بے خطر ہے (کیونکہ اسکی مجاورت میں ایسے اعصاب و شرائین نہیں ہیں جو قیفال کی فصد کھولتے وقت ماؤف ہو جائیں)" — شیخ +

"اور ان سب میں باسلیق کی فصد اس وجہ سے خطرناک ہے کہ اسکے نیچے شریان (شریان عضدی) ہوا کرتی ہے اسلئے اسکی فصد میں احتیاط برتنے کی ضرورت ہے؛ کیونکہ شریان اگر کٹ گئی، تو خون نہ رُکے گا، اور خون کے روکنے میں سخت دُشواری لاحق ہوگی" — شیخ +

"بعض لوگوں میں باسلیق کو دو شریانیں گھیرے ہوتی ہیں" — شیخ +

جدید تشریحی تحقیقات اس بیان کی پوری تصدیق کرتی ہیں، یعنی اوقات شریان عضدی اپنی انتہائی شاخوں —— زندی وںضی —— میں مفصل مرفق سے اوپر ہی منقسم ہو جاتی ہے، اور یہ دونوں شریانیں کم و بیش مسافت تک باسلیق کے دونوں پہلو پر ساتھ ملتی ہیں +

مختلف عروق کی فصد کے اغراض و منافع

ہاتھ کی رگیں ذیل میں ہاتھ کے مختلف عروق کی فصد کے جو اغراض و مقاصد قدیم مسلمات کے مطابق شیخ کی زبان میں بتائے گئے ہیں وہ اضافہ معلومات کی غرض سے درج کئے جاتے ہیں، ورنہ دوران خون کی صحت کو تسلیم کر لینے کے بعد جس میں شک کرنے

ٰلہ جدید تشریحی کتب میں اسکو باسلیقی متوسط کہا جاتا ہے، اور باسلیق اُس بڑی ورید کو جو بازو کی طرف سے آتی ہے اور جس سے یہ نکلتی ہے +

کی کوئی وجہ نہیں ہے) وہ قابل غور ہیں۔ کیونکہ تمام اعضا میں خون قلب سے شرائین کے ذریعہ آیا کرتا، اور وریدوں کی راہ واپس جایا کرتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر قیفال، باسلیق، ابطی، اکحل، حبل الذراع، اور اسیلم پر غور کیا جائے تو انکی راہ بالکل وہی خون قلب کی طرف واپس ہوا کرتا ہے، جو ان میں قلب سے براہ شرائین آیا کرتا ہے۔ نہ قیفال کو براہ راست سر اور چہرے سے تعلق ہے، نہ باسلیق کو تنور بدن کے ساتھ تخصیص ہے، نہ دائیں اسیلم کو جگر کے ساتھ اور بائیں اسیلم کو طحال کے ساتھ۔ وعلیٰ ہذا القیاس دوسری رگیں۔ الغرض نہ سر کے امراض میں قیفال کو کوئی تشریحی تخصیص حاصل ہے نہ تنور بدن کے امراض میں باسلیق کو، نہ جگر کے امراض میں بائیں اسیلم کو، اور نہ طحال کے امراض میں بائیں اسیلم کو؛ وعلیٰ ہذا القیاس۔ یعنے مثلاً سر کے امراض میں جس طرح قیفال کی فصد سے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں، اسی طرح باسلیق وغیرہ کی فصد مفید نتیجہ بخش سکتی ہے۔ اسی طرح قیفال کی فصد بھی۔

قیفال کی فصد "قیفال کی فصد سے زیادہ تر خون گردن سے اور گردن کے اوپر کے اعضا سے خارج ہوتا ہے اور قدرے قلیل گردن کے نیچے کے اعضا سے بھی، جن کی آخری حد (نیچے کی طرف) ناحیہ جگر اور ناحیہ شراسیف ہے؛ اس حد سے آگے قیفال کا اثر تجاوز نہیں کرتا۔ شراسیف اور زیرین اعضا کا تنقیہ اگر قیفال کی فصد سے کچھ ہوتا بھی ہے، تو وہ اس قدر قلیل اور ناکافی کہ وہ کسی شمار میں نہیں آسکتا۔" شیخ

اسی قدیم نظریہ کی وجہ سے اس رگ کا یونانی نام قیفال رکھا گیا ہے جس کے معنے سر اسی (سر والی رگ) کے ہیں اور یہی غلط نام طب جدید میں بھی اب تک بدستور چلا آرہا ہے۔

اکحل کی فصد "اکحل کی فصد تنقیہ اور اخراج خون کے بارے میں، قیفال اور باسلیق کے درمیان ہے (یعنے اس سے قیفال اور باسلیق) دونوں کے منافع حاصل ہوتے ہیں)"۔ شیخ

باسلیق کی فصد "باسلیق کی فصد سے تنوّر بدن کا، اور تنور بدن سے نیچے تک کے اعضاء کا (ٹانگوں تک کا) تنقیہ حاصل ہوتا ہے"۔ شیخ

تنوّر بدن سے مراد جوف بدن ہے، جسکے اندر احشاء واقع ہیں (آملی)، اور احشاء سے مراد احشاء صدر وبطن دونوں ہیں؛ کیونکہ باسلیق کی فصد کے منافع میں جن اعضاء کے امراض کو شارحین نے شمار کیا ہے، ان میں دونوں مقامات کے اعضا آگئے ہیں۔

حبل الذراع "حبل الذراع کی فصد قیفال کی فصد کے مشابہ ہے (دونوں کا عمل ایک جیسا ہے)"۔ شیخ

اسیلم "اسلم کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے کہ دائیں اُسیلم[۱] امراض جگر کے لئے مفید ہے، اور بائیں اُسیلم امراض طحال کے لئے"۔ شیخ

اسیلم کے بارہ میں خود شیخ کا عقیدہ پختہ نہیں معلوم ہوتا، ورنہ بیان کا پہلو نہ بدلتا، اور نہ یہ کہنا کہ "بتایا جاتا ہے"۔

ابطی "ابطی کی فصد کا حکم باسلیق کی فصد کے مطابق ہے (یعنے باسلیق کی فصد سے جہاں کا خون خارج ہوتا ہے، ابطی کی فصد سے بھی وہیں کا خون نکلتا ہے)"۔

پاؤں کی رگیں

"پاؤں کی رگوں میں سے ایک عرقُ النّسا ہے، جس کی فصد بیرونی گٹے کے پاس، گٹے سے اوپر یا نیچے، کھولی جاتی ہے"[۲] شیخ
"عرق النسا کی فصد درد "عرق النسا" کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اسی طرح مرض نقرس، دوالی، اور داء الفیل میں بھی یہ بہت مفید ہے"۔ شیخ

صافن[۳]: "پاؤں کی رگوں میں سے دوسری "صافن" ہے جو اندرونی جانب گٹے کے پاس واقع ہے۔ صافن بمقابلہ عرق النسا

---

[۱] علی ہذا یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ اُسیلم کی فصد کھولنے پر پٹی اس وقت تک نہ باندھنی چاہیئے، جب تک اس کا خون خود بخود بند نہ ہوجائے (کیونکہ اسیلم ایک باریک ورید ہے، اس کا خون تھوڑی دیر کے بعد خود بخود بند ہوجایا کرتا ہے)"۔ شیخ۔ "اسیلم کی فصد میں اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ جس ہاتھ کی فصد کھولی گئی ہے، اسے (نشتر لگانے کے بعد) گرم پانی میں ڈالا جائے تاکہ خون کا نکلنا بند نہ ہو جائے (پانی کی حرارت کی وجہ سے رگ منقبض ہو کر بند نہ ہونے پائے)، اور خون بسہولت خارج ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت کیا جاتا ہے جب کہ خون زیادہ زور سے خارج نہیں ہوتا؛ چنانچہ بیشتر لوگوں کی فصد اسیلم میں یہی صورت ہوا کرتی ہے (اور ایسا بہت کم مشاہدہ میں آیا ہے کہ اُسیلم کی فصد سے خون بہت تیزی سے کود کر خارج ہو رہا ہو)"۔ شیخ۔ [۲] فصد عرق النسا کے ذیل میں شیخ لکھتے ہیں: "اسکی فصد کے وقت ٹانگ کو اوپر کی طرف کولھے سے گٹے (کے قریب) تک باندھتے اور لفافہ یا کسی مضبوط پٹی سے لپیٹتے ہیں (کیونکہ یہ ورید نسبتاً گہری ہے، اسلئے بدقت نمودار ہوتی ہے)۔ عرق النسا کی فصد میں پہلے حمام کر لینا بہتر ہے، نیز عرق النسا کی فصد طول میں کھولنا بہتر ہے۔ اگر یہ رگ نمودار نہ ہو تو اسکی اس شاخ کی فصد کھولنی چاہیئے جو خنصر اور بنصر کے درمیان واقع ہے"۔ انتباہ: لفافہ، جس سے کسی عضو کو ملفوف کیا جائے۔ گٹھا ہے اس لمبی دھجی کو بھی کہتے ہیں جسے لپیٹ کر گول بنا لیا جاتا ہے۔ [۳] صافن: یونانی لفظ ہے، جسکے معنے ظاہر اور عیاں کے ہیں، اسی ورید کو عربی میں اُسیلم بھی کہا جاتا ہے۔ طب جدید میں لفظ "صافن" "سیفن" کی صورت میں موجود ہے۔

کے زیادہ نمودار ہوتی ہے"۔

"صافن کی فصد ان اعضاء کے استفراغ و تنقیہ کے لئے مفید ہے جو جگر سے نیچے واقع ہیں، نیز اسکی فصد اس مقصد کے لئے بھی کیجاتی ہے کہ بالائی اعضائے خون کا امالہ زیرین اعضا کی طرف کیا جائے۔ اسی وجہ سے اسکی فصد شدید مدر حیض ہے۔ اور اس سے بواسیر کے منہ بھی کھل جاتے ہیں (یعنی اسکی وجہ سے بواسیری مسّوں سے بند خون جاری ہو جاتا ہے)" - شیخ

اس کے بعد شیخ الرئیس عرق النسا اور صافن کی نوعیت عمل پر اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں :-

"قیاس (اور عقلی استدلال) تو اس امر کو چاہتا ہے کہ عرق النسا اور صافن، دونوں کا فائدہ یکساں ہی ہو لیکن تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ عرق النسا کی فصد درد عرق النسا میں بہت زیادہ مفید اور قابل ترجیح ہے، جس کی وجہ شاید دونوں کی محاذات ہو"۔

یعنی درد عرق النسا میں رگ عرق النسا کی فصد شاید اس وجہ سے زیادہ مفید ہو کہ جدھر وریدِ عرق النسا ہے اُدھر ہی عصبۂ عریضہ بھی ہوتا ہے، جو درد عرق النسا کا موضوع و محل ہے۔

گیلانی فرماتے ہیں : عرق النسا جس طرح ایک رگ کا نام ہے، اسی طرح ایک درد کا بھی نام ہے، لیکن اس باہمی مشارکت سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ مرض اسی رگ میں ہوتا ہے۔ اس درد کا محل در اصل "عصبۂ عریضہ" ہے (جس کو عصب ورکی عظیم بھی کہا جاتا ہے، اور جس سے زیادہ چوڑا بدن میں کوئی دوسرا پٹھہ نہیں)۔

معذرت | عروق مفصودہ کے ذیل میں شیخ الرئیس نے اور بھی بہت سی اوردہ اور شرائین کا ذکر کیا ہے، جن کو میں اس وجہ سے چھوڑتا ہوں کہ انکی فصد کا رواج ہمارے ملک میں، بہت ہی کم، یا تقریباً متروک ہے۔

علیٰ ہذا فصد کے بیان کو شیخ موصوف نے اُس دَور کے رواج کی وجہ سے بہت اہمیت دی ہے اور اسے بہت زیادہ طویل و عریض بنا دیا ہے۔ لیکن میں نے بہ نظر اختصار بہت اہم اور ضروری حصص کو لیکر باقی تفصیلات کو ترک کر دیا ہے۔

فصد کے وقت خون کا بند کرنا

خون کے روکنے کا وقت | "معلوم ہونا چاہیئے کہ فصد کے وقت خون کے روکنے اور شگاف فصد کو باندھنے کا ایک معین و محدود وقت ہے؛ اگرچہ لوگوں کے اختلاف حالات کے لحاظ سے اس وقت کے حدود میں کم و بیش اختلاف ہے، چنانچہ بعض لوگ، خواہ بخار میں مبتلا ہوں، پانچ چھ رطل تک خون خارج کرانے کے متحمل ہو سکتے ہیں، اور بعض لوگ باوجود صحت و تندرستی کے ایک رطل اخراج خون کی برداشت نہیں کر سکتے"۔ شیخ

"لیکن فصد کے وقت خون کے خارج کرنے میں تین باتوں کو دیکھنا چاہیئے :

(۱) "خون کو کہ کر زور سے خارج ہو رہا ہے، یا کمزوری کے ساتھ (چنانچہ اگر خون سُستی سے خارج ہو رہا ہے تو فوراً روک دینا چاہیئے)۔

(۲) "خون کا رنگ (چنانچہ فصد کے وقت جب تک خون کا رنگ سیاہی مائل ہو، اس وقت تک سمجھنا چاہیئے کہ ابھی اس کا بند کرنا ضروری نہیں ہے۔

(۳) "نبض کے حالات پر (فصد کے وقت برابر غور کرتے رہنا چاہیئے اور فصاد کا ہاتھ نبض سے الگ نہ ہونا چاہیئے)۔

اور جب فصد کے وقت خون کا بہاؤ (زور کے بعد) کمزور ہو جائے، یا جب خون کا رنگ بدل جائے (یعنی خون نکلتے نکلتے سیاہی کے بعد سُرخی آ جائے) یا نبض میں (عظم کے بعد) صغر پیدا ہو جائے، اور خصوصاً جب نبض ضعیف ہو جائے تو خون کو روک دینا چاہیئے۔ اسی طرح اس وقت بھی خون کا بند کر دینا ضروری ہے جب کہ جماہی، انگڑائی، ہچکی، اور متلی جیسے عوارض لاحق ہو جائیں"۔ شیخ

"اگر فصد کے وقت بہت ہی جلد خون کا رنگ بدل جائے، یا بہت ہی جلد خون کے بہاؤ میں تبدیلی آ جائے (یعنی بہاؤ میں بہت ہی جلد کمزوری آ جائے) تو ایسے وقت میں (خون کو بند کرنے کے لئے) نبض کی حالت پر اعتماد کرنا چاہیئے"۔ شیخ

یعنی جب تک نبض میں صغر و ضعف لاحق نہ ہو اس وقت تک محض رنگ کو دیکھ کر، یا بہاؤ کو کمزور پاکر خون کو بند نہ کر دینا چاہیئے۔

متفرق احکام و ہدایات

فصاد کے ساتھ کیا کیا سامان رہنا چاہیئے شیخ نے باب فصد میں لکھا ہے:

"لوگوں نے بتایا ہے کہ فصاد کیساتھ یہ سامان ضرور رہنا چاہیئے:۔

"(۱) بہت سے نشتر، باریک نوکدار، اور بغیر نوک کے (مباضع ذات شعیرہ: نشتر جن کے سرے باریک اور نوکدار ہوں، گول نہ ہوں)؛ چنانچہ نوکدار نشتر ان رگوں کے لئے مناسب ثابت ہوا کرتے ہیں، جو اپنی جگہ سے (فصد کے وقت) ٹل جانے والی ہوں (اور اُن پر نشتر کا دباؤ پوری طرح نہ پڑ سکتا ہو) جیسے گردن کی ورید ——— وداج +

"(۲-۳) فصاد کے ساتھ ریشم کی ایک گولی (یا: پنڈی) ہونی چاہیئے، نیز قے کرانے کا ایک آلہ (مقیا) جو لکڑی یا پر کا بنا ہوا ہو" +

"(۴) علیٰ ہذا فصاد کے ساتھ بطور سامان کے خرگوش کی اون، دوا، صبر و کندر، نافہ مشک، دواء المسک، اور اقراص مشک ہونے چاہئیں" +

"فصاد کیساتھ ان چیزوں کے رہنے کی غرض یہ ہے کہ) اگر فصد کے وقت غشی طاری ہو جائے ——— جو فصد کے خطرات میں سے ایک خطرہ ہے اور وہ بھی ایسا خطرہ کہ بعض اوقات مریض اس غشی سے جانبر بھی نہیں ہونے پاتا ——— تو جلدی سے ریشم کی گولی کو (دانت کھول کر) منہ میں داخل کردیا جائے (اس طرح کہ یہ گولی دانتوں کے درمیان محض ایک جانب رہے) اور دوسری جانب کھلی رہے) آلہ قے سے قے کرائی جائے، نافہ مشک سنگھایا جائے اور کسی قدر دواء المسک یا قرص کافور کھلائے جائیں، تاکہ مریض کی قوت برانگیختہ ہو جائے (اور اسکی بے ہوشی ہوش میں تبدیل ہو جائے)" +

"(اسی طرح فصاد کے ساتھ اُون اور دوا رکندر رہنے کی غرض یہ ہے کہ) اگر خون فصد تیزی کیساتھ جاری ہو اور معمولی تدابیر اور بندشوں سے بند نہ ہوتا ہو) تو بعجلت تمام خرگوش کی اون اور دوا رکندر سے شگاف کے مقام کو بھر دیا جائے" + شیخ +

باری کے دن فصد نہ کرنی چاہیئے مرض کے حرکت و ہیجان کے دن (یعنی باری کے دن) فصد اور استفراغ[۱] ہرگز نہ کرنا چاہیئے (اور فصد و اسہال کے ذریعہ طبیعت کو پریشان کرکے تھکانا نہ چاہیئے)، کیونکہ باری کا دن دراصل راحت و سکون کا دن ہے، (مناسب اور جائز طور پر سونے کا دن[۲] ہے (نہ کہ بیدار رہنے، اور استفراغ کی پریشانیوں میں مبتلا رہنے کا دن ہے)، اور مرض کے جوش و ہیجان کا دن ہے (اسلئے مرض کے جوش و ہیجان کے دن طبیعت کو جنگ کے لئے صبر و اطمینان کے ساتھ آمادہ رکھنا چاہیئے اور دوسری پریشانیوں میں اُسے مبتلا نہ کرنا چاہیئے) +

فصد اور غشی فصد میں غشی اور سقوط قوت کا امکان بہت زیادہ ہے، علی الخصوص اس وقت جب کہ پہلی بار فصد کا اتفاق ہوا ہو، پہلی فصد میں استفراغ خون کے علاوہ خونی منظر بھی غشی پیدا کرنے میں امداد کرتا ہے. چنانچہ شیخ فرماتے ہیں:

"پہلی فصد میں (بسا اوقات) فصد کرانے والے کو ناگاہ ایک امر غیر معتاد (اور خونی منظر) پیش آجانیکی وجہ سے غشی لاحق ہو جایا کرتی ہے اس سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ فصد سے پہلے مریض قے کرلے. اسی طرح اس وقت بھی قے کرانا غشی کے لئے نافع ہے، جب کہ وہ غشی میں مبتلا ہو جائے" + شیخ

یہ ظاہر ہے کہ غشی کے لئے قے کرانا محض خاص خاص حالات ہی میں مفید ہے نہ کہ کلیتہً ہر حالت میں. مثلاً اگر غشی کا خطرہ ضعف قلب اور بزدلی کی وجہ سے ہو تو نفس کو بہادر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور اگر ضعف معدہ اور اخلاط فاسدہ کی موجودگی کی وجہ سے عروض غشی کے امکانات ہوں، تو ان اسباب کا ازالہ کرنا چاہیئے +

"فصد سے جن لوگوں میں جلد تر غشی لاحق ہو سکتی ہے، وہ گرم مزاج کے لاغر اشخاص ہوتے ہیں، جن کا بدن متخلخل (اور جنکا قلب ضعیف ہوا کرتا ہے" +

"اور غشی کے وقوع سے دور تر وہ لوگ ہیں جن کا بدن (لاغری و فربہی کے لحاظ سے) اوسط درجہ کا، اور جن کا گوشت ٹھوس ہوتا ہے" + شیخ +

شذرہ "تعجب کی بات یہ ہے کہ فصد کے وقت جب خون بہتا رہتا ہے، غشی کم ہی لاحق ہوا کرتی ہے، اور زیادہ تر غشی اُس وقت عارض ہوتی ہے، جب کہ خون روک لیا جاتا ہے؛ ہاں اگر خون بافراط نکل جائے، تو دوران فصد میں (خون بند کرنے سے پہلے) بھی غشی طاری ہو سکتی ہے" +

---

[۱] استفراغ سے مُراد اگر یہاں اسہال لیا جائے تو بہتر ہے کیونکہ بخار کی باری کے دن قے اکثر مفید ہوا کرتی ہے + [۲] سونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ ناجائز طور پر ٹھیک باری کیوقت سُلا دیا جائے؛ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہانتک ممکن ہو، پہلے سے سُلا کر اور آرام پہونچا کر طبیعت کی پریشانیوں کو کم کیا جائے تاکہ باری کے وقت پوری قوت سے وہ مقابلہ کرسکے مثلاً اگر باری تین بجے آنیوالی ہے تو اس سے پہلے اگر مریض سو کر بیدار ہو سکتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ طبیعت کے لئے باعث تقویت ہے +

"علاوہ ازیں حمیات مطبقہ، اوائل سکتہ، خناق، بڑے بڑے مہلک اورام اور شدید دردوں میں اگر فصد کی وجہ سے غشی طاری ہوجائے تو اسکی پرواہ نہ کرنی چاہیئے (اور بلا خوف تنقیہ کے لئے پورے طور پر خون نکالنا چاہیئے) لیکن ایسی دلیری اُسی وقت کیجا سکتی ہے، جب کہ بدنی قوتیں قوی ہوں ورنہ ظاہر ہے کہ ضعف کی حالت میں فصد کے وقت غشی تک کی پرواہ نہ کرنی خطرہ سے خالی نہیں ہے)" + شیخ +

فصد سے بخار "فصد بسا اوقات حمیات کا باعث بنجاتی ہے، اور یہ حمیات بسا اوقات عفونتوں کو تحلیل کردیتے ہیں" + شیخ +

بخار حقیقت میں ایک علامت جنگ ہے، جو طبیعت اور مرض کے درمیان ہوتی ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ جنگ سے غرض ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے کہ دشمن ہلاک ہوں اور اپنے مورچے زیادہ مستحکم ہوجائیں، چنانچہ عفونت اور وہ مواد جن سے عفونت پیدا ہوتی ہے۔ دونوں ایک فطری جنگ سے جو بخار کی صورت میں ہویدا ہوتی ہے برباد ہوتے ہیں، اور ہر جنگ کے بعد طبیعت اپنی فوج کے مورچوں کو زیادہ مستحکم کردیتی ہے، کیونکہ دشمن کی نوعیت جنگ سے طبیعت کو ایک بصیرت کے ساتھ تجربہ ہوتا ہے اور اسکی کمک کے لئے پوری تیاری کرلیتی ہے +

فصد اور ہیجان اخلاط "فصد بدن کے اخلاط میں جوش و ہیجان پیدا کردیتی ہے؛ ہاں اگر جوش کے روکنے کا سامان پیدا کردیا جائے تو یہ دوسری بات ہے" + شیخ

فصد سے قبض "فصد چونکہ خون (اور مائیت) کو دوسری طرف کھینچ لیا کرتی ہے (اور اعضا اپنی پیاس کی وجہ سے آنتوں کی مائیت کو چوس لیا کرتے ہیں) اسلئے اس سے اکثر اوقات قبض پیدا ہوجایا کرتا ہے" + شیخ +

شذرہ "فصد کی کثرت سے جب قویٰ ضعیف ہوجایا کرتے ہیں، تو بدن میں مواد (فاسدہ) بکثرت پیدا ہوجاتے ہیں" + شیخ +

نزلیف "بعض لوگ جریان خون (نزف الدم کی کثرت) سے ہلاک ہوجایا کرتے ہیں" + شیخ +

شذرہ "یہ بھی یاد رکھو کہ نزف دم (جس طرح گاہے شریانوں سے ہوا کرتا ہے، اسی طرح) گاہے وریدوں سے بھی ہوا کرتا ہے" + شیخ +

غانغرانا "بعض لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوجایا کرتے ہیں کہ شریانی (یا وریدی) خون کو روکنے کے لئے اس قدر کس کر بند لگایا جاتا ہے کہ وہ عضو مرنے لگتا ہے (غانغرانا)، اور اس سے سخت تکلیف لاحق ہوتی ہے" + شیخ +

وریدپسِ گوش کی فصد سے قطع نسل

عروق خلف الاذن اور قطع نسل باب فصد میں شیخ فرماتے ہیں: "یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ تارکین دنیا اور صوفیائے کرام قوائے تناسلیہ کو باطل کرنے کی غرض سے کان کے پیچھے کی دونوں رگوں کی فصد کردیا کرتے ہیں (انہیں کاٹ دیا کرتے ہیں)، جالینوس اس قول کی صداقت و واقعیت سے انکار کرتا ہے"

"دراصل یہ قول بقراط کا ہے جسکی جالینوس نے تردید کی ہے۔ یہ تردید فی نفسہٖ بجا اور درست ہے، مگر شیخ نے اسکو شان بقراط کی عظمت و احترام کی وجہ سے اپنی طرف منسوب کرنے سے دریغ کیا اور جالینوس کے انکار کو اسی انکار کی شکل میں پیش کردیا" گیلانی +

بقراط نے "کتاب المنی" میں لکھا ہے کہ "منی دماغ میں تیار ہوتی ہے، اور عروق خلف الاذن کی راہ نیچے اُتر کر اوعیۂ منی تک پہونچتی ہے اس خیال کی تائید میں بطور شہادت کے یہ پیش کیا ہے کہ صقالبہ جب ترک دنیا کرنی چاہتے ہیں اور خواہشات نفسانی اور شہوات تناسلی سے آزاد ہوکر اپنی عبادت گاہوں میں پڑے یادِ خدا میں لگے رہنا چاہتے ہیں تو ان دونوں وریدوں کو کاٹ دیا کرتے ہیں" +

لیکن جالینوس کے اس خیال سے انکار کرنے کی بنا یہ ہے کہ —— "تجربہ اسکے خلاف شہادت دیتا ہے، یہ رگیں کاٹ دی جاتی ہیں مگر شہوت باہ اور نسل میں کوئی خرابی نہیں آتی، علاوہ ازیں تشریح بتاتی ہے کہ منی خصیہ میں اور خصیہ کے آس پاس کی مخصوص عروق میں بنا کرتی ہے، نیز یہ کہ دماغ اور خصیوں کے درمیان کسی ورید کا وجود تشریح سے ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ یہ ثابت ہو کہ کسی ورید کی راہ دماغ سے منی خصیوں کی طرف اُتر کر آتی ہے"

ہجڑوں کی قسمیں اس موقعہ پر شارحین ہیجڑوں (خصیوں) کی قسمیں بیان کرتے ہیں: خصی بنانے کی پانچ صورتیں ہیں: (۱) قضیب اور خصیے دونوں کاٹ دئے جائیں (یا بیکار کردیے جائیں) (۲) محض دونوں خصیے کاٹ دیئے جائیں (نکال دئے جائیں یا بیکار کردیئے جائیں) (۳) محض قضیب کاٹ دیا جائے۔ (۴) ان دونوں میں سے کوئی چیز کاٹی نہ جائے بلکہ کنج ران کے پاس جلد میں شگاف دیکر اور قضیب کو اُسکے اندر رکھکر اس طرح ٹانکے لگادیئے جائیں کہ پیشاب کرنے کے لئے محض حشفہ باہر نکلا رہے (۵) ناف کے نیچے کی جلد میں شگاف دیکر قضیب کو اسی طرح داخل کیا جائے۔ ان پانچ میں سے جن صورتوں میں خصیے بیکار کردیئے جاتے ہیں انمیں قوت باہ حقیقی طور پر مرجاتی ہے اور جن صورتوں میں یہ قائم رہتے ہیں انمیں قوت باہ اصالتاً منقطع نہیں ہوا کرتی ہے لیکن قضیب فعل جماع سے عاجز ہوتا ہے +

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زریں موقع

اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا، بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں، آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو ہی جلدیں بطور فائل موجود ہیں، قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں، چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں، جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک، اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور جو "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر۔ نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد (جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک) میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴، ۳۵ء کی جلدمیں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع اعادۂ شباب اور درازی عمر تھا اور اُسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے، ۱۹۳۵، ۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکتہ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی تربیت، اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض وعلاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی، بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں، ۱۹۳۷، ۳۸ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں، اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی، یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے اکہرا ر باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے، بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں، اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں انمیں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں، بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہوجائیگا، ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئیں گے۔

مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

الامراض والعلاج

بندشِ حیض

از جناب حکیم مولوی محمد یونس الدین صاحب فریدی امروہوی جبل پوری

اطبائے قدیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیض یا طمث خون بدن کا وہ فضلہ ہے جو رحم سے ماہ بماہ وقتِ مقررہ پر خارج ہو کر عورت کے جسم کو بہت سے خوفناک مرضوں سے بچاتا ہے، لیکن اس مسئلہ پر کہ وہ کس عمر میں شروع ہوتا، کتنے دن جاری رہتا، اور کس سن میں ہمیشہ کے لئے بند ہو جاتا ہے، اطبا میں کسی قدر اختلاف ہے۔

ابتدائے حیض

صاحب کامل الصناعۃ کا قول ہے کہ "حیض اکثر چودہ اور کبھی دس برس کی عمر میں آنا شروع ہو جاتا ہے" حکیم علوی خاں کا بھی اسی پر اتفاق ہے لیکن بعض حکما یہ زمانہ ۱۳ اور ۱۵ کے درمیان اور بعض ۹ و ۱۶ ، اور بعض ۱۶ و ۲۱ کے درمیان محدود کرتے ہیں، بہرحال اجرائے حیض کی کم از کم عمر ۹ سال اور زیادہ سے ۲۱ سال ہے۔ اگر کسی عورت کو نو برس کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جائے، تو یہ حیرت کی بات نہیں، نہ ۲۱ برس کی عمر تک اس سے دوچار نہ ہونا مقامِ تعجب ہے۔ ہاں اگر بغیر کسی سببِ خاص کے اس عمر کے بعد بھی حیض جاری نہ ہو تو مرض ہے

انقطاعِ حیض

اس بات کا بھی کوئی انقطاعی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ کس عمر میں عورت کو حیض آنا قطعی بند ہو جاتا ہے۔ شیخ الرئیس اس عمر کو جس میں عورت ہمیشہ کے لئے حیض سے چھٹکارا پالیتی ہے ۳۵ ، اور ۵۰ کے درمیان محدود کرتے ہیں۔ مگر صاحب کامل الصناعۃ اسے ۳۶ اور ۶۰ ، اور صاحب خلاصۃ التجارب ۳۵ و ۶۰ کے درمیان بیان کرتے ہیں۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان معاملات میں حکما کے اختلافات کو غلط روی پر ہرگز ہرگز محمول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ نتیجہ تحقیقات کے تنوع اور تجربات کے اختلاف کا ہے، عموماً دیکھا جاتا ہے کہ سرد ممالک سرد مزاج، نحیف الجثہ اور نازک مزاج والی مستورات کو یا انہیں جو اجرائے حیض کی عمر میں طویل عرصہ تک بیمار رہیں حیض دیر میں جاری ہوتا ہے یعنی ۱۶ سے ۲۱ برس تک کی عمر میں؛ برخلاف اسکے گرم ممالک کی تندرست اور دموی المزاج کو نہایت کم سنی میں حیض آنے لگتا ہے یعنی ۹ و ۱۴ برس کی عمر کے درمیان۔

ایامِ حیض

یعنی اس زمانہ کو جس میں عورت کا خون حیض جاری رہتا ہے اکثر حکمائے کم سے کم دو تین اور زیادہ سے زیادہ سات دن بیان کیا لیکن تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ حیض طبعی بعض وقت دس دس دن بھی آتا رہتا ہے۔ لہذا بعض حکما ایامِ حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس روز بتلاتے ہیں اور اگر دو روز سے کم یا دس روز سے زیادہ آئے تو اسے قابل علاج بیماری قرار دیتے ہیں۔ لیکن متقدمین حکما میں سے بقراط و جالینوس کو اس میں کلام ہے انہیں سے اول الذکر تو ایک منٹ خون آنے کو بھی حیض ہی قرار دیتا ہے اور آخر الذکر اسے حیض کا لقب دینے کیلئے اسکے کم از کم ایک گھنٹہ جاری رہنے کو ضروری گردانتا ہے۔ لیکن قول راجح وہی ہے جو شروع بیان ہوا اور اکثر محققین و مدققین طب یونانی کا فتویٰ اسی پر ہے

ایامِ طُہر

مسئلہ حیض کی دیگر شقوں کی طرح اس شق کے متعلق بھی کوئی متفق علیہ قول حکما کا پیش نہیں کیا جا سکتا کہ عورت کو ایک ماہواری سے دوسری ماہواری تک کتنے دن آرام و فرصت کے ملتے ہیں، لیکن اقوال حکما، اور روزانہ کے تجربات کا ماحصل یہ ہے کہ ایامِ طہر کی زندگی کم از کم بیس روز اور زیادہ سے زیادہ دو ماہ ہے، اگر ایک بار حیض بند ہو کر بیس دن سے پہلے ہی دوبارہ جاری ہو جائے تو اُسے حیض طبعی نہ کہیں گے، بلکہ وہ حیض غیر طبعی اور ایک لائق توجہ و قابل علاج بیماری کہلائیگا۔ اسی طرح اگر ایک حیض سے دوسرے حیض تک بغیر کسی خاص عذر کے (مثلاً حمل وغیرہ) کے دو ماہ سے زیادہ مدت گذر جائے تو یہ بھی ایک موذی و خوفناک بیماری ہے، جسکے دفعیہ کی طرف بلاتوقف توجہ کرنا فرض ہے اور اسی کو اطبا بندشِ حیض یا احتباس طمث کہتے ہیں۔

بندشِ حیض کے نتائج و عوارض

بندشِ حیض کوئی ایسی بیماری نہیں ہے جسے معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیا جائے: بلکہ یہ عورتوں کی ایسی خوفناک دشمن ہے کہ اگر اس کا تدارک جلد از جلد نہ کیا جائے، تو مریضہ کے قصرِ عیش و

آرام کے لئے زلزلہ کا کام کرتا اور اسکی صحت و تندرستی کے خرمن پر بجلی بن کر گرتا ہے، اس دشمن جاں کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے، اور اس ہولناک بنیاد پر جن بیماریوں کے قلعے تعمیر ہوتے یا ہو سکتے ہیں انکی فہرست اس قدر طویل ہے کہ اُسے دیکھکر اِسے اُمّ الامراض کا لقب آنکھیں بند کرکے دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایسی نامسعود زمین ہے، جسپر اختناق الرحم، (ہسٹیریا) اورام رحم واحشا، عقر (بانجھ پن) اور فساد خون جیسی خطرناک بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں اسکی بدولت خفقان، چکر، غشی، مرگی، فالج، درد سر اور مالیخولیا عیش زندگی کو تلخ کر دیتے ہیں، ضعف ہضم، ضعف اشتہا، غثیان، عطش، حفظ و استقرار جان پر آفت ڈھا سکتے ہیں، کمر و دیگر اعضاء کے درد، ناک، آنکھ اور کان وغیرہ کی بیماریاں ناک چنے چبوا سکتی ہیں، کھانسی اور دمہ عارض ہو کر ناک میں دم کر سکتا ہے، حمیات محرقہ اور دق جان پر مصیبت ڈھا سکتے ہیں، حبس بول، عسرت بول، تقطیر البول اور بول الدم اطمینان و سکون پر خاک ڈال سکتے ہیں. علاوہ ازیں حواس مکدر ہو جاتے ہیں۔ بدن ہمیشہ ٹوٹا کرتا ہے، کام کرنا، اور چلنا پھرنا بلائے جان ہو جاتا ہے، مزاج میں تیزی، اور طبیعت میں چڑچڑا پن پیدا ہو جاتا ہے، اور اسی پر بس نہیں بلکہ اگر عورت ذرا مضبوط ہو اور وہ رُکے ہوئے مادے کو بھی کام لانے لگے تو پھر اسکی حالت بالکل مردوں سے مشابہ ہو جاتی ہے، آواز بلند و کرخت ہو جاتی ہے، ڈاڑھی مونچھیں اور دیگر مقامات پر بکثرت بال نکل آتے ہیں، حتیٰ کہ عضو مردمی کی علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں اور عورت بہر صورت انقلاب جنسی کے بعد مرد بنجاتی ہے۔ چنانچہ آج کل بھی اس قسم کے واقعات اخبارات میں شائع ہو کر لوگوں کو محو حیرت کرتے رہتے ہیں، یہ ہے ایک نا تمام سی فہرست ان امراض و عوارض کی جو صرف ایک بندش حیض کی وجہ سے عارض ہو سکتے ہیں۔

بندش حیض کے اقسام

حکمائے بندش حیض کو دو قسموں پر تقسیم کیا ہے۔ پہلی مشارکی جس میں یہ موذی مرض رحم اور آلات اجرائے حیض کی خرابی کی وجہ سے نہ ہو، بلکہ دیگر اعضاء و عوارض کو اسمیں دخل ہو، مثلاً بدن میں خون کی قلت ہو جائے، حمیات لاحق ہوں، بدن میں سوء مزاج پیدا ہو جائے، استسقا ہو یا جگر اور تمام بدن کے منافذ خون میں سدے پیدا ہو گئے ہوں یا فربہی مُفرط یا کثرت لاغری نے خون کی گذرگاہوں کو تنگ کر دیا ہو، ضعف جگر کی شکایت ہو خون میں برودت یا اخلاط غلیظ و لزجہ شامل ہو کر اسے کثیف و غلیظ کرکے اخراج کے قابل ہی نہ رکھا ہو وغیرہ۔ چونکہ ان میں سے اکثر امراض مستقل حیثیت رکھتے ہیں، اسلئے اس وقت ان سے قطع نظر کرکے صرف ان اسباب و عوارض کا ذکر کیا جاتا ہے جو خاص رحم یا مجاری رحم میں پیدا ہو کر احتباس کا باعث ہوتے ہیں، اور یہی بندش کی دوسری قسم ہے جسے بندش حیض اصلی کہتے ہیں۔

یادداشت

معالج کے لئے ضروری ہے کہ علاج کرنے سے پہلے احتباس کے اسباب پر بخوبی غور کرلے اور نبض، قارورہ اور حالات دکوائف سے پوری مدد لے کر علاج شروع کرے، اگر احتباس مشارکی میں آنکھیں بند کرکے مدرات حیض دینے شروع کر دیئے جائیں تو اکثر مریضہ کو سخت تکلیف ہو جاتی ہے، عموماً یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر طبیب احتباس حیض کے ازالہ کے لئے بے سوچ سمجھے گرم دوائیں لکھدیتے ہیں جو ہر حالت میں نہ صرف حیض کو ہی جاری نہیں کرتیں، بلکہ الٹا نقصان پہونچا دیتی ہیں اور انکی وجہ سے طرح طرح کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں،

اسی طرح یہ بھی معلوم رہے کہ اگر مریضہ کو نفث الدم، قے الدم، رعاف اور اسہال دموی یا خونی بواسیر کی شکایت ہو یا کسی زخم یا فصد و حجامت سے بکثرت خون نکل چکا ہو تو ایسی حالت میں عموماً خون حیض اس وقت تک کے لئے بند ہو جاتا ہے جب تک کہ ان عوارض سے نجات نہ ملے اور یہ نمیں خارج شدہ خون کا بدل جمع ہو جائے اور اگر حیض آتا بھی ہے تو بہت قلیل مقدار، ایسی حالت میں تیز اور قوی الاثر مدرات کا استعمال مضرت پہونچاتا ہے لہذا ان سے احتراز کرنا چاہیئے، نیز جو عورت ریاضت و مشقت کی عادی ہو اسکو بھی خون حیض نہیں آتا، جو نہ تو مرض ہے، نہ موجب نقصان و ضرر، یہاں بھی طبیعت کو جبری اخراج پر مجبور نہ کرنا بہتر ہے۔

پرہیز اور احتیاطیں

قبل اسکے کہ بندش حیض کے اسباب اصلیہ اور انکے معالجات کا تذکرہ کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند احتیاطیں اور تدبیریں ایسی قلمبند کر دی جائیں، جن پر اگر ایام حیض میں عورت کاربند ہو تو ممکن ہے کہ اس دشمن سے دوچار ہونا ہی نہ پڑے، اور اگر خدانخواستہ اس کا حملہ ہو بھی تو اس زور شور سے نہ ہو جو مملکت بدن کو تہ و بالا کر ڈالے اور قصر تندرستی کی اینٹ سے اینٹ بجادے۔ وہ تدابیر یہ ہیں:-

(۱) ایام حیض میں مجامعت سے قطعی پرہیز کیا جائے۔ (۲) ٹھنڈے پانی کو نہانے پینے اور دیگر کاموں میں نہ لایا جائے، خصوصاً ایام سرما میں (۳) ننگے پاؤں ٹھنڈی زمین پر نہ چلا جائے، نہ سرد مقام پر دیر تک بیٹھا جائے (۴) سرد ہوا کی کثرت سے بچیں۔ (۵) زیادہ خوشی غم اور خوف

میں مبتلا نہ ہوں (۶) تعجب خیز و حیرت انگیز مناظر و واقعات نہ دیکھیں نہ سنیں۔ (۷) جانور کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھنے یا کسی اور مقام سے خون وغیرہ بہنے کا نظارہ نہ کریں (۸) بلند مقام یا زینہ پر بار بار چڑھنے اُترنے اور کودنے پھاندنے سے بچیں۔ (۹) پانی اور خصوصاً ٹھنڈا کثرت سے نہ پئیں۔ کیونکہ یہ رحم میں سدہ ڈال کر حیض کو روک دینے کے علاوہ عقر (بانجھ پن) بھی پیدا کرتا ہے (۱۰) زیادہ محنت نہ کریں، سرد چیزیں اور ایسی گرم چیزیں بھی جو بالفعل سرد ہوں استعمال میں نہ لائیں (۱۱) ایسے کاموں سے بچیں جو زکام کا سبب ہو سکیں کیونکہ اگر ایام حیض میں زکام بگڑ جائے تو سل اور تشنج جیسے مرض پیدا کر سکتا ہے (۱۲) موسم سرما میں سردی سے بچنے کے لئے گرم کپڑے، موزے اور دستانیں استعمال کریں، اگر قبض ہو تو اسکے تدارک کی فوراً تدبیر کریں اور اسکے لئے مویز منقیٰ اور گلقند کا استعمال نہایت مفید ہے، اور اگر نوبت شروع ہونیکے ایک ہفتہ پہلے سے یہ نسخہ استعمال کرنا شروع کر دیں تو حیض بفراغت آتا ہے۔ ھُوَالشّافی۔ سونف، زرنجور، ہلیلہ سیاہ، زیرہ سفید، اجوائن، تخم قرطم، صعتر فارسی، گل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ تخم گزر، تخم کاسنی، جوا کھار ہر ایک ۹ ماشہ، زیرہ سیاہ، مرچ سیاہ، زنجبیل، دارچینی ہر ایک ۳ ماشہ، نمک لاہوری، سنا، منڈی، سانجھ، افتیموں، ہر ایک تولہ، زعفران دو ماشہ، سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں، اور ۶ ماشہ صبح اور اسی قدر شام کو عرق بادیان ۱۲ تولہ، و شربت بزوری معتدل ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں، یا دواؤں سے تین گنا شہد ملا کر معجون بنالیں اور سات ماشہ سے نو ماشہ تک کھائیں۔

اشارہ ۔ مدر حیض دواؤں کا استعمال حیض بستہ جاری ہونیکے بعد جلد ترک کر دینا چاہیئے ورنہ موجب ضرر ہوتا ہے۔

ان مبادیات سے فارغ ہونیکے بعد اب ہم بندش حیض اصلی کی طرف توجہ کرتے ہیں۔

پہلا سبب

اصلی بندش حیض رتق کی وجہ سے ہوتا ہے اور رتق اس زیادتی کو کہتے ہیں جو فم رحم یا فم فرج یا ان دونوں کے درمیان کسی زخم وغیرہ کی وجہ سے بصورت گوشت زائد پیدا ہو جائے یا انہی مقامات پر کوئی عضلہ یا سخت جھلی قدرتی طور پر شروع سے موجود ہو یا بعد میں عارض ہو جائے اور بندش حیض اور عدم قبول حمل کا باعث ہو۔

علاج ۔ اول الذکر شکایت کے دفعیہ میں مشہور مرہم (جنکے نسخے بوجہ تطویل نظر انداز کئے جاتے ہیں) بخوبی کام دیتے ہیں۔ بد گوشت کو کاٹ کر زخم کو بھرنے کی تدبیریں کی جاتی ہیں۔ اور طبیعت کو تھوڑی امداد دیدی جاتی ہے اور حیض جاری ہو جاتا ہے۔ شیخ اور بعض دیگر حکما بندش حیض کی اس قسم کو لاعلاج قرار دیتے ہیں۔

دوسرا سبب

التحام قروح کی وجہ سے رحم وغیرہ کے رگوں کے منہ مسدود ہو جانا۔

علاج ۔ حسب اتفاق اطبا یہ عارضہ بھی عسیر العلاج بلکہ تقریباً ناممکن العلاج ہے۔

فائدہ ۔ مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے جب اجرائے حیض کی طرف سے مایوسی ہو جائے تو لازم ہے کہ فصد و حجامت اور دیگر استفراغات مناسبہ کے ذریعہ وقتاً فوقتاً مریضہ کے جسم سے خون خارج کرتے رہیں یا مریضہ کو ریاضت و مشقت کا عادی کر دیں۔ ورنہ حیض کا مادہ حالت غلیان میں جب اخراج کی راہ نہ پائے گا تو تمام بدن میں منتشر ہو کر انہی امراض کا موجب ہوگا جنہیں ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

تیسرا سبب

رحم میں حرارت کا پیدا ہو جانا جس سے خشکی اور قبض پیدا ہو جائے۔

علامات ۔ پہلے خون حیض مقدار میں قلیل، قوام میں غلیظ اور رنگ میں سیاہ ہوگا، اسکے بعد بند ہو جائیگا، یا بہت کم آئیگا چہرہ و بدن خشک ہوگا، پیشاب کی رنگینی، کمی، تقطیر جلن اور گرمی، شرمگاہ کی خشکی اور سوزش چہرہ و بدن کی زردی، پیاس کی کثرت، منہ کی تلخی، بدن کی لاغری وغیرہ عارض ہونگی۔

علاج ۔ مغز تخم خیارین، مغز تخم خربزہ، مغز تخم تربوز ہر ایک ڈیڑھ تولہ، مشکطرا مشیع، ریوند، رُوناس، دو دو سلیخہ، گل نیلوفر، خارخسک خورد ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر اسپغول کے لعاب یا آلو بخارا کے پانی میں گوندھ کر ایک ایک ماشہ کی ٹکیاں بنائیں اور چھ ٹکیاں صبح اور چھ شام کو عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ شربت نیلوفر ۳ تولہ کے ہمراہ کھلائیں۔

دیگر ۔ مغز تخم خیارین، مغز خربزہ، مغز تربوز، مغز کدوئے شیریں، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم کاسنی ہر ایک تین ماشہ، طباشیر ایکماشہ کا شیرہ نکال کر عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ شربت صندل ۳ تولہ ڈال کر پلائیں۔

دیگر ۔ بیخ بادیان، بیخ کاسنی، خارخسک، تخم خیارین، تخم خربزہ، گل بنفشہ، پرسیاؤشاں، تخم قرطم، کاکنج ہر ایک تولہ، بادیان اصل السوس،

برنجاسف، تخم خطمی ہر ایک۔ نو ماشہ، سب کو جو کوب کر کے ڈیڑھ سیر پانی میں رات بھر تر رکھیں، صبح کو جوش دیں، جب ڈیڑھ پاؤ پانی رہ جائے تو چھان لیں اور تین پاؤ شکر ملا کر آگ پر رکھیں، جب قوام ہو جائے تو اتار لیں۔ خوراک ۲ سے ۳ تولہ تک عرق گاؤزبان یا پانی کے ساتھ۔

دیگر روغن گل، بیہ بط، مغز استخوان گاؤ، موم، ہر ایک ۶ ماشہ، سب کو پگھلائیں، اور خطمی، السی، مقل، بابونہ، کتیرا، دم الاخوین ہر ایک دو ماشہ کا سفوف ڈال کر بخوبی ملا لیں، اور بطور فرزجہ استعمال کریں۔

فائدہ: رحم چونکہ ایک عضو شریف ہے اسلئے جو سوء مزاج بھی اسمیں پیدا ہوتا ہے اور جس کیفیت سے بھی وہ متاثر ہوتا ہے، اسکی علامات تمام بدن میں بھی ظاہر ہو جاتی ہیں اور معالجہ کی راہ میں بہت سی سہولتیں پیدا کر دیتی ہیں۔ نیز یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ بندش حیض کی مریضہ کو مدر دوائیں اس وقت استعمال کرانی چاہئیں، جب کہ اجرائے حیض کے مقررہ وقت کو کم از کم ایک ہفتہ رہ جائے۔

چوتھا سبب

رحم میں سوء مزاج بارد کا پیدا ہو جانا۔

علامات خون حیض کی رقت و قلت ایام حیض کی طوالت (بندش سے پہلے) سفیدی رنگ، سردی جلد، کثرت لعاب دہن سفیدی بول، سستی نبض وغیرہ۔

علاج۔ مرمکی نو تولہ، ترمس ۱۰ تولہ، سداب، پودینہ، مشکطرا مشیع، قردمانا، حاشیت، سکبینج، جاؤشیر، جند بیدستر ایک، ۶ ماشہ کوٹ چھان کر پانی سے ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور تین تین قرص صبح و شام عرق نانخواہ اور شربت بزوری حار کے ساتھ استعمال کرائیں۔

دیگر، گل سرخ، اجوائن دیسی، بادیان، شاہترہ، وج، بنجکاسنی، سنا مکی، اصل السوس، پرسیاؤشاں، صعتر ہر ایک ۵ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر شکر سرخ ۵ تولہ ملا کر پلائیں۔ **دیگر**، جاؤشیر، کندش، شحم حنظل میعہ سائلہ، اظفار الطیب، عود صلیب، زعفران، ابہل ہر ایک تین ماشہ گائے کے پتے یا شہد میں ملا کر بطور حمول یا فرزجہ استعمال کریں۔

پانچواں سبب

رحم میں یبوست کا غلبہ ہو جانا۔

علامات۔ فرج و رحم کی یبوست، جسم کی لاغری، منہ اور بدن کی خشکی وغیرہ۔

علاج۔ پہلے تین چار روز تک گاؤزباں، شاہترہ، بادیان، انیسون، تخم کشوث، تخم کرفس، تخم حلبہ حسکدانہ، اصل السوس، بیخ بادیان بیخ کاسنی، کُو، پرسیاؤشاں ہر ایک ۵ ماشہ جوشدہ کر، سکنجبین افتیمونی ۲ تولہ ملا کر پلائیں، پھر چند روز آملہ مربی ۲ تولہ کو گلاب میں دھو کر کشنیز مقشرہ ۶ ماشہ طباشیر دو ماشہ کیساتھ پیس کر ورق نقرہ ایک عدد لپیٹ کر کھلائیں، اور اوپر سے تخم کاسنی، دانہ ہیل، تخم خرفہ، تخم کدو، تخم خیارین ہر ایک تین ماشہ کا شیرہ نکال کر عرق بید مشک و شربت آلو بالو ملا کر پلائیں، اسکے بعد جوشاندہ پلائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ حیض جاری ہو جائیگا۔ **لنسخہ**۔ برگ بنفشہ، گل سرخ گاؤزباں، شاہترہ، اسطوخودوس، حلبہ، پرسیاؤشاں، اصل السوس، بیخ بادیان، بادیان، بیخ کاسنی، مویز منقیٰ ہر ایک ۵ ماشہ، عناب ۵ دانہ، انجیر ۳ دانہ، سب کو جوشدہ کر صاف کر کے تین تولہ گلقند اور ۵ ماشہ روغن بادام شیریں ملا کر دیں۔

چھٹا سبب

رحم میں ورم عارض ہو جانا، اور یہ عموماً تین قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) حار (۲) بارد (۳) صلب

(۱) ورم حار۔ **اسباب**۔ رحم میں چوٹ لگنا، اسقاط، عسر ولادت، وضع حمل کے وقت قابلہ کی بے پروائی و سختی۔ کثرت جماع، ازالۂ بکارت، رحم پر مادہ دموی و صفراوی کا انصباب۔

علامات۔ بخار، شدت درد و ضربان، درد پشت و تارک سر، پیاس کی زیادتی، سرعت و تواتر نبض و نفس، عسر بول وغیرہ۔

علاج۔ پہلے چار پانچ دن گل خطمی، کُو، گل سرخ، گل بنفشہ، گل نیلوفر، شاہترہ، بنجکاسنی، بادیان ہر ایک چار ماشہ، مویز منقیٰ، دانہ عناب، دانہ سپستان ۱۵ دانہ کے جوشاندے میں مغز خیارین و خربزہ و تربوز، تخم بارتنگ، خشخاش ہر ایک تین ماشہ پیس کر ملا لیں، اور تین تولہ شربت نیلوفر یا اسی قدر ترنجبین ملا کر پلائیں، اسکے بعد ہلیلہ زرد، گل بنفشہ، افسنتین، گل سرخ، افتیمون ہر ایک ۵ ماشہ، شاہترہ نو ماشہ، سنا ۱ تولہ، بادیان ۹ ماشہ، مویز منقیٰ ۱۰ دانہ، آلو بخارا ۹ دانہ کے جوشاندہ میں، املی ۲ تولہ، مغز املتاس ۲ تولہ جسے دس تولہ گلاب میں بھگو کر مل کر صاف کر لیا گیا ہو، ترنجبین ۳ تولہ روغن بادام شیریں ۵ ماشہ کیساتھ ڈال کر دیں۔ دوسرے روز آملہ مربی ۲ تولہ، تخم خیارین ۳ ماشہ، تخم خربزہ ۳ ماشہ، کاسنی ۳ ماشہ، کاہو ۳ ماشہ کا شیرہ شربت نیلوفر ۳ تولہ اضافہ کر کے پلائیں۔ بیرونی طور پر آرد جو، آرد باقلا، گل خطمی، کُو، بابونہ، تخم خطمی، کالی زیری کو پانی میں پیس کر پیڑو پر ضماد کریں۔

دیگر۔ آرد جو، آرد باقلا، آرد نخود، آرد مٹر، گل بنفشہ، رسوت، تخم خطمی، بابونہ، برابر وزن مکو کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

دیگر بزر کتاں، حلبہ، تخم خطمی، گل خطمی، گل نیلوفر، بابونہ، جو مقشر، تخم خربزہ، مکو، برگ کاسنی کو پانی میں بھگو کر اسکے جوشاندہ سے پیڑو پر نطول کریں اور اونی کپڑا اسی پانی میں بھگو بھگو کر رکھیں۔

دیگر رسوت، روغن گل، روغن بنفشہ، مغز ساق گاؤ، پیہ گردہ بز، موم ہر ایک ۶ ماشہ، زردی بیضہ ایک عدد، مصطگی ۳ ماشہ، زعفران ایک ماشہ روغنی ادویہ آگ پر رکھیں، جب پگھل جائیں تو اتار کر دوسری دوائیں کوٹی پسی ملا کر خوب گھوٹیں اور دن میں دو تین بار بطور فرزجہ استعمال کریں۔

دیگر اگر درد شدید ہو تو مدرات سے پہلے یہ دوا استعمال کریں۔ نسخہ۔ افیون ۱ رتی، زعفران ۲ رتی عورت کے دودھ میں ملا کر روئی کی بتی میں لگا کر رحم تک پہونچائیں۔

دیگر یہ دوا ورم کو زائل کرتی ہے، درد کو تسکین دیتی اور حیض جاری کرتی ہے۔ نسخہ: بابونہ، پیہ بط، موم، ناگرموتھ، کندر، دم الاخوین، حب الآس گل ارمنی، اقاقیا، ہر ایک ۶ ماشہ، افیون دو ماشہ، مقل نو ماشہ، روغن گل و روغن بابونہ ہر ایک دو تولہ، سب کا مرہم بنا کر بطور فرزجہ استعمال میں لائیں

(۲) ورم بارد۔ علامات۔ تپ اور درد کا غیر شدید ہونا، پیڑو کا پھولا ہوا اور بھاری ہونا، پیشاب کا سفید ہونا اور دیگر علامات غلبۂ بلغم کا ظاہر ہونا۔ وغیرہ۔

علاج۔ اولاً چند بار قے لانے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ قے کے ذریعہ استفراغ مادہ کے بعد بادیان، انیسون، اصل السوس، زوفا، نیلوفر بنفشہ، پرسیاؤشاں ہر ایک ۶ ماشہ، عناب ۵ دانہ، سپستاں ۱۵ دانہ کا جوشاندہ بنا کر گلقند ۳ تولہ، اور روغن بادام شیریں ۳ ماشہ ملا کر پلائیں۔

دیگر تربد مصفیٰ ۶ تولہ، سونٹھ ۳ تولہ، نمک لاہوری ایک تولہ، مصطگی ۹ ماشہ، بسفائج ۶ ماشہ، حب النیل ۶ ماشہ روغن بادام شیریں ۱۰ تولہ، سب دوائیں کو کوٹ کر روغن بادام شیریں ملا کر رکھیں اور صبح و شام آب نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر سنبل، بسفائج، صبر، مصطگی، گل ارمنی، بابونہ، مقل، ہر ایک تین ماشہ، روغن بابونہ دو تولہ اور موم ۶ ماشہ کے ساتھ مرہم بنا کر بصورت حمول استعمال کریں

دیگر روغن شبت، روغن بابونہ میں فرفیون ملا کر پیڑو پر ملیں۔

(۳) ورم صلب۔ اسباب۔ اکثر خون حیض کے رحم میں جم جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ سرطان کا پیش خیمہ ہے اور اگر علاج میں غفلت ہو تو استسقا کا سبب ہو جاتا ہے۔ علامات۔ درد کی کمی، مگر رحم و عانہ کے ثقل و سختی کی زیادتی، بول و براز کی قلت، پیاس کی زیادتی، لاغری بدن، ورم اطراف چلتے میں ساقین کی کپکپی، اگر ورم سب شقوں میں ہو ورنہ جس طرف کی ساق میں کپکپی اور تشنج ہو، رحم کی اسی شق کو ماؤف سمجھنا چاہیئے۔ دیگر علامات غلبۂ سودا کا ظہور۔

علاج۔ اول ایک ہفتہ یہ جوشاندہ پلائیں۔ نسخہ:۔ گاؤزباں، بادرنجبویہ، اسطوخودوس، پرسیاؤشاں بادیاں، شاہترہ، ہر ایک ۶ ماشہ عناب ۷ دانہ، سپستاں نو دانہ، گلقند ۳ تولہ، اسکے بعد اخراج مادہ کے لئے یہ مسہل دیں۔ نسخہ:۔ ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، گل سرخ، انیسون، تربد سفید شحم حنظل ہر ایک ۶ ماشہ، بسفائج، افتیمون، سنا، ہر ایک ایک تولہ، اسطوخودوس۔ بادیان، بادرنجبویہ ہر ایک نو ماشہ جوشاندہ کر کے نمک نفطی ۱ تولہ ملا کر دیں

دیگر یہ حبوب صبح و شام استعمال کریں۔ نسخہ:۔ ہلیلہ کابلی، ہلیلہ سیاہ ہر ایک نو ماشہ، تخم لنگو ایک تولہ، سنا، اسطوخودوس دو دو تولہ افتیمون، تربد سفید، زنجبیل ہر ایک تین تولہ، حجر ارمنی، شحم حنظل، سنبل، خربق سیاہ، سقمونیا ہر ایک ۶ ماشہ، صبر تین تولہ، سب کو کوٹ کر تخم کرفس کے جوشاندے میں گوندھ کر کنار دشتی کے برابر گولیاں بنالیں، اور دو دو گولیاں گرم پانی یا عرق مکو و گاؤزبان کے ساتھ استعمال کریں۔

دیگر: اکلیل الملک، گل بنفشہ، بابونہ، مرزنجوش، تخم خطمی کا ضماد عانہ پر کریں۔

دیگر:۔ یہ جوشاندہ بھی ورم میں تخفیف کرتا اور حیض جاری کرتا ہے۔ نسخہ۔ گاؤزبان، شاہترہ، بادیان، انیسون، تخم کرفس، تخم خبازی، گل خیرو، تخم کشوث، حلبہ، اصل السوس، بیخ بادیان، بیخ کاسنی، مکو، مغز خیارشنبر ہر ایک ۵ ماشہ جوشاندہ کر کے سکنجبین افتیمونی تین تولہ ملا کر پلائیں۔

دیگر: مکو، بابونہ، گل سرخ، مصطگی، تخم کتاں، حلبہ۔ اکلیل الملک ہر ایک ۶ ماشہ، مردار سنگ، سفیدہ، زنگچور، سلیخہ، کنجد سیاہ، ہر ایک نو ماشہ، زعفران چار ماشہ، موم زرد دو تولہ، روغن گل ۵ تولہ، انڈے کی زردی ۴ عدد حسب دستور مرہم بنا کر عانہ پر ضماد کریں، اور فرزجہ بنا کر رحم تک پہونچائیں۔

دیگر: آرد جو، مغز بادام تلخ، اذخر، حلبہ، مغز تخم ارنڈی ایک ایک تولہ، روغن بنفشہ ڈیڑھ تولہ، مقل تین تولہ، کوٹنے کے قابل دوائیں کوٹ کر روغن بنفشہ

میں ملالیں اور نکو کے پانی میں خوب پیسکر عانہ پر ضماد کریں۔

ساتواں سبب

رحم میں اخلاط غلیظہ و مواد لزج کا اجتماع۔

علامات حیض کی رقت و بدبو، کلف و داغہائے سیاہ و سُرخ کا ظہور چہرہ و دیگر حصص جسم پر وغیرہ۔

علاج۔ تخم کرفس، تخم کشوث (در پارچہ بستہ) انیسون، بادیان، بیخ بادیان، تخم کاسنی، بیخ کاسنی، بیخ کبر، بیخ کرفس، مویز، اذخر ہر ایک ۶ ماشہ کا جوشاندہ شربت بزوری معتدل ۳ تولہ ملاکر پلائیں، یا شربت تیار کر کے استعمال کریں۔

دیگر، تخم کاسنی، تخم خیارین، خرفہ، بادیان، انیسون، اجوائن، تخم گزر، سداب کوٹ کر آب بادیان میں گولیاں بناکر تین ماشہ سے ۶ ماشہ تک عرق بادیان و شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

دیگر، ہلیلہ کابلی، ہلیلہ زرد، ہلیلہ سیاہ، گل بنفشہ، سقمونیا ہر ایک ایک تولہ، تربد، کشنیز ہر ایک دو تولہ، پوست ہلیلہ، گل سُرخ، طباشیر، گل نیلوفر ہر ایک ۶ ماشہ، صندل سفید، کتیرا ہر ایک ۵ ماشہ، روغن بادام شیریں تین تولہ، سہ چند شہد میں گوندکر نو ماشہ سے ایک تولہ پلائیں۔

دیگر: شحم حنظل، غاریقون، سقمونیا، کنکی، فرفیون ہر ایک دو تولہ، بسفائج، منڈی، افتیمون، تج، ہر ایک ایک تولہ، مر، سکبینج، زراوند طویل، مرچ سیاہ و سفید، دار فلفل، دار چینی، جاؤشیر، جند بیدستر، پودینہ کوہی ہر ایک نو ماشہ، کوٹ چھان کر سہ چند شہد میں معجون بنائیں۔

آٹھواں سبب

جرم رحم یا فم رحم میں چربی کا جمع ہو جانا۔

علامات۔ درد پشت و ناف، ثقل رحم، فم رحم کا بند معلوم ہونا، ایام حیض میں خون کا بہت کم یا بالکل نہ آنا، اُنگلی ڈال کر دیکھنے سے فم رحم کا نرم و چکنا معلوم ہونا وغیرہ۔

علاج، تخم کرفس، تخم کاسنی، حلبہ، اجوائن، اسارون، مویز منقےٰ، انجیر ہر ایک ۶ ماشہ کے جوشاندے میں شربت بنفشہ ملاکر پئیں۔

دیگر، شحم حنظل، فلفل دراز، مین پھل، جوا کھار، چاروں ہموزن لیکر پیس لیں اور بچے دودھ میں گوندکر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو شرمگاہ میں رکھیں یا شہد میں ملاکر حمول کریں۔

دیگر، صدف سوختہ، مردار سنگ، سفیدہ کاشغری، کوڑی، تخم بلباس، کنجد سیاہ، وج ترکی، زفت رومی، کلونجی، مغز بادام تلخ ہر ایک دو ماشہ شہد میں گوندکر حمول کریں، چربی دور ہو کر حیض جاری ہوگا۔

نوٹ۔ مندرجہ بالا تمام تدابیر و معالجات عسر طمث (حیض کم آنا) کے لئے بھی ایسی ہی کارآمد ہونگی جیسی کہ احتباس طمث (بندش حیض) کے لئے، لہذا اس مضمون کو احتباس و عسر حیض دونوں کے متعلق سمجھنا چاہیئے۔

رباعیات

افکار تازہ خان صاحب حکیم محمود علیخان صاحب ماہرؔ، اکبر آبادی

جس شے سے ہو مطمئن طبیعت تیری
اُس چیز پہ موقوف ہے صحت تیری
تشخیص میں کچھ اثر نہ تجویز میں ہے
ہے سب سے بڑی دوا عقیدت تیری

رفتار نسیم ہے نفس کی رفتار
شاداب ہے اس سے زندگی کا گلزار
منہ تکتے ہیں اسی کا ہیں عناصر ماہرؔ
کشتیٔ حیات کا یہی ہے پتوار

جزیرین اور نشاستہ دار غذاؤں کی تحویل

INSULIN & CARBOHYDRATE METABOLISM

از جناب حکیم سید محمد غوث صاحب، مدراس

تمہید انسان کے جسم میں چند ایسی گلٹیاں یا غدد موجود ہیں جنکی بدولت جسم کے سارے افعال صادر ہوتے رہتے ہیں: مثلاً غدۂ نخامیہ، غدہ درقیہ، جارالدرقیہ، فوق الکلیہ، اور بانقراس وغیرہ۔ یہ غدد دیگر اعضاء کی طرح ذی حیات خلیوں (سیلز) کے مجموعے ہیں۔ انکے عام منافع یہ ہیں کہ یہ خون سے چند خاص اجزا کو جذب کر کے ایک رطوبت تیار کرتے ہیں، جسے افراز Secretion کہا جاتا ہے، اگرچہ ان غدد کے منافع الگ الگ ہیں۔ لیکن انکے افرازات اور وظائف میں اس قدر گہرا تعلق اور اشتراک عمل ہے کہ اگر کسی ایک میں بھی فتور واقع ہو جائے تو سارا نظام غدوی بگڑ کر صحت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ غدود دو قسم کے ہیں۔ ایک قناتی یا نالی دار۔ اس نالی کی بدولت انکے افرازات کسی خاص مقام پر پہونچتے ہیں جیسے جگر اور بانقراس وغیرہ۔ ان افرازات کو ظاہری افراز External Secretion کہا جاتا ہے۔ غدود کی دوسری قسم غیر قناتی کہلاتی ہے کیونکہ انمیں کوئی نالی نہیں ہوتی، انکے افرازات تیار ہوتے ہی خون میں مل جاتے ہیں۔ اسلئے انہیں باطنی یا درون افرازی غدد کہا جاتا ہے۔ مثلاً غدہ نخامیہ، بانقراس خصیتین وغیرہ اور انکے افرازات، مہیجات اور باطنی افرازات Internal Secretion کے نام سے موسوم کئے گئے ہیں۔ ہم نے بانقراس کا نام غدد کی دونوں اقسام میں اس لئے پیش کیا ہے کہ وہ قناتی بھی ہے اور غیر قناتی بھی۔ قناتی اسلئے کہ اس کا ظاہری افراز رطوبت لبلبہ قناہ بانقراسیہ کے ذریعہ اثنا عشری آنت میں داخل ہو کر ہاضمہ میں مدد دیتا ہے، اور درون افرازی غدد اسلئے کہ یہ جزیرین Insulin نامی باطنی افراز پیدا کرتا ہے جس کا بیان نیچے آئیگا ہمیں ابھی اسکے متعلق پوری معلومات حاصل نہیں ہیں کہ یہ افراز خون سے کس طرح اخذ کیا جاتا ہے، مگر اتنا معلوم ہے کہ جرم بانقراس میں خلیوں کے چند گروہ یا مجموعے پائے جاتے ہیں۔ جو جزائر لینگرہین Langerhan's Islands کہلاتے ہیں، یہ لبلبہ کی عام خلیوں سے مختلف ہیں جو رطوبت لبلبہ پیدا کرتے ہیں۔ ان جزائر میں دو قسم کے خلیات معلوم کئے گئے ہیں، جن کو "الف" اور "ب" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہی "ب" خلیات خون سے چند خاص مادوں کو اخذ کر کے ان میں نامیاتی Organic تغیرات پیدا کر کے جزیرین Insulin بنا لیتے ہیں۔

جزیرین تجربوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہ افراز رطوبت لبلبہ سے مختلف ہے اور اس سے کسی قسم کی مناسبت نہیں رکھتا، اس میں نہ تو کوئی ہاضمی خمیر Digestive ferment ہے اور اثنا عشری میں ہاضمہ کے لئے آتا ہے۔ یہ وقتاً فوقتاً پیدا ہوتا اور خون میں مل کر شکر انگوری کا احتراق کرتا رہتا ہے، درحقیقت یہ بھی ایک اعلیٰ درجہ کا انہضامی افراز ہے اسی کے باعث بدن کا تغذیہ کامل ہوتا ہے۔ اگر اس افراز میں کسی قسم کا خلل واقع ہو جائے تو جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ مریض کو ذیابیطس شکری کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے، اور پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔

جزیرین اور تحویل غذا میں جتنے بھی نشاستہ دار اجزا ہوتے ہیں وہ ہاضمی خمیروں اور رطوبتوں کے اثرات سے معدہ اور امعاء میں شکر انگوری (گلوکوز) میں تبدیل ہو جاتے ہیں، اس شکر کا تھوڑا سا حصہ خون میں شامل ہوتا اور ایک بڑا حصہ جگر اور عضلات میں محفوظ ہو جاتا ہے، جب یہ شکر جزو بدن ہو کر احتراق پاتی ہے تو اس احتراق اور تکسید Oxidation کی وجہ سے جسم کی ہر حرکت اور توانائی حاصل ہوتی ہے، جس طرح کسی مشین میں کوئلہ یا پٹرول کے جلنے سے قوت اور حرکت پیدا ہوتی ہے اسی طرح انسانی کل کی حرکت کو قوت اور توانائی کیلئے شکر انگوری کی ضرورت ہے اور اس کا احتراق بغیر جزیرین کے ناممکن اور بغیر گلوکوز کے احتراق کے زندگی ناممکن ہے۔ نشاستہ دار غذاؤں کے علاوہ جو سب کے سب گلوکوز میں متحلل ہوتے ہیں، لحمی غذاؤں اور چکنائیوں کا کچھ حصہ بھی شکر انگوری میں مخلوط ہو جاتا ہے۔ الغرض جزیرین نشاستوں کی تحویل کا ذمہ دار ہے۔

جزیرین اور خون کی شکر

خون میں شکر انگوری کی ایک معین مقدار ہر وقت قائم رہتی ہے اگر اسمیں معمول کے خلاف کچھ کمی بیشی ہو جائے تو جسم کے سارے خلیات اسکے متحمل نہیں ہو سکتے اور بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ غذا کے بعد خون کی شکر زیادہ ہو جاتی ہے اور ڈیڑھ گھنٹے میں پھر اپنی طبعی حد پر لوٹ آتی ہے مگر ذیابیطس کے مریض میں شکر کی مقدار معمولی حد پر آنیکے لئے کئی گھنٹوں کی مدت لگتی ہے اور اس کا سبب یہی ہے کہ چونکہ جزیرین جو حالت صحت میں شکر کی تحریق اور تکسید کر کے شکر انگوری کو طبعی حد سے متجاوز نہیں ہونے دیتا، یا تو کم ہو جاتا ہے یا بالکل مفقود ہوتا ہے۔ لہذا شکر کامل طور پر جل نہیں سکتی۔ گردے شکر کی اس بڑی مقدار کی تاب نہیں لاسکتے اور اُنکی انتصابی تقطیر Selective Permeablity میں خلل واقع ہو کر پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔

جزیرین کے منافع

(۱) شکر انگوری کی تحویل و تحریق جزیرین ہی کا کرشمہ ہے۔

(۲) حالت صحت میں جگر شکر انگوری کو نشاستہ حیوانی Glycogen بنا کر اپنے خزانوں میں محفوظ کر لیتا ہے تاکہ ضرورت پر کام آئے۔ مگر جزیرین کی غیر موجودگی میں جگر اس فعل کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ لہذا خون میں شکر کی زیادتی کا یہ بھی ایک سبب ہے۔ انسولین کے انجکشن (احتقان) جگر کے اس فعل کو درست کر کے اس قابل بنا دیتے ہیں کہ طبعی طور پر شکر کو محفوظ رکھ سکے۔ اگر پیشاب میں ایک فیصدی شکر ہو تو اس کو طبعی حالت پر لانے کے لئے جزیرین کی دس اکائیاں درکار ہوتی ہیں۔

(۳) عام طور پر عضلات بھی شکر انگوری کی کافی مقدار کام میں لاتے ہیں۔ جزیرین کی کمی یا عدم موجودگی میں عضلات کا یہ فعل بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور شکر کی کثرت کی وجہ سے تمام عضلات بہت کمزور ہو جاتے ہیں، اور ایسے آدمی کی قوت مدافعت بہت کمزور ہو جاتی ہے، اس لئے ذیابیطس شکری میں جمرے Carbuncles عموماً گردن، پشت اور ہتھیلیوں پر نکل آتے ہیں۔ جزیرین کے انجکشن سے عضلات، شکر کی زیادہ مقدار کو کام میں لانے لگتے ہیں اور خون میں شکر کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔

(۴) علاوہ اسکے جزیرین کی قلت کی وجہ سے چکنائیاں حل ہو کر خون میں ملنے کے بعد ٹھیک اور کامل طور پر محترق نہیں ہو سکتیں اور احتراق ناقص سے زہریلے مادے اور ترشیاں جیسے ایسیٹون Acitone ایسیٹو ایسیٹک ایسڈ B. Oxybutyric Acid بی اوکسی بیوٹرک ایسڈ Acetoacetic Acid وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ جب انکی غیر معمولی مقدار خون میں آجاتی ہے تو اُنہیں گردے خارج از بدن کرتے ہیں، اس لئے اس مرض میں پیشاب ترش اور مذکورہ زہریلے مادوں سے بھرا رہتا ہے۔ ان سے دماغ اور اعصاب جلد متاثر ہو جاتے ہیں، اور گہری نیند (سُبات) طاری ہو جاتی ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر سبات کی حالت میں جزیرین کی حسب ضرورت مقدار انجکشن کے ذریعہ پہونچائی جائے تو شکر کا احتراق بڑے زور سے ہونے لگتا ہے۔ جگر شکر انگوری کو نشاستہ حیوانی بنا کر اپنے خزانوں میں محفوظ رکھنے لگتا ہے، عضلات شکر کی کافی مقدار کو کام میں لانے لگتے ہیں، شحمی اجزا کا احتراق کامل ہوتا ہے اور پیشاب سے زہریلے مادے غائب ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی مریض میں جزیرین ضرورت سے زیادہ محقن کیجائے تو خون کے شکر کی مقدار بہت کم ہو جاتی ہے اور مریض کو تشنج اور سبات لاحق ہو کر باعث ہلاکت بنتے ہیں۔

مہیرسے ایک اُستاد نے ایک نظریہ پیش کیا ہے کہ مرگی کے دورے بھی خون کی شکر کے فقدان یا کمی سے پیدا ہوتے ہیں اور ایسے مریضوں کی ایک بڑی تعداد میں خون کی شکر طبعی حد سے گری ہوئی پائی جاتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ مذکورہ مرض جزیرین کی کثرت سے پیدا ہوتا ہے، جیسا کہ ذیابیطس اس افراز کی قلت سے ظاہر ہوتا ہے اور چونکہ جزیرین زیادہ پیدا ہوتا ہے، خون کی شکر اپنی طبعی حد سے بہت گھٹ جاتی ہے اور مرگی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ نیز تھوڑے وقت میں جسم کی جد و جہد شکر کو طبعی حد پر لے آتی ہے، موصوف نے اپنے نظریہ کو ثابت کرنیکے لئے بہت سے دلائل پیش کئے ہیں اور بتلایا ہے کہ ہمیں تمام غیر قناتی غدد کی کمی بیشی سے پیدا ہونے والے امراض کا علم ہے اور بانقراس کے باطنی افراز کی قلت سے پیدا ہونے مرض کا بھی ٹھیک حال معلوم ہے۔ مگر ابتک ہمیں جزیرین کی زیادتی سے پیدا ہونے والے مرض کا پتہ نہیں چلا، چونکہ مرگی میں خون کی شکر کی مقدار کم پائی جاتی ہے، اسلئے ممکن ہے کہ یہ مرض جزیرین کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہو +

ضروری اطلاع

جن اصحاب کا سالانہ چندہ اس پرچہ کے ساتھ ختم ہو رہا ہے وہ آئندہ سال کے لئے سالانہ چندہ، یا بصورت دیگر ایک اطلاعی کارڈ معہ اپنے خریداری نمبر کے ۲۵ جون تک دفتر میں بھیجدیں +

"مینیجر"

کلیّاتِ ادویہ

علامہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب کا عدیم المثال کارنامہ

ہر طبیب کو اپنی عملی زندگی کی روزمرہ ضروریات میں جن مسائل سے زیادہ واسطہ پڑتا ہے، وہ ادویہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن بدقسمتی سے ہماری متداول کتابوں میں ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ کا باب ہی سب سے مختصر ہے، متقدمین کی مستند کتابوں میں اس موضوع پر جو بیانات موجود ہیں وہ نہایت منتشر اور عصر حاضر کی ضروریات کے لحاظ سے بڑی حد تک تشنہ اور نامکمل ہیں اور ان سے استفادہ کرنا موجودہ دور کے طلبہ اور مطب میں مصروف اطبا کیلئے بغایت دشوار ہے، مگر طبی دنیا ہمیشہ کے لئے علامہ ممدوح کی ممنون رہے گی کہ آپ نے اپنی جدید تصنیف کلیّاتِ ادویہ میں علم الادویہ اور فن معالجہ کے تمام ضروری عنوانات پر ایسے مدلّل و مکمل مباحث جمع کر دیئے ہیں کہ جو فنی بصیرت پہلے پورے طبی کتب خانہ سے حاصل ہونا دشوار تھی، وہ اب تنہا اس کتاب کے مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے۔

کلیّاتِ ادویہ کے مضامین

یہاں چند سطروں میں ان مباحث پر روشنی ڈالنا بہت دشوار ہے، جو کلیات ادویہ کے ایک ہزار صفحات میں پھیلے ہوئے ہیں، درانحالیکہ اس کی فہرست مضامین کے لئے کتاب کے ۲۵ صفحات بھی ناکافی ثابت ہوئے ہیں۔ فاضل مصنف نے اس کتاب میں جن مباحث پر روشنی ڈالی ہے، ان کو حسب ذیل حصص میں تقسیم کیا جاسکتا ہے —— ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ —— اصول علاج —— اصول دوا سازی —— تقسیم ادویہ بلحاظ تاثیرات —— تقسیم ادویہ بلحاظ امراض۔

ادویہ کے احکام و قوانین کلیہ یہ کلیّاتِ ادویہ کا خاص حصہ ہے، جس میں مصنف نے ادویہ کے کلی احکام منضبط کئے ہیں، اپنی محققانہ اور مخصوص طرز بیان میں سینکڑوں فنی مسائل پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے، اور علم الادویہ کی وادی پُرخار سے ہزاروں کانٹے صاف کئے ہیں —— **دَوَاء، غذا** اور **ذوالخاصّہ** کی تعریف پر فاضلانہ تبصرہ کے ساتھ ان فنی اصطلاحات کی ایسی تعریفیں وضع کی ہیں جو محکِ جرح و تعدیل پر پوری اُتر سکتی ہیں —— **مزاج** کو ہماری طب میں جو اہمیت حاصل ہے اُسے واضح کرتے ہوئے عام مزاج اور دواؤں کے مزاج پر ایک سیر حاصل بحث کی ہے، اور اس ضمن میں عناصر، مزاج اولی، مزاج ثانوی، ترکیبِ طبعی، ترکیب صناعی وغیرہ تمام ضروری مباحث پر روشنی ڈالی ہے، اور ادویہ کے جوہر فعال اور ادویہ کے اجزاء ترکیبی کے عنوان سے طب قدیم کے فن ادویہ میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا ہے۔ **درجاتِ ادویہ** اس کتاب کی ایک نہایت اہم بحث ہے جس میں تعین درجات کے معیار کو دور حاضر کی ترقیات کے مطابق بنانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے —— **تاثیر ادویہ** کے مختلف احکام کے ضمن میں معالج کے لئے نہایت کارآمد معلومات جمع کی گئی ہیں —— **ادویہ کی طبعی خصوصیات** ایک نہایت قیمتی بحث ہے جس سے ادویہ اور فن دوا سازی کی بہت سی نزاکتوں پر روشنی پڑتی ہے —— **قیاس و تجربہ** بھی اس حصہ کا ایک بصیرت افروز مقالہ ہے —— **تاثیراتِ ادویہ بلحاظ اعضاء و رطوبات بدن** اس باب میں نہایت تفصیل و وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ مختلف اعضاء بدن کی رطوبات اور مادۂ مرض پر دوائیں کس طرح اور کیا اثر کرتی ہیں —— **ادویہ کا اثر تغیرات و استحالات** پر اور **ادویہ کا اثر حرارت غریزی پر**۔ ان عالمانہ مباحث پر مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اور اس ضمن میں منضجات و معدلات، اکسیر بدن، حرارت غریزی کی ماہیت اور مسخنات و مبردات وغیرہ پر جو روشنی ڈالی ہے وہ بذات خود ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی ہماری طبی دنیا دوسری نظیر نہیں ملتی۔ اسی طرح **مسئلہ بدل** پر جو فنی محاکمہ کیا گیا ہے اور ادویہ کے **اضر اور اصلاح** پر کلی حیثیت سے کلیات ادویہ

میں پہلی بار جو بحث کی گئی ہے، وہ ہر جہت سے قابل داد ہے ——— علاوہ ازیں کتاب کے اس حصہ میں اور بھی بہت سے مباحث ہیں مثلاً قانون ترکیب دوا، علاج میں مفردات و مرکبات کے استعمال کے مواقع وغیرہ، یہ تمام ابواب متعلقہ مباحث پر زرین معلومات پیش کرتے ہیں

(۲) اصول علاج کتاب کے اس حصہ میں فن معالجہ کی بیشمار گتھیاں اس خوبی سے سلجھائی ہیں کہ اسکے مطالعہ کے بعد کوئی صاحب فن داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا، مطب اور علاج میں کامیابی کے ایسے ایسے گر بتائے ہیں جو سالہا سال اساتذہ کے مطب میں بیٹھنے کے بعد بھی معلوم نہیں ہوتے، اور جنکے بغیر معالج کو قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس حصہ کے چند ابواب یہ ہیں ——— علاج بالدوا کے قوانین و احکام + علاج بالضد کا اصول + علاج روحانی + متضاد عوارض کے علاج کی دشواری اور اس کا حل + تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج + امراض سوء مزاج کے معالجات + **استفراغ** مثلاً اسہال، قے، حقنہ، تعریق، ادرار بول و حیض وغیرہ کے اصول و احکام + علاج میں غذا کے احکام و قوانین + **معالجات اورام** مثلاً ورم حار سادہ، ورم عفونی، اورام باطنہ، اورام مزمنہ، اورام نہیجیہ وغیرہ کا اصول علاج + علاجات موضعیہ کے احکام + فصد، سنگھی لگانے، جونکیں لگانے، اور داغنے کے احکام و قوانین تفرق اتصال اور قرحہ کا اصول علاج، چیرنے اور شگاف لگانے کے احکام وغیرہ + ان ابواب میں مصنف نے نہ صرف مطولات میں بکھری ہوئی چیزوں کو یکجا کر دیا ہے، بلکہ ان پامال مضامین بھی اپنی ناقدانہ شان قائم رکھی ہے، اور معالجہ کے بہت سے مبہم نکات ایسے واضح کر دیئے ہیں کہ اب ایک مبتدی بھی انہیں سمجھ سکتا ہے اور ان پر بآسانی عبور حاصل کر کے پیچیدہ حالات میں بھی بصیرت اور کامیابی کیساتھ علاج کر سکتا ہے

(۳) اصول دواسازی اس باب میں مصنف نے دواخانہ کے رموز و نکات کھول کھول بیان کئے ہیں اور بہت سی عملی باتوں کو نقشہ دیکر سمجھایا ہے۔ فن دواسازی سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب ان صفحات میں ان اسرار و رموز کو پا سکتے ہیں جن کی بنا پر دہلی کی ادویات کو ملک میں ایک خاص وقعت حاصل ہے۔

تقسیم ادویہ بلحاظ افعال و تاثیرات مختلف مقاصد کی ادویہ کو ذہن میں مستحضر رکھنے کے لئے اصحاب فن کو مختلف تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں اور جسمیں ابتداءً کافی دشواری واقع ہوتی ہے، مصنف نے کلیات ادویہ کے اس حصہ میں ادویہ کو انکے افعال و تاثیر کے لحاظ سے تقسیم کر کے ایک قابل قدر فنی سہولت بہم پہونچائی ہے۔ مثلاً اکال، جاذب، جالی، حابس، دافع بخار، قابض، کاسر، محرک اعصاب، محرک دماغ، محلل، محمر، مخدر، وغیرہ اکیسو سے زیادہ عنوانات کے ماتحت خاص خاص تاثیر رکھنے والی ادویہ علیحدہ علیحدہ جمع کر دی ہیں۔

تقسیم ادویہ بلحاظ امراض یہ ادویہ کی ایک نادر تقسیم اور جماعت بندی ہے جسکی طرف علامہ ممدوح نے پہلی بار توجہ کی ہے۔ اس حصہ میں سر سے پاؤں تک کے تمام امراض کا مختصر الفاظ میں اصول علاج بتایا گیا ہے اور ہر مرض میں جو دوائیں جن مقاصد سے برتی جاتی ہیں، انکو ہر مرض کے بیان میں انہیں مقاصد کے ماتحت الگ جمع کر دیا ہے جس معالجہ میں غیر معمولی بصیرت حاصل ہو سکتی ہے مثلاً بخار کے بیان میں اس کا اصول علاج بتانے کے بعد ان مقاصد کو واضح کیا ہے جو بخار کے علاج میں ملحوظ ہوتے ہیں اور ان مقاصد کے لئے جو ادویہ استعمال کی جاتی ہیں، انہیں حسب ذیل عنوانات کے ماتحت جمع کیا ہے ——— مقیات + معرقات، مبردات و مسکنات حرارت + مبردات قویہ + مدرات بول + دافعات حمّی + مالغات نوبت + منضجات + ملینات و مسہلات + مقویات خون ——— اسی طرح تمام امراض کی ادویہ معمولہ کو انکے مقاصد استعمال کے ماتحت جمع کر دیا ہے + غرضیکہ کتاب اول سے آخر تک مصنف کی دماغی کاوش، تحقیق و تجربہ، تبحر علمی اور وسعت مطالعہ کی مظہر ہے اور اس قابل ہے کہ ہر صاحب ذوق اور ہر طالب فن کے مطالعہ میں رہے۔

کلیات ادویہ کا ایک خاص شرف علامہ ممدوح کی اس بلند پایہ تصنیف کو یہ شرف افتخار بھی حاصل ہے کہ اسکو اعلیحضرت سلطان الحکمت حضور پر نور خسرو دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنے نام نامی سے انتساب کرنے کی اجازت مرحمت فرما کر مصنف کو عزت بخشی ہے۔

ضخامت تقریباً ایک ہزار صفحات، کتابت، طباعت اور کاغذ سب اعلیٰ و ارفع، قیمت فی جلد غیر مجلد پانچ روپے (صمہ) مجلد پانچ روپے بارہ آنے (صمہ۱۲)

ملنے کا پتہ:- دفتر المسیح - قرول باغ - دہلی

مزاحیہ

"حال"

از جناب کوثر صاحب چاند پوری

یہ وہ حال نہیں ہے جو مجلس قوالی میں اکثر صاحبان دل پر طاری ہو جاتا ہے اور جسے خالص صوفیانہ اصطلاح میں "وجد" کا برادرِ اصغر کہا جاتا ہے، نہ یہ وہ حال ہے جو خطوط میں "دیگر احوال" سے شروع ہو کر کسی کی والدہ محترمہ کے انتقال پُر ملال یا پسر نیک اختر کی ولادت پر ختم ہوا کرتا ہے، بلکہ وہ حال ہے جو مریض، حکیم یا ڈاکٹر سے بیان کرتا ہے، اور جسکے دوران اظہار میں کبھی ان کی پیشانی پر فخر و انبساط کی چمک پیدا ہو جاتی ہے، کبھی غم و غصہ کی شکنیں نمودار ہو کر قلبی و ذہنی کشمکش کی غماز بن جاتی ہیں، اور وہ ہر لفظ سے جو کہنے والے کی زبان سے ادا ہوتا ہے یہ نتیجہ نکالنے کی سعی میں مصروف ہو جاتے ہیں کہ مریض جانبر ہو جائے گا یا "شہیدِ ناز" کی حیثیت سے اس شہر خموشاں کو آباد کرے گا، جو اسی خاندانی قاتل نے کئی میل کے رقبہ میں بسا دیا ہے۔ پہلی صورت میں التفاتِ خاص کا مستحق قرار پائیگا اور دوسری صورت میں راندۂ درگاہ ہو جائیگا، کسی نہ کسی حیلہ سے غریب کو کسی اور معصوم معالج کے پاس بھیجد یا جائیگا۔

حال بالعموم دو ہی قسم کا ہوتا ہے، ایک قسم تو وہ ہے جو مریض کے تندرست ہو جانے پر رہبری کرتی ہے دوسری وہ ہے جو موت کی خبر دیتی ہے۔

پہلی قسم کا حال معالجین بہت غور اور توجہ سے سنتے ہیں ان کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ مریض آتا ہے تو وہ بہت غور سے اُسے دیکھکر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا وہ مطمئن ہے یا پریشان اسکی آنکھوں میں رنج و غم کے آنسو جھلک رہے ہیں یا اطمینان و شادمانی کا دریا موجیں مار رہا ہے۔ اس کے بعد ڈرتے ڈرتے پوچھتے ہیں "کہئے کیا حال ہے؟"

"حال تو بہت اچھا ہے، وہ نہایت اطمینان سے کہنا شروع کرتا ہے، رات کی دوا کیا تھی بس اکسیر تھی پہلی خوراک حلق سے اُترتے ہی درد، ورد سب کافور ہو گیا۔ خوب گہری نیند سوتا رہا، صبح کو آنکھ کھلی تو بہت بھوک لگی ہوئی تھی بس سیدھا آپ کے پاس چلا آیا کہ پہلے پوچھ لوں کچھ کھاؤں یا نہیں"،

اس میں تو شک نہیں کہ مریض کی صحت یابی پر معالج کا مسرور ہونا نہایت اچھی بات ہے، مگر اسی وقت جب اسکی تہ میں کوئی اور مقصد پوشیدہ نہ ہو ان مواقع پر عام طور سے تین اقسام کی کیفیات کارفرما ہوا کرتی ہیں۔ (۱) مریض کی تندرستی معالج کی "فراخدستی" کا باعث ہو اور اسی لئے وہ خالق بلند و پستی سے التجائیں کر رہا ہو کہ بیمار اچھا ہو جائے، غور کیا جائے تو یہی وجہ ہے جس نے امراء میں بہ نسبت غرباء کے اموات کا اوسط کم کر دیا ہے، جن خوش نصیبوں کو دولت کے ساتھ مخلصانہ دعائیں بھی حاصل ہیں وہ سیلاب، زلزلہ، ریل کی ٹکر یا ہندو مسلم فساد میں دھوکہ سے مرجائیں تو مرجائیں بیماری سے نہیں مرسکتے (۲) محض نیکنامی کے خیال سے بیمار کی صحت یابی کے لئے سعی کی جارہی ہو کہ اچھا ہو جائے تو سرٹیفکٹ لے کر اخبارات میں اپنی حذاقت کا اشتہار دیا جائے، (۳) آخری کیفیت یہ ہے کہ معالجین کو یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ تنہا اپنی ذات ہی سے حکیم نہیں ہیں بلکہ ان کے باپ، دادا، اور پردادا بھی حکیم ہی تھے جنکی بے شمار لال بیاضیں انکے قبضہ میں موجود ہیں، ظاہر ہے کہ جب تک ان بیاضوں کا وجود دُنیا میں رہیگا مریض اپنی موت ہی سے مرجائے تو مرجائے علاج سے نہیں مرسکتا، یہ سب کیفیات بہ ظاہر تو الگ الگ معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں ایک ہی ہیں، اور مطلب ان سے اپنی قابلیت و یکتائی کا ثبوت بہم پہونچانا ہے جو آخر میں "جلب زر" ہی پر منتج ہوتا ہے

چنانچہ حکیم صاحب بیمار کی زبان سے اپنی دوا کی "جادو اثری" کا ماجرا سُن کر فخریہ لہجہ میں ارشاد فرمائینگے۔

"کیا عرض کروں وہ دوا ہی ایسی تھی جب میں علاج کرتے کرتے تھک گیا اور فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا لاؤ حضرت قبلہ دادا صاحب مرحوم کی "بیاضِ خاص" تو دیکھو پہلا ہی ورق کھولا تھا کہ یہی سفوف کا نسخہ ملا ——— کیا واقعی دوسری پڑیہ کھانے کی نوبت نہیں آئی؟"

مریض جیب سے پڑیہ نکال کر رکھدیگا اور کہیگا "آپ نے فرمادیا تھا سکون ہو جائے تو دوسری خوراک مت کھانا ورنہ میں تو اسے بھی کھالیتا" "آپ نے بڑی عقلمندی سے کام لیا" ــــــ گویا مریض اس ہدایت پر کاربند نہ ہوتا تو وہی سفوف جسکی پہلی خوراک "تریاق" ثابت ہوئی تھی زہر ہلاہل بن جاتا، اگر اس موقعہ پر یہ جملہ نہ کہا جاتا تو کامیابی کا سارا افتخار "لال بیاض" ہی کے حصہ میں آجاتا اور نقل میں کوئی کمال نہ رہتا لہٰذا یہاں یہ عرض کردینا بالکل ہی ضروری تھا، تاکہ "تجویز" کی مسیحائی پر بھی تھوڑی بہت روشنی پڑ جائے۔

حال کی دوسری قسم بہت خطرناک ہوتی ہے، ایک طرف تو مریض یہ سوچکر طیش میں آجاتا ہے کہ صحت و تندرستی کے سارے اختیارات "قدرت" نے طبیبوں کے حوالے کردیئے ہیں صرف "موت" اپنے ہاتھ میں رکھی ہے، لہٰذا جو بیمار بچ جاتا ہے وہ قطعی حکیم صاحب کے حسن التفات اور حذاقت آبی کی بدولت بچ جاتا ہے۔ اور جو بدنصیب مرجاتا ہے اس میں ان ذات شریف کی حماقت شعاری کو کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ وہ کام ہوتا ہے صرف خدا کا۔ دوسری طرف حکیم صاحب جنکو یقین ہے کہ ان کا وجود بکیسر "صحت و شفا" ہے اور "پیام موت" نازل ہوتا ہے ساتویں آسمان سے، جس میں کارکنان قضا و قدر کے ساتھ وہ کسی قسم کا تعاون نہیں کرتے، حال سن کر غضبناک ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مریض اپنی تکالیف بیان کرنے میں تو بڑی فراخ حوصلگی اور دریادلی سے کام لیتا ہے، مگر فائدے اور افاقہ کو "کفران نعمت" کے طور پر بالکل نظرانداز کردیتا ہے۔ یہی بدگمانی غیظ و غضب کا سرچشمہ بن جاتی ہے، اور حکیم صاحب کا سارا جسم معہ انکی طویل ڈاڑھی کے کانپنے لگتا ہے اور یہ دریافت کرنے پر "کہو بھائی اب کیا کیفیت ہے؟" جب یہ جواب ملتا ہے،

"کیا بتاؤں، وہی حال ہے"،

تو حکیم صاحب کو واقعی غصہ آجاتا ہے اور سخت لہجہ میں پوچھتے ہیں ــــــ "وہی حال کا کیا مطلب ہے کچھ زبان سے تو کہو؟"

"کیا کہوں ـ درد میں بالکل کمی نہیں بلکہ اور زیادتی ہے، بخار نے جنبش نہیں کھائی، قبض بھی بدستور ہے، ایک بات ہو تو کہوں، اور ہاں رات کی دوا سے کھانسی بھی ہوگئی"،

"بخار نے جنبش نہیں کھائی"، وہ بہت خفگی سے کہیں گے۔ "دیکھوں ذرا ہاتھ تمہارا"،

ہاتھ دیکھکر بہت پیچ و تاب کھائینگے، کیونکہ بخار قطعی نہ ہوگا اور دل ہی دلمیں کہیں گے "کاش اس دور میں یہ قانون بن جاتا کہ جس شخص کو بخار نہ ہوا اور وہ بخار میں مبتلا ہونا بیان کرے تو اسے اگر سزائے موت نہ دی جائے تو کم سے کم معالج کی تصدیق پر آگرے تو ضرور بھیجدیا جایا کرے"

مریضوں میں اظہار حال کے عجیب عجیب طریقے رائج ہیں جن میں زبان، لہجہ، تہذیب و متانت، عزت و امارت، آزادی و بیباکی جہل و حماقت اور عقل و دانائی کے تفاوت سے کافی دلچسپیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور ایک اچھے کامیاب حکیم کا مطب، اچھے خاصے انبساطیہ ڈرامے کا ایک منظر بن جاتا ہے جس میں انواع و اقسام کے مریض طرح طرح کی بولیاں بولتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ "حکیم جی بچہ رات سے "بے سرت" (غافل) پڑا ہے، کوئی کہتا ہے۔ "کیا عرض کروں پاخانہ کی تو بالکل "خواہش" ہی نہیں ہوتی کوئی فرماتے ہیں "دن بھر قارورے میں جلن ہوتی رہی"،

غریب مریض تو ہمیشہ ہاتھ جوڑکر عاجزی اور فروتنی کے ساتھ اظہار حال کرتے ہیں اور جگہ جگہ "حضور، سرکار" وغیرہ کے الفاظ استعمال کرکے کوشش کرتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ساری توجہ انہیں کے حصہ میں آجائے اور مطب میں جس قدر زندہ نفوس موجود ہیں خواہ وہ سب دفعتاً اس سانحہ "پر حرکت قلب" بند ہو جانے سے مرجائیں، ہر چند غریب کی یہ حرکت "خود غرضی" سے جدا نہیں مگر اسکی بنیاد منت و سماجت پر قائم کیجاتی ہے، بخلاف امراء کے کہ وہ حال بیان کرنے میں بھی نہایت استغناء، بے پروائی اور غرور امارت سے کام لیتے ہیں، پہلے پہلے تو انکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ حال کہنا ہی نہ پڑے اور اگر کہنا پڑے تو حکیم صاحب خود ہی کہہ لیں چاہے فیس میں دو روپے زائد لے لیں۔ چنانچہ جس حد تک حکیم صاحب کی نمایندگی کا تعلق ہے وہ خود ہی اس فرض کو انجام دے لیتے ہیں، اور جب بہت تکلف، غرور، نخوت اور تکبر کے ساتھ رُک رُک کر کہا جاتا ہے ــــــ "حکیم صاحب!"

تو وہ چونک کر کہتے ہیں "جناب! ارشاد"

"رات کو ــــــ"

"نیند نہیں آتی"، حکیم صاحب مطلب سمجھ کر فرماتے ہیں

"جی ہاں ــــــ اور بھوک تو ــــــ بالکل نہیں"،

'نہیں صاحب بہت معلوم ہو رہی ہے، اس وقت کیا ——'

'دال چپاتی کھائیے'

'مگر ——'

'جی ہاں دوا کھانے سے قبل ضرور پی لینی چاہیئے'

'نہیں میرا مطلب یہ ہے بخار ——'

'نہیں جناب آج بخار نہیں آسکتا'

'کل تو صبح ہی سے ——'

'کل روکنے کی دوا ابھی تو نہیں دی تھی'

'اور جو ——'

'ہرگز نہیں آج تو آ ہی نہیں سکتا بخار'

اسکے بعد انہیں اگر کچھ اور تسلسل کے ساتھ کہنا ہوتا ہے تو اس کا طریقہ بالعموم یہ ہے کہ دو باتیں کہتے ہیں حکیم صاحب سے، اور چار باتیں کرتے ہیں ملازمین اور دوسرے حاضرین سے۔

'حکیم صاحب، سر میں —— دیکھو جی شور مت کرو میں کیا کہہ رہا تھا جی ہاں سر میں درد بہت ہو اور خفیف آئے بھورے حقہ ادھر لا —— حرارت نہیں جاتی۔ آپ نے چند —— ارے پانی لاؤ۔ نسخے بھی تبدیل کئے مگر —— بھورے گنا دباؤ —— ابھی تک کچھ بھی —— حقہ تازہ کرو،'

اس طرح بمشکل ایک یا دو گھنٹے میں "عرض حال" —— بلکہ "فرمانِ حال" ختم ہوتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کچھ بھی نہیں کہا گیا۔

جو حضرات جسم کے پوشیدہ حصوں کا شدید ضرورت کے وقت بھی نام لینا گوارا نہیں کرتے، اور ساتھ ہی طبی اصطلاحات، عربی فارسی یا انگریزی الفاظ کے استعمال کی نسبت سمجھتے ہیں کہ اس حرکت سے معالج کی توجہ ہمارے حال پر زیادہ مبذول ہوگی وہ تو بعض اوقات اس طرح حال بیان کرتے ہیں کہ حکیم جی بھی، جن کو عام لوگوں کے خیال میں حد درجہ متین، مہذب، خاموش، اور خوش اخلاق ہونا چاہیئے اور ڈاڑھی وہ چاہے کتنی ہی لمبی رکھیں، کرتا خواہ کتنا ہی نیچا پہنیں، مگر ہنسنا اور مذاق کرنا بالکل نہ جانتے ہوں، مجبوراً ہنس پڑتے ہیں۔

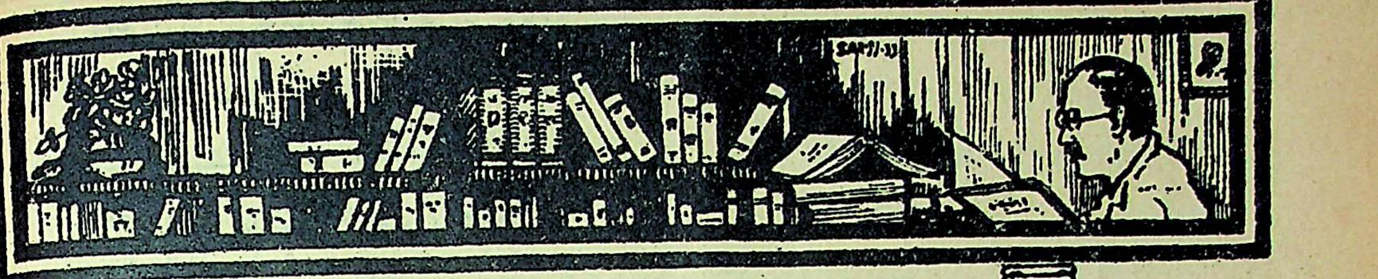
ایک صاحب بواسیر میں مبتلا تھے ورم اور جلن کی سخت تکلیف تھی، حکیم صاحب نے مرہم کا نسخہ لکھدیا اور ہدایت کردی کہ رات کو استعمال کرلیا کریں، صبح کو وہ آئے تو فرمانے لگے۔ اور تو سب خیریت ہو گر "فم معدہ" کی جلن میں کمی نہیں،

فوراً خیال ہوا کہ انہیں تو تکلیف تھی دوسری کہیں ایسا تو نہیں "بکار برند" کے معنے اُنہوں نے یہ سمجھے کہ مرہم بنا کر کھا لیا جائے، اور اسی لئے مرہم کی دواؤں سے "فم معدہ" سوزش پیدا ہوگئی ہے، پوچھا کس طرح استعمال کیا تھا آپنے مرہم اُنہوں نے طریقہ استعمال کی وضاحت بالکل صحیح کی۔ آخرکار حکیم صاحب سمجھ گئے کہ "فم معدہ" سے انکی مراد کیا ہے۔

اسی طرح ایک بزرگ جو انگریزی کی نہایت اچھی قابلیت رکھتے تھے اور مادری زبان میں گفتگو کرنا جہالت و وحشت پر محمول کرتے تھے، اُردو اگر بولتے تھے تو اُسے انگریزی کی آمیزش سے کھچڑی بنا دیا کرتے تھے، اتفاق سے احتباس ریاح کی شکایت کے شکار ہوئے اور مجبور ہوکر حکیم صاحب کے پاس گئے، ہاتھ بڑھا کر بولے ذرا ہماری "پلس" بھی ملاحظہ فرمائیے —— طبیب کے سامنے ہاتھ بڑھانے کا مطلب خواہ کچھ ہی ہو لیکن وہ یہی سمجھتے ہیں کہ مریض نبض دکھانی چاہتا ہے اسلئے "پلس" سے ناواقف ہونیکے باوجود اُنہوں نے نبض دیکھی اور دیر تک غور کرکے پوچھا، کیا شکایت ہے؟ فرمانے لگے "ہوا" ایکٹ نہیں کرتا،

اگلے دن یہی حضرت بہت ہشاش بشاش آئے اور آتے ہی کہنے لگے۔ صاحب بڑی اچھی دوا تھی صبح سویرے ہی بہت "مفصل" دست ہوگیا، اور "موشن" ہوتے ہی طبیعت بحال ہوگئی، —— حکیم صاحب نے ہنسکر کہا، غنیمت ہوا اگر مدلل اور مشرح بھی ہوتا تو ہیضہ ہو جاتا۔

اظہار حال کے اور طریقوں کو ہم وقت ہم نظر انداز کرتے ہیں، کیونکہ —— موقعہ اب ایسا آگیا ہے کہ ——



معلومات

دوران خون تیز کرنے کے ذرائع

یہ بہت ہی اہم ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر بیور جر نے جسم کے مختلف آسنوں کی جو ورزشیں بتائی ہیں وہ دوران خون کو تیز کرنے اور وریدی دوران خون کی ترقی کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ یہ ورزشیں حسب ذیل ہیں:-

(پہلا آسن) مریض بستر پر چت لیٹ کر اپنی ٹانگیں اتنی اونچی کر کے کسی چیز پر ٹکالے کہ ۴۵ درجے کا زاویہ بن جائے۔ اس اونچائی پر پیروں کو دو منٹ تک رکھنا چاہیئے۔ (دوسرا آسن) مریض پلنگ کی پٹی پر پاؤں لٹکا کے بیٹھ جائے۔ اس طرح تین منٹ تک بیٹھنا چاہیئے۔ اور اس تین منٹ کے دوران میں مریض کو چاہیئے کہ اپنے پیروں کو پہلے اوپر اور نیچے کی طرف موڑتا رہے، پھر اندر اور باہر کے رُخ موڑے، اور پھر پیر کی انگلیوں کو نیچے اور اوپر کی طرف موڑتا رہے (تیسرا آسن) بستر پر چت لیٹ کر مریض اپنے پیروں کو گرم کمبل میں لپیٹ لے اور پانچ منٹ تک اسی طرح لیٹا رہے۔

نمک کے فوائد

ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض آدمی اپنی خوراک میں نمک کا استعمال کم کریں لیکن جب پانی زیادہ پیا جائیگا تو نمک کا استعمال لازمی ہو جائیگا سبب یہ ہے کہ خالص پانی کو گردے پیشاب کی شکل میں خارج نہیں کر سکتے اس لئے جب پسینہ آنے کی وجہ سے یا کسی اور باعث سے پانی زیادہ مقدار میں پیا جاتا ہے تو اسے جسم سے خارج کرنے کے لئے گردے اس بات پر مجبور رہوتے ہیں کہ خون کے اندر سے سوڈیم کی اور کلورین کی ایک کافی مقدار کھینچ لیں اور پھر اس کمی کو نمک کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہے کیونکہ نمک درحقیقت سوڈیم اور کلورین ہی کا مرکب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ بیر شراب (جو کی شراب) کثرت سے پیتے ہیں انہیں نمکین چیزوں کے استعمال کی بے انتہا خواہش ہوتی ہے کیونکہ بیر کے اثر سے پیشاب بکثرت آتا ہے اور خون میں سوڈیم اور کلورین کی مقدار کم رہ جاتی ہے۔ ایسی جسمانی ورزشوں سے کہ جن میں پسینہ آجائے اٹھارہ گرام تک نمک روزانہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس لئے گرم ملکوں میں نمک کا زیادہ استعمال زندگی کی ایک ضرورت ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ گرمی یا لو کے اثر سے تشنج کے جو دورے ہونے لگتے ہیں وہ مریض کو نمک کا استعمال کرانے سے فوراً جاتے رہتے ہیں۔

زندگی کی "پنہانیاں" اور اُنکا خراب اثر

کھلی ہوا میں جسم اگر کھلا رہے تو حصول صحت اور نشوو نما کے لئے اس سے بہتر اور اس سے سستا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ بلیک پول کی انجمن ترقی علوم کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ڈاکٹر اوٹو کیسٹنر نے اس رائے کا اظہار کیا تھا۔ ڈاکٹر اوٹو نے آب و ہوا کی دو قسمیں بیان کیں۔ ایک سایہ دار مقامات کی ڈھکی چھپی ہوا، اور دوسری محرک حیات ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ڈھکی چھپی ہوا ہمارے گھروں کے اندر کی ہوا ہوتی ہے یہ ممکن ہے کہ بعض مریضوں کے لئے یا کمزور بچوں کے لئے وہ مناسب ہو لیکن محرک حیات ہوائیں اس سے قدر و قیمت میں کہیں زیادہ ہیں

کیونکہ وہ بچوں کا جسم بناتی اور نوجوانوں کو نشو و نما بخشتی ہیں۔

ممکن ہے کہ کوئی غیر معلوم چیز اور بھی ہو لیکن اب تک ہمیں جو کچھ معلوم ہے وہ یہی ہے کہ جس چیز کا نام محرک آب و ہوا رکھا جاتا ہے وہ دھوپ سردی، ہوا، آندھی اور سمندر کی تڑپتی ہوئی موجیں ہیں۔ انہوں نے ان بچوں کا ذکر کیا جنہیں تجربے کے طور پر دس مہینے تک مسلسل شہر میں رکھا جاتا تھا اور پھر دو مہینے کے لئے سمندر کے ساحل پر بھیجدیا جاتا تھا۔ یہ بات مشاہدہ میں آئی کہ بچوں کے جسم میں جس قدر ترقی ہوتی تھی وہ انہی دو مہینوں میں ہوتی تھی کہ جو وہ ساحل پر گذارتے تھے اور اتنے عرصہ میں اس آب و ہوا کے اثر سے وہ اپنے جسم میں تقریباً چھ سو گرام فی ماہ کا اضافہ کرلیتے تھے۔

ڈاکٹر موصوف کا بیان ہے کہ اس قسم کی محرک آب و ہوا سے معدہ کی رطوبت کا ترشح اور بھوک دونوں چیزیں بڑھ جاتی ہیں، لیکن یہ تحریک صرف جلد ہی کے راستے سے پہونچتی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیں اپنے جسم کی جلد ہوا میں کھلی رکھنی چاہیئے اور روشنی کا اثر اس پر ہونے دینا چاہیئے۔

ہمارے گھروں کے اندر کی ڈھکی ہوئی آب و ہوا میں نہ تو تیز ہواؤں کو وہاں تک پہنچنے کا موقع ملتا ہے اور نہ دھوپ ہی ہمارے کمروں کے اندر جاتی ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ کمروں کے اندر رہ کر ہمارے جسم کو یہ قدرتی تحریک میسر نہیں آتی۔

ڈاکٹر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ حرارت عزیزی کو اعتدال پر رکھنے کے متعلق انسانی جسم میں حیوانوں کے جسم کی بہ نسبت بہتر انتظامات ہیں کیونکہ ہمارے ان عروق کا حجم بہ آسانی بدلتا رہتا ہے جو کہ جلد میں خون پہنچاتی ہیں۔ انسان کی یہ صلاحیت، اور ضرورت کے مطابق تغیرات قبول کرلینے کی یہ طاقت ہی ہے جس نے اسے زمین کا حکمراں بنادیا ہے۔ ڈھکی ہوئی آب و ہوا میں بدن کی جلد اپنے فرائض کی انجام دہی سے قاصر رہتی ہے۔ اس لئے قوم کی صحت کے نقطۂ نظر سے بہت ہی اہم ہے کہ ہر بچے اور ہر بالغ آدمی کو یہ معلوم ہو کہ جسم کی صحیح نشو و نما اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے کہ جب وہ اپنی جلد کو دھوپ اور ہوا کے اثرات قبول کرنے کے لئے کھلا رکھیں۔ گرم ملکوں کے لئے بھی یہ اصول اسی قدر صحیح ہے۔

شادی شدہ لوگوں کی عمر طویل ہوتی ہے

چند مہینے ہوئے کنیڈا سے ایسے اعداد آئے ہوئے شائع ہوئے تھے جن سے یہ واضح ہوتا تھا کہ شادی شدہ مخصوص عمروں میں کنواروں کی بہ نسبت کم مرتے ہیں۔ میٹروپولیٹن لائف انشورنس کمپنی نے امریکہ کے مردوں اور عورتوں کے اعداد فراہم کئے ہیں جن سے یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام زمانۂ حیات میں یہی قاعدہ جاری رہتا ہے کہ زندگی سے کنواروں کی بہ نسبت شادی شدہ مردوں کو زیادہ حصہ ملتا ہے۔

اسی طرح شادی شدہ مردوں اور عورتوں میں مردوں پر قدرت زیادہ مہربانی کرتی ہے۔ تیس سے پینتالیس سال کی عموں تک شادی شدہ مردوں میں کنواروں کی بہ نسبت اموات کی تعداد نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔ تیس اور پینسٹھ سال کے درمیان کی عمروں میں بیاہی عورتوں میں کنواریوں کی بہ نسبت صرف دس فیصدی اموات کی کمی رہتی ہے۔ بیس سے چوبیس برس کی بیاہی ہوئی جوان عورتوں میں کنواریوں کی بہ نسبت شرح اموات ایک ذرا سی زیادہ ہے۔ جن مردوں کی بیویاں مرچکی ہیں اُن میں اُن مردوں کی بہ نسبت کہ جنکی بیویاں زندہ ہیں شرح اموات قریب قریب دوگنی ہوتی ہے۔ لیکن بیوہ عورتوں میں اپنی ہم عمر خاوند والیوں کی بہ نسبت شرح اموات کچھ یونہی سی زیادہ ہوتی ہے۔

مے نوشی اور موٹر چلانا

نفسیاتی تجربات نے ثابت کردیا ہے کہ صرف چھٹانک ڈیڑھ چھٹانک وسکی پینے سے جو کہ شراب نوشوں کے لئے ایک بہت تھوڑی سی مقدار ہے، توجہ مرکوز رکھنے، اور جسم پر قابو پانے کی قوتیں کم ہوجاتی ہیں، نیز کچھ سیکھنے کی استعداد گھٹ جاتی ہے، معقولیت میں کمی آجاتی ہے اور ایسی حرکات جسم میں فتور پڑجاتا ہے جو عضلات کے تیز اور صحیح اندازے پر منحصر ہوں۔ اس سلسلہ میں یہ عجیب بات ہے کہ موٹر چلانے والے اکثر یہ یقین رکھتے ہیں کہ شراب کے استعمال سے ان کے قویٰ ترقی کرجاتے ہیں اور نشے کی حالت میں اپنے گردوپیش میں جو کچھ ہورہا ہے اسے زیادہ تیزی

سے دیکھ لیتے ہیں اور اپنی گاڑی چلانے کے متعلق ان میں ہنرمندی زیادہ ہوجاتی ہے۔ یہ یقین یا احساس صرف ایک دماغی دھوکا ہے کیونکہ یہ ثابت ہوچکا ہے کہ شراب ان صفات انسانی پر خصوصیت سے برا اثر کرتی ہے جو موٹر چلانے کے لئے ضروری ہیں۔

سوڈے کا استعمال مضرت رساں ہے

سوڈے کا بہ کثرت استعمال اب بہت ہی عام ہوگیا ہے اور عام خیال یہ ہے کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ پہلے زمانے میں وہ ان تیز ابوں کو بے اثر بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جن کے متعلق یہ اعتقاد تھا کہ وہ معدے میں جمع رہتے ہیں، لیکن موجودہ زمانہ میں وہ دوا کے "ایسڈوسس" کی کیفیت رفع کرنے کی غرض سے استعمال کیا جاتا ہے جس کا صاف طور پر یہ مطلب ہے کہ خون میں اور جسم کی بافتوں کی رطوبتوں میں بہ کثرت تیزاب جمع ہوگیا ہے۔ اس حالت کی بدولت جسم میں مرض کے مقابلے کی طاقت کم ہوجاتی ہے۔ بیماریوں کے تعدیہ قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے، اور بالعموم اس کے ہمراہ دردسر ہوتا ہے اور نزلہ زکام اور گٹھیا کا اثر قبول کرنے پر جسم آمادہ رہتا ہے۔ اس کے علاوہ تمام وہ کیفیات رونما ہوجاتی ہیں جنہیں سوءہضم کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اس دور میں معدے اور اسکی صحت و مرض کے متعلق جو تحقیقاتیں کی گئی ہیں ان سے یقینی طور پر یہ معلوم ہوگیا ہے کہ سوڈے کے مسلسل استعمال سے بہت کچھ نقصانات پہنچ سکتے ہیں وہ معدے کی رطوبت کی تیزابی کیفیت کو بالکل زائل کردیتا ہے جس کی وجہ سے معدہ اپنا کام نہیں کرسکتا۔ سوڈے کی بڑی بڑی پڑیاں نگلنے سے یہ بہتر ہے کہ اس بات کی کوشش کیجائے کہ جو تکلیف پیدا ہوئی ہے اس کا اصل سبب معلوم کرکے اسے دفع کیا جائے۔

حالت بخار میں کامل آرام

بخار اپنی حدود کے اندر ایک نفع رساں علامت ہے جبکہ جسم بیماری کے جراثیم کے حملے کا مقابلہ کررہا ہو۔ ڈاکٹر برنارڈ فینٹس نے بخاروں کے متعلق اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ لیکن بخار کے خراب اثرات لازمی طور پر اسی نسبت سے کم و بیش نہیں ہوتے کہ جو بخار کا درجۂ حرارت ہے۔ بلکہ سے بخار کا مطلب ضروری نہیں ہے کہ یہی ہو کہ کوئی خطرناک بات نہیں ہے۔ خواہ کتنی ہی ہلکی حرارت ہو لیکن مریض کو بستر پر لٹائے رکھنا ضروری ہے کیونکہ اس طرح قدرت کو موقع ملتا ہے کہ آسانی کے ساتھ سبب مرض کو دفع کرسکے۔

آنکھ کے طبقہ قرنیہ کا پیوند

آج کل دنیا میں تقریباً ۷ ملین (ستر لاکھ) اندھے اور پندرہ ملین ایسے اشخاص پائے جاتے ہیں جن کی نصف بینائی جواب دے چکی ہے نصف باقی ہے۔ ان بچارے اور قابل رحم انسانوں کی بہبودی اور شفا بخشی کا لائق تعریف کام جن لوگوں نے شروع کر رکھا ہے ان میں سب سے زیادہ قابل ذکر ہستی پروفیسر بی پی فیلاٹور (B. P. Filator) کی ہے جو اوڈیسا (Odessa) کے شعبۂ تجربی اور امراض چشم کے ناظم اور ادارہ طبیہ میں امراض چشم کے معلم ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی آنکھوں کی نئی شفا بخش ادویہ کے دریافت کے لئے وقف کر رکھی ہے اور اس سلسلہ میں بہت سے اہم کام کئے ہیں جن میں ایک یہ بھی ہے کہ بے بصر آنکھ کے نکمے اور مکدر طبقہ قرنیہ میں تندرست آنکھ کے قرنیہ کے شفاف پارچوں کی تقلیم کرکے بہت سے اشخاص کی نظر بچائی ہے۔ مگر اس مہم میں بڑی مشکل یہ پیش آتی رہی ہے کہ درست اور کارآمد قرنیہ انسانی آنکھ کا درکار ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ ایسے انسان کہاں مل سکتے ہیں جو اپنی آنکھ کا جز جدا کرنے پر آمادہ ہوں؟ بہر حال پروفیسر فیلاٹور کے تجربے سے یہ ثابت ہوچکا ہے کہ جب کبھی اس نوع کا عملیہ وقوع میں آتا ہے تو پیوند کردہ تندرست قرنیہ دوسرے غیر صحیح قرنیہ پر ایک حرکت آفریں اثر ڈالتا ہے جس کے نتیجہ میں پورا قرنیہ کامل طور سے شفاف

ہوجاتا ہے اور مریض ایک مرتبہ پھر بینائی کی بے بہا دولت سے مالا مال ہوجاتا ہے۔

مذکورہ دشواری پر قابو پانے یا تندرست قرنیہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر فیلاٹو نے کچھ دن پہلے فیصلہ کیا ہے کہ اب ایسے اشخاص کی آنکھوں پر تجربات کئے جائیں جنہیں وفات پائے ہوئے بہت ہی کم وقفہ ہوا ہو، بالفاظ دیگر تازہ وفات پاتے ہوئے لوگوں کے قرنیہ نکال کر اس کی تقلیم کیجائے۔ چنانچہ پروفیسر موصوف نے اس فیصلہ پر کار بند ہوکر عمل جراحی کیا اور اس میں کامیاب ہوا۔

عمل کی تشریح یہ ہے کہ واقعہ وفات کے وقت آدمی بظاہر اپنی زندگی کلیتاً ختم کرتا ہے یا قطعاً مردہ معلوم ہوتا ہے مگر اس کے بہت سے اعضا، اس کے بعد بھی کئی دن تک زندہ رہتے ہیں آنکھ کا طبقہ قرنیہ بھی عرصہ دراز تک زندہ اور قوی رہتا ہے۔ پروفیسر موصوف نے اس قسم کے قرنیہ سے تقلیم کا عمل کرکے اب تک چار سو سے زیادہ مریضوں کی بینائی بچائی ہے۔

ضعف معدہ اور زود ہضم غذائیں

سویڈن میں سترہ ہزار آدمیوں پر نہایت تفصیل کے ساتھ طبی تحقیقات کی گئی اور طبی نقطہ نظر سے ان اشخاص کے زندگی کے ہر پہلو کا حال قلمبند کیا گیا ان لوگوں کو زیادہ تر غذا میں چھنا ہوا یا صاف آٹا اور صاف کی ہوئی کھانے کے قابل چیزیں، تھوڑا دودھ، تھوڑے آلو اور کسیقدر مکھن دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا کہ یہ غذائیں جو بہت زیادہ زود ہضم تھیں معدہ اور فضلہ خارج کرنے والے اعضا کی سستی و اضمحلال کا باعث بن گئیں۔ انہوں نے تحقیقات سے معلوم کیا کہ جو لوگ اس نوع کی ہلکی اور بہت صاف و زود ہضم غذاؤں پر رہتے ہیں وہ خطرہ کی حالت میں ہیں اور اس طرح معدی رطوبات پیدا کرنے والی قوت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی معدہ اور آنتوں کی خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں جن کے ساتھ نہایت سخت قبض اور پیچش و اسہال کے عوارض اور لاحق ہوجاتے ہیں۔

عام طور سے مذکورہ بالا امراض میں مبتلا ہونے والے لوگ نہایت ہلکی اور زود ہضم غذا کی طرف راغب ہوتے ہیں یا کئے جاتے ہیں مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نوع کا اقدام کرنا مزید خرابی کو دعوت دینا ہے۔ جلد ہضم ہوجانے کی وجہ سے ایسی غذا بار بار کھانا پڑتی ہے جس کا نتیجہ مزمن سوء ہضم کی صورت میں نمودار ہونا لازمی ہے۔

آکسیجن مہیا کرنے والا سستا ہندوستانی آلہ

مسٹر آر۔ این۔ گھا انند موہن کالج میمن سنگھ کے معلم کیمیا نے آکسیجن پیدا کرنے والا ایک کم خرچ اور نئے طرز کا آلہ ایجاد کیا ہے جب کبھی مریضوں کو سانس لینے میں سخت مشکلات پیش آتی ہیں تو ڈاکٹر بعض اوقات ان کے لئے آکسیجن کا انتظام کرتے ہیں اور ان مواقع پر گیس سلنڈروں میں فراہم کی جاتی ہے جس پر لاگت بہت آتی ہے۔ پروفیسر گہا کی ایجاد کردہ ترکیب سے آکسیجن نہایت روانی کے ساتھ ایک یا دو منٹ میں اتنا پیدا ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی کے لئے ایک دن کے استعمال کو کافی ہو اور اس پر صرفہ دو آنہ سے زیادہ نہ آئے گا۔ پروفیسر موصوف نے مقامی طبی اداروں کے ارکان کے سامنے اس نئے آلہ کی نمایش کی اور کہا جاتا ہے کہ کرنل ایس، کے، ناگ سول سرجن نے اس کی کامیابی پر اطمینان ظاہر کیا ہے۔ اسی قسم کا ایک آلہ سردار ہاسپٹل میمن سنگھ میں آج کل زیر استعمال بھی ہے۔

دانت صاف کرنیکی مشین

تعیش پسندوں نے سامان راحت میں اضافہ کرنے کے لئے دانت صاف کرنے کی مشین بھی ایجاد ہوگئی یعنے اب منہ کی صفائی کے لئے انگلیاں ہلانے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ صبح کو بستر سے اٹھتے ہی اس اعجوبہ مشین کا تار بجلی کے تار سے متصل کرکے اس کا بٹن دبا دیا اور خود بخود

دانت صاف کرنے کا برش مشین سے نکل کر اپنا کام کرنے لگا۔ برش ایک موٹر سے لگا ہوتا ہے جو اسے آگے پیچھے تیزی کے ساتھ حرکت دیتا رہتا ہے البتہ اسے استعمال کرنے والے کو اتنی احتیاط کرنی چاہیئے کہ یہ غیر ضروری راحت رساں برش دانت کے بجائے آنکھ میں نہ لگ جائے۔

جگر کے زہر کا تدارک

"امریکی جمعیت کیمیا" نے ایک نیا کیمیائی مرکب سوڈیم زینتھائن (Sodium Zanthine) تیار کیا ہے جو جگر سے پیدا ہونے والی سات مہلک بیماریوں سے بچا سکتا ہے اس کے تجربہ کے لئے پہلے کئی سو چوہوں کو ایسی جگہ رکھا گیا جس میں اتنی کلوروفارم مہیا کیگئی تھی جس میں سانس لینے سے چوہوں کے جگر میں کافی زہر پیدا ہو جائے۔ اس عمل کے بعد چوہوں کو دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ جن چوہوں کو پہلے سے مذکورہ بالا دوا کی تحت الجلدی پچکاری دے دی گئی تھی ان میں سے کسی پر زہر کا اثر نہیں ہوا۔ اس قسم کے سب چوہے زندہ اور محفوظ رہے اور باقی سب مر گئے۔

یہ دوا جو جانوروں کے جگر سے حاصل کی گئی ہے جگر کے شحمی فساد سے بچاتی یا اس کی رفتار کو سست کر دیتی ہے۔ ابھی تک اس مرکب کی آزمایش انسان پر نہیں کی گئی ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ انسانی جگر کی مشکلات و مصائب چوہوں کے اس نوع کے حالات سے بالکل مشابہ ہیں اور اسی بنا پر نو ایجاد دوا کا مستقبل نہایت امید افزا نظر آتا ہے۔ (سائنس)

مشین کے ذریعہ علاج امراض

برلن یونیورسٹی میں ایک شعبہ ہے جس کا نام "میکانو تھیراپی" ہے۔ مشین کے ذریعہ علاج الامراض کا علم کچھ عرصہ سے کافی ترقی کر رہا ہے سب سے پہلے امریکہ میں اس پر عمل ہوا اس کے بعد جرمنی میں اور اب انگلستان میں ہو رہا ہے۔ مشہور ترین کالج اس وقت نیویارک میں ہے جس میں مشہور ماہر "میکانی علاج" فان زابلودوسکی کام کرتے ہیں۔

"میکانو تھیراپی" یا مشینی علاج کا مطلب یہ ہے کہ اعضا اور جوارح میں مشینوں کے ذریعہ حرکت و حرارت پیدا کی جائے اور صحت رفتہ کو بحال کیا جائے۔

چونکہ مشینی معالج کو بغیر چیر پھاڑ کئے۔ خون بہائے یا دواؤں کا استعمال کئے علاج کرنا ہوتا ہے اس لئے وہ ہر جگہ اپنا کام شروع کر سکتا ہے اور اسے ہر جگہ اپنے علاج کے سہل ہونے کی وجہ سے مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔

ایسا معالج کسی قسم کے زہریلے علاج مثلاً دواؤں وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز استعمال نہیں کرتا اور نہ وہ خطرناک اور خوفناک آلات سے واقف ہے۔ امریکہ میں آج کل دواؤں کے ذریعہ علاج کرنے والے اطبا پر سخت قانونی پابندیاں عائد کی گئی ہیں مگر "میکانو تھیراپی" کے عاملین پر اس قسم کی کوئی آئینی پابندی نہیں ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے امیر لوگ اپنے ساتھ "میکانو تھیراپی" کے ماہرین ساتھ رکھتے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مشہور ایکٹر موریس شوویلر اور مسی فیلڈ نے ۰۰۰ ۵ ڈالر ماہوار پر ایک طبیب ماہر علاج مشین اپنے طویل سفر کے دوران میں ملازم رکھا تھا۔ اس قسم کے طریقہ ہائے علاج سے اگر ہندوستانی بھی آگاہی حاصل کریں تو سود مند ہوگا۔

مچھر اور مویشی

پورٹو ریکو (امریکہ) میں ملیریا کے انسداد کے لئے جو محکمہ قائم کیا گیا ہے اس نے حال میں بہت سے تجربے اس کے اسباب دریافت کرنے کے لئے کئے ہیں ان میں ایک دلچسپ تجربہ یہ ہے۔ کہ ملیریا کے مچھر انسانی خون کی بہ نسبت دیگر حیوانوں کا خون بہت پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ دیکھا گیا

کہ ایک مکان میں جہاں گھوڑے بھی بندھے ہوئے تھے آدمیوں کو بہت کم مچھروں نے کاٹا اور ان کا ہجوم گھوڑوں کے گرد ہی رہا۔ لیکن جب گھوڑوں کو اس مکان سے نکال لیا گیا۔ وہ فوراً آدمیوں پر ٹوٹ پڑے۔

ایک اور یورپین ڈاکٹر نے بھی کافی تحقیق اور تجربوں کے بعد محکمہ زراعت کی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے :-

"مچھر انسانی ہمسائیگی کی نسبت حیوانوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ جو مچھر حیوانوں کے خون سے پرورش پاتے ہیں ان کی سونڈ زیادہ تیز اور مضبوط ہوتی ہے۔ اگر مویشیوں کو باہر ہوا میں باندھا جائے تو وہ مکان کے اندر جا کر جہاں اس قدر ہوا نہیں ہوتی انسانی خون پیتا ہے۔ اور اگر انکو مکان کے ساتھ ہی ایسی جگہ باندھا جائے جہاں ہوا نہ ہو تو انسان مچھروں سے محفوظ رہتے ہیں"۔

شہری اور دیہاتی بچوں کی تندرستی

کلارک یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر برنام فرماتے ہیں کہ دیہاتی باشندوں کی اولاد صاف ہوا اور کھلی دھوپ میں رہ کر فطرت کی گود میں پرورش پانے کے باوجود تندرستی میں شہریوں کی اولاد سے بہت پیچھے ہے۔

یہ ایک ایسی بات ہے جسے ماننے کے لئے ہر شخص تیار نہیں ہوگا لیکن پروفیسر برنام ان اعداد و شمار کی بنا پر اس نتیجے پر پہنچے ہیں جو دیہاتی اور شہری اسکولوں کے طلبہ کی تندرستی کے باقاعدہ امتحان کے بعد حاصل ہوئے ہیں۔ پروفیسر موصوف اس کی بنا یہ بتاتے ہیں کہ دیہاتی بچے ایسی ورزشوں کی مشق نہیں کرتے جن سے ان کا قد سیدھا، رگ پٹھے گٹھیلے، بدن چھریرا اور لچکدار ہو جیسا کہ شہری بچے میں عام طور پر پایا جاتا ہے اور دیہاتی بچے اس قسم کی ورزشیں اس لئے نہیں کرتے کہ انکے ماں باپ کھیتی باڑی کے کاموں کو ہی خاص قسم کی ورزش کے بدلے کافی سمجھتے ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ دیہاتی کام ورزش کے قائم مقام نہیں بن سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ شہری لڑکوں کے مقابلے میں دیہاتی لڑکے بھدے بھونڈے اور سست نظر آتے ہیں۔ باقاعدہ ورزش نہ کرنے سے دیہاتیوں کی تندرستی شہریوں کے مقابلے میں خراب ہے۔

موٹر سے اچانک موت

اخباروں میں موٹر ڈرائیوروں کی اچانک موت کے واقعات اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ڈرائیور نہایت اچھی جسمانی حالت میں ہوتا ہے اور سڑک کے کنارے موٹر میں مردہ پایا جاتا ہے۔ اکثر بار موٹر لڑھکتی ہوئی گھاٹی یا دریا میں جا پڑتی ہے۔ شکاگو (امریکہ) کے ایک اخبار نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں ایسے تین واقعات شائع کئے ہیں۔ پہلا واقعہ ایک پچیس سالہ شخص کا ہے۔ وہ موٹر اڑانے لئے جا رہا تھا۔ کہ دیکھا گیا موٹر فوراً لڑھکتی ہوئی پستی میں جا گری پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ موت موٹر روانہ ہونے سے پہلے دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے ہوئی ہے ہر چند خون کھوپری کے نیچے موجود تھا لیکن سر پر صدمہ پہنچنے اور ہڈی ٹوٹنے کا کوئی نشان نہ تھا۔

دوسری مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس کی عمر ۲۷ سال تھی۔ وہ ایک پختہ سڑک پر موٹر لئے جا رہا تھا جو لوگ موٹر کے پیچھے آرہے تھے انہوں نے دیکھا کہ وہ بل کھا کر جانے لگی ہے اور آخر سڑک سے ایک طرف ہو کر ایک گڑھے میں جا پڑتی ہے۔ پہلی بار معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ موت کھوپری پھٹنے سے اور دماغ کو صدمہ پہنچنے سے واقع ہوئی ہے لیکن پوسٹ مارٹم کے بعد معلوم ہوا کہ کھوپری پر چوٹ کا کوئی نشان نہیں، دماغ کو بھی کوئی صدمہ نہیں پہنچا اور خون کے ذرات کی تبدیلی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ موت دل کی حرکت اچانک بند ہونے سے ہوئی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لوگ جو دل کی اس بیماری سے جاں بحق ہوتے ہیں اکثر کرسی یا گاڑی میں سیدھے بیٹھے مر جاتے ہیں۔ اور اکثر تو یہ ہوتا ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو علم بھی نہیں ہوتا کہ موت کب واقع ہوئی ہے۔

باب الصحت

گھی کی آمیزش اور مدافعتی تدابیر

از ڈاکٹر این ۔ جی ۔ چٹرجی ٹیکنالوجیکل انسٹی ٹیوٹ ، کانپور +

گھی بہ حیثیت غذا کے تمام روغنیات میں سب سے زیادہ بہتر مانا گیا ہے ۔ قدیم ہندوؤں نے اپنے مخصوص طریقہ پر اسکو متبرک اور قابل احترام سمجھا ہے ۔ گھی بالکلیہ دودھ کا ہندی ماحصل ہے اور غالباً ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں یہ اس شکل میں استعمال کیا جاتا ہے ، انسانی آبادی کے بڑھنے اور دودھ کی پیداوار میں نسبتاً کمی کی وجہ سے لوگوں کو گھی میں آمیزش کا کافی موقع ملا ۔ عوام کی خوش قسمتی سمجھئے کہ بیس سال قبل تک لوگ صحیح آمیزہ سے واقف نہ تھے ، اسلئے گھی میں آمیزش ایک مختصر پیمانہ پر ہوتی تھی ، اور مقابلتہً اس آمیزہ کا دریافت کیا جانا بھی مشکل نہ تھا لیکن ہائیڈروجن سے صاف کئے ہوئے تیل Hydrogenated oils کی تحقیق نے آمیزش کرنے والوں کے لئے زیادہ کار آمد اشیا مہیا کر دیں فی الحقیقت اسکے بنانے والوں نے سائنس کی تحقیقات سے مکمل طور پر فائدہ اُٹھا کر گھی کا بدل بناسپتی گھی سے کر دیا ہے ، یہانتک اس کا نام اختراع کرکے آمیزش کرنے والوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنی اس ذلیل تجارت کو آزادی کے ساتھ جاری رکھیں ۔

اس تمہیدی بیان کے بعد ہم کو اس مسئلہ کے بنیادی پہلوؤں پر نظر ڈالنی چاہیئے باوجود اسکے کہ اس ملک میں بناسپتی گھی بنانے اور درآمد کرنے والے حضرات نے بہت کچھ پروپیگنڈہ کیا ہے جس میں بدقسمتی سے بعض ذمہ دار افراد بھی شامل ہیں ۔ جنہوں نے بعض اوقات اس پیشہ کو فروغ دینے میں کافی امداد کی ہے تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اگر بناسپتی گھی ہندوستانی بازار سے اُٹھا لیا جائے تو ان آمیزش کرنے والوں کا کاروبار بالکل پھیکا پڑ جائے ، اور اگر غیر جانبدارانہ تحقیقاتی نظر سے دیکھا جائے تو پورے طور پر واضح ہو جائیگا کہ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے یہاں کسی نباتاتی تیل کو نصف سیال چربیلی شکل میں تبدیل کرکے کھانے کے لئے استعمال کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ، یورپ اور امریکہ جہاں دودھ کی چکنائی زیادہ تر مکھن کی شکل میں استعمال کی جاتی ہے ۔ وہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ اسکی طبعی شکل اور انجماد کی طرف توجہ کی جائے ۔

تجربات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مصنوعی مکھن Margarine یا مکھن کے بدل کو سیال روغنوں سے اچھی طرح تیار نہیں کیا جا سکتا اسلئے ان روغنوں کو منجمد چربیلی حالت میں تبدیل کرنے کیلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ مارگرین بنانے سے قبل انکو ہائیڈروجن سے صاف کر لیا جائے مختصر یہ ہے کہ یہ کہنا مبالغہ سے خالی نہ ہوگا کہ یورپ میں جس قدر بھی سیال روغنیات کھانے کیلئے استعمال کئے جا سکتے ہیں وہ سب منجمد حالت میں ہوتے ہیں برخلاف اسکے ہندوستان میں حالات بالکل مختلف ہیں ۔ یہاں گھی زیادہ تر کھانا پکانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور استعمال کرنے سے قبل اسکو نہ صرف مکمل طور پر پگھل جانا چاہیئے ۔ بلکہ کافی حد تک گرم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ، اسلئے اسکے استعمال کرنیکے لئے نہ تو کسی خاص طبعی شکل کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ اس کا انجماد ہی ضروری ہے ۔ اس لحاظ سے گھی اور مکھن میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے ، اسلئے ہندوستان میں ہائیڈروجن سے صاف شدہ روغنیات اور بناسپتی گھی بنانے والوں اور اسکی تجارت کرنے والوں پر سخت الزام عائد ہوتا ہے جنکا جرم یہ ہے کہ وہ گھی کی آمیزش میں معاون ہوتے ہیں ، خواہ ان کا یہ عمل نادانستہ ہی کیوں نہ ہوتا ہو ۔

بناسپتی گھی کے حامیوں کی طرف سے حسب ذیل عذرات پیش کئے جاتے ہیں ۔

(۱) اصلی گھی قیمتی ہونے کی وجہ سے عوام کے استعمال سے باہر ہے ، اسلئے بناسپتی گھی ان کے لئے رحمانی تحفہ ہے ۔

(۲) تندرستی قائم رکھنے کیلئے روزمرہ کی غذا میں چکنائی ایک خاص مقدار میں ضروری ہے ۔ بناسپتی گھی خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے اور مقابلتاً سستے داموں میں اس ضرورت کو پورا کرتا ہے

(۳) گھی میں آمیزش کا سلسلہ ایک عرصہ دراز سے جاری ہے ۔ اسلئے اس میں کسی عمدہ اور خوش ذائقہ شے مثلاً بناسپتی گھی کی آمیزش بہ نسبت چربی اور تیل کی آمیزش کے کمتر درجہ قابل الزام ہے ۔

(۴) بناسپتی گھی کی منڈی کثرت سے خوردہ فروشوں پر مبنی ہے جہاں یہ خریدنے والوں کے ہاتھوں اس حیثیت سے فروخت کیا جاتا ہے اور دعوے یہ کیا جاتا ہے کہ دودھ کے گھی میں آمیزش کے لئے بناسپتی گھی کی تھوڑی مقدار ہی استعمال کیجاتی ہے ، اسکے برعکس اصلی گھی پیدا کرنے والوں کی جانب سے

حسب ذیل دلائل پیش کئے جاتے ہیں ۔

(۱) یہ خیال کرنا فضول ہے کہ غذائی حیثیت سے بناسپتی گھی اصلی گھی کے برابر ہے ۔ بعد الذکر کی برتری مسلم ہے اور اس کا مقابلہ کسی چیز سے نہیں کیا جاسکتا اگر کسی اور وجہ سے نہ سہی تو محض اس بات سے کہ بناسپتی گھی محض مصنوعی کیمیاوی چیز ہے جو کہ تیل سے تیار کی جاتی ہے اسلئے گھی پر اس کو فوقیت نہیں دیجا سکتی ۔

(۲) نہ تو خیال ہی کی بلند پروازیوں اور نہ کسی صحیح سائنٹفک غذائی تجربوں سے اس بات کو ثابت کیا جاسکتا ہے کہ بناسپتی گھی دیگر صاف کردہ تیلوں سے بہتر ہوتا ہے ، برخلاف اسکے اگر کوئی بات ثابت ہو سکتی ہے تو یہ ہے کہ صاف شدہ تیل جسکی بدبو دور کر دیگئی ہو فی الحقیقت بناسپتی گھی سے بہتر ہوتا ہے کیونکہ اول الذکر میں "آئی سو اولی اک ایسڈ گلیسرائڈ" Iso Oleic Acid Glyceride پائے جاتے ہیں جو نہ تو کسی عام کھانے کے نباتی تیلوں میں دستیاب ہوتے ہیں اور نہ جانوروں کی چربی ہی میں پائے جاتے ہیں ۔

(۳) یہ امر مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے کہ بلاوجہ تین روپیہ فی من مزید اس چیز کی تیاری میں صرف کئے جائیں تاکہ ہم اس خود فریبی میں مبتلا رہیں کہ ہم گھی جیسی کوئی چیز استعمال کر رہے ہیں جو فی الحقیقت گھی نہیں ہے ۔

(۴) یہ جو کہا جاتا ہے کہ بناسپتی گھی دوسرے تیلوں اور چکنائیوں کے مقابلہ میں اصلی گھی کی آمیزش کے لئے بہترین شے ہے اسلئے اسکی پیداوار اور استعمال کی جانب زیادہ توجہ کی جائے تو یہ ایک ایسی دلیل ہے جسکا استعمال کرنے والوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا ۔

(۵) ایسی صورت میں جب کہ بناسپتی گھی کی مانگ خوردہ فروشوں میں کافی ہے تو اس کو ہلکا سا امتیازی رنگ دیئے جانے میں کسی قسم کا اعتراض نہیں ہونا چاہیئے اور اسکو بھی ہدایت کر دینی چاہیئے کہ گھی کی اصلی خوشبو کی بجائے کسی مصنوعی یا فطری خوشبو کا استعمال جائز نہیں ہے ۔

اور اس میں بھی کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے کہ بناسپتی گھی کا انعطاف نما Refractive Index اصلی گھی سے کافی زیادہ رکھا جائے

یہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے کوئی وجہ نہیں کہ یہاں بناسپتی گھی کی پیداوار اور فروخت کو کیوں نہ بند کردیا جائے یا کم از کم اس قدر پابندیاں عائد کردی جائیں کہ اصلی گھی میں عام طور پر آمیزش نہ ہونے دی جائے ۔ اس ملک میں بناسپتی کی بجائے صاف اور بُو دور کیا ہوا تیل زیادہ مقدار میں استعمال کیا جاسکتا ہے ، جو نسبتاً بہت سستا اور کھانیکے لئے دیگر کیمیاوی مرکبات مثلاً بناسپتی گھی وغیرہ کے مقابلہ میں زیادہ مفید ہے ۔

آخر میں یہ بتا دینا مناسب ہوگا کہ اگر حسب بالا امور میں کوئی دقت یا مزاحمت واقع ہو تو علیحدہ علیحدہ میونسپلٹیاں اپنے حدود کی حد تک مناسب قانونی چارہ جوئی سے اس کا تدارک کریں ۔ (سائنس)

جذبات کا اثر قوت ہاضمہ پر

یہ حقیقت ایک عرصہ سے مانی ہوئی ہے کہ شدید جذبات طاری ہونے کی حالت میں معدہ اور مرارہ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے اور انکے ساتھ ہی قوت ہاضمہ بھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہے ۔ اب ڈاکٹر ڈبلیو سی الورِز نے اپنے ذاتی تجربوں کی روشنی میں اس تمام لٹریچر پر نظر ثانی کی ہے ۔ جو اس موضوع پر لکھا گیا ہے ۔ ان کی رائے بھی یہی ہے کہ جذبات طاری ہونے کے دوران میں بھوک پیاس سب بند ہو جاتی ہے اور معدہ غذا قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے ۔ اور بھوک کا انحصار جس قدر جسمانی تندرستی پر ہے اسی قدر ذہنی حالت پر ہے ۔ ڈاکٹر الورِز مشورہ دیتا ہے کہ جب تک جذبات کی آندھی اتر نہ جائے اور طبیعت کی کسل مندی دور ہو کر ایک سکون حاصل نہ ہو جائے کھانا پینا ملتوی رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ جب اطمینان حاصل ہو جائے تو معدہ اور آنتیں اس رطوبت کو خارج کرتی ہیں جس پر غذا کے ہضم ہونے کا انحصار ہے ۔ اور امعاء میں اوپر کی طرف ایک خاص حرکت شروع ہو جاتی ہے جس حالت میں یہ حرکت نہ ہو کوشش کرنی چاہیے کہ خیال کو کسی اور طرف لگایا جائے اور ایسی غذا پیش کیجائے جو رنگ و بو کے لحاظ سے اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہو ۔

اسکے برعکس جب جذبات پیدا ہو رہے ہوں اور آنتوں کی حرکت بند ہو کر معدہ کی رطوبت خشک ہونیوالی ہو تو فوراً کچھ کھا لینا چاہیئے تاکہ معدہ اور امعاء مصروف کار رہ کر جذبات کو طاری نہ ہونے دیں انگریزی زبان کے اس مقولے کی بنا کہ " آرام کا ایک لقمہ بے آرامی کی ضیافت سے بہتر ہے " اسی انسانی تجربہ پر ہے ۔ ہماری زبان میں " بھوکے شیر " کی کہاوت اس امر کو دیکھکر بنائی گئی ہے کہ بھوک کی حالت میں غصہ کا جذبہ بہ نہایت شدت سے طاری ہوتا ہے ۔

مجربات

ازجناب حکیم اکبر حسین صاحب الٰہ آبادی

دافع جریان رومی مصطگی خالص ایک چھٹانک، مغز تخم تمر ہندی بریاں آدھ پاؤ، بھوسی اسپغول ایکپاؤ، تینوں دواؤں کو باریک کرکے دوا سے نصف وزن شکر سفید ملاکر رکھیں اور صبح وشام ایک ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔

نوٹ:- اس نسخہ کو محرک یا مقوی کرنا منظور ہو تو ایک چھٹانک خراطین مصفیٰ، ایک چھٹانک خولنجان اور شامل کرلیجئے، قیمتی اور جھگڑے والے نسخوں سے یہ نسخہ بدرجہا بہتر زود اثر اور عمدہ ہے، کم سے کم چالیس دن تک استعمال کرنی چاہیئے۔

فوائد:- یہ سفوف رقت اور سرعت کے لئے مفید ہے، جریان اور احتلام کو رفع کرتا ہے، مقوی باہ ہے۔

طلاء عجیب وغریب آب برگ ستیاناسی سبز ڈیڑھ پاؤ آب برگ مدار سبز ایک پاؤ، آب برگ چمیسر سبز ایک پاؤ، آب دھتورہ سبز آدھ پاؤ سب پانیوں میں ایک سیر ایک چھٹانک روغن کنجد ملائیں اور آگ پر رکھکر پانی جلالیں۔ جب صرف روغن رہ جائے تو چھان کر روغن کریں۔ فی پاؤ روغن میں اکیتولہ کاربالک ایسڈ اور اکیتولہ روغن ہینگ شامل کریں اور محفوظ رکھیں۔ رات کو سوتے وقت چھ ماشہ روغن لے کر، پیڑو، عانہ، چڈھے فوطہ کی سیون اور عضو خاص پر آہستہ آہستہ مالش کریں تاکہ سب روغن ان مقامات پر جذب ہوجائے، پھر چھ ماشہ روغن اور لے کر کپڑے کی پٹی پر لگائیں اور عضو پر لپیٹ کر کچا دھاگہ اوپر سے باندھیں اور علی الصباح کھول ڈالیں۔ اسی طرح ڈیڑھ دو ہفتہ استعمال کرنے سے عضو خاص کی تمام شکایتیں رفع ہوجائیگی اور کافی قوت آجائیگی۔ **نوٹ:**- روغن انگوزہ، ہینگ کو بوتل میں بھرکر بذریعہ پتال جنتر روغن حاصل کریں۔ یا بنا ہوا ولائتی خریدلیں۔ غیر ضروری تعریف و توصیف کو چھوڑکر یقین دلاتا ہوں کہ جو صاحب ان امراض میں گرفتار ہوں وہ ضرور بناکر استعمال کریں، انشاء ناکامی نہ ہوگی۔ یہ روغن ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے قطعی بلاضرر ہے

ازجناب حکیم علی معطر صاحب سیوہارہ ضلع بجنور

مصلب پوست درخت انار ۸ ماشہ، پوست درخت بکائن ۸ ماشہ، پوست کیکر ۸ ماشہ، پوست درخت جامن ۸ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ۸ ماشہ، اجوائن خراسانی ۸ ماشہ، آب افشردہ ثمر بکائن ۸ ماشہ، آب افشردہ ثمر کیکر نیم پختہ ۸ ماشہ، کو نیمکوب کرکے آب خالص میں ۲ ماشہ اس قدر پکائیں کہ چہارم پانی رہ جائے پھر خوب مل کر چھان لیں اسکے بعد روغن سرشف (سرسوں) سواپاؤ اور باقی سب چیزیں یکجا کرکے نرم آگ پر پکائیں، تاکہ پانی جل جائے، پھر تیل کو کئی مرتبہ کپڑے میں چھان لیں، اور اسمیں استخوان کبوتر صحرائی سوختہ اکیتولہ، ثمر بکائن سوختہ اکیتولہ، گلنار اکیتولہ شامل کرکے کھرل کریں اور پستان پر دن رات میں تین مرتبہ مالش کرکے سینہ بند باندھ لیا کریں۔

فوائد- پستانوں کو سخت اور چھوٹا کرتا ہے، بشرطیکہ عرصہ تک یہ تیل استعمال کیا جائے۔ مقامی طور پر روئی کے پھایہ کو لت کرکے رکھوائیں، تنگی اور خشکی پیدا کرتا ہے اور ملذذ بھی ہے۔

مسکن برادہ صندل سفید برسنگ سودہ ۳ ماشہ، طباشیر تین ماشہ، سفیدہ کاشغری تین ماشہ، مردار سنگ ۳ ماشہ، کتھ سفید ۳ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۱ ماشہ، کافور ۶ سرخ، سب کو خوب کھرل کرکے عرق گلاب میں حل کرلیں اور اسمیں روئی کا نرم پھایہ ترکرکے دن رات میں دو تین بار استعمال کریں۔ **فوائد:**- سوزش، بثور، اور خارش شدید کے لئے سود مند اور مجرب ہے۔

ازجناب حکیم مولوی سید عبدالحق صاحب فاضل طب وجراحت (ہوشیارپور)

حاملہ عورتوں کی متلی اور قے کیلئے طباشیر ایکماشہ، زہر مہرہ خطائی ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ایکماشہ، انار دانہ ایکماشہ، پودینہ خشک ۲ ماشہ

زرد ایک ماشہ، گردسماق ایک ماشہ، تخم خرفہ ایک ماشہ، زرشک ایک ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر شربت انار ترش میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چاٹتے رہیں

فوائد۔ اس دوا سے حاملہ کی متلی اور قے کی شکایت رفع ہو جاتی ہے، معدہ اور جگر کو قوت دیتی ہے اور دردسر کو رفع کرتی ہے۔

خارش فرج کیلئے کافور تین ماشہ کو پیس کر گلیسرین ۱ تولہ اور عرق گلاب ۲ تولہ میں حل کریں اور کپڑا تر کر کے اندام نہانی میں رکھیں یا زنانہ پچکاری کے ذریعہ اندر پہونچائیں۔

از جناب ڈاکٹر دیسراج صاحب کمپانی، لاہور

روغن برائے سختی پستان پوست درخت ببول، گل دھاوا، گھونگچی سرخ، سپاری، مازو، مائین خورد، کتھہ سفید، لودھ پٹھانی مونگ ہر ایک چار تولہ، سب کو پانی سے پیس کر نغدہ سا بنالیں۔ پھر ایک پاؤ پختہ مونگ لے کر چار سیر پختہ پانی میں جوش دیں، جب پانی چوتھائی حصہ رہ جائے تو خوب مل کر چھان لیں۔ اسکے بعد سرسوں کا تیل ایک سیر پختہ اور سب چیزوں کو یکجا کر کے تانبے کے ایک برتن میں ڈالیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں، جب تمام پانی خشک ہو جائے اور صرف تیل باقی رہ جائے تو اسکو چھان کر محفوظ رکھیں۔

فوائد۔ اس تیل کو پستانوں پر لگانے سے چند روز میں لٹکے ہوئے پستان سکڑ کر خوب سخت ہو جاتے ہیں۔

مضیق کرکس نو ماشہ کا سفوف بنالیں، اور دو تولہ پھٹکری سفید کو آہنی کڑچھہ میں پگھلا کر اسمیں کرکس کا سفوف ڈالدیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو کوٹ کر سفوف بنالیں اور اس میں مازو ایک تولہ، سمندر جھاگ ایکتولہ، تخم ہڑ ایکتولہ، گلنار ایکتولہ، کافور ۶ ماشہ کوٹ کر ملادیں۔ اور بوقت ضرورت ایک چٹکی کا فرزجہ کریں۔ فوائد۔ تنگی پیدا کرنے کے لئے یہ دوا بہت مناسب ہے۔

از جناب حکیم محمد عبد اللہ شریف صاحب طبیب یونانی سرکار عالی تعلقہ شورا پور

حب استسقا برگ مکوہ سبز، برگ سنبھالو سبز، برگ کسونڈی سبز، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ، سب چیزوں کو کھرل میں باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور پہلے دن ایک گولی صبح کے وقت نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کرائیں، دوسرے دن دو، اسی طرح چودہ دن تک چودہ گولیوں تک پہنچا کر ایک ایک گولی کم کرنی شروع کر دیں، یہانتک اٹھائیسویں روز ختم کر دیں، غذا میں موٹھ کی روٹی موٹھ اور مونگ کی دال دیں۔ فوائد۔ ہر قسم کے استسقا کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں، جگر کو قوت پہنچاتی ہیں۔

حب ڈبہ اطفال جائفل، جاوتری، زعفران، مرچ سیاہ ہر ایک تین ماشہ، دار فلفل خورد ایکماشہ، حب السلاطین مدبر چار ماشہ، سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے لہسن کے پانی میں باجرہ یا مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور ضرورت کے وقت ایک یا دو گولیاں دودھ میں گھسکر دیں۔ فوائد۔ ڈبہ اطفال کے لئے یہ گولیاں مجرب ہیں۔

حبوب انبہ دار فلفل پانچ تولہ کو کیری کے پانی میں کھرل کر کے چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیں اور ضرورت کے وقت آم کھانیکے بعد آدہ ماشہ سے ایک ماشہ تک یہ گولیاں ذرا سے پانی کے ساتھ کھائیں۔ فوائد۔ ان گولیوں سے آم کی مضرت جو بعض لوگوں کو محسوس ہوتی ہے، دور ہو جاتی ہے

حب آتشک بنلا تھوتھا خام دو تولہ، پوست ہلیلہ کابلی ۴ تولہ، دونوں چیزوں کو دوسو بیس لیموؤں کے پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھلائیں۔ لیکن گولی کھاتے ہی چند لقمے غذا کھا لینے کی ہدایت کر دیں کیونکہ دوا تیز ہے۔ قے ہو جانیکا خطرہ ہے، دودہ دہی، دودھ سے بنی ہوئی چیزیں اور شیرینی دوران استعمال دوا میں نہ کھائیں۔

از جناب حکیم سید غوث محی الدین صاحب نیلور

معجون ذیابطیس موصلی سفید دو تولہ، اسگند ناگوری دو تولہ، سبوس اجوائن تین تولہ، کنجد مقشر ۶ تولہ، مقل ازرق دو تولہ سب چیزوں کو بہت باریک کوٹ چھان کر بلال گد میں ملائیں اور خوب کوٹیں، پھر دو تولہ زہر مہرہ خطائی عرق گلاب میں کہرل کر کے اسمیں شامل کر دیں۔ اسکے بعد سب دواؤں کو چار پانچ گھنٹے تک کوٹیں، معجون نما حلوا بن جائیگا۔ چھ چھ ماشہ یہ دوا صبح و شام دونوں

وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ہیٹھی اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

فوائد:- یہ معجون ذیابطیس شکری اور غیر شکری دونوں کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔

از جناب حکیم محمد حنیف صاحب آئی ڈاکٹر و طبیب یونانی سرکار عالی، فتح دروازہ

مرہم بثور الرحم ۶ ماشہ موم سفید کو دو تولے روغن گل میں پگھلا کر سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد آب کاسنی سبز تین تولے، آب مکوہ سبز تین تولے ملائیں اور صندل سرخ ۳ ماشہ، سفیدہ کاشغری تین ماشہ، رسوت تین ماشہ کافور ایک ماشہ کو خوب باریک کرکے اوپر والی دوا میں شامل کر دیں۔ اور دوا بطور فرزجہ استعمال کریں۔ فوائد:- رحم اور مہبل کی پھنسیوں کے لئے یہ مرہم مجرب ہے، چند ہی دن میں آرام ہو جاتا ہے۔

ضماد برائے زیادتی شیر آرد باقلا، گل بنفشہ، گل خطمی، جو مقشر، آرد برنج ساٹھی، سب چیزیں ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور چقندر کے پانی میں گوندھ کر تھوڑا سا روغن کنجد ملائیں، اور نیم گرم کرکے پستانوں پر لگائیں۔

فوائد:- اس ضماد سے عورتوں کے پستانوں میں دودھ بہت اترتا ہے، اور کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔

از جناب حکیم آغا منصب علی صاحب دہلی

مضیق پوست تخم املی ۳ ماشہ (بھاڑ میں بھون کر چھلکا اتار لیا جائے)، مازو سبز بریاں ۳ ماشہ، موچرس ۳ ماشہ، گوند ڈھاک ۳ ماشہ، کاکڑا سینگی ۳ ماشہ، مائین خورد ۳ ماشہ، گل دھاوا ۳ ماشہ، پھٹکری ۳ ماشہ، شنگرف رومی ۳ ماشہ، کسیس سبز ۳ ماشہ، جوز سرو ۳ ماشہ، گل پستہ ایک ماشہ، گلنار ایک ماشہ۔ تمام ادویہ کو کوٹ چھان کر رکھیں اور تین ماشہ دوا تھوڑے سے شہد میں ملا کر اندام نہانی میں رات کو لگائیں۔ تنگی اور سختی پیدا کرتی ہے۔

دوائے حمل مازو سبز بے سوراخ۔ مائین خورد۔ گل دھاوا۔ پھٹکری سفید۔ بیج بندان سب ادویہ کو ہموزن کوٹ چھان کر ریٹھہ کے برابر کپڑے میں پوٹلی بنا کر رحم کے تین طرف رکھیں۔ یہ عمل ایام سے فراغت کے بعد کرنا چاہیئے۔ دوا سے حمل جلد قائم ہو جاتا ہے۔

از حکیم ڈاکٹر محمد ابراہیم بیگ صاحب مرل

مقوی مثانہ برادہ نارجیل ۴ تولہ، کشتہ رانگ ایک تولہ۔ کشتہ بیضہ مرغ ۶ ماشہ، کشتہ فولاد ۶ ماشہ، بھوس اسپغول ۲ تولہ، کندر ۲ تولہ، کوکنار ۲ تولہ، مویز منقیٰ ۴ تولہ۔ روغن مالکنگنی ۳ تولہ۔ گوند کیکر ۴ تولہ۔ سب سے پہلے منقی اور گوند کیکر کو روغن مالکنگنی میں پیس لیں۔ پھر باقی دوائیں (کشتوں کے علاوہ) کوٹ چھان کر اس میں شامل کر دیں بعد میں کشتے ملا کر رکھ لیں۔ اور رات کو سوتے وقت بقدر ایک ماشہ دوا کھا کر اوپر سے ایک پاؤ میٹھا دودھ پی لیں۔

فوائد:- یہ دوا پیشاب کی کثرت اور رقت و سرعت کے لئے نہایت مفید ہے۔ مثانہ کو قوت دیتی ہے۔

از جناب حکیم پیرزادہ محمود میاں صاحب ودھوان سٹی (کاٹھیاواڑ)

دوائے مار گزیدہ مور کے انڈے میں سوراخ کرکے سیاہ مرچ بھر دیں۔ جب انڈے کی رطوبت خشک ہو جائے تو انڈے میں سے سیاہ مرچ نکال کر پیس لیں۔ اور دو ماشہ یہ سفوف روغن زرد میں ملا کر چٹائیں۔ فوراً زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔ اور مریض بیہوشی کی حالت میں ہو تو اسی سفوف کی ہلاس دیدیں، ہوش میں آجائے گا۔

فوائد:- یہ دوا ہر زہریلے جانور کا زہر اتارنے کے لئے مفید ہے۔ لیکن سانپ کے کاٹے ہوئے کے لئے تو اکسیر ہے۔

زنانہ ہسپتالوں کے مفید نسخے

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱ مسچور اسوڈا اسیلی سلیٹ

سوڈا اسیلی سلیٹ ۸ گرین
سوڈا بائیکارب ۱۰ ″
ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم
ایکوا منتھاپپ ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں، سوءِ ہضم نفرسی کے لئے مفید ہے۔

۲ مسچور اسوڈا اسیلی سلیٹ

سوڈا اسیلی سلیٹ ۱۵ گرین
پوٹاشیم بائیکارب ۱۰ ″
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۱۰ منم
ایکوا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں نقرس، عرق النسأ اور وجع الورک کیلئے مفید ہے

۳ مسچور اسلا امونی ایٹا

ٹنکچر سلا ۱۰ منم
ٹنکچر کمفر کمپونڈ ۲۰ ″
امونیا کارب ۵ گرین
انفیوژن سنیگا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں ترکھانسی کے لئے مفید ہے۔

۴ دیگر

امونیا کارب ۵ گرین
ٹنکچر سلا ۱۰ منم
ٹنکچر سنیگا ۵ ″
ایکوا ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں سعال مزمن کے لئے مفید ہے۔

۵ مسچور اسنا

مگنیشیا سلفیٹ ۲ ڈرام
سپرٹ منتھاپپ ۱۰ منم
ایکسٹریکٹ گلیسر یزا الکوڈ ۳۰ ″
انفیوژن سنا ۱ اونس

ایسی ایک خوراک علی الصباح پلائیں مسہل ہے۔

۶ مسچور اسوڈا اکم ریہائی

سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
سوڈا فاسفیٹ ۱۵ گرین
امونیا کارب ۳ ″
سیرپ زنجبرس ۲۰ منم
بلور ریہائی ۳ گرین
ایکوا کلوروفارم ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں، سوءالقنیہ اور استسقا نیز حصاۃ مرارہ کے لئے مفید دوا ہے۔

۷ مسچور اسوڈا بر ومائیڈ ایٹ بورکس

سوڈا برومائیڈ ۲۰ گرین
بورکس ۱۰ ″
ایکوا نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔ صرع کے لئے مفید ہے۔

۸ مسچور اسلفو کارب

سوڈا اسلفو کارب ۱۵ گرین
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۲۰ منم
ایکوا کیمفر ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں قراقر، نفخ، اور سنگرہنی کے لئے مفید ہے۔

۹ دیگر

سوڈا اسلفو کارب ۵ گرین
سوڈا بائیکارب ۸ ″
ٹنکچر کلوروفارم کمپونڈ ۱۰ منم
اسپرٹ امونیا ایرومیٹک ۵ ″
ایکوا منتھاپپ ۱ اونس

ایسی ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔ فوائد بشرح صدر۔

۱۰ مسچور اسٹروپ انتھی

ٹنکچر اسٹروپ انتھی ۵ منم
ٹنکچر کیپسیکم ۵ ″
ایکوا کلوروفارم ۱ اونس

ایسی ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں امراض قلب ، ضعف وغشی وغیرہ کیلئے مفید ہے

۱۱ مسچور اٹرپن ٹائن

ٹیرے بن تھینا پیور ۵ منم
میوسیلیج ٹراگاکنتھ ۲۰ گرین
ایکوا اسنے من نصف اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں حصاۃ مرارہ کے لئے مفید ہے۔

۱۲ دیگر

اولیم ٹیرے بنتھی ۱۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ ″
ایکسٹریکٹ گلیسر یزا الکوڈ ۲۰ ″
پلوٹرا گاکنتھ حسب ضرورت
ایکوا منتھاپپ ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں تین دفعہ پلائیں۔ فوائد بشرح صدر۔

۱۳ مسچور اٹانک

فیرائی سلفیٹ ۲ گرین
ایسڈ فاسفورک ڈائیلیوٹ ۱۵ منم
گلیسرین ۳۰ ″
لائیکوار سٹرکنین ہائیڈروکلور ۵ ″
ایکوا کلوروفارم ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دنمیں دو دفعہ بعد غذا پلائیں۔ مقوی اعصاب اور مولد خون ہے۔

۱۴ دیگر

لائیکوار سٹرکنین ہائیڈروکلور ۳ منم
ایسڈ فاسفورک ڈائیلیوٹ ۱۵ ″
فیرائی سلفیٹ ۲ گرین
سپرٹ کلوروفارم ۱۰ منم
انفیوژن کوآشیاء ایک اونس

ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام پلائیں مقوی اعصاب اور مولد خون ہے۔

۱۵ مسچور اٹروپین

لائیکوار اٹروپین سلفیٹ ۱ منم
سپرٹ کوڈ انا ۱ ڈرام
انفیوژن روز ایسڈ نصف اونس

ایسی ایک خوراک رات کو سوتے وقت پلائیں مدقوق ومسلول کے رات کے پسینہ کیلئے مفید ہے۔

۱۶ مسچور او ویلیرین

سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین۔ ٹنکچر ایسی فوٹیڈا ۱۵ منم۔ ٹنکچر ویلیرین امونی ایٹا ۲۰ منم ایکوا کلوروفارم ایک اونس ایسی ایک ایک دنمیں دو تین دفعہ پلائیں اختناق الرحم کیلئے مفید ہے

یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

۱ ٹیبلائیڈ کسکارا سگراڈا ایٹ جنشن کمپونڈ

TABLOID CASCARA SAGRADA ET GENTION COMPOUND.

نسخہ: ایکسٹریکٹ کسکارا سگراڈا ۲ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۵ "
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا وریڈس ۱/۴ "
ایکسٹریکٹ جنشن ۱ "
کیپسیکم ۱/۴ "
ایسی گولی رات کو سوتے وقت کھلائیں
مزمن قبض اور بواسیر کے لئے ازحد مفید ہے

۲ ٹیبلائیڈ کیتھارٹک کمپونڈ

TABLOID CATHARTIC COMPOUND

نسخہ: ایکسٹریکٹ کیلوسنتھ کمپونڈ ۱/۴ ۱ گرین
ہائیڈرارجرائی سب کلورائیڈ ۱ "
ایکسٹریکٹ جیلپ ۱ "
پلوگیموج ۱/۴ "
اجزا کو ملا کر اسکی ایک گولی بنالیں، اور رات کو سوتے وقت کھلائیں مسہل ہے۔

۳ ٹیبلائیڈ کافی منٹ

TABLOID COFFEEMINT.

سوڈا بائیکارب ۳ گرین
ایکسٹریکٹ کافی ۱/۲ "
سیریم آوگزیلیٹ ۱/۴ "
ایمونیا بائی کارب ۱/۲ "
اولیم منتھاپ ۱ منم
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ اور ضرورت کے وقت ایک گولی منہ میں رکھکر چوسیں۔ ہاضم ومشتہی ہے۔

۴ ٹیبلائیڈ کالچی سین ایٹ نکس وامیکا کمپونڈ

TABLOID COLCHICINE ET NUCIS VOMICA COMPOUND.

نسخہ، کالچیسین ۱/۰ گرین
ایکسٹریکٹ نکس وامیکا ۱/۴ گرین
ایکسٹریکٹ ہائیوسائمس ویریڈی ۱/۲ "
ایکسٹریکٹ جنشن حسب ضرورت
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ ایسی ایک ایک گولی صبح وشام کھلائیں، وجع المفاصل مزمن کیلئے بہت مفید ہے۔

۵ ٹیبلائیڈ کیوبب کمپونڈ

TABLOID CUBEB COMPOUND.

نسخہ: اولیو ریزن کیوبب ۱/۴ گرین
ایمونیا کلورائیڈ ۱/۲ "
گلیسرین الیونی اٹیا ۱/۴ "
اجزا کو ملا کر اسکی ایک گولی بنالیں اور منہ میں رکھکر چوسیں بحت الصوت کے لئے مفید ہے۔

۶ ٹیبلائیڈ ایپی نین کمپونڈ

TABLOID EPININE COMPOUND.

نسخہ، ایپی نین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۱۰۰۰ گرین
ڈایا مارفین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۱۰۰ "
پلوا ایپیکاک ۱/۵۰ "
ایسڈ بنزوئیک ۱/۴ "
اولیم گالتھیریا ۱/۳۰ "
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں۔ اور ضرورت کیوقت منہ میں رکھکر چوسیں، ورم حنجرہ والتہاب آلات صوت کے لئے بہت مفید ہے۔

۷ ٹیبلائیڈ جنجے منٹ

TABLOID GINGAMINT.

سوڈا بائیکارب ۵ گرین
ایمونیا بائی کارب حسب ضرورت
جنجرین "
سیکرین "
اولیم منتھاپ حسب ضرورت
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں، اور منہ میں رکھکر چوسیں۔ ہاضم مشتہی اور کاسر الریاح ہے۔

۸ ٹیبلائیڈ گائکم ایٹ کونین کمپونڈ

TABLOID GUAICUM ET QUNINE COMPOUND.

نسخہ، گائیکم ریزن ۲ گرین
سلفر پریسی پیٹیٹ ۲ "
کونین سیلی سلیٹ ۱/۲ "
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں، اور صبح وشام ایک ایک گولی کھلائیں، وجع المفاصل اور نقرس مزمن کے لئے مفید ہے

۹ ٹیبلائیڈ ہکسے مین اینڈ میتھلین بلیو

TABLOID HEXAMINE AND METHYLENE COMPOUND.

نسخہ۔ ہکسے مین (یوروٹروپین) ۳ گرین
میتھلین بلیو ۱/۴ "
اسکی ایک گولی بنالیں اور صبح وشام کھلائیں سوزاک کے لئے مفید ہے۔

۱۰ ٹیبلائیڈ ہائیڈراسٹین کمپونڈ

TABLOID HYDRASTINE COMPOUND.

نسخہ، ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائیڈ ۱/۴ گرین
ارگوٹین ۱/۲ "
کینے بین ٹینیٹ ۱/۲ "
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی صبح وشام کھلائیں، استحاضہ اور عسر طمث کے لئے مفید ہے۔

۱۱ ٹیبلائیڈ ہائیڈراسٹین کمپونڈ ایٹ کوٹارنین ہائیڈروکلورائیڈ

TABLOID HYDRASTINE COMPOUND ET COTARNINE HYDR-OCHLORIDE

نسخہ:
ہائیڈراسٹین ہائیڈروکلورائیڈ ۱/۴ گرین
ارگوٹین ۱/۲ "
کینے بین ٹینیٹ ۱/۲ "
کوٹارنین ہائیڈروکلورائڈ ۱/۴ "
اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور صبح وشام ایک ایک گولی کھلائیں، کثرت طمث اور استحاضہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

موجودہ زمانے کے ڈکٹیٹروں کی غذا

دنیا میں بسنے والی انسانی آبادی میں سے ۳۹ کروڑ ۹ لاکھ ۴۸ ہزار انسانوں پر پانچ خود مختار فرمانروا آزادی یا قید صلح یا جنگ اور زندگی یا موت کی قدرت رکھتے ہیں۔

اس مضمون میں اس امر پر روشنی ڈالی جاتی ہے کہ اس وسیع انسانی آبادی پر اقتدار رکھنے والے ڈکٹیٹروں کی روزانہ خوراک کیا ہے، پانچوں ڈکٹیٹروں کی طبیعتیں جدا جدا ہیں کوئی بہت کم غذا کھانے والا ہے اور ہمیشہ پرہیز رکھتا ہے، کوئی معمولی غذا کا عادی ہے اور کوئی بہت ہی بیٹھا ہے۔ دو ڈکٹیٹر تو ایسے ہیں کہ شراب پیتے ہی نہیں۔ ایک شراب پیتا ہے مگر کبھی کبھی۔ ایک باقاعدہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں شراب پیتا ہے۔

کمال پاشا

جو ڈکٹیٹر پرہیزگار ہے لیکن خوب کھاتا پیتا ہے وہ مصطفےٰ کمال اتاترک ہیں جو اس وقت ۲۹۴۴۱۶ مربع میل زمین اور ایک کروڑ ۵۲ لاکھ انسانوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔

مصطفےٰ کمال پاشا نے ایک آدمی کو پندرہ ہزار ڈالر سالانہ تنخواہ پر صرف اس کام کے لئے مقرر کر رکھا ہے کہ وہ ہر اس کھانے کو چکھ کر دیکھے جو آپ کے لئے تیار کیا جاتا ہے جب یہ شخص کھانے چکھ لیتا ہے اور ایک گھنٹہ تک زندہ رہتا ہے تو اس وقت یہ کھانا جو اس عرصہ میں ایک گرم برتن میں رکھا ہوا ہوتا ہے، کمال اتاترک کے لئے کھانے کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

کمال اتاترک گوشت سے پرہیز نہیں کرتے، بکرے کا گوشت کافی مقدار میں اور ترکی پکوانوں کے تمام اقسام کھاتے ہیں۔

خوب کھانے اور خوب پینے کے ساتھ ساتھ کمال اتاترک سگریٹ نوشی میں بھی استاد ہیں اور لگاتار دم کھینچنے کے عادی ہیں۔ اسی کثرت کا نتیجہ ہے کہ آپ کو جگر کی شکایت ہے اور وقتاً فوقتاً اس شکایت کے لئے دوا کھانی پڑتی ہے۔

سٹالن

رملی جوزف وی سٹالن اگرچہ برائے نام کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا جنرل سیکرٹری ہے مگر حقیقت میں ۱۸۲ قومیتوں اور ۱۴۹ زبانوں والی سترہ کروڑ دس لاکھ انسانوں کی آبادی کا واحد مختار کل ہے۔ سٹالن بھی کوئی چیز اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک کہ کوئی شخص چکھ نہ لے کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ کہیں کھانے میں زہر نہ ہو۔

دوسرے ڈکٹیٹروں کی طرح وہ بھی اچھی اچھی غذائیں کھاتا ہے۔ بکرے کا گوشت اور عمدہ مچھلی پسند کرتا ہے، سٹالن شراب پیتا ہے اور جارجیا کی شراب زیادہ پسند کرتا ہے مگر حد سے زیادہ پینے کا عادی نہیں اسکو مٹھائیاں مرغوب ہیں اور ان میں جارجیا کی ایک مٹھائی پسندیدگی کے ساتھ کھاتا ہے۔

مسولینی

اب مسولینی کو لیجئے جس کی خود مختار حکمرانی کے ماتحت چار کروڑ ۲۰ لاکھ اطالوی اور ایتھوپیا کے ۷۰ لاکھ باشندے (جن میں سے حالیہ مقتولین کی تعداد منہا کر دیجئے) شامل ہیں اس کی غذا بہت سادہ ہے۔

ناشتہ کے لئے کافی اور روٹی کا ایک توس آتا ہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد وہ صبح کے ساڑھے چھ بجے سواری پر نکل جاتا ہے اور ایک بجے کچھ میوے کھاتا ہے اور کبھی کبھی تھوڑی سی مچھلی یا ابلا ہوا گوشت اور دودھ پیتا ہے، رات میں ۹ بجے کے قریب پھل اور دودھ اسکی غذا ہوتا ہے۔

اس کی غذا کا بڑا حصہ انگور ہوتے ہیں، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں وہ انگور کا کم از کم ایک خوشہ نہ کھاتا ہو۔ موسم گرما میں سسلی کے انگور کھاتا ہے۔ موسم خزاں میں روم اور اس کے اطراف و اکناف کی پیداوار موسم سرما میں مرکزی شمالی اٹلی کی فصلیں اور بہار میں بحرِ روم سے پرے لیبیا کے انگور جو سب سے پہلے پیدا ہوتے ہیں اس کے لئے آتے رہتے ہیں۔

ہٹلر

ساڑھے چھ کروڑ جرمنوں کے حکمران مطلق چانسلر آڈلف ہٹلر کی غذا ہالی وڈ کے ان فلم سٹاروں کی طرح ہے جو بہت کم کھاتے ہیں اور دوسرے ان کی ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔

ہٹلر صبح کے ساڑھے چھ بجے دلیا کھاتا ہے اور دودھ پیتا ہے۔ دوپہر کو جب کہ اس کے دس یا اس سے زیادہ مہمان جرمنی کے روایتی دسترخوان سے خوب مزے اڑایا کرتے ہیں، ہٹلر اکثر کچھ نہیں کھاتا اور زیادہ تر اوٹ یا دلیہ استعمال کرتا ہے، جو بویریا کے طرز پر پکایا جاتا ہے اس کے ساتھ تھوڑا سا پھلوں کا رس بھی پیتا ہے اور کبھی کبھی ترکاریاں کھاتا ہے۔

ہٹلر کی غذا میں گوشت کبھی شامل نہیں ہوتا، رات کو انڈے، سیلڈ اور چند ترکاریاں اور مربّے کھاتا ہے۔

جب سفر میں ہوتا ہے تو دن بھر میں صرف ایک بوتل سوڈا اور ایک سینڈوچ کھاتا ہے۔ ہٹلر کی پسندیدہ غذا ترکاریوں کے کھانے دارچینی کے ساتھ پکے ہوئے چاول کے آلو سے بنے ہوئے کیک ہیں۔

میکاڈو

میکاڈو کو موروثی طور پر حکمرانی کے لحاظ سے دوسروں پر فوقیت حاصل ہے اس کا خاندان ۲۵۰۰ سال سے متواتر حکمراں چلا آرہا ہے۔ کوریا اور دوسرے مقبوضات کو ملا کر اس کی قلمرو میں ۹ کروڑ ۷۶ لاکھ ۹۴ ہزار ۹ سو انسان بستے ہیں اور یہ ان کا واحد ڈکٹیٹر ہے۔ میکاڈو نہ شراب پیتا ہے اور نہ تمبا کو استعمال کرتا ہے اس کی غذا بالکل سادہ ہوتی ہے کھانے کے اوقات کے درمیان چاء اور کیک کا بھی زیادہ استعمال نہیں کرتا۔

جاپان کا یہ بادشاہ صبح کے ۶ بجے اٹھتا ہے اور ملکہ کے ساتھ ناشتہ کھاتا ہے جس میں پھل اوٹ، بیگن، انڈے ٹوسٹ اور کافی شامل ہوتی ہے۔

ڈنر بھی ناشتہ کی طرح بالکل سادہ ہوتا ہے اور جاپانی کھانے ہوتے ہیں جو بہت زود ہضم ہوتے ہیں اکثر گوشت مطلق نہیں ہوتا۔

ہیضہ کا ایک کامیاب علاج

(از حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی لاہور)

ہندوستان کے مختلف گوشوں سے ہیضہ پھیلنے کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ موذی مرض جب پھیلتا ہے تو ہزاروں انسان اس کا شکار ہوجاتے ہیں امرار کی آسایش اور اطمینان کے لئے تو بہتیری چیزیں ہیں لیکن غریبوں کے لئے جنہیں علاج کی بھی استطاعت نہیں ہوتی کسی سہل الحصول اور کم قیمت دوا کی ضرورت ہے۔ لہذا میں یہ سہل الحصول، کم قیمت اور مجرب و مفید نسخہ مشتہر کرتا ہوں تاکہ ہیضہ کے دنوں میں عوام اسے استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔

افیون خالص ایک رتی، مرچ سرخ معہ بیج ایک رتی، ہینگ ۴ رتی، سب چیزوں کو کھرل کر کے گوندکے پانی سے ان سب کی تین گولیاں بنالیں۔ اور مریض ہیضہ کو ایک گولی اسوقت کھلائیں جب کچھ اسہال ہو چکے ہوں۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایسی ہی خوراک کھلاتے رہیں۔ دن بھر مریض کو کوئی اور چیز نہ کھلائی جائے۔ ورنہ ہیضہ کا استیصال مشکل ہوجائے گا۔

ہندوستان میں عورتوں کی تعلیمی حالت

حکومت ہند کی تازہ رپورٹ کا خلاصہ

(بسلسلہ اشاعت خاص جولائی ۱۹۳۶ء)

پنجاب کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ استاد بوڑھے اور کم لائق ہوتے ہیں اور خاص کر پرائمری سکولوں میں اکثر رپورٹوں کے مطابق تعلیم بے حد افسوسناک اور غلط طریقہ پر ہوتی ہے۔

سی پی کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ایک ہی سرکل میں وہاں لڑکیوں کے سکولوں میں ۸۰ مرد تعلیم دیتے ہیں۔

بمبئی میں مردوں کا دیہاتی سکولوں میں تقرر کرنا ضروری ہے کیونکہ مقامی بورڈ تربیت یافتہ استانیاں مقرر نہیں کرتے اور تعلیمی کام کی نگرانی کیلئے لامحالہ مردوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ بہار و اڑیسہ سے شکایت آئی ہے کہ تربیت یافتہ استاد کافی طور پر یہاں دستیاب نہیں ہوتے۔ آسام میں بھی یہی شکایت ہے۔ لکھا ہے ——— تربیت یافتہ استانیاں نہیں ملتیں اور جو ملتی بھی ہیں وہ بہت معمولی قابلیت کی اور پرانے طریقوں کی پڑھانے والی ہوتی ہیں۔

تقریباً ہر صوبہ میں ٹریننگ سٹاف ناکافی ہے۔ سوائے مدراس کے کسی صوبہ میں انسپکٹر عورتوں کی کافی تعداد نہیں ہے۔ برما، بنگال، سی پی، آسام وغیرہ اس باب میں بہت ناگفتہ بہ تصویر ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تعلیمی نتائج کی خرابی کا ایک سبب بے ضابطہ حاضری بھی ہے۔ جو بچے کبھی سکول آتے ہیں کبھی نہیں آتے کیسطرح بھی تعلیم کے صحیح مقصد سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ حاضری کی خرابی کے اسباب کئی ہیں۔ مثلاً افلاس۔ بیماری۔ بدشوقی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سکولوں کی فضا میں کوئی دلچسپی و دلکشی نہیں ہوتی بمبئی اور مدرسہ میں لڑکیوں کی جبری تعلیم کا تجربہ عمدہ نتائج پیش کر رہا ہے۔ یوپی میں ابھی یہ مرحلہ ابتدائی منزلوں میں ہے لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کو ان خرابیوں کے ازالہ کا ایک ذریعہ بتایا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نقشہ ملاحظہ ہو! ———

مخلوط تعلیم

صوبہ	آرٹ کالج (الف)	آرٹ کالج (ب)	فنی کالج (الف)	فنی کالج (ب)	ہائی سکول (الف)	ہائی سکول (ب)	مڈل سکول انگلش (الف)	مڈل سکول انگلش (ب)	مڈل سکول ورنیکلر (الف)	مڈل سکول ورنیکلر (ب)	پرائمری سکول (الف)	پرائمری سکول (ب)	سپیشل سکول (الف)	سپیشل سکول (ب)	غیر منظور شدہ سکول (الف)	غیر منظور شدہ سکول (ب)
مدراس	۵۳۴	۳۰۴	۳۳	۹۲	۱۶۱۱۶	۵۹۳۴	۵۶۵۹	۱۹۹۴	—	—	۳۳۰۰۹۳	۲۵۹۳۸۰	۵۳۲۶	۸۱۵	۲۴۲۳۱۸	۱۳۸۳۹
بمبئی	—	۳۰۸۰	—	۱۳۱	۱۶۱۰۵	۲۱۶۴	۳۹۱۳	۱۵۳۴	—	—	۱۸۳۱۶۳	۱۰۹۲۹۴	۲۶۶۹	۵۰۱	۲۲۵۹	۲۵۲۶
بنگال	۴۵۶	۵۶۹	۶۱	۱۲	۲۰۰۲۹	۱۰۲۵	۹۵۷۶	۲۳۲۱	۲۸۱	۱۱۶	۵۰۲۶۹	۱۳۴۶۵۴	۳۳۶۹	۹۹۸	۱۲۶۹۱	۳۰۳۰
یوپی	۳۰۲	۱۳۶	۶	۱۶	۱۵۱۶	۱۶۶	۸۲۳۰	۲۴۸	۲۵۱۵۱	۳۶	۶۰۸۸۵	۶۲۲۶	۹۲۶	۳۱۲	۲۶۱۲	۲۵۰۴
پنجاب	۵۱۴	۸۳	۱۰۹	۳۵	۱۱۲۵۲	۱۰۱	۲۶۹۹	۲۴۵	۳۸۶۴	۱۵۵۱	۱۱۰۵۰	۱۱۳۰۰	۱۶۹۲	۱۲	۵۰۰۳۰	۱۰۰۶۹
برما	—	۳۴۵	—	۸۶	۲۹۵۱	۱۳۴۴۹	۲۸۶۱	۲۵۱۶	۱۸۷۸	۳۱۹۶۷	۴۳۳۰۶	۱۰۸۶۰۹	۳۱۱	۵۳۴	۱۳۳۳	۱۰۶۶۶
بہار اڑیسہ	۸	۱۵	—	—	۲۳۱۲	۱۸۶	۹۰۰۴	۹۰۹	۱۳۳۸	۲۰۴	۴۳۵۴۴	۴۵۵۰۴	۸۱۸	۵۶	۹۳۴۲	۳۴۳۳
سی پی	—	۶۹	۱۶	۲	۴۴۴۴	۷۶	۳۰۴۴	۵۴۱	۳۳۴۹	۳۳۹۰	۳۴۱۱۲	۲۵۸۵۶	۱۳۴	۲۹	۳۰۰۴	۱۱۶۵
آسام	—	۵۵	—	—	۲۹۳۴	۱۰	۵۰۹۰	۲۲۰	۲۹۹۳	۱۰۴۹	۲۵۰۴۳	۳۲۸۳۰	۱۲۴	۱۳۶	۲۳۴۳	۲۸۰۲
سرحد	—	—	—	—	۲۵۸	۹۰	۱۶۱۱	۶	۳۴۰۳	۲۸۹	۸۰۹۲	۶۱۲	۵۵	—	۵۲۸	۳۰۶
کورگ	—	—	—	—	۲۴۶	۵۹	—	—	—	—	۲۴۶	۲۲۵۸	—	—	—	۱۱۹
دہلی	۹۳	۳۰	۱۳۲	—	۱۲۰۱۶	۵۹	۳۲۴	—	۱۵۶۰	—	۲۳۵۶	۲۳۶	۲۳۱	—	۲۵۸	—
اجمیر	—	۵	—	—	۲۲۱	—	۱۲۷	۳	۵۴	۵	۳۰۶۱	۵۰۶	۱۷	۱	۱۶۹	۹۵
بلوچستان	—	—	—	—	۲۰۲	۱۱	۲۲۰	۳۲	۶۰۵	—	۲۴۶	۳۹	—	—	۹۰	۲۰۹
بنگلور	—	۲۰	—	—	۱۴۲۲	۴۲	۳۳۴	۳۰	۳۸۱	۳۲	۲۳۴۳	۵۰۴	۳۲	—	—	۴۳
متفرق علاقے	—	—	—	—	۱۲۰۸	۳	۲۶۳	۵۱	—	—	۲۳۳۳	۲۱۲	۸۹	۲	۱۳۶	۶۱
برطانوی ہند	۳۰۶۵	۲۵۹۶	۴۲۱	۴۳۲	۹۱۲۲۸	۲۵۱۹۸	۵۰۴۶۹	۱۱۲۳۹	۸۶۰۳۴	۵۵۸۱۷	۱۳۶۸۶۴۲	۱۰۳۰۴۰۵	۱۶۷۲۲	۳۴۲۳	۱۵۸۸۴۸	۲۰۵۰۴

مخلوط مدرسوں میں اگر استانیاں مقرر کیجائیں تو بہتر ہے۔ گاؤں میں مخلوط مدرسے زیادہ کامیاب ہیں۔ ابتدائی عمر کے بچوں کیلئے مخلوط تعلیم بہت مفید و موزوں ہے بہت چھوٹی عمر کے بچوں کیلئے علیحدہ جماعتیں کھولنی چاہئیں۔ اور ان میں استانیاں مقرر ہونی چاہئیں استانیاں جسقدر آسانی۔ ہمدردی اور خوبی کیساتھ چھوٹے بچوں کی تربیت کرسکتی ہیں۔ مرد (استاد) ہیں کر سکتے۔ استانیوں کی تقرر سے سکولوں میں بچے شوق سے جایا کرینگے۔ لڑکیوں کو استانیاں بنانے کی تعلیم از حد ضروری ہے۔ اس وقت تک جو کام ہوچکا ہے اس کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

لڑکیوں کیلئے ٹریننگ سکول

صوبہ	کل تعداد		داخلہ		لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسوں میں ٹریننگ کے لئے زیر تعلیم کل لڑکیاں	
	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء
مدراس	۶۶	۶۷	۳۳۶۳	۳۳۲۲	۳۳۷۳	۳۳۲۱
بمبئی	۲۲	۲۱	۸۷۹	۸۲۵	۸۷۹	۸۲۵
بنگال	۱۰	۱۰	۲۵۶	۲۷۱	۲۵۶	۲۷۱
یوپی	۵۱	۵۴	۵۰۳	۵۵۳	۵۰۳	۵۵۳
پنجاب	۱۷	۱۸	۸۰۶	۷۱۳	۸۰۶	۷۱۸
برما	۱۵	۱۴	۳۶۳	۲۹۶	۵۴۶	۴۰۷
بہار اڑیسہ	۱۱	۱۱	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
سی پی برار	۸	۸	۳۴۵	۳۷۰	۳۴۵	۳۷۰
آسام	۲	۲	۲۸	۳۴	۲۸	۳۴
سرحد	۱	۱	۵۰	۵۵	۵۰	۵۵
کرگ	—	—	—	—	—	—
دہلی	۱	۱	۸۳	۷۸	۸۳	۷۸
اجمیر میواڑہ	۱	۱	۱۲	۱۴	۱۲	۱۵
بلوچستان	—	—	—	—	—	—
بنگلور	۲	۲	۵۰	۶۳	۵۰	۶۳
دوسرے انتظامی علاقے	۲	۲	۸۸	۸۹	۸۸	۸۹
کل برطانوی ہند	۲۰۹	۲۱۲	۷۰۷۶	۶۹۳۴	۷۲۶۹	۷۰۳۹

اگرچہ لڑکیوں کے ٹریننگ سکولوں میں ۳ کا اضافہ ہوا ہے مگر ابھی تک رفتار بہت سست ہے۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں (۷۰۳۹) لڑکیاں ٹریننگ حاصل کرتی رہیں۔ اس سے قبل ان کی تعداد (۷۲۶۹) تھی۔ مدراس میں (۳۳۲۲) لڑکیاں۔ بمبئی میں (۸۲۵)۔ بنگال میں صرف دس مدرسے تھے جن میں صرف (۲۷۱) طالبات تھیں۔ یوپی میں ۵۴ ٹریننگ کالج رہے جن میں لڑکیوں کی تعداد (۵۵۳) تھی۔ بہار اڑیسہ میں اور سی پی میں علی الترتیب (۲۵۰) اور (۳۷۰) طالبات تھیں آسام میں دو مدرسے تھے جن میں ۳۴ لڑکیاں ٹریننگ حاصل کررہی تھیں۔

اگر عورتوں کی تعلیم کو بڑھانا ہے تو یقیناً استانیوں کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ٹریننگ سکولوں کی ترقی لازمی ہے۔ جس کی گنجائش بہت ہے۔

عورتوں کی ثانوی تعلیم اس سال ترقی پر رہی۔ (۵۱) درسگاہیں نئی کھلیں جن میں لڑکیوں کی تعداد (۱۲۵۰۱) رہی۔ ثانوی تعلیم میں لڑکیوں کی کل تعداد (۲،۷۸۹۶) تھی۔ لڑکیوں کے مدرسوں میں بھی لڑکیاں پڑھتی رہیں ان کو ملا کر تعداد (۳،۲۰۶۴۶) تک پہنچ جاتی ہے یہ تعداد سب کی سب ثانوی تعلیم میں نہیں ہے بلکہ تقریباً ⅙ حصہ ثانوی تعلیم میں ہے۔ باقی ثانوی مدارس کے ابتدائی درجوں میں زیر تعلیم تھے مثلاً پنجاب میں لڑکیوں کی تعداد ثانوی مدرسوں میں (۵۰،۴۳۲) ہے حالانکہ صرف (۱۰،۱۹۳) ثانوی درجوں میں زیر تعلیم تھیں۔ اسطرح یوپی میں کل تعداد ثانوی مدارس کی طالبات کی (۵۰،۹۹۳) ہے۔ حالانکہ صرف (۸،۱۹۳) طالبات ثانوی درجوں میں ہیں۔

مدراس اور بمبئی میں یہ تعلیم صرف انگلو ورنیکلر مدرسوں تک محدود ہے اور یہی حال سارے بنگال کا ہے جہاں چند ورنیکلر مڈل سکول ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ لڑکیوں کی ثانوی تعلیم ترقی پر ہے۔ پنجاب میں استانیاں نہ ملنے کی شکایت ہے۔ بمبئی میں اچھی عمارتیں نہ ملنے کا رونا ہے۔

بہار اڑیسہ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ نصاب تعلیم کو زیادہ دلکش بنانے کی ضرورت ہے۔ موسیقی۔ اور خانہ داری کے اسباق۔ آرٹ اور ہوم نرسنگ۔ کشیدہ کاری وغیرہ کے کام اب سکولوں میں داخل ہیں۔

زنانہ ثانوی تعلیم کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

لڑکیوں کے لئے سیکنڈری (ثانوی) تعلیم کے مدرسے

صوبہ	نسوانی قانون کے مدرسے				طالبہ اور طالبات ثانوی زنانہ مدارس میں				لڑکیاں ثانوی درجوں میں		عورتیں جو ثانوی مدارس میں تعلیم دیتی ہیں		تناسب فیصدی تربیت یافتہ استانی		لڑکیوں کے ثانوی مدارس پر کل خرچ	
	اینگلو ورنیکلر		ورنیکلر		اینگلو ورنیکلر		ورنیکلر		اینگلو ورنیکلر	ورنیکلر	اینگلو ورنیکلر	ورنیکلر	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء
	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء			روپے	روپے
مدراس	۱۰۷	۱۱۰	—	—	۲۴۴۹۸	۲۵۲۶۰	—	—	۲۷۱۶۷	۳۱۰۹۲	۱۵۶۴	۱۳۶۹	۸۶٫۱۳	۸۶٫۱۵	۱۶۳۹۳۴۴	۱۶۹۵۳۸۴
بمبئی	۱۰۵	۱۰۹	—	—	۳۰۲۶۶	۲۱۶۳۴	—	—	۲۹۸۰۶	۳۲۷۴۳	۱۴۵۵	۷۲۵	۴۵٫۱۰	۴۹٫۱۸	۱۸۱۴۷۸۷	۱۸۷۱۱۱۱
بنگال	۱۴۰	۱۵۵	۷	۶	۲۷۲۳۱	۳۱۰۱۸	۷۱۶	۷۳۲	۱۱۶۳۲	۱۳۹۳۷	۱۴۴۳	۶۵۸	۴۹٫۱۴	۴۵٫۱۶	۱۷۵۸۱۶۹	۱۸۴۹۸۶۵
یوپی	۹۲	۹۷	۲۱۰	۲۲۷	۱۵۸۶۵	۱۷۱۰۰	۳۱۹۶۴	۳۵۲۰۳	۷۵۷۰	۸۹۱۳	۲۶۲۸	۱۳۴۹	۴۹٫۱۲	۵۱٫۱۳	۱۸۶۴۵۳۱	۱۹۶۹۴۷۰
پنجاب	۷۰	۷۱	۱۲۳	۱۳۲	۱۸۰۸۸	۱۸۶۸۵	۲۹۵۵۰	۳۱۰۱۰	۹۵۴۶	۱۰۱۹۳	۱۹۴۱	۱۴۱۷	۷۰٫۱۴	۷۳٫۱۰	۱۵۴۰۶۶۱	۱۵۷۸۲۲۴
برما	۶۲	۶۱	۶۴	۶۰	۱۴۲۸۵	۱۴۰۵۵	۷۶۰۰	۷۲۴۴	۷۸۲۰	۷۶۵۳	۲۱۵۶	۱۹۲۲	۸۶٫۱۴	۸۹٫۱۱	۱۴۶۳۵۸۹	۱۳۱۶۹۹۶
بہار اڑیسہ	۳۳	۳۴	۱۱	۱۱	۶۲۶۳	۶۶۶۳	۱۵۱۷	۱۴۸۳	۱۸۹۹	۴۶۰۳	۴۶۹	۳۳۸	۷۴٫۱۷	۷۲٫۱۱	۳۷۰۸۲۷	۳۹۷۴۳۲
سی پی برار	۳۵	۳۶	۳۹	۳۵	۲۳۰۴	۱۲۴۶۹	۵۱۲۴	۴۲۹۱	۲۴۴۴	۲۸۳۰	۳۹۷	۲۸۵	۶۲٫۱۵	۷۱٫۱۸	۲۸۶۷۹۰	۲۶۹۷۳۸
آسام	۴۲	۴۲	۲۲	۲۴	۶۸۶۵	۷۲۸۶	۲۰۹۳	۲۴۱۹	۲۴۵۲	۳۸۳۶	۳۶۱	۱۷۹	۴۴٫۱۸	۴۹٫۱۶	۲۷۴۸۸۱	۲۸۹۴۶۷
سرحد	۱۰	۱۱	۱۹	۲۰	۱۸۹۷	۲۲۰۲	۳۷۷۵	۴۰۴۴	۸۷۴	۱۰۶۰	۲۶۸	۱۴۱	۵۳٫۱۴	۵۲٫۱۲	۱۳۴۴۲۰	۱۵۹۳۵۸
کرگ	۱	۱	—	—	۲۷۸	۳۲۹	—	—	۲۸۵	۲۱۳	۱۵	۸	۵۳٫۱۳	۵۳٫۱۳	۱۳۴۴۱	۱۴۴۰۷
دہلی	۸	۹	۸	۸	۱۹۵۵	۲۱۷۲	۲۸۱۲	۱۹۷۳	۱۰۵۵	۱۱۸۰	۱۶۰	۱۴۰	۸۴٫۱۳	۸۷٫۶۵	۲۰۳۸۷۲	۲۴۴۲۹۲
اجمیر میرواڑہ	۶	۶	۴	۴	۵۷۰	۵۳۰	۶۵	۵۸	۶۰۸	۷۰۹	۷۳	۳۹	۵۱٫۱۳	۵۳٫۱۴	۹۰۹۲۷	۹۰۵۰۵
بلوچستان	۵	۵	۲	۲	۹۵۰	۱۰۱۶	۸۱۶	۷۰۵	۱۶۴	۲۱۶	۶۰	۳۳	۴۶٫۱۶	۵۵٫۱۰	۷۵۲۱۸	۷۲۷۱۰
بنگلور	۹	۹	۳	۳	۲۲۷۵	۲۳۰۵	۵۱۱	۵۴۲	۱۰۷۵	۱۱۱۲	۲۰۰	۱۶۲	۷۸٫۱۶	۸۱٫۱۰	۱۶۴۷۹۵	۱۷۰۹۰۲
دیگر منتظمہ علاقے	۱۲	۱۲	—	—	۲۳۴۰	۲۴۴۳	—	—	۷۶۱	۸۰۹	۱۵۰	۸۶	۵۶٫۱۴	۵۷٫۱۳	۲۲۸۴۵۹	۱۷۴۳۹۲
کل برطانوی ہند	۷۴۷	۷۶۸	۵۱۲	۵۳۲	۱۴۵۹۳۰	۱۵۵۲۷۷	۸۶۵۴۳	۸۹۷۰۷	۱۰۶۱۴۸	۱۲۲۱۹۹	۱۳۳۴۰	۸۵۵۱	۶۵٫۱۵	۶۶٫۰۳	۱۱۹۲۳۳۸۸	۱۲۲۶۵۵۳

یوپی میں چھ زنانہ انٹرمیجیٹ کالج ہیں اور ورنیکلر مڈل سکولوں کو بڑھانے کیطرف محکمہ تعلیم کی بہت توجہ ہے۔

اعلیٰ تعلیم بھی ترقی پر ہے جیساکہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔ اور جوں جوں اعلیٰ تعلیم ترقی کریگی زیادہ لائق استانیوں کی ضرورت روز بروز بڑھیگی بعض جگہ مثلاً مدراس. پنجاب اور دہلی میں استانیوں میں بے روزگاری کی اطلاع ملی ہے اور بعض جگہ سخت ضرورت ہے۔ اس لئے مناسب ملازمتیں بہم پہنچانے کے لئے مرکزی تنظیم کی ضرورت ہے۔

امیدوار لڑکیاں میٹریکولیشن کے یا سکول فائنل کے امتحانات میں

صوبہ	امیدواروں کی تعداد		کامیاب طالبات کی تعداد	
	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء
مدراس	۷۰۶	۸۴۵	۶۹۲	۸۴۳
بمبئی	۱۰۲۱	۱۲۰۶	۵۶۵	۵۹۲
بنگال	۱۰۴۷	۱۵۲۳	۶۰۹	۸۱۲
یوپی	۳۸۲	۴۹۱	۲۳۵	۲۷۰
پنجاب	۸۶۵	۱۱۳۷	۵۹۰	۸۲۳
برما	۱۰۳۳	۱۰۳۶	۳۳۳	۴۴۲
بہار اڑیسہ	۷	۶۴	۱	۴۴
سی پی برار	۱۳۷	۱۶۹	۷۰	۷۶
آسام	۱۲۱	۱۵۹	۸۵	۹۸
سرحد	۴۲	۵۹	۲۷	۳۸
کرگ	۱۳	۸	۱۲	۸
دہلی	۱۵۰	۱۸۸	۷۴	۱۳۳
اجمیر میرواڑہ	۱۸	۲۴	۸	۱۰
بلوچستان	۱	۱۲	۱	۹
بنگلور	۱۸	۲۷	۴	۷
دوسرے انتظامی علاقے	۳۳	۱۱۳	۱۹	۷۶
کل برطانوی ہند	۵۵۹۴	۷۰۶۱	۳۳۲۵	۴۲۸۱

یونیورسٹی کی تعلیم میں بھی عورتوں نے اب خاصی ترقی شروع کردی ہے۔ ۱۳۱ یونیورسٹی امیدواروں کا اضافہ ہوا جس میں سے ۷۹ پاس ہوئیں۔ تمام ہندوستان میں صرف (۴۶۲) گریجویٹ عورتیں امسال پاس ہوئیں جو بے حد معمولی اور غور طلب ہندسہ ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس طرف کافی ترقی ہو رہی ہے سنہ ۱۹۲۶ء میں صرف (۱۸۸) امیدوار تھیں۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں (۵۰۹) تھیں۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں (۷۴۲) تھیں۔ مدراس. پنجاب. بنگال. یوپی گریجویٹ عورتیں پیدا کرنے میں آگے آگئے ہیں۔ بہار و اڑیسہ میں کوئی نہیں۔ آسام میں ۵ ہیں۔ یہی وہ مخزن ہے جہاں سے ہمیں تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ استانیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ذیل کے نقشوں سے گریجویٹ عورتوں کی تعداد اور ان کی ٹریننگ درسگاہوں کا حال معلوم ہوگا۔

گریجویٹ عورتیں

صوبہ	امیدوار بی اے، بی ایس سی صرف پاس کورس		تعداد کامیاب طالبات	
	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء
مدراس	۱۴۲	۱۶۶	۷۲	۱۰۶
بمبئی	۵۸	۸۴	۴۰	۶۱
بنگال	۱۳۰	۱۵۴	۹۲	۸۰
یوپی	۹۵	۱۱۰	۷۱	۷۵
پنجاب	۱۰۷	۱۳۷	۷۱	۸۵
برما	۲۹	۲۵	۱۶	۲۰
بہار اڑیسہ	—	۱	—	—
سی پی برار	۱۱	۲۱	۷	۱۶
آسام	۳	۶	۳	۵
سرحد	۳	۲	۲	۱
دہلی	۶	۱۳	۴	۱۰
اجمیر میواڑہ	۱	۱	۱	۱
بنگلور	۶	۲	۴	۲
میزان برطانوی ہند	۵۹۱	۷۲۲	۳۸۳	۴۶۲

عورتوں کے ٹریننگ کالج

صوبہ	کل تعداد		داخلہ		زنانہ مردانہ دونوں قسم کے ٹریننگ کالجوں میں لڑکیوں کی تعداد	
	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء	سنہ ۳۴ء	سنہ ۳۵ء
مدراس	۲	۲	۷۳	۷۴	۷۳	۷۴
بمبئی	—	—	—	—	۱۶	۱۸
بنگال	۳	۳	۵۷	۷۸	۵۷	۷۸
یوپی	—	—	۹ ع۱	۷ ع۲	۱۷	۲۲
پنجاب	۲	۲	۳۹	۱۰۹	۳۹	۱۰۹
برما	—	—	—	—	۴۸	۶۴
سی پی	۱	۱	۱۸	۱۷	۲۳	۲۳
برطانوی ہند	۸	۸	۱۹۶	۲۸۵	۲۹۳	۲۹۰

ع۱ . ع۲ . یونیورسٹی ڈپارٹمنٹ میں زیر تعلیم۔

جس نقشہ سے عورتوں کے ٹریننگ کالجوں کے اعداد ظاہر ہوتے ہیں اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے ٹریننگ کالجوں میں طالبات کی تعداد (۲۹۲) سے (۲۹۰) ہوگئی پنجاب. بنگال اور مدراس و برما سے تربیت یافتہ استانیوں کے معاملہ میں آگے ہیں۔ یوپی میں ازبیلا تھوبرن کالج میں ایک بی۔ ٹی کلاس کھولی گئی ہے۔ الہ آباد میں گورنمنٹ ٹریننگ کالج ہے۔ مگر بہار اور سی پی دونوں جگہ ابھی بہت کام اس سلسلہ میں ہونا باقی ہے

سپیشل سکول:۔ سی پی میں صنعتی تعلیم کے خاص سکول کھولے گئے ہیں جہاں لڑکیوں کو دستکاری. حفظان صحت. کھانا پکانا. کپڑے دھونے کا کام مشین اور ہاتھ کی سلائی کا کام۔ سوئی اور کشیدہ کے کام چھاپہ۔ کڑھت۔ نیواڑ بانی۔ جھاڑ نا اور دری بننا وغیرہ سکھایا جاتا ہے۔

بنگال میں ۵۴ خاص سکول ہیں جن میں (۳۲۹۸) لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ یہ زیادہ تر عیسائی مشنوں کے ماتحت ہیں۔ یہاں لڑکیوں کو سوئی کا کام۔ چمڑے کی

چیزیں بنانا، کشیدہ کاری وغیرہ سکھائی جاتی ہے۔

بہت سے صوبوں میں جسمانی ورزشوں اور صحت و تندرستی بحال رکھنے والے کھیلوں کی طرف خاص توجہ کی جا رہی ہے۔ گرل گائیڈ کی تحریک کافی ترقی کر رہی ہے۔ خاص کر پنجاب، بنگال، بمبئی، مدراس اور یوپی میں۔ اس سال (۱۸۳۴۳) گرل گائیڈ تھیں۔ زنانہ سکولوں میں باہمی کھیلوں کے مقابلے ترقی پر ہیں۔ پنجاب میں لیڈی میکلیگن کالج میں جسمانی ورزش سکھانے کی کوشش جاری ہیں۔

سی پی کی حکومت نارمل سکولوں میں ورزشی کھیلوں کے تعلیم کا انتظام کرنے پر غور کر رہی ہے۔

مسلمان لڑکیوں کی تعلیم اسی سال ترقی پذیر رہی۔ اور پہلے مسلمان لڑکیوں کو سکولوں میں بھیجنے میں جو مشکلات تھیں وہ دور ہو رہی ہیں۔ نقشہ ذیل سے مسلمان لڑکیوں کی تعلیمی ترقی کا حال معلوم ہوگا۔

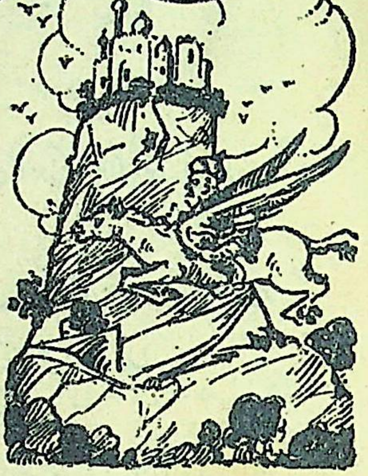
مسلمان لڑکیاں جو زیر تعلیم تھیں

صوبہ	زیر تعلیم (۱۹۳۵ء)						کل تعداد مسلمان طالبات کی	
	آرٹ کالج یا یونیورسٹی کی تعلیم	پیشہ اور فن کے کالج یا یونیورسٹی کے شعبہ جات	ثانوی تعلیم	خاص مدرسے	غیر منظور شدہ مدرسے	منظور شدہ مدرسے	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء
مدراس	۱۷	۵	۶۳۰	۸۹۲۰۷	۱۸۴	۵۳۴۹	۹۱۷۲۸	۹۵۳۸۲
بمبئی	۱۶	۴	۱۶۴۱	۵۴۴۲۶	۱۰۳	۵۴۲۷	۶۰۰۰۱	۶۱۶۱۷
بنگال	۳۷	—	۷۵۸	۳۷۳۸۰۶	۱۷۳۱	۶۶۶۹	۳۶۳۱۶۴	۳۸۲۹۹۱
یوپی	۲۸	—	۸۲۸	۲۶۸۲۴	۲۲۶	۲۵۸۰	۲۹۹۷۸	۳۰۵۰۶
پنجاب	۱۶	۳۸	۲۷۷۹	۴۹۵۴۴	۷۱۳	۴۹۱۴۰	۱۰۱۲۰۱	۱۰۲۳۳۰
برما	۴	۲	۱۹۰	۷۹۹۱	۱۳	۱۸۹۶	۹۸۲۴	۱۰۰۸۷
بہار اڑیسہ	۱	—	۱۴۳	۲۵۴۷۳	۳۲	۲۵۹۶	۲۶۳۹۹	۲۸۲۴۵
سی پی اور برار	—	—	۶۰	۱۰۰۲۱	۷۳	۶۸۷	۱۰۱۶۵	۱۰۸۴۱
آسام	۳	—	۲۷۶	۱۲۹۲۲	۱۱۰	۲۶۷۶	۱۵۴۱۰	۱۵۹۸۷
صوبہ سرحد	—	—	۲۵۶	۵۴۱۵	۲۵	۳۱۹	۷۰۹۴	۶۰۱۵
کرگ	—	—	—	۱۰۳	—	—	۱۱۸	۱۰۳
دہلی	۶	۲۱	۲۱۱	۲۱۶۹	۳۶	۲۹	۲۳۳۷	۲۴۷۲
اجمیر میواڑہ	—	—	۲۰	۴۵۱	—	۹۳	۶۶۷	۵۶۴
بلوچستان	—	—	۳۴	۳۶۶	—	۴۳۸	۷۱۶	۸۳۸
بنگلور	۱	—	۳۵	۳۳۱	۱	۳	۶۹۴	۸۷۱
دیگر منتظمہ علاقے	—	—	۲۴	۴۵۸	۱	۴۳	۶۰۷	۵۲۶
برطانوی ہند ۱۹۳۵	۳۳۹	۷۰	۷۸۸۱	۶۵۹۵۰۷	۳۲۲۸	۷۷۹۳۵	۹۳۷۵	۷۴
۱۹۳۴	۱۷۶	۳۲	۶۹۹۷	۶۳۲۹۷۱	۲۷۴۰	۷۷۱۸۷	۱۰۳	۹۲



افسانہ

زبانِ خاموش



ازجناب ڈاکٹر کلیفورڈ، ایم، ڈی
ترجمہ: ازجناب ظفر قریشی صاحب بی، اے دہلوی

میرے دوست کرنل شیر سنگھ نہ صرف میرے محبِ خاص تھے، بلکہ مریض بھی تھے۔ ان کے صرف ایک ہی اولاد تھی۔ اور وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی جس کا نام میری تجویز بہار کور رکھا تھا۔ کرنل شیر سنگھ رٹیائر ہونے کے بعد گوڑ گالوہ میں جہاں انکی ننھیال کی کافی املاک تھی، ایک گاؤں موضع تیج پور میں بس گئے تھے کئی ہزار مربع گز زمین اور اس پر ایک عالیشان بنگلہ، چاروں طرف باغات، لاجواب خوبصورت جنگل جس میں ہر طرح کا شکار بھی مل جاتا تھا۔ اس جگہ کی خصوصیات تھیں۔ اور میں بھی اس جگہ کو دیکھنے کا مشتاق تھا۔ عرصہ دراز سے کرنل صاحب اس بات پر مُصر تھے کہ میں چند دن انکی ریاست میں رہ کر آرام و تفریح کے ساتھ گذاروں۔ لیکن دہلی میں جب سے میں نے شمسی علاج کا ہسپتال اپنے پرائیویٹ انتظام میں کھولا تھا، مریضوں سے مجھے فرصت ہی نہیں ملتی تھی۔ لیکن مجھے عرصہ سے پُرانے دوستوں سے ملنے کی تمنا تھی اور آجکل ذرا فرصت بھی تھی۔ اسلئے جب مجھے یہ چٹھی ملی تو فوراً چلنے کا ارادہ کر لیا:-

ڈیر ڈاکٹر دارا

"میں تمہارا مریض ہی نہیں بلکہ دوست اور بھائی بھی ہوں اور بار بار یہ درخواست کر چکا ہوں کہ کبھی غریب خانہ پر تشریف لا کر کچھ دن میرے ساتھ اور میری پیاری لڑکی بہار کور کے ساتھ گذارو۔ بہار کور اب جوان ہو چکی ہے اور عنقریب اسکی شادی کر دی جائیگی۔ اس کا منگیتر کنور اندر سنگھ بھی آجکل چھٹیوں میں یہاں آیا ہوا ہے اس سے بھی آپ کی ملاقات ہو جائیگی۔ اسکے علاوہ ہمارے ایک پڑوسی ہیں، راجہ ناہر سنگھ، کہتے تو ہیں اپنے آپ کو راجپوت مگر ہیں بڑے بدذات، انکی زمین ہماری زمین سے ملی ہوئی ہے، اُنہوں نے ہمیں بہت ستا رکھا ہے، آپ یہاں آئیں تو پورے حالات سے آپ کو آگاہ کریں اگر جلد آنے کا خیال ہو تو بذریعہ تار اطلاع دینا۔ گوڑ گالوہ کے اسٹیشن پر اپنی کار بھیج دونگا"۔

میں نے یہ چٹھی پڑھکر تار دیدیا اور شام کو گوڑ گالوہ روانہ ہو گیا۔ کرنل شیر سنگھ نے میرے لینے کے لئے اپنی لڑکی بہار کور کو بھیج دیا تھا، اب وہ بہت بڑی ہو گئی تھی اور اپنی ہنس مکھ ماں کی طرح دراز قد، خوبصورت، ذہین اور بشاش تھی۔ ماں باپ نئی طرز کے شیدائی تھے، اس لئے لڑکی کو آزادی سے اپنے منگیتر کے ساتھ کورٹ شپ کرنے کا موقع دیا گیا تھا کنور اندر سنگھ ایک اچھے راجپوتی گھرانہ کا چشم و چراغ تھا، ڈیرہ دون کے ملٹری کالج میں پڑھتا تھا، اور اسکی شادی بہار کور کے ساتھ ہونے والی تھی۔

راستہ میں میں نے بہار کور سے اس کے باپ اور گھر والوں کے حالات پوچھے، چند منٹ بعد ہم کرنل صاحب کے گاؤں میں پہونچ گئے۔ تیج پور میں کرنل صاحب کی کوٹھی ایک عالیشان محل سے کم نہیں معلوم ہوتی تھی۔ جب میں مکان میں داخل ہوا تو ہال میں مسز سنگھ ملیں جنہوں نے بڑے تپاک سے میرا خیر مقدم کیا اور اندر ڈرائنگ روم میں لے جا کر بٹھایا۔

بہار کور سے میں یہ تو معلوم کر ہی چکا تھا کہ کرنل صاحب کی طبیعت کچھ عرصہ سے پریشان ہے اور بیمار و مضمحل بھی رہتے ہیں اور اس وقت بھی وہ اپنے کمرہ میں لیٹے ہوئے ہیں،

مجھے اپنے پُرانے دوست کے پاس فوراً پہنچا دیا گیا۔ کرنل نے مجھے بڑی گرمجوشی سے سینہ سے لگا لیا اور کہنے لگے میں تو عرصے سے تمہیں اپنے

لہ ہندوستانی زبان جاننے والے ناظرین کی دلچسپی کے خیال سے اس افسانہ کے نام اور مقامات کو بدل دیا گیا ہے + مترجم +

پاس بلا رہا تھا۔ آج تمہیں دیکھکر اس قدر خوشی ہوئی کہ گویا قارون کا خزانہ مل گیا۔

میں نے رسمی طور پر ان الفاظ کا شکریہ ادا کیا اور خیریت پوچھی۔ معلوم ہوا کہ ابھی انہیں غشی کا دورہ پڑگیا تھا، کچھ عرصہ سے دل کی کمزوری کی شکایت ہے اور بار بار طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور اس وقت وہ بہت نقاہت محسوس کر رہے ہیں۔

میرے پاس جو دوائیں موجود تھیں۔ ان سے ایک مکسچر فوراً تیار کیا، اور انہیں پلا دیا جس کی وجہ سے انکی طبیعت بحال ہوئی۔ اس اثنا میں مس بہار کور آگئیں اور مجھ سے کہنے لگیں کہ بنگلہ کے گرد جو زمین اور چمن وغیرہ پتاجی نے بنوایا ہے اُسے دیکھ لیجئے۔

میں لڑکی کے ساتھ کرنل صاحب کے چمن اور دیگر عمارات کو دیکھنے کے لئے نکل گیا۔

جس جگہ سے ٹھاکر ناہر سنگھ کی جائداد شروع ہوتی تھی۔ اُسکے قریب ایک سلسلہ جھاڑیوں کا اور مہندیوں کا دور تک چلا گیا تھا۔ ایک طرف ایک اونچا ٹیلہ تھا، جہاں سے کھڑے ہو کر دور دور کا نظارہ دکھائی دیتا تھا۔

بہار کور مجھے لیکر اس ٹیلہ پر چڑھی، ہم ابھی ادھر اُدھر کے نظارہ سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ یکا یک بندوق چلنے کی آواز آئی، میں نے چونک کر چاروں طرف دیکھا تو مس بہار کور بولیں کہ کنور صاحب (یعنے اس لڑکی کا منگیتر) شکار کر رہے ہونگے، ادھر کی طرف تیتر وغیرہ ملتے ہیں۔

اتنی دیر میں ایک دراز قد خوبصورت شمائل نوجوان بندوق کاندھے پر رکھے مجھے جھاڑیوں کی طرف آتا دکھائی دیا۔

میں سمجھ گیا کہ یہ شخص ہی اس خوش لڑکی کا منگیتر ہو سکتا ہے ہم ٹیلہ کے نیچے اُتر آئے مس بہار کور نے ہمارا آپس میں تعارف کرا دیا میں نے محسوس کیا کہ مجھے دیکھتے ہی کنور صاحب نے اپنا سفید ریشمی رومال کو چھپاتے ہوئے جیب میں رکھ لیا۔ بہار کور نے پوچھا "یہ کیا ہے"۔ تو کہنے لگے کہ " وہ جو پاجی پڑوسی ہے اندر سنگھ اُس نے ایک تیتر نیم مردہ حالت میں چھوڑ دیا تھا۔ وہ پھڑ پھڑا رہا تھا میں نے جا کر اسکے گلے پر چاقو پھیر دیا، اس کی وجہ سے میرا ہاتھ خون میں لتھڑ گیا تھا میں نے انگلیاں پونچھ کر رومال جیب میں رکھ لیا ہے"۔

۲

بنگلہ میں جب ہم لوگ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ کرنل صاحب نے آج کی رات ایک عظیم الشان ڈنر اور ڈانس (ناچ) کی پارٹی دی ہے جس میں دہلی اور گوڑگانوے کے بیسیوں انگریز حکام اور معززین آئینگے، بڑے پیمانہ پر انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

شام ہوئی تو ڈنر کا کاروبار شروع ہوا۔ قرینہ سے وسیع ڈائننگ ہال میں میزیں لگ گئیں تھیں۔ سب مہمان زرق برق پوشاکوں میں اپنی اپنی بیویوں اور دیگر معزز خواتین اور احباب کے ساتھ آرہے تھے۔ کرنل صاحب اس وقت مہمانوں کی تواضع اور اپنی بیٹی اور ہونے والے داماد کی مسرت آمیز زندگی سے خوش ہو رہے تھے۔ انہیں شاید آج سے زیادہ کبھی کسی محفل میں لطف و انبساط حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا ہوگا۔

میری بھی یہ انتہائی کوشش تھی کہ انکی خراب صحت کا خیال دل سے نکال دوں، اور ہر طرح اس موقعہ سے انہیں مسرت حاصل کرنے کا موقع دوں، اور جہانتک ہو سکے مہمانوں سے اسی بات کا تذکرہ کروں اور زور دوں کہ اس وقت کرنل صاحب کو مسرور اور شاداں رکھنے کا بہت خیال رکھا جائے۔

کھانیکے بعد انگریزی ناچ شروع ہوا جن لوگوں کو ناچنا آتا تھا، ناچ میں مشغول ہو گئے، مس بہار کور نے اپنے منگیتر کیساتھ نئے فیشن کا رقص کیا اور ایک دو چکر کے بعد وہ میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ اگلی بار میں اور آپ رقص کرینگے، میں ابھی اس کا جواب دینے نہ پایا تھا کہ یکایک دیکھا کہ صدر دروازہ سے کوئی شخص نوکروں کو دھکے دیتا ہُوا اندر چلا آرہا ہے، اور لوگوں کی بدمزگی کا باعث بنا ہوا ہے، میں نے اس بدتمیزی کو بری نگاہ سے دیکھا لیکن اس سے قبل کہ وہ بھیڑ بھاڑ کو چیرتا ہوا ہم تک پہونچتا، گھر کا ایک ملازم سندر لال دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور یہ منحوس خبر سنائی کہ قریب میں جو پڑوسی ناہر سنگھ رہتا تھا اُسے ابھی ابھی شام کو اپنے مکان کے سامنے چمن میں مردہ پایا گیا۔ اسکی کھوپری ٹوٹی ہوئی تھی۔ میں نے یہ بات سن کر چپکے سے اسکے کان میں کہا کہ اس منحوس اور تکلیف دہ خبر کا ابھی کسی سے تذکرہ نہ کیا جائے، کیونکہ اگر کرنل صاحب کو عین اس موقع پر خبر ہو گئی، یا پارٹی کے کسی اور ممبر کو اس کا علم ہُوا تو بہت بدمزگی پیدا ہو جائیگی +

نوکر کو میں نے ابھی یہ باتیں سمجھائی ہی تھیں کہ اتنے میں وہ شخص اتفاق سے میرے ہی پاس آکر رکا۔ میں اسے ڈانس ہال سے نکال کر باہر کے ایک کمرہ میں لے گیا +

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ شخص اس علاقہ کا تھانہ دار ہے اور رفیق حسن اس کا نام ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ قریب میں ایک پڑوسی کا جو قتل ہوا ہے،

اس کے الزام میں کنور اندر سنگھ پر اس لئے شبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اس واقعہ سے پہلے پڑوسی کے پاس دیکھے گئے تھے اور چند دیہاتیوں نے جو قریب کی سڑک سے گذر رہے تھے ان کی آپس کی تکرار بھی سنی تھی اور اب میں نے بھی غور کیا کہ شام کو میں نے بندوق کی جو آواز سنی تھی وہ اسی سمت سے ہی آئی تھی اور خون آلود رومال بھی اور کنور صاحب کی سراسیمگی بھی اس کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ میں نے موقع کی نزاکت کو ابھی اچھی طرح ذہن میں بٹھایا بھی نہیں تھا کہ اتنی دیر میں مس بہار کور بھی اندر داخل ہوئیں اور سوالات کرنے شروع کئے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے منگیتر پر قتل کا الزام لگایا جا رہا ہے اور پولیس انہیں گرفتار کرنے کے لئے آئی ہے تو وہ بہت سراسیمہ ہوئیں اتنی دیر میں کرنیل صاحب بھی آپہنچے انہیں جب اس واقعہ کا علم ہوا تو فوراً کنور کو بلایا گیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ جو بھی الزام لگایا جا رہا ہے بالکل غلط ہے۔ مگر چونکہ اس کے کوئی چارہ نہیں تھا کہ چپ چاپ اس وقت پولیس کے ساتھ ہو لیا جائے اور صبح تک حراست میں رہیں اور عدالت میں پہنچکر اپنی صفائی پیش کریں۔

اس تمام واقعہ سے کرنیل صاحب کی طبیعت اس قدر مکدر ہوئی کہ وہ بیہوش ہو گئے اور ہم سب ان کو سنبھالنے میں لگ گئے۔ کیونکہ ہمیں معلوم تھا کہ ان کی طبیعت بہت خراب ہو جاتی ہے اور جونہی انہیں اس بات کا علم ہوا کہ ان کے ہونے والے داماد پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے ان پر سکتہ کی سی حالت طاری ہو گئی اور وہ لڑکھڑا کر گر پڑے۔

نوکروں نے انہیں برابر کے کمرہ میں ایک پلنگ پر لے جا کر لٹایا میں نے فوراً ان کے کپڑے اتار دیئے اور جلد جلد دوا تیار کر کے دی۔

اور تھانہ دار صاحب اصرار کر رہے تھے کہ انہیں فوراً حکم کی تعمیل کرنی چاہیئے اور ابھی کنور صاحب کو چلنا چاہیئے۔

کنور صاحب نے میری طرف دیکھا اور میں نے کہا کہ "اس وقت احکام کی تعمیل از حد ضروری ہے اور آپ کو ابھی چلنا چاہیئے"۔ تھانہ دار صاحب کی طرف منہ کر کے کنور صاحب نے کہا کہ "میں اپنا اوور کوٹ ذرا لے آؤں ابھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ" تھانہ دار نے جواب دیا کہ "ہمیں ہدایت ہے کہ آپ کو نظر سے اوجھل نہ ہونے دیا جائے اس لئے مجھے افسوس ہے کہ آپ کو میں اب کسی طرف جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ آپ باہر چلئے گاڑی موجود ہے"۔

بہار کور جھپٹ کر آگے بڑھی اور کہنے لگی کہ "آپ کا اوور کوٹ میں لائے دیتی ہوں" یہ کہکر وہ تیزی سے گئی اور تھوڑی دیر بعد کوٹ لے آئی۔

کنور صاحب کی گرفتاری اور کرنیل صاحب کی بیماری کی خبر سب کو پہنچ چکی تھی اس لئے پارٹی منتشر ہو گئی اور جب میں تھوڑی دیر بعد ہال میں آیا تو دیکھا کہ وہاں ہُو کا عالم ہے عجیب پریشانی در و دیوار سے برس رہی ہے۔ چاروں طرف جو رونق تھی اب خاموشی اور بے ترتیبی میں مل چکی۔ میں ابھی بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا کہ اتنی دیر میں مس بہار کور آگئیں اور کہنے لگیں "ڈاکٹر صاحب میں نے بڑی چالاکی سے کام لیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب میں کنور صاحب کا اوور کوٹ لینے گئی تو ان کے کوٹ میں سے رومال جو خون آلود تھا نکال کر جلا دیا تاکہ سراغ ملے ہی نہیں"۔

میں یہ سنکر کسی قدر پریشان ہوا کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ صفائی میں پیش کرنے کے لئے کنور صاحب کے پاس صرف یہی ایک چیز تھی۔ وہ کہتے تھے کہ یہ تیتر کا خون لگا ہوا تھا جسے انہوں نے چھپایا تھا اگر وہ واقعی کسی جانور کا خون تھا تو ان کا قتل سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ میں نے جب یہ بات بہار کور کو سمجھائی۔ تو وہ بہت پریشان ہوئی مگر میں نے اسے تسلی دی اور سمجھا بجھا کر اسکے باپ کے پاس بھیجدیا۔

۳

کرنیل صاحب پر ابھی تک سکتہ کی کیفیت طاری تھی وہ ہوں ہاں کچھ نہیں کرتے تھے۔ اُن کی بیوی، لڑکی اور میں ہر وقت بستر کے قریب بیٹھے رہتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی خیال ان کے دماغ پر مستولی ہے جسے ظاہر کرنے کے لئے ذہن کش مکش کر رہا ہے مگر زبان اور قوت جسمانی ساتھ نہیں دیتی۔ بار بار بے تکے الفاظ ان کی زبان سے نکلتے تھے مگر ان کا کچھ مطلب سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

اب کنور اندر سنگھ کی سنیئے۔ یہ بات تو ہر ایک کو معلوم تھی کہ کنور میں اور ٹھاکر ہر سنگھ میں بہار کور کی وجہ سے کافی کش مکش ہو چکی تھی۔ اور ان میں ایک طرح کی دشمنی تھی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ قتل کے روز ان دونوں کی تکرار راہگیروں نے سنی اور اس کے تھوڑے ہی دیر بعد بندوق چلنے کی آواز آئی جس کے بعد قتل کا لوگوں کو علم ہوا اور شبہ کی بنا پر وارنٹ گرفتاری جاری کیا گیا۔

مجسٹریٹ کے سامنے معاملہ پیش ہوا۔ کنور اندر سنگھ نے جو بیان دیا وہ صرف اتنا تھا کہ اس کی اور متوفی کی تکرار ضرور ہوئی تھی

لیکن وہ اپنی زمین پر کھڑا رہا اور وہ اپنے رقبہ میں رہا۔ اس نے مناسب یہی سمجھا کہ چلا جائے چنانچہ وہ ابھی تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ بندوق چلنے کی آواز آئی۔ تیتر کو مارنے میں جو خون نکلا تھا اس سے ایک رومال تر ہوگیا تھا لیکن وہ رومال اب دستیاب نہ ہوتا تھا۔ یہ کہانی قانون کے نزدیک بہت معمولی تھی اور شاید ہی اسے باور کیا جاسکتا۔

ابھی مقدمہ عدالت میں ہی تھا کہ میں ایک روز کرنل صاحب کے مختصر سے کتب خانہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے دیکھکر تعجب ہوا کہ ایک الماری میں کوئی قفل لگا ہوا نہیں ہے۔ اسے کھول کر دیکھا تو اس میں پرانی بوتلیں، پرانے ڈبے اور دیگر فضول چیزیں بھری ہوئی تھیں۔ بوتلوں کے پیچھے مجھے ایک پرانا ہیٹ بھی رکھا ہوا ملا۔ اسے اٹھا کر روشنی میں دیکھا تو کئی چھید نظر آئے۔ میں نے اسے کباڑ سمجھکر پھر بند کردیا اور باہر آکر بیٹھ گیا۔ اتنی دیر میں مس بہار کور آگئیں۔ اور کہنے لگیں "پتاجی کبتک اچھے ہوجائیں گے۔" میں نے جواب دیا کہ "مالک کے اختیار کی بات ہے۔" اس کے بعد مس بہار کور نے یہ بھی بتایا کہ ڈاکٹر کے مشورہ سے کرنل روزانہ صبح کو اور شام کو سیر کے لئے جاتے ہیں اور ایک خاص ہیٹ ضرور پہنکر جاتے ہیں۔ میں نے ہیٹ کا نام سنکر کہا کہ وہ ہیٹ ذرا مجھے دکھاؤ۔ بہار کور نیچے ہال میں گئی اور خالی ہاتھ واپس آئی اور کہنے لگی کہ وہ ہیٹ نیچے سٹینڈ پر ہمیشہ لٹکا رہتا تھا مگر اب نہیں ہے۔

میں نے کتبخانہ میں سے وہ ہیٹ نکالا اور اوپر اٹھایا تو بہار کور نے اسے پہچان لیا۔

میں نے سوچا کہ کوئی معاملہ ضرور ہے جو اس بات میں دخل انداز ہے۔ کرنل صاحب کو کوئی بات ایسی ضرور معلوم ہے جس سے کنور صاحب کی برارت ہوسکتی ہے مگر کچھ نہیں ہوسکتا جبتک کرنل صاحب خود اپنے منہ سے اس پراسرار واقعہ پر سے پردہ نہ ہٹائیں۔

دن بھر سوچنے کے بعد میرے دماغ میں یہ خیال آیا کہ اگر آکسیجن گیس پھیپھڑوں میں داخل کرکے بوڑھے کرنل کو ذرا ہوشیار کیا جائے تو ممکن ہے وہ کوئی بات بتاسکے۔ چنانچہ میں نے سوچتے ہی اس کا انتظام شروع کردیا۔

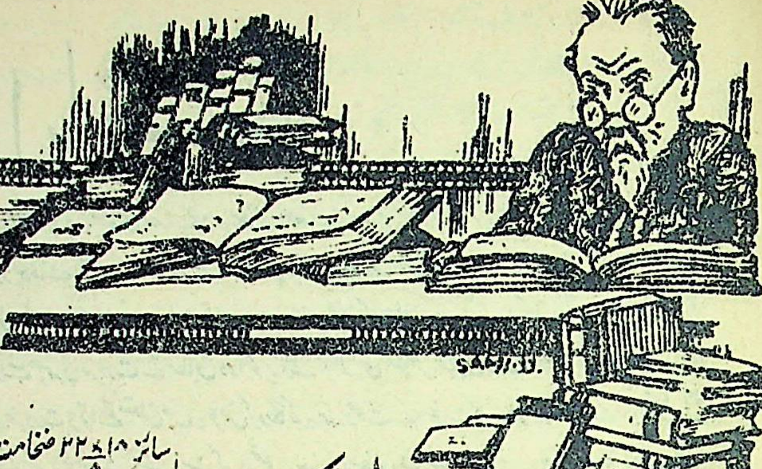
میں نے ابھی آکسیجن پہنچانی ہی شروع کی تھی کہ کرنل کی آنکھوں میں حرکت پیدا ہوگئی اور لبوں کے اور آنکھوں کے گرد سرخی جھلکنے لگی اور میں ہوشیار ہوکر اس کے قریب جاکر بیٹھ گیا۔ اس کے کان میں چپکے سے کہا کہ کنور صاحب پر ٹھاکر ناہر سنگھ کے قتل کا الزام لگایا جارہا ہے۔ اگر آپ کو اس واقعہ کا کچھ علم ہے تو بتایئے تاکہ اس کی جان بچائی جاسکے۔ چنانچہ اس نے اشارہ سے بتایا کہ مجھے لکھنے کا سامان دیدو۔ ایک پیڈ اور پنسل اسکے نحیف ہاتھوں میں پکڑا دی گئی۔ بڑی مشکل سے یہ الفاظ اس کے ہاتھ سے کاغذ پر آئے۔

"ٹھاکر ناہر سنگھ کا قاتل میں ہوں کنور اندر سنگھ بالکل بے قصور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اپنے ڈاکٹر کے مشورہ کے خلاف بیماری کے دوران میں ٹھنڈی ہوا کا لطف لینے کے لئے باہر نکل گیا تھا۔ جب ٹھاکر ناہر سنگھ کی زمین کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک تیتر کو جو میری زمین میں تھا بندوق سے مارنے کی کوشش کررہا ہے میں نے اسے للکار کر کہا کہ خبردار جو تونے میری زمین کے کسی شکار پر حملہ کیا۔ اس نے مجھے گالی دی اور کہا کہ ابھی تو ایک چھوٹا شکار کیا ہے میں تو بڑے شکار کی فکر میں ہوں اس پر مجھے بہت طیش آیا اور میں اس سے گتھ گیا۔ اس کی بندوق بھری ہوئی تھی اور چپقلش میں چل گئی۔ خدا نے مجھے بچایا مگر گولی میرا ہیٹ چھیدتی ہوئی نکل گئی۔ میں نے بندوق چھین کر اسکے کندے سے کئی چوٹیں اس زور کی اس کے سر پر ماریں کہ وہ لڑکھڑا کر ایک خندق میں گر پڑا۔ میں اس واقعہ سے اس قدر بوکھلایا ہوا تھا کہ جلدی سے ہیٹ ایک الماری میں چھپادیا تاکہ گھر والوں کو اس واقعہ کا علم نہ ہو اور لوگ گھبرائیں نہیں۔ رات کو محفل رقص میں میں نے دیکھا کہ پولیس نے آکر کنور اندر سنگھ کو ٹھاکر ناہر سنگھ کے قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا۔ میں اس واقعہ سے نڈھال تھا مگر اسکا علم نہ تھا کہ ٹھاکر ناہر سنگھ مر گیا ہے۔ بس یہ سمجھا تھا کہ معمولی چوٹ آئی ہوگی۔ مگر جب معاملہ کی نزاکت کا علم ہوا تو غشی طاری ہوگئی اور اسکے بعد مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا۔"

ابھی وہ اتنا ہی لکھ سکا تھا کہ نقاہت کیوجہ سے گردن ڈھلکنے لگی۔ میں نے جلدی سے پھر آکسیجن پہنچائی اور کہا کہ اس بیان پر جلدی سے دستخط کردو۔ بڑی مشکل سے پنسل اسکے ہاتھ میں دی اور ٹیڑھے خط میں اس سے دستخط لئے۔ اسکے بعد کرنل صاحب نے آخری سانس لیا اور ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہوگئے۔ مجسٹریٹ کے سامنے یہ تحریری بیان پیش کرکے وکیل نے کنور صاحب کو فوراً اس پریشانی سے چھڑا لیا۔

کنور صاحب کی اور بہار کور کی شادی ہوچکی ہے اور وہ اپنی املاک میں خوش و خرم رہتے ہیں۔

انتقاد



بواسیر

سائز ۲۲×۱۸/۸ ضخامت ۳۲ صفحے قیمت چار آنے

پتہ: ناظم کتب خانہ خان صاحب حکیم محمود علیخاں صاحب ماہر اکبر آبادی. فراشخانہ، دہلی

خان صاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبر آبادی کا یہ مختصر رسالہ عوام اور اطبا، دونوں کے لئے بکار آمد ہے. عوام کے لئے اس وجہ سے کہ اسمیں مرض بواسیر کی قسمیں اسکے اسباب اور تشخیص کے متعلق سادہ زبان میں معلومات بہم پہونچائی گئی ہیں، اور مفید مشورے دئے گئے ہیں اور اطبا کے لئے اس رسالہ میں بواسیر کے نسخوں کا اچھا خاصا ذخیرہ ملیگا. اسکے اکثر نسخے نہایت مفید ہیں. اُمید ہے کہ شائقین اس سے مستفید ہونگے. رسالہ ساڑھے چار آنے کے ٹکٹ بھیجکر اوپر والے پتہ سے منگایا جاسکتا ہے.

رفیق زندگی

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ضخامت ۱۴۰ صفحے قیمت ایک روپیہ

پتہ:- حکیم محمد حبیب اللہ صاحب، بابلاں والاں، ڈاک خانہ سرگودھا، (پنجاب)

"عیش و نشاط اور خوش باش صاحبان کے لئے" یہ کتاب جناب حکیم محمد حبیب اللہ صاحب حیراں نے تالیف فرمائی ہے، اور اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، پہلا حصہ کوک شاستری انداز میں چونسٹھ صفحے کا ہے جس میں بعض مفید معلومات لکھی ہیں. دوسرے حصہ میں قوت باہ کے ضعف، اس کے اسباب و علاج کو موضوع بحث بنایا گیا ہے. یہ حصہ پچاس صفحوں کا ہے. تیسرے حصہ میں خضابوں، تیلوں، اور منجنوں وغیرہ کے بہت سے نسخے جمع کئے گئے ہیں. اسی پر کتاب کا خاتمہ ہے، سرسری طور پر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولف صاحب کو کتاب کی تالیف میں زیادہ وقت صرف کرنے کا موقع نہیں ملا، ورنہ ممکن تھا کہ وہ اس کو اور زیادہ مفید اور کار آمد بنانے میں کامیاب ہو جاتے. کتاب میں بعض مقامات پر املا کی ایسی غلطیاں ہیں جن کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا. بہرحال اس موضوع کے شائقین کے لئے یہ کتاب کچھ نہ کچھ مفید ہی ثابت ہوگی. کاغذ اچھا ہے، کتابت طباعت خاصی ہے مندرجہ بالا پتہ سے منگائی جاسکتی ہے.

جغرافیہ ریاست لوہارو

سائز ۳۰×۲۰/۱۶ ضخامت ۴۰ صفحے قیمت چار آنے

پتہ:- ناظم دفتر دیوان صاحب ریاست لوہارو

جناب مرزا شمس الدین احمد خاں صاحب دیوان ریاست لوہارو نے اس ریاست کا یہ مختصر اور جامع جغرافیہ تحریر فرمایا ہے. جس میں لوہارو کی وجہ تسمیہ، حدود اربعہ، رقبہ و آبادی، قدرتی تقسیم، آب و ہوا، ریل و سڑک، جانور، درخت، اقوام، تجارت وغیرہ عنوانات پر مفید معلومات جمع کی ہیں. آخر میں ریاست لوہارو کا ایک واضح نقشہ بھی اس رسالہ میں شامل کر دیا ہے. ریاست کے مدارس کے طلباء کے علاوہ یہ رسالہ ان لوگوں کے مطالعہ کے قابل ہے جو ریاستوں کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں. سائز، کتابت اور طباعت وغیرہ درسی کتابوں کی طرح ہے. ضرورت مند اصحاب مندرجہ بالا پتہ پر پانچ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر یہ رسالہ منگا سکتے ہیں.

حکیم دکن کی اشاعت خاص "قوت مردانہ"

سائز ۲۶×۲۰/۸، ضخامت ۸۰ صفحے، قیمت آٹھ آنے.

پتہ:- مینجر صاحب رسالہ "حکیم دکن" حیدرآباد دکن

رسالہ حکیم دکن کچھ عرصہ سے دکن میں اچھی خدمات انجام دے رہا ہے اس نے اپنا پہلا سالنامہ "قوت مردانہ" کے نام سے پیش کیا ہے جس میں اعضائے تناسل کی ضروری تشریح ان کے افعال و وظائف، قوت مردانہ کی حفاظت کے اصول، مباشرت کے طریقے، ضعف باہ کے اسباب

بقیہ مضمون صفحہ ۶۲

جوابات!

(۱۹۴) **نسخہ مقوی اعصاب۔** (الف) ایک ایسا نسخہ جو (۱) مقوی اعصاب ہو (۲) مقوی اعضائے رئیسہ ہو (۳) دافع سرعت ہو (۴) کمزوری باہ کو رفع کرنے والا ہو (۵) جس سے قبض دور اور (۶) درد کمر کافور ہو جائے، آپ ایک ایسے مریض کے لئے چاہتے ہیں کہ جسکی نبض کیا معنی صورت بھی ہم نے نہیں دیکھی بجز بندہ پرور حکیم یا ڈاکٹر خدا نہیں ہوتے۔ اگر یہ نسخہ کسی مریض کے لئے درکار ہو تو اس طرح قیاس اور اندازہ پر نسخہ لکھوا لینے سے یہ بہتر ہے کہ آپ کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کے پاس مریض کو لے جائیں۔ تاکہ وہ مریض کی حالت اور اسکے جسم کی ضرورت کے مطابق دوا تجویز کرے۔ اگر کسی مخصوص مریض کے لئے نہیں بلکہ ملک کے ہر غلط کار اور بے راہرو نوجوانوں کے لئے تجارتی اغراض کی بنا پر ضرورت ہو تو اسکے متعلق میں یہ عرض کرونگا کہ یہ ہمدرد صحت کے صفحات کا ناجائز استعمال ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) مروارید عرق گلاب، کیوڑہ اور بید مشک میں حل کر کے) تین ماشہ، یشب سبز، کہربا شمعی، صندل سفید، طباشیر ہر ایک تین ماشہ بہمن سفید ۴ ماشہ رب انار، رب سیب، رب بہی، رب آملہ ہر ایک سوا سوا تولہ، شہد خالص کف گرفتہ چار تولہ، عرق کیوڑہ عرق بید مشک (بقدر ضرورت) میں حسب معمول خمیرہ تیار کریں، خوراک تین ماشہ عرق گذر، عرق شیر یا اور کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ثعلب مصری، موصلی سفید، ستاور ہموزن کوٹ چھان کر رکھیں اور اسمیں سے ایک تولہ یہ دوا رات کو آدہ سیر پختہ دودہ میں بھگو رکھیں صبح مصری ملا کر نوش کریں، مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ اور دافع قبض دائمی ہے۔ (حکیم لالہ سریرام دوساجھ)

(د) کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دہاتہ تین تولہ، کشتہ نقرہ، مومیائی اصلی ایک ایک تولہ، سٹرکنین ۲۴ گرین، سب کو خیسانذہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے چار چار رتی کی گولیاں بنائیں، اور ایک ایک گولی بعد غذا صبح و شام دودہ کے ساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) صدف ایکتولہ، شاخ مرجان ایکتولہ، کہربا شمعی ایکتولہ، سنگ یشب ایکتولہ، عقیق سرخ ایکتولہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، دریائی ناریل ایک تولہ، جدوار خطائی ۶ ماشہ، عود صلیب ۶ ماشہ، پپیتہ انگریزی ۶ ماشہ، سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو دو گولیاں صبح و شام دونوں وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۹۵) **جوڑوں کا درد۔** (الف) جب آپ اتنی شرطیں لگا کر نسخہ طلب کرتے ہیں تو مجھے پھر وہی شک ہوتا ہے کہ شاید آپ کسی مریض کے لئے نسخہ نہیں چاہتے بلکہ اس سے تجارتی منافع اٹھانا چاہتے ہیں، ہمدرد صحت میں سوالات بھیجتے وقت یہ بات ہر شخص کے پیش نظر رہنی چاہیئے کہ اس میں سوال و جواب کا سلسلہ صرف دردمندوں اور مریضوں کی امداد کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ محض اس خیال سے کہ شاید آپ مریض ہی ہوں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ گٹھیا کے لئے "اٹوفین" ایک نہایت ہی مؤثر اور مفید پیٹنٹ دوا ہے اس کا استعمال کیجئے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زنجبیل، اسگند، ایک ایک حصہ، سورنجان شیریں نصف حصہ، سب دواؤں کو باریک کریں اور تین ماشہ یہ دوا ایکتولہ شکر سفید اور ایک تولہ روغن زرد میں ملا کر علی الصباح چاٹ لیں۔ اسی طرح یہ دوا شام کے وقت کھائیں۔ مقام درد پر صرف ہینگ کو پانی میں پکا کر ضماد کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اس سوال کا جواب از روئے طب تحریر کرنا ممکن نہیں ہے، ہر مریض کا معائنہ کر کے تشخیص مرض کے بعد نسخہ تجویز کرنا اصول طب کے مطابق ہے۔

(حکیم لالہ سریرام دوساجھ)

(د) روزانہ معجون فلاسفہ نو ماشہ، معجون اذاراقی ۱۰ ماشہ کو آپس میں ملا کر بعد غذا دودہ کے ساتھ کھایا کریں اور مقام درد پر روغن ہفت برگ کی مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) سورنجان دو تولہ، عشبہ دو تولہ، چرائتہ دو تولہ، گل سپاری دو تولہ، کشتہ قلعی ایکتولہ، کشتہ خبث الحدید ا تولہ، ثعلب مصری ا تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، خوراک ا ماشہ ہمراہ آب۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) نانخواہ ایکتولہ، زنجبیل ایکتولہ، تخم شبت ایکتولہ، گلو ایکتولہ، فلفل دراز ایکتولہ، شقاقل ایکتولہ، خارخسک ایکتولہ، اسگند ناگوری ایکتولہ، پوست ببول ایکتولہ، نرکچور ایک تولہ، ستاور ایکتولہ، گوگل ۱۲ تولہ، روغن زرد ۶ تولہ، سب کو کوٹ چھان کر روغن زرد ملا کر اتنا کوٹیں کہ مانند موم ملائم ہو جائے بس تیار ہے پندرہ روز تک گیہوں میں دفن کر دیں پھر تین ماشہ علی الصباح ہمراہ آب گرم استعمال کریں، ہر قسم کے دردوں کے لئے اکسیر ہے۔ (حکیم ابو قمر محمد ایوب کونندی)

(۱۹۶) **گھٹنے کا درد۔** (الف) اگر "بونی ٹیومر" (ہڈی کی رسولی) ہے تو عکس ریز سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ عکس ریز کے ذریعے گھٹنے کی تصویر لے لیجئے اور اگر ہڈی کی رسولی ہے تو ضرور آپریشن کرا ڈالئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک سیر پانی کو گرم کریجئے اور اسمیں ایکتولہ نوشادر ایکتولہ شورہ شامل کر کے گھٹنے کو اس پانی سے دہو ڈالئے، پانی گرم ہونا چاہیئے، اور لوٹے کی ٹونٹی سے پانی مقام درد پر گرنا چاہیئے اگر دو تین بار کے عمل سے درد میں افاقہ معلوم ہو تو اس عمل کو جاری رکھیں ورنہ ترک کر دیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کر کے نسخہ تجویز کیا جا سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون اذاراقی ڈیرہ ماشہ روزانہ دودہ کے ساتھ کھائیں اور روغن بابونہ و دارچینی و جائفل تینوں ہموزن ملا کر مقام درد پر مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) معجون سورنجان نو ماشہ، عرق عشبہ پانچتولہ کیساتھ کھائیں، انشاءاللہ العزیز فائدہ ہوگا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۱۹۷) **بواسیری مسّے** ۔ (الف) کچھ عرصہ تک یہ دوائیں استعمال کیجئے :۔ سبلائمڈ سلفر ۲۰ گرین ، کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین ۔ یہ ایک پڑیہ ہے روزانہ ایسی ایسی تین پڑیاں پانی کے ہمراہ کھالیا کیجئے ، مرچ ، تیز مصالحے اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز کیجئے ، ورزش کافی کیا کیجئے اور مقامی طور پر لگانے کے لئے "ہیڈنیا" کا استعمال کیجئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دوا کے استعمال سے تکلیف ضرور ہوگی ۔ کیونکہ دوا مسوں پر لگائی جائیگی اور جب مسّے مرجائیں گے اسوقت چمٹی سے پکڑ کر علیحدہ کیا جائیگا ، اسکے بعد وہاں گہرا زخم مسوں کے نکل جانیکی وجہ سے ہوجائیگا ، زخم کے بھرنے کے لئے وہاں دوسری دوا لگائی جائیگی ، لہذا تکلیف ضرور ہوگی کیونکہ جبوقت مسّے اپنے مقام سے علیحدہ ہونگے تو وہاں زخم کا ہونا ضروری ہے اگر ضرورت ہو تو نسخہ حاضر کردیا جائے گا ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مردار سنگ ، کف دریا ، مرچ سیاہ ، ہلیلہ سیاہ ، خرمہرہ زرد سوختہ ، صدف صادق ہر ایک ۶ ماشہ آب لیموں ساڑھے تین سیر پختہ میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنائیں ، ایک گولی صبح ایک گولی شام کو ہمراہ آب تازہ استعمال کریں ، ایک گولی لعاب دہن میں گھسکر مسوں پر لگائیں (حکیم لالہ سری رام)

(د) ہمدرد صحت ماہ مارچ ۱۹۳۸ء میں مجربات کی بحث میں حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں کا جو نسخہ اکسیر بواسیر کے نام سے ہے اسکو بناکر استعمال کیجئے (حکیم مقبول عالم)

(۱۹۸) **بیری بیری** ۔ (الف) بیری بیری ایک نقص تغذیہ کی بیماری ہے ۔ بالعموم ان لوگوں کو ہوتی ہے جن لوگوں کی غذا میں زیادہ تر ایسے چاول شامل ہوں کہ جن پر مشین کے ذریعہ سے صاف کرنیکے بعد پالش کی جاتی ہو اور جنہیں عام طور پر "سیلا چاول" کہا جاتا ہے ۔ وہ خصوصیت کیساتھ اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ علاج میں دوا سے زیادہ مناسب اور صحیح غذا مفید ثابت ہوتی ہے ۔ سبز ترکاریاں اور پھل بکثرت مریض کو کھلایئے لیموں اور سنگترے بدرجہ غایت مفید ہیں ۔ سیلا چاول کا استعمال بالکل بند کردیجئے ۔ مریض بہت کمزور ہو تو ایسٹنس سیرپ ایک ایک چار چار چمچہ کی مقدار میں ذرا ذرا سا پانی ملاکر دن میں تین مرتبہ پلایئے ، اصل چیز غذا کا انتظام ہے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسباب وحالات مرض کے لحاظ سے میں مختلف اقسام کی دوائیں دیا کرتا ہوں ۔ ان میں سے زیادہ تر معجون اذاراقی ، معجون خدر ، معجون عشبہ ، حب سم الفار ، دوا المسک حار جوگراج گوگل وغیرہ ہیں ۔ لیکن عموماً زنجبیل سائیدہ ایکماشہ ، ہیرا ہینگ ایک رتی ، مشک خالص آدہا چاول (سب ایک خوراک ہی) عرق بادیان کیساتھ استعمال کراتا ہوں ۔ اس مرض میں جہانتک ممکن ہو غذا زود ہضم لطیف اور مقوی دینی چاہیئے ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۱۹۹) **بواسیر بادی** "ایلٹرس کارڈیل" کی چند بوتلیں مریضہ کو استعمال کرادیجئے ۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے انگریزی دوافروشوں سے مل سکے گی ، ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملے گی ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) موم خالص کی بقدر نخود گولیاں بنالیجئے ، ایک گولی صبح ایک شام کو پانی کے ساتھ دیجئے ۔ سکہ ۳ ماشہ ، پارہ تین ماشہ ، دونوں کو خوب حل کرکے ویسلین اعلیٰ قسم پانچتولہ میں اور ملائیں ایکدن مسلسل کھرل کریں مرہم ہوجائیگا ۔ دن میں ایک دو دفعہ مسوں پر لگائیں ، چند یوم کے استعمال سے مسے ناپید ہوجائینگے ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) نسخہ جو بجواب سوال نمبر ۱۹ ، ہماری طرف سے شائع ہوا ہے تیار کرکے استعمال کرائیں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) سفوف بھنگرہ ۳ ماشہ روزانہ باسی پانی کے ساتھ کھایا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۰۰) **کثرت احتلام وغیرہ** ۔ (الف) کثرت احتلام کو روکنے کے لئے پوٹاشیم برومائیڈ دس دس گرین کی مقدار میں روزانہ تین مرتبہ چند روز تک استعمال کریں ، حسب اعصاب کا ہیجان دور ہوجائے تو اسکے بعد دل ودماغ کی قوت کے لئے کچھ عرصہ تک ہیموگلوبین سیرپ " کا یا "فاسفولیسی تھین" کا استعمال کرڈالیں ، غالباً موخرالذکر دوا زیادہ مفید ثابت ہوگی ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گڑہل کے پھول کا شربت بناکر دونوں وقت استعمال کرایئے ، شکایت جاتی رہیگی ۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) سیال مسکن استعمال کریں ۔ نسخہ یہ ہے ۔ پوٹاشیم برومائیڈ ، سوڈیم برومائیڈ ، محلول نقرہ ۔ ہر ایک سوا تولہ ، لیومی نل سوڈا سوا ماشہ ، شربت نارنج ۵ تولہ عرق بادیان ۵ اتولہ ، روح کیوڑہ اتولہ ، روح بید مشک اتولہ سب کو حل کرکے بوتل میں بھرلیں ۔ اور روزانہ چائے کا ایک چمچہ دن میں تین مرتبہ صبح ، دوپہر اور شام کے وقت کھانا کھانیکے دو گھونٹ سرد پانی میں ملاکر پیا کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ قلعی اسرخ ، کشتہ خبث الحدید اسرخ ، جوارش شاہی نو ماشہ میں ملاکر ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولہ دن میں دوبار استعمال کریں ۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) تعلب مصری ۶ ماشہ ، تخم ریحاں ۶ ماشہ کوٹ چھان کر آدہ سیر پختہ دودھ میں رات کو بھگوئیں ، صبح کو مصری ملاکر نوش کریں ، رات کو سوتے وقت روغن بادام شیریں چھ ماشہ نیم گرم دودھ میں ملاکر پیا کریں ۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۰۱) **بال جیون گھٹی** ۔ (الف) مجھے اس کا نسخہ نہیں معلوم ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) چونکہ یہ تجارتی راز ہے ، اسلئے اسکی اشاعت نہیں ہوسکتی ۔ (حکیم ہمایوں) و (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ج) اس قسم کی دوائیں عموماً اس طرح بنائی جاتی ہیں :۔ سنا مکی ایکتولہ ، گل سرخ ایکتولہ ، گل بنفشہ اتولہ ، مغز املتاس پانچتولہ ، چاروں چیزوں کو آدہ سیر پانی میں جوش دیں ۔ قوام غلیظ ہونے پر اسمیں نصف وزن شہد شامل کریں ، خوراک ۱۵ بوند سے ۳۰ بوند ، اگر قبض ہو تو گرم پانی اور اگر دست آرہے ہوں تو سرد پانی میں ملاکر دیں ۔ (حکیم چوند سنگھ)

(۲۰۲) **بالوں کی سفیدی** (الف) اشتہاری دواؤں میں اکثر اس قسم کی دواؤں کے اشتہارات ہوتے ہیں۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ان میں سے شاذ ہی کوئی دوا فائدہ کرے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان میں سے دو ایک دواؤں کا تجربہ کر دیکھئے، ورنہ میری رائے تو یہی ہے کہ قدرت نے جو رنگ دیا ہے وہی رہنے دیجئے کیونکہ اگر تمام بال ایک سے سفید ہیں تو بدنما نہیں معلوم ہو سکتے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہلیلہ سیاہ خورد پہلے روز ایک عدد چبا کر کھا جائیں، دوسرے روز دو عدد، اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے سو روز میں ایک سو عدد تک پہونچائیں، اسکے بعد ایک ایک عدد ہلیلہ خورد کم کرکے ختم کر دیں، بال سیاہ ہو جائینگے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(ج) ایکسٹریکٹ پائی لوکارپس ۵ؔ، دو گرین صبح و شام پانی کیساتھ کھائیں بال از سر نو سیاہ ہو جائینگے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۰۳) **پان** (الف) پان بذات خود مشتہی (بھوک لگانے والا) اور مقوی معدہ ہے۔ چھالیا ایک بہت خفیف حد تک قابض اور آنتوں کے کیڑوں کو ہلاک کرنے والی ہے۔ کتھا قابض ہے۔ لیکن چونے کیساتھ مل کر جو چیز بنجاتی ہے اس میں یہ اثر باقی نہیں رہتا، چونا جسم کے نشو و نما کے لئے بہت ہی ضروری چیز ہے، بالخصوص دانتوں اور ہڈیوں کی مضبوطی اسی پر منحصر ہے، خون میں اگر اسکی کمی ہو تو اکثر سل اور دق لاحق ہو جاتی ہے۔ اسی کی کمی کی وجہ سے اکثر جلدی امراض مثلاً پھوڑے پھنسیاں، چنبل اور چھاجن وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ الائچی ایک بہت ہی عمدہ مشتہی، محرک معدہ، اور مفرح قلب چیز ہے، تمباکو معدہ، دل اور اعصاب کے لئے مضرت رساں ہے، اسکے اثر سے بینائی بھی کمزور ہو جاتی ہے، تمباکو قاتل جراثیم ضرور ہے اور درد کے لئے بھی مسکن کا اثر رکھتا ہے، لیکن جس چیز کو آپنے دانتوں کے جراثیم سمجھا ہے اس پر اس سے زیادہ اس کا اثر کچھ نہیں ہوتا کہ درد کو کم کردے۔ غالباً آپنے دانتوں میں کیڑا لگنے کو دانتوں کے جراثیم سے تعبیر کیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میرے خیالمیں پان کی عادت ٹھیک نہیں ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ج) فی زمانہ دانتوں کی خرابی کا سبب میرے خیالمیں پان کھانا ہی ہے۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۲۰۴) **دوائے خواب آور** (الف) اس قسم کی شرطوں کے ساتھ جو نسخے طلب کئے جاتے ہیں وہ جہانتک میرا خیال ہے کسی مریض کے لئے نہیں بلکہ تجارتی اغراض کی بنا پر طلب کئے جاتے ہیں۔ اور میں اسے کسی درجہ میں بھی جائز نہیں سمجھتا کہ "ہمدرد صحت" کے اعلیٰ مقاصد کو ایسی پست خواہشات پر قربان کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوٹاشیم برومائیڈ ۶ رتی، ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ قطرہ، آب مصفےٰ ۱/۲ تولہ ملا کر مریض استعمال کرائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) اکسیر شفا نیند لانے کیلئے بہترین چیز ہے ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کرائیے، بے ضرر بھی ہے۔ (حکیم مقبول عالم)

(۲۰۵) **فیل پا** (الف) آپ مندرجہ ذیل گولیاں بنوالیجئے اور ایک ایک گولی صبح و شام مریض کو کھلائیے۔ اسکے علاوہ ٹانگ کو آرام دیجئے، بستر پر گاؤ تکیہ وغیرہ کی مدد سے لسے اونچا رکھئے، اور ہلکے ہاتھ سے روزانہ دو مرتبہ نیچے سے اوپر کو یعنے پاؤں کی طرف سے دل کی طرف کو ٹانگ کی مالش کیا کیجئے۔

نسخہ:- میتھی لین بلیو ایک گرین۔ پلوٹ میگ دو گرین، پلوٹر لیگا کنتھ حسب ضرورت۔ یہ ایک گولی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہوا ایک پاؤ، دو ماشہ ہیرا ہینگ لے کر پانی میں پیس لیں، اور گرم کرکے پاؤں پر ضماد کریں، اوپر سے برگ ارنڈ رکھکر پٹی باندھ دیں یہ عمل رات کو کرنا چاہیئے، علی الصباح پٹی کھول ڈالیں، دن کو روغن تخم ستیاناسی کی مقام ماؤف پر مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۲۰۶) **جلاب کا نسخہ** (الف) فروٹ سالٹ اور کروشین سالٹ بہت عمدہ مسہلات ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مسہل کا یہ نسخہ حکیم احمد الدین صاحب ساکن شاہدرہ موجد طب جدید لاہور کا ترتیب دیا ہوا ہے جو عام مسہلوں سے بہتر ہے۔ جلاپا ۲ حصہ، سقمونیا ولایتی ایک حصہ، جوہر سیاب دکیلومل، نصف حصہ، روغن بادام تہائی حصہ، جلاپا اور سقمونیا کو کھرل کرلیں۔ اسکے بعد کیلومل اور روغن بادام ڈال کر ملالیں خوراک جوان آدمی کے لئے دو ماشہ سے تین ماشہ تک ہمراہ عرق مکوہ عرق بادیان یا آب نیم گرم۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اطریفل زمانی مشہور مرکب ہے، ہر مرد اور عورت کے لئے مفید اور بے ضرر ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) پارہ مصفےٰ، سونٹھ، چھال ہینگ، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ، گندھک آملہ سار مصفےٰ دو تولہ، لسوت کابلی ۶ تولہ، مغز جمال گوٹہ مصفےٰ بارہ تولہ، اول پارہ اور گندھک کی کجلی بنائیں، پھر باقی تمام دواؤں کو باہم ملا کر تھوڑا تھوڑا چیتے کی چھال کا جوش دیا ہوا پانی ڈال کر گھوٹیں، جب گھوٹتے گھوٹتے گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو چنے کے برابر گولیاں بنا کر دھوپ میں خشک کریں۔ مقدار خوراک ایک سے چار گولی تک تھوڑے سے تازہ پانی یا کچے دودھ کیساتھ، جب تک گرم پانی نہ پیا جائیگا برابر دست آتے رہیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) سقمونیا انگریزی ۱ تولہ، گل بنفشہ دو تولہ، ترنجبین دو تولہ، گل سرخ دو تولہ، کشمش ۱۰ تولہ، حسب معمول شہد میں معجون بنائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(و) پارہ مصفےٰ ایکتولہ، گندھک آملہ سار ایکتولہ، زنجبیل ایکتولہ، فلفل سیاہ ایک تولہ، فلفل دراز ایکتولہ، جمال گوٹہ مدبر ۸ تولہ، پارہ و گندھک کو ایک پہر کھرل کرکے دوسری دوائیں ڈالتے اور کھرل کرتے جائیں۔ جب یکذات ہو جائیں تو پان کے پانی کے ساتھ ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔ ۲ سے ۸ گولیوں تک حسب طاقت و ضرورت تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں، معمولی قبض کے لئے ایک گولی۔ (حکیم ابو قمر محمد ایوب کونڈی)

(۲۰۷) **کثرت احتلام و پایوریا** (الف) کثرت احتلام کے لئے جواب نمبر ۲۰۰ اسی پرچے میں ملاحظہ فرمالیجئے۔ پایوریا ایک تقریباً لا علاج مرض ہے گوشت کھانا چھوڑ دیجئے، سبز ترکاریاں اور پھل کھائیے لیموں خصوصیت کیساتھ مفید ہونگے، دو لیموں روز چوس لیا کیجئے۔ منجن کے طور پر

کوپرن ٹوتھ پیسٹ استعمال کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شربت گڑہل استعمال کیجئے، شکایت جاتی رہیگی + (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پوست بیخ برگد، پوست بیخ کیکر، پوست بیخ سینبھل، پوست بیخ شیشم کا پانی نکال کر خشک کرلیں اور چھ چھ ماشہ لیں پھر کیسر کشمیری، سونٹھ دانہ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشہ، کوٹ چھان کر شہد سہ چند ملاکر معجون بنائیں اور ایک ماشہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ صبح کے وقت کھائیں۔ کثرت احتلام کا عارضہ رفع ہوکر جسم طاقت ور ہو جائیگا، پایوریا کے لئے کیکر کی مسواک کیا کریں۔ حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) جواب نمبر ۲۰۰ دیکھ کر سیال مسکن تیار کریں اور استعمال کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) کشتہ قلعی ایک سرخ، کشتہ جنت الحدید ایک سرخ، معجون آرد خرما ۱۰ ماشہ، جوارش عود شیریں ۶ ماشہ میں ملاکر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں
(حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۰۸) **برشعشا کا بدل**:۔ (الف) مجھے برشعشا کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہیں ہیں (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حملہ خواص ایک نسخہ میں ہونے ناممکن ہیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مفرح لولوی عنبری استعمال کریں۔ (حکیم ہمایون)

(۲۰۹) **اکوتہ**:۔ (الف) اکوتہ کا مطلب میں نہ سمجھ سکا۔ محض قیاس سے یہ فرض کرلیا ہے کہ شاید آپ کی مراد چھاجن سے ہو اگر چھاجن ہی تو یہ مرہم بہت مفید ثابت ہوگا:۔ زنک آکسائڈ دو ڈرام، سیلی سلک ایسڈ ۲۰ گرین۔ اکتھیال ایک ڈرام، وسلین ایک اونس سب کو ملاکر مرہم بنالیں روزانہ یہ مرہم لگایا جائے +
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گواپوڈر (ڈاکٹری دوا) ایکماشہ، وسلین تین تولہ دونوں کو ملاکر مرہم بنائیں اور لگائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) برگ نیم، کیکر پھلی، بیخ حنظل، ہمولی پنچانگ، قند سیاہ کہنہ ہر ایک ۱ تولہ کوٹ کر مٹی کے برتن میں چھ سیر پختہ پانی ڈال کر رات کو بھگوئیں، صبح کو پکائیں جب دو بوتل پانی باقی رہ جائے تو چھان لیں اور دس تولہ بوقت صبح پی لیا کریں، روٹی بینی ہمراہ گھی کھائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) کریہ (کیریل) کی لکڑی کا روغن نکال لگائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) یہ ایک فقیری نسخہ ہے اسے استعمال کرکے خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیے۔ پوٹھیا مچھلی تازہ باریک پیس کر بطور ضماد لگادیں، جب خشک ہونے لگے تو کالی زیری و نبات دیسی کا سفوف کرکے اکوتہ پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ دو چار بار استعمال کرنے سے شفا ہو جائیگی + (حکیم ابو قمر محمد ایوب کونندی)

(و) آپ سرسوں کی کھلی پانی میں گھول کر آگ پر لئی کی طرح پکائیں پھر اسکو اکوتہ کی جگہ لگائیں، ہفتہ عشرہ کے بعد پھریری سے روغن نخود یا روغن بیخ ابر لگائیے، روغن بذریعہ پتال جنتر کشید کریں، یا ہمدرد دواخانہ سے منگائیں اور مقامی طبیب سے مصفیات کا نسخہ لکھواکر استعمال کریں۔ (حکیم مقبول عالم)

(۲۱۰) **درد پستان**:۔ (الف) "ویرامن" کی ٹکیاں روزانہ تین ٹکیوں کے حساب سے استعمال کرائیے۔ ایک ٹکیہ صبح ایک دوپہر، اور ایک شام +
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زعفران عرق گلاب میں پیس کر مقام درد پر لیپ کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مریض کا معائنہ کراکے نسخہ تجویز کرائیں۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) معجون فلاسفہ ایکتولہ میں دو رتی کشتہ قرن الایل ملاکر روزانہ عرق پودینہ کے ساتھ استعمال کریں + (حکیم ہمایوں)

(ہ) لوبان ایکتولہ، ہینگ ۱ تولہ دونوں کو کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) کشتہ بارہ سنگھا (شیر مدار میں کیا ہوا) بقدر ۲ رتی صبح و شام ہمراہ دودھ کھلائیے، اور عام صحت اور ورزش کا خیال رکھیں۔ (حکیم جوند سنگھ)

(۲۱۱) **ذات الجنب**:۔ (الف) پوٹاسی آیوڈائڈ دو دو گرین دن میں تین مرتبہ دینا شروع کیجئے، اور پھر آہستہ آہستہ اسکی مقدار بڑھاکر دس دس گرین فی خوراک تک پہونچا دیجئے، بہت سے لوگوں کو اسکے استعمال سے نزلہ اور زکام ہو جایا کرتا ہے، اگر آپ کے گھر میں بھی یہی کیفیت رونما ہو تو تین چار روز کے لئے استعمال بند کر دیجئے، زکام رفع ہونے پر پھر استعمال کرائیے۔ اسکے علاوہ مچھلی کا تیل ایک طویل مدت تک استعمال کراتے رہیئے۔ ایک چار کا چمچہ بھر تیل روزانہ تین مرتبہ استعمال کرائیے، اسکی مقدار بھی تھوڑی تھوڑی کرکے بڑھاتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کسی مقامی طبیب سے مشورہ کیجئے، مزمن اور پیچیدہ مرض ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بخار کا بار بار ظاہر ہونا مرض تپ دق کا پیش خیمہ ہے۔ اندریں حالات علاج کرنے سے غافل رہنا دیدہ و دانستہ مرض کی بنیاد کو مضبوط کرنا ہے۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) میری طرف سے ایک جامع نسخہ اکسیر سل ودق کے نام سے سابقہ پرچوں میں چھپ چکا ہے، اسے بناکر استعمال کیجئے۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) گل بنفشہ ۹ ماشہ، عناب ۳ عدد، سپستاں ۹ ماشہ، سپستاں ۹ ماشہ، خطمی ۹ ماشہ، خبازی ۹ ماشہ، گاؤ زبان ۹ ماشہ، برگ اڑوسہ ۹ ماشہ، رات کو سب چیزیں پانی میں بھگو کر صبح صاف کرکے چار تولہ شربت ارزانی ملاکر پی لیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۱۲) **بھگندر**:۔ (الف) آپریشن پھر کرا لیجئے۔ بہترین علاج یہی ہے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بھگندر کا علاج دستکاری سے کیا جا سکتا ہے۔ (حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(۲۱۳) **فوطوں کا چھوٹا پن** - (الف) آپکے اس قدر مختصر بیان سے کوئی نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا - اگر فوطے میں پانی بھر گیا ہے تو اسکے لئے بہترین اور مستقل علاج یہی ہے کہ آپریشن کرا دیجئے، اگر صرف ورم ہے تو مقامی طور پر کسی ڈاکٹر سے رجوع کیجئے اگر آنت اُترتی ہے تو یا تو آپریشن کرا لیجئے یا کمانی لگائیے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) علاج ہو سکتا ہے جناب نے نسخہ نہیں دریافت کیا ورنہ لکھدیا جاتا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آبی کا بہترین علاج آپریشن ہے - لحمی شحمی تو دواؤں سے رفع ہو جاتے ہیں - (حکیم ہمایوں)

(د) بہتر علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۱۴) **خرابی خون وغیرہ** - (الف) دیکھے بغیر ان دانوں کے متعلق مشکل ہی سے کوئی رائے قائم ہو سکتی ہے - غالب گمان یہ ہے کہ خارش یعنی کھجلی ہو اگر ایسا ہے تو آپ بازار سے تھوڑا سا گندھک کا مرہم لے آئیے اور روزانہ گرم پانی اور صابون سے اچھی طرح رگڑ رگڑ کر جسم کو دھوئیے پھر بدن کو خشک کر کے اس مرہم کی مالش کر دیا کیجئے - صرف چپڑ دینا کافی نہیں ہے مرہم کی مالش ہونی چاہیئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) گندھک آملہ سار، برادہ دلبشیر گاؤ دروغن زرد لفصف چاول روزانہ دو تولہ مکھن میں رکھکر علی الصباح کھائیے، اور گندھک دو تولہ سرکہ دو تولہ، روغن کنجد ٦ تولہ میں کھرل کر کے دانہ، زخم اور پھنسیوں پر لگائیں - (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بوٹی نگند بابری ٦ ماشہ، مرچ سیاہ ۹ دانہ آدہ پاؤ پانی میں پیس کر چھان کر نہار منہ پیا کریں + (حکیم ہمایوں)

(د) معجون عشبہ ٦ ماشہ ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولہ دن میں دو بار کھائیں + (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۱۵) **پاناچونی** (الف) اس بوٹی کے متعلق مجھے کوئی واقفیت حاصل نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پاناچونی بوٹی کئی قسم کی ہوتی ہے، اسکی شناخت تحریر کر دینے سے اس کا پتہ آپ کو نہیں چل سکتا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(۲۱٦) **بڑھاپے کے عوارض** - (الف) بالوں کا اس قدر جلد سفید ہو جانا یقیناً قبل از وقت ہے لیکن دماغی کام کرنے والوں میں یہ چیز عام ہے عصبی اور دماغی کمزوری کی حالت میں بالعموم بال بہت جلد سفید ہو جاتے ہیں اور گرنے بھی لگتے ہیں، بال تو شاید اب سیاہ نہ ہوں لیکن ضعف نظر اور چہرے کی پژمردگی ضرور رفع ہو سکتی ہے - آپ چند شیشیاں "انکرے ٹون" کی استعمال کر ڈالئے، انگریزی دوا فروشوں سے دستیاب ہو جائیگی + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب کے جواب کے لئے کئی صفحے درکار ہیں ہاں متقدمین نے ایسے اصول تحریر کئے ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو شباب حاصل ہو سکتا ہے۔
(حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) چالیس سال سے پہلے ایسا واقعہ ہونا طبعی امر نہیں ہے اور اسکی تلافی ممکن ہے، حب بلادر عنبری ایک ایک عدد صبح و شام بعد غذا دونوں وقت کھایا کریں - اور ایکسٹریکٹ پائی لو کارپس دو دو گرین صبح و شام دودھ کیساتھ کھائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) غیر طبعی ہے، اسکے لئے جوارش جالینوس اچھی چیز ہے - یہ رات کو سوتے وقت نو ماشہ کھا لیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۱۷) **کثرت پیشاب** - (الف) قارورہ کا امتحان بہت ضروری ہے ممکن ہے پیشاب میں شکر آتی ہو - دیکھے بغیر نسخہ لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) افیون چوتھائی چاول خستہ جامن ایکعدد، کشتہ فولاد نصف رتی، کشتہ بیضہ مرغ نصف رتی، گڑمار ڈیڑھ رتی سب کو کھرل کر کے پھانک لیں اور پھر دو گھونٹ پانی پی لیں۔ اسی طرح روزانہ استعمال کریں - چند یوم میں شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) نوشادر پانچ تولہ، مرچ سیاہ پانچ تولہ لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آہنی دستہ سے آب ترب سبز چار سیر بتدریج ڈال کر جذب کریں - پھر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو منہ میں رکھکر لعاب چوسیں، اکسیر صفت دوا ہے تیار کر کے استعمال کریں۔ بعد صحت رسالہ ہمدرد صحت کی امداد کیجئے۔
(حکیم لالہ سری رام دوساجھ)

(د) حب بلادر عنبری ایک ایک عدد صبح و شام عرق گلوہ ۵ تولہ کیساتھ کھایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ہ) معجون کندر نو ماشہ میں مصطگی رومی سائیدہ ایکماشہ ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۱۸) **گرانی گوش** - (الف) مریض کو کسی ایسے ڈاکٹر کو دکھلایئے جو ناک کان اور حلق کے امراض کا ماہر خصوصی ہو، اگر آپ لکھنؤ یا کلکتہ کے قریب رہتے ہیں تو ان مقامات پر میڈیکل کالجوں کے ہسپتال میں اور وہاں ایسے ماہران خصوصی رہتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسطوخودوس ۲۰ تولہ، صندل سفید، کتیرا تین تین تولہ، پوست آملہ ۵ تولہ، پوست ہلیلہ زرد دو تولہ، گل سرخ نو تولہ، پوست ہلیلہ کابلی تین تولہ، ہلیلہ سیاہ دو تولہ، گل بنفشہ دو تولہ، مغز خیار شنبر بریاں دو تولہ، تربد آٹھ تولہ، کشنیز آٹھ تولہ، مغز بادام شیریں چھ تولہ، خشخاش تین تولہ، مغز چلغوزہ ۳ تولہ، شکر سفید دو سیر حسب معمول معجون بنائیں اور سوا تولہ صبح، سوا تولہ شام کو نیم گرم سوا پاؤ شیر گاؤ کیساتھ استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) بغیر معائنہ مریض نسخہ تجویز کرنا مشکل ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ مرجان ایک سرخ، خمیرہ گاؤزبان عنبری ٦ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ اطریفل زمانی نو ماشہ ہر دوسرے روز رات کو کھائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

تصحیح گذشتہ پرچہ میں سوال ۱۵۱ (شانے کا درد) کے جواب میں ڈاکٹر سعید صاحب کا جو نسخہ شائع ہوا ہے اس میں کاتب کی غلطی سے "پیپسین" کی بجائے "پیپ پسین" لکھا گیا ہے - قارئین کرام اسے درست فرمالیں۔ نسخے میں پیپسین ۵ گرین ہے۔ (ہمدرد صحت)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +

(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +

(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +

(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کیلئے مزید تین آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +

(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جسکا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +

(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +

(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کانٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا +

(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہو سکتی ہے۔

(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جنکے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

مینیجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۱۹) برہمی بوٹی کا طریقہ استعمال اور فوائد کیا ہیں + (خریدار نمبر ۶۶۰۸)

(۲۲۰) میرے ایک دوست کی اہلیہ (عمر ۱۸ سال) کے پستان اس عالم شباب میں بالکل ڈھیلے ہو گئے ہیں، مرضیہ چھ مہینے کی حاملہ تھی اور پستان خوب تن گئے تھے، کہ حمل ساقط ہو گیا اسکے بعد سے پستان بالکل ڈھیلے ہو کر رہ گئے، سختی پستان کے لئے آسان نسخہ درکار ہے + (خریدار نمبر ۳۳۴۴)

(۲۲۱) میری اہلیہ (عمر ۱۸ سال) ورم رحم اور تنگی فم رحم میں مبتلا ہیں، ایام وقت پر ہوتے ہیں، لیکن بیحد درد کے ساتھ، خون کم آتا ہے، جسم لاغر ہے، دائمی قبض رہتا ہے دو سال سے شادی شدہ ہیں اولاد نہیں ہوئی + (خریدار نمبر ۱۷۴۱)

(۲۲۲) کیا کوئی ایسا آلہ ایجاد ہوا ہے جو جریان اور اسی قسم کی دوسری شکایات کے علاج میں کامیاب ثابت ہوا ہو؛ اگر ہے تو کہاں اور کس قیمت پر مل سکتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۰۵۶)

(۲۲۳) ایک عرصہ سے بائیں چوتڑ میں ایک لہر سی پیدا ہوتی ہے، اور پھر پیٹ میں سخت درد ہو جاتا ہے، زیادہ درد شکم تو سال بھر میں ایک دوبار ہوتا ہے۔ لیکن لہر کی شکایت مہینہ میں دو تین مرتبہ ہوتی ہے۔ کوئی صاحب مجرب نسخہ تجویز کریں + (خریدار نمبر ۱۵۵۷)

(۲۲۴) میرے ۷ سالہ بچے کو ۱۰ ماہ سے ہر وقت پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہے، رنگ زرد ہے، قبض رہتا ہے۔ از راہ کرم کوئی مجرب نسخہ تجویز کریں + خریدار نمبر ۱۱۳۵

(۲۲۵) ایک سولہ سالہ لڑکی کے نچلے ہونٹ کے درمیان تین سال پہلے ایک پھنسی نکلی تھی جسکی وجہ سے چہرہ پر ورم آگیا تھا۔ علاج سے ورم جاتا رہا لیکن بائیں جانب ابھی کچھ موجود ہے، تکلیف کچھ نہیں ہے۔ مجرب نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۷۱۵۰)

(۲۲۶) نر چیتے کی خالص چربی کس کام آتی ہے اور چربی نکل جانیکے بعد جو جلا ہوا کالا مادہ رہ جاتا ہے وہ کس کام آتا ہے + (خریدار نمبر ۶۰۸۳)

(۲۲۷) میرا بچہ (عمر ۸ سال) پہلے دست آتے رہے، پھر بایاں گھٹنہ متورم ہو گیا اب یہ حالت ہے کہ شام کو کچھ نہیں دیا جاتا، صبح کو مونگ کی کھچڑی سے پیٹ پھول جاتا ہے۔ گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ پاخانہ خشک آتا ہے۔ کبھی آؤں کی آمیزش بھی ہوتی ہے۔ دو مہینے سے پیرس پلاسٹر کی پٹی باندھی جاتی ہے۔ لیکن فائدہ نہیں اطباء کرام آسان اور مجرب نسخہ تجویز کریں + (خریدار نمبر ۶۳۴۶)

(۲۲۸) میری عمر اب پچیس سال ہے، دس بارہ برس سے میری زبان میں لکنت ہو گئی ہے جس سے تلاوت اور گفتگو میں سخت تکلیف ہوتی ہے بظاہر زبان بھی موٹی معلوم ہوتی ہے۔ تجربہ کار صاحبان توجہ فرمائیں + (خریدار نمبر ۷۰۴۸)

(۲۲۹) دل و جگر کمزور ہیں، سینہ اور کمر میں درد رہتا ہے۔ بلغم میں کبھی کبھی خون کی آمیزش ہوتی ہے، ایکسرے سے کبھی کوئی زخم معلوم نہیں ہوا، البتہ پیشاب کا امتحان کرانے سے کیلسیم آکسولیٹ کرسٹلز پائے گئے ہیں۔ کچھ حرارت بھی رہتی ہے یہ شکایتیں چھ مہینے سے ہیں عمر ۴۵ سال ہے + (خریدار نمبر ۶۱۱۶)

(۲۳۰) میری ناک تین سال سے بند رہتی ہے، اسکی وجہ سے سانس میں خرخراہٹ ہو جاتی ہے اگر ناک کھولنے کی کوشش کی جائے تو سانس اور بھی رک جاتا ہے دائمی قبض ہے، اگر کوئی بھاری چیز کھالی جائے تو درد سر ہو جاتا ہے نسیان کا غلبہ ہے۔ عمر ۲۲ سال ہے شادی نہیں ہوئی +۔ (خریدار نمبر ۳۵۲۱)

(۲۳۱) ایک تیرہ سال کا لڑکا چار سال سے یرقان میں مبتلا ہے جسم زرد ہو گیا ہے۔ پاخانہ کا رنگ سیاہ ہے، مریض ہمیشہ سست رہتا ہے، بہتیرے علاج کئے گئے مگر سب بے سود ثابت ہوئے، اطباء کرام سے التماس ہے کہ کوئی مفید نسخہ تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۳۷۸۲)

(۲۳۲) میری اہلیہ جسکی عمر ۲۷ سال ہے عرصہ تین سال سے گندہ دہنی میں مبتلا ہے، دن کو پان بار بار چبانے سے کچھ معلوم نہیں ہوتا لیکن رات کو اس قدر بو آتی ہے کہ الاماں قبض اکثر رہتا ہے۔ اور دو تین دن کے بعد فضلہ کا اخراج سُدّہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ پیٹ میں سخت گرمی معلوم ہوتی ہے جسم بہت کمزور ہے تھوک بہت اور گاڑھا آتا ہے۔ اطباء کرام توجہ فرمائیں + (خریدار نمبر ۷۵۲۳)

(۲۳۳) ضرور تا ہر ا درخت خشک کرنیکی ترکیب مطلوب ہے + (خریدار نمبر ۳۸۵۸)

(۲۳۴) مجھے ایک عرق کی ضرورت ہے۔ جو بدہضمی درد شکم دہیضہ وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہو اور پہلی خوراک میں اثر دکھائے + (خریدار نمبر ۷۴۲۴)

(۲۳۵) دہلی اور لکھنؤ کے حلوا سوہن کے نسخہ کی ضرورت ہے۔ واقف کار حضرات توجہ فرمائیں ÷ (خریدار نمبر ۳۴۴۳)

(۲۳۶) مریضہ کے دو سال سے سر میں درد رہتا ہے جس کا اثر آنکھوں پر بھی محسوس ہوتا ہے۔ کبھی کبھی حلق کے غدد بھی پھول جاتے ہیں مجرب نسخہ تحریر فرمائیں ÷ (خریدار نمبر ۲۵۳)

(۲۳۷) میرا دل و دماغ بہت کمزور ہے، یہانتک کہ ذرا سا خون بھی نکلتے ہوئے دیکھنے سے بیہوش ہو جاتا ہوں حافظ بالکل نہیں۔ کوئی مجرب اور زود اثر نسخہ مطلوب ہے
(خریدار نمبر ۶۰۷۴)

(۲۳۸) آیوڈین کے ایسے مرہم کے نسخہ کی ضرورت ہے جو جلد پر دھبہ نہ چھوڑے ÷ (خریدار نمبر ۴۵۰۷)

(۲۳۹) ایک تیس سالہ شخص کا دس سال سے پیٹ سخت ہے، ہر وقت درد اور جلن رہتی ہے۔ اگر قبض نہ ہو تو تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ کھانا ہضم نہیں ہوتا، فوراً بشکل قے باہر آجاتا ہے، بہتیرے ڈاکٹری و یونانی علاج کئے گئے، مگر کوئی فائدہ نہیں ہوتا ÷ (خریدار نمبر ۶۳۲۷)

(۲۴۰) مریض ۲۳ سالہ کو قبض دائمی کی شکایت ہے۔ ۲½ سال پہلے دائیں طرف نچلی جانب عقل داڑھ نکلی تھی جس سے گال کنپٹی متورم ہوگئی، منہ بہت کم کھلتا ہے بہتیرا علاج کیا، دو اپریشن بھی ہوئے کوئی فائدہ نہیں ہوا ÷ (خریدار نمبر ۵۷۷۰)

(۲۴۱) ایک ایسا سہل الحصول اور مجرب نسخہ یا عمل مطلوب ہے جو بچھو کے کاٹے میں تیر بہدف ثابت ہو۔ صرف وہی اشخاص تحریر کریں جو اسے خود آزما چکے ہوں۔
(خریدار نمبر ۵۷۴۳)

(۲۴۲) ایک لڑکے کی آنکھوں میں پانچ سال ہوئے ککرے ہو گئے تھے، علاج سے ککرے تو اچھے ہو گئے۔ مگر دائیں آنکھ میں اُسی وقت سے ذرا سا نشان دکھائی دیتا ہے جس سے بینائی کمزور ہو گئی ہے۔ مریض عینک لگانی نہیں چاہتا۔ کوئی مجرب نسخہ مطلوب ہے۔ خریدار نمبر ۷۳۹۴

(۲۴۳) بچے کی عمر تین سال ہے سوا سال پہلے دو مہینے تک فساد خون میں مبتلا رہا۔ اب اسکو مہینے دو مہینے میں بخار، زرد رنگ کی قے، ناف کے نیچے پیڑو میں درد ہو جاتا ہے جس سے وہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ پیشاب کیساتھ سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ حکیم صاحبان مجرب نسخہ تجویز کریں ÷ (خریدار نمبر ۳۹۲۶)

(۲۴۴) میری اہلیہ کی عمر ۲۰ سال ہے چھ مہینے ہوئے کہ شادی ہوئی ہے۔ ماہواری ایام باقاعدہ ہیں، مگر صرف پہلے ہی دن ناف کے نیچے نہایت درد ہوتا ہے۔ ادھر پھرتا ہے۔ درد سے مریضہ نہایت بے چین و پریشان رہتی ہے۔ خون حیض تین روز بہت زیادہ مقدار میں آتا ہے اور چوتھے روز سے کم ہوتے ہوتے ساتویں دن بالکل بند ہو جاتا ہے۔ یہ شکایت دو سال سے ہے ÷ (خریدار نمبر ۷۲۶۱)

(۲۴۵) ایک ۲۷ سالہ شخص کا فوطہ نو سال ہوئے دیوار پھلانگنے سے اُتر گیا اب بڑھ کر چھوٹے ناریل کی برابر اور چھونے سے پتھر کی طرح ہو گیا ہے۔ تکلیف وغیرہ کسی قسم کی نہیں۔ سوزاک کبھی نہیں ہوا۔ نسخہ زود اثر اور آسان مطلوب ہے ÷ (خریدار نمبر ۷۳۶۵)

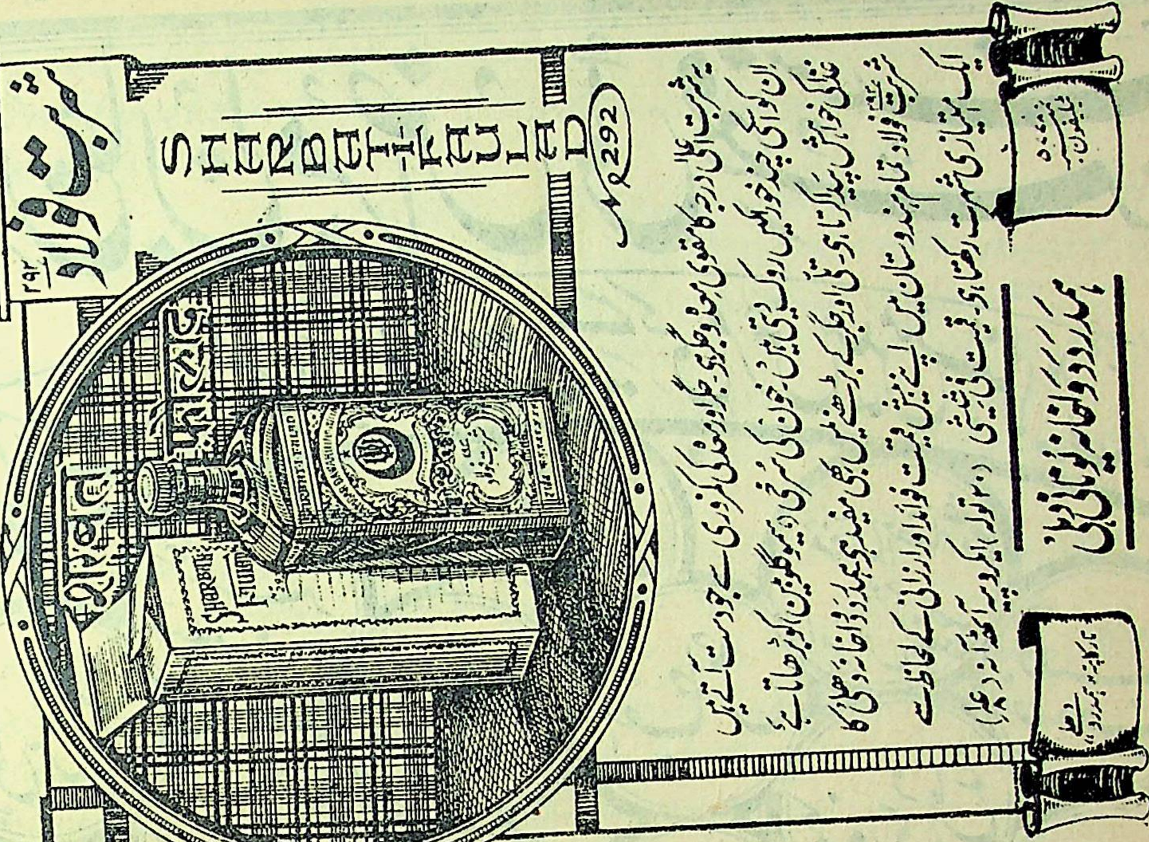
بقیہ مضمون صفحہ ۶۵ پر سے ÷

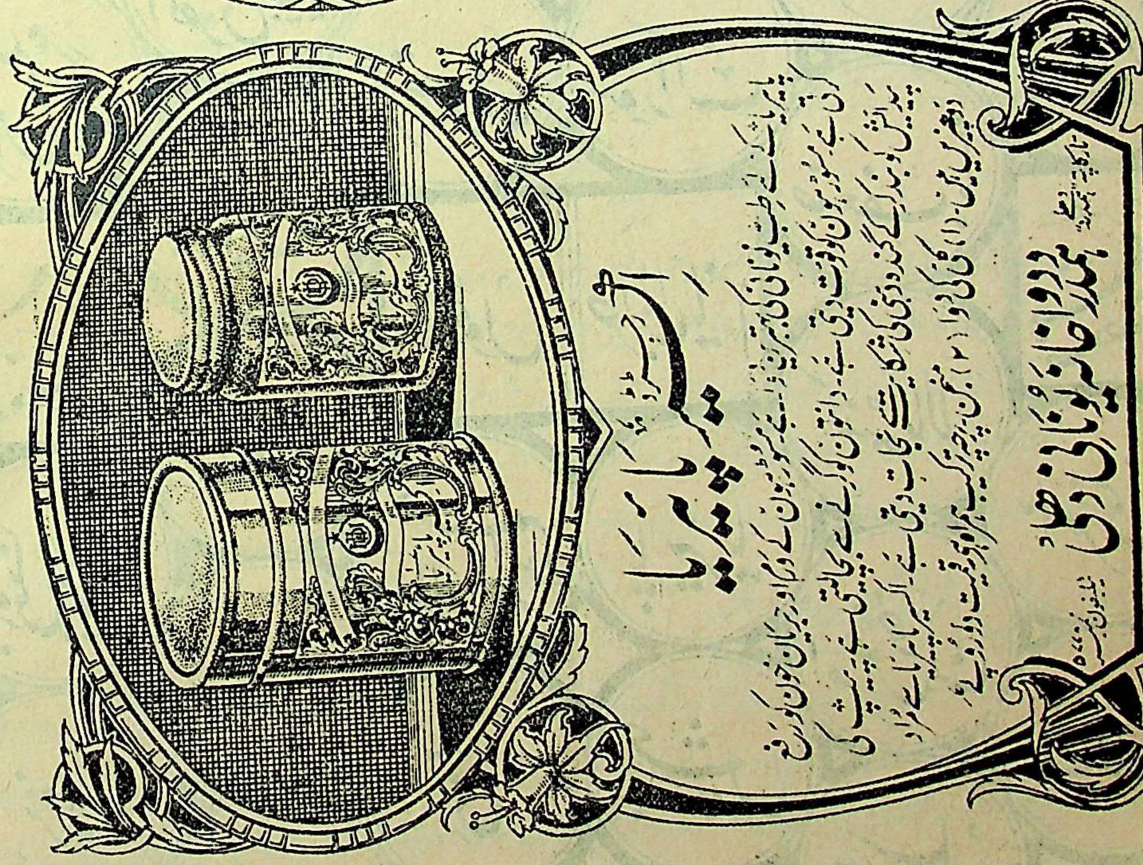
علامات پر مفید مضامین جمع کئے گئے ہیں۔ ایک مستقل باب اچھے اچھے نسخوں کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ مضمون نگاروں میں مقامی اطبا کے علاوہ ہندوستان کے بہت سے اطبا بھی شامل ہیں۔ اصلاحی مضامین میں جناب تمکین کاظمی صاحب کا مضمون "ہوس باہ کرے تباہ" دلچسپ اور نتیجہ خیز ہے حکیم دکن کے مدیر حکیم مولوی محمد ظفر الدین صاحب ناصر ہیں۔ جو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ امید ہے کہ رسالہ مقبولیت حاصل کریگا۔ کاغذ معمولی کتابت و طباعت خاصی ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے نو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر یہ خاص اشاعت منگائی جاسکتی ہے۔ سالانہ چندہ دو روپے ہے۔ جس میں یہ اشاعت بھی خریداروں کو دیجاتی ہے۔

"پھول باغ" پٹیالہ کا سالانہ نمبر

سائز ۲۲×۱۸/۴ ضخامت ۱۶۴ صفحے، قیمت دو روپے۔
پتہ :- منیجر صاحب رسالہ "پھول باغ" ریاست پٹیالہ

جناب صاحبزادہ گوربچن سنگھ صاحب کوشاں سنگت پوری چار سال سے رسالہ "پھول باغ" نکال رہے ہیں۔ ہمیں اس کے عام نمبروں کو تو اچھی طرح دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا لیکن یہ سالانہ نمبر جو ہمارے پاس بغرض "تبصرہ بروئے انصاف" پہنچا ہے، ہم نے اچھی طرح دیکھا۔ اس کو دیکھکر یہ یقین مشکل سے آتا ہے۔ کہ پٹیالہ جیسے مقام سے اتنا ضخیم اور متنوع سالانہ نمبر کیسے شائع ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کامیابی میں جناب کوشاں کی کوشش اور سرگرمی کو بہت زیادہ دخل ہے۔ سالانہ نمبر بہت سے جاذب توجہ ابواب پر منقسم ہے۔ اخلاقیات کے باب میں اخلاقی افسانے و نظمیں جمع کی گئی ہیں "تازہ نظموں اور غزلوں کو نظمیات" میں جگہ دی گئی ہے۔ تین دلچسپ کہانیاں "باب افسانے" کی زینت ہیں، اسی طرح تفریحات، ادبیات، تعلیم و تربیت اور بچوں کا باغ وغیرہ ابواب ہیں۔ تقریباً چالیس صفحے "حصہ پٹیالہ" کے لئے وقف کئے گئے ہیں جس میں ریاست پٹیالہ کی تاریخ اور اس کے فرمانرواؤں کے حالات اکٹھے کئے ہیں۔ کاغذ چکنا لگایا گیا ہے۔ کتابت اور طباعت خاصی ہے۔





درسِ صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حبّ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں۔ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ(۶) آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بےخطا اور مجرب ہے، +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتّی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپشول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ا/

"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہو اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہی۔ درد سر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پُر تاثیر ہی۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوںکی جڑونکو مضبُوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت موثر ثابت ہُوئی ہی مثل اور خوشبُودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بےخطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہو کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لیئے یہ عجیب غریب بےخطا دوا بنائی گئی ہو۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہو۔ کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سی اسکا قلع قمع ہوجاتا ہو طرفہ یہ ہو کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہو ضعف اعصاب کو مفید ہو بھوک لگاتی ہو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک مرض سی نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سی بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کرسکتے ہیں (ترکیب استعمال) - ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد شیائسے پرہیز کرنا چاہیئے)

قیمت ہم تولہ رکھی گئی ہو جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہو یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہو تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہو۔ آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہی اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہو اور تکلیف دہ مرض رفع ہوجاتا ہو اس مرض سی جو عام کمزوری ہوجاتی ہو اسکو قوت سے بدل دیتی ہو +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملا کر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دُودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک، ایکروپیہ چار آنہ (عہ؍)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہوگئی ہو۔ اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہو۔

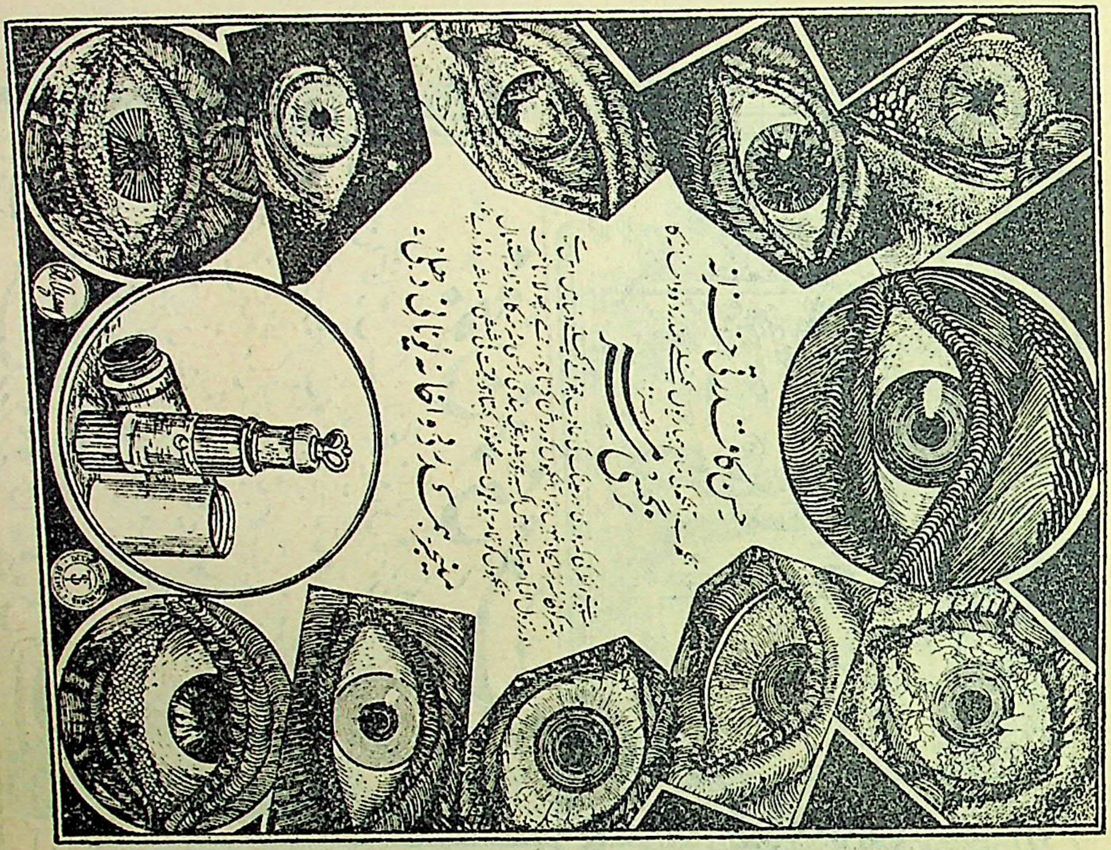
اور اسکا نام

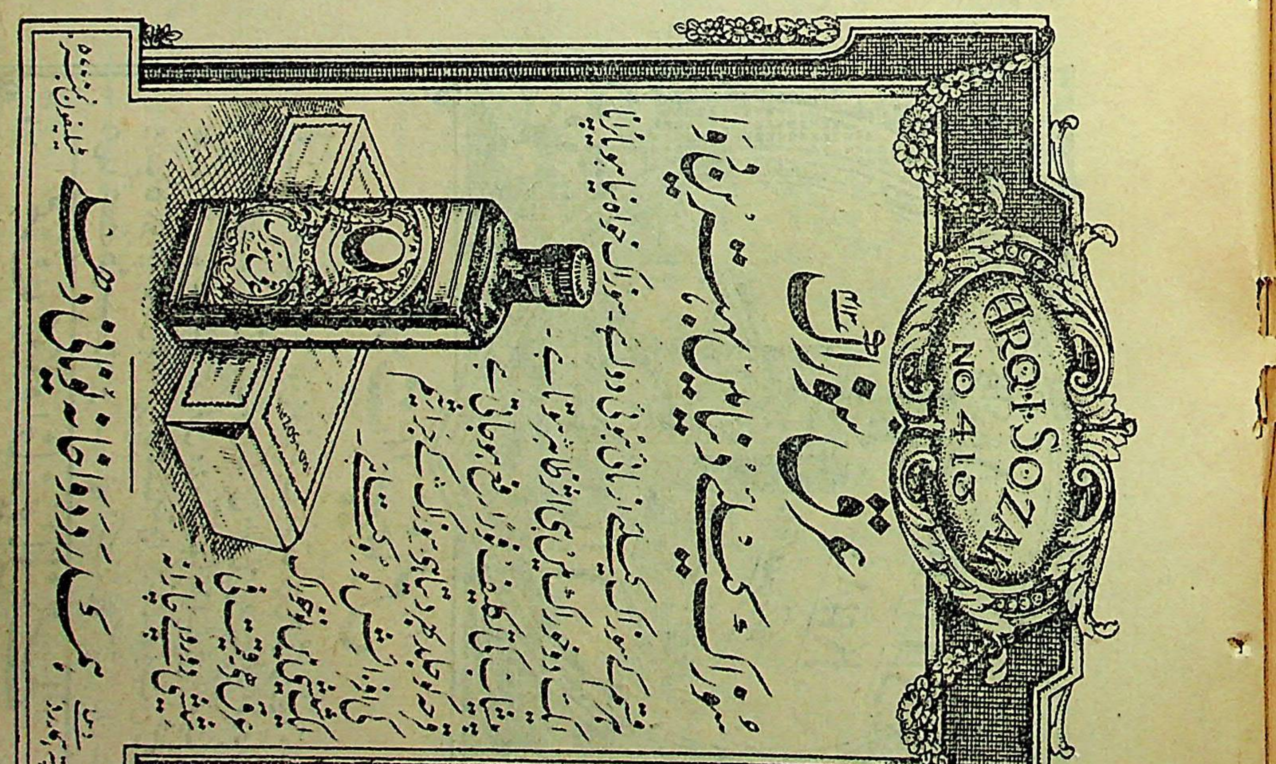
دولابی

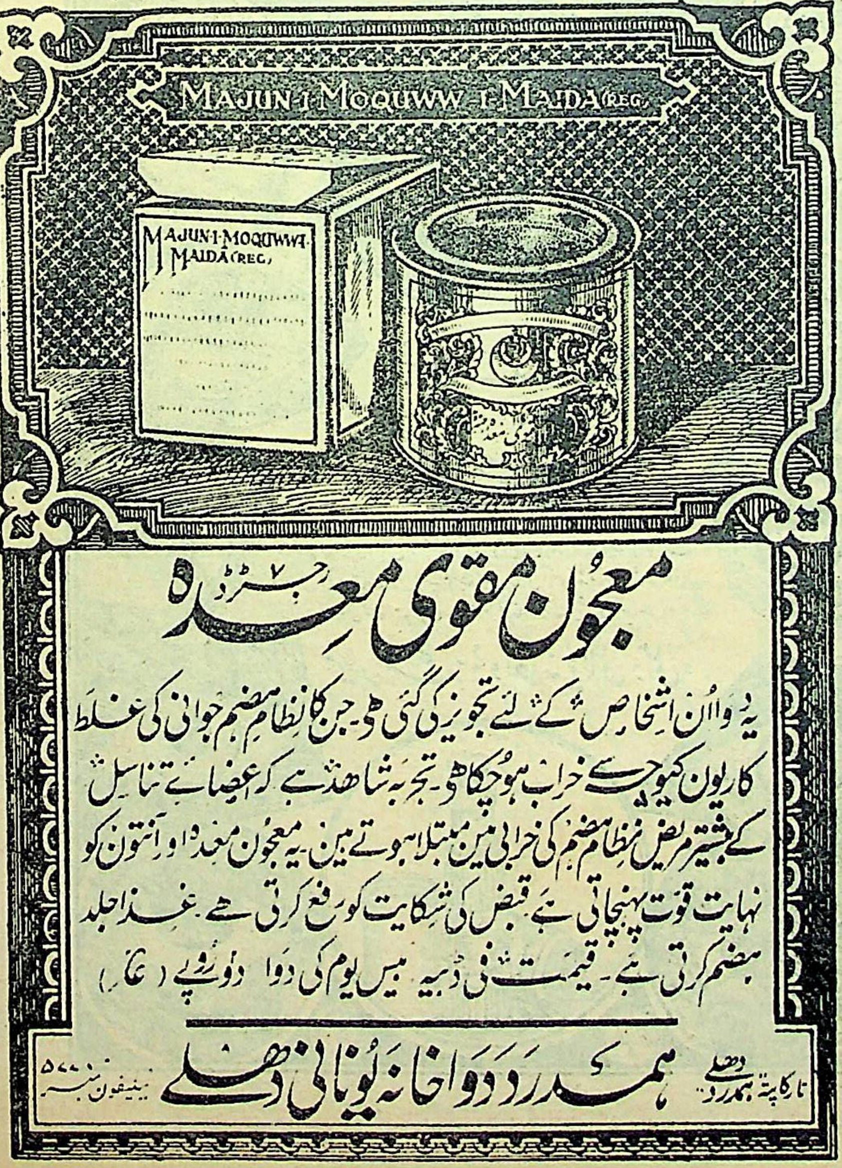
ہی۔ ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہی +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے؍)
تین رُوپے +

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے +




ARQ-I-SOZAK
NO 413



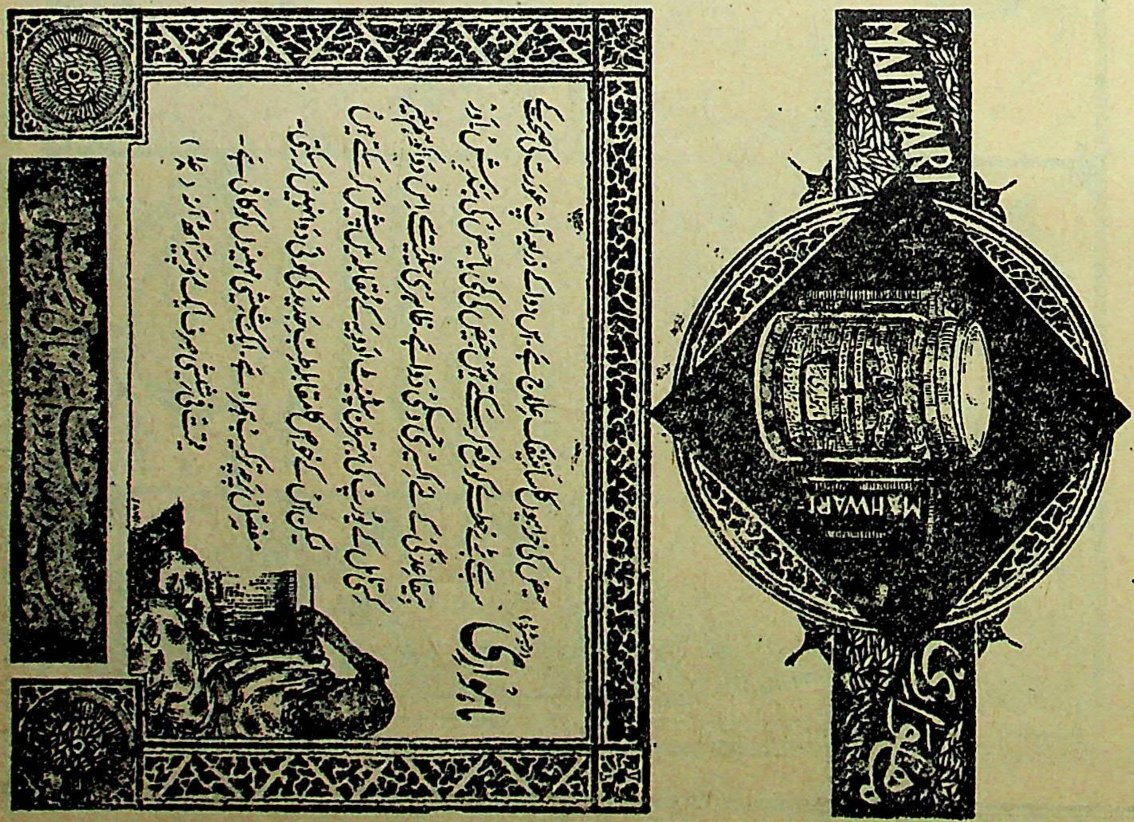


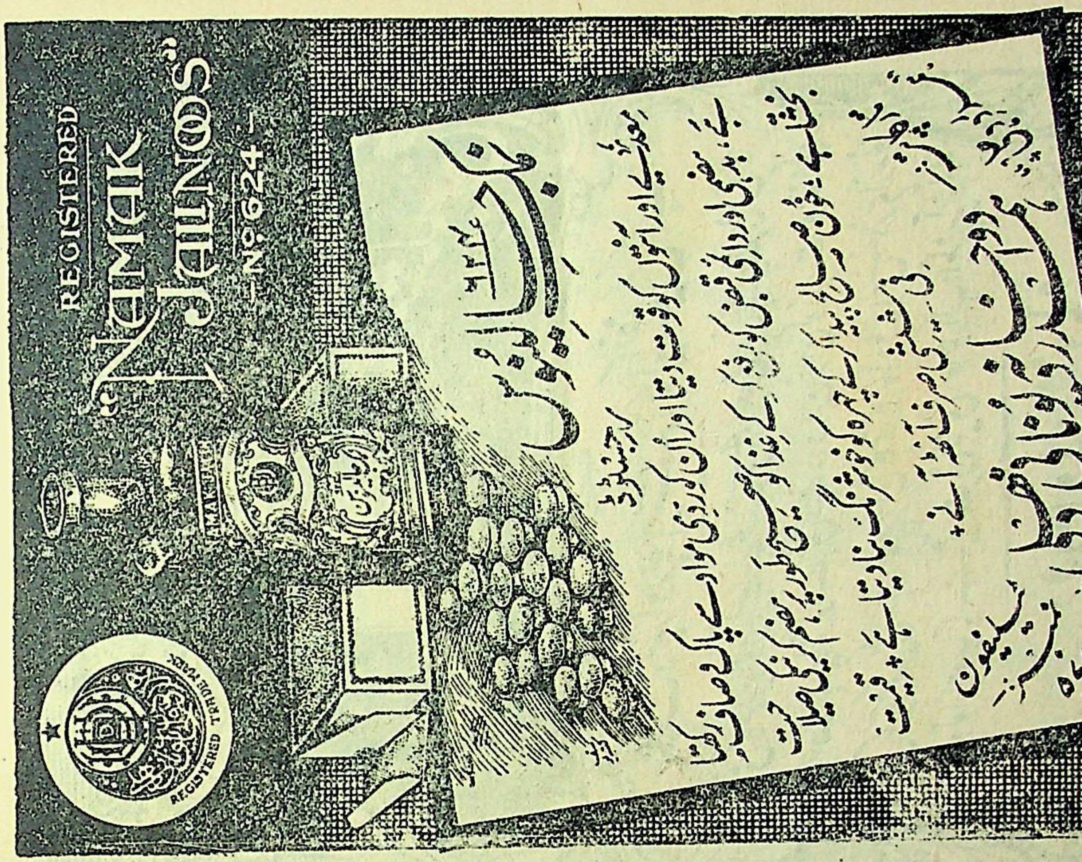
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے!


TILA-I-AZAM


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
SCHOOL


मुफ़रह मुश्की
"MUFARRAH MUSHKIN"
مفرح مشکین
یعنے
مشک، عنبر اور جواہرات کا ایک نفیس مرکب
دماغی کام کرنیوالوں کیلئے عجیب چیز ہے۔ معدہ میں پہنچتے ہی دماغ اور تمام اعصاب پر اثر کرنے لگتی ہے۔ دوران خون کو درست اور غذا کی خواہش کو تیز کردیتی ہے۔ تمام دن کا تھکا ہوا دماغ اس کے اثر سے ازسر نو تازہ و توانا ہوجاتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) ایک روپیہ آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAHWARI
ماہواری
ماہواری (رجسٹرڈ) حیض کی خرابیوں کا سائنٹیفک علاج ہے۔ اس دوا کے ذریعہ آپ عورت کی صحت کے سب سے بڑے خطرے کو رفع کرسکتے ہیں۔ حیض کی کمی یا حیض کی بندش اور بےقاعدگی کے لئے اکسیری حکم کی دوا ہے۔ ظاہری حیثیت سے اس دوا کو ہم بغیر کسی تامل کے یورپ کی بہترین پیٹنٹ ادویہ کے مقابلہ میں پیش کرسکتے ہیں لیکن اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کرسکتی۔
مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہے۔ ایک شیشی مہینوں کو کافی ہے۔
قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





Printed at the Delhi Printing Works, by Thakur Das & Sons and Published by Khwaja Niaz Ahmad.

Regd. No. L 2130.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF THE LATE

HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI



FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI.

"Woman Number."

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, Progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, the layman, the leaders of Women's movements and the general public.

Pages over 300

PRICE

Special Edition As 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

Subscription.

YEARLY ONE RUPEE. HALF YEARLY TEN ANNAS

EDITOR
HAKIM HAFIZ ABDUL HAMEED

SINGLE COPY 2 ANNAS

HAMDARD MANZIL, DELHI.

اشاعتِ خاص

دق و سل

ہمدردِ صحت دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی



It is not DEATH: it is DYING that alarms me: (MONTAIGNE).

HAMDARD-I-SEHAT

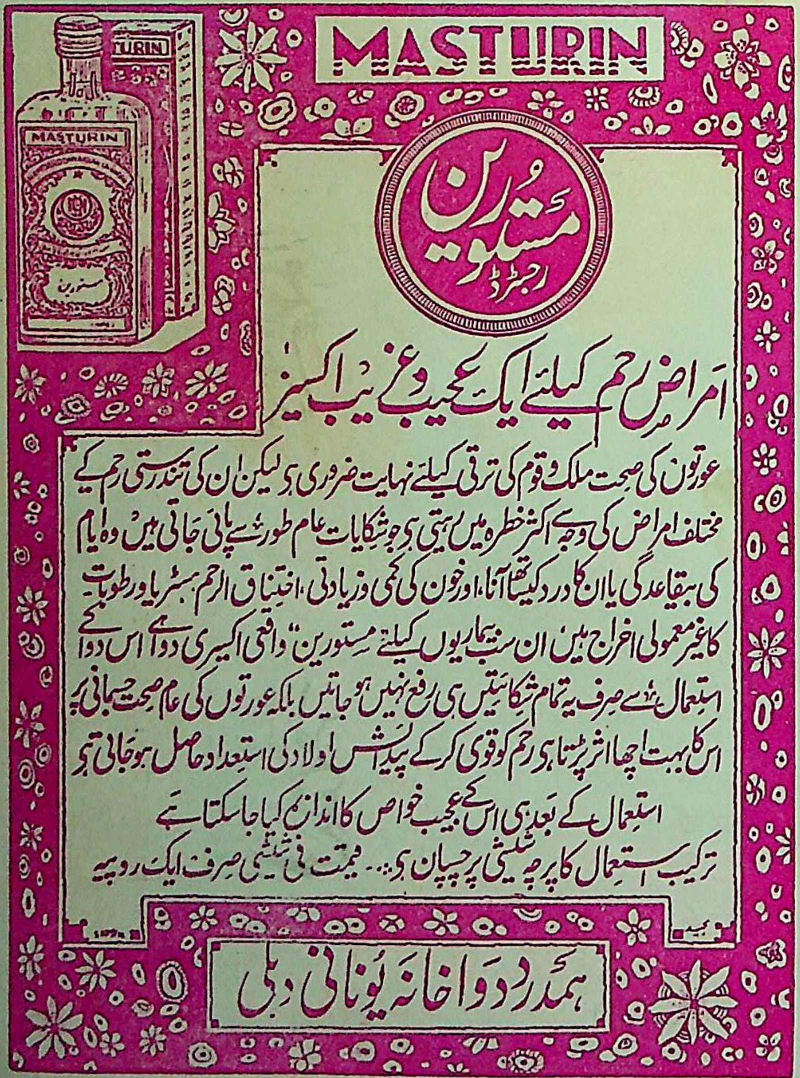
قیمت آٹھ آنے

TUBERCULOSIS NUMBER

ہمدرد منزل، دہلی

1938


SHARBAT
ROOHAFZA
شربت روح افزا
(رجسٹرڈ)
موسم گرما میں ہر قسم کی شکایت کیلئے
اکسیر ہے۔ تمام ہندوستان میں
اپنے خواص کیوجہ سے مشہور و مقبول
ہو چکا ہے۔ بڑے بڑے راجہ، نواب
اس کو ہمیشہ استعمال کرتے ہیں
فی بوتل ایکروپیہ چار آنے۔
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
Registered


MASTURIN
مستورین
(رجسٹرڈ)
امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بیقاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا اور رطوبات
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔۔۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اشاعت خاص

دِق و سِل

ہمدرد صحت دہلی

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ انکے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا۔ اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ کیونکہ "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں **یورپ** - **امریکہ** - آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائے گا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب - ادیب - مزاحیہ نویس - افسانہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبران اصحاب کو بھی دعوت فکر دے گا۔ جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادے گا۔ کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبران مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا۔ جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی۔ جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص کیا ہے۔ دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے +

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یا تو آپ ایک روپیہ کا منی آرڈر یا ایک روپیہ کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ "دق و سل" نمبر آپکے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء تک ۱۱ مہینے کے رسالہ ہر مہینہ آپکے پاس پہنچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ صرف ایک روپیہ میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے

(۲) اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے، تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ایک آنہ) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا +

قیمت: سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ (عہ)

قیمت
معمولی ایڈیشن ۸/
محصول ڈاک
۱/

مقام اشاعت
ہمدرد منزل لال کنواں - دہلی

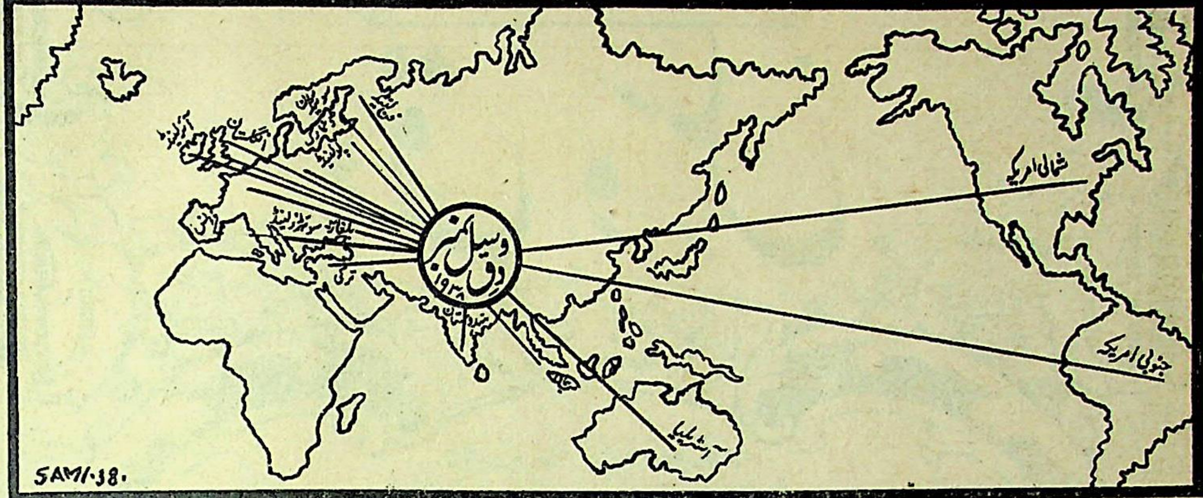
قیمت
اعلی ایڈیشن ۱۲/
محصول ڈاک
۱/

قیمت سالانہ ایک روپیہ مع اشاعت خاص
ممالک غیر سے تین شلنگ

حکیم خواجہ نیاز احمد پرنٹر و پبلشر نے دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا +
کتبہ شفاعت احمد

یہ معمولی ایڈیشن ہے

جلد ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۸ء نمبر ۱



فہرست تصاویر

بلاک کی تصاویر

نمبر سلسلہ	نام (شخصی)	صفحہ مقابل	نمبر سلسلہ	نام (فنی)	صفحہ مقابل
(۱)	ہز اکسلنسی لیڈی لن لتھ گو	۸	۱	سہ رنگی تصویر	
(۲)	حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب	۱۶		(۱) جراثیم دق	
۳	پنڈت اوپندر ناتھ دہن صاحب	۱۷		(۲) جراثیم دق سل رئوی	
۴	بہاری لال صاحب ملتانی	۱۷		مزمن میں۔	
۵	رابرٹ کاخ	۴۰		(۳) زلالی مفصلی جھلی کے جراثیم	۳۶
۶	ڈاکٹر محمد عثمان خانصاحب	۴۱		(۴) جراثیم حاد درنی التہاب	
۷	حکیم مولوی محمد فضل الرحمن صاحب	۶۲	۲	بقری عصیات درنیہ	۳۶
۸	ڈاکٹر جوزف ہالوس نیویارک	۷۶	۳	بقری اور انسانی جراثیم دق	
۹	ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب دہلی	۷۶		کی کاشتیں۔	۳۶
۱۰	لفٹننٹ کرنل اشرف الحق صاحب	۷۷	۴	سل رئوی مزمن	۶۳
۱۱	حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمد آباد	۷۷	۵	ثبوریۃ سلی	۶۳
۱۲	ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب	۱۰۵	۶	دو متصل قطنی فقرات کی سل	۱۰۴
۱۳	پروفیسر ایس ایل کنس کارڈف	۱۷۹	۷	عمود فقری کے ظہری خطہ کی سل	۱۰۴
۱۴	حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آباد	۱۷۹	۸	خراج عمود فقری	۱۰۴
۱۵	حکیم محمد یوسف نیر	۱۷۸	۹	قطنی خراج (جانبی منظر)	۱۰۴
۱۶	خانصاحب حکیم یوسف حسن	۱۷۸	۱۰	ظہری خراج اور حوض کا تعلق	۱۰۴
۱۷	ڈاکٹر سیوری سوونن فن لینڈ	۲۱۴	۱۱	ظہری خراج حرقفی حفرہ میں	۱۰۴
۱۸	ڈاکٹر ایکسل فان بونس	۲۱۴	۱۲	عمود فقری کے ظہری حصہ میں جیکٹ کا استعمال	۱۰۵
۱۹	ڈاکٹر جے۔ اد مسکی		۱۳	دق کے کرسمس کٹ (فن لینڈ)	۲۱۴
	(پولینڈ)	۲۲۸	۱۴	نومیلا سینے ٹوریم (فن لینڈ)	۲۱۵
۲۰	ڈاکٹر روزی رڈکاف بلغاریہ	۲۲۸	۱۵	ہکر جو سینے ٹوریم (")	۲۱۵
۲۱	ڈاکٹر العطاس انقرہ (ترکی)	۲۲۹	۱۶	ترکی کی ایک صحتگاہ کے مختلف مناظر	۲۲۹

لیتھو کی تصاویر

نمبر سلسلہ	نام (شخصی)	صفحہ	نمبر سلسلہ	نقشے (فنی)	صفحہ
۱	حکیم اکبر حسین الہ آبادی	۱۲۹	۱	تپ دق کی شرح اموات	
۲	حکیم سید علی اکبر آزاد	۱۳۰		متعلق مضمون پروفیسر	۵۹
۳	حکیم لالہ سری رام دوساجھ	۱۳۱		ژیکراد پیرس	
۴	حکیم رحمت علی ہمایوں	۱۳۲	۲	نفخ الصدر طبعی	۸۹
۵	حکیم ظہیر الدین صاحب اروپی	۱۳۶		سوئی کا سائز	
۶	حکیم امیر علی شاہ صاحب	۱۳۸	۳.	نقشہ شرح اموات دق	۲۱۴
۷	حکیم مظہر محمود صدیقی	۱۳۹		فین لینڈ	
۸	حکیم ڈاکٹر غوث محی الدین صاحب	۱۴۱			
۹	حکیم محمد حسن صاحب بسی سرہند	۱۴۳			
۱۰	حکیم محمد حیات صاحب ثابت	۱۴۴			
۱۱	حکیم جوند سنگھ صاحب حویلی	۱۴۶			
۱۲	حکیم مرزا منظور حسین صاحب	۱۴۸			
۱۳	حکیم شفاء القادری صاحب	۱۴۹			
۱۴	حکیم سید محمد رضا صاحب	۱۵۰			
۱۵	حکیم تلسی داس صاحب	۱۵۰			
۱۶	حکیم آغا منصب علی صاحب	۱۵۱			
۱۷	حکیم گھاسی خانصاحب	۱۵۱			

فہرست مضامین

اِشارات

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دِق و سل" حاضر ہے۔ اگر وقت کی پابندی کا خیال نہ ہوتا تو معمول سے دو تین دن پہلے ہی اسے شائقین کے ہاتھوں میں پہونچایا جاسکتا تھا۔ لیکن وقت کی پابندی جہاں اس بات کی متقاضی ہے کہ پانچ تاریخ کی بجائے چھ نہ ہو جائے، وہاں وہ تین یا چار تاریخ کو رسالہ شائع کردینے میں بھی مانع ہے۔ ورنہ موسیو لیبان جیسے صاحب قلم کو کسی اور رنگ میں یہ بات لکھنے کا موقع مل جاتا کہ "ہندوستانی پابند وقت نہ پہلے تھے اور نہ اب۔ پہلے اگر وہ ریل کی روانگی کے ایک ایک گھنٹہ بعد اسٹیشن پر پہونچتے تھے۔ تو اب دو دو گھنٹے پہلے ہی اسٹیشن پر جا پڑتے ہیں۔ کیونکہ ان کو یہ معلوم ہوگیا کہ ریل ان کی تاخیر کی وجہ سے نہیں رک سکتی تھی" +

معمول سے دو دن پہلے اگر ہم نے اپنا ادارتی کام ختم کرلیا ہے۔ تو غالباً اکثر اصحاب ہمیں عدم پابندِ وقت تو نہیں کہیں گے لیکن یہ ضرور ممکن ہے کہ بعض ناظرین اس تعجیل کو "کام کے ہلکا ہونے" پر محمول کریں۔ اور یہ بھی غیر ممکن نہیں ہے کہ بعض عنایت فرما یہ بھی ارشاد فرمادیں۔ کہ "دق و سل کا موضوع بھی کوئی ایسا معرکۃ الآرا موضوع ہے کہ جس پر غور و فکر مشکل اور جس میں خامہ فرسائی کی راہیں دشوار ہوں"۔ یہ یا اسی قسم کی اور بھی تنقیدیں اس اشاعت خاص پر کی جاسکتی ہیں۔ جن کا بہترین جواب ہمارے خیال میں خود یہ اشاعت دے سکے گی لیکن یہاں چند باتوں کیطرف اشارہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

ہمدرد صحت کی یہ اشاعت پہلی خاص اشاعتوں کے مقابلہ میں کئی اعتبار سے مختلف اور غالباً "ترقی یافتہ" ہے۔ ترقی یافتہ کا اگر عام مفہوم ہی مراد لیا جائے تو اس نمبر کی ضخامت مقررہ ضخامت سے چالیس صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ اور بات ہے کہ دو سو صفحوں کی مقررہ ضخامت پر عمل سوائے ایک بار کے کبھی نہیں ہوا۔ ہر سال کچھ نہ کچھ صفحے بڑھتے ہی رہے۔ اب بھی بہت سے مضمونوں کی کاٹ چھانٹ کے بعد ضخامت تقریباً سوائی ہے۔ اگر وہ سب مضامین اس اشاعت میں شامل کردیئے جاتے جو اب تک دفتر میں پہنچ چکے ہیں یا جن کی کاپیاں وقت کے وقت مجبوراً خارج کی گئی ہیں۔ تو ضخامت کا ڈیوڑھے سے بھی بڑھ جانا یقینی تھا۔ اور اگر پیش نظر تمام مواد کا جائزہ بے فکری سے لیا جاتا تو ایسی ایسی تین چار خاص اشاعتیں بھی اس کے لئے کافی ثابت نہ ہوتیں +

ضخامت کی زیادتی، کاغذ کی عمدگی، کتابت و طباعت کے اہتمام، تصاویر کی فراوانی اور ٹائٹیل کی معنویت وغیرہ سے قطع نظر بھی کرلیجائے اور "ترقی یافتہ" کا مفہوم وہی لیا جائے جو ارباب دانش میں معتبر ہے تو اس لحاظ سے بھی یہ اشاعت خاص بہت سے موانع اور اسباب ہمت شکنی کے باوجود خاصی آگے بڑھی ہوئی ہے۔ اور یہ بات بلا تامل کہی جاسکتی ہے۔ کہ دق و سل پر جتنا فنی اور علمی مواد اس اشاعت میں جمع کردیا گیا ہے۔ وہ بہت سے لوگوں کے لئے تعجب خیز ہے۔ اور سچ پوچھئے تو ہماری توقع سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ کیونکہ وقت کی تنگی کام ذرا پھیکا ہی کردینے میں مصر معلوم ہوتی تھی۔

ہمدرد صحت کی اس اشاعت خاص کے لئے جو پروگرام آج سے ٹھیک دو مہینے پہلے بنایا گیا تھا آج وہ جامہ عمل پہنے ہمارے سامنے ہے بعض جگہ کچھ جزوی تبدیلیاں ہوئیں۔ لیکن کلی طور پر اس نمبر کی وہی شکل رہی جس کا خاکہ ناظرین دیکھ چکے ہیں۔ ابواب کی تعداد اتنی ہی رہی لیکن بعض مضامین اس نوعیت کے بھی اس اشاعت میں شامل ہیں کہ خاکہ بناتے وقت اگر ان کا خیال ہوتا تو ان کے لئے مستقل بابوں کا اضافہ مناسب سمجھا جاتا۔ اب وہ سب مضامین مجوزہ ابواب ہی میں پیش کردیئے گئے۔ ناظرین کوئی چیز بے موقع نہیں پائیں گے +

اس اشاعت خاص کے دس بابوں میں سے پہلے باب کا عنوان "دق و سل اور طب قدیم" تجویز کیا گیا تھا۔ خیال یہ تھا کہ اس باب کی تسوید و ترتیب کا بار ادارہ ہی کے کندھوں پر پڑے گا۔ لیکن فاضل گرامی حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی نے اس کی

ذمہ داری لے کر ہمارے کاموں کو بہت ہلکا کر دیا۔ اس کیلئے ہم موصوف کا جتنا بھی دلی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ حکیم صاحب نے جس قابلیت اور وسعت نظر سے یہ مقالہ لکھا ہے۔ وہ ان ہی کا حصّہ ہے۔ اس اشاعت خاص میں اس مقالہ کا ابتدائی حصہ شائع کیا جارہا ہے۔ شائقین اس کے بقیہ حصّوں کو آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

دوسرے باب کو آیورویدک کے نام معنون کیا گیا تھا۔ اس کے لئے بھی ہم کو بعض ایسے قلمی معاون مل گئے۔ جن کی تحریرات ہمیشہ دلچسپی سے پڑھی جاتی ہیں۔ کویراج پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی کا مضمون "تپ دق" اور جناب برج وید کرشن دیال کا مضمون "تپ دق اور چرک بھگوان کا قدیم طریقہ علاج"، اور بہاری لال صاحب وید کا مضمون "تپ دق وسل" پڑھنے کے قابل مضامین ہیں۔ جنہیں امید ہے کہ نہ صرف وید ہی دلچسپی سے پڑھیں گے۔ بلکہ ہمارے اطبا بھی اپنے ملک کے قدیم طریقہ علاج کے متعلق مفید معلومات حاصل کریں گے۔ اس باب میں بزرگ محترم حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سدھوری کی عدم موجودگی کو ناظرین ضرور محسوس کریں گے۔ حکیم صاحب کا مضمون اس قدر تاخیر سے وصول ہوا کہ یہ باب اس وقت منزل طباعت سے بھی گذر چکا تھا۔ اب انشاءاللہ یہ بیش قیمت مضمون آئندہ اشاعت میں نذر ناظرین کیا جائے گا۔

تیسرے باب "عصبیہ تدرن یا جرثومہ سل و دق" کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ یہ ہمارے فاضل دوست ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب دارالترجمہ، جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے عمیق مطالعہ اور زور قلم کا نتیجہ ہے۔ غالباً اس عنوان پر اس قدر تفصیل سے ہماری زبان میں بہت کم لکھا گیا ہوگا اطبائے قدیم واطبا جدید دونوں اس سے مستفید ہوں گے۔ ہم اپنے کرم فرما کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہمدرد صحت کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اس کو ایسے قابل اصحاب کی قلمی معاونت کا شرف حاصل ہے۔ چوتھا باب "دق وسل کا عام بیان" ہے۔ جناب حکیم حافظ محمد قسیم الدین صاحب نے اس کو اس انداز سے لکھا ہے۔ کہ عوام بھی دق وسل کے متعلق اس کے ذریعہ ضروری باتیں جان سکتے ہیں۔ حکیم صاحب کا شکریہ بھی ہم پر واجب ہے۔

پانچواں اہم ترین باب "سل ریوی" ہے۔ پھیپھڑے کی دق ہی سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے۔ اس لئے اس اشاعت خاص میں اگر سب سے زیادہ توجہ اسی پر صرف کی گئی ہے تو تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی واضح ہے۔ کہ اس باب کو ہم اپنے پروگرام کے مطابق مرتب نہیں کر سکے ارادہ تھا۔ کہ سل ریوی کی قسموں، اس کے اسباب، الارات وعلامات، امراضیات اور تشخیص ومعالجات پر علیحدہ علیحدہ حصوں میں بحث کی جائے۔ تاکہ پڑھنے والے ہر چیز قرینہ سے رکھی ہوئی پائیں۔ اور پھر اسی قرینہ سے ان کے دماغ میں ہر بحث محفوظ ہوجائے لیکن یہ ارادہ کامیاب نہیں ہو سکا قلمی معاونین جنہوں نے اس عنوان پر قلم اٹھایا، اس بات کا خاص لحاظ نہیں رکھ سکے۔ تاہم جو مضامین اس باب میں درج کئے گئے ہیں۔ معالجوں کا ہر گروہ ان سے مستفید ہو سکتا ہے۔ اور غالباً یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ سل ریوی کے ہر ضروری عنوان پر اس باب میں بحث ہوگئی ہے۔

اس باب میں سب سے پہلے "سل ریوی کی تشخیص اور علاج کے جدید ذرائع" کے عنوان سے بعض جدید معلومات جمع کر کے پیش کرنے کی ہم نے کوشش کی ہے، اس کے بعد "سل ریوی کے ارتقائی مدارج" کے عنوان سے ایک بیش قیمت مضمون پروفیسر ژیگراد (پیرس یونیورسٹی) کا ہے۔ پروفیسر موصوف نے سل ریوی پر نہایت دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور بعض ایسے حقائق کا اظہار کیا ہے جس پر جماعت اطباء کو غور کرنا چاہیئے۔ یہ مضمون فرانسیسی زبان میں تھا۔ ادارہ نے کوشش کی ہے کہ مضمون نگار کا مفہوم وضاحت کے ساتھ سادہ زبان میں پیش کیا جائے "سل ریوی" کے عنوان سے جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب صدیقی نے مفید معلومات جمع کی ہیں۔ اور مضمون "تشخیص سل ریوی" ہمارے مکرم جناب پروفیسر حکیم مولوی محمد فضل الرحمٰن صاحب رئیس الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی، کی کرم فرمائی کا نتیجہ ہے۔ اس مضمون کی قدر اصحاب فن ہی کر سکتے ہیں۔ غالباً تشخیص سل کا مضمون اس سے زیادہ واضح نہیں ہو سکتا۔ مکرمی جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل طبیہ کالج دہلی نے، انتظامی مصروفیتوں کے باوجود ہماری درخواست کو رد نہیں فرمایا۔ آپ کا مضمون اگرچہ قامت میں کہتر ہے لیکن قیمت میں بہتر ہے۔ تشخیص دق جیسے وسیع عنوان پر

صرف دو صفحوں میں تمام ضروری باتوں کو جمع کر دینا کافی مطالعہ اور تجربہ کے بغیر کیسے ممکن ہی؟ صفحہ ۷۶ سے ۱۰۲ تک معالجات سل ریوی پر بحث ہی۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا نام ڈاکٹر جوزف ہالوس (نیویارک) کا ہے۔ آپ نے "محفوظ خون (امیون بلڈ) کے ذریعہ سے دق کا علاج" میں اس طریقہ علاج پر روشنی ڈالی ہی۔ یہ مضمون معالجوں کی توجہ کو جذب کئے بغیر نہیں رہے گا۔ "ہماری مجبوری اور ناکامی" میں ہمارے کرم فرما لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب نے اپنے دلچسپ انداز میں بعض حقائق کا اعتراف کیا ہی۔ پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔ "سل ریوی میں مصنوعی نفخ الصدر" میں آپ کو اس طریقہ علاج کے مفصل حالات معلوم ہو جائیں گے۔ "کرومو پیتھی اور سل و دق"۔ "ہائیڈرو پیتھی اور سل و دق کا علاج" اور "سل و دق کا ہومیو پیتھک علاج" یہ تینوں مضامین جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کی توجہ کا نتیجہ ہیں۔ جناب مولانا سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔ اے نے مضمون "ریگ صحرا سے دق و سل کا علاج" عنایت فرما کر اس بات کا ثبوت دیا ہی کہ غیر اطبا کو بھی دق و سل کے مسئلہ سے خاصی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ ہم ان تمام اصحاب قلم کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے نتائج افکار سے اس باب کی قدر و قیمت بڑھائی ہے۔

چھٹا باب "مختلف اعضا کی دق" کے لئے مخصوص ہی۔ اس میں سب سے پہلا مضمون "سل عمود فقری" جناب ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ کے طبی و علمی انہماک کا نتیجہ ہی۔ اطبا اسکے مطالعہ سے یقیناً محظوظ ہوں گے۔ جناب ڈاکٹر ایس کرشنا سوامی نے "عہد طفولیت کی سل اور اس سے حفاظت کی تدابیر" میں بہت سی مفید باتیں لکھی ہیں۔ "دق گردہ"۔ "دق چشم" تراجم ہیں۔ خنازیر پر جناب حکیم ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب لاہور نے مفید مواد جمع کیا ہے۔ "زنانہ اعضائے تناسل کی دق" جناب حکیم سید محمد غوث صاحب مدراس کے شوقِ خدمتِ فن کا مظہر ہے۔ "ہڈیوں کے دقی امراض" کے عنوان سے ایک مضمون لفٹننٹ کرنل۔ ایم۔ ایم۔ کروکشینک آئی۔ ایم۔ ایس (مدراس) کا مدراسی معاصر "انٹی سپٹک" میں چھپا تھا۔ اس کا ترجمہ بھی اس باب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ امید ہی کہ اطبا اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔ ہمدرد صحت اپنے ان قلمی معاونوں کی خدمت میں بھی ہدیۂ تشکر پیش کرتا ہے۔

"مجربات دق و سل" کے باب کا نمبر ساتواں ہے۔ دس پانچ نہیں بلکہ پورے ساٹھ حکیموں، ڈاکٹروں اور ویدوں نے اس کو قابل قدر اور مفید بنانے میں حصہ لیا ہے۔ یونانی نسخوں کے علاوہ اسی باب میں سل و دق کے متعلق ڈاکٹری اور ویدک مجربات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ دو صفحے یورپ کی پیٹنٹ دواؤں کے لئے وقف ہیں۔ بغرض یہ باب متلاشیان مجربات کے لئے ایک ایسا ذخیرہ ہی جس سے وہ فائدہ اٹھائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اس مختصر جگہ میں فرداً فرداً ان ساٹھ کرمفرماؤں کا شکریہ تقریباً ناممکن ہی۔ اس لئے اجتماعی طور پر ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آٹھویں باب کا نام "باب الصحت" ہے۔ یہاں سے گویا اس اشاعت خاص کا علمی و ادبی حصہ شروع ہوتا ہی جس میں غیر اطبا کے لئے اس مسئلہ کے ہر نمایاں پہلو کو پیش کیا گیا ہی۔ اس باب کے مضمونوں کے عنوان تو ناظرین فہرست مضامین میں دیکھ لیں گے۔ مضمون نگار اصحاب کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ڈاکٹر جے۔ جی۔ ہیبرٹ ایم۔ ڈی؛ ڈاکٹر اے۔ کے متر (کلکتہ) حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آباد۔ ڈاکٹر عبدالحمید چغتائی لاہور میجر ڈبلیو۔ ایچ کرچسٹن چیف ہیلتھ کمشنر صوبہ دہلی۔ ڈاکٹر سر ہنڈرل واریر جونس ڈائرکٹر پیپ ورتھ ولیج سٹل منٹ کیمبرج، ڈاکٹر ایس۔ ایل کمنس سی بی ای، ایم جی، ایم ڈی کارڈف انگلینڈ، ڈاکٹر کیتھرین مچل ٹوما۔ بی اے، چکاگو (امریکہ) خاں صاحب حکیم یوسف حسن خاں صاحب (بہار) حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب سہسوانی۔ ایڈیٹر رسالہ تندرستی دہلی۔ ڈاکٹر رفیق الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل دہلی۔

ان اصحاب میں سے نمبر ۱ و ۲ و ۵ کے مضامین ہمدرد صحت کے نام براہ راست نہیں آئے ہیں بلکہ انگریزی روزناموں سے ترجمہ کئے گئے ہیں۔ باقی سب کرم فرماؤں کے لئے ہمارا دل شکرگذاری کے جذبات سے پر ہے۔

باب "دنیائے دق و سل" (نواں) ناظرین کو دق و سل کے متعلق بہت سے حقائق سے روشناس کرائے گا۔ اس میں دق کے مسئلہ کو بین الاقوامی نقطہ نظر سے جانچ کر اس کے ہر ممکن پہلو روشنی میں لایا گیا ہے۔ ہندوستان کے متعلق حکومت ہند کے پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ کا ترجمہ درج کیا گیا۔

ہے۔ جس سے اس گتھی کے سلجھانے میں کسی حد تک مدد مل سکتی ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر سی ہووارڈ مارسی میڈیکل ڈائرکٹر فلاڈلفیا (امریکہ) کا مضمون "دق کے اثرات کی تحقیق نسلی اعتبار سے" ہے مضمون کی اہمیت اس کے نام سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد جمعیۃ الاقوام کی رپورٹوں سے "دنیا بھر میں دق وسل سے مرنے والوں کی شرح" تفصیل سے دکھائی گئی ہے۔ ان نقشوں سے ایک نظر میں دق وسل کی پوری دنیا ہمارے سامنے آجاتی ہے پھر یورپ وغیرہ ممالک کے محکمہ ہائے صحت عامہ کے ڈائرکٹروں کے مضامین ہیں جن میں انہوں نے اپنے اپنے ملکوں کے وہ حالات مفصل لکھے ہیں جو دق وسل کے متعلق ہیں۔ ان مضامین کو پڑھنے کے بعد ہم یہ بخوبی اندازہ لگاسکیں گے۔ کہ دوسرے ممالک نے اپنی مشکلات کو کس طرح حل کیا ہے اور اس بلائے عظیم سے نبرد آزمائی کے لئے ہمیں کیا ذرائع اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کریں گے کہ وہ اس باب کو ایک ایک لفظ کو غور واحتیاط سے پڑھیں۔

فین لینڈ، سویڈن، بلغاریہ، پولینڈ، ترکی، آئرلینڈ، نیویارک، شکاگو اور آسٹریلیا وغیرہ کے ڈائرکٹران صحت عامہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ہماری درخواست پر ہم کو اپنے ملک کے متعلق بیش قیمت معلومات مہیا کیں۔ غالباً چھ سات حکومتیں اور ہیں جن سے ہم نے حالات بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ اگر بعد میں ان ممالک سے مضامین وصول ہوئے تو وہ بھی آئندہ اشاعتوں میں نذر ناظرین کردئے جائیں گے

دسواں باب "ادبیات دق وسل" ہے۔ اور اس میں بھی ناظرین بہت سی متعارف ادبی شخصیتوں کو جلوہ فگن دیکھیں گے۔ جناب پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی، جناب حکیم مولانا محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی، جناب شوکت تھانوی، جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی جناب کوثر چاندپوری، جناب مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیر وغیرہم میں سے اکثر صاحب ایسے ہیں جو ادبی دنیا کے ساتھ مخصوص ہیں لیکن ہم انہیں کسی نہ کسی طرح طبی دنیا میں لے ہی آتے ہیں۔ اور یہاں وہ ادب وطب کا ایک ایسا "آمیزہ" تیار کرتے ہیں جس کی لذت کو بس اصحاب علم ہی اچھی طرح محسوس کرسکتے ہیں +

بہرحال ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر حاضر ہے۔ اس میں کیا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ ناظرین خود ہی کرلیں +

عبدالحمید

یکم جولائی ۱۹۳۸ء

جامعہ طبیہ دہلی کا داخلہ

جامعہ طبیہ دہلی نے اپنا سہ سالہ نصاب تعلیم عدیم المثال کامیابی کے ساتھ ختم کیا اور اس سال یہاں کے سندی امتحان میں طلبا کی ایک بڑی تعداد شریک ہوئی، جامعہ طبیہ ان اطبائے گرامی کی نگرانی میں قائم ہے جو تیس سالہ علمی، عملی تجارب کی بنا پر طبی دنیا میں ماہران تعلیم تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور طب کی ترقی۔ نصاب تعلیم کی اصلاح وتجدید کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرچکے ہیں جن میں سے :-

(۱) حکیم محمد الیاس خاں صاحب صدر جامعہ طبیہ دہلی وآنریری سکرٹیری آل انڈیا ویدک ویونانی طبی کانفرنس دہلی +

(۲) حکیم محمد فضل الرحمن صاحب رئیس جامعہ طبیہ دہلی + (۳) حکیم محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ طبیہ دہلی +

کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، جو مسیح الملک مرحوم کے طبی مشن کے اہم ارکان رہ چکے ہیں۔ بہترین نصاب، بہترین اسٹاف، اور کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعلیم اس طبی درسگاہ کی خصوصیات میں داخل ہے +

نئے سال کا داخلہ یکم اگست ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔ اور مقررہ تعداد پوری ہوجانے کے بعد بند کردیا جائیگا۔ داخلہ کی درخواست جامعہ طبیہ کے چھپے ہوئے فارم پر بنام شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی آنی چاہیئے۔ لائحہ (پراسپکٹس) اور فارم داخلہ شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی سے طلب کریں + ناظم جامعہ طبیہ دہلی

پہلا باب

دِق و سِل اور طبّ قدیم

سِلّ و دِق!

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ دہلی

علم الامراض کے لحاظ سے جس میں حتی الامکان بشری طاقت کی محدود حد تک ہر مرض کی ماہیت بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، سِل و دق کے گہرے اور دقیق مسائل میں ڈوبنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں بھیانک الفاظ کی لفظی اور معنوی تحقیق کی جائے۔

سِل و دق میں اشتراکِ معنوی

یہ تو طب یونانی کے ایک مبتدی کو دس پندرہ اسباق کے اندر ہی بتا دیا جاتا ہے کہ "تپ دِق" سِل کے اعراض لازمہ میں سے ہے، اسلئے دق کو سل کے ساتھ ایک طرح کا لزوم اور ایک جہت سے دونوں کے درمیان تلازُم پایا جاتا ہے۔ اس تلازم میں "ایک جانب" کی قید اسلئے لگائی گئی کہ دوسری جانب سے یہ رشتۂ لزوم مفقود ہے: یعنی یہ ہر صورت میں ضروری نہیں ہے کہ دِق کے ساتھ سِلّ بھی پائی جائے۔

اس درس قدیم کے بعد ایک مبتدیِ طب ان دونوں خطرناک اصطلاحات کو ایک ساتھ سنتا ہے، تو اس کا ذہن اسی قدیم "آموختہ" کی طرف تیزی کے ساتھ منتقل ہو جاتا ہے، اور وہ بلا دریغ سمجھ جاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان مِن وَجہٍ لزوم ہے، اِسلئے لفظ دق کو سلّ کے ساتھ چپکا دیا جاتا ہے۔ ایسے مبتدی فن اور اسی درجہ کے اطباء جو محض اپنے گھر کے ایک گوشہ پر صبر و قناعت کرنا اخلاقیات کا کارنامہ تصور کرتے ہیں، جب ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص میں دِق کو سِلّ کے ساتھ ایک رشتے میں بندھا ہوا دیکھیں گے، تو —— فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست —— اُن کے تخیل کی پرواز محض اسی منتہائے خیال تک محدود رہیگی، اور وہ اس امر کو بہت ہی تعجب سے سنیں گے کہ طِبّ یونانی کا باوا، بوڑھا بقراط آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے بے تکلفی کے ساتھ سِلّ کو دِقّ کے معنے میں استعمال کیا کرتا تھا، اور پھیپھڑوں کے زخم کو دِق میں شامل سمجھتا تھا، جسکے صاف معنے یہ ہیں کہ بقراط کے ذہن میں سلّ و دِقّ کی حقیقتیں فیمابین زیادہ بُعد نہیں رکھتی تھیں۔

ایسے قانعین و صابرین کے لئے غالبًا یہ خبر بھی موجب حیرت ہوگی کہ آج ڈھائی ہزار سال کے بعد نغموں میں ذرا نمائشی دلفریبی کا افسوں بھر کر، پھر اُنہیں قدیم سُروں کو جدید مزماروں میں الاپا جا رہا ہے، اور بتایا جا رہا ہے کہ دق کی جتنی صورتیں رونما ہوا کرتی ہیں، اکثر و بیشتر حالات میں دراصل سِلّ ہی کے موذی مواد کمین گاہوں میں چھپے ہوئے کارفرمائیاں کرتے رہتے ہیں۔

کیا عجب ہے کہ اشاعتِ خاص کا یہ "جڑواں عنوان" بہ عُنوانِ کنایہ، بوڑھے بقراط کے اسی واجب الاحترام قدیم مافی الضمیر کی طرف اشارہ کر رہا ہو، اور اسی پُرانی حقیقت کو از سرِ نو بیدار کر رہا ہو، جسے درمیانی زمانہ کے کچھ لوگوں نے منوّمات و مخدرات سے سلا دیا تھا، کہ یہ عمل تنویم و تخدیر علم و حکمت کے ہر دَورِ تاریخ میں، نہ معلوم کب سے اب تک برابر جاری رہا ہے، اور آئندہ بھی یہ "اچھا" یا بُرا عمل کبھی بند نہیں ہوگا۔ اینٹ اور پتھر کی مادّی عمارتوں کی طرح علمی تعمیرات کے بنیادی پتھروں پر بھی سعدی کے دونوں مصرعے پابندی کے ساتھ کندہ ملا کرتے ہیں:

ہر کہ آمد عمارتِ نو ساخت　　　رفت و منزل بہ دیگرے پرداخت

اختلاف نظریات

ہر مُفتّشِ حقیقت جب کسی مسئلہ کو موضوع فکر بناتا، اور علم و معرفت کے اتھاہ سمندر میں بزورِ تفکر

غوطہ لگانے کی کوشش کرتا ہی، تو خواہ وہ حقیقت کی اصلی تہ تک پہونچنے میں کامیاب نہ ہوسکے، مگر اُسے اس تگ ودو اور کدوکاوش میں کوئی نہ کوئی جھوٹی یا سچی سیپی ضرور مل جایا کرتی ہی، جو اس کی نظر میں دیانت و ایمانداری کے ساتھ سچّی اور کھری ہی دکھائی دیتی ہے، اور وہ اُس کی محنت کا ایک قیمتی اور زرّین سرمایہ ہوتی ہے +

اس کے بعد اُس محبِ علم وحکمت پر ایک علمی فریضہ عائد ہوجاتا ہی، کہ اُسکے عقیدہ کے مطابق آئینۂ حقیقت نُما میں جو عکس اُسے نظر آرہا ہے، اور وہ سَو فیصدی حقیقت وصداقت کی سچی تصویر ہی، دوسروں کے استفادہ کی مقدس نیت سے علم وحکمت کی بازی گاہ میں پوری سجاوٹ کے ساتھ اپنی اس متاعِ ہمت وکاوش کو پیش کرے۔

اس طرح مختلف مسائل میں محققین کاوش وتحقیق کے بعد مختلف نتائج تک پہونچتے ہیں، اور ایک ایک چیز کے بارہ میں متعدد نظریات پیدا ہوجاتے ہیں. پھر ہر محقق اپنے نتائج تحقیق کو دلائل سے آراستہ کرکے اُبھارتا، اور دوسرے خیالات ونظریات کو اپنی قوت استدلال کے مطابق دبا دیتا ہے، جس میں اکثر اُسے کامیابی بھی ہوجاتی ہے، اور اس کامیابی کے لئے یہ شرط لازم نہیں ہی کہ فی نفسہٖ صداقت کا پہلو اسی کے ساتھ ہو۔

اس اختلاف وتجدُّد کے مظاہر دیگر مسائل ونظریات کی طرح، سل ودق کے قدیم وجدید مباحث میں بھی آپ کو بہ کثرت ملیں گے، جن میں سے معدودے چند نمونے اِن کوتاہ صفحات اور تنگ اوقات میں، تقابل کے ساتھ پیش کرنیکی کوشش کی جائیگی۔

اس موذی اور دشمن انسان مرض کی تباہ کاریاں بہت ہی قدیم ہیں، اور ہر زمانہ کے علماء وحکماء نے جہاں تک ان کا بس چل سکا ہی اس سے مقابلہ کرنے، اور اشرف المخلوقات کو اس کے مہلک چنگل سے بچانے کی کوشش کی ہی۔ ان مختلف قسم کے مساعی اور جدّوجہد میں گو اب تک کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی ہے، جو ایک دردانگیز حقیقت اور ہمت شکن سانحہ ہی، مگر اس سلسلہ میں مختلف نظریات اور مذاہب ضرور پیدا ہوگئے ہیں، جو دراصل قدیم ہمدردوں اور جفاکشوں کے نشاناتِ قدوم ہیں کہ کس کس وادی پُرخار تک جانے کی ناگوار زحمت اِن بزرگوں نے بطیبِ خاطر برداشت کی ہی، اور اس تباہ کار عدو کے رِقّت انگیز مصائب سے بنی نوع انسان کو بچانے کے لئے کیا کیا جتن نہیں کئے ہیں۔

سِل ودق کی لفظی تحقیق:

سِلّ ـــ کے معنے لغۃً ہُزال (لاغری) کے ہیں۔ چونکہ اس مرض میں اعضاء نمایاں طور پر لاغر ہوجاتے ہیں، اور اس کی یہ ایک ممتاز خصوصیت ہی، اس لئے اس مرض کا نام سِلّ رکھا گیا ہے۔

یا سِلّ ـــ کے لغوی معنے عریاں ہوجانے، اور کھل جانے کے ہیں؛ اور چونکہ ہاتھ پاؤں اور سارے بدن کی ہڈیاں اور سینہ کی پسلیاں لاغری کی افراط سے گویا ننگی سی ہوجاتی ہیں؛ اِسلئے اس مرض کا نام سِلّ رکھا گیا ہی۔ اسی لفظ سِلّ سے مسلول ماخوذ ہی، جو ننگی تلوار کے لئے بطورِ صفت کے استعمال کیا جاتا ہی اور سیفٌ مسلولٌ (ننگی تلوار) کہا جاتا ہے۔

پہلی وجہ تسمیہ علامہ نفیس وغیرہ نے بیان کی ہے، اور دوسری وجہ تسمیہ علامہ طبری وغیرہ کے کلام سے مستنبط ہی؛ جسے علامہ علی گیلانی نے بھی پسند کیا ہے:

السِلُّ ـــ وھو فی اللغۃ الھُزال، سمی بہ المرض لأنّ من لوازمہ ھُزال البدن (شرح اسباب) +

سِل ـــ کے معنے لاغری کے ہیں؛ اس مرض کو سِلّ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لاغری اس مرض میں ‟عرضِ لازم" کے طور پر پائی جاتی ہے +

لیکن اسی مقام پر صاحب محشی حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عربی کے مشہور کتب لغت، مثلاً قاموس و صراح علامہ نفیس کی اس توجیہ کی تصدیق نہیں کرتے، اور لغت میں سِلّ کے معنے "لاغری" کے نہیں نکلتے۔ اسلئے وہ دوسری وجہ تسمیہ طبری کے حوالہ سے وہ اس طرح پیش کرتے ہیں:

ویستنبط من کلام الطبری، وتبعہ

علامہ طبری (مصنف فردوس الحکمۃ)

بعض الاکابر انّ وجہ التسمیۃ بالسّلّ السلال اطراف العظام بالحس بسبب الھزال والذبول الذی یلزم ھذہ العلۃ: یقال "سیفٌ مسلولٌ" ای خارجٌ عن غلافہ +

کے کلام سے "سل" کی وجہ تسمیہ یہ سمجھی جاتی ہے، جس کی پیروی بعض جلیل القدر اطبا مثلاً علامہ علی گیلانی نے کی ہے، کہ لاغری و ذُبول (گھُل جانے) کی وجہ سے جو اس مرض میں ضروری ہے ہڈیوں کے سرے کھُل جاتے ہیں، چنانچہ جو تلوار میان سے باہر (ننگی) ہوتی ہے اُسے سیف مسلول (ننگی تلوار) کہا کرتے ہیں۔

وجہ تسمیہ کی ان دونوں صورتوں کا اگر مقابلہ کیا جائے، تو ذہن سلیم کا فیصلہ علامہ طبری کی طرف جھکتا ہے اور زیادہ لگتی ہوئی بات یہی معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال +

لیکن یہ ایک بے ریب حقیقت ہے کہ اب اطبا قدیم و جدید آزادی کے ساتھ سل کی اصطلاح کو "لاغری" کے معنے میں استعمال کرتے ہیں، مثلاً آنکھ کی لاغری کو سلُّ العین کہا جاتا ہے، خواہ یہ استعمال ثانوی اور مجازی ہو، یا حقیقی اور ابتدائی +

سل کے مقابلہ میں ڈاکٹری اصطلاح :

اگر لفظ سِل کو محدود طور پر پھیپھڑے کے قرحہ سِلّیہ کے لئے استعمال کیا جائے، جیسا کہ ایک بڑے گروہ نے کیا ہے، اور جس کا تفصیلی تذکرہ ذیل میں آنے والا ہے، تو اسکے مقابلہ میں ڈاکٹری اصطلاح تھائی سِس Phthisis اور کن زمپشن Consumption ہیں، جس کی وجہ تسمیہ اور لغوی معنے کی مناسبت سِل کی پہلی وجہ تسمیہ سے زیادہ قریب ہے، جس میں سِل کے معنے "لاغری" کے بتائے گئے ہیں۔ "تھائی سِس" اور "کن زمپشن" لغۃً اور اصطلاحاً دونوں مترادف ہیں، اور عضو کی بربادی اور لاغری کا مفہوم رکھتے ہیں۔

نیومین ڈارلینڈ اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں :-

Consumption:—(Konsumpshun) [L. Consumptio: a wasting]. A wasting away of the body, especially phthisis or pulmonary tuberculosis. See phthisis.

ترجمہ :

کن زمپشن ——— { لاطینی میں اس کو کن زمپشیو کہتے ہیں، جسکے معنے "ضائع اور برباد ہونے یا لاغر ہونے" کے ہیں }۔
کن زمپشن: اصطلاحاً بالعموم جسم کی بربادی یا لاغری کو کہتے ہیں، اور خصوصیت کے ساتھ تھائی سِس (سِل) کو، اور پھیپھڑے کے تدرن (پلمونری ٹیوبر کیولوسِس) کو۔ نیز دیکھو "تھائی سِس" +

ڈارلینڈ کے اس ایماء کے مطابق اب ہمیں تھائی سِس کو بھی دیکھنا چاہیئے :

Phthisis:—(tisis, or thisis) [φθισις to consume]. 1. A wasting away of the body, or a part of the body. 2. Pulmonary Consumption; Pulmonary tuberculosis: a disease marked by progressive wasting or emaciation of the body, obstinate cough, with the expectoration of opaque matter and sometimes of blood, loss of strength, hectic fever, night-sweats, and diarrhea.

ترجمہ :

تھائی سِس (دوسرا تلفظ: ٹائی سِس) { یہ لفظ یونانی "ٹائی سِس" سے ماخوذ ہے، جسکے معنے فضول برباد ہونے اور لاغر ہونے کے ہیں }۔ لفظ تھائی سس دو معانی میں مستعمل ہے :

اول ——— جسم کا، یا اس کے کسی حصہ کا لاغر ہو جانا۔ دویم ——— پھیپھڑے کی سل، جس میں مندرجہ ذیل علامات و عوارض پائے جاتے ہیں: بتدریج جسم کا لاغر ہو جانا ——— ہٹیلی کھانسی، جسکے ساتھ ایک غلیظ مادہ، اور گاہے

خون خارج ہوا کرتا ہے — بدنی قوائے کا اضمحلال — تپ دق — شب کا پسینہ — اور اسہال +

نتیجہ:

مندرجہ بالا اقوال کا باہم مقابلہ کرنے سے نتیجہ واضح طور پر برآمد ہوتا ہے، کہ:

(۱) جس طرح سِل کے معنے بعض لوگوں نے "ہُزال بدن" کے بتائے ہیں، اسی طرح ڈاکٹری لفظ تھائی سِس، اور کن زمپشن کے لغوی معانی بھی "بدن اور عضو کی لاغری" کے ہیں۔

(۲) جس طرح ہمارے اطبا سل کو دو معانی میں استعمال کرتے ہیں: (۱) (الف) لاغری بدن، (۲) (ب) پھیپھڑے کا قرحہ سلّیہ۔ اسی طرح ڈاکٹری اصطلاحات "تھائی سِس" اور "کن زمپشن" انہی دونوں معانی میں مستعمل ہیں +

لفظ دق کی لفظی اور معنوی تحقیق

دِق عربی لفظ ہے، جسکے معنے باریک ہونے کے ہیں۔ اس مرض کا نام دِقّ اِس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ (۱) اس میں بخار باریک (یعنی ہلکا) ہوا کرتا ہے، جیسا کہ آگے اس کی تفصیل آنے والی ہے — (۲) یا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرض میں اعضاء باریک (لاغر) ہو جاتے ہیں، اور یہ اس مرض کی ایک ممتاز خصوصیت ہے۔

حکیم اعظم خاں لکھتے ہیں:

بدانکہ معنے "دق" درلغت ھدو وھزال ست وچوں حرارتِ ایں تپ ہادی ونرم باشد، وہزال ولاغری لازم دارد، بدیں نام مسمّیٰ گشتہ +

دِق کے معنے لغت میں "نرمی" اور "لاغری" کے ہیں، اور چونکہ اس بخار کی حرارت نرم ہوتی ہے اور اعضاء کی لاغری اس میں ضروری چیز ہے، اِسلئے اس نام سے اس مرض کو موسوم کیا گیا +

لیکن میں نے جہاں تک اس لفظ کی لغوی تحقیق کی، مجھے پتہ نہ چل سکا کہ دِق کے معنے ھَدو وھُزال (نرمی ولاغری) کے ہیں۔

صاحب مُنجِد نے لکھا ہے:

"الدِّقُّ: الدقیق۔ القلیل ومنہ "اخذت دِقَّہٗ وجِلَّہٗ"، ای قلیلَہٗ وکثیرَہٗ"۔

"حُمَّی الدِّقِ۔ داءٌ معروف تعرفہٗ العامۃ بالسخونۃ الرفیعۃ"۔

دق: کے دو معانی ہیں: (۱) باریک، (۲) تھوڑا۔ اسی معنے (تھوڑا) کے لحاظ سے عرب کا یہ محاورہ ہے "اخذت دِقَّہٗ وجِلَّہٗ"، یعنی کم و بیش میں نے سب لے لیا

حُمَّی الدِّق: ایک مشہور بیماری ہے جس کو عرب کے عام لوگ سخونۃ رفیعہ (بڑھی ہوئی حرارت) کے نام سے یاد کرتے ہیں +

تپ دق کا یونانی نام اقطیقوس

تپ دق کو یونانی زبان میں اقطیقوس ہے، جس کو بعض غافل مؤلفین نے افطیقوس (ف کے ساتھ)، اور افطیغوس (تی کے بعد غ کے ساتھ) لکھا ہے۔ اس قسم کی غلطیاں یونانی زبان کی اصطلاحات میں بُعد مسافت اور یونانی حروف ہجا کے نہ جاننے کی وجہ سے عربی تراجم اور عربی مصنفات میں بکثرت ہوئی ہیں، مثلاً انورسما کو ابورسما — غانغرانا کو غانغرایا — سفاقلوس کو شقاقلوس — مالیخولیا کو مالنخولیا — افیدیذومس[1] کو اغدیدوس — اطروفیا کو اطروقیا (لاغری بدن) — فرانیطس کو قرانیطس — ابی لبسیا کو ابیلیمیا — عام طور پر لکھا اور پڑھا جاتا ہے، اور کان ان اصطلاحات سے اتنے مانوس ہو چکے ہیں کہ بہت کم لوگ اس کے خلاف سننے کے لئے تیار ہیں۔

علامہ ہروی صاحب بحر الجواہر (الف کے بعد ف میں) لکھتے ہیں:

افطیقوس: معناہ الثابتہ بالیونانیۃ، وھی الحُمَّی الدقّیۃ +

افطیقوس: یہ یونانی لفظ ہے، جسکے لغوی معنے "ثابت و قائم" کے ہیں اصطلاحاً حمی دِقّیہ کا نام ہے۔

[1] افیدیذومس: خصیہ کا ایک مخصوص حصہ ہے، جس سے مجرائے منی شروع ہوتی ہے۔

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

" ہمدرد صحت " دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



ہر ایکسیلنسی لیڈی لن لتھگو
جنہوں نے ہندوستان میں دق کے خلاف ایک عظیم الشان مہم جاری کر رکھی ہے

HER EXCELLENCY THE COUNTESS OF LINLITHGOW,
who has launched, for the welfare of the people, a huge Campaign against Tuberculosis in India.

اسی طرح حکیم اعظم خاں نے بھی اکسیر اعظم میں اس لفظ کو ق ہی سے لکھا ہے یعنی اُن کی کتاب میں اسی طرح چھپا ہوا ملتا ہے +

لیکن میں اس لفظ کو ق کے ساتھ اسلئے سمجھتا ہوں کہ میں نے اس کی مزید لفظی تحقیق کی ہے، اور انگریزی لغت میں یونانی حروف ہجا سے مقابلہ کیا ہے۔ یونانی میں اس کو اکٹی کوس آیوٹا (ϵ) اور کپا (K) سے لکھا جاتا ہے، جس کی تعریب الف، اور ق ہی سے ہو سکتی ہے، نہ کہ الف اور ف سے ۔

انگریزی اصطلاح ھِک ٹک فیور، جو حمّیٰ دق کا مترادف ہے، اسی یونانی لفظ اکٹی کوس سے ماخوذ ہے، جیسا کہ فاضل ڈارلینڈ کے قول سے معلوم ہو جائے گا۔

اسی طرح علامہ ہروی نے اس لفظ کے معنے " الثابتة (ثابت وقائم) بتایا ہے، مگر فاضل ڈارلینڈ امریکی نے اکٹی کوس کے معنے ھیبی چُوَاَل (معتاد : عادت والی چیز) لکھے ہیں۔

وجہ تسمیہ | یہ فیصلہ کرنا میرے لئے دشوار ہے کہ اس بارہ میں علامہ ھروی صداقت وصحت سے زیادہ قرین ہیں، یا فاضل امریکی، لیکن تپ دق کی نوعیت حرارت دونوں معانی سے مناسبت رکھتی ہے، اگر علامہ ہروی کی بات مانی جائے، اور اقطیقوس کے لغوی معنے (ثابت وقائم) کے لئے جائیں، تو تپ دق کو اس نام سے یاد کرنے کی وجہ یہ ہوگی کہ دق کی ہلکی حرارت ہر وقت ثابت وقائم رہتی ہے، اور دوسرے حمیات نائبہ کی طرح کسی وقت اُترتی نہیں۔

اور اگر فاضل ڈارلینڈ کی بات تسلیم کی جائے، تو اس کی وجہ تسمیہ یہ ہوگی کہ دق کی حرارت ایسی نرم اور ہلکی ہوتی ہے کہ بعض اوقات مریض کو اس کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ اُسے بخار ہے، اسلئے یہ حرارت گویا اسکے لئے حرارتِ معتادہ ہوتی ہے، اور عادی امور کی طرح اس کی ناگواری کا اُسے پتہ بھی نہیں چلتا۔

اسی مفہوم کو ادا کرنے کے لئے اطبائے قدیم نے سوءمزاج مستوی کی ایک الگ اصطلاح قرار دی ہے، جس میں انفعال و تاثر مفقود ہوتا ہے، اور وہ قائل ہیں کہ تپ دق کی حرارت سوءمزاج مستوی کی بہترین مثال ہے۔ اس کے مقابلہ میں سوءمزاج مختلف ہے، جسکی ناگواری اور تضرر کا مریض کو احساس ہوا کرتا ہے۔

تپ دق کا ڈاکٹری مترادف (ہکٹک فیور)

ڈارلینڈ امریکی اپنے مشہور لغت میں لکھتے ہیں :

Hectic (hectic) [L. hecticus; Gr. ϵκτικος : habitual]. 1. Associated with phthisis and with ceptic poisoning. 2. The irregular fever of phthisis on chronic suppurative processes.

ترجمہ

ھِک ٹِک : اس کو لاطینی زبان میں ھِکٹِی کَس کہا جاتا ہے، جو یونانی لفظ اکٹی کوس سے ماخوذ ہے، جس کے معنے مُعتاد (عادت والی چیز) کے ہیں۔

ھِک ٹِک اصطلاحاً دو معانی کے لئے مستعمل ہیں : (۱) سل اور دوسرے عفونی سمیات (مثلاً قروح مزمنہ کی سمیت) سے متحد وشریک (وہ چیز جو سل اور عفونی سمیات کے ساتھ عرض لازم کے طور پر پائی جائے)۔ (۲) وہ بے قاعدہ بخار جو سل یا دوسرے مزمن اعمالِ تقرح (قروح مزمنہ) کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے +

سِل کی اصطلاحی تحقیق

لفظ سل کو اطبا کن معانی میں استعمال کرتے ہیں اس سے اس مرض کی تحقیق میں آگے چل کر بہت کچھ امداد ملیگی، اسلئے تفصیل کے ساتھ اس بیان کا دامن پھیلایا جاتا ہے +

لہ دیکھو اکسیر اعظم، جلد دوئم، بیان سل، صفحہ ۲۰۶

سِل کے متعدد معانی اور مختلف مصداقات

سِل کی اصطلاح کو اطبا، اگرچہ مختلف معانی کے لئے استعمال کرتے ہیں، لیکن ان سب معانی میں سے (۱) "پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ" زیادہ مشہور و متعارف ہے جسکے عوارض میں سے تپ دق بھی ہو +

(۲) اسی طرح گاہے جوف سینہ میں پیپ جمع ہو جانے (تَقَیُّح صدر) کو بھی سل کہدیا کرتے ہیں۔

(۳) گاہے دق کے معنے میں بھی سل کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ بقراط کے قول کے ذیل میں اس کے چیستان کو حل کرتے ہوئے شیخ بوعلی سینا نے حمیات قانون میں تصریح کی ہے۔

(۴) لفظ سل گاہے ایک ایسے مرض کے لئے بھی بولا جاتا ہے، جس میں نہ بخار ہوتا ہے اور نہ پھیپھڑے میں قرحہ مخصوصہ لیکن مریض کی ظاہری حالت مریض سل کے مشابہ ہو جاتی ہے۔ ان کے پھیپھڑوں میں نزلہ کا دائمی انصباب ہوتا رہتا ہے، تنفس میں تنگی اور کھانسی میں شدت ہوتی ہے، مریض کی قوتیں نڈھال ہو جاتی ہیں، بدن گھُل کر لاغر ہو جاتا ہے۔ اس کو **سل غیر حقیقی** اور **سِل مجازی** بھی کہتے ہیں۔

(۵) صاحب "کامل" قرحہ ریہ کے علاوہ سینہ کے قرحہ کو بھی جسکے ساتھ تپ دق لازم ہو، سِل ہی کی اصطلاح سے یاد کرتے ہیں۔

(۱) معنیٰ اول: قرحۂ ریہ سِلّیہ

اس معنے میں لفظ سل اس قدر مشہور ہے کہ علم طب کا ایک طالب علم بھی اسے جانتا ہے، اور طب کی ابتدائی کتابوں میں یہ بحث موجود ہے کہ علامہ علاء الدین قرشی اس کو مرض مرکب شمار کرتے ہیں یعنی ان کے نزدیک "سل" دو امراض کے مجموعہ کا نام ہے: (۱) پھیپھڑے کا قرحہ (۲) حمی دقیہ +

لیکن اکثر اطبا نے اس بارہ میں علامہ قرشی سے اختلاف کیا ہے: یہ کہتے ہیں کہ سِل درحقیقت پھیپھڑے کے قرحہ کا نام ہے، لیکن تپ دق اس کے ساتھ عرض لازم کے طور پر پایا جاتا ہے + بہر حال یہ ایک اصطلاحی بات ہے، جس میں نکتہ چینی کی زیادہ گنجائش نہیں +

شارح اسباب فرماتے ہیں:

{السل هو قرحة الرية} والقرحة كما علمت عبارة عن تفرق اتصال اللحم اذا تقيح،

{پھیپھڑے کا (مخصوص) قرحہ یعنی زخم ہے} قرحہ کو تم جانتے ہی ہو کہ گوشت کے تفرق اتصال کو، جبکہ اس میں پیپ پڑ جائے قرحہ کہتے ہیں۔

ولما كانت الحمى الدقية لازمة لهذه القرحة ذكر القرشي ان السل هو قرحة الرية مع الدق، وعدّه من الامراض المركبة +

اور چونکہ حمی دقیہ اس قرحہ میں لازم ہوتا ہے، اس لئے قرشی نے پھیپھڑے کے زخم اور دق کے مجموعہ کو سِل کہا ہے۔ اور اسے امراض مرکبہ میں شمار کیا ہے (جو چند امراض کے اجتماع سے پیدا ہوا کرتے ہیں) +

سِل اور حمی دق کا لزوم

اس قول سے کہ "حمی دق قرحۂ سلیہ میں لازم ہے" بہت کچھ دھوکا ہو سکتا ہے، اور سرسری طور پر ذہن اسی طرف منتقل ہوتا ہے کہ شائد ایسا کوئی وقت نہ ہوگا، جبکہ سل موجود ہو، اور دق کا بخار موجود نہ ہو۔ مگر ایسا نہیں ہے، بلکہ ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں، جبکہ سل کے ساتھ "حمی" غیر موجود ہوتا ہے۔

چنانچہ ابوسہل مسیحی جو شیخ الرئیس سے زیادہ معمر اور بقول بعض "استاذ شیخ" بھی ہیں، اپنی تصنیف مأة مسیحی کے چوہترویں کتاب (فی علاج السل) میں علاج سل کی پیچیدگیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لما كان السل قرحة في الرية مع حمى لازمة في اكثر الامر وجب لمعالجة القرحة اشياء حارة يابسة ولمعالجة الحمى

چونکہ سل، پھیپھڑے کے ایسے قرحہ کا نام ہے، جس کے ساتھ اکثر اوقات حمی لازمہ (حمی دائمہ:- حمی دقیہ) ہوا کرتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ قرحہ کے علاج کے لئے گرم خشک چیزیں استعمال کی جائیں،

لہ دیکھو معالجات قانون اور اکسیر اعظم، بحث سل +

اشیاء باردۃ رطبۃ — اور بخار کے علاج کے لئے سرد تر چیزیں۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ سل کے ساتھ بخار کا ہر وقت پایا جانا ضروری نہیں ہے، زائد سے زائد اسکو "اکثری" کہا جاسکتا ہے۔

چند ہی سطروں کے بعد بسلسلۂ علاج اس مرض کے لئے دودھ کی فضیلت (علی الخصوص عورت اور گدھی کے دودھ کی فضیلت) بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

فان لم یکن مع القرحۃ حمی فافضل الاشیاء لہ سقی اللبن وخیر الالبان لبن النساء وبعدہ لبن الاتن، ولبن الماعز۔

اگر قرحہ سلیہ کے ساتھ بخار (تپ دق) نہ ہو، تو اس کے علاج کیلئے بہترین چیز دودھ کا پلانا ہے، اور اس مقصد کے لئے سب سے بہتر عورت کا دودھ ہے۔ اس کے بعد گدھی کا دودھ اور بکری کا دودھ +

اس قول سے یہ حقیقت پورے طور پر بے نقاب ہوگئی کہ سل کی موجودگی میں گاہے بخار غائب بھی ہوا کرتا ہے، اور اسی حالت میں دودھ پلانے کی اجازت ہے، ورنہ بصورت دیگر ناجائز، جیسا کہ آگے چل کر لکھتے ہیں:-

وان کان السل مع الحمی فلیس یستعمل فیہ اللبن البتۃ۔

اگر سل کے ساتھ بخار ہو تو اس حالت میں دودھ ہرگز نہ پلایا جائے۔

(۲) سل کا دوسرا مفہوم: تقیح صدر[1]

علامہ برہان الدین نفیس ابن عوض، شرح اسباب میں سل کے متعدد معانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

ویطلق العامۃ علی المدۃ المجتمعۃ فی الصدر والریۃ +

عام لوگ سل اس ریم کو کہتے ہیں، جو سینہ اور پھیپھڑہ میں جمع ہو جاتی ہے (تقیح صدر و ریہ) +

لیکن حکیم اعظم خاں نے اسی مفہوم کو ذرا بدل کر لکھا ہے، یعنی اس فقرہ سے پھیپھڑے کا لفظ اڑا دیا ہے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ حکیم اعظم خاں نے یہ خیال کیا کہ پھیپھڑہ میں پیپ جمع ہونے کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اس میں قرحہ پیدا ہو جائے، اور یہ معلوم ہو کہ قرحہ ریہ کے معنی میں سل کا لفظ بہت زیادہ مشہور ہی اور وہ اسکے مقابلہ میں پہلا مفہوم ہی لیکن علم الامراض کی یہ ایک حقیقت ہو کہ گاہی پیپ پھیپھڑے کے لوتھڑوں کے درمیان[2] اسکی بیرونی جھلی میں جمع ہو جاتی ہی، جو درصل اجتماع مدہ ہی کی ایک صورت ہی، اور پھیپھڑے کی سل سے جداگانہ حیثیت رکھتی ہے۔

چنانچہ حکیم اعظم خاں فرماتے ہیں:-

"عوام ایں لفظ را بر اجتماع مدہ در صدر اطلاق می کنند"۔

"سینہ میں پیپ کے جمع ہو جانے کو عوام سل کہا کرتے ہیں۔"

الغرض اگر حکیم اعظم خاں اصل عربی جملہ کے ترجمہ میں یہ تصرف نہ فرماتے، بلکہ سینہ کے ساتھ پھیپھڑوں کو بھی رہنے دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا، اور اس سے علم الامراض میں ایک اچھے نکتہ کا اضافہ ہو جاتا، جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، لیکن المجتھد قد یخطی ویصیب (یعنی اجتہاد کرنے والا اور اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ کرنے والا گاہے غلطی کر جاتا ہے، اور گاہے صحیح نتیجہ پر پہنچتا ہے)۔

(۳) سل کا تیسرا مفہوم: دق، تپ دق

قول شیخ سل کا لفظ گاہے دق کے معنے میں استعمال کیا جاتا ہے، اس کی صراحت خود شیخ نے بقراط کے چیستاں کے حل میں کی ہی پہلے شیخ نے بقراط کا قول نقل کیا ہے، جس میں سل کا لفظ آیا ہے، اس کے بعد اپنی طرف سے اس کا حل بیان ہے، جس میں لکھا ہو کہ "بقراط کی مراد یہاں "سل" سے دق ہے۔"

بقراط کے چیستاں کا ایک ٹکڑہ یہ ہے:-

ان الخماسیۃ اردأ الحمیات لانھا تکون قبل السل او بعدہ

حمی خماسیہ (خمس: پانچویں روز کی باری کا بخار) تمام بخاروں سے زیادہ ردی ہی کیونکہ یہ سل سے پہلے ہوتا ہی یا اس کے بعد

---

[1] تقیح صدر کو ڈاکٹری اصطلاح میں امپائی ما، اور امپائی ما تھوریکس کہتے ہیں۔

[2] تقیح بین الفصوص: انٹرلوبر امپائی ما +

اس کے بعد حل بیان کرتے ہوئے شیخ لکھتے ہیں :۔

وانا اظن لهذا القول وجهاً ما وهو ان يكون السل يعني به الدق ۔۔۔ میرے نزدیک (گمان کے طور پر، نہ کہ یقین کے طور پر) اس چیستان کی ایک تاویلی صورت نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ سل سے بقراط کی مراد دق ہے ۔۔۔۔۔۔۔

اس چیستان کو یہاں پر تفصیل کے ساتھ بیان کرنا اور اس کے بعد شیخ کے حل کو بتانا بے محل اور طول امل ہے، اس لئے میں اسی مختصر فقرہ پر ختم کرتا ہوں جس سے محض یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ سل کا لفظ گاہے دق کے معنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

شیخ ابوالحسن اسکی مزید تائید ان بزرگوں کے صریح اقوال سے ہوتی ہے جو حکیم اعظم خاں نے "اکسیر اعظم" میں جمع کئے ہیں: چنانچہ اس مقصد کا پہلا قول شیخ ابوالحسن کا ہے، اور دوسرا طبری (مصنف فردوس الحکمۃ) کا:

"شیخ ابوالحسن می نوید کہ لفظ سل بر دو معنے واقع می شود: یعنی بر قرحۂ ریہ، و بر حمی دق +" شیخ ابوالحسن لکھتے ہیں: سل کا لفظ دو معانی کیلئے مستعمل ہے: اول پھیپھڑے کا قرحہ (قرحۂ سلیہ) دوم تپ دق +

علامہ طبری دوسرا قول علامہ طبری کا ہے، جس سے متعدد حقیقتیں وانکشاف ہو رہی ہیں، لیکن میں یہاں پر اسکے قول کا محض وہ جزو نقل کرتا ہوں جو اس مفہوم کو ادا کر رہا ہے کہ سل کا اطلاق دو معانی پر کیا جاتا ہے :۔

"طبری گوید کہ درینجا امر سل بہر آن ذکر کردم کہ متعلم فرق میان سل بقرحہ، و سل بغیر قرحہ نماید، و قرحۂ سل را قرحۂ ریہ و قرحہ مذوبہ، و قرحہ مقورہ نامند، و نوع دوم تپ دق را گویند +"

طبری کہتے ہیں کہ اس جگہ میں نے سل کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ طالب علم سل کی دونوں قسموں کے درمیان فرق و تمیز کر سکے: ایک سل قرحہ کے ساتھ ہوتی ہے، اور دوسری سل قرحہ کے بغیر، پہلی قسم، قرحۂ سل کو قرحہ ریہ (پھیپھڑے کا قرحہ)، قرحہ مذوبہ[1] (گھلانے والا قرحہ)، قرحہ مقورہ[2] (درمیان سے کاٹنے والا قرحہ) کہتے ہیں۔ اور دوسری قسم سل بغیر قرحہ، تپ دق کو کہتے ہیں +

(۴) سل کا چوتھا مفہوم سل مجازی

شیخ الرئیس "معالجات قانون" میں لکھتے ہیں، جس کو شارح اسباب اور حکیم اعظم خاں نے بھی نقل کیا ہے :۔

وقد يطلق اسم السل على علة اخرى لا تكون معها حمى، ولكن تكون الرية قابلة لاخلاط غليظة لزجة من نوازل تنصب اليها دائماً وتضيق مجاريها فيقعون في نفس ضيق وسعال ملح يؤدي ذلك الى انهاك قواهم واذابة ابدانهم، وهم بالحقيقة جارون مجرى اصحاب الربو +

گاہے لفظ سل ایک دوسرے مرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جس کے ساتھ بخار نہیں ہوتا، لیکن پھیپھڑے غلیظ اور لیسدار اخلاط کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ان پر نزلہ کی وجہ سے گرا کرتے ہیں۔ (ترشح پایا کرتے ہیں)، اور پھیپھڑے کی ہوائی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں، اس لئے سانس میں تنگی (دمہ کی سی کیفیت) اور شدت کی کھانسی عارض ہو جاتی ہے۔ جو بالآخر ان کے قوتے کو نڈھال، اور بدن کو گھلا کر لاغر کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ فی الحقیقت اصحاب ربو (دمہ والوں) کے قائم مقام اور ان کے حالات ان کے مشابہ ہوا کرتے ہیں +

(۵) سل کا پانچواں مفہوم: قرحہ صدر مع تپ دق

حکیم اعظم خاں لکھتے ہیں :۔

"صاحب کامل گوید کہ آن قرحہ ست کہ در صدر، یا در ریہ حادث شود، و تابع او تپ دق باشد +"

"علی بن عباس مجوسی، صاحب کامل فرماتے ہیں کہ سل ایک قرحہ ہے، جو سینہ میں، یا پھیپھڑے میں پیدا ہوتا ہے، اور اسکے تابع تپ دق ہوتا ہے +"

---

[1] مذوبہ: تذویب سے مشتق ہے، جسکے معنے گھلانے کے ہیں، پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ اعضاء کو گھلا کر لاغر بنا دیتا ہے، اسلئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

[2] مقورہ: تقویر سے مشتق ہے جسکے معنے درمیان سے پھاڑنے کے ہیں جس سے درمیان میں گول شگاف پیدا ہو جائے۔ قوّر الشئ: قطعة من وسطه خرقاً مستديراً (المنجد) + قرحہ سلیہ سے پھیپھڑے کے جوہر میں اکثر گول سی خلاء پیدا ہو جایا کرتی ہے +

ظاہر ہے کہ اس قول میں سینہ (صدر، پھیپھڑے کے مقابلہ میں لایا گیا ہے، اس لئے یہاں سینہ سے مراد وہ اعضاء ہیں، جو جوف صدر کے بنانے میں حصہ لیتے ہیں، مثلاً غشاء الصدر، پلیاں، پسلیوں کے درمیان کے عضلات، اور دوسری متصلہ جھلیاں۔

یہ ایک امر محقق ہو کہ گاہے سلی مواد ان اعضاء پر حملہ آور ہو کر اپنے مخصوص عوارض، مثلاً تپ دق اور اعضاء کی لاغری وغیرہ پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے صاحب کامل کا یہ دعوےٰ اپنے دامن میں ایک حقیقت پوشیدہ رکھتا ہے۔

دیگر اعضاء کی سِلؔ اور عام غفلت و بے خبری

اگر کسی طبیب سے دریافت کیا جائے، جو مروجہ کتب درسیہ پڑھ کر ابھی فارغ ہوا ہو، کہ "پھیپھڑے کے علاوہ کیا دوسرے اعضاء میں بھی سِلؔ پیدا ہوا کرتی ہے؟ اس بارہ میں آپ کی کتابیں کیا کہتی ہیں؟ اور آپ کے معلومات کیا بتاتے ہیں؟

تو اس سؤال کے جواب میں اُسے زیادہ دیر تک غور کرنے کی زحمت نہ ہوگی، اور چند لمحات کی خاموشی کے بعد بے اختیار اُس کا سر یمین و یسار کی طرف گردش کھانے لگیگا، جسے واضعین اشارہ نے "انکار و نفی" کی ترجمانی کے لئے مقرر کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ اسکے خلاف ہے اور **یہ ایک مصدقہ حقیقت ہو کہ سل کے مخصوص مادہ سے دوسرے اعضاء بھی ماؤف ہو سکتے، اور دوسرے اعضاء میں بھی سل پیدا ہو سکتی ہے**، جس کی صراحت قدیم یونانی اطبا اپنی تالیفات میں کر چکے ہیں، اور بتا چکے ہیں کہ سل کا مادہ ایک مخصوص نوعیت رکھتا ہے، جس سے دوسرے اعضاء متاثر ہو جاتے، اور جس سے ورم گردہ، جراحات عظیمہ دُبیلات، اور ناصور وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ نیز یہ حقیقت بھی ان قدما رفن پر بے نقاب ہو چکی ہو کہ گاہے یہ مخصوص **سلّی مواد** دوسرے اعضاء سے سرایت کر کے پھیپھڑوں میں پہونچ جاتے ہیں، جس سے پھیپھڑے میں **قرحۂ سلیہ** پیدا ہو جاتا ہے۔

ان اطباء اور طلبہ کی غفلت کی ذمہ داری بہت بڑی حد تک مروجہ کتب **نصابیہ** کی خرابی اور طرز تعلیم کی کوتاہی پر عائد ہوتی ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ کتب متداولہ میں نہ یہ سؤال موجود ہے، اور نہ اس کا حل ان کے بیانات سے مل سکتا ہے۔

اس قسم کی خرابیوں اور کوتاہیوں کا حل ایک اور محض ایک ہے، اور وہ یہ ہے کہ ہماری سوئی ہوئی قوم جس کا نام اطباء ہی، بیدار ہو کر دردمندی کا جذبہ لئے ہوئے تحقیق مسائل کے لئے کمربستہ ہو جائے، کھرے اور کھوٹے کی پرکھ کے لئے تنقید کے دروازوں کو آزادی کے ساتھ کھول دیا جائے، اور اپنے قدیم فنی سرمایہ کو ــــ جس کا انبار اتنا تھوڑا نہیں ہے، جتنا کہ ہم اپنی کوتہ اندیشی سے اکثر سمجھ لیا کرتے ہیں ہمدردی کے جذبہ کو سامنے رکھ کر اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر کھنگال دیا جائے + محض اسی عمل سے معلوم کتنے جواہر آبدار گرد سے سطح پر نکل آئینگے جو فن کی آبرو بچانے کے لئے ایک مؤثر "نسخۂ کیمیا" ثابت ہونگے۔

یہ بڑا گمان میرے دماغ میں ایک عرصہ سے سوہان رُوح بنا ہوا تھا، کہ کیا واقعی ہمارے بزرگ دوسرے اعضاء کی سل سے بیخبر تھے؟ کیا انہیں محض اسی قدر علم تھا کہ سلؔ محض پھیپھڑے کے قرحہ کا نام ہو، اور بس؟ ـــــ مقام شکر ہو کہ ہمدرد صحت کی "**اشاعت خاص**" کی برکت سے میرا یہ فنی خلجان آج کافور ہوا، اور مجھے ایسے صریح اور قوی اقوال مل گئے، جو بہ آواز بلند بتا رہے ہیں کہ ہمارے قدماء کی نظر تحقیق میں یہ حقیقت مخفی نہیں رہی تھی کہ دوسرے اعضاء میں بھی سل پیدا ہوا کرتی ہو، اور دوسرے اعضاء کے ان مخصوص سلّی مواد سے پھیپھڑے متاثر ہو کر مسلول ہو جایا کرتے ہیں۔

علامہ طبری کا قول علامہ طبری اُسی قول کے ذیل میں فرماتے ہیں[1]، جس کا ایک ٹکڑا اوپر نقل کیا گیا ہے:

"اما دیگر امراض کہ مؤل بہ سل می گردند، مثل ورم گردہ، وجراحات عظیمہ و دُبیلات، و نواصیر مقعد، و مانند آنہا ست، و این انواع دیگر نیست در"

رہے وہ دوسرے امراض، جو انجام کار سل کے موجب ہوتے ہیں، مثلاً ورم گردہ، بڑی بڑی جراحتیں (جراحات منفرجہ، دُبیلات، اور ناصور مقعد، اور ان کے مانند دوسرے امراض کی دوسری نوعیت اور جداگانہ ماہیت نہیں ہی، بلکہ یہ بلحاظ ماہیت و

---

[1] دیکھو اکسیر اعظم، بحث سل۔ غالباً اس کا یہ قول اسکی مشہور کتاب "معالجات بقراطیہ" سے نقل کیا گیا ہے +

بلکہ تحت نوع کہ از آن قرحہ ریہ ست، داخل اند		وحقیقت اُس نوع کے تحت میں داخل ہیں جس نوع سے پھیپھڑے کا قرحہ سلیہ (سل) ہے، اور
و برین ہمہ را قیاس کنند +		اسی پر (قرحہ ریہ سلیہ پر) ان سب امراض کو قیاس کرنا چاہیئے۔

علامہ طبری کے اس قول سے ظاہر ہے کہ ورم گردہ، جراحات و قروح، دُبیلات، نواصیر، اور دوسرے بہت سے امراض مادہ سلیہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر یہ مواد جب کسی طرح پھیپھڑوں تک منتقل ہوجاتے ہیں، تو پھیپھڑے میں قرحہ سلیہ پیدا ہوجاتا ہے۔

اس تصریح سے جس طرح یہ ثابت ہورہا ہے کہ دیگر اعضاء سلّی مواد سے متاثر ہوکر سل میں مبتلا ہوا کرتے ہیں، اسی طرح اس سے یہ بھی ثابت ہورہا ہے کہ دوسرے اعضاء کے سلی امراض گاہے پھیپھڑے کی سل کے لئے سبب اور ذریعہ بن جایا کرتے ہیں +

چنانچہ حکیم اعظم خاں سل کے اسباب ہفت گانہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دوم: مادہ ازین جنس کہ بسوئے ریہ		سل کے اسباب میں سے دوسرا سبب یہ ہے کہ "اسی جنس کا مادہ" کسی دوسرے عضو سے منتقل
از عضو دیگر بریزد		ہوکر پھیپھڑے میں گرے۔

یعنی جس قسم کے مادہ سے سل پیدا ہوا کرتی ہے، اسی قسم کا مادہ کسی دوسرے عضو میں موجود ہو، اور وہاں سے سرایت کرکے پھیپھڑے میں پہونچے، اور قرحہ پیدا کرکے اُسے مرض سل میں مبتلا کردے +

طبِ جدید کی تائید

طبِ جدید کے تازہ ترین معلومات علامہ طبری کے زرین خیال کے ہمنوا ہیں، اور وہ بہت ہی تفصیل کے ساتھ بتاتی ہے کہ سلّی مادہ خون کی رگوں (وریدوں) اور رطوبت کی رگوں (عروق جاذبہ: عروق مائیہ) کی راہ تمام اندرونی اعضاء میں ایک دوسرے سے پہونچا کرتے ہیں، حتی کہ بعض اوقات بیرونی سلی قروح و اورام، اور مقامی سلی امراض سے بھی پھیپھڑے کی سل پیدا ہوسکتی ہے۔

پھر جس طرح پھیپھڑے کی سل سے دیگر اعضاء، مثلاً جگر، طحال گردے، صفاق، امعاء، دماغ، حتی کہ قلب کے سلّی امراض سے پھیپھڑے میں سل پیدا ہوا کرتی ہے۔

فریڈرک ٹیلر اپنی مشہور کتاب معالجات (پریکٹس آف میڈیسن) میں سل رئوی[1] کے دیگر اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"Sometimes phthisis is determined by a local tuberculosis lesion such as a suppurating cervical glands, a diseased joint, or scrofulous dermatitis". (The Practice of Medicine by Taylor).

ترجمہ:-

"بعض اوقات تھائی سس (سلِ رئوی)........ دیگر مقامی سلّی آفات کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتا ہے، مثلاً گردن کی متقرح گلٹیاں (جن میں مادہ سل موجود ہو)، ماؤف مفاصل (جن میں سلی امراض موجود ہوں)، اور جلد کا خنازیری ورم (خنازیر کا مادہ بلحاظ نوعیت سلّی مادہ سے متحد ہوا کرتا ہے)" +

نیز مؤلف موصوف، اسی بیان میں آگے چل کر "دیگر اعضاء کے تغیرات" کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں:

"*Changes in other organs*:—Phthisis of long duration is commonly associated with lesions of other organs, some of which are due to tubercular deposits, while others are of a degenerative kind, and probably the result of the circulation of tubercular disease of larynx; tubercular disease of the intestines; fatty imfiltration of liver and lardaceous of the liver, spleen, kidneys and intestine". (Taylor)

ترجمہ:-

---

[1] سلِ رئوی: تھائی سس۔ پلمونری ٹیوبرکیولوسس۔ کن زمپشن +

دیگر اعضاء کے تغیرات: جب سل پر ایک لمبی مدت گزر جاتی ہے، تو عموماً اس کے ساتھ دیگر اعضاء بھی شریک آفت ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض براہ راست سلی مادہ کے اجتماع و ترسب کا نتیجہ ہوتے ہیں، اور بعض فساد ترکیب اور استحالہ جوہری کی قسم سے ہوتے ہیں، جو غالباً اس امر کا نتیجہ ہوتے ہیں کہ سلی سمیات، یعنی عفونی سمیات (ٹاکسین)، خون میں دورہ کرتے ہیں (اور ان اعضاء میں پہونچکر فساد اور بگاڑ کا سبب بن جاتے ہیں)۔ ان امراض میں سے کثیر الوقوع یہ ہیں:— حنجرہ کا مرض سلی؛ امعاء کا مرض سلی؛ جگر کے جوہر کا چربی کے مادہ میں تبدیل ہو جانا؛ جگر، طحال، گردے، اور امعاء کا مرض نشائی[1] (تشمع)۔"

اسی عنوان کے ماتحت ذرا آگے بڑھ کر لکھتے ہیں:

"At any time also, in the course of phthisis infection of other organs with tubercle may take place, forming an acute general, or miliary tuberculosis. In this case the remainder of the lungs, liver, spleen, kidneys, the cerebral and spinal maningitis, and perhaps other parts are invaded with grey tubercles". (Taylor)

ترجمہ

"نیز، مرض سل کے دوران میں یہ امر ہر وقت ممکن ہے کہ دوسرے اعضاء تک سل کا عدویٰ (چھوت) پہونچ جائے، اور اس کے نتیجہ میں سل حاد عمومی، یا سل جاورسی[2] کی صورت رونما ہو جائے۔ اس صورت میں پھیپھڑے کے بقیہ تندرست اجزاء، جگر، طحال، گردوں، دماغ اور نخاع کی جھلیوں میں، اور شاذونادر جسم کے دوسرے حصص میں، سل کے خاکی رنگ کے دانے (ٹیوبر کلز) بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔"

نیز لکھتے ہیں:—

"Most of the other tubercular lesions in the body, and many suppurative lesions, are from time to time associated with phthisis, sometimes preceding, sometimes followings, the deposit in the lungs; such as a caseous or suppurating cervical glands, tubercular disease of the bones, tubercular pyelitis, tubercular peritonitis, scrofulodermia, and fistulae subcutaneous abcesses etc." (Taylor)

ترجمہ:— "جسم کے بیشتر سلی امراض، اور بہت سے قروح اور متقیح جراحات، وقتاً فوقتاً سل کے شریک حال ہوا کرتے ہیں، جو بعض اوقات پھیپھڑوں میں مادہ کے جمع ہونے سے پہلے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اسکے بعد پیدا ہو جاتے ہیں؛ وہ عوارض و آفات یہ ہیں: گردن کی گلٹیوں کا تقرح و تجبّن (پنیر کا سا مادہ پیدا ہو جانا، اور پھوٹ پڑنا)، ہڈیوں کا سلی مرض، ورم جیب الکلیہ (حوض گردہ کا ورم سلی؛ پائی لائی ٹس)، صفاق کا ورم سلی، جلدی خنازیر، نواصیر مقعد (بھگندر)، زیر جلد خراجات (دُبیلات) وغیرہ۔"

نتیجہ علامہ طبری نے اس موقعہ پر جن چند امراض کا نام لیا ہے، یعنی ورم گردہ، جراحات عظیمہ، دُبیلات، نواصیر مقعد — یہ سب چیزیں فریڈرک ٹیلر کی زبان سے یہاں نکل گئی ہیں۔ پھر علامہ طبری نے آخر میں "وما نند آنہا" کہا ہے، تو ٹیلر کی زبان سے بھی "وغیرہ" کا کلمہ نکل گیا ہے؛ بلاشبہ یہ سارے امراض سل کو پیدا کر سکتے ہیں، اور بلحاظ نوعیت ان میں اور پھیپھڑے کے قرحۂ سلیہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور سب کو قرحۂ سلیہ ہی پر قیاس کرنا چاہیے۔ نیز اس دعوے کی تردید کی مجال کسی میں نہیں ہے کہ "گاہے دوسرے اعضاء سے اسی قسم کا مادہ پھیپھڑے پر گر کر اس میں قرحۂ سلیہ پیدا کر سکتا ہے،" جیسا کہ اعظم خاں مرحوم نے اور اسباب ہفت گانہ کے ذیل میں بتایا ہے۔ (باقی آئندہ)

[1] مرض نشائی: تشمع: لارڈے سیشن ڈی جنریشن۔ امی لائڈ ڈی جنریشن۔ اعضاء کی ساخت کا نشاستہ جیسے مادہ میں تبدیل ہو جانا۔

[2] سل جاورسی میں سلی دانے باجرہ نما ہوا کرتے ہیں، جس سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے۔ جاورس: باجرہ۔

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں دعوت ہے اسی لئے اسکا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالہ کی جلد کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکتی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں، قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کیلئے دوبارہ طبع کرا لئے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے، تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین اُن سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرا لی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک، اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں "ہمدرد صحت" کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں، تازہ جلد (جو جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء تک) میں گذشتہ سال کا عظیم الشان "عورت نمبر" ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللساں ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتہ پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۱۹۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۱۹۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جنکی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچے سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں ۱۹۳۷-۳۸ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو "ہمدرد صحت" کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس سائز کے ایکہزار باسٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے، بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباء ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی،

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ - دہلی

Hakeem Molvi Mohomed Kabeer-ud-din
Principal Jamia Tibbia, Delhi.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ء



کویراج پنڈت اوپندر ناتھ داس صاحب
پروفیسر آیور ویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج دہلی
(مضمون صفحہ ۱۷ پر)

Kaviraj Pandit Upendar Nath Das
Prof. A. & U. Tibbia College, Delhi.

وید بہاری لال صاحب (رنگا پشتی کار)
سابق ایڈیٹر "شدھ رسائن" ملتان

Vaid Behari Lal
(Ranga Pushtikar)
Ex Editor, The "Shudh Rasain"
Multan (Punjab)



دوسرا باب

دق و سل اور آیورویدک

تپ دق

از جناب کویراج پنڈت اُپندرناتھ داس صاحب پروفیسر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی

جہانتک ہندوستان کا تعلق ہی موجودہ زمانہ میں شاید ایک مرض بھی تباہ کاریوں کے لحاظ سے تپ دق کا مقابلہ نہیں کر سکتا اسلئے اس پر جتنا بھی غور کیا جائے کم ہے۔ اس خوفناک مرض کے متعلق بہت قابل انشا پردازوں نے اچھے اچھے مضامین سپرد قلم کئے ہیں لیکن تپ دق کی روز افزوں ترقیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کچھ خامہ فرسائی کرنا سعیٔ لاحاصل کے مرادف نہیں ہے۔ تمام امراض کا راجہ ہونے کی وجہ سے یہ مرض ویدک میں "راج یکشما" کہلاتا ہے تاریخی اعتبار سے اسکی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ سب سے پہلے یہ مرض ایک راجہ یعنے چندرمان کو ہوا تھا یہ مرض کبھی اکیلا نہیں رہتا ہی۔ بلکہ جس جسم پر اپنا تسلط جمالے وہاں اپنے متعلقہ امراض کو بھی اذنِ عام دیدیتا ہے۔ اسی لئے شری مانیہ چرک جی نے لکھا ہی کہ "راج یکشما روگ سموہانم" یعنی جو امراض کئی امراض کا مجموعہ ہوتے ہیں ان میں تپ دق کو امتیازی درجہ حاصل ہے"+

اس مرض کو انگریزی میں تھائسس، کنزمپشن، اردو میں سل، تپ دق، اور عام طور پر پُرانا بخار اور ہڈی کا بخار وغیرہ کہتے ہیں+

اس مرض کی پیدائش تاریخ عالم کے ابتدائی دور میں ہوئی تھی۔ آیورویدک تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض چندرمان کو ہوا تھا اور اسے اشونی کماروں کے علاج سے شفا حاصل ہوئی تھی۔ اشونی کماروں کے اعجاز مسیحائی سے خائف ہوکر یہ مرض سورگ لوک (فردوسی دُنیا) سے مرتیولوک (عالم فانی) میں آیا تھا۔ سطور بالا سے کم از کم اتنا اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ تپ دق کا حملہ عہد قدیم سے ہوتا رہا ہے +

اس مرض کا تعلق زمین سے ہی اور ہندوستان کے قطاع وحصص میں پایا جاتا ہی لیکن راجپوتانہ میں مقابلتاً کم ہوتا ہے۔ بڑے شہروں کے مقابلہ پر چھوٹے شہروں اور اس سے بھی کم گاؤں میں ہوتا ہے۔ بڑے شہروں میں بھی اس کا حملہ زیادہ تر ان محلوں میں ہوتا ہی۔ جہاں غریب بندگان خدا بستے ہوں لیکن طبقہ امرا بھی اسکے حملے سے محفوظ نہیں رہتا اور اس کا سبب میں آگے بیان کرونگا +

اس مرض کے لئے کوئی خاص موسم متعین نہیں ہے، ہر موسم میں اس کا حملہ ہو سکتا ہی پھر بھی زیادہ تر سردی میں پیدا ہوکر موسم گرما میں نشو ونما حاصل کرتا ہے اور برسات میں زیادہ تکلیف دہ ہو جاتا ہی +

یہ مرض عورت، مرد، بوڑھے اور بچے سب ہی کو ہو سکتا ہے، پھر بھی بچوں اور بوڑھوں کو بہت کم ہوتا ہی اس کا حملہ زیادہ تر عالم شباب میں ہوتا ہے اور اسکے مریضوں میں عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے، جو لوگ پُرانے طرز پر سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور انکے ننگے بدنوں پر دھوپ لگتی رہتی ہے انہیں یہ مرض کم ہوتا ہے۔ مغربی تہذیب کے پرستاروں، سینما کے شائقوں، عیش پسندوں اور سگریٹ وغیرہ پینے والوں پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہی، شہر میں رہنے والا جو شخص محنت تو زیادہ کرتا ہی لیکن زائل شدہ قوت کو بحال کرنیکے لئے اسے مناسب غذائیں نصیب نہیں ہو سکتیں وہ بآسانی اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ انسانوں کے علاوہ گائے بھینس اور دوسرا پالتو جانور بھی اسمیں مبتلا ہوتے ہیں لیکن بکری کو یہ مرض کبھی نہیں ہوتا، یہ مرض ہندوستان کے شہروں میں خاص طور پر بڑھ رہا ہے جس گھر میں ایک مرتبہ اسکے منحوس قدم پہونچ جائیں وہ تباہ ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے سب ہی انسان ڈرتے ہیں اور سب ہی اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں اسکی روز افزوں ترقیوں کو

پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں تسلیم کرنا پڑیگا کہ ہمارے برادران وطن ان باتوں کے زیادہ مرتکب ہوتے ہیں جن سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے +

مرض کے اسباب وعلل شاستر کی رو سے

آیورویدمیں تپ دق کی پیدائش کے حسب ذیل چار اسباب بیان کئے گئے ہیں:۔

(۱) پاخانہ پیشاب اور ریاح کو روکنا + (۲) برہمچریہ کے اصول کو ٹھکرانا +

(۳) ہمت یا جسمانی محنت میں زیادہ اُلوالعزمی اور (۴) کھانے میں بے احتیاطی +

اب ہم ہر امر کو کسی قدر تفصیل کیساتھ بیان کرینگے +

(۱) حوائج ضروری کو روکنے سے دق کا مرض اس طرح سے ہوتا ہے کہ انسان اپنے حاکموں، بزرگوں یا عورتوں کے سامنے شرم یا خوف سے جب پاخانہ پیشاب یا ریاح کو روک رکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں خاص کر شہروں میں لوگوں کو مجبور ہو کر تکلیف برداشت کرنیکے باوجود پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کو روکنا پڑتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک مکان میں جتنے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں انکی تعداد کے لحاظ سے پاخانے نہیں ہوتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک آدمی پاخانہ میں جاکر بیٹھ جاتا ہے تو پانچ چھ آدمی رفع حاجت کی تکلیف سے مجبور ہو کر بھی اسکے نکلنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، ہم پولس میں جانیوالوں کو تو نمبر کے مطابق ہی جانا پڑتا ہی چاہے کسی شخص کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو، لیکن جب تک اسکی باری نہ آئے وہ اندر قدم نہیں رکھ سکتا۔ بازار میں جن لوگوں کی دکانیں ہوتی ہیں انہیں بھی مجبور ہو کر حوائج کو روکنا پڑتا ہے۔ اگر تکلیف ناقابل برداشت ہو جائے تب انہیں دکان سے اُٹھکر اپنے گھر واپس جانا پڑتا ہے یا قریب میں کسی دوست کے گھر۔ باہر سے جو لوگ شہر میں کسی کام سے آتے ہیں اگر انہیں حاجت محسوس ہو تو بس خدا ہی مالک ہے۔ شہروں میں پیشاب خانوں تک کی تعداد بالکل ناکافی ہوتی ہے جب شہر میں سڑک یا گلی میں پیشاب کرنے سے پولیس پکڑتی ہے وہاں انسان اگر پیشاب بھی نہ روکے تو کیا کرے۔ دیہات میں تو اگر کوئی شخص حوائج کو روکے تو یہ اسکی خطا ہی لیکن شہروں میں تو وہ حوائج کے روکنے پر مجبور ہے۔ یہ وجہ ہے کہ شہروں میں دیہات سے زیادہ تپ دق کا حملہ ہوتا ہے +

(۲) عیاشی کا لازمی نتیجہ تپ دق ہے ہندوستان کی قدیم تہذیب کے مطابق "برہمچریہ" (تجرد) پر عمل کرنا سب کے لئے ضروری تھا اس زمانہ میں لوگوں کو مجرد رہ کر ہی تعلیم حاصل کرنی پڑتی تھی اور طالب علموں کو ایسے ماحول میں نہیں رکھا جاتا تھا کہ ان کے دلوں میں نفسانی جذبات پیدا ہوں۔ شادی کے بعد بھی بیوی کے ساتھ مواصلت کا مقصد محض اولاد کی پیدائش سمجھا جاتا تھا۔ وان پرستھ اور سنیاس آشرم میں تو مکمل تجرد پر کاربند ہونا پڑتا تھا۔ اب وان کے شرم دھرم کی عظمت برباد ہو چکی ہے۔ ہندوستان میں اب برہمچریہ آشرم نہیں رہا۔ "گروگرہ" کی جگہ بورڈنگ نے لی۔ زیادہ تر بورڈنگوں میں طلبا خلاف فطرت حرکات اور دوسری باتوں سے بیس بائیس سال کی عمر تک مردانہ قوتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اس کا سبب محض غلط طریقہ تعلیم ہی نہیں، بلکہ سینما، ناول اور تہذیب نو کے دوسرے زہریلے جراثیم بھی ہیں۔ گرہست کے لئے برہمچریہ تو دور رہا۔ بیوی کے حمل کو اپنی لطف اندوزیوں کی راہ میں حائل سمجھ کر استقرار حمل کو روکنے کی دوائیں تلاش کی جاتی ہیں۔ اشتہاری دوا فروشوں کے اشتہارات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں نامردانہ برتھ کنٹرول کی خواہش کس قدر بڑھ گئی ہے۔ سینما میں برہنہ تصویریں، طوائفوں کے رقص اور راستہ میں مخمور شباب فیشن ایبل لڑکیوں کو دیکھکر جو نوجوان رات میں بیوی کے ساتھ اپنے جذبات شوق کو تسکین نہیں دیتا ہے اُسے احتلام یا جلق کا شکار بننا پڑتا ہے۔ صرف نوجوان لڑکے ہی نہیں بلکہ لڑکیاں بھی ان گناہوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یہ معصیت دیہات سے زیادہ شہروں میں ہے اور شہروں میں بھی غریبوں کے گھروں سے زیادہ امیروں کے گھروں میں ہے +

(۳) **ہمت یا جسمانی محنت میں زیادہ اُلوالعزمی**:۔ طاقتور شخص کے ساتھ دست بدست جنگ ودوڑنے اور گھوڑے کی سواری سے زیادہ تکان ہو جانے کی وجہ سے لوگ پہلے زمانہ میں مبتلائے دق ہوا کرتے تھے۔ اب اہل ہند ہمت کا کوئی کام تو زیادہ کرتے نہیں لیکن فٹ بال، کرکٹ، ہاکی وغیرہ مروجہ کھیلوں کی کثرت اس مرض کی ترقی کا ایک سبب خاص بنی ہوئی ہے +

(۴) **کھانے میں بے احتیاطی**:۔ ضرورت سے زیادہ کھانا، ایسی غذائیں کھانا جو طاقت کو بحال رکھنے کے لئے ضروری ہوں۔ بے وقت کھانا، ان سب باتوں کو بے احتیاطی کہتے ہیں۔ دولت مند زیادہ کھاتے ہیں۔ شہروں کے دولتمند اشخاص تو گھروں میں دو تین مرتبہ کھا کر بھی سیر نہیں ہوتے، اسکے علاوہ چاٹ، پکوڑے، دہی بڑے پھل مٹھائی وغیرہ کا شغل برابر جاری رہتا ہے۔ اُدھر غریبوں کو مقوی غذائیں نصیب نہیں ہوتیں۔ ملازمت پیشہ بابو بے وقت کھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ شاستر کا قانون ہے کہ سورج طلوع ہونے سے تین گھنٹہ کے اندر کچھ کھانا نہیں

چاہیئے۔ لیکن مغربی تہذیب کا پرستار تعلیم یافتہ طبقہ صبح آنکھ کھلتے ہی (بعض لوگ دانت مانجھنے اور کلی کرنے سے بھی پہلے) چائے اور اسکے لوازم سے پیٹ بھر لیتے ہیں۔ جنکے آباؤ اجداد کبھی ایسی چیزیں نہیں کھاتے ہیں جس میں گوشت یا انڈے کا جزو شامل ہو وہ بھی ہوٹل میں جاکر کئی دن کے باسی چاپ، چاکلیٹ کھاکر "مہذب" بن جاتے ہیں۔ بازار کی مٹھائی جس پر دھول مٹی اور مکھیوں کا ڈھیر ہے لوگ کھاکر اپنی صحت کو برباد کر لیتے ہیں +

ضرورت سے کم کھانا مضر ہے اور یہ بدعت بھی گاؤں سے زیادہ شہروں پائی جاتی ہے۔ قدیم اصولوں کے مطابق تپ دق کے اسباب و علل بیان کرنیکے بعد اب ہم موجودہ زمانہ کی تحقیقات پر غور کرینگے +

موجودہ دور کی تحقیقات

موجودہ زمانہ کی طبی تحقیقات کے مطابق یہ مرض ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے جن کا نام "ٹیوبرکلوسس بیسی لس" ہے۔ عام طور پر ان جراثیم کو "ٹی، بی" کہا جاتا ہے۔ یہ تنفس کے ذریعہ انسان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو کر وہاں اپنا گھر بنا لیتے ہیں۔ اور قوت مدافعت سے انکی جنگ شروع ہوتی ہے جس مقام پر دق کے جراثیم اپنا گھر بناتے ہیں وہاں قدرتی طور پر کیلسیم کا ایک حلقہ بن جاتا ہے۔ قوت مدافعت یہ چاہتی ہے کہ جراثیم کو اس حلقے کے اندر مقید کر کے ہلاک کر ڈالے لیکن جراثیم حلقے کو توڑ کر تمام جسم میں پھیل جانا چاہتے ہیں۔ اس جنگ میں اگر جراثیم ہلاک ہو جائیں تو مرض کی علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ لیکن دوسری صورت میں جراثیم کیلسیم کے حلقے کو توڑ کر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں اور انسان مبتلائے مرض ہو جاتا ہے +

تپ دق چونکہ ایک متعدی مرض ہے اور ان جراثیم کے ذریعے ایک شخص سے دوسرے شخص تک پہونچتا ہے۔ خاص کر وہ لوگ جو مریض کے پاس رہتے ہیں، ان کے مبتلائے مرض ہو جانیکا زیادہ احتمال رہتا ہے۔ جراثیم مریض کے کف میں شامل رہتے ہیں۔ مریض کو دیکھے بغیر بھی صرف اسکے بلغم کے ایک ٹکڑے کا امتحان کر کے مرض کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ انہی جراثیم کے ذریعہ کسی صحت مند شخص کے جسم میں بھی اس مرض کو پیدا کیا جاسکتا ہے۔ قدیم آیورویدمیں تپ دق کے جو اسباب علل بیان کئے گئے ہیں اگر انکے متعلق پوری احتیاط کی جائے تب بھی مندرجہ بالا جراثیم کے جسم میں داخل ہو جانے سے انسان مبتلائے مرض ہو جائیگا۔ اس سے موجودہ زمانہ کی تحقیقات کے زیادہ صحیح ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ حکمائے قدیم کے پاس چونکہ مشاہدات کے لئے خوردبین وغیرہ نہ تھی، اس لئے وہ جراثیم کا پتہ نہ لگا سکے اور انہوں نے حوائج ضروری کے روکنے ہی کو تپ دق کا سبب خاص سمجھ لیا۔ اب جدید آلات کی موجودگی میں جراثیم ہی کو دق کی پیدائش کا سبب سمجھنا مناسب ہے +

یہ صحیح ہے کہ حکمائے قدیم خوردبین وغیرہ کے ایجاد نہ ہونے سے چونکہ جراثیم کا عینی مشاہدہ نہ کر سکے تھے۔ اسلئے انہوں نے قدرتی طور پر اپنی تصانیف میں انکی موجودگی کا اظہار وثوق کے ساتھ نہیں کیا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انہیں جراثیم کے خواص و ماہیت کا علم نہ تھا انہوں نے جو اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ مریض کے تنفس، تھوک، بلغم اور ساتھ کھانے پینے سے صحت مند انسان کو بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے نیز یہ کہ جس خاندان میں کوئی شخص مبتلائے دق ہوا ہو، اُسکے کسی فرد کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم نہ کئے جائیں۔ ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے قدیم ماہران طب کو نظریۂ جراثیم کا علم ضرور تھا +

لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ تپ دق کے کسی جرثومہ کے محض جسم میں داخل ہو جانے سے بیماری نہیں ہوتی، بلکہ جب انکی تعداد جسم میں بڑھ جاتی ہے تو ان سے ایک خاص قسم کا زہریلا مادہ "ٹاکسن" نکلتا ہے اور یہی ٹاکسن دق کی پیدائش کا سبب خاص ہے بعض اجسام انسانی ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں جراثیم کی افزائش نسل نہیں ہو سکتی، ایسے لوگ جسم میں جرثومۂ دق کے داخل ہو جانیکے باوجود مرض کے حملہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ مبتلائے دق ہونے کا زیادہ امکان انہی لوگوں کے لئے ہے جنکی قوت مدافعت کمزور ہو اور جن کے جسم میں جراثیم آسانی سے نشوونما حاصل کر سکیں +

قدیم حکمائے ہند نے امراض کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک "دو شج" اور دوسری "آگنتک"۔ دو شج وہ مرض ہے جو مختلف امراض و شکایات کی بنا پر پیدا ہو۔ اور آگنتک پہلے خود تنہا پیدا ہوتا ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے، مرض دق کئی شکایات و امراض کی بنا پر ہوتا ہے۔ لہذا اُسے "دو شج" سمجھنا چاہیئے +

دق کی ابتدائی علامتیں

سانس پھولنا۔ بلغم کا بڑھ جانا، قبض، زکام کھانسی، لاغری، ایک خاص قسم کا نشہ سا محسوس کرنا یہ تپ دق کی ابتدائی علامتیں ہیں +

بعض آدمی کثرت سے خواب ہائے پریشاں دیکھتے ہیں، زبان کا ذائقہ کسی قدر خراب ہو جاتا ہے، آنکھ سفید ہوتی ہے، گوشت کھانے اور عورت سے لُطف اندوز ہونے کی خواہش بہت بڑھ جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں مرض دق کی اولین علامتیں ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص میں تمام کی تمام علامتیں پائی جائیں۔ تشخیص مرض کے لئے ایک یا دو علامتوں کی موجودگی کافی سمجھی جاتی ہے +

عام حالات میں پہلے زکام بار بار ہوتا ہے، جسم سوکھنے لگتا ہے، کھانسی کی شکایت بڑھ جاتی ہے، حرارت رہنے لگتی ہے، نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ اگر اسی حالت میں مرض کی تشخیص ہو جائے اور احتیاط کے علاج شروع کر دیا جائے تو مریض بہت جلد شفایاب ہو جاتا ہے +

سنسکرت زبان کی ایک پُرانی مثل ہے کہ "مریض دِق کا نام سن کر ہی دہشت سے مر جاتا ہے" لہٰذا پہلے درجہ میں جب مرض کی تشخیص ہو جائے تو مریض کو گھبرانا بالکل نہیں چاہیئے، بلکہ بہت زیادہ صبر و سکون کی ضرورت ہوتی ہے +

خوردبینوں کے ذریعہ ٹی، بی کے جراثیم یا ایکس رے کے فوٹو دیکھ کر مرض کی تشخیص کرنے والے ماہران طب دق کی بالکل ابتدائی علامتوں میں پورے وثوق کیساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے، جب مرض ڈاکٹروں کی تشخیص کے قابل ہوتا ہے تو وہ بہت کچھ بڑھ چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص جدید آلات اور ڈاکٹروں کی تشخیص پر نہ رہ کر شاستروں کی ابتدائی علامتوں پر اعتماد کرے تو ایسے مرض کے ابتدائی حملہ سے بآسانی نجات مل سکتی ہے۔ اس طرح اس کی جان بھی بچ جائیگی اور روپیہ بھی برباد نہ ہوگا +

یہ سوال قابلِ غور ہے کہ رس سے خون۔ خون سے گوشت۔ گوشت سے مید۔ مید سے ہڈیاں۔ ہڈیوں سے گودا اور گودے سے منی پیدا ہوتی ہے جس سے پیدا ہو وہ "کارن" (فاعل) اور جو پیدا ہو وہ "کاریہ" (مفعول) کہلاتا ہے۔ دنیا کا عام قانون یہ ہے کہ کارن کی کمزوری سے کاریہ کمزور ہو سکتا ہے۔ لیکن کاریہ کی کمزوری کا کوئی اثر "کارن" پر نہیں ہو سکتا۔ مثلاً منی آخری جوہر ہے جو مغز سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر مغز کا فعل بند ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اس سے منی کی پیدائش رُک جائیگی۔ لیکن اگر منی کا وجود مٹ جائے تو اس کا مغز پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جسم میں ایک جوہر کے کم ہو جانیسے پورا جسم متاثر ہو جاتا ہے؟

بات یہ ہے کہ جڑ ذات کے زاویہ نظر سے جاندار جسم کی ساری کیفیت سمجھی نہیں جا سکتی۔ جاندار جسم میں ایک چیز کی کمی ہو جانے پر قوت اسکی تلافی کی کوشش کرتی ہے، اور جس جوہر سے وہ چیز پیدا ہوتی ہے اسے اپنی قوت زیادہ خرچ کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً اگر ہندوستان میں سارے کپڑے تلف ہو جائیں تو روئی کے گودام تھوڑے ہی دنوں میں خالی ہو جائینگے۔ اسی طرح جسم میں منی کے کم ہو جانیسے اسکی مقدار پوری کرنیکے لئے مغز کو زیادہ حصّہ لینا پڑیگا اس سے مغز کمزور ہو جائیگا، اب مغز کے نقصان کی تلافی کے لئے ہڈیوں کو اپنی قوت زیادہ صرف کرنا پڑیگی۔ ہڈیوں کی کمزوری کا اثر مید پر پڑیگا۔ مید کا اثر گوشت پر، گوشت کا اثر خون پر، خون کا اثر رس پر، اس طرح ایک جوہر کے کم ہو جانیسے تمام نظامِ جسمانی متاثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ تپ دق میں بھی جب خون صالح کی پیدائش رُک جاتی ہے تو تمام جسم سوکھنے لگتا ہے +

اس بات کو ظاہری مثال سے یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کسی گھر کی آمدنی کے ذرائع بند ہو جاتے ہیں تو اس پر افلاس طاری ہو جاتا ہے +

یہاں دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ کثرت مواصلت کے ذریعہ منی کے غیر معمولی اخراج سے نامردی ہونی چاہیئے جب نامردی ہوگی تو منی کا اتلاف رُک جائیگا اور اس اتلاف کے رک جانیسے مغز اور دوسرے جوہر تمام نقصانات سے محفوظ رہیں گے۔ لہٰذا یہ نظریہ کہ جسم انسانی میں کسی ایک جوہر کے کم ہو جانے سے پورا نظام متاثر ہو جاتا ہے۔ قابلِ اعتراض قرار پاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر ایک سبب سے ایک ہی مرض پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اگر ایک سبب خاص سے ایک جسم میں ایک مرض پیدا ہوتا ہے تو دوسرے جسم میں دوسرا مرض بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تمام اجسام کی حالت اسی طرح یکساں نہیں ہے جس طرح دنیا میں تمام مقامات کی حالت۔ کسی گھر میں پانچ بھائی ہیں۔ دو بھائی کمانے ہیں اور تین بیکار رہیں تو کمانے والے آرام سے کھاتے پہنتے ہیں اور بیکار بھوکے مرتے ہیں۔ لیکن بعض گھروں میں کمانے والے پہلے بیکار بھائیوں کو کھلاتے پہناتے ہیں اور پیچھے خود کھاتے پہنتے ہیں۔ بالکل یہی حال نظام جسمانی کا ہے اگر کسی جسم میں منی کم ہو جائے لیکن نفسانی خواہشات کی تیزی بدستور قائم ہے، تو محض منی کی کمی سے نامردی کی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر خواہشات زائل ہو جائیں تو منی کی پیدائش جاری رہنے کے باوجود انسان نامرد ہو جائیگا +

یہ باریک طبی بہت تفصیل طلب ہے اور اسے شایقین چرک سنگھتا میں مطالعہ کر سکتے ہیں +

اب ہم مرض دق کو بڑھانے والے چند عام امراض کا ذکر کرینگے +

پھیپھڑے کی خرابی یہ شکایت بہت عام اور پڑوسیوں سب کے لئے زیادہ خطرناک ہے۔ ایک مریض جس کا پھیپھڑا خراب ہوگیا ہے جب کھانستا چھینکتا اور یہانتک کہ سانس لیتا ہے تو بیماری کے جراثیم کرۂ ہوا میں منتشر ہوکر قرب و جوار میں رہنے والے لوگوں کے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کسی شخص کے پھیپھڑے میں پہلے سے کوئی نقص ہو تو ان جراثیم کو بہت آسانی کیساتھ نشو و نما حاصل ہو جاتا ہے

خرابیٔ امعاء بخار جب برابر آتا ہے اور کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ بیماری کے جراثیم جسم میں داخل ہو جائیں تو آنتیں ملتہب ہو جاتی ہیں اور ان میں لیبا اوقات خراش ہو جاتی ہے۔ اس خراش میں تپ دق کے جراثیم کو نشو و نما حاصل کرنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ اسہال وغیرہ کی شکایت سے بھی آنتوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے +

خنازیری مادّہ کنٹھ مالا وغیرہ اورام میں تپ دق کے جراثیم بآسانی بڑھ جاتے ہیں کبھی کبھی یہ ورم صرف کنٹھ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی دوسرے مقام پر بھی ہوتا ہے۔ بعض مریضوں کے پورے جسم میں بھی ہو سکتا ہے +

بعض آدمیوں کے جسم میں پھوڑے ہوکر بہت دنوں میں پکتے ہیں۔ اگر انہیں کسی طرح سے مرض کے جراثیم داخل ہو جائیں تو انکی تعداد بآسانی بڑھنے لگتی ہے اور وہ اس پھوڑے کو مسموم کر دیتے ہیں۔ رفتہ رفتہ یہ زہر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور انسان دق میں مبتلا ہو جاتا ہے +

مرض دق کبھی ایک خرابی سے پیدا نہیں ہوتا، بلکہ آیورویدک اصطلاح میں یہ "تر دوشج" ہے لیکن ہر شکایت اپنی اپنی علامتیں ظاہر کرتی ہے یعنے جو شکایت زیادہ قوی ہوگی اسکی علامتیں مریض میں زیادہ قوی ہونگی۔ اور جو شکایت خفیف ہوگی اسکی علامتیں بھی خفیف ہونگی۔ اس مرض میں وایو (ہوا) سے حسب ذیل اثرات ظاہر ہوتے ہیں:۔

سُر بھید، شول اور انس (شانہ) اور پاشبرادی کا سنکوچ + (سر بھید: گلے پڑجانا) (شول: پیٹ کا درد) (پاشبرادی کا سنکوچ: پسلی کی ہڈی کا سکڑجانا) + صفرا کے اثرات حسب ذیل ہیں:۔

بخار، درد، رسائینک تبدیلی اور جریان خون +

کف سے حسب ذیل اثرات مترتب ہوتے ہیں:۔

سر کا بھاری رہنا، بھوک نہ لگنا، کھانسی اور حلق کا التہاب +

اس اجمال کی تفصیل اس طرح ہے:۔

وایو سے:۔ (الف) سُر بھید۔ جب حلق کی نالیاں متاثر ہوتی ہیں تو آواز صاف نہیں نکلتی، بولتے وقت حلقوم کی نالیاں اچھی طرح کام نہیں دیتیں، اور ٹوٹی ہوئی آواز نکلتی ہے، اسے آیوروید کی اصطلاح میں "سُر بھید" کہتے ہیں +

(ب) شول۔ اعصاب کے متاثر ہو جانے سے شول کی کیفیت پیدا ہوتی ہے +

(ج) انس اور پاشبر۔ مرض کی وجہ سے ہوا جب انس (شانہ) اور پاشبر کو تحریک دینے والی رگوں کو متاثر کر دیتی ہے تو یہ حالت پیدا ہوتی ہے +

پت سے:۔ (الف) بخار۔ مرض کے اثرات سے جب خون مسموم ہوتا ہے تو اس میں ایک طرح کی تیزی پیدا ہو جاتی ہے جو دل کو کمزور کرکے اسکی رفتار کو بڑھا دیتی ہے۔ قدرتی حالات میں اس طرح فرق پڑجانے سے بخار آنے لگتا ہے۔ آیورویدک اصول کے مطابق بخار پت کے غلبہ ہی سے پیدا ہوتا ہے

(ب) پت کی بڑھی ہوئی مقدار جب خون میں شامل ہوتی ہے تو بخار آنے لگتا ہے۔ لیکن جب دوسرے اعضاء میں منتقل ہو جائے تو درد کی کیفیت پیدا ہوتی ہے +

(ج) رسائینک تبدیلیوں کو آیوروید میں "پاک" کہتے ہیں یہ پاک صرف پت ہی سے پیدا ہوتا ہے، مرض کے حملے سے جب خون مسموم ہوتا ہے تو جسم میں رسائینک تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں سے جو عناصر خارجی ہوں انہیں جسم باہر نکالنے کی بھی کوشش کرتا ہے +

(د) جریان خون۔ پت کی غیر معمولی افزائش سے جب خون کی تیزی بہت بڑھ جاتی ہے تو وہ کسی ایک مقام کو پھاڑ کر باہر نکلتا ہے

چونکہ جراثیم کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پہلے ہی سے زخم ہو جاتے ہیں، اسلئے وہ خون بالعموم پھیپھڑوں ہی سے نکلتا ہی کبھی زیادہ کھانسنے سے پھیپھڑوں میں جھٹکا لگ کر خون اپنی تیزی کی وجہ سے پھیپھڑوں سے نکلتا ہے، خون میں تیزی پیدا کرنے والا پت ہی جریان خون کا سبب ہی ✣

کف سے :- (الف) سر بھاری رہتا ہی اور چکر آتے ہیں ✣

(ب) ہضم کرنے والے مادہ کی پیدائش کم ہو جانے سے بھوک نہیں لگتی ✣

(ج) پھیپھڑوں میں جمے ہوئے غیر ضروری کف کو خارج کرنے کی کوشش کا نام کھانسی ہی ✣

(د) حلق کی نالیوں میں جب کف بھر جاتا ہی تو تنفس کی رگوں میں لچک کم ہو جاتی ہے اس سے آواز بھی صاف نہیں نکل سکتی ✣

اب سوال ہوتا ہے کہ تین دوشوں سے جو گیارہ مختلف اثرات مترتب کئے گئے ہیں۔ وہ سب ہی تو درحقیقت دو مرض ہیں۔ تپ دق کو مرض مزمن بھی مانا گیا ہے۔ پھر بھی سُر کھید کو مرض نہ مان کر تپ دق کا لچھن کیوں مانا گیا ہے ✣

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سُر کھید کے علیحدہ علیحدہ اسباب ہو کر سُر کھید ہوتا تو علیحدہ علیحدہ روگ مانے جاتے، یہاں تو ایک مرض کے اسباب سے سُر کھید ہوتا ہے۔ اسلئے یہاں مرض دق ہے اور اس کا لچھن سُر کھید ✣

اگر تپ دق کا زہر تنفس کی نالیوں میں جم جائے اور اُنکے کام میں خلل اندازی کرے تو سر کھید کے معمولی علاج سے کچھ فائدہ بھی نہیں ہوگا۔ اگر تپ دق سے پیدا شدہ سمیت رُک جائے تو اس طرح پیدا ہونے والا سر کھید بھی دور ہو جائیگا۔ لہذا معلوم ہوا کہ سُر کھید درحقیقت کوئی مستقل مرض نہیں ہے ✣

اسی طرح تپ دق میں جو بخار آتا ہے وہ بھی عام بخاروں کی طرح ایک جُداگانہ حیثیت نہیں رکھتا اور نہ معمولی بخاروں کے علاج سے اچھا ہو سکتا ہی۔ کیونکہ تپ دق کا بخار جس طرح پت کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے اسکی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہی۔ اگر جسم میں تپ دق کی سمیت کم ہو جائے اور غیر ضروری رسائنیک تبدیلیاں ہوں تو بخار رک جائیگا۔ دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہئیے کہ تپ دق کا بخار جُداگانہ حیثیت سے کوئی مستقل مرض نہیں ہے، اسی طرح اور سب اثرات کے متعلق غور کرنیسے معلوم ہوگا کہ ایک تپ دق کے پیدا ہونے سے ہی بخار کھانسی اور جسم میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں ✣

مختلف اسباب سے پیدا ہونے والے مرض دق کے لچھنوں میں کچھ فرق ہوتا ہے، یعنے کسی کو گیارہ لچھن ہوتے ہیں تو کسی کو چھ۔ ان سب کا بیان چرک میں کافی تفصیل سے ہی ✣

پھیپھڑے کی دِق کی علامات

شانوں میں درد، ہتھیلی اور پیر کے تلوؤں کا جلتے رہنا، یا مسلسل بخار۔ یہ تینوں علامتیں سب ہی مریضوں میں پائی جاتی ہیں۔ علی الصباح بخار نہیں رہتا ہی پھر تھوڑا تھوڑا کر کے بخار بڑھتا جاتا ہی۔ کسی کو سردی سے بخار چڑھتا ہی اور کسی کو آنکھوں میں جلن ہو کر بخار چڑھتا ہے جس وقت مریض یہ سمجھتا ہے کہ اُسے بخار نہیں ہے اور تھرمامیٹر سے بھی بخار معلوم نہیں ہوتا، اس وقت بھی نبض سے بخار کا احساس ہوتا ہے، جس شخص کو سردی سے بخار تیز ہوتا ہی، اسکی ظاہری علامات ملیریا کی سی ہوتی ہیں لیکن غور کرنے سے یہ فرق صاف ظاہر ہو جاتا ہی۔ ملیریا میں زبان کا رنگ میلا ہوتا ہے اور کونین کے استعمال سے بخار کم ہو جاتا ہی۔ لیکن تپ دق کے بخار میں زبان میلی نہیں ہوتی، بلکہ اس کا رنگ سرخ اور آنکھوں کا رنگ سفید ہو جاتا ہی۔ نبض کی رفتار زیادہ بڑھ جاتی ہی عام طور پر ایک صحت مند نوجوان کی نبض کی رفتار ۷۰ سے ۷۵ فی منٹ ہوتی ہے۔ ایک ڈگری بخار بڑھ جانیسے نبض کی رفتار میں فی منٹ دس کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس حساب سے ننانوے ڈگری بخار میں مریض کی نبض کی رفتار جتنی ہونی چاہئیے دق کے مریض کی اس سے زیادہ رہتی ہے۔ مریض دق کی نبض سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نصف منٹ میں ۵۰ کی رفتار ہوتی ہے اور دوسرے نصف منٹ میں صرف ۴۵ کی، اس کا سبب کچھ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معالج کے ہاتھ پکڑتے ہی مریض کچھ گھبرا جاتا ہی جس سے نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہی۔ کھانسی بڑھ جاتی ہی مریض منہ بند کر کے اگر ناک سے لمبا سانس کھینچنا چاہے تو کھانسی آجاتی ہی۔ ابتدا میں کھانسی خشک ہوتی ہے اور پسینہ بھی نہیں آتا لیکن کچھ عرصہ کے بعد کھانسی میں گاڑھا گاڑھا کف نکلتا ہی، اور رات کو بہت پسینہ آتا ہے ✣

مریض کا چہرہ ظاہری طور پر کچھ چکنا سا معلوم ہوتا ہے، پورے گیارہ لچھنوں میں سے کچھ لچھن ضرور رہتے ہیں۔ کھانسی میں خون آنیسے

مریض دُبلا ہوتا ہے۔ بخار اور اندرونی جسم میں کیمیاوی تبدیلیوں سے بھی لاغری بڑھتی ہے۔ اگر مریض کی پشت دیکھی جائے تو ریڑھ کی ہڈی کا اُبھار نظر آتا ہے، سامنے سینہ دیکھنے سے پسلی کی ہڈیاں صاف نظر آتی ہیں۔ کھال نیچے کی چربی سوکھ جانے سے اس قدر ڈھیلی ہو جاتی ہے کہ ہاتھ سرکانا چاہیں تو آستین کی طرح سرک جاتی ہے۔ مریض کا جسم کچھ سوکھتا ہی نہیں، بلکہ لمبائی میں بھی کچھ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں کی دق خاص طور پر مہلک ہوتی ہے +

آنتوں کی دق (سل بطنی)

علامات پہلے آنتوں میں ایک قسم کی گرہ پڑتی ہے جسے دبانے سے درد ہوتا ہے اور قبض کی شکایت بھی رہتی ہے لیکن محض اس حد تک شکایات کا پیدا ہونا دق میں داخل نہیں ہے۔ مرض دق کا حملہ ہو جانے سے مریض کو بخار رہنے لگتا ہے۔ کھانے کے بعد جب معدے کا فعل شروع ہوتا ہے تو درد بھی بڑھ جاتا ہے کبھی قبض کی شکایت رہتی ہے تو کبھی دست آتے ہیں جس سے اسہال کا شبہ ہوتا ہے۔ پاخانہ کے ساتھ کچی غذا زیادہ مقدار میں نکلتی ہے مسلسل بخار نہیں رہتا اور نبض کی رفتار بھی زیادہ نہیں بڑھتی۔ یہ تمام علامات آنتوں کی دق کے ہیں۔ اگر آنتوں کی دق والے کے پھیپھڑے بھی متاثر ہو جائیں تو چوبیس گھنٹوں میں دو مرتبہ بخار تیز ہوتا ہے اور کھانسی فوراً بڑھ جاتی ہے۔ لیکن آنتوں کی دق پھیپھڑے کی طرح زیادہ مہلک نہیں ہوتی۔ اگر مریض کے امعاء کو دبایا جائے تو ہوا کے چلنے کی سی آواز محسوس ہوتی ہے۔ دس پندرہ دن مریض کی حالت سنبھلتی ہے تو ایک دن دست ہو کر مریض بہت لاغر ہو جاتا ہے بعض مریضوں کو پاخانہ کے ساتھ آنوں بھی آتی ہے۔ بیماری بڑھ جانے پر اسہال کا سلسلہ کچھ اس طرح شروع ہوتا ہے کہ افیون وغیرہ سے بھی دست نہیں رُکتے، اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے۔ آخری حالت میں شوتھ (ورم) بھی ہو جاتا ہے، دل اگر زیادہ کمزور ہو جائے تو شوتھ کے بعد اُدر (پیٹ کی بیماری) بھی ہو جاتا ہے اور اس حالت میں شفایابی کی اُمید ختم ہو جاتی ہے +

کنٹھ مالا سے تپ دِق

کنٹھ مالا ایک مقامی مزمن مرض ہے یہ بذات خود تو مہلک نہیں ہے لیکن اسکی گلٹیوں میں جب تپ دق کے جراثیم داخل ہو جائیں تو یہ شکایت مرض دق میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دق کا حملہ اسوقت سے متصور کرنا چاہیئے، جبکہ کنٹھ مالا کے مریض کو بخار آنے لگے اور اس کا جسم سوکھنے لگے۔ اس مرض میں گیارہ لچھنوں میں سے کئی لچھن ملتے ہیں۔ شانوں میں درد، اور ہمیشہ بخار رہنا یہ ظاہری علامات ہیں۔ اگر کنٹھ مالا کے مریض پر تپ دق کا پورا حملہ نہ ہو تو اسکے شفایاب ہو جانیکی اُمید رہتی ہے +

تپ دق کے زخم تپ دق کا زخم جو پھیپھڑے میں ہو یا خنازیر کے متورم غدد میں کچھ عجیب قسم کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات کئی چھوٹے چھوٹے زخم مل کر ایک بڑے زخم کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ زخم کے چاروں طرف چکنا چکنا شوتھ (ورم) ہوتا ہے پیپ بہت آتی ہے، بخار اور کھانسی کی شکایات مستقل طور پر جم جاتی ہیں +

اگر مریض کے کولھے اور کمر پر زخم پڑ جائیں (قروح الفراش) اور اندر اندر سے بہت دور تک پھیلے ہوئے ہوں تو مریض کا صحت یاب ہونا بہت دُشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زخم ہاتھ پیر میں ہوں اور مریض زیادہ لاغر نہ ہو تو شفایابی کے امکانات رہتے ہیں +

عِلاج

یہاں تپ دق کے معالجات بالتفصیل بیان کرنا مقصود نہیں ہیں۔ اختصار کے ساتھ لکھکر سمجھانا بھی دُشوار ہے۔ تاہم طریقہ علاج پر کچھ روشنی ڈالنا ضروری ہے، تپ دق میں بظاہر تقاضائے عقل یہی معلوم ہوتا ہے کہ جب جسم گھل رہا ہے تو مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں جن سے تقویت حاصل ہو۔ لیکن محض مقوی غذاؤں کے استعمال ہی سے تپ دق کے مریض کو صحت نہیں ہوتی، کیونکہ جسم کے اندر سمیت کی موجودگی میں جو مقوی غذا جسم میں داخل ہوتی ہے وہ مفاسد کو تقویت دیتی ہے۔ علاج میں سب سے پہلے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ سادی

(مسامات) کے راستہ کھل جائیں تاکہ جسم کے خلیئے غذا کے قیمتی اجزا سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ غذا زود ہضم ہونی چاہیئے اس مرض میں شراب اور گوشت کو مفید مانا گیا ہے۔ لیکن بہت سے ہندوستانیوں کی نگاہ میں شراب اور گوشت کا استعمال مذہبی اعتبار سے ممنوع ہے +

میرے خیال میں مذہبی زاویہ نظر کا احترام قائم رکھتے ہوئے بھی علاج ہو سکتا ہے۔ شراب کو اسلئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ اسکے پینے سے انسان کی عقل بیکار ہو جاتی ہے اور وہ نشہ میں مذموم حرکتیں کرتا ہے۔ پھر بھی شاستر لکھتے ہیں کہ شراب کا بکثرت استعمال عادتاً تو ناجائز ہے۔ لیکن طبیب کے ہاتھ سے لبطور دوا قلیل مقدار میں استعمال کرنا گناہ نہیں ہے، علاوہ بریں تپ دق کے مریض کو نشہ آور شراب بھی نہیں دی جاتی۔ اس میں جو کچھ دیا جاتا ہے اسے شراب کی حیثیت سے سمجھنا بھی دشوار ہے۔ جیسے "دراکشاسو" وغیرہ۔ ان میں سُرا سار (الکحل) کی مقدار اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ عام اقسام شراب کی طرح نہ تو تیز ہوتی ہیں اور نہ ان سے نشہ ہوتا ہے۔ لیکن ان سے رسادی کی نالیوں کا منہ کھل جاتا ہے اور مریض مقوی غذاؤں کو ہضم کرنے کے قابل ہو جاتا ہے ایسی چیزوں کو جو لبطور دوا استعمال کرائی جائیں شراب سمجھنا سخت غلطی ہے۔ ان میں چند اجزا ایسے ہوتے ہیں جو جسم کے لئے بہت مفید ہیں۔ یہ اجزا کچھ تو پانی میں حل ہوتے ہیں اور کچھ الکحل میں۔ مثلاً "دراکشارشٹ" میں جو دار چینی، الائچی، تیج پات، ناگ کیسر، پیپلی در مرچ وغیرہ پڑتی ہے اس سے رسادی (مسامات) کے راستے کھلتے ہیں۔ اس میں جو بائبڑنگ پڑتا ہے۔ وہ جراثیم مرض کے لئے تو مہلک زہر ہے لیکن جسم انسانی میں سمیت پیدا نہیں کرتا انہی وجوہ سے تپ دق میں "دراکشارشٹ" وغیرہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ ان چیزوں میں شراب کی برائیوں کا نہیں بلکہ خوبیوں جزو شامل ہے۔ اور چونکہ انہیں طبیب کی ہدایت کے مطابق لبطور دوا استعمال کیا جاتا ہے، اسلئے شراب پینے کا گناہ بھی عاید نہیں ہوتا +

تپ دق میں گوشت کے استعمال کا بہترین طریقہ حسب ذیل ہے :-

پیپلی تین ماشہ۔ جو دو تولہ، کلتھی دو تولہ، سونٹھ تین ماشہ۔ آملہ تین ماشہ، انار دانہ تین ماشہ، گوشت ایک تولہ۔ سوا سیر پانی میں پکا کر پانچ چھٹانک رکھیں۔ اس میں نمک اور ہلدی وغیرہ ملا کر گوشت کا یہ عرق استعمال کریں۔ کاڈ لیور آئل کے استعمال سے اگر مذہب برباد نہیں ہوتا اور ہیموگلوبین کے پینے سے مذہب کی حفاظت ہوتی ہے تو مندرجہ بالا طریقہ سے گوشت کا عرق بھی پینا چاہیئے، جو لوگ گوشت کا عرق پینا نہیں چاہتے ہیں انہیں دھوکے سے نہیں پلانا چاہیئے۔ بلکہ ان کے لئے بکری کے دودھ، مکھن، سیب، بیدانہ اور دوسرے پھلوں کا استعمال مناسب ہے +

رسادی کی نالیوں کے کھل جانیسے تپ دق میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ لہذا اسکے کھولنے کی کوشش خاص طور پر کرنی چاہیئے۔ تازہ تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ آکسیجن سے اس مرض کے جراثیم کمزور ہو جاتے ہیں اور وہ انکے لئے سم قاتل ہے، صاف ہوا میں آکسیجن کا جزو زیادہ ہوتا ہے، سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کی ہوا میں آکسیجن بمقدار وافر شامل ہوتی ہے۔ اسلئے کھُلے مقامات پر چہل قدمی اور سمندر کے کنارے یا پہاڑی مقامات پر قیام مریضوں کے لئے بہت مفید ہے، صاف ہوا میں بیٹھ کر ورزش کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سورج کی کرنوں میں تپ دق کے جراثیم کو ہلاک کرنے کی قوت ہے اسمیں ایک قسم کے وٹامن انسان کو تپ دق سے محفوظ رکھتے ہیں۔ مریضوں کو کپڑے اُتار کر دھوپ میں بیٹھنا چاہیئے کیونکہ سورج کی کرنیں اس مرض میں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں جس شخص پر تپ دق کا حملہ ہو اسکے لئے تجرّد پر کاربند ہونا ضروری ہے طبیعت خوش خرم رکھنی چاہیئے۔ شاستر کی دواؤں میں۔ ستو پلادی، چون پراش دراکشارشٹ، مرگانک، جے منگل، سورانگ سندر، لبسنت مالتی، کشتہ فولاد، کشتہ طلا، پنچ امرت، پرپٹی وغیرہ متعدد مشہور دوائیں مفید ثابت ہوتی ہیں سولپ پنچ، مولی کا شیرہ اک بھی مفید ہے۔ طب مغربی کی تحقیقاتوں کے مطابق اس مرض کے لئے کیلسیم بہت مفید ثابت ہوا ہے +

آیورویدک ادویہ میں ستو پلادی میں بنسلوچن پڑتا ہے، جس میں کیلسیم ہے۔ موتی میں سب سے عمدہ کیلسیم ہے، یہ لبسنت مالتی، مرگانک وغیرہ میں پڑتا ہے جسم کے اندر پیدا ہونے والے کیمیاوی تغیرات کو کم کرنے کے لئے سونے کے کشتہ کا استعمال مفید ہے۔ بسنت مالتی، جے منگل وغیرہ میں سونا پڑتا ہے۔ اس سونے سے دل کو بھی تقویت پہنچتی ہے۔ پارہ اور گندھک کے استعمال سے تپ دق کے جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔ لبسنت مالتی میں جو مرچ پڑتی ہے اور مرگانک کو مرچ چورن کیساتھ دیا جاتا ہے اس سے شرائین کی صفائی ہوتی ہے۔ کف خارج ہوتا ہے۔ اس طرح سے ہر دوا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان ادویہ سے تپ دق میں کیوں فائدہ ہوتا ہے +

سل بطنی میں سورن پرپٹی، رس پرپٹی، اور لوہے کا استعمال مفید ہے کنٹھ مالا کے لئے کانچنار، گوگل، پنچ امرت وغیرہ مفید ہیں +

تپ دق سے اگر ہاتھ یا پیر میں زہر دوڑ جائے تو اسے پہلے دواؤں کے ذریعہ اچھا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، اور جب اس میں ناکامی ہو تو بیمار عضو کو کاٹ کر الگ کر دینا چاہیئے۔ کنٹھ مالا کو بھی ابتدائی حالت میں مفید ادویہ استعمال کرانیکے بعد کٹوا دینا مناسب ہے +

ابھی مجھے جو بہت کچھ کہنا ہے اس میں سے صرف ایک بات کہکر اپنا مضمون ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ اس مرض کے نمودار ہونیکے بعد جب علاج شروع ہوتا ہے تو بعض اوقات مفید ترین ادویہ استعمال کرنیکے باوجود مریض صحت یاب نہیں ہوتا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ علاج سے فائدہ ظاہر ہوتا ہے، دق کی تمام علامتیں دور ہو جاتی ہیں اور مریض اور معالجوں کو شفا کا یقین ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ہی مرض پوری قوت سے عود کر آتا ہے اور مریض کو موت کی آغوش میں سُلا دیتا ہے۔ لہذا اس مرض میں محض دواؤں ہی پر اعتماد نہ کر کے "دیو دیپا شرے کرم" بھی کرانا چاہیئے۔ ایسا دیکھا گیا ہے کہ دیو دیپا شرے کرم سے کسی کسی مریض کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح نا اہل طبیبوں کے علاج سے مریض کو فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح دھوکہ باز پنڈتوں کے پاکھنڈ کو دیو دیپا شرے سمجھ کر غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ پھر گو سنگھتا اور جوتش کی دوسری کتابوں کی مدد سے طے کرنا چاہیئے کہ کیا کرم کرانا ہے۔ پھر اسکے لئے کسی ایماندار اور خدا پرست پنڈت سے رجوع کرنا چاہیئے۔ میں آخر میں دنیا کو پالنے والے سورج دیوتا کو نمسکار کر کے اپنا مضمون ختم کرتا ہوں +

تپِ دِق اور چرک بھگوان کا قدیم طریقۂ علاج

از جناب راج وید کرشن دیال صاحب وید شاستری امرتسر

ہندی طب میں اگرچہ سینکڑوں گرنتھ ہیں مگر علاج کے لئے جو فوقیت چرک کو حاصل ہو وہ کسی کو بھی نہیں، چرک کی چکتسا یعنی طریقۂ علاج ضرب المثل ہے۔ چنانچہ کہا بھی ہے:۔

ندانے مادھو سریشٹہ سوترا ستھانے تو واگ بھٹ
شریرے سُشرتہ پروکتہ چرکتو چکتسکے

اس کا مطلب یہ ہے کہ ویدک کتب میں تشخیص امراض کے لئے سب سے اعلیٰ مادھو ندان ہے اور واگ بھٹ علمی لحاظ سے سر و سریشٹ ہے۔ علم جراحی کے لئے سشرت اور علم العلاج کے لئے چرک سب پر فوقیت رکھتا ہے۔ موجودہ زمانے میں چرک کے مطابق علاج کرنا تو درکنار، چرک پڑھنے اور سمجھنے والے بھی کم ہیں بدقسمتی سے یا گردش زمانہ کے باعث ہندی طب پر گھٹا ٹوپ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بدشیی راج کے باعث قدیم طب کی قدردانی تو درکنار اُلٹا اس پر غیر سائنٹیفک اور مضر ہونیکے الزامات تھوپے جاتے ہیں۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ قدیم طب اپنی خوبیوں اور سریع الاثر ہونے کے باعث اکثر موقعوں پر کامیاب ہوتی ہے۔ جب کہ دیگر طریقہائے طب کانوں پر ہاتھ دھرنے لگ جاتے ہیں۔ تپ دِق اور دیگر اسی قسم کے سخت و مہلک امراض کا علاج صرف علم طب قدیم ہی خاطر خواہ بتاتا ہے۔ گو اس قدیم سائنس کے خزانہ کو دقیانوسی کا خطاب دیکر گورنمنٹ اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگ اس مخول اڑایا کرتے ہیں۔ مگر ہم یہاں ببانگ دہل بتا دینا چاہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں جس قدر طریقہائے علاج مروج ہیں اور آئندہ ہونگے ان سب کا اصل اصول بھگوان چرک نے اپنی بے نظیر تصنیف میں پیشتر درج کر رکھا ہے +

آپ یہ سُن کر حیران ہونگے کہ ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی وغیرہ مغربی طریقہائے علاج کے علاوہ نئے نئے طریقۂ علاج انجکشن سسٹم (بذریعہ پچکاری دوا پہونچانا) تک ویدک گرنتھوں میں موجود ہے۔ مگر یہاں ہم جس بالکل نئے طریقۂ علاج کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا نام مغربی اصطلاح میں "ہائیڈرو پیتھی" ہے۔ ہائیڈروپیتھی کا مترادف لفظ جل چکتسا یا پانی کا علاج ہے جس کو ایک جرمن ڈاکٹر کی نئی ایجاد بتایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جرمنی کے لوئی کوہنی صاحب خود مرض تپ دِق میں مبتلا تھے اور دنیا بھر کے علاج معالجے کرانیکے بعد مایوس ہو چکے تھے۔ اس وقت ان کو اس طریقۂ علاج کا الہام ہوا یا انہوں نے اپنی عقل سے اسکو ایجاد کیا +

مغرب کے لوگ یا ہندوستان کے بھولے بھالے لوگ اپنی ناواقفیت کے باعث اس علاج کو بالکل نیا اور لوئی کوہنی صاحب کی ایجاد سمجھیں مگر ہندوستان کے پوڑھے آیورویدیں جب تک دم خم ہے اور چرک جیسی لاثانی کتاب صفحۂ دنیا پر موجود ہے اس وقت تک کوئی بھی نیا سائنس یا طریقۂ علاج اپنے آپ کو نیا کہنے کا حوصلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص کسی طریقہ کو اپنی ایجاد کہنے کا دعوےٰ کر سکتا ہے۔ ہم یہاں لوئی کوہنی صاحب کے نئے طریقہ

علاج یا جل چکتسا کے متعلق صرف اس قدر بتا دینا چاہتے ہیں کہ یہ کوئی نیا طریقہ علاج نہیں بلکہ چرک کے چکتسا ستھان میں سے صرف تپ دق کے علاج کی بالکل ادھوری نقل ہے +

ناظرین! آؤ ہم آپ کو بتائیں کہ چرک میں اسی پانی کے علاج کو کس وضاحت مگر نہایت اختصار کیساتھ بیان کیا گیا ہے اس کو پڑھکر آپ کو یقین ہو جائیگا کہ پانی کا علاج جرمن کے لوئی کوہنی صاحب نے ہندوستان کے اس قدیم طبی گرنتھ میں سے ہی لیا ہے اور وہ انکی اپنی ایجاد نہیں ہے۔ قیاس غالب ہے کہ لوئی کوہنی صاحب جب سب طرح کے علاج معالجہ سے مایوس ہو چکے تو انہوں نے اپنے طور پر تحقیقات کرنی شروع کی ہوگی اور ان کی تحقیقات کے دوران میں ہندوستان کا قدیم گرنتھ چرک بھی انکے زیر مطالعہ آیا ہوگا۔ چونکہ وہ خود تپ دق کے مریض تھے۔ لہٰذا انہوں نے چرک کا وہ باب مطالعہ کیا ہوگا جس میں تپ دق کا علاج درج ہے اور انہوں نے اس طریق علاج کو آزمایا ہوگا۔ اور فائدہ ہونے پر جہاں انہوں نے اسکے موجد ہونے کا دعوٰے کر دیا۔ وہاں ہر "مصالحہ پیپلا مول" کے مصداق اس کو تمام امراض کا واحد علاج قرار دیا۔ اور نیو سائنس کے نام سے ایک کتاب لکھی جس میں تمام امراض کو ایک ہی طریقہ یعنی جل چکتسا کے ذریعہ دور کرنیکا دعوٰے کیا +

چرک بھگوان کا اصول علاج

اگرچہ اردو کے رسالہ میں سنسکرت الفاظ یا سنسکرت شلوکوں کا پڑھنا مشکل امر ہے مگر بعض مقامات پر شہادت کے طور پر قدیم کتب کے ان ہی الفاظ کو ہم نے درج کرنیکی جرات کی ہے۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس سے ناراض نہ ہونگے، چرک بھگوان تپ دق کا علاج مندرجہ ذیل الفاظ سے شروع فرماتے ہیں :۔

"سویدم ابھینگ دھوم لیپنانی چہ۔ پریشیکا اوگاہانشچ"

اس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کی جسمانی حالت کے مطابق سوید کرم یعنے پسینے نکالنا۔ مالش کرنا۔ دھوم پان کرانا یا ادویہ کی دھونی دینا، تمام جسم پر مختلف دواؤں کا لیپ کرانا یا پانی وغیرہ کے فوارے سے پریشک کرنا یعنی جسم کو شدھ کرنا اور اگاسن کرنا یعنے خوب مل مل کر نہلانا چاہیئے۔ اسکے آگے چل کر رشی نے تپ دق کے علاج میں جس اصول کو بیان فرمایا ہے۔ وہ بالکل لوئی کوہنی سسٹم کا اصل اصول ہے۔ بلکہ اس میں خاص خوبیاں ہیں جو مغربی سائنس میں پلے ہوئے اور علم الاخلاط سے بالکل بے بہرہ لوئی کوہنی صاحب کے طریق علاج قطعی نہیں ملتی چنانچہ ملاحظہ فرمائیے :۔

"سینے کھشیرے امبو کوشٹے تم سوبھیکتم اوگاہیئت
سروت دی بندھ موکش ارتھم بل پشی ارتھ میودا"

رشی فرماتے ہیں کہ تپ دق کے مریض کا مسامات کے ذریعہ فاسد مواد خارج کرنے اور جسم پشٹی یعنی طاقت و توانائی کے لئے۔ سینہہ یعنی چکنائی۔ کھشیر یعنی دودھ اور امبو یعنی پانی کے ٹب میں بٹھا کر اوگاہن کرنا چاہیئے ؛۔

ناظرین! آپ نے دیکھ لیا کہ لوئی کوہنی صاحب تو صرف پانی کے ٹب میں بٹھانا تجویز کرتے ہیں۔ مگر رشی نے دودھ، گھی اور پانی کے ٹب میں بٹھلانے کی ہدایت فرما کر خاص دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مسامات کھولنے کے لئے صرف پانی کے ٹب میں بٹھانا ہی کافی ہے۔ دودھ اور گھی کے ٹب میں بٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک صرف پانی کے ٹب میں بٹھلانے سے مسامات کو کھل سکتے ہیں مگر تپ دق کے سوکھے ہوئے مریض کے صرف مسامات کھولنے مقصود نہیں۔ بلکہ مسامات کو کھولنے کیساتھ ہی ان مسامات کے ذریعہ کمزور اور دُبلے پتلے مریض کے جسم کو ہرا بھرا کرنے کیلئے غذائیت پہونچانا بھی مقصود ہے۔ آپ کہیں گے کہ غذا تو منہ کے راستہ سے بھی پہونچائی جا سکتی ہے۔ اس طرح اتنا جھنجھٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا جواب صاف ہے کہ تپ دق کے مریض کی حرارتِ ہاضمہ چونکہ بالکل کمزور ہوتی ہے اور وہ ہر قسم کی غذا وغیرہ کھانے پینے سے بالکل نفرت کرتا ہے اس حالت میں گھی یا دودھ کے ٹب میں بٹھانے کا مشورہ دے کر رشی نے ایک پنتھ دو کاج کی ضرب المثل کے مطابق عمل فرمایا ہے۔ اس طریق سے جہاں مسامات کھل جائینگے وہاں ساتھ ہی کمزور ہاضمہ والے مریض تپ دق کو پرورش جسم کے لئے غذائیت بھی مل جائے گی آپ کا ایک اعتراض ہو سکتا ہے کہ دودھ اور گھی جیسی مہنگی اشیا میں کیا خصوصیت ہے اسکی بجائے اور سستی اشیاء پانی میں ملا کر کام نہیں چل سکتا اور خاصکر دودھ گھی میں کیا خصوصیت ہے؟ اگرچہ اس کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں کہ مریض کے جسم میں بالواسطہ غذا پہونچانے کے لئے ہی رشی نے دودھ، گھی تجویز فرمایا ہے۔ تاہم اسکو دوسرے طریقہ ہائے علاج کے مقابلہ میں سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں +

آیورویدک متقدمین چونکہ ہر ایک مرض کی پیدائش کا باعث تین خلطوں کو ہی مانتے ہیں۔ اور چونکہ مرض تپ دق میں بھی یہ تینوں خلطیں

ہی خراب ہوتی ہیں۔ اور صحت کو واپس لانے کے لئے ان خلطوں کو اعتدال پر لانا ہی علاج کا مقصد اعلیٰ ہے۔ لہٰذا چرک بھگوان نے مریضان تپ دق کے لئے پانی، دودھ، اور گھی چکنائی کے ٹبوں میں بٹھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اگرچہ وہاں اس امر کا ذکر نہیں ہے کہ کس چیز کے ٹب میں کس مریض کو بٹھانا چاہیئے تینوں چیزوں کی ہدایت کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ان کا منشا صرف خلطوں کی رعایت سے ہی ہے۔ ہم کئی بار لکھ کہ قدیم ہندوستانی مختصر نویسی کے بہت شائق رہے ہیں اور انکے اختصار میں بھی ایسا جادو بھرا ہوا ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے شلوک میں دنیا بھر کا سائنس مرکوز نظر آتا ہے۔ صرف نکتہ شناس نگاہ کی ضرورت ہے۔ پھر دودھ گھی اور پانی ان تین اشیاء کا فلسفہ ایک معمولی بات نظر آئیگا +

ہم پیشتر ذکر کر چکے ہیں کہ مرض تپ دق تینوں خلطوں کے بگڑنے سے پیدا ہوتا ہے اور ان تینوں خلطوں میں بھی ایک خلط غالب یا بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی لحاظ سے رشی نے تینوں چیزوں کا ذکر فرمایا ہے +

دودھ کا ٹب

جس تپ دق کے مریض کے جسم میں خلط صفرا غالب ہو اس کو دودھ کے ٹب میں بٹھا کر تمام جسم پر اوگاہن کریں۔ بالفاظ دیگر مریض کو دودھ کے ٹب میں بٹھا کر آہستہ آہستہ ہاتھ سے دودھ کی سارے جسم پر مالش کریں۔ اس سے جہاں مریض کے مسامات کھل کر عمدہ غذائیت حاصل ہوگی وہاں ساتھ ہی غلبہ صفرا دور ہو کر حرارت جسم یا بخار میں خاص طور پر نمایاں تخفیف ہوگی۔ صفرا چونکہ گرم و خشک ہوتا ہے۔ اس لئے دودھ کی سردی اور تری سے اس کا دفعیہ کرنا نہایت دانشمندی پر مبنی ہے۔ خصوصاً جب کہ مریض منہ کے راستہ چھٹانک بھر دودھ نہ پی سکتا ہو۔ اس طریقہ سے سیروں دودھ اسکے جسم میں پہونچ سکتا ہے اور جہاں منہ کے راستہ پلائے ہوئے دودھ سے ہاضمہ کی خرابی اور دست لگ جانے کا خطرہ رہتا ہے وہاں اس طریق سے معدہ کی خرابی وغیرہ آفات کا کوئی خطرہ نہیں رہتا اور بڑی ہی آسانی سے مریض کے غلبہ صفرا کو اعتدال پر لایا جا سکتا ہے +

مریض تپ دق کو گرم دودھ کے ٹب میں بٹھایا جائے یا سرد دودھ میں؟ اس کا جواب بھی رشی نے نہایت خوبی کے ساتھ دیا ہے۔ جہاں پر رشی نے دودھ گھی اور پانی کے ٹب میں بٹھانے کی ہدایت فرمائی ہے اُسی شلوک کے آخر میں آپ نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ "رتو سکھئے کرئے" یعنی مریض کو موسم کے مطابق گرم یا سرد دودھ پانی یا گھی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے جس سے کہ اسکو سکھ یقینی نصیب ہو۔ مثلاً اگر موسم گرما ہو تو دودھ پانی یا گھی سرد ہونا چاہیئے اور اگر موسم سرما ہو تو دودھ گھی یا پانی کو گرم کر لینا چاہیئے

گھی۔ تیل اور چربی کا ٹب

غلبہ سودا کی حالت میں اور جب کہ مریض کے جسم میں چربی و گوشت بالکل سوکھ چکے ہوں۔ مریض دق کو گھی، تل کے تیل، یا بکری وغیرہ جانوروں کی چربی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے اگر موسم گرما ہو تو گھی وغیرہ کو گرم کرنے کی ضرورت نہیں، موسم سرما میں گھی، تیل یا چربی (جسکے بھی ٹب میں بٹھانا مقصود ہو) کو گرم کر لینا چاہیئے۔ اور اس قدر گرم کرنا چاہیئے کہ جس کو طبیعت برداشت کر سکے +۔ اب سوال یہ ہے کہ غلبہ سودا کی حالت میں، گھی، تیل اور چربی میں سے کس کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اسکے لئے معالج کو عقل اور انتخاب سے کام لینا چاہیئے۔ چرک بھگوان نے تو سنیہ یعنی چکنائی کے ٹب میں بٹھانے کیلئے لکھا ہے اور چکنائی میں یہ تینوں چیزیں یا اسی قسم کی دوسری چیزیں سب ہی شامل ہیں۔ اب طبیب کا فرض ہے کہ اپنے مریض کے مزاج کے موافق گھی، تیل اور چربی وغیرہ چکنائیوں میں سے جس کو مناسب سمجھے کام میں لائے +

گھی کا ٹب:۔ تپ دق کے جن مریضوں میں غلبہ سودا یعنی وات کی بڑھانتگی کے ساتھ پت یعنے صفرا بھی ملا ہو انکو گھی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

تیل کا ٹب:۔ جن مریضوں کے جسم میں غلبہ سودا کے ساتھ بلغم بھی ملا ہوا ہو، ایسے مریضوں کو تلوں کے تیل یا چندن آدی تیل۔ لاکشادی تیل وغیرہ کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

چربی کا ٹب:۔ غلبہ سودا کے ساتھ ہی جن مریضوں کے جسم کی چربی بالکل کھیشہ یعنی ناش ہو چکی ہو ان مریضوں کو بکری کی چربی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے +

پانی کا ٹب:۔ غلبہ بلغم کی حالت میں تپ دق کے مریضوں کو صرف سادہ پانی کے ٹب میں یا دافع بلغمی ادویہ کے جوشاندہ میں بٹھانا چاہیئے اور موسم کے مطابق گرم سرد کا بھی لحاظ رکھیں یعنی موسم گرما میں پانی یا جوشاندہ سرد ہونا چاہیے اور موسم سرما میں پانی یا جوشاندہ گرم کر لیں +

ٹب میں بٹھانیکا طریقہ مریضان دق کو ہر روز دن میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دودھ، گھی، یا پانی کے ٹب میں بٹھانا چاہیئے۔ کسی عمدہ مصفی روشن اور ہوادار کمرہ کو بند کرکے اس میں ایسی جگہ ٹب کو رکھیں جہاں کہ ہوا سیدھی مریض کے جسم کو نہ لگنے پائے مگر کمرہ میں ہوا کا دخل ضرور ہو۔ ٹب میں دودھ، گھی یا پانی وغیرہ مناسب چیز ڈال کر اس میں ایسے طریقہ سے بٹھائیں یا لٹائیں کہ جس سے اسکا سارا جسم گلے تک دودھ، پانی یا گھی میں ڈوب جائے۔ اگر مریض میں خود طاقت ہو تو وہ خود ہی اپنے ہاتھوں سے جسم کے تمام حصوں کو خوب آہستہ آہستہ ملتا جائے خصوصاً ناف اور چھاتی کو زیادہ ملنا چاہیئے۔ ٹھیک پندرہ منٹ سے ایک گھنٹہ تک حسب طاقت برداشت مریض کو ٹب میں بٹھا کر جسم ملتے رہنا چاہیئے

اس طریقۂ علاج کے فائدے چرک کے اس طریقۂ علاج کے بیشمار فائدے ہیں بلکہ ہمارا تو دعویٰ ہے کہ دیگر ادویہ کے ساتھ ساتھ نہایت سادہ غذا وغیرہ کا انتظام کرکے اس طریقہ کو جاری رکھا جائے تو تپ دق جیسے مہلک مرض سے مریض کو یقیناً بچایا جا سکتا ہے +

اس طریق سے جسم کے تمام مسامات کھل کر مواد فاسد یا گندہ خلطیں بذریعہ مسامات خارج ہو جاتی ہیں۔ بخار کی حرارت کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جسم میں طاقت و توانائی آجاتی ہے مریض دق جو حرارتِ ہاضمہ کمزور ہونے سے منہ کے راستہ غذا کھانے سے عاری ہوتا ہے، مسامات کے ذریعہ سے بدن ہی غذا ہضم کرنے لگتا ہے، مواد فاسد کے اخراج سے جسم ہلکا اور پھرتیلا ہو جاتا ہے۔ کھانسی و بخار میں فوراً اور یقینی کمی ہونے لگتی ہے، مریض کو چین سے نیند آنے لگتی ہے، جسم کی تھکان و سستی نام کو نہیں رہتی، کم حوصلگی پژمردگی، رنج و غم وغیرہ مصائب سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے، مریض ہر وقت ہشاش بشاش رہتا ہے۔ الغرض پانچ درجہ حرارت بخار اس طریقۂ عمل سے یقینی طور پر پندرہ بیس منٹ میں نیچے اتر کر سو درجہ یا اس سے بھی کم رہ جاتا ہے +

ٹب میں بٹھانیکے بعد ٹب میں بٹھانے اور اچھی طرح نہلانے کے بعد مریض کا جسم کسی عمدہ نرم اور صاف تولیئے یا اسی قسم کے کپڑے سے خوب صاف کرکے کپڑا اڑھا دیں اور اسی کمرہ میں مریض کو چند منٹ چہل قدمی کرائیں۔ بعد ازاں بستر پر لٹا دیں۔ یا اگر مریض کو بھوک ہو تو کچھ کھلا دیں +

نوٹ:- ٹب میں بٹھانے کا عمل ہمیشہ خالی معدہ ہونا چاہیئے +

اودورتن اوگاہن اور اودورتن ان دو کاموں پر چرک بھگوان نے خوب زور دیا ہے، اوگاہن کا تو ذکر آچکا۔ اوگاہن کے معنی ہیں خوب مل مل کر نہلانا اور اودورتن کے معنی ہیں ملنا یا اُبٹنہ ملنا، چنانچہ رشی لکھتے ہیں کہ مندرجہ ذیل اشیا میں سے مناسب اشیاء لے کر ان کا اوبٹنہ تیار کریں اور مریض تپ دق کے جسم پر ملیں، اور یہ کام اوگاہن سے پیشتر کر لینا ضروری ہے کیونکہ اس سے بھی مسامات کھل جاتے ہیں، جیونتی، سفید دوب، مجیٹھ، اسگندھ ناگوری، اپامارگ (پٹھ کنڈا یا چرچٹہ) تل سب چیزوں کو خوب باریک پیس کر بقدر ضرورت شراب ملائیں اور اسکو بطور اُبٹنہ مریض کے جسم پر خوب ملیں۔ اس سے جسم میں تروتازگی آتی ہے خوبصورتی بڑھتی اور جسم ہلکا ہو جاتا ہے +

تپ دق کے عوارض اور انکا علاج

چرک بھگوان نے تپ دق میں پیدا ہونے والے، زکام، کھانسی، گلا بیٹھ جانا، درد سر وغیرہ عوارض کے لئے چند ایک نہایت مفید علاج بتائے ہیں۔ جو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں :-

(۱) فلفل دراز، جو، کلتھ، آملہ، سونٹھ، انار دانہ وغیرہ زود ہضم اور لذیذ اشیاء کے ہمراہ پکایا ہوا گوشت کا شوربہ مریض کو کھلائیں۔ یہ زکام وکھانسی وغیرہ کے لئے مفید ہے +

(۲) جو کی روٹی نمکین، لذیذ، چرپرے اور گرم رس یا شوربے تیار کرکے مریض کو کھلائیں۔ کوا، تیتر بٹیر اور مرغ وغیرہ جانوروں کے گوشت کا شوربہ دیں۔ یہ بھی زکام وکھانسی کے لئے عمدہ چیز ہے +

(۳) مولی اور کلتھی کے یوش کے ساتھ حسب ضرورت جو، گیہوں اور شالی چاول پکا کر کھلائیں +

(۴) سُرامنڈ یا پنچ مول ڈال کر پکایا ہوا پانی، یا دھنیا اور سونٹھ ڈال کر پکایا ہوا پانی، یا آملہ ڈالکر پکایا ہوا پانی یا شال پرنی، پرشٹ پرنی، مُگ پرنی، ادرماش پرنی ڈال کر پکایا ہوا پانی پلائیں۔ یا انہی پانیوں کے ساتھ پکائی ہوئی غذا کھانے کو دیں +

(۵) شرگر (کھچڑی) انکارکا (پلٹس) ماش کلتھی، جو اور ماش (دکھیر) سے شنکر سوید کی ترکیب کے مطابق حلق، پسلیوں، چھاتی اور سر پر سویدن کریں یا

(۶) کھرینٹی، گلو، اور ملیٹھی سے پکائے ہوئے نیم گرم پانی کو پری سیچن کے کام میں لائیں۔ یا

(۷) بکرے اور مچھلی کے سر سے پانی پکا کر اس سے وات کو دور کرنے والی دواؤں کے کاڑھے سے ناڑی سوید کی ترکیب کے مطابق گلے، ہنسلی اور پسلیوں پر سویدن کریں، یا

(۸) آبی اور رطوبت پسند جانوروں کے ماس اور پنچ مول کے پکائے ہوئے پانی یا چکنائی ملے کانجی سے ناڑی سوید کے ذریعہ سویدن کرم کریں +

(۹) جیونتی، سونف، بلا، ملیٹھی، بچ، ولیسوار (قیمہ) وداری، آملہ، آبی اور رطوبت پسند جانوروں کا ماس اور چاروں قسم کی چکنائیاں ڈال کر پکایا ہوا اُپ ناہ، سویدسر کے درد، پسلی کے درد اور کندھوں کے درد کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے +

(۱۰) سونف، ملیٹھی، کٹھ، تگر اور چندن کو گھی میں ملا کر لیپ کرنے سے سر، پسلی اور کندھوں کا درد دور ہو جاتا ہے +

(۱۱) (۱) بلا، راسنا، تل، گھی، ملیٹھی اور نیلوفر +

(۲) گوگل، دیودار، چندن، کیسر، اور گھی

(۳) کاکولی، کھرینٹی، وداری کند، سہانجنا اور پُنرنوا +

(۴) شتاوری، کھشیر کاکولی، رکت ترن، ملیٹھی اور گھی +

مندرجہ بالا چاروں لیپ الگ الگ تیار کر کے لگانا بڑھے ہوئے دوش والے سر کے درد، پسلی کے درد اور کندھوں کے درد کیلئے مفید ہوتا ہے +

(۱۲) نسوار، دھوم پان، اتر بھکتکا سنیہہ، ماش اور دستی کرم کرنیکے قابل تیل بھی مفید ہوتے ہیں +

(۱۳) جونک، الابو، سینگیاں اور فصد کے ذریعے خون نکلوانا، سر کے درد، پسلی کے درد، اور کندھوں کے درد کو دور کرتا ہے +

(۱۴) پدماکھ، چندن اور خس کو پیس کر گھی میں ملا کر لیپ کرنا یا دُوب، ملیٹھی، مجیٹھ اور کیسر کو گھی میں ملا کر لیپ کرنا، یا پرپنڈریک، نرگندھی، کنول کیسر، نیلوفر، کیسر۔ کو گھی میں ملا کر لیپ کرنا درد سر وغیرہ کو دور کر دیتا ہے +

(۱۵) چندن آدی تیل یا سو دفعہ دھویا ہوا گھی ملنا، یا گھی اور ملیٹھی کے پانی کا پری شیک کرنا، یا برسات کا ٹھنڈا پانی یا چندن آدی دواؤں کے کاڑھے کا پانی پری شیک کے کام میں لانا بھی اس مقصد کے لئے مفید تدابیر ہیں +

سنشودھن کرم

دو شوں (صفراسوا) کی کثرت میں سویدن کرم (پسینہ نکالنا) کرکے مریض وَمن (قے کرانا) اور ویرچن (جُلاّب) دینا چاہیئے تاکہ مریض لاغر نہ ہونے پائے +

فضلے کے اخراج کی وجہ سے شوش روگی کا جسم گرپڑا سا معلوم ہوتا ہے اس لئے مریض کی طاقت کا لحاظ رکھکر مسہل دینا چاہیئے +

جب مریض کا شکم صاف ہو جائے اور کھانسی دمہ، آواز کی خرابی، درد سر، درد پسلی اور کندھے کے درد کی شکایات باقی رہ جائیں تو مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرانی چاہیئیں +

(۱۶) بلا، وداری قند آدی دوائیں، وداری قند اور ملیٹھی سے پکائے ہوئے گھی میں نمک ڈال کر نسوار دینے سے آواز کا بگاڑ دور ہو جاتا ہے +

(۱۷) پرپنڈریک، ملیٹھی، پپلی، بڑی کنڈیاری، کھرینٹی اور دودھ سے پکائے ہوئے گھی کی نسوار دینے سے بھی آواز کی خرابی دور ہو جاتی ہے +

(۱۸) غذا کے بعد مختلف تراکیب سے گھی کا پینا، سر، پسلی اور کندھوں کے درد، نیز کھانسی اور دمہ کو دور کرتا ہے +

(۱۹) دشمول، دودھ، ماس رس اور کھرینٹی کے نغدے کے ساتھ پکایا ہوا گھی مندرجہ عوارض کو فوراً دور کرنیکے لئے بے نظیر چیز ہے +

کھانا کھانیکے بعد یا کھانا کھانیکے درمیان حرارت ہاضمہ کے مطابق دودھ اور راسنا سے پکایا ہوا گھی، یا دودھ اور کھرینٹی کا بھی استعمال کرانا اول الذکر عوارض کو دور کر دیتا ہے +

اب ان سنیہوں (مرغنیات) اور لیہوں (لعوقات) کا ذکر کیا جائیگا جو کھانسی، آواز کی خرابی، دمہ، ہچکی، درد سر، درد پسلی اور کندھوں کے درد کو دور کر دیتے ہیں +

(۲۰) گھی، کھجور، منقے، کھانڈ، شہد، اور پیپلی ملا کر چاٹنے سے سور بھنگ، کھانسی اور دمے کی شکایات دور ہو جاتی ہیں +

تپ دق وسل

از جناب بہاری لال صاحب (رنگا پشتی کار) ویدیا کوی رتنا ویدیا مارتنڈ سابق ایڈیٹر "سندر سائن" ملتان

آیورویدک شاستروں میں اس بیماری کے چار نام لکھے ہیں مثلاً (۱) یکھشما (۲) راج یکھشما (۳) کھیئے (۴) شوش ۔

ناموں کا مطلب

(۱) یکھش نام ہے دیوتا کا ۔ بیمار اور اُسکے تیمار بوقت علاج چونکہ حکیم کی عزت اس طرح کرتے ہیں جس طرح دیوی دیوتاؤں کی ۔ اسی وجہ سے اس بیماری کا نام یکھشما پڑا ۔

(۲) راج یکھشما ۔ یہ بیماری چونکہ دنیا کے شروع میں چندرمان نامی ایک راجہ کو ہوئی تھی ۔ اسلئے پہلے زمانہ کے بزرگوں نے اس بیماری کا نام راج یکھشما رکھا یعنی راجاؤں کو ہونے والا مرض ۔

(۳) کھیئے کے معنی ہیں کمزور یا ضائع کرنے کے ، اس بیماری کے دوران میں تیمار دار چونکہ اپنی لیاقت کے مطابق بیمار کو تندرست کرنے کی جو جو تدابیر کام میں لاتے ہیں وہ سب بے سود ثابت ہوتی ہیں یعنی تدابیر ضائع ہو جاتی ہیں ۔ لہذا اس بیماری کو بعض بزرگوں نے کھیئے نام دیا ہے ۔

(۴) شوش کے معنے خشک کرنے یا سکھانے کے ہیں ، یہ بیماری ہمارے جسم کی دھاتوؤں (رس) خون ، گوشت ، چربی ، ہڈی ، ہڈی کے اندر کا مغز اور ویریہ یعنی منی یہ سات دھاتوئیں ہیں) کو دن بدن سکھاتی جاتی ہے ۔ اس لئے اس بیماری کو بعض بزرگوں نے شوش نام سے بھی لکھا ہے ۔

مرض کے اسباب

باد مخالف (پادنا) یا نیند یا پیاس اُبکائی چھینک وغیرہ کو بار بار روکنے سے بھی یہ روگ پیدا ہوتا ہے ۔ چنانچہ چرک میں لکھا ہے ، کہ "جب کوئی شخص شرم یا کسی کے خوف سے یا دیگر اسباب سے باد مخالف کو روکتا ہے یا پیشاب پاخانہ کو روکتا ہے تب اسمیں مختلف بیماریوں کی پیدائش شروع ہو جاتی ہے" اسکے علاوہ اعتدال سے زیادہ جماع ، اعتدال سے زیادہ بھوکا رہنا (روزہ رکھنا) اور حد سے زیادہ کسی سے حسد رکھنا ۔ یہ اسباب بھی دھاتوؤں کو کھیئے یعنی ضائع کرنیکے ہیں ۔ دوسرے لفظوں میں ان اسباب کے باعث بھی تپ دق جیسی بیماری ہو جایا کرتی ہے ، یا اپنے سے زیادہ طاقت والے کے ساتھ بار بار کشتی لڑنے سے یا حسد و بغض و کینہ رکھنے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے ، اعتدال سے زیادہ کھانے سے اعتدال سے زیادہ بھوکا رہنے سے اور بار بار بے وقت کھانا کھانے سے اور بلا ضرورت بار بار کھانے سے بھی یہ روگ پیدا ہو سکتا ہے ۔

آیورویدک شاستر میں اخلاط تین مانے گئے ہیں جن کے نام وات (سودا) پت (صفرا) اور کف (بلغم) ہیں ۔ تپ دق میں تینوں اخلاط بگڑ جاتے ہیں ۔ مگر ان میں فضیلت اکثر کف کو ہی ہوا کرتی ہے ۔ کف کی کثرت کا باعث یہ ہوتا ہے کہ رس (جسم کا سیال مادہ) جن جن راستوں سے گذر کر ہمارے جسم کی پرورش کا باعث ہوتا ہے ان راستوں سے کف (بلغمی مادہ) کے زیادہ ہو جانیکے باعث وہ سیال مادہ ہمارے جسم کے ہر طرف اچھی طرح دورہ نہیں کر سکتا جس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ ہمارے جسم کی ساتوں دھاتوئیں کمزور ہونے لگتی ہیں ۔ انکے کمزور ہوتے ہی شریر بھی کمزور ہونے لگتا ہے سب دھاتوؤں کے کمزور ہونیکے باعث خون بھی جس کا کہ اس جسم سے بڑا بھاری تعلق ہے کمزور ہونے لگ جاتا ہے ۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جسوقت جسمانی دھاتوئیں کمزور ہو جائینگی تو وہ جسم بھی خود بخود کمزور ہو جائیگا جس میں کہ یہ ساتوں دھاتوئیں بقاعدہ کام کر رہی ہیں ۔

چرک میں لکھا ہے کہ "سیال مادہ کے راستہ میں بلغمی مادہ کی رکاوٹ کے سبب دل میں رہنے والے رس میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے اس طرح سڑاند والا رس (دودھ کی طرح پھٹا ہوا سیال مادہ) اوپر سے کھانسی کے دورہ کے ساتھ منہ کے راستہ مختلف طریقہ سے باہر خارج ہوتا ہے" ۔ ساتھ ہی چرک رشی کہتے ہیں کہ "اس فقرے سے یہ مت سمجھنا کہ کھانسی کے ہونے سے ہی رس (سیال مادہ) ضائع ہوتا ہے یہ سڑا ہوا رس

بغیر کھانسی کے بھی کئی ایک دوسرے راستوں سے خارج ہوتا رہتا ہے اور اسے باہر خارج کرنے والا وایو (سودا) ہوتا ہے" +

علاوہ ازیں یہ بھی لکھا ہے، کہ "ان راستوں[1] میں بلغمی مادہ کی طرف سے رکاوٹ پیدا ہوجانیکے باعث رس وغیرہ دھاتیں ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہیں" +

اور اسباب

پرمیہہ (پیشاب اور منی کی بیماریاں) آتشک، ادہ کچی ادہ پکی چیزوں کے استعمال سے خون جیسی دھاتو خراب ہو جاتی ہے اور راج یکھشما روگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بیماری میں بالوں کے کناروں کو پسینہ آنا، تھوک کے ساتھ خون کا گرنا، سانس چڑھنا (دمہ) طاقت اور جسمانی گوشت کا دن بدن ضائع ہوتے جانا یہ علامتیں تپ دق میں عام طور پر ملتی ہیں +

نوٹ:- اس مضمون میں لفظ "رس" بہت سی جگہ بار بار آئیگا۔ ناظرین کو چاہیئے کہ وہ اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ ہمارے جسم میں رس دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) جو چیزیں ہم کھاتے ہیں۔ وہ جب معدہ میں جاکر پختہ ہو جاتی ہیں تو پھر اس سے دو چیزیں بنتی ہیں۔ ایک کو تو آیورویدک میں رس یا سار کہتے ہیں اور دوسرے جزو کو کُرس یا نسار کہتے ہیں۔ رس سے تو درجہ بدرجہ خون گوشت وغیرہ دھاتوئیں بنتی ہیں، اور کُرس یعنے نسار آنتوں میں سے ہوتا ہوا پیشاب و پاخانہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ مگر مضمون ہذا میں رس سے مُراد وہ سیال مادہ ہوگا، جو ہمارے جسم کو گیلا رکھتا ہے۔ لہذا عرض ہے کہ اس جگہ رس سے گیسٹرک جوس مراد نہ لی جائے +

جس طرح جڑ کے سڑ جانے سے سارا درخت ضائع ہو جاتا ہے اسی طرح بعض اوقات درخت کی چوٹی کے سڑ جانے سے درخت کا ہمیشہ کے لئے پھلنا پھولنا بند ہو جاتا ہے، جیسے کھجور کا درخت۔ اسی طرح ہمارے جسم میں جو سات دھاتوئیں ہیں اگر ان میں رس یعنے گیسٹرک جوس میں بار بار سڑاند پیدا ہو جائے تو بھی یہ انسانی جسم ضائع کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کی ساتویں دہات یعنے ویریہ میں سڑاند پیدا ہو کر وہ ضائع ہو جائے تو اس سے بھی ساری دھاتیں خراب ہو کر جسم کو ضائع کر دیا کرتی ہیں یعنے ویریہ (قطرہ منی) کی سڑاند سے ہڈی کے اندر کے مغز میں سڑاند پیدا ہونے لگ جاتی ہے اسی طرح اسکی چھوت سے ہڈی میں اور ہڈی کی چھوت سے گوشت میں اور گوشت کی چھوت سے خون میں سڑاند پیدا ہو جاتی ہے، کیونکہ خون سارے جسم کی پرورش کا باعث ہوا کرتا ہے، لہذا بوقت دورہ اسکی (خون کی) سڑاند سارے جسم میں پھیل کر بیمار کا ستیاناس کر دیتی ہے +

اعراض

آیورویدک شاستر میں لکھا ہے کہ تعلیم حاصل کرنیکے وقت شاگرد اپنے اُستاد سے اس معاملہ میں اس طرح سوال کرتا ہے کہ "ویریہ (منی) کے سڑنے سے دوسری دھاتوئیں کیونکر سڑ جاتی ہیں؟" جس پر اُستاد اسے یوں جواب دیتا ہے کہ "ویریہ (منی) کے ضائع ہوجانیسے وات کی خلط (سوداوی خلط) نزدیک ہو جاتی ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ ہڈی کے اندر کے مغز اور ہڈی وغیرہ کو بھی خشک کرنا شروع کر دیتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسانی جسم دن بدن زیادہ کمزور ہوتا چلا جاتا ہے +

کھیئے روگ ہونے کی پہلی علامات

جس وقت تپ دق یعنے کھیئے روگ کا حملہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اسلئے تیماردار اور حکیم کو اگر ان علامات کا بروقت پتہ لگ جائے تو اسکی روک تھام آسانی سے کی جاسکتی ہے ورنہ کف افسوس ملنا پڑتا ہے۔ لہذا ذیل میں لکھی ہوئی علامات کو ضرور ذہن نشین کر لینا چاہیئے +

کف کا گرنا، تالو کا سوکھنا۔ قے[2]، بھوک کی کمی، ستی (نشہ چڑھے رہنا) ناک سے پانی کا گرنا، یعنے زکام وغیرہ۔ کھانسی، نیند کا غلبہ اور بار بار سُستی رہتی ہے جس شخص میں کھیئے روگ (تپ دق کے باعث مذکورہ بالا علامات ظاہر ہوں۔ ان کو گوشت کھانے کی اور جماع کرنے کی اکثر خواہش ہوتی رہتی ہے آنکھیں سفید ہو جاتی ہیں۔ خواب میں کوا، طوطا، سیئی، نیل کنٹھ، گدھ، بندر وغیرہ جانور آتے رہتے ہیں، یا وہ اپنے کو خواب میں ان پر سوار دیکھتا ہے، یا ایسے تالاب اور دریاؤں کا خواب دیکھتا ہے جن کا پانی خشک ہو گیا ہو۔ یا ایسے درخت خواب میں دیکھتا ہے جو تیز آندھی کے باعث سوکھ گئے ہوں، یا آسمانوں پر دُھواں یا غبار چڑھا ہوا دیکھتا ہے +

---

[1] جن جن راستوں سے ہمارے جسم میں سیال مادہ کا گذر ہوتا ہے اسے آیورویدک میں رس وہنی ناڑی کہتے ہیں اور جس راستہ سے سانس آتا جاتا ہے اسے شواس نلکا، اور جس راستہ سے خوراک آتی جاتی ہے اُسے آہار نلکا کہتے ہیں +

[2] قے (۱) سوتے ہوئے منہ سے رال کا ٹپکنا (۲) کھائی ہوئی اشیاء کا براستہ منہ باہر خارج ہو جانا۔ اور (۳) جھاگ دار تھوک کا بار بار آنا۔ ان سبکو قے (اُلٹی) سمجھنا چاہیئے۔ ان میں کف کا غلبہ ہوتا ہے +

کھئی روگ کی علامات

کندھے اور پسلیوں میں پیڑا (درد)، ہاتھ اور پاؤں میں سنتاپ (جلن) تمام اعضا میں ہلکا ہلکا بخار رہتا ہے۔ کھئی روگ کی یہ تین خاص علامات ہوا کرتی ہیں۔ اس بیماری میں تمام دھاتوئیں ضائع ہو جاتی ہیں اور بدن سوکھنا شروع ہو جاتا ہے، کندھے اور پسلیوں میں خاص کر درد محسوس ہوتا ہے۔

سشرت جی نے تپ دق کی بجائے تین کے چھ خاص علامتیں لکھی ہیں یعنی (۱) بھوک کی کمی (۲) بخار (۳) شواس (دمہ) (۴) کھانسی۔ (۵) خون کی جھلک اور (۶) آواز میں تبدیلی، یہ علامات سشرت سنگھتا میں لکھی ہیں جو تجربہ سے ٹھیک ثابت ہوئی ہیں۔

مختلف اخلاط کے غلبہ سے مختلف علامات

(۱) اگر وات عرف وایو (سودا) کا غلبہ ہو تو آواز میں تبدیلی ہو جاتی ہے اور کندھے اور پسلیاں سکڑ جاتی ہیں۔

(۲) پت یعنی صفراوی غلبہ کی حالت میں بخار، جسم میں داہ یعنی جلن سی محسوس ہوتی ہے دست آتے ہیں اور کبھی کبھی خون بھی خارج ہوتا ہے۔

(۳) کف یعنی بلغم کے غلبہ سے سر میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے، کھانے پینے میں رغبت نہیں رہتی، کھانسی ہوتی ہے اور حلق جکڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

سشرت جی لکھتے ہیں کہ "کھئی روگ کو تینوں اخلاط کے بگاڑ سے پیدا ہوتا ہے اور اسے ایک ہی قسم کا مانتے ہیں پھر معالج کو چاہیے کہ جس جس خلط کا غلبہ ہو۔ پہلے اُسے اعتدال پر لانے کی کوشش کرے"۔

کھئی روگ (تپ دق) کے لاعلاج ہونیکی علامات

ویدک شاستروں میں لکھا ہے کہ "جس حکیم کو نیکی اور عزت کی خواہش ہو وہ مذکورہ بالا پانچ اور چھ یعنے گیارہ علامات والے بیمار کو یا چھ علامات والے بیمار کو یا فقط کھانسی، بخار، بلغم یا تے میں خون والے بیمار کو زیر علاج نہیں لیتا۔ بلکہ چھوڑ دیتا ہے"۔

سشرت جی کہتے ہیں کہ "کوئی لالچی حکیم اس قسم کے بیمار کو رکھنا بھی چاہے تو اس کا فرض ہے کہ ایسا بیمار زیر علاج لے جسکی جسمانی نشوونما بہتر معلوم ہوتی ہو، جسم گوشت اور بل یعنے طاقت بالکل ضائع نہ ہو چکی ہو"۔

نیز جو بیمار زیادہ کھانے پینے پر بدن بدن کمزور ہوتا چلا جائے تو ایسے بیمار کو لاعلاج سمجھکر چھوڑ دینا چاہیئے۔

اور تپ دق والے جس مریض کو مرض اتیسار (اسہال) ہو تو اسے بھی زیر علاج نہیں رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ زمانہ سلف کے حکما کا قول ہے کہ انسان کا بل (طاقت) مل (اجابت) کے ماتحت ہوا کرتا ہے۔ اور جیون (زندگی)، ویریہ (منی) کے ماتحت ہوتا ہے۔ اسلئے معالج کو چاہیئے کہ بوقت علاج ایسے بیمار کے مل (اجابت) اور ویریہ (منی) کے بچاؤ کے لئے زیادہ احتیاط برتے۔

جس تپ دق والے کے خصیئے سوج گئے ہوں اور پیٹ پر بھی سوزش آگئی ہو ایسے بیمار کو بھی لاعلاج سمجھکر چھوڑ دینا چاہیئے۔

کھئی روگی کب مرنے کے قریب ہوتا ہے؟

جس روگی کی آنکھیں سفید ہو گئی ہوں، کھانے پینے کی رغبت نہ رہے، باہر کا سانس لے (خواہ وہ گرم ہی کیوں نہ ہو) یا جس کے بغیر قدرے تکلیف کو محسوس کرے۔ ویریہ یعنے منی گرتی ہو، ایسا بیمار ضرور بالضرور ملک الموت کا مہمان ہوا کرتا ہے۔

کھئی روگی کی بیماری کی زیادہ سے زیادہ عمر

بزرگوں کا قول ہے کہ اگر تپ دق کا بیمار نوجوان ہو اور معالج بھی دور اندیشی سے اس کا علاج کر رہا ہو تو ایسا بیمار بیماری کے حملہ آور ہونے کے دن سے لیکر مرنے تک ایک ہزار دن سے زیادہ نہیں جیتا۔ ایک ہزار دن اس بیماری کی زیادہ سے زیادہ عمر مانی گئی ہے۔ مگر اکثر بیمار پانچ سو دنوں کے اندر اندر بھی مر جاتے ہیں۔

کن کن علامتوں والے روگی کا علاج جائز ہے؟

جو بیمار کمزور نہ ہو اور جسے بخار نہ آتا ہو اور جو معالج کی ہر بات اور حکم کو بصد شوق بجالانے اور سہنے والا ہو۔ باحوصلہ دور اندیش ہو تو ایسے بیمار کا ضرور علاج کرنا چاہیئے۔

شوش روگ (سوکھتے جانا)

بہت سے بیمار ایسے دیکھے گئے ہیں کہ ان میں مذکورہ بالا علامات نہیں ہوتیں۔ مگر پھر بھی وہ دن بدن سوکھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کو

دیکھنے سے فوراً تپ دق کا شک پیدا ہو جاتا ہے اور عوام اُسے تپ دق ہی کہا کرتے ہیں۔ مگر آیورویدک جاننے والوں نے اسے شوش روگ نام دیکر اسکی سات قسمیں بتائی ہیں +

(۱) جو شوش زیادہ جماع کے باعث پیدا ہوا ہو اُسے وے یوائے شوش کہتے ہیں +

(۲) جو شوش روگ کثرتِ غم سے پیدا ہوا ہو اسے شوک شوش کہتے ہیں +

(۳) جس کا سبب بڑھاپا ہو اُسے وار دھکیہ شوش کہتے ہیں

(۴) ڈنڈ کسرت وغیرہ کی زیادتی سے اگر یہ روگ پیدا ہوا ہو تو اُسے ویایام شوش کہتے ہیں +

(۵) جو روگ زیادہ سفر کرنیسے پیدا ہوا ہو اُسے اَدھو شوش کہتے ہیں +

(۶) اگر پُرانے پھوڑے پھنسی اس کا سبب ہوں تو اُسے برن شوش کہتے ہیں +

(۷) چھاتی میں گھاؤ ہونیکے باعث جو شوش روگ ہوا ہو تو اُسے اُرکھشت شوش کہتے ہیں +

آگے ان سب کی جُدا جُدا علامتیں لکھی جاتی ہیں جن کا مطالعہ ایک لائق معالج کے لئے نہایت ہی ضروری ہے :-

(۱) وے یوائے شوش کی علامتیں

سشرت جی لکھتے ہیں کہ "وے یوائے شوش میں وہ تمام علامتیں ہوا کرتی ہیں جو منی کے بالکل ضائع ہو جانے کی حالت میں روگی کے اندر پائی جاتی ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ عضو تناسل اور خصیوں میں درد محسوس ہو جماع کی خواہش نابود ہو جائے، اگر جماع کرے تو دوران جماع میں کئی بار ویریہ (منی) خارج ہو مگر نہایت ہی کم مقدار میں" +

اس قسم کے بیمار کی رنگت برفانی ہو جاتی ہے۔ اور سب سے پہلے ویریہ (منی) کے کمزور ہو جانے سے اسکی کمزوری کا اثر بنیادی اعضاً پر پڑتا ہے یعنی ہڈی کے اندر جو مغز ہے جسکے پختہ ہونے سے ویریہ یعنے قطرہ منی بنتا ہے اس پر اس کی کمزوری کا اثر پڑتا ہے جسکے باعث وہ ہڈی کے اندر کا مغز آئندہ پختہ ہو کر ویریہ یعنی منی نہیں بن سکتا جس کا رفتہ رفتہ الثانیتجہ نکلتا چلا آتا ہے۔ یعنی وہ دوسری جسمانی دھاتوؤں کو بھی کمزور کر دیتا ہے +

(۲) شوک + شوش کی علامتیں

شوک نام ہے فکرمندی کا جس کو ہندی میں چنتا کہتے ہیں جن اصحاب کو کسی چیز یا خواہش کے پورا نہ ہونیکے باعث بیماری لگ جائے۔ اور ہر وقت اسی چیز کا دھیان رکھے یا بات بات میں اسی کا ذکر کرے۔ ایسے بیمار کو "شوک شوشی" کہتے ہیں، اسکے تمام اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں مذکورہ بالا وے یوائے شوش کی سی تمام علامات رفتہ رفتہ ظاہر ہونے لگتی ہیں فرق فقط یہ ہوتا ہے کہ کثرتِ غم سے پیدا شدہ شوش روگ میں عضو تناسل اور خصیوں میں درد محسوس نہیں ہوتا +

(۳) وار دھکیہ شوش روگ کی علامتیں

وار دھکیہ کے لغوی معنی تو ہیں زیادہ بوڑھا ہو جانا کیونکہ ذیل میں لکھی ہوئی علامتیں اکثر زیادہ عمر والوں میں ہی پائی جاتی ہیں، لہذا اُسے وار دھکیہ شوش روگ کہتے ہیں جن کی عام علامتیں ذیل میں درج ہیں +

ایسے مریض کا جسم بہت دُبلا ہو جاتا ہے۔ ویریہ (منی) بل (طاقت) بُدھی (عقل) اور تمام اندریئیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں اور رعشہ پیدا ہو جاتا ہے جسم کی رونق جاتی رہتی ہے، منہ سے جو آواز نکلتی ہے وہ کانسی کے پھوٹے برتن کی آواز سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ بلغم آسانی سے خارج نہیں ہوتا جسم میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ کھانے پینے کی رغبت نہیں رہتی۔ منہ ناک اور آنکھوں سے پانی اکثر بہتا رہتا ہے۔ اجابت (پاخانہ) اور جسم کا رنگ سوکھا اور روکھا ہوتا ہے +

(۴) ویایام شوش روگ کی علامتیں

ویایام شوش روگ میں عام طور پر پانچویں ادھو شوش روگ کی اکثر علامتیں ملتی جلتی ہیں جسم پر کسی قسم کا گھاؤ نہ ہونے پر بھی ساتویں قسم یعنے ارکھشت کی علامتیں بھی اکثر پائی جاتی ہیں +

(۵) ادھوشوش روگ کی علامتیں

زیادہ پیدل سفر کرنیکے باعث جو بیماری پیدا ہوتی ہے اُسے ادھوشوش روگ کہتے ہیں۔ اسمیں تمام اعضا کمزور ہو جاتے ہیں۔ جسم کھنچے ہوئے اعضاء کی طرح ہو جاتا ہے، جلد میں کھُردراپن پیدا ہو جاتا ہے حلق اور منہ سوکھ جاتے ہیں

(۶) برن شوش روگ کی علامتیں

پُرانے زخموں کی موجودگی میں چونکہ خون اور بلغم جسم سے زیادہ خارج ہو جاتا ہے اور زخموں کی تکلیف کے باعث کھانے پینے کی رغبت نہ رہنے سے بھی بیمار میں شوش روگ پیدا ہو جاتا ہی۔ ان مذکورہ بالا تین اسباب کے باعث پیدا شدہ شوش اکثر لاعلاج ہی ہوا کرتا ہے +

(۷) ارکھشت شوش روگ کی علامتیں

بہت بھاری اور زیادہ کثرت سے تیر کمان چلانے سے، بھاری بوجھ کو باربار اُٹھانے سے اپنے سے زیادہ طاقت والے سے بار بار کشتی لڑنے سے، اونچی نیچی جگہ پر سے بار بار اُچھلنے سے، دوڑتے ہوئے بیل، گھوڑے، ہاتھی، یا اونٹ وغیرہ جیسے طاقتور جانوروں کو روکنے سے۔ کسی وزنی شلا (اینٹ، لکڑی پتھر یا اوزار کو زور سے پھینکنے سے، دوسروں کو مارنے پیٹنے سے، بہت اونچی آواز دیکر بولنے سے یا وید اور قرآن وغیرہ زیادہ چلا چلا کر پڑھنے سے (جس سے چھاتی وغیرہ پر زیادہ دباؤ پڑے)، نہایت ہی تندی تیزی سے بھاگنے سے، بڑے پاٹ والی ندیوں کو تیر کر عبور کرنے سے۔ گھوڑے کے مقابلہ میں اسکے ساتھ دوڑنے سے، جلدی جلدی ناچنے اور لذاتِ نفسانی میں پھنسا رہنے سے خوفناک ارکھشٹ شوش روگ پیدا ہو جاتا ہے

ارکھشت شوش روگ والے کی چھاتی بہت دُکھتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا کوئی چھاتی کو چیر رہا ہے یا دو ٹکڑے کر رہا ہی۔ پسلیوں میں درد محسوس ہوتا ہے جسم کے تقریبًا سب ہی اعضا سوکھنے لگ جاتے ہیں جسم میں رعشہ پیدا ہو جاتا ہی۔ رفتہ رفتہ ویریہ (منی) بل (طاقت) کانتی (چہرے کی رونق) اور بھوک کم ہوتی جاتی ہی۔ جور یعنے بخار کے باعث تکان محسوس ہوتی ہے۔ پاخانہ میں فرق پڑ جاتا ہی کبھی کبھی دست ہو جایا کرتے ہیں جس سے بدن اور بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس وقت کھانسی آتی ہے تو اس وقت خراب سیاہ رنگ کا بدبودار، پیلا، گانٹھ دار بہت سا اور خون مِلا بلغم بار بار خارج ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ارکھشت روگی ویریہ (منی) اور اوجؔ[1] کے ضائع ہو جانے سے نہایت ہی کمزور ہو جاتا ہے +

ارکھشت شوش روگ کی مزید علامتیں

ارکھشت شوش روگی کی چھاتی میں سخت درد ہوتا ہی۔ خون کی قے اور کھانسی اکثر ہوا کرتی ہے۔ بلغم خون کیساتھ خارج ہوتا ہے۔ ویریہ، اور اوج بھی دن بدن ضائع ہوتا جاتا ہی۔ ان کے ضائع ہونے سے پیشاب لہو (خون) کے رنگ کا یا بعض اوقات پیشاب خون کے ساتھ مِلا جُلا آتا ہی۔ علاوہ ازیں پسلیوں میں اور پیٹ، پیٹھ اور کمر میں درد کا سخت دورہ ہوتا رہتا ہے +

ارکھشت روگ کے علاج میں کب کامیابی ہوتی ہی؟

ارکھشت روگ میں اگر معمولی تکلیف ہو۔ بھوک محسوس ہوتی ہو۔ اجابت باقاعدہ خارج ہوتی ہو تو اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ لیکن جب مرض پیدا ہوئے کم از کم ایک برس بیت چکا ہو تو اُسے مشکل العلاج سمجھنا چاہیئے، اور جب ارکھشت روگ میں ۳ علامات ملتی ہوں تو اسے لاعلاج سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے +

مذکورہ بالا مضامین میں آیور ویدک کے مطابق جو کچھ لکھا گیا ہے، اسکے متعلق ہندو آریوں کی نہایت پُرانی اور مستند کتاب اگست سنگھتا میں بھی یہی کچھ لکھا ہی اور شارنگدھر سنگھتا کے مصنف نے بھی مذکورہ باتوں سے اتفاق کیا ہے، چرک، سشرت واگ بھٹ وغیرہ کا تو کہنا ہی کیا ہی البتہ عبارت سب کی مختلف ہی۔ مگر ساتھ ہی سب کے مضامین ملنے جُلنے کا مطلب یہی ہی کہ بعد کے تحقیق کرنے والوں نے جس وقت اس میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا تو گویا اُنہوں نے اس مضمون کی تصدیق کردی۔ اسلئے آخر میں مختصرًا یہی کہا جائیگا کہ معالج کا فرض یہی ہے کہ جن جن بیماروں میں ارشٹ چنہہ (علاماتِ موت) موجود ہوں انکو وہ ہرگز اپنے زیرِ علاج نہ لے۔ ان علامات کو نیچے دوبارہ اگست سنگھتا میں سے

---

[1] اوج کے مضمون کو آیور ویدک نہ جاننے والوں کو سمجھانے کیلئے فلسکیپ سائز کے تین چار صفحے چاہئیں۔ مگر یہاں مختصر عرض ہی کہ ویریہ (منی) کو سار بھوت رس بھی کہتے ہیں سار بھوت رس یعنے منی کو آیور ویدک جاننے والوں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہی۔ اول استھول بھاگ (موٹا حصہ) دوسرا سوکھشم بھاگ (لطیف حصہ) اس لطیف حصے کو سنیہہ (چکنا حصہ) بھی کہتے ہیں جو سارے جسم میں پھیل کر جسمانی نشو و نما کو چار چاند لگا دیتا ہی یعنے خوبصورت بنا دیتا ہی۔ اس حصے کو آیور وید میں اوج کہتے ہیں +

نقل کیا جاتا ہے ÷

(۱) راج یکھشما میں کم از کم یہ تین علامتیں ضرور ہوا کرتی ہیں۔ اسلئے معالج سب سے پہلے ان ہی تینوں پر دھیان دے۔ مثلاً کندھے اور پسلیوں میں سنتاپ (بے چینی) ہاتھ اور پاؤں میں جلن، سارے جسم میں بخار کا رہنا، یہ راج یکھشما کی معمولی علامات ہیں ÷

(۲) کھانسی بخار، پسلیوں میں درد، آواز کا بیٹھ جانا یا بدل جانا بھوک کی حد سے کمی اور دنیا کی اشیا کی رغبت اُٹھ جانا، یہ چھ علامات اُسوقت ہوتی ہیں جب مرض بڑھ جاتا ہے ÷

(۳) مذکورہ بالا علامات جو نمبر دو میں بیان کی گئی ہیں اس وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ وات (باد یا سودا) کے غلبہ سے آواز میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے، کندھے اور پسلیوں میں سنکوچ (کھنچاؤ) محسوس ہوتا ہے، صفراوی یعنے پت کے غلبہ سے بخار، بدن میں جلن، اسہال اور مختلف راستوں سے خاصکر منہ کے راستہ سے خون خارج ہوتا ہے، اور بلغم کے غلبہ سے سر میں بھاری پن۔ کھان پان کی رغبت نہ رہنا کھانسی اور گلے پڑنا۔ اسلئے مذکورہ بالا علامات کو مدِنظر رکھتے ہوئے موت کی علامات کو یوں جاننا چاہیئے کہ اگر بیمار میں نمبر ۳ کی علامات جو گیارہ کے قریب ہیں، سب کی سب موجود ہیں تو وہ مریض ضرور موت کا لقمہ بن جاتا ہے، اسکے برخلاف اگر فقط کھانسی، اسہال، پسلیوں میں درد آواز میں تبدیلی۔ کھان پان سے رغبت نہ رہنا اور بخار، یہ چھ علامات ہوں تو بھی موت ہی کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہیں، اور اگر بخار کھانسی اور خون کا اخراج بار بار ہوتا ہو تب بھی مریض کو موت کے گھوڑے پر سوار سمجھیں، آیورویدک اچاریہ کہتے ہیں کہ نیکی اور عزت کا خواہشمند معالج ایسے بیماروں سے ہمیشہ دور ہی رہے تو اچھا ہے ÷

تپ دق اور ایلوپیتھک ÷

میں نے یونانی اور وید کے علاوہ ایلوپیتھک کا بھی تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے۔ تپ دق کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ کو پہونچا ہوں کہ ماہرین ایلوپیتھک بھی ان تمام باتوں سے متفق الرائے ہیں جو تپ دق کے پیدا ہونے کے متعلق آیورویدک آچاریوں نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھے ہیں۔ البتہ عبارت مختلف ہے ÷

پیچھے بیان کیا جاچکا ہے کہ جس وقت مریض کے کندھوں اور کندھوں کی پچھلی طرف کھانستے وقت درد محسوس ہوتا ہو اس حالت کو مرض کا پہلا درجہ تصور کرنا چاہیئے، اگر درد کندھوں کے آگے چھاتی کے اوپر کے حصہ میں بھی محسوس ہو تو اسے دوسرا درجہ تصور کرنا چاہیئے۔ اور اگر ساری پسلیوں میں درد ہو تو وہ تیسرا درجہ ہے۔ اسی طرح ایلوپیتھک والوں نے بھی اسے سب سے پہلے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، یعنی جنرل ٹیوبر کلوسس، جسے ہم عام طور پر اردو زبان میں سل عامہ کہتے ہیں۔ اسکے بعد ایکوٹ میلی ایری ٹیوبر کلوسس جس کا اردو نام سل شدید ہے اور تیسرا پلمونیری ٹیوبر کلوسس جس سے سارے پھیپھڑے زخمی ہو جاتے ہیں اور انکو چھونے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے ÷

ان کے علاوہ سل کی دوسری قسمیں جو ایلوپیتھک میں بیان کی گئی ہیں، وہ سب کی سب ارکھشت روگ اور شوش روگ سے ملتی جلتی ہیں، فقط ضرورت غور سے مطلب سمجھنے کی ہے۔ مثال کے طور پر گلینڈیولر ٹیوبر کلوسس کو لیجئے جسکے متعلق ایلوپیتھک میں لکھا ہے کہ بیماری گردن، اور پیٹ وغیرہ کے غدد میں زیادہ تر واقع ہوتی ہے جسے طب یونانی والے اگر مرض گردن میں واقع ہو تو اُسے خنازیر کہتے ہیں۔ مگر آیورویدک والوں نے تھوڑے الفاظ سے زیادہ معنے لئے ہیں۔ مثلاً شوش روگ کے ماتحت صاف لکھدیا گیا ہے کہ اگر جسم اور دھاتوؤں کے سوکھنے کا باعث کوئی پرانا پھوڑا پھنسی یا زخم وغیرہ ہو تو اُسے برن شوش روگ کہتے ہیں "برن" نام ہے زخم کا یا پھوڑے وغیرہ کا جو جسم کے اندر اور باہر غدد والی اور غیر غدد والی سب ہی جگہوں میں ہو سکتا ہے۔ پس آیورویدک آچاریوں (حکما ہند قدیم) نے ان تمام بیماریوں برن شوش نام دیدیا ہے۔ اسلئے دوسری طب والوں کو یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آیوروید کے ماہرین گلینڈیولر ٹیوبر کلوسس سے ناواقف تھے ÷

سل گردہ، سل مثانہ سب کے سب برن شوش میں آجاتے ہیں۔ کیونکہ ان امراض میں جو برن (زخم) ہوتا ہے اسے انتر نگ برن اندرونی زخم کہا جاتا ہے ÷ ایلوپیتھک اور یونانی حکما لکھتے ہیں کہ جس طرح دنیا کا کوئی حصہ اس نامراد مرض سے نہیں بچا اسی طرح جسم کا بھی کوئی ایسا حصہ نہیں جس پر کہ اس مراد مرض کا وار نہ ہو سکے۔ مگر آیورویدک حکما لکھتے ہیں کہ جونہی اس کا اثر خون میں واقع ہوتا ہے۔ فوراً یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے کیونکہ خون سارے جسم میں دورہ کرتا ہے اسلئے سل یا دق کے جراثیم میں مبتلا خون جسم کے جس جس حصہ میں دورہ کریگا وہاں اس کا ناقص اثر پڑکر مریض کو موت کی طرف لیجائیگا۔

تیسرا باب

عصیّہ تدرّن یا جرثومہ سِل ودق

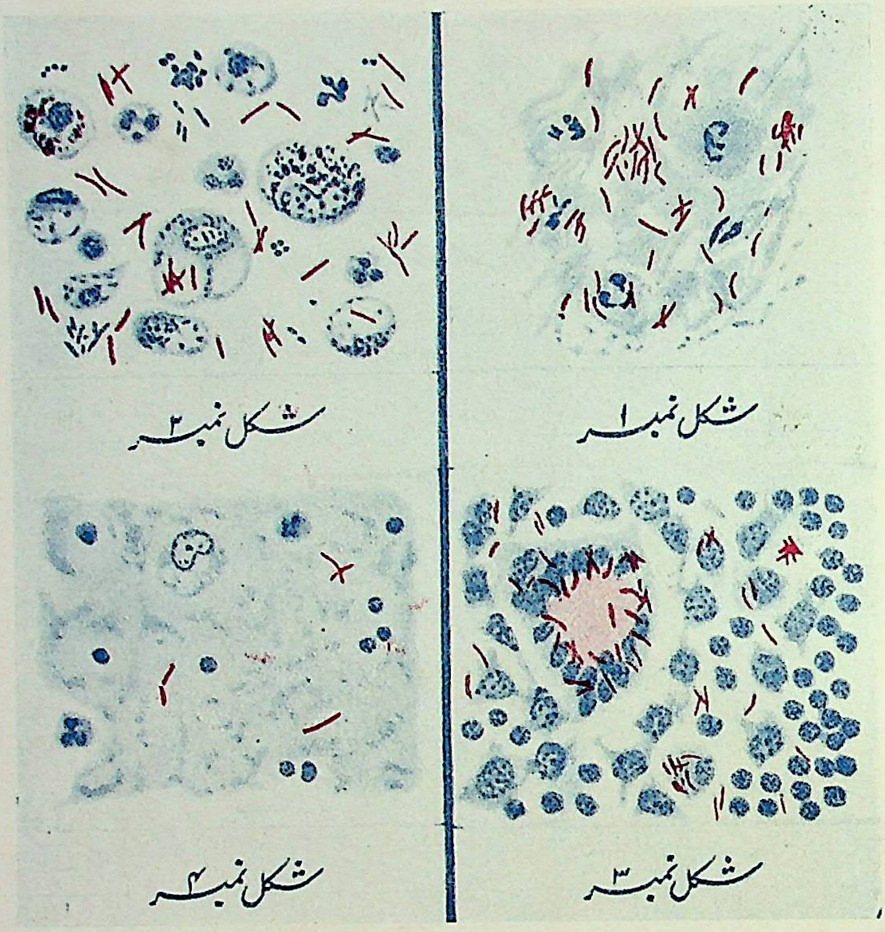
(از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب رکن شعبہ طبیہ دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

عصیّہ درنیہ مرضی طفلیات میں انسان کا سب سے زیادہ خوفناک دشمن عصیّہ درنیہ (جرثومہ سِل ودِق) ہے۔ جسے جرمنی کے مشہور زمانہ ماہر جرثومیات رابرٹ کاخ نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا یوں تو ماہرینِ امراضیات وطب کو عرصہ دراز سے ایسے کسی عصیّہ کی موجودگی کا شبہ تھا مگر علامہ کاخ نے مسلسل گیارہ سال تک وسیع تحقیقات وتجربات کے بعد اس عصیّہ کی تلوین وتثبیت کا مخصوص ونوعی طریقہ ایجاد کرکے اس شبہ کو یقین کے درجہ تک پہنچا دیا، اور بالآخر عصیّہ درنیہ کے انکشاف کا سہرا اسی کے سر رہا۔

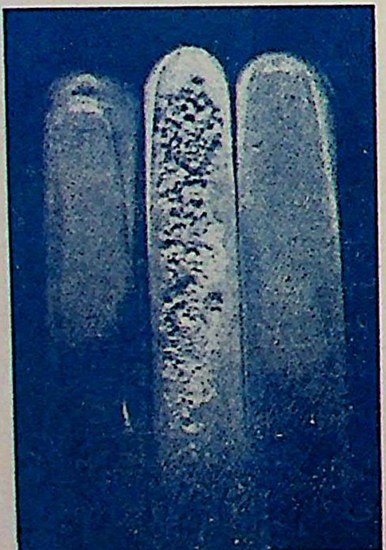
تدرّن (دِق) کی قدامت کا سراغ تین ہزار سال قبلِ مسیح تک لگایا جاسکتا ہے۔ رایل کالج آف سرجنز (انگلستان) کے طبی عجائب خانہ میں سِلِ عمودِ فقری کے دو نہایت قدیم نمونے، تین ہزار اور دو ہزار سال قبل مسیح کے موجود ہیں۔ یہ کاخ کی بے انتہا محنت اور علمی انہماک ہی کا نتیجہ ہے کہ طبی دنیا بالآخر سِل ودِق کے خوفناک عصیّہ سے روشناس ہوگئی۔ اور امراضِ درنیہ کا اصلی سبب معلوم ہوگیا۔ یہ عصیّہ انسانی آبادی کے تقریباً ⅛ حصے کو نشانہ اجل بناتا ہے (شکل نمبر۱)

کاخ کی صبر آزما مگر کامیاب تحقیقات کاخ سے پہلے آرمانی، کونہیم اور سالومان سن کی تحقیقات (۱۸۶۷ء تا ۱۸۸۰ء) سے یہ تو ثابت ہوچکا تھا کہ تدرّن ایک ساری مرض ہے۔ ان مشاہدین نے جب خرگوش کی آنکھ میں درنی مواد کی تطعیم کی تو اس سے درنی اضرار پیدا ہوگئے۔ اور بالآخر یہ جانور عمومی تدرن میں مبتلا ہوکر نشانہ اجل بن گئے۔ اس تحقیقات کے بعد تدرّن کے قشب (جرثومہ) کی مخصوص نوعیت کا دریافت اور ثابت کرنا باقی رہ گیا۔ اس اہم مسئلہ کی عقدہ کشائی کاخ کی تحقیقات سے ہوگئی علامہ موصوف تمام مشکلات پر نہایت کامیابی کے ساتھ غالب آیا اور اُس نے مرضِ تدرّن کے ساتھ اس جرثومہ کا تعلق کامل طور پر ثابت کردیا۔ درحقیقت اس کی مساعی جرثومیاتی تحقیقات میں **ایک شاہکار** کی حیثیت رکھتی تھیں۔ منزلِ تحقیق میں محققین کو دو خاص مشکلیں درپیش تھیں۔ اوّل تو درنی جراثیم کو بافتوں کے اندر ظاہر کرنا۔ دوم ان جراثیم کو بیرونِ جسم بذریعہ کاشت اگانے پر قادر ہونا۔ پہلی مشکل کی وجہ یہ تھی کہ عصیّہ درنیہ اساسی انیلین لَون (Basic Aniline dye) کے محض سادہ آبی محلول سے ظاہر نہیں ہوسکتا تھا مگر جب کاخ نے میتھلین بلیو (Methylane-blue) کے ایک محلول میں کاسٹک پوٹاش ملاکر مسلسل ۲۴ گھنٹے تک تلوین کی تو اس جرثومہ کی موجودگی ظاہر ہوگئی۔ دوسری دقت یہ تھی کہ اب تک عصیّہ درنیہ کو معمولی وسائطِ کاشت پر اُگانے کی تمام کوششیں ناکام رہی تھیں۔ چنانچہ کاخ نے اُسے منجمد مصلِ دموی پر اُگانے کی ایک خاص ترکیب دریافت کی، اور اس میں وہ بدرجہ اکمل کامیاب رہا۔ اُسنے مختلف تعلیمی تجربات کے ایک طویل سلسلہ کے بعد قطعی طور پر ثابت کردیا کہ **مختلف مآخذ سے کاشت کردہ عصیّات جانوروں میں مماثل درنی اضرار پیدا کردیتے ہیں۔** دقیق اور تفصیلی تحقیقات سے اسنے یہ بھی ثابت کردیا کہ جِلدی تدرّن (ذئبہ Lupus) مفصلی تدرّن (ورمِ ابیض White-Swelling) غُدی تدرّن (خنازیر Scrofula) وغیرہ، اسی عصیّہ درنیہ کے حملہ کے مختلف مظاہر ہیں۔ مگر فی الحقیقت یہ سب اپنی ماہیت میں مماثل یعنے درنی ہیں۔

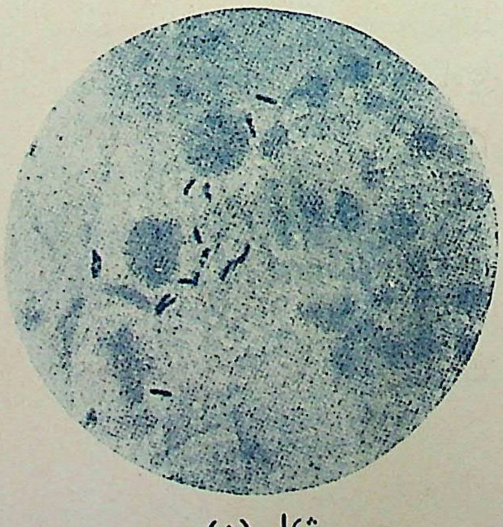
غالباً دنیائے طِب وامراضیات پر اسقدر اہم اور گہرا اثر کسی اور انکشاف سے نہیں پڑا جسقدر کہ عصیّہ درنیہ کے انکشاف سے ہوا۔ اسکی وساطت سے درنی اضرار کی تعیین کے موثق طریقے معلوم ہوگئے۔ اور درنی سرایت کے مختلف راستوں اور متعدد طریقوں کی شناخت ممکن ہوگئی۔



شکل (۱) جراثیم دق (عصیات درنیہ) جو تھوک میں پائے گئے - شکل (۲) عصیات درنیہ مزمن سل رئوی کے ایک مریض کے بلغم سے تیار کی ہوئی تہہ میں - ترشہ قایم عصیات درنیہ سرخ رنگ کے اور ثانوی سرایت کے دوسرے جراثیم نیلے رنگ کے ہیں - شکل (۳) گھٹنے کی زلالی مفصلی جھلی کا تدرن - جس میں عفریتی خلیوں کے نظام کا ایک حصہ نظر آرہا ہے - مرکزی عفریتی خلیہ، دروں حلمی اور لمفی خلیات اور عصیات درنیہ - شکل (۴) حاد درنی سحائی التہاب کے ایک مریض کے دماغی نخاعی سیال سے حاصل کردہ عصیات درنیہ، لمفی خلیات، کثیر الاشکال نواتی خلیات اور دروں حلمی خلیات نظر آرہے ہیں



شکل (۶)
بقری اور انسانی جراثیم دق کی کاشتیں (پانچ ہفتوں کی) ذارسیت کے گلیسیرینی بیضی مزرعہ پر - اطراف کی نلیاں بقری عصیہ کی اور بیچ کی ذای انسانی عصیہ کی بالیدگی ظاہر کرتی ہے تینوں نلیوں کی تطعیم اسی دن کی گئی تھی -



شکل (۵)
بقری عصیات درنیہ دودھ میں × ۱۰۰۰

حیوانی تدرّن

عصیّہ درنیہ کی عالمگیر وسعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ نہ صرف انسان کو ماؤف کرتا اور انسانی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک خاص اور بڑا سبب ہے، بلکہ وہ مویشی میں وسیع طور پر پھیلا ہوا ہے اور ادنیٰ حیوانات کو بھی ماؤف کرتا ہو۔ پالتو جانوروں میں یہ مرض مویشی میں سب سے زیادہ عام ہے۔ (بقری تدرّن Bovine Tuberculosis) اگرچہ ان حیوانات کے تدرنی ضرار اپنی نوعیت اور وسعت کے لحاظ سے بہت مختلف ہوتے ہیں۔ بیشتر حالتوں میں حیوانات کے شُش متأثر ہوتے ہیں اور ان میں کثیر التعداد گول گرہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اکثر پلیورا (غشائے شُش) اور گاہے باریطون بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ دوسری حالتوں میں عضائے شکم خاص طور پر مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ درنی گایوں کے کچھ تناسب (تقریباً ۵ فی صدی) میں باکھ (کھیری۔ دودھ کا غدہ) ماؤف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ غدہ اوّلی طور پر شاذ ہی ماؤف ہوتا ہے۔ سؤروں میں تدرّن مقابلتاً ایک عام مرض ہے اور زیادہ تر ان کے اعضائے شکم کو ماؤف کرتا ہے۔ یا ایک قسم کا جُبنی نمونیہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور گاہے ان کے لمفی غدد کو مزمن طور پر ماؤف کر کے خنازیر (Scrofula) پیدا کر دیتا ہے۔

گھوڑوں میں اوّلاً عموماً احشائے شکم محلِ مرض ہوتے ہیں، اور اکثر طحال کی کلانی ہو کر اس میں بڑی بڑی گرہیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ گاہے اوّلی اضرار گھوڑوں کے پھیپھڑوں میں ہوتے ہیں۔ بھیڑوں اور بکریوں میں تدرّن شاذ ہی ہوتا ہے۔ کتوں اور بلیوں میں اور بڑے گوشت خور درندوں میں تدرّن خود رو پیدا ہو سکتا ہے۔ بندروں میں بھی بعض اوقات، جبکہ ان کو پنجروں میں محبوس رکھا جائے، یہ مرض پیدا ہو کر سریع الانتشار ہوتا ہے۔

پرندوں کا تدرّن عام ہے، اور اس قدر ساری ہوتا ہے کہ بعض اوقات مُرغی خانہ کے تقریباً تمام پرندے بسرعت مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان سے واضح ہوگا کہ عصیّہ درنیہ محض ایک انسانی طفیلیہ ہی نہیں، بلکہ وہ بہت سے دوسرے حیوانات (مویشی، انسان نما بندر، پرندوں، مچھلیوں وغیرہ) میں بھی تدرّن پیدا کر دیتا ہے۔ گو اس میں شک نہیں کہ جانوروں میں اُسکے خصائص اور مظاہر بہت سی حالتوں میں بہت مختلف ہوتے ہیں۔ ان ادنےٰ حیوانات کو بعض اوقات انسان سرایت زدہ کر دیتا ہے۔ لیکن اکثر درنی سرایت حیوانات ہی کی وساطت سے انسان میں منتقل ہوتی ہے۔ عموماً دودھ کے ذریعہ سے اور گاہے ممکن ہے کہ گوشت کے ذریعہ سے بھی۔ اس عالمِ آب و گِل میں اس سریع الانتشار عالمگیر عصیہ کا کلّی استیصال نہایت مشکل بلکہ تقریباً اسی قدر محال ہے جس قدر کہ خود حضرت انسان کا۔

عصیات درنیہ کی قسمیں

تدرّن کی مختلف قسموں کے تعلقات پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔ لیکن یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ پستانی حیوانات کے عُصیات درنیہ کی اب دو خاص قسمیں شناخت کی گئی ہیں۔ ایک انسانی عصیّہ درنیہ جو انسانی تدرّن کا عام سبب ہے، اور دوسرا **بقری عصیّہ درنیہ**، جو نہ صرف گایوں میں تدرّن پیدا کر دیتا ہے، بلکہ ایک خاص تناسب میں انسان میں بھی تدرّن پیدا کر دیتا ہے۔

(۱) انسانی عصیّہ درنیہ (MYCOBACTERIUM TUBERCULOSIS HOMINIS)

الف۔ خوردبینی خصائص۔ یہ عُصیات چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں (طول عموماً ۲½ تا ۳½ م اور دبازت ۰٫۳ م) جو اپنے طول کے تناسب کے اعتبار سے مقابلتاً پتلے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات مصنوعی کاشتوں اور بافتوں میں ان کی نسبتاً زیادہ لمبی شکلیں (۵ م تک) بھی پائی جاتی ہیں۔ یہ ڈنڈے سیدھے یا کسی قدر خمیدہ ہوتے ہیں، اور ان کی دبازت یکساں ہوتی ہے۔ یا ممکن ہے کہ دونوں سرے کسی قدر زیادہ موٹے ہوں۔ تلوین کے بعد یہ ڈنڈے یکساں طور پر رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یا ممکن ہے کہ ان کے طول میں بعض مقامات بے رنگ نظر آئیں جنکے درمیان کے حصّے زیادہ گہرے رنگ کے ہو کر دانہ دار صورت ظاہر کریں۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ ان کی بذریت کی دلیل ہے۔ مگر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ دانہ دار (دبجی) عُصیات میں یکساں رنگ دار عُصیات کی نسبت کوئی زیادہ قوّتِ مدافعت نہیں ہوتی۔

بافتوں کے اندر یہ عُصیات بیقاعدہ طور پر منتشر یا چھوٹے چھوٹے تودوں میں مجتمع ملتے ہیں۔ یہ عموماً منفرد ہوتے ہیں یا دو عصیے ایک دوسرے کے سرے سے چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس حالت میں اپنے سروں کی پیوستگی سے ایک زاویہ مُنفرجہ بنتا ہے۔ ان کی حقیقی زنجیریں نہیں بنتی لیکن گاہے گاہے چھوٹے رشتک پائے جاتے ہیں۔ کاشتوں میں عصیات کے ڈنڈے ایک دوسرے کے قریب متوازی پیوستہ ہو کر

ایک تو دہ سا بنا دیتے ہیں عصیات درنیہ میں ذاتی تحرک کا خاصہ نہیں ہوتا۔

ب۔ **تلوینی تعاملات**۔ عصیہ درنیہ معمولی رنگوں کو بہت آہستہ آہستہ اور ہلکا قبول کرتا ہے، اور اسکی کامیاب تلوین کے لئے نہایت قوی محلولات استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ مثلاً جنشن وائیولیٹ (Gention violet) یا فکسین (Fuchsin) جنکے ساتھ انیلین آئل واٹر (Aniline oil water) یا کاربالک ایسڈ (حمض الکربولیک) شامل ہو۔ مزید برآں ان محلولات کو بھی بہت دیر تک لگائے رکھنا پڑتا ہے۔ عمل تلوین کو تیز کرنے کے لئے محلول کو گرم کر لینا چاہیئے۔ یہاں تک کہ شیشہ پر سے بھاپ اٹھنے لگے اور زیر امتحان تہہ رنگ کے گرم محلول میں دو یا تین منٹ تک ڈوبی رہے۔ ایک نہایت سہولت بخش اور بہترین طریقہ تلوین۔ زیل نیلسن کا طریقہ (Zeihl-Neelsen method) ہے عصیات درنیہ کی ایک نادر خصوصیت (جسے آہرلک (Ehrlich) نے دریافت کیا) یہ بھی ہے کہ جب وہ رنگ قبول کرکے ایک بار ملون ہو جاتے ہیں تو پھر اُن کا رنگ اُن لون رُبا محلولات سے بھی دور نہیں کیا جاسکتا۔ جن سے دوسری بافتوں اور دوسرے جراثیم کا رنگ بآسانی اڑایا جاسکتا ہے، ایسے لون رُبا محلولات سلفیورک ایسڈ (خامس کبریت) اور نائٹرک ایسڈ (خامص شورہ) ہیں جن کی طاقت ۲ فیصدی ہونی چاہیئے۔ اس ترکیب سے ایسی تجہیزات حاصل کی جاسکتی ہیں جن میں صرف عصیات درنیہ (بوجہ اپنی "ترشہ قائم" خصوصیت کے) رنگین نظر آتے ہیں اور دیگر بافتوں اور جراثیم کا رنگ لون رُبا محلول کے اثر سے اُڑا ہوا ہوتا ہے اور وہ بے رنگ نظر آتے ہیں۔ ان رنگ اُڑی ہوئی چیزوں کو مقابلتاً نمایاں کرنے کے لئے ان کی تلوین کسی دوسرے معمولی رنگ (مثلاً نیلے رنگ) سے کرلی جاتی ہے۔ اس طرح تجہیز کے اندر عصیاتِ درنیہ تو گہرے سرخ رنگ کے اور دیگر حشو و زوائد یعنے دوسری بافتیں اور جراثیم نیلے رنگ کے نظر آتے ہیں (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۲)

(ج) **عصیاتِ درنیہ کی کاشت**۔ کاخ نے جو واسطہ کاشت (مزرعہ) (Culture medium) پہلے استعمال کیا وہ مغلظ مصل دموی (Inspissated blood serum) تھا۔ اگر درنی مواد کو جو دوسرے عضویات (جراثیم سے مُبرّا ہو، لیکر اس واسطہ پر تطعیمات (Inoculations) کی جائیں تو اس سے چودہ یوم کے اندر اس کی سطح پر ہلکے سپیدی مائل رنگ کی بالیدگیوں کے چھوٹے چھوٹے نقطے نمودار ہو جاتے ہیں، جو سطح سے کسی قدر اُبھرے ہوتے ہیں۔ جب ان عمیراتِ جراثیمی (Colonies) کا خردبین کی ادنےٰ طاقت سے امتحان کیا جاتا ہے تو وہ لہریہ دار شعاعی دھاریوں کی شکل میں پھیلی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ دھاریاں عصیات درنیہ کے تودوں سے مُرکب ہوتی ہیں، جن میں عصیات کم و بیش متوازی طور پر مُرتب پائے جاتے ہیں۔

عصیہ درنیہ کی بالیدگی کے لئے ایک نہایت موزوں واسطہ ڈارسیٹ کا بیضی واسطہ (Dorset's egg medium) ہے جس سے ایک وافر شکن دار تہ پیدا ہو جاتی ہے، جسکا رنگ بالعموم زردی مائل بھورا یا گلابی ہوتا ہے۔ ابتدائی بالیدگی کے لئے دوسرے مخصوص وسائط کاشت گلسرین زدہ آلو (Glycerinated potato) گلسرین آمیز مخی اگر (Glycerine brain agar) اور گلسرین زدہ مصل (Glycerinated serum) ہیں۔

اوّلی کاست کے بعد ثانوی بالیدگی گلسرین اگر (Glycerine agar) گلسرینی جیلاٹین (Glycerine gelatine) یا گلسرینی یخنی (Glycerine broth) پر پیدا ہو سکتی ہے۔

عصیاتِ درنیہ کی قوتِ مدافعت۔ عُصیاتِ درنیہ خارجی اثرات کے مقابلہ اور مدافعت کے لئے کافی قوت رکھتے ہیں۔ اور جسم سے باہر مختلف حالات میں عرصہ دراز تک اپنی قوت اور قابلیت حیات کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ فی الحقیقت اس معاملہ میں اُنکی حیثیت بذرات (Spore) اور غیر بذری عصیات (Spore-free bacilli) کے درمیان ہے۔ مریض سل و دق کے خشک بلغم میں دو ماہ کے بعد بھی نہایت زہریلے درنی عصیات پائے گئے ہیں۔ عصیاتِ درنیہ کو آب کشیدہ کے اندر کئی ہفتوں تک رکھنے کے بعد بھی وہ بدستور رشد پذیر ثابت پائے جاتے ہیں۔ طویل تعفن کا عمل جو بہت سے دوسرے مرضی جراثیم کے حق میں بہ سرعت مہلک ثابت ہوتا ہے، عصیاتِ درنیہ پر عرصہ دراز تک کوئی مہلک اثر نہیں رکھتا۔ ایسے بلغم میں بھی جسے کئی ہفتے تک سڑنے دیا گیا ہو زندہ عصیاتِ درنیہ پائے گئے ہیں (فرنیکل بادم گارٹن) اور درنی احشاء کو ہفتوں زمین کے اندر مدفون رکھنے کے بعد بھی اُنکے اندر یہ عصیات زندہ ملے۔ اگر درنی عصیات پر مسلسل چھ گھنٹے تک عصیر معدی (Gastric Juice) کا اثر ہونے دیا جائے، یا انہیں ۳۸ درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں تین گھنٹے تک رکھا جائے تو بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے، خواہ اِن

عمل کو کئی بار کیا جائے۔ بالکل خشک کر دینے کے بعد بھی وہ ۱۰۰ درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں ایک گھنٹہ تک زندہ ملتے ہیں، لیکن اگر انہیں مرطوب حالت میں ۷۰ درجہ سینٹی گریڈ میں اسی عرصہ تک رکھا جائے تو وہ عموماً ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اگر سیالات اور بافتوں کی تپش کو ۱۰۰ درجہ سینٹی گریڈ تک بڑھا دیا جائے تو اس سے ان کے اندر کے عصیات ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ۵ فیصدی طاقت کے کاربولک ایسڈ کے زیر اثر وہ ایک منٹ سے بھی کم عرصہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں، اور کاخ اور اسٹراؤس کا تجربہ ہے کہ اگر درنی عصیات کو تمازتِ آفتاب میں منکشف ہونے دیا جائے تو وہ سورج کی راست روشنی سے بہ سرعت ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اِس حقیقت سے واضح ہوگا کہ گرم ممالک کی روشنی ان عصیات کے حق میں سمِ قاتل ہے۔ لیکن اُس بلغم کو جس میں درنی عصیات موجود ہوں دافعِ عفونت ادویہ کے ذریعہ عقیم (Sterile) کرنا نسبتاً بہت زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ بلغم کے طبعی اور کیمیائی خصائص مستعملہ دافعِ عفونت دوا کے کارگر نفوذ میں مزاحم ہوتے ہیں۔

(د) **بافتوں پر عصیاتِ درنیہ کا عمل۔** مقامی ضرر جو عصیہ درنیہ پیدا کر دیتا ہے **درنی گرہ** کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اسکی ساخت مختلف مقامات میں مختلف، اور عصیات کی شدتِ عمل کے لحاظ سے متغیر ہوتی ہے۔ جب عصیات اتصالی بافت (مثلاً قزحیہ (Iris) کی اتصالی بافت) کے اندر داخل ہو چکتے ہیں تو ان کے ابتدائی عمل کے اثر سے درون حلمی خلیئے اور اتصالی بافت کے خلیئے کسی قدر پھول جاتے ہیں اور ان میں خیطیتی انقسام (Mitotic divisions) واقع ہوتا ہے۔ اِس انقسام سے جو خلیئے پیدا ہوتے ہیں وہ اپنی بڑی جسامت اور زرد نواتوں کی وجہ سے ممتاز ہوتے ہیں، اور درون حلمی خلیوں کے نام سے مشہور ہیں۔ اس طرح عصیات کے گرد و نواح میں اِن خلیاتِ متکاثرہ کا ایک چھوٹا سا مرکز بن جاتا ہے۔ تقریباً اسی اثنا میں اس مرکز کے محیط پر متعدد سپید خلیئے (بالخصوص لمفی خلیئے) ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں اور بتدریج انکی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن جلد ہی عصیات کا زہریلا اثر خلیات پر طاری اور نمایاں ہونے لگتا ہے۔ درون حلمی خلیات پھول کر کسی قدر زجاجی ہو جاتے ہیں، اُن کے حدود غیر ممیز ہو جاتے ہیں، ان کے نوات بہت خفیف سا رنگ قبول کرتے ہیں اور بالآخر وہ تلوین کی قابلیت سے معرا ہو جاتے ہیں۔ مرکزی خلیئے اس طرح متغیر ہو کر بتدریج باہم مخلوط و ممزوج ہو جاتے ہیں، جس سے ایک متجانس تودہ بن جاتا ہے۔ اور یہ بالآخر کسی قدر زجاجی منظر اختیار کر لیتا ہے۔ اگر ایسا مرکزی تنخر جلد واقع نہ ہو تو پھر اِس جراب کے وسط میں عفریتی خلیوں کی تکوین واقع ہو سکتی ہے جو درنی ضرر کا ایک ممتاز خاصہ ہے یا ممکن ہے کہ تجبن کے وقوع کے بعد حصاری خلوی بافت کے اندر عفریتی خلیئے بن جائیں۔ عفریتی خلیہ کے مرکز میں اکثر انحطاط کے علامات (مثلاً زجاجی تغیر، تخلی (Vacuolation) رونما ہوتے ہیں یا یہ ہو سکتا ہے کہ مرکز بقیہ خلیہ کے مقابلہ میں زیادہ ذریاتی ہو جائے۔ درنی جراب کی تکوین کا اصلی طریقہ مختلف بافتوں میں مختلف ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۳ و ۴)

درنی عصیہ بافتوں میں پہونچکر جو ابتدائی التہابی مرکز پیدا کر دیتا ہے وہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ خالی آنکھ سے نظر نہیں آسکتا۔ مگر اس کی خردبینی ساخت حسب ذیل ہوتی ہے:۔ خارجاً لمف آسا خلیئے۔ ان سے اندر کو سر حلمہ آسا خلیئے (درون حلمی خلیات) اور مرکز میں ایک عفریتی خلیہ جس میں متعدد نوات ہوتے ہیں جیسے جیسے یہ درنی مرکز بڑا ہوتا جاتا ہے، ناکافی عروقی رسد کے باعث اور درنی عصیات کے متلف کیمیائی افراز کے اثر سے ان خلیات پر ترویبی تنخر (Coagulatine necrosis) کا عمل طاری ہوتا جاتا ہے۔

درنی یا درنہ اپنے بالکل ابتدائی درجہ میں (جب کہ اُسے ایک **دخنی درنہ** (Miliary tubercle) کہتے ہیں) ایک نیم شفاف موتی جیسی رمادی گرہ ہوتی ہے۔ اس کی جسامت ایک باجرہ کے دانے کے برابر ہوتی ہے۔ اِس میں تنخری مادے کی ایک مرکزی کیل سی ہوتی ہے جسکے گرد اور درنی مراکز ہوتے ہیں جیسے جیسے یہ درنہ بڑا ہوتا جاتا ہے، اس کا مرکزی حصہ غیر شفاف زرد اور پنیر نما ہوتا جاتا ہے۔ مگر محیطی حصے کی ساخت میں تازہ درنے بنتے جاتے ہیں۔ یہ محیطی درنے بھی باری باری سے پنیری ہوتے جاتے ہیں۔ اس حالت میں اِس درنہ کو **درنۂ جُبنیہ** (Caseous tubercle) کہتے ہیں۔

بعض جُبنی درنوں میں بالآخر تکلیس (زیادہ تر کیلسیم فاسفیٹ کے جماؤ کی وجہ سے) واقع ہو جاتی ہے اور اندر کے درنی عصیات تلف ہو جاتے ہیں۔ تکلیس مکمل ہونے کے بعد دانہ ساری نہیں رہتا۔ درنہ کے اختتام کا دوسرا طریقہ **لیفی تغیر** ہے۔ اِس میں گرد و پیش کی بافت میں مزمن التہاب اور تصلب واقع ہو جاتا ہے۔ اور درنہ خود سکڑ کر ایک لیفی گرہک بن جاتا ہے۔ اس قسم کا لیفی تغیر حجابِ الریہ اور باریطون کی سطح پر زیادہ عام ہے۔ لیکن پھیپھڑوں میں بھی واقع ہوتا ہے۔

(۵) **عصیات کی موجودگی اور پھیلاؤ**۔ عصیات درنیہ کی موجودگی اور درنی اضرار میں اُن کی ممکن تعداد کے متعلق چند حقائق بیان کردینا مناسب ہوگا۔ مزمن اضرار میں ان کی تعداد عموماً بہت کم ہوتی ہے خواہ یہ اضرار درنی گرہیں ہوں یا کہنہ جُبنی اجتماعات۔ جُبنی مادے میں بعض اوقات تلوین کے بعد چند ہلکے رنگ کے عصیات اوران کے ساتھ نہایت باریک غیر مساوی رنگ کے ذراتی نقاط نظر آسکتے ہیں، مگر کبھی کبھی ایک عصیہ بھی نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ اہم حقیقت ثابت ہوچکی ہے کہ جب ایسا درنی مادہ بھی جس میں خردبین سے کوئی عصیہ نہ پایا گیا ہو تجربتاً جانوروں میں داخل کردیا جاتا ہے تو وہ قطعی (حتمی) ثابت ہوتا ہے۔ تحت الحاد درنی اضرار میں عصیات عموماً کم ہوتے ہیں۔ مگر حاد ضرار میں ان کی تعداد بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ درنی عصیہ ایسا ہے کہ اسکی افزائش دوسرے جراثیم کے مقابلہ میں سُست ہوتی ہے، مگر وہ اپنی شکل اور قابلیتِ تلوین نسبتاً بہت زیادہ عرصہ تک برقرار رکھتا ہے عموماً درنی عصیات خلیے سے باہر واقع ہوتے ہیں۔ مگر گاہے یہ عفرتی خلیوں (درونِ حلمی خلیوں)، اور سفید خلیوں کے اندر بھی واقع ہوتے ہیں، اور ان کا یہ دروں خلوی وقوع بعض ادنے حیوانات میں زیادہ عام ہوتا ہے مثلاً بیل میں یہ عموماً عفرتی خلیوں کے اندر محیط کے قریب نیم قُطری ترتیب میں مرتب پائے جاتے ہیں اور اتصالی بافت کے اندر بھی یہ معتدبہ تعداد میں بکھرے ہُوئے ملتے ہیں۔ گھوڑے اور پرندوں کے تدرن میں ایسے اضرار کے اندر بھی جو خاص طور پر حاد نہیں ہوتے انکی تعداد بہت زیادہ ہوسکتی ہے۔ اور تحلیل پذیر درنی اضرار کے مواد میں عصیات عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ سِل رئوی کے مریضوں کے بلغم میں عصیات بلا استثنا کسی نہ کسی موقع پر ضرور موجود ملتے ہیں، اور بعض اوقات اُن کی تعداد بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کرنے کے لیئے کہ کوئی مریض غیر درنی ہے کئی بار امتحان کرنے نیز حیوانات میں تطعیم کرنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ درنی سحائی التہاب (Tubercular meningitis) میں وخزِ قطنی (Lumbar puncture) کے ذریعہ حاصل کردہ دماغی نخاعی سیال کے اندر درنی عصیات مِل سکتے ہیں۔ تناسلی بولی تدرن کی حالتوں میں یہ عصیے عموماً پیشاب کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ امعاء کے تدرنی تقرح میں یہ براز میں پائے جاسکتے ہیں، جیسا کہ کاخ نے ابتداءً بتادیا تھا لیکن چونکہ امعاء کے درنی اضرار عموماً تدرن کے ترقی یافتہ درجوں میں واقع ہوتے ہیں جب کہ تشخیص میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا، لہذا براز میں عصیات کا انکشاف کوئی عملی اہمیت نہیں رکھتا۔

(۶) **تجربی تطعیم**۔ تدرن جانوروں میں مصنوعی طور پر بہت سے مختلف طریقوں سے پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً عصیات درنیہ کو بذریعہ اشراب تحت الجلدی بافت کے اندر، بار یطون کے اندر، آنکھ کے خزانۂ مقدم کے اندر، یا وریدوں میں داخل کرکے۔ یا جانوروں کو عصیات درنیہ کھلا کر یا ہوا میں کے معلق عصیات درنیہ کو بذریعہ تنفس جانوروں کے پھیپھڑوں میں پہنچا کر۔

درنی عصیات کی تطعیم کا نتیجہ مختلف جانوروں میں مختلف، اور طریقہ تطعیم کے لحاظ سے متغیر ہوتا ہے لیکن عام طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب درنی عصیات کسی حس پذیر جانور کی بافتوں میں داخل کئے جاتے ہیں تو وہ مقامی طور پر متذکرہ بالا درنی اضرار پیدا کردیتے ہیں جن کا انجام تجبن ہوتا ہے۔ متصلہ لمفی غدد میں درنی مرض پیدا ہوجاتا ہے اور ممکن ہے کہ جوئے خون کے ذریعہ عصیات دُوسرے اعضاء و احشاء میں بسرعت پھیل جائیں یا عمومی تدرن پیدا ہوجائے۔ تطعیم کے لئے جو جانور عموماً استعمال کئے جاتے ہیں اُنمیں گینی پگ دارنب مصری، سب سے زیادہ حس پذیر ہے۔

(۲) **بقری عصیۂ درنیہ** (MYCOBACTERIUM TUBERCULOSIS BOVIS)

اس کو جب بذریعۂ کاشت اُگایا جاتا ہے تو یہ انسانی عصیۂ درنیہ کے مقابلہ میں عموماً کسی قدر چھوٹا، زیادہ موٹا، اور جسامت میں نسبتاً زیادہ ہموار ہوتا ہے (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۵) مختلف وسائط کاشت پر اسکی بالیدگی انسانی درنی عصیہ کی بالیدگی کی نسبت کم ہوتی ہے اس خاصہ کی وجہ سے تدرن کے برطانوی شاہی کمیشن نے بقری قسم کو "قلیل النمو" (Dysgonic) کے نام سے اور انسانی قسم کو "کثیر النمو" (Eugonic) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ان دونوں اقسام کے خصائص بالیدگی کو تمیز کرنے کے لئے وسائط بیضیہ (Egg media) (انڈوں کے وسائط) خاص طور پر موزوں ہوتے ہیں۔ ڈارسیٹ کے بیضی واسطہ (Dorsett's egg medium) پر انسانی قسم ایک وافر خشک اور شکن دار یا بروقی (Verrucose) بالیدگی پیدا کردیتی ہے، جسکا رنگ اکثر زردی مائل یا گلابی ہوتا ہے۔ اِس واسطہ پر بقری قسم کی بالیدگی ایک سپیدی مائل تہ پیدا کرتی ہے جو چکنی یا کسی قدر ذراتی اور نمناک نظر آتی ہے اور نسبتاً زیادہ آسانی سے ٹوٹ

"Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



رابرٹ کاخ (۱۸۴۳ - ۱۹۱۰)
جس نے سنہ ۱۸۸۲ء میں جراثیم دق کا انکشاف کیا
Robert Koch (1843-1910)



ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ
حیدرآباد (دکن)

Dr. Mohomed Osman Khan,
Osmania University,
Hyderabad (Deccan)

جاتی ہے۔ اگر اِس واسطۂ کاشت میں گلیسرین بھی ملا دیجائے تو حاصل شدہ کاشت میں انسانی اور بقری اقسام کے عصیون کا امتیازی فرق بہت زیادہ نمایاں ہوجاتا ہے۔ گلیسرین زدہ واسطہ انسانی درنی عصیہ کی بالیدگی میں بہت مُمد ہوتا ہے، مگر بقری درنی عصیہ کی بالیدگی کو تیز اور نمایاں نہیں کرسکتا، بلکہ ایسے واسطہ پر بقری عصیہ کی ابتدائی بالیدگی اکثر حاصل نہیں ہوتی (ملاحظہ ہو شکل نمبر ۱) بقری عصیہ ادنےٰ حیوانات پر نسبتاً بہت زیادہ قتیبی (سمی) اثر رکھتا ہے۔ اور جب اِس کا اشراب بیل میں کیا جاتا ہے تو یہ ایک مقامی درنی ضرر پیدا کر دیتا ہے، جسکے بعد اُس میں ایک عام اور مہلک تدرن پیدا ہوجاتا ہے۔ لیکن انسانی درنی عصیہ کے ایسے ہی اشراب سے محض مقامی ضرر کے سوائے اور کچھ نہیں ہوتا۔

اِن عصیات کے انتشار کے متعلق موجودہ معلومات کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ عصیہ جو بقری تدرن سے حاصل ہوتا ہو ہمیشہ بقری قسم کا ہوتا ہے۔ درحقیقت جانوروں کے تدرن میں یہی عصیہ زیادہ غالب ہوتا ہے۔ انسانی تدرن میں بیشتر صُورتوں میں عصیے انسانی قسم ہی کے ہوتے ہیں، گو چند حالتوں میں بقری قسم کے عصیے موجود ملتے ہیں۔ سلِ رئوی تقریباً ہمیشہ انسانی قسم کے عصیہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگرچہ نہایت شاذ مثالیں (تحقیق کردہ مثالوں میں ایک فی صدی سے کم ہیں) ایسی پائی گئی ہیں جن میں بقری قسم کے عصیے موجود تھے۔ برطانوی شاہی کمیشن نے دریافت کیا کہ بچّوں میں اوّلی شکمی تدرن کے ۵۰ فیصدی مریضوں میں بقری عصیے موجود تھے۔ یعنے اُن صُورتوں میں جن میں درنی سرایت بظاہر غذا کی وساطت سے واقع ہُوئی تھی۔ نسبتاً جدید مشاہدات سے ظاہر ہوا ہے کہ ۱۰ سال سے کم عمر کے بچّوں میں غدّی تدرّن جو بقری عصیوں کی وجہ سے ہو مختلف مقامات میں بہت مختلف تناسب رکھتا تھا۔ ذئبہ (Lupus) یعنی جلدی تدرن کی حالتوں میں جو عصیات ملے اُن میں سے تقریباً نصف بقری قسم کے تھے۔ اور ایک دلچسپ حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ انسانی اور بقری دونوں قسم کے قتب جانوروں کے لئے نمایاں طور پر خفیف قتبیت رکھتے ہیں۔ مختلف مشاہدین کا تجربہ ہے کہ تقریباً تمام درنی اضرار جن کے اندر سے بقری عصیات حاصل ہوئے بچّوں ہی میں پائے گئے۔ بالغوں کے درنی اضرار سلِ رئوی کے بلغم وغیرہ میں بقری عصیہ کی موجودگی بہت شاذ واقعہ ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر یہ نتیجہ مستنبط کرنا درست ہو کہ تدرن گائے یا بیل سے انسان میں منتقل ہوسکتا ہے اور یہ کہ گائے کا دودھ ہی وہ عام ذریعہ ہے جسکی وساطت سے درنی سرایت انسان میں بیشتر منتقل ہوتی ہے۔

(۳) طیوری عصیّہ درنیہ (MYCOBACTERIUM AVIUM)

پرندوں کے درنی ضرار میں طیوری عصیّاتِ درنیہ ملتے ہیں، جو اپنے تلوینی تعامُلات اور شکلیاتی خصائص میں پستان والے حیوانات کے درنی عصیون سے مماثل ہوتے ہیں۔ مگر کاشتوں میں اور تجربی تطعیم کرنے پر طیوری عصیّات میں بعض اختلاف پائے جاتے ہیں مختلف تجربات کی بنا پر قیاس کیا جاتا ہے کہ غالبًا انسان طیوری تدرن کی سرایت سے بہت کم متاثر ہوتا ہے۔ طیوری عصیہ سے پیدا کردہ اضرار میں تجبن اور تقیح کا رجحان نسبتًا کم ہوتا ہے۔ پستانی حیوانات کا عصیہ درنیہ ۴۳ درجہ سینٹی گریڈ کی تپش میں بالیدگی حاصل کرنا موقوف کر دیتا ہے، مگر طیوری عصیہ اِس درجہ تپش پر خوب نشوونما حاصل کرتا ہے۔

(۴) حوتی عصیّہ درنیہ (مچھلیوں کا عصیّہ درنیہ) (MYCOBACTERIUM PISCIUM)

کارپ مچھلی کے درنہ نما مرض کی کاشتوں سے ایک عصیہ حاصل کیا گیا ہے، جو اپنے تلوینی تعامُلات اور خوردبینی خصائص میں عصیّہ درنیہ سے نہایت قریبی مشابہت رکھتا ہے۔ یہ عصیہ اَرکی بافت کی ایک وافر بالیدگی میں سے حاصل ہوا ہے جس میں کثیر التعداد عفرتی خلیات موجود تھے۔ پستانی حیوانات کی بافتوں میں حوتی عصیّات کا اشراب کرنے پر ان کی تعداد میں کوئی تکاثر نہیں واقع ہوتا۔ بعض مشاہدین نے ایسا ہی ایک عصیّہ کیچڑ میں سے اور تندرست مینڈکوں کے احشار میں کاشت کیا۔ چنانچہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک گندہ خور بناتی عضویہ (Saprophyte) ہے جو گاہے گاہے مچھلیوں کے مرض میں پایا جاتا ہے۔

مُردہ درنی عصیّات کا عمل

متعدد محققین کی تحقیقات سے یہ اہم حقیقت ثابت ہوچکی ہے کہ اگر مُردہ درنی عصیات کافی تعداد میں بافتوں کے اندر داخل کر دئے جائیں تو اِس سے درنہ نُما گرہیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ درنی عصیات کی کاشتوں کو حرارت کے اثر سے عقیم کرنے کے بعد خرگوش میں درون وریدی اشراب کے ذریعہ داخل کر دینے کا یہ اثر دیکھا گیا کہ اُسکے پھیپھڑوں میں چھوٹی چھوٹی گرہیں پیدا ہوگئیں، جن میں کبھی کبھی عفرتی خلیے پائے گئے اور

معمولی درنہ کی نسبت زیادہ لیفی بافت ملی گو تجبن مطلق نہ تھا معمولی تلوینی طریقوں سے ان گرہوں کے اندر درنی عصیات شناخت ہو گئے۔ مختلف طریقوں سے تطعیم کردہ جانوروں میں ایک ہزالی حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ بالآخر موت ہوتا ہے۔ ان تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عصیات کے مرجانے کے بعد بھی بافتوں کے اندر اُن کے تلوینی تعاملات باقی رہتے ہیں، نیز یہ کہ مُردہ عصیات کے اجسام کے اندر بھی بعض ایسی سمّی اشیاء موجود ہوتی ہیں جو مقامی طور پر اثر کر کے تکاثری اور انحطاطی تغیرات پیدا کر دیتی ہیں اور عام تعدیہ کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

عملی نتائج

عصیاتِ درنیہ کی بالیدگی، اُن کی قوتِ مدافعت اور ان کے داخل ہونے کے مختلف راستوں اور مرض پیدا کر دینے کے متعلق مندرجۂ بالا حقائق سے ظاہر ہو گا کہ تدرن قدرتی طور پر کس طرح منتقل ہوتا ہے۔ اگرچہ بعض تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ درنی عصیات گرم تپش میں بعض نباتی وسائط پر بھی تعداد میں بڑھ سکتے ہیں۔ مگر فی الحقیقت عصیاتِ درنیہ کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لئے بہترین زمین جسم حیوانی ہی ہے۔ اور اس مرض کے انتشار وانتقال کا سب سے بڑا ذریعہ درنی بافتیں اور وہ افرازات (بلغم وغیرہ) ہیں جن میں درنی عصیات موجود ہوں۔ درنی عصیے جسم سے بہت بڑی تعداد میں سل ودق کے مریض کے بلغم میں باہر نکلتے ہیں۔ اور جب یہ بلغم خشک ہو کر سفوف بنجاتا ہے تو عصیے ہوا میں آزاد اور منتشر ہو جاتے ہیں۔ سل ودق کے مریضوں کے کمروں کی ہوا میں ان عصیوں کی موجودگی بلاشبہ اور بار بار ثابت ہو چکی ہے۔ ایسے مریضوں کے کمروں کی دیواروں کا گرد وغبار جمع کر کے جانوروں میں اس کی تطعیم کی گئی تو تدرن پیدا ہو گیا۔ بولی خطّے کے درنی مرض میں درنی عصیات مریض کے پیشاب کے اندر بھی معتدبہ مقداروں میں خارج ہوتے ہیں۔ آنتوں کے درنی تقرح کی حالتوں میں یہ عصیے براز میں بھی بکثرت خارج ہوتے ہیں۔

لیکن جہاں تک انسانی موضوع کا تعلق ہے ان عصیات کو بیرونی دنیا میں پھیلانے کا **سب سے بڑا اور اہم ذریعہ خشک سلّی لُعاق** (سل ودق کے مریض کا سوکھا ہوا بلغم) ہے۔

سرایت کا دوسرا بڑا ذریعہ ان گایوں کا دودھ ہے جن کی بالکیں (دودھ کا غدہ۔ کھیری) تدرن سے ماؤف ہوں۔ بچوں میں لمفی غدد کا تدرن (خنازیر) اور ہڈیوں اور مفاصل کا تدرن بیشتر درنی دودھ کے استعمال ہی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دودھ کے اندر عصیاتِ درنیہ کی شناخت کا معتبر طریقہ صرف یہی ہے کہ مشتبہ دودھ کے مُنحض نمونوں (Centrifuged samples) کی تطعیم جانوروں میں کی جائے۔ درنی گایوں کا دودھ غالباً بچوں میں ہزال ماساریقا (Tabes mesentinea) کا بڑا سبب ہے۔ ممکن ہے ایسی صورتوں میں امعاء کا تدرنی تقرح موجود نہ ہو یا نہ ہو۔ یہ طریقہ سرایت خاص کر بچوں میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ بالغوں میں امعاء کا درنی تقرح بطور اوّلی سرایت کے شاذ ہے۔ اگرچہ سل ریوی کے مریضوں میں درنی بلغم کے نگلنے سے امعاء کی ثانوی سرایت عام ہے۔

درنی گائے بیلوں کے **گوشت کے ذریعہ سرایت** کا خطرہ نسبتاً کم ہوتا ہے۔ کیونکہ اوّل تو ان جانوروں میں عضلاتی تدرن نہایت شاذ ہوتا ہے۔ اور دوئم یہ کہ اگر عضلاتی تدرن موجود ہو تو بھی گوشت کو اچھی طرح پکانے اور اُبال لینے سے اُس کے اندر کے عصیات تلف اور برباد ہو جاتے ہیں۔

متذکرہ بالا حقائق کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ درنی سرایت کے دو بڑے طریقے براہ (۱) **تنفس** اور (۲) **ادخال بذریعہ غذا** ہی ہیں۔ تنفسی سرایت میں درنی عصیات بیشتر حالتوں میں انسانی مریض کے بلغم وغیرہ ہی سے ہوا میں پھیل کر دوسروں تک پہونچتے ہیں، اور غذائی سرایت غالباً گائے سے حاصل ہوتی ہے۔ سانس کے ساتھ اندر جانے اور نگلے جانے دونوں صورتوں میں درنی عصیات بلعوم کے قریب قیام پذیر ہو سکتے اور اس طرح بلعومی لمفی بافت اور لوزتین وغیرہ کو ماؤف کر سکتے ہیں۔ درحقیقت ان حصّوں ہی میں درنی اضرار بہت زیادہ پائے جاتے ہیں اور پھر یہیں سے عنقی لمفی غدد میں سرایت پہنچ جاتی ہے۔ اور لازماً بعد غدد کے دوسرے گروہ، ہڈیاں اور مفاصل اور اندرونی اعضاء واحشاء سرایت پذیر ہوتے ہیں۔ مزید برآں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ درنی عصیے خواہ کسی راستہ سے جسم میں داخل ہوں، پھیپھڑوں میں درنی سرایت سے متاثر ہو جانے کا ایک خاص میلان موجود ہوتا ہے۔ اس واسطے ریوی اضرار محض تنفسی سرایت ہی کا نتیجہ نہیں ہوتے۔

عصیۂ درنیہ کا مبدء

تحقیقات سے معلوم ہو چکا ہے کہ نوزائیدہ شیرخوار درنی سرایت سے مبرا پیدا ہوتا ہے۔ اس کلیہ کا استثناء ہیں لاکھوں حالتوں میں سے ایک آدھ حالت میں ملتا ہے، اور عملاً ایسی مستثنےٰ حالت کو ہمیں کالعدم ہی سمجھنا چاہیئے۔ گو بچہ کی ماں درنی سرایت سے بسرعت ہلاکت کے قریب پہونچ گئی ہو اور بہت سی حاملہ عورتیں درنی سرایت میں مبتلا ہوتی ہیں، تاہم

رحم مادر میں بچہ درنی سرایت سے کامل طور پر محفوظ و مصئون رہتا ہے۔ یہ تحفظ اُسے مشیمہ (آنول) کے تقطیری عمل سے حاصل ہوتا ہے ہی واسطہ گو حمل ماں میں سل ودق کے نمو کو تیز اور شدید کر دیتا ہے۔ گو بچہ عموماً عملی طور پر عصیات درنیہ سے مبرّا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ انسان میں درنی سرایت پیدائش کے بعد تدرن کے دو خاص ماٰخذ میں سے کسی ایک ماٰخذ سے حاصل ہو سکتی ہے۔

انسان کی طرح گائے کا بچھڑا بھی عصیۂ درنیہ سے مبرّا پیدا ہوتا ہے، لیکن ازاں بعد وہ کبھی نہ کبھی طرح نشانۂ سرایت بن جاتا ہے۔ اگر ہم اسے آئندہ سرایت سے محفوظ رکھ سکیں تو انسانی تدرن کے دو خاص ذرائع اکتساب میں سے ایک کا استیصال ہو جائے اور ہمارے سامنے ایک نسبتاً سادہ مسئلہ باقی رہ جائے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم اب تک عصیۂ درنیہ کی پُوری سرگزشت حیات سے واقف نہیں۔ وہ ہمیں گایوں اور انسانوں میں ملتا ہے اور اُن مقامات میں جہاں ان دونوں کا گذر ہوا ہو، مگر ہم اسکے ابتدائی مبدء سے ہنوز واقف ہیں۔ **گائے کی سرایت کس طرح اور کہاں سے ہوتی ہے؟** اس کا ہمیں اب تک یقینی علم نہیں۔ ہم صرف اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ گائے میں درنی سرایت سے متاثر ہونے کی قابلیت اُسی طرح موجود ہے جس طرح کہ انسانوں میں۔ لیکن ہمارے پاس ابتک اس سوال کا کوئی تشفی بخش جواب موجود نہیں کہ گائے کس طرح اور کہاں سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ بات تو آسانی ثابت کیجا سکتی ہے کہ عصیۂ درنیہ انسان میں گائے کے دُودھ کی وساطت سے داخل ہوتا ہے اس میں بھی شک نہیں کہ بچھڑوں کی سرایت اُن کی ماؤں سے حاصل ہوتی ہے، اور تندرست بچھڑوں کو اُن کی سرایت زدہ ماؤں سے علیحدہ رکھنے سے ایسی نسل حاصل کرنا ممکن ہو گیا ہے جو عصیۂ درنیہ سے مبرّا ہو۔ یہ طریقہ اُسی طریقہ سے مماثل ہے جو درنی والدین سے اُن کے بچوں کو علیحدہ کرنیکے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان تحفظی تدابیر کو سختی کیساتھ عمل میں لانیسے بقری تدرن کا قطعی استیصال ہو جائے گا، اُس طرح جس طرح کہ انسانوں میں مرض جذام کی صورت میں ممکن ہوا۔ ممکن ہے کہ ان تدابیر سے بقری تدرن کا قلع قمع نہو، کیونکہ اغلب ہے کہ قدرت میں کوئی ایسا خزانہ موجود ہے جس سے بقری حیوانات اپنا درنی عصیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ بدقسمتی سے اس معاملہ میں ابھی ہمارا علم محدود ہے اور ہم اصلی راز سے ناواقف ہیں۔

مضرت رساں عصیات کی نئی قسموں کے ارتقا کا امکان۔ ڈاکٹر ہنری چارلٹن باسٹین اور دیگر اصحاب نے اہل سائنس کو عرصہ دراز سے متنبہ کر دیا ہے کہ سائنس داں جراثیم کے متعلق بہت سے امور کو بخیال خود فرضی طور پر صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ ایک قسم کے جراثیم کو ہم "مرضی" سمجھنے لگتے ہیں اور دوسری قسم کے جراثیم کو "غیر مرضی" اور پھر یہ بھی فرض کر لیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ سے ایسے ہی تھے اور ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ انسانوں میں تو ارتقاء کے متعلق ہم بہت کچھ بیان کرتے ہیں مگر عالم جراثیم میں عمل ارتقاء کو تسلیم نہیں کرتے۔ گو قیاس رہنمائی کرتا ہے کہ جراثیم میں قانون ارتقاء اسی طرح جاری وساری ہونا چاہیئے جس طرح کہ وہ مخلوقات کی دیگر انواع میں جاری وساری ہے۔ لہٰذا بہت ممکن ہے کہ واقعہ یہ ہو کہ عصیۂ درنیہ بھی کسی دُوسری قسم کے غیر مرضی اور بے ضرر جراثیم کی ایک ترمیم یافتہ شکل ہے، یا اُن کی اولاد ہے، یا اُن کی متوافق یا گھر بلو قسم ہے، جو قدرت میں وسیع طور پر پھیلی ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ موافق حالات و ماحول میسر آنے پر بالخصوص انسانوں یا بقری حیوانات کے اندھیرے، گندے، بے ہوا اور تاریک مقامات میں ہجوم و قیام سے، بالآخر یہی عالم گیر اور بے ضرر ابتدائی عصیہ "مرضی عمل" اختیار کر کے عصیۂ درنیہ بن جاتا ہو جو ایسے حالات و ماحول میں اعلےٰ پستانی حیوانات میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اُس نوع کا بھی جسے ہم عصیۂ درنیہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کوئی نہ کوئی مبدء ضرور ہونا چاہیئے، اور اغلب ہے کہ یہ مبدء کوئی ایسی غیر مرضی قسم ہے جسے بعض حالات میں دوسرے حیوانات کے جسم کے اندر اپنی توسیع و تکثیر حیات کے لئے مناسب اور موزوں موقعے دستیاب ہو گئے ہوں۔ اصطلاحی الفاظ میں اسکو یُوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ ابتداءً ایک "گندہ خور نباتی عضویہ" (Saprophyte) ہے جو موافق ماحول میں عمل ارتقاء سے ایک "طفیلیہ" (Parasite) بن جاتا ہے۔ مندرجہ بالا بیان سے ظاہر ہو گا کہ ماہرین سائنس کو درحقیقت عصیۂ درنیہ کے قدرتی مورث اعلیٰ کی تلاش ہے یعنی اس کثیر الوسعت اور عالمگیر نوع کی جس سے موافق حالات اور مناسب ماحول میں عصیۂ درنیہ پیدا اور اخذ ہو سکتا ہے۔

نوٹ:۔ اس مضمون کی تیاری میں زیادہ تر مندرجہ ذیل ماٰخذ سے استفادہ کیا گیا ہے:۔ جرثومیات از میئو ردیجی۔ پاپولر سائنس رونڈ اینڈ کارلیسن۔ ڈاکٹر بی۔ ایس۔ کانگا۔

چوتھا باب

دِق وسِل کا عام بیان

ازجناب حکیم حافظ مولوی محمد قسیم الدین صاحب صدیقی فاضل طب وجراحت کھاتولی

تعریف مرض

دق وسل ایک متعدی مرض ہے جو عصی درنی کی موجودگی اور عمل کے بغیر ظہور پذیر نہیں ہو سکتا، دق وسل کے جراثیم (عصی درنی) کو ڈاکٹر کاخ نے ۱۸۸۲ء میں دریافت کیا +

سل انسانی اور سل بقری

مرض درنی کی دو قسمیں ہیں جن سے انسان متاثر ہوتا ہے۔ (۱) انسانی (۲) بقری +

(۱) انسان کے لئے انسان ہی تعدیہ کا بڑا اور اہم ذریعہ ہے۔ چنانچہ سل ریوی کا تعدیہ بالعموم مریض انسان سے بذریعہ خشک شدہ کے زندہ جراثیم سے ہوجاتا ہے، جو ہوا میں اُڑ کر بالعموم تندرست انسان کے اعضائے تنفس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے مریض کے بلغم اور تھوک کے متعلق پوری احتیاط ضروری ہے

(۲) سل بقری کا سبب گائے اور سور کے جراثیم دق ہوتے ہیں۔ سل بقری کے عصی درنی خصوصیت کے ساتھ گردن کے غدود، بچوں میں لوزتین، غدود صفاقی عظام اور مفاصل کو ماؤف کرتے ہیں، گائے کی سل چونکہ تعدیہ کا سبب ہے، اسلئے مشتبہ گائے کو درنین (ٹیوبر کولین) کا امتحان کرنے کے بعد فوراً ضائع کردینا چاہیئے +

تھیوبالڈ سمتھ نے ۱۸۹۸ء میں یہ بات ثابت کردی تھی کہ عصے درنی بقری انسانی قسم سے بہت سے اہم امور کی بنا پر مختلف ہیں +

طیور اور انسانی تدرن

عصی درنی انسانی بہت کمی کے ساتھ صرف کبوتروں میں سبب مرض بنتے ہیں۔ اور عصی درنی طیری بہت زیادتی کے ساتھ خنزیر میں باعثِ مرض ہوتے ہیں۔ بین الاقوامی نواں اجلاس جو مویشیوں کے متعلق (۱۴ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۰۹ء) ہیگ میں منعقد ہوا تھا۔ اس میں منجملہ دیگر اہم مباحث کے یہ بھی تسلیم کیا گیا تھا کہ سل طیری پستانوں والے حیوانات میں منتقل ہوجاتی ہے اور عصی درنی طیری افعال ووظائف کے لحاظ سے انسانی جراثیم دق کے مطابق نہیں۔ سل انسانی کی مندرجہ ذیل تین قسمیں ہیں +

(۱) **سل عامہ یا منتشرہ**۔ اس قسم میں جراثیم سل جسم کے تمام حصوں میں پھیل جاتے ہیں اور نہایت قوی العمل ہوتے ہیں۔ جسم میں ان کا انتشار کسی طرح نہیں رک سکتا +

(۲) **سل ریوی**:۔ یہ پہلی قسم میں داخل ہے لیکن اس صورت میں پھیپھڑے زیادہ تر مبتلائے مرض ہوتے ہیں +

(۳) **سل غددی**:۔ اس قسم میں گردن شکم وغیرہ کے غدود اکثر ماؤف ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب غُدد عنقیہ ماؤف ہوتے ہیں تو **خنازیر**، اور اگر غُدد ماساریقیہ مبتلائے مرض ہوتے ہیں تو اس مرض کو **سل بطنی** کہا جاتا ہے +

گاہے مرض سل کے جائے وقوع کے لحاظ سے نام تجویز کرتے ہیں یعنی جو عضو مبتلائے مرض ہوتا ہے۔ اسکے نام سے مرض کو منسوب کردیتے ہیں، جیسا کہ سل کلوی، سل مثانی، سل غدۂ قدامی، سل الخصیہ، سل عظمی، سل مفصلی، سل جلدی، سل رحمی، سل طحالی، سل دماغی وغیرہ۔ چونکہ عظام اور مفاصل کی سل کا تعلق جراحی سے ہے اسلئے اس قسم کی سل کو **سل جراحی** (سرجیکل ٹیوبرکلوسس) بھی کہتے ہیں +

اسباب

سل ودق کی استعداد پیدا کرنے والے اسباب حسب ذیل ہیں:۔

(۱) **شخصی خصوصیتیں**:۔ تنگ سینہ، لمبی انگلیاں، سفید اور صاف جلد لمبی اور تنگ ناک یہ ایک ایسا حلیہ ہے جس کو اطبائے اس موذی مرض کے لئے مخصوص قرار دیا ہے +

(۲) **عمر**:۔ اگرچہ یہ مرض ہر عمر میں لاحق ہوسکتا ہے لیکن ۸ سے ۲۰ سال تک اس کا حملہ زیادہ دیکھنے میں آتا ہے +

(۳) رنگ :- سیاہ اقوام بہ نسبت سفید اقوام کے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں +

(۴) ضربہ و سقطہ

(۵) مقامی کمزوری :- جو التہاب اور ورم سے پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً نزلہ، زکام، ورم حلق، شہیقہ، خسرہ۔ ان امراض سے آلاتِ تنفس ماؤف ہو کر جلد دق کو قبول کر لیتے ہیں +

(۶) پیشہ :- بعض پیشہ ور ایسے ہیں جو مرض دق کی زیادہ استعداد رکھتے ہیں، مثلاً بڑھئی، لوہار، دھنیہ، معمار، اور سنگتراش وغیرہ +

(۷) طرزِ رہائش :- مکانوں کی غلاظت اور بدن کی گندگی وغیرہ +

علامات

ابتدا میں علامات بتدریج بڑھتی ہیں۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے چھ طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان طریقوں میں جو بیشتر دیکھنے میں آتے ہیں ان کا تذکرہ پہلے کیا جائیگا اور جو کمتر ہوتے ہیں ان کو بعد میں بیان کیا جائیگا +

(۱) مریض کو عام کمزوری محسوس ہوتی ہے جو برابر بڑھتی چلی جاتی ہے، بہت ممکن ہے کہ کچھ کھانسی کا ٹھسکہ بھی موجود ہو + (۲) ضعف ہضم (۳) نفث الدم (۴) حنجرہ کا مرض درنی (۵) ذات الجنب یابس (۶) ذات الریہ فصّی یا فصیصی یا التہاب عروق خشنہ۔ ابتدائی عمومی علامات میں سب سے زیادہ اہم علامت جو اس مرض کا شبہ پیدا کرتی ہے وہ عام کمزوری ہے جس کا سبب بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ساتھ ہی چہرہ کی زردی، لاغری، سوء ہضمی اور حرارت بدنیہ کا شام کے وقت بڑھ جانا یہ مختلف علامتیں ہیں جو مختلف مریضوں میں پائی جاتی ہیں +

حرارت بدنیہ

حرارت بدنیہ کا بڑھنا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ جسم میں کسی مقام پر مرض درنی کے تغیرات جاری رہنے کی صورت میں حرارت بدنیہ کا بڑھنا لازمی ہے +

حرارت بدنیہ کے بڑھنے کا طریقہ بھی اس مرض میں مخصوص ہوتا ہے۔ صبح کے وقت حرارت طبعی درجہ پر ہوتی ہے اور دوپہر یا شب کو بڑھ جاتی ہے، شاذ و نادر اسکے برعکس بھی ہوتا ہے۔ ابتدا میں ممکن ہے کہ حرارت بدنیہ ایک یا دو گھنٹے بڑھے۔ لہٰذا مشکوک مریضوں میں حرارت بدنیہ کا امتحان ہر دو گھنٹے کے بعد کرنا چاہیئے۔ بعض اطبائے یہ علامت بتائی ہے کہ عورتوں میں ایام حیض شروع ہونے سے پہلے اگر صبح و شام درجۂ حرارت طبعی حالت سے بڑھ جائے تو دق کا شبہ کرنا چاہیئے، ابتدا میں مریض کو حرارت بڑھنے کا احساس زیادہ نہیں ہوتا، لیکن شام کے وقت کچھ ٹھنڈ ضرور محسوس ہوتی ہے۔ مرض کے بڑھنے پر شام کو حرارت زیادہ بڑھنے لگتی ہے اور رات کو پسینہ آنے لگتا ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خالص جراثیم دق کی موجودگی کی وجہ سے بخار ۱۰۱ درجہ سے زیادہ نہیں ہوتا، اگر اس سے زیادہ حرارت بڑھتی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ عدوی ثانیہ شریک ہو گیا ہے۔ عدوی ثانیہ کی وجہ سے انذار مرض بہت خراب ہو جاتا ہے اور عدوی ثانیہ کو روکنے کے لئے تازہ ہوا، صفائی اور باقاعدہ طریقۂ زندگی اختیار کرنا چاہیئے +

تشخیص

(۱) ڈاکٹر مارو کا طریقۂ امتحان :- درنین کا مرہم (ٹیوبر کولین آئنٹ منٹ) جلد پر خراش پیدا کر کے مالش کریں۔ اگر مرض درنی موجود ہے تو سُرخ رنگ کے بثور نمایاں ہو جائیں گے اور کئی دن تک قائم رہیں گے +

(۲) ڈاکٹر وان پرکوئیٹ کا طریقۂ امتحان :- بازو پر ہلکی سی خراش پیدا کی جائے۔ اور ایک قطرہ کارخ کے قدیم درنین (اولڈ ٹیوبر کولین) کا اس خراش دار سطح پر رگڑا جائے۔ بحالت ثبت ایک سُرخ پھنسی نما اُبھار ظاہر ہوگا، یہ اُبھار گاہے چند گھنٹے بعد گاہے ۲۴ گھنٹے یا زائد وقت بھی اسکے ظاہر ہونے میں صرف ہو سکتا ہے +

(۳) ڈاکٹر کیلمیٹ کا امتحان چشم :- ایک قطرہ ایک فیصدی والے کارخ کے قدیم درنین کا طبقۂ ملتحمہ پر لگایا جائے، بحالت ثبت آنکھ سُرخ اور متورم ہو جائے گی۔ اس طریقہ میں خطرہ یہ ہے کہ اگر آنکھ میں مرض درنی موجود ہے تو وہ درنین کے اثر سے ایسی متورم ہو جائیگی کہ اس کا درست ہونا دشوار ہو جائیگا +

(۴) امتحان جلدی :- اس طریقہ میں کارخ کے قدیم درنین کا بڑھتی ہوئی خوراکوں میں احتقان کیا جاتا ہے مثلاً ۱/۱۰، ۱، ۵، ۱۰ ملی گرام ۴۸ گھنٹے کے وقفات سے مثبت ردّ عمل کاہلی سستی اور بخار وغیرہ صورتوں میں نمایاں ہوگا +

نوٹ :- امتحان سے پہلے اور بعد میں مریض کا درجۂ حرارت کئی روز تک نوٹ کرتے رہنا چاہیئے تاکہ فرق اور امتیاز کیا جا سکے +

ڈاکٹر سرامروتھ رائٹ، معیار بلذات (آپسونک انڈیکس) کے امتحان کے متعلق بڑے وثوق کے ساتھ سفارش کرتے ہیں۔ اور ڈاکٹر اوزن برجر عظمی درنیہ کے لئے خون کے امتحان کی تائید میں ہیں

عظمی درنیہ کے امتحان کے لئے براز کا امتحان بھی کیا جاتا ہے اور تھوک کا امتحان بھی دستور العمل میں داخل ہے +

تشخیص امتیازی :- ہمارے ملک کے مختلف حصوں میں بخار کے عام اسباب یہ ہیں۔ موسمی بخار (حمی اجامیہ) حمی تیفودیہ (ٹائیفائڈ فیور) الف العنزہ (انفلوئنزا) تعدیہ عظمی قولونی، التہاب الکلیہ صدیدی، ورم جگر، حمی دنج، ذات الریہ، ذات الجنب وغیرہ۔ لیکن ان سب کی تشخیص مخصوص علامات کی بنا پر آسان ہے اور باہمی فرق و امتیاز میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی +

فقر الدم مہلک بذات خاص بخار کا سبب ہو سکتا ہے اور جب اسکے ساتھ عظم الطحال کی بھی شکایت موجود ہو تو تشخیص سوء مزاج ملیریائی کے ساتھ مشکوک ہو جاتی ہے۔ آتشک ثانوی بھی خفیف بخار کا باعث ہو سکتی ہے۔ وہ بخار جس میں کونین کی کافی مقدار (۳۰ گرین روزانہ) دینے سے کوئی تغیر نمایاں نہ ہو تو غالباً اسکو ملیریا نہیں کہا جا سکتا +

عظمی قولونی کا تعدیہ عموماً عورتوں اور بچوں میں پایا جاتا ہے۔ اسکے ساتھ اکثر کنج ران میں درد ہوتا ہے، ہجوم کریات بیضا پایا جاتا ہے +

التہاب الکبد اور اسکے ساتھ پیچش کے سابقہ حالات، مقام جگر یا داہنے شانہ میں درد پایا جاتا ہے۔ جگر تنفس کے ساتھ آزادی کیساتھ حرکت نہیں کرتا +

دیگر علامات مشخصہ :- مندرجہ ذیل علامات دق کی تشخیص میں کافی رہبری کرتی ہیں +

(۱) بار بار اور مستقل طور پر زکام کا موجود ہونا اندیشہ سے خالی نہیں۔ کھانسی کا موجود ہونا، بالخصوص صبح اُٹھتے وقت اور بعد از غذا یہ علامتیں مریض کو مشکوک بنا دیتی ہیں +

(۲) جراثیم دق کی سمیتیں عروق میں استرخا پیدا کر دیتی ہیں جسکی وجہ سے ابتدائی علامات ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً:-

(الف) رطوبت بیضیہ۔ یہ گردوں میں احتقان دموی بالواسطہ کے سبب ہوا کرتی ہے، فی نفسہٖ گردوں میں کوئی نقص نہیں ہوتا +

(ب) سوء ہضمی ضعفی جسکے ساتھ معدہ میں تیزاب نمک زیادہ مترشح ہوتا ہے اور قبض یا اسہال کی بھی شکایت ہو سکتی ہے مگر پہلی صورت زیادہ عام ہے

(ج) کند ذہنی، پست ہمتی، کاہلی، اس قسم کے بچوں کا حافظہ خراب ہوتا ہے +

(د) ضمور عضلات اور ضعف، بہت آسانی کے ساتھ تھکان ہو جانا + (ہ) احتباس الطمث +

(۳) بخار۔ ہر چار گھنٹہ کا درجہ حرارت لکھنا ضروری ہے اور مقیاس الحرارت کو پانچ منٹ تک منہ میں رکھوانا چاہیئے +

(۴) فقر الدم۔ چہرہ دُبلا اور زردی مائل ہو جاتا ہے + (۵) قوت مردمی مفقود ہو جاتی ہے +

(۶) آواز میں خشونت اور گرفتگی بغیر کسی خاص سبب کے ہونا + (۷) وزن کی کمی +

(۸) قے الدم کا ہر ایک مریض تا وقتیکہ اسکے اسباب معلوم نہ ہوں مثلاً مسوڑھے یا حلق مشتبہ سمجھنا چاہیئے +

انذار مرض :- اس مرض کا اگر ابتدائی درجات میں مناسب علاج ہو جائے تو کافی یقین کے ساتھ مریض اچھا ہو سکتا ہے لیکن اگر مریض کی عام تندرستی اتنی خراب ہو جائے کہ اُس میں قوتِ مدافعت باقی نہ رہے تو یہ مرض مہلک ہو جاتا ہے۔ بعض مریض یا تو ذاتی قوت مدافعت کی کمزوری یا جرثومہ کی شدت سمیت کی وجہ سے اس مرض کا تیزی کیساتھ شکار ہو جاتے ہیں۔ ابتداء مرض سے آخر وقت تک تین مہینے سے چھ مہینے تک کا عرصہ لگتا ہے۔ لیکن بیشتر مریض اس مرض کا مقابلہ کچھ اس سے زیادہ کامیابی کے ساتھ کرتے ہیں اور زمانہ علالت ڈیڑھ ڈھائی سال یا اس سے بھی زیادہ مدت تک طول پکڑ جاتا ہے +

علاج

مریضان دق کے لئے جتنا کہ معقول اور بہترین معالجہ کی ضرورت ہے اس سے زیادہ اصول حفظان صحت پر کار بند ہونا ضروری ہے کیونکہ اس قسم کے مرض میں قوت کا بڑھانا ہی کامیاب طریقۂ علاج ہے۔ اس مقصد کے لئے صرف بہترین نسخے مہیا کرنا "قیمتی ادویہ" استعمال کرانا اور مریض کو قوانین صحت کی ہدایت نہ کرنا خطرناک غفلت ہے +

پانچواں باب

سل ریوی (پھیپھڑے کی دق)

سل ریوی کی تشخیص و علاج کے جدید ذرائع

ہمدرد صحت کی اِس اشاعت خاص کے لائحہ عمل میں سل ریوی کو بہت اہمیت دی گئی تھی۔ جس کی وہ حقیقتاً مستحق بھی تھی۔ کیونکہ سل کی یہی ایک صورت ایسی ہے جو سب سے زیادہ واقع ہوتی ہے اور سچ پوچھیئے تو یہ واقعہ ہے کہ دق کے مرنے والوں کے جو اعداد و شمار (خواہ وہ کسی ملک کے ہوں) ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ان میں سے نوّے فیصدی سل ریوی کے مریض ہوتے ہیں۔ دیگر ممالک کی رپورٹوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہاں دق و سل کی ہر قسم کے اعداد و شمار علیحدہ علیحدہ فراہم کرنے کا اہتمام ہے اور اس سے بعض اہم حقائق پر روشنی پڑتی ہے لیکن ہندوستان کی حالت اس معاملہ میں بالکل دوسری ہے۔ اوّل تو یہاں سل و دق کے مریضوں کے اعداد و شمار فراہم کرنے کا اہتمام ہی نہیں ہے۔ اور اگر کچھ ہے بھی۔ تو وہ بھی اتنا ناقص ہے کہ غور کرنے والوں کو نتائج نکالنے میں کوئی آسانی نہیں ہوتی، اور اگر انہوں نے کچھ نتائج اخذ بھی کر لئے تو ان پر نہ تو خود ان کو اعتماد ہوتا ہے اور نہ دوسرے ان کو قبول کر سکتے ہیں۔

اس افسوس ناک صورت حال کا احساس نہ صرف پبلک معاملات میں دلچسپی رکھنے والوں کو ہے بلکہ سل و دق کے مریضوں کے متعلق اعداد و شمار کی خامیوں کا اعتراف خود سرکاری رپورٹوں میں موجود ہے۔ چنانچہ ''دُنیائے دق و سل'' کے باب میں ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ کا ترجمہ اس نمبر میں شائع ہو رہا ہے اس سے ہمارے خیالات کی تصدیق ہو سکتی ہے۔ بہر حال اعداد و شمار کی فراہمی میں خواہ کتنی ہی خامیاں ہوں۔ پھر بھی یہ حقیقت ناقابل انکار ہے کہ دق کی تمام صورتوں میں پھیپھڑے کی سل سب سے زیادہ انسانی زندگیاں تباہ کر رہی ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ پھیپھڑے ہی کی سل کو عوام دق سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور دوسرے اعضاء کی دقیں جو خود کچھ کم اہمیت نہیں رکھتیں۔ اُن کے تصوّر سے بالاتر ہیں۔ ہمارے فاضل ملکی اور غیر ملکی مضمون نگاروں نے اس باب کی اہمیت اور افادہ کو کافی بڑھا دیا ہے۔ اس لئے ہمیں اِس عنوان پر کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ لیکن یورپ کے بعض طبی رسائل نے سل ریوی کی تشخیص اور معالجہ کے متعلق جو تازہ معلومات ہم تک پہنچائی ہیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کو اس سے استفادہ کا موقع دیا جائے ہم ان متفرق اور پراگندہ معلومات کو اس مضمون میں مسلسل طور پر پیش کرنے کی کوشش کریں گے

تشخیص کا مرحلہ دشوار

دق و سل کی تمام منزلوں میں سب سے بڑی اہم منزل تشخیص کی ہے۔ بلاخوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اس مرض کی تشخیص میں اطبائے جدید نے جس قدر کوشش کی ہے وہ کسی اور مرض کی تشخیص کے سلسلہ میں نہیں کی گئی۔ یہ آرزو ہر معالج پیشہ کے دل میں ہر وقت ایک خاص جگہ حاصل کئے رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح دق کی تشخیص اس کے بالکل ابتدائی درجہ میں کر لی جائے یعنی اس وقت جب کہ یہ مرض عوام کے مفہوم کے مُطابق ''دق'' ہی نہیں ہوتا۔ اور معمولی احتیاطی تدابیر اور کچھ ضروری علاج اسکو رفع کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

دق و سل جن معالجین کا خاص مضمون بنا ہوا ہے وہ اس باب میں سرگرداں ہیں کہ کیوں دو تہائی ایسے مریض ان کی تشخیص کی دسترس سے باہر رہ جاتے ہیں جو بعد میں سل ریوی کے مریض ثابت ہوتے ہیں۔ اور اس وقت ان کا مرض بہت حد تک ترقی کر چکا ہوتا ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر اینڈریو مورلینڈ ایم ڈی نے لندن کے مشہور طبی رسالہ پریکٹیشنر میں تشخیص سل ریوی کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ ''چند سال پہلے میں نے ایک سو مریضوں کے حالات کا مطالعہ کیا جو سوسائٹی کے اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتے تھے ان میں چالیس فیصدی ایسے مریض نکلے جن کے مرض کی تشخیص واضح طور پر علامات مرض ظاہر ہونے کے بعد تین مہینے کے اندر اندر کر لی گئی۔ اِن چالیس میں دس مریض ایسے تھے جنہوں نے

خون تھوک کر تشخیص کو اور بھی آسان بنا دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ان اکیسوں میں سے ساٹھ مریض ایسے تھے جن کا علاج اتنے جلدی نہ شروع کیا جا سکا جتنی جلد شروع ہونا چاہیئے تھا۔ اس افسوس ناک تاخیر کے تنہا معالجین ذمہ دار نہیں ہیں۔ کیونکہ ان میں سے آدھے سے زیادہ مریض ایسے تھے جنہوں نے ابتدا میں طبی مشورہ لینے میں بے پروائی سے کام لیا۔" +

حال ہی میں انگلستان کے ایک اسکول کے بچوں کا طبی معائنہ صرف اس غرض سے کیا گیا کہ دق وسل کا کھوج ابتدائے عمر میں لگایا جائے۔ اس معائنہ میں وہ بچے بھی شریک تھے جو بظاہر بالکل تندرست معلوم ہوتے تھے۔ اُن میں بعض ایسی کیفیات پائی گئیں جن کو سل کا ظہور علامات سے قبل کا درجہ کہا جا سکتا ہے

ڈاکٹر ڈارسی ہارٹ نے اپنے ملرائے کے لیکچروں میں سل ریوی کے حفظ ماتقدم اور ابتدا میں تشخیص مرض کے متعلق ایک دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ اُنہوں نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ مشکوک مریضوں کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد طبی معائنہ اور عکس ریز کے ذریعہ امتحان لازمی ہے یہ امتحانات ان لوگوں کے لئے خاص طور پر ضروری ہیں جو سل ریوی کے شدید مریضوں سے ہر وقت ملتے جلتے رہتے ہوں اور جن میں سلین (ٹیوبرکولین) کے امتحان کا نتیجہ منفی ہو اور جو لوگ سل کے مریضوں میں رہ کر کام کرنا چاہتے ہوں۔ جیسے مدارس طبیہ کے متعلم، نرسیں اور دوسرے حفظان صحت کے متعلق کام کرنے والے، ان کے لئے اس قسم کے امتحانات ناگزیر ہیں۔ +

ابتدائے مرض کی تشخیص کے متعلق بعض نظریات

مشکوک مریضوں کے سینہ کا سب سے پہلے پورے طور پر امتحان کرنا ضروری ہے امتحان بالقرع (ٹھوک کر امتحان کرنا) میں دونوں پھیپھڑوں کی آوازوں کے اختلاف کو بغور معلوم کرنا چاہیئے اس موقع پر پھیپھڑے کا بالائی حصہ جو عموماً سب سے پہلے ماؤف ہوتا ہے، قابل توجہ ہے۔ مسماع کے ذریعہ ہوا کے پھیپھڑوں میں داخل ہونے کی آواز کو اچھی طرح سننا چاہیئے نیز اُن آوازوں کو جو بلغم کی موجودگی میں یا ہوا کی نالیوں کی تنگی کی صورت میں سُنائی دیتی ہیں یہ آوازیں اس وقت بالکل واضح طور پر سُنائی دیتی ہیں جب سانس کو باہر خارج کر دیا گیا ہو (زفیر) اور پھر خفیف سی کھانسی ہو کر سانس اندر لیا جائے اس طریقہ امتحان سے بعض مریضوں میں اُن ابتدائی علامات کا پتہ لگ جاتا ہے جو پھیپھڑے کے بالائی حصہ کے متاثر ہونے سے پیدا ہوتی ہیں یا ہو سکتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اس درجہ کے بہت سے مریضوں کی علامات کا پتہ ان طریقہائے تشخیص سے بھی نہیں لگتا۔ ہمارے مسماع الصدر کو تشخیص امراض کے میدان میں بیشک نمایاں جگہ حاصل ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ سل کی ابتدائی حالت کی تشخیص اسکے بس کا روگ نہیں ہے۔ اور اگر اسکو ابتدائی حالت ہی میں اسکی تشخیص پر لگا دیا جائیگا تو یقیناً وہ عوام کیلئے ایک خطرہ عظیم بن جائیگا۔ کیونکہ جس وقت تک مسماع کے ذریعہ تشخیص ہو جانے والی علامات رونما ہونگی اُس وقت تک مرض کافی ترقی کر چکے گا۔ +

تشخیص سل ریوی میں بلغم کے امتحان کی اہمیت

مریض کے بلغم کے خوردبینی امتحان کی اہمیت اب تک ویسی ہی مسلّم ہے جیسی کہ ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے۔ اس امتحان کو اس مرض کی تشخیص کا سب سے زیادہ قابل اعتبار ذریعہ سمجھا گیا ہے اور آجکل اس پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص میں سل ریوی کا ذرا بھی شبہ ہو تو متعدد بار اسکے بلغم کا خوردبینی امتحان کیا جائے اگر ہم اس مسئلہ پر کافی غور کریں تو ہمیں بھی تشخیص کے اس طریقہ کی اہمیت معلوم ہو جائیگی۔ اگرچہ یہ بات پھر بھی باقی رہ جاتی ہے کہ سل ریوی کے ابتدا میں بہت سے مریضوں کو کھانسی کا ٹھسکہ بھی نہیں ہوتا اور نہ بلغم نکلتا ہے۔ اسکے باوجود یہ بھی واقعہ ہے کہ ایسے مریضوں کی تعداد بھی بہت کافی ہوتی ہے جو ابتدائے مرض ہی میں ایک ایسے دور سے گذرتے ہیں کہ اگر ان کے بلغم کا امتحان کیا جائے تو اس میں سل کے جراثیم ضرور پائے جائینگے +

ڈاکٹر ایسمین کے بیان کے مطابق سل کے ابتدائی حملہ کی صحیح علامات یہ ہوتی ہیں کہ پہلے بخار کا ایک حملہ ہوتا ہے۔ جو صرف چند روز تک رہتا ہے، اسکے بعد کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ اور بلغم کا خوردبینی امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سلیہ ملتے ہیں۔ یہ علامتیں اکثر جلدی ہی رفع ہو جاتی ہیں۔ لیکن چند مہینے کے اندر اندر مریض میں سل ریوی کی نمایاں علامات ظاہر ہو جاتی ہیں جو اکثر اوقات شدید ہوتی ہیں۔ عموماً مرض کے ابتدائی حملہ کو انفلوئنزا خیال کر لیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ ہو سکتا ہے کہ انفلوئنزا کے دیگر مریضوں کی غیر موجودگی یہ شبہات پیدا کر دے کہ وہ سل ہے، لیکن مشاہدات سے اس بات کی تردید ہو چکی ہے کہ انفلوئنزا کے بعد سل ہو جایا کرتی ہے +

تشخیص سل ریوی میں مسماع وعکس ریز کا معرکہ

عکس ریزی تصاویر اور دیگر مشاہدات نے پھیپھڑوں کی تشخیص میں آجکل ایک اچھا خاصہ انقلاب برپا کر رکھا ہے اور اب یہ بحث معالجین کے درمیان

چھڑی ہوئی ہے کہ مسماع الصدر اور عکس ریزی میں زیادہ کارآمد کونسی چیز ہے۔ مسماع کے حامی کہتے ہیں کہ عکس ریزی کی تصاویر سے تشخیص کے متعلق صحیح نتائج پر پہنچنا بہت دشوار ہے۔ ان کا یہ دعویٰ ہمیں شک نہیں کہ اب سے چند سال پہلے تک صحیح تھا لیکن اب علم طب کی گوناگوں ترقیوں نے یہ دشواریاں بہت حد تک کم کر دی ہیں اور اب اِس قسم کی غلطیاں ایک ماہر شخص بہت کم کر سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس چیز کو موضوعِ بحث بنانے ہی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ابتدائی حالت میں سل ریوی کی تشخیص اس قدر اہم اور دشوار ہے کہ ہمیں کسی تعصب کے بغیر ہر طریقہ سے مدد لینی چاہیئے۔ اور نتیجہ نکالنے کے لئے اپنے ہر تشخیصی مشاہدہ کو جائز اہمیت دینی چاہیئے۔ اِس کے علاوہ اِس بات کو یقین کرنے کے اسباب موجود ہیں کہ بہت سے مریضوں میں ایسی علامات جو عکس ریزی تصویر سے معلوم ہو سکیں، ان علامتوں سے پہلے ظاہر ہوتی ہیں جو دیگر ذرائع تشخیص سے علم میں آئیں۔ اسی مشاہدہ سے ڈاکٹر ڈارسی ہارٹ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ جماعتوں کی صورت میں ایسے تندرست لوگوں کا عکس ریزی امتحان ہی ہمارے پاس ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے ہم ان مریضوں کی تعداد میں معقول اضافہ کر سکیں جن کا مرض ابتدائی حالت ہی میں تشخیص کر لیا گیا ہو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یونیورسٹی کالج ہسپتال میں طب کے تمام طالب علموں کے عکس ریزی امتحان کا طریقہ جاری کر رکھا ہے اور وہ طلباء کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ سے یہ یقینی ہو گیا ہے کہ مرض کی تشخیص اس کی ابتدا ہی میں کر لیجائے اور طلباء جلد سے جلد تندرست ہو کر اپنے کام پر واپس آسکیں۔ اسکے علاوہ اس صورت میں سل کی بالکل ابتدائی علامات کا مشاہدہ کرنے کے لئے ایسے نوجوانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد مل جاتی ہے۔ جو سل میں مبتلا ہونے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان طلباء کو تمام دن کام کرنا پڑتا ہے۔ اس پر امتحان کے تفکرات اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سل کے مریضوں سے خلا ملا یہ سب چیزیں مل ملا کر ان کے لئے خطرات کو زیادہ کر دیتی ہیں۔

جب ہم سل کے کسی مشکوک مریض کی عکس ریزی تصویر کا معائنہ کرتے ہیں تو ہم کو اس میں غیر شفاف دھبا نظر آتا ہے۔ اسکے بعد یہ تو ضروری نہیں ہو جاتا کہ فوراً صاحب تصویر کا علاج کر دیا جائے لیکن یہ بات ضروری ہو جاتی ہے کہ دو تین مہینے بعد پھر عکس ریزی تصویر لے کر اس میں ان مشکوک مقامات کو دیکھا جائے۔ اگر یہ مقامات کم ہو رہے ہیں تو فکر کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر وہ دھبا بڑھ رہا ہو اور سل کی اور علامات خفیفہ یا ظاہرہ بھی رونما ہو رہی ہوں۔ تو اسوقت یہ قطعی طور پر لازم ہوتا ہے کہ مناسب علاج فوراً شروع کر دیا جائے۔

اس طرح کے جماعتی امتحان ہمارے سامنے ایسے ذرائع پیش کرتے ہیں جن سے ہم اکثر مریضوں کی تشخیص ابتدائی اور علاج پذیر درجہ میں کر سکتے ہیں لیکن تمام ملک میں اس قیمتی طریقہ کا رواج دینا عملی سے زیادہ ایک نظری مسئلہ رہے گا۔ اور ابھی مدتوں تک لوگ اپنے معالجوں سے یہ توقع رکھیں گے کہ وہ ایک ایسے مرض کی تشخیص بالکل ابتدائی حالت میں کر لیں۔

مشکوک علامات

ایک مرتبہ اگر کسی شخص کے متعلق شک ہو جائے تو پھر پھیپھڑوں کی سل کی تشخیص زیادہ دشوار نہیں رہتی۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ کبھی کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مرض موجود ہو اور عکس ریزی تصویر ہمیں کچھ بھی نہ بتلائے اور دیگر ذرائع تشخیص (بلغم کا خوردبینی معائنہ وغیرہ) مرض کو ثابت اور مشخص کر دیں۔ لیکن ایک بہت بڑی اکثریت ایسے ہی مریضوں کی ہوتی ہے جن کی عکس ریزی تصویر اگر ٹھیک طرح سے لے لی جائے اور اسے صحیح طریقہ پر سمجھ بھی لیا جائے تو غلطی کا امکان کم باقی رہ جاتا ہے۔ اگر کسی مشکوک شخص کا مسماع الصدر سے امتحان کر لیا جائے اور بلغم کا امتحان بھی اسکے مرض کو ثابت نہ کر سکے تو معالج کے لئے ایسی صورت میں حل طلب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ مریض کو عکس ریزی تصویر لینے کی ہدایت کب کی جائے۔ کیونکہ اس قیمتی امتحان کی راہ میں ہر جگہ کچھ نہ کچھ دشواریاں ہیں اور شہروں کے علاوہ دیہاتوں میں اِس قسم کی سہولتیں میسر نہیں ہوتیں۔ اِس لئے اس موقع پر ہر مریض کو اگر عکس ریزی تصویر لینے کی ہدایت کیجائے تو اس کے معنی مریض کا وقت اور روپیہ برباد کرنے کے سوا اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ہاں ایسی علامت جس کی موجودگی عکس ریزی امتحان کو لازمی بنا دیتی ہے وہ نفث الدم ہے یورپ کے ماہرین سل کا عموماً اس پر اتفاق ہے کہ وہ سینہ کے امتحان کو عکس ریزی تصویر کے بغیر مکمل نہیں سمجھتے۔ لیکن نفث الدم ایک ایسی علامت ہے کہ جس کے بعد سل کی موجودگی قریب قریب لازمی خیال کی جاتی ہے۔ اِس لئے اس نمایاں علامت کے بعد بھی اگر ہم اس کو مسلولوں کی فہرست سے خارج کر دیں تو یہ ناقابل معافی غلطی ہوگی۔ خواہ مریض کے گلے آئے ہوئے ہوں اور نفث الدم کا کوئی اور سبب بھی خیال میں آسکتا ہو۔

ذات الجنب بھی ایک ایسی علامت ہے جو سل کی موجودگی کا یقین دلاتی ہے۔ اگر عکس ریزی تصویر سے مریض کے دونوں پھیپھڑے صاف بھی معلوم ہوں تو اس وقت بھی مریض کو مشتبہ ہی سمجھنا چاہیئے۔

کھانسی تمباکو نوشوں میں ایک عام کیفیت ہے۔ اور دوسرے لوگوں میں بھی ایک عام بیماری ہے لیکن بخار کے حملہ کے بعد جب یہ کچھ دنوں کے لئے

جم جائے جسے عام طور پر انفلوئنزا سے تعبیر کیا جاتا ہے اس صورت میں بھی سل کا شک کرنا چاہیئے۔ زیادہ عمر کے لوگوں میں پرانی کھانسی اور بلغم سل کی ایک خاص علامت ہے۔ اور ایسے لوگ بیماری پھیلاتے پھرنے کے لحاظ سے بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ بار بار ان کے بلغم کا امتحان کرنے پر بھی اس میں جراثیم سلیہ موجود نہ پائے جائیں۔

شام کے وقت حرارت کی خفیف سی زیادتی اکثر مرض کی ابتدا میں نہیں ہوئی لیکن اگر موجود ہو تو یہ بھی ایک اہم علامت ہے۔ حرارت کا خفیف سا فرق صحیح طور پر صرف اسی صورت میں معلوم ہو سکتا ہے جب ہوشیاری اور باقاعدگی کے ساتھ اسے دیکھا جائے۔ کیونکہ معمولی نشست و برخاست یا ہلکی سی ورزش سے بھی حرارت میں قابل لحاظ زیادتی ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ سل کے مشتبہ شخص کا درجہ حرارت معلوم کرنے کے لئے اسے آدھ گھنٹے تک آرام سے لیٹے رہنے دیا جائے۔ بغل میں مقیاس الحرارت لگانا آج کل بے سود سمجھا جاتا ہے اور منہ میں بھی مقیاس لگانا اتنا قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا۔ جتنا مبرز میں لیکن بعض وجوہ سے سل کے مریض کا درجہ حرارت منہ ہی کے ذریعہ معلوم کیا جاتا ہے۔

حرارت معلوم کرنے کے بہترین اوقات یہ سمجھے جاتے ہیں (۱) صبح کو سو کر اٹھتے ہی (۲) چھ بجے شام کو (۳) نو بجے رات کو۔ تھرمامیٹر کا پارہ والا سرا اچھی طرح زبان کے نیچے رکھ کر منہ بند کرا دینا چاہیئے۔ اور پانچ منٹ تک اسے منہ میں رکھوانا چاہیئے۔ اس طرح لیٹی ہوئی حالت میں اگر درجہ حرارت ۹۹ ہو۔ تو اسے یقیناً صحت کے درجہ سے زیادہ سمجھنا چاہیئے۔

وزن کی کمی کی علامت بھی گو ابتدا میں نہیں ہوتی لیکن جب ہو تو یہ بھی سل ریوی کی ایک اہم علامت ہے۔ عام مسلمہ تو یہ ہے کہ دق اور لاغری لازم و ملزوم ہیں۔ اس وجہ سے بہت سے موٹے تازے آدمیوں کی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے۔ حالانکہ بہت فربہ آدمیوں کا جب سلی امتحان کیا گیا تو ان میں بھی نتیجہ مثبت تھا۔ بلکہ ایک بہت ہی زیادہ فربہ آدمی کے پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء کا جب امتحان کیا گیا تو اسے بھی سل تھی اور مرض کافی ترقی کر چکا تھا اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ سل کے سلسلہ میں فربہ اندام لوگوں کو بھی مشتبہ نظر سے دیکھا جائے۔

سل کے مریضوں جیسا سینہ مسلولوں کا تو ہوتا ہی ہے۔ لیکن بعض تندرست آدمیوں کا سینہ بھی کچھ دبا دبا یا اور خاص قسم کے ابھار والا ہوتا ہے۔ اس لئے تشخیص کرتے وقت صرف سینہ کی ظاہری صورت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اکثر سل کے مریضوں کا سینہ ابتداء مرض میں معمولی شکل و ہیئت کا ہوتا ہے۔ ابتدائے سل ریوی میں حیض کی بندش اگرچہ غیر معمولی ہے لیکن ممکن ضرور ہے۔ بالخصوص ایسی مریض عورتوں میں جو سل کے حملہ سے پہلے عرصہ تک محنت اور غم و فکر میں مبتلا رہی ہوں۔

سب سے زیادہ عام اور مخصوص علامت ابتدائی سل کی یہ ہے کہ مریض سست اور مضمحل رہتا ہے۔ بھوک بہت کم ہو جاتی ہے ہاضمہ کی بہت سی شکایتیں مریض بیان کرتا ہے۔ کام کاج سے دلچسپی کم ہو جاتی ہے تفریحات سے وہ مسرت اندوزی نہیں کر سکتا۔ لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مریض اکثر اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ اس کا مزاج ناساز ہے۔ بسا اوقات وہ طبی امداد حاصل کرنا پسند نہیں کرتا۔ مذکورۂ بالا خاص علامات کی اہمیت اکثر اس لئے ضرور کم ہو جاتی ہے کہ یہ بیماری عموماً پریشان حالی، مایوسی اور عرصۂ دراز تک اپنی بساط سے زیادہ محنت کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اور مریض کے اضمحلال کا باعث قدرتی طور پر ان ہی اسباب کو سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مضمحل اور جلد تھک جانے والے لوگوں میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو مسلول نہیں ہیں۔ لیکن اسکے لئے کوئی ایسا قاعدہ مقرر کر دینا ناممکن ہے جس سے مسلول اور غیر مسلول میں ایک حد امتیاز قائم کر دی جائے۔

جس وقت یہ فیصلہ کرنا ہو کہ مشتبہ مریضوں میں سے کس کس کا عکس ریزی امتحان ضروری ہو گیا ہے۔ اس وقت مریض کے موجودہ اور سابقہ حالات کا علم بہت مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر خاندان میں سل کے مریض ہیں اور پہلے کبھی رہ چکے ہیں تو یہ چیز سب سے زیادہ اہم ہے مسلول و مدقوق مریضوں کے پاس بچوں یا نوجوان طالب علموں اور تیمارداروں کا رہنا سہنا یا میل جول اکثر اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے مرض کا اثر قبول کر لیا ہے۔ جدید تحقیقات سے اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ زندگی کے ابتدائی زمانہ میں اگر سل کے مریض کے ساتھ خلا ملا رہا ہے تو عموماً بیس پچیس سال کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہ باقاعدہ مسلول ہو جاتے ہیں اس لئے اس قسم کے بعیدی یا قریبی میل جول کو سل ریوی کی تشخیص میں خاص اہمیت دینی چاہیئے۔ اسکے علاوہ علامات کے قیام کی مدت بھی ایک اہم چیز ہے مثلاً اگر اضمحلال اور ہاضمہ کی خرابی ہو تو اسمیں سلی امکان بہت کم ہوتا ہے۔ بخلاف اسکے کہ یہ باتیں تھوڑی مدت کی ہوں +

مسلول و مدقوق خاندانوں کے بچوں کا اگر امتحان کیا جائے تو ان میں غدوں کی دق یا جراحی دق زیادہ ملیگی بچوں کے سینوں کی عکس ریزی تصاویر میں پھیپھڑوں کی جڑ کا گہرا سایہ آج کل اختلاف رائے کا باعث بنا ہوا ہے۔ بعض ماہرین ایسی تصاویر میں سے اکثر کو سل زدہ پھیپھڑوں کی تصویریں قرار دیتے ہیں لیکن ماہرین کی اکثریت اسے اس وقت تک سل نہیں کہتی جب تک کہ ایک یا زیادہ غیر شفاف گول دھبوں کی موجودگی یہ نہ ظاہر کردے کہ یہ یقینی طور پر متورم مقامات کا سایہ ہے +

علاج کے متعلق جدید معلومات

سونے کے مرکبات کے ذریعہ جو علاج کئے جاتے ہیں انکی مختلف صورتیں منتخب مریضوں میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ بالخصوص ایسے مریضوں میں جن کے دونوں پھیپھڑے ماؤف ہوں اور ایک پھیپھڑے کو طبی تدابیر سے غیر متحرک کردیا گیا ہو اور دوسرے میں ہلکی سی مقامی خرابی موجود ہو، سونے کا یہ اثر بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ سٹین کی طرح بعض اوقات ایسے مریضوں میں جو مرض کی خفیف علامات کے حامل ہوں اور جنکے بلغم میں جراثیم باقی نہیں رہتے۔ اسی کے ساتھ یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ سونے کے مرکبات سخت قسم کے معدنی زہر ہوتے ہیں اور یہ بھی کہ بعض مریض خصوصیت کے ساتھ ان کا سمی اثر زیادہ قبول کرتے ہیں۔ اس لئے سونے کے مرکبات کا استعمال بہت ہی احتیاط کے ساتھ کرنا چاہیئے اور مریض کے حال پر برابر نظر رکھنی چاہیئے، اگر کچھ ناخوشگوار علامات ظاہر ہوں تو فوراً اس کا استعمال روک دینا چاہیئے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو مریض اسکا استعمال کررہے ہوں اُنہیں دھوپ سے بالکل بچانا چاہیئے کیونکہ سورج کی شعاعوں کے اثر سے سونے کا ارغوانی رنگ جلد پر دھبوں کی صورتمیں نمودار ہوجائیگا

پھیپھڑے کو ساکن کرنا

اپنی مختلف صورتوں میں یہ علاج بہترین علاج مان لیا گیا ہے اور جن حالات میں یہ علاج کرنا چاہیئے ان کا تعین بھی کیا جاچکا ہے۔ اگرچہ ابھی تک یہ مضمون کسی نہ کسی حد تک زیر بحث ہے۔ گذشتہ چند سال سے جب سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ مسلول پھیپھڑے میں غار پڑنے سے پیشتر جو مُلائمت پیدا ہوجاتی ہے اسکی وجہ سے بیماری صرف اسی پھیپھڑے میں نہیں، بلکہ دوسرے تندرست پھیپھڑے میں بھی بآسانی پھیل جاتی ہے، بعض ڈاکٹروں کا یہ عقیدہ ہوگیا ہے کہ ہر اس مریض کے لئے یہی طریقہ علاج اختیار کرنا چاہیئے جسکے پھیپھڑوں میں عکس ریزی امتحان یہ ظاہر کرے کہ غار بن رہا ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے۔ کہ بعض غار جنکی دیواریں پتلی ہوتی ہیں بالخصوص وہ کہ جنہیں "حجابی حلقے" کہا جاتا ہے بعض اوقات حیرت انگیز طریق پر محض مریض کو کامل آرام دینے اور کھلی ہوا میں رکھنے ہی سے غائب ہوجاتے ہیں۔ اسلئے یہ بہتر ہے کہ پھیپھڑے کو غیر متحرک بنانے سے پہلے کچھ انتظار کرلیا جائے، دوسری طرف یہ چیز بھی قابل لحاظ ہے کہ یک طرفہ سل کے مریض جن میں علامات مرض پورے طور پر موجود ہوں اور جن میں پھیپھڑے کی مُلائمت نمایاں ہو یا غار پڑ چلا ہو۔ ان میں پھیپھڑے کو غیر متحرک کرنیکا علاج ابتدا ہی سے کرنا بہتر ہے تاکہ پھیپھڑے کی ساختوں کے چپک جانے سے پہلے ہی ہم اس کی حرکت بند کردینے میں کامیاب ہوجائیں +

پھیپھڑے کو غیر متحرک کرنے کے لئے سب سے سادہ طریقہ یہی ہے کہ مصنوعی طور پر باہر سے ہوا بھردی جائے (مصنوعی نفخ الصدر) اور اگر پھیپھڑے کی ساختیں چپکی ہوئی نہیں ہیں تو یہی طریقہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ اس طریقہ پر حرکت زیادہ سے زیادہ بند ہوجاتی ہے۔ چونکہ مخصوص صورتوں کے علاوہ اب یہی طریقہ عام ہوگیا ہے، اسلئے دوسرے طریقے متروک ہوتے جارہے ہیں۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہیئے کہ جب پھیپھڑے کی ساختوں کے چپکے ہونے کی وجہ سے کسی غار کو غیر متحرک بنانا ممکن العمل نہ ہو تو اس طرح ہوا بھرنے سے یہ نقصان بھی ہوسکتا ہے کہ وہ چپکا ہوا حصہ برابر غار کو کھینچتا رہے۔ اور اسے بڑا کردے، ایسی صورتوں میں نیز ان صورتوں میں کہ جب انسداد حرکت پورے طور پر عمل میں نہ آسکے تو ان بندشوں کو قطع کردینا کہ جنہوں نے پھیپھڑے کو چپکا رکھا ہی مناسب ہوگا۔ ماہرین کے ہاتھوں یہ عمل جراحی اب نسبتاً ایک آسان اور سادہ عمل بنگیا ہے۔ کیونکہ آلات کے ذریعہ اب ان بندشوں کو قبل از عمل جراحی دیکھکر یہ فیصلہ کرنا ممکن ہے کہ آیا وہ بندشیں کٹ سکیں گی، یا کہ انہیں قطع کردینا مفید ثابت ہوسکیگا۔ بعض اوقات اس عملیہ کے نتائج حیرت انگیز حد تک مفید ثابت ہوتے ہیں۔ تجربہ کی زیادتی کے ساتھ ساتھ دو طرفہ سل کے مریضوں میں دونوں جانب مصنوعی طور پر ہوا بھرنا بھی اب مفید ہوتا جارہا ہے اس کے لئے مریضوں کا انتخاب بہت ہوشیاری سے کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے مریضوں میں چونکہ از خود پھیپھڑوں میں ہوا بھر جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ہوتا ہے، اس سلئے

مصنوعی ہوا بھرتے وقت ہوا کے دباؤ کا اور دو مرتبہ ہوا بھرنے کے درمیانی وقفہ کا احتیاط کیساتھ تعین کرنا چاہئیے۔ ایسے مریضوں میں جن کے لئے پھیپھڑوں کو غیر متحرک کرنیکا علاج مناسب معلوم ہو لیکن مصنوعی ہوا بھرنے کا طریقہ ناکام رہے، ممکن نہ ہو تو ان میں اعمال جراحی کے ذریعہ جلد سے جلد پھیپھڑوں کی حرکت روک دی جانی چاہئیے + عصب راجع کو مفلوج کر کے پھیپھڑوں کی حرکت بند کرنیکا طریقہ مدتوں زیر بحث رہا ہے اور اسکی افادیت کے متعلق رایوں میں اس قدر اختلاف ہے کہ بعض لوگ تو اسکے بیحد مداح ہیں اور بعض اسے بالکل مسترد کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بعض حالتوں میں ماؤف پھیپھڑے کو آرام دینے میں بہت ممد ہوتا ہے تنے ہوئے غار سکڑ کر بند ہو جاتے ہیں۔ عصب راجع کو قطع کر دینے کی بجائے صرف کچل کر عارضی فالج پیدا کر دینا بھی ایک طریقہ ہے اور اس میں یہ آسانی ہے کہ دائمی طور پر عصب کو مفلوج کر دینے سے پہلے ہمیں اس طریقۂ علاج کی نفع رسانی کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح یہ ثابت ہو جائے کہ یہ علاج مفید ہے تو پھر قبل اسکے کہ یہ عارضی فالج دور ہو اسے مستقل طور پر مفلوج کر دینا چاہئیے۔ مصنوعی طور پر ہوا بھرنے کے طریقہ میں بھی جب غیر متحرک رہنے کی مدت ختم ہو چکے تو اس طریقے پر فالج پیدا کر دینا مفید ثابت ہوتا ہے +

پسلی کاٹ کر پھیپھڑے کو ساکن کرنا:۔ اس جراحی عملیہ کو مختلف صورتوں میں انجام دیا جاتا ہے۔ جب سل کا مرض پھیپھڑے کے بالائی حصہ تک محدود ہو تو جزوی انقطاع سے کام لیا جاتا ہے خصوصاً جب ہوا بھر کر پھیپھڑے کی حرکت بند کرنے کی کوشش ناکام رہے +

حال میں ڈاکٹر سیمب اور ڈاکٹر ہولسٹ نے عمل جراحی کے ذریعہ پھیپھڑے کی حرکت کو بند کرنے کا ایک نیا طریقہ نکالا ہے۔ جو پسلی کاٹنے اور پھیپھڑے کے بالائی حصہ پر جھلیوں سے باہر دباؤ پہونچانے کا ایک مشترک طریقہ ہے۔ اس طریقے پر پھیپھڑے کی بے حرکتی اوپر سے شروع ہو کر نیچے کو آتی ہے اور یہی کیساتھ پسلیوں کے انقطاع کی وجہ سے پہلوؤں سے دباؤ پڑتا ہے۔ اس طریقے کے متعلق یہ توقعات ہیں کہ یہ پرانے طریقوں سے بہتر ثابت ہوگا۔ لیکن اس میں ایک دقت یہ ہے کہ اس عمل میں معمولی انقطاع کے مقابلہ میں دیر بہت لگتی ہے +

تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈاکٹر گریف اور شمٹ نے ایک اور طریقہ ایجاد کیا ہے جسکی ابھی آزمائش ہو رہی ہے۔ اس میں بالعموم تیسری پسلی کا ایک حصہ کاٹا جاتا ہے حجاب الریہ کا بالائی حصہ کو پسلیوں سے علیحدہ کیا جاتا ہے۔ اور پھیپھڑے کی جڑ تک علیحدہ کر دیا جاتا ہے اور حجاب کے باہر ہوا بھر کر پھیپھڑے کے بالائی حصہ کو بے حرکت کیا جاتا ہے۔ ابھی یہ طریقہ اس قدر نیا ہے کہ اسکی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ مشکل ہے لیکن اس وقت جو تجربے ہوئے ہیں وہ اسکی موافقت میں ہیں +

پھیپھڑے میں از خود ہوا بھر جانا:۔ پھیپھڑوں میں از خود ہوا بھر جانے کو اس قدر خطرناک خیال کیا جاتا ہے کہ لوگوں کو یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر سادہ طریقے پر تھوڑی سی ہوا بھر گئی ہو اور اسکے ساتھ کوئی اندیشہ ناک علامات شامل نہ ہوں تو یہ کوئی ایسی غیر معمولی بات نہیں ہے۔ فرانس میں اس مرض کا نام "جبریہ فوج میں بھرتی کئے ہوئے لوگوں کی بیماری" ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کیفیت کو اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور جب اسے تشخیص بھی کر لیا جائے تو اسے "خفیہ سل" کی ایک علامت تصور کیا جاتا ہے۔ اب اس کے بہت سے مریضوں کے حالات باقاعدہ ضبط تحریر میں آگئے ہیں اور اس مضمون پر بکثرت تحریرات اور کتابیں مہیا ہو گئی ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ظاہری اور باطنی علامات بہت ہی خفیف ہوں اور تشخیص مرض صرف عکس ریز کے ذریعہ ہو سکے ہوا کے دباؤ سے سکڑا ہوا پھیپھڑہ دوبارہ دو سے چھ ہفتوں کے اندر پھیل جاتا ہے لیکن اگر وہ سوراخ جسکے راستہ سے ہوا بھری ہے یکطرفہ ہو یعنے صرف ایک ہی رُخ کھلتا ہو تو پھیپھڑے پر بہت زیادہ دباؤ پڑ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ اس کے ساتھ بعض خطرناک علامات بھی شامل ہوں اور یہ علامتیں صرف اسی وقت رفع ہو سکتی ہیں جب ہوا کو نکال دیا جائے۔ یہ کیفیت ایک ہی مریض میں کئی کئی بار رونما ہو سکتی ہے اور کبھی کبھی دونوں پھیپھڑوں میں بیک وقت بھی ہوتی ہے۔ عام طور پر مریض کو کامل آرام دینے کے علاوہ کسی اور علاج کی ضرورت نہیں ہوتی سوائے اس صورت کے کہ جب پھیپھڑوں پر مذکورۂ بالا قسم کا دباؤ پڑے شاذ و نادر ایسی حالت میں کہ جب حجاب الریہ جو سوراخ ہوا ہے وہ بڑا ہو تو پھیپھڑے کا دوبارہ پھیلنا عرصہ تک وقوع پذیر نہیں ہوتا اور بعض اوقات اس ہوا کی وجہ سے کہ جو سینہ کی دیوار میں سے پھیپھڑے کی حرکت بند کرنے کے لئے داخل کی گئی ہو۔ اس کا بڑھ جانا بھی بالکل ممکن ہے +

عبد الحمید

سل رئوی کے ارتقائی مدارج

از ڈاکٹر ایم۔ ژیکراد پروفیسر پیرس یونیورسٹی

"ڈاکٹر ایم۔ ژیکراد نے ہماری درخواست پر اپنا یہ مضمون ارسال فرمایا ہے جسے ہم فرانسیسی زبان سے ترجمہ کرکے ناظرین ہمدرد صحت کی معلومات میں اضافہ کی غرض سے پیش کرتے ہیں۔ ہم پروفیسر ژیکراد کی خدمت میں اس عنایت کا دلی شکریہ پیش کرتے ہیں ✢ "ہمدرد صحت"

عہد نامعلوم سے پھیپھڑے کی سل کو تین درجوں یا زمانوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور علم تشریح اعضاء، علم العلامات اور کلینیک کے تجارب میں بھی تین ہی کے حیرت انگیز عدد کی کارفرمائیاں نظر آتی ہیں ✢

زمانہ حال کے نامور فرانسیسی ماہر طب سر انکے (Dr,Ranke) نے بھی اس مرض کو آتشک کی طرح تین درجوں میں تقسیم کیا ہے اس تقسیم کی رو سے پہلا درجہ تو وہ ہے جب کہ تپ دق کے جراثیم (عصیٰ درنیہ) پھیپھڑے میں داخل ہوکر اُبھار یا دانہ پیدا کردیتے ہیں جو بعد میں زخم کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی ناک اور حلق کی پشت میں اسفنجی ریشے پیدا ہوجاتے ہیں جو پھیپھڑے کے فعل میں خلل اندازی کرتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں قرحہ ریہ کی سمیت سے تمام خون متاثر ہوجاتا ہے اور مرض کو عمومی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے ✢

تیسرے درجہ میں وہ تمام علامتیں نمودار ہوتی ہیں جنکی تفصیل کلینیک کے تجربات اور علم التشریح میں سل مزمن مقامی کے زیر عنوان بیان کی جاتی ہے ✢

جسم کے اندرونی تغیرات

جسم انسانی کے اندر جو کیمیاوی تغیرات ہوتے رہتے ہیں سر انکے نے انہیں بھی حسب ذیل تین درجوں میں تقسیم کیا ہے:۔

(۱) ریشوں کی سختی یا کیسہ کی دیواروں کا سخت ہوجانا (سکلیروسس) ✢

(۲) جسم میں حملۂ مرض کو روکنے یا اسے زیادہ قبول کرنے کی صلاحیت پیدا ہونا ✢

(۳) ہسٹالوجی (علم الانسجہ) کے مطابق جسم کا مرض سے تمام و کمال مغلوب ہونا یا مرض کو مغلوب کرلینا ✢

سر انکے نے اپنی ایک کتاب "پروپدی الرزیہ" میں مندرجہ بالا نظریہ کو کافی تفصیل کیساتھ بیان کیا ہے اور اپنے دلائل کے جواز میں متعدد نقشے بھی دیئے ہیں۔ اسکے خیال میں جسم کے اندرونی تغیرات کا پہلا درجہ (یعنے ریشوں کی سختی) جراثیم دق کی نشوونما کے لئے معاون ثابت ہوتا ہے ✢

سر انکے کی وفات کے بعد ۱۹۲۶ء تک یورپ کے متعدد ماہران طب اسی نظریہ کو قبول کرتے رہے لیکن بعد میں نقد و جرح کا دروازہ کھل گیا۔ مجھے خود بھی اس نظریہ سے کسی قدر اختلاف ہے۔ اور میں جسم کے اندرونی تغیرات کے متعلق فان پیر کت (Von Pirquet) کے مندرجہ ذیل نظریہ کو قابل ترجیح سمجھتا ہوں ✢

جسم میں اندرونی تغیرات ایک خاص قسم کے زہر "ویرس" (مرض پیدا کرنے والا زہر۔ مجازاً مادہ) کے ذریعہ رونما ہوتے ہیں اسکی افزائش سے یا تو قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم مرض سے مغلوب نہیں ہوسکتا یا جسم مرض کے اثرات کو مقابلتاً جلد تر قبول کرلیتا ہے۔ لہذا علم الانسجہ کی تشریحات کے مطابق جسم کے اندرونی تغیرات کی صرف دو صورتیں ہوسکتی ہیں:۔

(۱) ایسا تغیر جسکی وجہ سے جسم میں اثرات مرض کو قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جائے ✢

(۲) وہ تغیرات جسکی وجہ سے جسم مرض کے حملہ سے محفوظ و مصئون ہوجائے ✢

سر انکے نے جسم کے اندرونی تغیرات کی تقسیم میں جس کیفیت کو پہلا درجہ قرار دیا ہے وہ درحقیقت تغیر نہیں بلکہ انسان کی حالتِ مستقیم ہے ✢

مندرجہ بالا تقسیموں کی عملی حیثیت

جہاں تک محض نظریات کا تعلق ہے مندرجہ بالا تقسیموں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ انہوں نے سل ودق کے ارتقائی مدارج کے متعلق بحث وتحقیق کا ایک بڑا دروازہ کھول دیا ہے لیکن عملی اعتبار سے ان کا دائرہ بالکل محدود ہے ۔ امراض سل ودق کے انسداد کرنے کے لئے صرف علمی نظریات ہی سے مقصد براری نہیں ہوسکتی ۔ بلکہ ہمیں اسکے عملی پہلوؤں پر بھی غور کرنا پڑیگا +

میں آج جو مضمون سپرد قلم کررہا ہوں ۔ اس میں میں نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ سامنے کے ضروری خیالات کو سنگِ بنیاد قرار دیکر سل ودق کے عملی پہلوؤں پر نظر ڈالی جائے ۔ میں اس مضمون میں محض نظریہ پر بحث کرنے کی بجائے سل رئوی کے وہ اسباب علامات بالتفصیل بیان کرونگا جن کی تصدیق اناٹومی ۔ کلینک تجربات اور نقشۂ اموات سے ہوتی ہے

میں انسانی زندگی کے دور کے مطابق سل رئوی کی نشوونما کے حسب ذیل تین درجے مقرر کرتا ہوں ۔

(۱) عہد رضاعت + (۲) عہد طفولیت + (۳) عہد بلوغ +

دق کا عہدِ رضاعت

یہ حقیقت اب کسی صراحت کی محتاج نہیں رہی ہے کہ دق ایک متعدی مرض ہے جو ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے بعض لوگوں کا میلان قدرتی طور پر دق کی جانب ہوتا ہے ۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہنا چاہیئے کہ ان کے جسم میں جراثیم دق کو نشوونما دینے اور انکے اثرات کو قبول کرنے کی استعداد مقابلتاً زیادہ ہوتی ہے ۔ مروجہ طبی کتابوں میں دق کی ابتدائی علامتیں کافی تفصیل کیساتھ درج ہیں علم التشریح کے نقطۂ نظر سے ٹیوبر کلوسس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ ایک خاص قسم کے جراثیم غدوی مادہ میں سمیت پیدا کردیتے ہیں اور یہ سمیت جس سے خون میں مائیت بڑھ جاتی ہے کچھ تو سوء تغذیہ کی وجہ سے بڑھتی ہے اور کچھ قرحہ ریہ کی وجہ سے ۔ پھیپھڑے میں جراثیم کے داخل ہونے سے جو چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوجاتے ہیں وہ کچھ عرصہ کے بعد مستقل شور یا زخم کی شکل اختیار کرلیتے ہیں ۔ سل رئوی ہو یا غددی اسکے زخموں میں ایک خاص قسم کی سوزش کم وبیش ضرور ہوتی ہے +

کلینک کے تجربات کے مطابق جب مادۂ سل جسم میں سرایت جاتا ہے تو اس سے ایک خاص قسم کی حرارت رہنے لگتی ہے جس میں التہاب امعاء کی عمومی شکایات پائی جاتی ہیں بعض لوگ غلطی سے اس بخار کو ٹائیفائیڈ یا "پاراٹائیفائڈ" (حمٰی نوعیہ جو ٹائیفائڈ سے مشابہ ہوتا ہے) سمجھ لیتے ہیں ۔ اگر ابتدائی حملہ دق کے بخار میں پھیپھڑے کا امتحان بالقرع (ٹھونک کر امتحان کرنا) کیا جائے تو اس کی ٹھوس آواز عام ٹائیفائیڈ سے کچھ زیادہ متمیز نہیں ہوتی ۔ ماہران طب کافی عرصہ تک شش وپنج میں گرفتار رہے تھے اور انکے لئے ابتدائی تپ دق اور ٹائیفائیڈ بخار کے مابین حد فاصل قائم کرنا دشوار تھا بعض ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال رہا ہے کہ دق کا ابتدائی بخار درحقیقت ٹائی فائیڈ ہی ہوتا ہے جو دانوں کے اچھی طرح نہ ابھرنے کی وجہ سے تپ دق کی صورت اختیار کرلیتا ہے لیکن بعد میں مانتو (Mantoux) نے طویل تحقیقات کے بعد شکوک وشبہات کا ازالہ کردیا اور ریڈیوگرافی کے ذریعہ بھی دق کے ابتدائی حملہ کی تشخیص میں کافی سہولت رہتی ہے +

اس مرض کے ابتدائی حملہ کا ارتقاء ایک مریض سے دوسرے مریض میں کافی مشابہت رکھتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ پانچ یا چھ ہفتوں کے بعد اور کبھی کبھی تو اس سے بہت پہلے بخار اُتر جاتا ہے مریض کم وبیش کمزور ہوجاتا ہے لیکن جلد ہی اسکی حالت میں افاقہ شروع ہوجاتا ہے تھوڑے دنوں کے بعد ظاہری طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مریض کو صحت حاصل ہوگئی اور اسکے وزن میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے لیکن ریڈیوگرافی کے ذریعہ امتحان کرنے پر پھیپھڑوں میں اثرات مرض پوشیدہ نظر آتے ہیں +

تپ دق کا مقابلہ دوسرے امراض سے

دوسرے متعدی امراض مثل برانکو نمونیہ وغیرہ اور تپ دق میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ اول الذکر امراض کے اثرات چند ہفتوں کے اندر زائل ہوجاتے ہیں ۔ لیکن ابتدائی حملۂ دق کے اثرات زائل ہونے کے لئے ایکسال سے دو سال تک کی مدت درکار رہتی ہے ۔ پھر بھی غدودوں یا پھیپھڑوں کے دانہ ہائے سل میں کچھ ایسا مادہ باقی رہ جاتا ہے جسکی وجہ سے کسی نہ کسی وقت میں دق کے دوبارہ حملہ کا امکان باقی رہتا ہے +

یہاں میں یہ مسئلہ پھر صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ بغیر ریڈیو گرافی کی مدد کے ابتدائی حملۂ دق کی شناخت دشوار ہی اور بہت سے اطبا دق کے ابتدائی حملہ کو غلطی سے ٹائیفائیڈ، انفلوئنزا یا پارا ٹائیفائڈ (حمی نوعیہ جو ٹائیفائڈ سے مشابہ ہوتا ہی) سمجھ لیتے ہیں۔

بچوں پر دق کا حملہ

اس سلسلہ میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سل رئوی میں بچے زیادہ تر ایکسال سے دس سال تک مبتلا ہوسکتے ہیں۔ اس کے بعد نو سال عملی طور پر کامل حفاظت کے ہوتے ہیں اور گیارہ سال سے اُنیس سال کی عمر تک دق کے واقعات شاذونادر ہی سننے میں آتے ہیں۔ اسکے بعد عمر کے بیسویں سال سے حملۂ دق کے امکانات دوبارہ پوری قوت سے بڑھتے ہیں اور یہ زمانہ مقابلتاً بہت خطرناک ہوتا ہی نقشۂ اموات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ دق کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھنے والوں میں اکثریت ان بدنصیبوں کی ہوتی ہی جنکی عمر بیس اور چوبیس سال کے درمیان ہوتی ہی +

میں بچپن کے حملۂ دق کے اسباب وغیرہ پر کسی دوسرے موقع روشنی ڈالونگا +

عہد طفولیت کے ٹائپ کی دِق

مینے مندرجۂ بالا سطور میں دق کے حملۂ اولین کی تفصیل بیان کی ہے اگر اس حالت میں معقول علاج کر لیا جائے تو صحت یابی کے امکانات زیادہ قوی رہتے ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر مرض کا دوسرا دور شروع ہو جاتا ہی حرارت قائم ہو جاتی ہی۔ یہ حرارت کبھی تو اس قدر ہلکی ہوتی ہی کہ مریض کو بھی محسوس نہیں ہوتی۔ دق کے جراثیم جو جسم میں داخل ہو کر عضو کو متورم کر دیتے ہیں اس میں پیپ پڑ جاتی ہی اور وہ زخم کی صورت اختیار کر لیتا ہی، یہ پیپ رفتہ رفتہ خون میں شامل ہو کر پورے نظام جسمانی کو متاثر کر دیتی ہے +

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دق کے جراثیم دوران خون میں شامل ہو کر ہڈیوں اور جوڑوں کو بھی ماؤف کر دیتے ہیں اور اس طرح سل عظمی اور سل مفصلی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہی، جب جراثیم تمام جسم میں سرایت کر جائیں تو دق میں عمومیت پیدا ہو جاتی ہے جسے طبی اصطلاح میں "سل عام" کہتے ہیں جہانتک پھیپھڑوں میں جراثیم کے داخل ہونے کا تعلق ہی یہ اپنا مسکن زیادہ تر پھیپھڑے کے بالائی حصہ یا عروق شعریہ کے ہوائی کیسوں کو بناتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے بعد ہنسلی (کالربون) جراثیم دق کی خاص آماجگاہ ہی۔ جو لوگ اتفاقی حادثات میں عروس مرگ سے ہمکنار ہوئے انکی لاشوں کے پوسٹ مارٹم سے جراثیم کی کیفیت اچھی طرح ظاہر ہوتی ہی +

سل رئوی کے دوسرے درجہ میں شفایابی کے امکانات

سل رئوی کا دوسرا درجہ خطرناک مزد رہوتا ہی لیکن کبھی کبھی اس درجہ میں بھی انسان کی قوت مدافعت مریض کو موت کا شکار بننے سے بچالیتی ہی وہ اس طرح کہ دق کے ابتدائی حملہ میں جراثیم پھیپھڑے کے بالائی حصہ میں داخل ہو کر جو چھوٹے چھوٹے دانے پیدا کرتے ہیں وہ مریض میں قوت مدافعت زیادہ ہونے کی وجہ سے زخموں کی صورت اختیار نہیں کرتے : نہ ان میں پیپ پڑتی ہی اور نہ وہ نرم ہو کر پھوٹتے ہیں، بلکہ وہ غیر معمولی طور پر سخت ہو کر کچھ عرصہ کے بعد اندر ہی اندر تحلیل ہو جاتے ہیں اور جراثیم کی سمیّت تمام خون میں شامل نہیں ہوسکتی +

بیس ۲۰ کی عمر میں دق کا خطرہ

میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ گیارہ سال کی عمر سے انیس سال تک حملۂ دق کے امکانات بہت ہی کم ہوتے ہیں۔ لیکن عمر کے بیسویں سال سے جسم انسانی میں تپ دق کے اثرات قبول کرنے کی صلاحیت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے اور یہ استعداد کم و بیش پانچ سال تک قائم رہتی ہے اسکے بعد اس میں کمی شروع ہو جاتی ہی اور انسان کی عمر جب انتالیس سال ہو جائے تو حملۂ دق کے امکانات مقابلتاً کم ہو جاتے ہیں +

انفلوئنزا اور کھانسی

جب کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ دق کے دوسرے درجہ میں بخار بالعموم بڑھتا نہیں ہے۔ بلکہ مستقل طور پر ہلکی حرارت رہتی ہے جو زیادہ تر آدھی رات کے بعد پسینہ آکر کم ہو جاتی ہی لیکن کبھی کبھی دق کے دوسرے درجہ کا آغاز انفلوئنزا کے حملہ سے بھی ہوتا ہے۔ کھانسی تو سل رئوی کے پہلے ہی درجہ سے شروع ہو جاتی ہی لیکن ابتداء میں وہ خشک ہوتی ہے، دوسرے درجہ میں کھانسی کی شدت بڑھنے کیساتھ ہی زرد رنگ کا بلغم زیادہ مقدار میں خارج ہونے لگتا ہے اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ پھیپھڑوں کے دانہ ہائے سل میں پیپ

پڑنے لگی۔ اس حالت میں سینہ کے امتحان بالقرع سے دق کے اثرات معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اور خوردبین کے ذریعہ تو ہلاکت آفرین جراثیم کی کارروائیاں صاف نظر آتی ہیں +

سل کی مقامی حیثیت

عام طور پر دوسرے درجہ میں سل کی عمومیت کم ہو جاتی ہے اور مرض بڑی حد تک مقامی حیثیت اختیار کر لیتا ہے یعنے جراثیم یا تو پھیپھڑے تو اپنا گھر بنا کر سل رئوی کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں یا گلے اور آنتوں کو اپنی ترکتازیوں کا مرکز قرار دیکر سل خنازیری یا آنتوں کی دق (سل امعاء) کی نمود کا سبب بنتے ہیں +

دق کی تشخیص کیلئے ریڈیو گرافی

دق کی تشخیص کے لئے ریڈیو گرافی کی مدد بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اسکے ذریعہ جراثیم کی تباہ کاریوں کے تمام نتائج نظروں کے سامنے آجاتے ہیں۔ لتوبلے (Letulle) بیزنسان (Bezancon) ریسٹ (Rist) اور امینل (Amenille) وغیرہ موجودہ دور کے فرانسیسی مصنفوں نے جسم انسانی میں جراثیم دق کے تمام اثرات پورے شرح و بسط کیساتھ قلمبند کئے ہیں۔

زمانۂ گذشتہ کے مصنفوں میں بھی تھیٹون (Thaon) ترپیہ (Tripia) گرانشر (Grancher) اور رینان (Renon) وغیرہ نے علم تشریح کے وقائق پر جو کتابیں قلمبند کی ہیں ان میں دق کی پیدائش کا سبب ایک خاص قسم کے جراثیم ہی کو قرار دیا ہے۔ حالانکہ اسوقت تک متعدد ممالک کے ماہران طب جراثیم کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے، اور وہ دق کی پیدائش کو عام بے احتیاطیوں سے خون کی خرابی کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ زمانۂ بعد میں جرمنی کے ڈاکٹروں نے "فروہ انفلٹریٹ" (Fruh infitrate) کے نام سے جراثیم کا نظریہ فرانس ہی سے قبول کیا ہے +

سل حاد اور سل مزمن

سل رئوی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہوتی ہے کہ مرض زیادہ طول نہیں کھینچتا، اور جراثیم پھیپھڑے میں غیر معمولی تیزی سے نشوونما حاصل کرکے مریض کا کام جلد تمام کر دیتے ہیں۔ سل کی اس قسم کو سل حاد کا نام دیا جاتا ہے سل مزمن بیشتر حالات میں سل حاد ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسمیں جراثیم کی تباہ کاریوں کی رفتار مقابلتاً سست ہوتی ہے اور مرض زیادہ عرصہ تک طول کھینچتا ہے لیکن کبھی کبھی سل مزمن سل حاد سے پیدا نہیں ہوتی اور اس کا حملہ ایک مستقل مرض کی صورت میں ہوتا ہے۔ سل حاد عام طور پر انفلوئنزا اور بچوں کو کالی کھانسی کے بعد ہوتی ہے۔ سل مزمن کی ابتداء بالعموم مستقل نزلہ و زکام اور التہاب شعبی رئوی، وغیرہ سے ہوتی ہے +

بیس سال کی عمر میں دق

بیس سال کی عمر اور اسکے بعد جو دق کا حملہ ہوتا ہے وہ اپنے علامات اور ارتقا میں بچپن کی دق سے بہت کچھ مختلف ہوتا ہے اس عمر میں جو مریض بالعموم زیادہ مرتے ہیں۔ اسکی ایک خاص وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دق کے جو جراثیم بچپن میں داخل جسم ہو جاتے ہیں وہ آہستہ آہستہ نشوونما حاصل کرکے انسان میں اثرات مرض قبول کرنے کی استعداد بڑھا دیتے ہیں اور جب اس پر مرض کا حملہ ہوتا ہے تو اسکی شدت غیر معمولی طور پر زیادہ ہوتی ہے اس عمر میں زیادہ تر سل مزمن کے آثار ظاہر ہوتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں ایک بات اور بھی قابل غور ہے وہ یہ کہ بیس سال سے چوبیس سال تک دق کی مریضوں کی شرح اموات زیادہ تو ضرور ہوتی ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کرنا چاہیئے کہ اس عمر میں شفایابی کے امکانات مفقود ہو جاتے ہیں اور مریض کسی طرح جانبر ہی نہیں ہو سکتا، بلکہ شفایابی کے امکانات بدستور قائم رہتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ جسم میں چونکہ بچپن ہی سے دق کے جراثیم داخل ہو جاتے ہیں اسلئے طبیعت انکی عادی ہو جاتی ہے۔ اور برسوں کے بعد تقریباً بیس سال کی عمر میں جب مرض کا دوبارہ حملہ ہوتا ہے تو اسوقت یک بعض حالات میں انسان کی قوت مدافعت اس قدر بڑھ چکی ہوتی ہے کہ وہ حملہ کا کامیابی سے مقابلہ کرکے مرض کو خارج کر دیتی ہے +

دق داخلی مرض ہے یا خارجی

یہ تو مسلمات سے ہے کہ مرض دق ایک خاص قسم کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے لیکن اس قسم کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں کہ اتفاقیہ حادثات سے مرنے والوں کی لاشوں کا جب پوسٹ مارٹم کیا گیا تو ان کے اندر سے دق کے جراثیم کافی تعداد میں برآمد ہوئے۔ لیکن ایسے لوگوں کی زندگی میں کبھی دق کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوئی اور انکی صحت بہت اچھی رہی۔ دق کی علامتیں صرف اسی وقت نمودار ہوتی ہیں جب کہ انکی سمیت سے حرارت غریبی جسم پر مستولی ہو کر حرارت غریزی کو مغلوب کرلے۔ لہذا اب

حسب ذیل دو بہت اہم سوال پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) مرض دق طب مغربی کی اصطلاح میں "انڈوجینس" (جسم کے اندر خود پیدا ہونے والا : داخلی) ہے یا "اکسوجینس" (خارجی)؟

(۲) وہ کون سے اسباب ہیں جنکی بنا پر کسی شخص میں دق کو قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے؟ +

پہلے سوال کے متعلق اگرچہ اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن یہ اب بھی تشنۂ بحث ہے اور ابھی اسکے متعلق قطعیت کیساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ سر رانکے (Dr, Ranke) کے خیالات کے مطابق آتشک کی طرح مرض دق میں بھی ایک خاص قسم کی چھوت ہوتی ہے۔ جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ اپنا ارتقائی دور پورا کرتی رہتی ہے۔ زمانۂ بعد میں تپ دق کی جتنی بھی زیادہ علامتیں نمودار ہوتی ہیں وہ سب درحقیقت ابتدائی چھوت ہی کی ترقیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں +

عملی طور پر مرض دق کے تباہ کُن اثرات صرف اسی حالت میں نمودار ہوتے ہیں جب کہ تعدیہ وسعت سے ہو جائے اور جب نئی چھوت جسم میں داخل ہوتی ہے تو وہ اس تعدیہ کے اثرات کو بڑھا دیتی ہے جو پہلے سے موجود ہوتی ہو۔ لیکن دق کو موثر بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندر داخل ہونیوالا خارجی تعدیہ (انفکشن) مقدار یا حجم میں زیادہ ہو تاکہ عملی طور پر اس سے تشنجی نتائج برآمد ہو سکیں۔ اس طرح دق کو خارجی مرض کہا جا سکتا ہے۔ لیکن دوسری جانب جب ہم اس مسئلہ پر غور کرتے ہیں کہ دق کے اثرات کو قبول کرنے کی استعداد خود جسم کے اندر پیدا ہوتی ہے اور جب تک جسم کے اندرونی کیمیاوی تغیرات سے انسان میں یہ استعداد پیدا نہ ہو جائے وہ باہر سے داخل ہونیوالے تعدیہ کے ذریعہ مبتلائے دق نہیں ہو سکتا تو ہم ٹیوبرکلوسس کو ایک داخلی مرض قرار دینے پر مجبور ہیں۔ کلینک کے تجربات سے اس قسم کی مثالیں نہایت کثرت سے پائی جاتی ہیں کہ ننھے ننھے بچوں کے جسم میں دق کی سمیت داخل ہوئی لیکن دس سال کی عمر تک جو بچوں میں تپ دق کی مدت ہے اس مرض کی کوئی علامت نمودار نہ ہوئی، اسکے بعد نو سال وہ گزرے جن میں بالعموم دق کا حملہ نہیں ہوتا ہے پھر وہ اپنی زندگی کے پُر آشوب بیسویں سال میں داخل ہوئے لیکن دق کی علامات ظاہر نہیں ہوئیں۔ اسی طرح وہ عمر طبعی کو پہونچ گئے اور بچپن کے ابتدائی تعدیہ کے باوجود کبھی اس مرض کا شکار نہ بنے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ انکے اجسام میں خارجی اثرات داخل ہوئے لیکن چونکہ اندرون جسم مرض کو پیدا کرنے یا اسے نشو و نما دینے کی استعداد نہ تھی، اسلئے خارجی اثرات بالکل ناکام رہے[۱] +

جسم میں اثرات مرض قبول کرنیکی استعداد

اب میں اس دوسرے سوال پر غور کرتا ہوں کہ کن اسباب کی بنا پر اعضائے جسم اور ریشوں میں دق کے اثرات قبول کرنے کی استعداد بڑھتی ہے، مرض کی اندرونی پیدائش کے اسباب میں ایک قابلِ ذکر امر نوعیت خصوصی ہے۔ سر رانکے کے نظریئے کے مطابق انسان کے جسم میں ایک خاص قسم کے کیمیادی تغیرات رونما ہوتے ہیں جنکی وجہ سے یا انسان کی قوت مدافعت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس پر مرض کا اثر نہیں ہو سکتا۔ یا جسم میں اثرات مرض قبول کرنے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ خوردبینی مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کیمیاوی تغیرات کی وجہ سے انسان کا جسم امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے وہ اکثر عارضی ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹیکے کا اثر چھ سال سے سات سال تک رہتا ہے۔ یہ ممکن ہو کہ بچپن میں جو قوت مدافعت اندرونی تغیرات کی وجہ سے بڑھتی ہو اسکا ذخیرہ بتدریج ختم ہوتا جاتا ہو۔ یہانتک کہ بیس سال کی عمر میں اس کا شائبہ بھی باقی نہ رہتا ہو، اور انسان مرض دق کے حملہ سے مغلوب ہو جاتا ہو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جسم میں جراثیم پہلے سے موجود ہوتے ہیں اور جیسے ہی انسان کی قوت مدافعت کمزور یا زائل ہوتی ہے وہ اپنا کام شروع کر دیتے ہیں +

دوسری جانب مرض کی اندرونی پیدائش غیر خصوصی کا سبب نظام جسمانی کی عام کمزوری ہے جو یا تو کیسوں اور اخلاط کے نقائص یا ہائپو کیلسم اور ہائپو وٹامن وغیرہ کے کیمیاوی اثرات سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کمزوری کے لاحق ہونے پر دق کے وہ جراثیم جو جسم کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں انسان کو اپنے زہریلے اثرات سے مغلوب کر لیتے ہیں۔ ہمیں اپنے بحث کو سردست اس دائرۂ تحقیق تک محدود رکھنا چاہیئے کہ سل ریوی کی متعلق اب تک جو بہت کچھ موشگافیاں کی گئی ہیں، انکے باوجود ماہران طب نے ابھی ان ذرائع پر غور نہیں کیا ہے جنکی وجہ سے بیس سال کی عمر میں اعضائے جسم کے اختلال کو روک کر انسان کو تپ دق کے دوسرے درجہ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہو۔ حالانکہ انسانی ہمدردی کے نقطۂ خیال سے یہ چیز

[۱] نپولین اعظم کی لاش میں دق کے جراثیم موجود تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ اس پر بچپن میں اس مرض کا حملہ ہوا تھا۔

بہت ضروری ہے اور ہمیں خالص علمی نظریوں پر اپنا پورا وقت صرف کرنیکی بجائے عملی طور پر بھی کچھ کرنا چاہیئے +

دق کی نشوونما کے خارجی اسباب

ان خارجی اسباب ہیں جن کی وجہ سے ابتدائی حملہ دق کے پوشیدہ جراثیم کو اپنی نشوونما اور سرگرم عمل ہونے میں مدد ملتی ہے، چند اسباب حسب ذیل ہیں :-

(۱) انفلوئنزا وغیرہ کی ناگہانی بیماریاں +۔ (۲) ایسے مشاغل جن سے تکان زیادہ ہو اور جن میں قوت (جہد) زیادہ صرف کرنی پڑے، (۳) ضرورت سے زیادہ جسمانی اور دماغی محنت + (۴) ضرورت سے کم کھانا + (۵) لاغر ہونے کیلئے زیادہ دوائیں استعمال کرانا (۶) کثرت مجامعت (۷) عورت کا جلدی جلدی حاملہ ہونا +

بعض ماہران طب کے خیال میں کافی مقدار میں سلیکن (ڈیوبر کولین) اور ایسی دواؤں کا استعمال جن میں پوٹاسیم کے اجزا زیادہ ہوں، ان خارجی اسباب کو روکنے کے لئے مفید ہے، جن سے دق کے جراثیم کو نشوونما حاصل ہوتی ہے +

عہد بلوغ کی دق

عہد بلوغ کے طرز کی دق سے میری مُراد دق کا وہ دور ہے جسے رانکے نے اپنی تقسیم میں تیسرے درجہ سے تعبیر کیا ہے۔ یا علم الانسجہ کی تقسیم کی رو سے اندرونی تغیرات کا وہ زمانہ سمجھنا چاہیئے جب کہ انسان مرض سے محفوظ یا مغلوب ہو جاتا ہے۔ اس دور میں سل رئوی مزمن مقامی حیثیت اختیار کر لیتی ہے، پھیپھڑوں کے بالائی حصے اور عروق شعریہ کے ہوائی کیسوں میں دق کے جراثیم پہلے درجہ میں داخل ہو کر جو دانہائے سل پیدا کرتے ہیں وہ دوسرے درجہ میں زخموں کی صورت اختیار کر کے پھیپھڑوں کی ساخت تباہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور تیسرے درجہ میں پھیپھڑوں کے گلے ہوئے حصے کٹ کٹ کر بلغم کے ساتھ خارج ہوتے ہیں، یہاں تک کہ پھیپھڑوں میں بڑے بڑے غار پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریڈیو گرافی کے ذریعہ مرض کی تمام ہولناک تباہ کاریاں نظروں کے سامنے آجاتی ہیں اور امتحان بالقرع (ہاتھ سے ٹھونک کر امتحان کرنا) سینہ بین (اسٹیتھسکوپ) سے مریض کے سانس لینے کی آواز اس طرح محسوس ہوتی ہے، جیسے کسی لوہار کی بھٹی میں دھونکنی چل رہی ہو، اس زمانہ میں سل رئوی کے تمام ارتقائی مدارج ختم ہو جاتے ہیں اور وہ درجہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے +

پہلے درجہ اور تیسرے درجہ کی درمیانی مدت

یہ سوال بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے درجہ اور تیسرے درجہ کی درمیانی مدت کیا ہے، یعنے دق کے جراثیم جسم انسانی میں پہلی مرتبہ داخل ہونیکے بعد کتنے عرصہ میں اپنی نشوونما کے تمام ارتقائی مدارج ختم کر لیتے ہیں؟ اس سوال کا جواب قطعی طور پر کچھ نہیں دیا جا سکتا۔ جن لوگوں میں اثراتِ مرض قبول کرنے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے انکے اجسام میں سل رئوی کے تینوں درجے صرف چند ماہ کے اندر پورے ہو جاتے ہیں لیکن جن لوگوں کی قوت مدافعت بڑھی ہوئی ہو وہ کئی کئی سال تک مرض کے حملوں کو جھیلتے رہتے ہیں، ریڈیو گرافی کے ذریعہ سل رئوی مزمن کی پوری مدت عام طور پر دو سال سے تین سال تک ظاہر ہوتی ہے +

بعض ماہران طب کے خیال میں دق کا تیسرا درجہ انہی جراثیم کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہوتا ہے جو ابتدائی حملہ کے وقت جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں لیکن بعض کے خیال میں دوسرے اور تیسرے درجوں کے آغاز پر نیا تعدیہ جسم میں داخل ہو کر پہلے تعدیہ کو تقویت پہونچاتا ہے +

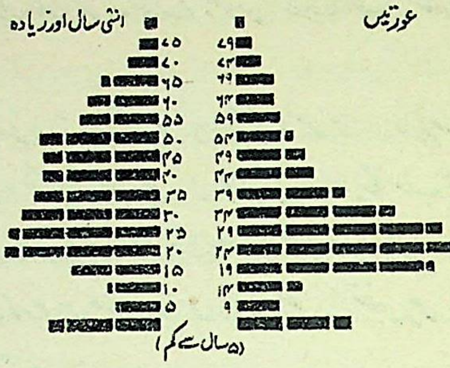
تیسرے درجہ میں شفایابی کے امکانات

رانکے نے علم الانسجہ کے مطابق جسم کے اندرونی تغیرات کی جو تقسیم کی ہے اسکی رو سے تیسرے درجہ میں انسان یا تو مرض سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے یا بالکل مغلوب لیکن بدقسمتی سے سل رئوی کے تیسرے درجہ میں صحت یابی کے امکانات تقریباً نفی کے برابر ہوتے ہیں۔ نفث خون، شدید کھانسی، پھیپھڑوں کے گل جانے اور کبھی کبھی اسہال وغیرہ سے بھی مریض اس قدر کمزور ہو جاتا ہے کہ اسمیں قوت مدافعت نام کو بھی باقی نہیں رہتی۔ بعض مریضوں کے منہ میں بھی آبلے پڑ جاتے ہیں۔ ہر وقت بستر پر پڑے رہنے سے کمر وغیرہ کے زخم (قروح بستری) بھی مریض کو بہت تکلیف دیتے ہیں، اور ان زخموں میں بھی سمیت پیدا ہو سکتی ہے، دق کے تیسرے درجہ کی شناخت بالکل آسان ہے محض مریض کی صورت دیکھ کر بھی معلوم کیا جا سکتا ہے +

ذیل میں تقسیم عمر کے لحاظ سے تپ دق کے نخچیروں کا نقشۂ اموات درج کیا جاتا ہے۔ یہ نقشہ طویل مشاہدات و تجربات کے بعد پوری

احتیاط کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تپ دق کے ذریعہ شرح اموات کس عمر میں زیادہ ہوتی ہے :۔

(تپ دق کی شرح اموات کا نقشہ - اتلاف جان کا اظہار سیاہ نشانات سے کیا گیا ہے)



(تپ دق کی شرح اموات کا نقشہ)

آخر میں اپنا مضمون ختم کرتے ہوئے میں علاج کے متعلق صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ ہر درجہ میں مختلف قسم کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے ۔ میرے تجربات کے مطابق سل رئوی کے تینوں درجوں میں حسب ذیل اصول علاج کی پابندی مفید ہوتی ہے :۔

(۱) پہلے درجہ میں احتیاط اور پرہیز ۔ (۲) دوسرے درجہ میں مکمل آرام اور ادویہ اور (۳) تیسرے درجہ میں سرجیکل کولیپسو تھراپی (کمزور اور سڑے گلے اعضاء اعصاب کی جراحی)

سل رئوی

(از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمد آباد)

سل ایک ایسا متعدی مرض ہے جو ہر طبقہ، ہر جنس اور ہر ملک وشہر کو اپنے زہریلے اثرات سے متاثر کئے ہوئے ہے ۔ کوئی جگہ بھی اسکے خفیہ اور ظاہری حملوں سے بچی ہوئی نہیں ہے ، ادنیٰ طبقات سے لیکر اعلیٰ اور متمدن سوسائیٹیوں تک اس کا عمل و دخل موجود ہے ۔ یہ سینکڑوں انسانوں کی کشتی حیات کو موج فنا میں لپیٹ رہا ہے ، دنیا کی تمام اموات کا تقریباً ⅐ حصہ اسی مرض میں مبتلا ہو جانے سے واقع ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ جس طرح اسکے عروض کی عمومیت ہر قوم و ملت ، ملک وشہر ، دیہات ومحلہ اور عورت ومرد کے لئے یکساں ہے اسی طرح اس مرض کے لاحق ہونے کے لئے جسم کے کسی حصہ کسی عضو ، یا کسی احشاء کی تخصیص نہیں ہے چشم وحلق ، معدہ وجگر ، گردے ومثانہ ، جلد وہڈیاں ، ہر ایک اس مرض کا شکار ہو سکتے ہیں ۔ لیکن زیادہ تر اس مرض کا حملہ نوجوانوں کے پھیپھڑوں پر اور بچوں کی آنتوں پر عموماً ہوا کرتا ہے پھیپھڑوں پر اس وجہ سے کہ پھیپھڑے تنفس کا مخصوص آلہ ہیں اور سل کے جراثیم کو ہوا کے ساتھ اپنے اندر بآسانی لے سکتے ہیں ۔ اور بچوں کی آنتوں پر اسلئے کہ انکی غذا کا دارومدار زیادہ تر گائے کے دودھ پر ہوتا ہے اور عموماً مریض گائے کے دودھ میں اس مرض کے زہریلے جراثیم موجود رہتے ہیں جو بچہ کی ننھی ننھی آنتوں پر اپنے بے پناہ حملے شروع کر دیتے ہیں ۔ اس موقعہ پر محض پھیپھڑے کی سل دسل رئوی، کا بیان مقصود ہے +

سل رئوی کی قسمیں

(۱) سل رئوی حاد + (۲) سل رئوی مزمن + اول الذکر کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

(الف) سل حادہ خبیثہ ، اس کا تعدیہ بذریعہ دوران خون ہوتا ہے ۔ یعنے خون کے اندر اگر سل کے جراثیم شامل ہو گئے ہیں ۔ تو وہ پھیپھڑوں میں پہونچ کر سل پیدا کر دیتے ہیں ۔ مرض کی اس صورت میں رفتار مرض اس قدر تیز ہوتی ہے کہ طبیعت کو اتنا موقعہ نہیں ملتا کہ وہ مقام ماؤف کو لیفی یا تجبنی ساخت میں تبدیل کر سکے +

(ب) سل ذات الرئوی حاد ۔ اس کا عدوی بھی دوران خون ہی کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ لیکن یہ صورت نادر الوقوع ہے ، اور جب واقع ہوتی ہے تو مہلک ثابت ہوتی ہے +

(ج) سل ذات الریہ نزلی حاد ۔ اس کا عدوی براہ تنفس یا غدد لمفاویہ کے ذریعہ ہوتا ہے ، یہ بچوں اور نوجوانوں میں اکثر واقع ہوتی ہے اور انجام کار مریض کو چند ماہ کے اندر اندر ہلاک کر دیا کرتی ہے + آخر الذکر سل رئوی مزمن کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں :۔

(الف) سل تجبنی تلیفی مزمن :۔ اس کا تعدیہ تنفس یا غدد لمفاویہ کے ذریعہ ہوتا ہے جس سے پھیپھڑہ میں پرانے زخم پیدا ہو جاتے ہیں

(ب) سل تلیفی مزمن :۔ اس کا تعدیہ مثل سابق کے ہوتا ہے اسمیں بجائے قرحات لیفی کے ساخت پیدا ہوتی ہے +

مرض کی مزمن حالت نوجوانوں میں کثیر الوقوع ہے۔ اس کا مقام اولاً قلۃ الریہ کے بالکل نیچے کسی مخصوص جگہ پر ہوتا ہے، جو بتدریج ترقی کرکے پھیپھڑے کے نچلے حصوں میں مراکز قائم کرتا جاتا ہے، پھیپھڑہ کی ساخت تجبنی (پنیر جیسی) حالت میں تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ اس میں غار ہوجاتے ہیں، اسی سلسلہ میں اگر کوئی شریان آجاتی ہے تو مریض خون تھوکنے لگتا ہے جس کی مقدار کا انحصار شریان کی چھوٹائی اور بڑائی پر ہے۔

اسباب

اس مرض کا سبب و اصل خاص قسم کے کیڑے ہیں، جن کو جراثیم سلیہ (ٹی۔ بی) کہتے ہیں ان جراثیم کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) جراثیم سلیہ انسانی (۲) جراثیم سلیہ بقری (۳) جراثیم سلیہ طیری (۴) جراثیم حشراتی۔ لیکن انسانوں میں سل ریوی کے پیدا ہونیکا سبب عموماً جراثیم سلیہ انسانی ہوا کرتے ہیں، جو بلغم منفوث کیساتھ خارج ہوکر یا تو بلغم کے چھوٹے چھوٹے ذرات میں شامل ہوکر یا بلغم کے خشک ہوجانے کی صورت میں ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں کے اندر چلے جاتے ہیں اور دوسرے تندرست انسان کو مرض میں مبتلا کردیتے ہیں۔ البتہ مریض کے تنفس میں یہ جراثیم موجود نہیں ہوسکتے، اسی لئے مریض کے سانس سے اس کا تعدیہ نہیں ہوسکتا۔

اگر جراثیم آلود بلغم خشک ہوجائے تو جراثیم کو اپنی زندگی باقی رکھنے کا اچھا موقعہ مل جاتا ہے اور وہ اپنے چاروں طرف مخاط کی ایک دیوار یا غلاف بنالیتے ہیں اور عرصہ دراز کے لئے مامون و محفوظ ہوکر اپنی نسلیں بڑھانی شروع کردیتے ہیں۔ جب کبھی ان کا یہ خود ساختہ قلعہ مسمار ہوتا ہے تو وہ ہوا میں شامل ہوکر انسانوں کو اپنا شکار بناتے ہیں لیکن اگر بلغم کو خشک ہونے کا موقع نہ ملے بلکہ اس میں تعفن لاحق ہوجائے یعنے جراثیم عفنیہ اس میں پیدا ہوجائیں تو ایسی حالت میں جراثیم سل کو زندگی گذارنی بہت دشوار ہوجاتی ہے کیونکہ عفونت پیدا کرنے والے جراثیم انکی سرمایۂ زندگی یعنے آکسیجن کو تلف کردیتے ہیں۔ دوسرے خود انکی موجودگی بھی جراثیم سل کے لئے یتنے مضاد کا کام دیتی ہے۔ سل ریوی کے جراثیم مریض کے پاخانہ میں بھی خارج ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ جراثیم آلود بلغم بذریعہ حلق معدہ اور آنتوں تک پہنچ سکتا ہے۔ اسکے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ مریض کے بلغم میں جراثیم سل موجود ہی ہوں۔

ایسا اکثر و بیشتر ہوتا ہے کہ ایک ہی مریض کے بلغم میں بعض مرتبہ جراثیم ملتے ہیں اور بعض مرتبہ نہیں ملتے۔ جراثیم سل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ کھلی ہوا اور روشنی میں زندہ نہیں رہ سکتے، اسی طرح آگ کے ذریعہ سے بھی ان کو فنا کیا جاسکتا ہے۔

اسباب سابقہ و معدہ میں عمر، جنس، آب و ہوا، مقام رہائش، ضرب سینہ، اور امراض حادہ مثلاً ذات الریہ، خسرہ، نزلہ مزمن، سعال ملح وغیرہ کو کافی دخل ہے۔ کثرت شراب نوشی کے نتیجہ میں بھی سل ہوسکتی ہے۔

علامات

ظہور علامات کا انحصار زیادہ تر مرض کی نوع اور قسم پر ہے، حاد صورتوں میں نیز ذات الریہ کی سل میں علامات حادہ یا نمونیا کی علامات وجود ہوتی ہیں۔ مثلاً حرارت کو ۱۰۳ و ۱۰۴ درجہ کی حرارت کا ہونا اور صبح کو بکثرت پسینہ ہوکر درجۂ حرارت کا کم ہوجانا، نبض کا منشاری ہونا، تنگیٔ نفس، سعال، نزلہ و زکام کا موجود ہونا وغیرہ وغیرہ۔

سل مزمن کی ابتداء اکثر نہایت پوشیدہ اور مخفی طور پر ہوتی ہے جس کو مریض محسوس بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ خاص تکلیف نہیں ہوتی، البتہ مریض کا وزن روز بروز انحطاط پذیر ہوتا جاتا ہے نبض میں سرعت اور کھانسی کا خفیف ٹھسکا ہوتا ہے۔ کھانسی گاہے خشک ہوتی ہے اور کبھی کھانسی کے ساتھ بلغم یا خون خارج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی وقت سینہ میں درد ہوتا ہے، خصوصاً تحت الترقوہ میں ہضم کی حالت خراب ہوجاتی ہے طبیعت ہر وقت مضمحل رہتی ہے۔ مریض ان تمام علامات کو معمولی خیال کرکے جلد علاج کی طرف مائل نہیں ہوتا، اور مرض نتیجۃً آگے بڑھ جاتا ہے۔ یعنے مرض اپنا درجۂ اول ختم کرکے دوسرے درجہ میں پہونچ جاتا ہے۔ علامات مذکورہ میں شدت ہوجاتی ہے۔ بھوک بالکل جاتی رہتی ہے، ہاتھ پیر جلتے ہیں۔ کھانسی زیادہ ہوجاتی ہے۔ پھیپھڑہ کی برباد شدہ انسجہ بلغم منفوث میں خارج ہوتی ہیں۔ شام کے وقت خفیف سردی معلوم ہوکر بخار ہوجاتا ہے اور بعض مرتبہ خفیف حرارت ہر وقت رہتی ہے۔ صرف صبح کو کافی پسینہ آکر بخار کسیقدر ہلکا ہوتا ہے جس سے مریض کو بہت زیادہ نقاہت محسوس ہوتی ہے رخساروں کا ابھار دار سرخی نمودار ہوتی ہے جسکو حمرۃ الدق (Hectic Flesh) کہتے ہیں اگر اس درجہ میں بھی ضروری تدابیر اور اصول حفظان صحت کا خیال نہ کیا جائے تو مرض کے دور ثالث کا آغاز ہوجاتا ہے، پھر علاج و معالجہ چنداں کارگر نہیں ہوتا، بلکہ اس مصرع کا مصداق ہوتا ہے۔

"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" مریض صاحب فراش ہوجاتا ہے عضلات فنا ہوچکے ہوتے ہیں۔ صرف ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ

رہ جاتا ہے۔ ناخن سفید اور مدور شکل کے ہو جاتے ہیں، سر کے بال گرنے لگتے ہیں پیروں پر ورم ہو جاتا ہے اور بالآخر مریض ہلاک ہو جاتا ہے +

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی مریض کچھ عرصہ بھی کھانسی اور بخار میں مبتلا ہے، بلغم یا خون کبھی کبھی آتا ہو لیکن لیفی ساخت کے بنجانے کی صورت میں بلغم یا خون کا آنا ضروری نہیں ہے) سانس لینے میں کسی قدر تکلیف کا احساس ہو، وزن کم ہو رہا ہو، رات کو پسینہ آ کر کمزوری کا احساس ہوتا ہو تو مرض سل کی موجودگی کے متعلق تقریباً یقین ہو سکتا ہے لیکن حالتِ مرض میں کسی قدر پیچیدگی پیدا ہو جانے کی صورت میں اگر علامات فارقہ نمایاں نہ ہوں تو مندرجہ ذیل ذرائع تشخیص کو کام میں لایا جائے +

تشخیص مرض

سل کو اسکے ابتدائی مدارج میں تشخیص کر لینا دو وجہوں سے دشوار ہے۔ اول یہ کہ مریض ابتدائی علامات اور معمولی شکایات کو غیر اہم خیال کر کے علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتا اور طبیب کے پاس اسوقت پہونچتا ہے جب کہ وہ مرض کے درجہ اوّل سے گذر کر دوسرے درجہ کی شدید علامات سے دوچار ہوتا ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ خود طبیب بھی بعض مرتبہ اصل مرض کو تشخیص نہیں کر پاتا، اور مریض کے بیان کردہ علامات کو تبخیر، ملیریا مزمن اور ورم احشا پر محمول کر لیتا ہے۔ کیونکہ بہت سی علامات ان امراض میں مشترک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ بالکل ضروری ہے کہ ابتدا ہی میں مریض اور طبیب دونوں کو پوری توجہ کیساتھ صحیح تشخیص اور علاج کی طرف متوجہ ہو جانا چاہیئے +

معائنہ عینی۔ مریضان سل نیز وہ لوگ جو اس مرض کے لئے آمادہ ہوتے ہیں انکی شکل و صورت مخصوص ہوتی ہے، اُنکے شانے نمایاں اور آگے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ بقول شیخ رح کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا دو باز و علیحدہ انکے جسم کے ساتھ ملحق کر دیئے گئے ہیں سینے ان کے نہایت تنگ ہوتے ہیں پسلیاں بوجہ گوشت نہ ہونے کے کافی نمایاں ہوتی ہیں، ایسے لوگوں کی گردنیں لمبی ہوا کرتی ہیں جن کا میلان آگے کی جانب ہوتا ہے، حلق کی ہڈی بھی نمایاں ہوتی ہے، رنگ عام طور پر سفید یا زردی مائل ہوتا ہے، انکے بدن سخت ہوتے ہیں۔ اس مرض میں عام طور پر ۱۸ و ۳۱ سال کی عمر میں ابتلا ہوا کرتا ہے +

امتحان بالقرع:۔ سل کے مریض کا سینہ اگر ٹھوک کر دیکھا جائے تو دو قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، جھوجھری اور کھوکھلی، اگر پھیپھڑے کے اندر غار پیدا ہو گئے ہیں تو ایسی آواز آئے گی جیسی کسی ٹوٹے ہوئے برتن کو ٹھوکنے سے پیدا ہوتی ہے، اور اگر ورم ہو گا تو آواز مختلف ہو گی +

امتحان بذریعہ سماع الصدر:۔ پھیپھڑہ میں غار ہو جانیکی صورت میں آواز اُس آواز سے مشابہ ہو گی جو کسی خلائ میں ہوا ابھر کر خارج ہونے سے پیدا ہوتی ہے، اور پیپ پڑ جانے کی حالت میں مختلف قسم کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ ایسے مریضوں کے سانس لینے کی آواز نہایت ضعیف اور صغیر ہوتی، اور سانس باہر خارج کرنے کی طویل و بلند +

خورد بینی امتحان:۔ امتحانات مذکورہ کے علاوہ تکمیل تشخیص کے لئے براز، بلغم اور خون کا خورد بینی امتحان بھی کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ان تینوں چیزوں میں جراثیم سل کا پایا جانا ممکن ہے۔ اسکے علاوہ عکس ریز سے بھی تشخیص مرض میں مدد لی جا سکتی ہے +

امتحان بذریعہ ادویہ:۔ بعض ماہرین نے ایسی دوائیں ایجاد کی ہیں جو جسم پر لگانے، آنکھ میں ڈالنے اور کھلانے سے مرض کی موجودگی کی صورت میں مخصوص علامات ظاہر کر دیتی ہیں جن سے مرض کے وجود و عدم پر دلیلیں لائی جا سکتی ہیں عینی ردِ عمل اگر کاخ کا محلولِ درنین آنکھ میں ڈالا جائے اور اس سے آنکھ میں التہابی کیفیات پیدا ہو جائیں تو مرض کی موجودگی پر دال ہو گا۔ لیکن ردِ عمل نہ ہونا عدم مرض کی دلیل نہیں ہے۔ **جلدی ردِ عمل:** ٹیوبرکلین یا درنین جدید کے مرہم کو جلد پر مالش کرنے سے ردِ عمل ظاہر ہوتا ہے۔ **دوسرا طریقہ:** بازو کی جلد کو کسی نوک دار چیز سے گود کر کاخ کی درنین کی مالش کرنے سے اس مقام پر ایک سُرخ رنگ کا اُبھار پیدا ہوتا ہے۔ **تلقیح درنین:** درنین قدیم مخصوص مقدار میں تحت الجلد تلقیح کرنے سے ردِ عمل ہوا کرتا ہے بشرطیکہ مرض موجود ہو +

عوارض

اس مرض کے لاحق ہونے کے بعد چونکہ مریض کی قوت روز بروز گھٹتی رہتی ہے، اسلئے یہ ممکن ہے کہ اس مرض کے سلسلہ میں دیگر امراض بطور عوارض پیدا ہو جائیں مثلاً: ضمور کلیہ، سرسام، نفخ الریہ، ذات الریہ وغیرہ +

انجام

مزمن حالت میں جب کہ مقام ماؤف لیفی ساخت میں تبدیل ہو کر سخت ہو جائے، مریض بیس پچیس سال اور بعض مرتبہ اس سے بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔ البتہ حاد صورتوں میں مریض چند ماہ کے اندر ہی ہلاک ہو جاتا ہے +

تشخیص سل رِئوی

از جناب پروفیسر حکیم مولوی محمد فضل الرحمن صاحب رئیس الجامعہ طبیہ دہلی

سل کی بیماری کے علاج میں ناکامی کے اسباب میں سے ایک اہم سبب یہ بھی ہے کہ اس کی تشخیص ابتدا میں عموماً نہیں کیجاتی۔ اگرچہ کیجاسکتی ہے کیونکہ سل ابتدائی درجہ میں قابل علاج ہے، اور جب یہ ابتدائی درجہ سے آگے بڑھ جاتی ہے تو انجام تقریباً ہمیشہ موت ہوتا ہے۔

جب کبھی کوئی مریض ہمارے مطب میں اس قسم کا آتا ہے جس کو کھانسی یا دیگر ایسی شکایات ہوتی ہیں جن کا تعلق سینہ اور پھیپھڑوں سے ہوتا ہے۔ تو ہم عموماً ان شکایات کو ایسے اسباب کی طرف منسوب کرتے ہیں جو معمولی اور غیر اہم ہوتے ہیں۔ مثلاً نزلہ و زکام یا سردی لگ جانا یا برف پینا وغیرہ۔ اور اس امر پر بہت کم غور کرتے ہیں کہ پھیپھڑوں کی شکایات کا سبب سل بھی ہوتی ہے۔ اور یہ کوئی قلیل الوقوع اسباب میں سے نہیں ہے۔ بلکہ پھیپھڑوں کی تکالیف اور عوارض کا اکثری سبب سل ہوتی ہے لیکن عام طور پر اطبا، وید اور ڈاکٹر صاحبان کا ذہن سب سے آخر میں سل کی طرف منتقل ہوتا ہے، اور ایسے وقت میں منتقل ہوتا ہے کہ مرض علاج کے حیطۂ اقتدار سے نکل چکا ہے۔ کوئی دوا، کوئی غذا اور کوئی تدبیر ایسے وقت نہ مفید ہو سکتی ہے، اور نہ مریض کو اسکے یقینی انجام سے بچایا جاسکتا ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو مرض کے عوارض میں کسی تدبیر سے تخفیف تک نہیں ہو سکتی۔

اسکی وجہ غالباً یہ ہے کہ سل کو عموماً ایسا کثیر الوقوع مرض نہیں خیال کیا جاتا، جیسا کہ وہ حقیقتاً ہے۔ یورپ میں ہر دس اموات میں ایک موت سل کی بیماری کی وجہ سے ہوتی ہے۔ حالانکہ یورپ میں صفائی اور طہارت، حفظان صحت کے اصول کی پابندی تعلیم اور تربیت، عوام اور اطبا کا باہم اشتراک عمل اور جدید ترین مؤثر ذرائع اس بیماری کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے لگاتار اختیار کئے جا رہے ہیں۔ پھر بھی وہاں پھیپھڑوں کی شکایات کا سبب اکثر سل ہوتی ہے۔ اور وہ اشخاص جنکو سل کی تعدی ہو گئی ہے لیکن ان میں مرض سل پیدا نہیں ہوا ہے یعنی علامات مرض ظاہر نہیں ہوئی ہیں ایسے اشخاص بہت کثرت سے یورپ کے ہر حصہ میں موجود ہیں۔

یہ حالات تو یورپ کے ہیں۔ اب ہندوستان کو لیجئے، یہاں پراگندگی، جہالت، فقر و فاقہ، حفظان صحت کے اصول سے نفرت، توالد و تناسل کی کثرت، اور سب سے بڑھکر غلامی نے مرض سل کو اتنا عام کر دیا ہے کہ اگر اسکے صحیح اعداد و شمار پیش کئے جائیں تو ان میں مبالغہ آمیزی کا شبہ پیدا ہو جائیگا اور اطبا اور عوام کی اکثریت اسکو صحیح تسلیم کرنے میں تامل کریگی۔ ہر طبیب اگر ذرا غور و فکر سے کام لے تو اس کو معلوم ہو جائیگا کہ عورتوں اور بچوں میں کس کثرت سے سل کے مریض ہوتے ہیں۔ اور جوانوں میں بھی ان سے کچھ کم نہیں ہوتے، عورتیں اکثر وضع حمل کے موقع پر اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ان کا مرض خفیہ طور پر بڑھتا رہتا ہے۔ پھر جب اسکی علامات اس حد تک نمایاں ہو جاتی ہیں کہ عوام اور خود مریضہ کو بھی تشخیص مرض میں دقت نہیں ہوتی، اس وقت اس کا علاج شروع کیا جاتا ہے۔ بعض عورتیں ایام حمل میں ہی اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور طبیب کی غفلت اور بے توجہی سے اسکی تشخیص نہیں ہو سکتی جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وضع حمل کے موقع پر مریضہ دفعتاً انتقال کر جاتی ہے اور اسکی موت عموماً حمی نفاسیہ (پرسوت کا بخار) وغیرہ کی طرف منسوب کر دیجاتی ہے، اسی طرح بہت سے سل کے مریضوں کو موتی جھرہ کے مریض سمجھ لیا جاتا ہے اور علاج بھی اسوقت موتی جھرہ کا کیا جاتا ہے، جب تک کہ وہ قبل از وقت قبر میں جاکر نہ سو جائیں۔ بعض اشخاص کے سینہ پر چوٹ لگنے کے بعد سل کی بیماری شروع ہو جاتی ہے لیکن چونکہ اس کی ابتدا چوٹ سے ہوتی ہے، اسلئے طبیب اور مریض کا یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ عوارض و علامات چوٹ کی وجہ سے ہیں اور سل کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا۔ ذیل میں ہم ان اہم وجوہ کو مفصل طور پر بیان کرتے ہیں۔ جن کے سبب سے مرض سل کی تشخیص نہیں کیجاسکتی ہے لیکن اگر غور و تامل سے کام لیا جائے تو تشخیص نہ ہو سکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۱) سب سے پہلی اور اہم وجہ یہ ہے کہ سل کی تعدی کو عام نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اور نہ اس بیماری کو اتنا کثیر الوقوع خیال کیا جاتا ہے جتنی یہ حقیقتاً ہے اس لئے سل کے مریضوں کو دیگر امراض کے مریض سمجھ لیا جاتا ہے۔ اور تشخیص کی غلطی کی وجہ سے علاج بھی غلط ہوتا رہتا ہے۔

اس موقع پر سل کی تعدی اور سل کی بیماری کے فرق کو بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ سل کی تعدی اور مرض سل میں اکثر اشخاص تفریق اور تمیز نہیں کرتے ہیں۔ سل کی تعدی کے معنی یہ ہیں کہ عصیات درنیہ (جراثیم سلیہ) کسی انسان کے جسم میں پہونچ جائیں، اور علامات مرض



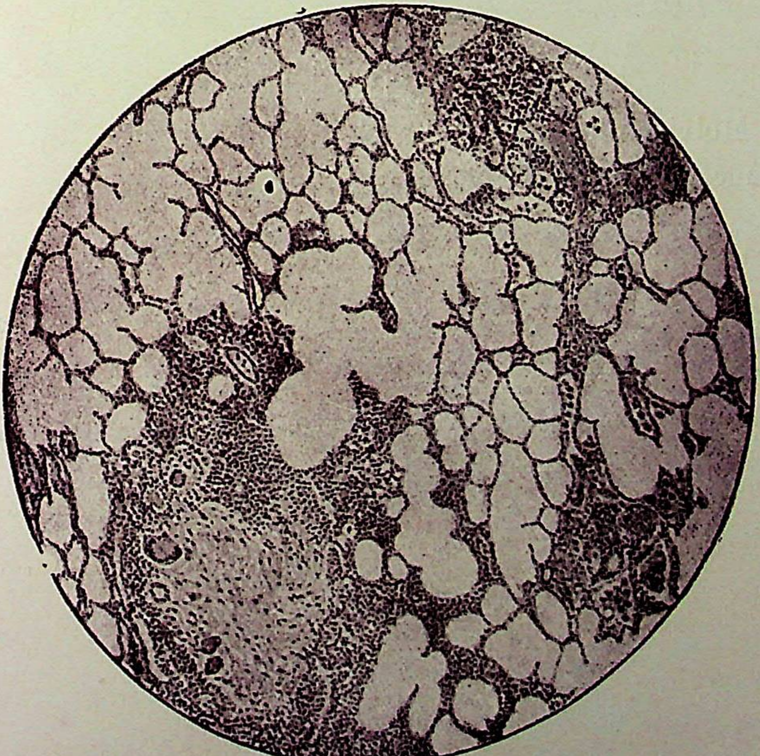
پروفیسر حکیم مولوی محمد فضل الرحمن خان صاحب رئیس جامعہ طبیہ ۔ دہلی ۔

Prof. Hakeem Molvi Mohomed Fazal-ul-Rahman
Vice Chancellor Jamia Tibbia, Delhi.



سل رئوی مزمن

(الف) غار جو پھیپھڑے میں پڑ گئے ہیں -
(ب) بل کھائی ہوئی ساختوں میں کھلی ہوئی شرائین و اور ہ جو غار کو عبور کر رہی ہیں -
(ج) جبنی ساختیں -
(د) منجمد حلقے -
(ہ) پھیپھڑے کی ساختیں جن میں امتلا واقع ہو گیا ہے -
(و) غشاء الریہ جو دبیز پڑ گئی ہے -



تدرن ریہ سلّی
عفریتی خلیات بھی دکھائی دے رہے ہیں -

مثلاً بخار، کھانسی، ذبول وغیرہ پیدا نہ کریں۔ اور اگر علامات مرض بھی پیدا ہو جائیں تو اس کو مرض سل کہا جائیگا۔ اس تعریف کی بنا پر یہ ممکن ہے کہ ایک شخص کو سل کی تعدی ہو جائے، لیکن وہ مرض سل میں مبتلا نہ ہو چنانچہ تجربات اور مشاہدات جدیدہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تقریباً ۹۵ فیصدی انسانوں کو سل کی تعدی ہے۔ یعنے اُنکے جسم میں عصیات درنیہ (جراثیم سلیہ) موجود ہیں۔ کیونکہ مرض سل میں اتنے اشخاص مبتلا نہیں ہیں لینی ایسے اشخاص نسبتاً کم ہیں جن میں مرض سل کی علامات، مثلاً کھانسی، بخار، ذبول وغیرہ موجود ہوں +

(۲) چونکہ دیہات اور قصبات میں مرض سل اس کثرت سے نہیں ہوتا ہے جیسا کہ شہروں میں ہے۔ اسلئے دیہات اور قصبات کے اطباء مریضوں میں سل کو تلاش ہی بہت کم کرتے ہیں جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بہت سے مریض تشخیص سے بچ جاتے ہیں

(۳) تنگی وقت کی وجہ سے یا دوسرے کاموں میں مصروفیت کے سبب سے کافی توجہ اور غور کے ساتھ مریض کا امتحان نہیں کیا جاتا، اور اسکے گذشتہ اور موجودہ حالات کو کامل التفات کے ساتھ نہیں سنا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تشخیص غلط ہو جاتی ہے اور پھر علاج بھی۔ ایسے واقعات آج کل بہت عام ہیں، اسلئے اس سبب کو غلط تشخیص کا سب سے اکثری کہا جاسکتا ہے اس قسم کی غلطی کا ارتکاب اکثر ایسے اطباء اور ڈاکٹر کرتے ہیں۔ جو باقاعدہ تعلیم یافتہ ہیں۔ ان میں صرف توجہ اور غور و خوض کی کمی ہوتی ہے، علم کی کمی نہیں ہوتی +

(۴) مرض سل کی علامات ظاہرہ اور علامات طبیعیہ اتنی زیادہ ہیں۔ اور پھر مرض کے حملہ کی صورتیں اس قدر مختلف ہیں کہ بڑے بڑے فاضل ڈاکٹر اور قابل اطباء صحیح تشخیص تک پہونچنے میں سینکڑوں ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اور اکثر صورتوں میں صرف علامات ظاہرہ اور علامات طبیعیہ سے تشخیص مرض کرنے میں عاجز اور بے دست و پا ہوتے ہیں جنکی وجہ سے وہ مجبور ہو جاتے ہیں کہ صحیح تشخیص مرض کے لئے بجائے اپنی قوت فیصلہ استعمال کرنیکے مریض کے بلغم کا امتحان کرائیں اور پھر پیتھالوجسٹ کے خوردبینی امتحان کی رپورٹ پر اپنی تشخیص کی بنیاد رکھیں۔ حالانکہ صرف بلغم میں جراثیم سلیہ کی موجودگی اور دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ سل کا نہ ہونا مرض سل قطعی ثبوت نہیں ہے +

(۵) بعض صورتوں میں طبیب کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جس مریض کا وہ علاج کر رہا ہے اسکے متعلق مریض کو اور اسکے اعزّہ و دیگر اشخاص کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ وہ مرض سل میں مبتلا ہے کیونکہ سل کی بیماری کی وجہ سے مریض کو اچھوت سمجھا جاتا ہے، اور اس کو لوگ ذلت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نیز یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مرض سل پیام موت ہی۔ اس کا اثر مریض اور اُسکے دوستوں پر بہت بُرا پڑتا ہے، اسلئے طبیب مریض کے سینہ کا امتحان بھی نہیں کرتا اور نہ اُسکی دیگر علامات پر غور کرتا ہے، اور نہ اسکے بلغم وغیرہ کا امتحان کراتا ہے۔ تاکہ اگر اس کو واقع میں سل بیماری ہو تو اُسکی تشخیص نہ ہو سکے اور اُسکے دوستوں کو مرض سل کا علم نہ ہو لیکن اس قسم کی مجرمانہ غفلت سے مریض کو بہت بڑا نقصان پہونچتا ہے کیونکہ مرض سل کے ابتدائی درجہ میں تشخیص کرنے پر علاج شروع کردینے سے عموماً شفا ہو جاتی ہے، اور اگر مرض ترقی کر جائے اور علامات اتنی نمایاں ہو جائیں کہ مریض کو خود اپنے متعلق سل کا شبہ ہونے لگے، اور وہ طبیب کو اپنے سینہ کا امتحان کرنے پر مجبور کرے تو ایسی صورت میں کوئی علاج مفید نہیں ہوتا۔ اور مریض عموماً سل کے بقیہ مدارج طے کرکے انتقال کر جاتا ہے +

(۶) سل و دق کے ہر مریض کی تشخیص کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ بعض مریضوں میں نہایت غور و خوص سے ان کے گذشتہ حالات معلوم کرنے اور ان کے سینوں کا نہایت عرق ریزی سے امتحان کرنے کے بعد، بلغم، خون وغیرہ کے امتحان کرانے اور عکس ریز لینے کے بعد بھی تشخیص مشتبہ رہتی ہے بلکہ مذکورہ بالا تمام ذرائع تشخیص استعمال کرنیکے بعد مریض کو چند روز اپنی نگرانی میں رکھنے کے باوجود اسکے درجہ حرارت اور دیگر علامات پر غور کرنے پر بھی تشخیص نہیں ہو سکتی۔ اور طبیب یہی کہتا ہے کہ مجھ کو سل کا شبہ ہوتا ہو یقین کیساتھ سل کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اسی قسم کے مریضوں کو اگر سل کے اطباء خصوصی کو دکھایا جائے جن کا تجربہ اس مرض کے متعلق بہت وسیع ہوتا ہے اور تشخیص مرض میں بھی خاصہ ملکہ ہوتا ہے وہ بھی عموماً اشتباہ ہی میں رہتے ہیں اور مختلف طبیبوں کی مختلف رائیں ہوتی ہیں۔ اس قسم کے مریضوں میں تشخیص کے اندر اشتباہ کی اہم وجہ یہ ہوتی ہے کہ تقریباً ۹۵ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ بظاہر تندرست اشخاص میں سل کے جراثیم موجود ہوتے ہیں لیکن مختلف علامات سل میں سے کوئی علامت ایسی نہیں پائی جاتی جس سے یہ ثابت ہو کہ مرض سل موجود ہے +

(۷) بعض مریض اس قسم کے مشاہدہ میں آتے ہیں کہ ان کے سینہ کا امتحان کرنے پر ان کے پھیپھڑوں میں اس قسم کی علامات طبیعیہ معلوم ہوتی ہیں جو دوسرے اشخاص میں مرض سل کی علامات پیدا کر دیتی ہیں۔ لیکن اس شخص میں باوجود پھیپھڑوں میں سل کی علامات طبیعیہ موجود ہونے

کے سل کے مرض کی دیگر علامات موجود نہیں ہوتیں۔ یعنے سل کی علامات طبیعیہ جو پھیپھڑوں کے امتحان کرنے سے معلوم ہوتی ہیں۔ وہ بعض اشخاص میں تو سل کی علامات بھی پیدا کردیتی ہیں اور بعض اشخاص میں نہیں کرتیں۔ پس جس شخص میں علامات طبیعیہ موجود ہوں اور سل کی دیگر علامات موجود نہ ہوں اور اسکے ساتھ ساتھ دیگر ذرائع تشخیص اور امتحانات سل کو ثابت کریں۔ تو اس کے متعلق یہی کہا جائیگا کہ اس کو مرض سل نہیں ہے۔ اگرچہ تعدیٔ سل موجود ہے، اب اگر ایسے شخص کو ورم حنجرہ یا کھانسی وغیرہ کی شکایت ہوجائے تو اس امر کا معلوم کرنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، کہ ورم حنجرہ یا کھانسی پرانی سل کے مادہ سے پیدا ہوئی ہے یا کسی جدید مرض مثلاً نزلہ زکام وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے اکثر مریضوں میں سل کی تشخیص اسکی علامات ظاہرہ کے ذریعہ سے کرنی پڑتی ہے اور علامات طبیعیہ تشخیص میں چنداں مفید نہیں ہوتیں لیکن سل کی علامات ظاہرہ بھی اتنی مختلف ہوتی ہیں کہ وہ ہر ایک عضو کی بیماری کی طرف منسوب کیجاسکتی ہیں۔ اس لئے ان علامات سے بھی مرض تشخیص میں بڑی دقتیں واقع ہوتی ہیں +

بہرحال جن مریضوں میں مرض سل کی تشخیص بسہولت نہ ہوسکے۔ ان میں تمام گذشتہ حالات، موجودہ علامات ظاہرہ علامات طبیعیہ اور مریض کی مختلف اشیاء کے امتحانات کے نتائج پر غور کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور ان تمام امور کے مجموعہ سے جو شکل پیدا ہوتی ہو اس پر غور کرنے سے تشخیص میں ایک حد تک مدد ملتی ہے۔ صرف ایک علامت پر تشخیص کی بنیاد رکھنا عموماً غلطی کا باعث ہوتا ہے۔ وسیع تجربات اور صحیح قوت فیصلہ کا استعمال ایسی صورتوں میں تشخیص کے لئے سب سے بہتر ذرائع ہیں +

لیکن پھر بھی بعض مریضوں میں تشخیص مرض سل اتنی مشکل ہوجاتی ہے کہ باوجود وسیع تجربات اور صحیح قوت فیصلہ کے طبیب مجبور ہوتا ہے کہ وہ تشخیص مرض کے متعلق صرف یہ کہہ سکے کہ "مجھ کو مرض سل کا شبہ ہوتا ہے یا سل کے متعلق میرا گمان غالب ہے، قطعی یا یقینی فیصلہ بالکل نہیں کرسکتا"۔ سل کے ابتدائی درجات کی تشخیص میں عموماً شبہ یا گمان غالب ہی کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ یعنے فیصلہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ سل کے ابتدائی درجہ میں علامات ظاہرہ بہت خفیف اور غیر یقینی ہوتی ہیں اور پھیپھڑوں کا امتحان کرنے پر جو علامات طبیعیہ معلوم ہوتی ہیں ان کا ان علامات طبیعیہ سے امتیاز کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ اور جو تندرستی اور صحت کی حالت میں بھی ہوسکتی ہیں +

(۸) اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسی علامت یا امتحان ہے جس سے مرض سل کی تشخیص یقینی طور پر ہوجائے۔ اس سوال کا جواب عام طور پر یہ دیا جاتا ہے کہ اگر مریض کے بلغم کا امتحان کرنے پر اسکے اندر جراثیم سلیہ پائے جائیں۔ تو یہ اس امر کا یقینی ثبوت ہے کہ مریض مرض سل میں مبتلا ہے +

لیکن حقیقت میں یہ امتحان بھی مرض سل کی موجودگی کا قطعی اور یقینی ثبوت نہیں۔ اس میں بھی بہت سے نقائص اور شبہات موجود ہیں۔ کیونکہ بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی اگرچہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اعضائے تنفس کے اندر کسی نہ کسی جگہ مرض سل کا مادہ موجود ہے لیکن اسکے ساتھ ساتھ یہ ممکن ہے، بلکہ ایسے واقعات مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں کہ وہ مقام جہاں پر مادہ سلیہ موجود ہے اس میں کچھ ایسے نامعلوم تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں جن کی وجہ سے جراثیم سلیہ کسی قسم مضرت نہیں پہونچاتے ہیں اور نہ کسی قسم کی علامات مرض پیدا کرتے ہیں +

ایسی حالت میں بلغم میں جراثیم سلیہ کی موجودگی صرف سل کی تعدیٔ کو ظاہر کرتی ہے۔ مرض سل کو ظاہر نہیں کرتی۔ یعنے اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اس شخص کے جسم میں سینہ کے کسی حصہ کے اندر جراثیم سلیہ موجود ہیں۔ لیکن وہ مرض سل پیدا نہیں کررہے ہیں۔ اگر بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی کو مرض سل کا قطعی ثبوت تسلیم کرلیا جائے تو سو فیصدی اشخاص میں مرض سل ثابت ہوجائیگا۔ کیونکہ سو فیصدی اشخاص کے جسم میں کہیں نہ کہیں جراثیم سلیہ موجود ہیں۔ اور دنیا بھر میں کوئی انسان جراثیم سلیہ سے پاک نہیں ہے۔ حالانکہ واقعات اسکے بالکل برخلاف ہیں۔ کیونکہ مرض سل میں تقریباً دس فیصدی اشخاص یا اس سے کچھ زیادہ اشخاص مبتلا ہیں۔ سو فیصدی اشخاص میں مرض سل نہیں ہے۔ بلکہ صرف سل کی تعدیٔ ہے۔ اور یہ پہلے واضح کیا جاچکا ہے کہ مرض سل اور تعدیٔ سل میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس لئے جراثیم سلیہ کی کسی شخص کے بلغم میں موجودگی بشرطیکہ اسکے ساتھ دیگر علامات مرض سل، مثلاً بخار، کھانسی، دبلا پن، ضعف عام، سینہ میں درد وغیرہ نہ ہوں تو مرض سل کا یقینی ثبوت نہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے اگر کسی شخص میں مرض سل کی علامات ظاہرہ مذکورہ بالا موجود ہوں، اور اسکے بلغم کا امتحان کرنے سے جراثیم سلیہ اس میں نہ ملیں تب بھی ہم گمان غالب کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص مرض سل میں مبتلا ہے۔ بلکہ ایسی صورتوں میں اگر ہم یہ انتظار کریں کہ جب تک مریض کے بلغم میں جراثیم سلیہ نہ پائے جائیں اس وقت تک مرض سل کی تشخیص کے متعلق فیصلہ کو ملتوی کردیں اور مریض سل کے متعلق گمان غالب

کا بھی اظہار نہ کریں تو اس سے مریض کو نقصان عظیم پہونچنے کا اندیشہ ہے کیونکہ مرض سل کے ابتدائی درجہ میں تشخیص کرنے سے علاج نتیجہ خیز ہوتا ہے اور اگر یہ وقت نکل جائے تو پھر کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے اس قسم کی غلطی مریض کے لئے سخت نقصان کا باعث ہوتی ہے۔

بہرحال جراثیم سلیہ کی بلغم میں موجودگی بغیر علامات ظاہرہ کے مرض سل کا قطعی ثبوت ہرگز نہیں۔ بلکہ اگر پھیپھڑوں میں مسماع الصدر وغیرہ کے ذریعہ سے امتحان کرنے پر سل کی علامات طبیعیہ معلوم ہوں اور بلغم میں جراثیم سلیہ بھی پائے جائیں لیکن مرض سل کی علامات ظاہرہ مثلاً بخار، ذبول، سینہ میں درد، رات کا پسینہ وغیرہ نہ ہوں تو مرض سل کی موجودگی کے متعلق فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔ یعنے یہ قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ یہ شخص مرض سل میں مبتلا ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکو سل کی تعدیہ ہوگئی ہے۔ مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرض سل کی تشخیص کے لئے بلغم کے اندر جراثیم سلیہ کی موجودگی یا پھیپھڑوں کے اندر علامات طبیعیہ کا ہونا یقینی ثبوت نہیں ہے۔ جب تک کہ دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ مرض مثلاً بخار، کھانسی وغیرہ بھی موجود نہ ہوں۔

علامات تشخیصیہ

ذیل میں ہم ان اہم علامات کو بیان کرتے ہیں جن کے ذریعہ سے تشخیص مرض سل میں نمایاں مدد ملتی ہے۔

(۱) بعض صورتوں میں مریض کے گذشتہ حالات نہایت غور و خوض کے ساتھ معلوم کرنے سے مرض سل کے متعلق گمان غالب کیساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے مرض سل کی تشخیص میں مریض کے گذشتہ حالات نہایت غور اور احتیاط کے ساتھ معلوم کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مریض کے کسی دور کے رشتہ دار کو سل کی شکایت ہوئی ہو تو یہ کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ البتہ اگر مریض کے گذشتہ حالات معلوم کرنے میں یہ معلوم ہو جائے کہ اسکے کسی قریبی رشتہ دار کو مرض سل ہے یا ہو چکا ہے۔ یا اسکے کسی دوست کو مرض سل ہے یا ہو چکا ہے اور یہ اپنے اس دوست یا رشتہ دار کے ساتھ ایک جگہ رہ چکا ہے۔ یا ان کے پاس اس کی زیادہ آمد و رفت رہی ہے، خواہ یہ آمد و رفت یا میل جول بچپن سے لیکر اس وقت تک مسلسل نہ رہا ہو۔ بلکہ کچھ روز کے لئے رہا ہو۔ تب بھی اس میل جول کو مرض سل پیدا کرنے میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پس اگر کوئی شخص اپنے کسی مریض رشتہ دار یا دوست کیساتھ خواہ چند روز ہی کے لئے میل جول رکھ چکا ہو اور اس میں اس قسم کی علامات ظاہر ہو جائیں۔ جو سل کی طرف رہنمائی کرتی ہیں تو طبیب کو اس شخص کے متعلق بہت زیادہ شبہ کرنا چاہیئے اور مرض سل کے متعلق گمان غالب کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیئے۔

(۲) اگر کسی شخص کو بار بار نزلہ، زکام، کھانسی ہوتی رہتی ہو تو اس پر مرض سل کا شبہ ہوسکتا ہے۔

(۳) اگر کسی شخص کی صحت گذشتہ زمانہ میں کئی مرتبہ بہت زیادہ گر چکی ہو۔ اور وہ شخص فی نفسہٖ قوی اور توانا بھی نہ ہو، اور اسکے گذشتہ صحت کی خرابی کے اسباب باوجود غور و خوض کرنیکے معلوم نہ ہوسکے ہوں تو مرض سل کا شبہ کرنا چاہیئے۔

(۴) اگر کسی شخص کی گردن کی گلٹیاں کسی زمانہ میں بڑھ چکی ہوں، لیکن انکے بڑھنے کا سبب عظم لوزتین یا منہ کی کوئی اور تعدیہ نہ ہو تو سل کا شبہ ہوسکتا ہے۔

سلّ کی نہایت اہم علامات تشخیصیہ

سل کی علامات یوں تو بہت سی ہیں۔ لیکن ان میں سب سے زیادہ اہم دو علامتیں ہیں:-

(۱) نفث الدم (خون تھوکنا)　(۲) ذات الجنب (ورم غشاء الریہ)

نفثُ الدّم:- کم از کم چار ماشہ خالص خون تھوکنا عموماً مرض سل کی تعدیہ کو ظاہر کرتا ہے ایسی صورتوں میں محفوظ اور محتاط طریقہ یہی ہے کہ ایسے مریضوں کو اس وقت تک سل میں مبتلا سمجھنا چاہیئے جب تک کہ نفث الدم کا سبب سل کے علاوہ کوئی اور سبب ثابت نہ ہو جائے اگر مریض کے تھوک میں یا اسکے بلغم میں خون کی صرف دھاریاں موجود ہوں۔ تو اس سے سل کا گمان غالب نہیں ہوسکتا، البتہ خفیف سا شبہ ہوسکتا ہے، کیونکہ اس قسم کی دھاریاں ناک اور حلق کے امراض یا حنجرہ اور قصبۃ الریہ کے امراض مثلاً سادہ نزلہ زکام کی وجہ سے بھی بلغم میں ظاہر

ہو سکتی ہیں، اور ان اعضاء کا غور واحتیاط کے ساتھ امتحان کرنے سے با سانی تشخیص کی جا سکتی ہے +

ذات الجنب - غشاء الریہ کا ورم خواہ رطوبی ہو یا یبسی دونوں صورتوں میں اس کا سبب ہمیشہ سل ہی کو خیال کرنا چاہیئے جب تک کہ اس کے خلاف ثابت نہ ہو جائے۔ چنانچہ اکثر مریضوں میں ان کے گذشتہ حالات معلوم کرنے پر اس واقعہ کا علم ہو جاتا ہے کہ ان کو پہلے ایک یا کئی مرتبہ ذات الجنب کی شکایت ہو چکی ہے۔ لیکن ذات الجنب کے حملہ کے دوران میں انکے معالج کو سل کا شبہ نہیں ہوا۔ پھر بعد میں جب سل کی دیگر علامات بھی نمایاں ہو گئیں۔ تب تشخیص بھی یقینی ہو گئی +

اگر کسی مریض کو مستقل اور ہٹیلی کھانسی کی شکایت ہو خواہ خشک ہو یا تر اور ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو مریض کے سینہ اور بلغم کا امتحان ضرور کرنا چاہیئے۔ اگر بلغم میں جراثیم موجود نہ ہوں اور پھیپھڑوں میں سل کی علامات طبیعیہ نہ پائی جائیں۔ تب بھی مریض کو اس وقت تک اپنی نگرانی میں رکھیں۔ اور اس کا درجہ حرارت معلوم کرتے رہیں، جب تک کہ کھانسی کا کوئی اور سبب معلوم نہ ہو جائے یا کھانسی بالکل زائل نہ ہو جائے +

مریض کے امتحان میں چند اہم نکتے

مریض کا امتحان کرتے وقت چند امور پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مریض کے قد اور عمر سے اسکے وزن کا تناسب معلوم کیا جائے۔ پس اگر مریض کے قد اور عمر کے لحاظ سے اس کا جتنا وزن ہونا چاہیئے اتنا نہ ہو، بلکہ اس سے کم ہو تو یہ سل کا بہت زیادہ شبہ پیدا کرتا ہے! بیمہ کرنے والی کمپنیاں ہر شخص کے اس تناسب کو نہایت اہم سمجھتی ہیں، اگر کسی شخص کا وزن اسکے قد اور اسکی عمر کے تناسب سے کم ہو تو اسکی زندگی کا بیمہ کرنے سے انکار کر دیتی ہیں +

اسی طرح اگر کسی شخص کو رات کے وقت روزانہ ۹۹ ف سے زیادہ بخار ہو تو ہمیشہ مرض سل کا شبہ کرنا چاہیئے۔ قلب کی حرکت کی سرعت جو مستقل ہو اور آرام وسکون سے رہنے کے باوجود اس میں کمی پیدا نہ ہو تو یہ سل کی تعدی کا قوی شبہ پیدا کرتی ہے +

مریض کے قد وقامت یا اس کے دبلے یا موٹے ہونے کو سل کے ہونے نہ ہونے میں کوئی دخل نہیں۔ کیونکہ ہر قد وقامت کے انسان خواہ دراز قد یا پست قامت، دبلے، پتلے یا موٹے تازے خوب گٹھے ہوئے اور سخت عضلات کے یا نرم اور ڈھیلے گوشت کے خوب ورزش کرنے والے یا آرام سے زندگی بسر کرنے والے، الغرض ہر قسم کے اشخاص اس میں مبتلا ہو سکتے ہیں +

مرض سل کی علامات طبیعیہ

سل کے مریض کے سینہ کا امتحان آلات، یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ کے ذریعہ سے کرنے پر جو علامات معلوم ہوتی ہیں۔ ان کو علامات طبیعیہ کہا جاتا ہے۔ ان کے متعلق یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ ان میں سے کون کونسی علامات تشخیصیہ علامات کہی جا سکتی ہیں۔ یعنے پھیپھڑوں کے اندر وہ کون سے کم از کم تغیرات ہیں جنکی موجودگی سل کو ثابت کرتی ہے۔ اس سوال کا صحیح جواب یہ ہے کہ علامات طبیعیہ میں سے کوئی علامت ایسی نہیں ہے کہ صرف اسی پر تشخیص کی بنیاد رکھی جائے۔ کیونکہ جو علامات طبیعیہ سینہ میں پیدا ہوتی ہیں، ان کے مختلف اسباب ہیں جن میں سے ایک سل بھی ہے۔ لیکن یہ تفریق کرنا اور بتانا کہ فلاں خاص علامت طبیعیہ کا سبب سل ہی ہے کوئی دوسری بیماری نہیں ہے بہت مشکل ہے۔ بہر حال سینہ کی علامات طبیعیہ کے متعلق چند مفید معلومات پیش کی جاتی ہیں جن سے تشخیص مرض میں خاصی مدد مل سکتی ہے +

(۱) سل اپنے ابتدائی درجہ میں خصوصیت کیساتھ پھیپھڑوں کے بالائی حصہ میں پائی جاتی ہے۔ پس اگر پھیپھڑے کی چوٹی پر یعنی ہنسلی کے ہڈی کے ٹھیک نیچے یا مریض کے پشت کی جانب پھیپھڑے کے نیچے کے لوتھڑے کے اوپر کے حصہ میں یا پھیپھڑے کے اس مقام پر جس میں قصبۃ الریہ کی شاخ داخل ہوتی ہے خواہ سینہ کے سامنے کی طرف یا پیچھے کی طرف ان مقامات میں سے کسی مقام میں مسماع الصدر یا آنکھ یا ہاتھ وغیرہ سے امتحان کرنے سے تغیرات یعنے علامات طبیعیہ محسوس ہوں۔ تو سل کا گمان غالب ہونا چاہیئے +

اگر بچوں کے پھیپھڑوں کے اس مقام پر جس میں قصبۃ الریہ کی شاخ داخل ہوتی ہے، امتلاء دموی اور ترشح مواد محسوس ہو جو اس مقام کے گرد وپیش میں پھیل رہا ہو تو یہ بھی سل کی ایک اہم علامت ہے۔ کیونکہ بچوں کے پھیپھڑوں میں عموماً اس ہی مقام پر سل کی تعدی ہو کر ترشح مواد پیدا ہوتا ہے +

پھیپھڑہ کی چوٹی کی سل کو تشخیص کرتے وقت اس نکتہ کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ دائیں اور بائیں پھیپھڑے کی چوٹیوں کی آوازوں

یا علامات طبیعیہ میں طبعی طور پر فرق پایا جاتا ہے۔ کیونکہ قصبتہ الریہ اور اسکی شاخوں نیز شرائین اور اوردہ کے تعلقات دائیں اور بائیں پھیپھڑوں کی چوٹیوں کے ساتھ یکساں نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف ہیں اور یہ اختلاف طبعی اور خلقی ہے۔ اسی تشریحی اختلاف کی وجہ سے دائیں پھیپھڑے کی چوٹی پر تنفس کی آواز بہ نسبت بائیں پھیپھڑے کی چوٹی کے زیادہ بلند یا کرخت ہوتی ہے (تنفس شعبی) نیز اگر داہنے پھیپھڑے کی چوٹی پر ہاتھ رکھکر گفتگو کی لرزش محسوس کی جائے۔ یا مریض کی گفتگو کی گونج کو مسماع سے سنا جائے تو یہ دونوں یعنے لرزش اور گونج بہ نسبت بائیں پھیپھڑے کی چوٹی کے زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ اس لئے مریض کے دائیں اور بائیں پھیپھڑوں کی چوٹیوں کے اس طبعی فرق کو امتحان کرتے وقت ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ ورنہ تندرست اشخاص میں بھی سل کا دہوکا ہوسکتا ہے +

پھیپھڑوں کی علامات طبیعیہ میں غالباً سب سے اہم تشخیصی علامت یہ ہے کہ مریض کی تیسری پسلی اور پشت کے تیسرے مہرے کے نطال (سنسنہ) کے اوپر مسماع سے مستقل طور پر لفظ سنائی دے اور وہ متوسط درجہ کی کرخت بھی ہو۔ اس صورت میں گمان غالب کے ساتھ سل کے حق میں فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ (لفظ وہ غیر طبعی آواز ہے، جو پھیپھڑے کی نالیوں میں بلغم یا رطوبت جمع ہو جانیکے سبب سے مسماع الصدر کے ذریعہ سے سنائی دیتی ہے) +

مسماع سے پھیپھڑوں کا امتحان کرتے وقت اس بات کا بھی خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ پھیپھڑے سے باہر کی آوازوں کو پھیپھڑے کی اندر کی آوازیں نہ سمجھ لیا جائے۔ کیونکہ اس قسم کا دہوکہ بے توجہی سے امتحان کرنیکے موقع پر ہوجایا کرتا ہے +

چنانچہ بغل کے مقام پر اور پھیپھڑے کے نیچے کے لوتھڑے کے پیندے پر عموماً اس قسم کی غیر طبعی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ آواز یا تو غشاء الریہ کی ہوتی ہے۔ اور یا پھیپھڑے میں طبعی تقلّص یا جفاف یا سکڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ غیر طبعی آوازیں جو غشاء الریہ سے آتی ہیں یا پھیپھڑے کے غیر طبعی تقلّص کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو سل کی تشخیص کے سلسلہ میں کوئی اہمیت نہیں (دچپ پیدا ہونے کے بعد جب سانس لیتا ہے تو اس کا پھیپھڑہ پھیلتا ہے، لبعض صورتوں میں اس تنفس سے بچوں کے پھیپھڑے اچھی طرح نہیں پھیلتے اس کو تقلّص طبعی کہتے ہیں) +

مسماع سے امتحان کے موقعہ پر اس نکتہ کو بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ بعض مریضوں میں لفظ کی آواز معمولی حالت میں سنائی نہیں دیتی ہے جب تک کہ مریض کھانسی نہ ہونے لگے۔ اس لئے طبیب کے لئے مناسب ہے کہ وہ مریض کو ہدایت کرے کہ وہ کھانسنے کی کوشش کرے دو ایک مرتبہ کھانسنے کے بعد مریض کا مسماع سے امتحان کیا جائے اس طرح امتحان کرنے سے وہ لفظ جو معمولی حالت میں سنائی نہیں دیتی تھی۔ اب کھانسنے کے بعد مسماع سے سننے پر سنائی دینے لگے گی +

مذکورۂ بالا علامات طبیعیہ کے متعلق یہ خیال نہیں کرلینا چاہیئے کہ اگر کسی شخص میں پائی جائیں تو ان سے سل کی یقینی اور قطعی تشخیص ہو جائیگی کیونکہ سل کے مریض کے پھیپھڑوں میں جو علامات طبیعیہ پائی جاتی ہیں وہ بہت ہی مختلف قسم کی ہوتی ہیں اور تعداد میں بھی بہت زیادہ ہوتی ہیں ان علامات کی نوعیت کا اختلاف نیز تعداد میں کمی بیشی کا سبب سل کے زخم کی نوعیت کا اختلاف سل کے درجوں کا اختلاف اور پھیپھڑوں کے مقامات کا اختلاف ہوا کرتا ہے۔ اسلئے پھیپھڑوں کی علامات طبیعیہ کے ذریعہ تشخیص سل کے لئے کوئی صحیح اور حقیقی معیار قائم نہیں کیا جاسکتا، اور نہ اس کے لئے کوئی قطعی اور یقینی قواعد مرتب کئے جاسکتے ہیں، لہذا صرف علامات طبیعیہ پر سل کی تشخیص کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ مریض کے سینے کا مکمل طور پر امتحان کر لیا جائے، آنکھ، ہاتھ، مسماع الصدر اور دیگر ذرائع جو مہیا ہوسکیں انکے استعمال میں کوتاہی نہ کی جائے۔ اس امتحان کے بعد مریض کے سینہ میں جو علامات طبیعیہ محسوس ہوں۔ اُن کو پیش نظر رکھکر مریض کے گذشتہ حالات نیز اسکی موجودہ علامات اور اسکے مختلف فضلات کے کیمیاوی اور خوردبینی امتحانات کے نتائج کے مجموعہ پر غور کیا جائے۔ اب اگر مریض کی علامات طبیعیہ کی تائید مریض کے گذشتہ حالات، اسکی موجودہ علامات اور اُسکے فضلات کے امتحانات سے ہوتی ہو تو سل کی تشخیص کے متعلق اکثر مریضوں میں بڑی حد تک یقین کے ساتھ فیصلہ کیا جاسکتا ہے +

(۲) امتحان درنین (سلین)

درنین کے ذریعہ سے امتحان کرنے سے اگر نتیجہ مثبت نکلے تو اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مریض کو سل کی تعدی ہوگئی ہے لیکن اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ سل کی تعدی ترقی کرکے سل کے مرض میں تبدیل ہوگئی ہے یا محض تعدی کی حالت میں ہے یعنی جراثیم سلیہ مریض کے جسم میں نشو و نما پاکر ترقی کر رہے ہیں۔ اور پھیپھڑوں میں سلی

قروح پیدا کر رہے ہیں۔ یا خاموشی اور سکون کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور پھیپھڑوں کو کسی قسم کی اذیت نہیں پہونچا رہے ہیں۔ اس لئے یہ امتحان بھی مرض سل کی تشخیص کے لئے کوئی مفید امتحان نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے مرض سل اور تعدیٔ سل میں تفریق نہیں ہو سکتی۔ یعنے اگر مرض سل ہو تب بھی یہ مثبت ہوتا ہے اور اگر صرف تعدیٔ سل ہو گئی ہو، اور مرض سل پیدا نہ ہوا ہو، تب بھی مثبت ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ اس امتحان میں ایک بہت بڑا خطرہ بھی ہے وہ یہ کہ درنین کے امتحان سے پھیپھڑے کے اس مقام میں جہاں پر سل کی صرف تعدّی ہو چکی ہے اور مرضی تغیرات پیدا نہیں ہوئے ہیں۔ ایسے مرضی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں جو ان خاموش اور ساکن جراثیم سلیہ کو متحرک اور فعّال کر دیتے ہیں جس سے مرض سل کے پھیلنے اور پھیپھڑوں کے وسیع حصہ کے مبتلائے مرض ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے، اس قسم کے تغیرات درنین کے امتحان سے پندرہ فیصدی مریضوں میں ظاہر ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اس امتحان تشخیص مرض سل کے لئے استعمال کرنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ جہانتک ممکن ہو اس سے احتراز کرنا چاہیئے ٭

امتحان درنین کا بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ درنین کی ماہیت بیان کر دی جائے۔ درنین کو دوسرے الفاظ میں مادّہ سلیہ یا مادّہ دقیہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ وہ مادّہ ہے کہ جو جراثیم سلّیہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ یہ مادّہ سب سے پہلے ۱۸۹۰ء میں تیار کیا گیا تھا، اس کے بعد اس میں بہت سی ترمیمیں ہوئیں اور تقریباً پچاس سے زیادہ درنین ابتک تیار کی گئیں۔ امتحان درنین میں جو درنین استعمال کی جاتی ہیں وہ حقیقت میں وہی ہے، جو سب سے پہلے تیار کی گئی تھی جس کو قدیم درنین کہا جاتا ہے۔ اس کے تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ گاڑھی تیز یخنی بنا کر اس کو چھان لیا جاتا ہے اور اسکے اندر کم از کم چار ہفتہ اور زیادہ سے زیادہ آٹھ ہفتہ تک جراثیم سلیہ کا نشوونما ہونے دیا جاتا ہے۔ یخنی کو گاڑھا اس طرح کیا جاتا ہے کہ اسکو کسی برتن میں ڈال کر برتن کو گرم پانی پر رکھکر اتنی دیر تک گرم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اصلی حجم کا $\frac{1}{10}$ حصہ رہ جائے۔ اس کے اندر ۵۰ فیصدی گلیسرین ہوتی ہے ٭

درنین کا امتحان ان لوگوں میں مثبت ہوتا ہے، جن کو جراثیم سلّیہ کی تعدّی ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں میں جراثیم سلّیہ موجود نہیں ہوتے ہیں ان میں اس امتحان کا اثر ظاہر نہیں ہوتا ٭

طریقۂ امتحان

درنین کے امتحان کے کئی طریقے ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ سادہ اور آسان یہ ہے کہ کلائی کے سامنے کی جلد کو الکحل سے اس طرح صاف کیا جائے کہ ایک روئی کا پھویہ الکحل میں بھگو کر جلد کو اس سے پونچھ دیا جائے ٭

جلد کے خشک ہو نیکے بعد درنین کا ایک قطرہ اس پر لگا دیا جائے۔ اور تقریباً اس سے دو انچ کے فاصلہ پر گلیسرین کے پچاس فیصدی محلول کا ایک قطرہ لگا دیا جائے۔ اور ایک نشتر سے اس مقام کی جلد کو جس پر درنین کا قطرہ پڑا ہوا ہے اس طرح چھیل دیا جائے کہ جلد کے صرف بالائی پرت میں خراش پیدا ہو جائے اور نیچے کا پرت محفوظ رہے۔ لیکن درنین کے قطرہ کے مقام کو چھیلنے سے پہلے گلیسرین والے قطرے کے مقام کو چھیل لینا چاہیئے۔ تاکہ گلیسرین کے قطرہ کے مقام کو درنین کی تعدّی نہ پہونچے۔ اگر نشتر دستیاب نہ ہو تو صرف سوئی کی نوک سے بھی یہ کام کیا جا سکتا ہے اور جلد کو صرف اتنا چھیلا جائے جتنا کہ چیچک کا ٹیکہ لگانے کی صورت میں چھیلا جاتا ہے۔ یعنے خون نہ نکلنے پائے صرف عروق جاذبہ میں سے رطوبت خارج ہو جائے۔ تاکہ درنین جذب ہو سکے۔ جلد میں خراش پیدا کر نیکے پانچ منٹ بعد درنین کے اس حصّہ کو جو جذب ہونے کے بعد باقی بچا ہے۔ روئی کے پھویہ سے صاف کر لیا جائے۔ اگر یہ شخص جس کے درنین کا ٹیکہ لگایا گیا ہے، سل کی تعدی سے پاک ہے۔ یعنے اسکے جسم میں کہیں بھی جراثیم سلّیہ موجود نہیں ہیں تو گلیسرین کے قطرہ کے مقام اور درنین کے قطرہ کے مقام کی جلد ایک حالت میں ہوگی۔ ایسی حالت سے یہ ثابت ہوگا کہ امتحان درنین کا نتیجہ منفی ہے اور اگر اس مقام کی جلد کے گرد و پیش میں جہاں درنین کا قطرہ لگایا گیا تھا سرخی نمایاں ہو جائے، اور اس مقام کی جلد کچھ ابھر کر سخت ہو جائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ امتحان درنین مثبت ہے۔ یعنے اس شخص کو سل کی تعدی ہو چکی ہے، اور اسکے جسم میں کہیں نہ جراثیم سلّیہ موجود ہیں۔ خواہ وہ مرض سل پیدا کر رہے ہوں یا خاموشی اور سکون کی حالت میں ہوں اس امتحان سے بعض اشخاص میں معمولی سرخی پیدا ہوتی ہے اور بعض اشخاص میں بہت زیادہ نمایاں سرخی پیدا ہو کر خاصے حصّہ میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ورم بھی ہوتا ہے۔ دبانے سے چبھن بھی ہوتی ہے۔ اور بعض بعض مریضوں میں عروق جاذبہ میں ورم ہو کر اوپر کی طرف چڑھنے لگتا ہے۔ درنین کے لگانے کے بعد اس قسم کے آثار یعنے سرخی وغیرہ عموماً کم از کم بارہ گھنٹے میں اور زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض شاذونادر صورتوں میں چار یا چھ گھنٹے کے اندر نمایاں ہوتے ہیں۔ اور بعض مریضوں

ہیں کئی دن کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

(۳) اشعہ مجہولہ اشعہ مجہولہ (اکیس ریز) کے ذریعہ سے مرض سل کی تشخیص کرنا ایک اچھا طریقہ ہے اور اکثر صورتوں میں اس سے تشخیص میں نمایاں مدد ملتی ہے۔ لیکن اس تلخ حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ اکیس ریز کے فوٹو عموماً غلط پڑھے جاتے ہیں یعنے اکیس ریز کے فوٹو میں ایسے مرضی تغیرات سمجھے اور پڑھے جاتے ہیں جو مریض کے اندر غیر طبعی تغیرات کو ظاہر نہیں کرتے۔ اسلئے اکیس ریز کے فوٹو سے صحیح نتیجہ نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے طبعی اور تندرست سینوں کے فوٹو کا کافی مطالعہ ومشاہدہ کیا گیا ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سینہ کے اکیس ریز کے فوٹو میں اگر کوئی غیر طبعی گہرے مقامات (شیڈو) موجود ہوں تو صرف یہ کثافت کے اختلاف کو ظاہر کرتے ہیں۔ اپنے سبب کو عموماً نہیں بتاتے اسکے علاوہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض مریضوں میں مرض سل کی علامات طبعیہ اور صرف تغذیہ کی علامات طبعیہ بالکل یکساں ہوتی ہیں۔ لیکن اگر دونوں مریضوں کے سینوں کے اکیس ریز سے فوٹو لئے جائیں تو ان دونوں فوٹوؤں میں خفیف سا اختلاف پایا جائیگا۔ باوجودیکہ دونوں مریضوں کے سینوں کی علامات طبعیہ بالکل یکساں ہیں۔ اسلئے آج کل مرض کی تشخیص کے لئے اکیس ریز کے فوٹو کو ایک اہم اور قابل اعتبار ذریعہ تشخیص سمجھنے کی جو وبا پھیلی ہوئی ہے وہ بہت ہی گمراہ کن ہے۔

ڈاکٹر لارین براؤن جن کے اقوال سل ودق کے متعلق نہایت محقق اور مستند تسلیم کئے جاتے ہیں اکیس ریز سے سل کی تشخیص کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:۔

"سل کی اکیس ریز کے ذریعہ سے تشخیص کرنے کے طریقہ پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کا خیال اور اسکو سل کی تشخیص کی گتھیوں کو سلجھانے کا آسان راستہ تصور کرنا ایک نمایاں اور فاش غلطی ہے"۔

حقیقت میں اکیس ریز سے سل کی تشخیص میں جس حد تک مدد ملتی ہے، وہ صرف یہ ہے کہ مریض کے گذشتہ حالات اسکی علامات ظاہرہ و باطنہ نیز علامات طبعیہ کے ساتھ اس کو بھی شریک کرکے ان سب کے مجموعے پر غور کیا جائے اور جو علامات ظاہرہ اور علامات طبعیہ معلوم ہوئی ہیں اُنکے سبب کو دریافت کرنے میں نیز انکے باہمی تعلقات کو معلوم کرنے میں اکیس ریز کے فوٹو سے بھی مدد لی جائے۔ اس سے زیادہ عکس ریز سے توقع رکھنا یقیناً گمراہ کن اور تشخیص میں غلطی کے ارتکاب کا باعث ہوگا۔

(۴) مخصوص امتحانات سل کی تشخیص کے لئے مختلف قسم کے مخصوص امتحانات بھی کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی امتحان ایسا نہیں ہے جس سے سل کی یقینی اور قطعی تشخیص ہوسکے۔

(۵) توہم سل کی تشخیص کے سلسلہ میں بعض اطباء خصوصاً طب جدید کے حاملین اکثر مریضوں کے متعلق یہ فیصلہ کردیتے ہیں کہ وہ سل میں مبتلا ہے۔ ان میں ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کی شکایات سینہ اور پھیپھڑہ سے تعلق رکھتی ہیں لیکن جو علامات ان میں موجود ہوتی ہیں وہ سل کے علاوہ کسی دوسرے سبب کی طرف منسوب کی جاسکتی ہیں۔ یہانتک کہ بعض ڈاکٹر ایسے مریضوں کے متعلق بھی سل کا فیصلہ کردیتے ہیں جن کو معمولی کھانسی ہوتی ہے لیکن انکے علاج سے اس میں نمایاں تخفیف نہیں ہوتی ہے سل ودق کی تشخیص میں اس قسم کی وہم پرستی سے بعض مریضوں میں غلطی ہوجاتی ہے۔ اور جن اشخاص کو حقیقتاً سل نہیں ہے انکو مسلول سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ مریض کے حق میں کچھ اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ عام طور پر سل کے مریض کو ذلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اس کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ اور جس طرح سے جذامی سے لوگ بچتے ہیں۔ اسی طرح سل کے مریض سے بھی لوگ احتراز کرتے ہیں۔ نیز سل کے مریض کو نہ کوئی ملازمت ملتی ہے اور نہ کوئی کمپنی اسکی زندگی کا بیمہ کرتی ہے، اسلئے کسی شخص کے متعلق مسلول ہونے کا فیصلہ کرنا نہایت احتیاط وغور وخوض اور سمجھ کا متقاضی ہے۔ اور جب تک قطعی اور یقینی دلائل سے سل ثابت نہ ہو کسی مریض کے متعلق سل کی تشخیص کرنا بالکل نامناسب بلکہ ناجائز ہے۔ اگر کسی مریض کے متعلق سل کا شبہ ہو تو مریض سے اور اسکے خاندان سے صرف شبہ اور احتمال کا اظہار کرنا چاہئے یقین اور گمان غالب کے ساتھ اظہار رائے نہیں کرنا چاہئیے۔

حاصل کلام مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ مرض سل کی تشخیص ایک نہایت ہی پیچیدہ اور مشکل مسئلہ ہے۔ صرف علامات طبعیہ یا صرف علامات ظاہرہ وباطنہ یا صرف گذشتہ وموجودہ حالاتِ مریض۔ یا صرف بلغم، خون، قارورہ وغیرہ کے امتحان یا صرف مخصوص امتحانات، مثلاً امتحان درنین عکس ریز وغیرہ سے صحیح تشخیص نہیں ہوسکتی ہے۔ اگر اسکے لئے کوئی قابل اعتماد طریقہ ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ مریض

کے گذشتہ اور موجودہ حالات، اس کے خاندانی حالات، مریض کے سینہ کی علامات طبیعیہ، مرض کی علامات ظاہرہ و باطنہ، مریض کے فضلات کے امتحانات، نیز مخصوص امتحانات مثلاً امتحان درنین اور عکس ریز وغیرہ کے مجموعے پر غور کرنیکے بعد نیز علامات کے باہمی تعلقات اور انکے اسباب کے باہمی ارتباطات پر غور وخوص کرنیکے بعد بعض صورتوں میں گمان غالب کے ساتھ اور بعض صورتوں میں یقین کے ساتھ تشخیص کی جاسکتی ہے +

سل کی تشخیص دیگر امراض سے

سل کی مقامی علامات نیز علامات عامہ اتنی کثیر التعداد اور اتنی مختلف ہیں کہ اس بیماری کی بے شمار اور مختلف شکلیں بن گئی ہیں، اور بہت سے امراض سے اپنی علامات کے لحاظ سے متشابہ ہونے کی وجہ سے طبیب کو مرض سل کا بہت سی بیماریوں سے اشتباہ ہوجاتا ہے اس لئے ذیل میں ان بیماریوں کو تفصیل کیساتھ بیان کیا جاتا ہے جن کی علامات سل کی علامات سے ملتی ہیں اور جن کو کبھی سل سمجھ لیا جاتا ہے اور کبھی سل کو ان بیماریوں میں سے کوئی بیماری خیال کرلیا جاتا ہے +

کھانسی کھانسی کی اکثر صورتوں میں سل سے اشتباہ نہیں ہوتا اور کھانسی اور سل میں بآسانی تفریق وامتیاز کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ کھانسی کے مریض کے دونوں پھیپھڑوں میں علامات طبیعیہ موجود ہوتی ہیں اور سل کے مریضوں میں عموماً ایک پھیپھڑے میں شروع ہوتی ہے۔ نیز کھانسی کے مریض کے تنفس کی آوازوں میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ اور نہ مریض کے سینہ کو ہاتھ سے ٹھونکنے پر (قرع) کوئی غیر طبعی تغیر محسوس ہوتا ہے، نیز کھانسی کی وجہ سے جو علامات عامہ پیدا ہوتی ہیں، وہ اتنی شدید نہیں ہوتیں جتنی سل میں ہوا کرتی ہیں۔ البتہ ناک اور حلق کے مزمن نزلہ کے نتیجہ میں جو کھانسی پیدا ہوجاتی ہے اس کی تشخیص سل سے ذرا مشکل ہے کیونکہ اس قسم کے مزمن نزلہ کے سبب سے جو کھانسی پیدا ہوتی ہے اسکے سلسلہ میں بعض مریضوں میں پھیپھڑوں کی چوٹیوں پر یا انکے بالائی لوتھڑوں میں مقامی علامات طبیعیہ اور تغیرات پیدا ہوجاتے ہیں۔ نیز ناک اور حلق کا مزمن نزلہ بعض مریضوں میں عموماً علامات عامہ مثلاً انجار، ذبول عام، بے چینی وغیرہ بھی پیدا کردیتا ہے بعض مریضوں میں اس نزلہ کے سلسلہ میں بلغم کے اندر خون کی دھاریاں بھی موجود ہوتی ہیں اور کبھی خون آمیز سرخ بلغم بھی خارج ہوتا ہے۔ یہ خون ناک اور حلق کے نزلی التہاب کی وجہ سے بلغم کے ساتھ آمیز ہوجایا کرتا ہے۔ اس قسم کی صورتوں سے سل کی تفریق اور تشخیص مشکل ہوجاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں صحیح تشخیص تک پہونچنے کے لئے اس نکتہ کو یاد رکھنا چاہئیے کہ جو کھانسی سل کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے۔ اس کے مریض کے بلغم میں رطوبت بیضیہ کبھی نہیں پائی جاتی +

ناک اور حلق کے مزمن نزلہ کے بعض مریضوں میں اشتباہ کی وجہ یہ بھی ہوجاتی ہے کہ بعض شاذ ونادر صورتوں میں ان کے بلغم میں تیز تیزابی جراثیم بھی پائے جاتے ہیں۔ چونکہ جراثیم سلیہ بھی تیز تیزابی ہیں۔ اسلئے ان جراثیم کا اشتباہ جراثیم سلیہ سے ہوجاتا ہے لیکن ان دونوں قسم کے جراثیم میں بآسانی تفریق کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ جراثیم سلیہ اگر بعض حیوانات کے جسم میں پہونچائے جائیں تو ان میں مرض پیدا ہوجائیگا اور جو جراثیم مزمن نزلہ کے مریض کے بلغم سے خارج ہوتے ہیں ان کو کسی حیوان کے جسم میں پہونچانے سے مرض سل پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ کوئی اور مرض بھی پیدا نہیں کرتے (**نوٹ**) تیز تیزابی جراثیم وہ جراثیم ہیں جو رنگ دیئے جانیکے بعد تیز تیزاب سے بھی سفید نہیں ہوتے یعنی ان کا رنگ نہیں اڑتا۔ یہ خاصہ جراثیم سلیہ کا ہے۔ اور ان جراثیم کا بھی ہے جو مزمن نزلہ زکام کے بعض مریضوں کے بلغم میں خارج ہوتے ہیں +

زکام وبائی کبھی شدید سل ایسی علامات کے ساتھ شروع ہوتی ہے جو زکام وبائی کی علامات کے بہت متشابہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اس کو غلطی سے زکام وبائی تشخیص کرلیا جاتا ہے۔ اس قسم کے مریضوں کے پھیپھڑوں کی چوٹیوں میں ترشّب مواد بھی موجود ہوتا ہے۔ جو ایک یا دو مہینے کے بعد زائل ہوجاتا ہو اور پھیپھڑوں کی چوٹیاں صاف ہوجاتی ہیں۔ پھیپھڑوں کی چوٹیوں میں مذکورہ بالا ترشّب مواد کے سبب سے اس قسم کی صورتوں کو ذات الریہ فُصیصی سمجھ لیا جاتا ہو اور اس کا سبب زکام وبائی قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئیے کہ جب کبھی کسی شخص کو شدید زکام وبائی کی شکایت ہوجانیکے بعد کھانسی ہوجائے یا اس کے پھیپھڑوں میں مرضی تغیرات پیدا ہوجائیں تو اس کی بیماری کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے سے پہلے اسکے سینہ کا بار بار امتحان کیا جائے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر مریض کے سینہ کے مرضی تغیرات یا ترشّب مواد ایک یا دو مہینے کے بعد غائب ہوجائیں۔ اور پھیپھڑہ بالکل صاف ہوجائے تب بھی یہ فیصلہ یقین کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کو سل کی بیماری نہیں ہے +

اتساع عروق خشنہ

پھیپھڑوں کی ہوائی نالیاں جب پھیل جاتی ہیں اور ان کے اندر بلغم جمع ہوتا رہتا ہے اور ایک جگہ زیادہ عرصہ تک رہنے کی وجہ سے نیز مختلف جراثیم کی تعدی کی وجہ سے اس میں سخت تعفن پیدا ہو جاتی ہو۔ تو اس کو اتساع عروق خشنہ کہتے ہیں۔ یہ بلغم اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ جب وہ کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے تو اس کی تعفن مریض اور تیماردار کے لئے بعض اوقات ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ سل کی بیماری میں بھی بعض مریضوں کے بلغم میں تعفن ہوتی ہو اور دیگر علامات بھی ان دونوں بیماریوں کی متشابہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اتساع عروق خشنہ کا سل سے اور سل کا اتساع عروق خشنہ سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔ ان دونوں بیماریوں میں اس طرح تفریق کی جاسکتی ہے کہ اتساع عروق خشنہ کی بیماری میں مریض کے گذشتہ حالات دریافت کرنے سے یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کھانسی کی عرصہ سے شکایت ہو، اور اسکے ساتھ بلغم بھی آتا رہا ہے یہ شکایت بعض مریضوں میں برسوں رہتی ہے۔ نیز سینہ کے نصف اسفل میں تغیرات اور علامات طبیعیہ پیدا ہوتی ہیں۔ اور متعفن بلغم کے اندر جراثیم سلیہ نہیں پائے جاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نفث الدم کی شکایت اتساع عروق خشنہ میں اکثر ہوا کرتی ہے۔

ورم فضائی

فضاء جبہی اور فضاء بربخی کے مزمن التہاب نزلی کے نتیجہ میں پھیپھڑوں کے اندر بھی التہاب نزلی ہو کر اس قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جن کا سل کی علامات سے اشتباہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً کمزوری، ذبول، بھوک نہ لگنا، نقص الدم، کھانسی، بلغم کا اخراج، خفیف بخار اور کبھی کبھی تیز بخار اس قسم کے التہاب نزلی رئوی کی تشخیص سل سے اس طرح کی جاسکتی ہے کہ معمولی التہاب نزلی رئوی عموماً پھیپھڑے کے نصف اسفل میں پیدا ہوتا ہے اور سل کا التہاب عموماً پھیپھڑے کے نصف اعلیٰ میں ہوا کرتا ہے۔ نیز معمولی التہاب نزلی رئوی کے اسباب رفع کرنیکے بعد وہ خود بخود زائل ہو جاتا ہے۔ یعنے ورم فضاء جبہی یا ورم فضاء بربخی کے علاج کے بعد التہاب نزلی رئوی بھی جاتا رہتا ہے لیکن پھیپھڑے کا ورم سلی فضاء جبہی یا فضاء بربخی کے اورام کے زائل ہونے کے بعد نہیں جاتا اس موقع پر یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر پھیپھڑے کے ورم کے متعلق یہ شبہ ہو جائے کہ وہ غیر سلی ہے تو مریض کی فضاء جبہی اور فضاء بربخی وغیرہ کا عوز سے امتحان کرنا چاہیئے کیونکہ پھیپھڑے کے ورم غیر سلی کا سبب اکثری فضاء جبہی یا فضائے بربخی کا مزمن التہاب نزلی ہوا کرتا ہے۔

(نوٹ) فضاء جبہی ان دو ہوائی تجویفوں کا نام ہے، جو پیشانی کی ہڈی کے نیچے کے کنارے میں واقع ہیں۔ فضاء بربخی وہ ہوائی تجویف ہو جو اوپر کے جبڑے کی ہڈی میں واقع ہے۔ یہ دونوں تجویفیں چونکہ ناک کی تجویف میں کھلتی ہیں۔ اسلئے جب نزلہ یا زکام ہو جاتا ہے تو ناک کی غشاء مخاطی کا التہاب نزلی کبھی ایک اور کبھی ان دونوں تجویفوں تک پہونچ جاتا ہو۔ زکام کے بعض مریض اکثر پیشانی کے مقام پر درد کی شکایت کرتے ہیں۔ کیونکہ التہاب نزلی یہانتک پہونچ کر درد کا باعث ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کی غیر سلی تعدی مزمن

یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جس کا اطلاق پھیپھڑوں کے ان تمام مختلف حالات پر کیا جاتا ہے جن میں پھیپھڑوں کے اندر غیر سلی تعدی ہو کر سل کے متشابہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس قسم کی علامات عموماً ذات الریہ اور زکام وبائی کے مادہ سے پیدا ہوتی ہیں اس کی تشخیص سل سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس بیماری میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اسفل میں ورم ہوتا ہے اور سل میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اعلیٰ میں ورم ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بیماری کے حملے بار بار ہوتے ہیں۔ یعنے ایک مرتبہ اس بیماری کی علامات ظاہر ہونے کے بعد بالکل صحت ہو جاتی ہو اس کے بعد پھر اس قسم کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس قسم کی علامات ذات الریہ فصیصی کے بعد بھی بعض مریضوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ بلکہ ذات الریہ کے ساتھ ساتھ شروع ہوتی ہیں اور مستقل طور پر قائم رہتی ہیں۔

تلیف الریہ

جس کو شیخ الرئیس نے جفاف الریہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ وہ حالت ہو جس میں پھیپھڑے کی ساخت ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ شکایت عموماً ان لوگوں کو ہو جاتی ہے جو خاک دھول کی فضا میں کام کرتے ہیں۔ مثلاً کوئلہ کی کانوں میں کام کرنے والے یا سنگ تراش یا پاٹری کے کارخانوں میں کام کرنے والے اس قسم کے مریضوں کے پھیپھڑوں میں مزمن سل لیفی کی علامات موجود ہوتی ہیں۔ تلیف الریہ اور مزمن سل لیفی میں تفریق کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ کیونکہ تلیف الریہ اور سل لیفی عموماً دونوں ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

دُبَیلۃُ الرّیہ

ناک یا حلق کے عمل جراحی کے سلسلہ میں یا ذات الرّیہ فصی کے بعد کبھی کبھی پھیپھڑے میں پھوڑا ہو جایا کرتا ہے۔ ان پھوڑوں کی تشخیص عموماً بہت مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے پھیپھڑوں میں جو علامات طبیعیہ پیدا ہوتی ہیں وہ بہت مشتبہ ہوتی ہیں۔ البتہ عکس ریز سے تشخیص میں خاصی مدد ملتی ہے اور مریض کے گذشتہ حالات کو بھی تشخیص میں خاصی اہمیت ہے +

پھپھوند کے جراثیم کی تعدّی

کبھی کبھی بعض مریضوں کے پھیپھڑوں میں پھپھوند کے جراثیم کی تعدی بھی ہو جایا کرتی ہے لیکن اس کی تشخیص سل سے بآسانی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے مریض کے بلغم میں پھپھوند کے جراثیم بھی ہوتے ہیں جو اپنے مخصوص امتحان کے ذریعہ سے دریافت ہو سکتے ہیں +

دَمَہ اور نفخ الرّیہ

اگر دمہ یا نفخ الریہ کے ساتھ ساتھ سل کی بیماری بھی موجود ہو تو علامات طبیعیہ کے ذریعہ سے سل کی تشخیص بہت مشکل ہوتی ہے۔ البتہ عکس ریز سے ایسی صورتوں میں کافی مدد ملتی ہے +

پھیپھڑہ کی رسولیاں

پھیپھڑوں کے اندر ابتدائی رسولیاں بھی ہوتی ہیں اور ثانوی رسولیاں بھی ہوا کرتی ہیں۔ ثانوی رسولیاں وہ ہیں۔ جو پھیپھڑے کے علاوہ کسی دوسرے مقام پر خبیث رسولی کے نمایاں ہونے کے سلسلہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً منہ میں یا گردن پر یا کسی اور جگہ سرطان پیدا ہو جائے تو کبھی کبھی ثانوی رسولی پھیپھڑے میں بھی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ پھیپھڑے کی رسولیوں کی علامات سل کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ پھیپھڑے کی رسولی کی صورت میں سینہ میں درد ہوتا ہے، غشاء الریہ سے رطوبت مترشح ہو کر تجویف صدر میں اکٹھی ہوتی رہتی ہے اور کبھی خون آمیز بھی ہوتی ہے۔ علامات طبیعیہ رسولی کے حجم اس کے مقام اور اسکی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ اس کی تشخیص کے لئے بھی عکس ریز بہت مفید چیز ہے۔ رسولیوں کے مختلف اقسام میں سے دو قسم کی رسولیاں پھیپھڑوں میں زیادہ تر دیکھی گئی ہیں۔ ایک سلعہ سرطانیہ اور دوسری سلعہ لحمیہ۔ کلاہ گردہ کی رسولی کے سلسلہ میں بھی ثانوی رسولیاں پھیپھڑوں میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں اس قسم کی رسولی کی صورت میں نفث الدم ایک اکثری علامت ہے +

کبھی کبھی پھیپھڑوں میں کیسِ جلدی بھی پیدا ہو جاتی ہے، اگر یہ قصبۃ الرّیہ کی کسی شاخ میں پھٹ جائے تو کھانسی کے بلغم میں بال بھی کبھی کبھی پائے جاتے ہیں +

پھیپھڑے کی آتشک

پھیپھڑے کی آتشک، اگرچہ یہ بہت قلیل الوقوع ہے۔ اس کو بھی سل کی تشخیص میں ملحوظ رکھنا چاہیئے خصوصاً ایسی صورتوں میں جب کہ مریض کے پھیپھڑوں میں تلیّف پیدا ہو گیا ہو۔ لیکن اس تلیف کا سبب سل کا مادہ ثابت نہ ہو سکا ہو، یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگران مریضوں میں امتحان واسرمانی مثبت ہو تو اس سے لازمی طور پر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ مریض کے پھیپھڑے کی شکایت آتشک کی وجہ سے ہی۔ کیونکہ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک شخص کو سل بھی ہے اور آتشک بھی +

حمّیٰ معویہ

بعض مریضوں میں سل کی بیماری ایسی علامات کے ساتھ شروع ہوتی ہے جو حمّیٰ معویہ یعنے موتی جھرہ کی علامات کے بہت مشابہ ہوتی ہیں۔ اس قسم کی سل کی تشخیص حمّیٰ معویہ سے اس طرح کی جاسکتی ہے کہ سل میں بخار اس مخصوص تدریجی ترقی کے ساتھ روزانہ نہیں بڑھتا ہے جس طرح کہ موتی جھرے میں بڑھتا ہے۔ نیز مختلف اوقات میں بخار کی کمی بیشی اتنی خفیف نہیں ہوتی جیسی کہ حمّیٰ معویہ میں ہوتی ہے بلکہ دن کے ایک حصہ میں بخار بہت کم ہو جاتا ہی۔ اور دوسرے حصہ میں خوب بڑھ جاتا ہے۔ نیز اسکے مریض کو اگر آرام اور سکون پہونچایا جائے تو بخار کم ہونے لگتا ہے لیکن حمّیٰ معویہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ حمّیٰ معویہ کے مریض کی نبض بہ نسبت بخار کے بطی ہوتی ہے۔ یعنی جس درجہ کے بخار کے لئے جس رفتار کی نبض ہونی چاہیئے اس سے نسبتاً بطی ہوگی لیکن سل کی بیماری میں نبض اور بخار میں معمولی تناسب قائم رہیگا یعنے جس درجہ کے بخار میں جتنی تیز نبض ہونی چاہیئے اتنی ہی تیز ہوگی +

موسمی بخار

جن مقامات میں موسمی بخار کثرت سے ظاہر ہوتا ہے اگر وہاں کسی شخص کو سل کی بیماری اس طرح شروع کہ شام کے وقت بخار سردی لگ کر بڑھ جاتا ہو تو اس کو عموماً موسمی بخار تشخیص کر لیا جاتا ہی۔ ایسی اشتباہ کی صورتوں میں سل کی تشخیص موسمی بخار سے کوئی مشکل نہیں ہوتی۔ کیونکہ خون کا امتحان کرنے کے بعد اگر اس میں موسمی بخار کے جراثیم موجود نہ ہوں۔ اور مریض میں سل کی دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ موجود ہوں۔ نیز پھیپھڑوں کے اندر سل کی مخصوص علامات طبیعیہ موجود ہوں تو اس کو موسمی بخار سے تشخیص کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی

ذات الریہ فصی اور ذات الریہ فصیصی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض سل ذات الریہ فصی کی شکل میں شروع ہوتا ہے ایسی صورت میں ذات الریہ فصی کی تمام علامات ظاہرہ و باطنہ مریض میں موجود ہوتی ہیں۔ اس قسم کی سل کی تشخیص ذات الریہ فصی سے پہلے ہفتہ میں بہت ہی مشکل ہے۔ البتہ ایک ہفتہ گذر جانیکے بعد سل کی مخصوص علامات نمایاں ہونے لگتی ہیں اور پھر تشخیص میں سہولت ہو جاتی ہے۔ جدید تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سل کا حملہ عموماً ذات الریہ فصیصی کی شکل میں ہوا کرتا ہے۔ اسلئے یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی شخص کو ذات الریہ فصیصی ہونے کے بعد اسکے پھیپھڑوں میں عرصہ تک علامات طبیعیہ موجود رہیں اور اسکے ساتھ سل کی علامات ظاہرہ و باطنہ بھی نمایاں ہو جائیں تو سل کا بہت زیادہ شبہ کرنا چاہیئے +

ورم عفنی بطانۂ قلب قلب کی اندرونی جھلی کے ورم عفنی کو ورم عفنی بطانۂ قلب کہتے ہیں اس کا اشتباہ بھی سل سے اکثر ہو جاتا ہے اس بیماری کی تشخیص سل سے اس طرح کیجاتی ہے کہ ورم عفنی بطانہ میں اس مرض کی مخصوص علامات طبیعیہ قلب کا مسماع سے امتحان کرنیسے معلوم ہو جاتی ہیں۔ نیز طحال بڑھ جاتی ہے، بے قاعدہ بخار رہتا ہے۔ جس کے ساتھ کبھی لرزہ ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، اسکے ساتھ ساتھ مرکز تنفس مثلاً بڑھے ہوئے لوزتین یا ورم زائدہ دودیہ وغیرہ کی موجودگی تشخیص میں مزید مدد دیتی ہے +

قلب کی کواڑیوں کے امراض قلب کی کواڑیوں کے امراض میں تضییق سکر تنائی کا اشتباہ سل سے ہو سکتا ہے اس بیماری میں چونکہ خون بائیں اذن سے واپس ہو کر پھیپھڑوں میں آتا ہے، اسلئے پھیپھڑوں میں امتلاء دموی ہو کر کبھی کبھی نفث الدم کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، چونکہ نفث الدم سل کی ایک اہم علامت ہے اسلئے عموماً سل کا شبہ ہو جاتا ہے لیکن اس بیماری کی تشخیص سل سے کوئی مشکل نہیں ہے، کیونکہ قلب کا امتحان کرنیسے تضییق سکر تنائی کی علامات طبیعیہ محسوس ہوتی ہیں اور پھیپھڑوں کے اندر جو علامات طبیعیہ موجود ہوتی ہیں وہ انکے نصف اسفل میں ہوتی ہیں اور دونوں پھیپھڑوں میں ہوتی ہیں اور سل کی بیماری میں عموماً پھیپھڑوں کے نصف اعلیٰ میں ہوتی اور عموماً ایک پھیپھڑے میں ہوتی ہیں +

مہلک نقص الدم اور ورم ابیض ان دونوں بیماریوں کا اشتباہ کبھی کبھی سل سے ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن ان دونوں کی تشخیص سل سے بہت آسان ہے۔ چنانچہ خون کے امتحان سے ان دونوں بیماریوں کی تشخیص یقین کے ساتھ ہو جاتی ہے +

مرض اخضر یہ بھی ایک قسم نقص الدم ہے جو نوجوان لڑکیوں کو ہوا کرتا ہے اس کا اشتباہ سل سے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ سل کی ابتدا میں مرض اخضر کی علامات عام طور پر ہوا کرتی ہیں۔ لیکن سل کی دیگر علامات ظاہرہ و باطنہ سے اس کی تشخیص آسانی ہو سکتی ہے +

عظم غدہ درقیہ غدہ درقیہ کے بڑھ جانے سے بھی اس قسم کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو سل کی ابتدائی علامات سے بہت مشابہ ہوتی ہیں، مثلاً خفیف بخار، سریع قلب، ذکاوت حس، خراش کن کھانسی اور دیگر علامات عامہ۔ لیکن اس کی تشخیص سل سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس بیماری میں پھیپھڑوں کے اندر علامات طبیعیہ موجود نہیں ہوتیں۔ البتہ اگر سل اور عظم غدد درقیہ دونوں ایک ہی وقت میں ہو جائیں تو پھیپھڑوں میں بھی علامات طبیعیہ موجود ہونگی +

مرضِ دق کی تشخیص!

از جناب ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب پرنسپل طبیہ کالج دہلی

یوں تو ہر مرض کی تشخیص جس قدر جلد ممکن ہو ہونی چاہیئے لیکن اس کلیہ کی اہمیت جتنی کہ مرض دق اور بعض دیگر امراض سے وابستہ ہے اتنی غالباً دوسرے عام امراض سے نہیں ہے۔ اس لئے کہ مرض دق ایسا مرض ہے جس میں خود بخود اچھا ہوجانے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ بسا اوقات مرض کا حملہ ہونے اور اسکے اچھا ہو جانے تک کبھی مریض یا معالج کو اس کی اطلاع نہیں ہوتی۔ اور یہ حملے کثرت کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں اور اچھے ہوتے رہتے ہیں۔ اس حقیقت کا انکشاف اس طرح ہوا ہے کہ چودہ پندرہ سال کی عمر سے زائد عمر کے اشخاص کی لاش کا معائنہ کیا جائے تو نوّے فی صدی اشخاص میں مندمل شدہ مرض دق کی علامات موجود پائی جائیں گی۔ حالانکہ ان کو کبھی تپ مرض درنی لاحق نہیں ہوا تھا۔ اس کے معنے یہ ہوئے کہ جسم کی معمولی قوت مدافعت عموماً اس قابل ہوتی ہے کہ مرض دق کے معمولی حملہ پر غالب آ جائے۔ لیکن اگر کسی وجہ سے مریض کی قوت مدافعت کمزور ہو جائے ملیریا۔ یا ٹائیفائیڈ پیچش وغیرہ یا دیگر کمزوری پیدا کرنے والے امراض سے، یا زیادہ تیز سمیت پیدا کرنے والے جراثیم کا حملہ ہو تو مرض کے حملہ کا مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اس کی ضرورت ہوتی ہے کہ مریض کی قوتوں کو تقویت پہونچائی جائے اور اس کی تمام قوتوں کو مرض سے مقابلہ کرنے کے لئے محفوظ کیا جائے جسم کے اندر مرض کی موجودگی کو جتنا عرصہ گذرتا جائے گا اُتنی ہی ان مقاصد کی تکمیل میں دشواری ہوتی جائے گی۔ یہاں تک کہ ممکن ہے کہ ایک حد گذر جانے کے بعد مریض کی صحت کی اُمیدیں مفقود ہو جائیں۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جلد از جلد اس مرض کی تشخیص کس قدر ضروری ہے تاکہ آنے والے خطرہ کا فوری مقابلہ شروع کیا جا سکے اور مرض کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ابتداہی میں روکنے کی کامیاب تدابیر شروع کی جا سکیں۔

اس موقع پر ابتدائی زمانہ مرض میں، مرض دق کی تشخیص کے ذرائع اور تدابیر بیان کرنی مقصود ہیں۔ علاج معالجہ سے کوئی سروکار نہیں رکھا جائے گا۔

امراض دقیہ جسم کے خواہ کسی حصہ میں شروع ہوں لیکن مندرجہ ذیل چند عمومی علامتیں ہمیشہ پائی جائیں گی۔

۱۔ حرارت جسمانی۔ دن و رات کے کسی حصہ میں حرارت جسمانی کا ننانوے سے سَو درجہ حرارت تک پہنچ جانا۔ عموماً حرارت کا یہ اضافہ بعد زوال پیدا ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات مریض کو خود اس کا احساس نہیں ہوتا۔ حرارت کی اس کیفیت کو دریافت کرنے کے لئے ہر چار گھنٹہ کے بعد تھرمامیٹر کے ذریعہ سے حرارت جسمانی کا معائنہ کرنا چاہیئے۔

۲۔ کمی خون۔ مذکورۂ بالا علامت کے ساتھ ساتھ نمایاں طور سے جسم میں کمی خون کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جلد پر بجائے تندرستی کی ہلکی سُرخی کے زردی نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ابتداء میں یہ زردی چہرہ اور تمام جسم پر یکساں ہوتی ہے لیکن پھیپھڑے کی دق کے آخری درجات میں شام کے قریب جیسے جیسے حرارت جسمانی ترقی کرتی ہے رخساروں پر سُرخی ظاہر ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے چہرہ بارونق معلوم ہونے لگتا ہے۔ لیکن باقی ماندہ جسم کمزور، دُبلا اور پژمردہ ہونے کی وجہ سے اس غیر طبعی سُرخی کا صحیح اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔

۳۔ کمی وزن۔ مذکورۂ بالا علامتوں کے ساتھ ساتھ جسم دُبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے چربی گھل جاتی ہے عضلات کی طبعی فربہی غائب ہو جاتی ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے اور اس میں جُھریاں پڑ جاتی ہیں۔

۴۔ قوت جسمانی کی کمی۔ رفتہ رفتہ مریض کی جسمانی قوت زائل ہو جاتی ہے اس کا سبب زیادہ تر

۵۔ نقص ہضم ہوا کرتا ہے۔ نقص ہضم بعض مریضوں کو ابتدا ہی سے لاحق ہوتا ہے اور بعض مریضوں کو دیر تک نقص ہضم کی شکایت پیدا نہیں ہوتی۔

بہرحال جراثیم دقیہ (عصائے درنی) جسم کے کسی حصہ میں عمل کر رہے ہوں ان کی پیدا کی ہوئی سمیتیں، مذکورۂ بالا علامتیں ضرور پیدا کریں گی اور ان علامتوں کی موجودگی میں طبیب کا فرض ہے کہ وہ یہ معلوم کر کے فیصلہ کرے کہ آیا یہ علامتیں عصائے درنی پیدا کر رہے ہیں یا نہیں

ابتداء میں اکثر یہ بھی آسانی کے ساتھ نہیں معلوم ہو سکتا ہے کہ مرض کس عضو میں ہے۔ اس کے لئے مریض کا خون اور دوسری رطوبات کا معائنہ کرانا مفید ہوگا۔

معائنۂ خون - امراض دقیہ خالصتاً پیدا ہوں تو اس وقت خون کے سُرخ دانوں کی کمی کے علاوہ کچھ تغیرات خون کے سفید دانوں میں بھی پیدا ہوا کرتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مرض دق کی موجودگی کے شبہات طبیب کے دِل میں زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں۔ خون کے سفید دانوں کی مختلف قسموں کا آپس میں تناسب مندرجہ ذیل طریقہ پر بدل جاتا ہے۔

	بہ حالت تندرستی		بہ حالت مرض
کریات بیضا کثیر النواۃ	تقریباً ۷۴ فیصدی	سے	تقریباً ۵۴ فی صدی
کریات بیضا واحد النواۃ صغیر	″ ۲۰ ″	″ ″	۴۰ ″ ″
کریات بیضا واحد النواۃ کبیر	″ ۵ فی صدی	″ ″	۵ فی صدی
کریات بیضا	″ ۸ ″ ″	″ ″	۱ فی صدی

اس کے علاوہ کریات بیضا کثیر النواۃ کے نواۃ کی تعداد طبعاً مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر دو یا تین نواۃ والے کریات کی تعداد نسبتاً زیادہ پائی جائے تو اُس سے گمان کیا جائے گا کہ مرض دق اغلباً موجود ہے اور حاد قسم کا ہے بعض محققین نے لکھا ہے کہ خون کے اندر جراثیم دقیہ (عصائے درنی) آزاد بھی پائے گئے ہیں لیکن دوسرے محققین نے اس سے اختلاف کیا ہے۔ لہٰذا یہ عمل قابل اعتماد نہیں کہا جا سکتا۔

معائنۂ بلغم - مریض کو اگر کھانسی ہو اور بلغم آتا ہو تو بلغم کا بار بار معائنہ کرانا چاہیئے۔ اگر نتیجہ مثبت ہو یعنی جراثیم مل جائیں تو تشخیص یقینی ہے لیکن منفی نتیجہ کے یہ معنی نہیں نکل سکتے کہ مرض کی موجودگی ناممکن ہے۔ اس لئے بار بار معائنہ کراتے رہنا چاہیئے۔

معائنۂ قارورہ - قارورہ میں پیپ کے ذرات اور عصائے درنی تلاش کرنے چاہئیں۔ گردہ اور مجاری بول میں عصائے درنی کا تعدیہ موجود ہو تو جراثیم مل جاتے ہیں، اور تشخیص یقینی ہو جاتی ہے۔

معائنۂ براز - آنتوں میں قروح موجود ہوں یا پھیپھڑے کی دق میں، اگر مریض بلغم نگل جاتا ہو تو جراثیم براز میں پائے جاتے ہیں۔

اگر ان رطوبات میں براہ راست جراثیم نظر نہ آئیں تو مناسب قسم کی غذائی رطوبتوں میں جراثیم کو کاشت کرکے اور ان کی تعداد کو بڑھا کر دیکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں بھی کامیابی نہ ہو تو مشتبہ رطوبتیں خرگوش کے جسم میں تلقیح کرکے دیکھا جاتا ہے۔ اگر جانور کو مرض دق لاحق ہو جائے اور ہفتہ عشرہ میں اس کی موت واقع ہو جائے اور بعد موت اُس کے جسم سے جراثیم حاصل کر لئے جائیں تو بالکل یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس رطوبت میں جراثیم دقیہ موجود تھے۔

رطوبت نخاعی - اس کے معائنہ سے اگر جراثیم مل جائیں تو اغشیۂ دماغ و نخاع کے مرض درنی پر دلالت کرتے ہیں۔

عکس ریز - ان شعاعوں سے مرض دق کی تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے پھیپھڑے میں سب سے اول وہ پیدا ہونے والی خرابیاں جو معائنہ مریض سے ظاہر نہ ہو سکیں ان شعاعوں کے ذریعہ دکھائی دے جاتی ہیں۔ علاوہ پھیپھڑوں کے غدد لمفاویہ خواہ وہ پھیپھڑوں کی جڑوں میں ہوں یا جداول امعا میں ہوں عکس ریز سے ان کا پتہ چل جاتا ہے۔ ہڈیوں اور مفاصل میں جب مرض دق شروع ہوتا ہے تو عکس ریز کی تصویر اس کو ظاہر کر دیتی ہے۔

غرض مذکورۂ بالا پانچ علامتوں کی موجودگی میں مریض کی نبض تیز اور کمزور ہو تو طبیب کا فرض ہے کہ مرض درنی کی تلاش میں اپنے آپ کو مصروف کرے مختلف رطوبتوں میں جراثیم دقیہ کو تلاش کرے اگر مل جائیں تشخیص یقینی ہے۔ اگر جراثیم نہ ملیں تو یہ یقین کر لینا غلط ہوگا کہ مرض دقیہ موجود نہیں ہے۔ بلکہ اس کے بعد خون کے معائنہ سے مدد لینی چاہیئے۔ اور تمام مشتبہ حالات میں مریض کا علاج مرض دق کے مفروضہ کے ساتھ شروع کرکے تحقیق و تدقیق جاری رکھنی چاہیئے +

معالجات سل ریوی!

"خون محفوظ" کے ذریعہ سے دِق کا علاج

از جناب ڈاکٹر جوزف ہالوس ایم، ڈی نیویارک (امریکہ)

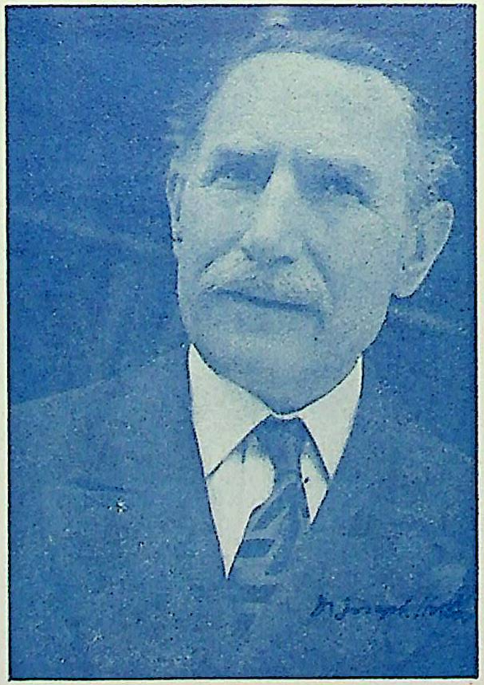
"ڈاکٹر جوزف ہالوس صاحب نے اپنے پچاس سال کے تجربات کو ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے جو عنقریب امریکہ سے شائع ہونے والی ہے۔ ازراہ کرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی اس کتاب کا ایک باب ہمدرد صحت کی خاص اشاعت کے لئے ہمیں بھیجا ہے۔ یہ باب بہت طویل ہے اس لئے ہم دلی شکریہ کے ساتھ صرف اسکے اقتباسات کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

ڈاکٹر اسپینگلر ایک مشہور و معروف محقق ہیں اور ڈاکٹر جوزف ہالوس کی یہ کتاب انہی کی تحقیقات پر مبنی ہے۔ سل کے مریضوں کا ایسے خون کے ذریعہ علاج کرنا کہ جس میں مناعت کردی گئی ہو ڈاکٹر اسپینگلر ہی کا طریقہ ہے۔ اور اگر ڈاکٹر جوزف ہالوس کے بیانات صحیح ہیں تو کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت تک اس بیماری کا اس سے بہتر کوئی اور علاج دریافت نہیں ہوا ہے۔　　ہمدرد صحت"

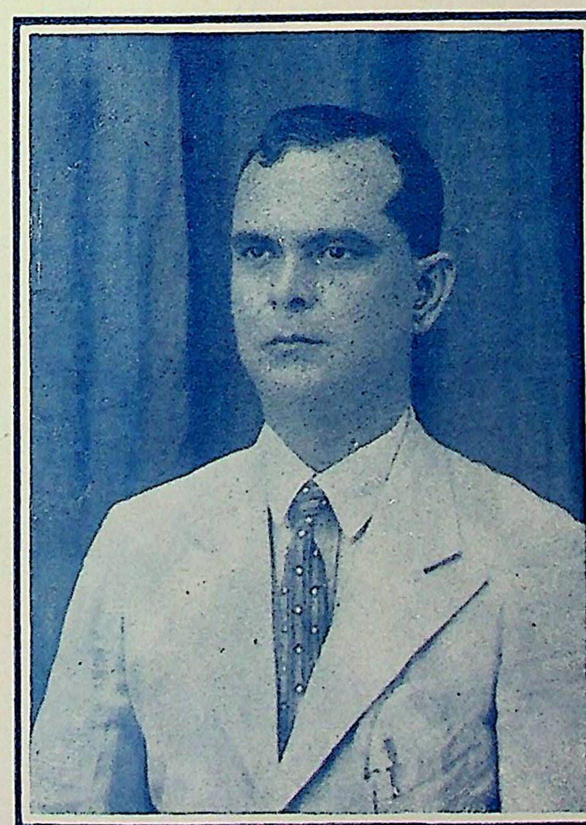
ڈاکٹر کارل اسپینگلر (Dr. Carl spangler) نے ۱۹۰۸ء میں اپنی تحقیقات کا اعلان کیا تھا کہ خون کے ذرات میں مناعت پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اسپینگلر کا بیان ہے کہ مرض سل کے لئے اجسام مانعہ خون کے سیال جزو میں نہیں پیدا ہوتے بلکہ خون کے سرخ ذرات میں پیدا ہوتے ہیں جہاں وہ بے شمار تعداد میں ہیموگلوبین (خون کے سرخ دانوں کا مادہ بلوریہ) کے اندر جمع ہو جاتے ہیں۔ سرخ ذرات مرض کے دفعیہ کی خاطر حسب ضرورت یہ اجسام مانعہ خون کے سیال کو دیا کرتے ہیں۔ اگر مریض کے جسم میں ہم اینٹی جن یعنی ٹیوبرکیولن (سلین) داخل کریں تو سرخ ذرات ٹوٹ کر ایک خاص تعداد میں ان اجسام مانعہ کی آزاد ہو کر خون میں شامل ہو جائے گی۔ اس طرح جو تعداد نکل گئی ہے اسی خون کے سرخ ذرات پھر پورا کرلیتے ہیں بلکہ اکثر اس سے بھی زیادہ۔ اسلئے سل کے خلاف جو مناعت پیدا ہوتی ہے اسکا تعلق رطوبت سے نہیں بلکہ خلیات سے ہے۔

ڈاکٹر اسپینگلر نے انسانی سل کے جراثیم اور گائے کے سل کے جراثیم ملاکر ایک مادہ تیار کیا جس کا نام انہوں نے "بھتالیسین" (Phthisin) رکھا۔ یہ بہت کچھ کمزور کردینے کے باوجود اس قدر مؤثر تھا کہ اگر خرگوش کی جلد کے نیچے پچکاری سے پہونچا دیا جاتا تھا تو سل کا مرض پیدا ہو کر اسے ایک ہفتہ میں ہلاک کر دیتا تھا۔ لیکن اگر اتنی ہی مقدار میں اسے عضلات کے اندر داخل کیا جاتا تو خرگوش کو صرف تین مہینے تک بخار آتا تھا پھر جب چار مہینے کے بعد اسی جانور کو اتنی ہی مقدار کی تلقیح زیر جلد دی گئی ہو تو اُس کا کچھ بھی اثر نہ ہوا (حالانکہ پہلے اتنی ہی مقدار سے موت لاحق ہو گئی تھی) ایسے خرگوشوں کو گیارہ مہینے کے بعد جب ہلاک کرکے دیکھا گیا تو ان کے جسم میں سل کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس تدبیر سے ڈاکٹر اسپینگلر نے جانوروں میں سل کے خلاف مناعت پیدا کردی۔ بھتالیسین کی اتنی ہی مقدار کو اگر ایسے خون کے ہمراہ کہ جس میں مناعت موجود ہو دس کروڑ حصوں میں ایک حصہ کی نسبت سے ملاکر عضلات کے راستے داخل کیا جائے تو اس کا اثر اتنا تیز ہو جاتا ہے کہ خرگوش صرف تین روز میں ہلاک ہو جائے۔

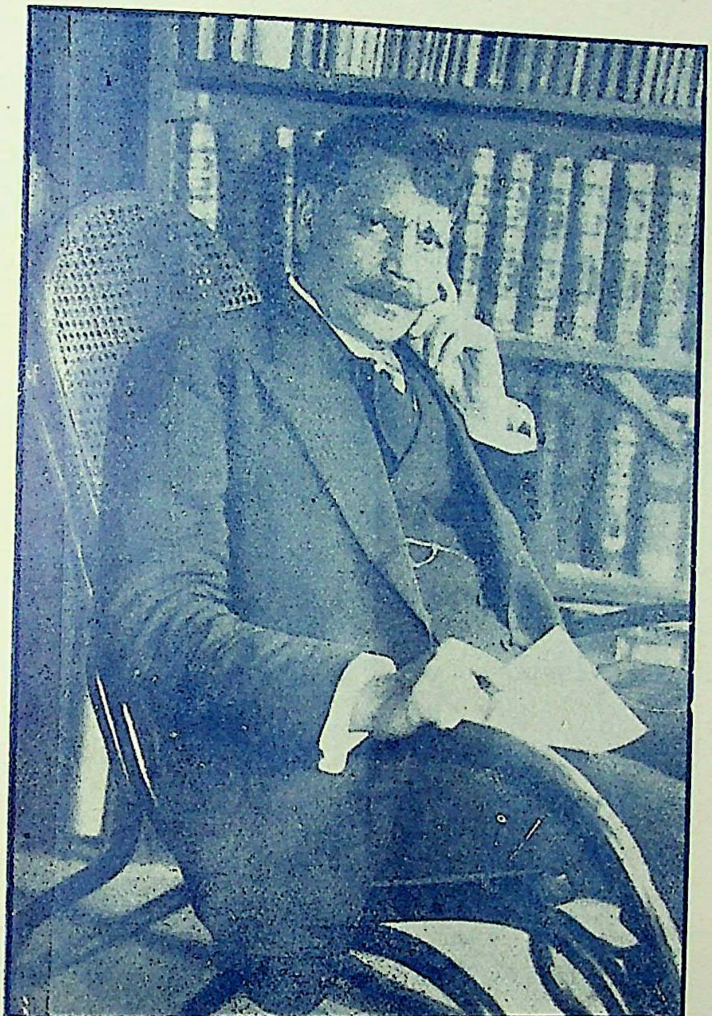
حقیقی "خون محفوظ" بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ چند ایسے خرگوشوں کی وریدوں سے خون حاصل کرلیا جاتا ہے کہ جن میں مناعت پیدا کردی گئی ہو اور اسے ۵ فی صدی کے فینول سالٹ کے محلول کے ساتھ ملا دیا جاتا ہے جس میں نصف فی صدی لیکٹک ایسڈ موجود ہو، اس خون سے البیومن الگ کردی جاتی ہے۔ پھر ایک لاکھ میں ایک کی نسبت سے ہلکا کرلیا جاتا ہے۔ یہی زردی مائل صاف سیال جس کی کیفیت قدرے تیزابی ہوتی ہے اور جو لحمی اجزاء سے پاک ہوتا ہے "اصلی خون محفوظ" ہے۔ یہ اس قدر پُراثر ہوتا ہے کہ ایک ارب حصوں



ڈاکٹر جوزف ہالوس ایم ۔ ڈی ۔ نیویارک (امریکہ)
Dr. Joseph Hollos, M.D.
New York, (U.S.A.)



ڈاکٹر سید ناصر عباس صاحب ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔
پرنسپل طبیہ کالج دہلی (مضمون صفحہ ۷۲ پر)
Dr. Syed Nasir Abbas, M.B., B.S.,
Principal Tibbia College, Delhi.

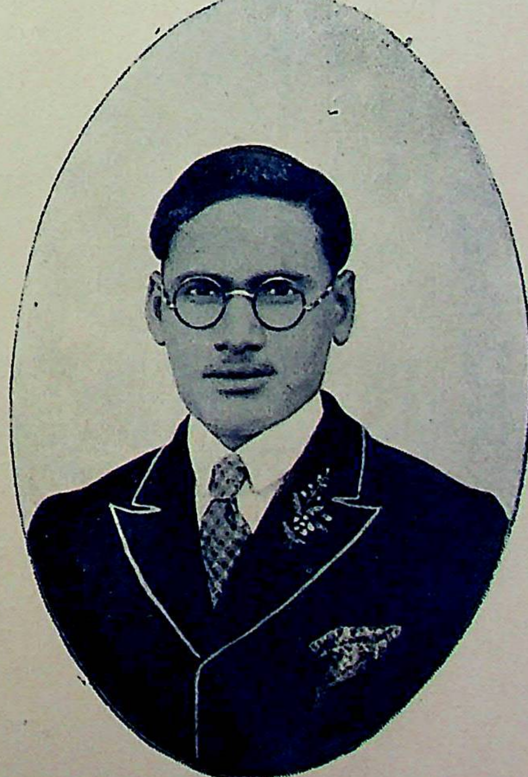


لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق
صاحب ایم - بی - سی - ایچ - بی -
(ایڈنبرا) ایم - ڈبلیو - ایل - ایس - آر -
(برلن) حیدرآباد دکن -
(مضمون صفحہ ۸۴ پر)

Lieut.-Col. Mohomed Ashraf-ul-Haq, M.B.Ch.B., M.W.L.S.R., Hyderabad (Deccan)

حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب احمدآباد
(مضمون صفحہ ۵۹ و ۸۱ پر)

Hakeem, Dr. Akhtar Husain, Ahmedabad.



میں ایک حصہ کی نسبت سے پانی میں ملا کر اگر اسکے چند قطرے پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل کئے جائیں تو مخصوص انفعالی اثرات ظاہر ہوتے ہیں ان محلول کے اتنے خفیف ذرات کا اتنا زیادہ اثر خون کے راز ہائے نہفتہ میں سے ایک ہے۔

اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ "محفوظ خون" معمولی ٹیوبرکیولن کی طرح کوئی سمیت نہیں ہے۔ یہ اس بات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر یہ خون خالص حالت میں بھی کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کر دیا جائے تو قطعاً کوئی اثر نہ ہوگا۔

کسی نئے طریقۂ علاج کے مشہور اور عام ہونے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ پرانے اور اختیار کردہ طریقوں پر اسکی فوقیت پورے طور پر آشکار کر دیجائے۔ مثال کے طور پر اعمال جراحی کے متعلق صفائی کی احتیاطیں محقق کی کوششوں کے باوجود پچیس سال تک کسی نے قبول نہ کیں۔ مرض خناق کی دوا کے متعلق بھی ایسا ہی ہوا تھا کہ عام ڈاکٹروں نے اور حکومت نے اسے مدتوں میں جاکر تسلیم کیا تھا۔

ٹیوبرکیولن کی ایجاد اتنی خوش نصیب نہ ثابت ہوئی۔ لاکھوں آدمی منتظر تھے کہ اس سے معجزے ظاہر ہوتے ہوئے دیکھیں۔ اس لئے ابتدا میں بعض غلطیوں کی وجہ سے اسکی ناکامی نے ایک دنیا کو مایوس کر دیا۔ ڈاکٹر درجوں نے جب اسکی برائیاں نتائج کر دیں تو پھر کوئی ڈاکٹر اسے چھونے کے لئے بھی تیار نہ تھا۔ اور سالہائے دراز کے بعد کہیں جا کر ٹیوبرکیولن کو سل کے علاج کے میدان میں وہ جگہ مل سکی جسکی وہ مستحق تھی۔

ٹیوبرکیولن کو قبولیت حاصل ہوگئی لیکن جب ڈاکٹر اسپینگلر نے "محفوظ خون" سے علاج کا طریقہ دریافت کیا تو کوئی اسکی طرف متوجہ نہ ہوا ٹیوبرکیولن ہی کی طرح ایک بڑے ماہر امراض صدر کی آواز نے مخالفت میں بلند ہو کر اس نئی اور نادر بہترین دوا کی قسمت پر بھی مہر لگا دی۔

میں نے اس طریقہ کو اسی زمانہ سے اپنا معمول مطب بنالیا تھا اور کئی ہزار مریضوں کا علاج اس خون سے کر چکا ہوں۔ اکثر صورتوں میں یہ طریقہ تشخیص مرض کے لئے بھی بہترین ثابت ہوا ہے۔ دق کے مادے کی وجہ سے جو بعض چھوٹے چھوٹے امراض ہو جاتے ہیں اور جو معمولی علاج سے دفع نہیں ہوتے جیسے کہ عصبی درد، گٹھیا، حیض کا درد، عصبی کمزوری وغیرہ۔ اس طریقۂ علاج سے ان کی نوعیت بھی آشکارا ہو جاتی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ وہ اچھے بھی ہو جاتے ہیں۔ ان چیزوں کے علاج کے لئے یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ محفوظ خون جسم میں داخل کیا جائے۔ اسکی صرف مالش ہی سے بیماری دور ہو جاتی ہے۔

تیس سال تک اپنے مطب کے دوران میں میں نے ہزارہا سل کے مریضوں کا علاج کیا ہے۔ جنکا تعلق غریب ترین طبقے سے تھا جو اپنے طرز زندگی کو بدلنے کی اہلیت نہ رکھتے تھے۔ جسکی دِق کے علاج کی خاطر سخت ضرورت ہوتی ہے۔ ایک ہی مقام پر مطب رکھنے کی وجہ سے مجھے اس بات کا موقع ملا کہ میں مدتوں حتیٰ کہ بعض مریضوں کو مسلسل بیس سال تک علاج کے بعد دیکھتا رہا ہوں۔ اور صرف اس خون کی بروقت مالش سے میں نے بہت سے خاندانوں کو اس موذی مرض سے پاک کر دیا ہے۔

ٹیوبرکیولن میں اور محفوظ خون میں بنیادی فرق یہ ہے کہ ٹیوبرکیولن نظام جسمانی میں تحریک پیدا کر کے اسے اجسام مانعہ کے پیدا کرنے پر ابھارتی ہے اور یہ خون نظام جسمانی پر کوئی بار ڈالنے کی بجائے خود تیار شدہ اجسام مانعہ نظام جسمانی کو دیدیتا ہے مرض میں کمی پیدا ہونے کی بجائے اس خون کی پچکاری کے بعد علامات مرض میں کسی قدر زیادتی نمایاں ہوتی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جسم کا نظام مدافعت دفع مرض کی کوشش میں مصروف ہوگیا۔ ہر مرتبہ حقنان (انجکشن) سے اس قسم کی زیادتی کے فرو ہونے پر مرض میں تبین تخفیف نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ ایسے مریضوں میں جنکے جسم میں طاقت مدافعت بالکل ضائع ہو چکی ہو یہ طریقۂ علاج خصوصیت کیساتھ زیادہ مفید ہے۔ اور یہی وہ مریض ہوتے ہیں جن پر سلین بھی اثر نہیں کرتی اور جنہیں صحت گاہوں کا قیام بھی کچھ فائدہ نہیں پہونچاتا۔

ایک چھ سال کے بچہ کا علاج مجھے کرنا پڑا جس کی حالت اتنی خراب تھی کہ ڈاکٹر جواب دے چکے تھے۔ میں نے بھی تسکین خاطر کے لئے "محفوظ خون" اسے دیدیا اور یہ ہدایت کر کے چلا آیا کہ روزانہ چند قطرے ملکر اسکی جلد میں جذب کر دیئے جائیں مجھے خود سخت حیرت ہوئی جب چند روز بعد مجھے مطلع کیا گیا کہ بچے کی حالت اب اچھی ہے۔ تین مہینے کے بعد وہ بچہ خود میرے مطب میں آسکا اور مزید چھ ماہ کے بعد اسکول جانے لگا۔

چوبیس سال کا ایک جوان آدمی تین مہینے سے صاحب فراش تھا بخار بھی اسے بہت کافی تیز رہتا تھا ضعف کی وجہ وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھ بھی نہ سکتا تھا۔ روزانہ دو مرتبہ اس خون کی مالش کرائی گئی اور چند ہی روز میں اس کی اشتہا بڑھ گئی۔ نیند کافی آنے لگی اور دس روز

کے بعد وہ اس قابل ہوگیا کہ اٹھ کر بیٹھ سکے۔ ڈھائی مہینے کے بعد وہ اتنا ہوگیا کہ میرے مطب میں آسکے۔ اس کا بخار دور ہو نہیں البتہ پورے دو برس لگ گئے اور اس وقت وہ اپنے کام پر جاسکا۔

(ڈاکٹر جوزف ہالوس نے اس موقع پر اپنے متعدد مریضوں کا ذکر کیا ہے جو اس طریقۂ علاج سے شفایاب ہوئے۔ یہاں ان سب کا ذکر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے "ہمدرد صحت")

دستور العلاج

چونکہ اس طریقۂ علاج میں "محفوظ خون" کے محلول بہت ہی ہلکی طاقت کے استعمال کرنے پڑتے ہیں اسلئے ان کے تیار کرنے کا طریقہ بتادینا مناسب ہوگا:۔

ایک کیوبک سنٹی میٹر اصلی محفوظ خون + ۹ کیوبک سنٹی میٹر آبِ مقطر = ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر محلول ع۱
ایک کیوبک سنٹی میٹر محلول ع۱ + ۹ کیوبک سنٹی میٹر آبِ مقطر = ۱۰ کیوبک سنٹی میٹر محلول ع۲
ایک کیوبک سنٹی میٹر محلول ع۲ + ۹ " " " = ۱۰ " " " محلول ع۳

اسی طرح محلول ع۳ سے محلول ع۴ اور پھر ع۴ سے ع۵ بنائے چلے جائیں۔ گویا محلول ع۱ کی طاقت دس حصوں میں ایک حصہ، ع۲ کی طاقت ۱۰۰ حصوں میں ایک حصہ، اور ع۳ کی ۱۰۰۰ حصوں میں ایک حصہ، اور ع۱۰ کی دس ارب حصوں میں ایک حصہ ہوگی۔ یہ محلول مہینوں تک اچھی حالت میں رہتے ہیں اور جلدی خراب نہیں ہوتے۔ عام طور پر ع۱۰ یا ع۹ محلول کے اعشاریہ تین سے لیکر پانچ سنٹی میٹر تک داخل کئے جاتے ہیں۔ چونکہ انفعالی علامات بالعموم آٹھ دس دن کے اندر پیدا ہوتی ہیں اسلئے بارہ روز کا وقفہ دینا مناسب ہے، قبل اسکے کہ دوسری خوراک دیجائے۔ جن مریضوں میں انفعالی علامات رونما ہوں انہیں علامات کے فرو ہوجانے پر پھر وہی مقدار دوا کی دیجائے۔ اگر علامات بالکل ظاہر نہ ہوں یا بہت خفیف سی ظاہر ہوں تو مقدار میں اضافہ کردیا جائے۔

جب اطمینان بخش علامات ظاہر ہوں۔ اور مرض کی تمام علامتیں دور ہوجائیں تو انجکشن بند کردیئے جائیں۔ اگر علاج ختم کردینے کے بعد پھر علامات مرض رونما ہوں جیسا کہ اکثر چار یا چھ مہینے کے بعد ہوتا ہے تو اسے اعادہ مرض کی علامت خیال کرنا چاہیئے۔ اور پھر علاج شروع کردینا چاہیئے۔ عام طور پر اس مرض میں مرض آتشک کی طرح تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد کئی مرتبہ علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاآنکہ مریض بالکل تندرست ہوجائے۔

قدرتی طور پر ایسی تمام باتیں جو جسم میں مناعت پیدا کرتی ہیں مثلاً آرام، عمدہ غذا، صاف ہوا اور دھوپ وغیرہ اگر اس مخصوص علاج کے ساتھ ساتھ میسر آتی رہیں تو بہت اچھا ہے۔ اسکے برعکس بہت سے مریضوں میں نہایت اچھے نتائج برآمد ہوئے درحالیکہ وہ اپنا روزمرہ کا کام کرتے رہے۔ یا یہ کہ وہ اپنے طرز زندگی میں کوئی بہتر تبدیلی نہ پیدا کرسکے۔ اندرونی طور پر تھوڑی سی آیوڈین مریض کو استعمال کرادینا مفید ہوتا ہے۔ اس کا اثر مقام مرض پر اچھا ہوتا ہے اور مناعت پیدا کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔ میں عام طور پر پانچ سے دس بوند تک ٹنکچر آیوڈین کی ایک خوراک روزانہ دودھ کے ایک بڑے گلاس میں ملاکر پلایا کرتا ہوں۔

بہت ہی ذکی الحس مریضوں میں یہ خون مالش کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے یا یہ کہ انجکشن لگانے سے پہلے ایک دو ہفتہ تک اسکی مالش کرائی جاسکتی ہے۔

گذشتہ چند سالوں سے میں مالش اور انجکشن دونوں سے کام لیتا ہوں۔ میں انجکشن تو دو یا تین ہفتوں میں ایک مرتبہ لگاتا ہوں اور درمیانی وقفہ میں مریض روزانہ ایک مرتبہ یا دو دن میں ایک مرتبہ مالش کرتا رہتا ہے۔

یہ مالش کا طریقہ ڈاکٹر اسپینگلر نے ۱۹۰۷ء میں سلین کے متعلق ایجاد کیا تھا اور وہ ایسے مریضوں کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو زکاوت حس کی وجہ سے انجکشن برداشت نہ کرسکتے تھے۔ بعد میں انہوں نے "محفوظ خون" کی مالش بھی انجکشن لگانے سے پیشتر مریض کو عادی بنانے کے واسطے شروع کردی۔

میں نے اس مالش کے طریقہ کو بہت ہی وسیع پیمانہ پر استعمال کیا۔ کیونکہ میرے پاس دور و دراز فاصلوں سے مریض آتے تھے جنکی باقاعدہ حاضری ناممکن تھی۔ اور میں انہیں مالش کے لئے یہ خون دیدیا کرتا تھا۔ اور انہیں ہدایت کر دیتا تھا کہ روزانہ چار یا پانچ قطرے کلائی کی جلد پر ملکر جذب کر دیا کریں۔ ہر مہینے میں دوا کی تیزی میں اضافہ کرتا رہتا تھا اور میں نے دیکھا کہ اس آسان اور سادہ طریقے سے بڑی کامیابی ہوئی۔ بالکل انجکشنوں کی طرح اس طریق علاج سے علامات مرض میں کمی آجاتی تھی۔ یا وہ دور ہو جاتی تھیں۔ یا بعض اوقات کامل شفا بھی حاصل ہو جاتی تھی۔

اس طرح مریضوں کی بڑی بڑی جماعتوں کے علاج کا ایک مخصوص طریقہ میرے ہاتھ آگیا جس کا کہ میں نے ۱۹۰۸ء میں اعلان بھی کر دیا تھا لیکن اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ کئی سال بعد ۱۹۱۷ء میں جرمنی کے پروفیسر پٹروشکی نے اسی طریق علاج کی تفصیلات شائع کیں۔ لیکن وہ اسی طرز پر سلین سے علاج کرتے تھے اور انہیں اس بات میں کامیابی ہوگئی کہ پرشیا کے ایک گاؤں سے جہاں بکثرت سل اور دق پھیلی ہوئی تھی۔ اس مرض کو بالکل ناپید کر دیا۔ اس وقت سے اس طریقہ کا نام غلطی سے پٹروشکی کا طریقہ پڑگیا۔ اور جرمنی میں بہت سے ڈاکٹر اس پر عملدرآمد کرنے لگے، اور یہ خیال بھی عام ہو گیا کہ ٹیوبرکیولن کے انجکشنوں سے زیادہ اسکی مالش مفید ہوتی ہے۔

لیکن یہ سلین کے ذریعہ سے علاج خواہ کسیقدر بھی مفید ثابت ہوا ہو اس میں ایک خرابی ضرور ہے اور وہ یہ کہ اس علاج کے لئے یہ ضروری ہے کہ معالج کی نگرانی میں کیا جائے کیونکہ اس میں غلطی کا امکان ہے اور بعض حالات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن میں وہ علاج ممنوع ہے۔

اسکے بالمقابل "محفوظ خون" سے علاج کا طریقہ بڑی بڑی جماعتوں کے علاج کے لئے بہت زیادہ موزوں ہے۔ بکثرت بچے اور نابالغ نوجوان تو کبھی واقف ہی نہیں ہونے پاتے کہ وہ سل میں مبتلا ہیں۔ لیکن اگر تمام مریضوں کا پتہ بھی لگ جائے تو کیا کسی طرح بھی یہ بات ہمارے بس میں ہے کہ ان سب کے لئے صحت گاہوں میں رہنے کا انتظام کر سکیں تاکہ ان لاکھوں اور کروڑوں مریضوں کو کچھ فائدہ پہنچ سکے اور اسی طرح کیا ہم ان کروڑوں آدمیوں کے لئے حفظان صحت کے قواعد کے مطابق رہنے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ جن میں سل کی بیماری خفیہ طور پر موجود ہے تاکہ وہ باقاعدہ مریض بنجانے سے بچ سکیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنے موجودہ رسم و رواج، اور مالی حالات کی موجودگی میں ایسے انتظامات ناممکن ہیں! اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کی غریب آبادی کے لئے کوئی سستا طریقہ علاج معلوم کیا جائے۔

ہم ایسے تعدیہ زدہ لوگوں کو محفوظ خون کا محلول نمبر۷ جسکی طاقت ایک کروڑ حصّوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ کلائی کی جلد پر روزانہ پانچ قطرے ملنے کے لئے دے سکتے ہیں۔ ترقی پذیر مریض دن میں دو مرتبہ بھی مالش کر سکتے ہیں۔ دو یا تین ہفتوں کے بعد ہم ذرا تیز محلول یعنی نمبر۶ استعمال کر سکتے ہیں جسکی قوت دس لاکھ میں ایک ہے۔ چار ہفتوں کے بعد یہ بہتر ہوگا کہ علاج ایک ہفتہ کے لئے بند کر دیا جائے اسکے بعد نمبر۵ کا محلول جس کی قوت ایک لاکھ میں ایک ہے کام میں لایا جائے اور چھ سے آٹھ ہفتوں تک جاری رکھا جائے۔ اسکے بعد پھر ایک ہفتہ کی ناغہ اور کرنی چاہیئے۔ اور اسکے بعد چھ سے آٹھ ہفتوں تک نمبر۴ کا محلول جسکی قوت دس ہزار میں ایک ہوتی ہے استعمال کیا جائے۔ ایسے مریض کہ جن میں پورے طور پر انفعالی علامات پیدا نہ ہوں ان کا علاج اسی منزل پر ختم کر دیا جائے۔

جن مریضوں میں یہ علامات پُورے طور پر ظاہر ہوں جو مرض کی موجودگی کا ثبوت ہیں ان میں معالجہ کو جاری رکھا جائے اور اب نمبر۳ کے محلول سے کام لیا جائے جسکی قوت ایک ہزار میں ایک ہوتی ہے۔ روزانہ ایکمرتبہ مالش کرائی جائے اور جن لوگوں میں مرض کی شدت کم ہو ان کے لئے دو روز میں ایک مرتبہ کی مالش کافی ہے۔ اگر محلول کی اتنی قوت بہت تیز ثابت ہو تو پھر نمبر۴ کے محلول پر واپس آسکتے ہیں۔ لیکن جو مریض اسے برداشت کر لیں تو چھ یا آٹھ ہفتوں کے بعد محلول نمبر۲ پر آجانا چاہیئے۔ اور دو یا تین روز میں ایک مرتبہ اس کی مالش کرانی چاہیئے۔ مزید چھ یا آٹھ ہفتوں کے علاج کو چند ماہ کے لئے بالکل بند کرا دینا چاہیئے تاکہ جسمانی نظام کو موقع ملے کہ جو امداد اسے پہونچائی گئی ہے اس سے وہ پُورا فائدہ اٹھالے۔

علاج کی تکرار اسی ترتیب سے پھر کیجائے لیکن اب محلول نمبر۴ سے شروع کرنا بہتر ہوگا۔ اس طرح علاج کی ایک مدت پانچ چھ ماہ میں پُوری ہو جائے گی اور مریض کو کسی طرح کی کوئی دقت لاحق نہ ہوگی۔ علاج کی تکرار اس وقت تک جاری رکھی جاسکتی ہے کہ جب تک شفاءِ کامل نہو جائے۔

اس طریقہ علاج سے بچوں کو بالخصوص بہت نفع پہنچتا ہے۔ کیونکہ ان میں انگور رسید کرنے والی بافت بالکل تازہ ہوتی ہے۔ اسی لئے

شفار نسبتاً زیادہ آسان ہوتی ہے۔

حال میں ڈاکٹر اسپینگلر نے ایک مرکب "اسپین لرساں" کے نام سے بغرض فروخت تیار کیا ہے اور وہ صرف مالش کے طریقۂ علاج کے لئے مخصوص ہے۔ یہ محلول نمبرے کے مقابلہ میں قدرے تیز ہے۔ اور اسکی مقدار کی کمی اور بیشی قطروں کی کمی بیشی سے کیجاتی ہے۔ ڈاکٹر اسپینگلر کا مشورہ یہ ہے کہ مالش زیادہ زیادہ وقفہ سے ہونی چاہیئے یعنی دو مالشوں کے درمیان دس دن سے تین ہفتوں کا دقفہ دینا چاہیئے۔ تاکہ مخصوص انفعالی علامات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس میں شبہہ نہیں ہے کہ علاج کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم دوا کی مقدار خوراک اور انفعالی علامات کے تناسب کو پیش نظر رکھیں اور اس معاملہ میں انفرادی خصوصیات بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ ہر معالج کو کچھ عرصہ کی مشق یہ بتا دیا کرتی ہے کہ دستور علاج کیا ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر اسپینگلر کی دوا اس پتہ سے مل سکتی ہے:۔

P. A. Meckel, Berlin (Germany) W. 30, Barbarosse str. 32. A.

"محفوظ خون" کے ذریعہ سے دق کی ابتدائی صورتوں کے علاج، اور باقاعدہ دق کی روک تھام کے متعلق جو کچھ بھی کہا جائے وہ کم ہے' میری تو یہ رائے ہے کہ اس طریق علاج کو ہر ایسے خاندان کے لئے کہ جس میں دق کا مریض ہو، اور صحت گاہوں' اور اسکولوں کے لئے لازمی کر دینا چاہیئے۔ ایسے بچے جن میں ٹیوبر کیولن کے امتحان کے مرض کی موجودگی ثابت کر دی ہو' انکا علاج اس خون کی مالش سے کرنا چاہیئے۔ لاکھوں اور کروروں روپئے جو بیش قیمت علاجوں پر صرف کئے جاتے ہیں بچائے جا سکتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں کی مصیبت دور کیجا سکتی ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اس سلسلہ میں حفظان صحت کا محکمہ اور دوسرے ذمہ دار افراد کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔

میں اس آسان اور سستے طریقۂ علاج کے متعلق ہر ایسے خاندان میں مشورہ دیدیا کرتا ہوں کہ جس میں دق کا کوئی مریض موجود ہو۔ اس طرح حفظ ماتقدم سے جو فائدہ پہنچتا ہے وہ ذیل کی مثال سے بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔

میری جائے قیام سے قریب ایک خاندان میں ایک باپ تھا جو چھ سال سے شدید سل میں مبتلا تھا۔ جب میں پہلی مرتبہ اس خاندان میں گیا تو میں نے دیکھا کہ اسکی بیماری علاج کے درجہ سے گذر کر مہلک ہونیکی حد تک پہنچ چکی تھی۔ اسکی بیوی ایک مضبوط اور تندرست عورت تھی لیکن چند روز سے وہ حیض کے درد کی شکایت میں مبتلا ہو گئی تھی۔ مریضہ کا وزن بھی کسی قدر کم ہو گیا تھا اور نبض کی رفتار میں بھی سرعت آگئی تھی جس سے سل کا ابتدا پہنچ جانیکا شبہہ ہو سکتا تھا۔ خاندان میں بچے تین تھے۔ بڑی لڑکی کی عمر ۱۴ سال منجھلی کی ۱۲ سال اور چھوٹی کی ۱۰ سال تھی تینوں لڑکیاں دبلی پتلی، قلت دم کی مریض اور عصبی مزاج کی تھیں۔ اس میں ذرا بھی شک نہ تھا کہ ان تینوں میں مرض سل خفیہ حالت میں موجود تھا۔

میں نے پورے خاندان کے لئے یہ نسخہ تجویز کر دیا کہ "محفوظ خون" کی مالش کیا کریں اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ باپ کے بچنے کی کوئی توقع نہ تھی۔

چھ ہفتوں کے بعد میرے پاس بڑی لڑکی کا خط آیا تھا جسے میں بلا کسی ترمیم و تنسیخ کے شائع کرتا ہوں:۔

از نیو برنزوک۔ مورخہ ۲ جون ۱۹۳۳ء

محترم ڈاکٹر صاحب

"میں آپ کو اطلاع دینا چاہتی ہوں کہ ہم سب اب تندرست ہیں سوائے والد کے۔ آپکی ہدایت کے مطابق ہم اس "خونین" سیال کی روزانہ مالش کر رہے ہیں ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ اس سے ہمیں بہت فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ان چھ ہفتوں میں اس سے کیا فائدے ہوئے۔ ہم جس روز آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اسکے ایک ہفتہ بعد والدہ کے ماہواری ایام شروع ہوئے اور اس قدر شدید درد کیساتھ کہ دو روز تک انہوں نے دوا کی مالش بھی نہ کی بہرحال وہ درد جاتا رہا۔ اب کوئی ایک ہفتہ ہوا کہ پھر انہیں ماہواری آئی لیکن اس مرتبہ سوائے تیسرے دن کے قطعاً درد نہیں ہوا۔ اور تیسرے دن بھی خفیف ہی سا درد ہوا تھا۔ میرا وزن پانچ پونڈ کے بقدر بڑھ گیا ہے اور اب میں ستانوے پونڈ کی ہوں۔ جب سے میں نے یہ خونین سیال استعمال کیا ہے مجھے اپنے جسم میں طاقت محسوس ہوتی ہے اور اب پہلے کی طرح کثرت سے پسینہ بھی نہیں آتا۔ اب میری بھوک بھی بڑھ گئی ہے اور نیند بھی خوب آتی ہے۔

"میری بہن میری کی بھوک میں اضافہ ہو گیا۔ نیند بھی اچھی آتی ہے اور اسے بھی اپنا جسم طاقتور محسوس ہونے لگا ہے اسکے وزن میں ساڑھے چار پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ ہیلن بھی ہماری ہی طرح خوب کھاتی ہے اور خوب سوتی ہے۔

"والد کی حالت اب بہت خراب ہے لیکن انہیں اس خیال سے مسرت ہے کہ ہم سب کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ وہ آپ کے بہت ممنون ہیں کہ ان کو یہ مسرت آپ نے بخشی ہے۔"

چند ماہ کے بعد اس باپ کا انتقال ہو گیا۔ ماں اور تینوں لڑکیاں دو سال تک خون کی مالش کرتی رہیں۔ سب کے سب بالکل تندرست ہو گئے اور لڑکیوں کا زمانہ بلوغ بخیر و خوبی گذر گیا۔

سِل رئوی کا علاج

از جناب حکیم ڈاکٹر اختر حسین صاحب صدیقی۔ احمد آباد

ویسے تو ہر مرض میں ہی اس امر کی ضرورت ہے کہ مریض کی جسمانی قوت کو بڑھانے کی بہت زیادہ کوشش کی جائے لیکن مرض سل و دق میں تمام تر علاج و معالجہ کی بنیاد اسی چیز پر قائم کی گئی ہے۔ کیونکہ مریض کی قوت مقابلہ کم ہو جانے کے بعد کوئی تدبیر بھی مرض کی رفتار ترقی کو نہیں روک سکتی خصوصاً ایسے مریضوں میں جن کا مرض اجتماع کلسی (کیلسیم) کی وجہ سے محصور و محدود ہو گیا ہو۔ جب ایسے مریض کمزور ہو جاتے ہیں تو طبیعت جسم کی احتیاج کو ہی چونہ سے پورا کر دیتی ہے جو مرض کو روک رہا تھا۔ خوابیدہ جراثیم میں از سر نو تحریک عمل پیدا ہو جاتی ہے۔

اصول علاج کا دوسرا جزو یہ ہے کہ ان اسباب و علل کا استیصال کیا جائے جو ترقی مرض کا باعث ہو رہے ہیں۔ نیز مریض کو ایسے ماحول میں رکھا جائے جو جراثیمی زندگی کے مضاد ثابت ہو یعنی کشادہ مقام، صاف ہوا، اور نفیس زود ہضم غذا وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

صحت گاہ کا علاج

اس مرض کے مہلک اثرات اور کثرت وقوع کو دیکھتے ہوئے اس زمانہ میں بہت سے شفاخانہ اور صحت گاہیں قائم ہو گئی ہیں۔ جہاں صرف اسی مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جہازوں کشتیوں وغیرہ میں بھی اسکا انتظام کیا گیا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک مثلاً انگلستان امریکہ وغیرہ میں اس پر کافی روپیہ صرف کیا جاتا ہے اور پبلک کو اس کے مہلک اثرات سے سینما میجک لینٹرن، اور تعلیم گاہوں کے ذریعہ سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی صحت گاہیں عموماً ایسے پہاڑوں پر بنائی جاتی ہیں جس کی بلندی تقریباً چھ ہزار فٹ ہو۔ نیز وہاں کی ہوا زیادہ مرطوب نہ ہو، کیونکہ مرطوب ہوا بقول شیخ رح کے اندمال زخم میں مانع ہوتی ہے۔

ہندوستان میں بھی ایسے چند سینے ٹوریم اور تقریباً ہر بڑے شہر میں ایسے شفاخانہ بنائے گئے ہیں جہاں اس مرض کا علاج اصول حفظ صحت کو مدنظر رکھکر کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ آج کل ہوائی جہازوں میں بھی اس کا انتظام کیا گیا ہے جو غالباً زیادہ مفید ثابت ہوگا کیونکہ مریض سل و دق کے لئے صاف اور کشادہ ہوا سب سے زیادہ ضروری چیز ہے لیکن اگر ہندوستان جیسے غریب ملک والوں کو اس قسم کا علاج ممکن نہ ہو تو کم از کم انہیں کسی قریب کے اچھے دیہات میں سکونت اختیار کر لینی چاہیئے۔ دھوپ کی تپش۔ سردی اور بارش سے بچنا چاہیئے۔ اور اگر ممکن ہو سکے تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ مریض کو کسی شفاخانہ یا پہاڑ پر بھیجدیا جائے۔ خصوصاً موسم گرما اور برسات میں۔ جبکہ گرم اور تیز اور مرطوب ہوائیں چلا کرتی ہیں۔

سل کے مریضوں میں صفائی کی نہایت ضرورت ہے۔ روزانہ نیم گرم پانی سے غسل کر کے جسم کو تولیہ سے اچھی طرح مل دینا چاہیئے۔ اور ہلکے کپڑے زیب تن کرنے چاہیئے۔ جائے رہائش یعنی جس کمرہ میں مریض رہتا ہو۔ صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ روزانہ فینائل سے دھو کر کمرہ کی صفائی کر دینا ضروری ہے۔ کمرہ کے اندر زائد از ضرورت سامان بالکل نہ ہو، مریض کے تھوکنے کے لئے کوئی تنگ منہ کا برتن فینائل یا لائیسول ڈالکر رکھ دینا چاہیئے جسکو روزانہ اسپرٹ سے جلا کر صاف کر دیا جائے۔ مریض کو دماغی یا جسمانی محنت، مباشرت وغیرہ سے قطعی بچانا چاہیئے۔ مریض کے لئے ہلکی ورزش مثلاً چہل قدمی، سیر و تفریح کرنا ضروری ہے۔ اور اسے رنج و غم، فکر و تردد میں پڑنے کا موقع نہ دیا جائے بلکہ اس کے سامنے دل خوش کن باتیں کی جائیں۔ مریض کو یہ باور کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ صحت یاب ہو رہا ہے۔ پہلے سے اسکی حالت ہر طرح قابل اطمینان ہے۔ لیکن ان تمام چیزوں کا حصول ہندوستانی گھرانوں میں ذرا دشوار ہے۔ اس لئے مریض کو کسی سینے ٹوریم میں یا قریب کے شفاخانہ سل و دق میں داخل کرا دینا زیادہ بہتر ہے۔

علاجِ غذائی

مریض سل کو عمدہ زود ہضم غذا بہم پہنچانا بھی علاج کا ایک ضروری جز ہے۔ کیونکہ مریض کی قوتِ مدافعت کو مرض کے خلاف بڑھانے سے ہی اس مرض کے زائل ہونے کا امکان ہوسکتا ہے، ورنہ حقیقت میں اندرونی مراکز کے جراثیم کو ہلاک کردینا تو بہت دشوار ہے اور ظاہر ہے کہ نفیس غذائیں، بہ نسبت دواؤں کے جسمانی طاقت کو بڑھانے میں زیادہ موثر اور کامیاب ثابت ہوسکتی ہیں خصوصاً وہ غذائیں جن میں حیاتین زیادہ مقدار میں موجود ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ مریض کی غذائیت کو بتدریج بڑھایا جائے اور چرب اور روغنی غذائیں دی جائیں مثلاً دودھ، بالائی، مکھن، گھی وغیرہ اسکے علاوہ مچھلی کا تیل، دودھ، انڈہ، چوزوں کی یخنی، شوربہ، اور تازہ مچھلی، ساگودانہ وغیرہ، مناسب مقدار میں دئے جائیں۔ ترکاریوں میں ٹماٹر۔ کدو، خرفہ کا ساگ، ترئی، گاجر وغیرہ دے سکتے ہیں۔

علاجِ دوائی

مجرّبات شیخ بوعلی سینا:۔ شیخ رح کا خیال ہے کہ قصبۃ الریہ کے زخم والوں کو جو دوائیں دی جائیں، وہ ایک دم نہ کھلائی جائیں، کیونکہ ایسا کرنے سے ایک قسم کا ہیجان پیدا ہوکر کھانسی اُٹھے گی، بلکہ دوا کو منہ میں رکھکر آہستہ آہستہ چُسوانا چاہیئے۔ دوسری بات یہ کہ جو دوائیں ایسے مریض کو استعمال کرائی جائیں وہ مغرّی اور مجفف ہونی چاہئیں۔ اس مرض میں علاج کی پانچ غرضیں ہوا کرتی ہیں (۱) پھیپھڑے کی صفائی (۲) زخم کو خشک کرنے کی کوشش کرنا (۳) جو مواد و سمیات وہاں مجتمع ہوگئے ہیں۔ ان کو دفع کرنے کی کوشش کرنا (۴) مزید مواد کو جمع ہونے سے روکدینا (۵) زخم کو مندمل ہونے کی جد وجہد کرنا۔ ان میں سے ہر ہر غرض کے لئے جو دوائیں تجربہ میں آچکی ہیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

ادویہ مُنقیہ میں ماءالعسل اور لعوق کتاں و لعوق کرسنہ اچھی چیز ہے۔ اس کے علاوہ گدہی اور بکری کا دُودھ بھی زخم کا تنقیہ اچھی طرح کردیتا ہے۔ اور اسی لئے اس کی خاص طور پر سفارش کیجاتی ہے اور اگر عورت کا دودھ دستیاب ہوسکے تو تنقیہ اور ترطیب کے لئے سب سے زیادہ اچھا ہے خصوصاً جبکہ عورت کی چھاتیوں سے بالواسطہ پیا جائے۔ گھوڑی کا دودھ بھی تنقیہ مواد کے لئے چوتھے نمبر پر آسکتا ہے۔ زخم کو مندمل کرنے والی چیزوں میں لال ساگ، اور بھنگ کے مرکّبات کو بہتر خیال کیا گیا ہے تقطیع مواد کے لئے صندلین کو عرق گلاب میں گھِسکر اور تھوڑی سی اس میں گل مختوم ملاکر داہنی جانب اور تمام سینہ کے اردگرد لیپ کردینا مجرّبات میں سے ہے۔

علاجِ ڈاکٹری

۔ جدید علاج کے لحاظ سے اس مرض میں تمام معالجہ کا لب لباب یہ ہے کہ مریض کو تازہ ہوا، حالت کے مناسب ورزش، عمدہ اور نفیس اغذیہ و اشربہ دی جائیں۔ نیز اجزار کلسی کو جسم کے اندر پہنچایا جائے، تاکہ تقویت حاصل ہو اسکے علاوہ مچھلی کا تیل، اکسٹریکٹ آف مالٹ ملاکر دیا جائے۔ اور اگر یہ مزاج کے مناسب نہ ہو تو بجائے اسکے مارہٹول یعنی جوہر روغن جگر ماہی استعمال کرائیں۔ روغن ماہی کی سینہ پر مالش کرانا اور صبح کو نکلتے سورج کی ہلکی شعاعوں کو پندرہ منٹ تک روزانہ سینہ پر ڈالنا بہت مفید خیال کیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اس وقت بیشمار انگریزی پیٹنٹ دوائیں اس مرض کے لئے رائج ہیں جو کم و بیش مفید خیال کی گئی ہیں۔ ذیل میں چند وہ دوائیں ذکر کی جاتی ہیں، جن کے فوائد اس مرض میں نہایت بیش قیمت ہیں تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو "مجربات طب جدید")

بعض سونگھنے کی دوائیں بھی اس میں مفید ثابت ہوتی ہیں مثلاً کلورے ٹون ان ہیلنٹ منتھال پرالین۔ ان دواؤں کو سنگھانے کے آلہ سے پھیپھڑے میں پہنچایا جائے۔ اسی طرح بعض ضمادات اور طلاؤں کی سینہ پر مالش کرنا بھی مفید ہے۔ مثلاً (۱) جو ہیون ۲ حصے اور روغن زیتون ۲۰ حصے۔ دونوں کو ملاکر صبح و شام سینہ پر مالش کریں یا کریوزوٹ ۲ ڈرام اور لینی منٹم آیوڈین چار ڈرام دونوں کو حل کرکے پھریری سے سینہ پر لگائیں +

اسکے علاوہ کافور، سنکھیا، اور سونے کے مُرکّبات کو بھی مفید سمجھا جاتا ہے۔ اگر مریض کو پسینہ رات کو زیادہ آتا ہو تو کیمفیورک ایسڈ ۱۵-۱۵ گرین استعمال کراسکتے ہیں۔ نیز کافور کو روغن زیتون میں حل کرکے بذریعہ تلقیح اندر پہنچاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل مرکبات کا استعمال بھی اس مرض میں ازبس مفید خیال کیا گیا ہے۔

(۱) ایملشن آف کاڈلیور آئل۔ (۲) کمپونڈ ایملشن آف کاڈلیور آئل (۳) کریوزوٹڈ ایملشن آف کاڈ لیور آئل۔ (۴) کاڈلیور آئل ایملشن کریوزوئیڈ ود ہائپو فاسفیٹ۔

علاج بذریعہ تلقیح (انجیکشن)

ذیل میں وہ دوائیں لکھی جاتی ہیں جو بذریعہ تلقیح (پچکاری) جسم کے اندر پہنچائی جاتی ہیں:۔

(۱) کولاڈل کیلشیم۔ یہ پندرہ سی۔سی۔ کی شیشی ملتی ہے۔ایک سی سی روزانہ یا دو سی سی دوا ایک دن درمیان میں چھوڑ کر بذریعہ عضلی پچکاری پہونچائی جاتی ہے۔ (۲) کیلسی نول۔ بذریعہ تلقیح مستعمل ہے۔ (۳) اے۔کے۔بی۔ بذریعہ تلقیح عضلی مستعمل ہے۔ (۴) سوڈیم کاکوڈی لیٹ۔ ½ گرین کی زیر جلد تلقیح کی جاتی ہے (۵) کرائی زول گان۔ یہ ایک سونے کا مرکب ہے جسکو حجرہ سل میں استعمال کیا جاتا ہے (۶) اڈاسپیٹین۔ بذریعہ تلقیح وریدی ۸۰ قطرے تک جسم کے اندر پہونچائے جاتے ہیں (۷) نیوٹیبین۔ مرض کے ابتدائی درجہ میں ۲۰ عضلی انجکشن کئے جائیں۔ (۸) بعض ماہرین کا خیال ہے کہ مریض کا تغذیہ بڑھانے کے لئے انسولین کی تلقیح یہ ترکیب بہت مفید ہے لیکن اسکے دوران استعمال میں غذا کافی دی جائے جس میں شکر کی مقدار کا زیادہ لحاظ کیا جائے۔ اس سے مریض کا وزن بڑھ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اس دوا کو کسی ہوشیار ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کیا جائے۔

علاج بذریعہ آلات آرٹی فیشل نیمو تھریکس۔ (مصنوعی نفخ الریہ) اس طریقۂ علاج میں پھیپھڑے کے چاروں طرف ہوا بھردی جاتی ہے تاکہ وہ کام کرنے کے قابل نہ رہے (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مفصل مضمون مصنوعی نفخ الریہ "ہمدرد صحت")

بجلی کا طریقہ علاج جب پھیپھڑے کے اندر چھوٹے چھوٹے غار پیدا ہو جائیں۔ اس وقت بجلی کی شعاعیں (عکس ریز) سے فائدہ کی امید کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ بعض ماہرین کا خیال ہے۔

عوارض کا علاج مریض کو بعد میں جو عوارض پیدا ہوتے ہیں ان کی رعایت وعلاج کا انحصار مریض کے حالات پر ہے۔ جسکو طبیب وقتی طور پر معائنہ مریض کے بعد اچھی طرح تجویز کرسکتا ہے۔ تاہم چند ضروری چیزوں کا یہاں ذکر کردینا تکمیل بیان کے لئے ضروری ہے۔ (۱) سل ودق کے مریض کو بخار خواہ کتنا ہی تیز کیوں نہ ہو، معرق دوا ہرگز نہیں دینی چاہئے۔ اگر بخار ۱۰۳ تک پہونچ جائے تو سرد پانی سے اسپنج کردیا جائے (۲) سل کی کھانسی کو روکنے کے لئے جو دوا تجویز کی جائے اس میں افیون کا جزء نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ایسی دوائیں استعمال کی جائیں جنمیں لزوجت ہو مثلاً صمغیات وغیرہ۔ یا کوئی مناسب دوا سنگھانے کے آلہ سے سنگھائیں۔ (۳) پسینہ کی زیادتی کو روکنے کے لئے کیمفورک ایسڈ ۱۵۔۱۵ گرین کے دو کیپ سٹول چار گھنٹہ کے وقفہ سے کھلائیں۔ یا قرص کافور دیں۔ (۴) اگر سوء ہضم ہو تو کوئی تیز دوا نہ دیں بلکہ قرص پودینہ، جوارش جالینوس وغیرہ سے ہضم کی اعانت کردیں۔ نیز غذا کے اندر تغیر وتبدل کردینا زیادہ اچھا ہے (۵) اگر سینہ میں درد ہو تو لنیمینٹ استعمال کریں۔ مثلاً لنیمینٹ کلوروفارم لنیمینٹ آیوڈین وغیرہ کی سینہ پر مالش کردیں۔ اس کے علاوہ خُراجات، امراض گردہ، سحج امعاء، ذیابیطس وغیرہ بطور عوارض کے پیدا ہوسکتے ہیں جن کا علاج حسب دستور کیا جائے۔

ذاتی مجرّبات اگر مریض کے منہ سے خون آرہا ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ بطور چٹنی استعمال کرائیں:۔ تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ سنگجراحت ۲ ماشہ۔ گیرو ۲ ماشہ۔ گل ارمنی ۲ ماشہ۔ صمغ عربی سائیدہ ۲ ماشہ شربت بنفشہ ۴ تولہ میں ملاکر چٹائیں اور عرق برگ اڑوسہ پندرہ تولہ میں شربت فریادرس ۲ تولہ ملاکر دن میں تین مرتبہ دیں۔ اگر کھانسی زیادہ ہو تو دیا قوزہ یا لعوق نزلی آب تربوز والا ایک ایک تولہ رات کو سوتے وقت دیں۔ یا لعوق سپستاں اور لعوق معتدل ایک ایک تولہ عرق گاؤزبان پندرہ تولے میں جوش دیکر تھوڑا تھوڑا کرکے پلاتے رہیں۔ صبح کو عناب ۵ دانہ۔ بہدانہ ۳ ماشہ۔ سپستاں ۹ دانہ پانی میں جوش دے کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر دیتے رہیں۔ اگر قبض ہو تو بجائے شربت بنفشہ کے خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ دیں۔ یا اطریفل ملین ۵ ماشہ یا قرص ملین ایک عدد دیں۔ اگر دست زیادہ آنے لگیں تو حب الآس اور انجبار کا اضافہ کردیں۔ مریض کی قوت بحال رکھنے کے لئے کولائیڈل کیلشیم کا انجکشن ۲ سی سی کی مقدار میں ایک دن چھوڑ کر کریں۔ اور مچھلی کے تیل کی سینہ پر مالش کریں۔ اور یہی تیل بقدر مناسب کھلائیں۔

سفوف حمے طباشیر، دانہ ہیل، ست گلو، کہربائے شمعی، سنگجراحت، صمغ عربی، سب چیزیں ہم وزن لے کر سفوف تیار کریں اور عناب۔ بہدانہ، سپستاں والے نسخہ کے ہمراہ تین ماشہ یہ پھنکائیں۔

اگر مریض کے بلغم میں پیپ زیادہ آرہی ہو تو گدھی یا بکری کا دودھ پانچ پانچ تولہ مریض کو دیں بشرطیکہ حمی خلطی کی شرکت نہ ہو۔

اگر اختلاجی کیفیت ہو تو خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا تین ماشہ میں کشتہ مروارید ۲ چاول ملاکر سہ پہر کو وقت کھلا دیا کریں۔

ہماری مجبوری اور ناکامی

ازجناب لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب، ایم، بی، سی، ایچ، بی (ایڈنبرا) ایم، ڈبلیو، این، آر (برلن)
قلعہ گول کنڈہ، حیدرآباد، دکن

ایک ہم ہیں یا میں ہوں کہ اپنی ناکامیوں کو حکمائے موجودہ کی مزید توجہ اور عوام کے فائدے کیلئے علی الاعلان پبلک میں لا رہا ہوں، ایک آپ کے حکیم صاحبان ہیں جو حکمائے قدیم کی ہربات کو پیغمبر آخرالزماں کی وحی سمجھتے ہیں + دہلی کے ایک نامور حکیم سے میں نے پوچھا کہ "آپ اعادۂ شباب کے بارہ میں فلاں کشتے کو اکسیر کا درجہ دے رہے ہیں، کیا کوئی رجسٹر بھی آپکے پاس ہے جس میں آپ مجھے دکھا سکیں کہ فلاں فلاں مریض کو اس سے فائدہ پہونچا"۔ فرمایا "کیا میں کوئی ساہوکار یا بنیا ہوں جو ایسا رجسٹر رکھوں"۔ سبحان اللہ! - خیر تو مجھ بنیئے کے رجسٹر میں گذشتہ سال ۱۵۲ وہ بیمار ہیں جن سے میں نے پیسے لیکر باقاعدہ علاج کیا اور ان میں چودہ بیمار دق وسل کے ہیں، جن میں سے نو تو مر چکے، باقی بھی داعی اجل کو لبیک کہنے کیلئے تیار ہیں، اسی سے اس مرض کی یا تو اہمیت معلوم ہوتی ہے یا ہماری مجبوری یا میری حماقتیں یا مولویوں کی زبان میں حکم ربی۔ پہلے ہم ڈاکٹروں یا میری اور مریضوں کی مجبوریاں سُن لیجئے +

(۱) پوری نصف صدی گذری کہ تمام یورپ میں اس کی کوشش اور تجربے ہوتے رہے اور آجتک ہو رہے ہیں کہ جس طرح بعض اور بیماریاں انہی بیماریوں کے بیسیلوس (جرثومہ) کو کچل کر نکالے ہوئے عرق یا گھوڑوں وغیرہ کو یہی عروق دیکر ان سے حاصل کردہ آب خون (ماء الدم) کی زیر جلد پچکاریاں ان امراض میں بے حد مفید ثابت ہوئیں، دق سل میں بھی ہونگی۔ مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ کاخ، ورہو، اور مارگ لیانو نے اللہ بخشے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی میرا مطلب پھیپھڑے کی سل (سل رئوی) سے ہے۔ اب رہے مریض تو بھائی ڈاکٹر عثمان کی فیس دس روپے فی انجکشن (میرے پندرہ روپے) کہاں سے لائیں +

(۲) اب آب وہوا کی سنیئے۔ مانا کہ کھلے ہوئے مقام کی ہوا یعنے شاعروں کی فضاء، اور کسیقدر دھوپ اور ورزش، یا کم سے کم چہل قدمی بھوک بڑھائیگی۔ ہاضمہ درست کریگی، مگر یہی تحریک بعض اوقات پھیپھڑوں کی غشاء مخاطی (نعاید ارجھلی) میں سوزش یا جلن کا باعث ہوجاتی ہے جس کا دارومدار مریض کی جسمانی ذاتی خصوصیات پر ہوتا ہے۔ یہ ہے خیال اس ماہر دق وسل کا جس کا نام ہے کھیوڈور وکسن (نہ کہ میرے پیارے ڈاکٹر محمد عمر صاحب ماہر دق وسل کا جیسا کہ اُنکے سائن بورڈ پر لکھا ہوا ہے) جاڑوں میں گرم مقاموں پر چلے جانا، مگر ایسے جو مرطوب نہ ہوں، بعض موسموں میں دریاؤں کے کنارے، بشرطیکہ وہاں خشک تحریک پیدا کرنیوالی اور ابھارنے والی ہوا ہو، ممکن ہے کہ عمر کو بڑھادے، مگر وہاں کی تنہائی سفر کی مشکلات اور پھر وہی پیسوں کا رونا لگا رہیگا۔ ممکن ہے میرے اس عمر کو بڑھا دینے والے جملہ پر کوئی مولوی صاحب اعتراض کریں تو انکی خدمت میں گذارش ہے کہ آج سے سو ہی برس پہلے ۹۹ فیصدی مریض خناق میں مرجاتے تھے، اور اب ایک فیصدی بھی اس مرض سے نہیں مرتے، جو اللہ بخشے، کلب لوفر والی پچکاریوں کا "بفضل ربی" نتیجہ ہے۔ گرم مقاموں، دریاؤں کے کناروں کی سفارش پر پھر وہی سوال آجاتا ہے کہ بعض حالتوں میں مریض کی ذراسی بھی معدے کی سوزش یا تہیج دماغی ایسے مقام کے تحریکی اثرات سے اُلٹا نقصان پہونچائیگی۔ یہی حالت سمندر کے سفر میں ہے کہ بعض خاص حالتوں میں اسکی اجازت دیجا سکتی ہے۔ مگر کیوں؟ اسلئے کہ شہری گھمسان زندگی اور کثرت تفکرات سے تو مریض کو کم سے کم نجات ملیگی۔ رہی مقام کی اونچائی تو اسکی طرف یورپ والوں کی توجہ زیادہ رہی ہے۔ ماہرین یورپ کا خیال ہے کہ اگر سل صرف ایک طرف پھیپھڑے میں ہو تو ۶۶ سے ۹۷ فیصدی تک مرض کی صرف روک تھام (ذرا لفظ روک تھام کو خیال میں رکھیئے) ہوسکتی ہے۔ مگر جہاں تجویف یا تجاویف ہو تو ۴۵ فیصدی تو سنبھلے رہتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی ۳۵ فیصدی بد سے بدتر ہوجاتے ہیں۔ اور جن کو سنبھلے رہتے ہیں کہا گیا ہے، اسکے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کا مرض پھر لوٹ آتا ہے (رجوع المرض) مختصر یہ کہ اگر مریض کے شش میں صرف یکطرفہ یا دوطرفہ بھی تجمد (Consolidation) ہے مگر ساتھ ہی اتنی کافی جگہ بھی تجمد سے بچ رہی ہے، جہاں ہوا اپنا کافی تصرف کرسکے، دوران خون اسکی اجازت دیتا ہو کہ مریض کچھ ورزش بھی کرسکے۔ ساتھ ہی بخار بھی نہ ہو یا بہت خفیف ہو تو شاید اسکی قطعی روک تھام ہو (شاید کا لفظ ملاحظہ ہو) - یعنی پسپائی ہوگی تو شاندار پسپائی ہوگی۔ واضح ہو کہ ایسے بلند مقام خاص طور پر

ایسے مریض تک کے لئے مفید بتائے جاتے ہیں جو خون تک تھوکتا ہو یا مرض خاندانی اور ابتدائی حالت میں ہو۔ مگر پھر شرائط یہ ہیں کہ مریض زیادہ عمر رسیدہ نہ ہو، اور مرض نزلی نہ ہو۔ حلق یا نرخرہ ماؤف نہ ہوئے ہوں، پیشاب میں رسوب نہ آتا ہو، تجاویف دوہری دوہری نہ ہوں، اور مرض مزمن نہ ہو گیا ہو۔ صحت گاہوں (سینے ٹوریمز) میں جو اونچائی اور آب و ہوا کے لحاظ سے بنائی جاتی ہیں علاج تو وہی ہوگا جو ہم کم و بیش اپنے شہر میں کر لیتے ہیں مگر وہ رکاوٹیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں ان کا بہت کچھ تدارک وہاں کر دیا جاتا ہے۔ غذا، صفائی، لباس، اور ورزش کا انتظام نہایت معقول ہوتا ہے۔ مگر (اس نگر کو دیکھئے) یہ اس وقت تک ہے کہ جب تک آپ کا مریض وہاں ہے۔ پھر واپس آ کر کیا ہوتا ہے؟ اس کا جواب سوائے گردن جھکا کر فاتحہ پڑھنے کے اور کچھ نہیں ۔

(۳) میرے چودہ مریضوں میں ۹ عورتیں تھیں۔ ان میں کل دو عورتیں ایسی تھیں جو میری سفارش پر مدن پلی سینے ٹوریم گئیں اور وہاں سے واپس ہونے کے بعد پھر مجھ سے نہیں ملیں، ان میں ایک کے میاں نواب صاحب اور دوسری کے خسر نواب صاحب اب تک کہیں موٹر میں دکھائی دیتے ہیں تو دور ہی سے ہوا میں ہاتھ ہلا کر انکی سلامتی کا اشارہ کر دیتے ہیں۔ مگر میری دریافت پر معلوم ہوا کہ دونوں رخصت ہو چکی ہیں اور یہ اشارے انکی اپنی سلامتی کے ہوتے ہیں۔ یہ دونوں جب میرے زیر علاج تھیں تو دونوں میری ہمدردی اور محبت دیکھکر اپنی مصیبتوں کا حال مجھ سے بیان کرتی تھیں جوان پر اپنے اپنے خاوندوں کی غلامی میں نازل ہوتی تھیں، وہ جب تک باہر رہیں اچھی رہیں اور سچ پوچھیئے تو اب مرکر بھی اچھی ہی رہیں ایک اور صاحبہ جنکی شادی ہوئے ایکسال بھی نہیں گذرا تھا، اسی قسم کی مصیبت میں مبتلا رہیں اور ایکسال کے اندر ہی اندر چل بسیں۔ ان کا حال لکھتے ہوئے مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے، اگر میں ان کا باپ ہوتا تو جس طرح بھی ہوتا ان کو شرابی میاں سے خلع دلوا دیتا۔ مذکورہ بالا تین مریضوں کا علاج ہم ڈاکٹروں سے زیادہ قانون یا مذہب ہی کر سکتا تھا۔ دو اور مریضوں کو میں نے اپنے ہی پاس قلعہ گولکنڈہ میں بلا لیا تھا اور پاس ہی کی کشادہ فضا میں قطب شاہی گنبدوں میں ٹھیرا دیا تھا، جہاں ایک پُر فضا باغ بھی ہے۔ ان کو غذا مقوی دی جاتی تھی جو زود ہضم بھی ہوتی تھی۔ تدرے بالائی اور مسکہ (مکھن) بھوسے کی روٹی کے ساتھ دیا جاتا تھا۔ بکری کا دودھ ان کا پانی تھا اور وہ تین تین اتھے روزانہ پی لیتی تھیں، دودھ کی بو دور کرنے کی خاطر بکریوں کے تھن مونڈ دیئے گئے تھے، اسپر بھی نارنگی کے پھلوں سے بنا ہوا پانی خوشبو کی خاطر اس میں شریک کر دیا جاتا تھا۔ تازہ موسمی میوہ اور ترکاریوں کے علاوہ اراروٹ، انڈے، مچھلی کا تیل (ہیلی ویرال)۔ ٹاکا ڈیاسٹیز (Taka Diastase) پرند کا گوشت (زیادہ کبوتر) بھی دیا جاتا تھا۔ صبح کو ۶ ماشہ سنگھاڑے کا آٹا چھٹانک بھر قیمہ کے پانی کیساتھ بھی دیا جاتا رہا۔ بن دُھلا قیمہ رات کو بھگو دیا جاتا تھا اور صبح اُسے دبا کر نچوڑ لیا جاتا تھا، چھاننے کے بعد قیمہ پسے ہوئے گوشت کی شکل میں لا کر اس میں قسم قسم کے مسالے ملا کر کچا ہی کھانے کی ترغیب دی جاتی تھی۔ بیمن ہوتیں تو کھالیتیں مگر وہ پانی تو آنکھ بھینچ کر پی لیتی تھیں۔ مگر قیمہ چکھ چکھ کر واپس کر دیا جاتا تھا۔ اس علاج بالغذا کو انگریزی میں زائیمو تھراپی (Zymotheraphy) کہتے ہیں۔ میں جب ولایت میں تعلیم پاتا تھا تو مجھے خوب یاد ہے کہ ہم کوئی ڈیڑھ سو طالب علموں میں قریب قریب دس بارہ بڑی مشقا میں اس قیمہ کی چکھنے کو آئیں جو ہم سب انہیں دیکھتے دیکھتے میں اڑا گئے تھے، شب کو سوتے وقت دو بڑے چمچے شہد، بکری کا دودھ اور ایک بڑے لیموں کا رس بھی دیا جاتا تھا۔ برسات آجانے پر انہیں یہ مقام خوفزدہ کرنے لگا۔ وہ گولکنڈہ سے رخصت ہو کر پھر شہر چلی گئیں۔ اور ایسی گئیں کہ اب قیامت میں پھر ان سے دل لگی رہیگی۔ علم الصحت کے لحاظ سے یہ گنبد لاجواب تھے۔ ان میں ہوا خوب آتی تھی۔ زمین پر جو پانی گرتا تھا صاف بہ جاتا تھا۔ جگہ خشک اور اونچی تھی۔ کھڑکیاں یہاں نہ تھیں جو ہر وقت کھلی رکھی جاتیں۔ مگر بڑی بڑی محرابیں تھیں۔ جہاں ہوا کے تیز جھونکوں یا جھکڑوں سے بچنے کے لئے پردے بھی ہر آن مستعد رہتے تھے۔ ان کا بخار تو تیسرے ہی دن جاتا رہا۔ مگر کھانسی کسی قدر بڑھ گئی تھی۔ مگر ان کے کہنے پر بھی میں نے بالائی یا لیموں موقوف نہیں کیا، بلکہ اور دواؤں سے کھانسی کا تدارک کر دیا۔ انکے اُگالدان کی صفائی اگر کوئی شاعر دیکھ لیتا تو انکے دل کی صفائی سے تعبیر کرتا۔ لباس میں سوتی باریک ململ استعمال کرتی تھیں۔ ساڑیاں اور چولی کرتیاں وغیرہ بھی اسی کپڑے کی ہوتی تھیں۔ گرمی کا موسم تھا۔ ان میں پسینہ خوب جذب ہو جاتا تھا جاڑا یا برسات ہوتی تب بھی میں گرم مگر ہلکا ہی لباس تجویز کرتا، ان میں ایک کی ورزش محض بغیر سہارے کی چہل قدمی تھی اور دوسری کھڑی ہو کر ہاتھ اونچے کر کے گہرے سانس لیا کرتی تھی۔ اس آخری ورزش سے میرا مدعا کمزور پھیپھڑے میں زیادہ سے زیادہ ہوا ابھر کر نفخہ کی حالت پیدا کر دینا تھا جس سے مقام مرض کے آگے بڑھنے یا پھیلنے کی پھر کوئی صورت نہ رہے ۔

(۴) آمدم برسر مطلب۔ ۹ میں سے ۵ گئے تو ۴ بچے، یہ چار عورتیں شہر خاص کی اُن گلیوں میں رہتی تھیں جہاں سوائے کسی قدر دوپہر کے دھوپ

اور تازی ہوا برائے نام ہی تھی۔ ان میں سے دو کو کوٹھے پر رکھا گیا اور تیسری کوٹھے پر اس وجہ سے نہ جا سکیں کہ کوٹھے پر ایک اور کرایہ دار رہتا تھا ان میں سے صرف ایک کا حال لکھتا ہوں۔ ان کی حالت اکثر ایسی نازک ہو جاتی ہے کہ گھر میں رونا پیٹنا مچ جاتا ہے۔ یہ پانچ بچوں کی ماں ہیں اور ان کی عمر ۲۳ سال ہے۔ انکے میاں ضبط تولید کو مذہب کے خلاف کہتے ہیں۔ اور مغرب کے وقت اکثر میں نے یہ کہتے سنا کہ مغرب اور عشا کی نماز ساتھ ملا کر شب ہی کو پڑھ لیا کرتا ہوں اور امت رسول کو گو وہ کیسی ہی کمزور ہو وہ بڑھانا فرض سمجھتے ہیں، دریافت پر ایک رنج دہ بات مجھے اُنکے ہاں یہ معلوم ہوئی کہ شادی کے وقت مریضہ کی عمر ۱۴ سال کی تھی اور اس غریب کو اس وقت بھی کھانسی کے خفیف دورے پڑتے تھے اور کبھی کبھی مغرب کے بعد ہلکا سا بخار بھی ہو جاتا تھا۔ انکی ماں کا انتقال بھی دق میں ہو چکا تھا۔ مجھے افسوس تو اس بات کا ہے کہ ایسی حالت میں بھی معقول معالج سے مشورہ نہیں کیا گیا، حکیم صاحبان کی تشخیص کا دارومدار نبض وقارورہ پر ہی رہا۔ غرض ابتدائی حالت میں تشخیص نہ ہوئی یہ مریضہ ابھی زندہ ہیں گو سسک رہی ہیں، چھوٹے چھوٹے پانچ بچے ماں کے پلنگ کو گھیرے رہتے ہیں۔ ایک ماں کے سینے پر چڑھا منہ سے منہ ملائے پیار کر رہا ہے، دوسرے نے اُگالدان پھینکدیا، تو تیسری جو سب میں بڑی ہیں معمرہ ۶½ سال اگالدان اور فرش کی صفائی میں مصروف ہیں۔ صاحب خانہ گاؤتکیہ سے لگے بیٹھے ہیں، فرماتے ہیں کہ "یہ غریب ماں کے غم دور کرنے اور بیکار مباش کچھ کیا کر، کی خاطر، جائز اور درست ہے۔ کیا اس آخری وقت بھی اپنے بچوں کو نہ دیکھیں۔ آپ ڈاکٹر لوگ بھی بڑے ہی سخت دل ہوتے ہیں خدا ترسی کا نام تک نہیں" فعتبرو۔ انکے علاج میں ان تمام باتوں کا خیال رکھا گیا جن کا مذکور ہو چکا ہے۔ مگر جو علاج دواؤں کے ذریعہ ہوا اسکی تفصیل بھی حکیم کبیر داس سے ڈرتے ڈرتے کہہ ہی دیتا ہوں۔ ڈرتے ڈرتے میں نے اس لئے کہا کہ وہ علاج جالینوس اور بوعلی سینا سے غالباً مختلف ہوگا۔ میں خوش ہوں کہ نو میں سے چار ابھی زندہ ہیں۔ میں یہاں اب جملہ مریضوں کو شریک کر لیتا ہوں کہ علیحدہ علیحدہ لکھنے میں مضمون طویل و بار خاطر نہ ہو جائے۔

علاج کی تفصیلات

ایسے مریضوں کی دوا دارو کرنے سے پہلے میں ان چار باتوں کو یاد کر لیتا ہوں جو میرے اُستاد سر جان وائیلی مرحوم نے کچھ ایسے پاکیزہ و شستہ الفاظ میں میرا کان پکڑے بغیر میرے ذہن نشین کرا دی تھیں جو اس وقت تک زبان کی نوک پر ہیں۔ (۱) مریض کو کچھ ایسا قوی کردو کہ وہ خوب کھائے پیئے اور قوت مدافعت ایسی بڑھ جائے جو جراثیم کا مقابلہ کر سکے۔ (۲) دافع تعفن علاج جو ان جراثیم کو تباہ کردے یا باہر نکال دے۔ (۳) مقامی ورم (التہاب) ایک ہو یا کئی کو کم کرنا یا بڑھنے سے روکنا۔ (۴) مریض کی مختلف شکایات کا علاج +

(۱) قوت کی دواؤں میں فولاد، سنکھیا، اور گندھک کی تعریف کی جاتی ہے، یا مچھلی کے تیل کیساتھ کچلہ، کواشا وغیرہ، یا ذائقہ بدلنے کے لئے کوئی شربت، مثلاً ادرک کا شربت ملا دیا جاتا ہے۔ مگر مجھے انکے دینے کا اتفاق نہیں ہوا۔ میں مچھلی کا نیا تیل ہیلی وبرال دیتا ہوں، جو کیپ شول میں رکھکر دیا جاتا ہے۔ مگر زیادہ مقدار میں دینے سے ہاضمہ کا خیال ہر وقت لگا رہتا ہے۔ قیمہ کا پانی دیتا ہوں تو دست آنے کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ مگر سنگھاڑے کا آٹا اکثر دست نہیں آنے دیتا۔ یا سنگھاڑے کا آٹا خوب کلاں کے پانی کے ساتھ دیا جا سکتا ہے۔ پارک ڈیوس کا کریوزوٹ امیلشن بھی اکثر دیا ہے۔ کالزانا، اوکٹین، انفنسٹون، واٹر بری کمپونڈ، سونے کا کشتہ، بروما ئیڈ کی صورت میں، ڈجی ٹیس، مرداریدمعہ مارا ہوا پارہ، سولگن نال اور کولوڈئیل کیلسیم کی پچکاریاں بھی دی گئیں جو کبھی مفید اور کبھی بیکار رہیں +

(۲) دافع تعفن بیسیوں دوائیں ہیں جن کا جانوروں پر قدمانے تجربہ کیا، مگر کامیابی بہت معمولی رہی، اور دوائیں بھی مختلف صورتوں میں مثلاً زیر جلد پچکاری یا پچکاری کے ذریعہ ناک یا معاء مستقیم میں پہونچائی گئیں۔ مگر کوئی فائدہ نہ پایا۔ ایک لے دے کر کریوزوٹ ہے جسے میں بکثرت استعمال کرتا ہوں۔ کھلانے میں، سنگھانے میں لگانے میں +

(۳) التہاب کے لئے جو اکثر مریضوں میں پایا میں نے سیلائن کے ساتھ، کبھی اینٹی منی اور کبھی صرف سیلائن دیا یا بصورت تہیج سینہ پر السی کی پٹی لگا دی گئی یا ہلکے ہاتھ سے لنی منٹ آیوڈین لگا دیا گیا۔ بخار اُتارنے کیلئے میں نے آجتک کبھی کچھ نہیں دیا اور نہ دونگا، البتہ تازی ہوا کو اس حالت میں بھی پسند کرتا ہوں اور مفید پا رہا ہوں +

(۴) چوتھا اور آخری علاج ان مختلف شکایات کا ہے جو اس مرض میں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر یہ علاجات محض مسکن ہیں اصل مرض سے انہیں کیا تعلق۔

(الف) کھانسی (سعال) اگر بلغم سے اچھی نہ ہو رہی ہو تو ہائیڈرو سیانک ایسڈ، بلغم نہ نکلتا ہو، اور افیون یا مارفیا دے رہا ہوں تو اسکی مقدار اور کم کر دیتا ہوں اور اسمیں وائنم انٹی منی اور امونیم کاربونیٹ شریک کر دیتا ہوں۔ یہ سب ہی میں صرف دو تین بار دیتا ہوں کہ ان کو دینے

میں ہاضمہ کی خرابی کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر کھانسی کے ساتھ بلغم بکثرت نکل رہا ہو، تو ٹار کا کوئی بھی مرکب گولیوں یا کیپ سول کی صورت میں بلغم کے تعفن اور ساتھ ہی بلغم کے بالکل نہ نکلنے کی صورت میں کریا زوٹ یا اگر کھانسی بالکل ہی خشک ہو تو یا اگر اسکے دورے پڑتے ہو تو کلوروفارم کیسا تھ کونیم اور ہاپ۔ دو چار بار پارک ڈیوس کا کاسیلا نا شربت بھی دیا گیا جو بہت ہی مسکن ثابت ہوا +

(ب) سینے میں درد کے لئے جیسا کہ میں نے نمبر (۳) میں لکھا یا کبھی ٹرپن ٹائن کی مالش اور کبھی سینے کی حرکت کو روکنے کے لئے مجھے مجبوراً بینڈیج بھی باندھ دینا پڑا +

(ج) پسینہ اگر شب کو زیادہ آتا ہو تو زنک اوکسائیڈ کی ۲ گرین کی ایک گولی صرف شام کے وقت۔ میں اسمیں بلاڈونا ایکسٹریکٹ ¼ گرین بھی ملا لیتا ہوں +

(د) معمولی دستوں کے لئے اگر جگر وغیرہ کی وجہ سے ہوں، زبان زردی مائل سفید ہو تو بسمتھ اور کتھا، اگر امعا میں زخموں کا اندیشہ ہو اور دست بند ہی نہ ہوتے ہوں، زبان بھی سرخی مائل ہو تو افیون، مارفیا بھی بسمتھ میں شریک کر لیتا ہوں۔ اس کا حقنہ اور اسی کی چاٹے بھی اس کی معاون پائی گئی۔ اس سے بھی اگر فائدہ نہ ہوا تو حقنہ میں ٹینک ایسڈ اور ایسڈ ایسی ٹیٹ بھی شریک کر لیا جاتا ہے۔ مگر مجھے اسکی ضرورت کبھی نہیں ہوئی اب بجائے دستوں کے اگر قبض کی شکایت ہو جو عموماً ابتدائی حالتوں میں ہوا کرتی ہے تو تبدیلیٔ غذا مثلاً بھوری روٹی یا گھر کی بھوسہ ملی روٹی، اور میل تازہ پھل، تھوڑی سی ورزش اور دواؤں میں رہو برب یا کوئی معدنی پانی، مثلاً کارلس باڈ مفید ہوتا ہے +

(ہ) نیند نہ آتی ہو تو کلوری ٹون +

(و) منہ اندر سے پک جائے تو بورو گلیسرائیڈ +

(ز) جلد پر خراش ہو تو بورک مرہم

(ح) گردن میں غدد بڑھ جائیں اور ابتدائی حالت ہو تو فوراً نکلوا دئے جائیں +

(ط) مقعد کی شکایتوں میں آپریشن ہرگز مناسب نہیں۔ صرف آیوڈو فارم گاز کافی ہے۔ یہ چند آخری شکایتیں مزمن حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور خود میرے بعض مریضوں میں تھیں +

(ی) خون کی قے تو صرف ایک مریضہ کو ہوئی تھی جس کا فوری علاج تو بذریعہ ٹی او ہیمر پلاسٹن کی زیر درون لحمی پچکاری سے کیا گیا، مگر بعد کو کیلسیم دیا جاتا رہا۔

(ک) سوء تنفس یہ مریض کے چل چلاؤ کے زمانہ میں یا کبھی مریض کہنہ میں بھی پایا جاتا ہے۔ میرا ایک جوان مریض میری آنکھوں کے سامنے کہنے لگا "ڈاکٹر صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اب میرا وقت آگیا" پھر کچھ دیر خاموش پڑا ہانپتا رہا۔ پھر کہا کہ "افسوس دنیا سے گذرتا ہوں میں۔ رخصت اے زندگی کہ مرتا ہوں میں۔ اللہ سے لو لگی ہوئی ہے میری۔ اسواسطے اوپر کا دم بھرتا ہوں میں۔ اب ایک قرآن شریف میرے سینے کے پاس اور ایک پیالی میں شہد میرے سرہانے رکھوا دیجئے۔ میری آپا جان سے تاکید سے کہدیجئے کہ میرے آس پاس ہی رہیں کہ یسین شریف سننے سے محروم نہ رہ جاؤں" میں نے کہا "میاں تم تو پاگل ہو گئے ہو۔ تم اپنی صورت آئینہ میں تو دیکھو، بس ایک مجسم عاشق بنے ہوئے ہو اور بس۔ اچھا یہ تو بتاؤ کہ مجھ سے چھپاتے کیوں ہو؟" میں اور ہنسی مذاق کی باتیں کرتا رہا۔ وہ خاموش ہو گیا، اور سننے میں آیا کہ میرے جانیکے آدھ گھنٹہ بعد اس نے کروٹ لی اور قرآن شریف کو بغل میں دبا کر رخصت ہو گیا یسین شریف اور شہد اُسے آخری وقت مل گیا، اور اسکی دنیاوی آخری آرزو پوری ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میری دی ہوئی مجرب دوائیں اور سونگھنے کو آیوڈائڈ آف ایتھل، کیپ سول جو اُسے توڑ کر سنگھائے جارہے تھے کچھ کارگر نہ ہوئے اور نہ مریض کی حالت ایسی تھی کہ میں شگاف دیکر رطوبات کا اخراج کر سکتا۔ آکسیجن دینے کے انتظام کا وقت بھی گذر چکا تھا میں نے اپنے قریباً ہر مرنیوالے دق وسل کے مریض کو دیکھا کہ اُسکے ہوش وحواس آخری وقت تک درست رہتے ہیں بلکہ اور تیز ہو جاتے ہیں اسوقت مجھے ایک اور مریض کا جو اپنے مرض کو گھسیٹ گھسیٹ کر چونتیس سال کی عمر تک پہنچا چکا تھا اور دو پیاری پیاری نوجوان لڑکیوں کا باپ بھی تھا بالکل آخری وقت میں یہ کہتے سُنا کہ "افسوس ہمارے اس خاندان پر کیا خدا کی مار اور پھٹکار ہے کہ دہلی کے غدر کے بعد سے ابتک کم سے کم ۳۵ آدمی اس مرض سے ہمارے خاندان میں مر چکے ہیں۔ مگر باہر بیٹی دینا تو درکنار باہر کی بیٹی لانا تک روا نہیں رکھتے" بالکل ایسا ہی واقعہ کرنال کے ایک خاندان کا ہے۔ اور ایک مریض جو دار المجانین سے لا کر میرے ہی مکان پر علاج کی خاطر رکھا گیا تھا انہی موروثی اثرات کا شکار تھا +

سِل رئوی میں مصنوعی نفخ الصّدر

اس کے مواقع استعمال اور طریقِ عمل

سل، انسانی زندگی کے بہترین اوقاتِ کار (۱۵ سے ۴۰ سال) میں نہایت تباہ کن مرض ہے۔ اور اس کے غصے کی آگ اپنے شکار کے گوشت اور روح کو نہایت سعرت کے ساتھ خاک سیاہ کردیتی ہے۔ یہ مرض تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ اور بہ نسبت دیہاتوں کے گنجان آباد شہروں میں اور ہجوم کے مقامات پر زیادہ پایا جاتا ہے۔ ہندوستان میں دیہاتی آبادی بھی اس خوفناک مرض سے زیادہ متاثر ہے۔ لیکن اس ملک میں اس مرض کے صحیح اعداد و شمار بہم نہیں پہنچتے۔ گو ان تمام اعداد و شمار سے جو حاصل ہو سکتے ہیں، میجر جنرل میگا (　) کا خیال ہے کہ بیس لاکھ سے زیادہ اشخاص اس میں مبتلا ہیں۔ یہ زیادہ تر متوسط اور ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کا مرض ہے۔ تہذیب کی ترقی اور جدید حالات زندگی کے ساتھ اس مرض کے واقعات دہشتناک طریق پر بہت بڑھ رہے ہیں۔ اور تمام اقسام سل میں سے سل رئوی کے واقعات زیادہ ہوتے ہیں۔

زمانۂ نامعلوم سے سل رئوی کو جان لیا گیا تھا۔ اور مختلف زمانوں میں مختلف ممالک کے اندر اس کے مختلف قسم کے علاج مروّج تھے، علاج کا اختلاف ہی اس مخصوص دوا کو معلوم کرنے میں انسان کی ناکامی کا کافی ثبوت ہے۔ جو اس مرض کے پیدا کرنے والے جراثیم کو ہلاک کردے اور مریض کو اس کے مرض سے شفا بخش سکے۔ زمانہ ہائے دراز سے تمام معلومہ علاجوں سے جس علاج نے مناسب حالات میں بہت آرام بخشا ہے۔ وہ نفخ الصدر (Pneumothorax) ہے۔

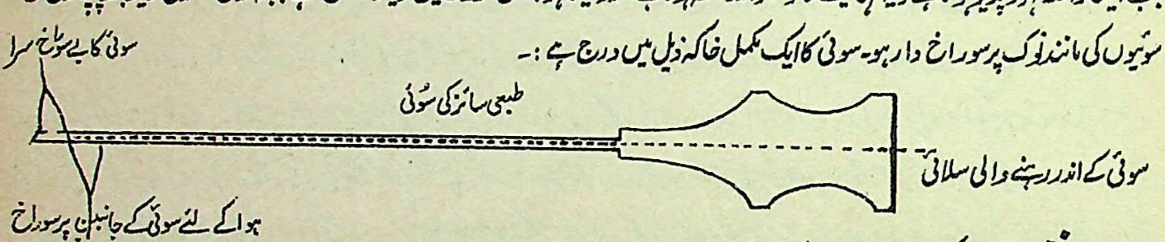
گو لورپول کے جیمس کارسن (James Carson) نے ۱۸۲۱ء میں ہی اس طریق علاج کی وکالت کردی تھی۔ لیکن ۱۸۸۲ء تک اسے علمی طور پر قبول نہیں کیا گیا حتیٰ کہ ۱۸۸۲ء میں ایک مشہور اطالوی طبیب فارلینی (Forlanini) نے علمی بنیادوں پر اسے تسلیم کرکے اس کے استعمال کی سفارش کی ۱۸۸۲ء سے ۱۹۰۶ء کے مابین طبیب مذکور اس قابل ہوگیا کہ وہ ایسے پچیس مریضوں کی یادداشتیں پیش کرسکے جن کا اس طریق پر علاج کیا تھا۔ صحیح تر الفاظ میں ۱۹۱۰ء سے اس طریق علاج کو تمام دنیا میں سل رئوی کے مریض کی مصیبت کے افق تاریک پر بہترین شعاع امید کے طور پر تسلیم کرلیا گیا ہے۔

اس سے ہمارا یہ مقصد نہیں ہے کہ ناظرین کو یہ کہکر کہ وہ اس طریق علاج سے اپنے مریضان سل رئوی کو مکمل شفا بخش سکتا ہے۔ کوئی سبز باغ دکھایا جائے حقیقت یہ ہے کہ مصنوعی نفخ الصدر ان تمام اشخاص کے ہاتھوں میں جنہوں نے اس سے مریضوں کا علاج کرنے کا تجربہ کیا ہے، بہت سے مریضوں کے لئے شفا بخش ثابت ہوتا ہے اور بعض میں یہ قطعی ناکام ثابت ہوتا ہے اور بعض کے حالات کو صرف بہتر بنانے میں تسلی بخش پایا جاتا ہے۔ ایک موزوں طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض میں یہ طریق علاج گذشتہ ایک صدی سے زیادہ عرصہ کے تمام معلوم شدہ طریق علاج کے مقابا، میں زیادہ بہتر ہے۔ شدید نفث الدم کے بعض خاص مریضوں میں یہ اسی طرح فوری اور اہم طریق علاج ہے، جس طرح شدید ورم زائدہ اعور میں، زائدہ اعور کو بذریعہ عمل جراحی قطع کرکے نکال دینا یا کسی شدید مرض شکم میں شکم کا چاک کرنا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موزوں طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض سے کیا مطلب ہے۔ یہ جاننا چاہے کہ سل رئوی کا ہر ایک مریض ایک ایسے درجہ سے گذرتا ہے جبکہ مصنوعی نفخ الصدر کا بہترین طریق علاج ہوتا ہے۔ پس جہاں کہیں ممکن ہو اس درجہ کا پہچاننا اور دوسرے طریق علاج کے مقابلے میں اس طریق علاج کو ترجیح دینا ضروری ہے۔ تمام امراض کے علاج میں یہ ایک اچھی طرح مشہور جزو علاج ہے۔ کہ ہر مریض حصۂ بدن حرکات سے آرام کا طلب گار رہتا ہے۔ اور اسی نظریہ کی بنا پر مریض پھیپھڑے کو مسلسل حرکات سے جو سانس کی آمد و رفت (زفیر اور شہیق) کے ساتھ اسے کرنی پڑتی ہیں۔ جوف غشاء الصدر میں ہوا کا ایک خریطہ سا پیدا کرکے اور اس کے ذریعہ پھیپھڑے کو سکیڑ کر مختلف عرصہ کے لئے آرام پہنچانے کی خاطر مصنوعی نفخ الصدر کا عمل کیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ خوفناک مرض شہروں سے دور دیہاتوں میں بھی جتنا کہ سمجھا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ پھیلا ہوا ہے اور چونکہ ایسے علاقوں میں جو طبی امداد

پہنچ سکتی ہے قریب قریب نفی کے برابر ہے۔ اور چونکہ اس ملک میں جمہور کا خوفناک افلاس دور دراز علاقوں میں طبی امداد سے مستفید ہونے کے راستے میں حائل ہے۔ اس لئے یہ ہماری دلی خواہش ہے کہ تمام وہ طبیب جو طبی درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہو کر جاتے ہیں آلۂ نفخ الصدر کے استعمال کا طریقہ سیکھ لیں یا پیشتر اس کے کہ وہ کسی جگہ مطب شروع کریں کم سے کم کسی ایسی صحت گاہ میں ضرور ہو آئیں جہاں وہ اس طریق علاج سے واقفیت حاصل کر سکیں یہ عمل سادہ ترین عملیات میں سے ایک ہے۔ گو اس میں بھی ناگوار واقعات اسی طرح رونما ہو سکتے ہیں جس طرح کسی دوسرے جراحی عمل میں خواہ وہ کیسا ہی سادہ کیوں نہ ہو اسی عمل کے لئے مختلف قسم کے آلات ہیں جن میں سے سادہ ترین وہ ہے جس میں دو نشاندار بوتلیں ایک ربڑ کی نلکی سے باہم ملی ہوئی ہوتی ہیں ایک میں پانی ہوتا ہے اور دوسری میں ہوا۔ ان کے ساتھ حسب ضرورت ہوا کے داخل ہونے کے لئے مقطع (کلپ) لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس آلے کے استعمال کے لئے ایک مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو بوتلوں کو حسب ضرورت اونچا یا نیچا کرتا ہے۔ تھوڑا عرصہ ہوا انگلستان میں خود بخود حرکت کرنے والی بوتلیں مروج تھیں گو اب پتہ نہیں کہ وہاں اُن کا رواج ہے یا نہیں باقی تمام یورپ میں البتہ غیر متحرک یا قائم بوتلوں والا آلہ مروج ہے جو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ وہ پال ہاک ویانہ کے ہاں سے مل سکتا ہے۔ اسکی قیمت پچھتر روپے ہے اور ملنے کا پورا پتہ پال ہاک ۳۰ گیری گلسی ویانہ ۹ ہے۔ اس کی سوئی قریباً چار انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور سوئی کی نوک اچھی خاصی کند اور آخری سرے پر قریباً پانچ ملی میٹر کے فاصلے تک بغیر سوراخ کے ہوتی ہے۔ ہوا کے نکلنے کا راستہ سوئی کی جانبین پر سے ہے تاکہ اگر سوء اتفاق سے دوران عمل میں پھیپھڑے کے اندر سوراخ ہو جائے تو ہوا پھیپھڑوں کے اندر نہ چلی جائے کیونکہ جب ایسا واقعہ ظہور پذیر ہوتا ہے تو یہ نہایت ناخوشگوار واقعہ ہوتا ہے۔ اور ایسا ہونا اس صورت میں زیادہ ممکن ہے جبکہ سوئی معمولی زیر جلد پچکاری کی سوئیوں کی مانند نوک پر سوراخ دار ہو۔ سوئی کا ایک مکمل خاکہ ذیل میں درج ہے:-



مصنوعی نفخ الصدر کے مواقع استعمال

بہترین موقع عمل وہ ہے جبکہ ایک طرف کا پھیپھڑہ ماؤف ہو۔ اور مرض ابتدائی درجات میں ہو۔ گو ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ ایک طرف کا پھیپھڑا تو ماؤف ہو اور دوسری طرف کا پھیپھڑا پوری طرح تندرست ہو۔ بار بار اور شدید یا ہٹیلے نفث الدم کے مریضوں میں فوراً نفخ الصدر کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے۔ جب مریض کی نبض سریع ہو۔ بخار تیز ہو اور تحریک کی دیگر علامتیں پائی جائیں اور معمولی طریق علاج سے کوئی فائدہ نہ ہو۔ تو پھیپھڑے کے سکیڑنے کا علاج کرنا چاہیئے۔ بعض اطباء کی رائے ہے کہ نفخ الصدر کے عملیہ کے لئے ایک پھیپھڑے کا کامل طور پر تندرست ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن اگر ایسا مان لیا جائے تو نفخ الصدر کا میدان عمل نہایت محدود ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عملی طور پر جب ایک پھیپھڑے کو ماؤف ہوئے اچھا خاصہ عرصہ گذر چکا ہو تو دوسرے پھیپھڑے کا کامل طور پر تندرست پایا جانا ایک حد تک دشوار ہے۔ تندرست پھیپھڑے میں مرض کا شروع ہو جانا پہلے سے مریض اور ماؤف پھیپھڑے کی جانب فوری عمل نفخ الصدر کا یقینی موقع ہے۔ کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ اس کے بعد تندرست پھیپھڑے میں جو مرکز بن چکا ہے۔ وہ ساکن ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں جنکے پھیپھڑوں میں بڑے بڑے جوف بن چکے تھے اور عمل نفخ الصدر کے بعد باقاعدہ وقت پر جن کے پھیپھڑوں کی ریڈیو تصاویر (Radiograph) لی جاتی رہیں۔ رفتار پر مرض کا مطالعہ کیا گیا۔ اور دیکھا گیا کہ جوف پہلے نفخ الصدر کے ذریعہ سے دب جاتا ہے اور بالآخر قریب قریب مفقود ہو جاتا ہے۔ سل رئوی کے عوارض میں کسی ایک طرف کے پھیپھڑے کے پھوڑے ہوائی نالیوں کے پھیل جانے اور ذات الجنب رطوبی کے پیدا ہو جانے پر بھی مصنوعی نفخ الصدر کر دینا چاہیئے۔

مصنوعی نفخ الصدر کے ممنوعات

جب دونوں طرف کے پھیپھڑے ماؤف ہوں اور مرض کافی حد تک بڑھ چکا ہو تو یہ عمل منع ہے لیکن ایسے حالات میں بھی کسی ایک طرف یا یکے بعد دیگرے ہر ایک پھیپھڑے کو سکیڑنے کے جزوی عمل نفخ الصدر کے ذریعہ مریض کی زندگی کو بڑھا دینا ممکن ہے۔ فالینی (Dr. Forlanini) اور برنارڈ (Bernard) نے اس قسم کے مریضوں کے حالات شائع کئے ہیں جنکو اس طریق علاج سے ایک حد تک فائدہ حاصل ہوا ہے۔ دوسرا مانع غشاء الریہ کے دونوں طبقات کے وسیع التصاقات ہیں جن کی وجہ سے یہ نہایت دشوار یا ناممکن ہے کہ ہوا کے احتقان سے اس میں جوف پیدا کیا جا سکے۔ لیکن حال ہی میں منظار الصدر (Thoracoscopes) کی مدد سے التصاقات کو علیحدہ کرنے کا عمل کیا جا چکا ہے۔ سل رئوی کے ساتھ دوسرے اعضاء مثلاً امعاء اور حنجرہ کے شدید ابتلا میں یہ عمل نہیں کرنا چاہیئے۔

مصنوعی نفخ الصّدر کا طریق عمل

کامیاب عمل نفخ الصدر کے لئے مریض کا کامل جسمانی امتحان اور اس کی چھاتی کی ریڈیو تصویر (ریڈیو گراف) کا ہونا ضروری ہے۔ بعض ذمہ دار طبیب کہتے ہیں کہ کامل جسمانی امتحان کافی ہے۔ شعاعی تصویر (عکس ریز) ہمیشہ ضروری نہیں ہوتی۔ لیکن زیادہ بہتر اور محفوظ تجویز یہی ہے۔ کہ ہمیشہ عمل کرنے سے پہلے عکس ریز کی تصویر حاصل کرکے بخوبی معائنہ کرلیا جائے۔ کیونکہ اس صورت میں اتفاقی حوادث سے بہت حد تک محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ عکس ریز کی تصویر کے بغیر مصنوعی عمل نفخ الصدر کا کرنا غلط طریق کار ہے۔

عکس ریز کی تصویر کے ذریعہ سے حصہ ماؤف کو معلوم کرکے اور اگر غشاء الریہ کے طبقات میں التصاقات ہوں تو ان کو ذہن نشین کرکے عملیہ کے مقام کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ یہ فعل مرکز مرض سے کسی قدر دور ہونا چاہیئے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ مریض کو پہلو کے بل لٹاکر اور اسکے بازو کو سر کے اوپر رکھوائیں تاکہ فضائے مابین الاضلاع خوب اچھی طرح علیحدہ علیحدہ پھیلی رہے۔ پھر وسطی خط ربطی میں عمل کیا جائے۔ طہارت کے اصولوں کو اسی طرح مدنظر رکھتے ہوئے جس طرح کسی دوسرے عمل جراحی میں رکھا جاتا ہے۔ مقام عمل کو ۲ فیصدی کے محلول نووکین یا ۱/۲۰۰ کے محلول پرکین کے ساتھ بے حس کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے دو سوئیاں استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک جس سے جلد اور زیر جلد ساخت کو بے حس کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے غشاء الریہ صدری کو بے حس کرنے کے لئے کام میں لائی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہدایت کرتے ہیں کہ سوئی کو سیدھا غشاء الریہ تک پہنچا دیا جائے اور وہاں محلول مخدر کے چند قطرے آہستہ آہستہ داخل کرکے سوئی کو باہر کی طرف کھینچا جائے اور جیسے جیسے سوئی باہر کی طرف آتی جائے۔ تو کچھ محلول بھی راہ میں چھوڑتے جائیں۔ لیکن غشاء الریہ چونکہ نہایت ذکی الحس ساخت ہے۔ اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ پہلے غشاء الریہ کو غشاء الریہ صدری پر چند قطرے محلول مخدر کے چھوڑ کر بے حس کرلیا جائے۔ اور پھر ذرا سا سوئی کو اور آگے چبھو کر جوف غشاء الریہ میں چند قطرے اور داخل کردیئے جائیں۔ اس کے بعد جب سوئی کو باہر کی طرف نکالیں تو تھوڑا سا محلول اس راستے پر بھی چھوڑ دیا جائے۔ اس کے پانچ منٹ بعد آلہ نفخ الصدر کی سوئی جو ہوا یا گیس کے سلنڈر (بیلن۔ بوتل) کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے اور جس کا ٹھکا بند ہوتا ہے آہستہ آہستہ فضائے مابین الاضلاع میں تھوڑی تھوڑی کرکے داخل کیجاتی ہے۔ اس دوران میں طبیب آلہ مذکور کے ساتھ لگی ہوئی گھڑی (Mauometer) پر ہوا کے دباؤ کو دیکھتا رہتا ہے جو ۸ سی سی سے کسی قدر زیادہ منفی دباؤ کو بتاتی ہے۔ یا اگر سوئی جوف غشاء الصدر میں ہو تو اس سے بھی زیادہ کو ظاہر کرتی ہے۔ جب سوئی جوف غشاء الصدر میں پہنچ جائے۔ تو ٹھکے کو کھول کر ہوا کو داخل کرنا شروع کریں۔ صفر سے کسی قدر زیادہ یا کم ہوا کا دباؤ ہمیشہ نہایت مشکوک ہوتا ہے۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سوئی یا تو پھیپھڑوں میں پہنچ گئی ہے یا وہ جوف غشاء الصدر کے اس حصے میں ہے جہاں غشاء الریہ کے دونوں طبقوں میں نہایت مضبوط التصاق ہوچکا ہے۔ اگر زفیر و شہیق کے آزادانہ اتار چڑھاؤ موجود ہوں جس سے قریباً ۱ سی سی پانی کا منفی دباؤ ظاہر ہوتا ہے۔ ٹھکے کو کھول دیا جائے۔ اور ہوا کو آہستہ آہستہ اندر داخل ہونے دیا جائے۔ حتےکہ قریب قریب ۲۰۰ سی سی تک داخل کردیا جائے اور پھر بند کرنے والی ٹونٹی کو پھرا کر بند کردیا جائے۔ اور مریض کو ہدایت کیجائے کہ وہ گہرا سانس لے۔ اسکے بعد بھی اگر سانس کے آزادانہ اتار چڑھاؤ اور منفی دباؤ کا یقین ہو تو پھر کسیقدر اور ہوا داخل ہونے دیجائے مثلاً پچاس سی سی تک جو پہلی نشست یا اولین عمل پر کم سے کم مقدار ہوسکتی ہے۔ ہر نشست یا عمل پر داخل کیجانے والی ہوا کی مقدار ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ سی سی تک ہوسکتی ہے۔ جسے انفرادی ضروریات کے مطابق ہر نشست پر آہستہ آہستہ بڑھایا جاسکتا ہے۔ یہ ہمیشہ ضروری ہے۔ کہ دوران عمل میں مریض سے معلوم کرتے رہیں۔ کہ اُسے تنفس میں کوئی دقت یا پریشانی تو محسوس نہیں ہوتی۔ اگر اسے کوئی دقت ہو تو آلہ نفخ الصدر کی سوئی کو فوراً باہر نکال لیں۔ اور اس روز عمل کو بند کردیں۔ ایک ہی مرتبہ کثیر مقدار میں ہوا کے احتقان کے پرانے طریقے کے مقابلے میں بتدریج تھوڑی تھوڑی ہوا کے داخل کرنیکا طریقہ یقینی طور پر قابل ترجیح ہے۔ کیونکہ اس صورت میں مریض میں نہ صرف دقت اور پریشانی تنفس ہی پیدا ہوسکتی ہے بلکہ دوسرے پھیپھڑے پر جو ممکن ہے کہ کامل طور پر تندرست بھی نہ ہو جبکہ اکثر ہوتا ہے بھی غیر مناسب اور زیادہ کام کا فوری بار پڑ جاتا ہے۔ مزید براں اگر مرض بائیں پھیپھڑے میں ہو۔ تو ہوا کی نسبت زیادہ مقدار کا جلد ہی سے احتقان کردینا قلب کو دائیں طرف دھکیل دیتا ہے۔ اور قلب کے فعل میں بھی دقت اور پریشانی پیدا ہوجاتی ہے

دوسری نشست یا دوسرا عمل پہلے عمل کے دوسرے دن کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اسکے بعد کا عمل ایک ہفتے کے وقفے سے کرنا چاہے۔ اور پھر پندرہ روز میں ایک مرتبہ اسکے بعد مہینے میں ایک مرتبہ یہ عمل کردیا کریں حتےکہ غشاء الریہ میں حسب ضرورت کافی خریطہ ہوا بنجائے۔ احتقان کیجانے والی ہوا کی مقدار کا انحصار ذیل کی باتوں پر ہوتا ہے اس لئے کسی خاص مریض کے لئے کوئی معین اصول قائم نہیں کیا جاسکتا۔

(۱) ہر ایک مریض کی انفرادی ضروریات پر۔

(۲) اس مقدار ہوا پر جس کا احتقان مریض تنفس یا قلب کے فعل میں کسی دقت اور پریشانی محسوس کئے بغیر برداشت کر سکتا ہے۔

(۳) دو عملوں کے مابین ہوا کے انجذاب کی کمی بیشی یا شرح انجذاب پر

(۴) غشاء الریہ کے دونوں پرتوں میں التصاقات کی موجودگی یا غیر موجودگی پر

(۵) دوسری طرف کے پھیپھڑے کے ردعمل پر جو وہ عملیہ کے بعد ظاہر کرتا ہے۔ اور (۶) عام جسمانی تغیرات اور حالات پر۔

دوران عمل کے خطرات اور انکا علاج

(۱) غشاء الریہ کا صدمہ جو ناخوشگوار ہو سکتا ہے۔ اسکی علامات بھی وہی ہیں جو کسی دوسری قسم کے صدمے سے ظاہر ہوا کرتی ہیں علاج۔ فوراً سوئی کو باہر نکال لیں۔ اور اس دن کے لئے اس عمل کو بالکل روک دیں۔ محرکات۔ گرم پانی کی بوتلوں اور مقویات قلب وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اگر غشاء الریہ صدری کو اچھی طرح بے حس کر لیا جائے تو اس عارضے کے لاحق ہونے کا امکان نہیں ہوتا۔

(۲) سدۂ ہوائیہ (Gas Enibolism) سب سے زیادہ تکلیف دہ اور خطرناک عارضہ جو دوران عمل میں رونما ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ ہوا کا نکل کر خون کی کسی رگ (شریان یا ورید) میں داخل ہو جانا ہے۔ اس سے صرع کا سا دورہ یا فالج نصفی ہو کر مریض فوراً یا ایک دروز میں راہی عدم ہو جاتا ہے۔ صحیح طریقہ عمل یہ ہے کہ ہوا کو آہستہ آہستہ داخل کیا جائے اور دباؤ کو ظاہر کرنے والی گھڑی (مینومیٹر) کی نگرانی کیجائے۔ گھڑی کو بغیر خفیف ترین شبہ کے جوف غشاء الریہ میں سوئی کے دباؤ کو ظاہر کرنا چاہیے۔

عمل نفخ الصدر کے فوری اثرات

صحیح طور پر انتخاب کئے ہوئے مریض میں عمدگی کے ساتھ کئے ہوئے عمل نفخ الصدر کے اثرات حیرت انگیز ہوتے ہیں اگر کسی مریض کو بخار رہتا ہو۔ تو بتدریج اس میں وقفے رونما ہوتے ہیں اور تین چار ہفتے میں بخار بالکل دور ہو جاتا ہے۔ اور بدنی حرارت اپنی طبعی حالت پر آجاتی ہے جبکہ اس اثر کو پیدا کرنیمیں دوسرے تمام طریقے ناکام ہو چکے ہوتے ہیں۔ ہفتہ بھر کے اندر اندر اخراج بلغم کی کثیر مقدار تھوڑی سے تھوڑی ہوتی جاتی ہے اور زیادہ پیپ دار سے کم پیپ دار ہوتی ہوئی رقیق اور مخاطی ہو جاتی ہے۔ کھانسی کم تکلیف دہ ہو جاتی ہے۔ مریض زیادہ اچھی طرح سوتا اور نسبتاً بشاش نظر آتا ہے۔ اگر بار بار ظاہر ہونے والی نفث الدم کی شکایت نہایت تکلیف دہ ہو تو وہ بہت کم ہو کر بالآخر مفقود ہو جاتی ہے مریض کی عام صحت ہر بات میں بہتر ہو جاتی ہے۔ شدید نفث الدم میں خون کو روکنے کیلئے یہ نہایت فوری اور بہترین طریقہ علاج ہے۔ لیکن ان حقائق کے پیش نظر یہ مقصد نہیں کہ اس طریقہ عمل سے سو فیصدی مریضوں کو کامل شفا ہو جاتی ہے۔ بہت سے ماہرین جنہوں نے اس طریقہ علاج سے کام لیا ہے۔ اپنے مریضوں میں درجہ مرض اور انفرادی طور پر اس علاج سے ہر ایک مریض کے ردعمل کے لحاظ سے کامیاب بھی ہوئے ہیں اور ناکام بھی رہے ہیں۔ کامیاب نتیجے کے لئے یہ ضروری ہے کہ علاج کو مختلف وقفوں پر قریب قریب دو سال تک جاری رکھا جائے اور اسکے بعد بھی مریض کو کبھی کبھی اچھی طرح دیکھ لیا جایا کرے۔ علاج کے دور رس نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ طریقہ علاج بعض کیلئے زندگی بخش ہوتا ہے۔ اور اس سے بعض کا جنکی تعداد اول الذکر سے زیادہ ہوتی ہے اور جنکے لئے کسی دوسرے طریق علاج سے یہ قطعی غیر ممکن ہوتا ہے۔ عرصہ حیات طویل ہو جاتا ہے اور بعض میں ناکامی ہوتی ہے۔ لیکن بحیثیت مجموعی کیا یہ جاننا اطمینان بخش نہیں ہے کہ ایک ایسا طریقہ موجود ہے جس سے مرض کی مدت کو کم کیا جا سکتا ہے؟ مریضوں کی عام حالت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور ایک حد تک شفا بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

کبتک مصنوعی نفخ الصدر کو جاری رکھنا چاہیئے۔

اس سوال کا جواب دینا مشکل ہے۔ ہر ایک مریض کا علاج اسکے مخصوص حالات کے مطابق کرنا چاہیئے۔ اوسط درجے کے شدید مرض میں جس میں پھیپھڑے کی ساخت زیادہ تباہ نہ ہوئی ہو اور جسکے ساتھ بخار بھی بہت زیادہ نہ ہو بعض کی رائے ہے کہ تین سال تک پھیپھڑے کو پورے طور پر سکیڑے رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے بشرطیکہ پھیپھڑے کو کامل طور پر سکیڑنے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر مرض فعال کی تمام علامات دور ہو جائیں۔ اگر کسی وقت بھی علامات مرض پھر ظاہر ہو جائیں تو اس عرصہ علاج کو اور بھی بڑھا دینا چاہیئے۔ بعض مریضوں میں بار بار مصنوعی عمل نفخ الصدر کرنے سے دباؤ کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنا نقصان رساں بھی ہو سکتا ہے۔ ایک عام مریض میں اگر مصنوعی عمل نفخ الصدر کرنیسے دباؤ کو زیادہ عرصہ تک قائم رکھنا نقصان رساں بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یا ایک دوسرے مریض میں اگر مصنوعی عمل نفخ الصدر کے ختم کرنے کے بعد کم سے کم چار سال تک مرض کی پھر کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو یقین کیساتھ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کامل شفا حاصل کر چکا ہے۔ لیکن عملی طور پر اگر پھیپھڑے کو پوری طرح سکیڑنے کے بعد سل کی علامات کے لئے بار بار امتحان کرنے پر کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ بہتر ہے کہ ایکسال تک نتیجہ نفی ہوتا رہے تو مریض کو اغلباً شفایاب سمجھ کر مصنوعی نفخ الصدر کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن شدید مریضوں میں اس عرصہ کے بعد سے ختم کر دینا غیر محفوظ ہے۔ بلکہ اگر پہلے سال بلغم کا امتحان کرنے پر اس میں جراثیم سل نہ بھی پائے جائیں اور دوسری بھی کوئی خاص علامت مرض بھی نہ پائی جائے تو بھی زیادہ بہتر ہے کہ نفخ الصدر کو ایکسال تک اور قائم رکھا جائے۔

کروموپیتھی اور سل و دق

علاج باللون

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی لاہور

کروموپیتھک طریقِ علاج کا موجد ڈاکٹر بابیٹ (Dr, Babitt) تھا جس کے نظریات دیگر تمام طریقہ ہائے علاج سے بالکل انوکھے اور نرالے ہیں۔ اس طریقہ میں سورج کی روشنی اور انکے قدرتی رنگوں سے علاج کیا جاتا ہے +

یہ طریقہ، علاج اگرچہ قدیم اطبا کو بھی معلوم تھا۔ اور پرانے لوگوں کو بھی رنگوں کی منفعت کا علم تھا۔ مثلاً زمانہ قدیم ہی سے دولہا اور دلہن کو سرخ لباس میں ملبوس کیا جاتا ہے تاکہ انکے شہوانی قوا میں ہیجان پیدا ہو اور خوشی و انبساط سے طبیعت خنداں و فرحاں رہے +

چیچک کے مریض پر سرخ روشنی یا سرخ کپڑا رکھنا قدیم ویدوں کو معلوم تھا تاکہ بدن پر چیچک کے داغ کم پیدا ہوں اور مرض کی تکلیف سے مریض محفوظ رہے، یہانتک کہ چیچک کی دیوی کا مندر بھی سرخ رنگ کا بنایا جاتا ہے تاکہ زائرین پر اس رنگت کی منفعت ظاہر ہو +

آشوبِ چشم کے مریض کی آنکھ پر سبز رنگ کا کپڑا رکھا جاتا ہے تاکہ آنکھ کی سرخی اور جلن کم ہوجائے، غم و ماتم کی مجالس کا لباس سیاہ تجویز کیا گیا تھا تاکہ طبیعت میں افسردگی اور اداسی پیدا ہو، سبز رنگ اور نیلے رنگ کو گرمیوں میں زیادہ پہنا کرتے تھے، تاکہ بدن آفتاب کی تمازت سے محفوظ رہے، جوگی لوگ اپنے کپڑے زرد رکھا کرتے تھے، تاکہ طبیعت میں سرور و انبساط قائم رہے اور تکان و کوفت پاس نہ پھٹکے۔ لیکن دورِ حاضرہ کے جدید علمی انکشافات نے اس سلسلہ میں نہایت مفید اور گرانقدر حقائق کو بے نقاب کیا ہے +

کیفیت سورج کی روشنی مندرجہ ذیل سات مختلف شعاعوں سے مرکب ہے:۔

(۱) روشنی پیدا کرنے والی شعاعیں۔ (۲) حرارت اور گرمی پیدا کرنے والی شعاعیں۔ (۳) راتنجی شعاعیں (عکس ریز)۔ (۴) ہرٹزین شعاعیں (Hertzian Rays) (۵) الٹراوائیلٹ ریز (ماورا بنفشجی شعاعیں) یا فوٹوگرافک ریز۔ (۶) ریڈیم کی شعاعیں۔ (۷) براڈکاسٹنگ ریز +

اب اگر ہم سورج کی روشنی کو ایک منشور مثلثی (پرزم Prism) میں سے گذاریں تو سورج کی سفید روشنی کا تجزیہ ہو کر سات مختلف رنگ کی شعاعیں دکھائی دینگی۔ یہ رنگ ترتیب وار اس طرح واقع ہوتے ہیں +

(۱) سرخ۔ (۲) نارنجی۔ (۳) زرد۔ (۴) سبز۔ (۵) آسمانی۔ (۶) نیلا۔ (۷) بنفشجی +

ان میں سے سرخ رنگ کی شعاعیں سب سے لمبی اور گرم ہوتی ہیں۔ نیلے رنگ اور بنفشجی رنگ کی شعاعیں چھوٹی اور سرد ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر بابیٹ نے مسلسل تجربات سے واضح کیا ہے کہ ان تمام رنگوں میں الگ الگ اثراتِ شفابخشی موجود ہیں۔ اور یہ شعاعیں مختلف امراض کے دفعیہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں +

قدرت کے مظاہر ہر وہ شخص جس نے صحیفۂ قدرت پر کبھی بھی ایک نظرِ غائر ڈالی ہے معلوم کرسکتا ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں خواہ وہ زندگی حیوانی ہو یا نباتاتی، معدنی ہو یا بحری ان سب میں رنگ ایک جزو لاینفک ہے اور کائنات کی تمام اشیاء اپنی نوع در نوع رنگوں سے خوشنما اور جاذبِ نظر بنائی گئی ہیں۔ جس سے یہ امر اظہر من الشمس ہوجاتا ہے کہ رنگ اور زندگی میں ایک گہرا تعلق ہے اور کسی شے میں قدرتی رنگ و روغن کی کمی، اس شے کی علالت، فساد، ضعف اور خرابی پر دلالت کرتی ہے۔ اسی طرح کسی انسان کے اصلی رنگ و روغن کی خرابی اس بات کی دلیل ہے کہ اسکے وظائفِ حیات میں اختلال رونما ہوچکا ہے +

اسکے علاوہ تمام اجزائے اوّلی جن کے امتزاج سے کائنات کا ذرہ ذرہ معرضِ وجود میں آیا ہے۔ رنگدار مادّے ہیں اور ہر بسیط جسم کے رنگ کی کیفیت جدا جدا ہے۔ اسی طرح ہمارے جسم کے اخلاط خون بلغم صفرا اور سودا بھی رنگین مادّے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ہماری تمام خورد و نوش

کی چیزیں خواہ سبزیاں ہوں یا پھل سب میں قدرتی رنگ موجود ہیں اور ان تمام امور سے یہ بات واضح ہے کہ قیام صحت کے لئے طبعی رنگ ایک نہایت لابدی اور ضروری شے ہے +

رنگ اور سورج کی روشنی

دنیا کی ہر شے کا رنگ سورج کی روشنی سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ ان تمام ممالک میں جو منطقہ حارہ اور خط استوا پر واقع ہیں جہاں پر سورج کی شعاعیں نسبتاً بہت زیادہ اور تیز تر پڑتی ہیں۔ ہر قسم کی روئیدگی نباتات اور حیوانات کا رنگ شوخ اور خوشنما ہوتا ہے اور جس قدر رنگوں کی انواع ان ممالک میں پائی جاتی ہیں وہ کسی دوسرے مقام پر دیکھنے میں نہیں آتیں

سورج کی روشنی کے علاوہ تمام اجرام فلکی مثلاً چاند، ستارے، سیارے، شہاب، کہکشاں، دُم دار تارے وغیرہ کی روشنیاں بھی مختلف رنگوں سے مرکب ہیں۔ اور ان تمام اجرام سماوی کی ضیا اور روشنی بھی ہمارے جسم پر کئی طرح سے اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً بدر پورے چاند کی روشنی دیوانہ مریضوں کے دماغ میں ہیجان اور جوش پیدا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاگلوں کو انگریزی میں (Lunatic) یا قمرزدہ کہتے ہیں +

مندرجہ بالا تمام امور پر غور کرتے ہوئے ڈاکٹر بابیٹ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ سورج کی روشنی اور اُسکے رنگوں سے مریضوں کا علاج کرکے اور نتائج کو دیکھے۔ چنانچہ اس نے علاج کی غرض سے سورج کی روشنی کے سات رنگوں کا انتخاب کیا اور اس میدان میں گامزن ہوا +

ڈاکٹر موصوف کی جدوجہد نے قدرت کے اس عظیم الشان راز کی طرف رہنمائی کی اور وہ بہت سے امراض کے علاج میں کامیاب ہوا +

اگرچہ یہ علم ہنوز تشنہ تکمیل ہے۔ لیکن امریکن ماہرین نے اس میں گرانقدر اضافے کئے ہیں اور اس مضمون پر بڑی بڑی مبسوط کتابیں لکھی ہیں

علاج باللون کا طریق کار

علاج شمسی کا طریق کار یہ ہے کہ مصفا سادہ پانی یا خشک دانہ دار کھانڈ کو سُرخ نارنجی، زرد، سبز، نیلے آسمانی اور بنفشجی رنگ کی بوتلوں میں بھر کر بیس گھنٹہ تک دھوپ میں رکھدیا جاتا ہے۔ پھر اس پانی یا کھانڈ کو دواءً استعمال کرتے ہیں۔ کھانڈ والی شیشیوں کو وقتاً فوقتاً ہلانا ضروری ہوتا ہے۔ تاکہ تمام کھانڈ پر رنگین روشنی کا اثر پڑ سکے +

اسی طرح ان بوتلوں میں روغن زیتون بھر کر ۳۰ گھنٹہ تک دھوپ میں رکھتے ہیں، پھر اس تیل کو بیرونی استعمال کے لئے دواءً استعمال کرتے ہیں +

مقدار خوراک :- پانی کی مقدار خوراک ایک تولہ سے تین تولہ تک ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹہ ہے لیکن کھانڈ ۵ سے ۲۰ گرین ایک دو گھونٹ پانی کے ساتھ کھلائی جاتی ہے +

کبھی رنگین شیشوں کو مریض کے کمرے کی کھڑکیوں میں لگا دیا جاتا ہے اور سورج کی جو روشنی اس شیشے میں سے چھن کر آتی ہے اس میں مریض کو برہنہ کرکے لٹا دیا جاتا ہے اور ایسا غسل آفتابی مریض کو ۵ سے ۳۰ منٹ تک روزانہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شدید مریضوں کو مطلوبہ رنگ کے رنگین کپڑے بھی پہنا دیئے جاتے ہیں +

اُصُول علاج

(۱) انسانی بدن کی ساختیں رنگوں سے مرکب ہیں۔ جب تک ان رنگوں میں تناسب و توازن درست رہتا ہے تو انسان بھی تندرست رہتا ہے، جب کسی رنگ کی کمی بیشی ہو جاتی ہے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے +

(۲) ہمارے جسم کے رنگ گھٹائے بڑھائے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ اس کمی یا زیادتی کو درست کرنا کروموپیتھی کا اصل موضوع ہے +

سورج کی روشنی کے منافع

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ جہاں سورج کی روشنی نہ پہونچ سکے وہاں انسان کی صحت قائم نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح سورج کی روشنی کے بغیر نباتات اور ادنےٰ روئیدگی کا نشوونما بالکل رک جاتا ہے اور پودے گلنے سڑنے لگتے ہیں +

تنگ و تاریک اور بند مکانوں کے رہنے والے اکثر زرد رو اور نحیف ہوتے ہیں اور ان میں دل اور پھیپھڑوں کے امراض زیادہ پائے جاتے ہیں نیز وہ غیر طبعی تکان و کوفت میں مبتلا رہتے ہیں۔ معدنوں میں کام کرنے والوں کی بصارت بہت کمزور ہوا کرتی ہے اور انہیں دردسر اور دوار لاحق رہتا ہے اسی طرح ان لوگوں میں رقص العین کا مرض بھی پایا جاتا ہے +

جس جگہ سورج کی روشنی نہیں پہونچتی، وہاں جراثیم اور حشرات الارض کی کثرت ہو جاتی ہے جو انسانی زندگی کے لئے مضر و مہلک ہیں۔ سورج کی روشنی کامل طور پر جراثیم کش اور حافظ صحت ہے +

سورج کی روشنی سے ہمارے بدن میں حیاتین د پیدا ہونے لگتی ہے چنانچہ اعوجاج العظام اور کساح کے مریضوں کو اگر ہر روز تھوڑی دیر

کیلئے دھوپ میں رکھا جائے تو انکے مرض کا ازالہ ہوجاتا ہے +

دق وسل سل ودق کے مریضوں کے لئے سورج کی روشنی آب حیات سے کم نہیں + جن مریضوں کو ہم سورج کی روشنی میں رکھیں، ان کا وزن، اشتہا اور صحت عامہ ترقی کرتی ہے اس سے بے خوابی تکان اور عصبی ضعف بھی دور ہوجاتا ہے۔ علاوہ بریں مریض کے ذہنی قوے ترقی کرنے لگتے ہیں +

رنگوں کے افعال وخواص سُرخ رنگ :۔ اس رنگ کی تاثیر گرم اور قبض کشا ہے۔ لیکن اس رنگ کا استعمال کسی ورم سوزش بخار، جوش اور ہذیان کی حالت میں نہ کرنا چاہیئے +

(۲) نارنجی رنگ :۔ یہ رنگ اپنے خواص میں سُرخ رنگ کے مشابہ ہے۔ لیکن طاقت میں اس سے کم ہے اس کا استعمال نازک اور نحیف مریضوں میں نیز بچوں اور عورتوں میں بجائے سُرخ کے کرنا چاہیئے +

(۳) نیلا رنگ :۔ یہ رنگ بہت کارآمد ہے اور ٹھنڈک پہونچاتا ہے۔ گویا اپنے فعل میں سُرخ کا متضاد ہے۔ اس رنگ کا استعمال ہر قسم کے انفعالات نفسانیہ، جوش، غم، غصہ، بخار، سوزش اور شدید و مزمن امراض میں مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ شدید اسہال، تپ، پیچش، ہذیان سرسام اور تپ دق کے لئے نافع ہے۔ نیلی بوتل کا تیل مقام قلب پر مالش کرنے سے قلب کا درست ہوجاتا ہے +

دق کے بخار اور شدت کھانسی میں نیلی بوتل کا پانی پلانا نہایت مفید ہے +

اُودا رنگ :۔ یہ رنگ امراض ریہ اور دم کشی میں نہایت مفید ہے، سوء ہضم، سینہ کی جلن، قراقر، غثیان، قے اور اسہال کو بھی دور کرتا ہے، اسلئے سل اور دق بطنی کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے + دق بطنی کے مریضوں کے شکم کو ودے رنگ کی بوتل کا تیل بھی مالش کرنا چاہیئے + ضیق النفس، نمونیہ اور کالی کھانسی کے لئے بھی یہ رنگ بے حد مفید ہے +

زرد رنگ :۔ یہ رنگ اپنے افعال وخواص میں مفرح اور محرک ہے اور اسے عصبی تحریک کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رنگ دل کو خوش کرتا اور ملین بھی ہے +

جب مریضان سل ودق کو پست ہمتی عارض ہو یا وہ مغموم و اُداس ہوں تو اس کا استعمال جادو کا سا اثر کرتا ہے +

مسلول و مدقوق کی شدید کھانسی کے لئے مریض کے سینہ اور بدن پر نیلی روشنی کا ڈالنا مفید ہے اس سے بے خوابی اور ہذیان بھی دور ہوتا ہے۔ نفث الدم اور بے چینی کے لئے سبز بوتل کا پانی پلانا اکسیر ہے۔ قلت الدم کے ازالہ کے لئے سُرخ بوتل کا پانی استعمال کریں بشرطیکہ مریض کو بخار نہ ہو۔ کمی اشتہا کے لئے نارنجی رنگ اکسیر ہے +

ہائیڈروپیتھی اور سل ودق کا علاج

علاج آبی

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

ہائیڈروپیتھی (علاج بالماء) کا موجد جرمن کا ایک فاضل ڈاکٹر لوئی کہنی تھا جو ۱۸۴۰ء میں بمقام لپزک پیدا ہوا، لوئی کہنی کی والدہ ہمیشہ بیمار رہتی تھی، سرطان معدہ کا مرض لاحق تھا اور وہ اپنے بچوں کو اکثر بتاتی رہتی تھی کہ اسکی مصیبت اور تکلیف کا باعث صرف مروجہ طریق علاج ہے اور اطباء کی گوناگوں دواؤں نے اسکی زندگی کو ناقابل برداشت بنا دیا ہے۔ چنانچہ لوئی کہنی بچپن ہی سے مروجہ طریق علاج سے متنفر اور بدگمان تھا +

لوئی کہنی چونکہ خود بھی کمزور اور ضعیف تھا، قبولیت مرض کی استعداد بھی اس وراثتاً موجود تھی، اسلئے اسکے پھیپھڑوں میں کبھی کبھی شدید درد

ہو جایا کرتا تھا۔ اسی طرح اس کا بھائی بھی اکثر علیل رہا کرتا تھا، غرض لوئی کُہنی کے بڑے بھائی نے تھیوڈار ہن (Theodar Hahn) کی طرف علاج کے لئے رجوع کیا جو اس وقت علاج آبی کا ماہر معالج خیال کیا جاتا تھا۔ اس علاج سے وہ روبصحت ہونے لگا۔ چنانچہ بھائی کی بہتر صورت اور صحت یابی لوئی کُہنی کے لئے محرک ثابت ہوئی اور وہ بھی ڈاکٹر موصوف کے پاس علاج کے لئے پہونچا۔ اس طرح سے دونوں بھائی امراض کے پنجہ سے نکل کر شفایاب ہو گئے، چنانچہ ان تمام واقعات نے لوئی کُہنی پر گہرا اثر کیا اور وہ اس طریق علاج کا مداح ہو گیا +

لوئی کُہنی نے اس طریق علاج کے مختلف پہلوؤں پر مزید غور و خوض کر کے ہائیڈروپیتھی یا علاج آبی کی علمی بنیاد رکھی اور اس موضوع پر متعدد کتابیں شائع کیں۔ یہ کتابیں طبی دنیا میں بہت جلد مشہور ہو گئیں اور یورپ کی مختلف زبانوں میں اُنکے تراجم شائع ہوئے، اور اب یہ طریق علاج اس قدر مقبول ہے کہ آج یورپ میں ہر جگہ بڑے بڑے عظیم الشان ہسپتال اور آبی شفاخانے شہر در شہر قائم ہیں جن میں صرف پانی سے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے +

ہائیڈروپیتھی کی اہمیت

غسل کے بعض طریقے مذاہب عالم کا ایک لازمی جزو ہیں۔ چنانچہ مندروں اور مسجدوں میں غسل خانوں کا پایا جانا بھی اس کی طرف اشارہ کرتا ہے +

یونانی شاعر ہومر نے بھی ازالۂ تکان کے لئے غسل کرنا مفید بتایا تھا +

قدیم رومی بھی امراض کا علاج مختلف سرد و گرم غسلوں سے کیا کرتے تھے اور رومی بادشاہوں نے اس غرض کے لئے بڑے بڑے عظیم الشان حمام بنوائے، جن میں تیرنے کے لئے تالاب، گرم پانی کے غسل کے لئے گرم حمام اور مریضوں کے لئے بھاپ کے غسلوں کا پورا پورا انتظام موجود تھا۔ ان حماموں میں اُنکے بڑے بڑے شعراء، فلاسفر، سیاست دان، مدبر، عمال سلطنت، عالم و فاضل اور امراء بھی آیا کرتے تھے۔ چنانچہ روم کے حماموں میں ہی پہلے مالش (تدہین) کا کام شروع ہوا اور اس غرض کے لئے امراء کے لئے نہایت مفرح اور خوشبودار تیل اور پومیڈ وغیرہ تیار کئے گئے، اسکے بعد جن ملکوں کو رومیوں نے فتح کیا وہاں بھی اُنہوں نے ان حماموں کو مروّج کیا +

مسلمانوں کے عروج میں عربوں نے ہسپانیہ میں حماموں کو جاری کیا اور مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خوشبو حمام تیار کرائے +

غسل کے فوائد

غسل کے دو فوائد بالکل ظاہر ہیں :۔

(۱) غسل سے بدن کی میل کچیل دور ہوتی اور طبیعت میں فرحت و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ غسل قیام صحت کے لئے ازبس ضروری شے ہے +

(۲) غسل سے جلد کے مسامات کھل جاتے ہیں جسکا اثر دوران خون اور احشاء پر نہایت صحت افزا ہوتا ہے اور بدن کے سمی مواد آسانی سے پسینہ کی راہ خارج ہونے لگتے ہیں اور جلد ان کے اثرات سے محفوظ رہتی ہے +

لیکن غسل سے زیادہ سے زیادہ فوائد خاص قواعد کے ماتحت ہی اُٹھائے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ کبھی بے وقت اور بے پروا ہی کا غسل صحت کو برباد بھی کر دیتا ہے، اسکے علاوہ پانی کا درجہ حرارت اور غسل کے طریقے بھی تندرست اور بیمار پر خاص خاص اثر رکھتے ہیں۔ در حقیقت یہی وہ اصول ہیں جنکی وضاحت ڈاکٹر لوئی کُہنی نے اپنی کتابوں میں کی ہے۔ مثلاً کھانا کھانیکے بعد سرد غسل سے سوء ہضمی پیدا ہوتی ہے۔ بیمار اور کمزور اشخاص کو سرد غسل سے نقصان پہونچتا ہے۔ جوانوں کو صبح کا غسل نزلہ و زکام سے محفوظ رکھتا اور انکی قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ گرم پانی کے غسل سے جلد کے عروق پھیل جاتے ہیں اور پسینہ غدد کو تحریک ہو کر پسینہ آنے لگتا ہے۔ گرم پانی کے غسل سے قلب کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ اور حرارت بدن بڑھ جاتی ہے۔ گرم پانی کا غسل شروع میں محرک ثابت ہوتا ہے لیکن اگر اسے زیادہ دیر تک جاری رکھا جائے تو مضعف اثر کرتا ہے۔ گرم پانی کا غسل امراض قلب کے مریضوں کے لئے مضر ہے اور کھانا کھانے کے فوراً بعد بھی مضر ثابت ہوتا ہے۔ اسی طرح روزانہ گرم غسل کرنے سے اعصاب کمزور اور سُست ہو جاتے ہیں وغیرہ

علاج بالماء

طبی اغراض کے لئے غسل مختلف طریقوں سے دئے جاتے ہیں۔ مثلاً جسم کا کوئی حصہ پانی میں غرق کیا جاتا ہے کبھی تمام ڈبو دیا جاتا ہے۔ پھر کبھی پانی کا نطول کیا جاتا ہے اور کبھی تر کپڑے سے تکمید، کبھی چھینٹے اور فوارے سے کام لیا جاتا ہے، اور کبھی ٹب یا تالاب سے اسی طرح غسل کا پانی کبھی شیر گرم اور کبھی ٹھنڈا رکھا جاتا ہے، پھر کبھی ان غسول کا پانی سادہ ہوتا ہے اور کبھی دوا آمیز، کبھی چشموں کا پانی استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی چشموں جیسا مصنوعی پانی وغیرہ +

لوئی کہنی کے نظریات

لوئی کہنی کے نزدیک بدن میں موذی مواد کی موجودگی کا نام مرض ہے اور یہ موذی مواد یا تو تنفس کی راہ پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا ہے، یا منہ کے راستے معدہ وانتڑیوں میں پہونچ جاتا ہے۔ پھر ان اعضا سے یہ غیر طبعی اور موذی مواد خون میں جذب ہو کر مرض کا باعث ہوتا ہے +

دوم۔ ہماری ہر قسم کی بے اعتدالی سے بدن میں سمّی مواد بڑھنے لگتا ہے۔ خواہ یہ بے اعتدالی کھانے پینے میں ہو یا حرکت و سکون میں چنانچہ جب یہ سمّی مواد بدن میں جمع ہو جاتے ہیں تو جسم انہیں مندرجہ ذیل منافذ سے خارج کرنے کی کوشش کرتے ہیں +

(۱) براہ تنفس (بصورت سانس)۔ (۲) براہ جلد (بصورت پسینہ) (۳) براہ گردہ و مثانہ (بصورت بول)۔ (۴) براہ امعاء و مقعد (بصورت براز) گویا ان چار راہوں سے ہر وقت بدن کی صفائی ہوتی رہتی ہے +

لیکن جب یہ سمّی مواد بدن میں اس قدر زیادہ ہو جاتے ہیں کہ اخراج مواد کی زحمت اور افراط سے ان اعضا میں کوفت اور تکان پیدا ہو جائے تو یہ مواد پورے طور پر اخراج پذیر نہیں ہو سکتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زہر خون میں جذب ہو کر انہیں اعضا، یعنی پھیپھڑوں جلد، گردوں اور امعا کے گرد جمع ہونے لگتے ہیں، اور جب یہ مواد ترقی کر کے کافی مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں تو انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ غرض لوئی کہنی تمام امراض کے اسباب و علاج کی یگانگت اور یکسانیت کا قائل تھا +

اصول علاج

جب بدن میں موذی مواد کی افراط صحت کو بگاڑ دے تو اس کا ازالہ بطریق ذیل کیا جاتا ہے +

(۱) مریض کو کسی کھلے ہوادار اور روشن کمرے میں کامل آرام و سکون کیساتھ رکھیں اور اسے حتی الوسع بدنی آرام کیساتھ انفعالات نفسانیہ سے باز رکھیں +

(۲) ابتدائے مرض میں مریض کو چار پانچ روز تک فاقہ کرائیں اور صبح کے وقت ایک گلاس تازہ پھلوں کا پانی اور رات کو ایک گلاس تازہ دودھ پلا دیا کریں۔ اس تدبیر سے معدہ و امعا کو بہت آرام پہونچتا ہے اور بدن کی قوت مدبرہ کو جمع شدہ موذی مواد خارج کرنیکا موقع ملجاتا ہے۔

(۳) مزمن امراض میں مریض کو نہایت سادہ، زود ہضم اور غیر محرک غذائیں دیں۔ اور اُسے ہر قسم کے لحوم و شحوم، شراب و کباب، انڈہ و مچھلی، چاء و کافی تمباکو و شراب، مرچ و مصالحہ، کیک و پیسٹری سے بچنے کی ہدایت کریں +

(۴) مریض کے قدرتی منافذ کو کھولدیں تاکہ پسینہ پیشاب اور بول و براز کا اخراج آسانی سے ہو کر جسم موذی مواد سے پاک و صاف ہو جائے غرض انہی اصول و قواعد کے ماتحت ہر دو حاد و مزمن امراض کا علاج کیا جاتا ہے +

بدن انسان میں پھیپھڑہ ایک نازک عضو ہے اس عضو کے امراض بھی حاد و مزمن صورت میں ظاہر ہوا کرتے ہیں +

پھیپھڑے کے امراض کا باعث اگرچہ ایسے اسباب خیال کئے جاتے ہیں جو پھیپھڑے کی ساخت پر بالواسطہ یا بلا واسطہ اثر انداز ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان امراض کا اصل باعث بھی بدن کے وہ مخفی زہر ہوا کرتے ہیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے، اسلئے خواہ ان امراض کو کسی نام سے موسوم کیا جائے لوئی کہنی کا اصول علاج ان عوارض و شدائد کو ضرور کم کر دیتا ہے +

سل و دق کی نسبت ڈاکٹر موصوف کا نظریہ ہے کہ اس کا سبب عموماً ایسے امراض ہوا کرتے ہیں جنکی سمیت کو دواؤں سے دبا دیا جاتا ہے، مثلاً خناق، خسرہ، چیچک، سرخ بخار، کھانسی، نمونیہ، ذات الجنب، نزلہ و زکام، یا چیچک کا ٹیکہ وغیرہ۔ غرض یہ بالکل ناممکن ہے کہ جس شخص کو پھیپھڑے کا کوئی مرض لاحق ہو اور وہ بدن کے دیگر عوارض اور بیماریوں سے مبرّا ہو، گویا مریض پھیپھڑے کے بدن میں پہلے سمی مواد کا اجتماع ہوتا ہے پھر جب یہ مواد پھیپھڑے کی ساختوں کو ماؤف کرتے ہیں تو سل یا دق کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ازالۂ مرض کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس موذی مواد کو بدن سے خارج کرنیکے لئے قدرتی منافذ کو کھولدیں۔ ادرار بول کے لئے مریض کو سادہ پانی زیادہ مقدار میں پلائیں۔ پسینہ لانے کے لئے بھاپ کا غسل دیں، انتڑیوں کو صاف کرنیکے لئے حقنہ کرائیں۔ احشاء کو آرام دینے کے لئے مریض کو سادہ اور غیر محرک اغذیہ کھلائیں، نیز تازہ دودھ اور پھلوں کا پانی زیادہ پلائیں +

دق بطنی کا علاج سنٹر باتھ اور ہپ باتھ سے کریں اور غسل کے وقت مریض کے چڈھوں کو تولیہ سے ملیں +

ہائیڈروپیتھی میں چونکہ غسول و حمام سے خاص طور پر فائدہ اُٹھایا جاتا ہے۔ اسلئے ہم ذیل میں چند مشہور اعمال کا ذکر کرتے ہیں +

حمام مُعرق

حمام معرق کے لئے مندرجہ ذیل چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:- (۱) ایک بڑی چادر۔ (۲) پانی اُبالنے کے لئے تین دیگچے ——

(۳) ایک چارپائی +

اس عمل کو کرنیکے لئے مریض کو برہنہ کر کے چارپائی پر لٹائیں اور اس پر ایک چادر اس طرح ڈال دیں کہ اسکے پلے چارپائی کے دونوں طرف لٹکتے رہیں پھر چارپائی کے نیچے اُبلتے ہوئے پانی کے ایک دو یا تین دیگچے رکھدیں۔ اگر یہ غسل تمام بدن کو دینا مقصود ہو تو تین دیگچے کافی ہوتے ہیں۔ لیکن اگر جسم کے کسی خاص حصے کو یہ حمام کرانا ہو تو ایک یا دو دیگچے کافی ہیں۔ ابلتے پانی کے دیگچوں کو ہر دس منٹ کے بعد بدلتے بھی رہیں۔ تاکہ مریض کو بھاپ برابر پہونچتی رہے مریض کی کروٹ بھی بدلتے رہیں تاکہ تمام بدن میں سے اچھی طرح پسینہ نکلتا رہے۔ یہ عمل نصف گھنٹہ تک برابر جاری رکھیں۔

اگر مریض کو پسینہ نہ آئے تو اس کا منہ اور سر بھی چادر کے اندر کر دینا چاہیئے، اس سے پسینہ آنا شروع ہو جاتا ہے +

حمام معرّق کے متعلق ہدایات

بہت نحیف اور کمزور نیز عصبی مزاج اور چڑچڑے مریضوں یا ان لوگوں کو جنہیں پسینہ بہت جلد آتا ہو یہ حمام ہرگز نہ کرانا چاہیئے۔ اسکے علاوہ حمام معرق ہفتہ میں دو بار سے زیادہ نہ لینا چاہیئے +

اس حمام کے بعد مریض کو آبزن جلوسی کرایا جاتا ہے تاکہ بھاپ کی گرمی کے اثرات کا ازالہ ہو سکے +

آبزن جلوسی کے لئے پانی کا درجہ حرارت ۸۰ فارن ہائیٹ ہوتا ہے۔ غسل کے بعد مریض کا جسم تولیہ سے مل کر خشک کر دیں۔ پھر اسے گرم چادر میں لپیٹ دیں۔ تاکہ خفیف سا پسینہ آجائے +

ہڈیوں کی دق، جلد کی دق، خنازیر اور دق نخاعی میں یہ آبزن اور حمام معرق میں مفید ثابت ہوتا ہے +

سل کے ابتدائی درجوں میں بھی جب کہ مریض کمزور دلاغر نہ ہوا ہو۔ اس سے فائدہ پہونچتا ہے +

آبزن جلوسی

اس غسل میں مریض کو سادہ پانی کے ٹب میں اس طرح بٹھایا جاتا ہے کہ اسکے بازو، ٹانگیں، ہاتھ پاؤں اور سینہ تر نہ ہو، اور صرف اعضائے ستر پانی کے ٹب کے اندر ہیں۔ اس حالت میں مریض خود اپنے ہاتھ سے تولیہ کیساتھ اپنے ہر دو کنج ران اور شکم کو آہستہ آہستہ مالش کرتا رہے +

دق بطنی، دق کلیہ، دق مثانہ وغیرہ میں سیون کے مقام پر بھی مالش کرنی چاہیئے +

آبزن جلوسی کا عمل بغیر حمام معرق بھی کیا جا سکتا ہے اور سل و دق کے لئے نافع ہے اس سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور بخار کی شدت کم ہو جاتی ہے۔

سرد پانی کا غسل

سرد پانی (جس کا درجہ حرارت تقریباً ۹۰ فارن ہائیٹ ہو) کے غسل سے جلد کے عروق دموی سکڑ جاتے ہیں، اور خون کی مقدار اندرونی اعضا میں بڑھ جاتی ہے اور دل کو تقویت ہوتی ہے +

لیکن مریضان سل و دق کو زیادہ دیر تک سرد پانی میں نہ رہنا چاہیئے، اور غسل کے بعد تولیہ سے بدن کو رگڑ کر پونچھ دینا چاہیئے، ابتدا میں اگرچہ اس غسل سے سردی محسوس ہوتی ہے لیکن بعد میں گرمی اور راحت معلوم ہوا کرتی ہے +

نوجوان مریضان دق و سل کے لئے یہ غسل مفید ہے، اسکے علاوہ موسم گرما میں یہ غسل روزانہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ نفث الدم کو بھی اس سے فائدہ پہونچتا ہے۔ اس غسل کے لئے ۱ منٹ درکار ہوتے ہیں +

سرد غسل سے پیٹ کے عضلات مضبوط ہوتے ہیں۔ امعا کی حرکت دودیہ اعتدال پر آتی ہے۔ تکان اور درد سر نہیں رہتا لیکن جب مریض کو قبض ہو، شکم و امعا میں التہاب شدید ہو۔ ورم زائدہ اعور، التہاب باریطون، قلت الدم۔ شدید کھانسی یا ضعف قلب موجود ہو تو ایسی حالت میں سرد غسل مضر ثابت ہوتا ہے +

گرم پانی کا غسل

گرم پانی (جسکا درجہ حرارت ۱۰۰ یا ۱۱۰ ہو) کا غسل جلد کے عروق دموی کو پھیلاتا ہے اور اس سے پسینہ لانیوالی گلٹیوں میں تحریک ہوتی ہے اس غسل سے بدن کے غلیظ مواد خارج ہونے لگتے ہیں۔ قلب کی حرکت تیز ہو جاتی ہے اس غسل کے بعد مریض کو کچھ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے امراض قلب میں ایسا غسل ہرگز نہ کرانا چاہیئے۔ نیز اس غسل کے وقت مریض کے سر پر سرد پانی سے بھگویا ہوا تولیہ رکھنا چاہیئے +

غسل ترشیحی

اس طریق میں پانی باریک باریک لگاتار بوندوں یا فوارہ کی صورت میں بدن پر پڑتا ہے اس سے بدن اور اعصاب کو تسکین ہوتی ہے، اور یہ غسل تپ کی حرارت کو فرد کرتا ہے +

یہ غسل مسلول و مدقوق مریضوں میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ لیکن پانی حسب ضرورت شیر گرم یا گرم ہونا چاہیئے۔ اس غسل میں مریض کو ۱۰ سے ۲۰ منٹ تک رکھنا چاہیئے +

ان تمام غسلوں میں مریض کی جسمانی طاقت اور غسل کے رد عمل کا خیال رکھیں اور حسب ضرورت انہیں تصرف کرتے رہیں۔ ان تدابیر کے علاوہ مریضوں کو اور بھی کئی قسم کے غسل دئے جاتے ہیں مثلاً مقامی غسل، انکباب، نطول، تکمید، ٹب باتھ وغیرہ +

مسلول کو اگر کھانسی کی شدت ہو تو اسے بھاپ دیں +

دق معوی کے مریض کو اگر پیٹ میں قراقر یا درد ہونے لگے تو پیٹ پر گرم پانی کی تکمید کریں +

ان غسلوں کے علاوہ مریض کو سادہ اور غیر محرک غذائیں کھلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں، ازالہ قبض کے لئے آب نمک آمیز کا اینما کرائیں جن مریضوں کو خنازیر کی شکایت ہو وہ حمام جلوسی کے وقت بغل، گردن، اور کنج ران کے مقامات کو ترتولیہ سے مالش کرتے رہیں + دق معوی کے مریضوں کو آبزن جلوسی کے وقت تمام شکم، کنج ران اور ناف کے نیچے تولیہ سے مالش کرائیں +

میرے خیال میں اگر لوئی کوہنی کی تدابیر پر ہوشیاری سے عمل کیا جائے تو اس سے بھی مسلول و مدقوق مریضوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے +

سل و دق کا ہومیو پیتھک علاج

از جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی ۔ لاہور

دق و سل ایک خطرناک مرض ہے۔ اسکے ازالہ کے لئے قوانین حفظان صحت کی پابندی، مرغوب الطبع اور جید الکیموس غذائیں، صحیح تیمارداری پہاڑ یا کنارۂ سمندر کی بود و باش اور کھلی و تازہ ہوا از حد ضروری امور ہیں۔ انکے علاوہ مندرجہ ذیل ہومیو پیتھک دوائیں بعض نازک مزاج مریضوں کے لئے نہایت موثر و مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان کا استعمال اگر درست طور پر کیا جائے اور علامات مرض کے مطابق صحیح دوا تجویز کی جائے تو ان کا اثر طلسمی طور پر ظاہر ہوتا ہے +

دق و سل کی خاص ادویہ

نام دوا	نام دوا	طاقت	فوائد
بیسی لے نم	Bacillinum	۱۰۰	کھانسی اور بخار کی شدت اور سمیت مرض کے ازالہ کے لئے مفید ہے ۳ قطرے دوا نصف گلاس پانی میں ڈال کر ایک ایک چائے کے چمچہ بھر ہر گھنٹہ بعد دیں - یہ دوا ہفتہ عشرہ میں صرف ایکدن استعمال کرائیں +
ٹیوبرکولینم	Tuberculinum	۱۰۰	ایضاً
آرسینک آیوڈائیڈ	Arsenic Iodide	۳۰	کھانسی اور تپ کی شدت میں مفید اور مانع ہزال و ذبول ہے
کلکیریا آرسینک	Calc. Arsenic	×۶	جن مسلول مریضوں کو نفث الدم بھی عارض ہو اُنکے لئے ازحد مفید ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	لیسدار اور پیپ آلود بلغم کے مخرج اور تپ کی شدت کو دور کرتی ہے +
کلکیریا کارب	Calc. Carb	۳۰	اگر مریض کے ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں۔ رات کو پسینہ بکثرت آئے دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے +
کلکیریا آیوڈائیڈ	Calc Iodide	۶	اگر مریض کو ہزال و ذبول کے علاوہ شدت کی کھانسی بھی عارض ہو تو یہ دوا مفید ہے
کریازوٹ	Kreosote	۳	مسلول کی قے و غثیان کی خاص دوا ہے +
آئیڈوفارم	Iodoform	۳	اگر بخار کی شدت کے ساتھ ہذیان بھی شامل حال ہو تو یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے دیں

کالی کارب	Kali Karb	۳	درد سینہ اور کھانسی کی خاص دوا ہے +
لائیکوپوڈیم	Lycopodium	۶	عرق شبینہ قبض مزمن اور ورم فص الریہ کی خاص دوا ہی +
ایلیم سٹائیوا	Allium Sativa	×۳	سل کی کھانسی اور نفث الدم کی خاص دوا ہے +
گایاکول	Guiacol	×۳	بخار کھانسی ضعف ہضم اور عرق شبینہ کی خاص دوا ہے +
آئیوڈیم	Iodium	۶	ورم فص الریہ ،پیپ آلود بلغم اور کھانسی کی خاص دوا ہے +

(۲) نفث الدم نفث الدم (خون تھوکنا) کی حالت میں مریض کو کامل آرام و سکون میں رکھیں اور اُسے کسی قسم کی حرکت یا گفتگو نہ کرنے دیں مریض کے سر اور کندھوں کو تکیے کا سہارا دیکر اونچا رکھیں ۔برف چُسائیں اور سرد اغذیہ کھلائیں +

فیرم ایسی ٹیکم	Ferr. Acet	×۱	شدید نفث الدم کی حالت میں یہ دوا بہت مفید ہے
میلی فولیئم	Millefolium	×۱	جب بلغم کے ساتھ خون جھاگدار خارج ہو تو یہ دوا نافع ہے ۔
ہیمے میلس	Hamamelis	×۳	اگر نفث الدم کے ساتھ سیاہی مائل خون کے ٹکڑے خارج ہو رہے ہوں تو یہ دوا مفید ہے +
فاسفورس	Phosphorus	۶	جب نفث الدم کیساتھ خون کم مقدار میں خارج ہو رہا ہو تو اس کا استعمال مفید ہے
اپیکاک	Ipecac	۶	جب نفث الدم کیساتھ غثیان اور کھانسی بھی شامل حال ہو +
کلکیریا آرسینک	Calc. Arsenic	۶	جب نفث الدم بار بار عود کرتا ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے +

(۳) شدت بخار بخار کی حالت میں مسلول یا مدقوق کو کامل آرام و سکون کے ساتھ لٹائے رکھیں۔ اُسے چلنے پھرنے نہ دیں ۔غم و غصہ سے بھی باز رکھیں۔ بدن کو سرد پانی سے اسفنج کرنا، یا سر کو برف کی تھیلی سے ٹھنڈا رکھنا بھی مفید ہے۔ بخار کی حالت میں مریض کو غذا بہت ہلکی اور زود ہضم دیں ۔مثلاً دودھ، فرنی، ساگودانہ، آب افشردہ انار یا سنگترہ وغیرہ۔ پیاس کے لئے گلوکوس پانی میں ڈال کردیں +

۱- آرسینک آئیوڈائیڈ	Arsenic Iodide	۶	بخار اگر سمیت دق کی وجہ سے ہو تو یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں +
۲- بپٹیشیاء	Baptisia	×۱	بخار کی نوعیت اگر ٹیلیریائی ہو تو یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے +
۳- آرسینک البم	Arsenic Alb	۶	مزمن بخار اور بیچینی کے لئے مفید ہے +
۴- کلکیریا فاس	Calc. Phos	۶×	بخار اور نقاہت کے لئے مفید ہے +
۵- چینینم آرسینک	Chin. Arsenic	۶	بخار اگر نوبتی ہو تو دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے +

(۴) ہذیان و سرسام یہ علامت شدت تپ یا سمیت مرض کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے اصل سبب کو معلوم کرکے اسکا ازالہ کریں مریض کے سر کو برف کی تھیلی سے سرد رکھیں ۔غذاءً پھلوں کا پانی ۔گلوکوس یا البومن واٹر دیں ، نیند لانے کی کوشش کریں اور مریض کو حتی الوسع تازہ ہوا میں رکھیں

ایکونائٹ	Aconite	۳	ہر گھنٹہ بعد دیں ۔جب ہذیان بوجہ شدت بخار ہو +
بیلاڈونا	Belladona	۶	اگر مریض کا چہرہ سُرخ ہو اور اُسکے سر میں درد ہوتا ہو تو یہ دوا مفید ہے +
بیسی لینم	Bacillinum	۱۰۰	جب ہذیان بوجہ تسمم دق ہو تو یہ دوا نافع ہے +
مینجوکاکسین	Meningococcin	۶	جب ہذیان بوجہ سرسام ہو تو مفید ہے +
فیرم فاس	Ferr. Phos	۶×	جب ہذیان بوجہ فقر الدم دماغی ہو تو مفید ہے +

(۵) رات کا پسینہ مسلول مریضوں میں عرق شبینہ ایک نہایت جانکاہ عارضہ ہی۔ اس سے مریض بہت جلد کمزور و مضمحل ہو جاتا ہی۔ ایسے مریضوں کو پھلوں کا پانی پلانا بہت مفید ہے +

اگاریسین	Agaricin	×۳	رات کے پسینہ کی خاص دوا ہے ،سوتی دفعہ اسکی ایک خوراک کھلائیں
آرسنیک	Arsenic	۶	جب رات کے پسینہ کی وجہ سے بیچینی کرب اور پیاس زیادہ ہو تو یہ دوا مفید ہے

چائنا	China	x۱	جب رات کے پسینہ کی وجہ سے مریض بہت کمزور اور زرد ہو جائے تو یہ دوا نافع ہے
ایسڈ فاس	Acid. Phos	x۳	رات کے پسینہ کی خاص دوا ہے ۔
جیبورنڈی	Jaborandi	x۳	جب رات کو پسینے کی شدت ہو اور مریض کمزور و مضمحل ہو جائے تو یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں ۔

(۶) دق حنجری دق حنجری میں مریض کی آواز بھرائی ہوئی ہوتی ہے اور اُسے بار بار خشک کھانسی اُٹھتی ہے ۔ اسکے لئے یہ دوائیں مفید ہیں

سپنجیا	Spongia	۳ طاقت	خاص دوا ہے یہ دوا ہر تیسرے گھنٹے بعد کھلائیں ۔
برائی ٹا آیوڈائیڈ	Bryta Iod	۶	مزمن صورتوں میں اس دوا سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

(۷) دق بطنی دق بطنی کے مریضوں میں غدد ماساریقا متورم و ملتہب ہوتے ہیں ۔ انہیں سوء ہضم ، قراقر اور نفخ رہتا ہے قوت ہضم بھی ضعیف ہوتی ہے ، کبھی اسہال ہونے لگتے ہیں اور کبھی شدید قبض ہو جاتا ہے ۔ پیٹ میں اکثر درد کہن اور تکلیف رہتی ہے ، کھانا کھانے کے بعد بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے ، دق بطنی کے مریضوں کا تغذیہ چونکہ ناقص ہوتا ہے ، اس لئے وہ بہت جلد کمزور و لاغر ہو جاتے ہیں ۔

بیسی لینم	Bacillinum	۲۰۰	دق بطنی کی خاص دوا ہے ۔ ہفتہ میں دو دفعہ استعمال کریں ۔
مرکیورس کار	Morc. Cor	۶	جب مریض کو اسہال یا پیچش کی شکایت ہو تو یہ دوا مفید ہے ۔
آیوڈیم	Iodium	x۳	جب پیٹ میں درد ، قراقر اور نفخ رہتا ہو تو یہ دوا مفید ہے ۔
کلکیریا کارب	Calc. Carb	۶	جب مریض کو دودھ ہضم نہ ہوتا ہو اور وہ خنازیری مزاج ہو تو یہ دوا مفید ہے ۔
پلمبم ایسی ٹیٹ	Plumb Acet	۶	جب مریض کو شدید قبض عارض ہو تو یہ دوا مفید ہے ۔
نکس وامیکا	Nux Vomica	۶	جب ضعف ہضم عارض ہو اور پیٹ میں درد و نفخ رہتا ہو تو یہ دوا مفید ہے ۔
آرسینک	Arsenic	۳۰	جب مریض کو اسہال آنے لگیں تو اس کا استعمال نافع ہے ۔
فاسفورس	Phosphorus	۶	ایضاً
کریازوٹ	Kreosote	۳	جب مریض کو قے و غثیان عارض ہو تو مفید ہے ۔

(۸) کھانسی مدقوق و مسلول مریضوں میں کھانسی کی شدت بھی ایک نہایت تکلیف دہ عارضہ ہے جن مریضوں کو کھانسی کی شدت رہتی ہو ان کا منہ دانت اور حلق پاک و صاف رکھنا چاہیئے ، اور غذا میں کہن بالائی گھی اور روغن بادام کا استعمال کرانا چاہیئے ، گرم پانی کی بھاپ دینا بھی مفید تدبیر ہے ۔

ایلیم سٹائیوا	Allium Sativa	x۳	دق کی کھانسی کی خاص دوا ہے ایک ایک قطرہ ہر دوسرے گھنٹہ دیں ۔
آرسینک آیوڈائیڈ	Ars Iodide	۳۰	شدت کی کھانسی کی خاص دوا ہے ۔ مزاج بلغم اور دافع تپ بھی ہے ۔
فاسفورس	Phosphorus	۶	اگر کھانسی کیساتھ بلغم سیاہی مائل اور پیپ آلود خارج ہوتا ہو تو بہت مفید ہے
برائی اونیا	Bryonia	۶	اگر مریض کو کھانسی صبح کے وقت زیادہ آتی ہو تو یہ دوا بہت مفید ہے ۔
اپیکاک	Ipecac	۳	اگر کھانسی کیساتھ قے بھی ہو جاتی ہو تو اس کا استعمال مفید ہے ۔

نوٹ :- ہومیوپیتھک دواؤں کی مقدار خوراک ایک قطرہ یا ایک رتی ہے ۔ دوا دن میں دو تین بار دیجا سکتی ہے ۔

ریگِ صحرا سے دِق وسل کا علاج

جرمنی کے ایک پروفیسر کی دریافت

از جناب سید ابن الحسن صاحب فکر ایم۔ اے۔ دہلی

کسی شاعر کا یہ مشہور مصرع ہے؎

خاک کے ذرّے سے پیدا ہے نموئے کائنات

خاک کے ذرّے تو بہر حال نموئے کائنات کا ذریعہ ہیں، لیکن یہ سُن کر آپ کو حیرت ہوگی کہ ریگِ صحرا میں بعض ایسے اجزاء پائے گئے ہیں جو پھیپھڑوں کے تمام امراض اور بالخصوص دق وسل کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں تفصیل ملاحظہ فرمائیے:۔

برلن (دار الحکومت جرمنی) کے ایک ڈاکٹر کے پاس ہر ماہ میں ایک دو مرتبہ بذریعہ ڈاک چند پارسل آتے ہیں جنہیں صرف اسی لیبوریٹری (معمل) میں کھولا جاتا ہے۔ وہ ڈاکٹر ان تمام پارسلوں کو اپنے ہاتھوں سے کھولتا ہے کسی دوسرے کو اس کام کی اجازت نہیں ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ پارسل سیم و زر کے برابر بیش قیمت ہوتے ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں خاک کے ذروں اور ریت کے سوا کچھ نہیں ہوتا +

دنیا کی ہر خاک کیمیا کا اثر نہیں رکھتی لیکن اس مخصوص صحرائی ریگ میں چند مفید کیمیاوی اجزاء دریافت کئے گئے ہیں، ڈاکٹر کے خاص کارندے جو اسی خدمت پر متعین ہیں اس ریگ کو مراکش (شمالی افریقہ) کے قریب صحرائے اعظم سے جمع کر کے بھیجتے ہیں اور صحرائے اعظم کے علاوہ تبت اور گوبی کے صحراؤں سے بھی کچھ ریت جمع کر کے اس ڈاکٹر کے پاس بھیجی جاتی ہے +

ڈاکٹر موصوف کا نام پروفیسر ارنسٹ گہرک (Prof. Ernest Geharcke) ہے جس نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے کہ صحرا کی ریگ میں بعض امراض کے دور کرنے کی عجیب و غریب تاثیر پائی جاتی ہے، بالخصوص پھیپھڑوں کے تمام امراض اور دق وسل کے علاج کے لئے اس کے ذرات بہت مفید ہیں +

پہلے بعض اطباء یہ کرتے تھے کہ دق کے مریضوں کو صحرائے اعظم یا اس طرح کے دوسرے مقامات میں بھیجدیتے تھے۔ اور وہاں جاکر اکثر مریض شفا پاجاتے تھے۔ ماہرین امراض کا یہ خیال تھا کہ صحرائی آب وہوا سورج کی کھلی ہوئی روشنی اور صاف وخشک ہوا انسان کے زخمی پھیپھڑوں کے لئے سودمند ثابت ہوتی ہے لیکن پروفیسر گہرک نے اپنی مسلسل تحقیقات سے اس بات کا اندازہ لگایا ہے کہ ہر صحرائی خطہ میں یہ تاثیر نہیں ہوتی۔ صحرا اور ریگستان تو ہر جگہ موجود ہیں مگر وہاں کے ذراتِ خاک دق وسل کے علاج کے لئے مفید نہیں ہوتے، اگر صرف آب وہوا اور روشنی اور کھلی ہوئی فضا ہی سے دق کے مریض اچھے ہوجاتے تو صحرائے اعظم کے علاوہ دوسرے صحراؤں میں بھی ان کو اچھا ہوجانا چاہیئے تھا لیکن حقیقت اسکے برعکس نکلی، اسلئے اُنہوں نے صحرائے اعظم سے ریت کے پارسل منگوانے شروع کئے +

ڈاکٹر گہرک نے برلن میں اپنی تحقیقاتی سرگرمیوں کے لئے ایک علیحدہ لیبوریٹری بنائی ہے اور دنیا کے چند مخصوص بڑے بڑے صحراؤں سے انکے کارندے ریت۔ بالکل معمولی مگر صاف ریت ڈبوں بھر کر انکے پاس بھیجتے رہتے ہیں۔ اور ڈاکٹر کی تحقیقاتی کتابوں میں اس بات کا صحیح اور پورا پورا ریکارڈ رکھا جاتا ہے کہ یہ ریت کس مقام سے کن حالات کے ماتحت جمع کی گئی +

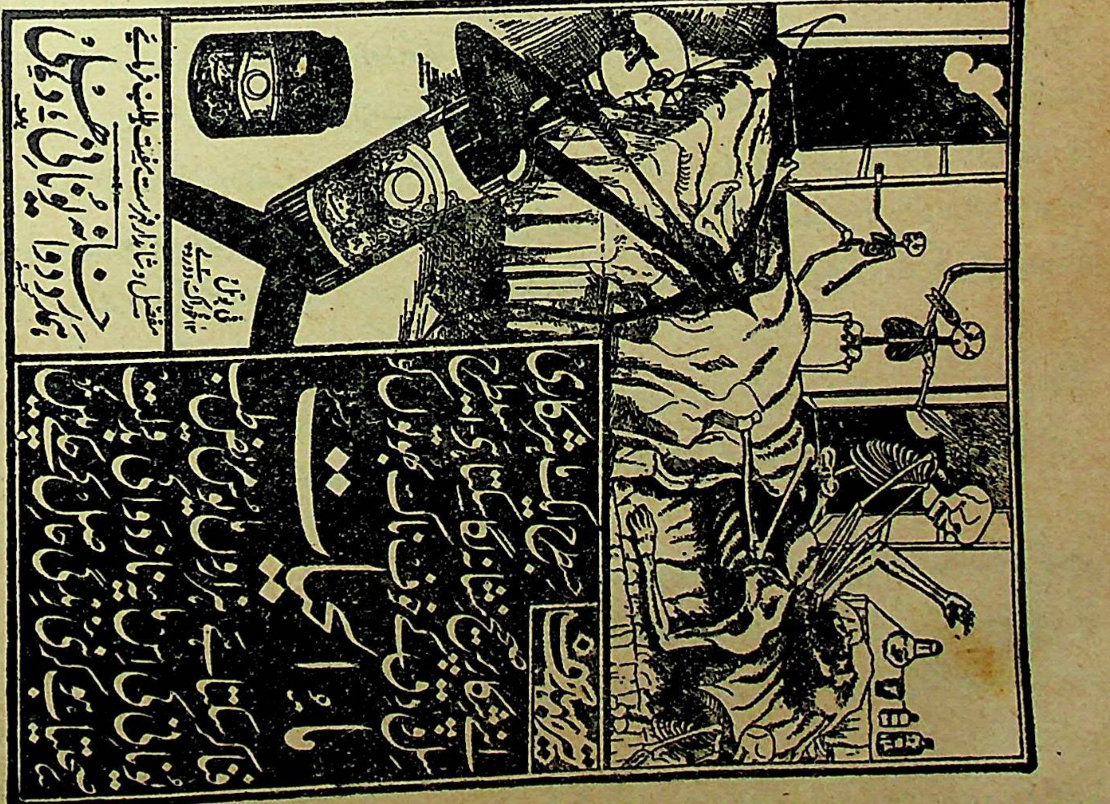
پروفیسر گہرک نے یہ سوچا کہ دق کا ہر مریض صحرائے اعظم کی خاک پھانکنے کے لئے افریقہ تو جا نہیں سکتا اور نہ قیس وعامری کی طرح خاک چھاننے کا مشغلہ اپنے لئے پیدا کرسکتا ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تحقیقات کے ذریعہ اس خاک کو کیمیا میں مبدل کر کے مریضوں ہی تک پہونچایا جائے۔ جب آب وہوا سے زیادہ ریگ کے ان ذرّوں ہی میں امراض دق وسل کے علاج کی تاثیر پائی جاتی ہے تو پھر برلن ہی میں بیٹھ کر کیوں نہ ان ذرّوں سے علاج کیا جائے؟

چنانچہ اُنہوں نے ایک بڑا سا ڈھول بنایا اور اس میں خاص قسم کی باریک جالیاں لگائیں اور ڈھول کو ریت سے بھر دیا۔ عمل کا طریقہ

یہ ہے کہ اس ڈھول کو مشین کے ذریعہ گردش دی جاتی ہے ریت کے موٹے ذرّے جالیوں سے نکلنے نہیں پاتے اور ڈھول کی گردش کے باعث تہ نشین ہو جاتے ہیں لیکن بہت باریک خوردبینی ذرّے جنہیں انسان کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ ان جالیوں سے نکلکر باہر کی ہوا کو اپنے وجود اور اثر سے لبریز کر دیتے ہیں اس طرح کے کئی ڈھول ایک ہی ساتھ گردش کرتے ہیں۔ دق وسل کے مریض کو ان ڈھولوں کے سامنے بٹھا دیا جاتا ہے اور یہ ڈھول بجلی کے ذریعہ پہیوں پر گھومتے رہتے ہیں۔ ان میں سے نکلنے والے ریت کے ذرّے بالکل اسی طرح ہوا کو لبریز کرتے ہیں جس طرح صحرائی ذرّے صحرائی ہوا میں موجود ہوتے ہیں۔ صحرا میں بھی موٹے اور بڑے ذرّے ہوا سے اُڑتے تو ہیں لیکن اپنے وزن کے باعث اِدھر اُدھر گر جاتے ہیں۔ اور باریک ذرّے سانس کیساتھ پھیپھڑوں تک پہونچ جاتے ہیں +

اس سلسلہ میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ برلن کے ایک مکان کے اندر "صحرائی ہوا بنائی جاتی ہے"۔ مریض کو ان متحرک ڈھولوں کے روبرو مسلسل کئی روز تک بٹھایا جاتا ہے۔ اور اگر مرض زیادہ شدید ہوتا ہے تو ہفتے اور مہینے بھی گذر جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد اسکی صحت میں نمایاں فرق محسوس ہونے لگتا ہے پھیپھڑوں کا درد جسمانی نقاہت، آواز کی گھرگھراہٹ اور جملہ تکلیفیں جو دق کے یا دمہ کے مریضوں کو لاحق ہوتی ہیں رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہیں اور اس طرح صحرائی ہوا کھانے سے کھانسی بھی جاتی رہتی ہے، اور مریض تندرست ہو جاتا ہے +

صحرا کے ذروں میں یہ خصوصیت کیوں ہے؟ یہ تاثیر کن کیمیاوی اجزا سے پیدا ہوتی ہے؟ یہ قدرت کا ایک راز ہے جسے اہل سائنس ابتک نہیں پاسکے ہیں۔ لیکن پروفیسر گہرک رات دن اپنے تجربوں میں مصروف ہیں ممکن ہے وہ اس راز کو جلد یا بدیر معلوم کرلیں۔ سردست انکے معمل میں ہر ماہ پارسل پر پارسل چلے آتے ہیں اور بہت سے مریضوں پر مختلف اقسام کی ریتوں کے تجربات کئے جارہے ہیں۔ ایک ایک ریت کا اثر الگ الگ معرض تجربہ میں لایا جاتا ہے، اور مریضوں کی حالت کی رپورٹیں نہایت احتیاط سے تیار کی جاتی ہیں۔ اُمید ہے کہ یہ تجربات اگر کسی معین علمی نظریہ کی حد تک پہونچ گئے تو طب اور سائنس کی دُنیا میں ایک نئی دریافت اور ایک نئے طریقہ علاج کا اضافہ ہو جائیگا اور اہل دُنیا ہمیشہ اس سود مند انکشاف کے لئے ڈاکٹر ارنسٹ گہرک کے ممنون رہیں گے +



چھٹا باب

مختلف اعضا کی دِق

سِل عمُودِ فقری یا پاٹ کا مرض

POTT'S DISEASE

از جناب ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔منشی فاضل رکن دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

پاٹ کا مرض فقرات کا تدرّن ہے جو اُن کے اجسام میں شروع ہوتا ہے، اور ان کو کم و بیش تباہ کر دیتا ہے۔ اس سے عمُودِ فقری میں ایک بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے جو زاویہ نما خم کی شکل کی ہوتی ہے۔ پرسیول پاٹ نے اس مرض کا ذکر ۱۷۷۹ء میں کیا تھا، اور اس لئے یہ مرض اب اسی کے نام سے منسوب ہے۔

اسباب اِس مرض کے اسباب وہی ہیں جو جسمِ انسانی کے دوسرے حصص کے تدرّنی عوارض کے ہیں اور اس امر میں کچھ شبہ نہیں کہ اس مرض کے ساتھ تدرّن کے دیگر مظاہر بھی مریض میں موجود ہوتے ہیں۔ دس سال سے کم عمر کے بچوں میں یہ مرض بہت کثیر الوقوع ہے ایسے بچوں کی تعداد اِس مرض کے تمام اصابات میں سے ۷۵ فیصدی ہوتی ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ان بچوں میں سے ۹۰ فیصدی میں یہ مرض عصیۂ تدرّن کی بقری قسم سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض عمر کے ہر حصّہ میں لاحق ہو سکتا ہے اور ہر دو اصناف میں پایا جاتا ہے۔ عمُودِ فقری کا کوئی سا حصّہ اِس سے ماؤف ہو سکتا ہے لیکن ظہری حصّہ کے زیرین فقرات میں یہ مرض زیادہ کثرت سے عارض ہوتا ہے۔ عنقی خطّے میں سوائے بچّوں اور جوانوں کے یہ شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ بالغون میں اِس مرض کا عام ترین محلِ وقوع ظہری قطنی فقرات ہیں

امراضیاتی روئداد یہ مرض یا تو گرد عظمی التہاب کی شکل میں اور یا عظمی لُبّی التہاب (التہاب مغزِ استخواں) کی شکل میں شروع ہوتا ہے۔ **گرد عظمی** قسم بالغوں میں پائے جانے کے علاوہ شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ اس میں پہلے ایک یا زائد فقرہ کی مقدم سطح ماؤف ہوتی ہے۔ اور پھر یہ مرض مقدم مشترک رباط کے نیچے سے دوسرے فقرات تک پہونچ جاتا ہے، اور بین فقری اقراص کو بھی تباہ کر دیتا ہے۔ **درون عظمی** قسم زیادہ کثیر الوقوع ہے اور بچوں میں یہی قسم پائی جاتی ہے۔ تدرّنی مادہ اجسامِ فقرات کے صحفہ نما بر بالون پر مطروح ہو جاتا ہے اور یہاں عظمی بافت میں لینت اور تکسّر پیدا کر دیتا ہے۔ فقرات کے مقدم حصّے موخر حصّوں کی نسبت زیادہ ماؤف ہو جاتے ہیں، اور اس لئے بدشکلی عام طور پر پیدا ہو جاتی ہے، اور عصبی اختلالات نادر الوقوع ہیں۔ بدشکلی کم و بیش زاویہ نما ہوتی ہے، جس کی وجہ یہ ہے کہ جب فقرہ کے جسم کا مقدم حصّہ کسی حد تک تباہ ہو جاتا ہے تو یہ یا تو دھڑ کے بوجھ سے نیچے کے فقرہ جاتا ہے۔ یا عضلات کے انقباض سے اس سے جا ملتا ہے، اور یا مریض کے لیٹے رہنے کی حالت میں فقرات کی مقدم جانب پر کی اریچی بافت کے تودوں کے منقبض ہو جانے سے اس سے قریب تر ہو جاتا ہے۔ اس طرح اس کا شوکی زائدہ اوپر کی طرف اٹھ جاتا ہے اور کمر میں زاویہ نما بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ مرض ایک فقرہ سے دوسرے فقرہ تک یا تو بین فقری اقراص کے تباہ ہو جانے سے اور یا عملِ عرض کے مقدم مشترک رباط کے نیچے نیچے منتشر ہونے سے پھیلتا ہے۔ موخر الذکر حالت میں بہت سے فقرات کے اجسام متاکل ہو جاتے ہیں اور ہڈیوں کی نسبت غضروف زیادہ تباہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں بدشکلی زاویہ نما نہیں ہوتی بلکہ عمومی تسنم (کوز پشتی) موجود ہوتا ہے۔ گاہے گاہے مرض کی ابتدا ایک ہی وقت میں بہت سے مراکز سے ہوتی ہے اور اس طرح بہت سے فقرات متخفر

اور بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ بعض حالتوں میں مرض دو متصلہ فقرات کے اجسام اور بین فقراتی اقراص تک ہی محدود رہتا ہے اور گرد عظمہ ماؤف نہیں ہوتا۔ یہ قسم غالباً قطنی خطہ میں سب سے زیادہ کثرت سے پائی جاتی ہے جہاں فقرات عظیم الجسامت ہوتے ہیں اور اس لئے متصلب بافت کا ایک وسیع تحدیدی منطقہ بآسانی بن جاتا ہے۔ بالغوں میں اس خطہ میں رمّات (بوسیدہ ہڈی کے ٹکڑے) بھی پائے جاتے ہیں۔ (شکل ۱)

فقرات کے ایک دوسرے پر گر جانے اور بعد میں جسأۃ کے پیدا ہو جانے سے عملِ مرض قدرتی طور پر رک جاتا ہے۔ اس طرح عمودِ فقری کا یہ حصّہ بالکل سخت ہو جاتا ہے اور اس میں حرکت واقع نہیں ہو سکتی۔ جدید ہڈی متصلب ہو کر بہت کثیف اور سخت ہو جاتی ہے، اور متصلہ فقرات کے سوکہ جات اور ورقہ جات بھی آپس میں متحد ہو جاتے ہیں۔ جن حالتوں میں مرض زیادہ شدید نہیں ہوتا یہ عملِ تقیح کے بغیر ہی اختتام تک پہنچ جاتا ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ خراج بن جاتا ہے۔ گاہے گاہے عمل تدرن فقرہ کے جسم میں سے گذر کر نیچے کی طرف پہونچ جاتا ہے اور اس طرح موخر مشترک رباط ماؤف ہو جاتا ہے، اور حبل نخاعی پر دباؤ پڑنے کے علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

عنق کے بالائی خطہ میں مرض بالعموم بڑے مفاصل میں یعنی یا تو قذال اور اطلس (پہلا فقرہ) کے درمیان اور یا اطلس اور محورہ (دوسرا فقرہ) کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ کچھ عرصے تک یہ ایک جانب تک ہی محدود رہتا ہے مگر فقرہ کا جسم جلد ہی ماؤف ہو جاتا ہے اور یہ دوسرے مفاصل تک بھی پھیل جاتا ہے۔

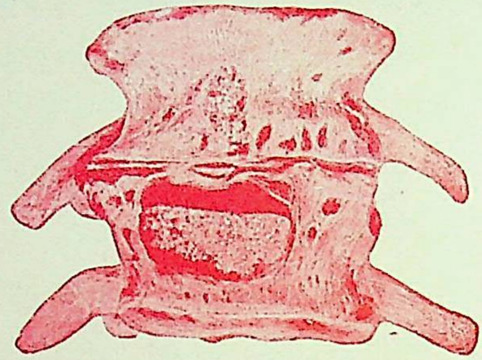
امارات وعلامات فقرات کی تدرّنی بوسیدگی سے پیدا شدہ علامات و امارات مختلف حصّوں میں مختلف ہوتے ہیں مگر سہولت بیان کے لئے ان کو مندرجہ ذیل عنوانات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ **درد**۔ اس مرض میں ہمیشہ موجود ہوتا ہے اگرچہ ابتدائی مدارج میں یہ زیادہ نمایاں نہیں ہوتا اور صرف احتیاط سے امتحان کرنے پر ہی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے مقامی اور بعید۔ **مقامی درد** اکثر شدید نہیں ہوتا مگر شوکہ جات کو دبانے یا ان پر قرع کرنے یا مستعرض زوائد پر دباؤ ڈالنے سے تاکہ فقرہ کی جسم میں گردش پیدا ہو اسے نمایاں کیا جا سکتا ہے۔ محور فقری کے حرکات مثلاً جھکنے یا اسے گردش دینے سے درد پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح محور فقری کو جھٹکا دینے سے بھی یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے جیسا کہ سر یا سرینوں پر تھپکی لگانے سے ہوتا ہے۔ **درد بعید** اعصاب کی جڑوں پر ان مقامات پر دباؤ پڑنے یا ان میں خراش واقع ہونے سے پیدا ہوتا ہے جہاں یہ بین فقراتی سوراخوں میں سے باہر نکلتے ہیں۔ چنانچہ اس کی تقسیم ماؤف شو کی قطعہ کی عصبی جڑوں کی ترتیب کے تابع ہوتی ہے اگر قطنی خطہ ماؤف ہو تو درد بعید ٹانگوں میں محسوس ہوتا ہے۔ اور ظہری قطنی خطہ میں یہ آخری ظہری عصب کے ساتھ ساتھ پایا جاتا ہے اور شکم کے زیرین حصّہ یا الوی خطہ میں محسوس ہوتا ہے۔ زیرین ظہری خطہ میں یہ برمعدہ (شراسیف) میں پایا جاتا ہے۔ کم عمر بچوں میں جب یہ مرض نمودار ہوتا ہے تو وہ اسی وجہ سے اکثر پیٹ کے درد کی شکایت کرتے ہیں عنقی ظہری خطہ میں درد اکثر بازوؤں میں محسوس ہوتا ہے

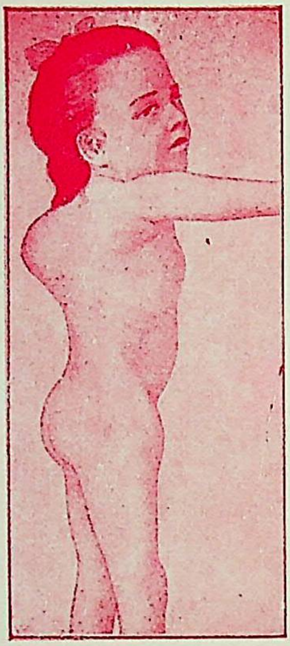
۲۔ **صلابت**۔ پاٹ کے مرض میں عمودِ فقری کی صلابت ہمیشہ پائی جاتی ہے۔ ابتدائے مرض میں یہ عضلی تشنج سے پیدا ہوتی ہے جس سے ماؤف حصّہ مثبت ہو جاتا ہے اور اس میں حرکت واقع نہیں ہو سکتی۔ اگر عمودِ فقری کا حصّہ زیرین ماؤف ہو تو کمر اکڑی ہوئی اور سیدھی رہتی ہے اور مریض اس کو جھکانے سے ہمیشہ اجتناب کرتا ہے۔ چنانچہ اگر اسے فرش پر سے کوئی چیز اٹھانا ہو تو وہ گھٹنوں اور کولھوں کے جوڑوں کو خمیدہ کر کے آہستہ آہستہ بیٹھ جاتا ہے اور کمر سیدھی اور اکڑی ہوئی ہی رہتی ہے۔ جب اٹھنا چاہتا ہے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھ کر اٹھتا ہے مگر کمر بدستور اسی حالت میں رہتی ہے۔ چھوٹے بچّوں میں ظہری قطنی خطہ کی صلابت کو ظاہر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بچہ کو میز پر لٹا دیا جائے اور ایک ہاتھ سے دونوں ٹخنوں کو پکڑ کر اور دوسرا ہاتھ مقام ماؤف سے اوپر رکھکر ٹانگوں کو اوپر اٹھایا جائے اور نیز ایک جانب سے دوسری تک حرکت دی جائے۔ اس طرح یہ معلوم ہو جائے گا کہ خطہ مذکور میں کس قدر صلابت اور حرکت پذیری موجود ہے۔ تندرست بچہ کو اس طرح لٹا کر اس کی ٹانگوں کو اوپر اٹھایا جا سکتا ہے اور ظہری قطنی خطہ میں عمودِ فقری کو پیچھے کی طرف کو ۶۰ درجہ کے زاویہ تک جھکایا جا سکتا ہے۔ مزید براں جانبی حرکت پذیری خط وسطی کی دونوں جانب ۳۰ تا ۴۰ درجہ تک موجود ہوتی ہے۔ جب فقرات میں بوسیدگی موجود ہوتی ہے تو ان دونوں حرکتوں میں سے کوئی حرکت بھی صدری اور ظہری خطہ کو شامل کرنے کے بغیر انجام نہیں دی جا سکتی۔ عنقی خطہ کی بوسیدگی میں مریض سر کو ایک حالت میں قائم رکھتا ہے، اور کندھوں کو عضلا منحرفہ وقصبیہ حلمیہ کے

"Hamdard-i-Sehat, Delhi."
Tuberculosis Number
July 1938.

ہمدرد صحت دہلی
دق وسل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ء



شکل (۱)
دو متصل قطنی فقرات کی سل
اوپر کے فقرہ کے سامنے کی جانب زخم
دکھائی دیتا ہے جانبین پر دبازت پیدا
ہو گئی ہے جس سے زاویہ نما بد شکلی
پیدا نہیں ہو سکتی -



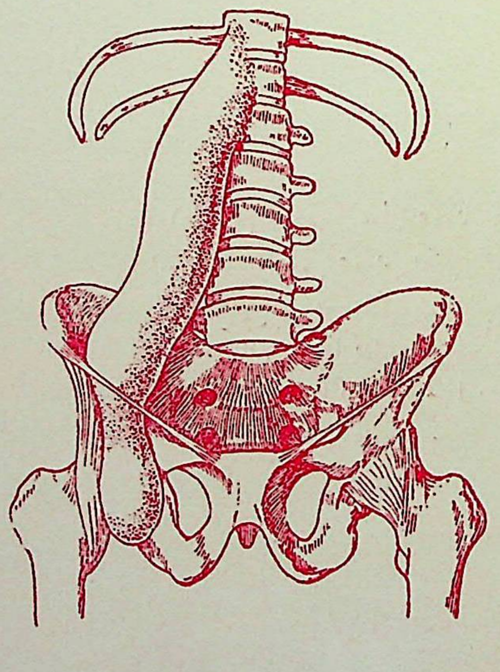
شکل (۲)
عمود فقری کے ظہری خطّہ
کا ترقی یافتہ مرض سل -



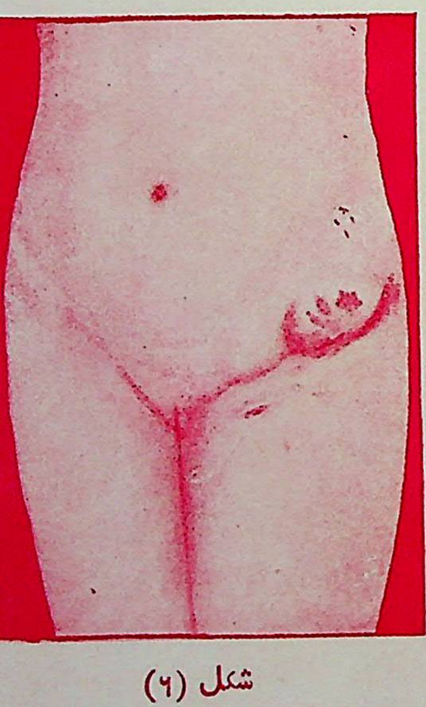
شکل (۳)
یہ قطنی خراج عمود فقری کے ظہر
قطنی خطّہ کی سل سے پیدا ہوا ہے
عمود فقری بالکل سیدھا دکھائی
دیتا ہے -



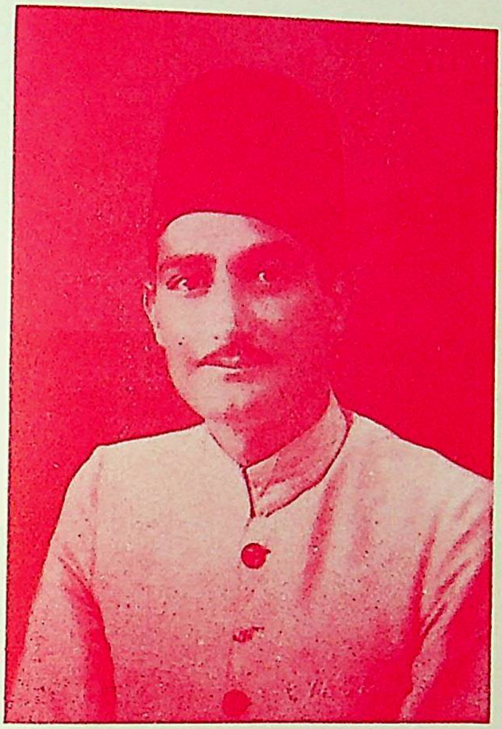
شکل (۴)
قطنی خراج (جانبی منظر)
قطنی خطہ کا مقدم انحداب
غائب ہو گیا ہے -



شکل (۵)
یہ تصویر خصری خراج عمود فقری اور حوض
کے تعلقات کو ظاہر کرتی ہے -



شکل (۶)
خصری خراج' حرقفی حفرہ میں سطح
نمودار ہوا ہے - اور یہ عضلات مقرّبہ
درمیان بھی پھیلا ہوا ہے -



ڈاکٹر غلام دستگیر صاحب ایم - بی - بی - ایس -
منشی فاضل - دارالترجمہ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

Dr. Ghulam Dastgeer, M.B., B.S.
Osmania University,
(Hyderabad Deccan).



(متعلق مضمون سل عمود فقری) - شکل (۷)
اس تصویر میں عمود فقری کے ظہری خطہ کے بالائی حصہ سِلّی کی بوسیدگی کے علاج کے لئے پلاسٹر کی جیکٹ کا استعمال دکھایا گیا ہے - سر اور گردن کو ایک کالر کے ذریعہ قایم کردیا گیا ہے - اور پیٹ پر سے جیکٹ کو کاٹ کر ھلکا کردیا گیا ہے -

ذریعہ سے اٹھائے رکھتا ہے۔ نیز ٹھڈی کو اکثر ہاتھ سے سہارا دیتا ہے، اور اگر اسے ایک طرف کو دیکھنا ہو تو گردن کو گردش دیکر سر پھرا کر دیکھنے کی بجائے تمام جسم کو گردش دیتا ہے۔

مرض کے متاخر مدارج میں جب اندمال جاری ہوتا ہے یا ختم ہو چکتا ہے تو عمودِ فقری کی صلابت کی وجہ عظمی جسارۃ ہوتی ہے شفایابی کے بعد عمودِ فقری کے دیگر حصص کی تعویضی حرکات سے مقام ماؤف کی صلابت کسی حد تک پوشیدہ ہو جاتی ہے۔

۳۔ **بدشکلی**۔ تقریباً تمام اصابات میں ہمیشہ موجود ہوتی ہے، اور اس کا انحصار بہت سی حالتوں کے علاوہ ماؤف فقرات کی تعداد پر شاید سب سے زیادہ ہے۔ جب صرف دو فقرات ماؤف ہوتے ہیں تو ایک صادق زاویہ نما بدشکلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اوپر کے فقرہ کا جسم نیچے کے فقرہ کے جسم کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے اور اس طرح ایک خانہ نما تودہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مقام ماؤف سے اوپر اور نیچے تعویضی خموں کے پیدا ہونے سے مریض کو سیدھا کھڑا ہونے میں مدد ملتی ہے۔ جب بہت سے فقرات ماؤف ہو جائیں تو انحنا کبھی زاویہ نما نہیں ہوتا بلکہ تمام خطہ آگے کی طرف کو جھک جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض حالتوں میں ایک حادخم پیدا ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۲)۔ قطنی خطہ کا مقدم انحداب بڑی حد تک زائل ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح ظہری انحداب میں بھی کمی واقع ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقرات ایک دوسرے پر چپٹے ہوئے ہیں سطرح عمود فقری ایک عمودی ستون کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جب مرض دو قطنی فقرات تک میں محدود ہو تو غیر وضعیت یا تو ہوتی ہی نہیں اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم ہوتی ہے، کیونکہ مرض فقرات کے مرکزی حصوں پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس طرح جانبین بعض اوقات بالکل بچ جاتی ہیں۔ ظہری خطہ میں بدشکلی بالعموم بہت نمایاں ہوتی ہے کیونکہ اکثر متعدد فقرات ماؤف پائے جاتے ہیں چونکہ ان فقرات کے شوکی زوائد طویل اور ترچھے ہوتے ہیں اس لئے پیچھے کی طرف کا عظمی ارتفاع نمایاں ہوتا ہے عنقی خطہ میں شاذونادر ہی زیادہ بدشکلی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہاں فقرات کے اجسام چھوٹے ہوتے ہیں لیکن اگر بہت سے فقرات ماؤف ہو جائیں تو سر بعض اوقات آگے کی طرف کو نکل جاتا ہے اور جھک جاتا ہے اور اس لئے ظہری اور قطنی خطوں میں معتدبہ تعویضی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

قطنی خطہ کے مرض کے مترقی مدارج میں صدر کی شکل میں ثانوی تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ قص آگے کی طرف کو محدب ہو جاتا ہے اور صدر کی عمودی پیمائش کی کمی کی تعویض کر دیتا ہے۔ اور پسلیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نیچے کی دو آزاد پسلیاں بعض اوقات اپنی طبعی وضع پر قائم رہتی ہیں، اور اس طرح ایک افقی میزاب پیدا ہو جاتا ہے جو دسویں پسلی کا متناظر ہوتا ہے۔ ایسی حالتوں میں مریض کا نشوونما باقاعدہ نہیں ہوتا اور وہ منقطع رہ جاتا ہے اور "کوزہ پشت" بن جاتا ہے۔

۴۔ **خراج**۔ عمود فقری کے سل کا سب سے خطرناک نتیجہ خراج ہے۔ چونکہ یہ بہت گہرا واقع ہوتا ہے اس لئے قبل اس کے کہ اسے شناخت کر کے اس کا علاج کیا جائے اس کے ابعاد بہت بڑھ جاتے ہیں نیز فقرات کے اندر کے مسبب ضرر کا علاج کرنا بھی ناممکن ہوتا ہے بچوں کی نسبت بالغوں میں یہ زیادہ کثرت سے پایا جاتا ہے۔ پیپ اول اول فقرات کی مقدم جانب پر مقدم مشترک رباط کے نیچے جمع ہوتی ہے جو بعض اوقات ایک معتدبہ فاصلہ تک ہڈیوں پر سے اوپر اٹھ آتا ہے اس کے بعد یہ اس میں سوراخ بنا کر فقرات کی جانبوں پر پہنچ جاتی ہے اور خطہ ماؤف کے لحاظ سے مختلف سمتوں میں راستے بنا لیتی ہے۔

عنقی خطہ میں پہلے ایک مربن پس بلعومی خراج بنتا ہے جو بلعوم کی موخر دیوار کو آگے کی طرف کو دھکیل دیتا ہے، اور منہ میں سے ایک لچکدار متموّج ورم کی طرح محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس کی جسامت اکثر اوقات اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے نگلنے اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات مزمار میں بھی تہیج واقع ہو جاتا ہے۔ اگر اس کو بغیر علاج کے چھوڑا جائے تو یہ ممکن ہے کہ یہ بلعوم میں پھٹ جائے اور اس سے بچہ کا دم گھٹ جائے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ اس میں عفونت ریم کی سرایت پیدا ہو جائے اور اس طرح عظمی ضرر اور شدید ہو جائے بعض اوقات پیپ اپنا راستہ عروق اور عضلہ قصیہ حلمیہ کے نیچے سے گردن کی جانب کی طرف بنا لیتی ہے! اور اس حالت میں یہ پیش فقری ردا کے پیچھے واقع ہوتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ اس ردا میں سے گذر کر مقام مثلث میں آجاتی ہے اور نیچے کی منصف تک چلی جاتی ہے اور یہ عضدی اعصاب کے ساتھ ساتھ بغل میں جا پہنچتی ہے۔

ظہری خطہ میں بھی خراج فقرات کی مقدم جانب پر اسی طرح شروع ہوتا ہے، اور پسلیوں کے فقری سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا

پیچھے کی طرف کو پھیل جاتا ہے۔ اس طرح ایک ظہری خراج بن جاتا ہے جو فقرات کی شوکی زائدوں سے ۳ یا ۴ انچ کے فاصلہ پر نمودار ہوتا ہے۔ اور کھانسنے پر اس میں صدمہ محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ اس مقام پر سطح پر ظاہر ہوتا ہے جہاں جلدی شاخیں نکلتی ہیں۔ اس حالت میں یہ پسلیوں کا دق کا مرض پیدا کر دیتا ہے جس سے بوسیدگی یا تنخر یا محتقن المقام دبیلہ (ایمپایما) بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ جب مرض سے نیچے کے فقرات ماؤف ہوتے ہیں تو خراج بالعموم نیچے کی طرف کو نقب لگاتا ہے، اور ڈایافرام کے رباط محرابی داخلی کے نیچے سے گذر کر خصری خراج کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ (شکل ۳ و ۴)

ظہری قطنی اور قطنی خطوں کے مرض میں یا تو قطنی خراج بنتا ہے، اور یا خصری خراج قطنی خراج (شکل نمبر ۳) پیپ کے قطنی عروق اور اعصاب کی موخر شاخوں کے ساتھ ساتھ عضلہ ناصبہ شوکیہ کے بیرونی کنارے تک چلے جانے سے بنتا ہے۔ سطح جسم پر یہ بالعموم پٹی کے مثلث میں یعنی عضلہ عریضہ ظہریہ اور عضلہ موربہ خارجہ کے پاس پاس کے کناروں کے درمیان نمودار ہوتا ہے۔ یہ ایک تپنیدہ اور متموج ورم کی شکل کا ہوتا ہے اور اس میں کھانسنے پر صدمہ بھی محسوس کیا جا سکتا ہے۔

خصری خراج (شکل ۵) عضلہ خصریہ کے غلاف کے اندر واقع ہوتا ہے، اور پیپ عام طور پر عضلی ریشوں سے اوپر ی ہوتی ہے، اور ان میں سے شاید بعض تباہ بھی ہو جاتے ہیں۔ اس خراج کے بننے سے پہلے عضلہ خصریہ میں اکثر اوقات تشنجی انقباض کی ایک حالت پیدا ہو جاتی ہے جس سے ران کی بسط کردگی محدود ہو جاتی ہے۔ یہ حالت مریض کو آرام سے لٹائے رکھنے سے رفع ہو جاتی ہے۔ کچھ مدت کے بعد شکم کی گہرائی میں ایک مزاحم اور دوکی الشکل تودہ محسوس ہوتا ہے۔ جوں جوں اس کی جسامت بڑھتی جاتی ہے یہ حرقفی ردا کے نیچے نیچے باہر کی طرف پھیلتا جاتا ہے (شکل ۶) اس کے بعد یہ مشترک فخذی عروق کے باہر کی اور پیچھے کی طرف سے پوپارٹ کے رباط کے نیچے سے گذر جاتا ہے اور اس مقام کی تنگی کی وجہ سے اس کی ایک گردن بن جاتی ہے۔ آگے چلکر یہ خراج مشترک فخذی غلاف کے پیچھے پہنچ جاتا ہے، اور اسکی وجہ سے عروق آگے کی طرف ٹل جاتے ہیں اور پھیلی اور مضغوط ہو جاتی ہے۔ یہاں سے یہ عضلہ حرقفیہ خصریہ کے رباط کے ساتھ ساتھ آگے بڑھتا ہوا طرو خائے صغیر کے قریب وجوار تک پہنچ جاتا ہے۔ اس مقام پر یہ عضلات مقربہ کے درمیان راستہ بنا لیتا ہے، اور ران کی اندرونی جانب ایک عظیم الجسامت ورم کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور صافنی فتحہ پر یا اسکے قریب بڑے عروق کے اندر کی جانب سطح پر نمودار ہوتی ہے۔ یہاں یہ غلطی سے فخذی فتق بھی تصور کیا جا سکتا ہے۔ نگاہ ہے کہ ہے پیپ پیچھے کی طرف داخلی منحن شریان کے ساتھ ساتھ چلی جاتی ہے، اور عظیم طرو خا کے پیچھے سطح پر نمودار ہوتی ہے۔ جن مریضوں میں علاج کی طرف توجہ نہ کی گئی ہو ان میں یہ خراج بعض اوقات ٹانگ تک پہنچ جاتا ہے اور یہاں یہ ایڑی پر رباط اخیلی کی جانب پر کھولا جا چکا ہے۔ چند مثالوں میں پیپ حوض میں چلی جاتی ہے اور ورک کی مستقیمی حفرہ میں سطح پر نمودار ہو جاتی ہے اور یا یہ ورک کی نسائی سوراخ میں سے باہر نکل آتی ہے۔

سب سے زیادہ مثالی قسم میں (اس قسم میں جس میں خراج کا تاجہ پوپارٹ کے رباط کے اوپر اور نیچے موجود ہوتا ہے، اور یہ حصے ایک تنگ گردن سے ملے ہوتے ہیں) نیچے کے تاجہ کو دبانے سے اوپر کے تاجہ میں اور اوپر کے تاجہ کو دبانے سے نیچے کے تاجہ میں عبوری تموج شناخت کیا جا سکتا ہے۔ پوپارٹ کے رباط کے نیچے کے تاجہ میں کھانسنے پر صدمہ محسوس کیا جا سکتا ہے۔

اس قسم کے خراجات سے بہت خفیف نبئی اختلالات پیدا ہوتے ہیں۔ خلیات ابیض میں کثرت واقع نہیں ہوتی۔ تپش میں شاید رات کو کسی قدر اضافہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ریم زا نبقات سے ذاتی سرائت واقع ہو جائے تو یہ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ جب پیپ سطح پر نمودار ہوتی ہے تو نرم حصوں کی خراش اور ران کے تناؤ سے معتد بہ درد پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ عصبی علامات۔ بالعموم ان مریضوں میں دیکھنے میں آتے ہیں جن کے علاج کی طرف توجہ نہ کی گئی ہو اور یا جن کا مرض زیادہ شدید ہو۔ یہ ہر تیرہ اصابات میں سے ایک میں پیدا ہوتے ہیں۔ پڈ شکلی کے خم سے یہ شاذ و نادر ہی پیدا ہوتے ہیں مگر جو عمود فقری التہابی عمل کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اسکے کسر سے ان کے پیدا ہونے کے متعلق بھی علم ہے۔ ان کی پیدائش کا عام ترین سبب مرض کی خلقی توسیع ہے جس سے موخر مشترک رباط کے نیچے تدرنی مادہ کا ایک کریچیہ یا لوتام بن جاتا ہے جو حبل نخاعی پر دباؤ ڈالتا ہے اور ذوام جافیہ پر حملہ آور ہوتا ہے۔ بعض اوقات خراج بھی پیچھے کی طرف کو چلا جاتا ہے اور حبل کو مضغوط کر دیتا ہے۔ اس حالت میں اگر یہ مقام

ضغط سے دور بھی کہیں کھول دیا جائے تو علامات رفع ہو جاتے ہیں۔

ان علامات کی شدت کا انحصار عمل مرض کی سرعت اور اس کی حدت پر ہے۔ جب دباؤ دفعتہً پیدا ہو جاتا ہے تو حبل کے غلاف کے گرد اریکی بافت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے ماؤف بھی کر دیتی ہے۔ اس طرح ایک تحت الحاد لبنی التہاب پیدا ہو جاتا ہے مگر بیشتر یہ مزمن اور متصلب قسم کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد حبل نخاعی تدرنی تودہ کی وجہ سے مضیق یا مسنن ہو جاتی ہے، اور اسکی جسامت بھی شاذ کم ہو جاتی ہے اس کی بافت طبعی حبل کی نسبت زیادہ محکم ہوتی ہے۔ اور اس کا رنگ رمادی مائل ہوتا ہے عصبی علامات کی ابتدا عموماً بتدریج ہوتی ہے۔ مگر یہ بعض اوقات فرق کے واقع ہونے یا کسی فقرہ کے اپنی جگہ سے ٹل جانے سے دفعتہً بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ظہری خطہ (آٹھویں فقرہ کے قریب)، اکثر و بیشتر ماؤف ہوتا ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ عنقی خطہ میں حبل کے لئے بہت سی جگہ ہوتی ہے اور قطنی خطہ میں حبل ذنب الفرس میں منقسم ہو جاتی ہے۔

حبل نخاعی پر دباؤ پڑنے سے جو علامات پیدا ہوتے ہیں ان کو ان علامات سے تمیز کرنا ضروری ہے جو عصاب کی جڑوں پر دباؤ پڑنے اور یا ان کی خراش سے پیدا ہوتے ہیں۔ موخر الذکر سے اعصاب کی جڑوں کے رقبہ تفرع میں وجع العصب پیدا ہو جاتا ہے جسکے متاخر مدارج میں عدم حسیت پیدا ہو جاتی ہے جو وجعی عدم حسیت کہلاتی ہے اور اگر مقدم جڑیں ماؤف ہو جائیں تو ایک مختص المقام حرکی ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ حبل شوکی کے ضغطہ میں علامات بالعموم فالج اسفل کی قسم کے ہوتے ہیں۔ یہ بالعموم بتدریج پیدا ہوتے ہیں۔ ابتدا میں چلتے وقت پاؤں کی انگلیاں گھسٹتی ہیں، اور کمزوری اوپر کی طرف کو پھیلتی جاتی ہے حتیٰ کہ ٹانگوں کی تمام قوت زائل ہو جاتی ہے شلل کے ساتھ عدم حسیت کبھی موجود ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ اب جب یہ موجود ہوتی ہے تو جوارح مرتخی ہو جاتے ہیں اور عضلات عاصرہ کے فعل میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور عمیق اور سطحی معکوسات بالعموم کم ہو جاتے ہیں اور غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی نقصانِ حس نہ ہوا ہو تو جوارح میں قاعدہ تشنج پایا جاتا ہے، اور عضلاتِ عاصرہ کا خلل نمایاں علامت نہیں ہوتا۔ تشنج کی حالت میں، فعال عمیق معکوسات بالعموم موجود ہوتے ہیں۔ باسط اخمصی مجیبیت (ایکسٹنسر پلانٹر رسپانس)، پائی جاتی ہے اور دوسرے سطحی معکوسات غائب ہوتے ہیں۔

اوپر کے دونوں عنقی فقرات کا تدرنی مرض ان عظیم الجسامت مفاصل میں پیدا ہوتا ہے جو اطلس کی دونوں طرف موجود ہوتے ہیں اگر ان مفاصل میں فساد تعضیہ واقع ہو جائے تو کسی وقت بھی غیر وضعیت واقع ہو سکتی ہے جسکی وجہ سے عظم قذالی اطلس پر آگے کی طرف کو پھیل جاتی ہے۔ اس طرح حبل نخاعی کا تدریجی یا فوری ضغطہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے بعض اوقات مرض محور کے جسم تک پھیل جاتا ہے، اور سنی زائدہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور یا رباطِ مستعرض شکستہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سر کے بوجھ سے اطلس کی محراب آگے کی طرف کو پھسل جاتی ہے اور نخاع مستطیل کے ضغطہ سے موت فوراً واقع ہو جاتی ہے۔

مآل مرض و انذار اگر مرض کو بغیر علاج کے چھوڑ دیا جائے تو یہ بالعموم کم و بیش یکساں رفتار سے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہڈی کا تضرر بتدریج زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے اور خراجات کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر اس مرض کا علاج ابتدا ہی سے اچھی طرح سے کیا جائے تو جبارۃ سے اندمال ہو جاتا ہے۔ اگر خراجات بھی بن جائیں تو مریض کو ایک طویل عرصہ تک آرام دلانے سے یہ غائب ہو جاتے ہیں۔ پیپ کا سیالی حصہ جذب ہو جاتا ہے اور ٹھوس اجزا غلیظ ہو کر خشک ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پٹین کی طرح کا ایک تودہ بن جاتا ہے جو عمود فقری کی سامنے کیجانب پر واقع ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ گذرنے پر بعض اوقات اس میں شاذ ریم زا نبقات کی سرایت سے اماعت پیدا ہو جاتی ہے اور خراج بنجاتا ہے جو خراج باقی کہلاتا ہے۔ اگر یہ خراج پھٹ جائے یا اسے کھول دیا جائے اور یہ سرائت زدہ ہو جائے تو مزمن تسمم الدم کے علامات نمودار ہو جاتے ہیں اور مریض کی قوت مواد کے بہنے سے مضمحل ہو جاتی ہے اور وہ نہاکت سے زود یا بدیر ہلاکت ہو جاتا ہے۔ اگر خراج کا علاج احتیاط سے کیا جائے اور اس میں عفونت نہ واقع ہونے دی جائے تو یہ ٹھیک بھی ہو جاتا ہے، اور اگر ساتھ ہی عمود فقری کو آرام دیا جائے اور مناسب صحتانی ذرائع اختیار کئے جائیں تو ہڈیوں کا تضرر بھی مندمل ہو جاتا ہے۔ اگر فالج پر شلل نمودار ہو جائے تو اس کی وجہ سے مریض کی شفایابی کی طرف سے ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ طویل المدت آرام اور سکون سے مظاہر شلل بالعموم بتمامہ غائب ہو جاتے ہیں۔ اول اول عضلاتِ عاصرہ کا ضبط از سر نو قائم ہوتا ہے پھر حس عود کر آتی ہے، اور انجام کار حرکی قوتیں واپس آجاتی ہیں۔ عفونتیں، التہاب مثانہ اور بستری قروح بھی بعض اوقات پیچیدگیوں کے طور پر پیدا ہو جاتے ہیں اور ان کے ترقی کرنے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ مریض پر حادثی تدرن

کا حملہ ہو جانے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حالت میں ہوتا ہے جب کہ مرض تدرن جسم کے کسی دوسرے حصّہ میں موجود ہو اور دوسرے عضا مثلاً پھیپھڑوں دماغ یا گردہ کے بھی ماؤف ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ان احتمالات کے باوجود جہاں تک بقائے حیات کا تعلق ہے انذار ایسی حالتوں میں عمدہ ہوتا ہے۔ جن میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہوں، اور جن میں موزوں علاج ممکن العمل ہو۔

تشخیص جب عمود فقری میں واضح بدشکلی موجود ہو تو اس مرض کی تشخیص میں شاذونادر ہی کوئی دقت پیش آتی ہے، لیکن مرض کے ابتدائی مدارج میں جب کہ فقرات کی غیر وضعیت زیادہ نمایاں نہیں ہوتی اسے غلطی سے کساحت یا سکونی انحنا تصور کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر وجع العصب نمایاں علامت ہو تو نخاعی یا بین الاضلاع وجع العصب یا رثیت (گٹھیا) یا کلوی عوارض کا شبہ ہوتا ہے۔ عمود فقری کے سلعات مثلاً سرطان اور کیسیتی دویرے (ہائیڈیٹیڈ سسٹس) آتشکی مرض اور انورسمائی تاکّل سے بھی ایسے علامات پیدا ہوتے ہیں جو فقری بوسیدگی کے علامات کے مشابہ ہوتے ہیں۔ بالغ مریضوں میں صرف مقامی مظاہر سے یہ معلوم کرنا کہ مذکورہ عوارض میں سے کونسا عارضہ موجود ہے۔ بعض اوقات غیر ممکن ہوتا ہے، مگر روئدادِ مرض اور علامات کی ابتداء پر غور کرنے اور شعاع نگاری امتحانات سے تشخیص ہو جاتی ہے۔

علاج

سل کے عمومی علاج کی طرف کماحقہ توجہ دینا چاہیئے۔ یعنی مریض کو صحت گاہ یا کسی کوہستانی علاقہ میں منتقل کر دینا چاہیئے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کی رہائش کا انتظام کسی مکان کی چھت پر یا کسی باغ میں کر دینا چاہیئے۔ جسم کو شمسی یا ورائے بنفشی شعاعوں کے سامنے منکشف کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ غذا عمدہ، زود ہضم، اور مغذّی ہونا چاہیئے، اور روغن ماہی، فاسفیٹ آف آئرن، یا آیوڈائیڈ آف آئرن، یا آیوڈین کے نامیاتی مرکبات، یا سم الفار کے مرکبات کا استعمال مقوی ادویہ کے طور پر بعض اوقات مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس امر میں کچھ شبہ نہیں کہ صحت گاہ کے علاج سے جو فائدہ ہوتا ہے وہ کسی دوسری جگہ علاج کرنے سے نہیں ہوتا۔ اگر مریض کو گھر میں رکھکر اس کا علاج کیا جائے تو یہ بالعموم ناقابل اطمینان ثابت ہوتا ہے، اور اس کے ناکام رہنے کا بہت احتمال ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے ہندوستان میں اتنی صحت گاہیں نہیں ہیں جن میں اس ملک کے ہزارہا مریضانِ سل کی گنجائش کا انتظام ہو سکے۔ اور جو صحت گاہیں موجود ہیں ان میں معیاری صحت گاہی علاج کا کماحقہ انتظام بھی موجود نہیں۔ اور عام مریض مالی مشکلات کی وجہ سے ان سے بھی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ غیر ممالک میں بعض ایسی صحت گاہیں موجود ہیں جن میں سل کے علاج کے متعلق تمام اہتمامات موجود ہیں مثلاً انگلستان میں الیٹن، فرانس میں برک سر مر، سوئٹزرلینڈ میں لیسن اور امریکہ میں کنٹین اور میں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہندوستان میں بھی اس نمونہ کی صحت گاہیں تعمیر ہو جائیں۔

مقامی علاج کی غرض وغایت یہ ہوتی ہے کہ مناسب عظمی اتحاد واقع ہو جائے اور بدشکلی بہت خفیف سی باقی رہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس مرض کے علاج کے تین اصولوں پر بعض اوقات سالہا سال تک سختی سے پابندی کرنا لازمی ہوتا ہے۔ یہ اصول مندرجہ ذیل ہیں، چت لیٹنا عمود فقری کی تثبیت (عدیم الحرکت بنانا) اور حسب ضرورت مِیش توسیع، تاکہ بدشکلی واقع نہ ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ ان اصولوں کی پابندی صرف اداری علاج میں ہی ممکن ہو سکتی ہے جہاں مریض بچّوں کی تعلیم کا انتظام بھی ہو سکتا ہے۔ جب ایسی صورت موجود نہ ہو تو معالج کو والدین اور تیمارداروں کے تعاون ہی سے علاج شروع کر دینا چاہیئے۔ علاج کی دقیق تفصیلات بہت اختلاف پذیر ہیں لیکن یہاں ہم صرف اس کے اہم اصولوں ہی کا بیان کریں گے۔

چت لیٹنا اور تثبیت۔ اس کے کئی مختلف طریقہ ہیں مثلاً (۱) مریض کو بے تکیہ کے بستر پر چت لٹا دیا جاتا ہے، اور اس کی رانوں اور اس کے دھڑ پر چادریں ڈال دی جاتی ہیں جو طرفین پر اور ٹانگوں کے درمیان ریت کی تھیلیوں سے دبا دی جاتی ہیں۔ اگر ضروری خیال کیا جائے تو وزن اور چرخی کے ذریعہ سے توسیع بھی لگا دی جاتی ہے۔ اور ذقنی اور قذالی بندوں کے ساتھ وزن باندھنے سے اس پر توسیع مقابل کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے۔ بچّوں کے لئے ہر دو توسیعات سے تین تین پاؤنڈ وزن باندھنا بالعموم کافی ہوتا ہے۔ اس سے عضلات تھک جاتے ہیں اور اس لئے ان کے انقباض سے عمود فقری میں بدشکلی پیدا نہیں ہوتی۔ تاوقتیکہ فعال مرض کے تمام امارات دُور نہ ہو جائیں۔ بچّے کو اسی حالت میں لٹائے رکھا جاتا ہے۔ عنقی خطہ کے مرض میں سر اور گردن کو بھی ریت کی تھیلیوں سے عدیم الحرکت بنا دینا چاہیئے۔ اس کام کے لئے

پلاسٹر کا ایک مہاد بھی طیار کیا جاسکتا ہے جس میں سر اور گردن دونوں آجائیں۔ نیز سر کے لئے ایک صندوق نما جبیرہ کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے جس میں ایک عقبی تختہ لگا ہو۔

(۲) بعض معالجین اس کام کے لئے طآمس کا دہرا جبیرہ یا بریڈ فورڈ کا تبعیدی فریم استعمال کرتے ہیں۔ مگر ادارے علاج میں بالعموم برگ کے تختہ (برگ بورڈ) اور جیکٹ کا اس کی کسی ترمیم شدہ شکل کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(۳) پلاسٹر کے ذریعہ سے تثبیت کا استعمال عرصہ دراز سے رائج ہے۔ یا تو پلاسٹر کی جیکٹ بنائی جاتی ہے، اور یا اس کا مہاد تیار کرلیا جاتا ہے۔ مہاد بالغوں کے لئے مفید ہوتا ہے مگر بچوں کے لئے کار آمد نہیں ہوتا کیونکہ اس میں تثبیت کو برقرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔

پلاسٹر کا مہاد بنانے کے لئے مریض کو ایک واسکٹ پہنا کر اوندھا لٹا دیا جاتا ہے۔ اور اس کی تمام کمر، اس کے سرینوں، اور اسکی رانوں پر نمدے یا روئی کی تہیں جما دی جاتی ہیں۔ اور ان کے اوپر پلاسٹر کے بند اس طرح لگا دئے جاتے ہیں کہ تمام کمر کیلئے ایک سانچہ تیار ہو جائے جو شکم اور سینہ کی جانبوں تک پہنچتا ہو۔ اس سانچہ کو اتار کر اس کے کنارے صاف کر دئے جاتے ہیں اور ان پر لاصق پلاسٹر لگا کر ان کو اور مضبوط بنا لیا جاتا ہے۔ اسکے بعد اسکو سکھا لیا جاتا ہے اور اس میں جاذب روئی کی ایک تہ رکھ دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا طریقوں میں سے کسی ایک سے بھی عمود فقری کی بیش توسیع اسکے نیچے مناسب گدیاں رکھنے سے کی جاسکتی ہے۔ اس کے حاصل کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور وہ یہ کہ بستر کی سرہانے کی جانب کو اس قدر نیچا کر دیا جائے کہ عمود فقری کا خم آسانی رفع ہو جائے۔ جب بدشکلی ظاہر نہ ہوئی ہو اور یا بہت خفیف سی ہو تو یہ طریقہ بے خطر ہوتا ہے۔ مگر یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ اس سے اندمال میں تاخیر پیدا ہوتی ہے۔ اور جب بچہ کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری ہو تو اس کی زیادہ اہمیت نہیں ہوتی جب بدشکلی زیادہ نمایاں ہو اور اس میں فقرات کی ایک کافی تعداد شامل ہو تو تسنم (کوزہ پشتی) کو رفع کرنے کی کوشش محض ماہرین فن ہی کو کرنی چاہیئے۔ جن کے پاس تربیت یافتہ مددگار موجود ہوں۔

جب فعال مرض ختم تک پہنچ جائے اور اندمال کا عمل جاری ہو جائے جیسا کہ درد کے بالکل غائب ہو جانے۔ مریض کا وزن بڑھنے بخار کے رفع ہو جانے، اور شعاع نگاری کے امتحان سے ظاہر ہوتا ہے تو اس سوال پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا مریض کو چلنے پھرنے کی اجازت دی جائے یا نہیں۔ یہ اجازت اسی حالت میں دی جانی چاہیئے جب کہ عمود فقری کے لئے قابل اطمینان سہارا موجود ہو۔ یہ سہارا پلاسٹر کی جیکٹ لگانے سے نہایت عمدہ طور پر مہیا کیا جاسکتا ہے۔ اگر مرض ظہری خطہ کے حصۂ زیرین میں موجود ہو تو جیکٹ کو بغلوں سے لیکر حرقفی عروف کے نیچے تک ضرور آنا چاہیئے۔ اگر مرض ظہری خطہ کے وسط سے اوپر واقع ہو تو پلاسٹر کا ایک کالر بنا کر سر کی بھی تثبیت کر دینا چاہیئے (شکل ۷) اگر مرض قطنی خطہ میں ہو تو مریض کو لٹا کر جیکٹ تیار کیجا سکتی ہے۔ لیکن اگر یہ اس خطہ سے اوپر ہو تو مریض کو عمودی وضع میں رکھکر جیکٹ تیار کرنا چاہیئے تاکہ عمودی فقری کی توسیع قائم رہے۔ اس کے لئے مریض کو ایک بند کے ذریعہ سے جو سر سے بندھا ہو ایک سہ پایہ میں اس طرح معلق کر دینا چاہیئے کہ پاؤں کی انگلیاں زمین سے مس کرتی رہیں۔ جہاں جہاں جیکٹ پر زیادہ دباؤ پڑنے کی توقع ہو وہاں اسے پلاسٹر کے زائد بند لگا کر مضبوط بنا دینا چاہیئے۔ لیکن بعد میں غیر ضروری حصوں کو کاٹ کر (مثلاً شکم پر) اسے ہلکا کر دینا چاہیئے۔

بعض ارباب سند پلاسٹر کی جیکٹ پر سیلولائڈ کی جیکٹ کو ترجیح دیتے ہیں اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ یہ زیادہ صاف اور زیادہ دیرپا ہوتی ہے۔ اور بعض اس کی جگہ فقار بند (بریس) کا استعمال کرتے ہیں۔ فقار بندوں میں سے سب سے زیادہ قابل اطمینان شائد ٹیلر کا فقار بندی ہے۔ اگر عنقی یا ظہری خطہ ماؤف ہو تو ٹھوڑی کو توسیع کی ایک مناسب وضع میں اٹھانے یا سہارا دینے کے لئے ایک حلقہ یا کالر بنا کر فقار بند کی عمودی سلاخ کے ساتھ لگا دینا چاہیئے۔

اس سوال پر بہت ہی بحث ہو چکی ہے کہ عمود فقری کے تدرنی مرض کے علاج میں ایلبی کے عملیہ کی کیا اہمیت ہے۔ بعض جراح جن کو اس عملیہ کے نتائج کا مطالعہ کرنے کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے ہیں اس مرض کے لئے اس عملیہ کو موزوں قرار نہیں دیتے، اور کی رائے اب تک اسکے موافق ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اس عملیہ سے ہڈی کے ایک داخلی جبیرہ سے عمود فقری کے ماؤف رقبہ کی تثبیت ممکن ہو، اور اس لئے اس سے فائدہ ہونا چاہیئے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگرچہ عمود فقری میں استواری پیدا ہو جاتی ہے لیکن عمل اندمال مکمل نہیں ہوتا،

اور عظمی پیوند کے انجذاب یا اسکے کسر سے از سرِ نو بدشکلی پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ امر متفق علیہ ہے کہ اس عملیہ کو اٹھارہ سال سے کم عمر کے بچوں میں اور مرض کے فعال درجہ میں ہرگز انجام نہ دینا چاہیئے۔ مزید برآں عملیہ کے بعد مریض کو چھ ماہ تک چت لٹائے رکھنا علاجِ مابعد کا ایک لازمی جزو ہی ان صورتِ حالات میں اس عملیہ کے منافع گو ایک حد تک محدود ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض بالغ مریضوں کیلئے یہ عملیہ بہت مفید ثابت ہوا ہے، خاصکر جب کہ قطنی خطہ ماؤف ہو۔

اِس عملیہ کے سرانجام دینے کا یہ طریقہ ہے کہ مریض کو اوندھا لٹا کر مُعدِم حس کے زیرِ اثر ماوف رقبہ پر ایک شگاف دیا جاتا ہے۔ اور فقرات کے شوکی زوائد پر سے عضلات کو ہٹا دیا جاتا ہے۔ اسکے بعد شوکی زوائد میں ایک عظم تراش کے ذریعہ سے ایک طولی شق بنا لیا جاتا ہے، اور مناسب شکل اور جسامت کا ایک عظمی پیوند قصبیہ سے گول دہری آری کے ذریعہ سے الگ کر لیا جاتا ہے، اور اسے شوکی زوائد کے طولی شق میں فانہ کی طرح لگا لیا جاتا ہے۔ اسکے بعد عضلات اور رداؤں سے اس کو پوشیدہ کر کے ان کو ٹانکے لگا کر ملا دیا جاتا ہے، اور اسے اس طرح مثبت کر دیا جاتا ہے۔ مریض کو کچھ عرصہ کے لئے پلاسٹر کے بستر میں لٹایا جاتا ہے۔ پلاسٹر کے جیکیٹ اور دوسرے خارجی سہاروں کا استعمال بعد میں اسی طرح کیا جاتا ہے جیسا کہ عملیہ کے بغیر کیا جاتا ہے۔ فقرات میں قدرتی جسارة پیدا کرنے کا ایک اور طریقہ بھی ہے اور یہ ہِبب کا عملیہ ہے۔ اس عملیہ میں شوکی زوائد کو منکشف کر لیا جاتا ہے اور ان کو توڑ کر نیچے کی طرف کو موڑ دیا جاتا ہے، اور یہ اس طرح ایک دُوسرے سے مل جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دُشبُذ (کیلس) کی ایک سلاخ بن جاتی ہے۔ جو عمودِ فقری کے ماؤف رقبہ کو مثبت رکھتی ہے۔

مزمن خراج کا علاج انہی اصولوں پر کرنا چاہیئے جن پر معمُولی تدرنی خراج کا علاج کیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر ان خراجات کی تخیص اسی درجہ میں کر لینا چاہیئے جبکہ ان میں شگاف دینا لازمی نہ ہو اور امتصاص ہی کافی ہو۔ اگر ضرورت ہو تو امتصاص کا تکرار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس امر کے متعلق خاص احتیاط کرنا چاہیئے کہ جوف (سائینس) نہ باقی رہنے پائے۔ اس طریقہ عمل میں عدم عفونت کی نہایت سختی سے پابندی کرنا چاہیے۔ خراج میں خارجی سرائت کا وقوع مریض کی زندگی کے لئے سخت خطرناک ہوتا ہے۔

پس بلعومی خراج کا تدارک ہمیشہ گردن کی طرف سے کرنا چاہیئے۔ امتصاص خطرناک ہوتا ہے۔ کیونکہ خراج کے سامنے بہت سی اہم ساختیں موجود ہوتی ہیں۔ اگر خراج عضلہ قصبیہ حلمیہ کے آگے نمودار ہو تو اس میں اسی مقام پر شگاف دے دینا چاہیئے۔ بصورت دیگر اس عضلہ کے موخر کنارے کے ساتھ ساتھ شگاف دینا چاہیئے۔ اور اسے آگے کی طرف کھینچ کر عنقی فقرات کے مستعرض زوائد کو واضح کر لینا چاہیئے۔ اگر خراج ابتک زخم کی لازمی دست ورزی میں سے منشق نہ ہو گیا ہو تو اس میں دائیں ہاتھ سے ایک جوفی قلاب (سائینس فارسپس) فقرات کے سامنے کیطرف پھینک دیا جاتا ہے۔ پیپ پچاروں سے صاف کر دی جاتی ہے اور کہفہ خراج کو اتنا کھول لیا جاتا ہے کہ احتیاط سے اس کا جرف (کیورٹنگ) کیا جا سکے اسکے بعد اسکے اندر الکحل مطلق لگا کر "بپ" لگا دی جاتی ہے اور زخم کو بغیر مسلیت کے بند کر دیا جاتا ہے۔

ظہری قطنی یا خصری خراج کا امتصاص کرنا چاہیئے، یا ایک بڑے سے عدیم العفونت مبزل (ٹروکار) اور نلکی (کینولا) سے اس کا بزل (ٹیپنگ) کر دینا چاہیئے اور پھر اس کی آبیاری کرنے کے بعد اس کو بغیر مسلیت کے بند کر دینا چاہیئے

بعض اوقات مریض کو اس طرح صرف ایک ہی بزل سے شفا حاصل ہو جاتی ہے جب کہ اسکی صحت اچھی ہو۔ لیکن جب حاد مرض موجود ہو تو شاذونادر ہی ایسا ہوتا ہے۔ خراج میں سیال بالعموم از سر نو جمع ہو جاتا ہے اور دو تین مرتبہ بزل کا تکرار کرنا پڑتا ہے۔ خراج میں جو راستہ نلکی سے بن جاتا ہے اس سے بعض اوقات سیال باہر آ جاتا ہے، اور اس طرح ایک جوف (سائینس) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس جوف کا تکسیہ نہایت عدیم العفونت طریقوں سے کرتے رہنا چاہیئے حتیٰ کہ ندبہ بن جائے۔ خصری خراج کے بزل کا بہترین مقام مقدم فوقانی شوکہ سے ذرا اوپر او اندر کی جانب ہے بچہ کو دوسری طرف کروٹ دلا دی جاتی ہے اور مشمولات شکم کو دست ورزی سے دور ہٹا دیا جاتا ہے اگر مبزل کا استعمال کرنا ہو تو جلد عضلات میں ایک چھوٹا سا شگاف دے دینا چاہیئے تاکہ اس امر کا یقین ہو جائے کہ امعا اور بڑے بڑے عروق راستہ میں حائل نہیں ہیں۔ خراج کو یہاں تک بڑھنے کا موقع نہ دینا چاہیئے کہ اس کا بزل پوپارٹ کے رباط کے نیچے کرنا پڑے۔ لیکن اگر ایسی صُورت پیش آ جائے تو مذکورہ بالا مقام پر بزل کرنے کے علاوہ اِس رباط کے نیچے بھی اس کا بزل ضروری ہوتا ہے۔

فالج اسفل کا علاج۔ سلِ عمود فقری کے دوران میں جو فالج اسفل پیدا ہو جاتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ مریض کو چت لٹا کر

عمود فقری کی تثبیت کردی جائے، اور ٹانگوں سے وزنی توسیع لگادی جائے۔ مزید براں اس امر کے متعلق خاص احتیاط کرنا چاہیئے کہ جن مقامات پر لیٹنے کے دوران میں دباؤ کا اثر پڑتا ہے ان پر بستری قروح نہ بننے پائیں۔ اگر تبول میں کوئی دقت پیدا ہو تو قاساطیر سے باقاعدگی کیساتھ پیشاب نکالتے رہنا چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں ورقہ برآری (فقرات کے ورقہ جات کو دور کرنا) کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کیونکہ صحت گاہوں میں شمسی اور ہوائی علاج ہی سے تقریباً تمام مریضوں کو فائدہ ہوجاتا ہے۔ اگر فالج اسفل بھی پیدا ہوجائے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ قسم کے علاج کی طرف مزید توجہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر فالج اسفل کے علامات دفعۃً پیدا ہوجائیں اور یہ ظاہر ہو کہ خراج خارجی علامات ظاہر کرنے کے بغیر پھٹ گیا ہے تو حبل نخاعی کا استقصار کرنا چاہیئے اور اس پر جو دباؤ پڑ رہا ہو اسے دفع کردینا چاہیئے۔ اگر علاج کے باوجود مریض کی حالت میں تین ماہ سے زائد مدت میں بھی کوئی اصلاح نہ ہو تو استقصار مناسب ہوتا ہے۔ اور اگر حبل نخاعی پر کسی قسم کا دباؤ پڑ رہا ہو تو وہ رفع کردیا جاتا ہے، اگر مرض سے شفایاب ہونے کے بعد کوئی علامات نمودار ہوں تو ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حبل نخاعی کے گرد ندبہ بن کر منقبض ہو رہا ہے۔ اس حالت میں بھی جراحی مداخلت کی ضرورت ہوتی ہے جو خراج اور اریکی بافت حبل پر دباؤ ڈال رہی ہو اس کے تکشف کے لئے ضلعی مستعرض برآری (پسلی کے ایک حصہ اور فقرات کے مستعرض زوائد کو دور کرنا) کا عملیہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ عملیہ ورقہ برآری اور عظمی پیوند کے ساتھ کامیابی سے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ اس امر پر زور دینا ضروری ہے کہ جدید طریقوں سے اِس مرض کا علاج کرنے سے بچوں میں فالج اسفل کو رفع کرنے کے لئے عملیہ کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی اور بالغوں میں شاذونادر ہی ایسی حالتیں دیکھنے میں آتی ہیں جن میں اس مقصد کیلئے عملیہ ضروری ہو۔

عہدِ طفولیت کی سِل اور اس سے حفاظت کی تدابیر

ازجناب ڈاکٹر ایس کرشنا سوامی صاحب ایم بی بی ایس گورنمنٹ ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل مدراس

زیرِ بحث مضمون بہت دلچسپ بھی ہے اور بہت ہی اہم بھی کیونکہ بدقسمتی سے بچوں میں سل کا مرض بہت عام ہوگیا ہے۔ اسکی مخصوص علامات اسے جوانوں کی سل سے بالکل ممتاز کردیتی ہیں۔ بچوں کی سل کی بعض اقسام کا انجام تو یقینی ہلاکت ہوتا ہے لیکن بعض اقسام ایسی ہیں کہ معقول علاج سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

سل کا مرض قبول کرلینے کی صلاحیت ہر عمر کے بچوں میں یکساں نہیں ہوتی۔ عمر کے ابتدائی آٹھ مہینوں میں یہ مرض بالعموم نہیں ہوتا۔ اس کے بعد قبول مرض کی استعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ دو سال کی عمر میں انتہا کو پہونچ جاتی ہے۔ اس عمر کے بعد جسم میں آہستہ آہستہ ایک حد تک مناعت پیدا ہونے لگتی ہے۔ بچوں اور جوانوں کی سل میں جو بیّن فرق ہوتا ہے اس کا اصل باعث یہی ہے کہ بچوں میں اس مرض کے دفعیہ کی قوت نہیں ہوتی۔ نوعمر بچے میں مرض بہت ہی جلد غیر محدود اور مہلک صورت اختیار کرلیتا ہے لیکن صحیح سل یعنی جوانوں کی بچوں میں شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ جوں جوں بچے کی عمر ترقی کرتی جاتی ہے اس کے بدن کے غدد جاذبہ کا نظام بر روئے کار آتا جاتا ہے۔ غدد جاذبہ ایک مضبوط مدافعانہ محاذ پیش کرتے ہیں اور بالعموم تعدیہ کو قید کرلینے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ یہیں سے اس دوسری عام شکل مرض کی بنیاد پڑتی ہے یعنی غدودوں کی سل کی جو بچوں میں بہت عام ہوتی ہے اور جو جوانوں میں اس لئے کم دیکھنے میں آتی ہے کہ مرض کی مدافعت کے لئے جسم کی اور قوتیں بھی آمادہ ہوجاتی ہیں اور روک تھام کا کام صرف غددوں تک محدود نہیں رہتا۔

جب ہوائی نالیوں کے غدود یا پیٹ کے غدود سل میں مبتلا ہوتے ہیں تو بیماری اکثر بے معلوم حالت میں پڑی رہتی ہے اور اگر چھوا چھیڑا نہ جائے تو بالآخر وہ اچھے بھی ہوجاتے ہیں لیکن اس دوران میں ان ماؤف غدودوں سے ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے اور اگر خفیف سا مزید تعدیہ پہونچ جائے یا جسم کی قوت مدافعت میں کسی سبب سے کمی آجائے تو ان سے مضرت پہنچ سکتی ہے۔ اس صورت میں تعدیہ غدودوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ آس پاس کی جسمانی ساختوں تک پہونچ جاتا ہے یا دورانِ خون میں شامل ہوجاتا ہے۔ ایسا بھی ہوجاتا ہے کہ جوانی میں جو سل ہوتی ہے اس کی

ابتدا کا سراغ اگر لگایا جائے تو بچپن کی سی غیر محسوس سل میں ملتا ہے۔

تعدیہ کا راستہ

دق کے جراثیم کی تین محقق اور مسلم قسمیں ہیں (۱) انسانی قسم جو انسانوں اور گھریلو جانوروں دونوں پر اثر انداز ہوتی ہے (۲) بقری قسم جو مویشیوں میں اور انسانوں میں بالخصوص انسانی بچوں میں مرض پیدا کرتی ہے (۳) ہوائی قسم جس کا اثر گھریلو پرندوں تک محدود رہتا ہے اور انسانی جماعت اس سے محفوظ ہے

بچوں میں تعدیہ پہونچنے کا خاص ذریعہ وہ قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں جنہیں سل کا مرض ہو جو بظاہر اچھے خاصے ہوں لیکن جن کے جسم میں جراثیم موجود ہوں اور وہ اپنے فضلات کے ذریعہ ان کی اشاعت کرتے ہیں۔

ماں کی چھاتیوں سے جو دودھ بچے کو ملتا ہے اس میں اگر ماں مسلول ہو تب بھی بالعموم جراثیم نہیں ہوتے، لیکن مسلول عورتوں کو بچے کی پرورش کی اجازت نہ ہونی چاہئے کیونکہ وہ دودھ کے علاوہ دوسرے ذریعوں سے بچے کو مبتلائے مرض کر سکتی ہے۔

گھریلو جانوروں کے پیروں اور بدن کے بالوں کے ذریعہ سے بچوں تک وہ بلغم اور تھوک پہونچ سکتا ہے جو مسلول مریض زمین پر تھوک دیتے ہیں، چھوٹے بچوں میں زمین پر پڑی ہوئی چیزیں بلکہ خود وہ زمین بھی جو کہ آلودۂ جراثیم ہے تعدیہ کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ عمر کے ابتدائی زمانہ میں جو جراثیم آلود پھلوں، ترکاریوں اور دودھ کے ذریعہ سے جراثیم بچوں تک پہونچ سکتے ہیں۔

دق کے جراثیم کا جسم میں داخلہ حسب ذیل راستوں سے ہو سکتا ہے (۱) آلات انہضام کے راستے آلودہ غذاؤں کی شکل میں (۲) آلات تنفس کے راستے سل کے مریضوں کی کھانسی، چھینک اور ان کی بات چیت کے وسیلے سے یا ہوا میں ایسے خاک کے ذرات کی موجودگی جن میں خشک شدہ بلغم شامل ہو (۳) ناک، منہ، حلق اور آنکھوں کی غشاء بلغمی کے راستے سے (۴) بدن کی جلد کی خراشوں کے راستے سے۔

چونکہ ہر عمر کے لوگ اس مرض میں مبتلا ہو سکتے ہیں اسلئے تعدیہ کے ہر ذریعہ سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔

دق کے جراثیم کا صحیح راستہ جسم میں کیا ہوتا ہے؟ اس موضوع پر بہت کچھ بحثیں ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر کالمیٹ کا خیال ہے کہ تنفس کا راستہ ان جراثیم کی شاہراہ نہیں ہے اور سل خواہ پھیپھڑوں کی ہو یا آنتوں کی ان جراثیم کا داخلہ تقریباً ہمیشہ حلق اور غذا کی نالی کی غشاء بلغمی کے راستے ہوتا ہے لیکن ڈاکٹر گون کی رائے اسکے بالکل برعکس ہے جنہوں نے بہت ہی دقیق خوردبینی امتحانات کے بعد یہ دعویٰ پیش کیا ہے کہ ہر ایسے مریض میں کہ جسکے پھیپھڑوں کی جڑ کے غدود پنیر کی صورت اختیار کر چکے ہوں وہ دق کے جراثیم کا بہت ہی چھوٹا اجتماع دکھا سکتے ہیں اور یہ مختصر اجتماع انکے خیال میں سل کے جراثیم کے ابتدائی حملے کی نشانی جو کہ تنفس کے راستے سے ہوا ہے۔ یہ اجتماع اتنا مختصر ہوتا ہے کہ وہ خوردبین کے بغیر نظر آنا محال ہے اور اکثر حالات میں یہ بالکل مندمل ہو جاتا ہے اور ایک خفیف سا نشان باقی رہ جاتا ہے۔

جراثیم کے حملہ کے اسی قسم کے ابتدائی مراکز حلق کے غدودوں اور آنتوں میں بھی پائے جاتے ہیں لیکن ان مقامات پر بھی بالعموم مقام ماؤف درست ہو جاتا ہے یا اس قدر مختصر ہوتا ہے کہ اکثر اسے معلوم کرنا ناممکن ہوتا ہے اور سوائے اسکے کہ ان مقامات کے غدودوں میں پنیر کی سی کیفیت پیدا ہو جائے اور وہ متورم ہو جائیں سل کی کوئی اور ظاہری علامت نہیں ملتی۔ حقیقت یہ ہے کہ ان گلٹیوں سے ہی مرض پھیپھڑوں اور آنتوں میں پھیل سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خون کی رگوں کو پھاڑ کر وہ دوران خون میں شامل ہو جائے۔ بچوں میں یہ تعدیہ بآسانی قرب وجوار کے عضا میں پہنچ جاتا ہے اور بسا اوقات وہ مہلک ترین صورت پیدا کر دیتا ہے جس میں تمام جسم کا خون زہریلا اور متعفن ہو جاتا ہے۔ ابتدائے طفولیت میں غدودوں ہی پر سارا زور رہتا ہے اور قریب کی جسمانی ساختیں صرف اسی وقت ماؤف ہوتی ہیں کہ جب وہ پردہ جوان غدودوں نے قائم کر دیا ہے ٹوٹ جائے ایسا ہونے کے بعد بھی اس کا امکان ہے کہ مرض اسی مقام تک محدود رہے اور مریض شفایاب ہو جائے۔

پانچ سال کی عمر تک سل کی مندرجہ ذیل اقسام دیکھنے میں آتی ہیں :- (۱) سرسامی یہ سب سے زیادہ کثیر الوقوع ہے (۲) بطنی (۳) پھیپھڑوں کی۔

عمر کے ابتدائی پانچ برس میں پھیپھڑوں اور آنتوں کی دق کی بہ نسبت سرسامی دق سے تین گنی زیادہ موتیں وقوع میں آتی ہیں۔

عمر کے اس حصہ میں جو دق ہوتی ہے اسکی سب سے زیادہ کثیر الوقوع اور سب سے زیادہ اہم صورتیں یہی ہیں اگرچہ یہ کہنا غلط ہوگا کہ اس زمانہ کی دق کی بس یہی تین صورتیں ہیں۔

خفیہ سل زندگی کے ابتدائی دو سال میں سل کا تقدیہ قریب قریب ہمیشہ ہی سل کا مرض پیدا کر دیا کرتا ہے اور جب مرض پیدا ہو جاتے تو انجام بھی بالعموم موت ہوتا ہے خواہ سل پھیپھڑوں میں ہو یا دماغ کی جھلیوں میں۔ آنتوں کی سل ہو جائے تو اس کا بھی انجام ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عمر میں سل کی وہ قسم جسے خفیہ سل کہا جاتا ہے یا جس میں زخم اندمال پذیر ہو جاتے ہیں شاذونادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

تیسرے چوتھے اور پانچویں برس میں وہ زیادہ عام ہو جاتی ہے اور ایسے مریضوں کا اوسط فی صدی بھی بڑھ جاتا ہے جو سل کی شدید اور حاد صورت سے شفایاب ہو جائیں۔ دو برس کی عمر سے پہلے پہلے "شفایافتہ" سل کے مریضوں کی تعداد بہت تھوڑی ہوتی ہے اس عمر کے بعد ایسے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور اس طرح کے شفایافتہ یا خفیہ سل کے مریض اکثر وبیشتر وہ ہوتے ہیں جن کے آنتوں کے غدود ماؤف ہوں۔

سرسامی سل سل کی یہ قسم جو عمر کے ابتدائی سالوں میں بہت عام اور بہت مہلک ہوا کرتی ہے درحقیقت جسم کے کسی حصہ کی سل کی ثانوی صورت ہے۔ سل کا آغاز اس مقام سے نہیں ہوتا بلکہ کسی دوسرے مقام پر پیدا شدہ سل کا انجام اس صورت میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔

سرسامی سل کے بیشتر مریض ایسے ہوتے ہیں کہ امتحان بعد الموت کے بغیر یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ مرض کا ابتدائی مرکز کس جگہ تھا۔ اگر مریض بچہ ہو تو یہ کلیہ بالکل ہی صحیح ثابت ہوتا ہے تقریباً تمام سرسامی سل کے مریضوں میں ابتدائی مرکز سینہ اور پیٹ کے غدودوں میں یا احشاء میں ہوتا ہے۔ اور مرض اس جگہ سے منتقل ہو کر دماغ کی جھلیوں تک پہونچتا ہے، اور ان میں بھی اکثریت انہی کی ہوتی ہے جنکے پھیپھڑوں میں ابتدائی مرکز ہو۔ ابتدائی مرکز اگر حلق کے غدودوں میں یا گردن کے غدودوں میں ہو تو وہ بالعموم سرسامی سل کی صورت نہیں اختیار کرتا۔

سرسامی سل کی صورت میں حلق، گردن، سینہ اور پیٹ کا بغور طبی معائنہ کرنے کے بعد بھی اکثر مریض کی زندگی میں یہ معلوم نہیں ہوا کرتا کہ ابتدائی مرکز کسی حصہ جسم میں ہے۔ لیکن بعض اوقات پھیپھڑوں کے ماؤف ہونے کی علامات کا ملنا ممکن ہے جن کی تصدیق زندگی میں عکس ریز کی تصویر سے اور بعد مرگ امتحان بعد الموت سے ہو سکتی ہے۔

پھیپھڑوں کی سل اگرچہ اس مرض کی تشخیص آسان تو کسی حصۂ عمر میں بھی نہیں ہے لیکن بعد کے سالوں کے مقابلہ میں ابتدائی دو سالوں میں بہت دشوار ہے۔ پھیپھڑوں کی سل عمر کے ابتدائی دو برسوں میں بہت سی مختلف صورتیں اختیار کر لیا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ بچوں کے پھیپھڑوں کی اور جوانوں کی پھیپھڑوں کی سل کی خصوصیات میں بھی فرق ہے۔

جب سل کے جراثیم کے حملہ کی وجہ سے پھیپھڑوں میں سل کا مرض شروع ہوتا ہے تو اسکی چند خصوصیات ہوتی ہیں جو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اسے جوانوں کی سل سے یعنی اس سل سے جو جسم انسان کو گھلا دیا کرتی ہے اسے ممتاز کر دیتی ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ جراثیم اپنی نسل کو بڑھائیں اور جسمانی بافتوں میں التہاب پیدا کر دیں اور یہ التہاب اتنا واضح ہو کہ عکس ریز کی تصویر میں نظر آجائے۔ بہت ہی تھوڑے سے عرصہ میں وہ جراثیم جو ماؤف رقبہ میں مسکن پذیر ہیں ان کا کچھ حصہ پھیپھڑے کی جڑ کے غدد جاذبہ میں پہنچ جاتا ہے۔ ان جاذب غدودوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ سل کے جراثیم کو اپنے جالوں میں الجھا لیتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جراثیم بآسانی خون کے دوران میں شامل ہو جاتے اور جسم کے مختلف حصوں میں پھیل جاتے۔ ان غدودوں کے اندر پھنسکر جراثیم اپنی نسل کی افزائش ہی جگہ شروع کر دیتے ہیں اور خود غدودوں کے اندر مرض پیدا کر دیتے ہیں، جسکی وجہ سے غدود متورم ہو جاتے ہیں اور ان کی ساخت پنیر کی سی ہو جاتی ہے کچھ عرصہ بعد ان ماؤف غدودوں میں چونا تہ نشین ہو کر جمنے لگتا ہے اکثر وبیشتر یہ ماؤف رقبہ اتنا مختصر ہوتا ہے کہ اپنے موجودہ تمام حالات سے بھی ہم زندگی میں اسکی تشخیص سے عاجز رہتے ہیں اسکے کچھ عرصہ بعد وہ وقت آتا ہے کہ زخم سوراخ پیدا کر دیتا ہے یا چونے کے نوکدار ذرے ہوا کی نالیوں میں سوراخ کر کے ان میں گھس جاتے ہیں اور اسکے بعد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسی طرح زخموں سے سوراخ بنکر جراثیم کی رسائی دوران خون تک ہو جائے اور پھر پورے جسم کی عام سل لاحق ہو جائے۔

اس دوران میں کہ جب مرض ترقی پکڑتا رہتا ہے اور پھر بعد میں غدد جاذبہ میں پہنچکر دب جاتا ہے پھیپھڑوں میں جو التہابی رقبہ ہے اسکی سوزش میں کمی آجاتی ہے اور بعض مریضوں میں چونے کے پتھر کی بلکہ کسی کسی میں خالص ہڈی کی ایک اچھی موٹی سی تہ ماؤف مقام پر جم جاتی ہے اس دبی ہوئی حالت میں مرض کی کوئی ظاہری علامت نہیں ملتی اور اسکی تشخیص ناممکن ہو جاتی ہے۔ لیکن عکس ریز ایسی حالت کا بہت اچھی طرح انکشاف کر دیتی ہے اور چونے کی تہ صاف نظر آجاتی ہے۔

بیماری کی اس کیفیت کا نام بچوں کی سل یا سل کا ابتدائی حملہ رکھا گیا ہے۔ عہد طفولیت کی سل کی پوری مدت میں بھی یہ ممکن ہے کہ مریض میں کوئی ایسی علامت پیدا نہ ہو جسے سل کی علامت کہا جا سکے، اگر مرض میں شدت نہ ہو تو اکثر یہی خیال کر لیا جاتا ہے کہ ذرا شدید نزلہ زکام ہو گیا ہے اور اگر مرض زیادہ شدت پکڑ جائے تو نمونیہ کی علامات پائی جا سکتی ہیں۔

ایسے مریضوں میں کہ جن کا انجام ہلاکت ہو بالعموم یہ حالات معلوم ہوتے ہیں کہ ابتدائی حملہ کے بعد بھی وہ برابر ایسے ماحول میں رہے کہ جہاں سے سل کے جراثیم کا تعدیہ ان تک پہونچتا رہا ہے اور اسی سبب سے انہیں بچپن کی سل کی بجائے جوانوں کی سل ہو گئی۔

جوانی کی سل اس مرض کی سب سے مہلک شکل ہے اور عہد طفولیت کی سل کے بعد وقوع میں آتی ہے۔ یہ اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ اسی بچپن کی سل کے جراثیم پھیل کر جسم کے دیگر حصوں میں پہنچ جائیں اور اس طرح بھی کہ کسی دوسرے مریض سے یا بیرون جسم کسی ذریعہ سے از سر نو تعدیہ جسم میں پہونچے۔ اس بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ بچپن کی سل کا تشخیص کر لینا اور سے جوانی کی سل کی صورت اختیار کرنے سے روکنا کسی قدر اہم ہے۔

ریوی سل کی جو قسمیں عمر کے ابتدائی دو سال میں دیکھنے میں آتی ہیں وہ یہ ہیں:۔ (۱) سل کی کھانسی جو بڑھکر شعبی ریوی (برانکو نمونیہ ہو جاتی ہے (۲) حاد پنیری قسم کا نمونیہ جسکے ساتھ پھیپھڑے میں غار بننے کی کیفیت شامل ہوتی بھی ہے اور نہیں بھی ہوتی ہو (۳) مزمن لیفی ذات الریہ (فائبرائڈ نمونیہ) جسکے ساتھ پھیپھڑے میں غار بھی پڑ جائیں (۴) پھیپھڑے کی جڑ پر سل کے جراثیم کا اجتماع اور پنیر بننے کی کیفیت کا جڑ سے شروع ہو کر پھیپھڑے کے اندر کی طرف بڑھنا۔

پہلی دو قسموں کا ذکر ایک ساتھ کیا جا سکتا ہے وہ ایسی عمر میں ہوتی ہیں کہ جب سادہ کھانسی اور معمولی نمونیہ عام ہوتی ہیں اور انہی امراض کی علامات بھی ان سے پیدا ہوتی ہیں بعض کیفیات تشخیص میں مدد دے سکتی ہیں سل کی صورت میں مرض کا حملہ بے معلوم طریقہ پر ہوتا ہے اور اس کی ترقی بھی خاموشی سے ہوتی رہتی ہے۔ اور شروع شروع میں دقت تنفس اور اذیت بھی کم ہوتی ہے لیکن کچھ عرصہ بعد بہت بین طور پر کمزوری، چہرہ کی زردی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ بیماری کا یہ پرسکون لیکن بے رحمانہ انداز ترقی سل کے مرض کی خصوصیت ہے۔ سل کی وجہ سے جو التہاب شعبی ریوی ہوتا ہے اسکی عکس ریزی تصویر دیکھ لینے کے بعد غلطی کا امکان نہیں رہتا۔ آخر میں اگرچہ کھانسی بہت کم ہو اور بلغم نہ نکلتا ہو پھر بھی بلغم کے خوردبینی امتحان میں سل کے جراثیم مل جاتے ہیں، اور اگر سلین دیٹوبرکولن) جسم میں داخل کر کے امتحان کیا جائے تو جلد پر اس کا رد عمل تشخیص کے لئے ایک قابل اعتبار علامت ہے۔

تیسری قسم خواہ اوائل عمر ہی میں ہو تب بھی سل کی رفتار ترقی نسبتاً آہستہ تر ہوتی ہے اور مہینوں تک رہتی ہے۔ اور اسکے ساتھ پھیپھڑے کی ساخت میں تبدیلی اور غار بننے کی کیفیت ہوتی ہے۔ اس قسم مرض کی تشخیص آسان ہے۔

چوتھی قسم یعنی پھیپھڑے کی جڑ پر غدودوں کا ماؤف ہو جانا اور پنیر بننے کی کیفیت کا پھیپھڑے کے اندر کی طرف بڑھنا۔ دوسری اقسام کے مقابلہ میں تشخیص میں زیادہ دقتیں پیدا کرتی ہے۔ اس میں علامات مرض بھی بالکل نہیں ہوتیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ عکس ریز سے بھی کچھ نہ معلوم ہو۔ ایسے مریضوں میں علامات میں ایسی ہوتی ہیں کہ جیسے خون میں سخت سمیت کے شامل ہو جانے سے ہوتی ہیں۔

سل کی وجہ سے حجاب الریہ میں پانی بھر جانے کی علامت ابتدائی دو سال میں بہت ہی شاذ ہے۔

ایک مرتبہ پھر اگر یہ بات دہرا دی جائے تو مناسب ہوگا کہ عمر کے ابتدائی سالوں میں سل پھیپھڑوں میں ہو یا غدد جاذبہ میں تو یا تو وہ بڑھ کر شدید اور مہلک پھیپھڑوں کی سل بنجاتی ہے یا اس کا انجام دماغ کی جھلیوں کی سوزش اور سرسام ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کی ترقی رک جائے اور پھیپھڑے یا غدد صحت یاب ہو جائیں۔

سل بطنی عہد شیر خواری میں آنتوں کی دق آلودہ جراثیم دودھ کی بدولت ہوا کرتی ہے۔ ہی طرح سل کی خنازیری گلٹیاں بھی اکثر و بیشتر اسی ذریعہ سے ہوتی ہیں، اور ہڈیوں اور جوڑوں کی سل کے کم از کم ایک تہائی مریض بھی اسی سبب سے مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ جس علاقے میں آنتوں کی دق سے بکثرت اموات وقوع میں آتی ہوں اور بہت سے بچے اس میں مبتلا ہوں تو وہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس علاقہ کا دودھ آلودہ جراثیم ہے۔

تشخیصی امتحانات

جسم میں سل کی موجودگی معلوم کرنے کے لئے مختلف طریقہائے امتحان وضع کئے گئے ہیں۔ ان میں فان پرکیٹ کا طریقہ جس میں کاخ کی پرانی ٹیوبر کولن کھال میں خفیف سا زخم کرکے داخل کی جاتی ہے سب سے زیادہ مفید ہے۔ اگر جسم میں سل کا اثر موجود ہے تو ۲۴ سے ۴۸ گھنٹوں کے اندر اس کے اثر سے ایک گول چھلا سرخ رنگ کا نمایاں ہو جاتا ہے۔

مانتو کا طریقہ امتحان زیادہ قابل اعتبار خیال کیا جاتا ہے لیکن وہ بھی قریب قریب یہی چیز ہے۔ اور فرق صرف یہ ہے کہ اس میں ٹیوبر کولن کا محلول پچکاری کے ذریعہ زیر جلد داخل کیا جاتا ہے نتیجہ امتحان اس بات پر منحصر ہے کہ مریض میں سل کے جراثیم کے لئے ذکاوتِ حس موجود ہے یا نہیں یہ ذکاوت جلد کے ذریعہ سے بہت اچھی طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ سل کے جراثیم کے خفیف سے اثر سے بھی یہ ذکاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام بالغ العمر آدمی اور دس برس کی عمر کے بہت سے بچے مانتو کے طریق امتحان میں مسلول ثابت ہوں گے۔ اسکے علاوہ سل کا تعدیہ جسم میں پہونچکر خواہ سرگرم ترقی ہو یا خاموش پڑا ہو، یا ماؤف حصہ صحت یاب سا ہو چکا ہو پھر بھی اس طریقہ امتحان کے ذریعہ مرض کی موجودگی ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لئے بہت چھوٹے بچوں میں تشخیص مرض کے سلسلے میں اس طریقہ کی افادیت بہت زیادہ ہے۔

حفظ ماتقدم

زندگی کا کوئی سا دور بھی ہو سل کے مرض کے سلسلہ میں علاج کے مقابلہ میں حفظ ماتقدم کی تدابیر زیادہ اہم ہیں۔ عہد طفولیت کے متعلق تو یہ بات اور بھی زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس عمر میں جو بچے مبتلائے مرض ہوتے ہیں ان میں سو فیصدی اموات ہوتی ہیں۔ یہ مرض چھوت دار ہے اور ایک سے دوسرے کو لگ جاتا ہے۔ یہ بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے کہ سل اگر مویشی کو ہو تو ان کے دودھ کے ذریعہ سے انسان تک پہونچ سکتی ہے۔

بچپن کے زمانے کی سل خاص قسم کی ہوتی ہے کیونکہ بلا واسطہ چھوت لگنے اور دودھ وغیرہ کے ذریعہ سے تعدیہ پہونچنے کی دونوں قسمیں نہایت تیزی سے سرگرم کار ہوتی ہیں اور بچپن کے ابتدائی حصہ میں یہ چیز اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔ لوگوں کو ابتدائی اور بنیادی مسائل سے آگاہ کرنیکی ضرورت اب بھی موجود ہے اور اس قسم کی تعلیم بہت ہی اہم ہے۔ اس مرض کو ملک سے نکالنے کا سب سے زیادہ یقینی طریقہ یہ ہوگا کہ تمام ایسے بچے جو مسلول والدین کے گھر پیدا ہوں اپنی عمر کا پہلا سال دیہات میں گذارنے کے لئے گھروں سے بھیجدینا چاہیئے۔ لیکن چونکہ یہ طریقہ ناقابل عمل ہے اس لئے بدرجۂ مجبوری اس مرض سے حفاظت کے کم از کم طریقے ہمارے لئے باقی رہجاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:-

مسلول مائیں اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہ پلائیں اور بچوں کی خوراک کی تیاری میں انتہائی احتیاط برتیں تاکہ ان کے ہاتھوں کے ذریعہ یا کھانسی اور چھینک کے ذریعہ سے بیماری کے جراثیم بچے کی غذا تک نہ پہونچ جائیں۔ بچے کے کھانے پینے کے برتن اچھی طرح صاف کرکے گھر والوں کے برتنوں سے علیحدہ رکھے جائیں۔ گھر میں جو مسلول ہو اس پر یہ پابندی عائد ہو کہ اپنے مخصوص اگالدان میں کہ جس میں قاتل جراثیم دوا پڑی ہو تھوکے، اور کبھی بچے کو نہ تو پیار کرے اور نہ اپنا سانس اسکے منہ پر جانے دے۔ گھر کی کھڑکیاں ہر وقت کھلی رہیں۔ بچے ہمیشہ تازہ اور کھلی ہوا میں رہے۔ اگر ممکن ہو تو پورا خاندان شہر کے قریب گاؤں میں چلا جائے۔ دودھ اگر مشتبہ ہو تو جوش دیکر اسے جراثیم سے پاک کیا جا سکتا ہے۔

حفظ ماتقدم کے مسئلہ کا حل اس بات پر منحصر ہے کہ لوگ موجودہ زمانے کے علم سے واقف ہوں اور اس کی روشنی میں کام کریں (۱) سل کی موجودگی ٹیوبر کولن کے طریقۂ امتحان سے معلوم ہو سکتی ہے (۲) بیماری کی علامات ظاہر ہونے سے پہلے ہی سے ہر مریض میں سل کا مادہ موجود ہوتا ہے (۳) بچوں کی سل کی ابتدا پہلے تعدیہ سے ہوتی ہے (۴) بچپن میں اس قسم کی سل پر بہت کچھ قابو حاصل رہتا ہے (۵) تاہم سل کی یہی قسم جوانی کی سل کے لئے راستہ صاف کرتی ہے (۶) جوانی کی سل اس مرض کی بہت ہی مہلک قسم ہے۔

اس لئے بچپن کی سل کا مناسب علاج اسکے آغاز ہی میں کرنا ضروری ہے تشخیص کو اس وقت تک کے لئے ٹالتے رہنا کہ جب علامات مرض نمودار ہوں علاج کو بالکل بیکار اور بے اثر بنا دیتا ہے اور مریض کو اس سے انتہائی نقصان پہونچتا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ باشندگان شہر کا امتحان ٹیوبر کولن اور عکس ریز کے ذریعہ سے کیا جائے تاکہ ان تمام لوگوں کا پتہ لگ سکے کہ جو اپنے جسم کے اندر سل کے جراثیم لئے پھرتے ہیں۔ ملک سے سل کے دفعیہ کی اصل کنجی ہمارے ہاتھ میں ہے لیکن ہم اسے اسی وقت استعمال کر سکتے ہیں جب عوام اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیں +

دِقِ گُردہ

گردہ کا مرضِ دِق ہمیشہ جوان عمر میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ بیس سے چالیس سال کی عمر کے مردوں میں بہت عام ہے۔ گردہ کا ابتدائی مرضِ دِق شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ بالعموم مریض کے حالات میں ذات الجنب کی تاریخ اور پرانی دِقِ رئوی بالخصوص حجاب منصف الصدر کے غدد دقی کا ثبوت موجود ہوتا ہے۔ دِقِ گردہ کے ساتھ ساتھ حاد دِق رئوی شاذ ہی پائی جاتی ہے۔ البتہ گردے کی دِق کے ساتھ ساتھ جو دقّی عوارض پائے جاتے ہیں وہ مردوں کے اعضائے نسلی کی دِق یا ہڈیوں اور جوڑوں کی دِق ہو سکتے ہیں۔

گردوں تک مرض دِق کا تعدیہ پہنچانے کے لئے تین راستے ہو سکتے ہیں (۱) حالب کے سوراخ کے راستے مجاری بول کا اوپر کی طرف جانے والا راستہ (۲) غدد جاذبہ اور (۳) دموی راستہ۔ بالعموم مرض کا تعدیہ آخرالذکر راستے یعنی خون کی وساطت سے گردوں تک پہنچتا ہے۔

اقسام (۱) **دُخنی** (Miliary) یہ قسم شاذونادر ہی پائی جاتی ہے اور دِقِ عمومی کا ایک جز ہوتی ہے۔ اس میں دونوں گردوں کے اندر چھوٹے چھوٹے بثرے یا دَرنے بکثرت پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو آسانی تشخیص کیجا سکتی ہے اور نہ علاج پذیر ہوتی ہے۔

(۲) **مزمن دِق گردہ**۔ اس میں قریب قریب دق گردہ کی تمام شکلیں شامل ہیں جو طبیب کے پاس آتی ہیں۔ اس میں وہ حالت بھی شامل ہے جو دق فوقی (Apical T) دق قروحی جوفی (Ulcero-covernous T) استسقاء الکلیہ دقی (Tuberc- Hydronephrosis) بثرہ دقی جُبنی (Cas-eous tubercle) بثرہ دقی عقدی (Nodular tubercle) خراج دقی (Taberculous abscess) کے نام سے مشہور ہے +

پہلا تغیر اہرام گردہ کی چوٹی پر رونما ہوتا ہے۔ اہرام کی چوٹی کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے اور اسکے اردگرد کے حصے میں التہاب ہوتا ہے۔ تقرح کا عمل باہر کی جانب اہرام کے قاعدے کی طرف پھیلتا ہے اور ایک ایسا جوف پیدا ہو جاتا ہے جس کا تعلق کاس (Calyx) کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس جوف کے اندر کا استر مردہ یا جُبنی ساخت کا ایک پرت ہوتا ہے۔ اس سے آگے ایک سوزشی حصہ ہوتا ہے جس میں خاکی ابھار (اوماں) یا ثبورِ دقّی دکھائی دیتے ہیں اور گاہے وہ تمام حصہ خاکی سرش دار ابھاروں یا ثبور دقی کا بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس سوزشی حصے سے باہر کی جانب ثبور دقی انفرادی طور پر گردے کی تندرست ساخت میں ایک یا زیادہ لکیروں کی شکل میں جو شعاعوں کی مانند گردے کی سطح کی طرف پھیلی ہوئے ہوتے ہیں پائے جاتے ہیں۔ گردے کی سطح پر ثبورِ دقی کے گردہ ان حصوں پر دیکھے جاتے ہیں جو دقی اہرام کے محاذات میں ہوتے ہیں۔ ایک یا زیادہ یا تمام اہرام مختلف درجات میں ماؤف ہو سکتے ہیں۔ اب ایک اور مرضی تغیر ظاہر ہوتا ہے۔ کاس کی دیوار میں اسکی گردن یا اسکے دہانے پر جیب الکلیہ کے مقام التقام میں یا جیب الکلیہ کی دیوار میں ریشہ دار سختی پیدا ہو جاتی ہے حتیٰ کہ بالآخر راستہ بالکل مسدود ہو جاتا ہے اب اگر اس حصے میں جو بتدریج مسدود ہو رہا ہے۔ پیشاب کا اخراج ہوتا رہے تو یا تو محدود کیسہ مائی بنجاتا ہے یا جزوی یا عام استسقاء الکلیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے برعکس پیشاب کا اخراج بند ہو جائے تو ایک جبنی جسم بنجاتا ہے جو اردگرد ریشہ دار ساخت سے گھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور تمام گردہ اس قسم کے جبنی اجسام کی مرسائی تعمیر (Mosaic) میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ حالب بہت دبیز ہو کر سخت ہو جاتی ہے۔ گردے کی غشائے مخاطی میں زخم۔ تجبن اور مردہ پن پیدا ہو جاتا ہے اور درمیانی اور بیرونی طبقے میں دِقی مادے کے اجتماع کے ساتھ ریشہ دار ساخت کے دبیز پرت سے بن جاتے ہیں۔ نالی کے ایک یا مختلف حصوں میں تضیق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر کے حصے میں پھیلاؤ رونما ہو جاتا ہے۔

۳ **ورم گردہ دقی**۔ سلِ رئوی کے مریضوں کے پیشاب میں رطوبت بفیبہ اور قشور انبوبی پائے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک گردہ کی مزمن دق کی موجودگی میں دوسرے تندرست گردے کے پیشاب میں بھی پائے جا سکتے ہیں۔ آخرالذکر صورت میں مریض گردہ کو بذریعہ عمل جراحی نکال دینے سے یہ علامات بالعموم مفقود ہو جاتی ہیں۔ اس حالت کو سمی ورم گردہ کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے اور تشریح بعد الموت نے ظاہر کیا ہے کہ اس حالت میں ورم گردہ یعنی مزمن (Interstitial N) یا ورم گرد حشوی (Parenchymatous N) ہوتا ہے لیکن دقی تغیر نہیں پائے جاتے۔

علامات بقول ہیرمن گردہ میں اولین جرثومۂ دق کے قیام پذیر ہونے کے وقت سے مثانہ کے مبتلائے مرض ہو جانے کی صورت تک بھی تمام دورانِ مرض میں کوئی ایسی علامت پیدا نہیں ہوتی، جو مجاری کیطرف توجہ کو جذب کرتی ہو۔ یہ خاموش درجۂ مرض برسوں تک رہتا ہے۔

بقول ہرمن گردے کا ایک جانبی جراحی مرض دق کسی پہلے وقت کے منتشر تعدیہ کے بڑھتے ہوئے باقیات کو ظاہر کرتا ہے۔

بقول بھاس دق گردہ کے بہت سے مریضوں میں تشخیص مرض نہیں ہونے پاتی اور خرابی پیدا ہونے سے پہلے ہی اچھے ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی درجات مرض میں کوئی علامتیں نہیں پائی جاتیں۔

بقول مونگر کسی شخص میں جو سن بلوغ کی ابتدا میں بار بار پیشاب آنے کی شکایت کرے اور اس کے پیشاب میں قدرے پیپ یا رطوبت بیضیہ پائی جائے تو اس میں دقِ گردہ کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔

دق گردہ کی علامتیں پہلے پہلے اور بعض اوقات کسی وقت بھی براہ راست گردے سے تعلق کا اظہار نہیں کرتیں۔ چنانچہ دق گردہ کی علامتیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) مثانے سے تعلق رکھنے والی علامتیں (۲) تغیراتِ بولی (۳) عام جسمانی وزن کی کمی (۴) بول الدم (۵) دردِ گردہ (۶) قابل احساس متورم گردہ اور دبیز شدہ حالب۔

اکثر حالات میں سوزشِ مثانہ جس کے ساتھ بار بار پیشاب آتا ہے۔ اولین اور ایک عرصۂ طویل تک واحد علامت ہوتی ہے جس کی مریض شکایت کرتا ہے۔ سوزش کم ہوتی ہے لیکن موسم اور غذا کے مطابق کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ یہ سوزش بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ہر بیس بائیس منٹ بعد خواہ دن میں یا رات میں پیشاب آ جاتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت پہلے اور بعد میں درد بھی ہوتا ہے۔ ابتدائی درجات میں پیشاب مقدار میں بھی بڑھ جاتا ہے۔ پیشاب پہلے رنگ کا خفیف سا ترش یا غیر جانبدار ہوتا ہے۔ اور اس میں رطوبت بیضیہ اور تھوڑی سی مقدار معلق پیپ اور باریک سفید صفائحی قشور کی شامل ہوتی ہے۔ غیر پیچیدہ مریضوں کے پیشاب میں چند جراثیم دق بھی پائے جاتے ہیں لیکن دوسرے کوئی جراثیم نہیں پائے جاتے۔ خفیف سا اقتدامی بول الدم عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی بول الدم کا حملہ ہو جانا ابتدائی علامت ہوتی ہے۔ شاذ و نادر بول الدم کے شدید حملے مرض کی نمایاں علامت ہوتی ہے۔ غیر پیچیدہ دق گردہ میں مریض کا وزن مسلسل کم ہوتا جاتا ہے لیکن سرعت کے ساتھ ذبول دیکھنے میں نہیں آتا۔ درد گردہ ناقابل ذکر اور بعض اوقات بالکل مفقود ہوتا ہے۔ البتہ شدید بول الدم میں خون کے منجمد لوتھڑوں کی وجہ سے قولنج کلوی کی شکایت رونما ہو سکتی ہے۔ بخار خفیف سا یا بالکل نہیں ہوتا۔ شدید بخار ہمیشہ مخلوط غددی یا دقِ عمومی کی علامت ہوا کرتا ہے۔ غیر پیچیدہ دق گردہ کے کچھ مریضوں میں گردے کو ٹٹول کر محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن جب یہ کافی بڑھا ہوا ہو تو بھی ہو سکتا ہے کہ بہت اوپر دیا فرغما کے نیچے چڑھا ہوا ہو اور محسوس نہ ہو۔ عانہ کے کنارے کے محاذ پر ٹٹولنے سے یا مقعدی یا مہبلی امتحان پر دبیز شدہ دقی حالب محسوس کی جا سکتی ہے۔ دق گردہ کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ یہ مرض بغیر ایسی علامات پیدا کرنے کے جو مریض کی توجہ کو اپنی طرف جذب کریں یہاں تک بڑھ جا سکتی ہیں کہ ایک گردہ تمام و کمال تباہ و برباد ہو چکا ہو مختلف مریضوں میں علامات مختلف ہو سکتی ہیں۔ اور بعض مریضوں میں کافی عرصے کے لئے غائب بھی ہو سکتی ہیں۔ اس مرض کی علامتیں آہستہ آہستہ بڑھتی رہتی ہیں۔

مریض بالعموم مرض کے آخری درجہ میں علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مرض پوشیدہ طور پر بڑھتا ہے اور ابتدائی علامات تشویش انگیز نہیں ہوتیں۔ اس وقت بھی مثانہ سے متعلق علامات مختلف اوقات میں دب جانے کے لئے مستعد ہوتی ہیں۔ اور تخفیفی علاج جو بالعموم کیا جاتا ہے۔ اُس فاقہ کا باعث قرار پاتا ہے۔

شفائے طبعی دقی تغیراتِ مرض مندرجۂ ذیل دو طریقوں پر رک سکتے ہیں۔

(۱) جرثومہ دق غائب ہو جائے اور زخم معمولی زخم کی طرح ایک داغ میں تبدیل ہو کر اچھا ہو جائے۔

(۲) دقی مرکز کے ارد گرد لیفی ساخت کا حلقہ بن کر مرضی تغیرات کو روک دے۔

آخر الذکر طریق پر بند شدہ دقِ گردہ کے علمی مظاہرات - کچھ عرصہ تک کے لئے ورم مثانہ موجود رہتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو یا یہ غائب ہو گئی ہو اور وہ حالت پیدا ہو گئی ہو جو بند دق گردہ کے طور پر جانی جاتی ہے۔ اور جس میں متعدی حصہ مجری بول کی طرف سے بند ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد کوئی اور علامت نہیں پائی جاتی اور مرضی تغیر کا انکشاف صرف تشریح بعد الموت پر ہوتا ہے۔ پیشاب کا امتحان عکس ریز یا (منظار المثانہ کے ذریعہ) نظارۂ مثانہ بھی اس کا انکشاف کر سکتے ہیں۔ چنانچہ پیشاب کے امتحان پر اس میں رطوبت بیضیہ یا خفیف مقدار میں پیپ یا خون کے کچھ سرخ دانے (کریات حمرا) پائے جاتے ہیں۔ اور عکس ریز میں پنیری اجسام کا سایہ ظاہر ہوتا ہے۔ گردہ بڑا اور حالب دبیز ہو جاتی ہے منظار المثانہ سے نظارۂ مثانہ پر حالب مسدود اور باہر کو نکلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ علامات کے اختلاف اور عارضی طور پر غائب ہو جانے کا باعث گردے کے کسی

ایک حصّہ کا بند بخرہ دقی ہوتا ہے۔ جس میں کوئی فعال جرثومہ دق کھلارہ جاتا اور اس باقی حصّے کو ماؤف کر دیتا ہے۔ بند شدہ دقِ گردہ تعدیہ کا ممکن پوشیدہ مرکز ہو سکتی ہے۔

تشخیص (۱) **مخصوص علامات جو دق گردہ کا شبہ پیدا کرسکتی ہیں۔** کسی نوجوان شخص میں پوشیدہ طور پر پیدا شدہ سوزش مثانہ کی علامات کا خود بخود ظاہر ہو جانا دق گردہ کی طرف توجہ کو مبذول کر سکتا ہے۔ گردے کی بےچینی درد اور ذکاوت حس مع عظم موجود ہو سکتی ہیں مگر یہ لازمی طور پر دق کا ثبوت نہیں ہیں۔ یہ علامتیں اس گردے میں بھی پیدا ہو سکتی ہیں جس میں عظم پیدا ہو گیا ہو اور وہ تندرست ہو یا جب دوسرا گردہ مریض کے کسی علامت کو محسوس کئے بغیر دق سے تباہ ہو چکا ہو اور اب حال ہی میں یہ گردہ بھی ماؤف ہو چکا ہو۔

(۲) **غیر عفونی بول قیحی اور بول زُلالی۔** جب پیشاب میں پیپ آرہی ہو اور اسکے تحاہی بول صاف غیر متعفن ہو یعنی اس میں کسی قسم کے جراثیم نہ پائے جائیں یہ عملاً یقینی ہوتا ہے کہ دق گردہ موجود ہو۔ بند دق گردہ میں پیپ مفقود ہو سکتی ہے۔ بول زلالی دق گردہ کی ایک لازمی علامت ہے

(۳) **جراثیم دق کی موجودگی۔** خورد بین یا عمل تلقیح کے ذریعہ جراثیم دق کا پایا جانا۔ اس مرض کا آخری اور قطعی ثبوت ہے لیکن

(ا) جراثیم دق کا نہ پایا جانا نظام بولی میں دق کی عدم موجودگی کو ظاہر نہیں کرتا۔ ان کا ظہور نوبتی ہوتا ہے۔ اور وہ تعداد میں بھی بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ کسی دوسری جگہ بالخصوص نظام تناسلی بولی میں میں دق کے مرضی تغیرات کا پایا جانا تشخیص میں معاون ہوتا ہے۔

(ب) پیشاب میں جراثیم کی موجودگی تشخیصی علامت ہے لیکن جب تک پیپ موجود نہ ہو۔ یہ قطعی علامت نہیں ہوتی۔

(ج) امتحانِ قائم التکملہ (Complement Fixation Test) یہ ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔

(د) نظارۂ مثانہ (Cystoscopy) نیلے اور قرمزی رنگ کا امتحان (Indigo Carmine Test) کام نہیں دیتا۔ حالبین کے دہانے یا مثانہ کی غشائے مخاطی ماؤف پائی جاتی ہے۔

(ہ) حالبین میں قاثاطیر پہنچا کر اور اس طرح ان کے اندر کا مواد حاصل کر کے اس کا معائنہ کرنا۔ یہ مواد مندرجہ ذیل امور کیلئے معائنہ کیا جاتا ہے

(ا) جراثیم دق کی موجودگی (ب) دیگر جراثیم (ج) گردے کی فعلی قوت۔

(و) جیب الکلیہ کا نقش لینا (Pyelography) بقول بیر (Beer) جیب الکلیہ کا نقش لینا مضرت رساں ہو سکتا ہے، ۹۰ فیصدی مریضوں میں وسعت مثانہ کم ہو جاتی ہے۔ ترقی یافتہ دق گردہ کی دو قسمیں ہیں جو بالعموم نقش جیب الکلیہ (Pyelogram) کے ذریعہ تشخیص کی جاسکتی ہے۔ پہلی بڑی پھیلی ہوئی بیقاعدہ جیب الکلیہ اور بڑھی ہوئی حالب کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس قسم میں گردے کا فعل کمزور اور ناقص ہوتا ہے اور یہ مسلسل تباہ کن عمل کا آخری نتیجہ ہوتی ہیں۔ دوسری قسم جیب الکلیہ کے حجم میں زیادتی کے بغیر بڑے اور چھوٹے کاسوں (Calyxes) کے کھردرے پن اور بیقاعدگی سے پہچانی جاتی ہے۔ اسکے ساتھ اکثر گردے کے جوہر میں کلسی تغیرات بھی پائے جاتے ہیں اور حالب چھوٹے چھوٹے بیقاعدہ دانہائے تسبیح کی مانند ہوتی ہے آخر الذکر قسم میں وہ مریض شامل ہوتے ہیں جو شفا کی استعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور بالعموم دقی تعدیہ میں بہتر قوت مدافعت رکھتے ہیں۔

بچوّں میں دقِ گردہ کی علامات ان بچوں میں جو مزمن ورم مثانہ ہلکے بول قیحی اور بار بار لوٹ آنے والے ورم جیب الکلیہ کی شکایات میں مبتلا رہتے ہوں۔ دق گردہ کا شبہ کرنا چاہیئے۔ جن بچوں کا پیشاب مستقلاً غامی۔ مکدر اور تیزابی ہو اور جب اس کا امتحان کیا جائے تو اس میں وہ جراثیم نہ پائے جائیں جو بالعموم ورم جیب الکلیہ اور ورم مثانہ میں پائے جاتے ہیں۔ تو اس وقت پیشاب میں جراثیم دق کو تلاش کرنا چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والا ورم مثانہ پیدا ہو جاتا ہے جس کے ساتھ بار بار کثرت اور شدت سے بول الدم اور بالکو سلسل البول کی شکایت پائی جاتی ہے۔ حالب میں تنگی پیدا ہو جانے یا پنیری مادے کا سدہ پڑ جانے سے کمر والے حصے میں ثقیل درد اور قولنج کلوی کی شکایت بھی پائی جاتی ہے۔ گردہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے بچوں کے بالائی حصّہ شکم میں ٹٹول کر دیکھنے پر نرم سا محسوس ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ دق کی دوسری علامات عامہ بھوک کا مر جانا۔ بخار۔ وزن کی کمی۔ کمزوری اور رات کو پسینہ آنا وغیرہ بھی پائی جاتی ہیں۔ ان بچوں میں جو بظاہر مزمن ورم جیب الکلیہ میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن جن میں نہ تو علاج کا کوئی اثر ظاہر ہوتا ہے اور نہ بار بار گردے کو دھو کر صاف کرنے کا ان میں گردے کے تعدیہ کا شبہ کرنا چاہیئے۔

بچوں کے دقِ گردہ کی تشخیص جن بچوں میں مزمن ورم مثانہ کی شکایت ہو اور اسکے ساتھ وہ تاریخ مرض میں ایسے حالات بیان کریں۔

جن میں دق کے تعدیہ کا امکان ہو یا جن میں پھیپھڑوں - غدد لمفاویہ - ہڈیوں - جوڑوں یا دوسرے عضاء میں دق کی موجودگی کے شواہد پائے جائیں ان میں یہ دریافت کرنے کے لئے کہ گردوں میں بھی تعدیہ نہ ہو چکا ہو گردوں کا امتحان کر لینا چاہیئے - دوسرے عضاء کا مرض ہو سکتا ہے کہ اس وقت سرگرم عمل ہو، خاموش ہو یا شفایاب ہو چکا ہو ایسے حالات میں اکثر اوقات پھیپھڑوں میں دق کے شفایاب ہو چکنے کا ثبوت پایا جاتا ہے - پیشاب کا بار بار امتحان کرنا ضروری ہے - جراثیم دق گردوں میں پیشاب کے ساتھ افراز پا سکتے ہیں اور گردوں میں بغیر کسی قسم کے خوردبینی دقی تغیرات یا گردوں کے افراز میں بغیر پیپ پیدا کرنے کے پیشاب میں ظاہر ہو سکتے ہیں - دق ریوی کے مریض بچوں میں بول جراثیم دقی بالعموم پایا جا سکتا ہے - اور گو یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ پیشاب میں جراثیم دق کی موجودگی دق گردہ کی یقینی مرضی علامت نہیں ہوتی تاہم جب جراثیم دق کے علاوہ خون کے سرخ دانے اور سفید دانے بھی پائے جائیں تو دق جوف الکلیہ - دق لیفی گلوی اور ورم الکلیہ دقی کے امکان کو ذہن میں رکھتے ہوئے مزید تحقیقات کرنی چاہیئے -

اس مرض کی تشخیص کے معملی امتحانات یقینی نہیں ہوتے - کیونکہ جیسے سٹیون (Stevens) نے ظاہر کیا ہے بعض جراثیم دق جو انسان میں مرض پیدا کرتے ہیں - گیانوی سوروں (سفید چوہوں - گنی پگز) میں مرض پیدا نہیں کرتے (جن پر عام طور پر معملوں میں تجربات کئے جاتے ہیں) فان پرکٹ کا امتحان (Von Pirquet Test) مثبت ہوتا ہے -

علاج ماؤف گردے کو عمل جراحی کے ذریعے قطع کر کے نکال دینا (Nephrostomy) اس مرض کا واحد علاج ہے بشرطیکہ دوسرا گردہ صحیح سالم ہو - گردے کو عمل جراحی کے ذریعہ کاٹ کر نکال دینے کے بعد مثانے کی علامات اگر ابتدا ہی میں پیدا ہو گئی ہوں تو دور ہو جاتی ہیں ورنہ روغن صندل یا ٹیوبرکلین (Tuberculin) کا استعمال کرانا چاہیئے یا زخموں کو زبردست برقی رو سے داغ دینا چاہیئے +

دقِ چشم

گو دق چشم اس قدر عام نہیں ہے کہ اس مرض کو زیادہ اہمیت کی نظر سے دیکھا جائے - تاہم یہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ دق خواہ آنکھ کے طبقہ ملتحمہ میں ہو یا طبقہ عنبیہ میں تمام نظام بدنی کے لئے ابتدائی مرکز مرض ہو سکتی ہے - اور اگر اسکی طرف سے بے پروائی برتی جائے تو اس مختصر سے عضو کی دق بھی دق عمومی کا باعث بن سکتی ہے -

طبقہ ملتحمہ کی دق طبقہ ملتحمہ میں گرد کا ایک ذرہ جو جراثیم دق کا حامل ہو معصومیت کے ساتھ طبقہ ملتحمہ کے جفنی حصہ کے نشیب میں قیام پذیر ہو کر ملتحمہ کا مخصوص دقی زخم پیدا کر سکتا ہے جیسیں زخم کے اردگرد جو یا تو سفیدی مائل سرخ دانوں (اورام) سے پوشیدہ ہوتا ہے - یا زردی مائل سرخ شحمی سا قاعدہ رکھتا ہے اور درنی (چھوٹے چھوٹے خاکی ابھاروں کے) واضح نشانات پائے جاتے ہیں -

یہ زخم بغیر زیادہ درد کے مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے - آہیں صرف پوٹہ کسی قدر متورم ہوتا ہے اور اس میں سے پیپ دار مواد کم و بیش خارج ہوتا رہتا ہے - جیسے جیسے دن گذرتے جاتے ہیں - یہ زخم خفیہ طور پر شدت کے لحاظ سے ترقی پذیر ہوتا جاتا ہے اور قرنیہ کے اوپر ایک قسم کا جالا سا آجانے سے بصارت نمایاں طور پر کم ہو جاتی ہے - ابتدائے مرض میں ماؤف جانب کے کان کے سامنے غدد لمفاویہ متورم ہو جاتے ہیں اور جیسے جیسے دن گذرتے جاتے ہیں گردن اور زیریں جبڑے کے غدد لمفاویہ بھی تدریج ماؤف ہوتے جاتے ہیں -

اگرچہ بذریعہ عمل جراحی ماؤف حصے کو کامل طور پر نکال دینے سے فوری شفایابی کا امکان ہے - لیکن اسکے از سر نو پیدا ہو جانے کے امکان کو ہم فراموش نہیں کر سکتے - جسکے نتیجے کے طور پر عام عضا میں تعدیہ ہو کر بالآخر مہلک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں -

طبقہ قرنیہ کی دق خوش قسمتی سے آنکھ کا طبقہ قرنیہ جراثیم دق کی نشو و نما کے لئے عمدہ میدان معلوم نہیں ہوتا - اس لئے سوائے ایک مخصوص قسم کے محیطی ورم قرنیہ کے طبقہ قرنیہ کی دق ہمارے دیکھنے میں نہیں آتی -

طبقہ عنبیہ کی دق طبقہ عنبیہ کا ابتدائی مرض دق ہمیشہ یا تو کسی متعدی شے کے طبقہ عنبیہ میں نفوذ کر جانے سے ظاہر ہوتا ہے یا جوف مقدم میں کسی دقی مادے کے داخل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے - بچوں اور جوان اشخاص میں جو اس مرض میں عام مبتلا

ہوتے ہیں ثانوی تعدیہ کے نتیجے کے طور پر یہ مرض یا تو منتشر شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یا عُقدی۔ خفیف قسم کے مرض میں مُناسب غذا اور ورم عنبیہ کے معمولی علاج سے آرام ہو جاتا ہے لیکن شدید قسم کا مرض عدم بصارت پر ختم ہوتا ہے۔ اور اگر اسے ابتدا ہی میں بذریعہ عمل جراحی تمام وکمال کاٹ کر نہ نکال دیا گیا ہو تو تمام جسمانی میں عام مرض دق پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا نتیجہ ناگزیر ہلاکت ہوتی ہے۔

اکثر حالات میں مریض بظاہر بالکل تندرست معلوم ہوتا ہے اور اسے اس بات کا شبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مرض دق کے پوشیدہ حملہ کا شکار ہے۔ کیونکہ اس میں دق کی کوئی ظاہری علامت نہیں پائی جاتی۔ حتیٰ کہ اسکی توجہ ورم طبقہ عنبیہ کے مظاہرات کی طرف مبذول ہوتی ہے جو اپنی معمولی علامات درد۔ آنسوؤں کے بکثرت بہنے۔ اور روشنی میں آنکھ چُندھیانے وغیرہ کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ ایسے مریضوں میں امتحان کرنے پر منکشف ہوتا ہے کہ آنکھ صرف مرض دق کے ابتدائی ظہور کا شکار ہے حالانکہ اصلی مرکز مرض بدن کے کسی اور حصے مثلاً پھیپھڑوں غدد جاذبہ۔ یا ہڈیوں وغیرہ میں موجود ہے

طبقہ عنبیہ کا منتشر مرض دق۔ دونوں آنکھوں کے طبقہ عنبیہ میں چھوٹے چھوٹے خاکی مائل شفاف ابھاروں یا گانٹھوں کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ یہ ابھار یا گانٹھیں بتدریج غائب ہوتی جاتی ہیں اور ان کی جگہ نئی بنتی جاتی ہیں۔ اس میں محتاط مقامی اور عام علاج کے ذریعہ شفا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن عضلہ ہدبیہ اور طبقہ عنبیہ کے مشترک ورم کے نتیجے کے طور پر بلا اختلاف آنکھ میں ضعف اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔

طبقہ عنبیہ کا محدود دقی بثرہ۔ جو ہمیشہ ایک ہی آنکھ میں ظاہر ہوتا ہے۔ یا تو خود بخود دانہ باجرہ کی طرح کے دخنی بثور کے ساتھ یا بغیر انکے بڑھتا جاتا ہے اور اسکے ساتھ ورم طبقہ عنبیہ کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ تمام باتوں میں وہ ایک جدید ساخت کے مشابہ ہوتا ہے لیکن جدید ساخت کے برعکس اس کی نشوونما جب ایک خاص درجہ تک پہنچ جاتی ہے تو یہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پنیری قسم کا مواد خارج ہوتا ہے اور آنکھ میں ضعف و لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں تک اسکے علاج کا تعلق ہے مریض کو دق عمومی کے اثرات سے متاثر ہونے سے بچانے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے عمل جراحی کے ذریعہ تمام وکمال نکال دیا جائے۔

طبقہ مشیمیہ کی دِق

طبقہ مشیمیہ میں بھی دق طبقہ عنبیہ کی طرح یا تو دخنی شکل میں ظاہر ہوتی ہے یا عقدی شکل میں جو جدید برقی آلہ منظار العین کے ذریعہ بسہولت پہچانی جاسکتی ہے۔ دخنی بثور دقی، مشکوک حاد دق دخنی (دق عمومی) کی تشخیص میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ اور ان کی یہ تشخیصی قدر و قیمت کم دلچسپی کا باعث نہیں ہے کیونکہ یہ حصولی طور پر مزمن سل ریوی یا دق معوی وغیرہ میں دیکھنے میں نہیں آتے۔ دخنی بثور دقی غیر واضح حدود کے زردی مائل یا زرد سُرخی مائل داغوں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں جنکے بڑے حصہ میں خفیف سا ابھار ہوتا ہے لیکن چند دنوں میں وہ بڑے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں اور تعداد میں بھی بڑھتے جاتے ہیں اور بیشتر طبقہ مشیمیہ کے موخر حصہ میں واقع ہوتے ہیں۔ چونکہ طبقہ مشیمیہ میں دخنی قسم کی دق، دق دخنی عمومی کی ایک علامت ہوتی ہے اسلئے اس کا علاج بھی اصل مرض کے علاج پر مشتمل ہے۔

طبقہ مشیمیہ کا محدود دقی بثرہ۔ بڑا اور ہلکے سے رنگ کی رسولی میں ظاہر ہوتا ہے۔ جسکے گرداگرد چھوٹے چھوٹے بثری ابھار ہوتے ہیں۔ رسولی حجم میں بڑی سے بڑی ہوتی جاتی ہے۔ اور طبقہ صلبیہ کو پھاڑ کر جُبنی مادہ کی شکل میں اس سے باہر آ جاتی ہے۔ گو یہ مرض شاذونادر ہوتا ہے اور بیشتر نوجوان اشخاص میں پایا جاتا ہے تاہم مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے اور اندرونی اعضا بالخصوص دماغ کے مزمن مرض دق کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ چونکہ ایسی مثالیں موجود ہیں جن میں طبقہ مشیمیہ کا بثرہ دقی بدن انسانی میں دق کا واحد مرکز ہوتا ہے۔ اس لئے بدن کو دق عمومی سے بچانے کے لئے اسے عمل جراحی کے ذریعہ تمام وکمال نکال دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

خنازیر (کنٹھ مالا)

(از جناب حکیم ڈاکٹر قاضی محمد عظیم اللہ صاحب "فاضل طب و جراحت" پروفیسر تشخیص انچارج خیراتی یونانی شفاخانہ طبیہ کالج لاہور)

تعریف اور وجہ تسمیہ

یہ ایک مشہور مرض ہے جس میں گردن کی گلٹیاں متورم ہو کر گانٹھوں کی مانند ہو جاتی ہیں۔ مریض روز بروز کمزور

ہو جاتا ہے اور اُسے اکثر اوقات بخار وغیرہ کی کم وبیش شکایت بھی ہوتی ہیں۔

اطبائے قدیم کے نزدیک خنازیر رسولی کے مشابہ ہوتی ہیں۔ یعنی رسولی کی مانند ابھری ہوئی ہوتی ہیں اور دبانے سے دب جاتی ہیں لیکن اس میں اور رسولی میں یہ فرق ہے کہ یہ رسولی کی طرح گوشت سے الگ نہیں ہوتیں بلکہ گوشت کے ساتھ ساتھ چمٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور عموماً اپنی جگہ سے کسی طرف بھی حرکت نہیں کر سکتیں۔ لیکن بعض اوقات ابتدا میں رسولی کی مانند حرکت بھی کرتی ہیں۔ نیز یہ رسولی سے زیادہ سخت ہوتی ہیں کیونکہ ان کا مادّہ زیادہ سرد اور غلیظ مائل بہ سوداویت ہوتا ہے۔ بقول اطبائے قدیم اس کا نام خنازیر (جمع خنزیر بمعنی سُور) اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض عموماً خنزیر (سُور) کو ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی ہے کہ مریض خنازیر کی گردن خنزیر کی مانند ہو جاتی ہے اس لئے اسکو خنازیر کہتے ہیں اور بعض نے اس کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ جس طرح خنزیر کے بچے بہت سے ہوا کرتے ہیں اسی طرح خنازیر کی گلٹیاں بھی بہت سی ہوا کرتی ہیں یا اس لئے کہ جس طرح بہت سے سُور ایک جگہ ملکر رہتے ہیں۔ اسی طرح خنازیر کی گلٹیاں بھی ایک ہی جگہ کئی کئی پائی جاتی ہیں۔ اس مرض کو عوام ہجیڑوں کے نام سے بھی نامزد کرتے ہیں۔ ہندی میں اس مرض کو کنٹھ مالا کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اسکی متورم گلٹیاں کنٹھ مالا کی طرح گلے میں ہوا کرتی ہیں۔

اطبائے جدید کے نزدیک خنازیر کی اصلیت ہے کہ گردن کے غدد جاذبہ دقی سمیت سے متورم ہو جاتے ہیں۔ یعنی جب جراثیم دق گردن اور اس کے گرد ونواح کے غدد جاذبہ میں سرایت کرکے ان میں دقی تغیرات پیدا کرنے شروع کر دیتے ہیں تو ان میں ایک یا زیادہ غدد جاذبہ جن میں جراثیم مذکور کا تعدیہ پہنچ چکا ہوتا ہے متورم ہو کر بالآخر متقرح ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹری میں اس مرض کو پہلے سکرافیولا کے نام سے نامزد کیا جاتا تھا جسکے لغوی معنی چھوٹے سے سور کے ہیں۔ گویا عربی لفظ خنازیر سے ہی ڈاکٹری کا لفظ سکرافیولا بنایا گیا تھا۔ لیکن سکرافیولا کا مفہوم نسبتاً زیادہ عام تھا اور یہ دقی استعداد مزاجی کے لئے بولا جاتا تھا۔ چنانچہ قدیم ڈاکٹری کتب میں سکرافیولا کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

"مادّہ دق کا بدن کے مختلف اعضا میں جمع ہو جانا اور ان میں مزمن قسم کے ہٹیلے التہابی اورام اور پرانے زخموں کی استعداد کا پیدا ہو جانا" لیکن چونکہ یہ شکایت زیادہ تر گردن کی گلٹیوں میں رونما ہوا کرتی تھی اسلئے عام طور پر خنازیر کو ہی اس نام سے نامزد کر دیا جاتا تھا۔ اب جدید ڈاکٹری اصطلاح میں بجائے سکرافیولا کے اس مرض کو لمفیڈی نوما کے نام موسوم کیا جاتا ہے لیکن یہ بھی خاص گردن کی گلٹیوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ جسم کے ہر حصے کی غدد جاذبہ کے متورم ہونے کو لمفیڈی نوما کہا جاتا ہے۔

عوام میں گردن کی گلٹیاں خواہ کسی وجہ سے مزمن طور پر متورم ہو جائیں انہیں خنازیر ہی کہدیا جاتا ہے مگر زیادہ صحیح یہ ہے کہ جب یہ گلٹیاں خالص دقی یا سلی مادہ (جراثیم سل) سے ماؤف ہو کر متورم ہوں اور انہیں کاٹ کر دیکھنے پر ان میں سل کے جراثیم پائے جائیں۔ نیز انکی ساخت میں پنیری قسم کے تغیرات پائے جائیں تو اس وقت انہیں خنازیر کہنا زیادہ موزوں ہے۔

استعداد مرض اس مرض کی استعداد ان اشخاص میں پائی جاتی ہے جن کا بدن ڈھیلا ڈھالا اور کمزور ہو۔ جلد پتلی اور نازک ہو بال باریک اور خوبصورت ہوں۔ اوپر کا لب موٹا اور نیچے کا پتلا ہو۔ نتھنے زیادہ چوڑے اور پھیلے ہوئے ہوں۔ جن بچوں کا رنگ زرد ماتھے آگے کو نکلے ہوئے سر بد وضع۔ چھاتی تنگ اور بھدّی انگلیاں موٹی۔ جوڑ بڑے بڑے۔ دانت بیقاعدہ اور خراب اور پیٹ پھیلے ہوئے ہوں ان میں بھی یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ خنازیری استعداد کے اشخاص کی نبض ضعیف اور بطی ہوتی ہے ہاتھ پاؤں نسبتاً سرد رہتے ہیں، ان کا ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے اور آنتوں کا فعل بھی خراب ہوتا ہے ایسے بچے بالعموم ذکی الحس مشتعل مزاج اور خیالی ہوا کرتے ہیں۔

اسباب مرض **اسباب مؤیدہ یا سابقہ**۔ یہ مرض زیادہ تر ایسے بچوں میں رونما ہوتا ہے جن کے والدین میں سل ودق۔ آتشک یا گٹھیا وغیرہ کا اثر پایا جاتا ہے۔ والدین کی کمزوری، عمر کا زیادہ اختلاف یا بہت قریبی رشتہ داری یا کمسنی وغیرہ بھی اسکی پیدائش میں موروثی طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ مرض تین سے سات سال کے بچوں میں نسبتاً زیادہ دیکھنے میں آتا ہے۔ جوانی کے بعد یہ شاذ ونادر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ گو تیس سال کی عمر تک ہو سکتا ہے۔ غذا کی خرابی اور کمی۔ کثیف آب ہوا، اور غلیظ ماحول میں رہنا اس کے اسباب مؤیدہ میں شامل ہیں،

اسباب واصلہ۔ شدید کمزوری۔ غذا کی خرابی۔ ورزش اور تفریح کی کمی۔ کثیف ہوا اور ہجوم میں رہنا۔ کثرت محنت ومشقت نیچی اور نمدار جگہ کی رہائش۔ کمزور کر دینے والے امراض میں مبتلا رہنا۔ بالخصوص بخاروں وغیرہ میں۔ نزلہ زکام کے بار بار حملے ہوتے رہنا۔ غریب مزدور پیشہ اشخاص اور قیدیوں وغیرہ میں یہ مرض زیادہ پایا جاتا ہے۔

علامات مرض

ابتدا میں زیریں جبڑے کے نیچے گردن میں ایک یا دونوں طرف ایک یا زیادہ گلٹیاں خفیف سی بڑھتی ہوئی پائی جاتی ہیں۔ جو چھونے پر محسوس کی جاسکتی ہیں اور ابتدا میں ان کے اوپر کی جلد ادھر اُدھر سرکائی جاسکتی ہے۔ اور گلٹیوں کو اپنی جگہ سے ہلایا جاسکتا ہے۔ ان میں پہلے پہلے درد وغیرہ بھی نہیں ہوتا۔ اور بالعموم متورم گلٹیاں اگر ایک سے زیادہ ہوں تو علیحدہ علیحدہ محسوس ہوتی ہیں۔ اس حالت میں یہ گلٹیاں بغیر مزید تغیرات کے ہفتوں۔ مہینوں بلکہ برسوں تک رہ سکتی ہیں۔ گاہے یہ نہایت نامحسوس طور پر بڑھتی رہتی ہیں اور گاہے جلد یا بدیر آپس میں مل کر بیقاعدہ گرہ دار تسبیح یا مالا کے دانوں کی مانند ہو جاتی ہیں۔ شاذونادر اگر یہ دو ایک گلٹیاں ہوں تو خودبخود غائب بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اکثر اوقات یہ زیادہ بڑھتے ہوئے دردناک ہو جاتی ہیں۔ اور بالآخر پھوٹ پڑتی ہیں۔ ان میں پیپ وغیرہ مواد خارج ہو کر رسنے لگتا ہے۔ یہ مزمن زخموں یا ناسوروں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جو بعض اوقات مہینوں اور برسوں تک اچھے نہیں ہوتے۔ ان زخموں کے کنارے بیقاعدہ سخت اور سوجے ہوئے ہوتے ہیں اور ان میں پنیری قسم کا مواد پایا جاتا ہے۔ جب یہ زخم اچھے ہوتے ہیں تو ان کے مقام پر بیقاعدہ بدنما داغ باقی رہ جاتا ہے۔ گو عام طور پر گردن کے سطحی غدد جاذبہ اس میں مبتلا ہوا کرتے ہیں، مگر گہرے غدد جاذبہ بھی ماؤف ہو سکتے ہیں۔ گاہے ابتدا میں سطحی غدد جاذبہ ماؤف ہوتے ہیں۔ ان کے بعد گردن کے گہرے غدد جاذبہ اور شاذونادر پیٹ اور بدن کے دوسرے حصے کے غدد جاذبہ بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔

ابتدا میں مریض کے اندر سوائے متورم گلٹیوں کے دوسری کوئی علامات عامہ نہیں پائی جاتیں۔ لیکن جب مرض ترقی کر جاتا ہے تو بہت سی گلٹیاں ماؤف ہو کر پیپ دار بن جاتی ہیں۔ اور دقی قسم کا بخار بھی مریض کو رہنے لگتا ہے۔ وہ دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ رات کے وقت اسے پسینہ بکثرت آتا ہے۔ اسکی بھوک مر جاتی ہے۔ غرضیکہ دق کی علامات عامہ کم و بیش رونما ہو جاتی ہیں۔ جب مرض اور بھی بڑھ جاتا ہے تو مریض سل ریوی میں بھی مبتلا ہو کر جلد یا بدیر گھل گھل کر راہی عدم ہو جاتا ہے۔ گاہے احشاء شکم کی گلٹیاں بالخصوص غدد ماساریقا مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور سلی مادہ جوڑوں یا ہڈیوں وغیرہ میں پہونچکر ان کو بھی ماؤف کر دیتا ہے۔

تشخیص مرض

اس مرض کی تشخیص زیادہ مشکل نہیں ہوتی۔ جب کسی بچہ کی گردن کی گلٹیاں متورم پائی جائیں اور مرض ہٹیلی قسم کا ہو اس مرض کا شبہ کرنا چاہیئے۔

انجام مرض

یہ مرض نہایت مزمن ہوتا ہے لیکن جب تک صرف گردن کے سطحی غدد جاذبہ تک محدود رہتا ہے تو شاذونادر ہی مہلک ہوتا ہے، اور مناسب علاج سے مریض بالکل تندرست ہو سکتا ہے۔ مگر جب یہ مرض غدد ماساریقا جوڑوں۔ ہڈیوں یا پھیپھڑوں وغیرہ میں بھی منتقل ہو جائے تو بڑی مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے اور اکثر اوقات مریض جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم اور اصول علاج

اس مرض میں حفظ ماتقدم کی تدابیر بھی وہی ہیں جو کسی اور جگہ کے مرض سل و دق کی ہیں جن میں سے صفائی اچھی غذا۔ صاف اور تازہ ہوا۔ بکثرت سورج کی روشنی۔ مناسب ورزش خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ حفظ صحت کے عام اصولوں کی پیروی ضروری ہوتی ہے۔

جب یہ مرض پیدا ہو چکا ہو تو اس وقت ابتدائے مرض میں علاج کا یہ اصول ہے کہ حفظ ماتقدم کی اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے مریض کو مقوی اغذیہ اور ادویہ کا استعمال کرایا جائے اور گلٹیوں پر ایسی دواؤں کے لیپ کرائے جائیں جو ان کو اندر اندر تحلیل کر کے جذب یا خشک کر دیں۔
داخلی طور پر مقوی اور ایسی دواؤں کا استعمال کرانا چاہیئے جن میں کلس یعنی چونے کے اجزا زیادہ ہوں۔ جب مرض بہت بڑھ جائے، متورم گلٹیوں میں درد ہونے لگے اور سرخی پیدا ہو جائے۔ بخار رہنے لگے۔ کمزوری حد سے زیادہ ہو جائے، اس وقت داخلی طور پر مقویات کے ساتھ بجائے کلسی اجزاء کی زیادتی کے مسکن حرارت دوائیں دینی چاہئیں، اور مقامی طور پر گلٹیوں کے اوپر ایسے ضماد لگانے چاہئیں جو ان کو پکا کر پھاڑ دیں۔ جب گلٹیاں پھوٹ جائیں تو ان کو صاف کر کے مدمل دواؤں کا استعمال کرانا چاہیئے۔ یا اگر ممکن ہو تو بذریعہ عمل جراحی ماؤف گلٹیوں کو تمام و کمال قطع کر کے بدن سے نکالدیں۔
چنانچہ انہی اصولوں پر ابتدائی مرض میں مریض کو مروارید محلول ۲ چاول کشتہ مرجان ایک رتی۔ کشتہ صدف صادق ایک رتی۔ کشتہ سنکھ ۱ رتی کشتہ عقیق ایک رتی۔ خمیرہ مروارید یا معجون تخم سرس ۱ ماشہ میں ملا کر ۱ عدد سونے کے ورق میں لپیٹ کر صبح اور عصر کے وقت کھلا دیا کریں۔ اور اطریفل غددی ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۱۰ تولہ وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرا دیا کریں۔ اگر یہ دوائیں منضج و مسہل بلغم کے بعد استعمال کرائیں تو اور بھی مفید و مجرب ہیں۔

اور مقامی طور پر ضماد شق یا تخم سرس پانی میں پیس کر لگا دیا کریں۔ یا یشب سرخ کو پانی کے ساتھ گھسکر گلٹیوں پر لگوا دیا کریں۔

میرا ذاتی طریق علاج جسے میں نے اپنی تالیف پیام شفا میں بالتفصیل درج کیا ہے حسب ذیل ہے۔

کشتہ طلاء خاص ایک یا دو چاول۔ سفوف زہر مہرہ طباشیر والا بہ اضافہ کشتہ مار سیاہ ایک یا دو ماشہ کے ساتھ شامل کر کے روزانہ صبح کو مکھن دو تولہ میں ملاکر کھلا دیا کریں۔ عصر کے وقت معجون تخم سرس بہ اضافہ پوٹاسیم آئیوڈائیڈ ایک دو رتی کا استعمال ہر قسم کے مرض خنازیر میں نافع ہے اسکے ساتھ ہی گلٹیوں پر روغن چلپاسہ کی مالش کرانی چاہیئے۔ اور عام تقویت جسمانی کے لئے روغن جگر کاڈ ماہی کے جدید ترین مرکبات ایرڈول۔ فیڈرول۔ ایپی ڈول وغیرہ یا روغن جگر ہیلی بٹ ماہی کے مرکبات ہیلی ویرول وغیرہ کا استعمال کرائیں یا مندرجہ ذیل ڈاکٹری نسخہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

روغن جگر کاڈ ماہی ۴ ڈرام۔ شربت فولاد آیوڈین ۴ ڈرام۔ سیرپ کلسی لکٹوفس ۴ ڈرام۔ لائیکوار کلسس ۲ اونس۔ سب کو ملاکر رکھلیں اور اس میں سے بمقدار ½ حصہ دن میں تین مرتبہ مریض کو پلوایا کریں۔

مقامی طور پر متورم گلٹیوں پر ٹنکچر آیوڈین کا طلا کرنا بھی ابتدائی مرض میں ایک حد تک مفید ہے۔ کالزانا اور ٹوائی کل فاس وغیرہ مخصوص مرکبات کلس کا استعمال بھی نافع ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ گولڈ مارہیوٹ کی زیر جلد پچکاری بھی مفید ہوتی ہے۔

مجربات

ذیل کے مجربات مرض خنازیر کے لئے خصوصیات کے ساتھ مفید ہیں۔

(۱) اطریفل غدودی۔ ہلیلہ سیاہ ۴ تولہ۔ اسطوخودوس ۱۰ تولہ۔ سنا مکی ۲ تولہ۔ افتیمون ۲ تولہ۔ ہلیلہ، آملہ، تربد سفید ہر ایک دو تولہ۔ بسفائج فستقی ۱ تولہ۔ غاریقون۔ نرکچور۔ بسفائج ہندی۔ نوشادر ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ افیون۔ قرنفل۔ دارچینی قلمی۔ سنبل الطیب (بالچھڑ) قرنفل۔ جوزبوا مصطگی ہر ایک ۷ ماشہ۔ بھیڑ یا بکری کی گردن کی گلٹیاں (خشک کی ہوئیں) ۵ تولہ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر تمام دواؤں کے وزن سے تین گنا شہد میں ملاکر معجون کا قوام کرلیں۔ نو ماشہ سے ڈیڑھ تولہ تک حسب ضرورت سادہ پانی یا عرق بادیان وغیرہ کے ہمراہ علی الصبح یا رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک و صاف کرتا اور مرض خنازیر میں خصوصیت کے ساتھ مفید و معمول ہے۔

(۲) معجون تخم سرس۔ میدہ تخم سرس ایک حصہ۔ شہد خالص دیسی ۳ حصہ۔ دونوں کو بخوبی ملاکر مٹی کے نئے روغنی مرتبان میں ڈال کر اس کا منہ آٹے سے اچھی طرح بند کریں اور کم سے کم دو ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔ پھر ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک روزانہ صبح شام تازہ پانی کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ خنازیر کے علاوہ جذام۔ داد۔ خارش وغیرہ جلدی امراض میں اور فالج۔ لقوہ۔ خدر وغیرہ عصبی امراض میں نافع ہے۔ مغلظ منی اور دافع سرعت انزال بھی ہے۔

(۳) روغن چلپاسہ۔ چلپاسہ (چھپکلی) ۲ عدد دو سیر پانی میں ڈال کر یہاں تک پکائیں کہ تمام پانی جلنے کے قریب پہنچ جائے جب تھوڑا سا پانی رہ جائے تو روغن سرسوں ۲۰ تولہ ڈال دیں۔ جب چھپکلیاں جلکر کوئلہ ہوجائیں تو ان کو نکال کر پھینکدیں اور گائے کے پرانے سینگ کی راکھ۔ پرانے جوتے کے تلوے کی راکھ ہر ایک دو تولہ اس تیل میں تھوڑی تھوڑی ڈالکر حل کر کے محفوظ رکھیں اور بوقت ضرورت اس میں سے تھوڑا سا لیکر دو تین مرتبہ دن میں متورم گلٹیوں پر مل دیا کریں۔ خنازیر کے علاوہ سل بطنی میں پیٹ پر اسکی مالش کرانا اور اس میں فتیلہ تر کر کے ناسور کے اندر رکھوانا اور برص و بہق ابیض پر اس کی مالش کرانا بھی نافع ہے۔

(۴) دوائے زاغ۔ کوے کو پکڑ کر ذبح کریں اور اسی طرح سالم کسی کوزہ گلی میں بند کر کے دس سیر اپلوں کی آگ میں جلاکر راکھ کریں اور اس راکھ میں سے رتی سے ایک ماشہ تک دن میں دو مرتبہ کسی عرق یا شہد وغیرہ کے ساتھ استعمال کرا دیا کریں۔ یہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی کا بتایا ہوا نسخہ ہے میرا ذاتی مجرب نہیں ہے۔

(۵) حب رسکپور۔ رس کپور ۴ تولہ مغز تخم بید انجیر ۲ تولہ۔ پہلے رس کپور کو پیس کر مغز تخم بید انجیر ڈال کر بخوبی کھرل کریں۔ اور گولی سی بنالیں۔ پھر باریک ململ کا کپڑا لے کر اس میں یہ گولی رکھکر ڈھیلی سی پوٹلی بنائیں۔ پھر اس پوٹلی کے اوپر ایک ڈورا باندھ دیں اور ایک مٹی کا مٹکا لے کر اس میں دس سیر پانی بھر دیں اور اس کے اوپر اس پوٹلی کو لٹکا کر اس طرح بھاپ سے پکائیں کہ پوٹلی نکے نہیں اگر دس سیر پانی کی بھاپ سے ایک دن میں نہ پکا سکیں تو پانچ پانچ سیر پانی کی بھاپ سے دو دن مسلسل پکالیں۔ اسکے بعد دوا مذکور نکال کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور آتشی شیشی میں ڈاکر بطریق پتال جنتر تیل نکالیں۔ دو سے چار تولہ تک تیل نکل آئے گا۔ اس تیل کو محفوظ رکھیں۔ اب گل عباسی کی جڑ کی گانٹھ لے کر سایہ میں خشک کر کے

پیس لیں۔ اس سفوف میں سے بقدر دو تولہ لے کر روغن مذکور میں سے بقدر ایک ماشہ اس میں ملا کر گوندھ لیں اور دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور سایہ میں خشک کر کے محفوظ رکھیں۔ بڑے آدمی کے لئے دو گولیاں اور بچے کے لئے ایک گولی صبح وشام مقدار خوراک ہے۔ بہت چھوٹے بچے کے لئے ایک گولی روزانہ کافی ہے۔ کبھی مصفی خون عرق یا عرق گل منڈی (۵ تو سے ۱۰ تولہ تک) کے ہمراہ دیں۔ خنازیر کے لئے نہایت مجرب اور لاثانی دوا ہے (فائدہ) اگر رسکپور کو تیار کرنے سے پہلے چالیس روز تک آکھ کے دودھ میں بھگو کر خشک کر لیا گیا ہو تو زیادہ مفید و موثر ہو جاتا ہے۔ آتشک اور تحریک باہ کے لئے بھی خاص چیز ہے۔

یہ نسخہ حکیم غلام قادری صاحب سکریٹری طبیہ کمیٹی جالندھر نے جالندھر طبی بورڈ کے مجربات کے طور پر پنجاب طبی کانفرنس کے اجلاس خاص منعقدہ بٹالہ میں بیحد تعریف کے ساتھ پیش کیا تھا۔

زنانہ اعضاء تناسل کی دق

از جناب حکیم سید محمد غوث صاحب مدراس

فلوپی انبوبات کی دق

چونکہ زنانہ اعضاء تناسل سے متعلقہ فلوپی انبوبات رحم (Fallopian tubes) عصیہ تدرن (جراثیم دق) سے سب سے اول اور سب سے زیادہ متاثر ہوتی ہیں لہذا ان کا بیان سب سے پہلے کیا جاتا ہے۔ دیگر تناسلی اعضاء کی دق نادر الوقوع ہے۔ عصیہ تدرن کے اثر سے عموماً انابیب رحم میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ اور جب شکم کے بالائی حصے میں تدرنی ورم صفاق واقع ہوتا ہے تو فلوپی انبوبات ہر وقت ثانوی طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ دق کا تعدیہ تین طرح ہوتا ہے۔ یعنی تدرنی جراثیم یا تو خون کے ذریعہ اعضاء تناسل میں داخل ہوتے ہیں یا شکم کے بالائی حصے سے بڑھتے ہوئے نیچے اترتے ہیں یا نیچے سے اوپر کو چڑھتے ہیں۔ ان تینوں ذریعوں میں دوسرا ذریعہ بہت عام ہے۔

امراضیات

تعدیہ کے بعد انبوبات رحم سب سے پہلے بڑھنے لگتی ہیں اور بہت موٹی اور گرہ دار ہو جاتی ہیں اور ان کی صفاقی سطح پر باریک باریک تدرنی دانے سے نکل آتے ہیں۔ اکثر انابیب پھول کر پیپ سے لبریز ہو جاتی ہیں۔ اور اُن کی دیواروں میں متعفن اور گندے مادے پائے جاتے ہیں۔ اس ورم کی وجہ سے انبوبات اطراف کے اعضاء خصوصاً مبیضین (رحم کے دونوں خصیئے) سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے مبیضین کا تدرن فلوپی انبوبات کے تدرن کے ساتھ ہمیشہ مشترک پایا جاتا ہے۔ خردبینی امتحان پر فلوپی انبوبات میں وہی ساختیں پائی جاتی ہیں جو کسی دوسرے عضو کی دقی کیفیت میں پائی جاتی ہیں (یعنی وہی خلیات مخاطیہ۔ وہی لمفی خلیات اور عفریتی خلیات) اگرچہ عموماً انبوبات کا تدرن کسی دوسری اور جگہ کے تدرن سے مشترک پایا جاتا ہے۔ مگر اکثر اوقات غیر مشترک بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ مرض اگر پرانا ہو جائے تو عضویات تدرن انابیب رحم سے دستیاب نہیں ہو سکتے اور موضع مرض سے بالکل مفقود ہو جاتے ہیں۔

علامات

مریضہ درد کی شکایت کرتی ہے۔ یہ درد دن کے چوبیس گھنٹے مروڑ کے ساتھ ہوتا رہتا ہے اور ادرار حیض درد کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ اکثر سیلان کثرت سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ شکایتیں اتنی شدید نہیں ہوتیں۔

تشخیص

تشخیص کا یقین عام طور پر ہونا کسی قدر مشکل ہے۔ لیکن اگر ایسی مریضہ کے جوف عانہ کے پچھلے چوتھائی حصے میں ابھار پایا جائے تو بلاشبہ مرض سل یا تدرنی ورم صفاق میں مبتلا ہو تو تشخیص ٹھیک طور پر ممکن ہے۔ اگر کسی مریضہ میں ورم انبوبات رحم کی علامات ظاہر ہوں یا کوئی مریضہ تعدیہ نفاسی (Puerpral sepsis) سے مبرا ہو تو مذکورہ مرض کا گمان ضرور ہوتا ہے۔ اگر کسی مریضہ میں ورم صفاق اور استسقاء زقی ہو اور احشاء ایک دوسرے سے پیوست ہو چکے ہوں تو رحم کے سلعات خبیثہ کا شبہ ہوتا ہے۔

انجام

اس کا دار و مدار مرض کی وسعت، صفاقی استر (Peritonsal covering) پر منتشر ہونے اور دق کی موجودگی پر

منحصر ہے۔ استسقاء زقی والے مریضوں کی صحت میں جراحی علاج سے عجیب وغریب تبدیلی اور ترقی ہوتی جاتی ہے۔

علاج جو مریضہ تدرن صفاق میں مبتلا ہو اور جسکے شکم میں پانی ہو اس کے صرف شکم کو چیر کر پانی دور کرنے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے مریضہ کے متورم فلوپی انبوبات عمل جراحی کے ذریعہ نکالی جاسکتی ہیں۔ اگر یہ آنتوں سے متصل در پیوست نہ ہوئی ہوں تو ان کا دُور کرنا لازمی ہے۔ اگر فلوپی تدرن کسی دوسری جگہ کے تدرن سے مشترک ہو تو صرف فلوپی انبوبات کو دور کرنے سے زیادہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا ہر مریضہ میں ضرورت کے لحاظ سے خصوصی علاج کے علاوہ عمومی علاج مثلاً پاک اور تازہ ہوا سورج کی روشنی لطیف اور عمدہ غذا کی بھی سخت ضرورت ہے۔ چونکہ تدرن ہر دو انبوبات میں واقع ہوتا ہے اور رحم بھی مستثنیٰ نہیں ہوتا لہٰذا ان تمام کی قربانی بھی لازمی امر ہے۔ اگر کسی سبب سے رحم کو نکال دینے میں تامل ہو تو انابیب کو رحم کے بہت قریب کاٹ کر کاٹے ہوئے سروں کو ٹانکوں سے بند کر دینا چاہیئے تاکہ تعدیہ صفاق کی طرف بڑھکر نہ پھیل سکے۔ اگر فلوپی انبوبات آنتوں سے متصل ہوچکی ہوں تو ان کو نہایت ہوشیاری سے جُدا کرنا چاہیئے تاکہ نواسیر پیدا نہ ہوجائیں۔

بیضین کی دق یہ اکثر ثانوی طور پر فلوپی انبوبات کے تدرن کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے عموماً مرض سطحی ہوتا ہے لیکن کبھی تدرنی عصویہ پھٹے ہوئے مبیضی جرابات (Graffian follicles) کی راہ سے جرم مبیضین میں بھی داخل ہوجاتا ہے۔ اس حالت میں مبیضین متعفن ہوکر ان میں ریمی مادے پائے جاتے ہیں۔ اسکی علامات فلوپی انبوبات کے تدرن سے مشابہ اور علاج تدرنی ورم صفاق کے مطابق ہے۔

رحم کی دق جسم رحم یا عنق رحم دق میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جب تعدیہ جسم رحم میں ہو تو عموماً رحم کی اندرونی مخاطی غشاء متورم ہوتی ہے۔ اس کی کوئی مخصوص علامات نہیں ہیں جو تذکرہ کے قابل ہوں صرف رحم کے اندرونی استر کو آلات کے ذریعہ سے چھیل کر عفریتی خلیات کے گروہ کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ شاذونادر رحم پیپ سے لبریز ہوجاتا ہے عنق رحم تو بہت ہی کم دق میں مبتلا ہوتی ہے۔ اور اس کی علامات سرطان الرحم کی علامات سے مشابہ ہوتی ہیں۔ یعنی خون آمیز پیپ خارج ہوتی رہتی ہے۔ امتحان سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض میں قرحہ سرطان کی طرح پھُسپھُسا (Friable) نہیں ہوتا۔ صرف خردبینی امتحان سے یقینی تشخیص ہوسکتی ہے۔

اندام نہانی کی دِق یہ زنانہ اعضاء تناسل میں سب سے کم پائی جاتی ہے لیکن ان کم سن لڑکیوں میں جو کہنہ دق کے مرض میں مبتلا ہوں دیکھنے میں آئی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ جب دق کے مادے مثانہ یا رحم سے خارج ہوتے ہیں تو اندام نہانی اور ہبل کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ تدرنی قرحہ سے لیکر نواسیر کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔ عموماً ہبل کا پچھلا حصہ مبتلائے مرض ہوتا ہے۔

عِلاج اگر ایسی مریضہ کسی اور عضو کی دق میں مبتلا نہ ہو تو ماؤف عضو کو دُور کردینے سے صحت حاصل ہوسکتی ہے۔ چونکہ یہ عمل اکثر ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا صرف قاتل جراثیم دوائیں استعمال کرکے ماؤف عضو کو عفونت و تعدیہ سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

ہڈیوں کے دقّی امراض

از لفٹننٹ کرنل ایم ایم کروکٹ شینک آئی ایم ایس مدراس

ہڈیوں کی دق مزمن ورم کی ایک ایسی صورت ہے جس میں التہاب نخاع العظم کے ساتھ ثانوی سحاقی عوارض بھی پائے جاتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ عموماً بچپن یا آغاز شباب میں لمبی یا چھوٹی ہڈیوں کے سروں پر ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ ہڈیوں کے اندر تعمیر کی بجائے تخریب رونما ہوجاتی ہے۔ اس مرض میں ترقی کا میلان بہت کم پایا جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہو کہ یہ ورم خود بخود رو بصحت ہوکر درست ہوجاتا ہے۔ جس کی وجہ اُن لیفی ساختوں کی پیدائش ہے جو پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء بدن کے دقی امراض میں خصوصیت سے پائی جاتی ہیں۔

دق العظام کا مرض اگرچہ خصوصیت کے ساتھ بچپن اور آغاز شباب کا مرض ہے لیکن اس کا حملہ عمر کے ہر حصہ میں ہوسکتا ہے یہاں تک

کہ بوڑھوں میں بھی یہ مرض دیکھا جاتا ہے۔ لیکن عمر رسیدہ لوگوں میں یہ مرض عموماً ایسی ہڈیوں میں ظاہر ہوتا ہے جو پہلی عمر میں کبھی ماؤف رہ چکی ہوں اور جن میں مادہ مرض ایک مدت سے مخفی طور پر موجود ہو۔

مرض کا تعدیہ

اس مرض کا زہر جسم کے دیگر ماؤف اعضاء سے دوران خون کے ذریعہ ہڈیوں تک پہونچتا ہے۔ گویا جراثیم کی ایک گرہ ماؤف مقام سے چھوٹ کر خون میں تیرتی ہوئی ہڈی کے سرے پر پہونچ جاتی ہے۔ اور پھر وہاں پر قائم ہو جاتی ہے۔ مرض کا حملہ ہڈی کے اسفنجی حصہ میں عموماً اور سخت حصہ میں شاذونادر ظاہر ہوتا ہے۔

مقام مرض

ہڈیوں کی دق کا مقام عموماً لمبی ہڈیوں کے سرے ہیں مثلاً ران اور بازو کی ہڈیاں وغیرہ یا چھوٹی ہڈیوں میں کمر کے مُہرے اور ہاتھ پاؤں کی ہڈیاں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہڈیاں جوڑوں کے ساتھ زیادہ وابستہ ہیں۔ اور جوڑوں کی دق بیک وقت بکثرت دیکھی جاتی ہے +

ہڈیوں کا وہ مقام جو قبولیت مرض کے لئے زیادہ مستعد ہے۔ ان کا بیرونی حصہ ہے۔ لیکن کبھی ہڈیوں کی درمیانی غضروف (کرّی) پر بھی مرض کا حملہ ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ان ہر دو مقامات پر عروق شعریہ کے لئے باریک باریک سوراخ بکثرت پائے جاتے ہیں جن میں جراثیمی گرہ کے متمکن ہونیکا ہر امکان موجود ہے۔ اور دایرۃ الاوعیہ جن میں سے اوعیہ دموی کی راہ سے یہ جراثیمی گرہ گذرتی ہے۔ ہڈی کی غشاء زلالی پر منحرف طور پر واقع ہیں۔ چنانچہ ان کا انحراف اگر عظم الفخذ (ران کی ہڈی) کے اوپر والے سرے کی بیرونی ساخت پر واقع ہو تو مرض ہڈی کے اُسی حصہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر اس کا انحراف درمیان غضروف میں سے ہو کر گذرتا ہو جیسا کہ عظم العضد کے اوپر والے سرے میں پایا جاتا ہے۔ یا عظم الفخذ کے نچلے سر پر موجود ہے تو مرض کا آغاز جوڑ کی درمیانی غضروف میں ہوتا ہے۔ اِس کے علاوہ ایک اور بھی صورت موجود ہے جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مرض کا حملہ کونسی ہڈی پر ہونے والا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وہ شرائین مبتلا ء مرض ہوتی ہیں جو ہڈی کی غذا بہم پہونچاتی ہیں اور ان میں دِقی مادہ کی سمیت کی وجہ سے التہاب بطانہ شرائین پایا جاتا ہے۔

اسی طرح چھوٹی ہڈیوں کا تغذیہ کرنے والی شرائین بھی مبتلائے مرض ہو سکتی ہیں۔ جس سے ہڈی کے گودے (مغزِ استخوان) میں سر لیشی قسم کی تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں۔ یا ان میں ورم لیفی مخاطی پایا جاتا ہے۔ اور ایسی ہڈی میں التہاب نخاع العظم۔ جرثومۂ دق کی سمیت سے رونما ہو جاتا ہے۔ اندریں حالات کبھی ہڈی کی ساق بھی مبتلائے مرض ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ حالت دِق اصابع (انگلیوں کی دق) میں ہاتھ اور پاؤں کی چھوٹی ہڈیوں یا کمر کے مُہروں میں دیکھی جاتی ہے۔

یہ مرض کیونکر پیدا ہوتا ہے؟ اِس کے متعلق دو نظریئے موجود ہیں +

پہلا نظریہ یہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کے اندر اوعیہ خون کی تقسیم ایک خاص نوعیت رکھتی ہے اور ان ہڈیوں کو غذا پہنچانے والی شرائین جونہی کہ ہڈی میں داخل ہوتی ہیں فوراً ہی شاخ در شاخ شعریہ عروق میں تقسیم ہو کر ہڈی کے اندر پھیل جاتی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی جراثیمی گرہ ان عروق میں داخل ہو جائے تو ممکن ہے کہ وہ وہیں جاگزیں ہو کر رہ جائے اور ہڈی کی بیرونی سطح تک نہ پہنچ سکے +

دوسرا نظریہ یہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کو غذا پہونچانے والی رگوں کے بطانہ میں جرثومۂ دق کی وجہ سے التہاب موجود ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہڈی کے گودے میں وہ خاص تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں جو مادہ دق کی ثانوی تبدیلیاں کہلاتی ہیں اور اِن تبدیلیوں کی وجہ سے ہڈی کے اپنے جرم میں دق کا مرض شروع ہو جاتا ہے اور یہ صورت بالخصوص لمبی ہڈیوں کے گودے میں دیکھی جاتی ہے۔

دق کی وجہ سے ساق العظم کا ورم بچپن ہی میں رونما ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ عمر کے اسی حصہ میں غذا پہنچانے والی عروق خون کو ہڈیوں میں لے جاتی ہیں۔ اور زمانہ نمو کے بعد سمحاتی عروق کے ذریعہ سے ہڈیوں کا تغذیہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہڈی دقی جراثیم کے حملہ سے بہت حد تک محفوظ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑھاپے میں ساق العظم کا دقی ورم بہت کم دیکھا جاتا ہے۔

ہڈیوں کی درمیانی غضروف کی دِق کیونکر عارض ہوتی ہے؟ اس کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ ہڈیوں کے سروں کی طرح اسکی درمیانی غضروف بھی قبولیت مرض کی استعداد رکھتی ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہڈیوں کی درمیانی غضروف میں تعدیہ مرض ہمیشہ ثانوی ہوا کرتا ہے اور مرض کا تعدیہ کسی قریب کے ماؤف جوڑ سے لگ جایا کرتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مفاصل کی غشاء زُلالی کا انحراف ہڈی کے سروں کی طرف ہو اور یہ غشاء ساق العظم کی طرف بڑھی ہوئی نہ ہو تو ہڈیوں کے سرے مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ اور جراثیم دق کی سمیت کی وجہ سے ہڈیوں کے سروں میں التہاب پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں پر شریانی عروق دموی جوڑ کے قرب وجوار سے آکر ہڈی میں داخل ہوتی ہیں اور مرض کا حملہ بھی یہی مقام پر ہوتا ہے۔

لیکن جب یہ مرض ساق العظم پر حملہ کرے تو عموماً اس کا تعدیہ ہڈی کی سمحاتی ساخت یا مُخ سے لگتا ہی جس میں مادہ مرض پہلے سے متمکن ہو چکا ہوتا ہے،

تعدیہ کی وجہ سے ہڈی میں تبدیلیاں

(۱) جب ہڈی کی اوعیہ خون کی دیواریں جراثیم دق کی وجہ سے متورم ہو جاتی ہیں تو جراثیم مرض ان کمزور دیواروں سے چھن کر ہڈی میں جاگزیں ہو جاتے ہیں۔ یہاں وہ ایک کیسہ بنا لیتے ہیں۔ اس کیسہ کے درمیانی مرکز میں ایک بڑا خلیہ ہوتا ہے۔ جس پر بشرہ مخاطیہ کے خلیات کی تہ چڑھ جاتی ہے اور اس پر لمفادی خلیّات کی ایک اور تہ جم جاتی ہے۔ اور یہ عام کیسہ خوردبین کی مدد کے بغیر آنکھ سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

جہاں یہ کیسہ متمکن ہوتا ہے اس کے درمیان سے دقی تبدیلیاں شروع ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ کیسہ کے درمیانی حصہ میں تجبّن اور کناروں پر ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ اور مادہ دق کی رنگت سفید سے زرد ہو جاتی ہے۔

اب ترقی مرض کے ساتھ ہڈی کی ساخت اور ترکیب میں بھی کئی تبدیلیاں ہونے لگتی ہیں چنانچہ مخ العظام میں مادہ کے مرکز کے گرد وہی تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں جو بدن کے دوسرے حصوں میں جراثیم دق سے واقع ہوا کرتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک شدید خراش پیدا کرنے والا اپنا کام کرنے لگتا ہے۔ اور کریات البیضاء کا ردعمل مخ میں کثیر الاشکال نواۃ (گٹھلی۔ کریات کا مرکزی حصہ) والی ساختیں پیدا کر دیتا ہے۔ اب ماؤف ہڈی میں جراثیم دق کے تسمم کا اثر ہونے لگتا ہے۔ اور لمفادی خلیات کی جگہ مختلف الهیئت خلیّات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کے بعد ماؤف ساخت میں ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور شحم کی بجائے التصاقی ریشے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وقت پر یہ ریشہ دار ساختیں اصل مرکز سے جدا بھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن حاد صورتوں میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ مرض اپنی وسعت میں بڑھتا رہتا ہے۔

(۲) مخ اور ہڈی کی شرائین میں بھی التہاب بطانہ شرائین ظاہر ہو کر ان کو معدوم کر دیتا ہے۔ یہ کیفیت آتشک کے تسمم سے بھی رونما ہوا کرتی ہے لیکن جراثیم دق کی سمیت کی وجہ سے یہ حالت مرض کے انتہائی درجات میں ظاہر ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں اوعیہ خون کے محیط میں کریات بیضا کا انصباب نہیں ہوتا غرض جراثیم دق کی سمیت ہڈیوں کے مُخ اور خود ہڈیوں پر بُری طرح سے اثر انداز ہوتی ہے اور اس زہر کی وجہ سے ماؤف مقام کی طرف خون کی آمد زیادہ ہو جاتی ہے۔ پھر جب یہ احتقان خون ایک خاص حد پر پہونچ جاتا ہے تو ریشہ دار ساختیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور ہڈی میں طبعی چونے کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہڈی کی سطح میں بھی مخصوص تبدیلیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں مثلاً

۱- ہڈی کی ساخت مسامدار ہو کر اس میں تآکل رونما ہو جاتا ہے یا (۲) ہڈی میں تصلّب اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔

اول الذکر کیفیت کا سبب یا تو کریات العظم کا اپنا فعل ہے یا خلیات العظم کا تآکل جو غشاء سمحاق اور مخ العظام کے درمیانی حصہ میں رونما ہوتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہڈی کی صرف نسیج لیفی باقی رہ جاتی ہے اور اس کی درمیانی فضا دانہ دار مواد سے پُر ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت میں ہڈی کا صلب و سخت ہو جانا ہے جو دق العظام میں بہت کم دیکھا جاتا ہے۔ ہڈی کی صلابت بھی مخ العظام میں ریشہ دار ساختوں کی پیدائش کی طرح کا ایک عمل ہے۔ چنانچہ کریات العظم کی تہیں ہڈی کی سطح پر چڑھنے لگتی ہیں۔ اور موٹائی اور سختی کو زیادہ کر دیتی ہیں۔ ہڈی کی یہ صلابت دقی تسمم کی عفونت اور ورم بطانہ شرائین سے پیدا ہوتی ہے۔ غرض بدن کے وہ افعال ابھی تک کماحقہ سمجھ میں نہیں آئے جس سے ساق العظم کی شکل وصورت میں نخاع العظم کے دقی التہاب سے تبدیلیاں واقع ہو کر ہڈی کی دیوار دقیق ورقیق ہو جاتی ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہڈی جراثیم دق کے اندرونی دباؤ سے پھیل جاتی ہے۔ لیکن چونکہ ہڈی کا جرم اور اس کی ساخت سخت وصلب ہے اس لئے اس قسم کا خیال محض لغو اور بودا ہے اور ہم اس کی تائید نہیں کر سکتے۔ غرض ہڈی ہرگز پھیل نہیں سکتی نہ طبعی چونے کی موجودگی میں کسی طرف کو جُھک سکتی ہے۔

دوسرا خیال یہ ہے کہ جب ہڈی کا جوف نسیجی احتقان الدم کی وجہ سے نرم پڑ جاتا ہے تو خون کی زیادتی اور اُسکے دباؤ کو کم کرنے کے لئے ہڈی اپنے قطر میں بڑھ جاتی ہے تاکہ زیادتی خون کے لئے جگہ بنائے اور خون کے چونے کے اجزا نئی ہڈی کے بنانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ سبب جو ہڈی کے اس کاذب پھیلاؤ اور انگلیوں کے دقی ورم نخر العظم (ہڈیوں کی ساخت کا کمزور پڑ جانا) میں خاص طور پر بروئے کار آتے ہیں

مندرجہ ذیل ہیں۔

جراثیم دق کی موجودگی جو ایک جسم غیر کی حیثیت رکھتی اور نیز بھی احتقان الدم کا باعث ہوتی ہے۔ ہڈی کے اجزاء کلسی کو کم کر دیتی ہے۔ اس سے ہڈی کی ساخت نرم پڑ جاتی ہے اور اس کی شکل میں نقص آ جاتا ہے۔ پھر جب خون کا اجتماع ختم ہوتا ہے تو مقامی خون کے کلسی اجزاء (چونے کے اجزاء) نئی ہڈی بناتے ہیں اور بدوضع اور بدشکل ہڈی کو اپنے حال پر قائم کر دیتے ہیں۔ ۲۔ اس عمل میں چونکہ غشاء سمحاقی پھیل کر تن جاتی ہے اس لئے اس کے اوعیہ خون پر دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور مقامی کلسی اجزاء ہڈی کی تعمیر میں صرف ہونے لگتے ہیں۔ نئی ہڈی کا یہ غلاف غشاء سمحاق کے نیچے پیدا ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہاں ہی خون کی رسد اور کلسی اجزاء کی زیادتی پائی جاتی ہے لیکن یاد رہے کہ سمحاقی ساخت ہڈی میں تبدیل نہیں ہوتی گویا ہڈی سمحاق سے نہیں بلکہ تحت السمحاق پیدا ہوتی ہے۔

قطعہ متنکرزہ کا سوال

امراض دق میں مادہ مرض کا ایک جگہ پر محدود و مقید رہنا شاذ و نادر ہی دیکھا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جراثیم دق کی وجہ سے مقام ماؤف اور سمحاق کے محیط میں احتقان دموی زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر ہڈی کی نسیج لیفی کا کوئی چھوٹا سا حصہ بھی اجزاء کلسی کی کمی وجہ سے کمزور ہو تو مادہ دق غیر عروقی پیپ دار یا متحجر مقامات کی طرف جا کر چھوٹے چھوٹے ذرات کی صورت میں متمکن ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹی ہڈیوں کا تمام جسم بہت جلد ماؤف ہو جاتا ہے اور ماؤف ہڈی میں سرایت دق کی وجہ سے دانہ دار ساختیں پیدا ہو جاتی ہیں یا اجزاء کلسی کی وجہ سے ماؤف ہڈی سوراخ دار ہو جاتی ہے۔

سمحاق کا ورم دقی

اگرچہ سمحاق کا دقی ورم نخاع العظام کے التہاب دقی کے ساتھ متعلق اور وابستہ ہے بلکہ سمحاق کے ورم کو اس کا ثانوی فعل سمجھنا چاہیئے لیکن کبھی خود سمحاق میں جراثیم دق کے متمکن ہو جانے سے ابتدائی ورم رونما ہو جاتا ہے لیکن اس قسم کا ورم عموماً سطحی ہڈیوں کی غشاء سمحاق میں پایا جاتا ہے اور اس ورم کا باعث جراثیم دق کا تسمم ہے۔ جب یہ ورم پیدا ہوتا ہے تو غشاء سمحاق ہڈی سے جدا ہو جاتی ہے۔

یہ مرض عموماً سطحی ہڈیوں مثلاً عظم الترقوہ (ہنسلی کی ہڈی) عظم القص (سینہ کی ہڈی) پسلی کی ہڈیوں فقرات پشت اور سر کی ہڈیوں کی غشاء سمحاق وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

جب غشاء سمحاق میں مرض دق شروع ہوتا ہے تو ہڈی کے اوپر ایک متخلخل ورم ظاہر ہو جاتا ہے جس میں درد وغیرہ نہیں ہوتا لیکن اگر اس ورم کو انگلیوں سے دبائیں تو مریض کو ہمیں درد کا احساس ہوتا ہے جب ایسی طبعی ہڈیوں کے سرے مبتلائے مرض ہوں۔ جو گوشت کے اندر ملفوف ہیں مثلاً ران کی ہڈی۔ بازو کی ہڈی وغیرہ تو اس کے بالمقابل سطح جسم پر آماس ظاہر ہوتا ہے۔ جس کی شکل دبیلہ بارد کی طرح ہوتی ہے۔ اور اسی آماس سے مرض کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔

مرض کی مختلف صورتیں

دقی سمیت ہڈیوں پر کئی طرح اثر انداز ہوتی ہے اور مندرجہ ذیل صورتیں پیدا کرتی ہے۔

(۱) دق غیر منتشر یا کیسہ دار تدرن (۲) دق منتشر (۳) دق ہزالی یا نخر العظم لیکن اس کے ساتھ عموماً سمیت آتشک بھی شامل ہوتی ہے۔

اول الذکر صورت کثیر الوقوع اور مرض کی نہایت فرمن صورت ہے۔ وجہ یہ ہے کہ بدن کی قوت مدبرہ مرض کو ترقی کرنے سے روکتی ہے اور مرض ایک مقام پر مقید رہ کر بہت آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے۔ اس صورت کی خصوصیت یہ ہے کہ ہڈی کے ماؤف حصہ کے مرکز میں ایک متحجر کیسہ یا نیم سیال مواد پایا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں مقام ماؤف کے مرکز میں ایک سفیدی مائل خلیہ پایا جاتا ہے جس کے گرد ایک سرخ ہالہ ہوتا ہے۔ جب یہ مرض ترقی کرتا ہے تو دقی سمیت ماؤف ہڈی سے تجاوز کر کے اس کی غضاریف (کرکریوں) اور قریبی جوڑوں کو بھی مبتلا کر دیتی ہے۔ اسی طرح کبھی یہ مرض بڑھ کر غشاء سمحاق کو بھی ماؤف کر دیتا ہے اور ہڈی و سمحاق کے درمیان دبیلہ بنا دیتا ہے۔ ایسے دبیلے عموماً جلد کی طرف پھٹا کرتے ہیں۔

تیسری صورت میں ہڈی کے اندر ہزال رونما ہو کر اسمیں صغر پیدا ہو جاتا ہے لیکن یہ صورت بہت شاذ و نادر دیکھنے میں آتی ہے اور بازو کی ہڈی پر عموماً اس کا حملہ دیکھا گیا ہے۔ اس صورت میں ہڈی خشک ہو کر لیفی ساختوں میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور دقی سمیت مرکز سے محیط کی طرف بڑھتی رہتی ہے۔

نخاع العظم کا دقی ورم جو طبعی و سطحی ہڈیوں میں اکثر دیکھا جاتا ہے اس سے چہرے اور سر کی ہڈیاں اکثر مامون و مصئون رہتی ہیں لیکن کم سن بچوں میں چہرہ اور سر کی ہڈیاں بھی ماؤف پائی گئی ہیں۔ اور اگرچہ جوانوں میں دق دماغی اور سرسام دقی کے مریض بکثرت ملتے ہیں لیکن سر اور چہرے کی ہڈیوں کی دق جوانی اور بڑھاپے میں بالکل ناپید ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سر کی ہڈی کی غشاؤں اور دیگر ہڈیوں کی غشاء سمحاق میں بناوٹ کے لحاظ سے بھی بہت فرق ہے۔

فقرات پشت کی دق

فقرات پشت کی دق کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں مرض کی شدت و خفت کا انحصار خون کی رسد اور اس کی مقدار پر موقوف ہے، اس کے علاوہ فقرات پشت کی دق میں مریض کو عموماً فالج بھی عارض ہو جاتا ہے جس کی وجہ (۱) نخاع یا حرام مغز پر متورم غشاؤں کا دباؤ ہے یا (۲) نخاع میں جراثیم دق کی وجہ سے پنیری مادہ کی موجودگی یا (۳) نخاع میں جراثیم دق کی وجہ سے دبیلوں کا وجود یا (۴) ہزال فقرات کی وجہ سے ہڈی کے ناکارہ اجزاء کا حرام مغز پر دباؤ یا (۵) خلع فقرات پشت ہے۔ لیکن مریضان دق کو یہ فالج کبھی بوجہ تسمم جراثیم دق یا سدہ اوعیہ خون سے بھی عارض ہو جاتا ہے۔

ساتواں باب

مجرّباتِ دق و سل

جناب خانصاحب حکیم محمود علیخانصاحب ماہر اکبرآبادی فراشخانہ دہلی

سفوف اکسیر دق

افتیمون تلخ ۱ تولہ، مغز تخم خیارین ۲ تولہ، مغز تخم کدو ۲ تولہ، تخم کاسنی ۷ ماشہ، تخم کاہو ۹ ماشہ، تخم خرفہ ۱۰ تولہ، کتیرا ایک تولہ صندل سفید ۷ ماشہ، صندل سُرخ ۷ ماشہ، صندل زرد ۷ ماشہ، رب السوس ۱ تولہ، بارتنگ ۷ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۱ تولہ، بہدانہ ۱ تولہ، زہرمہرہ خطائی ۳ ماشہ، یشب سبز سائیدہ ۲ ماشہ۔ صدف صادق سائیدہ ۱ تولہ، ورق نقرہ ۱۰ عدد، کافور ۴ ماشہ، سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں۔ اور ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ تک مناسب بدرقوں کے ہمراہ کھلائیں۔

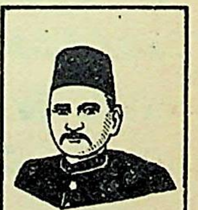
فوائد۔ تپ دق، سل اور نئے و پرانے بخاروں کو دور کرتا ہے۔ دق کے دستوں کو بند کرتا، کھانسی کو بند کرتا ہے۔ گھبراہٹ کو تسکین دیتا ہے +

دوائے سل

طباشیر کبود ۱ تولہ، کہربائے شمعی ۱ تولہ، زعفران ۳ ماشہ، دانہ ہیل ۳ ماشہ، ست گلو اصلی ۱ تولہ، دارفلفل چونسٹھ پہری ۳ ماشہ (تازہ گلو کے رس میں چونسٹھ پہر تک کھرل کی ہوئی)، ورق طلا یک سُرخ، مروارید ناسفتہ ۱ ماشہ۔ یشب ۱ ماشہ، زہرمہرہ خطائی سائیدہ ۳ ماشہ کوٹ چھانکر سفوف بنائیں اور ایک ماشہ سے دو ماشہ تک مناسب بدرقوں کے ہمراہ نوش کرائیں۔

فوائد۔ دق و سل کی اکثر حالتوں میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے +

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی



معجون دق

کوکنار، خشخاس سفید ہر ایک پانچ تولہ، مغز تخم خیارین، مغز بہدانہ، مغز کدو شیریں۔ گوند ببول، کتیرا، تخم کاسنی سرطان سُرخ، تخم کاہو مقشر، صندل سفید، کشنیز خشک، نشاستہ، طباشیر، گل ارمنی، پرسیاؤشاں اصل السوس مقشر، مغز تخم خربوزہ، رب السوس، الائچی خورد و کلاں۔ مغز تربوز، گل گاؤزبان۔ گل بنفشہ، زعفران، کافور، ہر ایک ۲ تولہ، گلقند، مویز منقےٰ، کشمش سبز ہر ایک پانچ تولہ، مغز بادام ۲۰ تولہ، شربت بنفشہ ۶۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۶۰ تولہ۔ نبات سفید تین پاؤ۔ عرق بید مشک تین پاؤ۔ مروارید سائیدہ۔ کہربا سائیدہ، یاقوت سائیدہ ہر ایک ایک تولہ حسب دستور معجون بنائیں اور چھ ماشہ یہ معجون، ۷ تولہ عرق ہر ا بھر اکیشا استعمال کرائیں

فوائد۔ یہ معجون نہایت مقوی قلب و اعضائے رئیسہ ہے۔ دوسری یا تیسری خوراک سے نفع ظاہر ہونے لگتا ہے۔ مدقوق و مسلول اعضاً کی قوت کو سنبھالنے کے لئے یہ معجون مفید ثابت ہوئی ہے۔

اکسیر دق

الائچی خورد، مرچ سیاہ، طباشیر بھلانواں مدبر، ست گلو۔ کہربائے شمعی۔ کشتہ سنگجراحت (شیر خر والا) گاجنی۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر کوٹ چھان لیں۔ اگر زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو یشب محلول۔ کشتہ عقیق۔ آدھے آدھے وزن سے اور اضافہ کر سکتے ہیں۔ خوراک ۱ رتی ۲ رتی تک بکری کے دودھ کے ساتھ۔ بکری کا دودھ پہلے تو اتنی مقدار میں دیں کہ آسانی سے ہضم ہو جائے۔ اسکے بعد ایک ایک تولہ بڑھا کر آدھ سیر یا اس سے زیادہ تک پہونچائیں۔ دوا کی مقدار خوراک اتنی ہی رہے گی۔

فوائد۔ استاد الاطبا حکیم فرید احمد عباسی ہاؤس فزیشن طبی کالج کی یہ مشہور دوا ہے لیکن اس کے نسخہ میں اوّل الذکر صرف ۵ چیزیں تھیں، باقی چیزیں میں لے اپنے تجربات کے لحاظ سے بڑھائی ہیں۔ دق کے بخار کو رفع کرنے کے لئے یہ اکسیر بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ کمزور مریض آہستہ آہستہ توانائی

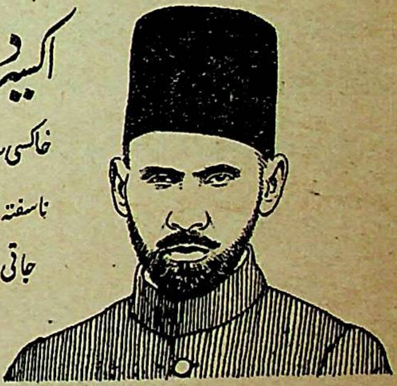
محسوس کرنے لگتا ہے۔ کھانسی کا ٹھسکہ جاتا رہتا ہے۔

حب سل گوندببول۔ کتیرا۔ رب السوس۔ نشاستہ ہرایک ۲۲۔ ماشہ۔ افیون خالص ۱۳ ماشہ۔ حب المحلب، مروارید ناسفتہ۔ کہربائے شمعی۔ یاقوت رمانی سائیدہ ہرایک ۴۔ ماشہ کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ میں چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح وشام ایک ایک گولی عرق گاؤزبان کے ساتھ دیں۔ **فوائد** ۔ یہ نسخہ لوامع الشبریہ کا ہے جس کا ترجمہ حکیم ڈاکٹر علی کوثر صاحب چاندپوری نے حال ہی میں شائع کرایا ہے۔ میں نے اب تک یہ گولیاں ۴ مریضوں کو استعمال کرائی ہیں۔ خدا کے فضل سے ایک کے سوا سب کی حالت اچھی ہے۔ دوا کا استعمال برابر جاری ہے امید ہے کہ مفید ثابت ہونگی؛

اکسیر دق کہربائے شمعی ۲ تولہ، مروارید قسم اول ۱ تولہ۔ سم الفار سفید ایک ماشہ۔ تینوں چیزوں کو مورنکھی بوٹی کے ۱۰ تولہ پانی میں کھرل کرکے قرص بنالیں اور گل حکمت کرکے پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ جب آگ سرد ہوجائے تو قرصوں کو نکالکر ۱ ماشہ سم الفار شامل کرکے ۱۰ تولہ آب مورنکھی میں کھرل کریں۔ اور اسی طرح آگ دیں۔ سات آنچوں میں کشتہ تیار ہوجائیگا۔ ایک ماہ کے بعد استعمال کرانا شروع کریں۔ خوراک ۲ چاول سے ایک رتی تک مکھن میں ملاکر اگر ضرورت ہو تو دونوں وقت استعمال کراسکتے ہیں۔

فوائد ۔ اس دوا کے استعمال سے پرانے سے پرانا بخار اور پھیپھڑوں کی خرابی دور ہوجاتی ہے۔ دو تین خوراکوں کے بعد ہی مریض اپنے جسم کے اندر قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ یہ میرا مشہور و معروف نسخہ ہے جسکو میں نے بہت عرصہ ہوا شائع کرایا تھا۔ اب تھوڑے سے تغیر کے بعد دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی اکبر آزاد چاندپوری



اکسیر دق خاکسی مسلم کو بارہ گھنٹے شیر بز میں تر رکھیں اسکے بعد نکالکر خشک کریں۔ دوبارہ پھر اسیقدر دودھ میں بھگوکر خشک کریں۔ غرض اکیس مرتبہ یہ عمل کرکے خاکسی کو باریک پیس لیں۔

خاکسی سائیدہ ۱ تولہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی سفید ۶ ماشہ، صندل سفید ۶ ماشہ۔ ورق طلا ۲ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۲ ماشہ آخر الذکر دو دواؤں کو عرق بید مشک بقدر ضرورت میں اس قدر کھرل کریں کہ اوراق کی چمک جاتی رہے۔ باقی دوائیں پیس کر شامل کریں اور آب کائی سبز ۵ تولہ آب نیلوفر سبز ۵ تولہ آب کدو سبز ۵ تولہ نبات سفید ۲۰ تولہ کا بطریق معروف شربت بنائیں۔ دو تولہ یہ شربت اور ۵ ماشہ سفوف اکسیر دق روزانہ صبح کو عرق گاؤزبان کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ اور ایک تولہ شربت ۲۔ ماشہ سفوف کے ساتھ روزانہ شام کو عرق منڈی کے ہمراہ۔ شدید کھانسی کی حالت میں سفوف میں سے صندل نکالدیا جاتا ہے اور شربت کے نسخہ میں کوکنار کا جوشاندہ اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسہال کی حالت میں کہربا شمعی ۶ ماشہ اور گل ارمنی ۶ ماشہ سفوف میں شامل کیا کرتا ہوں۔ اگر قبض کی شکایت زیادہ ہوتی ہے تو شربت میں نبات سفید کا وزن نصف کرکے شیرخشت انگریزی ۲۰ تولہ شامل کردی جاتی ہے۔

فوائد ۔ اس پرانے بخار میں جس میں خفیف خفیف حرارت ہر وقت رہتی ہو۔ اور دوپہر کی غذا کے بعد بخار تیز ہوکر شام کو پھر ہلکا ہوجاتا ہو۔ مریض کی طاقت روز بروز کم ہورہی ہو۔ یہ سفوف قطعی طور پر اکسیر کا کام دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کی حفاظت کے لئے بھی بہترین چیز ہے مجھے یہ نسخہ ایک فقیر سے ملا تھا اور میں نے اس سے بڑے بڑے علاج کئے ہیں ورق کے کھرل کرنے میں جسقدر کوتاہی ہوگی نسخے کے اثرات اسی قدر کم ہوں گے +

جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ

اکسیر دق ست گلو خالص ۱ تولہ۔ بنسلوچن کبود ۱ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۱ تولہ۔ نشاستہ خالص ۹ ماشہ۔ دم الاخوین ۹ ماشہ۔ تسکر تنغال ۹ ماشہ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ کتیرا ۶ ماشہ۔ رب السوس ولائتی ۶ ماشہ۔ تخم خطمی ۶ ماشہ۔ تخم خرفہ ۶ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۱ تولہ۔ مغز خیارین ۱ تولہ مغز کدو شیریں ۱ تولہ۔ سرطان محرق ۷ ماشہ۔ کشتہ ابرک ۷ ماشہ۔ کشتہ کافور دیسی ۳ ماشہ۔ مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ کوٹ پیسکر سفوف تیار کرلیں۔

خوراک :۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک مناسب عمر و مزاج مریض ہمراہ شیر بز تازہ صبح وشام استعمال کریں۔

فوائد ۔ دق اور سل کے مریض کے بخار۔ کھانسی، اور خون تھوکنے میں بیحد مفید اور اکسیر الاثر نسخہ ہے مسلسل اور باقاعدہ استعمال سے مریض بالکل صحتیاب ہوجاتا ہے۔

قرص دق

سریشم ماہی ۱ تولہ، رب السوس ایک تولہ، تخم بارتنگ ۱ تولہ، گل ارمنی ۹ ماشہ، صمغ عربی ۹ ماشہ۔ مغز تخم خیارین ۹ ماشہ۔ تخم خشخاش ۹ ماشہ تخم خرفہ ۹ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ صندل سفید ۲ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۲ ماشہ۔ کشتہ گئودنتی ۲ ماشہ (جو برگ نیب میں بنایا گیا ہو) کافور دیسی ۵ ماشہ، افیون خالص ۳ ماشہ۔ لعاب بہدانہ میں کھرل کرکے قرص تیار کرلیں۔

خوراک:- ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ قرص ہمراہ عرق شیر یا عرق راحت یا شیر بز وغیرہ کیساتھ دیدیا کریں۔

فوائد۔ یہ قرص سل ودق کی کھانسی نزلہ، زکام میں اکسیر صفت ہیں خلطی بخار دفع کرنے میں بھی زود اثر ہیں اسہال صفراوی کے ازالہ میں بھی مفید و مجرب ہیں

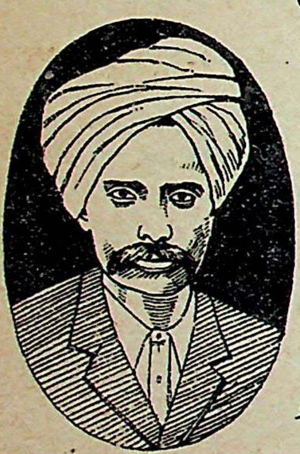
عرق راحت

کدوئے تازہ۔ برگ کاسنی سبز۔ برگ کاہو۔ گل نیلوفر۔ گل بید۔ گل سیوتی ہر ایک دس تولہ۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گل سرخ۔ گل گاؤزبان۔ گاؤزبان۔ کشنیز خشک۔ گل کنول گٹہ۔ گل بنفشہ۔ تخم کاسنی، تخم خیارین۔ تخم خرفہ۔ برگ خطمی ہر ایک ۵ تولہ۔ آب زردک۔ آب نیشکر ایک ایک سیر۔ عرق شاہترہ ۲ سیر۔ عرق عنب الثعلب ۲ سیر۔ عرق گل سرخ ۲ سیر۔ شیر بز ۸ سیر۔ پانی حسب ضرورت۔ رات کو دوائیں کوٹ کر بھگودیں۔

کافور دیسی ۱ تولہ، زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ طباشیر نقرہ ۱ تولہ، یہ تینوں دوائیں کوٹ کر قرع انبیق کے منہ پر لٹکادیں اور ۱۶ سیر عرق کشید کریں۔

خوراک:- ۵ ماشہ سے سات ماشہ یا زائد سے زائد دس تولہ تک حسب مزاج مریض اور حسب حالات شربت اعجاز اور اکسیر دق وغیرہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ فوائد۔ اس عرق کا باقاعدہ استعمال دق وسل کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ دل و دماغ کی تفریح اور تقویت کے لئے اعلیٰ درجہ کی چیز ہے خفقان و توحش کے دور کرنے میں عدیم النظیر ہے۔ عرق راحت کا متواتر استعمال درحقیقت پیغام راحت و آرام ثابت ہوتا ہے

جناب حکیم لالہ سریرام صاحب دوساجھ کائیں نور ایڈیٹر رسالہ "حکمت طبعی"



دوائے دق

کشتہ طلا ورقی ۳ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد، طباشیر، ست گلو، صلیب مصطگی رومی، کہربا شمعی ست سلاجیت۔ برادہ صندل سفید۔ ہر ایک چھ ماشہ، پیپل ۳ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۲-۶ رتی صبح و شام مربہ آملہ میں ملاکر ہمراہ عرق دق ۱۰ تولہ شربت بنفشہ خاص ۲ تولہ

فوائد۔ یہ سفوف دق کے بخار کے لئے عجیب چیز ہے۔ خوراک ہضم ہوکر جزو بدن ہوجاتی ہے خون صالح کافی مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ بلغم منعقد نہیں ہوتا۔

عرق دق

گلو سبز۔ کرنجوہ سبز۔ پوست بیخ نیم سبز۔ گل درخت پھولاہی خاردار۔ گل سرخ تازہ برگ اڑوسہ سفید گل ہر ایک ۲ تولہ، پیٹھہ کی سبزی۔ گھیئے کی سبزی، سونف، تخم کاسنی، ہر ایک ۴۸ تولہ، برادہ صندل سفید ۲ تولہ، شیر گاؤ، شیر بز ہر ایک آٹھ سیر۔ سب دواؤں کو حسب معمول دودھ میں بھگوکر سولہ بوتلیں عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ۔

فوائد۔ دق کی حرارت کو یہ عرق تسکین دیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے۔

شربت بنفشہ خاص

گل بنفشہ ۱۲ تولہ۔ برادہ صندل سفید ۶ تولہ۔ مصری ۱ سیر۔ حسب دستور شربت تیار کریں۔

مقدار خوراک ۳ تولہ بدرقہ عرق دق و دوائے دق +

از جناب حکیم عبداللطیف صاحب بہاری "فاضل طب و جراحت" پروفیسر بھوپندر الطبیہ کالج پٹیالہ اسٹیٹ

اکسیر دق

ست گلو ۲ تولہ، دانہ الائچی خورد ۲ تولہ، اصل السوس مقشر ۱ تولہ، طباشیر ۲ تولہ، صندل سفید ۱ تولہ، صمغ عربی ۱ تولہ، کتیرا ۱ تولہ، بلادر مدبر ۲ تولہ کافور ۹ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۱ تولہ، نبات سفید ۱۰ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں۔

مقدار خوراک ۳ ماشہ ہمراہ آبجیات ۵ تولہ صبح و شام

فوائد۔ یہ سفوف تپ دق کے لئے بہت مفید ہے +

آب حیات

گل منڈی دو سیر، گلوئے سبز ا سیر، گل سُرخ پاؤ سیر، برادہ صندل سفید پاؤ سیر، کشنیز خشک پاؤ سیر، خس گجراتی پاؤ سیر، برگ شاہترہ آدھ سیر، گل نیلوفر آدھ سیر، تخم کاہو آدھ سیر۔ تمام دواؤں کو بیس سیر پانی میں دو روز تک بھگوئیں۔ تیسرے روز نیچہ کے اندر کافور ڈال کر ۱۰ سیر عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۵ تولہ ہمراہ بدرقہ مناسبہ۔

فوائد۔ یہ عرق دقی حرارت کو بہت جلد تسکین دیتا ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے۔

لعوق سل

بہدانہ ۱ تولہ۔ تخم خطمی ۲ تولہ، گاؤزبان دو تولہ۔ سپستاں ۲ تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ تخم خشخاش سفید ۲ تولہ۔ قند سفید ۳ تولہ صمغ عربی ۱ تولہ۔ کتیرا ۱ تولہ۔ رب السوس ۱ تولہ۔ بطریق معروف لعوق تیار کریں، اور بقدر ۳-۳ ماشہ دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں

فوائد۔ یہ لعوق سل نزلی کے لئے اکسیر سے کم نہیں۔ اطبائے کرام ضرور اس لعوق کا تجربہ کریں +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی طوق، کوئلوری،

عرق دق خاص

گل بنفشہ، اصل السوس مقشر، گل گاؤزبان، کوئہ ابریشم مقرض، برگ گاؤزبان، تخم خطمی۔ تخم خبازی ہر ایک ۲-۲ تولہ، سرطان مغسول ا سیر، برگ اڑوسہ، برگ بید سادہ ہر ایک پاؤ سیر۔ جو مقشر پاؤ سیر۔ سپستان تازہ پاؤ سیر۔ تخم پالک۔ تخم بھوا، ہر ایک ۳-۳ تولہ۔ تخم خشخاش سفید، پوست خشخاش ہر ایک ۱۰ تولہ، بہدانہ شیریں۔ اسپغول ہر ایک ۲ تولہ، مغز تخم کدوئے شیریں۔ مغز تخم تربوز مغز تخم پیٹھے۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربوزہ۔ صندل سُرخ۔ خس گجراتی۔ چرائتہ۔ تخم کاہو، تخم خرفہ سیاہ، ہر ایک ۳ تولہ گلوئے نیم سبز۔ خاکسی اصلی ہر ایک ۵ تولہ۔ اندر چھال نیم ۱۰ تولہ بادآورد شکاعی گل غافث۔ تخم کثوث ایک ایک تولہ۔ شب کو آب نقرہ تاب، آب طلا تاب۔ آب آہن تاب دو۔ دو سیر میں تر کرکے صبح آب کدو، آب پیٹھے، آب خیار، اور شیر خر دو سیر۔ آب مکوئے سبز ڈیڑھ سیر اضافہ کرکے زعفران ۳ ماشہ، کافور ۶ ماشہ، گل ارمنی ۱ تولہ، سریشم ماہی ۲ تولہ نیچہ کے منہ میں لٹکا کر سات سیر عرق کھینچ لیں۔

خوراک :- ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک دونوں وقت شربت دق خاص کے ساتھ +

شربت دق خاص

سپستاں تازہ ۲۵ عدد، عناب ولایتی ۱۰ عدد گل اڑوسہ ایک تولہ، برگ اڑوسہ سفید گل نیلوفر تخم خشخاص سفید ۲ تولہ، سرطان مغسول، تخم خطمی، تخم خبازی ایک ایک تولہ، برگ گاؤزبان ۲ تولہ، گل بنفشہ ۱ تولہ، گل گاؤزبان ۹ ماشہ، اصل السوس مقشر ۱ تولہ، بہدانہ شیریں ۹ ماشہ شب کو ماء الجبن میں جو گدہی کے دودھ سے تیار کیا گیا ہو تر کرکے صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے صاف کرکے قند سفید ایک سیر داخل کرکے شربت کا قوام بنالیں جب قوام تیاری کے قریب ہو تو سریشم ماہی ۳ تولہ (عرق گاؤزبان میں حل کرکے) اضافہ کرکے ایک جوش دیں پھر اتار لیں۔ بس تیار ہے۔ خوراک ۱ تولہ سے ۲ تولہ تک عرق مندرجۂ بالا کے ساتھ دن میں دو مرتبہ۔

فوائد۔ دق و سل کی ابتدائی حالت میں یہ دونوں نسخے بلامبالغہ تیر بہدف ہیں +

قرص طباشیر کافوری لولوی خاص

طباشیر سفید، مروارید ناسفتہ، سرطان محرق، تخم خشخاش سفید، تخم کاہو، تخم خرفہ مقشر کتیرا ہر ایک ایک تولہ ۱۰ ماشہ کہربائے شمعی، رب السوس غنچہ، گل سُرخ ہر ایک ۹ ماشہ مغز تخم خیارین ۲ تولہ، صمغ عربی، البسد محرق ہر ایک ۴ ماشہ، کافور قیصوری ۳ ماشہ، زعفران آبریشم مقرض ہر ایک ایک ماشہ کو کوٹ چھان کر آب برگ بارتنگ سبز میں ملاکر ایک ایک ماشہ کے قرص تیار کرلیں۔ خوراک تین قرص مندرجہ ذیل عرق کے ساتھ۔

عرق شیر خاص

گل نسرین، گل سُرخ بادرنجبویہ صندل سفید ہر ایک ۳ تولہ، تخم خرفہ ۱۵ تولہ، کشنیز خشک، گل گاؤزبان ہر ایک ۱ تولہ گل نیلوفر، تخم خیارین۔ تخم کاسنی ہر ایک ایک پاؤ، کدو تازہ، آب پالک، برگ بید سادہ۔ برگ بہی۔ برگ سیب گلوئے تازہ ہر ایک ایک سیر خس ہندی ایک پاؤ۔ عرق گاؤزبان، عرق بیدمشک ہر ایک دو بوتل، عرق کیوڑہ ایک پاؤ۔ شیر بز۔ آب تازہ ہر ایک چار سیر بختہ۔ حسب دستور ۴ بوتل عرق کشید کریں۔

خوراک۔ ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک قرص طباشیر کافوری لولوی خاص کے ساتھ۔

فوائد۔ قرص اور عرق کے یہ دونوں نسخے سل و دق، نفث الدم، حمیات محرقہ اور ہر قسم کے اسہال میں بیحد مفید ثابت ہوئے ہیں +

دیاقوزۂ دقِ خاص

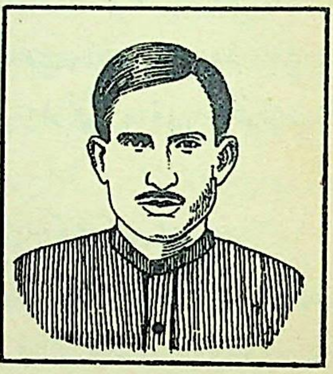
سرطان نہری مغسول اصل السوس مقشر نیم کوفتہ۔ بہدانہ۔ تخم خطمی سفید ہر ایک ۱ تولہ۔ کوکنار مسلم نیم کوفتہ ۳۰ عدد تمام دواؤں کو رات کے وقت ۲ سیر ۱۲ چھٹانک پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے تو مَل چھان کر لعاب اسپغول ۱۰ تولہ۔ قند سفید نصف سیر شامل کر کے خمیرے کے قوام پر لائیں۔ اور آخر قوام میں اقاقیا۔ ست گلو۔ طباشیر سفید۔ گل ارمنی ہر ایک ۴ ماشہ۔ صمغ عربی، کتیرا سفید ہر ایک ۱ تولہ، زعفران بزر البنج سفید ہر ایک ۱ ماشہ۔ کہربائے شمعی، مروارید ناسفتہ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر اچھی طرح شامل کر دیں۔ بس تیار ہے۔

فوائد۔ یہ دیاقوزہ دق و سل نفث الدم۔ ضعف قلب اور تقریباً تمام امراض شُش کے لئے مفید و معمول ہے۔

نوٹ:۔ سرطان نہری مغسول کی ترکیب یہ ہے کہ سرطان کے دست و پا کو علیحدہ کریں پھر پیٹ چاک کر کے آلائش سے صاف کریں اسکے بعد خاکستر چوب جھاؤ کے پانی میں قدرے نمک ملا کر ان کو دھوئیں۔ آخر میں صاف و شیریں پانی سے دھو لیں۔ اسی کا نام سرطان مدبر بھی ہے۔

نوٹ۔ اوپر کی تمام دوائیں سادہ پانی کے بجائے اگر آب مقطر یا بارش کے پانی میں بھگوئی جائیں تو ان سے زیادہ فوائد حاصل ہوں گے۔

جناب حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں، لائل پور



اکسیر دق ۱

دو سیر پانی میں ڈیڑھ پاؤ برگ خار ڈال کر دو دن تک بھگوئے رکھیں، تیسرے دن پانی نتھار لیں۔ اور اس پانی میں ابرک سفید ۴ تولہ کھرل کرنا شروع کر دیں۔ دس دن تک کھرل کرنے کے بعد خشک کر لیں۔ اب دو مہینے کے بکری کے بچے کا گوشت لیکر سایہ میں خشک کریں پھر اس کا سفوف بنا لیں۔ اور ابرک کی مقدار کے برابر گوشت کا سفوف ملا کر دونوں چیزوں کو عرق کیوڑہ میں تین دن تک کھرل کر کے رکھیں، اکسیر دق نمبر ۱ تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک ماشہ ہے۔ بدرقہ معالج کی رائے پر منحصر ہے۔

فوائد۔ سل و دق کے مایوس العلاج مریضوں کے لئے عجیب و غریب دوا ہے۔ دو تین خوراکوں ہی میں فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے۔

اکسیر دق ۲

عقیق سرخ، سنکھ، سنگ یشب سبز، مرجان سرخ، خر مہرہ کلاں، سنگ جراحت، ابرک سفید، ابرک سیاہ، ہر ایک دو تولہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر باری باری حسب ذیل چیزوں کے پانیوں میں کھرل کریں۔ آب اجوائن، آب برگ پان سبز، آب گلو سبز۔ آب برگ نیم۔ آب کرنجوہ، آب گھی کوار، آب کاسنی سبز، آب زرشک، شیر مادہ خر، شیر بُز، آب کیلہ، ہر ایک پانچ تولے، آخر میں ٹکیاں بنا کر خشک کریں۔ اور محفوظ جگہ میں دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اسی طرح بوٹیوں کے پانیوں اور دودھ میں کھرل کر کے گیارہ مرتبہ آنچ دیں۔ اس کے بعد دوا کو کھرل کر کے اس میں کشتہ طلا قسم اعلیٰ ایک تولہ شامل کر دیں۔ مقدار خوراک ۴ چاول سے ایک رتی تک حسب برداشت مریض مناسب بدرقوں کے ساتھ۔

فوائد۔ دق و سل کے عوارض کو یہ اکسیر بتدریج رفع کرتی ہے۔ پرانے بخاروں کو توڑنے میں واقعی اکسیر ہے۔ کھانسی کو دور کرتی ہے مریض کو نڈھال ہونے سے بچاتی ہے۔ اس میں توانائی اور قوت پیدا کرتی ہے۔ پھیپھڑوں کے زخم آہستہ آہستہ مندمل ہونے لگتے ہیں جسم میں کیلسیم کی مقدار کو بڑھا کر ہڈیوں کو طاقتور کر دیتی ہے۔ جراثیم سل و دق کو ہلاک کرتی ہے۔

جناب حکیم مولوی شمس الاسلام صاحب کامل طب و جراحت طبیب میونسپل کمیٹی رہتک

اکسیر تپ دق

سرطان تازہ صاف شدہ ۲½ سیر، ۲ سالہ بکری کی نلیاں ایک پاؤ۔ گل گلاب تازہ دیسی ۲½ سیر، گل ارمنی ۵ تولہ

ترکیب تیاری:۔ ایک مٹی کی ہنڈیا لے کر اُس کو اندر سے روغن زرد سے چپڑ دیں۔ پھر ہنڈیا میں چار، پانچ باریک باریک سوراخ اس ترکیب سے کریں کہ اگر ایک پیالہ ان سوراخوں پر ڈھکا جائے تو کوئی سوراخ پیالے کے کنارے سے باہر نہ رہے، اب ہنڈیا کے اندر سوا پاؤ گلاب کے پھول بچھا کر اس کے اوپر بکری کی نلیوں کے ٹکڑے اور نلیوں کے اوپر سرطان صاف شدہ کے ٹکڑے

رکھ کر گل ارمنی باریک پیس کر چھڑک دیں۔ پھر سوا پاؤ گلاب کے پھول سب کے اوپر بچھا دیں اور ہنڈیا کا منہ سرپوش سے بند کر کے مضبوط گل حکمت کریں تاکہ دھواں نہ نکلنے پائے۔ پھر زمین میں دو فٹ گہرا گڑھا کھود کر ہنڈیا کو اس میں رکھ دیں۔ اور ہنڈیا کے پیندے کے نیچے ایک پیالہ اس طرح رکھیں کہ سوراخوں کے عین مطابق ہو۔ اب گڑھے کے اوپر بکری کی خشک مینگنیاں قریباً تین چار سیر ڈال کر آگ لگا دیں۔ ڈھائی تین گھنٹہ کے بعد پیالہ میں روغن برآمد ہوگا۔ یہی اکسیر تپ دق ہے۔ اس کے ۵ قطرے سیاہ رنگ کی بکری کے دودھ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ نسخہ اکسیر ہونے کے علاوہ نایاب زمانہ ہے۔ راقم کا مجرب ہے، اگر مرض تیسرے درجہ میں بھی پہونچ گیا ہو تب بھی کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ نسخہ لائق قدر ہے۔ اگر تپ دق کے ساتھ سل بھی ہو خون کثرت سے آرہا ہو۔ بیمار صحت سے تقریباً مایوس ہوگیا ہو، تب اس نسخہ کا کرشمہ دیکھئے۔ اس کا تجربہ دق معوی، دق عظمی۔ دق کبدی، اور دق الاطفال میں ہوچکا ہے۔ ۶۰ فیصدی کامیابی ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہو کہ یہی نسخہ مختلف صورتوں میں بعض اور اصحاب کے پاس بھی ہو، مگر جن صاحب کے پاس نہیں ہے وہ ضرور ایک مرتبہ آزمائیں۔ اس کا اثر دو ہفتہ میں بخوبی محسوس ہوجاتا ہے۔

سفوف مسلول

طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ ست گلو ۹ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، شکر تیغال ۶ ماشہ، مغز ہیدانہ ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، مغز کشنیز ۹ ماشہ، سبوس اسپغول ۹ ماشہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد۔ سب کا سفوف بنالیں اور ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ ۵ اتولہ کھلائیں۔ اگر خون زیادہ آرہا ہو تو اس سفوف میں دم الاخوین ۶ ماشہ، اقاقیا ۶ ماشہ، سرطان سوختہ ۶ ماشہ، سریشم ماہی ۶ ماشہ پیس کر اضافہ کریں۔ اگر مریض خشکی کی شکایت کرے تو مغز بادام اتولہ، مغز تخم کدوا تولہ، مغز تخم خیارین اتولہ مغز تخم تربوز اتولہ، خشخاش سفید اتولہ کا اضافہ بھی کرلیں۔

فوائد۔ سل کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نفث الدم (منہ سے خون آنا) اور کھانسی کو دور کرتا ہے۔

لعوق مسلول

گل بنفشہ ۸ ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، سپستاں نیم کوفتہ ۲ تولہ۔ گل نیلوفر ۸ ماشہ۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ، عناب ولائتی ۲ تولہ۔ تخم حلبہ ۴ ماشہ، تخم کتاں ۴ ماشہ، تخم ریحاں ۴ ماشہ کوکنار ۲ تولہ، تخم خبازی ۴ ماشہ، بہدانہ ۸ ماشہ، سب چیزیں رات کو کھولتے ہوئے تیز گرم پانی میں بھگو دیں صبح کو مل چھان کر مغز املتاس ۲ تولہ حل کر کے دوبارہ لوہے کی باریک چھلنی میں چھان لیں، اور سہ چند مصری میں قوام کر کے لعوق بنالیں، اگر ضرورت سمجھیں تو غری السمک (سریشم ماہی) ۲ تولہ کا اضافہ بھی کرلیں۔ اور تھوڑا تھوڑا بطور لعوق چٹائیں۔ **فوائد**:۔ کھانسی کی شدت کو یہ لعوق دور کرتا ہے۔

خون بند کرنے کی حکمی دوا

کشتہ گئو دنتی۔ کشتہ بارہ سنگھا، کشتہ مرجان، کشتہ ابرک۔ سنگجراحت، گیرو، دم الاخوین کیلسیم لیکٹیٹ، سب چیزیں برابر وزن سے پیس لیں، اور ۳ ماشہ ہمراہ آب استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ دوا ہر قسم کا خون بند کرنے میں عجیب الاثر ہے۔ نفث الدم (منہ سے خون آنا) کے لئے مخصوص ہے +

جناب حکیم مولوی کریم بخش صاحب۔ آڑہ اکبر شاہ

کشتہ طلا اکسیری

برادہ طلا خالص اتولہ، سیماب مصفی ۲ تولہ، دونوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے گرہ بنالیں، پھر اس گرہ کو تازہ گلاب کے پھولوں کے ۱۰ تولہ نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کریں اور ۷ سیر اپلوں کی آگ دیں۔ جب سرد ہوجائے تو کشتہ کا وزن کریں، جس قدر وزن کم ہو اُسی قدر پارہ ملا کر مکرر عمل کریں۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک کہ کشتہ کا وزن پورا ۳ تولہ ہوجائے۔

کشتہ توتیا

توتیائے سبز اتولہ کو مچھلی کے مغز میں ملفوف کر کے گل حکمت کریں اور ۲۰ سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ سفید کشتہ برآمد ہوگا، **فوائد**۔ دق و سل کے لئے کشتہ طلا اکسیری ا چاول۔ کشتہ توتیا ا چاول ملا کر کسی مناسب بدرقہ کے ساتھ روزانہ مریض کو کھلائیں، گھی، دودھ جس قدر مریض ہضم کرسکے دیں۔ ان دونوں نسخوں میں کشتہ طلاء نہایت مقوی چیز ہے جو گئی ہوئی قوتوں کو واپس لاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ کشتہ طلا اعلیٰ درجہ کا مقوی اور قاتل جراثیم ہے +

زبدۃ الحکما جناب حکیم مولوی محمد یار خاں صاحب ایڈیٹر معین الاطبا

شربت دِق وسل

عناب ۳۰ دانہ۔ سپستان ۵۰ دانہ، خطمی ۱۰ تولہ، خبازی ۱۰ تولہ، زوفا ۲ تولہ، پرسیاؤشاں ۲ تولہ، ہیچی ۳ تولہ بنفشہ ۲ تولہ، انجیر ۲۰ دانہ، مصری ۳ پاؤ، حسب دستور شربت تیار کریں اور صبح وشام ۳ - ۳ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں ملاکر استعمال کرائیں۔ زیادہ تکلیف ہو تو دن میں تین چار دفع تک استعمال کرایا جاسکتا ہے معمول ومجرب ہے۔

فوائد۔ یہ شربت اس موقع پر خصوصاً مفید ہے، جہاں ذات الجنب کے علاج میں غفلت کی گئی ہو۔ سل ریوی میں مجرب ومفید ہے، اس کا سینکڑوں دفع تجربہ ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ ذات الجنب، نزلہ وزکام اور کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ جو صاحب تجربہ فرمائینگے وہ اسے معمول مطب بنانے کے لئے مجبور ہوں گے ❊

جناب حکیم رگھبر داس صاحب شرما منولی

پچھلے سال میں تفریح کے لئے ریاست جموں گیا۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ دو میل کے فاصلے پر ایک سادھو آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک مریض دق کو جس کا دل بڑھ گیا تھا اور اسہال شروع ہوگئے تھے۔ ڈیڑھ ماہ تک ایک دوا کھلائی، اور اب اسے آرام ہے۔ جب میں نے یہ سُنا تو مجھے ان سادھو جی کے درشنوں کا اشتیاق ہوا اور میں ایک آدمی کو ساتھ لے کر اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حالات کچھ ایسے پیدا ہوئے کہ میں ان کی خدمت میں ایک ماہ تک رہا۔ ایک دن انہوں نے خوش ہوکر مجھے مندرجہ ذیل نسخہ بتایا۔

کشتہ ہڑتال ورقی ۲ چاول، کشتہ سم الفار ۲ چاول، کشتہ سیماب دو چاول، تینوں کو ایک تولہ تازہ مکھن میں ملاکر صبح کے وقت دیدیا کریں اور شام کے وقت کشتہ مروارید چار چاول پان میں ملاکر استعمال کرائیں، کھانے کے لئے گدھی کا دودھ یا بکری کا ہمراہ ڈبل روٹی۔

کشتہ ہڑتال اور سم الفار تو عام حکماء بنا ہی لیتے ہیں لیکن مطلوبہ کشتہ پارہ کی تیاری ذرا دِقّت سی ہوتی ہے یعنی پارہ دس تولہ لے کر پہلے ایک ماہ تک لیموں کے رس میں کھرل کریں۔ پھر اُسے ایک مہینے تک آک کے دودھ میں کھرل کریں۔ اس کے بعد ایک مہینے دھتورہ کے پانی میں اور ایک مہینے گھی کوار کے گودہ میں اور ایک مہینے تھوہر کے پانی میں کھرل کریں۔ پانچ مہینے کے بعد اسے نوشادر اور نمک کے پانی سے صاف کریں پھر نیلے تھوتھے سے گولیاں طیار کریں۔ پھر ان گولیوں کو شہدیوی اور تلسی کے پانی میں کچھ دن کھرل کرکے ٹکیاں بنالیں اور سورج مکھی کے نغدہ میں رکھ کر دو سیر اپلوں کی آنچ دیں۔ معمولی سرخی مائل سفید کشتہ برآمد ہوگا اور بجائے پانی کے مندرجہ ذیل عرق پلاتے رہیں اس سے یہ لاعلاج مرض بالکل رفع ہوجاتا ہے۔

نسخہ عرق:۔ نرکٹا۔ باؤبڑنگ۔ چیتہ اجوائن۔ ماؤ بیر۔ کشنیز۔ تیزپات۔ الائچی خورد۔ کاکڑاسنگی۔ ترپھلا۔ چرائتہ، لونگ، جاوتری پوکھرمول، برہمی، کٹائی دولوں۔ گل دھاوا۔ زعفران۔ دسمول۔ بریارا۔ سنارکی۔ جائفل۔ موچرس۔ ملہٹی۔ کشتہ دندان فیل۔ سب چیزیں ہموزن لیں اور سب چیزوں کے برابر چھال ببول لیکر سب کو نیم کوفتہ کرلیں۔ اور ایک مٹکے میں پانی بھر کر یہ دوائیں اس میں بھگودیں اور ایک ہفتہ تک یہ مٹکا زمین میں دفنا دیں۔ پھر عرق کشید کریں۔

جناب حکیم مولوی نیاز احمد صاحب منگلور ضلع سہارنپور

حب دق

تخم خشخاش سفید۔ گل ارمنی۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز بہدانہ۔ گل نیلوفر ہر ایک ۳ ماشہ۔ کشنیز خشک۔ صمغ عربی۔ طباشیر، تخم خرفہ سیاہ۔ مغز تخم خیارین ہر ایک دو ماشہ۔ اجوائن خراسانی۔ افیون خالص چار چار رتی۔ زعفران ایک ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر مونگ برابر گولیاں بنالیں اور سات گولیوں سے گیارہ گولیوں تک عرق نیلوفر اور شربت بنفشہ کے ساتھ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ یہ گولیاں دق کی شکایت کے لئے مفید ہیں۔ دق خواہ کسی عضو کی ہو۔ بچوں کی دق کے لئے خصوصاً کارگر ہیں ❊

دوائے سل

سفید موم کی چنے کے برابر ایک گولی بناکر اس سفوف کے ہمراہ استعمال کرائیں۔ بدرقہ پانی یا جو مناسب حال ہو دے سکتے ہیں،
نسخہ سفوف:۔ سیں کھڑی ۱ تولہ، دم الاخوین۔ کہربا شمعی۔ گیرو، ہر ایک تین ماشہ۔ کشتہ لسبد۔ کشتہ نقرہ۔ کشتہ مروارید، ایک ایک ماشہ۔ سب چیزوں کا حسب معمول سفوف تیار کریں۔ اور موم کی گولی کے ساتھ صبح و شام تین ماشہ کی مقدار میں دیں۔

فوائد۔ یہ دوا سل کے لئے مفید ہے۔ پھیپھڑے کے زخم اس سے بھر جاتے ہیں۔ اور عام تقویت بھی حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم بشیر احمد صاحب انصاری سرساوی

سفوف سرطان مرواریدی

برادہ طلا ایک ماشہ۔ برادہ نقرہ۔ مروارید نا سفتہ۔ ابرک سفید۔ سرطان سوختہ ہر ایک ۳ ماشہ سب اجزاء کو کاغذی لیموں کے پانی میں تین دن کھرل کریں۔ پھر ایک دن گھی کوار کے گودہ میں کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں۔ اور گلاب کے تازہ پھول کی پتی کے نغدہ میں کھرل حسب معمول بیس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ٹکیہ نکال کر اسے عرق گلاب خالص میں ایک دن کھرل کر کے خشک کرلیں۔ اور ایک رتی یہ دوا بکری یا گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں +

فوائد۔ دق اور سل کے مریض کے لئے یہ سفوف عجیب اثر رکھتا ہے۔ کھانسی کی شدت اور حرارت چند ہی خوراک میں کم ہو جاتی ہے۔ عام کمزوری جلد رفع ہو جاتی ہے +

دوائے دق

طباشیر۔ زہر مہرہ خطائی۔ ست گلو صلی ہر ایک چھ ماشہ۔ خاکسی مدبر (کدو دراز میں) تین تولہ۔ کشتہ ابرک سفید (آب تربوز والا) چھ سرخ۔ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رکھیں۔ اور بقدر تین ماشہ یہ سفوف عرق شیر پانچ تولہ کے ساتھ دیں۔ اور غذا میں ماء الشعیر سرطانی اور روغن گاؤ دیں۔

فوائد۔ حرارت کو زائل کرنے کے لئے اور قوت کو قائم رکھنے کے لئے بہت مفید دوا ہے +

جناب حکیم محمد ظہیر الدین صاحب اروپی



اکسیر دق

کشنیز خشک کو عرق کیوڑہ میں خوب پیس کر ایک پاؤ وزنی نغدہ بنالیں۔ پھر اس میں ۲ تولہ سنگجراحت کی ڈلی رکھ کر گل حکمت کر دیں۔ اور شام دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ صبح برتن نکال کر سنگجراحت کو کھرل کر کے رکھ لیں۔ بس یہی اکسیر دق ہے، ۱ رتی یہ دوا مکھن میں ملا کر صبح اور شام دونوں وقت بکری کے دودھ یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کرائیں +

فوائد۔ یہ دوا پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہے، نفث الدم (خون تھوکنے) کو روکتی ہے۔ حرارت کو کم کرتی ہے +

جناب ڈاکٹر جسونت سنگھ صاحب مہتہ گوجر خاں

عرق دق

گل سرخ۔ مغز کرنجوہ۔ زیرہ سفید۔ چرائتہ۔ بیخ اندرائن۔ بیخ ببلاب۔ شاہترہ۔ گل سوہج بکھی۔ الائچی کلاں۔ سولف۔ قسط شیریں۔ انیس شیریں ہر ایک ۱۰ تولہ۔ برگ مدار۔ جوانسہ سبز۔ دھمایہ۔ سپٹھ کنڈا۔ برگ نیم۔ برگ جھاؤ۔ گلو سبز۔ بیخ اٹ سٹ بیخ کنڈیاری۔ بیخ کوبخ ہر ایک ۲۰ تولہ۔ سب چیزوں کو ۲۰ سیر پانی میں ایک دن رات بھگو کر حسب معمول عرق کشید کریں اور مریض کی عمر کے مطابق مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ اس عرق کے استعمال سے دق کا بخار کم ہو جاتا ہے، خون کے زہریلے مادے نکل جاتے ہیں، عام قوت بھی بحال ہو جاتی ہے۔

ستو پلادی چٹنی جدید

دارچینی ۱ تولہ۔ الائچی سبز ۱ تولہ۔ پیپل ۴ تولہ، طباشیر کبود ۸ تولہ۔ مصری کالپی ۱۶ تولہ۔ روغن بادام شیریں ۸ تولہ۔ شہد خالص ۱۶ تولہ۔ ست لوبان ۴ تولہ۔ کوٹنے کی چیزیں کوٹ چھان لیں اور روغن بادام میں

چرب کریں۔ پھر مصری اور شہد کے قوام میں دوائیں ملاکر چٹنی تیار کریں اور دو ماشہ سے تین ماشہ تک مریض کو چٹائیں +

فوائد۔ یہ ویدک کا مشہور و معروف نسخہ ہے جو کھانسی اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ سب لوبان میں نے اپنے تجربہ کے مطابق اس میں بڑھادیا ہے ؂

حکیم پنڈت چرنجی لال صاحب۔ لائل پور

عرق دق — کدوئے دراز ۱ سیر۔ پیٹھہ ۱ سیر۔ تخم کاسنی، تخم کاہو۔ تخم خرفہ ۱۵-۱۵ تولہ۔ گلوئے سبز ۴۰ تولہ۔ پوست کچنال بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان۔ گل گاؤزبان۔ گل بنفشہ۔ گاؤزبان خس۔ آملہ ہر ایک ۲ تولہ۔ صندل سفید صندل سرخ۔ برگ اڑوسہ ۱۰-۱۰ تولہ۔ الائچی خورد ۵ تولہ۔ پدماکھ ۵ تولہ۔ سب دواؤں کو پانچ گنے پانی اور پانچ گنے بکری کے دودھ میں بھگوئیں۔ ۱۲ گھنٹے کے بعد کدو اور پیٹھے کو صاف کرکے لچھا بنالیں۔ اور دواؤں میں شامل کرکے عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد:۔ یہ نسخہ آیورویدک کا ہے۔ اور درجہ اوّل کی دق میں اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

دھنونتری رس — ورق طلا۔ مروارید بصری۔ پارہ مصفّیٰ ہر ایک ۱ تولہ۔ گندھک مصفّیٰ ۳ تولہ۔ سہاگہ بریاں ۶ ماشہ۔ کشتہ مرجان چھ ماشہ پہلے پارہ اور گندھک کو پورے ایک دن کھرل کرلیں۔ پھر سہاگہ شامل کرکے ایک دن اور کھرل کرلیں۔ اسی طرح کشتہ سرطان مروارید بصری اور ورق طلا، ہر روز ایک ایک چیز شامل کرکے حل کرلیں۔ آخر میں ایک روز دوا کانجی میں کھرل کرکے ٹکیاں بنائیں۔ اور مٹی کے برتن میں رکھکر، مرتبہ کپڑوتی کریں۔ اور خشک ہونے پر ۱ سیر اپلوں کی آگ دیں اور سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور چمچہ بھر تلسی کے پتوں کا پانی لیکر ۱ چاول سے ۴ چاول تک یہ کشتہ ملاکر مریض کو دیں۔ اگر ضرورت ہو تو مریض کو دو وقت بھی یہ دوا دیجاسکتی ہے۔

فوائد۔ اس کے استعمال سے کھانسی کی شکایت رفع ہوجاتی ہے۔ عام کمزوری دور ہوکر مریض روبصحت ہوجاتا ہے۔ اگر کسی جگہ تلسی کا پانی دستیاب نہ ہوسکے تو یہ دوا مکھن میں شامل کرکے دیجاسکتی ہے +

جناب حکیم خواجہ بہاؤالدین صاحب صدیقی طبیب دواخانہ یونانی سرکار عالی ہنگولی دکن

سفوف گلو — ست گلو اصلی ۲ تولہ۔ طباشیر کبود ۱ تولہ ۴ ماشہ۔ رب السوس ۸ ماشہ۔ گل بنفشہ کشمیری ۱ تولہ۔ دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ، نبات سفید ۳ تولہ، کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور صبح و شام چھ چھ ماشہ ہمراہ شیرۂ تخم کاہو ۴ ماشہ و تخم خرپزہ ۶ ماشہ۔ عرق کاسنی ۷ تولہ عرق نیلوفر ۷ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۳ تولہ ملائیں اور ۵ ماشہ خاکسی مدبر چھڑک کر پلائیں۔

فوائد:۔ دق کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتی ہے ؂

سفوف طباشیر — طباشیر کبود ۲ تولہ۔ ست گلو اصلی ۲ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ نبات سفید ۶ تولہ۔ سب دواؤں کو کوٹ کر کپڑے میں چھان لیں۔ خوراک ۴ ماشہ ہمراہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا عرق گاؤزبان ۵ تولہ صبح کے وقت۔

فوائد۔ پرانے بخار اور جگر کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ مقوی قلب ہے،

حبّ فضّہ — مروارید ناسفتہ بگلاب سودہ ۶ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۶ ماشہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۶ ماشہ۔ ورق نقرہ ۲ تولہ۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ عرق کیوڑہ و بیدمشک میں حل کرکے آخر میں شامل کریں۔ اور مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ گولیاں مقوی اعضائے رئیسہ ہیں۔ مدقوق کے لئے خصوصاً مفید ہیں۔

سفوف مدقوق — دانہ الائچی خورد ۹ ماشہ۔ طباشیر کبود ۹ ماشہ۔ یشب محلول ۹ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی محلول ۹ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۹ ماشہ مروارید ناسفتہ ۹ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ تولہ۔ عنبر اشہب ۳ ماشہ۔ عرق گلاب و عرق بیدمشک میں چوبیس گھنٹے کھرل کرکے سفوف بنالیں۔ اور چار چار رتی صبح و شام عرق کاسنی کے ساتھ استعمال کرائیں۔

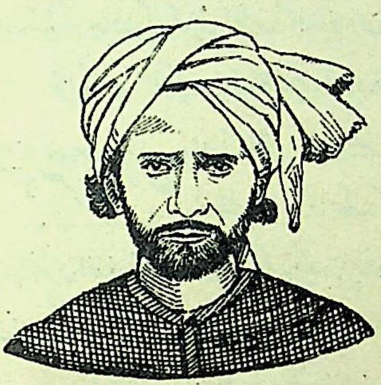
فوائد۔ مدقوق مریضوں کے لئے یہ سفوف مفید ہے۔ قلب کو قوت دیتا ہے۔

قرص کہربا خاص

کہربا شمعی محلول بعرق گلاب ۱ تولہ۔ اقاقیا ۱ تولہ۔ دم الاخوین ۱ تولہ۔ بسد محرق ۱ تولہ۔ سرطان محرق ۱ تولہ۔ پوست بیضہ مرغ سوختہ ۱ تولہ۔ مصطگی ۱ تولہ۔ کندر ۱ تولہ۔ نشاستہ ۲ ماشہ۔ گیرا سفید ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ تخم خرفہ ۹ ماشہ۔ کشنیز خشک ۹ ماشہ۔ تخم حماض ۹ ماشہ۔ افتیمون ولائتی ۳ ماشہ۔ کوٹ چھان کر لعاب اسبغول میں چار چار رتی کے قرص تیار کرلیں۔ صبح دو دوپہر شام دو دو قرص پانی کے ساتھ دیں۔

فوائد۔ پھیپھڑے کے زخم کو یہ قرص جلد بھر دیتے ہیں۔ حرارت کو کم کرتے ہیں۔ دستوں کو بند کرتے ہیں +

از جناب حکیم محمد امیر علی شاہ صاحب حکیم حاذق میانوالی



سفوف دق

کشتہ طلاء ۴ رتی، کشتہ زمرد ۱ ماشہ، کشتہ عقیق ۲ ماشہ، کشتہ بارسنگھا ۱ ماشہ کشتہ ابرک سفید ۳ ماشہ، طباشیر ۲ ماشہ، کشتہ ابرک سیاہ ۲ ماشہ (گدھی کے دودھ والا) کشتہ سنکھ (آکھ کے دودھ والا) کشتہ سنگجراحت ۲ ماشہ سرطان محرق ۳ ماشہ۔ کافور ۲ رتی۔ سب چیزوں کو کھرل میں ڈال کر سفوف بنائیں۔ اور صبح وشام دونوں وقت ۱-۱ رتی یہ سفوف بکری کے پاؤ بھر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد۔ یہ سفوف سل کے زخم کو بہت جلد بھرتا ہے۔ عام جسمانی قوت کو برقرار رکھتا ہے۔ بخار کی حرارت میں کمی کرتا ہے۔

سفوف نفث الدم

کشتہ سنگ جراحت ۳ تولہ۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ یشب۔ کشتہ صدف ہر ایک ایک تولہ۔ طباشیر۔ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشہ کافور ۱ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱ تولہ۔ مصری ۹ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

خوراک۔ ایک ماشہ شربت اعجاز دو تولہ میں ملاکر۔

فوائد۔ اگر منہ کی راہ پھیپھڑے سے خون آرہا ہو اور بخار بھی موجود ہو تو اس کے لئے یہ سفوف بہت کارگر ثابت ہوا ہے +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب فائق کپورتھلہ

کشتہ دق

مروارید ناسفتہ، شاخ مرجان، ابرک سفید، سرطان نہری، برادہ نقرہ ہر ایک تین ماشہ۔ برادہ طلا ۱ ماشہ۔ کہربا شمعی ۲ ماشہ سب چیزوں کو علیحدہ علیحدہ باریک کرکے لعاب گھی کوار اور آب بھنگرہ سیاہ میں دو روز کھرل کرکے ٹکیاں بنالیں، اور گلاب کے تازہ پھولوں کے نغدہ میں رکھ کر گل حکمت کریں اور سات سیر اپلوں کی آگ دیں۔ آگ سرد ہونے پر ٹکیاں نکال لیں اور عرق بیدمشک میں کھرل کرکے خشک کریں۔ اور ایک رتی یہ کشتہ شربت خشخاش میں ملاکر چٹائیں۔

فوائد۔ یہ کشتہ دق وسل کے مریضوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ دوسرے درجہ میں بھی اس کا اثر خاص طور پر نمایاں ہوتا ہے۔ کمزوری دور ہوجاتی ہے۔ کھانسی کم ہوجاتی ہے +

حکیم ڈاکٹر مولوی محمد صفات علی خاں صاحب راری

قرص دق مروارید

مروارید ناسفتہ، عصارہ لحیۃ التیس۔ تخم بارتنگ ہر ایک دو درم۔ صندل سفید یکدرم، طباشیر۔ گل سرخ ہر ایک شش درم گل ارمنی چار درم، مغز تخم کدو، مغز تخم خیار، تخم خرفہ، کہربا ہر یک سہ درم (درم = ۳.۰ ماشہ) ان سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق گلاب میں بقدر کنار دشتی گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی ہمراہ شربت خشخاش ۲ تولہ صبح وشام استعمال کریں۔

فوائد:۔ یہ گولیاں ایسے مدقوق کے لئے مفید ہیں جنکو اسہال آرہے ہوں +

جناب حکیم مولوی حافظ مظہر محمود صاحب صدیقی



سفوف دق کہربا شمعی سوا دو ماشہ، مروارید ناسفتہ سوا دو ماشہ، غری السمک ایک ماشہ، عود صلیب ۲ ماشہ، رب السوس دو ماشہ، بادیان ۲ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ، نشاستہ گندم تین ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، کتیرا تین ماشہ، مغز بادام شیریں تین ماشہ، افیون ۴ سرخ، زعفران ۱۰ ماشہ، کافور ۶ سرخ، بیخ انجبار سوا دو ماشہ، دم الاخوین سوا دو ماشہ، تمام دواؤں کو خوب باریک پیس کر سات خوراکیں بنالیں۔ اور ایک خوراک علی الصباح ہمراہ آب تازہ اور ایک خوراک شام کو ہمراہ شیرۂ برگ بارتنگ استعمال کریں +

فوائد:۔ جب دق کا آخری درجہ ہو اس وقت بھی یہ سفوف اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہتا، بخار اور کھانسی کے لئے مفید ہے +

اکسیر دق مغز کرنجوہ ایک ماشہ، زنجبیل سفید ایک ماشہ، سہاگہ بریاں ایک ماشہ، شب یمانی ایک ماشہ، لکو خشک ایک ماشہ، تخم دھتورہ ۲ ماشہ ان سب دواؤں کو خوب باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح ہمراہ عرق بادیان ۳ تولہ، عرق گاؤزبان ۳ تولہ استعمال کرائیں + **فوائد:**۔ یہ گولیاں دق کے بخار کو رفع کرتی ہیں۔ عام تقویت کے لئے بھی اچھی ہیں +

شربت دق گاؤزباں دو تولہ، صندل سفید دو تولہ، عود صلیب دو تولہ، تخم خشخاش دو تولہ، اصل السوس مقشر ایک تولہ، بادیان ایک تولہ تخم خطمی ایک تولہ، گل سرخ ایک تولہ، مویز منقٰی ۲۵ دانہ، پوست خشخاش مسلم ۵ عدد۔ سب دواؤں کو رات کو تین پاؤ پانی میں بھگو دیں، علی الصباح جوش دیکر چھان کر حسب معمول ایک سیر شکر میں شربت کا قوام تیار کریں۔ مقدار خوراک دو تولہ تازہ پانی یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:۔ سل کی کھانسی کے لئے یہ شربت نہایت مفید ہے، سینہ کے زخم کو بھرتا ہے، عام صحت کو بھی بحال کرتا ہے +

جناب حکیم محمد فرزند عباس صاحب وارد حال مین پوری

اکسیر دق دانہ الائچی سفید ۲، ماشہ، ناگیسر دو ماشہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، دارچینی قلمی ایک ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، دارفلفل ایک ماشہ، کنکول دو ماشہ، نتر بالا ۵ ماشہ، خس ہندی ۵ ماشہ، بالچھڑ دو ماشہ، گل سیوتی ۷ ماشہ، بادآورد ۷ ماشہ، اگر ایک ماشہ، صندل سفید ۲، ماشہ، تگرا ماشہ، تج قلمی ایک ماشہ، طباشیرہ ماشہ، مغز کنول گٹہ ۵ ماشہ، زیرہ سفید ۲، ماشہ، زیرہ سیاہ ۲، ماشہ، پترج ایک ماشہ، کافور خالص دو ماشہ، کشنیز خشک ا ماشہ ست گلو نو ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چار ماشہ یہ سفوف دو تولہ شربت بنفشہ میں ملاکر استعمال کرائیں +

فوائد:۔ دق کے بخار اور کھانسی کے لئے یہ سفوف میرے خاندانی مجربات میں سے ہے اس سے معدہ اور آنتوں کی حالت بھی درست ہو جاتی ہے +

جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب انصاری مظفر پوری

اکسیر دق طباشیر کبود ایک تولہ، ست گلو ایک تولہ، رومی مصطگی ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد نو ماشہ، ست سلاجیت اصلی نو ماشہ فلفل دراز تین ماشہ، کشتہ مروارید تین ماشہ، چوب صندل سوہن کردہ ۹ ماشہ، سب ادویہ کو خوب باریک کر کے سفوف تیار کریں +

۹۔ رتی یہ اکسیر مربہ آملہ مربہ سیب چار چار تولہ میں ملاکر اوپر سے یہ عرق نوش کریں +

عرق دق تخم کاسنی چار تولہ، گلو سبز ۵ تولہ، پوست نیم چار تولہ، برگ اڑوسہ دس تولہ، بادیان ۵ تولہ، چوب صندل سفید ۵ تولہ، گل بنفشہ ۱۰ تولہ گائے کا دودھ چار سیر، بکری کا دودھ چار سیر، مصری سفید نصف سیر میں حسب دستور عرق کشید کریں اور بقدر ۵ تولہ صبح و شام استعمال کریں + **فوائد:**۔ ان دونوں دواؤں کے استعمال سے خوراک ہضم ہو کر جزو بدن ہونے لگتی ہے، خون زیادہ پیدا ہو کر جسم کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ بخار ٹوٹ جاتا ہے +

تریاق دق طباشیر، شکر تیغال، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس ہر ایک ایک ماشہ، سریشم ماہی چار رتی، نبات سفید ایک تولہ، سب کو خوب باریک کریں، پھر گلاس پر ایک ململ کا کپڑا باندھیں اور اس کپڑے پر دوا کو رکھدیں۔ اوپر سے گدھی یا بکری کا ایک پاؤ دودھ اس طرح ڈالیں کہ دوائیں اس میں حل ہو جائیں، اس کے بعد مریض کو دودھ پلادیں۔ یہ ایک وقت کی خوراک ہے، یہ نسخہ مجھے اپنے استاد ڈاکٹر بری لال صاحب

سے ملاتا تھا۔ اُن کا یہ مجرب نسخہ ہے + **فوائد**:۔ دق کے بخار اور کھانسی کے لئے یہ نسخہ بہت مفید ہے +

جناب حکیم احمد حسن خاں صاحب نظامی کامل طب و جراحت دہلی

حب بلیش میٹھا تیلیہ، فلفل سفید دونوں چیزیں نو نو ماشہ لے کر باریک کپڑے میں پوٹلی بنائیں، پھر سوا سیر بکری کے دودھ میں ڈول جنتر کے طریق پر جوش دیں۔ یہانتک کہ دودھ کا کھویہ بن جائے، اس کے بعد دودھ میں سے پوٹلی نکال کر دواؤں کو باریک پیس لیں اور چنے سے ذرا چھوٹی گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح کے وقت بکری کے دودھ کیساتھ مریض کو کھلائیں +

فوائد:۔ اُستاذی حکیم مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم پروفیسر طبیہ کالج دہلی نے یہ نسخہ مجھ کو عنایت فرمایا تھا، وہ فرماتے تھے کہ اُنہوں نے اسے دق وسل کے بہت سے مریضوں پر آزمایا ہے، مجھے بھی اس نسخہ کے تجربہ کا موقع ملا ہے، اور اُسے مفید پایا ہے +

حب فادزہر مروارید ناسفتہ، فادزہر معدنی خطائی، ورق نقرہ، صمغ عربی، چاروں دوائیں ہموزن لے کر تین دن تک عرق بید مشک اور عرق کیوڑہ میں حل کریں، پھر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی ہمراہ شیرہ بیخ کدو دراز، ماشہ فلفل سیاہ ۵ عدد (پانی میں نکال کر) کھلائیں + **فوائد**:۔ یہ نسخہ بھی اُستاد مرحوم کے مجربات میں سے ہے لیکن میں نے اس کا تجربہ نہیں کیا، اُمید ہے کہ دق وسل کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں بھی مفید ہونگی۔ اُستاد مرحوم نے فرمایا تھا کہ یہی گولیاں مریض سوزاک کو بھی بہت فائدہ پہونچاتی ہیں۔ لیکن شیروں میں شیرۂ بیخ انجبار کا اضافہ کردینا چاہیئے +

قرص دق مروارید ناسفتہ، زمرد سبز، یاقوت رمانی، زہر مہرہ خطائی، کہربا شمعی، لعل بدخشانی، یشب سفید، کافور قیصوری ہر ایک ڈھائی ماشہ، بیخ انجبار، صندل سفید، گل ارمنی ہر ایک پونے دو ماشہ، رب السوس، صمغ عربی، کتیرا، نشاستہ گندم، سرطان محرق، گل نیلوفر، طباشیر سفید، پوست خشخاش، گل گاؤزباں ہر ایک چار ماشہ، زعفران خالص پونے چار رتی، سب مجربات کو عرق گلاب میں کھرل کریں کہ مثل سرمہ ہو جائیں۔ پھر دیگر ادویہ کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور لعاب بہدانہ سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں +

فوائد:۔ یہ گولیاں مدقوق ومسلول کے لئے نہایت مفید ہیں۔ دل کی تقویت کا اس میں خاص لحاظ رکھا گیا ہے +

جناب حکیم سید محمد ریاض الحسن شاہ گیلا ایڈیٹر "حکمت" شاہ کوٹ

سفوف طباشیر طباشیر ایک تولہ، ست گلوئے ایک تولہ، رب السوس ایک تولہ، گل سرخ نو ماشہ، کشتہ ابرک سفید چھ ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، ورق نقرہ تین ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر ورق نقرہ اور کشتہ ابرک ملائیں۔ پھر خوب کھرل کریں۔ مقدار خوراک نصف ماشہ صبح وشام ہمراہ عرق شیر مرکب +

فوائد:۔ حرارت دق کو کم کرتا ہے، دل و دماغ کو قوت دیتا ہے، سینے کی جلن اور پیاس کو دور کرتا ہے، طبیعت میں فرحت پیدا کرتا ہے +

عرق شیر جدید گل گڑھل پانچ تولہ، دانہ ہیل خورد دو تولہ، عناب ایک پاؤ، آبریشم مقرض ۵ تولہ، گاؤزباں ۱۰ تولہ، خس ۱۰ تولہ، ہیلگری ۵ تولہ، کشنیز دس تولہ، انجبار دس تولہ، ناگرموتھا ۱۰ تولہ، گل نیلوفر ۱۰ تولہ، بیخ جوانسہ دس تولہ، سیب بارہ عدد، انگور نصف سیر، چھلکہ سنگترہ ۱۰ تولہ، بیخ کاسنی ۱۰ تولہ، مویز منقی ایک پاؤ۔ کوٹنے کی دواؤں کو کوٹ لیں اور پھلوں کو مسل لیں۔ پھر عرق گاؤزباں چار بوتل عرق بید مشک چار بوتل، عرق گلاب چار بوتل، بکری کا دودھ ساڑھے تین سیر، پانی چار سیر میں چوبیس گھنٹہ بھگو کر بارہ بوتلیں عرق کشید کریں +

خوراک:۔ ایک چھٹانک صبح وشام مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:۔ نفث الدم (خون تھوکنا) دل کی کمزوری، پسینہ کی کثرت اور حرارت بخار کے لئے مفید ہے، آنتوں کی دق کے لئے اس عرق میں مروڑ پھلی ایک پاؤ ملا کر عرق کشید کریں، اسہال درد امعاء کو فوراً روک دیتا ہے +

حب دق الاطفال مروارید ناسفتہ ۴ رتی، زہر مہرہ خطائی ۲ ماشہ، کہربا شمعی ۳ ماشہ، نارجیل دریائی ۶ ماشہ، طباشیر کبود، حجر الیہود، پوست ہلیلہ زرد

دانہ الائچی خورد، زرورد، مغز کنول گٹہ ہر ایک ۶ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر عرق گلاب میں مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح وشام ایک ایک گولی ماں کے دودھ یا عرق گلاب میں گھسکر پلا دیا کریں +

فوائد:- دق الاطفال کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بچوں کی کمزوری کو رفع کرتی ہیں قے، و اسہال کو روکتی ہیں +

جناب حکیم علی حیدر صاحب حکیم حاذق

عرق سل مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیارین، مغز تخم خربوزہ، تخم خشخاش سفید، گل گاؤزبان، برگ بید سادہ، کشنیز خشک، صندل سفید، صندل سرخ، کھوہ خشک، صمغ عربی، کتیرا ہر ایک تین تولہ، تخم خشخاش سیاہ، گل نیلوفر، خاکسی، گل بانسہ، گل گڑھل، تخم پیٹھہ ہر ایک دس تولہ، سب چیزوں کو چھ سیر پانی میں بارہ گھنٹے تک بھگوئیں، پھر آب برگ خرفہ سبز، آب بارتنگ سبز، آب کدو شیریں، آب خیار، آب پیٹھہ ہر ایک آدھ سیر، عرق گلاب، عرق بید سادہ، عرق نیلوفر ہر ایک دو سیر، بکری کا دودھ پانچ سیر مصری آدھ سیر شامل کر کے حسب معمول عرق کشید کریں اور نیچے پیر زعفران اصلی ڈیڑھ ماشہ کافور تین ماشہ پوٹلی بنا کر رکھیں + مقدار خوراک ۱۰ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:- دق کے مریضوں کے لئے یہ عرق نہایت مفید ہے، مریض کو کمزور نہیں ہونے دیتا سل بطنی کے مریضوں کے لئے بھی یہ عرق مفید ثابت ہوا ہے +

از جناب حکیم ڈاکٹر مولوی غوث محی الدین صاحب ایل سی پی ایس حیدرآباد دکن



لعوق ریہ خاکستر سرطان دو ماشہ، رب السوس، صمغ عربی، کتیرا سفید، طباشیر، دانہ الائچی خورد، ست گلو اصلی، کہربا شمعی، ہر ایک چار ماشہ، سب چیزوں کو باریک پیس کر شربت بنفشہ میں ملائیں، اور مریض کو بقدر ضرورت چاٹنے کی ہدایت کردیں۔ اگر ضرورت ہو تو گلو سبز، اصل السوس مقشر ۳-۳ ماشہ اور برگ اڑوسہ ۳ عدد کے خیساندہ میں شربت اعجاز دو تولہ ملا کر اس چٹنی کے ساتھ پلائیں +

فوائد:- یہ دوائیں پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہیں اور بخار لازم کو روکتی ہیں اور عام قوت پہنچاتی ہیں

قرص سریشم ماہی طباشیر سفید، سرطان محرق، تخم خشخاش سفید، تخم کاہو، تخم خرفہ سیاہ، کتیرا سفید ہر ایک ایک تولہ، کہربا شمعی، رب السوس، غنچہ گل سرخ ہر ایک نو ماشہ، مغز تخم خیارین دو تولہ، صمغ عربی، لب محرق، سریشم ماہی ہر ایک ۴ ماشہ، کافور قیصوری ۲ ماشہ، زعفران کشمیری، ابریشم مقرض ہر ایک ۱ ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر ہرے بارتنگ کے پانی میں ایک ایک ماشہ کی ٹکیاں بنالیں اور تین ٹکیاں عرق شیرہ تولہ کے ساتھ دیں +

فوائد:- یہ قرص دق وسل کے ابتدائی درجہ میں بہت کارآمد ہیں، کھانسی اور بخار کو کم کرتے ہیں +

حب اسہال دقی مروارید ناسفتہ، کہربا، صندل سفید، یاقوت رمانی سائیدہ، زہر مہرہ خطائی سائیدہ، طباشیر، ابریشم مقرض، سرطان سوختہ، بیخ انجبار، دم الاخوین، مغز بہدانہ، نشاستہ، شادنج عدسی مغسول، حب الآس، صمغ عربی، کتیرا، رب السوس بد سوختہ، اقاقیا، ریشہ برگد، گل داغستانی، گل مختوم، گل ارمنی، طراثیث ہر ایک ایک ماشہ، مغز تخم کدو شیریں، مغز تخم خیارین، کاہو مقشر ہر ایک تین ماشہ، افیون، زعفران کشمیری ہر ایک ایک رتی، کافور قیصوری ایک ماشہ، سائیدہ دواؤں کو چھوڑ کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ پھر سب چیزوں کو عرق گلاب میں کھرل کر کے لعاب بہدانہ اور لعاب اسپغول کی مدد سے موٹھ کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور ۲ ماشہ یہ گولیاں عرق بادیان یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ مریض کو کھلائیں +

فوائد:- یہ گولیاں دق کے مریض کے دستوں کو آہستہ آہستہ بند کردیتی ہیں، معدہ اور آنتوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم سید محمد مہدی صاحب نقوی امروہوی

قرص کافور لولوی مروارید ناسفتہ نو ماشہ، طباشیر کبود نو ماشہ، کتیرا نو ماشہ، نشاستہ گندم نو ماشہ، گل سرخ ۱۳ ماشہ، صندل سفید ۱۳ ماشہ

صندل سرخ ۱۳ ماشہ، گل نیلوفر ۱۳ ماشہ، کشنیز خشک ۱۳ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۱۳ ماشہ، مغز تخم تربوز ۱۳ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں ۱۳ ماشہ، کافور قیصوری سوا دو ماشہ، کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور خاکسی چار ماشہ، برگ گاؤزباں چار ماشہ، گلوئے سبز چھ ماشہ ابریشم مقرض دو ماشہ، برگ تلسی سبز ۵ اعدد، پانی ۵ اسیر میں اُبال کر چھان لیں، اور شربت اعجاز ملا کر چار قرصوں کیساتھ استعمال کرائیں اور سات کورے ٹھیکرے آگ میں سرخ کر کے پانی میں بجھالیں، اور پیاس کے وقت یہ پانی دیتے رہیں +

فوائد:- یہ دوا حمیٰ لازم کے لئے میرے خاندانی مجربات میں سے ہے، آنتوں کی دق میں بھی اسکے فوائد قابل لحاظ ہیں +

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب صدیقی، مدیر "حبیب الاطباء"

اکسیر دق

نیم کے تازہ پتوں کا پانی نکال کر مقطر کریں، اس کے بعد ہڑتال ورقی ایک تولہ لیکر انگارے پر رکھیں اور نیم کا پانی آہستہ آہستہ جذب کریں۔ یہانتک کہ پانی ختم ہوجائے، پھر پاؤ بھر نیم کا نغدہ بنا کر ہڑتال کا یہ ٹکڑا اس میں رکھیں اور ۷ مرتبہ گل حکمت کر کے سکھائیں اور پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں، سرد ہونے پر احتیاط سے نکالیں کشتہ سفید برآمد ہوگا +

خوراک ایک چاول مناسب بدرقہ کیساتھ، بدرقہ عمر اور موسم کے لحاظ سے تجویز کرنا چاہیئے +

فوائد:- یہ کشتہ دق کے جراثیم کو مارتا ہے اور اسکے استعمال سے مریض کی عام صحت بھی جلد اچھی ہونی شروع ہوجاتی ہے +

اکسیر سل

جوہر مازو، کشتہ سنگ جراحت (منڈی بوٹی والا) کافور بھیم سینی نو ماشہ سب چیزوں کو اچھی طرح کھرل کر کے رکھیں اور دن میں تین مرتبہ دو دو رتی یہ دوا ایک تولہ شربت اعجاز میں ملا کر چٹائیں +

فوائد:- سل کا خون روکنے میں یہ دوا عجیب الاثر ہے آٹھ دس روز میں خون کا آنا قطعی بند ہوجاتا ہے، حرارت بھی کم ہوجاتی ہے +

جناب حکیم وزیر چند صاحب نندہ پنشنر۔ بسوہلی

عرق دق خاص

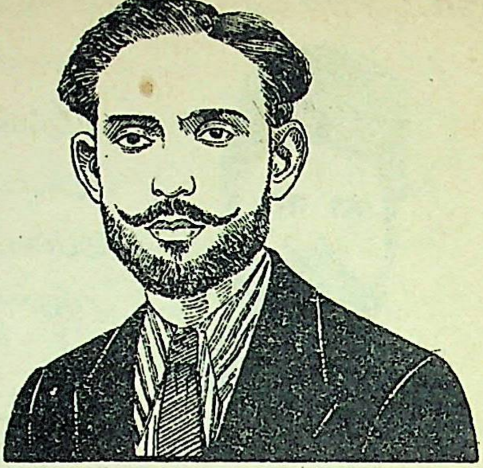
برگ درخت سفیدہ ایکپاؤ، برگ نیم نورستہ ایکپاؤ، کافور ایک چھٹانک، اجوائن دیسی ۳ تولہ، گلو تازہ نیم کوفتہ ۴ تولہ، چرائتہ شیریں ۴ تولہ، عناب ولایتی ۲۰ تولہ، زیرہ سفید ۱۰ تولہ، کالی زیری نیم کوفتہ ۲۰ تولہ، اکاس بیل ۸۰ تولہ، گل بنفشہ ۲۰ تولہ، گاؤزباں ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو تگنے پانی میں ڈال کر ۲۴ گھنٹے تک بھگوئے رکھیں، پھر حسب معمول ان کا عرق کشید کر کے اسی قدر دواؤں میں یہ عرق شامل کریں اور دوبارہ عرق کھینچیں + خوراک دو تولہ سے ۵ تولہ تک تازہ پانی میں ملا کر مناسب بدرقہ کیساتھ +

فوائد:- یہ نسخہ ایک بزرگ کا عطیہ ہے مگر مجھے اسکی دوائیں ابھی تک دستیاب نہیں ہوئیں کیونکہ جہاں سفیدہ کے درخت ہوتے ہیں وہاں نیم کا درخت نہیں ملتا اور جہاں نیم کے درخت ملتے ہیں وہاں سفیدہ کے درخت پیدا نہیں ہوتے لیکن اس نسخہ کی وہ بہت تعریف فرماتے تھے ان کا بیان ہے کہ اس عرق کے استعمال سے مریض اپنی طبیعت سنبھلتی ہوئی محسوس کرتا ہے، دوسرے روز بھوک زیادہ محسوس ہوتی ہے تیسرے روز ایک دو دست آتے ہیں۔ چوتھے روز مریض کی طبیعت ہشاش بشاش معلوم ہوتی ہے، اس عرق کے دوران استعمال میں مریض کو عمدہ قسم کے چاول تازہ دودھ کے ساتھ دینے چاہئیں +

کشتہ سم الفار دق

سم الفار سفید چار تولہ، ریزہ ریزہ کریں پھر کسی مٹی کے سکورہ میں دو تولہ گندہک آملہ سار میں بچھائیں اور سم الفار اس پر رکھیں، پھر دو تولہ پسی ہوئی گندہک کی اوپر تہ دیکر مرتبان کو گل حکمت کریں اور ۴۰ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہوجانے پر سم الفار نکال لیں اور باریک پیس کر رکھیں + خوراک ایک چاول بکری کے دودھ کے ساتھ +

فوائد:- میں نے اس کشتہ کو چھ سات مریضوں پر آزمایا ہے۔ دو تین مریض عورتیں جو دق کے ابتدائی درجہ میں تھیں اس سے مستفید ہوئیں، لیکن جو مریض تیسرے درجہ میں تھا اُسکو یہ کشتہ موافق نہیں آیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس کشتہ کو مناسب بدرقوں کے ساتھ استعمال کرایا جائے تو پہلے اور دوسرے درجہ میں کامیابی یقینی ہے +



جناب حکیم محمد حسن صاحب ۔ بسی سرہند ۔ پٹیالہ

شربت سرطان سرطان مغسول ۱۰ تولہ، برگ اڑوسہ ۱۰ تولہ، تخم خشخاش، گل اڑوسہ، تخم خطمی، تخم خبازی، گاؤزبان، گل بنفشہ، گل گاؤزبان اصل السوس مقشر، بہدانہ، عناب، سپستان ہر ایک ایک تولہ تمام چیزوں کو رات بھر ڈیڑھ سیر ماء الجبن میں بھگو کر صبح ہلکی آنچ پر جوش دیں جب آدھا پانی رہ جائے تو چھان کر ایک سیر قند سفید میں شربت کا قوام تیار کریں۔ اور دن بھر میں دو دفعہ دو دو تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان میں ملا کر پلائیں + **فوائد**:۔ دق کے بخار کے لئے یہ شربت از حد مفید ہے ۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے، کھانسی کو کم کرتا ہے +

حب دق مغز تخم کرنجوہ، ست گلو، طباشیر، صمغ عربی بریاں، سرطان سوختہ، حب قرطم ہر ایک چھ ماشہ، رب السوس، کشتہ مرجان ہر ایک نو ماشہ زعفران ایک ماشہ، سب چیزوں کو اتنا کھرل کریں کہ اسمیں ایک بوتل عرق گلاب صرف ہو جائے، پھر چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام دونوں وقت ہمراہ شربت سرطان دیں +

فوائد:۔ یہ گولیاں دق کی حرارت کو کم کرتی ہیں اور کمزوری کو رفع کرتی ہیں +

عرق سل ودق برگ گاؤزباں، برگ بنفشہ، گل نیلوفر، صندل سفید، گل خطمی، گل منڈی، برگ اڑوسہ، ہر ایک ۱۰ تولہ سب چیزوں کو دس سیر گائے کے دودھ میں ۱۲ گھنٹے تک بھگوئیں۔ پھر تراشہ کدو شیریں اور تراشہ پیٹھہ پاؤ پاؤ بھر شامل کر کے حسب معمول عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۵ تولہ ہمراہ شربت خشخاش یا شربت زوفا دو تولہ +

فوائد:۔ سل ودق کے مریض کی تسکین کے لئے یہ عرق مفید ثابت ہوا ہے۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے۔ پھیپھڑوں کے زخم کے بھرنے میں مدد دیتا ہے

جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم، آر، ایس (لندن) ایف، ٹی، ایس، ایم، ایم، بی، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

قرص کافور سرطانی سرطان سوختہ ۶ ماشہ، شاخ مرجان سوختہ ۳ ماشہ، عقیق سوختہ ۳ ماشہ، صدف مروارید تین ماشہ، کہربا شمعی ۳ ماشہ گل ارمنی ۳ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، گل مختوم تین ماشہ، تخم خشخاش سفید تین ماشہ، تخم خشخاش سیاہ ۳ ماشہ، مغز تخم خیارین ۵ ماشہ، مغز تخم خربزہ پانچ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں ۵ ماشہ، مغز پیٹھہ ۵ ماشہ، کتیرا تین ماشہ، رب السوس تین ماشہ، صمغ عربی تین ماشہ، افیون ۱ ماشہ زعفران ایک ماشہ، کافور دو ماشہ، سب کو پیس کر لعاب سریشم ماہی ملا کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں، خوراک ایک مثقال (۴½ ماشہ)

چار چار قرص صبح وشام دونوں وقت عرق ہرا بھرا ۷ تولہ اور شربت اعجاز دو تولہ کے ساتھ کھلائیں +

فوائد:۔ سل ودق وتپ محرقہ وکھانسی کے لئے مفید ہیں وحمیات محرقہ ونفث الدم (خون تھوکنے) کے لئے اکسیر ہیں +

عرق سل ودق گل سرخ، گل گاؤزباں، گل نیلوفر، تخم خرفہ، تخم کاہو، تخم خیارین، تخم تربوز، تخم کشنیز، تخم خطمی تخم خبازی ہر ایک ۲ تولہ برگ کاہو، برگ کاسنی، برگ بید، بارتنگ، ہر ایک چار تولہ، گل بنفشہ، تخم کاسنی، صندل سفید ہر ایک نو تولہ تخم خیارین تخم کدوئے شیریں، جو مقشر ہر ایک تیس تولہ، عرق نیلوفر، عرق شاہترہ، عرق کیوڑہ، عرق بید مشک، عرق کاسنی، عرق گلاب ہر ایک ۳ بوتل سب ادویہ کو عرقیات میں بھگو کر سات بوتل عرق کشید کریں۔ خوراک ۷ تولہ صبح، ۷ تولہ شام +

فوائد:۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ عرق سل ودق کے بخار کو زائل کر دیتا ہے اور اس سے عام تقویت بھی حاصل ہوتی ہے +

جناب حکیم محمد حیات صاحب ثابت خانکی ہیڈ

سفوف اکسیر فقیری اجوائن دیسی، گلو سبز، چرائتہ، شاہترہ، فلفل سیاہ، مغز کرنجوہ، فلفل دراز، نمک لاہوری، سب دوائیں بموزن لے کر

سفوف بنالیں، خوراک تین ماشہ ہمراہ عرق گلو یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:- کہنہ بخار اور دق کی اکثر حالتوں میں مفید و مجرب ہے +



دوائے گئودنتی ہڑتال گئودنتی، ہڑتال طبقی، سنکھ ہر ایک ایک تولہ، تینوں دواؤں کو آب کھٹکل بوٹی دھائی سیر میں کھرل کریں، پھر آب گلو سبز ایک پاؤ میں کھرل کر کے چار سیر اُپلوں کی آگ ایسی جگہ دیں۔ جہاں ہوا نہ پہونچ سکے۔ جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو دوا نکال لیں اور کھرل کر کے رکھیں اور ایک رتی یہ دوا منقے میں بھر کر عرق گاؤزباں پانچ تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں قابض اور گرم اشیاء اور جماع سے پرہیز کرائیں +

فوائد:- چالیس خوراک سے پرانے سے پرانا بخار کھانسی، دق، سل، دمہ رفع ہو جاتا ہے

اکسیر تپ دق ابتدائی کشتہ سرطان ۶ ماشہ، کشتہ مونگا ۶ ماشہ، کشتہ ابرک سفید ۶ ماشہ، کشتہ ابرک سیاہ ۶ ماشہ، مغز تخم خطمی ۶ ماشہ، زہر مہرہ ۶ ماشہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، کشتہ سنگ یشب ۶ ماشہ، سفوف ورق نقرہ ۳ ماشہ، شکر تیغال، گل غافث، گل نیلوفر، تخم خبازی، رب السوس، مغز کشنیز، گل انار، تخم خرفہ، باقلا ہر ایک ۶ ماشہ، خوب کلاں مصفےٰ و مدبر ایک تولہ، تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر حفاظت سے رکھیں اور خاکسی مدبر بعد میں ملالیں، صبح و شام تین ماشہ یہ سفوف ہمراہ شربت فرماد رس تین تولہ عرق شیر ۱۰ تولہ استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو فی خوراک ۳ ماشہ بھوسی اسپغول اضافہ کریں۔ اگر کھانسی ہو تو گوند کیکر گوند کتیرا چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر تمام سفوف میں ملالیں + **فوائد:-** چالیس روز کے استعمال سے تپ دق کے ابتدائی درجہ کے مریض کو اس سے فائدہ ہو جاتا ہے +

جناب حکیم مولوی کبیر احمد صاحب مہنگانوی

قرص دق و سل مغز تخم خیارین، مغز کدوئے شیریں، مغز تخم پیٹھہ، مغز تخم تربوز، تخم کاسنی، تخم کاہو، مقشر، تخم خرفہ سیاہ، تخم بالنگ، کافور خالص، خاکستر سرطان ہندی، زعفران خالص، کتیرا، رب السوس ولایتی، نشاستہ، سب چیزیں ہموزن لے کر جنگلی گوبھی کے پانی میں ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ کے قرص بنالیں +

شربت مسلول گل اڑوسہ، کوکنار مسلم، خشخاش سفید، خشخاش سیاہ ہر ایک پانچ تولہ، دواؤں کو دو سیر عرق بید سادہ میں بھگو کر ایک سیر قند سفید میں شربت کا قوام بنائیں اور دوران قوام میں سریشم ماہی ایک تولہ عرق گاؤزباں میں گھول کر اور شیرۂ مغز پستہ دو تولہ اضافہ کر دیں + **ترکیب استعمال:-** دو عدد قرص دق و سل ہمراہ خیسانده برگ گوبھی صحرائی نو ماشہ، کوکنار مسلم دو عدد، برگ بانسہ نو ماشہ، عرق بید سادہ پندرہ تولہ اور شربت مسلول ۳ تولہ

دوائے نفث الدم سنگ جراحت، مروارید، کوکنار، دم الاخوین، کہربائے شمعی، بیخ انجبار، تخم خرفہ سیاہ، نشاستہ، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں، اور چار ماشہ یہ سفوف اور پر والے خیسانده کے ساتھ دیں +

ہمدرد دواخانہ یونانی کی طیار کردہ دوائیں قرص سحر و مارالحیات سے بھی اکثر مریضوں نے معتدبہ فائدہ حاصل کیا ہے میرا تجربہ شاہد ہے

جناب حکیم مختار احمد صاحب، لاہور

اکسیر سل و دق سیماب مصفےٰ دو تولہ، گندھک آملہ سار ایک تولہ، دونوں چیزوں کو کھرل کر کے کجلی بنالیں۔ پھر اس میں مندرجہ ذیل چیزیں شامل کر کے خوب کھرل کریں۔ ورق طلا ۳ ماشہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ ابرک سیاہ ایک تولہ، کشتہ ابرک سفید ایک تولہ، کشتہ مرجان ایک تولہ، کشتہ قلعی ایک تولہ، کشتہ سنکھ ایک تولہ، گیرو ایک تولہ۔ جب یہ سب چیزیں ایک ذات ہو جائیں تو آب برگ سرس دس تولہ اس میں جذب کر دیں۔ پھر دو بڑے سیبوں میں یہ مرکب بند کر کے گل حکمت کریں اور کسی ایسے گڑھے میں صرف دس سیر اُپلوں کی آگ دیں جو ہوا سے محفوظ ہو۔ سرد ہونے پر دوا نکال لیں اور سفوف کر کے محفوظ رکھیں۔ یہ ایک نہایت مجرب اکسیر آپ کے پاس تیار رہے +

مقدار خوراک: ایک رتی صبح ایک رتی شام یہ دوا شربت کرشمہ ۵ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

پرہیز: مریض کو کسی قسم کی غذا یا پھلوں سے پرہیز کرانے کی ضرورت نہیں جس چیز کو مریض کا دل چاہے بلا تامل اسے کھلائیں۔

شربت کرشمہ برگ بانسہ ۱۰ تولہ، گاؤزباں ۳ تولہ، اصل السوس مقشر ۳ تولہ، پرسیاؤشاں ۳ تولہ، خطمی ۲ تولہ، سپستاں ۳ تولہ، صمغ عربی دو تولہ، کتیرا دو تولہ، قند سفید دو سیر۔ صمغ عربی اور کتیرا کے سوا باقی دواؤں کو دو سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا رہ جائے تو اسے صاف کرلیں، اور قند سفید ڈال کر بطریق معروف شربت تیار کریں۔ آگ سے نیچے اتار کر صمغ و کتیرا باریک سفوف کر کے ملا دیں اور ٹھنڈا ہونے پر بوتل میں بھر لیں۔ یہی شربت "اکسیر سل و دق" کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

فوائد: یہ دونوں دوائیں سل و دق کی تمام حالتوں میں اپنا پورا اثر دکھاتی ہیں۔ بخار اور کھانسی کو رفع کرتی ہیں۔ عام جسمانی قوتوں کو بحال کرتی ہیں، بھوک بڑھاتی ہیں۔

از جناب حکیم حافظ محمد صادق صاحب، حاذق

عرق کیمیا گلو سبز ایک سیر، گل نیلوفر آدھ سیر، گل اڑوسہ آدھ سیر، گاؤزباں آدھ سیر، تخم کاسنی آدھ سیر، اصل السوس مقشر دو تولہ، مویز منقیٰ پاؤ بھر۔ بارہ سیر پانی میں بھگو کر ۶ سیر عرق کشید کریں، اور مصطگی رومی، صندل سفید، طباشیر نقرہ ہر ایک ۶ ماشہ، زعفران ۱۰ ماشہ کی پوٹلی باندھ کے نیچہ میں رکھیں۔ یہ عرق بقدر پانچ تولہ صبح، دوپہر، شام تینوں وقت استعمال کریں اور آدھ سیر بکری کے دودھ میں دو تولہ نشاستہ گندم اور ۶ ماشہ روغن بادام ڈال کر حریرہ پکائیں اور بطور غذا استعمال کرائیں۔

فوائد: یہ عرق دق و سل کے کمزور مریضوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے، کھانسی کو روکتا ہے۔

شربت پالک تخم پالک ۵ تولہ، بیخ انجبار ۵ تولہ، حب الآس ۳ تولہ، پوست خشخاش، مغز خیارین تین تولہ، مغز کدوئے شیریں تین تولہ، خشخاش سفید ۳ تولہ، برگ گاؤزباں ۳ تولہ، مغز خربوزہ ۳ تولہ، گل خشخاش تین تولہ، تخم خرفہ سیاہ ۲۰ تولہ، اصل السوس مقشر ۳ تولہ سب چیزوں کو دو سیر پانی میں بھگو کر جوش دیں، پھر صاف کر کے ایک سیر قند سفید میں شربت بنا لیں، مقدار خوراک ۴ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ یا عرق کیمیا کے ساتھ۔ **فوائد:** کھانسی کے لئے مفید ہے کمزوری کو رفع کرتا ہے۔

جناب حکیم عتیق القدیر صاحب چشتی، تجارہ، ایڈیٹر "مسیح الزماں"

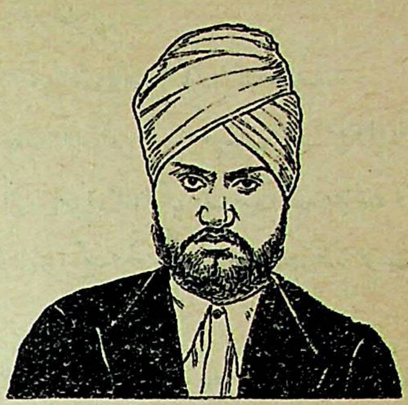
اکسیر نفث الدم رب السوس سائیدہ ایک ماشہ، کتیرا سائیدہ ایک ماشہ، گل ارمنی سائیدہ ایک ماشہ، سنگجراحت سائیدہ ایک ماشہ، گیرو سائیدہ ایک ماشہ، شربت خشخاش ایک تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ اوپر سے تخم خیارین نیم کوفتہ ۶ ماشہ، تخم کاسنی نیم کوفتہ ۶ ماشہ، شکاعی نیم کوفتہ چار ماشہ، بادآورد نیم کوفتہ ۴ ماشہ، گلو سبز نیم کوفتہ پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور شربت بنفشہ ۳ تولہ ملائیں اور خاکسی ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں۔

فوائد: اس کے چند روزہ استعمال سے دق و سل کا استیصال ہو جاتا ہے، خون تو تین چار خوراکوں سے ہی بند ہو جاتا ہے کھانسی و بخار کو بھی رفتہ رفتہ آرام ہو جاتا ہے۔

عرق حمیات کہنہ گلو تازہ ۱۰ تولہ، برگ بانسہ ۱۰ تولہ، پرسیاؤشاں دس تولہ، برگ بید سادہ بیس تولہ، گل گاؤزباں چار تولہ، برگ گاؤزباں چار تولہ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ، شکاعی ۴ تولہ، غافث مغربی ۴ تولہ، گل بنفشہ ۴ تولہ، تخم خطمی ۴ تولہ، تخم خیارین ۵ تولہ، تخم خربزہ پانچ تولہ، تخم خشخاش سفید پانچ تولہ، مغز باقلا ۵ تولہ، بیخ بادیان ۵ تولہ، تخم کشوث در پارچہ بستہ ۳ تولہ، بادرنجبویہ تین تولہ، سب چیزوں کو دس سیر پانی میں چوبیس گھنٹے بھگوئیں۔ پھر چار سیر عرق کشید کریں اور نیچہ میں، رب السوس ایک تولہ، شکر تیغال ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، طباشیر سفید ایک تولہ ست گلو ایک تولہ، نبات سفید ۴ تولہ، کوٹ چھان کر پوٹلی بنا کر رکھیں۔ خوراک پانچ تولہ ہمراہ شربت اعجاز دو تولہ صبح و شام۔

فوائد: سل و دق و بخارات کہنہ اور پھیپھڑے کی کمزوری وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

جناب حکیم جوند سنگھ صاحب حاذق الحکما، حویلی ضلع منٹگمری



اکسیر سل و دق

عقیق سُرخ، سنکھ، مرجان، کوڑہ، سنگ جراحت، ابرک سفید ابرک سیاہ، سنگِ یشب، زہر مہرہ سبز، ہر ایک دو تولہ، سب چیزوں کو آب اجوائن، آبِ بانسہ، آب گلو، آبِ نیم، آبِ کریخوہ، آبِ کنوار، آبِ مکوہ آبِ کاسنی، آبِ زرشک، شیر مادہ خر، اور بکری کے دودھ (ہر چیز دس دس تولہ) میں باری باری کھرل کرکے دس دس سیر اپلوں کی آگ دیں۔ اس طرح دس آنچیں دیکر کشتہ بنائیں۔ پھر اس میں ایک تولہ کشتہ مروارید شامل کرلیں۔ اکسیر سل ودق تیار ہے +

خوراک ایک رتی سے دو رتی تک مناسب بدرقوں کے ساتھ +

فوائد:- یہ اکسیر معالج کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار ہے جس سے وہ مریض کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے، پہلے اور دوسرے درجہ میں تو اس کے فوائد حیرت انگیز ہیں۔ میں نے اسکو بارہا آزمایا ہے اور اکثر مفید پایا ہے، یہ اکسیر خون کے سمّی مواد کو زائل کرتی ہے، دل کو قوت دیتی ہے، جگر کی گرمی کو رفع کرتی ہے +

جناب حکیم ابو قمر محمد ایوب صاحب کونندی

عرق مسلول

شیر خر، شیر گاؤ، شیر بز سیاہ، آب مکوہ سبز، آب گلوئے سبز، آبِ پیٹھہ، آب کاسنی سبز ہر ایک چالیس تولے، برگ گاؤزبان، گل گاؤزباں خس، تخم خطمی ہر ایک ۸ تولہ، گل بنفشہ، گل منڈی، تخم پالک، تخم کاسنی ہر ایک پانچ تولہ۔ ۵ سیر پانی میں سوکھی دواؤں کو بارہ گھنٹے ترکرکے دواؤں کے پانی اور دودھ شامل کریں، اور حسب معمول عرق کشید کریں۔ خوراک پانچتولہ ہمراہ حبوب سل ۲ عدد

حبوب سل

رب السوس، شکر تیغال، سندرس، کہربائے شمعی، دم الاخوین، گل ارمنی، مغز کدوئے شیریں، تخم کاہو، ہر ایک ۶ ماشہ، طباشیر ست گلو ۴-۴ تولہ، پوست کوکنار، اقاقیا ۳-۳ ماشہ، افیون ایک ماشہ، گوند ببول ایک تولہ، سرطان ہندی سوختہ دو تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر لعاب بہدانہ سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں + ۲ گولیاں عرق مسلول ۵ تولہ اور شربت اعجاز دو تولہ کیساتھ صبح و شام کھلائیں +

فوائد:- عرق مسلول اور حبوب سل دونوں دوائیں سل و دق کے مریضوں کے لئے آزمائی ہوئی ہیں، سل کی کھانسی جو اکثر مریض اور اسکے تیمارداروں کو پریشان کردیتی ہے، ان دواؤں کے استعمال سے کم ہوجاتی ہے۔ بیمار کی حالت گرنے نہیں پاتی بخار کم ہونے لگتا ہے +

سفوف مسلول

صمغ عربی ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، مغز بہدانہ ۶ ماشہ، تخم خشخاش سیاہ ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ تخم خطمی ۶ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، طباشیر ۴ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، تخم خبازی ۴ ماشہ، تخم خرفہ ۴ ماشہ، مغز تخم خیارین ۴ ماشہ مغز تخم کدوئے شیریں ۴ ماشہ، گل ارمنی ۴ ماشہ، گل مختوم ۴ ماشہ، گل قبرسی ۴ ماشہ، عصارہ بارتنگ ۴ ماشہ، زعفران ایک ماشہ، سرطان سوختہ ایک تولہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور ۶ ماشہ یہ سفوف ۹ ماشہ شیرہ تخم خرفہ سیاہ کے ساتھ صبح کے وقت مریض کو دیں۔ شیرہ کو شربت ناگ پھنی دو تولہ سے میٹھا کرلینا چاہیئے +

فوائد:- یہ سفوف پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے، کھانسی کو کم کرتا ہے اور مریض کی قوت کو قائم رکھتا ہے +

نوٹ:- ناگ پھنی کا شربت، ناگ پھنی کے سُرخ پکے ہوئے پھلوں کو پانی میں جوش دیکر اور قند سفید شامل کرکے حسب معمول بنالینا چاہیئے۔ (ناگ پھنی کے پھل ۲۰ تولہ قند سفید ۶۰ تولہ) +

جناب حکیم محمد یٰسین صاحب عابد سہاوری، پٹیالہ

عرق دق

کدو سبز ۴۲ تولہ، مغز کریخوہ سبز ۲، تولہ، پوست نیم سبز ۲، تولہ، گل درخت پھلائی ۲، تولہ، گل سُرخ ۲، تولہ، برگ اڑوسہ سفید

۲، تولہ، پیٹھہ سبز ۱۴۴ تولہ، بادیان ۴۴ تولہ، دودھ بکری تازہ آٹھ سیر پختہ، دودھ گاؤ تازہ ۸ سیر پختہ، برادہ صندل سفید ۲ تولہ۔ ۲۰ سیر پانی میں سب چیزوں کو رات کے وقت بھگوئیں۔ صبح ۱۶ سیر عرق کشید کریں۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ، مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:۔ دق کے واسطے عجیب چیز ہے +

سفوف دق معوی

طباشیر سفید ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، مصطگی رومی ایک تولہ، کہربائے شمعی ایک تولہ، کافور بھیم سینی ۶ ماشہ، مروارید ناسفتہ ۶ ماشہ، زعفران کشمیری ۶ ماشہ، مشک خالص ۴ ماشہ، مصری کوزہ ۱۰ تولہ ۸ ماشہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۳ سے ۶ ماشہ تک، صبح و شام شربت صندل ۳ تولہ کیساتھ استعمال کریں +

فوائد:۔ دق معوی کے لئے یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ عام کمزوری کو رفع کرتا ہے ہاضمہ کو درست کرتا ہے +

اکسیر یامینی

صمغ عربی ۴ ماشہ، شکر طبرزد ۴ ماشہ، کتیرا سفید ۴ ماشہ، گل سُرخ چار ماشہ، طباشیر ۴ ماشہ، اصل السوس ۵ ماشہ، نشاستہ ۷ ماشہ، خرفہ ۷ ماشہ، صندل سُرخ دو ماشہ، صندل سفید ۲ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، رب السوس ۔ ماشہ، کافور قیصوری ۱ ماشہ، مغز تخم کدوئے شیریں نو ماشہ، تخم خشخاش سفید نو ماشہ، مغز تخم خیارین ۹ ماشہ، مغز تخم خربوزہ ۹ ماشہ، سرطان سوختہ ۱ تولہ، کوٹ چھان کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں + مقدار خوراک ۷ ماشہ ہمراہ عرق گاؤ زباں ۱۲ تولہ +

فوائد:۔ سل، دق اور پُرانی کھانسی کے لئے یہ قرص بہت مفید ثابت ہوئے ہیں +

جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد اکبر علی حاذق صاحب فاضل طب و جراحت

روغن استخوان بز

استخوان بز جوان (جن میں مغز موجود ہو) سرطان نہری مصفٰے ایک ایک سیر، گل اڑوسہ تین سیر، گل سُرخ دو سیر۔ مٹی کی ایک کوری ہانڈی لے کر اسکے پیندے میں چھوٹا سا سوراخ کریں، اور ہڈیاں پیندے میں بچھا کر ان کے اوپر سرطان کا قیمہ کر کے رکھیں، پھر گل سُرخ اور گل اڑوسہ اوپر بچھا کر ہانڈی کو گل حکمت کریں، پھر بطریق پتال جنتر روغن نکالیں۔ اور پانچ قطروں سے آٹھ قطروں تک روزانہ گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں۔ گدھی کے دودھ کی مقدار اتنی ہونی چاہیئے جو آسانی سے ہضم ہو سکے + **فوائد:۔** سل و دق کے مختلف مدارج میں یہ روغن بہت سی شکایتوں کے لئے مفید ہے کمزوری کو دور کرتا ہے

کشتہ مروارید سونے چاندی والا

مروارید ناسفتہ، شاخ مرجان، ابرک سفید، سرطان مصفٰے، برادہ نقرہ ہر ایک تین ماشہ، برادہ طلا ایک ماشہ، کہربا شمعی دو ماشہ، سب دواؤں کو پہلے باریک کر کے پھر لعاب گھیکوار اور آب بھنگرہ سیاہ ۱۰۔ ۱۰ تولہ میں اچھی طرح کھرل کر کے ٹکیاں بنالیں، اسکے بعد ان کو گلاب کے تازہ پھولوں کے نغدہ میں رکھکر گل حکمت کریں اور سات سیر اُپلوں کی آگ دیں، سرد ہوئے پر ٹکیوں کو عرق گلاب اور عرق بید مشک میں کھرل کر کے رکھیں اور ایک رتی سے دو رتی تک بکری کے دودھ یا شربت خشخاش کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ مدقوق اور مسلول مریضوں کی کمزوری کو رفع کرنے کے لئے یہ کشتہ عجیب الاثر ثابت ہوا ہے کھانسی کو رفع کرتا ہے +

اکسیر صادق

تخم خرفہ سیاہ تین تولہ، نوشادر ۶ ماشہ، دونوں کو کیلے کی جڑ میں بھر کر محفوظ کریں۔ پھر اسکو گل حکمت کر کے گرم تنور یا اُپلوں کی آگ میں ایک پہر تک رکھیں، سرد ہونے پر جڑ میں سے دوا نکال لیں اور پیس کر رکھیں۔ اور ۶ رتی سے ایک ماشہ تک شربت انجبار میں ملا کر دن رات میں دو تین بار دیں +

فوائد:۔ سل کی اکثر قسموں میں یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے، اگر خون بکثرت آرہا ہو تو اسکو روکتی ہے +

جناب حکیم رام ناتھ صاحب، چک جھمرہ

اکسیر سل و دق

سرطان سوختہ دو ماشہ، کشتہ ابرک (آب ترب والا) ۲ ماشہ، ست گلو خانہ ساز ۳ ماشہ، کشتہ سنکھ، کشتہ صدف مروارید، کشتہ مرجان ہر ایک دو ماشہ، کشتہ فولاد ایک ماشہ، سب چیزوں کو کھرل کر کے احتیاط سے رکھیں اور

ایک ماشہ یہ دوا خمیرۂ ابریشم میں ملاکر عرق شیر کے ساتھ دیں + فوائد:- سل کے زخم اور بخار کی شدت کے لئے یہ اکسیر نہایت مفید ثابت ہوئی ہے

دوائے سعال برگ بانسہ ۵ تولہ، سرطان ہندی مصفےٰ ۵ عدد، دونوں چیزوں کو مٹی کے کوزہ میں بند کرکے پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں پھر کھرل کرکے سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ یہ دوا تولہ بھر شہد میں ملاکر چٹائیں .:. فوائد:- سل کی کھانسی کے لئے یہ دوا مفید ثابت ہوئی ہے۔

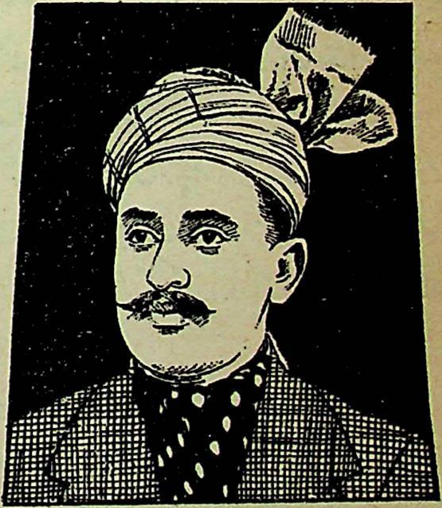
جناب حکیم ڈاکٹر حافظ سید شمس الدین صاحب فردوسی بہاری

قرص کافور طباشیری طباشیر کبود ۳ ماشہ، صندل سفید (عرق بید مشک ۱ تولہ میں حل کیا ہوا) مغز تخم کدوئے شیریں، مغز تخم ردسہ ۳ ماشہ تخم کاہوئے مقشر ۳ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ، کافور خالص ۱ ماشہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر لعاب اسپغول ۳ ماشہ میں گوندھ کر ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں اور سایہ میں خشک کرکے محفوظ رکھیں۔ اور تین قرص ہمراہ عرق شیر مرکب اور شربت اعجاز صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں + فوائد:- دق کے بخار کو یہ قرص تسکین دیتے ہیں، جگر کی حرارت کو اعتدال پر لاتے ہیں +

جناب حکیم صوفی عبدالمجید شمس عرفانی، امرتسر

کشتہ طلا دق ورق طلا، ورق نقرہ ہر ایک ۱ تولہ، سم الفار سفید، زمرد سبز یا قوت ہر ایک ۲ ماشہ، سب چیزوں کو سنگ سماق کی کھرل میں چار دن تک آب تلسی سیاہ میں کھرل کریں، پھر تھوہر (زقوم) کے دودھ میں ایک ہفتہ تک اور آب برگ چھوئی موئی میں دو ہفتہ تک اور آب برگ نیم میں ایک ہفتہ تک، آب برگ بکائن میں ایک ہفتہ کھرل کرکے قرص بنالیں اور ایک پاؤ برگ چھوئی موئی کے نغدہ میں قرص رکھکر گل حکمت کریں اور خشک ہونے پر پندرہ سیر اُپلوں میں ایسی جگہ آگ دیں جہاں ہوا نہ پہونچ سکے۔ سرد ہونے پر دوا نکالیں۔ سیاہی مائل لسواری رنگ کا کشتہ برآمد ہوگا + مقدار خوراک ۲ سے چار چاول مناسب بدرقوں کے ساتھ + فوائد:- تپ دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں حکماً فائدہ کرتا ہے +

جناب حکیم مرزا منظور حسین صاحب ڈلہوزی



اکسیر دق کشتہ ابرک سیاہ (برگ ارنڈ والا) ۱ ماشہ، کشتہ مروارید ۶ سرخ، ست گلوصلی ۳ ماشہ، سرطان محرق ۲ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ، کافور عمدہ ۴ سرخ، کشتہ قلعی ۳ سرخ، کشتہ مرجان ۴ سرخ، کشتہ عقیق ۳ سرخ سب دواؤں کو روح بید مشک اور روح کیوڑہ میں پانچ گھنٹے کھرل کرکے خشک کرلیں، اور بارہ خوراکیں بناکر ایک خوراک دوا صبح کے وقت مکھن میں ملاکر دیں، دوسری خوراک دوپہر کو ہمراہ عرق شیر ۱ تولہ شربت اعجاز ۲ تولہ دیں، اور تیسری خوراک رات کو آٹھ بجے ہمراہ عرق ہرا بھرا دیں، اور روغن جگر ماہی غذا کے بعد دونوں وقت خالص شہد میں ملاکر مریض کی قوت کے مطابق پلائیں .:.

فوائد:- یہ اکسیر مریضان دق وسل کے لئے نہایت مفید ہے حرارت کو زائل کرتی ہے پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے، عام جسمانی قوت کو بڑھاتی ہے۔ اور اسکے استعمال سے ہاضمہ کا فتور بھی رفع ہو جاتا ہے +

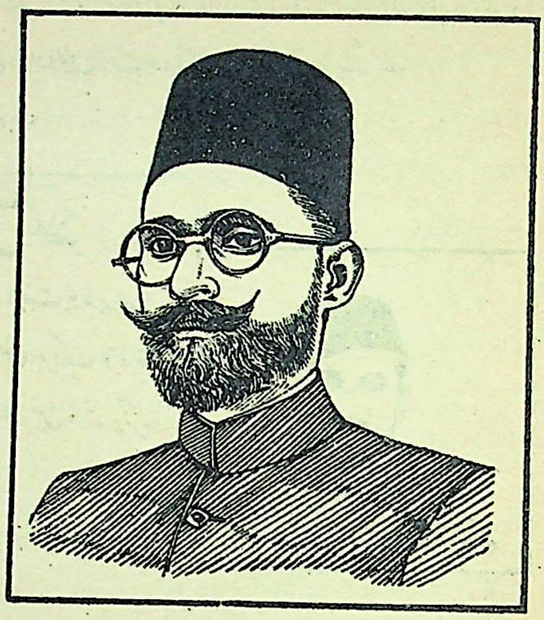
جناب حکیم گل حسین شاہ صاحب، چھوکر کلاں

دوائے دق نوسادر، قلمی شورہ، پانچ پانچ تولے لے کر باریک کرلیں، پھر اُسے مٹی کے ایک پیالہ میں پھیلاکر، دوسرا اس پر ڈھک دیں، اور پیالوں کے منہ کو ماش کے آٹے سے بند کرکے خشک کرلیں اور اُسے نرم آنچ پر آدھ گھنٹے تک رکھیں، پھر تین گھنٹے تک آگ میں چھوڑ دیں اسکے بعد جب برتن سرد ہو جائے تو دوا کو باریک کرکے رکھلیں اور چار رتی یہ دوا عرق خیر دسات تولہ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت کھلائیں +

فوائد:۔ سل ودق اگر ابتدائی حالت میں ہے تو یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے +

عرق خیرو | گل خیرو ۱۰ تولہ، الائچی خورد ۳ تولہ، طباشیر دو تولہ، صندل سفید ہ تولہ، شیر گاؤ چار سیر، حسب معمول عرق کشید کرکے کام میں لائیں +

جناب ابوالاعجاز حکیم سید شفار القادری، ریاست بیکانیر



کشتہ طلا مرکب سیمابی | برادہ طلا، برادہ نقرہ، برادہ فولاد، برادہ قلعی برادہ تانبہ، برادہ ابرک سیاہ، پارہ ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب کو آب گھی کوار میں اس قدر کھرل کریں کہ سب چیزیں حل ہو کر ٹکیہ بننے کے قابل ہو جائیں۔ اس ٹکیہ کو مرتبان میں رکھ کر پانچ سیر اپلوں کی محفوظ آگ دیں، آنچ ٹھنڈی ہونے پر ٹکیہ نکال لیں۔ پھر اس میں ڈیڑھ ماشہ پارہ اضافہ کرکے بیس تولہ آب گھی کوار میں کھرل کریں اور آنچ دیں۔ اور اس طرح دس بار ڈیڑھ ڈیڑھ ماشہ پارہ اضافہ کرکے دس آنچیں دیں +

خوراک آدھے چاول سے ایک چاول تک ہمراہ بدرقہ مناسب +

فوائد:۔ یہ کشتہ سل ودق کے مریضوں کے لئے اکسیر کا کام دیتا ہے، ایک دو خوراکوں سے ہی عجیب وغریب فائدے ظاہر ہوتے ہیں، بہت سے مریض جو ذبول کی حالت میں تھے اس کے استعمال سے رو بصحت ہو گئے، مریض کی عام کمزوری کو دور کرنے کے لئے تو اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوا مل سکے۔

جناب حکیم شمس الحق خانصاحب امرتسر

کشتہ طلا دافع سل ودق | برادہ طلا ۳ ماشہ، آب بیخ گل عباسی، آب گل سرخ بہاری، آب پوست بیخ کچنال، آب پوست نیب آب تلسی، آب چولائی خاردار ہر ایک ۱۰ تولہ، برادہ طلا کو ترتیب وار ان پانیوں میں کھرل کرکے گل حکمت کریں اور پانچ سیر اپلوں کی آگ دیں، کشتہ خاکستری مائل بہ سرخی اور بے چمک برآمد ہوگا۔ خوراک ایک چاول مناسب بدرقہ کے ساتھ +

فوائد:۔ یہ کشتہ دق وسل کے مریضوں کے لئے عجیب چیز ہے، عام کمزوری کو رفع کرتا ہے، اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے دق کے عوارض میں کمی کرتا ہے +

قرص لولوی | مروارید ۱۴ ماشہ، طباشیر ۱۴ ماشہ، سرطان سوختہ ۱۴ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۱۴ ماشہ، تخم کاہو ۱۴ ماشہ، تخم خرفہ مقشر ۱۴ ماشہ کتیرا ۱۴ ماشہ، کہربا شمعی ۹ ماشہ، رب السوس ۹ ماشہ، غنچہ گل سرخ نو ماشہ، مغز تخم خیارین ۲۲ ماشہ، صمغ عربی ۴۔ ماشہ، لبسد محرق ۴۔ ماشہ، کافور قیصوری ۳۔ ماشہ، زعفران ۷۔ رتی، ابریشم مقرض ۷۔ رتی، باریک کرکے آب بارتنگ سبز سے قرص بنالیں، خوراک تین تین ماشہ صبح وشام ہمراہ عرق ہرا بھرا پانچ تولہ + **فوائد:۔** اس عرق سے ہر قسم کے بخاروں کا ازالہ ہو جاتا ہے +

جناب حکیم سید محمود صاحب گیلانی

عرق گیلانی | برادہ دیودار، برادہ صندل سفید، برادہ عود ہندی۔ استخوان کبوتر کوفتہ، اسارون، سعد کوفی، زرنباد ہر ایک تین تولہ گل نیلوفر، عناب ولایتی، برگ گاؤزباں، شاہترہ، گلوئے خشک، سپستاں کوفتہ، تخم کاسنی کوفتہ ہر ایک ۱۰ تولہ کشنیز خشک کوفتہ، بادیان دیسی کوفتہ، بیج بادیان کوفتہ، بیخ کاسنی کوفتہ، تخم خرفہ، الائچی خورد کوفتہ، الائچی کلاں کوفتہ، شقاقل مصری ہر ایک ۴۔ تولہ بالچھڑ ہندی، مغز کدو، تخم خیارین کوفتہ، تخم خربزہ کوفتہ، مغز تربوز، گل بنفشہ، تخم فرنجمشک، خوب کلاں (بصرہ بستہ) تخم بالنگو ہر ایک ۲۔ تولہ، ککنا مسلم ۵ عدد، اصل السوس مقشر سوا دو تولہ، موم دیسی مصفیٰ ۵ تولہ، تخم کاہو ایک تولہ، جو نیم کوفتہ پاؤ سیر، تخم پالک، دارچینی، کافور ہر ایک سوا تولہ، تمام

بارہ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں، صبح عرق کی چار پانچ بوتلیں کشید کر لیں، اور پانچ پانچ تولہ دن میں تین دفعہ شربت نیلوفر ایکتولہ سے شیریں کر کے پلاتے رہیں۔ + فوائد:۔ دق وسل کے ہر درجہ میں یہ عرق مفید ثابت ہوا ہے۔ میرے والد جناب حکیم ڈاکٹر سید مسعود شاہ صاحب گیلانی کی خاص ایجاد ہے +

مجلوب عجیب

کاڈلیور آئل ولایتی، روغن بادام شیریں، صمغ عربی سائیدہ ہر ایک دس تولہ، روح کیوڑہ، روح بید مشک ہر ایک بارہ تولہ، روغن بادیان خالص ۶ ماشہ، سیکرین ۱۰ ماشہ، حسب دستور معروف امیلشن تیار کر لیں، خوراک ۳ ماشہ سے شروع کر کے ایک ماشہ روزانہ بڑھاتے جائیں جب ایکتولہ پر پہنچ جائیں تو یہی مقدار ہر روز استعمال کیا کریں۔ یہ دوا دونوں وقت بعد غذا استعمال کرنی چاہیئے +

فوائد:۔ کھانسی کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے قوت کو قائم رکھتی ہے +

جناب حکیم سید محمد رضا صاحب ال، یو، ایم، ایس لکھنو



قرص اسہال دقی

گل سرخ، طباشیر، کہربائے شمعی، ہر ایک ۵ ماشہ، جفت بلوط بریاں، گل ارمنی ہر ایک سات ماشہ، زرشک، تخم حماض ہر ایک نو ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر بہدانہ کے لعاب میں ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور تین ماشہ یہ قرص سیب کے پانی کے ساتھ یا کسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ دق کے مریضوں کو جو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ ان کو روکنے کے لئے یہ قرص بہت مفید ہیں، معدہ اور جگر کو ان سے قوت حاصل ہوتی ہے +

نقوع دق

گلوئے نیم، ابریشم مقرض، تخم پالک نیم کوفتہ، برگ گاؤزباں، گل گاؤزباں ہر ایک ۶ ماشہ، رات کے وقت سب چیزوں کو عرق بید سادہ اور عرق گاؤزباں (دونوں بیس تولے) میں بھگو کر صبح صاف کریں اور تین تولہ مصری ملا کر پلائیں، اور غذا کے ساتھ دونوں وقت تین تین تولے گدھی کا دودھ پلائیں۔ یہ نسخہ میرے پدر بزرگوار حکیم سید جعفر حسین صاحب طبیب اول یونانی شفاخانہ کا ترتیب دیا ہوا ہے میں بھی کئی مریضوں پر اس کو آزما چکا ہوں +

روغن ماہی مدبّر

گل بنفشہ کشمیری ایک تولہ، تخم بارتنگ بیخ انجبار ہر ایک دو تولہ، تینوں چیزوں کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کریں، پھر اس میں آب بارتنگ سبز دو تولہ، شیر مغز تربوز، شیرہ مغز بادام شیریں، شیرہ خشخاش ہر ایک ایک تولہ شہد دس تولہ اضافہ کر کے ہلکی آگ پر چڑھا دیں اور اس میں دس تولہ روغن ماہی ڈال دیں، جب آدھا پانی اُڑ جائے تو برتن کو آگ پر سے اُتار کر تیل نتھار لیں اور احتیاط سے رکھیں اور دو ماشہ یہ روغن عرق بید سادہ اور عرق گاؤزباں کے ساتھ دیں +

فوائد:۔ عام تقویت کے لئے یہ روغن بہت مفید ثابت ہوا ہے، کھانسی کی شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے +

جناب حکیم تلسی داس سینانی (سند یافتہ طبیہ کالج دہلی) میرپور خاص (سندھ)



معجون اکسیر سل

تخم کاہو، مغز تخم کدو، مغز تخم تربوز، مغز تخم خیارین ہر ایک ۳ مثقال، مروارید ناسفتہ سائیدہ ۲ مثقال، صندل سرخ، الائچی خورد، عود اگر، درونج عقربی، زرنباد، بہمن سفید ہر ایک ایک مثقال، طباشیر ۲ مثقال، گل سرخ ۵ مثقال، گل گاؤزباں ۱ مثقال عنبر اشہب ۵ رتی، مشک خالص ۱ ماشہ، مربہ سیب، مربہ گاجر، مربہ آملہ ہر ایک ۵ تولہ، مصری ۲۰ تولہ شہد ۲ تولہ بطریق معروف معجون بنائیں، اور صبح و شام دونوں وقت چھ چھ ماشہ مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کرائیں۔ (مثقال ۴:۰ ماشہ) فوائد:۔ یہ معجون بارہا تجربہ کی کسوٹی پر صحیح اُتری ہے سل اور اس سے پیدا شدہ کمزوری اس سے دور ہو جاتی ہے +

جناب حکیم آغا منصب علی صاحب دہلی



دوائے نفث الدم

پوست بیخ انجبار ۴۔ ماشہ۔ دم الاخوین ۴۔ ماشہ۔ صدف صادق ۹ ماشہ کہربا شمعی ۴۔ ماشہ۔ سریشم ماہی ۴۔ ماشہ۔ عود صلیب ۴۔ ماشہ رب السوس ۴۔ ماشہ۔ انیسون ۴۔ ماشہ۔ سرطان سوختہ ۴۔ ماشہ۔ نشاستہ بریاں ۴۔ ماشہ۔ صمغ عربی ۴۔ ماشہ۔ کتیرا ۴۔ ماشہ۔ مغز بادام مقشر ۴۔ ماشہ۔ افیون ۴۔ ماشہ۔ زعفران ۱.۱ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ ان سب کو کوٹ چھان کر ۱۴ پڑیاں بنالیں یا ان سب کو کھرل کر کے گدھی کے دودھ کے ساتھ ۱۴ قرص تیار کرلیں۔ اور ایک قرص گدھی کے دودھ کے ساتھ۔ شربت انجبار ملاکر شام کے وقت استعمال کریں۔

فوائد۔ نفث الدم (خون تھوکنا) کی شکایت کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے عام صحت کو درست کرتی ہے۔

جناب حکیم علی حماد صاحب فاضل طب!

حب مدقوق

تخم خشخاش سیاہ ۱۰ ماشہ تخم خشخاش سفید ۱۰ ماشہ۔ تخم خرفہ سیاہ ۴ ماشہ۔ تخم کدو شیریں ۴۔ ماشہ۔ تخم کاہو مقشر ۴۔ ماشہ۔ خیارین ۲ ماشہ مغز پیٹھ ۳ ماشہ۔ مغز تربوز ۳ ماشہ۔ نشاستہ ۱۰ ماشہ۔ صمغ عربی ۱۰ ماشہ۔ طباشیر کبود ۱۰ ماشہ۔ گل ارمنی ۱۰ ماشہ۔ بزرالبنج ۱۰ ماشہ رب السوس ۱ ماشہ۔ ریشہ انجبار ۱ ماشہ۔ خاکستر سرطان محرق ۲ ماشہ۔ ست گلو ۲ ماشہ۔ کافور یک سرخ۔ کشتہ زمرد ۲ سرخ، مالتی بسنت ۲ سرخ۔ تمام دواؤں کو کوٹ چھان کر آب کوکنار سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں بکری یا گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد۔ یہ گولیاں دق کی کمزوری کو دور کرتی ہیں۔ دق کے دستوں کو روکتی ہیں۔

عرق مسلول

گوشت حلوان ۲۰ سیر۔ سرطان مصفٰے ۲۵ عدد۔ گوشت روہو مچھلی صاف ۱ سیر۔ کشنیز خشک ۲ سیر۔ الائچی خورد کے ساتھ بدستور یخنی تیار کریں۔ پھر شیر بز ۲۰ سیر۔ ماءالرائب ۱۰ سیر۔ آب عصی الراعی سرخ آب ریشہ برگد ۱۰ سیر۔ آب پیٹھ مشوئی ۱ سیر، آب کدوئے دراز مشوئی ۱ سیر۔ آب برگ عنب الثعلب سبز ۱ سیر۔ آب برگ خرفہ ½ سیر۔ آب برگ پالک ½ سیر۔ آب انار شیریں ۱ سیر جو مقشر ۳ تولہ تراشہ سیب ۵ عدد ملاکر قلعی دار دیگ میں ڈالیں اور نیچے میں سریشم ماہی ۹ ماشہ۔ طباشیر کبود ۶ ماشہ۔ صمغ عربی ۶ ماشہ۔ دانہ ہیل خورد ۲ ماشہ۔ رب السوس سیاہ ۳ ماشہ کی پوٹلی رکھ کر بدستور عرق کھینچیں۔ اور ۵ تولہ یہ عرق حب مدقوق ۲ عدد کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کرائیں عرق کو میٹھا کرنے کے لئے کوئی مناسب حال شربت اضافہ کر سکتے ہیں

فوائد۔ اس عرق کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ مریض کی قوت کو بحال رکھتا ہے۔ دق کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ مفرح ہے +

جناب حکیم حبیب احمد صاحب پٹیہڑوی

قرص سرطان کافوری

سرطان ۱ تولہ۔ تخم خربزہ ۹ ماشہ، مغز تخم خیارین ۹ ماشہ۔ مغز کدو شیریں۔ خشخاش سفید ۹ ماشہ۔ گل سرخ ۴ ماشہ۔ صندل سرخ ۲ ماشہ۔ صندل سفید ۲ ماشہ کتیرا ۴ ماشہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ۔ طباشیر ۴ ماشہ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ رب السوس ۵ ماشہ۔ نشاستہ ۵ ماشہ۔ تخم خرفہ ۷ ماشہ۔ تخم کاہو ۲ ماشہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ نبات سفید ۴ ماشہ، کوٹ چھان کر لعاب اسبغول سے قرص بنائیں اور بقدر ۴ ماشہ مناسب بدرقہ کیساتھ کھلائیں۔ فوائد۔ دق وسل میں مجرب ہیں۔ حرارت کو کم کرتے ہیں۔

جناب حکیم منشی دیوی دیال صاحب وحید کنجاہ

سفوف راج روگ

مروارید ناسفتہ ۳ ماشہ۔ کہربائے شمعی ۲ تولہ۔ طباشیر کبود ۲ ماشہ۔ ست گلو اصلی ۴ تولہ۔ زہر مہرہ خطائی ۱ تولہ۔ رب السوس ۲ تولہ

چرائتہ ۱ تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۲ تولہ۔ کافور ۱ ماشہ۔ چاول کشنیز ۱ تولہ۔ گلاب کا زیرہ ۱ تولہ۔ مغز خیار ۱ تولہ۔ مغز خربوزہ ۱ تولہ۔ مغز کدو ۱ تولہ۔ مغز بہدانہ ۱ تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ایک تولہ یہ سفوف گدھی یا بکری کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد۔ راج روگ یعنی دق کے لئے یہ سفوف اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔ تبخیر کو روکتا ہے۔

عرق راج روگ

برادہ صندل سفید ۴ تولہ۔ گل گلاب ۴ تولہ۔ گل بنفشہ ۴ تولہ۔ گل گاؤزبان ۴ تولہ۔ گل بانسہ ۴ تولہ۔ گل نیلوفر ۴ تولہ۔ گلو ۴ تولہ۔ تخم کاسنی ۲ تولہ۔ مغز کدو ۲ تولہ۔ مغز خیرا ۲ تولہ۔ تخم تلسی ۲ تولہ۔ اصل السوس مقشر ۲ تولہ۔ الائچی خورد ۳ تولہ۔ برگ گلو ۵ تولہ۔ برگ کاسنی ۵ تولہ۔ برگ بید ۵ تولہ۔ برگ کرنجوہ ۵ تولہ۔ سب دواؤں کو چھ سیر پانی میں پندرہ گھنٹے بھگو کر عرق کشید کریں۔

خوراک۔ ایک ایک چھٹانک صبح اور شام دونوں وقت۔

فوائد۔ اگر مرض کی ابتدا ہی میں یہ عرق پلانا شروع کر دیا تو یقیناً ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جائے گا۔ مجرب ہے۔ +

جناب ڈاکٹر حکیم اللہ صاحب حیرت ایم، بی، ایس۔ برہانپور۔ سی۔ پی

سیال دقی

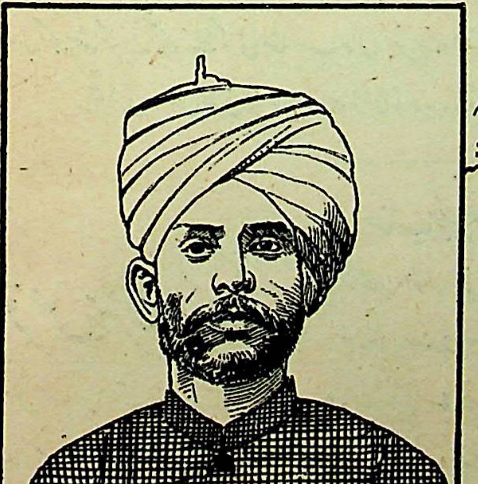
گلیسرین ایک اونس۔ آئیل کاڈلیور نصف ڈرام۔ گم اکیشیا بقدر ضرورت۔ آئیل سینمین آدھا ڈرام۔ گاکول کارب ۵۰ گرین۔ کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۳۰ گرین۔ ٹنکچر کارڈمم کمپونڈ ۲ ڈرام۔ ٹنکچر سنکونہ ۴ ڈرام۔ ٹنکچر نیکسوامیکا آڈھا ڈرام۔ ٹنکچر زنجبیر ۲ ڈرام۔ اسپرٹ امونیا آرومیٹک ۳ ڈرام۔ لائکوار آرسینی کیلس آدھا ڈرام۔ سیرپ ٹولو ایک اونس۔ ایکوا انیی تھائی ۱۶ اونس۔ سب دواؤں کو ملا کر سیال بنالیں اور کھانے کے بعد دونوں وقت ایک ایک اونس مریض کو پلائیں۔

فوائد۔ یہ سیال مسلول مریض کے لئے عجیب چیز ہے۔ اس کی قوت بحال ہو جاتی ہے۔ بھوک خوب لگنے لگتی ہے۔ درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے۔

دوائے مسلول

ایک تندرست بکری کا پھیپھڑا۔ جگر اور طحال مسلم لے کر ان کا قیمہ بنائیں۔ پھر ان میں طباشیر ۵ تولہ۔ سنگ جراحت ۵ تولہ، مرجان ۵ تولہ۔ گیرو ۵ تولہ پیس کر قیمہ کے درمیان ۵ تولہ رکھیں، اور مٹی کے برتن میں گل حکمت کر کے ۲۰ سیر اپلوں کی آنچ گڑھے میں دیں۔ سرد ہونے کے بعد اندرونی تمام چیزوں کو پیس کر باریک چھان لیں۔ اور اس سفوف میں سے ۲ تولہ لے کر ۶ ماشہ مازوئے سبز کا سفوف ۳ ماشہ آئیڈوفارم ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ خوراک نصف ماشہ ہمراہ شربت اعجاز یا شربت انجبار وغیرہ۔

فوائد۔ کھانسی کے ساتھ اگر خون آرہا ہو تو اس کو کلی طور پر بند کرتی ہے، اور پھیپھڑوں کے زخموں کو جلد بھر دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے اور اپنا اثر پہلی دوسری خوراک میں یقینی طور پر دکھاتی ہے۔ مجرب اور بھروسہ کی دوا ہے۔



جناب حکیم مولوی گھاسی خاں صاحب جے پوری

لعوق شش

پوست خشخاش سفید ۵ تولہ۔ برگ اڑوسہ ۵ تولہ۔ صمغ عربی ۴ ماشہ گوند کتیرہ ۴ ماشہ۔ ملہٹی مقشر ۴ ماشہ۔ مصطگی رومی ۳ ماشہ۔ مرکی ۳ ماشہ افیون عمدہ ۱ ماشہ۔ زعفران کشمیری ایک ماشہ۔ مصری ۲۰ تولہ۔ ترکیب۔ پہلے پوست خشخاش و برگ اڑوسہ کو ایک سیر پانی میں ۲۴ گھنٹے بھگوئیں پھر جوش دیکر چوتھائی حصہ پانی نکالیں، اور مصری ڈال کر قوام کریں۔ جب غلیظ ہو جائے تو نیچے اتار کر باقی دوائیں کوٹ چھان کر ملا دیں۔ خوراک ۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک۔

فوائد۔ سل کہنہ میں جب مریض کو دست بھی آرہے ہوں۔ یہ دوا مفید اور مجرب ثابت ہوئی ہے +

دق وسل کے لئے ویدک کے خاص مجربات +

درالبھا آدی گھرت جوالسہ، گوکھرو، شالپرنی، پرشٹ پرنی، مدگ پرنی، ماش پرنی، کھرینٹی اور پت پاپڑا۔ ہرایک ایک پل (چاچار تولہ) لے کر دس گنے پانی میں پکائیں۔ جب پانی دسواں حصہ باقی رہ جائے تو اسے چھان لیں پھر اسمیں کچور، پوکھر مول، پیپلی۔ ترائمان، بھوآملہ، چرائتہ، کٹکی، اندر جو اور سارد اہر ایک ایک تولہ باریک پیس کر ڈال دیں اور پھر اس میں ایک پرستھ (۶۴ تولہ) گھی اور دو پرستھ دودھ ڈال کر پکائیں +

فوائد:۔ اس گھی کے استعمال سے بخار، جلن، سر چکرانا، کھانسی، کندھوں کے درد، پسلی کے درد، درد سر، پیاس، قے اور اسہال وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں + (چرک)

جیونتی آدی گھرت جیونتی، ملیٹھی، منقے، اندر جو، کچور، پوکھر مول، کنڈیاری، گوکھرو، کھرینٹی، نیلوفر، بھوآملہ، ترائمان، جوالسہ اور پیپلی سب ہموزن لے کر باریک پیس لیں، پھر ان سے گھی پکالیں +

فوائد:۔ اس گھی کے استعمال سے گیارھوں قسم کے راج یکشما کے عوارض دور ہو جاتے ہیں + (چرک)

بلا آدی گھرت کھرینٹی، شال پرنی، پرشٹ پرنی، بڑی کنڈیاری اور چھوٹی کنڈیاری۔ ان سب کا کاڑھا بنالیں۔ اور اس کاڑھے میں گائے کا دودھ سونٹھ، منقے، کھجور، گھی، اور پیپلی ڈال کر گھی پکالیں۔ اس گھی میں شہد ملا کر کھائیں +

فوائد:۔ اس گھی سے بخار، کھانسی اور آواز کی خرابی وغیرہ شکایتیں دور ہو جاتی ہیں + (چرک)

یوانی کھانڈو اجوائن، املی، سونٹھ، امل بید، انار، بیر اور آملہ ہر ایک ایک تولہ، دھنیا، سونچل نمک، زیرہ دارچینی ہر ایک ۶ ماشہ، پیپلی سو عدد، کالی مرچ دو سو عدد، اور کھانڈ چار پل لے کر ان کا چورن بنالیں +

فوائد:۔ یہ چورن زبان کو صاف کرتا ہے، دل پسند ہے۔ غذا کی رغبت بڑھاتا ہے، دل، تلی اور پسلی کے درد کو دور کرتا ہے قبض اور اپھارے کو رفع کرتا ہے، کھانسی، دمہ، گرہنی اور بواسیر کی خرابیوں کو دور کرتا ہے۔ نیز قابض ہوتا ہے + (چرک)

ستادی چورن ناگرموتھا، اسگند ناگوری، اتیس، بسکھپرہ کی جڑ۔ پاٹھا، ستاور، شال پرنی، کھرینٹی، کڑا چھال، تمام دوائیں ہموزن لے کر سفوف تیار کریں، اور اسمیں سے بقدر ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ بکری استعمال کرائیں +

فوائد:۔ شروع تپ دق کی حالتوں میں بہت فائدہ کرتا ہے + (چرک)

لونگ آدی چورن لونگ، مشک کافور، الائچی خورد، تج، سک، ناگ کیسر، جائفل، خس، سونٹھ، زیرہ سیاہ، اگر (عود) طباشیر نقرہ، کنکول، بالچھڑ، مغز تخم کنول گٹہ، فلفل دراز، صندل سفید، مشک بالا۔ تمام دوائیں برابر وزن لے کر نہایت باریک سفوف تیار کریں اور اس میں آدھے وزن سے مصری کوزہ ملا کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے دو ماشہ تک +

فوائد:۔ اگر مریض تپ دق میں غلبۂ صفرا ہو، تو یہ چورن شہد میں ملا کر بکری کے دودھ کیساتھ استعمال کرانے سے بہت فائدہ کرتا ہے اسکے استعمال سے حرارت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ دل میں طاقت آتی ہے۔ گلے کے درد کھانسی اور منہ و گلے کے چھالوں کو رفع کرتا ہے + (چرک)

ستوپلادی چورن یہ آیورویدک کا ایک مشہور و معروف نسخہ ہے۔ مصری کوزہ ۱۶ تولہ، طباشیر نقرہ ۸ تولہ، فلفل دراز ۴ تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، دارچینی ۱ تولہ سب کو نہایت باریک پیس کر محفوظ رکھیں۔ اس میں گھی یا بادام روغن چرب کرکے سہ چند شہد ملا کر بقدر تین تین ماشہ دن میں کئی مرتبہ چٹائیں +

فوائد:۔ یہ دوا تپ دق کی بڑھی ہوئی کھانسی ودمہ، نیز بخار کے دفعیہ کے لئے عجیب چیز ہے۔ منہ کے ذائقہ کو درست کرتا اور بھوک لگاتا ہے + (چرک)

تالیس آدی چورن

تالیس پتر ایک تولہ، سیاہ مرچ دو تولہ، سونٹھ ۳ تولہ، فلفل دراز چار تولہ، طباشیر نقرہ ۵ تولہ، الائچی خورد ۶ ماشہ دارچینی ۶ ماشہ، مصری کوزہ ۳۲ تولہ، اچھی طرح کوٹ پیس کر سفوف تیار کریں

فوائد:- یہ سفوف غلبۂ بلغم کی حالت میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ بقدر ۳ ماشہ سفوف نو ماشہ شہد میں ملا کر مریض کو چٹائیں۔ اوپر سے بکری کا دودہ پلائیں۔ یا شربت انار شربت نیلوفر، شربت بنفشہ وغیرہ ملا کر دنمیں دو تین مرتبہ چٹائیں۔ دفعیہ بلغم اور کھانسی کے لئے مفید دوا ہے نیز حرارت ہاضمہ کو تیز کر کے بھوک خوب بڑھاتی ہے +

چیون پراش اولیہ

سبز آملہ پانچ سو عدد (تقریباً ساڑھے بارہ سیر)، بیل چھال، ارنی، شیوناک، کنبھاری، پاڈھل، شال پرنی پرشٹ پرنی، ماکھ پرنی، مدگ پرنی، فلفل دراز، گوکھرو، کنڈیاری کلاں، کنڈیاری خورد، کاکڑا سنگی، بھومی آملہ مویز منقیٰ، جیونتی، پوکھر مول، اگر (عود) گلو، پوست ہرڑ، بردھی (اگر نہ ملے تو شقاقل)، جیوک رشبھک (اگر نہ ملے تو بہمن سرخ و بہمن سفید لیں) کچور، ناگر موتھا، بسکھپرہ، میدھا، (اگر نہ ملے تو اسگند) الائچی خورد، کنول پھول، بدھاری قند، بیخ بانسہ، کاکولی (نہ ملے تو ستاور) کاک جنگھا ہر ایک چار تولہ، جوکوب کر کے سب ادویہ کو ایک عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر چونسٹھ سیر پانی میں ڈال دیں، اور پانچ سو آملوں کو کسی عمدہ مضبوط مصفّے کپڑے میں باندھ کر اس میں لٹکا دیں اور نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب پانی آٹھواں حصہ بقایا رہ جائے تو آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کر کے آملوں کو کپڑے میں اس طرح چھان لیں کہ ان کا ریشہ و تخم سب دور ہو جائے اور مغز نکل آئے اور ادویہ کے جوشاندہ کو ایک دوسرے برتن میں چھان لیں۔ اب آملوں کے مغز کو نہایت عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر ۲۴ تولہ گھی اور چوبیس تولہ تلوں کا عمدہ تیل ڈال کر آہستہ آہستہ نہایت نرم آنچ پر بھون لیں جب سب پانی خشک ہو جائے اور آملے اچھی طرح سے گھی کو چھوڑ دیں تو اسکو آگ پر سے اُتار کر محفوظ رکھیں، اور مندرجہ بالا ادویہ کے جوشاندہ میں ڈھائی سیر پختہ عمدہ مصری یا کھانڈ ڈال کر چاشنی تیار کریں۔ جب چاشنی تیار ہو جائے تو اس میں بھونا ہوا آملوں کا مغز ڈال کر اس قدر عرصہ آگ پر رکھیں اور کسی لکڑی کے اوزار سے چلاتے رہیں کہ آملوں کا مغز حل ہو جائے۔ نیز لعوق اس قابل پختہ ہو جائے کہ سال بھر پڑا رہنے پر بگڑ نہ سکے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اس لعوق کا قوام ایسا ہونا چاہیئے جیسا کہ معجون کا ہوتا ہے، جب قوام ٹھیک ہو جائے تو آگ پر سے اتار کر مندرجہ ذیل ادویہ کا سفوف جو پیشتر ہی تیار ہونا چاہیئے اس میں ملا دیں +

(**نسخہ سفوف**) طباشیر نقرہ ۱۶ تولہ فلفل دراز ۸ تولہ، دارچینی دو تولہ، الائچی خورد ۲ تولہ، ناگ کیسر دو تولہ، تیج پتر دو تولہ، نہایت باریک پیس کر لعوق میں ملائیں، اور جب لعوق قدرے ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں چوبیس تولہ شہد ملائیں بس اب یہ چیون پراش اولیہ تیار ہے +

اول اول مریض کو ایکماشہ وزن سے شروع کرائیں۔ اور اوپر سے گرم کیا ہوا بکری کا دودہ پلائیں۔ اور چند روز استعمال کرنے کے بعد وزن تین ماشہ کر دیں، پھر چند روز کے بعد ۶ ماشہ کر دیں۔ غرضکہ اسی طرح بڑہاتے بڑہاتے ایک تولہ تک لیجائیں اور اس طریق سے مریض کو فائدہ پہنچائیں

فوائد:- یہ لعوق مریض دق کے لئے ہر طرح فائدہ مند ہے۔ اسکے استعمال سے بھوک تیز ہوتی ہے۔ کھانسی، زکام، بلغم وغیرہ کا ناش ہو کر مریض میں خاص طاقت آتی ہے۔ مادہ منی کو بھی بڑہاتا اور بڑھاپے کو دور کرتا ہے۔ چیون پراش کی جس قدر تعریف کی جائے تھوڑی ہے اس مبارک دوا کو ہر ایک معالج تیار کر کے رکھے، یہ لاثانی چیز ہے + (چرک)

بانسہ اولیہ

بانسہ کے پتوں کا رس ایک سیر پختہ، کھانڈ ۶۲۴ تولہ، فلفل دراز ۸ تولہ، گھی گائے ۳۲ تولہ، شہد ۲۴ تولہ، اول بانسہ کے پتوں کا رس، گھی اور کھانڈ کو نہایت عمدہ قلعی دار برتن میں ڈال کر آہستہ آہستہ نرم آنچ پر اس طرح پکائیں کہ وہ لعوق کی طرح ہو جائے پھر اس میں فلفل دراز کا سفوف تیار کر کے ڈال دیں۔ اور آگ پر سے اُتار کر قدرے ٹھنڈا ہونے پر شہد ملا دیں اور محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک دو تین ماشہ صبح و شام چاٹ کر اوپر سے بکری کا دودہ پلائیں +

فوائد:- یہ لعوق بھی تپ دق کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ کھانسی اور بلغم کو رفع کرتا ہے +

ایلادی وٹی

دانہ الائچی خورد، تیج پتر، دارچینی۔ مویز منقیٰ، فلفل دراز ہر ایک دو تولہ، مصری، آرد ملٹھی، کشمش، کھجور ہر ایک چار تولہ، سب باریک پیس کر شہد ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں تیار کریں۔ اور دن میں چار پانچ گولیاں تک مریض کے منہ میں رکھا کر چسائیں + **فوائد:-** یہ کھانسی دمہ اور تپ دق کے لئے عمدہ گولیاں ہیں +

دراکشا ارشٹ نہایت عمدہ مویز منقے سواسیر لے کر دس سیر پختہ پانی میں اس قدر جوش دیں کہ چوتھا حصہ باقی رہ جائے، پھر آگ پر سے اُتار کر ٹھنڈا کریں اور خوب مل چھان کر اس میں سوا سیر پختہ مصری ملا کر مندرجہ ذیل اشیا کا سفوف ڈالیں اور کسی عمدہ مصفےٰ برتن میں ڈال کر منہ بند کر کے اگر موسم سرما ہو تو ایک ماہ تک اور گرمیوں کے موسم میں پندرہ روز تک کسی محفوظ مقام میں پڑا رہنے دیں۔ وقت مقررہ کے بعد برتن کا منہ کھول کر ارشٹ کو نکالیں اور عمدہ کاک دار بوتلوں میں محفوظ رکھیں۔

نسخہ سفوف جو مندرجہ بالا منقے کے جوشاندہ میں ڈالا جائیگا:-

دارچینی دو تولہ، دانہ الائچی خورد دو تولہ، ناگ کیسر دو تولہ، تیج پتر دو تولہ، گل خیرو دو تولہ، باؤ بڑنگ دو تولہ، مرچ سیاہ ایک تولہ، فلفل دراز ایک تولہ، سب کو باریک پیس کر مندرجہ بالا منقے کے جوشاندہ میں ملا دیں۔

فوائد:- یہ ارشٹ تپ دق کے مریضوں کے لئے آب حیات کا کام دیتا ہے، اسکے استعمال سے کھانسی اور گلے کی خراش دور ہو جاتی ہے۔ کھایا پیا خوب ہضم ہوتا ہے اور جسم میں طاقت و توانائی آتی ہے، مقدار خوراک ۶ ماشہ سے دو تولہ تک دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد قدرے پانی ڈال کر استعمال کرائیں۔

راسنادی لوہ راسنا، اسگند ناگوری، کافور، منڈوک پرنی (برہمی بوٹی) جوہر سلاجیت، پوست ہرڑ، بہیڑہ، آملہ خشک، سونٹھ، مرچ سیاہ، فلفل دراز، چترہ، ناگرموتھا، باؤ بڑنگ ہر ایک ایک تولہ نہایت باریک سفوف تیار کریں، اور بہت عمدہ ایک تولہ کشتہ فولاد ملائیں۔ اور دو رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ شہد، شربت بنفشہ یا شربت انار دن میں دو مرتبہ استعمال کرائیں۔ اور اوپر سے بکری کا دودھ پلائیں۔

فوائد:- یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ اسکے استعمال سے تپ دق، کھانسی، دمہ و ہر قسم کی کمزوری رفع ہو جاتی ہے، بھوک خوب لگتی ہے جسم مضبوط ہو جاتا ہے۔

لوکیشور رس کشتہ کوڑی چار تولہ، پارہ مصفےٰ دو تولہ، گندھک آملہ سار مصفےٰ دو تولہ، سہاگہ سفید دو تولہ۔ ان سب کو لیموں کے رس میں ایک روز کھرل کر کے ٹکیہ بنالیں اور اس ٹکیہ کو سایہ میں خشک کر کے ایک سکورہ میں بند کریں اور گج پٹ کی آگ میں پھونک لیں ٹھنڈا ہونے پر دوا نکال لیں اور کھرل کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ایک رتی سے ۳ رتی تک ہمراہ شہد و سیاہ مرچ۔

فوائد:- یہ رس بھی تپ دق کے لئے عمدہ دوا ہے۔

بانسہ آدی گھرت برگ بانسہ، گلو، نیم کی چھال، کنڈیاری خورد، اسگند ناگوری، کنگھی اور ارجن کی چھال ہر ایک چالیس تولہ جوکوب کر کے چار گنے پانی میں جوش دیں۔ ایک حصہ پانی رہنے پر اس میں بکری کا دودھ ایک سیر اور بکری کا گھی ایک سیر شامل کریں۔ پھر ایک دیگچہ میں ڈال کر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب تمام پانی خشک ہو جائے اور صرف گھی باقی رہ جائے تو آگ پر سے اتار کر گھی کو نتھار لیں۔ اور تین ماشہ سے ایک تولہ تک بکری کے دودھ میں استعمال کرائیں۔

فوائد:- یہ گھی کھانسی، دمہ و دق کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔

مجرباتِ طبِ جدید

(حقوق محفوظ)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

دق وسل کے علاج میں مندرجہ ذیل دوائیں ڈاکٹری میں بطور عموم مستعمل و مروج ہیں :۔

(۱) کاڈلیور آئل
(۲) کریازوٹ
(۳) گایاکول
(۴) آئیوڈین
(۵) کیلسیم
(۶) گولڈ

الف کاڈلیور آئل بدن کی پرورش کرنے اور ہزال وذبول کو باز رکھنے کے لئے استعمال کرایا جاتا ہے +
ب کریازوٹ۔ گایاکول اور آئیوڈین دافع عفونت اور جراثیم کش دوائیں ہیں اور تسمم مرض کا ازالہ کرتی ہیں +
ج کیلسیم قوت مدافعت کو بڑھاتا اور ماؤف مقامات کی تعمیر کرتا ہے +
د گولڈ عصا درنی پر مہلک اثر کرتا ہے، اور انکی سمیت کو دور کرتا ہے لیکن اسکے مرکبات بطور ٹیکہ مستعمل ہیں +
اب میں ذیل میں دق وسل کے خاص الخاص اور چیدہ مجربات ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں +

کاڈلیور آئل کے مرکبات

۱ کاڈلیور آئل (ریفائن) ۱ ڈرام
کریازوٹ ۲ منم
ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ ؍؍
میوسیلیج ٹراگاکنتھ کمپونڈ حسب ضرورت
سپرٹ سنے من ۱۵ منم
سیرپ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۱ ڈرام
سیرپ ٹولو ۳۰ منم
ایکوامنتھاپپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے یا چوتھے گھنٹے بعد پلائیں۔ سل ودق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں نہایت مفید دوا ہے +

۲ سوڈا ہائپوفاسفیٹ ۴ گرین
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۴ ؍؍
کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
آئل آف کیسیا ۱ منم
گلیسرین ۳۰ ؍؍
میوسیلیج اکیشیا، حسب ضرورت
لائم واٹر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۳ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
سیکرین ¼ گرین
اولیم کیراوے ۱ منم
لائم واٹر ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام پلائیں،

۴ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
پلوگم اکیشیا، ۲۰ گرین
سیرپ ٹولو ۲۰ منم
گلیسرین ۲۰ ؍؍
برانڈی ۵ ؍؍
اولیم سنے من ½ ؍؍
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں +

۵ کاڈلیور آئل ۱۰ اونس
پلوٹراگاکنتھ ۵۰ گرین
سپرٹ کلوروفارم ۳ ڈرام
گلیسرین ۴ ؍؍
ایسنشیل آئل آف امنڈ ۱۰ منم
ایکوا ایک پائنٹ
امیلشن بنالیں + خوراک نصف اونس بعد غذا صبح وشام دیں +

۶ ٹارٹریٹڈ آئرن ۵ گرین
سپرٹ ایتھر ۵ منم
ٹنکچر سنے من ۵ ؍؍
کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
ایکوا نصف اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دفعہ صبح وشام بعد غذا دیں +

۷ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
گلیسرین ۳۰ منم
سپرٹ ایتھر ۳۰ ؍؍
لائم واٹر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام بعد غذا دیں +

۸ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
فیرائی ایٹ امونیا سائٹریٹ ۵ گرین
پوٹاسیم کاربونیٹ ۳ ؍؍
سیکرین ¼ ؍؍
اولیم کیراوے ½ منم
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام بعد غذا دیں۔

۹ کاڈلیور آئل ۲ ڈرام
ٹارٹریٹڈ آئرن ۵ گرین

لائیکوار پوٹاش ۵ منم
اولیم کیراوے ۱ ″
ایکوا ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ پلائیں +

۱۰ کاڈلیور آئل ۲ اونس
سیرپ کیلسیائی لکٹو فاسفیٹ ۱ ″
سوڈا ہائپو فاسفیٹ ۳ گرین
اولیم کیسیا ۵ منم
پلو اکیشیا ۲ ڈرام
ایکوا ۶ اونس
املشن بنالیں اور نصف نصف اونس کی مقدار میں صبح وشام بعد غذا پلائیں +

۱۱ اولیم فاسفورس ۱ منم
کاڈلیور آئل ۳۰ ″
کیلسیم گلیسیرو فاسفیٹ ۴ گرین
پلو گم اکیشیا ۲۰ ″
سپرٹ کلوروفارم ۵ منم
ایکوا اسنے من ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام پلائیں

۱۲ کاڈلیور آئل ۴ ڈرام
ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱۲ منم
کریازوٹ ۶ ″
اولیم سنے من ۶ ″
میوسیلیج ۲ ڈرام
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۴۰ گرین
ایکوا ۴ اونس
املشن بنالیں اور بقدر ایک ایک اونس صبح وشام بعد غذا پلائیں +

۱۳ کیلسیم ہائپو فاسفیٹ ۷،۵ گرین
دیجیٹول ۷۵ منم
اولیم فاسفورس ایک ڈرام
کاڈلیور آئل ۱۲ اونس
اجزاء کو ملا کر خوب ہلائیں اور محفوظ رکھیں +
خوراک :- چائے کا ایک چمچہ ہمراہ آب افشردہ سنگترہ بعد غذا صبح وشام دیں +

۱۴ کاڈلیور آئل ۱ ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ ″
میوسیلیج حسب ضرورت
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں۔

۱۵ آئیڈوفارم $\frac{1}{4}$ گرین
گایاکول $1\frac{1}{2}$ منم
کاڈلیور آئل ۵ ″
اجزا کو ایک کیپ شول میں ڈال کر صبح وشام بعد غذا ایک ایک کیپ شول کھلائیں +

۱۶ کریازوٹ $\frac{1}{2}$ منم
آلیو آئل ۵ ″
سیرپ ٹولو ۵ ″
کاڈلیور آئل ۵ ″
اجزا کو ملا کر ایک کیپ شول میں بھرلیں۔ اور صبح وشام ایسا ایک ایک کیپ شول کھلائیں +

۱۷ سوڈا بائیکارب ۸۰ گرین
کاڈلیور آئل ۲ اونس
اولیم لیمن ۲۰ منم
لائیکوار بین کری اینک ۶۰ ″
لائیکوار پوٹاش ۱۲۰ ″
گلیسرین ۱ اونس
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۲ ڈرام
ایکوا تا ۶ اونس
املشن بنالیں اور بقدر نصف نصف اونس بعد غذا صبح وشام پلائیں +

نوٹ :- بعض نازک مزاج مریضوں کو کاڈلیور آئل راس نہیں آتا اور اس کے استعمال سے انہیں اسہال آنے لگتے ہیں یا بھوک بند ہوجاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو کاڈلیور آئل بہت کم مقدار میں دینا چاہیئے۔ اور جوں جوں اسکی برداشت بڑھتی جائے۔ اسکی مقدار خوراک بتدریج بڑھاتے رہیں +

کریازوٹ اور گایاکول کے مرکبات

۱ کریازوٹ ۵ منم
پلوٹرا گاکنتھ کمپونڈ ۵ گرین
سپرٹ جونی پر ۲۰ منم
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۲ گایاکول ۴ منم
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۴۰ ″
گلیسرین ۳۰ ″
اولیم سنے من ۱ ″
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔

۳ ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۲ ڈرام
کریازوٹ ۲ ڈرام
ملا کر محفوظ رکھیں +
خوراک تین قطرے ایک گھونٹ دودھ کیساتھ +

۴ کریازوٹ ۲ ڈرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۱ اونس
ملا کر محفوظ رکھیں +
خوراک ۳۰ قطرے دو گھونٹ پانی کے ساتھ +

۵ گایاکول ۲ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی ایک اونس
خوراک ۳۰ بوند ایک گھونٹ پانی کے ساتھ +

۶ کریازوٹ ۲ منم
آئل آف المنڈ ۲۰ ″
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
پلو اکیشیا ۵ گرین
ایکوا ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک صبح وشام پلائیں +

۷ گایاکول ۴ منم
اولیم سنے من ۱ ″
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۲۰ ″
گلیسرین ۳۰ منم + ایکوا نصف اونس
ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں +

۸ کریازوٹ ۱ ڈرام
ٹنکچر جنشن کمپونڈ ۲ ″
سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱ اونس
وائنی زیر اسائی ۸ اونس
مقدار خوراک چائے کا ایک چمچہ دو گھونٹ پانی کے ساتھ صبح، دوپہر اور شام کو دیں +

۹ اولیم یوکلپٹس ایک ڈرام
اولیم صندل ایک ڈرام
کریازوٹ ایک ″
ملا کر محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ بوند ہمراہ ایک گھونٹ دودھ استعمال کریں +

۱۰ گایاکول ۲۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲۵ ″
ٹنکچر نکس وامیکا ۲۵ ″
میوسیلیج حسب ضرورت
سیرپ اورنشیائی ۶ ڈرام
ایکوا ۶ اونس
مقدار خوراک نصف سے ایک اونس بعد غذا صبح وشام دیں +

۱۱ لائیکوار آرسینی کیلس ۱۲ منم

گایاکول کارب ۱ ڈرام
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۱½ "
ٹنکچر کیمفر کمپونڈ ۲ "
سیرپ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۶ "
ایکوا ۶ اونس
مقدار خوراک ایک اونس صبح و شام نصف گھنٹہ بعد غذا دیں ۔

۱۲ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۳۰ گرین
کیلسیم گلیسیروفاسفیٹ ۳۰ "
لائیکوار اورک ایٹ آرسینک برومائیڈ (مرک) ۱۰ منم
ٹنکچر کارلک ۹۰ "
گایاکول کارب ۳۰ گرین
میوسیلیج حسب ضرورت
ایکوا ۲ اونس
مقدار خوراک نصف اونس صبح دوپہر اور شام دیں

۱۳ کریازوٹ ۳۰ منم
سپرٹ سنے من ۴ ڈرام
ٹنکچر اورنشیائی ۱ اونس
گلیسیرین ۲ اونس
چائے کے ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کیساتھ پلائیں ۔

۱۴ کریازوٹ ۸۰ منم
گلیسیرین ۲ اونس
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۴ ڈرام
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲ اونس
چائے کا ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کیساتھ پلائیں ۔

۱۵ کریازوٹ ۳۰ منم
گلیسیرین ۳ ڈرام
اولیم منتھاپپ ۱۰ منم
سپرٹ کلوروفارم ۱½ اونس
چائے کا ایک چمچہ بھر یہ دوا دو گھونٹ پانی کے ساتھ پلائیں ۔

کیلسیم اور آئیوڈین کے مرکبات

۱۶ گایاکول ۲ منم
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۳۰ "
کیلسیم لیکٹیٹ ۵ گرین
پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ۳ "
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم
وائنم اپیکاک ۵ "
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۳۰ "
سیرپ کوڈائنا فاسفیٹ ۳۰ "
ایکوا کیمفر ایک اونس
ایسی ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ۔

۱۷ کیلسیم لیکٹیٹ ۵ گرین
کریازوٹ ۳ منم
سوڈ بنزوایٹ ۵ گرین
وائنم اپیکاک ۵ منم
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۳۰ "
سیرپ کوڈائنا فاسفیٹ ۲۰ "
ایکوا کیمفر ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ۔

۱۸ گایاکول ۳ منم
پوٹاشیم آئیوڈائیڈ ۳ گرین
سوڈا بنزوایٹ ۵ گرین
کیلسیم کلورائیڈ ۵ "
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ منم
ٹنکچر ہائیوسائمس ۲۰ "
وائنم اپیکاک ۵ "
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۳۰ "
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
ایکوا کیمفر ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ۔

۱۹ سوڈا آئیوڈائیڈ ۳ گرین
گایاکول ۳ منم
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ ۲۰ "
ایکسٹریکٹ گلیسیریزا لکوڈ ۳۰ "
سیرپ ٹولو ۳۰ "
سیرپ کوڈائنا فاسفیٹ ۳۰ "
ایکوا منتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں ۔

۲۰ ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ منم
گایاکول ۲ "
ٹنکچر سنکونا کمپونڈ ۲۰ "
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
گلائی کوہیروئن ۳۰ "
سیرپ ٹولو ۳۰ "
سیرپ کیلسیائی ہائپوفاسفیٹ ۳۰ "
ایکوا منتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں عجیب شے ہے ۔

عوارض سل و دق کا علاج!

ضعف ہضم

۱ ایسڈ ہائیڈروکلورک ڈائلیوٹ ایک ڈرام
گلیسیرین پپ سین ۳ ڈرام
لائیکوار ہائیڈرارجائی پرکلورائیڈ ۱½ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۳ "
ٹنکچر نکس وامیکا ½ "
سپرٹ کلوروفارم ۱ "
ایکوا منتھاپپ ۶ اونس
مقدار خوراک ایک اونس بعد غذا صبح و شام دیں

۲ سوڈا بائیکارب ۱۰ گرین
لیکوڈ ٹاکاڈائی ایسٹیس ۳۰ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
ٹنکچر نکس وامیکا ۵ "
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۳۰ "
سیرپ جنجر ۳۰ "
ایکوا منتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک خوراک نصف گھنٹہ غذا سے پہلے دیں

۳ پے پین ۵ گرین
سوڈا بائیکارب ۵ "
ٹاکاڈائی ایسٹیس ۵ "
منتھول ¼ گرین
ایسی ایک پڑیہ درمیان غذا کھلائیں ۔

شدت کھانسی

۱ ٹرپن ہائیڈریٹ ½ گرین
ہیروئن ہائیڈروکلورائیڈ ⅛ "
سپرٹ وائنی رکٹی فائیڈ حسب ضرورت
سیرپ پرونی ورجینی ۳ ڈرام
سیرپ ٹولو ۲ "
اجزا کو ملا کر لعوق بنالیں ۔
ضرورت کے وقت تھوڑا تھوڑا مریض کو چٹائیں ۔

۲ سیرپ ٹولو ۱ ڈرام
سیرپ کوڈائنا ۳۰ منم
سیرپ سلا ۳۰ "
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
وائنم اپیکاک ۵ "
گایاکول ۲ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ضرورت کے وقت ایسی ایک خوراک فی الفور پلا دیں

۳ سوڈا بائیکارب ۱ ڈرام
سوڈا کلورائیڈ ۳۰ گرین
امونیا کارب ۳۰ "
پوٹاسیم آیوڈائیڈ ۲۰ "
سپرٹ کلوروفارم ۳۰ منم
ایکوا اینی سائی ۶ اونس
ضرورت کے وقت بقدر ایک اونس دوا پلائیں۔ اور اوپر سے گرم پانی کی ایک پیالی پلا دیں۔ بلغم آسانی کے ساتھ خارج ہو جائیگا +

شدت تپ

۱- سپرٹ ایتھر نائٹروسائی ۱۵ منم
پوٹاشیم سائٹریٹ ۱۰ گرین
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
وائنم اپیکاک ۱۰ منم
گایاکول ۲ "
ٹنکچر آیوڈین ۲ "
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ دیں +

۲ یوکونین ۳ گرین
ڈیوٹول ۳ "
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۲ "
ایسی ایک ایک پڑیہ ہر تیسرے گھنٹہ دیں یہانتک بخار اتر جائے +

۳ یوکونین ۴ گرین
امونیا کلورائیڈ ۲ "
ایسی ایک پڑیہ صبح و شام دیں +

۴ امونیا کلورائیڈ ۲ گرین
پیرامی ڈون ۲ "
ایسی ایک پڑیہ ضرورت کے وقت کھلائیں +

۵ ڈائی مول ایک گرین
یوکونین ۲ "
پوٹاسیم برومائیڈ ۲ "
کیرائی اوجے نین ۱ "
پلوڈیجی ٹیلس ۱ "
ایسپائیرین ½ "
کیفین سائٹریٹ ۱ "
شوگر ۲ "
ضرورت کے وقت ایسی ایک پڑیہ دو گھونٹ پانی کے ساتھ کھلائیں +

غثیان وقے

۱- منتھول ۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲ ڈرام
سپرٹ کلوروفارم ۲ ڈرام
ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ ۴ "
اجزاء کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ ضرورت کے وقت بقدر ۱۰ سے ۲۰ بوند ایک گھونٹ پانی کیساتھ دیں

رات کا پسینہ

۱- زنک اوکسائیڈ ۲ گرین
ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ½ "
اسکی ایک گولی بنا کر رات کو سوتے وقت دیں۔

نفث الدم

۱- پلوکائینو کمپونڈ ۵ گرین
ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں +

۲ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ۴ گرین
سوڈائی ہائپوفاسفیٹ ۴ "
سیرپ پرو ورجنی ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں

۳ کیلسیم کلورائیڈ ایک ڈرام
ایکسٹریکٹ گلیسیرزا لکوڈ ۲ "
ہیزے لین ۳ ڈرام
میوسیلیج اکیشیا حسب ضرورت
ایسڈ ہائیڈروبرومک ڈل ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ۶ اونس
مقدار خوراک ایک ایک اونس ہر تیسرے گھنٹے بعد پلائیں +

قبض

۱- پیرافین لیکوئڈ ۳ ڈرام
رات کو سوتے وقت پلائیں +

۲ کرسٹو کس۔
چائے کے چمچہ بھر رات کو سوتے وقت پلائیں +

دق وسل کا علاج بالتلقیح

(ٹیکہ کی دوائیں)

(۱) سوڈیم مارہوئیٹ — Sodium Morrhuate 3 %
(۲) نیوبی اس — Neobios
(۳) تھائی سین — Phthisin
(۴) ایلےلین — Allylone
(۵) امینوبی اس — Aminobiase
(۶) آرمی نیل — Arrhenale
(۷) آورو تھائی سین — Auro—phthysin
(۸) بائی کولین — Biocholin
(۹) ایموکال — Emocal
(۱۰) کولائیڈل کیلسیم ود اوسٹلین ان وٹے مین ڈی — Colloidal Calcium with Ostalin in VitaminD
(۱۱) کولوزل کیلسیم — Collosol Calcium
(۱۲) کولوزل آئیوڈین — Collosol Iodine
(۱۳) سنٹوبین — Santubin
(۱۴) ٹیوبرکولین — Taberculin
(۱۵) اے۔ کے۔ بی — A. K. B.

دق وسل کے لئے یورپ کی اشتہاری دواؤں کے راز

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی لاہور

۱- آرتھوکال کمپونڈ
ORTHOCOL COMP.

تھایوکال	۴ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ	۲ "
کوڈائنا فاسفیٹ	۱/۱۲ "
سمپل الگزر	۲ ڈرام

اجزا کو ملا کر الگزر بنالیں۔
مقدار خوراک ۳۰ منم سے ایک ڈرام تک۔
سل ودق کی کھانسی کے لئے مفید ہے۔

۲- آسوجن
OSSOGEN

یہ دوا کاڈلیور آئل اور ہیماٹوجن کا کیمیاوی مرکب ہے، جو سل ودق کے لئے مفید ہے۔

۳- اے تھائی سین
APHTHISIN

پوٹاسیم گائیکول سلفونیٹ	۹ حصہ
امونیم پٹروسلفال	۱ "

ہر دو اجزا کو ملا کر سفوف بنالیں۔
خوراک ۴ گرین ایک گھونٹ دودھ کیساتھ صبح و شام دونوں وقت۔
سل ودق کے لئے ازحد مفید ہے۔

۴- اکتھیوکریازوٹ
ICTHYOCREOSTE

التھی اول	۱۵ گرین
کریازوٹ	۱۵ "
یوکلپٹال	۳/۴ "
بدرقہ مناسبہ	حسب ضرورت

اجزا کو ملا کر ۵ گرین کی گولیاں بنالیں
دق بطنی کے لئے مفید ہیں۔

۵- البومال
ALBUMOL

کاڈلیور آئل	۱۰۰ حصہ
برانڈی	۳ "
کیلسیم فاسفیٹ	۱/۲ "
سوڈیم فاسفیٹ	۵ "
شکر سفید	۵ حصہ
الیڈسٹرک	۲ "
زردی بیضۂ مرغ	۱ عدد

اجزا کو ملا کر املشن بنالیں۔ مقدار خوراک، چائے کے چمچہ بھر بعد غذا صبح و شام دیں۔
سل ودق کے تمام درجات میں مفید ہے۔

۶- انٹی ٹیوبر کولس آئل
ANTITUBERCULOUS OIL

کریازوٹ	۱۵۰ منم
بیٹا نفتھول	۴۵ گرین
آئیوڈین	۲ ۱/۴ "
کاڈلیور آئل	۶ اونس

اجزا کو ملا کر املشن بنالیں۔
خوراک، ایک سے دو چائے کے چمچہ بھر ایک گھنٹہ بعد غذا دیں۔
سل بطنی کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

۷- پنٹابرگ کیپ سول
PANTABURG'S CAPSULES

آئیڈوفارم	۱/۴ گرین
کیلسیم فاسفیٹ	۲ ۱/۴ "
کریازوٹ	۳/۴ "

اجزا کو ملا کر اس کا ایک کیپ سول بنالیں۔ اور صبح و شام ایک ایک کیپ سول کھلائیں۔
دق بطنی ودق الامعاء کے لئے مفید ہے۔

۸- پیلاٹول PALATOL

گاڈول (جوہر جگر ماہی)	۲۵۰ منم
سیرپ ہیمانک ہائی پو فاسفائیٹ	۹۰ "
ایکسٹریکٹ آف مالٹ	۶۰ "
سیرپ آف وائلڈ چیری	۱۲۰ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں۔
خوراک ۱، چائے کا چمچہ بھر بعد غذا صبح و شام پلائیں۔
دق وسل کے لئے مفید ہے۔

۹- تھایوونال
THIOVINAL

گایاکول	۶ ڈرام
ایکسٹریکٹ تھایم	۲۰ "
واٹر	۴۰ "
سیرپ	۳۴ "

اجزا کو ملا کر مکسچر بنالیں۔
خوراک چائے کا چمچہ بھر صبح دوپہر و شام دیں
دق کے تمام درجات میں مفید ہے۔

۱۰- ٹرپی نائیڈ
TERPINOIDS

کریازوٹ	ایک منم
ہیروئن	۱/۴۸ گرین
ٹرپی نال	۳ منم
یوکلپٹال	۱ "

اجزا کو ملا کر اس کا ایک کیپ سول بنالیں۔ ایسا ایک ایک کیپ سول صبح و شام ایک گھونٹ پانی کے ساتھ دیں۔

۱۱- روزانا
ROSANA

کاڈلیور آئل	۳/۴ ڈرام
ایکسٹریکٹ آف مالٹ	۱/۴ "
کوکا	۱/۴ "
شوگر	۱/۴ "

اجزا کو ملا کر ۱۰۰ گرین کے قرص بنالیں۔ ایک ایک قرص صبح شام اور دوپہر کو پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ دق کے لئے مفید ہے۔

۱۲- کریوٹرپن کمپونڈ
CREO-TERPIN COMP

کریازوٹ	۴ منم
ٹرپن ہائیڈریٹ	۴ گرین
کیلسیم گلیسروفاسفیٹ	۸ "
ہیروئن ہائیڈروکلور	۱/۴ "
الکحل	۲۵ فیصدی
سوڈیم گلیسروفاسفیٹ	۴ گرین

چائے کے چمچہ بھر صبح وشام مکسچر بناکر پلائیں
دق وسل کی کھانسی کے لئے بیحد مفید شے ہے +

۱۳- کریازوٹال کمپونڈ
CREOSOTAL COMP

کریازوٹال ۱۵ حصہ
اکتھی اول ۱۵ "
گلیسرین ۳۰ "
ایکوا منتھا پپ ۱۰ "

اجزا کو ملاکر مکسچر بنالیں +
خوراک ۲۰ سے ۳۰ بوند ایک گھونٹ پانی کے ساتھ
صبح وشام دیں۔ دق بطنی کے لئے مفید ہے +

۱۴- کوگلائیڈ
KUGLOID CAPSULES

کریازوٹ بنزوایٹ ۱ منم
یوکلپٹال بنزوایٹ ۱ "
کونین گلیسروفاسفیٹ ½ گرین

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں
ایسا ایک ایک کیپ سول صبح وشام کھلائیں +
سل کی کھانسی کے لئے مفید دوا ہے +

۱۵- کوڈائی سول
CODYSOL

گایاکول ۳۰ گرین
کوڈائنا ¼
سیرپ ۲½ ڈرام

اجزا کو ملاکر شربت بنالیں۔
خوراک ، ۳۰ بوند ضرورت کے وقت چٹائیں
سل کی کھانسی کے لئے مفید دوا ہے +

۱۶- ڈارٹوس کیپ سول
DARTOIS CAPSULES

کریازوٹ ¾ منم
کاڈلیور آئل ۳ "

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں
ایسا ایک ایک کیپ سول صبح دوپہر اور شام کے
وقت کھلائیں۔ سل ودق کے لئے مفید ہے +

۱۷- گایاکول کاربونیٹ کمپونڈ کیپسول
GUAIACOL CARBONATE
COMP. CAPSULES

گایاکول کاربونیٹ ۱½ گرین
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ½ "
اکتھی اول ½ "
سٹرونشیم آرسی نیٹ ۱/۱۲۰ "

آلیو آئل ۵ منم

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں
ایسا ایک ایک کیپ سول صبح وشام کے وقت
کھلائیں۔ سل ودق کے لئے بیحد مفید شے ہے

۱۸- گلیسیروفاسفائیڈز
GLYCEROPHOSPHOIDS

کیلسیم گلیسروفاسفیٹ ۳ گرین
گاڈول (جوہر جگر ماہی) ۵ منم
کریازوٹ ۲ "
سٹرکنین فاسفیٹ ۱/۶۰ گرین

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں +
ایسا ایک ایک کیپ سول بعد غذا صبح اور شام
کے وقت کھلائیں +
سل ودق کے تمام درجات میں مفید ہے +

۱۹- میڈولین
MEDULLIN

کاڈلیور آئل ۵۰ ڈرام
شہد ۲۵۰ "
بالسم پیرو ۶۲ "
ایکسٹریکٹ آف بلیک کرنٹ ۷۰ "
ایکسٹریکٹ جیونی پربیری ۵۰ "
آب لیموں ۱۸ "

اجزا کو ملاکر امیلشن بنالیں +
خوراک ، ایک چائے کے چمچہ بھر بعد غذا صبح وشام
دیں۔ دق وسل کے لئے مفید ہے +

۲۰- نیٹررز کاڈلیور آئل ٹیبلٹ
NATTERER'S COD-
LIVEROIL TABLETS

کاڈلیور آئل ۴۵ منم
ایکسٹریکٹ آف مالٹ ۱۵ گرین
کوکا ۱۵ "
شوگر ۷۵ "

اجزا کو ملاکر ۱۰-۱۰ گرین کے قرص بنالیں
ایک ایک قرص بعد غذا صبح وشام کھلائیں
سل کے لئے مفید ہے +

۲۱- وولی سان کیپ سول
VOLESAN CAP

کریازوٹ کاربونیٹ ۴½ گرین
ہیروئن ۱/۲۴ "
بالسم ٹولو ۳¾ "
کیمفر ۹/۱۰ "

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں ،
اور ایک ایک کیپ سول صبح وشام کھلائیں +
سل ودق کے لئے مفید دوا ہے +

۲۲- ہیروئیڈ
HEROIDS

ہیروئن ۱/۱۲ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۲ "
سیرپ وائلڈ چیری ۱۵ منم
بالسم ٹولو حسب ضرورت
گلیسرین

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں۔
اور ایک ایک کیپ سول صبح وشام کھلائیں
سل ودق کی کھانسی کے لئے نہایت مفید دوا ہے

۲۳- الگزر ہیروئن کم ٹرپن
ELIXIR HEROIN
COM TERPIN

ہیروئن ¼ گرین
ٹرپن ہائیڈریٹ ۸ "
الکحل (۹۰ فیصدی) ۶ ڈرام
سیرپ پرونی ورجنی ۳ "
گلیسرین ۳ "

اجزا کو ملاکر مکسچر بنالیں۔ مقدار خوراک ۳۰ بوند سے
ایک ڈرام ایک گھونٹ پانی کے ساتھ +
سل ودق کی کھانسی کے لئے نافع ہے +

۲۴- برنکول کیپ سول
BRONCHOL CAP

ٹیرے بین ۱ منم
اولیم صندل ۱½ "
کریازوٹ ½ "
یوکلپٹول ۱/۵ "
سٹرکنین ۱/۱۰۰ "
آلیو آئل ۵ "

اجزا کو ملاکر ایک کیپ سول میں بند کریں ،
اور ایسا ایک ایک کیپ سول صبح وشام کھلائیں

۲۵- ومپٹول کریوٹرپن کمپونڈ
WAMPOOL'S CREO-
TERPIN COMP.

کوڈائنا فاسفیٹ ½ گرین۔ کلوروفارم ایک منم
ٹرپن ہائیڈریٹ ۴ گرین۔ کریازوٹ ۴ منم۔ کیلسیم
گلیسروفاسفیٹ ۴ گرین ، بدرقات تا ایک اونس۔
سل ودق کے مریضوں کو مکسچر بناکر ۶ ماشہ دیں +

آٹھواں باب

بابُ الصّحت

دق کن چیزوں سے پیدا ہوتی ہے؟

از ڈاکٹر جی، جے وہیرٹ، ایم ڈی

"جس طرح گیہوں سے گیہوں اور دانہ سے دانہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح دق سے دق پیدا ہوتی ہے" +

اس جملہ سے نہایت موزوں طریق پر دق کی اصلیت ظاہر کی گئی ہے اور جدید ترین تحقیقات و انکشافات نے ظاہر کردیا ہے کہ دق جراثیم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے اور اسی یقین و عقیدہ پر تمام طبی و سائنٹیفک معلومات کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ نیوٹن نے کشش زمین کا فلسفہ پیش کرکے طبیعیات میں جو ہنگامہ پیدا کردیا تھا۔ بالکل اسی طرح دنیائے طب میں ڈاکٹر کاخ کا یہ نظریہ جو انہوں نے ۱۸۸۲ء میں پیش کیا تھا ثابت ہوا سب سے پہلے ڈاکٹر کاخ نے ہی اس امر کا اعلان کیا تھا کہ دق جراثیم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے جس وقت تک کولمبس نے نئی دنیا معلوم نہیں کی تھی دنیا بس یہی سمجھتی تھی کہ ہم جہاں تک ہیں دنیا بھی وہیں تک ہے۔ مگر ۱۴۹۲ء میں جب دنیا والوں کے سامنے ایک نئی سرزمین ظاہر ہوئی تو آنکھیں کھل گئیں ایک نیا افق سامنے آگیا، نئی نئی آرزوئیں، نئے نئے کام، نئی نئی مہموں کے دروازے اہل دنیا کے سامنے کھل گئے جب تک انسانوں کے سامنے نئے افق نہیں آتے وہ اپنے گرد و پیش کو ہی سارا عالم سمجھتا ہے +

یہی حال دنیائے طب کا ہے، اس سے قبل دق کے بارے میں معلومات بے حد محدود بلکہ غلط تھیں۔ مثلاً ایک یہ عقیدہ کہ دق لاعلاج مرض ہے اور اگر کوئی مریض اچھا ہو بھی گیا تو کہہ دیا جاتا تھا کہ تشخیص مرض غلط ہوئی تھی دق تھی ہی نہیں۔ دق ایک مہلک مرض تسلیم کیا جاتا تھا جس کے حملہ سے مفر ممکن نہ تھا اور اسکے خلاف کوشش کرنی بھی بیکار محض سمجھی جاتی تھی بعض مقامات پر لوگ اب بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ علاوہ ازیں جب لوگوں نے دیکھا کہ دق کا مرض خاندان کے خاندان غارت کردیتا ہے اور اگر اس پود میں پیدا نہیں ہوا تو آئندہ اولاد میں نمودار ہو جائیگا، یہ اور اسی قسم کی اور بحثیں تھیں جن کی بنا پر ہر شخص اس مرض کو موروثی اور خاندانی مرض مانتا تھا جس طرح رنگ، بال، آنکھیں اور چہرہ مہرہ خاندان میں منتقل ہوتے ہیں۔ اسی طرح دق بھی منتقل ہوتی ہے ——— مگر یہ عقیدہ بھی اور بہت سے عقیدوں کی طرح غلط تھا +

ہزاروں سال سے دق کا مرض انسانوں کی ہلاکت و تباہی کا باعث بنا ہوا ہے۔ شہنشاہ اور غلام، امیر اور غریب، جاہل اور عالم، غرض ہر طبقہ کا آدمی دق کے مرض کا شکار ہوتا رہا ہے۔ مصر قدیم کے کھنڈروں میں سے جو ممیائی ہوئی لاشیں برآمد ہوئی ہیں۔ اُنکے بارے میں بھی آثار قدیمہ کے ماہرین کا خیال ہے کہ اکثر مدقوق انسانوں کی ہیں۔ بہت سے قدیم انسان جن کی سیاسی اور سماجی اہمیت مسلّمہ ہے، جو عیش و آرام کی پُرشکوہ زندگی بسر کررہے تھے دولت اور زر و جواہر کے ڈھیر جنکے سامنے پڑے رہتے تھے ان کے جسم دق کی تپش سے پژمردہ اور روحیں ملول تھیں، قدرت نے زندگی کی ساری آسائشیں ان کو بہم پہونچائی تھیں۔ مگر دق کے موذی مرض نے جاہ و جلال اور دولت و حشمت کے ان اونچے تودوں کو بھی ہلاکت میں ڈالے بغیر نہ چھوڑا۔ اس طرح نانِ جویں سے محتاج ایک عام شخص اور ان میں کوئی فرق نہ تھا +

علم طب کے قدیم ترین ریکارڈوں سے اس ہلاکت آفرین مرض کے بارے میں جو شواہد ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ایک خاندان میں نسلوں تک یہ مرض عود کرتا رہتا ہے۔ اسلئے اسے "موروثی مرض" تسلیم کرلیا گیا تھا۔ قطع نظر اس اختلافی مسئلہ کے یہ تو سب ہی مانتے ہیں کہ جدید

تمدّن نے انسانوں کی زندگی جس قدر مہمل طور پر مصنوعی بنادی ہے اور نوجوانوں نے ایک عرصہ سے جس نوع کے اصول حیات اپنے لئے مقرر کرلئے ہیں وہ اس مرض کی ہولناک موجودہ رفتار ترقی کے ذمہ دار ہیں +

زیادہ تر نوجوان نسلیں اس مرض کا شکار بنتی رہی ہیں "موت کے فرشتوں کا کپتان" انسانی آبادی میں جب گھس آتا ہے تو پھر صفیں کی صفیں صاف کردیتا ہے نسلیں تباہ، خاندان آشفتہ حال اور اقوام تباہی کا بری طرح نشانہ بنتی ہیں جب تک مرض دق کی اصل وجہ دغائت متعین نہیں ہوئی تھی اور اس بیماری کی پہچان سے لوگ بیگانہ تھے اس مرض کو "خدا کی منشار" اور "مشیت ایزدی" سے تعبیر کیا جاتا تھا، اور صرف اسی پر بھروسہ کرکے مریض کے علاج معالجہ کی طرف سے توجہ ہٹالی جاتی تھی، کیونکہ یہ مرض "لاعلاج" مانا جاتا تھا، مریض کو جس قدر آرام اور ہمدردی حسب حالات اسکے خاندان اور کنبے والے پہنچا سکتے تھے پہنچاتے تھے۔ اور بس۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے کہ وہ لب گور ہے۔ اسلئے دوا دارو کا کچھہ خیال ہی نہ تھا +

نا امیدی اور مایوسی کی ان ہولناک فضاؤں میں ایک مرد صالح انسانوں کی خدمت کا جذبہ دلمیں لئے ہوئے نہایت خاموشی کے ساتھ تجربے کررہا تھا +

میونخ (جرمنی) کا ایک ڈاکٹر رابرٹ کوخ تھا، ۱۸۸۲ء کا ذکر ہے کہ اس نے سالہا سال کے تجربہ۔ تحقیقات اور عرق ریزی کے بعد یہ اعلان کیا کہ مرض دق ایک جرثومہ سے پیدا ہوتا ہے اور لاعلاج مرض نہیں ہے، اس روز انسانوں کی ہلاکت کے سب سے بڑے فرشتہ (دق) کے تابوت میں آخری کیل لگائی گئی اور دنیا نے اطمینان کے ساتھ ساتھ سوچا کہ اس مرض کا دفعیہ ممکن ہے اور انسانوں کی کوشش سے اسکی رفتار و اثر کو روکا جاسکتا ہے ——— کتنا مبارک دن تھا وہ جب کہ اس طبّی انکشاف نے نا امیدوں کے دلوں میں اُمید و تبسّم کی ایک سنہری جھلک پیدا کردی ———! +

یہ ثابت کرنے کے لئے یہ مرض محض "مرضئ مولا" ہی نہیں ہے بلکہ اور مرضوں کی طرح ایک سبب یا علت کا نتیجہ ہے اسکی ضرورت ہوئی کہ طبابت پیشہ لوگوں اور عوام میں جو غلط رائیں دق کے بارے میں رواج پاگئی تھیں انہیں منطقی دلائل سے دور کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ ان جراثیم پر قابو پانا انسان کے بس کی بات ہے۔ بنی نوع انسان کے دلمیں آفرینش عالم سے اس وقت تک امید کی کوئی کرن ایسی تابناک پیدا نہیں ہوئی تھی جیسی کہ اس طبی انکشاف نے پیدا کی۔ بالآخر یہ ماننا پڑا کہ اگر جراثیم کے ذریعہ دق پیدا ہوتی ہے تو یہ لازمی طور پر موروثی مرض نہیں بلکہ ایک سے دوسرے کو لگنے والے امراض (متعدّی) میں سے ہی +

یہ بات ابھی معلوم ہی ہوئی تھی کہ چاروں طرف میڈیکل اور سائنٹیفک حلقوں میں تجربات شروع ہوگئے اور یہ بات پایہ تحقیق کو پہونچگئی کہ یہ نظریہ صحیح ہے، اس چیز نے انسانوں کو سب سے بڑے علاج اُمّید سے روشناس کرادیا، امید دنیا کے سب علاجوں سے زیادہ باثر معالجہ ہے اس نے نا امیدی کے شکار انسانوں میں مسرتِ حیات کی لہر پیدا کردی اور ایک نیا افق سامنے نظر آنے لگا۔ بعد کے تجربات نے یہ بھی بتایا کہ یہ جراثیم سانس اور فضلات بالخصوص تھوک کے ذریعہ مریض سے دوسروں تک پہونچتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ اگر چھوت اور اکتساب جراثیم کے ذرائع کو نابود کیا جاسکے تو اس مرض کی روک تھام اور رفتار کو بہت مغلوب کیا جاسکتا ہے +

نئے نئے دروازے کھلنے لگے۔ تنگ دائرے وسیع سے وسیع تر ہونے لگے۔ اگر جراثیم دق کا سبب ہیں تو انہیں روکا اور ہلاک کیا جاسکتا ہے اور علاج کامیاب ہوسکتا ہے۔ ان دو اُمید افزا خیالات نے اہل طب کے سامنے علمی تفتیش کے ایسے میدان کھولدیئے کہ شاید فلاحِ انسانی کے لئے کبھی نہ کُھلے تھے +

دِق کا سب سے بڑا دوست جہل ہے

کیونکہ انسان نے اپنی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے اس مرض کی ترقی میں خود ہی مدد پہونچائی ہے۔ بالخصوص اس مرض کے سبب اور علاج کے بارے میں تو انسان اس قدر جاہل اور اندھے ہیں کہ کچھہ کہا ہی نہیں جاسکتا بہت سی باتیں غلط طور پر تسلیم کرلی گئی ہیں۔ مثلاً یہ کہ نزلہ، نمونیا، خراب موسم یا خراب عادت، مثلاً رات کو دیر تک جاگنا، بہت کم پوشش خراب غذا کھیں یا کام زیادتی اور بے جا تیزی اور اسی قسم کے دیگر سطحی اسباب

دق کا مرض پیدا کرتے ہیں، اور اسکے علاوہ پچیس سال کے مسلسل تجربے نے اگرچہ پرانے خیالات کو ختم کر دیا ہے۔ مگر اب بھی بعض لوگ اب تک اس تصور کے ساتھ چمٹے رہنا پسند کرتے ہیں کہ "دق موروثی مرض ہے" +

اس میں شک نہیں کہ جراثیم سے دق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ مگر اور اسباب بھی اس میں شریک عمل رہتے ہیں جنہیں ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگرچہ دق کے جراثیم دق پیدا کرنیکے لئے کافی سامان اور وجہ ہو سکتے ہیں، مگر کالی کھانسی، نزلہ وبائی (انفلوئنزا) اور دیگر کمزور و نحیف کرنے والے امراض اسکی ابتدار کا کافی معقول سبب بن جاتے ہیں +

اسکے علاوہ خراب مالی حالت دق کے مرض کو ترقی دیتی ہے، کیونکہ غریب و مفلوک الحال طبقہ کے لوگ، غذا، مکان اور آسائش زندگی صحت بخش ماحول اور معقول حفظ ماتقدم فراہم نہیں کر سکتے، اس لئے زیادہ شکار ہوتے ہیں۔ ترازو کا جو پلڑا مفلس کی طرف جھکتا ہے۔ دق کے مرض کو پاسنگ بنا لیتا ہے، اس کا اندازہ لگانے کیلئے ذیل کے اعداد و شمار کو دیکھئے +

نقشہ مرض دق :- (۱۰،۰۰۰) انسانوں کی موت میں عمروں کے لحاظ سے مختلف پیشوں میں کام کرنیوالے مریضوں کا تناسب

عمر	پیشہ ور لوگ	کلرک وغیرہ	زرعتی کام کرنیوالے	کار آموز مزدور	غیر کار آموز مزدور
۱۰ - ۲۴	۱	۴	۳	۵	۱۰
۲۵ - ۴۴	۳	۷	۴ — ۵	۷	۱۹
۴۵ - ۶۴	۳	۸	۶	۹	۲۳

مختلف طبقوں میں دق پھیلنے کے اسباب مختلف ہو سکتے ہیں۔ مثلاً کام کرنیکے اوقات، کام کرنے کی نوعیت، کھانے اور رہائش کے انتظامات وغیرہ، اگر مالی حالت خراب ہو تو یہ چیز ان کے دشمن، دق، کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے اور بھی ممد ثابت ہوتی ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ بعض پیشے خاص طور پر پھیپھڑے خراب کرتے ہیں۔ مثلاً ریت کا کام کرنے والے، قلعی کرنے والے۔ سیسہ ڈھالنے والے وغیرہ +

علاوہ ازیں بعض عمروں کے درجے دق کے مرض کے لئے خاص ہو گئے ہیں۔ اعداد و شمار سے اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۵ سال کی عمر سے کم دق کم ہوتی ہے لیکن ۱۵ سال کی عمر کے بعد دق کا مرض حیرت انگیز سرعت کیساتھ ترقی کرتا ہے۔ ۱۵ سے ۲۹ سال کی عمروں میں یہ مرض بجد لاحق ہوتا ہے اور اموات کی بھی کثرت ہوتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ اس عمر میں ہونے والی اموات کا ۲۵ فیصدی حصہ دق کے نام میں لکھا جاتا ہے +

مرض کی یہ خصوصیت عرصہ سے باہمی بحث و تمحیص اور مطالعہ و مشاہدہ کا باعث بن چکی ہے، اسکی توضیح و تشریح مختلف پہلوؤں سے کی جاتی رہی ہے اور بعض ایسے مخصوص وجوہ تسلیم کر لئے گئے ہیں جو اسی عمر کے گروہ میں پائے جاتے ہیں +

سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ یہ عمر وہ ہوتی ہے کہ نوجوان اپنے نظام جسمانی میں ایک انقلاب و تبدیلی پاتے ہیں۔ جوش جوانی ایک خاص حد پر آکر انہیں تحریص پر مائل کرتی ہے، اور اگر خدانخواستہ اس عمر میں عادات خبیثہ کا شکار ہو جائے تو نوجوانوں کو دق کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ عمر خود ایک ایسا انقلاب ہے کہ نظام جسم و جان پر اثر انداز ہوتا ہے اپنی روزی خود کمانے اور دنیا کے میدان میں خود دوڑنے کی ضرورت نوجوانوں کو پڑتی ہے اور وہ بزرگوں سے الگ ہو کر اپنی ذمہ داری خود اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں نظام جسمانی پر خاص طور سے اثر انداز ہوتی ہیں لیکن یہ امر کہ اس عمر میں عورتوں کی اموات کی تعداد مردوں کی اموات سے دو چند کیوں ہوتی ہے، ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے بارے میں ہم ابھی تک کوئی خاص حل نہیں پا سکے ہیں۔ اسکے علاوہ یہ چیز بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ۴۵ سال کی عمر کے بعد دق کا مرض پھر ترقی پذیر ہوتا ہے، اور اعداد و شمار سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ نوجوانوں کے طبقہ کی نسبت ادھیڑ عمر کے مریضوں کی تعداد اور اموات زیادہ ہوتی ہیں! +

ایک دو مریضوں کی پوری کیفیت لے کر ہم اور اسباب بھی دق کے معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً ابتدائی خرابی صحت جس نے بالآخر دق کی صورت اختیار کر لی ہو، وغیرہ +

بہر کیف یہ توضیح ہے کہ جو امور خاص طور پر دق پیدا کرنے اور بڑھانے والے ہمارے تمدن میں پائے جاتے ہیں۔ ان کو تو یہاں ظاہر کر دیا گیا ہے اور سب سے بڑا سبب تو بہر صورت یہی قرار دیا گیا ہے کہ "دق جراثیم سے پیدا ہوتی ہے"! +

تپِ دق اور اسکی روک تھام

(از ڈاکٹر اے، کے مترا)

ہندوستان میں امراض دق وسل کے انسداد کے لئے جو فنڈ قائم کیا گیا ہی۔ اسکے لئے روپیہ جمع کرنیکا ایک خاص جوش وخروش ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اس وقت تک اٹھارہ لاکھ سے زیادہ رقم جمع ہو چکی ہے اور مزید امدادی رقموں کے لئے جدوجہد جاری ہے اس میں شک نہیں کہ یہ ایک کار خیر ہی اور ہمارے ملک کے ہر باشندے کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں فیاضی سے کام لے، ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لئے جس میں امراض دق وسل کے تمام تحقیقاتی اور معالجاتی پہلو شامل ہوں تیس لاکھ روپے کی رقم کافی نہیں ہے +

دق کوئی ایسا مرض نہیں ہی جو ہماری زندگی سے بالکل الگ تھلگ کسی دور افتادہ اور محدود گوشہ سے پیدا ہو جاتا ہو، اسکو ہماری جسمانی اور معاشرتی واخلاقی زندگی سے بہت گہرا تعلق ہی۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی صحت اور عدم صحت اسکے ماحول پر منحصر ہے اور جسمانی تندرستی کا تعلق روٹی کی طرح اسکے سوشل حالات سے بھی ہی۔ ہندوستان کے علاوہ اب ہر ملک میں یہ کوشش کی جارہی ہے، اچھی غذا اور بہتر معاشرت کے ذریعہ جسمانی کمزوری اور بیماریوں کا انسداد کیا جائے +

مشہور فرانسیسی سائنسداں نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ متعدی امراض دو مختلف عناصر کا نتیجہ ہوتے ہیں، ایک تو جراثیم اور دوسرے انسانی صحت کی ایسی کمزوری کہ اس میں مدافعت کی طاقت باقی نہ رہے۔ یہی سبب ہے کہ پبلک مفاد اور صحت عامہ کے خیال سے یوروپین ممالک میں تاریک اور گندے مکانات منہدم کر دیئے جاتے ہیں۔ صاف پانی اور صاف ہوا کی فراہمی کا بہت خیال کیا جاتا ہی، اور غذا میں خراب اور مضر صحت اجزا کی ملاوٹ سختی سے روکی جاتی ہی۔ کسی ملک کے باشندوں کی صحت کو بہتر بنانے کے لئے یہ تمام چیزیں ضروری ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ ہندوستان اس سلسلہ میں ابتک بہت زیادہ "قدامت پرست" ہے +

زندگی کی ضرورتوں کے لئے بہتر سے بہتر چیزیں حاصل کرنے کے مقصد پر لاکھوں روپے خرچ کئے جا سکتے ہیں۔ ملک کے طول وعرض میں بہترین ہسپتال جدید ترین ساز وسامان کے ساتھ قائم کئے جا سکتے ہیں۔ مگر جب تک کہ لوگ بہتر اور صحت بخش زندگی بسر کرنیکے طریقوں سے واقف نہوں، بیماریوں کا انسداد نہیں ہو سکتا، اسلئے ضرور ہے کہ لوگوں کو صحیح تعلیم دی جائے اور اُنکے دماغوں سے جہالت کی تاریکی دور کیجائے +

اسکے علاوہ امراض دق وسل کو سارے ملک میں پھیل جانیسے صرف اسی طریقہ پر روکا نہیں جا سکتا کہ مریض کو اسکے تمام متعلقین سے جُدا کر کے ہسپتال میں رکھا جائے، بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ آبادی کے جو افراد ابتک مرض دق کا شکار نہیں ہوئے ہیں ان کو اس سے محفوظ رکھنے کی کوشش کیجائے +

ہندوستان کے مختلف حصوں میں پھیپھڑوں کی دق (سل) سے جو اموات ہوئی ہیں۔ اُنکے اعداد وشمار سے باعتبار عمر اس مرض کی تین منزلیں ہمیں دکھائی دیتی ہیں۔ ایک منزل دس سال کی عمر سے پندرہ سال تک پہونچکر ختم ہوتی ہے۔ اس جماعت میں زیادہ تر نا کتخدا اور نوجوان لڑکیاں شامل ہیں جن میں اموات کی شرح بہت زیادہ ہوتی ہے۔ عین عنفوان شباب میں لڑکیوں کا مرض دق میں مبتلا ہو کر اس طرح مرجانا کس درجہ افسوس ناک ہوتا ہے۔ یہی وہ عمر ہے جس میں ہندوستانی لڑکیاں سن بلوغ تک پہونچتی ہیں اور انکی جسمانی اور دماغی حالت میں اہم تبدیلیاں ہوتی ہیں اور چونکہ افلاس یا عدم توجہ یا بے پروائی کے باعث اس خاص منزل میں انکی غذا اور دیگر جسمانی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا اسلئے وہ دق وسل کا شکار ہو جاتی ہیں +

اس مرض کی دوسری منزل بھی زیادہ تر طبقہ نسواں ہی سے تعلق رکھتی ہے اور اس منزل میں بیس برس سے لیکر تیس برس تک کی عمر رکھنے والی عورتیں مرض دق میں مبتلا ہوتی ہیں۔ ہندوستانی عورتوں میں یہ عمر عام طور پر بچے پیدا کرنے کی عمر ہوتی ہی اور متواتر زچگی کا بار برداشت کرتے کرتے عورتیں اتنی کمزور ہو جاتی ہیں کہ انکی زندگی کا پیمانہ بیماریوں سے بھر جاتا ہی، اور ابھی پچھلے لڑکے ہی نے ماں کا دودھ نہیں چھوڑا ہوتا ہے کہ دوسرا حمل قرار پا جاتا ہی۔ کام کی زیادتی اور غذا کی کمی اس پر اور بھی ستم کرتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب اور اوسط درجہ کی ہندوستانی

عورتیں بہت جلد پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں ÷

تیسری منزل تیس اور چالیس برس کی عمر کے درمیان ہی اس میں زیادہ تر مرد پائے جاتے ہیں، یہ وہ عمر ہے جس وقت مرد اپنے کاروبار میں یا روپیہ کمانے اور روزی حاصل کرنے کی جدوجہد میں بہت زیادہ مشغول رہتا ہے اور بہت سے عناصر ایسے پیدا ہو جاتے ہیں جو قوائے کے اضمحلال کا باعث ہوتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو خاص طور پر گندے اور غیر صحت بخش کارخانوں میں یا کوئلہ وغیرہ کی کانوں میں کام کرنا پڑتا ہے وہ جلد اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں ÷

صحت اور ماحول دونوں چیزیں ایسی ہیں جو ایکدوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ دق کا اصلی سبب یہی ہوتا ہے کہ ایک طرف سے مرض کا حملہ ہوتا ہے اور دوسری طرف اس حملہ کا جواب جسم کی دفاعی طاقت سے نہیں دیا جاسکتا اور چونکہ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی دق کے مریض کو دیکھنے یا اُن کے آس پاس رہنے کا موقع ملتا ہی اس لئے صرف وہی شخص اس خطرہ سے خالی کہا جاسکتا ہی جس میں اچھی غذا، اچھی زندگی، اچھی معاشرت، اچھی ہوا اور روشنی اور اچھے ماحول نے دفاعی طاقت کا کافی ذخیرہ جمع کردیا ہو ÷

دق وسل کی انسدادی تدابیر

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آبادی

ہماری زندگی کا سب سے زیادہ دردناک اور قابل افسوس پہلو یہ ہے، کہ صحت و تندرستی کے اعتبار سے ہم روز بروز تنزل و پستی کے غار عمیق میں چلے جارہے ہیں، وبائی اور متعدی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے، ان امراض میں دق وسل کی تباہ کاریاں اور ہلاکت آفرینیاں تو سب پر گوئے سبقت لے گئی ہیں ——— اگرچہ یہ مرض زمانۂ قدیم سے پایا جاتا ہی، اور دنیا کا کوئی خطہ اور ملک ایسا نہیں ہی۔ جہاں سے یہ مرض انسانی جانوں کا خراج نہ لیتا ہو۔ مگر ہندوستان میں اس کی ترقی کی رفتار یہ ہی کہ شہر تو در کنار قصبات و دیہات تک اس کی زد سے محفوظ نہیں ہیں۔ چنانچہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مجموعی حیثیت سے یہاں تقریباً دس لاکھ آدمی سالانہ دق وسل میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہوتے ہیں ÷

علم العلاج کی بیچارگی

ارسطو و جالینوس وغیرہ اطبائے قدیم نے اسکو متعدی اور لاعلاج تسلیم کیا ہی۔ اطباء اسلامی و ہندی نے بھی اس کے متعلق بہت شرح و بسط سے بحث کی ہی۔ مگر آخرالامر سب نے اسکو لاعلاج اور مہلک ضرور مانا ہے موجودہ زمانہ میں بھی اس مرض کی بہتر سے بہتر دوائیں اس دعوے کیساتھ دنیا میں پیش ہوتی رہتی ہیں کہ یہ دق وسل کا شافی علاج ہیں۔ مگر یہ حقیقت آج بھی مسلّمہ ہی کہ اسوقت تک انسانی علم اس بیماری کا کوئی کامیاب علاج نہیں بتا سکا ہی۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ابتدائی حالت میں یہ مرض قابل علاج ہوتا ہے، مگر اس وقت اسکی علامات اتنی خفیف اور غیر نمایاں ہوتی ہیں کہ نہ معالج ہی انکی طرف کوئی توجہ کرتا ہی۔ اور نہ مریض ہی ان شکایتوں کو کچھ اہمیت دیتا ہی، اور جس وقت علامات خوب نمایاں ہو کر مرض تشخیص ہو جاتا ہی۔ تو اُس وقت اول تو مرض جو ہر اعضاء میں خوب پیوست و جاگزیں ہو جاتا ہے اور پھر اگر معالج اسکے علاج میں انتہائی کوشش بھی کرتا ہے تو مریض اور تیماردار اس بیماری کا نام سُن کر یہ یقین کرلیتے ہیں کہ اب اسکی جانبری ناممکن ہے۔ اسلئے اس درجے میں بھی علاج کے متعلق مریض اور اسکے تیماردار پوری توجہ و کوشش نہیں کرتے ہیں ÷

طریقہ انسداد دق وسل

کسی حادثہ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے اس سے بچنے کی احتیاطی تدابیر کو کام میں لایا جائے تو اکثر اوقات اس حادثے کی سختیاں اور تکلیفیں بہت حد تک کم ہو جایا کرتی ہیں۔ خصوصاً امراض کے معاملہ میں احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا بہترین نتائج پیش کرتا ہے۔ بس دق وسل کا بہترین طریقۂ انسداد یہی ہوسکتا ہے کہ حفظ صحت کے اصولوں کی عوام میں زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور پبلک کو تدابیر حفظ صحت پر عمل کرنے کی رغبت دلائی جائے۔ اس طریقہ سے جسمانی طاقت میں اضافہ ہوگا قوت مدافعت قوی رہیگی۔ اعصاب و عضلات اور اعضائے رئیسہ کا نظام درست رہیگا، پھر متعدی امراض بآسانی حملہ آور نہیں ہونگے اور طبیعت ان امراض کے تعدیہ کا مقابلہ کر کے اس کو مغلوب کرسکے گی۔ متمدن و مہذب ممالک کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ اُنہوں نے حفظِ صحت کے

کے اصولوں کے تحت زندگی بسر کرنے سے اکثر امراض کا قلع قمع کر دیا ہے۔

ہندوستانیوں نے حفظ صحت کے قدرتی ذریعوں کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تہذیب جدید کی برقی روشنی سے عقل کی آنکھیں اتنی خیرہ ہو گئی ہیں کہ انکو صحیح راستہ نظر نہیں آتا۔ مصنوعات اور فیشن پرستی کے ذریعہ زندگی و حیات کے پُر لطف مناظر نہیں دیکھے جا سکتے ہیں۔ بلکہ زندگی کی حقیقی مسرت صرف سادہ طرز بود و ماند اور تہذیب سے ناآشنا ہونے میں مضمر ہے۔

متموّل اور تعلیم یافتہ اصحاب جو قواعد حفظان صحت سے کچھ واقف ہیں۔ ان کو شہروں میں رہنے کی وجہ سے معاون صحت اسباب مہیا نہیں ہیں۔ یعنے وہاں عمدہ و تازہ ہوا، سورج کی صاف روشنی اور خالص غذائی اشیا دستیاب نہیں ہوتی ہیں اور کاروبار کی کامیابی کے واسطے انتہائی جدوجہد کرنی پڑتی ہے جس سے بدنی رطوبات بہت زیادہ تحلیل ہوتی رہتی ہیں۔ اور ان کا صحیح بدل کافی غذا عمدہ ہوا اور صاف روشنی نہ ملنے کی وجہ سے مہیا نہیں ہوتا ہے، اسی وجہ سے انکی صحت جسمانی اور قوت مدافعت کمزور ہوتی ہے اور کسی متعدی مرض سے طبیعت جلد ہی متاثر ہو جاتی ہے۔

دیہات کے باشندے جن کو بہترین عمدہ ہوا، صاف روشنی اور خالص غذائی اشیا مل سکتی ہیں وہ کچھ ناداری و مفلسی اور کچھ لاعلمی کے طفیل ان قدرتی عطیات سے پورے طور پر فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ دیہات کے مکانات حفظ صحت کے اصولوں کے پیش نظر نہیں بنائے جاتے، ہوا اور روشنی کی آمدورفت کے لئے کوئی انتظام نہیں ہوتا، مکان اور راستوں کی صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دیجاتی ہے۔ غرض شہر ہو یا دیہات کہیں بھی حفظ صحت کی تدابیر پر عمل نہیں کیا جاتا، اگر ہم صرف سادہ غذا، تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کے فوائد سے آگاہ ہو کر ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے پر تُل جائیں تو یقیناً بہت جلد ہندوستان میں دق و سل کی ترقی رُک سکتی ہے۔

انسدادِ دق و سل کے دو قدرتی تحفے

ہوا۔ قدرت نے انسانی زندگی کے قیام و تحفظ کے لئے جو ضروری اجزا مرحمت کئے ہیں ان میں ہوا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند اور نباتات وغیرہ کی زندگی کا انحصار ہوا پر ہی ہے، پھیپھڑوں میں خون صاف ہوتا ہے اور عمدہ و صاف خون ہی کا نام زندگی ہے۔ کیونکہ خون سے قوت و حرارت پیدا ہوتی ہے، اعضا کی پرورش اور جسمانی نشوونما خوب ہوتا ہے۔ پس ہر شخص کو اسکی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ عمدہ اور صاف ہوا میں رہے اس غرض کے واسطے دروازے اور کھڑکیاں تعداد میں زیادہ اور کشادہ ہونی چاہئیں تاکہ ہوا میں گندگی و کثافت نہ پیدا ہو، کمروں کو بند کرنے سے ہوا کثیف و خراب ہو جاتی ہے جو مضر صحت ہے، اسلئے رات کو سوتے وقت بھی مکان کی کھڑکی کھلی رکھنی چاہیے، کارخانوں کے دھوئیں میں ملوث ہوا بھی مضر ہوتی ہے، اس سے بھی حتی الامکان بچنا چاہیے، روزانہ صبح و شام سبزہ زار اور کھلے ہوئے میدانوں میں تفریح کر کے تازہ ہوا سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

سورج کی روشنی۔ امراض کے دفعیہ و انسداد اور صحت و حیات کی حفاظت و ترقی میں سورج کی روشنی بہت بڑی معاون و مددگار ہے، یہ جسمانی طاقت کو بڑھاتی ہے، جراثیم مرض کو ہلاک کرتی ہے۔ اکثر قسم کے موذی حشرات الارض کو فنا کرتی ہے، اسلئے ہمیشہ ایسی جگہ پسند کریں جہاں کافی روشنی آتی ہو اس مطلب کے واسطے مکانوں میں روشندان بنائیں۔ اور ایسے تنگ و تاریک مکانات کو جہاں روشنی کا گذر نہ ہو رہائش کے واسطے پسند نہ کریں۔ حیوانات و نباتات کی زندگی کی افزائش و تحفظ کے واسطے ہوا اور روشنی دو قدرتی تحفے ہیں۔ اور ہندوستان میں یہ دو چیزیں بہت زیادہ مقدار میں جاری و ساری ہیں۔ ان سے پورے طور پر فیضیاب ہونا قدرت کا صحیح فریضۂ تشکر ادا کرنا ہے۔ ہر شخص کو پودوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ جو پودے صاف اور کھلی ہوا میں ہوتے ہیں وہ ان پودوں کی نسبت جو تنگ و تاریک مقامات میں ہیں اور جہاں ان کو سورج کی روشنی اور عمدہ تازہ ہوا نہیں ملتی ہے، بخوبی پرورش پاتے ہیں۔

دیگر مفید ہدایات

مکانات۔ دنیا میں رہنے کے واسطے ہر شخص کو مکان کی ضرورت ہے، اور دن رات کا بیشتر حصہ مکان میں بسر کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں عام طور پر مکانات مضر صحت بنائے جاتے ہیں۔ حفظان صحت کی رُو سے انکی تعمیر نہیں کیجاتی، بڑے بڑے شہروں میں جگہ کی قلت کی وجہ سے کئی کئی منزلہ مکان بنائے جاتے ہیں اور انکی گلیاں تنگ و تاریک اور کمرے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ جن میں ہوا اور روشنی کا گذر بخوبی نہیں ہو سکتا۔ دیہاتوں میں مکانات کھلی ہوئی جگہوں میں ضرور ہوتے ہیں مگر ان میں دروازے کے سوا کوئی کھڑکی یا روشندان نہیں بنایا جاتا، اور اگر کوئی کھڑکی یا روشندان ہوتا بھی ہے تو اسکا استعمال ہوا

اور روشنی کی آمد و رفت کے واسطے بہت کم کیا جاتا ہے۔ پس مکانوں کی تعمیر میں صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے، اور ہوا اور روشنی کی آمد و رفت کے واسطے کافی وسیلے ہونے چاہئیں، اور صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ جن مکانات میں مویشی باندھے جاتے ہیں۔ وہاں بھی انسانوں کو رہائش اختیار نہ کرنی چاہیئے +

سونے کی عادت - بعض اشخاص کو عادت ہوتی ہے کہ سوتے وقت منہ کو چادر یا لحاف سے ڈھک لیتے ہیں۔ یہ طریقہ نہایت مضر صحت ہے، منہ ڈھک کر سونے سے نہ تازہ ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے اور نہ خون صاف ہوتا ہے۔ دق وسل کے جراثیم جو ہر وقت ہوا میں رہتے ہیں۔ اس طرح جسم میں خوب ہی پرورش پاتے ہیں۔ پس جو اشخاص اس عادت میں مبتلا ہوں ؤہ اس کو ترک کریں اور بچوں کو شروع ہی سے اسکا عادی بنائیں کہ وہ سوتے وقت چہرہ کھلا رکھیں، سوتے وقت کمرے کا دروازہ یا کھڑکی ضرور کھلی رکھنی چاہیئے۔ بالخصوص اگر کمرے میں کئی آدمی سوتے ہوں تو ہوا کی آمد و رفت کیلئے ضرور دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ جس کمرے میں دق وسل کا مریض رہتا ہو اس میں ہوا اور روشنی کے واسطے روشندان اور کھڑکیاں ضرور ہوں۔ سورج کی روشنی اور تازہ ہوا سے جراثیم دق وسل مردہ ہو جاتے ہیں۔ اس کمرے میں تندرست اشخاص کو زیادہ نشست و برخاست نہ رکھنی چاہیئے، اور وہاں کسی تندرست آدمی کو سونا بھی نہ چاہیئے، کیونکہ اس طریقہ سے اس بیماری کا اثر ایک سے دوسرے کو بہت جلدی ہوتا ہے سوتے وقت لیمپ یا مٹی کے تیل سے جلنے والی چیزیں یا انگیٹھیاں وغیرہ جلتی ہوئی نہ چھوڑنی چاہئیں۔ مکان کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے +

غذا - تندرستی کی حفاظت اور زندگی کی بقا کے واسطے غذا جتنی ضروری ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ اسکے بغیر جسمانی اعضا رفتہ رفتہ تحلیل و کمزور ہو کر روح حیات سے خالی ہو جاتے ہیں۔ جسمانی طاقت اور قوت مدافعت کی حفاظت و ترقی ایسی غذاؤں سے ہوتی ہے جو سادہ ہوں اور لحمی و شحمی اور نشاستہ اجزا، اور چونہ و حیاتین وغیرہ کی سرمایہ دار ہوں۔ گیہوں کی روٹی، دودھ گھی، مکھن، آلو اور سبز ترکاریاں وغیرہ سادہ اور جان بخش غذائیں ہیں۔ اس سے تعمیر جسم مستحکم اور صحت بہتر ہوتی ہے۔ قوت مدافعت میں اضافہ و ترقی ہوتی ہے، متعدی و مہلک امراض سے جسم محفوظ رہتا ہے +

دودھ انسان کے واسطے ایک مکمل غذا ہے، اور گھی بہترین پرورش کرنے والا اور دافع امراض ہے۔ زندگی و صحت کے واسطے یہ نہایت عمدہ اشیا ہیں۔ مگر افسوس آج کل یہ ہر دو اشیا، عمدہ اور خالص نہیں ملتی ہیں، دق وسل کے مریض کے جسم میں چونہ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ دودھ میں چونہ کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ اسلئے دودھ کے استعمال سے چونہ کی مطلوبہ مقدار جسم میں پہونچتی رہتی ہے اور اس طرح بھی دق وسل کا حملہ کم ہوتا ہے۔ پس ہمیں حتی المقدور گھی دودھ، استعمال کرنا چاہیئے +

کھانے پینے میں احتیاط - چونکہ اس بیماری کے جراثیم کھانے پینے کی چیزوں سے باسانی مل جل جاتے ہیں اور ان گندہ اشیا کے استعمال کرنے سے اس مرض کے جراثیم جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ احتیاط رکھیں کہ کھانے پینے کی چیزیں کھلی ہوئی نہ رہیں۔ اور برتن بھی صاف ستھرے ہوں مریض کے استعمال کئے ہوئے برتنوں میں کسی تندرست کو نہ کھانا چاہیئے۔ اسکے کپڑے بھی تندرست اشخاص کو نہ پہننے چاہئیں +

لباس - جسم کی زیبائش اور آفات و صدمات سے حفاظت کے واسطے لباس بھی ضروری ہے، مگر پوشاک آرام دہ اور موسم و مزاج و عمر کے مطابق ہو، تنگ اور غیر موزوں لباس مضر صحت ہے۔ لباس کی تنگی اور غیر موزونیت کے باعث اعضا، آزادی سے نقل و حرکت نہیں کر سکتے سینہ سکڑا ہوا رہتا ہے جس کی وجہ سے تنفس میں دقت ہوتی ہے پھیپھڑوں اور سینہ کی نشو و نما میں فرق پڑ جاتا ہے۔ لباس کے بارے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ وہ ڈھیلا ڈھالا اور موسم و جسم کے مطابق ہو +

بار بار تھوکنے کی عادت - بعض لوگوں کو یہ عادت ہوتی ہے کہ بار بار ہر جگہ تھوکتے پھرتے ہیں۔ چونکہ تھوک اور بلغم ایسی چیزیں ہیں کہ ان میں اس مرض کے جراثیم بکثرت ہوتے ہیں اور پھر ہوا کے ذریعہ وہ منتشر ہو کر مرض کو پھیلاتے ہیں۔ اسلئے بار بار اور ہر جگہ تھوکنے کی عادت ترک کرنی چاہیئے، اور مریض کو خصوصیت سے ہدایت کریں کہ وہ ہر جگہ نہ تھوکے، بلکہ تھوکنے کے واسطے اُگالدان یا کوئی اور برتن رکھیں، اور اس برتن کو صاف کرتے رہیں۔ اور تھوک اور بلغم کو جلا دینا چاہیئے +

ورزش - جسم کی مضبوطی، صحت کی بہتری اور دوران خون کی تر و تازگی کے واسطے ورزش نہایت مفید نسخہ ہے۔ خصوصاً اگر ورزش کھلی ہوا میں کی جائے، تو تنفس کے افعال اور دوران خون کو تر و تازگی بخشتی ہے۔ ردی فضلات کو جسم سے خارج کرتی ہے حرارت غریزی

کو بڑھاتی ہے۔ عضلات مضبوط اور خون کی رگیں قوی ہوتی ہیں جس سے خون ہر ایک عضو کی پرورش کے واسطے باسانی اور پوری مقدار میں پہونچتا رہتا ہو۔ ورزش کرنے سے بھوک خوب لگتی ہو۔ قوت ہاضمہ بڑھتی ہے۔ طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہو۔ غرضکہ تندرستی کی حفاظت و ترقی اور قوت مدافعت کی افزائش و بہتری کے لئے ورزش بھی ضرور کرنی چاہئیے۔ اور کچھ نہ ہو تو صبح و شام کھُلے ہوئے میدانوں میں پیدل سیر کر لیا کریں۔

نشیلی اشیاء سے پرہیز۔ شراب، چرس، گانجا اور بھنگ وغیرہ نشیلی و زہریلی اشیا صحت کی دشمن اور مرض کو دعوت دینے والی ہیں۔ یہ زندگی کو برباد و فنا کر دیتی ہیں، ان کے استعمال سے جسم کمزور، قلب اور پھیپھڑے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ اور جراثیم دق وسل ان کے جسم میں خوب پرورش پاتے ہیں اور وہاں جاگزیں ہو کر اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور رفتہ رفتہ موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ ان تمام نشیلی چیزوں اور دوسری بے اعتدالیوں سے قطعی پرہیز کرنا چاہئیے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر دق وسل کی روز افزوں ترقی کو روکا جا سکتا ہو تو صرف اسی تدبیر سے کہ حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کیا جائے اور عوام کو صحت کی اہمیت اور اصول حفظ صحت ذہن نشین کرائیں اور اس کار خیر میں عوام و خواص سب مل کر کوشش کریں، تعلیم یافتہ اشخاص اور اطبار و ڈاکٹر اور وید صاحبان ان اصولوں کی اشاعت کریں، حفظ صحت کے اصولوں پر کاربند ہونے سے قوت مدافعت اور جسمانی طاقت بہتر و بحال رہیگی، اور یہ موذی مرض انسانوں کو مغلوب نہیں کر سکے گا۔

دِق وسِل کے مریض کی تیمارداری!

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

تقدم بالحفظ اس مرض کے انسداد کے لئے ضروری ہو کہ پبلک کو مرض کی تکلیفوں اور اُسکے پھیلنے کی خاصیت سے خبردار کیا جائے، اور عام فہم ٹریکٹوں، پبلک لکچروں اور اخبارات کے ذریعہ امراض کی روک تھام کی تدابیر، حفظان صحت کے اصول اور صفائی و پاکیزگی کی اہمیّت ذہن نشین کرائی جائے، مریضوں کی تربیت بھی اس سلسلہ میں نہایت ضروری ہو۔ چنانچہ انہیں تعلیم دینی چاہئیے کہ وہ گھر کی دیواروں اور عام راستوں پر نہ تھوکتے پھریں۔ بلکہ ایسے برتن یا اُگالدان میں تھوکا کریں جس میں کاربالک ایسڈ یا فینائل موجود ہو، نیز کھانستے وقت اپنا منہ رومال سے ڈھک لیا کریں۔

مریض کے کھانیکے برتن، بستر، لباس، رومال اور تولیہ بھی تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ ہونے چاہئیں اور مریض کو احتیاط کرنی چاہئیے کہ وہ تندرست اشخاص کی چیزوں کو اپنے استعمال میں نہ لائے اور ان سے بلاضرورت میل و ملاپ نہ رکھے، اور تماشہ گاہوں، جلسوں، میلوں اور زیادہ ہجوم میں بھی جانے سے پرہیز رکھے۔

تندرست لوگوں کو چاہئیے کہ وہ اپنی صحت کو قائم رکھنے کے لئے تنگ و تاریک مکانوں اور نمدار جگہوں میں رہنا سہنا ترک کردیں، تازہ ہوا اور سورج کی روشنی کو اپنا دوست سمجھیں اور حتی الامکان خوش و خرم رہنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ کسی وقت بیمار ہو جائیں تو فی الفور کسی ہوشیار اور ماہر فن معالج کی طرف رجوع کریں اور کسی تکلیف کو بھی معمولی اور بے حقیقت خیال نہ فرمائیں۔ کیونکہ:

سر چشمہ باید گرفتن بمیل　　چوں پُر شد نشاید گزشتن بہ پیل

غرض اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر کاربند ہونا لازم ہے۔

۱　غریب اور نادار لوگوں کی حالت کو بہتر بنائیں اور انہیں مضر صحت مکانوں سے نکالیں۔

۲　مریض کو تندرست اشخاص سے بالکل علیحدہ رکھیں۔

۳　مریض کو تعلیم دیں کہ وہ ہر جگہ نہ تھوکے بلکہ کھانستے وقت بھی منہ پر رومال رکھے۔

۴　مریض کے کپڑے، برتن، بستر اور لباس کو کیمیاوی طریقوں پر پاک (ڈس انفیکٹ) کرتے رہیں۔

۵ مریض کے تھوک اور بلغم کو آگ میں جلا دیا کریں +

۶ گنجان آبادیوں، تنگ و تاریک مکانوں اور گرد و غبار سے دور رہیں +

۷ جن خاندانوں میں اس مرض کی استعداد موجود ہو انہیں چاہیئے کہ وہ معتدل آب و ہوا میں اپنی زندگی بسر کریں۔ اور دودھ، مکھن، بالائی بکثرت استعمال کریں +

تدابیر علاج

مرض سل کا شافی علاج ابھی تک نا معلوم ہے لیکن ابتدا ہی میں صحیح تشخیص کے بعد مناسب علاج شروع ہو جائے تو مرض بالکل دور ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مریض اپنی صحت کو بحال کرنے کی خود بھی پوری کوشش کرے، اور معالج کی ہدایات پر ٹھیک طور پر عمل پیرا ہو +

مدقوق و مسلول مریضوں کو کسی صحت افزا مقام یا کسی ایسے گاؤں میں رہنا چاہیئے، جہاں درختوں کا سایہ اور تازہ و پاکیزہ ہوا میسر ہو، سمندر کا کنارہ یا پہاڑوں کی رہائش بالخصوص بہت مفید ہے لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم وہ اپنے مکانوں کی چھت پر یا برآمدہ میں گذر اوقات کریں، اور صرف بارش، تیز دھوپ اور سخت سردی سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ مریض اپنی غذا ایسی رکھے جو لطیف، زود ہضم، مرغوب الطبع اور جسم کو پرورش کرنے والی ہو تاکہ جسم کا وزن کم نہ ہونے پائے۔ چنانچہ دودھ، بالائی، مکھن، گھی اور تازہ پھلوں وغیرہ کا استعمال اپنی قوت ہضم کے مطابق کرے +

مسلول مریضوں کے لئے دودھ سے بڑھکر کوئی غذا مفید نہیں اور اگر کسی نوجوان عورت کا دودھ میسر آجائے تو یہ مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں، ورنہ گائے کا تازہ جوش دیا ہوا دودھ سب سے بہتر شے ہے اسکے علاوہ مریض انڈا، مچھلی، شوربہ، یخنی، شارک، مینا، اور بٹیر کا گوشت بھی کھا سکتا ہے +

مریض کا دل ہمیشہ خوش و خرم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خوشنما اور پُر فضا مقامات کے نظارے، روح پرور اور خوشگن گیت مریض کو ڈھارس دیتے ہیں۔ اُسے جسمانی و دماغی محنت سے باز رکھیں۔ اگر مریض کو بخار رہتا ہو تو چاہیئے کہ وہ کامل آرام و سکون میں رہے لیکن اگر بخار نہ ہو تو مریض کو چہل قدمی کی اجازت دے دینی چاہیئے +

اس مرض کے علاج میں معالج کا فرض ہے کہ وہ مرض کی شدت اور تکلیف کو روکے اور مرض کا زور توڑنے اور اسکے زہر کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ مرض کی علامات و عوارض میں کمی ہو جائے، اور مریض کی طاقت کو حتی الامکان بحال رکھنے کی کوشش کرے اور اس کی قوت ارادی سے فائدہ اُٹھائے +

یہ بھی یاد رہے کہ مریض کو تازہ ہوا، عمدہ غذا، صحت افزا مقام اور حسن تدبیر سے جس قدر فائدہ ہوتا ہے وہ صرف دوائی علاج سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے دوا کے ساتھ ساتھ مریض کی صحیح تیمارداری بھی نہایت ضروری شے ہے +

تجویز نسخہ میں معالج دواؤں کا انتخاب کم سے کم تعداد میں کرے +

مریض کا ماحول

معالج چونکہ مریض کے پاس چند منٹ کے لئے آتا اور ہدایات دینے اور نسخہ تجویز کرنیکے بعد چلا جاتا ہے، اسلئے ظاہر ہے کہ مریض زیادہ عرصہ کے لئے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو اسکی مناسب تیمارداری کے ذمہ دار ہوتے ہیں، چنانچہ اگر تیماردار ہوشیار اور باخبر ہو تو وہ مریض کو امراض کی الجھنوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اگر تیمارداری میں غفلت کی جائے تو محض دوا سے مریض کا صحت یاب ہونا ممکن نہیں +

مریض کو دوا تو صرف قوت مدبرہ بدن کی مدد کیلئے دی جاتی ہیں اور تیمارداری کی غرض وغایت مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام و سہولت پہونچانا ہے۔ چنانچہ مریض کو تندرست اشخاص سے علیحدہ رکھنا، اسکے بدن، بستر اور لباس کو پاک صاف رکھنا، اور قدرت کی دی ہوئی نعمتوں مثلاً تازہ ہوا، سورج کی روشنی، مصفیٰ پانی، آرام اور نیند وغیرہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچانا تیمارداری میں شامل ہے +

تیماردار کو اپنے فرائض سے باخبر ہونا چاہیئے اور اُسے چاہیئے کہ وہ مریض کو تسلی دیتا رہے، اور اپنے چہرہ کو خوش و خرم رکھے اسے اپنے کام میں مستعد ہونا چاہیئے اور لازم ہے کہ وہ مریض سے کبھی سختی اور درشتی سے بات نہ کرے، نہ مریض کے کمرے میں کسی کو سرگوشی کرنے دے

اسکے علاوہ وہ اپنا جسم اور لباس بھی پاک وصاف رکھے اور خود مریض کے کمرہ میں کوئی چیز نہ کھائے پئے۔ اُسے چاہیئے کہ وہ مریض کو مقررہ اوقات پر دوا اور غذا دے اور مرض کی حالت میں جو تغیر رونما ہو یا جو نئی بات دیکھے اُسے نوٹ کرتا رہے اور اسکی صحیح خبر معالج کو دے +

تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کا کمرہ بھی ہمیشہ پاک صاف رکھے، اور اس میں کسی قسم کا فالتو سامان نہ رہنے دے، اور بیمار کی چارپائی اس طرح بچھائے کہ وہ ہوا کے تیز اور سرد جھونکوں سے محفوظ ہو، نیز تیمار دار اور طبیب حسب ضرورت چارپائی کے ہر طرف بآسانی پھر سکے +

مریض کے کمرے کا سامان (۱) ایک چھوٹی سی میز جو مریض کی چارپائی کے قریب رکھی ہو، (۲) ایک چھوٹی سی الماری جس میں مریض کی دوا، پھل اور غذا وغیرہ محفوظ رکھی جاسکے، (۳) دو کرسیاں، ایک تیمار دار کے لئے، ایک معالج کے لئے، (۴) منہ ہاتھ دھونے کی سلپچی، (۵) تھوکنے کے لئے چینی کے ڈھکنے دار دو اُگالدان، (۶) ظرف بول، (۷) ظرف براز، (۸) تھرمامیٹر، (۹) برف لگانے کی ٹوپی، (۱۰) گرم ٹکور کے لئے ربڑ کی بوتل یا تھیلی +

مریض کا بستر۔ مریض کا بستر پاک صاف اور ہلکا ہونا چاہیے اور اس طرح بچھانا چاہیئے کہ اس میں کوئی سلوٹ نہ ہو کیونکہ کمزور مریضوں کی بستر کی سلوٹوں سے کمر لگ جایا کرتی ہے اور مریض کو تکلیف دیتی ہے +

مریض کی چادر اور رضائی ہر روز دھوپ میں رکھکر خشک کر لینی چاہیئے اس سے ہر قسم کی بُو اور جراثیمی عفونت دور ہو جاتی ہے +

شور وغل۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کے کمرے میں شور وغل نہ ہونے دے تاکہ مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام پہونچ سکے چنانچہ اُسے چاہیئے کہ مریض کے کمرے میں عزیز واقارب کا ہجوم نہ ہونے دے، نہ کسی شخص کو مریض کے سامنے معالج کے علاج پر نکتہ چینی کرنے دے۔ کیونکہ اس سے مریض کے خیالات منتشر ہو جاتے ہیں اور وہ استقلال کیساتھ علاج نہیں کرا سکتا +

مریض کا لباس۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ مریض کا لباس صاف ستھرا اور موسم کے مطابق گرم یا سرد تجویز کرے اور چونکہ مرض کی حالت میں جلد کے مسامات سے کثیف مادے بکثرت خارج ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے مریض کا لباس تندرست اشخاص کی نسبت جلد بدلتا رہے

غسل۔ ہندوستان میں مریض اس قدر میلے اور غلیظ رہتے ہیں کہ ان سے گھن آتی ہے پس تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ ہر صبح شام مریض کا ہاتھ منہ دُھلائے، کلی کرائے، تازی مسواک سے مریض کے دانتوں اور منہ کو صاف کرائے۔ بالوں میں کنگھی کرے، اور اگر معالج اجازت دے تو کبھی کبھی غسل بھی کرائے، اس سے طبیعت میں فرحت ہوتی اور بدن کی میل کچیل سے مریض پاک صاف رہتا ہے +

ورزش۔ مرض کی حالت میں معالج کی اجازت کے بغیر ورزش نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں بعض صورتوں میں مریض کے بدن کو ہلکے ہاتھ سے دبانا، خوش گپیوں سے مریض کو خوش رکھنا، مذاقیہ لطائف سے اُسے ہنسانا بھی ورزش میں داخل ہوتا ہے +

نیند۔ بیمار کو زیادہ سے زیادہ آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلئے اگر مریض سو رہا ہو تو اسے دوا یا غذا کے لئے ہرگز نہ جگانا چاہیئے +

مریض کی غذا۔ مریض کی غذا کا مسئلہ بھی نہایت اہم ہے بعض اوقات مناسب غذا دوا سے بھی زیادہ ضروری ہوتی ہے تیمار دار کو چاہیئے کہ مریض کو مقررہ اوقات پر ایسی غذا دے جو مریض کے مناسب حال ہو اور وہ اُسے رغبت کیساتھ کھائے +

مسلول اور مدقوق مریضوں کو پھلوں کا رس، دودھ، ساگودانہ، آئس کریم، کھچڑی، پلاؤ، اراروٹ، دلیہ، فرنی، شوربا، چپاتی، توسٹ ڈبل روٹی، البکٹ، رسک فورس، آش جو وغیرہ اشیا دی جاسکتی ہیں۔ اور ایسے مریضوں کو ہر بار ایک ہی قسم کی غذا نہ دینی چاہیئے کیونکہ اس سے اشتہا کم ہو جاتی ہے +

دوا پلانا۔ تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ مریض کو دوا ٹھیک وقت پر اور معین مقدار میں پلائے اور کھانے پینے والی چیزوں کو خارجی استعمال کی دواؤں سے بالکل علیحدہ رکھے +

پلائے والی دوا اگر سیال ہو تو استعمال سے پہلے شیشی کو خوب ہلا لیا کرے اور احتیاط رکھے کہ وہ مریض کو کبھی اندھیرے میں دوا نہ دے بلکہ جو دوا دینی ہو اسکی شیشی کے لیبل کو ہر دفعہ پڑھ لیا کرے۔ خارجی استعمال کی دوائیں استعمال کرنیکے بعد تیمار دار کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ اسی وقت صابن سے اچھی طرح دھو ڈالے +

مشاہدۂ مریض۔ تیمار دار کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ مریض کی کیفیت کا بغور مطالعہ کرتا رہے۔ تاکہ معالج کو

اسکی صحیح حالت سے مطلع کر سکے ، چنانچہ اُسے مندرجہ ذیل امور پر غائر نظر رکھنی چاہیئے :-

(۱) جسم کا درجہ حرارت و رفتار نبض - (۲) لرزہ یا قشعریرہ - (۳) درد یا تکلیف کی نوعیت اور یہ کہ وہ کتنی دیر تک رہی؟ (۴) نیند کی کیفیت - (۵) جلد اور بدن کی حالت و رنگت - (۶) پسینہ کی کیفیت - (۷) زبان کی رنگت - (۸) بھوک اور پیاس کی کیفیت - (۹) تنفس بلغم اور کھانسی کی کیفیت - (۱۰) متلی و قے - (۱۱) قلب کی کیفیت - (۱۲) بے چینی و اضطراب (۱۳) دواؤں کے اثرات (۱۴) پیشاب و پاخانہ کی مقدار اور کیفیت - (۱۵) نفخ و قراقر - (۱۶) نقاہت و کمزوری - (۱۷) وزن مریض وغیرہ وغیرہ :-

اسکے علاوہ تیماردار کو اس قدر علم ہونا چاہیئے کہ وہ معالج کی ہدایت کے مطابق مریض کا بدن اسفنج سے صاف کر سکے ، کسی مقام پر سینک ٹکور ، یا گرم و سرد پانی کا نطول کر سکے ، بھاپ دے سکے ۔ بلٹس یا پلستر لگا سکے ۔ حقنہ اور قاطیر (کیتھیٹر) کا استعمال جانتا ہو ، برف کی ٹوپی اور تھرمامیٹر لگا سکتا ہو :-

غرض تیماردار ایسا ہونا چاہیئے جو باریک بین نگاہ رکھتا ہو عقیل و فہیم ہو ، جو کچھ سامان گھر میں ہو اس سے بہتر سے بہتر کام لے سکتا ہو ۔ مرض کو بڑھنے سے روک سکے ۔ اور مریض کی طاقت کو بحال رکھ سکے ۔ پھرتیلا ، مستقل مزاج اور خوش خلق ہو اور مریض کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتا ہو شدید علامات میں ایسے حسن عمل سے کام کر سکے کہ مریض عوارض اور مرض کی الجھنوں سے محفوظ رہ سکے :-

ہندوستان میں دق کی وبا کا اہم ترین مسئلہ

از منیجر ڈبلیو ، ایچ کرچیٹن ایم ، بی - سی ، ایچ ، بی - آئی ، ایم ، ایس - چیف ہیلتھ کمشنر صوبۂ دہلی

ہندوستان میں دق کی بڑھتی ہوئی رفتار پر عوام نے درصل اُس اپیل کے باعث توجہ دی جو ہز ایکسیلنسی لیڈی لن لتھگو نے ”ملکۂ معظم کے دق فنڈ“ کے سلسلہ میں کی تھی :-

لیکن اب بھی بہت ہی کم لوگ ہندوستان میں اس متعدی مرض کی رفتار کا صحیح اندازہ کر سکتے ہیں ۔ اسلئے کہ سرکاری کاغذات اس بارے میں مستند اعداد و شمار پیش کرنے سے قاصر ہیں ۔ رجسٹروں میں موت کے اسباب کا اکثر اندراج ہی نہیں کیا جاتا ، اور اگر کیا بھی جاتا ہے تو کسی ایک مرض کا نام لکھکر وغیرہ وغیرہ کی تکرار کر دی جاتی ہے ۔ اور اموات کے متعلق ایسے لوگوں کا سرٹیفکیٹ قبول کر لیا جاتا ہے جنہیں طب سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہوتا ۔ اب اگر شرح اموات کی اس تقسیم کو ہم قبول کر لیں جو اس قدر بے پروائی سے سرکاری کاغذات میں کی جاتی ہے تو دق کی اموات کے نہایت ہولناک اعداد و شمار ہمارے سامنے آجائینگے لیکن یقین کیجئے یہ ہولناک اعداد حقیقت سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہیں :-

یہی وجہ ہے کہ آجکل دق کا مسئلہ ہندوستان میں بڑی اہمیت حاصل کرتا جا رہا ہے ۔ قحطوں کے بعد سے ہیضہ ، چیچک اور پلیگ نے ہندوستان میں بُری طرح سر اُٹھایا ۔ اور لاکھوں جانیں انکی نذر ہوئیں ”دق“ بھی ان متعدی امراض سے کسیطرح کم نہیں ہے ۔ چنانچہ اس وقت یہ ملک میں پوری شدت کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے اور غریب اور امیر دونوں طبقوں کو اپنے موذی اثرات سے متاثر کر رہا ہے ۔ بلکہ امیروں کی نسبت غریب اس مرض کا زیادہ آسانی سے اور بہت جلد شکار ہوتے جا رہے ہیں :-

ان بدقسمت لوگوں میں جن میں دوسری نسلوں کے مقابلہ میں متعدی اثرات کے ازالہ کی قوت فطرتاً کم ہے اور جو اچھی غذا ، اچھے مکان ، صاف ہوا اور روشنی سے محروم اور اپنی قدیم روایات کا شکار ہیں ۔ دق کو پھلنے پھولنے کا بڑا اچھا موقع ہاتھ آگیا ہے اور اسکو نو عمری کی شادی اور بڑے کنبوں کی پرورش کے بار نے اور تقویت پہونچائی ہے ۔ یہ حال شہروں کا ہی ، اور دیہات کی صورت یہ ہے کہ ذرائع آمد و رفت کی آسانیوں کے باعث دیہاتی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں بے تکلف شہروں میں آتے ہیں اور جب شہروں سے اپنے گھر واپس جاتے ہیں تو دق کے اثرات بھی اپنے ہمراہ سمیٹ لے جاتے ہیں ۔ اس طرح اپنے دیہاتوں میں اس موذی مرض کو پھیلانے کے ذمہ دار بنتے ہیں ۔ اس اعتبار سے ہندوستان میں دق

صرف مرض ہی نہیں رہا ہے، بلکہ یہ ایک نہایت وسیع "معاشرتی مسئلہ" بن گیا ہے اور اس کا ازالہ عمدگی سے جب ہی ہو سکتا ہے، جب دوا اور احتیاطی تدابیر دونوں کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے۔ ضرورت ہے کہ احتیاطی تدابیر نہایت سرگرمی سے ان علاقوں میں شروع کی جائیں جو شہر میں سب سے زیادہ پست اور گندے ہیں۔ یہاں کی گنجان آبادی کو دور کیا جائے۔ باشندوں کی حالت کو درست کیا جائے۔ انکی غذا میں اصلاح کی جائے اور حفظان صحت کے وہ اصول انہیں تلقین کئے جائیں جن سے انکی صحت بہتر ہو سکے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے حکومت کے ہر شعبہ میں حرکت اور سرگرمی پیدا ہو جانی چاہیئے۔ افسر ضلع، ڈاکٹر، زراعت کا حاکم، وٹرنری سرجن وغیرہ غرض ان سب کو مل کر یہ کام کرنا چاہیئے۔ ایک طرف تو پوری سرگرمی سے یہ کام ہو، دوسری طرف دق کی اثرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے فوراً یہ صورت اختیار کرنی چاہیئے کہ ایسے مقامات کو جہاں دق کے جراثیم پائے جائیں، عام آبادی سے بالکل علیحدہ کر دیا جائے۔ ہر قسم کے متعدی اثرات کو پھیلنے سے روکنے کے لئے یہ پہلا اصول ہے اور دق کے کے اثرات پر قابو پانے کے معاملہ میں بھی یہ اسی طرح کامیاب ہے۔ اس اصول کو جب عمل پر منطبق کیا جائیگا تو تین مسائل سامنے آئینگے جن کا حل کرنا بہت ضروری ہے +

(۱) متعدی اثرات کا منبع اور مریضوں کی دریافت +

(۲) مریض کے متعلقین اور حلقۂ ارتباط کی تحقیق +

(۳) متعدی اثرات کے کامیاب ازالہ کی کوشش +

پہلے مسئلہ کا حل اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ ایسے سب مریضوں کا فوراً فوراً اعلان ہوتا رہے۔ جن میں خانگی یا سرکاری ہسپتال کے ڈاکٹروں نے دق کی علامتیں دیکھی یا پائی ہوں۔ دوسرے مسئلہ کے حل کا مدار اچھے اور تربیت یافتہ کارکنوں کی ذاتی سرگرمیوں پر ہے، ان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دق کے مریضوں کے گھروں میں جائیں اور یہ دیکھیں کہ خاندان کے دوسرے لوگ کس حد تک اس سے متاثر ہیں اور جتنی بھی جس قدر جلد ہو سکے سارے خاندان والوں کا دق کے کسی ماہر سے معائنہ کرا دیں۔ یہ یاد رکھیں کہ دق کے ابتدائی اثرات کی تشخیص میں چونکہ بڑی مشکلیں پیش آتی ہیں۔ اسلئے ابتدائی معائنہ ہمیشہ نہایت ہوشیار اور ماہر ترین ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے۔ ایسا ڈاکٹر جو عکس ریز کے ذریعہ بھی اس کا معائنہ کر سکے +

تیسرے مسئلہ کا حل مرض کی نوعیت پر منحصر ہے اس مقصد کے لئے دق زدہ مریضوں کی دو مختلف فہرستیں ہونی چاہئیں۔ ایک وہ جنکا مرض ابتدائی ہے، دوسرے وہ جنکا مرض پرانا ہو چکا ہے +

دق کے ابتدائی مریضوں کو جس قدر ہو سکے "صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں داخل کر دینا چاہیئے۔ اسلئے کہ ابتدائی مرض کا علاج سینے ٹوریم میں نہایت کامیابی سے ہو سکتا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ توقع بھی نہ کرنی چاہیئے کہ ہر مریض کو صحت گاہ ہی میں جگہ مل جائیگی، اسلئے کہ "صحت گاہ" نہایت مہنگے ادارے ہیں۔ اگر ہندوستان میں یہ اس قدر کثرت سے تعمیر کر دیئے جائیں کہ یہاں کے ہر مریض کی ان میں گنجائش نکل آئے تو اخراجات کا اندازہ اس قدر زیادہ ہوگا کہ ہندوستان کے ذرائع آمدنی اسے برداشت نہ کر سکیں گے اور ہندوستان ہی پر کیا منحصر ہے دنیا کا کوئی اور ملک بھی ایسا نہیں ہے جو انکے اخراجات کو برداشت کر جائے۔ بہرحال ہر مقام کی مالی حالت کے اعتبار سے "صحت گاہوں میں جس قدر گنجائش نکالی جاسکے اسی کو غنیمت سمجھنا چاہیئے اور پھر ہندوستانی مریض اکثر و بیشتر "صحت گاہ" میں داخل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں، چاہے وہاں ان کے علاج کا مفت ہی انتظام کیوں نہ ہو یا اگر صحت گاہ میں داخل ہونے بھی تو پوری طرح تندرست ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے گھر آجاتے ہیں۔ جہاں کا ماحول انہیں ایک دفعہ پھر مرض سے متاثر کر دیتا ہے +

ان سب صورتوں میں مریضوں کے علاج کا گھر ہی پر بہترین انتظام ہونا چاہیئے، خواہ مریض صحت گاہ کے داخلہ کے انتظار میں رہے یا صحت گاہ کی بجائے گھر ہی پر اپنا علاج کرائے یا پوری طرح تندرست ہوئے بغیر صحت گاہ سے گھر واپس آجائے، بہرحال بہترین گھریلو انتظام سے دق کے ہسپتالوں ڈاکٹروں اور دوسرے کام کرنے والوں کو بھی اس مرض کے مقابلہ میں بڑی مدد ملتی ہے +

ایسے مریضوں کو جن کا مرض پرانا ہو چکا ہے صحت گاہ جیسے مہنگے اداروں میں نہیں بھیجنا چاہیئے اسلئے کہ ان مریضوں کو صحت گاہ میں فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور چونکہ ایسے مریضوں کے لئے کسی اور جگہ انتظام نہیں ہو سکتا اسلئے انکی جگہ سوائے گھر کے اور کہیں نہیں ہو سکتی

اس قسم کے مریضوں کے عزیزوں اور دوستوں کی درخواستیں اکثر آتی رہتی ہیں جن میں بمنت یہ خواہش ہوتی ہے کہ مریض کے مرض کا ازالہ کیا جائے، خاندان کو متعدی اثرات سے بچایا جائے اور مریض کو اسکے گھر سے الگ کر کے کسی اور جگہ رکھا جائے وغیرہ۔ لیکن گھر کے علاوہ چونکہ کوئی اور جگہ ایسے مریضوں کے لئے ہے ہی نہیں۔ اسلئے ظاہر ہے کہ انہیں کہیں بھی نہیں لے جایا جاسکتا، اور پھر پھر کے جو صورت ہمارے سامنے آتی ہے وہ یہی ہے کہ گھر ہی میں ایسے مریضوں کے لئے علاج کا بہترین انتظام ہونا چاہیئے +

مگر اکثر مریضوں کے گھر کی حالت ایسی ناگفتہ بہ ہوتی ہے کہ وہاں اصول حفظان صحت کا رائج کرنا یا احتیاطی تدابیر اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً گھروالوں کو یہ ہدایت کرنی ضروری ہے کہ دق کا مریض بالکل تنہا علیحدہ کمرے میں سویا کرے لیکن جب غریب گھر میں سارے خاندان کے سونے کے لئے صرف ایک ہی کمرہ ہو وہاں اس ہدایت پر کیونکر عمل ہو سکتا ہے؟ یا مریض کے لئے اگر تازہ ہوا اور صاف روشنی کی ہدایت کی جائے اور مریض ایسے مکان میں ہو جہاں ان دونوں چیزوں کا گذر نہیں ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ اس ہدایت پر پوری طرح عمل ہو سکے بعض حالتوں میں تو مریض اور اسکے خاندان کے آگے ایسی احتیاطی تجاویز پیش کرنا ایک طرح کا ظلم معلوم ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ بچارا معالج حالات کا اندازہ کر کے جو ہدایات مناسب معلوم ہوتی ہیں وہ دیتا رہتا ہے اور غریب مریض آہستہ آہستہ قبر کے کنارے پہونچ جاتا ہے +

اس قسم کے مریضوں کے متعلق جلد سے جلد کوئی مناسب اور مفید تجویز سوچنی بہت ضروری ہے، اسکے لئے آبادی سے دور جنگل میں ایک چھوٹی سی "نوآبادی" قائم کر دینا بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ صاف اور سادہ جھونپڑیاں کھڑی کر دی جائیں اور ان میں مریضوں کو لا بسایا جائے، انکی خدمت کے لئے ان کے خاندان کے ایک یا دو افراد کو جھونپڑی میں رہنے کی اجازت دیجاسکتی ہے لیکن پڑوس کے ڈاکٹر، ہسپتال یا صحت گاہ کے منتظمین کی نگرانی میں بلکہ واقعہ تو یہ ہے کہ اس تجویز پر عمل ہی اس وقت ہو سکتا ہے جب اس نوآبادی کو کسی صحت گاہ کے ساتھ ملا دیا جائے +

اس طرح اس سلسلہ میں تین اہم تدابیر اختیار کرنی ضروری ہو جاتی ہیں جن سے اس مسئلہ کے کامیاب حل کی توقع پیدا ہو سکتی ہے:-

(۱) دق کے ہسپتال قائم کئے جائیں +

(۲) فنڈ کی گنجائش کے مطابق صحت گاہ میں زیادہ سے زیادہ مریضوں کی جگہ نکالی جائے +

(۳) پرانے مریضوں کے لئے جنگل میں ایک "نوآبادی" بسائی جائے +

یہ تدابیر درحصل ایکدوسرے میں نتھی ہونگی لیکن ان میں سب سے پہلی کڑی "دق کے ہسپتال" کی ہے اس اعتبار سے سب سے پہلے اسی پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ دق کا ہسپتال جب ایکدفعہ اپنے مخصوص اسٹاف اور آلات جدیدہ سے آراستہ ہو کر قائم ہو گیا تو اس سے دق کے خلاف مہم شروع کرنے میں حسب ذیل مدد ملے گی +

(۱) یہ ہسپتال دق کے مریضوں کا مرکز ہوگا جہاں مریض بطور خود بھی آئینگے اور دوسرے ڈاکٹر بھی انہیں بھیجیں گے +

(۲) ہسپتال کا اسٹاف یہاں مرض کی نوعیت کے اعتبار سے مریضوں کے درجے قائم کر سکیگا اور مریضوں کے حالات کی مناسبت سے ان کا علاج کر سکے گا +

(۳) اس ہسپتال میں "باہر کے مریضوں" کا علاج بھی ہو سکیگا۔ اور گھریلو احتیاطی تدابیر بھی بتائی جاسکیں گی +

(۴) ہسپتال کا سٹاف مریض کے خاندان، عزیز دوستوں میں متعدی اثرات کی چھان بین کریگا، اور اسی ہسپتال میں ان کا باقاعدہ معائنہ کر کے فوری علاج شروع کر دیگا یا انہیں صحت گاہ میں بھیجدیا کریگا +

(۵) دق کے پرانے مریضوں کے لئے جب تک کوئی اور انتظام نہ ہو سکے یہ ہسپتال گھر ہی پر انکے علاج کا انتظام کریگا +

(۶) یہ ایک ایسا مرکز بھی ہوگا جہاں سے دق علامتوں انکے اثرات اور ازالہ کی تدابیر کے متعلق پبلک کی آگاہی اور واقفیت کے لئے ضروری اور مفید لٹریچر بھی تقسیم ہوا کریگا +

(۷) یہ مرکز ایسے مریضوں کی بھی امداد کرے گا جو صحت گاہ سے اچھے ہو کر نکل آئے لیکن جنہیں اپنے قدیم پیشے کی طرف متوجہ ہونے میں دقتیں محسوس ہو رہی ہوں +

(۸) اور ان کم عقل مریضوں کی بھی یہ ہسپتال مدد کریگا جو پوری طرح تندرست ہونے سے پہلے ہی ہسپتال سے نکل آئینگے +

غرض دق کے خلاف مہم شروع کرنے کی جو اسکیم بھی بنائی جائیگی وہ اس قدر مفید ثابت نہ ہوگی جیسی یہ ہسپتال والی اسکیم ہے، اور وہ دن دور نہیں جب ہندوستان بھر میں اس سکیم کی صحیح قدر وقیمت کا اندازہ ہو جائیگا اور اس پر بے تکلف عمل بھی ہونے لگیگا۔ اس وقت ایک دقت "ماہر سٹاف" کے حاصل کرنے میں ہوگی، اور یقیناً ہمیں اس قدر ماہر اسٹاف نہ مل سکیگا جس قدر ہمیں ضرورت ہوگی۔ اسلئے ضرورت ہے کہ وقت سے پہلے ہی جب بہترین انتخاب ہمارے لئے ناممکن ہو جائیگا ایسے مردوں اور عورتوں کی تربیت کا کام شروع کر دیا جائے جو آگے چل کر ہمارے لئے ہر اعتبار سے مفید ثابت ہوں۔ ایسے اسٹاف میں فنی مہارت اور قابلیت کے علاوہ ذاتی وجاہت اور اخلاقی خصوصیات بھی ہونی چاہئیں، اسی کیساتھ اسے مشقت پسند، ذہین، رحمدل، ہمدرد اور اپنے پیشے کے فرائض کو نہایت نرمی لیکن پوری سرگرمی سے پورا کرنے والا بھی ہونا چاہئیے ظاہر ہے کہ ان سب صفات کا مجموعہ ایک ہی ذات میں ملجانا آسان نہیں ہوتا! ایسے اسٹاف میں ان باتوں کے علاوہ یہ خوبی بھی ہونی چاہئیے کہ وہ نہایت سادہ زبان اور دلکش انداز میں عام لوگوں پر اپنا مافی الضمیر سمجھا سکے۔ دق کے اسباب اور اسکے ازالہ کی تدابیر بتا سکے۔ اور اسے اس قدر روشن خیال بھی ہونا چاہئیے کہ دہ عوام کی پرانی رسم ورواج کی خرابیوں کا پوری طرح اندازہ کر سکے اور نہایت سلیقہ اور حکمت سے ان خرابیوں سے عوام کو آگاہ اور متنبہ کر سکے +

جب اس طرح کے ہسپتال آلات جدیدہ سے پوری طرح آراستہ اور ماہر اسٹاف کی نگرانی میں ہندوستان میں جگہ جگہ کھل جائینگے اور ہر ہسپتال میں کم سے کم ڈیڑھ لاکھ مریضوں کے علاج کا انتظام ہو سکے گا تو ہندوستان میں دق کی وبا کو روکنے کا یہ نہایت زبردست اور مؤثر قدم ثابت ہوگا۔ یہ توقع کی جارہی ہے کہ مارشنس آف لن لتھگو کی اپیل کے بعد مستقبل قریب ہی میں یہ اور اوپر کی دوسری تدابیر ہندوستان میں اختیار کرنا ممکن ہو جائیگا +

پیپ ورتھ میں سل کے مریضوں کی بستی

ازجناب ڈاکٹر سر پینڈرل واریر جونس صاحب ڈائریکٹر پیپ ورتھ ولیج سیٹل منٹ

کیمبرج کے ایک گاؤں میں سل کے مریضوں کی ایک بستی قائم کرکے اس کا تجربہ کیا جارہا ہے، اس بستی کا مقصد اور اسکے انتظامات ان صدہا صحت گاہوں سے بالکل مختلف ہیں جو ایسے مریضوں کے علاج کے لئے ہر ملک میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر سر پینڈرل واریر جونس نے ازراہ کرم اپنے اس ادارہ کے متعلق ایک مضمون ہمدرد صحت کے لئے عنایت کیا ہے جس پر صوبوں کی حکومتوں اور شہروں کی میونسپل کمیٹیوں کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے، پیپ ورتھ کا یہ انوکھا اسپتال ضرور اس قابل ہے کہ اس طرز پر ہندوستان میں متعدد ادارے قائم کئے جائیں جہاں کہ آجکل سل کا مرض انتہائی ترقی پر ہے + (ہمدرد صحت)

سل کے مرض کا تعلق بالکل صحیح طور پر دوسل سے ہے، گھر میں اگر کھانے کو نہ ہو اور سل بتہ بیکار پڑا رہے تو سل کا مرض برسرکار آجاتا ہے پھر کی سل اور سل کے مرض کا یہ باہمی رشتہ اب بہت کچھ تسلیم کیا جا چکا ہے۔ پھر بھی ابھی اسکی ضرورت باقی ہے کہ اسکی مزید وضاحت کی جائے +

یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے کہ اس ملک (انگلستان) میں ہر پانچ میں سے چار آدمی ایسے ہیں جنکے جسم میں سل کے جراثیم موجود ہیں، لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ اتنے بہت سے آدمی یعنی اسی فیصدی ہرگز ہرگز سل کے مرض میں مبتلا نہیں ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ خوش قسمتی سے ہم میں سے اکثر آدمیوں کے جسم میں وہ طاقت ہے جو تعدیہ کو مرض کی صورت اختیار کرنے سے روک دیتی ہے۔ ہماری اس طاقت کا نام "قوت مدافعت" ہے اور اس قوت کے باا ثر ہونے کا انحصار اچھی خوراک، اچھے مکان اور اچھی طرز بود وماند پر ہے گویا مختصراً یوں کہا جا سکتا ہے کہ معقول اور اچھی کمائی پر ہے جسکی بدولت پریشانی اور تکلیف کے بغیر زندگی بسر کی جا سکے +

کوئی پچاس برس گزرے ہیں کہ جب سل کے جراثیم کی تحقیقات کی گئی تھی اس تاریخ سے لیکر آجتک بڑے ہور ہا ہے کہ بہتر سے بہتر طبی دماغ دن رات اس سلائی کی شکل کے کیڑے کی عادات اور خصائص دریافت کرنے میں لگے ہوئے ہیں، حال ہی میں ایسا ہو سکا ہے کہ پیپ ورتھ

کی سمس وڈ ہیڈ میموریل لیبوریٹری میں اس جرثومہ کی تفسیر زندگی کے متعلق ایک مقالہ تیار کرکے شائع کیا گیا ہے ۔

جس قدر تجربے اور مشاہدے کئے گئے ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے اس مرض کے علاج میں بہت ہی کم تبدیلیاں ہوئی ہیں بعض صورتوں میں گو بہت کچھ ترقی ہوئی ہے ، مثلاً مصنوعی طور پر پھیپھڑوں میں ہوا بھرنا ، اور پھیپھڑوں پر عمل جراحی کرنا ۔ لیکن یہ بجائے خود عظیم الشان طریقہائے علاج بھی مرض کا علاج نہیں ہیں ۔ بلکہ جسم کی ان کیفیات کے لئے ایک قسم کی امداد ہیں جو بیماری کے زور کو روک رہی ہوں ۔ پسلی کاٹ کر پھیپھڑوں پر عمل جراحی کرنا دانت نکالدینے سے مختلف چیز ہے دانت نکالدینے کا عملیہ بجائے خود مرض کا مکمل علاج ہوتا ہے لیکن پھیپھڑوں پر جو اعمال جراحی کئے جاتے ہیں وہ علاج نہیں ہیں ۔ بلکہ صرف امدادی کارروائی ہیں ۔ ان سے بس اتنا ہی ہو جاتا ہے کہ پھیپھڑے کی حرکت بالکل بند کردی جاتی ہے تاکہ ماؤف اور مریض عضو کو آرام ملجائے اور آرام کی بدولت اندمال رونما ہو جائے ۔

اس طرح باوجود اس تمام مفید اور گرانقدر کام کے جو سل کے جراثیم کی دریافت کے بعد سے اس وقت تک ہوا ہے بیماری کا مقابلہ کرنے کا کام اب بھی اسی انسانی جسم کی مشین کے متعلق ہے اور جس حد تک ہم اس مشین سے کام لے سکیں اسی حد تک دفع مرض میں مدد مل سکتی ہے ۔

اس مشین کو چلانے والے کل پرزوں کا مطالعہ ابھی کافی نہیں ہوا ہی ہمیں معلوم ہے کہ بعض نفسیاتی کیفیتوں کا اس پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے ۔ مثلاً فکر اور پریشانی شفایابی میں سخت مزاحمت کرتے ہیں اور ہمیں وہ مقررہ نصیحت بھی معلوم ہے جو صحت گاہ سے رخصت ہوتے وقت ہمیشہ مریض کو کیجاتی ہے یعنی یہ کہ "ہلکا کام ، عمدہ غذا ، اور بکثرت صاف ہوا" یہ نصیحت بجائے خود بہت اچھی ہے ۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کتنے مریض اس پر عمل درآمد کرسکتے ہیں اور کتنوں کو محض ایک خوبصورت مذاق معلوم ہوتی ہے ۔ جو ہلکے کام میں انکی اجرتیں بھی ہلکی ہوتی ہیں ؛ اور عمدہ غذا کسی بازار میں بھی سستی نہیں بکتی ، رہی تازہ اور صاف ہوا تو شہروں میں تو وہ بھی اسباب تعیش میں داخل ہو چکی ہے اور جنکے پاس دولت ہو وہی شہر سے باہر سیر تفریح کے لئے جاکر اسے حاصل کرسکتے ہیں ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو دولتمند ہیں اور جنکے گھروں میں سل ٹھہ بیکار نہیں رہتا انہیں سل کی مدافعت یا اگر بیمار ہو جائیں تو صحت یاب ہونے کے بہتر موقع حاصل ہیں ۔

اس لئے بیپ ورتھ میں سالہا سال تک ان تین ضروری باتوں پر غور کیا جاتا رہا ہے یعنی ایک عرصہ دراز تک مریض کو صحت گاہ میں ٹھہرانا اور اسی کے ساتھ اس کا علاج بہترین طریقوں پر کرنا ، شفایابی کے بعد امداد و اعانت کے ذریعہ جہانتک ممکن ہو مریض کو مالی اور جسمانی تکلیفوں سے بچانا ، اور جسم کی اس مشین کے متعلق جسمانی اور کیمیاوی تحقیقات جاری رکھنا جو امراض کی مدافعت کرتی ہے ۔

عرصۂ دراز تک معالجہ

میں نے صحت گاہوں کے علاج کے متعلق طویل کا لفظ اسلئے استعمال کیا ہے کہ اب یہ بات مان لی گئی ہے کہ صحت گاہوں میں تھوڑی مدت کے قیام سے یا تو بالکل فائدہ نہیں پہونچتا یا پہونچتا ہی تو بہت کم ۔ علاج کے لئے یہ ضروری ہے کہ مریض مدت مدید تک صحت گاہ میں قیام کرے اور حسب ضرورت اس پر اعمال جراحی کئے جائیں ۔ لیکن اس سلسلے میں دو باتیں ہیں جنکا عام طور پر لحاظ نہیں رکھا جاتا حالانکہ جنہیں ایسے مریضوں کا علاج کرتے وقت ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے جو مرض کی تشخیص مکمل ہونے سے پہلے اپنی بسر اوقات کے لئے محنت مزدوری کرنے پر مجبور تھے ۔

پہلی بات یہ ہے کہ مریض خود طویل مدت تک قیام کرنے کی یقینی طور پر مخالفت کریگا جہاں وہ اچھا ہوا اور اسکی یہ تمنا ہوگی کہ صحت گاہ سے اسے نجات مل جائے ، اس کا باعث سرکشی یا حماقت نہیں ہوتا ، بلکہ اس کا اصلی سبب اسکی مالی دشواریاں ہوتی ہیں ۔

وہ قاعدے کے مطابق صحت گاہ کے قیام کے دوران میں کچھ کما تو سکتا نہیں ، اور دوسری طرف بال بچوں کا خرچ بھی چلانا ضروری ہے اور مکان کا کرایہ بھی ادا کرنا ناگزیر ہے ۔ اسلئے اسے سب سے زیادہ فکر اسی بات کا لگا رہتا ہے کہ کب صحت گاہ سے نجات ملے اور کب گھر جائے اور اگر ممکن ہو تو اپنا کام سنبھالے ایسی حالت میں اگر اسے کسی طویل مدت کے لئے صحت گاہ میں روکا جائے تو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے اور اسکی وجہ سے عصبی کمزوری اپنا رنگ جمالیتی ہے ، اب بالآخر جب اسے صحت گاہ سے رخصت کیا جاتا ہی تو وہ خود کو ایک مصیبت میں مبتلا پاتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اتنے دنوں کا مکان کا کرایہ اس پر چڑھ گیا ہوا ہے ، اگر کچھ اندوختہ تھا بھی تو اس عرصہ میں برابر ہو چکا ہے ، بیوی کو ان فکروں نے تقریباً پاگل کردیا

اور بچوں کے پاس کپڑے اور جوتے نہیں رہے ہیں۔ ایسے شخص کو صحت گاہ کا طویل قیام کوئی نفع نہیں پہنچا سکتا سال بھر کے وہاں کے قیام میں جس قدر صحت بحال ہوئی تھی وہ ایک ہفتہ کے گھر کے قیام میں برابر ہو جاتی ہے +

صحت گاہ کے طویل قیام کے متعلق دوسری بات یہ ہے کہ بعض اوقات اس قسم کے طویل علاج کی وجہ سے مریض کی اخلاقی قوت پر اثر پڑتا ہے اور وہ اپنے متعلق یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ وہ دنیا میں ایک عضو معطل یا ایک شے بیکار ہے اور کمزوری کا یہ احساس اسکی ہمت توڑ دیتا ہے خوف اور اپنی ذات کے متعلق بے اعتمادی ایک اچھی خاصی شخصیت کو برباد کر دیتے ہیں اور اس طرح ایک بہتر سے بہتر اور طویل سے طویل مدت تک کے لئے علاج کا نتیجہ بھی بجز ناکامی کے اور کچھ نہیں نکلتا +

باکاری کی برکتیں!

پیپ ورتھ کے اڈاے کے قیام میں انہی دونوں باتوں پر جن میں سے ہر ایک بجائے خود نہایت ہی اہم ہے پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے ادھر مریض ذرا کام کے قابل ہوا اور اُدھر اُسے کام پر لگا دیا گیا۔ خواہ صرف دو ہی گھنٹے روزانہ کام کرے چند روز بعد وہ اس قابل ہو جائیگا کہ چار چھ گھنٹے روزانہ کام کر سکے اور اس طرح کام کرنیکے دوران میں اپسے ڈاکٹر سے ہدایات دیتے رہتے ہیں کہ جنہوں نے برسوں صرف یہی دیکھنے میں گذارے ہیں کہ انجام مرض پر باکاری کا کیا اثر پڑتا ہے +

میں نے جو باکاری کا لفظ استعمال کیا ہے تو اس سے مراد سچ مچ کا محنت اور مشقت کا کام ہے بالکل ایسا ہی جیسا کہ صحت گاہ سے باہر ساری دنیا میں ہوتا ہے۔ میری مراد فنون لطیفہ کے کام سے نہیں ہے۔ ایسے کتنے آدمی ہیں جو فنون لطیفہ کے ذریعے روٹی کما سکتے ہوں؟ یقیناً ایسے آدمیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے اتنی تھوڑی کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسکے بالمقابل مشینوں کے ذریعہ کروڑوں آدمی اپنی روزی کما رہے ہیں میں آجتک یہ نہیں سمجھ سکا ہوں کہ کیوں وہ لوگ جنکا تعلق معذوروں اور لاچاروں کی دیکھ بھال سے ہے یہ فرض کر لیا کرتے ہیں کہ معذوروں کے لئے بس فنون لطیفہ ہی ایک مناسب مشغلہ ہے +

معذور الخدمت لوگ پاگل نہیں ہوتے، وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ صاحب فراش رہنے کی بہ نسبت فنون لطیفہ میں مشغول ہو جانا خواہ کتنا ہی گراں قدر ہو پھر بھی اس سے پیٹ کو روٹی نہیں ملتی۔ صرف چند آدمی جنہیں قدرت سے مذاق سلیم ملا ہو فنون لطیفہ کے متعلق ایسے کام کر سکتے ہیں کہ جنکی قیمت بہت زیادہ ہو لیکن ظاہر ہے کہ سل کی بیماری اپنے مریضوں کو مصور نہیں بنایا کرتی، اور چونکہ دنیا میں بیشتر تعداد ایسے ہی لوگوں کی ہے جو فنون لطیفہ کی بہ نسبت مشین چلانے سے زیادہ رغبت رکھتے ہیں، اسلئے یہی زیادہ مناسب ہے کہ صحت گاہوں میں مریضوں کے لئے مشاغل مہیا کرنے کی جو تجویزیں سوچی جائیں انکی بنیاد فنون لطیفہ پر نہیں بلکہ مشین چلانے پر ہونی چاہیئے۔ لیکن اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ پیپ ورتھ میں فنون لطیفہ کے ماہرین کا کوئی لحاظ ہی نہیں رکھا جاتا۔ یہ لوگ بھی اپنے طور پر بہت مفید ہوتے ہیں۔ ایک شخص جو پہلے کھیت پر مزدوری کیا کرتا تھا۔ اب پیپ ورتھ کے محکمہ آرائش میں کام کرتا ہے۔ جہاں اسکے ہاتھ کا خوبصورت کام اسکے اپنے لئے اور محکمہ کی دوکان کے لئے بہت کچھ اطمینان بخش ہے۔ لیکن مریضوں اور صحت گاہ سے خارج شدہ مریضوں میں سے بیشتر مشینوں کا انتظام کرنے، انہیں درستی کے ساتھ چلانے اور انکے تیار کردہ سامانوں کو بیچنے رکھانے کے کاموں پر لگے ہوئے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اکثر معذور آدمی اگر بالکل اسی طرح نہیں تو قریب قریب اتنی ہی اچھی طرح مشینوں سے کام لے لیتے ہیں جیسے تندرست آدمی +

دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہے کہ مشینیں ایک مریض کی معذوریوں کی بڑی حد تک تلافی کر دیتی ہیں، اور چونکہ یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ اسلئے پیپ ورتھ میں ایسی مشینیں مہیا کر دی گئی ہیں جن سے عمدہ چیزیں بنائی جا سکیں اور بنانے والوں کو پوری پوری اُجرت دی جا سکے اور یہی وہ چیز ہے جس کی معذوروں کو ضرورت ہے، یعنے مزدوری اور کچھ کمانے کے مواقع۔ آپ انہیں اُجرت دیدیجئے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ نوے فیصدی انکی پریشانیاں اور عصبی کمزوریاں دور ہو جائینگی، آپ ہر ہفتہ انکی اجرت کا چیک ان کے ہاتھ میں دیکر یہ یقین دلا دیجئے کہ دنیا کو یا سوسائٹی کو انکی ضرورت ہے، اور وہ ایک عضو معطل نہیں ہیں۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ انکی پست ہمتی اور خود کو حقیر و ذلیل سمجھنے کا احساس بالکل دور ہو جائیگا +

صحت گاہ میں عرصہ دراز تک مریضوں کو رکھکر علاج کرنا خواہ طبی نقطۂ نظر سے کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو، اور مریض خواہ بڑی تنخواہیں پانے والے لوگ ہوں یا ادنیٰ درجہ کے مزدور اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک ان کے لئے کوئی ایسا کام مہیا نہ کردیا جائے جس سے انہیں معقول آمدنی ہو سکے بعض مریض اس قدر صحتیاب ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنی پرانی جگہوں پر کام کرنیکے لئے واپس چلے جاتے ہیں بعض اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے صحت گاہ میں رہنے کے لئے ناموزوں ہوتے ہیں، اور بقیہ صحت گاہ سے اسلئے چلے جاتے ہیں کہ گو وہ باہر جاکر کام کرنیکے ناقابل ہوں لیکن پیپ ورتھ کی صحت گاہ کے پاس کافی سرمایہ نہیں ہے۔ اس ادارہ کی آمدنی کا واحد ذریعہ امیروں کی بخشش ہی لیکن ایسے فیاض لوگوں کو اور بھی بہت سے کاموں کے لئے رقمیں دینی پڑتی ہیں اسلئے گاہے گاہے ایسا ہوتا رہتا ہے کہ اس صحت گاہ میں نئے مریضوں کو داخل نہیں کیا جا سکتا +

تحقیقات کے لئے وسیع میدان

ایک بڑا سا گاؤں جس میں صدہا سل کے مریض، اور صدہا ایسے لوگ کہ جو بیمار نہیں ہیں لیکن بیماروں سے خلا ملا رکھتے ہیں، موجود ہوں، اور یہ سب ایک مرکزی طبی ناظم کے ماتحت ہوں تو تحقیقات کے لئے ایک نادر موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ جہانتک اس ادارے کی مالی حالت اجازت دیتی ہے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھایا جائے، لیکن یہ واقعہ ہے کہ اس وقت تک کبھی اتنا کافی روپیہ میسر نہیں آسکا ہے کہ ضرورت اور خواہش کے مطابق اس اہم کام کو سرانجام دیا سکے +

اس وقت تک غیر مریض لوگوں نے جو بیماروں سے ہر وقت کا خلا ملا رکھتے ہیں، یعنے ان کے بیوی بچے مرض کی مدافعت کرنے میں حیرت انگیز مضبوطی اظہار کر رہی ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے انسانی مدافعت کی قوت اپنے کرشمے دکھا رہی ہے۔ یہاں ایسے بچے ہیں کہ جنکے والدین میں سے ایک کو سل ضرور ہے اور جو نہایت اچھی طرح سل کے مرض سے بالکل پاک صاف زندگی بسر کر رہے ہیں طبی اصطلاح کے مطابق انہیں مسلول نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تو اب مستقبل ہی بتائیگا کہ ان کا کیا انجام ہوگا لیکن اتنا تو معلوم ہے کہ گو وہ ہم سب کی طرح سل کے تعدیہ سے آشنا ہو چکے ہیں لیکن اس وقت اُنہوں نے مرض کا مقابلہ بہت کامیابی کے ساتھ کیا ہے اور اس سے اثر پذیر نہیں ہوئے ہیں +

ایسا کیوں ہوا؟ یہ ایک سوال ہے جو ہر ایک دلمیں پیدا ہوتا ہے، ہم اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ چونکہ ان خاندان صحت مند حالت میں رہتا ہے اور اسے مالی مشکلات سے آزادی حاصل ہے اور اُسکے پاس اتنا ہو کہ زندگی کے لئے عمدہ اور ضروری اشیا خرید سکے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ تازہ ہوا، عمدہ غذا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں زندگی کے کیمیاوی تغیرات پر اثر انداز ہوتی ہیں، ہو سکتا ہے کہ کوئی بالکل سادہ اور معمولی بات ان کی زندگی میں ایسی ہو کہ جو اس ماحول سے وہ حاصل کرتے ہوں اور جو تعدیہ کی خفیف مقدار کیساتھ ملکر جسم میں مدافعت کی قوت کو مضبوط بنا دیتی ہو۔ یہ تو بیشک ہم سے نہیں ہو سکتا کہ تھوڑی سی تازہ ہوا اور ذرا سی عمدہ غذا کو باہم ملاکر گولیاں تیار کردیں اور انہیں ایک روپے یا ایک اشرفی فی گولی کے حساب سے فروخت کیا کریں کہ یہ سل کے حفظ ماتقدم کی دوا ہے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ تجربے اور مشاہدے کے ایسے مواقع کی موجودگی میں جیسے کہ پیپ ورتھ میں ہمیں حاصل ہیں۔ ہماری کوشش ہمیں کسی ایسے ذریعہ سے روشناس نہ کردیگی کہ جس سے یقینی طور پر اس مرض سے حفاظت اور مناعت حاصل ہو جائے ان تمام خاندانوں کا کہ جو اس صحت گاہ میں قیام پذیر ہیں۔ یا قیام کر چکے ہیں۔ باقاعدہ معائنہ کیا جا رہا ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ ان محققین کی تحقیقات کے نتائج ۱۹۳۸ء کے آخر تک شائع کئے جا سکیں گے +

دانتوں کا جزو جست

مسٹر ڈی بیرن، کروک شینک جو کہ امراض دنداں کے ماہر خصوصی ہیں کچھ عرصہ سے پیپ ورتھ میں قیام پذیر ہیں۔ اور اس امر کے امکانات پر غور کر رہے ہیں کہ آیا جن لوگوں کے خون میں جست کا عنصر زیادہ ہو وہ سل کے مقابلہ کرنے کی قوت دوسروں کی بہ نسبت زیادہ رکھتے ہیں۔ اور وہ انسانی دانتوں کے طبعی جزو جست کا بھی اسی خیال سے امتحان کر رہے ہیں کہ اس کا کوئی تعلق سل کے مرض سے ہے یہ تحقیق کا ایک شعبہ ہے جس کا بغور مطالعہ ضروری ہے، لیکن اسی طرح کے شعبے اور بہت سے ہیں، اور افسوس یہ ہے کہ صرف روپے کی کمی کی وجہ سے ایسے ضروری اور مفید کام

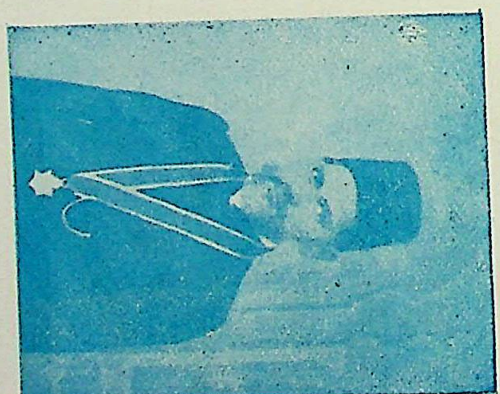
"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء



حکیم مولوی محمد یوسف صاحب "نیر" اورنگ آبادی
(مضمون صفحہ ۲۴۵ پر)

Hakeem Molvi Mohomed Yusuf "Nayyar"
of Aurangabad.



"خان صاحب" حکیم حافظ یوسف حسن
خاں صاحب سوری بہار شریف پٹنہ

"Khan Sahib" Hakim Hafiz
Yusuf Husan Khan Suri (Bihar).

"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938.

"ہمدرد صحت" - دہلی
دق و سل نمبر
جولائی ۱۹۳۸ء

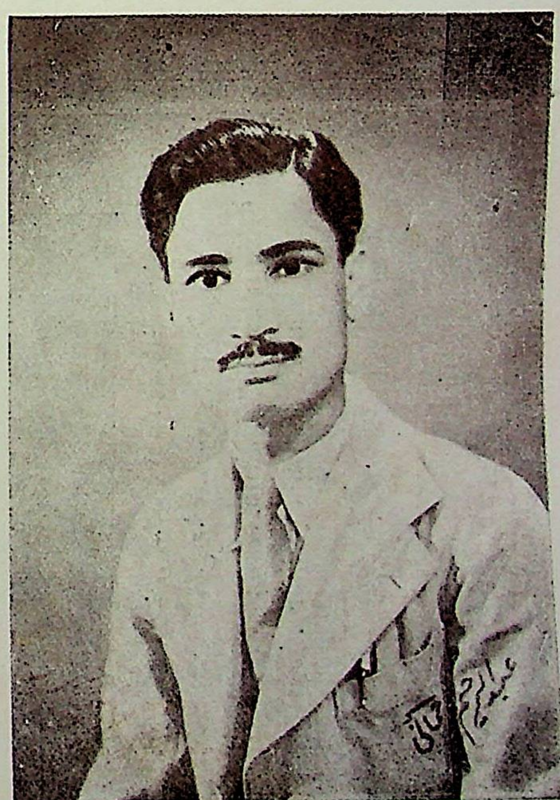


پروفیسر ایس - ایل - کمنس
سی - بی -، سی - ایم - جی -، ایم - ڈی -
کارڈف (انگلینڈ)
(مضمون صفحہ ۱۸۹ پر)

Prof. S. L. Cummins,
C.B., C.M.G., M.D.
Welsh National School of Medicine
Cardiff (England).

حکیم عبدالرحیم صاحب جلال آبادی
(مضمون صفحہ ۱۶۶ پر)

Hakeem Abdul Raheem
of Jalalabad, U.P.



رُکے پڑے رہیں۔

عکس ریز کے ماہرین نے حال ہی میں اسٹیر اسکوپی سے مدد لینی شروع کردی ہے۔ پھیپھڑے کی صرف دو سمتیں نہیں ہوتیں۔ اس میں علاوہ اونچائی اور چوڑائی کے گہرائی بھی ہوتی ہے اور ایک ہی چیز کی دو عکس ریزی تصویریں اس طرح لگا کر کہ اسٹیر اسکوپ کی مدد سے وہ ایک ہی نظر آئیں، اب یہ ممکن ہوگیا ہے کہ وہ پھیپھڑے کی تینوں سمتیں بیک وقت دیکھ سکیں۔

اب میں اس مقالہ کو اس درخواست کیساتھ ختم کرنا چاہتا ہوں کہ لوگ مرض سل کی تحقیقات کے معاملے کو بھی اسٹیر اسکوپ سے دیکھنا شروع کردیں۔ مدتہا مدت سے ڈاکٹروں نے اس مسئلے کو ایک خالص طبی مسئلہ سمجھا ہے لہٰذا اب تک اسکی صرف دو سمتیں دیکھتے رہے ہیں یعنی عکس ریزی امتحان اور سینہ بینی امتحان۔ اب میری تجویز ہے کہ اس میں ایک سمت کا اور اضافہ کیا جائے، اور وہ سمت مریض کی مالی حالت ہے۔ جب تک کہ اس بیماری کا کوئی حکمی اور قطعی علاج دریافت نہ ہو اس وقت تک یہ ضروری ہے پہلے کی دونوں سمتوں کے ساتھ یہ تیسری سمت بھی برابر پیش نظر رہے ورنہ کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔

سل کا مرض اور اقوام ہند

از جناب ڈاکٹر الیس ایل کمنس صاحب، سی، بی۔ سی، ایم، جی۔ ایم، ڈی ماہر امراض صدر ویلش نیشنل سکول آف میڈیسن۔ کارڈف

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہندوستان کی ان قوموں میں سل کا مرض اب رو بہ ترقی ہے جو اب سے پہلے اس مرض سے محفوظ رہی ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بہت بڑے بڑے شہروں میں جہاں مختلف اقوام آپس میں مخلوط ہو جاتی ہیں اور جہاں نسل کا امتیاز قائم نہیں رہتا یہ بیماری علی حالہا قائم ہو یا شاید کچھ گھٹ رہی ہو لیکن فی زمانہ وہ ایسے تمام مقامات پر ترقی کررہی ہے جہاں اس سے پہلے وہ یا تو بالکل نہ تھی یا اگر تھی تو بہت کم سل کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ جب ان لوگوں میں پہونچ جاتی ہے جو اب تک اس سے بالکل بچے ہوئے تھے تو اسکے نتیجے بہت زیادہ مہلک ہوتے ہیں۔ یہی حالت انگلستان پر بھی گذر چکی ہے جب کہ شہر اور دیہات کے درمیان وسائل آمد و رفت آسان اور بکثرت موجود ہو گئے تھے اور جب کہ زیادہ اجرتوں کی احتیاج دیہات کے مردوں اور عورتوں کو مجبور کرتی تھی کہ وہ شہر میں جاکر مزدوری کریں۔ آجکل بھی انگلستان کے دیہات میں یہ بیماری اس سے بہت کم ہے کہ جتنی وہ بڑے شہروں میں ہے۔ پھر بھی یہ دیکھا جاتا ہے کہ دیہات والوں میں اس کی قبولیت کی استعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہ جب شہر میں آکر بستے ہیں تو بڑی آسانی سے اس مرض کو قبول کرلیتے ہیں۔ لیکن انگلستان میں اس مرض کے انتہائی عروج کا زمانہ اب سے تقریباً سو برس پہلے ۱۸۵۰ء میں گذر چکا ہے اور اب ملک میں اسکے بعد سے اس کی خفت اور کمی کا دور ساری ہے۔ ایسا ہی ہندوستان میں بھی ہوگا۔ اگرچہ اس عظیم ملک میں اس وقت بیماری کا زور ہے اور اگرچہ گمان غالب یہی ہے کہ اس ملک کو اس سے شدید نقصانات پہونچیں گے پھر بھی نتیجہ یہی ہوگا کہ اس موذی اور سفاک قاتل کا ہاتھ دوسری یا تیسری پشت تک پہونچکر رُک جائیگا اور ہندوستان بھی اسی طرح سل کو اپنے پیروں کے نیچے کچل سکیگا کہ جیسا انگلستان نے کیا کہ جو اس ابتلا کے دور سے اب باہر نکل رہا ہے، کوئی قوم مدتہا مدت تک اس مرض کا شکار نہیں رہ سکتی، قدرت کی طاقتیں جیسے کہ خون کی مناعت وغیرہ کمزور قوم کی مدد کے لئے اُٹھ کھڑی ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ اس قوم کو اتنا طاقتور بنا دیتی ہیں کہ وہ بیماری کا مقابلہ کرلے۔

سِل کے مریضوں کی غذا

از محترمہ ڈاکٹر کیتھرین مچل ٹوما بی اے، چکاگو (امریکہ)

سل کی بیماری میں مریضوں کو ایک مدت دراز تک معمول سے زیادہ حرارت رہتی ہے، لیکن تغذیہ کی بنیادی رفتار اتنی زیادہ نہیں بڑھتی جتنی تپ محرقہ میں۔ اس لئے اس بیماری میں قوت عمل پیدا کرنے کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی +

سل کی بیماری میں غذا دینے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کے وزن کو اس حد پر قائم رکھیں یا اس سے کسی قدر بڑھا دیں جتنا معمولاً اس کا وزن تھا یہ پرانا خیال کہ مریض کو زبردستی اتنا کھلایا جائے کہ وہ خوب پھول جائے اب اچھا نہیں سمجھا جاتا +

سل کے علاج میں کامل آرام اور ایک متوازن الاجزا خوراک یکساں اہم چیزیں ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے غذائیں تجویز کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے +

(۱) غذا میں لحمی اجزا معمول سے کسی قدر زیادہ ہونے چاہئیں اور اس کا یہ حساب ہے کہ مریض کے جسم کا معمولی وزن جتنے کیلوگرام ہو، اتنے گرام یا اس سے ڈیوڑھے گرام لحمی اجزا دیئے جائیں۔ (ایک گرام پندرہ گرین کے برابر ہوتا ہے اور ایک کیلوگرام سے مراد ایک ہزار گرام یا پندرہ ہزار گرین ہے، ہمدرد صحت) روزانہ خوراک میں دو پونڈ دودھ شامل کر دینا چاہیئے۔ بقیہ لحمی اجزا، انڈے، مرغ، مچھلی اور معمولی گوشت کے ذریعہ پورے کئے جا سکتے ہیں

(۲) حرارت پیدا کرنے والی غذائیں۔ ایسی غذائیں اتنی کافی مقدار میں دینی چاہئیں کہ مریض کا وزن صحت کے معمول پر یا اس سے کسی قدر زائد ہو جائے، جب ایک مرتبہ یہ مقصد حاصل ہو جائے تو پھر ان چیزوں کی اتنی مقدار کافی ہو کہ یہ وزن قائم رہ سکے۔ لیٹے رہنے والے مریض کے لئے ۳۰ سے ۴۵ کیلوری ضروری ہیں (حرارت کی اکائی کو کلوری کہتے ہیں اور ایک کیلوری سے مراد حرارت کی اتنی مقدار ہے جو ایک کیلوگرام پانی میں ایک درجہ سینٹی گریڈ کی حالت پیدا کرے۔ ہمدرد صحت) مریض کے وزن سے برابر معلوم ہوتا رہتا ہے کہ آیا جتنی حرارت کے لائق غذائیں دی جا رہی ہیں وہ کافی ہیں یا نہیں۔ مریض کو زیادہ کھلانے کی کوششوں کا نتیجہ بعض اوقات سوء ہضم کی صورت میں نکلتا ہے، لحمی اور شحمی اجزا کی کثرت سے اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ مریض کو اتنی ہی غذا دی جائے کہ جتنی اسے ضرورت ہو اور جتنی وہ ہضم کر سکتا ہے نہ یہ کہ اسے زبردستی کھلایا جائے، روغنی اشیاء اور نشاستہ دار اشیاء کو مریض اچھی طرح ہضم کر لیتا ہے اور یہ حرارت پیدا کرنیکا ایک اچھا ذریعہ ہیں +

(۳) معدنیات اور حیاتین بکثرت دیئے جائیں +

(۴) غذا میں سیلولوز کی کتنی مقدار ہو یہ اس بات پر منحصر ہے کہ سل کس قسم کی ہے اور کس درجے میں ہے اگر مریض اتنا اچھا ہو کہ منجمد غذائیں کھا سکے اور اس کے معدہ اور امعاء پر بیماری کا کوئی اثر نہیں ہو تو سیلولوز کی معمولی مقدار دی جا سکتی ہے، اگر مریض بہت کمزور ہے تو سیال غذائیں اسکے لئے مناسب ہیں۔ تاوقتیکہ وہ منجمد غذائیں کھانے کے قابل نہ ہو جائے، اگر معدہ اور امعاء ماؤف ہیں تو غیر خراشدار اور سادا غذائیں بہتر ہیں +

ہر حالت میں یہ ضروری ہے کہ معالج کا مقصد یہ ہو کہ مریض کا وزن گھٹنے نہ پائے یا اگر گھٹ چکا ہو تو معمول پر آ جائے۔ اکثر صورتوں میں مناسب طریقے پر تجویز کی ہوئی تین وقت کی خوراک اس سے بہتر ہے کہ بار بار منہ جھٹلایا جائے۔ جیسا کہ تمام زیادہ حرارت پیدا کرنے والی غذاؤں کے متعلق دستور ہے سل کے مریضوں میں بھی، اس بات کا تعین کہ دنمیں کتنی مرتبہ غذا دی جائے ہر مریض کی اپنی حالت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اگر دو خاص کھانوں کے درمیان میں تھوڑا سا ناشتہ کر لینے سے مریض کی بھوک کم ہو جائے اور وہ کھانے کے وقت کم کھائے تو بہتر یہی ہے کہ ایسے ناشتے نہ کرائے جائیں، اس کے برعکس اگر مریض ایک وقت میں کافی کھانا نہیں کھاتا تو پھر یہ ضروری ہے کہ کھانوں کے درمیان ناشتوں کے ذریعہ اسکی ضرورت پوری کی جائے، غذا کا کوئی نقشہ بھی مریض کے لئے کیوں نہ تجویز ہو بہرحال یہ ضروری ہے کہ اس کی تیاری اور اسے مریض کے سامنے پیش کرنا صحیح طریقے پر عمل میں آئے، کھانا سادہ طریق پر اور لذیذ پکایا جائے، اور ایسی شکل میں مریض کے سامنے لایا جائے کہ اسے دیکھکر اس کی بھوک بڑھ جائے۔ یہ ضروری ہے کہ کھانا ایسا ہونا چاہیئے کہ خود بخود مریض کا دل اس کی طرف راغب ہو۔ تیماردار کا فرض ہے کہ مریض کے ماحول کو زیادہ سے زیادہ خوش آیند اور دل خوش کن بنائے +

زیادہ حرارت پیدا کرنے والی پوری خوراک

صبح کا ناشتہ:۔ سنگترے، دلیا، بالائی، شکر، کھولتے ہوئے پانی پر ڈال کر پکائے ہوئے انڈے، توس، مکھن، قہوہ یا کوکو۔

دس بجے صبح، ٹماٹروں کا عرق +

دوپہر کا کھانا:۔ پیاز کا شوربہ کشمش کی چٹنی، شکر قند، اُبلی ہوئی بند گوبھی، اناناس، پنیر، سلاد، آلو بخارے کے گلگلے، بالائی چار، شکر +

سہ پہر کا ناشتہ:۔ مالٹیڈ ملک (جو کاست اور دودھ)

شام کا کھانا:۔ مختلف سبز ترکاریاں، روٹی، مکھن، شاہ دانے یا کوئی اور پھل۔ کوکو +

رات:۔ انڈے اور گرم دودھ یا انڈے اور گرم بیر شراب +

زیادہ حرارت پیدا کرنے والی ہلکی خوراک

صبح کا ناشتہ:۔ سنگترے، بالائی، شکر، پانی پر پکایا ہوا انڈا، توس، مکھن، قہوہ یا کوکو۔

دس بجے صبح:۔ دودھ +

دوپہر کا کھانا:۔ مٹر کا شوربہ، مرغ کے چوزے تنور میں پکے ہوئے، آٹا اور انڈے ملا کر پکے ہوئے، آلو کا بھرتہ، ساگ، آلو بخارے، چار شکر، بالائی۔

سہ پہر:۔ مالٹیڈ ملک +

شام کا کھانا:۔ توس مچھلی اور بالائی جھلجھلائے ہوئے آلو، توس، مکھن، زرد آلو، کوکو +

رات:۔ انڈے اور گرم دودھ +

مرض سل و دق اور اطبائے قدیم کے فرائض

از خان صاحب حکیم حافظ یوسف حسن خاں صاحب سوری انسپکٹر طبی ڈسپنسریز بہار شریف (پٹنہ)

روئے زمین پر عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مرض سل ودق سے جس قدر جانیں ہر سال تلف ہوتی ہیں، اُس نے بہی خواہان ملک وہمدردان بنی نوع انسان کے لئے ایک حل طلب مسئلہ پیش کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہز ایکسلنسی لیڈی لن لتھ گو نے اس طرف خصوصی توجہ مبذول فرما کر ملک میں دق کے خلاف ایک زبردست تحریک جاری کر دی ہے جس کے فنڈ میں اس وقت تک تینتالیس لاکھ سے زیادہ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر "ہمدرد صحت" نے جو اس موضوع پر ایک خاص اور مستقل نمبر شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ نہایت مبارک ہے۔ اُمید ہے کہ یہ پرچہ اپنی نوعیت اور افادیت میں لاثانی ہوگا اور اس گتھی کو سلجھانے میں ایک بڑی حد تک معاون ثابت ہوگا +

سل ودق کا شکار سرد ممالک کے مقابلہ میں گرم (ٹراپیکل) ممالک زیادہ ہوتے ہیں اگرچہ یہ بھی حقیقت ہے کہ موخر الذکر ملکوں کے مریض علاج وتوجہ سے زیادہ اچھے ہوتے ہیں اس بات کا ایک خفیف سا اندازہ اس حقیقت سے ہو سکتا ہے کہ برطانیہ عظمےٰ جیسے ٹھنڈے ملک میں بھی پچاس ہزار سے زیادہ موتیں اس موذی مرض سے وقوع پذیر ہوتی ہیں، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بھی اس مرض کی ایسی کثرت ہے کہ اسکے مریضوں پر کم وبیش دو کروڑ ڈالر سالانہ صرف ہوتے رہتے ہیں، جدید تحقیقات ومشاہدات نے یہانتک پتہ چلا لیا ہے کہ پہلے جن حیوانات کو اس مرض سے مامون ومصئون خیال کیا جاتا تھا اور شاید ان دنوں وہ مامون رہتے بھی ہوں مگر اب وہ بھی اسکے شکار پائے جاتے ہیں +

اس موذی مرض کا حملہ اگرچہ مردوں پر زیادہ ہوتا ہے، مگر پندرہ سال تک کی عورتیں نسبتاً زیادہ شکار بنتی ہیں۔ عموماً یہ مرض ۴۵ سال تک کی عمر والوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ قومیت، پیشہ، آب وہوا، طرز رہائش، وراثت، زہریلی گیس، صدمات خارجی وغیرہ کو بھی یہ مرض پیدا کرنے میں بہت دخل حاصل ہے، اسی طرح اکثر امراض و حالات کے اثرات مابعد بھی اسکے اسباب میں سے قرار پا سکتے ہیں یعنے ایسے لوگ جو امراض صدر خصوصاً شدید نمونیا، ہوپنگ کف، انفلوئنزا وغیرہ میں مبتلا رہ چکے ہوں، ایسے مریضوں کے پھیپھڑے کمزور اور ملتہب ہو کر اس مرض کے قبول کرلینے کی پوری صلاحیت اپنے اندر پیدا کرلیتے ہیں، اس لئے آسانی سے اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں، عورتوں میں عرصہ تک دودھ پلاتے رہنے سے یا جلد جلد بچوں کی پیدائش سے بھی یہ مرض ظاہر ہو جاتا ہے +

آج کل مرض سل کے پیدا ہونیکا خاص سبب ہوٹل اور بازاری اشیاء خوردنی ہیں۔ اول تو یہ ہوٹل عموماً خود گندے اور میلے کچیلے ہوتے ہیں، اور ان میں کھانے بھی صفائی کے ساتھ نہ پکائے جاتے ہیں اور نہ کھلائے جاتے ہیں، مکھیوں اور دیگر حشرات الارض کی کثرت ہوتی ہے جو اس موذی مرض کے جراثیم کو کھانے والوں کے جسم میں پہونچاتے رہتے ہیں، دوسرے وہاں ہر قسم کے لوگ ایک ساتھ اور ایک ہی برتن کو استعمال کرتے ہیں ان میں کچھ تو ایسے ہوا کرتے ہیں جو حقیقتاً اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کے اندر اس کے جراثیم موجود ہوتے ہیں اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اچھے خاصے تندرست آدمی بھی نادانستہ طور پر اس مرض کو قبول کرلیتے ہیں اور عرصہ تک اسکی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، اور جب آثار وعلائم پوری طرح نمودار ہو کر مریض کو صاحب فراش بنا دیتے ہیں تو باوجود ہر طرح علاج معالجہ کے دار البقا کی طرف سدھار جاتے ہیں +

ہندوستان میں اس مرض کی کثرت کا سبب اگرچہ یہاں کے لوگوں کی عام غربت، جہالت اور حفظان صحت سے بے اعتنائی ہے مگر اطبا بھی اسکی ذمہ داری سے بری قرار نہیں دئے جاسکتے، انہوں نے اس مرض سے خلق اللہ کو بچانے کا کوئی سامان نہیں کیا، بجز اس کے کہ جب مریض اچھی طرح مبتلا ہو کر انکے پاس پہونچا تو انفرادی حیثیت سے باقاعدہ نہیں بلکہ میں تو یہ کہنے کو ترجیح دونگا کہ بے قاعدہ محض چند مجربات کے بھروسہ پر علاج کرنے لگتے ہیں اور اس طرح کوئی قابل ذکر فائدہ پہنچانے سے وہ قاصر رہتے ہیں بخلاف اسکے ایلوپیتھک اطبا اس مرض کے متعلق عامۃ الناس کی زیادہ سے زیادہ خدمت عمل میں لارہے ہیں۔ وہ مرض کے اسباب، طریق علاج، تدابیر حفظ ماتقدم کے متعلق گوناگوں تحقیقات میں لگے رہتے ہیں۔ اگرچہ حقیقت یہ نہیں ہے کہ ہمارے یونانی اطبا اس مرض کی ماہیت اور اصول علاج سے ناواقف ہیں یا انکی طب میں محض دقیانوسی اور قیاسی باتیں بھری ہوئی ہیں، بلکہ بخلاف اسکے طب یونانی میں ان تمام باتوں کا ثبوت ملتا ہے جو آج بڑی کد و کاوش کے بعد دریافت ہوئی ہیں اور اس کا سہرا طب جدید کے سر باندھا جارہا ہے۔ بلکہ کیا عجب ہے کہ ان نام نہاد انکشافات کا تخیل بھی اس نے اولاً قدما ہی سے لیا ہو +

ہم اپنے اس دعوے کی تشریح کے طور پر چند مثالیں یہاں درج کردینا مناسب تصور کرتے ہیں، سب سے پہلے نام کو لیجئے اس میں بھی طب یونانی کی تقلید سے طب جدید اپنے آپ کو آزاد نہ کرسکی +

سل کے لغوی معنے لاغری و نقاہت کے ہیں۔ اور اس کا مریض اس قدر دبلا و لاغر ہو جاتا ہے کہ اندر کے اکثر اعضا، مثلاً رگ، پٹھے، ہڈیاں وغیرہ نمایاں ہونے لگتی ہیں۔ ایلوپیتھک اصطلاح میں اس کا نام تھائی سس اور کنزمپشن ہے، لیکن ان دونوں کے معنی بھی وہی ہیں جو سل کے ہیں، البتہ جب سے اسکے جرثومہ خصوصی اور اس کے اثرات و نتائج کی دریافت ہوئی ہے اس کا نام ٹیوبرکلوسس پڑ گیا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یونانی اطبا متقدمین کے ہاں بھی اس کا ذکر بخوبی ملتا ہے، البتہ فرق یہ ہے کہ یہ لوگ اسے اسکی ابتدائی صورت میں مرض سل سے علیحدہ قرار دیتے ہیں اور ترقی یافتہ منزل میں مرض سل سے اس کا ڈانڈا ملاتے ہیں۔ مگر طب جدید اس کو ہر حال میں مرض سل ہی سے تعبیر کرتی ہے آج کل سل کا اطلاق قرحہ ریہ پر جب کہ حمی دقیہ کے شامل ہو کیا جاتا ہے اور یہی قول اکثر ماہرین طب یونانی مثلاً حکیم طبری و حکیم شیخ ابوالحسن وغیرہم کا بھی ہے۔ اسی طرح ٹیوبرکلوسس کے متعلق جو آج یہ تحقیق کی گئی ہے کہ اس کا مقام ریہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ وہ جملہ اعضاء باطنی میں پائی جاسکتی ہے، اطبا متقدمین بھی اس تخیل کے حامی نظر آتے ہیں، کیونکہ ان لوگوں نے ورم گردہ، دبیلات، نواسیر، تپ دق وغیرہ امراض کو بھی قرحہ ریہ کے تحت میں داخل کیا ہے الغرض مرض سل کو ریہ سے مخصوص قرار دینے سے انکار کرنے پر اطباء فرنگ کو جس طرح ناز ہے اسی طرح قدیم اطبا بھی اسی تخیل کے حامی نظر آتے ہیں۔ دق کے متعلق بھی دونوں طبقہ کے اطبا کے خیالات یکساں ہیں یعنے اگر قدیم اطبا اس بخار کو اخلاط

ہندوستان کی صحت گاہیں!

جناب حکیم مولوی محمد ظہیر علی صاحب
ایڈیٹر رسالہ تندرستی دہلی

ہندوستان کی صحت گاہوں (سینے ٹوریمز) کے بارے میں جو ضوابط مندرجہ ذیل سطور میں درج کئے گئے ہیں وہ تقریباً ہر صحت گاہ پر حاوی ہیں۔ اگر کسی خاص صحت گاہ کے لئے کوئی خاص امر قابل ذکر سمجھا گیا ہے تو اس کا تذکرہ ضمناً کر دیا گیا ہے۔ عام طور پر اصول و ضوابط سب کے قریب قریب یکساں ہیں۔ اسی طرح صحت گاہ میں رہنے کے لئے مریضوں اور ان کے متعلقین کو جو ہدایات عموماً دی جاتی ہیں وہ بھی ہر صحت گاہ میں یکساں ہیں۔

۱۔ داخلہ کے ضوابط

(الف) داخلہ کے لئے درخواست صحت گاہ کے سپرنٹنڈنٹ کے نام مقررہ فارم پر دینی چاہیئے۔ یہ فارم سپرنٹنڈنٹ کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ اس فارم کے ساتھ ایک میڈیکل سرٹیفکیٹ بھی ہونا چاہیئے۔ (ٹرنز سینے ٹوریم کا قاعدہ ملاحظہ ہو)

(ب) (۱) چونکہ یہ صحت گاہیں بالعموم مرض کے ابتدائی درجہ کے لئے مخصوص ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ مریض کی عام صحت قدرے بہتر ہو (مدن پلی صحت گاہ)

(۲) جو ڈاکٹر مریض کا پہلے علاج کر رہے ہوں وہ اپنے میڈیکل سرٹیفکیٹ میں بالعموم مرض کی پوری کیفیت بیان کریں اور کوئی قابل امر نہ چھوڑیں۔ اگر مرض کے اظہار میں کوتاہی کی گئی تو صحت گاہ میں داخلہ یقینی نہیں یا دوران علاج میں پیچیدگی پیدا ہونے کا امکان ہے۔

(۳) اگر سپرنٹنڈنٹ مرض اور مریض کی حالت سے مطمئن ہے تو تحریری طور پر مریض کے داخلہ کی اجازت دیدے گا۔ داخلہ کی درخواست منظور ہونے پر مندرجہ ذیل فیس پیشگی مختلف صحت گاہوں کو روانہ کی جاتی ہے (ممکن ہے اب ان فیسوں میں رد و بدل ہو گیا ہو۔ اس لئے دریافت کر لینا بہتر ہے):۔

بھوالی، ۱۵ دن کی فیس۔ اہکی۔ ایک مہینے کی فیس۔ مدن پلی: دس روپے۔ کرلا۔ بیس روپے۔ الموڑہ۔ دس روپے۔

صحت گاہ میں کسی مریض کے داخلہ کی اجازت مل جائے اور اسے آنے کی اطلاع بھی دے دی گئی ہو۔ لیکن وہ ایک خاص عرصہ تک (عموماً ایک ہفتہ) صحت گاہ میں داخل نہ ہو تو فیس ضبط کر لی جائے گی۔

(ج) مریض کے انتخاب کا معاملہ کلی طور پر سپرنٹنڈنٹ کے اختیار و مرضی پر منحصر ہے۔ مریض کے داخلہ صحت یابی کے عرصہ اور علاج کے ختم کا آخری فیصلہ بھی سپرنٹنڈنٹ کے اختیار میں ہے۔

(د) اگر مریض بغیر کسی اطلاع۔ اجازت یا سپرنٹنڈنٹ کے علم کے داخلہ کے لئے آئیں گے تو انہیں داخل کرنے سے انکار کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) رخصت ہونے سے دو ہفتہ قبل مریض کو اطلاع دینی ہوگی ورنہ پورے مہینے کی فیس اُسے ادا کرنی پڑے گی۔

(و) مریض کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ کوئی پائیدار اثر صحت گاہ کے علاج کا کم از کم تین ماہ کے قیام سے پہلے حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے کم سے کم تین مہینے کے قیام کا اسے بندوبست کر لینا چاہیئے۔

(ز) (۱) مریضوں کو کسی طرح بھی کتے یا پالتو جانور اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ قیمتی چیزیں زیور وغیرہ بھی اپنے پاس صحت گاہ میں نہ رکھیں۔

(۲) بالعموم بچوں کو مدقوق مریضوں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔

(۳) ملنے جلنے والوں کی آمد و رفت جہاں تک ممکن ہو کم رکھی جائے اور باہر سے جو لوگ ملنے آئیں گے ان کو ملنے کی اجازت سپرنٹنڈنٹ سے حاصل کرنی ہوگی +

(ح) داخلہ کے فارم کے ساتھ فیس داخلہ، جو ہر صحت گاہ کے بیان کے ساتھ ساتھ دیا گیا ہے، ساتھ ہی روانہ کر دی جائے۔ پیشگی آئی ہوئی فیس واپس نہیں کی جائے گی۔ سوائے ایسی حالت کے کہ مریض کا داخلہ نامنظور کیا جائے (جادب پور میں ۱۴ روپیہ، دہرم پور میں دس روپیہ۔ داخلہ کے نوٹس کے سات دن بعد تک داخلہ ہو جانا ضروری ہے)

(ط) مریض سے کچھ رقم پیشگی صحت گاہ میں جمع کرائی جاتی ہے۔ جو رخصت ہونے سے قبل واپس کر دی جاتی ہے۔ اگر صحت گاہ کی کوئی واجب رقم مریض کے ذمہ نکلتی ہو تو وہ پیشگی رقم میں سے وضع کر لی جاتی ہے۔ (کرلا میں ۱۵ روپیہ۔ بھوآلی میں ۵ روپے اور الموڑہ میں بھی تقریباً اتنی ہی رقم بطور زرضمانت جمع کی جاتی ہے)

(ی) (۱) ابتدا میں صرف تین مہینے کے لئے مریض کا قیام ہوگا لیکن اگر اس عرصہ کے گذرنے کے بعد صحت گاہ کے افسران نے یہ دیکھا کہ مرض پر پوری طرح قابو نہیں پالیا گیا ہے تو اسے اور ٹھہرنے کا مشورہ دیا جائے گا کیونکہ اس کے بغیر مستقل فائدہ کی امید نہیں کی جاسکتی۔

(۲) اگر تین ماہ سے پہلے کوئی مریض ڈاکٹروں کے مشورہ کے خلاف صحت گاہ سے چلا جائیگا تو اسے پورے عرصہ کی فیس دینی پڑے گی،

(مدن پلی۔ دھرم پور، جادب پور۔ بھوآلی۔ الموڑہ کے قواعد)

۲۔ مریضوں اور ان کے تیمارداروں کے لئے ہدایات

(۱) ڈاکٹر کے قواعد اور اس کی ہدایات پر سختی کے ساتھ پابندی کرنا اور اس کے احکام پر پوری اطاعت گذاری کے ساتھ عمل کرنا لازمی ہے۔

(۲) سگرٹ نوشی، تمباکو نوشی، یا پان کھانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ممکن ہے بعض حالتوں میں ڈاکٹر اس کی اجازت دے دے منشی اشیاء، اور شراب وغیرہ کا استعمال قطعی ممنوع ہے۔

(۳) احاطہ صحت گاہ میں تھوکتے پھرنے کی سخت ممانعت ہے۔ مریض کو تھوکنے کے برتنوں میں تھوکنا چاہیئے۔

(۴) صحت گاہ کے ٹائم ٹیبل (نظام اوقات) کی پابندی کرنی چاہیئے۔ اور ورزش۔ غذا۔ آرام، وغیرہ کے بارے میں جو ہدایات کہ مریض کو دی جائیں اُن پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

(۵) مریض کے کمرے کے دروازے۔ روشندان اور کھڑکیاں ہر وقت کھلی رکھی جائیں۔ سوائے اس حالت کے کہ ڈاکٹر اس کے خلاف مشورہ دے۔

(۶) صحت گاہ کے ملازموں کے ساتھ کوئی بدسلوکی نہ کی جائے نہ ان پر غصہ کیا جائے اور نہ ان سے ذاتی کام لیا جائے۔

(۷) رشتہ دار، دوست، ساتھی اور ذاتی ملازم سپرنٹنڈنٹ کے احکام کے ماتحت ہوں گے۔ اور اس کی ہدایات کے خلاف صحت گاہ کے احاطہ میں کچھ نہیں کریں گے۔

(۸) صحت گاہ کے ہر لکھے ہوئے یا نہ لکھے ہوئے قواعد و دستور کی مریضوں کو پابندی کرنی ہوگی۔

اب ہم ہندوستان کے تمام صوبوں کی صحت گاہوں اور دق کے ہسپتالوں کی ایک ایسی روئداد پیش کرتے ہیں جو مریضوں اور ان کے تیمارداروں کو خاصی سہولت پیش کرسکتی ہے خصوصاً ان مریضوں کے لئے جو ان صحت گاہوں میں بغرض علاج جانیکا ارادہ رکھتے ہوں۔

پنجاب

۱۔ کنگ ایڈورڈ سینے ٹوریم دھرم پور (شملہ)

یہ صحت گاہ دھرم پور ریلوے اسٹیشن سے صرف دس منٹ کے پیدل سفر کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۹۰۹ء میں دیوان دیا رام گدومل دسندھ) اور بہرام جی مالاباری (بڑودہ) نے اپنے صرف سے بنوائی تھی اور مہاراجہ پٹیالہ نے بھی اس سلسلہ میں بڑی مدد دی تھی۔

جائے وقوع ۔ دھرم پور شملہ کے راستہ میں ہمالیہ پہاڑ کے شمالی دامن میں ایک پُر فضا مقام پر واقع ہے۔ اگر کالکا ریلوے اسٹیشن سے بذریعہ ریل دھرم پور جایا جائے تو مسافت ۲۰ میل ہے اور موٹر کا راستہ ۱۶ میل کا ہے۔ سواری ہر قسم کی مل سکتی ہو لیکن مریضوں کو ڈانڈیوں میں جانا چاہیئے۔ جن کا فی پھیر تقریباً ایک روپیہ دیا جاتا ہے۔

اگر پہلے سے اطلاع دیدی جائے تو کالکا اسٹیشن پر سینے ٹوریم کے منتظمین اپنی کار بھی بھیج دیتے ہیں جس کا خرچ آٹھ روپیہ ہوتا ہی، یہ مقام سطح سمندر سے ۵ ہزار فٹ بلند ہے۔ درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۹۰ درجہ اور کم سے کم ۷۰ درجہ ہے۔ گرمی کا موسم ہون

۶۵ اور ۸۰ درجہ ہے۔ جاڑے میں ۴۰ اور ۶۰ درجہ ہے۔ بارش کا اوسط ۶۰ انچ ہے۔ بمبئی کی انجمن دق کے ڈاکٹروں کی ایک آنریری جماعت اس سینے ٹوریم کو چلاتی ہے۔ اس وقت ایف۔ ایس، ماسٹر آئی۔ ایم۔ ایس اس صحت گاہ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ایک اسسٹنٹ ہے۔ کئی نرسیں ہیں اور مریضوں کی عام خبر گیری کرنے والے بہت سے ملازم ہیں۔

پبلک کے چندے اور مریضوں کی فیسوں سے خرچ چلایا جاتا ہے۔ حکومت پنجاب صرف پنجاب کے غریب مریضوں پر خرچ کرنے کے لئے ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ دیتی ہے۔ حکومت بہار اڑیسہ بھی صرف بہاری مریضوں کے لئے کچھ رقم دیتی ہے۔

مہمان خانہ "نوشیرواں عادل مہمان خانہ" بھی قریب ہے جہاں مریضوں کے رشتہ دار اور دوست وغیرہ قواعد کی پابندی کے ساتھ سات روز تک اس میں ٹھہر سکتے ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے لڑکوں اور شیر خوار بچوں کے علاوہ دیگر رشتہ دار وغیرہ تھوڑی دیر کے لئے مریضوں سے آکر مل جاتے ہیں۔ کھانے وغیرہ کا انتظام ان لوگوں کو خود کرنا پڑتا ہے یا سینے ٹوریم کے طعام خانہ سے خرچ دینے پر ہر چیز مہیا کی جا سکتی ہے۔

صحت گاہ میں ایک خاص پانی مہیا کیا گیا ہے۔ ۸ میل اوپر پہاڑ کے قدرتی چشمہ سے لایا گیا ہے۔ اور ایک خاص جگہ جمع کیا گیا ہے۔ پیروج بانی پاکٹ ڈیری سے مریضوں کے لئے دودھ۔ مکھن اور دیگر غذائیں لی جاتی ہیں۔ باغ میں عمدہ عمدہ صحت بخش پھل اور ترکاریاں مریضوں کے لئے اگائی جاتی ہیں۔ عام طور پر ۱۲۵ مریضوں کے لئے رہنے کا انتظام ہے۔

خرچ:۔ "اے" کلاس کے بنگلہ کا خرچ فی ماہ.......... (۹۰) روپے

"بی" " " " " " " .... (۷۰) روپے

"سی" " " " " " " .... (۴۸) روپے

"ڈی" " .... (مفت)

"سر بھوپندر سنگھ موہندر بہادر ہال" یہ تفریحی ہال ہے جہاں ۲۰۰ آدمیوں کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے جو روزانہ ادھر آ سکتے ہیں یہ تفریحی مقام بہت اچھا ہے۔ موسیقی کی محفلیں چھوٹے چھوٹے مذاقیہ کھیل جس میں شفاخانہ کے مریض اور نرسان و ملازمین حصہ لیتے ہیں۔ خاص طور پر عمدہ تفریح مہیا کرتے ہیں۔ بہت سے "گھریلو" کھیل جیسے پنگ پونگ۔ بیگاٹیل۔ بیڈمنٹن۔ کیرم شطرنج۔ لوڈو۔ وغیرہ کا انتظام ہے۔ ایک بڑی اور عمدہ لائبریری میں انگریزی اور اردو ہندی کی بہت سی اچھی اچھی کتابیں بھی ہیں، سینے ٹوریم میں ایک عمدہ لیبارٹری عکس ریز اور مصنوعی نفخ الریہ (آرٹی فیشل نیمو تھراکس) کا سامان موجود ہے۔

کھانے کا خرچ سبزی خوروں سے معمولی خوراک ۴۵ روپے ماہوار، خاص خوراک ۷۵ روپے ماہوار۔ معمولی خرچ ہندوستانیوں سے ۶۰ روپے ماہوار۔ گوشت خوروں یورپینوں اور پارسی لوگوں سے (۷۵) روپے ماہوار۔ سبزی خوروں سے ایک خاص خوراک ۱۰۰ روپے ماہوار پر بھی ملتی ہے۔ شہد پھل شوربہ وغیرہ خاص کھانوں میں شامل ہیں۔

ٹھہرنے کے خرچ میں مکانوں کا کرایہ۔ طبی امداد کا خرچ اور معمولی دواؤں کا خرچ شامل ہے پیٹینٹ دوائیں قیمتی انجکشن اور اے پی وغیرہ کا خرچ علیحدہ حسب ضرورت مریض کو اٹھانا پڑتا ہے۔

"بی" اور "سی" کلاس کے مریضوں کو ایک آدمی بطور ملازم یا تیماردار رکھنے کا حق حاصل ہے "اے" کلاس کے لوگ ایک ملازم اور ایک تیماردار رکھ سکتے ہیں۔

ہر مریض کو ایک بستر۔ پیک دان مع سٹینڈ۔ بستر کے پاس کی میز۔ معمولی میز اور کرسی، آرام کرسی۔ بنچ اور بالٹی وغیرہ سامان ملتا ہے ایک فالتو بستر یا دیگر فرنیچر کرایہ پر ملتا ہے۔ گرمیوں میں مریضوں کو (اپریل سے اکتوبر تک) ایک چٹائی ۲ تکیے ۴ پلنگ کی چادریں دسفید ۴ تکیہ کے غلاف (سفید) ۲ کمبل وغیرہ چیزیں ہمراہ لیجانی چاہئیں۔ دو اونی سوٹ۔ ۴ سوتی سوٹ۔ ۴ قمیصیں (معمولی)۔ دو قمیصیں گرم۔ چھ پاجامے یا پتلونیں (دو گرم چار ٹھنڈی) موٹے تلے کے جوتے کے جوڑے دو عدد۔ ایک جوڑہ سلیپر۔ بارہ رومال چار تولئے۔ چار تھیلے۔ چار جھاڑن، چھتری۔ برساتی بھی ہونی چاہیئے۔

جاڑوں میں (نومبر سے مارچ تک) ان کے علاوہ یہ چیزیں:- دو کمبل۔ ایک رضائی۔ ایک اوورکوٹ۔ ایک جوڑہ دستانہ گرم۔ دو جوڑی موزہ گرم۔ ایک سمور کی ٹوپی، دو جرسیاں ایک گرم پانی کی بوتل وغیرہ۔

ہندوستانی عورتوں کو اپنی ضروریات کے مطابق تمام مناسب چیزیں اُوپر کی فہرست کو دیکھ کر لانی چاہئیں۔

جملہ اقسام کے برتن جو کھانا کھانے اور کھانا پکانے میں استعمال ہوتے ہیں ساتھ لانے چاہئیں۔ مٹی کا تیل اور اس سے جلنے والا چُولھا۔ ایک جگ۔ ایک تاملوٹ۔ صابون دانی۔ لالٹین وغیرہ چیزیں بھی ہمراہ ہوں۔

غریب مریضوں کو سپرنٹنڈنٹ کی تصدیق پر مناسب غذا اور کل سامان رہائش اور معالجہ کا مفت انتظام کر دیا جاتا ہے ایسے غریب مریضوں کو اپنے علاقے کے کسی بڑے معزز آدمی کی تصدیق درخواست کے ساتھ بھیجنی چاہیئے۔ بعض غریب مریضوں کو انکے معالجہ کے بعد سفرخرچ وغیرہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس صحت گاہ میں علاج کے جو طریقے زیر استعمال ہیں وہ یہ ہیں:-

(۱) تازہ صاف ہوا (۲) آرام (۳) ورزش (۴) غذا (۵) دوائیں (۶) سانس اور کھلی ہوا پھیپھڑوں میں لینے کا انتظام (۷) نفسیاتی علاج (۸) مصنوعی ہوا بھرنا۔ اور دیگر جدید طبی طریقے۔

احتیاط اگر کسی مریض کے دانت خراب ہوں تو اسے داخلہ سے قبل دانتوں کے کسی ڈاکٹر سے علاج کرا لینا چاہیئے۔

متفرق ملازمین۔ سارا وقت دینے والا پہاڑی آدمی بارہ روپے یا اس سے زیادہ ماہانہ خرچ پر رکھا جا سکتا ہے۔ سینے ٹوریم کے ملازمین سے تھوڑے وقت کی نوکری ۵ روپے ماہانہ فی مریض کے حساب سے لی جا سکتی ہے۔

صحت گاہ کے سٹور اور طعام خانہ میں ہر قسم کی چیزیں دستیاب ہو جاتی ہیں۔ کپڑے دھونے کے لئے اس کا اپنا علیحدہ انتظام ہے دو آنہ فی گرم کپڑا۔ معمولی سوتی کپڑے ایک آنہ فی عدد اور چھوٹے کپڑوں کے دو پیسہ فی عدد کے حساب سے دھلائی لی جاتی ہے۔

پنجاب میں دھرم پور سینے ٹوریم کے علاوہ اور بھی کئی چھوٹی موٹی صحت گاہیں ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں۔ مریض وہاں سے براہ راست حالات منگوا سکتے ہیں۔

پٹیالہ سینے ٹوریم۔ یہ صحت گاہ بھی دھرم پور ہی میں واقع ہے۔ اس میں ریاست پٹیالہ کے مریضان دق کے علاج کا بندوبست ہے۔

دھرم سالہ دق سینے ٹوریم۔ یہ صحت گاہ بھی کوہستان شملہ میں واقع ہے

لیڈی اروِن سینے ٹوریم۔ یہ صحت گاہ کوہستان شملہ میں بمقام سناور حال ہی میں قائم کی گئی ہے +

یوپی

صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ میں دق کے ہسپتال اور کئی صحت گاہیں ہیں۔ دق کا ایک ہسپتال لکھنؤ میڈیکل کالج میں شامل ہے اور اچھی خدمت انجام دے رہا ہے۔ یوپی میں صحت گاہوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

الموڑہ سینے ٹوریم یہ صحت گاہ ۱۹۱۶ء میں قائم کی گئی تھی۔ سطح سمندر سے ۵۰۰۰ فٹ بلندی پر واقع ہے۔ سرکاری امداد، پبلک چندے اور عیسائی مشنوں کی امداد اس کے اخراجات کی کفیل ہے۔ کپتان فشر (کانپور) کے مشہور پادری اسکی مینیجنگ کمیٹی کے صدر ہیں۔ پادری پولس سنہا اس کے سکرٹری ہیں۔ اس صحت گاہ میں صرف عورتیں اور بچے ہی خواہ وہ کسی نسل و قوم کے ہوں داخل کئے جاتے ہیں۔ عام وارڈ (میری بڈن بلاک) میں ۲۵ ہندوستانی بستر ہیں جن کے ساتھ کوئی رشتہ دار نہ ہوں خرچ ۲۲ روپے ماہانہ ہے۔ اس کے ساتھ ہی دس روپے ماہانہ کے پرائیویٹ کمرے بھی ہیں۔ جنہیں کرایہ پر لیا جا سکتا ہے۔ پرائیویٹ وارڈ (لیڈی ریڈنگ وارڈ) میں دو مریضوں کے لئے جگہ ہے۔ جن کے ساتھ دو رشتہ دار بھی رہ سکتے ہیں۔ خرچ چالیس روپے ماہانہ ہے۔ پیل بھروپ، وارڈ میں ۳ مریض مع ایک رشتہ دا

(خواہ مرد یا عورت) رہ سکتے ہیں۔ خرچ ۳۰ روپے ماہانہ ہے۔

شیفرڈ بلاک۔ ۶ یورپین اور اینگلو انڈین مریضوں کے لئے ہے۔ ایک کمرہ کا خرچ ۳۰ روپے ماہوار ہے۔ اگر دو مریض ایک جگہ ہی رہیں تو کمرہ کا کرایہ علیحدہ علیحدہ ایک ایک مریض کو پندرہ پندرہ روپے دینا پڑتا ہے۔

تفریحات "گرلز لائف بریگیڈ" کے نام سے یہاں ایک سوسائٹی کھلی ہوئی ہے۔ جو ورزش۔ کھیل کود۔ تفریحات اور شغل دوقت گذاری کے دلچسپ مواقع بہم پہنچاتی ہے۔ مطالعہ فطرت۔ پرندوں کی زندگی۔ جوتش۔ پہاڑوں کا علم۔ ٹکٹ جمع کرنا۔ اور استعمال کی چیزیں بنانے کی تعلیم دینا اس سوسائٹی کے کاموں میں داخل رہا ہے۔

نوٹ:۔ یہ بات بخوبی یاد رکھنی چاہیئے کہ کاٹھ گودام سے الموڑہ تک کا سفر ذرا تکلیف دہ ہے۔ جن مریضوں کو تیز بخار رہتا ہو یا بہت کمزور ہوں انہیں یہ سفر نہیں کرنا چاہیئے۔

مریضوں کو وہی سامان اپنے ساتھ لے جانا چاہیئے جس کا ذکر اس سے پہلے دھرم پور سینے ٹوریم کے سلسلے میں آچکا ہے۔ مریض کھلے ہوادار وسیع برآمدوں میں رہتے ہیں۔ اور تمام موسموں میں ہر وقت کھلی ہوا پہنچتی رہتی ہے۔

کنگ ایڈورڈ سینے ٹوریم بھوالی

یہ صحت گاہ ۱۹۱۲ء میں یو پی کے لوگوں نے قائم کی تھی۔ کاٹھ گودام سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر روہیل کھنڈ کمایوں ریلوے (براستہ بریلی) پر واقع ہے۔ سواری کے لئے موٹریں ملتی ہیں۔ نینی تال موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی کاٹھ گودام کو اگر پہلے سے لکھ دیا جائے تو کار کا فوراً بندوبست ہو سکتا ہے۔ موٹر کا کرایہ معمولی ہے۔

اس صحت گاہ کی مینیجنگ کمیٹی کے صدر آنریبل چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ہیں۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر وائی جی شری کھانڈے۔ بی ایس سی، ایم۔ بی۔ ایس، ٹی، ڈی ڈی ہیں۔ صحت گاہ پر یو پی گورنمنٹ بھی کافی خرچ کرتی ہے۔ فیس اور عطیات سے بھی کام چلایا جاتا ہے۔

یہاں عکس ریز کا سامان اور بجلی کے دیگر آلات اور بجلی کی طاقت پیدا کرنے والا انجن بھی نصب ہے۔

دانتوں کا کمرہ۔ دانتوں کے مریضوں کے لئے ایک کمرہ علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جہاں دانتوں کے معائنہ اور اس کے علاج معالجہ کا سب ضروری سامان مہیا ہے۔

تفریحات۔ ایمپائر ڈے اور صحت گاہ کے افتتاح کی تاریخ کو یہاں جشن منایا جاتا ہے۔ ٹی پارٹیاں۔ ایٹ ہوم کھیل تماشے، وغیرہ آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ "ہارکورٹ بٹلر ریکریشن شیڈ" میں اندرونی کھیل کے سب سامان موجود ہیں۔

داخلہ صحت گاہ وسط مارچ سے وسط دسمبر تک داخلہ کے لئے کھلی رہتی ہے۔ کسی مذہب اور درجہ کے مریض ہوں۔ داخل کر لئے جاتے ہیں۔ یو پی کے مریضوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ سوا سو مریضوں کے لئے اس صحت گاہ میں گنجائش ہے۔

سینے ٹوریم کی فیس میں طبی امداد تیمارداری۔ معمولی دوائیں اور انجکشن وغیرہ شامل ہیں۔ قیام کا خرچ "ڈی" وارڈ کے سوا علیحدہ ہے۔

"اے" کلاس کے کمرہ کا کرایہ جہاں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ پاخانے۔ بنگلہ۔ باورچی خانہ اور غسل خانہ وغیرہ ہے ۸۰ روپے ماہوار یو پی والوں سے اور ۱۲۰ روپے ماہوار دوسرے صوبوں والوں سے لیا جاتا ہے۔

"بی" کلاس میں مردوں اور عورتوں کے لئے اگر ایک کمرہ والا بنگلہ۔ علیحدہ پاخانہ اور غسل خانہ اور باورچی خانہ ۴۰ روپے ماہوار پر یو پی والوں کے لئے اور ۶۰ روپے ماہوار پر غیر صوبے والوں کے لئے مل سکتا ہے۔

"سی" کلاس (صرف مردوں کے لئے) جس کے بلاک میں ایک مریض کے لئے ایک کمرہ، ایک مشترکہ پاخانہ۔ ایک غسل خانہ اور دو آدمیوں کا مشترکہ باورچی ہوتا ہے" ۲۰ روپے میں یو پی والوں کو اور ۳۰ روپے میں دوسرے صوبے والوں کو مل جاتا ہے

"سی" کلاس (صرف عورتوں کے لئے) ایک کمرہ غسل خانہ اور باورچی خانہ (مفت)

اے اور بی کلاس کے مریضوں کے ساتھ ایک خدمت گار یا نوکرانی رکھنے کی اجازت ہے۔

ڈی کلاس (مرد مریضوں کے لئے) میں کھلی ہوا کے وارڈ میں ایک کمرہ مشترکہ پاخانہ اور غسل خانہ ہوتا ہے۔ مریض کی مرضی کے مطابق خرچ نے لیا جاتا ہے۔ یو پی کے علاوہ کسی اور جگہ کے آدمی کو یہاں داخل نہیں کیا جاتا۔ کھانا صحت گاہ کی طرف سے دیا جاتا ہے کسی ملازم کے رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

عام طور پر پوری خوراک کا خرچ ایک روپیہ روزانہ ہے۔ سب چیزیں جیسے گوشت۔ گھی۔ دودھ۔ شکر وغیرہ سب صحت گاہ کے احاطہ میں ملتی ہیں۔ اور مریضوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ صحت گاہ کے "خوراک گھر" سے سب سودا خریدیں۔

یوربین لوگوں کے لئے خواہ وہ یو پی کے ہوں یا باہر کے خرچ یکساں ہے یعنی اول کلاس کا پورا خرچ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار، اور دوسری کلاس کا سو روپیہ ماہوار اور تیسری کلاس کا ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ ان تمام کلاسوں میں کھانا صحت گاہ کی طرف سے مہیا کیا جاتا ہے۔ تیماردار رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کھانے کے برتن چھری کانٹے۔ بجلی کی روشنی وغیرہ دی جاتی ہے مریضوں کو اپنا بستر۔ چادر وغیرہ ساتھ لے جانی چاہیئے۔ ہر مریض کو ایک بیرا اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ یا وہاں جاکر رکھ لینا چاہیئے۔ عام طور پر تیمارداری کے لئے ایک نرس میٹرن ملازم رہتی ہے۔ تیمارداری کرنے والے اور رشتہ دار اجازت لے کر تھوڑے عرصہ تک مریض کے پاس رہ سکتے ہیں۔ ان سے آٹھ آنہ روزانہ خرچ لیا جاتا ہے اور انہیں ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں رہنے دیا جاتا۔

صحت و تندرستی کے اصول پر مبنی غذا۔ آہستہ آہستہ بڑھنے والی ورزش اور آرام وغیرہ علاج کے خاص اصول ہیں۔ مختلف قسم کے انجکشن، پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے اور جدید سائنٹفک طریقوں سے علاج کیا جاتا ہے۔ خاص خاص حالتوں میں خاص علاج کا بندوبست بھی ہوسکتا ہے۔

بھوالی کی آب و ہوا ستمبر سے دسمبر تک بہت ہی اچھی رہتی ہے۔ جو مریض پہاڑوں کے خاص موسم میں یہاں داخل ہوتے ہیں انکو خاص طور پر یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جاڑوں تک اس پہاڑ پر ضرور ٹھہریں۔

یہاں ہر قسم کے ملازمین بھنگی۔ دھوبی۔ خدمت گار۔ بیرا وغیرہ سب مل سکتے ہیں مسلمان ملازمین مشکل سے ملتے ہیں۔ اس لئے مسلمان مریضوں کو چاہیئے کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو اپنے نوکر کو ساتھ لائیں۔ عام طور پر یہاں ۱۴ روپے سے ۲۰ روپے ماہوار تک میں ملازم مل جاتا ہے۔

بھوالی کی دق نو آبادی

پنڈت کولو مانی ایک مقامی زمیندار نے اور مرشد آباد کے نواب زادہ شوکت اللہ خاں نے دق کے مریضوں کے لئے یہ نو آبادی قائم کی ہے۔ متمول آدمیوں کے لئے ہر قسم کے مکانات یہاں مل سکتے ہیں +

راج پوتانہ

میری ولسن سینے ٹوریم تیلونیہ

یہ صحت گاہ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایم ای چرچ نے قائم کی تھی۔ ریل صرف تیلونیہ تک جاتی ہے۔ اس کے بعد ڈانڈی یا رکھشا کے ذریعہ سفر کیا جاتا ہے۔ یہ مقام (۱۵۰۰) فٹ سطح سمندر سے بلند ہے۔ درجہ حرارت گرمیوں میں زیادہ سے زیادہ ۱۱۸ - اوسطاً ۱۰۰ اور کم سے کم ۸۰ ہے اور جاڑوں میں زیادہ سے زیادہ ۸۰ اوسطاً ۷۰ اور کم سے کم ۴۰ ہے۔ بارش تقریباً ۲۰ انچ ہوتی ہے عموماً جولائی اور اگست میں۔ سوائے برسات کے تمام سال سورج چمکتا رہتا ہے۔ نمی بالکل نہیں ہے اور نہ کہر ہوتی ہے۔ مئی اور جون میں تیز ہوا بھی چلتی ہے۔ ۱۰ بستر صرف مستورات کے لئے اس ہسپتال میں موجود ہیں۔ معمولی فیس پندرہ روپے ماہانہ ہے۔ اور پرائیویٹ کمرہ لینے پر بیس روپے ماہانہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

اس ادارہ کا انتظام ڈائریکٹروں کے ایک بورڈ کے ہاتھ میں ہے اور مشن بورڈ اس کی نگرانی کرتا ہے۔ عام چندہ اور مخیر لوگوں کی مدد سے مشن اس صحت گاہ کو چلا رہی ہے۔ مس فرنس تورم۔ آر۔ این اس صحت گاہ کی سپرنٹنڈنٹ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اسسٹنٹ ایک امریکن سسٹر ہیں۔ ۲ ہندوستانی ڈاکٹرنیاں اور چار اول درجہ کی طالبات اور دو دوسرے درجہ کی طالبات بطور نرس کام کرتی ہیں۔

اس صحت گاہ میں یوریپین عورتیں داخل نہیں کی جاتیں۔ عکس ریز کا سامان اور بجلی کے ضروری طبی آلات صحت گاہ میں موجود ہیں۔ پانی سینے ٹوریم کے کنوئیں سے لیا جاتا ہے اور نلوں کے ذریعہ مختلف وارڈوں میں پہنچایا جاتا ہے۔

طریقۂ علاج - غذا۔ آرام۔ تازہ صاف ہوا۔ سورج کا علاج۔ ہلکی ورزشیں اور جراحی کے ذریعہ یہاں علاج کیا جاتا ہے۔ غسل آفتابی۔ اس صحت گاہ کے مخصوص علاج میں داخل ہے۔

(۲) ایک اور صحت گاہ مدار سینے ٹوریم کے نام سے راج پوتانہ میں موجود ہے ٭ (باقی)

دہلی کا شفاخانۂ دق

از جناب ڈاکٹر رفیق الدین صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ میڈیکل آفیسر ایس جے ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل دہلی

سلور جوبلی ٹیوبرکلوسس ہاسپٹل

یہ شفاخانہ دق کے مریضوں کے معالجہ کے لئے دہلی میونسپلٹی کی طرف سے ۱۹۳۵ء میں کھولا گیا ہے لیکن اس میں صرف پھیپھڑے کی دق (سل) کے مریض داخل کئے جاتے ہیں اور وہ بھی جو ابتدائی درجہ میں ہوں۔ اس شفاخانہ میں تشخیص مرض کے جدید ترین آلات اور علاج کے تازہ ترین اصولوں سے کام لیا جاتا ہے۔ شفاخانہ میں آسائش کی نئی چیزیں بھی مہیا ہیں۔ بجلی کی روشنی اور بجلی کے پنکھے ضرورت کے لحاظ سے لگے ہوئے ہیں۔ موسمی تغیرات سے مریضوں کو بچانے کے لئے درجہ حرارت کو یکساں حالت پر قائم رکھنے کے آلات نصب ہیں۔ اور ٹھنڈے پانی کے نلوں کے ساتھ گرم پانی کے نلوں کا بھی انتظام ہے۔

یہ شفاخانہ شہر دہلی کے شمال مغرب میں چار میل دور بمقام کنگس وے نہایت کھلی ہوئی جگہ پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ ۶۸ ایکڑ ہے۔

اس شفاخانہ میں ہر درجہ کے مریض داخل ہو سکتے ہیں۔ جنرل وارڈ میں صرف دہلی کے مریض لئے جاتے ہیں اور خاص مکانوں میں بیرون دہلی کے مریضوں کا داخلہ کر لیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ کمرہ خالی ہو اور دہلی کا کوئی مریض اس کا امیدوار نہ ہو۔

اس شفاخانہ سے متعلق دق کا ایک کلینک بھی ہے۔ جو کوئنز روڈ پر واقع ہے۔ دق کے تمام مریضوں کا معائنہ اور دوا دارو کا انتظام یہی کلینک کرتا ہے۔ اور جن مریضوں کی یہ کلینک سفارش کرتا ہے۔ انہی کو دق کے شفاخانہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ فی الحال شفاخانہ میں ۹۲ مریضوں کے رہنے کا انتظام ہے تفصیل یہ ہے کہ خاص مکان جن میں ۱۴ مریض رہ سکتے ہیں۔ اور ۴ جنرل وارڈ میں جو ۷۹ مریضوں کے لئے ہیں۔ (۲۳ عورتیں ۳۳ مرد اور ۲۳ بچے) خاص مکان جو دو حصوں میں منقسم ہے اور ہر حصہ دو آراستہ کمروں، برانڈہ، باورچی خانہ، غسل خانہ اور پاخانہ پر مشتمل ہے۔ ابتداءً شفاخانہ میں صرف ۶۸ آدمیوں کے قیام و علاج کا بندوبست تھا۔ اب ۲۳ مسلول بچوں کا ایک وارڈ اور ایک مکان دو مریضوں کے لئے اسی سال بڑھایا گیا ہے۔ جراحی والے مریضوں کے لئے ایک وارڈ بنائے جانے کی تجویز بھی دہلی میونسپلٹی نے پاس کر دی ہے۔ جس پر عنقریب عمل کیا جائے گا۔ اس وارڈ میں ۳۰ مریضوں کی گنجائش ہوگی۔

عام مردانہ وارڈ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ اور زنانہ وارڈ ایک ہی بڑے حصہ عمارت کا نام ہے۔ اسی طرح بچوں کا وارڈ ہے۔

اس شفاخانہ کا خرچ تمام و کمال دہلی میونسپل کمیٹی برداشت کرتی ہے۔ جب شفاخانہ کا افتتاح عمل میں آیا تو جنرل وارڈ کے تمام مریضوں کا علاج معالجہ مفت کیا جاتا تھا لیکن اب جنرل وارڈ کے ۲۵ فی صدی مریضوں سے آٹھ آنہ یومیہ لیا جاتا ہے۔ نئی دہلی میونسپل کمیٹی اور نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی نے چار اور دو بستر علی الترتیب اس شفاخانہ میں اپنے علاقہ کے مریضوں کے لئے محفوظ کرا رکھے ہیں۔

مخصوص مکانوں کے دو درجہ ہیں۔ پہلے درجہ کے مکانات تعداد میں دس ہیں اور ایک مکان کا کرایہ تین روپیہ یومیہ ہے جس میں بجلی کا خرچ۔ معمولی دوائیں اور تیمارداری (نرسنگ) بھی شامل ہے۔ دوسرے درجہ کے مکانات کل چار ہیں۔ کرایہ ڈھائی روپیہ یومیہ ہے۔ ان میں باورچی خانہ موجود نہیں ہے۔ یہ مکان ان مریضوں کے لئے موزوں ہے جو شفاخانہ کی غذا استعمال کرنی چاہتے ہوں۔

بستر اور تکیوں کے غلاف اور تولئے وغیرہ سب درجوں کے مریضوں کیلئے فراہم کئے جاتے ہیں خواہ وہ مریض عام وارڈ کے ہوں یا خاص مکانات کے۔ عام وارڈ کے مریضوں کے لئے دودھ اور خوراک کا انتظام کلیتاً شفاخانہ کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ حال میں ہم نے

اپنے مریضوں کے لئے اپنا ڈیری فارم قائم کیا ہے۔ جو ہم کو تازہ اور خالص دودھ مہیا کرتا ہے۔

تفریحی ہال یہ ہال صرف گھریلو کھیلوں کے لئے ہے۔ ایک چھوٹی سی لائبریری اور ایک سب طرفہ ریڈیو سیٹ فی الحال اس میں موجود ہے۔ اس ہال سے وہی مریض دلچسپی لے سکتے ہیں جنہیں چلنے پھرنے کی اجازت ہے۔ اور بستری مریضوں کی تفریح کے لئے ہر وارڈ میں ایک ریڈیو سیٹ مہیا کیا گیا ہے۔

عملہ شفاخانہ اس شفاخانہ کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آر۔ کرشنا۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس، ٹی۔ ڈی ڈی، ڈی۔ پی۔ ایچ۔ ہیں۔ دو اسسٹنٹ ڈاکٹر ہیں (ڈاکٹر رفیق الدین۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس) اور ڈاکٹر مسز سی۔ ایل سوری ایم بی۔ بی۔ ایس ہیں۔ ایک بڑی منتظمہ اور آٹھ نرسیں ہیں۔

دق کا کلینک یہ کلینک ۱۹۳۶ء میں دہلی میونسپل کمیٹی نے کھولا ہے۔ جس میں دق کے مریضوں کا معائنہ صوبجاتی تعصب کے بغیر کیا جاتا ہے۔ اور تشخیص کے بعد علاج بھی مفت کیا جاتا ہے۔ بلغم، خون، پیشاب اور پاخانہ وغیرہ کا کیمیاوی امتحان کلینک کے معمل میں کیا جاتا ہے۔ نگران صاحب ہر روز دن کو نو بجے سے بارہ بجے تک کلینک میں آتے ہیں اور نئے مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں۔ پرانے مریضوں کی دیکھ بھال دق کے شفاخانہ کی ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ کرتی ہیں جن مریضوں کی عکس ریزی تصویر لینی ضروری ہوتی ہے۔ ان کو سلور جوبلی شفاخانہ میں بھیج دیا جاتا ہے۔ اس کلینک میں ایک لیڈی صاحبہ اس کام پر متعین کہ وہ دق زدہ مکانوں میں جاتی ہیں، اور وہاں کے رہنے والوں کو مفید ہدایات اور اس مرض سے بچنے کی تدابیر سے آگاہ کرتی ہیں۔ کلینک کے افسر شفاخانہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب ہیں۔ اور اس کے عملہ میں ایک مددگار ڈاکٹرنی صاحبہ۔ ایک گھروں میں جاکر ہدایات دینے والی صاحبہ اور ایک جونیر نرس ہیں۔ دہلی میں اس کلینک کے علاوہ ایک خیراتی کلینک ڈاکٹر کرشنا کا بھی ہے جو اچھا اور مفید کام کر رہا ہے +

کی عفونت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں تو ڈاکٹر بھی اس کا باعث ایسے جراثیم کو بتاتے ہیں جو خون وغیرہ کی قسم کے رطوبات میں عفونت پیدا کر دیتے ہیں بہر حال فرق صرف علمی اصطلاحات و تشریحات کا ہی نتائج کا نہیں +

ہمارے ہاں کے اطبا بدقسمتی سے سل و دق کے باقاعدہ علاج کی طرف کم توجہ کرتے ہیں۔ زیادہ تر اطبا "مجربات" کے ذریعہ علاج کرنے کی طرف مائل ہیں، حالانکہ یہ اُصول طب کے خلاف ہی نہیں بلکہ اسکی عین توہین ہے۔ اس طرح تو ایک جاہل اور عامی شخص بھی علاج و معالجہ کا پیشہ بآسانی اختیار کر سکتا ہے اس کو علمی و فنی قابلیت کی تحصیل کی کوئی ضرورت نہیں، اس لئے جو لوگ "مجربات" پر بھروسہ کر کے علاج کرتے ہیں وہ گویا تعلیم طب کی عدم ضرورت ثابت کرتے ہیں۔ "مجربات" کی حالت عطائیوں کی سی ہے کہ بعض اوقات ان کے "مجربات" کے استعمال سے حکمی فائدہ عمل میں آتا ہے، مگر اکثر مزاج و حالات ناموافقت کے باعث شدید نقصان پہونچتا ہی۔ یا کم از کم اگر اس مرض کو فائدہ پہونچتا بھی ہے تو دوسرے پیچیدہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں +

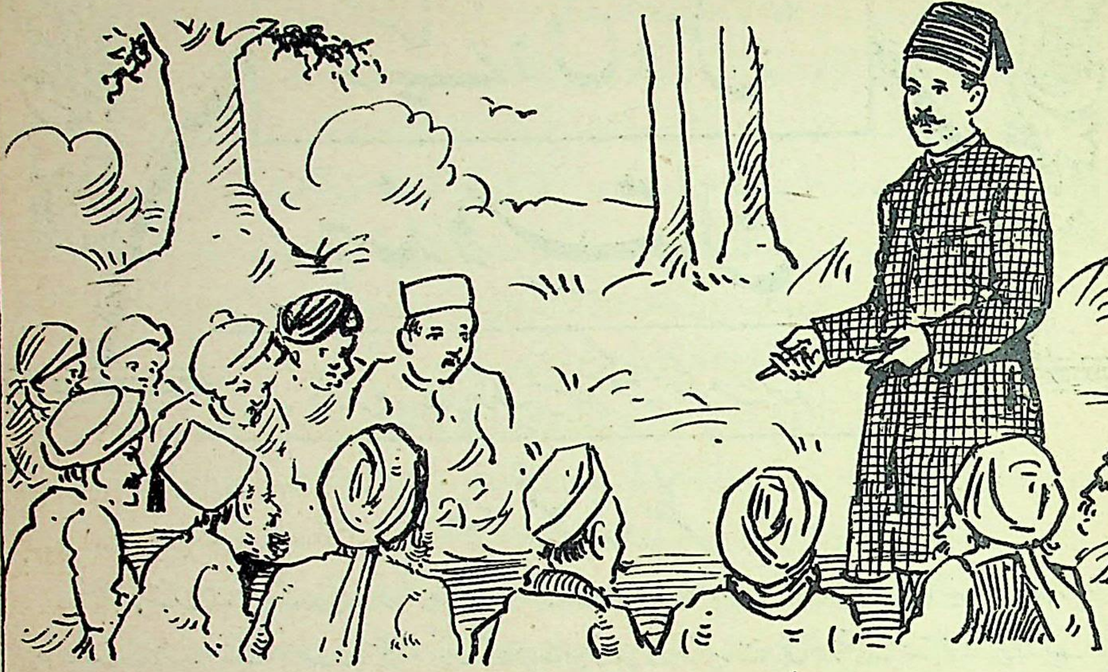
میرے خیال میں تمام مُستند کتابوں میں جو نسخے مندرج ہیں وہ تقریباً سب کے سب مجربات ہی ہیں، بشرطیکہ ان کا استعمال مزاج و کیفیت کا لحاظ رکھکر باقاعدہ کیا جائے۔ یہ تو روزمرّہ کا مشاہدہ ہی کہ ایک ہی دوا سے ایک ہی نوعیت کے متعدد مریضوں کا علاج کیا جاتا ہی۔ مگر بعض شفایاب ہو جاتے ہیں اور بعض نہیں۔ اسکی وجہ دوا کی نہیں بلکہ تشخیص کی خامی ہے یعنی مزاج و دیگر کیفیات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ میرے پاس "سل و دق" کے کئی مجرب اور آزمودہ نسخے ہیں، مگر شرط یہی ہے کہ صحیح تشخیص کے بعد جسے مناسب سمجھا جائے کام میں لایا جائے اور یہ صرف ایک ماہر طبیب ہی کے بس کی بات ہی +

ان حالات میں میری رائے ہی کہ یونانی اطبا ہند موجودہ تحریک سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور ہز ایکسلنسی کے اینٹی ٹیوبر کلوسز فنڈ سے ایک معقول رقم حاصل کر کے ایک جُداگانہ شفاخانہ یا صحت گاہ (سینے ٹوریم) قائم کریں جس میں طب قدیم کے اصول پر علاج شروع کیا جائے اور مختلف کیسوں کے ذریعہ مفید تجربے اور معلومات حاصل ہوں۔ انکی روشنی میں بہتر سے بہتر طریق علاج وضع کریں، اگر اطبا نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی طرف اقدام کیا تو میرا دعولے ہی کہ وہ ملک کو ایلوپیتھک اصول علاج سے زیادہ نفع پہونچا سکیں گے اور ساتھ ہی ساتھ فن کو بھی جس کی ترقی متقدمین کے بعد سے یک قلم رُکی ہوئی ہے معراج کمال پر پہونچانے میں ممد ہونگے +

"سِلّ"

کارٹون

از مسٹر سمیع جی۔ ڈی (آرٹ)



حکیم صاحب۔ "بھائیو! انسانی زندگی کے لئے سب سے زیادہ خطرناک چیز سل ہے۔ اس سے بچو۔ اور بال بچوں کو بھی اس سے بچاؤ۔ جس گھر میں سل ایک دفعہ پہونچ جائے تو بس سمجھ لو کہ گھر بھر کی خیریت نہیں............"



دیہاتی سامعین۔ "لو! حکیم جی! باز آئے ہم ایسی سلوں سے۔ اب ہمیں مصالحہ پیسنے میں چاہے جتنی تکلیف ہو لیکن ہم ان نامراد سلوں کو کبھی گھر میں نہیں لے جائیں گے۔"

نواں باب

"دُنیائے دق وسِل"

ہندوستان

(از رپورٹ پبلک ہیلتھ کمشنر حکومت ہند)

(الف) عمومی نظر

ہندوستان میں متعدی بیماریوں کی تقسیم وبائی مسائل کے سلسلہ میں کام کرنے والوں کے لئے ایک عجیب پیچیدہ مبحث پیش کرتی ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور اسکی گوناگوں آبادی کے امراض و علاج کی کیفیات اس قدر متنوع اور پیچ دار ہیں کہ بیک نظر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا اور ہر معاملہ ایک نئی گفتگو و مطالعہ کا طلبگار رہتا ہے۔ اور شاید ہی کسی اور بیماری میں اس قول کی صداقت زیادہ موزونیت کے ساتھ ظاہر ہو جس قدر کہ ہندوستان میں دق کے باب میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ دق بالخصوص پھیپھڑے کی دق ہندوستان میں گذشتہ تیس سال سے شہری اور صنعتی مرکزوں میں بالخصوص سرعت کیساتھ بڑھ رہی ہے، حال میں دق کا مرض دیہاتی رقبوں میں بھی پھیلنا شروع ہوا ہے اسکی عمومی وجہ تو یہ ہے کہ مزدور اور طلبہ جب شہری حلقوں سے اپنے دیہاتی وطن اور گھروں کو لوٹتے ہیں تو ساتھ ہی شہر سے حاصل کئے ہوئے جراثیم دق بھی لیجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ذرائع آمدورفت کی جدید صورتیں مرض کو پھیلانے کے لئے بھی مدد دے رہی ہیں +

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ افریقہ کے غیر مہذب علاقوں اور یوروپین اقوام کی صنعت وحرفت میں مشغول آبادیوں کے مابین دق کی پیدائش کا درجہ مقرر کیا جاسکتا ہے۔ شہری علاقوں میں دق کی وسعت ان دونوں کے درمیان ہو یا نہ ہو، مگر یہ بات ضرور تسلیم کی جائیگی کہ دیہاتی رقبوں میں دق کا مرض غیر متمدن اقوام کے تناسب دق کے لگ بھگ ضرور پایا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ اگر ایک دفعہ کسی گاؤں میں کوئی شخص دق کا شکار ہوگیا تو بس پھر سرعت کیساتھ اسکی چھوت ترقی کریگی اموات و امراض میں ترقی ہوگی بعض بعض موقعوں پر اس امر کی خاص طور پر تصدیق ہوئی ہے ہندوستانی فوجوں کے دیگر عناصر کی نسبت گورکھوں میں جو ریاست نیپال کے دور دراز علاقوں سے آتے ہیں دق کا مرض جلد قبول کرنے، پھیلانے اور جلد مرجانے کی صلاحیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ دق کے نقطۂ نظر سے گورکھے ایک قدیم و غیر متمدن قوم کے فرد کہے جاسکتے ہیں اور چونکہ انہیں مرض سے بچنے کی تدابیر کا ذرا بھی علم نہیں ہوتا، اسلئے دق کے جراثیم کو فوراً قبول کرنے اور ہلاکت آفریں پرورش کرنے کا ان کے جسموں میں خاص مادّہ پایا جاتا ہے۔ یہی حال ہندوستان کے صنعتی رقبوں کا ہے اور اب یہ مہلک مرض شہروں سے نکل کر دیہات کا بھی رُخ کرچکا ہے اور وہاں بھی اس نے زور باندھ رکھا ہے اس لئے سخت ضرورت ہے کہ وسیع ترین مہم اور جہاد اس مرض کے خلاف دیہاتی علاقوں میں بھی کیا جائے اور صرف شہری رقبوں تک ہی انسدادی اور احتیاطی تدابیر محدود نہ رہیں +

دیہاتی علاقوں میں مرض دق کس قدر پایا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے ہونیوالی اموات کا شرح تناسب کیا ہے اس کا صحیح صحیح اندازہ لگانا دشوار ہے۔ کیونکہ امراض و اموات کی کیفیات لکھنے کا دار و مدار چھوٹے دیہاتی منشیوں پر منحصر ہے اور وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ مرض کی وجہ اور موت کے صحیح سبب کو درستی کیساتھ جانچ سکیں۔ سوائے اسکے اور کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ جبتک معقول شمار و اعداد حاصل نہ ہوسکیں

اس وقت تک یہی ہو سکتا ہے کہ بخار اور امراض آلات تنفس کے ماتحت مرنے والوں کی تعداد سے ایک تخمینہ یا اوسط لگا لیا جائے، کئی جگہ اس بات کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ اول الذکر طبقہ میں (۱۰ - ۲۰) فیصدی اور آخر الذکر طبقہ میں (۲۰) فیصدی اموات تپ دق کی وجہ سے ہوتی ہیں، اسی طرح اطمینان بخش طریقہ پر ہم اور جزیات اور صحیح اعداد و شمار بھی حاصل کر سکتے ہیں +

دیہاتی آبادی میں اس مرض کی کیا کیفیت ہے؟ اسکے صحیح اعداد و شمار آسانی کیساتھ مہیا نہیں ہو سکتے، گو حال ہی میں بعض جگہ احتیاط کیساتھ ایسی معلومات کو فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور شہروں میں یہ کام آسانی کے ساتھ سرانجام پایا۔ دیہات میں اگر کوئی مہم شروع کرنے اور اسے کامیاب بنانے کی ضرورت تسلیم کی جاتی ہے تو سب سے پہلے صحیح اعداد و شمار اور جزئیات معلوم کرنے کی ضرورت ہے یہاں ایک مثال دیجاتی ہے، دارجلنگ کا سارا علاقہ دیہاتی ہے صنعتی نہیں ہے۔ مگر سارے صوبۂ بنگال میں کلکتہ کے بعد سب سے زیادہ دق کے مریض اس جگہ پائے جاتے ہیں۔ اور کثرت سے یہاں کی اموات دق کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگر یہ واقعہ درست ہے تو فوری توجہ اور انسدادی مہم شروع کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن جب تک نہایت احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال نہ کی جائے اور نمونہ کے طور پر جابجا اعداد و شمار حاصل کرنے کی کوشش نہ کی جائے حفظ ماتقدم کا کوئی معقول کام شروع نہیں کیا جا سکتا +

اگرچہ گاؤں میں مکانات کافی فاصلہ دیکر بنائے جا سکتے ہیں اور آبادی کے گنجان ہونے کا خطرہ رفع کیا جا سکتا ہے لیکن ایک ایک مکان میں کئی کئی خاندانوں کا گھس گھس کر رہنا اکثر دیکھا جاتا ہے اور ان کے علاوہ دیگر اسباب مثلاً مشترک خاندانوں کی گرہستیاں چھوٹی عمر کی شادیاں، رسم پردہ وغیرہ بھی اس مرض کو پیدا کرنے میں شہر اور دیہات دونوں جگہ یکساں طور پر ممد ثابت ہو رہے ہیں، اگر کسی ایک گھر میں اس مرض کے جراثیم پہونچ جائیں تو پھر اس کا فتور دور تک پہونچتا ہے، اور نہایت ہولناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵۰ فیصدی امراض خاندان کے کسی مریض کی چھوت سے پیدا ہوئے ہیں اور اگر تحقیقات مرض کے زیادہ بہتر ذرائع اور گھروں میں جاکر معلومات حاصل کرنے کی سہولتیں بہتر طور پر حاصل ہو گئیں تو سبب مرض کا یہ تناسب شاید اور بھی بڑھ جائے +

یہ بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے کہ ہندوستان میں دق بقری کے جراثیم انسانی صحت پر بہت کم اثر انداز ہوتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ یہاں دودھ ہمیشہ ہی جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے دق بقری کے جراثیم فنا ہو جاتے ہیں۔ کلکتہ میں اس سلسلہ میں خاص طور پر اندازہ لگایا گیا تھا کہ پھیپھڑے کی دق کے مریضوں میں دق بقری کے جراثیم کس تعداد میں پائے گئے، لیکن نتیجہ سے یہ امر ظاہر ہوا کہ اس ملک میں مویشیوں سے پیدا ہونے والی دق عام نہیں ہے +

اگرچہ ہندوستان میں ایک ہمہ گیر قومی مہم دق کے انسداد کے لئے ابھی تک شروع نہیں ہوئی ہے۔ لیکن پھر بھی بعض انجمنیں اور جماعتیں اس سلسلہ میں بالخصوص دیہاتی علاقوں میں مفید خدمات انجام دے رہی ہیں۔ کنگ جارج تھینکس گوونگ (انٹی ٹیوبرکلوسس) فنڈ جسکا ریڈ کراس سوسائٹی سے الحاق ہو گیا ہے۔ چند سالوں سے لوگوں میں دق کے خلاف جذبہ بیدار کرنے۔ انسدادی تدابیر اختیار کرنے اور انہیں دق کے بارے میں صحیح تعلیم و معلومات بہم پہونچانے کی بہت اچھی خدمت کر رہا ہے۔ مختلف صوبوں میں اس سلسلہ میں کارکن جو کام کر رہے ہیں۔ ان کا اتحاد و الحاق اور مختلف قابل امداد کاموں کی مالی مدد کرنا بھی اسکے احاطۂ عمل میں داخل ہے اور اس میں شک نہیں کہ روپے کی کمی کے باوجود اس جماعت کے کارکنوں نے رفاہ عامہ کے لئے بہت تندہی کے ساتھ نہایت معقول کام کیا ہے +

بعض بعض جگہوں پر دق کی انجمنیں رضاکارانہ طور پر قائم ہوئی ہیں، جنکے ساتھ میڈیکل افسران، سند یافتہ ڈاکٹر، نرسیں، گھروں میں جانے والے کارکن اور دیگر لوازم ہیں۔ یہ سب شفاخانے انسداد مرض کے سلسلہ میں بہت اچھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن مرض کی بڑھتی ہوئی رفتار کو دیکھکر باقاعدہ اور منظم مہم شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ تقریباً ہر میونسپلٹی کے ماتحت ایک عمدہ شفاخانہ محض دق کے مریضوں کے لئے ہونا چاہیئے جہاں ہر کس و ناکس کے لئے نہایت اچھا علاج، معقول توجہ، مشورہ، اور امدادی انتظام مہیا ہو، ان سب کاموں کے لئے روپے کی بہت سخت ضرورت ہے مرض اس قدر ہولناک رفتار اختیار کر چکا ہے کہ محض روپے کی کمی کی وجہ سے اپنی کوششوں کو سست کر دینا اور انسداد کے لئے کوشاں نہ ہونا؛ ایک غلط فیصلہ ہوگا، اسلئے اس بات کی ضرورت ہے کہ جہاں بھی جسے جو سہولتیں میسر آسکیں کام شروع کر دیا جائے +

اگر ملک میں معقول شفاخانے اور کلی نک قائم ہو جائیں تو اس مرض کی پڑتال، اسکے اسباب اور مریضوں کی اصل ضروریات کا بہت اچھا

جائزہ لیا جاسکے گا۔ اگر جا بجا ایسے کلینک قائم ہو جائیں تو اس بات کا بھی اندازہ لگایا جاسکیگا کہ ہسپتالوں اور سینے ٹوریم میں کتنے بستروں کی ضرورت رہتی ہے آجکل تو دق کے مریضوں کے لئے جگہ بہ جگہ جو بستر مقرر کئے گئے ہیں انکی تعداد چند سو سے زیادہ نہیں ہے، حالانکہ ضرورتیں اس سے بہت زیادہ ہیں لاکھوں مریضوں کے لئے نام بنام بستروں کا مہیا کرنا تو بیشک ناممکن بات ہے۔ لیکن صرف اس بات سے ہمارے کارکنوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھکر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ بلکہ اور پہلوؤں سے اس ضرورت کو پورا کرنے کی تدابیر سوچنی چاہئیں۔ مطلب یہ ہے کہ انسدادی کام کسی طرح روکا نہ جائے اور ہر وضع کی مشکل پر عبور حاصل کر کے لوگوں کی بھلائی سوچی جائے اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ مزید ہسپتالوں اور بستروں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ منشا یہ ہے کہ ہمارے ملک کی ضروریات کے مطابق دق کے خلاف مہم جس قدر اعلیٰ اور منظم و موزوں پیمانہ پر ہونی چاہیئے، وہ نہیں ہے اسے حاصل کرنا چاہیئے اور جبتک وہ درجہ حاصل نہ ہو ہماری کوششوں فرق نہیں آنا چاہیئے +

میڈیکل ریسرچ ورکرز کی جو تیرہویں کانفرنس بمقام کلکتہ (نومبر و دسمبر ۳۵ء) منعقد ہوئی تھی اس میں حسب ذیل ریزولیوشن منظور کیا گیا تھا

"یہ کانفرنس ۱۹۳۴ء کے ریزولیوشن نمبر ۶ کا پھر اعادہ کرتی ہے اور اسکی ضرورت کو دوبارہ تسلیم کرتی ہے، اور یہ امر نہایت افسوس کے ساتھ محسوس کرتی ہے کہ دق کی تحقیقات کے بارہ میں ہندوستان میں بہت افسوسناک غفلت برتی جارہی ہے اور مزید سفارش کرتی ہے کہ صوبجاتی حکام و عمال پر اس کا زور ڈالا جائے کہ وہ اپنی اپنی جگہ اس مرض کی پڑتال اور انسداد کا کام زور کے ساتھ کریں اور اگر ممکن ہو تو اس کانفرنس کے ساتھ اس باب میں رجوع کیا جائے، نتائج سے اس کانفرنس کو باخبر کیا جائے۔ تاکہ یہ کانفرنس ان پر غور و فکر کرسکے" +

دق کی پڑتال کسی صوبہ میں باقاعدگی کے ساتھ عمل میں نہیں آئی ہے۔ ماسوا چند مخصوص شہروں کے مثلاً رانچی میں (۱۹۲۹ و ۳۰ء) احمد آباد احمد نگر اور پنچ گانی میں جو احاطہ بمبئی میں واقع ہیں جہاں ۱۹۳۰ و ۳۱ء اور ۱۹۳۶ء میں پڑتال کی گئی تھی۔ سی پی کے دارالحکومت ناگپور میں ۱۹۳۲ء میں دق کے مریضوں کے اعداد و شمار فراہم کئے گئے تھے اور لاہور میں ۳۴-۱۹۳۳ میں جائزہ لیا گیا +

رانچی میں گھر گھر پھر کر دق کی پڑتال کی گئی تھی اور شفاخانوں میں امتحان کرنیکے بعد پھیپھڑے کی دق کے (۳۶۰) مریض دریافت کئے گئے تھے یوں تو سارے ہی شہر میں دق کا مرض پھیلا ہوا ہے لیکن تنگ و تاریک، میلے کچیلے غریب و نادار گھروں میں دق کے مریض زیادہ پائے گئے۔ امیروں کی نسبت غربا میں دق کا مرض زیادہ پایا گیا۔ قدیم جنگلی لوگوں میں بھی کئی مریض معلوم کئے گئے۔ حالانکہ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جنگلی لوگوں میں یہ مرض نہیں ہوتا کانوں میں کام کرنیوالوں اور چاء کے باغات میں کام کرنے والوں میں خاصکر یہ مرض زیادہ پایا گیا ہے۔ مسلمانوں میں پردہ کے باعث عورتیں زیادہ اس مرض کا شکار ہوتی ہیں اور پڑتال سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رانچی کے مضافات میں کچھ عرصہ سے یہ مرض خاص طور پر ترقی کر رہا ہے۔ پنچ گانی (احاطہ بمبئی) کی آب و ہوا دق کے مریضوں کے لئے بہت موزوں ہے، اسلئے شاید یہاں کی شرح دق زیادہ اسی وجہ سے دکھائی دیتی ہے، مدقوق ماؤں کی اموات اور مرض کی کیفیت کی خاص طور پر جانچ پڑتال کی گئی، انکے علاوہ دق کے مریضوں کے تیمارداروں یا ان کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں اور دیگر گروہوں کی حالت کا بھی اندازہ لگایا گیا، دق کی مریض کی ماؤں میں دق کے جراثیم کی چھوت کے واقعات بکثرت دیکھے گئے، گروہ نمبر ۲ میں عمومی تعداد سے زیادہ واقعات دیکھے گئے اور تیسرے گروہ میں عام آبادی کی نسبت دق کے مرض کی کیفیت کم دیکھی گئی +

شہر ناگپور میں (۱۴۹۰) مکانوں کا معائنہ کیا گیا جن میں ۲۹۳۹ بالغ مردوں کی آبادی پائی گئی اور ۲۸۲۷ بالغ عورتوں کی۔ بچے ۲۵۲۱ تھے جنکی عمریں بارہ سال سے کم کی تھیں۔ ان میں سے ۸۳ مریض دق واضح طور پر پائے گئے اور ۶۸ ایسے مریض تھے جنہیں "مشکوک" کہا جا سکتا ہے۔ اول الذکر گروہ میں پھیپھڑوں کی دق کے ۴۸، معدہ کی دق کے ۴، اور ۶ مریض ہڈیوں اور جوڑوں کی دق کے پائے گئے، باقی ۲۳ مریض متفرق تھے +

لاہور میں، آئی، آر، سی، ایس فنڈ برائے انسداد دق کے ماتحت جو پڑتال کی گئی تھی وہ گذشتہ سال کی رپورٹ میں درج ہے +

(ب) صوبجاتی

شمال مغربی سرحدی صوبہ:- ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں دق کے مریضوں کے جو علاج کئے گئے انکی تعداد میں حسب ذیل اضافہ ہوا ہے +

سنہ ۱۹۳۲ء میں ۳۱۱۰ ، سنہ ۱۹۳۳ء میں ۷۰۷۵ ، سنہ ۱۹۳۴ء میں ۶۴۲۹ ، اور سنہ ۱۹۳۵ء میں ۸۴۳۸ ۔ یہ اعداد و شمار بہت ہولناک و لرزہ خیز ہیں اور اس بات کی ضرورت ظاہر کرتے ہیں کہ اس صوبہ میں انسداد دق کی کوششیں اعلیٰ پیمانہ پر جاری رکھنے کی سخت ضرورت ضرورت ہے۔ میونسپلٹی والے شہروں میں پھیپھڑے کی دق کے ۲۱۵ کیس اس سال ہوئے جنکا تناسب ۲٫۰ سے ۷٫۱ تک بدلتا رہا ہے انسداد تپ دق کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے اور ۲۷ ہسپتالوں میں تپ دق کے لئے کلینک قائم کئے گئے ہیں ، ضلع ہزارہ میں ۳ ، ضلع پشاور میں ۶ ، اور ماتحت ضلع مردان میں ۵ ، بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں تین تین ، اور شمالی و جنوبی وزیرستان میں دو دو ، کوہاٹ ، مالاکنڈ اور چترال میں ایک ایک +

پنجاب :۔ اس سال دق سے ۱۰۱۷۰ اموات ہوئیں ، دیہات میں ۸۲۶۹ اور شہری علاقوں میں ۱۹۰۱ ۔ مزنگ میں جن علاقوں کی دیکھ بھال کا انتظام کیا گیا ہے ، وہاں دق سے پیدا ہونے والی اموات کا اندازہ لگانے اور باقاعدہ رجسٹریشن کرنے کی کوشش کی جارہی ہے ، یہ مرض جہاں پیدا ہو اور جو رفتار ہو اور اموات کا جو سلسلہ پیدا ہو ان تمام امور کی باقاعدہ پڑتال کرنے کے لئے کوشش کیجارہی ہے۔ ساملی کے مقام پر دق کے مریضوں کے لئے ایک صحت گاہ (سینے ٹوریم) کھولی گئی ہے یہ مقام راولپنڈی کے ضلع میں پُر فضا جگہ پر واقع ہے ، یہ صحتگاہ انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے ماتحت ہے +

دہلی :۔ اس سال ۱۰۱۳ ، اموات جنکا تناسب ۱٫۶ ہے صوبہ دہلی میں تپ دق کی وجہ سے عمل میں آئیں ان میں ۹۲۵ شہری علاقہ میں ہوئیں اور ۸۸ دیہاتی علاقہ میں ۔ عورتوں کی تعداد اموات مردوں کی تعداد اموات سے دو چند ہے ، مرد و عورت اور مختلف مذہبوں کے درمیان کی اموات کا نقشہ حسب ذیل ہے :۔

	اموات			شرح فی ملین		
	مرد	عورت	میزان	مرد	عورت	میزان
سب اقوام	۳۸۳	۶۳۰	۱۰۱۳	۱٫۰	۲٫۲	۱٫۵
ہندو	۲۴۳	۳۸۶	۶۲۹	۱٫۰	۲٫۰	۱٫۵
مسلم	۱۳۸	۲۴۱	۳۷۹	۱٫۰	۲٫۶	۱٫۷
عیسائی	۲	۳	۵	۰٫۲	۰٫۴	۰٫۳

صوبہ دہلی میں اب انسداد تپ دق کی خاص کوششیں ہورہی ہیں ، ایک ہسپتال جس میں ۶۸ بسترے ہیں ایک ڈسپنسری اور خاص معالجاتی تدابیر کا انتظام کیا گیا ہے +

یو ، پی :۔ پھیپھڑے کی دق کی وجہ سے ۳۲۵ ، اموات عمل میں آئیں ، یعنے سنہ ۱۹۳۴ء کی اموات کی نسبت ۲۳ فیصدی زیادہ اور یہ اضافہ صرف شہری علاقوں کے اعداد کے مطابق ظاہر کیا گیا ہے ورنہ اضافہ کی شرح اور بھی زیادہ نظر آتی ۔ قصبہ بھوالی میں ۲۴ ، اموات فی ملین کے حساب سے ہوتی رہیں ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس قصبہ میں اموات دق سب سے زیادہ ہوئیں ۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ قریب ہی ایک دق کا ہسپتال ہے جس میں تمام صوبہ سے مریض علاج کے لئے آتے ہیں ۔ سکندرہ راؤ میں ۵٫۶ فی ملین کے حساب سے اموات ہوئیں ، کانپور میں ۴٫۶ فی ملین کے حساب سے ہوئیں اور ڈونکار و مراد آباد میں ۴٫۱ فی ملین کے حساب سے اموات عمل میں آئیں

بہار اڑیسہ :۔ اڑیسہ میں دق سے زیادہ ملیریا ، جذام ، چیچک اور ہیضہ کے امراض کی زیادتی ہے ، اسکی شاید وجہ یہ بھی ہو کہ صنعتی طور پر یہ صوبہ ابھی اور صوبوں کے مقابلہ پر بہت پیچھے ہے +

بنگال :۔ دق کی وجہ سے ۱۶۵۲۴ یا ۰٫۳ فی ملین کے حساب سے اموات ظاہر ہوئیں اس میں ۱۲۳۷۳ (۰٫۳ فی ملین) دیہاتی علاقہ کی اموات اور ۴۱۵۱ (۱٫۲ فی ملین) شہری علاقہ کی اموات شامل ہیں ۔ صرف کلکتہ ہی میں ۲۸۵۶ اموات (۲٫۵ فی ملین) کے حساب سے درج کی گئیں ہیں ۔ دارجلنگ میں (۱٫۵ فی ملین) کے حساب سے اموات ظاہر ہوئیں اور شاید ہی کسی ایک ضلع میں اتنی زیادہ شرح اموات

دق کے مرض کی ظاہر ہوئی ہوں +

سی، پی:۔ اس صوبہ میں حال ہی کے اندازہ کے مطابق، دق کا مرض بہت سرعت سے پھیل رہا ہے، اور زبردست خطرہ لاحق ہوچکا ہے۔ صوبہ کی حکومت کے فنڈ اور سلور جوبلی فنڈ کے ذریعہ ناگپور، جبل پور، امراؤتی، اور رائے پور میں دق کے ہسپتال قائم کئے گئے ہیں +

بمبئی:۔ پھیپھڑے کی دق کی وجہ سے ۲۴،۷۸ اموات عمل میں آئیں۔ جسکی شرح ایک فی ملین ہے۔ اس مرض کی رفتارِ ترقی دیکھکر انسداد کی خاص تدابیر اختیار کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، بڑے بڑے شہروں میں دق کو روکنے کے لئے عوام کو آگاہ کیا جارہا ہے اور جہاں جہاں یہ مرض ظاہر ہوتا ہے، اسکے اعداد و شمار جمع کئے جارہے ہیں۔ حسب سابق شہری اموات کی شرح (۲ فی ملین دیہاتی اموات کی شرح (۱ فی ملین) سے اب بھی زیادہ رہی۔ کونکن کے دیہاتی علاقوں میں شرح اموات سب سے زیادہ رہی +

کراچی کی میونسپل ڈسپنسری میں جو خاص دق کے لئے کھولی گئی ہے ۹۰۹ دق کے مریض علاج کے لئے آئے، اس ڈسپنسری کیساتھ جو دو ہیلتھ وزیٹر کام کررہے تھے اُنہوں نے ۲۳،۹۰ گھروں معائنہ کیا اور ۱۴۱ ۵ مریض دریافت کئے۔ حیدر آباد سندھ میں کے، ٹی، دق ہسپتال میں ۱۲۶۱ مریض آئے شکارپور سندھ میں جو ہیلتھ وزیٹر مقرر ہے اس نے مدارس اور دیگر اداروں میں لکچروں، مظاہروں وغیرہ سے دق کے مرض کی کیفیت بیان کی اور لوگوں کو انسداد کی تدابیر بتائیں +

مدراس:۔ ۴۱۲،۷۷ مریض دق کے دیکھنے میں آئے جن میں ۱۴۱۳ فوت ہوگئے آنتوں کی دق سے ہونے والی اموات جو قصبات اور دیہات میں ہوئیں، کے اعداد و شمار جمع نہیں کئے جاسکے۔ لیکن ۵ میونسپلٹیوں میں تپ دق کے بارے میں نہایت حزم و احتیاط سے حاصل کردہ اعداد و شمار یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ ۲۴۳۶ اموات یا کل اموات کا ۶،۵ فیصدی پھیپھڑوں کی دق کی نظر ہوا۔ مدراس دق انسٹی ٹیوٹ میں گورنمنٹ پریس کے ملازموں کا معائنہ بدستور سابق عمل میں آتا رہا۔ ہسپتال اور صحت گاہوں سے جن مریضوں کو رخصت کردیا جاتا ہے۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ایسے مریضوں کے لئے بعد علاج اور امدادی تدابیر بتانے میں بہت اچھا کام کررہا ہے +

آسام:۔ رپورٹ کی گئی ہے کہ اس صوبہ میں دق کا مرض برابر بڑھ رہا ہے +

برما:۔ صحت عامہ کے غیر اطمینان بخش حالات۔ مکانات کی تنگی۔ رہائش کے علاقوں میں غیر صحت بخش ماحول۔ پلید اور غلیظ طریق رہائش، یہاں کی زندگی کے عام اطوار ہیں اور اس سبب سے تپ دق کے انسداد کی تدابیر کو کوئی خاص کامیابی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ آنتوں کی دق سے اس سال ۱۹۳۴ء کی نسبت پندرہ گنی زیادہ اموات عمل میں آئی ہیں۔ شرح اموات کی یہ زیادتی دراصل معقول و مناسب رجسٹریشن کے باعث ظہور میں آئی ہے۔ عام شہری اموات ۲ فی ملین ہے، مختلف شہروں میں یہ عدد ۴ فی ملین تک گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ مثلاً تھامانگ میں ۴ فی ملین ہے تو رنگون میں ۲ فی ملین ہے۔ رنگون میں ایک سند یافتہ ڈاکٹر کی زیر نگرانی دق کا ہسپتال قائم کیا گیا ہے اور ایک عمدہ صحت گاہ کی ضرورت بہت زیادہ محسوس کی جارہی ہے +

اجمیر میرواڑہ:۔ شہر اجمیر اور نواح کے علاقوں میں دقیوں کی تعداد ۶۷۸ ہے ۱۹۳۴ء میں یہ تعداد صرف ۲۵۴ تھی یعنے اموات کی تعداد تقریباً دوچند ہوگئی +

مشرق بعید میں دق اور سل

از پروفیسر سی، ڈی، ڈی لانجن، سابق صدر شعبہ طب بٹاویا (جاوا)

"جمعیتہ اقوام کی اسمبلی کے تیرہویں اجلاس منعقدہ (۱۹۳۲ء) میں ہندوستانی نمائندے نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ جس طرح ۱۹۳۱ء میں یورپ کی صحت عامہ کی جانچ کے لئے ایک کانفرنس ہوئی تھی اس طرح مشرق بعید کے ممالک کی صحت عامہ کی تحقیق کے لئے ایک کانفرنس طلب کرنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس تجویز پر جمعیتہ اقوام کی ہیلتھ کمیٹی نے

اکتوبر ۱۹۳۵ء میں یہ طے کیا کہ مشرق بعید کے ممالک میں صحت عامہ کی تحقیق کے لئے ۱۹۳۷ء میں ایک کانفرنس طلب کی جائے اور سلیقہ کمیٹی کے تین ارکان کی ایک سب کمیٹی بنادی جائے جو ان ممالک کا دورہ کر کے اپنی رپورٹ کانفرنس میں پیش کرے۔

اس سب کمیٹی کے صدر مسٹر اے۔ ایس۔ ہینس (Mr. A. S. Haynes) اور اس کے ممبر پروفیسر سی، ڈی، ڈی لانجن Prof. C. D. De. Langen اور ڈاکٹر پمپانا (Dr. Pampona) تھے ان اصحاب نے ۱۹۳۶ء میں ہندوستان، برما، سیام، ملایا، انڈوچینا اور جزائر فلپائن کا دورہ کیا اور یہاں کی صحت عامہ کے متعلق نہایت مشرح اور تحقیقی رپورٹ کانفرنس میں پیش کردی۔

اس رپورٹ میں امراض دق اور سل پر پروفیسر ڈی لانجن کا ایک محققانہ مقالہ بھی شامل ہے جسکا ترجمہ ہم قارئین ہمدرد صحت کی دلچسپی کے لئے یہاں پیش کرتے ہیں"۔　　　(ہمدرد صحت)

مشرق بعید میں امراض "دق و سل" کی بڑھتی ہوئی رفتار پچھلے تیس چالیس برس کے اندر متعدد مرتبہ زیر غور آتی رہی ہے لیکن محض عارضی طور پر، ہر مرتبہ یہ مسئلہ اٹھتا اور صرف چند دنوں کی سرگرمیوں کے بعد ایک مدت کے لئے ٹھنڈا پڑ جاتا۔ وجہ اسکی یہ تھی کہ ان امراض سے ہونیوالی اموات کے صحیح اور قابل اعتماد اعداد و شمار صرف جاپان پیش کر سکتا تھا۔ لیکن اور ممالک میں اس سلسلہ کی اموات کا محض سرسری سا اندازہ ہوتا تھا جو ظاہر ہے کہ بھروسہ کے قابل نہ تھا۔ مجبوراً آج سے بیس پچیس برس پہلے تحقیق کی خاطر جب اس اندازے ہی کو صحیح تسلیم کر لیا گیا تو اسباب موت کی فہرست میں "دق اور سل" سے ہونے والی اموات کا درجہ چھٹا یا ساتواں قرار پایا ——— لیکن آج؟

بہت سے مشرقی ممالک میں "دق اور سل" کے ذریعہ اموات کا درجہ تیسرا، جاپان میں دوسرا، اور جزائر فلپائن میں پہلا ہے:

لیکن اس سے یہ ہرگز یہ سمجھ لیجئے کہ بیس پچیس برس کے عرصہ میں دق اور سل کے امراض مشرق بعید میں ہولناک حد تک بڑھ گئے ہیں۔ بلکہ اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ چیچک ہیضہ ملیریا، اور میعادی کے ذریعہ اموات پر بڑی حد تک قابو حاصل کر لیا ہے اور وہ پچھلے برسوں میں اس قدر گھٹ گئی ہیں کہ انکے مقابلہ میں دق کی اموات بہت بڑھی ہوئی نظر آنے لگی ہیں، اسکے علاوہ دق اور سل کے مریضوں کی تعداد میں اس وقت جو بھی اضافہ نظر آتا ہے وہ اصل میں دق کی مختلف اقسام کی تشخیص اور علاج پر غیر معمولی توجہ فرمائی کا نتیجہ ہے، مثلاً پہلے یہ عقیدہ عام تھا کہ ایشیا میں شیرخوار اور نوعمر بچوں پر دق کا حملہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ لیکن آج تحقیقات سے یہ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ صحیح نہ تھا، ایسے بچے بہ کثرت ملتے ہیں جن پر ابتدا ہی یہ مرض حملہ کر بیٹھتا ہے۔

کئی ملکوں میں یہ تحقیق کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ دق کے ظاہر اور پوشیدہ متعدی اثرات کو معلوم کیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ مریض پر دق کے وہ اثرات کس انداز میں ہوتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ یہ کام آسان نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اتنی مدت کی کوشش کا نتیجہ آج بھی کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں ہے اس چھان بین میں جو کچھ ہاتھ آسکا وہ اس قابل نہیں کہ اس سے یورپ کے اعداد و شمار کا مقابلہ کیا جا سکے۔ لیکن اس تحقیقات سے ایک بات بالکل صاف ہو گئی اور وہ یہ کہ ایشیا میں دق کے مسئلہ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور ایسی صورت میں جب کہ اور متعدی امراض پر برابر قابو حاصل ہوتا جا رہا ہے، اسکی اہمیت اور زیادہ بڑھتی جا رہی ہے۔

دق کے ذریعہ اموات کے صحیح اعداد و شمار فراہم کرنیکے لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اسباب موت کی بہت زیادہ حزم و احتیاط سے تحقیقات ہوا کرے۔

اکثر مشرقی ممالک میں یہ ہوتا ہے کہ اسباب سے قطع نظر کر کے صرف "موت" کے واقع ہونے کی اطلاع درج کرادی جاتی ہے اور گاؤں کا مکھیا اسباب موت کے خانے میں جو مناسب سمجھتا ہے خود لکھ لیتا ہے۔ اور ایسی اموات میں جن پوسٹ مارٹم ضروری ہوتا ہے ایک یا دو سے حد دو فیصدی سے زائد نہیں ہوتیں۔ اسی کے ساتھ اس سلسلہ میں چند دقتیں اور بھی ہیں جنہیں نظرانداز نہ کرنا چاہیے اور وہ دق کی تشخیص اور ان اثرات کی تحقیق سے متعلق ہیں جن سے اموات واقع ہوتی ہیں۔

ایسی مثالیں دنیا کے اکثر ممالک میں عموماً اور مشرقی ممالک میں خصوصاً بکثرت ملتی ہیں کہ بعض مریض جو دق میں مبتلا تھے وہ بعد میں سینہ

ملیریا، یا طاعون جیسے متعدی مرض سے متاثر ہو کر چل بسے۔ حالانکہ اگر ان متعدی امراض میں سے کسی مرض کا ان پر حملہ نہ بھی ہوتا، تب بھی کچھ دنوں بعد انکی موت یقینی واقع ہو جاتی +

دق کی مختلف صورتیں ایشیا میں بھی عموماً وہی ہوتی ہیں جو یورپ میں پائی جاتی ہیں۔ البتہ فرق صرف اموات کی تعداد میں ہوتا ہے۔ ایشیا میں اموات زیادہ ہوتی ہیں اور یورپ میں کم اور اسکے لئے یہ تین نظریئے پیش کئے جاتے ہیں +

(۱) **خالص خون** ——— جسکے باعث نوعمری میں دق کے اثرات اور مہلک اور متعدی نہیں ہوتے لیکن بعد میں سخت مہلک اور متعدی بن جاتے ہیں +

(۲) پچھلے دنوں میں یہ مرض چونکہ شاذونادر ہی ہوا کرتا تھا، اسلئے بہت کم افراد ایسے ہوتے ہیں جو طبعاً اسکی مدافعت کر سکیں +

(۳) گھٹیا اور پست معیار زندگی کے باعث قوت مدافعت کمزور اور اثرات کو جلد قبول کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے +

ابتدا میں خالص خون والے نظریہ کے طرفداروں کی تعداد اچھی خاصی تھی اور یہ کلیہ بڑی حد تک درست سمجھا جاتا تھا۔ لیکن بعد کی تحقیقات نے جب یہ ثابت کر دیا کہ ان علاقوں میں جو اس مرض سے مامون و محفوظ سمجھے جاتے تھے صدیوں سے اس مرض مہلک کے جراثیم موجود ہیں البتہ دیہات کی غیر متمدن زندگی انکے اثرات کی اشاعت میں روک بنی ہوئی ہے۔ تو خالص خون والا نظریہ مشتبہ ہو کر رہ گیا اور اس کے بجائے یہ خیال بڑھتا گیا کہ پست معیار زندگی اس مرض کے مہلک اثرات کو ہوا دینے کا ذمہ دار ہے +

خالص خون والے نظریہ کی بنا در صل ان متعدد بیانات پر ہوتی ہے۔ جن میں یہ دکھایا گیا ہے کہ مشرقی ممالک میں دق کی "تربیت یافتہ" شکل کم و بیش ویسی ہی ہوتی ہے، جیسی یورپ میں بچوں کی دق میں پائی جاتی ہے لیکن اگر ہم سنجیدگی سے یورپ اور ایشیا کے اس تقابل پر غور کریں۔ تو ہمیں بچوں کی دق کے مسئلہ میں سرے سے ایک قسم کی اُلجھن محسوس ہوگی، مثلاً شیر خوار بچوں میں اس مرض کی صورت کچھ اور ہوتی ہے، اور بڑے عمر کے بچوں میں کچھ اور ہو جاتی ہے۔ شیر خوار بچوں کے پھیپھڑے انکے دوسرے اعضا اور ساختوں کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے متاثر ہوتے ہیں اور ان میں اموات بھی زیادہ ہوتی ہیں لیکن بڑی عمر کے بچوں پر اس کا اثر مختلف ہوتا ہے اور اُنکے پھیپھڑے دق سے اس قدر جلد متاثر نہیں ہوتے اور نہ یہ اثرات بہت زیادہ مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ البتہ غدود پر اس کے اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں مرض کی صحیح تشخیص میں بہت کچھ آسانی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ بچوں کی دق کی مختلف شکلوں کا حصر بالکل انکی عمروں کے تناسب پر ہوتا ہے اور اسباب یا اثرات کو ان میں بہت کم دخل ہوتا ہے۔ ان مثالوں سے یہ ثابت ہوا کہ خالص خون کا تعلق ہر عمر کے بچے میں یکساں رہا لیکن مرض کے اثرات عمر کے اعتبار سے بدلتے گئے +

یہ صحیح ہے کہ مشرق کے اکثر ممالک میں شیر خوار اور نوعمر بچوں جیسے دق کے اثرات بڑوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان اثرات کی جو صورت ایشیا میں دیکھی گئی ہے وہ اس سے بالکل مختلف ہے جو یورپ کے بچوں میں پائی جاتی ہے، یعنی یورپ میں بچوں پر جو دق کے اثرات مترتب ہوتے ہیں انکی نوعیت ہمیشہ ایک ہوتی ہے لیکن ایشیا کے بڑوں اور جوانوں میں دق کی دو مختلف صورتیں عموماً ایک جگہ جمع پائی جاتی ہیں اسکے علاوہ ایشیا کے بعض حصوں میں ایسے مریض بھی پائے جاتے ہیں جنکے مرض کی نوعیت بالکل وہی ہوتی ہے جیسی کہ مغربی یورپ (اسپین، پرتگال وغیرہ) کے جوانوں میں دیکھی جاتی ہے +

غرض یہ اور اس طرح کے دوسرے شواہد کے مقابلہ میں خالص خون والا نظریہ آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ایک ایسے نظریہ کو جس نے خاص مدت تک طب جدید میں اپنی جگہ بنائے رکھی بالکل بھلا دینا بھی مشکل ہے، جب تک کوئی اس سے بہتر بدل نہ مل جائے +

پچھلے بیان میں یہ بتایا جا چکا ہے کہ دق کا اثر بچوں میں اور اعضا سے زیادہ پھیپھڑوں پر ہوتا ہے اور ان میں اس قدر جلد دق کی سمیت پھیل جاتی ہے کہ پھیپھڑے بیکار ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ نوعمر پھیپھڑوں کی اس "صلاحیت قبول مرض" کو دوسرے متعدی اثرات کے مقابلہ میں جانچا گیا اور یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کی گئی کہ سل پھیپھڑوں میں کس انداز سے پھیلتی ہے اس دریافت سے یہ ثابت ہوا کہ شیر خوار بچے کے پھیپھڑوں میں متعدی امراض کے قبول کی بڑی صلاحیت موجود ہے، اس عمر میں پھیپھڑے حساس تو بہت زیادہ ہوتے

ہیں لیکن قوت مدافعت ان میں بہت ہی کم ہوتی ہے۔ اور یہی نظریہ اُن گرم اور "نیم گرم" ملکوں کے بعض نوجوانوں پر بھی منطبق ہوتا ہے جہاں نمونیہ کا بہت زور ہے اور نمونیہ کی شرح اموات بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اور اسی کیساتھ اس حقیقت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ مشرق میں دق کا اثر عموماً پھیپھڑوں سے کیوں شروع ہوتا ہے +

اور لیجئے۔ شیر خواری اور بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ جس میں غذا کی بے احتیاطی ناکافی یا غیر متوازن غذا فوراً اپنا اثر دکھاتی ہے اور غالباً یہ جوانی کی بُری اور غیر متوازن غذا ہی کا اثر ہے جو یورپ اور امریکہ کے مقابلہ میں مشرقی ممالک میں دق کے شیر خوار مریضوں کی تعداد ہولناک حد تک بڑی ہوئی ہے۔ اس اعتبار سے خالص خون والے نظریہ کی جگہ "پست معیار زندگی" کا نظریہ لے لیتا ہے۔ اور غذا کا مسئلہ زیر غور آجاتا ہے +

جہاں کہیں بھی پوسٹ مارٹم کے ذریعے جسم کے غائر معائنہ کا موقعہ ملا ہے، دق کے اثرات ہمیشہ اندازے اور خیال سے زیادہ ہی پائے گئے ہیں لیکن ایسے مریضوں کی صحیح تعداد کا احاطہ کر لینا جو دق میں مبتلا ہیں۔ دق کی اموات کا بالکل صحیح اندازہ قائم کرنے سے بہت زیادہ مشکل ہے اس تحقیق کے لئے جسم کے ہر حصہ کا نہایت ہی غائر معائنہ ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایسے معائنہ کے لئے دق ہی کے مریضوں کا انتخاب کیا جائے۔ بلکہ ایسے مریض لئے جائیں جو دق سے نہیں مرے ہیں اور پھر یہ دیکھا جائے کہ ان میں دق کے اثرات موجود ہیں یا نہیں۔ اس تحقیق سے نہ صرف ان مریضوں کی تعداد کا اندازہ ہوسکتا ہے جنہوں نے دق کا علاج نہیں کرایا۔ بلکہ ان معائنوں میں چند ایسے عجیب اثرات بھی دریافت ہوجاتے ہیں جنکی تشریح اور تحلیل اور دوسرے اثرات سے ان کا مقابلہ نہایت دلچسپ اور مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس قسم کا معائنہ جس سے اس قدر بیش قیمت دریافتیں ہوسکتی ہیں صرف انہی ممالک میں ممکن ہے جہاں باقاعدہ پوسٹ مارٹم کئے جاتے ہیں۔ اور ایسے ملک ایشیا میں بہت ہی کم ہیں۔ اکثریت ایسے ممالک کی ہے جہاں مذہبی یا رواجی پابندیوں کے باعث پوسٹ مارٹم کی اجازت نہیں ہوتی +

دق کے اثرات کو معلوم کرنیکا دوسرا طریقہ جس پر پچھلے چند برس میں بعض موقعوں پر عمل بھی ہوتا رہا وہ امتحان سلین (Tuberculin Test) کا ہے جس سے مختلف اعصاب پر دق کے اثرات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے لیکن اس تجربے کے ذریعہ مختلف ممالک میں جو اعداد و شمار حاصل کئے گئے وہ ایشیا ہی کے ممالک میں آپس کے مقابلہ کے لئے اس قدر ناموزوں ثابت ہوئے کہ ان کو سارے یورپ پر منطبق کرکے ان سے کوئی نتیجہ نکالنا ممکن نہ رہا +

قطعی طور پر یہ بتانا بہت مشکل کہ دق کے خلاف مہم کس طرح شروع کی جائے اور یہ کہنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے، اور خود یورپ کے لئے بھی کہ اس مہم میں کونسا اصول اوروں سے زیادہ مفید اور بہتر ثابت ہوسکیگا +

اصل میں پہلے یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مرض کا عام طور پر دوران کیا ہے اور اجتماعی نقطۂ نظر سے اسکے اہم محرکات کتنے ہوسکتے ہیں اور پھر ان متعدد محرکات میں کس خاص محرک کے خلاف مہم کا آغاز کیا جائے جو زیادہ سے زیادہ کامیابی کی ضمانت ہوسکے +

سارے محرکات کے خلاف ایک ہی وقت میں مہم کا آغاز کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اسلئے کہ ایسی مہم فنی اور معاشی اصولوں سے قطعاً ناکام رہیگی البتہ پہلی بات جو اس سلسلہ میں سوچی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپنی مہم کی کامیابی کے لئے "بالواسطہ" تدابیر پر زیادہ زور دیں یا صرف "براہ راست" تدابیر پر حصر کریں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالواسطہ پر پوری طرح زور دیتے ہوئے براہ راست تدابیر سے کام لینا نتیجہ کے لحاظ سے بہت زیادہ کامیاب ثابت ہوسکتا ہے +

ان تدابیر میں جو اس مرض کے خلاف براہ راست اختیار کی جاتی ہیں، مریضوں کا علاج، سینٹوریا اور مشاورت کے مرکزوں کا قیام اور وہ ساری کوششیں شامل ہیں جو نوجوان نسل کو اس مہلک مرض کے اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے کی جائیں +

اور بالواسطہ تدابیر کا غذا، اور مکان کے مسائل اور ان سب کوششوں سے تعلق ہے جو معیار زندگی کو اونچا اور ماحول کو بہتر بنانے کیلئے کی جائیں +

مشرق کی اہم اور بڑی بڑی طبی تحریکوں کی طرح، دق کے خلاف جو مہم شروع کی جائے اس سے اطمینان بخش نتائج حاصل کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے اور یہ کوشش دراصل ہر متعدی مرض کے خلاف مہم کا آغاز کرتے ہوئے کی جاتی ہے اس اعتبار سے ظاہر ہے کہ دق کی مہم کو کامیابی کے نقطہ تک پہونچانے کے لئے ساری قوتوں کو ایک ہی مرکز پر مجتمع کرنے کی ضرورت ہے +

نہ صرف دق کا بلکہ سب قسم کے متعدی امراض کا مقابلہ نہایت کامیابی ساتھ صرف غذا کے توازن سے کیا جا سکتا ہے یہ ایسا اہم نکتہ ہے کہ اسکو کبھی نظرانداز نہ کرنا چاہیئے اور اس پر اگر توجہ دی گئی تو اس غلطی سے بھی امان مل جاتی ہے جو عموماً متعدی امراض کے مقابلہ کے لئے معاشی حیثیت سے مضبوط اور کمزور ملکوں میں یکساں تدابیر اختیار کرنے کی صورت میں سرزد ہو جاتی ہیں۔ (مقصد یہ ظاہر کرنا ہے کہ متعدی امراض سے مقابلہ کی وہ تدابیر جو معاشی حیثیت سے مضبوط ملکوں میں اختیار کی جاتی ہیں بالکل وہی تدابیر ان ممالک میں اختیار کر لینا جو معاشی حیثیت سے کمزور ہوتے ہیں صریح غلطی ہے) +

اموات کے اعداد و شمار سے خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ سے متعلق ہوں اب یہ حقیقت پوری طرح ثابت ہو چکی ہے کہ اس طبقہ میں جسکی معاشی حالت زیادہ اچھی ہے۔ دق کی اموات کی شرح اوروں کے مقابلہ میں بہت ہی نیچی ہے اور اسی شہادت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ افراد کی معاشرتی حیثیت جس قدر بلند ہوتی جائیگی۔ دق کی اموات کی شرح اسی نسبت سے گھٹتی جائیگی +

یہ ایسی سچی دلیل ہے کہ یورپ کی طرح ایشیا پر بھی پوری طرح صادق آتی ہے۔ وہ صول جو فارغ البال طبقہ کو دق کے مہلک اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ان میں مکانوں کی وضع، رہنے سہنے کا انداز اور غذا بھی شامل ہے۔ بلکہ غذا کو خاصکر اس سلسلہ میں بڑی اہمیت حاصل ہے +

لیکن اسی کے ساتھ یہ بڑی غلطی ہوگی اگر ان براہ راست تدابیر سے بے پروائی برتی جائے جو اس مرض سے مقابلہ کے لئے ضروری ہیں ایشیا کے اکثر ملکوں میں اب "سنیٹوریا" قائم تو ہو رہے ہیں۔ مگر بڑی پس و پیش کے بعد، ہمیں دراصل اس خیال کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جو دق کی مہم کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے کہ "سنیٹوریا" کے قیام میں رقم ضائع ہو جاتی ہے اور کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ "سنیٹوریا" کے فوائد اس سے بہت زیادہ ہیں جنکا عموماً پروپیگنڈا ہوتا رہتا ہے۔ یہ "سنیٹوریا" ہی ہوتے ہیں جہاں دق کے ماہر پیدا ہوتے ہیں، اور عوام میں اس موضوع سے دلچسپی پیدا کر دیتے ہیں۔ اور یہی وہ مرکز ہوتے ہیں جہاں اس مرض کے مطالعہ کرنے اور اجتماعی نقطۂ نظر سے ایک رائے قائم کرنے کا سامان ہوتا ہے، اس اعتبار سے دق کے خلاف مہم میں ان کا درجہ بہت اہم اور اونچا ہے +

بلاشبہ یہی دلیل مشاورتی مرکزوں کے متعلق بھی صحیح ہے۔ یہی اصل میں وہ مرکز ہوتے ہیں جہاں ڈاکٹروں کو دق کی مختلف صورتوں کا تجربہ ہو سکتا ہے۔ اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا ان مرکزوں میں جلد سے جلد متعدی اثرات کو دریافت کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ان اثرات کو تو آسانی سے زائل نہیں کیا جا سکتا، لیکن ایشیا میں جن لوگوں نے کام کیا ہے انہیں اس کا بخوبی تجربہ ہے کہ اکثر اوقات معمولی سے نسخہ اور برائے نام تدابیر سے نہایت اطمینان بخش نتیجے نکل آتے ہیں۔ بہر حال یہ بالکل ظاہر ہے کہ ان مرکزوں کے ذریعہ متعدی اثرات زائل کرنے میں سو فیصدی تو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ موجودہ حالات میں اس سے بہت کم تناسب کا امکان ہے جسے قبول کر لینا چاہیئے لیکن اسی کے ساتھ یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ یہ مشاورتی مرکز نہ صرف متعدی اثرات کے ازالہ ہی کے سلسلہ میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان کے ذریعہ حفظان صحت کے عام اصول آبادی میں رائج کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ایسے مرکز "پبلک ہیلتھ سروس" کے ساتھ مل کر یا ان میں شامل ہو کر بھی کام کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح میری رائے میں وہ اپنی دریافت کو خاندان کے جملہ افراد تک بڑھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اب یہ بالکل ظاہر اور ثابت شدہ حقیقت ہے کہ دق کے اثرات خاندان والوں کو سب سے زیادہ متاثر کرتے ہیں +

انہی مشاورتی مرکزوں کو سرکاری طور پر بعض ایسے پیشوں کا نگراں بھی بنایا جا سکتا ہے جنہیں سوسائٹی سے عموماً اور چھوٹے بچوں سے خصوصاً تعلق ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے اسکول کے بچوں اور اسکول کے استادوں کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ دق سے چونکہ ہمیشہ چھوٹے بچے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اسلئے اسکے خلاف جو مہم شروع کی جائے اسکی ابتدا بھی اسکول سے ہونی چاہیئے، اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر ایشیائی ملکوں میں بہت کم توجہ کی گئی ہے +

اسکول ماسٹر جو دق میں مبتلا ہوتا ہے وہ اپنے اسکول کے بچوں کو بہت جلد اس سے متاثر کر دیتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ متعدی اثر کے [illegible] ذریعہ سے بچوں کی حفاظت کرتی رہے۔ اسلئے کہ حکومت ہی بچوں کے والدین کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسکول میں بھیجا کریں اور [illegible] حکومت کی حفاظت کی بھی ذمہ داری ہے، اور اسلئے بھی کہ جس بچہ پر دق کا متعدی اثر ہو جاتا ہے، پھر اسکے سارے خاندان میں بآسانی یہ اثر

پھیل جاتا ہے ۔

اسکول ماسٹروں کے علاوہ اور بھی ایسے پیشے ہیں جن پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس توجہ سے نہ صرف دق کے خلاف مہم شروع کرنے میں آسانی ہوتی ہے ۔ بلکہ اسلئے بھی کہ اس قسم کی دریافت متعدی اثر کی رفتار کے متعلق ہماری معلومات بڑھاتی ہے ۔ ایسے پیشوں میں جنہیں سوسائٹی سے زیادہ تعلق رہتا ہے، حلوائی، بنواڑی، ترکاری فروش، اور ملازمین، ڈاکیہ، ٹرام کنڈکٹر وغیرہ وغیرہ شامل کئے جاسکتے ہیں لیکن یہ سوال کہ ان میں سے کس کو کس درجہ میں رکھا جائے مقامی حالات کے اعتبار سے طے ہونا چاہئیے۔ کیونکہ اس پر صحیح رائے مقامی حالات کے مطالعہ ہی کی بنا پر قائم ہوسکتی ہے۔

اسکے بعد ان پبلک مقامات کی صفائی کا نمبر ہے، جہاں لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے یا انکی آمدورفت زیادہ رہتی ہے ایسے مقامات کی فہرست میں مسجدیں، مندر، کنویں اور ان کا پڑوس ہے، اور انہی کے ساتھ تیرتھ جاترہ کے وہ مقامات بھی ہیں جو اکثر و بیشتر متعدی اثرات کے سرچشمے ثابت ہوتے رہتے ہیں ۔

دق کے متعدی اثرات کے خلاف ایک اور تدبیر اختیار کی جاتی ہے، اور وہ "بی ۔ سی ۔ جی" کا ٹیکہ ہے لیکن اس ٹیکہ کے اثرات عارضی ثابت ہوئے ہیں۔ اسلئے یورپ میں اس طریقہ علاج پر ماہرین کا اتفاق نہ ہوسکا اور خود فرانس میں بھی جہاں اس ٹیکہ کا پہلے بہت رواج تھا اب اسکی طرف سے سرد مہری بڑھتی جارہی ہے ۔ اسوقت ایشیا میں انڈوچینا ہی ایک ایسا ملک ہے جس میں "بی ۔ سی ۔ جی" کا ٹیکہ پوری باقاعدگی کے ساتھ رائج ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس طریقہ علاج کا نتیجہ اس ملک میں کیا ظاہر ہوتا ہے ۔ لیکن اسکے باوجود بہ حالت موجودہ ایشیا کے دوسرے ملکوں میں "بی سی جی" کے ٹیکہ عام طور پر رائج کرنے کی سفارش نہیں کی جاسکتی ۔

متعدی اثرات کے براہ راست ازالہ کی کوششوں کے نتائج کے دوش بدوش ضرورت ہے کہ علاج کے ان مختلف طریقوں کا بھی ایک ریکارڈ رکھا جائے جو ایشیا میں دق کے مریضوں پر تجربہ کئے گئے ہیں ۔ کیونکہ یورپ کے مقابلہ میں اس براعظم (ایشیا) میں طبی ہدایات سے زیادہ معاشی ضروریات دخیل ہوا کرتی ہیں ۔

سوال اس وقت یہ پیدا ہوگیا ہے کہ طریقہ علاج کونسا اختیار کیا جائے ۔ آیا یہ کوشش کی جائے کہ مریض کے لئے بہترین جائے رہائش فراہم کی جائے، اسے پوری طرح آرام دیا جائے اور غذا کا خاص طور پر خیال رکھا جائے وغیرہ یا جیسا کہ اسوقت بھی ایشیا کے بعض ملکوں میں رائج ہے صرف دواؤں کے استعمال پر زور دیا جائے ؟ ۔

آجکل یورپ میں (Collapse therapy) کا بہت چرچا ہو رہا ہے ۔ یہ طریقہ علاج ایشیا کے لئے بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے خصوصاً ان مریضوں پر جو کسی ہسپتال یا صحت گاہ میں نہیں رہتے ۔ اس علاج کا پہلا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ کچھ دنوں بعد دق کا متعدی اثر مریض میں سے بالکل زائل ہوجاتا ہے اور معاشری اور معاشی نقطۂ نظر سے بھی ایشیا کے لئے یہ علاج اسی لئے مناسب ہے کہ اس میں مریض کی آسائش پر بہت زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ لیکن اسی کے ساتھ ان خطرات سے آنکھیں بند نہ کرلینی چاہئیں جو پست معیار زندگی کے باعث پیش آتی ہیں۔ کیونکہ جو صورت ایک ملک کے لئے ممکن ہوتی ہے، وہی صورت دوسرے ملک کے لئے اکثر و بیشتر قطعاً ناممکن ثابت ہوتی ہے ۔

جزائر فلپائن اور انڈوچینا میں اس سلسلہ میں نہایت سرگرمی سے تحقیقات شروع ہوچکی ہے۔ چنانچہ اس تحقیقات سے جو نتائج حاصل ہونگے وہی آئندہ اس معاملہ میں ان ممالک کی رہنمائی کرینگے اور جو طریقہ علاج تجربہ میں اچھا ثابت ہوگا وہ رائج کردیا جائیگا ۔

ویکسین کا تلقیحی علاج اور کیمیاوی علاج ہماری رائے میں اس وقت تک کچھ بھی بہتر ثابت نہیں ہوئے ۔ اس لئے ان پر زیادہ گفتگو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔

اس وقت تک کی تحقیقات سے ہم یہ اندازہ کرسکے ہیں کہ ایشیا میں جانوروں پر دق کے اثرات کچھ زیادہ عالمگیر صورت میں نہیں پائے جاتے ۔ اسلئے دق کے خلاف جو مہم شروع ہو اس میں اس کا لحاظ کرنے کی کوئی ایسی خاص ضرورت نہیں ہے ۔

حاصل کلام

(۱) ایشیا میں دق کے خلاف جو مہم شروع ہو اس میں بالواسطہ تدابیر اور عام اصول حفظان صحت کی پابندی کا پورا پورا خیال رکھا جائے جیسا

زندگی کی برتری اور جسمانی اور دماغی نشو و نما اس مہم کی کامیابی کے لئے بنیادی شرطیں ہیں +

(۲) مہم کا آغاز براہ راست تدابیر (ازالہ اثرات متعدی) کے ایک مکمل پروگرام کے ساتھ ہونا چاہیئے +

(۳) نہایت مؤثر طریقہ مہم کی آغاز کا یہ ہے کہ ملک میں آہستہ آہستہ مشاورتی مرکزوں کا جال بچھا دیا جائے، اور یہ مرکز اپنی سرگرمیوں میں ادارہ صحت عامہ (پبلک ہیلتھ سروس) سے اشتراک عمل کریں +

(۴) سینیٹوریا، کا قیام ایشیا میں بھی اسی قدر مفید ثابت ہوسکتا ہے جس قدر یورپ میں ثابت ہو رہا ہے، اسلئے ایشیا میں جگہ جگہ سینے ٹوریم قائم ہونے چاہئیں، لیکن وہ بہت سادی وضع کے اور تکلفات سے قطعی پاک ہوں۔ بہتر صورت اُنکے قیام کی یہ ہوسکتی ہے کہ ملک میں ایک تو ہو بڑا سینے ٹوریم اور اسکی ماتحتی میں کئی کئی شفاخانے جو دق کے علاج کے سلسلہ میں وقتاً فوقتاً مناسب ہدایات نافذ کرتے رہیں اور اُن اعداد و شمار کو ریکارڈ میں رکھیں جو دواؤں کے تجربہ کے بعد حاصل ہوں +

اسی کے ساتھ ان ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کے لئے بھی جنکا مرض بہت زیادہ متعدی ہو گیا ہو اور جن کو صحت گاہ میں جگہ نہ ملسکتی ہو علاج کا انتظام رکھا جائے +

(۵) یہ تحقیق کرنے کی کوشش کیجائے کہ ایشیائی ممالک میں علاج کا کونسا طریقہ زیادہ کامیاب ثابت ہوتا ہے +

(۶) دق کی اشاعت کو گھٹانے میں غذا کے اثرات کی تحقیقات بہت ضروری اور لازمی ہے +

(۷) "بی۔ سی۔ جی" کے ٹیکوں کو زیادہ بڑے پیمانہ پر شروع کرنے سے پہلے انکی حقیقی قدر و قیمت جانچ لینی ضروری ہے کہ نتائج کے اعتبار سے اس طریقہ علاج میں خطرات کیا ہوسکتے ہیں +

(۸) فی الحال ایشیا میں جانوروں کی دق کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں +

(۹) ایشیائی ممالک میں دق کے مریضوں اور دق کی اموات کے نہایت صحیح اعداد و شمار فراہم کرنے بہت ضروری ہیں +

(۱۰) سلمین کے امتحان اور اُنکے نتائج کو معیاری بنایا جائے +

(۱۱) وبائی اور متعدی اثرات کو روکنے کی تدابیر پر غور و خوض کیا جائے۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جائے کہ ملک میں مالی اور معاشی وسائل کے اندر رہ کر کس طرح انہیں ترقی دیجا سکتی ہے +



دق کے اثرات کی تحقیق نسلی اعتبار سے

از ڈاکٹر سی ہووارڈ مارسی میڈیکل ڈائرکیٹر ٹیوبرکلوسس لیگ آف پٹس برگ (فلاڈلفیا۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ)

"ڈاکٹر سی ہووارڈ کا یہ اہم مضمون نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نیویارک نے ہماری درخواست پر بھیجا ہے۔ ہم اس ایسوسی ایشن اور جناب ڈاکٹر صاحب موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ایسوسی ایشن دنیا بھر کے بڑے اداروں میں ایک بڑا ادارہ ہے، جو امریکہ میں دق کے خلاف مصروف جہاد ہے۔ اس نے ہم کو مطبوعہ اور غیر مطبوعہ معلومات کا اتنا وافر ذخیرہ بھیجا ہے کہ اب ہمیں امریکہ کے متعلق کچھ اور معلوم کرنے کی ضرورت نہیں رہی اس اشاعت خاص میں ہم نے اس سے استفادہ کی کوشش کی ہے" (ہمدرد صحت)

دق کے اثرات پر بہ اعتبار نسل و خون، برسوں گفتگو رہی ہے اور کئی کئی نسلوں کے متواتر اختلاط کے بعد اس مرض کے بعد اس مرض کے متعدی اثرات کے ازالہ کی قوت میں جو اضافہ دکھائی دے رہا ہے اُسکے پیش نظر پچھلے دنوں چند مخصوص نظریات بھی متعین کر لئے گئے تھے۔ لیکن "ازالہ اثرات" کے سلسلہ کی موجودہ دریافتوں نے پچھلے نظریات کو کچھ دُھندلا سا کر دیا ہے جس کے باعث آجکل دق کے نشو و نما یا ازالہ میں بیرونی اثرات کی چھان بین نہایت سرگرمی سے کی جا رہی ہے +

یہ تسلیم کر چکنے کے بعد کہ کُھلا مقام مکان، غذا اور تعلیم کا انسان کی جسمانی اور دماغی نشو و نما میں بڑا حصہ ہوتا ہے اب ایسے عنصر دریافت کرنے کی کوشش ہو رہی ہے جو صحت کو کمزور کرنے کے بھی ذمہ دار قرار دئے جا سکیں، جیسا کہ نسل و خون والا نظریہ ہے۔ لیکن اس باب میں ابھی کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ صرف چند نکات ایسے ہاتھ لگے ہیں جن پر آئندہ تحقیقات کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے، اس اعتبار سے ان لوگوں کو جو اس بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔ ابھی اندھیرے میں ہی ہاتھ پیر مارنے پڑینگے خاص کر نسل والے نظریہ کے متعلق تو یہ اندازہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے اس میں شک نہیں کہ دق کے اثرات کی نوعیت سفید اور سیاہ فام نسلوں میں مختلف پائی جاتی ہے۔ امریکہ میں اس وقت ایک کروڑ بیس لاکھ حبشی آباد ہیں جن میں دق کی شرح اموات سفید فام باشندوں کے مقابلہ میں ساڑھے تین گنی ہے +

اس زیادتی کی وجہ کیا ہے؟ نسلی اختلافات؟ معاشری حالات کا تفاوت؟ یا اس مرض متعدی کے اختلاط کے غیر مساوی نتائج؟

اس بارے میں چونکہ ابھی تحقیقات جاری ہے۔ اسلئے قطعی طور پر کسی خاص وجہ کو اس زیادتی کا اصلی سبب نہیں قرار دیا جا سکتا البتہ اکثر ماہرین کا یہ مشاہدہ ہے کہ دق کی علامتیں حبشیوں میں سفید فام باشندوں سے زیادہ مختلف ہوتی ہیں حبشیوں کے پھیپھڑے زیادہ خراب ہوتے ان میں مرض زیادہ سرعت کیساتھ بڑھتا ہے اور بہت جلد مہلک درجے تک پہونچ جاتا ہے +

بعض ماہرین کی یہ رائے ہے کہ مناسب اور مساعد حالات میں ناقابل تشریح جسمانی ردّ عمل کے باعث حبشیوں میں علاج سے ویسی ہی استفادہ کی صلاحیت ہے جیسی سفید فام افراد میں دیکھی گئی ہے +

لیکن ہمارا تجربہ پہلے گروہ کے بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ پٹس برگ (فلاڈلفیا) کے حبشیوں کی صحت کی جانچ کے سلسلہ میں یہاں کی دق کی انجمن نے ابھی حال ہی میں اپنا دو سالہ تجربہ مکمل کیا ہے۔ ۸۳۰۰ افراد کا اس نے طبی معائنہ کیا۔ تیرہ ہزار افراد کے معاشرتی حالات کا مطالعہ کیا اور تقریباً ۳۵۰۰ خاندانوں میں اسکے متعدی اثرات کو جانچا۔ ابتدا ہی سے اگرچہ سفید فام آبادی کے لئے ایسے مرکز قائم کرنے کی ضرورت تسلیم کی جا رہی تھی لیکن اس وقت اس قسم کا کوئی مرکز نہیں تھا البتہ بعد میں ایک ایسا ادارہ قائم ہوا اور اطلاع ملی ہے کہ سنہ ۱۹۲۹ء کے بعد سے شہر کے محکمہ صحت میں اس نے تین ہزار دق کے مریضوں کا اندراج بھی کیا ہے۔ اس طرح حبشیوں اور سفید فام باشندوں کی صحت کے متعلق جانچ کا کام ختم ہو چکا اور مستقبل قریب میں یہ دونوں رپوٹیں بھی شائع ہو جائینگی۔ ہمیں یقین ہے کہ ان دونوں رپورٹوں میں انہی حالات سے بحث کی گئی ہے جو کسی اوسط درجہ کے حرفتی شہر میں پائے جاتے ہیں حبشیوں کے گروہ کے متعلق تو ابتدائی تحقیقات ہی میں یہ پتہ چل گیا تھا کہ ہسپتال کی سہولتیں انہیں پوری طرح حاصل نہیں ہیں۔ انکی آبادی بہت ہی گنجان ہے، مکان بہت خراب ہیں۔ غذا بہت ناکارہ ہے، معاشی حالت گری ہوئی ہے

اور یہ ساری آبادی حفظان صحت کے عام اصولوں سے محض ناواقف ہے۔ بلا شبہ یہ سارے حالات دق کے اثرات کو تقویت پہونچانے والے ہیں،
اس سلسلہ میں امریکہ کے حبشیوں کا افریقہ کے حبشیوں سے مقابلہ بھی غالباً مفید ثابت ہوگا! اسلئے کہ نسلاً اگرچہ یہ ایک ہیں لیکن اس
وقت کا ماحول ان دونوں کا مختلف ہے۔ شمالی افریقہ کے زراعت پیشہ حبشی قبائل اور جنوبی افریقہ کے اہل حرفہ حبشیوں میں مرض کی نوعیت حیرت
انگیز طور پر بدلتی رہتی ہے۔ حالانکہ جنوبی افریقہ اور امریکہ کے حبشیوں کے مرض کی نوعیت میں اس قدر فرق نہیں ہوتا۔ جنگ عظیم کے دوران میں "سینے۔
گلیس" کے فوج کے سپاہیوں میں انتہائی درجہ پر پہونچے ہوئے دق کے اثرات کو بہت جلد قبول کرلینے کی صلاحیت مشاہدہ کی گئی ہے اور ان اثرات
کے اگر ابتدائی درجہ ہی میں یعنے اس وقت جب مرض غدّوں پر حملہ آور ہو باقاعدہ اور فوری علاج نہ ہو تو مرض ہمیشہ مہلک ثابت ہوا ہے۔ اور ابتدائی مرحلہ
میں بھی باقاعدہ علاج کا نتیجہ پچاس فیصدی سے زیادہ اچھا نہیں نکل سکا۔ حالانکہ جب یہ فوج فرانس میں آئی تھی تو سلین کے امتحان (Tubercu-lin Test) کے امتحان کے ذریعہ صرف پانچ فیصدی سپاہیوں میں اثرات دریافت ہوئے تھے

برخلاف اسکے جنوبی افریقہ کی ایک طبی رپورٹ مظہر ہے کہ وہاں "وٹ واٹر سرانڈ" کی کانوں میں کام کرنے والے حبشیوں میں نو سے دس
فیصدی دق کی اموات ہوئی ہیں اور بعض علاقوں میں اس مرض کے متعدی اثرات جوان حبشیوں کے ذریعہ پھیلے ہیں ستر فیصدی تک پہونچ گئے ہیں
حبشیوں کے صحت کی جانچ کرنے والے ادارے کے معائنہ میں جس قدر دق کے مریض آئے ان میں سے ۱۰۲۸ مریض ہلاک ہوئے اسکے
مقابلہ میں شہر کے محکمہ صحت میں جانچ کے دوران میں جو رپورٹیں درج ہوئیں ان میں دق کی ۸۱ شرح اموات تھی۔

جنگ عظیم سے قبل امریکہ کا وہ حبشی گروہ جو باغات میں کام کیا کرتا تھا ہر قسم کی جسمانی کمزوری سے بری سمجھا جاتا تھا اور کھانے کی باقاعدگی اور
رہنے اور سہنے کے صاف ستھرے انداز نے اس گروہ کی صحت کو بہت بلند کردیا تھا اور ان میں "غریب سفید فام افراد" کے مقابلہ میں شرح اموات
بہت ہی کم تھی۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب امریکہ میں حبشی غلاموں کا رواج تھا لیکن انسداد غلامی کے قانون کے بعد جب حبشیوں کے گروہ کے
گروہ اپنے کام سے علیحدہ کردیئے گئے ان میں بیکاری بڑھی اور بیکاری کے ساتھ ساتھ افلاس میں بھی اضافہ ہوا۔ ان میں دق کی شرح اموات بھی بڑھتی
گئی اور ایک قرن پہلے یہ اپنی معراج پر پہونچ گئی۔

ڈاکٹر چیڈوک (Dr. Chadwick) کا بیان ہے کہ ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۶ء کے درمیان ڈیٹرائٹ (ریاستہائے متحدہ امریکہ)
میں حبشیوں میں دق کی شرح اموات تیس فیصدی تک بڑھ گئی تھیں۔ لیکن جب حبشیوں میں اس مرض کے علاج کی طرف پوری توجہ دی گئی تو
شرح اموات تیس فیصدی گھٹ بھی گئی۔ چنانچہ اس وقت سارے ملک میں حبشیوں کی شرح سفید فام باشندوں کے برابر پائی جاتی ہے۔
۱۹۱۰ء شرح اموات کا تناسب ہر ایک لاکھ کی آبادی میں ۴۸۰ تھا۔ ۱۹۲۶ء میں یہ تقریباً آدھا رہ گیا یعنے ایک لاکھ میں صرف
۲۳۵ اموات ہوئیں۔

پچاس برس پہلے ریاستہائے متحدہ میں، دق، میعادی بخار، کالا آزار اور اسہال موت کے خاص اسباب ہوا کرتے تھے۔ لیکن آج اسباب
موت میں دق کا نمبر ساتواں ہے، میعادی بخار تقریباً ناپید ہو چکا ہے، اور کالا بخار اور اسہال بالکل معمولی بیماریاں سمجھی جاتی ہیں۔ حبشیوں کی
آبادی میں التہاب بیماریوں کے اثرات ابھی تک ملتے ہیں لیکن متواتر کمی کے ساتھ اور دق کے مہلک اثرات کی جگہ آجکل دل کی بیماریوں
اور نمونیہ نے لی ہے جس کے باعث اموات فوراً واقع ہو جاتی ہیں۔ مرض کی نوعیت میں اس تبدیلی کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ حبشیوں، اور
سفید فام باشندوں میں دق کے اثرات پر یکساں قابو حاصل کرلیا گیا ہے۔

پٹس برگ میں دق کی اموات کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سفید فام اور سیاہ فام باشندوں میں دق سے اموات کا تناسب ایک
اور تین کی شرح سے ہے۔ پچھلے پانچ برس میں دق کے جتنے مریضوں کی اطلاعیں درج کی گئی تھیں ان میں ۴۸ فیصدی سفید فام مریض ہسپتال میں
رجوع ہوئے لیکن ان کے مقابلہ میں حبشی مریض صرف بیس فیصدی تھے۔ اسی کے ساتھ سفید فام مریضوں کو حبشیوں کے مقابلہ میں زیادہ مدت
تک ہسپتال میں رکھا گیا۔ اس اعتبار سے پچھلے پانچ برسوں میں سے ان میں جتنے حبشی مریض پائے گئے ۸۰ فیصدی کا گھر ہی میں علاج کیا گیا۔

"امریکن میڈیکل ایسوسی ایشن" کی تحقیقات یہ ثابت کرتی ہے کہ سارے ملک میں حبشی مریضوں کا دق کے ہسپتالوں میں داخلہ سفید فام
مریضوں کے مقابلہ میں ایک اور پچیس کی نسبت سے تھا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حبشیوں میں اس مرض کے متعدی اثرات کیوں اس قدر

بڑھتے جا رہے ہیں +

دق کے مریضوں کا گھریلو علاج اس میں شک نہیں قابل مذمت ہے لیکن رنگ و نسل کے امتیاز سے قطع نظر اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے کہ ہسپتالوں میں مریضوں کی گنجائش کم ہونیکے باعث بہت سے دق کے مریضوں کو مجبوراً گھر ہی پر رکھنا پڑتا ہے اس طرح گھریلو علاج کے سلسلہ میں دو اہم مسائل ہمارے سامنے آتے ہیں جن کا مناسب اور موزوں حل اس مرض کے کامیاب مقابلہ کے لئے دریافت کرنا بہت ضروری ہے +

مریض کے علاج میں نہ صرف پوری توجہ ضروری ہے۔ بلکہ جو چیز اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ ایسے طریقے اختیار کئے جائیں اور ایسے اصول حفظان صحت وضع کئے جائیں کہ دق کے متعدی اثرات مریض کے ذریعہ اسکے خاندان اور گھر کے دوسرے لوگوں سرایت نہ کرنے پائیں۔ گھر کے دوسرے لوگوں کی اصطلاح زیادہ تر حبشیوں کے معاملہ میں بولی جاتی ہے اسلئے کہ ان میں ایک ہی مکان میں کئی کئی خاندانوں کے رہنے کا عام رواج ہے اور آجکل تو کساد بازاری کی وجہ سے اس رواج میں سنہ ۱۹۳۰ء کے مقابلہ میں اور زیادتی ہوگئی ہے +

کوئی گھریلو علاج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک معاشی حالات کے پیش نظر مریض کے خاندان کو اسکے موذی اثرات سے بچانے کی کوئی مؤثر طبی تدبیر اختیار نہ جائے۔ لیکن ڈاکٹر بھی بغیر خاندان والوں کی امداد کے اکیلا کچھ نہیں کر سکتا ضرورت ہے کہ خاندان والے بھی اس مرض سے مقابلہ کی تدابیر اختیار کرنے میں ڈاکٹر کا ہاتھ بٹائیں۔ لیکن اگرچہ خوش قسمت خاندان جو ذہنی و معاشی حیثیت سے اونچے ہوتے ہیں وہ اگر ڈاکٹر سے اشتراک عمل کریں تو نتیجہ کامیاب نہیں نکل سکتا +

ڈبلن (آئرلینڈ) کے ڈاکٹر لوئیس (Dr. Lovis) کا بیان ہے کہ "حبشیوں میں ان سارے وبائی امراض کی شرح اموات زیادہ ہیں جن میں ابتدا ہی سے حفظان صحت کے عام اصولوں کی پیروی ضروری ہوتی ہے اور دق کا مرض بھی انہی وبائی امراض کی صف میں آتا ہے لیکن حبشیوں میں اس مرض کی بڑھی ہوئی شرح اموات سے یہ تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ اس مرض کے متعدی اثرات حبشی نسل ہی میں متوارث ہیں۔ جب تک ایک خاص مدت تک حبشی مریضوں کے باقاعدہ اور انکے رہنے سہنے کے انداز کو اونچا کرکے اس مرض کی رفتار کا اچھی طرح تجربہ نہ کر لیا جائے +

مریضوں کے علاج اور رہنے سہنے کے انداز کو اصول حفظان صحت کے مطابق بنانے کے لئے تبلیغ اور تلقین کی ضرورت ہے عام پبلک کو اسکی اپنی حفاظت کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ حبشیوں کو دق کے اثرات سے کس قدر قریبی تعلق ہے اور خود حبشیوں کو اپنے متعلق یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ان میں اس مرض متعدی سے متاثر ہونے کی کس حد تک صلاحیت موجود ہے۔ حبشیوں کے صحت کی جانچ کے سلسلہ میں جو کمیشن بیٹھا تھا اسکے اعداد و شمار یہ ہیں کہ حبشیوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنے پیشے کے اعتبار سے خاندانوں میں ملی جلی رہتی ہے اکتیس فیصدی حبشی ملازمت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں اکیس فیصدی خدمتگار اور گھریلو نوکر ہیں۔ ان اکیس فیصدی ۵ ر ۳۴ فی صدی ایسے ہیں جنکا تعلق اس مرض وبائی سے پایا جاتا ہے۔ خواہ یہ تعلق پہلے رہ چکا ہو یا حال میں پیدا ہو گیا ہو۔

کیا پبلک کو ان اعداد و شمار کی اہمیت کا احساس کرایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ احساس حقیقتاً پبلک میں پیدا ہو جائے تو پھر یہ احساس خود بخود پیدا ہو سکتا ہے کہ پبلک فنڈ اس صورت حال کے مقابلہ کے لئے نہایت ضروری اور مفاد عامہ کے لئے بہت ہی نفع بخش سرمایہ ہے اس احساس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ پھر خود پبلک کی طرف سے اس وبا کے مقابلہ کا مطالبہ ہونے لگیگا +

اہل خاندان کو اس مرض کے متعدی اثرات کی تلقین کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ اصول حفظان صحت کی پابندی زیادہ اچھی طرح ہونے لگی اور اہل خاندان کو ایسی تلقین پبلک ہیلتھ نرس کا ابتدائی فرض ہوتا ہے۔ پبلک ہیلتھ نرسیں جب مریضوں کے گھریلو علاج کے لئے مقرر ہوتی ہیں تو انہیں یہ ہدایت ہوتی ہے کہ مریض کو خاندان کے دوسرے افراد سے علیحدہ رکھا جائے اور متعدی اثرات کے ازالہ کی تدابیر اختیار کی جائیں، ان تدابیر سے پبلک ہیلتھ نرس اس مرض کو دوسروں میں پھیلنے سے روکنے کی توقع کر سکتی ہے۔ اسی کو یہ بھی ہدایت ہوتی ہے کہ مریض کی صفائی اور غذا کا بھی پوری طرح لحاظ رکھے اور مریض کی جسمانی اور دماغی قوتوں کو تقویت پہونچانے کی تدابیر اختیار کرے تاکہ دوسری مشکلات کے مقابلہ کی مریض میں قوت پیدا ہو جائے اور یہ مشکلات حبشیوں کے معاملہ میں زیادہ پیش آتی ہیں جنکی اکثریت ناکارہ صحت اور پست معاشیات میں

اُلجھی ہوئی ہوتی ہے اور جو موجودہ معاشی اور معاشرتی حالات میں اس اُلجھاوے سے آزاد ہونے کی کبھی توقع ہی نہیں کرسکتے ۔

پست پیشہ اور نہایت غیر معقول آمدنی کے باعث ایک حبشی معاشی حیثیت سے بہت ہی گرجاتا ہے ۔ اتنے ہی کام کا وہ معاوضہ اُسے نہیں ملتا جو ایک سفید فام کو حاصل ہو جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہے کہ کساد بازاری کے زمانہ میں حبشی سب سے پہلے ڈوبتا ہے اور سب کے بعد میں اُبھرتا ہے ۔ مثلاً جنوری سنہ ۱۹۳۱ء میں پٹس برگ کے رہنے والے سفید فام باشندوں میں سے کام کرنے والے مردوں میں بیکاروں کی شرح تیئیس ۲۳ فیصدی رہی لیکن اسی شہر کے حبشی بیکاروں کی تعداد اس سال ۳۷ فیصدی تھی ۔ اور اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء میں ۱۶ فیصدی سفید فام اور ۴۳ فیصدی سیاہ فام باشندے بیکار تھے جن باشندوں کو سرکاری مدد ملی ان کے اعداد کو خاندان پر پھیلانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ۱۵ فیصدی سفید فام اور ۴۹ سیاہ فام خاندان سرکاری امداد پر تھے اور دق کے سلسلہ میں ہماری تحقیقات یہ ہے کہ ۶۱ فیصدی حبشیوں کے ایسے خاندانوں کا سہارا جو دق میں مبتلا تھے محض سرکاری امداد پر تھا اور انکے مقابلہ میں ۳۲ سفید فام دق کے مریض خاندان سرکاری مدد حاصل کرتے رہے ۔

یہ آخری اعداد درحقیقت اس قدر مہیب ہیں کہ انکی موجودہ کساد بازاری ہی میں بھی اس سے پہلے کوئی نظیر نہیں ملتی ۔ اس میں شک نہیں کہ حبشیوں کی معاشی حالت ہر زمانہ میں سفید فام باشندوں کے مقابلہ میں کمزور اور نازک رہی ہے ۔ معیار زندگی پست ، رہنے سہنے کا انداز گرا ہوا اور ناکافی غذا کا نتیجہ یہ ہے کہ انکے جسمانی قویٰ کمزور ہو کر رہ گئے اور یہی اثرات ان کے بچوں میں بھی پہونچ گیا جو غریب اپنی فطری قوتوں سے بڑی حد تک محروم ہیں اور اپنی زندگی شروع کرنے اور دق کے اثرات سے بچنے کے لئے جن سے وہ آئے دن متاثر ہوتے رہتے ہیں دواؤں کے لمبے لمبے قدحے پینے پر مجبور ہیں ۔

غذا کے سوال کا مناسب حل غالباً یہی ہو سکتا ہے کہ حبشیوں کو تعلیم کے ذریعہ صحت کے عام اصول سمجھنے میں مدد دی جائے حبشیوں کی ساری غذاؤں میں گوشت اور خمیر کا جزء مشترک پایا جاتا ہے ۔ ۳۸ فیصدی حبشیوں کی غذا میں دودھ شامل نہیں ہوتا ہے ۔ ۳۲ فیصدی حبشی ایسے ہیں جو صرف پاؤ بھر دودھ روزانہ استعمال کرتے ہیں ۔ اور بہت ہی کم صورتوں میں وہ غذائیں جو حبشی لوگ استعمال کرتے ہیں ، دودھ کا بدل قرار دی جاسکتی ہیں ۔

دق کے جتنے مریض پائے جاتے ہیں ان میں ۳۰ فیصدی مریض ایسے گھروں کے ہوتے ہیں جن میں غذا کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی ۔ اور نہ کسی قسم کی احتیاط برتی جاتی ہے ۔ یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ حبشی خاندانوں کی اوسط آمدنی کے اندر اگر ان کو معقول اور مناسب غذا کھانے کی تلقین کی جائے تو اس مرض کے اثرات میں کیا تبدیلی ہوگی ؟ ۔

دق کے اثرات کی موجودگی میں صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے گھر کی گنجان آبادی اور متعدی اثرات کے درمیان نہایت گہرا تعلق دریافت کیا ہے ۲۳ فیصدی خاندان ایسے ہیں جنکے مکانوں میں صرف تین کمرے ہیں ۔ اور ایسے ۳۶ فیصدی خاندانوں میں دق کے اثرات پائے گئے اور ۵۸ فیصدی خاندانوں میں جو تین ، چار ، پانچ اور چھ کمروں والے گھروں میں رہتے ہیں ۳۰ سے ۳۶ فیصدی دق کے اثرات دریافت ہوئے ۔ ان کمروں میں آدمیوں کے رہنے کا اوسط فی کمرہ دو یا دو سے زیادہ تھا ۔

ان خاندانوں میں سب سے بڑا خاندان سترہ آدمیوں کا تھا جو چار کمروں میں زندگی بسر کرتا تھا ۔ اور ان میں چار شدید دق کے مریض تھے جن سے تین بچے متاثر ہو گئے تھے ۔ یہی خاندان بعد میں صرف دو کمروں میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گیا

ایسے مریضوں پر جو ان حالات میں اپنے متعدی اثرات دوسروں میں پھیلاتے ہیں کچھ زیادہ گفتگو کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے ۔ پچھلے دو برس کے اندر اس مرض میں جو شدید اضافہ ہوا ہے ، اسکے اسباب کے متعلق پٹس برگ کے محکمہ صحت کی رپورٹیں کافی روشنی ڈالتی ہیں ۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو برس میں حبشیوں کے گروہ کے گروہ بیکاری سے پناہ لینے کے لئے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے گھر آ پڑے ۔ حالانکہ یہ عزیز اور دوست خود بھی معاشی حیثیت سے کچھ اچھی حالت میں نہیں تھے جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وبائی مرض میں شدت پیدا ہو گئی ۔

سنہ ۱۹۲۸ء میں حبشی مریض ۱۱۰ ، اور سفید فام مریض ۵۲۰ تھے ۔

سنہ ۱۹۲۹ء میں حبشی مریض ۱۰۴ ، اور سفید فام مریض ۵۲۰ رہ گئے ۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں حبشی مریضوں کی تعداد ۱۴۳ ، اور سفید فام مریضوں کی تعداد ۵۰۷ تھی +

لیکن سنہ ۱۹۳۳ء میں حبشی مریضوں کی تعداد ۵۱۵ اور سفید فام مریضوں کی تعداد ۵۴۲ تک پہونچگئی +

دوسرے لفظوں میں سفید فام آبادی میں یہ مرض برابر گھٹتا چلا گیا۔ لیکن حبشیوں میں یہ ہولناک رفتار سے بڑھ گیا +

یہ صحیح ہے کہ دق کے بہت سے ابتدائی مریضوں کو صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے دریافت کیا ہے۔ لیکن یہ درست نہیں ہے کہ مریضوں کی یہ ساری تعداد کمیشن ہی کی دریافت کردہ ہے خاصکر سنہ ۱۹۳۲ء میں حبشیوں میں اس مرض کی رفتار میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ یعنے اسی سال سفید فام باشندوں میں ۹ فیصدی کمی ہوئی اور حبشیوں میں ۳۷ فیصدی اضافہ ہوگیا +

صحت کی جانچ کرنے والے کمیشن نے اسباب مرض کے سلسلہ میں جن اور باتوں کو گنایا ہے۔ وہ غالبًا حبشیوں میں دق کی شرح اموات کو بڑھانیکے اتنے ہی ذمہ دار ہیں جتنے متوارث اثرات۔ ان دوسرے اثرات پر تو کمیشن کی رپورٹ شائع ہونیکے بعد تفصیل سے گفتگو ہوگی۔ یہاں صرف سرسری طور پر یہ بتا دینا کافی ہے کہ متوارث اثرات اور ماحول حبشیوں میں دق کی بڑھی ہوئی شرح اموات میں ایک اعتبار سے برابر کے ذمہ دار ہیں لیکن اسی کے ساتھ یہ بات ہرگز نہیں بھولنی چاہیئے کہ امریکہ کے حبشیوں اور سفید فام باشندوں کی اموات میں مشکل ہی سے نوعیت کا تقابل ہوسکتا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر ڈبلن کا مقولہ یہاں نقل کر دینا مناسب ہوگا وہ کہتے ہیں:-

"دوسری نسلیں بھی اگر حبشیوں کے حالات کا شکار ہو جائیں یعنے مکان انکے صاف اور کھلے ہوئے نہ ہوں مشقت کے کام انہیں کرنے پڑیں۔ ناکافی غذا ملے۔ موزوں کپڑوں اور مناسب طبی امداد سے وہ محروم ہوں تو دق کی اموات کا تناسب انکے ہاں بھی حبشیوں سے بہتر نہیں ہوسکتا" +

حاصل کلام یہ ہے کہ حبشیوں میں دق کی بڑھی ہوئی شرح اموات کے متعلق جو نظریہ متوارث اثرات کا پیش کیا جا رہا ہے اس کا تصفیہ مستقبل پر چھوڑنا پڑیگا +

جیسا کہ اس بیان کے شروع میں بتایا گیا ہے، وہ دن حبشیوں کے لئے بڑے مبارک تھے، جب انہیں باغوں میں غلاموں کی حیثیت سے کام کرنا پڑتا تھا لیکن اسکے بعد نسلوں کے معاشی مصائب حکام کی بے توجہی اور اسی کے ساتھ امریکہ کے سفید فام باشندوں کا یہ نسلی تعصب کہ ایک حبشی معاشی حیثیت سے انکی برابری نہ کرسکے ان سب باتوں نے مل جل کر غریب حبشی کی قوت مدافعت کو اس قدر کمزور اور بیکار کر دیا کہ وہ دق کے ابتدائی اثرات کا اپنی طبیعت کی مدد سے ازالہ نہیں کرسکتا +

سفید اور سیاہ فام نسلوں میں شرح اموات کا بالکل صحیح تقابل اسی وقت ہوسکتا ہے۔ جب حبشیوں کو بھی یہ موقع دیا جائے کہ وہ معاشی حیثیت سے ستھری اور اونچی زندگی بسر کرسکیں۔ اسی کے ساتھ انہیں اپنی صحت کی حفاظت کے سلسلہ میں بہتر ماحول اور حفظان صحت کی مؤثر صورت فراہم کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔ دق کے حبشی مریضوں کے لئے ہسپتال میں زیادہ سے زیادہ سہولتیں ملنی چاہئیں۔ اور ایسے حبشی ڈاکٹروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے جو امراض دق کے ماہر ہوں غرض اگر حبشیوں کے گھروں کو اس مرض کے متعدی اثرات سے پاک کرنا ہی تو کافی ہسپتال کھولے جائیں۔ ایسے اسٹاف کو ان ہسپتالوں میں رکھا جائے جو دق کے علاج میں مہارت رکھتے ہوں۔ اور اسی کے ساتھ حبشیوں کے گھروں میں حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی کرائی جائے اور نرسوں کو مقرر کیا جائے، جو متعدی اثرات کو روکنے کی تدابیر اختیار کرتی رہیں۔ یہ ساری سہولتیں حبشیوں کو پوری طرح اور کھلے دل سے بہم پہونچاؤ، اور پھر انکی آئندہ نسلوں کا معائنہ کرو۔ حالات بدلنے کے بعد جو صورت حال حبشیوں کی معائنہ میں آئے گی وہ اس سے بہت زیادہ صحیح اور قطعی ہوگی جو اسوقت ہمارے سامنے ہی +

"سمت سونین انسٹی ٹیوشن" کے ڈاکٹر ایلس ہرڈلیکا (Ales Hrdlicka) کے بیان کے مطابق:-

"امریکہ کے حبشیوں کی سائنٹفک ترقی کی ابھی بالکل ابتدا ہے۔ اس سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنا ہے اور جو کچھ کرنا ہے وہ زیادہ بہتر طریقہ سے اور زندگی کے موجودہ معیار اور ضروریات کے مطابق کرنا ہے" +

دنیا بھر میں دق و سل سے مرنے والوں کی شرح

(ماخوذ از رپورٹ جمعیۃ الاقوام)

ایشیا

مقام	فی لاکھ آبادی میں سالانہ شرح مرض ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	اموات سنہ ۱۹۳۳ء اول	دوم	سوم	چہارم	اموات سنہ ۱۹۳۴ء اول	دوم	سوم	چہارم	اموات سنہ ۱۹۳۵ء اول	دوم	سوم	چہارم
انگورہ	۷۷٫۶ ۴۳٫۳	۷۳٫۴ ۳۱٫۲	۸۴٫۵ ۳۷٫۹	۸۲٫۵ ۳۵٫۶	۱۴ ۶	۲۸ ۵	۱۷ ۷	۲۱ ۱۶	۲۵ ۱۲	۳۱ ۱۱	۱۹ ۱۲	۲۳ ۹	۱۸ ۱۲	۴۵ ۸	۲۱ ۱۵	۱۸ ۹
بغداد	۱۸۶٫۰ ۰٫۰	۱۰۸٫۰ ۱۱٫۲	۱۴۶٫۸ ۰٫۰	۲۰۷٫۷ ۳۱٫۷	۹۹ ۰	۵۶ ۲۸	۷۸ ۰	۳۷ ۰	۵۳ ۰	۵۲ ۰	۹۸ ۰	۱۶۴ ۰	۱۶۹ ۴۴	۲۰۵ ۲۸	۱۶۱ ۲۰	۸۸ ۳
بیروت	۴۸٫۳ ۹٫۹	۳۹٫۸ ۴٫۴	۴۶٫۰ ۰٫۰	۵۲٫۳ ۱۳٫۱	۱۵ ۲	۲۱ ۱	۱۱ ۲	۱۷ ۲	۲۱ ۰	۲۳ ۰	۱۳ ۰	۱۷ ۰	۱۷ ۷	۲۸ ۶	۲۰ ۳	۱۹ ۵
بمبئی	۱۰۶٫۱ ۱۳٫۵	۱۱۸٫۱ ۱۸٫۸	۱۳۹٫۱ ۲۰٫۷	۱۴۶٫۱ ۲۰٫۰	۲۸۸ ۴۹	۳۳۶ ۶۳	۳۷۵ ۵۷	۳۷۷ ۲۹	۳۹۶ ۵۴	۳۸۶ ۵۲	۴۲۸ ۷۵	۴۰۶ ۵۹	۳۸۸ ۶۶	۴۴۱ ۵۲	۴۲۰ ۵۶	۴۴۸ ۵۸
کلکتہ +	۱۹۰٫۵	۲۱۶٫۸	۲۲۲٫۰	۲۲۴٫۰	۶۴۰	۷۱۰	۵۹۸	۶۴۷	۷۹۰	۷۳۱	۵۵۷	۵۷۹	۷۳۸	۷۷۱	۶۹۸	۵۵۰
کولمبو	۱۹۹٫۰ ۱۷٫۲	۲۳۰٫۶ ۲۳٫۴	۲۵۸٫۶ ۲۲٫۱	۱۸۴٫۵ ۲۳٫۱	۱۴۰ ۲۵	۱۷۹ ۱۱	۱۹۶ ۱۲	۱۶۴ ۱۹	۱۹۴ ۱۲	۱۸۶ ۱۰	۱۸۰ ۳۶	۲۱۳ ۱۸	۱۵۴ ۲۰	۱۵۱ ۲۲	۱۳۳ ۱۵	۱۲۲ ۱۳
دہلی	۲۵۳٫۹ ۸٫۸	۲۴۳٫۷ ۱۰٫۰	۲۴۰٫۴ ۶٫۰	۱۲۳٫۰	۱۸۸ ۴	۲۱۴ ۹	۲۵۰ ۱۷	۱۹۸ ۵	۱۹۴ ۲	۲۴۵ ۳	۲۳۲ ۱۰	۲۰۵ ۷	۷۴	۱۲۳	۱۵۱	۱۰۰
ہے پھونگ	۱۳۸٫۹ ۲٫۶	۱۶۵٫۵ ۳٫۶	۱۵۸٫۲ ۰٫۰	۱۶۴٫۵ ۱۱٫۸	۳۷ ۰	۵۱ ۴	۴۱ ۰	۵۳ ۰	۴۱ ۰	۳۸ ۰	۵۷ ۰	۳۸ ۰	۳۱ ۴	۶۲ ۴	۵۶ ۱	۴۳ ۴
ہکوڈیٹ	۲۳۴٫۹ ۵۶٫۱	۲۵۳٫۲ ۵۹٫۳	۲۱۹٫۸ ۶۱٫۷	۲۳۳٫۳ ۷۲٫۸	۱۳۰ ۲۸	۱۳۷ ۳۳	۱۳۹ ۳۷	۱۰۶ ۲۲	۱۲۶ ۲۲	۱۳۸ ۳۲	۸۸ ۳۹	۹۷ ۳۳	۱۱۶ ۲۵	۱۴۰ ۴۴	۱۱۳ ۳۸	۱۱۵ ۴۴
ہانوئی	۱۴۸٫۶ ۶٫۱	۱۰۳٫۷ ۵٫۵	۲۶٫۵ ۲۱٫۸	۱۲۴٫۷ ۵٫۵	۴۳ ۰	۴۲ ۴	۲۶ ۳	۲۲ ۰	۲۱ ۱۷	۸	۴ ۲	۱ ۱	۴۳ ۲	۴۴ ۲	۲۷ ۲	۴۶ ۱
ازمیر	۲۶۳٫۹ ۵۳٫۳	۲۰۸٫۱ ۳۴٫۳	۲۱۶٫۸ ۴۱٫۶	۲۰۲٫۳ ۴۳٫۴	۸۶ ۱۲	۱۱۹ ۱۸	۷۶ ۱۹	۷۵ ۸	۱۰۵ ۱۴	۱۰۹ ۲۶	۷۶ ۱۹	۷۵ ۱۱	۱۰۲ ۱۴	۹۲ ۲۱	۸۷ ۲۱	۶۴ ۱۸
بیت المقدس	۳۶٫۸ ۲۰٫۰	۳۵٫۸ ۲۳٫۲	+۵۶٫۸	+۴۸٫۴	۴ ۳	۱۱ ۷	۱۱ ۶	۸ ۶	+۱۶	+۱۲	+۱۴	+۱۲	+۶۰	+۱۳	+۱۰	+۱۳
کراچی	۱۱۰٫۱ ۷۳٫۳	۱۸۲٫۱ ۸٫۳	۱۸۷٫۳ ۷٫۹	۱۸۱٫۰ ۱۶٫۶	۱۳۲ ۵	۱۱۷ ۶	۹۸ ۴	۱۱۳ ۶	۱۰۹ ۴	۱۲۸ ۲	۱۲۱ ۵	۱۱۵ ۹	۱۱۴ ۱۲	۱۰۸ ۱۵	۱۲۱ ۸	۱۱۴ ۷
کیوٹو	۱۹۷٫۷ ۶۷٫۴	۲۱۰٫۰ ۷۲٫۵	۲۰۴٫۴ ۷۳٫۵	۲۰۴٫۹ ۶۸٫۷	۵۳۷ ۱۶۱	۵۲۸ ۱۸۹	۵۵۸ ۲۲۶	۵۳۳ ۱۶۸	۴۷۹ ۱۷۵	۵۱۴ ۲۲۷	۶۰۹ ۲۱۱	۵۴۹ ۱۶۱	۴۷۷ ۱۵۶	۵۴۰ ۱۹۱	۶۲۳ ۲۲۶	۵۶۷ ۱۶۹
کوبے	۲۱۰٫۸ ۶۴٫۰	۲۰۶٫۸ ۶۳٫۷	۲۰۵٫۷ ۷۰٫۱	۲۲۵٫۶ ۷۰٫۴	۴۶۸ ۱۱۳	۴۲۹ ۱۴۱	۵۱۶ ۱۵۷	۴۷۳ ۱۷۰	۴۴۶ ۱۵۲	۴۳۹ ۱۴۵	۴۸۷ ۱۷۹	۵۰۴ ۱۶۴	۴۵۴ ۱۴۱	۵۱۱ ۱۶۱	۵۴۴ ۱۷۱	۵۴۹ ۱۶۹
مدراس	۱۴۲٫۹ ۱۵٫۰	۱۳۶٫۰ ۲۳٫۰	۱۴۰٫۲ ۲۱٫۸	۱۳۹٫۱ ۲۵٫۶	۱۷۱ ۴۶	۲۲۲ ۴۶	۲۱۵ ۳۱	۲۴۷ ۳۳	۲۳۴ ۴۲	۲۲۵ ۴۵	۲۴۲ ۳۳	۲۷۰ ۴۰	۲۶۲ ۴۱	۲۳۲ ۳۵	۲۸۷ ۴۴	۲۶۱ ۴۷
منیلا	۵۲۴٫۶ ۴۲٫۲	۵۰۳٫۵ ۴۸٫۴	۴۵۳٫۶ ۴۵٫۸	۴۸۰٫۵ ۷۰٫۶	۴۵۴ ۴۳	۳۹۳ ۴۲	۴۵۰ ۴۵	۴۴۱ ۳۷	۳۸۷ ۳۶	۳۸۴ ۳۳	۳۸۴ ۴۳	۴۲۸ ۴۸	۴۴۸ ۴۰	۴۴۴ ۵۵	۳۸۷ ۴۶	۴۳۹ ۶۶
ناگاساکی	۲۰۰٫۸ ۴۹٫۸	۱۹۰٫۴ ۴۳٫۰	۲۱۲٫۹ ۵۷٫۱	۲۱۳٫۵ ۵۰٫۱	۱۰۷ ۱۴	۹۷ ۲۳	۱۰۱ ۳۶	۱۰۲ ۱۹	۱۲۶ ۲۵	۱۰۶ ۳۹	۱۱۱ ۲۵	۱۱۹ ۳۵	۹۹ ۲۵	۱۰۴ ۲۰	۱۲۷ ۳۵	۱۲۲ ۲۶
نگویا	۱۵۲٫۵ ۴۹٫۷	۱۷۴٫۲ ۵۲٫۲	۱۷۲٫۶ ۴۷٫۵	۱۶۶٫۱ ۵۰٫۱	۳۹۶ ۱۲۵	۳۸۸ ۱۳۶	۴۹۰ ۱۴۸	۴۵۰ ۱۰۸	۴۳۱ ۱۱۱	۴۲۱ ۱۳۰	۴۳۶ ۱۳۹	۴۶۹ ۱۰۳	۴۱۹ ۱۲۴	۳۹۲ ۱۲۴	۵۰۳ ۱۵۸	۴۸۵ ۱۳۷
اوساکا	۱۸۵٫۴ ۶۰٫۹	۱۹۶٫۵ ۶۳٫۵	۱۸۲٫۱ ۶۱٫۰	۱۷۳٫۶ ۶۲٫۴	۱۲۳۳ ۳۵۱	۱۲۲۵ ۴۱۴	۱۴۵۰ ۵۲۰	۱۳۰۶ ۴۰۰	۱۲۵۲ ۳۶۲	۱۱۶۶ ۴۲۸	۱۲۷۶ ۴۸۱	۱۲۶۴ ۳۹۰	۱۱۹۷ ۳۹۶	۱۱۵۷ ۴۴۷	۱۴۹۶ ۴۵۴	۱۴۰۰ ۴۷۰
رنگون	۱۹۵٫۱ ۱۰٫۳	۱۸۵٫۳ ۱۲٫۶	۱۸۲٫۸ ۱۵٫۸	۲۰۸٫۱ ۱۶٫۸	۱۵۰ ۱۰	۱۷۱ ۱۵	۲۱۶ ۱۶	۲۲۶ ۱۱	۱۸۴ ۱۵	۱۸۹ ۱۲	۲۱۰ ۲۴	۱۸۱ ۱۴	۲۱۴ ۱۵	۲۲۶ ۱۵	۲۳۵ ۱۴	۲۰۴ ۲۷
سائیگون چولون	۲۳۰٫۶	۳۰۹٫۷ ۰٫۰	۲۹۵٫۹ ۶٫۰	۲۲۸٫۵ ۵٫۲	۱۹۸ ۰	۱۷۴ ۰	۲۰۶ ۰	۱۸۷ ۰	۱۹۸ ۴	۱۷۸ ۳	۱۵۴ ۵	۲۰۷ ۳	۲۰۳ ۳	۲۰۳ ۵	۱۹۶ ۴	۲۱۶ ۱
سنگاپور +	۲۳۰٫۱	۲۳۶٫۷	۳۳۳٫۶	۲۲۹٫۸	۲۷۶	۲۹۳	۳۰۳	۲۵۸	۱۹۶	۲۸۵	۳۰۲	۲۸۰	۲۵۲	۲۸۳	۳۱۳	۲۸۳
ٹوکیو	۱۵۷٫۹ ۵۹٫۵	۱۸۲٫۱ ۵۹٫۰	۱۷۶٫۰ ۵۷٫۴	۱۶۶٫۶ ۵۳٫۶	۲۴۲۹ ۶۹۷	۲۴۹۸ ۸۷۱	۲۵۱۲ ۹۱۶	۲۵۵۴ ۷۵۴	۲۵۶۶ ۷۲۵	۲۴۱۱ ۸۸۱	۲۴۶۶ ۸۳۹	۲۵۲۳ ۸۰۵	۲۳۸۲ ۶۸۰	۲۳۳۸ ۷۸۴	۲۴۷۳ ۹۲۷	۲۶۳۰ ۷۷۰
یوکوہاما	۱۷۹٫۳ ۵۶٫۴	۲۰۰٫۱ ۶۲٫۴	۱۹۲٫۴ ۵۶٫۸	۱۹۲٫۸ ۵۷٫۲	۳۱۸ ۹۵	۳۲۶ ۱۱۴	۳۶۹ ۱۱۰	۲۵۳ ۱۰۷	۳۶۲ ۱۰۱	۳۲۵ ۱۰۳	۳۲۰ ۱۰۸	۳۴۷ ۵۸	۳۱۸ ۹۶	۳۲۸ ۱۰۱	۲۵۰ ۱۱۵	۳۶۲ ۹۱

نوٹ:- جن ہندسوں کے نیچے خط کھنچا ہوا ہے وہ سب قسم کی دق پر حاوی ہے بقیہ ہندسے صرف آلات تنفس کی دق سے متعلق ہیں + ہر قسم کی دق کو ظاہر کرتا ہے۔

افریقہ

مقام	فی (۱۰۰،۰۰۰) سالانہ شرح ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	ہر چوتھائی سال کی شرح ۱۹۳۳ — ۱	۲	۳	۴	۱۹۳۴ — ۱	۲	۳	۴	۱۹۳۵ — ۱	۲	۳	۴
اسکندریہ	۷۰٫۵	۶۷٫۳	۸۲٫۸	۷۰٫۶	۱۳۰	۱۰۶	۱۰۲	۱۰۸	۱۲۹	۱۴۱	۱۴۰	۱۵۴	۱۴۲	۱۰۳	۱۴۳	۱۰۶
	۲۰٫۱	۲۲٫۶	۲۲٫۲	۱۳٫۰	۳۵	۴۸	۳۷	۳۰	۲۵	۳۴	۵۱	۴۱	۲۳	۱۷	۲۸	۲۳
الجزائر	۱۵۳٫۲	۱۵۶٫۱	۱۶۷٫۷	۱۳۰٫۳	۱۲۴	۷۲	۸۷	۱۰۵	۱۵۶	۱۱۱	۸۱	۷۱	۹۸	۷۱	۷۴	۸۵
	۱۹٫۵	۱۸٫۹	۳۲٫۴	۲۷٫۸	۸	۱۳	۱۴	۱۲	۱۶	۲۷	۱۹	۱۹	۱۵	۲۴	۲۰	۱۱
کاسابلانکا	۷۳٫۰	۵۷٫۰	۹۱٫۵	۶۹٫۴	۲۶	۳۸	۱۸	۳۲	۶۸	۴۳	۵۶	۳۴	۳۶	۲۹	۳۸	۶۳
	۱۷٫۸	۶٫۰	۱۵٫۵	۲۰٫۵	۱	۸	۲	۱	۲	۴	۶	۲۲	۱۴	۱۴	۱۰	۱۱
ڈربن	۴۹٫۴	۳۶٫۵	۴۱٫۴	۳۷٫۱	۳۱				۳۶				۱۳	۵	۹	۶
	۶٫۹	۲٫۴	۱٫۲	۶٫۷	۲				۱				۰	۱	۱	۴
جوہنسبرگ	۵۹٫۸	۳۴٫۰	۴۶٫۴	۲۶٫۳	۴۲				۱۰۱				۱۵	۱۰	۱۶	۱۸
	۹٫۲	۵٫۲	۵٫۹	۱۲٫۵	۱۱				۱۳				۵	۱۲	۸	۳
قاہرہ	۶۳٫۹	۶۱٫۵	۶۴٫۵	۷۳٫۲	۱۸۱	۱۹۵	۱۷۸	۲۰۵	۱۹۰	۱۹۷	۲۱۴	۲۱۹	۲۵۸	۲۵۱	۲۳۱	۲۲۰
	۱۱٫۸	۱۲٫۱	۱۲٫۹	۱۴٫۷	۲۵	۳۸	۴۷	۲۹	۳۶	۴۷	۴۰	۴۱	۴۷	۵۸	۴۷	۴۱
کیپ ٹاؤن	۶۸٫۶	۹۶٫۵	۷۸٫۸	۷۵٫۴	۴۱	۳۲	۳۷	۲۶					۲۸	۳۴	۲۵	۲۳
	۱۳٫۰	۱۰٫۷	۷٫۰	۲۲٫۶	۱۵				۱۰				۴	۵	۱۲	۱۲
پورٹ سعید	۲۵٫۱	۲۷٫۹	۳۹٫۰	۲۸٫۹	۸	۱۵	۴	۵	۱۵	۹	۷	۱۵	۷	۸	۱۱	۹
	۸٫۱												۰			
ٹیونس	۲۳۲٫۷	۲۰۰٫۱	۲۰۰٫۱	۲۰۷٫۰	۹۸	۱۱۸	۱۰۲	۸۷	۱۳۱	۱۲۶	۷۵	۷۳	۱۱۰	۱۱۲	۱۰۵	۹۲
	۵۵٫۸	۴۲٫۵	۴۳٫۵	۳۹٫۰	۲۴	۲۱	۲۱	۲۰	۲۴۰	۲۶	۲۳	۱۵	۲۰	۲۴	۱۹	۱۶

نوٹ:- جن ہندسوں کے نیچے خط کھنچا ہوا ہے وہ سب قسم کی دقوں پر حاوی ہے۔ بقیہ ہندسے صرف آلات تنفس کی دق سے متعلق ہیں۔

دق ہمہ اقسام افریقہ
حکومت یونین جنوبی افریقہ
(شرح امراض فی لاکھ آبادی)

۱۹۱۱-۱۳	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵
۰	۰	۵۸٫۳	۴۷٫۷	۴۶٫۵	۵۱٫۶	۵۲٫۷	۵۳٫۴	۵۰٫۵	۵۱٫۰	۴۴٫۴	۴۸٫۸	۴۴٫۲	۴۳٫۳	۴۷٫۴	۳۹٫۵	۴۴٫۴

یورپ

اموات فی (۱۰۰۰۰۰) افراد

ممالک	1911-13	1920	1921	1922	1923	1924	1925	1926	1927	1928	1929	1930	1931	1932	1933	1934	1935	کیفیت
جرمنی	152.--	154.--	136.	142.	151.	120.	107.	97.7	93.3	87.5	86.8	78.8	78.7	75.0	73.1	71.9	X	
انگلستان اور ویلز	140.--	113.--	113.	112.	106.	106.	104.	96.4	97.2	92.8	95.9	89.8	89.6	83.7	82.4	76.3	71.8	
آسٹریا	.	282.--	224.	226.	206.	186	172	176.	167	160	151	139	140	120	120	111	109	
بلجیم	122.--	116.--	111.	112.	106.	104	101	96.0	97.7	92.9	97.1	91.7	94.5	82.7	79.7	73.3	74.8	
ڈنمارک		106.--	96.4	94.6	88.8	99.0	91.1	80.6	78.0	74.3	73.8	70.6	69.2	68.4	58.3	54.7	51.4	
سکاٹ لینڈ	173.--	124.--	118.	119.	118.	116	111	100.--	100	97.4	94.8	88.8	86.8	84.4	79.6	75.0	73.6	
اسپین	152.--	152.--	156.	154	153.	153	150	147.--	144	135	133.	123	129.	117.	117	111	107	
الیسٹونیا	...	x	X	X	256.	237	229	212	253	225	227	185	204	187	171	164	167	
فن لینڈ	...	x	225	241	226.	257	248	229	250	236	250	240	222	211	201	191	X	
فرانس	214.--	185.--	186.	X	X	X	159	164	174	165	166	158	152	139	131	X	X	
یونان	—	x	141.	155	171.	.161	160	161	172	168	172	162	161	162	153	145	136	
ہنگری	347.--	316.--	275.	308	308.	325	256	243	240	225	219	199	199	194	170	158	153	
ریاست آزاد آئرلینڈ	211.--	165.--	156.	153	148.	152	157	147	145	137	231	130	132	124	117	117	124	
شمالی آئرلینڈ	...	201.--	178.	166	162.	163	167	147	141	140	129	128	122	112	115	112	105	
آئس لینڈ	158	210.--	192.	179	168.	201	217	181	198	203	203	216	189	199	154	145	x	
اٹلی	157	160.--	142.	143	146.	156	153	147	136	128	124	112	108	104	99.2	92.	88.8	
لیتھوآنیا	...	x	X	X	X	x	154	144	153	133	143	128	133	112	100.	102	101	
ناروے	218.--	210.--	198.	203	191	201	189	165	161	158	158	149	148	136	120	113	X	
ندرلینڈ	148.--	147.--	127.	114	1.5	106	98.6	96.2	94.3	83.8	85.6	74.6	72.7	64.4	59.8	54.5	52.4	
پرتگال	...	x	X	x	x	X	X	X	186	X	186.	192	177	168	176	166	162	
علاقہ سار	...	x	X	x	x	126	115	119	104	102	95.6	91.--	98.4	92.3	93.	x	X	
سویڈن	191.--	163.--	156.	151	139	150	146	134	138	130	130.--	126	126	114	104	102	94.2	
سوئٹزرلینڈ	207.--	180.--	165.	157	151	154	154	146	141	136	133.--	125	122	116	106	101	97.1	
زیکوسلوویکیہ	X	259.--	207.	212	192	190	192	195	194	180	179.--	161	168	150	144	138	135.--	

شمالی امریکہ

اموات بحساب فی ربع سال

مقام	سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی ۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	سنہ ۱۹۳۳ء اول	دوم	سوم	چہارم	سنہ ۱۹۳۴ء اول	دوم	سوم	چہارم	سنہ ۱۹۳۵ء اول	دوم	سوم	چہارم
بالٹی مور	77.2	70.2	69.4	73.3	139	159	137	146	148	149	130	152	174	167	135	141
(خط کشیدہ)	9.7	8.0	8.5	7.1	15	24	14	13	19	16	18	18	21	13	15	10
بوسٹن	59.6	61.3	59.0	56.7	119	126	112	125	138	132	99	95	107	128	103	108
(خط کشیدہ)	6.2	6.5	7.8	5.0	14	16	8	13	15	16	13	17	11	11	8	9
چکاگو	50.7	50.5	49.6	48.2	406	521	426	425	429	453	397	423	423	441	452	430
(خط کشیدہ)	8.0	7.3	7.1	6.6	62	75	75	48	59	62	51	61	53	67	72	60
ڈین ور	102.2±	72.6	77.8	75.4	49	54	55	55	58	54	48	66	61	60	45	57
(خط کشیدہ)	—	6.1	4.4	5.1	3	2	8	5	3	3	3	6	4	5	2	2
لاس انجلز	80.7	71.0	68.5	64.8	247	270	241	204	267	221	234	205	205	254	215	204
(خط کشیدہ)	8.9	7.4	8.7	8.0	23	29	24	24	30	32	26	30	30	35	25	19
میکسکو شہر	83.8	93.2	80.1	72.6	271	293	261	216	243	201	254	222	233	225	205	174
(خط کشیدہ)	17.2	20.6	17.6	12.8	50	51	85	44	45	63	48	46	32	37	46	33
مانٹریل	90.9	80.0	71.6	64.8	186	203	159	130	181	168	117	146	149	168	130	138
(خط کشیدہ)	17.0	17.9	15.4	132.0	26	50	45	31	35	41	29	27	26	27	37	22
نیویارک	56.4	56.6	54.7	54.4	1099	1059	925	973	1069	1047	904	930	1032	1071	903	962
(خط کشیدہ)	7.7	7.3	6.5	5.5	128	145	128	120	112	124	122	112	103	106	107	87
نیو اورلینز	14.7	108.0	104.7	112.2	133	122	136	135	136	125	122	135	143	169	126	120
(خط کشیدہ)	9.6	10.1	10.5	9.4	10	12	17	10	10	12	15	15	8	12	13	14
اوٹاوہ	59.7	53.6	52.8	47.7	18	25	17	11.	19	15	21	15	16	20	15	16
(خط کشیدہ)	9.2	9.8	11.3	13.5	2	4	4	3	3	6	4	2	5	6	2	6
فلاڈلیفیا	71.1	69.2	70.3	61.4	404	328	329	317	412	382	297	318	364	320	288	266
پورٹ لینڈ	...	23.9	24.9	28.5	26	14	16	18	21	18	18	20	27	26	20	21
(خط کشیدہ)	...	7.1	8.4	56.8	0	5	3	6	5	5	7	9	6	4	2	8
پوٹیبلا	46.5	70.9	43.6		91				56				12	21	19	21
(خط کشیدہ)	.....	.....	11.7		—				15				...	...	...	...
کیوبک	90.1	77.9	69.6	80.0	35	40	17	21	27	37	12	20	37	40	22	14
(خط کشیدہ)	34.8	42.8	34.1	31.2	16	21	17	7	9	17	11	10	10	10	17	6
سینٹ لوئیس	59.6	55.2	51.3	51.3	121	107	117	113	122	121	113	94	129	117	87	93
(خط کشیدہ)	7.7	6.4	6.4	6.4	13	17	13	10	15	22	9	9	15	12	10	16
سان فرانسسکو	68.2	61.1	61.9	61.9	99	116	98	88	115	80	81	98	121	105	81	99
(خط کشیدہ)	13.9	10.7	12.0	7.3	15	18	17	20	20	24	16	19	10	16	14	8
سیٹل	49.5	57.7	56.1	53.2	48	62	51	55	60	60	43	43	54	47	47	51
(خط کشیدہ)	7.5	7.5	8.3	8.3	6	11	6	5	4	1	9	8	12	15	2	2
ٹورنٹو	43.4	15.8	16.0	16.0	18	31	28	22	37	34	11	29	23	31	27	21
(خط کشیدہ)	9.2	6.7	5.6	5.6	16	11	9	6	9	9	8	6	9	10	9	8
وان کوور	57.5	48.9	52.8	59.0	26	32	35	27	35	41	26	30	36	39	30	41
(خط کشیدہ)	12.1	15.9	6.9	8.9	10	18	5	6	2	6	7	2	8	6	1	7
ویرا کروز	295.0	285.2	...	...	218				209				...	...	52	...
واشنگٹن	107.3	103.2	104.5	104.5	136	135	120	120	159	115	130	116	140	158	122	115
(خط کشیدہ)	14.2	20.9	17.9	14.1	27	36	21	19	22	25	25	17	19	18	18	17
ونی پیگ	28.7	22.5	25.3	25.3	14	18	15	11	11	26	17	14	15	13	18	11
(خط کشیدہ)	8.3	6.4	12.0	12.0	3	3	5	3	0	10	4	5	6	8	6	7

نوٹ

عام ہندسے صرف آلات تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔ خط کشیدہ ہندسے جملہ اقسام کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

امریکہ متوسط

(سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی) (اموات فی ربع سال)

مقام	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵	۱۹۳۳ اول	دوم	سوم	چہارم	۱۹۳۴ اول	دوم	سوم	چہارم	۱۹۳۵ اول	دوم	سوم	چہارم
گوتامیلا شہر	۲۰۰٫۸	۱۸۰٫۰	۳۳٫۵	۳۴۳٫۱	۷۲	۵۸	۷۱	۴۰	۹	۱۶	۱۳	۷	۱۲۹	۱۲۰	۱۳۱	۹۴
	۳۰٫۴	۶۴٫۲	.....	.....	۱۲	۹	۱۴	۵۱	....	....	....	...	....	....	....	....
ہوانا	۱۴۳٫۵	۱۶۹٫۴	۱۴۷٫۸	۱۴۳٫۸	۲۳۲	۲۴۰	۲۴۰	۲۵۲	۲۴۵	۱۹۷	۱۹۹	۲۲۲	۲۲۶	۲۲۵	۱۸۵	۲۲۵
	۱۱٫۶	۷٫۲	۹٫۱	۹٫۵	۹	۱۱	۱۶	۵	۸	۱۹	۱۵	۱۱	۱۱	۲۱	۱۱	۱۴
پانامہ شہر	۲۴۹٫۰	۲۵۵٫۷	۱۹۳٫۸	۲۴۳٫۸	۴۱	۵۶	۵۴	۵۱	۳۹	۳۶	۴۲	۳۹	۵۲	۴۶	۵۲	۴۵
	۱۲٫۹	۱۵٫۲	.....	.....	۳	۳	۵	۱	....	....	....	....	...	...	...	...
سان سلواڈور	۲۵۷٫۷	۲۶۲٫۸	۲۹۳٫۵	۳۴۱٫۳	۱۱۵		۷۶	۷۰	۶۱	۷۷	۶۸	۸۷	۹۱	۸۳	۷۵	۹۲
	۲۴٫۴	۱۹٫۱	۱۷٫۰	۲۰٫۰									۵	۵	۳	۷

نوٹ :۔ خط کشیدہ ہندسے عام قسم کی دق کو اور باقی ہندسے آلات تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

امریکہ

(شرح امراض فی لاکھ آبادی)

مقام	۱۹۱۰	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵
کنیڈا	۰	۰	۷۴٫۷	۷۳٫۰	۷۳٫۵	۷۰٫۱	۷۶٫۳	۸۴٫۰	۸۰٫۹	۸۰٫۰	۷۷٫۶	۷۹٫۲	۷۲٫۵	۶۸٫۳	۶۵٫۱	۵۹٫۵	۶۰٫۳
یونائیٹڈ سٹیٹس	۱۵۲٫۰	۱۱۴٫۰	۹۸٫۹	۹۶٫۴	۹۲٫۸	۸۹٫۷	۸۶٫۷	۸۷٫۳	۸۰٫۹	۷۹٫۳	۷۶٫۰	۷۱٫۵	۶۸٫۲	۶۲٫۸	۵۹٫۵	۵۶٫۶	×
چلی	۲۶۰٫۰	۲۴۹٫۰	۲۴۰٫۰	۲۲۵٫۰	۲۳۲٫۰	۲۲۸٫۰	۲۳۳٫۰	۲۵۴٫۰	۲۶۰٫۰	۲۴۵٫۰	۲۵۹٫۰	۲۶۲٫۰	۲۵۱٫۰	۲۵۵٫۰	۲۶۲٫۰	۲۵۳٫۰	۲۵۱٫۰
یوروگوائے	۱۴۰٫۰	۱۵۸٫۰	۱۴۴٫۰	۱۴۱٫۰	۱۳۹٫۰	۱۴۲٫۰	۱۵۷٫۰	۱۴۲٫۰	۱۴۶٫۰	۱۳۵٫۰	۱۴۰٫۰	۱۳۹٫۰	۱۴۰٫۰	۱۳۲٫۰	۱۳۱٫۰	۱۲۹٫۰	×

آسٹریلیا

اور

نیوزی لینڈ

شرح امراض فی لاکھ آبادی

مقام	۱۹۱۱-۱۳	۱۹۲۰	۱۹۲۱	۱۹۲۲	۱۹۲۳	۱۹۲۴	۱۹۲۵	۱۹۲۶	۱۹۲۷	۱۹۲۸	۱۹۲۹	۱۹۳۰	۱۹۳۱	۱۹۳۲	۱۹۳۳	۱۹۳۴	۱۹۳۵
آسٹریلیا	۸۰٫۴	۶۷٫۳	۶۷٫۵	۶۱٫۰	۶۲٫۲	۶۱٫۰	۵۷٫۶	۵۸٫۵	۵۵٫۶	۵۷٫۸	۵۴٫۲	۵۰٫۴	۴۸٫۵	۴۵٫۷	۴۴٫۱	۴۳٫۵	۴۲٫۵
نیوزی لینڈ	۷۲٫۶	۷۱٫۴	۶۴٫۸	۶۴٫۱	۶۲٫۲	۵۶٫۷	۵۱٫۴	۵۳٫۸	۴۸٫۶	۵۰٫۲	۴۵٫۶	۴۵٫۵	۴۲٫۷	۴۲٫۲	۴۱٫۶	۴۲٫۰	۳۸٫۸

آسٹریلیزیا

شرح اموات فی ربع سال

سالانہ شرح مرض فی لاکھ آبادی					سنہ ۱۹۳۳ء				سنہ ۱۹۳۴ء				سنہ ۱۹۳۵ء			
مقام	۱۹۳۲ء	۱۹۳۳ء	۱۹۳۴ء	۱۹۳۵ء	اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم
ایڈیلیڈ	۵۵٫۳	۵۸٫۹	۵۷٫۴	۵۱٫۱	۴۸	۴۰	۴۲	۵۴	۳۷	۶۱	۳۸	۴۴	۳۷	۴۲	۴۰	۴۲
	۹٫۰	۷٫۷	۶٫۷	۵٫۷	۸	۵	۴	۷	۵	۸	۲	۶	۵	۳	۷	۳
آکلینڈ	۵۴٫۸	۳۷٫۰	۳۶٫۱	۴۳٫۱	۳۲	۱۳	۲۱	۱۲	۱۷	۲۴	۱۸	۱۷	۲۲	۲۵	۱۷	۲۳
	۹٫۲	۱۲٫۸	۸٫۵	۷٫۶	۴	۴	۶	۱۳	۹	۳	۲	۴	۳	۳	۷	۰
برزبین	۴۰٫۲	۴۱٫۷	۴۵٫۵	۴۲٫۵	۳۳	۳۳	۳۰	۲۹	۳۲	۴۵	۲۸	۳۳	۴۷	۳۰	۲۷	۲۶
	۳٫۸	۲٫۷	۴٫۰	۲٫۶	۲	۳	۳	۰	۲	۳	۳	۴	۱	۲	۲	۳
کرائسٹ چرچ	۲۵٫۶	۴۲٫۳	۳۳٫۶	۴۲٫۴	۱۱	۱۲	۲۰	۱۲	۱۰	۱۱	۹	۱۴	۱۲	۱۸	۱۵	۱۱
	۹٫۳	۱۱٫۵	۱۴٫۵	۱۰٫۶	۴	۳	۵	۳	۴	۴	۶	۵	۳	۵	۳	۳
ملبورن	۵۰٫۵	۴۷٫۲	۴۷٫۱	۴۸٫۷	۱۰۳	۱۳۱	۱۲۰	۱۱۶	۱۰۵	۱۳۰	۱۲۶	۱۰۹	۱۱۲	۱۲۴	۱۲۰	۱۳۱
	۸٫۵	۷٫۷	۸٫۲	۶٫۹	۲۷	۱۴	۱۹	۱۷	۱۹	۱۸	۲۱	۲۴	۲۷	۱۱	۱۲	۱۹
پرتھ	۴۸٫۷	۴۶٫۸	۵۵٫۵	۴۹٫۰	۲۴	۲۹	۲۳	۲۱	۲۴	۳۶	۳۳	۲۴	۳۳	۲۱	۳۰	۱۹
	۴٫۸	۲٫۹	۶٫۲	۴٫۳	۰	۲	۲	۲	۳	۱	۷	۲	۲	۲	۴	۱
سڈنی	۴۹٫۰	۴۶٫۸	۴۴٫۳	۴۴٫۷	۱۴۱	۱۳۷	۱۶۳	۱۲۷	۱۲۶	۱۵۳	۱۵۹	۱۱۳	۱۲۲	۱۵۲	۱۵۹	۱۲۸
	۴٫۶	۴٫۸	۴٫۳	۳٫۵	۱۱	۱۴	۱۶	۸	۱۲	۸	۱۶	۱۷	۸	۱۱	۱۲	۱۳
ولنگٹن	۳۷٫۴	۴۰٫۶	۳۵٫۶	۴۵٫۴	۱۴	۱۶	۱۵	۱۴	۱۷	۱۱	۱۷	۱۳	۱۱	۱۹	۱۶	۲۱
	۱۰٫۴	۸٫۳	۶٫۸	۶٫۱	۳	۵	۲	۲	۲	۳	۴	۱	۰	۲	۲	۵

نوٹ:- غیر خط کشیدہ ہندسے صرف آلات تنفس کی دق کو ظاہر کرتے ہیں۔ خط کشیدہ ہندسے عام دق کو ظاہر کرتے ہیں۔

فین لینڈ میں سِل و دِق کے خلاف تیس (۳۰) سالہ جہاد پر ایک نظر

از ڈاکٹر سیویری سیو ونن ایم۔ ڈی سکریٹری فنش نیشنل انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی

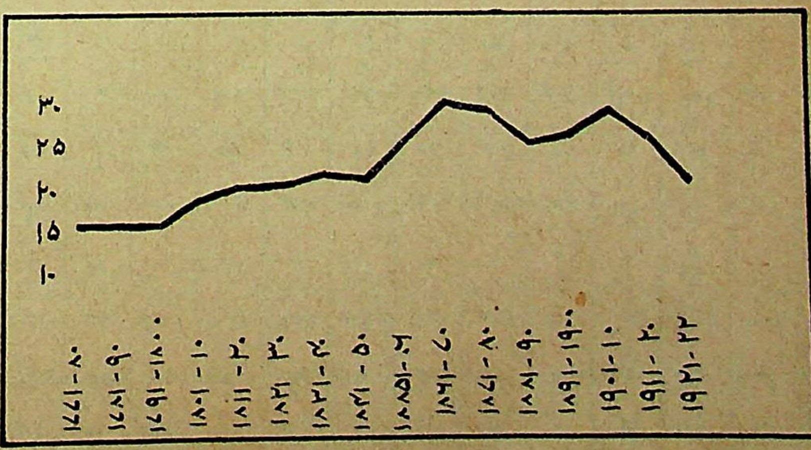
"فین لینڈ جس کا نام قومی زبان میں سوئی ہی شورائیہ روس کے شمال مغرب میں ایک جدید جمہوریہ ہی جو جنگ یورپ کے اختتام پر معرض وجود میں آئی ہی۔ اس کا رقبہ تین لاکھ اٹھاسی ہزار دو سو سترہ مربع کلو میٹر ہی جس میں ساٹھ ہزار مربع کلو میٹر جھیلوں پر مشتمل ہے۔ باشندے مشرقی بالٹک نسل کے ہیں جن میں کسی قدر نارڈک عنصر بھی شامل ہی۔ آبادی ہمارے ہندوستان کی طرح زیادہ تر زراعت پیشہ ہی۔ صرف اکیس فیصدی باشندے شہروں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ فین لینڈ کا پایہ تخت اور سب سے بڑا شہر ہلسنکی (سوئڈن کی زبان ہلسنگفورس) ہے جسکی آبادی دو لاکھ ستر ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ ملک میں معیشت کے اہم ترین وسائل زراعت اور مویشیوں کی پرورش ہیں کچھ عرصہ سے کاغذ سازی کے متعدد کارخانے بھی قائم ہو گئے ہیں۔ چونکہ ملک میں جنگلوں کی کثرت ہی اس لئے یہاں سے دوسرے ممالک کو تعمیرات کے لئے لکڑی کثیر مقدار میں بھیجی جاتی ہے۔

فین لینڈ سنہ ۱۸۰۹ء میں سلطنت سوئڈن کا جزو لاینفک تھا اور یہاں کے ۱۰ فیصدی باشندوں کی زبان اب بھی سوئیڈش ہے اسکے بعد یہ ملک دولت روس کے زیر نگین ہو گیا جسکی گرفت سے اسے سنہ ۱۹۱۷ء میں انقلاب کے بعد نجات ملی۔

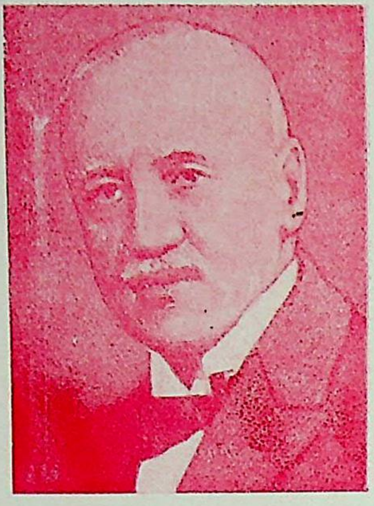
آب وہوا کی خرابی سے فین لینڈ یورپ میں تپ دق کی بدترین آماجگاہ رہا ہے، نصف صدی پیشتر تک یہاں دس ہزار باشندوں میں بالعموم تیس باشندے دق کے ہاتھوں موت سے ہم کنار ہوتے تھے۔ لیکن تقریباً تیس ۳۰ سال سے ملک نے پوری قوت سے دق و سل کے خلاف علم جہاد بلند کر رکھا ہی جسکی وجہ سے اب شرح اموات بہت کچھ کم ہو گئی ہے چونکہ ہز ایکسلنسی لیڈی لن لتھ گو نے انسانی ہمدردی کے جذبات سے متاثر ہو کر ہندوستان میں دِق کے خلاف ایک عظیم الشان مہم شروع کر رکھی ہے، اسلئے ان تدابیر اور کوششوں کا مطالعہ بھی فوائد سے خالی نہ ہوگا، جو فین لینڈ میں اس تباہ کن مرض کے انسداد کرنے کے لئے اختیار کی گئیں۔ چنانچہ فنش انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی کے سکرٹیری کے طویل مضمون سے ان کوششوں کا خلاصہ پیش کش ناظرین ہے"۔ "ہمدرد صحت"

فین لینڈ میں تپ دق کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ سنہ ۱۷۷۱ء سے جاری ہی خاصکر اسکے جنوب مغربی اور مغربی علاقے (خلیج بوتھنیا کے سواحل) تپ دق کی ترکتازیوں کا بدترین میدان رہے ہیں۔ قدیم رپورٹوں کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۷۸۰ تک دس سال کے اندر فی دس ہزار باشندوں میں سولہ باشندوں نے تپ دق کے ذریعہ داعی اجل کو لبیک کہا۔ سنہ ۱۸۶۰ء سے سنہ ۱۸۷۰ء تک یہ شرح اموات تیس فی دس ہزار تک پہونچ گئی

اسکے بعد ڈاکٹروں کی توجہ اس جانب مبذول ہوئی اور انکی کوششوں سے یہ ہولناک شرح اموات سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۲۹ء تک گھٹ کر بیس فیصدی رہ گئی۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں شرح اموات ۱۶٫۵ فی دس ہزار تھی۔ سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۹۲۹ء تک سل رئوی کے ذریعہ اتلاف جان کا اندازہ نقشہ ذیل سے کیا جا سکتا ہے۔



فین لینڈ میں سنہ ۱۷۷۱ء سے سنہ ۱۹۲۲ء تک سل رئوی کے ذریعہ اتلاف جان کی شرح فی دس ہزار۔



ڈاکٹر ایکسل فان بونس ڈورف فن لینڈ

Dr. Axel Von Bonsdorff, M.D., Vice-President of the Finnish National Anti-tuberculosis Association (Finland)



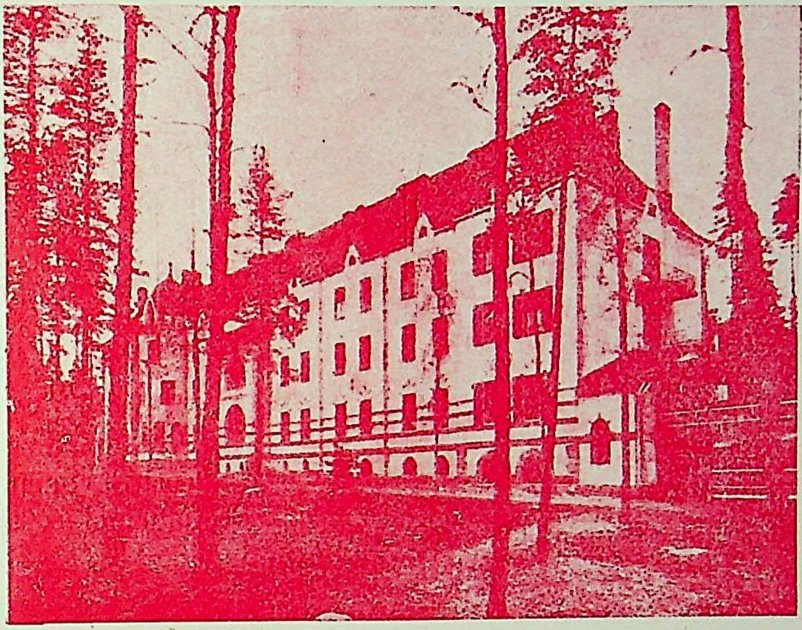
ڈاکٹر سیوری سوونن ایم - ڈی -
فن لینڈ کی اینٹی ٹیوبر کلوسس
ایسوسی ایشن کے موجودہ سکریٹری

Dr. Severi Savonen, M.D., Secretary since 1925.



دق کے سلسلہ کے کرسمس ٹکٹ جو فن لینڈ میں جاری کئے گئے ۱۹۲۶ سے ۱۹۳۷ تک

The Christmas Seals of Finland 1926-37.



نومیلا سینےٹوریم (فن لینڈ)
یہ فن لینڈ کی ابتدائی صحت گاہ ہے جو سنہ ۱۹۰۳ء قایم کی گئی ہے

Numela Sanatorium (Finland)
Founded in 1903.



تکر جو سینےٹوریم (فن لینڈ)
فن لینڈ کی یہ صحت گاہ بھی سنہ ۱۹۰۳ء میں قایم ہوئی اس میں
۱۴۶ مریضوں کے لئے انتظامات ہیں

Takaharju Sanatorium (Finland)
Founded in 1903. 146 beds.

سل کے ذریعہ مالی نقصانات

سل کے ذریعہ ملک کو جو مالی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں انکی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ لوگوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر ذاتی یا پبلک فنڈ سے جو روپیہ صرف کیا جاتا ہے انکی زندگیاں سل کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ جانیکی وجہ سے روپیہ کی واپسی نہیں ہوتی، اور دوسری یہ کہ لوگوں کے مبتلائے سل ہو جانیکی وجہ سے ان کے کام کی قوت میں فرق آجاتا ہے۔ ان دونوں صورتوں کے مطابق فین لینڈ کو ہر سال سل کی وجہ سے کم سے کم ایک ارب مارک (تقریباً پینتالیس لاکھ پونڈ) کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے +

فین لینڈ میں دق کے خلاف ابتدائی اقدام

جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے فین لینڈ میں دق کے متعلق تحقیقات کا سلسلہ تو ۱۷۷۱ء سے جاری تھا لیکن ۱۸۸۲ء میں جب رابرٹ کاخ نے دق کے جراثیم دریافت کئے تو اس سے علمِ طب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا، دوسرے ممالک کی طرح فین لینڈ کے ماہران طب کے لئے بھی تحقیقات کا ایک نیا دروازہ کھل گیا، اور ۱۸۸۹ء میں فین لینڈ کی میڈیکل سوسائٹی نے ہلسینکی میں ہولناک شرح اموات کے اسباب پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی اسی سال سوسائٹی کے جلسۂ عام میں ڈاکٹر رچرڈ سیبورس نے ایک رپورٹ پیش کی اور ملک میں مریضان دق کے لئے ایک پبلک سینے ٹوریم کے قیام کے مسئلہ پر پہلی مرتبہ بحث کی گئی۔

چند سال بعد فین لینڈ کی ایک دوسری بااثر میڈیکل ایسوسی ایشن نے جسکا نام "ڈوڈیسیم" تھا، سل و دق کے متعلق پوری سرگرمی سے تحقیقات شروع کی اور ۱۸۹۷ء میں اسکے ممبر ڈاکٹر کونراڈ رلینیڈر (ریٹرودارا) نے جو پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے پارلیمنٹ میں یہ تجویز پیش کی کہ حکومت فین لینڈ میں دق کے انسداد کے لئے کوئی مؤثر قدم اٹھائے۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں حکومت کی جانب سے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا گیا۔ دو سال کی مسلسل تحقیقات کے بعد سرکاری کمیشن نے ۱۹۰۰ء میں اپنی ضخیم رپورٹ پیش کی جس میں دق کے ذریعہ شرح اموات کے متعلق مفصل اعداد و شمار تھے۔ کمیشن کی بعض اہم تجاویز حسب ذیل تھیں

(۱) بچوں کو چھوت سے بچانے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار کی جائیں +

(۲) مدارس میں بچوں کی جسمانی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے +

(۳) مکانات حفظان صحت کے اصول کے مطابق تیار کئے جائیں اور صفائی کے قواعد لوگوں کے ذہن نشین کئے جائیں +

(۴) دق کے اسباب و علل اور اس سے محفوظ رہنے کی تدابیر کے متعلق لوگوں وسیع پیمانہ پر پروپیگنڈا کیا جائے۔

(۵) دو پبلک صحت گاہیں (سینے ٹوریم) خنازیر کے لئے اور ایک مدقوقوں کے لئے قائم کی جائے۔ مؤخر الذکر صحت گاہ صوبہ ایٹلا پوہجما میں قائم ہونی چاہیئے +

(۶) مریضان دق کے لئے نئی صحت گاہوں کے قیام میں حکومت پرائیویٹ اشخاص کی مالی امداد کرے +

اس میں شک نہیں کہ یہ تجاویز کئی حیثیتوں سے بہت اہم تھیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان سے کوئی عملی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا۔ تاہم فین لینڈ کی مندرجہ بالا دونوں میڈیکل سوسائیٹیوں نے اپنی تحقیقات اور سرگرمیوں کا سلسلہ برابر جاری رکھا، اور بالآخر انہیں کی کوششوں سے یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء میں تاکاہرجو میں پہلی صحت گاہ کا قیام عمل میں آیا اور اسکے بعد ہی ۲۱ نومبر ۱۹۰۳ء کو نمیلا میں دوسری صحت گاہ قائم ہوئی۔ ہاں اس سے پہلے ۱۹۰۱ء میں ایک مقامی انجمن نے شہر ہانکو کے قریب قصبہ ہوگسانڈ میں ایک عارضی صحت گاہ قائم کر رکھی تھی۔ جہاں ہڈیوں کی دق (سل عظمی) اور خنازیر میں مبتلا بچوں کا علاج کیا جاتا تھا +

دق کے دو نئے اداروں کا قیام

دق کے انسداد کے لئے فین لینڈ میں جو کوششیں عرصہ سے جاری تھیں انکی تاریخ میں ۱۹۰۷ء سے ایک نئے باب کا اضافہ ہوا اور ملک میں اس موذی مرض کا مقابلہ کرنے کیلئے حسب ذیل دو مستقل ادارے قائم کئے گئے:-

(۱) فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن +

(۲) غریب مریضان دق کے فائدہ کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی +

اخر الذکر کمیٹی ۱۹۲۹ء تک جداگانہ حیثیت سے کام کرتی رہی، اسکے بعد وہ فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن میں مدغم ہو گئی +

فینش نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن

اس ایسوسی ایشن کے قیام کا سہرا ڈاکٹر رچرڈ سیورس کے سر ہے انہوں نے فینش میڈیکل سوسائٹی کے بیسویں جلسہ عام میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ ٹیوبر کلوسس کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک میں ایک مستقل ادارہ قائم کیا جائے، جلسہ نے فوراً انکی یہ تجویز منظور کرکے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کردی، ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء کو یہ ایسوسی ایشن منصہ شہود پر آئی۔ اسکے پہلے صدر ڈاکٹر رچرڈ سیورس (ڈائریکٹر جنرل گورنمنٹ میڈیکل بورڈ) منتخب ہوئے، جنہوں نے ۱۹۲۸ء تک مسلسل فرائض صدارت انجام دئے، اسکے بعد پروفیسر اکسلی کوسکی میز صدر منتخب ہوئے۔ انجمن کے پہلے نائب صدر ڈاکٹر جی، آر، ریڈیمان تھے جو ۱۹۲۷ء میں اپنی دفات تک اس منصب پر فائز رہے۔ انجمن کے موجودہ صدر پروفیسر اکسلی کوسکیمیز نائب صدر پروفیسر ایجیل فان بونسڈراف اور سکریٹری ڈاکٹر سیوری سیبودنن ہیں +

غریب مریضان دق کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی

سل و دق میں ہر سال ہزاروں اشخاص محض اسلئے مرتے ہیں کہ مالی مشکلات کی بنا پر اپنے علاج کا معقول انتظام نہیں کرسکتے فین لینڈ میں اس اہم مسئلہ کی جانب سب سے پہلے ایک مشہور پبلشر ورنر سودر سٹارم کی توجہ مبذول ہوئی اور انہوں نے ایک مضمون کے ذریعہ اہل ملک کے سامنے یہ تجویز پیش کی کہ مارچ ۱۹۰۷ء میں فن لینڈ کے پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر لوگ غریب مریضان دق کی امداد کے لئے فنڈ جمع کریں، تاکہ ایک پبلک سینے ٹوریم قائم کیا جاسکے۔ اہل ملک نے ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء کو جابجا جلسے منعقد کرکے اس تجویز کی تہ دل سے تائید کی اور فنڈ جمع کرنیکے لئے ایک کمیٹی بنادیگئی جس نے پارلیمنٹری انتخابات کے موقع پر تیس ہزار مارک (موجودہ شرح تبادلہ کے مطابق ڈیڑھ ہزار پونڈ) جمع کرلئے +

۹ جون ۱۹۰۷ء ہلسینکی کے معزز شہریوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مندرجہ بالا عارضی کمیٹی کو ایک مستقل ادارہ کی شکل میں تبدیل کردیا جائے جسکے سولہ ارکان ہوں۔ ان ارکان میں آٹھ آدمی تو میڈیکل ایسوسی ایشن ڈوڈسیم کی جانب سے منتخب کئے جائیں اور آٹھ ٹمپرینس سوسائٹی کیطرف سے، اس جدید کمیٹی کے پہلے صدر پروفیسر تاوی لی ٹینن منتخب ہوئے جنہوں نے ۱۹۱۷ء تک فرائض صدارت انجام دئے، ان کے بعد اس منصب پر ڈاکٹر کے' ایف ہیر دیسالو فائز ہوئے +

اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کی ابتدائی سرگرمیاں

قدرتی طور پر نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کا پہلا کام یہ تھا کہ پروپیگنڈے کے ذریعہ لوگوں میں بیداری پیدا کی جائے۔ کئی ماہ کی مسلسل کوششوں اور درخواستوں کے بعد مقامی حکومت نے اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے پروپیگنڈے کے لئے صرف پندرہ سو مارک سالانہ کی حقیر امداد منظور کی، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ فین لینڈ کے غلام باشندوں کو تپ دق کے روز افزوں حملوں کے بچانے کے لئے دولت روس کے بجٹ میں اس سے زیادہ گنجائش نہ تھی۔ چونکہ حکومت سے کسی خاص مالی امداد کی امید نہ تھی۔ اسلئے پبلک نے جو چند برسوں کے اندر مندرجہ بالا اداروں کے قابل قدر کارناموں سے خوب واقف ہوچکی تھی، ان کا بار کفالت خود ہی برداشت کرنیکا تصفیہ کرلیا، چنانچہ ملک کے گوشہ گوشہ میں نیشنل اینٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن کے لئے چندے فراہم ہونے لگے۔ ارنسٹ اور میگنس ڈاہلسٹارم دو بھائیوں نے ایک لاکھ مارک (تقریباً پانچ ہزار پونڈ) کی رقم پیش کی جو اسوقت کی ضرورتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بیش قرار کہی جاسکتی ہے۔ اس سے اپنے مفید مقاصد کو کامیاب بنانے کے لئے ایسوسی ایشن کو بہت امداد ملی۔ اور اس نے سب سے پہلے صوبہ پوہجنما کے ضلع کرونوبی میں جو دق کا اہم ترین مرکز تھا، ڈاکٹر کانسٹنٹین ٹنبرگ کی زیر قیادت اپنی سرگرمیاں معقول پیمانہ پر شروع کردیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علاقہ کے ایک ایک باشندے کا معائنہ کیا کہ اسکے جسم میں دق کے جراثیم کی کارفرمائیاں کس حد تک موجود ہیں۔ اسی دوران میں کرونوبی میں ایک چھوٹی سی صحت گاہ بھی قائم کی گئی جہاں صرف یہی نہیں کہ مریضوں کو رکھ کر ان کا علاج کیا جاتا تھا بلکہ جو مریض یہاں رہ کر علاج کرنا نہیں چاہتے تھے، اس صحت گاہ کی نرسیں ان کے مکانوں پر جاکر انکی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں علاج کے صحیح طریقے بتاتی تھیں تاکہ وہ اپنے مکانوں میں رہتے ہوئے صحت گاہ کے فوائد کافی حد تک حاصل کرسکیں +

ایسوسی ایشن کو کرونوبی میں اس قدر کامیابی حاصل ہوئی کہ اس نے دوسرے مقامات پر بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی صحت گاہیں قائم کیں اور ۱۹۱۳ء میں حربہ کا پہلا مرکزی ہسپتال قائم کیا گیا جہاں سے کئی اضلاع کی صحت گاہوں کی نگرانی کی جاتی تھی +

صوبہ یوسیما کے وسطی حصہ میں اپنا نظام قائم کرلینے کے بعد نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن جنوبی حصہ کا رُخ کیا اور وہاں ضلع تیوا کو اپنی جد و جہد کا پہلا مستقر قرار دیا۔ یہاں بھی ہر باشندے کا معائنہ کرنیکے بعد ایک چھوٹی سی صحت گاہ قائم کی گئی، جسکے انچارج خود ایسوسی ایشن کے موجودہ سکریٹری ڈاکٹر سیوری سیوونن تھے، تھوڑے ہی عرصہ کے بعد تیوا کو بھی کروونبی کی طرح اہمیت حاصل ہوگئی اور یہاں دیہات کے مریض کثیر تعداد میں آنے لگے غریب مریضان دق کے لئے فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی بدستور مصروف عمل رہی۔ اس نے کئی کئی چھوٹی چھوٹی صحت گاہوں کے قیام میں مدد کی، اور بعض مقامات پر اپنی جانب سے شفاخانے بھی کھولے۔ پارلیمنٹری انتخابات کے علاوہ کمیٹی مے ڈے (یوم مزدوران) کے موقع پر بھی چندہ جمع کرتی تھی، اسکے علاوہ لاٹری، پوسٹ کارڈوں اور خطوط کی مہروں کی فروخت سے بھی فنڈ فراہم کرتی تھی +

فین لینڈ کی سرگرمیاں آزادی کے بعد

زمانہ محکومی میں دق و سل کے خلاف فین لینڈ کی سرگرمیاں بہت محدود رہیں، اسکی وجہ یہ تھی کہ کام کرنے والوں کو غیر حکومت سے کوئی خاص مالی امداد نہیں ملتی تھی، اور ان کی کوششوں کا سارا انحصار پبلک کی امداد پر تھا۔ جیساکہ اوپر بتایا گیا ہے۔ حکومت روس اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن اور فنڈ فراہم کرنے والی والی کمیٹی کو صرف پانچ پانچ سو مارک (تقریباً ۲۰ پونڈ) سالانہ امداد دیتی تھی، اور ایک مرتبہ جب لوگوں میں سرگرمی زیادہ بڑھی تو اس نے ۱۹۱۲ء میں انتہائی "فیاضی" سے کام لے کر ان دونوں اداروں کو بیس بیس ہزار مارک دئے تھے۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں جب فین لینڈ نے روس کی گرفت سے نجات حاصل کی تو اسکی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ ابتدا میں چند سال جنگ کے بعد کی بدنظمیوں کی اصلاح اور جدید نظام حکومت کے قیام میں صرف ہوئے۔ اسکے بعد پارلیمنٹ، حکومت، اور میونسپلٹیوں نے سب سے پہلے تپ دق کے انسداد کی جانب توجہ مبذول کی +

کمیشن کا تقرر

۱۹۲۲ء میں فین لینڈ کی آزاد قومی حکومت نے ملک میں دق کی ترقی کے اسباب اور لوگوں کو اس مرض سے نجات دلانے کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جس نے بہت وسیع پیمانہ پر تحقیقات کرکے دو سال بعد اپنی مفصل رپورٹ پیش کی، آزاد قومی حکومت کے اس پہلے کمیشن نے جو سفارشیں کی تھیں ان میں سے بیشتر تجاویز کو عملی جامہ پہنا دیا +

۱۹۲۷ء میں حکومت نے تپ دق کے سلسلہ میں ایک اور کمیشن مقرر کیا جس نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو تپ دق کے متعلق ایک مستقل قانون بنانا چاہیئے +

دق کے متعلق حکومت فین لینڈ کا قانون

۱۹۲۸ء میں حکومت فین لینڈ نے مندرجہ بالا کمیشن کی سفارشات کے مطابق تپ دق کے انسداد کے سلسلہ میں ایک قانون منظور کیا جسکی بعض اہم دفعات درج ذیل ہیں +

(۱) ملک کو دق کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے ایک مستقل بورڈ آف ہیلتھ قائم کیا جائے +

(۲) ڈاکٹروں اور نرسوں کا فرض ہے کہ جب کوئی شخص تپ دق میں مبتلا ہو تو وہ اس کی اطلاع بورڈ آف ہیلتھ کو کردیں +

(۳) بورڈ آف ہیلتھ کا فرض ہے کہ وہ صفائی کے فوائد لوگوں کے ذہن نشین کرے اور جس مکان میں تپ دق کا کوئی مریض مرے۔ اسے جراثیم کش دواؤں سے صاف کرے +

(۴) بورڈ آف ہیلتھ کو جب معلوم ہو کہ تپ دق کے کسی مریض کی علالت قرب وجوار کے لوگوں کے لئے باعث خطر ثابت ہوگی تو اس کا فرض ہے کہ چھوت کے اثرات کو روکنے کی پوری کوشش کرے، اور مریض کو اسکے مکان سے ہٹا کر کسی سرکاری ہسپتال میں داخل کرے +

(۵) مریض نے جو کپڑے اور برتن وغیرہ استعمال کئے ہوں وہ اسکے مرنیکے بعد تلف کردیئے جائیں۔ مرنے والے کے ورثا نہ تو ایسی چیزوں کو خود استعمال کریں۔ اور نہ فروخت کریں +

(۶) بورڈ آف ہیلتھ کم سن بچوں کا برابر معائنہ کرتا ہے اور جب اسے معلوم ہو کہ کسی بچے پر تپ دق کا ابتدائی حملہ ہوگیا ہے یا حملہ کا امکان ہے تو وہ اسے گھر کے دوسرے بچوں سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کرے +

ایسوسی ایشن کا پروپگنڈا

فینش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے اپنی مبارک کوششوں کی ابتدا لیکچروں کے ذریعہ کی تھی

اسکے ارکان تقریروں کے ذریعہ کو دق سے بچنے کی تدابیر بتاتے تھے اور موسم گرما کی چھٹیوں میں ایسوسی ایشن مذکور میڈیکل اسکولوں اور کالج کے طلبا کو دیہات میں دوروں پر بھیجتی تھی۔ گذشتہ دس سال سے وہ ریڈیو کے ذریعہ سے بھی پروپگنڈا کر رہی ہے۔ ابتدا میں ایسوسی ایشن کے پاس دو میجک لالٹینیں تھیں جن سے اُسے اپنے پروپیگنڈے میں بہت مدد ملی۔ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کے فنڈ میں جب کافی اضافہ ہوگیا تو اس نے رسائل وکتب کی اشاعت اور مفت تقسیم شروع کی۔ چنانچہ وہ اس وقت تک بچیس لاکھ سے زیادہ نسخے تقسیم کرچکی ہے۔ فنڈ فراہم کرنے والی کمیٹی کی جانب سے بھی متعدد پوسٹروں اور پمفلٹوں کی تقسیم عمل میں آئی +

۱۹۲۵ء سے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے رنگین اور باتصویر پوسٹروں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا جن میں سے بعض پوسٹر پچاس ہزار تک تعداد میں چھپوائے گئے۔ عام پمفلٹوں کے علاوہ ایسوسی ایشن مذکور نے تپ دق کے متعلق کئی ضخیم اور معرکتہ الآرا کتابیں شائع کیں جنھیں یورپ کے لٹریچر درجہ استناد حاصل ہے اور ایسوسی ایشن نے ۱۹۲۵ء سے ایک ماہوار میگزین شائع کررہی ہے جسکا نام "ٹیوبرکلوسیلٹی" (ٹیوبرکلوسس ریویو) ہے۔ یہ میگزین اس وقت بیس ہزار کی تعداد میں فنیش زبان میں اور تین ہزار سویڈش زبان میں چھاپا جاتا ہے۔ اور مقامی میونسپلٹیوں کے چیرمینوں۔ پارلیمنٹ کے ممبروں، ڈاکٹروں، پادریوں، ابتدائی جماعت کے مدرسوں، کلبوں، اسکولوں صحت گاہوں، شفاخانوں کیمسٹوں، سیونگ بنکوں، ڈاکخانوں دائیوں اور نرسوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے +

جلوس اور جلسے

رسائل، پوسٹروں اور کتابوں کی اشاعت کے علاوہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے جلوسوں اور جلسوں سے بھی کام لیا، اسکی جانب سے ہر سال مارچ کے مہینہ میں پہلے اتوار کو "ٹیوبرکلوسس ڈے" منایا جاتا ہے۔ اس دن تمام ملک میں جلوس نکلتے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں۔ گانوں اور ڈراموں کے ذریعہ لوگوں کو دق سے بچنے کی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔ فین لینڈ کی تمام ٹمپرنس سوسائٹیاں، نوجوانوں کے کلب اور دوسری سوشل انجمنیں ٹیوبرکلوسس ڈے کو کامیاب بنانے میں ایسوسی ایشن مذکور کے ساتھ کامل اشتراک عمل کرتی ہیں۔ اس دن فنش ریڈیو بھی ملک کے لئے ایک خاص پروگرام براڈکاسٹ کرتا ہے اور ریڈیو کا محکمہ دوسرے مواقع پر بھی اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کے ممبروں کی تقریریں براڈکاسٹ کرتا رہتا ہے +

فین لینڈ میں دق کے خلاف عام جلسوں کا سلسلہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ لیکن حصول آزادی کے بعد ان سرگرمیوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا ہے۔ جلسوں اور جلوسوں کے علاوہ ایسوسی ایشن کی جانب سے مختلف مقامات پر دق کے متعلق نمائشیں بھی منعقد کی جاتی ہیں ۱۹۳۲ء فین لینڈ کی بیمہ کمپنیوں نے بہت بڑے پیمانہ پر ایک نمائش کے انعقاد کے لئے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کو چھیاسی ہزار مارک پیش کئے تھے، اس کے علاوہ ایسوسی ایشن نے حکومت کی امداد سے ہیلسنکی میں تپ دق کے متعلق ایک مستقل عجائب خانہ بھی قائم کیا ہے۔ جہاں اعداد و شمار کے مکمل نقشوں کے علاوہ ایسی تصویریں بھی بتعداد کثیر فراہم کی گئی ہیں جن سے ترقی مرض کے اسباب لوگوں کے ذہن نشین ہوتے ہیں +

دق کی فلمیں

تقریباً پانچ برس سے اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن اپنے پروپیگنڈے میں فلموں سے بھی مدد لے رہی ہے سب سے پہلے اس نے ۱۹۳۳ء میں میٹا ٹیلویو کے ایک مشہور ناول کے پلاٹ پر دق وسل کے متعلق ایک فلم تیار کی۔ جو دو سال کے اندر ایک ہزار تین سو مقامات پر دکھائی گئی کہ اسے تین لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے دیکھا۔ اس فلم کی نمائش زیادہ تر دیہات میں کی گئی تھی اور اسے دق وسل کے متعلق یورپ کی بہترین فلموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حال میں ایسوسی ایشن نے جرمنی سے ایک نئی فلم منگوائی ہے +

فین لینڈ میں دق کے انسداد کی تدابیر

فنیش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۳ء میں کرونوبی اور ٹیوا میں اپنی کوششوں کی جو ابتدا کی تھی اس کا ذکر اوپر کیا جاچکا ہے، اب ان انسدادی تدابیر نے ایک عظیم الشان اور مستقل نظام کی شکل اختیار کرلی ہے +

شہروں میں دق کی انسدادی تدابیر کا اہم ترین مرکز دق کا شفاخانہ ہوتا ہے جسکے مصارف عام طور پر میونسپل کمیٹیاں برداشت کرتی ہیں اس قسم کا پہلا ہسپتال ۱۹۰۴ء میں بمقام ہلسنکی قائم کیا گیا تھا لیکن اس وقت وہ بالکل برائے نام تھا اور اسکی حیثیت صرف اس قدر تھی کہ میریا ہسپتال کا ایک کمرہ مریضان دق کے لئے علیحدہ کردیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد اس نام نہاد ہسپتال کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا، اس وقت اسکے مصارف

کا تخمینہ تیس لاکھ مارک سالانہ ہے۔ اور زیر تعمیر کمروں کے مکمل ہو جانے پر اس میں بیک وقت تین مریضان دق رہ سکیں گے +

ہلسینکی کے عظیم الشان اور مرکزی ہسپتال کے علاوہ اس وقت فین لینڈ کے تمام بڑے شہروں میں دق کے شفاخانے قائم ہیں جہاں پر مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے +

دیہات میں دق کے خلاف جہاد

دق کے ذریعہ اتلاف جان زیادہ تر دیہات میں ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں مریضوں کو علاج کے لئے سہولتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے حکومت کی امداد سے فین لینڈ کے دیہات میں بہت وسیع پیمانہ پر انسدادی سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں ایسوسی ایشن نے کام کی سہولت کے لئے دیہات کو ۲۳ مرکزی اضلاع میں تقسیم کر رکھا ہے اور دق کے ہر ضلع میں بارہ گاؤں اور قصبے شامل ہیں جن کی آبادی پچاس ہزار سے ایک لاکھ کے درمیان ہے۔ ہر ضلع میں ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک ڈاکٹر ملازم ہے جس کے ماتحت ہر گاؤں میں ایک تجربہ کار نرس کام کرتی ہے۔ بڑے قصبوں میں تین تین چار چار نرسیں مقرر ہیں جنہیں فین لینڈ کی زبان میں خواہران صحت کہا جاتا ہے۔ یہ نرسیں گاؤں گاؤں ایک ایک مکان کا معائنہ کرتی ہیں معمولی شکایات کی صورت میں تو نرسیں خود ہی دیکھ بھال کر لیتی ہیں۔ ورنہ اپنے سنٹر کے ڈاکٹر کو مطلع کر دیتی ہیں۔ اگر کوئی مریض زیادہ ناتوان ہو یا مالی مشکلات کی بنا پر مصارف سفر برداشت نہ کر سکتا ہو تو ڈاکٹر خود گاؤں میں جا کر مریض کا معائنہ کرتا ہے اور جو صورت بھی مناسب سمجھی جائے یا تو اس مریض کا علاج سنٹر کے ہسپتال میں ہوتا ہے یا اسے حکومت کے خرچ پر کسی پبلک صحت گاہ میں بھیجدیا جاتا ہے +

سال میں دو یا تین مرتبہ ڈاکٹر خود ہر گاؤں کا دورہ کر کے طبی معائنہ کرتا ہے اور اگر کسی شخص کا میلان ذرا بھی دق کی جانب ہو تو اسے حملۂ مرض سے بچانے کے لئے فوراً احتیاطی تدابیر شروع کر دی جاتی ہیں۔ معائنہ کے لئے ڈاکٹر کے پاس عکس ریز کا دستی آلہ ہوتا ہے، ہر گاؤں میں سلّین ڈیوبرکلین، کے انجکشنوں کا انتظام ہے اور صرف انسانوں ہی کی نہیں۔ بلکہ مویشیوں کی بھی خاص طور پر دیکھ بھال کی جاتی ہے +

جو لوگ مبتلائے دق ہوں انکے لئے نرسوں کو خاص قسم کے اُگالدانوں اور نئے کپڑوں اور برتنوں وغیرہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات مریضوں کے گھروں میں ہوا کی آمد و رفت کے لئے ایک خاص قسم کی کھڑکیاں بھی بنوانی پڑتی ہیں۔ بہت سے مریض مالی مشکلات کی بنا پر ان باتوں کا انتظام نہیں کر سکتے اور حکومت کے ذرائع بھی محدود ہیں۔ لہذا اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی کوششوں سے تقریباً چار سو گاؤں میں ایک ٹیوبرکلوسس کمیٹی بن گئی ہے جو اپنے گاؤں سے چندے اور عطیات جمع کرتی رہتی ہے۔ اس وقت تک دیہات کے اس مشترکہ فنڈ کی تعداد ساٹھ لاکھ مارک (تقریباً تین لاکھ پونڈ) سے متجاوز ہو گئی ہے اور اسے گاؤں کے مریضوں کی ضروریات پر صرف کیا جاتا ہے +

نرسوں کی ٹریننگ

اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے سب سے پہلے ۱۹۱۳ء میں نرسوں کی جانب توجہ مبذول کی تھی اور اسکے لئے ہلسینکی میں ایک چھوٹی سی درسگاہ قائم کی گئی تھی۔ جہاں نرسوں کو دق کا نظریہ بتایا جاتا تھا اور انہیں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ماہ تک ٹریننگ دی جاتی تھی۔ اس طرح ۱۹۱۷ء تک ۱۵۹ نرسوں نے ٹریننگ حاصل کی۔ اسکے بعد یہ درسگاہ ٹیوا میں منتقل ہو گئی اور اسکے کورس کی مدت بھی دو ماہ کر دی گئی۔ لیکن چند مصلحتوں کی بنا پر ۱۹۲۵ء میں اس درسگاہ کو پایۂ تخت ہلسینکی میں منتقل کرنا پڑا۔ اسکے بعد ۱۹۳۱ء میں حکومت کی جانب سے پبلک ہیلتھ نرسنگ اسکول کے نام سے معقول پیمانہ پر ایک درسگاہ قائم ہو گئی ہے جہاں دق کے سلسلہ میں نرسوں کو چھ ماہ تک ٹریننگ دی جاتی ہے۔ سرکاری اسکول کے علاوہ ایسوسی ایشن کی درسگاہ بدستور قائم ہے +

بچوں کو بچانے کی تدابیر

بچوں کو دق سے بچانے کا مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے اور حکومت فین لینڈ نے اس جانب بھی خاص توجہ مبذول کر رکھی ہے، قانون کی رو سے مریض بچوں کو دوسرے بچوں سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے لیکن ابھی ملک میں ایسے مکانات کی تعداد کم ہے جہاں مریض بچوں کو رکھ کر ان کا علاج کیا جا سکے۔ ۱۹۳۶ء میں اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن نے قصبہ ٹمپیر میں ایک ایسا مکان بنوایا ہے، جہاں نوزائیدہ بچوں کو جنکی مائیں دق میں مبتلا ہوں نرسوں کی نگرانی میں پرورش کیا جاتا ہے +

ایسوسی ایشن کی آمدنی

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے جس زمانہ میں فین لینڈ سلطنت روس کے زیر نگین تھا اُسے دق کے انسداد کے کوششوں کے لئے صرف پانچ ہزار مارک سالانہ حکومت دیتی تھی لیکن حصول آزادی کے بعد حکومت کی امداد میں برابر اضافہ ہوتا گیا۔ سال گذشتہ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی کو اپنی قابل قدر سرگرمیوں کے لئے حکومت نے ۶۹ لاکھ ۳۰ ہزار مارک دیئے تھے

اسکے علاوہ ایسوسی ایشن مذکور کے ممبروں کے چندے، عام عطیات اور کرسمس کے ٹکٹوں اور ٹیلیگرام کے رنگین فارموں سے ہر سال کافی رقم حاصل کرتی ہی جو ڈاکٹروں اور نرسوں کی تنخواہوں، مریضوں کی ضروریات اور صحت گاہوں کی نگہداشت پر صرف کی جاتی ہے۔ چنانچہ اسوقت ایسوسی ایشن کے مصارف کی مجموعی میزان ایک کروڑ چھیاسی لاکھ مارک سے زیادہ ہے +

حکومت کے مصارف ۱۹۱۶ء میں جب کہ فن لینڈ نے آزادی حاصل کی انسداد دق کے سلسلہ میں حکومت کے مصارف کی مجموعی میزان صرف دو لاکھ مارک تھی۔ لیکن اسکے بعد سے بجٹ میں برابر اضافہ ہوتا گیا ہے۔ اس وقت حکومت اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کی بیش قرار امداد کے علاوہ اپنی قائم کردہ صحت گاہوں کی نگہداشت پر تقریباً دو کروڑ مارک سالانہ صرف کرتی ہے اور وہ حصول آزادی کے بعد سے اس وقت تک مریضان دق کی امداد اور دوسری انسدادی کوششوں پر تقریباً تیس کروڑ مارک صرف کر چکی ہے +

آسٹریلیا میں دق کے انسداد کی تدابیر

از ڈاکٹر ایم۔ جی۔ ہوسس، ڈی، ایس، او۔ ایم، بی، ایس۔ ڈی، پی، ایچ۔ ڈائریکٹر کامن ویلتھ ڈیپارٹمنٹ آف ہیلتھ کینبرا (آسٹریلیا)

دولت مشترکہ آسٹریلیا حسب ذیل ریاستوں پر مشتمل ہے:۔

(۱) نیو ساؤتھ ویلس (۲) وکٹوریہ (۳) کوئینس لینڈ (۴) جنوبی آسٹریلیا (۵) مغربی آسٹریلیا اور (۶) ٹسمانیہ۔ ان میں دق کی بدترین آماجگاہ ٹسمانیہ ہی، اور اسکے بعد مغربی آسٹریلیا کا درجہ ہی۔ یوں تو آسٹریلیا میں دق کے انسداد کی سرگرمیوں کا سلسلہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہی لیکن حکومت کی خاص توجہ ۱۹۲۲ء سے مبذول ہوئی۔ انسدادی کوششوں کو سب سے زیادہ کامیابی کوئینس لینڈ میں حاصل ہوئی ہے جہاں شرح اموات جو ۸۹-۱۸۸۵ء میں ۴ء۶۳ فی دس ہزار تھی ۳۶-۱۹۳۵ء میں صرف ۳ء۲ فی دس ہزار رہ گئی اور دق کی یہ شرح اموات غالباً دنیا بھر میں سب سے کم ہی ٹسمانیہ کی موجودہ شرح اموات ۴ء۱۰ فی دس ہزار ہے +

آسٹریلیا کی مختلف ریاستوں میں استیصال دق کے لئے جو کوششیں کی گئیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہی:۔

(۱) نیو ساؤتھ ویلس نیو ساؤتھ ویلس میں دق کی موجودہ شرح اموات ۵ء۳ فی دس ہزار ہے۔ یہاں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو صرف سل ریوی (پھیپھڑے کی دق) کے مریضوں کی اطلاع دینا قانوناً ضروری ہے، استیصال دق کے لئے حکومت کی جانب سے ایک مستقل بورڈ بنا دیا گیا ہے جسکا صدر ڈائریکٹر جنرل آف ہیلتھ ہے۔ اس بورڈ کے علاوہ آسٹریلیا کی ریڈ کراس سوسائٹی بھی مفید خدمات انجام دیرہی ہے ریاست میں تپ دق کے متعلق تمام ادارے اس بورڈ کے ماتحت ہیں جس کے بعض فرائض حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مریضوں کو کسی خاص انسٹی ٹیوشن میں داخل کرنا، یا انہیں کسی ایک انسٹی ٹیوشن سے دوسری انسٹی ٹیوشن میں منتقل کرنا +

(۲) لوگوں کے مکانات اور کارخانوں کی حالت کا معائنہ +

(۳) علاج سے مریضان دق کی صحت یابی کے بعد ان کی نگرانی اور اعادۂ مرض کے خطرہ کو روکنے کی تدابیر +

(۴) دق کے متعلق ضروری اعداد و شمار مرتب کرنا +

(۵) پبلک میں پروپیگنڈا اور انہیں دق کے اسباب اور اس سے بچنے کی تدابیر بتانا +

ریاست میں دق کے چار شفاخانے قائم ہیں جنہیں حکومت سے سالانہ امداد ملتی ہے ہر ہسپتال میں ایک ریزیڈنٹ آفیسر رہتا ہی جسکے ماتحت متعدد تربیت یافتہ قابلائیں (ٹرینڈ نرسز) کام کرتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً ایک آنریری میڈیکل آفیسر بھی مریضوں کا معائنہ کرتا رہتا ہی +

دق کے دواخانوں کا اسٹاف صرف شفاخانہ ہی میں مریضوں کا علاج نہیں بلکہ لوگوں کے گھروں پر جا کر بھی ان کا معائنہ کرتا رہتا ہی

ریاست میں مریضان دق کے لئے پانچ صحت گاہیں ہیں، جن میں سے ایک "کوئین وکٹوریہ ہوم" مقرر عورتوں کے لئے مخصوص ہے رائل الکزنڈرا ہاسپٹل کے نام سے ایک شفاخانہ بچوں کے لئے بھی قائم ہے۔ صحت گاہوں میں صرف وہی لوگ داخل کئے جاتے ہیں جن کا مرض

قابل علاج ہو۔ اسکے لئے مریضوں کے تھوک اور بلغم کے معائنہ کے علاوہ عکس ریز کے ذریعہ انکے پھیپھڑوں کا معائنہ بھی کیا جاتا ہے +

(۲) وکٹوریہ ریاست وکٹوریہ میں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو ہر قسم کے سل و دق کی اطلاع دینی ضروری ہے، جب کسی شخص کے متعلق یہ معلوم ہوجائے کہ اس پر دق کا حملہ ہوگیا ہے تو میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ اس کی اسی طرح نگرانی کرتا ہے جس طرح پولیس مشتبہ لوگوں کی جانچ کرتی ہے۔ یہانتک کہ وہ میڈیکل آفیسر کو اطلاع دیئے بغیر ایک محلہ سے دوسرے محلہ میں، یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں سکونت اختیار نہیں کرسکتا۔ ۱۹۲۶ء سے دق کے متعلق تمام انسدادی سرگرمیاں ایک ڈائرکٹر آف ٹیوبرکلوسس کے ماتحت کردی گئی ہیں۔ جو گورنمنٹ کے محکمہ حفظان صحت کا ایک افسر ہے۔ شفاخانوں اور صحت گاہوں کے قیام کے علاوہ وکٹوریہ میں استیصال دق کے لئے حسب ذیل لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے:۔

(۱) پبلک کو مرض کے متعلق ضروری معلومات بہم پہونچانا +

(۲) ابتدائی مدارس کے بچوں کی خاص طور پر نگرانی +

(۳) مکانات کا معائنہ اور انکی صفائی +

(۴) ہیلتھ وزیٹروں کی جانب سے لوگوں کا باقاعدہ معائنہ انکے گھروں پر +

مریضان دق کو اپنے گھروں پر رہ کر علاج کی اجازت ہے۔ لیکن جن کا مرض زیادہ بڑھ جائے، یا جو مالی مشکلات کی بنا پر پرائیویٹ ڈاکٹروں سے رجوع نہ کرسکتے ہوں انکے لئے سرکاری ہسپتالوں میں داخل ہونا ضروری ہے۔ ملبورن میں حکومت کی جانب سے دق کا مرکزی ہسپتال قائم ہے جس میں عکس ریز اور بالائے بنفشی شعاعوں کے آلات کا انتظام ہے۔ اسکے علاوہ شفاخانے اور چھ صحت گاہیں ہیں۔ گریئول سینے ٹوریم عورتوں کے لئے مخصوص ہے، اس میں بیک نوٹے خواتین رہ سکتی ہیں +

(۳) کوئینس لینڈ کوئینس لینڈ میں حکومت کے محکمہ حفظان صحت کو صرف پھیپھڑے کی سل کے مریضوں کی اطلاع دینی ضروری ہے، یہاں دوسری ریاستوں کے برخلاف مریضان دق کی زیادہ نگرانی نہیں کی جاتی۔ کیونکہ یہاں شرح اموات بہت کم ہے، تاہم حکومت کی جانب سے برسبین میں دق کا ایک ہسپتال قائم ہے، جہاں بیک وقت ساٹھ مریض رکھے جاسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دو صحتگاہیں ہیں عورتوں کے لئے کوئی علیحدہ صحت گاہ نہیں ہے +

(۴) جنوبی آسٹریلیا یہاں ہیلتھ ایکٹ کے ماتحت سنٹرل اور لوکل بورڈس آف ہیلتھ کے اختیارات محدود ہیں، کسی مریض کو اسکی مرضی کے خلاف دق کے ہسپتال میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ بورڈ آف ہیلتھ کی جانب سے مکانات اور لوگوں کا معائنہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں دق کے مریضوں کا سب سے بڑا ہسپتال ایڈلیڈ میں ہے جہاں بیک وقت ۳۴ مرد اور تیس عورتیں رہ سکتی ہیں، اسکے علاوہ دو صحت گاہیں ہیں۔ گورنمنٹ سینے ٹوریم بڈفورڈ پارک میں اس وقت تک صرف مرد داخل کئے جاتے ہیں۔ لیکن سال آئندہ نئے کمروں کی تعمیر کے بعد عورتوں کا داخلہ بھی شروع ہوجائیگا +

(۵) مغربی آسٹریلیا اس ریاست میں محکمہ حفظان صحت کو گلے اور پھیپھڑونکی دق کے تمام مریضوں کی اطلاع دی جاتی ہے، دق کے متعلق تمام سرگرمیوں کا انچارج کمشنر آف ہیلتھ ہے۔ مغربی آسٹریلیا میں واٹرلو واحد صحت گاہ ہے جس میں اکیسو نوے مرد اور اکیسو دس عورتوں کے لئے گنجائش ہے، اسکے تمام مصارف حکومت برداشت کرتی ہے، اور یہ میڈیکل ڈپارٹمنٹ کے ماتحت ہے۔ اسکے علاوہ محکمہ حفظان صحت کے معمل کیمیاوی (لیبوریٹری) میں مریضوں کے تھوک اور بلغم وغیرہ کا معائنہ مفت کیا جاتا ہے +

(۶) ٹسمانیہ ٹسمانیہ میں ہیلتھ ایکٹ کی رو سے ڈائرکٹر آف ہیلتھ کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ اسے ہر قسم کی سل و دق کی اطلاع دی جانی ضروری ہے، لیکن اس قاعدہ پر سختی سے عمل نہیں کیا جاتا ہے، اور حکومت کو کسی مریض کی اطلاع اسوقت ہوتی ہے جبکہ مرض بڑھ چکا ہوتا ہے + جب کوئی مریض مرجائے یا کسی ہسپتال میں منتقل کردیا جائے تو مقامی حکام اُسکے مکان کو جراثیم کش ادویہ سے صاف کرتے ہیں اور اسکے کپڑوں کو جلادیا جاتا ہے۔ ہوبرٹ جنرل ہسپتال میں دق کے ایک کلینک کا حال میں افتتاح ہوا ہے، جو ہفتہ میں صرف ایکدن کام کرتی ہے۔ ہوبرٹ کے قریب نیوٹاؤن میں ایک بڑی صحت گاہ ہے جس کے نصف مصارف حکومت برداشت کرتی ہے۔ اس میں ۸۷ مریضوں کے لئے گنجائش ہے۔ لیکن روزانہ اوسط بالعموم ۴۴ رہتا ہے۔ ڈائرکٹر آف ہیلتھ کا ماتحت عملہ برابر لوگوں کے مکانات کا معائنہ کرتا رہتا ہے مریضوں

کی دیکھ بھال اور لوگوں کو دق سے بچنے کی تدابیر بتانے کے لئے نرسوں کا اسٹاف بھی معقول ہے +

استیصال دق کے لئے زیر غور تجاویز

مندرجہ بالا انتظامات کے علاوہ حکومت کے پیش نظر اور بھی تجاویز ہیں جن پر ابھی غور ہو رہا ہے، اور ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں

(۱) ملک کی ہر تیس لاکھ آبادی پر بڑے شہروں میں دق کے ایک اعلیٰ درجہ کے کلینک کا قیام +

(۲) نرسوں کی زیادہ تعداد میں تعلیم و تربیت +

(۳) تمام ریاستوں میں یہ قانون کہ ہر قسم کی سل و دق کی اطلاع حکومت کے حفظان صحت کو دی جائے +

(۴) مریضان دق کو ان کے مکانوں سے سرکاری شفاخانوں اور صحت گاہوں میں حکماً منتقل کر دینا +

(۵) غریب مریضان دق کی اور انکے متعلقین کی مالی امداد +

(۶) دق کی ڈسپنسریوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ +

(۷) دیہات میں نئے شفاخانوں کا قیام

(۸) صحت گاہوں کی موجودہ عمارتوں میں اضافے اور عورتوں اور مردوں کو علیحدہ رکھنے کے انتظامات

(۹) تمام صحت گاہوں میں عکس ریز کے جدید ترین آلات اور تشخیص کے لئے ایک مستقل معمل کیمیاوی کا قیام

(۱۰) صحت گاہوں میں موجودہ غذا (جس میں پروٹین اور چربی کے اجزا زیادہ ہوتے ہیں) کی اصلاح +

(۱۱) وسیع پیمانہ پر پبلک پروپیگنڈا +

(۱۲) پوسٹ گریجویٹ تعلیم اور پبلک ہیلتھ کا ڈپلومہ +

(۱۳) ریسرچ کے جدید انتظامات +

(۱۴) مویشیوں کے انجکشن

سوئیڈن میں دق کی استیصال کی جدّوجہد

از ڈاکٹر گستاف نینڈر - ایم - ڈی جنرل سکریٹری سوئیڈش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن، اسٹاکہوم

سوئیڈن میں مریضان دق کی عملی امداد کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے شروع ہوا، اس سال ملک میں ہز مجسٹی شاہ آسکر ثانی کے تخت نشین ہونے کی سلور جوبلی منائی گئی، اور رعایائے اظہار مسرت کے طور پر بائیس لاکھ کرون (سوئیڈن کا نقرئی سکہ جس کی قیمت موجودہ شرح مبادلہ کے مطابق ایک شلنگ ڈیڑھ پنس ہے۔ ہمدرد صحت) اپنے ہردلعزیز تاجدار کی خدمت میں نذر کئے۔ بادشاہ نے مریضان دق کے لئے صحت گاہوں کے قیام کی غرض سے یہ رقم قوم ہی کو عطا کر دی۔ چنانچہ سوئیڈن میں ابتدائی صحت گاہوں کا وجود اسی عطیہ شاہی کا رہین منت ہے۔

اسکے بعد سوئیڈن کی پارلیمنٹ نے ۱۹۰۸ء اور ۱۹۰۹ء میں مریضان دق کے لئے نئی صحت گاہوں اور نرسنگ ہاؤسوں کے لئے قوانین مرتب کئے اور ان کے لئے سرکاری امداد منظور کی۔

اس وقت سوئیڈن میں دق کی صحت گاہوں اور مرکزی ہسپتالوں کی تعداد ایک سو پینتیس ہے جن میں مجموعی طور پر دس ہزار مریضوں کے قیام و علاج کا انتظام ہے، یہ ادارے حسب ذیل تین اقسام میں منقسم ہیں:-

(۱) جوبلی فنڈ سینے ٹوریم:- جن میں ابتدائی درجہ کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے +

(۲) ٹیوبرکلوسس ہسپتال اور ٹیوبرکلوسس کا تیج ہسپتال، جو صوبجاتی کونسلوں اور مقامی ڈسٹرکٹ بورڈوں کی نگرانی میں

قائم ہیں اور جن میں ہر درجہ کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے +

(۳) سواحلی سینٹوریم :- یہ سوئیڈن کے ساحلی مقامات پر مختلف سوسائیٹیوں کی جانب سے قائم ہیں اور انہیں سرکاری امداد بھی ملتی ہے، ان صحت گاہوں میں زیادہ تر سل خطامی اور سل غدوی کا علاج ہوتا ہے +

ملک کے چند شمالی اضلاع کے شفاخانوں میں مریضوں کے قیام کا انتظام ابھی ضرور ناکافی ہے لیکن بقیہ تمام قطاع وحصص میں تمام انتظامات عملی طور پر مکمل اور طمانیت بخش ہیں، اور گذشتہ پچیس تیس سال کے اندر حکومت، صوبجاتی کونسلوں، ڈسٹرکٹ بورڈوں، پرائیویٹ انجمنوں اور مخیر اصحاب نے استیصال دق میں کافی انہماک اور فراخ حوصلگی سے حصہ لیا ہی +

سل ودق کے سلسلہ میں حفظ ماتقدم کی تمام تدابیر زیادہ تر ڈسپنسریاں انجام دیتی ہیں جو ملک کے ہر حصہ میں قائم ہیں اور جنکی مجموعی تعداد دوسو تیس کے قریب ہی۔ ان ڈسپنسریوں کے مصارف صوبہ جات کی کونسلیں اور مقامی ڈسٹرکٹ بورڈز برداشت کرتے ہیں، لیکن ۱۹۱۲ء سے انہیں سرکاری امداد بھی ملنے لگی ہے، یہ ڈسپنسریاں مرض دق کی نشوونما کے اسباب کا پتہ لگاتی ہیں، لوگوں کے مکانات کی صفائی کا خیال رکھتی ہیں اور بچوں کو مرض کے ابتدائی حملوں سے محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہیں بعض حالات میں ان ڈسپنسریوں کی جانب سے مریضان دق اور ان کے متعلقین کی مالی امداد بھی کی جاتی ہی۔ جون ۱۹۳۵ء میں میڈیکل بورڈ نے ان ڈسپنسریوں کی ازسرنو تنظیم کے لئے ایک رپورٹ بھی حکومت میں پیش کی ہی جس میں ایک خاص تجویز یہ ہی کہ ان چھوٹے چھوٹے مقامی شفاخانوں میں پھیپھڑوں کے معائنہ کے انتظامات بھی کئے جائیں +

سوئیڈش اینٹی ٹیوبرکلوسیس ایسوسی ایشن ۲۸ فروری ۱۹۰۴ء کو قائم ہوئی تھی، اس نے اسٹاکھوم اور ضلع نارباٹن میں جو دق وسل کی اہم آماجگاہ رہے ہیں بہت مفید تحقیقاتی خدمات انجام دی ہیں، متذکرۂ بالا انجمن مقامی ڈسپنسریوں کی امداد کرتی ہے، بچوں کو مبتلائے دق ہونے سے بچاتی ہی اور لوگوں کو سل ودق کے اسباب وعلل اور اس سے بچنے کی تدابیر بتانے کے لئے عظیم الشان پیمانہ پر پروپیگنڈا کرتی ہی۔ اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کو ہر سال بڑے دن اور سال نو کے اسٹامپوں اور ایک خاص قسم کے مبارکباد کے ٹیلیگراف فارموں کی فروخت سے معقول آمدنی ہوتی ہی۔ اس وقت ایسوسی ایشن کی سالانہ آمدنی اور مصارف کا تخمینہ سات لاکھ کرون کے قریب ہے +

حکومت سوئیڈن نے ۱۹۱۴ء میں سل ریوی کی روک تھام کے لئے ایک خاص قانون نافذ کیا تھا جس کی رو سے کسی مریض کی وفات کے بعد اس کے مکان کو جراثیم کش ادویہ سے صاف کیا جاتا ہی اور ڈیریوں اور دودھ کی دکانوں میں کام کرنے والوں کے ذریعہ چھوت کو بڑھنے سے روکا جاتا ہی۔ ان دنوں دق کے خلاف ایک نیا مسودۂ قانون مرتب ہو رہا ہے، ملک میں اس وقت دق کی تیر کتازیوں کا میدان صرف شمالی اضلاع اور خاص کر صوبہ ناربالٹن تک محدود ہے۔ اسکے علاوہ گذشتہ بیس پچیس سال کے اندر ملک کو اس مرض کی تباہ کاریوں سے بہت کچھ نجات مل چکی ہے۔ ۱۹۱۱-۱۹۱۵ء کے مقابلہ میں ۱۹۲۱-۱۹۳۵ء کی شرح اموات ۳ء۴۴ فی صدی کم تھی +

آئرلینڈ میں دق کی روک تھام

آئرلینڈ میں اپریل ۱۹۳۶ء میں دق کی روک تھام کے لئے "لونگ فورڈ بورڈ آف ہیلتھ اینڈ پبلک اسٹنس" کی پیش کردہ سکیموں کو وزیر صحت نے تسلیم کرلیا اور ملک میں اب ان پر عمل درآمد ہو رہا ہے +

مرض کی اطلاع بذریعہ قانون

سوائے ان مریضوں کے جنکا علاج مندرجہ ذیل تسلیم شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم کے تحت ہو رہا ہو ہر مریض کے متعلق افسران کو اطلاع دہی ہر معالج کے لئے قانوناً لازمی قرار دیجا چکی ہی اگر کسی مقامی رقبہ یا علاقے کا سرکاری ڈاکٹر اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہے کہ دق واقعی مریض کو لاحق ہو چکی ہے تو اس کے لئے ضروری ہی کہ تھوک اور فضلہ کا معائنہ اور امتحان کرائے جس کی کوئی قیمت نہیں لی جاتی، اس حکم کی پھر بھی پوری پوری پابندی نہیں ہو رہی مثلاً ۱۹۳۶ء میں کاونٹی میڈیکل افسر صحت عامہ مقام ٹیپاریری نے لکھا ہی کہ لوگ مرض کی اہمیت سے فی الحال واقف نہیں ہیں ابتدا ہی میں مرض کے حملہ

کی پروا نہیں کرتے۔ اور مریض کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عرصہ تک وہ غفلت کا شکار رہا ہے۔ اس لئے مرض کی پوری اطلاع دہی کا سسٹم ابھی پوری طرح کارگر ثابت نہیں ہوا ہے +

ذیل کے نقشہ سے واضح ہو جائیگا کہ ڈبلن "کاونٹی بورو" میں ۳۱ دسمبر ۱۹۳۶ء تک دق کی اطلاع دہی کے اعداد و شمار کیا ہیں +

عمر کے درجے	مرد	عورت	میزان
پانچ سال سے کم	۱۰	۶	۱۶
۵ سے ۱۵ سال تک	۲۵	۴۶	۷۱
۱۵ سے ۴۵ سال تک	۲۳۶	۲۶۷	۵۰۳
۴۵ سے ۶۰ سال تک	۶۱	۲۰	۸۱
۶۰ سال سے زیادہ	۱۲	۷	۱۹
میزان	۳۴۴	۳۴۶	۶۹۰

پچھلے سال کے مقابلہ میں ۱۴۵ اطلاعیں اس سال زیادہ ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مرض بڑھ رہا ہے، بلکہ اطلاع دہی کی سکیم پر زیادہ مستعدی کے ساتھ عمل درآمد کیا جا رہا ہے +

دق کی سکیمیں

دق کی سکیموں کے تحت میڈیکل افسران صحت عامہ کے حکام، نرسیں اور دانتوں کی بیماری کے ڈاکٹر ملازم ہیں یا اعزازی طور پر کام کرتے ہیں، دق کے علاج کے لئے جو کوششیں کی جا رہی ہیں اُن کے نتائج زیر غور ہیں۔ مختلف مقامات پر دق کے علاج کے ادارے قائم ہو چکے ہیں، بعض جگہ روپیہ جمع کیا جا رہا ہے یا زمینیں خریدی جا رہی ہیں۔ مثلاً ڈبلن کے بلدیہ نے چارلس اسٹریٹ ویسٹ کی جگہ خرید کر ایک صحت گاہ بنوانی شروع کر دی ہے کارک کے بلدیہ میں بھی زمین دق کے انسٹی ٹیوشن کے لئے لے لی گئی ہے۔ کاوان، کورک، ڈبلن۔ گالوے میں پُرانی صحت گاہوں کی جگہ نئی عمارتیں زیر تعمیر ہیں۔ کیری، لوئے گھس، لیٹرم اور میو میں بھی دق کے پُرانے ہسپتالوں کو توڑ کر نئے ہسپتال بنائے جا رہے ہیں اور انہیں جدید آلات سے مکمل کیا جا رہا ہے +

دق کے افسران

دو میڈیکل سپرنٹنڈنٹ صحت عامہ۔ ۵ اسسٹنٹ افسران صحت عامہ۔ ۱۴ کاونٹی میڈیکل افسران صحت نے اپنے اپنے علاقوں میں دق کی روک تھام کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ افسران اور انکے ماتحت ۱۲ پورا وقت دینے والے انکے مددگار صحت عامہ کے دیگر امور کی دیکھ بھال کے ساتھ دق کا کام بھی کرتے رہے +

دق کی نرسیں

تسلیم شدہ سکیموں کے ماتحت کام کرنے کے لئے اس سال ۲۰۵ نرسیں دق کے کاموں میں لگائی گئیں، ان میں سے ۱۸ پورے وقت کام کرنے والی تھیں اور دو کم وقت کام کرتی تھیں۔ مختلف رقبوں میں ۱۶۳ نرسیں اپنی اپنی جگہ لگائی گئیں ان کو ۲۰ اسے پونڈ سالانہ تک دق کی خدمات کے سلسلہ میں مدد دی گئی +

دق کی ڈسپنسریاں

اس سال ۳۲ مرکزی ڈسپنسریاں اور ۲۰۸ شاخیں کام کر رہی تھیں۔ اس میں لونگ فورڈ کاونٹی کی ایک مرکزی اور سات شاخ والی ڈسپنسریاں بھی شامل ہیں جہاں اس سال پہلی مرتبہ ایک منظور شدہ اسکیم باقاعدگی کے ساتھ چلائی گئی تھی۔ ان ڈسپنسریوں میں مرض کا معائنہ و تشخیص اور ابتدائی معالجہ کیا جاتا ہے +

تسلیم شدہ دیگر ادارے

مقامی صحت گاہوں میں ابتدائی حالت کے مریضوں کے علاوہ جنہیں مخصوص طور پر درمیانی یا آخری درجہ والے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے، ضلع کے ہسپتالوں اور بلدیہ کے عام شفاخانوں میں بھی ایسے بسترے ہیں جہاں دق کے مریض فوری ضرورت پڑنے پر رکھے جا سکتے ہیں +

مقامی صحت گاہیں یا ایسے شفاخانے جہاں دق کے مریضوں کا معالجہ کیا جاتا ہے حسب ذیل ہیں +

کاونٹی بوروز (بلدیات)	دیہاتی رقبے
کارک، ڈبلن اور لیمرک	کاوان، کلیر، کارک، گالوے، کلڈیر، کلکینی، لوئی گھس، میو، میتھ، مونگھان، سلیگو، ٹپاریری، وکس فورڈ اور وکلو +

بچے

بچوں کے لئے تعلیم کی سہولت کے ساتھ کھلی ہوا کا علاج حسب ذیل طریقے سے ہو رہا ہے :-

(نقشہ آئندہ صفحے پر ملاحظہ ہو)

ادارہ کا پتہ	بستروں کی تعداد	مریضوں کا درجہ
سینٹ میری ہسپتال کیپاگ فن لاس کاؤنٹی ڈبلن	۲۳۶	۱۶ سال تک کی لڑکیوں کے خاص کیس۔ لڑکوں کی عمر ۱۲ سال تک
سینٹ جارف ہسپتال، کولی،	۱۱۹	جراحی کے کیس صرف لڑکیوں کے لئے عمر ۱۶ سال تک +
کاؤنٹی ولیسٹ میتھ	۹	
کرپلز ہوم بریے کاؤنٹی۔ وکلو	۹	عام بچوں کے جراحی کے کیس +
کاؤنٹیس آف وکلو میموریل ہسپتال	۱۲	جراحی کے کیس +
پی ماؤنٹ کاؤنٹی وکلو۔ ڈبلن	۸۰	صرف پھیپھڑے کی دق
میزان	۴۶۵	

(۱) عکس ریز کے آلات۔ عمل جراحی کا کمرہ اور مصنوعی روشنی کے علاج کے انتظامات ان تمام اداروں میں موجود ہیں۔ صرف بعض حالتوں میں مریضوں کو ڈاکٹر رولیر انسٹی ٹیوٹ واقع لیزن (سوئیٹزرلینڈ) میں جراحی کے لئے بھیجا جانا منظور ہوا۔

دندان سازی کی خدمات

کارک، ڈبلن، واٹرفورڈ وغیرہ میں مریضوں کے لئے دانت کے امراض کے لئے بھی علاج کی سہولتیں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ اور جگہوں پر بھی اس کے انتظامات مہیا ہیں +

علاج کے طریقے

دق کے مریضوں کے مختلف طریقہ ہائے علاج کے بارہ میں ۱۹۳۶ء میں دیہاتی اور قصباتی رقبوں سے ڈاکٹروں نے جو رپورٹیں بھیجی ہیں اُن سے اِنکے طریقہائے علاج پر کافی روشنی پڑتی ہے +

کارک کے افسر حفظان صحت نے لکھا ہے کہ پھیپھڑوں میں ہوا بھرنے سے بہت سے مریضوں کو فائدہ ہوا۔ سینوکرائی سین سے بہت سے مریضوں پر خاطر خواہ تجربہ کیا گیا۔ ٹیوبرکولین (سلّین) سے بھی تشخیص وغیرہ میں مدد لی گئی۔ ایک بچہ پر خاص قسم کے شعاعی علاج کو آزمایا گیا اور اس کا اچھا نتیجہ برآمد ہوا۔ مصنوعی ہوا بھرنے سے پھیپھڑوں کے زخم مندمل کرنیکے علاج سے ۲۴ مریضوں کو گذارا گیا۔ ۵ مریض مرگئے۔ ایک کا انتقال تو تقیح اُلصدر کی وجہ سے اور چار مرض کی شدت کے باعث۔ تین کی حالت ابتدا میں بہت ناقابل اطمینان تھی۔ ۱۹ ابھی تک زندہ ہیں اور ۷ کی صحت بالکل اچھی ہے دو مریض گھروالی عورتیں ہیں۔ دو بچے تھے، اور چار دیگر مریض تھے جنہیں کوئی روزگار نہیں مل سکا، ورنہ باقی سب مریض اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے +

ایک مریضہ کا سینہ ماؤف تھا کہ اس کے ہاں زچگی ہوئی، لوتھ کے افسر صحت نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ دق کا ابتدائی حملہ کس طرح امراض دنداں سے شروع ہوتا ہے +

گالوے کے افسر صحت عامّہ نے اپنی رپورٹ میں ۱۲ مریضوں کا حال لکھا ہے جن کے پھیپھڑوں میں مصنوعی طریقہ سے ہوا بھری گئی۔ بعض کیسوں میں پھیپھڑوں پر عمل جراحی کی بھی ضرورت پڑی +

سلیگو قصبہ کے افسر صحت نے مصنوعی نفخ الصدر کے نتائج کو سراہا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ (سینوکری سین اور اوسنوکرائی سین) والے طریقہء علاج کو مسلسل استعمال میں رکھنے کی ہر طرح سفارش کی جاسکتی ہے +

سرکاری امداد

سینے ٹوریم کی گرانٹ:۔ ۱۹۱۱ء کے قانون مالیات اور قومی بیمہ صحت کے قانون (۱۹۱۱ء) کے مطابق اس سال بھی ایک بڑی رقم صحت گاہوں اور ہسپتالوں کے لئے مخصوص کی گئی، یہ رقم انگلستان، ویلز، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ کے مابین تقسیم کی گئی، ۳۷-۱۹۳۶ء میں مختلف تعمیرات کے لئے کارک کو ۲۷۶ پونڈ، ۴ شلنگ ۴ پنس کی رقم دی گئی۔ اس کے پاس کل رقم اب ۷-۳-۱۰۹۳۴ پونڈ باقی ہے +

مختلف اداروں بجٹ سے ۴۷۷ نئے بسترے قائم کئے گئے +

اس سال دق کے مریضوں کی تعداد جنکا بیمہ ہوچکا تھا اور جن کا علاج مختلف اداروں یا ہسپتالوں میں کیا گیا حسب ذیل ہے:۔

	مرد	عورت
پھیپھڑوں کی دق	۲۵۱۸	۱۴۹۰

دوسرے اعضاء کی دقوں کے مریض	۳۷۶	۲۶۱
میزان کل	۲۸۹۴	۱۷۵۱

قومی امداد برائے دق

اس گرانٹ سے جس قدر رقم سال کے سال عام رائے سے منظور کیجاتی ہے، لوکل حکام کو منظور شدہ مصارف میں سے ۵۰ فیصدی مصارف کے لئے قومی گرانٹ سے روپیہ ادا کیا جاتا ہے، ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک اس گرانٹ میں (۲ پنس ۱۵ شلنگ ۹۹،۴۸۸ پونڈ) خرچ کئے گئے، گذشتہ چند سالوں میں کس طرح روپیہ خرچ ہوتا رہا ہے اور برابر ہر سال کس طرح رقم زیادہ کی جاتی رہی ہے اس کا اندازہ ذیل کے نقشہ سے لگایا جاسکتا ہے +

سال مختتمہ ۳۱ مارچ	گرانٹ میں سے مدد دی گئی پونڈ	شلنگ	پنس
۱۹۳۳ء	۸۶۹۹۸	۱۰	۹
۱۹۳۴ء	۸۸۹۶۱	۷	۷
۱۹۳۵ء	۹۱۶۵۷	۱۸	۸
۱۹۳۶ء	۹۷۴۹۴	۱۴	۷

مصارف کی زیادتی کا یقینی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ مرض بھی ترقی پذیر ہے، واقعہ یہ ہے کہ لوگ پہلے علاج کراتے ہوئے جھجکتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، نیز پہلے اداروں میں جاکر علاج کرانے کا رواج کم تھا اب بڑھ رہا ہے، اس وجہ سے مصارف میں بھی اضافہ دکھائی دیتا ہے؛

اعداد و شمار

رجسٹرار جنرل کی ۱۹۳۶ء کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی دق سے مرنے والوں کی تعداد اس سال ۳۴۸۰ رہی یعنی ایک ہزار کی آبادی میں ۱،۱۷ انسانوں نے دق کے مرض میں جان دی۔ ۱۹۳۵ء میں ایسی اموات کی تعداد ۳۷۷۰ تھی یعنی اس دفعہ ۲۹۰ اموات کم ہوئیں +

۱۹۳۶ء میں پھیپھڑوں کی دق سے ۲۷۲۴ اموات ہوئیں جو ۱۹۳۵ء کے اعداد سے ۲۵۲ اموات کی کمی کو ظاہر کرتی ہے، پھیپھڑوں کی دق کے علاوہ دوسرے اعضاء کی دق سے مرنے والوں کی تعداد ۷۵۶ تھی جو ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں بقدر ۳۸ اموات کم ہوئیں۔ ۱۹۳۶ء میں ہر قسم کی دق سے شہری علاقوں میں ۱۴۳۴ موتیں ہوئیں یعنی ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں ۱۲۰ کم۔ دیہاتی رقبہ میں کل اقسام دق سے ہونے والی اموات کی تعداد ۲۰۴۶ تھی، یعنی ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں ۱۷۰ کم، شرح اموات دق کی وجہ سے تمام شہری حلقہ میں ۱،۴۹ فی ہزار آبادی کے حساب سے رہی اسکے مقابلہ میں شہری علقوں میں ایک ہزار کی آبادی پر شرح اموات از دق ۱،۰۲) رہی +

دق سے ہونے والی اموات کی زیادتی حسب ذیل قصبوں، دیہاتوں اور شہروں میں سب سے زیادہ دیکھی گئی :۔

ڈبلن، کاونٹی بورو۔ ۱،۵۹ + واٹرفورڈ کاونٹی بورو ۱،۵۷۔ میتھ کاونٹی میں ۱،۵۰۔ ویکس فورڈ کاونٹی میں ۱،۴۴۔ ڈبلن کاونٹی ۱،۴۲۔ اور لیسرگ کاونٹی بورو میں ۱،۴۰ +

دق کی اموات حسب ذیل مقامات میں کم واقع ہوئیں +

کاوان ۰،۶۴۔ راس کامن میں ۰،۷۰۔ میو میں ۰،۷۶۔ لونگ فورڈ میں ۰،۸۵۔ لیمرک میں ۰،۸۷۔ اور کلیر میں ۰،۹۷ +

ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ آئرلینڈ ڈبلن

شکاگو (امریکہ) کی میونسپل صحت گاہ

از ڈاکٹر ایلن۔ جے۔ ہروبی۔ ایم ڈی سکریٹری بورڈ آف ڈائریکٹر نیشنل ٹیوبرکلوسس سینے ٹوریم۔ شکاگو

شکاگو (امریکہ) میونسپلٹی کی طرف سے دق کے مریضوں کے لئے اس وقت ایک صحت گاہ قائم ہے جو ہر حیثیت سے مکمل اور ترقی یافتہ ہے۔ اس میں ۱۹ ڈاکٹر ہیں، اور انکے افسر ڈاکٹر کارل ہنری جسن ہیں۔ انکے علاوہ اکیس ماہرین دق کی ایک مشاورتی کمیٹی بنی ہوئی ہے جس کا اجلاس مناسب وقفہ سے وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ اس کمیٹی میں امریکہ کے مشہور ڈاکٹر رچرڈ ڈاوسن بھی شریک ہیں جو ہفتہ میں چار مرتبہ سینے ٹوریم کا معائنہ کیا کرتے ہیں، اور مریضوں کے اپریشن وغیرہ میں مفید مشورے دیتے ہیں +

اس وقت اس صحت گاہ میں ۱۲۰۵ مریضوں کی گنجائش ہے، سنہ ۱۹۳۲ء تک اس میں ۹۰۴ مریضوں کی گنجائش تھی، لیکن موجودہ بورڈ نے بجٹ میں کمی کے باوجود سنہ ۱۹۳۳ء میں ۳۰۱ مزید مریضوں کے لئے گنجائش نکالی، اسکے علاوہ "میونسپل ہوم" میں مزید تین سو بستروں کا اضافہ کیا گیا یہ وہ جگہ ہے جہاں مریض صحت گاہ میں داخل ہونے سے پہلے انتظار کرتا ہے، غرض اس وقت شکاگو میں جہاں دق کے مریضوں کی آبادی تقریباً بیس ہزار ہے کل اٹھارہ سو مریضوں کے داخلہ کا انتظام ہے، اور یہ کوئی تعجب خیز بات بھی نہیں ہے اسلئے کہ دق کے سارے مریضوں کے لئے صحت گاہ میں انتظام کرنا یہاں بھی معاشی اعتبار سے ایسا ہی ناممکن ہے جس طرح اور جگہ ناممکن نظر آتا ہے۔ اس لئے کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ اگر ہر مریض کو صحت گاہ میں جگہ نہ مل سکے تو صحت گاہ ہی کو ہر مریض کے گھر میں قائم کر دیا جائے اور یہ صورت پہلی صورت کے مقابلہ میں آسان اور کم خرچ ہے +

مریضوں کے انتخاب کا طریقہ

صحت گاہ میں مریضوں کو منتخب کرنا بہت مشکل کام ہے، اسلئے کہ شکاگو میونسپل کمیٹی کی طرف سے جو صحت گاہ قائم ہوئی ہے، اس میں داخلہ بالکل مفت رکھا گیا ہے اور ٹیکس دینے والے کو اس میں داخل ہونے کا مساوی حق حاصل ہے۔ یہ بحث کہ ابتدائی مریض صحت گاہ میں لئے جائیں اور جن کا مرض پرانا اور مہلک صورت اختیار کرلے انہیں نہ لیا جائے۔ انتخاب کے معاملہ میں کچھ زیادہ کارآمد ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ مریضوں کے انتخاب کی سفارش سول ہسپتال کی طرف سے آتی ہے اور ان میں ۵۰ فیصدی ایسے مریضوں کی سفارش ہوتی ہے جنکا مرض اوسط درجے سے بڑھا ہوا ہوتا ہے چنانچہ سنہ ۱۹۳۳ء میں جتنے مریض صحت گاہ میں داخل کئے گئے ان میں ۸۵ فیصدی مریض ایسے تھے جنکا مرض ابتدائی درجہ سے آگے بڑھ چکا تھا

انتخابی حلقے

انتخابی حلقے میں جہاں مریض صحت گاہ کے لئے منتخب ہو کر جگہ کے انتظار میں رکھے جاتے ہیں ۴۴ بستروں کی گنجائش ہے۔ یہاں تین ڈاکٹر مقرر ہیں ایک بڑی نرس اور ہسپتال کی نرسیں رکھی گئی ہیں، انکے علاوہ دو ہسپتال کے ملازم بھی کام کرتے ہیں۔ یہاں داخلہ کے وقت ہر مریض کا طبی اور عکس ریز کے ذریعہ معائنہ کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ صحت گاہ میں بھیجی جاتی ہے۔ یہاں انتخاب کے لئے جو کمیٹی بنی ہوئی ہے وہ اس رپورٹ پر غور و بحث کر کے مریض کے متعلق ایک آخری فیصلہ صادر کرتی ہے گویا انتخابی حلقہ میں داخلہ کے بعد مریض صحت گاہ میں داخلہ کا امیدوار ہو جاتا ہے، لیکن وہاں داخلہ کی اجازت بہ شرط گنجائش مشاورتی کمیٹی سے ملتی ہے۔ جو ہر بدھ کی صبح کو صحت گاہ میں ہوا کرتی ہے جس میں اسکے پورے اسٹاف کے علاوہ ریسرچ کے ماہر بھی شریک ہوتے ہیں +

آپریشن کے ذریعہ علاج

ایسے مریضوں کا جو انتہائی اور مہلک درجہ میں پہونچ چکے ہوں، آپریشن کا سوال بہت ٹیڑھا ہو جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک ہی قسم کا آپریشن ہر مریض پر کر دیا جائے، بلکہ ہر مریض کے مرض کی نوعیت علیحدہ ہوتی ہے، اور آپریشن بھی اسی نوعیت کے اعتبار سے کیا جاتا ہے آپریشن کے سلسلہ میں بھی مشورے کئے جاتے ہیں اور مرض کی نوعیت کو پہلے خوب اچھی طرح سمجھ لیا جاتا ہے +

اس سلسلہ میں ایک امر یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ایسے مریضوں کے لئے جو انتہائی نازک حالت میں ہوتے ہیں اور ان پر فوراً آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے تو اس صحت گاہ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے یہ رعایت رکھی ہے کہ چاہے صحت گاہ میں گنجائش ہو یا نہ ہو انہیں فوراً وہاں قبول کر لیا جاتا ہے "امبولنس کار" ایسے مریضوں کے لئے بھیجی جاتی ہے اور آپریشن وارڈ میں انکے داخلہ کا انتظام کر دیا جاتا ہے +

دق کے مریضوں کے اعداد و شمار

سنہ ۱۹۳۰ء میں ۶۶ مریض اس صحت گاہ میں پھیپھڑے کی دق کے تھے۔ یہ تعداد یہاں کے کل مریضوں میں (۶،۵) فیصدی ہوئی، سنہ ۱۹۲۶ء میں ایسے ۶۰ مریض زیر علاج تھے، سنہ ۱۹۲۸ء میں انکی تعداد ۷۳ تک پہونچ گئی تھی۔ لیکن سنہ ۱۹۲۹ء میں ایسے مریض ۵۸ تھے۔ غرض سل ریوی کے مریضوں کا اوسط ان چار برسوں میں ۶۵ تھا، لیکن سنہ ۱۹۳۱ء کے بعد سے اس تعداد میں زبردست اضافہ ہوتا گیا، یہاں تک کہ پہلی جنوری سنہ ۱۹۳۶ء کو انکی تعداد صحت گاہ میں ۳۵۷ یا کل مریضوں کی تعداد کے مقابلہ میں ۳۳ فیصدی تھی کہاں تو سنہ ۱۹۳۰ء میں ۶،۵ فیصدی اور کہاں سنہ ۱۹۳۶ء میں ۳۳ فیصدی اور پھر یہ اضافہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ سنہ ۱۹۳۵ء ہی کے ابتدائی چھ مہینوں کے اعداد و شمار پچھلی ششماہی سے بھی زیادہ ہیں +

اعداد و شمار

پہلی جنوری سنہ ۱۹۳۱ء سے جولائی سنہ ۱۹۳۴ء تک صحت گاہ میں ہر قسم کی دق کے مریضوں کی تعداد ۱۰۳۹ تھی ان میں سے

۴۴۷ یا ۲ء۷ فیصدی مریضوں کی حالت بہتر ہوگئی، باقی ۵۴۱ مریضوں کو صحت گاہ چھوڑنے کی اجازت دیدی گئی اور ۴۹۸ مریض پہلی جولائی سنہ ۳۶ء کے بعد بھی یہاں باقی رہے۔ ان میں سے ۳۱۸ مریضوں کی حالت بہتر ہوتی جارہی تھی۔ ۸۴ مریض ایسے تھے جنکا مرض بڑھنے سے رُک گیا تھا اور ۹۶ ایسے تھے، جن کی حالت نازک ہوتی جارہی تھی +

ان ۱۰۳۹ مریضوں کے مرض کی نوعیت حسب ذیل تھی :-

پھیپھڑے کی دق کے مریض	۵۵۵
دماغی دق کے مریض	۱۳۶
سل کیلئے پسلیوں میں عمل جرّاحی والے مریض	۴۸
مختلف اعضاء کی دق	۳۰۰

بلغاریہ میں انسدادِ دق کی سرگرمیاں

از ڈاکٹر روزی ریڈکوف ڈائریکٹر جنرل آف ہیلتھ حکومت بلغاریہ

بلغاریہ ایک زرعی ملک ہے جس کے اکسٹھ لاکھ باشندوں میں تقریباً اسی فیصدی زراعت پیشہ ہیں۔ یہاں تپ دق کے حملوں کی شدت ناگفتہ بہ ہے اور اگرچہ حکومت کی کوششوں سے گزشتہ دس سال کے اندر شرح اموات میں کسی قدر کمی ہوگئی ہے۔ لیکن اب بھی ملک میں زیادہ تر اتلافِ جان اسی مرض کی وجہ سے ہوتا ہے +

ذیل میں سنہ ۱۹۰۵ء سے سنہ ۱۹۳۷ء تک بلغاریہ میں تپ دق کے ذریعہ شرح اموات کا جو نقشہ درج ہے (یہ نقشہ جگہ کی کمی کی وجہ سے شائع نہیں ہوسکا ہمدردِ صحت) اس معلوم ہوتا ہے سنہ ۱۹۲۷ء سے ملک میں اس مرض کی شدت بتدریج انحطاط پذیر ہے، یہ خوشگوار صورتِ حال کسی ایک سبب خاص سے نہیں بلکہ مختلف اسباب کی بنا پر رونما ہوئی ہے جن میں سے بعض درج ذیل ہیں :-

(۱) روزمرہ کی زندگی میں حفظانِ صحت کے اصول کی زیادہ پابندی + (۲) قوم کے معیار تمدن وصحت کا زیادہ بلند ہو جانا + (۳) لوگوں کا مقابلتاً بہتر جسمانی وذہنی عادات اختیار کرنا + (۴) مناسب غذا اور مکانات کی صفائی + (۵) بیماری کے زمانہ میں ڈاکٹروں کی فوری امداد +

زیادہ تر غریب طبقہ دق کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھتا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حکومت نے تپ دق کے خلاف علم جنگ بلند کرنے کے سلسلہ میں لوگوں کو حفظانِ صحت کے جو اصول بتائے اور انکے مکانوں کو صحت بخش بنایا اور اینٹی ٹیوبرکلوسس انجمنوں اور میڈیکو سوشل انسٹی ٹیوٹوں نے جو حفظ ما تقدم کی تدابیر پبلک کے ذہن نشین کیں ان سے ملک کو دق کے انسداد میں بہت مدد ملی +

گذشتہ دس سال کے اندر مرض کے حملوں میں جو بتدریج کمی محسوس ہورہی ہے اس کا ایک سببِ خاص یہ ہے کہ مرض کے ابتدائی حملہ کے نمودار ہوتے ہی اُسکے مقابلہ کی جدوجہد شروع ہو جاتی ہے +

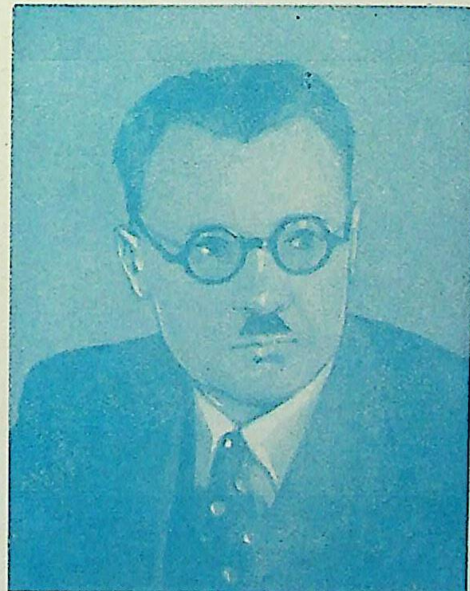
افسوس ہے کہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے ہم ٹیوبرکلوسس کے خلاف اپنی سرگرمیوں کا سلسلہ زیادہ وسیع پیمانہ پر جاری نہیں کر سکتے اور نہ تمام مریضوں کو سرکاری ہسپتالوں میں رکھنے ہی کا انتظام کیا جاسکتا ہے لیکن رعایا کی فلاح کے لئے جو کچھ بھی ہمارے امکان میں ہے ہم اس سے دریغ نہیں کرتے، ہم پبلک کے ماحول کو بھی زیادہ صحت بخش بناتے ہیں اور انہیں دق سے بچنے کے لئے ہر قسم معلومات بھی بہم پہونچاتے ہیں۔ ہمارے ملک بلغاریہ میں دھوپ خوب نکلی رہتی ہے اسکے مقابلہ پر انگلستان وغیرہ دوسرے ممالک میں آئے دن بارش ہوتی رہتی ہے اور مطلع غبار آلود رہتا ہے لیکن اس کے باوجود موخر الذکر ممالک سے بلغاریہ میں دق کی شدت اموات زیادہ ہونے کی وجہ محض ہماری مالی مشکلات ہیں +

سنہ ۱۹۲۹ء سے حکومت کے محکمہ حفظانِ صحت نے تپ دق کے استیصال کی جانب اپنی توجہ خاص طور سے مبذول کر رکھی ہے۔ اس نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اُسکے چند بنیادی اصول حسب ذیل ہیں :-



ڈاکٹر جے - ادمسکی
ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ سروس، وارسا (پولینڈ)

Dr. J. Adamski,
Director of the Public Health Service
Warsaw, (Poland)



ڈاکٹر روزی رڈکاف
جنرل ڈائریکٹر پبلک ہیلتھ ڈپارٹمنٹ - صوفیہ
(بلغاریہ)

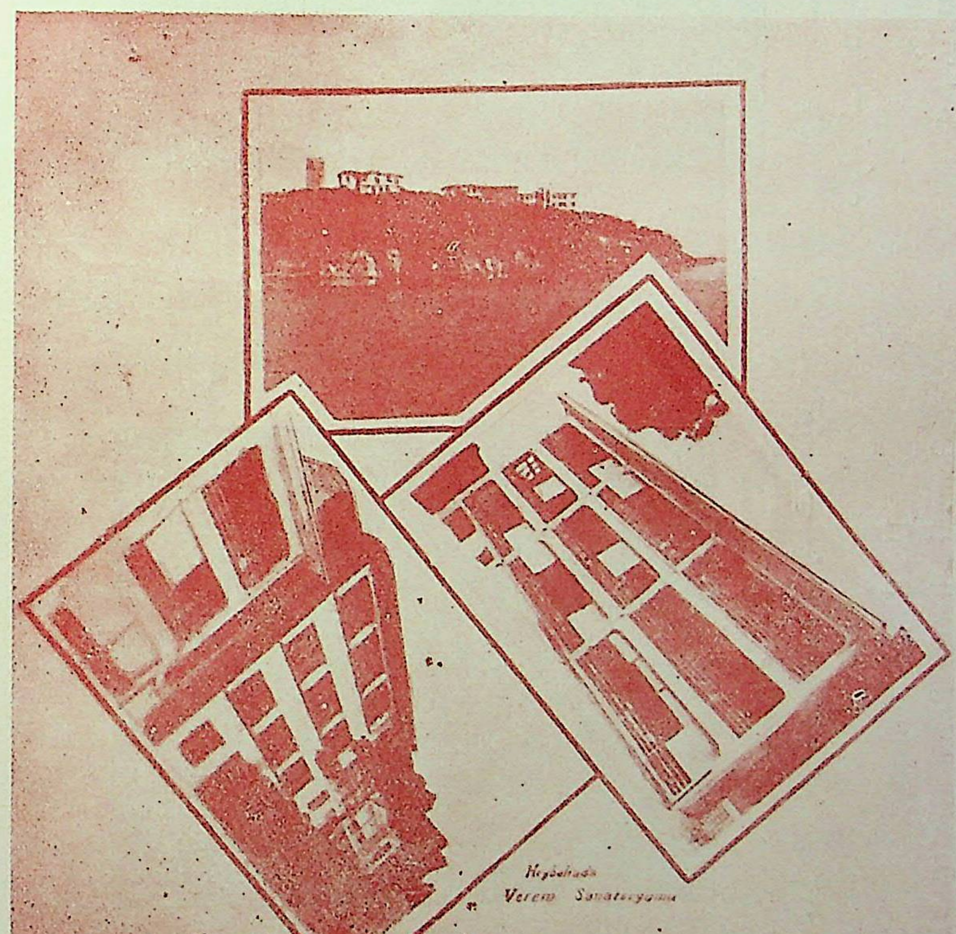
Dr. Roussi Radkoff,
General Director Public Health
Department Sofia, (Bulgaria)

" Hamdard-i-Sehat," Delhi.
Tuberculosis Number
July 1938

" ہمدرد صحت " دہلی
دق و سل نمبر
جولائی سنہ ۱۹۳۸ء



ڈاکٹر ایچ۔العطاس، معتمد " صحت اجتماعی و معاونت وکالتی " جمہوریہ ترکیہ
Dr. H. Alatas,
Secretary Public Health Department, Turkey.



ترکی کی ایک صحت گاہ کے مختلف مناظر
Some views of a Turkish Sanatorium.

(۱) مرض کی فوری تشخیص تاکہ ابتدائی علامات کے نمودار ہوتے ہی علاج شروع کر دیا جائے + (۲) صحت مند اشخاص اور خاصکر بچوں کو اس بیماری کی چھوت سے بچانا + (۳) دق کے مریضوں کو علیحدہ رکھنا + (۴) مقابلہ مرض کے لئے جسم انسانی کی امداد +

۱۹۳۶ء تک ہم نے ٹیوبرکلوسس کا مقابلہ کرنے کے لئے جو شفاخانے وغیرہ قائم کئے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے +:-

(الف) (۱) مریضان دق کے لئے ۱۳ انسٹی ٹیوٹس + (۲) چار سینے ٹوریم + (۳) گیارہ صحت بخش سٹیشن + (۴) متعدد چھوٹے چھوٹے ہسپتال جو مریضان دق کے علاج کے لئے مخصوص ہیں + (۵) سرکاری ہسپتالوں میں ٹیوبرکلوسس کے متعلق آپریشن وغیرہ کے سلسلہ میں دو وارڈ + (بلغاریہ کے تمام ہسپتالوں میں بیک وقت دو ہزار تین سو اسّی مریض رہ سکتے ہیں) +

(ب) دس لاکھ باشندوں کے لئے بائیس دق کے شفاخانے (تقریباً تمام ہسپتالوں میں مصنوعی نفخ الصدر آرٹی فشیل نیوموتھورکس) کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے) جہانتک ہماری اطلاعات کا تعلق ہے جن لوگوں کو درحقیقت دق کے اداروں میں رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان میں سے صرف ۱/۵ لائے جاسکتے ہیں۔ اسّی فیصدی مریض اپنے گھروں میں اسی فیصدی مریض اپنے گھروں میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہیں اور صرف بیس فیصدی اداروں میں۔ ہم جانتے ہیں کہ محض ہسپتالوں وغیرہ کی تعداد میں اضافہ سے دق کا کامل استیصال نہیں ہوسکتا لیکن پھر بھی ہمیں ہسپتالوں میں مریضوں کے قیام کا سردست زیادہ سے زیادہ انتظام کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ حفظان صحت کے اصول وسیع پیمانہ پر لوگوں کے ذہن نشین کئے جائیں۔ اور انکی قوت مدافعت کو بڑھایا جائے۔ بلغاریہ کے مقابلہ پر دوسرے ممالک میں مریضوں کو ہسپتالوں میں رکھنے کا جو معقول انتظام اس کا اندازہ حسب ذیل موازنہ سے کیا جاسکتا ہے +

ڈنمارک	=	سو دق کے مریضوں کے لئے ۱۳۷ بستر
سویڈن	=	" " " " ۱۱۲ "
ریاستہائے متحدہ امریکہ	=	" " " " ۲۰۰ "
بلغاریہ	=	" " " " ۲۰ "

مرض دق کا مقابلہ کرنے کے لئے حسب ذیل نئی تجاویز حکومت کے زیر غور ہیں:-

(۱) ایک مشترکہ اسٹامپ کی فروخت۔ اس سے جو روپیہ حاصل ہو وہ دق کے استیصال پر صرف کیا جائے +

(۲) مرض کے خلاف نیشنل انشورنس +

(۳) دق کا سدباب کرنے کے لئے نئے قوانین کا نفاذ +

ترکی میں دق کے خلاف جدوجہد

از ڈاکٹر ایچ۔ العطاس معتمد صحت و اجتماع معاونت، انقرہ (ترکی)

"ہماری درخواست پر ترکی کے معتمد ادارہ صحیہ نے مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون اور اپنے ادارہ کی ایک دس سالہ رپورٹ ارسال فرمائی ہے لیکن ان چیزوں میں زبان کی غیریت پردہ بن کر کچھ ایسی حائل ہوئی کہ متواتر کوششوں کے باوجود مضمون کا ترجمہ نہ تو یہاں ہوسکا اور نہ دوسرے مقام پر جہاں آجکل یہ مضمون گیا ہوا ہے، بہرحال اب وہ مضمون اور رپورٹ ترجمہ کی ایسی دور دراز منزلوں میں ہے جس کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں۔ اس لئے اب ہم معتمد صاحب کے صرف خط کا ترجمہ (جو کسی نہ کسی طرح کر لیا گیا ہے) اور ایک نقشہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ اشاعت میں ہم مضمون کا مکمل ترجمہ ہدیۂ قارئین کر سکیں گے۔ ڈاکٹر العطاس صاحب کی تصویر اور ترکی کے ایک سینے ٹوریم کی تصویر ہم اسی اشاعت میں پیش کرتے ہیں۔" (ہمدرد صحت)

ترجمۂ خط

انقرہ　　　　　　　　　　　　دفتر صحت اجتماعی ومعاونت وکالتی

بخدمت جناب مدیر "ہمدرد صحت" دہلی (ہندوستان)

آپ کا مکتوب ملا شکرگذار ہوں ۔جمہوریہ ترکیہ میں سل ودق کے متعلق جو مساعی تحفظ وعلاج جاری ہیں ۔انکی کیفیت منسلکہ دس سالہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگی ۔اس رپورٹ کے ملاحظہ سے آپ کو ترکیہ کے شفاخانوں اور صحت گاہوں کی تفصیلات معلوم ہونگی اور طریق علاج پر بھی روشنی پڑیگی اور صحت گاہوں کی تصاویر سے ان کی وسعت اور منفعت کا اندازہ ہوگا۔ ازراہ کرم اپنے موقر رسالہ سے مجھے مستفید ہونیکا موقع دیجئے +

معتمد اجتماعی ومعاونت
ڈاکٹر ایچ ۔العطاس

تفصیل اغذیہ ومعالجات

علاج بلا قیمت	روغن ماہی تقسیم کردہ	تقسیم کردہ انڑدول کی تعداد	مقدار تریاق تقسیم کردہ
	کلوگرام	تعداد	کلوگرام
۲۷۸	۵	۸۰۱۰	۱۳۲
۲۶۴۳	۲۱۰	۶۸۹۴	۳۱۶
۸۴	۳۰	۸۶۴۵	۳۲۹
۳۰۰۵	۲۴۵	۲۳۵۲۹	۷۷۷

ترکیہ کے متفرق دقی شفاخانوں میں علاج کی تفصیلات سنہ ۳۷ء

معملی علاج وتداوی

نام شہر	بلغم معائنہ کردہ: حصیہ کوخ		بلغم معائنہ کردہ: کلچر از بافت سگریتی		معائنہ خون بذریعہ طریقہ تیشفل	قے کا معائنہ	بول کا معائنہ	انصباب کا معائنہ	عکس ریزی معائنہ: الاشعاعی معائنہ	عکس ریزی معائنہ: الاشعاعی تصویر	میزان
انقرہ	۱۳۲	۲۵۶	—	—	—	۱	۴۷۷	۱۰۰	۵۹۱۸	۸۳۹	۶۲۵۸
بورسہ	۱۹۱	۲۱۷	۲۱	۱۵۹	۲۶۱	۲	۵۲	۳	۴۴۲۴	۱۲۳۳	۵۶۵۲
تربزن	۱۲۷	۱۵۵	۲	۲	۱۹	۱	۵۴	۴	۱۸۳۳	۲۸۲	۲۱۱۵
میزان	۴۵۰	۶۲۸	۲۳	۱۶۱	۲۸۰	۴	۵۸۳	۱۰۷	۱۲۱۷۵	۲۳۵۵	۱۴۰۲۵

مرض دق پر حکمائے پولینڈ کی موشگافیاں

از ڈاکٹر جے۔ آدمسکی، ڈائرکٹر آف دی پبلک ہیلتھ سروس وارسا (پولینڈ)

پولینڈ عہد قدیم سے یورپ میں ایک مستقل تہذیب وتمدن کا حامل رہا ہے۔ ۱۷۷۲ء سے اس کا سیاسی انحطاط شروع ہوا۔ اور ۱۷۹۵ء میں اسکی آزادی سلب ہوگئی۔ ملک کے بہت بڑے حصہ پر روسی سلطنت کا پرچم لہرانے لگا اور کچھ حصے جرمنی اور آسٹریا کے قبضہ میں آئے۔ جنگ یورپ کے آخری ایام میں جب حکومت زار کے خلاف روس میں انقلاب کے شعلے بھڑکے تو پولینڈ نے بھی اپنی کھوئی آزادی حاصل کرنے کے لئے جدوجہد شروع کی۔ آسٹریا اور جرمنی کے زوال پر اس نے پھر ایک آزاد ملک کی حیثیت اختیار کرلی۔

پولینڈ کے موجودہ حدود لتھونیہ۔ لٹونیہ۔ جماہیر شورائیہ روس۔ چیکوسلوویکیہ اور جرمنی سے ملتی ہیں۔ اسوقت پولینڈ کا رقبہ تین لاکھ ۸۸ ہزار کلومیٹر کے قریب ہے۔ ۳۰۔ اگست ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے مطابق اسکی آبادی تقریباً دو کروڑ بہتر لاکھ تھی جس میں شرح اموات کی کمی سے برابر اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یکم جنوری ۱۹۳۴ء کی مردم شماری کے مطابق اسکی آبادی تین کروڑ سے متجاوز تھی۔ پولینڈ نظم ونسق کے اعتبار سے چار صوبوں میں منقسم ہے:۔

(۱) وسطی (۲) مشرقی (۳) مغربی (۴) جنوبی۔ ان میں صوبہ جنوبی سب سے زیادہ آباد ہے۔ ۱۹۳۴ء میں اسکی شرح آبادی ایک سو گیارہ نفوس فی کلومیٹر تھی۔ پولینڈ کی تقریباً ۶۲،۸ فیصدی آبادی زراعت پیشہ ہے اور بحیرۂ بالٹک کے دوسرے ممالک کی طرح وہ بھی تپ دق کی آماجگاہ ہے۔ ۱۹۱۹ء میں جبکہ پولینڈ کے مطلع پر آزادی کا سورج پہلی مرتبہ چمکا وہاں ٹیوبرکلوسس کے ذریعہ شرح اموات ۲۲،۲ فی دس ہزار تھی لیکن آزاد قومی حکومت نے ملک کو اس موذی مرض کے پنجہ سے نجات دلانے کی جو سرگرم کوشش کی اسکی وجہ سے موجودہ شرح اموات ۱۷،۷ فی دس ہزار ہے۔

اسکے مقابلہ پر یورپ کے بعض دوسرے ممالک کی دق کے ذریعہ شرح اموات حسب ذیل ہے:۔

فرانس	۱،۱۴	فی دس ہزار	آسٹریا	۱۵،۹	فی دس ہزار	سوئیڈن	۱،۱۳	فی دس ہزار
چیکوسلوویکیہ	۱،۱۶	"	برطانیہ عظمےٰ	۷،۹	"	نیدرلینڈ	۶،۴	"
بلجیم	۶،۷	"	جرمنی	۷،۳	"	ہنگری	۱۹،۰۰	"

پولینڈ میں مرد عورتوں سے زیادہ مبتلائے دق ہوتے ہیں۔ ۱۹۲۶ء سے ۱۹۳۱ء تک باعتبار صنف شرح اموات فی دس ہزار حسب ذیل تھی:۔

مرد : ۲۷،۵ عورتیں : ۱۷،۶

پولینڈ میں باعتبار مذہب دق کی شرح اموات حسب ذیل ہے:۔ مسیحی : ۲۷،۴ فی دس ہزار + غیر مسیحی : ۱۰،۱ فی دس ہزار

پولینڈ کے مشہور ماہران طب

پولینڈ عہد قدیم سے علم وفضل کا گہوارہ رہا ہے۔ اور اسکی خاک سے ایسے ایسے مشاہیر اٹھے جنکا نقش عظمت آج بھی یورپ کے قلب پر مرتسم ہے۔ خاص کر علم طب میں اس نے غیر معمولی شہرت حاصل کی۔ تیرہویں صدی عیسوی کے آغاز میں پولینڈ کا نامور طبیب سیوٹک یورپ میں بہترین ماہر طب تسلیم کیا جاتا تھا۔ آنکھوں کے علاج میں اُسے خاص مہارت حاصل تھی اُس نے یہ فن اندلس کے عربوں سے سیکھا تھا اور آنکھوں کے امراض کے متعلق اسکی تصانیف آج بھی مستند سمجھی جاتی ہیں۔ ۱۴۷۳ء سے ۱۵۴۳ء تک کوپرینک (کوپرنیکس) نے نہ صرف ایک طبیب بلکہ ایک ہیئت داں کی بھی حیثیت سے یورپ میں اپنے کمال کا ڈنکہ بجایا۔ اسکے بعد اوجکو کا ستارۂ شہرت چمکا۔ پولینڈ کے اطباء۔ لتھونیہ۔ بوہیمیہ (موجودہ چکوسلوویکیہ) جرمنی۔ ہنگری۔ ڈنمارک اور ٹرکی کے شاہی درباروں میں متعین رہے ہیں۔

پولینڈ کا طبیب سلطان سلیمان اعظم کے دربار میں

ٹرکی کا نامور شہنشاہ سلطان سلیمان اعظم کا شاہی طبیب پولینڈ کا مشہور ماہر طب کالینز تھا۔ سلطان کو اسپر غیر معمولی اعتماد تھا اور اسے حرمسرائے سلطانی تک میں جانے کی اجازت تھی۔ اس سے پیشتر کالینز چارلس چہارم کا شاہی طبیب تھا۔ لوئی دی اینشر شاہ پولینڈ وہنگری جب ایک مرض سخت میں مبتلا ہوا تو سلطان سلیمان اعظم نے کالینز کو اسکے علاج کے لئے بھیجا تھا۔

پولینڈ کے قدیم شفا خانے

پولینڈ میں پہلا قابل ذکر ہسپتال سینٹ جان آف یروشلم کے نام پر ۱۱۷۰ء میں بمقام پوزنان قائم ہوا تھا

اسکے بعد دوسرا اسپتال سلاکو میں ۱۲۰۳ء میں قائم ہوا۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جس زمانہ میں یورپ پر جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ پولینڈ میدان طب میں تیزی سے گامزن تھا۔

پولینڈ میں دق پر قدیم تصانیف

جہانتک علمی تحقیقات کا تعلق ہے پولینڈ میں مرض دق پر قدیم ترین تصنیف "ہر باریہ" ہے جسے شاہ سمیسانڈ اگسٹ کے درباری طبیب آسپینیکی نے ۱۵۵۶ء میں لکھا تھا۔ یہ بادشاہ پھیپھڑوں کی دق میں مبتلا تھا۔ اسپینیکی نے اس کتاب میں مرض دق کو آب وہوا اور غذا کی خرابی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ وہ بھی اسے متعدی مرض تسلیم کرتا ہے اور اسکے تین ہی درجے قرار دیتا ہے۔ پولینڈ میں مرض دق پر دوسری قابلذکر کتاب سولہویں صدی عیسوی میں لکھی گئی جسکا نام "پھیپھڑوں کے زخم" ہے۔ اس کتاب کے مصنف اشمدٹ نے پھیپھڑوں کے زخموں کی کیفیت کافی وضاحت کے ساتھ قلم بند کی ہے۔

پولینڈ میں پہلی یونیورسٹی شاہ کاسیمیر اعظم کے حکم سے چودہویں صدی کے آخری ایام میں قائم کیگئی اور قدیم تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس یونیورسٹی میں تعلیم طب کا معقول انتظام تھا۔ سترہویں صدی کا مشہور طبیب جسے دق کے علاج میں غیر معمولی مہارت حاصل تھی اسی یونیورسٹی کا گریجویٹ تھا اور اپنی طالب علمی کے آخری ایام ہی میں اس نے مرض دق پر وہ مشہور رسالہ لکھا تھا جو آج بھی کسی نہ کسی حد تک یورپ کے طبی حلقوں میں مستند تسلیم کیا جاتا ہے۔

پولینڈ میں پہلی میٹریا میڈیکا ۱۷۹۰ء میں کراکو اکاڈمی کے پروفیسر کلوسوسکی نے چھ جلدوں میں لکھی تھی۔ اسکے ایک باب میں وہ مرض دق کے متعلق لکھتا ہے کہ "یہ مرض جب مزمن ہوجائے تو اس کا علاج بہت دشوار رہتا ہے۔ بلغم اور تھوک کے علاوہ ایسے مریض کی سانس کی ہوا سے بھی بچنا چاہیئے"

پولینڈ میں علم طب کا مجدد

پولینڈ میں جس شخص نے پہلی مرتبہ علم طب کو بالکل نئے سانچہ میں ڈھالا وہ پروفیسر ریمنڈ رسیناڈیکی ہے وہ ۱۷۶۸ء میں ضلع کراکو کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوا تھا اور ۱۸۳۸ء میں اپنے داعی اجل کو لبیک کہا۔ پروفیسر سیناڈیکی کو مرض دق کے متعلق تحقیقات کا بہت شوق تھا اور اس سلسلہ میں وہ کئی سال تک لندن اور ایڈنبرا میں مقیم رہا تھا۔ وہاں اسکے معاصرین گریگوری۔ ڈنکن اور منرو تھے جنکی صحبت سے اسے بہت فائدہ ہوا۔ اُس نے کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں زیادہ مشہور حسب ذیل دو کتابیں ہیں :-

(۱) نظام جسمانی کی حقیقت (۲) دق سے محفوظ رکھنے کے لئے بچوں کی جسمانی تربیت

پروفیسر سیناڈیکی کا ابتدائی نظریہ دق

پولینڈ میں سب سے پہلے پروفیسر سیناڈیکی ہی نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ مرض دق جسم انسانی میں چند کیمیاوی اجزاء کے متغیر ہوجانے سے رونما ہوتا ہے اور اگر ان اجزاء کی اصلاح کی جاسکے تو مریض شفایاب ہوسکتا ہے۔ اسکے خیال میں کسی ملک میں دق کی شرح اموات کم کرنے کا بہترین اور صحیح ترین طریقہ یہ ہے کہ بچوں کو چھوت سے بچایا جائے۔ اس نے اپنی تصانیف میں متعدد ایسی تدبیریں بتائی ہیں جنکے ذریعہ مرض کو بڑھنے سے روکا جاسکتا ہے۔ مثلاً مریض کے بلغم وغیرہ کو جلادینا۔ اسکے برتنوں کے استعمال سے احتراز کرنا۔ مریض کی موت کے بعد اسکے کپڑوں کو جلادینا اور مکان کو دافع سمیت دواؤں دھونا سیناڈیکی مرض دق کو موروثی مرض تسلیم کرتا ہے۔

پروفیسر سیناڈیکی اور نظریہ جراثیم

پولینڈ کا یہ نامور مجدد طب بظاہر نظریہ جراثیم سے اچھی طرح واقف نہ تھا۔ لیکن اسکی ابتدائی تصانیف میں بھی اس جانب چند اشارے ضرور ملتے ہیں۔ مثلاً جب اس نے طبی دنیا کے سامنے یہ خیال پیش کیا کہ مریض دق کی موت کے بعد اسکے مکان کو دافع سمیت ادویہ سے دھویا جائے تو اس سے سوال کیا گیا کہ مکان کے در و دیوار کو دھونے کی آخر کیا ضرورت ہے؟ اسکے جواب میں پروفیسر اینڈرے سیناڈیکی نے یہ معنی خیز فقرہ کہا تھا "مریض کے سانس سے ہوا خراب ہوجاتی ہے"

پولینڈ میں نظریہ جراثیم کی اشاعت

پولینڈ میں مرض دق کے متعلق نظریہ جراثیم کو سب سے پہلے ڈاکٹر جوزف فرینک نے رائج کیا۔ اس نے ابتداء میں پروفیسر سیناڈیکی سے بہت کچھ استفادہ کیا تھا اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں پادی یونیورسٹی کا پروفیسر مقرر کیا گیا تھا۔ جوزف فرینک نے ویانہ۔ پیرس۔ لندن۔ آکسفورڈ اور اڈنبرا کے کلینکوں اور ہسپتالوں میں سالہا سال تک دق کے متعلق تجربات کئے تھے اور جراثیم کا نظریہ براہ راست جرمنی سے حاصل کیا تھا۔ ابتداء میں جب جوزف فرینک نے پولینڈ

دسواں باب

"ادبیاتِ دِق وسل"!

دِق کی بیمار

(افسانچہ)

از جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی لائلپور

تیرہ چودہ برس کی عمر بھی کچھ عمر ہوتی ہے اور پھر ہماری ہندوستانی بچیوں کی۔ لیکن صابرہ جس صبر و تحمل سے اپنے دن کاٹ رہی تھی وہ کچھ خدا کی طرف سے ہی تھا۔ آخر بیچاری کرتی بھی تو کیا۔ گھر میں ماں باپ اور کئی چھوٹے بھائی بہن تو تھے مگر کسی سے اس کی قسمت میں چین اور اطمینان نہ لکھا تھا۔ ماں سوتیلی جو اسے دیکھ کر کوئلہ ہوجاتی۔ باپ دُوہاجُو کی بدترین مثال۔ شیخ سعدی کا یہ شعر جزوی تبدیلی کے ساتھ مفعولن کے ہر رُکن کی صحت کے ساتھ اس پر صادق آتا ہے۔ کہ

زَوج اور روز را گوید شب است ایں — بباید گفت اینک ماہ و پرویں

"جورو کا غلام" ایک عامیانہ سا فقرہ ہے۔ مگر گویا خصوصی طور پر میاں برکت علی کے لئے وضع کیا گیا تھا۔ بچے بڑوں کی نقل کیا کرتے ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی بڑی بہن کے لئے ہر طرف سے دُر دُر دھتکار اور مار پیٹ کے سوا کچھ نہیں تو وہ بھی اس کے ساتھ تو تکار کرنے لگے نوکرانیاں گھر میں کئی تھیں مگر کوئی نہ تھی جو کئی دفعہ مانگنے پر بھی پانی کا کٹورا اسے لا دے۔ بچوں کا نہلانا دھلانا۔ ان کے کپڑوں کی مرمت۔ ماں کے غسل کا سامان اور باپ کی چائے تیار کرنا۔ جو نوکرانی بیمار یا غیر حاضر ہو اس کا کام کرنا، صابرہ کے روزانہ فرائض میں تھا۔ ایک دن کیا ہُوا۔ نعمت جو آٹھ برس کی عمر میں بلا کا ضدی تھا اَڑ بیٹھا کہ صابرہ کے ہاتھ سے کھانا کھاؤں گا۔ کھانا کھلانے لگی۔ سالن ادھ گلا تھا۔ سخت بوٹیاں صابرہ نے رکابی میں الگ رکھ دیں اور شوربے اور ترکاری سے اسے کھانا کھلانے لگی۔ وہ بار بار بوٹیوں پر ہاتھ دوڑاتا اور یہ انھیں کھانے سے روکتی اور دور سرکاتی جاتی۔ مگر وہ دو تین بوٹیاں چپکے سے منہ میں ڈال کر ثابت ہی نگل ہی تو گیا۔ یہ اگرچہ سب کے سامنے ہوا مگر رات کو جب لڑکے کے پیٹ میں سخت درد شروع ہوا۔ اور وہ کرب کے مارے لوٹنے لگا تو سوتیلی ماں نے سگے باپ سے یہی کہا کہ "جانے صابرہ نے اسے کیا کھلا دیا۔ تم جانتے ہو میرے بچوں سے وہ کتنا جلتی ہے۔" یہ سُننا تھا کہ باپ کے مزاج کا پارہ ایک سو دس درجہ پر چڑھ گیا۔ جتنی بیتیں اور لکڑیاں ہاتھ میں آئیں وہ بیچاری صابرہ کے بدن پر توڑی گئیں اور مارتے مارتے اسے چھت پر بھگا دیا اور زینے کی کنڈی لگا دی لڑکا تو حکیم جی کی دوا دارو سے صبح تک اچھا ہو گیا۔ لیکن بہت دن چڑھے جب مہترانی چھت پر گئی تو اس نے غل مچایا کہ "بی بی صابرہ چھت پر بیہوش پڑی ہے"۔ پڑوسنوں کی گردنیں دیوار کے اُدھر سے اِدھر کو جھکیں۔ ماں نے بدنامی کے ڈر سے لڑکی کو نیچے اتار کر ایک کوٹھری میں لٹا دیا۔ جب خاوند آیا تو اس سے بھی کہا گیا کہ مکر کرتی ہے۔

دو تین دن جب اس طرح گذرے اور میاں برکت علی کی چائے جو صابرہ بنایا کرتی تھی بے وقت اور بدمزہ ہونے لگی تو وہ بیٹی کو دیکھنے گئے۔ بدن پر ہاتھ رکھا تو اتنا تپتا تھا کہ چپاتیاں سینک لو۔ محلہ میں غفار عطار کی دوکان کرتا تھا اسے معالجہ کے لئے بُلایا گیا۔ وہ سچا اور ایماندار آدمی تھا۔ اُس نے دیکھ بھال کر کہہ دیا کہ "یہ روگ میرے بس کا نہیں کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کو دکھاؤ"۔ لیکن ماں نے کواڑ کے پیچھے سے

بڑ بڑا کر کچھ شیرہ شربت اس سے لے ہی لیا۔ اور خاوند جب اندر آیا تو اس سے کہہ دیا کہ دوا دے دی ہے۔ مگر اس چست پٹ سے کیا ہوتا۔ بخار اپنے آپ کم ہوا اور ٹھہر گیا۔ چھٹ بھیے حکیم ڈاکٹر۔ کمپونڈر اور عطار آتے او اپنی من سمجھوتی دوا دے کر چلے جاتے۔ ایک صاحب یہ بھی کہہ گئے کہ " اُسے دق ہے اور یہ متعدی بیماری ہے۔ اب کیا تھا اوپر چھت پر ایک چھوٹا سا کمرہ تھا وہ بیمارستان تجویز ہوا۔ پانی کا ایک جھجر بیمار کے پاس رکھ دیا گیا اور دن میں جب کسی کو یاد آتا کچھ کھانے کو اسے پہونچا دیا جاتا۔ اس طرح غریب صابرہ کے دن کٹ رہے تھے۔

شاکر حسین ایک شریف زادہ اور صالح نوجوان تھا۔ اس کا باپ انبالہ میں بازار کا چودھری تھا۔ اچھا خوش حال تھا لیکن وہاں بھی دوسری بیوی تھی۔ شاکر نے جب انٹرمیڈیٹ پاس کیا تو سوتیلی ماں کے اشارے سے باپ کا حکم ہوا کہ کلب کے اسسٹنٹ کلرک کی جگہ خالی ہے۔ وہاں نوکری کرلے۔ بیٹا چاہتا تھا کہ کم از کم بی۔ اے تو ہو جائے۔ مگر باپ اپنی ضد پر رہا اور بیٹے کا وظیفہ بند کر دیا۔ شاکر کے پاس وظیفہ سے بچا ہوا کچھ پس انداز تھا کچھ ٹیوشن سے کماتا۔ غرضکہ جُوں توں اس نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور ڈپٹی کلکٹری کے مقابلہ کا امتحان دیدیا۔ وہ دو ایک برس سے برکت علی کے بچّوں کو پڑھا رہا تھا اور دو گھنٹہ کے لئے دس روپیہ مہینہ پاتا تھا۔ اسے بہت کچھ معلوم تھا کہ اس گھر میں کیا ہوتا ہے۔ برکت علی کی بیوی کبھی کبھی اس سے خط بھی لکھوایا کرتی تھی۔ ایک دن اس نے صابرہ کے ماموں کو خط کا جواب شاکر سے یُوں لکھوایا کہ:۔ "وہ تو اب بالکل اچھی ہے۔ یونہی کچھ دن موسمی بخار آگیا تھا۔ آپ کچھ فکر نہ کریں"۔ مکتوب الیہ کا پتہ شاکر نے یاد رکھا اور اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر ایک مفصل خط صابرہ کے ماموں کو تحریر کیا اور سب حالات پوست کندہ ظاہر کر دیئے۔ جواب میں یہ لکھا آیا کہ فلاں روز اور فلاں وقت شاکر ان سے اسٹیشن پر ملے۔

کچھ دن کے بعد اسٹیشن پر دونوں کی ملاقات ہوئی اور جو کچھ خط میں لکھا تھا اس سے زیادہ حالات صابرہ کے ماموں کو زبانی معلوم ہوئے۔ حسن اتفاق سے وہ شاکر کے والد کے ہم جماعت نکلے۔ شاکر کو بہت تپاک اور شکریہ کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اور مسٹر غضنفر علی ایڈوکیٹ یعنی صابرہ کے ماموں شہر سے اپنی ایک رشتہ دار خاتون کو لے کر برکت کے دولت کدہ پر پہنچے۔ وہ تو باہر بیٹھک میں ٹھہرے۔ میاں برکت علی کے دفتر میں آدمی دوڑایا گیا اور نو وارد خاتون جنہیں پہلے سے سب کچھ بتا دیا گیا تھا پوچھے گچھے بغیر اوپر صابرہ کے پاس گئیں اور تھوڑی دیر بعد غضنفر علی سے لڑکی کی حالت بیان کی۔ غضنفر علی اپنے بہنوئی اور اس کے گھر کے حالات جانتا تھا۔ وہ اپنے منشی کو جو یہیں کا رہنے والا تھا ساتھ لیتا آیا تھا۔ اس کے ہاتھ ایک چھٹی سول سرجن کے نام لکھ کر دی اور کہا وہ تمہارے ساتھ آئیں گے۔ اِدھر سول سرجن آیا اُدھر میاں برکت علی تشریف لائے، اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ سول سرجن اور اس کے بلانے والے کو اوپر مریضہ کے پاس لے جائیں۔ سول سرجن نے صابرہ کو اچھی طرح دیکھ کر اور اس کے اعضائے رئیسہ کا امتحان کر کے اور بیمار کے کمرے کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ کر یہ رائے دی :۔

" مریضہ کو دق نہیں ہے۔ مگر جلدی ہو جائے گی اگر اس کو اس گھر میں رہنے دیا گیا (غضنفر سے) آپ اس کے ماموں ہیں۔ فوراً اسے یہاں سے لے جائیے۔ ورنہ یہ لوگ مریضہ کی موت کے ذمہ دار ہوں گے "

غضنفر نے سول سرجن کو فیس دی اور اس کی عنایت کا شکریہ ادا کیا۔ وہ مریضہ کے متعلق اپنا فیصلہ دہرا کر چلا گیا۔ ماموں جان چونکہ قانونی آدمی تھے انہوں نے نسخہ کے ساتھ مفصل رپورٹ سول سرجن سے لکھوالی تھی۔ جس میں وہ رائے بھی درج تھی جس کا ابھی ذکر ہوا ہے۔

اس کے بعد جو کچھ ہُوا وہ ناظرین قیاس کر سکتے ہیں۔ مسز برکت بُرقعہ اوڑھ کر آگئیں اور کہنے کیا لڑنے لگیں۔ کہ " لڑکی کے لیجانے میں ہماری ناک جاتی ہے۔ یہ بھی کوئی دستور ہے ماں باپ سے زیادہ ماموں ممانی پیارے ہو سکتے ہیں کبھی۔ اُس مُوئے انگریز کو گھر میں گھسا لائے۔ اب جب تک سارا گھر نہ پاک کیا جائے اور پانچ قرآن نہ ختم ہوں یہاں کا دانہ پانی حرام ہے...... " جب بولتے بولتے ان کا گلا بیٹھ گیا تو غضنفر علی نے برکت علی سے کہا کہ " بھابی صاحبہ محترمہ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کے جواب میں کچھ عرض کرنا فضول ہے۔ آپ سے یہ گذارش ہے کہ فوراً لڑکی کو میرے ساتھ کریں ورنہ سول سرجن کی رائے آپ کو معلوم ہی ہے۔ افسوس ہے کہ مجھے آپ کے خلاف

اقدام قتل عمد کی کارروائی کرنی پڑے گی

میاں بیوی میں کچھ دیر مشورہ رہا۔ آخر کو سنوں کی بوچھاڑ میں غضنفر علی صابرہ کو لے کر چلے گئے۔ کئی مہینے کے علاج اور رات دن کی تیمارداری سے لڑکی جو دق کی مریض بتائی جاتی تھی تندرست ہوگئی۔ پھر اس نے اس گھر کا دروازہ عمر بھر نہ دیکھا جہاں اس کی گت ہوئی تھی۔ ادھر شاکر حسین ڈپٹی کلکٹر ہوکر اسی شہر میں تعینات ہوئے جہاں غضنفر علی وکالت کرتے تھے۔ کچھ دنوں بعد شاکر کا صابرہ سے نکاح ہوگیا۔ برکت علی اس دنیا سے رخصت ہوئے ان کی بیوہ نے دوسرا نکاح کرلیا۔ اس کے بچے اب صابرہ کے پاس ہیں۔ اور ان کی تعلیم و تربیت بہت اچھی ہورہی ہے۔

تن اور من صاف رہے

از جناب مولوی شفیع الدین صاحب نیّر دہلی

دنیا میں اگر خوش رہنا ہے تن صاف رہے من صاف رہے
مجھ کو تو یہی بس کہنا ہے تن صاف رہے من صاف رہے
ہو بیماری کا دُور اثر، ہو بے کاری کا دور خطر
اس طور سے ہو یہ عُمر بسر تن صاف رہے من صاف رہے
یہ جسم ہمارا چیز ہے کیا؟ اک کل کہنا ہے اس کو رَوا
اِس کل کو رکھیں ہم ٹھیک سدا تن صاف رہے من صاف رہے
ہر حصّہ جسم کا پاک رکھو، ہرگز نہ بدن پر خاک رکھو
دِل کو نہ کبھی غمناک رکھو، تن صاف رہے من صاف رہے
میلے ہوتے ہی نہالو تم، کپڑے اپنے دھو ڈالو تم
یہ کام نہ کل پر ٹالو تم، تن صاف رہے من صاف رہے
دِل میں نہ تمہارے کینہ ہو، ہاں پاک سبھی کا سینہ ہو
یُوں جینا ہو یُوں جینا ہو، تن صاف رہے من صاف رہے
سُتھرا رہنے میں حرج ہے کیا، بتلاؤ تو اس میں خرچ ہے کیا
ہے نیّر کا یہ قول بھلا، تن صاف رہے من صاف رہے

مزاحیہ

میں مدقوق تھا

اصل میں دق نہ ہو اگر شوکت — تپ دق بھی ہزار نعمت ہے

از جناب شوکت تھانوی صاحب لکھنؤ

اس باریک نکتہ کو کچھ وہی حضرات خوب سمجھ سکتے ہیں جنکو کوئی ایسا پیچیدہ بخار رہنے لگے جو ڈاکٹروں کی سمجھ میں نہ آئے اور وہ گھبرا کر دق تجویز کردیں اور اس تشخیص کے بعد مریض کو جیتے جی کچھ ایسا جنت نصیب بنادیں کہ وہ ناشتے میں ٹوسٹ مکھن اور انڈے سے کم کچھ کھانا اپنی توہین سمجھنے لگے۔ اور کھانے میں اس کو مرغ اور بٹیر کی قسم کے پرندوں کا مرغن قورمہ ملنے لگے، اسکے علاوہ پھلوں اور میووں کی بھی کثرت ہو اور سب سے بڑھکر یہ کہ تمام جنتی غذائیں بغیر کسی فکر کے معدے پر نازل ہوتی رہیں۔ ممکن ہے کہ ان تمام نعمتوں کا لطف ایک مدقوق صحیح معنوں میں نہ اٹھا سکتا ہو۔ اور اس کو مرغ مسلّم بھی ملک الموت ہی نظر آتا ہو مگر یہاں تو ذکر اس مدقوق کا ہے جو درصل مدقوق نہو بلکہ اپنے معالج کی جہالت کا فائدہ اٹھا رہا ہو۔

بہرحال اسے دور کوئی سات سال ہوئے ہونگے کہ یکایک ایک ہفتہ کی مسلسل علالت یعنی حرارت کے بعد ہمارے اعزہ کے چہروں پر ہوائیاں اڑتی ہوئی نظر آئیں اور یہ خبر اڑتی ہوئی ہمارے کانوں تک پہونچی کہ ہم کو دق شروع ہوچکی ہے۔ بظاہر تو یہ خبر نہایت وحشت اثر تھی مگر آج کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ آیورویدک جہل ہمارے لئے کس قدر قیمتی ثابت ہوا اور وہ دق کا رشک فردوس دور ہمکو آج کس قدر یاد آرہا ہے۔ جبکہ نہ وہ نازونعم ہیں نہ وہ دلداریاں اور نہ وہ بیوی کے خوف سے سہمی ہوئی رفیقۂ حیات کی شوہر نوازیاں۔ بلکہ اب تو یہ مرغ کھانے والا مریض تندرست ہوکر خود ہی گھر کی مرغی دال برابر بنا ہوا ہے۔

ہاں تو ہوا یہ کہ ڈاکٹر صاحب کو خون میں ملیریا کے کیڑے نہ مل سکے، عام حالت سے ٹائیفائڈ کا شبہ نہ ہوا، بظاہر انفلوئنزا کے آثار نظر نہ آئے اور جملہ اقسام کے بخاروں کی تعریف سے جب ہماری حرارت باہر نظر آئی تو آپنے ایک روز غالباً اس خیال سے کہ کہیں مریض کے مرض کو معمولی سمجھکر تیماردار ڈاکٹر کی اہمیت کو نظرانداز نہ کردیں، نہایت حسرتناک انداز سے منہ سکھا کر اور مشیت ایزدی کے سامنے تمام اسلحہ رکھکر ہمارے بزرگوں سے کہدیا کہ مریض کو دراصل دق شروع ہوچکی ہے، اور نہایت احتیاط کی ضرورت ہے۔ بہتر تو یہ ہے پہاڑ پر بھیجیجئے، مگر چونکہ دسمبر کی وجہ سے پہاڑ خود یہاں آیا ہوا ہے۔ لہذا صرف یہی کیجئے کہ کھلی ہوئی ہوا میں رکھئے، عمدہ غذا دیجئے، آرام پہونچایئے، بفکر رکھئے اور ہر وقت مریض کو خوش رکھنے کی کوشش کیجئے، رہ گیا علاج تو وہ بہرحال ضروری ہے اس سے غفلت بھی ٹھیک نہیں لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ دق کا مرض ہے آسانی سے جانیوالا نہیں۔ مگر مایوس ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ اسلئے کہ ابھی ابتدائی حالت ہے اور صحت کے تمام امکانات موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تو یہ کہکر تشریف لیگئے مگر یہاں ہماری دنیا ہی گویا بدل گئی، گویا ہم اس مختصر علالت کے بعد انتقال کرکے سچ مچ جنت میں پہونچ گئے۔ ہم کو فوراً ایک کھلے ہوئے برآمدہ میں نہایت شفاف قسم کی مسہری پر پہونچا دیا گیا اور اب شروع ہوئی ہماری نازبرداری کہ کوئی صاحب تو بیٹھے ہوئے ہمارے لئے نارنگی عرق نکال رہے ہیں کوئی صاحب انگور صاف کر رہے ہیں اور کوئی محض اس خدمت پر مامور ہیں کہ وہ ہم سے برابر یہی دریافت کرتے رہیں کہ ہمارا کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے۔ ہم آپسے سچ کہتے ہیں کہ اعلیٰ سے اعلیٰ ولایتی بسکٹ، انگریزی کارنوں کے بہترین کیک، ڈائری فارم کا تازہ مکھن اور دودھ، اوولٹین، انگور کی شکر، جام، جیلی مختصر یہ کہ دنیا کی ہر ممکن نعمت جسکے تصور سے اب بھوک لگنے لگتی ہے ہماری خدمت میں ہر وقت موجود رہنے لگی اور ہمارے تیماردار ہمارے اشاروں پر اس طرح ناچنے لگے جس طرح انگریزی ہوٹلوں کے مہذب بیرے۔ ظاہر ہے کہ جس شخص کو حالات اور واقعات اس نازونعم کا مستحق ثابت کردیں وہ کبھی ان امور پر غور نہیں کرتا کہ آخر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے، بلکہ وہ اپنے کو اسی کا مستحق سمجھنے لگتا ہے اور یہی حال ہمارا بھی تھا کہ ہم نے غیر ارادی طور پر اپنے کو غالباً بادشاہ وقت ورنہ کسی ایسی ریاست کا فرمانروا سمجھنا ضرور شروع کردیا تھا اور اسی مناسبت سے شان امارت نازک مزاجی اور رئیسانہ خو بو بھی پیدا ہوگئی تھی۔ واللہ ایسے ایسے بزرگ جنکے قدم دھو دھو کر پینا ہمارے لئے باعث سعادت ہوتا خود ہماری خدمت کو اپنے لئے وسیلۂ بخشش سمجھے ہوئے تھے۔ اور ہمارے چشم و ابرو کے اشارے انکے لئے احکام کا درجہ رکھتے تھے، ذرا سی ہم نے جنبش کی اور دو چار حضرات دوڑے ہماری طرف کسی نے تکیہ سلیقہ سے رکھدیا تو کسی نے چادر کی شکن درست کی، کسی نے پیر سہلانا شروع کردیئے تو کسی نے ہمارے قریب آکر نہایت ادب سے

پوچھا کہ "کیا حکم ہے" اور ہم نے ان تمام باتوں کا جواب صرف ایک شکن جبیں سے دیدیا اور اسی کو بہت کافی سمجھا۔ ایک طرف تو یہ نازبرداریاں تھیں۔ اور دوسری طرف حال یہ تھا کہ وہی تمام گھر کے لوگ جنکے ہم کفیل تھے اپنی اپنی جگہ پر گویا یہ طے کر چکے تھے کہ خواہ زیورات کی قسم کا ایک ایک تار بک جائے اور خواہ تمام گھر کے لوگ فاقے کریں مگر ہمکو اس چل چلاؤ کے وقت تعلقہ داری ضرور کرا دینگے اور ہماری صحت بحال کرنیکے لئے خود فقیری تک لے لیں گے چنانچہ حیرت تو یہ ہے کہ وہی بیگم صاحبہ جو رات دن گھر کے بجٹ اور بجٹ میں خسارے کے موضوع پر دق آفرین جنگ میں ہم سے مصروف رہا کرتی تھیں، اب ہماری باتیں پر ایسی مطمئن نظر آتی تھیں کہ گویا ان کو اپنے ہی گھر میں کوئی خزانہ مل گیا ہے اور اب جبکہ ہمارے صاحب فراش ہونے سے آمدنی کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے ہیں انکو زندگی میں پہلی مرتبہ اطمینان حاصل ہوا ہے، بلکہ اکثر ہم خود اپنی مجبوری کے بعد بیگم کی اپنے حق میں اس شاہ خرچی پر متحیر ہو جاتے تھے۔ مگر جب کبھی ان سے پوچھا کہ آخر یہ شاہانہ مصارف کہاں سے پورے ہوتے ہیں تو وہ نہایت اطمینان کیساتھ یہی جواب دیتی تھیں کہ "آخر آپ کو ان باتوں سے کیا مطلب یہ اخراجات خدا پورے کرتا ہے۔ آپ ان باتوں پر غور ہی کیوں کرتے ہیں۔ آپ اپنی صحت کو مقدم سمجھئے اسکے علاوہ کسی بات کی فکر نہ کیجئے"۔ اللہ اللہ یہ اخلاق۔ یہ مروت اور یہ انسانیت جسکے لئے ہم زندگی بھر ترسے تھے ہم کو دق ہی کے طفیل میں منجانب اللہ اور از طرف بیگم صاحبہ دیکھنے میں آئی ورنہ ان کا تو حال یہ تھا کہ ہم کولہو کے بیل کی طرح دن رات محنت کر کے کمائیں اور جب اطمینان کے ساتھ گھر میں بیٹھنا نصیب ہو تو وہ یہی رونا روئیں نہ بچوں کو کپڑوں کی شدید ضرورت ہے اور چھوٹی بہن کے دیور کی شادی کے اخراجات سر پر آ گئے ہیں اور میونسپلٹی کا ہاؤس ٹیکس بھی ادا کرنا ہے۔ بچوں کے اسکول کی فیس کا تقاضہ ہے اور اگر مکان کی مرمت نہ ہوئی تو ابکی برسات اس پر سے گذرنی مشکل ہے اور نوکر اپنی چھ مہینے کی تنخواہ مانگ رہا ہے اور بزاز کا روپیہ دیدیجئے، اسلئے کہ وہ بہت گستاخ اور بدزبان ہو گیا ہے علاوہ کچھ مقدمہ باز بھی معلوم ہوتا ہے"۔ یعنی وہ تو رات کو یہ لوریاں دیکر سو گئیں اور یہاں یہ حال کہ نیند کا کوسوں پتہ نہیں۔ بلکہ ان مطالبات کو پورا کرنے کیلئے مختلف اسکیمیں ذہن میں رقص کر رہی ہیں کہ کیوں نہ ایک مرتبہ اس تمام قرض کو پاٹنے اور ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لئے نقب زنی کی کوشش کریں۔ دنیا میں بہت سے گناہ کئے ہیں۔ ایک مرتبہ یہ بھی سہی اگر کامیاب ہو گئے تو ایک نظام بن جائیگا۔ اور فراغت کیساتھ اس گناہ سے توبہ کرنیکا موقع بھی مل جائیگا، ورنہ پکڑے گئے تو جیل چلے جائیں گے اور وہاں بھی کم سے کم سال چھ مہینے تو اس نون تیل لکڑی کے جھگڑے سے فرصت مل جائیگی۔ یا یہ کہ نقب زنی تو خیر نہایت ذلیل قسم کی چوری ہے کیوں نہ اپنے دفتر میں غبن کریں اور اسکے بعد اطمینان سے اپنے بچاؤ کی کوشش کرتے رہیں گے یا یہ کہ کسی تعلقہ دار کے یہاں اپنی شادی کا پیام بھیجدیں یا کسی ریلوے ڈکیتی میں حصہ لیں۔ مختصر یہ کہ نیند غائب اور ہر اسکیم ناقص۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ صبح پھر دفتر میں اونگھتے ہوئے نظر آئے اور رات کو پھر بیگم نے "نیندا" چاٹ قسم کی تقریر فرما کر تمام سکون و اطمینان لوٹ لیا۔ اس قسم کے آدمی کو اگر حرارت رہنے لگے تو اس حرارت کی تشخیص معدہ، جگر، یا تلی سے نہیں ہو سکتی اور نہ پھیپھڑوں سے کوئی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کا تعلق براہ راست دماغ سے ہوتا ہے اور اگر یہ دق ہے تو دماغ کی دق۔

بہرحال اب تو حال یہ تھا کہ نہ تو بچوں کو کپڑوں کی ضرورت تھی۔ نہ چھوٹی بہن کے دیور کی شادی کا خرچ پریشان کن ثابت ہو رہا تھا۔ بلکہ غالباً تمام ضروریات پوری ہونے کے بعد بھی بجٹ میں اس قدر منافع تھا کہ ہم کو کمانے تک کی ضرورت نہ تھی اور لیٹے ہی لیٹے ہم مرغ اور تیتر۔ دودھ اور مکھن۔ جام اور جیلی۔ چھوٹا بڑا حاضری۔ لنچ اور ڈنر سب ہی کچھ فرما رہے تھے اور دل ہی دل میں کہتے تھے کہ کیا خدا کی دین ہے۔ ہم آپ سے سچ کہتے ہیں کہ اگر انسان کو مرنا ہے اور موت کے متعلق یہ طے ہو کہ وہ برحق ہے تو مرنے کے لئے بہترین مرض دق ہے تاکہ مریض پرہیزی غذا کھا کر یا بطور پرہیز فاقے کر کر کے نہ مرے بلکہ اپنی مرضی کے مطابق کھا پی کر اور دنیا کا مزا اڑا کے مرے اپنی نازبرداریاں کرا کے مرے اور فقیری شاہی کر کے مرے۔ اور اگر مرنا نہیں ہے یعنی جو حرارت ہو وہ دق کی نہیں ہے مگر دق سمجھی جاتی ہے تو اس قسم کی علالت اور حرارت محض خوش قسمت لوگوں کے حصہ میں آتی ہے۔ اور خدا جانے ان کے کن نیک اعمال کا نتیجہ ہوتی ہے۔ ایسے ارجنٹ قسم کے نیک اعمال جن کے لئے عاقبت کا انتظار بھی نہیں کیا جاتا، بلکہ دنیا ہی میں جنت مہیا کر دی جاتی ہے۔ ہمکو اپنے وہ نیک اعمال تو یاد نہیں۔ مگر یہ ہم جانتے تھے کہ ہم مرنے والے نہیں ہیں۔ لہذا بے فکری کے ساتھ بستر علالت پر پڑے ہوئے تھے، ڈاکٹر صاحب کا حکم تھا کہ ہم کو کوئی فکر یا کوئی غم نہ ہونے پائے۔ لہذا خاندان بھر کی اموات سے ہم لاعلم رکھے جاتے تھے۔ وہی بچے جو اپنی ماں کو تندرستی کی حالت میں بھی بیمار نظر آتے ہیں اور بلا وجہ ماں کے مارے ان کو یہی فکر ہوتی ہے کہ آخر یہ دبلا کیوں ہوتا جاتا ہے اور آخر اس چھوٹے بچے کو قبض کیوں رہتا ہے اور یہ بچوں کا نکسیر پھوٹنا تو نہایت مہلک مرض ہوتا ہے اور آخر بلا وجہ تو کسی بچے کو چھینک نہیں آتی، یقیناً چھینکنے والا بچہ سخت علیل ہے۔ مگر صاحب جس دن سے ہم صاحب فراش ہوئے تھے خدا نظر بد سے بچائے ہمارے بچے تو ایسے تندرست ہوئے تھے کہ گویا بیماریاں بچوں کے لئے بنی ہی نہیں ہیں۔ اب

بقیہ صفحہ ۲۴۴ پر

مسرّت کے جراثیم

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید، بریلوی

"کس سوچ میں بیٹھے ہو؟" ظفر نے کمرے میں آتے ہی مسکرا کر کہا۔ ظفر کی یہ ایک خصوصیت تھی کہ وہ ہر وقت مسکراتا رہتا تھا +

"کوئی خاص بات تو نہیں ہے" احسن نے جواب دیا اور پھر کسی فکر میں پڑ گیا +

ظفر:۔ (مسکرا کر) "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم لوگ یہ روتی صورت کیسے بنا لیتے ہو۔ اللہ کی وسیع دنیا رنگینیوں اور دلچسپیوں سے بھری پڑی ہے جدہر دیکھو مسکراہٹ، جس طرف نظر ڈالو روشنی اور جگمگاہٹ، اس پر بھی اگر کوئی شخص رنجیدہ اور مغموم رہے تو اس سے بڑھ کر بدنصیب کون ہوگا؟" +

احسن:۔ "لیکن ابھی ایسے گلاب کے پھولوں کی تلاش میں ہمیں کامیابی نہیں ہوئی ہے جن کے ساتھ کانٹے نہ ہوں اور ایسی روشنیاں اس تمام ترقی کے باوجود دریافت نہیں ہو سکی ہیں جو تاریکی سے سراسر معرا ہوں" +

ظفر:۔ "خدا ان فلاسفروں سے محفوظ رکھے! کمبختوں نے دنیا میں رہنا مشکل کر دیا، اور اچھی خاصی پُرلطف انسانی زندگی کو غم والم کا ایک ایسا پہاڑ بنا دیا جس کا بوجھ اُٹھائے نہیں اُٹھتا، سر پر ایک بال نہ ہونے کے باوجود ان کمبختوں کے دماغوں تک عقل کی روشنی نہیں پہونچتی اور رات دن مشاہدے اور تجربے کرتے رہنے پر بھی انہیں فطرت کا یہ راز کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ دنیا کی تمام مسرتیں اور زندگی کی تمام لذّتیں صرف اس بات میں پوشیدہ ہیں کہ انسان ہمیشہ اور ہر حالت میں خوش رہے" +

احسن:۔ "یہ موٹی سی بات تو وہ بے وقوف لوگ بھی سمجھ لیتے ہیں جن کے سر کے اوپر بال اور سر کے اندر گوڈر یا گوبر بھرا ہو۔ بغیر بالوں والے سر اس سے زیادہ باریک باتوں پر نظر رکھتے ہیں اور انہیں ایسی مسرت کی تلاش رہتی ہے جس کے ساتھ اندوہ والم کی کلفتیں موجود نہیوں" +

ظفر:۔ (ہنس کر) "تو آپ کو مسرت کے جراثیم کا پتہ لگ گیا ہے۔ اب آپ کو کیا فکر ہے؟"

احسن:۔ (کچھ سوچ کر) "مسرّت کے جراثیم!" ———— "ہوں!" دیکھو ظفر! شاید لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے یہ اس قدر علم وحکمت کہاں سے حاصل کی تو اس نے بلا تامل یہ جواب دیا تھا کہ میں نے سب کچھ بے وقوفوں سے سیکھا ہے آج مجھے معلوم ہوا کہ لقمان نے شاید ٹھیک ہی کہا تھا۔ اب اس وقت یکایک تمہارے کہنے سے میرا خیال اس طرف گیا کہ شاید مسرت کے جراثیم ہی ہوتے ہوں۔ اس وقت سے پہلے کبھی اس بات کا دھیان ہی نہیں ہوا تھا۔ (ذرا مسکرا کر) میں یاد رکھونگا کہ یہ حکمت کی بات میں نے تم سے سیکھی تھی اور اگر کبھی اس جرثومہ کی تحقیق میں مجھے کامیابی ہوگئی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس کا نام اپنے نام پر نہیں بلکہ تمہارے نام پر "ظفرانہ ایڈیاٹیکا" رکھونگا +

دونوں کھل کھلا کر ہنس پڑے +

ظفر:۔ "کیا اب بھی تمہیں یقین نہ آئیگا کہ مسرت کے جراثیم ہوتے ہیں؟ اور یہ بیماری یا شاید بے آزاری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اگر مجھے ہنسنے اور خوش رہنے کی بیماری نہ ہوتی تو کیا کبھی اس شکن دار پیشانی اور اس کھوئے سوچے منہ پر کبھی ہنسی آ سکتی تھی؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہنسی کے جراثیم ہوتے ضرور ہیں تمہاری خوردبین انہیں دیکھ سکے یا نہ دیکھ سکے، اور تمہارے موجودہ رنگوں سے وہ رنگے جا سکیں یا نہ رنگے جا سکیں لیکن یہ واقعہ ہے کہ خوشی اور مسرت کے جراثیم ہوتے ہیں وہ ہوا کے ذریعہ ایک سے دوسرے تک پہونچتے ہیں اور آنکھ، کان، ناک اور منہ کے راستے سے دوسروں کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ مجھے ہنستا دیکھ کر تم ہنس پڑتے ہو یہ اسکی مثال ہے کہ مسرت کے جراثیم تمہاری آنکھوں کے راستے سے تمہارے جسم میں داخل ہوئے، میرے فلک شگاف قہقہوں کی آواز سُن کر تمہیں ہنسی آ جاتی ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ جراثیم نے تم پر کانوں کی راہ سے حملہ کیا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی خوشبو تمہارے دل کو فرحت پہونچائے تو گویا جراثیم ناک کے راستے سے داخل ہوئے اور اگر زبان کسی غذا سے لذت حاصل کر کے تمہیں مسرور کر دے تو اس صورت میں جراثیم کا داخلہ منہ کے راستے سے ہوگا" +

احسن:۔ (ہنس کر) "ہماری صحبت میں رہ کر خیر اتنا تو فائدہ ہوا کہ تم علمی طریقے پر گفتگو کرنا سیکھ گئے" +

ظفر:۔ "لقمان نے بھی تو حکمت بے وقوفوں ہی سے سیکھی تھی" +

دونوں دوست پھر خوب زور سے ہنس پڑے اور قہقہوں کی آواز دیر تک کمرے میں گونجتی رہی ہنسی جب ذرا کم ہوئی تو ظفر نے کہا۔
"آخر حسن! یہ تمہیں چند روز سے ہو کیا گیا ہے کہ ہر وقت چُپ چُپ اور اُداس اُداس رہتے ہو؟"

احسن :۔ "میں نے ابھی تک تم سے ذکر نہیں کیا تھا، اور واقعہ یہ ہے کہ اب بھی کسی طرح ایسی بات زبان سے نکالنے کی ہمت نہیں پڑتی"۔

ظفر :۔ (کسی قدر سنجیدگی سے) "کیا درحقیقت کوئی ایسی بات ہے؟ کیا خدانخواستہ منیرہ نے انکار کر دیا؟ اگر انکار کر دیا ہے تو اس میں اُس غریب کا قصور بھی کیا ہے۔ تم جیسے رونی صورتوں سے وہ کونسی شریف لڑکی ہے جو شادی کرنے پر راضی ہو جائے؟"

احسن :۔ "تمہیں تو ہر وقت مذاق ہی سوجھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ منیرہ کچھ عرصہ سے کسی قدر گری پڑی سی رہتی تھی، گاہے گاہے تھوڑا بہت بخار بھی ہو جاتا تھا، اور اب چونکہ معاملہ ذرا اندیشہ ناک ہو گیا ہے تو بیماری کا سلسلہ بچپن سے ملایا جا رہا ہے اور ان کے والدین کو یاد آ رہا ہے کہ منیرہ جب بچی سی تھی تو اسکے حلق کے غدود بھی اکثر بڑھ جایا کرتے تھے بلکہ شاید بعض معالجوں نے یہ بھی مشورہ دیا تھا کہ غدد بالکل نکلوا دئے جائیں خیر اس وقت تو آرام ہو گیا اور کبھی کبھی تھوڑے سے نزلہ زکام کے علاوہ کسی قسم کی کوئی تکلیف باقی نہ رہی تھی لیکن اب جوان ہونے پر کچھ عرصہ سے اسے برابر روزانہ حرارت ہو رہی ہے اور آہستہ آہستہ جسم بھی گھُلتا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا گیا تو انہوں نے دق کے شبہات ظاہر کئے اور سب کی یہ رائے ہوئی کہ عکس ریز کے ذریعہ سینہ کی تصویر لی جائے۔ چنانچہ تصویر لی گئی اور اس سے معلوم ہوا کہ داہنے پھیپھڑے کی اوپر کی نوک میں بیماری ہے۔ اب اس وقت سے میں اس پریشانی میں مبتلا ہوں کہ اب کیا ہوگا۔ یہ کمبخت سل کی بیماری بھی کیسی بُری چیز ہے جس سے سنا ہے کہ اس کا کوئی علاج ہی نہیں ہے۔ ادھر منیرہ کے گھر میں کہرام مچا ہوا ہے، ماں باپ دونوں کو دانہ پانی حرام ہو گیا ہے، خود منیرہ پر بھی اس کا بہت ہی خراب اثر ہوا ہے، اب تک تو وہ اتنی سی حرارت کی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی اور گو کسیقدر دبلی ہو گئی تھی لیکن اسکی خوش دلی اور خوش مزاجی پر کوئی اثر نہ پڑا تھا کوئی پوچھتا تھا تو ہنس کے کہا کرتی تھی کہ مجھے دق ہو گئی ہے۔ لیکن اب جب کہ یہ معلوم ہو گیا کہ سچ مچ دق ہی ہو گئی ہے تو اس کی وہ خندہ مزاجی جاتی رہی ہے اور چہرہ پر ایک افسردگی سی چھا گئی ہے"۔

ظفر :۔ (سنجیدگی سے) "کیا واقعی منیرہ کو دق ہو گئی ہے؟ افسوس! بعض باتیں کسی طرح سمجھ میں نہیں آتیں۔ کہا جاتا ہے کہ دق ہمیشہ غریبوں کو ہوتی ہے جنہیں کافی غذا نہ ملتی ہو اور جو گندے اور غلیظ مکانوں میں رہتے ہوں، منیرہ ایک امیر کبیر کی بیٹی ہے اچھے سے اچھا کھانے کو میسر ہے، مکان بھی نہایت عمدہ ہے اور ہر طرح کا آرام بھی مہیا ہے پھر اسے یہ مرض کہاں سے لگ گیا؟"

احسن :۔ "ڈاکٹروں نے بڑی چھان بین کی تو یہ معلوم ہوا کہ بچپن میں منیرہ کی انّا کے طور پر ایک عورت نوکر تھی اسے دق تھی اور کچھ دنوں بعد اس کا اسی بیماری سے انتقال ہو گیا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ منیرہ کو ضرور اسی عورت سے یہ بیماری لگی وہ کہتے ہیں کہ عام طور پر جوانی میں جن لوگوں کو دق ہوتی ہے انکے جسم میں بچپن ہی میں جراثیم پہنچ چکتے ہیں جو اتنی مدت تک بے اثر پڑے رہنے کے بعد اب جوانی میں رنگ لاتے ہیں جب کسی وجہ سے یہ لڑکا یا لڑکی کمزور ہو جائے، بہرحال اب وہ کہیں سے بھی ہوئی لیکن یہ تو یقین کر لیا گیا ہے کہ اسے دق ہے اور ایسی حالت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں۔ تمہیں معلوم ہے ظفر! کہ میری تمام آرزوں کا مرکز اور میری تمام امیدوں کا سہارا صرف منیرہ ہے۔ تم اگر مجھ پر ہنسنا چاہتے ہو تو ہنس لو، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ فلاسفر بھی بہرحال انسان ہوتے ہیں اور جذبات کی دنیا سے بالکل الگ تھلگ رہنے کے باوجود محبت کے معاملے میں بھی اسی قدر مجبور ہوں بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ کہ جتنا کوئی اور انسان ہوتا، اس پھول کی طرح شگفتہ چہرے کو کہ جسے میں اپنی تمناؤں کی دنیا سمجھتا ہوں افسردہ اور پژمردہ دیکھ کر میرے دل پر چھریاں چلنے لگتی ہیں اور اس پر مصیبت یہ ہے کہ منیرہ کے سامنے مجھے اپنے اس درد کو اور اس رنج کو اس حد تک چھپانا پڑتا ہے کہ گویا میں بالکل خوش اور مطمئن ہوں تاکہ اسے اپنی زندگی سے مایوسی نہ ہو جائے نوجوان دل ابھی مایوس نہیں ہوا ہے اور ہر نئی دوا اور ہر نئے معالج سے اسے یہ اُمید ہو جاتی ہے کہ اب ضرور آرام ہو جائیگا۔ ایسی حالت میں اگر میں اپنے غم و درد کا اظہار کر دوں تو ظاہر ہے کہ اسکی بندھی ہوئی اُمیدیں ٹوٹیں گی اور سنا ہے کہ اس بیماری کا اگر کوئی علاج ہے تو وہ مریض کی طبیعت کی مضبوطی اور مرض کے مقابلہ کی طاقت ہے۔ خدا کے لئے ظفر کوئی تدبیر بتاؤ، میں ویانہ اور امریکہ کے ڈاکٹروں سے خط و کتابت کر رہا ہوں اور اگر اُنہوں نے کچھ بھی اُمید دلائی تو اسے لیکر وہاں چلا جاؤنگا لیکن جب یہ خیال آتا ہے کہ یہ بیماری لاعلاج ہے تو بس دل بیٹھ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں"۔

ظفر :۔ واقعی بہت ہی اندوہناک حالات ہیں۔ یہاں ہندوستان میں بھی تو بہت سی صحت گاہیں ہیں۔ کیوں نہ اُنہیں دھرم پور یا بھوالی

لے جایا جائے؟" +

احسن :- "کچھ اس قسم کے انتظامات ہو تو رہے ہیں"۔ +

"منیرہ! دیکھو یہاں کا منظر کس قدر دل فریب ہے ذرا تم میں طاقت آ جائے تو پھر تمہیں اس سامنے والی پہاڑی پر لے چلا کرینگے"۔

منیرہ :- (کسی قدر مسکرا کر) "مجھے تو اب امید نہیں پڑتی کہ کبھی ایسا ہو سکے گا" +

احسن :- "یہ تم کیا کہہ رہی ہو، تم جیسی بہادر لڑکی کی زبان سے ایسی کمزوری کی باتیں کچھ اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ منیرہ! تمہیں معلوم ہے کہ ایک تمہاری زندگی سے کتنی زندگیاں وابستہ ہیں۔ کیا تمہارے والدین تمہارے بغیر ایکدن بھی زندہ رہ سکتے ہیں اور کیا تم سے جدا ہو جانے کی صورت میں کسی طرح بھی میرا زندہ رہنا ممکن ہے؟ نہیں، منیرہ! تم ضرور اچھی ہوگی۔ اتنی جانوں کا ضائع ہونا خدا کو کبھی پسند نہ ہوگا۔ اور اب تو ماشاءاللہ تمہارے بخار میں کسی قدر فرق بھی پڑ چلا ہے۔ یہاں کی آب و ہوا نے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور کیا ہے، اور وہ دن بھی اب دور نہیں ہے کہ جب پورے طور پر فائدہ ہو جائیگا" +

منیرہ :- "خیر اپنی بیماری کے متعلق تو مجھے تم سے زیادہ واقفیت ہے۔ یہ خیال کہ یہاں آ کر مرض میں کچھ تخفیف ہوئی ہے بالکل غلط ہے۔ اگرچہ مجھ سے چھپایا جاتا ہے لیکن میں اچھی طرح سب باتوں سے واقف ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ اپنے دل کی کمزوری کی وجہ سے نہیں کہا تھا بلکہ حقیقت بیان کی تھی، آخر اس سے فائدہ بھی کیا ہے کہ ہم خود اپنے دماغ کو دھوکے میں مبتلا رکھیں۔ کیا مجھے دکھانے سے پہلے چپکے سے تھرمامیٹر کو جھٹکا دے کر پارے کو کسی قدر اُتار دینے سے یہ مقصد بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ میرا بخار کم ہو جائے، تم اس طرح مجھے یہ نہیں معلوم ہونے دیتے کہ بخار کتنا ہے لیکن تمہیں یہ خبر نہیں کہ میری ہڈی ہڈی اور رگ رگ تھرمامیٹر بن چکی ہے اور جس وقت حرارت میں خفیف سے خفیف کمی یا بیشی بھی ہوتی ہے تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے ابھی تک تو ایسا تھا کہ جس وقت بھی موت کا اور تم سے جدائی کا خیال آتا تھا تو میں فوراً اسے دل سے نکال دیتی تھی۔ مجھے یہ یقین ہی نہ ہوتا تھا کہ میری جیسی تندرست اور نوجوان لڑکیاں بھی مر سکتی ہیں۔ میرا خیال تھا کہ موت صرف بڑھاپے کیساتھ مخصوص ہے لیکن اب آہستہ آہستہ حقیقت مجھ پر ظاہر ہوتی جا رہی ہے، اور اب نوجوانی کے ساتھ موت کا تخیل میرے لئے کوئی عجیب اور نامانوس چیز نہیں رہا ہے، اب میں اس مشہور مصرعہ کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی ہوں کہ۔ ع مورد مرگ نوجوانی ہے"۔

احسن :- (آبدیدہ ہو کر) "منیرہ! خدا کے لئے تم ایسی باتیں نہ کرو، تمہاری اس قسم کی گفتگو سے میرا دل ٹکڑے ہونے لگتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ تمہارا مرض بہت کچھ ترقی کر گیا ہے، اور تم شدید ترین تکلیف میں مبتلا ہو۔ لیکن پیاری منیرہ! دنیا میں بڑے بڑے معجزے ہو چکے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ بیماری کا مقابلہ کرتے کرتے اب تمہاری طبیعت کمزور ہو گئی ہے، اور تم بیماری سے ڈر گئی ہو"۔

منیرہ :- (ذرا غصہ سے) "تمہیں معلوم ہے کہ میں ڈرنا بالکل نہیں جانتی۔ میرا کوئی بھائی نہ تھا اسلئے ابا جان نے میری پرورش بالکل لڑکوں کی طرح کی ہے، اور تم خود بیسیوں مرتبہ دیکھ چکے ہو کہ شکار کے لئے جنگل میں گھستے وقت مجھ سے زیادہ بے باک کوئی نہ ہوتا تھا۔ گھنے سے گھنے اور مہیب سے مہیب جنگلوں میں میں اس طرح گھس جاتی تھی جیسے کوئی اپنے گھر میں جاتا ہے۔ دوسرے لوگ اس خیال سے خوف کھاتے تھے۔ دوسرے لوگ اس خیال سے خوف کھاتے تھے کہ چیتل اور سانبھر وغیرہ کے شکار میں کہیں شیر یا گلدار سے سامنا نہ ہو جائے۔ لیکن مجھے ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ جنگل کے اندر کبھی تو ایسا ہو کہ سامنے سے شیر آتا ہو اور میں ٹوک کر اسے ماروں۔ میری ان باتوں سے تم یہ خیال کرتے ہو کہ میں موت سے ڈرتی ہوں۔ تمہارا یہ خیال بالکل غلط ہے۔ میں نے جو کچھ کہا تھا وہ ایک صحیح اور سچی بات تھی، مجھے معلوم ہے کہ مجھے دق ہے اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ایسے ایسے بڑے ڈاکٹروں کی انتہائی کوششوں کے باوجود بیماری گھٹ نہیں رہی ہے بلکہ بڑھ رہی ہے، پھر اگر مجھے ہر وقت یہ غم ہے کہ میں تم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہی ہوں تو اس میں کمزوری اور بزدلی کی کونسی بات ہے۔ میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ تم سے کہدوں کہ تم یہاں میرے پاس نہ رہو تاکہ ہر وقت تمہیں دیکھ دیکھ کر میرے دل کو رنج نہ پہونچے۔ لیکن دل اس بات کو بھی گوارا نہیں کرتا کہ زندگی کے تھوڑے سے دن جو باقی ہیں ان سے بھی میں فائدہ نہ اُٹھاؤں اور مرنے سے پہلے ہی تم سے جدا ہو جاؤں"۔ (آنکھوں میں آنسو بھر آئے) +

احسن :- (بھرائی ہوئی آواز میں) "منیرہ! خدا کے لئے یہ باتیں چھوڑو میرا دل پھٹا جاتا ہے۔ میں آج سے یہ دعا مانگوں گا کہ اگر تمہاری قضا آئی ہے

تو میں مر جاؤں اور تم اچھی ہو جاؤ۔ سنا ہے کہ دنیا میں پہلے ایسا ہو چکا ہے۔ میں اپنی جان دیدوں گا اور بڑی خوشی سے دے دوں گا اگر اس طرح تمہاری جان بچ سکے۔"

منیرہ:۔ (زبردستی مسکرا کر) لیکن اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ اگر تم اس دنیا میں نہ ہوئے تو ایسی زندگی میرے لئے موت سے بدتر ہوگی۔ نہیں، بس جو کچھ ہو رہا ہے ہونے دو۔ اب یہی بہتر ہے کہ تم مجھے بھول جاؤ۔ یہ تھوڑے سے دن جو ہم نے دنیا میں ساتھ بسر کرلئے انہیں ایک خواب سمجھ لو اور اب اس خواب سے بیدار ہو کر تم دنیا میں ایک کامیاب زندگی کی ابتدا کرو۔"

احسن:۔ "میں اپنی زندگی کی انتہائی کامیابی تصور کرونگا۔ اگر میرا دم تمہارے قدموں میں نکل جائے لیکن منیرہ! میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل امید سے بھرا ہوا ہے۔ اور خدا جانے کیوں مجھے یقین ہے کہ تم ضرور اچھی ہو جاؤگی۔ بس میرا ایک کہنا مان لو اور وہ یہ کہ اپنی ہمت بندھی رکھو تاکہ تمہاری طبیعت بیماری کا مقابلہ کر سکے۔"

منیرہ:۔ "میرا دل بہت مضبوط ہے میں تمہیں اطمینان دلاتی ہوں۔ اس وقت چند باتیں طبیعت کی کمزوری کی جو میرے منہ سے نکل گئیں ان کے لئے میں تم سے معافی چاہتی ہوں۔ ہائے! اس محبت کمبخت میں یہی تو ہوتا ہے کہ جس سے محبت ہو اسے اپنے لئے بیقرار اور اشکبار دیکھنے میں لطف آتا ہے تمہیں رُلا کر مجھے بہت کافی خوشی حاصل ہوئی اور اپنی اس خودغرضی پر اب میں نادم ہوں۔"

احسن:۔ "اگر میرے رونے سے تمہیں خوشی ہوتی ہے تو میں اسکے تیار رہوں کہ ہر وقت روتا رہوں۔"

دونوں ہنس پڑے +

منیرہ:۔ "ان کمبخت ڈاکٹروں نے مجھے قید کر دیا ہے۔ بستر سے اُٹھنے کی اجازت ہی نہیں دیتے ورنہ یہ سامنے ایسا عمدہ جنگل ہے میں تو صبح سے شام تک بس اسی میں گھومتی رہتی۔"

احسن:۔ "ذرا بخار جاتا رہے تو پھر جس قدر دل چاہے اس قدر گھومنا۔"

منیرہ:۔ "اس جنگل میں ضرور شیر ہونگے۔ میرے دل کی سب سے بڑی آرزو یہی تھی کہ میں ایک شیر مارتی۔ ابا جان کے ساتھ شکار میں دنیا بھر کے جانور مارے۔ لیکن شیر ہی سے کبھی سامنا نہ ہوا۔ وہ کئی شیر مار چکے ہیں مگر مجھے شیر کے شکار میں کبھی ساتھ نہ رکھا۔ میں نے ہرچند خوشامدیں کیں لیکن اُنہوں نے کبھی اسے منظور نہ کیا کہ میں شیر کے شکار میں انکے ساتھ رہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمنا دل کی دل ہی میں رہیگی۔ اب اس حالت میں بھلا میں کیا امید کروں کہ شیر پر گولی چلا سکونگی۔"

احسن:۔ "شیر یہاں بکثرت ہیں، اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم اچھی ہو جاؤگی تو میں تمہیں شیر کا شکار کھلا دونگا۔"

منیرہ:۔ (ہنس کر) "اچھے ہو جانے کی شرط ہی تو ٹیڑھی ہے۔"

احسن:۔ "کچھ ٹیڑھی نہیں ہے۔ بس ذرا طاقت آجائے تو یہیں قریب میں ہی مچان بندھوادیں گے اور تم اس پر بیٹھ کر مزے سے شیر پر گولی چلا لینا یہاں شیروں کی بہت ہی کثرت ہے۔ ابھی کل پرسوں انہی سامنے والے درختوں کے قریب ایک گائے کو پکڑ لے گیا تھا۔"

منیرہ:۔ "آواز تو میں بھی کئی دفعہ سن چکی ہوں لیکن دور کی آواز تھی۔"

ان دونوں میں یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دوسری طرف سے منیرہ کے والد اور والدہ آگئے اور منیرہ کو کسی قدر خوش دیکھ کر دونوں نے بیک وقت کہا "آج تو ماشاءاللہ تمہاری طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔"

دونوں منیرہ کے بستر کے قریب کرسیوں پر بیٹھ گئے اور منیرہ کے والد نے احسن کو مخاطب کر کے کہا:۔

"رات ان سامنے والے درختوں میں شیر آیا تھا اور بہت دیر تک اسی نواح میں گھومتا رہا، جی چاہتا ہے کہ مچان بنوا کر بیٹھ جائیں"

منیرہ:۔ "ابا جان! میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھوں گی۔ میں ابھی احسن بھائی سے یہی کہہ رہی تھی کہ میرے دل میں سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ ایک دفعہ شیر پر گولی چلاؤں۔"

ارشد:۔ (منیرہ کے والد) "سنتی ہو جی! یہ تمہاری صاحبزادی کیا کہہ رہی ہیں؟"

نجمہ:۔ (منیرہ کی والدہ) "روز شکار کھلا کھلا کے تمہیں نے تو اسے یہ لت دلائی ہے۔ جب دیکھو جب بیٹی ساتھ ہیں۔ باولے ایک گون

یا سانبھر مارا تو بیٹی نے چار مارے "

ارشد :۔ یہ تو تندرستی کے زمانے کی باتیں ہیں۔ اب تندرست ہو جائیگی تو اب پھر اسی طرح شکار کھیلا کریگی۔ تم تو اسلئے جلتی ہو کہ تمہیں بندوق کی شکل سے ڈر لگتا ہے "

نجمہ :۔ "ڈر لگتا ہے تو بجا کیا ہے جنگلوں میں مارے مارے پھرنا اور شکار کھیلنا کہیں عورتوں کے کام ہیں، تم نے تو سچ مچ منیرہ کو لڑکا بنا دیا ہے

ارشد :۔ "ہاں خدا کا شکر ہے وہ ہزاروں لڑکوں سے اچھی ہے "۔

منیرہ :۔ " اباجان! کب مچان بندھوائیگا میرے اچھے اباجان! مجھے ضرور ساتھ لے چلئے گا "

ارشد :۔ "بیٹی تم میں بھلا اتنی جان کہاں ہے کہ میل آدھ میل چل کر جاؤ اور پھر پیڑوں پر چڑھکر بیٹھو۔ آج بخار کتنا ہے ؟ "

منیرہ :۔ (روٹھ کر) "ہمیں نہیں معلوم کتنا ہے "

احسن :۔ "آج بھی وہی ایک سو ایک ہے "

ارشد :۔ "تم خفا مت ہو، ہم بھی اس وقت تک شکار نہیں کھیلیں گے کہ جب تک تم اچھی نہ ہو جاؤ "

اسی رات کو گیارہ بجے کے قریب جبکہ سارا گھر سو رہا تھا منیرہ اپنے بستر پر پڑی کروٹیں بدل رہی تھی۔ وہ جس قدر چاہتی تھی کہ نیند آجائے اسی قدر نیند اس سے دور بھاگتی تھی۔ کروٹیں بدل بدل کر وہ بار بار کوشش کرتی تھی کہ کسی طرح یہ خیال اسکے دل سے نکل جائے۔ لیکن شیر کے شکار کا تصوّر کسی طرح اسکے ذہن سے دور نہیں ہوتا تھا۔ بار بار مچان اور شیر کی خیالی تصویر اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی۔ اور بار بار اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ شیر پر گولی چلا رہی ہے۔ اس دُھن میں وہ کچھ ایسی محو تھی کہ بارہ بجے کے بعد جب اسے پسینہ آیا اور بخار ہلکا ہوا تب بھی اسے کچھ خبر نہ ہوئی اور وہ بدستور شیر، بندوق، اور مچان کے خیال میں منہمک کروٹیں بدلتی رہی۔ رہ رہ کر اسکے دلمیں تمنا پیدا ہوتی تھی کہ کاش کسی طرح یہ ممکن ہوتا کہ وہ شیر پر گولی چلائے اسے یہ یقین تھا کہ اگر وہ اچھی ہوگئی تو احسن اور خود اسکے والد اسے ضرور شیر کا شکار کھلا دینگے۔ لیکن ہزار لاکھ چاہتی تھی کہ اچھے ہوجانے کی امید باندھے۔ مگر کسی طرح کامیابی نہ ہوتی تھی۔ اندر سے اس کا دل یہی کہتا تھا کہ اب اچھا ہونا محال ہے مسلسل تین سال کے بخار اور کھانسی نے اسکی ہمتیں بالکل پست کردی تھیں اور جب وہ اس بات پر غور کرتی تھی کہ اس تین سال کی مُدت میں اسکے والد نے تقریباً اسی ہزار روپیہ خرچ کر کے بہتر سے بہتر حکیموں اور ڈاکٹروں سے اس کا علاج کرایا تھا اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکا تھا تو مجبور ہو کر اس کا دماغ یہی نتیجہ نکالتا تھا کہ افاقہ کی امید عبث ہے۔

وہ اپنے انہی خیالات میں مستغرق تھی کہ یکایک سامنے کے درختوں کے پاس سے اسے شیر کے دہاڑنے کی آواز آئی۔ بہت ہی ڈراؤنی اور بہت ہی مہیب۔ پہلے تو وہ بستر پر اچھل پڑی لیکن پھر فوراً ہی سنبھل کر بیٹھ گئی اور گھور گھور کر سامنے جنگل کی طرف دیکھنے لگی۔ چاندنی اچھی طرح کھلی ہوئی تھی، اور کافی دور کی چیزیں بھی اچھی طرح دکھائی دے رہی تھیں اس نے اچھی طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا مگر کچھ نظر نہ آیا۔ شوق اور جوش میں وہ اس بات کو بالکل بھول گئی کہ وہ بیمار ہے اور بستر سے اٹھنے کی اسے ممانعت ہے۔ شکار کا شوق اس کے دل پر قبضہ پا چکا تھا وہ بستر سے اُتر کر برآمدے کے باہر آگئی اور پھر خوب غور سے اس سمت میں دیکھا کہ جدھر سے آواز آئی تھی ہر طرف سنّاٹا چھایا ہوا تھا، اور کہیں کوئی چیز متحرک نظر نہ آتی تھی۔ ایک بالکل مدہوشی کے سے عالم میں وہ اپنے والد کے کمرے میں گئی، انکی بندوق انکے بستر کے قریب ایک میز پر رکھی رہا کرتی تھی، اس نے آہستہ سے وہ بندوق اٹھائی، کارتوسوں کی پیٹی گلے میں ڈالی اور باہر آکر بندوق کو کھول کر دیکھا کہ بھری ہوئی ہے یا نہیں۔ بالکل خاموشی سے دبے پاؤں وہ کوٹھی سے نکل کر تن تنہا اس جنگل کی طرف چلدی کہ جہاں سے شیر کی آواز آئی تھی۔ کمزوری کی وجہ سے اسکے پاؤں لڑکھڑا رہے تھے، اور بار بار اسے رُک رُک کر دم لینا پڑتا تھا، ہانپتی، کانپتی اور پتھروں سے ٹھوکریں کھاتی ہوئی وہ اس پگڈنڈی پر چلی جا رہی تھی جو تقریباً نصف میل تک برابر نیچے اُترتی چلی گئی تھی، اُترائی ختم ہونیکے بعد وہ کافی تھک گئی تھی، اسلئے اسے بیٹھ جانا پڑا، اور اب اسے گویا ہوش سا آیا۔ وہ سوچنے لگی کہ یہ میں نے کیا کیا، کیا میں بندوق چلا سکوں گی۔ اور کیا ایسی حالت میں کہ جب کوئی پناہ کی جگہ بھی نہیں شیر پر گولی چلانا کسی طرح بھی مناسب ہو سکتا ہے، اس کا دل ڈرا اور اس نے ارادہ کیا کہ لوٹ جائے، وہ واپسی کے ارادے سے اُٹھ ہی رہی تھی کہ یکایک شیر پھر دہاڑا اور اب آواز بہت ہی قریب سے آئی تھی۔ وہ جلدی سے اسی جگہ بیٹھ گئی اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا شروع کیا، واہمہ نے کئی مرتبہ دھوکے دیئے، کبھی کسی چیز پر شیر کا دھوکا

ہوا۔ اور کبھی کسی چیز پر، قلب کی حرکت بہت تیز ہوگئی اور اسے ایسا محسوس ہوا کہ اسکے ہاتھ کانپ رہے ہیں اور وہ نشانات پر صحیح گولی نہ چلا سکیگی اس نے آنکھیں بند کرلیں تاکہ دماغ کو کسی قدر سکون حاصل ہو اس نے سوچا کہ اگر اس وقت شیر سے مقابلہ ہوگیا تو زیادہ سے زیادہ خراب نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ میرا فیر خالی جائے اور وہ آکر مجھے چیر پھاڑ ڈالے۔ مرنے کا یہ کوئی خوشگوار طریقہ ہرگز نہ تھا۔ لیکن دق میں مبتلا رہ کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مہینوں میں زندگی کو ختم کرنا اور اتنے عرصہ دراز تک خود بھی انتہائی تکلیف میں مبتلا رہنا اور دوسروں کو بھی شدید ترین رنج اور تکلیف میں مبتلا رکھنا بھی تو مرنے کا کوئی عمدہ اور خوش آیند طریقہ نہیں ہے۔ اگر میری گولی صحیح لگ گئی تو میری وہ تمنا آج پوری ہوجائیگی جو مدتوں سے دلمیں ہے، اگر نشانہ نے خطا کی اور شیر نے مجھے کھالیا تو ایک اندوہناک زندگی کا بہ آسانی خاتمہ ہوجائیگا۔

اس خیال نے منیرہ کی ہمت بڑھادی۔ وہ ایک دلیرانہ عزم کے ساتھ اٹھی اور ایک چھوٹی سی چٹان پر کھڑے ہوکر اس نے ہر طرف نظر دوڑائی سامنے سے نظر ہٹا کر جب اس نے اپنی پشت کی طرف دیکھا تو صرف کوئی پچاس گز کے فاصلہ پر اسے مشعل کی طرح دو آنکھیں روشن دکھائی دیں، شیر اسکے بالکل قریب آگیا تھا، خوف کی وجہ سے اسے سر سے پاؤں تک ٹھنڈا پسینہ آگیا اور اب شکار کے شوق نے نہیں بلکہ اپنی حفاظت کے خیال سے اسے مجبور کیا کہ جلد سے جلد فیر کردے، آہستہ سے اس نے اپنا رُخ پھیرا اور ایک اونچے سے پتھر پر بندوق ٹکا کر اس نے چمکتی ہوئی آنکھوں کے درمیان شست لی اور فائر کردیا۔

رات کے سناٹے میں فیر کی آواز تمام پہاڑوں میں گونج گئی اور ایک مرتبہ تو منیرہ نے ایسا محسوس کیا کہ شیر جھپٹ کر اس پر آرہا ہے اس نے فوراً کلمہ پڑھنا بھی شروع کردیا۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس نے دیکھا کہ سامنے ٹھیک اسی جگہ پر کہ جہاں وہ اسے نظر پڑا تھا شیر بے حس حرکت پڑا ہوا تھا، ٹانگیں اوپر کی طرف تھیں اور خون کا ایک بڑا سا تھالا اسکے سر کے قریب نظر آرہا تھا۔

منیرہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ انتہائی مسرت میں وہ آپے سے باہر ہوگئی اور بے اختیار ناچنے کودنے لگی اسے یہ بھی خیال نہ رہا کہ ممکن ہے کہ شیر صرف زخمی ہوا ہو، اور اُٹھ کر دوڑ پڑے وہ بلا تکلف دوڑتی ہوئی اسکے پاس چلی گئی تاکہ قریب سے اسے دیکھے، شیر بہت کافی بڑا تھا، ابھی وہ اس کا معائنہ ہی کررہی تھی کہ اسے آدمیوں کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے والد اور احسن بھاگتے چلے آرہے تھے۔

"احسن بھائی! احسن بھائی! میں نے شیر مار لیا۔ وہ دیکھو وہ پڑا ہے، بڑا بھاری شیر ہے تم تو اسے دیکھ کر ہی ڈر جاؤگے"۔

ارشد صاحب، اور احسن دوڑتے ہوئے قریب آئے اور شیر کو دیکھکر دونوں حیرت میں رہ گئے، بہت زیادہ ملامت کو مناسب نہ خیال کرکے دونوں نے بس اتنا ہی کہا کہ "منیرہ! یہ تم نے کیا غضب کیا بستر سے اُٹھ کر اتنی دور چلی آئیں اور پھر اس طرح زمین پر کھڑے ہوئے شیر پر فیر بھی کردیا۔ ذرا تو سوچا ہوتا کہ اگر نشانہ خالی گیا یا وہ صرف زخمی ہوگیا تو کیا ہوگا؟"

منیرہ:۔ "ابا جان! وہ بالکل قریب تھا اور مجھے یقین تھا کہ میں اسے مارلونگی"۔

ارشد:۔ پھر بھی بیٹی تمہاری اس حرکت کو دیوانہ پن کے سوا اور کچھ نہیں کہا جاسکتا، آخر یہ تمہیں سوجھی کیا اور اتنی طاقت تم میں کہاں سے آگئی؟

منیرہ:۔ "اب تو مجھے اپنے بدن میں کافی طاقت معلوم ہورہی ہے۔ ابا جان اب میں اچھی ہوگئی اب مجھے بخار نہیں آئیگا، میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں بالکل اچھی ہوں"۔

ارشد:۔ "خدا کرے ایسا ہی ہو، اچھا اب جلدی سے گھر چلو نہیں تو ممکن ہے کہ تمہاری اماں جان زندہ نہ ملیں"۔

سب لوگ چل پڑے اور تھوڑا ہی سا راستہ طے کیا تھا کہ نجمہ بھی بدحواسی کے عالم میں بھاگتی ہوئی آتی نظر پڑیں۔ بیٹی کو صحیح و سالم دیکھکر اسی جگہ سجدۂ شکر ادا کیا اور سب لوگ واپس کوٹھی میں پہونچ گئے منیرہ کو نہایت اچھی نیند آئی اور صبح کو آٹھ بجے تک سوتی رہی۔

ارشد:۔ "ڈاکٹر صاحب یہ کیا تماشہ ہوگیا، آپ تو کہتے تھے کہ منیرہ کے اچھے ہونیکا اب کوئی امکان ہی نہیں ہے اس طرح یکایک وہ کیسے اچھی ہوگئی۔ کہیں کچھ اور خرابی تو نہیں پیدا ہوجائیگی؟"

ڈاکٹر:- "یہ انتہائی مسرت کا اثر ہے۔ ناگہانی اور انتہائی مسرتوں کا اثر آدمی پر یا تو یہ ہوتا ہے کہ فوری موت لاحق ہو جاتی ہے۔ جسے شادی مرگ کہتے ہیں یا خون میں بیماری کو رفع کرنے کی طاقت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ پھر کوئی بیماری باقی نہیں رہ سکتی۔ منیرہ کی برسوں سے یہ آرزو تھی کہ شیر ماریں۔ بیماری نے اس آرزو کو پورا نہ ہونے دیا۔ یہ تمنا ان کے دل میں ہر وقت خلش پیدا کیا کرتی تھی۔ یکایک اور بالکل اتفاقیہ طور پر وہ پوری ہو گئی۔ اس سے جو خوشی ان کے دل کو پہونچی اس نے خون میں اجسام دافع کی تعداد اس قدر بڑھادی کہ صرف چند لمحوں میں اُنہوں نے دق کے جراثیم کو بے کار اور بے اثر بنادیا"۔

احسن:- "آپ انہیں اجسام دافع کہیں، میں تو انہیں 'مسرت کے جراثیم' کہونگا، اور چونکہ سب سے پہلے ظفر نے میرا خیال اس طرف منتقل کیا تھا اسلئے میں نے ان جراثیم کا نام بھی 'ظفرانہ ایڈیاٹیکا' رکھدیا ہے۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ اپنی پیاری بیوی منیرہ کے ساتھ میں باقی عمر اسی پہاڑ پر اور اسی جگہ گزارونگا جہاں سے اُنہوں نے شیر کا شکار کر کے مسرت کے جراثیم اپنے جسم میں بھرے تھے۔ میرا خیال ہے کہ شکار اور دلی مسرتوں میں یا یوں کہہ لیجئے کہ مسرت کے جراثیم میں کوئی باہمی تعلق ضرور ہے۔ شکاریوں کو اکثر و بیشتر ایماندار منصف مزاج اور دوسروں کا ہمدرد پایا گیا ہے، اور یہ سب اوصاف ایسے ہیں، جو دل کے اندر مسرت کے جراثیم پیدا کرتے ہیں"۔

ارشد:- "تمہارے اس خیال میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے، میری تمام عمر شکار کھیلتے گذری اور یہ ایک حقیقت ہے کہ میں تم سب سے زیادہ مسرور اور شاداں رہتا ہوں، اور آج ساٹھ سال کی عمر میں بھی میری تندرستی بفضلہ تم نوجوانوں سے بہتر ہے"۔

نجمہ:- "اچھا تو پھر یہی کیوں نہ کیا جائے کہ احسن اور منیرہ اس جگہ پر اپنی لیبورٹیری بنا کر ان جراثیم کی تحقیقات کیا کریں اور ہم دونوں بڑھیا بڈھے ٹھیک اس جگہ کہ جہاں شیر مر کر گرا تھا اسکی ایک قبر بنوادیں اور باقی تمام عمر اس قبر کی مجاوری میں بسر کر دیں جس ہستی نے اپنی جان دے کر ہماری بچی کی جان بچائی وہ یقیناً اس سے بھی زیادہ احترام کی مستحق ہے"۔

احسن:- "لیکن آپ یہ بھول گئیں کہ یہ محترم ہستی فی الحقیقت آپکی بچی کی جان لینے کے لئے آئی تھی۔ نہ کہ اپنی جان دیکر اسکی جان بچانے کے لئے"۔

اس پر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا جسکی آواز دیر تک پہاڑوں میں گونجتی رہی +

بقیہ مضمون صفحہ ۲۳۷ پر ہے

انکی صحت کی کوئی فکر تھی اور نہ صحت سے زیادہ اسپتال کی دوڑ کا غم بلکہ جب کسی بچے کے متعلق پوچھا بھی تو یہی معلوم ہوا کہ ماشاء اللہ اچھا ہے۔ اخراجات کے سلسلہ میں ہم کو اطمینان دلا دیا گیا تھا کہ یہ سب ہماری ہی کمائی تھی جواب ہم پر اُڑائی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات کے ماتحت ہم اپنی علالت کو کتنی بڑی نعمت سمجھتے ہونگے۔ اور اس علالت کے برقرار رہنے کی کیسی کیسی دعائیں کرتے ہونگے۔ مگر افسوس کہ یہ دورِ عشرت عرصہ تک قائم نہ رہ سکا اور فلک کج رفتار سے ہمارا مدقوق ہونا نہ دیکھا جا سکا۔ لہٰذا ہماری حرارت کم ہونے لگی۔ حالانکہ شروع شروع میں تو ہم نے تھرمامیٹر کو اُلٹی طرف سے جھٹک کر اپنے ۹۸ بخار کو بھی ایکسو ایک اور ایکسو دو ظاہر کیا مگر یہ ترکیبیں اس گھر میں نہیں چل سکتیں۔ جہاں عورتیں بھی تھرمامیٹر دیکھنا جانتی ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ اسی وجہ سے ہمارے بزرگ عورتوں تعلیم کے مخالف تھے۔ بھلا غضب خدا کا شریف بہو بیٹیاں تھرمامیٹر دیکھنے لگی ہیں اب آپ ہی بتائیے کہ ایسی حالت میں ایک آدمی اپنے کو کبتک مدقوق بنا کر رکھ سکتا ہے چنانچہ کچھ ہی دنوں کے بعد ہم تندرست ہونا شروع ہو گئے نازبرداریوں کی گرم بازاری سرد ہونے لگی۔ پنکھیاں جھلنے والے ایک ایک کر کے بالیں سے ہٹ گئے۔ بیگم کی بیکسی پھر زبردستی بننے لگی۔ عجز و انکسار میں غرور اور افتخار پیدا ہونیکے آثار پیدا ہو گئے، بٹیریں اُڑ گئیں۔ اور مرغ کا گوشت ترقی کر کے بکری کا گوشت بن گیا مکھن تخفیف میں آیا اور دودھ بھی بس بخشوانے کی حد تک رہ گیا بچے رفتہ رفتہ پھر بیمار ہونے لگے اور بیگم کی چھوٹی بہن کے دیور نے پھر شادیاں رچانا شروع کر دیں۔ گویا چار دن کی چاندنی کے بعد ہم پھر اپنی اوقات پر آگئے جیسے ہمارے دن پھرے۔ خدا دشمن کے بھی نہ پھیرے۔ غالباً اس کیفیت کا کچھ احساس وہ بادشاہ کر سکتے ہیں جو معزول ہو گئے ہوں۔ مثلاً شاہ جارج یا غازی امان اللہ خاں وغیرہ +

دراصل یہ نتیجہ ہے ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق کا کہ آپنے بارہ بجے رات کو خون لے کر یہ ثابت کر دیا کہ دراصل دق نہیں بلکہ فائیلیریا ہے۔ فنی اعتبار سے ممکن ہے کہ یہ تحقیق باعثِ افتخار ہو۔ مگر ہم ہی جانتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کس قدر اصولی طور پر جہل مرکب تھے۔ ہمارا کیا گیا، انہی کی فیس مارگئی +

شوکت تھانوی

نسیمہ

از فاضل ادیب جناب مولانا مولوی حکیم محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی

خدائے تعالیٰ کے فضل سے خالد عقل سلیم رکھتا تھا۔ جتنے خط وطن سے آئے ان میں بیوی کی بیماری کا حال پریشانی کے احساس اور رنج وغم کے اشاروں میں پڑھا، لکھنے والوں نے حرارت، بخار، اور ضعف کے بڑھ جانے کی شکایتیں ایسے الفاظ میں لکھی تھیں جن سے خالد کے دل پر تیر نشتر کی سی خلش پیدا ہوتی رہی مگر مجبور تھا کسی بڑے پراجکٹ کا کام شروع ہونے والا تھا اور ذمہ دار انجنیر کی حیثیت سے رخصت کا جلد ملنا آسان نہ تھا، پھر بھی کئی درخواستیں بھیجیں اور بمشکل چوتھے مہینے چھٹی ملی جس طرح جنم قید سے کسی سیاسی قیدی کو رہا کر دیا جائے، اسی طرح ذرا سی آزادی پاتے ہی خالد تیسرے دن بیل گاڑی اور موٹر میں کئی سو میل طے کرکے اورنگ آباد اپنے گھر بے اطلاع آپہونچا چھوٹے بڑوں کی اس نو رمسرت کا اندازہ مشکل سے ہوسکتا ہے جو یکایک اس چراغ خاندان کے پہونچنے سے رنج کی تاریکی میں پھیل گیا۔ وہ بدنصیب عورت جو کبھی قسمت والی کہلاتی تھی، جس کے ہاتھ سے ساری برادری میں شادی کی رسمیں ادا کرائی جاتی تھیں اور جس کی خوش نصیبی پر بہت سی تنگ خیال عورتیں رشک وحسد کی آگ میں جل بھن کر رہ جاتی تھیں آج اس سچی خوشی میں کچھ حصہ نہ لے سکی اور وہ عورت نسیمہ تھی +

خالد نے گھر میں قدم رکھتے ہی ہاتھ منہ دھونے کا پانی منگایا، وضو کیا، اور سجدۂ شکر میں گر گیا کہ نسیمہ ابھی زندہ ہے عجب نہیں کہ علاج اور تدابیر اس کے سنبھالنے میں سہارا دے سکیں، جب تک سانس ہے آس رکھنی چاہیئے، پھر گھر کی بڑی بوڑھیوں کو سلام وآداب کرتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھا جس میں نسیمہ اپنی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے سراپا انتظار بنی ہوئی دروازہ کی طرف تک رہی تھی خالد کو آتے دیکھکر نسیمہ نے تبسم آمیز اشاروں میں سلام اور خیر مقدم کیا، آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور پیمانہ چھلکنے ہی کو تھا کہ خالد نے خود کو سنبھال کر نسیمہ کی پیشانی پر محبت بھرا ہاتھ رکھکر اور تسلی آمیز لہجے میں کہا ”خدا تعالیٰ شافی ہے، دل کو سنبھالو، کل ہی کسی دلفزا اور روح پرور مقام (صحت گاہ) میں لے چلنے کا بندوبست کرتا ہوں مہینہ دو مہینہ لگیں گے انشاء اللہ تعالیٰ پوری صحت ہو جائیگی“ نسیمہ نے سُنا اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے خاموشی میں جواب ادا کر دیا،

خالد اس کیفیت کو پُر درد اور غمگین احساس کے آئینے میں دیکھ رہا تھا، یہ ماجرا اُسکی آنکھوں کے سامنے تھا کہ جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے وہ آنکھیں جو کسی زمانے میں نہایت دلکش اور حسین تھیں اب ایسی زرد اور بے آب ہو گئی ہیں کہ دیکھنے سے ہیبت ہوتی ہے۔ صد افسوس! یاس و حسرتیں نسیمہ کی نگاہ واپسیں بن گئی ہیں اور امید کی رمق بھی اس ڈھانچہ میں نظر نہیں آتی۔ اس وحشت انگیز نظارہ کی تاب خالد نہ لا سکا، بیتابانہ اُٹھا اور ایک طویل مضمون کا تار اپنے بڑے بھائی ڈاکٹر عابد سلیم کو بلانے کے لئے بھیجا جو مشہور سول سرجن تھے +

نسیمہ میں اب اتنی سکت تو نہ تھی کہ کسی دور و دراز اور دل کشا مقام پر منتقل ہو سکے، اس لئے میل بھر کے فاصلے پر ایک باغ میں تبدیل آب وہوا کے لئے ٹھہرنا پسند کیا گیا۔ وہ اگرچہ نہایت کمزور تھی لیکن خالد کے آنے سے اُسے کچھ سکون سا ضرور ہو گیا تھا۔ خالد نے ایکدن کچھ بشاش پاکر نسیمہ سے پوچھا ”کیا مجھے بتا سکتی ہو کہ یہ بخار کہاں سے لگا؟“ نسیمہ نے مسکرا کر جواب دیا ”خدائے برتر کی خدائی میں انسان کا کیا دخل ہے؟ بیماری بھی اس کا ایک حکم ہے“، خالد نے کہا ”نسیمہ میں تمہارے دماغ پر بار ڈالنا پسند نہیں کرتا میں ایک مجرم ہوں اور تمہارا قصوروار چاہیئے تھا کہ نوکری کو ٹھوکر مار کر چلا آتا تو اس حالت میں آج تم نہ ہوتیں۔ خلاق مطلق بلاشبہ ہم سب کا شاہنشاہ ہے۔ لیکن اُس نے علم کا چراغ ہدایت ہم کو عطا فرمایا ہے۔ کیا اُسکی دی ہوئی آنکھوں سے ہم دیکھ نہیں سکتے؟ کان دے رکھے ہیں سن نہیں سکتے؟ اسی طرح مختلف قوتیں اور طاقتیں عنایت کی ہیں پھر سب سے بڑھکر ایک دماغ دیا ہے جو دوسرے تمام حیوانات سے کہیں زیادہ بڑا، ان سے زیادہ بھاری اور سوچ سمجھ ادراک، حافظے عقل ودانش کے کام میں وسیع تر ہے۔ اسلئے خلاق مطلق پر کوئی الزام لگانیکا کوئی حق نہیں ہے۔ نسیمہ! خدا کے لئے اتنا بتاؤ کہ کیا تم کسی ایسے گھر میں کچھ دن مہمان رہی تھیں جہاں کسی کو دق اور سل کا مرض تھا“ نسیمہ نے کچھ سوچا اور کہنے لگی ”بیشک آپ کا خیال صحیح ہے، سچ تو یہی ہے کہ یہ بیماری خود میرے ہاتھوں کا کرتوت ہے۔ اب میں توبہ کرتی ہوں کہ خلاق مطلق پر الزام لگانا غلطی ہے، اپنی بیماری کی تاریخ پر غور کرتی ہوں تو ایک عجیب سلسلہ میری آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ میرے خالہ زاد بھائی کی جس خاندان میں شادی ہوئی ہے

اس میں اکثر نوجوان موتیں واقع ہوتی رہی ہیں مگر اب تک لوگوں کا خیال ہے کہ اس گھر میں بھوت، جن، اور شیطانوں کا پھیرا رہتا ہے۔ کتنے نوجوان جن کے دل، ولولوں، خواہشوں، اور تمناؤں سے بھرے ہوئے تھے عین شباب میں ناپید ہوگئے کتنی حسین لڑکیاں اپنے پیاروں کو داغ دیکر رخصت ہوگئیں اور کتنے ہونہار پنجۂ اجل میں گرفتار ہوکر سینوں میں زخم چھوڑ گئے آج اس گھر میں میرے خالہ زاد بھائی کی بیوی اور اسکی ماں موجود ہے باقی سب گھر پر جھاڑو پھر گئی، بطور مہمان میں بھی وہاں ایک ہفتہ رہی ہوں کاش نہ رہتی اور آج یہ نوبت نہ پہونچتی" نسیمہ نے بمشکل یہ روئداد سنائی خالد نے دلا دیا اور کہا "مجھے اسباب وعلل کی ایک کڑی کا پتہ لگانا تھا مگر اتنی بات اور بتا دو کہ کیا تمہارے خالہ زاد بھائی کی بیوی صحت در ہے؟"

نسیمہ نے جواب دیا "دراصل بات تو یہی تھی جو کہنے سے رہ گئی وہ بیچاری بھی آجکل کی مہمان ہوگی اُسی کی بیماری میں تو ایک ہفتہ کے لئے جاکر رہی اور یہ تحفہ مول لے آئی۔ سنیئے! میں خدائے واحد پر ایمان رکھتی ہوں۔ بھوت پریت وغیرہ کی نہیں قائل ہوں نہ معتقد۔ آخر میں نے بھی معمولی تعلیم سے زیادہ مذہبی تعلیم پائی ہے۔ بے شک قانون قدرت کی نافرمانی ہوئی ہے، اسکی سزا بھگتنا میرا فرض ہے اور میں خلوص دل سے اقرار کرتی ہوں کہ ہم ناچیز بندوں کا مالک حقیقی ان سب الزاموں سے پاک اور مبرا ہے جو ہماری کوتاہ نظری خدا پر تھوپ کر حیلہ جو طبیعتوں کی مشرکانہ پرستاریاں کرتی رہتی ہیں"

خالد اس جوش بیان کو دیکھکر حیران تھا نسیمہ کو آرام وسکون کا مشورہ دیکر کہنے لگا "بس میں اتنا ہی عقدہ کھلوانے کی تمنا میں تھا کہ بیماری کی یہ چھوت کہاں سے لگی۔ اب دماغ پر بار نہ دو میں نے بھائی جان کو تار دیا ہے، آج ہی شام کو انشاءاللہ تعالیٰ یہاں پہونچیں گے اور تمہاری صحت کے متعلق ٹھیک مشورہ مل سکے گا۔ اس اطمینان اور مسرت میں نسیمہ جو ذرا المکان ہوگئی تھی کچھ نیند کے سایہ میں آگئی +

خالد اُٹھا اس نے گھڑی دیکھی، ۳ بجنے میں چند منٹ باقی تھے، ڈرائیور کو حکم دیا کہ اسٹیشن پر گاڑی لے جاؤ، آدھا گھنٹہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ڈاکٹر عابد سلیم باغ میں آپہونچے اور خالد سے نسیمہ کی تمام سرگذشت سُن کر مریضہ کی عقل وفراست کی بے انتہا تحسین کی۔ نسیمہ کو نیند سے بیدار ہونے پر ڈاکٹر کے آنے کی خبر ملی جس نے اسے بشاش کردیا اور دو چار دن میں طبیعت کچھ سنبھلنے سی لگی۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب سے التجا کی کہ "مجھے اپنی حیات مستعار کے لئے نادانیوں کے جنجال میں پھنسنے کی ضرورت نہیں ہے نہ میں گنڈے تعویذ کی معتقد ہوں اور نہ پیران طریقت کی دعاؤں کو حیات وموت کے پُر اسرار مسئلے میں موثر سمجھتی ہوں، میرا یقین ہے کہ قانون قدرت کی توہین ہم کو بغیر انتقام لئے کبھی آزاد نہیں چھوڑے گی۔ میری بیماری بھی ایک انتقام قدرت اور نتیجہ غفلت ہے، اس لئے میری آرزو ہے کہ میں اس آخری وقت میں اپنی بہنوں کو دعوت دیکر آپ کی تقریریں سننے کے لئے بلاؤں، اور ایک ایسے اہم مسئلے کو ان کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کروں جس سے حفظ ماتقدم اور حفظان صحت کے اُصول تھوڑے بہت ہمارے ذہن نشین ہوسکیں اور آئے دن کے بیشمار اتلاف جان کے خوفناک حالات پر کچھ نہ کچھ روشنی پڑ سکے" +

ڈاکٹر عابد سلیم نے وعدہ کیا۔ اگلے دن تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ فرقۂ نسواں کی خاصی جماعت اس علمی دعوت میں شریک ہوئی اور ڈاکٹر صاحب نے پہلی تقریر کا اس طرح آغاز کیا +

ڈاکٹر عابد سلیم کی پہلی تقریر

پیاری بہنو! نسیمہ کو مرض نے موذی ناتواں بنا دیا ہے اس پر بھی اُس کے جذبات کی آرزوئے خاص یہی ہے کہ اپنے ملک کی بہنوں کے دل و دماغ سے ناواقفیت کا پردہ اُٹھانے میں حصہ اور ایسے امراض میں جنکا تعلق "چھوت" سے تسلیم کیا گیا ہے اور جس کو جہالت نے ایک معمہ بنا رکھا ہے ان سے ظلمت کے پردوں کو چاک کرکے اس طرح حقیقت کا نور چمکا دے کہ آپ تمام اسرار سے واقف ہوجائیں، اور دھوکہ میں نہ پڑسکیں +

"پیاری بہنو! نسیمہ اتنی کمزور ہے کہ وہ خود اس حقیقت کو روشنی میں لانے سے قاصر ہے اس نے مجھے اس فخر کے حاصل کرنیکا موقعہ دیا ہے کہ یہ پُر درد داستان، غم انگیز ماجرا یا بالفاظ دیگر نسیمہ کی آپ بیتی آپ کے روبرو دُہراؤں اور ان غلطیوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کروں جن سے دنیائے حفظان صحت میں ایک تہلکہ سا مچا ہوا ہے +

"پیاری بہنو! یہ دنیا عالم اسباب ہے۔ بغیر سبب کے پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔ بلاشبہ ہماری عقل اور ہمارا ادراک ہزاروں اسباب کی کہنہ اور حقیقت سے روشناس نہیں لیکن آج تحقیقات نے بیشمار معرکۃ الآرا اسرار اور رموز کو طشت ازبام کردیا ہے اور ہم ہیں کہ جہالت کی تاریکیوں سے قدم باہر نہیں نکالتے، لاعلمی کے اندھیرے میں ایسے راستوں پر چلے جارہے ہیں جن میں کانٹے بچھے ہوئے ہیں، اور جہاں ہولناک غار ہیں جن میں ہیبت

درندے اور اژدھے نگل جانے کی تاک میں بیٹھے ہیں +

پیاری بہنو! علم کا چراغ ہدایت اگر ہم ہاتھ میں لے کر آگے بڑھیں اور قانون قدرت کے اٹل فرمان کی تعمیل میں قدم بڑھائیں تو ہم ضرور اُن راستوں کے خطرات سے آگاہی حاصل کر سکتے ہیں اور خلاق مطلق یا قسمت کو الزام دینے کے شرمناک الزام سے خود کو بچا سکتے ہیں، اسلئے کہ اسباب وعلل کا کھوج لگانے سے یہ راز کھل جاتا ہے کہ قبل از وقت اگر تدارک اور تدبیر کی جائے تو بہت سی بیماریوں کے حملوں سے ہم محفوظ رہ سکتے ہیں یا دوسرے الفاظ میں بہت سے امراض ہماری غفلت اور قبل از وقت تدارک یا تدبیر نہ کرنے کا نتیجہ، بلکہ ہمارے ہاتھوں کے کرتوت، ثمرِ تلخ، اور ہیبت ناک اموات کا کڑوا پھل تسلیم کئے جاتے ہیں ۔+

پیاری بہنو! ہزاروں جیتی جاگتی مثالیں تمہارے سامنے موجود ہیں، جن کو تم آنکھوں سے دیکھتی ہو مگر غور نہیں کرتیں، کانوں سے سنتی ہو مگر پروا نہیں کرتیں۔ اپنے دماغ کو معطل بنا رکھا ہے۔ اپنے وطن کی (جس کو کبھی جنت نشان کہتے تھے) تاریخ امراض پر ایک سرسری نگاہ ڈالو تو ایک نہایت خوف ناک صورت نظر آئے گی، ہر سال لاکھوں نفوس پنجۂ اجل میں گرفتار ہوتے ہیں، یا یوں کہئے کہ ایک سال میں ایک بڑا شہر کا شہر نیست و نابود ہو جاتا ہے جس کا نشان صفحۂ ہستی پر پھر ڈھونڈے نہیں ملتا ۔+

پیاری بہنو! کتنے پیارے، بھولے بھالے کلیلیں کرتے ہوئے بچے ایک لحظہ میں خواب وخیال ہو جاتے ہیں، گلاب سے چہرے آناً فاناً مرجھا اور کملا جاتے ہیں۔ ماں اپنا کلیجہ مسوس کر رہ جاتی ہے۔ کیا اس کا سبب اکثر یہ نہیں ہوتا کہ غفلت سے ماں نے ٹھنڈا اور چھوت بھرا دودھ پلا دیا تھا پھول سا بچہ بیمار پڑ گیا اور حملۂ مرض کی تاب نہ لا سکا اور آخر کو تمام گھر ماتم سرا بن گیا + اسی طرح وبا پھوٹ پڑتی ہے۔ سینکڑوں جوان اور بوڑھے، عورت و مرد کمانے کھلانے والے غفلت سے گرفتار بلا ہو جاتے ہیں اور چشم زدن میں گھر کا گھر اُجڑ کر ویرانہ ہو جاتا ہے۔ ایسی مصیبتوں میں یتیم اور معصوم بچے روٹی کپڑے تک کو محتاج دیکھے گئے ہیں اور یہ آفتیں حساس دلوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں + اسی رنگ میں تخیل کے سامنے بیشمار دردناک واقعات کی غم انگیز تصویریں فانوس طلسمی کے کھیل کی طرح روزانہ گذر جاتی ہیں، اور ہم ایک مٹی کے کھلونے کی طرح انہیں ٹوٹتا دیکھکر لاپرواہی سے ٹال دیتے ہیں۔ لیکن ہر واقعہ عبرت انگیز اور دلدوز ہوتا ہے اپنے ہی محلوں میں کتنی حسین دوشیزہ لڑکیاں عصمت کی چادریں لپیٹے دُنیا سے سدھار گئیں۔ کیا اُن کے دلوں میں ولولے، حسرتیں اور ارمان نہ تھے؟ اور کیسی کیسی عزیز دُلہنیں دلوں کو داغ فراق دے گئیں۔ کیا یہ کھیل اسباب وعلل کے دنگل کا تماشہ نہ تھے“؟

پیاری بہنو! حکیم مطلق نے اس مسئلہ حیات وممات کو بھی پراسرار اسباب وعلل کے دامن سے وابستہ کر دیا ہے اگر ہم ان اسباب وعلل سے آگاہی حاصل کر لیں اور آگاہی کے بعد غفلتوں میں نہ پڑیں اور قبل از وقت تدارک تدابیر اور مبارزت کے لئے تیار ہو جائیں، تو بہت کچھ کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں اور ہولناک حملوں سے امکان کی حد تک محفوظ رہ سکتے ہیں +

ان اسباب وعلل کی تہ تک پہونچنے کے لئے ہمیں ایک علم کی ضرورت ہے۔ اس علم کا نام طب ہے۔ افسوس! علم طب کو بعض صاحبان نے ایک تنگ دائرے میں محدود کر رکھا ہے۔ ان کا دقیانوسی خیال یہ ہے کہ معلومات جدیدہ کی طرف ایک قدم نہ اُٹھایا جائے انکی مثال ایسی ہے

ہیں تالاب میں مچھلیاں کچھ فراہم — وہی انکی دنیا وہی ان کا عالم

اگر کوئی نادان سمندر کے کنارے ریت یا بالو میں سونے کے ذرات کی تلاش کرے یا بے بنیاد ایوان عالیشان کے بنانے میں مصروف ہو تو اس بے خبر سے کہدینا چاہیئے کہ طوفان عظیم سامنے ہے اور اس سعیٔ رائگاں سے کچھ فائدہ نہ ہوگا“ +

پیاری بہنو! علم طب کی وہ شاخ (علم الجراثیم) ”چھوت کی بیماریوں (امراض متعدیہ) کے متعلق ایک حقیقت باہرہ پیش کرتی ہے اس پُر اسرار مسئلہ میں ایک قاعدہ کلیہ ہم کو بتاتی ہے جسکا لب لباب یہ ہے کہ اس کارگاہ عالم میں جتنی چھوٹی بڑی مخلوقات حیات مستعار سے بہرہ ور ہیں وہ سب ایک دوسرے کے قتل وغارت اور تباہ کرنے میں مصروف ہیں، اور یہ عناد اور دشمنی ایک خاصۂ فطرت کی طرح ان میں اس طرح راسخ ہے کہ کسی وقت جذبات عداوت چین نہیں لینے دیتے، حضرت انسان کے دشمن بھی اسکی گھات میں لگے ہوتے ہیں، ہماری آنکھوں سے اوجھل؛ نگاہ سے غائب اور صرف خوردبین سے نظر آنے والی ایک مخلوق ہے جس کو جراثیم دقائق اور ذرۂ بے مقدار کہا جاتا ہے انسان کی سب سے زیادہ ہولناک دشمن ہے۔ اس وقت بہت سی علمی ترقیاں ہم کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور ششدر بنا دیتی ہیں طبعیات

جمادیات، حیوانیات، برقیات اور علوم سائنس کی عجیب و غریب تصنیفات اور عملیات نے انسان کو انگشت بدنداں بنا رکھا ہے لیکن شاید ہی کوئی ایسی معرکۃ الآرا اور انقلاب انگیز تحقیقات دور حاضرہ نے پیش کی ہو جس کو علم الجراثیم کے ہم پایہ ہونے کا دعوے ہو سکے، اس علم میں خوردبینی حیات ریزوں کے حالات ان کے خواص اور اس شیطانی گروہ کے جاں گسل واقعات درج کئے جاتے ہیں تاکہ انسان انکی زیاں کاریوں سے نجات پاسکے" +

"پیاری بہنو! سوچو اور غور کرو کتنا حقیر خوردبینی جاندار جس کو کیڑا کہنے میں بھی شرم آتی ہے انسان جیسے اشرف مخلوقات سے دشمنی کی فطرت لے کر پیدا ہوا ہے، اتنا کمزور اور بے حقیقت کہ نظروں سے بھی اوجھل ہے اور اس سرعت سے بیشمار تعداد میں منتقل ہو کر اپنی قوت کو بڑھا لیتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے، درندے، شیر، بھیڑیئے اور زہریلے حشرات سانپ اور اژدہے بھی یہ طاقت نہیں رکھتے جو اس جرثومہ کو حاصل ہے وہ ہر وقت زہریلے آلاتِ انتقام سے مسلح ہو کر انسانی جسم کے قلعے کو اڑا دینے اور فتح کرنے پر تُلا رہتا ہے اور مختلف راستوں سے جسم انسان میں داخل ہو جاتا ہے +

جسم انسان میں یہ ظالم کبھی تو براہِ راست داخل ہو جاتا ہے، جلد کے مسامات، مختلف منافذ اور تنفس وغیرہ میں اس ننھی اور سفاک مخلوق کو گزر جانیکے خاصے موقع حاصل ہیں، اور کبھی بالواسطہ وہ مچھر، کھٹمل، پسو وغیرہ کے ذریعہ سے جلد انسانی کے اندر پہنچ جاتا ہے۔ مثلاً بعض خون آشام مچھر نیند میں اپنی سونڈ جلد کے اندر اتار دیتے ہیں، مچھر کے پیٹ میں یہ زہریلا جرثومہ کہیں پہلے سے موجود ہوتا ہے اور اب ٹیکہ اندازی کے طریقہ پر خون میں شریک ہو کر اس قدر جلد اپنی کھیتیاں اندر ہی اندر پروان چڑھا لیتا ہے، پھر حملوں کا دائرہ اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ انسانی ہستیاں پرکاہ کی طرح موت کی آندھیوں میں اُڑا اُڑا جاتی ہیں +

"پیاری بہنو! امراض متعدیہ (چھوت کی بیماریوں) کے اسباب و علل میں انہی شیطانوں (جراثیم) کی کارستانیوں کا کھوج لگانے کے بعد اتمامِ حجت کے لئے چند ایسی باتوں کو معیار تحقیق ٹھیرا لیا ہے جن کو بطور اصول موضوعہ تسلیم کر لینے کے سوا چارہ نہیں ہے +

پہلی بات یہ ہے کہ یہ وبائی بیماریوں (امراض متعدیہ) طاعون، ہیضہ، چیچک وغیرہ کے پیدا ہونے کا سبب جراثیم ہوتے ہیں اور ہر مرض کا جرثومہ بلحاظ شکل و شمایل اور افعال و خواص الگ اور ایک خاص قسم کا ہوتا ہے۔ وہ کسی دوسرے مرض میں اس مرض کے سوا کبھی نہیں ملتا +. دوسرے یہ کہ اُس جرثومے کے عمل سے چند مخصوص علامتیں ہوتی ہیں جو اس مرض کے ہر مریض میں کم و بیش یکساں طور سے پائی جاتی ہیں اور بہ مایہ الامتیاز ہوتی ہیں +. تیسرے یہ کہ اگر اس جرثومے کو مریض کے جسم سے خارج کر کے کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کر دیا جائے تو یقیناً وہی مرض جو مریض میں موجود تھا تندرست کو بھی لگ جائیگا + چوتھے یہ کہ اگر اس جرثومے کی پرورش اور کاشت کی جائے تو اسکی افزائش نسل ہو سکتی ہے اور نسلاً بعد نسلٍ اسکی اولاد میں وہی خصائص، خواص اور مرض پیدا کرنے کی قابلیت ہو گی جو اُسکے فتنہ پرور آباؤ اجداد میں موجود تھی + پانچویں یہ کہ اگر مختلف امراض متعدیہ کے جراثیم کی تمام کڑیاں ملائی جائیں تو ہر مرض کے جرثومے شکل، عادات اور خواص میں ہمیشہ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے پہچانے جا سکتے ہیں اور باہمی ایک نسل کو دوسری نسل سے امتیاز خاص حاصل ہوتا ہے

ہمارے خاندان میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ، سب سے زیادہ ذہین اور سب سے زیادہ شائستہ لڑکی (نسیمہ) جو گھر بھر کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نورِ نگاہ ہے اپنی مروّت اور تھوڑی سی غفلت کی بدولت "چھوت" کے گرداب میں آ گئی ہے، اپنے کسی عزیز کے ہاں مہمان گئی تھی۔ یہ علم نہ تھا کہ اس گھر میں دولت کے کھیل تو ہوتے رہے ہیں، مگر ان پڑھ نادان اور گنڈے تعویذ کے معتقد گھرانے چھوٹے بڑے سب ہی اس راز سے بے خبر رہے ہیں کہ "چھوت" کیا چیز ہے اس جہالت اور غفلت نے مرض دق اور سل میں کئی پشت سے جوان لڑکوں اور لڑکیوں کا صفایا کر دیا لیکن ہمیشہ بھوت پریت کے اعتقاد نے اصل حقیقت کو چھپائے رکھا اور افسوس کہ آج ہمارے دلوں میں نشتر اُترے جاتے ہیں +

نسیمہ نے اپنے ملک اور وطن والوں کو خمار غفلت سے ہشیار کرنے کے لئے "آپ بیتی" میری زبان سے سنانے کی تحریک کی ہے۔ نسیمہ اس مقولے کی تصدیق کرتی ہے کہ باپ دادا کے گناہوں کا بوجھ لڑکے بالوں کے سر پڑ جاتا ہے۔ اور بے گناہ محلے والے ہماری نادانیوں کی عقوبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اسلئے یہ ایک ثواب عظیم کی بات ہے کہ ان حقیقتوں کو سب کے ذہن نشین کیا جائے جو بے احتیاطیوں کی وجہ سے آلام و مصائب امراض کا راز سربستہ بنی ہوئی ہیں +

"عزیز بہنو! دق اور سل کا جرثومہ بھی نسل انسانی کے ان عظیم ترین دشمنوں میں ہے جس نے اس دنیا کا ایک شاندار اور وسیع حصہ قید ہستی

سے آزاد کر کے گورِ غریباں بنا دیا ہے۔ کوئی قوم یا نسل یا جنس اس ظالم کے پنجہ سے نہیں چھوٹ سکی۔ بلکہ پالتو جانور تک مثلاً بندر، گائے، بیل، گھوڑا، بلی، کتا، اور پرندوں میں طوطا وغیرہ اسکے پنجۂ آہنی سے ہلنے کی تاب نہیں لا سکے صرف بکری پر قابو نہیں چلا ورنہ:-

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میرؔ ہوئے   اسکی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ماں باپ اگر مرض میں مبتلا ہوتے ہیں تو اولاد میں، بلکہ نسلاً بعد نسلٍ اثرات منتقل ہوتے رہتے ہیں، اور باوجود سائنس اور فنِ طب کی اعلیٰ کوششوں کے ابھی تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ چارہ کار کیا ہے؟ ارسطو، جالینوس ابن سینا اور دورِ حاضرہ کے مشاہیرِ فن اس بات کا اتا پتا بھی نہیں بتا سکتے کہ اس کا درجۂ اول کب شروع ہوتا ہے اور چارۂ کار کیا ہے؟

اس جرثومہ کو درن اور اُسکے عمل کو تدرّن کہتے ہیں۔ درن کی وجہ سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو نتیجے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں۔ اس موذی کا اثر پھیپھڑوں کی نازک بافت پر ہو تو سل یا دق کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ حلق اور گلے کے غدود کو مسکن بنایا تو کنٹھ مالا کا حملہ ہو جاتا ہے، دماغ میں التہاب السحایا شکم کے اندر ورق صفاق اور آنتوں میں حمّیٰ معویہ دقیہ اسی جرثومہ کی پیدا کردہ بیماریاں یا ایک مرض کی مختلف شکلیں تصور کی جاتی ہیں +

یہ جرثومہ جراثیم عمودی کی فہرست میں داخل ہے۔ یہ پتلا باریک اور ایک طرف سے کسی قدر مُڑا ہوا، ٹیڑھے ڈنڈے کی صورت کا ہوتا ہے خوردبین سے دیکھا جائے تو غیر متحرک نظر آتا ہے۔ چلتا پھرتا دوڑتا اور ادھر سے اُدھر منتقل ہوتا نظر نہیں آتا، لیکن نشو و نما پاتا ہے اپنے ہم جنس پیدا کرتا ہے خشک حالت میں جسم سے باہر مہینوں تک زندہ رہتا ہے اور نہایت زہریلا ہے اس کا فراج ایں ہر وقت انسان کی صحت پر حملہ کرنے کی طاقت موجود ہے، وہ سانس کے ذریعہ سے حلق کے راستہ سے غذا میں مل جل کر گائے کے دودھ میں شریک ہو کر با سانی قلعۂ انسانی پر بمباری کر سکتا ہے۔ اس جرثومے کے متعلق کثیر مشاہدوں اور تجربوں نے ثابت کر دیا ہے کہ مویشیوں خصوصاً گائے کا "جرثومۂ دق" بچوں میں اپنے اثرات پھیلا کر کنٹھ مالا یا خصوصی بیماریاں پیدا کرنے سے باز نہیں رہتا اور اُسکی فطرت میں درگذر یا رحم نام کو نہیں ہے +

اس ہلاکت انگیز جرثومہ کے متعلق کہہ چکا ہوں کہ بے حس و حرکت اور بے دست و پا نظر آتا ہے نہ اُسکے پر ہیں نہ چلنے پھرنے کی قدرت ہے اور نہ براہِ راست خود سرایت کرنے کے اسباب پر قابو رکھتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ ہماری لاپروائیاں غفلتیں اور ہماری پیدا کردہ عفونتیں اسکی رہبری کرتی ہیں اور وہ کبھی دوشِ ہوا پر کبھی گرد و غبار میں مل کر اور گاہے سڑا ہند، بسا ہند اور گھوڑوں وغیرہ کی تعفین و تخمیر سے فائدہ اُٹھا کر نتھنوں منہ اور پھیپھڑوں وغیرہ میں داخل ہو جاتا ہے۔ بالآخر اُسکے تعدیہ کا سلسلہ مریض کے تھوک، بلغم اور فضلات کے ذریعہ سے ایک عالم کو تہ و بالا کر دیتا ہے +

"پیاری بہنو! میرے بیان کو شاید تم مبالغہ سمجھو اور دل میں ہنسو کہ جب ہمارے گرداگرد ایسے خوفناک موذی اور سانپ بچھوؤں سے زیادہ خطرناک جراثیم موجود ہیں تو سب کے سب ہلاک کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری اس حیرت اور اچنبے کو اپنی دوسری تقریر میں رفع کر دوں، اور پھر دوسرے حالات پر تبصرہ شروع کروں وقت کم ہے اور مجھے امید ہے کہ کل پھر آپ زحمت گوارا فرمائیں گی۔ بہت ممکن ہے کہ آپ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور دوسرے آپ کی ریس کر کے منزلوں سے غفلت اور جہالت کے کانٹے صاف کرنے میں اپنی بہن نسیمہ کو کچھ خوشی اور مسرت پہونچا سکیں +   (باقی)

مراجعہ

خیریت

از جناب کوثر چاندپوری

دنیا میں اگر کوئی چیز ایسی ہو سکتی ہے جو سب کو عزیز، مرغوب اور پسند ہو اور جس کی اہمیت و ضرورت سے ہر خیال کے آدمی متفق ہوں، تو وہ صرف "خیریت" ہی ہو سکتی ہے، خیریت کے لئے دن رات خط اور تار دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دوڑتے رہتے ہیں۔ شب و روز ریلیں سپاٹے بھرتی پھرتی ہیں، ہر لمحہ انسان اِدھر سے اُدھر مارے مارے پھرتے ہیں۔ جہاں کسی عزیز، دوست یا بزرگ کی "خیر و عافیت" کو کسی قسم کا خطرہ پیش آیا اور فوراً ڈاک خانہ کے چکّر لگائے جانے لگے۔ ریل کے اوقات کی تحقیقات شروع ہو گئی اس کے روانہ ہونے اور پہونچنے کا وقت مع گھنٹہ، منٹ اور سیکنڈ معلوم کیا جانے لگا اگر "خیریت" کی ہر دلعزیزی میں ذرا بھی فرق آجاتا تو آج پچانوے فی صدی خطوط میں "خیریت آں جناب کی درگاہِ رب العزت سے نیک مطلوب" والا جملہ نظر نہ آتا اور ہاتھ ملاتے وقت "مزاج اچھا ہے"؟ "خیریت ہے"؟ "طبیعت اچھی ہے"؟ اور اسی قسم کے دوسرے الفاظ جو لہجہ کے اختلاف اور ملک و وطن کی دوسری خصوصیات میں شامل ہو کر کانی سے زیادہ دلچسپ بھی ہو جاتے ہیں سُنائی نہ دیتے، چنانچہ موجودہ زمانہ میں بھی جب معاشرت اور تمدّن میں نئی نئی چیزیں داخل ہو گئی ہیں۔ یہ چیز بدستور اپنی جگہ پر قائم ہے۔ اور جس طرح نہایت گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتے ہوئے ایک دیہاتی بلند آواز میں پوچھ بیٹھتا ہے "مزاج شریف تو اچھے ہیں آپ کے"؟ اسی طرح ایک تازہ ولایت سرحدی بھی اپنے سخت و کرخت لہجہ میں سوال کرتا ہے "طبیعت اچھا ہے آپ کا"؟ "بی بی بخیریت ہے تمہارا"؟ اور بنچ بنی احباب بھی بے تکلف کہہ دیتے ہیں: "گھر میں تو سب راضی باضی ہیں"؟۔

بعض اوقات یہ لفظ ایسے خطرناک موقعوں پر استعمال کر دیا جاتا ہے۔ جہاں کسی صُورت سے بھی مفہوم اور معنی کے لحاظ سے اسکا استعمال جائز قرار نہیں دیا جا سکتا جیسے اکثر ستم ظریف لفظ "خوب" کو بغیر سوچے سمجھے بول جایا کرتے ہیں، کوئی کہے بھٹیا کے مقام پر ریلوں میں ٹکر ہو گئی اور دو سو آدمی ہلاک پانچسو زخمی ہوئے' —— سننے والے یہ وحشت ناک خبر سُن کر حیرانی و پریشانی کے عالم میں خاموش رہ جائیں گے مگر کوئی دراز ریش بزرگ نہایت قرار اور اطمینان سے آنکھیں چڑھا کر فرمائیں گے۔ "خوب"، گویا بڑی مزیدار بات کہی آپ نے اُور دو سو آدمیوں کا مرجانا سینما کا کوئی بہت ہی عمدہ منظر تھا، جس نے ان کے قلب و دماغ کو اتنا مسرور کر دیا کہ وہ "خوب" کہنے پر مجبور ہو گئے یا کوئی کہے فلاں شخص کے گھر میں آگ لگ گئی چار مویشی اور دو آدمی جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ جواب میں کوئی ادیب قسم کے حضرت ارشاد فرمائیں گے "خوب"

میں تو کہتا ہوں اِس نازک موقعہ پر "خوب" کہنے والے کے منہ پر کوئی "صاحب دل" چپت بھی رسید کر دیں تو قانونی نقطۂ نظر سے ان کا یہ فعل قطعاً جائز ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اس اخلاقی تعزیر کے خلاف آواز بلند کرنے کی حمایت پر آمادہ ہو سکے۔ بالکل یہی صُورت کبھی خیریت کی بھی ہو جاتی ہے، کسی کے ہاں کوئی سخت بیمار ہو، حالت نازک ہو گئی ہو، سانس بے قابُو ہو۔ آنکھیں پتھرا گئی ہوں مگر جب وہ بازار میں دوا لیتے ہوئے یا حکیم صاحب کے مطب میں آپ کو مل جائیں اور آپ دریافت کریں "کہئے کیا حال ہے والد صاحب قبلہ کا آپ کے؟" —— تو وہ علالت کے خطرے کو بالکل اسی طرح چھپائیں گے جیسے کوکین اور افیون بیچنے والے اپنے آپ کو پولیس کی نگاہوں سے بچایا کرتے ہیں۔ اور بڑے وثوق سے فرمائیں گے "اللہ کا فضل ہے!"

ممکن ہے کہ اس میں ان کی یہ مصلحت پوشیدہ ہو کہ آپ ان کے والد صاحب قبلہ کی خراب حالت سے واقف نہ ہوں اور جوشِ ہمدردی میں کسی ایسے قابل اور مسیحا نفس طبیب کو نہ بلائیں۔ جو ساٹھ سال کے اس "مردِ ضعیف" کی زندگی میں دو چار سال کا اضافہ کر کے ان کے مصائب حیات میں ایک اور مصیبت کو بڑھا دیں، ورنہ ظاہر ہے کہ باپ کا قریب الموت ہونا "خدا کا قہر" تو ہو سکتا ہی اللہ کا فضل کسی طرح نہیں ہو سکتا۔

خیریت کا مفہوم ظاہر کرنے کی غرض سے اور الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً "شکر ہے"، "فضل ہے"، "دُعا ہے"، "عنایت ہے"،

اور ان سب کو ہم قطعی "خیریت" کے مترادف خیال کرتے ہیں۔ اب ذرا اس قسم کی خیریت کا ایک واقعہ سنئے۔ ہمارے ایک دوست کی اہلیہ معمولی بخار کھانسی میں مبتلا ہوئیں۔ کوئی بات ایسی نہ تھی کہ ان سے اس معمولی علالت کے متعلق روزانہ سوالات کئے جاتے۔ مگر بعض صورتوں میں عیادت بغیر کسی خطرناک علالت کے بھی فرض ہو جاتی ہے۔ خصوصاً کوئی صاحب غیر معمولی طور پر تقریبات میں حصہ لینا چھوڑ دیں۔ اور یہ حادثہ بالعموم بیوی کی بیماری میں پیش آیا کرتا ہے، جب خفیف سی حرارت اور "درد سر" کی تکلیف میں ان کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے اور بات بات پر وہ غریب شوہر پر غصہ کرنے، اسے ڈانٹنے ڈپٹنے کی عادی ہو جاتی ہیں۔ اس صورت میں سب سے زیادہ سختی شوہر کی آمد و رفت پر کی جاتی ہے۔ اس کی ہر وقت کی حاضری لازمی ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ باہر جانے کے لئے تیار ہو تو ایک دم سے دردِ سر اتنا شدید ہو جاتا ہے کہ بے اختیار منہ سے چیخیں نکلنے لگتی ہیں۔ ان چیخوں کو سن کر رقیق القلب شوہر کے ہوش اڑ جاتے ہیں اور وہ فوراً شیروانی کو کھونٹی پر لٹکا کر بڑے ادب سے بیوی کی پائینتی آبیٹھتے ہیں، وہ تو غیظ و غضب کے عالم میں مسلسل کہے جاتی ہیں،

"جاتے کیوں نہیں آپ ٹہلنے؟" "میرے پاس کیوں آبیٹھے؟" "مرنے دو مجھے تم جاؤ یار دوستوں میں؟"

لیکن شوہر ہیں کہ آنکھوں سے آنسو بہا رہے ہیں اور ایک مجرم کی طرح نگاہیں نیچی کئے اعترافِ قصور کر رہے ہیں۔ بار بار دل چاہتا ہے کہ تلوؤں سے آنکھیں ملیں، مگر ہمت مردانہ دامن پکڑ لیتی ہے، پھر بھی رو رو کر اتنا تو کہہ ہی دیتے ہیں "ابھی تو طبیعت اچھی تھی تمھاری کیا ہو گیا تمہیں ایک دم سے؟" "خدا کے لئے چپ رہو میرا دل پھٹا جاتا ہے!" "میں تو کہیں کا بھی نہ رہوں گا!" "دیکھو کہیں مجھے اکیلا مت چھوڑ جانا!"

اب چاہے بیوی کا پختہ ارادہ پہلے شوہر ہی کو رخصت کرنے کا ہو مگر وہ نہایت پست آواز میں فرمائیں گی:-

"تمہیں میرے مرنے جینے سے کیا؟" "اب مجھ میں کیا رکھا ہے؟ دو چار منٹ ہی کی مہمان ہوں!"

آپ ہی بتائیے ہمارے دوست جب کبھی اس مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہوں گے تو ہمیں کس مستعدی، ہمدردی اور خلوص کے ساتھ ان کی غیر حاضری کی بے لطفی کو محسوس کر کے عیادت کرنی پڑتی ہوگی، چنانچہ اس حادثہ کے پیش آنے پر ہم نے ان کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر سوال کیا۔

"کہئے کیسا مزاج ہے بیگم صاحبہ کا؟"

انہوں نے مسکرا کر فرمایا "خیریت ہے!"

چونکہ دنیا کی کسی زبان میں بھی "خیریت" کے معنی نمونیہ، دق، اور سل یا کسی خطرناک بیماری کے نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں اطمینان ہو گیا کہ واقعی خیریت ہی ہوگی۔ مگر باوجود اس خیریت کے مجلس احباب میں ان کی شرکت کم سے کم ہوتی گئی اور ایک دن معلوم ہوا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو زنانہ شفاخانہ میں داخل کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ "خیریت" یا اس سے ملتے جلتے نام کا کوئی نسوانی مرض نہیں ہے جس کے علاج کی غرض سے عورتوں کو لیڈی ڈاکٹر کے حوالے کیا جائے۔ لہٰذا پھر عیادت کی ضرورت محسوس کی گئی اور ہم نے ایک دن صبح کو بڑی محبت لجاجت بلکہ عاجزی سے پوچھا "اب کیا کیفیت ہے گھر میں؟"

"شکر ہے!" انہوں نے بڑے سوکھے منہ سے فرمایا اور خاموش ہو گئے۔

کیونکہ "شکر ہے" کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ نصیب دشمناں وہ رنڈوے ہو گئے۔ اس لئے ہم نے تو ضیحی سوالات شروع کر دیئے۔ "بخار تو نہیں رہتا انہیں؟"

"بخار تو نہیں رہتا مگر حرارت ہر وقت رہتی ہے"۔۔۔ غالباً ان کی رائے میں "حرارت" بخار کی مادہ ہوتی ہے اور اسی لحاظ سے وہ بخار کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک نہیں۔

"کھانسی تو نہیں ہے نصیب دشمناں انہیں؟"

"ہے"۔۔۔ "کھانسی تو ہر وقت اٹھتی رہتی ہے"

"لیڈی ڈاکٹر کا کیا خیال ہے؟"

"وہ پھیپھڑوں کی دق تجویز کرتی ہیں۔"

"خوب! تو کیا اسی لئے شکریہ ادا کر رہے تھے آپ؟"

اس واقعہ کے چند ماہ بعد اتفاق سے بازار میں وہ مل گئے۔ ہم نے دور ہی سے دیکھ کر کوشش کی کہ جلد ان تک پہونچیں اور اُن کی اہلیہ محترمہ کی خیریت دریافت کریں۔ مگر وہ بھی بڑی عجلت میں تھے۔ اور ہمارے آگے آگے یُوں بھاگ رہے تھے گویا ہم نہیں پکڑ کر فوراً پولیس کے حوالہ کر دیں گے۔ بڑی مشکل سے ہم نے ایک چوراہے پر اُنہیں جالیا اور بڑے ہمدردانہ لہجہ میں پوچھا "کہئے اب کیا حال ہے؟"

"فضل ہے خدا کا!" انہوں نے بہت اطمینان سے جواب دیا مگر ہمیں معلوم تھا اُن کی لغت میں شکر، دُعا، فضل اور خیریت کے معنی قتل وغارت اور مرجانے کے ہیں اِس لئے فوراً ہی پوچھا۔

"کیا انتقال ہوگیا؟ خدانخواستہ۔"

"جی ہاں ایک ہفتہ ہوگیا" وہ رو کر فرمانے لگے۔

اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ ہندوستان کے صابر و شاکر آدمی جب دق اور سل کو بھی خدا کے فضل اور خیریت سے تعبیر کرتے ہیں تو پھر ایڈیٹر صاحب ہمدرد صحت کو کیوں یہ ضد ہے کہ وہ اس سال دق و سل پر اپنے رسالہ کا ایک معرکہ آرا خاص نمبر شائع کریں گے اور ہندوستان میں خیریت اور اطمینان سے بسنے والی مخلوق کو ایسی ایسی باتیں بتائیں گے کہ بس ان کی "خیریت" خطرے میں پڑ جائے گی، بھلا یہ آم کھانے اور دُودھ پی کر آرام سے سونے کا موسم ہے یا دوسروں کے غم میں گھلنے اور گھلانے کا۔ جن غریبوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ دق اور سل "خیریت" کو کہتے ہیں یا موت کے پیام کو۔۔۔ والسلام باقی خیریت ہے اور خیریت آپ کی نیک مطلوب!

(بقیہ مضمون صفحہ ۲۳۲ یہ ہے)

کے سامنے ہرکوشس کا نظریہ جراثیم پیش کیا تو اسکی سخت مخالفت کی گئی۔ لیکن اسکی وفات (۱۸۴۵ء) کے وقت تک نہ صرف پولینڈ بلکہ ساری دنیا اس نظریہ کی قائل ہو چکی تھی۔

نفخ الصدر اور انجکشن

پھیپھڑوں میں مصنوعی طور پر ہوا بھرنے کا طریقہ جس نے بعد میں نیوموتھورکس تھراپی کے نام سے ایک مستقل فن کی حیثیت حاصل کی اسپر اظہار خیال سب سے پہلے آدم ریسی بورسکی نے کیا تھا۔

دق کے متعلق باضابطہ طور پر ریسرچ کے لئے پولینڈ میں پہلا ادارہ "میڈیکل سوسائٹی آف وارسا" کے نام سے ۱۸۲۶ء میں بمقام وارسا قائم ہوا ابتدا میں قدرتی طور پر اسکی تحقیقات کا دائرہ محض ابتدائی مسائل تک محدود تھا۔ لیکن بتدریج اسے وسعت حاصل ہوتی گئی اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جہانتک مرض دق کے متعلق تحقیقات وانکشافات کا تعلق ہے میڈیکل سوسائٹی آف وارسا نے اپنے ملک کی قابلقدر خدمات انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر ڈوبیس زدسکی نے اسی سوسائٹی میں انجکشن کا طریقہ علاج پیش کیا تھا اور جولائی ۱۸۶۶ء میں انہوں نے وارسا کی ایک طبی کانفرنس میں بطور آزمائش خرگوشوں کے انجکشن لگائے تھے۔ مندرجہ بالا ڈاکٹر کے بعد پروفیسر اسٹینکیوچ نے میڈیکل سوسائٹی آف وارسا ہی کی زیرنگرانی چند نئے ٹیکے دریافت کئے۔

پولینڈ میں پہلا سینے ٹوریم

مختلف ہسپتالوں میں مریضان دق کے علاج کا سلسلہ تو پہلے ہی شروع ہوگیا تھا لیکن ۱۸۹۵ء تک ملک میں ایک ایسا ہسپتال بھی نہ تھا جو صرف مریضان دق کے لئے مخصوص رہے۔ اس سال ڈاکٹر ہنری ڈوبرزیکی کی سرگرم کوششوں سے مینیا میں مختصر پیمانہ پر دق کا ایک ہسپتال قائم ہوا جس نے کچھ عرصہ بعد ایک عظیم الشان صحت گاہ کی حیثیت اختیار کرلی۔ اس سینے ٹوریم کو قائم کرنے کے لئے مینیا پر نظر انتخاب اس لئے پڑی تھی کہ یہ مقام سمندر کے کنارے ہے اور اسکی آب و ہوا مقابلتہً بہتر تسلیم کیجاتی ہے۔ مینیا سینے ٹوریم کا قیام میڈیکل سوسائٹی آف وارسا کی سرگرمیوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ پولینڈ میں مرض دق کے متعلق بعض بہترین انکشافات اسی صحت گاہ میں کئے گئے۔

سل و دق کیخلاف سوشل جنگ کا علم بلند کرنیکا سہرا بھی ڈاکٹر ڈوبرزیکی کے سر ہے۔ سب سے پہلے انہیں نے استیصال دق کیلئے ایک متحدہ قومی محاذ قائم کرنیکا مشورہ دیا تھا اور اپنی تجویزوں کو عملی جامہ بھی پہنایا تھا۔ ڈاکٹر ڈوبرزیکی نے پچاس سال تک دق کے سلسلہ میں اپنے ملک وقوم کی شاندار خدمات کا انجام دیکر ۱۹۱۳ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ جہانتک ملک کی طبی خدمات کا تعلق ہے ڈاکٹر صاحب موصوف کو پولینڈ میں وہی عظمت حاصل ہے جو برطانیہ عظمےٰ میں رابرٹ فلپ کو۔


کارٹون
"صحت بلیٹن"
(از مسٹر سمیع جی ڈی (آرٹ)
آفس سپرنٹنڈنٹ :- کیوں! کلرک صاحب! نقشہ تیار ہے
کلرک :- جی حضور! حاضر ہے -
آفس سپرنٹنڈنٹ :- ہائیں! یہ کیا؟ کہیں ایکسال میں بھی سل کی موتیں
اتنی بڑھ سکتی ہیں؟ لوگ بخار سے زیادہ مرتے ہیں - جاؤ - اس کو ٹھیک کرو -
کلرک :- بہت اچھا حضور
کلرک :- (دل ہی دل میں) اب تو میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کی مرضی کے مطابق
نقشہ ٹھیک کرلیا ہے اب وہ ضرور خوش ہو جائیں گے -
"صحت بلیٹن"
جس میں ہر مرض سے مرنے والوں کے
صحیح صحیح اعداد و شمار جمع کئے گئے
ہیں - تاکہ صحت عامہ کے متعلق
ٹھیک رائے قائم کی جاسکے -
چیچک سے ۹۰۷۰۳
طاعون سے ۳۲۰۰۰
بخاروں سے ۳۷۰۰۰۰
سل و دق سے ۴۸۰۰۰
پیچش سے ۲۷۸۰۰۰
دیگر اسباب سے ۱۷۲۲۰۰۰
SAMI. 38
عوام :- اس سال تو دق وسل سے مریض کچھ زیادہ نہیں مرے ہیں - خدا کا
شکر ہے کہ یہ منحوس مرض اب کم ہو رہا ہے -

احوالِ واقعی

زندگی حرکت اور عمل کا نام ہے جمود اور سکون فی الحقیقت موت کی علامات ہیں کوئی انسانی جماعت زندہ کہلانیکی مستحق نہیں ہے جب تک کہ اُس میں قوت عمل نہو۔ اور وہ اپنی اس قوت کو صحیح مصرف میں نہ لگائے، طب یونانی کی دنیا میں ایک عرصۂ دراز سے جمود چھایا ہوا تھا۔ جالینوس اور بوعلی سینا کے بنائے ہوئے آفتاب و ماہتاب درخشاں ضرور تھے لیکن انکی روشنی کے راستے میں ہماری غفلت اور سستی کا ابر حائل تھا۔ اللہ کی زمین ہمارے سامنے پڑی تھی، اللہ کی پیدا کی ہوئی معدنیات کے ہر طرف انبار لگے تھے اور اللہ کی بخشی ہوئی نباتات کے خودرو گلزاروں سے ملک کی زمین لہلہارہی تھی۔ لیکن ہمارے سکون اور ہماری بے عملی نے ہماری آنکھوں کے آگے پردے ڈالدیئے تھے اور ہم بزعم خود یہ سمجھ کر کہ ہمیں عرفانِ کامل حاصل ہو چکا ہے، اور ہمارے اسلاف کی تحقیقاتیں جو طب کی دُنیا میں انہوں نے کی تھیں صرف ہمارا حصہ ہیں اطمینان کے ساتھ پڑے سو رہے تھے +

دُنیا میں ہمارے علاوہ اور بھی اِنسان آباد تھے اور وہ ہماری طرح غافل اور بے عمل نہ تھے انہوں نے بقراط کی تحقیقاتیں چھوڑیں نہ جالینوس کی۔ وہ شیخ الرئیس اور رازی کے خزانوں پر حملہ آور ہوئے اور چرک اور شسرت کے تہ خانوں کا بھی انہوں نے جائزہ لے لیا۔ دُنیا میں انہیں علم و حکمت کے نام سے جو چیز جہاں ملی انہوں نے لے لی اور پھر ان سنگین بنیادوں پر اپنی تحقیقاتوں کی دیواریں چننی شروع کردیں۔ ہمیں یہ خبریں اچھی معلوم ہوں یا بُری، ہمیں اپنی کمزوری اور اپنی غلطی کا احساس خوشگوار معلوم ہو یا ناخوش آیند حقیقتیں بہرحال حقیقتیں ہی رہیں گی اور دنیائے طب کی تاریخ صرف اس سبب سے بدلی نہیں جاسکتی کہ اس تاریخ میں کچھ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے ہماری غفلت اور ہمارے جمود کی پردہ دری ہوتی ہے۔

دُنیا نے جالینوس کی وفات کے بعد اپنی رفتار بند نہیں کی تھی اور آج وہ اس منزل سے بہت آگے ہے کہ جہاں جالینوس اور ارسطو اسے چھوڑ گئے تھے۔ کاروانِ طب آہستہ آہستہ جرس کاروان کی ہمت افزا صداؤں میں قدم بڑھاتا ہی چلا جارہا ہے۔ اور اب وہ مقامات بہت پیچھے رہ گئے ہیں کہ جہاں بوعلی سینا نے اِس قافلے کی قیادت کی تھی۔

ممکن ہے کہ یہ قافلہ غلط راستے پر پڑگیا ہو اور دوراہے پر پہونچکر اس نے کعبہ کی بجائے ترکستان کی راہ اختیار کرلی ہو لیکن وہ بہرصورت و بہرحال آگے بڑھ رہا ہے، اور اب اگر ہم جاگیں اور اس قافلے کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لئے واپس بھی لانا چاہیں تب بھی ہمیں انتہائی تیزی کے ساتھ اس منزل تک تو ضرور جانا ہی پڑیگا کہ جہاں قافلہ پہنچ چکا ہے۔

ہمدرد دواخانہ

ہمارا خیال ہمیں خواہ کتنے ہی فریب دے لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں ہوسکتا کہ کاروانِ طب کی قیادت حاصل کرنے کے لئے ہمیں لازمی طور پر جلد سے جلد اس بلندی پر پہنچنا پڑیگا کہ جہاں وہ قافلہ پہنچ چکا ہے۔ اور یہی وہ تلخ حقیقت تھی جسے چند ہی روز پیشتر دُنیائے طب کی دو عظیم ترین ہستیوں نے محسوس کیا تھا ان میں سے ایک ہستی مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تھی، اور دوسری شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید صاحبؒ کی۔ مسیح الملک مرحوم نے اپنی تمام توجہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنی تمام عمرِ عزیز دہلی کے طبیہ کالج کے قیام و استحکام پر صرف کردی، اور شہید فن نے ہمدرد دواخانہ یونانی کی بنیاد ڈالی۔

طبیہ کالج کا قیام اِس لئے ضروری تھا کہ ہندوستان بھر میں طالبان فن کے لئے کوئی ایسی درسگاہ موجود نہ تھی جہاں اُنہیں قدیم طب کے ساتھ ساتھ ڈاکٹری کی جدید ترین تحقیقاتوں سے آگاہی اور وقوف حاصل ہوسکے۔ اور اعلیٰ پیمانے پر ایک ایسے دواخانہ کی تعمیر کہ جہاں بہترین قدیم و جدید اصولوں کے مطابق دوا تیار ہوسکے اِس لئے ناگزیر تھی کہ اطبا کی بے توجہی اور عام

دواسازوں کی ہوس زر نے اچھی خالص اور پُراثر دوائیں بازاروں میں ناپید کردی تھیں جس کی وجہ سے طب یُونانی روز بروز بدنام ہوتی چلی جارہی تھیں۔ کالج اس لئے تھا کہ صحیح نسخے لکھنے والے پیدا ہوں، اور ہمدرد دواخانہ اسلئے تھا کہ وہ ہندوستان بھر کو قابل اعتبار اور عمدہ دوائیں مہیا کرے، نئی نئی دواؤں کے متعلق تجربے اور تحقیقاتیں کرے، اور پرانی اور آزمودہ دواؤں کے مرکب جدید طریقہائے دواسازی کے مطابق ایسی صورت اور ایسے اسلوب پر تیار کرے کہ وہ ترقی یافتہ دنیا کے لئے قابل قبول ہوں، طب قدیم کے لئے باعث فخر و ناز مسیح الملک نے اپنی کوششوں سے طب یونانی کے جسدِ مُردہ میں روح پھونکی، اور حکیم عبدالمجید صاحب نے یونانی دواؤں کے اندر اثر کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔

آج جس طرح طبیہ کالج کے تعلق کا نام آتے ہی کسی حکیم کے متعلق یہ یقین ہوجاتا ہے کہ وہ طب قدیم کے علاوہ طب جدید کا بھی ماہر ہی اسیطرح دواؤں کے معاملے میں "ہمدرد دواخانے" کا نام بھی اس بات کی ضمانت سمجھا جاتا ہے کہ وہ دوا صحیح الترکیب، خالص اور قوی الاثر ہوگی۔ ہمدرد دواخانہ کی دوا دُنیائے دواسازی میں نیشنل بینک کا سونا ہے جسے کسی کسوٹی پر گھسنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔

ہمدرد دواخانے کے بعض حالات

"ہمدرد" دواخانے کا قیام ۱۹۰۵ء میں عمل میں آیا تھا اور اب وہ اپنی عمر کے بتیس سال پورے کرکے تینتیسویں میں قدم رکھ چکا ہے، دواخانہ کی یہ انتہائی بدنصیبی تھی کہ دستِ اجل نے اسے اپنے بانی کی نگرانی اور سرپرستی سے ہمیشہ کیلئے محروم کردیا لیکن اگر یہ صحیح ہے کہ خادمانِ ملت کی موت درحقیقت ان کی حیات جاوید ہوا کرتی ہے تو بلا اندیشہ تردید کہا جاسکتا ہے کہ گو حکیم حافظ عبدالمجید صاحب آج اپنے پیکر خاکی میں یہاں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی رُوح اس دواخانہ پر طاری وساری ہے ان کے فیضان تربیت نے ان کے فرزند اکبر یعنی حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب کے اندر وہ تمام خوبیاں مجتمع کردیں کہ جو حکیم صاحب مرحوم میں تھیں، اور بلا کسی مُبالغہ کے یہ کہا جاسکتا ہے کہ پرانے حکیم صاحب اب از سر نو جوان ہو کر اس دواخانہ کی نگرانی فرما رہے ہیں، وہی دردِ قوم، وہی ذوقِ خدمت، اور وہی صدق وخلوص جو مرحوم حکیم صاحب کی خصوصیات تھیں، ہمیں اس نوجوان دل کے اندر بھی نظر آرہی ہیں، اور جسوقت تک حکیم صاحب مرحوم کی یہ خصوصیتیں دواخانے کے ہر شعبے پر چھائی ہوئی ہیں اس وقت تک یہ کہنا کسیطرح بھی صحیح نہیں ہے کہ حکیم عبدالمجید صاحب ہم سے رخصت ہوگئے ہیں۔ "ہمدرد" دواخانہ اپنے نئے سرپرست کی نگرانی میں روزافزوں ترقی کر رہا ہے۔ اور ہمیں خدا کی ذات سے یقین واثق ہے کہ وہ بہت جلد ترقی اور عروج کی اس منزل پر پہنچ جائیگا کہ جہاں اسے پہونچانے کی اس کے بانی کو تمنا تھی۔

دواخانہ سے ہماری توقعات

"ہمدرد" دواخانے کے موجودہ سرپرست حکیم حاجی مولوی عبدالحمید صاحب ہیں اور آپ کی ذاتِ گرامی حسن انسانی خوبیوں سے متصف ہے انہیں دیکھ کر اس دواخانہ کے مستقبل کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ ماشاءاللہ ایک بہت ہی صحیح القویٰ اور تندرست نوجوان ہیں، اور مسلسل پندرہ پندرہ گھنٹے روزانہ کام کرنے پر بھی ہمیشہ خوش اور بشاش رہتے ہیں۔ آپ بہت ہی عالی ہمت ہیں اور علو ہمت کا سب سے بڑا ثبوت ان کی منکسر المزاجی کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ حد سے زیادہ خلیق، حد سے زیادہ نیک، اور صحیح معنوں میں صالح جوان ہیں، اور ان خوبیوں کے ساتھ علم اور عقل سلیم نے ملکر انہیں عام سطح سے بہت کچھ بلند کردیا ہے شروع ہی سے آپ کی طبیعت کو طب سے رغبت تھی اور بچپن ہی سے آپ نے دواخانے کے کاموں میں دلچسپی لینی شروع کردی

تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دواخانہ کا ایک شعبہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کے کام سے وہ پورے طور پر واقف نہوں۔ بلکہ غالبًا یہ کہنا بھی بالکل صحیح ہے کہ دواخانہ میں صرف انہی کی ایک ایسی شخصیت ہے کہ جو ہر کام میں ماہر ہے۔ دواخانہ میں ان کی موجودگی ماہرین فن کے لئے کہ جو دیانتداری اور محنت سے اپنا کام کرتے ہوں موجب ہمت افزائی ہوتی ہے۔ اور محنت سے جی چرانے والوں، یا کام کو ایک مصیبت سمجھ کر بیگار ٹالنے والوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔

ایک طرف تو اتنی سخت محنت اور دوسری طرف اس قدر کڑی نگرانی۔ ان دونوں چیزوں کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس دواخانے میں خراب اور کم قیمت دواؤں کی خریدؔ دواؤں کے ساتھ کسی دوسرے جزو کی آمیزش، اور نسخوں کی دواؤں کے وزن میں کمی بیشی ایسے گناہ ہیں کہ جن کا خیال بھی کسی کام کرنیوالے کے دل میں نہیں آسکتا۔ دواسازی کا فن جس حد تک ذلیل اور مکروہ ہو گیا تھا۔ اب اس دواخانہ کی کوششوں کی بدولت اسیقدر باعزت اور قابل اعتبار ہوتا جارہا ہے، اور ہمیں اُمید ہے کہ وہ زمانہ اب دُور نہیں ہے کہ جب ہم فخر کیساتھ سر اونچا کر کے دنیائے جدید کو یہ بتا سکیں کہ طب قدیم کی دواسازی ہرگز ہرگز کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جسے ذلت وحقارت کی نگاہ سے دیکھا جاسکے، اور یورپ اگر اپنے بہت سے کارخانہ ہائے دواسازی پر ناز کرتا ہے تو ہندوستان بھی اپنے ایک دواخانہ پر فخر کرسکتا ہے۔

انتظامات

ایک ہندوستانی اور ملکی دواخانہ کے ذکر میں "انتظامات" کا عنوان دیکھ کر ممکن ہے کہ بعض مغرب زدہ صحاب کے لبوں پر حقارت آمیز تبسم نمودار ہو جائے لیکن ایسے اصحاب جو یہاں تشریف لاکر اس دواخانہ کا معائنہ فرماتے ہیں تو ان کے لبوں پر اس قسم کا تبسم نمودار نہیں ہوتا اور وہ اکثر منہ کھولے ہوئے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

"ہمدرد" دواخانے کا کاروبار بحمد اللہ تعالیٰ بہت ہی وسیع پیمانے پر جاری ہے اور کل نظام تین شعبوں پر منقسم ہے۔ دواخانے کا ایک بڑا حصہ مقامی خریداروں کی ضرورتیں مہیا کرنے کے لئے مخصوص ہے، جسے دوسرے الفاظ میں "دوکان" کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ اس دوکان کی وسعت کا کچھ تھوڑا سا اندازہ تو آپ کو یہ معلوم کرنیکے بعد ہو جائیگا کہ بیس افراد کا عملہ صرف اس دوکان سے متعلق ہے، اور زیادہ صحیح اندازہ آپ کو ان مریضوں کے اعداد و شمار معلوم کرکے ہوگا جو اس دوکان سے دوائیں خریدتے ہیں۔ ایسے مقامی خریداروں کی تعداد کہ جنہوں نے گذشتہ سال اس دوکان سے دوا خریدی

دواخانہ کا دوسرا حصہ اس کے لمبے چوڑے گودام ہیں۔ ایک گودام میں صرف مفرد دوائیں رہتی ہیں اور اس کا نام "گودام مفردات" ہے، یہ ایک بہت ہی طویل و عریض عمارت ہے، اور اس میں دس آدمی کام کرتے ہیں۔ اس عملے کا ایک افسر ہے جسکے فرائض میں یہ بات داخل ہے کہ ہر ہر دوا کو اپنی آنکھ سے دیکھے اور وقتًا فوقتًا ہر پرانی، خراب، اور بے اثر دوا کو مینجر دواخانہ کے حکم سے ضائع کرتا رہے اور جو نئی دوا خریدی جائے اس کے متعلق پورے طور پر اطمینان کرلے کہ وہ تازہ، عمدہ، اور صحیح الاثر ہے، اور اس کے بعد اسے اچھی طرح صاف کرا کے مناسب مقام پر رکھوا دے۔

(۲) گودام مرکبات۔ اس گودام میں تمام مرکب دوائیں رہتی ہیں اور یہ بھی گودام مفردات کی طرح بہت بڑی عمارت ہے۔ سہولت کار کی غرض سے اسے پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ایک حصے میں صرف عرقیات اور شربت ہیں۔ دوسرے میں گلقند اور مربہ جات۔ تیسرے میں خمیرے اور تھوڑی مقدار والی معجونیں، چوتھے میں اطریفل اور کثیر مقدار والی معجونیں، اور پانچویں میں سفوف، گولیاں، اور مرہم وغیرہ۔ اس گودام میں پندرہ آدمی کام کرتے ہیں۔ ایک ہوشیار اور تجربہ کار افسر کی نگرانی میں بہت ہی قابل اور معتبر دواساز ہر قسم کے مرکبات تیار کرتے ہیں۔ اور فی الحقیقت دواخانہ کا یہی وہ شعبہ ہے کہ جسنے "ہمدرد دواخانے" کی ایسی لازوال شہرت قائم کردی ہے۔ کوئی ایسا مرکب کہ جسکی تیاری میں ذراسی بھی خرابی واقع ہوگئی ہو نگران افسر کی نگاہوں سے نہیں بچ سکتا، اور جب تک کہ وہ پورے طور پر مطمئن نہو گودام کے اندر جگہ نہیں پاسکتا۔

(۳) گودام سٹاک - اِس گودام میں صرف بوتلیں، خالی بکس، اور پارسل بھیجنے کے متعلق دیگر ضروری اشیاء رکھی جاتی ہیں، اور یہ تمام چیزیں اسقدر بڑی مقدار میں مہیا رکھنی پڑتی ہیں کہ صرف ان چیزوں کیلئے عمارت کا ایک کافی بڑا حصّہ مخصوص ہو گیا ہے۔

ان گوداموں کے علاوہ دواخانے سے متعلق تین علیحدہ علیحدہ دفتر ہیں۔ ایک تو "ہمدرد" دواخانے کا دفتر ہے جس کا تمام تعلق بیرونجات کی فرمائشوں کی بہم رسانی، اور دواخانے کے ہر قسم کے دوسرے کاروبار سے ہے۔ اس دفتر میں بارہ آدمی کام کرتے ہیں۔ دوسرا دفتر رسالہ "ہمدردِ صحت" کا دفتر ہے جو ماہوار اس دواخانے سے شائع ہوا کرتا ہے اور جس کے متعلق بلا اندیشہ تردید یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اُردو کے طبی رسائل میں اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ "ہمدردِ صحت" کی ادارت کے فرائض حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے خود اپنے ذمے لے رکھے ہیں۔ تیسرا دفتر "مجلس تشخیص و تجویز" ہے۔ جو تین بہت ہی تجربہ کار اور لائق طبیبوں پر مشتمل ہے۔ اس مجلس تشخیص کی صدارت بھی جناب حکیم عبدالحمید صاحب ہی سے متعلق ہے۔ یہ مجلس ان تمام مریضوں کے خطوط پر غور اور بحث کیا کرتی ہے جو بیرونجات سے اپنا حال لکھ کر بھیجدیتے ہیں اور طالب دوا ہوتے ہیں۔ پورے غور و خوص کرنے کے بعد مجلس تشخیص ایسے مریضوں کی بیماریاں تشخیص کر کے مناسب اور مفید نسخے ان کے لئے تجویز کر دیا کرتی ہے۔

انتظامات کے اس مجمل اور مختصر ہی سے ذکر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ دواخانہ عمدہ اور قابل اعتبار دوائیں مہیا کرنے کے متعلق کس قدر سعی بلیغ کرتا ہے۔ نیز یہ کہ جو دوائیں مفرد ہوں یا مرکب، اس دواخانے سے نکلتی ہیں وہ عام ہندوستانی دواؤں کی سطح سے بہ لحاظ اثر و قوت کس قدر بلند ہوتی ہیں۔ یہ فخر اسی دواخانہ کو حاصل ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے حکما، نیز نوابان اور مہاراجگان جنہیں علم طب سے دلچسپی ہے اس دواخانے پر کامل اعتماد رکھتے ہیں۔

۱۹۳۲ء میں ہز ایکسی لینسی راجہ راجایان یمین السلطنت، مہاراجہ کشن پرشاد صاحب بہادر جی سی۔ آئی۔ ای۔ صدر اعظم دولت آصفیہ حیدرآباد دکن نے بھی اس دواخانہ کا معائنہ فرمایا تھا، اور ہمیں فخر ہے کہ ہز ایکسی لینسی نے دواخانے کی کوششوں کو پسند فرما کر اظہار ہمدردی و طمانیت فرمایا تھا۔

"ہمدرد" انسٹی ٹیوشن

"ہمدرد" دواخانے کی دواؤں نے دنیائے دواسازی میں ایک مفید اور خوشگوار انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ ماہرین فن کی نظروں میں اب اس کی دواؤں کی حیثیت اب ایک معیاری حیثیت ہے، اس دواخانہ نے گذشتہ بتیس سال میں فن دواسازی کے متعلق بہت سی ایجادات کی ہیں جن کی بدولت ہندوستانی دواسازی بھی اب ایک باقاعدہ اور مستقل فن کی صورت اختیار کرتی جاتی ہے اور یہ ایک ایسی خدمت ہے کہ جو ہندوستان کے اندر طب یونانی کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ ان ایجادات کے علاوہ چونکہ "ہمدرد" دواخانہ دواسازی اور عطاری کے ماہرین کی بھی ایک جماعت پیدا کر رہا ہے جو اطراف ملک میں پھیلکر فن طب کی خدمات انجام دے رہے ہیں اسلئے اب یہ محض ایک دواخانہ نہیں ہے بلکہ دواسازی کا ایک بہت ہی مفید انسٹی ٹیوشن ہے۔ جو نہایت خاموشی کے ساتھ فن طب کی اور خلق اللہ کی خدمت میں رات دن لگا ہوا ہے۔

"ہمدرد" دواخانے کے متعلق یہ کہنا غالباً مبالغہ میں داخل نہو گا کہ فن طب اور فن دواسازی کی جیسی جلیل القدر اور اہم خدمات اس نے انجام دی ہیں انکی نظیر مشکل ہی سے مل سکیگی بالخصوص اسلئے کہ یہاں صرف دوائیں ہی تیار نہیں ہوتیں بلکہ "دواساز" بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر کیا ارباب علم اور ہمدردانِ ملک سے یہ توقع قائم کرنی مناسب ہے، کہ وہ تاحدِ امکان اس مفید انسٹی ٹیوشن کو ترقی دینے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں +

جمیعتہ حاسدان و نقالان

خُدا شرّے برانگیزد کہ خیرِ ما دراں باشد

اِس سِلسلہ میں ہمیں اپنے معزز ناظرین سے "جمیعتہ حاسدان ونقالان" کا تعارف بھی ضروری معلوم ہوتا ہی یہ کلیہ ہوکہ دُنیا میں ہر چیز کے دوست دشمن سب ہی ہوتے ہیں۔ "ہمدرد دواخانہ" ملک وفن کی کیسی ہی بیش بہا خدمات انجام دیتا ہو۔ بقول سعدی رح "گل است سعدی و درچشم دشمناں خار است" کا مصداق ہے۔ چنانچہ ایک جمیعتہ گو کتنی ہی ناقابلِ اعتنا سہی لیکن اس کی مخالفت کے لئے دہلی میں قائم ہی جس کو ہمدرد کی ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی، اور اس کا پروگرام یہ ہے کہ "ہمدرد دواخانہ" کے خلاف جہاں تک اس سے ہوسکے پروپگنڈا کرے۔ اور دواخانہ کی ہر ہر چیز کی نقل کرکے پبلک کو دھوکہ دیکر فائدہ حاصل کرے۔ لیکن مخالفت کے باوجود اپنے ناجائز فائدے کے واسطے ان کو اس کے سوا کوئی تدبیر نظر نہیں آتی کہ کسی نہ کسی شکل میں دواخانہ ہمدرد سے تعلق ظاہر کریں لیکن اہل نظر خوب جانتے ہیں کہ ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ اور حقیقت شناس نظریں دُودھ اور پانی علیحدہ کرلیتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہمیشہ دواخانہ کے شاملِ حال رہا ہے۔ اِسلئے جسقدر اسکی مخالفت کیجاتی ہی اسی قدر اس کا نتیجہ دواخانہ کے حق میں اچھا نکلتا ہے۔ سچ ہے ؎ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد +

دعوت

آخر میں اس تمام سمع خراشی اور تضیع اوقات کی معافی چاہتا ہوں۔ اور آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ جب آپ دہلی تشریف لائیں تو "ہمدرد دواخانہ" میں بھی ضرور قدم رنجہ فرمائیں۔ تاکہ آپ بہ چشم خود دواخانہ کے کاروبار کا معائنہ فرماسکیں۔ اُمید ہے کہ آپ طِب یُونانی کے اِس عظیم الشان دواخانہ کو دیکھکر خوش ہوں گے +

قبولیت کا امیدوار

منیجر

ہمدرد دواخانہ کا شرف قبولیت

ہندوستان کا ہر دلعزیز و مقبول ترین یہ ہی وہ اسم بامسمیٰ ہمدرد دواخانہ ہے جو تیس سال سے اہل ملک کی خدمت کر رہا ہے اور جس نے اپنی زندگی کے آغاز ہی میں اپنے اعلیٰ نصب العین کے پیش نظر ملک و فن کی بکمال صداقت اور ایمانداری سے وہ بیش بہا خدمات انجام دیں اور اپنے فرائض کو خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ ہندوستان کے طبیب اعظم وحید العصر فخر طب عالیجناب شفاء الملک اوّل خان بہادر حکیم رضی الدین احمد خالصاحب بہادر رئیس اعظم و فرسٹ کلاس مجسٹریٹ دہلی نے نہ صرف ہمدرد کو اپنی دائمی سرپرستی کی عزت بخشی بلکہ اپنے وہ بیش بہا معجز نما خاندانی نسخہ جات بھی عطا فرمائے جو صدیوں سے سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور اسرار مکتومہ میں سے تھے اور اپنی زندگی کے آخری لمحوں تک ہمدرد نوازی کا ثبوت دیتے رہے مگر افسوس کہ دست اجل سے وہ بھی نہ بچ سکے لیکن اہل ملک و فن کی خوش نصیبی کہیے کہ آپ نے اپنی یادگار کے طور پر اپنے لائق و قابل فرزند کو چھوڑا جن کو بجا طور پر مرحوم کا صحیح قائم مقام و نعم البدل کہا جا سکتا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ شفاء الملک مرحوم کے بعد ان کے لائق و نامور فرزند عالیجناب معلی القاب مسیح الزماں جالینوس دوراں حکیم ناصر الدین احمد خالصاحب بہادر رئیس اعظم و میونسپل کمشنر و مجسٹریٹ دہلی۔ ہمدرد دواخانہ کے سرپرست و نگراں ہیں اور جناب ممدوح نے بھی بہت سے بے بہا خاندانی مجربات مرحمت فرما کر "پدر اگر نتواند پسر تمام کند" کے مصداق ہمدرد نوازی کا ثبوت دیا ہے اور دیتے رہے ہیں۔ قبلہ موصوف کے اعلیٰ اخلاق بے مثل ایثار ہمدردی و غیر معمولی حذاقت و ذہانت کی اگر تعریف کیجائے تو بجائے خود ایک دفتر ہو جائے، غرضیکہ آپ کی ذات مستجمع الصفات ہے اور آپ کی توصیف تحصیل حاصل۔ خدا تعالیٰ آپ کو خدمت ملک و فن کے واسطے تا دیر زندہ و سلامت رکھے آمین

اگر آپ کو اصلی و صاف ستھرے مفردات یا مستند و معتمد باقاعدہ تیار شدہ مرکبات کی ضرورت ہو تو یہی دواخانہ پیش کر سکتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ

نیازمند منیجر

اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

کے طبیب خاص

عالیجناب رئیس الحکماء نواب حکمت جنگ بہادر

کے گرانقدر ارشادات

"ہمدرد دواخانہ کی خوش معاملگی تدین اور حسن انتظام کی جسقدر تحسین کیجائے کم ہے"

"ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ ہی سے طلب کرتا ہوں میں نے ہمیشہ اسکو قابل اطمینان پایا۔ یہ امر غایت باعث مسرت ہے کہ ہمدرد دواخانہ پبلک اور طب کی بیش بہا خدمات انجام دے رہا ہے اور اسکی خوش معاملگی تدین اور حسن انتظام کی جسقدر تحسین کیجائے کم ہے"

"حکمت جنگ"

دستور العمل

(۱) اس سے قبل کی تمام فہرستیں منسوخ کیجاتی ہیں اور اب ادویہ کی قیمتیں اس فہرست کے مطابق چارج کی جائیں گی (۲) خریدار قدیم ہوں یا جدید ہمیشہ خط میں اپنا نام مع لقب و ڈاک خانہ و ضلع نیز اگر ریلوے پارسل منگانا ہو تو نام اسٹیشن مع نام لائن صاف و خوشخط تحریر کریں۔ اگر پتہ صاف پڑھنے میں نہ آیا تو تعمیل نہ ہوگی (۳) زیادہ وزنی فرمائش کی تعمیل پیشگی قیمت آنے پر یا کافی اطمینان ہونے پر بذریعہ وی۔پی کی جاتی ہے گی (۴) اکثر اصحاب ریلوے پارسل طلب فرما کر بلٹی کو واپس کر دیتے ہیں، جس سے کارخانہ کو بہت نقصان پہونچتا ہے۔ لہٰذا اگر ریلوے پارسل منگانا ہے تو نصف یا کم از کم چہارم قیمت (تخمینی) پیشگی بھیجدیں۔ تاکہ آرڈر کی تعمیل کی جاسکے اور خط و کتابت میں دیر نہ لگے (۵) فرمائشی نسخہ بھی پوری یا نصف قیمت پیشگی آنے پر تیار ہوگا اگر قیمت نہ آئے گی تو دواخانہ بطلب قیمت خط روانہ کرے گا اور پھر قیمت اور خط کا جواب ملنے پر آرڈر کی تعمیل ہوگی، بہتر ہو کہ نسخہ بھیجکر قیمت دریافت کریں (۶) تمام پارسل نہایت احتیاط اور حفاظت سے پیک کیئے جاتے ہیں۔ راستہ کی غیر معمولی بے عنوانیوں سے اگر پارسل ٹوٹ جائے یا دیر سے پہنچے یا گم ہو جائے تو کارخانہ ذمہ دار نہیں (۷) ڈاکخانہ کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے پانچ سیر کا پارسل روانہ ہوتا ہے جس کا محصول آٹھ آنہ فی سیر کے حساب سے (۱۱/۶) ہوتا ہے اگر بوتلوں کا پارسل ڈاکخانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو پہلے امور ذیل کو بغور ملاحظہ کیجیے۔ عرق کی بھری بوتل کا وزن ڈیڑھ سیر اور شربت کی ایک بوتل کا وزن پونے دو سیر ہوتا ہے اور حفاظت کی غرض سے جس بکس چوبی میں ایک بوتل بند کیجاتی ہے اسکا وزن تخمیناً آدھ سیر ہوتا ہے اور جس میں دو بوتلیں بند کیجاتی ہیں اس کا وزن ایک سیر ہوتا ہے اور پھر علی التواتر وزن بڑھتا جاتا ہے اسواسطے مناسب ہے کہ فرمائشی ادویہ کے اوزان کا پہلے اندازہ کر کے ڈاکخانہ کے ذریعہ فرمائش منگائیں۔ چونکہ ریلوے کے ذریعہ محصول میں کفایت ہوتی ہے اسلئے زیادہ وزن کی فرمائش جہانتک ممکن ہو ریلوے کے ذریعہ منگانی چاہیئے۔ بعض اوقات فرمائشی ادویہ کی قیمت سے محصول و پیکنگ وغیرہ کا خرچ دو چند سہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا فرمائش لکھتے وقت ادویہ کے محصول وغیرہ کا خوب سوچ سمجھ کر اندازہ کر لیا جائے اور جہانتک ممکن ہو معمولی قیمت کی مفرد ادویہ اور از قسم شربت و عرق و مربے وغیرہ ریلوے کے ہی ذریعہ نصف قیمت پیشگی بھیجکر منگائیں (۸) ہر آرڈر کی تعمیل اسی روز یا دوسرے روز کر دیجاتی ہے۔ اگر فرمائش کی تعمیل میں دیر لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ تاخیر کی کوئی خاص وجہ ہے اور ایسی حالت میں کارخانہ کو معذور سمجھنا چاہیئے۔ اگر فرمائش میں زیادہ چیزیں ہوں تو لکھنا چاہیئے کہ تمام دوائیں روانہ ہوں یا جو مرکب دوا تیار نہ ہو یا از قسم مفرد نہ ملتی ہو تو اس کو چھوڑ دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھنا چاہیئے کہ عقب سے وہ دوا جو چھوڑ دی گئی ہے روانہ کیجائے یا نہیں (۹) اگر شربت یا عرق یا مربہ کا پارسل ڈاک خانہ کے ذریعہ منگانا ہو تو بقدر محصول رقم پیشگی بھیجدینا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی (۱۰) تمام مرکب دوائیں پورے اجزا و صحت وزن کیساتھ قابل اطمینان طریقہ پر تیار کیجاتی ہیں۔ اور قیمت بھی مناسب رکھی گئی ہے۔ تاہم بہ خیال ہمدردی و فائدہ رسانی مرکبات کی خریداری پر طبیبوں اور عطاروں کو **طلب کرنے پر** ۱۲½ فی صدی کمیشن دیا جاتا ہے اگر فرمائش کے خط میں کمیشن طلب نہوگی اور بعد میں ہوگی تو پھر کمیشن نہ دیا جائے گا۔ کیونکہ کارخانہ کا رکارڈ اس سے خراب ہوتا ہے (۱۱) محصول پارسل و پیکنگ و خرچہ وی۔پی وغیرہ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔ اگر کوئی صاحب پارسل منگا کر ویلیو واپس کر دینگے تو ڈاک، پارسل کا محصول اور ریلوے پارسل کا کرایہ آمد و خرچ ڈیمرج و نقصان وغیرہ ان کو دینا ہوگا۔ (۱۲) آٹھ آنے سے کم کی فرمائش بذریعہ وی پی روانہ نہ ہوگی۔ اس لئے قیمت پیشگی بذریعہ ڈاک یا منی آرڈر آنی چاہیئے۔

نوٹ:۔ دہلی میں سیر اسی روپیہ کا اور تولہ ایک روپیہ کا مروج ہے اور اسی وزن کے حساب سے دوائیں دیجاتی ہیں۔

(مینیجر)

مریضوں سے سوالات

اگر آپ کو اپنے مرض کی دوا اس فہرست میں نہیں ملی ہے یا آپ کو ہم سے ہی مشورہ لینا ضروری ہے تو اپنے مرض کی پوری کیفیت لکھئے اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی ضرور لکھئے۔ سوالات کی عبارت نقل کرنے کی ضرورت نہیں صرف سوالات کا نمبر لکھکر ہاں یا نہیں یا اور جو ضروری حال ہو لکھدیجئے اس طریق سے تشخیص میں اچھی مدد مل سکیگی یہی طریقہ بیرونجات کے مریضوں کیلئے تشخیص مرض اور تجویز دوا کا ہے +

مردوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) جسم فربہ ہے یا لاغر۔ وزن کیا ہے؟
(۳) کس کس موسم میں مرض کی شکایت زیادہ رہتی ہے؟
(۴) گرم یا سرد کن اشیا سے نقصان زیادہ رہتا ہے؟
(۵) پاخانہ دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۶) پیشاب دن میں کتنی مرتبہ اور کس کس وقت ہوتا ہے؟
(۷) پاخانہ اور پیشاب کا رنگ و قوام کیسا ہے؟
(۸) بھوک اچھی لگتی ہے یا کم؟
(۹) پیاس زیادہ لگتی ہے یا کم؟
(۱۰) منہ کا ذائقہ کیسا ہے؟
(۱۱) پیشہ کیا ہے؟
(۱۲) آپ کی جائے سکونت کی آب و ہوا کیسی ہے؟
(۱۳) مرض کتنے عرصے سے ہے؟

ضعف مردمی کے متعلق خاص سوالات

(۱۴) کبھی مرض سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوا؟
(۱۵) اگر ہوا ہے تو کتنا عرصہ گذرا۔ اب کوئی شکایت باقی ہے یا نہیں؟
(۱۶) پیشاب سے پہلے یا بعد میں سفید رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کتنے عرصے سے ہے؟
(۱۷) مشت زنی یا اغلام کی عادت رہی ہے تو کتنے عرصے تک؟
(۱۸) کیا عضو میں کجی۔ لاغری اور کوتاہی ہے؟
(۱۹) جوش قوت پورے طور ہوتا ہے یا کم یا بالکل نہیں ہوتا؟
(۲۰) مادہ تولید کا قوام رقیق ہے یا غلیظ؟
(۲۱) احتلام کتنے روز کے بعد ہوتا ہے کوئی صورت دکھائی دیتی ہے یا نہیں؟
(۲۲) کیا سرعت انزال کی شکایت ہے؟
(۲۳) شادی ہوئے کتنا عرصہ گذرا (۲۴) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۲۵) کسی نشیلی چیز کی عادت تو نہیں؟

عورتوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) عمر کیا ہے؟ (۲) شادی ہوئی یا نہیں؟
(۳) کوئی اولاد ہے یا نہیں؟
(۴) مرض کتنے عرصے سے ہے؟
(۵) کبھی غشی کا دورہ ہوا یا نہیں؟
(۶) اگر ہوا ہے تو شادی سے قبل یا بعد؟
(۷) ایام ماہواری ہر مہینے وقت مقررہ پر ہوتے ہیں یا نہیں؟
(۸) ماہواری خون کی رنگت اور قوام کی حالت کیا ہے؟
(۹) کمر میں درد رہتا ہے یا نہیں؟
(۱۰) حمل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۱) شکایات مرض حمل کے زمانہ میں پیدا ہوئیں یا پہلے سے ہیں؟
(۱۲) اس وقت تک کوئی حمل ساقط تو نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہے تو کتنے دن کا؟
(۱۳) رحم سے کسی قسم کی رطوبت تو خارج نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو کس رنگ کی؟
(۱۴) خاوند کو اگر کوئی سوداوی بیماری مثل آتشک سوزاک وغیرہ ہو چکی ہو تو اس کا اظہار اگر ممکن ہو سکے تو کر دیا جائے +

بچوں کی بیماریوں کے متعلق سوالات

(۱) بچے کی عمر کیا ہے؟
(۲) کتنے عرصہ سے بیمار ہے؟
(۳) دودھ پیتا ہے یا چھڑا دیا ہے؟
(۴) کوئی دانت یا ڈاڑھ نکل چکی ہے؟
(۵) پیٹ میں گرانی یا نفخ تو نہیں ہے؟
(۶) بچہ پاخانہ پیشاب کرتے وقت روتا تو نہیں ہے؟
(۷) پاخانہ میں چھوٹے چھوٹے کیڑے تو نہیں نکلتے ہیں؟
(۸) سوتے میں بچہ ڈرتا ہے یا نہیں؟
(۹) کبھی بیہوشی کا دورہ تو نہیں ہوتا؟

علاج الامراض

ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگا کہ فہرست ہذا میں کن کن امراض کیلئے کون کونسی ادویہ ہیں
ان صفحات میں صرف کثیر الوقوع اور کثیر الاستعمال اور مجرب ادویہ ہی کا ذکر کیا گیا ہے

متعدی اور وبائی امراض

کھانسی و دمہ

نمبر دوا	ادویہ
۱۰۱	حب سرنہ
۱۰۷	حب سعال
۱۰۹	حب ضیق النفس
۲۱۵	سفوف دمہ
۲۹۸	شربت اعجاز
۳۲۵	شربت فریادرس
۴۵۳	کشتہ ابرک کلاں
۴۸۸	لعوق آب تربوز
۴۹۰	لعوق سپستاں
۴۹۵	لعوق ضیق النفس
۲۴	اکسیر سعال

سل و دق

نمبر دوا	ادویہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۲۸۵	سفوف ناصری
۲۹۸	شربت اعجاز
۴۱۴	عرق ہرا بھرا
۴۲۲	قرص سرطان
۴۳۲	قرص طباشیر ملین
۴۳۱	قیروطی آرد کرسنہ
۴۵۴	کشتہ عقیق
صفحہ ۶۷	کشتہ طلا مروارید
۱۷ "	قرص سحر (رجسٹرڈ)
۱۷ "	ماء الحیات (رجسٹرڈ)

نمبر دوا	ادویہ
۴۴۸	لعوق آب تربوز والا
۴۴۹	لعوق آب نیشکر والا
۵۹۹	ماء الذہب
۴۶۳	کافور سیال

ہیضہ

نمبر دوا	ادویہ
۶۶	جوارش کمونی
۶۹	حب پپیتہ
۲۷۹	سکنجبین سرکہ
۲۸۲	سکنجبین نعناع
۳۸۳	عرق پودینہ
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۳	کافور سیال
صفحہ ۸۲	قُل زم (رجسٹرڈ)

پیچش!

نمبر دوا	ادویہ
۸۷	حب پیچش
۲۷۹	دوائے سیاہ پیچش
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۱۳	شربت حب الاس
صفحہ ۱۸	نیج (رجسٹرڈ)

طاعون

نمبر دوا	ادویہ
صفحہ ۳۹	حب طاعون عنبری
۳۸	تریاق وبائی

امراض خبیثہ

آتشک

نمبر دوا	ادویہ
صفحہ	اکسیر فرنگ
۷۴	جوہر منقے
۷۶	جوہری
۱۲۰	حب کتھہ
۱۸۹	روح عشبہ
۴۴۶	کشتہ گئو دنتی
۵۵۳	معجون عشبہ
۶۰۵	مرہم آتشک

خنازیر (کنٹھ مالا)

نمبر دوا	ادویہ
۹	اطریفل غددی
صفحہ ۲۹	روغن اکسیر خنازیر

سوزاک

نمبر دوا	ادویہ
۱۹	اکسیر سوزاک
۱۶۹	دوا کروٹائی والی
۶۶۷	روغن سوزاک جدید
۲۲۸	روغن صندل
۲۶۳	سفوف کشتہ قلعی
۲۶۸	سفوف مامیران
۴۱۳	عرق سوزاک
۴۱۸	قرص سوزاک

جُذام

نمبر دوا	ادویہ
۷۶	جوہری
۴۰۲	عرق مطبوخ
۵۱۵	معجون جذام
صفحہ ۸۲	معجون مصفی خاص
۸۲ "	شربت عشبہ خاص

امراض خون

کمی خون

نمبر دوا	ادویہ
۲۹۲	شربت فولاد
۳۲۴	شربت مویز
۳۸۹	عرق عنبر
۳۹۵	عرق ماء اللحم عنبری
۴۱۷	فولاد سیال
ضمیمہ	شربت اکسیر خاص (رجسٹرڈ)

خرابی خون

نمبر دوا	ادویہ
۶	اطریفل شاہترہ
۳۲۳	شربت عناب
۲۳۲	شربت مرکب مصفی خون
۴۰۲	عرق مرکب مصفی خون
صفحہ ۸۲	معجون مصفی خاص
۸۲ "	شربت عشبہ خاص

امراض عامّہ

بخار

نمبر دوا	ادویہ
۸۸	حب تپ بلغمی
۹۷	حب ربع
۱۱۹	حب غافث
۱۲۳	حب تپ لرزہ
۱۴۶	حب حمے
۴۲۴	قرص غافث
۴۲۸	قرص گل

نمبر دوا	ادویہ
	وجع مفاصل
۸۲	حب اسکند
۱۰۳	حب سورنجان
۱۹۶	روغن موم
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۷	روغن کچلہ
۲۲۹	روغن سورنجان
۵۲۳	معجون چوب چینی
۵۴۹	معجون سورنجان
صفہ۷	معجون اوجاع
	امراض دماغ
	درد سر
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۴۲۹	قرص شلث
	ضعف دماغ
۸	اطریفل مقوی دماغ
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری خاص
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
۲۳۰	روغن مقوی دماغ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
صفہ۲	مفرح مشکیں (رجسٹرڈ)
	صرع وسکتہ
۸۴	حب ایارج
۱۰۸	حب صرع
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عود صلیب والا
۵۴۱	معجون ذہبیب
	فالج لقوہ رعشہ
۲۷	برشعثا
۳۶	تریاق فاروق
۸۱	حب اذاراقی

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی
۲۰۹	روغن سرخ
۲۱۱	روغن شفار
۲۱۵	روغن قسط
۲۱۹	روغن کلاں
۵۱۹	معجون اذاراقی
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۲	معجون جوگراج گوگل
۵۶۴	معجون لنا
	مالیخولیا
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۱	خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا
۱۶۲	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۲۹۲	شربت روح افزا
۲۹۶	شربت احمد شاہ
۴۶۸	گلقند سیوتی
	بیخوابی (سحر)
۲۰۰	روغن بادام شیریں
۲۰۳	روغن بنفشہ
۲۱۶	روغن کاہو
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	نزلہ وزکام
۴	اطریفل زمانی
۲۷	برشعثا
۳۷	تریاق نزلہ
۹۲	حب جدوار
۱۳۳	حب فولادی
۱۴۵	حب نزلہ
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ
۱۶۴	خمیرہ نزلی جواہر والا
۱۵۳	خمیرہ خشخاش
۳۲۵	شربت فریاد رس
۴۴۷	کشتہ مرجان سادہ
۴۴۸	کشتہ مرجان جواہر والا
۴۹۰	لعوق سپستان

نمبر دوا	ادویہ
	امراض چشم
	ضعف بصر
صفہ۲	سرمہ نرگسی (رجسٹرڈ)
۴۵۷	کحل شفا
۴۵۸	کحل الجواہر
	آشوب چشم
۲۸	برود کافوری
۹۹	حب سرخ
۱۰۵	حب سیاہ
۴۰۷	کحل سیاہ
	آنکھ کی خارش
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۵۷	کحل شفا
	ناخونہ
۲۶	باسلیقون کبیر
۴۶۲	کحل گل کنجد
	نزول الماء
۴۵۶	کحل چکنی دوا
	امراض گوش
	درد گوش - درد دنداں
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۰۵	روغن ترب
	ثقل سماعت (بہراپن)
۱۹۹	روغن بادام تلخ
۲۱۰	روغن سماعت کشا
	امراض بینی
	بخر الانف (ناک کی بدبو)
۴	اطریفل زمانی
۲۲۰	روغن گل
۲۲۵	روغن لبوب سبعہ
	امراض دہن
	گندہ دہنی
۱۳	اطریفل کشنیزی
۶۲	جوارش عود ترش
۲۴۲	سنون مجلی

نمبر دوا	ادویہ
۵۰۹	مربہ زنجبیل
	قلاع (منہ آنا)
	ذرور چھالوں والا ۵
	سیلان العاب (رال بہنا)
۶۶	جوارش کمونی
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۸۱	جوارش عود شیریں
	امراض دنداں
	لکنت
۳۶	تریاق فاروقی
۴۴۶	کشتہ گئو دنتی
۱۶۷	دوائے لکنت
	درد دنداں
۳۳۷	سنون تمباکو
۳۳۹	سنون زرد
	تحرک دنداں (دانت ہلنا)
۳۳۶	سنون پوست مغیلاں
۳۴۰	سنون سپاری
۳۴۱	سنون کلاں
	امراض گلو
	بحۃ الصوت آواز بیٹھنا
۱۰۲	حب آواز کشا
۱۲۸	حب مغز بادام
	امراض قلب
	ضعف قلب
۶۰	جوارش شہنشاہی
۷۵	جواہر مہرہ
۸۰	حب جواہر
۱۵۵	خمیرہ صندل
۱۶۳	خمیرہ زہر مہرہ
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۲۱	شربت سیب شیریں

۵ فی تولہ ۲ر

نمبر دوا	ادویہ
۳۲۲	شربت صندل
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۵	عرق گذر عنبری
۴۵۴	کشتہ عقیق
۴۷۹	معجون نقرہ
۵۸۱	معجون طلا
۵۹۲	مفرح شیخ الرئیس
۵۹۷	مفرح یاقوتی معتدل
صفحہ ۸	مفرح مشکین (رجسٹرڈ)

خفقان!

نمبر دوا	ادویہ
۱۴۸	خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
۱۵۰	خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا
۱۶۳	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۵	شربت ابریشم سادہ
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی
۲۹۳	شربت روح افزا

غشی

نمبر دوا	ادویہ
۱۹۳	خمیرہ مروارید بنسخہ کلاں
۲۹۳	شربت روح افزا
۳۸۱	عرق بید مشک
۳۹۴	عرق گذر
۳۹۶	عرق گلاب
۴۶۸	گلقند سیوتی

امراض معدہ

متلی وقے

نمبر دوا	ادویہ
۵۱	جوارش انارین
۶۲	جوارش عود ترش
۶۹	جوارش مصطگی
۲۸۱	سکنجبین لیموں
۳۰۰	شربت انار شیریں
۳۲۴	شربت فالسہ
۳۲۵	شربت نارنج
۳۸۳	عرق پودینہ

درد معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۵۵	جوارش زنجبیل
۶۶	جوارش کمونی
۶۷	جوارش کمونی کبیر
۶۹	حب پپیتہ
۹۴	حب حلتیت
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۲۷۶	سفوف نمک سلیمانی
۲۹۰	سفوف الاملاح
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانک
صفحہ ۸	حبوب مقوی معدہ

ضعف معدہ

نمبر دوا	ادویہ
۵۲	جوارش جالینوس
۲۹۲	شربت فولاد
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفحہ	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۴۴۹	کشتہ مرگانک
۵۴۷	معجون سنگدانہ مرغ
۵۹۸	مالتی بسنت
۶۲۳	انوشدارو لولوی
۶۲۴	نمک جالینوس
۶۲۶	نمک مرگانک
۴۱۷	فولاد سیال
صفحہ ۸	حبوب مقوی معدہ
صفحہ ۱۹	معجون مقوی معدہ (رجسٹرڈ)

قبض

نمبر دوا	ادویہ
۴	اطریفل زمانی
۱۶	اطریفل ملین
۶۸	جوارش کمونی مسہل
۱۴۱	حب قبض کشا
۱۹۷	روغن ارنڈی
۳۳۸	شربت ملین
۴۳۲	قرص ملین

دیدان (پیٹ کے کیڑے)

نمبر دوا	ادویہ
۲	اطریفل دیدان
۴۷۰	گندھک سیال

بواسیر

نمبر دوا	ادویہ
۹۸	حب رسوت
۱۱۷	حب بواسیر
۱۱۸	حب بواسیر خونی
۱۲۹	حب مقل
۲۶۱	سفوف فولادی
۳۴۷	ضماد بواسیر
۵۲۳	معجون بواسیر
۵۳۷	معجون خبث الحدید
۶۱۵	مرہم سائیدہ چوب نیم والا

اسہال

نمبر دوا	ادویہ
۴۷	جوارش آملہ
۶۱	جوارش طباشیر
۷۰	جوارش مصطگی بنسخہ کلاں
۲۶۰	سفوف طین
۲۷۴	سفوف مویا
۳۰۱	شربت انجبار
۳۱۳	شربت حب الآس
۵۵۸	مالتی بسنت

امراض جگر وطحال!

ورم جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۱۲	روغن افسنتین
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۴۸	ضماد جالینوس
۳۷۵	عرق افسنتین
۳۷۹	عرق برنجاسف
۴۰۴	عرق مکوہ
۴۲۱	قرص زرشک

ضعف جگر

نمبر دوا	ادویہ
۱۱۹	حب کبد نوشادری
۱۴۲	حب حیات
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۲۹۲	شربت فولاد
۴۳۹	کشتہ خبث الحدید
۴۴۳	کشتہ فولاد
صفحہ ۶	کشتہ فولاد سونے چاندی والا
۵۴۰	معجون دبید الورد
۴۱۷	فولاد سیال

استسقاء

نمبر دوا	ادویہ
۱۷۸	دواء الکرکم کبیر
۳۱۶	شربت دینار
۳۲۷	شربت کثوث
۳۳۷	شربت وردمکرر
۳۷۲	عرق فولاد
۴۰۷	عرق نانخواہ
۵۴۰	معجون دبید الورد
۵۶۲	معجون کلکلانج

عظم طحال ورم طحال

تلی بڑھ جانا اور تلی کا ورم

نمبر دوا	ادویہ
۲۱	معجون طحال
۸۳	حب اشخار
۲۵۹	سفوف طحال
۳۰۲	شربت انجیر
۳۴۶	ضماد اشق
۳۵۰	ضماد طحال
۳۵۴	ضماد کبریت
صفحہ ۱	ذوبانی (رجسٹرڈ)

امراض گردہ ومثانہ

سنگ گردہ ومثانہ

نمبر دوا	ادویہ
۲۱۴	روغن عقرب
۲۳۳	سفوف قلت
۲۹۴	شربت آلو بالو
۳۷۷	عرق انناس
۴۳۸	کشتہ حجر الیہود
۱۶۶	دوائے سنگ
۵۲۷	معجون تلخ
۵۳۵	معجون حجر الیہود
۵۴۸	معجون سنگسر ماہی

نمبر دوا	ادویہ
۵۵۴	معجون عقرب
	ضعف گردہ ومثانہ
۵۴	جوارش زرعونی عنبری بنسخہ کلاں
۲۸۰	سکنجبین بزوری
۳۰۵	شربت انناس
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۵۵	معجون فلاسفہ
	ذیابیطس
۲۵۳	سفوف ذیابیطس
۴۲۰	قرص ذیابیطس
۴۲۶	قرص کاکنج
۴۲۵	قرص کافوری
۴۳۷	کشتہ بیضہ مرغ
صفہ ۴۳	دولابی (رجسٹرڈ)
	امراض جگر
	خارش
۶	اطریفل شاہترہ
۱۸۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۴۹	ضماد جرب
۳۸۵	عرق شاہترہ
۴۱۲	عرق مرکب
۶۱۲	مرہم کافور
صفہ ۸۲	معجون مصفی خاص
۸۲ 〃	شربت عشبہ خاص
	برص
۴۴۵	سفوف برص
۳۵۱	ضماد برص
	داد
۱۴۳	حب داد
۳۵۲	ضماد داد
	پھنسیاں وغیرہ
۱۲۷	حب مصفی خون
۲۷۹	روح عشبہ
۲۸۶	سفوف شاہترہ
۳۳۳	شربت مرکب

نمبر دوا	ادویہ
۳۸۴	عرق چوب چینی بنسخہ خاص
۳۸۵	عرق شاہترہ
۳۸۶	عرق عشبہ
۴۰۲	عرق مرکب
۴۰۳	عرق مطبوخ
۴۱۱	عرق شیر معتمد الملک
۵۱۷	معجون چوب چینی بنسخہ خاص
۵۵۳	معجون عشبہ
۵۸۴	معجون چوب گزوائی
۶۰۷	مرہم جدوار
	امراض مخصوصہ مردان
	جریان وکثرت احتلام
۲۰	اکسیر احتلام
۱۱۱	حب اکسیر جریان
۱۶۸	دوائے ڈپٹی صاحب
۱۷۶	دوا الترنجبین
۲۴۶	سفوف بیجبند
۲۲۷	سفوف اسپغول والا
۲۶۲	سفوف خستہ تمر ہندی
۲۶۶	سفوف گوند کتیرا
۲۷۱	سفوف مغلظ وممسک
۴۴۵	کشتہ قلعی
۴۵۱	کشتہ نقرہ
۴۸۱	لبوب صغیر
۴۸۲	لبوب کبیر
۵۱۸	معجون آرد خرما
۵۳۸	معجون ثعلب
۵۶۱	معجون کلاں
۵۷۰	معجون جریان خاص
صفہ ۸۰	مثالی
〃	قرص جریان
	سرعت
۷۷	حب نشاط
۹۳	حب المسک
۱۱۲	حب ممسک طلائی
۱۱۴	حب ممسک عنبری
۱۳۴	حب ممسک السرخ
۵۳۱	معجون جلالی

نمبر دوا	ادویہ
	ضعف باہ
۲۲	الاحمر
۳۳	تریاق باہ معتمد الملک
۹۱	حب جالینوس
۱۰۴	حب عجیب
۱۱۰	حب مقوی معتمد الملک
۱۱۵	حب عنبر مومیائی
۱۳۶	حلوائے بیضہ مرغ
۱۳۸	حلوائے گزر سر گنجشک والا
۶۶۷	حلوائے ثعلب
۲۷۸	سفوف اعظم
۳۳۴	شربت مونیز
۳۹۸	عرق ماء اللحم بنسخہ خاص دوآتشہ
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری بنسخہ کلاں
۴۰۹	عرق شہ زور
۴۴۱	کشتہ طلا کلاں
۴۵۱	کشتہ نقرہ
صفہ ۶۷	کشتہ طلا مرواریدی
۴۷۹	لبوب الاسرار
۴۸۲	لبوب کبیر
۴۷۷	لبوب اعظم
۵۱۴	معجون اکسیر باہ
۵۲۸	معجون ثعلب
۵۲۹	معجون جالینوس لولوی
۵۳۱	معجون جلالی
۵۳۴	معجون اعظم
۵۶۱	معجون کلاں
۵۶۶	معجون مروح الارواح
۵۷۴	معجون مومیائی
۵۸۷	معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
صفہ ۸۰	ممسک بے نظیر (رجسٹرڈ)
۶۶۵	حب خاص
۶۶۶	حب احمر
۵۹۹	مار الذہب
صفہ ۲۰	حب مبہی خاص (رجسٹرڈ)
صفہ ۴۷	روغن مقوی
صفہ ۱۷	معجون مقوی وممسک
	لاغری وکجی
۱۸۲	دوائے مالش

نمبر دوا	ادویہ
۱۸۳	دوائے ٹکور
۳۶۳	طلا کیمیا تاثیر
۳۶۴	طلا پیپہ شیر والا
۳۶۵	طلا اکسیر
۳۶۷	طلا مشک والا
۳۶۸	طلاء عجیب
۳۶۹	طلاء سرخ
۳۶۲	طلاء شباب آور (رجسٹرڈ)
۳۷۱	طلا الماس
صفہ ۸۳	طلا اعظم
	امراض مخصوصہ زنان
	بندش حیض
۱۲۴	حب مدر
۳۴۰	شربت مدر
صفہ ۱۸	ماہواری (رجسٹرڈ)
	کثرت حیض
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۳	سفوف حابس
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
	سیلان الرحم
۱۲۵	حب مرواریدی
۱۳۷	حلوائے سپاری پاک
۱۷۷	دوائے خاص
۲۸۷	سفوف خاص
۵۴۶	معجون سپاری پاک
۵۷۲	معجون موچرس
۶۲۷	ناشف
	اسقاط
۹۵	حب حمل
۵۳۶	معجون حمل عنبری علویخانی
۵۳۸	معجون نشارہ عاج والی
	ورم رحم
۶۰۸	مرہم داخلیون
۶۱۱	مرہم زردی بیضہ مرغ
	امراض بچگان
۱۸	اکسیر الاطفال
صفہ ۸۳	نونہال

دق اور سل کے مریضوں کو مژدۂ صحت

آجکل ہندوستان میں دق اور سل جیسی خطرناک بیماریاں بہت کثرت سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر روز ہزاروں قیمتی جانیں اس جان لیوا مرض کی نذر ہو جاتی ہیں۔ سینکڑوں خوش وخرم گھرانے اس کی وجہ سے ماتمکدہ بنے ہوئے ہیں، اطبائے کرام جنکا فرض ہے کہ ایسے متعدی اور خوفناک امراض کے معالجہ کی تحقیقات کریں اور اپنی تحقیق وتدقیق کے نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے پیام صحت پہنچائیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اطبا کو امساک کی گولیوں کی تحقیق اور مقوی باہ طلاؤں کی ایجادات سے ہی فرصت نہیں ہمدرد دواخانہ میں (جو خدمت خلق وفن میں امتیاز خصوصی رکھتا ہے۔ اور اپنی سچی ہمدردی اور خدمت ہی کی وجہ سے آج دنیا میں طب یونانی کا سب سے بڑا کامیاب اور منظم دواخانہ ہے) اس مرض کے متعلق ایک عرصہ سے تجربات کئے جا رہے تھے اور شافی علاج کی جستجو برابر جاری تھی۔ الحمد للہ ان مبارک کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی چنانچہ:-

اب ہم اس قابل ہو گئے کہ دق، سل اور پرانے بخار وغیرہ کے مریضوں کو مژدہ صحت سنائیں، تاکہ وہ اس جان لیوا امراض کے چنگل سے رہائی حاصل کر سکیں۔ اگر آپ بھی خدانخواستہ ان امراض میں مبتلا ہیں تو

ہمدرد دواخانہ دہلی کے تیار شدہ لاثانی وصحت بخش مجربات خصوصی

یعنی

قرص سحر (رجسٹرڈ) اور ماء الحیات

استعمال کیجئے

اور قدرت خدا کا تماشہ دیکھئے ۹۷۵ فیصدی ایسے مریض جن کی دق اور سل تیسرے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ جراثیم مرض کا غلبہ انتہا پر تھا اور وہ محض پوست واستخواں کا ایک مجموعہ تھا۔ ان دو عجیب وغریب دواؤں کے استعمال سے تندرست وتوانا ہو گئے ہیں۔ جراثیم مرض کا قلع قمع ہو گیا۔ مریض کی قوت جو ضعف کے انتہائی درجات طے کر رہی تھی سنبھل گئی اور وہ اپنے اہل وعیال کے لئے سرمایہ عیش ومسرت ہو گئے ان ادویہ کے استعمال کی مدت مرض کے درجات پر موقوف ہے لیکن انتہائی درجات میں بھی چالیس روز میں صحت کلی حاصل ہو جاتی ہے +

ترکیب استعمال وہدایات

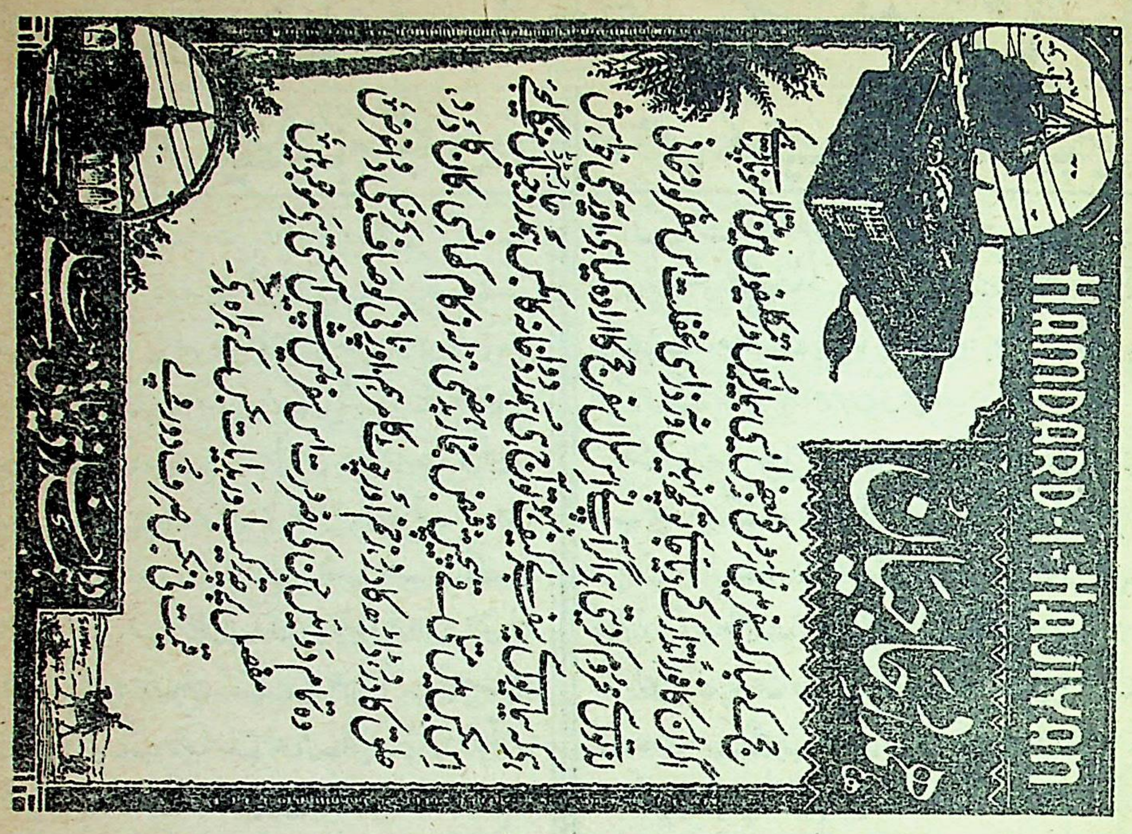
بالکل آسان وسادہ ہیں صبح کو قرص سحر ایک عدد منہ میں ڈالکر اوپر سے ماء الحیات ۵ تولہ پی لیجئے اور ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز کیجئے۔ فواکہات میں انار، انگور، سنگترہ استعمال کیجئے۔ غذا نرم اور زود ہضم کھائیں۔ آش جو۔ ساگودانہ وغیرہ ہو تو زیادہ مناسب ہے۔

قرص سحر رجسٹرڈ قیمت فی قرص دو آنہ، **ماء الحیات** (رجسٹرڈ) قیمت فی بوتل جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف دو روپیہ (عگر)

نوٹ:- ان ادویہ کو منگانے سے پہلے صفحہ گیارہ پر دستور العمل ۷ کو ملاحظہ فرمالیجئے تاکہ دوا کے وزن وغیرہ کا اندازہ ہو جائے۔ زیادہ وزن کا پارسل ریلوے سے منگانے میں کفایت ہے۔ ریلوے پارسل کے لئے چہارم قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے +

ضمیمہ


TILA-I-AZAM



تریاق فشار (رجسٹرڈ)

بلڈ پریشر کے لئے عجیب موثر دوا

تریاق فشار اس مشہور مرض کی ایک خاص دوا ہی۔ جسے عام طور پر بلڈ پریشر (ضغطۂ دموی) کہا جاتا ہی۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات ہر مرض کے اسباب و نتائج کا عرصہ سے مطالعہ کر رہی تھی اور ایک ایسی کامیاب دوا کی تلاش میں تھی۔ جو اس مرض کے مریضوں کے لئے پیام صحت ثابت ہو۔ بالآخر ایک سال کے تجربات کے بعد مجلس نے ایک ایسی دوا تیار کرلی۔ جسے طب یونانی میں اس مرض کی سب سے پہلی دوا کہا جاسکتا ہی۔ اس دوا سے غدود کا فعل درست ہو جاتا ہے۔ اور خون کی رگوں (شریانوں) کی سختی کم ہو جاتی جس کی وجہ سے یہ مرض لاحق ہوتا ہی۔ عام صحت جسمانی بہت جلد درست ہونے لگتی ہی۔ قلب کو بھی اس دوا سے طاقت حاصل ہو جاتی ہی۔ اور وہ اپنی کمزوری کیوجہ سے خون کی زیادہ مقدار رگوں کی طرف نہیں بھیجتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہی۔ کہ بلڈ پریشر کم ہو جاتا ہے۔ مفصل پرچہ ترکیب ہمراہ ہی۔ قیمت فی شیشی (۲۰ دن کیلئے) تین روپیہ ؎

قرص حمی جدید

یہ قرص ہر قسم کے بخار کیلئے از حد مفید ثابت ہوئے ہیں خصوصاً دق وسل کے بخاروں کیلئے اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ دو تین دن ہی کے استعمال سے بخار میں کمی ہونے لگتی ہی۔ اور مریض اپنے اندر توانائی محسوس کرنے لگتا ہی۔ جراثیم سلیہ کو تباہ کرنے میں بھی یہ قرص اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ یہ قرص معالج کے ہاتھ میں آپ ایسا آلہ ثابت ہوتے ہیں جسکو وہ اگر ہوشیاری سے مناسب بدرقوں کیساتھ استعمال کرائے۔ تو اس کو اکثر کامیابی سے ہمکناری نصیب ہوتی ہی۔ سل ودق کے بخار کے لئے ان قرصوں کا بدرقہ ماء الحیات یا عرق ہرا بھرا ہی۔ خوراک ایک قرص کی ہی۔ اگر ضرورت ہو۔ تو دن میں دو وقت یہ قرص استعمال کرائے جاسکتے ہیں۔ قیمت فی درجن صرف بارہ آنے ۱۲؍

صدوری (رجسٹرڈ)

پھیپھڑوں کے امراض کیلئے ایک بہترین مقوی دوا

دِق اور سِل میں پھیپھڑے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں کسی دَوا سے ان کو تقویت پہنچانا ہمیشہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی "صدوری" دُنیا میں بہترین دَوا کہی جاسکتی ہے" بیشمار تجربات کے بعد ایک عرصہ میں اس کو بنایا گیا ہے۔ اسکے استعمال سے خطرناک علامات فوراً رفع ہوجاتی ہیں۔ درجہ حرارت بھی کمی پر آجاتا ہے اور مریض بہت ہی جلد اپنی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرلیتا ہے۔ عام جسمانی کمزوری اور ضعف اعصاب کے لئے بہترین دَوا ہے۔ ایسے مریض جن کو کھانسی وغیرہ کی شکایات رہتی ہوں اور پھیپھڑے کمزور ہوں اُن کے لئے اس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ بچوں کے مرض کساح جس میں ہڈیاں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں یہ شربت اپنے اثرات دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مفصل ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ ہے قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ عہ

مستورین (رجسٹرڈ)

امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر!

عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں۔ وہ ایام کی بےقاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا۔ اور خون کی کمی و زیادتی۔

اختناق الرحم (ہسٹریا)، اور رطوبات کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کے لئے **مستورین** واقعی اکسیر دوا ہے، اس دوا کے استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع ہی نہیں ہوجاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر اس کا بہت ہی اچھا اثر پڑتا ہے۔ رحم کو قوی کرکے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہوجاتی ہے استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ترکیب کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔

قیمت فی شیشی جو بارہ روز کے لئے کافی ہے صرف ایک روپیہ عہ

سعالین (رجسٹرڈ)

حلق اور سینے کی تمام بیماریوں کے لئے یہ عجیب و غریب دوا ہر گھر میں رکھنے کے قابل ہے۔ کھانسی کو خواہ وہ بلغمی ہو یا خشک فوراً کم کرتی ہے۔ بلغم اور دوسرے مرض پیدا کرنیوالے مواد سے پھیپھڑوں کو اور سینے کی تمام ساختوں کو پاک و صاف کرتی ہے اور ان کو قوت پہنچاتی ہے۔ پھیپھڑوں سے خون آنے کی ابتدائی حالت میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے دمہ، نمونیا، ذات الجنب وغیرہ میں حیرت انگیز فوائد دکھاتی ہے، ان کے علاوہ گلے کی خراش فوراً رفع ہوجاتی ہے۔ بیٹھی ہوئی آواز جلد کشادہ ہوجاتی ہے، نزلہ، زکام کی شکایات فوراً نمایاں طور پر کم ہوجاتی ہیں۔

سعالین کے فوائد سے بوڑھے، بچے، جوان، مرد اور عورت سب ہی یکساں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنہ (۸/)

اوجاعی (رجسٹرڈ)

وجع المفاصل، عرق النسا، نقرس اور تمام عصبی دردوں کے لئے "ہمدرد دواخانہ" کی یہ ایک خاص دَوا ہے۔ جو بےشمار تجربات کے بعد بنائی گئی ہے۔ اس کے فوائد بالکل یقینی ہیں۔ اس کی ترکیب کیمیاوی اصول پر کیگئی ہے۔ مذکورہ بالا امراض میں جو جو نقائص جگر، گردہ وغیرہ میں پیدا ہوجاتے ہیں یہ دوا ان کی بھی اِصلاح کرتی ہے، پیشاب میں ایک خاص مادہ کی زیادتی کو جس کو انگریزی میں یورک ایسڈ کہتے ہیں۔ کرتی ہے۔ غرضکہ ان تمام امراض کے لئے یقیناً یہ ایک اکسیری دوا ہے، مرد۔ عورت ہر عمر میں اسکو بےخطر استعمال کرسکتے ہیں۔

پرچہ ترکیب ہمراہ ہے!

قیمت فی شیشی جو پندرہ روز کے لئے کافی ہے

ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

طلائے مقوی خاص (رجسٹرڈ)

یہ طلا بھی ہمدرد دواخانہ کے مطب میں بہت عرصہ سے مریضوں پر استعمال کرایا جا رہا ہی لیکن آسٹریا کے مشہور پروفیسر یوجین اشٹائناخ، کے عظیم الشان تجربات کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے دنیا کے سب سے بڑے محقق و مجدد شباب کی حیثیت سے کئے ہیں۔ ہمدرد دواخانہ کی مجلس تجربات نے اس مخصوص طلائے کے اجزا اور اس کی ترکیب پر مزید غور کرنا شروع کیا۔ بالآخر تقریباً ایک سال تک محنت و کاوش کے بعد ایک نتیجہ سامنے آیا۔ علم طب سے واقفیت رکھنے والے اصحاب کے علم میں اضافہ کرنیکے لئے ہم اتنا اور بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہمارے سامنے غددی علاج بھی رہا ہی اسکے علاوہ عضو کی ساخت کا غائر مطالعہ نے ہماری مشکلات کو بہت حد تک حل کیا ہی، یہ طلا قضیب کی تمام ساختوں کے افعال کو قوی اور تیز کرتا ہی خصوصاً جسم اجوف اور نسیج انتصابی اس سے بہتر متاثر ہوتی ہیں۔ اعضائے تناسل کا دوران خون اس سے بڑھ جاتا ہی پھر انکی ساختوں میں تازگی اور افزائش کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔
طلائے مقوی خاص، جدید ترمیم اور اضافوں کے بعد چھ مہینے سے آزمایا جا رہا ہی اور اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں جو اصحاب عضو مخصوص کی ایسی خرابیوں میں مبتلا ہیں۔ جو مشت زنی اغلام، اور کثرت جماع یا زیادتی عمر کیوجہ سے پیدا ہو گئی ہوں، انکو ہمدرد دواخانہ کے اس طلا سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

قیمت فی شیشی آٹھ روپیہ (۸ؔ)

پرچہ ترکیب ہمراہ ہی

سفوف عجیب (رجسٹرڈ)

جریان، احتلام اور سرعت انزال وغیرہ امراض کیلئے عرصہ سے ایک ایسے کامیاب اور موثر سفوف کی تیاری پیش نظر تھی۔ جو ان تمام نقائص سے پاک ہو جو عموماً اس قسم کے ہر سفوف میں موجود ہوتے ہیں اور اس کی قیمت بھی بہت کم ہو۔ تاکہ غریب اور کم استطاعت لوگ اس سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کر سکیں۔ الحمد للہ آج دو سال تک بیشمار تجربات کے بعد ہم "سفوف عجیب" کو پیش کرتے ہیں۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہی کہ اس قسم کی دوائیں خواہ وہ سفوف کی شکل میں ہوں یا حبوب کی یا ان کی کوئی اور صورت ہو۔ ان میں بہر حال ایسی دوائیں شامل ہوتی ہیں جو معدہ اور ہضم کرنے والے اعضا کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ اور بہت حد تک ان کے فعل کو باطل کرنیوالی ہوتی ہیں لیکن سفوف عجیب کو اس اہم نقص سے پاک کرنیکی انتہائی کوشش کی گئی ہی اور اس میں امید سے زیادہ کامیابی ہوئی ہی۔ اب یہ سفوف جریان، احتلام، سرعت انزال اور رقت وغیرہ امراض میں انتہائی طور پر مفید ہونے کے باوجود معدہ اور آنتوں پر خراب اثر نہیں ڈالتا۔ عام سفوفوں سے معدہ میں جو بیچینی اور اضطراب پیدا ہو جاتا ہی سفوف عجیب اس سے مبرا ہی ہمارا مخلصانہ مشورہ ہی کہ کم استطاعت مریض اس عجیب دوا کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھائیں۔ اندازہ لگایا گیا ہی کہ دو سال کے عرصہ میں کم از کم پندرہ ہزار مریضوں پر اس سفوف کا تجربہ کیا گیا ہی۔ یہ سفوف عام سفوفوں کیطرح جلدی خراب نہیں ہوتا بلکہ مہینوں عمدہ حالت میں رہتا ہی۔ قیمت فی ڈبیہ (۲۰ خوراک) صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

روغن اکسیر بواسیر

یہ روغن بواسیر کے مسّوں کے لئے عجیب پُر اثر چیز ہی۔ مسّوں کی تکلیف جس کا مقابلہ بیچارے ہر مریض بواسیر کو کرنا پڑتا ہے، اس سے یہ روغن نجات دلاتا ہی۔ مسّوں پر لگاتے ہی ٹھنڈک پڑ جاتی ہی اور کچھ عرصہ کے استعمال سے مسّے مرجھا جاتے ہیں اور مریض کو اس جانگسل تکلیف سے رہائی ہو جاتی ہے، ایک شیشی عرصے کے لئے کافی ہوتی ہی۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

معجون مقوی رحم!

ہمدرد دواخانہ کے مطب میں اس عجیب و غریب موثر معجون کا تجربہ تقریباً ڈیڑھ سال سے ہو رہا ہے۔ اب کامیابی کے بعد بقصد اطمینان عام ضرورتمندوں کیلئے پیش کیجاتی ہی یہ معجون عورتوں کے اکثر امراض کیلئے اکسیر ہی عام کمزوری کو رفع کرنے میں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہی۔ رحم اور اسکے متعلقہ اعضا خصیۃ الرحم اور نلوں کو قوت پہنچاتی ہی ایام ماہواری کی خرابیوں کو رفع کرتی ہی اگر خون کم آتا ہو تو اس کو مناسب مقدار میں خارج کرتی ہی۔ اگر زیادہ آتا ہو تو اس کو اعتدال پر لے آتی ہی۔ بعض موقعوں پر اختناق الرحم (ہسٹریا) والی عورتوں کو اس سے ایسا فائدہ ہوا جو ہمارے لئے بھی تعجب کا باعث ہوا۔ بہر حال عورتوں کو اس دوا سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ خوراک چھ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ شیر گاؤ یا ویسے ہی کھائیں ثقیل، بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

قیمت فی تولہ چار آنہ (۴ر)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

مختصر فہرست ادویہ مفردہ!

نام دوا	قیمت فی تولہ
مشک نیپالی نمبر (۱)	للعہ۲۴
مشک نیپالی نمبر (۲)	ےعہ۱۲
عنبر اشہب نمبر ۱	للعہ۲۴
عنبر اشہب نمبر ۲	عہ۱۲
عنبر اشہب نمبر ۳	لعہ۹
زعفران قسم اول	عہ/
سوبرج مارکہ	
زعفران قسم دوم	عہ/
مروارید ناسفتہ قسم اعلیٰ	ننعہ۲
مروارید ناسفتہ قسم اول	للعہ۲۴
مروارید ناسفتہ قسم دوم	ےعہ۱۲
مروارید ناسفتہ قسم سوم	لعہ۹
زبرجد قسم اول	صہ/
زہر مہرہ خطائی قسم اول	ععہ۲
زہر مہرہ خطائی قسم دوم	عہ۱

نام دوا	قیمت فی تولہ
زہر مہرہ خطائی قسم سوم	۶ے/
زہر مہرہ معمولی سے بہتر	۱۲ار
زہر مہرہ معمولی	۴ار
لاجورد مغسول قسم نمبر ۱	۸ عہ۲/
لاجورد قسم نمبر ۲ مغسول	عہ۲/
کھڑیا قوت سرخ قسم نمبر ۱	۳ے/
″ ″ قسم نمبر ۲	عہ۲/
″ ″ قسم نمبر ۳	عہ۱/
کھڑیا قوت زرد قسم ۱	عہ۲/
″ ″ قسم ۲	
لاجورد غیر مغسول	
″ قسم اول	عہ/
″ قسم دوم	۱۲/
عقیق سرخ	۲/

نام دوا	قیمت فی تولہ
عقیق سفید	۲/
کھڑ زمرد قسم اوّل	۶ے/
کھڑ زمرد قسم دوم	۳ے/
لعل بدخشانی .	۶ے/
فیروزہ نیشاپوری	عہ۲/
چوڑورق طلا خالص ۱	لوعہ۳۹
چوڑورق نقرہ باریک	۸ عہ/
جند بید ستر قسم ۱	عہ۲/
″ ″ قسم ۲	۸ عہ/
مایہ شتر اعرابی قسم ۱	عہ/
″ ″ قسم ۲	۸/
جدوار خطائی نمبر ۱	۱۲/
کھڑ نیلم قسم اوّل	عہ۲/
″ ″ قسم دوم	

نام دوا	قیمت فی تولہ
مومیائی	۳ے/
ست سلاجیت قسم ۱	۸/
″ ″ قسم ۲	۴/
تخم ہلیون اصلی	۱۲/
کف ابابیل	۶ے/
فادزہر حیوانی	۱۲/
سُرمہ اصفہانی	۴/
شیر خشت اصلی	عہ/
چربی شیر	۸/
زفت رومی	۲/
ست لوبان	۶/
ست اجوائن	۵/
ست پودینہ ریا	
پیپرمنٹ	۸/

واضح ہو

کہ بعض وقت ان دواؤں میں سے بعض بعض دواؤں کے نرخ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے لہذا اس وقت جو نرخ ہوتا ہے اسی نرخ پر فروخت کیجاتی ہیں۔ اس نرخ کی پابندی نہیں کیجا سکتی ہے +

نوٹ:۔ علاوہ ان ادویہ کے تمام اقسام کی مفرد ادویہ اس دواخانہ سے نہایت مناسب قیمت پر ملتی ہیں۔

مفرد ادویہ کی فہرست اسی وجہ سے نہیں دیجاتی کہ ان کا نرخ ہمیشہ تبدیل ہوتا رہتا ہے + **مینیجر**

Hamdard-i-Sehat", Delhi.

Tuberculosis Number. دق و سل نمبر

July 1938. جولائی ۱۹۳۸ء

۲۴۱ صفحہ

"Woman Number"

Containing most interesting, useful and informative articles regarding Women's health, Women's social position, progress of Female Education, the condition of Women in other countries of the world, the League of Nation's views, abstracts from reports of the Government of India, articles regarding the cause of women's uplift under various Provincial Ministries, ancient beliefs regarding the worship of Women, the place of Women in ancient and modern civilization, attractive stories, high class poems, half-tone blocks and illustrations connected with the subject, and many other welcome features of exceptional interest for the professional physician, and the layman. Pages over 300 with Photographs.

Permit No. 128. ٹکٹ لگانے کی ضرورت نہیں

Postage Stamp not required.

منیجر - ہمدرد دواخانہ - دھلی

THE MANAGER,

HAMDARD DAWAKHANA,

DELHI.

Price:

SPECIAL EDITION

As. 12

ORDINARY EDITION

As. 8.

POSTAGE ANNA ONE

MANAGER

Hamdard-i-Sehat,

DELHI.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکمل فہرست مرکبات ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی!

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال!	قیمت
۱	اطریفل مسہل [illegible]	خواص دماغ کو تقویت دیتا ہی قوت حافظہ کو مفید ہی نزلہ و درد سر کو دفع کرتا ہی اور ملین طبع ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان ۱۲ تولہ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں ترشی سی پرہیز	فی سیر صمہ فی تولہ ار
۲	اطریفل اسطخودوس	خواص۔ دماغ اور معدے کو فضلات سے پاک کرتا ہی بلغمی اور سوداوی امراض کیلئے نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اسکو برابر استعمال کرتے رہنے سے بالوں کی سیاہی قائم رہتی ہے + ترکیب استعمال ۷ ماشہ سی ایکتولہ تک رات کو سوتےوقت استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۶؍۸ فی تولہ ۰ر
۳	اطریفل دیدان	خواص کیڑوں سے پیٹ کو پاک و صاف کردیتا ہی یہ کیڑے تندرستی کیلئے بہت مضر اور سخت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ ترکیب استعمال۔ رات کو ۹ ماشہ سے ایکتولہ تک استعمال کریں اور تین دن استعمال کرنے کے بعد تلین لینے سے پیٹ کے کیڑے دستوں کے ذریعہ خارج ہوجاتے ہیں۔ قیمت تلین ۴ر	فی سیر ۶؍۸ فی تولہ ۰ر
۴	اطریفل زمانی	خواص۔ دماغ کا تنقیہ کرتا ہی۔ مالیخولیا و مراق کیلئے بہت مفید ہی۔ دردسر قولنج اور تبخیر کو رفع کرتا ہے اسکی مداومت (برابر استعمال کرتے رہنا) نزلہ کا قلع قمع کردیتی ہی۔ ہر مزاج والے کو موافق آتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں ترشی بادی کا پرہیز	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۵	اطریفل سنائی	خواص مالیخولیا کی تمام اقسام کیلئے مفید ثابت ہوا ہی دردسر کو خصوصاً مفید ہی اور قبض کشا بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سی ایکتولہ تک صبح یا رات کو ویسے یا کسی مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز	فی سیر ۶؍۸ فی تولہ ۰ر
۶	اطریفل شاہترہ	خواص فساد خون خارش وغیرہ امراض کیلئے نہایت مفید ہی آتشک کی گرمی دور کرنیکے لئے نہایت مجرب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سی ایکتولہ تک عرق مرکب مصفی خون کیساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں گرم و ترشی سی پرہیز۔	فی سیر ۶؍۸ فی تولہ ۰ر
۷	اطریفل صغیر	خواص۔ تقویت دماغ کے لئے مفید ہی اور دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے سودمند ہے۔ حافظہ کو ترقی دیتا ہے اکثر امراض دماغی میں مفید ہے۔ بادی بواسیر کو فائدہ دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایکتولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف اطریفل استعمال کریں +	فی سیر ۴؍۱ فی تولہ ۔ر
۸	اطریفل مقوی دماغ	خواص دماغ کو طاقت بخشتا ہی۔ آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہی۔ نزلہ و دردسر حار کیلئے نہایت مفید ہی۔ ترکیب استعمال صبح یا سوتےوقت ۹ ماشہ استعمال کریں۔ ترشی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲؍۳ فی تولہ ۳ر
۹	اطریفل غدی	خواص۔ خنازیر یعنی کنٹھ مالا کے لئے مفید ہی اور معدہ اور دماغ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبحکو ۹ ماشہ عرق مرکب کیساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کرنا چاہیئے۔ بادی اور ترشی سی پرہیز	فی سیر صمہ فی تولہ ار
۱۰	اطریفل [illegible]	خواص۔ امراض چشم نزول الماء درد شقیقہ کے لئے نہایت مفید ہے خونی و بادی بواسیر کو روکتا ہی۔ بلغمی مزاج والوں کو خاص طور پر نفع دیتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتےوقت چھ ماشہ کی مقدار میں استعمال کریں۔ بادی اشیائ سے پرہیز۔	فی سیر معہ فی تولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱	اطریفل کبیر	خواص۔ دماغ۔ معدہ اور باہ کو قوت دیتا ہے۔ نزلہ اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔ بینائی کا محافظ ہے اور دماغی محنت سے دماغ کو ضعیف نہیں ہونے دیتا۔ ترکیب استعمال۔ نو ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت قدرے پانی کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے ترشی سے پرہیز	فی سیر ۸؍ فیتولہ ۰؍
۱۲	اطریفل کشمشی	خواص۔ سُرعت اور بند کشاد کے لئے مفید ہے۔ معدہ کو قوی کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور دھات کی اُن شکایات کے لئے جو حدت کی وجہ سے ہوں بہت نافع ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۹ ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت قدرے پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ ترشی سے پرہیز	فی سیر ۸؍ فیتولہ ۰؍
۱۳	اطریفل کشنیزی	خواص۔ درد سر اور درد چشم اور کان کی بیماریوں کے لئے جو معدہ کی تبخیر کی وجہ سے ہوں مفید ہے دماغ کو قوت دیتا اور معدہ کی تبخیر کو بند کرتا ہے۔ بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا ایسے ہی استعمال کریں۔	فی سیر عہ؍ فیتولہ ۔؍
۱۴	اطریفل مقل	خواص۔ بادی و خونی دونوں بواسیر کے لئے مفید ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے بالخصوص خونی بواسیر کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح یا رات کو سوتے وقت بغیر کسی چیز کے تنہا استعمال کریں۔	فی سیر ۸؍ فیتولہ ۰؍
۱۵	اطریفل افتیمون	خواص۔ سوداوی امراض کیواسطے نہایت مفید ہے اسکی مداومت بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح کے وقت ۹ ماشہ یہ دوا استعمال کریں۔ سُرخ مرچ اور ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۸؍ فی تولہ ۰؍
۱۶	اطریفل ملین	خواص۔ دماغی بیماریوں کے لئے مفید ہے اور پرانے درد سر کو زائل کرتا ہے معدہ اور آنتوں کے درد کو دور کرتا ہے اور قبض کشا ہے۔ ترکیب استعمال۔ رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ یہ دوا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی سیر ۸؍ فیتولہ ۰؍
۱۷	[illegible]	خواص۔ یہ دوا فالج و لقوہ وصرع و نسیان اور تمام امراض بلغمی کیلئے نافع ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے اور باہ کو زیادہ کرتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۴ ماشہ یہ دوا صبح کو عرق بادیان ۲ تولہ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی سے پرہیز	فی سیر ۱؍ فیتولہ ۲؍
۱۸	اکسیر اطفال	خواص۔ اس دوا کا ہر مکان میں رہنا طبیب یا ڈاکٹر کا کام دیتا ہے خورد سال بچوں کیواسطے نہایت ہی مفید ہے معدہ کو صحیح حالت میں رکھنا۔ بدہضمی کو رفع کرنا اور پیٹ کی ہر قسم کی خرابیوں کی اصلاح کرنا اور قدرتی نشو و نما کو قائم و برقرار رکھنا اس کا خاص فعل ہے۔ غرضیکہ اسم بامسمیٰ ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ڈبیہ پر چسپاں ہے۔	فی ڈبیہ ۸؍
۱۹	سفوف سوزاک	خواص۔ یہ سفوف سوزاک کے قرحہ کو بہت جلد بھر دیتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۵ ماشہ یہ سفوف حسب ذیل ادویہ کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ شیرہ تخم خیارین ۳ ماشہ شیرہ تخم خربزہ ۳ ماشہ۔ شیرہ خار خسک ۳ ماشہ۔ شیرہ بادیان ۳ ماشہ۔ پانی میں باریک پیسکر شربت بزوری ۲ تولہ ملاکر سفوف کھائیں اوپر سے دوا پی لیں۔ یا صرف شربت بزوری ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۴عہ؍
۲۰	اکسیر [illegible]	خواص۔ مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہے۔ رقت و کثرت احتلام کو رفع کرتا ہے۔ بارہا کا مجرب ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۷ ماشہ یہ اکسیر صبح کو گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی ڈبیہ عہ؍
۲۱	اکسیر طحال	خواص۔ طحال کیواسطے اکسیر ہے۔ مرض کیسا ہی پرانا ہو اسکے استعمال سے شفا کلی ہو جاتی ہے۔ تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہے اور اس کی سختی کو دور کرتی ہے۔ معدہ کو قوت پہنچاتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ ماشہ یہ دوا ۵ تولہ پانی میں ملاکر صبح و شام کھانا کھانیکے بعد استعمال کریں۔	فی شیشی عہ؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۲	الاحمر	خواص۔ تقویت باہ کے لئے بےنظیر دوا ہی۔ عام جسمانی کمزوری کو رفع کرتی ہی۔ بے انتہا خون صالح پیدا کرتی ہی۔ اعصاب کو قوی کرتی ہی اور حرارت غریزی کی محافظ ہے۔ عجیب مؤثر چیز ہے + فی تولہ اٹھارہ روپے ترکیب استعمال ۲، چاول سے ۴ چاول تک لبوب کبیر ۵ ماشہ یا معجون جالینوس لولوی ۵ ماشہ یا کسی اور مناسب بدرقہ کیساتھ	فی تولہ ۱۸ ٹکیہ ۱۲ خوراک ۱۲
۲۳	اکسیر شفا — جنون اور ہسٹیریا کی اکسیری دوا	ہر قسم کے جنون کے لئے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بےنظیر فوائد کو عام طور پر تسلیم کیا گیا ہی جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باوگولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہے۔ اسکی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ ۴۰ روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہے + قیمت فی قرص دو آنے (۲) ترکیب استعمال ایک قرص صبحکو شربت روح افزا ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کیساتھ استعمال کریں۔	
۲۴	اکسیر سعال رجسٹرڈ	(کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا) انسانی زندگی کا دار و مدار پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر ہی۔ یہی وجہ ہی کہ جب اسمیں کوئی نقص پیدا ہو جاتا ہی تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ثابت ہوتا ہی آج کل ہمارے اہل وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت زیادہ مبتلا نظر آتے ہیں "اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہی چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہی۔ اور یہ تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہی۔ اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدل دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں۔ اسکے استعمال کے دوران میں گھی مکھن۔ دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۴۰ قرص صرف ایک روپیہ چار آنہ (۱۴؍)	
		ب	
۲۶	باسلیقون	خواص۔ آنکھوں کی بینائی کو زیادہ کرتا ہی۔ سرخی اور خارش کو رفع کرتا ہی ابتدائے نزول میں مفید ہے ترکیب استعمال۔ سوتے وقت آنکھ میں سلائی کے ذریعہ لگایا جاتا ہی۔ سرخ مرچ و ترشی سے پرہیز	فی تولہ ۸؍
۲۷	برشعثا	خواص۔ زکام۔ نزلہ۔ مالیخولیا وغیرہ اور فالج۔ ضعف اعصاب و رعشہ و نسیان۔ درد قولنج۔ درد معدہ و جگر کے لئے بہت ہی مفید دوا ہی۔ ہر مطب میں یہ دوا کثرت سے برتی جاتی ہے۔ ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے استعمال کیجاتی ہے۔ ترش و بادی چیزوں کا پرہیز۔	فی سیر ۶ ؎ فی تولہ ۳؍
۲۸	برود کافوری	خواص۔ یہ دوا آنکھوں کی سرخی کو بہت جلد دور کرتی ہی۔ اس سے آنکھوں کی گرمی دور ہو کر ٹھنڈک پڑ جاتی ہی۔ آشوب کی بیقراری اور تکلیف جاتی رہتی ہے + ترکیب استعمال، صبح۔ دوپہر۔ شام تینوں وقت سرمہ کی طرح آنکھوں میں لگانا چاہیئے۔	فی تولہ ۸؍
۲۹	بنادق البزور	خواص، یہ دوا سوزاک کے قرحہ کو بھرتی ہی۔ پیشاب کی سوزش اور جلن کو رفع کرتی ہی پیشاب کھلکر لاتی ہی ترکیب استعمال، ۵ ماشہ دوا۔ ۴ تولہ شربت بزوری کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱؍
		ت	
۳۳	معجون ملوک والا (اثبات باہ)	خواص مغلظ منی۔ نافع جریان محرک باہ ممسک و مقوی اعضاء رئیسہ ہی اس میں نشہ ہونیوالی کوئی دوا نہیں ہے	فی تولہ ۸؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال۔ تین ماشہ کھا کر اوپر سے پاؤ سیر دودھ پی لیں ؀	فی تولہ ۸/
۳۴	تریاق دندان	خواص۔ دانتوں کے درد کو جو سردی سے ہو نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ تھوڑی سی روئی پر یہ تریاق لگا کر دانتوں پر رکھیں ؀	فی تولہ ۴/
۳۵	تریاق [illegible]	خواص۔ یہ دوا معدہ اور امعاء کو قوت دیتی ہے اور کمزوری معدہ کیوجہ سے جو دست آتے ہیں انکو روکتی ہے ترکیب استعمال ۲ چاول یہ دوا معجون سنگدانہ مرغ ۵ ماشہ کے ساتھ استعمال کریں ؀	فی تولہ ۱۲/ ٹکیہ ۱۵ خوراک ۸/
۳۶	تریاق فاروق	خواص۔ تمام زہروں کو دور کرتا ہے۔ امراض عصبی کو بہت فائدہ دیتا ہے۔ مرگی، سکتہ فالج رعشہ وغیرہ امراض کو دور کرتا ہے۔ زہریلے اثرات کو زائل کرنے کی عمدہ دوا ہے۔ ترکیب استعمال۔ صبح کو ایک ماشہ یہ دوا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل ۷ ماشہ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز ؀	فی ڈبیہ ایک تولہ ۸/
۳۷	تریاق نزلہ	خواص نزلہ کو روکتا ہے اور کھانسی کیلئے مفید ہے اگر یہ عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتے وقت ایکتولہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۶/ فی تولہ ۱/
۳۸	تریاق وبائی	خواص۔ اگر آپ طاعون اور وبا کے زمانے میں ہفتہ میں دو تین بار اسکو استعمال کرلیں تو انشاءاللہ تم طاعون اور وبا کے اثر سے محفوظ رہیں گے جن صاحبان نے استعمال کیا وہ طاعون اور وبا کے اثر سے مامون رہے بہت فروخت ہوتا ہے ترکیب استعمال یہ تریاق ۲ ماشہ صبح یا رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ ترشی۔ بادی۔ ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸/
۳۹	تریاق [illegible]	خواص۔ ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ درد قولنج کو دور کرتا ہے۔ فالج لقوہ رعشہ صرع و نیز جملہ سموم کیلئے مفید ہے۔ ترکیب استعمال صبح کے وقت ۴ ماشہ عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۵/ فی تولہ ۱/
۴۰	تریاق [illegible]	خواص۔ گردہ مثانہ کی پرانی بیماریوں کو دور کرتا ہے رحم کی کمزوری کو بھی رفع کرتا ہے پیشاب کی جلن کو کھوتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۶ ماشہ صبحکو کھائیں اور اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں گھولکر پیئیں ؀	فی سیر ۵/ فی تولہ ۱/
		ج	
۴۶	جوارش [illegible] (نسخہ [illegible])	خواص، مقوی معدہ و جگر و قلب ہے، جو معدہ کمزور ہو اور غذا کو بخوبی ہضم نہ کرسکتا ہو بلکہ ضعف معدہ و جگر کیوجہ سے دست آتے ہوں تو ان سب کو رفع کرکے معدہ کو از سر نو قوت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ دوا شربت غورہ ۲ تولہ کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۳۰/ فی تولہ ۶/
۴۷	جوارش آملہ	خواص۔ معدہ اور دل کو قوت دیتی اور دل اور جگر کی زائد حرارت کو کم کرتی ہے خلاج اور تبخیر کو مفید ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے دماغ کو بھی قوت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ یہ جوارش صبحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا ہمراہ آب تازہ کھائی جائے۔	فی سیر ۸/ فی تولہ ۱/
۴۸	جوارش [illegible] عنبری (نسخہ خاص)	خواص، دل و دماغ معدہ و جگر کو قوی کرتی ہے اور حرارت کو تسکین دیتی ہے صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرکے بھوک بڑھاتی تبخیر نہیں ہونے دیتی اور دماغ کو قوی کرتی ہے۔ ترکیب استعمال، ۷ ماشہ یہ جوارش صبحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا ہمراہ آب تازہ استعمال کریں گرم چیزوں سے پرہیز	فی سیر ۳۰/ فی تولہ ۶/
۴۹	جوارش [illegible]	خواص، بدہضمی و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے اور بادی بواسیر کا استیصال کرتی ہے پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتی کھانا	فی سیر ۳/

نمبر دوا	نام دوا	خواص و ترکیب استعمال	قیمت
۴۹	جوارش [illegible]	کھانے کے بعد اس کا استعمال غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے نفخ نہیں ہونے دیتی اور ریاحی درد کو دور کر دیتی ہے۔ نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح کو یا دونوں وقت غذا کے بعد، ۵ ماشہ یہ جوارش استعمال کریں، بادی اشیاء سے پرہیز	فی سیر ۳ے فی تولہ ۔ر
۵۰	جوارش تمر ہندی	**خواص**۔ دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اسہال صفراوی و قے صفراوی کو روکتی ہے گرمی کے موسم اور ہیضہ کے ایام میں اس کا استعمال بہت سی آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو قدرے پانی کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے	فی سیر ۸ع ر فی تولہ ۰ر
۵۱	جوارش انارین	**خواص**۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتی اور اشتہا پیدا کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ یہ جوارش صبح یا جس وقت ضرورت ہو پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی سیر ۵ر فی تولہ ار
۵۲	جوارش جالینوس	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ درد کمر کو زائل کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ گندہ دہنی اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیشاب جو سردی سے آتا ہو روکتی ہے بادی بواسیر اور گردہ و مثانہ کی ریگ کو فائدہ دیتی ہے اشتہا پیدا کرتی ہے قبض کو رفع کرتی بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے۔ درد سر اور بلغمی کھانسی کو نافع ہے۔ حکیم جالینوس کا نسخہ ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۸ع ر فی تولہ ۰ر
۵۳	جوارش زرعونی سادہ	**خواص**۔ گردہ و جگر کو قوت دیتی مادہ تولید کو بڑھاتی ہے باہ کو قوت دیتی اور کمزوری کو زائل کر دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا صرف عرق انناس ۵ تولہ یا مناسب ادویہ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجائے۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز	فی سیر ۸ع ر فی تولہ ۰ر
۵۴	جوارش زرعونی عنبری جواہر والی	**خواص**، گردہ و مثانہ و جگر و دماغ کو قوت دیتی ہے پشت کو مضبوط کرتی ہے معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ بلغمی سوداوی امراض مثلاً زیادتی پیشاب، درد سر بلغمی کھانسی و نقرس وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوتی ہے ریاح کو دور کرتی۔ مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتی اور باہ کو قوت دیتی ہے۔ اور بالوں کی سیاہی قائم رکھتی ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ آلات تولید اور گردہ و مثانہ کو قوت دینے کیواسطے ۵ ماشہ جوارش کشتہ فولاد ۲ چاول کیساتھ استعمال کریں۔ اگر گردہ کے ضعف سے ریگ آتی ہو یا پیشاب میں شکر یا چربی دار مادہ خارج ہوتا ہو تو یہ جوارش ۵ ماشہ کشتہ زمرد ۲ چاول اور عرق انناس آٹھ تولہ شربت بزوری دو تولہ کیساتھ استعمال کریں + **نوٹ**۔ اس جوارش کو صرف کشتہ فولاد یا صرف کشتہ زمرد کے ساتھ یا صرف جوارش بھی استعمال کر سکتے ہیں +	فی سیر ۳۰عہ ر فی تولہ ۴ر
۵۵	جوارش زنجبیل	**خواص**۔ ضعف معدہ اور تمام بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے رطوبت فاسدہ کو جلاتی ہے اور ہیضہ کے دور کرنے میں بہت موثر ہے ہضم میں بہت مدد دیتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہے۔ ذہن کو تیز کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ جوارش صبح کو عرق بادیان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کریں۔ ہلکی غذا بھوک سے کم کھانی چاہیئے +	فی سیر ۸ع ر فی تولہ ۰ر
۵۶	جوارش سفرجل قابض	**خواص**۔ معدہ کو قوت دیتی ہے غلبہ صفرا سے اگر قے اور دست جاری ہوں تو ان کو روک دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے طبیعت میں فرحت پیدا کر دیتی ہے جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے + **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں +	فی سیر ۳ے ر فی تولہ ۔ر
۵۷	جوارش سفرجلی مسہل	**خواص**، درد قولنج کو زائل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے معدہ کو قوت دیتی ہے دست آور ہے اور دستوں کے ذریعہ خراب اور فاسد مادہ کو بالکل خارج کر کے معدہ اور امعاء کو پاک کرتی ہے۔ جگر کی حرارت کو کم کرتی ہے +	فی سیر ۸ع ر فی تولہ ۰ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		ترکیب استعمال صبح یا رات کو سوتیوقت ایکتولہ عرق بادیان یا نیمگرم پانی کیساتھ استعمال کرنی چاہیئے قابض چیزوں سے پرہیز	
۵۸	جوارش شاہی	خواص۔ دماغ کو قوت دیتی ہے خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے۔ تبخیر کو رفع کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش صبحکو یا رات کو سوتیوقت تنہا یا کسی مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱ر جواہردالی فی تولہ ۳ر
۵۹	جوارش [illegible]	خواص۔ جگر و معدہ کی سردی کو دور کرتی ہے قولنج و عسرالبول (رک رک کر پیشاب آنے) کو رفع کرتی ہے اور دافع قبض ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش صبح کو یا رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و گرم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۱۲ روپے فی تولہ ۸ر
۶۰	جوارش شاہی عنبری	خواص۔ دل اور دماغ کو قوت دیتی خفقان اور وحشت کو دور کرتی ہے حرارت کو تسکین دیتی ہے اور معدہ کی تبخیر کو کھو دیتی ہے۔ اور طبیعت میں سکون اور راحت و انبساط پیدا کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ جوارش عرق گذرہ ۵ تولہ یا عرق عنبرہ ۵ تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا تنہا بغیر کسی چیز کے استعمال کیجاتی ہے۔ گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی سیر ۶۰ر فی تولہ ۱۲ر
۶۱	جوارش طباشیر	خواص معدہ کو قوت دیتی۔ بخارات سے دماغ کو محفوظ رکھتی ہے۔ سر چکرانے میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران سر کو زائل کرتی ہے اور صفراوی دستوں کو روکتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ یہ جوارش صبحکو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب دوا کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔ بادی گرم۔ قابض چیزیں نہ کھائیں۔ بغیر کسی چیز کے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔	فی سیر ۱۲ روپے فی تولہ ۸ر
۶۲	جوارش [illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی اشتہا پیدا کرتی ہے۔ غذا کے ہضم کرنے میں مدد دیتی ہے رطوبت اور بلغم کو تحلیل کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے اور صفرا کی زیادتی سے جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں انکے لئے بالخصوص مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ صبحکو تنہا بغیر کسی کے یا دوسری مناسب دوا کیساتھ استعمال کریں بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲ روپے ۳ فی تولہ ۸ر
۶۳	جوارش [illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کو دور کرتی ہے۔ اشتہا کو ترقی دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کیساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کیجاتی ہے بادی و ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۱۲ روپے ۳ فی تولہ ۸ر
۶۴	جوارش فلافلی	خواص۔ معدے کے درد کو دور کرتی۔ معدہ کی غلیظ ریاحوں کو تحلیل کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ بخار کو کھوتی ہے اور معدے کے اکثر امراض میں سودمند ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۰ تولہ کیساتھ یا تنہا ویسے ہی استعمال کیجاتی ہے۔ بادی ترشی کا پرہیز۔	فی سیر ۸ر ۶ فی تولہ ۱۰ر
۶۵	جوارش [illegible]	خواص۔ امراض رحم میں نہایت مفید ہے اور اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتی ہے ملین ہے اور اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے۔ ترکیب استعمال ایکتولہ یہ جوارش صبحکو یا رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۱۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔ گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲ روپے ۳ فی تولہ ۱۰ر
۶۶	جوارش کمونی	خواص۔ معدہ کی سردی اور سوء ہضم اور کھٹی ڈکاروں کو دور کرتی ہے اور بخار کو جو معدہ کی خرابی سے ہو زائل کرتی ہے۔ اور رطوبت کو خشک کرتی ہے۔ معدہ کو پاک صاف رکھتی ہے قبض کو رفع کرتی ہے اور ہچکی اور شہوت کلبی کو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ سے ایکتولہ تک صبحکو عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا اور مناسب دوا کیساتھ یا صرف پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔ ٹھنڈی مرطوب و بادی چیزیں نہ کھائیں۔ ہلکی غذا کھائیں مگر بھوک سے کم	فی سیر ۸ر ۴ فی تولہ ۱۰ر
۶۷	جوارش [illegible]	خواص۔ معدہ اور دل کو قوت دیتی ہے۔ درد معدہ اور قولنج کو کھوتی ہے ملین بھی ہے۔ جن لوگوں کو درد معدہ اور قولنج کی شکایت رہتی ہو وہ کچھ عرصے تک اس کا استعمال کرنے سے زائل ہو جاتی ہے۔	فی سیر ۸ر ۶ فی تولہ ۱۰ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال!	قیمت
		ترکیب استعمال، ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۔ا تولہ کیساتھ یا صرف پانی سے صبحکو استعمال کیجاتی ہے قابض و بادی اشیاء سے پرہیز +	
۶۸	جوارش کمونی مسہل	**خواص** معدے کو قوت دیتی ہے۔ امراض باردہ میں بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ رطوبت کو خارج کرتی ہے اور معدہ کو پاک وصاف کردیتی ہے۔ اس سے دو ایک اجابتیں کھلکر ہوجاتی ہیں + **ترکیب استعمال**، ماشہ سے ایکتولہ تک تلین کیلیئے صبحکو ہمراہ عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا دوسری مناسب دوا کیساتھ یا صرف پانی کیساتھ یہ جوارش استعمال کیجائے بادی وترش وقابض اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے	فی سیر ۶/۸ فی تولہ ۔/
۶۹	جوارش مصطگی	**خواص**۔ معدہ وجگر کی سردی کو دور کرتی ہے اور منہ سے پانی بہنے کو اور پیشاب کی کثرت اور دستوں کو روکدیتی ہے۔ خفقان کو دور کرتی وضعف معدے کے لئے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ جوارش صبحکو ہمراہ عرق بادیان یا صرف پانی سے استعمال کیجائے مرطوب نفاخ اور دیرہضم غذاؤں سے پرہیز	فی سیر ۱۴/ فی تولہ ۔/
۷۰	جوارش مصطگی [illegible]	**خواص** معدے کی سردی اور معدے کے ضعف کو دور کرتی۔ خفقان بارد۔ سہال بلغمی، زیادتی پیشاب اور سیلان لعاب دہن میں فائدہ مند ہے ضعف جگر کو دور کرتی ہے۔ زیادتی بلغم سے معدہ کے ضعف ہوجانیکے سبب جو تبخیر ہوتی ہے اس کے لئے خصوصیت سے مفید ہے + **ترکیب استعمال**، ماشہ یہ جوارش صبحکو عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجائے بھوک سے کم اور ہلکی غذا کھائیں +	فی سیر صمہ/ فی تولہ ۱/
۷۱	جوارش [illegible]	**خواص** معدہ کی خرابی اور کمزوری کو دور کرتی ہے بھوک پیدا کرتی ہے اور کھانا خوب ہضم کرتی ہے نہایت مفید دوا ہے۔ **ترکیب استعمال**، ماشہ یہ جوارش عرق بادیان ۱۲ تولہ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کیجاتی ہے بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۱۲/۳ فی تولہ ۔/
۷۲	جوارش [illegible]	**خواص** معدہ کی رطوبت کو جلاتی ہے اور ہاضمہ کو درست کرتی اور گردہ کے امراض کے لئے بھی مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ صبحکو عرق بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ یا بغیر کسی چیز کے استعمال کریں۔	فی سیر ۶/۸ فی تولہ ۔/
۷۳	جوارش سفرجلی مسہل	**خواص**۔ قولنج۔ عسر البول میں نہایت مفید ہے دست آور ہے۔ **ترکیب استعمال**۔ ایک تولہ یہ جوارش نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کیجائے۔	فی سیر ۱۲/۳ فی تولہ ۔/
۷۴	معجون [illegible]	**خواص**۔ سوداوی امراض آتشک وگٹھیا۔ عرق النساء وغیرہ امراض کے لئے اکسیر ہے اختلاج قلب اور توحش کیلئے جو سوداوی بخارات سے ہو فائدہ مند ہے پرانے سوزاک میں بمشورہ طبیب اس کا استعمال نمایاں فوائد دکھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ دوا مویز منقٰے میں رکھکر اسکو چاروں طرف سے بند کرکے اس طرح نگلیں کہ دانتوں کو نہ لگے۔ گھی دودھ جس قدر ہضم ہوسکتا ہو استعمال کریں۔	فی ماشہ ۱۲/ فی تولہ للعہ/
۷۵	[illegible]	**خواص** عضائے رئیسہ دل۔ دماغ کو نہایت قوت دیتا ہے۔ حرارت عزیزی کی حفاظت کرتا ہے امراض کے بعد جو کمزوری رہجاتی ہے اس کو زائل کرکے اصلی قوت بخشتا ہے طب یونانی کی کامیاب دواؤں میں سے ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ چاول یہ جواہر مہرہ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ میں ملاکر استعمال کیجاتی ہے۔	فی ماشہ للعہ/ قرص ۱۵ عدد ۲/
۷۶	[illegible]	**خواص**۔ امراض سوداوی مثلاً آتشک گٹھیا وغیرہ کیلیئے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔ آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ وفالج وغیرہ آتشک کے نتائج سے مریض کو محفوظ رکھتی ہے + **ترکیب استعمال**۔ یہ دوا کیپسول میں محفوظ ہے اسکو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہوسکے۔ غذا میں مکھن دودھ وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے +	فی خوراک ۱/

ح

نمبر ۷۷ حب نشاط یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہیں۔ سُرعت کو دُور کرتی ہیں کسی قسم کا نقصان نہیں کرتیں جیسا کہ اس مطلب کی دوسری ادویہ کرتی ہیں۔ کوئی نشہ کی چیز اس کا جزو نہیں، اپنے مطلب کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہی سُرعت کی شکایت کو دُور کرتی ہیں۔ لذّت اور تفریح کا سامان بھی ہے۔ جریان کو دُور کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہیں۔ ایک ہی تجربہ آپکی خوبیوں کو ظاہر کردیگا۔ بازاری ممسک داؤں میں نہ معلوم اور کیا کیا شامل ہوتا ہے لیکن نشہ کی چیزیں ہر حالت میں خراب اور بُرا اثر دکھاتی ہیں حب نشاط اس سقم سے پاک ہے ممسک دوا کے استعمال پر واقعی اور جائز ضرورت ہے جو لوگ مجبور ہیں اُنکے لئے بیضرر اور مفید دوا ہے، قیمت فی درجن ایک روپیہ دو آنہ (ترکیب استعمال) خاص وقت میں ایک گھنٹہ پیشتر ایک گولی دُودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص و ترکیب استعمال	قیمت
الف ۷۷	حب زرین	**خواص**۔ یہ گولیاں پیٹ کی گرانی کو دُور کرتی ہیں۔ دردِ شکم کو زائل کرتی ہیں اور دست آور ہیں۔ **ترکیب استعمال**، شب کو سوتے وقت ایک گولی پاؤ بھر گرم دُودھ یا گرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔	فی درجن ۲؍
۷۸	[illegible]	**خواص**۔ قبض کو دور کرتی معدہ کو قوت دیتی ہے بلغمی بخاروں کو زائل کرتی ہے اور منضج کے بعد استعمال کرنیسے معدہ کو اخلاط غلیظہ سے پاک کرتی ہے آیورویدک کتابوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے قدیم حکما سر سے پاؤں تک ان ہی گولیوں سے تمام امراض کا علاج کیا کرتے تھے۔ **ترکیب استعمال**، ایک گولی سے لیکر تین گولیوں تک بواسیر کیلئے عرق بادیان کیساتھ اور رفع قبض کیلئے نیمگرم دودھ کیساتھ استعمال کیجائیں۔ بچوں کو باندازہ عمر آدھی گولی سے ایک گولی تک استعمال کرائی جائے، ہر موسم میں قابل استعمال ہے۔	فی درجن ۳؍
۷۹	حب پپیتہ	**خواص**۔ خرابی ہضم اور دردِ شکم کے لئے بہت مفید ہے۔ ہیضہ کے دنوں میں اس کا استعمال زہریلے اثرات سے بچاتا ہے، نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال**، کھانا کھانے کے بعد یا بوقت ضرورت دو گولیاں کھائی جاتی ہیں۔	فی تولہ ۲؍
۸۰	حب جواہر	**خواص**۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ حرارت غریزی کی حفاظت کرتی ہے اور بیماری کے بعد جو کمزوری باقی رہ جاتی ہے اس کو دور کرتی ہے۔ **ترکیب استعمال**، خوراک ایک گولی دوا المسک معتدل ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملا کر کھائیں،	فی درجن دو روپیہ چار آنہ
۸۱	حب رازی	**خواص**، یہ گولیاں اعصاب کو بہت قوت دیتی ہیں۔ امراض باردہ دماغی میں نہایت مفید ہیں اور بلغمی مزاج والوں کو بہت فائدہ دیتی ہیں۔ **ترکیب استعمال**، عرق بادیان ۲ تولہ کیساتھ یا قدرے پانی کے ساتھ استعمال کیجائے اس کا مسلسل استعمال مناسب نہیں ہے،	فی تولہ ۴؍
۸۲	حب سورنجان	**خواص**، وجع المفاصل اور دردِ پشت کے لئے مفید ہیں۔ تنقیہ کے بعد استعمال کرنیسے بہت فائدہ دیتی ہیں اور بلغمی اور ریاحی امراض میں بہت مفید ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ۲ چاول رات کو سوتے وقت گرم پانی سے استعمال کیجائیں بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۸۳	حب تلی	**خواص** یہ گولیاں تلی کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتی ہیں اور اصلی حالت پر لے آتی ہیں، **ترکیب استعمال**، ۲ گولیاں صبح کو گرم پانی سے استعمال کیجائیں۔ بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۱؍
۸۴	[illegible]	**خواص**، مرگی، پرانے دردِ سر اور امراض چشم میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کو فضلات سے پاک کرتی ہیں دماغ کے تنقیہ کے لئے خاص طور پر فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔	فی تولہ ۲؍

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۸۴	حب ایارج	ترکیب استعمال۔ جب چار گھڑی رات باقی ہو اس وقت ۳ ماشہ سے ۹ ماشہ تک یہ گولیاں ورق نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ کھا کر سو رہیں اور صبحکو مسہل پی لیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں۔ نوٹ:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کریں +	فی تولہ ۲ر
۸۵	حب بنفشہ	خواص، سینے اور آنکھوں کی بیماریوں کو اور درد سر کو جو گرمی سے ہو نہایت مفید ہیں سینہ کو خلاط غلیظہ سے پاک کرتی ہیں ضیق النفس میں فائدہ دیتی ہیں۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال، ماشہ سے ایک تولہ تک یہ گولیاں جب چار گھڑی رات باقی ہو ہو قت حب ایارج کی طرح کھا کر سو رہیں۔ صبحکو مسہل پئیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں +	فی تولہ ۲ر
۸۶	حب چٹکلہ	خواص۔ اشتہا پیدا کرتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہیں غذا کو ہضم کرتی ہیں ریاح کو تحلیل کرتی ہچکی کیلئے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں غذا کے بعد کھائی جائیں۔ بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ار
۸۷	حب پیچش	خواص۔ یہ گولیاں پیچش کیلئے نہایت مفید ہیں۔ درد اور مروڑ کو بہت جلد افاقہ ہو جاتا ہے گولی کے استعمال کی ایک گھنٹہ بعد آرام ہونا شروع ہو جاتا ہے اکثر دوسری گولی کھانیکی نوبت نہیں آتی ایسی چیزیں احتیاطاً ہر گھر میں رہنی چاہئیں، ترکیب استعمال۔ ایک گولی سوتیوقت یا جسوقت ضرورت ہو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں۔ اگر آنتوں میں سدے ہوں تو پہلے روغن ارنڈی سے رفع قبض کر لیں۔ گولی کے استعمال کے ایک گھنٹہ بعد تک کسی قسم کی حرکت نکریں	فیدرجن ۶ر
۸۸	حب بلغمی	خواص۔ یہ گولیاں بلغمی بخاروں کو دور کرتی ہیں اور بہ کثرت مستعمل ہیں + ترکیب استعمال صبح دوپہر اور شام کو ایک گولی پانی کیساتھ کھائی جائے۔ بادی اور ترش اشیاء سے پرہیز +	فی تولہ ۲ر
۸۹	حب مشتہی	خواص کھانا خوب ہضم کرتی ہیں معدہ کی گرانی کو زائل کرتی ہیں دائمی قبض کو مفید ہیں بادی بواسیر کو نفع دیتی ہیں ترکیب استعمال۔ ایک گولی سے ۴ گولیوں تک غذا کے ایک گھنٹہ بعد یا رات کو سوتے وقت کھائیں +	فیتولہ ار
۹۰	حب [illegible]	خواص بھوک لگاتی ہیں معدہ کو قوت دیتی ہے اور معدہ کی گرانی کو زائل کرتی ہیں دائمی قبض کے لئے مفید ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے کھلکر اجابت ہو جاتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی سے چار گولیوں تک رات کو سوتیوقت تازہ پانی یا گرم دودھ کیساتھ کھائی جائیں۔ ترش اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ار
۹۱	حب جالینوس	خواص قوت باہ کیلئے نہایت مفید ہیں عصاب کو طاقت پہنچاتی ہیں جسم میں چستی و چالاکی پیدا کرتی ہیں نہایت موثر ہیں۔ ترکیب استعمال صبح دو گولیاں ہمراہ ماء اللحم منجہ خاص ۵ تولہ یا دودھ کیساتھ یا قدرے پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۱۲ر
۹۲	حب جدوار	خواص۔ یہ گولیاں باہ کو قوت دیتی ہیں۔ سرور و نشاط پیدا کرتی ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں جریاں میں بھی نافع ہیں اور رقت و سرعت کیلئے مفید ہیں اور افیون کی عادت کو چھڑاتی ہیں۔ کھانسی و نزلہ کو روکتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی یا دو گولیاں صبحکو یا رات کو سوتیوقت خمیرہ گاؤزبان ایکتولہ یا عرق گاؤزبان بارہ تولہ یا رات کو سوتے وقت گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اور بادی چیزیں نہ کھائیں +	فی تولہ عہ ایکروپیہ

حب المسک ۹۳۔ یہ گولیاں قوت باہ کیلئے اکسیر ہیں استعمال کے دو گھنٹہ بعد نعوظ سی بنیاب کر دیتی ہیں۔ نہایت بیش قیمت اجزا جیسے مشک عنبر مروارید یاقوت وغیرہ سے تیار کیجاتی ہیں اسیوجہ سے انکی قیمت زیادہ ہے۔ قیمت ایکدرجن عہ نصف درجن صہ ۳ گولیاں ۳ر
ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو آدھ سیر دودھ تازہ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۹۴	حب جالینوس	خواص۔ معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ کھانا خوب ہضم کرتی غذا کو جزو بدن بناتی ہیں، ریاح کو تحلیل کرتی ہیں اور باہ کو برانگیختہ کرتی ہیں اور ضعف و سستی و کاہلی کو دور کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ گولیاں کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد کھائی جاتی ہیں۔ بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲ر
۹۵	حب حمل	خواص۔ بانجھ عورت کے لئے نہایت مفید ہیں۔ خدا کے فضل سے اس شکایت کو دور کرتی ہیں اور فرزند نرینہ کی خوشخبری دیتی ہیں اور ان خرابیوں کو جنکے سبب اولاد پیدا نہیں ہوتی دور کر دیتی ہیں + ترکیب استعمال۔ ہر مہینے ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون موچرس ۷ ماشہ کیساتھ تین روز متواتر صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں +	فیدرجن ۱۲ر
۹۶	حب چھٹکارا سوزاک	خواص۔ یہ گولیاں سوزاک کیلئے نہایت مفید ہیں نئے سوزاک کو ایکروز میں اور پرانے سوزاک کو جیسیں کیسا ہی قرحہ پڑگیا ہو تین روز میں نیست و نابود کر دیتی ہیں پیپ خون کی آمد مطلق بند ہو جاتی ہے ترکیب استعمال ایک گولی صبح ایک گولی شام کو ۵ تولہ چھاچھ (مٹھا) میں گھولکر پچکاری کیجاتی ہے۔ نوٹ: پچکاری گولیوں کے ساتھ دیجاتی ہے +	فی شیشی ۶ گولی (عہ)
۹۷	حب ربع	خواص۔ چوتھیا بخار نہایت دیرپا مرض ہے جو کئی کئی سال تک پیچھا نہیں چھوڑتا ہے بفضلہ تعالیٰ ان گولیوں سے چوتھیا بخار ٹوٹ جاتا ہے۔ ترکیب استعمال ایک ایک گولی تازہ پانی کے ساتھ صبح و دوپہر شام کو کھائی جائے +	فی تولہ ۲ر
۹۸	حب بواسیر	خواص۔ یہ گولیاں بواسیری دستوں اور خون کے روکدینے کے لئے عمدہ چیز ہیں۔ ترکیب استعمال دو دو گولیاں صبح و شام کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں +	فی تولہ ۴ر
۹۹	حب رمد	خواص یہ گولیاں آشوب چشم کو دور کرتی ہیں آنکھوں کی سرخی کو کاٹتی ہیں درد کو تسکین دیتی اور مواد کو تحلیل کرتی ہیں ترکیب استعمال اگولی پانی میں گھسکر آنکھوں کے پپوٹوں پر نیم گرم صبح دوپہر اور شام کو لیپ کریں +	فیدرجن ۲ر
۱۰۰	حب حرزن	خواص۔ بچوں کے سرخبادہ کو مفید ہیں بہ کثرت کام میں آتی ہیں۔ عیالدار صاحب کو اس قسم کی چیزیں گھر میں رکھنی چاہئیں تاکہ ضرورت کیوقت پریشانی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔ ترکیب استعمال شیرخوار بچوں کو انکی ماں کے دودھ کیساتھ دینی چاہئے چھ مہینے کے بچہ کو ایک گولی شربت عناب ایکتولہ کیساتھ دیجائے بچہ کی ماں اشیاء گرم و شیریں سے پرہیز کرے اور بچوں کو بھی یہ چیزیں نہ دیجائیں +	فی تولہ ۲ر
۱۰۱	حب سعال	خواص خشک کھانسی کو جیسیں قے ہو جاتی ہے نہایت مفید ہیں نزلہ کو روکتی ہیں اور گلے کی خراش کو دور کرتی ہیں شدت نزلہ میں جو خفیف حرارت محسوس ہوتی ہے اسکو جلد دور کرتی ہیں پہلی خوراک سے ہی فائدہ معلوم ہوتا ہے ترکیب استعمال کھانسی کیوقت بچوں کو ۱ گولی اور بڑوں کو ۲ گولیاں ٹک دیجائیں ترش و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۴ر
۱۰۲	حب آواز کشا	خواص۔ آواز بستہ کو صاف کرتی ہیں اور نہایت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح و شام منہ میں رکھکر گھلائیں +	فیدرجن ۱ر
۱۰۳	حب سورنجان	خواص درد مفاصل و عرق النساء (رینگن) میں مفید ثابت ہوتی ہیں۔ قبض بھی کھولدیتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ گولیاں صبحکو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۱ر
۱۰۴	حب عصبی	خواص یہ گولیاں اعصاب کو قوت دیتی ہیں اور مجلوقین کے لئے تیر بہدف ہیں جو صاحب کمزوری اعصاب کیوجہ سے جماع پر قادر نہوں وہ ان گولیوں کے تین روز کے استعمال سے اپنی مراد کو پہنچ جائینگے اور بیس روز	فی شیشی (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۰۴	حب [illegible]	کے استعمال سے انشاءاللہ کامل صحت ہوجائے گی۔ عجیب وغریب ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی صبح ایک گولی شام کو پاؤ بھر تازہ دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔	فی شیشی ۲۰ گولی عہ/
۱۰۵	حب [illegible]	خواص۔ آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہیں اور آنکھوں کے درد سرخی میل کو دور کرتی ہیں اور آنکھ کے مواد کو تحلیل کرتی ہیں ترکیب استعمال ایک گولی پوست خشخاش کے پانی میں گھسکر پپوٹوں پر لیپ کریں ٭	فی درجن ۳/
۱۰۶	حب شبیار	خواص۔ دماغ اور معدے کے فضلات کو خارج کرتی ہیں۔ کان کے بھاری پن اور بخار کو زائل کرتی ہیں جگر اور طحال کے ورم کو کھوتی ہیں۔ پرانے بخار اور پرانی کھانسی میں مفید ہیں اور روغن بادام میں پیکر مستوں پر لیپ کرنے سے بواسیر کی تکلیف کو رفع کرتی ہیں ٭ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ گولیاں نقرہ میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ جب چار گھڑی رات باقی رہے استعمال کریں صبحکو معمولی مسہل پی لیں اور تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کہائیں ترش وبادی وثقیل اشیاء نہ کھائیں نوٹ:۔ یہ گولیاں طبیب کی رائے سے استعمال کرنا چاہئیں	فی تولہ ۲/
۱۰۷	حب سعال	خواص۔ یہ گولیاں بلغمی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ سوتے وقت ایک گولی منہ میں رکھکر اس کا لعاب چوسیں ٭	فی درجن ۱/
۱۰۸	حب صرع	خواص مرگی میں نہایت مفید ہیں اور ام الصبیان یعنی بچوں کی مرگی کو بھی رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی ماں کے دودھ میں گھسکر پلائیں اور بچہ کی ماں کو ترشی وبادی سے پرہیز کرائیں۔ بڑی عمر کے مریض ۲ گولیاں صبحکو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں ثقیل اور دیر ہضم غذائیں نہ کھائیں۔	فی درجن ۲/
۱۰۹	حب ضیق النفس	خواص دمہ کے لئے نہایت مفید ہیں ضیق النفس کے دورے کو روک دیتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۱ گولی شبکو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف گولی ہی استعمال کیجائے ترش وبادی چیزوں سے پرہیز	فی درجن ۳/
۱۱۰	حب مقوی باہ	خواص ان گولیوں کی نسبت صرف اتنا لکھنا کافی ہے یہ اپنے خواص میں تعریف کی محتاج نہیں تجربہ خود ثابت کردے گا کہ باہ کی اعانت اور تقویت میں یہ کیسی لاثانی اور بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی صبح یا شب کو پاؤ بھر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی درجن عہ/
۱۱۱	حب جریان و سرعت انزال	خواص یہ گولیاں جریان اور سرعت انزال کے دور کرنے میں بیحد مفید ہیں تیسرے روز اپنا اثر ظاہر کرتی ہیں۔ پورا فائدہ ایک چلہ میں ہوتا ہے۔ کثرت احتلام کو روکنے میں بھی موثر ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی صبح کو پاؤ بھر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۴۰ گولی ۸/
۱۱۲	حب ممسک طلائی	خواص۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی ممسک اور مقوی باہ ہے اور خوش کیف ہے ترکیب استعمال ۱ گولی مباشرت سے ۲ گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہونیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن عہ/
۱۱۳	حب ممسک	خواص۔ امساک پیدا کرتی اور تفریح بخشتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک گولی مباشرت سے دو گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہوجانیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۶/
۱۱۴	حب ممسک عنبری	خواص۔ یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی ممسک ہیں سرعت انزال کی شکایت رفع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال ۱ گولی مباشرت سے دو گھنٹہ پیشتر غذا ہضم ہونیکے بعد پاؤ بھر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔	فی درجن ۱۲/

۱۱۵ حب عنبر مومیائی۔ خواص۔ تقویت باہ کیلئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں نوجوانی کی غلط کاری اعضاء رئیسہ اور

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت

اعضائے تناسل میں جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اسکو دور کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر کمزوری کی مخفی شکایتوں کو دور کرتی ہیں۔
مباشرت کے بعد ان کا استعمال بہت مفید ہے۔ قوت میں کمی نہیں ہونے دیتیں اور انکے استعمال کے بعد قوت عود کر آتی ہے۔
ترکیب استعمال دو گولیاں رات کو سوتے وقت پاؤ سیر دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ قیمت فی درجن ایکروپیہ (عہ)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۱۶	حب [illegible]	خواص بلغمی وسوداوی بخاروں کو دور کرنے میں یہ گولیاں مفید ثابت ہوئی ہیں۔ ترکیب استعمال۔ چار گولیاں صبح کو عرق بادیان ۶ تولہ عرق مکوہ ۶ تولہ یا دوسری مناسب دویہ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔	فی تولہ ۴ر
۱۱۷	حب بواسیر بادی	خواص۔ یہ گولیاں بواسیر کے لئے نہایت مفید ہیں سوزش کو رفع کرتی ہیں مسوں کو خشک کرتی ہیں ترکیب استعمال ۲ گولیاں تازہ پانی کیساتھ کھائی جاتی ہیں مسّوں پر ضماد بواسیر لگائیں ÷	فیدرجن ۲ر
۱۱۸	حب بواسیر خونی	خواص۔ یہ گولیاں خونی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ترکیب استعمال۔ دو گولیاں صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں ÷	فیدرجن ۲ر
۱۱۹	حب [illegible]	خواص۔ امراض جگر کیلئے نہایت مفید ہیں۔ جگر کی سختی اور جگر بڑھ جانے اور زیادتی بلغم سے جگر کے مجاری میں جو سدے پڑ جاتے ہیں ان کو دور کر دیتی ہیں قبض اور گرانی شکم کو رفع کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال دو دو گولیاں دونوں وقت کھانے کے بعد استعمال کریں دیرہضم غذا اور گرم اشیاء نہ کھائیں ÷	فی درجن ۱ر
۱۲۰	حب [illegible]	خواص آتشک کے مرض میں نہایت مفید ہیں نیز تمام سوداوی امراض میں فائدہ مند اور بارہا کی مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی منقی میں بند کر کے کھائیں۔ ارہر کی دال خوب گھی ڈالکر یا بکری کے گوشت کا قلیہ پھلکے یا ڈبل روٹی کیساتھ کھائیں اسکے سوا اور کسی چیز کے کھانیکی اجازت نہیں جبتک کہ اس دوا کا استعمال رہے۔ یاد رہے کہ استعمال کے وقت گولی دانتوں کو نہ لگے۔	۴۰ گولی کی شیشی ۸ر فی درجن ۳ر
۱۲۱	حب [illegible]	خواص۔ بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہیں اور سینہ کو بلغم سے پاک وصاف کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک دو گولیاں منہ میں رکھکر اسکا لعاب چوسیں۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز۔	فی تولہ ۱ر
۱۲۲	حب کھانسی	خواص۔ نزلہ وزکام خراش بلغمی کھانسی میں بہت فائدہ دیتی ہیں ممسک بھی ہیں۔ ترکیب استعمال دو گولیاں نزلہ وغیرہ کے لئے رات کو سوتے وقت چوسیں ترشی وبادی کا پرہیز	فی تولہ ۴ر
۱۲۳	حب تپ لرزہ	خواص۔ یہ گولیاں جاڑے کے بخار کیلئے نہایت فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں صرف ۳ روز میں بخار رفع ہو جاتا ہے ترکیب استعمال دن بھر میں تین مرتبہ ایک ایک گولی چار چار گھنٹہ کے بعد پانی کیساتھ کھائیں۔	فی ڈبیہ ۵۰ گولی آٹھ آنہ (۸ر)

حب مدر ۱۲۴

ایام ماہواری کی خرابی آجکل مستورات میں عام ہے اور انکی تندرستی کو اس سے شدید نقصان پہنچ رہا ہے اسکے علاج میں ہرگز غفلت نہ کرنی چاہیئے طرح طرح کے عوارض رفتہ رفتہ اس خرابی سے پیدا ہو جاتے ہیں یہ گولیاں عورتوں کی مخصوص شکایات ایام ماہواری کی کمی اور بندش کو دور کر کے اس فعل کو باقاعدہ کر دیتی ہیں جیسا کہ وہ قدرتی طور پر ہوتا ہے۔ اور ایام ماہواری میں خرابی پیدا ہونے سے جو شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں ان کو دور کرتی ہیں۔ ایکدرجن کی شیشی چھ آنہ (۶ر)
ترکیب استعمال۔ ایام مقررہ سے ۳ دن پہلے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کو کھانی چاہیئے۔ حالت ایام میں نہ کھائیں ÷

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۲۵	حب مروارید	یہ گولیاں عورتوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دُور کرتی ہیں جو اُن کی تندرستی اور قوت کو آہستہ آہستہ بالکل ہی خراب کر دیتی اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ رحم سے رطوبت سفید کا جاری رہنا۔ جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصہ کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ درد انگیز ہیں۔ سفید رطوبت جو رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے۔ یہ گولیاں اسکو دور کر دیتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں۔ جریان کو کھوتی ہیں۔ قیمت فی درجن ۱۲؍ بارہ آنہ + ترکیب استعمال ایک ایک گولی صبح و شام عرق عنبر ۵ تولہ کیساتھ یا پانی یا دودھ کیساتھ استعمال کیجائے۔ گرم بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز	
۱۲۶	حب عروس	خواص۔ یہ گولیاں عورتوں کے رحم کی رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ترکیب استعمال شب کو ایک گولی اندام نہانی میں رکھدیجائے اور صبح کو علیحدہ کر دیجائے	فی درجن ۶؍
۱۲۷	حب مصفی خون	خواص یہ گولیاں بچوں کے فساد خون کی ہر ایک شکایت میں مفید ہیں اور فساد خون میں ہر عمر والے کو مفید ہیں ترکیب استعمال ۶ ماہ کے بچہ کو آدھی گولی اسکی ماں کے دودھ میں گھسکر دیں اس سے بڑے بچوں کے لئے ایک سے دو گولی تک اور بڑے آدمی ۴ گولی شربت عناب کیساتھ استعمال کر سکتے ہیں ترش اور شیریں اشیاء سے پرہیز شیر خوار بچہ کی ماں کو بھی پرہیز کرانا چاہیے	فی تولہ ۲؍
۱۲۸	حب مغز بادام	خواص۔ یہ پرانی کھانسی میں بہت مفید ہیں پھیپھڑے کے زخم کو بھرتی ہیں بستہ آواز کھولدیتی ہیں۔ ترکیب استعمال ۳ گولیاں عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت خشخاش ۲ تولہ کیساتھ یا صرف گولیاں استعمال کیجائیں۔	فی تولہ ۲
۱۲۹	حب مقل	خواص۔ ریاحی بواسیر کو دور کر دیتی ہیں اور قبض کشا ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کیساتھ استعمال کیجائیں گرم اور بادی چیزوں سے پرہیز	فی تولہ ۲؍
۱۳۰	حب ممسک	خواص۔ یہ گولیاں تقویت باہ کیلئے نہایت مفید ہیں۔ مباشرت کے بعد سستی اور کمزوری محسوس نہیں ہونے دیتیں ترکیب استعمال۔ یہ گولیاں دودھ کیساتھ مباشرت کے بعد کھائیں۔ ترشی کا پرہیز +	فی تولہ ۸؍
۱۳۱	حب مبہی	خواص یہ لذت کی نہایت عمدہ دوا ہے طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھسکر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۲	حب مقوی باہ عجیب	خواص یہ گولیاں قوت باہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں یہانتک کہ بعد الفراغ بھی تندی باقی رہتی ہے۔ ترکیب استعمال ۴ گولیاں صبح کے وقت پاؤسیر دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔ ترشی کا پرہیز۔	فی درجن ۶؍
۱۳۳	حب مقوی	خواص۔ یہ گولیاں نہایت مقوی باہ و ممسک ہیں کمزوری اعصاب کو نہایت نافع ہیں اور ریاحی درد کو رفع کرتی ہیں اور نزلہ کو روکتی ہیں۔ مقوی دماغ ہیں + ترکیب استعمال صبح کے وقت ایک گولی پاؤسیر گائے کے دودھ کیساتھ یا تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں +	ایک درجن کی شیشی ۱۲؍
۱۳۴	حب ممسک	خواص۔ یہ گولیاں نہایت ممسک ہیں اور مبہی ہیں اور اکثر مزاج پر یکساں اثر دکھاتی ہیں مجرب ہیں۔ ترکیب استعمال۔ جماع سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤسیر دودھ کیساتھ استعمال کیجاتی ہے۔	فی درجن ۱۲؍
۱۳۵	حب شبیار	خواص۔ ہر قسم کے درد سر کو زائل کرتی امراض چشم میں مفید ہیں۔ دماغ کا تنقیہ کرتی ہیں۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ گولیاں جب دو گھڑی رات باقی ہو سوقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ کھائی جائیں اور صبح مسہل پی لیا جائے۔ نوٹ: طبیب کی رائے سے استعمال کرنی چاہئیں +	فی تولہ ۴؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۳۶	حلوائے نقرئی	**خواص۔** باہ کو قوت دیتا ہے۔ گردہ ومثانہ کو طاقت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے چہرہ کو سرخ بناتا ہے نہایت لذیذ خوشبودار اور سریع التاثیر ہے **ترکیب استعمال** صبح کے وقت دو تولہ سے پانچ تولہ تک استعمال کیا جاتا ہے	فی سیر صمہ
۱۳۷	حلوائے اولاد والا	**خواص۔** گردونکی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اولاد خواہ مرد کے قصور سے نہ ہوتی ہو خواہ عورت کے دونوں کی مایوسی کو دور کرتا ہے اور فرزند نرینہ کی خوشی دیتا ہے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے پرسوت کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے رطوبت خشک کر کے تنگی پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال۔** ایکتولہ سے دو تولہ تک صبح کو چالیس دن یہ دوا استعمال کریں۔ اولاد نہ ہوتی ہو تو عورت و مرد دونوں کو کھانی چاہیئے۔ ترش وبادی چیزیں نہ کھائیں +	فی تولہ ا ر فی سیر صمہ [illegible]
۱۳۸	حلوائے مغز پستہ کنجشک والا	قوت باہ کیلئے مفید ہے مادہ تولید کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے ممسک ہے اور سرعت کو مفید ہے گردہ ومثانہ کے ضعف اور درد کمر کو کھوتا ہے جسم کو فربہ کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک آنہ (ا ر) فی سیر پانچ روپے + **ترکیب استعمال۔** دو تولہ صبح کو استعمال کرنا چاہیئے۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز کریں +	
۱۳۹	حلوائے بہمنی	**خواص۔** باہ کو ترقی دیتا ہے گردہ اور دماغ کو قوی کرتا ہے۔ درد کمر کو کھوتا ہے سیلان منی سلسل البول اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی وفربہ کرتا ہے بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ **ترکیب استعمال** صبح کو ایک تولہ کھانا چاہیئے۔ ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر عہ فی تولہ ا ر
۱۴۰	حلوائے نوشیں لبوب	**خواص** باہ کو ترقی دیتا ہے اور درد کمر کو رفع کرتا ہے سیلان منی اور سستی کو دفع کرتا ہے چہرہ کو سرخ کرتا ہے بدن کو قوی و فربہ کرتا ہے **ترکیب استعمال** صبح کو اتولہ کھا کر اوپر سے پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں۔ ترش وبادی اشیاء سے پرہیز	فی تولہ ا ر
۱۴۱	حب قبض کشا	**خواص** جن لوگوں کو ہمیشہ قبض کی شکایت رہتی ہے انکے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں اگر دست لانیکی ضرورت ہو تو یہ گولیاں حسب خواہش دست بھی لے آتی ہیں۔ عجیب وغریب چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک گولی سوتے وقت نیم گرم پانی کیساتھ کھائیں صبح کو ملین اجابت ہو جائے گی	فی شیشی ۴۰ گولی ۸ ر
۱۴۲	حب حیات	**خواص** ضعف معدہ صلابت جگر وطحال کیلئے نافع ہیں وقراقر شکم و درد معدہ و جگر وطحال و معاجو ریح کی وجہ سے ہوں دور کرتی ہیں اور درد گردہ و درد مفاصل و قولنج وریح البواسیر وباؤگولہ ہیں دافع فساد ہضم اور مقوی معدہ مشتہی و ہاضم طعام ہیں جسم میں قوت وتازگی بخشتی ہیں سستی و کاہلی کو دور کرتی ہیں اور تمام اعضاء کو قوت دیتی ہیں۔ نہایت محنت سے تیار کیجاتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** صبح یا رات کو سوتے وقت اگولی تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں اگر گرانی زیادہ ہو تو دو گولیاں دیں	فی شیشی ۲۰ گولی ۱۰ ر
۱۴۳	حب داد	**خواص۔** یہ گولیاں داد کیلئے نہایت مفید ہیں۔ چند روز کے استعمال سے داد بھوسی کی طرح اتر جاتے ہیں **ترکیب استعمال۔** گولی کو لیموں کے پانی میں یا سادہ پانی میں گھسکر لیپ کریں +	فی درجن ۶ ر
۱۴۴	حب آتشک	**خواص۔** یہ گولیاں امراض سوداوی کو دور کرتی ہیں آتشک کو زائل کر دیتی ہیں اور تنقیہ کے بعد بہت فائدہ دیتی ہیں اور وجع مفاصل کو جو آتشک کیوجہ ہو دور کر دیتی ہیں اور سوداوی دستوں کو روکتی ہیں۔ عجیب وغریب ہیں + **ترکیب استعمال** ایک گولی صبح اور ایک گولی شام پانی کیساتھ حلق سے اتار لیں تا استعمال دوا مونگ کی دال اور کدوئے دراز نہ کھائیں۔ باقی اور کسی چیز کا چنداں پرہیز نہیں +	شیشی ۲۰ گولی ۱۰ ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۴۵	حب نزلہ	**خواص** یہ گولیاں نزلہ و زکام کیلئے نہایت مفید ہیں دماغ کو قوت دیتی ہیں اور دردِ سر کو زائل کرتی ہیں مجرب ہیں **ترکیب استعمال** ۲ گولیاں صبح و شام عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت بنفشہ ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی شیشی ۴۸ گولی چھ آنہ
۱۴۶	حب [illegible]	**خواص**۔ یہ گولیاں بخار کو خواہ کیسا ہی پرانا کیوں نہو بیخ و بن سے کھو دیتی ہیں اور بارہا کی مجرب ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۲ گولیاں سرد پانی کیساتھ بخار نہونیکی حالت میں استعمال کیجائیں۔	فی شیشی ۴۰ گولی عہ
۱۴۷	حب [illegible]	**خواص**۔ اگر آپ کو ہمیشہ نزلہ کی شکایت رہتی ہو آپکے بدن میں خون اچھی طرح پیدا نہیں ہوتا آپکا دل گھبراتا ہے آپکی طبیعت سست رہتی ہو آپ کی غذا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتی یا کسی کو تشنج کے دورے پڑتے ہیں تو ان گولیوں کا استعمال کریں۔ **ترکیب استعمال** نزلہ قلت خون اختلاج قلب کے لئے ایک گولی خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ میں ملاکر کھائیں تشنج کیلئے ایک گولی خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب والا ۷ ماشہ میں ملاکر استعمال کریں۔	۱۲ گولی کی شیشی عہ
۶۶۵	حب خاص	**خواص**۔ ضعف باہ کی ایک مخصوص چیز ہے بدن کو قوت دیتی ہے۔ اور اعضاء رئیسہ کو قوی بناتی ہیں انکے چندروزہ استعمال سے پٹھوں میں حرکت قوت آجاتی ہے۔ دماغی ضعف دور ہوکر سستی دور ہوجاتی ہے بھوک خوب لگتی ہے خون کی پیدائش زیادہ کرتی ہیں انکے چندروزہ استعمال سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں **ترکیب استعمال** ایک گولی صبح کو پاؤ بھر دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔	فی درجن ۴ر
۶۶۶	حب [illegible]	**خواص**۔ یہ گولیاں مردانہ قوت کو قائم رکھتی ہیں اور ضعف باہ کو دور کرنے میں عجیب الاثر ہیں جوانی کی بے اعتدالیوں یا پیرانہ سالی سے جو کمزوری ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہیں۔ **ترکیب استعمال** جوان آدمی ایک ہفتہ تک نصف گولی مکھن یا دودھ کیساتھ استعمال کریں اسکے بعد ا گولی تک استعمال کرسکتے ہیں بوڑھے آدمی اول ہی میں ایک گولی استعمال کریں۔ ترشی و بادی اور مجامعت سے ہنگام استعمال پرہیز کیا جائے عام طور پر موسم سرما میں اس کا استعمال مناسب ہے موسم گرما میں گرم مقامات پر اسکے استعمال کی اجازت نہیں	فی درجن ۸ عہ
	حب طاعون	**خواص**۔ یہ گولیاں طاعون کیلئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اسکا استعمال کیا جائے تو بفضلہ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ **ترکیب استعمال** بحالت مرض دو دو صبح دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کیساتھ استعمال کریں بطور حفظ ماتقدم ۲ گولیاں صبح کو کھائیں	فی درجن ۶ر
		خ	
۱۴۸	خمیرہ [illegible]	**خواص** اعضائے رئیسہ کو بہت قوت دیتا ہے خیالات فاسد اور خفقان کو نافع ہے امراض سودی کو مفید ہے۔ اور بیماری کے بعد جو کمزوری پیدا ہوجاتی ہے اس کو جلد زائل کردیتا ہے۔ نہایت نفیس چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ صبحکو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ۔ فی تولہ ۱۲
۱۴۹	خمیرہ ابریشم سادہ	**خواص** دل اور دماغ اور بصارت کیلئے مفید ہے خفقان وسواس و مالیخولیا کو رفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ خمیرہ ۶ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ ترشی سے پرہیز۔	فی سیر ۔ فی تولہ ۱ر
۱۵۰	خمیرہ [illegible]	**خواص**۔ خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے قوت باصرہ اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے نیز سل و دق و خشک کھانسی میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبحکو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر ۔ فی تولہ ۸ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۵۱	خمیرہ گاؤزبان عنبری نسخہ مصطفیٰ ورق والا	خواص دل و دماغ معدہ و جگر کو قوت دیتا ہے مراق و خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے معدہ کی تمام خرابیوں کو رفع کرتا ہے۔ بادی بواسیر کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کیا جائے	فی سیر للعہ فی تولہ ۸ر
۱۵۲	خمیرہ بنفشہ	خواص دماغ کی ترطیب میں موثر اور ملین طبع ہے صفرا کو نکالتا ہے ذات الجنب و ذات الصدر میں نافع ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ ترشی سے پرہیز ✣	فی سیر ۱۰ر
۱۵۳	خمیرہ خشخاش	خواص تیز اور حار مادوں کو روکتا ہے۔ نزلہ کو سینہ کی طرف گرنے نہیں دیتا۔ کھانسی میں مفید ہے اگر منہ سے خون آتا ہو تو اس کو روکتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے کثرت حیض کو روکتا ہے پھیپھڑے کے زخم کو بھرتا ہے اور اخلاط محترقہ کی تعدیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔	فی سیر ۸ر فی تولہ ۰ر
۱۵۴	خمیرہ ابریشم عود مروارید ورق طلا والا	خواص تپ اسہالی اور قے صفراوی میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ضعف قلب خفقان اور سوء مزاج حار کو نافع ہے۔ گرانی شکم کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال صبح کو چھ ماشہ یہ خمیرہ عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔ گرم و بادی چیزیں نہ کھائیں۔	فی تولہ ۸ر بغیر ورق طلا والا ۴ر
۱۵۵	خمیرہ صندل سادہ	خواص دل کو قوت دیتا ہے خفقان کو مفید ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۷ ماشہ خمیرہ صبح کو عرق گذرہ ۱۰ تولہ یا صرف خمیرہ استعمال کیا جاتا ہے۔	فی سیر ۶ر فی تولہ ۰ر
۱۵۶	خمیرہ گاؤزبان سادہ	خواص دل اور دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے وسواس خفقان و مالیخولیا کیلئے نہایت مفید ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ خمیرہ صبح کو چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں ✣	فی سیر عہ ر
۱۵۷	خمیرہ گاؤزبان عنبری	خواص۔ دل اور دماغ اور بصارت کو قوت دیتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے عمدہ چیز ہے۔ ترکیب استعمال ۹ ماشہ یہ خمیرہ صبح کو استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فی سیر ہتر فی تولہ ۱ر
۱۵۸	خمیرہ گاؤزبان عنبری نسخہ خاص	خواص اعضائے رئیسہ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے بصارت کو قائم رکھتا ہے اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے ہر قسم کی کمزوری کو زائل کرتا ہے روح پرور اس کا اثر جلد محسوس ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ خمیرہ عرق گذرہ ۵ تولہ شربت انار ترش دو تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۸ر
۱۵۹	خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا	خواص عام کمزوری کو زائل کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو قوت دیتا ہے اعصاب کے ضعف کو دور کرتا ہے۔ دماغ اور حافظہ کے لئے بہت مفید ہے زیادہ عرصہ تک بیمار رہنے سے جو کمزوری پیدا ہو جاتی ہے اُس کو زائل کر دیتا ہے مرگی۔ رعشہ لقوہ۔ فالج کے اثرات کا ازالہ کرتا ہے بچوں کے مرض ام الصبیان اور عورتوں کی بیماری اختناق الرحم میں نافع ہے عمدہ چیز ہے بیش قیمت ادویہ سے تیار کیا جاتا ہے ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ شربت ابریشم سادہ دو تولہ کیساتھ یا صرف کشتہ مرجان جواہر والا کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں	فی سیر ننگ فی تولہ ۶ر
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغی محنت کرنیوالوں کے لئے نہایت مفید ہے دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتا ہے اور زیادتی محنت سے اسکو کمزور نہیں ہونے دیتا۔ بینائی اور حافظہ کو ترقی دیتا ہے اور خیالات فاسدہ کو دور کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے اور دماغ کی خشکی دفع کرتا ہے ✣	فی تولہ ۳ر ورق طلا والا فی تولہ ۶ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۰	خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا	ترکیب استعمال۔ ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ خمیرہ کشتہ مرجان ۲ چاول یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف خمیرہ ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز ؎	فی تولہ ۳؍
۱۶۱	خمیرہ مروارید	خواص۔ دماغ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ خفقان اور گھبراہٹ کو دور کرتا ہے موتی جھرہ اور چیچک میں بھی دل کی گھبراہٹ کے لئے دیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک یہ خمیرہ صبح وشام استعمال کریں	فی تولہ ۴؍
۱۶۲	خمیرہ مروارید [illegible]	خواص۔ دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے بہت سا خون نکل جانے یا دستوں کیوجہ سے جو کمزوری ہو جاتی ہے اسکو اور ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے ضعف قلب اور خفقان میں بہت مفید ہے موتی جھرہ وچیچک میں جو گھبراہٹ اور دل پر گرمی ہوتی ہے اسے جلد زائل کرتا ہے سچے موتی اور جواہرات اور ورق طلا جیسے قیمتی اجزا سے بنایا جاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ اس کا مزاج معتدل ہے۔ ترکیب استعمال۔ یہ خمیرہ صبح وشام ۳ ماشہ سے لیکر ۵ ماشہ تک استعمال کرنا چاہیئے	فی تولہ ۱۰؍
۱۶۳	خمیرہ [illegible]	خواص خفقان وحشت مالیخولیا اور مراق کیلئے بہت مفید ہے اور تشنگی دور کرتا ہے تقویت قلب میں بے مثل ہے ترکیب استعمال ۳ ماشہ صبح یا سہ پہر کو استعمال کریں۔ گرم وبادی چیزوں سے پرہیز۔	فی تولہ ۸؍

نزلہ۔ زکام وکمزوری دماغ کی بےخطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا ۱۶۴

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل مصنف اور دیگر دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام نزلہ۔ کمزوری دماغ وغیرہ شکایات میں مبتلا ہوتے ہیں اور عام اشخاص بھی بے احتیاطی کیوجہ سے اکثر ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان تمام اصحاب کے لئے یہ عجیب وغریب بےخطا دوا بنائی گئی ہے اس دوا کی بہترین فوائد کو دیکھکر طب یونانی کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو دور کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے رہائی حاصل کریں تو آپ کو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی۔ اسکی قدر آپ استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ خوشرنگ ہے اور خوش ذائقہ ہے۔

ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

قیمت فی تولہ صرف چار آنہ (۴؍) رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

گردہ اور مثانہ کی پتھری کا دنیا میں بہترین معالجہ

دوائے سنگ ۱۶۶ (رجسٹرڈ)

گردہ اور مثانہ کی پتھری کیلئے بہترین دوا ہے پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکال دیتی ہے۔ درد گردہ کو رفع کرتی ہے اور اکثر اپریشن وغیرہ کی تکلیف سے بچا لیتی ہے۔ قیمت فی تولہ چار روپے (للعہ؍)

(ترکیب استعمال) ایک رتی یہ دوا ایکتولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں غذا زود ہضم ہلکی دینی چاہیئیں چاول اور ثقیل وبادی چیزوں سے پرہیز۔

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۷	روغن لکنت	خواص۔ لکنت اور ہکلے پن کیلئے یہ دوا نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ بچوں میں نقل کرنیکی فطری عادت ہوتی ہے بعض بچے ہکلے اور لکنت والے اشخاص کی نقل اتارنے لگتے ہیں اور بالآخر خود بھی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس قسم کی لکنت کیلئے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے لیکن پیدائشی لکنت اور ہکلے پن میں کامیاب نہیں ہے۔ ترکیب استعمال ایکماشہ یہ دوا رات کو سوتے وقت زبان پر اچھی طرح مالش کریں اور اسی طرح صبح کو۔	فی شیشی ۸؍
۱۶۸	دوائے جریان [illegible]	خواص۔ جریان کیلئے مفید ہے خصوصاً اس جریان میں جسکا باعث کثرت رطوبت ہو اور دافع قبض ہے، ترکیب استعمال ۱ رتی یہ دوا ایکتولہ بالائی میں ملا کر صبحکو کھائیں لال مرچ اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	فی ماشہ ۳؍

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۶۹	دوائے سوزاک کافوری والی	خوص نئے اور پرانے سوزاک کے لئے نہایت مفید ہے۔ قرحہ کو بھرتی ہے۔ ترکیب استعمال یہ دوا ایک ماشہ (یا ایک قرص) شربت بزوری ۲ تولہ (پانی میں گھول کر) کے ساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ اور گرم چیزوں سے پرہیز +	فیتولہ ۸ر ۱۲ اقرص ۱۰ر
۱۷۰	دوائے آتشک مسہل	خوص اخراج سودا و بلغم و استیصال مادہ آتشک میں بے نظیر ہے۔ منضج کے بعد استعمال کیجاتی ہے۔ ترکیب استعمال ۲ رتی گائے کے نیم گرم دودھ کیساتھ استعمال کرائیں۔ غذا میں سوائے دودھ اور چاول کچھ نہ دیں۔	دو ماشہ کی شیشی ۸ر
۱۷۱	دواء المسک بارد جواہر والی	خوص خفقان و توحش کو جلد روکدیتی ہے اور روح و قلب کو فوراً قوت پہنچاتی ہے اعضاء رئیسہ کو قوی کرتی ہے اور خیالات فاسدہ اور دل کی گرمی کو دور کرتی ہے۔ دل کو فرحت دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۱ ماشہ یہ دوا عرق گذر ۷ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں +	فی سیر للعہ فیتولہ ۸ر
۱۷۲	دواء المسک بارد سادہ	خوص اسکے افعال و خواص دواء المسک بارد جواہر والی کے قریب قریب ہیں۔ گرم و بادی اشیاء نہ کھائیں۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ دوا عرق گذر ۱۲ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔	فی سیر عللہ ر فیتولہ ۲ر
۱۷۳	دواء المسک حار جواہر والی	خوص روح اور قلب اور دماغ کو قوت دیتی ہے اور وحشت اور مالیخولیا اور امراض باردہ مثل فالج۔ لقوہ و رعشہ کے لئے مفید ہے ضعف معدہ کو دور کرتی ہے اور رطوبات معدہ کو تحلیل کرتی ہے نہایت مفید اور زود اثر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ دواء المسک عرق بادیان ۵ تولہ عرق گذر سادہ ۵ تولہ عرق عنبر ۳ تولہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیجائے۔ بلا کسی بدرقہ بھی یہ دوا استعمال کیجا سکتی ہے۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر للعہ ر فیتولہ ۸ر
۱۷۴	دواء المسک حار سادہ	خوص و ترکیب استعمال دواء المسک حار جواہر والی کے قریب قریب افعال و خواص رکھتی ہے اور اسکی ترکیب استعمال بھی وہی ہے جو اس کی ہے۔	فی سیر عللہ ر فیتولہ ۴ر
۱۷۵	دواء المسک معتدل جواہر والی	خوص سوداوی خفقان مالیخولیا کے لئے مفید ہے دل اور جگر اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور سوداوی بخارات کو تحلیل کرتی ہے، قیمتی فوائد رکھتی ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد رفع کر دیتی ہے۔ ترکیب استعمال ۳ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دواء المسک صبح کو مناسب بدرقہ کیساتھ یا بلا بدرقہ استعمال کیجائے۔ مندرجہ ذیل ادویہ کیساتھ استعمال کریں تو زیادہ مفید ہوتی ہے۔ عرق عنبر ۴ تولہ عرق گذر ۴ تولہ عرق بادیان ۴ تولہ مصری ۲ تولہ۔	فی سیر ۳۰ ر فیتولہ ۶ر سادہ فیتولہ ۲ر
۱۷۶	دواء الترنجبین	خوص مقوی باہ ہے احتلام جریان سرعت کی شکایت کو رفع کرتی ہے گرم مزاج والوں کو خصوصیت سے موافق آتی ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ دوا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا دودھ کیساتھ استعمال کیجائے +	فیتولہ ۱ر
۱۷۷	دوائے حیض	خوص و ترکیب استعمال مستورات کے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتی ہے۔ خون حیض کی کثرت کو جسکا بعض اوقات بند ہونا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس دوا کی صرف ۴ خوراکیں بند کر دیتی ہیں۔ ۴ ماشہ یہ دوا صبح و شام کو پاؤ سیر دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی تولہ ۲ر
۱۷۸	دواء اللک کبیر	خوص جگر و طحال کی بیماریوں کو جو سردی سے ہوں دور کرتی ہے سدے کھولتی ہے۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہے، گردہ و مثانہ کو قوت دیتی ہے استسقاء میں نہایت نافع ہے۔ مقوی جگر ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک یہ دوا عرق ماء اللحم کو کاسنی والا ۵ تولہ شربت دینار ۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ۵۰ ر فیتولہ ۲ر
۱۷۹	دوائے پیچش	خوص سدے اور پیچش کو خواہ اس کی وجہ سے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو دور کرتی ہے۔ ترکیب استعمال رات کو ساٹھی کے چاول ۱ تولہ پانی میں بھگو دیں صبح اسکے آب زلال کیساتھ ۷ ماشہ دوا استعمال کریں۔ گرم و بادی و ثقیل اشیائے سے پرہیز ضروری ہے۔ صرف پانی کے ساتھ بھی یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔	فیتولہ ۱ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۰	[illegible]	**خواص** معدہ کو قوت دیتی ہے۔ اشتہا پیدا کرتی ہے۔ خرابی معدہ سے اگر قبض ہو تو اس کو دور کرتی ہے اور دست آتے ہوں تو ان کو روکدیتی ہے شکایات معدہ کے لئے بہر حال مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ دوا غذا سے پہلے یا غذا کے بعد عرق بادیان ۱۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فیتولہ ار
۱۸۱	دیا قوزہ	**خواص** خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔ نزلہ کو روکتا ہے اور سینہ کو صاف کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا کسی اور مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف دوا ہی استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۶ر فیتولہ ۰ر
۱۸۲	دوائے مالش	**خواص** یہ دوا ان لوگوں کے لئے ہے جو جوانی کی غلط کاریوں سے اپنے ہاتھوں آپ تباہ ہو چکے ہیں دوائے مالش رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں کو زائل کر کے پوری قوت پہنچاتی ہے۔ نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** کنج ران جسے چڈھا بھی کہتے ہیں اور عضو پر اس کے چاروں طرف ہلکے ہاتھ سے اچھی طرح نیم گرم مالش کریں۔ بہتر یہ ہے کہ اس کے استعمال کے بعد کوئی طلا بھی استعمال کرلیں۔	دو تولہ کی شیشی عہ ر
۱۸۳	دوائے ٹکور	**خواص**۔ اس دوا کے بھی وہی فوائد ہیں جو دوائے مالش کے ہیں اگر دونوں یکے بعد دیگرے استعمال ہوں تو بہت جلد فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ دوا ایک ایک تولہ کپڑے میں باندھ کر پوٹلی بنائیں اور دو تولہ تل کے گرم تیل میں پوٹلی گرم کر کے عضو پر ٹکور کریں۔ یہ عمل پندرہ منٹ تک جاری رہنا چاہیئے۔ **نوٹ**:۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے دوائے مالش ایک ہفتہ تک استعمال کیجائے اس کے بعد دوائے ٹکور ایک ہفتہ استعمال کیجائے۔ اگر زیادہ ضرورت محسوس ہو تو طلائے کیمیا تاثیر جو اسی فہرست میں درج ہے تیسرے ہفتہ سے شروع کردیں۔ اس کے دوران میں اگر کوئی مقوی دوا استعمال کیجائے تو سونے پر سہاگہ ہے +	فی ڈبیہ ۱۲ر

عرقیات کی روحیں

۱۸۴	روح شاہترہ	ایکتولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں اور عرق کے فوائد و ترکیب استعمال عرقیات میں ملاحظہ کیجئے۔	فی بوتل ۱۰ر
۱۸۵	روح کیوڑہ	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کیجائے۔ 〃	〃 ۳ ہے ر
۱۸۶	روح گاؤزبان	ایک تولہ یہ روح ۴ تولہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ 〃	〃 ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۸۷	روح گلاب	ایک تولہ یہ روح ۳ تولہ پانی ملاکر بطور عرق استعمال کریں	فیبوتل ۸
۱۸۸	روح مکوہ	ایک تولہ یہ روح ۳ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	″ ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ا)	روح مُنڈی	ایک تولہ یہ روح ۳ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں	″ ۱۲ر
نمبر ۱۸۸ (ب)	روح پودینہ	۳ تولہ یہ روح ۱۲ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں فوائد وغیرہ عرقیات میں ملاحظہ فرمائیں	″ ۱۲ر
″ ۱۸۸ (ج)	روح بیدمشک	۲ تولہ یہ روح ۱۰ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	″ عہ
″ ۱۸۸ (د)	روح بادیان	۲ تولہ یہ روح ۱۲ تولہ پانی میں ملاکر بطور عرق استعمال کریں۔	″ ۱۲ر
۱۸۹	[illegible]	**خواص** تمام سوداوی امراض و آتشک میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے اور پھنسیوں کو بہت جلد خشک کرتا ہے۔ خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ تولہ روح میں ایک تولہ مصری ڈالکر استعمال کریں۔ کھٹی اور بادی چیزوں کا پرہیز۔	فیبوتل عہ

(رُب)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۰	رب انار [illegible]	**خواص** تفریح پیدا کرتا ہے دل اور معدہ کو قوت دیتا ہے اور اسہال صفراوی و قے کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رُب عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ عرق بیدمشک ۳ تولہ کیساتھ یا صرف رُب استعمال کریں۔	فی سیر عہ
۱۹۱	رُب انار شیریں	**خواص** یہ رب دل و دماغ کی گرمی دور کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ ترکیب استعمال بشرح صدر۔	فی سیر عہ
۱۹۲	رُب انگور ترش	**خواص** مقوی معدہ ہے اور قلب کو فرحت دیتا ہے۔ ترکیب استعمال بشرح صدر	″ عہ
۱۹۳	[illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** دل کو قوت دیتا ہے اور تفریح بخشتا ہے۔ ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان ۸ تولہ بیدمشک ۳ تولہ کے ساتھ یا صرف رُب ہی استعمال کریں۔	فی سیر عہ
۱۹۴	رُب بہی [illegible]	**خواص** قلب اور جگر کو قوت دیتا ہے قے اور دستوں کو روکتا ہے، اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رب عرق گاؤزبان یا دوسری مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ع
۱۹۵	رُب جامن	**خواص** معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے جگر و معدہ کی حرارت کو تسکین دیتا ہے دستوں کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ رُب عرق گاؤزبان یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی سیر ع

روغنیات!

روغن سوزاک جدید "۶۶" یہ روغن نئے اور پرانے سوزاک کیلئے اسقدر مفید ہے کہ بیان سے باہر ہے سوزاک کو چندہی روز میں مستقل فائدہ بخشتا ہے۔ جلن کو فوراً رفع کرتا ہے۔ قرحہ کو بھرتا ہے ہر موسم میں اس کا استعمال بخطر کیا جاتا ہے۔ **قیمت** فی شیشی ایک تولہ ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

ترکیب استعمال، ایکماشہ یہ روغن بتاشہ میں ڈالکر منہ میں رکھیں اوپر سے شربت بزوری ۳ تولہ پانی میں گھولکر پئیں، سرخ مرچ اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۶	روغن [illegible] خالص	**خواص** یہ روغن عصبی دردوں کے واسطے بےنظیر بلکہ اکسیر ہے گٹھیا۔ ذات الجنب اور درد قولنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فوراً آرام ہو جاتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔	فیتولہ ۶ر
۱۹۷	روغن [illegible]	**خواص** بلغم کو دستوں کے ذریعہ خارج کرتا ہے، سدے اور پیچش وغیرہ میں نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سے ۳ تولہ تک یہ روغن گائے کے دودھ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کیا جائے +	فی سیر نمبر (۱) عہ نمبر (۲) عہ
۱۹۸	روغن بابونہ	**خواص** ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور درد کو تسکین دیتا ہے۔ درد کمر او مفاصل کے لئے بہت مفید ہے ریاح کے درد کو دور کرتا ہے	فی سیر عہ فیتولہ

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۱۹۸	روغن بابونہ	ترکیب استعمال، نیم گرم روغن مالش کیا جائے۔	فی تولہ ۰ر
۱۹۹	روغن بادام تلخ	خوص کان کا درد اور کانوں کا گنگ پن دور کرتا ہے اور دردسر میں بھی نافع ہے۔ ترکیب استعمال، کان کے درد کے لئے نیم گرم چند قطرے کان میں ٹپکانا چاہئیں +	فی سیر ۱۲؎ فیتولہ ۳ر
۲۰۰	روغن بادام شیریں	خوص اعضا، کی خشکی کو رفع کرتا ہے۔ قبض کو دور کرتا اور دماغ کو قوت دیتا ہے نیند لاتا ہی اور کم خوابی یا بے خوابی کی شکایت میں نافع ہے۔ دست لانے میں اعانت کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، اگر قبض آنتوں کی خشکی کیوجہ سے ہو تو ۶ ماشہ ایک تولہ تک آدھ پاؤ نیم گرم دودھ کیساتھ سوتے وقت استعمال کریں۔ تقویت دماغ اور نیند لانے کے لئے دماغ پر مالش کریں +	فی سیر ۱۰؎، فیتولہ ۲ر
۲۰۱	روغن بان	خوص معدے کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور اعصاب شکم میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال شکم پر مالش کریں اور سرد ہوا سے بچیں۔	فی سیر ۵؎، فیتولہ ار
۲۰۲	روغن بلسان	خوص اعصاب کو قوت دیتا ہی۔ زخم اور درد کو دور کرتا ہے، چوٹ میں نہایت مفید ہی۔ خون کو فوراً بند کر دیتا ہے۔ اورام کو تحلیل کرتا ہے، سوزاک میں بمشورہ طبیب استعمال کرنے سے فائدہ دیتا ہی۔ زخموں اور جوڑوں کے لئے علی الخصوص مفید ہی + ترکیب استعمال، تقویت اعصاب اور درد کے لئے نیمگرم مالش کریں۔ سوزاک میں چند قطرے بتاشہ میں ڈالکر حلق سے اتارلیں۔ خون بند کرنے اور زخموں کو اچھا کرنے کے لئے کپڑے کو روغن میں تر کر کے اس جگہ جہاں خون جاری ہو یا زخم ہو باندھیں۔	فی تولہ ۵ر
۲۰۳	روغن بنفشہ	خوص خواب آور ہی۔ دماغ اور سینہ کی خشکی دور کرتا ہے دردسر کو زائل کرتا ہے اور دماغ میں تری پیدا کرتا ہے۔ نزلہ میں نہایت سود مند ہی۔ ترکیب استعمال، دردسر۔ نزلہ۔ بیخوابی کے لئے دماغ پر اسکی مالش کریں اور سینہ کی خشکی کے لئے سینہ پر۔	فی سیر ۵؎، فیتولہ ار
۲۰۴	روغن بیضہ مرغ	خوص تقویت دماغ اور تقویت باہ کے لئے مفید ہی اور قبل از وقت بالوں کو سفید ہونیسے روکتا ہی۔ ترکیب استعمال، دماغ پر مالش کیا جائے اور باہ کے لئے لبطور طلاء کام میں لایا جائے +	فیتولہ ۴ر
۲۰۵	روغن ترب	خوص کان کے درد کو روکتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال، نیمگرم کان میں ایک ایک قطرہ ٹپکائیں +	فیتولہ ار
۲۰۶	روغن زرد یا دیودار	خوص زخموں کو جلد بھر دیتا ہی چوٹ کے درد کو تسکین دیتا ہی۔ تازہ زخموں کو فوراً بھر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، چوٹ پر نیمگرم مالش کریں اور نئی روئی کے پہل سینک کر باندھیں۔ ٹھنڈے پانی سے بچیں۔	فی سیر ۱۰؎، فیتولہ ۲ر
۲۰۷	روغن زفت	خوص و ترکیب استعمال، رطوبت کو خشک کرتا ہی دوران خون کو تیز کرتا ہی۔ نیمگرم مالش کیا جائے۔	فیتولہ ۲ر
۲۰۸	روغن زیتون	خوص مادے کو تحلیل کرتا ہے۔ چہرے کو صاف کرتا ہے ورموں کو تحلیل کرتا ہی آنکھوں کی روشنی کو قائم رکھتا ہے اور ترقی دیتا ہے۔ بطور طلاء اس کا استعمال باہ کو قوت دیتا ہے + ترکیب استعمال، نیم گرم مالش کیا جائے اور تحلیل اورام کے لئے ضماد میں کار آمد ہے۔	فی سیر ۵؎، فیتولہ ار
۲۰۹	روغن سرخ	خوص فالج۔ لقوہ۔ ضعف اعصاب کے لئے مفید ہی چوٹ کا درد دور کرتا ہی اورام کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال، نیمگرم مالش کیا جائے اور آب سرد اور سرد ہوا سے بچیں +	فیتولہ ۴ر
۲۱۰	روغن سماعت کشا	خوص و ترکیب استعمال، امراض حارہ کے بعد کسی تیز اور حار مادہ سے حرارت کے باعث ثقل	فیتولہ ۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۱۰	روغن سماعت	سماعت پیدا ہو جاتا ہے اور کم سننا اور اونچا سننا اور کانوں کا بجنا وغیرہ شکایتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان شکایتوں میں یہ روغن بہت مفید ہے۔ دن میں دو تین مرتبہ اس کے نیم گرم قطرے کان میں ٹپکائیں +	فی تولہ ۲ر
۲۱۱	روغن [illegible]	خواص فالج۔ لقوہ۔ کزاز۔ عرق النسار اور پنڈلیوں کے دوران شکایتوں میں بہت مفید ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے اور ثقل سماعت (بہراپن) کو نافع ہے۔ رحم کی بیماریوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے + ترکیب استعمال؛ فالج۔ لقوہ۔ کزاز اور دردوں کے لئے نیمگرم لگائیں کان میں نیم گرم چند قطرے ٹپکائیں امراض رحم میں اس کا فرزجہ بذریعہ قابلہ کام میں لایا جائے۔ باہ کے لئے بطور طلاء کام میں لایا جائے +	فی تولہ ۴ر
۲۱۲	روغن فنستین	خواص و ترکیب استعمال؛ معدہ و جگر کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور اس کی سختی کو رفع کرتا ہے بقدر ضرورت نیمگرم مالش کریں	فی تولہ ۱ر
۲۱۳	روغن چوب چینی	خواص سرد بیماریوں کیلئے (بلغمی) مانند فالج واسترخا، رعشہ و درد مفاصل اور اس درد کو جو مادہ آتشک کے سبب عارض ہو نہایت مفید اور مجرب ہے + ترکیب استعمال بقدر ضرورت نیمگرم مالش کریں۔	فی تولہ ۲ر
۲۱۴	روغن عقرب	خواص بواسیر کے مسّوں کو گراتا اور مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالتا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال؛ مسّوں پر روئی کے پھویہ سے لگائیں اور مثانہ کی پتھری کیلئے دو تین قطرے سوراخ بول میں ٹپکائیں	فی تولہ ۶ر
۲۱۵	روغن قسط	خواص فالج رعشہ اور تشنج وغیرہ میں نہایت مفید ہے عصاب کو قوت دیتا ہے اور درد کو فوراً زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال؛ گرم وقت میں نیم گرم مالش کریں۔ سرد ہوا اور سرد پانی سے احتیاط کریں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۶	روغن کاہو	خواص و ترکیب استعمال؛ درد سر دماغ کی خشکی کو رفع کرتا ہے بیخوابی کو دور کرتا اور فوراً نیند لاتا ہے اسکو سر پر ملیں۔	فی تولہ ۱ر
۲۱۷	روغن [illegible]	خواص و ترکیب استعمال؛ وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کو تسکین دینے میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے درد کی جگہ نیمگرم مالش کریں اور روئی کے پہل باندھ کر سینکیں، زیادہ ٹھنڈے پانی اور ٹھنڈی ہوا سے بچیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۱۸	روغن کدو	خواص و ترکیب استعمال؛ درد سر حار اور بیخوابی کو (جو خشکی کیوجہ سے ہو) دور کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے نہایت مفید تیل ہے۔ بقدر ضرورت سر پر مالش کرنی چاہئیے +	فی سیر صمہ / فی تولہ ۱ر
۲۱۹	روغن [illegible]	خواص فالج میں بہت مفید ہے رعشہ، لقوہ وغیرہ امراض میں نہایت سودمند ثابت ہوا ہے۔ جوڑوں کے درد کو تسکین دیتا ہے۔ بیش قیمت مرکب ہے۔ مفید اثرات دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال؛ نیمگرم مالش کریں۔ سرد ہوا سے بچیں اور سرد غذا نہ کھائیں۔	فی تولہ ۴ر
۲۲۰	روغن گل	خواص اعصاب کو قوّت دیتا ہے۔ مادّے کو روکتا ہے اور تحلیل کرتا ہے درد سر حار کو نافع ہے۔ ابتدائے سرسام میں مفید ہے۔ دماغ کو بخارات سے محفوظ رکھتا ہے۔ بکثرت خرچ ہوتا ہے۔ ترکیب استعمال؛ اعضاء اور درد سر کے لئے مالش کریں ابتدائے سرسام میں دوہرے دُھلے ہوئے کپڑے کو اس روغن اور سرکہ میں ترکریں اور برف سے ٹھنڈا کر کے تالو پر رکھیں +	فی سیر ۸ر / فی تولہ ۰ر
۲۲۱	روغن [illegible]	خواص وجع المفاصل۔ نقرس۔ کمر اور پنڈلیوں کے درد وغیرہ کو بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال؛ تھوڑا سا تیل درد کی جگہ مالش کریں اور روئی کے پہل اسپر باندھیں۔ سردی سے بچیں۔	فی سیر صمہ / فی تولہ ۱ر
۲۲۲	روغن [illegible]	خواص سخت اورام کو تحلیل کرتا ہے، داد اور گنج کو دور کرتا ہے جھنجھناہٹ اور سوزش کو زائل کرتا ہے اور سخت جلد کو نرم کرتا ہے، نہایت ہی مفید چیز ہے، خاص محنت اور دشوار ترکیب سے اس کو بنایا جاتا ہے + ترکیب استعمال؛ گرم وقت میں یا گرم کر کے مقام ماؤف پر اس کی مالش کریں۔ سرد ہوا سے بچیں	فی تولہ ۸ر
۲۲۳	روغن ناردین	خواص استرخاء عصاب، فالج، لقوہ، امراض باردہ میں نافع ہے اور محلل ریاح بھی ہے +	فی تولہ ۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۲۳		ترکیب استعمال، بقدر ضرورت نیم گرم مالش کریں اور سرد ہوا سے بچنا چاہیئے ÷	فیتولہ ۲ر

روغن بے نظیر رجسٹرڈ ۲۲۴ یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی اور چمک کا بہترین محافظ ہی اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہی۔ دردسر۔ دماغ کی کمزوری دور کرنے میں نہایت پر تاثیر ہی۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کی حکمی تاثیر بالونکی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھنے میں بھی نہایت موثر ثابت ہوئی ہی مثل اور خوشبودار روغنوں کے اس کا استعمال رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے۔ قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے ۱۲ر

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۲۵	روغن بنفشہ	خوص دماغ کی خشکی دور کرتا ہی اور میٹھی نیند لاتا ہی اور مرض سہر (بیخوابی) جسمیں کسیوقت نیند نہیں آتی بہت نافع ہے۔ ناک کے زخم کو بھرتا ہے۔ خاص نگرانی میں خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے۔ ترکیب استعمال، دماغ پر اس کو مالش کرنا چاہیئے اور اچھی طرح جذب کر دینا چاہیئے ناک کے زخم کیلئے ۳ قطرے ٹپکائیں	فیتولہ ۲ر
۲۲۶	روغن مصطگی	خوص معدے کو اور اعصاب کو قوت دیتا ہی اور دردِ شکم کو دور کرتا ہی جگر کی سختی میں بھی مفید ہی۔ ترکیب استعمال، پیٹ پر نیمگرم مالش کیا جائے۔ سرد ہوا اور سرد پانی اور سرد غذا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فیتولہ ار
۲۲۷	روغن حنا	خوص و ترکیب استعمال، بلغمی اور ریاحی امراض میں یہ روغن نہایت مفید ہی۔ نیم گرم مالش کریں۔	فیتولہ ار
۲۲۸	روغن صندل	خوص یہ روغن پرانے سوزاک کو فائدہ دیتا ہی قرحہ کو بھرتا ہی۔ سوزاک کی جلن دور کرتا ہے مجرب ہی۔ ترکیب استعمال، ایک ماشہ یہ روغن بتاشہ میں رکھ کر منہ میں ڈالیں اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پئیں۔	فیتولہ ۱۲ر
۲۲۹	روغن سورنجان	خوص یہ تیل کمر اور پنڈلیوں کے درد اور وجع مفاصل ونقرس وغیرہ کے درد کے لئے بہت مفید ہی۔ ترکیب استعمال نیمگرم درد کیجگہ مالش کریں اور سرد ہوا سے مقام ماؤف کو حتی الامکان بچانا چاہیئے۔	فیتولہ ار
۲۳۰	روغن مقوی دماغ	خوص دماغ کو قوت دیتا ہی۔ بالوں کو سیاہ رکھتا ہی۔ دردسر اور دماغ کی کمزوری دور کرتا ہے بازاری مضر تیلوں کی بجائے اگر اس کا استعمال رکھا جائے تو بہت سے دماغی امراض سے محفوظ کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال، شب کو سوتے وقت یا صبح کو بقدر ضرورت سر پر مالش کرنا چاہیئے۔	فیتولہ ۴ر
	روغن ناصور	خوص دنیا میں ناصور کے لئے بہترین دوا ہی ہزاروں مایوس العلاج مریض اسکے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے (ترکیب استعمال) ناصور کو نیم کے پانی یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں + نوٹ:۔ شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +	فی شیشی ۸ر
	روغن اکسیر خنازیر	خوص یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہی۔ اسی فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال، بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک گلٹی پر مالش کریں۔ اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی۔ تین روپے	فی شیشی سے ر

روغن مقوی یہ روغن قوت باہ کے لئے ایک عجیب چیز ہی۔ حیرت انگیز قوت پیدا کرتا ہی۔ سیروں دودھ اور گھی ہضم کرتا ہی۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہی۔ اس روغن کو استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجیے اور پندرہ روز

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		کے بعد پھر اپنا وزن کیجیئے پھر دیکھیئے آپ کا کتنا وزن بڑھا۔ ہزاروں سُست اور لاغر اصحاب اس کے چند روزہ استعمال سے چُست اور فربہ ہوگئے ہیں بعض اوقات جسم میں غیر معمولی ترقی کی وجہ سے پہچاننے میں تامل ہوتا ہے (ترکیب استعمال) ۲ رتی سے ۳ رتی تک یہ روغن صبح کو یا شب کو پاؤ سیر دودھ یا ۲ تولہ مکھن میں ملاکر استعمال کریں۔ دَورانِ استعمال دودھ اور گھی جسقدر ہضم کرسکیں استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ قیمت فی شیشی چھ ماشہ دو روپے (عہ)	
		س	
۲۳۱	سفوف مُلیّن	**خواص** پیٹ کی گرانی رفع کرتا ہے درد شکم کو دور کرتا ہے اور قبض کو رفع کرتا ہے دو تین دست بافراغت لے آتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ سفوف نیمگرم پانی کے ساتھ سوتے وقت پھانک لیں۔ ثقیل اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	۱۰ تولہ کی ڈبیہ ۵ر
۲۳۲	سفوف لودھ	**خواص** بعض مستورات کو حالت حمل میں خون آتا ہے انکے لئے نہایت مفید ہے۔ چند خوراک سے ہی فائدہ ہوجاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف صبح کے وقت پانی کیساتھ پھانک لیا جائے زیادہ گرم اور ترش چیزوں سے پرہیز۔	۱۲ خوراک کی ڈبیہ ۱۰ر
۲۳۳	سفوف ملت	**خواص** گردہ و مثانہ کی پتھری کو توڑ کر نکالدیتا ہے اور قرحہ کو بھرتا ہے مفید و مجرّب ہے۔ **ترکیب استعمال** ۹ ماشہ یہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں۔ بھاری چیزوں سے پرہیز +	فی ڈبیہ ۱ خوراک ۱۰ر
۲۳۴	سفوف عود	**خواص** مقوی معدہ و ہاضم طعام ہے معدہ کی اصلاح کرتا ہے ریاح غلیظہ کو تحلیل کرتا ہے نہایت مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ ماشہ یہ سفوف قدرے تازہ پانی کے ساتھ صبح یا سوتے وقت استعمال کریں +	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۵ر
۲۳۵	سنون مقوی دندان	**خواص** دانتوں اور مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کی ہر قسم کی بیماریوں کو رفع کرتا ہے اور مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہے مسوڑوں کا گوشت اگر گل بھی گیا ہو تو پھر پیدا کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** سوتے وقت دانتوں پر ملیں اسکے بعد کلی نہ کریں صبح کو مسواک یا برش سے دانت صاف کریں۔	فی تولہ ۲ر
۲۳۶	سنون پیوریشن	**خواص** ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے بشرطیکہ دانت جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں اور مسوڑوں کی حفاظت کرتا ہے دانتوں کی نگہداشت کرتا ہے اور انہیں جلا دیتا ہے غرضکہ دانتوں کے واسطے عمدہ چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** اس منجن کو دانتوں پر ملکر تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔ شب کو ملکر سونا زیادہ مفید ہے۔	فی تولہ ار
۲۳۷	[illegible]	**خواص و ترکیب استعمال** دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا۔ مسوڑوں کی خراب رطوبت کو جذب کرتا نزلہ کی رطوبت کو جو دانتوں پر گر کر درد پیدا کرتی ہے دور کرتا ہے ڈاڑھ کے درد کو رفع کرتا ہے رات کو یا بوقت ضرورت دانتوں پر ملیں اس کے استعمال کے بعد آدھ گھنٹہ تک پانی استعمال نہ کریں۔	فیتولہ ار
۲۳۸	سنون چوب چینی	**خواص و ترکیب استعمال** مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور منہ کو صاف اور خوشبودار کرتا ہے۔ دانتوں پر ملنا چاہیئے۔	فیتولہ ار
۲۳۹	سنون زرد	**خواص و ترکیب استعمال** ڈاڑھ اور دانت کے درد کو دور کرتا ہے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور دانتوں کے میل کو صاف کرتا ہے۔ دانتوں پر حسب معمول ملنا چاہیئے ملنے کے بعد کچھ دیر تک پانی نہ لگائیں۔	فیتولہ ار
۲۴۰	سنون سُپاری	**خواص و ترکیب استعمال** مسوڑوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔ دانتوں پر ملکر سو رہیں۔ کلی نہ کریں +	فیتولہ ار
۲۴۱	سنون کلاں	**خواص و ترکیب استعمال** دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے مسوڑوں سے خون آنیکو روکتا ہے اور دانتوں کو صاف اور شستہ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت دانتوں پر ملیں اور تھوڑی دیر تک کلی نہ کریں +	فیتولہ ار
۲۴۲	سنون مجلّی	**خواص و ترکیب استعمال** دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ اور منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے دانتوں پر ملیں۔	فیتولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۴۲	سنون مجلّے	اس سنون کو بلکر کلی کر سکتے ہیں۔	فیتولہ ا ر
۲۴۳	سنون مسی	**خواص و ترکیب استعمال** دانتوں کو جلا دیتا ہے اور ہونٹوں پر دھڑی جماتا ہے۔ منہ کو خوشبودار اور صاف کرتا ہے۔ حسب معمول دانتوں پر ملیں +	فیتولہ ا ر
۲۴۴	سفوف بزوری	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے ہضم اچھا کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ درد شکم کو فوراً رفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ معدہ کے ضعف کو زائل کرتا ہے اور دافع قبض ہے اور ریاحی بواسیر کے لئے مفید ہے + **ترکیب استعمال** ایکماشہ یہ سفوف کھانا کھانے کے بعد یا جبوقت ضرورت ہو استعمال کریں۔	شیشی ۲ تولہ ۴ر شیشی ۵ تولہ ۸ر
۲۴۵	سفوف برص	**خواص**۔ بدن پر جو سفید داغ ہو جاتے ہیں انہیں دور کرتا ہے۔ سالہا سال کے تجربوں کے بعد اسکو ازالہ برص کے لئے مفید قرار دیا گیا ہے۔ چالیس دن کے استعمال سے کل دھبے جو جسم پر ہوں مٹجاتے ہیں اور سفید داغ دھبے جسم کا اصلی رنگ قبول کر لیتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف رات کو پانی میں بھگو دیں صبح اس کا آب زلال نتھار کر پی لیں اور سفوف کا پھوک جو بچے اسکو پانی میں پیسکر سفید داغوں پر لگائیں اور غذا میں صرف بیسنی روٹی جسمیں گھی زیادہ ہو نمک کم ڈالا گیا ہو کھائیں۔	فیتولہ ۲ر
۲۴۶	سفوف جریان	**خواص** یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے۔ رقت و سرعت وغیرہ شکایات کو رفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف صبح کو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ اور اگر دودھ نہ ملے تو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ کھٹی و بادی چیزوں سے پرہیز +	فی سیر ۱۲ر فیتولہ ۱۰ر
۲۴۷	سفوف سنبل والا	**خواص** یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے رقت و سرعت و کثرت احتلام کے رفع کرنیمیں عجیب الاثر ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ صبحکو گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی ڈبیہ ۱۰ر
۲۴۸	سفوف حفظ طفل	**خواص** بچوں کے لئے نہایت مفید ہے انکے معدے درست حالت میں رکھتا ہے۔ بدہضمی کو دور کرتا ہے، بچوں کو مرضوں کے آفات سے محفوظ رکھتا ہے اور قدرتی طور سے جسقدر ان کا نشوونما ہونا چاہیئے اسمیں فرق نہیں آنے دیتا۔ عیالدار اصحاب کو اپنے گھروں میں اسے ضرور رکھنا چاہیئے تاکہ ضرورت پر کام آئے۔ **ترکیب استعمال** ۴ رتی سے ۳ ماشہ تک یہ سفوف بچوں کو ماں کے دودھ کے ساتھ دیا جائے یا بچوں کی ماں کو کھلایا جائے۔ ترشی و بادی سے پرہیز +	فی سیر ۱۴ر فیتولہ ۔ر
۲۴۹	سفوف مغلظ و مقوی باہ	**خواص** ضعف باہ۔ جریان۔ سرعت انزال کو زائل کرتا ہے۔ مادہ تولید کی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے، اور امساک پیدا کرنے میں بے نظیر ہے مغلظ ہے + **ترکیب استعمال** وقت صبح ۷ ماشہ گائے کے تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔	فیتولہ ۳ر
۲۵۰	سفوف ذات الحیض والا	**خواص** جریان کیلئے مفید ثابت ہوا ہے پرمہ اور پرسوت کیلئے جو عورتوں کی مخصوص شکایتیں ہیں مفید ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف صبحکو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے کھٹی و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۲ر
۲۵۱	سفوف دمہ	**خواص** دمہ کیلئے مفید ہے اور بلغمی کھانسی کو دور کرتا ہے دمہ کیوجہ سے جو شکایت پیدا ہو گئی ہوں ان کا ازالہ کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تی یہ سفوف خمیرہ گاؤزبان ایکتولہ میں ملا کر استعمال کریں۔ کھٹی چیزوں کا پرہیز۔	فیتولہ ۶ر
۲۵۲	سفوف ذیابیطس	**خواص** ذیابیطس شکری ہو یا غیر شکری دونوں کے لئے مفید ثابت ہوا ہے گردوں کو قوی کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف آب جغرات (دہی کے پانی) یا مناسب ادویہ کیساتھ کھائیں شیرینی بادی و گرم اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ا ر
۲۵۳	سفوف بنفشہ	**خواص** قبض کو دور کرتا ہے اور درد سر کو جو قبض کی وجہ سے ہو رفع کرتا ہے۔	فیتولہ ۰ر

نمبر دوا	نام دوا	خوص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۵۳	سفوف نفث	ترکیب استعمال ایک تولہ یہ سفوف رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں دیں۔ قابض اور بادی اشیاء کا پرہیز +	فی سیر ۶؍ فیتولہ ۱۰؍
۲۵۴	سفوف سوزاک	خوص۔ سوزاک کے لئے مفید ہے۔ پیپ بند کرتا ہے۔ اور سوزاک کو جلد زائل کر دیتا ہے۔ اس کے فوائد استعمال سے بخوبی ظاہر ہوں گے + ترکیب استعمال ۳ ماشہ یہ سفوف ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ استعمال کریں۔ لال مرچ اور گرم چیزوں سے پرہیز +	فی تولہ ۲؍
۲۵۵	سفوف جریان [illegible]	خوص یہ سفوف جریان کے لئے نہایت مفید ہے کیسا ہی مایوس العلاج ہو چند روز کے استعمال سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ ممسک بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف پاؤ بھر گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۲؍
۲۵۶	سفوف سیلان	خوص رحم سے رطوبت بہنے کو روکتا ہے اور خشکی پیدا کرتا ہے عورتوں کی اس مخصوص شکایت کی یہ عمدہ دوا ہے۔ ترکیب استعمال ایکتولہ یہ سفوف دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ بادی اور کھٹی چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۱؍
۲۵۷	سفوف [illegible]	خوص۔ بھوک لگاتا ہے ضعف معدہ کے سبب جو دست آتے ہیں اس کو روک دیتا ہے چہرے کا رنگ نکھارتا ہے۔ بلغمی بخار کو دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ ماشہ یہ سفوف صبح و شام کھانا کھانیکے بعد تازہ پانی کے ساتھ پھانکیں +	فیتولہ ۱؍
۲۵۸	سفوف جریان دوم	خوص یہ سفوف جریان کی مخصوص دوا ہے۔ اگر زیادہ زور کا مرض ہو تو بھی اپنا فائدہ دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف صبح کیوقت پاؤ سیر گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے:	فی سیر ۶؍ فیتولہ ۱۰؍
۲۵۹	سفوف طحال	خوص تلی کے ورم کو تحلیل کرتا اور اس کی سختی کو دور کرتا ہے۔ معدہ کو بھی قوت دیتا ہے + ترکیب استعمال ایکماشہ سے ۳ ماشہ تک یہ سفوف صبحکو تازہ پانی کیساتھ استعمال کریں، بادی اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۱؍
۲۶۰	سفوف [illegible]	خوص صفراوی و خونی دستوں کو روکدیتا ہے اگرچہ انکے بند نہونیکی وجہ سے حالت مایوسی تک ہی کیوں نہ پہنچ گئی ہو۔ ترکیب استعمال سات ماشہ یہ سفوف روغن گاؤ یعنے گھی میں چرب کر کے لعاب ریشہ خطمی ۷ ماشہ میں شربت بنفشہ ایک تولہ ڈالکر استعمال کریں +	فیتولہ ۱؍
۲۶۱	سفوف [illegible]	خوص بواسیر کا خون بند کر دیتا ہے بدن کو قوت دیتا ہے خون صاف کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے اور معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے + ترکیب استعمال ۳ ماشہ تازہ دودھ کے ساتھ پھانک لیا جائے۔	فیتولہ ۱۲؍
۲۶۲	سفوف خستہ [illegible]	خوص یہ سفوف مقوی باہ ہے۔ مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہے، گردہ و کمر کو مضبوط کرتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے اور امساک پیدا کرتا ہے۔ کم خرچ بالا نشین ہے۔ ترکیب استعمال چھ ماشہ بوقت صبح گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔	فیتولہ ۱؍
۲۶۳	سفوف [illegible]	خوص سوزاک کو خواہ نیا ہو یا پرانا دور کرتا ہے، جریان کے لئے بھی مفید ہے۔ مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف پھانک لیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں ملا کر پئیں۔	فیتولہ ۲؍
۲۶۴	سفوف [illegible]	خوص۔ سوزاک کا قرحہ بھر دیتا ہے اور اس دیرپا آزار سے نجات دلاتا ہے جریان کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ترکیب استعمال ایکماشہ اول دن + دوسرے دن ڈیڑھ ماشہ + تیسرے دن تین ماشہ یہ سفوف شربت بزوری ۴ تولہ یا اور مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ لال مرچ۔ گرم و ترش اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ۴؍

قیمت	خوص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فیتولہ ۲ر	**خوص**۔ باہ کو قوت دیتا ہے، جریان اور سرعت کو دور کرتا ہے، گردہ و مثانہ کو طاقت دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ ترش اشیاء سے پرہیز۔	[illegible]	۲۶۵
فیتولہ ار	**خوص** جریان کو دور کرتا ہے، باہ کو قوت دیتا ہے، ممسک ہی مغلظ منی ہی۔ **ترکیب استعمال** ایکتولہ یہ سفوف گائے کے تازہ دودھ کیساتھ استعمال کریں، ترش و بادی اشیاء سے پرہیز۔	[illegible]	۲۶۶
فیتولہ ار	**خوص** یہ سفوف ضعف معدہ و سنگرہنی تبخیر سوداوی و بلغمی بیماریوں کو دور کردیتا ہی مادہ تولید اور خون کی پیدائش کو ترقی دیتا ہے، چہرے کا رنگ نکھارتا ہی۔ باہ کو بھی کسیقدر قوت دیتا ہی۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف عرق بادیان ۲ تولہ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔ ترش و بادی اشیاء سے پرہیز +	[illegible]	۲۶۷
فیتولہ ۲ر	**خوص** یہ سفوف پرانے سوزاک کے قرحہ کو بھر دیتا ہی جلن کو رفع کرتا ہی، بارہا کا مجرب ہی۔ **ترکیب استعمال** چھ ماشہ یہ سفوف پھانکیں اوپر سے شربت بزوری ۲ تولہ پانی میں ملاکر پی لیں ترش گرم و بادی اشیاء سے پرہیز لازمی ہی +	[illegible]	۲۶۸
فیتولہ ار	**خوص** جریان کو دور کرتا ہی۔ سرعت اور رقت کو کھو دیتا ہے اور مادہ تولید میں غلظت پیدا کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ یہ سفوف صبحکو پھانک کر اوپر سے پاؤ بھر گائے کا دودھ پی لیں ترش و گرم و بادی اشیاء سے پرہیز	[illegible]	۲۶۹
فی تولہ ۲ر	**خوص** مرض سوزاک میں یہ سفوف مفید ثابت ہوا ہی بفضلہ تعالیٰ ۵ روز کے استعمال سے برسوں کا سوزاک دفع ہو جاتا ہی اس کا استعمال موسم گرما میں مناسب ہے۔ (**ترکیب استعمال**) ۹ ماشہ یہ سفوف گائے کے پاؤ بھر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہی۔ غذا میں سوائے دودھ اور چاول کم مٹھاس کے اور کچھ استعمال نہیں کرنا چاہیئے +	سفوف سوزاک	۲۷۰

سفوف مغلظ و ممسک ۲۷۱

رقت و سرعت انزال کی شکایت کو رفع کرتا ہی اور مادہ تولید کو غلیظ کرتا ہی اور نہایت مبہی و ممسک ہے جریان کیسا ہی زیادتی کے ساتھ ہو خدا کے فضل و کرم سے ۱۲ روز میں صحت کلی ہو جاتی ہے +

ترکیب استعمال ۶ ماشہ یہ سفوف صبحکو پاؤ بھر تازہ گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں کھٹی اور بادی چیزوں سے پرہیز۔ قیمت فی ڈبیہ ۲ خوراک (۱۲ر)

قیمت	خوص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فیتولہ ار	**خوص** پیچش و مروڑ کو دور کرتا ہی اور بواسیر ریحی کو زائل کرتا ہی۔ خون آنے کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ ماشہ یہ سفوف روغن گاؤ میں چرب کر کے لعاب ریشہ خطمی ۷ ماشہ کے ہمراہ شربت بنفشہ دو تولہ ڈال کر استعمال کریں۔ کھٹی میٹھی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے +	سفوف پیچش	۲۷۲
فیتولہ ار	**خوص** مادہ تولید کی اصلاح کرتا ہی رقت کو کھوتا اور دعات کی شکایتوں کو زائل کرتا ہی اور کسیقدر ممسک بھی ہے۔ جریان اور کثرت احتلام میں بیحد مفید ہی۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ سفوف صبح کو گائے کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	[illegible]	۲۷۳
فی تولہ ار	**خوص** پرانے دستوں کو جن کا سبب معدہ اور امعاء کا ضعف ہو بند کر دیتا ہے۔ مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ سفوف پھانک کر رب بہی شیریں ۲ تولہ عرق بادیان ۱۲ تولہ میں ملاکر پی لیں یا تازہ پانی کے ساتھ اس سفوف کو پھانک لیں۔ ساگودانہ یخنی وغیرہ ہلکی غذائیں کھائیں ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	[illegible]	۲۷۴
فی تولہ ۸ر	**خوص** معدہ کو قوت دیتا ہی ریاح کو تحلیل کرتا ہی نفخ شکم کو دور کرتا ہے غذا جلد ہضم کرتا ہی عجیب چیز ہی۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ غذا کے بعد پھانک لینا چاہیئے ثقیل اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	سفوف ہاضم	۲۷۵

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۷۶	سفوف [illegible]	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے، کھانا خوب ہضم کرتا ہے، ریاح کو تحلیل کرتا۔ بھوک بڑھاتا۔ جسم میں قوت اور تازگی پیدا کرتا ہے۔ سستی اور کاہلی کو دور کرتا ہے اور تمام اعضاء کو قوت بخشتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ایک ماشہ یہ سفوف غذا کے بعد یا سوتے وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بچوں کو باندازہ عمر اس سے کم مقدار میں استعمال کرائیں۔ قابض و بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۰؍
۲۷۷	سفوف [illegible]	**خواص** معدہ و جگر کو طاقت دیتا ہے بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے، ہضم اچھا کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے شیخ بو علی سینا نے اس نسخہ کو تجویز فرمایا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ ماشہ یہ سفوف بعد غذا یا جس وقت ضرورت پیش آئے استعمال کرنا چاہیئے +	فی سیر ۱۲؍ فی تولہ ۰؍
۲۷۸	سفوف اعظم	یہ سفوف باہ کے لئے اکسیر ہے کیسی ہی باہ سے ناامیدی ہوگئی ہو خدا کے فضل سے ایک ہفتہ کے استعمال سے اصلی حالت ہو جائیگی۔ ۳ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ پاؤ سیر کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ قیمت فی شیشی ایک ہفتہ کیلئے دو روپے (۱۲؍)	
۲۷۹	سکنجبین [illegible]	**خواص**۔ صفرا کی حدت توڑتی ہے جگر کی گرمی زائل کرتی ہے۔ تپ صفراوی کو فائدہ دیتی ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین عرق گاؤزبان یا خالص پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی بوتل ۱۲؍
۲۸۰	سکنجبین بزوری	**خواص** جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے اور پیشاب کھلکر لاتی ہے بخار میں مفید ثابت ہوتی ہے + **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین عرق گاؤزبان یا خالص پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔	فی بوتل ۱۲؍
۲۸۱	سکنجبین لیموں	**خواص** صفراوی قے کو روکتی ہے۔ پیاس کو بجھاتی ہے۔ بلغم کی تقطیع کرتی ہے۔ نہایت مفید ہے + **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین کو مثل سکنجبین سادہ استعمال کرنا چاہیئے۔	فی بوتل ۱۲؍
۲۸۲	سکنجبین نعناعی	**خواص**۔ صفرا کو زائل کرتی ہے اور ہضم غذا میں اعانت کرتی ہے نہایت مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ سکنجبین کو مثل سکنجبین سادہ استعمال کرنا چاہیئے +	فی بوتل ۱۲؍
۲۸۳	سفوف [illegible]	**خواص** کثرت حیض کو روکتا ہے ایام ماہواری کو باقاعدہ کرتا ہے رحم کی خراب رطوبت خشک کرتا ہے۔ جریان اور سیلان رطوبت کو مفید ہے۔ رحم کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ نیز بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۷ ماشہ صبح کو تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	۱۵ خوراک کی ڈبیہ ۱۲؍
۲۸۴	سفوف مسہل	**خواص** یہ سفوف اخلاط ثلاثہ۔ سودا صفرا بلغم کو بذریعہ اسہال نکالتا ہے عجیب الاثر ہے۔ نفیس الطبع صاحب جو املتاس اور سنا کے مسہل کے نام سے گھبراتے ہیں اور رفتہ رفتہ مرض کو بڑھاتے ہیں انکے واسطے خاص اہتمام سے تیار کیا گیا ہے **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ سفوف رات کو مصری کے نیم گرم شربت کیساتھ پھانک لیں +	۶ تولہ کی ڈبیہ ۶؍
۲۸۵	سفوف [illegible] مصری	**خواص** یہ سفوف پرانے اور نئے اور ہر قسم کے بخار اور کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اور اس کا یہ خاص اثر ہے کہ مرض کی بیخ کنی کرکے جسم کو فربہ اور ہر قسم کے ضعف کو دفع کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ یہ سفوف سرد پانی کے ساتھ استعمال کیا جائے۔	فی تولہ ۲؍
۲۸۶	سفوف [illegible]	**خواص** اس سفوف کو مدتہائے دراز تک عالیجناب اسطوئے دوراں غفران مآب شفاء الملک صاحب بہادر کے زیر تجربہ رہ کر کامیاب ہونیکا شرف حاصل رہا ہے اور عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب کے زیر استعمال ہے جسکو حکیم صاحب ممدوح نے خلق خدا کی فائدہ رسانی کیلئے ہمدرد کو عنایت فرمایا ہے جو حدت خون کو زائل کرنے اور اندفاع مادہ سودا اور ہر قسم کے جلدی عوارض میں بمنزلہ اکسیر ہے جسکی خوبی تجربہ پر موقوف ہے (ترکیب استعمال) ۵ ماشہ یہ سفوف عرق شیر مرکب ۶ تولہ و عرق مرکب مصفی خون ۶ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ اشیاء گرم و شیریں و مرچ زائد سے پرہیز کریں +	۲۰ خوراک کی ڈبیہ ۱۲؍

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۸۷	سفوف خاص	**خواص** یہ سفوف طبیب اعظم عالیجناب شفاء الملک صاحب بہادر کے خاص مجربات میں سے ہے جسکو حکیم صاحب ممدوح کے صاحبزادے عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب نے بہ نظر رفاہ عام ہمدرد دواخانہ کو عطا فرمایا ہے عورتوں کے دردکمر۔ کمزوری مثانہ کے لئے مفید ہے۔ رحم سے رطوبت بہنے کو بند کرتا ہے اور ایام ماہواری کی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۵ ماشہ یہ سفوف ہمراہ آب سرد کے استعمال کرنا چاہیئے۔	۲۰ خوراک کی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ
۲۸۸	سفوف مفرح	**خواص**۔ عالیجناب خان بہادر شفاء الملک صاحب کے ہاں کا خاص اسراری نسخہ ہے اب اس کو بنظر فائدہ رسانی اور رفاہ عام عالیجناب حکیم ناصر الدین احمد خانصاحب ابن شفاء الملک صاحب نے دواخانہ کو مرحمت فرمایا ہے تمام قسم کی گرم بیماریوں کو دور کرنے میں عمدہ اثر رکھتا ہے قلب کو بے انتہا تقویت دیتا ہے خفقان اور ضعف کو دور کرتا ہے بعد تنقیہ حالت بخار میں اس کا استعمال جائز ہے۔ اس کی خوبیاں اس کے استعمال پر موقوف ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک رتی یہ سفوف مفرح یاقوتی ۵ ماشہ یا دوا المسک معتدل جواہر والی میں ملا کر استعمال کریں	فی تولہ ایک روپیہ
۲۸۹	سفوف اصل السوس	**خواص** جریان منی و مذی کے لئے مفید ہے، ذکاوت حس کو زائل کرتا ہے۔ مجرب ہے + **ترکیب استعمال** ۶ ماشہ پاؤسیر دودھ نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فیتولہ ۸ر
۲۹۰	سفوف الاملاح	**خواص** معدہ کو قوت دیتا ہے بھوک لگاتا ہے قبض کو رفع کرتا ہے معدہ کے ضعف اور ریاحی درد کو زائل کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ رتی یہ سفوف جوارش کمونی ۷ ماشہ میں ملا کر استعمال کریں بادی اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فیتولہ ۱۲ر

۲۹۲ شربت فولاد

معدہ کو قوت دیتا ہے جگر کو خاص طور پر تقویت بخشتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے بھوک لگاتا ہے۔ قوت جسمانی کو ترقی دیتا ہے چہرے کو خوش رنگ بناتا ہے۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ ضعف معدہ کی وجہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتا ہے۔ نیز طحال و جگر بڑھ جانے کو مفید ہے۔ پرچہ ترکیب شیشی پر چسپاں ہے بیس تولہ کی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عــہ ؍)

۲۹۳ شربت روح افزا (رجسٹرڈ)

موسم گرما میں اس بے مثل اور مقبول عام شربت کا استعمال نہایت مناسب ہے۔ اور جن اصحاب کا مزاج گرم ہے وہ سردی میں بھی پی سکتے ہیں۔

جو رنگ دیکھو تو دلربا ہے مزا جو چکھو تو جاں فزا ہے　　مہک میں پھولوں سے بھی زیادہ اثر میں اکسیر بے بہا ہے
جو اسمیں تفریح و تقویت ہے نہ اسکی غایت نہ انتہا ہے　　نہ روح افزا سا کوئی شربت کبھی بنے گا نہ بن چکا ہے

یہ شربت اعلیٰ درجہ کا مفرح و مقوی قلب و مصفی خون و خوش ذائقہ ہے صفرا کی حدت کو توڑتا ہے پیاس کی شدت کو تسکین دیتا ہے دل کی گھبراہٹ اور دھڑکن اور متلی کی شکایت کو رفع کرتا ہے بخار کی خفیف اندرونی حرارت کو نکالتا ہے۔ تپ دق اور سوداوی امراض میں نہایت مفید ہے پھوڑے پھنسیوں کو رفع کرتا ہے چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے ہوش و حواس کو درست کرتا ہے اور درد سر کو فائدہ دیتا ہے۔ بخارات جو معدہ سے دماغ کی جانب چڑھتے ہیں انکو بہت جلد رفع کرتا ہے پیشاب کی سوزش اور چننگ کو کھوتا ہے۔ بچوں کی پیاس اور اسہال کی حالت میں بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ نیز عورتوں کے امراض خاصہ کے لئے نہایت نافع ہے۔ عورت۔ مرد۔ بچوں۔ بوڑھوں کو یکساں فائدہ بخشتا ہے۔ یہ شربت رجسٹری شدہ ہے۔ صرف ہمدرد دواخانہ سے ملسکتا ہے۔ دوسری جگہ نہیں ملیگا۔ تازہ میوے مثل انگور، انار، سیب۔ نارنج وغیرہ اور بہت سی ادویہ اس میں شامل ہیں +

۲ تولہ سے ۴ تولہ تک پانی میں گھول کر پیا جاتا ہے اور اس میں برف بھی ڈال سکتے ہیں۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنہ (عــہ ؍)

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۲۹۶	شربت احمد شاہ	خواص و ترکیب استعمال مالیخولیا کے لئے مفید ہے احمد شاہ بادشاہ کیلئے جو مالیخولیا میں مبتلا تھے حکمائے تجویز کیا تھا اسی شربت سے ان کو شفا ہوئی ۲ تولہ یہ شربت تازہ پانی میں گھول کر پی لیں یا عرق گذر ۱۰ تولہ کیساتھ استعمال کریں	فی بوتل عہ/
۲۹۷	[illegible]	خواص۔ مواد سوداوی کو آسانی سے خارج کر دیتا ہے۔ نسیان اور اختلاج سوداوی کو مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا مناسب ادویات کیساتھ استعمال کیا جائے۔	فی بوتل عہ/
۲۹۸	شربت اعجاز	خواص۔ سل اور دق اور خشک کھانسی کو نافع ہے ہمارے اطباء کثرت سے مریضوں پر برتتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا اور مناسب دوا کیساتھ استعمال کیا جائے۔	فی بوتل عہ/
۲۹۹	شربت انار ترش	خواص۔ دستوں کو روکتا ہے اور متلی کو بند کرتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بھوک پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذر ۵ تولہ کیساتھ یا پانی کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴/
۳۰۰	شربت انار شیریں	خواص دل و جگر کو قوت دیتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے خون اور دستوں کو روکتا ہے اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴/
۳۰۱	شربت انجبار	خواص خون کو روکتا ہے معدہ اور جگر کی حرارت کو زائل کرتا ہے اور پھیپھڑے کو قرحہ کو مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ دو تولہ یہ شربت صبح کو عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا دوسری مناسب ادویات کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیائے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	فی بوتل ۱۴/
۳۰۳	[illegible]	خواص۔ معدہ اور دل کو بہت قوت دیتا ہے قے کو بند کر دیتا ہے فتور ہضم کی اصلاح کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا پانی میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴/
۳۰۴	[illegible]	خواص۔ معدہ کو قوت دیتا ہے صفراوی بخاروں میں تسکین دیتا ہے اور تفریح بخشتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بیدمشک ۵ تولہ یا پانی میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴/
۳۰۵	شربت انناس	خواص۔ قلب کو قوت دینے میں عمدہ اثر رکھتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ مدر بھی ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ/
۳۰۶	شربت بزوری بارد	خواص۔ جگر کی گرمی کو نکالتا ہے گردہ و مثانہ اور جگر کے امراض میں مفید ہے پیشاب کی جلن اور سوزش کو دور کرتا ہے۔ اور ورم جگر میں مفید ہے۔ ترکیب استعمال۔ ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ/
۳۰۷	شربت بزوری حار	خواص گردہ و مثانہ و جگر کے امراض میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۲/
۳۰۸	شربت بزوری معتدل	خواص۔ گردہ و جگر و مثانہ کے فضلوں کو ادرار کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے اور بخارات کی بقیہ حرارت کو دور کر دیتا ہے سوزاک میں بھی مفید ہے۔ جگر کی گرمی کو رفع کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت صبح کے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملا کر پیئیں۔	فی بوتل ۱۰/
۳۰۹	شربت بنفشہ	خواص۔ کھانسی۔ نزلہ۔ زکام۔ درد سر۔ اور درد چشم اور بخاروں میں مفید ہے۔ سینہ کے امراض مثلاً ذات الجنب وغیرہ میں فائدہ دیتا ہے۔ نہایت مفید چیز ہے ترکیب استعمال ۴ تولہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کیا جائے	فی بوتل ۱۰/
۳۱۲	شربت توت سیاہ	خواص گلے کے درد کو دور کرتا ہے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور درد حلق کو فوراً زائل کرتا ہے خناق میں بھی مفید ہے،	فی بوتل ۱۲/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۱۲	شربت توت سیاہ	ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ کیساتھ یا صرف شربت ہی استعمال کریں	فی بوتل ۱۲/
۳۱۳	شربت حب الآس	خواص ہر قسم کے دستوں کو روکتا ہے اور دستوں کے ذریعہ خون آنے کو بند کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا دوسری ادویات کیساتھ پئیں۔	فی بوتل ۱۰/
۳۱۵	شربت خشخاش	خواص نزلہ حار کے لئے مفید ثابت ہوا ہے اور کھانسی کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کیساتھ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فی بوتل ۱۴/
۳۱۶	شربت دینار	خواص قبض کو دور کرتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے استسقاء ذات الجنب اور معدہ و جگر و رحم و مثانہ کے دردوں کے لئے مفید ہے اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے اور ملیریا کو بھی دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت صبح کیوقت شیرہ بادیان ۵ ماشہ، شیرہ مویز منقی ۹ دانہ شیرہ تخم کشوث ۳ ماشہ بادیان ۱۲ تولہ کیساتھ استعمال کریں۔ پانی میں ملاکر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بادی چیزوں سے پرہیز +	فی بوتل ۱۰/
۳۱۷	شربت انار	خواص فرحت دیتا ہے حرارت کو تسکین دینے اور پیاس بجھانے میں بہت مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت ٹھنڈے پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فی بوتل ۱۴/
۳۱۸	شربت زوفا سادہ	خواص کھانسی اور ضیق النفس کے لئے نہایت مفید ہے بلغم کو سینہ سے نرم کرکے نکالتا ہے + ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۰/
۳۱۹	شربت زوفا مرکب	خواص بلغمی کھانسی اور دمہ کے لئے بہت مفید ہے۔ سینہ کو بلغم سے صاف کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۴/
۳۲۰	شربت شفا	خواص سینہ کو بلغم سے صاف کرتا ہے اور خون کے آنے کو روکتا ہے ہر قسم کی کھانسی کیواسطے مفید ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ یا صرف شربت چاٹ لینا چاہیئے	فی بوتل ۱۰/
۳۲۱	شربت بہی	خواص معدہ اور قلب کو تقویت دیتا ہے نہایت مفرح ہے خفقان کو دور کرتا ہے اور قے اور اسہال کو روکتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق گذرہ ۵ تولہ یا محض پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فی بوتل ۱۴/
۳۲۲	شربت صندل	خواص دلکو قوت دیتا ہے۔ تفریح بخشتا ہے۔ درد سر کو جو حرارت سے ہو دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ عرق گذر آٹھ تولہ یا محض پانی میں ملاکر پئیں۔	فی بوتل ۱۰/
۳۲۳	شربت عناب	خواص کھانسی درد سینہ اور خون کے جوش کو کم کرتا ہے۔ خون کو صاف کرتا اور دماغ کو قوت دیتا ہے چیچک کے زمانہ میں بچوں کو پلایا جائے تو وہ چیچک سے یا کم از کم اس کی حدت اور تیزی سے محفوظ رہتے ہیں۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۶ تولہ عرق شاہترہ ۶ تولہ یا عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ یا محض پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ بادی و ترش اشیاء سے پرہیز۔	فی بوتل ۱۰/
۳۲۵	شربت [illegible]	خواص کھانسی اور نزلہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے بلغم کا اخراج آسانی سے کرتا ہے۔ سینہ کی گرمی کو کھوتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت صبح کو عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں ملاکر استعمال کریں یا صرف شربت چاٹ لینا چاہیئے	فی بوتل ۱۰/
۳۲۶	شربت فواکہ	خواص معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اشتہا پیدا کرتا ہے اور قے کو روکتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۷ تولہ عرق بید مشک ۳ تولہ یا تازہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فی بوتل ۱۰/
۳۲۷	شربت کشوث	خواص معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے سدوں کو خارج کرتا استسقاء کی ابتدا اور تپ مرکب میں مفید ہے ملین ہے + ترکیب استعمال ۴ تولہ یہ شربت شیرہ بادیان ۵ ماشہ تخم کشوث ۳ ماشہ عرق برنجاسف ۶ تولہ عرق بادیان	فی بوتل ۱۴/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۲۷	شربت کشوث	۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	عہ/
۳۲۸	شربت کیوڑہ	**خواص** دل کو قوت دیتا ہے۔ تفریح پیدا کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ٹھنڈے پانی میں گھولکر استعمال کیا جاتا ہے۔	فیبوتل ۱۴؍
۳۳۰	شربت صندل	**خواص** حرارت کو تسکین دیتا ہے قلب کو قوت دیتا ہے خفقان کو زائل کرتا اور تفریح پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ گرم چیزوں سے پرہیز۔	فیبوتل ۱۴؍
۳۳۲	شربت مرکب مصفی خون	**خواص** امراض سوداوی آتشک اور خون کی شکایتوں کو دور کرتا ہے خارش کو رفع کرتا ہے۔ مفید چیز ہے۔ **ترکیب استعمال** یہ شربت عرق مرکب مصفی خون ۱۲ تولہ یا تازہ پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ میٹھی چیزیں زیادہ نہ کھائیں	فیبوتل عہ/
۳۳۳	شربت مسہل	**خواص** امراض دماغی میں بہت مفید ہے۔ سوداوی و بلغمی مادہ کو خارج کرتا ہے مسہل پینے سے جن لوگوں کی طبیعت نفرت کرتی ہے وہ اس کو خوشی سے پی لیتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت عرق بادیان ۶ تولہ عرق عنب الثعلب ۶ تولہ یا عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں ملاکر استعمال کریں۔ قابض اور بادی اشیاء سے پرہیز۔	فی بوتل ۱؍۲
۳۳۴	شربت [illegible]	**خواص** باہ کو قوت دینے میں اعلیٰ درجہ کی چیز ہے چہرے کو سرخ بنادیتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ جسم کو قوی اور فربہ کرتا ہے۔ چالیس دن میں بلغمی امراض کا ازالہ کردیتا ہے۔ نہایت نفیس اور مجرب ہے۔ **ترکیب استعمال** کھانیکے بعد دونوں وقت ۲-۲ تولہ شربت چاٹ لینا چاہیئے۔ دیر ہضم اور ثقیل چیزوں سے پرہیز۔	فی بوتل عہ/۱۲
۳۳۵	شربت [illegible]	**خواص** دلکو اور معدہ کو قوت دیتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے رنگ کو صاف کرتا ہے اور روح میں لطافت پیدا کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۳ تولہ یہ شربت پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فیبوتل ۱۴؍
۳۳۶	شربت نیلوفر	**خواص** صفرا کی حدت اور تیزی کو توڑتا ہے حرارت کو تسکین دیتا۔ پیاس کو بجھاتا ہے اور دل کو قوت دیتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۲ تولہ یہ شربت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فیبوتل ۱۰؍
۳۳۷	شربت بزوری معتدل	**خواص** جگر کی گرمی کو نکالتا ہے گردہ اور مثانہ کے حار امراض میں مفید ہے دست آور ہے اور دستوں کے ذریعہ خراب مادہ کو خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن اور سوزش کو رفع کرتا ہے + **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں استعمال کریں۔	فیبوتل عہ/
۳۳۸	شربت ملین	**خواص** قبض کو دفع کرتا ہے اور ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ بلغمی مواد کو جسم سے نکالتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۴ تولہ یہ شربت ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا صرف پانی میں ملاکر استعمال کریں۔	فیبوتل عہ/
۳۳۹	شیاف ابیض	**خواص**۔ آنکھوں کی سرخی کاٹتے ہیں، درد چشم کو دور کرتے ہیں۔ گرمی کو رفع کرتے ہیں۔ **ترکیب استعمال** ایک شیاف قدرے پانی میں گھسکر سلائی سے آنکھوں میں لگائیں +	فیدرجن ۱؍

۳۴۰ شربت مُدِر

ایام ماہواری کی کمی اور بندش کو رفع کرتا ہے اور اس کے فعل کو باقاعدہ کرتا ہے۔ سدّوں کو کھولتا ہے اور فضلات رحم کو خارج کرتا ہے۔ پیڑو کے درد کو رفع کرتا ہے ایام ماہواری کی خرابی سے رفتہ رفتہ طرح طرح کے امراض پیدا ہوکر تندرستی کو نقصان پہنچاتے ہیں اسلئے اس کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ فی شیشی ایکروپیہ (عہ/)

ترکیب استعمال ایک تولہ یہ شربت پانچ تولہ پانی میں گھولکر یا مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۴۱	شربت بادام	خواص نہایت خوش ذائقہ ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقوی دماغ ہے خشکی دور کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۲ تولہ یہ شربت پانی میں ملاکر استعمال کریں +	فیبوتل عہ
۳۴۲	شربت گذر	خواص تفریح پیدا کرتا ہے دلکو قوت پہنچاتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے اور خفقان کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ	فیبوتل عہ

نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل	نمبر دوا	نام شربت	قیمت فیبوتل
۲۹۴	شربت آلو بالو	عہ	۲۹۵	شربت ابریشیم ساد	عہ	۳۰۲	شربت انجیر	۱۴ر
۳۱۰	شربت بہی	۱۴ر	۳۱۱	شربت تمر ہندی	۱۴ر	۳۱۴	شربت حماض	عہ
۳۲۴	شربت فالسہ	۱۴ر	۳۲۹	شربت گاؤزبان	عہ	۳۳۱	شربت لوکاٹ	۱۴ر

ص

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۴۶	ضماد تپش	خواص تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ اور بڑھی ہوئی تلی کو گھلا دیتا ہے۔ ترکیب استعمال اس ضماد کو تیز و تند سرکہ میں ملاکر نیمگرم لیپ کریں زیادہ مرغن غذا نہ کھائیں +	فیتولہ ار
۳۴۷	ضماد بواسیر	خواص بواسیر کے مسّوں کو مرجھا دیتا ہے اور بواسیری درد کو دور کرتا ہے قبض کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال اس کو مسّوں پر لیپ کرکے بھنگ کے پتّوں کی ٹکیہ باندھ کر لنگوٹ باندھیں۔	فیتولہ ار
۳۴۸	ضماد جالینوس	خواص ورم جگر و معدے کیلئے یہ ضماد بہت مفید ہے عضلات و اعصاب کی سختی کو دور کرتا ہے معمولات مطب میں سے ہے۔ ترکیب استعمال اس ضماد کو سوتے وقت پیٹ پر لیپ کریں اگر ممکن ہو تو ارنڈ کے پتے سینک کر باندھیں۔	فیتولہ ار
۳۴۹	ضماد جرب	خواص تر خارش کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ تین دن میں خارش بالکل دور کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ایک تولہ یہ ضماد روغن زردہ ۵ تولہ میں ملائیں اور اس کو دھوپ میں بیٹھ کر مالش کریں۔ ایک گھنٹے کے بعد چنے کی بھوسی جسم پر ملکر غسل کرلیں۔ اسیطرح تین دن تک کریں +	فیتولہ ار
۳۵۰	ضماد طحال	خواص یہ تلی کے واسطے نہایت مفید ہے آٹھ دس روز میں تلی گھل جاتی ہے عجیب و غریب چیز ہے۔ ترکیب استعمال ایک گولی پانی میں گھسکر کھانا کھانیکے بعد تلی پر لیپ کریں اور اُپلے کی آگ سے سینکیں۔	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۱	ضماد برص	خواص یہ لیپ برص یعنے سفید داغوں پر جو بدن پر پڑ جاتے ہیں نہایت مفید ہے۔ جلد کو بہت جلد اصلی حالت پر لاتا ہے۔ لیکن آبلہ ڈالتا ہے جس سے کچھ تکلیف ہوتی ہے۔ ترکیب استعمال سرکہ میں گھولکر داغوں پر لگائیں۔	فی ڈبیہ ۸ر
۳۵۲	ضماد داد	خواص داد کو دور کرتا ہے اور بھوسی کی طرح اُڑا دیتا ہے۔ مجرب ہے + ترکیب استعمال وقت ضرورت داد کو نیم کے جوشاندے پانی سے یا سادہ گرم پانی سے دھو کر پھریری سے لگائیں۔	فیتولہ ار
۳۵۳	ضماد شیشی	خواص ورم رحم اور رحم کی صلابت کو دور کرتا اور مستورات کو ان گوناگوں تکالیف سے جو ورم اور رحم کی سختی سے انکو پہنچتی ہیں بچاتا ہے۔ بہت مفید چیز ہے۔ ترکیب استعمال اس کو نیم گرم زیر ناف مالش کریں اوپر سے فلالین کا ٹکڑہ باندھیں +	فی تولہ ار
۳۵۴	ضماد تیز	خواص و ترکیب استعمال تلی کے ورم کو دور کرتا ہے اور تلی کی صلابت کو زائل کرتا ہے۔ تیز سرکہ میں ملاکر تلی پر لیپ کرنا چاہیئے۔ ثقیل اور بادی اور مرغن غذا نہ کھائیں +	فیتولہ ار
۳۵۵	ضماد مُہاسہ	خواص مہاسوں کیلئے جو جوانی میں منہ پر کثرت سے نکل آتے ہیں نہایت مفید ہے چہرے کو صاف کر دیتا ہے۔	فیتولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال !	قیمت
۳۵۵	ضماد مہاسہ	ترکیب استعمال بقدر ضرورت پانی میں گھولکر سوتے وقت چہرے پر ملیں صبح کو پانی سے دھو ڈالیں +	فیتولہ ار

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال !	قیمت
۳۶۳	طلاء [illegible]	**خواص** اس زمانہ میں جہانتک دیکھا گیا ہے فیصدی نوے بلکہ پچانوے ابنائے وطن کمزور اور ضعف باہ کے شاکی ہیں جسکی وجہ زیادہ تر بچپن کی غلط کاری اور جوانی کی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور پھر غضب یہ ہی کہ شرم کے مارے نہ کسی حاذق طبیب سے رجوع کرتے ہیں اور نہ اپنا درد دل کہتے ہیں اور دلکی حسرت دل ہی میں لئے ہوئے دُنیا سے سفر کر جاتے ہیں لہذا ان حضرات کیواسطے جو اپنے آپ کو تباہ کر چکے ہوں اور از کار رفتہ و مایوس ہوکر زندگی سے موت کو ترجیح دینے لگے ہوں، یہ طلا نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا گیا ہی، فی الواقع یہ کیمیا تاثیر طلا ہی اور لطف یہ ہی کہ بالکل بضرر ہی نہ آبلہ کرتا ہی نہ سوزش اور نہ بیچینی پیدا ہوتی ہی اور اگر دو ہفتہ پابندی شرائط کے ساتھ اس کا استعمال کیا جائے تو عضو کی تمام کمزوری و سستی کو خواہ وہ کسی سبب سے ہو زائل کرکے از سر نو طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے ۔ **ترکیب استعمال** ۲ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کریں اور اوپر سے بنگلہ پان یا معمولی پان نیمگرم کرکے کچے سوت سے باندھیں صبح کو کھولدیں اور سرد پانی سے پرہیز کریں اور جماع سے جب تک طلا کا استعمال رہے قطعی پرہیز کریں اگر کچھ دانے نکل آئیں تو طلا موقوف کرکے چنبیلی کا تیل لگائیں جب آرام ہو جائے تو پھر شروع کردیں +	فیتولہ چار روپے للعہ
۳۶۴	طلاء [illegible]	**خواص** کثرت جماع اور دیگر عوارض کے باعث عضو مخصوص میں اگر خرابی واقع ہوگئی ہو اس کو دور کرنا اور رطوبت ردیہ کو جذب اور تحلیل کرکے عروق و اعصاب کو قوت دینا اس کا خاص اثر ہی ۔ چند روز کے استعمال سے ضعف اور سستی کی شکایت دور ہو جاتی ہی اور زائل شدہ قوت عود کر آتی ہی ۔ قابل قدر اور عجیب و غریب چیز ہے + **ترکیب استعمال** حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا ۔	فیتولہ چھہ روپے سے ؍
۳۶۵	طلاء [illegible]	**خواص** وہ نوجوان کہ جنہوں نے اپنے ہاتھوں اپنی جوانی کو خاک میں ملایا ہو اور قوت مردانگی کو زائل کر دیا ہو یا وہ شخص جو تجرد یا زیادتی سن کی وجہ سے محتاج ہو گئے ہوں انکے واسطے یہ طلا نہایت مفید ہی ۔ کجی اور سستی کو دور کرتا ہے رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتا ہے ۔ دو ہفتہ استعمال کریں + **ترکیب استعمال** حسب الترکیب طلاء مذکورہ بالا ۔	فی شیشی چار روپے للعہ
۳۶۶	طلاء [illegible]	**خواص** یہ طلا ان لوگوں کیلئے جو جوانی کی غلط کاریوں سے تباہ ہو چکے ہوں آب حیات ہی رگوں اور پٹھوں کی جملہ خرابیوں اور کجی کو زائل کرکے پوری قوت پہنچاتا ہی ۔ نہایت مفید ثابت ہوا ہی ۔ اسکے لئے موسم اور وقت کی قید نہیں ہر موسم اور ہر وقت استعمال کر سکتے ہیں اور خوبی یہ ہی کہ صرف نیمگرم مالش کیجاتی ہی نہ باندھنے کا جنجال ہی اور نہ کپڑے خراب ہونے کا احتمال کوئی دوا اس میں ناپاک اور بدبودار نہیں، دوسری خوبی یہ ہی کہ کسی قسم کا کسی جگہ درد ہو اس طلاء کی چند روزہ مالش سے کافور ہو جاتا ہی ۔ مجلوقین کے لئے اس کا استعمال کم از کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک کافی ہوتا ہی ۔ اگر کامل	[illegible]

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۶۶	[illegible]	فائدہ اٹھانا ہو تو اس عجیب و غریب طلا کا استعمال کریں، نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ترکیب استعمال، اسکو نیمگرم کرکے تمام عضو پر خوب مالش کریں، سرد پانی سے حتی الامکان اور مجامعت سے قطعی پرہیز +	فی شیشی ۳عہ
۳۶۷	[illegible]	خواص۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔ کمزوری کو دور کرتا ہے اور عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہی اعصاب میں طاقت اور برانگیختگی پیدا کرتا ہے۔ قیمتی اجزار سے بنایا جاتا ہی اور قیمتی فوائد بخشتا ہی پہلے ہی اپنا اثر دکھاتا ہی + ترکیب استعمال، بقدر چار رتی یہ طلاء سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندہ دیا جائے اس ترکیب کے بغیر بھی یہ طلا فائدہ دیتا ہی یعنی معمولی طور پر مالش کرنیسے بھی جلد اثر دکھاتا ہے +	فیتولہ ۲عہ دو روپے
۳۶۸	[illegible]	خواص اعضائے تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہی اور چند ہی مرتبہ کے استعمال سے قوت پیدا کرتا ہی پٹھوں کو قوی کرتا ہے اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہی اس کو تحلیل کرتا ہی اپنے خواص میں عجیب الاثر ہے۔ ترکیب استعمال، بقدر ۴ رتی یہ طلا سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز +	فی شیشی ۳ ماشہ عہ
۳۶۹	[illegible]	خواص اعضار تناسل کے تمام نقائص دور کرتا ہی اور چند ہی مرتبہ کے استعمال کے بعد قوت پیدا کرتا ہی ذرا سا اثر کرتا ہی۔ ترکیب استعمال، بقدر ۴ رتی سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اور اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم کرکے باندھ دیا جائے سرد پانی اور جماع سے پرہیز۔	فیتولہ عہ
۳۷۰	طلا اعجاز	خواص وہ تمام خرابیاں جو بیہودہ افعال سے اکثر جوانوں کو لاحق ہو جاتی ہیں اور وہ شرم کیوجہ سے اس کا اظہار بھی نہیں کرتے اور رفتہ رفتہ لطف زندگی کھو کر بصد حسرت کف افسوس ملتے ہوئے راہی عدم ہو جاتے ہیں ان کے لئے یہ طلا واقعی اعجاز اثر ہی اسکے استعمال سے قوت رفتہ عود کر آتی ہی اعصاب میں توانائی پیدا کرتا ہی آبلہ و سوزش سے بالکل مبرا ہے۔ ہر موسم میں۔ ہر مذہب کے لوگ بلا کراہت استعمال کر سکتے ہیں۔ ترکیب استعمال، شب کو ۴ رتی گرم کرکے سر و سیون چھوڑ کر مالش کریں اوپر سے پان گرم کرکے باندھیں، سرد پانی اور مجامعت سے پرہیز کریں +	فی شیشی ۲عہ دو روپے
۳۷۱	طلا الماس	خواص یہ عجیب و غریب طلا ہی جسکے فوائد کا چرچہ عام ہی۔ ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہے عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی، لاغری، کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اور اس کے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے۔ ترکیب استعمال، ا گولی کا ۴/۱ حصہ لعاب دہن میں گھسکر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں اوپر سے پان باندھیں مجامعت سے پرہیز کریں	فی گولی للعہ چار روپے
۳۷۲	عرق فولاد	خواص نہایت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہی عمدہ خون پیدا کرکے چہرہ کی رنگت نکھارتا ہی۔ بواسیر خونی و بادی کیلئے خاص طور پر مفید ہی معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے + ترکیب استعمال صبح ۵ تولہ عرق میں ایک تولہ مصری ملا کر پی لیں۔ قیمت فی بوتل چار روپے (للعہ)	
۳۷۳	[illegible]	خواص دل و دماغ۔ معدہ و جگر کو قوت دیتا ہی خون صالح پیدا کرتا ہی ہر قسم کے ضعف کو رفع کرکے باہ کو فائدہ بخشتا ہی، نیز ضعف معدہ و جگر و گردہ درد کمر و عرق النسا و فالج و رعشہ و سلسل البول کے امراض میں مفید ثابت ہوا ہی دلکو تفریح دیتا ہی ترکیب استعمال، دو تولہ عرق میں چھ ماشہ مصری ملا کر پی لیں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	فی شیشی ۱۰ خوراک عہ

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
	عرق روح افزا	دل اور دماغ اور جگر کو نہایت قوت بخشتا ہی۔ معدہ کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا اور ہاضمہ کو بیحد قوی کرتا ہی۔ اور اعلیٰ درجہ کا مشتہی ہی۔ غذا کو جزو بدن بناتا خون صالح کثرت سے پیدا کر کے چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہی سستی و کاہلی کو دور کر کے طبیعت میں بشاشت اور شگفتگی اور جسم میں چستی و تازگی پیدا کرتا ہی۔ ہر قسم کے ضعف کو خواہ کسیوجہ سے ہو دفع کرتا ہی اور گئی ہوئی طاقت کو واپس لاتا ہی محرک باہ ہی۔ سالہا سال تجربہ کیا ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہی۔ قریب قریب ہر مزاج پر یکساں فائدہ دکھاتا ہی بلا قید موسم استعمال کیا جاتا ہی نہایت ہی جانفشانی اور خاص اہتمام سے تیار کیا جاتا ہی قابل استعمال اور عدیم المثال ہی۔ قیمت فی بوتل تین روپے (سے/) ترکیب استعمال: چار تولہ عرق میں نو ماشہ مصری ملا کر صبح یا سہ پہر کے وقت استعمال کریں۔ ترش اور ثقیل چیزوں سے پرہیز +	
۳۷۵	عرق افسنتین	خواص سختی جگر اور ورم جگر اور اس بخار کیلئے جس کا سبب ورم جگر ہو نہایت مفید ہی مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت کثوث ۲ تولہ	فی بوتل ۸/
۳۷۶	عرق الائچی	خواص مفرح ہی دلکو قوت دیتا ہی اور دستوں کو بند کرتا ہی ہیضہ کیلئے مفید ہی مقدار خوراک ۷ تولہ ہمراہ سکنجبین لیموں ۲ تولہ	فی بوتل ۸/
۳۷۷	عرق انناس	خواص گردہ اور مثانہ کی حرارت اور ان کی ریگ کو پیشاب کے ذریعہ رفع کرتا ہی مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت بزوری معتدل ۲ تولہ کشتہ زمرد ۲ چاول جوارش زرعونی عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر پہلے کھائیں تو زیادہ مفید ہوگا گرم و شیریں اور بادی چیزوں سے پرہیز۔	فی بوتل ۱۰/
۳۷۸	عرق بادیان	خواص جگر و معدہ و گردے کے دردوں کو جو برودت سے ہوں تسکین دیتا ہی جگر و سینہ کے سدوں کو کھولتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ مناسب بدرقہ کے ساتھ۔	فی بوتل ۱۲/
۳۷۹	عرق برنجاسف	خواص معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہی ورم احشا کو جلد تحلیل کرتا ہی اور تپ بلغمی کو دور کرتا ہی جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۶ تولہ سے ۱۲ تولہ تک یہ عرق شربت بنفشہ ۲ تولہ یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ کیساتھ استعمال کریں ترش و بادی اشیا سے پرہیز۔	فی بوتل ۴/
۳۸۰	عرق بید سادہ	خواص خفقان اور امراض حارہ اور دق کیلئے مفید ہی اور دل و دماغ کو تسکین دیتا ہی۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ بدرقہ مناسب	فی بوتل ۵/
۳۸۱	عرق بید مشک	خواص دل اور دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہی اور درد سر کو دور کرتا ہی اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ عرق شربت انار ۲ تولہ یا صرف مصری ملا کر استعمال کریں، گرم اشیاء سے پرہیز +	قسم اول فی بوتل ۱۴/ " دوم ۸/
۳۸۲	عرق پان	خواص معدہ اور دل کو قوت دیتا ہی۔ تفریح پیدا کرتا ہی معدہ کے درد اور قولنج ریحی میں مفید ہی۔ مقدار خوراک ۷ تولہ	فی بوتل ۱۰/
۳۸۳	عرق پودینہ	خواص متلی اور قے کو روکتا ہی تریاقی اثر رکھتا ہے ہضم میں اعانت کرتا ہی۔ ہیضہ کے لئے مفید ہی + ترکیب استعمال: ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق سکنجبین لیموں ۲ تولہ میں ملا کر استعمال کریں۔	فی بوتل ۴/
۳۸۴	عرق چرائتہ [illegible] خاص	خواص اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے پھوڑے پھنسیوں کو اور خون کی ہر خرابی کو دور کرتا ہی۔ چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے، قوت باہ کے لئے مفید ہی عقل و حواس کو تقویت دیتا ہے معدہ کو قوت دیتا ہی۔ مفرح قلب ہے، + ترکیب استعمال: ۵ تولہ یہ عرق دن کو کھانا کھانیکے ایک گھنٹہ بعد پی لیں ایک دم نہ پئیں بلکہ تھوڑا تھوڑا پئیں۔	فی بوتل ۲/
۳۸۵	عرق شاہترہ	خواص خون کو صاف کرتا ہی پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہی چہرہ کا رنگ نکھارتا ہی اور حرارت کو تسکین دیتا ہی۔ ترکیب استعمال: ۱۰ تولہ عرق میں شربت عناب ۲ تولہ ملا کر استعمال کیا جائے۔ زیادہ مٹھاس نہ کھائیں۔	فی بوتل ۱۲/
۳۸۶	عرق عشبہ	خواص درد مفاصل و آتشک و سوزاک اور تمام امراض سوداوی میں مفید ثابت ہوا ہی، خون کو صاف کرتا ہی، پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہی۔ امراض خون کے لئے عشبہ کے خواص مسلّم ہیں۔ ترکیب استعمال: ۵ تولہ سے ۸ تولہ تک یہ عرق معجون عشبہ ۹ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں +	فی بوتل ۸/
۳۸۷	عرق برگ تنبول	خواص معدے اور دل کو قوت دیتا اور دماغ کو بھی قوت بخشتا ہی چہرہ کو سرخ کرتا ہی مقدار خوراک ۷ تولہ مصری ۲ تولہ کے ساتھ۔	فی بوتل ۱۲/
۳۸۸	عرق عناب	خواص مصفی خون و مقوی قلب ہے، خون کے قوام کو اعتدال پر لاتا ہی۔ پھوڑے پھنسیوں کو صاف کرتا ہی +	فی بوتل ۱۰/

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۸۸	عرق عناب	ترکیب استعمال، ۱۲ تولہ عرق میں ۲ تولہ مصری ڈالکر استعمال کریں +	فی بوتل ۱۰ر
۳۸۹	عرق عنبر	خواص اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے غشی کو دور کرتا ہے اور زائل شدہ قوت کو جلد واپس لے آتا ہے۔ بواسیر کے خون کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے اسکو دور کرتا ہے باہ کو قوت دیتا ہے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ عرق میں ایکتولہ شربت انار شیریں ملاکر پئیں یا دوسری مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۶ر
۳۹۰	عرق [illegible]	خواص وحشت و وسواس اور جنون وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق شربت انار ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل عہ ر
(ب)	عرق کاسنی	خواص خون کی حدت اور صفرا کی تیزی کو دور کرتا پیاس بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ	فی بوتل ۳ر
۳۹۱	عرق کیوڑہ	خواص قلب کو قوت دیتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے خفقان میں نافع ہے اعضاء رئیسہ و تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق تازہ پانی میں ملائیں اور تھوڑی سی شکر سے میٹھا کر کے استعمال کریں +	قسم اول عہ ر قسم دوم ۸ر
۳۹۲	عرق گاؤزبان	خواص دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے امراض سوداوی کے لئے مفید ہے مفرح قلب دافع تشنگی ہے۔ ترکیب استعمال ۱۲ تولہ یہ عرق ۲ تولہ شربت بنفشہ میں حل کر کے استعمال کرنا چاہیئے۔	فی بوتل ۱۲ر
۳۹۳	عرق گذر بنسخہ دیگر	خواص قلب کو قوت دیتا ہے قلب کی تمام شکایتیں رفع کرتا ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے اور خفقان کو زائل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ یہ عرق شربت سیب ۲ تولہ یا شربت انار ۲ تولہ یا مصری ڈالکر استعمال کریں۔	فی بوتل عہ ر
۳۹۴	عرق گذر سادہ	خواص تفریح پیدا کرتا ہے دلکو قوت دیتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ مصری ۲ تولہ کے ساتھ +	فی بوتل ۴ر
۳۹۵	عرق گذر عنبری بنسخہ کلاں	خواص قلب اور دماغ اور باہ کو قوت دیتا ہے تفریح بخشتا اور چہرہ پر سرخی نمودار کرتا ہے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۵ تولہ یہ عرق نبات سفید ایک تولہ ملاکر استعمال کریں +	فی بوتل ۶ر
۳۹۶	عرق [illegible]	خواص دل و دماغ اور معدہ کو قوت بخشتا ہے خفقان حار و جگر و طحال کے لئے مفید ہے غشی اور بیہوشی کو دور کرتا ہے۔ فساد ہضم کی جلد اصلاح کرتا ہے اور تشنگی کو زائل کرتا ہے + ترکیب استعمال ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ عرق مناسب ادویہ کیساتھ یا صرف عرق استعمال کیا جائے۔	قسم اول ۱۴ر قسم دوم ۸ر
۳۹۷	عرق ماء الجبن	خواص سوداوی امراض میں نہایت مفید ہے۔ اور مصفی خون بھی ہے۔ تفریح لاتا۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ ترکیب استعمال ۱۰ تولہ عرق میں ۲ تولہ شربت عناب ملاکر صبح اور سہ پہر کو استعمال کیا جائے +	فی بوتل ۱۰ر

عرق ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۳۹۸ دو آتشہ

خواص زندگی جیسی پیاری اور عزیز ہے وہ ظاہر ہے لیکن تندرستی ایک ایسی نعمت ہے کہ بغیر اسکے زندگی بے لطف اور بیکار ہے یہ امر مسلم ہے کہ ماء اللحم نہایت مقوی چیز ہے دل اور دماغ و معدہ اور تمام اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچاتا قوت باہ کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا بدن میں چستی اور توانائی پیدا کرنا۔ غذا کو جلد ہضم کرنا گئی ہوئی طاقت میں از سر نو جان ڈالنا۔ رنگ نکھارنا اسکی خاصیتیں ہیں مگر ہمارا ماء اللحم خصوصیت کیساتھ پیروں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہے اسلئے کہ یہ نہایت نادر اور بیش قیمت اور فرحت بخش اجزاء سے باہتمام خاص تیار کیا جاتا ہے اسکا نسخہ بھی کتابی اور معمولی نہیں ہے اس کا استعمال فرماکر خدا کی قدرت کا مشاہدہ کیجئے۔ فائدہ تو تین ہی دن میں معلوم ہوتا ہے مگر معتد بہ فائدہ ایک چلہ میں ہوتا ہے قیمت بھی بلحاظ ہمدردی بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ اصلی ماء اللحم صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے ملسکتا ہے (نمونہ کی شیشی ایکروپیہ چار آنہ) فی بوتل پانچروپیہ (صہ ر) +

ترکیب استعمال، ۵ تولہ عرق ایکتولہ مصری اور پاؤ بھر دودھ ڈالکر استعمال کیا جائے اور بغیر دودھ کے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

تفصیلات کے لئے رسالہ "ہمدرد شباب" طلب فرمائیے +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۳۹۹	عرق ماء اللحم سادہ	**خواص** تمام جسمانی قوتوں کو ترقی دیتا ہے علی الخصوص باہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ اور ارواح کو قوت بخشتا ہے اور غذا کو جلد جزو بدن بناتا ہے، معدے اور جگر کے لئے بہت مفید ہے + **ترکیب استعمال:** ۵ تولہ یہ عرق شربت انار شیریں ۲ تولہ یا نبات سفید ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔	فی بوتل ۸/
۴۰۰	عرق ماء اللحم عنبری [illegible]	**خواص** دل و دماغ و جگر و تمام اعضاء کو قوت دیتا ہے اور اپنا فرح انگیز اثر محسوس کرا دیتا ہے قوت باہ کو تقویت دیتا ہے۔ اعضائے رئیسہ اور ارواح اور تمام قوتوں کے ترقی دینے کے لئے اسکی ترکیب خاص رعایت رکھی گئی ہے نیز دوا اثر بہایت لطیف اور نفیس چیز ہے۔ **ترکیب استعمال:** ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ ماء اللحم صبح کو لبوب کبیر ۵ ماشہ یا دوا المسک جواہر والی ۵ ماشہ، شربت انار شیریں ۲ تولہ کے ہمراہ یا صرف عرق استعمال کریں +	فی بوتل ۱۲/ دوآتشہ للعہ/ چار روپے
۴۰۱	عرق ماء اللحم مکو کاسنی والا	**خواص** جسم کو قوت دیتا ہے اورام کو تحلیل کرتا ہے اور معدہ و جگر کی اصلاح کرتا ہے نہایت عجیب اثر رکھتا ہے۔ **ترکیب استعمال:** دس تولہ یہ عرق شربت دینار ۲ تولہ شامل کرکے پلائیں +	فی بوتل ۱۰/
۴۰۲	عرق عشبہ مصفی خون	**خواص** امراض سوداوی پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے اور چہرہ کو خوش رنگ بناتا ہے آتشک و سوزاک میں مفید ہے۔ **ترکیب استعمال:** ۱۲ تولہ یہ عرق شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کریں گرم و بادی اشیا سے پرہیز +	فی بوتل ۴/
۴۰۳	عرق مطبوخ ہفت روزہ	**خواص** امراض سوداوی پھنسیوں۔ فساد خون وجع المفاصل اور آتشک میں نہایت مفید ہے سوداوی مادہ کو عمق بدن (جسم کی گہرائیوں) سے نکالتا اور خارج کرتا ہے اور بدن کو کندن بنا دیتا ہے نہایت مفید اور مجرب ہے بمشورہ طبیب استعمال کرنا چاہیئے۔ **ترکیب استعمال:** ایک بوتل میں ۷ خوراکیں ہوتی ہیں صبح کو ایک خوراک پی لینی چاہیئے اس سے دست آتے ہیں ہر دست کے بعد عرق بادیان عرق مکوہ تھوڑا تھوڑا نیم گرم پیتے رہیں۔ تیسرے پہر کو مونگ کی کھچڑی کھائیں اسیطرح سات دن برابر پیتے رہیں روٹی اور گوشت نہ کھائیں یخنی و شوربا پی سکتے ہیں اگر پیچش ہو جائے (جو سب کو نہیں ہوتی کسی کسی کو ہو جاتی ہے) تو جب تک اس کو آرام نہو اس عرق کا استعمال ترک رکھیں اور پیچش کے لئے یہ نسخہ استعمال کریں۔ **نسخہ:** لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ، شیرہ بادیان ۵ ماشہ پانی میں نکالکر رب بہی ۲ تولہ ملاکر اسپغول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پی لیں۔ جب پیچش جاتی رہے باقی خوراکیں اسکی استعمال کریں۔ **نوٹ:** یہ عرق چونکہ جلد خراب ہو جاتا ہے اور دس بارہ یوم سے زیادہ قابل استعمال حالت میں نہیں رہ سکتا اسلئے بیرونجات میں اس کو محفوظ حالت میں بھیجنا دشوار ہے لہٰذا خشک ادویہ بھیجی جاتی ہیں عرق نہیں بھیجا جاتا تاکہ عرق خود تیار کرکے تازہ بتازہ استعمال کیا جائے اس کے بنانے کی ترکیب بھی نہایت آسان ہے۔ **ترکیب تیاری عرق مطبوخ۔** عرق مطبوخ کی خشک ادویہ کو رات کو تین سیر پانی میں بھگوئیں صبح کو اس قدر جوش دیں کہ پانی تین پاؤ رہ جائے اسوقت چھان کر بوتل میں بھر لیا جائے اور حسب ترکیب مندرجہ بالا استعمال کریں۔	فی بوتل آٹھ آنے (۸/) خشک ادویہ برائے ایک بوتل چھ آنے (۶/)
۴۰۴	عرق مکوہ	**خواص** امراض جگر کے لئے مفید ہے حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت بزوری ۲ تولہ۔	فی بوتل ۰۲/
۴۰۵	عرق منڈی	**خواص** خون کو صاف کرتا ہے تفریح پیدا کرتا ہے بینائی کو قوت دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۰ تولہ ہمراہ شربت عناب ۲ تولہ	فی بوتل ۰۲/
۴۰۶	عرق بہار	**خواص** گھبراہٹ اور گرمی کی شدت میں تسکین دیتا ہے پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ۸ تولہ ہمراہ شربت نارنج ۳ تولہ +	فی بوتل ۳/
۴۰۷	عرق نانخواہ	**خواص** امراض باردہ استسقاء سوء القنیہ کو جو برودت جگر سے ہو دور کرتا ہے۔ مزاج کی تعدیل کرتا۔ پیٹ بڑھنے کو روکتا ہے نفخ شکم۔ ضعف ہضم اور معدے کے درد کو کھوتا ہے۔ معدے و امعاء کے ریاحی درد کے لئے مفید ہے۔ **ترکیب استعمال:** ۵ تولہ سے ۸ تولہ تک یہ عرق مناسب بدرقہ کے ساتھ ضرورت کے مطابق دیں +	فی بوتل ۸/

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل ۳؍	**خواص** دل اور دماغ کو قوت دیتا ہے اور حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ شربت نیلوفر ۲ تولہ	عرق نیلوفر	۴۰۸

عرق شہ زور ۴۰۹ رجسٹرڈ

یہ نام دیکھ کر آپ کو تعجب ہوگا لیکن اسکے استعمال کے بعد اس سے ہزار درجہ بڑھ کر تعجب ہوگا۔ یہ عرق معمولی عرق نہیں ہے اور نہ اس کا نسخہ کتابی نسخہ ہے اسکے پینے والیکو اگر شہ زور کہا جائے تو بجا ہے زائل شدہ قوت کا اعادہ۔ غلط کاریوں سے جو نقصانات پیدا ہوتے ہیں ان کا ازالہ اعضاء رئیسہ کی تقویت۔ بیکار اور کمزور اعصاب میں توانائی۔ ارواح اور تمام قوتوں کی ترقی۔ بدن میں چستی اور طبیعت میں فرحت چہرہ پر رونق رنگت میں نکھار پیدا کرنا اس کا خاص اثر ہے نیز اعلیٰ درجہ کا ممسک بھی ہے۔ یہ عرق زود اثر اور جلد جزو بدن ہونے والی دوا ہے۔ دو تین ہی دن میں اپنا جادو بھرا اثر دکھاتا ہے۔ نہایت بیش قیمت اور نادر الوجود اجزا سے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ + ترکیب استعمال چار تولہ عرق میں ایک تولہ مصری ملا کر استعمال کریں اور ایک گھنٹہ بعد پاؤ بھر دودھ پی لیں۔

نوٹ:۔ جریان کے مریض کو اس کا استعمال مناسب نہیں ہے +

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل ۱۲؍	**خواص** سوداویت و یبوست یعنی خشکی جسم کو رفع کرتا ہے اور اعلیٰ درجہ کا مصفی خون اور مسکن حرارت ہے اور نہایت مفرح و مقوی قلب ہے۔ خارش وغیرہ کو رفع کرتا ہے جسم کو صاف اور ستھرا بنا دیتا ہے عجیب پُر تاثیر چیز ہے جس کی خوبی آزمائش پر موقوف ہے + **ترکیب استعمال** ۵ تولہ سے ۷ تولہ تک یہ عرق شربت عناب ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔	عرق مصفی اعلیٰ درجہ والا	۴۱۰
فی شیشی آٹھ خوراک ۶؍	**خواص** یہ عرق بدہضمی، درد شکم، ہیضہ اور وبائی مرضوں میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے اور اس بخار کو جو معدہ کی خرابی اور فساد غذا سے ہو بہت جلد دفع کرتا ہے۔ نہایت عمدہ چیز ہے + **ترکیب استعمال** ایک تولہ یہ عرق پانچ تولہ پانی میں ملا کر استعمال کیا جائے +	عرق ہاضم	۴۱۱
فی بوتل ۸؍	**خواص** ہر قسم کی حرارت کو تسکین دیتا ہے تپ دق اور سوداوی امراض میں مفید ہے۔ دل کو قوت دیتا ہے جسم کی خشکی دور کرتا ہے خون کو صاف کر کے چہرہ کا رنگ نکھارتا ہے، جاڑے گرمی دونوں موسموں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ **ترکیب استعمال** ۱۰ تولہ عرق میں شربت نیلوفر ۲ تولہ ملائیں اور مفرح ۵ ماشہ کے ساتھ استعمال کریں +	عرق شیر مرکب	۴۱۲

عرق سوزاک ۴۱۳

نئے اور پرانے سوزاک کے لئے یہ آزمائی ہوئی اور بھروسہ کی دوا ہے پیشاب کی تکلیف خون اور پیپ کا آنا اور زخم اور تمام شکایتیں دور ہو کر تین دن میں آرام ہو جاتا ہے۔ نہایت مفید اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال:۔ ایک خوراک صبح کو، دوسری دوپہر کو ۱۲ بجے، تیسرے شام کو ۶ بجے پی لیجائے۔ دوران استعمال میں شیرینی سے قطعی پرہیز کیا جائے سوزاک اگر پرانا ہو تو اندیشہ ہے کہ پھر شروع نہ ہو جائے لہذا بہتر ہے کہ عرق سوزاک کی ایک اور شیشی استعمال کیجائے۔ انشاء اللہ مرض کا اعادہ نہ ہوگا

قیمت:۔ فی شیشی جس میں ۹ خوراکیں ہیں دو روپے چار آنے (عہ)

قیمت	خواص اور ترکیب استعمال	نام دوا	نمبر دوا
فی بوتل [illegible]	**خواص** دق نہایت خوفناک اور سخت مرض ہے مریض کی جان لیکر پیچھا چھوڑتا ہے جب یہ بیماری مریض پر پورا قبضہ کرلے تو آرام ہونا مشکل ہو جاتا ہے اسلئے بہت جلد ایسے مریض کی خبرگیری کرنی چاہیئے مرض کے ترقی کرنے سے قبل اس کا کارگر علاج کرنا چاہیئے **عرق ہرا بھرا** جو نہایت محنت اور جستجو سے تیار کیا ہے خدا کے فضل و کرم سے دق کے مریض کو سرسبز اور شاداب بنا دیتا ہے مسکن حرارت ہے جگر اور پھیپھڑوں کو قوت پہنچاتا ہے، **ترکیب استعمال** ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک یہ عرق شربت اعجاز یا شربت بنفشہ ۲ تولہ یا اور مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ لال مرچ اور ترشی سے پرہیز +	عرق ہرا بھرا	۴۱۴

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
		غ	
۴۱۶	غازہ حسن افزا	**خواص** چہرہ پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازہ حسن افزا استعمال کیجئے چہرہ کی جھائیاں، داغ مہاسہ کو دور کرتا ہے اور چہرے کے رنگ کو صاف اور شفاف بنا دیتا ہے۔ جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ **ترکیب استعمال** رات کو چھ ماشہ یہ غازہ قدرے پانی میں نیم گرم کر کے چہرہ پر مالش کریں صبح منہ دھو ڈالیں	فی ڈبیہ ۱۲ر
		ف	
۴۱۷	فولاد سیال	**خواص** ضعف معدہ و جگر کے لئے خاص چیز ہے۔ بیماری کے بعد جو نقاہت پیدا ہو جاتی ہے اسکو بہت جلد زائل کرتا ہے جسم میں از سر نو تازگی و قوت پیدا کرتا ہے کمی خون اور خرابی خون (انیمیا) وغیرہ امراض میں اسکے فوائد حیرت انگیز ہیں خون کے سرخ دانوں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے اور ان میں سُرخی خون (ہیمو گلوبین) کی مقدار کو زیادہ کرتا ہے + **ترکیب استعمال** کھانا کھانیکے بعد ہر دو وقت پانچ پانچ قطرے قدرے پانی میں ملا کر پینے چاہئیں۔	فیتولہ عہ٭ر دو روپے

ق

قرص سوزاک ۴۱۸

یہ دوا سوزاک کا بہترین معالجہ ہے جلن کو فوراً رفع کر دیتی ہے۔ سوزاک کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے، نئے سوزاک کے لئے اکسیر ہے اور پرانے سوزاک کے لئے تریاق +

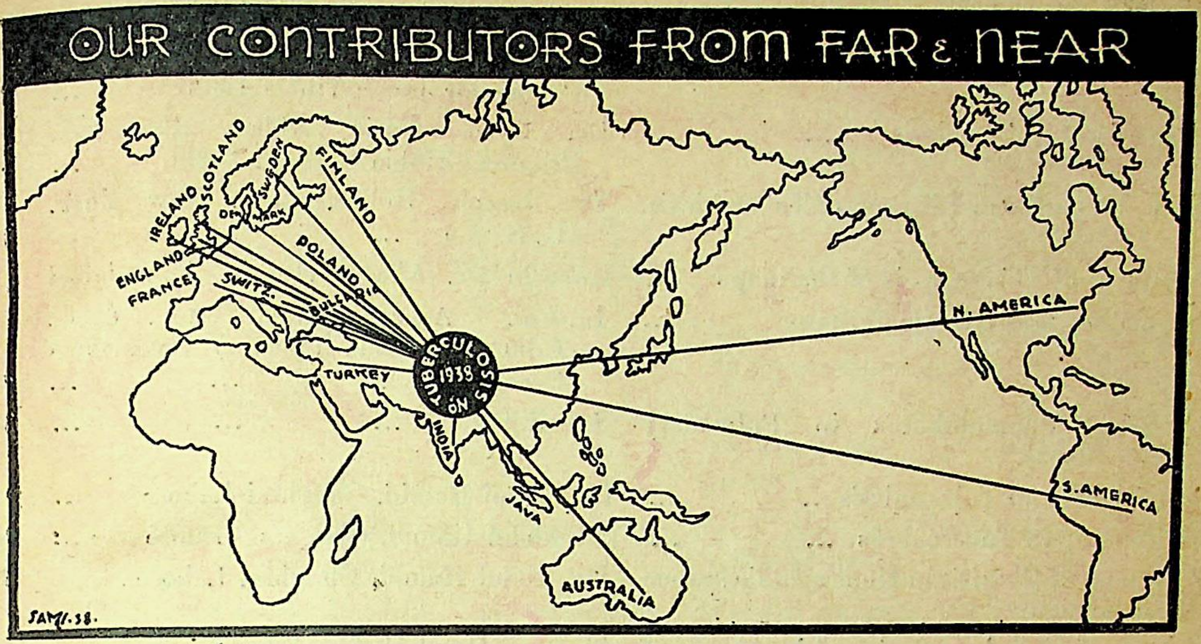
ترکیب استعمال، ۴ قرص شربت بزوری ۲ تولہ کیساتھ۔ اگر دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کیجائے تو زیادہ مناسب ہے قیمت فی شیشی ۱۰ خوراک عہ٭ر

قرص عود رجسٹرڈ ۴۱۹

یہ دوا تبخیر کے لئے بیحد مفید ثابت ہوئی ہے معدہ اور جگر کی زائد حرارت کو اعتدال پر لاتی ہے صفرا کی زیادتی کو رفع کرتی ہے۔ دائمی نزلہ۔ درد سر کی شکایت اِس کے استعمال سے چندروز میں رفع ہو جاتی ہے غذا کے ہضم میں مدد دیتی ہے۔ اختلاج قلب کو نافع ہے مقوی دل و دماغ۔ جگر ہے (ترکیب استعمال) دو دو قرص کھانے کے بعد دونوں وقت پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ گرم۔ ثقیل۔ بادی اشیاء سے پرہیز۔ قیمت فی شیشی اسی قرص دو روپے (عہ٭ر) +

نمبر دوا	نام دوا	خواص اور ترکیب استعمال	قیمت
۴۲۰	قرص ذیابیطس	**خواص** ذیابیطس کو دور کرنے میں یہ قرص مفید ثابت ہوئے ہیں۔ گردہ اور جگر کو قوت دیتے ہیں + **ترکیب استعمال**، ۷ ماشہ یہ قرص شربت انار ۲ تولہ کیساتھ استعمال کرنے چاہئیں گرم و شیریں اشیاء سے پرہیز +	فیتولہ ار
۴۲۱	قرص زرشک	**خواص** تپ محرقہ میں مفید ہیں اور جگر کی بیماریوں میں فائدہ دیتے ہیں معدہ اور آنتوں کو قوت دیتے ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا مناسب بدرقہ کیساتھ استعمال کریں گرم چیزوں سے پرہیز +	فیتولہ ار
۴۲۲	قرص سرطان	**خواص** تپ دِق و سل میں بہت مفید ہیں اور کھانسی کو بھی زائل کرتے ہیں حرارت کو تسکین دیکر مریض میں توانائی پیدا کرتی ہیں **ترکیب استعمال**، ۴ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں یا شربت اعجاز میں ملا کر چاٹیں +	فیتولہ ار
۴۲۳	قرص طباشیر ملین	**خواص** سل اور دق تپ محرقہ میں نہایت مفید ہیں خشک کھانسی کو دور کرتے ہیں پیاس بجھاتے ہیں قبض کشا ہیں **ترکیب استعمال**، ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں۔ بادی و ترشی کا پرہیز۔	فیتولہ ار
۴۲۴	قرص غافث	**خواص** بلغمی اور پرانے بخاروں میں نہایت مفید ہیں۔ جگر کی حرارت کو زائل کرتے ہیں معدہ اور آنتوں کو قوت پہنچاتے ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ۴ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کیساتھ استعمال کریں، بادی و ترشی کا پرہیز۔	فیتولہ ار
۴۲۵	قرص کافور	**خواص** تپ دِق اور تپ محرقہ میں نہایت مفید ہیں۔ دِل کو قوت دیتے ہیں جگر کی حرارت کم کرتے ہیں۔ **ترکیب استعمال**، ۳ ماشہ یہ قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ یا دیگر مناسب ادویہ کے ساتھ استعمال کرنے چاہئیں +	فیتولہ ار

Printed by
THAKUR DAS & SONS, GOVT. PRINTERS
AT THE
DELHI PRINTING WORKS, CHAORI BAZAR, DELHI.



TUBERCULOSIS NUMBER

Vol. 7. OF THE **No 1.**

HAMDARD-I-SEHAT, DELHI

July 1938.

CONTENTS.

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Nnmber because of the nation-wide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.
PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.



EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY
TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی

بانیٔ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

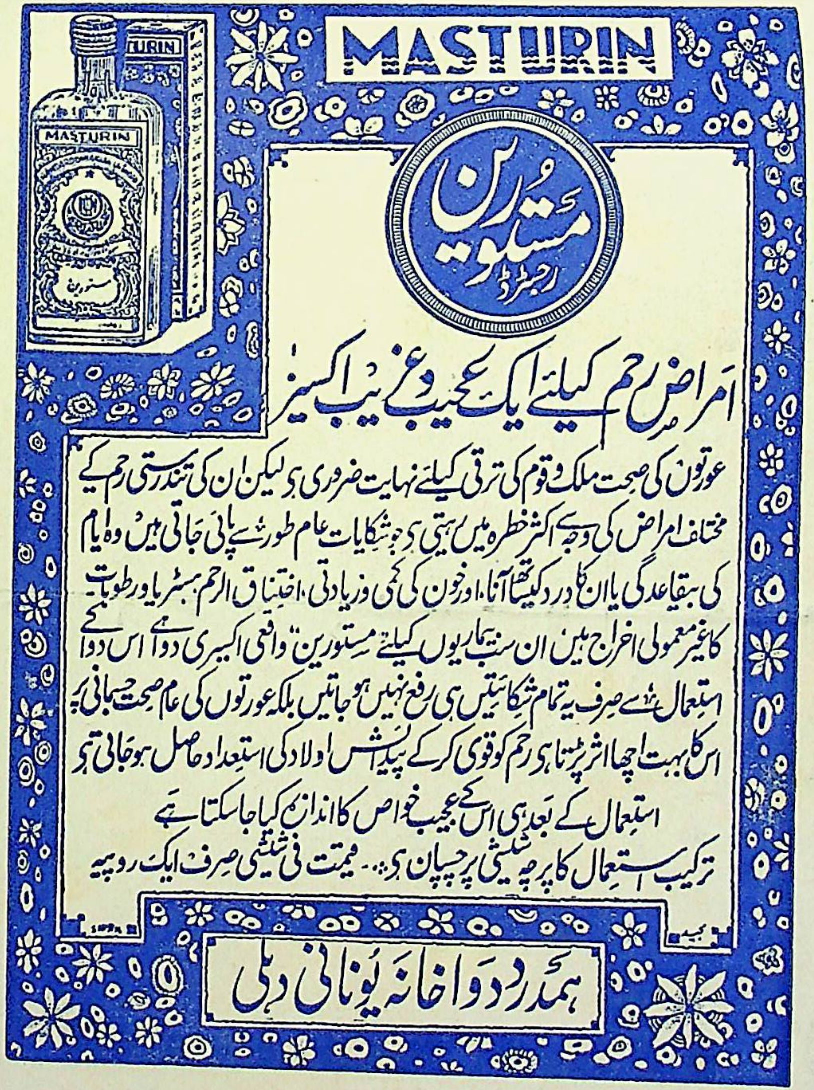
حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

مقامِ اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہٗ یوسف

اگست ۱۹۳۸ء


MASTURIN
مستورین رجسٹرڈ
امراض رحم کیلئے ایک عجیب وغریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک وقوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بے قاعدگی یا ان کا درد کیساتھ آنا، اور خون کی کمی وزیادتی، اختناق الرحم، ہسٹریا و رطوبت
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے "مستورین" واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت جسمانی پر
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جاسکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


HAMDARD-I-HAJIYAN
ہمدردِ حاجیان
حج کے مبارک سفر میں زائرین کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ
اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذراسی غفلت اس سفر کو روحانی
لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور آپ بھی خواہش
ہے کہ بیماریوں سے بے فکر رہیں تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجیے
اس بکس میں متلی، قے، پیچش، قبض، بخار، بدہضمی، نزلہ، زکام، کھانسی، کان کا درد،
حلق کا درد، ڈاڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنے کی دوا غرض
وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آسکتی ہے موجود ہیں
مفصل پرچہ ترکیب و ہدایات بکس کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی بکس صرف دو روپے
دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی رجسٹرڈ

جلد ۷ | اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) حکیم احسن اللہ خاں مرحوم طبیب بہادر شاہ ظفر شاہ دہلی (۲) شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب بمبئی

دستی تصاویر:- پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی (۲) ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب (۳) جناب عبدالحی جمیل علوی صاحب (۴) جناب کوثر صاحب چاندپوری (۵) ڈاکٹر لطافت حسین صاحب (۶) شفاء الملک حکیم دبیر حسن خاں صاحب (۷) حکیم حبیب اللہ صاحب (۸) نربدا پرشاد سری واستوا (۹) حکیم ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب +

قیمت سالانہ ایک روپیہ + ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ + فی پرچہ ڈیڑھ آنہ +

نوٹ خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں + "منیجر"

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر

از جناب پنڈت برج موہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی

"جناب حکیم عبدالحمید صاحب دہلوی نہ معلوم کس مٹی کے بنے ہوتے ہیں کہ انہیں جب سوجھتی ہے کٹھن سے کٹھن۔ اپنے بے نظیر رسالہ ہمدرد صحت کے خاص نمبروں کے لئے وہ موضوع انتخاب کرتے ہیں جس کا نباہ مشکل سے مشکل ہفت خواں پیش کرے۔ اب کے انہوں نے "دق وسل" تجویز کیا اور حق یہ ہے کہ اس اشاعت کو کامیاب کرکے دکھایا۔



ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حکیم صاحب موصوف سائنس اور خاصکر اندمالی سائنس کو ہمدرد صحت کے ذریعہ جس قدر ہر دلعزیز اور عام فہم بنا رہے ہیں اور جس دریا دلی اور فیاضی سے حفظ صحت اور ازالۂ مرض کے دروازے عامۃ الخلایق پر کھول رہے ہیں وہ ایسی بیغرضانہ خدمت ہے جس کا صلہ شافی برحق ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اِس خاص نمبر میں یہی نہیں کہ دق وسل سے متعلق علم طب کے مختلف طریقوں کے معقول نظریئے اور بیش بہا تجربے سلیقہ سے فراہم کردئے ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ ان موذی امراض کی روک تھام اور انسداد کے لئے کیسی اجتماعی کوششیں ہو رہی ہیں اور اس ضمن میں کس ملک میں کیا کچھ ہو چکا ہے۔

یہ اشاعت تین سو صفحات کی ایک کتاب ہے جو ان دونوں امراض الموت سے متعلق وہ واقفیت پیش کرتی ہے جو اب تک ذہن انسانی میں آسکی ہے۔ بارہ آنہ جو اس تین سو صفحوں کی کتاب کی قیمت رکھی گئی جس میں بہت سی تصویریں اور علمی نقشے وغیرہ ہیں۔ یہ قیمت بھی شاید اس نظر سے رکھی کہ سرمۂ مفت نظر کی طرح بے اعتنائی کا شکار نہ ہو۔"



از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

"سل ودق کی اشاعتِ خاص نے دل ودماغ کو روشن کردیا۔ اس اہم علمی وفنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارک باد ہیں۔ دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زریں ہے جس میں جدید وقدیم، عامی وفنی، ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامانِ دلچسپی بلکہ درسِ عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہان طب کے لئے اس میں جدید علمی اور عملی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز وسامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر مدونہ مباحث کے لئے بھی دعوت غور دے رہا ہے۔ پر خلوص اور دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔"

از جناب عبدالحی جمیل علوی۔ ایم۔ اے۔ ممبر برٹش سایئکولاجیکل سوسائٹی (لندن)



"ہمدرد صحت کا "سل ودق" نمبر وصول ہوا۔ یہ نمبر علم وفن کا بہترین خزانہ ہے۔ جس کا مطالعہ ہندوستان کے ہر اس شخص کے لئے فرض سے کم نہیں۔ جو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ کہ یہ موذی مرض لاکھوں گھرانوں کو ہلاکت کے عمیق غار میں گرا رہا ہے۔ ہمدرد صحت کی یہ اشاعت گذشتہ تمام خاص اشاعتوں سے سبقت لے گئی ہے۔ اس اشاعت میں جدید مباحث اور معلومات کا ذخیرہ اس قدر جمع کیا گیا ہے کہ ایسا مفید ترین مواد کسی اور جگہ سے ملنا ناممکنات سے ہے۔ غیر ممالک کے ماہرینِ فن کے بیش قیمت مضامین نے اِس اشاعت خاص کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ آپ نے یہ خاص نمبر مرتب کرکے اردو کی صحافت میں ایک قابل اور مستقل یادگار قائم کردی ہے۔ ایسی یادگار جس کی نظیر زمانہ کئی صدیوں تک پیش نہ کرسکے گا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ یہ نمبران تمام مریضوں کے لئے خضرِ راہ کا کام دے گا۔ جو اس وقت اِس موذی مرض میں مبتلا ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ علم وحکمت کا یہ بے نظیر مجموعہ اُردو زبان میں نہ آج تک شائع ہوا ہے۔ اور نہ ہی آئندہ اس کے شائع ہونے کی امید ہے۔ خلوص قلب کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔"

جناب حکیم ڈاکٹر سید علی کوثر چاند پوری



"ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا۔ آپ کی جدت طراز طبیعت سے میں نے جو توقعات "سل ودق" نمبر کے متعلق قائم کی تھیں وہ سب پوری ہوئیں۔ یہ رسالہ ایک مستقل اور بیش قیمت تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے، جو میری رائے میں نہ صرف اطبا اور ڈاکٹروں کے لئے بلکہ عام پبلک کے لئے بھی بے انتہا مفید اور دلچسپ ہے خصوصاً ان حضرات کو ضرور اسے پڑھنا چاہیئے جو دق وسل کے زخم خوردہ ہیں، تاکہ ان کی یہ جراحت مندمل ہو جائے۔ بیرون ہند سے آپنے جو مضامین حاصل کئے ہیں ان پر جس قدر بھی داد دی جائے کم ہے ہندوستان کے جرائد میں یہ شرف وامتیاز صرف ہمدرد صحت کے لئے مخصوص ہے کہ اس کے خاص نمبر میں بیرون ہند کے مشہور ماہروں کے مضامین ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ تو آپ کی نگاہ تجسس نے ٹرکی کے محکمہ صحت کا جائزہ بھی لے لیا، حیرت ہے کہ آپ "حکیم اور حاجی" ہو کر اتنے بلند پرواز کیونکر ہو گئے۔ کاش دوسرے طبی صحائف بھی آپ کے نقش قدم پر چلیں اور ثابت کر دیں کہ طب یونانی کے مردہ قالب میں اب پھر جان پڑ رہی ہے، میرے خیال میں لیڈی لن لتھ گو کو چاہیئے کہ وہ اپنے دق فنڈ میں سے ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر کو ہندوستان کی ہر زبان میں شائع کرا کر مفت تقسیم فرمائیں اس طرح ان کے نیک مقاصد کو جو وہ انسداد سل ودق کے انجام دے رہی ہیں بہت تقویت پہونچے گی"

از جناب پروفیسر سید عبد القادر صاحب ایم اے

اسلامیہ کالج لاہور

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر موصول ہوا۔ میں آپ کو اس کی ترتیب وتدوین پر مبارک باد دیتا ہوں۔ بلاشبہ تمام کے تمام مضامین بلند پایہ اور دلچسپ ہیں اور نہ صرف ارباب فن بلکہ عام لوگ بھی ان سے کماحقہ مستفید ہو سکتے ہیں اس وقت جبکہ ہندوستان میں یہ موذی مرض بڑی سرعت کیساتھ پھیل رہا ہے۔ اس قسم کے رسائل کا کثرت کے ساتھ شائع ہونا ازبس ضروری ہے اور آپ فی الحقیقت اس اشاعت خاص کے لئے تمام قوم کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپکی سعی مشکور ہوگی اور یہ رسالہ ملک میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔ کاغذ عمدہ اور کتابت وطباعت دیدہ زیب ہیں۔"

از جناب حکیم ڈاکٹر لطافت حسین صاحب راشد میڈیکل آفیسر رہٹی



"سل ودق نمبر" اعلیٰ ایڈیشن کا ملا۔ بروقت رسید اس لئے پیش نہ کر سکا کہ سرکاری کاموں سے فرصت نہ ملی۔ اوقات فرصت رسالہ کے مطالعہ میں صرف ہو گئے۔ آج اس کے مطالعہ سے کسی قدر سیری حاصل ہوئی تو تسوید عریضہ کا موقع ملا۔ رسالہ کیسا ہے اور کیا ہے۔ اس کے بارہ میں صرف اتنا ہی عرض کر سکتا ہوں کہ عنوان کا انتخاب، مضامین کا تنوع۔ ترتیب کا کمال۔ کتابت وطباعت کا تحسن۔ یہ سب چیزیں تو آپ کے ورثہ ہی میں آ چکی ہیں۔ اور توصیف سے بالاتر ہیں۔ رہی پابندئ وقت تو یہ آپ کے حسن انتظام کا نتیجہ ہے اور شروع ہی سے مسلم۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ کی فنی وعلمی خدمات کو سراہنا، آفتاب کو چراغ بتانا ہے۔ آپ کی دلچسپی کے لئے اپنا ایک چشم دید واقعہ ہی عرض کئے دیتا ہوں۔

بھوپال کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا۔ وکلاء فریقین میں سے ایک وکیل صاحب پیروی کے لئے کھڑے ہوتے تو انہوں نے عدالت کی تعریف میں تمام مدحیہ جملے۔ فقرے اور الفاظ ختم کر ڈالے۔ اس کے بعد نفس مقدمہ پر اظہار خیال فرمایا۔ جب دوسرے وکیل کی باری آئی تو انہوں نے عدالت کے سامنے کھڑے ہو کر بڑے ادب سے فرمایا کہ "حضور والا۔ میرے معزز وقابل وکیل صاحب نے تعریف وتوصیف کے تقریباً تمام الفاظ ختم فرما دئے ہیں۔ ڈکشنری میں اب ایسا کوئی لفظ مجھے یاد نہیں آتا کہ جو اچھوتا ہونے کے ساتھ ساتھ حضور والا کی شان میں ادا کر سکوں۔ بدرجہ مجبوری اب صرف یہی عرض کر دینا کافی معلوم ہوتا ہے کہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر"۔ اس کے بعد عدالت میں جو کچھ ہوا وہ ہم سے غیر متعلق ہے۔

اس واقعہ کے بیان کرنے سے میرا جو مقصد ہے وہ غالباً جناب سمجھ گئے ہوں گے۔ ایک نہیں۔ دو نہیں بلکہ آپکے انتخاب سے اب تک جتنے بھی نمبر شائع ہو چکے ہیں وہ سب ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہی نکلے۔ اہل علم تو رہے ایک طرف معمولی قسم کے لوگ بھی تعریفوں کے پل باندھتے ہی نظر آتے۔ اور اتنی تعریفیں کر ڈالیں کہ تعریفی الفاظ کا ذخیرہ بالکل ہی ختم ہو چکا۔ اور اب آپ کا یہ دیرینہ نیاز مند انتہائی جد وجہد اور کافی غور ومطالعہ کے بعد بھی "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کہہ دینے پر مجبور نظر آتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہماری لی ہمدردیاں لفظی دنیا سے متجاوز نہ ہو سکیں۔ اور ہماری ذات سے ہمدرد صحت کو مالی فائدہ کچھ بھی نہ پہونچ سکا۔ مگر بھائی صاحب۔ اس زمانہ میں یہی غنیمت جانیئے۔ کیونکہ عملی طور پر کسی قومی یا علمی کارکن کی حوصلہ افزائی اور قدر دانی کر دینا ہمارے ملک میں اتنا ہی جرم ہے جتنا کہ ولایت میں بیوی کے رات بھر گھر سے غائب رہنے پر شوہر کی باز پرس۔

اور چونکہ میں نیم گرگ باران دیدہ" ہو چلا ہوں اس لئے میری تو یہی دعا ہے کہ وہ منحوس دن خدا کبھی نہ لائے کہ جب آپ کی اور آپ کے گراں قدر علمی وفنی کارناموں کی ہندوستان میں صحیح طور پر قدر وقیمت معلوم کی جا سکے۔ آپ خفا نہ ہو جیئے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ہمارے ملک وقوم کی یہ عادت دیرینہ اور نہایت مستحکم ہے کہ وہ "قدر نعمت بعد زوال" پر عامل رہتے ہوئے ممدوح کی عدم موجودگی میں اسکی مدح سرائی یا با الفاظ دیگر کوئیں میں ڈال دینے کے بعد یوسف گم گشتہ کی تلاش کرتی ہے آپ کو تو معلوم ہوگا کہ جب تک سر اقبال مرحوم زندہ رہے کس نے ان کو پہچانا۔ حکیم اجمل خاں رحمۃ اللہ کو ان کی زندگی میں کس نے سمجھا مولانا محمد علی مرحوم کو کس نے ان کی حیات میں اشرفیوں میں تولا۔ لیکن آج جب کہ ہندوستان کے یہ نیر تاباں غروب ہو گئے تو ہر آنکھ اشکبار ہے۔ ہر دل اندوہ گیں ہے۔ کہیں ان کی مرثیہ خوانی ہو رہی ہے اور کسی جا ان کی یادگاریں قائم کرنے کی تجاویز زیر غور ہیں ان کو بھی چھوڑیئے۔ اب اخبارات کو دیکھئے۔ کامریڈ۔ ہمدرد۔ الہلال۔ کیا معمولی پرچے تھے۔ کیا انہوں نے ہندوستانی سیاست کی بساط نہیں پلٹ دی تھی۔ کیا انہوں نے اسلامی دنیا کے زمین وآسمان نہیں بدل ڈالے تھے۔ مگر آپ ہی بتایئے کہ دور حیات وقیام میں ان کو کس نے منہ لگایا؟ کن کن ہستیوں نے ان کو مشعل راہ سمجھا؟ کن کن افراد نے ان کو سراہا؟ مگر آج جبکہ وہ کتم عدم میں روپوش ہو چکے۔ ہر شخص ان کی یاد وفراق میں گھلا جا رہا ہے۔ جگہ جگہ ان کے ذکر خیر ہو رہے ہیں۔ گھر گھر ان کی اعلیٰ خدمات کا اعتراف ہو رہا ہے۔ ہر ہر کتب خانہ میں ان کے پرانے فائل تلاش کئے جا رہے ہیں۔ ایک ایک پرچہ کی دس دس گنی قیمت دی جا رہی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اور کس ذہنیت کے ماتحت کیا جا رہا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ ہندوستان کی بدنصیبی اور اہل ہند کی وہی پرانی غلامانہ ذہنیت اس کا موجب ہے جس نے اس دور حریت وآزادی میں بھی امن وسکون کے فرشتوں کو ہندوستان میں داخلہ کی اجازت نہیں دی۔ بہر حال یہ ایک داستان ہے جو ہمیشہ سے دہرائی جا رہی ہے۔ اور ہمیشہ دہرائی جائے گی۔ مجھے اب موقع دیجئے کہ میں آپ کی سعی مشکور پر ہدیۂ مبارک باد پیش کروں۔ اور عزت افزائی کا شکریہ ادا کر سکوں۔

واقعہ یہ ہے کہ "دق وسل" کی خشک دہیبناک وادی کو شاداب وجاذب نظر بنانا آپ ہی کے بوتہ کی بات تھی۔ خدانے آپ کو فراخ حوصلہ، درد مند اور جذبۂ خدمت فن سے معمور دل دیا ہے اسلئے آپ وہ سب کچھ کر گذرتے ہیں جو دوسروں کے لئے ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔ آپکی اسی طلب صادق کا نتیجہ ہے کہ آج ہمدرد صحت ہندوستان سے بیرون ہند تک کافی شہرت ومقبولیت کا واحد اجارہ دار بنگیا ہے۔ اور یہاں وہاں ہر جگہ کے ممتاز اہل علم وفن اپنی بیغرض نوازشوں سے اسکو نوازتے رہتے ہیں۔ اللہ رب العزت آپ کو اور ہمدرد صحت کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ اور اسکی روز افزوں ترقیوں کو نظر بد سے بچائے کہ یہ ترقیاں یونانی طب کے روشن مستقبل کا پتہ دیرہی ہیں + آپنے اس علمی مجلس سے میری غیر متوقع غیر حاضری پر اظہار تاسف فرمایا ہے میں اسپر دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ سے زیادہ مجھے قلق وملال ہے۔ مگر میری مجبوریاں بھی جناب کے علم میں آچکی ہیں +

الامراض و العلاج

دِق الاطفال یا سُوکھا

از جناب حکیم علی کوثر صاحب چاندپوری سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج بھوپال

ہندوستان میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے اور بیشمار بچے اس میں مبتلا ہو کر مرجاتے ہیں. کم عمر بچوں میں اس کا حملہ نہایت خطرناک اور مہلک ثابت ہوتا ہے، ہندوستان کے بعض ایسے حصوں میں جہاں افلاس، غربت، اور جہالت کی تاریکی زیادہ ہے، اور ان وجوہ سے بچوں کی غذا، صفائی اور ان کے رکھ رکھاؤ کا معقول بندوبست نہیں ہو سکتا، ان میں سوکھے کی بیماری بلا مبالغہ ۲۵ فیصدی سے زائد بچوں کو ہو جاتی ہے بعض خاندانوں میں تمام بچے اس نامراد مرض میں مبتلا ہو کر راہئی عدم ہو جاتے ہیں اور گھر ہمیشہ بے چراغ ہی رہتا ہے. اکثر عورتوں میں کچھ ایسی جسمانی بیماریاں موجود ہوتی ہیں جن سے جنین پر بھی خراب اثر پڑتا ہے، اور انکی اولاد زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہتی، پیدا ہوتے ہی طرح طرح کی بیماریاں ان کو گھیر لیتی ہیں جن میں سب سے زیادہ عام اور مشہور یہی "دق الاطفال" ہے +

تعریف دق کے لغوی معنے لاغری اور کمزوری کے ہیں، بچے اس میں مبتلا ہو کر بتدریج سوکھتے جاتے ہیں، آخر میں وہ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچ رہ جاتے ہیں، منہ بندر کے بچے کی طرح ہو جاتا ہے، کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں، اسی بنا پر "دق الاطفال" سے موسوم کیا گیا ہے، عام لوگ سوکھا اور مسان کہتے ہیں، یہ الفاظ بھی دق ہی کے مترادف ہیں +

طب قدیم میں اس مرض کا کہیں مستقل تذکرہ نہیں ہے، اس لئے بعض حضرات کو یہ گمان ہو جاتا ہے کہ اطبائے قدیم اس مرض سے ناواقف تھے، حالانکہ اول تو خود مرض دق ہی ایک مستقل بیماری ہے جس کا نہایت بسیط تذکرہ کتب طب میں پایا جاتا ہے اور چونکہ یہ شکایت کسی خاص عمر اور سن کے لئے مخصوص نہیں، اس لئے "دق الاطفال" بھی اس سے جدا نہیں ہو سکتی، آخر وہ بھی تو دق ہی ہے جو بچوں کو عارض ہو کر انہیں خشک اور لاغر کر دیتی ہے، جس طرح بچوں کے نمونیا کو عوام ڈبہ یا پسلی چلنا کہتے ہیں، اسی طرح بچوں کی دق کو "دق الاطفال" یا سوکھا سے نامزد کرتے ہیں. اس کے علاوہ ایک اور مرض ہے جس کو عطاش کہتے ہیں، اس میں بخار، پیاس اور دستوں کی شدت سے بچہ نڈھال اور لاغر ہو جاتا ہے تالو بیٹھ جاتا ہے جس قدر یہ بیماری مزمن ہوتی جاتی ہے لاغری اور نقاہت بڑھتی جاتی ہے اور یہی "دق الاطفال" کی صورت اختیار کر لیتی ہے. لیکن بالآخر عطاش کو "دق الاطفال" نہیں کہا جا سکتا، البتہ اس کا سبب کہا جا سکتا ہے جس طرح بڑے آدمیوں کی دق کے مختلف اسباب ہوتے ہیں.

دق الہرم یا دق الشیخوخت کا ذکر بھی قدیم کتابوں میں موجود ہے، اسمیں مزاج پر خشکی اور سردی غالب آجاتی ہے، اور مریض کا مزاج بوڑھوں کا سا ہو جاتا ہے، جلد پر جھریاں پڑ جاتی ہیں، یہ سب علامات "دق الاطفال" میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر دق شیخوخت میں بخار نہیں ہوتا تاہم یہ بتایا گیا ہے کہ شاذ و نادر بچوں کو بھی دق شیخوخت ہو جاتی ہے +

جدید نقطۂ نظر سے "دق الاطفال" جس میں دستوں کی شکایت بھی ہوتی ہے پیٹ کی سل (Abdominal Tuberculosis) یا آنتوں کی سل (Intestinal Tuberculosis) میں داخل ہے، جس مادۂ سل آنتوں میں سرایت کر جانے سے ان میں زخم پڑ جاتے ہیں یا خراش ہو جاتی ہے اور دست آنے لگتے ہیں، چنانچہ بچے کو دست آتے ہوں، پیٹ پھولا ہوا ہو اور اسکے غدد جاذبہ بڑھے ہوئے ہوں، وہ برابر دبلا ہوتا جاتا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ سل بطنی یعنے دق الاطفال میں مبتلا ہے، اس قسم کے اسہال کا یونانی اطبا نے نہایت شرح و بسط سے تذکرہ کیا ہے، آنتوں میں پھنسیاں پیدا ہو جانے سے جو دست آتے ہیں ان کا بیان بھی یونانی طب میں موجود ہے، بلکہ بقراط نے آج سے دو ہزار سال قبل یہ بھی بتا دیا تھا کہ جب سل کے مریض کو دست آنے لگتے ہیں تو اس کا بچنا ناممکن ہو جاتا ہے اس قسم کے اسہال کو ذوبانی سے موسوم کیا گیا ہے، اور آج بھی بقراط کی بیان کی ہوئی اس حقیقت کا ابطال نہیں کیا جا سکتا +

جرمنی کا مشہور و معروف ڈاکٹر کاخ جس نے ۱۸۸۲ء میں جرثومۂ سل کو دریافت کر کے دنیائے طب میں لازوال شہرت حاصل کر لی ہے لکھتا ہے کہ سل بقری کے جراثیم انسان کے جسم میں داخل ہو کر سل بطنی کا باعث ہوتے ہیں اس قسم کی سل میں میسنٹرک گلینڈ یعنے غدد ماساریقی

پر مرض کا اثر ہوتا ہے، جو بچے پرانے دستوں میں مبتلا ہوتے ہیں، اور انکے پیٹ میں نفخ اور تناؤ رہتا ہے خفیف بخار بھی ہوتا ہے، نیز وہ لاغر ہو جاتے ہیں اور اکثر سل بطنی کا شکار ہوتے ہیں +

ڈاکٹر کارخ نے سل بطنی کی جو کیفیت بیان کی ہے اس کو سدہ ماساریقا سے بہت مشابہت ہے جسکی تصریح طب قدیم کی کتابوں میں "اسہال اطفال" کی بحث میں موجود ہے، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غذا کی خرابی اور بے اعتدالی سے بچوں کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ جب ماساریقا میں سدہ پڑ جاتا ہے تو غذا معدے سے جگر میں جذب نہیں ہو سکتی، کیونکہ غذا ان ہی باریک رگوں کے ذریعہ منجذب ہوتی ہے، جب یہ بند ہو جاتی ہیں تو اور کوئی ذریعہ انجذاب غذا کا باقی نہیں رہتا، لہذا وہ غذا جس کو جگر میں پہونچکر جزو بدن ہونا چاہئے تھا، آنتوں میں چلی جاتی ہے اور وہاں سے دستوں کی صورت میں دفع ہو جاتی ہے جسم باقاعدہ غذا نہ پہونچنے سے لازمی طور پر سوکھتا جاتا ہے، پیٹ کا پھولنا بھی سدۂ ماساریقا میں ضروری ہے، رہا بخار تو اس میں شک نہیں کہ ابتداءً نہیں ہوتا، مگر عفونت پیدا ہو جانے پر ضرور ہو جاتا ہے، مرض کی شدت اور مریض کی لاغری کی رفتار کا انحصار سدے کے کامل اور ناقص ہونے پر ہے، ایسی صورت میں دستوں کا رنگ بالعموم کیلوسی ہوتا ہے۔ گو یہ بھی ناممکن ہے کہ غذا ماساریقا تک پہونچکر واپس آئے، اس حالت میں دستوں کا رنگ سبز یا سبزی مائل ہوگا، دق الاطفال میں دستوں کا رنگ بدلتا رہتا ہے۔ ان تمام امور پر نظر ڈالتے ہوئے ہم آسانی کیساتھ "دق الاطفال" کو سدۂ ماساریقا خیال کر سکتے ہیں، ورنہ اس کا نتیجہ تو ضرور ہی سمجھا جا سکتا ہے، نتیجہ کے طور پر جو عوارض بعد کو رونما ہو جاتے ہیں، مثلاً دستوں کی زیادتی سے آنتوں میں خراش، سوزش یا زخم وہ بھی جداگانہ اور مستقل بیماریاں ہیں اور ان سب کی تفصیلات سے طب قدیم کی کتابیں بھری پڑی ہیں بہر حال یہ سمجھنا کہ دق الاطفال کا ذکر اطبائے قدیم نے نہیں کیا، یا وہ اس مرض کی ماہیت، تعریف، اور عوارض سے بے خبر تھے کوتاہ اندیشی پر مبنی ہے +

اسباب

دق الاطفال کے اسباب بہت سے ہیں لیکن سب سے بڑا سبب مسلول گائے کا کچا یا اتنا جوش کیا ہوا دودہ پینا ہے جو جراثیم سوزی کے لئے کافی نہ ہو، کچے دودہ سے نکلے ہوئے مکھن اور کریم کا بھی یہی حال ہے۔ ایسی گائے کا دودہ پینے سے بچوں کی آنتیں اس مرض کو قبول کر لیتی ہیں۔ بچوں کے غدد جاذبہ بہت آسانی سے اس مرض کے جراثیم سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں کو یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے، والدین آتشک یا کسی اور خبیث بیماری میں مبتلا ہوں یا مرض سل ودق کا اثر انکے جسم میں موجود ہو تو ان کی اولاد دق الاطفال کا نشانہ بن جاتی ہے، کمزور بچوں میں قوت مدافعت یعنی مناعت کم ہوتی ہے، اس لئے وہ تو بہت ہی آسانی سے دق کے جراثیم کو قبول کر لیتے ہیں،

اب تک عام طور پر یہ خیال تھا کہ دق کی بیماری موروثی ہے یعنے ماں باپ سے منتقل ہو کر اولاد کو ہو جاتی ہے۔ لیکن تحقیقات جدیدہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ نطفہ میں سل کے جراثیم نہیں پائے جاتے۔ البتہ بیضۂ انثیٰ (اووم) میں کبھی کبھی ان کا وجود پایا جاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باپ کی طرف سے یہ مرض اولاد کو ورثہ میں نہیں ملتا، البتہ ماں کی طرف سے یہ میراث اولاد کو مل سکتی ہے۔ لیکن اطبائے جدید ابھی تک اس امر پر متفق نہیں کہ دق کی بیماری موروثی ہوتی ہے، اور والدین سے اولاد میں نطفہ کے ذریعہ سے اسکے جراثیم منتقل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ مسلول والدین کی اولاد اسکے قبول کرنے کی زیادہ استعداد رکھتی ہے، چنانچہ تجربات اور مشاہدات سے ظاہر ہو چکا ہے کہ اگر کسی کے بائیں پھیپھڑے میں یہ بیماری ہوتی ہے تو اس کی اولاد کے بھی اسی پھیپھڑے میں اس کا اثر ہوتا ہے۔ مگر یہ انکشاف نیا نہیں ہے، اطبائے قدیم ہزار ہا سال قبل اس حقیقت کو وانکشاف کر چکے ہیں کہ ماں باپ کا جو عضو کمزور ہوتا ہے، اکثر وہی اولاد کا بھی ضعیف ہوتا ہے

دق الاطفال کے اسباب میں خاص طور پر مسلول گائے کے دودہ اور مکھن کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے اور یہ بات بھی پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ جانوروں میں گائے کو دق وسل کی بیماری زیادہ ہوتی ہے، چنانچہ انگلستان جیسے ملک میں جہاں یہ نامراد مرض بہ نسبت ہندوستان کے کم ہوتا ہے، یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ دودہ، مکھن اور پنیر فراہم کرنے والے کارخانوں میں پچیس فیصدی گائیں اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں ہندوستان میں دق کے اسباب انگلستان کے مقابلہ میں پائے جاتے ہیں، یہ ایک غریب مفلس اور غیر تعلیمیافتہ ملک ہے، یہاں کے تمام باشندے غذا، لباس، اور صفائی میں وہ اہتمام نہیں کر سکتے جو دوسرے متمدن اور مرفہ الحال ممالک کے باشندے کر سکتے ہیں۔ فاقہ اور بھوک کی وجہ سے ویسے بھی یہاں کے پچھتر فیصدی آبادی ہر وقت دق کے منہ میں رہتی ہے، بھوک اور غذا کی خرابیوں سے انکی قوت مدافعت نہایت کمزور ہوتی ہے اور ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ نہ معلوم کس وقت کسی مریض کے سانس یا بلغم سے دق کے جراثیم انکے جسم میں پہونچ جائیں اور ان کی قوت

مدافعت بغیر لڑے بھڑے ہی ہتھیار ڈال کر اطاعت تسلیم کرلے، پھر جب انسانوں کی یہ کیفیت ہو تو جانوروں کا کیا ذکر ہے۔ یقیناً یہاں مریض گاؤں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔

بعض لوگ دقِ الاطفال کو دق الہرم خیال کرتے ہیں اور اس کا سبب زیادہ تر سرد دواؤں کا استعمال یا سرد اخلاط سے سرد بخارات کا پیدا ہو کر قلب کی طرف چڑھنا اور اُسکے مزاج کو بدل دینا ہے لیکن دق شیخوخت میں بخار نہیں ہوتا اور اس اعتبار سے یہ امر کہ دق الاطفال دق شیخوخت ہی ہے کچھ زیادہ قابلِ التفات نہیں۔

بعض اطباء اس کو عطاش کا نتیجہ خیال کرتے ہیں، بہرحال ان اسباب کے ساتھ ہی جگر، معدہ اور آنتوں کی کوئی خرابی، غذا کا فتور یا نقصان، بچے کا کثیف اور میلا رہنا، تنگ وتاریک نیز نمناک مکانات میں سکونت رکھنا اور بچہ کا عرصہ تک کسی بیماری میں مبتلا رہنا بھی دق الاطفال کا سبب قرار دیا جاسکتا ہے ورنہ ان امور کو اس مرض کے اسباب موئدہ میں تو ضرور ہی داخل کیا جائیگا۔

دق الاطفال کی پیدائش کے اسباب پر نظر ڈالنے کے دوران میں وظائف اعضاء کو کسی طرح نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، آلاتِ ہضم میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہوجانے سے ہضم خراب ہوجاتا ہے اور غذا جزوِ بدن نہیں ہوتی۔

ایکسال سے کم عمر کے بچوں میں دق الاطفال کے اسباب میں خراب اور ناموافق غذا، پُرانی قے جو معدے کی سوزش کا نشان ہو، پُرانے دست جو آنتوں کے ورم کی علامت ہیں، موروثی امراض مثلاً آتشک اور دق کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے، غذا کی خرابی سے معدہ اور آنتوں کی غشائے مخاطی میں ورم اور سوزش کی شکایت ہوجاتی ہے جس کے نتیجہ میں قے اور دست آنے لگتے ہیں لیکن اس صورت میں قے اور دست نہ بھی آئیں تو بھی محض غذا کی خرابی ہی اس مرض میں مبتلا کردینے کے لئے کافی ہے، معدہ اور آنتوں کی اندرونی جھلی میں سوزش ہوجانے پر اگرچہ بچہ کی غذا میں اہتمام سے کام لیا جائے اور زیادہ غذا دی جائے تو بھی وہ بہت کم جزوِ بدن ہوتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کافی غذا ملنے کے باوجود بچہ روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچوں کو غذا بھی اچھی دیجاتی ہے، لیکن پھر بھی وہ دُبلے اور کمزور ہوتے جاتے ہیں ایسی صورت میں انکی لاغری معدہ اور آنتوں کی سوزش کے باعث ہوتی ہے، معدہ اور آنتوں کی غشاء مخاطی میں سوزش پیدا ہوجانے سے بلغمی رطوبات زیادہ رِستی ہیں جو غذا میں شامل ہو کر اس میں تخمیری کیفیت پیدا کر کے اسے خراب کردیتی ہیں، اور اسکے ایسے اجزاء جو نشوونما اور پرورش کے ضامن ہوتے ہیں، کم یا بالکل ضائع ہوجاتے ہیں۔ اس وقت عام طور پر یہ خیال کرلیا جاتا ہے کہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق نہیں آیا۔ اسلئے ماں کا دودھ چھڑا کر گائے کا دودھ شروع کرادیا جاتا ہے لیکن اصل سبب یعنی معدہ اور آنتوں کی سوزش کی موجودگی میں وہ بھی جزوِ بدن نہیں بنتا اور بچہ نحیف و زار ہو کر مرجاتا ہے۔

مرض کُساح یعنے اعوجاج عظام (رکٹس Rickets) بھی دق الاطفال کا سبب بن جاتا ہے، اس کا راز بھی وہی آلاتِ ہضم کی سوزش ہے جس کی وجہ سے ہضم خراب ہوجاتا ہے اور پیٹ پھولا رہتا ہے۔

اسکے علاوہ اور دوسری بیماریاں جو پانچ چھ سال کی عمر میں لاحق ہوسکتی ہیں، تغذیہ جسمانی میں خلل انداز ہو کر سوکھے کا باعث ہوجاتی ہیں ان بیماریوں میں سل ریوی دل کی بیماریاں جو وجع مفاصل کی وجہ سے ہوتی ہیں، نیز ذیابیطس داخل ہیں۔

جس وقت بچہ ماں کا دودھ چھوڑ کر دوسری غذائیں کھانے لگتا ہے تو پیٹ میں مختلف قسم کے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں جو ہضم کو تباہ کر کے بچہ کی کمزوری و لاغری کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات غذا اچھی طرح سے ہضم اور جذب نہ ہونے سے بچہ روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے، دست آتے ہیں اور رات کے وقت خفیف بخار بھی ہوجاتا ہے، پیٹ پھولا اور تنا رہتا ہے، پیٹ کے غدد جاذبہ بڑھ جاتے ہیں جو چھونے اور دبانے سے محسوس ہوسکتے ہیں، بچہ کی جلد پر شکنیں اور جھرّیاں پڑجاتی ہیں، تمام عضلات گھل جاتے ہیں، گوشت کے تحلیل ہوجانے سے ہڈیوں پر صرف چمڑے کا باریک سا غلاف رہ جاتا ہے، چہرہ سوکھ جاتا ہے، منہ پر مردنی چھاجاتی ہے، غذا ہضم نہیں ہوتی دست آتے ہیں۔ لیکن کبھی قبض بھی ہوجاتا ہے زکام کھانسی کی شکایت بھی رہتی ہے، بدن پر پھنسیاں اور پھوڑے نکلتے ہیں سامنے کے دانت چھوٹے اور گرہ دار ہوجاتے ہیں، پھر دانت بوسیدہ ہوجاتے ہیں، اور مسوڑوں میں زخم پڑجاتے ہیں۔

تشخیص اس مرض کی تشخیص زیادہ دشوار نہیں ہے، البتہ شروع میں جب بچہ کی آنتوں وغیرہ میں سوزش ہو کر ایکدم سے دست آنے لگتے ہیں تو اس کا پہچاننا دشوار ہوجاتا ہے کبھی تو دانتوں کے دست سمجھ لئے جاتے ہیں کبھی محض معدے کی خرابی تجویز کیجاتی

ہے۔ جب کم عمر بچوں کو دست آنے شروع ہوں تو انکے پیٹ اور آنتوں کو بہت غور سے دیکھکر غدد جاذبہ کے ورم کو محسوس کرنا چاہیئے، اگر آنتوں میں خراش یا غدد جاذبہ میں ورم پایا جائے، بدہضمی ہو اور بچہ برابر دبلا ہوتا جاتا ہو تو دق الاطفال کا شبہ کرنا چاہیئے، جب مرض ترقی پذیر ہو جاتا ہے تو اس کی تشخیص مشکل نہیں ہوتی۔

انجام بچوں میں یہ مرض اکثر خطرناک اور مہلک ثابت ہوتا ہے تاہم باقاعدہ علاج کیا جائے تو صحت یاب ہو جانا مشکل نہیں ہوتا، لیکن اسی حالت میں آغاز مرض ہی میں علاج کر لیا جائے۔

حفظ ماتقدم بچوں میں پیٹ کی سل یعنے دق الاطفال زیادہ تر مسلول گائے کا دودھ پینے سے ہوا کرتی ہے اسلئے گائے کے دودھ خصوصاً بیمار گائے کے دودھ نیز گائے کے کچّے دودھ سے نکلے ہوئے مکھن سے بچوں کو بالکل بچانا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر یہ دستور ہے کہ بچوں کو ماؤں کا دودھ ہضم اور موافق نہیں، یا ماں کے دودھ کم ہوتا ہے تو انہیں گائے کا دودھ پانی ملا کر دینا شروع کر دیا جاتا ہے، حالانکہ گائے کے دودھ کے نقصانات محض پانی ملا کر دینے سے رفع نہیں ہوا کرتے، اس قسم کا دودھ بچوں کے لئے موزوں نہیں ہے اور ان کو کمزور کر دیتا ہے، گائے کے دودھ میں کیزین (جبن) کی وجہ سے جو پھٹکیاں پڑتی ہیں وہ ماں کے دودھ کے مقابلہ میں زیادہ دیر ہضم اور ثقیل ہوتی ہیں اسی بنا پر جب تک گائے کے دودھ میں کوئی ہضم کرنے والی چیز مثلاً لائم واٹر (چونے کا پانی) وغیرہ نہ ملا لیا جائے بچوں کو اس کا پلانا مناسب نہیں اور یہ خیال بالکل جہالت پر مبنی ہے کہ محض پانی ملا کر پتلا کر لینے سے وہ ہلکا اور بچوں کے لئے قابل ہضم ہو جاتا ہے۔

بچوں کو صاف ستھرے اور ہوادار مکانات میں رکھنا چاہیئے، ماں کے دودھ میں کوئی خرابی ہو تو اسکی فوراً اصلاح کر دینی چاہیئے مسلول عورت یا ماں کا دودھ ہرگز نہ پلانا چاہیئے، ایسی صورت میں کسی اور تندرست عورت یا گائے، بکری اور گدھی کا دودھ اسکی اصلاح کر کے دینا چاہیئے ایسے بچوں کو گدھی کا دودھ بہت مفید ہے۔

گائے کا کچّا دودھ ہرگز نہ دینا چاہیئے، بلکہ اُسے خوب جوش دیکر دینا چاہیئے، مسلول والدین کے بچوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہیئے انکی پرورش اور صحت کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے کھلی اور صاف ہوا میں بچوں کو کھلانا چاہیئے۔ ایسا تنگ لباس جس سے سینہ پر دباؤ پڑتا ہو کبھی نہ پہنانا چاہیئے۔ اگر اس قسم کا بچہ زکام، کھانسی، خاص طور پر کالی کھانسی یا خسرہ میں مبتلا ہو جائے تو نہایت احتیاط سے اس کا علاج کرنا چاہیئے بچہ روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہو تو اس کا باقاعدہ معائنہ کرا کر علاج کرنا چاہیئے، غذا لطیف، مقوی، زود ہضم دینی چاہیئے۔

اُوپر کا دودھ اور اسکی اصلاح حفظ ماتقدم کے سلسلہ میں دودھ اور اسکی اصلاح کو خاص اہمیت حاصل ہے، اوپر کا دودھ بہت زیادہ مفید بھی ہو سکتا ہے، بشرطیکہ بہت زیادہ احتیاط، صفائی اور قاعدہ سے دیا جائے اور سخت مہلک بھی ہو سکتا ہے، جب کہ ان امور کو مدنظر نہ رکھا جائے۔

اکثر اوقات چھوٹے بچوں کو اوپر کا دودھ دینا بہت ضروری ہوتا ہے، خصوصاً ایسی حالت میں جب کہ ماں پر پہلے سے مرض سل کا اثر ہو، یا اور کوئی سوداوی یا متعدی بیماری ہو جس سے بچہ کی صحت پر بُرا اثر پڑنے کا احتمال ہو، یا ماں کے دودھ ہی نہ ہو، لیکن اوپر کا دودھ جہاں بچوں کی جان بچانے کے لئے ضروری ہے وہاں انکو خطرناک بیماریوں میں مبتلا کر دینے کا بھی سبب ہے۔ ذرا سی بے احتیاطی میں بچہ کی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

ویسے تو مختلف قسم کے مصنوعی دودھ بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں، لیکن غریب اور نادار لوگ ان سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے، ان کی لئے سب سے سستا دودھ گائے اور بکری کا ہے، جسے وہ آسانی سے بہت کم خرچ میں حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن جن بچوں کی پرورش کا دارومدار گائے کے دودھ پر ہوتا ہے ان میں سے اکثر سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ انگلستان کی وزارت صحت عامہ نے اعداد و شمار مہیا کر کے اندازہ لگایا ہے کہ بڑے شہروں میں جو دودھ فروخت ہوتا ہے، اس کے ۱۰ فیصدی میں جراثیم سل پائے جاتے ہیں، جب یہ دودھ بچوں کی غذا میں استعمال ہوتا ہے تو وہ آنتوں کی سل کا شکار ہو جاتے ہیں، گائے کے متعلق اب یہ باور کرنے میں کوئی شبہ نہیں رہا کہ وہ آسانی سے سل میں مبتلا ہو جاتی ہیں، ہندوستان کے بازاروں میں جو دودھ بکتا ہے وہ بالکل ناقابل اعتبار ہوتا ہے، بلکہ انگلستان میں بھی جہاں بہت زیادہ نگرانی اور دیکھ بھال کی جاتی ہے قابل اعتبار دودھ کا میسر آنا مشکل ہے۔

گائے کے دودھ کو قابل استعمال بنانے کا صرف ایک طریقہ ہے، جسے جراثیم سوزی (پاسٹیوا ایزیشن) کہتے ہیں۔ اس میں گرمی پہونچا کر

دودھ کے تمام مضر جراثیم کو ہلاک کردیا جاتا ہے لیکن یورپ کے بعض ڈاکٹر اس طریقہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جراثیم آلود دودھ کو مسلسل پینے سے بچوں کے جسم میں مرض سل کا مقابلہ کرنے کی ایک قوت (مناعت) پیدا ہو جاتی ہے جو دودھ کو جراثیم سے پاک کردینے کی حالت میں باقی نہیں رہتی یعنی بچے اس مناعت سے محروم ہو جاتے ہیں جو جراثیم آلودہ دودھ پینے سے قدرتاً ان کے جسم میں مرض سل کے خلاف پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اس کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ دودھ کو پکانے سے جراثیم تو ضرور باقی نہیں رہتے، مگر سل کے جراثیم کا زہر (ٹاکسین) اس میں موجود ہوتا ہے جو یہی کام کرتا ہے اور اسکے استعمال سے مناعت پیدا ہوتی رہتی ہے +

جراثیم سوزی (پاسٹیورائزیشن) میں بعض خرابیاں بھی ہیں، سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ مکھن اور کریم کچے دودھ سے حاصل کیا جاتا ہے پکایا ہوا دودھ اس مقصد کے لئے کارآمد نہیں ہے۔ چنانچہ ان کے استعمال میں آنے سے وہ مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے جسکے لئے یہ طریقہ ایجاد ہوا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ دودھ کو پکانے سے جراثیم پورے طور پر ہلاک نہ ہوں، جراثیم کو ہلاک کرنے کے لئے ایک سو پینتالیس سے ایک سو پچاس درجہ تک کی گرمی مسلسل تیس منٹ تک پہونچانی ضروری ہے اس سے کم گرمی یا کم وقت میں جراثیم ہلاک نہیں ہوسکتے، درجہ حرارت معلوم کرنے کا تھرمامیٹر اور گھڑی دونوں بالکل صحیح ہونی چاہئیں، اگر ان میں ذرا بھی خرابی یا شک ہو تو پھر دودھ کو خوب جوش دے لینا چاہئیے، مگر اس صورت میں اسکے وٹامن (حیاتین) ضائع ہو جاتے ہیں،

ایک اچھی صورت یہ بھی ہے کہ بچوں کو گائے کا دودھ بالکل نہ دیا جائے، اور اس کی جگہ بکری کے دودھ سے انکی پرورش کی جائے جو اس نوع کے خطرات سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ اور جرمن اور فرانس میں متعدد تجربات کے بعد یہ طے کردیا گیا ہے کہ بکری کو سل کی بیماری نہیں ہوتی اور اگر شاذونادر ہوتی بھی ہے تو وہ کسی شمار قطار میں نہیں اور نہ ہونے کے برابر ہے، بہرحال جب تک ماں کا دودھ میسر آسکے اور کوئی دودھ دینا بچوں کی صحت کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ مجبوری کے وقت البتہ گائے کا دودھ دینا لازمی ہو جاتا ہے، مگر گائے کے دودھ کے مقابلہ میں بکری کا دودھ بہتر ہے

عورت اور گائے کے دودھ کا فرق

اجزائے ترکیبی کے لحاظ سے ماں اور گائے کے دودھ میں بہت زیادہ فرق ہے، عورت کے دودھ میں سات فیصدی شکر ہوتی ہے اور گائے کے دودھ میں چار فیصدی، اسکے برعکس گائے کے دودھ میں پانچ فیصدی پنیر کے اجزا ہوتے ہیں اور عورت کے دودھ میں تین فیصدی۔ عورت کے دودھ میں زلال یعنی زیادہ ہوتا ہے، جو بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ نیز اس میں کنیرین (جُبن) بہت کم ہوتا ہے۔ اور جس قدر ہوتا ہے وہ معدے میں جمتا نہیں، گائے کے دودھ میں کنیرین زیادہ ہوتا ہے اور زلال یعنی بہت کم، چنانچہ گائے کا دودھ معدے میں پہونچکر دہی کی طرح جم جاتا ہے، گائے کے دودھ کا وزن متناسبہ ۱۰۲۸ سے ۱۰۴۶ تک +

دودھ کی اصلاح

بہرحال گائے اور عورت کے دودھ میں کافی فرق ہوتا ہے، اسلئے اگر گائے کا دودھ دینا ضروری ہو تو اسمیں تصرف کر لینا چاہئیے جس سے اسکے نقصانات کی اصلاح ہو جائے، گائے کے دودھ میں تبدیلی کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ بچہ کی عمر کے لحاظ سے اس میں پانی شامل کرلیا جائے۔ اس طریقہ سے گائے کے دودھ سے جُبن اور اجزائے لحمیہ کم ہو جاتے ہیں، اور وہ بچے کے پیٹ میں جمتا نہیں، مگر خرابی یہ ہے کہ اس ترکیب سے اجزائے شکری اور دہنیت کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دودھ میں شکر اور بالائی ملانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ عام طور پر شکر یا مصری سے میٹھا کر کے دودھ دیا جاتا ہے لیکن اس مقصد کے لئے شکر لبنی (شوگر آف ملک) زیادہ بہتر ہے۔ بالائی عمدہ دستیاب نہ ہو تو یہ زیادہ بہتر ہے کہ دودھ دینے کے کچھ دیر بعد روغن زرد یا روغن ماہی (کاڈلیور آئل) دیا جائے پانی کی جگہ دودھ میں آتش جو یا سوڈا سائٹریٹ اور تھوڑا سا پانی ملایا جاتا ہے۔ اس سے دودھ معدے میں جمنے نہیں پاتا۔ گائے کے دودھ کی اصلاح کا ایک اچھا طریقہ چونے کا پانی (لائم واٹر) ملانا بھی ہے، جسوقت بچہ کو دودھ دیا جائے اس میں چند قطرے چونے کا پانی شامل کرلینا چاہئیے +

علاج

آلات ہضم کو قوت پہونچائیں، معدہ اور آنتوں میں سوزش اور غدد سارقیا میں کوئی خرابی پائی جائے تو اسکی اصلاح بھی ضروری ہے اگر والدہ کے جسم میں آتشکی مادہ ہو تو اسکو مصفیات پلائیں یا دودھ چھڑا دیں ذیل کے نسخوں میں سے کوئی نسخہ حسب ضرورت بنا کر استعمال کریں +

مجربات

(۱) بسکھپرہ کی جڑ ایک ماشہ، سیاہ مرچ ایک عدد پانی میں پیس کر چٹائیں +

(۲) پہاڑی کچھوے کی کمر کی ہڈی کو عرق کیوڑہ میں گھس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی ماں کے دودھ میں گھس کر چالیس روز تک پلائیں +

(۳) زہر مہرہ، نارجیل دریائی، پوست ہلیلہ زرد، مغز کنول گٹہ، پوست سنگدانہ مرغ، دانہ الائچی سفید، حجر الیہود، زرورد ہر ایک تین ماشہ گل سرخ ایک ماشہ، جدوار خطائی دو ماشہ، مروارید ناسفتہ ۲ رتی، عرق گلاب و کیوڑہ میں حل کر کے مونگ کے دانہ کی برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح ایک شام کو دیں +

(۴) ہڑتال گئودنتی ایک تولہ، گل نیلوفر تازہ ۵ تولہ کے نغدہ میں رکھکر مٹی کے برتن میں رکھیں اور گل حکمت کر کے دس اُپلوں کی آنچ دیں، کشتہ سفید برآمد ہوگا۔ خوراک دو چاول عرق بادیان کے ساتھ۔ دو ہفتہ میں بچہ تنومند اور تندرست ہو جاتا ہے +

(۵) **روغن اطفال**۔ روغن سرسوں ۵ تولہ، سیندور ۳ ماشہ، فلفل سیاہ باریک پسی ہوئی ۶ ماشہ۔ سیندور کو تیل میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور لکڑی سے ہلاتے رہیں، جب تیل کا رنگ سیاہ ہو جائے تو پسی ہوئی سیاہ مرچ شامل کر دیں، پھر دو تین مرتبہ لکڑی سے ہلا کر اتار لیں اس تیل کو بچہ کے تالو پر صبح، دوپہر اور شام کو آہستہ آہستہ جذب کریں۔ سوکھے کے لئے بہت مفید ہے، دماغ کو قوی کرتا ہے +

(۶) زردئ بیضہ مرغ سالم کمبل پر ڈال کر بچہ کو اس پر اس ترکیب سے بٹھائیں کہ اس کی مقعد اسکے اوپر رہے یہ زردی تھوڑی دیر میں جذب ہو جائیگی۔ چند دن یہ عمل کرنے سے صحت ہو جاتی ہے اور زردی کا چڑھنا بھی بند ہو جاتا ہے +

(۷) تخم گاؤزباں، ست گلو، طباشیر ہموزن سفوف بنا کر ایک رتی سفوف گدھی کے دودھ کے ہمراہ دیں +

(۸) شاخ مرجان ایک تولہ کو گدھی کے دودھ ۷ روز میں کھرل کریں۔ اور ایک رتی دونوں وقت کھلائیں +

(۹) یوکونین ایک ماشہ، ست گلو ۳ ماشہ، کشتہ مرجان دو ماشہ، سب کو ملا کر ایک رتی صبح و شام کھلائیں +

(۱۰) دانہ الائچی خورد ایک تولہ، دانہ الائچی کلاں ایک تولہ، مرچ سیاہ ۵ ماشہ، برنج ساٹھی ۴ ماشہ، زیرہ سفید ۴ ماشہ، عود صلیب اور جدوار ۴۔ ۴ ماشہ سنگدانہ مرغ۔ اندر جو ۴۔ ۴ ماشہ، صندل سرخ ۴ ماشہ، صندل سفید ۴ ماشہ، ریش درخت پیپل ۴ ماشہ، سہاگہ بریاں دو ماشہ، گل سرخ دو ماشہ زعفران دو ماشہ، سب کو عرق گلاب میں پیس کر حبوب بقدر دانہ مونگ بنائیں اور ایک گولی مرضعہ کو ایک بچہ کو دیں،

میں نے اس نسخہ میں حماج کا بذعن ۶ ماشہ، جھاڑو کا زیرہ ۶ ماشہ شامل کر کے تیار کیا تھا، اور مفرح یاقوتی معتدل ایک ماشہ میں ایک گولی ملا کر صبح و شام استعمال کرائی تھی جس سے چند بچے بہت کم عرصہ میں صحت یاب ہوئے۔ یہ نسخہ میرے پاس ہر وقت تیار رہتا ہے +

(۱۱) کہربائے شمعی دو ماشہ، بسد احمر دو ماشہ، شاخ مرجان دو ماشہ، گل ارمنی دو ماشہ، گل مختوم دو ماشہ، طباشیر دو ماشہ، دانہ الائچی سفید دو ماشہ، پوست ہلیلہ زرد دو ماشہ، ست گلو دو ماشہ، مروارید ناسفتہ تین ماشہ، سب کو عرق کیوڑہ میں حل کریں۔ اور گھونگھے کا گوشت الجھولہ ملا کر چنے کے برابر یا اس سے کچھ چھوٹی گولیاں بنائیں۔ ایک گولی صبح اور ایک شام کو دیں، بہت مفید ہے +

(۱۲)

کاڈلیور آئل	۳۰ قطرہ
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ	$\frac{1}{2}$ گرین
سوڈیم ہائپو فاسفیٹ	" "
پٹاسیم ہائپو فاسفیٹ	$\frac{1}{4}$ "
میوسیلج	۱ ڈرام

املشن بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ دق الاطفال میں بہت مفید ہے +

(۱۳)

کاڈلیور آئل	۲۰ قطرہ
پلو اکیشیا	$\frac{1}{2}$ ۷ گرین
گلیسرین	۲۰ منم
ایکوا منتھا پپ	ایک ڈرام

شیرہ بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو مرتبہ دیں، بچہ کو موٹا کرتا ہے۔ سوکھے میں مفید ہے +

(۱۴)

کاڈلیور آئل	۴ ڈرام
پلو گم ٹراگاکنتھ	۴ گرین
پلو گم اکیشیا	۱ "
گلیسرین	۲۴ قطرہ
اولیم سنے من	$\frac{1}{4}$ "
ایکوا	۱ اونس

شیرہ بنا کر ایک ایک ڈرام کی مقدار میں بچہ کو دن میں دو بار پلائیں۔

مٹاپا لاتا ہے +

(۱۵) کاڈ لیور آئل　۳۰ قطرہ
پلو اکیشیا　۴ گرین
کیلسیم ہائپو فاسفیٹ　۱ ″
سیرپ ٹولو　½ منم
ایکوا　۱ ڈرام

شیرہ بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار پلائیں۔ دق الاطفال میں نہایت سودمند ہے +

(۱۶) مفرح[1] یاقوتی معتدل ایک ماشہ پہلے کھلا کر اوپر سے مروارید سیال دو قطرہ عرق گاؤزباں دو تولہ ملا کر پلائیں +

(۱۷) نونہال حسب ترکیب مندرجہ پلائیں، نہایت کم خرچ اور مفید علاج ہے، میں اکثر بچوں کو کساح اور دق الاطفال میں استعمال کراتا ہوں، یہ ہمدرد دواخانہ کا ایک رجسٹرڈ شربت ہے جسکی قیمت صرف آٹھ آنے ہی، بچوں کے بیشمار امراض میں اکسیر ہے +

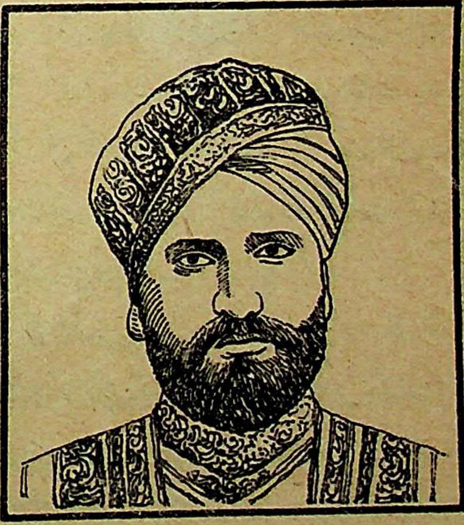
(۱۸) کاڈ لیور آئل ۲۰ منم، لائم واٹر ۵ منم، ملا کر دو بار ایسی ہی ایک ایک خوراک پلائیں +

(۱۹) لائم واٹر (چونے کا پانی) ۲ر ماشہ، شکر سفید ۳ ماشہ، قوام کر کے رکھ لیں، بچہ کو دن میں تین بار ۱۰۔۱۰ قطرے دودھ میں ڈال کر پلائیں نہایت مفید ہے، بچوں کے اکثر امراض میں اکسیر صفت ثابت ہوا ہی، خراش دار دست، کھانسی، بخار غرض بہت سی بیماریوں میں مفید ہے

غذا اور پرہیز نہایت زود ہضم غذا دیں۔ سخت اور دیر ہضم اشیا سے پرہیز کرائیں۔ اگر قوت ہاضمہ بہت کمزور ہوگئی ہو، تو ایک انڈے کی سفیدی کو پاؤ بھر پانی [illegible] پھینٹ کر دو تین قطرے برانڈی کے ڈال کر دن میں چند بار دیں، آش جو، کوبکر اوٹس، اور دوسری ولایتی غذائیں بھی مفید ہیں +

[1] یہ سب چیزیں ہمدرد دواخانہ سے مل جاتی ہیں، میں وہیں سے منگا کر استعمال کرتا ہوں + کوثر +

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر

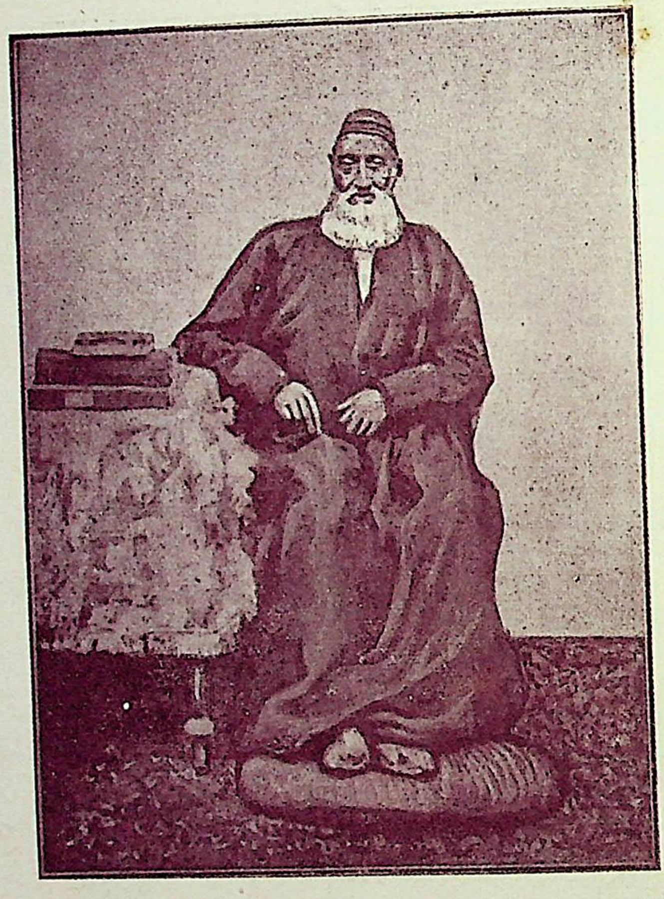


از جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب بھٹی

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص کا رسالہ" دق و سل" ملا، جسے دیکھ کر اور اس کے مضامین کو پڑھ کر بے حد خوشی و مسرت حاصل ہوئی۔ دور موجودہ میں احیاء طب اور اسکی نشر و اشاعت کی جس قدر آپ کوشش فرما رہے ہیں وہ ہر طرح قابل تحسین اور سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

سل اور دق کے متعلق آپ نے اس قدر بہترین مواد اس رسالہ میں جمع کیا ہے کہ کسی دوسری طبی یا ڈاکٹری کتاب کے مطالعہ کی چنداں ضرورت نہیں رہتی، ہندوستان اور دیگر ممالک میں ان مہلک امراض کے متعلق جو کچھ کیا جا رہا ہی اس کا آپنے جامع تذکرہ فرما کر اشاعت خاص کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ طبابت پیشہ حضرات اور اس مرض کے بیمار بلکہ ہر ایک سمجھدار انسان اس رسالہ سے بیحد مستفید ہوگا۔ اس کی اشاعت و تالیف کے لئے میں آپ کو صمیم قلب سے مبارک باد دیتا ہوں۔ دعا ہے کہ خدا وند کریم آپکو اس سے زیادہ خدمت فن کی توفیق عطا فرمائے" +



سلطنت مغلیہ کے آخری تاجدار بہادرشاہ ظفر کے طبیب خاص
حاذق الدولہ حکیم احسن اللہ خان مرحوم

(نوٹ — حکیم احسن اللہ خان مرحوم کی ایک تصویر ستمبر ۱۹۳۶ء کے ہمدرد صحت میں بھی شائع کی گئی تھی لیکن بعض ناظرین نے اسے غلط بتایا تھا - اب ہم مرحوم حکیم صاحب کی ایک اور تصویر پیش کر رہے ہیں جسے اصحاب علم نے صحیح قرار دیا ہے -)



شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خان صاحب، بمبئی۔
آپ کا مضمون "دق کے متعلق میرے اعتقادات اور
تجربات" کے عنوان سے اسی نمبر میں
پیش کیا گیا ہے۔

دِق کے متعلق میرے اعتقادات اور تجربات

از جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سیکرٹری اجمل طبیہ کالج بمبئی

تقریباً دو مہینے سے میں یہ ارادہ کر رہا تھا کہ "ہمدردِ صحت" کے لئے سِل اور دق کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ میں بلا مبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ گذشتہ دو مہینے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گذرا کہ میں نے اس ارادہ کی تکمیل کرنی نہ چاہی ہو لیکن ایک طرف اس عنوان کی وسعت اور دوسری طرف میری شدید مصروفیت اس ارادہ کی تکمیل میں مانع رہی۔

صورت حال یہ ہے کہ بمبئی میں کانگریسی وزارت قائم ہوئی ہے اور اس نے دیسی فنون کی بقا و ترقی کے خیال سے یونانی اور آیورویدک طبوں کو بلند معیار پر لانے کے لئے ایک مسودۂ قانون پیش کیا ہے جو مقامی اسمبلی میں زیر بحث ہے اور عنقریب بمبئی کے صوبہ میں حکیموں کی رجسٹری اور بورڈ آف انڈین میڈیسن کا قیام عمل میں آنے والا ہے اسی دوران میں جمعیۃ الاطباء صوبہ بمبئی نے ۲۸ فروری ۱۹۳۸ء کو اجمل طبیہ کالج بمبئی کے نام سے ایک یونانی درسگاہ قائم کی اور اس کی تمام ذمہ داریاں مجھ پر ڈال دیں اس لئے میری مصروفیتیں میرے ذاتی کاروبار کے علاوہ بہت زیادہ بڑھ گئیں اور میں آج سے پہلے اس عنوان پر نہ کچھ غور سکا اور نہ لکھ سکا۔ یہاں تک کہ آج ۲۴ جون ۱۹۳۸ء کی آخری تاریخ آگئی اس لئے اب میرے واسطے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ کہ گھنٹہ دو گھنٹے کے وقفوں میں جو کچھ بھی میری سمجھ میں آجائے وہ ناظرین ہمدردِ صحت کے سامنے پیش کردوں:۔

اس مرحلہ پر مجھے دق کی تاریخ و تعریف، اس کے اسباب و علامات، سل کے ساتھ دق کا تعلق، طب جدید و یونانی کے نظریات کا باہمی فرق، دق کے متعلق بین الاطبائی جھگڑے، اختلافی مباحث، دق کے معالجات اور دق کے مختلف فیہ مسائل کے متعلق اپنے اعتقادات کو مفصل طور پر بیان کرنا چاہیئے تھا اور مختلف اعضاء کی دقوں کی مختلف کیفیات اور معالجات پر تبصرہ کرنا تھا مگر ان تمام چیزوں کو وقت کی تنگی اور اپنی مصروفیت کی وجہ سے ترک کرنا پڑا اور اس بات سے اور بھی اطمینان ہوگا کہ میرے محترم دوست حکیم مولوی کبیر الدین صاحب نے اگر اس عنوان پر قلم اٹھایا ہے تو وہ انشاء اللہ اس کے کسی شعبہ کو تشنۂ تکمیل نہ چھوڑیں گے۔ البتہ میرے بیان کردینے کے قابل میرے چند خصوصی اعتقادات اور تجربات ہیں۔ جن کو میں انہی دو عنوانوں سے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں:۔

اعتقادات

(۱) کسی زمانہ میں جب ہم طبیہ کالج دہلی سے فارغ ہو کر نکلے تو دق کے متعلق ہمارا اعتقاد بالکل وہی تھا جو عموماً طب کی درسی کتابوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ حرارت کا تشبث اوّلی اگر اخلاط کے ساتھ ہے تو وہ حمّٰے خلطیہ کے نام سے موسوم ہوجاتا ہے اور اگر یہ تشبث اوّلی رطوبات اصلیہ غریزیہ اور اعضاء اصلیہ کے ساتھ ہے تو اس کو دق کہتے ہیں۔ مگر یہ رطوبت انسانی بدن کا جوہر اشرف ہے۔ طبیعت اس کو انتہائی طاقت کے ساتھ اس وقت تک بچاتی ہے جب تک کہ بدن میں دوسری خلطی رطوبات یا عروقی رطوبت اور رطوبت قریبۃ العہد بالانعقاد یا رطوبت شبیہہ بالاعضاء ہوجاتی ہیں۔ یہ ایک مسلمہ قانون ہے کہ جب بدنی رطوبات پر کوئی آفت آئے تو طبیعت ارذل رطوبات کو اشرف رطوبت پر قربان کردیتی ہے، لہذا اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ بدن میں کسی قسم کی کوئی رطوبت احسن باقی ہے (یہ نظریہ میرا ذاتی نظریہ نہیں ہے بلکہ حضور مسیح الملک بہادر حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحبؒ نے اس کی صراحت فرمائی تھی)

شیخ علیہ الرحمۃ کی حمام کی مثال اور یہ بیان کہ حرارت کا تشبث اولی اگر حمام کی دیواروں کے ساتھ ہو تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسی کہ بدن انسانی میں دق کے تشبث کی اعضائے اصلیہ کے ساتھ۔ یہ مثال دق کے کتابی نظریہ کو صحیح ثابت کردینے کے لئے ایک بہت واضح مثال تھی مگر تجربات نے یہ بتایا کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی عوارض و اسباب سے ہی ہوتا ہے۔ بیرونی عوارض سب سے پہلے روح پر اور اس کے بعد اخلاط و رطوبات پر اثر ڈالتے ہیں اس کے بعد اعضاء پر اثر ڈالتے ہیں اس سے واضح ہوا کہ اندرونی و بیرونی اسباب دونوں کے دونوں بدن انسانی میں دق کی پیدائش کے لئے وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو کتابوں میں بتایا گیا ہے جب اندرونی اسباب ہی دق کو پیدا کرتے ہیں اور جبکہ بیرونی اسبا

ذاتی طور پر دق کو پیدا نہیں کرتے بلکہ بتوسط اندرونی اسباب کے دق کو پیدا کرتے ہیں تو پھر ہمارا شبہ اس مثال کے سامنے آنے پر بھی اسی طور سے باقی رہتا ہے جس طور سے کہ ہم رطوبات کے مسئلہ میں بیان کر چکے ہیں۔ لہذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے، جب تک کہ اورام میں انفجار واقع نہ ہو۔ اور جب انفجار واقع ہو جائے اور خون و پیپ بہنے لگے تو ہم اس کو سِل کہہ دیتے ہیں لیکن ہر حمّٰی ورمی کو دق نہیں کہہ سکتے بلکہ دق کا اطلاق اُس پر جب ہی ہوتا ہے جبکہ یہ اورام اندرونی اعضاء (حشاء وعظام) میں واقع ہو کر کہنہ ہو چکے ہوں اور بدن میں رطوبات کی سخت قلت واقع ہو کر ذبولی صورت نمایاں ہو چکی ہو۔

(۲) دق کے اسباب میں بہت سی چیزیں گنائی جا سکتی ہیں لیکن کثیر الوقوع اور واقعتاً صحیح معنوں میں اصلی سبب حمّٰی محرقہ اور دوسرے حمیات وبائیہ فصلیہ کا غلط علاج ہے۔ اس قسم کے حمیات کے نتائج میں اور ان کے ڈاکٹری طرز علاج کی غلط تاثرات کی وجہ سے عموماً یہ بخار دق کی طرف لوٹ جاتے ہیں یا عموماً آنتوں، گُردوں، جگر، رحم، صدر اور عِظام وغیرہ میں جو اورام پیدا ہو کر کہنہ ہو جائیں تو ان سے بھی دق ہو جاتی ہے۔ کبھی بعض اعضاء کے کسی خاص سبب سے خشک ہو جانے سے بھی دق جیسی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس کے ساتھ ہی دق بصورت تعدیہ دق کے مریضوں سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ گاہے شدید تفکرات اور روح اور نفس کے انقباضات قویہ اور عرصہ دراز تک طبیعت کی گھُٹن بھی دق کے پیدا کرنے میں ایک خاص درجہ رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے اسباب ہیں جن سے مختلف اعضاء میں مختلف اشکال واقسام کی دقیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۳) ہم ہمیشہ سے یہ سمجھتے رہے ہیں کہ دق ناقابل علاج مرض ہے اور یہ سنتے رہے ہیں کہ جو دقوق اچھا ہو جائے وہ درحقیقت مدقوق ہی نہ تھا ملک بھر کے معالجین خصوصاً حاملینِ طب جدید کا حال یہ ہے کہ جب انہوں نے کسی بخار کو طویل ہوتے دیکھا اور جونہی انہوں نے بدن میں ذبولی علامات نمایاں ہوتی دیکھیں اس پر دق کا حکم لگا دیا اور تندرست نہ ہونے کا فتوے دے دیا اور تبدیل آب و ہوا کا مشورہ دے کر اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کی مگر میرے خیال میں دق مشکل سے علاج قبول کرنے والا ضرور ہے لیکن ناممکن العلاج نہیں ہے بلکہ حسن تدبیر اور اصول حفظِ صحت کی پوری نگرانی کے ساتھ اگر اورام کہنہ کے علاج پر قابو پا لیا جائے تو دق کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ میرے سامنے بمبئی کی سرزمین پر بے شمار واقعات میرے اس بیان کے شاہد ہیں جن میں سے بعض کو میں اپنے تجربات کے ذیل میں بیان کروں گا۔

(۴) سل کے متعلق یونانیوں کا نظریہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خاص قسم کے قروح پھیپھڑوں میں پیدا ہوتے ہیں اور حمّٰی دقیہ اس میں لازم ہے اسی طرح دق اور سل کے درمیان میں انہوں نے عام خاص مطلق کی نسبت بتا کر ایک درجہ مغائرت پیدا کر دیا ہے ورنہ عملی دنیا میں بیسیوں زخم پھیپھڑوں کے ایسے ہوتے ہیں جن میں حمّٰی دقیہ لازم نہیں ہوتا۔ بیسیوں مریض اس قسم کے سامنے آتے ہیں کہ جن کے پھیپھڑوں میں قروح ہیں اور پیپ جاری ہے مگر بخار کا پتہ تک نہیں ہے دوسری طرف کوئی دق بھی ایسی نہیں کہ جس کے انتہائی درجہ میں انفجار ہو کر زخموں کا سلسلہ پیدا نہ ہوتا ہو۔ رحم کی دق، گردوں کی دق۔ اور ہڈیوں آنتوں اور پھیپھڑوں کی دق یہ سب کی سب ایسی ہیں کہ جن کے آخری حالات میں انفجار اور پیپ کا سیلان ہوتا ہے لیکن سل کا لفظ اصطلاحاً صرف پھیپھڑوں کے زخم اور ان کی دق کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے۔

(۵) یوں تو ہر قسم کے مواد جب کہنہ ہو جائیں تو سوداوی ہو جاتے ہیں لیکن احشاء میں ورم جب بہت کہنہ ہو جائے تو اس کو سوداویت کے بارہ میں درجۂ امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اس لئے اگر سوداویت کو ملحوظ رکھ کر اس کا علاج کیا جائے تو کامیابی ہوتی ہے اس لئے میری نظر میں دق اور سل سوداوی امراض ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کے سینہ میں پھیل جانے اور پھر ان کے پھوٹنے سے سل اور دق کی صورت پیدا ہوتی ہے اسی طرح دوسری تمام دقوں میں بھی اورام سوداوی پیدا ہوتے اور ایک طویل مدت میں پکتے اور پھوٹتے ہیں۔ جب یہ صورت حال ہے تو اس کے سوداوی کہنے میں مجھے ذرا بھی تامل نہیں ہے۔ میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ دق کی حالت میں اگر مُبرّدات، مفرّحات اور مرطّبات کا کثرت سے استعمال کیا گیا تو اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ مصفیات سے۔ ہاں! تھوڑا سا تقویت کا لحاظ ضرور کیا گیا۔

تجربات

ہندوستان کا ہر معالج اپنے پورے دور کارکردگی میں دق اور سل کے شافی علاج حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے مجھے بھی اس معاملہ میں کچھ غیر معمولی کوشش کرنی پڑی کیونکہ بمبئی ایسا مقام ہے جہاں یونانی علاج اُسی وقت طلب کیا جاتا ہے جب دوسرے تمام طریق ہائے علاج ناکام ہو چکے

ہیں۔ اس لئے یہاں ہماری کامیابی کہنہ امراض خصوصاً دق اور سل کی کامیابی ہی پر منحصر ہے لہذا گذشتہ بیس سال میں بے شمار نسخے حاصل کئے اور تیار کرکے استعمال کرائے اور ناکام ہونے پر چھوڑ دیئے۔ رموز الاطباء کا کوئی نسخہ جو دق اور سل کے لئے اس میں مفید بتایا گیا ہو میرے تجربے سے بچا نہیں ہے۔ اور علاج الامراض کے نسخے اور دوسری قرابادینوں کے بے شمار نسخے بناڈالے اور استعمال کراڈالے مگر نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا کوئی ایسی چیز اس وقت تک دستیاب نہیں ہوئی جو دق کی ہر حالت کے لئے شافی ہو اور جو قوت کے انتعاش اور طبیعت کی تقویت بھی اس درجہ کرتی ہو جس کی کہ دق کے علاج میں ضرورت ہے ان تمام نسخوں سے اور ان تمام چیزوں سے بعض حالات میں بعض علامات میں کمی ہوجاتی ہے مگر مرض کا استیصال نہیں ہوتا یہاں ہم لوگوں کو دق کے مریض عموماً اس وقت ملتے ہیں جب ذبول اپنے انتہائی درجہ پر پہنچ چکتا ہے اور بدن میں سوکھی ہوئی ہڈیوں اور خشک کھال کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا اور مریض ناتوانی کے اس دور میں ہوتا ہے جب اس کو کروٹ لینا یا بدلوانا بھی مشکل ہوتا ہے لیکن شاید یہ بات اطباء کے طبقہ میں تعجب کے ساتھ سنی جائے گی کہ تقریباً چالیس پچاس فی صدی ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے دراں حالیکہ ہمارے مقابلہ میں ڈاکٹروں کو ایسے حالات میں ایک اور دو فیصدی بھی کامیابی نہیں ہوتی۔

دق کے درجات اور ہر درجہ کے تغیرات اور کثیر الوقوع حادثات کی تدابیر اگر یونانی اصولِ علاج کے مطابق (یعنی اورام صُلبیہ کا علاج) دق کے ہر زمانہ (ابتدا۔ تزاید۔ انتہا۔ انحطاط) کو ملحوظ رکھتے ہوئے اختیار کی جائیں تو دق کے بخاروں کے ابتدائی دور کے ٹوٹ جانے میں کچھ زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا نہیں پڑتا۔ میں ایسے موقع پر سفوف طباشیر ۲ ماشہ، ہمراہ سرپھوکہ ۵ ماشہ، عناب ۵ دانہ، گل منڈی ۷ ماشہ، تخم خربزہ نیم کوفتہ ۵ ماشہ عنب الثعلب خشک ۵ ماشہ، برنجاسف ۳ ماشہ، شکاعی ۳ ماشہ، بادآورد ۳ ماشہ، وغیرہ کا زلال دیا کرتا ہوں۔ چوبیس گھنٹہ میں دو خوراک عمدہ بنایا ہوا خمیرہ مروارید ۵ ماشہ یا خمیرہ گاؤ زبان عنبری ۵ ماشہ بھی اس کے ساتھ استعمال کراتا ہوں۔ البتہ دق کا ابتدائی دورہ اگر ملیریائی قسم کے بخاروں میں سے آیا ہے اور اب تک بھی ملیریائی قسم کے اثرات اور تعفنات خون میں باقی ہیں تو مندرجہ ذیل نسخہ بلاخوف ازدیاد حرارت زور و شور سے استعمال کراتا ہوں اور خدا کے فضل سے کامیاب ہوتا ہوں۔ نسخہ :۔ مغز تخم کرنجوہ ایک تولہ، فلفل سیاہ ۳ ماشہ، فلفل دراز ۳ ماشہ، سماق گرد ۶ ماشہ، برگ گاؤ زبان سوختہ ۶ ماشہ، کونین سلفیٹ ۳ ماشہ، آب برگ تلسی میں چنے کے برابر گولیاں بنائی جائیں۔ زیادہ سے زیادہ چھ گولیاں استعمال کرائی جائیں۔

لیکن اگر دق ٹائیفائڈ بخار میں سے پیدا ہوئی ہے تو ہمارا اصول علاج بالکل بدلا ہوا ہوگا۔ میں اس میں آنتوں کی خراش آنتوں کے ضعف اور جمیع قویٰ کی کمزوریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جواہر مہرہ ایک سُرخ، خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا ۳ ماشہ ہمراہ عرق ماء الجبن ۵ تولہ۔ عرق شیر ۵ تولہ۔ شربت عناب ۲ تولہ استعمال کراتا ہوں۔ عرق گلاب گیردتاب، عرق گلاب طلاء تاب، عرق گلاب نقرہ تاب آنتوں کے ضعف، ان کے زخمی ہونے اور ان کے افعال کے ناقص ہونے کی حالت میں اکسیر کا کام دیتے ہیں۔ ساتھ ہی قوت حیات کو بھی بڑھاتے ہیں۔

دوسرے درجہ میں جبکہ اورام صُلبیہ اور حرارت دقیہ اپنے انتہائے عروج پر ہو اس وقت میرا دستور العمل یہ ہے کہ غذا ترک کرا دیتا ہوں اور صرف بکری کا دودھ یا صرف تازی چھاچ غذاءً پلاتا ہوں اور کوئی چیز مطلق نہیں دیتا۔ زیادہ سے زیادہ کچھ تازہ فواکہ کا پانی جن میں انار، موسمی وغیرہ چیزیں شامل ہوتی ہیں اور دوائے سفوف طباشیر ۳ ماشہ، ہمراہ زلال تخم کاسنی مقطر ایک تولہ، شربت بزوری ۴ تولہ صبح و شام دیا جاتا ہے اور ہیرا کسیس ۶ ماشہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ دونوں چیزوں کو پیس کر اس میں سے ایک تولہ لے کر گرم پانی میں ملایا جائے اور پھر اس کو برف سے خوب ٹھنڈا کرلیا جائے اور اس پانی کو ٹونٹی دار لوٹے میں لے کر دو گز اوپر سے پیڑو اور تمام احشاء شکم کو دھار دیا جائے۔ اس کے استعمال سے ایک طرف یوماً فیوماً حرارت گھٹتی چلی جاتی ہے اور دوسری طرف اورام صلب چھوٹے ہوتے چلے جاتے ہیں حتےٰ کہ ختم ہوجاتے ہیں اور ان سب چیزوں کے ساتھ ہی شکم پر مالش کرکے آٹے کی روٹی یا لپی بناکر اس کو باندھنے یا ضماد کرنے سے تقریباً دس پندرہ دن میں یہ اورام غائب ہوجاتے ہیں اور بخار ٹوٹ جاتا ہے۔

تیسرے درجہ میں جو مشکلات کے لحاظ سے بہت ہی اہم ہے چونکہ قوت مقہور ہوچکتی ہے اس لئے اس درجہ کے طریقِ علاج کا پہلا اصول یہ ہے کہ قوت حیات کو منتعش کیا جائے اور اگر خون اور پیپ کہیں سے جاری ہوں تو صفائی کے بعد ان کو بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ پیشاب میں کثرت سے سفید رنگ کے جو رسوب جاری ہوتے ہیں ان کو بند کیا جائے، دست آرہے ہوں تو ان کو اس طرح روکا جائے کہ متورم آنتوں میں کوئی تکلیف نہ پیدا ہوجائے اور ہضم میں فتور نہ ہو اور بخار نہ بڑھے۔

پہلے مقصد یعنی قوتِ حیات کے انتعاش کے لئے جواہر مہرہ ایک سُرخ، خمیرہ مروارید ۵ ماشہ میں ملاکر یا عنبر ایک سُرخ، مفرح بارد میں ملا کر دینا چاہیئے

اور سفوف طباشیر ۳ ماشہ مناسب بدرقوں کے ساتھ دیتے رہنا چاہیئے۔ شنگرف کو مدبر کر کے تھوڑی سی افیون میں ملا لیا جائے اور مونگ کے دانہ کی برابر گولیاں بنا کر دستوں کو روکنے اور قوت حیات کو قائم رکھنے کا کام ان سے لیا جائے۔ حواس باختہ مریض کو راحت پہنچا کر ہوش میں لانے کا مقصد بھی اس سے خوب حاصل ہوتا ہے۔ کچھ دنوں ان ادویہ کے استعمال سے تھوڑا سا خون پیدا ہو کر طاقت آجائے گی۔ اگر غذا کے نظم کو بھی سنبھال لیا جائے تو بخار کے حملوں کو آسانی کے ساتھ روکا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد ورم کے علاج کا اور تمام بدن کے از سر نو نشو ونما دینے کا موقع ملجاتا ہے۔ اس کام کے لئے بہترین چیز ماءالذہب ہے۔ یہ چیز بند ریج جملہ قوائے انسانی کو ترقی دیتی ہے مگر اس کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس کے تیزابی تضرر کا احتمال نہ رہے۔ میرا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک تولہ پانی سے بھر کر اس میں تین قطرہ خالص ماءالذہب کے ملا دیئے جائیں اور اس کی تولہ خوراکیں بنادی جائیں اور ہر روز دو خوراکیں کھانا کھانے کے بعد صبح وشام پینے کی ہدایت کی جائے۔ اس طرح دو ماہ کے بعد چہرہ پر سرخی، بدن میں توانائی اور طبیعت میں جولانی آجاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص طلاء کو تیزابی آمیزش کے بغیر بھی محلول کر سکتا ہو تو وہ طلاء محلول دق کی جملہ اصناف واقسام کے لئے اس زمانہ کی اعلےٰ ترین دوا ثابت ہوگی۔

یہاں تک میں نے بہت مختصر طور پر اپنے اصول علاج کا خاکہ پیش کر دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ مضمون کو ختم کرنے سے پہلے متعدد واقعات میں سے ایک دو واقعے بھی بیان کر دوں۔

واقعات

(۱) میں نے اپنے وطن میں ایک عطائی کو دق اور سل کا بے نظیر علاج کرتے ہوئے دیکھا۔ تفصیل یہ ہے۔ کہ جب تک مریض دق کے تیسرے درجہ میں نہ پہنچ جاتا اس وقت تک وہ اس کو اپنے علاج میں نہیں لیتا تھا جب تیسرا درجہ شروع ہو جائے اور خون اور پیپ آنے لگے اور طاقتوں میں اور جسمانی حالتوں میں انتہائی ضعف پیدا ہو جائے تب وہ تین دن تک کوئی دوا دیتا تھا اور نیل میں پکائی ہوئی پوریاں اور گلگلے کھلاتا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دوا کی پڑیہ بالائی میں ملا کر دیا کرتا تھا اور بعد میں لڈے کا حلوا نہایت مرغن کھلاتا تھا اس کے تین دن کے استعمال سے مریض کو زبردست قوت حاصل ہوتی تھی اور ہفتہ عشرہ میں حالات کچھ سے کچھ ہو جاتے تھے۔ مگر یہ وحشت زدہ آدمی کہیں ایک جگہ ٹھیرتا نہیں اور اپنے نسخے کسی شخص کو کسی طرح نہیں بتاتا۔

(۲) میرے پاس ایک درویش گلاب شاہ نامی آیا بخار سے بدحواس تھا۔ میں نے اس کا علاج کر دیا ملیریائی بخار تھا ایک دو روز میں جاتا رہا۔ اس کے بعد میں نے ایک دو روز مہمان رکھا اور اس کے حالات دریافت کئے تو اس نے اپنے پیر کے بہت سے واقعات سنائے جو بے حد حیرت انگیز تھے اور جن کی تفصیل کا نہ یہاں موقع اور نہ مجھے ان کے لکھنے کی فرصت ہے مگر اس نے بتایا کہ اس کے پیر کے پاس ہر وقت اکسیر تیار رہتی تھی جس کو وہ خود بھی ہر سال تین دن استعمال کیا کرتا تھا اور ایک سال کے لئے تمام امراض اور جسمانی کمزوریوں سے محفوظ و مامون ہو جاتا تھا ہر وقت سفر میں رہتا تھا اور مخلوق کی خدمت کرتا تھا۔ دق کا علاج بے نظیر کرتا تھا۔ یہ بھی تین پڑیاں دیتا تھا اور تین دن میں استعمال کرنے کی ہدایت کرتا تھا اور یقینی طور پر تین ہی دن میں صحت ہو جاتی تھی۔ میں نے گلاب شاہ سے یہ نسخہ بھی حاصل کر لیا تھا جسکو میں نے کئی بار بنایا مگر وہ مجھ سے صحیح نہیں بنا اس لئے میں نے اس خیال کو چھوڑ دیا۔

ان باتوں سے کم از کم یہ تو معلوم ہوا کہ درویشوں اور سادھوؤں میں اور کامیاب کیمیا گروں میں دق کا بہت معقول علاج موجود ہے مگر مجھے اب تک چونکہ اس میں معقول کامیابی نہیں ہوئی اور میری جدوجہد ابھی جاری ہے اس لئے میں اس کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتا۔

(۳) میرے ایک میوزک ماسٹر دوست مشتاق حسین بریلوی میرے ہاں کئی سال تک رہے۔ اس دوران میں اُن کو مدت تک بخار آتا رہا آخر اس نے دق کی صورت اختیار کر لی یہاں کے معالجات سے جب مایوس ہوئے تو مجبور ہو کر وطن چلے گئے وہاں کسی معمولی آدمی نے انہیں رات کو سوتے وقت چھ ماشہ خالص روغن بادام دودھ میں ملا کر پینے کو بتایا اور دن میں چھاچ غذا اور پانی کی جگہ پلائی۔ گرمیوں کے دن تھے وہ مجھ سے کہتے تھے کہ صبح سے دوپہر تک میں کم از کم ایک گھڑا چھاچ پی جاتا تھا۔ اس چھاچ نے روغن بادام کی بھی تعدیل کی اور بدن کی مستقل حرارتوں کو بھی بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور کچھ دنوں کے بعد ایسا تندرست و توانا بنا دیا کہ اس سے پہلے وہ کبھی ایسے نہیں تھے۔

اسی قسم کے اور متعدد تجربات اور مشاہدات ہیں جن کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے فرصت اور اطمینان درکار ہے۔ لہٰذا میں ان کو کسی دوسرے وقت پر چھوڑتا ہوں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

بابُ الصحت

ڈاکٹر عابد سلیم کی دوسری تقریر

(بسلسلہ اشاعت خاص دق و سل)

از فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیر اورنگ آبادی

محترم اور پیاری بہنو! کس زبان سے شکریہ ادا کیا جائے کہ آپ نے وقت کی پابندی کی اور ایک خشک دغیر دلچسپ مضمون کو سننے کے لئے دور دور سے یہاں قدم رنجہ فرمایا۔ نسیمہ اگرچہ نحیف و ناتواں ہے اور شریک بزم نہیں ہو سکتی لیکن اس کی آنکھیں آپ کے خیر مقدم میں لگی ہوئی ہیں اور دل آپ کی عنایتوں کے شکریہ سے بریز ہے۔ آپ کی توجہات کو سن کر صورت پر شگفتگی، چہرے پر رونق اور تازگی محسوس ہونے لگی ہے اور اس کو یقین ہے کہ آپ میں سے اکثر نمونہ بن کر اپنی ریس کرانے اور ملک کی عورتوں کو اپنے نقش قدم پر چلانے کا ارادہ کریں گی جس سے ہزاروں جانیں بچ سکیں گی اور اس مبارک تحریک کا ثواب نسیمہ کو بھی حاصل ہوگا۔

بات کہاں کہاں سے پہنچ گئی۔ پچھلی تقریر میں رفتار سخن اس سوال تک پہنچی تھی کہ جراثیم کی یہ نا شدنی اور آنکھ سے اوجھل فوج جب سمیات کا لباس پہن کر اپنا لشکر جرار اور شمشیر بے نیام لئے ہم سب کی گھات میں ہے تو دفعۃً سب کو فنا کے گھاٹ اتارنے میں کس لئے دریغ ہوتا ہے؟ اور کیوں نسل انسانی پر ایک وبائے عام نازل کر کے ہر ایک کا فوراً خاتمہ بخیر نہیں ہو جاتا؟

اس سوال کا جواب دینا میرا فرض اولین ہونا چاہیئے اس لئے کہ فطری طور پر اس سوال یا اعتراض کا پیدا ہونا ایک لازمی امر ہے کیونکہ اکثر ناواقف لوگ بڑے فخر و ناز سے اپنی لاعلمی کا زرہ بکتر اسی کو تصور کرتے ہیں جس سے عموماً ایک گمراہانہ کج فہمی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر بعض نا فہم ان سمجھے بن بوجھے حقیقتوں کو مذہب کے سانچوں میں ڈھال کر "معین الجراثیم" کہلانے کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

پیاری بہنو! میں آپ کے سوال کی توضیح پہلے ان الفاظ میں کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ بلاشبہ اور بیشک، ہمارے خواب غفلت میں پڑے رہنے کا نتیجہ یہی ہونا چاہیئے کہ ہم حیات مستعار کو وہم و خیال سمجھیں اور فنا کی منزلوں کو کسی حالت منتظرہ کے بغیر طے کر جائیں اتنے سفاک اور بے شمار دشمنوں میں جینے کا حق بالکل نہیں ہے۔ اور قعر جہالت میں جینا تو موت سے بدتر ہے۔

ہماری معاشرت، طرز ماند و بود اور میلی کچیلی زندگی کی تصویر جب مرقع خیال کے سامنے آتی ہے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وسیع شہروں میں تنگ و تاریک گلیاں اور بند مکان، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، غلاظتوں کے انبار، نالیوں اور نالوں کی سڑن اور عفونتیں، جگہ جگہ کھیوں کی بھنکار، اس پر اصول حفظان صحت سے بے خبری ہم سب کو ایک ہی مرتبہ لقمۂ اجل بنانے کا سر و سامان بہم پہنچاتی ہے اور اس میں کسی دانشمند کو شبہ کرنے کی گنجائش نہ ہونی چاہیئے۔ قصبوں میں اس سے بڑھ کر عفونتیں ہوتی ہیں اور اگر کہیں کہیں سڑکیں بنا دی گئی ہیں تو ان پر جھاڑ پھیرنے کا طریقہ عجیب ہے۔ گرد و غبار کے اڑنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آندھی آگئی ہے یا ہولی کھیلی جا رہی ہے پھر چاروں طرف تال تلیاں، گڑھے اور نزلے تو کیا وجہ ہے کہ فنا و بقا کے درمیان سرگوشیاں اور سوچ بچار ہوتا رہے اور کیوں موت کا بھیڑیا ہم سب کو چیر پھاڑ کر ٹھکانے نہ لگا دے؟

دیہات میں بد سے بدتر صورت نظر آتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے تنگ و تاریک مکانات۔ اسی میں ہنڈیاں، گلیاں، سانپ، بچھو اور چوہوں کے سوراخ، مکان کے آگے گھورا اسی پر مرغیوں کے پر، مرے ہوئے چوہے جن کی انتڑیاں کوّے کھینچ رہے ہیں۔ باولی یا کنواں قریب ہے تو چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں جن میں متعفن پانی جمع ہے۔ نیلی نیلی کائی اور اس پر بھنگے تیرتے پھر رہے ہیں مختصر یہ کہ ہماری صحت کے اونٹ کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں ہے تو مرنے سے کیا ڈر؟ ہم سب کو بغیر کسی انتظار اور شرم کے ایک دم مر جانا ہی چاہیئے۔

پیاری بہنو! میں نے مرنے کے لئے شرم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس لئے کہ میں ہندوستانی ہوں اور میرا وطن ہندوستان ہے۔ جس میں آج کل بھائی بھائی سے دست و گریباں ہوتے ہیں۔ نہ تو حجاب و شرم ہے نہ حیا نہ اس لاعلمی اور جاہلانہ موت میں کوئی لحاظ ہے۔ افسوس ہم ایک بے حیائی کی زندگی کے حقیر کیڑے کوڑے بن رہے ہیں۔ اس کے برخلاف جو ممالک متمدنہ کے باشندے ہیں اور تندرستی کو ہزار نعمت سمجھے ہیں وہ اس طوفان عظیم کے اٹھنے سے پہلے ہی کشتی نوح تیار کر لیتے ہیں اور طوفان نیست و نابود کر دینے میں کبھی آگا پیچھا نہیں دیکھتا آج وہاں اگر کوئی

چیچک یا ہیضے سے مرجائے تو حیرت اور استعجاب سے دیکھا جائے گا اور باور کرنے میں اسی طرح تامل ہوگا جس طرح حیدر آباد کے چار مینار، دلی کے چاندنی چوک اور لاہور کی انارکلی میں کوئی انسان جنگلی شیر یا بھیڑیوں کا شکار ہو جائے۔ مہذب ملکوں میں آج علم الجراثیم کی انقلاب انگیز معلومات نے بہت سی وباؤں کا غائب کر دیا ہے ایک زمانہ تھا کہ یہی وبائیں وہاں جونک کی طرح چمٹی رہتی تھیں مگر آج طاعون، ملیریا اور جمی قرمزیہ وغیرہ امراض نا پید ہوگئے ہیں بلکہ جو امراض قابو میں نہیں آئے وہ بھی زیر حراست کرلئے گئے ہیں اور پھیلنے سے روکنے کی کوششیں جاری ہیں" بھلا کہاں راجہ بھوج اور کہاں نتو آتیلی" تاہم یورپ کی مثال لازماً ہم کو ایک بڑا سبق دے سکتی ہے اور جن لطیف ثمرات کا مزہ وہ قومیں لوٹ رہی ہیں کیا ممکن نہیں کہ اُن کے ذوق لطیف سے کچھ حصہ بھی ہم کو مل سکے۔؟

آپ کے اس سوال کو کہ "ہم سب یکایک مرکیوں نہیں جاتے؟" میں نے بہت پھیلا کر اور ممالک متمدنہ کی حالت سے مقابلتہً پیش کرکے نہ صرف واضح اور صاف کر دیا ہے بلکہ روشن تر کر دیا ہے اور اجال دیا ہے۔

سنیئے! ان ستمگار دشمنوں کی بے پناہ قتل و غارت گری سے نجات پانے کے کچھ ذرائع بھی قدرت نے مہیا کر دیتے ہیں۔ پہلی چیز ان میں الطبیعة مدبرة فی بدن الانسان سمجھئے "طبیعت" ہر وقت ان کے مقابلے میں اپنی حفاظتی فوج کی کمان کرتی ہے۔ جب یہ دشمن جسم انسانی کے قلعہ کے کسی حصہ کو توڑ کر اس میں گھسنے کی کوشش کرتا ہے تو عموماً رطوبت ریز گلٹیاں (لمفادیات) اپنے حریفوں کو قلعہ کے پھاٹکوں ہی پر روک لینے کی سرگرم مدافعت کرنے لگتی ہیں اسی لئے بعض امراض میں گلٹیوں کا متورم ہو جانا مدافعت فطری کا کارنامہ ہے یہاں جراثیم کے آگے بڑھنے اور قلعہ بدن کو برباد کرنے سے قبل کارزار کا مورچہ خود گلٹیاں ہی بن جاتی ہیں جو حتےٰ الامکان جسم اور خون کو فوری مسموم ہو جانے سے بچانے میں سدّ سکندری کا کام دیتی ہیں اور ساری بلا اپنے سر لے لیتی ہیں۔

گلٹیوں کے سپر بن جانے سے شاندار کمک مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے آجاتی ہے اور طبیعت اپنا لشکر جرار جن کو جسیمۂ ابیض (خون کے ذرات سفید کی پلٹن کہنا چاہیئے) یکے بعد دیگرے میدان رزم میں بھیجنا شروع کر دیتی ہے کیونکہ یہ پلٹنیں خون میں ہر وقت موجود ہیں اور حریفانہ جنگ کے لئے گوش بر آواز رہتی ہیں، اِدھر بگل کی آواز سنی اُدھر جانباز سپاہیوں نے دھاوا بول دیا۔ گلٹیاں جراثیم کو مدافعانہ روک ٹوک کر گرفت میں رکھتی ہیں اور دھاوا ہوتے ہی جراثیم سے سخت گھمسان لڑائی چھڑ جاتی ہے جن میں لاکھوں دشمن کاٹ کر دم بھر میں فنا کر دیئے جاتے ہیں۔ ہزاروں جانباز نثار ہو جاتے ہیں حملہ آوروں کی یورش روک دی جاتی ہے اور بسا اوقات سفاک دشمن کو شکست کامل دے کر فرار کر دیا جاتا ہے مگر "طبیعت" کبھی پست بھی ہو جاتی ہے اور شکست کا منہ مجاہدوں اور مقاتلوں کے بعد بھی دیکھنا پڑتا ہے ؎

مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا — فتح و شکست تو نصیبوں سے ہے ولے اے میر

جراثیمی امراض کا استیلا اسی شکست کا نتیجہ تصور کیجئے کیونکہ فطری مدافعت جنگ مغلوبہ کئے بغیر پسپائی کا ننگ و عار پسند نہیں کرتی۔

بہت ممکن ہے کہ میرے بیان کو ایک شاعرانہ تخیل تصور کیا جائے اس لئے آپ کے روزانہ مشاہدے سے غور کامل کی اپیل کرتا ہوں یاد رکھئے کہ کریات ابیض اور موذی جراثیم میں جس وقت جدال و قتال واقع ہوتا ہے اس کا عینی مشاہدہ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" کا مظاہرہ ہوگا فرض کیجئے کہ آپ کی انگلی میں پھانس لگی۔ پھانس نے پہلے مرض تفرق اتصال پیدا کر دیا اور ایک خارجی چیز فوری کھٹکنے لگی پھر شاید وہ پھانس گندی بھی ہے جس کے ساتھ بے شمار وانچے (کاکائی) جلد کے اندر پہنچ گئے اور آناً فاناً دُگنے چوگنے دس گنے ہو کر لاکھوں کے شمار میں ہو گئے اب اسی جگہ خون کی ننھی ننھی نالیاں کھلنے لگیں دوران خون تیز ہو گیا پھانس کے گرد چاروں طرف ایک سرخ ہالہ نظر آنے لگا اور وہ جگہ گرم محسوس ہونے لگی۔ اس کے بعد دوسرا تماشہ شروع ہوا۔ خون کی روانی مدہم ہو کر رک جاتی ہے۔ کریات ابیض علیحدہ ہو کر نالیوں کی دیواروں میں جمع ہوتے ہیں اور ایک رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے جس کے ہمرکاب ہزاروں لاکھوں سفید کریات پتلی دیواروں کے اندر گھس کر وہاں پہنچ جاتے ہیں جہاں وانچوں (کاکائی) سے ہنگامہ کارزار گرم ہونے کو ہے۔ اب وانچوں کی شکلیں بدلنے لگتی ہیں ان کے بلبلے اجواف سے لمبے لمبے عمود لئے ہوئے آگے بڑھتے اور سمٹتے ہیں اس طرح جراثیم کو گھیر کر پکڑ لیتے ہیں اور تھوڑے عرصہ میں ایک ایک کے خول میں دو تین دس پچاس یا سینکڑوں وانچے (کاکائی) گرفتار نظر آتے ہیں جن کو سفید کریات خون ہضم کرکے نیست و نابود کر دیتے ہیں لیکن اگر حالات طبیعت کے موافق نہیں ہیں اور دشمنوں کا غلبہ ہے تب بھی کریات ابیض ہلاک کرتے اور ان کے زہر کا تریاق جسم میں پہنچاتے رہتے ہیں تاہم کوئی زبوں صورت پیدا ہو جائے اور

اور لاتعداد جراثیم بڑھتے بڑھاتے جسم کے خون کو زہریلا کردیں تو ذراسی پھانس انسان کی ہلاکت میں پیام اجل بن جاتی ہے اور ناشدنی شکست کا انجام افسوسناک موت کی صورت میں پورا ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! کرّیات ابیض کے ان معرکتہ الآرا افعال وخواص کا مسئلہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ پھر بیان کرینگے۔ اس مختصر بیان سے اتنا تو ظاہر ہو گیا ہوگا کہ طبیعت کو حکیم مطلق نے مدافعت کی عجیب طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور باوجود ہمارے جہل ونادانی کے ایک غیر محسوس اور نامعلوم نظام ہماری آنکھوں سے اوجھل دشمنوں کے پیہم اور لگاتار حملوں سے محفوظ رکھنے میں ہمارا حرز جان بنا ہوا ہے۔

حکیم مطلق نے مدافعات فطری کے پاک سیرت فرشتے اگر ہماری امداد کے لئے طبیعت کا لائحہ عمل نہ بنائے ہوتے تو بلاشبہ ہرایک کی زندگی محال تھی اور موت ہر لمحہ سر پر منڈلاتی رہتی۔ اس لئے شان کبریائی کا اعتراف ضروری ہے جس نے جسمانی مدافعتوں کے سوا خارجی اسباب بھی دشمنوں کی بلا ٹالنے کے لئے پیدا فرما رکھے ہیں۔ یہ تیز تیز آندھیاں، ابر باراں کی رود باریاں، اور آفتاب کی عفونت سوز شرر افشانیاں، ان میں سے ہرایک مدافعت طبعی کا بے غل وغش نمونہ ہے۔

مدافعات کے پورے سامان کے باوجود جراثیم کے شرارے جسم میں داخل ہونے کے لئے مختلف راستے تلاش کرلیتے ہیں اور اپنی فتنہ انگیزیاں جاری رکھتے ہیں اور کبھی بالواسطہ مچھر، مکھی، پسو اور کھٹمل وغیرہ حشرات کے کاٹنے اور خون میں پہنچ جانے کی وجہ سے ان کے بم صحت کے حصن حصین کو تہ وبالا کرنے میں قلعہ شکن توپوں سے زیادہ خطرناک ہوجاتے ہیں پھر ان کے لئے تمام دقتیں آسان ہوجاتی ہیں۔ رکاوٹیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی راستہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے آخری مدافعت کی آزمایش کا وقت آجاتا ہے۔

یاد رکھیئے آخری مدافعت سے میری مراد ہرانسان کی ذاتی استعداد اور حملہ مرض کے قبول یا عدم قبول کی قابلیت اور قوت ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس سے ہزاروں نفوس طاعون، ہیضہ اور بہت سے امراض متعدیہ میں اس وقت بھی زندہ رہتے ہیں جب کہ دشمن آسمان سے بم برساتا ہے۔ اور مرنے والوں میں جان بچا کرلے جانے والے بھی کثیرالتعداد ملتے ہیں۔

پیاری بہنو! یہ تجربہ ہم سب کی نگاہ کے سامنے ہے کہ اکثر لوگ جن میں استعداد اور قبول مرض کی قابلیت وصلاحیت نہیں ہے ایک مدقوق مریض کی صحبت میں فی الجملہ شبانہ روز گذارتے ہیں یا وہ لوگ جو اصول حفظان صحت کے پابند ہیں ان کے قوٰے مرض کا پورا مقابلہ کرتے ہیں اور جراثیم ان کے جسم میں داخل بھی ہوجائیں تب بھی اس بیماری وہ محفوظ رہتے ہیں۔

خلاق مطلق نے مدافعات فطرت کو بے شک "عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلاں ہے" کا مصداق بنادیا ہے پھر بھی یہ کس کو یقین ہے، کہ اندر مدافعت کی کامل طاقتیں موجود ہیں؟ علم الجراثیم میں صرف عصا، درنی (جرثومہ دق ہی کو لیجئے) جو اس وقت ہماری بحث کا موضوع ہے وہ خاموش ہے۔ اپاہج ہے۔ بے حس وحرکت پڑا رہتا ہے۔ تاہم مریض کا تھوک، ناک کی رطوبت، پسینے، پیشاب، پاخانہ اور گرد وغبار کے سرودش پر سوار ہوکر ادھر ادھر منتقل ہوتا ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن میں سے چھوت کا مادہ تن درستوں تک ہر وقت منتقل ہوتا رہتا ہے اور مریض کا لباس، بچھونے اور فرش وغیرہ عدوے (چھوت) کو منزل بہ منزل آگے اور اس سے آگے بڑھانے میں ایک مخدوش اور ہولناک ہنگامہ آرائی کا شاخسانہ پیدا کرنے والے اسباب ہیں۔ کیونکہ جراثیم کا راج اور ان کا تخت وتاج یہی فاسد چیزیں ہیں انہی میں وہ جیتے جاگتے۔ انہی میں زہر اگلتے ہیں اور انہی میں ہر وقت براجتے ہیں۔

پیاری بہنو! سل اور دق کا جرثومہ (عصاء درنی) بے پاؤں اور بغیر پر کے ان ہی سہاروں سے پرپرواز نکالتا ہے۔ جن کا تذکرہ ابھی میں نے کیا ہے وہ عموماً نتھنوں اور منہ کی راہ سے پھیپھڑوں میں پہنچ کر بیماری پیدا کرتا ہے اور کبھی دودھ وغیرہ کے ذریعہ سے معدے کے اندر داخل ہوکر آنتوں اور پھیپھڑوں تک پہنچ کر مرض کا سبب بن جاتا ہے اور صحت کی بنیادوں کو کھوکھلا کرڈالتا ہے۔ کبھی عصاء درنی پھوڑوں کی پیپ، خراب زخم آنتوں اور مثانہ کے فضلوں میں موجود ہوتا ہے۔ گاہے اس مریض کے بلغم سے چیونٹیاں، مکھیاں اور حشرات چھوت کے پھیلانے میں نہایت ہولناک حصہ لیتے ہیں جس سے گرفتار مرض اور اسیر بلا ہونے تک بے خبری رہتی ہے۔

آپ کی عزیز بہن جو حفظان صحت کے اصول پر کامل عبور رکھتی ہے اور جس کی زندگی دوسروں کے لئے سبق آموز ہے، افسوس غفلت کا شکار بنی۔ اور بے خبری، بھول اور حالات سے ناواقفی نے بے چاری کو ایسے گھر میں کچھ دن تک مہمان بنائے رکھا جو نسیمہ کی صحت کا دشمن تھا اس گھر میں کئی موتیں سل اور دق سے ہوچکی تھیں۔ مادۂ مرض مخفی دشمن کی طرح پھیلا ہوا تھا۔ اور ایک بارود سے بچھی ہوئی تھی کہ صحت کا سنگین

قلعہ زد میں آگیا ہے اور اب جہاں تک امکان بشری ہوگا ان شاء اللہ تعالےٰ مرض کے قلع قمع کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہے گا اور مجھے یقین ہے کہ آپ سب بھی نہ دل سے دعا فرمائیں گی اس لئے کہ خدا حالت اضطرار کی دعاؤں کو ضرور قبول فرماتا ہے۔

پیاری بہنو! میں آپ کا بہت قیمتی وقت لے چکا ہوں خدا نے چاہا تو اپنی تیسری تقریر میں حفظ ماتقدم۔ تدبیر علاج اور ان سم آگیں مار آستین دشمنوں سے بچنے بچانے کی کوششوں کا لائحہ عمل عرض کروں گا اور عجب نہیں کہ نیمہ بھی اپنا کچھ وقت ہل بیٹھنے کے لئے دے سکے کیونکہ یہ ہفتہ اس کی صحت کے باب میں امید افزا اور پر اطمینان گزرا ہے۔ خدا حافظ +

(باقی)

ممالک غیر میں انسدادِ دق کے ذرائع

از ڈاکٹر ایچ، بی، ڈی۔ ماتھر، بی، ایس، سی۔ ایم، بی، بی، ایس، ڈی، ٹی، ایم اینڈ ایچ۔ ایم، آر، سی، پی ای
ڈاکٹر پی، ایچ۔ پروفیسر علم الصحت یونیورسٹی لکھنؤ

تمہید تپ دق کا مرض رفتہ رفتہ تمام ممالک میں صحت عامہ کے کارکنوں اور ان اطباء کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے جو انسداد امراض کے کام میں خاص طور پر مصروف ہیں۔ انسانیت کے اس عظیم ترین دشمن سے نبرد آزمائی کرنے کیلئے چند "معیاری حملے" اور تجاویز وضع کی گئی ہیں جو کم و بیش ایک ہی لائنوں پر ہیں اور سب ممالک اس پر یکساں عمل کر رہے ہیں، سوائے ایسی حالتوں کے کہ مقامی خصائص کی وجہ سے کسی خاص اسلوب کا اختیار کرنا ضروری سمجھا گیا ہو بعض ممالک میں کسی خاص تدبیر کا خاص حالات کے ماتحت پیدا ہونا اور ترقی پانا کچھ وہیں کی خصوصیات کیساتھ وابستہ ہے اسلئے جا بجا ایسی چیزوں کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں ہم نے اس مسئلہ کا ابھی دامن بھی نہیں چھوا ہے لیکن یہ ضرور ہے کہ چاروں طرف سے توجہ سمٹ کر اس ایک ضروری مرکز پر آچکی ہے اور اس مختصر تذکرہ کا مقصد صرف یہ ہے کہ اپنے ملک کے لوگوں کے سامنے وہ عملی کارگزاریاں اور حالات پیش کئے جائیں جو انسداد تپ دق کے متعلق دوسرے ممالک میں ہم دیکھ رہے ہیں +

۱- برطانیہ عظمےٰ

الف :- دق کی ڈسپنسری

سررابرٹ ڈبلیو فلپ (سابق ڈاکٹر آر ڈبلیو فلپ) نے ۱۸۹۱ء میں بمقام ایڈنبرا دق کا پہلا شفاخانہ جاری کیا۔ آجکل ہم جس سکیم برائے انسداد تپ دق، کا اس قدر چرچا سن رہے ہیں، یہ شفاخانہ، اس سلسلہ کی پہلی کڑی اور کاموں کا پہلا مرکز تھا۔ آجکل ملک میں مختلف مقامات پر دق کے جو ہسپتال قائم ہوئے ہیں انکے ابتدائی اصول وہی ہیں جو ڈاکٹر فلپ نے اس وقت متعین کرد یئے تھے۔ بس فرق صرف اتنا ہے کہ سیناٹوریا اور خاص شفاخانوں کے کھل جانیکے باعث صرف علاج پر زور دینے کی بجائے نئے نئے حالات کے مریضوں کی غور و پرداخت تنظیم عمل، انسدادی تدابیر کی پختگی اور تحقیق وغیرہ کا کام زیادہ زور شور سے ہو رہا ہے۔ اس نوع کی ڈسپنسری کے کاموں کا دائرہ مختصراً اس وضع کا ہوتا ہے :-

(۱) تشخیص مرض کا کام

(ا) ماہر خصوصی :- بالعموم ایک ایسے ماہر دق کا مقرر کیا جانا جو کسی اچھے دارالصحت میں رہ کر دق کی دیکھ بھال کا خاص تجربہ حاصل کر چکا ہو۔ تاکہ باقاعدگی کے ساتھ چلنے والے ایک ادارہ میں رہ کر وہ پبلک کے لئے زیادہ سے زیادہ کارآمد ہو سکے۔ اس ماہر سے پرائیویٹ ڈاکٹر، سکولوں کے افسران صحت اور دیگر حکام مشورہ کرنیکے لئے آتے ہیں۔ اسکو اپنے گوناگوں فرائض سبکدوش کرنے کے لئے ان انتظامات کا مہیا ہونا اس کے لئے ضروری ہے +

(ب) تشخیص مرض کے لئے ایک صحت گاہی معمل (کلینکل لیبوریٹری) جس میں ایک سند یافتہ اسسٹنٹ بھی مقرر ہو اور۔

(ج) ایک عکس ریزی آلہ تشخیص مرض، نیز

(د) چند ایسے بسترے جو ہسپتال میں مشکوک مریضوں کے لئے مقرر کردیئے جائیں تاکہ چند دن تک مریضوں کو وہاں رکھا جاسکے اور انکی مرض کی تعیین اور تشخیص میں سہولت ہو +

(۲) انسدادی کام

(ا) مرض کا ابتدا ہی میں معلوم کرلینا ———— یہ بات بھی بہت ضروری ہے کہ مرض کا فوراً ہی پتہ چل جائے۔ اکثر ایسے مریضوں کے مرنے تک بھی یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ دق کے مرض میں مبتلا تھے۔ یہ کام باقاعدہ کارروائی اور جستجو سے ہو سکتا ہے اور ایسے مریضوں کے ذریعہ جراثیم کے پھیلنے اور وبائی حالت اختیار کرلینے سے روکا جاسکتا ہے +

(ب) جہانتک ممکن ہو ایسے ہسپتالوں کا علیحدہ قیام یا ہسپتالوں میں ایسے مریضوں کو بالکل علیحدہ اور مخصوص علاقہ میں رکھنا تاکہ دوسرے مریض ان سے متاثر نہ ہو سکیں +

(ج) گھروں میں مریض کو بالکل الگ تھلگ کردینا علیحدہ کمرے میں۔ یا تختہ بندی کرکے یا اور کسی طرح بستر کو علیحدہ رکھنا۔ تاکہ گھر کے دوسرے افراد اس سے محفوظ رہیں +

(د) دق کی دیکھ بھال کرنے والے خاص اور خاص نرسوں کا گھروں میں جاکر تفتیش کرنے کا کام تاکہ :-

(۱) ایک سے دوسرے کو لگنے اور ملنے جلنے سے جراثیم کے منتقل ہونیکا علم ہوتا رہے +

(۲) تپ دق سے بچنے کی تدابیر گھر والوں کو بتانا +

(۳) اردگرد کے صحتی ماحول اور حفظان صحت کے صحیح حالات کی رپورٹ کرتے رہنا +

(۳) باہمی اتفاق و رابطہ

مریض اور اسکے خاندان اور ڈاکٹر کے درمیان کامل رابطہ و اتفاق +

(ا) سینی ٹوریا (صحت گاہ)

(۲) دق کے ہسپتال +

(۳) دق کے مریضوں کی نوآبادیات +

(۴) انسدادی ادارے +

(۵) سماجی اداروں سے ربط ضبط تاکہ یہ جماعتیں دق کو ایک سماجی وبا بننے سے روک سکیں +

(۶) کوئی اور ادارہ جو دق کے انسداد کے کاموں کو اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ہو یا اور اشخاص و ادارے جو اس نوع کے شغل میں ہوں +

دق کی نوآبادیاں

اگرچہ یہ ادارے جدید اضافے ہیں۔ مگر برطانیہ میں سب سے پہلی بار ان کا تجربہ کیا گیا ہے۔ دق کو ایک سماجی بیماری جان کر دیکھا جائے تو یہ امر کس قدر افسوس ناک نظر آتا ہے کہ مریض اچھا ہوئے پر نہ صرف صحت کے اعتبار سے بالکل گر جاتا ہے بلکہ مالی اعتبار سے بھی وہ کسی قابل نہیں رہتا۔ صحت کی بحالی کے دوران میں وہ اس قدر لاغر اور کمزور ہوتا ہے کہ اسکے کام اور پیشہ میں اچھے تنومند آدمی جو پہلے سے کام کر رہے ہیں آگے بڑھ جاتے ہیں اور یہ ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور مشکل سے گذارہ کر سکتا ہے۔ اسلئے انہیں علیحدہ ایک نوآبادی کی صورت میں رکھنے کی تجویز ہو چکی ہے۔ برطانیہ میں اس قسم کی نوآبادی کی دو مثالیں، کیمبرج شائر اور بیپسورتھ ہال ہیں اور کینٹ میں "پریسٹن ہال" (ایلفرڈ) ہے۔ اول الذکر نوآبادیاں ہر قسم کے مریضوں کے لئے ہیں اور آخر الذکر جگہ صرف سابق فوجی ملازمین کے لئے کھولی گئی ہے +

اس پر سب متفق ہیں کہ دق کے مریض کو سینے ٹوریم میں رکھکر ہم اسے حفظان صحت کی کافی تعلیم دے دیتے ہیں۔ مریض خود یہ امور سیکھ جاتا ہے کہ اسے دوسروں کے ساتھ رہکر کس طرح زندگی گذارنی ہوگی، اور دوسرے لوگوں کو اس ذات سے جو خطرے لاحق ہو سکتے ہیں ان سے بھی وہ عملی طور پر آگاہ ہوتا ہے +

مگر یہ امر مشتبہ ہے کہ گھروں میں رہ کر بھی یہ مریض ان اصولوں کو برت سکتے ہیں یا نہیں، یہ امر ذرا دشوار ہے کہ وہ ایسا پورے طریقہ پر کر سکیں کیونکہ مرض کے دوران میں اسکے گھرانہ کی مالی حالت بالکل خراب ہو چکی ہوتی ہے اور ان اصولوں کا برتنا دشوار تر ہو جاتا ہے۔ اگر کسی مریض کو کسی سینے ٹوریم میں رہنے کے دوران میں کوئی نیا کام روزی پیدا کرنیکے لئے سکھا دیا جائے، تو جسمانی لاغری وکمزوری کے باعث وہ نقصان ہی میں رہتا ہے اور کسی کام میں یا پیشہ میں نووارد ہونے کے باعث وہ دوسروں سے آسانی کے ساتھ مقابلہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی مالی حالت اور بھی خراب ہو جاتی ہے تفکرات اسے اور بھی پریشان ولاغر کر دیتے ہیں۔ روحانی سکون غائب جسمانی آرام مفقود، آخر کار اس کا کمزور ونزار جسم پھر معرض خطر میں پڑ جاتا ہے اور اسے سخت جانگسل تکلیفوں کا شکار رہنا پڑتا ہے +

دق کی نوآبادی کا قیام سب سے پہلے سر فلپ، سی، واریئر جونز (Sir Philip Varrier Jones) کے ذریعہ عمل میں آیا۔ تاکہ ان مشکلات کا بالخصوص سابق فوجی ملازموں کے معاملہ میں کچھ تدارک کیا جا سکے +

ان نوآبادیوں میں (مریضوں کے لئے) کارخانے قائم کئے گئے مثلاً بڑھی خانے، کھلونے بنانے، کپڑے سینے، ٹوکریاں بنانے کے کارخانے اور ایسی چیزیں جن میں خاک دھول اور دھواں وغیرہ پیدا ہونے کا امکان ہی نہ ہو۔ یہ سب عمارتیں اور آلات صحت کے اصولوں کو سامنے رکھکر بنائے گئے ہیں، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ جس قدر چیزیں بنائی جائینگی وہ کب بھی جائینگی تب بھی نوآبادی کے تمام مصارف کا اس طرح پورا ہونا ممکن نہیں بالعموم ۶۰۔ ۷۰ فیصدی مصارف اس طرح پورے ہوتے ہیں۔ باقی کے لئے مقامی فنڈ وغیرہ سے امداد مانگی جاتی ہے۔ اہل ملک اسطرح نوآبادی کی جو مدد کرتے ہیں نوآبادی کے لوگ اس کا صلہ یہ دیتے ہیں کہ وہ سب سے الگ تھلگ رہتے ہیں اور سب مخلوق کو اپنے جراثیم سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ورنہ ان کے گھل مل جانیسے دق کے جراثیم کا دور دور تک پہونچ جانا ایک ممکن امر تھا +

(باقی آئندہ)

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ

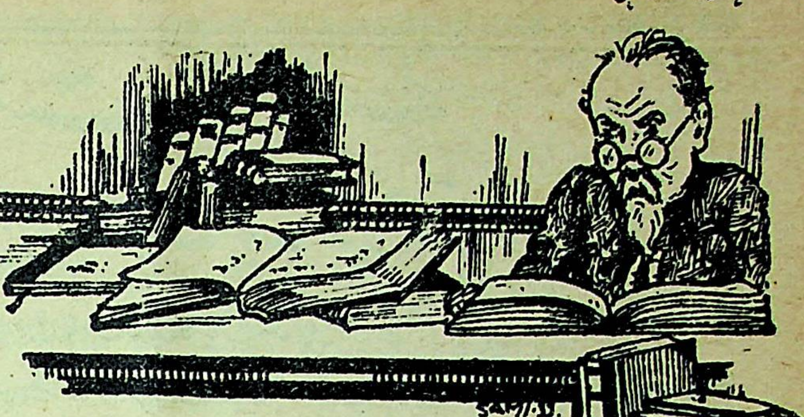
اردو کی طبی صحافت میں "ہمدرد صحت" ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفریں دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا۔ بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اسقدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگیگی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کیجا سکتی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں، قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کیلئے دوبارہ طبع کرائے جائیں لیکن اسکے لئے موقع نہیں ملسکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں، چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں۔ جو جولائی سنہ ۱۹۳۴ء سے جون سنہ ۱۹۳۵ء تک، اور جولائی سنہ ۳۵ء سے جون سنہ ۳۶ء تک اور جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید اعادہ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں تازہ جلد (جولائی سنہ ۳۷ء سے جون سنہ ۳۸ء تک) ہیں، گذشتہ سال کا عظیم الشان "عورت نمبر" ہے جس کی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللساں ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادہ شباب اور درازی عمر" تھا اور اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے، سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی: بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۸-۱۹۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر بھی ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے "ہمدرد صحت" کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ایکہزار ساٹھ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے، کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں، علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں۔ بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک غیر کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپکو ان مشہور اصحاب القلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

مینجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنوان، دہلی

انتقاد



آیورویدک فارماکوپیا

سائز ۸ ۲۲x/۸ ضخامت ۶۱۲ صفحے، قیمت تین روپے

پتہ۔ مینجر صاحب ٹیکسلا آیورویدک فارمیسی جنڈ ضلع اٹک (پنجاب)

آیورویدک طب کو ہندوستانی زبان میں منتقل کرنے کا سلسلہ کچھ مدت سے جاری ہے۔ ہم نے اس تحریک کی ہمیشہ پرزور تائید کی ہے اور ہمدرد صحت کے صفحوں کو ہمیشہ اس قدیم طریقۂ علاج کے مباحث کے لئے کھلا رکھا ہے۔ اب تک دیدک کی جو کتابیں ہماری زبان میں شائع ہو چکی ہیں انہوں نے طبقۂ اطبا میں خاصی مقبولیت حاصل کی ہے۔ اسی طرح امید ہے کہ "آیورویدک فارماکوپیا" جو جناب کویراج جگن ناتھ صاحب ویدِ داچسپتی کی ضخیم تالیف ہے قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔ کویراج صاحب نے اس کتاب میں ویدک مرکبات کا ایسا ذخیرہ علاج پیشہ اصحاب کے سامنے پیش کیا ہے جس کی نظیر اس سے پہلے اردو کی کسی ویدک کتاب میں موجود نہیں ہے، مؤلف نے اس قرابادین کو بارہ بابوں میں حسب ذیل عنوانوں میں تقسیم کیا ہے

(۱) کاڑھے یا جوشاندے (۲) سفوف (۳) گولیاں (۴) گوگل (۵) معجونیں اور مٹھائیاں (۶) دواؤں کے گھی اور تیل (۷) آسو دراد شٹ (۸) کھار و نمک (۹) دھاتوں کے مدبّر اور مصفّے کرنے کی ترکیبیں (۱۰) علم کشتہ جات (۱۱) رس (۱۲) متفرقات۔ ان بابوں سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کتاب اپنے مقصد میں کس قدر کامیاب ہے۔ ہر نسخہ کے اجزا، تیاری کی ترکیب، مقدار و ترکیب استعمال، افعال و منافع اور منفعت خاص کو عموماً سلجھا کر لکھا گیا ہے۔ اور نسخوں کے انتخاب میں مہارت کا ثبوت دیا گیا ہے انکی تعداد چار سو کے قریب ہے۔ بابوں کی فہرست کے علاوہ نسخوں کی ایک فہرست بھی شامل ہے جس کے ذریعہ مطالعہ کرنے والے کسی مرکب کو آسانی سے نکال سکتے ہیں بہتر ہوتا کہ ایک فہرست امراض وار بھی مرتب کر کے لگا دی جاتی۔ دو باتیں اور بھی قابل اصلاح نظر آئیں۔ پہلی یہ کہ بعض ویدک اصطلاحات کو نہ بریکٹوں میں واضح کیا گیا، اور نہ انکے معنی اور مطالب سمجھانے کے لئے کوئی اور فہرست شامل کی گئی۔ اسی طرح بعض مفرد دواؤں کے ویدک ناموں کے ساتھ اگر عام فہم یا طبّی نام بھی لکھدیے جاتے تو اس کتاب کی افادی حیثیت بہت بڑھ جاتی۔ بہرحال آیورویدک فارماکوپیا ایک ایسی کوشش کا نتیجہ ہے جس کو یقیناً سراہا جائیگا، اور طبقۂ اطبا کے علاوہ دیسی طبوں سے ہمدردی رکھنے والے عوام بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ کویراج جگن ناتھ صاحب نے دیدک کے ایک اہم شعبہ کو ہندوستانی زبان میں منتقل کر کے اچھی طبی خدمت انجام دی ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی خاصی ہے۔ کاغذ اوسط درجہ کا ہے قیمت بالکل مناسب ہے +

طبِ قدیم اور طبِ جدید

سائز ۲۰x۳۰/۱۶، ضخامت ۱۲۰ صفحے، قیمت بارہ آنے +

پتہ۔ معتمد صاحب کتب خانہ سعیدیہ جام باغ، ترپ بازار، حیدرآباد دکن۔

مدرسہ طبیہ یونانی سرکار عالی (طبیہ کالج) حیدرآباد دکن کی انجمن طلبہ طبیہ یونانی نے اعلیٰ حضرت شہریار دکن کے جشن سیمین کی تقریب میں ایک انعامی مضمون کا اعلان کیا تھا جس میں طب قدیم اور طب جدید کا مقابلہ کر کے ہندوستان اور ممالک محروسہ سرکار عالی میں طب یونانی کی ترقی کے وسائل پر روشنی ڈالنے کے لئے کہا گیا تھا مجلس انتخاب مضامین نے جناب حکیم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون سب سے بہتر قرار دیا، جس کو "طب قدیم اور طب جدید" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مضمون نگار صاحب نے دونوں طبوں کا موازنہ تاریخی روشنی میں کرنے کی کوشش کی ہے اور ہمیں انہیں خاصی کامیابی حاصل ہوئی ہے، طب کے مختلف شعبوں میں جو ترقی طب قدیم نے کی تھی اس کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے لیکن مجوزہ عنوان کا دوسرا پہلو ہمارے خیال میں تشنہ ہے۔ تاہم بحیثیت مجموعی یہ رسالہ مفید بھی ہے اور دلچسپ بھی۔ اور اس قابل ہے کہ اطبا اس کو غور سے پڑھیں۔ کتابت و طباعت اچھی ہے کاغذ سفید اور عمدہ ہے

دیسی فارماکوپیا

سائز ۲۰x۳۰/۱۶ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے +

پتہ:۔ صاحبزادہ ممتاز حسین صاحب زیدی، الہڑ ضلع سیالکوٹ۔

دیسی فارماکوپیا موسوم بہ علاج بالمرکبات جناب حکیم ڈاکٹر سید محمد اکبر علی صاحب صادق زیدی کی تالیف ہے اور اسکی خصوصیتیں خود مؤلف کی زبانی یہ ہیں کہ (۱) جو نسخے اس میں شامل کئے گئے ہیں وہ تجربہ کے معیار پر صحیح اُتر چکے ہیں (۲) خاندان شریفی اور خاندان عزیزی کے مجربات کو ترجیح دی گئی ہے (۳) کسی نسخہ میں پکانے اور گھوٹنے کی ضرورت نہ پڑے (۴) دواؤں کے افعال و خواص کو بیان کرنے میں مبالغہ سے کام نہیں لیا گیا ہے (۵) دواؤں کی مقدار خوراک بہت کم رکھی گئی ہے (۶) نسخوں کے اجزا بیشتر یونانی دواؤں پر مشتمل ہیں۔ بے شک مؤلف صاحب نے انہی اصولوں کو سامنے رکھ کر دیسی فارماکوپیا کو مرتب کیا ہے۔ اور اس کوشش میں بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں، ترتیب وہی قدیم ہے یعنی سر سے لیکر پاؤں تک کے امراض کو سلسلہ وار لکھکر آخر میں مردوں، عورتوں اور بچوں کے مخصوص امراض کے مرکّبات جمع کئے گئے ہیں، سب سے آخر میں ایک فہرست ہے جس میں حروف تہجی کے لحاظ سے امراض کے نام اور نسخوں کے نمبر لکھے گئے ہیں۔ نسخوں کی کل تعداد ۴۸۳ ہے اور انکے انتخابات میں کافی احتیاط سے کام لیا گیا ہے اُمید ہے کہ اطبا کے لئے یہ رسالہ مفید ثابت ہوگا۔ کتابت طباعت اچھی ہے۔ ضرورتمند اصحاب اوپر لکھے ہوئے پتہ سے منگائیں۔

کلیّات ہومیوپیتھی

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۱۶۰ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ:۔ دفتر ہومیوپیتھک میگزین، میو روڈ ۳۹، لاہور۔

ڈاکٹر سیموئل ہانمن کی کتاب آرگنن آف ہومیوپیتھی کا ترجمہ جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی نے کلیّات ہومیوپیتھی کے نام سے کیا ہے جو لوگ انگریزی جانتے ہیں اُن کی سہولت کے لئے اصل کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی کلیات ہومیوپیتھی میں شامل ہے جو ۵۰ صفحوں میں ختم ہوا ہے اور اردو ترجمہ ۸۰ صفحوں میں سمایا ہے۔ مترجم صاحب نے اردو کے ترجمہ میں سلاست اور روانی کا خاص خیال رکھا ہے، اسکے باوجود جو مشکل الفاظ ترجمہ میں آئے ہیں ان کا مطلب آخر میں بتا دیا گیا ہے۔ اس طرح یہ ترجمہ معمولی اردو سمجھنے والوں کے لئے بھی مفید ہو گیا ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہومیوپیتھی سے دلچسپی رکھنے والے کلیّات ہومیوپیتھی کا ضرور مطالعہ کرینگے۔ کتابت و طباعت اچھی ہے +

ڈائرکٹری آف ہومیوپیتھس (انگریزی)

سائز $\frac{20 \times 30}{16}$ ضخامت ۲۴۰ صفحے، قیمت پانچ روپے۔
پتہ:۔ دفتر ہومیوپیتھک میگزین، ۳۹، میو روڈ، لاہور

اس ڈائرکٹری کے مرتب جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی ہیں۔ موصوف نے کوشش کی ہے کہ اس کو ہومیوپیتھی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں۔ ڈائرکٹری میں ہندوستان کے ممتاز ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی چالیس بلاک کی تصویروں کے علاوہ آل انڈیا ہومیوپیتھک میڈیکل کانفرنس کے چھٹے اجلاس کی مکمل کارروائی اور دیگر مسائل درج ہیں۔ ڈاکٹر سیموئل ہانمن کے حالات زندگی بھی اس میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ڈائرکٹری ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے علاوہ مشتہرین کے لئے بھی کارآمد ہے۔ قیمت ہر اعتبار سے زیادہ ہے۔ ٹائپ اور طباعت موزوں ہے۔ ضرورتمند صاحب مندرجہ بالا پتہ سے منگائیں +

اربعہ عناصر

سائز $\frac{18 \times 22}{16}$ ضخامت ۲۰۸ صفحے، قیمت ایک روپیہ۔
پتہ:۔ منیجر دفتر خان صاحب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر، فراش خانہ، دہلی

خان صاحب جناب حکیم محمود علی خاں صاحب ماہر اکبر آبادی ایک قابل طبیب اور شگفتہ گو شاعر ہیں۔ اربعہ عناصر سے پہلے بھی ماہر صاحب صدائے ماہر، وغیرہ ناموں سے اپنا کلام شائع کر چکے ہیں ان رباعیوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر نے محض شاعری کے لئے خامہ فرسائی نہیں کی ہے، بلکہ اسکے دل میں خدمت خلق اور اصلاحِ قوم کے جذبات بھی موجزن ہیں جن سے پڑھنے والے دل و دماغ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، ماہر کے اس رجحان نے ان کے شعر کو بے کیف افسردہ بھی نہیں بنا دیا ہے۔ بلکہ ایک حقیقی شاعر کے کلام میں جو خوبیاں مانی جاتی ہیں ان میں سے اکثر ماہر صاحب کے حصہ میں بھی آئی ہیں، برجستگی، روانی اور تخیل کی بلندی وہ اجزا ہیں جو اربعہ عناصر کے ہر صفحہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اس مجموعۂ رباعیات میں حمد و نعت اور مناجات بھی ہے، اور خوف الٰہی عبرت و موعظت کا درس بھی۔ پند و نصائح کے گلوگیر جرعات بھی ہیں اور رندی و سرمستی کے پرجوش نعرے بھی۔ کسان و مزدور کیساتھ اظہار ہمدردی بھی ہے اور طب و حکمت کی خاطر بھی، بغرض متداول عنوانات میں سے بہت کم ایسے باقی رہ گئے ہونگے جن پر ماہر صاحب نے طبع آزمائی نہ کی ہو ہمیں امید ہے کہ یہ مجموعہ مقبولیت حاصل کریگا۔ کتابت و طباعت اچھی ہے، کاغذ چکنا سفید لگایا گیا ہے۔ جلد بھی خوبصورت ہے +

دِق وسِل کے ویدک اسباب، علامات اور معالجات

از جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سڈھوری حیدرآباد دکن

"ہمارے محترم کرم فرما جناب حکیم مولوی محمد حبیب اللہ صاحب سڈھوری نے یہ دلچسپ اور پراز معلومات مضمون ہمدرد صحت کے دق وسل نمبر کے لئے تحریر فرمایا تھا لیکن افسوس ہے کہ یہ مضمون دفتر میں اس وقت پہونچا جب اس نمبر کے باب ویدک کی طباعت بھی ہو چکی تھی۔ اس لئے مجبوراً ہم یہ مضمون خاص اشاعت میں شامل کرنے سے قاصر رہے۔ بہرحال اب ہم اسے نذر ناظرین کرتے ہیں۔ امید ہے کہ ویدک سے دلچسپی لینے والوں کے علاوہ عام اصحاب فن بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے" ہمدرد صحت

قارئین کرام کو واضح ہو کہ طب ہندی کی کتابوں میں دق وسل کے متعدد نام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ راج یکشما، شوش، کشے، یکشما، اور روگ راج۔ یہ سب نام دق وسل کے ہیں۔ اور اطبائے ہند دق وسل ہی کو راج یکشما۔ شوش۔ اور یکشما وغیرہ کہتے ہیں۔

رگ وید میں یکشما کا بیان

ہندوؤں کا سب سے پراچین گرنتھ (قدیم کتاب) رگ وید ہے۔ جو مسٹر سی۔ آر۔ دت کی رائے کے مطابق دو ہزار برس قبل مسیح سے چودہ سو برس قبل مسیح تک کے زمانہ میں تصنیف کیا گیا ہے اور مختلف رشیوں کے بنائے ہوئے بھجنوں کا مجموعہ ہے۔ رگ وید کے دسویں منڈل۔ بارہویں النوواک سوکت (۱۶۱) اور سوکت (۱۶۳) میں یکشما یعنی دق وسل کا بیان موجود ہے۔ جس سے اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ آج سے تقریباً چار ہزار برس پہلے اُس زمانہ کے اطبار دق وسل سے واقف تھے اور اس مرض کا علاج زیادہ تر دعاؤں اور منتروں سے کیا کرتے تھے۔ اب ہم صرف سوکت (۱۶۳) کی چار رچاؤں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

(۱) "تمہاری دونوں آنکھوں۔ دونوں کانوں۔ ناک کے دونوں نتھنوں۔ ٹھڈی۔ سر۔ دماغ اور زبان سے میں یکشما (دق وسل) کو دور کرتا ہوں"

(۲) "تمہاری گردن کی شریانوں۔ پٹھوں۔ ہڈیوں کے جوڑوں۔ دونوں بازوؤں۔ دونوں ہاتھوں۔ اور دونوں کندھوں سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(۳) "تمہاری دونوں رانوں۔ دونوں زانوؤں۔ دونوں ایڑیوں۔ دونوں پاؤں کے اگلے حصّوں۔ دونوں کولھوں۔ کمر اور مقعد سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(۴) "ہر ایک عضو۔ ہر ایک رونگٹے۔ جسم کے ہر ایک جوڑ کے مقام اور تمہارے تمام اعضا میں جہاں کہیں مرض پیدا ہوا ہے وہاں سے میں مرض کو دُور کرتا ہوں"

(ملاحظہ ہو رگ وید بھاسا ٹیکا سہت۔ منڈل ۱۰ انوواک ۱۲۔ سوکت ۱۶۳۔ رچا ۱ و ۲ و ۵ و ۶۔ مطبوعہ ویدک پستک آلاسلطان گنج ای۔ آئی۔ آر)

اتھرووید میں یکشما کا مفید اور مزید بیان

ہندوؤں کے چاروں مقدس ویدوں میں سے اتھرووید سب سے پچھلا اور چوتھا وید ہے مورخین یورپ کی رائے یہ ہے کہ اتھرووید ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے تصنیف کیا گیا ہے۔ اتھرووید میں زمانہ قدیم کی طبابت کے متعلق کار آمد اور کافی مواد موجود ہے اور دوسری بیماریوں کے قطع نظر متعدد منتروں میں یکشما روگ (دق وسل) کا بھی مفید اور مزید بیان پایا جاتا ہے۔ ہم یہاں بنظر اختصار ایک سوکت کے صرف تین منتروں کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں:-

(۱) "میں تیرے پیٹ۔ بلبلہ۔ ناف۔ اور دل سے تمام یکشماؤں (دق وسل کی تمام بیماریوں) کے زہر کو منتر کی طاقت سے نکلا ہوا بتاتا ہوں"

(۲) "جو یکشما روگ (دق وسل) کو پھینکنے والی اور اعضا پر گوشت چڑھانے والی دوائیں تیرے اعضاء کو راحت و آرام پہونچا سکتی ہیں اُن کے ذریعہ سے تمام یکشماؤں (تمام دقی وسلی بیماریوں) کو تجھ سے نکلا ہوا کہتا ہوں"

(۳) "ڈسلپ۔ ودردھ۔ واتی کار۔ اور الجی۔ ان سب یکشماؤں یعنی ان چاروں دق وسل کے زہر کو میں تیرے جسم سے منتر کی طاقت سے

نکلا ہوا کہتا ہوں "

(ملاحظہ ہو اتھروید کانڈ (۹) الوداک (۴) سوکت (۱۳) منتر (۱۲، ۱۹، ۲۰) مطبوعہ سناتن دھرم پریس مراد آباد)

مندرجہ بالا منتروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے کے اطباء اس بات کو جانتے تھے کہ دق وسل کی تمام بیماریوں میں وش یعنی ایک خاص قسم کا زہر ہوتا ہے۔ اور وہی زہر پیٹ۔ لبلبہ۔ ناف اور دل میں رہتا ہے جس کے دور کرنے کے لئے زیادہ تر تیز منتروں نیز دواؤں سے کام لیا جاتا تھا۔ ہم یہاں اس بات کو بھی ظاہر کر دینا چاہتے ہیں کہ اگرچہ چھ سو یا سات سو برس قبل مسیح کے اطباء نے بار بار "یکشما نام سرو پشام دشم" کہا ہے یعنی دق وسل کی تمام بیماریوں میں زہر یا زہریلے مادہ کا اظہار کیا ہے لیکن مقام تعجب ہے کہ طب کی علمی ترقی کے زمانہ میں چرک اور سسرت کے مصنفین نے ان تمام باتوں پر محققانہ حیثیت سے کچھ روشنی نہیں ڈالی ہے اور سل ریوی کی صراحت سے بھی پہلو تہی کی ہے۔ جس کی تصدیق دق وسل کے اسباب وعلامات کے ملاحظہ سے (جو آئندہ بیان کئے جائیں گے) بخوبی ہو جائے گی۔

اتھرووید سے یکشما کی وراثت کا ثبوت

اس بات سے کسی طرح انکار نہیں ہو سکتا ہے کہ ولادت مسیح سے چھ سو یا سات سو برس پہلے کے اطبائے ہند امراض متوارثہ سے واقف تھے۔ اور یکشما روگ یعنی دق وسل کو موروثی مرض تسلیم کرتے تھے۔ جس کا ثبوت اتھرووید کے منتروں میں پایا جاتا ہے۔ اور قارئین کرام کے ملاحظہ کے لئے یہاں ایک منتر کے صرف ان فقروں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جن میں جذام اور مرگی کے علاوہ دق وسل کے موروثی مرض ہونے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

(۱) "اے مریض تو یکشما (دق وسل) موروثی مرض سے چھٹکارا پا رہا ہے .... اس میں تو شبہ نہ کر میں بھی تجھ کو کشے (دق وسل) کشٹ (جذام) اپسمار (مرگی) وغیرہ موروثی مرض سے رہائی دیتا ہوں"

(ملاحظہ ہو اتھرووید۔ کانڈ (۲) سوکت (۱۰) منتر (۶) مطبوعہ سناتن دھرم پریس مراد آباد)

امراض متعدیہ میں یکشما کا شمار

قدیم اطباء ہند کو اس بات کا بھی فخر حاصل ہے کہ یکشما روگ یعنی دق وسل کو متعدی مرض مانتے تھے اور دق وسل کو امراض متعدیہ میں شمار کرتے تھے چنانچہ مہاراج دھنونتری ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ

جذام۔ بخار۔ شوش (دق وسل) آنکھوں کا دکھنا اور چیچک وغیرہ یہ ایسی متعدی بیماریاں ہیں جو ایک شخص سے دوسرے شخص کو لگ جاتی ہیں لہٰذا ان بیماریوں میں جو اشخاص مبتلا ہوں ان کے ساتھ میل جول رکھنے سے، ان کے جسم کو چھونے سے، ان کے سانس کی ہوا لگنے سے، ان کے ساتھ کھانا کھانے سے، ان کے پلنگ اور بچھونے پر سونے اور بیٹھنے سے، ان کے مستعملہ کپڑوں اور مالاؤں کے استعمال کرنے سے، ان کے جسم پر لگانے کے بعد باقی ماندہ چندن وغیرہ کے لگانے سے بچنا چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو سسرت سنہتا ندان ستھان ادھیائے ۵)

شوش یعنی دق وسل کے اسباب

کتاب سسرت میں جو شوش لکھے گئے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) کسی بیماری یا رنج وغم وغیرہ سے جسم انسانی کے ساتوں دھاتوں (خلاصہ غذا۔ خون۔ گوشت۔ چربی۔ ہڈی۔ ہڈی کا گودا۔ منی) میں گھٹاؤ کا پیدا ہونا

(۲) بول وبراز وغیرہ حوائج ضروریہ کا روکنا۔

(۳) بہت زور آزمائی اور ورزش وغیرہ جسمانی محنت کا کرنا۔

(۴) اوقات مقررہ کے خلاف یا مقدار میں کم اور زیادہ غذا کھانا۔

مندرجہ بالا چاروں اسباب میں سے کسی ایک سبب سے جب تینوں اخلاط (باد۔ بلغم۔ صفرا) فاسد ہو کر سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ تب شوش روگ (دق وسل) پیدا ہوتا ہے لیکن جو خلط بہت زیادہ ہوتی ہے صرف اسی خلط کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

شوش روگ کی پیدائش کا بیان

شوش روگ کی پیدائش اس طرح بیان کی گئی ہے کہ تینوں اخلاط بالخصوص خلط بلغم کے غلبہ کی بدولت خلاصہ غذا (جس کا مقام قلب بتایا گیا ہے) کی بہانے والی رگوں کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور خلاصہ غذا کے گھٹنے سے خون اور گوشت وغیرہ جسم کے دوسرے دھاتو بھی منی تک سلسلہ وار گھٹتے چلے جاتے ہیں یا کثرت جماع سے پہلے منی میں گھٹاؤ ہوتا ہے۔ اور منی کے گھٹاؤ سے ہڈی کے گودے میں پھر ہڈی میں۔ چربی میں۔ گوشت میں۔ خون میں اور خلاصہ غذا میں معکوس ترتیب سے گھٹاؤ ہوتا جاتا ہے اور مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں دھاتوؤں کے گھٹنے سے آخر کار شوش روگ پیدا ہوتا ہے۔

شوش روگ کی چھ علامتیں

(۱) غذا کی طرف رغبت نہ ہونا (۲) بخار کا رہنا (۳ و ۴) کھانسی اور دمہ کا ہونا (۵) سینہ سے خون نکلنا (۶) آواز کا بیٹھ جانا۔ یہ چھ علامتیں شوش روگ (دق وسل) کی ہیں۔

غلبۂ اخلاط سے شوش روگ کی گیارہ علامتیں

خلط باد کے غلبہ سے شوش روگی یعنی مدقوق ومسلول کی آواز بیٹھ جاتی ہے یا بھرا جاتی ہے۔ شانوں اور پسلیوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں اعضا سکڑ جاتے ہیں۔ خلط صفرا کے غلبہ سے جسم میں بخار رہتا ہے۔ سوزش ہوتی ہے۔ دست آتے ہیں اور سینہ سے خون خارج ہوتا ہے۔ خلط بلغم کے غلبہ سے سر بھاری ہو جاتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ کھانسی ہوتی ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے۔ ان گیارہ علامتوں کے لکھنے کے بعد کتاب سسشرت میں یہ لکھا گیا ہے کہ جس شوش روگی میں یہ گیارہ علامتیں اور چھ پہلی علامتیں پائی جائیں یا ان سب سے قطع نظر کھانسی کا ہونا۔ دستوں کا آنا پسلیوں میں درد کا ہونا۔ آواز کا بھرا جانا، غذا سے نفرت ہونا، اور جسم میں بخار رہنا یہ چھ علامتیں ظاہر ہوں یا جسم میں بخار کا رہنا، کھانسی کا ہونا اور سینہ سے خون کا خارج ہونا صرف یہ تین علامات نمودار ہوں۔ ایسے مدقوق ومسلول علاج کے قابل نہیں ہوتے۔ شہرت اور نیک نامی کے خواہش مند طبیب کو چاہیئے کہ ایسے مریضوں کا علاج نہ کرے۔

کتاب سسشرت میں دق وسل کے مندرجہ بالا اسباب وعلامات کے علاوہ بھی مزید اسباب وعلامات لکھی گئی ہیں جو قارئین کرام کے اضافۂ معلومات کے لئے اب درج کی جاتی ہیں۔

شوش روگ کے مزید اسباب

(۱) کثرت جماع (۲) رنج وغم (۳) بڑھاپا (۴) جسمانی محنت کی زیادتی (۵) زیادہ پیدل چلنا (۶) فاقہ کشی (۷) بہت گہرے زخم کا ہونا (۸) سینہ کے اندر گھاؤ ہونا۔ ان اسباب سے بھی شوش روگ (دق وسل) پیدا ہوتا ہے۔

کثرت جماع سے ہونے والے شوش کی علامتیں

کثرت جماع کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ویوائے شوش کہتے ہیں۔ اس میں نقصان منی کی علامتیں نمایاں ہوتی ہیں۔ جسم کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے اور نقصان منی سے بہ ترتیب معکوس جسم کے تمام دھاتوؤں میں دماغ کے گودے سے لے کر خلاصۂ غذا تک نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔

رنج وغم سے ہونے والے شوش کی علامتیں

رنج وغم کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو شوک شوش کہتے ہیں اس میں مریض متفکر رہتا ہے۔ جسم ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور نقصان منی کی علامتوں کے سوا ویوائے شوش کی باقی علامتیں اس میں موجود رہتی ہیں۔

بڑھاپے سے ہونے والے شوش کی علامتیں

بڑھاپے کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو جرا شوش کہتے ہیں۔ اس میں مریض کم عقل۔ کمزور اور ضعیف الحواس ہو جاتا ہے۔ سانس میں تنگی اور غذا سے نفرت ہوتی ہے۔ کھانسی کے پھوٹے ہوئے برتن کی سی آواز نکلتی ہے کھنکھارنے سے بلغم خارج نہیں ہوتا۔ بے چینی ہوتی ہے۔ منہ ناک اور آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ جلد میں بالکل تری نہیں پائی جاتی ہے اور پاخانہ خشک ہو جاتا ہے۔

زیادہ پیدل چلنے سے ہونے والے شوش کی علامتیں

زیادہ پیدل چلنے کے سبب سے ہونے والے شوش کو ادھو شوش کہتے ہیں۔ اس میں مریض کا جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ چہرہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔ جسم کی جلد میلی اور کھردری ہو جاتی ہے اعضاء خورد وکلاں سُن ہو جاتے ہیں۔ لبلبہ۔ گلا۔ اور منہ سوکھ جاتا ہے۔

زیادہ جسمانی محنت سے ہونے والے شوش کی علامتیں

زیادہ جسمانی محنت کرنے کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو ویایام شوش کہتے ہیں۔ اس میں ادھو شوش کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سینہ کے گھاؤ کی علامتوں کے بغیر وہ تمام علامات ظاہر ہوتی ہیں جو سینہ کے گھاؤ سے ہونے والے شوش میں نمایاں ہوتی ہیں۔

گہرے زخم سے ہونے والے شوش کی علامتیں

گہرے زخم کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو برن شوش کہتے ہیں۔ اس مرض میں زخم سے زیادہ مقدار میں خون جاری ہو

گھٹ جاتا ہے۔ درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ غذا کم کھائی جاتی ہے اور یہ شوش لاعلاج ہوتا ہے۔

سینہ کے گھاؤ سے ہونے والے شوش کی علامتیں

سینہ کے گھاؤ کے سبب سے پیدا ہونے والے شوش کو اُرہ کشت شوش کہتے ہیں۔ اس میں زیادہ ورزش کرنے سے، زیادہ بوجھ اٹھانے سے، چلا کر پڑھنے سے، چوٹ لگنے سے، جماعت کی کثرت سے، اور سینہ کے بل اذیت پہونچانے والے کاموں کے کرنے کے سبب سے جس شخص کے سینہ کے اندر گھاؤ ہو جاتا ہے اُس کے کھانسنے اور کھنکھارنے سے سینہ کے اندر سے خون، پیپ اور بلغم خارج ہوتا ہے۔ اور کھانسنے کے ساتھ ہی پیلے، لال، میلے اور اُودے رنگ کے مواد کی قے ہوتی ہے۔ اُس کا سینہ گرم رہتا ہے اور درد کی شدت سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا معلوم ہوتا ہے۔ منہ اور سانس میں سے بدبو آتی ہے جسم کے رنگ اور آواز میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو سسرت سنہتا بھاشا ٹیکا سہت، اُتر تنتر ستہان ادہیائی ۴۱)

راج یکشما کے عجیب و غریب اسباب

اب ہم راج یکشما یعنی دق وسل کے وہ عجیب و غریب اسباب بھی بیان کریں گے۔ جو قارئین کرام کی مزید دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

آترے جی مہاراج اپنے شاگرد رشید ھا ریت سے اس طرح ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص دیوتاؤں کی مورتی کو توڑتا ہے اور شکم مادر میں رہنے والے بچّوں کو تکلیف پہونچاتا ہے۔ گائے کو، راجہ کو، برہمن کو اور بچے کو مار ڈالتا ہے۔ باغیچہ کو یا کسی کے گھر کو برباد کرتا ہے۔ عورتوں کو ہلاک کرتا ہے۔ اُس کو جسم کی فنا کرنے والی بہت قوی دق وسل کی بیماری ہوتی ہے۔ نیز جو شخص دیوتاؤں کو یا کسی کے مال و متاع کو جلائے۔ حمل کو ساقط کرے، دیوتاؤں کی چیزوں کو لوٹ لے یا چُرالے۔ کسی کو زہر دیدے۔ باغ باغیچہ کو برباد کر دے۔ ان مخالف کاموں سے اس شخص کو بہت زیادہ دکھ اور درد ہوتا ہے۔ نیز خلاصۂ غذا اور خون وغیرہ دھاتوؤں کو گھٹانے والی اور روح کو فنا کرنے والی خوفناک دق وسل کی بیماری ہوتی ہے...... آقا کی بیوی کے ساتھ جماع کرنے سے۔ گرو کی بیوی کی خواہش کرنے سے۔ راجہ کا مال اور سونا چُرانے سے دق وسل کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(ملاحظہ ہو ہاریت سنہتا بھاشا ٹیکا۔ استہان تیسرا ادہیائی نواں۔ اشلوک (۲ و ۳ و ۴ و ۱۰۷) مطبوعہ ونکٹیشور پریس بمبئی)

لاعلاج راج یکشما کے علامتیں

دق وسل کا جو مریض بہت کھانا کھاتا ہو اور پھر بھی کمزور ہوتا چلا جاتا ہو۔ اسہال زیادہ ہوتے ہوں خصیوں اور پیٹ پر ورم ہو۔ دق وسل کا ایسا مریض ناقابل علاج ہے اس کا علاج چھوڑ دینا چاہیئے

قابل علاج راج یکشما کی علامتیں

جو مریض مُضر چیزوں سے پرہیز کرتا ہو۔ اُس کے معدہ کی قوت ہاضمہ قوی ہو۔ بہت کمزور نہ ہو گیا ہو اور اس کا مرض نیا ہو۔ دق وسل کا ایسا مریض قابل علاج ہوتا ہے۔ اُس کا علاج کرنا چاہیئے۔

(ملاحظہ ہو سسرت سنہتا بھاشا ٹیکا۔ اتر تنتر ستہان۔ ادہیائی ۴۱)

مدقوق و مسلول کی مدت حیات

مدقوق و مسلول چار مہینے تک زندہ رہتا ہے۔ اگر قوت زیادہ ہو تو چھ مہینہ تک زندہ رہتا ہے اور اگر بہت زیادہ علاج کرتے رہیں تو ایک ہزار دن تک زندہ رہتا ہے۔

(ملاحظہ ہو ہاریت سنہتا بھاشا ٹیکا۔ استہان تیسرا ادہیائی نواں اشلوک ۱۱۵)

راج یکشما میں پاخانہ کی حفاظت کی شدید ضرورت

بھگوان آترے یہ ہدایت فرماتے ہیں کہ راج یکشما روگی یعنی مدقوق و مسلول کی قوت ہاضمہ جب پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کو ہضم کرتی ہے تب اس کا بہت زیادہ حصّہ پاخانہ بن جاتا ہے اور اوج یعنی رُوح حیوانی کی پیدائش بہت تھوڑے حصّہ سے ہوتی ہے اس لئے مدقوق و مسلول کے پاخانہ کی حفاظت خصوصیت سے کرنی چاہیئے کیونکہ اس کی تمام دھاتوؤں (خلاصہ غذا خون اور گوشت وغیرہ) میں گھٹاؤ کے پیدا ہو جانے سے وہ مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے اور صرف پاخانہ ہی سے اس کی قوت قائم رہتی ہے۔

راج یکشما کا مکمل علاج

بھگوان آترے یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تیل وغیرہ کے ملنے سے اُبٹنہ لگانے سے۔ نہانے سے۔ گھی۔ دودھ یا پانی کے ٹب میں بیٹھنے سے جسم کو گیلے کپڑے کے ساتھ پونچھنے سے حقنہ لینے سے گھی دودھ اور گوشت استعمال کرنے سے۔ گوشت کی یخنی کے ساتھ چاولوں کا بھات کھانے سے۔ پسندیدہ شراب پینے سے۔ خوشبو کے سونگھنے سے مختلف موسم کے لحاظ سے مختلف پانیوں میں نہانے سے۔ نئے اور صاف کپڑوں کے پہننے سے۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے ملنے سے حسین و نازنین عورتوں کے دیکھنے سے سریلے

باجوں اور گیتوں کے سننے سے مسرت اور اطمنان کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے ہمیشہ والدین وغیرہ بزرگوں کی خدمت کرتے رہنے سے۔ تجرد اختیار کرنے سے۔ خیرات عبادت اور دیوتاؤں کی پرستش سے۔ سچ بولنے سے۔ اچھے چال چلن سے۔ خوشی پیدا کرنے والے کاموں سے کسی کو دُکھ نہ دینے سے۔ ویدوں اور برہمنوں کی تعظیم و تکریم سے راج یکشما روگ یعنی دق وسل کی بیماری زائل ہوتی ہے۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان۔ ادھیائے ۸)

راج یکشما میں قے اور مسہل سے تنقیہ کا بیان

واگ بھٹ آچاریہ تحریر کرتا ہے کہ اگر مدقوق و مسلول توانا ہو اور اس کے جسم میں اخلاط زیادتی ہو تو ایسی صورت میں پہلے اُس کو گھی، تیل اور چربی وغیرہ چکنائیاں پلائیں۔ اور پسینہ لانے والی تدبیریں کام میں لائیں۔ اس کے بعد قے اور دست لانے والی دواؤں کے ذریعہ سے اُس کے جسم کا تنقیہ کریں۔ لیکن اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھنا چاہیئے کہ تنقیہ سے مدقوق و مسلول کو کمزور و ناتواں نہ ہونے دیں۔ یہاں یہ بات قابل اظہار ہے کہ واگ بھٹ آچاریہ نے قے لانے کے لئے صرف مین پھل کا اور جُلاب کے لئے تربد۔ تربد سیاہ اور مغز املتاس کا تذکرہ کیا ہے۔ اور ان سب دواؤں کا استعمال گوشت کی یخنی گھی اور دُودھ وغیرہ کے ساتھ بتایا ہے۔ جب قے اور جُلاب کے ذریعہ سے دق وسل کے مریض کا پیٹ صاف ہو جائے تب اس کو موٹا کرنے والی اور آتش ہضم کو مشتعل کرنے والی دوائیں استعمال کرائیں۔ نیز خلط باد فاسد کے فساد کو دور کرنے والی۔ جلد ہضم ہونے والی اور دل کو فائدہ پہونچانے والی چیزیں کھلائیں اور پلائیں۔ یا ایک برس کے پُرانے شالی چاول۔ ساٹھی چاول گیہوں جو اور مونگ کھلایا کریں (ملاحظہ ہو اشٹانگ ہردے بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان۔ ادھیائے ۵)

راج یکشما میں حقنہ فصد اور حجامت وغیرہ کا استعمال

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب راج یکشما روگی (مدقوق و مسلول) کے سر میں پسلیوں میں اور کندھوں میں درد محسوس ہوتا ہو تب ایسی صورت میں نسوار (ہلاس) لینا چاہیئے۔ دھوم پان (دواؤں کا دھواں منہ سے پینا) کرنا چاہیئے۔ غذا کھانے کے بعد چکنائیاں نوش کرنی چاہئیں۔ تیل کی مالش کرنی چاہیئے حقنہ لینا چاہیئے۔ نیز جونکوں، پچھنوں، حجامت اور فصد کے ذریعہ سے اس مریض کا خراب خون بھی نکالنا چاہیئے۔ (ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائے ۸)

راج یکشما میں اُبٹن اور غسل وغیرہ کا طریقہ

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ مسامات کے کھولنے کے لئے اور قوت و توانائی بڑھانے کے لئے مدقوق و مسلول کے جسم پر سب سے پہلے تیل لگایا جائے اور اس مریض کو گھی یا تیل یا دُودھ یا پانی کے ٹب میں بٹھایا جائے اور ہاتھوں سے آہستہ آہستہ اُس کے جسم کو ملا جائے اس کے بعد اس مریض کو ٹب سے نکال کر اُس کے جسم پر مشرک سنیہہ کی مالش کی جائے جس کے اجزا یہ ہیں۔ تربد۔ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ دنتی اور وش مول ئی دوائیں ایک ایک پل ( ) لے کر چار چند پانی میں پکائیں۔ جب ایک چوتھائی پانی باقی رہے تب اُس پانی کو چھان کر اس میں گھی ارنڈ کا تیل۔ اور دُودھ ملا کر پھر اچھی طرح پکالیں تاکہ پانی اور دودھ سوکھ جائے اور صرف گھی اور تیل باقی رہے اسی گھی اور تیل کا نام مشرک سنیہہ ہے۔

مشرک سنیہہ کی مالش کے بعد مدقوق و مسلول کے جسم پر اُبٹنہ لگایا جائے۔ اُبٹنہ کے اجزا یہ ہیں جیونتی۔ شتاور۔ مجیٹھہ۔ پنرنوا۔ اسگندھ۔ چرچٹا۔ جینتی ملیٹھی۔ بریارا۔ وداری کند۔ سرسوں۔ کٹھہ۔ چاول۔ السی۔ ارد کی دال۔ تل اور سرا بیج۔ ان سب دواؤں کا سفوف تیار کرلیں۔ اس سفوف سے تگنا جَو کا آٹا نیز دہی اور تھوڑا شہد شریک کر کے اُبٹن کے کام میں لائیں یعنی مریض کے سارے جسم پر لگائیں۔ اس اُبٹن کے لگانے کے بعد جیونیہ گن کی دوائیں پانی میں جوش کریں اور جوش کرتے وقت سفید سرسوں کا نگدا اور خوشبودار اشیا بھی پانی میں ملالیں۔ اور اچھی طرح سے دواؤں کے جوش ہو جانے کے بعد اُس پانی سے دق وسل کے مریض کو غسل کرائیں غسل کرانے کے بعد اس مریض کو خوشبودار پھولوں کے ہار صاف کپڑے اور زیور پہنائیں گے اور سونا وغیرہ پر ہاتھ پھیرنے کی مریض کو ہدایت کریں۔ اور دیوتاؤں اور برہمنوں اور اطبا کی پوجا کروانے کے بعد اُس مریض کو اس بات کی اجازت دیں کہ وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ بیٹھ کر مرغوب طبع۔ خوش ذائقہ۔ خوش رنگ اور خوشبودار چیزیں کھلائیں اور پلائیں۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا۔ چکتسا ستھان ادھیائے ۸)

راج یکشما میں تمام حیوانات کے گوشت کا استعمال

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب مدقوق و مسلول کے جسم کا

گوشت سوکھ گیا ہو۔ اور وہ لاغر وناتوان ہوگیا ہو۔ اُس کو گوشت خور جانوروں کا گوشت کھلائیں۔ کیونکہ گوشت کھانے والے جانوروں کا گوشت خصوصیت کے ساتھ جسم کو موٹا کرنے والا اور قوت بڑھانے والا ہے اور مدقوق ومسلول کو مور کا گوشت اور مور کے گوشت کے نام سے گدھ کا گوشت۔ اُلّو کا گوشت اور نیل کنٹھ کا گوشت کھلائیں۔ تیتر کے نام سے کوّے کا گوشت مچھلی کے نام سے سانپ کا گوشت اور مچھلیوں کی آنتوں کے نام سے کیچوؤں کو پکا کر کھلائیں۔ خرگوش کے نام سے لومڑی کا گوشت۔ بڑے نیولے کا گوشت۔ بلّی کا گوشت۔ گیدڑ کے بچّوں کا گوشت استعمال کرائیں۔ ہرن کے نام سے شیر ببر کا گوشت۔ ریچھ کا گوشت۔ بجّو یا چرخ کا گوشت۔ شیر کا گوشت اور دوسرے گوشت خور جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔ یہ سب گوشت مدقوق ومسلول کے جسم کے گوشت بڑھانے کے لئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ بھینسے کے نام سے ہاتھی کے گوشت کا قیمہ۔ گھوڑے کے گوشت کا قیمہ اور گینڈے کے گوشت کا قیمہ مناسب مصالحوں کے ساتھ پکا کر مدقوق ومسلول کو کھلائیں۔ مور کا گوشت۔ تیتر کا گوشت۔ مرغ کا گوشت ہنس کا گوشت۔ اونٹ کا گوشت۔ گدھے کا گوشت۔ گائے کا گوشت۔ اور بھینس کا گوشت بھی مدقوق ومسلول کے گوشت کو بہت بڑھانے والا ہے مندرجہ بالا حیوانات کے گوشتوں کے بیان کرنے کے بعد بھگوان آترے نے اُن تمام حیوانات برّی وبحری کے گوشتوں کے کھانے کے متعلق احکام صادر فرمائے ہیں جو چرک سنہتا کے سوتر سنہان ادھیائی ۲۷ میں بیان کئے گئے ہیں اور جن کی آٹھ قسموں میں ایسی دانشمندی سے تقسیم کی گئی ہے جن سے کوئی حیوان خارج نہیں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بھگوان آترے اِن الفاظ میں یہ احکام صادر فرماتے ہیں کہ جس مدقوق ومسلول میں خلط باد کا غلبہ ہو اس کو پرسہ[1]۔ بھومی آشے[2]۔ انوپ دیش[3]۔ جلیچ[4] اور جل چر[5] چوپایوں پرندوں اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا گوشت استعمال کرائیں۔ اور جس مدقوق ومسلول میں خلط بلغم اور خلط صفرا کا غلبہ ہو اس مریض کو پرتند[6] وشکر[7] اور دھنوج[8] چوپایوں اور پرندوں کا گوشت کھلائیں۔ بھگوان آترے نے گوشتوں کے استعمال کے بیان میں یہ بھی ہدایت فرمائی ہے کہ جن حیوانات کے گوشتوں سے مریض کو نفرت ہو اور ان کے کھانے کی عادت نہ ہو ایسے حیوات کے گوشت پسندیدہ جانوروں کے گوشتوں کے نام سے کھلائے جائیں۔ تاکہ مریض کو اس بات کا قطعًا علم نہ ہو ورنہ نفرت اور کراہت کے سبب سے قے ہو جانے کا قوی احتمال ہے (ملاحظہ ہو چرک سنہتا بھاشا ٹیکا سہت چکتسا ستھان ادھیائی ۸) کتاب سنسکرت کے اتر تنتر ستھان ادھیائی ۴۱ میں بھی مدقوق ومسلول کے لئے مختلف جانوروں کے گوشت لکھے گئے ہیں۔ اور خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ کوّے۔ اُلّو۔ نیولے۔ بلّی۔ شیر اور ساہی وغیرہ نیز چوہے اور گدھ کے گوشت سرسوں کے تیل میں بھونے جائیں۔ اور نمک ملا کر مختلف طریقوں سے پکا کر مدقوق ومسلول کو کھلائے جائیں۔

یکشما روگی کے لئے مفید شرابوں کا بیان

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ یکشما روگی یعنی مدقوق ومسلول جانوروں کے گوشت کھایا کرے اور بقدر ضرورت پرسنا۔ وارُنی۔ بشید ھو۔ ارشٹ۔ آسو اور مدھو (مختلف قسم کی شرابوں کے نام) نوش کیا کریں۔

گوشت خوری اور بادہ نوشی سے یکشما کا ازالہ اور دفعیہ

بھگوان آترے ارشاد فرماتے ہیں کہ جو یکشما روگی یعنی مدقوق ومسلول ہمیشہ گوشت کھاتا ہے۔ مادھویک نامی شراب پیتا ہے اور خوش دلی سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ اُس کے جسم میں دق وسل کا مرض دیر تک نہیں ٹھہرتا ہے یعنی وہ جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر بھگوان آترے یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص وارنی شراب کا منڈ (صاف حصّہ) پیتا ہے۔ نہانے اور دھونے سے اپنے جسم کو پاک وصاف رکھتا ہے اور حوائج ضروریہ یعنی پیشاب وپاخانہ وغیرہ کو نہیں روکتا اُس کے جسم میں دق وسل داخل نہیں ہو سکتی اور اس کے حملہ کا دفعیہ ہو جاتا ہے۔

(ملاحظہ ہو چرک سنہتا چکتسا ستھان ادھیائی ۸)

راج یکشما روگی کے لئے دوائیں اور غذائیں

اب ہم مضمون زیر عنوان کے اخیر میں صرف وہی دوائیں اور غذائیں تحریر کریں گے جو کتاب سنسکرت میں راج یکشما روگی یعنی مدقوق ومسلول کے لئے مرقوم ہیں۔ قارئین کرام غور کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مونگ اور ارہر کی دالیں پکا کر مدقوق ومسلول کو کھلائیں۔ (۲) گوشت کھلا کر ارشٹ۔ مادھویک اور مدھرا (شرابوں کے نام) پلائیں (۳) آک (مدار) اور گلو کے خاکستر کے پانی میں جو بھگو کر ان کی روٹیاں وغیرہ پکوا کر کھلائیں (۴) بکری اور بھیڑ کا گھی پلائیں اور جو مریض کمزور ہو اس کو کھانے کے وقت چاولوں کی پیچ میں بکری اور بھیڑ کا گھی ملا کر استعمال کرائیں۔ (۵) فلفل سیاہ۔ سونٹھ۔ فلفل دراز۔ چب اور باؤ بڑنگ کا سفوف

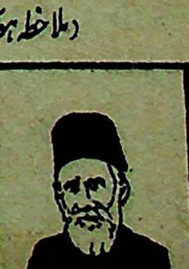
شہد اور گھی میں ملاکر چٹائیں (۶) گوشت خور جانوروں کا گوشت گھی میں پکائیں اور اس گھی میں فل فل دراز ملاکر مریض کو استعمال کرائیں اس کے استعمال سے دق وسل کا ازالہ ہو جاتا ہے (۷) داکھ مصری اور فلفل دراز شہد اور تل کے تیل میں ملاکر چٹانے سے بھی دق وسل زائل ہو جاتی ہے۔
(۸) بکری کے گھی میں شہد، اسگندھ، تل اور ماش ملاکر چٹائیں (۹) مصری۔ اسگندہ اور فل فل دراز کا سفوف گھی اور شہد میں ملاکر چٹائیں۔ یا اسگندہ میں پکایا ہوا دودھ پلائیں۔ یا اس دودھ سے گھی نکال کر اور مصری ملاکر دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اس کے استعمال سے توانائی حاصل ہوتی ہے۔
(۱۰) اڑوسے کی جڑ پتے۔ شاخیں اور پھول پانی میں جوش کریں اور جوشاندہ میں گھی ملاکر پکائیں۔ جب صرف گھی باقی رہے تو شہد ملاکر چٹایا کریں۔
(۱۱) گائے کے گوبر کا نچوڑا ہوا رس۔ گھوڑے اور ہاتھی کی لید کا نچوڑا ہوا رس۔ بھیڑ اور بکری کی تازہ مینگنیوں کا نچوڑا ہوا رس۔ موروا۔ ہلدی اور کھیر کے جوشاندہ میں ملائیں اور دودھ اور گھی اضافہ کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ پکانے کے وقت ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ مدھرورگ کی دوائیں کاکولی وغیرہ۔ کالی مرچ پیپلی سونٹھ اور بھدر دارو بھی شریک کریں۔ اچھی طرح پکانے کے بعد گھی کو چھان لیں اور یہ گھی مدقوق ومسلول کو استعمال کرائیں۔ یہ گھی دق وسل کے زائل کرنے کے لئے بہت مفید ہے (۱۲) دش مول۔ برنا۔ کرنجوہ۔ بھلانواں۔ دونوں سانٹھی۔ جو۔ کلتھی۔ بیر۔ بھاڑنگی۔ پاڑھا۔ چترک اور زمین کند کو پانی میں پکاکر جوشاندہ تیار کرلیں۔ جو چھ پاتر ہو (ایک پاتر چار سیر کا ہوتا ہے) اس جوشاندہ میں ایک پاتر گھی ڈال کر پکائیں۔ اور پیپل کالی مرچ۔ سونٹھ۔ بھوہر کا دودھ۔ ہلیلہ۔ چب۔ دیودار اور سیندھا نمک کا نگدا اضافہ کریں۔ جب صرف گھی باقی رہے تو چھان کر بقدر ضرورت مدقوق ومسلول کو استعمال کرائیں اس گھی کے استعمال کرنے سے شوش روگ (دق وسل) امراض شکم اور بادی امراض بول دور ہو جاتے ہیں (۱۳) گائے۔ گھوڑی۔ بھیڑ۔ بکری۔ ہتھنی ہرنی۔ گدھی اور اونٹنی کے لید۔ گوبر اور مینگنیوں کے رس میں ان سب جانوروں کا دودھ۔ تازہ خون اور ان کے گوشتوں کی یخنی شریک کریں۔ اور ان تمام چیزوں میں منقی۔ اسگندہ۔ پیپلی۔ مصری اور گھی اضافہ کر کے نرم آنچ پر پکائیں۔ اور اچھی طرح پکانے کے بعد گھی کو چھان کر کسی برتن میں حفاظت کے ساتھ رکھیں۔ یہ گھی دق وسل کی تمام خرابیوں کو دور کرتا ہے (۱۴) الائچی خورد۔ اجمود۔ آملہ۔ ہلیلہ۔ بلیلہ۔ کھیر نیم۔ وجے سار۔ شال سار۔ باؤ بڑنگ بھلانواں۔ چترک۔ بچ یا اجوائن۔ کالی مرچ پیپلی۔ سونٹھ۔ ناگر موتھا اور پھٹکری کو پانی میں جوش کر کے جوشاندہ تیار کرلیں۔ اس جوشاندہ میں گھی شامل کر کے نرم آنچ پر پکائیں جب صرف گھی باقی رہے۔ اس گھی میں تیس پل (۱۲۰ تولہ) مصری۔ چھ پل بنسلوچن۔ اور دو پرستھ (۱۲۸ تولہ) شہد اضافہ کریں۔ اور رئی سے بلو کر اچھی طرح ملالیں۔ اس کے بعد یہ گھی بقدر ضرورت مدقوق ومسلول کو چٹا کر اوپر سے دودھ پلائیں۔ یہ گھی رسائن یعنی عمر کو بڑھانے والا ہے اس کے دوران استعمال میں کسی قسم کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز یہ گھی دق وسل کے علاوہ کھانسی۔ امراض قلب امراض طحال اور باد گولہ وغیرہ کئی بیماریوں کو دور کرتا ہے (۱۵) مدقوق ومسلول کو قاعدہ کے مطابق لہسن استعمال کرائیں (۱۶) دودھ کے ساتھ ناگ بلا کا استعمال کرائیں۔ (۱۷) دودھ کے ساتھ فلفل دراز کھلائیں۔ (۱۸) دودھ کے ساتھ سلاجیت استعمال کرائیں۔

نوٹ۔ کتاب سسترت میں صرف ایک معدنی دوا یعنی سلاجیت تحریر کی گئی ہے۔ لیکن چرک اور اشٹانگ ہردے میں دق وسل کے لئے کوئی معدنی دوا نہیں لکھی گئی ہے۔ (حبیب اللہ)

ایک ماہ میں راج یکشما کے ازالہ کی عدیم النظیر تدبیر

(۱۹) بکری کی مینگنیاں۔ بکری کا پیشاب۔ بکری کا دودھ۔ بکری کا گھی۔ بکری کا تازہ خون اور بکری کا گوشت، دق وسل کا جو مریض داخلی اور خارجی طور پر استعمال کرے اور ان چیزوں کے اثنار استعمال میں بکریوں کے باڑے میں مستقل طور پر اپنی بود و باش رکھے، وہ مریض ایک مہینہ میں صحت یاب ہو جائے گا۔

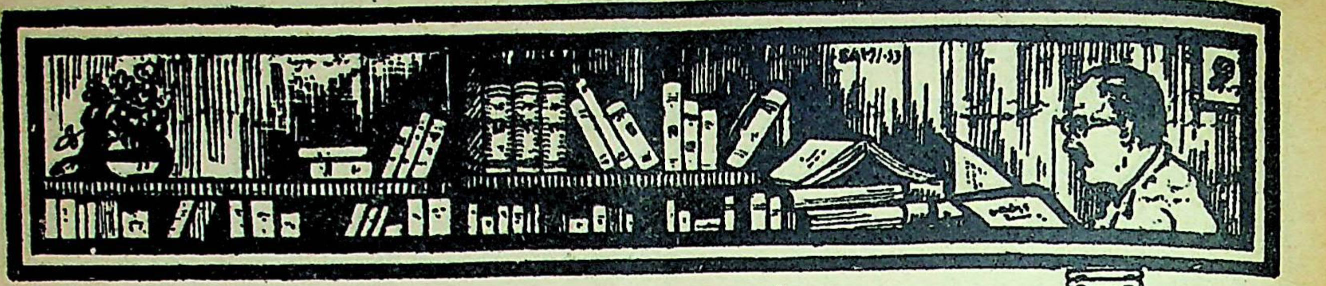
(ملاحظہ ہو سسترت سنہتا بھاشا ٹیکا سہت۔ اترتنتر ستھان ادھیائی ۴۱)



ازجناب حکیم مولوی حبیب اللہ صاحب سدھوری حیدرآباد دکن

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر

"رسالہ ہمدرد صحت دہلی کی اشاعت خاص "دق وسل" نظر سے گزری۔ اس اشاعت خاص میں خصوصیت کے ساتھ دق وسل کے تمام پہلوؤں پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور طب ہندی طب اسلامی اور طب مغربی کے بیش بہا تجربات جمع کئے گئے ہیں۔ ان باتوں کے ماسوا یہ اشاعت خاص دق وسل کے متعلق جدید تحقیقات وانکشافات اور قدیم نظریات ومعلومات سے بھی مالا مال ہے اور علمی وعملی حیثیت سے مکمل وجامع۔ قابل قدر اور خاص وعام کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ امر بھی نہایت مسرت کے قابل اظہار ہے کہ اس اشاعت خاص میں بعض خصوصیات کی بنا پر گذشتہ خاص اشاعتوں کے مقابلہ میں ارتقائی شان نمایاں ہے اور جناب مولوی حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کو اپنی سرگرمیوں اور کوششوں میں حیرت انگیز کامیابی حاصل ہوئی ہے جس کے لئے جناب حکیم صاحب موصوف ہر طرح سے مستحق مبارکباد ہیں"



معلومات

جسم میں اعضا کی تبدیلی

فلیڈیلفیا کی انجمن فلاسفہ میں اپنی ایک تقریر کے ضمن میں ڈاکٹر الکسس کیرل نے اس عظیم الشان کامیابی کا تذکرہ کیا جو کہ ان کا دعوےٰ ہے کہ کرنل لنڈبرگ کی تازہ ایجاد کو حاصل ہوئی ہے۔ اس ایجاد کے متعلق یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ یہ اس مبارک عہد کی جانب پہلا قدم ہے جبکہ یہ ممکن ہو جائے گا کہ مریض انسان کے بدن سے فرسودہ اور نکمے اعضاء کو نکال کر ان کی جگہ دوسرے اچھے اعضاء رکھ دیئے جایا کرینگے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مثال کے طور پر کسی شخص کے گردے خراب ہو گئے ہیں تو یہ ہو سکے گا کہ اس کے گردے نکال کر ان کی بجائے تندرست گردے اس کے جسم میں لگا دیئے جائینگے جنہیں کہ کسی مردہ جسم سے نکال کر اس نو ایجاد مشین کے ذریعہ زندہ رکھا گیا ہو۔

یہ مشین بالکل انسانی دل کی طرح کام کرتی ہے اور جو اعضاء کسی جسم سے نکال کر اس میں رکھدیئے جاتے ہیں انہیں برابر خون کی طرح کا جان بخش سیال پہونچاتی رہتی ہے اور اس طرح وہ بالکل زندہ حالت میں رہتے ہیں اور زندہ اجسام میں انہیں پیوست کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر کیرل کا بیان ہے کہ اس طریقے پر مردہ جسم کے اعضاء کو زندہ رکھنے کا تجربہ نو سو معمولوں پر آزمایا جا چکا ہے اور مجموعی طور پر ایک لاکھ گھنٹوں تک ایسے اعضاء کو زندہ رکھا گیا ہے۔ ہر ایک عضو کو اس مشین میں رکھ کر زندہ رکھنے پر جو وقت صرف کیا گیا ہے وہ دو دن سے لے کر تیس دن تک تھا

یہ مشین خود بخود دل کی طرح کام کرتی رہتی ہے اور نبض کی رفتار یعنی اس غذا بخش سیال کے رگوں میں دوڑنے کی رفتار نیز اس کا دباؤ حسب مرضی رکھا جا سکتا ہے۔ اس وقت تک جو اعضاء اس طرح زندہ رکھے گئے ہیں ان میں پھیپھڑے، دل، غدد درقیہ، اور گردے ہیں۔

سو سال کی عمر اور جوانی

امریکہ کے تین ایسے ڈاکٹروں نے جو غذاؤں کے متعلق تجربات کر رہے ہیں اپنے ایک بیان کے ذریعہ واضح کیا ہے کہ بچپن میں غذاؤں پر پابندیاں عائد کر کے یہ ممکن ہے کہ آدمی کی عمر اور اس کی طاقت کو سو برس سے بھی زیادہ عرصہ تک قائم رکھا جا سکے۔ ڈاکٹر سی۔ ایم میکال، ڈاکٹر ایل۔ اے۔ مینارڈ، اور ڈاکٹر جی۔ اسپرلنگ نے سفید چوہوں پر گذشتہ تین برس کی مدت تک تجربے کئے ہیں اور ان تجربوں کے نتائج امریکہ کے ادارۂ اغذیہ کے سامنے بیان کئے گئے تھے۔

تحقیقات اس اصول پر مبنی تھی کہ انسانی نشو و نما کے ابتدائی زمانے میں اگر ایسا کیا جائے کہ بچے کو بھوکا مارے بغیر اس کے جسم کو ایسی غذائیں دی جائیں جن سے حرارت کم پیدا ہوتی ہے اور نشو و نما کو ایک حد تک روک دیا جائے تو زندگی کی مدت بڑھ جاتی ہے۔ تجربات نے ان ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق جو کچھ ظاہر کیا وہ حسب ذیل ہے:-

زندگی کی مدت وراثہ کی بنا پر پیدائش کے وقت سے معین نہیں ہوتی بلکہ وہ بہت ہی لچکدار چیز ہے جسے ایک ایسی لمبائی تک کھینچ کر بڑھایا جا سکتا ہے کہ جس کا تا حال کوئی اندازہ نہیں ہے، اور یہ کہ

اگر نشو و نما کو بچپن میں روک دیا جائے تو اس سے بڑھاپے کی آمد رک جاتی ہے اور جسے طبعی عمر کہا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ لمبائی تک عمر کو پہنچایا جا سکتا ہے۔

ان تینوں ڈاکٹروں نے ایک سو چھ چوہوں پر تجربات شروع کئے اور ان کی الگ الگ جماعتیں بنا دیں۔ ایک جماعت کی غذا پر پابندیاں عائد تھیں، اور دوسری آزادانہ اپنے معمولی طریق پر کھاتی پیتی تھی۔ پابند قیود جماعت کو بھی بالکل وہی غذائیں اور حیاتین وغیرہ دیئے جاتے تھے

جو آزاد جماعت کو لیکن ان کے نشوونما کو حرارت پیدا کرنے والی غذاؤں کی مقدار میں کمی کرکے روکا جاتا تھا۔ نشوونما کی روک تھام کے لحاظ سے پھر ان چوہوں کی مزید جماعتیں بنائی گئیں۔ کچھ وہ کہ جن پر سے تین سو دن کے بعد پابندیاں ہٹالی گئیں۔ کچھ پر سے پانچ سو دنوں کے بعد بعض پر سے سات سو دنوں کے بعد، اور بعض پر سے ایک ہزار دنوں کے بعد۔ اور ان مدتوں کے بعد انہیں معمولی طور سے کھانے پینے کو دیا گیا۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ قبل اس کے کہ ایک ہزار دن والی جماعت کے ایک ہزار دن پورے ہوتے، آزاد جماعت کے تمام چوہے کہ جن پر کوئی پابندی نہ تھی پہلے جوان اور پھر جوان سے طبعی طور پر بوڑھے ہوکر مرچکے تھے۔ جن چوہوں کی نشوونما روک دی گئی تھی ان میں اب بھی جوانی کے آثار موجود تھے۔ تجربہ کرنے والے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ان تجربوں نے اس خیال کو باطل کردیا ہے کہ جن جسموں کی زیادہ نشوونما کی جائے وہ زیادہ دنوں تک جینے کی قابلیت حاصل کرلیتے ہیں۔ وہ محتاط سائنس داں بھی کہ جنہوں نے یہ رپورٹ سنی اتنا کہنے پر مجبور ہوگئے کہ کوئی معقول وجہ ایسی موجود نہیں ہے کہ یہ تحقیقات جو چوہوں پر کی گئی ہے تمام جانداروں حتےٰ کہ انسانوں کی زندگی کے متعلق بھی ٹھیک نہ ہو۔

خود تجربے کرنے والے ڈاکٹر ابھی بس اسی قدر کہتے ہیں کہ وہ چوہے کہ جنہیں طبعی طور پر چھ سو دن کے بعد مرجانا چاہیئے ایک ہزار اٹھ سو دن گذرنے پر بھی زندہ ہیں اور اگر چوہے اور انسان کی عمروں کے تناسب سے حساب لگایا جائے تو انسانی عمر کی صورت میں یہ مدت ایک سو سات سال کے برابر ہوتی ہے۔ ابھی تک یہ چوہے مرے نہیں ہیں۔

اگر انسانی زندگی بھی انہی قواعد سے اثر پذیر ہوتی ہے جن کا مشاہدہ اور تجربہ مذکورہ بالا ڈاکٹروں نے کیا (اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ کیوں اثر پذیر نہ ہو) تو یہ ممکن ہے کہ والدین اپنے بچوں کی خوراک پر پابندیاں عائد کرکے اور ان کے جسم کی بڑھوار کو روک کر ان کی جوانی، اور ان کی زندگی کی مدتوں کو طویل کرسکتے ہیں۔

خونی بینک

روپے پیسے کی طرح اب انسانی خون بھی قرض دیا جانے لگا ہے۔ چکاگو (امریکہ) میں کک کاؤنٹی ہاسپٹل میں اس قسم کا ایک بینک بھی قائم ہوگیا ہے جسکی وجہ سے ناگہانی ضرورتوں کے موقع پر جبکہ کسی مریض کی جان بچانے کے لئے اس کے جسم میں تازہ خون پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے اس بینک سے خون مل سکتا ہے۔ کیونکہ اب یہ ممکن ہوگیا ہے کہ خون کو کئی کئی ہفتوں تک سردی پہنچانے والی مشینوں میں رکھ کر بالکل تازہ رکھا جاسکے۔ اس خونی بینک میں ہر قسم کے خون ریفریجریٹر کے اندر محفوظ رکھے رہتے ہیں اور وقت پر مناسب خون اور خون دینے والے کی تلاش میں مارا مارا پھرنا نہیں پڑتا، اور نہ یہی ضرورت باقی رہتی ہے کہ خون دینے والا مل جائے لیکن امتحان کرنے پر یہ معلوم ہو کہ اس کا خون اس مریض کے لئے مناسب حال نہیں ہے۔

اب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی مریض جس کا عنقریب آپریشن ہونے والا ہو ایک دو ہفتہ آپریشن سے قبل آدھ سیر یا تین پاؤ کی مقدار میں اپنا ہی خون اس بینک میں اس غرض سے جمع کردے کہ اگر ضرورت پڑی تو وہی خون اسکے بدن میں داخل کردیا جائیگا۔ تندرست حاملہ عورتیں بھی بہ آسانی پاؤ آدھ پاؤ اپنا خون بینک میں وضع حمل سے قبل جمع کراسکتی ہیں تاکہ اگر ضرورت ہو تو انہی کا خون ان کے جسم میں داخل کردیا جائے۔ اسی طرح خون جمع کرانے والوں کو اگر عمل جراحی، یا زچگی کے موقع پر خون داخل کرانے کی ضرورت پیش نہیں آئی تو جو خون انہوں نے جمع کرایا تھا وہ کسی اور ضرورت مند کے کام آجاتا ہے اور گویا زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔ فوری ضرورت کے وقت بینک سے خون قرض بھی لیا جاسکتا ہے جسے تندرست ہوجانے پر ادا کیا جاسکتا ہے۔ کسی دوسرے کا خون اپنے جسم میں داخل کراکے جن لوگوں نے زندگی پائی ہو وہ یقیناً کسی اپنے ایسے بھائی یا بہن کے مقروض ہیں جسے آیندہ انہی کی طرح خون کی ضرورت پڑے۔ اور اس وقت ان کا فرض ہے کہ اپنا خون دیکر دوسروں کی جانیں بچائیں۔ ایسے بخار جو اسٹرپٹو کاکس جراثیم کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں (زچگی کا بخار، سُرخ باد وغیرہ) یا سُرخ بخار یا دیگر متعدی امراض والوں کا خون اگر اس زمانے میں لے کر رکھ لیا جائے کہ جب ان کا بخار اتر چکا ہوا اور وہ شفایاب ہورہے ہوں تو یہ خون ان مریضوں کے لئے جو ان بخاروں میں مبتلا ہوں بہترین علاج ہے۔

نوّے سالہ عمر

جو خوش نصیب لوگ نوّے سال کی عمر تک پہنچتے ہیں ان سب میں بعض باتیں مشترک ہوتی ہیں۔ بالعموم وہ دبلے یا چھریرے بدن کے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ چہرے سے ان کی عمر اصل سے کم معلوم ہوا کرتی ہے۔ حواس خمسہ صحیح ہوتے ہیں، اور شاذونادر ہی لیا

ہوتا ہے کہ ان کے بال گر جائیں۔ انہیں اگر کبھی کوئی بیماری ستاتی ہے تو وہ گٹھیا ہے۔

نوّے سالہ انسانوں میں سے ایک سو آدمیوں کا معائنہ کیا گیا اور معلوم ہؤا کہ ان میں سے ایک پر بھی کبھی عمل جراحی نہیں کیا گیا تھا ان میں سے کبھی کسی کو کلوروفارم سونگھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو اپنے ماں باپ کا اکلوتا یا پہلوٹی کا بچہ ہو۔ ان سب کی عادات تھی کہ بکثرت خط لکھنا پسند کرتے تھے، سب علی الصباح اٹھنے کے عادی تھے اور بستر پر پڑا رہنا کسی کو بھی پسند نہ تھا۔ یہ سب کے سب مضبوط قوت ارادی رکھتے تھے، اپنی ضروریات خود مہیّا کرتے تھے، راسخ العزم تھے، ضرورت اور ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لینا جانتے تھے، اور محنتی اور جفاکش تھے۔ رنج وغم کو کبھی اپنے پاس نہ پھٹکنے دیتے تھے، اور تنہائی پسند تھے۔ ان میں سے کوئی نہ تو تاش کھیلتا تھا۔ نہ تمباکو کا استعمال کرتا تھا۔

اس قسم کے مزاج، اور اس قسم کی عادات کے ساتھ ان سو آدمیوں نے نوّے برس تک بڑھاپے کی مصیبت کو ٹالا ہے۔ ان کی ریس کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سادہ اور باقاعدہ زندگی بسر کریں۔ اور ہمیشہ سرگرم عمل رہیں۔

حرارت کا اثر ڈاڑھی پر

ڈاکٹر بول اسٹین آمرکی نے پورا ایک سال ڈاڑھی کے بالوں کی نمو پر حرارت و برودت کا اثر معلوم کرنے میں صرف کیا اور، کافی اطمینان وتحقیق کے بعد پتہ لگایا کہ موسم گرما میں یہ بال سرما سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں تجربہ کی نوعیت نہایت عجیب تھی۔ ڈاکٹر موصوف نے اپنے دائیں رخسار کا ایک انچ مربع حصہ انتخاب کر کے اسے روزانہ صبح کو ایک مقررہ وقت پر مونڈنا شروع کیا۔ اس کام کے لئے ایک ایسا آلہ تیار کیا جو معین قاعدہ کے موافق بال مونڈتا تھا۔ جتنے بال نکلتے ان میں سے روزانہ سو بال چن کر رکھتا جاتا۔ اور آلہ خورد بیما (میکرومیٹر) سے ان کی پیمائش کرتا جاتا اور ان سو بالوں کا اوسط نکالتا رہتا۔ اس اوسط کے مقابلہ میں گذشتہ دن کی موسمی حرارت معلوم ہو جاتی۔ غرض اس طرح بڑی احتیاط کے ساتھ گرمی اور سردی دونوں موسموں میں بالوں کی نمو کی رفتار معلوم کی تو ثابت ہؤا کہ ڈاڑھی کے بال موسم گرما میں زیادہ تیزی سے بڑھتے ہیں! شاید اسی کو کہتے ہیں بال کی کھال نکالنا۔

غدہ درقیہ اور زنانہ پن

کیلیفورنیا یونیورسٹی کے ایک ماہر حیوانیات نے پانچ مہینے کے چوہوں کا نظام غدی بدل کر ثابت کر دیا کہ اس طریق عمل سے جو نر تھے ان میں مادہ کے خواص پیدا ہوگئے۔ ان نر چوہوں کا غدہ درقیہ نکال کر غدہ تحامیہ کی تقلیم کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں ان میں چوہیوں کی تمام علامات نمایاں ہوگئیں۔ مثلاً نومولود چوہوں کے مسکن بنانا، انہیں ماں کی طرح چاٹنا وغیرہ اس موقع پر مزید توضیح کے لئے یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ انسانوں میں جو مثالیں اپنی ہی صنف سے لطف اندوز ہونے کی پائی جاتی ہے وہ اسی غدہ درقیہ کے غیر معمولی طور پر بڑے ہونے کا مظہر ہیں۔

آیوڈین اور بقائے صحت

مسئلہ تغذیہ میں جدید تحقیقات سے واضح ہؤا ہے کہ آیوڈین بقائے صحت کے لئے لازمی عنصر ہے گو انسان کے جسم میں اس کا حصہ بہت تھوڑا ہے مگر یہ تھوڑا بھی بہت اہمیّت رکھتا ہے۔ اس عنصر کی کمی عموماً مرض گھیگھا کا باعث ہو جاتی ہے مگر بعض مثالوں سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جن بچوں میں آیوڈین کم تھا وہ بونے ہو کر رہ گئے ہیں۔ آیوڈین دراصل سمندر اور اس کے ملحقات میں پایا جاتا ہے۔ جو چیزیں سمندر کے آس پاس پیدا ہوتی ہیں ان میں موجود ہوتا ہے۔ مگر پہاڑی حصوں میں جو غلہ یا پیداوار ہوتی ہے ان میں اس کا فقدان رہتا ہے۔

آیوڈین میں قوت اور نشوونما کے خواص ہیں، مگر اس کی نامناسب فراہمی ایک قسم کا حمق اور زیادہ سے زیادہ دماغی اختلال پیدا کر سکتی ہے۔

آیوڈین جلد، بال اور ناخنوں کی باقاعدہ اور صحیح نمو کے لئے ضروری ہے اس کو غذا کے کامل طور سے جزو بدن ہونے اور چربی کے جلنے میں بہت دخل ہے چونے اور اس کے تباہ کن زہر کے موثر استحالہ کے لئے بھی جو خون میں گردش کرتا رہتا ہے آیوڈین کی سخت ضرورت رہتی ہے۔

ڈاکٹر بوریٹ فرانسیسی کیمیادان اشیاء ذیل میں آیوڈین کا وجود ظاہر کرتا ہے:۔ انناس، سبز پھلیاں، اسپرے گس (ایک ترکاری)

گوبھی، لہسن، لگ ریتا، اسٹرابیری، مسلم چاول، سبز مٹر، ٹماٹر اور ناشپاتی۔

چونکہ سوئیزرلینڈ میں گھیگھے کی بیماری بہت پائی جاتی ہے اس لئے وہاں یہ تدبیر کی گئی کہ نمک طعام (ٹیبل سالٹ) میں آیوڈین شامل کردیا گیا۔ اس طرح آیوڈین کے جداگانہ استعمال سے جو تکلیف محسوس ہوتی تھی رفع ہوگئی۔ اور اس کے نتائج و فوائد خاطر خواہ ظاہر ہوئے یہاں تک کہ دوسرے ملکوں نے بھی اپنے یہاں اسی طریقہ کو رواج دیا اور اس سے استفادہ کیا۔

کمی خون اور حیاتین "ج"

ایڈنبرا میڈیکل جرنل میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے ڈیڑھ سال سے تازہ ترکاریاں، آلو، تازہ دودھ یا تازہ پھل بالکل نہیں کھائے تھے۔ اس کی ٹانگیں سن اور دردمند ہوگئی تھیں۔ مسوڑھے متورم تھے اور ان سے خون اکثر بہا کرتا تھا۔ بالآخر وہ اتنا بیمار ہوگیا کہ اسے ایک ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ یہاں اس کی سابقہ غذا جاری رہی۔ گو فولاد کا جز اس میں کم تھا مگر حیاتین (ج) کا اضافہ روزانہ ہوتا رہا اور اس کی کل مقدار سنترہ کے تین اونس رس کے برابر ہوگئی۔

شخص مذکور کو کمی خون کی سخت شکایت تھی۔ ستر دن کے اندر اس کے سرخ خون کے خلیات بیس لاکھ پچاس ہزار سے بیالیس لاکھ پچاس ہزار سے بیالیس لاکھ چھبیس ہزار ہوگئے۔ اور ہیموگلوبین مادہ پینتالیس فیصدی سے ستر فیصدی ہوگیا اب اسے "حیاتین" دینا موقوف کیا گیا باوجود اس کے گیارہ ہفتے کے اندر خون کے سرخ خلیات چھپن لاکھ ہوگئے اور ہیموگلوبین سو فیصدی ہوگیا علامات صحت آغاز علاج ہی سے نمایاں تھیں۔ ان میں برابر اضافہ ہوتا رہا اور دو ہفتے کی مدت میں مریض بالکل صحت یاب ہوگیا۔ اس مثال سے یہ رائے قائم کی گئی ہے کہ خواہ غذا میں فولاد کا جزو کم ہی کیوں نہ ہو حیاتین (ج) بغیر اس کے بھی خون پیدا کرسکتی ہے نیز یہ کہ حیاتین کا اثر اس کا استعمال موقوف کرنے کے بعد بہت دن تک قائم رہتا ہے۔

زمانہ ماہواری کا درد اور حمل کے ہارمون

درد شقیقہ (آدھا سیسی) جو نہایت تکلیف دہ اور مشکل علاج مرض ہے حال ہی میں اس کا ایک عجیب علاج مگر قطعی نہیں عارضی سکن کی حیثیت سے ڈاکٹر موفات نے دریافت کیا ہے۔ ڈاکٹر کا بیان ہے کہ بہت سی عورتیں جو زمانہ ماہواری کے درد سر میں مبتلا تھیں انہیں حاملہ عورت کے پیشاب سے نکالا ہوا صنفی ہارمون جسے (Gonadotropic) کہتے ہیں دیا گیا تو انہیں بہت آرام رہا۔ گیارہ میں سے سات مریضوں کے سروں کا لاشعاعی معائنہ کرنے سے ثابت ہوا کہ ان کے غدہ نخامیہ کے نقص یا خرابی اور اس کے غلط عمل نیز مبیضوں کے نقص فاعلیت کی وجہ سے درد کی شکایت لاحق ہوئی تھی۔

مراسلات

جامعہ طبیہ دہلی

شفاء الملک حکیم عبدالحسیب صاحب ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن گورنمنٹ یو۔پی کی رائے

"مجھے جامعہ طبیہ قرول باغ دہلی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ آج سالانہ امتحان شروع ہوا ہی میں نے طلبہ کو امتحان دیتے ہوئے بغور دیکھا جو کہ نہایت احتیاط و نگرانی سے ہو رہا ہے۔ جناب حکیم فرید احمد صاحب عباسی پروفیسر دہاؤس فزیشن آیورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج دہلی شرح اسباب کا اور جناب ڈاکٹر پریم لال صاحب تشریح کا تقریری امتحان لے رہے ہیں۔ طلبہ کی تعداد تقریبًا ایک سو ہے۔ موجودہ عمارت شاندار اور جامعہ طبیہ کی ضروریات کے لئے کافی ہے۔ ایک لیبورٹیری مع ضروری سامان کے موجود ہے جس میں تشخیص امراض کے متعلق عملی تعلیم دی جاتی ہے ایک دواخانہ بھی ہے جس میں ایک تجربہ کار طبیب کی زیر نگرانی فن دواسازی اور دوا شناسی کی تعلیم دیجاتی ہے۔ اور اس دواخانہ سے ہزارہا غریب مریضوں کو مفت ادویہ تقسیم کی جاتی ہیں۔

" طلبائے جامعہ طبیہ کے ہاتھ کے بنائے ہوئے تشریحی ماڈل بکثرت ہر ایک کمرہ میں آویزاں ہیں جن میں نازک سے نازک اور مشکل سے مشکل تشریحی نقشہ جات شامل ہیں۔ ان ماڈل اور نقشہ جات کو دیکھکر مجھے بڑی مسرت ہوئی اور اس کا خاص اثر مجھ پر ہوا۔ ایسا عملی کام میں نے کسی دوسری درس گاہ میں نہیں دیکھا۔ آمدنی و خرچ کے رجسٹر بھی میں نے دیکھے مجھے حیرت و استعجاب ہی کہ یہ ادارہ بغیر کسی بیرونی امداد کے محض شیوخ و اساتذہ کے ایثار و قربانی کی وجہ سے ایسے پیمانہ پر چل رہا ہے جس کی طبی دنیا میں کوئی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ قابل مبارکباد ہیں وہ ہستیاں جو بلا کسی معاوضہ کے خدمت فن میں مصروف ہیں۔ اپنے محترم دوست حکیم محمد الیاس خاں صاحب صدر جامعہ طبیہ و حکیم محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ و حکیم فضل الرحمٰن خاں صاحب رئیس الجامعہ کا کن الفاظ سے شکریہ ادا کروں کہ ایسے نازک وقت میں ایسا مہتم بالشان کام کر رہے ہیں اور فقید المثال درسگاہ کو چلا رہے ہیں۔ خداوند تعالیٰ جامعہ کو حوادث زمانہ سے محفوظ رکھے اور یومًا فیومًا ترقی دے "

۷ رمئی ۱۹۳۸ء

امتحانات کا نتیجہ

جامعہ طبیہ دہلی کے امتحانات کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے۔ افضل الحکمار، اکمل الحکما، اور فاضل الاطبار، کامل الاطبا میں شریک ہونے والے طلبار کا نتیجہ درج ذیل ہے :-

افضل الحکمار، اکمل الحکمار، (فائینل)

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۵۶	مولوی حکیم عطار الرحمٰن قاسمی	کامیاب	اوّل افضل الحکمار
۵۸	حکیم ہنسراج گلاٹی	״	دویم اکمل الحکمار
۶۲	مولوی حکیم عبدالرشید	״	افضل الحکمأ
۵۹	حکیم محمد یحییٰ صدیقی	״	اکمل الحکمار
۵۴	حکیم اوم پرکاش	ضمیمہ	کلیات قانون ـ جمیات قانون تشخیص عملی۔

فاضل الاطبار، کامل الاطبار

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۲۵	حکیم محمد یوسف خاں نیازی	کامیاب	اوّل فاضل الاطبأ
۲۹	حکیم محمد وکیل احمد	״	دویم ״
۸	حکیم ظفر حسین	״	کامل الاطبأ
۱	حکیم سید آل حسن	״	״
۹	حکیم عبدالتواب	״	فاضل الاطبأ

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۲۰	حکیم رفیع الدین	کامیاب	فاضل الاطباء
۵	״ سید بہاؤ الدین	״	کامل الاطباء
۲	״ انیس احمد	״	״
۱۸	״ مہر الدین	״	فاضل الاطباء
۱۵	״ محمد اسلام الدین	״	کامل الاطباء
۱۶	״ محمد نعمت اللہ خاں اجمیری	״	״
۱۷	״ محمد شیر خاں	״	״
۲۲	محمد امین پنجابی	ضمیمہ	مطب
۲۶	محمد مختار چشتی	״	״
۱۲	مرزا شریف حسین	״	شرح اسباب
۲۱	محمد ادریس	״	״
۲۷	نصیر احمد	״	شرح اسباب ـ مطب
۱۱	غلام تونسوی	״	״ ״

رول نمبر	نام	نتیجہ	کیفیت
۲۴	محمود احمد خاں	ضمیمہ	خفقان صحت۔ مطب
۲۳	اختر الحق	"	خفقان صحت مطب
۴	پرمانند	"	فن الولادت خفقان صحت۔ مطب۔
۶	سید جمیل احمد	"	خفقان صحت۔ مطب۔ شرح اسباب تشخیص عملی
۲۸	منشی خاں	"	شرح اسباب نفیسی فن الولادت تشخیص عملی۔ مطب
۳۰	نول کشور	ضمیمہ	شرح اسباب نفیسی۔ خفقان صحت۔ مطب
۳۱	ہریش چندر	"	علم السموم تشخیص عملی مطب۔
۶۱	جان محمد	"	کلیات نفیسی۔ فن الولادت خفقان صحت تشخیص عملی
۱۰	عبدالقیوم	"	فن الولادت تشخیص عملی۔ شرح اسباب۔ مطب

مسجّل (رجسٹرار) جامعہ طبیہ، دہلی

حضرت علامہ اقبالؒ کی یادگار۔

ایک عظیم الشان خیراتی یونانی شفاخانے کے قیام کی تجویز

حضرت علامہ اقبالؒ کی یادگار قائم کرنے کے لئے مختلف مجالس قائم ہو چکی ہیں۔ اور ان میں مختلف تجویزیں پیش ہو چکی ہیں۔ میں اس سلسلہ میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ حضرت علامہ کی یادگار میں ایک عظیم الشان خیراتی یونانی ہسپتال قائم کیا جائے۔

حضرت علامہ بیشتر یونانی علاج کی طرف رجوع فرماتے تھے چنانچہ وہ فخر الاطبا حکیم عبدالوہاب صاحب نابینا اور رئیس الاطبا حکیم محمد حسن صاحب قرشی کے علاج کی مہارت و قابلیت کے بہت معترف اور مداح تھے اور زیادہ تر علاج میں ان ہی سے مشورہ کرتے تھے اور کسی دوسرے طریق علاج کے مقابلہ میں ان کو بہت زیادہ فائدہ حاصل ہوا کرتا تھا۔

جن اصحاب کو حضرت علامہ کی خدمت میں شرف باریابی کا فخر حاصل ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ یونانی علاج کی افادی حیثیت کو وہ کتنے قائل تھے۔ اور انکی تمنا تھی کہ پنجاب میں اسلامی یونانی طب کو مقبول و مروج کیا جائے، پھر کیوں نہ حضرت علامہ کی آرزو کو تکمیل تک پہونچایا جائے؟

اگر حضرت علامہؒ کی یادگار قائم کرنے والی مجالس اس تجویز کی طرف متوجہ ہوں تو پنجاب طبی کانفرنس اور پنجاب طبی بورڈ دونوں ہر طرح کی اعانت کے لئے آمادہ ہونگے اس قسم کی یادگار تو صرف کانفرنس بھی قائم کر سکتی ہے۔ مگر حضرت علامہ کے شایان شان یادگار قائم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انکے دوسرے معتقدین بھی اس میں سرگرم حصہ لیں +

(زبدۃ الحکما حکیم محمد فضل سکرٹیری پنجاب طبی بورڈ لاہور)

یو۔پی۔ کے اطبا کی تنظیم

ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۸ء کے رسالہ ہمدرد صحت دہلی میں جناب حکیم محمد حسین صاحب (لکھنؤ) کا ایک مضمون میری نظروں سے بھی گذرا، آپکی یہ معقول تجویز ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کو علم طب اور اطبا کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ اطبا کی ایک باضابطہ انجمن قائم کی جائے۔ کون ذی ہوش طبیب ہوگا جس کو اس مبارک تجویز سے اختلاف ہو؟ حقیر کو اس تجویز سے دلی مسرت ہوئی اور اس کی تائید کرتا ہے۔

آج جب کہ ساری دنیا کے ماہرین فن اپنی اپنی ترقی کے لئے انتہائی کوششیں کر رہے ہیں تو ہمارے لئے ضروری نہیں بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی موجودہ گورنمنٹ کے دور میں تعلیم طب و ترقی فن کے معقول ذرائع مہیا کرنے کی کوشش کریں اور علمبرداران فن کے حقوق کی حفاظت

ایک منظم ادارہ کے وسیلہ سے کرائیں۔ مجھے قوی اُمید ہے کہ ہمارے صوبہ کا ہر طبیب اس معاملہ میں خاص دلچسپی لیگا اور اپنی ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کرے گا۔

میرے خیال میں اب اس میں زیادہ غور وخوض کا وقت نہیں۔ جلد از جلد کسی قریبی زمانہ میں تمام اطبار کا ایک معقول اجتماع لکھنؤ میں کرکے اس مبارک کام کو فوراً شروع کردینا چاہیئے۔ ع در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔

اس مبارک کام کے لئے راقم الحروف اپنی خدمات پیش کرتا ہے۔ پیش کی ہوئی تجویزوں پر میری رائے یہ ہے کہ جلسہ عام ہی میں رائے زنی کرنی مناسب ہوگی +

(حکیم) محمد ظہیر الدین، قصبہ جرول ضلع بہرائچ

ہز ہائی نس مہارانا صاحب اودے پور، اور

یونانی طب کی قدردانی

طبی حلقوں میں یہ خبر نہایت مسرت سے سُنی جائیگی کہ مہارانا صاحب اودے پور کے دربار سے اجمیر کے مشہور طبیب جناب حکیم محمد حبیب اللہ خاں صاحب کو طلائی دستہ کی ایک تلوار اور سند مع انعام واکرام عطا کی گئی ہے۔ اور حکیم صاحب موصوف کی تحریک پر ریاست کے باشندوں کی سہولت کے خاطر سے ایک یونانی شفاخانہ سرکاری طور پر جاری کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ مہارانا صاحب کی یہ فراخدلی اور قدردانی قابلِ تحسین ہے +

عبد الغنی خاں، از اجمیر

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ

پنجاب طبی کانفرنس کی ہفت سالہ رپورٹ مرتب ہو رہی ہے اور عنقریب شائع ہوجائیگی ممبران پنجاب طبی کانفرنس سے بالخصوص اور دیگر اطبائے کرام سے بالعموم درخواست ہے کہ وہ اپنا فوٹو ۲½×۸ کے سائز پر ایک ہزار کی تعداد میں چھپواکر اور اپنے مجربات میں سے ایک تیر بہدف نسخہ دفتر پنجاب طبی کانفرنس میں بھیجکر شکرگذار فرمائیں۔ اور رپورٹ خریدنے والے حضرات بہت جلد اپنا پتہ درج رجسٹر کرادیں۔ کیونکہ فرمائشیں بہت زیادہ آرہی ہیں ممکن ہے کہ رپورٹ جلد ختم ہوجائے +

(زبدۃ الحکمار) حکیم محمد افضل جنرل سکٹیری پنجاب طبی کانفرنس لاہور

ہمدرد صحت دہلی کا دق وسل نمبر

رسالہ ہمدرد صحت دہلی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ سالہا سال سے یہ بنی نوع انسانی کی خدمت انجام دیرہا ہے اور صحیح طب کا پرچار کرکے ہزارہا اشخاص کو بیماری کے دام سے چھڑانے میں کامیاب ہو رہا ہی۔ ہر سال یہ ایک نمبر شائع کرتا ہے جس میں اپنے مضمون کی مکمل وواضح تشریح ہوتی ہی۔ اس سال اس رسالہ نے دق وسل نمبر شائع کرکے ملک پر ایک زبردست احسان کیا ہے، دق وسل نہایت موذی مرض ہیں اور ہر سال لاکھوں نہیں، کروڑوں اشخاص اس کا شکار ہو رہے ہیں، اور اسوقت جبکہ اس موذی مرض کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جارہا ہے اسکے متعلق پبلک کو واقفیت بہم پہونچانا ایک نیک قدم ہے جس کے لئے حکیم حاجی عبد الحمید صاحب دہلوی ایڈیٹر ہمدرد صحت و رسالہ کے دیگر سرگرم کارکنان مبارکباد کے مستحق ہیں یہ نمبر کوئی معمولی نمبر نہیں، ۲۵۰ صفحات کی ایک ضخیم کتاب ہے جس میں آیورویدک یونانی اور ڈاکٹری نکتۂ نگاہ سے دق وسل کی وضاحت کی گئی ہی، اسکے اسباب اسکی علامتیں اور اس کا علاج یہ سب باتیں اس نمبر میں موجود ہیں۔ یہ نمبر ان امراض کی ایک مکمل انسائیکلوپیڈیا ہی اور ضرورت ہی کہ صحت وتندرستی چاہنے والے ہر ایک گھر میں یہ موجود رہے۔ دق وسل کے متعلق ابتک بیشمار کتابیں شائع ہو چکی ہونگی، مگر جہانتک ہمارا خیال ہی وہ آیورویدک، یونانی وانگریزی طریقہ علاج کے متعلق الگ الگ ہونگی اور یہ پہلا موقع ہی کہ اس نے ان سب کو یکجا کیا ہی تاکہ ان امراض پر ٹھیک طرح روشنی پڑسکے اور عوام اس سے ٹھیک طرح فائدہ اُٹھا سکیں۔ سہ رنگی اور بیسیوں بلاک کی یکرنگی تصاویر نمبر کی زینت ہیں۔ ہندوستان کا شاید ہی کوئی ایسا ماہر حکیم رہا ہو جس کا مضمون اس نمبر میں نہ ہو ہم ہر لکھے پڑھے شخص سے اسکی سفارش کرتے ہیں اس کا پاس رکھنا عجیب نہیں کہ ایکدن بہت مفید ثابت ہو۔ کوزہ میں سمندر کو بند کردیا گیا ہی اور اسکی قیمت حیران کن طور پر کم رکھی گئی ہی +

روزنامہ بندے ماترم، لاہور ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء

مجربات

جناب حکیم مولوی معین الدین صاحب طبیب ریاست چھتاری

ضماد زعفران زعفران خالص تین ماشہ ۔ پوست بیخ مدار تین ماشہ ، عاقرقرحا تین ماشہ ، قرنفل تین ماشہ ، دارچینی تین ماشہ ، سب کو پیس کر رکھ لیں ۔ اور ایک ماشہ یہ دوا آب ستیاناسی میں کھرل کر کے ضماد کریں ۔

فوائد :۔ عضو تناسل کی ہر قسم کی سستی کو دور کرتا ہے ۔ مقوی باہ ہے ۔ +

دافع جریان موصلی سفید ایک تولہ ، تالمکھانہ ایک تولہ ، گوند ببول ایک تولہ ، کتیرا گوند ایک تولہ سفوف بنائیں ۔ در سبوس اسپغول مسلم ایک تولہ اور شکر سفید ۵ تولہ ملا کر رکھیں اور ایک تولہ یہ سفوف گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں ۔

فوائد :۔ جریان اور احتلام کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے ۔ +

جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی ، طوق ، کوئلور

حبوب نزلہ پوست مسلم ایک چھٹانک ، تخم دھتورہ سوا تولہ ۔ پہلے پوست مسلم کو پاؤ بھر پانی میں جوش دیں ، تین چار جوش آجانے پر آٹھ پہر تک چھوڑ دیں ، اسکے بعد مل کر پانی چھان لیں ، اور اس پانی سے تخم دھتورہ کو حل کریں ، جب پانی بالکل سوکھ جائے تو کشنیز خشک ، زیرہ سفید ، مغز بنولہ ، ریوند خطائی ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر حل شدہ تخم دھتورہ کے ساتھ ملائیں اور آب ترپھلہ سے تین دن کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کر کے رکھ لیں ۔ خوراک حسب حاجت دو تین حبوب مناسب بدرقہ سے ۔

فوائد :۔ دردسر ، نزلہ ، بلغمی کھانسی ، دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہیں حسب مزاج استعمال کریں ۔

(نوٹ) ان حبوب کا استعمال نہار منہ مضر ہے ۔ طوق +

شربت سرفہ تخم خطمی ، تخم خبازی ہر ایک دو تولہ ، بہدانہ شیریں ایک تولہ ، گل بنفشہ ۶ تولہ ، اصل السوس مقشر ۴ تولہ ، پرسیاؤشاں ۱۰ تولہ ، سب دواؤں کو رات بھر پانی میں تر رکھیں ۔ صبح جوش دیکر چھان لیں ، پھر ڈیڑھ سیر مصری کے ساتھ قوام کر کے شربت تیار کر لیں ۔

خوراک ۲۔۳ تولہ صبح و شام ۔ فوائد :۔ لیسدار بلغم کو سینہ سے نکالتا ہے ، ذات الریہ اور ذات الجنب کے لئے مفید ہے ۔ گرم و خشک کھانسی اور نزلہ و زکام حار کے لئے بہت نافع ہے مصفی آواز ، دافع تشنگی ، نافع بخار اور مفرح قلب ہے ۔

خمیرہ بادام خاص مغز بادام شیریں مقشر آدھ سیر ، شیر گاؤ خالص دو سیر سے پیس چھان لیں ۔ پھر ایک سیر مصری ملا کر نرم آگ پر پکائیں ۔ قوام آجائے تو ورق نقرہ چالیس عدد ، دانہ الائچی سائیدہ دو تولہ ملائیں اور شیشہ کے مرتبان میں رکھ لیں ۔ یہ بادام کا خمیرہ ہے ۔

خوراک دو دو تولہ صبح و شام ۔ فوائد :۔ قوت حافظہ کے لئے بیحد مفید اور مقوی دماغ ہے ۔ +

جناب حکیم ایس ایم محسن علی خانصاحب زیدی ، ماہر طب و جراحت ، مظفرنگر

سفوف طباشیر ست گلو اصلی ، رب السوس ، تخم الائچی خورد ، طباشیر کبود ، گل سرخ ہر ایک پانچ ماشہ ، مصری ۲۵ ماشہ ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۷ ماشہ صبح نہار منہ مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں ۔

فوائد :۔ دق کے پہلے اور دوسرے درجہ میں یہ سفوف نہایت مفید ثابت ہوا ہے ، حرارت کو زائل کرتا ہے ، تبخیر کو بند کرتا ہے +

جناب حکیم مولوی سید محمد عبد الحق صاحب مستند طبیہ کالج دہلی، ہوشیار پور

مزیل حرارت ناگرموتھ، خس، کشنیز خشک، چرائتہ، گلوئے سبز، مغز کنول گٹہ، شاہترہ، ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، سب چیزوں کو پانی میں پیس کر شیرہ نکالیں، اور بغیر میٹھا ملائے صبح نہار منہ پلائیں۔

فوائد:۔ یہ نسخہ میرے والد ماجد ابو المظفر مولانا حکیم سید اکبر علی شاہ صاحب مرحوم تلمیذ خاص فخر الاطبا حکیم مولوی عبد العزیز مرحوم لکھنوی کے مجربات میں سے ہے۔ دق کے بخار کو زائل کرنے میں عجیب چیز ہے۔ مریض اپنے آپ میں جلد قوت آتی ہوئی محسوس کرتا ہے۔

سفوف ریہ خاکسی صلی ۵ تولہ، دم الاخوین سائیدہ ۲ تولہ، بکری کے پھیپھڑے تازہ دو عدد، پہلے پھیپھڑوں کو اچھی طرح خون وغیرہ سے صاف کریں، پھر انکے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں اور ان میں دونوں دوائیں خوب لت پت کرکے ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر گل حکمت کریں اور بھوبل میں اتنی دیر دبا دیں کہ دوائیں خشک ہو جائیں لیکن جلنے نہ پائیں، پھر جب برتن ٹھنڈا ہو جائے تو اس میں سے دوائیں نکال کر پیس لیں اور تین تین ماشہ یہ دوا عرق ہرا بھرا یا ماء الحیات کے ساتھ دن میں دو بار دیں۔

فوائد:۔ سل کے لئے یہ سفوف عجیب خواص رکھتا ہے، زخموں کو جلد بھر دیتا ہے، حرارت کو کم کرتا ہے، پھیپھڑے کو قوت دیتا ہے۔

جناب حکیم پیر محبوب الٰہی صاحب نیاز صدیقی سند و تمغہ یافتہ درجہ اول گوجرانوالہ

دافع سل کشتہ بارہ سنگھا ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد چار ماشہ، صمغ عربی چار ماشہ، اصل السوس چار ماشہ، طباشیر ایک تولہ، چرمہ کرمچھ سوختہ تولہ سب دواؤں کو نہایت باریک کریں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔ خوراک ۱ ماشہ صبح ۱ ماشہ شام ہمراہ شربت انجبار دو تولہ۔

فوائد:۔ اس دوا سے انشاء اللہ خون آنا بند ہو جائیگا۔ کھانسی کی شکایت بھی جاتی رہیگی۔

دافع دق خاکستر سرطان البحر ایک تولہ، رب السوس ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، کتیرا گوند ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ، ست گلو صلی ایک تولہ، ان سب کا سفوف بنائیں۔ خوراک ایک ماشہ ہمراہ شربت انجبار دو تولہ صبح و شام دونوں وقت استعمال کریں۔

فوائد:۔ دق کی کھانسی کے لئے نہایت مفید ہے، بخار کو بھی رفع کرتا ہے۔ مگر اس کا مسلسل استعمال ہونا چاہیئے۔

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

دق کے نسخے ۱ ست گلو ایک ماشہ، خوب کلاں مدبر ایک ماشہ، ورق نقرہ دو عدد کا سفوف پہلے پھنکائیں، اور سے خیساندہ گاؤزبان تین ماشہ، سپستاں نیم کوفتہ ۵ عدد، بارتنگ تین ماشہ، گلو تازہ پانچ ماشہ، مصری دو تولہ سے میٹھا کرکے پلائیں۔

۲ عرق بید مشک ۱۰ تولہ میں خوب کلاں ۵ ماشہ جوش دیکر صاف کریں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلائیں۔

سفوف دق کشتہ ابرک ۲ سرخ، طباشیر ایک ماشہ، دانہ الائچی خورد ایک ماشہ، ست گلو دو ماشہ، خوب کلاں مسلم ایک ماشہ، تخم گاؤزباں ۱ ماشہ تخم تلسی دو ماشہ، مرجان سوختہ ایک سرخ، ورق نقرہ ۱۰ عدد۔ سفوف بنالیں اور دو ماشہ سفوف ہمراہ شیرہ گلو خشک ۳ ماشہ شیرہ شاہترہ ۳ ماشہ، نبات سفید ۳ تولہ دیں۔

سفوف دق دیگر شکر تیغال ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، رب السوس ۶ ماشہ، طباشیر ۶ ماشہ، دانہ الائچی ۶ ماشہ خشخاش سفید نو ماشہ، دم الاخوین ۶ ماشہ، کہربا ۶ ماشہ، کشنیز خشک نو ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، تخم خرفہ پانچ ماشہ بہدانہ نو ماشہ، سرطان سوختہ البحر تولہ، مرجان ایک تولہ، حب الآس ۶ ماشہ، گل ارمنی ۶ ماشہ، صندل سرخ ۳ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ سفوف بنالیں خوراک دو ماشہ ہمراہ شربت دق۔

شربت دق بیخ انجبارہ تولہ، صندل سرخ ۱۰ تولہ، صندل سفید ۱۰ تولہ، گل نیلوفر ۱۰ تولہ، حب الآس ۱۰ تولہ، پوست انار شیریں ۱۰ تولہ برگ مغیلاں تازہ ایک تولہ، برگ گاؤزباں دو تولہ، نبات سفید ایک سیر، حسب معمول شربت بنالیں۔

عرق تپ کہنہ و حمّی دق خوب کلاں چار تولہ، برادہ صندل سفید ۴ تولہ، گاؤزباں دو تولہ، نیلوفر پاؤ بھر، تخم خطمی دو تولہ، خبازی ۲ تولہ

گلو سبز چار تولہ، چرائتہ چار تولہ، کاسنی آدہ سیر، بادیان ایک پاؤ، مویز منقےٰ چار تولہ، خس دو تولہ، مغز تخم کرنخوہ چار تولہ، کوڑ دو تولہ، برگ بید سادہ ایک پاؤ، گل سرخ ایک پاؤ، عناب ایک پاؤ، بطریق معروف ۸ بوتل عرق کشید کریں، خوراک ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک +

اکسیر دق مروارید ۱۰ ماشہ، یاقوت ۱۰ ماشہ، زہر مہرہ ۱۰ ماشہ، لعل ۱۰ ماشہ، سنگ یشب کافوری ۱۰ ماشہ، کہربا دو ماشہ، کافور ۱۰ ماشہ، رب السوس ۲۰ ماشہ، صمغ عربی دو ماشہ، کتیرا دو ماشہ، نشاستہ دو ماشہ، گل نیلوفر دو ماشہ، سرطان سوختہ ۳ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، خشخاش سفید تین ماشہ، گل گاؤزبان دو ماشہ، بیخ الجبار ایک ماشہ، صندل سفید ایک ماشہ، گل ارمنی ایک ماشہ، زعفران ۶ سرخ۔

جواھر کو عرق گلاب دو آتشہ کے ساتھ سنگ سماق میں خوب کھرل کریں پھر باقی دواؤں کا سفوف ملا کر رکھیں۔

خوراک ۱ ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان ۳ ماشہ، شیرۂ الائچی خورد ۴ سرخ، شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ، نبات سفید ۱ تولہ +

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب مُدیر "حبیب الاطبّا"

سفوف اکسیر جگر گل سرخ ایک تولہ، زرشک، الک مغسول ہر ایک تین ماشہ، تخم حماض ۵ ماشہ، زعفران چار رتی، کافور ایک ماشہ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں، خوراک تین ماشہ، ہمراہ آب۔

فوائد:۔ جگر کو قوت پہونچانے کے لئے یہ سفوف بہت مفید ہے، صفرا کی زیادتی کو روکتا ہے۔

اکسیر دردِ سر تخم کاسنی، تخم کاہو ہر ایک نو ماشہ، رسوت ۱۲ ماشہ، افیون ۲ ماشہ، سب دواؤں کو تخم بالنگو کے لعاب میں حل کر کے کپڑے پر لگائیں اور کنپٹی پر چپکائیں۔ **فوائد:۔** شدید دردِ سر کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے +

جناب حکیم حافظ عبدالخالق صاحب نگینوی، دھول

اکسیر سل و دق گل ارمنی، سنگ جراحت ہر ایک ایک تولہ، دونوں کو پیس کر برگ تلسی سبز، برہمی بوٹی سبز اور برگ بنفشہ کے پانی پانچ پانچ تولہ میں اس قدر کھرل کریں کہ پانی خشک ہو جائے اور چھ رتی یہ دوا بکری کے دودھ کیساتھ استعمال کرائیں یا چار رتی یہ دوا مفرح بارد ۶ ماشہ میں ملا کر کھلائیں اوپر سے ہمدرد دواخانہ کا تیار کردہ ارالجیات پانچ تولہ پلایا جائے۔

فوائد:۔ سل و دق کے لئے یہ اکسیر واقعی اکسیر ہے، پھیپھڑے کے زخموں کو بھرتی ہے، بخار کو کم کرتی ہے +

جناب حکیم محمد مختار صاحب صدیقی، بھوپال

قرص سرطان اختراعی صمغ عربی ۶ ماشہ، گل سرخ ۴ ماشہ، طباشیر کبود ۴ ماشہ، اصل السوس ۵ ماشہ، نشاستہ ۷ ماشہ، تخم کاہو مقشر ۲ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۱۰ ماشہ، صندل سفید دو ماشہ، صندل سرخ دو ماشہ، صندل زرد ۲ ماشہ، کتیرا ۴ ماشہ، نبات سفید ۴ ماشہ، رب السوس ۵ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں نو ماشہ، مغز خیارین ۹ ماشہ، مغز تخم خربزہ نو ماشہ، تخم خشخاش سفید نو ماشہ، کافور قیصوری ۱ ماشہ، سرطان سوختہ ۱ تولہ، سب کو باریک پیس کر لعاب اسپغول میں ایک ایک ماشہ کے قرص بنالیں اور ایک صبح، ایک دوپہر، اور ایک شام بکری کے دودھ آدھ پاؤ کے ساتھ کھلائیں۔ **فوائد:۔** پھیپھڑوں کی تقویت اور سل کے لئے نہایت مجرب اور مفید ہیں، زخموں کو بھرتے ہیں۔

قرص سل کہربا شمعی ۳ ماشہ، شادنج عدسی مغسول ۳ ماشہ، دم الاخوین ۳ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ، اقاقیا ۳ ماشہ، گلنار فارسی ۳ ماشہ، سنگ جراحت ۲ ماشہ، نشاستہ ۲ ماشہ، رب السوس ۲ ماشہ، صمغ عربی بریاں ۲ ماشہ، کتیرا ۲ ماشہ، دانہ ہیل خورد ۲ ماشہ، ست گلو دیسی ۳ ماشہ، تخم خشخاش سفید ۲ ماشہ، تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ، مغز تخم کاہو مقشر ۶ ماشہ، مغز تخم کدو شیریں ۶ ماشہ، مغز تخم تربوز ۶ ماشہ، سرطان محرق ۱ تولہ باریک پیس کر لعاب سریشم ماہی میں ایک ایک ماشہ کے قرص تیار کریں۔ اور تین قرص ہمراہ عرق برالجبرا ۱۲ تولہ مع شربت خشخاش دو تولہ کھلائیں۔

فوائد:۔ پھیپھڑے کے زخموں کو یہ قرص بھرتے ہیں، حرارت کو کم کرتے ہیں +

دق وسل کے لئے یورپ اور امریکہ کی پیٹنٹ دواؤں کے راز

جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) نیو کلیو لیسے تھین کمپونڈ

NUCLEO-LECITHIN COM

نسخہ نیوکلین	۱/۴	گرین
لیسے تھین	۱/۲	"
پوٹاسیم گلیسروفاسفیٹ	۱	"
کیلسم گلیسروفاسفیٹ	۱	"

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور ایسی ایک ایک گولی بعد غذا دیں۔

جسم کو پرورش کرنے والی دوا ہے اور دق و سل کے مریضوں کے لئے بالخصوص مفید ہے

(۲) ٹیبلائیڈ آئیڈوفارم کمپونڈ

TABLOID IODOFORM COMP.

آئیڈوفارم	۱/۶	گرین
ایسڈ سنے نک	۱/۱۲	"
آئرن آرسی نیٹ	۱/۸	"

اجزا کو ملا کر ایک گولی بنالیں اور بعد غذا صبح وشام دیں

مریضان دق وسل کے لئے مفید ہے۔

(۳) کنزمپشن کیور

CONSUMPTION CURE

پنکری ٹین	۶۰	گرین
ایسڈ بورک	۳	"
سوڈا ہائپوفاسفیٹ	۴	"
ایسڈ ہائیڈروکلورائڈ	۳/۵	منم
ایکوا	۴۲۰	"
کاڈلیور آئل	۹۶۰	"

ایملشن بنالیں۔ اور بقدر ایک ڈرام بعد غذا صبح وشام دیں +

(۴) سکاٹس ایملشن

SCOTT'S EMULSION

کاڈلیور آئل اعلیٰ قسم	۸	اونس
اولیم ونٹرگرین	۳۰	منم
ایکیشیاء	۳	ڈرام
کیلسیم ہائپوفاسفیٹ	۱	"
سوڈیم ہائپوفاسفیٹ	۱	"
ایکوا	۵	اونس

ایملشن بنالیں

خوراک، اسے ۲ ڈرام بعد غذا۔

(۵) واٹربری کمپونڈ

WATER BURY'S COMPOUND

کاڈلیور آئل میٹابولائزڈ	۲۵	فیصدی
ایکسٹریکٹ مالٹ	۲۵	"
ہائپوفاسفیٹ کمپونڈ	۲۵	"
ایکسٹریکٹ چیری		
یوکلپٹس	۲۵	"
ایرومیٹکس		
کریازوٹ	۱	منم
گایاکول	۱	"

اجزا کو ملا کر محلول بنالیں

مقدار خوراک چائے کے چمچہ بھر بعد غذا۔

(۵) ٹائی سو پائیرین

TISO PIRIN

ایسپائرین	۱ ۱/۲	گرین
ایسڈ آرسینی اس	۱/۲۰۰	"
ایسڈ کیمفورک	۱ ۱/۲	"

اجزا کو ملا کر ایک کیپ سول بنالیں۔ اور ضرورت کے وقت کھلائیں۔

حمی دق کے لئے مفید ہے اس سے بخار کی تیزی کم ہو جاتی ہے۔

(۷) ایروسان EROSAN

پوٹاسیم سلفوگایاکولیٹ	۲ ۱/۲	ڈرام
واٹر	۷ ۱/۲	"
سیرپ	۳ ۱/۴	اونس
ایکسٹریکٹ اورنج ہیل لکوڈ	۲ ۱/۴	ڈرام
ڈایونین	۱/۲ ۴	گرین

شربت بنالیں۔

دق وسل کی کھانسی کے لئے بہت مفید ہے

(۸) ایلے لین

ALLYLENE

یہ دوا لہسن اور پیاز کا جوہر ہے، جو جراثیم دق کے لئے مہلک ہے ایک سی سی کا عضلی احتقان کیا جاتا ہے +

(باقی آئندہ)

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر

ماہنامہ ہمدرد صحت طبی دنیا کا واحد صحیفہ ہے جو ملک و قوم کی انتہائی خدمت کر رہا ہے، ہر سال اس کا ایک خاص نمبر نکلتا ہے جو اپنی افادیت کے اعتبار سے ایک گراں بہا طبی ہدیہ ہوتا ہے۔ ادارۂ ہمدرد صحت کا ملک پر احسان عظیم ہے کہ اس نے اس سال ہندوستان کے سب سے زیادہ خطرناک مرض "دق وسل" پر یہ خاص اشاعت پیش کی ہے۔ شاید مہینوں کیا سالوں کی کوشش کے بعد بھی اتنا تحقیقی مواد اس مرض کے متعلق جمع نہیں ہو سکتا جتنا کہ معاصر ہمدرد صحت نے ایک قلیل عرصہ میں جمع کر دیا ہے، دق وسل کے متعلق تمام دنیا کے مشہور اطبا، ڈاکٹروں اور ویدوں نے اس نمبر میں مضامین لکھے ہیں، سینکڑوں آزمودہ نسخے ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں، اور مرض کے ازالہ کی بیسیوں آسان ترکیبیں بتائی گئی ہیں اگر غور کے ساتھ اس نمبر کا مطالعہ کیا جائے اور اسکی ہدایت پر عمل کیا جائے تو نہ صرف اطبا، بلکہ عوام بھی اس مرض سے بہت سے لوگوں کو نجات دلاسکتے ہیں، متعدد تصاویر بھی ہیں، لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت اعلیٰ، سرورق رنگین اور ہیبت ناک، حجم ۴۰۰ صفحات، قیمت صرف ۲؍

(ماہنامہ "شاعر" آگرہ، جولائی ۱۹۳۶ء)

جوابات

(۲۱۹) **برہمی بوٹی** (الف) برہمی بوٹی کا خاص فائدہ یہ ہے، کہ وہ قوتِ حافظہ کو طاقت دیتی ہے مصفیٔ خون ہے، مالیخولیا کو دور کرتی ہے، بچپش کے لئے بھی مفید ہے، کہتے ہیں کہ دربار اکبری کا مشہور شاعر فیضی اسے ہمیشہ استعمال کیا کرتا تھا جس کی وجہ سے اس کا حافظہ اس قدر قوی تھا کہ جو قصیدہ ایک دفعہ سُن لیتا وہ اسے ہمیشہ یاد رہتا تھا، اگر اسے نہار منہ سبزی استعمال کیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ہے + (حکیم محمد علی امرتسر)

(ب) تقویت دماغ بالخصوص تقویت حافظہ اور دفع نسیان بلغمی کے لئے خاص چیز ہے، اسکے علاوہ ملطف، مفتح، مفرح، قابض، مقوی معدہ جگر اور اعضائے رئیسہ ہے، امراض اعصاب، کھانسی، دمہ، ہچکی، ضعف ہضم، ریاح شکم، بھوک کی کمی، عسر البول اور مثانے کی برودت بھی دفع کرتی ہے، ویدک دواخانوں سے اسکے مرکبات برہمی گھرت، برہمی ارشٹ، سارسوت چورن یعنے سفوف برہمی وغیرہ ملتے ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) برہمی بوٹی ۳ ماشہ، مغز بادام، دانہ مصری دو تولہ سب کو پیس چھان کر صبح نہار پی لیں۔ اس سے زکام و نزلہ نہیں ہوتا، حافظہ بڑھ جاتا ہے اور دماغ قوی ہو جاتا ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) برہمی بوٹی مقوی دماغ و حافظہ ہے، موسم گرما میں بطور ٹھنڈائی برہمی بوٹی ۶ ماشہ، مغز بادام ۵ اعداد، مرچ سیاہ ۷ عدد استعمال کریں۔ موسم سرما میں مندرجہ ذیل سفوف تیار کر کے روزانہ بقدر ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ استعمال کیا کریں۔ نسخہ :- مغز بادام ۵ تولہ، مغز بادیان ۵ تولہ مغز کشنیز دو تولہ خشخاش سفیدہ تولہ، برہمی بوٹی ۵ تولہ، مصری کوزہ ایک پاؤ، خوراک ۶ ماشہ ہمراہ دودھ رات کو۔ (حکیم چند سنگھ)

(ہ) برہمی بوٹی نسیان کو دور کرتی ہے، دماغ کو طاقت دیتی ہے، آواز کو صاف اور سُریلا بناتی ہے، جریان و سرعت انزال کو دور کرتی ہے اور تمام امراض منویہ کے لئے فائدہ مند ہے۔ طریقہ استعمال استعمال کرنے والی طبیعت پر منحصر ہے، ہموزن مصری کے ساتھ سفوف کر کے ۶ ماشہ یہ سفوف دودھ کے ساتھ پھنکائیں یا کسی اچھے حلوے میں اسے شامل کر لیا جائے۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۲۰) **استرخاء پستان** - (الف) آپ کے دوست کی اہلیہ کی عام تندرستی اچھی نہیں ہے، پہلے انکی کمزوری رفع کرنے کے لئے انہیں کچھ عرصہ تک "ایسٹنس سیرپ"، فی خوراک ۴۰ بوند کے حساب سے روزانہ تین مرتبہ استعمال کرائیے۔ اس سے انکی عام جسمانی صحت بہتر ہو جائیگی اسی کے ساتھ ساتھ ڈھیلے پڑے ہوئے اعضاء کی روغن زیتون سے روزانہ مالش کرایا کیجئے۔ مالش ہمیشہ نیچے سے اوپر کی طرف کی جائے، مالش کے بعد ایک بڑے پیالے میں اسپرٹ بھر کر تھوڑی دیر کے لئے ڈھیلے اعضاء کو اس میں ڈال دیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نرمیٔ پستان کے لئے روغن پوست انار کی مالش کیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) چمگادڑ کی چھاتیوں پر جونک لگا دیں، جس وقت جونک خون سے پُر ہو جائے تو اس کو کھرل کر کے چھاتیوں پر ضماد کریں (حکیم آغا منصب علی)

(د) مندرجہ ذیل ضماد تیار کر کے فائدہ اُٹھائیں۔ نسخہ :- بیخ کٹیلی کلاں ایک تولہ، بیخ کٹیلی خورد ایک تولہ، پوست انار ایک تولہ بیخ کندوری ایک تولہ، مولسری خام ایک تولہ، ان سب ادویہ کو کوٹ پیس کر محفوظ رکھیں۔ بوقت ضرورت بقدر ایک تولہ پانی میں پیس کر ہر روز ضماد کریں۔ **فوائد** :- لٹکی ہوئی چھاتیاں درست ہو جاتی ہیں اور ان میں سڈول پن آجاتا ہے + (حکیم جوند سنگھ)

(ہ) برگ انار دس تولہ، پوست انار دس تولہ، گل انار دس تولہ، انار دیسی خام ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو نیم کوفتہ کر کے چوبیس گھنٹے تک اتنے پانی میں بھگوئیں کہ پانی دوا سے دو اُنگل اوپر رہے، پھر جوش دیکر چھان لیں اور اسمیں بارہ تولہ کڑوا تیل شامل کر کے آگ پر رکھیں جب سب پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اُتار کر اُسے محفوظ رکھیں اور پستانوں پر اچھی طرح چپڑیں اوپر سے پٹی باندھ لیں یا سینہ بند کس لیں۔ اگر یہ حلوا تیار کر کے اس روغن کے ساتھ کھلائیں تو بہت جلد مقصود حاصل ہو گا، دوائیں کم سے کم چالیس روز استعمال کرائیں۔

نسخہ :- انبہ خورد (جو چنے کے برابر ہوں) پھلی ببول خورد، مغز خستہ تمر ہندی، پوست انار، یہ کل اجزا ہموزن لے کر کوٹ پیس لیں، اور دو تولے سفوف میں ۱ تولے گھی اور دو تولے شکر سفید ملا کر حلوا بنائیں اور روزانہ کھلائیں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) پوست انار ۵ا تولہ کو تین سیر پانی میں جوش دیں جب ایک سیر رہ جائے تو روغن کنجد ایک سیر شامل کریں اور آگ پر رکھکر پانی جلائیں، اور دونوں وقت پستانوں پر ملیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ز) مغز گھونگچی کا بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور پستانوں پر مالش کریں اور انکو باندھ دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۲۱) **امراض رحم** :- (الف) بہتر ہو اگر آپ ایک عرصہ تک دوا پلانے کی بجائے انجکشن لگوا دیں۔ بنگال امیونٹی کمپنی کی تیار کردہ "اودرین" نامی ایک دوا ہے، اسکے انجکشن ان شکایتوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئے ہیں + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دی سٹیل اینڈ پینی رائل پلز کی دو دو گولیاں دن میں تین بار پانی سے حیض کے مقررہ دنوں میں نگلوا دیا کریں، اور گڑ میں بہروزہ ملا کر بتیاں بنائیں اور رحم میں رکھوائیں، مرض کافور ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) مرہم داخلیون دو تولہ، روغن سوسن ۱ تولہ، روغن گل ایک تولہ، جدوار ۳ ماشہ، ایلوا ۲ ماشہ، مغز المتاس دو تولہ، آب کوسبز، آب کاسنی سبز ۵، ۵ تولہ میں مغز املتاس رات کو بھگو کر صبح صاف کریں، اسکے بعد باقی دوائیں پیس کر اور شہد خالص دو تولہ سفیدی بیضۂ مرغ دو عدد ملا کر مرہم

بنائیں اور دائی کے ذریعہ سے لگوائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۲۲) **جریان کا آلہ** :- (الف) آلات کے ذریعہ دفع جریان تو کچھ عجیب سی بات ہے۔ اس مرض کا علاج پینے کی دواؤں سے ممکن ہے، آپنے "جریان اور اسی قسم کے امراض" کیلئے آلہ معلوم کرنا چاہا ہے "اسی قسم کے اور امراض" کی وضاحت ہوتی تو ممکن تھا کہ کچھ صحیح جواب دیا جا سکتا، بہرحال اتنا پھر بھی بتا دوں کہ عضو مخصوص کی کمزوری جسکی وجہ سے استادگی نہ ہوتی ہو ایک حد تک آلات کے ذریعہ رفع کی جا سکتی ہے اس قسم کے ایک آلہ کا نام "ایریکٹرس" ہے اور انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگا + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ محض غلط ہے، ہاں یونانی اصول علاج کارگر ہو سکتا ہے۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ج) ان آلات سے کافی فوائد کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۳) **پیٹ کا درد** :- (الف) کوشش کیجیے کہ آپ کو قبض نہ رہنے پائے، اسکے لئے آپ روزانہ علی الصباح "کروشچن سالٹ" استعمال کر لیا کیجیے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مفصل حالات کی ضرورت ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ جوارش کمونی نو ماشہ صبح و شام تازے پانی کیساتھ کھائیں اور جوارش لبیاسہ تین ماشہ صبح و شام کھانا کھانیکے بعد دونوں وقت، اور حب تنکار ۴ عدد رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(د) میرے خیال میں اس مریض کو جوارش مصطگی الکیولہ میں نمک سلیمانی ایک ماشہ ملا کر کچھ عرصہ کھلائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۴) **تقطیر بول** :- (الف) پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی امتحان کرائیے ممکن ہے کہ کسی قسم کی ریگ آتی ہو: اتنی دور بیٹھے بیٹھے لکھے ہوئے نسخے شاید زیادہ کارآمد نہ ثابت ہونگے۔ مقامی طور پر کسی لائق معالج سے رجوع کیجیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کے بچے کے مثانہ کی پتھری معلوم ہوتی ہے کسی مقامی لائق طبیب سے معائنہ کرا کر علاج کرائیں۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) آرد مغز سنگھاڑہ اور مصری ہموزن کا سفوف تیار کریں۔ اور ۶-۶ ماشہ صبح و شام بچے کو پھنکایا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) شربت بزوری بارد ۳ تولہ صبح نہار پلا دیں، رات کو سوتے وقت اطریفل زمانی نو ماشہ کھلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ہ) بچے کو پہلے تو ایک روز روغن بید انجیر ولایتی ۲½ تولہ، شیر گاؤ ۵ تولہ، شکر سفید دو تولہ ملا کر گرم کر کے پلا دیں تاکہ قبض رفع ہو جائے، پھر مندرجہ ذیل نسخہ دونوں وقت پلایا کریں۔ آٹھ دس روز میں انشاءاللہ طبیعت درست ہو جائیگی۔ **نسخہ** :- تخم خرپزہ، تخم خیارین، بادیان ہر ایک تین تین ماشہ، حجر الیہود ایک ماشہ کو ۴، ۴ تولے سونف اور گلاب کے عرق میں پیس چھان کر شربت بزوری معتدل دو تولہ ملا کر پلائیں۔ **غذا** میں کدو، ٹنڈا، توری، پالک، مونگ کی دال، یہ سب چیزیں کم مرچ کی پکائی جائیں، اور چپاتی کے ساتھ کھلائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز + (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) بچہ کو معجون کندر چار ماشہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۵) **چہرہ کا ورم** :- الف :- اگر درد بالکل نہیں ہے اور صرف خفیف سا ورم ہے تو "آیوڈیکس" کی مالش سے جاتا رہیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پھنسی کے قریب جونک لگائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) اس کا بہتر علاج آپریشن ہی ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۶) **چیتے کی چربی** :- چربی خواہ چیتے کی ہو یا بکرے کی، اور نر کی ہو یا مادہ کی۔ بس فقط چربی ہی ہوتی ہے اور یہ خیال کہ چونکہ وہ شیر یا چیتے کی چربی ہے اسلئے اپنے اثرات میں دوسری چربیوں سے ممتاز ہوگی بے بنیاد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نر چیتے کی چربی وجع مفاصل کے لئے مفید ہے، طلاء بھی کام میں لائی جاتی ہے۔ سوختہ بے کار ہے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) طلاؤں کے کام آتی ہے مقوی باہ ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۷) **گنٹھ کا ورم** :- (الف) سب سے پہلے بچے کے پاخانہ کا خوردبینی امتحان کرائیے اگر پیچش کے جراثیم پائے جائیں تو ایمے ٹین کے انجکشن لگوا دیجیے کسی ڈاکٹر کو بچے کے مسوڑھے دکھلائیے ممکن ہے کہ اسے پایوریا ہو، بہرحال بہتر یہی ہے کہ کسی اچھے معالج کو دکھا کر علاج کرائیے۔ یہ مرض ایسا نہیں ہے کہ صرف چٹکلوں سے کام چل جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بچے کو روزانہ ایک ماشہ نمک سیاہ کا جوشاندہ صبح و شام پلایا کریں۔ اس حقیر چیز کی قدر تجربہ کے بعد معلوم ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) کلتھی ایک تولہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، ہلدی ۳ ماشہ، تمام دواؤں کو کوٹ کر پاؤ بھر بکری کے دودھ میں پکائیں اور رات کو پیٹ پر باندھ دیا کریں اور کلتھی دو ماشہ، ہلدی ایک ماشہ کوٹ کر رات کو پانی میں بھگو دیں اور صبح جوشدیکر چھان کر پلا دیا کریں، پیٹ کا ورم اور سختی دور ہو جائیگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) آپ معجون گوگل دمیں دو بار لعاب اسپغول کے ساتھ کچھ عرصہ استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۲۸) **لکنت** :- (الف) آپ غالباً عصبی اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہیں، مقوی اعصاب دواؤں کا استعمال کیجیے لکنت دور ہو جائیگی "اکرے ٹون" ایک بہت مفید دوا ہے چند شیشیاں پی ڈالیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تنقیہ دماغ کرکے مربہ ہلیلہ ایک عدد شب کو استعمال کیا کریں صحت ہو جائیگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) مغز بادام نو عدد باریک پیس کر شہد خالص دو تولہ میں ملائیں۔ اور صبح کے وقت چاٹیں۔ اور رات کو کشتہ خبث الحدید دو سرخ اطریفل اسطوخودوس سات ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اور جوارش جالینوس دونوں وقت کھانا کھانیکے نصف گھنٹہ بعد نوش فرمائیں۔ اسی کے ساتھ فلفل سیاہ ۶ ماشہ خردل ۶ ماشہ، نوشادر ۶ ماشہ، عاقرقرحا ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، زنجبیل ۶ ماشہ کو پانی میں جوش دیکر کلیاں کریں۔ اور عاقرقرحا ۳ ماشہ فلفل سیاہ ۳ ماشہ، باریک پیس کر شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر دنمیں تین چار مرتبہ زبان پر ملیں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(د) آپ ذیل کا ذرور زبان پر چھڑکوائیں۔ نوشادر ۶ ماشہ، وج ۶ ماشہ، نمک سنگ ۶ ماشہ کوٹ چھان کر ذرور بنائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۲۹) **ضعف دل و گردن**:- (الف) "نیوگیڈین" کے نام سے ایک پیٹنٹ دوا آتی ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکے گی۔ اسکی چند شیشیاں پی لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) زخم حیات ایک بیل کا پان جیسا پتہ ہے جو نیچے سے سفید ہوتا ہے۔ اس کا ایک پتہ کالی مرچ دو عدد کے ہمراہ پیس کر صبح نہار استعمال کریں خون بند ہو جائیگا۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) آپ جواہر مہرہ ۴ برنج، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر عرق شیر ۱۰ تولہ کیساتھ دن میں دو بار استعمال کریں (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۳۰) **پرانا نزلہ**:- (الف) ناک کے اندر "سٹول" کے قطرے ڈالا کیجئے، اور کسی مقامی ڈاکٹر کے مشورے سے "کتارل ویکسین" کے انجکشن لگوا لیجئے دفع قبض کیلئے چند دن اس نسخہ کا استعمال کر ڈالئے:-

میگ سلف ایک ڈرام - میگ کارب لیوس ۱ گرین - سوڈیم کلورائڈ ۲ گرین - ٹنکچر ریانی کمپاؤنڈ ۵ منم ٹنکچر نکس وامیکا ۵ منم، ایکوا کلوروفارم اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کو بواسیر الانف معلوم ہوتی ہے۔ کسی مقامی لائق طبیب سے تشخیص کراکے علاج کرائیں۔ (حکیم محمد علی امرتسر)

(ج) آپ خمیرہ بادام ایک تولہ صبح نہار منہ کھا لیا کریں، اور رات کو اطریفل زمانی نو ماشہ استعمال کریں۔ حکیم آغا منصب علی)

(د) بھائی صاحب! آپ ڈراکشا سو استعمال کریں، شافی مطلق ضرور شفا دیگا۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ھ) اطریفل صغیر ایک تولہ پہلے کھائیں، اوپر سے گل بنفشہ ۶ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، عناب ۵ دانہ، تخم خطمی ۶ ماشہ، تخم خبازی ۶ ماشہ، اصل السوس ۳ ماشہ، اسطوخودوس ۵ ماشہ، بادیان ۶ ماشہ، بیخ بادیان ۶ ماشہ، مویز منقی نو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں صبح جوش دیکر چھان لیں اور ترنجبین خراسانی دو تولہ خمیرہ بنفشہ دو تولہ ملا کر پئیں۔ اور اطریفل زمانی سات ماشہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے کھائیں۔ بورہ ارمنی ۶ ماشہ، نمک طعام تین ماشہ کو چھٹانک بھر گرم پانی میں گھول لیں اور دن میں دو تین بار پچکاری سے ناک صاف کریں۔ تیل، گڑ، کھٹائی سے پرہیز کریں۔

(حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(۲۳۱) **یرقان**:- (الف) پرانے یرقان میں اکثر "لیے ٹین" کے انجکشن بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ چند انجکشن لگوا کر دیکھ لیجئے (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آپ اپنے بچے کو حسب ذیل نسخہ تیار کراکے استعمال کرائیں۔ **نسخہ**:- ریوند خطائی، نوشادر، شورہ قلمی، ہم وزن کوٹ کر سفوف بنائیں۔ خوراک، تیرہ سال کی عمر والے کے لئے ایک ماشہ صبح ایک ماشہ شام ہمراہ آب برگ ترب سبز مروق ۴ تولہ، شربت بزوری ۲ تولہ غذا میں کدو، ٹنڈے، پالک اور مولی وغیرہ دیں۔ (حکیم محمد علی امرتسر)

(ج) شحم ہنگوٹ، پھٹکری دونوں چیزیں ہموزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک گولی صبح اور ایک شام کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں یرقان صفر کے لئے عجیب چیز ہے، تین چار یوم سے زیادہ استعمال کرنے کی نوبت نہیں آتی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ اپنے بچہ کو خوب کھیلنے کا موقع دیں تاکہ جگر درست ہو جائے، اور رات کو ۳ ماشہ برگ حنا تھوڑے سے پانی میں بھگو دیں۔ صبح پانی نتھار لیں اور شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر پلا دیں، یرقان کی زردی جاتی رہیگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ھ) لگے ہاتھوں آپ تیرہ سالہ بچہ کو یہ فقیری نسخہ استعمال کرائیں۔ یعنے دال نخود کو چکی میں دلوالیں پھر اس کا پوست علیحدہ کریں۔ یہی پوست بقدر ڈیڑھ تولہ رات کو تین چھٹانک پانی میں بھگوئیں، صبح زلال لے کر تھوڑا سا نمک ملا کر بچے کو پلائیں۔ پرہیز معمولی جیسا کہ عام طور پر مرض یرقان میں کیا جاتا ہے۔ میں نے اس فقیری ٹوٹکہ سے بڑے بڑے یرقان کے مریضوں میں کام لیا ہے۔ مالک نے سات دن میں بالکل شفا دی۔ (حکیم جوند سنگھ)

(و) نوشادر ۶ ماشہ، شورہ قلمی ۶ ماشہ، ریوند چینی ۶ ماشہ چھ اکھار ۶ ماشہ، ان دواؤں کو الگ الگ کوٹ چھان لیں اور ان کا الگ الگ وزن کرکے پھر اس میں یہ دوائیں ملا دیں۔ بس سفوف تیار ہے۔ پٹاس نائٹراس ۶ ماشہ، پٹاس کاربناس ۶ ماشہ، پوٹاس ایسی ٹاس ۶ ماشہ۔ خوراک دو دو ماشہ صبح و شام ہمراہ آب برگ ترب سبز مروق اور آب کاسنی سبز مروق ۵، ۵ تولہ اور شکر سرخ دو تولہ۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(ز) فیری ایٹ کونین دو ماشہ، فیری ایٹ امونیا سائٹراس دو ماشہ، میگنیشیا سلفاس ایک تولہ، فیری سلفاس دو ماشہ، عرق گلاب ایک بوتل میں شامل کرکے رکھیں، خوراک تین تین تولہ صبح و شام۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ح) کشتہ ابرک سفید ۳ سرخ صبح و شام شربت بزوری تین تولہ عرق گلاب ۵ تولہ، عرق کاسنی ۵ تولہ میں ملا کر پلائیں، مگر پہلے بذریعہ اسہال تنقیہ

کرلیں۔ چند روز میں آرام ہو جائیگا۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۲) **گندہ دہنی** منہ کے تعفن کا باعث معدہ میں غذا کا سڑنا ہوتا ہے، یا پھیپھڑوں کے بعض امراض۔ آپکی اہلیہ غالباً خرابی معدہ میں مبتلا ہیں دفع قبض کے لئے انہیں وہی نسخہ استعمال کرائیے جو جواب نمبر ۲۳۰ میں درج ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ہر دوسرے روز اطریفل زمانی ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کرائیں اور کالی ناس دانتوں پر لگوائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۳۳) **ہرے درخت کو خشک کرنا**:- (الف) بہت ہی عجیب سوال ہے جس درخت کو آپ جڑ سے اُکھاڑ کر پھینکدینگے وہ خشک ہو جائیگا۔ اگر بڑا درخت ہو۔ اور یہ منظور ہے کہ وہ اسی طرح کھڑا بھی رہے تو اس پر تھوڑی سی اکاس بیل ڈالدیجئے، چند روز میں پھیل کر وہ سارے درخت کو خشک کردیگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اس فعل سے پرہیز لازمی ہے۔ آپ کو اس سے کیا ملیگا؟ (حکیم جوند سنگھ)

(۲۳۴) **عرق دافع ہیضہ**:- (الف) اس کام کے لئے کلوروڈائن بہت ہی اچھی چیز ہے۔ مقدار خوراک پانچ بوند تھوڑا سا پانی ملاکر۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست بہیڑہ، مرچ سیاہ، مغز تخم تمر ہندی، نمک سانبھر ہر دوا پاؤ پاؤ بھر لے کر چار سیر پانی میں چوبیس گھنٹے تک بھگوئیں اور عرق کھینچ لیں اور بوقت ضرورت ۵ تولہ سے ۱۰ تولہ تک پلائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) امرت دہارا یا اسی قسم کی چیزیں مناسب ہونگی۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) سپرٹ کلوروفارم ۱۰ بوند، ٹنکچر کارڈیمم ۱۵ بوند، پیپرمنٹ واٹر ایک اونس، سلفیورک ایسڈ ڈائلیوٹ ۸ بوند، کاربونیٹ آف سوڈا ½ ڈرام، سب کو ملا کر شیشی میں محفوظ رکھیں بس عرق تیار ہے۔ بوقت ضرورت تین برس کے بچے کے واسطے ۵ بوند، چھ برس کے بچے کی واسطے ۱۰ بوند، جوان کے واسطے ½ اونس کافی ہے۔ (حکیم جوند سنگھ)

(ہ) دانہ انار ترش ۲۰ تولہ، گل نیم ایک سیر، اجوائن دیسی ۵ مار، بادیان ۵ مار، پودینہ خشک ۵ مار، نرکچور ۵ مار، زیرہ سفید ۵ تولہ، کشنیز خشک ۵ تولہ، سنبل الطیب ۵ تولہ، زنجبیل ۵ تولہ، الائچی کلاں ۵ تولہ، پیارانگاہ تولہ، نمک سیاہ ۱۰ تولہ، انیسون ۱۰ تولہ سب کو جوکوب کرکے پندرہ سیر پانی میں چوبیس گھنٹے بھگو کر آٹھ سیر عرق کشید کریں۔ اور ایرومیٹک سلفیورک ایسڈ ۳ تولہ، ٹنکچر اورنشیائی چار تولہ، کمپونڈ ٹنکچر آف کیمفر چار تولہ، ٹنکچر آف کلوروفارم کمپونڈ ۲ تولہ، اسنس آف پیپرمنٹ سوا تولہ کو ملا کر ایک خالی بوتل میں ڈالیں اور اس میں اوپر کا کشید کیا ہوا عرق اس قدر شامل کریں کہ پورا ۶۰ تولہ ہو جائے۔ خوراک ۲ تولہ، ضرورت کے وقت تین تین چار چار گھنٹہ کے وقفہ سے دے سکتے ہیں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(و) الائچی کلاں ۵ تولہ، صعتر ۵ تولہ، پودینہ ۵ تولہ، بادیان ۵ تولہ، زیرہ سفید ۵ تولہ، بدستور دو بوتل عرق کشید کریں۔ خوراک ۲-۳ تولہ صبح و شام۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ز) منڈی بوٹی باگل و برگ شاخ و بیخ ۵ سیر، بادیان ایک سیر، بھنگرہ سفید باگل و برگ و شاخ و بیخ ایک سیر، دارچینی، دانہ ہیل، جوز بوا، زنجبیل، چاروں اجوائنین، قرنفل ہر ایک ایک درم، سب چیزوں کو سات سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کریں۔ خوراک دو تولہ بوقت صبح ضعف معدہ، درد شکم، بدہضمی و ہیضہ کے لئے مفید ہے۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۵) **حلوا سوہن کا نسخہ**:- (الف) حلوائے گزر یا حلوائے بیضۂ مرغ کا نسخہ تو ممکن تھا کوئی حکیم صاحب تحریر فرمادیتے لیکن حلوا سوہن کا نسخہ تو غالباً کسی قرابادین میں نہیں ہے، دہلی میں کئی ایک شاہی حلوائی ہیں ان سے خط و کتابت کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نسخہ سے کام نہیں چلیگا دہلی یا لکھنؤ کے کسی حلوائی کے ہاں کچھ مدت تک کام کیجئے۔ (حکیم آغا منصب علی)

(۲۳۶) **دردِ سر کہنہ**:- (الف) مریضہ کو کسی مقامی ڈاکٹر کے مشورہ سے مچھلی کا تیل اور ایسٹنس سیرپ پینے کے لئے دیجئے اور "کولائیڈل کیلسیم" کے انجکشن لگوادیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عورتوں کو درد سر عموماً شرکی ہوا کرتا ہے یعنے فساد رحم کے باعث، کسی لائق طبیب کی معرفت قابل دایہ سے معائنہ کراکے علاج کریں۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) جوارش جالینوس نو نو ماشہ بعد غذا کھلائیں اور اطریفل زمانی نو ماشہ کبھی کبھی رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) فی الحال آپ یہ نسخہ پندرہ سولہ دن تک استعمال کریں۔ نسخہ:- بیخ کاسنی ۱ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ دانہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، گل گاؤزبان تین ماشہ، تخم خطمی ۱ ماشہ، کوبہ ابریشم مقرض ۳ ماشہ، برگ بادرنجبویہ ۳ ماشہ، رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ چار تولہ ملاکر پلائیں۔ اور ایارج فیقرا دو ماشہ، اطریفل کشنیزی ایک تولہ میں ملاکر رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم احمد حسن خاں نظامی)

(ہ) آپ مریضہ کو سیرپ فیری آیوڈائڈ کو کاڈلیور آئل کے ساتھ ملاکر استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۳۷) **ضعف دماغ**:- آپ ایسی دوائیں استعمال کیجئے جو اعصاب کو طاقت دیں، "فاسفولیسی تھن" ایک پیٹنٹ دوا ہے اس کی چند شیشیاں استعمال کرلیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ خمیرہ گاؤزباں جواہر والا ۳ ماشہ صبح ۳ ماشہ شام ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) جواہر مہرہ چار چاول، دوا المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) کشتہ عقیق ۲ سے چار رتی خمیرہ گاؤزباں عنبری میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۳۸) **آئیوڈین**:۔ (الف) آیوڈین کے ایسے مرہم بنے بنائے آپ خرید سکتے ہیں "آیوڈیکس" آیوڈین ہی کا مرہم ہے اور اس سے داغ دھبہ نہیں پڑتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۳۹) **پیٹ کی سختی**:۔ (الف) غالباً کافی پیچیدہ مرض ہے۔ نسخہ لکھنے کے لئے مریض کے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ چند روز تک ہر کھانیکے ایک گھنٹہ بعد مندرجہ ذیل ایک پڑیہ پانی کے ہمراہ کھلا دیا کیجئے، ممکن ہے کہ اس سے کافی نفع پہونچے، سوڈا بائی کارب ۸ رتی، سونف کا باریک سفوف ۸ رتی اور شکر ۸ رتی۔ یہ ایک پڑیا ہے اکٹھا بنا کر رکھ لیجئے اور ہر کھانیکے بعد تین ماشہ سفوف کھلا دیا کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب نمبر ۲۲۷ پر عمل کریں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) معجون کوگل ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں، اور جوارش مصطگی ۶ ماشہ صبح و شام کھالیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۴۰) **قبض دائمی وغیرہ**:۔ دائمی قبض کے لئے وہ نسخہ بہت اچھا ہے جو جواب نمبر ۲۳۰ میں لکھا گیا ہے۔ منہ نہ کھلنے کے متعلق شبہ ہوتا ہے کہ کہیں خدانخواستہ آکلہ نہ ہو، مناسب یہی ہے کہ کسی ہوشیار معالج کو دکھایا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۲۴۱) **بچھو کا کاٹنا**:۔ (الف) عملیات میں بدقسمتی سے کوئی دخل نہیں ہے، ڈنک کے مقام پر ذرا سا لائکر امونیا لگا دینے سے بہت کافی فائدہ ہو جاتا ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کلورل ہائیڈریٹ ایک تولہ، کیمفر ایک تولہ شامل کر کے رکھیں اور بچھو کے کاٹے پر تھوڑا سا لگائیں۔ حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ج) روغن دارچینی بذریعہ پتال جنتر کشید کرلیں۔ مقام نیش پر یہ روغن لگائیں، بہت جلد آرام ہوگا۔ ہمارا بارہا کا مجرب ہے (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۲۴۲) **ککرے**:۔ کسی انگریزی دوا فروش سے تھوڑا سا آنکھ کا زرد مرہم لاکر رکھ لیجئے اور روزانہ صبح و شام سرمہ کی سلائی سے کوئی ایک خشخاش کے دانے کے برابر آنکھ کے اندر لگا دیا کیجئے + (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) باسلیقون کبیر رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(ج) مقامی حکیم سے علاج کرائیں۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۴۳) **فساد خون**:۔ (الف) بچے کو گرائپ واٹر چند روز پلا کر دیکھئے، غالباً اس سے فائدہ محسوس ہوگا۔ مرض ذرا پیچیدہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بے دیکھے نسخہ لکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کشتہ خبث الحدید ۲ چاول، جوارش شاہی ۴ ماشہ میں ملا کر دن میں تین بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۴۴) **درد حیض**:۔ (الف) ماہواری ایام کی خرابیوں کے لئے "ایلیٹرس کارڈیل" ایک بہت ہی مفید دوا ہے اسکی چند شیشیاں استعمال کرا دیجئے اگر اس کا استعمال کیا جا چکا ہے اور فائدہ نہیں ہوا ہے تو "پروگائی نن" کی گولیاں دیجئے، رحم کی خرابیاں دور کرنے کے لئے یہ بہت ہی عمدہ چیز ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نمک سیاہ کو آگ پر گرم کر کے عرق گلاب ۵ تولہ میں بجھائیں۔ اور صبح و شام دونوں وقت پلائیں (حکیم آغا منصب علی)

(ج) پوست بیخ کپاس کا نقوع شربت بزوری سے میٹھا کر کے پلائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(۲۴۵) **کلانی فوطہ**:۔ دیکھے بغیر صحیح تشخیص ممکن نہیں کیونکہ اس قسم کے ورم کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں۔ مناسب یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر کو دکھا دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوائے دستکاری کے اب تک اس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوا (حکیم محمد علی امرتسری)

(ج) رات کو پٹھہ گھی کوار چیر کر اور گرم کر کے باندھیں۔ (حکیم آغا منصب علی)

(د) اس کا بہتر علاج آپریشن ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہو لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں، زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنہ فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں،
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکیگا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے، دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں + مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۱) مجھے دیسی کافور بنانے کا نسخہ درکار ہے، جن حضرات کو معلوم ہو تحریر فرمائیں + (خریدار نمبر ۷۴۰۸)

(۲) میری عمر تیس سال ہے، بچپن ہی سے امراض معدہ، تلی، اور دائمی قبض میں مبتلا ہوں۔ پانچ سال ہوئے کہ یرقان اور بواسیر بادی میں مبتلا ہوا مسّے دوا لگانے سے دور ہو گئے اور یرقان کی شکایت بھی کچھ مدت کے بعد جاتی رہی، اب حالت یہ ہے کہ جب میں کھانا کھاتا ہوں۔ اس وقت غذا پسلیوں میں بائیں طرف رکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ تمام حصہ کندھے تک جکڑا سا رہتا ہے، اسکے مقابلہ میں جگر کا مقام خالی محسوس ہوتا ہے حواس بجا نہیں رہتے جسم ہر وقت ٹوٹتا رہتا ہے، قبض دائمی ہے۔ آنکھوں اور جسم کی رنگت نیلی سی ہے، نیز دست آور چیزیں سخت نقصان دیتی ہیں، اب تلی کی شکایت نہیں ہے + (خریدار نمبر ۶۰۳۵)

(۳) (۱) پوست اخروٹ سبز (۲) پھول جوت سنبھلی کے خواص کیا ہیں؟ اور وہ کہاں سے اور کس قیمت پر مل سکتے ہیں؟ ان کے طبی نام کیا ہیں؟ (خریدار نمبر ۱۱۱۶)

(۴) میرے لڑکے (عمر ۱۰ سال) کی دونوں ٹانگوں میں گھٹنے سے پاؤں تک سوجن رہتی ہے۔ یہ سوجن عموماً اس وقت ہوتی ہے جب وہ سکول سے پڑھ کر شام کو گھر آتا ہے۔ مرض تین سال سے ہے، جاڑے کے موسم میں زیادہ تکلیف رہتی ہے، یونانی علاج سے عارضی فائدہ ہو جاتا ہے مستقل فائدہ کرنے والا کوئی مجرب نسخہ درکار ہے۔ (خریدار نمبر ۴۶۴۴)

(۵) سات سال کی عمر کا بچہ گردن کے غدد کی بڑھوتری میں مبتلا ہے۔ غدد چھوٹے لیموں کے برابر ہیں۔ کسی ایسے مجرب نسخہ کی ضرورت ہے جس سے بلا آپریشن بچہ ان غدود سے نجات پا جائے۔ (خریدار نمبر ۶۰۶۸)

(۶) ایک تیس سالہ مریض دس سال سے جسمانی اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہے، پیشاب میں فاسفیٹ آتا ہے، جب خوراک میں چاول اور آم استعمال کئے جائیں تو دماغ بھاری ہو جاتا ہے اور فاسفیٹ زیادہ مقدار میں دانہ دار کچھ جلن کے ساتھ آتا ہے، مریض ہر قسم کا علاج کر چکا ہے، ڈاکٹر بالغراض اور گردے وغیرہ کی کمزوری بتاتے ہیں۔ ازراہ کرم کوئی مجرب علاج بتایا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۶۵۸)

(۷) مجھے تین سال سے تر خارش کی شکایت ہے۔ ابتدا میں پیٹ پر ناف کے آس پاس چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی تھیں، کبھی وہ بڑھکر ایک پیسہ کے برابر بھی ہو جاتی تھیں، اب بڑھتے بڑھتے سر پر اور دونوں بغل کے نیچے بھی پیدا ہو گئی ہیں۔ میں نے ان تین سالوں میں بمبئی کے حکیم اور ڈاکٹروں کا علاج کرایا، مگر ہنوز روز اول ہے بارہا ایسا بھی ہوا کہ پھنسیاں اچھی ہو گئیں۔ مگر اچھی ہونیکے بعد خارش بہت ہوتی تھی۔ حکما اور ڈاکٹر صاحبان سے گذارش ہے کہ اسکے لئے کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں + (خریدار نمبر ۱۵۵۰)

(۸) میرا بھتیجا تین سال سے پیٹ کے درد سے پریشان ہے، بہت کچھ علاج کئے لیکن افاقہ نہیں ہے، درد کا کوئی وقت مقرر نہیں، رات دن میں کئی وقت ہوتا ہے۔ اور پیٹ مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ (خریدار نمبر ۲۹۷)

(۹) پھلی، تل اور کھوپرہ کے تیل کی بو دور کرنے کا طریقہ مطلوب ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۹)

(۱۰) بواسیر کا مجرب نسخہ ارسال کریں، کبھی کبھی خون آجاتا ہے۔ کھجلی بھی ہوتی ہے۔ کیا روزانہ ہڑبہیڑہ کھانیسے نقصان ہوگا؟۔ (خریدار نمبر ۴۷۲۱/۳۵۷)

(۱۱) ایک لڑکا جسکی عمر اب ۸ سال ہے جب ۲½ سال کا تھا تو اس کا دایاں خصیہ بڑھ گیا تھا۔ بہت سی دوائیں کی گئیں۔ مگر فائدہ کچھ بھی نہ ہوا۔ مقامی ڈاکٹر صاحب سے بھی انجکشن وغیرہ کرائے گئے مگر کوئی اثر نہیں ہوا بڑھے ہوئے خصیہ میں کبھی کبھی درد بھی ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر کوئی حکیم صاحب بذریعہ رسالہ ہمدرد صحت اس کا علاج تحریر فرمائیں۔ (پنڈت کندن لال شرما، وید بھوشن)

(۱۲) اگر فی الحقیقت اخلاط ہی میں سے کسی ایک یا دو خلطوں کے بڑھ گھٹ جانیکا نام مرض ہے تو پھر ہم کیا تدبیر کریں جس کی وجہ سے کوئی خلط نہ بڑھنے پائے، کھانے یا پہننے میں کسی ترمیم کے بعد مقصد حاصل ہو سکتا ہے تو وہی سہی ورنہ کوئی مرکب دوا ایسی تجویز فرمائی جائے جسے زیادہ سے

زیادہ سال بھر میں ایک آدھ ہفتہ استعمال کر لینے سے کم از کم ایک سال تک کے لئے اطمینان ہو جائے۔ (خریدار نمبر ۶۵۸۷)

(۱۳) چہرے پر سیاہ اور بھورے تل بہت ہیں جو سفید جلد پر بدنما معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی صاحب ایسا مجرب نسخہ تحریر فرمائیں جس سے یقینی طور پر تل دور ہو سکیں۔ میں اپنے محسن کی خدمت میں دس روپے کی حقیر رقم بطور شکریہ پیش کرونگی + (خریدار نمبر ۶۰۹۰)

(۱۴) میری اہلیہ (عمر تیس سال) دو سال سے پت پتھری میں مبتلا ہیں۔ منہ کا مزہ ہر وقت کڑوا اور سیٹھا رہتا ہے۔ مقامی ڈاکٹروں اور حکیموں کے مسلسل علاج ہو رہے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی فائدہ نظر نہیں آتا، پہلے مہینہ دو مہینہ میں جگر کے قریب یکایک دُکھن ہو کر اُبکائی، قے، اور متلی کا دورہ پڑتا تھا، اور آٹھ آٹھ دس، دس گھنٹے جب تک بہت کچھ دوائیوں کی اُلٹ، پلٹ اور گرم پانی کی بوتلوں سے پیٹ کی سکائی نہ ہو، نہ رکتا تھا اب مہینے میں دو دو مرتبہ دورہ پڑنے لگا ہے جس سے مریضہ بہت کمزور ہو گئی ہے، ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ آپریشن کر دیا جائے۔ لیکن نسوانی فطرت اس میں مانع ہے، پیٹنٹ دوائیاں۔ اینٹی بائیکولیٹ پت پتھری کے لئے اور الٹرس کارڈیل کمزوری کے لئے ڈاکٹر استعمال کرا چکے ہیں۔ لیموں اور ترش دواؤں کے استعمال سے نزلہ ہو جاتا ہے۔ درد کمر اور سیلان کی شکایت بھی غالباً اسی باعث رہنے لگی ہے۔ اطبائے کرام سے التماس ہے کہ خطرہ سے خالی کوئی مؤثر دوا ایسی تجویز فرمائیں جس سے پت پتھری گھل کر نکل جائے، یا کم از کم یہ مرض عود نہ کرے + (خریدار نمبر ۳۰۲۵)

(۱۵) تین، چار مہینے پہلے میرے پیر کے پنجہ کے اوپر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہو کر خارش ہو گئی۔ ایڈ کاربالک ان دانوں پر لگایا گیا، اسکے لگانے سے آبلے پڑ گئے اور سوزش پیدا ہو گئی، ایک جراح نے دھوپ کا مرہم روغن کنجد میں بنا کر دیا، اُسکے لگانے سے سوزش جاتی رہی اور آبلے بھی اچھے ہو گئے لیکن اس جگہ سفید داغ پڑ گئے ہیں۔ لہٰذا حکمائے کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ کوئی ایسا نسخہ تحریر فرمائیں جس سے جلد اصلی رنگت پر آ جائے۔

(خریدار نمبر ۱۰۰۸)

(۱۶) ایک ایسا نسخہ مطلوب ہے جو مقوی دل و دماغ اور اعصاب ہو، درد کمر و مثانہ کی تمام شکایتوں کو رفع کرے، مادۂ تولید میں افزائش اور دلمیں سرور پیدا کرے، کثرت جماع کی کمی کا ازالہ کرے گرم مزاج والے کو مفید ہو، قیمت کا کوئی لحاظ نہیں۔ (خریدار نمبر ۳۵۸۲)

(۱۷) مریض کی عمر ۵۴ سال ہے، سر کے بال آہستہ آہستہ گر کر چاند پر بہت کم رہ گئے ہیں اور وہ سفید بھی ہو گئے ہیں۔ کھانے اور لگانے کی مجرب دوا بتائیے۔ (خریدار نمبر ۲۹۴۲)

(۱۸) کف ابابیل کیا چیز ہے، اسکے صاف کرنے کا آسان طریقہ کیا ہے اور صفائی کے بعد اسکی شناخت کیا ہے، مفرد اگر استعمال ہو سکتا ہو تو اسکی کیا صورت ہے، اور مرکب کس طرح استعمال کیا جائے ہا نیز از راہِ کرم اسکے فوائد سے آگاہ کیجئے، اسکے استعمال سے خدانخواستہ کوئی مضر اثر معلوم ہو تو اسکی اصلاح کس طرح کی جائے؟ (خریدار نمبر ۴۹۲۱)

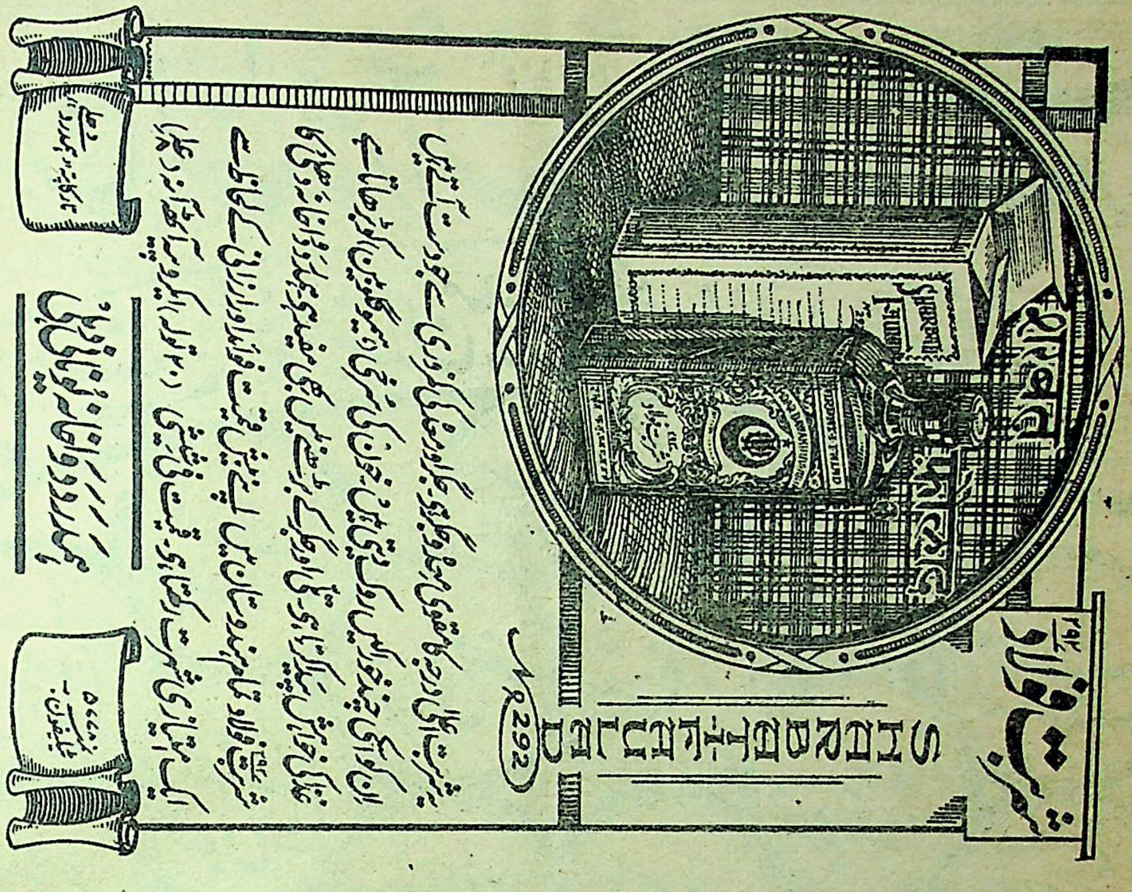
(۱۹) ادرار حیض کا ایک ایسا اکسیری نسخہ جو چند خوراکوں میں سالوں کے بستہ حیض کو جاری کرے، مسقط حمل کاذب، اور مخرج جنین مردہ ہو، اور تنقیہ رحم کر سکے نسخہ خواہ پینے کا ہو یا شیافہ یا حمول، البتہ ترکیب تیاری آسان اور اجزا سہل الحصول ہوں، تجربہ کرنے پر مبلغ دس روپے کا حقیر نذرانہ معطی صاحب کی خدمت میں پیش کیا جائیگا۔ (خریدار نمبر ۴۱۵۹)

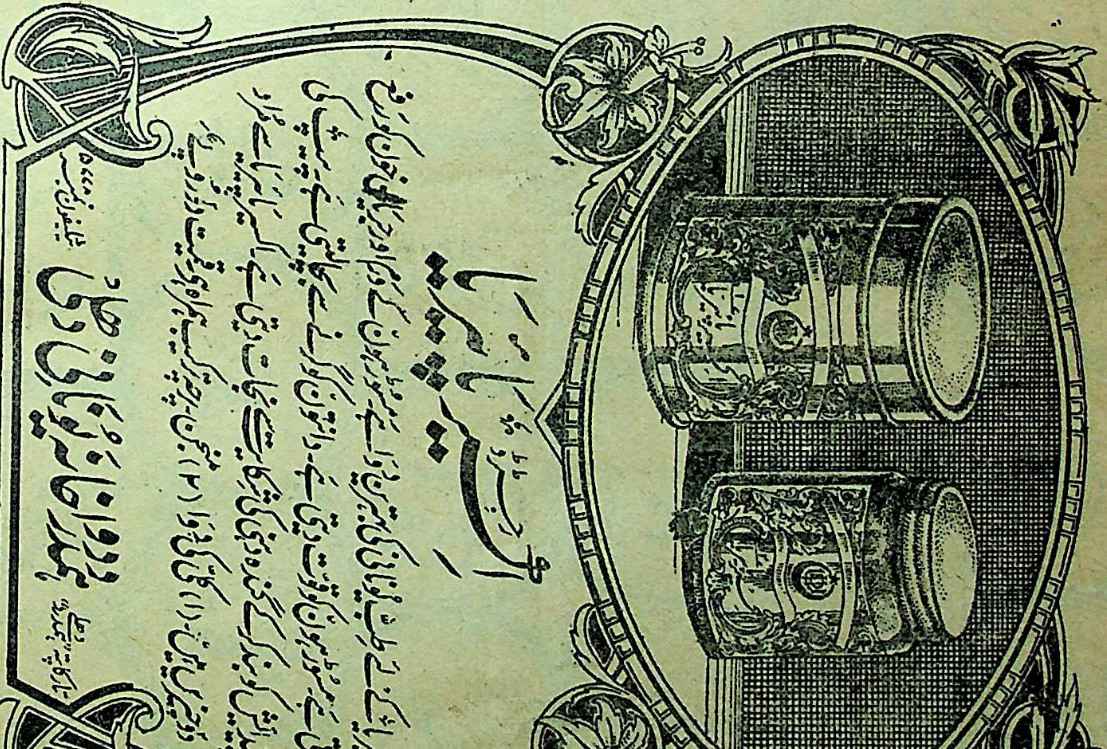
(۲۰) مریضہ کی عمر ۴۰ سال ہے اور ۵، ۶ سال سے آشوب چشم میں مبتلا ہے، کھٹک اور سوزش زیادہ ہے، صبح کو آنکھیں چپک جاتی ہیں، ایک آنکھ میں بد گوشت کافی بڑھ گیا ہے، ڈاکٹر پلک بندی کی رائے دیتے ہیں۔ شوہر کو ۱۰ سال سے آتشک بھی ہے۔ (خریدار نمبر ۷۰۷۹)

(۲۱) ایک ایسے خوش ذائقہ حلوے کی ضرورت ہے جس میں علاوہ حلوائے مغز سر کنجشک کے فائدوں کے اعصاب و سینہ کی تقویت کی رعایت بھی ہو اجزا قیمتی نہ ہوں اور وہ بآسانی مل سکیں اور ہر مزاج کا آدمی اُسے استعمال کر سکے۔ (خریدار نمبر ۷۶۱۰)

(۲۲) میری اہلیہ کی عمر ۳۲ سال ہے، چودہ سال سے اولاد نہیں ہوئی، مریضہ کو شروع سے ایام کی بے قاعدگی رہی۔ ایک چھوٹا آپریشن بھی کرایا، لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، دس سال سے قے بھی کبھی کبھی ہوتی رہتی ہے، دائی رحم میں نقص بتاتی ہے۔ میں بھی بچپن کی بے اعتدالیوں کا شکار ہوں لیکن کبھی سوزاک نہیں ہوا، از راہِ کرم اولاد کی پیدائش کی کوئی تدبیر بتائیے۔ (خریدار نمبر ۵۱۹)

(۲۳) کالپی مصری کے فوائد کیا ہیں؟ اور کیا وہ پٹکاپور کانپور کے علاوہ اور کہیں بھی مل سکتی ہے؟ (آنند سروپ، کانپور)

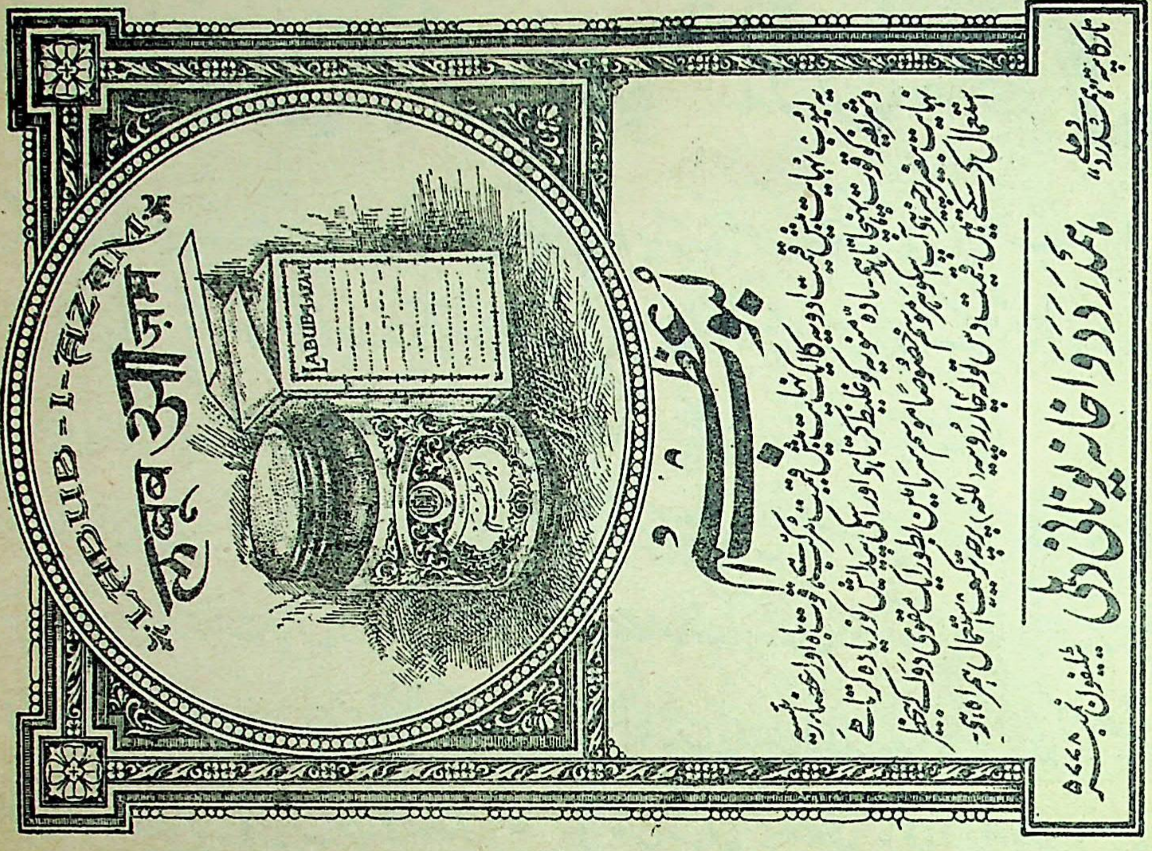




درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دیرہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہیدِ فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی





مفصّل شاندار باتصویر فہرست مُفت طلب فرمائیے۔ جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ دردسر، دماغ کی کمزوری دُور کرنے میں نہایت پرتاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتے ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہُوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲ر)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بے خطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب غریب بے خطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہے، کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں (ترکیب استعمال) ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل ورزیادہ سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۸ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ اس میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف وہ مرض رفع ہو جاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدلدیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دُودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک) ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،

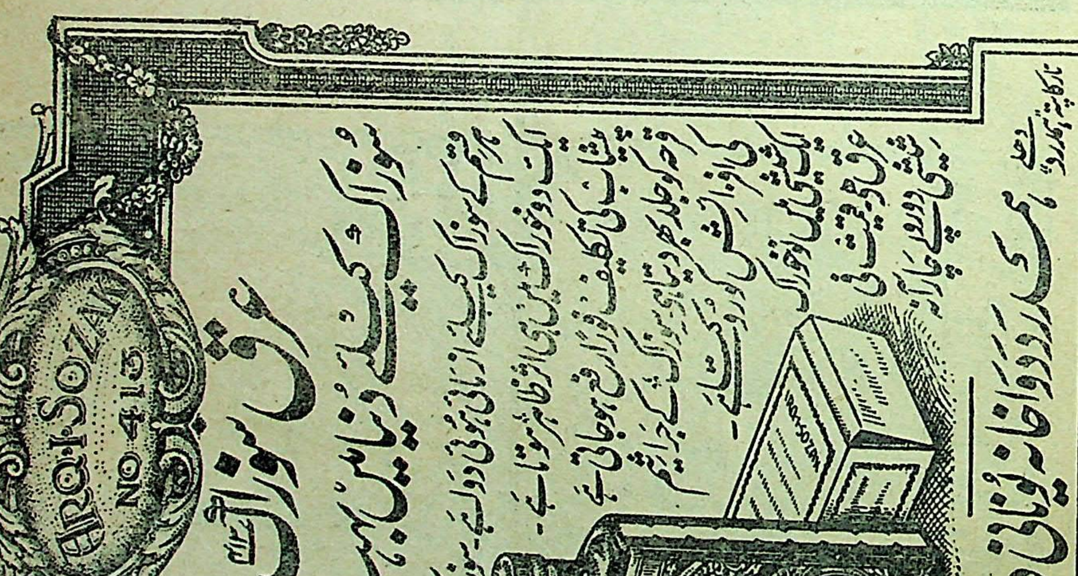
اور اسکا نام

دولابی

ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ، جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

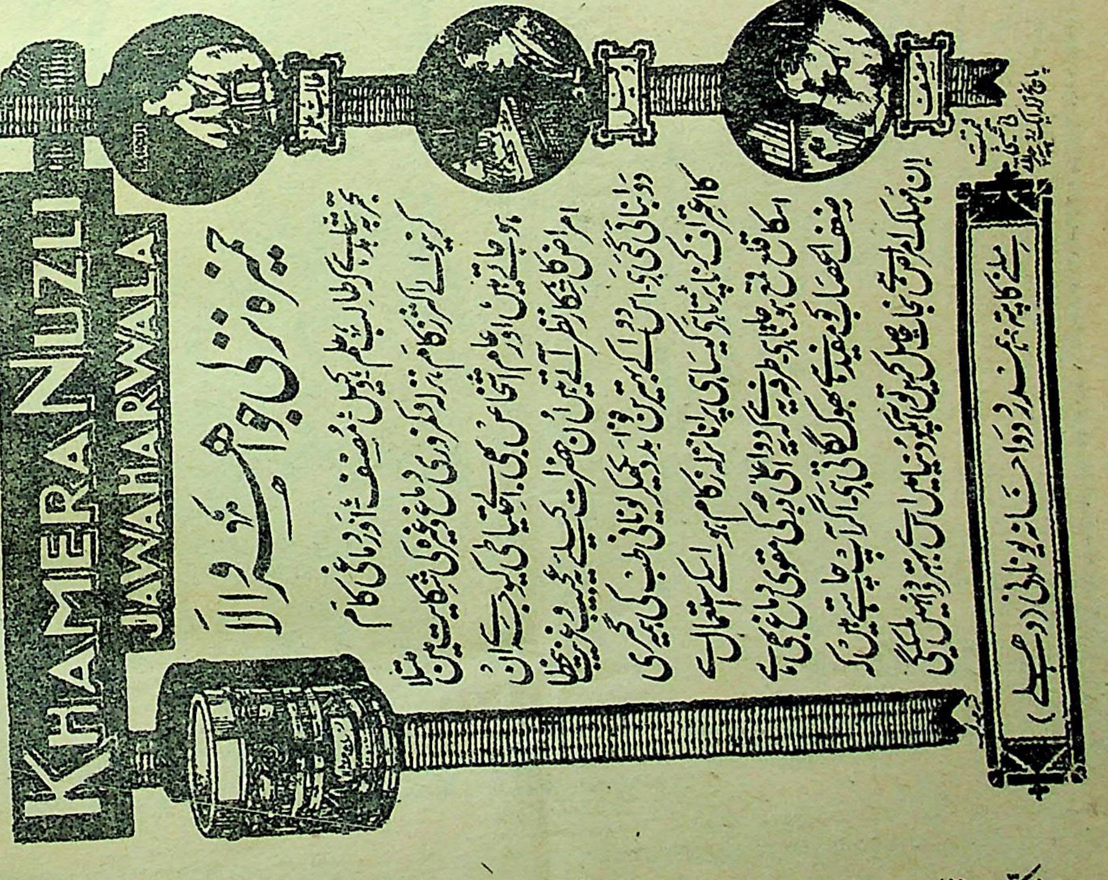
قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (سے ۳ر) تین رُوپے +

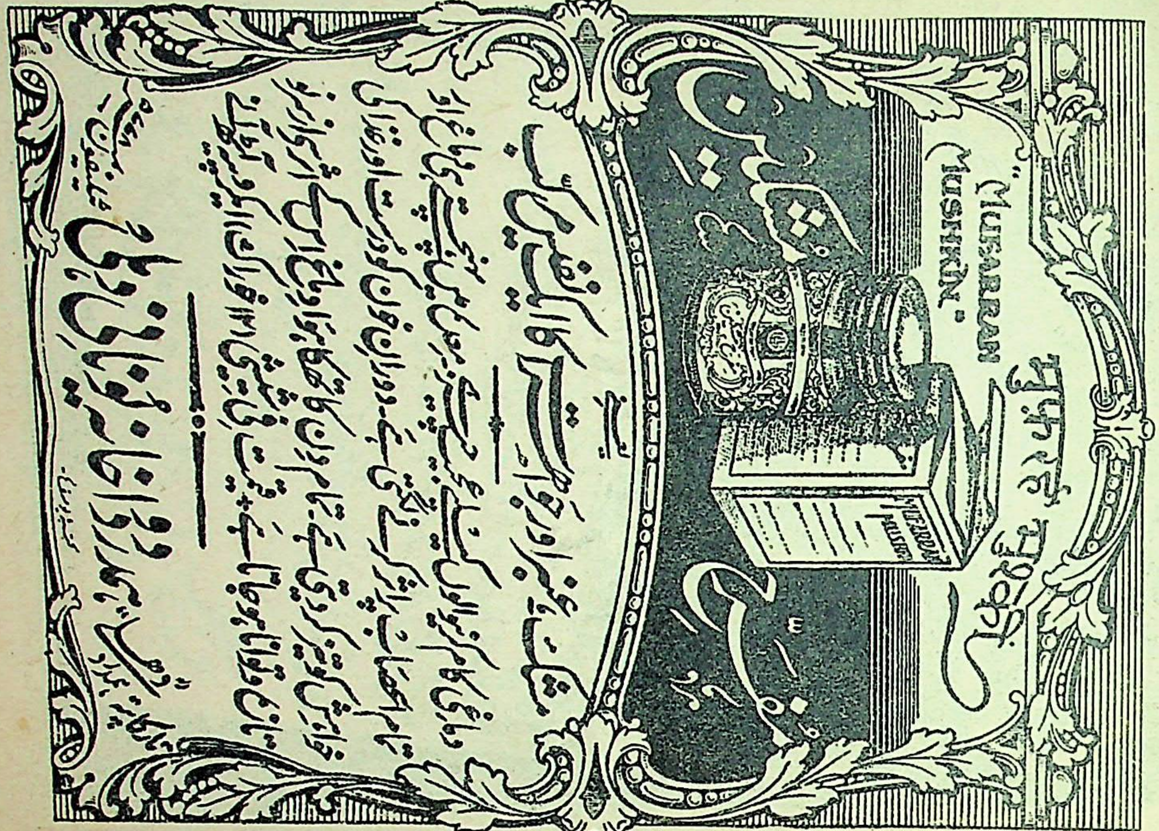




"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

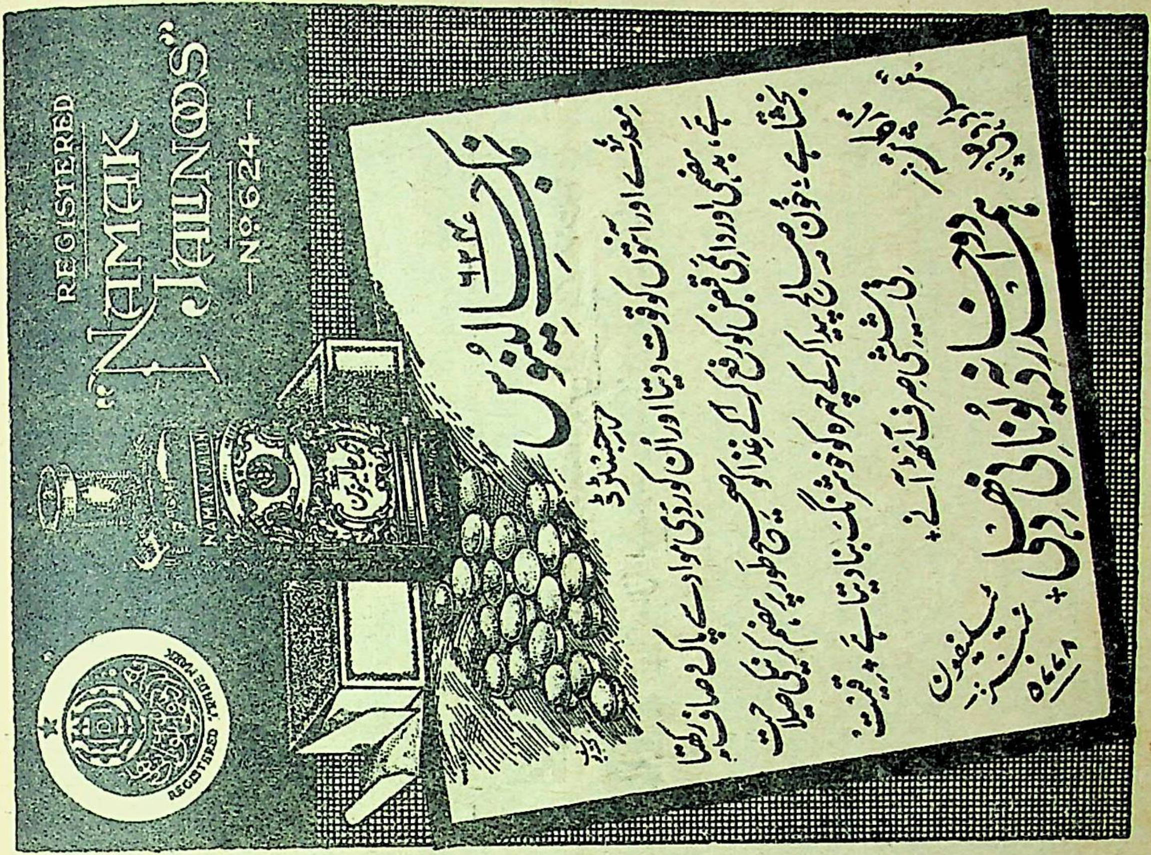

TILA-I-AZAM
طلائے اعظم
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA
خمیرہ نزلی جواہر والا





مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے!

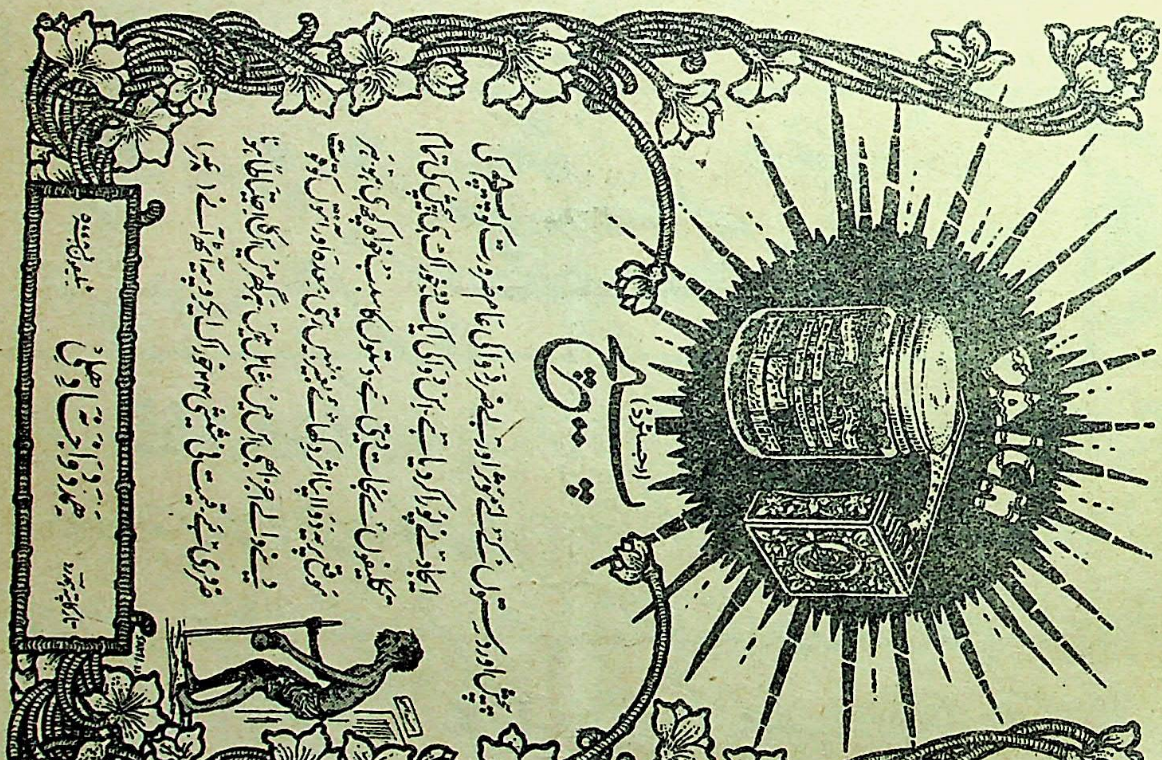




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دھلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایہ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول و اسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے، میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا"

عالی جناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

فسادِ خون پھوڑے پھنسی کیلئے دو نایاب دوائیں

معجون مصفی خاص

یہ معجون فسادِ خون پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہو چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہو۔ دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہو۔ خارش کو رفع کرتی ہو آتشک کے لئے نہایت مفید ہو۔ زخموں کو خشک کر کے جانفرسا تکلیف سی نجات دیتی ہو گھٹیا کے درد اور جذام میں بھی اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہو۔ عجیب چیز ہو۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۲؍۸)

ترکیب استعمال، چھ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی ملا کر استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بے نظیر خواص طبِ قدیم و جدید میں مسلّم ہیں، درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہو اور اسمیں دوسری مفید ادویہ شامل کر کے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہو۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوں کو چند ہی روز میں آرام کرنا اسکا معمولی کرشمہ ہو۔ اگر آپ خدانخواستہ گھٹیا کے درد اور جذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفا بخشی ملاحظہ فرمائیں، ترکیب استعمال چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی ملا کر "معجون مصفی خاص" چھ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیجیے۔ قیمت فی بوتل (۲۰ یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے، سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے، ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے، اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہئے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ؏
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


روغن بے نظیر
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ ۱۲ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD

Regd. No. L. 279[illegible]

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLA[VI]
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COP[Y] TWO ANNA[S]

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہید فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانیٔ ہمدرد دواخانہ، دہلی۔

مرتبہ

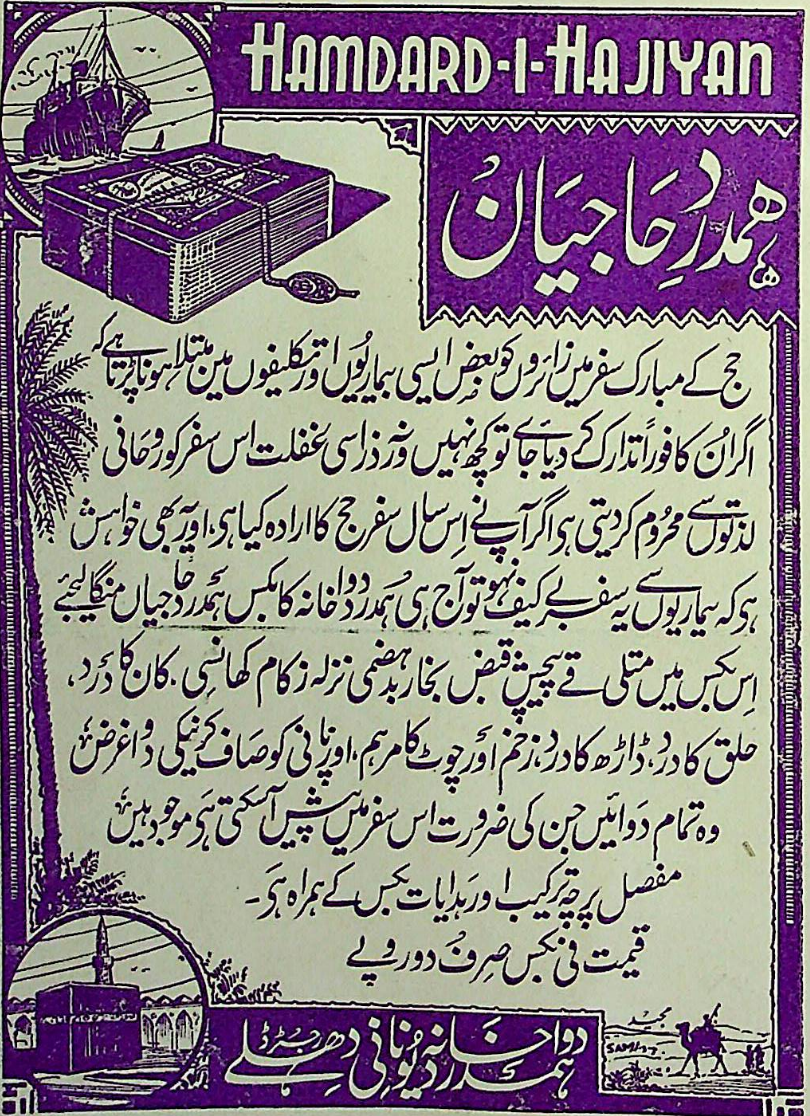
حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقامِ اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبۂ یوسف

ستمبر ۱۹۳۸ء


HAMDARD-I-HAJIYAN
ہمدردِ حاجیان
حج کے مبارک سفر میں زائروں کو بعض ایسی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے کہ
اگر ان کا فوراً تدارک کر دیا جائے تو کچھ نہیں ورنہ ذرا سی غفلت اس سفر کو روحانی
لذتوں سے محروم کر دیتی ہے اگر آپ نے اس سال سفر حج کا ارادہ کیا ہے اور یہ بھی خواہش
ہے کہ بیماریوں سے یہ سفر بے کیف نہ ہو تو آج ہی ہمدرد دواخانہ کا بکس ہمدرد حاجیان منگا لیجیے
اس بکس میں متلی قے پیچش قبض بخار بدہضمی نزلہ زکام کھانسی. کان کا درد،
حلق کا درد. ڈاڑھ کا درد، زخم اور چوٹ کا مرہم، اور پانی کو صاف کرنے کی دوا غرض
وہ تمام دوائیں جن کی ضرورت اس سفر میں پیش آ سکتی ہے موجود ہیں
مفصل پرچہ ترکیب اور ہدایات بکس کے ہمراہ ہے۔
قیمت فی بکس صرف دو روپے
دواخانہ ہمدرد یونانی دہلی رجسٹرڈ


MASTURIN
مستورین
رجسٹرڈ
امراض رحم کیلئے ایک عجیب و غریب اکسیر
عورتوں کی صحت ملک و قوم کی ترقی کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ان کی تندرستی رحم کے
مختلف امراض کی وجہ سے اکثر خطرہ میں رہتی ہے جو شکایات عام طور سے پائی جاتی ہیں وہ ایام
کی بے قاعدگی یا ان کا درد کے ساتھ آنا، اور خون کی کمی و زیادتی، اختناق الرحم سیلان رطوبت
کا غیر معمولی اخراج ہیں ان سب بیماریوں کیلئے مستورین واقعی اکسیری دوا ہے اس دوا کے
استعمال سے صرف یہ تمام شکایتیں ہی رفع نہیں ہو جاتیں بلکہ عورتوں کی عام صحت پر بھی
اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے رحم کو قوی کر کے پیدائش اولاد کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے
استعمال کے بعد ہی اس کے عجیب خواص کا اندازہ کیا جا سکتا ہے
ترکیب استعمال کا پرچہ شیشی پر چسپاں ہے۔ قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جلد ۷ | ستمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- لوئی پاسچر (۱۸۲۹-۹۵) - (۲) بقراط کی ایک تحریر (۳) شیخ بوعلی سینا کا مقبرہ ہمدان میں +

ممالک غیر کے مضامین

پچھلے مہینے کی ولایتی ڈاک سے ہمدرد صحت کے لئے مصر اور یونان سے مضامین وصول ہوئے ہیں مصر کے مضمون کا کچھ حصہ تو عربی میں ہے اور کچھ انگریزی میں۔ اس کا ترجمہ کیا جا چکا ہے لیکن یونان کے ڈاکٹر حفظ صحت کا مضمون یونانی زبان میں ہے اسکے ترجمہ کی کوشش کی جارہی ہے ممکن ہے کہ کامیابی کی کوئی صورت پیدا ہو جائے ان مضمونوں کے علاوہ ڈاکٹر العطاس صاحب معتمد صحت واجتماع معاونت انقرہ کے ترکی مضمون کا ترجمہ بھی قریب قریب ہو گیا ہے امید ہے کہ یہ مضامین آئندہ اشاعتوں میں نذر ناظرین ہوں گے۔ اکتوبر کے پرچہ میں ہم دق وسل نمبر کے متعلق یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی رائیں بھی پیش کریں گے۔ "ہمدرد صحت"

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر



از جناب پنڈت برجموہن صاحب دتاتریہ کیفی دہلوی

"جناب حکیم عبد الحمید صاحب دہلوی نہ معلوم کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ انہیں جب سوجھتی ہے کٹھن سے کٹھن۔ اپنے بے نظیر رسالہ ہمدرد صحت کے خاص نمبروں کے لئے وہ موضوع انتخاب کرتے ہیں جس کا نباہ مشکل سے مشکل ہفت خواں پیش کرے، اب کے انہوں نے "دق وسل" تجویز کیا اور حق یہ ہے کہ اشاعت کو کامیاب کر کے دکھایا۔

ہر شخص کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حکیم صاحب موصوف سائنس اور خاص کر ان ۔الی سائنس کو ہمدرد صحت کے ذریعہ جس قدر ہر دلعزیز اور عام فہم بنا رہے ہیں اور جس دریا دلی اور فیاضی سے حفظ صحت اور ازالۂ مرض کے دروازے عامۃ الخلائق پر کھول رہے ہیں وہ ایسی بیغرضانہ خدمت ہے جس کا صلہ شافیٔ برحق کے ہاتھوں میں ہے۔

اس خاص نمبر میں یہی نہیں کہ دق وسل سے متعلق علم طب کے مختلف طریقوں کے معقول نظریئے اور بیش بہا تجربے سلیقہ سے فراہم کر دیتے ہیں بلکہ یہ بھی بتایا ہے کہ ان موذی امراض کی روک تھام اور انسداد کے لئے کیسی اجتماعی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور اس ضمن میں کس ملک میں کیا کچھ ہو چکا ہے۔

یہ اشاعت تین سو صفحات کی ایک کتاب ہے جو ان دونوں امراض المَوت سے متعلق وہ واقفیت پیش کرتی ہے جو اب تک ذہن انسانی میں سنکی ہے۔ بارہ آنہ جو اس تین سو صفحوں کی کتاب کی قیمت رکھی گئی جس میں بہت سی تصویریں اور علمی نقشے وغیرہ ہیں۔ یہ قیمت بھی شاید اس لئے رکھی کہ سرمۂ مفت نظر کی طرح بے اعتنائی کا شکار نہ ہو!!"

جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی مصنف

فلسفہ جذبات و مدیر صدق

"دہلی کا مشہور طبی رسالہ ہمدرد صحت جو حکیم حاجی عبد الحمید صاحب دہلوی کی ادارت میں مدت سے فن کی خدمت کر رہا ہے اپنے خاص نمبروں کیلئے بہی مشہور ہے اسکے اطفال نمبر، عورت نمبر وغیرہ بھولنے کی چیز نہیں ابکی بار اسنے اپنی اسی قابل رشک شہرت کے مطابق حیرت انگیز جامعیت و تنوع کیساتھ یہ ڈھائی سو صفحہ سے زائد کی ایک پوری ضخیم کتاب دق وسل کے موضوع پر تیار کر دی ہے امضامین کی پوری داد تو کوئی صاحب فن ہی دے سکتا ہے لیکن اتنا تو ایک عامی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرض اور متعلقات مرض پر اتنے معلومات کا ذخیرہ مشکل ہی سے کہیں اور ملے گا، طب یونانی کے نقطہ نظر سے تو مفصل بحث ہے ہی، اور تجربات ایک دو کے نہیں بیسیوں معالجوں کے اس میں درج ہیں۔ باقی دوسری طبوں، ویدک، ڈاکٹری، ہومیوپیتھی، ہائڈروپیتھی وغیرہ کے نقطۂ نظر کی بھی اچھی خاصی ترجمانی موجود ہے اور جسم انسانی کے مختلف اعضا کی دق کے علاوہ، دنیا کے مختلف حصوں میں شیوع مرض اور اس کے انسداد کی جو تدبیریں ہو رہی ان سب سے متعلق معلومات و اعداد مندرج ہیں، اتنی ضخامت ظاہری اور اس جامعیت معنوی کے ساتھ۔ قیمت صرف ۱۲ ر بجائے خود ایک اعجاز سے کم نہیں۔ اہل فن کے علاوہ عام ناظرین بھی رسالہ سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں"+



جناب حکیم مولوی عبد الحی صاحب خلف حکیم مولوی عبد الوہاب صاحب انصاری افسر الاطبا حیدر آباد دکن

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق وسل نمبر" اپنے گوناگوں خصوصیات اور حیرت انگیز جامعیت کے لحاظ سے اپنی آپ نظیر ہے اس رسالہ میں طب ہندی، طب اسلامی اور طب مغربی کے شیخ ہا، تجربات اور مشاہیر فن کے مقالات جمع کر دئیے گئے ہیں اور اس میں دق وسل کے تمام پہلوؤں پر بصیرت افروز روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ رسالہ جدید تحقیقات اور انکشافات نیز قدیم نظریات اور معلومات کا ایک بینظیر گلدستہ ہے جو علمی اور عملی دونوں حیثیت سے مکمل و جامع ہے اور عوام و خواص کے لئے نہایت مفید اور قابل قدر تحفہ ہے۔ اور مجھ کو اس حقیقت کے اظہار سے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ مولوی حکیم عبد الحمید صاحب کی کاوشوں کا یہ نتیجہ ہر لحاظ سے قابل قدر و تحسین ہے۔ اور میں صمیم قلب سے حکیم صاحب موصوف کی خدمت میں اس اشاعت خاص کے لئے تہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ فن طب کی بقاء اور احیا کی کوششوں اور بنی نوع انسان کی خدمات طبی کے سلسلہ میں آپ کی سرگرمیوں کو خداوند کریم سرفراز فرمائے اور یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے۔ آمین!"



از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خاں صاحب جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

"دق وسل کی اشاعت خاص نے دل و دماغ کو روشن کر دیا۔ اس اہم علمی و فنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارکباد ہیں۔ دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زریں ہے جس میں جدید و قدیم، عامی و فنی ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامان دلچسپی بلکہ درس عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہان طب کے لئے اس میں جدید عملی اور علمی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز و سامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر مدوّنہ مباحث کے لئے بھی دعوت غور و فکر دے رہا ہے۔ پُر خلوص اور دلی مبارکباد قبول فرمائیے"

از جناب حکیم و حافظ محمد قسیم الدین صدیقی سند یافتہ و تمغہ یافتہ طبیہ کالج دہلی۔ کھاتولی

"دق وسل نمبر وصول ہوا۔ ہمدرد صحت کے مخصوص نمبر جس شان و خوبی اور قابلیت کے ساتھ میدان اشاعت میں آتے ہیں وہ بلاشک دنیائے طب کی مایۂ ناز چیزیں ہیں۔ ویدک، یونانی اور طب جدید کے ماہرین فن اور اہل قلم حضرات کا دلکش اجتماع اگر دیکھنے میں آتا ہے تو اس کا بلند مقام صرف "ہمدرد صحت" ہے۔ یہ واحد رسالہ تینوں طبوں کے خالص علمی اور نادر ذخائر سے شائقین کے دامن شوق کو پُر کرتا ہے۔

ہمدرد صحت کی کامیابیوں میں جو محنت شاقہ اور ہمت مردانہ کارفرما ہے وہ یقیناً آپ ہی کا حصہ ہے۔ آپ کی علمی اور عملی خدمات کے روشن کارنامے "ہمدرد صحت" اور ہمدرد دواخانہ کی صورت میں آسمان طب پر آفتاب و ماہتاب کی حیثیت رکھتے ہیں"

ایڈیٹر صاحب رسالہ معارف، اعظم گڑھ

"دہلی کا مشہور طبی رسالہ "ہمدرد صحت" عالمگیر و مہلک امراض پر نہایت مفید خاص نمبر نکالتا ہے جس میں ان امراض کے جملہ متعلقات پر نہایت مبسوط اور محققانہ مضامین ہوتے ہیں اس سے پہلے انہی خصوصیات کے ساتھ عورت نمبر نکال چکا ہے، اب اس نے دق وسل پر یہ خاص نمبر نکالا ہے۔ یہ نمبر اس موضوع پر اردو میں معلومات کا بہترین ذخیرہ ہے، اس میں دق وسل کی ماہیت اس کے اقسام، مختلف اعضاء کی دق، مرض کے مراحل، تدابیر حفظ ماتقدم، اس کی تشخیص کے طریقوں، علاج و مجربات وغیرہ دق کے مرض اور علاج کے جملہ پہلوؤں پر ویدک، یونانی، ایلوپیتھی، ہومیوپیتھی، طب آبی، طب یونی وغیرہ مختلف طبوں کے ہندوستان اور بیرون ہند کے ماہر اور نامور اطبا کے مبسوط و محققانہ مضامین ہیں، اور دنیا کے مختلف ملکوں، قوموں اور نسلوں میں دق کی رفتار، ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ میں اس کے انسداد کی کوششوں، اس کے نتائج ان کی صحت گاہوں اور صحت و موت کے نقشوں کی تفصیلات ہیں، یہ اس نمبر کا سرسری خاکہ ہے، دق اور سل کا کوئی ایسا پہلو نہیں، جس پر اس نمبر میں طبی اور بین الاقوامی حیثیت سے نگاہ نہ ڈالی گئی ہو، تشخیص مرض سے متعلق چند فوٹو، اور دق سے متعلق چند افسانے بھی ہیں، اردو زبان میں اس موضوع پر معلومات کا اس سے بہتر مجموعہ نہیں مل سکتا، ہر طب کے اطباء کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔"

ایڈیٹر صاحب روزنامہ "زمیندار" لاہور

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب مالک کارخانہ ہمدرد دواخانہ دہلی و مدیر رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی نے دق وسل کے نام سے رسالہ مذکور کا ایک خاص نمبر شائع کیا ہے۔ نمبر کیا ہے ایک بڑے سائز کی دیدہ زیب مصور کتاب ہے جو ۔۔۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ صوری و معنوی حیثیت سے اس نمبر کا پایہ اس قدر بلند ہے کہ ہم حکیم صاحب کے حسن مذاق کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ نمبر کے سرورق پر جو تصویریں دی گئی ہیں۔ وہ اس موت کا روح فرسا منظر پیش کرتی ہیں۔ جو دق وسل کی تباہ کاری کی بدولت اس بدنصیب ملک میں ارزاں ہو رہی ہے۔ مضامین کے انتخاب اور ترتیب میں سلیقہ اور محنت سے کام لیا گیا ہے۔ اگر خاص نمبر کو اس خوفناک اور مہلک بیماری کے متعلق طبی اور تاریخی معلومات کے اعتبار سے ایک چھوٹی سی انسائیکلوپیڈیا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ غرض کہ نمبر مذکور میں اس مرض کے تمام پہلوؤں پر پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

سرکاری رپورٹوں میں دق وسل کے متعلق جو اعداد و شمار اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہلک مرض اب ہندوستان کے دیہات میں بھی بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اس لئے ہر تعلیمیافتہ شخص کا فرض ہے کہ وہ اس کی بیخکنی کے لئے تمام انفرادی اور اجتماعی کوششوں میں حصہ لے۔ ابنائے وطن کو حکیم عبدالحمید صاحب کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ انہوں نے ہندوستان کی تعلیم یافتہ پبلک کو ایک ایسی بیماری کی طرف توجہ دلائی ہے جس کی تباہ کاری کے ہولناک نتائج سے مزید غفلت ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر کے مضامین اس قدر عام فہم اور سبق آموز ہیں کہ ایک معمولی قابلیت کا آدمی بھی اسکے مطالعہ سے مستفید ہو سکتا ہے، بلاک کی رنگین اور لیتھو کی سادہ تصویروں نے جنکی تعداد پچاس سے زیادہ ہے کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۱۲ آنے ہے" (زمیندار ۲۸ جولائی ۱۹۳۶ء)

حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

"دق وسل نمبر ایک مستقل اور بیش قیمت تصنیف کی حیثیت رکھتا ہے میرے علم و یقین میں ابتک کوئی کتاب یا رسالہ دق وسل کے متعلق ایسا نظر سے نہیں گذرا جس میں طب جدید و قدیم کے نقطہ نظر سے اس قدر مواد فراہم کیا گیا ہو۔ میں جناب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ مضامین کا عنوان۔ ترتیب کا کمال۔ اور کتابت و طباعت کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ اپنی نظیر آپ ہے مجھکو تعجب ہے کہ بیرون ہند و غیر ممالک کے اس قدر اہل قلم و صاحب کمال حضرات کے مضامین کس طرح جناب نے حاصل کر لئے۔ یہ موذی مرض لاکھوں گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرا رہا ہے ہمدرد صحت کی یہ اشاعت پہلی اشاعتوں سے سبقت لیگئی ہے۔ اس میں جدید مباحث اور معلومات کا ذخیرہ اسقدر جمع کیا گیا ہے کہ اس قدر مفید ترین مضامین کا کسی اور جگہ ملنا ناممکن ہے، اسکی اشاعت کے لئے میری جانب سے مبارکباد قبول کیجئے۔ خداوند عالم آپکو اس سے زیادہ ملک و فن و قوم کی خدمت کرنیکی توفیق عطا کرے۔"

ہمدردِ صحت کی اشاعت خاص

"دق و سل"

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایسا رنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بھی انتہائی کار آمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں اس کا مطالعہ انکے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کر دیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہیگی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں چنانچہ اس نمبر میں **یورپ**، **امریکہ**، **آسٹریلیا** وغیرہ بر اعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا، ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دیے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کر دے گا اور ان کو یہ محسوس کرا دے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمار داروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص کیا ہے دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے، اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ "دق و سل" نمبر آپکے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۱۹۳۸ء سے جون ۱۹۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون ۱۹۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپیہ میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند ہی روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲ر)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸ر)

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں دہلی

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ!

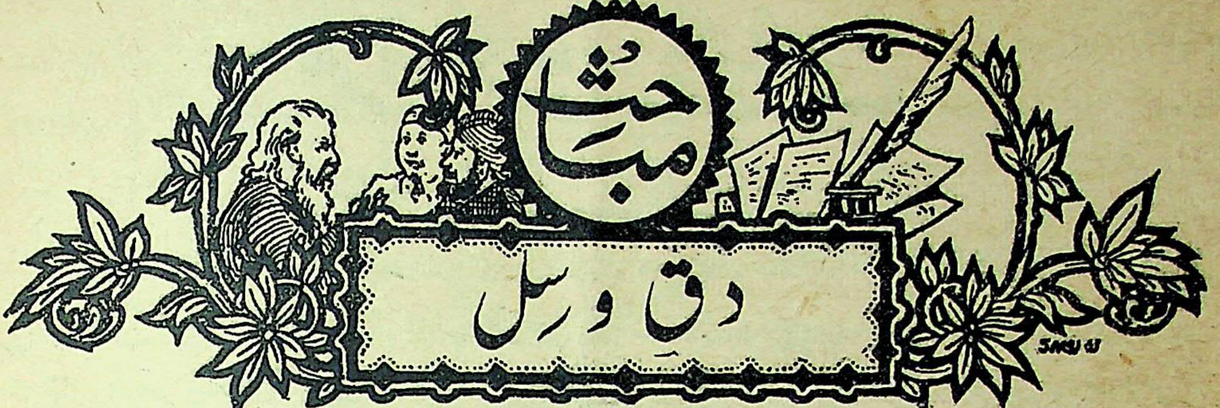
اُردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں۔ آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہمارا طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کما حقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے۔ اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے، پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا، صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا، پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں انکی جلد مکمل کرالی گئی ہیں جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۱۹۳۵ء تک اور جولائی ۱۹۳۵ء سے جون ۱۹۳۶ء تک اور جولائی ۱۹۳۶ء سے جون ۱۹۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں، تازہ جلد جولائی ۱۹۳۷ء سے جون ۱۹۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکماء متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے، جسکے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

اِن جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں ہے کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۵-۱۹۳۴ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اس کے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے ۳۶-۱۹۳۵ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآرا اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور اُن کے کھیل، ان کی عادات اور اطوار اور ان کے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷-۱۹۳۶ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۱۹۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدرشناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے ہمدرد صحت معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے۔ محصولڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبّا ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچہ کے مضامین سے ہو جائیگا ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جابجا نظر آئینگے۔

قیمت فی جلد صرف دو روپے

ملنے کا پتہ:- **مینیجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل، دہلی**



کیا "کتابی دق" عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے؟

مٹا کر حسرت و اُمید برق و باغباں رکھدی
جلا کر میں نے خود آہوں سے شاخ آشیاں رکھدی

"دق کے متعلق میرے اعتقادات اور تجربات" کے عنوان سے ایک مضمون "ہمدرد صحت" ماہ اگست ۱۹۳۸ء میں جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سکرٹیری اجمل طبیہ کالج ممبئی کی طرف سے چھپا ہی۔ جناب شفاء الملک صاحب موصوف نے اس مضمون میں "اعتقادات" یہ دعوٰے کیا ہی کہ "یہ بات تقریباً طے شدہ ہے کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہے۔" لیکن میرے خیال میں کتابی دق ہی عملی دنیا میں موجود ہے۔ بس یہی میرے اور جناب شفاء الملک صاحب کے درمیان اختلاف ہی۔ اس مضمون میں میں نہایت شرح و بسط سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرونگا کہ کتابی دق کے سوا کوئی دق عملی دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ وما توفیقی اِلاّ باللہ۔

ذیل کی سطور میں جناب شفاء الملک صاحب کی تحریر لفظ "قال" سے شروع کروں گا اور اپنا جواب "اقول" کے ماتحت نذر ناظرین کروں گا۔ اُمید ہے کہ ناظرین اس خالص علمی وفنی بحث کو دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے اور اس میں کسی قسم کی تلخی محسوس نہ فرمائینگے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

قَالَ۔ "شیخ علیہ الرحمۃ کی حمام کی مثال اور یہ بیان کہ حرارت کا تشبث اوّلی اگر حمام کی دیواروں کے ساتھ ہو تو اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسی کہ بدن انسانی میں دق کے تشبث کی اعضائے اصلیہ کے ساتھ یہ مثال دق کے کتابی نظریہ کو صحیح ثابت کردینے کے لئے ایک بہت واضح مثال تھی۔ مگر تجربات نے یہ بتایا کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی عوارض و اسباب سے ہی ہوتا ہے بیرونی عوارض سب سے پہلے روح پر اور اس کے بعد اخلاط و رطوبات پر اثر ڈالتے ہیں اس کے بعد اعضاء پر اثر ڈالتے ہیں۔ اس واضح ہوا کہ اندرونی و بیرونی اسباب دونوں کے دونوں بدن انسانی میں دق کی پیدائش کے لئے وہی طریقہ اختیار کرتے ہیں جو کتابوں میں بتایا گیا ہی جب اندرونی اسباب ہی دق کو پیدا کرتے ہیں۔ اور جب کہ بیرونی اسباب ذاتی طور پر دق کو پیدا نہیں کرتے بلکہ بتوسط اندرونی اسباب کے دق کو پیدا کرتے ہیں تو ہمارا شبہ اس مثال سامنے آنے پر بھی اسی طور سے باقی رہتا ہے جس طور سے کہ ہم رطوبات کے مسئلہ میں بیان کرچکے ہیں لہذا یہ بات تقریباً طے شدہ ہی کہ کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں بلکہ دق حمیات اورام کہنہ کا نام ہی جب تک اورام میں انفجار واقع نہ ہو، اور جب انفجار واقع ہوجائے اور خون و پیپ بہنے لگے تو ہم اس کو "سل" کہہ دیتے ہیں۔ لیکن ہر حمّیٰ ورمی کو دق نہیں کہہ سکتے بلکہ دق کا اطلاق اُس پر جب ہی ہوتا ہے جب کہ یہ اورام اندرونی اعضاء (احشاء و عظام) میں واقع ہوکر کہنہ ہوچکے ہوں اور بدن میں رطوبات کی قلت واقع ہوکر ذبولی صورت نمایاں ہوچکی ہو۔"

اقول۔ شیخ علیہ الرحمۃ والمغفرت کے قول "فان تشبث الحمّیٰ بالاعضاء الاصلیۃ التشبث الاول کما یتشبث الحرارۃ مثلاً بحیطان الحمام او بزق الحداد او بقدر الطباخ فذالک جنس من الحمیّات یسمّی حمّیٰ دق" کی طرف ہی شفاء الملک صاحب نے اشارہ فرمایا ہی لیکن بہت افسوس کے قابل یہ بات ہی کہ شیخ کے اس نظریہ کو جناب شفاء الملک صاحب نے غور و فکر سے سمجھنے کی زحمت گوارا نہ فرمائی میں ابھی مطلب صاف کئے دیتا ہوں۔ دیکھئے! شیخ علیہ الرحمۃ نے یہاں یہ ہرگز ظاہر نہیں فرمایا ہے کہ مرض دق کا حدوث بیرونی عوارض سے ہوتا ہے۔ اگر اس کا

یہ دعوے ہوتا تو آپ کا فرمانا بجا ہوتا کہ نہیں اندرونی عوارض سے دق کا حدوث ہوا کرتا ہے۔ بلکہ شیخ غریب تو صرف یہ کہہ رہا ہے کہ دق کا بخار خواہ کسی عوارض سے ہو اس کی گرمی اعضائے اصلیہ انسانی کے ساتھ ایسی ہی لگی ہوتی ہے جس طرح کہ حمام میں اسکی دیوار سے گرمی لگی ہوتی ہے، اب فرمایئے! کیا جناب والا کا خود یہ خیال نہیں ہے کہ دق کا بخار انسانی جسم سے اس طرح لگا ہوتا ہے؟ حمیٰ دق کی بحث میں جہاں شیخ نے دق کے حدوث کے عوارض و اسباب بیان فرمائے ہیں اسے مطالعہ کرنے سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ بھی جناب والا کا ہمخیال ہے یعنے وہ بھی یہی کہتا ہے کہ دق کا حدوث بدن انسانی میں عموماً اندرونی واسباب سے ہی ہوتا ہو پس اس سے اختلاف کر کے جناب والا نے کوئی نیا تجربہ پیش نہیں فرمایا۔ ملاحظہ فرمایئے شیخ کا قول " والدق قد یقع بعد حمی یوم وقد یقع بعد حمیات العفونۃ والاورام " عوارض واسباب کی تلاش کرنے کی یہ جگہ ہو۔ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ دق کے حدوث کا سبب کوئی خارجی یا اوپری چیز نہیں ہے بلکہ اندرونی ہے۔ شفاء الملک صاحب نے بیرونی اسباب کی نہ تو کچھ تشریح کی اور نہ شیخ کی عبارت سے کوئی مثال ہی تحریر فرمائی مگر یہ تحریر فرما دیا کہ شیخ بیرونی اسباب کا قائل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ کے متعلق اس بات کا خیال میرے خیال میں خارج از فہم ہے یعنی کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر یہ خیال قائم کیا جا سکتا ہے۔

شیخ کا قول ہے " ویبعد ان یعرض الدق ابتداءً فیکون الاعضاء الاصلیۃ قد اشتعلت ولم یشتعل خلط ولا روح قبل ذالک من یجب ان تسخن ثلاث اولاً ثم علی مر الایام یسخن الاعضاء الاصلیۃ اللّٰھم الا ان یعرض سبب قوی جداً " یہ عبارت بھی صاف صاف کہہ رہی ہے کہ مرض دق کا حدوث عموماً اندرونی اسباب سے ہوتا ہے۔

جناب شفاء الملک صاحب نے کتابی دق کے عملی دنیا میں مفقود ہونے کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ " دق حمیاتِ اورام کہنہ کا نام ہے " یعنی انکے خیال شریف میں حمیاتِ اورام کہنہ سے دق کا حدوث کتابوں میں مذکور نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کتابوں میں مذکور ہوتا تو پھر کتابی دق کا عملی دنیا میں وجود ہو جاتا مجھے اس خیال پر بے حد افسوس ہوتا ہے میں شفاء الملک صاحب سے عرض کرنے کی جرات کرتا ہوں کہ حمی ورمی کا منجر بہ دق ہو جانا کتابوں سے ثابت ہی۔ لہذا یہ ثابت ہو گئی کہ کتابی دق ہی عملی دنیا میں موجود ہے۔ دیکھیئے! شیخ کا قول " الحمیات التابعۃ الاورام الباطنۃ تکون عفونیۃ و ربما صحبھا دق ولیست من اعداد حمیات الیوم " اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حمیات اورام باطنہ سے بھی دق کا حدوث ہوتا ہے یہ بھی آپنے کوئی نئی بات نہیں کہی۔ بلکہ کتابی دق کو غیر کتابی ثابت کرنے کی ناجائز کوشش فرمائی۔ آپ بھی ہر حمیٰ ورمی کو دق نہیں کہتے اور شیخ علیہ الرحمۃ بھی فرماتے ہیں کہ و ربما صحبھا دق۔ دونوں کا مطلب واحد ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جناب شفاء الملک صاحب نے جیسے یہ دعویٰ کیا تھا کہ " کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں " ویسے ہی انہیں یہ لازم تھا کہ مرض دق کے حدوث کی وہ صورتیں پیش فرماتے جو کتابوں میں مرقوم نہ ہوتیں۔ لیکن موصوف نے ایسی ایک صورت بھی نہ پیش فرمائی۔

دق کے اسباب کے سلسلہ میں جناب شفاء الملک صاحب نے جو چیزیں گنائی ہیں وہ سب کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ کاش آئندہ جناب شفاء الملک صاحب ایک سبب بھی ایسا پیش فرمائیں جو کتابی دق کے اسباب سے جدا ہو۔

قال " عملی دنیا میں بیسیوں زخم پھیپھڑوں کے ایسے ہوتے ہیں جن میں حمی دقیہ لازم نہیں ہوتا، بیسیوں مریض اس قسم کے سامنے آتے ہیں جنکے پھیپھڑوں میں قروح ہیں اور پیپ جاری ہے مگر بخار کا پتہ تک نہیں ہے "

اقول۔ یہ تحریر بھی جناب شفاء الملک صاحب کی اسی ثبوت میں ہے کہ عملی دنیا میں کتابی دق کا وجود نہیں لیکن یہ بھی شفاء الملک صاحب کی کوئی نئی بات نہیں بلکہ پرانی کتابی بات ہو۔ چنانچہ ابوسہل مسیحی نے اپنی کتاب 'مأۃ مسیحی' میں فرمایا ہو " لما کان السل قرحۃ فی الریۃ مع حمی لازمۃ فی اکثر الامر وجب لمعالجۃ القرحۃ اشیاء حارۃ یابسۃ ولمعالجۃ الحمی اشیاء باردۃ رطبۃ .... فان لم یکن مع القرحۃ حمی فافضل الاشیاء لہ سقی اللبن وخیر الالبان لبن النساء وبعدہ لبن الاتن ولبن الماعز .... وان کان السل مع الحمی فلیس یستعمل فیہ اللبن البتۃ " اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ سل کی موجودگی میں کبھی بخار نہیں بھی ہوتا ہے یہی مطلب شفاء الملک صاحب کے قول " جن میں حمیٰ دقیہ لازم نہیں ہوتا " کا ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں پس یہاں پر بھی ثابت ہو گیا کہ شفاء الملک صاحب نے کوئی نیا عقیدہ پیش نہیں فرمایا۔ بلکہ پرانا کتابی عقیدہ ہی پیش فرمایا ہے۔ شیخ الرئیس نے معالجات قانون میں لکھا ہو کہ " وقد یطلق اسم السل علی علۃ اخری لا تکون معھا حمی ولکن تکون الریۃ قابلۃ لاخلاطٍ غلیظۃٍ لزجۃٍ من نوازل تنصب الیھا دائماً وتضیق مجاری بھا فیقعون

فی نفس ضیق وسعال ملح یودی ذالک الی انھاک قواھم وذابۃ ابدانھم وھم بالحقیقۃ جارون مجری اصحاب الربو"۔ اس قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب شفاء الملک صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ "سل کے متعلق یونانیوں کا نظریہ ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ خاص قسم کے قروح پھیپھڑوں میں پیدا ہوتے ہیں اور حمّیٰ دقیہ اس میں لازم ہے، اور "سل کا لفظ اصطلاحاً صرف پھیپھڑوں کے زخم اور انکی دق کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے" سراسر بے بنیاد اور صداقت سے خالی ہے۔ علامہ طبری بھی فرماتے ہیں کہ "اما دیگر امراض کہ مئول بہ سل می گردند مثل ورم گردہ وجراحات عظیمہ ودبیلات ونواسیر مقعد ومانند آنہا است واین انواع دیگر نیستند بلکہ تحت نوعے کہ از آن قرحہ ریہ است داخل اند بریں ہمہ قیاس کنند"۔ اس قول سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ سل کا لفظ صرف پھیپھڑوں کے زخم اور انکی دق کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ دوسرے اعضاء کے سلی امراض کبھی پھیپھڑے کی سل کا سبب بن جاتے ہیں۔

آگے چل کر جناب شفاء الملک صاحب نے دق اور سل کو سوداوی امراض فرمایا ہے جسکی دلیل یہ لکھی ہے کہ "مبردات، مفرحات اور مرطبات کا استعمال اتنا مفید نہیں ہوتا جتنا کہ مصفیات کا"۔ شفاء الملک صاحب کا یہ عقیدہ عام مشاہدات وتجربات کے سراسر خلاف ہے کیونکہ یہ حقیقت کسی طرح نہیں چھپائی جاسکتی کہ مبردات، مفرحات اور مرطبات کا استعمال ہی مرض دق کا صحیح علاج ہے، مصفیات سے فائدہ اسلئے ہو جاتا ہے کہ اکثر مصفیات میں تبرید وتفریح اور ترطیب کی شان بھی پائی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ یہ مسکن بھی ہوتی ہیں۔ ورنہ اگر جناب شفاء الملک صاحب کو اس سے انکار ہو تو دق کے لئے مفید ہونے والی ان مصفی ادویہ کا نام بتائیں جو فعل تبرید وترطیب وتسکین سے خالی ہوں اس سے یہ عقیدہ ہرگز نہیں قائم کرنا چاہیئے کہ دق اور سل سوداوی امراض ہیں۔

اب میں رخصت ہوتا ہوں اور ملتجی ہوں کہ خداوند کریم سے طب یونانی کی ترقی کے لئے دعا فرمایئے واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(حکیم ڈاکٹر) محمد محفوظ عالم طوقؔ، قریشی، کوٹلوری

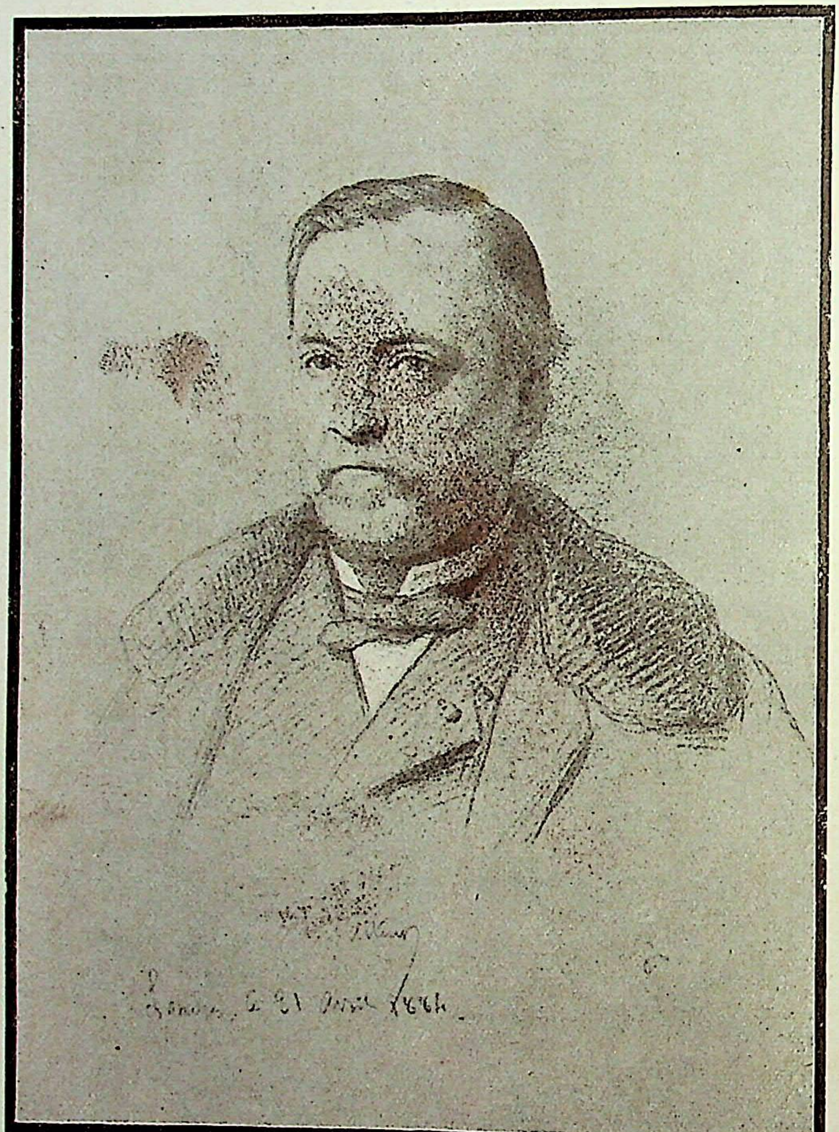
"دق وسل نمبر"

از جناب مولوی شاہد احمد صاحب۔ بی، اے۔ آنرز، ایڈیٹر رسالہ ساقی دہلی

"دہلی کے مشہور طبی رسالے "ہمدرد صحت" نے اب تک ہر سال ایک نہایت قیمتی خاص نمبر شائع کیا ہے۔ "ہمدرد صحت" نے "اعادۂ شباب" "الاطفال" اور "عورت" جیسے خاص نمبر شائع کرکے طب کی جو خدمات انجام دی ہیں ان کی مثال آجتک صحافت ہند میں نہیں ملتی۔ اس سال ایک نہایت اہم موضوع کے لئے ہمدرد صحت نے اپنی اشاعت خاص وقف کی ہے۔ یہ موضوع ہے "دق وسل" ان موذی امراض کی تباہ کاری سے کون واقف نہیں۔ ہندوستان پر تو ٹلائے بے درماں کی طرح یہ مرض چھائے ہوئے ہیں اور لاکھوں سے بھینٹ لے رہے ہیں۔ آج کل فلاکت وہلاکت دونوں کی گرم بازاری ہے۔ ہمدرد صحت کا ایسے نازک موقع پر ایک نادر نمبر شائع کرنا لائق صد ستائش ہے۔ دق وسل کے متعلق مکمل معلومات اور جدید ترین معالجات اگر کہیں یکجا مل سکتے ہیں تو صرف اس اشاعت خاص میں۔ ہندوستان کے مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں نے اپنے اپنے تجربات کی بنا پر بیش قیمت مضامین لکھے ہیں ان موذی امراض سے بچنے کی تدابیر اور جو ان میں مبتلا ہیں ان کی جان بچانے کے لئے معالجات، سینکڑوں طبیبوں کے مجربات، ڈاکٹری، یونانی، اور آیورویدک طریقہائے علاج اور نایاب نسخے اس دق وسل کی انسائیکلوپیڈیا میں وضاحت سے درج کئے گئے ہیں۔ ایسے بیماروں کی تیمارداری کس طرح کرنی چاہیئے اور اس میں کیا کیا احتیاطیں برتنی چاہئیں، ان کے متعلق قیمتی ہدایات درج ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے مشہور ڈاکٹروں کے مضامین بھی حاصل کرکے شریک اشاعت کئے گئے ہیں۔ عکسی تصاویر اور نقشے کثرت سے دئے گئے ہیں۔ دق وسل کی اشاعت خاص صرف طبیبوں ہی کے لئے مفید نہیں۔ بلکہ معمولی قابلیت کے عوام بھی اس سے پوری طرح مستفید ہو سکتے ہیں، کیونکہ جتنے مضامین لکھے گئے ہیں عام فہم اور سلیس زبان میں لکھے گئے ہیں۔ ایسے قابل قدر اور کامیاب خاص نمبر کی اشاعت پر ہم ادارہ ہمدرد صحت کو مبارکباد دیتے ہیں ہمیں امید ہے کہ وہ عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہونگے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ درجہ کی ضخامت (۲۶۰) صفحے معمولی ایڈیشن کی قیمت صرف ۸ر اور اعلیٰ ایڈیشن کی قیمت ۱۲ر ہے جو بالکل بے حقیقت ہے۔ جو حضرات اس اشاعت خاص کو مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ایک روپیہ بھیج کر ہمدرد صحت کے مستقل خریدار بن جائیں تاکہ سال بھر تک انہیں ماہوار پرچے ملتے رہیں اور یہ خاص نمبر بھی مفت مل جائے"۔

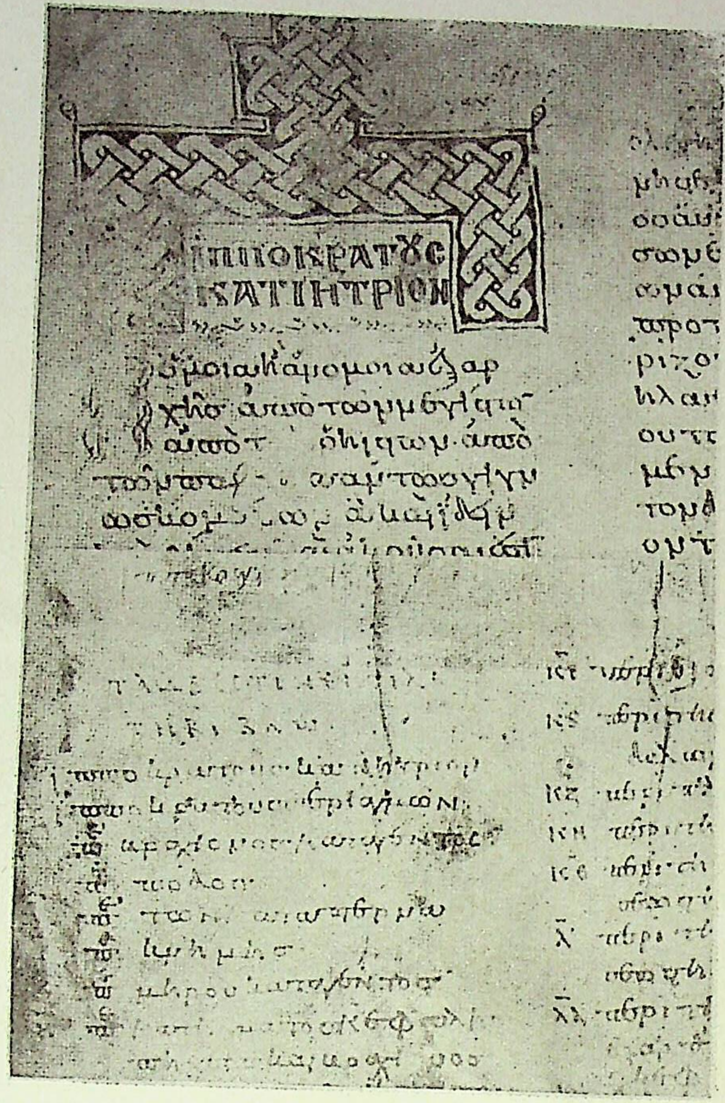
"Hamdard-i-Sehat", Delhi.
September 1938.

"ہمدرد صحت" دہلی
ستمبر ۱۹۳۸ء



لوئی پاسچر
(۱۸۲۲ تا ۹۵ء)

متفرقات



ΙΠΠΟΚΡΑΤΟΥϹ ΚΑΤ' ΙΗΤΡΙΟΝ

بقراط کے ہاتھ کی ایک تحریر

(ماخوذ از "دی ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن"
از سر ولیم اوسلر



شیخ بوعلی سینا کا مقبرہ ہمدان میں

الامراض و العلاج

مصنوعی نفخ الصدر کی مختصر تاریخ و طریق کار

مغرب نے علم العلاج کے سلسلہ میں جس چیز کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا ہے وہ جراحی ہے۔ چنانچہ دق کے علاج میں بھی اب جراحی سے مدد لی جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کے باقاعدہ آپریشن کی جانب سب سے پہلے جرمنی کے ایک ڈاکٹر شنک کی توجہ ۱۵۸۴ء میں ایک دلچسپ واقعہ کی بنا پر مبذول ہوئی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ اس زمانہ میں اٹلی کا ایک سپاہی کئی مہینے سے سل رئوی (پھیپھڑے کی دق) میں مبتلا تھا۔ بہ ظاہر صحت یابی کی کوئی امید نہ تھی اتفاق سے کسی مقام پر جنگ چھڑ گئی۔ چونکہ مذکورہ بالا سپاہی اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ اس لئے موت کے ہاتھوں اپنی تکلیفوں کا جلد خاتمہ کرنے کے لئے میدان جنگ میں چلا گیا اور وہاں اس نے سب سے آگے بڑھکر دشمنوں کی صف پر حملے شروع کئے۔ سوء اتفاق یا حسن اتفاق سے ایک دشمن کا نیزہ اس طرح اسکے سینہ میں پیوست ہوا کہ زخم پھیپھڑوں تک پہونچ گیا، سپاہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اور اسے ہسپتال پہونچا دیا گیا۔ چند دن کے بعد جب اس کا زخم بھر گیا تو ڈاکٹروں کو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ دشمن کا نیزہ اسکے لئے پیغام قضا بننے کی بجائے اعجاز مسیحا بن گیا اور سپاہی کو مستقل طور پر سل رئوی سے نجات دیدی۔

اسکے چند مہینے بعد ہی فرانس میں دو شخصوں کے درمیان ڈوئل (دو شخصوں کے درمیان لڑائی کی ایک قسم) ہوئی۔ ڈوئل لڑنے والوں میں ایک شخص سل رئوی میں مبتلا تھا۔ اتفاق سے مخالف کی تلوار اس کے پھیپھڑے میں لگی۔ مریض کو ڈوئل میں شکست تو ضرور ہوئی۔ لیکن تلوار کی ضرب سے اسے حیرت انگیز طریقہ پر سل رئوی سے مستقل شفا حاصل ہو گئی۔

ان دونوں واقعات پر یورپ کے طبی حلقوں میں بہت کچھ اظہار تعجب کیا گیا لیکن ان سے ایک اہم نتیجہ اخذ کر کے پھیپھڑوں کے آپریشن کی طرف توجہ مبذول کرنے کا فخر ڈاکٹر شنک کو حاصل ہے۔

اس وقت کسی انسان پر مندرجہ بالا آپریشن کا تجربہ تقریباً غیر ممکن تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر شنک نے چند بیمار گایوں کے پھیپھڑوں کا آپریشن کیا اگرچہ انہیں کسی قدر کامیابی بھی حاصل ہوئی لیکن ان کا نظریہ طبی حلقوں میں مقبول نہ ہو سکا۔

پھیپھڑوں کا پہلا آپریشن

ڈاکٹر شنک کے بعد جرمنی ہی کے ایک ماہر طب پوربان نے ۱۶۹۲ء میں پھیپھڑوں کے آپریشن کا نظریہ از سر نو دنیا کے سامنے پیش کیا لیکن اسے عملی تجربات کے مواقع حاصل نہ ہو سکے۔ ۱۷۲۶ء میں ڈبلن کے ایک ڈاکٹر نے سل رئوی کے ایک مریض پر پہلا آپریشن کیا لیکن افسوس ہے کہ آپریشن کامیاب نہ ہو سکا۔

جیمس کارسن کی تحقیقات سائنس کی روشنی میں

پھیپھڑوں کے آپریشن کے متعلق سائنٹی فک لائنوں پر تحقیقات کا فخر لیورپول کے ایک ڈاکٹر جیمس کارسن کو حاصل ہے۔ جانوروں پر کئی سال تک مسلسل تحقیقات کے بعد اس نے ۱۸۲۱ء میں دنیا کے سامنے وہ نظریہ پیش کیا جو آج نیوموتھورکس اور کولپس تھراپی کے نام سے مشہور ہے۔ ڈاکٹر جیمس کارسن کے نظریہ کا خلاصہ یہ تھا کہ سوائے پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن کے سل رئوی کا دنیا میں کوئی یقینی علاج نہیں ہے۔

ڈاکٹر جیمس کارسن کی تحقیقات اور تجربوں نے طب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کر دیا اور یورپ کے مشہور ڈاکٹروں نے اپنی پوری توجہ اس جانب مبذول کر دی۔ سب سے پہلے ۱۸۳۲ء میں ڈاکٹر ہوگٹن نے سل رئوی کے ایک مریض پر نہایت کامیاب عمل نفخ الصدر کیا۔ مریض ایک معمار تھا اور اس میں نقل و حرکت کی طاقت بھی باقی نہ رہی تھی۔ لیکن آپریشن کے دو ہفتہ بعد ہی اس میں اتنی طاقت آگئی کہ وہ بارہ گھنٹے روزانہ اپنا کام کرنے لگا۔ اس کے بعد ۱۸۳۷ء میں ڈاکٹر اسٹوکس نے لندن میں ایک مریض کے پھیپھڑے میں مخصوص آپریشن کر کے اسے سل رئوی سے نجات دلائی۔

۱۸۸۰ء میں فرانس کے مشہور ماہر طب ایم۔ توسان اور ۱۸۸۸ء میں اطالوی ڈاکٹر فورلانینی نے مندرجہ بالا تجربات کے دائرہ کو غیر معمولی وسعت دے کر موجودہ "کولیپس تھراپی" کے عظیم الشان اور مستقل فن کی بنیاد قائم کی۔ فورلانینی سے پہلے ڈاکٹر پوٹین نے بھی اس سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ڈاکٹر فورلانینی نے روم کے قریب ایک چھوٹے سے قصبہ میں اپنا شفاخانہ بھی قائم کیا تھا۔

امریکہ میں عمل نفخ الصدر کے تجربات

سل ریوی کے سلسلہ میں پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن کا طریقہ ۱۸۹۸ء میں یورپ سے امریکہ گیا اور وہاں اسے رائج کرنے کا سہرا ڈاکٹر جان بی مرفی کے سر ہے۔ وہ اس وقت ڈننگ کے اس ٹیوبرکلوسس ہسپتال کے انچارج تھے جسے اپنی نوعیت کے لحاظ سے امریکہ کا قدیم ترین شفاخانہ کہا جاسکتا ہے۔ اس زمانہ میں دنیا کو عکس ریز کی سہولتیں حاصل نہ تھیں۔ لیکن ڈاکٹر مرفی نے بغیر عکس ریز کی مدد کے کئی کامیاب آپریشن کئے۔ ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر مرفی کے ایک شاگرد ڈاکٹر لمکے نے سل ریوی ۵۳ مریضوں کا آپریشن کیا جن میں سے پچاس مریضوں کو مستقل صحت ہوگئی لیکن چونکہ اسی زمانے میں تپ دق کے جراثیم دریافت کرنے والے جرمن ڈاکٹر کاخ کے تجویز کردہ طریقہ علاج ٹیوبرکلین کو زیادہ مقبولیت حاصل ہو رہی تھی۔ اور اس طریقہ علاج کی تائید میں فرانس کے نامور ماہر طب پیرکٹ نے بھی کئی کتابیں لکھی تھیں۔ اس لئے طبی حلقوں کی توجہ کچھ عرصہ کے لئے پھیپھڑوں کے آپریشن کی جانب سے ہٹ گئی۔

عمل نفخ الصدر ایک مسلمہ فن کی حیثیت سے

دنیائے طب نے نفخ الصدر کو ایک مسلمہ فن کی حیثیت سے ۱۹۱۲ء میں روم کی مشہور انٹرنیشنل میڈیکل کانگریس کے موقع پر تسلیم کیا اسکے بعد یورپ اور امریکہ کے متعدد بڑے ہسپتالوں میں پھیپھڑوں کے اس مخصوص آپریشن کے انتظامات کئے گئے اور جراحی کے اس شعبہ خاص کی تعلیم میڈیکل کالجوں کے کورس میں داخل کی گئی۔

عمل نفخ الصدر کے فائدے

اس وقت یورپ اور امریکہ کے زیادہ تر مشاہیر اطبا سل میں اس طریقہ علاج کو پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں یہ سل ریوی کا مؤثر ترین طریقہ علاج ہے اور مریض کو طویل مدت تک صحت گاہوں میں رہنے اور ان کے مصارف برداشت کرنے نہیں پڑتے اور اس کا روپیہ بھی کم صرف ہوتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ ہر ہسپتال میں یہ عمل کامیابی کے ساتھ انجام نہیں دیا جاسکتا ہے۔ اسکی کامیابی کے لئے آلات مصنوعی نفخ الصدر اور عکس ریز کی مشینوں کی موجودگی بہت ضروری ہے اور جب تک کسی ہسپتال میں یہ انتظامات موجود نہ ہوں وہاں پھیپھڑوں کا آپریشن کرنا مناسب نہیں۔ آپریشن کے سلسلہ میں فوری ضروریات کے لئے حسب ذیل دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے:۔

الفالوبلین۔ ایمائل نائٹریٹ۔ ایپانفرین۔ ایمپولس آف ڈیجی فورین۔ ایرومیٹک اسپرٹس آف امونیا۔ نوو کین۔

عمل تطہیر (لائزیشن) کے لئے مؤثر آٹوکلیوز مقابلتاً سستے ہوتے ہیں۔ سوئیوں کے علاوہ ربڑ کی نلکیوں اور نووکین کے کنیٹز کو بھی اُبال کر جراثیم سے پاک کر لینا چاہیئے۔ جلد کو جراثیم سے پاک کرنے کے لئے عام طور پر آیوڈین یا میٹافین کا ۱/۵ سلیوشن کارآمد ہوتا ہے۔ ایک اچھے نیوموتھورکس کلینک کے لئے فلوروسکوپ کی موجودگی بھی ضروری ہے۔

مصنوعی نفخ الصدر کا موجودہ طریقہ

عمل نفخ الصدر کا طریقہ ابتدا میں بہت صبر آزما اور وقت طلب تھا۔ اس سے مریضوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن زمانہ حال کی ترقیوں نے اسے بہت آسان بنادیا ہے اور اب عملی طور پر اس کی نوعیت صرف اس قدر ہے کہ چیر پھاڑ کی بجائے مقام ماؤف پر سوئیاں لگائی جاتی ہیں۔ عام طور پر مریضوں کو آپریشن کے وقت کسی ابتدائی دوا کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن جو لوگ غیر معمولی طور پر ڈرتے اور گھبراتے ہوں انہیں آپریشن سے پہلے مارفین۔ برومائڈس یا ایٹروپین کم مقدار میں دیجاتی ہے۔

عمل کے وقت مریض کو اس پہلو لٹایا جاتا ہے جس جانب کا پھیپھڑا اچھی حالت میں ہو۔ سر کسی قدر نیچے لٹکا رہتا ہے جو مریض زیادہ کمزور ہوں انہیں اس طرح لیٹنے سے بہت کھانسی اٹھتی ہے۔ لہذا ایسی صورت میں مریض کو بٹھا کر عمل کیا جاتا ہے۔ سوئیاں کس مقام پر داخل کی جائیں؟ اس بات کا فیصلہ بہت غور اور عکس ریز کے مکمل معائنہ کے بعد کیا جاتا ہے اور اسی پر آپریشن کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار ہوتا ہے، جب مقام کا تعین ہوجائے تو وہاں "اسکن پنسل" سے نشان لگادیا جاتا ہے: اسکے بعد جلد کو جراثیم سے پاک کر کے تولئے لپیٹ دئے جاتے ہیں اور آلہ کا اس خیال سے دوبارہ معائنہ کر لیا جاتا ہے کہ وقت پر کہیں کوئی خرابی پیدا نہ ہوجائے۔ پھر سوئی سینہ میں چبھوتے ہیں اور مینومیٹر کی گردش سے پتہ لگایا جاتا ہے کہ سوئی صحیح مقام پر داخل ہوئی ہے۔ اسکے بعد بہت ہلکے منفی دباؤ سے گیس پھیپھڑے کے اندر داخل کی جاتی ہے۔ جب گیس مطلوبہ مقدار میں داخل ہوجائے تو سوئی

نکال لی جاتی ہے۔

اولیوتھورکس طریقہ علاج مصنوعی نفخ الصدر کے سلسلہ اولیوتھورکس کے طریقہ علاج کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ یہ طریقہ علاج دراصل پھیپھڑوں کے مخصوص آپریشن ہی کی ایک نئی ارتقائی شاخ ہے اور اس کا مقصد خاص یہ ہے کہ مریض کے پھیپھڑوں میں جو زہریلے رقیق مادے پیدا ہو جاتے ہیں انکی بجائے جراثیم کش تیل انجکشنوں کے ذریعہ داخل کئے جائیں۔

اس مقصد کے لئے عام طور پر دو تیلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ ایک سیال پرافین اور دوسرا خالص روغن زیتون۔ ہر تیل اپنی جگہ اچھا اور کارآمد ہے۔ روغن زیتون میں سوزش نہیں ہوتی اور بہت جلد جذب ہو جاتا ہے اور اس میں ایک خاص قسم کی غذائیت بھی ہوتی ہے لیکن جن مریضوں کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ تیل مقابلتاً دیر میں جذب ہو وہاں روغن زیتون پر سیال پرافین کو ترجیح حاصل ہے اور مؤخرالذکر مقابلتاً زیادہ سہولت سے تیار بھی کیا جاسکتا ہے۔

ان دونوں تیلوں کا بالکل خالص اور پاک ہونا ضروری ہے۔ روغن زیتون کو دو سو بیس ڈگری فارن ہائٹ پر ڈیڑھ گھنٹہ تک اور سیال پرافین کو تین سو ڈگری سے زیادہ حرارت پر بیس منٹ تک جوش دے کر پاک کر لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان میں کوئی جراثیم کش دوا شامل کی جاتی ہے۔ سہولت کے لئے یہ تیل ایک سو سے ڈھائی سو سی سی تک کی شیشیوں میں رکھے جاتے ہیں۔ جراثیم کش دوا کی حیثیت سے ان تیلوں میں زیادہ گومنول شامل کیا جاتا ہے ×

شقیقہ و عصابہ

از جناب حکیم مولوی انوار الحق صاحب انوار تھانوی رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر، تھانہ بھون

اکثر کتب طبیہ میں شقیقہ اور عصابہ کو ایک ہی عنوان کے تحت بیان کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان میں تمیز کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان ہر دو امراض پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

شقیقہ اس درد کو اردو زبان میں آدھے سر کا درد طبی اصطلاح میں صداع شقیقہ اور ڈاکٹری میں بھی کرینیا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

کیفیت و ماہیت مرض۔ یہ ایک قسم کا درد سر ہے جو اکثر طولاً نصف سر میں دائیں یا بائیں جانب نوبت کے ساتھ ہوا کرتا ہے اسی لئے اصطلاح عام میں اسے آدھا سیسی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اسباب مرض۔ اس مرض میں سر کے کسی حصے کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے بخارات دخانیہ یا کسی خاص عضو سے بخارات چڑھ کر سر کو ماؤف کر دیتے ہیں۔ لیکن اکثر اس مرض کا باعث فاسد خلطیں ہوتی ہیں جو عروق میں متعفن ہو کر قوت مدافعت نہ رکھنے کی وجہ سے سر یا دماغ کی جھلیوں پر قابو پالیتی ہیں۔ اسکے علاوہ بدہضمی، کثرت مباشرت، غم و غصہ، امراض گردہ، ہمیت بلیریا، فاقہ کشی اور اچانک چمکدار چیزوں کو دیکھنا یا اندھیرے سے ایک دم دھوپ میں آنے سے بھی یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے چونکہ اس موذی مرض میں اکثر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔ اسلئے ان میں مخصوص اسباب، ایام ماہواری کی خرابی، کمی خون، زیادہ عرصہ تک دودھ پلانے اور بادِ گولہ وغیرہ ہوتے ہیں۔

علامات مرض۔ یہ مرض عموماً علی الصباح شروع ہوتا ہے اور زوال آفتاب کے بعد درد میں کمی ہو جاتی ہے اس درد کے شروع ہونیکے وقت اول سر چکراتا ہے طبیعت سست اور کاہل ہو جاتی ہے کسی کام کو جی نہیں چاہتا اسکے بعد کنپٹی اور آنکھ کے پچھلے حصے میں درد ہوتا ہے جی متلاتا ہے آنکھوں کے سامنے چنگاریاں اڑتی معلوم ہوتی ہیں اور حرکت کرنے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ شدت مرض میں بعض اوقات قے بھی ہو جاتی ہے جس میں پہلے غذائیت اور بعد میں فاسد خلطیں نکلتی ہیں۔ اگر خلط فاسد دماغ کی اندرونی جھلیوں میں پہونچ کر مرض کا باعث ہوتی ہو تو درد کی بہت شدت ہوتی ہے اور اسکی ٹیسیں آنکھ اور کوئے کی طرف بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں کبھی مریض شدت الم سے بے ہوش جاتا ہے۔ اگر مادہ باہر کی شرائین میں ہو تو مرض میں تخفیف ہوتی ہے نیز شرائین میں سکون محسوس ہوتا ہے بعض اوقات یہ مرض ان لوگوں میں بطور ورثہ پہنچتا ہے جن کے والدین۔ نقرس، وجع المفاصل، صرع اور سوء مزاج عصبی میں مبتلا رہ چکے ہوں۔

تشخیص مرض۔ بعض اوقات یہ درد صداع بیضہ اور درد سر کی طرح تمام سر میں ہوتا ہے جس کو شقیقہ عام کے نام سے پکارا جاتا ہے اس میں مذکورہ بالا امراض سے امتیاز کرنا لازمی ہے۔ چنانچہ حسب ذیل علامتوں سے بآسانی تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ شقیقہ کا مادہ عموماً شرائین میں ہوتا ہے اس لئے ایسے درد میں شرائین میں زیادہ تڑپ ہوگی اور انکے دبانے سے بھی درد میں کسی قدر کمی معلوم ہوتی ہے۔

نکتہ۔ اگر طنین کی وجہ سے یہ مرض ہو تو مریض کا سر ہلکا اور مقام درد پر ہاتھ لگانے سے گرمی محسوس ہوتی ہے اور نبض میں سرعت پائی جاتی ہے۔ اگر بخارات کی وجہ سے ہو تو ٹھنڈی ہوا یا ٹھنڈے پانی سے درد میں سکون ہوتا ہے قبض رہتا ہوا اور مقامی شرائین تیزی کے ساتھ حرکت کرتی ہیں۔ اگر ریح کی وجہ سے ہو، تو سر ہلکا ہوتا ہے لیکن چھونے سے جلد ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے۔

چونکہ مرض اخلاط حارہ و باردہ دونوں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسکی مخصوص شناخت یہ ہے کہ گرم مریض میں گرانی سر، شدت درد، سرعت نبض اور بدن کا لمس گرم ہو اور ٹھنڈی چیزوں سے آرام پہونچے تو ایسے مریض کے درد کا باعث اخلاط حارہ ہوتی ہیں۔ برخلاف اس کے اگر گرانی سر کے ساتھ لمس سرد اور مرض کا دورہ زیادہ دیر تک رہتا ہو، نزلہ زکام کی اکثر شکایت رہتی ہو اور گرم چیزوں کی سینک سے آرام معلوم ہوتا ہو تو اس کا سبب اخلاط باردہ ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جس خلط کی وجہ سے ہو اسکی مخصوص علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اصول علاج۔ اصل سبب کو معلوم کر کے اس کے مطابق علاج کریں جس خلط کا غلبہ ہو اسی کے منضج و مسہل پلا کر تنقیہ کریں اگر خون کے فساد کی وجہ سے ہو تو فصد باسلیق یا رگ قیفال کھولیں اور کنپٹیوں یا گدی کے مقام جونکیں لگوائیں۔ حالت سکون میں مریض کو پاک و صاف رہنے کی ہدایت کریں۔ کثرت مشاغل اور دماغی کام سے بچنے کی ہدایت کریں سورج نکلنے سے پہلے جنگل میں ہواخوری کرائیں۔ طبیعت کو بشاش رکھیں غذا اور پانی کم استعمال کرائیں۔ حالت مرض میں اگر مادہ حار ہو تو مقام درد پر گل ارمنی، افیون، صمغ عربی اور بزر البنج وغیرہ سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر ضماد کریں۔ اگر مادہ بارد ہو، تو زعفران، مرکی اور بسباسہ وغیرہ کا لیپ کریں اور تنقیۂ دماغ کے لئے اطریفل زمانی داخلی طور پر کھلائیں اور خارجاً چونہ، نوشادر ایک چوڑے منہ کی بوتل میں ڈالیں اور تھوڑا سا پانی ملا کر سنگھائیں۔

دستور مطب۔ (علاج خارجی) اگر مرض کا سبب مادہ حار ہو تو کاہو، کشنیز خشک، صندل سرخ ہر ایک تین ماشہ پانی میں پیس کر پیشانی پر ضماد کریں۔ (۲) روغن گل ایک تولہ، افیون ایک ماشہ میں ملا کر پیشانی پر لگائیں (۳) عورت کا دودھ روغن بنفشہ میں ملا کر ناک میں ٹپکائیں۔

اگر مرض کا سبب مادہ بارد ہو تو زنجبیل، قرنفل اور زرنباد ہموزن پانی میں پیس کر ضماد کریں۔ (۲) زعفران، مرکی، صمغ عربی، جاوتری اور افیون ہموزن پیس کر سفیدی بیضہ مرغ میں ملائیں اور ایک کاغذ روپیہ کے برابر کاٹ کر اس میں دوائے مذکور لگا کر کنپٹی پر چپکائیں۔ (۳) تمباکو خشک ۵ تولہ جوز بوا ایک تولہ، قرنفل ۶ ماشہ، زنجبیل ۱۱ ماشہ سب کو کوٹ چھان کر بطور طلاء استعمال کریں۔

(علاج داخلی) اگر شقیقہ کا درد معدے کی خرابی سے ہو تو گرم پانی میں نمک ڈال کر قے کرائیں اگر قبض کی شکایت ہو تو اطریفل زمانی ایک تولہ، عرق بادیان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ دورہ کی حالت میں طلوع آفتاب سے پہلے اطریفل کشنیزی ۱ تولہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۷ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، برگ شاہترہ ۷ ماشہ، آلو بخارا ۷ دانہ، عرق کاسنی ۔ ار میں بھگو کر صبح ہلکا سا جوش دیں اور مل چھان کر شربت نیلوفر دو تولہ ملا کر مادہ حار کی صورت میں پلائیں اگر درد مادہ بارد (بلغم) کی وجہ سے ہو تو جوارش جالینوس ۵ ماشہ کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۷ ماشہ، اسطوخودوس ۲ ماشہ، بادرنجبویہ ۳ ماشہ، ہلیلہ سیاہ نیم کوفتہ ۷ ماشہ، گل منڈی ۵ ماشہ، پانی میں جوش دیکر مل چھان باضافہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ پلائیں۔

مخصوص مرکبات۔ قرص مثلث، اطریفل سنائی اور حب ایارج وغیرہ حسب ضرورت استعمال کرائیں۔ ان مرکبات کے نسخے کسی قرابادین میں سے دیکھ لیں۔

علاج ڈاکٹری۔ ہدایات مندرجہ بالا پر عمل کریں۔ اگر معدے میں فساد ہو اور جی متلاتا ہو تو زنک سلفاس ۲۰ گرین چار اونس پانی میں ملا کر پلائیں اور قے کرائیں۔ تسکین درد کے لئے یوکلپٹس آئیل یا کلوروفارم چند قطرے رومال میں ڈال کر سنگھائیں۔ کھلانے کے لئے اسپرین، کیفین سائٹراس ہر ایک تین گرین گرم چائے کے ساتھ پلائیں۔ کلورل ہائیڈریٹ اور منتھال دونو ملا کر پیشانی پر طلا کریں۔ اسکے علاوہ حسب ذیل مرکبات مفید و مستعمل ہیں۔

(۱) اینٹی پائیرین	۵ گرین	(۲) کلورل ہائیڈریٹ	۱۰ گرین

سوڈیم برومائڈ　　۱۰ گرین
سوڈیم نائٹریٹ　　۱ ؍؍
ایکوا منتھاپپ　　تا ایک اونس

سب کو ملا کر ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

پوٹاسیم برومائیڈ　　۱۵ گرین
لائیکوار ٹرائی نائٹرین　　۱ منم
ایکوا کلوروفارم　　تا ایک اونس

سب کا مکسچر بنا کر ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین مرتبہ پلائیں۔

عصابہ

اسے اُردو میں ابرو کا درد طبی اصطلاح میں عصابہ اور انگریزی میں ٹک ڈولرو کہتے ہیں۔

(نوٹ)، عصابہ عربی کا ایک لفظ ہے جس کے لغوی معنی پٹی کے آتے ہیں جو عموماً اہل عرب و مصر پیشانی پر باندھتے ہیں۔ اور ہندوستان میں بھی اکثر عورتیں زچگی کے زمانے میں باندھتی ہیں۔ چونکہ یہ درد ابرو میں ہوتا ہے اس لئے اسی مناسبت سے اطبا اپنی اصطلاح میں اسے عصابہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ماہیتِ مرض۔ یہ ایک قسم کا درد ہے جو صبح کے وقت پیشانی کے عضلات میں ابرو کے نزدیک کبھی ایک طرف اور کبھی دونوں طرف ہوتا ہے۔ درد کی شدت سے مریض سر کو دُھنتا ہے اور مجنونانہ حرکتیں کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور شدت درد کی وجہ سے درد کے جانب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے جسکو دورہ کے وقت مریض کھولنے پر قادر نہیں ہوتا۔

اسبابِ مرض۔ یہ مرض اکثر اوقات اخلاط حارّہ کے، دماغی عضلات میں، متصاعد ہو کر محتبس ہو جانے کی وجہ سے ہوتا ہے، کبھی گرم سرد ہو جانے سے مثلاً گرمی اور دھوپ سے چل کر فوراً سرد پانی سے غسل کر لینے سے بھی اس کا حملہ ہو جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بعض اوقات ہضم کی خرابی قبض دائمی، سمیّت ملیریا، احتباس نزلہ و زکام، کمیٔ خون اور دانتوں کی خرابی وغیرہ اسکے اسباب موئدہ ہوتے ہیں۔

علاماتِ مرض۔ یہ مرض بھی علی الصباح شروع ہوتا ہے اور درد کے مقام پر اس قدر تکلیف ہوتی ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے اور ایسا محسوس کرتا ہے جیسے کوئی نشتر مار رہا ہو۔ اس درد کے مریض کو روشنی سے قطعی نفرت ہوتی ہے۔

نکتہ۔ اگر درد تمام دن اور رات رہے اور مریض نے اس سے پہلے کوئی ٹھنڈی چیز کھائی ہو یا سرد پانی سے غسل کیا ہو تو مادّی یعنی اخلاط کے بخارات پر محمول کریں۔ اگر درد صبح کے وقت شروع ہو کر دوپہر تک کم ہو جائے اور مریض کا اس سے پہلے دھوپ میں پھرنا یا سرد پانی سے نہانا ثابت ہو تو ساذج یعنی بغیر مادّہ تصور کریں اگر اس سے قبل زکام ہو کر منجمد ہو گیا ہو تو اس کا سبب احتباس نزلہ خیال کریں۔

فروق الامراض

شقیقہ اور عصابہ میں مزید امتیازی نشان معلوم کرنے کے لئے علامات فارقہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں یقین ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوں گی

(۱) سب سے بڑا اور بین فرق یہ ہے کہ شقیقہ صبح کے وقت شروع ہو کر زوال آفتاب کے بعد بالکل درست ہو جاتا ہے۔ اور مریض یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ کبھی شقیقہ میں مبتلا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس کے برعکس عصابہ میں شقیقہ سے صرف اتنی ہی مناسبت ہے کہ وہ بھی علی الصباح ہوتا ہے لیکن زوال آفتاب وغیرہ کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ دن رات مسلسل یا غیر مسلسل ہوتا رہتا ہے۔ (۲) شقیقہ صرف آدھے سر کی لمبائی میں ہوتا ہے اور عصابہ ابرو کے علاوہ آنکھ، رخسار، ٹھوڑی اور نیچے کے جبڑے میں بھی ہوتا ہے اور شقیقہ کے خلاف سر کے عرض میں ہوتا ہے۔ (۳) شقیقہ میں نبض سریع اور قارورہ اترجی یا تبنی ہوتا ہے اور اس کے خلاف عصابہ میں نبض صلب و متمدّد اور قارورہ خام اور غلیظ ہوتا ہے۔ (۴) شقیقہ کا مادہ غشاء دماغ یا شرائین میں ہوتا ہے اور عصابہ کا مادّہ عضلات میں پایا جاتا ہے۔ (۵) شقیقہ میں اکثر متلی یا قے ہوتی ہے لیکن عصابہ میں قے نہیں ہوتی۔ (۶) درد شقیقہ آدھے سر کے علاوہ آنکھ وغیرہ پر کسی خاص قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور عصابہ میں مریض آنکھ کھولنے پر قادر نہیں ہوتا نہ مریض روشنی کو پسند کرتا ہے۔ (۷) شقیقہ اکثر عورتوں کو ہوتا ہے اور عصابہ اکثر ادھیڑ عمر کے آدمیوں کو ہوتا ہے۔

اصول علاج۔ سب سے پہلے شقیقہ اور عصابہ میں امتیاز کریں اسکے بعد اصل سبب کو معلوم کر کے اس کا مناسب علاج کریں، اگر مرض غلبہ خون یا خرابی خون کی وجہ سے ہو تو اول فصد سرارد کھلوائیں اسکے دو تین دن کے بعد پیشانی یا کنپٹیوں پر جونکیں لگوائیں اور اگر دوسری خلط کے فساد سے ہو تو خلط غالب کا منضج دیکر مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیں اسکے بعد تبرید پلائیں۔ خارجی طور پر فوری ضروریات کے لئے مسکن و مخدر ادویہ مثلاً افیون، زعفران، بزرالبنج، مرکی، کافور اور سرکہ وغیرہ استعمال کریں۔ اور تمام ہدایات کے ساتھ قبض اور ہضم کی اصلاح کا بھی خیال رکھیں۔ چنانچہ

اس مقصد کے لئے اطریفل زمانی یا اطریفل ملین رات کو کھلا دیا کریں۔

دستور مطب۔ (علاج خارجی) بزر البنج، کافور، افیون ہر ایک دو ماشہ باریک پیس کر عرق گلاب میں مسور کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور درد کی حالت میں دو گولیاں عورت کے دودھ میں حل کر کے ناک میں ٹپکائیں۔

(۲) تخم کاہو، صندل سفید، گل نیلوفر، آرد جو، کشنیز خشک ہر ایک ا تولہ، عرق گلاب میں پیس کر روغن گل دو تولہ اضافہ کر کے ضماد کریں۔

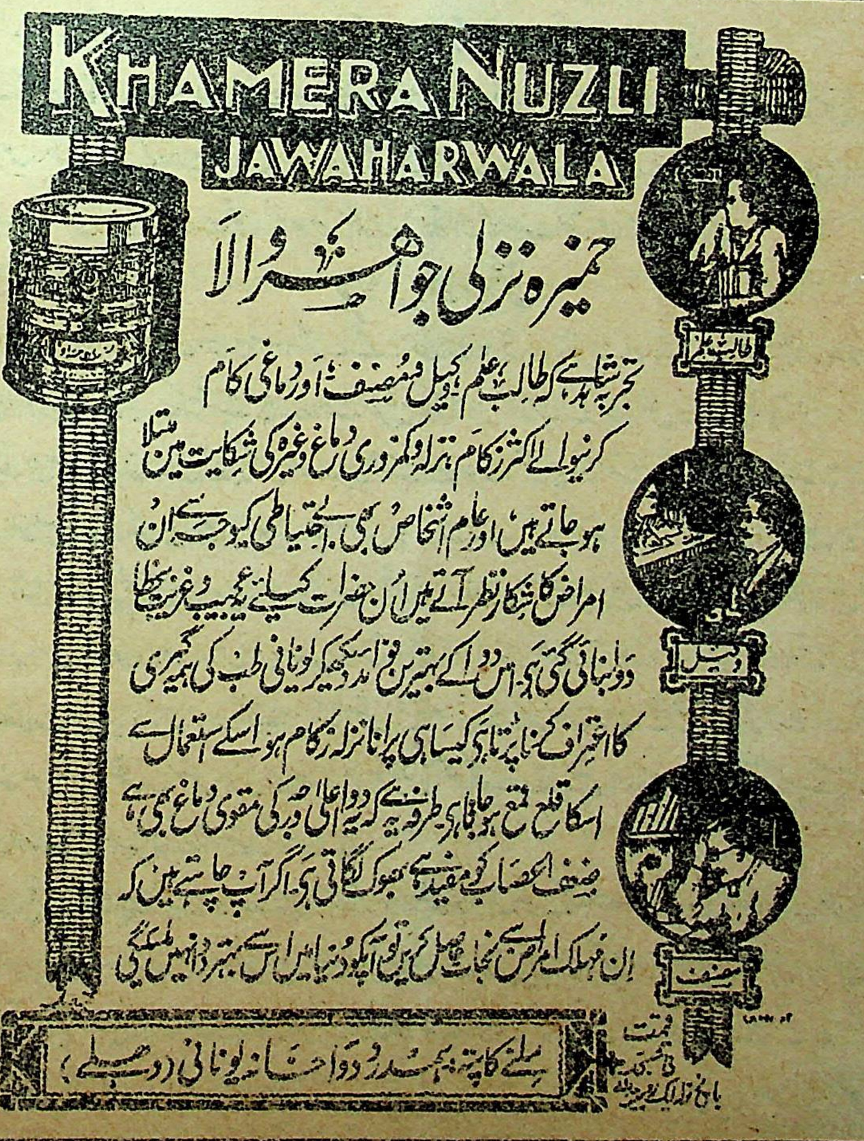
(۳) اگر نزلہ و زکام محتبس ہونے کی وجہ سے درد ہو تو برنج ساٹھی تین بار شیر دار میں تر و خشک کر کے پیس لیں اور بطور ہلاس نفوخ کریں

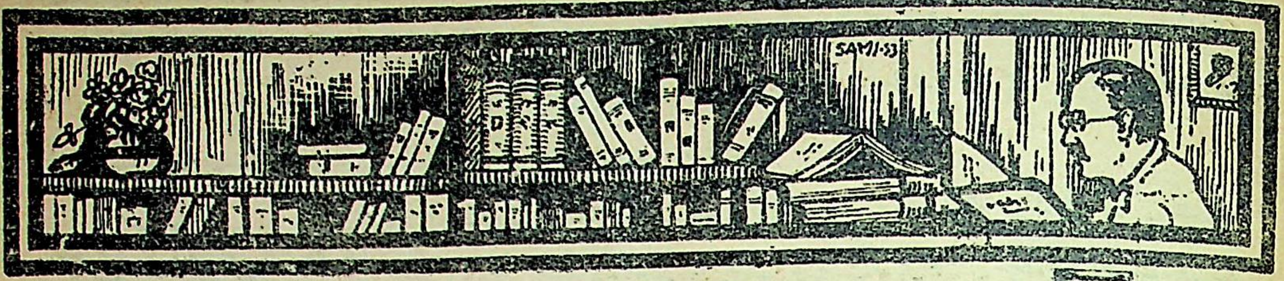
(علاج داخلی) تنقیہ دماغ کے لئے اطریفل زمانی ایک تولہ پہلے کھلا کر اوپر سے گل بنفشہ ۷ ماشہ، گاؤزبان ۵ ماشہ، اسطوخودوس ۳ ماشہ بادیان نیم کوفتہ ۵ ماشہ، مویز منقے الو دانہ رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان لیں اور گلقند آفتابی ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔

اگر کمی خون کی وجہ سے یہ مرض ہو تو کشتہ فولاد دو چاول معجون دبید الورد، ۷ ماشہ میں ملا کر عرق بادیان ۱۲ تولہ شربت دینار دو تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ اس کے علاوہ عصابہ کی اکثر قسموں میں حسب ذیل نسخہ بھی مفید ہوتا ہے۔ **نسخہ:۔** اسطوخودوس ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۵ ماشہ، فلفل سیاہ ۵ عدد سب کو پانی میں پیس کر چھان لیں اور علی الصباح پلائیں۔

علاج ڈاکٹری۔ اصول مندرجہ بالا طبی کے مطابق عمل کریں اگر مرض کا سبب قبض ہو تو کاسٹر آئل ۳ تولہ، گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں، یا رات کو سوتے وقت کیلومل دو گرین کھلا کر صبح میگنیشیا سالٹ ۱ اونس سے جلاب دیں۔ دورہ مرض کی صورت میں اسپرین یا اینٹی پائیرین ۵-۵ گرین تین تین گھنٹے کے بعد تازہ پانی سے کھلائیں۔

غذا و پرہیز۔ کھٹی بادی اور گرم چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ چوزہ مرغ اور تازہ سبزیاں کھلائیں۔





معلومات

دق کے مریضوں کی شادی

اس زمانے میں یہ سوال بہت ہی عام ہو گیا ہے کہ کیا دق کے مریضوں کو شادی کرنی، اور اولاد پیدا کرنی چاہیئے؟ مردوں کے ذریعہ اس مرض کے اولاد میں پھیلنے کا خطرہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا جتنا کہ عورتوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے کیونکہ بچوں کی پرورش کرنے کی وجہ سے ماں کو بچے کے ساتھ بہت زیادہ خلا ملا رکھنا پڑتا ہے۔ اس سوال کا جواب صرف معالج ہی دے سکتا ہے کیونکہ یہ بات صرف اسی کو معلوم ہوتی ہے کہ بیماری نے کس شخص میں کس حد تک ترقی کی ہے، اُس کے شفایاب ہونے کے امکانات کس قدر ہیں، اور اولاد کو کس حد تک تعدیہ سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ عام طور پر اسے نامناسب خیال کیا جاتا ہے کہ دق کی مریضہ اپنے بچوں کی پرورش کرے اگرچہ یہ بھی ایک ایسا ہی مسئلہ ہے کہ جس کا فیصلہ معالج ہی صحیح طور پر کر سکتا ہے۔

یہ مسلمہ ہے کہ دق کی بیماری موروثی نہیں ہوتی، لیکن کمزور پھیپھڑے ضرور ورثہ کے طور پر ملتے ہیں۔ اس طرح ایسے بچے کہ جنہیں دق کا مرض قبول کرنے کی استعداد ورثہ میں ملی ہے جب دق والی ماں، یا مریض باپ کی گود میں پلتے ہیں اور تعدیہ سے ان کا ہر وقت واسطہ رہتا ہے۔ تو اس بات کا امکان بہت زیادہ ہو جاتا ہے کہ وہ مرض کو قبول کر لیں۔ ممکن ہے کہ ان بچوں میں علامات مرض فوراً نہ ظاہر ہوں لیکن یہ اغلب ہے کہ چند روز بعد وہ سل کے شکار ہو جائیں۔

دق کا تعدیہ قبول کرنے سے ہم اور آپ یعنی عوام الناس خود کو کس طرح بچا سکتے ہیں؟ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بار بار اپنی صحت کا امتحان کراتے رہیں، اگر ضرورت ہو تو عکس ریز سے امتحان کرائیں، بہتر طرز زندگی اختیار کر کے اپنے جسم کی قوت مدافعت کو اعلےٰ پیمانے پر رکھیں اور غیر ضروری حد تک دق کے مریضوں کے ساتھ خلا ملا نہ رکھیں کہ جن کے ذریعہ سے بیماری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ دق کے مریضوں کو مرض کی تشخیص ہوتے ہی صحت گاہوں میں بھیجکر ان کے ذریعہ سے بیماری پھیلنے کے امکانات کم کر دیئے جائیں، اور انہیں بھی تندرست ہو جانے کا بہتر سے بہتر موقع مہیا کر دیا جائے، صحت گاہوں میں رہ کر وہ خود بھی صحت یاب ہونگے اور سماج میں بیماری بھی نہ پھیلا سکیں گے۔

دق کے متعلق چند حقائق

بالعموم دق کا مرض بچپن ہی میں ہو جاتا ہے۔ وہ موروثی نہیں ہوتا۔ عام طور پردہ گھروں کے اندر ایک سے دوسرے تک پہونچا کرتا ہے۔ مبتلائے دق جانوروں کے دودھ اور گوشت کے ذریعہ سے اس کے پھیلنے کا امکان ہے جس قدر جلد مرض کی تشخیص ہو سکے اسی قدر شفا کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ دق کا مرض از خود کسی کو نہیں ہوتا ہمیشہ ایک سے دوسرے کو لگتا ہے، موجودہ زمانے میں دق کی تشخیص اور تحقیق ابتدائی حالت میں ممکن ہو گئی ہے اور ایسے ہتھیار ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں کہ ہم اس پر غلبہ حاصل کر سکیں۔

والدین کی قسمیں

والدین کا اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بالعموم تین قسم کے ہوتے ہیں اول وہ جو ضرورت سے زیادہ محتاط اور خوف زدہ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو نہایت بے پرواہ ہوتے ہیں اور بچوں کو ہر قسم کے حادثات کے رحم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور تیسرے وہ جو بچوں کی نگہداشت بھی کرتے ہیں، اور ان کی آزادی کو بھی غصب نہیں کرتے۔ تینوں قسموں کے والدین کی شناخت بآسانی ہو سکتی ہے اگر ہم بغور اس بات کا مطالعہ کریں کہ وہ بچوں کو کس طرح سیر کے لئے لیجاتے ہیں۔ بعض تو بچے کی کلائی زور سے برابر پکڑے رہتے ہیں، بلکہ بسا اوقات ایسے بچوں کو بھی گود میں اٹھائے اور چڑھائے پھرتے ہیں — کہ جو پاؤں پاؤں چل سکتے ہوں۔ بعض بچے کو بالکل آزاد چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ راستے میں حسب مرضی دوڑتا اور مختلف چیزوں سے ٹکرا کر چوٹیں کھاتا پھرے یا یہ کہ پیچھے رہ جائے اور کھو جائے۔ لیکن عقلمند والدین ہمیشہ یہ کرتے ہیں کہ اپنی انگلی بچے کو دے دیں تاکہ وہ اسے پکڑے پکڑے چلتا رہے۔ اس صورت میں اگر بچہ گرنے لگتا ہے تو قدرتی طور پر خود ہی انگلی کو زور سے پکڑ کر رک جاتا ہے یا اگر گر بھی پڑے تو چوٹ نہیں کھاتا، اور اگر کسی وقت وہ کسی چیز کے دیکھنے کے لئے رکنا چاہتا ہے تو خود ہی انگلی چھوڑ دیتا ہے اور اس کی آزادی برقرار رہتی ہے

اس طرح بچے کو آزادی کا سبق ملتا ہے اور اگر ہم اپنے بچے کو صرف آزادی دے سکیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے اس کے لئے بہترین فضا مہیا کر دی جس میں وہ نشوونما پاکر دنیا کے لئے ایک مفید انسان بن سکے یہی نہیں بلکہ ایک کامیاب اور پُر مسرت زندگی گذار سکے۔ خوف اور فکر میں مبتلا کرنا درحقیقت بیماریوں کو بچوں کے گھر دعوت دینا ہے۔ انکار سے آزاد رکھنا گویا ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دینا ہے۔

تکان کے خلاف جہاد

اس کش مکش کے زمانے میں بہ کثرت لوگ ایسے ہیں کہ جو تکان پیدا ہونے سے جھنجلانے لگتے ہیں اور اس سے لڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں یہ خبر نہیں کہ تکان ایک ایسی چیز ہے کہ جس کا ہمیں خیر مقدم کرنا چاہیئے، اور اسے اپنا بہی خواہ سمجھکر اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہیئے کہ اس نے ہمیں بروقت خطرے سے آگاہ کر دیا۔ جن لوگوں پر ہر وقت تکان سوار رہتی ہو اور جو ذرا سی محنت سے تھک جاتے ہوں انہیں فوراً اس کے اسباب معلوم کرنے اور ان اسباب کو رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

غالباً تکان اس بات کی علامت ہے کہ ہمیں آرام کی اور کام سے باز رہنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر کونراڈ، ایس، سومر لکھتے ہیں کہ ہم میں سے بیشتر آدمیوں کو اپنی زندگیوں کی از سر نو تنظیم کرنے کی ضرورت ہے۔ اکثر لوگوں کو تکان اس لئے ہوتی ہے کہ وہ اپنی استعداد سے زیادہ کام کرتے ہیں اور لبسا اوقات اس کثرت کار کے لئے کوئی معقول سبب بھی نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر سومر کہتے ہیں کہ تکان کی سمیت کا فاد زہر یہ ہے کہ سالانہ لمبی چھٹی، گاہے ماہے ہفتہ میں تین روز کی تعطیل، اور ہر ہفتے کم سے کم آرام اور لطف کی ایک شام سے فائدہ اٹھایا جائے۔

جسمانی اور دماغی محنت کے علاوہ تکان کے اور بھی متعدد اسباب ہیں۔ اکثر موسم کا بھی یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان تکان محسوس کرنے لگے۔ یہ تکان موسم بہار کی ہلکی سی حرارت سے لے کر موسم گرما کی اس ناخوشگوار کیفیت تک ہو سکتی ہے کہ جب جسم بالکل بے جان سا معلوم ہونے لگتا ہے۔ موسم کے متعلق تو غالباً بہت کچھ تدارک نہیں کیا جا سکتا، لیکن آنکھوں کی تکان، شور و غل یکساں سنتے رہنے کی تکان، بے آرامی سے بیٹھے رہنے کی تھکن، اور ایسے عضلات اور پٹھوں کے ڈھیلا پڑ جانے کی تھکن کہ جو جسم کے خاص خاص اعضاء کو سہارا دیتے سب ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورتوں میں ایک طبیب کے مشورے اور امداد کی ضرورت ہے۔

ذاتی تعلقات اور خانگی معاملات ایسی چیزیں ہیں کہ جن میں تکان کے بہت ہی قوی اسباب تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے کے پیچیدہ تعلقات نے دوسروں کے ساتھ مرنجان مرنج کے طریقہ پر زندگی بسر کرنا بہت ہی دشوار کر دیا ہے۔ اور اس تمام بار اور کشاکش پر وہ اندرونی جنگ مستزاد ہے جس سے زیادہ تھکانے والی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے۔ یہ کشاکش طبیعت اور مرض کے مابین ہوتی ہے اور اسکی جانب سے چشم پوشی اور اغماض برتنے سے یہ بہتر ہے کہ ان جھگڑوں کے اصل اسباب معلوم کئے جائیں۔ (سائنس نیوز لیٹر)

سانپ کے زہر سے سیلان خون کا علاج

لندن کے ایک اسپتال میں سانپ کا زہر سیلان خون کو روکنے کی غرض سے برابر استعمال ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر میکفارلین نے تجربوں کے بعد ثابت کیا ہے کہ سانپ کے زہر میں بہ کثرت پانی ملا کر بھی اگر استعمال کیا جائے تو وہ باآسانی خون کو منجمد کر کے اس کے سیلان کو روک دیتا ہے۔ ڈاکٹر بارنیٹ کا بیان ہے کہ سانپ کا زہر تمام ایسی دواؤں سے قوی الاثر ہے جو خون کو روکنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ایک شخص کا ہاتھ کٹ گیا تھا اور کسی طرح خون بند نہ ہوتا تھا۔ سانپ کا زہر لگانے سے اس کا خون بند ہو گیا۔ ایک بچے کی زبان دانتوں سے کٹ گئی اور اس قدر خون نکلا کہ وہ قریب قریب مردہ ہو گیا لیکن جونہی سانپ کے زہر کے لوشن میں بھیگا ہوا کپڑا زخم پر رکھا گیا فوراً خون بند ہو گیا۔ دانتوں کے اسپتال میں اس کا استعمال بہت ہی عام ہے اور ڈاکٹر بارنیٹ کا بیان ہے کہ سوائے دو مریضوں کے اسے ہر مریض پر مفید پایا گیا۔

ایک عجیب بات یہ ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل بے ضرر ہے کیونکہ آج تک کبھی کوئی نقصان اس سے پہنچتا ہوا نہیں دیکھا گیا لیکن یہ ضروری ہے کہ اسے بہت سے پانی میں ملا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ دس ہزار حصوں میں ایک حصہ کا محلول خون روکنے کے لئے بالکل کافی ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ہے کہ یہ صرف لگایا ہی جاتا ہے پچکاری کے ذریعہ جسم میں داخل نہیں کیا جاتا جیسا کہ کاٹتے وقت سانپ داخل کر دیا کرتا ہے۔

جاپان میں سانپ کے گوشت کا رواج

جاپان میں سانپ کا گوشت بہت کھایا جاتا ہے اور عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے استعمال سے دق، وجع مفاصل اور سرطان جیسے امراض سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ٹوکیو میں تقریباً ایک ہزار سانپ روزانہ کھائے جاتے ہیں وہاں جو دوکانیں سانپ کا گوشت فروخت کرتی ہیں ان کی تعداد

تقریباً ایک سو ہے ان میں سے ایک دوکان سے سال بھر میں قریب قریب ایک لاکھ سانپ مختلف قسم کے بک جایا کرتے ہیں۔ اس دوکان کے ذخیرے میں کم و بیش دس ہزار سانپ محفوظ رہتے ہیں جنہیں خریدار کی خواہش پر نہایت عمدہ اور پر تکلف ظروف میں رکھ کر دکھایا جاتا ہے۔

رنگدار دھواں

اگر ایک طرف دنیا من چلے شوقینوں سے بھری پڑی ہے تو دوسری طرف اس میں ایسے رنگیلے موجدوں کی بھی کمی نہیں جوان کے سمند ذوق کو تازیانہ لگانے کے لئے نت نئی ترکیبیں سوچتے اور نکالتے رہتے ہیں۔ لیجئے اب امریکہ نے سگرٹ نوشی کا ذوق رکھنے والی فیشن کی دلدادہ خواتین کے لئے ایسا تمباکو تیار کرنے کی کوشش کی ہے جس کے تیار کئے ہوئے سگرٹوں کے پینے سے شوخ رنگ کا چمکدار دھواں نکلا کرے گا ساتھ ہی اس میں یہ اہتمام بھی ملحوظ رہے گا کہ لیڈی صاحبہ کی پوشاک ان کے بیگ اور سگرٹ کے دھوئیں کے رنگ باہم ملتے جلتے ہوں۔

اس سلسلہ میں مردوں کے ذوق کو تشنہ نہیں رکھا ہے اور یہ اہتمام کیا ہے کہ اس خاص صنعت سے بنائے ہوئے سگرٹ پینے والوں کی انگلیوں سے مختلف رنگوں کا دھواں اس طرح نکلا کرے گا گویا قوس قزح نمودار ہے۔ بلاشبہ اہل امریکہ نے ایسی اپج کی ہے کہ سگرٹ نوش نوجوان مردوں اور عورتوں کی تعداد نہ بڑھے تو حیرت ہوگی۔

جس کمپنی کے رنگیلے موجد اس ایجاد کو رائج کرنا چاہتے ہیں ان کا بیان ہے کہ علمائے نفسیات اس دعوے کا ثبوت رکھتے ہیں کہ اکثر لوگ صرف اس لئے سگرٹ پیتے ہیں کہ اپنی انگلیوں کے درمیان سے دھوئیں کے اٹھتے ہوئے بادل کا تماشہ دیکھیں۔ اس سے زیادہ ان کی تمباکو نوشی کا مقصود کچھ نہیں ہوتا! اس لئے اس دھوئیں کا شوخ رنگ دیرپا بلکہ درخشاں اور تازگی بخش ہونا ضروری ہے تاکہ انسان اسے دیکھ کر ایک گونہ راحت محسوس کرے۔

طویل العمری کا اوسط

ممالک ذیل میں شرح و تعداد مندرجہ کے مطابق لوگوں کی عمریں سو سال سے متجاوز ہیں

بلغاریہ کے ہر دس لاکھ نفوس میں ۴۲۶ اشخاص

کولمبیا کے ہر دس لاکھ نفوس میں			۱۱۳۔ اشخاص	بلجیم کے ہر دس لاکھ نفوس میں			۲۵۔ اشخاص
برازیل	"	"	۱۴۰ "	جرمنی	"	"	۲ "
سویڈن	"	"	۶۵ "	سوئٹزرلینڈ	"	"	۱ "

مگر برطانیہ اور فرانس میں ایسے لوگ شاذ و نادر ملتے ہیں جو اتنی عمر تک پہنچیں۔

شجریات اور موسمی حالات

اسرار فطرت کی تلاش میں سائنس دانوں کو ایک اور سائنس کا پتہ چلا ہے جس کا نام انہوں نے شجریات رکھا ہے۔ اس کا موضوع یہ ہے کہ درختوں سے موسم کا ماضی، حال اور مستقبل معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ جامعہ ایریزونا کے پروفیسر ڈگلس نے اس نئی سائنس کا مطالعہ کیا ہے اور ماہ آئندہ وہ مارگرٹ آکسفورڈ میں "اہل شجر" کی کانفرنس میں اس پر مقالے پڑھنے والے ہیں۔ درخت پر ہر سال ایک گرہ پڑ جاتی ہے اور اگر خشک سالی ہو تو گرہ چھوٹی پڑتی ہے۔ اس طرح زمانہ ماضی کا موسم بھی معلوم ہو سکتا ہے اور آئندہ کے لئے بھی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ شجریات کا موضوع یہ بھی ہے کہ اشجار کی نسل کس طرح بڑھائی جائے کہ عمدہ لکڑی حاصل ہو سکے اور لکڑی بافراط حاصل ہو۔ اس سے امید ہے کہ لکڑی کے قحط کا اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

سبز دوا

لندن کے ایک ہسپتال میں ایک نئی دوا پر تجربے کئے جا رہے ہیں۔ اس کا نام سبز ۷۰ ار رکھا گیا ہے۔ جلدی امراض کے علاج میں اس دوا کے استعمال سے بہت نفع کی توقع کی گئی ہے۔ یہ دوا خون میں بذریعہ پچکاری پہنچائی جاتی ہے دس پندرہ منٹ کے اندر اندر مریض سر سے پیر تک سبز ہو جاتا ہے۔ زبان، تالو اور آنکھ کی تپلیاں بھی سبز ہو جاتی ہیں۔ یہ سبزی دو گھنٹے تک رہتی ہے۔ مرض کی نوعیت کے اعتبار سے پندرہ بیس روز تک روزانہ دو پچکاریاں اس دوا کی دی جاتی ہیں۔ دوا بے ضرر ہے لیکن اس کے اثرات حیرت انگیز ہیں۔

حسن کو قائم رکھنے کا نیا نسخہ

امریکہ کے ایک ماہر جلد ڈاکٹر پالسبٹ کا بیان ہے کہ جو عورتیں اپنے حسن کو قائم رکھنا چاہتی ہیں ان کو چاہیے کہ روزانہ اپنے چہرے پر مونڈنے کا عمل کیا کریں اس کے لئے کسی استرے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کُند چھری یا کاغذ تراش اس کے لئے بہت کافی ہے اچھی طرح صابن لگا کر اس سے مونڈنے کا عمل انجام دیا جائے تو جلد کے تمام مسامات کھل جاتے ہیں اور تمام روغنی مادہ نکل جاتا ہے۔



افسانہ
بدنصیب بہو



از فاضل ادیب مولانا حکیم محمد یوسف صاحب نیرؔ اورنگ آبادی

صالحہ شادی کے نام سے ہچ کچاتی تھی۔ بیماریوں نے صحت کو چکنا چور کر دیا تھا۔ بلوغ سے پہلے ہی وہ ایک مرجھائی ہوئی کلی کی طرح خزاں رسیدہ چمنِ حیات کی تصویر بن گئی تھی۔ یکایک اُس کے کان میں بھنک پڑی کہ اُس کے والد اور والدہ نے ایک رشتہ منظور کر لیا ہے جو جانے پہچانے عزیزوں اور قریب ہی کے رشتے داروں میں ہے۔

یہ ایک ایسی خبر تھی جس سے صالحہ کے دل و دماغ میں کچھ نہ کچھ خلفشار اور بے چینی کا پیدا ہونا ضروری تھا اُس کا سکون ایک نامعلوم اضطراب میں بدل گیا اور وہ اپنے نفس کی گہرائیوں میں طرح طرح کے خیالات کا مطالعہ کرنے لگی۔ دل ہی دل میں کبھی یہ سوچ بچار ہوتا رہا کہ ازدواجی زندگی کی تلخ کامیوں کے اندوہ ناک تماشے آئے دن نگاہ کے سامنے ہیں۔ کتنی شریف لڑکیاں چند ہی روز میں بیاہی بن بیاہی ایک ہو گئیں۔ اور کتنے ناک والے بیٹیوں کی انمیل بے جوڑ شادیوں کی بدولت نیچا دیکھنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شادی کے بعد وہ بھی راندۂ بارگاہ ہو جائے اور اسکی بدنصیبی خاندان کے آئینۂ عزت کو دھندلا نہ کر دے۔

صالحہ، اسی حیص بیص میں ہر وقت ایک اجنبی مستقبل کے اتھاہ سمندر کے اندر اپنی قسمت کی کشتی کو ڈگمگاتا دیکھکر سہم جاتی تھی اور بعض مرتبہ پتھر کی مورت بن کر تنہائی میں غور کرنے لگتی کہ "بیماری نے برسوں سے میری صحت کو کچل ڈالا ہے۔ شوہر اگر تمام خوبیوں کا مجسمہ ہی کیوں نہ ہو، اس کو کیا پڑی ہے کہ میری دل داری کے دردِ سر کو مول لے۔ رسم و رواج نے زبان کھولنے کی بھی بندش کر رکھی ہے، کس کے آگے کہوں کہ اونچ نیچ دیکھ کر کام کرنا چاہیئے۔ رسم و رواج کی اس بے پناہ بے زبانی سے تو بہتر ہے کہ آدمی پتھر سے سر پھوڑ لے۔ کیا اس تاریک شاہِ راہ پر قدم رکھنا اور تلوار کی دھار پر چلنا یکساں نہ ہوگا؟"

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ صالحہ کے دماغ میں یہ تلاطم کیوں برپا تھا۔ اور نفسیات کی ان بھید بھری باتوں کا پتہ لگانا ذرا مشکل بھی ہے۔ صالحہ، اپنی فطرت کے لحاظ سے خاموش۔ عافیت پسند۔ اور سمجھدار لڑکی تھی اس کو عام اور چھچھوری لڑکیوں کی طرح اس کا شوق بھی نہ تھا کہ نہ بادھند شادی رچ جائے اور عناصر کا اختلاف مزاجوں کے پارے کو اعتدال پر رکھنے سے قاصر رہ جائے۔

اس نئے مسئلے پر گھر میں چرچے ہونے رہے۔ صالحہ کے والدین کے سوا کوئی بڑا بوڑھا گھر میں ایسا نہ تھا کہ مستقبل کی اونچ نیچ پر سرسری عبور بھی حاصل کرنے کی کچھ کوشش کرتا، اور چال چلن، تعلیم تربیت، اور نباہ کی توقعات کے زاویۂ خیال سے صاحبزادے کو ذرا جانچ لیتا۔ افسوس! کسی نے یہ بھی غور نہ کیا کہ آگ اور روئی میں کسی قسم کا رشتہ غیر ممکن ہے۔ ہونے والے رشتہ کے خاندان والوں کی شعلہ مزاجیاں تو چھپی ہوئی نہ تھیں۔

اتفاقاً صالحہ کے والد ایک دن کسی گاؤں کو گئے تھے۔ وہ کرمین سے کہہ گئے تھے کہ گھر میں سو رہنا۔ یہ شریف اور غریب عورت نہایت سمجھدار تھی اور کئی دن سے شادی کے سن گن سن سنا کر بعض خبریں جن کی بھنک اُس کے کان تک پہونچی تھی، ان کو دہرانا چاہتی تھی۔ مگر مصلحت خویشی کے خیال سے ہچ کچا بھی رہی تھی۔

گھر میں بچے بالے سو گئے۔ چاند سیاہ بادلوں میں چمکنے لگا۔ ہر طرف خموشیاں چھا گئیں اور سناٹا عالمگیر ہو گیا تو کرمین نے دیکھا کہ صالحہ کی ماں ابھی کروٹیں بدل رہی ہے۔ اس نے یہ موقع غنیمت سمجھا اور پوچھا "بیگم صاحبہ، بچی کے رشتے کا معاملہ آپ نے طے کر لیا ہے؟"

"ہاں کرمین، ہمارے پردیس میں پڑے رہنے سے وطن میں کچھ ساکھ نہیں رہی۔ ماشاء اللہ صالحہ ۱۹-۲۰ برس کی ہونے کو آئی۔ کب تک بٹھائے رکھا جائے۔ صالحہ کے رشتے کا چچا ہی اپنی پسند سے یہ رشتہ لایا ہے۔ اور رشتہ کیا اپنوں ہی میں نئے میل جول سے پرانے تعلقات کی لڑیاں

پروٹا سمجھو"

"کیا صاحبزادے کی پہلی بیوی مر چکی ہیں اور یہ پیام دوسرا ہے؟"

"ہاں یہی بات ہے۔ کریمن"

"بیوی میں غریب ہوں۔ کنگال ہوں۔ اور ان پڑھ بھی ہوں لیکن چھوٹا منہ بڑی بات، میں جو سنا ہے اس کا سنا دینا اپنا فرض سمجھتی ہوں اس شہر میں میری بھی رشتے داریاں ہیں اور کہنے والے کہتے ہیں کہ صاحبزادہ بہت تیز مزاج ہے۔ اسی مزاج نے مرنے والی بیوی کو جلا جلا کر گور کنارے لگا دیا۔ اس لئے سوچ بچار ضرور رہے، خیر کہنے کو تو میں کہہ گئی ہوں مگر سنی ان سنی ایک کر دیجئے۔ کہیں ایسا نہ ہو صالحہ کے ابا میرا چونڈا مونڈ لیں۔"

"نہیں۔ کریمن، صالحہ کی ماں معصومہ نے جواب دیا، تم نے ہمدردانہ بات کہی ہے اس میں برا ماننے کی بات کیا ہے۔ جہرد تو کہتا ہے۔ لڑکا نیک ہے۔ صالح ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کی صلاحیت کے سبب سے مولانا تفضل، اسکے والد نے اپنی بڑی جائداد کا اس کو منتظم کر دیا ہے ورنہ وہ اس کو پھٹکنے بھی نہ دیتے۔"

"بیوی، اپنی اپنی بھلائی سوچنے کا ہر ایک کو اختیار ہے۔ میں نے تو جو سنا دہرا دیا، خدا کرے داماد نیک آئے۔ اور صالحہ جیسی نیک بچی پھولے پھلے۔ آمین!"

"کریمن، تم سے ہو سکے تو اپنے رشتے داروں سے ان باتوں کا ذرا کھوج تو لگانا۔ جائداد کے بھلے برے انتظام کی بات اور ہے اور بیوی کو جلا جلا کر مارنے کی خبر تو مجھے بھی کھٹکتی ہے۔"

اب رات بہت گزر چکی تھی دونوں نیند کے خراٹوں میں گم ہو گئیں اور صالحہ چپکے چپکے ان باتوں پر دھیان لگائے ہلکے سانس لے رہی تھی اور کسی کروٹ نیند نہ تھی۔ جب اس نے سنا کہ پہلی بیوی تھی اور بدسلوکی کی آگ میں جل بھن گئی تو اس کے خرمنِ امید پر ایک بجلی سی گر گئی، چہرہ زرد تھا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے "یا اللہ! یہ کیسی کوفت ہے کہ بیاہ شادی کے معاملے میں شرافت کا معیار لڑکیوں کی انتہائی بے بسی میں ہے؟ بدقسمتی کی دیوی گلا بھی گھونٹ دے مگر زبان نہ ہلنے پائے، کیا صبر و شکر کے سوا ایسی لرزہ خیز مصیبتوں کا کوئی چارہ بھی ہے؟ یا اللہ تو ہی مددگار ہے۔"

ہوا کے جھونکوں یا دریا کی موجوں کی طرح دن گذر گئے اور مہینے ڈیڑھ مہینے بعد شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ خدا کے فضل سے دونو فریق رسم و رواج اور مسرفانہ رنگ کی فضول خرچیوں سے بیزار تھے۔ مقررہ تاریخ پر نوشہ اور مہمان مولانا تفضل کی اردلی میں عروس کے مکان پر پہونچ گئے۔ فاصلہ کچھ دور دراز کا نہ تھا۔ پھر آج کل کی تیز رفتار سواریوں میں سو میل کے اندر تھکن اور ماندگی کیسی؟ تاہم مہمانداری کے اخلاق کا اظہار چائے وغیرہ کی تواضع سے ہونا ہی چاہیئے تھا لیکن فتح محمد (صالحہ کے والد) نے پہلی غلطی تو یہ کی کہ اپنے مسکونہ مکان کے حصۂ زیرین میں براتیوں کو اتارا جہاں گھر والوں کے لئے بولنا ہوا سینا ہر منٹ بات بات کا پیام رساں تھا اور ہر آواز زنانے میں پہونچ رہی تھی۔

چائے کا نام آتے ہی بالاخانے سے سینی میں پیالیاں اترنے لگیں جس طرح آسمان سے کسی زمانے میں پاک بندوں کے لئے من و سلویٰ اترا کرتا تھا لیکن پیالیوں کی رنگا رنگی پر میاں طفیل (نوشہ کے بھائی) نے حقارت آمیز ریمارک سے سوتے ہوئے فتنے کو جگا دیا۔ ادہر فتح محمد بھی "اگر زنجیر باشد نگسلانند" کے مصداق فریق مخالف بن کر آستین چڑھانے لگے مگر مولانا تفضل نے "حاشا اور استغفراللہ، فرما فرما کر جوش و خروش کا نہیں لپاڈگی کا بیچ بچاؤ کرا دیا۔ پہلا پتھر جو صالحہ کے آب گینۂ قسمت پر پڑا یہی تھا۔ اور فریقین میں اسی سے غالباً ایک تیز جذباتی عناد کی تحریک کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ بلکہ پرانی دبی ہوئی خاندانی عداوت کی داستان بھی تازہ ہو گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ دونوں فریق ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے۔ عادات، اطوار، جذبات، خواہشات ذہنی اور روحانی نظریات سب ہی میں یک رنگی کی جھلک نمایاں تھی۔ مگر فتنۂ خوابیدہ کے جاگ اٹھنے سے شادی کی خوشیاں، امنگ اور محبت کے ولولے اس بے حقیقت اور بے معنے چھیڑ چھاڑ سے ٹھنڈے پڑ گئے، بلکہ نوشہ کے بھائی کا دل ایک ظالمانہ جوشِ انتقام سے پر ہو گیا۔ کیونکہ یہ ایک عجیب فطرت کے الگ تھے جیسے ٹھنڈے بادلوں میں خرمن سوز بجلی یا تاج مرصع کے نیچے بھورا بچھو۔ دلہن کو سسرال میں آئے ہوئے دو ہی دن گزرے ہونگے۔ کہ نئے نئے شگوفے کھلنے شروع ہو گئے۔ جاہل اور مغرور ساس نے طعنوں کا دروازہ کھول دیا۔ اور فتح محمد (دلہن کے والد) کو وہ وہ سنائیں جس سے تہذیب بے چاری دم بخود رہ جائے۔ ان چہ میگوئیوں میں صالحہ غم اور

غصے کے طوفان خیز سمندر کا ایک ٹوٹا پھوٹا تختہ مشق نظر آتی تھی اور اپنی عافیت اور انجام کو جوش انتقام کے اُمڈتے ہوئے سیلاب میں بہتا ہوا دیکھکر بے دست و پا بن گئی تھی اُس نے سوچا کہ کیا وہ بے گناہ نہیں ہیں؟ مگر تقدیر اور قسمت نے للکارا کہ یہ سچ ہے کہ باپ دادا کے گناہوں کی سزا بھی اولاد کو بھگتنی پڑتی ہے۔ صالحہ مجبوری کو قسمت سمجھکر تن بہ تقدیر ہوگئی۔ یہ دوسرا وزنی پتھر تھا جو اس کے سر پر گرایا گیا۔

صالحہ کو سُسرال آکر چوتھا ہی دن نکلا تھا کہ یکایک میاں اکرام نے تیور بدل کر کہا "تم میں وہ گوہرِ بے بہا موجود نہیں جس کو "عصمت" سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کیا تم اپنی پاک دامنی کا کوئی ثبوت پیش کرسکتی ہو؟" یہ سنتے ہی صالحہ کے سر پر ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا۔ غم اور غصہ کے بھوت نے اپنے خوف ناک چنگل کی گرفت اتنی سخت کرلی کہ مقابلہ سخت دُشوار ہوگیا۔ دل میں ایک ٹیس سی پڑ گئی اور یاس آمیز چہرے پر موت کا سماں چھا گیا۔ اس نے ضبط کا سانس لے کر نہایت جوش میں کہا "آپ اگر ایک مغرور حاکم کے روپ میں بھی مجھ سے سیوا کرانا چاہتے ہیں تو میرا بال بال خدمت کے لئے وقف ہے۔ اور میں نے ناحق کی توہین اسی لئے برداشت کرلی ہے کہ شاید صلح اور صفائی کی کوئی ہموار سطح آئندہ نصیب ہو جائے لیکن آپ کو غور فرما لینا چاہیئے کہ غیرت، شرافت اور خودداری بہت کم بکتی ہے۔ انمول چیز کا کیا مول؟ مجھ بے کس اور بے مددگار کا بڑا دھن اور دولت میری عصمت ہے۔ کیا میں گوارا کرسکتی ہوں کہ خاموشی سے اس کڑک اور گرج کو برداشت کر کے اس گوہرِ یکتا کی صدائے شکست سُن سکوں۔" اکرام نے لاپرواہی سے ان باتوں کو سُنا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ اچھا دیکھ لیا جائے گا۔

صالحہ نے اس رنج و محن کی عجیب و غریب دُنیا میں ہر طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو کوئی مونس نظر نہ آیا اور یہ احساس اُس کے لئے نہایت تکلیف دہ ہوگیا کہ وہ اکیلی ہے اور اس بھرے گھر میں اُسے سب نے فراموش کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ بخار کی شدت تھی۔ دماغی خلش تھی اور غمخواری کا آسرا نہ تھا۔ اس حالتِ زار میں غنیمت ہے کہ اگلے دن اسے میکے پہونچا دیا گیا۔

صالحہ کو میکے گئے ہوئے ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ اُسے اکرام کا خط ملا "میں نے جو کچھ کہا تھا سچ تھا حقیقت تھی الزام نہ تھا۔ تم نے غصہ کا بہروپ لیا۔ کیا خون اور بدچلنی چھپائے چھپ جانے والی چیزیں ہیں؟" صالحہ نے غور سے خط پڑھا اور اس نتیجہ پر پہونچی کہ سچا اتحادِ عمل اب ناممکن ہے۔ ضبط حد سے گذر گیا اور ایک طوفان خیز عزمِ مفارقت کے شرارے اسکے دل و دماغ پر مسلط ہوگئے۔ اس ذہنی خلفشار میں بھی اس کا جواب تہذیب اور شائستگی کے دامن میں تھا۔ صالحہ نے جواب میں لکھا "سچائی میں ہیرے کی چمک اور سختی موجود ہوتی ہے۔ اس جھوٹے اور شرمناک الزام کے متعلق اپنے خاندان، ماں، بہن اور تمام پارسا چھوٹی بڑی رشتہ داروں کا چال چلن دیکھیئے کہ اُن میں کتنی رابعہ اور مریم موجود ہیں۔ مگر والد کی شخصیت کو نقصان پہنچانے کے لئے جو باتیں تراشی جا رہی ہیں اب ان کے برداشت کی مجھ میں طاقت نہیں رہی۔ یاد رکھیئے کہ دنیا ایک مینا بازار ہے جہاں ہر چیز کا سودا ہوتا ہے۔ ماں باپ کی شفقت اور مامتا کا سودا اولاد سے شاید اس لئے ہوتا ہے کہ ان کو کسی وقت راحتِ دل نصیب ہو، بیوی اپنے شوہر سے جسم اور روح کا سودا کرتی ہے کہ اس کی سیوا قبول ہو اور دلی خوشی حاصل ہوسکے۔ دوستوں میں خلوص اور اعتبار کا سودا کیا جاتا ہے۔ اور دشمنوں سے لطف و مروت کا لیکن یہاں تو ان تلوں میں تیل ہی نہیں گویا انسانیت کی تجارت میں میرے لئے کوئی حصہ نہیں مل سکتا۔ کیا خاندانی شعار اور وقار کے لحاظ سے میری عصمت اور عزت کچھ قیمت ہی نہیں رکھتی؟ خدائے برتر ہی میرا سہارا ہے۔ اب موت ہی میری منصف بنے گی۔ اور میری قبر کی خاک میں دبی ہوئی چنگاریاں ایک دن بھڑکیں گی اور اس سفاکانہ اتہام پر ایک علیم و بصیر سے انصاف کا مطالبہ کرسکیں گی۔"

بدنصیب دُلہن کی سُنہری امیدوں پر پانی پھر گیا کیف آگین ولولے خاک میں مل گئے اور پریم کے دھاروں کی سوتیں خشک ہوگئیں وہ یکایک غش کھا کر گری اور اختناق الرحم کا دورہ پڑ گیا۔

صالحہ کے والدین کو اصلی راز کا کچھ اتا پتہ معلوم نہ تھا، اُداس چہرے میں واقعات تلاش کرنے کی کوشش بے سود تھی کہ یکایک اُن کے اس غشی نے چھکے چھڑا دیئے۔ لیڈی ڈاکٹر کو بُلوایا اور علاج معالجہ شروع ہوگیا۔

اکرام کو جب خط ملا تو شاید حالات کا اندازہ لگانے کے لئے کُھرّے تیوروں سے سُسرال پہونچا اور اپنے گھر لے جانے پر زور دیا اس حالت میں لے جانے سے انکار کرنا تھا کہ اکرام کے خوف ناک غصہ کا پارہ کئی درجے اوپر چڑھ گیا، اور اس نے اُلٹے پاؤں چلا آنا پسند

کیا۔ افسوس! فتح محمد نے بھی اپنے داماد کے تیوروں کا رُخ نہ پہچانا۔ بہرکیف اکرام نہ ٹھہرا، اور صالحہ کو الٹی میٹم دے کر چلتا بنا اور نہ جانا کہ کہیں یہی ذراسی بات کسی دن افسانہ بن کر نیچا نہ دکھائے۔

اکرام وہم وگمان کا پتلا بنا ہوا تھا، اس کے بھائی کے دل میں جوش انتقام تھا۔ فتح محمد کی نادانیوں سے نفرت کا بیج تمام رشتہ داروں کے دلوں میں جڑ پکڑ چکا تھا۔ ان اسباب نے بے دردیوں کا ماحول پیدا کردیا۔ مگر کسی دردمند دل میں یہ نہ آیا کہ ایک معصوم بے گناہ کا رنج و عناد کی آگ میں جھلسنا انصاف کے قانون کی کس دفعہ کے مطابق ہے۔

اکرام اپنے گھر پہونچا تو سخت جوش میں تھا۔ بھڑکانے والے چنگاروں پر اور بھی خس وخاشاک ڈالنے لگے۔ سب سے زیادہ اشتعال اکرام کی ماں کے جذبات میں تھا۔ جہالت اور بے مہار تربیت اس کو یقین دلا رہی تھی، کہ اُن کی جائداد۔ اور دولت وثروت کو تاکا گیا ہے۔ اس ناقہمی کا سایہ مولانا تفضل پر بھی پڑا اور وہ بیوی کے ہم نوا ہوگئے۔

مولانا تفضل سیدھے سادے بھولے بھالے آدمی تھے۔ مولویانہ چہرہ، ڈھیلا ڈھالا جسم، پیشانی پر پرہیزگاری کی مُہر، اور سپاٹ باتوں میں لبوں پر تبسم، اولاد کو پورا اندازہ تھا کہ ان کے خیالات کس پیمانے پر تولے جاسکتے ہیں۔ اُن سے جب بیوی اور صاحبزادوں نے خاص لہجے میں کہا کہ "دلہن کو نہیں بھیجا" تو ایک ہیجانی جذبے میں ارشاد ہوا "وہ شیطاننی خود کیوں نہ آگئی"۔

اکرام نے اپنے گھر والوں کو ہم خیال تو بنا لیا مگر مولانا تفضل کو اس ناپاک الزام کی خبر تک نہیں دی گئی ورنہ ان کا تقدس شاید حقیقت کا کھوج لگانے میں کچھ آگے کو سرکتا۔ پھر بھی اُنکے سر سے اس الزام کا چھڈّا اُترنا مشکل ہی کہ خود جاکر حالات کا موازنہ کیوں نہیں کیا۔ آخر اپنے چہیتوں میں رشتہ تھا اور آمد ورفت میں دو تین روپے لگ جاتے۔ سمجھا لیتے۔ اور سمجھ لیتے۔ مگر کفایت شعاریوں کی خلیج حائل تھی۔ ' زرمی طلبی سخن دریں ست '۔

اکرام کے حوصلے اب بڑھ گئے۔ اور لیڈی ڈاکٹر کے علاج کی شہرت میں عامیانہ رنگ بھر کر سرگوشیوں کا یہ اشتہار؟ کہ "اسقاط" ہوا ہے اور حمل شادی سے پہلے کا تھا۔

صالحہ کے میکے میں ان خبروں نے آگ کے لپکتے شعلوں کا کام دیا۔ دلوں پر بجلیاں گریں اور رنج وغم کے دھارے بہنے لگے۔ کچھ دن تک تو صالحہ کو ان خبروں کی بھنک سے بچایا گیا۔ مگر وہ چہروں سے تاڑ رہی تھی کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ آخر کسی نہ کسی طرح اُس کو اطلاع مل ہی گئی اور یہ اطلاع ایک اشک آلود مایوسی تھی۔ یا رنج، غصے مصیبت اور تباہی کا آخری پردہ، اس لئے اتنا سخت دورہ پڑا کہ ہوش میں آنا مشکل ہوگیا۔

مس اے امرائے مشہور اور ہمدرد لیڈی ڈاکٹر تھی۔ اس نے متحیر نگاہوں سے دیکھ کر کہا "مرض میں بہت افاقہ ہو چلا تھا۔ یکایک مرض کی یہ زیادتی ضرور کسی غیر معمولی افتاد کا نتیجہ ہے اسباب کا کھوج لگانا ضروری ہوتا ہے اس لئے واقعات کو چھپانا مریضہ کو موت کے چنگل میں پھنسانے کے مرادف ہوگا"۔

"بیم صاحبہ، صالحہ کی ماں نے جواب دیا، ہم لوگ ایک عذاب میں گرفتار ہیں۔ شادی خوشی کا نام ہے مگر ہمارے ہاں خوشی رنج وغم کا ساماں بن گئی۔ آپ ہمدرد روح رکھتی ہیں۔ اور آپ سے بیمار کے حالات کا چھپانا حماقت بھی ہے۔ یہ شادی قریب کے رشتہ داروں میں کی گئی تھی کہ اُلفت اور پیار بڑھے گا۔ لیکن ' دولھا ' ہماری عزت اور ناموس پر حرف لانے کی کوشش کر رہا ہے، تیسرے دن ہی لڑکی سے کہا۔ "تم پاک دامن نہیں ہو" یہ کہکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"شاید پردۂ بکارت کے متعلق یہ سوال ہوگا؟ لیڈی ڈاکٹر نے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا افسوس! وہ غدار، اوباش، بدچلن اور جاہل معلوم ہوتا ہے ورنہ اس بھولی نیک صالحہ کو دیوی سمجھ کر پوجتا، اور صد افسوس! آپ لوگوں کا ظلم اور استبداد ہے کہ بن دیکھے بھالے اور چال چلن کا اندازہ کئے بغیر آگ میں جھونک دیتے ہیں"۔

"یہ سچ ہے کہ بن سمجھے بوجھے ایسی حماقتیں کی جاتی ہیں مگر اس لڑکی کے چچا نے پورا اطمینان دلا دیا تھا"۔

"دوسروں کے اطمینان پر قربانیاں نہیں کی جاتیں۔ اور میں نے جو یہ کہا ہے کہ مرد جاہل اور کندۂ ناتراش ہی اس کی وجہ بھی سن لیجئے۔ بکارت عورتوں کے ناموس کے لئے ایک قیمتی موتی ہے۔ علامت کے طور پر فی صدی نوّے یا کم وبیش اس کا وجود عورت کی عصمت کی آب وتاب سمجھا گیا ہے

یہ ایک نامکمل یا تام حجاب ہوتا ہے۔ جس میں خون حیض کے گزرنے کے لئے وسط میں سوراخ پایا جاتا ہے اور کبھی اس کی شکل ہلالی ہوتی ہے۔ کم سن لڑکیوں میں اس کا تغیر شاذ و نادر ہے۔ لیکن جو لڑکیاں عورتیں بن جاتی ہیں ان میں ماہ بماہ حیض کا ادرار سوراخ کو وسیع کر دیتا ہے بیماریاں ہیئت کو بگاڑ دیتی ہیں، اور عمر کے بڑھ جانے یا صحت کے خراب ہو جانے سے اس حجاب کا وجود یا عدم یکساں ہو جاتا ہے۔ لیکن شریف اور مہذب دنیا کے لوگ ان کمینہ خیالات کی دنیا سے الگ اور دور رہتے ہیں۔ عورت خود اپنی عصمت اور عزت کی نگہبان ہے۔"

"ہم بہو بیٹیاں ان باتوں کو کیا جانیں مگر انصاف کی نگاہ سے دیکھئے کیا اس گھر میں پرندہ بھی پر مار سکتا ہے۔"

"خاتون، میں ٹھیک اندازہ لگا سکتی ہوں۔ آخر اسی کام کی تعلیم پائی ہے اور دوسرا الزام تو بدترین اور شرم ناک ہے۔ صالحہ آج کل میرے زیر علاج ہے۔ کیا میں اتنا بھی نہیں سمجھتی۔"

"مگر جب ایک روسیاہ ہم لوگوں کو بدنام کر کے کلنک کا ٹیکہ لگاتا ہے تو رسوائیوں کا کیا علاج۔"

"میں ہر عدالت انصاف میں گواہ کی حیثیت سے پیش کی جا سکتی ہوں ایک تہمت اور بہتان لگا کر کوئی بدنام کرے تو اپنا ہی کالا منہ کریگا میں تو ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ دونوں الزام سراسر جھوٹ اور بہتان ہیں۔"

"یہ باتیں ہمارے خاندان میں کبھی سننے میں بھی نہ آئی تھیں۔"

"میں تو خود ہی کہتی ہوں کہ جاہل، ذلیل اور کمینے خیالات اس قسم کے شک اور شبہ میں ڈالتے ہیں۔ اب بھی ہندوستان اور افریقہ کے جاہل ترین طبقے اس حماقت میں مبتلا ہیں کہ پیشاب گاہ کے دونوں بڑے کناروں (شفرین کبیرین) میں معدنی حلقہ پھنسا دیتے ہیں اور گائے بھینس یا گھوڑیوں کی طرح اپنی عزیز لڑکیوں سے سلوک کرتے ہیں۔ مگر مہذب اور شریف طبقوں کے لوگ جیسے کہ مذہب اسلام کے پابند اور مذاہب کا احترام کرنے والی جماعتیں اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بیویوں کا نام اس طرح اچھالنا اپنی ہی تحقیر اور رسوائی تصور کرتے ہیں۔"

"کیا سب لڑکیوں میں یہ بات یکساں نہیں ہوتی؟"

"میں پہلے بیان کر چکی ہوں کہ فی صدی ایسی لڑکیاں کم ہیں جن میں پردہ بکارت معدوم ہو لیکن زیادہ عمر، ایام ماہواری کے سلسلے اور سیلان الرحم وغیرہ بیماریاں اس کو معدوم کر دیتی ہیں۔ آپ کی صالحہ بھی انہی حالات میں ہے اور آپ پورا اطمینان رکھئے میں گواہ ہوں۔ اور اس شہادت کے کانٹے میں بلاشبہ پوری اتروں گی۔ اس وقت تو صالحہ کے علاج میں دلچسپی کی سخت ضرورت ہے۔"

"لیڈی صاحبہ، معصومہ نے سراپا شکر کی تصویر بن کر کہا، آپ کی پُروقار شہادت بے شک عدالت میں بھی اثر رکھتی ہے لیکن اس وقت تو جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔"

"میں دل سے مفت علاج کروں گی۔ آپ تسلی رکھیں۔ اور سول سرجن سے مشورہ بھی لیتی رہوں گی۔"

صالحہ کا علاج ہو رہا تھا، افاقہ ہوتا اور ضرور ہوتا۔ مگر اکرام کے خط جن میں جاہلانہ تحکم، شوہرانہ استبداد اور سوقیانہ رنگ جھلکتا تھا، اس کے دل و دماغ کو سخت ترین روحانی کشمکش کا گہوارہ بنائے ہوئے تھے اور سکون نام کو نصیب نہ تھا آخر ایک خط میں صاف ٹکا سا جواب تھا "میں نے اور شادی کر لی ہے۔ تم ابدی مصیبت جھیلو اور حبس دوام میں عمر کے دن کاٹو۔"

مولانا تفضل؟ اپنے کفائت شعارانہ اصول کے لحاظ سے بیٹے کو دوسری شادی کی اجازت نہ دیتے۔ مگر بڑھاپے میں پھوہڑ بیوی بھی عزیز ہو جاتی ہے۔ کچھ تو یہ دباؤ تھا۔ کچھ؟ نے شیطانی وسوسے کان میں ڈالے اور صالحہ کی طرف سے اتنا بھر دیا کہ سوچ بچار عقل و فراست، اور مآل اندیشی کے لئے دماغ کا ہر گوشہ ویران اور سنسان تھا۔ اب مولانا تفضل کی طرف سے مایوسیاں ہی مایوسیاں نظر آنے لگیں۔ اس میں شک نہیں کہ مولانا کے صاحبزادوں کو عام طور پر فضلہ اور فضول کہہ کر لوگ حقارت آلود نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ مگر شرارتوں کے لپکنے کے خیال سے مضحکہ آمیز تعریفیں کر کے مولانا کی حوصلہ افزائیاں بھی کر دیتے تھے۔ اس لئے پدری محبت ان ملمع کاریوں سے ایک گونہ صیقل کا لطف نصیب ہوتا رہتا تھا۔ مولانا تفضل نے اکرام کی شادی کے بارے میں اپنے ہی جیسے مقدس ارباب مشورہ سے جب رائے لی تو فرمایا، "وہ شیطان تھا ہی نہیں آئی اور اس کے ...... باپ نے جس نے اپنے بھائی کو بھیج کر ہم کو دھوکا دیا، بیمار لڑکی بیاہ دی۔ اور اپنی ہاں کے نام سے مسودہ گھڑ کر ایسا پُر فریب خط لکھا کہ ہم پر منتر چل گیا۔"

یہ سب چالیں اس لئے کی گئیں کہ ہماری جائداد، جاہ و جلال - اور ثروت کو دیکھ کر رال ٹپکی پڑتی تھی - پھر اب یہ شرارتیں ہیں کہ اکرام کے ساتھ لڑکی کو نہیں بھیجا گیا - ان حالات میں کیا یہ جائز ہوگا کہ اکرام امید وار صحت بنا کر بٹھائے رکھا جائے؟"

مشورے ہوئے اور شادی بھی ہوگئی -

صالحہ کو جب شوہر کے عاقبت نااندیشانہ فیصلہ کا خط ملا تو اُس نے سجدۂ شکر ادا کیا - اور پُر سکون سانس لے کر دل میں کہا کہ اچھا ہو کچھ مخلصی تو مل گئی - ورنہ جو لوگ فریب نفس میں مبتلا ہیں، اور جہاں نیک نیتی مسخ ہے، وہاں گزارا کیونکر ہوتا؟ پھر بھی آغاز و انجام کے غم میں اس کے بے پایاں خیالات ایک گورکھ دھندا بن کر اُلجھتے اور سلجھتے رہتے تھے -

موسم آئے اور چلے گئے - چاند اور سورج نکلے اور چھپے - ستارے اپنے مُسیر پر چلے اور ثبات و وقار سے برجوں کی منزلیں طے کرتے رہے بہار آئی اور پُر اسرار طریقے سے کونپلیں پھوٹیں - پھول پھل لگے اور خزاں نے اپنا غیر دلچسپ کھیل شروع کر دیا - ان سارے انقلابات میں صالحہ کی زندگی ناشاد اور نامرادی بنی رہی -

صالحہ کی ماں بیٹی کے روح فرسا حالات سے گُھلی جاتی تھی کہ ایک دن کریمن آئی اور آہستہ سے کہا "لو بیوی، آسمان کا تھوکا حلق میں کیا - میاں اکرام کی شادی کو نو مہینے کہاں ہوئے ہیں کہ لڑکا بھی پیدا ہو گیا -"

"ہم کو پرائی کیا پڑی اپنی ہی نبیڑ نا دوبھر ہو گیا ہے - معصومہ نے ٹالنے کے طور پر کہا، ذرا صالحہ کو تو دیکھو کیا حالت ہوگئی ہے؟"

کریمن صالحہ کے کمرے میں پہونچی اور جسم پر ہاتھ رکھا تو حرارت تھی - اور ایک قسم کی جلن اور بے چینی - اسی حالت میں اپنے کُنبے کے کئی بیماروں کو گُھلتا دیکھ چکی تھی - اُس نے معصومہ کو علیحدہ لے جا کر سمجھایا "میں تو کسی حکیم کو لاتی ہوں سنا ہے کہ حکیم طاہر سلیم نے ان بیماریوں میں بہت شہرت حاصل کرلی ہے - آخر دکھانے میں حرج ہی کیا ہے؟"

معصومہ شبہ میں پڑ گئی - حکیم صاحب کو بُلوایا - اور تشخیص کی لڑیوں کا پہلا سلسلہ شروع ہوگیا - نبض اور قارورہ کا معائنہ اور مشاہدہ کیا گیا - حکیم صاحب جب علامات کی لڑیوں کو پرونے لگے تو حرارت کی رفتار کچھ شبہ والی نظر آئی - علی الصباح پسینے کا آنا - طبیعت کا ڈھال رہنا اور چہرے کی شگفتگی کا غائب ہو جانا وہ نشانیاں تھیں جن کو نظر انداز کر دینا طبیب کے فرائض سے بعید تھا، جب حکیم صاحب نے دیکھ بھال لیا، تو استقلال اور ثبات کے الفاظ میں اطمینان دلاتے ہوئے کہا "مرض کچھ نہیں ہے - رنج و غم ہی سو بیماریوں کی ایک بیماری ہے - اسی لئے طب یونانی کے ابوالآباء شیخ الرئیس ابن سینا کا قول ہے کہ خوشی و مسرت سوداؤں کی ایک دوا ہے (من المعالجات الجیدۃ الفرح) آپ کیوں صالحہ کو ڈاکٹر عابد سلیم کی صحت گاہ میں نہیں بھیجدیتے - وہ آپ صاحبوں کے ایک قریب ترین عزیز ہیں اور علاج معالجہ کا بار بھی آپ پر نہ پڑے گا - لیکن اس وقت تو میں ایسی دوائیں پیش کرتا ہوں جن سے چند ہی روز میں انشاء اللہ تعالیٰ خاصا افاقہ ہو جائیگا"

حکیم صاحب نے ہوا اور روشنی کا انتظام کرایا، پیا بانسے کا عرق تجویز کیا - اور دواخانہ ہمدرد سے بہترین دوائیں منگوادیں - جن سے مریضہ کو دو ہفتے کے اندر خاصا افاقہ ہو گیا - اب معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عابد سلیم کی صحت گاہ میں صالحہ بھی نسیمہ کے ساتھ مرض دق وسل کو بیخ و بنیاد سے اُکھاڑ پھینکنے کے انتظام میں ایک شاندار جہاد کر رہی ہے اسکی صحت بھی اچھی ہے - اور افسانۂ غم خواب و خیال ہو چکا ہی +

ہمدرد صحت کے دِق وسل نمبر کیلئے رائے

از حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ

"ہمدرد صحت کی اشاعتِ خاص "دق وسل" موصول ہوئی - اس اشاعت میں مضامین کی جدت و ندرت" اور کتابت و طباعت کی نفاست دیکھ کر طبیعت بہت شاد ہوئی میرے خیال میں "دق وسل" کے موضوع پر اتنا لٹریچر یکجائی طور پر دنیا کی کسی زبان میں شائع نہیں ہوا، ہندوستان کی طبی صحافت کا پندرہ سالہ دور میرے سامنے ہے، مختلف رسائل کے "دق وسل" نمبر میرے پاس موجود ہیں - مگر طب کا کوئی آرگن ایسا جامع، جاذب نظر، اور پُر از معلومات نمبر شائع نہیں کر سکا - الحمد للہ - کہ خدائے قادر و توانا نے یہ عزت و سعادت آپ کو ارزانی فرمائی، اور آپنے ایک قلیل ترین مدت میں مخلوق اللہ کی بہتری اور فائدہ رسانی کے جذبہ ہمدردی سے متاثر ہو کر دق وسل جیسے مہلک، نامراد مرض کے دفعیہ کے لئے ویدک - یونانی - اور ڈاکٹری معلومات کا ایک عدیم المثال مرقع شائع کر دیا ہے - مجھے یقین ہی کہ دنیائے طب اور ضرورت مند پبلک ایک عرصہ تک اس کے بصیرت افروز مضامین و مجربات سے متمتع ہوتی رہے گی" +

مزاحیہ

انجکشن

(از جناب کوثر صاحب، چاندپوری)

جب سے فصد کا رواج کم ہو گیا ہے نئے نئے طریق علاج اسکی جگہ حاصل کرنے کے لئے ایجاد ہو رہے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں انجکشن کو بالاتفاق فصد کا "خلیفہ" تسلیم کر لیا گیا ہے جس طرح آج سے ایک صدی پہلے ہر شخص فصد کا گرویدہ تھا اور بات بات میں "دریائے خون" بہا دیا کرتا تھا اب انجکشن کا شیفتہ ہو رہا ہے، اور معمولی زخم سے لیکر موت تک کا علاج "انجکشن" سے کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ٹیکہ کی روز افزوں ترقی کو دیکھتے ہوئے یہ اُمید خلاف قیاس نہیں ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب مُنہ کے ذریعہ سے دواؤں کا استعمال بالکل بند ہو جائے گا بلکہ عہد حاضر میں بعض سخت قسم کے بڈھاؤں کی نظر میں "انیما" کی جو حیثیت ہو وہی عام مریضوں کے خیال میں منہ سے دوا کھانے یا پینے کی ہو جائے گی۔ مگر باوجود "انجکشن" کی اس ترقی کے ابھی ہندوستان کے بہت سے مقامات پر انجکشن اور پھانسی کے ایک ہی معنے سمجھے جاتے ہیں اور بڑے بڑے جواں مرد اس کا نام سنتے ہی کانپ جاتے ہیں خصوصاً اس وقت جب کہ ڈاکٹر اپنی آسانی کے لئے ہیضہ یا طاعون کا ٹیکہ دینے کی غرض سے پچکاری ذرا بڑی استعمال کرے۔ ایسی صورت میں پچکاری کو دیکھتے ہی اچھے اچھے بہادروں کے حواس خراب ہو جاتے ہیں اور وہ ہیضہ اور طاعون وغیرہ کے خطرناک حملوں کو بھول کر ٹیکہ کی ہیبت سے دودھ بخشوانے کی فکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، جو لوگ شکار کے دوران میں شیر، چیتے اور ریچھ سے بھی نہیں ڈرتے وہ انجکشن کی پچکاری کو دیکھتے ہی خوف سے کانپنے لگتے ہیں۔ بدقسمتی سے اسی قسم کے ایک مقام پر ایک ڈاکٹر صاحب جو انجکشن کرنے میں بہت ہی ماہر تھے غروب آفتاب سے ذرا پہلے وارد ہوئے اور آتے ہی انہوں نے اپنی پچکاری کے ذریعہ سے جہاد بول دیا، مارتے، کاٹتے، ڈاکٹر صاحب ہمارے غریب خانہ پر بھی تشریف لے آئے اور نادر شاہ کے اس تاریخی لب و لہجہ میں جو اس نے دہلی میں قتل عام کرتے ہوئے اختیار کیا تھا کہنے لگے :-

"ٹیکہ لگوائیے۔"

"ٹیکہ!" ہم نے کہا "ذرا چائے تو پی لیجئے۔"

"نہیں چائے کا وقت نہیں ہے بس جلدی سے ٹیکہ لگوا لیجئے۔"

"ٹیکہ لگوالوں، کس کے اپنے یا آپ کے؟"

"میرے نہیں اپنے۔"

"بہت اچھا مگر ——————"

"اگر مگر کی ضرورت نہیں آستین چڑھائیے۔"

"جی ہاں —————— مگر آج کی مہلت دیجئے ذرا سوچنے سمجھنے کا موقعہ تو دیجئے۔"

"سوچنے سمجھنے کی کیا ضرورت ہے؟" ڈاکٹر صاحب بولے اور اپنا بکس کھول کر ایک لمبی سی پچکاری نکالی جسے دیکھکر ہمیں شبہ ہوا کہ یہ ہولی کھیلنے تشریف لائے ہیں یا ٹیکہ لگانے۔ ہم نے پچکاری کے قد و قامت کو دیکھتے ہی فوراً سمجھ لیا کہ انجکشن واقعی کوئی بہت زیادہ خطرناک عمل ہے اور یہ جو کبھی کبھی سنا کرتے ہیں کہ انجکشن لگواتے ہی فلاں شخص بے ہوش ہو گیا کوئی غلط بات نہیں ہے۔ بھلا اتنی بڑی پچکاری کی اتنی لمبی سوئی جسم میں لگائی جائے اور اس کے ذریعہ سے بوتل بھر دوا رگوں میں داخل کی جائے۔ تو بے ہوشی تو رہی الگ اس سے تو موت بھی واقع ہو جانی چاہیئے اور پرسوں ہی کوئی کہہ رہا تھا کہ چودھری نے پچکاری لگوائی تو اس کے بازو پر بہت بڑا پھوڑا نکل آیا۔ یہ بھی جھوٹ نہیں ہو سکتا۔ آخر اتنی دوا جب بدن میں سما نہ سکے گی تو کہیں تو جمع ہوگی اور جہاں جمع ہوگی وہیں پھوڑا، دُنبل یا کوئی بڑا سا اُبھار ہو جائیگا۔ ان خطرات کو ذہن نشین کر کے بلکہ اپنے دماغ میں بالکل موجود فرض کر کے ہم نے حفاظت خود اختیاری کے حق کو استعمال کرنے کی نیت سے ذرا بگڑ کر کہا، "جناب! میں فی الحال ٹیکہ نہیں لگواؤنگا آپ کسی اور کے لگائیے۔"

"کیوں نہیں لگوائیں گے؟ آپ کو کیا ڈر لگتا ہے؟"

"ڈر مردوں کو نہیں لگا کرتا میں ڈرتا نہیں ہوں مگر اس وقت ٹیکہ ملتوی رکھیے۔"

"آخر وجہ ملتوی رکھنے کی؟"

"میں اس خود غرضی کو برداشت نہیں کر سکتا کہ آدمی خود تو ہیضہ سے ڈر کر انجکشن کرالے۔ اور بیوی بچوں کو یونہی بغیر ٹیکہ مر جانے دے۔ میں اس قسم کا آدمی نہیں ہوں۔ اگر واقعی ٹیکہ کچھ مفید ہے تو پہلے اپنے بیوی کے انجکشن کراؤنگا، کیونکہ ان کو میں اپنے وجود سے کچھ زیادہ ہی محبوب رکھتا ہوں۔ پھر بچوں کے لگواؤنگا، اور اگر ٹیکہ نقصان دہ چیز ہے اور اس کے لگوانے سے آدمی موت سے کچھ پہلے ہی مر جاتا ہے جیسا کہ گاؤں میں عام طور پر مشہور ہو تو جناب آئیے، میں آپ کو اپنے تمام دشمنوں کے گھر بتا دوں، انہیں جہنم واصل کر دیجئے اور مجھے ابھی کچھ اور جینے دیجئے۔"

"آپ ڈریئے نہیں ٹیکہ بہت مفید ہے، اوّل ٹیکہ لگانے کے بعد بیماری ہی نہیں ہوتی اور ہوتی ہے تو بہت ہلکی۔"

"معاف فرمائیے ڈاکٹر صاحب، ہیضہ تو ہلکا بھی مہلک ہوتا ہے! اور اگر خدانخواستہ اس ہلکے نے ہمیں مار ڈالا تو آپ فرما دینگے کچھ نہیں یونہی ذرا ہلکی سی موت واقع ہو گئی ہے! اور حال یہ ہے کہ میں ہلکی موت مرنے کو بھی تیار نہیں۔ بھائی مرنا ہے تو یوں ہی مر جائینگے، ٹیکہ لگوانے کے بعد مر گئے تو جنت تو ملے گی نہیں، کیونکہ جنت کا انحصار ہے اچھے اعمال پر، ٹیکہ سے اس کا تعلق نہیں۔ اور اچھے اعمال کی توفیق ٹیکہ، انیما، یا ہمدرد دواخانہ کے "طلائے اعظم" سے تو پیدا ہوتی نہیں۔"

یہ بحث ہو ہی رہی تھی کہ ایک اور تنومند نوجوان آ گئے اور بولے "واہ! آپ بھی عجیب انسان ہیں۔ ہم تو سینکڑوں انجکشن کرا چکے ہیں۔ لائیے ڈاکٹر صاحب پہلے میرے لگائیے۔"

یہ کہہ کر انہوں نے آستین چڑھائی۔ اور ڈاکٹر صاحب نے پچکاری لگائی۔ پچکاری کو دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں اضطراب اور وحشت کے آثار نمایاں ہوئے، سانس کی رفتار تیز ہو گئی۔ بدن میں کپ کپی پیدا ہو گئی، چہرہ بھیانک سا ہو گیا مگر انہوں نے خود ہی موت کو دعوت دی تھی، موت کا بھوت پچکاری کی سوئی سے اپنی لمبی لمبی ٹانگیں نکال رہا تھا اور لال لال آنکھوں سے انہیں گھور رہا تھا۔ اُدھر یہ ٹیکہ لینے کے لئے آستین چڑھا چکے تھے اور چڑھی ہوئی آستین کا اتار لینا پٹھانوں کے نقطۂ نظر سے اتنا ہی ذلت انگیز تھا جتنا کھڑی ہوئی مونچھ کا جھکا لینا، تاہم جان بوجھ کر اپنا گلا کٹوا لینا بھی کوئی قابلِ تعریف بات نہ تھی چنانچہ وہ بہت سوچ سمجھ کر بولے، "ڈاکٹر صاحب! بس دو منٹ ٹھہریئے میں اماں سے پوچھ آؤں۔"

"اماں سے، ڈاکٹر صاحب نے کہا، پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ضرورت تو کچھ نہیں۔ مگر ڈاکٹر صاحب میں کبھی کوئی کام اماں کی اجازت کے بغیر نہیں کرتا۔ اور پھر یہ تو کافی خطرے کا کام ہے۔ خدا جانے کیا صورت پیش آئے ذرا اجازت دیجئے، میں پوچھ ہی آؤں۔"

"واہ خانصاحب! ڈاکٹر صاحب نے کہا، اس میں خطرہ کوئی نہیں آپ اطمینان رکھئے، پہلے لوگ تو لڑائی کے میدان میں سر کٹوا دیا کرتے تھے اور ان کے گھر خبر بھی نہیں ہوتی تھی۔"

"جی ہاں! آدمی تو میں بھی ویسا ہی ہوں۔ مگر میری اماں کا دل البتہ کمزور ہے وہ ذرا سی بات میں بیہوش جاتی ہیں۔ کہیں انہیں معلوم ہو گیا کہ میں نے ٹیکہ لگوایا ہے تو یقیناً وہ بیہوش ہو جائینگی۔"

"مگر پھر ہوش میں آ جائینگی" ڈاکٹر صاحب نے کہا۔

"ہاں، ہوش میں تو آ جائیں گی، لیکن تکلیف کتنی ہوگی۔ میں اپنے اوپر تو ہر مصیبت جھیلنے کو تیار ہوں یقین نہ ہو تو آپ میرے جسم میں جس جگہ چاہیں نشتر لگا کر دیکھ لیں۔ میں اُف تک نہ کرونگا، مگر اماں کی کوئی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتا۔"

نشتر لگانے کی ضرورت نہیں۔ خان صاحب! بس ٹیکہ لگانے کی اجازت دیجئے، —— دیکھئے سوئی اتنی باریک ہے کہ جسم میں داخل ہونے کی خبر تک آپ کو نہ ہوگی۔"

"لاحول ولا قوۃ! ڈاکٹر صاحب، آپ مجھے بچہ سمجھتے ہیں۔ آپ سوئی نہیں بھالا گھسیڑ دیجئے ان بازؤں میں۔ میں تو کئی بڑے بڑے آپریشن کرا چکا ہوں اور ڈاکٹروں کے اصرار کرنے پر بھی کبھی کلوروفارم سونگھنا گوارا نہیں کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ ٹیکہ کا معاملہ ہے اب تک بہت سے آدمی ٹیکہ لگوا کر مر چکے

ہیں، میں مرنے سے تو نہیں ڈرتا البتہ آں سے اجازت ضرور لونگا ـــــــــــ اچھا ڈاکٹر صاحب، میں ابھی آتا ہوں آپ اتنے کسی اور کے لگائیے" یہ کہتے ہی خان صاحب آستین اُتارتے ہوئے اس تیزی سے بھاگے کہ ڈاکٹر صاحب ان کا تعاقب بھی کرتے تو بیکار تھا۔ خان صاحب میدان چھوڑ کر بھاگ گئے تو ڈاکٹر صاحب پھر ہم سے بولے، "پھر تو آپ ہی آئیے نا پہلے، آپ کی دیکھا دیکھی یہ اور لوگ بھی لگوالیں گے"۔

"جی ہاں، کچھ حرج نہیں، مگر ڈاکٹر صاحب، میں مارنے میں تو بہت ممکن ہے ہمت کر کے پہل کر دوں مگر مرنے میں یہ جرات کبھی نہیں کر سکتا"۔

"تو یہ! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، لائیے ہاتھ لائیے ادھر" "مگر میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا"۔

"کھانا نہیں کھایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بعد میں کھانا اور اچھا ہے! خالی پیٹ ٹیکہ لگوانا کچھ اچھا نہیں"۔

"کون کہتا ہے اچھا نہیں۔ میری رائے میں کھانے سے پہلے ہی ٹیکہ لگوانا چاہیے"۔

"میں آپ کی رائے پر عمل نہیں کرونگا۔ مجھے حکیم صاحب نے سخت تاکید کر دی ہے کہ خالی معدے پر کبھی ایسی جرارت نہ کرنا"۔

"حکیم صاحب کیا جانیں۔ میں جو کچھ کہتا ہوں سچ کہتا ہوں"۔

"بس رہنے دیجئے ڈاکٹر صاحب، میں تجربہ اور قابلیت کے لحاظ سے آپ کو حکیم صاحب پر ترجیح نہیں دے سکتا"۔

"آپ غلطی پر ہیں۔ میں کہتا ہوں حکیم صاحب کچھ نہیں جانتے وہ ہیضہ کا علاج ہی نہیں کر سکتے"۔

"نہیں، ہیضہ کا علاج وہ بہت اچھا کرتے ہیں"۔

"تم غلط کہتے ہو مجھے غصّہ دلاتے ہو۔ وہ ہیضہ کا علاج نہیں کر سکتے"۔

"ممکن ہے آپ صحیح کہتے ہوں۔ مگر ان کے علاج سے مریض اچھا ضرور ہو جاتا ہے"۔

"یہ بھی درست نہیں، ڈاکٹر صاحب بولے، ہیضہ کا مریض اچھا ہی نہیں ہوا کرتا۔ بیس فی صدی بھی ہیضہ کے بیمار اچھے ہو جائیں تو سمجھیے کہ ڈاکٹر بہت اچھا ہے"۔

"ڈاکٹر صاحب، ان کا مقولہ ہے کہ ساٹھ فی صدی مریض بھی اچھے ہو جائیں تو سمجھو حکیم اناڑی ہے۔ جب تک پچھتر فی صدی کامیابی نہ ہو حکیم کو حکیم کہنا ہی حماقت ہے"۔

"اچھا، اس گفتگو کو چھوڑیئے۔ آپ تو ٹیکہ لگوایئے"۔

"پھر آپ کچھ دیر تشریف رکھیے میں کھانا کھالوں"۔

"کتنی دیر لگے گی آپ کو کھانے میں؟"۔

"دیر و یر تو کچھ بھی نہیں ہوگی۔ لیکن پہلے غسل کرونگا اور ممکن ہے نہانے سے پہلے حجامت بھی بنواؤں۔ ذرا ڈاڑھی بہت بڑھ گئی ہے ایسی صورت میں ایک گھنٹہ سے قبل فارغ نہ ہو سکوں گا"۔

"مگر میں اتنا نہیں ٹھہر سکتا"۔

"تو پھر جایئے۔ پھر کبھی دیکھیے گا"۔

"معلوم ہوتا ہے آپ ڈرتے ہیں"۔

"لاحول ولا قوۃ! ڈرونگا کیا، اس ذرا سی پچکاری سے اچھا، تو آداب عرض ہے، ڈاکٹر صاحب کسی موقعہ پر میں خود ہی بلا لونگا آپ کو، اکثر غصّہ میں خودکشی کرنے کو جی چاہا کرتا ہے"۔

ڈاکٹر صاحب پچکاری سنبھال کر چلدیئے اور ہم نے گھر میں پہونچ کر اس حادثہ کا ذکر کیا تو گھر کے اندر جتنی عورتیں یا مرد نما ہویاں تھیں سب ایک زبان ہو کر بولیں "بہت اچھا کیا تم نے ٹیکہ نہ لگوایا۔ پچھلے سال طاعون کے زمانہ میں دس بارہ آدمیوں کو مار ڈالا ان ڈاکٹروں نے ٹیکہ لگا لگا کے۔ آج ٹیکہ لگا کل چل بسے بھلا اپنی موت سے بھی آدمی اتنی جلدی مر سکتا ہے۔ بھیا، انگریزوں نے تو ہندوستانیوں کو مارنے کے لئے طرح طرح کی دوائیں نکال لی ہیں وہ بندوق اور تلوار سے کام نہیں لیتے دواؤں سے مارتے ہیں آدمی کو۔ وہی مثل ہے ان کی کہ سانپ بھی مر جائے، اور

لاٹھی نہ ٹوٹے۔ اور یہ جو کنوؤں میں دوا پڑتی ہے یہ کیا کم زہریلی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جس گاؤں کے کنوئیں میں ڈال دیتے ہیں وہاں کے دس بیس آدمی تو ضرور ہی مرجاتے ہیں اور بیماری بھی سچ پوچھو تو وہیں ہوتی ہے جہاں یہ دوا ڈالدیتے ہیں۔ بڑے بھیّا کے کنوئیں پر بھی آئے تھے پرسوں یہ میونسپلٹی والے شیطان پُڑیا لے کر۔ مگر اُنہوں نے صاف کہہ دیا کہ میرے کنوئیں پر پاؤں بھی رکھا تو یاد رکھو جان کی خیر نہیں ابھی مار کے گرادونگا سب کو۔' وہ دن ہے اور آج کی گھڑی کوئی آکے پھٹکا بھی تو نہیں۔"

ہم نے یہ باتیں سُنیں تو خدا کا بہت شکریہ ادا کیا کہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے بچالیا۔ ورنہ ڈاکٹر صاحب نے تو دوستی کے پردے میں نہ معلوم کب کا کینہ نکالنا چاہا تھا۔

اگلے دن ڈاکٹر صاحب پھر آموجود ہوئے۔ خیر ہم سے تو ملاقات نہ ہوسکی۔ خان صاحب بھی ہاتھ نہیں آئے۔ البتہ گاؤں کے بہت سے لوگوں کو جمع کرکے اُنہوں نے بڑی کوشش سے ٹیکہ لگوانے پر آمادہ کیا۔ لیکن سوال یہ درپیش تھا کہ پہلے ٹیکہ کون لے۔ اس مجمع میں بڑے بڑے سُورما موجود تھے مگر ٹیکہ کا خوف تقریباً سب ہی کے دل پر چھایا ہوا تھا۔ بہت مشکل سے ایک صاحب دل آگے بڑھ کر بولا "لو ڈاکٹر صاحب! پہلے میرے لگادو۔" ڈاکٹر صاحب نے فوراً آستین چڑھا کر دوا لگائی، ایک اور آدمی نے ہاتھ پکڑا ڈاکٹر صاحب بولے "منہ اُدھر پھیرلو" اس نے منہ تو پھیرلیا۔ مگر دل میں یہ شُبہ رہا کہ نہ معلوم ڈاکٹر صاحب کتنا گہرا زخم لگادیں۔ اس لئے بار بار کنکھیوں سے وہ یہ دیکھنے کی سعی کرتے رہے کہ ڈاکٹر صاحب کیا کررہے ہیں، ایک مرتبہ جو اُنہوں نے دیکھا تو ڈاکٹر صاحب پچکاری سنبھال کر حملہ کرنے ہی والے تھے پچکاری دیکھتے ہی اُس غریب کے حواس خراب ہوگئے اور اس نے اپنے کو خطرے میں محسوس کرکے بڑی گھبراہٹ میں نعرہ لگایا ——— "ہائے سے مرگئے!" پھر زور سے ہاتھ کو جھٹکا دے کر جست کی تو یہ جا اور وہ جا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی پچکاری لئے کھڑے رہ گئے اور مجمع آن کی آن میں منتشر ہوگیا۔

ڈاکٹر صاحب بھی اپنے خیال کے پکّے تھے اُنہوں نے کسی نہ کسی طرح پانچ آدمیوں کے ٹیکہ لگا ہی دیا۔ مگر بدقسمتی سے یہ سب قے دستوں میں مبتلا ہوکر مر گئے۔ بس پھر کیا تھا، گاؤں بھر میں کہرام مچ گیا کہ ٹیکہ لگوانے سے آدمی مرجاتا ہے حالانکہ ان کا یہ خیال بالکل غلط تھا ڈاکٹر صاحب نے جن لوگوں کے ٹیکہ لگایا تھا، وہ سب ان کے نقشہ میں زندہ وسلامت موجود تھے۔ آئندہ ہفتہ میں ڈاکٹر صاحب آئے تو گاؤں میں قے دستوں کی بیماری خوب زوروں پر تھی اور جن کو وہ ٹیکہ لگاکر گئے تھے ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے بہت چاہا کہ تندرست آدمی ٹیکہ لگوالیں۔ مگر اب کوئی انکے پھندے میں نہ پھنسا۔ بلکہ چوکی دار نے تھانہ میں رپٹ لکھوادی کہ ڈاکٹر صاحب نے ٹیکہ لگاکر پانچ آدمی میرے گاؤں میں مار ڈالے۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی مخلوقِ خدا سے کچھ دشمنی سی ہوگئی تھی۔ ادھر تو موت کی یہ گرم بازاری تھی اُدھر وہ پچکاری لئے گاؤں گاؤں مارے پھرتے تھے۔ اور اچھے خاصے آدمیوں کے جسم میں ہیضہ کے کیڑے پہونچا کر انہیں زندہ درگور بنا رہے تھے۔

ایک اور گاؤں میں پہونچ کر ڈاکٹر صاحب نے وہاں کے باشندوں کو جمع کیا اور ٹیکہ کے فوائد بیان کئے لیکن کوئی بھی ٹیکہ لگوانے پر آمادہ نہ ہوا ڈاکٹر صاحب بولے "آخر کیا بات ہے؟ آپ لوگ کیوں ڈرتے ہیں؟" ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا "ٹیکہ لینے سے آدمی مرجاتا ہے" ڈاکٹر صاحب نے بہت سمجھایا کہ یہ خیال غلط ہے ٹیکہ تو بیماری سے بچاتا ہے۔

"ہمیں بیماری سے بچانے کی آپ فکر نہ کریں، دیہاتی بولا، ہم نے خود اپنا انتظام کرلیا ہے ہمیں ہرگز بیماری نہیں ہوسکتی"

"آخر کیا انتظام کرلیا ہے تم نے؟" ڈاکٹر صاحب نے پوچھا

"بوٹی کھاچکے ہیں ہم۔ ہمیں بیماری نہیں ہوسکتی۔"

"بوٹی کھاچکے ہو؟" ڈاکٹر صاحب نے حیران ہوکر پوچھا

"ہاں! ہم بوٹی کھاچکے ہیں"

"کیسی بوٹی کھاچکے ہو؟"

"عمل پڑھ کر ہم نے بکرے کے کانوں میں پھونک دیا تھا۔ پھر اُسے ذبح کرکے اسکی ایک بوٹی سب نے پکاکر کھائی۔ تمہیں بتاؤ، اب کیونکر ہمیں بیماری ہوسکتی ہے اور ٹیکہ کی اب ضرورت ہی کیا رہی؟"———

باب الصحت

ہندوستان میں سل کی کثرت اور اس کے اسباب

ازجناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی

دنیا کے دوسرے ملکوں میں تو شاید سل کی بیماری نسل انسانی کو تباہ اور ہلاک کرنے میں ابھی تیسرے نمبر پر ہے اور اس سے کہیں زیادہ مہلک امراض اور موجود ہیں لیکن ہندوستان میں انسانی جانیں تلف کرنے میں کوئی دوسرا مرض اس کے مقابلے میں نہیں آسکتا۔ شیرخواری کے زمانے سے لے کر بڑھاپے تک کوئی زمانۂ عمر ایسا نہیں ہے جو اسکی دستبرد سے محفوظ ہو، اور بچے تو قریب قریب تمام کے تمام صرف اسی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اُترتے ہیں۔ ناواقفیت کی وجہ سے ہمیں اکثر پتہ نہیں چلتا اور جب یہ مختلف بھیس بدل کر آتی ہے تو کبھی ہم سوکھے اور مسان کو گالیاں دیتے ہیں۔ کبھی خنازیری گلٹیوں یعنی کنٹھ مالا کو کوستے ہیں اور کبھی حلق کے غدودوں کو بُرا بھلا کہتے ہیں کہ اُنہوں نے ہمارے بچے کی جان لی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اور اسی طرح اور بہت سی بیماریاں سل ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔

کچھ دنوں پیشتر تک ہمیں سل کی صرف دو ہی صورتیں معلوم تھیں اور پھیپھڑوں اور آنتوں کے علاوہ اسکے جراثیم اگر جسم کے کسی دوسرے عضو میں اپنی جائے قیام بنا لیتے تھے تو ہم انہیں نہ پہچان سکتے تھے اور اسے سل سے علیحدہ کوئی بیماری تصور کرتے تھے لیکن اب خوردبین کی شکل میں ایک ایسا عجیب آلہ ہمارے ہاتھ آگیا ہے کہ ہم ان جراثیم کا ہر جگہ پتہ لگا لیتے ہیں اور ایک فاتحانہ انداز میں فخر کے ساتھ یہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

لیکن اندازِ قد کو پہچان لینے یا قد کی پیمائش جان لینے کے باوجود ابھی تک ہم ان کا کفن سینے کے قابل نہیں ہوئے اور یہ ننھی سی غیر مرئی مخلوق ہر سال ہم میں سے لاکھوں انسانوں کے کفن سلوا دیتی ہے۔

سل کی بیماری کا تعلق چونکہ مخصوص جراثیم کی کارگذاریوں سے ہے۔ اس لئے نامناسب نہ ہوگا اگر ان جراثیم کی زندگی کے حالات کا مختصراً تذکرہ کر دیا جائے کرور در کرور انسانی جانوں کو تباہ و برباد کرنے والا یہ ظالم جرثومہ ایک بہت ہی ننھا سا اور بال سے بھی کہیں زیادہ باریک کیڑا ہوتا ہے اور ارذل ترین مخلوقات میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ جاندار تو یہ ضرور ہے لیکن بہ اختیار خود حرکت کرنے کی قابلیت اس میں نہیں ہوتی۔ اسکی لمبائی اتنی ہوتی ہے کہ اگر برابر برابر ایک کے آگے دوسرا رکھتے جائیں تو کوئی پندرہ ہزار جراثیم کی لمبائی مل کر کہیں اتنی ہوگی کہ اس سے ایک انچ لمبی جگہ گھرے، اور موٹائی اس لمبائی کا بھی کوئی دسواں حصہ ہوتی ہے۔ گویا ڈیڑھ لاکھ جراثیم کے جسم کی موٹائی ایک انچ ہوگی۔ اگر بہت ہی طاقتور خوردبین سے دیکھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی باریک ڈورے میں ننھے ننھے تسبیح کے دانے پروئے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر کاخ نے ناقابلِ تردید طریقے پر یہ ثابت کیا تھا کہ سل کا مرض صرف اسی جرثومہ کی موجودگی کے باعث ہوتا ہے جسم کے خواہ کسی عضو میں بھی مرض ہو یہ لازمی طور پر اس عضو میں پایا جاتا ہے۔ اور پھیپھڑونکی سل میں مریض کے بلغم میں اور آنتوں کی سل میں مریض کے پاخانہ میں موجود ہوتا ہے۔

محققین نے جب اسے شیشے کی نلکیوں میں رکھ کر پرورش کیا تو مسلسل کئی نسلیں پیدا کر لینے کے بعد یہ ممکن ہو سکا کہ تمام دیگر جراثیم کی آلائش سے پاک صاف کر کے صرف اسی کو حاصل کیا جا سکے۔ اس طرح خالص سل کے جراثیم یعنی ٹیوبرکل حاصل کر کے جب انہیں خرگوشوں اور سفید چوہوں کے جسم میں داخل کیا گیا تو وہ سب سل کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور ان میں تمام وہی علامات پیدا ہو گئیں کہ جو اصل مرض میں ہوتی ہیں۔

آپ کو یہ معلوم کر کے شاید حیرت ہوگی کہ سل کے مریضوں کے بلغم میں ٹیوبرکل کے جراثیم اس قدر کثرت سے ہوتے ہیں کہ اگر صرف ایک مریض کا چوبیس گھنٹے کا بلغم جمع کر کے دیکھا جائے تو اس میں کچھ بھی نہیں تو چار ارب جراثیم موجود ملیں گے۔ اگر بیماری دوسرے مقامات پر ہو تو ان مقامات کی فضلات میں بھی انکی تعداد بہت کافی ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر ایک شخص سے دوسرے شخص تک یہ جراثیم بلغم ہی کے ذریعہ سے پہونچتے ہیں۔

خوردبین کے وسیلہ سے ان جراثیم کو دیکھنے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ انہیں رنگ دیا جائے۔ لیکن چونکہ بلغم میں اور بھی صدہا قسم کے جراثیم کا موجود ہونا ممکن ہے، اسلئے یہ ترکیب کہ پہلے خوب تیز اور گہرے رنگ سے تمام جراثیم کو رنگ دیا اور اسکے بعد کوئی تیزاب ڈال کر اس رنگ کو اُڑا دیا۔ ٹیوبرکل کے جراثیم کی یہ خصوصیت ہے کہ اُن پر رنگ چڑھتا دیر میں ہے اور جب چڑھتا ہے تو پھر اُترتا بھی بڑی مشکل سے ہے۔ اس طرح یہ ہوتا ہے کہ تیزاب میں ڈالنے سے باقی سب قسم کے جراثیم کا رنگ تو اڑ جاتا ہے اور ٹیوبرکل کے جراثیم اسی طرح رنگے ہوئے رہتے ہیں اور بہ آسانی نظر آجاتے ہیں۔

خیال کیا، بلکہ سوال ہو سکتا ہے کہ ایسی صورت میں جب کہ کروڑ در کروڑ جراثیم ہر وقت آزادانہ فضا میں موجود رہتے ہیں اور کسی قسم کی روک ٹوک کے بغیر سانس کے ساتھ ہمارے جسم میں ہر وقت داخل ہو جایا کرتے ہیں تو کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ ہر شخص سل کے مرض میں مبتلا ہو جائے اور دنیا میں کوئی تندرست انسان ڈھونڈے نہ ملے۔ یہ خیال بالکل درست ہے اور یقیناً ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن مہربان اور فیاض قدرت نے کچھ انتظامات ہماری حفاظت کے لئے بھی کر دیئے ہیں۔ ایک طرف تو ان جراثیم کو ضرورت سے زیادہ نازک طبع بنا دیا ہے جس کی وجہ سے وہ خلاف مزاج حالات میں یا تو زندہ ہی نہیں رہتے یا اگر رہتے ہیں تو نیم مردہ اور افسردہ حالت میں۔ یعنی ایسی حالت میں کہ جب وہ افزائش نسل کے ناقابل ہوں۔ ہم جب تجربات کی غرض سے انہیں شیشے کی نلکیوں میں پالتے ہیں تو تاوقتیکہ خاص قسم کے شوربے وغیرہ میں انہیں نہ رکھیں وہ اپنی تعداد میں اضافہ نہیں کر سکتے اور مردہ بنے پڑے رہتے ہیں۔ بالکل اسی طرح انسانی جسم کے اندر بھی نشوونما حاصل کرنے کے لئے انہیں خاص خاص حالات کی ضرورت ہوتی ہے، ایک تندرست انسانی جسم گویا ان جراثیم کی قبر ہوتا ہے جس میں پہونچکر وہ مردہ بن جاتے ہیں اور اگر انکی تعداد بہت زیادہ نہ ہو تو وہ ہمیں ہرگز بیمار نہیں کر سکتے۔ ہمارے جسم پر انکی دسترس صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ کسی بیماری کے سبب سے یا بعض دوسرے اسباب کی بنا پر ہمارے جسم کی قوت مدافعت کمزور ہو جائے۔ نازک مزاج اس قدر ہونے کے باوجود یہ جراثیم سخت جان بہت ہوتے ہیں۔ اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ سل کے مریض کا بلغم اگر خشک بھی ہو جائے تب بھی ڈیڑھ دو مہینے تک جراثیم زندہ رہتے ہیں۔ اگر یہ بلغم کسی اندھیری اور مرطوب جگہ ہے تو چھ مہینے بلکہ اس سے زیادہ مدت تک زندہ پائے جاتے ہیں۔ روشنی اور دھوپ ان جراثیم کی دشمن ہے اور کھلی دھوپ میں وہ چند گھنٹوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ پھیلی ہوئی روشنی میں جیسی کہ برآمدوں وغیرہ میں ہوتی ہے وہ چند روز تک زندہ رہتے ہیں، اُبالنے سے یہ جراثیم فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں اور کاربالک ایسڈ کے (ایک حصہ بیس حصوں میں) محلول میں بھی چند منٹوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ان تمام باتوں سے بآسانی یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ سل کے بیماروں کا تھوک اور بلغم اگر دھوپ میں پڑا ہو تو صرف چند گھنٹوں میں اسکے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں اور وہ بے ضرر ہو جاتا ہے۔ لیکن یہی بلغم اگر سایہ میں ایسی جگہ پڑا ہو کہ جہاں روشنی اچھی طرح رہتی ہو تو اس سے چند روز تک خطرہ ہے اور اگر اندھیرے کمروں میں یہ بلغم ہو تو خواہ وہ خشک کیوں نہ ہو جائے، لیکن ٹیوبرکل کے جراثیم کم و بیش دس مہینے تک بالکل زندہ اور بااثر رہتے ہیں۔ اسی لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے مریض اپنے بلغم کے متعلق انتہائی احتیاط برتیں اور جا بجا تھوکنے سے پرہیز کریں۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انکے بستر کے قریب ایسے اُگالدان رکھدیئے جائیں جنکا منہ اُوپر سے کھلا ہوا ہو تاکہ بہ آسانی انہیں صاف کیا جا سکے، اور ان اُگالدانوں میں کوئی ایسا محلول کہ جو جراثیم کے لئے مہلک ہو روزانہ ڈالتے رہنا چاہیئے

ٹیوبرکل کے جراثیم کی اتنی خصوصیات کے معلوم ہو جانیکے بعد سل کے اسباب کا معلوم کرلینا زیادہ دشوار نہیں ہے، ان جراثیم کی عادات کے مطالعہ نے ہمیں یہ بتا دیا ہے کہ جس وقت تک دھوپ، روشنی اور صاف ہوا ملتی ہے اور جس وقت تک ہمارے جسموں میں قوت مدافعت اچھی طرح موجود ہو اس وقت تک اگر ہم مٹھی بھر بھر کر سل کے جراثیم پھانکا اور سونگھا کریں تب بھی ہم مبتلائے مرض نہیں ہو سکتے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم ان تمام اسباب پر غور کریں جو ہمیں دھوپ اور ہوا سے محروم کر دیتے ہیں یا جو ہماری تندرستی کو زائل اور ہماری قوت مدافعت کو کمزور کرتے رہتے ہیں۔

دُھوپ اور ہوا

جہاں تک قدرت کے ان دو عطیوں کا تعلق ہے ہم فخر اور مسرت کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ملک دنیا کے بہترین ملکوں میں سے ہے، یہاں سال کا بیشتر حصہ ایسا گزرتا ہے کہ سورج اپنی جان بخش شعاعوں سے ہمیں مستفید کرتا رہتا ہے اور کوئی موسم ایسا نہیں ہوتا کہ جب دو چار گھنٹوں سے زیادہ عرصہ کے لئے ہوا بند ہو جاتی ہو لیکن قدرت کی اس قدر فیاضی اور بخشش کے باوجود بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سل اور دق کا مرض روز بروز عام ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور شہروں کی تو اب یہ حالت ہے کہ اگر کوئی خوش قسمت خاندان ایسا مل جائے کہ جس میں سل کا کوئی مریض نہ ہو تو اُسے یقیناً نوادر زمانہ میں شمار کیا جائیگا۔ یہ ایک حقیقت ضرور ہے کہ سورج برسات کے چند روز کے علاوہ ہمیشہ ہمارے لئے بے نقاب رہتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہم ان نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے ان سے کوسوں دور بھاگتے اور گھر کے کونوں کھدروں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ ہمارے فن تعمیر کی انتہائی کامیابی یہ خیال کی جاتی ہے کہ مکان اتنا سنگین اور اتنا پردہ دار بنایا جائے کہ سورج کی روشنی صحن کے کسی

ذرا سے کونے کے سوا اور کسی حصہ مکان کو کبھی نہ دیکھ سکے اور ہوا کو اگر کمرے کے اندر جانے کی ضرورت ہو تو بہزار خرابی و دشواری اس کا کوئی ایک آدھ جھونکا، وہ کبھی کبھی، اس حریم ناز میں بار پائے۔ جس مکان کو دھوپ گرم کردے یا جس میں ہم ہوا کے "بے رحم" جھونکوں سے محفوظ نہ رہ سکیں وہ ہرگز اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اس میں کوئی شریف اور معقول آدمی مسکن گزین ہو۔ کھڑکیاں، جھروکے اور ہوادار ہماری زبان کے الفاظ ہیں ضرور لیکن یہ وہ اصطلاحیں ہیں کہ جو ہمارے شعراء نے اپنی خیالی تاک جھانک کے لئے وضع کرلی ہیں ورنہ بالعموم ہمارے مکانوں کے لئے تو یہ کافی سمجھا جاتا ہے کہ صراحی کی شکل کا ایک ننھا سا روشندان کمرے یا دالان کی پشت کی دیوار میں بنا دیا جائے اور بس۔ گرمیوں میں دھوپ کی تپش سے بچنے کے لئے بڑے بڑے امراء کے مکانوں میں سرداب بنائے جاتے ہیں جو زمین کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور گو ٹھنڈ تو ان میں کافی ہوتی ہے لیکن ہوا اور روشنی اگر ان کے اندر قدم رکھتی ہیں تو ڈرتے ڈرتے اور اس طرح دن کے تقریباً سات گھنٹے کے لئے روشنی اور ہوا سے کامل محرومی نصیب ہو جاتی ہے۔

یہ تو امیروں کے مکانوں کی حالت تھی جن کی تعداد قوم میں بمشکل دس فیصدی ہے۔ باقی نوے فیصدی میں سے اگر ان پندرہ فی صدی کو چھوڑ دیا جائے جو متوسط الحال ہیں تو پچھتر فی صدی کی تعداد غریبوں کی بچتی ہے جن میں سے تقریباً پندرہ فی صدی تو ایسے ہیں کہ ان کے گھروں میں تو کسی دیوار کا یا پیڑ کا سایہ ہوتا ہے اور رات کو کسی مسجد یا مندر کی سیڑھیاں، اور باقی ماندہ ساٹھ فی صدی کے گھر ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں جانوروں کے بند کرنے کی کوٹھڑیوں سے تشبیہ دینے کی بھی ہمت نہیں پڑتی کیونکہ اکثر حالتوں میں جانوروں کی کوٹھریاں ان سے بہتر ہوتی ہیں! ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں جس کا رقبہ بمشکل سولہ یا بیس مربع گز ہوتا ہے خاندان کے چھ چھ آٹھ آٹھ اور دس دس افراد، خدا ہی جانے کس طرح اوپر نیچے سمٹے سمٹائے پڑے رہتے ہیں، اور کوٹھری کے بھی کواڑ حفاظت کے خیال سے یا جاڑوں میں اوڑھنا بچھونا نہ ہونے کے باعث سرد ہوا سے بچنے کی غرض سے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس بند کوٹھری کی ہوا شاید ایک آدمی کے لئے بھی مشکل ہی سے کافی ہو سکتی تھی لیکن اس میں آٹھ آٹھ آدمی سانس لیتے ہیں۔ اور خدا ہی جانے کہ کس طرح صبح کو زندہ نکلتے ہیں۔ اسی کوٹھری میں کُنبے کے لئے کھانا پکتا ہے اور اسی میں برتن بھانڈے صندوق اور پٹارے رکھے رہنے کی وجہ سے اتنی جگہ اور گھر جاتی ہے اور ہوا کے لئے جگہ نہیں رہتی۔

مرد تو خیر کسی نہ کسی طرح اس کال کوٹھڑی میں رات گزار کر صبح کو باہر نکل جاتے ہیں اور تقریباً تمام دن باہر رہ کر رات کی کمی کو کسی نہ کسی حد تک پورا کر لیا کرتے ہیں لیکن عورتیں اور ننھے بچے اس تلافی مافات سے بھی محروم ہیں۔ انہیں چوبیسوں گھنٹے انہی گھروں میں گذارنے پڑتے ہیں! اور شاید یہی وجہ ہے کہ سل کی بیماری سے مرنے والوں میں عورتوں اور بچوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہے۔ گھروں کے متعلق یہ تمام حالات معلوم ہو جانے کے بعد یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ ہمارے ملک میں سل کا مرض عام ہو جانے کا ایک بہت بڑا سبب یہی گھر ہیں۔

ہماری بعض عادتیں

سل کی اس قدر ترقی میں ہماری بعض عادتوں کو بھی دخل ہے، بڑے ہوں یا چھوٹے، امیر ہوں یا غریب، پڑھے لکھے ہوں یا جاہل، اور تندرست ہوں یا بیمار، ہم سب کی یہ عادت اور خصوصیت ہو کہ جا بجا زمین پر بلا تکلف تھوک دیتے ہیں۔ تندرست اگر ایسا کرتے ہیں تو گو بُرا تو وہ بھی ہے، لیکن وہ زیادہ مضرت رساں نہیں ہے لیکن مریضوں کا تھوک اور بلغم تو اکثر حالتوں میں بیماری کے جراثیم کی پوٹ ہوتا ہے۔

تہذیب یافتہ اُمراء کے گھروں میں اُگالدان میں تھوکنے کا رواج ضرور ہے لیکن یہ اُگالدان بالعموم ایسی شکل کے ہوتے ہیں کہ انہیں صاف کرنا بہت کچھ دقت طلب ہو اور اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ اوپر سے بہت کچھ صاف ستھرے اور قلعی کئے ہوئے اُگالدانوں کو جب تھوکنے کے لئے منہ کے قریب لایا جاتا ہو تو انکے اندر سے بدبو کا ایک بھبکا سا دماغ کو چڑھ جاتا ہو۔ ایسے اُگالدان بھی بالخصوص اگر وہ مریضوں کے استعمال میں بھی آتے ہوں، کچھ زیادہ مفید نہیں ہوتے۔ اور بالفرض اگر وہ مفید بھی ہوں تب بھی ان کا استعمال زیادہ سے زیادہ دس فی صدی آدمیوں تک محدود ہے۔ بقیہ آبادی کا یہ خیال ہے کہ خدا نے زمین اسی لئے بنائی ہے کہ ہم اسے زیادہ سے زیادہ گندہ اور غلیظ حالت میں رکھیں اور پیشاب، پاخانہ اور تھوک غرضکہ جو بھی ناپاک سے ناپاک چیز ہو اُسے بلا تکلف زمین پر بکھیرتے رہیں۔ چلتے پھرتے، بیٹھتے اُٹھتے گھر میں یا گھر سے باہر غرضکہ جہاں اور جب ضرورت محسوس ہو تھوکنے کے متعلق ہرگز ہرگز یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس سے زمین ناپاک ہو جائیگی۔ یہ تو تندرستوں کا طرز عمل تھا، بیمار چونکہ کسی حد تک معذور ہوتے ہیں اس لئے انہیں اس سے بھی زیادہ آزادی حاصل ہے وہ بلا تکلف کمرے کے فرش پر کمرے کی دیواروں پر اور اگر اتفاق سے اندازہ میں غلطی ہو جائے اور تھوک دیوار تک نہ پہونچ سکے تو اپنے بستر اور اپنے کپڑوں پر بلغم اور پان کی پیکوں سے گلکاریاں کرتے رہتے ہیں اکثر دیکھا ہو کہ مریض

کے بستر کے قریب کی دیواریں، کواڑ، فرش، پلنگ، پائے اور پٹیاں سب تھوک اور بلغم میں لت پت ہوتی ہیں۔ اور مرض اگر متعدی ہے تو اسکے جراثیم کروروں کی تعداد میں کمرے کی ہر چیز پر متمکن ہوتے ہیں۔ انہی کمروں میں اور اکثر بیماروں کے بستر کے قریب بیٹھ کر مریض کے رشتہ دار کھانا بھی کھاتے ہیں اور راتوں کو سوتے بھی ہیں۔ انتہا یہ ہے کہ بچوں کو بھی الگ نہیں رکھا جاتا اور وہ غریب اسی عمر میں سل میں مبتلا ہو کر ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور سماج کے لئے ایک مصیبت بن جاتے ہیں۔

سل کے متعلق قدیم الایام سے یہ خیال چلا آتا ہے کہ یہ ایک موروثی مرض ہے جو ماں باپ سے بچوں کو ورثہ میں ملتا ہے۔ زمانۂ حال کے تجربوں نے اس خیال کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ کیونکہ مسلول ماں باپ کے بچوں کو اگر ماں باپ سے علیحدہ رکھکر پالا جاتا ہے تو وہ بالکل تندرست اور سل سے محفوظ رہتے ہیں۔ انہی تجربات نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ بچے اگر مسلول ماں باپ کی آغوش میں پرورش پائیں تو ضرور سل میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ سل کی مریضہ ماں اپنے بچے کو چھاتی سے لگا کر سلاتی ہے اور تمام رات اس کا منہ بچے کے منہ سے قریب قریب ملا ہوا رہتا ہے۔ ماں کے سانس کے ساتھ جراثیم نکلتے ہیں اور بچے کے سانس کیساتھ اُسکے پھیپھڑوں میں پہونچ جاتے ہیں۔ یہ خیال کہ مسلول ماں کے دودھ میں جراثیم کی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے اور اگر بچہ اسے پیتا ہے تو اس طرح تعدیہ بچے تک پہونچ جاتا ہے، اگرچہ بالکل بے بنیاد تو نہیں ہے لیکن تحقیقات سے زیادہ تر یہی ثابت ہوا ہے کہ مریض ماں کی گود میں رہنا اور سونا ہی بچے کے بیمار ہونے کا اصل سبب ہے۔ ماں کی طرح مسلول باپ بھی بچے کو ہر وقت پیار کر کے، بالخصوص منہ سے منہ ملا کر، پیار کر کے بیمار بنا دیا کرتے ہیں۔ عزیزوں، رشتہ داروں یا اناؤں اور ماماؤں میں اگر کوئی سل میں مبتلا ہے تو اسکی گود اور اس کا پیار بھی اسی قدر خطرناک ہے۔

بعض رسمیں

ہندوستان کی بعض رسمیں یقینی طور پر سل اور دق کے پھیلنے میں اور اسکی روزافزوں ترقی کے لئے ذمہ دار ہیں۔ ہندوستان کا مروّجہ پردہ جسے بدقسمتی سے آبادی کی ایک بہت بڑی اکثریت نے مذہبی حیثیت دیدی ہے قوم کے لئے ایک خطرۂ عظیم ہے اور اگر اب بھی ہم نے اصلاح حالات کی طرف توجہ نہ کی تو وہ زمانہ بہت زیادہ دور نہیں ہے کہ جب شاید پردہ ہی پردہ باقی رہ جائے اور پردہ والیاں تمام کی تمام ہمیشہ کے لئے پردہ کر جائیں۔

اپنے اس مضمون میں مجھے اس سے بحث نہیں ہے کہ پردے سے پردے کے موجدوں نے جو توقعات وابستہ کی تھیں وہ پوری ہوئیں یا نہیں۔ نہ مجھے اس سے مطلب ہے کہ پردہ تحفظ عصمت کے لئے ضروری ہے یا غیر ضروری، اگرچہ یہ ضرور کہونگا کہ جو عصمت سات تالوں کے اندر بند کر کے بمشکل قائم رکھی جائے اس پر فخر کرنا شاید انہی لوگوں کو گوارا ہو سکتا ہے جو عورتوں کو "شیطان کی بیٹیاں" اور بے عصمتی کا ایک نازک سا پودا خیال کرتے ہیں۔ مجھے اپنے اس مضمون میں جو کچھ عرض کرنا ہے وہ صرف یہ ہے کہ پردے نے سل اور دق کی ترقی میں کس قدر مدد پہنچائی ہے اور اسکے لئے زیادہ مناسب طریقہ یہ ہوگا کہ میں اپنی ذاتی رائے پیش کرنے کی بجائے آپکے سامنے بعض اعداد و شمار رکھدوں۔

ہر شہر کے متعلق اعداد و شمار اس مختصر سی جگہ میں لکھدینا ناممکن ہے اس لئے صرف چند شہروں کے اعداد و شمار لکھدیئے گئے ہیں۔ جن سے باقی تمام شہروں کے متعلق اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہ اعداد و شمار بہت پُرانے ہیں اور اسکے یہ معنی ہیں کہ گذشتہ چند سال میں جو ترقی سل نے کی ہے اور جس قدر ہلاکت اور بربادی اس سے پھیلی ہے وہ ان اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔

کلکتہ میں سل اور دق سے جتنی موتیں واقع ہوتی ہیں ان میں سو میں پینتالیس صرف عورتیں ہوتی ہیں اور باقی پچپن میں مرد اور بچے سب شامل ہیں۔ یہ پینتالیس کا عدد اس وقت اور بھی مہیب اور خطرناک بنجاتا ہے۔ جب ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ کی آبادی میں عورتوں کی تعداد صرف ۳۳ فی صدی ہے اور سو میں سڑسٹھ بچے اور مرد ہیں۔ یعنے زندہ رہنے میں عورتوں کا تناسب صرف ۳۳ فیصدی ہے اور مرنے میں ۴۵ فیصدی۔ سل کی بیماری سے مرنے والے مردوں کی تعداد فی ہزار دو ہے لیکن عورتوں میں یہ تعداد بڑھ کر قریب قریب ساڑھے تین فی ہزار تک پہونچ جاتی ہے، گویا مردوں کی بہ نسبت ڈیوڑھی سے بھی زیادہ۔ مسلمان عورتیں پردے کی بہت زیادہ پابند ہوتی ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان مرنے والیوں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ ہندو عورتوں میں دق سے مرنے والیونکی تعداد تین فیصدی ہے لیکن مسلمان عورتوں میں تقریباً چھ فیصدی گویا دگنی کے قریب قریب ہے۔ اور ایسے محلوں میں کہ جہاں بہت گنجان آبادی ہے مسلمان مرنے والیوں کی تعداد تیرہ فیصدی تک پہونچ جاتی ہے۔

لاہور میں دق سے مرنے والے مسلمان مردوں کی تعداد ایک سال میں ایک سو پچاس تھی لیکن مسلمان عورتوں میں دو سو ننانوے اس مرض کا شکار ہوئی تھیں۔ ہندوؤں میں اُنسٹھ مرد اور چھیاسی عورتیں اسکی نذر ہوئی تھیں۔ بقیہ قوموں میں مرنے والوں کی تعداد پندرہ اور مرنے والیوں کی اکیس تھی۔ ان سب اعداد کو جوڑ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ شہر لاہور میں ایک سال کے اندر دو سو چوبیس مرد مرے اور اُنکے بالمقابل چار سو چھ عورتیں سل کی بھینٹ چڑھیں۔

ذیل کے نقشہ سے صوبۂ بمبئی کے تین شہروں کی حالت معلوم ہوسکے گی:-

	مسلمان		ہندو	
	مرد	عورتیں	مرد	عورتیں
احمد آباد	۲،۸۴	۴،۴	۴،۲	۴،۶
سورت	۱،۵۳	۳،۲۷	۲،۱۲	۲،۹
بھڑوچ	۱،۰۷	۴،۹	۲،۱۳	۲،۳

ان شہروں میں پردے کا رواج صرف مسلمانوں میں ہے اور ہندو عورتیں بالکل بے پردہ ہیں، اور یہ دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں میں تو مرنے والی عورتوں کی تعداد مردوں کی بہ نسبت دوگنی، تگنی، اور چوگنی تک ہے لیکن ہندوؤں میں یہ تعداد تقریباً برابر برابر ہے، بلکہ اگر کچھ پلہ جھکا ہوا ہے تو مردوں کی طرف جھکا ہوا ہے۔

سورت کے نواح میں راندیر ایک قصبہ ہے جس میں زیادہ تر مسلمان آباد ہیں اور سب کے سب قریب قریب متمول تاجر ہیں۔ عام صفائی اور حفظان صحت کی پابندی کے لحاظ سے اس قصبہ کی حالت بہت کافی اطمینان بخش ہے اور آب وہوا کے لحاظ سے بھی یہ ایک ممتاز خطہ ہے گویا بظاہر حالات یہاں کے باشندوں میں دق کا مرض نسبتاً کم ہونا چاہیئے تھا لیکن اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ یہاں بھی مسلمان عورتیں اسی قدر بدنصیب ہیں کہ جتنی دوسرے مقامات میں۔ یہاں مردوں میں فی صدی اموات کا اوسط ۲ سے کچھ یونہی سا زائد ہے۔ لیکن بدنصیب عورتوں میں یہ اوسط چھ فیصدی سے بھی کچھ زیادہ ہے۔ اس اوسط کا مقابلہ اگر ہندو عورتوں کی اموات کے اوسط سے کیا جائے جو بالکل بے پردہ رہتی ہیں اور مقابلتاً غریب بھی ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ کیونکہ اُن میں اوسط اموات صرف ڈیڑھ فی صدی کے قریب ہے۔

راندیر میں مسلمانوں کا معیارِ زندگی ہندوؤں سے بہت بلند ہے۔ وہ بہت بہتر خوراک کھاتے ہیں اور زندگی کی آسائشیں بھی اُنہیں ہندوؤں سے کہیں زیادہ حاصل ہیں۔ اسلئے مجبور ہوکر یہ ماننا پڑتا ہے کہ انکی عورتوں میں دق کی اس قدر کثرت کا باعث غالباً پردے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

اب ہندوستان سے بالکل باہر نکلکر ہم اگر برما کی حالت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں بدھ مت کے لوگوں میں پردے کی رسم مطلقاً نہیں ہے اور انکی عورتیں مردوں سے بھی کچھ زیادہ ہوا اور کھلی دھوپ سے مستفید ہوتی رہتی ہیں۔ ان لوگوں میں مرد عورتوں کی بہ نسبت سل میں زیادہ مبتلا ہوتے اور مرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے اکثر کو دفتروں اور کارخانوں میں دن بھر بند رہنا پڑتا ہے۔ ان لوگوں میں رنگون کے اعداد و شمار کے مطابق مردوں میں اموات کا اوسط تین سے کچھ یونہی سا زیادہ ہے اور عورتوں میں پونے دو، لیکن اسی رنگون میں مسلمان یعنے پردہ نشین عورتوں میں اموات کا اوسط ساڑھے تین فیصدی اور مردوں میں صرف ڈیڑھ فیصدی ہے۔

پردہ نشینی کی رسم اور ٹیوبرکل کے جراثیم میں کیا باہمی رابطہ ہے وہ اس تفصیل سے سمجھ میں آسکے گا۔ قدرت نے ہر انسان کے جسم کو قوت مدافعت عطا کی ہے اور جس وقت تک جسم تندرست اور اعضائے جسمانی کے افعال صحیح ہیں، اس وقت تک اگر باہر سے داخل ہونے والے جراثیم کی تعداد حد سے زیادہ نہ ہو تو ہمارا جسم انکا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر لیتا ہے اور وہ جراثیم یا تو مر جاتے ہیں یا خارج کردیئے جاتے ہیں۔ لیکن اگر یہی جسم کسی وجہ سے کمزور ہو جائے یا اسکی قوتِ مدافعت کم ہو جائے، یا یہ کہ حملہ کرنے والے جراثیم کو بار بار حملہ کرنے اور ہمارے جسم میں داخل ہونیکے موقعے ملتے رہیں تو ہماری قوتِ مدافعت جواب دے جاتی ہے اور جراثیم ہمارے جسم میں اپنی چھاؤنی بنا لیتے ہیں۔ کھلی ہوا، صاف دھوپ اور ورزش ہمارے جسم کو تندرست اور ہمارے تمام اعضاء کو چست رکھتی ہیں۔ اور جسوقت تک ہمارے خون کو کافی مقدار میں تازہ ہوا یعنی آکسیجن، اور ہمارے جسم کو سورج کی جاں بخش شعاعیں کافی مقدار میں ملتی رہتی ہیں اس وقت تک سل کے جراثیم سینکڑوں مرتبہ ہمارے بدن میں گھستے ہیں اور ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ لیکن جب ہم ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور ہمیں، مرد ہوں یا عورتیں، بند مکانوں، اور اندھیرے کمروں میں زندگی گذارنی پڑتی ہے تو ہماری قوتِ مدافعت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم ہم پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اسی طرح گندے اور جراثیم آلود ماحول میں، جیسے کہ کسی دق کے مریض کا کمرہ یا مبتلائے دق ماں کا بستر اور اس کی گود غرض کہ ایسے ماحول میں جہاں

کہ جہاں دق کے جراثیم بھرے پڑے ہوں۔ اگر ہمیں زندگی گذارنی پڑتی ہے تو جراثیم کا ہم پر ہر لحظہ حملہ ہوتا رہتا ہے اور ان مسلسل اور متواتر حملوں کی تاب نہ لاکر ہماری قوت مدافعت مضمحل ہو جاتی ہے۔

انگلستان میں اگرچہ ہماری طرح پردے کا رواج تو کبھی نہ تھا لیکن طبی نقطۂ نظر سے جس چیز کو پردہ نشینی کہا جاسکتا ہے وہ ملکۂ وکٹوریہ کے زمانے تک انگریز عورتوں میں ضرور موجود تھی۔ انگریز عورتیں اپنا تقریباً تمام وقت مکانوں کے اندر ہی رہ کر گذارا کرتی تھیں اور آج کل کی طرح سیر، تفریح کھیل ان کی زندگی میں داخل نہ تھے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانے تک یعنے انیسویں صدی کے ختم اور بیسویں صدی کے آغاز تک انگلستان کی عورتوں میں سل بہت ہی عام تھی، اب جب کہ ان عورتوں نے طرز زندگی کو بدلا ہے اور مردوں کی طرح اپنے وقت کا بہت سا حصہ گھر کے باہر گذارنے لگی ہیں تو اب سل کا زور بھی اس قدر گھٹ گیا ہے کہ اموات کی تعداد میں نصف سے بھی زیادہ کمی آگئی ہے اور انداز سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ موذی مرض اس ملک سے بالکل ناپید ہو جائے گا۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر یہ بات ماننی پڑیگی کہ پردے نے قوم کو خواہ کتنے بھی فائدے پہونچائے ہوں لیکن قوم کی صحت کو یقینی طور پر اس سے انتہائی نقصان پہونچا ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ ایسا خاندان کہ جس میں سل کا ایک بھی مریض موجود نہ ہو ہماری قوم میں عنقا کا حکم رکھتا ہے۔

کم سنی کی شادیاں

ماں باپ کو اپنی اولاد کی شادی کی کس قدر تمنا ہوتی ہے اور کس طرح وہ ایک ایک دن گن گن کر اپنے بچوں کو اتنا بڑا کرتے ہیں کہ انکے سہرے کی گھڑی آئے۔ لیکن اس بدقسمت ملک میں یہی سہرے کی گھڑی اکثر کفن کے وقت کا پیش خیمہ ہو جاتی ہے۔ کم سنی کی شادیوں کا رواج مسلمانوں میں نسبتاً کم ہے، لیکن ہندوؤں میں اسکے انسداد کا قانون بنجانے کے باوجود اب بھی یہ رسم بد بہت کافی حد تک موجود ہے۔ اکثر لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ حقیقی شادی یعنی گونا یا رخصت تو بالعموم اسی وقت کیجاتی ہے کہ جب لڑکی بالغ ہو جائے، اس لئے طبی نقطۂ نظر سے اس میں کیا فرق پڑتا ہے کہ شادی بچپن میں ہوئی یا بلوغ کے بعد، کیونکہ زن و شوہر کے تعلقات کہ جن کا تندرستی پر اثر پڑ سکے، بالعموم بلوغ کے بعد ہی قائم ہوتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ اگر کسی لڑکی کا صرف نکاح تین یا چار برس کی عمر میں ہو جائے تو طبی نقطۂ نظر سے اسے کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے لیکن اس سلسلے میں لوگ دو باتوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اول تو یہ کہ گونا یا رخصت جب عمل میں آتی ہے اور جس عمر میں حقیقی زن و شوہر کے تعلقات قائم ہوتے ہیں وہ اگرچہ بلوغ کی عمر ہوتی ہے لیکن اس وقت تک لڑکی کے جسم وہ تبدیلیاں مکمل نہیں ہو چکتیں جو اسے لڑکی کی حدود سے نکال کر عورت کی حدود میں داخل کردیں۔ بلوغ سے مراد بالعموم یہ لی جاتی ہے کہ لڑکی کو حیض آنے لگے اور یہ کیفیت اکثر تیرہ چودہ برس کی عمر میں شروع ہو جاتی ہے، لیکن یہ عمر ہرگز ہرگز ایسی نہیں ہے کہ جس میں لڑکی کے اعضائے جسمانی مکمل ہو جائیں اور وہ مباشرت سے پیدا ہونے والی کمزوریوں کو برداشت کر سکے۔ اسی عمر میں لڑکی کا قد بڑھتا ہے، اور جسم بڑی تیزی سے نشو و نما پاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے جسم کیلیسیم اور فاسفورس سب کا سب کام میں آجاتا ہے اور اگر اب اس پر مباشرت کا بار پڑے تو جسم میں کیلیسیم اور فاسفورس کی کمی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خون امراض کی مدافعت کے قابل نہیں رہتا اور سل کے جراثیم کو موقع مل جاتا ہے کہ اسکے جسم میں اپنا گھر کرلیں۔ جو لوگ طب سے ناآشنا ہیں وہ بھی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ سل اکثر و بیشتر نوجوان لڑکیوں کو ہوا کرتی ہے اور اس کا باعث صرف یہی ہے کہ خون میں کیلیسیم اور فاسفورس باقی نہیں رہتا۔

دوسری بات کہ جسکی طرف لوگوں کی نظر نہیں جاتی یہ ہے کہ اتنی کم عمر کی لڑکیوں میں وہ فطری خواہش بھی پورے طور پر پیدا نہیں ہونے پاتی جو انہیں مرد کی طرف مائل اور جلدی سے اس سے مانوس ہو جانے پر آمادہ کردے۔ اس لئے اکثر یہی ہوتا ہے کہ سسرال کی دلچسپیوں میں محو اور منہمک ہونے کی بجائے وہ اپنے میکے کے عیش اور میکے والوں کی محبت کو یاد کر کے رویا کرتی ہیں۔ کم عمر لڑکیوں کے خاوند بھی اکثر نوعمر ہی ہوتے ہیں اور انہیں بھی اتنا سلیقہ نہیں ہوتا کہ بیوی کی دلدہی کر کے اس کے رنج و غم کو دور کردیں، وہ بالعموم "گربہ کشتن روز اول" پر عمل کر کے اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ پہلے دن سے ہی بیوی کو اطاعت گذار بنالیں اور اپنی اس کوشش میں وہ بیوی کے دل کو پے در پے نہایت سخت صدمے پہنچاتے رہتے ہیں۔ چودہ پندرہ سال کی لڑکی جو اپنی رفیق سہیلیوں کے جھرمٹ اور اپنی شفیق ماں کی گود سے نکل کر آئی تھی اور جس نے مرد کی صورت میں یا اپنے بھائیوں کو دیکھا تھا یا اپنے باپ کو جو ہر وقت اس پر پروانے کی طرح جان فدا کیا کرتے تھے۔ جب یہ نئے حالات دیکھتی ہے کہ جن عورتوں سے اسے واسطہ پڑا ہے ان میں سے ایک بھی اسکی حقیقی ہمدرد نہیں، اور جس شوہر کے پلّے وہ بندھی ہے اُسے ہر وقت حکم چلانے اور ناراض ہو ہو کر اپنے تمام حقوق منوانے کے سوا اور کچھ آتا ہی نہیں تو اسکے پاس ان تمام باتوں کا صرف ایک ہی چارۂ کار رہ جاتا ہے، اور وہ یہ کہ رات دن آنسو بہائے اور رو رو کر اپنے آپ کو گھلائے۔ بعض حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکی جس قسم کے اور جس

ذائقہ کے کھانوں کی عادی ہے سُسرال میں اسے اس قسم کے اور اس مزے کے کھانے نہیں ملتے اور وہ مجبور ہو کر تھوڑا بہت کھا کر گذارہ کرتی رہتی ہے۔ شرم اُسے اجازت نہیں دیتی کہ شوہر سے یا ساس سے اس بات کا ذکر کرے اور جسم کی ضرورتیں کہ جن پر اب مباشرت کا بار بھی ہے اس "سد رمق" غذا سے پُوری نہیں ہوتیں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جسم میں مدافعت کی قوت باقی نہیں رہتی اور سل کے جراثیم کے لئے ایک نئی شکارگاہ تیار ہو جاتی ہے۔ یہی بچی اگر پوری عمر کی عورت ہوتی تو اسکے جسم کی ضرورتیں بھی کم ہو جاتیں اور شوہر اور شوہر کے گھر والوں سے اسکی دلچسپیاں بھی زیادہ ہو جاتیں اور اپنی تکلیفوں کو حکمت عملی سے دور کر لینے کا سلیقہ بھی اسے آجاتا۔

کم سنی کی شادیوں کی ایک بڑی مصیبت یہ بھی ہے کہ بسا اوقات غریب لڑکیاں بالغ ہونے سے پیشتر ہی بیوہ ہو جاتی ہیں اور ہمارے ملک میں ایک بدنصیب بیوہ کی زندگی ہرگز ایسی نہیں ہوتی کہ جسکی کوئی آرزو کرے۔ وہ غم والم کی ایک مجسّم تصویر ہوتی ہے اور سل کے جراثیم کو پناہ دینے کے لئے اس سے بہتر پھیپھڑے اور کہاں مل سکتے ہیں؟

زچّہ خانے

خدا جانے کس طرح یہ خیال ہمارے اہل ملک میں عام ہو گیا ہے کہ زچّہ خانے کے تمام امراض صرف ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اسی لئے گھر کی بڑی بوڑھیاں خواہ اور کچھ کریں یا نہ کریں لیکن اتنا ضرور کرتی ہیں کہ وضع حمل سے کچھ دیر پہلے بہو یا بیٹی کی چارپائی گھر کی سب سے تنگ اور تاریک کوٹھری میں پہونچا کر ایک ایک سوراخ اور ایک ایک روشندان کو باحتیاط تمام بند کر دیتی ہیں۔ تاکہ کہیں کسی طرف سے ہوا کی کوئی رمق زچّہ کے قریب نہ آجائے۔ ہوا اور روشنی سے ایسی محرومی کے بعد اگر کوئی زچّہ اس کال کوٹھری سے دق میں مبتلا ہوئے بغیر صحیح وسالم نکل آئے تو یقیناً تعجب ہونا چاہیئے لیکن تعجب ہے کہ ہماری بڑی بوڑھیوں کو اس بات پر تعجب ہوا کرتا ہے کہ اس قدر "احتیاط" کے باوجود بچی کیسے بیمار ہو گئی، زچّہ خانوں کے حالات کی تفصیل اگرچہ بہت ہی دردانگیز ہے اور شاید مضمون کے "زیب داستان" کا بھی بہت اچھا کام دیتی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ لوگ اس تفصیل سے خود ہی خوب واقف ہیں۔ اس لئے بس اسی قدر کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ زچّہ خانوں میں جتنے بچے اور جتنی زچائیں اپنی جانیں ہمارے ملک میں دیتے ہیں اتنے کسی دوسرے ملک میں نہیں دیتے اور اس کا باعث صرف وہی حبس بیجا ہے جس میں زچاؤں کو رکھا جاتا ہے۔

گنجان آبادیاں

غالباً شروع شروع میں حفاظت کے خیال سے ایسا کیا گیا ہوگا، لیکن اب تو یہ دستور ہو گیا ہے کہ ہم دوسروں کے مکانوں سے بالکل ملا کر بناتے ہیں اور ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ پڑوسی کی دیوار سے اپنے گھر کے پردے کا فائدہ اُٹھالیں اور ایک دیوار کھڑی کرنے کا خرچ بچالیں۔ اس قسم کے گنجان محلوں میں ہوا بھی صاف نہیں رہ سکتی اور اگر دیواریں اونچی اونچی ہیں تو دھوپ کا گذر بھی گھروں میں بہت کم ہوتا ہے آبادی کے گنجان ہونے کی ایک دوسری صورت بھی بہت ہی عام ہے اور وہ یہ کہ ہماری کم سے کم نوّے فیصدی آبادی گھروں کے اندر کچھ طرح رہتی ہے کہ گویا وہ بھیڑ بکریاں ہیں کہ جنہیں کسی نے ایک کوٹھری میں بند کر دیا ہے۔ بہت سے آدمیوں کا ایک جگہ جمع ہونا صحت کے لئے لازمی طور پر مضر ہوتا ہے لیکن اگر یہ اجتماع تھوڑی سی دیر کے لئے ہوا اور اس کے بعد وہ سب پھر کھُلی ہوا میں سانس لینے لگیں تو گذشتہ کی تلافی ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ اجتماع دائمی ہو اور طرز معاشرت ہی یہ ہو گیا ہو کہ کئی کئی بھائی اور چچا اور تایا اور انکی اولاد سب ایک مختصر سے مکان میں گذر کرنے پر مجبور ہوں تو جسم میں آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے وہی خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسے قوت مدافعت کی کمزوری کہتے ہیں اور سل کے جراثیم کو خوب اچھی طرح اپنا گھر بسا لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ پھر یہ بھی کہ اگر ایسے گھروں میں کوئی ایک شخص سل میں مبتلا ہوتا ہے تو ہر وقت کے میل جول اور ایک ہی ہوا میں سانس لینے کی وجہ سے دوسرے بھی بہت جلد مبتلا ہو جاتے ہیں اور بیماری پھیلتی چلی جاتی ہے۔

کمی غذا

سل کے ہندوستان میں اس قدر عام ہونے کا سب سے بڑا سبب ہماری ناکافی غذا ہے تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری آبادی کا پچھتر فیصدی حصہ ایسا ہے جسے دو وقت پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی، اور اس قدر ناکافی غذا کے ساتھ ساتھ یہ بھی مصیبت ہے کہ اکثر غریبوں کو محنت بھی بہت زیادہ کرنی پڑتی ہے، یہی محنت اگر کافی غذا کے ساتھ کیجاتی تو جسم کی توانائی اور صحت میں مدد دیتی۔ لیکن غذا کی کمی اس ورزش کو نعمت کی بجائے مصیبت بنا دیتی ہے اور آہستہ آہستہ جسم گھلتا چلا جاتا ہے۔ یہ حالت تو ان غریبوں یا بے روزگاروں کی ہے جنہیں روٹی میسّر نہیں لیکن جن امیروں کو کافی بلکہ کافی سے بھی زیادہ خوراک میسر ہے انکی غذا بھی اکثر اجزا کے لحاظ سے صحیح اور مناسب نہیں ہوتی، اور سب کچھ کھاتے پیتے بھی وہ اثرات غذا کے لحاظ سے غریبوں سے کچھ بہت بہتر حالت میں نہیں ہوتے۔

ان خاص خاص اسباب کے علاوہ چند چھوٹے چھوٹے سبب اور بھی ہیں لیکن اگر تمام اسباب کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم

علم الادویہ

آپٹا

از جناب حکیم انصاری صاحب سند و تمغہ یافتہ درجہ اول سرکار عالی ایڈیٹر اعظم نیوز سروس و الاعظم و طوفان، بانی و صدر مجلس تحقیقات الادویہ
حیدرآباد۔ دکن

دوسرے نام (مشہور نام آپٹا۔ آپتیا۔ سنسکرت) آری۔ اسنم تکا تیوس۔ تی چھک۔ توک۔ بیل پترک (مرہٹی)، آراٹ۔ بیلیا۔ کھیر۔ (گجراتی)، بیلیا (سندی)، بل گھدیر مستی کیپن۔ (کنٹری)، سی گوری (لاطینی، اکیشیا پے نے ٹا۔

پھولوں کو سنسکرت میں آری پو، مدھو بیت، سپ وہونس پی، دھات کے، رکت پش پک، مدھو پش پک، کنچرا، پاروتی، سوپش پی، اور مجاواستی کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔

شناخت ایک بڑا درخت ہے جس کی ڈالیاں انبوہ دار گھنی اور بکثرت، پتے اونٹ کے پاؤں کی طرح پھیلے ہوئے، انگوٹھے کے ناخن کے برابر چوڑے یا اس سے کچھ بڑے اور نرم نرم، پھول میں تین پتیاں ہوتی ہیں ریشے دار، پھول میں شہد کی طرح میٹھی بو مگر سیندھی دکھجور کے درخت کی تاڑی کی طرح تیز بدبو، پھل لوبیے کی پھلی کی طرح غلاف دار اور املی کی پھلی کی طرح ٹیڑھے، کچی پھلی کو اگر مل کر سونگھا جائے تو کھیرے جیسی بو آتی ہے۔ پھر کچھ دیر بعد خفیف سی خوشبو آنے لگتی ہے پوست بہت نرم ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی کی آگ بہت تیز ہوتی ہے۔ اس سے بندوق کے توڑے بناتے ہیں۔ ذائقہ آپٹا کے اجزاء کا تلخ اور تیز کسیلا ہوتا ہے۔

اقسام اس کی دو قسمیں باعتبار پھولوں کے رنگ کے ہوتی ہیں ان میں ایک قسم کے پھول صرف سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ دوسری قسم کے درخت کے پھول دوسرے رنگوں میں ہوا کرتے ہیں۔

مقام پیدائش عام طور پر پتھریلی اور سخت زمینوں میں اسکے درخت پائے جاتے ہیں۔ تقریباً خودرو درخت ہیں دکن کے جنگلوں میں عموماً ملتا ہے۔

مزاج سرد ہوتا ہے۔ مگر بعض گرم (درجہ اول) اور خشک (درجہ سوم) کہتے ہیں۔ پھول کا مزاج گرم و تر (اول) ہوتا ہے بعض اس کو معتدل اور بعض سرد تصور کرتے ہیں۔

نقصانات پھل صفرا زیادہ پیدا کرتا ہے اور پھول بلغمی رطوبات اور بلغم غیر معتدل کی تولید میں اضافہ کرتا ہے۔ پتے اور پوست قابض ہوتے ہیں۔

عام فوائد حابس ہے۔ قاطع ہے۔ ہاضم ہے، اشتہا پیدا کرتا ہے۔ نشہ آور بھی ہے، علاوہ پھل کے دوسرے اجزاء مصلح صفرا بھی ہیں۔

امراض چشم (۱) اس کے پھولوں کا سفوف ایک دو ماشہ یا اسی قدر تازہ پھولوں کا شیرہ استعمال کرنا بصارت کو قوی کرتا ہے اور اکثر امراض چشم کو مفید ہے۔ سرموں میں بھی شریک کیا جا سکتا ہے۔

(۲) آشوب چشم میں آنکھ پر پھولوں کا لیپ یا اس کا رس ٹپکانا سرخی، سوزش اور ڈھلکہ وغیرہ کے لئے سودمند ہے۔

امراض سینہ (۳) تنہ یا ڈالیوں کے پوست یا پتوں کا سفوف یا جوشاندہ شہد کے ہمراہ بلغمی کھانسی کے لئے مفید ہے، سینہ اور شش کو بلغم غلیظ سے صاف کرتا اور نزلات سے محفوظ رکھتا ہے۔

امراض معدہ (۴) تنہ کے پوست اور پتوں کا ہم وزن سفوف یا ان کا جوشاندہ شہد ملا کر کھانا اور پینا ہاضمہ میں مدد دیتا ہے، معدہ کو قوی کرتا اور فساد خون و صفرا کی اصلاح کرتا ہے۔

(۵) پھولوں کو سفوف یا شیرہ یا خیساندہ کی صورت میں شربت نیلوفر کے ہمراہ استعمال کرنا اشتہا کو بڑھاتا ہے۔ اور مفرح ہے۔

(احتیاط) اس کے پھولوں میں نشہ آور کیفیت بھی ہوتی ہے، چنانچہ شراب کے بعض دیسی نسخوں میں آپٹا کے پھول بھی استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے مذکورہ بالا فائدہ کے لئے پھول کی مقدار کم رکھی جائے اور زیادہ دنوں یا خالی پیٹ استعمال کرنا مضر ہے۔

امراض جگر (۶) آپٹا کے پھول، گلاب کے پھول اور نیلوفر کے پھولوں کو ہموزن لے کر باریک پیس لیں اور روزانہ تین تین ماشہ کھائیں۔ اور آپٹا

کے پھول دو حصے، برادۂ صندل سفید اور کلونجی ایک ایک جزو خوب باریک پیس کر پانی میں ملائیں۔ اور جسم پر اُبٹنہ کی طرح ملا جائے۔

جوش خون اور حرارت معدہ وجگر کو کم کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے چہرہ اور بشرہ کی جوشیدگی اور دانوں مہاسوں کو کم کرتا اور رنگ کو صاف کرتا ہے۔

امراض امعاء

(۷) آپٹا کے پھول یا پتے یا پوست درخت دو حصے۔ باؤ برنگ، کمیلہ ہر ایک چوتھائی حصہ سفوف کر کے تین تا چھ ماشہ سفوف کو پاؤ بھر پانی میں پکا کر چند روز پلانے سے پیٹ کے کیڑے، کیچوے اور کدو دانوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔

(۸) آپٹا کے پھول دو حصے مصطگی رومی اور سونٹھ نصف نصف حصہ باریک پیس کر صبح وشام تین تین ماشہ پانی کے ساتھ دینے سے اسہال (دست) رُک جاتے ہیں۔

(۹) آپٹا کے پھول ایک حصہ، پھٹکری اور مصطگی پاؤ پاؤ حصہ باریک پیس کر تین تین ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھلایا جائے۔ فقط آپٹا کے پھولوں کو پانی میں پکا کر آبدست لیا جائے، اور پھر انہیں کا سفوف چھڑک کر پانی میں پکے ہوئے پھولوں کو باندھ کر لنگوٹ کس دیا جائے تو خروج مقعد (کانچ نکلنے) کا بہترین علاج ہے۔

(نوٹ) باعتبار عمر خوردنی سفوف کی مقدار خوراک کم وبیش کر دی جائے۔

(۱۰) آپٹا کے پھول تین حصے، رسوت ایک حصہ، گوگل نصف حصہ، گیرو ایک حصہ۔ سب کو باریک پیس کر تین تا چھ ماشہ دن میں دو تین مرتبہ سرد پانی سے استعمال کیا جائے، بواسیر کے خون کو روکتا ہے۔

امراض مثانہ

(۱۱) آپٹا کے پھول (سایہ میں خشک کئے ہوئے) ایک حصہ، شکر سفید دو حصے، سفید تل (کنجد) آدھا حصہ باریک پیس کر روزانہ چھ ماشہ سے ایک تولہ تک کھانے سے مثانہ کی سردی اور ڈھیلا پن کم ہو کر پیشاب کی کثرت، سلسل البول اور تقطیر البول کی شکایت جاتی رہتی ہے۔

امراض مردانہ

(۱۲) آپٹا کے پھول پانچ تولہ، آپٹا کے پتے ایک تولہ، ثعلب، ستاور اور موصلی سفید ایک ایک تولہ، کشتہ قلعی وکشتہ مرجان ایک ایک ماشہ، شکر سفید، تولہ سب کو باریک پیس کر روزانہ ایک تولہ دودھ کے ہمراہ استعمال کرنے سے عصبی طاقت اور کمر میں قوت پیدا ہوگی منی اور مذی کا اخراج نہ ہوگا اور ذکاوت حس زائل ہو جائیگی۔ قلب، دماغ ومعدہ کے لئے مقوی اور مفرح بھی ہے۔

امراض نسواں

(۱۳) آپٹا کے پھول ایک حصہ، کتھہ سفید، گیرو، دم الاخوین پاؤ پاؤ حصہ باریک پیس کر دن میں دو تین مرتبہ دو دو ماشہ پانی سے استعمال کریں۔ استحاضہ اور کثرت حیض کو روکتا ہے۔

(۱۴) آپٹا کی ڈالیوں کا پوست سایہ میں خشک کر کے باریک پیس لیا جائے۔ اور ہموزن شکر ملا کر چھ چھ ماشہ صبح وشام دودھ کے ہمراہ دیا جائے۔ سیلان منی زنان اور سیلان رطوبت وسیلان رحم کے لئے بیحد مفید اور مجرب ہے۔ اسکے استعمال سے رحم میں کافی قوت پیدا ہو کر استقرار حمل بھی ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از کتاب زیر تالیف "دکن کی جڑی بوٹیاں")

استدعا

جن اطباء اور قارئین کو آپٹا کے متعلق مزید معلومات حاصل ہو یا حاصل کر سکتے ہوں وہ ازراہ کرم ضرور ان تفصیلات کو افادۂ عوام کے لئے شائع کرائیں۔ میں بھی کوشش کر رہا ہوں اگر کچھ اور علم ہوا تو یقیناً شائع کراؤنگا +

بقیہ مضمون صفحہ ۳۴ سے آگے

ہوگا کہ اصلی اور بنیادی سبب صرف دو ہی ہیں ایک افلاس کہ جسکی وجہ سے ہم خراب غذا، خراب مکان، خراب لباس، اور خراب آب و ہوا میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں، اور دوسرا پردہ کہ جس نے ہماری تقریباً نصف آبادی کو کھلی ہوا اور دھوپ سے یکسر محروم کر دیا ہے۔

ہماری موجودہ والسرائن لیڈی لن لتھ گو نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ اور وہ ایک کثیر رقم اس لئے جمع کر رہی ہیں کہ اس مرض کے خلاف جنگ کی جا سکے۔ لیڈی موصوفہ کا یہ عزم بہت ہی مبارک اور لائق صد تحسین ہے لیکن کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ دو چار صحتگاہوں کی تعمیر سے اس وقت تک کیا فائدہ پہنچ سکیگا جب تک کہ ملک فاقہ کشی اور افلاس اس حد تک موجود ہے۔ اور جب تک کہ ہماری بعض عادتیں اور بعض رواج اس مرض کے پھیلنے میں برابر مدد دے رہی ہیں +

مراسلات

دکن میں مجلس تحقیقات الادویہ کا قیام

مملکت آصفیہ کے جنگلوں اور میدانوں میں بے شمار درخت، جڑی بوٹیاں اور دوسری دوائیں بکثرت پیدا ہوتی ہیں جن میں صدہا بیماریوں کے زائل کرنے کی صلاحیت اور تاثیر قدرت نے دے رکھی ہے۔ ان نباتات سے ایسے امراض کا بھی علاج کیا جا سکتا ہے جن کو طب مغربی آسمان ترقی پر پہونچنے کے باوجود لاعلاج قرار دے رہی ہے۔ ان جڑی بوٹیوں کی ایسی تاثیریں اکثر اوقات جنگلی اقوام اور دیہاتیوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ ان کو سحر اور جادو سے تعبیر کرتے اور محوِ حیرت ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری جماعت اطبا ان قدرتی عطیوں سے اکثر بے بہرہ اور انکی بے پایاں تاثیرات سے ناواقف اور محروم ہے۔ اطبا یونانی کی عام غفلت، آرام طلبی، کاہلی، جمود، لاعلمی اور مفلسی قدرت کی ان پیداواروں سے ان کو استفادہ نہیں کرنے دیتی۔ حالانکہ قدرت کے ان بے حد و بے حساب عطیوں سے فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کی عام اور نئی نئی خاصیتوں کے تجربے کر کے کتابی صورت میں یکجا کئے جا سکتے ہیں۔ ان کو تازہ بتازہ بآسانی فراہم کر کے ان کے جوہر، ست، عصارہ، نمک، عرق، روغن اور رُب وغیرہ بنائے جا سکتے ہیں۔ لیکن ہم لوگوں کی یہ حالت ہے کہ بازاروں میں بکنے والی گلی، سڑی پُرانی کیڑہ لگی اور بےفصلی دواؤں پر اپنے اسرارِ صدرا اور خاندانی نسخوں کی تیاری کا دارومدار رکھتے اور دوائی تاثیرات سے یکسر محروم رہتے ہیں۔

ممکن ہے کہ بعض اطبا ذاتی طور پر علم الادویہ کے متعلق تحقیقات و تجارب کرتے رہتے ہوں لیکن انکی معلومات اور کوشش سے کیا حاصل جب کہ وہ ذاتی غرض اور بے ضبط طریق کار پر عامل ہوں؟ اور انکی معلومات سے عام اطبا اور عوام ناواقف رہیں۔

میں نے کئی سال ملازمت و مطب نیز ادارت الاعظم ہفتہ وار کے کاروبار کے سلسلہ میں اضلاع کے اکثر مقامات پر قیام و سفر کیا اور اس امر کو بشدت محسوس کیا کہ اگر باقاعدہ اور منظم طور پر ایک جماعت اطبا خواہ وہ کتنی ہی مختصر کیوں نہ ہو، جڑی بوٹیوں کی تحقیقات و تجارب اور فراہمی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لے تو تھوڑی سی کوشش سے ہی علم الادویہ کے باب میں قیمتی اضافے ہو سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اسوقت کسی نے ساتھ نہ دیا۔ مجبوراً میں خود ہی اپنی بساط بھر اس کام کو کرتا رہا اور ایک طویل مُدّت تک خاموشی سے اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ کئی سال کی محنت کے نتائج، بحمد اللہ، ہمت افزا رہے اور ذیابیطس شکری و سادہ کے متعلق بعض ادویہ کا علم ہوا جن کے استعمال سے تجربات کر رہا ہوں۔ چونکہ یہ تجربات مکمل نہیں ہوئے ہیں اور میں ان کو اطمینان بخش حد تک مکمل کرنا چاہتا ہوں اس لئے کچھ دنوں کے لئے اپنی ان معلومات کی اشاعت عام کو ملتوی کرتا ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلد مکمل صورت میں پیش کرونگا۔ لیکن تنہا ایسے عظیم الشان کام کے اندر دشواریاں بہت اُٹھانی پڑتی ہیں۔ جن میں سب سے اہم کام دواؤں کا فراہم کرنا ہے۔ اکیلا ہونے سے میری کوشش اور کارگذاری محدود سی رہی۔

چند روز ہوئے میں نے مقامی اخبارات کے ذریعہ محکمہ جنگلات سرکارعالی کو توجہ دلائی کہ اسکے حدودِ اختیار کے محصورہ جنگلوں میں جس قدر درخت پیدا ہوتے ہیں ان سے وہ صرف یہ فائدہ اُٹھاتا ہے کہ درختوں کی لکڑی عمارتوں وغیرہ کے لئے یا جلانے کے لئے لے لیتا ہے، اور درختوں کے باقی اجزا پھل، پھول، پتے چھال، گوند، تخم اور جڑ وغیرہ سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا یہ سارے اجزا تلف ہوتے رہتے ہیں۔ حالانکہ جنگلات کے درج فہرست درختوں کے اجزا مذکور دواءً مستعمل ہیں اور ان میں سے اکثر بیرون ملک سے آتے ہیں اور گراں قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ اگر ان جنگلوں کے درختوں کے، دواءً قابل استعمال اجزا فراہم کر کے فروخت کئے جائیں تو محکمہ جنگلات کو زبردست آمدنی ہوگی اور ایسی دوائیں بھی سستی اور تازہ ملیں گی۔ اسی طرح جنگلوں میں جس قدر پودے، بیلیں، زیرزمیں جڑیں اور جڑی بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں ان سے بھی محکمہ جنگلات کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ حالانکہ ان میں سے اکثر دواءً مستعمل ہیں اور جڑی بوٹیوں کی اہمیت اطبا اور عوام سب ہی جانتے ہیں۔ میں نے اس کا بھی ذکر کیا تھا کہ محکمہ جنگلات کی آمدنی میں اضافہ کرنے والے اسباب کی تحقیقات و فراہمی کے لئے کئی سال سے ایک خاص عہدہ دار مقرر ہیں۔ مگر اُنہوں نے بھی کوئی کام اس طریقے کا نہیں کیا کہ جنگلات کی پیداوار سے طبّی اور صنعتی کاموں میں مدد لی جائے۔

میری اس اخباری تحریک پر مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب، بی۔اے، آکسن ناظم جنگلات سرکارعالی نے فوری توجہ کی اور ایک مراسلہ کے ذریعہ اطلاع دی کہ وہ محکمہ جنگلات جڑی بوٹیوں کو بلحاظ ادویہ شناخت نہیں کر سکتا۔ البتہ نباتاتی اصول سے فنی طریقہ پر اس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ کس قسم و نوع نباتات سے یہ جڑی بوٹی متعلق ہے۔

"محصورہ امرآباد، ضلع محبوب نگر جو ایک پہاڑی اور بلند مقام ہے اور جہاں صحرا سرکار مسلسل واقع ہوا ہے وہاں اکثر نباتات وغیرہ جو ادویہ کے کام

آسکتی ہیں، میری نظر سے گذری ہیں۔ اس لئے اگر آپ جڑی بوٹیوں کی فراہمی کا کام کریں تو مطلع فرمایئے تاکہ ماتحت حکام کے نام مراسلے جاری کر دیئے جائیں کہ وہ اس بارے میں آپ کی مدد کریں۔"

محکمۂ جنگلات کے ناظم صاحب موصوف قابل صد شکریہ ہیں کہ آپنے کم سے کم اخلاقی طور پر اس امداد پر آمادگی تو ظاہر فرمادی کہ جس سے فراہمی نباتات وعقاقیر کے اہم ترین کام میں بڑی مدد مل سکے گی۔ قوی توقع ہے کہ آئندہ وہ میری تحریک کے دوسرے اجزاء اور اہم حصص کی تکمیل کی طرف بھی توجہ کرینگے۔ اس لئے کہ یہ کام اپنے اندر جہاں محکمۂ جنگلات کے لئے بہت بڑی مالی منفعت رکھتا ہے وہیں طب اور علم الادویہ میں قیمتی اضافوں، اطباء اور بنی نوع انسان کی عظیم ترین جسمانی بہبودی کا باعث بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس تحقیقات ادویہ کی تحریک نے عملی صورت اختیار کرلی ہے اور ایک با اختیار سرکاری محکمہ نے، جس کے حدود اراضی میں ہی ان ساری کوششوں کی کامیابی مضمر ہے امداد و تعاون کا قدم اٹھا دیا ہے اسلئے اب اطباء کا فرض ہے کہ وہ وقت کے اس بہترین موقع سے فائدہ اٹھائیں اور ممکنہ طور سے تحقیقات الادویہ میں مصروف رہ کر نئے نئے دوائی اضافے کریں اور طبی دنیا میں شہرت دوام حاصل کریں۔

چونکہ اب تک میں خود ہی تنہا اس تحقیقاتی کام کو کر رہا تھا اور کام باعتبار وسعت اور محنت کے فرد واحد سے پورا نہیں ہو سکتا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ دائرۂ عمل اور طریق کار کو پھیلا کر انفرادی سے جماعتی بنا دیا جائے۔ فی الحال چند ہم خیال اطباء کو اس کام میں اپنے ساتھ شریک کر کے ایک مجلس بنام "**مجلس تحقیقات الادویہ**" قائم کردی ہے، جس کے رفقا حکیم میر ابراہیم علی صاحب سند یافتہ سرکار عالی، حکیم محمد عبد الحکیم صاحب کامل الطب والجراحت طبیہ کالج دہلی۔ حکیم محمد نعیم الدین صاحب سند یافتہ سرکار عالی، حکیم سید محمد ظہیر الحق صاحب کامل الطب والجراحت طبیہ کالج دہلی، حکیم میر معین الدین علی صاحب سند یافتہ سرکار عالی، حکیم محمد امین صاحب سند یافتہ سرکار عالی ہیں اور یہ راقم الحروف بحیثیت بانی مجلس کارگذار ہے۔ بہ لحاظ ضرورت وقت موزوں اراکین کے اضافے بھی عمل میں آسکیں گے۔

مقاصد مجلس مجلس تحقیقات الادویہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔ (۱) ملک میں پیدا ہونے والی نباتات کے متعلق طبی معلومات فراہم کرنا۔ (۲) ملک کے غیر طبی حلقوں میں جڑی بوٹیوں کے متعلق جو معلومات حاصل ہیں ان کو یکجا اور معلوم کرنا (۳) جو دوائیں مستعمل اور بازار میں ملتی ہیں ان کے متعلق معلومات فراہم کرنا کہ کہاں زیادہ پیدا اور دستیاب ہوتی ہیں۔ (۴) غیر مستعمل اور مدون وغیر مدون نباتات کی تاثیرات و فوائد کا علم حاصل کرنا۔ (۵) معلومات جدیدہ کی حد تک ایک کتاب الادویہ کی ترتیب دینا۔ (۶) لاعلاج اور عسیر العلاج امراض کی شافی دوائیں اور جڑی بوٹیوں کی تاثیرات بالخاصہ کا علم حاصل کرنا۔ (۷) جڑی بوٹیوں اور دوسری نباتات کی فراہمی اور فروخت کا انتظام کرنا۔

طریق کار محکمۂ جنگلات اور دوسرے اہل ملک سے امداد و تعاون حاصل کر کے جڑی بوٹیوں اور اجزائے نباتات فراہم کر کے ان کے فوائد و خواص کے تجربے زیر علاج مریضوں پر کئے جائینگے اور باضابطہ ان کے نتائج و تفصیلات کو مکمل کیا جائیگا۔

(۲) نئی نئی بوٹیوں اور نباتات کو علاوہ اراکین کے غیر اراکین اطباء اور سرکاری دواخانوں کو امتحاناً مفت تقسیم کر کے انکے نتائج حاصل کئے جائیں گے۔ (۳) دواؤں کی مقدار خوراک میں کمی اور صورت استعمال کی تبدیلی کے لئے ان کے رُب، عصارہ، نمک، جوہر، عرق، اور روغن وغیرہ تیار کئے جائینگے۔ (۴) نامعلوم الاثر دواؤں کے متعلق نئے طریقوں سے تجربہ کر کے انکی تاثیریں دریافت کی جائیں گی۔ (۵) جڑی بوٹیوں اور دوسری نباتات کے اجزا کو بڑی مقدار میں فراہم کر کے ایک تجارتی گودام قائم کیا جائیگا۔ تاکہ اطباء اور عوام کو عام اور نایاب دوائیں اصلی تازہ عمدہ، اور ارزاں دستیاب ہو سکیں۔ (۶) دواؤں کی فراہمی، فروغ، تجربات، تبدیلی شکل، طریق استعمال اور فروخت وغیرہ کے لئے تمام ممکنہ وسائل اختیار کئے جائیں گے۔

دعا ہے کہ خدا میری کوشش اور تحریک کو کامیاب اور ارادوں کو پورا کرنے کے لئے جماعت میں اتحاد و یکجہتی اور فن طب کی ترقی نیز اہل ملک کی بہبودی کے جذبات کو مکمل کرے۔ (آمین)

حکیم انصاری سند یافتہ و تمغہ یافتہ سرکار عالی ایڈیٹر الاعظم و اعظم نیوز سروس۔
و صدر مجلس تحقیقات الادویہ، حیدر آباد، دکن

تکمیل الطب کالج لکھنؤ

ہندوستان کی اس قدیم طبی درسگاہ کو طب یونانی کی اعلیٰ تعلیم کے اعتبار سے جو امتیاز اور بلند مرتبہ حاصل ہے وہ اہل علم حضرات پر اچھی طرح روشن ہے۔ اس میں علاوہ نظری تعلیم کے عملی تعلیم یعنی انسانی اجسام پر معائنہ، تشریح، مشقِ نسخہ نویسی، مریضوں پر عملی تشخیص اور عمل بالید (سرجری) وغیرہ پر بھی خصوصیت کے ساتھ زور دیا جاتا ہے۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۳۸ء سے کالج کھل گیا ہے اور تعلیم شروع ہوگئی ہے، جو طلبا کالج مذکور میں داخل ہونا چاہیں وہ ماہ ستمبر کے آخر تک آکر داخل ہو سکتے ہیں۔

تکمیل الطب کے شعبۂ شفاخانہ میں تقریبًا پانچ سو مریض روزانہ بغرض علاج آتے ہیں جن کو بلا قیمت دوا تقسیم کی جاتی ہے اور اس شفاخانے میں ہر قسم کے آپریشن بھی کئے جاتے ہیں۔ بیرونی مریضوں کے واسطے پرائیویٹ وارڈ موجود ہیں جن ہر قسم کی سہولتیں بہم پہونچائی جاتی ہیں۔

اس شفاخانے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علاوہ ڈاکٹر صاحب کے یونانی اطبا بھی اپنے ہاتھ سے آپریشن کرتے ہیں۔ اور مریض کامیاب ہو کر واپس جاتے ہیں۔

چند روز ہوئے کہ تکمیل الطب کالج کی جانب سے کنٹومنٹ روڈ متصل قیصر باغ لکھنؤ میں، پبلک کی آسانی کے خیال سے۔ ایک شاندار عمارت خریدی گئی ہے۔ اس تکمیل الطب کالج کی جانب سے ایک دواخانہ کھولا گیا ہے۔ وہاں ایک تجربہ کار اور قابل طبیب صاحب اوقات مقررہ پر موجود رہتے ہیں اور عالی جناب شفاء الملک حکیم محمد عبد الحمید صاحب رئیس اعظم لکھنؤ روزانہ اسکی نگرانی فرماتے ہیں۔

ہم جناب حکیم محمد عبد المعید صاحب آنریری سکریٹری تکمیل الطب کالج کو ان کے حسن خدمات پر مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ تکمیل الطب کالج اور طب یونانی دونوں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔

ذیل میں مریضوں کا گوشوارہ بابت ماہ جولائی ۱۹۳۸ء درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ پبلک اس امر کا صحیح اندازہ کر سکے کہ یہ انسٹی ٹیوشن اپنی طبی خدمتوں کے صلہ میں کس قدر ہمت افزائی کا مستحق ہے۔

گوشوارۂ مرضٰے بابت جولائی ۱۹۳۸ء

نزول الماء ۴۷۔ دیگر امراض چشم، ۶۴۱۔ سرجری ۶۲۔ غیر سرجری ۱۴۱۴۔ مسلم ۱۸۱۱۔ غیر مسلم ۱۰۱۱۔ میزان ۲۸۲۲

(حکیم) جلیل احمد وائس پرنسپل تکمیل الطب کالج، لکھنؤ۔

ٹونک میں یونانی شفاخانہ کی تجویز

میں آپ کو اور تمام ہمدردانِ فن کو مسرت کے ساتھ یہ خبر پہنچاتا ہوں کہ عالی جناب نواب سر محمد سعادت علی خاں صاحب بہادر والئی ٹونک نے ریاست میں ایک یونانی شفاخانہ کھولنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ شفاخانہ عنقریب کھُلنے والا ہے۔ اسکیم زیر تجویز ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے ٹونک کے باشندے بہت فائدہ حاصل کرینگے اور طب قدیم کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا

ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونک

"کلیات ادویہ" پر تبصرہ

از جناب شفاء الملک حکیم عبد الحسیب صاحب دریابادی ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن بورڈ گورنمنٹ (یو۔ پی) لکھنؤ

"ہماری طب میں علم الادویہ کا شعبہ سب سے زیادہ غیر مدوّن اور غیر منقّح سمجھا جاتا ہے۔ اس موضوع کی کتابیں عام طور سے ہر رطب و یابس کا مجموعہ ہیں اور ان کے مضامین اکثر میزان صحت و تحقیق پر پورے نہ اُترنے کے باعث طالبان و حاملان فن طب کے لئے حد درجہ پریشان خاطری کا سبب ہیں۔ ایک دوا کا مزاج ایک متداول کتاب میں کچھ لکھا ہے اور دوسری میں کچھ۔ بدل کا خانہ تو ژولیدہ بیانی کے اعتبار سے بالکل ہی

بے بدل ہے۔ ہر جگہ چند گنی چنی دواؤں کی تکرار اس خانہ میں کر کے دادِ تحقیق دی گئی ہے۔ ہماری یہ کتابیں طب جدید کے پرستاروں کو ہم پر ہنسنے اور ہمارے علم علاج پر مضحکہ کرنے کے بے شمار مواقع بہم پہونچاتی ہیں۔ خدا جزائے خیر دے، زبدۃ الحکما حکیم مولوی کبیرالدین صاحب (شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ۔ دہلی) کو، جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس فن شریف کی علمی خدمات کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ حال میں ان کی توجہ اس اہم کمی کی طرف مبذول ہوئی اور اُنہوں نے اپنی محنت شاقہ سے (جو ان کی دیگر تصانیف میں بھی اسی طرح نمایاں ہے) کام لے کر ایک ضخیم اور مبسوط کتاب "کلیات ادویہ" کے نام سے تحریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ طبی دنیا میں یادگار رہیگی، اور طب سے دلچسپی رکھنے والوں کو نسلاً بعد نسلٍ فائدہ پہونچاتی رہے گی۔

"میری رائے میں حکیم صاحب موصوف کی یہ کتاب نہ صرف جدت موضوع بلکہ محنت وکاوش فکر، ترتیب وسلاست بیان کے اعتبارات سے موصوف کی تمام پچھلی تصانیف اور تراجم پر (جن میں سے ہر ایک کا مطالعہ علم طب حاصل کرنے والے کے لئے لابدی اور ناگزیر ہے) فوق رکھتی ہے اس کتاب میں صرف ادویہ کے احکام وقوانین کلیہ، وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ بلکہ اصول علاج، اصول دواسازی اور تاثیرات ادویہ کا بھی سیر حاصل بیان ہے۔ تاثیرات ادویہ کے ضمن میں "تقسیم ادویہ بلحاظ امراض" ہمارے علم معالجات میں ایک نہایت خوشگوار اضافہ ہے۔ اس سے متعلمین فن کو غیر معمولی سہولت حاصل ہو جائیگی۔ اور انہیں ایک مرض کی دوائیں جاننے کے لئے بے شمار کتب کی ورق گردانی سے نجات ملجائیگی۔ ہر مرض کی دوا، ہر ایک کا مخص اور جداگانہ اثر، سب اکٹھا ایک جگہ ان کو مل جائیگا۔ اور طب جدید کے حاملین، جو ہماری طب سے دلچسپی رکھتے ہیں، ان کے لئے بھی یہ باب خصوصیت سے دلچسپ اور کارآمد ہوگا اور ان کو اسکے ذریعہ سے "فارماکوپیا" کی وسعت اور ہمہ گیری کا پورا پتہ چل سکے گا۔

"مزاج ودرجات ادویہ، ادویہ کا اثر مختلف اعضاء بدنی پر، اصول استفراغ وغیرہ وغیرہ مباحث جن پر ہماری ادویہ اور علم علاج کا دارومدار سمجھا جاتا ہے۔ ان کو فاضل مصنف نے اس خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے کہ نہ صرف ہمارے طالب علم اس کی وجہ سے اپنے فن کی تحصیل میں غیر معمولی آسانی محسوس کریں گے بلکہ اُن لوگوں کو بھی تسلی حاصل ہو جائے گی جو ان مسائل کو یا تو سمجھتے ہی نہ تھے، یا پرانے مصنفین کے جامع اور محض مقلدانہ طرز تحریر کی بدولت ان سے بدظن ہو کر طب سے اعتقاد اُٹھا بیٹھے تھے۔

"امید ہے کہ اس کتاب کو بھی بفضل خدا وہی مقبولیت اور مرجعیت طبی دنیا میں حاصل ہوگی جو فاضل محترم کی دیگر کتب کو حاصل ہوئی ہے اور جس کی نظیر عہد حاضر کی طبی دُنیا میں مفقود ہے۔ ہر طبی درس گاہ میں اس کتاب کو ضرور بالضرور داخل نصاب کیا جانا چاہیئے۔ طلبہ کے علاوہ مطب کرنے والے اطبا کے لئے بھی اس کا بالاستیعاب مطالعہ بہت مفید ہے۔ اُنہیں اس سے اپنے مطب اور دواخانہ کے سلسلہ میں ایسی بیش بہا امانت حاصل ہوگی جو اُنہیں شاید کسی اور کتاب سے کبھی نہ مل سکے۔ اس کتاب کی اشاعت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ اسے اعلیٰ حضرت ہز اگزالٹڈ ہائنس سلطان العلوم حضور نظام دکن (خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ) نے اپنا شرف انتساب عطا فرمایا ہے۔ اعلیٰ حضرت طب یونانی کے اس وقت سب سے بڑے سرپرست ہیں۔ فاضل مؤلف کا شاہ کار، بے شک اسی قابل تھا کہ شاہ آصف جاہ اسکی سرپرستی اور ہمت افزائی فرمائیں۔ امید ہے کہ اس طرح ذات شاہانہ کی توجہ عالی ہماری طب پر منعطف رہے گی تاکہ ہمارے اطبا، کی فنی خدمات کے سلسلہ میں برابر ہمت افزائی ہوتی رہے۔"

پتہ:۔ دفتر المسیح، قرول باغ، دہلی

مجربات

از جناب حکیم سید محمد اسد علی صاحب ایم آر اے ایس لنڈن ایف ٹی ایس آنریری مجسٹریٹ جودھپور

سُرمہ اکسیر چشم تخم سرس سیاہ پانچ ماشہ، مامیران چینی تین ماشہ، کافور بھیم سینی پانچ ماشہ، ناخن فیل ۵ ماشہ، سعد کوفی ۵ ماشہ چاکسو مدبرہ ماشہ، کشتہ جست ۵ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو ایک بوتل سبز سونف کے پانی میں کھرل کریں اور بہت احتیاط سے شیشی میں اُٹھا رکھیں۔

فوائد:۔ سبل، ناخونہ، بدگوشت، بیاض چشم، کھٹک و سوزش کے لئے اکسیر ہے۔

اکسیر ناصُور رال دو تولہ، سفیدہ کاشغری چار ماشہ، موم سفید ۴ تولہ، سیندور چار ماشہ، روغن کنجدہ تولہ، کمیلا چھ ماشہ، مردار سنگ چھ ماشہ، شراب عمدہ پانچ تولہ۔ پہلے روغن کنجد کو گرم کر کے جھاگ دور کریں، پھر اس میں موم کو پگھلائیں اور ساتھ ہی رال کو ڈال کر ملائیں۔ اس کے بعد سب دواؤں کو خوب باریک پیس کر تیل میں ڈال دیں، اور ہلکی آنچ لگا کر اتارلیں۔ اور تھوڑی تھوڑی شراب اس میں ڈال کر نیم کے ڈنڈے سے ملاتے جائیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کا ناصور خواہ انسان کے ہو یا حیوان کے، اور چاہی کسی جگہ ہو اس دوا کے استعمال سے جاتا رہتا ہے جسب ضرورت لگائیں۔ اگر ممکن ہو تو ناصور کو پہلے نیم کے پتوں کے پانی سے دھو بھی لیا کریں۔

از جناب حکیم فتح محمد صاحب خان گڑھ

سفوف چترک بیخ چترک ۶ ماشہ، پیپلی چھ ماشہ، آملہ چھ ماشہ، بہیڑہ ۶ ماشہ، نمک سونچر ۶ ماشہ، ہینگ عمدہ ایک ماشہ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف تیار کریں، اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام چند گھونٹ پانی کے ساتھ کھالیا کریں۔ **فوائد:۔** یہ نسخہ جناب خلیفہ نورالدین صاحب قادیانی کا ہے۔ پیٹ کے اکثر امراض کے لئے مفید ثابت ہوا ہے۔

حبوب وجع المفاصل شحم حنظل، ایلوا ۶ ماشہ، غاریقون ۶ ماشہ، سورنجان شیریں ۶ ماشہ، پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ سنا مکی ۶ ماشہ۔ تمام دواؤں کو اچھی طرح باریک کوٹ چھان لیں۔ اور گھی کوار کے لعاب میں کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں، اور کچھ دن تک چھ گولیاں پانی کے ساتھ کھلائیں، بعد میں دو گولیاں کھلایا کریں۔

فوائد:۔ وجع المفاصل (گٹھیا) درد کمر کے لئے خصوصاً اور دوسرے جوڑوں کے دردوں کے لئے عموماً مفید ہے۔

حبّ کرنجوہ مغز کرنجوہ، مرچ سیاہ، مغز جمال گوٹہ مدبّر، سونٹھ۔ ہم وزن لے کر سب کو کھرل کریں اور چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک سے دو گولی تک ہمراہ دودھ کھلائیں۔

فوائد:۔ بادفرنگ، جذام، برص اور بہق وغیرہ کے مواد کو براہ اسہال دفع کرنے میں اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔

حبّ مُدرِ حیض ہینگ بریاں، ایلوا، ہیرا کسیس، مرکی ہر ایک ۶ ماشہ حسب معمول چنے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں گرم پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ **فوائد:۔** بندش حیض، بے قاعدگی حیض اور درد حیض کے لئے مفید ہیں۔

سفوف لاجواب تل سفیدہ تولہ، ستیل سپاری ۲½ تولہ، خولنجان ۲½ تولہ، سبوس اسپغول ۲½ تولہ سب کو ملا کر سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ یہ سفوف پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ زیادتی پیشاب اور بار بار پیشاب آنے کے مرضوں میں بہت مفید ہے۔

سفوف دافع لرزہ صندل سُرخ دو تولہ، لونگ ۴ ماشہ، عقرقرحا تین ماشہ، جائفل ۴ ماشہ، پیپلی ۴ ماشہ، پیپلا مول ۴ ماشہ، دارچینی ۳ ماشہ، کوٹ کر سفوف بنائیں۔ اور چار تی سے ۱۱ ماشہ تک مناسب بدرقوں کے ساتھ دیں۔

فوائد:- بخار لرزہ، کثرت پسینہ، کمزوری اور پرسوت وغیرہ کو دور کرتا ہے۔

جناب حکیم محمد عبداللہ شریف صاحب طبیب یونانی سرکار عالی تعلقہ شورا پور

سفوف ڈبہ اطفال رب السوس ایک تولہ، عصارہ ریوند ایک تولہ۔ دونوں چیزوں کو خوب باریک پیس کر چھان لیں۔ اور دورہ کے وقت ایک رتی سے دو رتی تک ماں کے دودھ میں حل کر کے بچے کو پلا دیں۔ دو چار منٹ کے بعد قے ہو کر بلغم خارج ہو جائے گا۔ اور فوراً مرض میں کمی نظر آئے گی۔ اگر قے نہ ہو تو ایک اجابت ضرور ہو گی جس میں بلغم خارج ہو جائیگا۔ ماں کا دودھ نہ مل سکے تو نیم گرم پانی میں حل کر کے بھی دے سکتے ہیں جن بچوں کے سینہ میں بلغم جمع رہتا ہو اور سانس لیتے وقت خرخراہٹ محسوس ہوتی ہو ان کو بطور حفظ ماتقدم کبھی کبھی استعمال کرایا جائے تو بچے مرض ڈبہ سے محفوظ رہیں گے۔

عرق رمد پھٹکری خام ایک ماشہ۔ عرق گلاب ۵ تولہ۔ پھٹکری کو باریک پیس کر عرق گلاب میں ڈال دیں۔ اور روزانہ تین چار بار دو دو قطرے آنکھوں میں ٹپکائیں۔ فوائد:- آشوب چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔ سُرخی کو کاٹتا ہے۔

سفوف ہاضم ترش دانہ الائچی کلاں ۵ تولہ، دانہ الائچی خورد ۵ تولہ، ست لیموں ۱ تولہ، نمک لاہوری ۲ تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، زنجبیل ۱ تولہ۔ تمام چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ۔

فوائد:- بدہضمی، سینہ کی جلن اور متلی کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ دن بھر میں تین بار یہ سفوف استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

جناب حکیم ڈاکٹر پیر محمد صاحب ٹانک

دوائے مُدر پوست بیخ مدار، تخم ترب، بادیان، برگ سداب، تخم شبت، تخم گندر، پوست بیخ کاسنی، کوہ خشک ہر ایک چار ماشہ، مویز منقی ۹ دانہ۔ سب دواؤں کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیکر صاف کر لیں۔ اور تین تولہ پرانا گڑ ملا کر مریضہ کو نہار منہ صبح کے وقت پلائیں۔ فوائد:- آٹھ دن کے استعمال سے بند سے بند حیض کھل جاتا ہے۔

حمول مُدر نمک لاہوری، ایلوا، جند بیدستر، کندر ہر ایک ایک ماشہ، زعفران اصلی ۴ رتی۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر دو تولہ روغن گل ملائیں۔ اور گائے کے ایک عدد پتے کا پانی اضافہ کر کے روئی کا پھایہ تر کریں اور دائی کے ذریعہ اندام نہانی میں رکھوائیں۔

فوائد:- بندش حیض کو کھولنے میں عجیب اثر رکھتا ہے۔ اگر دوائے مدر اور حمول مُدر دونوں کا استعمال ساتھ ساتھ کیا جائے تو کامیابی یقینی ہو جاتی ہے۔

جناب حاجی پیر بخش صاحب شمسی، ایل ڈی ایس۔ ڈیرہ غازی خاں

دوائے نزول الماء ابتدائی زعفران ۴ رتی، افیون ایک ماشہ، شب یمانی ۲ ماشہ، سمندر جھاگ ۲ ماشہ، نوشادر ۲ ماشہ، نیلا تھوتھا ۱ ماشہ، زنگار ۴ رتی، صمغ عربی ۴ ماشہ، ان سب دواؤں کو بہت باریک کھرل کر کے صبح و شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔ فوائد:- ابتدائے موتیابند کے لئے یہ دوا بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

سنون شمسی پوست مغیلاں ۴ تولہ۔ سنگ جراحت سوختہ ایک تولہ، پت پاپڑہ ایک تولہ۔ چھالیا ایک تولہ، فلفل سیاہ ایک ماشہ، زنجبیل ایک ماشہ، پھٹکری بریاں ۲ تولہ، گل انار دو تولہ، پوست انار دو تولہ، قرنفل ۳ ماشہ، الائچی خورد ۶ ماشہ، پوست بادام سوختہ ۲ تولہ، نمک لاہوری ایک تولہ۔ باریک کوٹ چھان کر بطور منجن استعمال کریں۔

فوائد:- دانتوں اور ڈاڑھوں کے اکثر امراض کو یہ منجن دُور کرتا ہے۔ دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ ڈاڑھ کے درد کو مستقل طور پر دفع کرتا ہے۔

جوابات

(۱) **کافور کا نسخہ**:- (الف) آپ کتاب رموزِ صنعت وحرفت کا مطالعہ کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۲) **امراض جگر وغیرہ**:- آپ ایک مدت تک مسلسل یہ نسخہ استعمال کریں:-
الیٹنس سیرپ ۴۰ بوند۔ سیرپ کیلسیم ہائپوفاسفیٹ ایک ڈرام۔ ٹنکچر کواشیا ۲۰ بوند۔ پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کیجئے۔ اور خالی پیٹ دوا نہ پیجئے۔ تینوں مرتبہ کچھ کھانے کے بعد پیجئے (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) فسنتین ایک تولہ، ہیرا ہینگ ایک تولہ، کشتہ فولاد اعلیٰ ۳ ماشہ، نوشادر ۴، ماشہ، چاروں چیزوں کو خوب باریک کرلیں اور ۴،۴ رتی صبح اور شام پھانک کر اوپر سے عرق بادیان آدھ پاؤ پی لیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ خبث الحدید ۲ رتی معجون گوگل ایک تولہ میں ملاکر رات کو سوتے وقت کھائیں۔ اور مصطگی رومی ایک ماشہ جوارش شاہی ۹ ماشہ میں ملاکر صبح وشام دونوں وقت کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) آپ جوارش جالینوس ۶۔۶ ماشہ صبح اور شام ہمراہ عرق سونف، عرق گلاب اور شربت دینار ۲۔۲ تولہ پیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۳) **پوست اخروٹ سبز**:- (الف) مجھے افسوس ہے کہ ان چیزوں کے متعلق میری واقفیت بہت محدود ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست اخروٹ سبز، نینی تال اور کشمیر وغیرہ سے، اگر آپ کا کوئی ملنے والا ہو منگوالیں۔ پھول جوت سنبھلی میں نہیں جانتا کیا چیز ہے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) یہ چیزیں ہمالیہ ڈرگ کمپنی دیرہ دون سے ملسکتی ہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) پوست اخروٹ سبز مجھ سے جس قدر مرضی ہو منگوالیں۔ نہایت ارزاں چیز ہے اس وقت دستیاب ہوسکتا ہے۔ پھر اس کا موسم نہیں رہیگا
(سید مہربان علی رضوی معرفت چودہری نبی بخش اینڈ سنز مارکیٹ شملہ)

(۴) **ورم اطراف**:- پیروں پر ورم ہونا خود کوئی بیماری نہیں ہے۔ بلکہ کسی دوسری بیماری کی ایک علامت ہے۔ یہ ورم بالعموم دل کے امراض میں، جگر کے امراض میں، اور گردے کے امراض میں ہو جایا کرتا ہے۔ آپ نے چونکہ اور کوئی علامت تحریر نہیں فرائی۔ اسلئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ورم کا باعث دل کا مرض ہے یا جگر یا گردے کا۔ صرف قیاس پر نسخہ بھی بیکار ہے۔ ممکن ہو تو مقامی طور پر کسی اچھے معالج کو دکھائیے، اور ضرورت ہو تو پیشاب کا کیمیاوی اور خوردبینی امتحان بھی کرالیجئے۔ غفلت نہ کیجئے یہ ورم اکثر وبیشتر کسی سخت مرض کی علامت ہوتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سقمونیا ولایتی، صبر زرد (ایلوا)، گل سرخ سب ہموزن پانی میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور دو گولیاں روزانہ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ اور ہر دوسرے روز ناغہ کردیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون دبید الورد ۶ ماشہ عرق بادیان وکوہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) کو خشک، سورنجان شیریں، نوشادر، تخم ستیاناسی ہموزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ۲۔۲ ماشہ صبح وشام پانی کے ساتھ کھلایا کریں۔ اس سے تمام شکایات جاتی رہیں گی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵) **غدود کی بڑھوتری**:- (الف) اگر یہ غدود پک گئے ہیں اور ان میں پیپ ہے تب تو شگاف دلوا کر اسے ضرور خارج کرا دیجئے اگر صرف متورم اور سخت ہیں تو حسب ذیل دوائیں استعمال کیجئے:-
سیرپ فیری آیوڈائڈ ۳۰ بوند۔ گلیسرین ۱۰ بوند۔ کاڈلیور آئل ایک ڈرام۔ گوند کا پانی حسب ضرورت، ایکوا اینیسی اتنا کہ سب ملکر آدھا اونس ہو جائے۔ سب کو ملا کر ایملشن بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ ایسی تین خوراکیں استعمال کرائیے۔ اس کے علاوہ غدودوں پر روزانہ "آیوڈیکس" کی مالش کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) غدود انشاءاللہ جلد جاتے رہیں گے بشرطیکہ دوا کا استعمال برابر دو تین مہینے تک کیا جائے۔ بکری کے گردہ کی صاف کی ہوئی چربی ۱ تولہ میں ساڑھے چار ماشہ پارہ خوب حل کریں اسکے بعد اس میں نو تولہ چربی مذکور اور شامل کردیں پھر حسب ضرورت دوا لے کر غدد پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔ مالش دن میں دو تین بار کرنی چاہیئے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کندر تین تولہ، پارہ ڈیڑھ تولہ دونوں کو اس قدر کھرل کیا جائے کہ پارہ بالکل جذب ہو جائے پھر پانچ تولہ شہد خالص اس میں ملا کر خوب کھرل کریں۔ اسکے بعد تھوڑی سی یہ دوا کپڑے پر لگا کر غدد پر چسپاں کردیں۔ ہر بار نیب کے پانی سے دھو کر مرہم لگایا جائے اگر کبھی چھوٹے چھوٹے دانے نکل آئیں تو ان پر گھی دھو کر لگا دیں۔ اسکے بعد پھر وہی مرہم لگایا جائے۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین ٹونکی)

(د) سیرپ فیرائی آیوڈائڈ ۱ ماشہ اور کاڈلیور آئل ایک ماشہ ملاکر صبح وشام کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۶) **فاسفیٹس**:- (الف) مریض کو کچھ مدت تک "یوروڈونل" کا استعمال کرائیے اور اسکے علاوہ قوت کے لئے سیرپ ہیموگلوبین دیجئے (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) بہمن سرخ، بہمن سفید، تودری سرخ، تودری سفید، تخم اسپست، مغز تخم خربزہ، تخم ترہ تیزک، تخم پیاز، تخم چوکہ، تخم اوٹنگن، تخم ہلیون، تخم شلجم ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشہ، شقاقل مصری، دانہ الائچی خورد، پیپل، سونٹھ، خولنجان، دارچینی، تج ہر ایک ساڑھے چار ماشہ۔ پہلے دواؤں سے تگنی ترنجبین کو گائے کے دودھ میں رات کو بھگودیں اور صبح آگ پر رکھیں جب دوا گاڑھی ہوجائے تو نیچے اتار کر اس میں دواؤں کا سفوف ملائیں۔ خوراک ایک تولہ سے ۱۶ ماشہ تک شیر گاؤ آدہ پاؤ کے ساتھ علی الصباح۔ لوہے کا بجھایا ہوا پانی پلائیں اور کھٹی چیزیں بالکل نہ دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ قلعی ۶ ماشہ، شورہ ۶ ماشہ۔ دونوں کو خوب کھرل کرکے رکھیں۔ اور ایک ماشہ یہ دوا ہمراہ شیر گاؤ پھانکیں۔ قابض اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) کشتہ مرجان ۲ رتی لبوب کبیر ۶ ماشہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت استعمال کریں اور جوارش زرعونی ۶-۶ ماشہ کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت کھائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) برہمی بوٹی، اقاقیا، ست سلاجیت، اکرم دانہ، عصارہ لحیۃ التیس، کشتہ حجر الیہود، کشتہ بیضۂ مرغ، کشتہ مرجان، ترپھلہ، گل دھاوا سب دوائیں ہم وزن لے کر یک جان کریں اور بقدر ۳-۳ ماشہ دن میں دو وقت ہمراہ عرق حب الآس ۷ تولہ پلایا کریں۔ مجرب ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۷) **نر خارش۔** (الف) آپ چند روز "اسٹیناکسل" کا استعمال کیجئے۔ یہ ٹکیاں ہوتی ہیں روزانہ تین ٹکیاں استعمال کیجئے۔ لگانے کے لئے یہ مرہم بنوا لیجئے زنک اوکسائڈ ایک ڈرام۔ ایسڈ سیلی سلک آدھا ڈرام۔ وسلین ایک اونس۔ سب کو ملالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) رسوت، چاکسو، منڈی، برمڈنڈی، نیل کنٹھی، گل نیلوفر، سر پھوکہ، صندل سفید، صندل سرخ، شاہترہ، برگ حنا، جوالسہ، برگ نیم، برگ جل نیم، برگ بکائن، گل کچنال ہر ایک دو تولہ۔ سب چیزوں کو باریک کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ۳-۳ گولیاں صبح و شام شربت عناب ۴ تولہ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوا کم سے کم ایک مہینے تک استعمال کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اگر آپ ہمدرد صحت کے لئے پانچ خریدار مہیا کردیں تو میں آپ کو دوا مفت دونگا میرے پاس موجود ہے۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں صحت ہوجائیگی (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) شاہترہ ۷ ماشہ، چرائتہ ۷ ماشہ، عناب ۷ دانہ، سر پھوکہ ۷ ماشہ، گل منڈی ۷ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۷ ماشہ، صندل سرخ ۷ ماشہ، سب دوائیں رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح چھان لیں اور شربت عناب ۴ تولہ ملا کر دس بارہ دن تک پئیں اور آب لیموں روغن چنبیلی میں ملا کر جسم پر لگائیں۔ اس کے بعد کاربالک صابون سے دھو ڈالیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) آپ حسب ذیل ضماد مقام خارش پر لگائیں۔ نسخہ:۔ رسوت، کمیلہ، کافور، مردار سنگ ہموزن لے کر کوٹ پیس لیں اور روغن نارجیل ملا کر مقام خارش پر لگائیں۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کیجئے۔ نسخہ:۔ برگ شاہترہ، چرائتہ، گل حنا، گل نیم، برادہ صندل سرخ ہر ایک چار ماشہ پانی میں جوش دیکر چھان کر شربت عناب دو تولہ حل کریں اور صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ (میر محمد یعقوب)

(و) آپ گندھک مصفےٰ ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت عناب یا شربت افسنتین پیا کریں اور روغن دیودار اور مکھن ۵-۵ تولہ میں شنگرف دو تولہ خوب کھرل کرکے رکھیں اور بدن پر لگا کر کاربالک صابون سے غسل کریں۔ چند بار عمل کرنے سے صحت ہوجائیگی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸) **پیٹ کا درد:۔** (الف) آپ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھائیے۔ ممکن ہے کہ پچے کے پتے میں پتھری پیدا ہوگئی ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ "اپنڈی سائٹس" ہو۔ آپ نے مقام درد نہیں بتایا۔ اس لئے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس عضو میں درد ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یہ نسخہ حکیم دلبر حسن خاں صاحب کی کتاب لبّ المجربات سے نقل کیا گیا ہے۔ میرے تجربہ میں بارہا آیا ہے۔ نسخہ:۔ گندھک آملہ سار ۶ تولہ، نوشادر دیسی ۶ تولہ، سونٹھ ۳ تولہ، مرچ سیاہ ۳ تولہ، فلفل دراز ۳ تولہ، لونگ ۱ تولہ، جوا کھار ایک تولہ، گل مدار ایک تولہ، سہاگہ بریاں ایک تولہ، ہینگ بریاں ۶ ماشہ، نمک سیاہ ۵ تولہ۔ دواؤں کو باریک کرکے ۱۰۰ عدد کاغذی لیموؤں کے پانی میں کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک گولی سے چار گولیوں تک دن میں دو تین بار۔ غذا کے بعد ضرور دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) زعفران کشمیری ۳ ماشہ، ایلوا ایک ماشہ، اجوائن خراسانی ایک ماشہ، سہاگہ ایک ماشہ، لعاب گھی کوار ایک تولہ میں کھرل کرکے مونگ کے برابر گولیاں بنالیں اور ڈیڑھ دو رتی یہ گولیاں حسب برداشت بچہ کو شام کے کھانیکے بعد کھلائیں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ٹونکی)

(د) نمک چرچٹہ آدھ ماشہ، نمک مولی آدھ ماشہ جوارش جالینوس نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ کچھ مدت کے استعمال سے فائدہ ہوجائیگا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) بیخ حنظل، بیخ آکھ، ترپھلہ، چاروں نمک گل آکھ، فلفل، دار فلفل، نمک مولی، جند بیدستر، دارچینی، نوشادر، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں اور صبح و شام دونوں وقت کھانا کھانیکے بعد ۴ رتی یہ دوا عرق سونف کے ساتھ کھلائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹) **تیلوں کی صفائی:۔** (الف) یہ سوال کسی مریض یا مرض کے متعلق نہیں ہے اور نہ کسی دوا ہی سے اس کا کوئی تعلق ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ جواب سوال نمبر ۱ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۰) **بواسیر:۔** (الف) لگانے کے لئے آپ "ریکٹو سیرول" کا استعمال کیجئے۔ ایک پٹینٹ دوا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل جائیگی۔ کھانے کے بعد یہ پڑیاں روزانہ تین پڑیوں کے حساب سے کھائیے۔ سبلائمڈ سلفر ۲۰ گرین، کریم آف ٹارٹار ۲۰ گرین ملا کر ایک پڑیا بنالیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) تخم سرس کو باریک کر کے رکھیں اور ۶-۶ ماشہ صبح و شام باسی پانی کے ساتھ کھائیں۔ دو تین دن میں خون آنا بند ہو جائیگا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز تخم نیب ایک تولہ، مغز بکائن ایک تولہ، رسوت ایک تولہ۔ تینوں چیزوں کو ۱۰ تولہ مولی کے پانی میں حل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنائیں۔ اگر قبض ہو تو عرق بید مشک ۵ تولہ شربت بنفشہ دو تولہ کے ساتھ کھائیں۔ ورنہ پانی کے ساتھ ایک گولی کھائیں۔ (ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد ڈنگی)

(د) ہلیلہ سیاہ ایک تولہ، تخم مہندی ایک تولہ، الائچی خورد ایک تولہ، تخم بکائن ایک تولہ سفوف کر کے رکھیں اور ۳-۳ ماشہ صبح و دوپہر و شام پانی کے ساتھ پھنکائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ہ) آپ عمدہ رسوت ایک ماشہ کو آدہ پاؤ دہی میں ملا کر ہفتہ عشرہ تک استعمال فرمائیں۔ ہڑ بہیڑہ کے روزانہ استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(حکیم راجیشور مہتہ)

(و) آپ تخم ترمرہ، کتھہ سفید، گل نیم، پوست بندق سوختہ، سب چیزیں ہموزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ۲-۲ ماشہ یہ سفوف مکھن میں رکھکر صبح اور شام کھایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۱) **خصیہ کی بڑھوتری**:۔ مریض کو دیکھے بغیر کوئی مفید نسخہ نہیں لکھا جاسکتا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مہوہ کو پانی میں پکائیں۔ پھر اسے پیس کر خصیہ پر لگائیں۔ اوپر ارنڈ کا پتہ رکھ کر لنگوٹ باندھ دیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) زردی بیضۂ مرغ ایکعدد میں ہلدی زرد ۳ ماشہ سفوف کر کے ملائیں اور صبح و شام خصیہ پر لیپ کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) اگر لڑکے کو صبح نہار منہ جوارش زرعونی تین ماشہ ہمراہ عرق بادیان دیجائے اور رات کو گل ٹیسو ایک تولہ کو پانی میں پکا کر روغن کنجد ایک تولہ ڈال کر اس کی ٹکور کی جائے تو امید ہے انشاء اللہ تعالٰی ضرور فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم عظمت علی خاں لدھیانہ)

(ہ) آپ خصیہ پر روغن سیاہ زیری میں جند بید ستر گھس کر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۲) **صحت بخش نسخہ**:۔ (الف) اخلاط اور انکی مقدار کی افراط و تفریط کے متعلق تو آپ کوئی حکیم صاحب جواب دیںگے۔ مگر اتنا کر سکتا ہوں کہ آپ کو تندرست رہنے کے گر بتادوں۔ جس قدر صاف اور تازہ ہوا مل سکے اس میں سانس بھی لیجئے اور جسم کے جو حصے برہنہ رکھے جاسکتے ہیں اسی ہوا میں انہیں برہنہ بھی رکھیئے۔ ہماری جلد میں بھی لاکھوں مسامات ہیں اور ان کے راستہ سے بھی تازہ ہوا یعنی آکسیجن ہمارے خون میں شامل ہوتی اور اسے صاف کرتی رہتی ہے۔ بند کمرے، تعفن آمیز اشیاء، اور دیگر غلاظتوں کا قرب تا حدِ امکان کبھی گوارا نہ کیجئے۔ دفتروں کے کمرے اگرچہ بالعموم ہوادار ہوتے ہیں، لیکن انکے اندر بیٹھنا بھی تقریبًا وہی حکم رکھتا ہے جو بند کمروں میں بیٹھنا۔ کیونکہ وہاں بکثرت آدمی ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔ اسلئے وہاں سے نکلنے کے بعد لازمی طور پر چند گھنٹے بالکل کھلی ہوا میں گذاریئے۔

روشنی اور دھوپ تمام فاسد خلطوں کو جلادیتی ہیں۔ ان سے بچنے کی بجائے اپنا بیشتر وقت انہی میں صرف کیجئے۔

روزانہ کھلی ہوا میں باقاعدہ ورزش کیجئے۔ تاکہ اچھی طرح بھوک بھی لگے اور فاسد اخلاط جمع نہ ہونے پائیں۔ غذا زود ہضم اور قوت بخش کھایئے اور مقررہ اوقات پر کھایئے۔ سرِ شام سو جایئے اور علی الصباح دن نکلنے سے پہلے اُٹھئے۔ جسم کے کپڑے، مکان اور کھانے پینے کے برتن بے حد صاف رکھیئے۔ تا حدِ امکان ہر حال میں مست اور خوش رہیئے۔ غصہ سے فاسد ترین مادے خون میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو اعصاب کو ناکارہ کر دیتے ہیں اس سے بچیئے۔ ان تدابیر پر عمل پیرا ہونے کے بعد آپ کو برسوں بھی کسی حکیم یا ڈاکٹر کے گھر کی آستان بوسی نہ کرنی پڑیے گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کا مقصد سمجھہ میں نہیں آیا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) دو رتی نارجیل دریائی تین تولہ گلاب میں گھس کر ہفتے میں ایک دو بار پی لیا کریں۔ (ابو الاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد)

(د) ہر خلط کے لئے تدبیر جداگانہ ہے۔ اس لئے ایک ہی دوا سب شکایتوں کے دور کرنے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۳) **تل** ۔ (الف) تل دور نہیں ہوا کرتے۔ بس اتنا ہو سکتا ہے کہ ان کا رنگ ذرا ہلکا ہو جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سوڈا بائیکارب، نشاستہ گندم، مغز بادام، کفِ دریا، زعفران، سرسوں زرد، گل سُرخ ہر ایک ایک تولہ، سنکھ سودہ، نوشادر پھٹکری ہر ایک نو ماشہ، سعد کوفی ڈیڑھ تولہ، صابون ولایتی آدہ پاؤ، پہلے سب دواؤں کو خوب باریک کریں، پھر صابون میں خوب حل کر کے شیشی میں رکھیں۔ اور حسب ضرورت لے کر پانی میں ملائیں اور منہ پر کم سے کم دس منٹ تک ملیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سلفر پریسی پیٹیڈ ۶ ماشہ ویسلین میں ملا کر چہرہ پر ملیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) کفِ دریا، بورۂ ارمنی، شب یمانی، سفیدہ کاشغری، برنج ساٹھی، حسن یوسف، گل سُرخ، قسط تلخ، مغز بادام تلخ، سنبل الطیب۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر پیس لیں اور روغن بادام تلخ میں ملا کر سوتے وقت چہرہ پر لگائیں۔ صبح صابن سے چہرہ دھو کر کوئی سنو لگائیں۔

(امیر محمد یعقوب)

(ہ) آپ تلوں پر یہ نسخہ بنا کر چند بار لگائیں۔ نسخہ:۔ نوشادر قلمی شورہ قلمی، سجی ہر ایک ایک تولہ، ست پودینہ ۲ ماشہ، سب دواؤں کو یک جان کر کے تل کی جگہ پر لگائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۴) **پت پتھری** نسوانی فطرت کا لحاظ کرنے کی بہ نسبت نسوانی زندگی کا لحاظ کرنا زیادہ ضروری ہے عورتیں بھی بعض نہایت اچھی سرجن ہیں۔ آپ مرد ڈاکٹر کی بجائے کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر سے آپریشن کرا لیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواکھار، سنگ سرماہی، حجرالیہود۔ سہاگہ، قلمی شورہ، نوشادر ہر ایک ایک تولہ، خاکستر عقرب ۳ ماشہ سب کو باریک کر کے رکھیں، اور اور ایک ایک ماشہ کی پڑیاں بنالیں پھر ۶ ماشہ کلتھی کو ایک سیر پانی میں جوشدیں۔ جب تین چھٹانک پانی رہ جائے تو چھان کر شربت دینار ۲ تولہ ملائیں اور ایک پڑیہ پھانک کر اوپر سے دوا پی لیں۔ شام کو معجون دبیدالورد ۳ ماشہ کھا کر اوپر سے عرق بادیان پیئیں۔ یہ دوا مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کالی مرچ، شورہ، نوشادر، جواکھار، پھٹکری، سجی، سہاگہ، ہینگ اصلی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو خوب باریک پیس کر چینی کے ایک پیالہ میں رکھیں اور سرکہ نہایت تیز نو تولہ تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں اور ۲-۳ ماشہ صبح و شام یہ دوا چاٹائیں۔ (ابوالاحرار حکیم سید مظفر الدین احمد)

(د) کشتہ حجرالیہود ۴ رتی معجون عقرب ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار کچھ مدت تک استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ہ) آپ اپنی اہلیہ محترمہ کو مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔ بفضلہ مفید رہیگا۔ حجرالیہود سائیدہ ایک ماشہ، سنگ سرماہی سائیدہ ایک ماشہ جوارش زرعونی ۷ ماشہ میں ملا کر ہمراہ شیرہ دو قو ۳ ماشہ، شیرہ کاکنج ۳ ماشہ، شیرہ آلو بالو عرق انناس ۵ تولہ میں نکال کر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں رات کو سوتے وقت روغن زیتون کا ایک بڑا چمچہ دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔ (حکیم راجیشور مہتہ)

(۱۵) **داغ سفید**:۔ (الف) کوئی چیز لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند روز میں خود ہی جلد کی رنگت تبدیل ہو کر ایک سی ہو جائے گی۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بیخ انجیر جنگلی تیز سرکہ میں گھس کر لگائیے۔ دو چار بار لگانے سے اگر وہاں دانہ یا آبلہ پڑ جائے تو استعمال ترک کر دیجئے۔ اسکے بعد دوبارہ لگائیے اسی طرح دو تین بار کرنے سے جلد اصلی حالت پر آجائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بابچی تین ماشہ، کلونجی ۳ ماشہ، تخم لیموں ۳ ماشہ، نوشادر ۳ ماشہ، قلمی شورہ ۳ ماشہ۔ سب کو یک جان کر کے آب گھی کوار میں ملا کر حفاظت سے رکھیں اور بدن پر لگایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۶) **نسخہ مقوی دل و دماغ**:۔ (الف) اس قسم کے نسخے کوک شاستروں میں آپ کو کثرت مل جائینگے۔ بنایئے اور لطف اُٹھایئے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) یاقوت سرخ، کہربا شمعی، ہر ایک پانچ ماشہ، مروارید ناسفتہ، سنگ یشب ہر ایک ۶ ماشہ، مرجان نو ماشہ، مغز بادام شیریں پانچ تولہ مغز کدوئے شیریں ۱ تولہ، مغز خربزہ ایک تولہ، مغز پستہ دو تولہ، مغز چلغوزہ ۲ تولہ، مغز تخم خیارین ۳ تولہ مصطگی رومی ڈیڑھ تولہ، شقاقل مصری ثعلب مصری، تودری زرد، تودری سرخ، بہمن سرخ، بہمن سفید ہر ایک ایک تولہ، دانہ الائچی خورد، تباشیر گیارہ گیارہ ماشہ، تخم ملیون، بوزیدان کباب چینی، دارچینی ہر ایک ۶ ماشہ۔ اندر جو شیریں۔ بادرنجبویہ، گل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ، مایہ شتر اعرابی ایک تولہ، بھوج پتر ۹ ماشہ، صندل سفید ایک تولہ، ورق طلاء ورق نقرہ ۶-۶ ماشہ، زعفران ۲ ماشہ، آبریشم مقرض سائیدہ ڈھائی تولہ۔ مربا سیب، شربت انار شیریں، رب آملہ شہد خالص و مصری کوزہ ہر ایک ڈیڑھ پاؤ، عرق گلاب آدہ سیر سے پہلے حجریات کو کھرل کریں، پھر مربہ اور ورقوں کو حل کریں اور دوائیں باریک کر کے رکھیں۔ پھر مصری اور شہد کا قوام کر کے تمام دوائیں شامل کر کے معجون بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ سے نو ماشہ تک گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) کشتہ طلاء ۲ چاول معجون مفرح الارواح ۱۰ ماشہ میں ملا کر صبح و شام استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) کشتہ مرجان، کشتہ قلعی، کشتہ یشب، کشتہ عقیق۔ اقاقیا، ست سلاجیت، ترپھلہ، برہمی بوٹی ہر ایک ایک تولہ، لاجونتی، ثعلب مصری، تودرین شقاقل مصری، بوزیدان ہر ایک نو ماشہ، جواہر مہرہ ۶ ماشہ، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلاء دو ماشہ، مروارید سائیدہ دو ماشہ، مشک ۲ ماشہ۔ سب کو خوب کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ۳-۳ ماشہ صبح و شام گائے کے دودھ کیساتھ کھایا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۷) **گنج وغیرہ**۔ (الف) مریض کو ایسی دواؤں کی ضرورت ہے جو دل کو اور اعصاب کو قوت دیں۔ کچھ مدت تک ہیموگلوبین سیرپ استعمال کرایئے اس سے خون کافی مقدار میں پیدا ہو جائیگا سر میں لگانے کے لئے اسمتھ اسٹینسٹریٹ کمپنی کلکتہ کا بنایا ہوا خوشبودار کیسٹر آئل استعمال کرایئے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل زمانی ۷ ماشہ رات کو اور مربہ ہلیلہ ایکعدد صبح کے وقت کھایا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ج) مریض کو اطریفل کشنیزی ایک تولہ ہمراہ روغن بادام ۴ ماشہ و شیر گاؤ بوقت صبح نہار استعمال کرایئے اور رات کو سوتے وقت روغن لبوب سبعہ سر میں لگانا چاہیئے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(د) معجون برہمی ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۸) **کف ابابیل**:۔ (الف) مجھے افسوس ہے، اس چیز سے ناواقف ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کف ابابیل بے ضرر چیز ہے امراض چشم اور باہ کے لئے مفید ثابت ہو چکا ہے۔ رنگ سفید اور چمکدار ہوتا ہے (حکیم شمس الحق خاں)

(۱۹) **ادرار**:۔ آج کل اس شکایت کا علاج دواؤں سے کم اور غددوں کی رطوبت سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ بازار میں صدہا نسخے مختلف کمپنیوں کے تیار کردہ اس شکایت کے لئے موجود ہیں۔ ہارمونون بھی ایک اسی قسم کی دوا ہے۔ غددوں کی رطوبتوں سے بنائی ہوئی تقریباً تمام دوائیں بہت

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے۔ لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو ۳ آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کراسکتے ہیں زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کرسکتے ہیں شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

مینجر "ہمدرد صحت"

---

(۲۴) تقریباً تین سال غیر فطری عادتوں کا شکار رہا۔ پیشاب کے بعد مادہ خارج ہوتا ہے احلیل کے منہ پر جھلی سی جم جاتی ہے عضو میں ہر قسم کی خرابی پیدا ہوگئی ہے سوزش اور سلسل البول کی شکایت پہلے ہی سے تھی لیکن اب ناقابل برداشت ہے۔ احتلام کی شکایت پیدا ہورہی ہے۔ دماغ اور اعصاب انتہائی کمزور ہوگئے ہیں۔ سردی سے نقصان پہنچتا ہے۔ عمر ۲۰ سال ہے، شادی نہیں ہوئی۔ میں بے حد ممنون ہونگا اگر کوئی مہربان ناخدا میری صحت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچالے۔ (خریدار نمبر ۶۲۷)

(۲۵) میرے لڑکے کا (عمر تین مہینے) تاریخ پیدائش سے بایاں خصیہ مقابل کے خصیئے کے مقابلہ میں زیادہ لٹکا ہوا ہے۔ حجم میں فرق نہیں لیکن ایک انچ ایک اوپر ہے۔ جب کھنچ جاتا ہے تو دونوں برابر ہوجاتے ہیں۔ آئندہ اس کے نقصانات کیا ہوں گے۔ اس کا علاج کیا جائے؟ (خریدار نمبر ۱۹۸)

(۲۶) بواسیر کے مسّوں کو خشک کرنے کے لئے کوئی روغن یا مرہم کا نسخہ مرحمت فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۱۶)

(۲۷) عمر ۲۷ سال ہے۔ پیشاب میں شکر آتی ہے دل، دماغ اور جگر بہت کمزور ہوگئے ہیں۔ اختلاج کی تکلیف بہت ہے۔ تھوڑی محنت میں دل کی رفتار بڑھ کر گھبراہٹ شروع ہوجاتی ہے۔ ہاضمہ قطعی خراب ہوگیا ہے، قبض دائمی ہے ہتھیلیاں ہمیشہ گرم رہتی ہیں کبھی حرارت بھی معلوم ہوتی صبح کھانے کے ایک گھنٹہ بعد رات کو کھانے کے دو تین گھنٹے بعد دست آتا ہے۔ سونے کے بعد پہنا ہوا کپڑا بالکل تر ہوجاتا ہے۔ اسلئے ملتمس ہوں کہ کوئی نسخہ کم قیمت و زود اثر تحریر فرماکر راقم کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۷۸۴)

(۲۸) مجھے ایک ایسی ڈکشنری کی ضرورت ہے جس میں تمام جڑی بوٹیوں کے نام اردو سے مرہٹی میں ہوں۔ (خریدار نمبر ۵۶۲)

(۲۹) میرے والد جن کی عمر ۶۵ سال ہے، کے عرصہ سے آنسو بہتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی آنکھوں میں کھجلی بھی ہوتی ہے۔ حذاق کرام توجہ فرمائیں کہ بینائی خراب نہ ہونے پائے اور آنکھ درست ہوجائے۔ (خریدار نمبر ۶۳۵۵)

(۳۰) میرے ایک دوست جنکی عمر ۲۶ یا ۲۷ سال ہے، عرصہ تین سال سے نزلہ دائمی میں مبتلا ہیں۔ رات کو باہر نکلنے سے چھینکیں آنی شروع ہوجاتی ہیں پھر ہفتہ عشرہ تک چھٹکارا نہیں ہوتا، دائمی قبض سے سر میں درد رہتا ہے جریان کی شکایت بھی ہے۔ ڈاکٹری علاج سے وقتی طور پر فائدہ ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۲۳)

(۳۱) ایک ایسے نسخے کی ضرورت ہے جو ملیریا بخار، تلی اور جگر وغیرہ کے لئے سو فیصدی مفید ہو اور شدت بخار کی حالت میں بھی استعمال کرایا جاسکے، اور قبض کشا بھی ہو۔ (خریدار نمبر ۶۱۳۰ و ۶۵۹۸)

(۳۲) مجھے ایک ایسی دوا کی ضرورت ہے جسے لگانے سے بال خوب پیدا ہوں۔ (خریدار نمبر ۱۶۷۸)

(۳۳) میرا بایاں فوطہ بڑا ہوگیا ہے جس سے چلنے میں بغیر لنگوٹ باندھے تکلیف ہوتی ہے۔ اطبار کرام خصوصاً جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی۔ و حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی آسان و مجرب نسخے درج فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ (خریدار نمبر ۷۰۳۴)

(۳۴) (۱) پتر کھی (۲) النفر (۳) زرستان (۴) تلیا قند۔ یہ دوائیں کس کام آتی ہیں؟ کہاں ملیں گی؟ ان کے دوسرے نام کیا ہیں؟ (خریدار نمبر ۳۶۳۲)

(۳۵) مجھے شیشی کے خضاب کی ضرورت ہے جو بشکل سفوف ہو اور پانی میں حل کرکے بالوں پر لگایا جائے۔ اگر جرمنی خضاب کا نسخہ ہو تو بہتر ہے۔ یا کوئی ہندوستانی نسخہ ہو جسے استعمال کرنے سے کوئی نقصان نہ پہونچے۔ (خریدار نمبر ۶۱۴۰)

(۳۶) پارہ کو قائم الناز کرنے کی آسان ترکیب کیا ہے؟ میں نے برگ سنبھوا وغیرہ سے کام لیا لیکن ناکامی ہوئی۔ (خریدار نمبر ۵۵۶۹)

(۳۷) مجھ کو ایکسال سے سوزاک کی شکایت ہے۔ درمیان میں آتشک بھی خود بخود ہوگیا۔ ڈیڑھ مہینے میں اُسے آرام ہوا اب پیشاب میں جلن ہے پیپ آتی ہے۔ پوٹاشیم پرمنگنیٹ کی پچکاری روزانہ کی جاتی ہے۔ بدقسمتی سے میری بیوی بھی میری وجہ سے اس شکایت میں مبتلا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۵۵۰)

(۳۸) بلڈ پریشر کیا ہے؟ اسکے اسباب اور علاج کیا ہیں؟ (ایک ناظر)

(۳۹) گگھر بیل کی جڑ کے افعال وخواص کیا ہیں اور کہاں سے دستیاب ہو سکتی ہے؟ (خریدار نمبر ۴۲۳۱)

(۴۰) مجھ کو قرص ملین کے اس نسخہ کی ضرورت ہو جو دہلی کے دواخانوں میں تیار ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴۲۶)

(۴۱) مجھے ایک ایسے شربت کی ضرورت ہو جو مصفیٔ خون اور قبض کشا ہو۔ اگر اس میں تقویت باہ کا بھی خیال رہے تو بہت اچھا ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۲۵)

(۴۲) میری آنکھوں کے پپوٹوں کے کناروں پر چالیس سال سے پامھنی نکلتی ہو اور کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی۔ کوئی مجرب نسخہ لکھا جائے۔ (خریدار ۳۱۲ ۷)

(۴۳) کوئی ایسی ترکیب بتائی جائے کہ پہاڑ پر مستقل سکونت کے باوجود پسوؤں کے کاٹنے سے سب جسم محفوظ رہے۔ بنگلہ میں دروازے جالی کے ہیں اور صفائی کا بھی اچھا انتظام ہے۔ (خریدار نمبر ۵۴۴ ۷)

(۴۴) مریضہ کی عمر ۵۰ سال ہے۔ پندرہ برس سے دنیاوی رنج وغم کی وجہ سے طبیعت کند ہوگئی ہے۔ بعض دفعہ ۵-۶ وقت کھانا نہیں کھاتیں، اور دوسرے کا بولنا بھی ناگوار گذرتا ہو۔ بعض حکماء کی تشخیص ہے کہ مریضہ کو خفقان ہو۔ صفراوی بخارات معدہ سے اُٹھکر سینہ اور دماغ میں چڑھتے ہیں ظاہراً تندرست معلوم ہوتی ہیں۔ (خریدار نمبر ۴۸۳۷)

(۴۵) میرے ایک دوست کی عمر بیس سال ہے۔ عرصہ تین سال سے ان کا دایاں خصیہ اوپر چڑھا ہوا ہو۔ کبھی کبھی درد اور عسر البول کی شکایت بھی ہو جاتی ہے بدن دبلا ہے۔ عام صحت اچھی ہے۔ دو سال سے شادی شدہ ہو۔ اطباء کرام کوئی ایسا نسخہ تجویز فرمائیں جس سے خصیہ اپنے اصلی مقام پر آجائے اور باہ کی کمزوریاں بھی رفع ہو جائیں۔ (خریدار نمبر ۵ ۷ ۴۴)

(۴۶) کہا جاتا ہو کہ مارالجبن کے استعمال سے انسان نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہو۔ کیا یہ صحیح ہے؟ کیا یہ عورتوں اور مردوں دونوں کے حق یکساں مفید ہے یا دونوں میں سے کسی ایک ہی کے لئے؟ اس کا نسخہ کیا ہے؟ (خریدار نمبر ۷۸۶۷)

(۴۷) میری عمر اس وقت ۳۵ سال ہو۔ آغاز جوانی میں کثرت احتلام کی شکایت رہی اور شادی کے بعد کثرت جماع میں مبتلا رہا۔ اب سرعت، جریان، کم لذتی اور بے رغبتی کی سخت شکایت ہو۔ حافظہ کمزور ہے، رنگ زرد ہے، خراب عادتیں بھی رہی ہیں۔ کوئی صاحب زود اثر اور مجرب نسخہ مرحمت فرمائیں۔

(خریدار نمبر ۷۸۸۳ و ۶۹۴۶)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ یہ ہو

سریع الاثر اور مفید ہیں۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کلونجی کا سفوف بنا کر تین ماشہ کھلائیے۔ اسکے بعد خارخسک ۶ ماشہ، تخم خربزہ ۶ ماشہ، پرسیاؤشاں ۴ ماشہ، تخم گذر ۴ ماشہ، ہشک طرامشیع چار ماشہ کو تین چھٹانک پانی میں جوش دیکر شربت بزوری ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔ (میر محمد یعقوب)

(ج) گل کپاس ۳ تولہ پوست املتاس ۲ تولہ، خارخسک نو ماشہ، حب قرطم ۱ تولہ، تخم کرفس نو ماشہ، بادیان ۶ ماشہ، پودینہ ۶ ماشہ، مویز منقے ۱۶ دانہ، پرسیاؤشاں ۶ ماشہ، سب کو ایک سیر پانی میں جوش دیں جب ⅓ حصہ رہ جائے تو پُرانا گڑ چار تولہ ملا کر پلادیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۲۰) **آشوب چشم:-** (الف) آنکھوں کے امراض کے لئے بغیر دیکھے نسخہ لکھنا دشوار ہو اگر آپنے ڈاکٹروں سے مشورہ کیا ہو اور وہ پلک بندی کی ضرورت سمجھتے ہیں تو ضرور کرادیجئے۔ پلک بندی اس صورت میں کی جاتی ہو جب آنکھ میں پروال ہو۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) حب سبز جسکا نسخہ میری طرف سے رسالہ میں شائع ہو چکا ہو بنا کر استعمال کریں (ملاحظہ ہو ہمدرد صحت بابت ماہ　　)۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) جونکیں لگوادیں اور ہمدرد دواخانہ سے حب سیاہ منگوا کر پلکوں اور پپوٹوں پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(د) آپ گل ستیاناسی کا شیرہ لیکر پلکوں پر لگائیں اور ترپھلا اور بادیان ہموزن لے کر رات کو پانی میں تر کریں اور صبح وشام اس کا پانی پیا کریں۔ حکیم شمس الحق)

(۲۱) **حلوائے خوش ذائقہ:-** (الف) انڈوں کا حلوا لذیذ بھی ہوتا ہو اور مفید بھی۔ دو چار دوائیں اسمیں ڈالی جا سکتی ہیں لیکن ذائقہ ضرور بگڑ جائیگا۔ ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایسے نسخوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)۔ (ج) ترنجبین ۴ تولہ کو ایک سیر عرق گلاب میں ملا کر صاف کریں۔ پھر ۴ تولہ مصری اور ۴ تولہ شہد ملا کر قوام کریں جب قوام ہو جائے تو زردی بیضۂ مرغ ۱ تولہ اور کھویا ۲۰ تولہ ملا کر بھونیں۔ بعد میں موصلیتین، تودریتین شقاقل مصری، رب السوس، شکر تیغال، کشتہ مرجان، کشتہ سرطان، برگ بانسہ، حب الاس ہر ایک تولہ، ورق نقرہ الکیولہ حسب قاعدہ شامل کر رکھیں اور صبح وشام ایک ایک تولہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)۔

(۲۲) **بے اولادی:-** (الف) آپ خود کچھ عرصہ تک اینگلو فرینچ ڈرگ کمپنی کی تیار کردہ دوا سیکس دگر استعمال کیجئے اہلیہ کے ورم کا امتحان کسی لیڈی ڈاکٹر سے کرائیے اور اسکی رائے پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)۔ (ب) اس مریضہ کا علاج خط وکتابت سے کرنا آپ کے پیسہ کو برباد کرنا ہو۔ حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کسی لیڈی ڈاکٹر سے باقاعدہ علاج کرائیں (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ) (د) آپکی اہلیہ کا علاج خط وکتابت سے نہیں ہو سکتا۔ (حکیم عظمت علی خاں) (ہ) آپ اپنی اہلیہ کو جواب سوال نمبر ۲۱ کا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)۔

(۲۳) **کالپی مصری:-** کالپی مصری ۳ ماشہ اور گلابی پھٹکری بریاں ۳ ماشہ کو سرمہ کیطرح باریک پیس کر آنکھ میں لگانے سے دُھند، جالا، ناخونہ، خارش اور نئی پھلی دور ہو جاتی ہو۔ (۲) کالپی مصری ۵ تولہ بطور شربت استعمال کرنے سے موسم گرما میں پیاس کم لگتی ہے اور مانع اختلاج ہو۔ (۳) دودھ پیتے بچوں کو کالپی مصری دن میں تین چار بار دینے سے اُنکے دانت نہایت آسانی سے نکل آتے ہیں (۴) طالبعلم کے دماغ کی تقویت کیلئے کالپی مصری اور ناریل کا استعمال بہت مفید ہے اس سے اس کا حافظہ تیز ہوتا ہو۔ (۵) نسخوں میں اس مصری کا استعمال دواؤں کو زود اثر بنادیتا ہو۔ پتہ: عبدعلی خاں عبدالولی خاں بڑا بازار کالپی۔ (حکیم امداد اللہ و حکیم فخر الدین)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

ہیضہ وغیرہ

ذیابطیس

کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ

بچوں کی بیماریاں

کمزوری عضو

اسقاط حمل

ضعف قلب

آنکھوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

امراض معدہ و جگر

سرعت انزال

سوزاک

جنون

جریان

ضعف باہ

ضعف بصر

طاعون

خرابی ایام

ضعف جگر

ناصور

کنٹھ مالا

بالوں کی بیماریاں

سیلان الرحم

پائیریا

نامردی

گٹھیا

امراض خون

نزلہ

تلی

پیچش

بے لذتی

آتشک

دق وسل

دمہ

احتلام

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم منیجر ہمدرد دواخانہ دہلی۔

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہو کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا۔"

شہید فن ہمدرد حاذق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی"

حبِ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظِ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالیٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۸)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے۔ خصوصاً گٹھیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

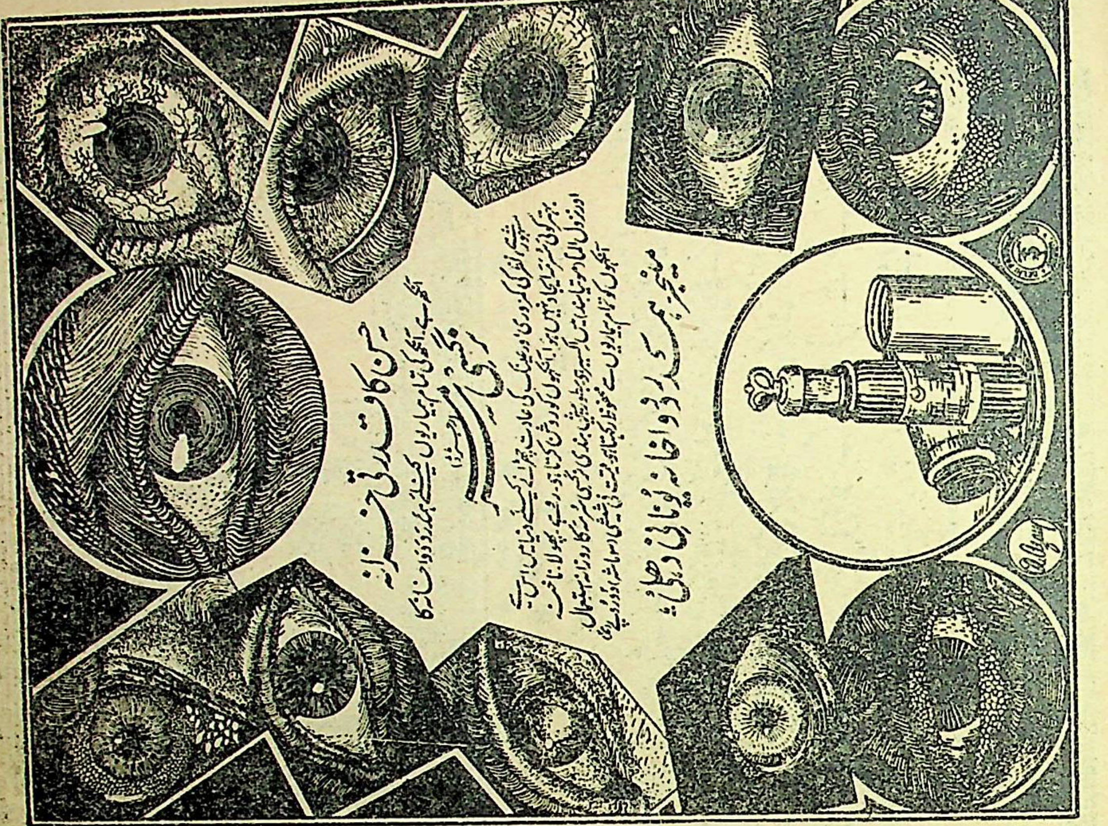
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

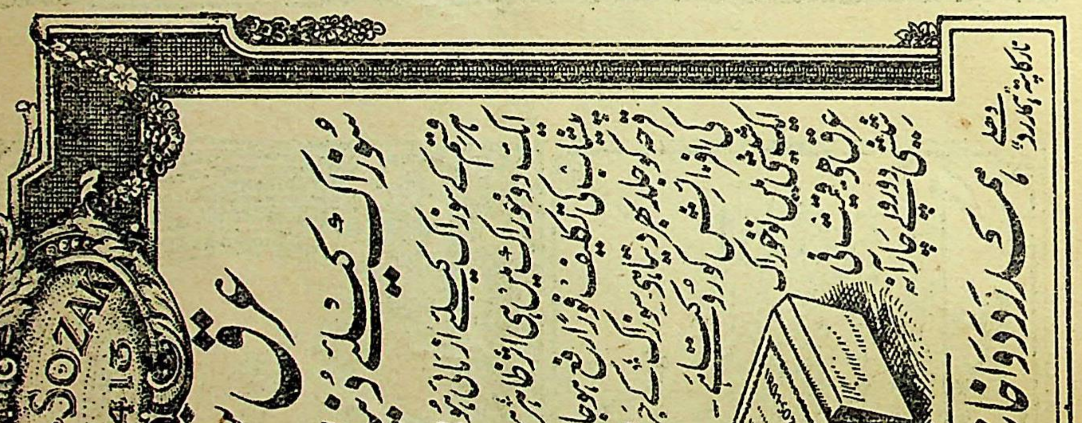
جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک وگٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب ونفیس دوا ہو آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہ ہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار

مفصل شاندار بالتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے



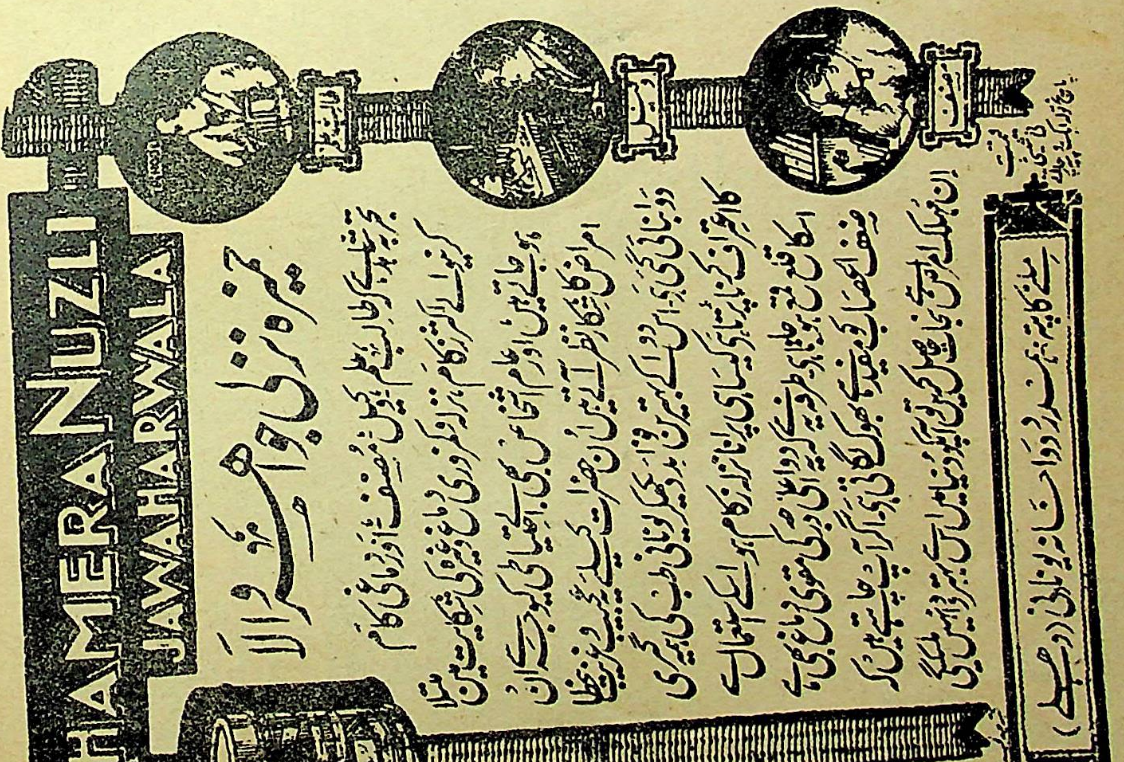


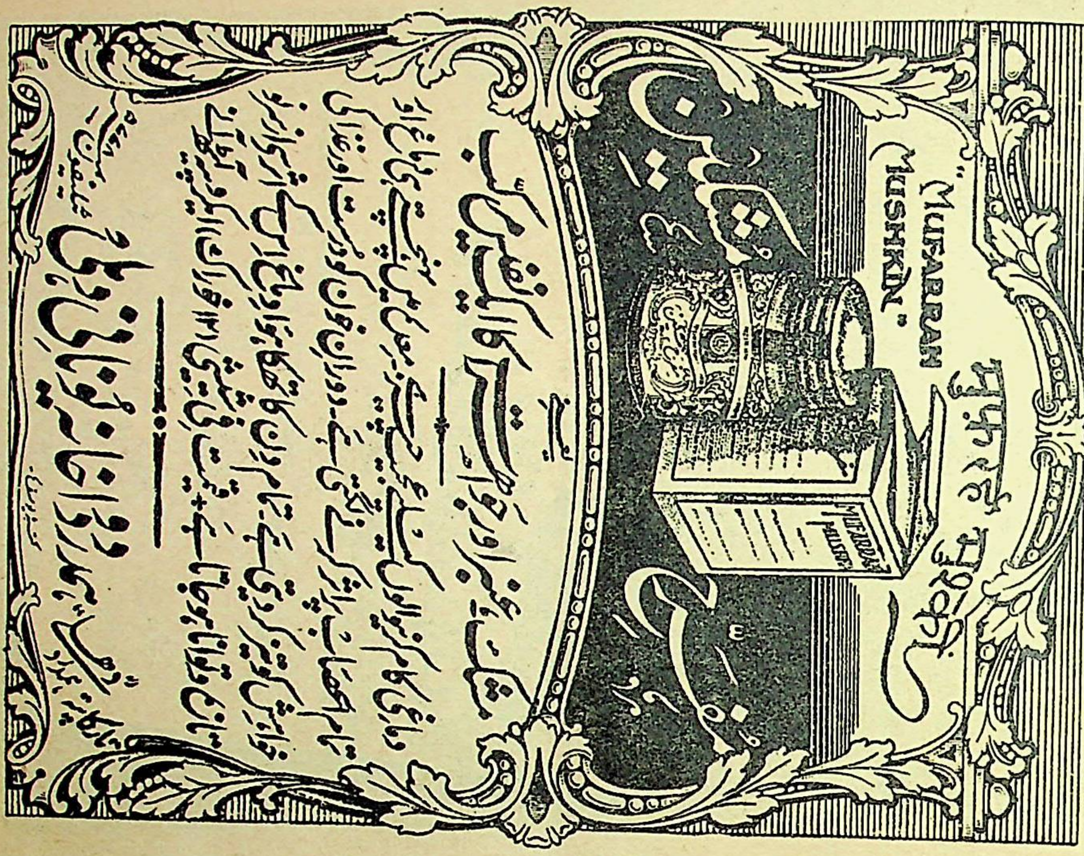
"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

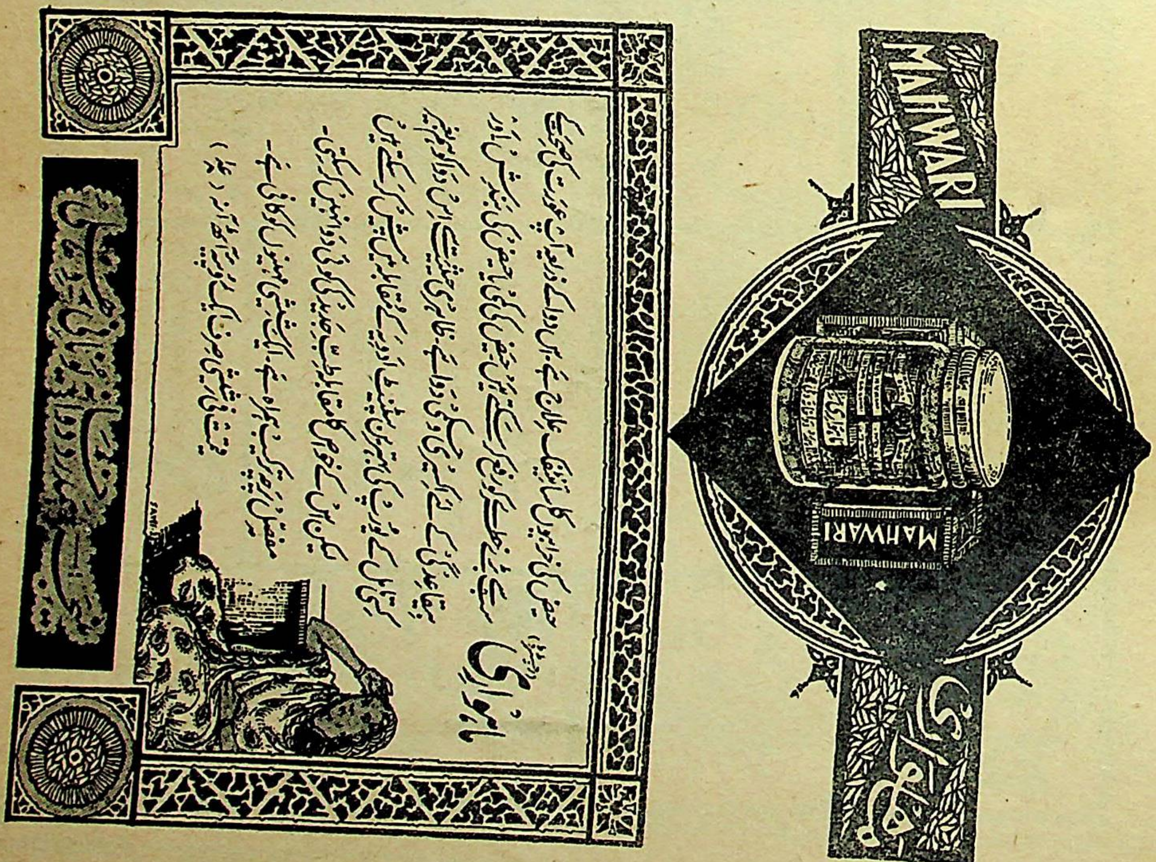

ناشف
سیلان الرحم کیلیے
NASHIF
ایک سائنٹیفک دوا
عورت کی خوبصورتی سیلان الرحم کی وجہ سے سخت خطرہ میں
رہتی ہے حقیقت میں یہ شکایت عورت کی تندرستی کو گھن لگا دیتی ہے
اس پوشیدہ مرض کیلیے "ناشف" تریاق سے بھی بڑھکر ہے
صرف دو تین خوراکیں سیلان رطوبت کو بند کر دیتی ہیں اور
مستقل فائدہ بیس پچیس روز میں ہو کر طاقت آجاتی ہے
قیمت فی شیشی ۲۴ خوراک صرف تین روپے
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون


ذوبانی
Zubani
تلی کے مریضوں کیلیے تندرستی کا پیغام
تلی کی تمام شکایات کیلیے یہ دوا بہت سے تجربات کے بعد تیار کی گئی ہے
ہمدرد دواخانہ جن ادویات پر بجا ناز کر سکتا ہے۔ اُن میں یہ ایک دوا "ذوبانی" بھی ہے
خوبی یہ کہ مقدار خوراک بہت کم
اور فائدے حد سے زیادہ!
تلی کی سختی اور ورم کو رفع کرتی ہے۔ اور گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے
نیز ہاضمہ پر اچھا اثر ڈالتی ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر پرچہ ترکیب ہمراہ دوا
تار کا پتہ "ہمدرد دہلی"
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
ٹیلیفون

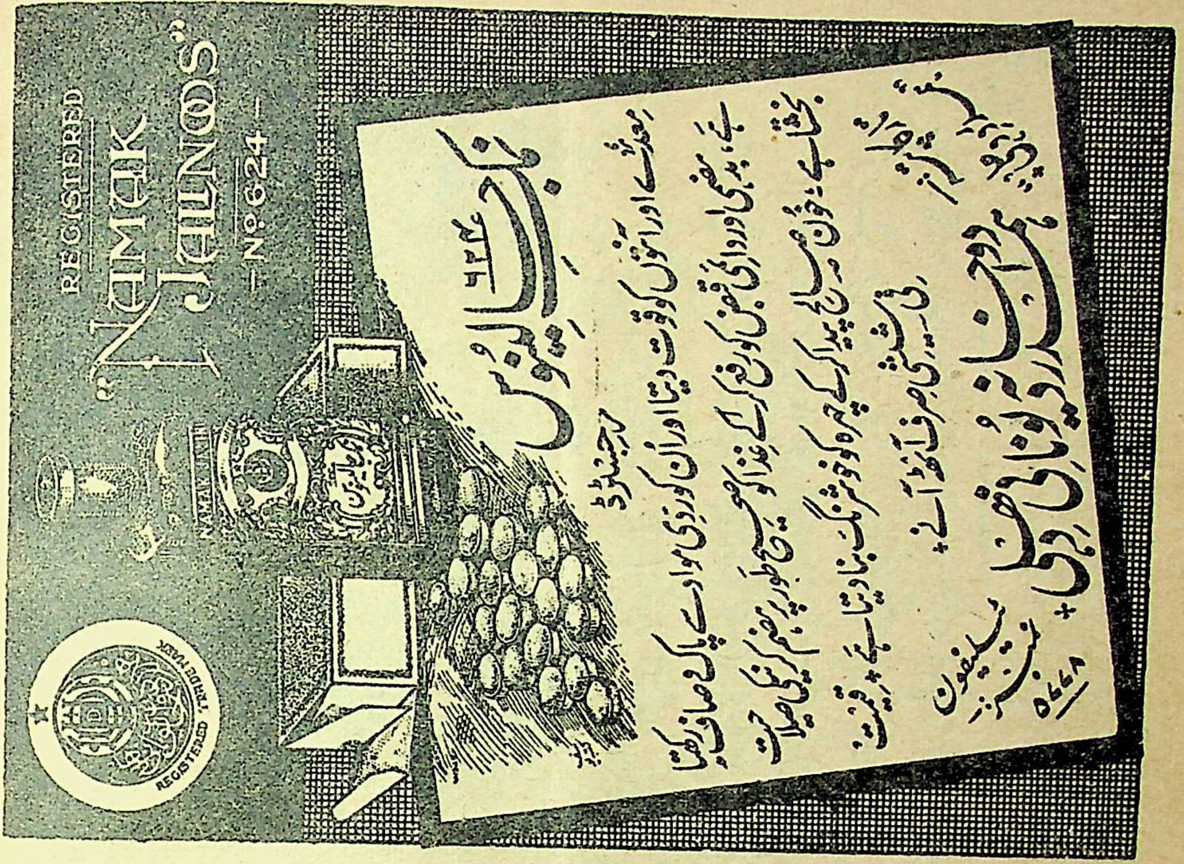

TILA-I-AZAM.


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA





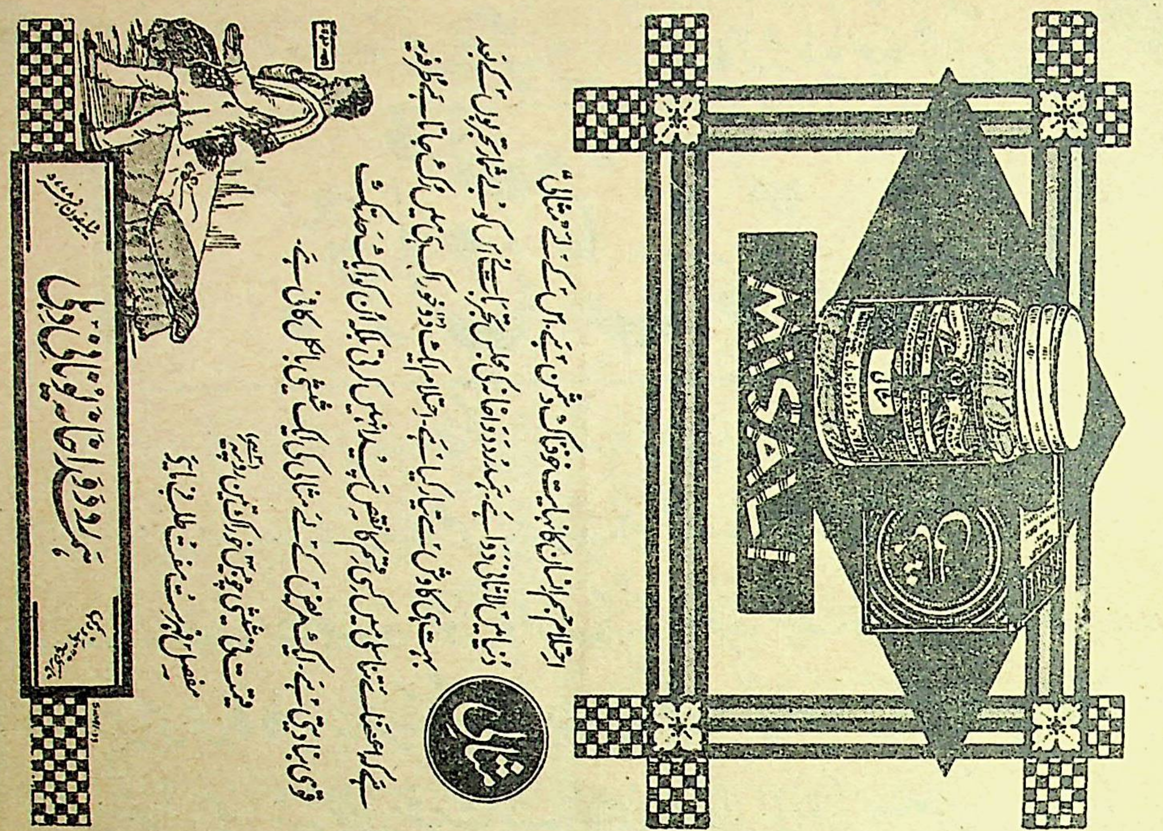
مفصّل شاندار باتصویر فہرست مُفت طلب فرمائیے جسمیں ہر مرض کا عِلاج درج ہی!

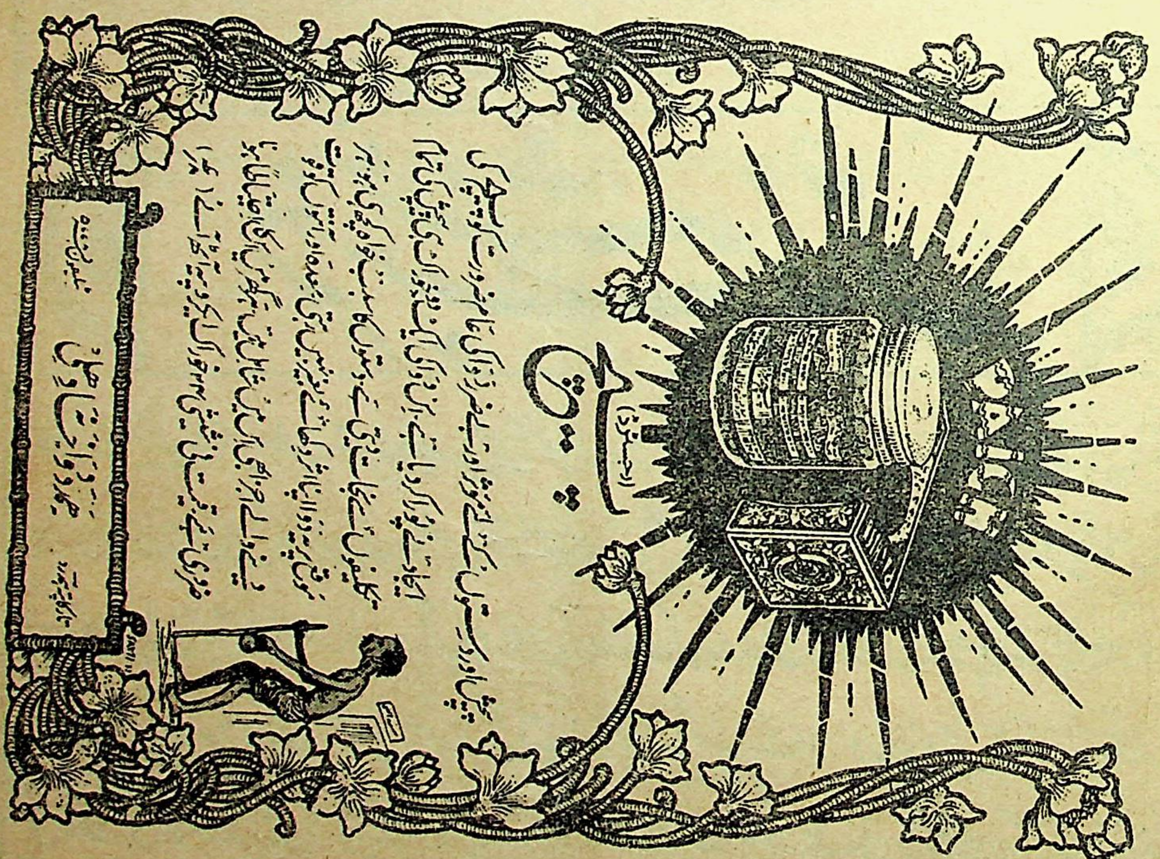




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے، میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں اور میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالی جناب رئیس الحکماء نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے، سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے، ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے، اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے، عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے، قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی


روغنِ بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طبِ یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردِ سر، نزلہ و زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY TWO ANNAS

حفظِ صحت اور طب

کا ماہوار مصوّر رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہیدِ فن ہمدردِ خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانیٔ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقامِ اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبۂ یوسف

اکتوبر ۱۹۳۸ء

جلد ۷ | اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۴

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:۔ (۱) افغانستان کے بکٹریالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کے ارکان۔ (۲) افغانستان کے طبی اسکول کے کیمیا اور دواسازی کے چند فارغ التحصیل طلباء۔ (۳) ڈاکٹر محمد مسعود قریشی، لاہور۔ **دستی تصاویر:۔** شہد لوی بوٹی۔

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے ۳ شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

ممالک غیر کے مضامین

پچھلے مہینہ کے رسالہ میں اعلان کیا گیا تھا کہ ترکی، مصر اور یونان کے جو مضامین دفتر میں وصول ہو چکے ہیں۔ ان کی اشاعت کا سلسلہ آئندہ مہینے سے شروع کیا جائیگا۔ چنانچہ ہم اپنے وعدہ کے مطابق اس اشاعت میں ترکی کا مضمون ہدیۂ ناظرین کر رہے ہیں۔ آئندہ اشاعتوں میں بقیہ دونوں مضامین بھی ایک ایک کر کے پیش کئے جائیں گے۔ "مینیجر"

ہمدرد صحت کی اشاعت خاص

"دق وسل"

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم وفن کا ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید وقدیم معلومات ومعالجات کا مخزن ہے۔ بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہے گی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ بر اعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں۔ صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونین میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادے گا کہ علم وادب کو آپس میں کس طرح سمویا جاسکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے گا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہو چکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت خاص کیا ہے دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے۔ اس کے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ "دق وسل" نمبر آپ کے پاس پہونچ جائیگا۔ بلکہ اگست سنہ ۱۹۳۸ء سے جون سنہ ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپ کے پاس جون سنہ ۳۹ء ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کریں گے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲ر)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸ر)

قیمت سالانہ۔ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ عہ

منیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل، لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس
معاون صحت اجتماع معاونت الفرد (ترکی)

محترم حکیم صاحب
آپ کا مکتوب مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر ملا جس میں
سل و دق پر نہایت مفید مقالات اور بیش قیمت معلومات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ میں زینت رہیگا
میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
وزارت صحت و امداد باہمی

دستخط ڈاکٹر العطاس

سر رابرٹ
فلپ ایڈنبرگ
یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

"ڈیرسر"

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر مجھ کو پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس سعی جدوجہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہوکر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کرینگے

آپ کا مخلص
(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر ایبلوی ہیوٹن
سکرٹری آف دی فیڈریشن نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ ہمدرد صحت دہلی
ہمدرد صحت کا نہایت دلچسپ دق وسل نمبر ملا میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔
میں نے رسالہ کو اور ان کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اس میں کوئی
شک نہیں کہ اس اشاعت خاص میں بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی چیزیں ہیں اور ظاہری اعتبار سے بہت قابل قدر ہے
میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے

ہیوٹن

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہونچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہوگیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں تسکین کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ٹیوبرکلوسس کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق وسل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کرکے آپ اس کو ان تک پاس بھیجدیجئے۔

اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔

آپ کا مخلص
جازف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولانا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اردو اورنگ آباد

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کر کے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

دق وسل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطباء کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی، لیکن مائوف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلیٰ اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔"

رسالہ اردو

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر "مشیر الاطبا" لاہور

"ہمدرد صحت" ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ طبی رسائل سے ہے جو طب قدیم کی حقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں دق وسل پر اس کا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اس کے لئے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور فاضل اور ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی و عملی مضامین حاصل کئے گئے ہیں۔ اور پھر بہترین قابلیت کیساتھ انکو ترتیب دیا گیا ہے، زمانہ حال کے لحاظ جسقدر کہ ضرورت تھی، اسی قدر دق وسل کے ہر پہلو پر جدید و قدیم معلومات فراہم کئے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق وسل اور اس قسم کے خطرناک امراض روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ ادارہ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بیحد قابل تحسین ہے۔ یہ نمبر بیشمار بلاکس اور لیتھو کی تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل عمدہ رنگین۔ کاغذ اعلیٰ۔ کتابت اور چھپائی بہترین۔"

روزنامہ ٹریبیون لاہور

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر ... اس خطرناک بیماری کے اسباب اور اس کے معالجات پر ... ان لوگوں کے لئے بھی کار آمد ہے ... اس نمبر میں دق وسل کے اسباب ... ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام ... نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں اور حکیم و ڈاکٹر ... عوام کے لئے بھی یہ نمبر ... مضمون ... جو ان کو اس بیماری سے محفوظ ... زیادہ معلومات بہم پہنچائے گا۔"

ٹریبیون مورخہ ... ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار "دین و دنیا" دہلی

معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر "دق وسل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اسقدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کیساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آجتک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد دیکھا جا سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کر کے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کر دیا ہے جو اس وقت تک ناپید تھا اور جسکے منظر عام پر آنیکے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اسقدر ہیبت ناک ہے کہ اسکے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کار آمد ہے۔ ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اسوقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اسکا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲ معمولی ایڈیشن ۸ مگر جو حضرات سال بھر کے لئے ایک روپیہ دیکر "ہمدرد صحت" کے خریدار ہو جائینگے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائیگی۔" (دین دنیا، مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء)

جناب مولنا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ "برہان" دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ "ہمدرد صحت"، دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ امسال اس رسالہ کا تپ دق وسل نمبر بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گذشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں جنمیں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ ارباب ذوق کو اس کی قدر کر کے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔" +

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور اصحابِ فن !!!

جناب حکیم مولوی محمد محفوظ عالم صاحب طوق کوثلوری

مئی وجون ۱۹۳۸ء کی مشترکہ اشاعت کے بعد رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی کی سالانہ اشاعت خاص، جولائی ۱۹۳۸ء کو پہنچی۔ انتظار کی گھڑیاں جس اضطراب بے چینیوں سے کٹ رہی تھیں اشاعت خاص کا پرچہ دیکھتے ہی کافور ہو گئیں بلاشبہ ہمدرد صحت کا دق وسل پر یہ خاص نمبر صوری و معنوی ہر دو حیثیات سے اپنی گذشتہ روایت و شان کو برقرار رکھتے ہوئے بلکہ اس میں چار چاند لگاتے ہوئے دلی تحسین و آفرین کا مستحق ہے، عیاں را چہ بیان۔ سرورق کو ہی ملاحظہ فرمائیے کس قدر جاذبیت و موزونیت کا حامل ہے۔ مضامین کی تنوع و ہمہ گیری اتنا بڑا کارنامہ ہے جس پر حکیم حاجی عبدالحمید صاحب جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ مضامین کی بوقلمونی جدید نظریات و تحقیقات کی حیثیت سے اس دق وسل نمبر کا وہ طرہ امتیاز ہے جس کی نظیر زمانہ ماضی و حال کی کسی تالیف میں ہرگز نہیں مل سکتی۔ پھر "دق وسل" جیسے موذی و مہلک امراض کے مجرب نسخہ جات کی ارزانی اس اشاعت خاص کا وہ زبردست ایثار ہے جسکی مثال موجودہ و ما قبل دور کے بڑے بڑے قرابادینوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ انصاف کی بات تو یہی ہے کہ ہر ذی حس شخص اس خلوص و ایثار کی قدر کرے۔

حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی نے اسقدر حجیم و مستند اشاعت خاص شائع فرما کر بلاشک طبی دنیا پر بڑا احسان کیا ہے۔ خداوند کریم انہیں بیش از بیش خدمت فن کی توفیق عطا فرمائے۔ بیتر دل کی گہرائی سے بے ساختہ بار بار یہ دعا نکلتی ہے

رع زیں کہ تو ایثار کردی حق مددگار شود۔ آمین یارب العالمین"

از جناب ڈاکٹر محمد عثمان خانصاحب جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

"سل و دق کی اشاعت خاص نے دل و دماغ کو روشن کر دیا اس اہم علمی و فنی کارنامہ پر آپ مستحق صد مبارکباد ہیں دنیائے طب میں یہ ایک ایسا مرقع زرین ہے جس میں جدید و قدیم، علمی و فنی، ہر مذاق کے لئے نہ صرف سامان دلچسپی بلکہ درس عبرت بھی موجود ہے۔ بہی خواہان طب کیلئے اس میں جدید علمی اور عملی حقائق کی طرف ایسی رہنمائی کا ساز و سامان موجود ہے جو انہیں دیگر غیر ضروری مباحث کیلئے بھی دعوت غور دے رہا ہے۔ پُرخلوص اور دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی جلال آباد

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق وسل" موصول ہوئی۔ اس کرم فرمائی کا شکریہ یہ خاص نمبر جس محنت و جانفشانی سے اور جس اچھوتے انداز پر ترتیب دیا گیا ہے وہ اس مرض کے متعلق قیمتی بیش بہا معلومات، علاج و معالجے کے بہترین جدید و قدیم طریقے، اور حفظ ماتقدم کی مفید ترین تدبیریں درج کی گئی ہیں۔ اس کا اندازہ صرف اصحاب علم و بصیرت ہی کر سکتے ہیں۔ درحقیقت یہ علم و فن کا بہترین کارنامہ ہے۔ جس کی مثال مشرقی زبانوں میں مشکل سے ہی مل سکتی ہے۔ اکثر طبی رسائل اس موضوع پر خاص نمبر شائع کر چکے ہیں، مگر سچ یہ ہے کہ آپ نے وقت کی ایک اہم ضرورت کی تکمیل فرمائی ہے، عوام کا فرض ہے کہ خلق خدا کی بہبودی و خدمت کے واسطے اس خاص نمبر کی زیادہ سے زیادہ نشر و اشاعت کریں۔

دعا ہے خدا آپ ایسے ہمدرد ہستیوں کو تادیر سلامت و تندرست رکھے۔

آمین"

جناب حکیم اللہ ... رحیم صاحب ... ایڈیٹر رسالہ حکمت طبی

"ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر موصول ہوا۔ بار بار پڑھا۔ اس کی لکھائی اور چھپائی کی خوشنمائی قابل تعریف ہے۔ ترتیب مضامین اور تحقیقات طبی جو ماہرین طب کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہیں وہ قابل صد تحسین ہے۔ اس قدر وسیع طبی معلومات ہزار ہا روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہیں لیکن آنجناب نے فن طب کے عشق میں سرشار ہو کر صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ میں طبی جواہرات کا یہ خزانہ لٹا دیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ ایزد تعالیٰ آپ کی محنت سپھل کریں اور آپ کی مرادیں بر آئیں تا کہ ملک ہند ہمدرد صحت کے چشمہ فیض سے ہمیشہ فیضیاب ہوتا رہے۔ اس ملک کے ہر ایک آئندہ کا یہ فرض ہے کہ صرف ایک روپیہ سالانہ خرچ کر کے اپنی اور اپنے بال بچوں کی صحت کیلئے ہمدرد صحت کا قیمتی تحفہ ہمیشہ حاصل کرتا رہے۔"

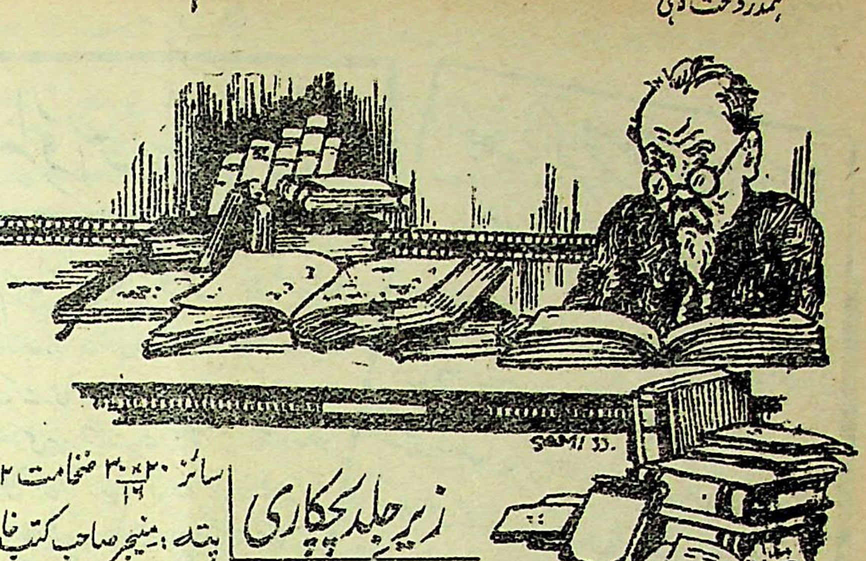
جناب حکیم پیر محبوب الٰہی نیاز صدیقی زبدۃ الحکماء

"ہمدرد صحت کا خاص نمبر متعلق امراض "دق وسل" موصول ہوا ایسی جامع اور اعلےٰ اشاعت جو علمی اور عملی ہر دو حیثیت سے لاجواب ہے، پڑھ کر از حد خوش ہوا۔ تمام مضامین بیحد دلچسپ اور پر از معلومات ہیں۔ زر کثیر صرف کر کے ایسا بلند پایہ لٹریچر آپ نے پبلک کے سامنے پیش کیا ہے جس کی نظیر ملنی بعید محال ہے کاغذ عمدہ۔ لکھائی اعلےٰ مضامین شستہ اور بلند پایہ ہیں۔ حیران ہوں۔ کہ اس قدر قلیل قیمت میں یہ رسالہ آپ کیسے بہم پہنچا سکتے ہیں؟ مدیر رسالہ کی محنت پر قربان جائیے اور ان کی وسیع واقفیت کی داد دیجئے کہ انہوں نے ہندوستان کے علاوہ یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا سے ماہرین فن کے بہترین مضامین حاصل کر کے عوام کی بہترین طبی خدمت کی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ان مضامین اور تجربات پر عملدرآمد کیا جائے تو یہ نامراد امراض صفحہ ہستی سے مٹ سکتے ہیں۔ مضامین کی تشریح ہاف ٹون بلاک سے کی گئی ہے اسکے علاوہ اطباء کرام کی تصاویر سے رسالہ لبریز ہے۔ ظاہری اور معنوی خوبیوں سے یہ رسالہ اس قدر آراستہ و پیراستہ ہے کہ آپ کی انتہائی محنت اور کاوش کی داد دیئے بغیر کوئی شخص نہیں رہ سکتا۔ میں تہ دل سے آپ کی اس بڑی کامیابی پر مبارکباد عرض کرتا ہوں"

جناب حکیم جوند سنگھ صاحب حاذق الحکماء ماہر طب و جراحت سند یافتہ

"ہمدرد صحت کی اشاعت خاص "دق وسل" موصول ہوئی۔ کیا کہنا ہے! لاجواب خدمت فن یہی ہے۔ ہمدرد صحت وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری و معنوی خصوصیات کی وجہ سے طبی جرائد میں ممتاز ہے اور اس کا سالانہ نمبر خاص تو فی الحقیقت خاص ہی ہوتا ہے۔ جسکی تعریف سے قلم قاصر ہے۔ اگر یہی رسالہ کتابی صورت میں غیر ملک سے چھپکر آتا تو ہم گراں قیمت پر خریدنے کو تیار ہو جاتے۔ اب تو اگر سچ پوچھئے تو صرف ایک پرچہ سے ہی سالانہ قیمت وصول ہو جاتی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ آپنے طب مشرق کو زندہ رکھنے کی جو ذمہ داری اٹھائی ہے۔ یہ سب کی قربانی اسی کے لئے ہے۔ آپنے یہ نمبر شائع کر کے ملک پر بھاری احسان کیا ہے آپ کی محنت شاقہ سزاوار شکریہ و مبارکباد ہے"

انتقاد



زیر جلد پچکاری

سائز ۲۰×۳۰/۱۶ ضخامت ۱۱۲ صفحے، قیمت بارہ آنے (۱۲/)

پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، پل بنگش، دہلی

زیر جلد پچکاری (ہائپوڈرمک انجکشن) کو موجودہ علم العلاج میں ایک مخصوص جگہ حاصل ہے۔ اور اس کی عمومیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ آجکل نوے فیصدی امراض کا علاج انجکشن کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے۔ پروفیسر حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے "زیر جلد پچکاری" کے نام سے ایک مختصر لیکن جامع رسالہ اس طریقۂ علاج پر تالیف فرمایا ہے۔ یہ رسالہ اس وجہ سے زیادہ قابل قدر ہے کہ اس موضوع پر سب سے پہلے ایک مستقل رسالہ اردو زبان میں پیش کرنے کا سہرا پروفیسر صاحب ہی کے سر ہے۔ اس رسالہ میں زیر جلد پچکاری کے مواقع استعمال، عضلی اور وریدی پچکاریوں کے فرق، طریقہ استعمال، پچکاری کو جراثیم سے پاک کرنے کا طریقہ، پچکاری کی دواؤں کی اور متفرق ہدایات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سب سے اہم عنوان جو اس رسالہ میں ہے۔ وہ اُن دواؤں کے تذکرہ کے لئے مخصوص ہے۔ جو زیر جلد پچکاری کے طریقہ علاج میں عموماً رائج ہیں۔ انجکشن کی تقریباً پینتالیس دواؤں کی ماہیت، افعال و خواص، اور مقدار و ترکیب استعمال کافی تفصیل سے بتائی گئی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قصداً اپنے بیانات کو طول نہیں دیا ورنہ یہ رسالہ ایک اچھی خاصی ضخیم کتاب بن جاتا۔ بہر حال یہ رسالہ طبی درسگاہوں کے طلبہ کے لئے بہت مفید ہے اور ان اطبّا کے لئے بھی بکار آمد ہے جو اس طریقۂ علاج کے متعلق ضروری واقفیت حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ کتابت اور طباعت اچھی ہے۔

قارورہ

سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ضخامت ۶۰ صفحے۔ قیمت چھ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب کتب خانہ پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب، پل بنگش دہلی۔

یہ رسالہ بھی پروفیسر فضل الرحمٰن خاں صاحب کی تالیف ہے جس میں شکر، البیومن، صفرا، خون، پتھری، مختلف قسم کے کیڑوں اور قارورہ میں مختلف جراثیم کا کیمیاوی امتحان کرنے کے نئے اُصول بیان کئے گئے ہیں۔ بقول پروفیسر صاحب کے اس مختصر رسالہ میں اُنہوں نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ طبیہ کالج کے طلبہ، دیگر اطبّا اور ویدوں کے لئے قارورہ کے متعلق نہایت ضروری اور اہم چیزوں کو اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ بغیر کسی اُستاد کی مدد کے خود بخود تجربات اور امتحانات کر سکیں۔ رسالہ قارورہ کے سرسری مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف موصوف کو اپنی کوشش میں خاصی کامیابی ہوئی ہے اور یہ رسالہ واقعی طلبہ اور اطبّا کے لئے مفید ہے۔ مندرجہ بالا پتہ سے طلب فرمایئے۔

الشفا

سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۳۲ صفحے۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنے۔

پتہ: منیجر صاحب رسالہ "الشفا"، متصل جامع مسجد دہلی۔

یہ طبّی رسالہ حال ہی میں جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسن خاں صاحب کی سرپرستی اور جناب حکیم محمد اسلم صاحب بہاری کی ادارت میں دہلی سے نکالا گیا ہے۔ موجودہ دور میں، جب کہ ہمارا ملک اہم انقلابی دور سے گزر رہا ہے، طب قدیم کی حفاظت اور بقا کے لئے معیاری طبّی رسائل کی اشد ضرورت ہے۔ "الشفا" جن ارادوں اور حوصلوں کے ساتھ جاری کیا گیا ہے اُن سے اُمید بندھتی ہے کہ وہ ملک کے طبّی مقاصد کے حصول میں اس کا مددگار ثابت ہوگا۔ پیش نظر اشاعت میں بہت سے دلچسپ اور مفید مضامین شامل ہیں۔ یقین ہے کہ کارکنان رسالہ کے معیار کو بلند کرنے میں کامیابی حاصل کریں گے۔ کتابت و طباعت خاصی ہے۔ ترتیب مناسب ہے۔

نوٹ: خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ "منیجر"

یادِ رفتگاں

از جناب ابو المعظم نواب مرزا سراج الدین احمد خاں صاحب سائل مدظلہٗ، دہلی

خان صاحب حکیم حاجی امجد علی خاں صاحب کی وفات سے دہلی کے معززین کی صف میں جو جگہ ۲۲ ستمبر ۳۸ء کو خالی ہوئی ہے اُس کے بھرنے کی کوئی اُمید نہیں مرحوم دہلی کے ایک ممتاز خاندان کے رُکن اور دہلی کے انقلابات کی ایک گویا تصویر تھے۔ دہلی کے معاملات پر ان کی رائے کا احترام شہر کے ہر طبقہ کے افراد کرتے تھے حکیم صاحب کا ماتم ہم آج اس وجہ سے نہیں کر رہے ہیں۔ کہ ہم میں سے ایک ممتاز فرد چھین لیا گیا یا آنریری مجسٹریٹی کی ایک کرسی خالی ہوگئی یا ایک خان صاحب سے ہم محروم ہوگئے، یا ایک حکّام رس ذات ہم میں نہیں رہی۔ بلکہ سوگ اس بات کا ہے۔ کہ زمانۂ قدیم کے اخلاق و شرافت کا ایک حامل ہم کو داغِ مفارقت دے گیا، دہلی اپنے مروّت اور ہمدردی کے ایک قدیم نمونے کو کھو چکی ہے، اپنی وضع کا ایک پابند چل بسا، مودّت و یگانگت کا ایک پیکر روپوش ہوگیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

ہم آئندہ صفحات میں حضرت سائل مدظلہٗ کی ایک ماتمی تحریر پیش کر رہے ہیں جس سے مرحوم حکیم صاحب کے حالاتِ زندگی اور انکے اوصاف و خصائل پر روشنی پڑتی ہے۔ حضرت موصوف حکیم صاحب مرحوم کے احباب خاص میں سے ہیں۔ اس لئے اُن کا ایک ایک لفظ اُن کے باطنی التہاب کا آئینہ دار ہے اور اس علالت کی حالت میں حضرت سائل کا، اپنے مرحوم دوست کی غم گساری میں، قلم اُٹھانا مذکورۂ بالا حقیقت کو اور بھی واضح کر دیتا ہے۔ اب ہمارے لئے سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم حکیم صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ——— اس حادثۂ جان کاہ میں ہماری دلی ہمدردیاں مرحوم کے پس ماندگان کے ساتھ ہیں۔ "ہمدردِ صحت"

درگاہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ رضی الدین الملقب بخواجہ باقی باللہ قدس سرہ العزیز کے شمالی دروازہ کا پایاں پکھوا، ۲۷ رجب المرجب ۱۳۵۷ھ بروز جمعہ کو بعد نماز جمعہ آباد ہوگیا۔ ایک جانب کی پاسبانی درگاہ حضرت خواجہ رحمت اللّٰہ علیہ جناب حافظ ویراں مرحوم نصف صدی سے زائد کرتے رہے۔ دوسری جانب یہ فخرِ خدمت اُن کے نواسے موسومی خان صاحب حاجی حکیم امجد علی خاں کے مقدر میں تھا وہ فائز ہوئے۔ اس نئے پاسبانِ در کا حالِ زندگی دیکھنے والا راقم الحروف وہ ہے جو اسکی ہر ادا کا پہچاننے والا اور ہر قصد کا جاننے والا ہے۔ اُس کی تفصیل کو صفحۂ کاغذ پر لانا ایسے وقت میں کہ نہ اپنے قلم میں یارائے جنبش پاسکتا ہے نہ زبان میں توانائی بیان رکھتا ہے مشکل تر سمجھتا ہے۔ بایں سبب کہ پورے دس ماہ سے پاشکستہ بستر پر پڑا ہے اور مدت سے مریضِ اختلاج قلب و دردِ نقرس ہے اس حادثہ پاشکستگی نے اس کے ہر نفس کو پُر الم اور پُر درد کر رکھا ہے۔ ایسی حالت میں اگر زبان سے کچھ کہہ بھی سکتا ہے تو کم و بیش الم و درد کا قصہ ہی کہہ سکتا ہے۔ چونکہ حکیم امجد علی خاں کا مذکور الم و درد سے متعلق ہے لامحالہ اس کی زبان پر آیا اور آنا چاہیے تھا جس کو اس کے کسی ہمنشین احمد و محمود کے قلم نے سیاہ لباس پہنا دیا یعنے سفید کاغذ کو سیاہ کر دیا۔

اِس راہیٔ ملکِ عدم نے عہدِ طفولیت میں اپنے نانا کے فیضِ صحبت سے علوم متداولہ میں معقول دستگاہ حاصل کی اور اخلاق حمیدہ کا حامل ہوا۔ راقم الحروف کے دادا نواب ضیاء الدین احمد خاں مرحوم اور حضرت ویران مغفور میں رشتہ اخلاص و مودت زمانہ غدر سے بیشتر قائم تھا۔ یہ پابندیٔ وضعِ عہدِ قدیم جناب حافظ صاحب ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ میرے دادا سے ملنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ فقدانِ بصارت کی وجہ سے حافظ صاحب کو احتیاج ایک دستگیر کی ہوتی تھی۔ ان کی دستگیری نو سال کی عمر سے یہ عزیز مرحوم کیا کرتے تھے۔ حافظ صاحب مرحوم جتنی دیر ہمنشینِ نواب صاحب مغفور رہتے تھے اس عرصہ تک امجد علی خاں مقتضائے ہمسنی سے میرے ساتھ کھیلا کرتے تھے۔ ہمارا شغل اور کھیل اس عہد میں بیت بازی، غلیل لگانا، شطرنج اور گنجفہ کھیلنا تھا جمعہ کی چھٹی کا آدھا دن یوں گذرتا تھا۔ بعد نماز مغرب نواب صاحب ہوا خوری کو سوار ہوتے تھے۔ چنانچہ حافظ صاحب کو اپنے ساتھ لے کر بعد ہوا خوری انکے گھر پہونچا کر واپس آتے۔ یہ سلسلہ تاحیاتِ نواب صاحب و حافظ صاحب تقریباً دس سال قائم رہا۔ تا اینکہ میں اور امجد علی خاں جوان ہوگئے، میں بعد انتقال اپنے دادا کے ریاست پاٹودی میں سکونت پذیر ہوا۔ بدیں وجہ کہ میری پہلی شادی مشروط بخانہ دامادی ہوئی تھی۔ بارہ تیرہ سال مجھ سے اور امجد علی خاں سے مفارقت ظاہری رہی یعنی برسوں بعد لمحہ دو لمحہ کی ملاقات دہلی آنے کے موقعہ پر ہو جاتی تھی لیکن اس مودّت و یگانگت قدیمہ میں کوئی جھول واقع نہیں ہوا۔ اکثر خط و کتابت میں معاملات عائدہ کا مشورہ ہوتا رہتا تھا۔

اس عہد میں مخلص موصوف نے اپنے نانا مرحوم کی جانشینی کا فرض بھی ادا کیا یعنی پنجگانہ نماز محلہ کشن گنج کی مسجد میں امام بن کر پڑھایا کرتے تھے۔ نیز ان کی صلاحیت طبع نے فن طب کی طرف رغبتِ تامہ پیدا کی چنانچہ صحبت حکیم اجمل خاں صاحب سے پورا استفادہ کیا۔ اکثر حضر اور سفر میں انکی موانست کی۔ دور دراز سفر، عتبات عالیات کی زیارتیں جن کی تفصیل اس وقت میرے لئے محال ہی کہیں۔ زاں بعد بمشورہ و اجازت حکیم صاحب موصوف محلہ کشن گنج میں مطب نشین ہوئے اور عمدہ شہرت حاصل کی۔ مخلوق کی خدمتِ چارہ سازی سے اکثر و بیشتر مرضا سقیم الحال کے مداوا و علاج میں کامیاب ہوئے۔ اندریں اثناء حکام شہر کی قدر افزائی اور اپنے حسن عمل

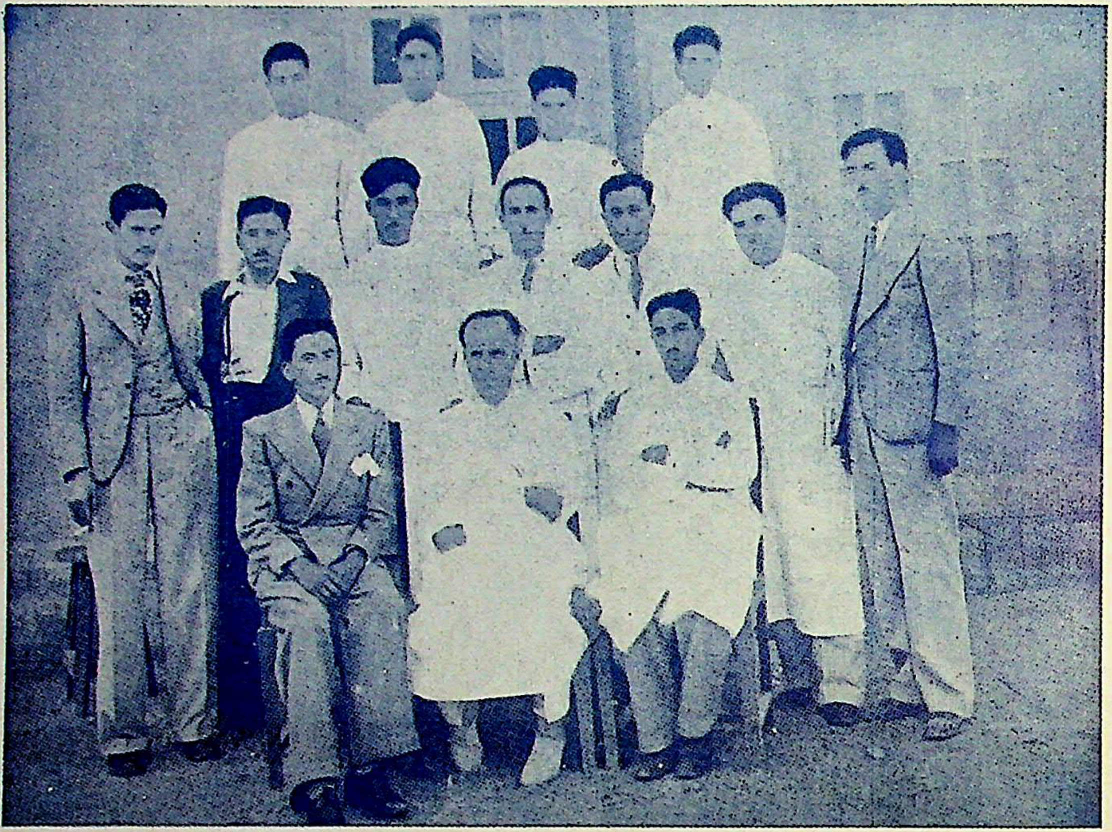
سے وہ وقار حاصل کیا کہ آنریری بنچ کی مجسٹریٹی صاحب ضلع نے تفویض کردی ۔ اُس کو مرحوم نے ایسی دلچسپی اور انہماک سے ادا کیا ۔ کہ دوسرے مجسٹریٹوں کے فرائض بھی اُن کی تحریک اور استدعا پر خود انجام دینے شروع کر دیئے اور بہترین مجسٹریٹ بنچ کا اپنے کو ثابت کیا ۔ اس حسنِ عمل نے خان صاحب کی اور بسفارش چیف کمشنر بہادر دہلی گورنمنٹ آف انڈیا نے عنایت کی ۔ یہ ارتقا ان کو ان کی نیکوکاری سے حاصل ہوا جس کے حالات ایسے حیرت افزا ہیں جن کی مثال میں اور کسی ذات کو پیش کرنا بسا مشکل ہے ۔ مرحوم موصوف کی مالی حالت پر نظر کی جائے ۔ تو استعجاب کی حد نہیں رہتی ۔ باوجود کم بضاعتی کیا وضع و طرزِ معاشرت تھی ۔ بڑی بڑی باوقار ہستیوں سے میل جول ، اُن کی مدارات حسبِ حیثیت ان کے ، یہ کیوں کر گذرے ۔ دینداری کو وضع قدیم کے ہاتھ سے جانے نہیں دیا ۔ کبھی ناجائز آمدنی کو اپنے لئے روا نہیں رکھا ۔ لباس پُر پیوند اور میلا نہیں دیکھا کبھی کوئی شائبہ حقارت اس میں نظر نہیں آیا ۔ اولاد ذکور و اناث کی شادیاں کیں ، جن کے شاہد تمام عمائد و اراکین شہر دہلی ہیں ۔ بڑے بچے محمد متین خاں کو تعلیم موجودہ کی رُو سے اور اخلاق عامہ سے اس لائق کر دیا ، کہ وہ باوجود جوان عمر اور عہدِ حاضرہ کی آزاد روشی سے ناآشنا ایسا نیک صفات ہے کہ دیکھ کر دل شاد ہوتا ہے ۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا کے فوجی دفتر میں ایک معقول عہدہ پر فائز ہے ۔ نیز حسنِ عمل سے اپنے افسروں کا اعتماد خاص رکھتا ہے ۔

آٹھ دس برس کے قبل سے اُنہوں نے اپنا ایک شعار خاص مقرر کیا تھا ، جو اُن کے مطب کا ضمیمہ بھی تھا ۔ یعنے وہ ہر اتوار کے دن قبل از ظہر معہ چند احباب خاص قصبہ مہرولی معروف بہ قطب صاحب جاتے تھے اور اپنی نشست قریب دوپہر کے ادھم خاں کے مقبرہ میں ، جو بھول بھلیاں سے معروف ہے ، رکھتے تھے ۔ وہاں غریب مریضوں کا معالجہ کرتے تھے ۔ اور بے بضاعتوں ناداروں کو دوائیں دواخانہ ہمدرد سے مفت دلواتے تھے ۔ نیز وہ مقام خوش آب و ہوا ان کے اکثر مرضا کا مسکن ہوتا تھا ۔ اُلجھے مرض کے مریضوں کو وہاں کی سکونت کا مشورہ دیتے تھے ۔ ان کے مقاماتِ سکونت پر خود جا کر دیکھا کرتے تھے ۔ اور ان کے لئے تجویزیں کرتے تھے ۔ یک شنبہ کی صحبت میں ان کے رفقاءِ خاص اور مخلصانِ باختصاص شریک رہتے تھے ۔ مغرب کے بعد مراجعت ہوتی تھی ۔ اس وقت میں حرف و حکایاتِ دل خوش کُن موجودہ احباب سے وقت گذرتا تھا ۔ یا مسائل علمی و دینی و ذوق ادب میں وہاں کی ہوائے صحت بخش اور فضائے روح افزا کو مایۂ حیات قرار دے رکھا تھا ۔ اس سہ پہر کی صحبت میں جو ادھم خاں کے برج میں ہر ایک یک شنبہ کو ہوتی تھی ، عصر کے وقت ہمیشہ چائے نوشی بھی ہوتی تھی ، جس کے ساتھ میوہ ہائے تر اور مختلف قسم کی شیرینی بافراط پیش کش احباب ہوتی تھیں ۔ ہر فصل پر بہترین پھل اور عمدہ قسم کی مٹھائیاں لذت بخش کام زبانِ جملہ احباب ہوتی تھیں ۔ مدت سے ان کی دو وقت کی غذا صرف دو بیضۂ مرغ نیمبرشت ، ایک پارچۂ نانِ روغن ، چند چمچہ شوربائے سادہ کے ، ایک دو قاش میوۂ تر کے سوا کچھ نہ تھی ۔ ماہِ رمضان شریف میں ہر جمعہ کو ان کے مکان پر ان کے احباب و اراکین شہر افطار صوم کے لئے مدعو ہوا کرتے تھے ۔ جو باِبرام و اصرار بلائے جاتے تھے ۔ اور جن کی تعداد ستر اسّی سے کبھی کم نہ ہوتی تھی ۔ افطار میں مختلف اقسام کے میوے لطیف تر اور پُر ذائقہ شیرینی ۔ دو تین قسم کا کھانا ہوتا تھا ۔ اس میزبانی پر مہمان کا شکر و سپاس جن الفاظِ پُر خلوص سے ہوتا تھا ۔ وہ حیرت افزا ہوتا تھا ۔ اس کے بعد تا عشا مختصر صحبت احباب جس میں شعر و شاعری کی چاشنی ہوتی تھی ، ضرور ہو جاتی تھی ۔ افسوس ہے ۔ کہ جس کی حکایت ہدیۂ ناظرین ہو رہی ہے وہ چھ مہینہ بستر علالت پر شکستہ بستر بن کر رہرو ملکِ عدم ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اور جملہ احباب و اعزہ کو داغِ الم مفارقت جاوید دے گیا ۔ مرض الموت زخم نواسیر تھا ۔ جس کے معالجات میں ڈاکٹروں اور جراحوں نے اپنی کسی توجہ و تجویز میں کسر نہیں رکھی ۔ دعائے مغفرت انکے حق میں اور دعائے ترقی عمر و جاہ ان کے خلف و جانشین محمد متین خاں کے لئے ان کے احباب و مخلصین کے لئے واجب ہے ۔ مرحوم کے لوحِ مزار کے لئے جو قطعہ تاریخ کا ابوالمعظم مرزا سراج الدین خاں سائل دہلی نے خصوصِ قدیمہ کے لحاظ سے لکھا ہے ۔ وہ درج ذیل ہے ۔

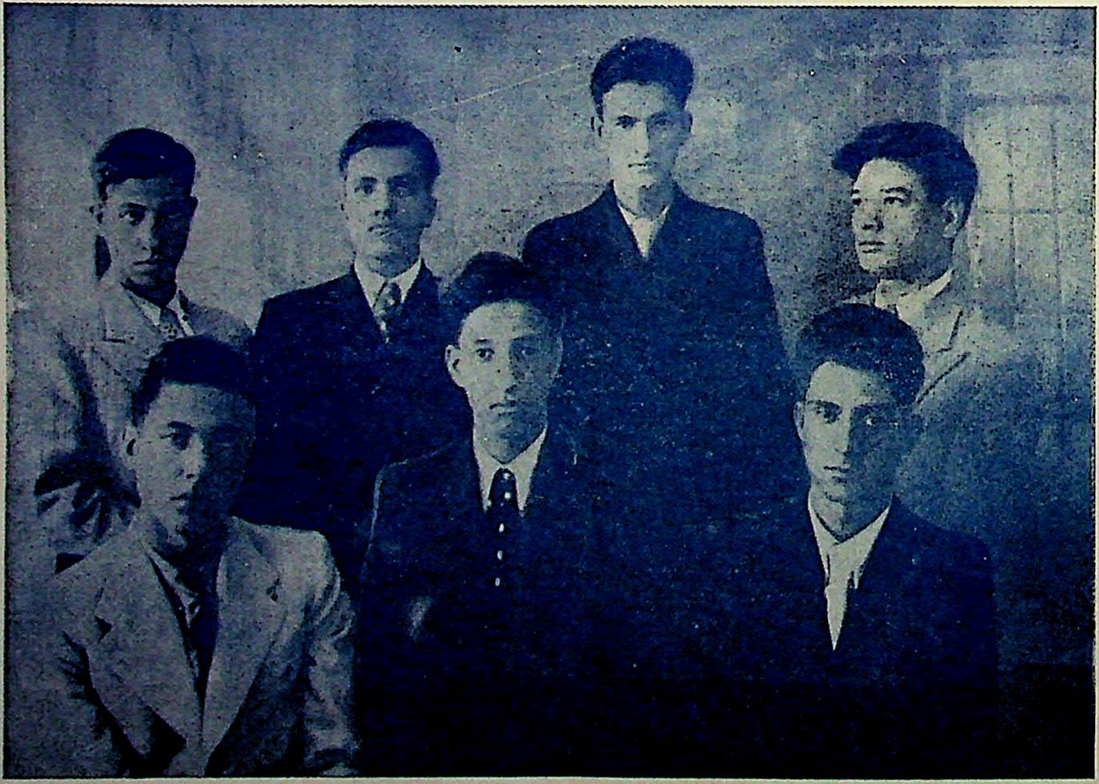
وَھُوَ ھٰذا

بود مرد از نسلِ افغاں چارہ سازِ بےکساں — حاجیٔ بیت الحرام و زائرِ دار النبی
کرد رحلت از جہان و داد رنجِ بیکراں — از فراقِ جاودانی و ز وداعِ دائمی
سال تاریخِ وفاتش سائلؔ دہلی نوشت — فردِ عالم خان صاحب حاجیٔ امجد علی

۱۳۵۷ھ



افغانستان کے بکٹریالوجیکل انسٹی ٹیوٹ کے ارکان — انسٹی ٹیوٹ کی عمارت میں



افغانستان کے طبی اسکول کے کیمیا اور دواسازی کے چند فارغ التحصیل طلبہ



ڈاکٹر محمد مسعود قریشی، لاہور
(مضمون صفحہ ۳۳ پر)

علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرّین موقعہ!

اردو کی طبّی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اس لئے اس کا خیر مقدم نہ صرف ہندوستان کے ہی طبّی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبّی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزلیں طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبّی ضرورت کو کماحقہٗ پورا کردیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سال گرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اس کی ضخامت تین سو صفحات سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کرلی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف دو جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدردانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کرکے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرلئے جائیں لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھکر تازہ جلدوں کے تقریباً ۵۰۰ پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے کہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں۔ چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہوجانے کے بعد دفتر میں انکی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں۔ جو جولائی ۱۹۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اس میں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں اور "تجدید و اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۶ء سے جون ۳۷ء تک ہیں گذشتہ سال عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علماء اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے جس کے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذراسی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ سنہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہورِ زمانہ اشاعت خاص ہے جس کا موضوع "اعادۂ شباب اور درازیٔ عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جنمیں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالامال ہے۔ سنہ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکۃ الآراء اشاعت خاص ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جس میں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور ان کے کھیل انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں جن کی نظیر آپکو انگریزی طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کرسکتے ہیں جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہوسکتی ہے اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں سنہ ۳۶-۳۷ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون سنہ ۳۷ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جسکی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہے تو شائقین اور قدرشناس اس کو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جن میں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصولڈاک اس کے علاوہ ہے، ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار رسالہ کے ۷۰۰ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطباہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی ان کے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپ کو اسی پرچہ کے مضامین سے ہوجائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسکے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئیں گے۔

قیمت، فی جلد صرف دو روپے۔

پتہ:- مینجر مکتبہ ہمدرد صحت، ہمدرد منزل دہلی

علم الادویہ

شہدیوی

از حکیم مولوی نور محمد صاحب صابر گوالیاری

یہ بوٹی عام روئیدگی ہیں ملی جلی پائی جاتی ہے۔ برسات میں اور جاڑے میں خصوصاً کثرت سے مل سکتی ہے جب جاڑے کے موسم میں سخت سرد ہوائیں چلتی ہیں یا اولے پڑتے ہیں تو یہ بوٹی جل جلا کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد اس بوٹی کا نشوونما موسم بہار میں ہوتا ہے۔ یہی وقت اس کے شروع ہونے کا ہے۔ ہری ہری ننھی ننھی سوا بالشت لمبی شاخیں، کچھ تو زمین پر بچھی ہوئی اور کچھ کھڑی باریک روئیں دار ہوتی ہیں سیدھی شاخوں پر چھوٹا سا پھول جس کی رنگت بنگنی ہوتی ہے، پایا جاتا ہے۔ مگر ہر شاخ پر چند پھول کچھ فاصلہ لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا بھی ہوتا ہے، مگر ایسا پودا دو فٹ تک لمبا ہوتا ہے۔ شاخوں پر لمبی لمبی دھاریاں یا لکیریں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ رُواں پختہ ہونے پر ظاہر ہونے لگتا ہے لیکن پھول اپنی حالت بدلتا ہوا سفیدی مائل بھوری رنگت اختیار کر لیتا ہے۔ آخر کار برمنڈی بوٹی کے مشابہ پودا خشک خاردار شکل قائم کر لیتا ہے۔ پتے اس وقت بھی عموماً اس کے سبز ہی رہتے ہیں۔ گرمیوں بھر کھیتوں، باغوں اور نمناک زمینوں میں یہ بوٹی موجود رہتی ہے اور یہی وقت اس کے شباب کا ہوتا ہے۔



تاریخ طب میں یہ بوٹی کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔ بلکہ آیورویدک شاستروں میں اس کے افعال و خواص پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور وید اسکو بکثرت استعمال میں لاتے ہیں۔

پتوں کا ذائقہ کسی قدر کڑوا ہوتا ہے اور بو تیز ہوتی ہے۔ اس کا مزاج ابتدائی درجوں میں گرم و تر مانا گیا ہے

خواص۔ یہ بوٹی گلے کی بیماریوں کے لئے مخصوص مانی گئی ہے خناق۔ اور ورم لوزتین نیز آواز کی خرابیوں کے لئے اس بوٹی کو مختلف شکلوں اور ترکیبوں سے استعمال کراتے ہیں۔ تر اور خشک کھانسی کے لئے مفید ہے۔ اگر اس بوٹی کو مغلظ سفوفوں میں شامل کر دیا جائے تو انکی قوتوں میں اضافہ کر دیتی ہے۔ موسمی بخاروں اور وبا سیرابی کو دور کرتی ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔

مجربات۔ (۱) شہدیوی بوٹی ۳ تولہ، بیخ سوسن، بیخ گل عباسی، عاقر قرحا ہر ایک ایک تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر تھوڑا سا شہد ملا کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور دن میں ایک ایک دو دو گولیاں دو تین بار چوستے رہیں۔ **فوائد:۔** یہ گولیاں گلے کے ورم کو دور کرتی ہیں آواز کو کھولتی ہیں۔ (۲) شہدیوی بوٹی نو ماشہ اور کالی مرچ ایک ماشہ کو پانی میں پیس چھان کر شیرہ نکالیں اور مریض کو پلائیں۔ **فوائد:۔** یہ دوا نزلہ کو روکتی ہے اور کھانسی کو دفع کرتی ہے۔ (۳) شہدیوی بوٹی کی جڑ ۳ تولہ، دارچینی، چوب چینی، کباب چینی، دانہ الائچی خورد، عود صلیب، اسطوخودوس، زیرہ سفید، تیز پات، چھالیہ، ہر ایک ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر حسب دستور شہد کے قوام میں معجون تیار کریں اور ۳-۳ ماشہ دن میں دو تین بار دیں۔ **فوائد:۔** آواز کی خرابیوں کو یہ معجون دور کرتی ہے۔ نزلہ کو دفع کرتی ہے، سینہ کو قوی کرتی ہے، معدہ اور جگر کی اصلاح کرتی ہے۔ عمر و طاقت کے لحاظ سے بچوں کو بھی یہ معجون مناسب مقدار اور مناسب اوقات میں دینے سے مفید ثابت ہوئی ہے۔

بہر حال خواص و افعال کے لحاظ سے اس بوٹی کو کھانسی توڑ یا سعال شکن کہا جا سکتا ہے امراض سوداوی میں بھی مفید ہے۔ کالی مرچوں کے ساتھ اس بوٹی کو پیس کر پلانے سے آتشک کے زخم جلدی بھر جاتے ہیں +

افسانہ

طبابت کے کوچہ میں پہلا قدم

مشہور روسی انشاپرداز ویریسیف کا ایک شاہکار

میڈیکل کالج میں ہماری تعلیم کا چوتھا سال ختم ہو گیا۔ آخری امتحان ہوا اور کامیاب طلبا ڈپلومے لینے کے لئے یونی ورسٹی ہال میں جمع ہوئے ہمارے چہرے فرط مسرت سے دمک رہے تھے۔ گورنر نے ہم سب کو پُرجوش الفاظ میں مبارک باد دیتے ہوئے سندیں تقسیم کیں۔

ہماری سندیں خوش رنگ قیمتی کاغذ پر چھپی ہوئی تھیں جن پر شاہی مونوگرام بھی تھا، اور یونیورسٹی کی بڑی مُہر بھی۔ ان کی عبارت سے ظاہر ہوتا تھا کہ ہمیں علم طب تمام و کمال گھول کر پلا دیا گیا ہے۔ اب ہم مکمل ڈاکٹر ہیں اور دنیا ہماری مسیحا نفسی پر بے چون وچرا ایمان لاسکتی ہے۔

یونی ورسٹی ہال سے باہر نکلنے پر ہم اُمیدوں کی ایک نئی دنیا میں تھے، ہر شخص یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ علم طب کا مجدّدِ اعظم ہے اور دنیا کی بڑی سے بڑی کامیابی اُس کے قدم چومنے کے لئے بیتابانہ آگے بڑھ رہی ہے لیکن کچھ مدت کے بعد واقعات نے بتا دیا کہ ہمارے وہ ساتھی بہت ہی خوش نصیب تھے جنہیں ڈاکٹری کا امتحان پاس کرنے کے بعد چھوٹے چھوٹے شہروں اور قصبوں کے ہسپتالوں میں معمولی ملازمتیں مل گئیں۔

میں خواب تو دیکھ رہا تھا شہنشاہ روس کے درباری ڈاکٹر بننے کے لیکن خوش قسمتی یا بد قسمتی سے میرے غریب والدین پایہ تخت سینٹ پیٹرس برگ (موجودہ لینن گراڈ) تک میرے مصارف سفر کا انتظام نہ کر سکے اور جب فکر معاش نے مجھے بُری طرح ستانا شروع کیا تو میں نے یوکرین کے ایک چھوٹے سے شہر میں پریکٹس شروع کر دی۔ اتفاق سے اس زمانہ میں قصبہ کے مشہور ترین ڈاکٹر کا انتقال ہو چکا تھا اور مجھے وہی مکان کرایہ پر بھی مل گیا جہاں اس کا کامیاب مطب کئی سال تک جاری رہا تھا۔

ضروری فرنیچر اور آلات خرید لئے گئے۔ الماریوں میں دواؤں کی خالی اور بھری شیشیاں سلیقہ سے آراستہ کر دی گئیں دروازے پر میرے نام نامی کا لمبا چوڑا سائن بورڈ آویزاں ہو گیا اور میں مریضوں کے انتظار میں گن گن کر گھڑیاں کاٹنے لگا۔

خدا خدا کر کے پہلا مریض میرے مطب میں آیا۔ میں اپنے کو طبیب حاذق سمجھ رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں مریض کی صورت دیکھتے ہی میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ میں اس کی نبض پر ہاتھ رکھنے سے پہلے ہی سوچنے لگا کہ میں اس کے مرض کی صحیح تشخیص کس طرح کر سکوں گا۔ میں نے اپنی اس پراسرار گھبراہٹ پر کسی نہ کسی طرح قابو حاصل کر کے مریض کا بغور معائنہ کیا۔ نبض بھی دیکھی، زبان بھی۔ تھرما میٹر بھی لگایا اور اسٹیتھسکوپ (مسماع الصدر) بھی لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ نہ تو اس کا مرض میری سمجھ میں آیا اور نہ علاج۔ امراض کے جتنے نام میں نے کالج کی کتابوں میں پڑھے تھے سب 'الف' سے 'ی' تک میرے دماغ میں ناچنے لگے اور میرا دستِ تصوّر بجلی کی سی رفتار سے میٹریا میڈیکا کی ورق گردانی کر رہا تھا۔ میں حیران تھا کہ مریض کو کیا مرض بتاؤں اور کونسی دوا تجویز کروں۔

میں کسی بہانے سے اُٹھ کر اندر گیا۔ کالج کی کتاب نکال کر بعجلت تمام اسکی ورق گردانی شروع کی۔ اتفاق سے ایک مرض کے تحت میں وہ چند علامتیں نظر آگئیں جو میرے مریض میں پائی جاتی تھیں۔ ساتھ ہی اس مرض کا نسخہ بھی درج تھا۔ میں نے خدا کا نام لے کر وہی نسخہ تمام و کمال کتاب سے نقل کر کے مریض کے حوالہ کر دیا۔

مریض کو میری دوا سے کوئی فائدہ بھی ہوا یا نہیں۔ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ دوبارہ پلٹ کر میرے پاس آیا ہی نہیں اور اس واقعہ کے بعد سے تو میرا یہ حال ہو گیا کہ جب کسی مریض کی صورت نظر آتی تھی تو میری روح فنا ہونے لگتی تھی۔ اس پریشانی کو رفع کرنے کے لئے میں نے ایک تجویز سوچی۔ میرے پاس طالب علمی کے زمانہ کی ایک کتاب تھی جس میں بہت سے امراض کی تفصیل طریقۂ علاج کے ساتھ درج تھی۔ میں نے اس کتاب سے چند خاص خاص امراض مثلاً نمونیہ، دمہ، ورم الامعاء، قولنج اسربی، اوڈیما، تسمّم بولی، التہاب حجاب حاجز، خناق وغیرہ کی علامتیں اور دوائیں انتخاب کر کے ایک نوٹ بک میں نقل کر لیں۔ اور جب کوئی مریض میرے پاس آتا یا مجھے اس کے مکان پر جانے کا اتفاق ہوتا تو میں کسی بہانہ سے یہی نوٹ بک دیکھ کر اس کے مرض کی تشخیص کرتا اور اسے نسخہ لکھ کر حوالہ کر دیتا۔

میں نے چار برس تک میڈیکل کالج میں تعلیم حاصل کی تھی اور سینکڑوں مریضوں کو اپنے پروفیسروں کی نگرانی میں دیکھا بھی تھا لیکن یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ اعلیٰ پیمانہ کے میڈیکل کالجوں میں بخار اور کھانسی وغیرہ کی معمولی شکایتوں کے مریض کبھی نہیں آتے ہیں۔ بلکہ یہاں صرف وہی مریض آتے ہیں جن کے امراض زیادہ اہم اور پیچیدہ ہوں۔ چنانچہ میرے دماغ میں بھی صرف بڑے بڑے امراض کا نقش جما رہتا ہے۔ اگر میرے پاس معمولی فصلی بخار کا کوئی مریض آتا تو میں اس میں حمیٰ تیفودیہ یا ذات الریہ کی علامتیں تلاش کرتا۔ سوء ہضم کی معمولی شکایت میں اپنی نوٹ بک سے میں اگر سرطان معدہ نہیں تو التہاب معدہ شدید کی علامتیں ضرور دیکھ کر اپنے مریض کو نسخہ لکھ دیتا تھا۔

میرے ایک مریض کی بغل میں معمولی مسّہ تھا۔ دفعتاً وہ بڑھنا شروع ہوا اور اس میں کسی قدر درد پیدا ہو گیا۔ مریض میرے پاس آیا۔ میں نے اسے دیکھا اور اپنی "لال کتاب" کی مدد سے فوراً کہہ دیا کہ یہ تو اسکروما ہے۔ مریض یہ سن کر گھبرا گیا اور سیدھا قصبہ کے ایک تجربہ کار بوڑھے جرّاح کے پاس پہونچا جس نے کبھی خواب میں بھی میڈیکل کالج کی شکل نہ دیکھی تھی۔ جرّاح میری تشخیص کا حال سن کر بہت ہنسا۔ اس نے اپنی پُرانی اور زنگ لگی ہوئی قینچی سے مسّہ کاٹ ڈالا اور مسّے کا کٹا ہوا ٹکڑا مریض کے ہاتھ پر رکھ کر بولا "اپنے بیوقوف ڈاکٹر کو دیدینا کہ وہ 'اسکروما' کا یہ نمونہ اپنے پاس احتیاط سے رکھے"!

مجھے جاہل جرّاح کی اس گستاخی پر غصّہ تو بہت آیا۔ لیکن میں کرتا کیا۔ مریض کا "اسکروما" غائب ہو چکا تھا اور وہ بالکل مطمئن تھا۔ اسی طرح میں نے ایک بار بواسیر کے مسّوں کو کاریخ کا سرطان سمجھ کر علاج شروع کر دیا۔ وہ تو خدا کا شکر ہے کہ میرے مریض کو چند روز بعد ایک بڑے شہر میں جانیکا اتفاق ہوا جہاں اسے صحیح طبی مشورہ مل گیا ورنہ معاملہ کے طول کھینچنے میں کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔

میرے پڑوس میں ایک شخص رہتا تھا جس کی جوتوں کی چھوٹی سی دوکان تھی۔ اتفاق سے اسکی بیوی بیمار ہو گئی۔ اس نے مجھے دکھایا۔ اصلی مرض جو کچھ بھی ہو لیکن میرے خیال میں اسے پیچش کی شکایت تھی۔ میں نے علاج شروع کر دیا۔ دوسرے ہی دن اسے فائدہ محسوس ہوا اور میں اپنی کامیابی پر بہت خوش تھا۔ تیسرے دن اس کے پیٹ میں دائیں جانب دفعتاً شدید درد اُٹھا اور اس کا شوہر میرے پاس گھبرایا ہوا آیا۔ میں نے اس کے گھر جا کر مریضہ کو دیکھا دبانے سے اس کے پیٹ میں بہت درد ہوتا تھا، خاص کر جگر کے پاس تو یہ حالت تھی کہ وہ اُسے چھونے بھی نہیں دیتی تھی۔ دل اور پھیپھڑوں کی حالت درست تھی اور بخار بالکل نہ تھا۔

میں حیران ہوا کہ یہ کونسی نئی شکایت پیدا ہو گئی۔ جگر کی جتنی بیماریوں کا حال میں نے کالج کی کتابوں میں پڑھا تھا۔ ان سب پر میں نے غور کیا۔ لیکن کسی مرض کا تعین نہ کر سکا۔ آخر میں نے اس مسئلہ پر غور کرنا شروع کیا کہ پیچش کی وجہ سے کون کون سے امراض آلاتِ ہضم میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ میں نے درد کی شدت کو رفع کرنے کے لئے مریضہ کو مارفیا کا انجکشن دے دیا۔ پھر اپنے مطب میں واپس آ کر درسی کتابوں کی ورق گردانی شروع کی۔ دفعتاً میری نظر ایک صفحہ پر پڑی جہاں لکھا تھا کہ پیچش سے کبھی کبھی جگر میں پھوڑا ہو جاتا ہے۔ میں فرطِ مسرت سے اُچھل پڑا۔ مریضہ کو بس یہی شکایت ہے۔ میں اس باب کو بہت غور کے ساتھ مطالعہ کرنے لگا۔ تمام علامتیں مل رہی تھیں۔ درد بھی۔ سختی بھی۔ بے چینی بھی۔ لیکن اس میں آگے چل کر مصنف نے لکھا تھا۔ کہ جگر کے پھوڑے کے ساتھ بخار کا ہونا لازمی ہے۔

اب میرے دل کی کلی جو چند منٹ پہلے کھل چکی تھی۔ مرجھا گئی۔ میں پھر فکر میں پڑ گیا۔ کہ مریضہ کو بخار تو بالکل نہیں ہے۔ پھر میں جگر کا پھوڑا کس طرح تشخیص کر سکتا ہوں ——؟

اسی کشش و پیچ کے عالم میں کئی گھنٹے گذر گئے دفعتاً دُکاندار میرے پاس گھبرایا ہوا آیا اور بولا "مریضہ کو یکایک بخار آ گیا اور اس وقت درجۂ حرارت ایک سو چار ہے" میں نے بظاہر افسوس ظاہر کیا لیکن دل ہی دل میں اپنی تحقیق اور کامیاب تشخیص پر فرطِ مسرت سے اُچھل پڑا کہ مریضہ کو بخار آ گیا اور یقیناً اس کے جگر میں پھوڑا ہے۔

میں نے دکاندار کے ساتھ جا کر اس کی بیوی کو دیکھا۔ وہ بخار کی شدت سے بیہوش تھی اور سانس بھی رُک رُک کر لے رہی تھی۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ تنفس میں دشواری کی وجہ جگر کا پھوڑا ہے۔ میں نے دُکاندار سے کہدیا "تمہاری بیوی کے جگر میں خوفناک پھوڑا ہے۔ فوراً ہسپتال میں لے جا کر آپریشن کراؤ۔ ورنہ اس کے اندر ہی اندر پھوٹ جانے سے جان کے لالے پڑ جائیں گے"۔

غریب دُکاندار میرا یہ "فتویٰ" سن کر بدحواس ہو گیا۔ وہ اُسی وقت اپنی بیوی کو ہسپتال میں داخل کرانے لے گیا۔ اور میں دل ہی دل میں بہت خوش تھا کہ میں نے اتنے بڑے مرض کی صحیح تشخیص کر لی۔ اگر مریضہ کو تکلیف کی شدت اور اُس کے شوہر کو غم و پریشانی کی وجہ سے نیند نہیں آئی

تو خدا کی قسم تمام رات مجھے بھی خوشی کے مارے نیند نہ آئی۔

صبح جب دکان دار میرے پاس نہ آیا تو میں نے سوچا کہ مجھے ہسپتال جا کر مریضہ کو دیکھنا چاہیئے۔ میں ناشتہ سے فارغ ہو کر اپنا بہترین سوٹ پہن کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوا۔ مجھے یقین تھا کہ جب میں وہاں پہونچوں گا تو ہسپتال کا انچارج سرجن مجھے میری بلند پایہ اور بروقت تشخیص پر تہ دل سے مبارک باد دے کر اگر میرے ہاتھ پیر نہیں تو ماتھا ضرور چوم لے گا۔ میں ہسپتال کی عمارت میں نہایت شان کے ساتھ اکڑتا ہوا گھسا۔ اسسٹنٹ سرجن اس وقت مریضوں کو دیکھ کر باہر آ رہا تھا۔ میں نے لپک کر اس سے پوچھا "کل شام کو مسٹر..........سوداگر جفت کی جو بیوی ہسپتال میں آئی تھیں۔ ان کا کیا حال ہے؟"

چھوٹا ڈاکٹر مجھ سے واقف نہ تھا۔ مجھے مریضہ کا کوئی رشتہ دار سمجھا اور مسکرا کر بولا "ان کی حالت میں بہت افاقہ ہے"

"ان کا آپریشن ہو گیا؟"

چھوٹے ڈاکٹر نے حیرت سے میری صورت دیکھ کر کہا "کیسا آپریشن؟"

"اس کے جگر میں پھوڑا تھا"

چھوٹے ڈاکٹر نے قہقہہ لگا کر جواب دیا "ہاں، اب مجھے خیال آیا کسی بے وقوف ڈاکٹر نے مریضہ کے جگر میں پھوڑا تشخیص کیا تھا۔ حالاں کہ وہ ذات الریہ میں مبتلا ہے"

سردی کا موسم تھا۔ لیکن شرمندگی کے مارے میری پیشانی پر پسینہ آگیا۔ مجھے ڈاکٹر کو اپنا نام بتانے کی ہمت نہ پڑی۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان خوبصورت نرس تھی۔ وہ میری طرف کن انکھیوں سے دیکھ کر مسکرائی اور بولی "ہماری قوم جہالت کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے تعجب ہے کہ آپ جیسے لکھے پڑھے نوجوان بھی جاہل ڈاکٹروں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں"

نرس کی زبان سے یہ فقرے سن کر میری شرم وندامت میں اور اضافہ ہو گیا۔ میں اسے کچھ جواب دیئے یا مریضہ کو دیکھے بغیر چپ چاپ اپنے مطب میں واپس چلا آیا۔ اس وقت اگر میرے لئے کوئی بات وجہ تسکین تھی تو صرف یہ کہ میں نے جگر کا پھوڑا تشخیص تو کیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ میں نے اس کا اپریشن اپنے ہاتھ سے نہیں کیا۔

میں نے اپنی عمر عزیز کے کئی سال گنوانے کے بعد گورنمنٹ میڈیکل کالج سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری تو حاصل کر لی تھی لیکن عملی طور پر میری معلومات کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی مریض پوچھتا کہ یہ دوا ذائقہ کے اعتبار سے میٹھی ہے یا کڑوی۔ تو میں اس کا جواب نہ دے سکتا تھا کیونکہ دواؤں کا ذائقہ چکھنا تو در کنار میں نے تو آج تک انہیں مفرد حالت میں دیکھا بھی نہ تھا۔ میں اپنے مریضوں کو پلیٹس یا انیما کے استعمال کا مشورہ دیتے ہوئے گھبراتا تھا کہ کہیں کوئی مریض مجھ سے یہ درخواست نہ کر بیٹھے کہ "ازراہ کرم آپ خود پلیٹس باندھ دیجئے یا انیما دیدیجئے" کیونکہ میڈیکل کالج میں طالب علموں کو ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی تعلیم نہیں دی جاتی ہے۔ یہ معمولی کام کمپونڈروں اور نرسوں کے ذمہ ہوتا ہے۔ اب پریکٹس شروع کرنے کے بعد میرے مطب میں نرسیں کہاں؟ مجبوراً مجھے نرسنگ کے موضوع پر ابتدائی کتابیں بھی پڑھنی پڑتی تھیں۔ میں ڈاکٹر سبانیف کے جدید ترین طریقے کے مطابق کسی لاش کی ٹانگ تو کاٹ سکتا تھا۔ کیوں کہ میں نے میڈیکل کالج میں نہ جانے کتنی لاشیں چیری تھیں لیکن کسی زندہ کمزور مریض کو کس طرح سہارا دیکر بستر سے اُٹھایا جائے۔ مجھے یہ طریقہ معلوم نہ تھا۔ مجھ سے روزانہ افسوس ناک غلطیاں ہوتی تھیں مجھے کالج سے نکلنے کے بعد اپنے متعلق جو غلط فہمی تھی۔ وہ بتدریج ختم ہو رہی تھی اور میں دل ہی دل میں اپنی ناواقفیت پر شرمانے لگا تھا چند روز بعد جب میرے پڑوسی دکاندار کی بیوی صحت یاب ہو کر ہسپتال سے آگئی تو مارے شرم کے اس سے میری آنکھیں چار نہ ہوتی تھیں۔ لیکن میرا پڑوسی نہایت شریف تھا اس نے میری غلطی کا مجھ سے کبھی دوبارہ ذکر نہ کیا۔

خدا کا شکر ہے کہ میں نے جگر کے پھوڑے کے شبہ میں اپنے شریف پڑوسی کی بیوی کا خود آپریشن نہیں کر ڈالا تھا ورنہ اسکی جان یقیناً جاتی اسی طرح کئی مریضوں کی جانیں میری غلطی سے خطرے میں پڑ گئیں۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ کسی نہ کسی تجربہ کار ماہر طب کی بروقت مداخلت سے مریض کی جان بچ گئی۔ ہاں، ایک مرتبہ ضرور میرے ہاتھ سے سات آٹھ سال کے ایک معصوم بچے کی جان گئی اور اس افسوس ناک واقعہ کی تلخ یاد کبھی میرے دل سے نہیں ہٹے گی۔

میرے مطب سے تقریباً دو فرلانگ کے فاصلہ پر ادھیڑ عمر کی ایک بیوہ دھوبن رہتی تھی جس کے تین بچے تھے۔ سوء اتفاق سے ایک ہفتہ کے اندر اس کے دو بچے حمّی قرمزیہ کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھ گئے اور سات آٹھ سال کی عمر کا ایک لڑکا رہ گیا۔ دوسرے لڑکے کی وفات کے چند روز بعد وہ دھوبن میرے پاس روتی پیٹتی آئی کہ بچے کو دفعتاً بخار آگیا ہے اور اسکی حالت خراب ہو رہی ہے۔ میں اس کے ساتھ بچے کو دیکھنے گیا بچہ کو درحقیقت بہت تیز بخار تھا اس پر بے ہوشی طاری تھی اور نبض بہت کمزور ہو رہی تھی۔ میں نے بچے کو بغور دیکھا۔ اس کی ماں میرے قدموں پر گر پڑی اور رو رو کر کہنے لگی "خدا کے لئے مجھ بیوہ پر رحم کرو۔ میں ایک ہفتہ کے اندر اپنے دو لالوں کو پیوند زمین کر چکی ہوں۔ یہی ایک بچہ زندہ بچا ہے ڈاکٹر صاحب، اس کی جان بچالو۔ میں کبھی تمہارا احسان نہ بھولوں گی۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے کپڑے مفت دھوؤں گی"۔

میں نے علاج شروع کیا ایک ہفتہ خوف و امید کا عالم طاری رہا۔ اس کے بعد بچے کی حالت کچھ بہتر ہونے لگی۔ بخار رفتہ رفتہ اتر گیا۔ اور بالآخر یہ دیکھ کر میری مسرتوں کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بچہ صحت یاب ہو چکا ہے۔

بیوہ دھوبن نے بہت گرم جوشی سے میرا شکریہ ادا کیا۔ مجھے اس کے بچے سے محبت اور ہمدردی ہو گئی اور وہ میرے مطب میں آکر اکثر کھیلتا تھا۔

چند روز بعد دھوبن کے بچے کو پھر بخار آنے لگا اور دائیں طرف گلے کا غدہ بڑھنے لگا۔ اس میں کسی قدر درد بھی تھا۔ سوجن برابر بڑھتی جا رہی تھی۔ اب مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ ورم پھوڑے کی شکل نہ اختیار کرلے۔ اگر ایسا ہوا تو دھوبن کے پاس اتنا روپیہ نہیں کہ وہ سول سرجن سے آپریشن کرا سکے۔ اور میں نے میڈیکل کالج میں لاشیں تو بہت چیری تھیں۔ لیکن آج تک کسی زندہ انسان کے سوئی بھی نہیں چبھوئی۔ اس کے علاوہ جب سے جوتہ والے پڑوسی کی بیوی کا قصہ ہوا میں نے عہد کر لیا تھا کہ اپنی زندگی میں کبھی کسی کا آپریشن نہ کروں گا۔

بالآخر میں نے سوچا کہ غدودوں کے ابتدائی ورم کی حالت میں پارے کے مرہم سے عموماً فائدہ ہوتا ہے۔ لہذا بچہ پر اس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

میں نے ایک معتبر دوکان سے عمدہ "گرے مرہم" خریدا اور اسے لے کر بچہ کے پاس پہونچا۔ ورم کے ساتھ درد بہت تھا۔ لہذا میں نے بچے کے گلے پر اپنی انگلی سے آہستہ آہستہ ذرا سا مرہم لگا دیا۔

دوسرے دن بچے کی حالت میں افاقہ تھا۔ بخار کم ہو گیا تھا اور درد بھی برائے نام تھا۔ جب میں اسے دیکھنے گیا تو وہ مجھے دیکھکر مسکرایا اور اپنی ماں سے کچھ کھانے کو بھی مانگا۔ میں نے بچے کے گلے پر دوبارہ مرہم لگایا، اور چونکہ اس مرتبہ ورم اور درد میں بہت کمی تھی۔ اس لئے میں نے خوب زور سے رگڑ رگڑ کر مالش کی۔ مجھے یقین تھا کہ اس طرح مرہم کے جلد میں اچھی طرح جذب ہو جانے سے بچہ کو بہت فائدہ ہوگا۔

میں اب مطمئن تھا۔ تیسرے دن جب میں بچے کو دیکھنے گیا کہ میرا خیال تھا کہ اب وہ بالکل تندرست ہوگا لیکن وہاں پہونچ کر میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بچے کی حالت خراب تھی اور وہ درد کی شدت سے دیوانوں کی طرح چلا رہا تھا۔ میں نے بچے کے پاس جا کر دیکھا جس جگہ پہلے سوجن تھی اُس کے قریب دوسرا ورم نظر آیا جس کی جلد کا رنگ سرخ ہو رہا تھا اور بچے کی دائیں کہنی بھی متورم تھی۔ اور اس میں اس قدر شدید درد تھا کہ بچہ چھونے بھی نہ دیتا تھا۔ میں نے درجہ حرارت دیکھا تو ایک سو تین تھا۔ غریب دھوبن اپنے بچے کی یہ حالت دیکھ کر بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ لیکن میرے بیگ میں اسے اب بھی امیدوں کی شعاعیں نظر آرہی تھیں۔ لیکن میں بہت پریشان تھا۔ نہ تو میری سمجھ میں یہ آتا تھا کہ بچے کی حالت دفعتاً کیوں بگڑ گئی اور نہ یہ راز کھلتا تھا کہ اس کی گردن اور کہنی پر نئے منہ بند پھوڑے کیوں پیدا ہو گئے۔

چوتھا دن ہوا میں بچے کو دیکھنے پھر گیا۔ اس کی حالت اور بھی خراب ہو گئی تھی۔ پہلے پھوڑوں کے علاوہ ایک نیا پھوڑا اسکے پیٹ کے اندر صاف معلوم ہو رہا تھا۔ اور دوسرا پھوڑا دائیں گھٹنے پر نمودار ہو گیا تھا۔ اب کسی غور و فکر کی ضرورت نہ تھی۔ میں فوراً سمجھ گیا —— آہ! یہ سب کچھ میری غلطی کا نتیجہ تھا۔ بچے کی گردن کے متورم غدے نے اندرونی پھوڑے کی شکل اختیار کر لی تھی۔ میں نے جو اس کے گلے میں خوب زور سے رگڑ رگڑ کر مرہم کی مالش کی اس سے پھوڑا پھوٹ گیا۔ اور پیپ کے تمام جسم میں پھیل جانے سے خون میں سمیت پیدا ہو گئی۔ آہ! —— میری غلطی سے غریب بیوہ کے اکلوتے لال کی جان گئی۔ اب جان بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔

معصوم بچہ اسی طرح آٹھ دن تک زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار رہا۔ روزانہ نئے نئے پھوڑے نکلتے تھے۔ کیا بتاؤں کہاں

کہاں؟ سب جوڑوں پر۔ جگر میں گردوں میں ———— اس کی تکلیف ناقابل بیان تھی۔ میں دن میں کئی بار اسے دیکھنے جاتا تھا اور میرے پاس سوائے اسکے اور علاج ہی کیا تھا کہ اسے مارفیا کا انجکشن دے کر چلا آؤں۔

میں آٹھویں دن بچے کو دیکھنے گیا۔ سہ پہر کا وقت، میرا ننھا مریض میری غلطی کا معصوم شکار! اطمینان وسکون کے ساتھ میز پر لیٹا ہوا تھا۔ (روس میں رسم یہ ہے کہ مردے کو پلنگ سے اُٹھا کر میز پر لٹا دیتے ہیں۔ ہمدرد صحت) میری صورت دیکھتے ہی بدنصیب ماں کے منہ سے دردناک چیخ نکلی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور میرے قدموں پر سر رکھ کر بولی:۔ "مشیت ایزدی میں دم مارنے کا یارا نہیں۔ جو اس کا حکم تھا پورا ہو کر رہا ——— لیکن ڈاکٹر صاحب میں آپ کا احسان تمام عمر نہ بھولوں گی۔ آپنے میرے اکلوتے لال کی جان بچانے کے لئے بڑی محنت کی ——— آپ نے تو بہت چاہا کہ مجھ بدنصیب ماں کی کوکھ نہ اُجڑنے پائے لیکن ڈاکٹر صاحب موت کا مقابلہ کون کرسکتا ہے ——— ؟"

میں سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ لیکن میرا شرمسار دل کہہ رہا تھا ——— "اے غم نصیب بیوہ! تو کس کا شکریہ ادا کررہی ہے؟ میرا شکریہ ——— ! اس بیرحم انسان کا جو تیرے معصوم بچے کا اصل قاتل ہے جس نے تیرے معصوم بچے کو تیری گود سے چھین کر موت کی آغوش میں دیدیا!"

مراسلات

ہمدرد دواخانہ

از جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ سکریٹری سفٹن ہائی اسکول سابق چیرمین میونسپلٹی داؤد نگر ضلع گیا

مکرمی ومشفقی جناب حکیم صاحب۔ السلام علیکم ——— میں سفارش اور تصدیق کرنے میں سخت محتاط واقع ہوا ہوں اور اس معاملہ میں اپنے دوستوں میں بدنام بھی ہوں۔ لیکن آج غیرارادی طور پر میں اپنی طبیعت کو مجبور پا رہا ہوں اور حاشا وکلا بلا کسی تحریک، صرف واقفیت عامہ کے واسطے اور ان لوگوں کے لئے جو عموماً طب قدیم کی دواؤں پر اپنا عقیدہ کھو چکے ہیں، عرض کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو اجازت ہی نہیں دیتا ہوں، بلکہ ملتجی ہوں کہ سب سے پہلی اشاعت میں یہ خط شائع فرما کر شکرگذار فرمائیں۔ ——— میں پندرہ سال سے موسم سرما اور آخر موسم برسات میں نزلہ وزکام اور تنفس کی شکایت میں مبتلا ہوجایا کرتا تھا۔ اور طب جدید کے انجکشنوں اور مکسچروں نے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ دوسرے طریقہ ہائے علاج بھی نہیں چھوٹے۔ یونانی اطباء سے بھی کافی مدت تک علاج کرایا ۱۹۳۵ء میں خود دہلی جاکر حکیم نابینا صاحب سے بھی رجوع کیا اور ان کے نسخوں کو بھی استعمال کیا لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

یہ اللہ کا خاص فضل ہونے والا تھا کہ میں نے اپنے مرض کے متعلق آپ سے مشورہ کیا اور یہ صرف آپکی روحانیت، تشخیص مرض اور تجویز دوا کا نتیجہ ہے۔ کس منہ سے آپ کا شکریہ ادا کروں کہ جو شخص پندرہ سال سے بیمار ہو اور کسی سال بھی دورۂ مرض سے نجات حاصل نہ کرسکا ہو، اور ہزاروں روپے کے انجکشن اور قیمتی نسخے استعمال کرچکا ہو۔ اور وہ آپ کے خاص لطف وکرم اور حذاقت سے شفا حاصل کرلے۔ تو اسکے دل کی کیا حالت ہوگی، اور اس کا شکریہ کس طرح کا شکریہ ہوگا۔ تفصیل کی ضرورت نہیں۔ ازراہ کرم ایک ماہ کی خوراک خمیرہ نزلی جواہر والا اور جوارش عود شیریں کی بھیجدیجئے۔ اُمید ہے کہ شافی مطلق اس مرتبہ کے استعمال سے صحت کامل عطا فرمائے گا۔

نیاز منند
سید محمد

مجلس اطبا یونانی صوبہ متوسط وبرار

مورخہ ۱۲؍ستمبر ۱۹۳۸ء کو مجلس اطبا ناگپور کا ایک غیرمعمولی اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم تاج محمد خاں صاحب قرار پایا اور مجلس میں بہ اتفاق رائے قرار پایا کہ صوبہ کی طبی کانفرنس جلد سے جلد منعقد کی جائے اور کانفرنس کی صدارت کے لئے جناب حاجی حکیم ظفر احمد خاں صاحب دہلوی کو مدعو کیا جائے۔ تاریخ وپروگرام آئندہ شائع کیا جائیگا۔

اطبا صوبہ متوسط وبرار سے درخواست ہے کہ وہ مجلس اطبا ناگپور کی کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہر طرح کی امداد دیں گے۔

حکیم سید محمود الحسن قادری کامل طب وجراحت
سکریٹری مجلس اطبا ناگپور

باب الصحت

ترکی میں دِق کے ادارے

ازجناب ڈاکٹر ایچ العطاس صاحب معتمد صحت و ضلع معاونت الفقرہ (ترکی)

امراض دق وسل کی روک تھام کے لئے جمہوریہ ترکیہ میں جو منظم کوششیں کی جارہی ہیں ان کا سرسری اندازہ جناب ڈاکٹر ایچ العطاس صاحب ڈائرکٹر پبلک ہیلتھ ترکی کے اِس مضمون سے ہوجائیگا۔ یہ مضمون ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہمدرد صحت کے دق وسل نمبر کے لئے ہماری درخواست پر ارسال فرمایا تھا۔ اور ہم نے اسے ترکی زبان سے ہندوستانی زبان میں منتقل کرنے کی بروقت کوشش کی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ اب خوش قسمتی سے ہمارے محترم کرم فرما ڈاکٹر سید سجاد صاحب استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کی خاص کوشش سے جامعہ کے متبحر عالم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی۔ دعثمانیہ) مولوی عالم (مدراس)، پی۔ایچ۔ڈی (جرمنی) ڈی لٹ (پیرس) نے اس ترکی مضمون کا ترجمہ ہندوستانی زبان میں کردیا ہے اور ہم اسے ناظرین کی خدمت میں پیش کرنے کے قابل ہورہے ہیں۔ ہم اپنے دونوں کرمفرماؤں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ "ہمدرد صحت"

دق میں مبتلا یا دق کے مشتبہ اشخاص کا معائنہ کرنے، مرض کی سرایت اور انتشار کو روکنے، مدقوقین کے گھروں میں تدابیر اختیار کرنے، عوام الناس میں جو خاندان دق میں مبتلا ہوں اُن کو بچانے کی عملی تدبیریں اختیار کرنے، اور نادار و معمر مریضان دق کو (جن کے پاس شروط صحت کے مطابق انتظام نہ ہو) غذا اور علاج کی سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے حکومت کے موازنے کے ذریعہ قائم شدہ اداروں میں الفقرہ، بروصہ، اور طرابزون کے شہروں میں تین دواخانے، جو لاشعاعی آلات (عکس ریز) سے آراستہ ہیں، کام انجام دے رہے ہیں۔

وزارت صحت و امداد باہمی کے شفاخانہ ہائے سل ودق میں سے، جو ہر قسم کے اسباب و آلات سے مکمل اور آراستہ ہیں، جزیرۂ ہیبلی میں ۲۵۰ بستروں کا، حیدر پاشا (استانبول) میں ۸۵ بستروں کا، اور سمرنا میں ۲۵ بستروں کا انتظام ہے۔

(ان کے سوا شہر استانبول، سمرنا، ادنہ اور ایدین مجالس بلدیہ کی طرف سے اور خانگی افراد کی جانب سے ایسے شفاخانے اور مریض گاہیں موجود ہیں جو مطابقِ قانون انتظامات رکھتے ہیں۔ ان ادارات کی کوششوں کا خلاصہ جدولوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔)

انقرہ، بروصہ، اور طرابزون کے شہروں کے دواخانہ ہائے دق کی ضرورتوں کا لحاظ کرکے ایک یا دو خصوصی طبیب اور لاشعاعی کام میں مہارت رکھنے والی دورہ کنان نرسیں مقرر کی گئی ہیں۔ شہر اور نیز اطراف کے دیہات سے رجوع ہونے والوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے یہ دواخانے روزانہ سرکاری دفاتر کے اوقات میں کھلے رہتے ہیں۔ معائنہ اور علاج۔ لاشعاعی معمل کے معائنے، اور بے دواعلاج، اور غذا سب مفت دئے جاتے ہیں۔

جن شہروں میں دواخانے ہیں وہاں دواخانوں کے ماہر طبیبوں کی طرف سے دق کے مقابلہ کے طریقوں کو اختیار کرنے کے لئے معین نظام العمل کے تحت مدارس کے طلبہ اور اساتذہ اور عوام کے لئے لکچر دیئے جاتے ہیں۔ اس غرض کے لئے عام فہم رسالے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ جو حفظ ماتقدم اور تدابیر ضروری سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صنعت فلم سازی سے بھی پوری پوری مدد لی جاتی ہے۔

جن شہروں میں مرض دق کے مقابلے کے لئے طبیب موجود ہیں وہاں دق کے مریضوں اور نادار مرض زدہ خاندانوں کو مادی و معنوی مدد دینے کے لئے اصحاب خیر کی حس شفقت و انسانیت سے اپیل کرکے انجمن ہائے امداد قائم کرکے مدد دی جاتی ہے۔

دورہ کنان نرسیں ہمیشہ دق زدہ نادار اور شروط صحت کے مطابق اسباب نہ رکھنے والے خاندانوں کا مسلسل معائنہ کرتی رہتی ہیں اور جن لوگوں پر دق کا شبہ ہو ان کا دواخانوں میں معائنہ کراتی ہیں اور جہاں شبہ درست ثابت ہو علاج فراہم کراتی ہیں۔

دواخانہ ہائے دق کی مساعی کے متعلق سیر حاصل معلومات حاصل کرنے کے لئے ۱۹۳۷ء کے تین دواخانہ ہائے دق کی مساعی کو دکھانے

کی غرض سے جدولوں کا دیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ان دواخانوں میں ایکسال کے اندر ۳۱۰۴۳ اشخاص رجوع ہوئے۔ ان میں سے ۱۷۲۵۵ وہ تھے جو پہلی دفعہ آئے تھے۔ ۱۳۷۸۸ یا تو علاج کے لئے یا تشخیص کی تکمیل و توثیق کے لئے بار بار آتے رہے۔ پہلی دفعہ رجوع ہونے والوں میں ۵ فیصدی دق میں مبتلا پائے گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان لوگوں کی تعداد ہے جو اپنے آپ میں دق کا شبہ کر کے رجوع ہوئے۔ یہ ان لوگوں کی تعداد نہیں جو دواخانہ ہائے دق کے شہروں کی آبادی سے صحیح تناسب رکھے۔

دق زدوں میں نمایاں اور مخفی دق والوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ عورتوں مردوں اور بچوں کا تناسب بھی ایک سال کے اعداد میں دیکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسے جدولوں میں الگ الگ دکھایا گیا ہے۔

مرض دق ان امراض میں سے ہے جن کی اطلاع دہی قانوناً واجب ہے۔ اس لئے جن علاقوں میں دق کے دواخانے یا شفاخانے نہیں ہیں وہاں سرکاری اور بلدیاتی طبیب مریضان دق کو ڈھونڈ کر مقامی دواخانوں میں ان کا علاج کرتے ہیں اور انکی صحت کے لئے مناسب تدابیر اختیار کرتے ہیں۔

ضمیمہ نمبر (۱)

استانبول کے امراض ساریہ کے دواخانہ میں جو ۵۰ بستر مریضان دق کے لئے علیحدہ مخصوص ہیں ان میں سنہ ۱۹۳۵، ۳۶، ۳۷ء میں جن اشخاص کا علاج ہوا اُن کی تعداد حسب ذیل تھی۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۳۸۷ - سنہ ۱۹۳۶ء ۴۳۷ - سنہ ۱۹۳۷ء ۴۲۸ -

سمرنا کے دواخانہ امراض متعدی میں دق کے مریضوں کی تعداد حسب ذیل تھی۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۳۸۴ - سنہ ۱۹۳۶ء ۳۴۹ - سنہ ۱۹۳۷ء ۳۵۹ -

ہیلی کی صحت گاہ میں حسب ذیل مریضوں کا علاج ہوا۔ ابتداءً یہاں ۱۵۰ بستروں کا انتظام تھا جو سنہ ۱۹۳۶ء میں بڑھا کر (۲۵۰) بستروں تک کر دیا گیا۔

سنہ ۱۹۳۵ء ۵۶۶ - سنہ ۱۹۳۶ء ۶۲۵ - سنہ ۱۹۳۷ء ۶۲۸ -

ضمیمہ نمبر (۲)

دق کے خصوصی شفاخانوں میں سنہ ۱۹۳۵، ۳۶، ۳۷ء میں زیر علاج دق زدہ مریضوں کی تعداد مع نام شفاخانہ و تعداد بستر ذیل میں درج ہے۔

نام شفاخانہ	تعداد بستر	سنہ ۱۹۳۵ء	سنہ ۱۹۳۶ء	سنہ ۱۹۳۷ء
صحت گاہ ارنا کومی	۳۷	۲۱۵	۱۷۳	۲۳۲
صحت گاہ آدہ موسی کاظم	۵۰	۹۸	۱۰۴	۱۰۲
صحت گاہ بوغاز آدہ	۳۰	۶۰	۲۶	۷۷
صحت گاہ یکاجک	۴۸	۰	۱۸۲	۲۵۳
میزان	۱۶۵	۲۷۳	۴۸۵	۶۶۴

جہاں بستر نہیں ہیں ان کی تعداد حسب ذیل رہی۔

	سنہ ۱۹۳۵ء	سنہ ۱۹۳۶ء	سنہ ۱۹۳۷ء
ازمیر (سمرنا)	۵۰۰	۵۳۴	۴۲۰
محلہ ایوب (استانبول)	۷۶۸	۵۴۵	۴۷۰
میزان	۱۲۶۸	۱۰۷۹	۸۹۰

(محکمۂ صحت عامہ)

ضمیمہ نمبر ۳

دق کے مقابلہ کے لئے دواخانے ۱۹۳۷ء میں

اعداد و شمار کے خصوصی جدول بغرض مراجعہ

شہروں کے نام				الفقرہ	بروصہ	طرابزون	میزان
سال حال	پہلی دفعہ آنے والے		عورت	۲۱۸۶	۲۳۸۰	۲۵۵۳	۷۱۲۰
			مرد	۲۱۴۸	۲۰۲۶	۲۲۲۹	۶۴۲۴
			بچے	۸۳۱	۹۴۸	۱۹۳۲	۳۷۱۱
	مکرر آنے والے		عورت	۳۰۸۱	۱۴۲۴	۶۱۳	۵۱۱۸
			مرد	۴۶۲۲	۱۳۸۰	۸۱۹	۶۸۸۱
			بچے	۱۰۶۳	۴۳۴	۳۵۲	۱۸۴۹
میزان				۱۳۹۳۱	۸۵۹۳	۸۵۱۹	۳۱۰۴۳
سال حال کے دوران میں رجوع ہونیوالے	جن میں دق نظر آئی			۴۸۶۷	۴۹۳۸	۶۵۰۰	۱۶۳۰۵
	جن کو دق نہیں تھی			۲۹۸	۴۱۷	۲۳۵	۹۵۰
	نئے مریض	نمایاں سل ریوی	عورت	۷۵	۷۴	۳۰	۱۷۹
			مرد	۱۴۱	۷۹	۶۹	۲۸۹
			بچے	۱۷	۵	۱	۲۳
		مخفی سل ریوی	عورت	۶	۸۷	۳۴	۱۲۷
			مرد	۱۱	۸۹	۶۲	۱۶۲
			بچے	۲۱	۲۶	۱۳	۶۰
		جلد عضلات میں دق وغیرہ (عمومی سل)	عورت	۸	۱۵	۵	۲۸
			مرد	۱۲	۲۴	۱۰	۴۶
			بچے	۷	۸	۹	۲۴
زیر علاج مدقوقین	سال گذشتہ سے باقی ماندہ			۳۸۹	۵۴۷	۲۵۷	۱۱۹۳
	سال حال درج شدہ			۲۹۸	۴۱۷	۲۵۳	۹۵۰
	منتقل شدہ			۱۷	۵۵	۱۴	۸۶
	بیرونی طور پر آنے والے			۰	۰	۰	۰
	مدقوقین کی میزان		عورت	۲۲۵	۴۶۵	۱۵۴	۸۴۴
			مرد	۳۸۹	۴۴۲	۲۹۹	۱۱۳۰
			بچے	۹۰	۱۱۲	۵۱	۲۵۳
			میزان	۷۰۴	۱۰۱۹	۵۰۴	۲۲۲۷
نتیجہ	صحت کی حالت میں آنے والے			۳	۴۶	۱۷	۶۶
	صحت گاہ سے منتقل ہونے والے			۱۳	۱۰	۶	۲۹
	دیگر دواخانوں سے منتقل ہونے والے			۱۳	۲۷۹	۸۹	۳۸۱
	پتہ نامعلوم			۲۰	۸۵	۳۱	۱۳۶
	میزان			۴۹	۴۲۰	۱۴۳	۶۱۲
سال آئندہ میں رہنے والے مدقوق			عورت	۲۰۴	۲۹۵	۱۰۴	۶۰۳
			مرد	۳۶۶	۲۳۹	۲۱۹	۸۲۴
			بچے	۸۵	۶۵	۳۸	۱۸۸
			میزان	۶۶۵	۵۹۹	۳۶۱	۱۶۱۵
سال بھر میں معائنہ کردہ مکان				۱۲۹۵	۳۰۳۴	۱۵۹۹	۵۹۲۸
مکانوں میں معائنہ کردہ مریضوں کی تعداد				۱۱۵۹	۳۴۷۹	۸۸۹	۵۸۲۷

ترکیہ کے متفرق دقی شفاخانوں میں علاج کی تفصیلات سنہ ۱۹۳۷ء

نام شہر	معائنہ کردہ بلغم: حصہ خون		معائنہ کردہ بلغم: جراثیم اثبات یا نفی		معائنہ خون برائے جراثیم	ٹیکہ کا معائنہ	بول کا معائنہ	انصباب کا معائنہ	عکس ریزی معائنہ: الاشعاعی معائنہ	عکس ریزی معائنہ: الاشعاعی تریم	میزان	علاج کا نتیجہ	روغن ماہی تقسیم کردہ	تقسیم کردہ انڈوں کی تعداد	مقدار ترکاریاں تقسیم کردہ
													کلوگرام	تعداد	کلوگرام
الفقرہ	۱۳۲	۲۵۹	۰	۰	۰	—	۲۷۶	۱۰۰	۵۹۱۸	۸۳۹	۶۷۵۷	۲۷۸	۵	۸۰۱۰	۱۳۲
بروصہ	۱۹۱	۲۱۶	۲۱	۱۵۹	۲۸۶	۲	۵۲	۲	۲۵۰۵	۱۳۴۳	۳۸۴۸	۲۶۴۳	۲۱۰	۶۸۹۴	۳۱۶
طرابزون	۱۲۰	۱۵۵	۳	۳	۱۵	—	۵۴	۲	۱۷۴۲	۳۷۳	۲۱۱۵	۸۴	۳۰	۸۶۴۵	۳۲۹
میزان	۴۴۳	۶۳۰	۲۴	۱۶۲	۳۰۱	۲	۳۸۲	۱۰۴	۱۰۱۶۵	۲۵۵۵	۱۲۷۲۰	۳۰۰۵	۲۴۵	۲۳۵۴۹	۷۷۷

(معملی علاج وتداوی — تفصیل اغذیہ ومعالجات)

تپ دق اور اس کا بغیر دوا کے علاج

از جناب ڈاکٹر جی۔ ایس۔ ڈی شرما۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ فتح پور سیکری

جب چیچک اور طاعون کی وبا پھیلتی ہے تو ان کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور چوہوں کو مار کر یا اور نہ باہر دن سے ان وبائی اور متعدی امراض سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی طرح مکانوں کی صفائی حفظان صحت کے اصولوں پر کرتے یا ان کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ سب تدابیر اس لئے عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ ان امراض متعدیہ سے محفوظ رہ سکیں۔ تپ دق بھی انہیں مہلک اور متعدی امراض میں سے ہے اور عوام ان امراض کے متعدی ہونے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ چیچک وپلیگ اور تپ دق میں فرق صرف اس قدر ہے کہ چیچک اور پلیگ کا مریض بہت ہی کم مدت اس دنیا سے انتقال کر جاتا ہے لیکن دق کا مریض رفتہ رفتہ اور گھل گھل کر مرتا ہے۔

تپ دق ایسا خبیث اور موذی مرض ہے جو معالجوں کو بھی مغالطہ میں ڈالے بغیر نہیں رہتا اور نہ معالجہ کی کوئی حقیقت سمجھتا ہے۔ بلکہ معالجہ اور تدابیر کا نہایت ڈھٹائی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ یہ وہ موذی اور خبیث مرض ہے جو صرف ہندوستان بلکہ تمام دیگر ممالک میں بھی یکساں طور پر پھیلا ہوا ہے۔ اور کسی ملک میں کوئی ایسا حصہ باقی نہیں ہے جو اس مرض کی دست درازیوں سے محفوظ رہا ہو۔ اس مرض میں یہ خاص بات دیکھی گئی ہے کہ ظاہری علامتیں اس کے دو مریضوں میں آپ کبھی یکساں نہیں پائینگے کوئی مریض تنفس اور دمہ کی تکالیف کی علامات بیان کریگا تو دوسرا فساد ہضم اور خرابی معدہ کی شکایات میں مبتلا ہوگا۔ غرض کہ ہر مریض میں اس قسم کی جداگانہ اور مختلف علامات ملیں گی حتی کہ موت سے دو ہفتہ پہلے تک بھی کچھ پتہ نہیں چلتا اور نہ کوئی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ مریض کے پھیپھڑوں میں ورم سوزش اور غار پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے جسم کا گوشت و پوست خشک ہوتا جاتا ہو اور جسم دبلا ہوتا جاتا ہو، قویٰ میں اضمحلال اور ہڈیاں خشک ہونے لگیں تو یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ اس شخص کو حقیقتاً دق ہو چکی ہے۔ ایسے مریض کی ہڈیاں بھی گلنے لگتی ہیں۔ اور ہڈیوں کا مغز بھی پگھل پگھل کر جسم کے مختلف راستوں سے خارج ہونے لگتا ہے جن لوگوں کے پھیپھڑوں میں خرابی ہوتی ہے انکے شانوں میں اکثر درد ہونے لگتا ہے اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو آنکھوں اور کانوں کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان امراض کی شدت کی وجہ سے اصل مرض کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے چونکہ عرض شدید ہوتا ہے اس لیئے معالج کی تمام تر توجہ اسی طرف مبذول ہو جاتی ہے کہ کسی طرح ملا

قصبۃ الریہ میں خراش اور ناک وغیرہ کی سوزش نزلہ زکام اور کھانسی کی شدت، بھوک کی کمی وغیرہ علامات دق کے مریض میں امتیازی درجہ رکھتی ہیں۔ اس مرض میں اکثر شام کے وقت حرارت تیز ہو جاتی ہے۔ اور مریض کی گردن لمبی ہو جاتی ہے اور سینہ سکڑ جاتا ہے اور منہ کھلا رہتا ہے۔

اکثر یہ مرض ایسے لوگوں میں ظاہر ہوا کرتا ہے جن کے پھیپھڑے کمزور ہوتے ہیں اور پھیپھڑوں کا بالائی حصہ جو ہنسلی کی ہڈی کے عین نیچے واقع ہے جلد جراثیم قبول کر لیتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ گلنے لگ جاتا ہے۔ بالآخر مریض سخت تکلیفیں اُٹھانے کے بعد انتقال کر جاتا ہے۔ ایسے واقعات بھی موجود ہیں کہ اس موذی مرض نے بھرے گھروں کا صفایا کر دیا اور اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ ہمسایوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ یہی اس مرض کے متعدی ہونے کا ثبوت ہے۔ ایک واقعہ ہے کہ سات افراد پر مشتمل ایک خاندان نے ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں رہائش اختیار کی اس مکان میں پہلے دق کے دو مریض رہتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس خاندان کے چار آدمی اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ یہ چاروں آدمی اس کمرے میں سویا کرتے تھے جس میں پہلے دق کے دو مریض رہا کرتے تھے۔ ان چاروں کے اس مرض میں مبتلا ہونیکا سبب جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کمرے کی چھت دیواروں اور چوکھٹ وغیرہ میں دق کے جراثیم بکثرت بھرے ہوئے ہیں۔ دق کے جراثیم پہلے تو پھیپھڑوں پر قبضہ کرتے ہیں۔ جہاں سے دوران خون میں شریک ہو کر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اس طرح مریض ان کا شکار بن جاتا ہے جس طرح قلعہ پر قبضہ کر لینے کے بعد بآسانی تمام شہر کو فتح کر لیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح یہ مہلک مرض پھیپھڑوں پر قابض ہو جانے کے بعد ہمارے تمام جسم میں اپنا پورا پورا عمل دخل قائم کر لیتا ہے۔ دشمن کو قلعہ سے نکال باہر کرنا جس قدر دشوار ہے اس سے کہیں زیادہ دق کے مریض کو مرض سے نجات دلانا مشکل ہے۔

بچاؤ کی تدبیریں

مریض کو ایک خاص کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ اُس کو جا بجا تھوکنے نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس مرض کے جراثیم تھوک سے اُڑ کر ہوا میں مل جاتے ہیں اور سانس کے ذریعہ تندرست آدمیوں کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح مدقوق جانوروں کا گوشت کھانے اور دودھ پینے سے بھی دق کے جراثیم تندرست آدمی کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ گوشت اور دودھ کو جراثیم کے اثر سے پاک و صاف کرنے کے لئے گوشت کو خوب اچھی طرح بھوننا چاہیئے اور دودھ کو خوب جوش دینا چاہیئے۔ تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔ دق کے جراثیم اکثر کھانے پینے کی چیزوں میں مل کر بھی ہمارے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اور خون میں شریک ہو کر دوران خون کے ذریعے ہمارے پھیپھڑوں تک پہونچتے ہیں۔ دق کے مریض کے ہاتھ کی چھوئی ہوئی چیزوں کے استعمال سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔ کتے اور بلی وغیرہ گھریلو جانوروں سے بھی تپ دق پھیلنے کا کافی امکان ہے۔ اسی طرح شراب خوری اور تمباکو نوشی ہماری صحت کے لئے سخت مضر ہیں لیکن یہی چیزیں فی زمانہ ہمارے فیشن میں کثرت سے داخل ہیں۔ شراب خوری اور تمباکو نوشی دق کے پودہ کی افزائش کے لئے بمنزلہ کھاد ہیں، شراب خوری اور تمباکو نوشی صحت انسانی کے لئے سخت ضرر رساں ہیں۔ اور ہماری صحتوں کو خراب کر رہی ہیں۔ سگار، سگریٹ اور حقہ کا دھواں پھیپھڑوں کو کمزور کر دیتا ہے۔ تمباکو پینے والے بالعموم بہت جلد اور بآسانی اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں بُری عادتوں سے بچنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا تدبیریں ان امراض سے نجات حاصل کرنے کا ایک کامیاب ذریعہ ہیں۔

شہری باشندے صاف ہوا سے محروم رہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو دفاتر، اسکولوں، ملوں اور کارخانوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ جہاں صاف ہوا کی بڑی حد تک کمی ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ انکے رہائشی مکان بھی کشادہ نہیں ہوتے۔ مکانوں کی تعمیر کے وقت مالکان جائداد کو ان باتوں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے کہ مکان کھلے اور ہوادار بنائے جائیں اور ان میں کھڑکیاں اور روشندان وغیرہ کافی تعداد میں صاف ہوا کی آمد و رفت کے لئے رکھے جائیں۔ جن مکانوں میں کافی ہوا اور دھوپ پہونچتی رہتی ہے، وہ مکان اس مرض کے حملہ سے ہمیشہ محفوظ رہتے ہیں۔ آفتاب کی شعاعیں اور دُھوپ اس مرض کے جراثیم کو تباہ کر دیتے ہیں۔ جو لوگ ورزش اور چہل قدمی کرتے ہیں اور تندرست ہیں اور جنکو دھوپ اور صاف ہوا کافی ملتی ہے اور جو ہلکی اور زود ہضم غذائیں استعمال کرتے ہیں، صاف ستھرے رہتے ہیں اور خوش مزاجی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کو یہ مرض کبھی لاحق نہیں ہوتا۔

مرض قابل علاج ہے یا ناقابل علاج ہو چکا ہے اس کا علم ذیل کے طریقہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ایک پیالہ یا کٹورہ میں پانی بھر کر اس میں مریض کا بلغم ڈالیں اگر بلغم تیرتا رہے تو مرض قابل علاج ہے اور اگر ڈوب جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مرض لاعلاج ہو چکا ہے۔ لیکن جب مریض میں سانس جاری رہے۔ اُسوقت تک برابر علاج جاری رکھنا چاہیئے۔ اور اس طرح اپنے فرائض پورے طور پر ادا کرتے رہنے چاہئیں۔

بعض اوقات مرض کے شدید ہونے کی حالت میں کسی شریان میں خراش یا تفرق اتصال پیدا ہو جانے کے باعث بلغم سُرخ یا سرخی مائل آنے لگتا ہو بعض صورتوں میں کسی شریان یا وریدکے کٹ جانے کی وجہ سے مریض کے پاخانہ کے مقام سے خون آنے لگتا ہے اس سے مریض کو بواسیر ہونے کا شبہ پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

حسب ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے تپ دق کے مریض کو بغیر کسی دوا کے بالعموم صحت کلی حاصل ہو جاتی ہو۔

(۱) مریض اور اُس کے تیمارداروں کو خوب اچھی طرح صاف اور ستھرا رہنا چاہیئے اور خوب اچھی طرح ہاتھ مُنہ دھو کر کھانا کھانا چاہیئے۔

(۲) مریض کا جھوٹا زمین میں دفن کر دینا چاہیئے۔

(۳) مریض کے کھانا کھانے کے برتن روزانہ پانی میں جوش دے کر صاف کئے جائیں۔

(۴) مریض کے کمرہ میں گیلے کپڑے سے صفائی کرنی چاہیئے تاکہ گرد وغبار نہ اُڑنے پائے۔

(۵) مریض کو ہوادار کمرہ میں رکھا جائے اور اس کمرہ میں تندرست آدمیوں کو سونے نہ دیا جائے۔

(۶) مریض کو اُگالدان میں تھوکنا چاہیئے، اور اگر لفافوں میں تھوکا جائے تو ان کو جلا دیا جائے۔

(۷) مریض کو صبح شام کھلی ہوا میں ٹہلانا چاہیئے۔

(۸) مریض کو قبض نہ ہونے دیا جائے اور بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی، دلیہ، بھُنے یا اُبلے ہوئے گیہوں، تازہ پھل، میوے، بالخصوص سنگترہ، سیب انگور وغیرہ مریض کو کھلائے جائیں۔

(۹) مریض کو سمندر کے پانی سے نہلایا جائے یا پانی میں کھانے کا نمک حل کر کے نہلانا چاہیئے! چونکہ نمک طعام سانبھر جھیل سے آتا ہو۔ اور یہ جھیل اپنی وسعت کی وجہ سے سمندر کا حکم رکھتی ہے۔ اس لئے پانی میں نمک طعام حل کر کے اس طریقہ سے سانبھر جھیل کا پانی بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہو۔

(۱۰) مریض کو کم ازکم روزانہ چار مرتبہ لمبے لمبے سانس لینے کا عمل کرایا جائے۔ یہ عمل ہر مرتبہ کم ازکم پندرہ منٹ تک کرنا چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ رفتہ رفتہ یہ عمل بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ یہ عمل جتنا زیادہ کیا جائیگا اتنا ہی زیادہ مفید ہوگا، اس عمل کے ذریعہ پھیپھڑوں کو پوری پوری قوت حاصل ہو جائے گی۔ اور دق کے جراثیم کا بغیر دوا کے بآسانی استیصال ہو جائیگا۔

(۱۱) کم ازکم ایک گھنٹہ مریض کو روزانہ صبح کی دھوپ میں رکھنا چاہیئے مریض کی چارپائی کمرہ میں ایسی جگہ بچھائی جائے جہاں اچھی طرح دھوپ آتی ہو۔

(۱۲) مریض کو گانے اور سیٹی بجانے کی طرف متوجہ کیا جائے اور اس کو خوش وخرم رکھا جائے۔

تپ دق کا مکمل اور سائنٹیفک طور پر بیان کیا جاچکا ہے۔ اس پر عمل کر کے فائدہ حاصل کیجئے۔

ممالک غیر میں انسدادِ دق کے ذرائع

از ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ ڈی، ماتھر، بی۔ ایس۔ سی، ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈی۔ ٹی۔ ایم اینڈ ایچ۔ ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ ای۔
ڈاکٹر پی۔ ایچ، پروفیسر علم الصحت یونیورسٹی لکھنؤ

(بسلسلہ ماہ اگست ۱۹۳۸ء)

ممالک غیر میں انسداد دق کے ذرائع پر جناب ڈاکٹر ایچ۔ بی۔ ڈی، ماتھر، بی۔ ایس۔ سی، پروفیسر علم الصحت لکھنؤ یونیورسٹی نے جس عالمانہ انداز سے بحث کی ہے۔ وہ پڑھنے اور غور کرنے کے قابل ہے۔ یہ مضمون قارئین ہمدرد صحت دق وسل نمبر میں ملاحظہ فرما چکے ہوتے لیکن بعض انتظامی پیچیدگیوں کی وجہ سے ہم اسے خاص اشاعت کی بجائے دوسرے مہینے کے ہمدرد صحت میں شروع کرسکے۔ اگست کی اشاعت میں اس مضمون کے ڈھائی صفحے ناظرین مطالعہ کر چکے ہیں اب ہم گنجائش نکال کر اس اہم مضمون کا باقی حصہ آئندہ صفحات میں پیش کرتے ہیں، ہمیں اُمید ہے کہ یہ صفحے ناظرین کی معلومات میں کافی اضافہ کا باعث ہوں گے۔ "ہمدرد صحت"

فرانس

(ا) اوور گرانشر:- ——— اس صدی کے ابتدائی دور میں پروفیسر گرانشر (پیرس) نے پروفیسر بومس کے اس نظریہ کو جو انہوں نے ۱۹۰۵ء میں پیش کیا تھا، ترقی دی۔ وہ نظریہ یہ تھا اگر بچوں کو دق کے ماحول سے ابتدا ہی میں علیحدہ کر دیا جائے تو وہ دق کے جراثیم اپنے میں چھپانے اور آئندہ زندگی میں چل کر انکی نشوونما کا باعث بننے سے بچ جائینگے۔ ۱۹۰۳ء میں فرانس میں بچوں کو دق سے بچانے کے لئے سب سے پہلی بار ایک جماعت اوور گرانشر کے نام سے قائم ہوئی۔ ۳ سے ۱۰ برس کی عمر کے بچے جو دق کے ماحول میں ہوں مگر جراثیم سے بالکل پاک ہوں اس ماحول سے نکال کر ایسے کاشتکاروں کے گھروں میں رکھے جاتے ہیں جو اس مرض سے بالکل محفوظ و صاف ہوں حتیٰ کہ وہ مرض کو اکتساب کرنے کی حد سے باہر ہو جاتے ہیں بعض تو شہروں اور قصبات میں آنا پسند ہی نہیں کرتے اور زندگی کے بقیہ ایام وہیں گذار دیتے ہیں۔ ۱۹۲۰ء تک تقریباً ۲۰۰۰ بچے اس طرح رکھے گئے اور صرف ۲ لڑکوں کو دق ہوئی۔ ان میں سے دو کو گاؤں میں پہونچکر تین ہفتہ گذارنے کا موقع ملا تھا کہ گردن توڑ بخار ہو گیا۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے کیونکہ اگر دیکھا جائے تو ان بچوں کا ایسے خطرناک ماحول میں رہنا بہت زیادہ مریض پیدا کرنیکا باعث بنتا ہے۔

جس قدر چھوٹے بچوں کو دق کے ماحول سے باہر نکال دیا جائیگا اتنا ہی کم امکان جراثیم سے متاثر ہونیکا ہے۔" اوور گرانشر سسٹم نے یہ باتیں لازمی طور پر پیدا کیں۔

(ب) ایک تحریک جنگ عظیم سے پہلے فرانس میں شروع ہوئی تھی اور اس کا مقصد دق کا تدارک تھا۔ بچے شیر خواری کی حالت میں (دو سال سے زیادہ کبھی نہ ہونے دئے گئے) دق زدہ ماؤں سے لیکر صحت گاہوں میں پہونچا دئے جاتے ہیں۔ یا دیہات کے علاقوں میں مامون و محفوظ کاشتکاروں کو سونپ دیئے جاتے ہیں۔ ان گاؤں کو حلقوں میں بانٹ دیا گیا۔ اور انکے لئے علیحدہ علیحدہ نرسیں مقرر کی گئیں جو جگہ جگہ جا کر بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں۔ انکے لئے دودھ مہیا کرتی ہیں۔ اور معمولی بیماریوں کی دیکھ بھال کا کام کرتی رہتی ہیں۔ یہ نرسیں بچوں کی نشوونما اور صحت کا ایک ریکارڈ بھی بہت احتیاط سے تیار کرتی رہتی ہیں۔

(ج) بی۔ سی۔ جی۔ ویکسین۔ ۱۸۹۱ء میں ڈاکٹر کاخ نے اس عجوبۂ حیات کو اپنی تحقیق سے ظاہر کیا تھا کہ اگر کسی حیوان میں عضی درنیہ (جراثیم سل) پہلے سے موجود ہوں اور اس حیوان میں ایسے درنی سالمات داخل کئے جائیں جنہیں حرارت یا کیمیائی اجزا سے ہلاک کر دیا گیا ہو تو ایسے حیوانوں میں ایک پھوڑا پیدا ہو کر مندمل ہو جاتا ہے لیکن اگر حیوان بالکل غیر متاثر ہوں اور شروع ہی میں سل کے جراثیم داخل کئے جائیں تو ایک قسم کا پھوڑا بہت غلیظ اور تند قسم کا پیدا ہو جاتا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ پہلے کے جراثیم اگر جسم میں زندہ ہیں تو یہ ایک دوسرے انجکشن کو جو انہی کیڑوں کا ہو گا روک سکتے ہیں بشرطیکہ زیادہ مقدار میں نہ ہوں۔ کلمیٹ نے اسی اصول پر (Bacillus Colmette Guerin = B.C.G.) انجکشن جاری کیا۔ جراثیم ابتدائی مرض پیدا کرنے کیلئے خفیف طور پر جسم میں داخل کئے جاتے ہیں، اگرچہ یہ جراثیم تیز نشوونما نہیں پاتے لیکن پھر بھی اس قابل ضرور ہوتے ہیں کہ آئندہ دوسرے جراثیم بیرون جسم سے اس میں داخل نہ ہوں۔ معمولی مویشیوں کے جراثیم دق کو شحم آمیز قلوی (کھاری) اجزا میں پالا گیا اور ہر پندرہ روز میں انکی پرورش گا بیسرین کی چکنا ہٹ بھٹوں پر لگا کر کی گئی۔ اس طرح نشوونما پائے ہوئے جراثیم کو جب دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ چار سال میں وہ گائے اور جنگلی سور کے لئے بالکل بے ضرر ہو گئے ہیں۔ مگر گھوڑے اور خرگوش میں مرض پیدا کرنیکی پھر بھی انمیں صلاحیت رہتی ہے ۱۳ سال بعد ۲۳۰ ویں درجہ پرورش ثانوی کے بعد وہ تمام گھریلو جانوروں کے لئے بیضرر ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ایک بہت بڑی مقدار ایک سور کو دینے پر بھی سوائے ایک ٹھنڈے پھوڑے کی طرح کے مرض کے اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی اور اسکے مواد نے آس پاس کے غددوں پر کوئی اثر نہیں پیدا کیا۔

پیدائش سے سات روز کے اندر اندر شیر خوار بچہ کو (بی۔ سی۔ جی) کے دس (ایم۔ جی) کلچر منہ کے ذریعہ دئے جاتے ہیں اور چار ہفتہ تک اس بات کی نہایت سخت احتیاط برتی جاتی ہے کہ اُڑ کر لگنے والے جراثیم اور گرد سے آکر اس بچہ کے جسم میں داخل نہ ہونے پائیں۔ اس انجکشن کا اثر عموماً ایک سال سے ۵ سال تک رہتا ہے، اسکے بعد اور انجکشنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۹۲۵ء میں (بی۔ سی۔ جی) کے طریقہ کے انجکشنوں سے انسداد دق کی تحقیقات کرنے کے لئے جمعیۃ اقوام نے ایک "ٹیکنیکل کانفرنس"

مقرر کی تھی جس نے فیصلہ کیا کہ "یہ طریقہ "خاصا" بےضرر اور ایک حد تک حفاظت کا باعث ہے"۔ پیرس اکیڈمی آف میڈیسن نے ایک کمیشن مقرر کیا تھا وہ بھی اسی نتیجہ پر پہونچا ۔ ۱۹۳۱ء میں ماہران دق کی جو کانفرنس انگلستان میں منعقد ہوئی ۔ اس نے (بی ۔ سی ۔ جی) کے انجکشنوں پر کامل بھروسہ کرنے کو پسند نہیں کیا ۔ گو ابتدائی مرض پیدا کرنیکے لئے جراثیم داخل کرنیکے نظریہ کو درست تسلیم کیا ۔ مگر ویکسین کے محفوظ و مامون ہونے اور حفظ کی حالت پیدا کرنے کی جب تک کامل تحقیق نہ ہوجائے اس وقت تک ان کے داخل کرنے کی صلاح پر کامل بھروسہ کیساتھ عمل نہیں کیا جاسکتا

بی ۔ سی ۔ جی ۔ کے زیادہ استعمال کے خلاف یہ اعتراضات ہیں ۔

(۱) یہ صرف بچوں کے لئے ہے زیادہ عمر کے لوگوں کے لئے سودمند نہیں ہے ۔

(۲) بی ۔ سی ۔ جی ۔ ویکسین بچے کو اس کی بالکل ابتدائی عمر (پیدائش سے ایک ہفتہ کے اندر اندر) دینی چاہیے ۔ کیونکہ جراثیم سلی سے متاثر اعضاء کے اثرات اور نیز قدرتی تغذیہ سے اس طرح بچاؤ ہوسکتا ہے ۔ لیکن اس پر بڑے پیمانہ پر عمل پیرا نہیں ہوا جاسکتا ۔ اور انتظامی دقتیں یقیناً اس معاملہ میں سد راہ ہونگی کہ وسیع پیمانہ پر ملک اس سے کماحقہ فائدہ اٹھاسکے ۔

(۳) اگر وسیع پیمانہ پر اس کا استعمال روا رکھا جائے تو فطری طور پر دیگر تدابیر ماند پڑجاتی ہیں ۔ اور

(۴) اگر بچہ کبھی بھی بعد میں بیمار پڑے تو والدین یہی کہیں گے کہ انجکشن کا اثر ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عوام میں بالخصوص یہ طریقہ علاج غیر مقبول ہوجائیگا ۔

میرا خیال ہے کہ بی ۔ سی ۔ جی تجربہ کی دنیا سے گذر کر اب مقبولیت کی حد میں آچکا ہے اور صحت عامہ کے افسران کو چاہیئے کہ وہ اس طریقہ علاج کو عمومی طور پر رائج کرنے کی کوشش کریں ۔ اس طریقہ علاج کو مویشیوں کے علاج کے سلسلہ میں بہت مفید نتائج سے لبریز پایا گیا ہے ۔

۳ ۔ ڈنمارک

ڈنمارک وہ ملک ہو کہ اگر کوئی شخص وہاں جائے تو یہاں کے لوگوں کی صفائی ، باقاعدگی اور افلاس کے نشانات کی عدم موجودگی اور خوش حالی کا متوازن ہونا ایسی خصوصیات ہیں جو بیک نظر سیاح کو متاثر کئے بغیر نہیں رہ سکتیں ۔ ایک شخص جو انسداد تپ دق کے کام میں لگا ہوا ہو اسکو ڈنمارک ایک "عالم طلسم" کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے ۔

(۱) **فنسن کا طریقہ علاج شعاعی** ۔ ۱۸۹۶ء آر فنسن (R. Finsen) نے روشنی کے ذریعہ علاج کرنیکا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ۔ اسکے بعد فنسن کی لائٹ انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا ۔ اور اب تمام ڈنمارک میں تمام ہسپتال اسی بنیاد پر قائم ہوئے ہیں ۔

(۲) **بنگ کا طریقہ انسداد دق مویشیوں میں** ۔ اس ملک میں انسداد تپ دق کے کاموں میں سب سے زیادہ دلچسپ چیز مویشیوں میں بنگ (Bang) کے طریقہ کے مطابق انسدادی تدابیر کا اختیار کرنا ہے جن گاؤں کے تھنوں میں جراثیم دق دیکھے گئے ہوں وہ گائیں ضائع کردی جاتی ہیں ۔ اور حکومت ان کا معاوضہ کاشتکاروں کو دیتی ہے ۔ مویشی جن میں اور قسم کی دقیں پائی جاتی ہوں ہلاک نہیں کئے جاتے بلکہ علیحدہ رکھے ۔ ایسی گائے کے اگر بچھڑا پیدا ہو تو اسے مدقوق ماں سے علیحدہ رکھا جاتا ہے اور اکثر اس کو "دقی معائنہ" سے گذارا جاتا ہے تاکہ جراثیم اگر اس میں پیدا ہوگئے ہوں تو ہلاک کردیئے جائیں ۔ اب ان میں بی ۔ سی ۔ جی کا انجکشن بھی کیا جاتا ہے ۔

(۳) **بیمہ** ۔ بیماری اور مرض کی کیفیت پیدا ہونے کے خلاف انشورنس کا ایک طریقہ جاری کیا گیا ہے جس میں حکومت کی طرف سے امداد بھی دی جاتی ہے اور حسب ذیل قواعد اسکے لئے مقرر کئے گئے ہیں ۔

(۱) دق کا ہر مریض کسی ایسے ہسپتال میں علاج کے لئے بھیجا جائیگا جو حکومت نے منظور کرلیا ہو ۔ خواہ مریض علاج کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو یا نہیں ۔ اگر مریض کی مالی حالت ٹھیک نہیں ہے تو کل اخراجات کا تین چوتھائی حصہ حکومت کی طرف سے دیا جائیگا اور ایک چوتھائی حصہ یا تو خود مریض دیگا یا میونسپلٹی یا "کلب امداد مریضان" کی طرف سے دیا جائیگا ۔ اگر وہ کسی ایسے کلب کا ممبر ہے ۔

(۲) اگر گھر کا کمانے والا کسی صحت گاہ میں ہے اور اسکے گھرانہ کا گذارہ کسی اور طریقہ سے نہیں ہوسکتا تو میونسپلٹی اس گھرانہ کی

مالی امداد کرتی رہیگی ۔

(۳) دق کے مریضوں کے مکانات، دق زدہ علاقوں کی صفائی اور دیگر حفظان صحت کے طریقوں کے لئے حکومت ½ حصہ مصارف کا خود ادا کرتی ہے ۔

(۴) بیماری کے بعد اچھا ہونے کے دوران میں اگر مریض ہلکا کام بھی کرتا ہو۔ مگر اسکے اخراجات اسکی سابقہ آمدنی سے ½ کے بقدر کم ہوں تو یہ کمی حکومت کی طرف پوری کردی جاتی ہے، ورنہ اچھے ہونے والے مریضوں کو حکومت کی طرف سے ایک عام پنشن دی جاتی ہے ۔ آجکل چار ہزار آدمی اس قسم کی پنشن لے رہے ہیں ۔

(۴) کرسمس کے ٹکٹ ۔ ڈنمارک نے سنہ ۱۹۰۴ء میں سب سے پہلے کرسمس کے دوران میں ڈاک کے ٹکٹ دق کی امداد کے لئے جاری کئے اور اس آمدنی سے سات کے عرصہ میں بچوں کی ڈسپنسری بنائی جس کا نام "کرسمس سٹیمپ سینے ٹوریم" رکھا گیا ہے ۔ سنہ ۱۹۱۱ء کے بعد سے ایسے ٹکٹوں کی آمدنی سے دق پر روپیہ خرچ نہیں کیا جاتا، بلکہ بچوں کی بہبودی کے دیگر ذرائع پر خرچ کیا جاتا ہے ۔

---

۴ - ناروے

(۱) اس ملک میں سنہ ۱۹۰۰ء کے ایک قانون کی رو سے دق کے خلاف مہم کا آغاز کیا گیا یہ قانون ان تمام مریضوں پر حاوی ہے جنہیں کسی قسم کی بھی دق ہے، جو ڈاکٹر کسی ایسے مریض کا علاج کر رہا ہو اس کا فرض ہے کہ وہ ایسے کیس کی فوراً رپورٹ کرے اور جس جگہ اس کا علاج ہو رہا ہو وہاں کے حاکم اعلیٰ کا فرض ہے کہ اس قسم کے مریضوں کا جنہیں کھلی ہوئی دق ہو فوراً جائزہ لیں اور دوسروں کو ان سے محفوظ رکھنے کی تدابیر اختیار کریں۔ عام ڈاکٹروں کے لئے قانوناً یہ امر لازم ہے کہ وہ ایسے مریضوں کو بتائیں کہ کس طرح احتیاطی تدابیر برتی جائیں اور دوسروں کو محفوظ رکھا جائے اور ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ ان ہدایات کو عمل پیرا ہوتے بھی دیکھیں۔ قانون کا سب سے زیادہ لازمی جزو یہ ہے کہ مدقوق و مسلول کو فوراً کسی ہسپتال میں لے جایا جائے، گھر اور اسکے گردو پیش کو اگر ایسے مریض کے علاج و انسداد مرض کے مطابق نہ پایا جائے تو فوراً اسکو ہسپتال بھیجنا ضروری ہے۔ تاکہ مرض پھیلنے نہ پائے۔ یہ مریض جو ہسپتالوں کو روانہ کئے جاتے ہیں۔ بالعموم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو گھروں پر رہکر وہ ہدایات و شرائط پوری نہیں کر سکتے جن کی ضرورت ہے ایسی حالت میں ۶۰ فیصدی اخراجات وہ صوبہ یا ریاست ادا کرتی ہے جہاں کا مریض ہے اور ۴۰ فیصدی حکومت ناروے بذات خود ادا کرتی ہے ۔

(۲) اوسلو کے مقام پر سنہ ۱۹۱۱ء میں ایک کھلی ہوا کا مدرسہ ایسے بچوں کے لئے کھولا گیا جنہیں دق ہو گئی ہو، اس ادارہ کے قائم کرنے والے مقامی "ہیلتھ ایسوسی ایشن" کے لوگ ہیں ۔

(۳) قومی لاٹری کے فنڈ سے کچھ روپیہ انسداد دق کے لئے دیا جاتا ہے۔ اس میں ۱۰ فیصدی حکومت بھی دیتی ہے ۔

(۴) دق کے لئے شراب کی اجارہ داری پر ایک خاص ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اور وہ انسدادی چیزوں پر خرچ کیا جاتا ہے۔ الکحل کا استعمال بھی دق کا بڑا سبب ہے ۔

دق کے انسداد کے لئے ۳-۴ کروڑ (سکہ) فی کس کے حساب سے خرچ کیا جاتا ہے جو کل آبادی پر پھیلا کر ۱۹۳۰-۳۱ء میں حساب لگایا گیا تھا اس کا ۲۱ فیصدی حصہ حکومت کے بجٹ سے دیا گیا تھا۔ ۲۱ فیصدی شراب پر ٹیکس لگا کر حاصل کیا گیا۔ اور تین فیصدی قومی لاٹری کے حصص سے حاصل کیا گیا۔ بقیہ ۵۴ فیصدی اخراجات مختلف ذاتی ذرائع سے حاصل کئے جاتے ہیں ۔

---

۵ - سویڈن

ہیلسن کی تحریک ۔ یہ تحریک شمالی سویڈن کے غریب کانکنوں کی قوم میں شروع کی گئی تھی۔ وقتاً فوقتاً لوگوں سے دریافت

کیا جاتا تھا کہ وہ انسداد دق کے لئے کہاں تک مدد کرسکتے ہیں۔ انہوں نے اپنی رضامندی بار بار ظاہر کی اور ہدایات پر عمل کیا۔ ایک مرکز کھولا گیا۔ اس میں ایک ہسپتال تھا۔ ہسپتال میں بچوں کی نگہداشت کا کافی اہتمام تھا۔ ڈاکٹر وہیں رہائش رکھتے تھے۔ اور باقاعدہ وہاں کے ایک ایک فرد کا معائنہ کرتے تھے۔ اس طرح مریضوں کا حال بخوبی معلوم ہوجاتا تھا، اور کوئی مریض نگاہ سے اوجھل نہیں ہوسکتا تھا۔ مدقوق گھرانوں کے بچے یا تو "محفوظ" والدین کے سپرد کردیئے جاتے تھے یا ہیلسن میں بھیجدیئے جاتے تھے۔ پروپیگنڈے کے ذریعہ حفظان صحت کے طریقے اور روشنی و صفائی کی ضرورتیں لوگوں کو سمجھائی گئی جن پر خاطر خواہ عمل ہوا، جگہ جگہ تھوکنے اور اس سے بیماری پھیلنے پھیلانے کے خطرہ سے مریضوں اور ان کے رشتہ داروں کو آگاہ کیا گیا +

سمندری شفاخانے - آواز، خاک، دھول اور دیگر مفر صحت چیزوں سے بچنے کے لئے جو شہروں کا خاصہ ہے۔ ایسے شفاخانے سمندروں کے کنارے کھولے گئے۔ اٹلی، ہالینڈ وغیرہ ممالک میں بھی اس پر عمل کیا جارہا ہے +

۶- جرمنی

(۱) بیماری کی حالت میں بیمہ کے ذریعہ مالی امداد کرنے کا معاملہ جرمنی کی صحت عامہ کے نظام میں عرصہ سے دخیل ہے اور وہاں کی خصوصیات میں داخل ہے۔ اور اس کام کے لئے جو جماعت کام کررہی ہے اس نے بڑی حد تک انسداد دق کا کام بھی اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے جس میں مرکزی حکومت اور باشندگان ملک ذاتی حیثیت سے مدد کرتے رہتے ہیں۔ اس فنڈ سے نہ صرف مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ بلکہ اسکے گھرانہ کو بھی مالی امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کے ماتحت ایسے ڈاکٹر بھی متعین کئے گئے ہیں جو خفیہ طریقہ سے دق کے کیس دیکھنے کے علاوہ مردانہ زنانہ تناسلی امراض، سرطان ذیابیطس۔ اور وجع مفاصل وغیرہ نسلی امراض کا کھوج لگاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس جماعت نے ۱۹۳۳ء میں ۴۵۰۰ کیس دق کے پکڑے ان میں سے ۹۰ فیصدی مریض بظاہر اس مرض کی علامات ظاہر نہیں کرتے تھے۔ مگر تھے یقیناً مدقوق۔ انسدادی تدابیر جو اختیار کی جارہی ہیں اور مرض پھیلنے کے اسباب کو فنا کرنے جو مہم شروع کی گئی ہے اس کا خاطر خواہ نتیجہ درصل اس وقت زیادہ منظر عام پر آئیگا جب موجودہ نسل کے بچے جوان ہوجائینگے اور مرض دق کا یہ عالم نہ رہیگا جو اس وقت ہے +

(۲) **دواؤں کی صنعت**۔ دق کے لئے دوائیں اور دیگر مصنوعات طب جرمنی میں بکثرت تیار ہورہی ہیں اور دیگر ممالک کے مقابلہ پر وہ اس ممالک میں وہ سب سے آگے ہے +

علاوہ سینوکرائی سین میں اس مرض کے انسداد کے لئے کام کرنے والوں کو مناسب دواؤں کی کافی مقدار دیکر مسلح کردیا گیا ہے تاکہ اس موذی مرض کا بخوبی مقابلہ کرسکیں +

۷- آسٹریا

دیگر ممالک یورپ کی طرح اس ملک میں بھی دق کا مرض زیادتی پر ہے اور گزشتہ جنگ عظیم کے بعد سے تو اسمیں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے راک فیلر ادارہ کی مدد سے اس مرض کو روکنے کی مہم شروع کی گئی تھی اور اس پر بڑا روپیہ خرچ کیا گیا۔ اس سلسلہ میں دلچسپیاں پیدا کرنے والی بہت سی باتیں بھی کی گئیں جنمیں "یوم دق" خاص طور پر مقبول ہوا جس طرح اور ممالک میں "ہفتہ صحت" منایا جاتا ہے۔ قریب قریب ان ہی طریقوں پر اس کو بھی چلایا گیا تھا بس فرق یہ ہے کہ اس میں صرف مرض دق پر خاص زور دیا گیا تھا۔ ایسے دن خاص طور پر بہت پہلے سے طے کرکے مقرر کئے جاتے تھے۔ اور اس پر بہت زور دیا جاتا تھا تاکہ سب کی توجہ اس طرف منعطف ہوجائے۔ سرکاری، میونسپل، دیہاتی ادارے اور عوام کو اس پر توجہ مبذول کرنیکا موقع ملتا تھا، اور دور دور اس کا چرچا ہوتا تھا۔ اس مرض کو روکنے اور دور کرنے میں یہ تحریک بہت کارآمد ثابت ہوئی +

۸۔ سوئیزرلینڈ

(۱) صحت گاہی علاج۔ چونکہ کوہستان ایلپائن کی وجہ سے اس ملک کی آب وہوا بہت اچھی ہے، اور دق کے ابتدائی درجہ کے لوگوں کے لئے بہت مفید ہے، اسلئے صحت گاہیں (سینے ٹوریمز) جابجا قائم ہیں اور بہت ترقی پر ہیں اور یہ "تجارت" اس ملک کی آمدنی کا بڑا حصہ بن گئی ہے۔ لیکن تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کوہستان ایلپائن کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، ایسے مریضوں کے لئے دراصل جن چیزوں کی ضرورت ہے، وہ کامل آرام، عمدہ خوراک، تازہ وصاف ہوا، ٹھیک علاج اور صحت کے اصولوں کی سخت پابندی وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو مرض کو دور کرتی ہیں اسلئے سوئیزرلینڈ یا ایلپائن پہاڑ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ یہ شرائط ہر جگہ پوری کی جاسکتی ہیں۔ اب سے کچھ دن پہلے تک صحت گاہی علاج مریض کے نقطۂ نظر سے تو بیشک بہت اچھا تھا۔ مگر انسداد مرض کے لئے یہ ادارے کچھ زیادہ موزوں نہ ثابت ہوتے تھے، یہ صحت کے اصول سکھانے اور مرض کو متعدی ہونے سے بچانے کے لئے درسگاہ کی حیثیت تو رکھتے تھے۔ مگر بہت مہنگے تھے۔ اب جب کہ ان صحت گاہوں کو چلانے کے معاملہ میں نقطۂ نگاہ بدل گیا اور طریقۂ علاج میں جب عضو ماؤف کے مقامی آرام علاج اور کیمیاوی علاج کا رواج ہوا ہے صحت گاہوں کا رنگ ہی بدلگیا ہے، ایسے مریض جنہیں پہلے جواب دیدیا جاتا تھا اب آسانی کے ساتھ ان صحت گاہوں میں داخل کرلئے جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ جگہیں اب ہسپتالوں میں تبدیل ہوچکی ہیں۔ مگر پھر بھی انہیں صحتگاہیں کہنا بجا ہے، کیونکہ ہسپتال کے مقابلہ میں صحت گاہ کا لفظ مریضوں کے لئے زیادہ امید افزا تسلیم کیا جاتا ہے +

آب وہوا کا معاملہ اب زیادہ توجہ اور احتیاط کے دائرہ سے خارج ہوگیا ہے۔ اب جبکہ علاج کے دیگر موثر طریقے منظر عام پر آچکے ہیں یہ امر نامناسب معلوم ہوتا ہے کہ مریض کو دور دراز مقامات پر بھیجا جائے۔ جب کہ اسکے گھر اور پسندیدہ گرد وپیش ہی میں اسے رکھ کر مناسب غور وپرداخت عمل میں لائی جاسکتی ہے +

(۲) شمسی علاج۔ ہر قدیم مذہب میں سورج کی پرستش جزو مانی گئی ہے۔ مگر عرصہ ہائے دراز سے آفتاب پرستی محض نشانی بن کر رہ گئی ہے۔ اسکی علمی اور طبی ضرورت واہمیت کو لوگ سب جگہ بھول گئے ہیں۔ حال تک آفتاب کی شعاعوں اور اسکی روشنی وغیرہ کو علاج کے باب میں کسی خاص توجہ کا مستحق نہیں سمجھا تھا۔ مگر جب سے فنسن (R. Finsen) اور رولیئر (Rollier) نے شمسی علاج کو سائنٹفک بنیادوں پر رکھکر دنیا کو اس کی اہمیت دکھائی ہے، لوگ کچھ اس طرف متوجہ ہوگئے ہیں۔ رولیئر نے اپنی صحت گاہ انہی اصولوں پر قائم کی ہے، اور دنیا کے اکثر مقامات پر ان کے تجربات کئے جارہے ہیں۔ رولیئر کی کتاب میں ہڈیوں اور جوڑوں کی دق کے مریضوں کے اچھا ہونے اور مرض سے پہلے کی حالت کے جو فوٹو دیئے گئے ہیں۔ انہیں دیکھکر اس طریقۂ علاج کی اہمیت تسلیم کرنی پڑتی ہے +

(۳) سپاہ لنگر کا طریقۂ علاج۔ مسٹر سپاہ لنگر (Mr. Spahlinger) نے ایک طریقۂ علاج اس سلسلہ میں جاری کیا تھا جس کا راز انہوں نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔ لوگ اس پر کچھ شک ظاہر کررہے تھے، آخر کار بہت سے مراحل کے بعد اس نے اپنے کلینک میں یا کسی اور بیرونی جگہ پر ڈاکٹروں کے ذریعہ اپنے طریقوں کا معائنہ کرایا، اور تنقیدی نظر سے ان طریقوں پر نظر ڈالنے کی ڈاکٹروں کو مہلت دی۔ انگریز ڈاکٹروں کے ایک وفد نے ان طریقوں کو دیکھکر بتایا کہ اسکے پیچھے ایک سائنٹفک پس منظر ہے اور مزید تفتیش وتحقیق کا طلبگار ہے۔ ۱۹۳۳ء میں سر جارج نیومین (Sir George Newman) نے وزارت صحت عامہ برطانیہ کے سامنے اپنی رپورٹ جو پیش کی تھی۔ اس میں سپاہ لنگر کے طریقۂ علاج کی سفارش کی ہے اور بتایا ہے کہ اگر مویشیوں میں اول اول اس طریقہ پر علاج شروع کیا جائے تو مناسب ہے۔ چنانچہ وزارت زراعت، و ماہی گیری نے اس سفارش کو تسلیم کرلیا ہے۔ یہ بات طے پائی ہے کہ ضروری ویکسین اور سیرم اور دیگر سیالات ڈاکٹر سپاہ لنگر خود فراہم کرینگے ڈاکٹر سپاہ لنگر علاج کے لئے سیالات ان چیزوں سے حاصل کرتے ہیں +

(۱) مائیت الدم یا سیرم سے حاصل کئے ہوئے سیرم جو مویشیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں، اور جنہیں حرارت نہیں پہونچائی جاتی۔

(۲) مویشیوں کے جراثیم سل جنہیں "زمین" (Media) پر پرورش کیا گیا ہو اور جوش نہ دئے ہوئے انسانی مائیت الدم یا استسقاء کے مریض کی رطوبت اس میں شامل کی گئی ہو +

(۳) انسانی جراثیم سلیہ جو اسی طرح پرورش کئے گئے ہوں +

ڈاکٹر سپاہ لنگر نے ان رطوبتوں سے انجکشن تیار کئے ہیں اور جراثیم سلیہ کو ہلاک کرنے والے مانے گئے ہیں +

۹- اٹلی

اٹلی میں انسداد دق کے لئے جو ذرائع حال ہی میں منظم طریقہ پر شروع کئے گئے ہیں وہ اگرچہ مدت کے اعتبار سے تو نئے ہیں۔ مگر تمام قدیم طریقوں کے مقابلہ میں زیادہ موثر کام کر رہے ہیں۔ قابل لحاظ طریقے یہ ہیں:-

(۱) جو لوگ بڑھاپے میں مدد کے لئے بیمہ کراتے ہیں، یا اپاہج ہونے کے خلاف بیمہ کراتے ہیں، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت انہیں لازمی طور پر دق کے خلاف بیمہ کرانا پڑتا ہے +

زراعتی مزدوروں کو لازمی طور پر اگرچہ بیمہ نہیں کرانا پڑتا، مگر امید کی جاتی ہے کہ عنقریب انہیں بھی ایسا کرنا ہوگا۔ اسی طرح خانگی ملازمین پبلک ذرائع آمدورفت کے متعلقین اور کھانے پینے کی چیزیں رکھنے اٹھانے والے ان سب کے لئے دق کے خلاف بیمہ کرانا لازمی ہے۔ بقیہ لوگوں کے لئے دق کے بیمہ میں شریک ہونا اختیاری امر ہے۔ جن لوگوں کی آمدنی ۸ لیرا یعنی (سوا روپیہ) فی یوم سے کم ہو انہیں ۱¼ آنہ یا ۵۰ سنٹائم فی یوم ادا کرنے پڑتے ہیں اور جنکی آمدنی ۸ لیرا یا سوا روپیہ روزانہ سے زیادہ ہے۔ وہ ۱۰۰ سنٹائم فی یوم ادا کرتے ہیں، اور جس شخص کے ہاں وہ ملازم ہوگا اُسے بھی اتنی ہی رقم اپنے پاس سے ملانی پڑتی ہے +

(۲) **بینیٹو مسولینی انسٹی ٹیوٹ** - یہ ادارہ پروفیسر موریلی (Prof. Marelli) کے زیر اہتمام ہے اور دق کی ہسپتال کے لئے جس قدر ایسے انتظامات کی ضرورت ہو سکتی ہے، وہ سب اس ادارہ میں مہیا ہیں۔ اس ادارہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں:-

(۱) جو لوگ انسداد تپ دق کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں انہیں یہ کام باقاعدہ سکھایا جائے تاکہ وہ ہر نوع کے کام سے واقف ہو کر زیادہ سے زیادہ مفید ہو سکیں +

(۲) میڈیکل افسران جنہیں تشخیص امراض اور علاج کی عملی تعلیم دیجاتی ہے +

(۳) انسٹی ٹیوٹ کی نرسیں +

(۴) صحت عامہ اور دق کے مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے خاص نرسیں +

(۵) معمل (لیبوریٹری) کا کام کرنے کے لئے خاص لوگ +

(۶) عکس ریز کے ماہر

(۷) ہسپتالوں اور صحت گاہوں کے مطلب کے کلرک اور اعداد و شمار جمع کرنیکے ماہر وغیرہ +

(۸) ایسی تحقیقات کرنا کہ دق کے انسداد کے مختلف اداروں کے لئے کس کس قسم کی اشیا، اور معقول انتظامات کی ضرورت ہے اور سب اداروں کے لئے چند معیاری انتظامات کا طے کرنا +

(۹) دق کے متعلق تحقیقات کا کام ہاتھ میں لینا، خواہ وہ اس مرض کے تعدیہ کے سلسلہ میں ہو، خواہ صحت گاہی اور تجرباتی نوعیت کا

(۱۰) مختلف ذرائع کو یکجا کر کے سب سے کم خرچ طریقہ ہائے علاج کو معیار بنانے کی کوشش کرنا +

(۱۱) ایک ایسا مرکزی مقام کھولنا جہاں سے دق کے بارے میں ہر قسم کی معلومات ہر شخص بلا تامل حاصل کر سکے +

(۱۲) ادارہ میں دیگر ممالک کے لوگوں کو کام سکھانے اور ان سے رابطۂ اتحاد و خلوص بڑھانے کا انتظام تاکہ ان سے تبادلۂ خیال کیا جائے اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اُٹھایا جائے +

(۳) **قانون سازی**۔ ۱۹۲۸ء میں ایک مکمل و جامع قانون اس سلسلہ میں منظور کیا گیا جس کی خصوصیات یہ ہیں:-

(۱) دق کے ہر مریض کے متعلق خواہ وہ کسی درجہ اور شکل میں ہو کسی سرکاری مرکز میں اطلاع کرانا +

(۲) انسداد تپ دق کے مندرجہ ذیل طریقوں کو لازمی طور پر قبول کرنا +

(د) لازمی بیمہ جس کے ذریعہ علاج اور بالغوں کی امداد کا کام ہوتا ہے +

(ب) ہم مقصد جماعت کا قیام، اس کا مقصد حفظان صحت کے طریقوں کو لوگوں تک پہنچانا، اور مدقوق بچوں اور دیگر انسدادی تدابیر کی طرف توجہ کرنا ہے +

"کنسورزئی" ایک جماعت ہے جو مرکزی حکومت اور صوبجاتی نمائندوں، غیر سرکاری انجمنوں کے مندوبین، خیراتی کام کرنے والی انجمنوں کے کارکنوں، مزدوروں کی جماعتوں، پراویڈنٹ اور بیمہ کمپنیوں کے کارکنان وغیرہ پر مشتمل ہوتی ہے اور انسداد تپ دق کے لئے نہایت مؤثر کام کرتی ہے +

(ج) حکومت اٹلی کی طرف سے کنسورزئی جماعت کے ہاتھ میں قانونی اختیارات کی تفویض +

۱۰- امریکہ

(۱) **نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن** - جس ملک کے سب ادارے مقاصد کی تکمیل کے لئے یکساں طریقہ پر سرگرم ہوں وہاں ایسا عظیم الشان ادارہ جیسا کہ "نیشنل ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن" ہے چنداں تعجب انگیز نہیں۔ یہ تمام طبی جماعتوں میں وسیع ترین اور متمول ترین ادارہ ہے۔ اس جماعت نے خرچ کے نقطہ نظر کو بالائے طاق رکھکر انسداد تپ دق کے لئے اس قدر وسیع و عظیم الشان پروگرام بنایا اور اس پر عمل کیا ہے کہ شاید ہی کسی اور ملک میں ممکن ہو سکا ہو، دیہات میں چلتے پھرتے ہسپتال گھومتے رہتے ہیں۔ ان متحرک ہسپتالوں میں عکس ریز کا سامان تشخیص مرض کے تمام نئے قسم کے آلات موجود رہتے ہیں، اور ایسے مقامات جہاں ڈاکٹر میلوں نہیں ملسکتے وہاں یہ متحرک ہسپتال چکر لگا لگا کر نہایت تندہی سے اہل دیہات کی خبر گیری کا کام کرتے ہیں۔ سکولوں میں حفظان صحت کے بارے میں خاص پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ تاکہ نوجوان نسل اپنی جسمانی حفاظت کے اصولوں سے آگاہ ہو جائے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس جماعت نے تپ دق کی اموات اور عمومی شرح اموات کم کرنے میں بڑی مدد دی ہے اور اسکی خدمات صحت عامہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں +

(۲) **انسدادی صحت گاہ**[1] - یہ ادارہ اور اس کا نام بالکل امریکی پیداوار ہے، اگر دیکھا جائے تو درحقیقت یہ کھلی ہوا کے سکول ہوتے ہیں، جہاں اسکولوں کے ایسے بچے بھیجے جاتے ہیں، جنکا وزن ان کے قد کے اعتبار سے کم ہو اور عام صحت درست نہ ہونے پاتی ہو۔ پہلے تو ان بچوں کو کھلی ہوا کے کیمپ میں بھیجا جاتا ہے جہاں ورزش کھانے پینے اور روزمرہ کی زندگی میں نہایت سخت قوانین برتے جاتے ہیں۔ اگر بچہ وہاں رہ کر بھی اپنا وزن نہ بڑھا سکے تو پھر انہیں "انسدادی صحت گاہوں" میں بھیجا جاتا ہے +

بعض ایسے کیسوں کی تاریخ معلوم ہوئی ہے جس میں مرض کسی کی چھوت سے پیدا ہوا۔ گر بظاہر مرض کی علامتیں ظاہر نہ تھیں لیکن تفتیش کرنے پر بہت زیادہ گہری باتیں معلوم ہوئیں، اور دق کے جراثیم کا پتہ چل گیا +

جب سے امریکہ میں اس قسم کے اداروں کی کامیابی منظر عام پر آئی ہے۔ اس وقت سے فرانس میں بھی اس نوع کی صحت گاہیں قائم ہو گئی ہیں۔ راک فیلر فاؤنڈیشن ٹیوبرکلوسس کمیشن نے اس سلسلہ میں کئی جگہ ایسے ہسپتال قائم کئے ہیں۔ سی برناڈ (C. Bernard) نے اس نوع کی صحت گاہ کا تعارف اس طرح کرایا ہے :-

"انسدادی صحت گاہ دیہات کی کھلی آب و ہوا میں بنائے ہوئے ہسپتال ہوتے ہیں۔ جہاں بالعموم صرف بچوں کو داخل کیا جاتا ہے بالخصوص ایسے بچوں کو جنہیں گھر میں رہنے پر چھوت کے ذریعہ بیماری لگ جانیکا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ بظاہر انہیں بخار نہیں ہوتا، متعدی مرض میں مبتلا بھی نہیں ہوتے۔ لیکن دق کے خفیہ آثار ان میں پائے جاتے ہیں۔ ایسی جگہوں پر بچوں کو رکھکر حفظان صحت کی خاص دیکھ بھال بالخصوص معین اور سخت قسم کی پابندیوں میں سے بچوں کی غذاؤں اور انکے طور و اطوار کو گذارا جاتا ہے۔ انہیں کھلی ہوا میں رکھا جاتا ہے اور آرام دیا جاتا ہے۔ ورزش پر بھی زور دیا جاتا ہے۔ اور یہ سب ہدایات ایک خاص ماہر تعلیمات یا خاص ماہر امراض کی نگرانی میں جاری و ساری کیجاتی ہیں +

(۳) **سماجی خدمت کا کام** - بہت سی متمول خیراتی انجمنیں دق کے انسدادی کاموں میں اور اس سلسلہ کی خدمت خلق

---

[1] Preventorium

کے لئے دل کھول کر روپیہ دیتی ہیں۔ اس لئے روپے کی وجہ سے کوئی کام یہاں معرض خطر میں نہیں پڑتا +

(۴) **زندگی کے مشاغل اور صنعتی کمپنیوں میں بیمہ** - ہر بڑی صنعتی انشورنس کمپنی کے پاس اپنا ایک وسیع ہسپتال ہوتا ہے جس کے ساتھ کوئی صحت گاہ بھی ہوتی ہے۔ جہاں بیمہ شدہ لوگوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہو۔ اگر انہیں دق ہو گئی ہو تو ان کمپنیوں کے پاس اپنی نرسیں بھی ہوتی ہیں جو بیمہ شدہ مدقوق لوگوں کے گھروں پر جاتی ہیں، یا ایسے لوگوں میں جنہوں نے دق کا بیمہ کرا رکھا ہے، انسدادی تدابیر بتانے، مطبوعات تقسیم کرنے، محفوظ لوگوں میں ٹیکہ لگانے اور دیگر امدادی کام کرنے کا شغل جاری رکھتی ہیں۔ اور اس طرح دق کا بیمہ ایک مستقل منفعت بخش بیوپار کی صورت اختیار کر چکا ہے +

بہت سی بیمہ کمپنیوں نے جو زندگی کا بیمہ کرتی ہیں۔ اپنے گاہکوں کا مفت معائنہ کرنے کی سکیم جاری کی ہے۔ اگر معائنہ کی رپورٹ خلاف بھی ہو تو جاری شدہ "پالیسی" میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کمپنیوں کا خیال ہے کہ اس طرح طبی معائنہ کرانے کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کبھی کو واقعی ذرا سی بھی تکلیف ہوگی تو وہ اپنا دکھ چھپائیگا نہیں، اور اس طرح امراض کا فوراً علم ہوتا رہیگا اور علاج کے ذریعہ شرح اموات کو بہت بڑی حد تک کم کیا جاسکے گا۔ جو لا علمی کی حالت میں قطعی زیادہ ہوتا +

(۵) **کرسمس کے ٹکٹوں کی فروخت** - اس ادارہ کی آمدنی میں سب سے زیادہ حصہ کرسمس کے ٹکٹوں کی فروخت کا ہے۔ نہ صرف قومی ایسوسی ایشن یہ کام کرتی ہے۔ بلکہ امریکہ کی دیگر انجمنیں بھی یہ کام کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے سٹور، دکانیں، فرمیں، تجارت گاہیں، عوام اور مقامی جماعتیں بھی یہ کام کرتی ہیں۔ زیادہ تر اصول یہ برتا جاتا ہے کہ جہاں سے رقم فراہم کی گئی ہو وہیں کے مریضوں پر وہ خرچ بھی کی جائے۔ ۱۹۳۰ء میں اس طرح ۵½ ملین (ایک ملین: دس لاکھ) ڈالر کی آمدنی ہوئی تھی +

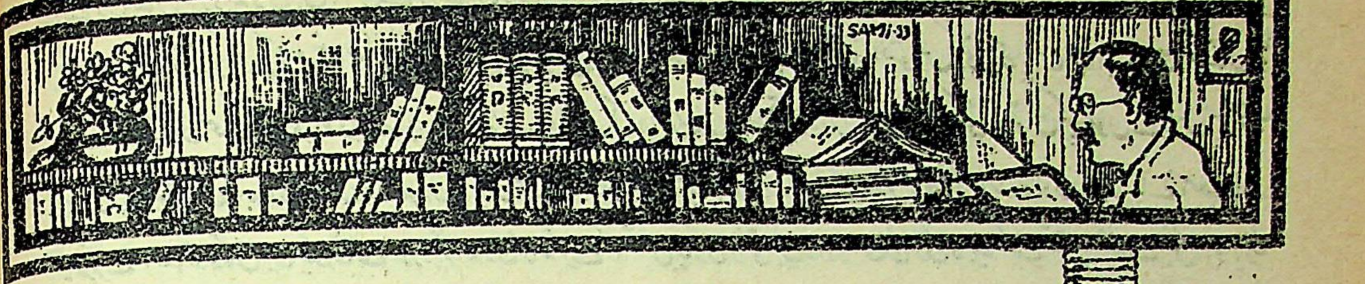
۱۱- کینیڈا

ٹورنٹو اور مضافات میں دودھ کی خالص طبی دیکھ بھال کا انتظام کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۳۰ء کے درمیان کسی بچہ کو گائے کے دودھ کے جراثیم سے دق نہیں ہوئی۔ اس طریقہ کار کی خوبی و اہمیت واضح کرنے کے لئے اور کیا کہنے کی ضرورت ہے +

کینیڈا میں دیگر ذرائع احتیاط و تحفظ کے بالکل اسی نوع کے ہیں۔ جیسے امریکہ میں پائے جاتے ہیں +

۱۲- افریقہ متوسط

بلجیئن کانگو - ڈاکٹر فان کمپون ہٹ (Dr. Van Compenhout) کی تحقیق کے مطابق اس صدی کے ابتدا تک اس علاقہ میں دق واقعتاً مفقود تھی، مگر اب یہاں کی آبادی میں اور عام قصبات اور شہروں میں یہ مرض بڑھ رہا ہے اور چونکہ یہاں انسدادی تدابیر اختیار کرنے کی طرف توجہ نہیں ہے۔ اسلئے یہاں کے لوگ بہت جلد اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں ۱۹۲۷ء میں اس مرض کی خوفناک نوعیت کے نقصانات کو دیکھ کر سخت قوانین بنائے گئے تھے جو یہ ہیں:- (۱) جو شخص کانگو میں آئے (خواہ کانگو کا باشندہ ہی کیوں نہ ہو اگر وہ چھ ماہ سے زیادہ باہر رہا ہو) تو اس بات کا سرٹیفکٹ پیش کرے کہ وہ اس مرض سے بالکل محفوظ ہے یا پندرہ دن کے اندر اندر ایسا سرٹیفکٹ پیش کرے + (۲) کھلے ظاہر یا غیر ظاہر دق کے مریضوں کو بالعموم اندرون ملک میں نہیں جانے دیا جاتا ما سوا ایسی ضروری حالت کے کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو، مثلاً بیوپار ختم اور بند کرنے کے لئے یا ملک میں سے صرف گذرنے کے لئے وغیرہ + (۳) اگر کسی کو دق ہو جائے تو نہ صرف مریض اور اسکے ڈاکٹر کا فرض ہے کہ وہ اسکی اطلاع مقامی افسران کو دے بلکہ نرس اور اسکے رشتہ داروں پر بھی قانوناً یہ امر لازم آتا ہے + (۴) کوئی معقول طبی افسر کسی شخص یا اشخاص کو فرداً یا جمیع طور پر خواہ وہ کسی قوم کے ہوں لازمی طبی معائنہ کے لئے مجبور کر سکتا ہے تاکہ ہر وقت اور ہر جگہ دق کی موجودگی کا علم حاصل ہوتا رہے۔ اس کام کے لئے ایسا کوئی ڈاکٹر فوراً سمن جاری کر دیتا ہے + (۵) مریض کو دوسروں سے علیحدہ کرنے، انجکشن کرانے اور دیگر امور کی بابت ہدایات فراہم کی جاتی ہیں + یہ بات ابھی تحقیق طلب ہے کہ ان سختیوں کا مرض کی روک تھام کے بارے میں کیا خاص نتیجہ برآمد ہوا۔ بہر حال سخت گیر قوانین کا نتیجہ دق کی روک تھام کے سلسلہ میں معقول برآمد ہونا چاہیئے جیسا کہ توقع ہے افریقہ کے دیگر ممالک میں دق کے انسداد کے لئے اسی قسم کے قوانین بنانے جانے کی سفارش کی ہے کیونکہ یہاں کی جاہل آبادیاں دق زدہ ہونے کی زیادہ صلاحیت رکھتی ہیں +



معلومات

سراغ رساں ڈاکٹر

حال میں انگلستان کے طبی مدارس میں ایک نئی قسم کی تعلیم کا آغاز ہوا ہے۔ یہ نئی چیز اس صورت میں نمودار ہوئی ہے کہ لندن میں جرائم کا ایک کالج کھولا گیا ہے۔ جہاں قاتلوں کے، زہر دینے والوں کے جعل سازوں کے اور سکے بنانے والوں کے طریقوں کی تعلیم ذکی الطبع نوجوان ڈاکٹروں کو دی جائے گی۔ تاکہ وہ دنیا کے بہترین علمی ذرائع والے سراغ رساں بن سکیں۔ اس کالج کا بہت ہی قریبی تعلق اسکاٹ لینڈ یارڈ یعنی انگلستان کے مشہور محکمہ سراغ رسانی سے ہوگا اور اس میں تمام وہ ضروری آلات ہوں گے جن کی مدد سے خون کے دھبوں، انگوٹھوں کے نشانوں، مختلف جانداروں کے خون اور اسی قسم کی دیگر اشیاء کا پورے طور پر مطالعہ کیا جاسکے اور جو چیزیں بھی جرائم کی تفتیش اور مجرم کی سراغرسی میں معاون ہوسکتی ہیں ان سب کا ضروری علم حاصل ہو جائے۔ یہاں خصوصیت سے جن مضامین کی تعلیم دی جائے گی وہ امراض اور ان کے علاج، اصلیت امراض، اور علم الحیات ہیں۔ جب کہ انہیں جرائم اور ان کے علاج سے تطبیق دے مطالعہ کیا جائے۔ اس درس گاہ سے نہ صرف یہ کہ انگلستان کے حوصلہ مند نوجوان ڈاکٹر طریقہائے جرائم کے بہترین ماہر بن سکیں گے۔ بلکہ وہ زبردست ماہرین قانون بھی بن جائینگے اور اس طرح انگلستان کا یہ نیا کالج اس جنگ کے لئے بہت بڑی امداد ثابت ہوگا جو جرائم کے خلاف وہاں لڑی جارہی ہے۔

بالوں کی مضبوطی

بظاہر بال بہت ہی نازک اور بالکل مکڑی کا جالہ جیسی چیز معلوم ہوتے ہیں لیکن درحقیقت یہ غیر معمولی طور پر مضبوط چیز ہوتے ہیں یعنی اسی موٹائی کا فولادی تار ان کی بہ نسبت صرف دوگنا مضبوط ہوتا ہے۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بالوں کی مضبوطی ان کے رنگ پر منحصر ہے۔ ہلکے بھورے بال سب سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں۔ سیاہی مائل بھورے ان سے کم، سرخی مائل اور سرخ ان کے بعد، اور سفید بلحاظ قوت سب سے کم ہوتے ہیں۔ ایک زنانہ بال اوسطاً ایک سو دس گرام (تقریباً ساڑھے آٹھ تولے) وزن کو بلا تکلف سہار سکتا ہے اور ٹوٹتا نہیں ایک مربع انچہ بالوں کی کھنچ کر بڑھنے کی قوت فولاد کی بہ نسبت آدھی ہوتی ہے اور یہ قوت رنگ کے لحاظ سے نہیں بلکہ انسان کی عمر کے لحاظ سے کم و بیش ہوا کرتی ہے۔

قلب کے لئے دو نئی دوائیں

امراض قلب کا علاج کرنے کے لئے دو نئی دوائیں ایسی دریافت ہوئی ہیں جو اپنے اثرات کے لحاظ سے اس وقت تک کی معلوم شدہ تمام دواؤں کی بہ نسبت بیس گنی زیادہ محفوظ ہیں گویا ان میں مضر اثرات اور دواؤں کی بہ نسبت بیس گنا کم ہیں۔ ان دواؤں کی دریافت کا باعث یہ ہوا کہ جانوروں کے دل اور پھیپھڑوں کو ان کے جسم سے علیحدہ کرکے چوبیس گھنٹے تک زندہ رکھنے کا تجربہ کیا جارہا تھا، اور اس تجربہ کے لئے ایک سو مختلف دوائیں استعمال کی گئی تھیں۔ یہ تجربہ اس مقصد سے کیا گیا تھا کہ دل کی قوت عمل سے اس کے خون کی ان مقداروں کا موازنہ کیا جائے جو وہ اپنے بطن میں لیتا اور باہر بھیجتا تھا۔

ان دواؤں کے نام ابھی اس وقت تک پوشیدہ رکھے گئے ہیں جب تک کہ مریض و معلول دلوں پر ان کا تجربہ نہ کرلیا جائے۔

دو سو پچاس سے بھی زیادہ دلوں اور پھیپھڑوں کو جانوروں کے جسم سے الگ کرکے شیشے کے ایسے برتنوں میں رکھدیا گیا تھا جن میں پانی نہ پہونچ سکے۔ ربڑ اور شیشے کی نلکیاں لگا کر ان سے شریانوں اور وریدوں کا کام لیا گیا تھا اور بحالت معمولی قلب جتنا کام کرتا تھا وہ دیکھ کر لکھ لیا گیا تھا۔ ایک گھنٹہ بعد جب کہ قلب کی حرکت بند ہونے لگی تب دوا داخل کی گئی اور اس کے اثرات کا مشاہدہ کیا گیا۔

فاقہ کشی سے حاد امراض کا علاج

اگرچہ بیماری کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس میں فاقہ کرنے سے فائدہ نہ پہونچتا ہو لیکن بعض

امراض میں تو غذا سے پرہیز حد سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور اسی وقت شروع ہو جانا چاہیئے جب علامات مرض ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہیں ہے کہ اگر اطباء اور عوام بیماری کی علامات پیدا ہوتے ہی فاقہ شروع کر دینے کی قدر و قیمت سے واقف ہو جائیں تو ہزارہا جانیں تلف ہونے سے بچ سکتی ہیں

حاد یا شدید حملۂ مرض خواہ اسکی ظاہری علامات کچھ بھی ہوں فی الحقیقت اس چیز کا نام ہے کہ جسم اپنے اندر سے ان غلاظتوں کو خارج کرنے کی کوشش کر رہا ہے جو کثرتِ غذا کی وجہ سے یا دوسرے مضر صحت طریقوں پر زندگی بسر کرنے کی وجہ سے جسم میں جمع ہو گئی ہیں اور فاقہ جسم کی اس کوشش میں سد راہ ہونے کی بجائے ان غلاظتوں کے قدرتی طریق پر اور آسانی اخراج مدد دیتا ہے۔

عام طور پر حاد امراض کے ساتھ اور جو مختلف بیماریاں شامل ہو جاتی ہیں۔ وہ فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کرنے میں نہیں ہو سکتیں، تمام حاد امراض میں فاقہ اس وقت شروع کر دینا چاہیئے کہ جب ابتدائی علامات رونما ہوتی ہیں اور اسے اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے کہ جب تک سچی اور قدرتی بھوک نہ لگے۔ اکثر صورتوں میں تین سے چھ دن کا فاقہ یہ حالت پیدا کر دیتا ہے لیکن فاقہ کے بعد آہستہ آہستہ اور بہت تھوڑا تھوڑا کھا کر اپنی معمولی خوراک پر آنا چاہیئے۔

فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کے متعلق ڈاکٹر ڈیوی نے جو اس طریقہ علاج کے بانی ہیں سب سے پہلی بات یہ کہی تھی کہ "مریض کے معدہ سے غذا نکال لو اور اب تم مریض کو نہیں بلکہ اس کے مرض کو بھوکا مارنا شروع کر دو گے۔"

ڈاکٹر جوئل شا، کا مقولہ ہے کہ فاقہ کشی کا طریق علاج جس اصول پر مبنی ہے وہ ایسا اصول ہے کہ جس پر تمام ماہرین افعال الحیات متفق ہیں۔ ہم سب واقف ہیں کہ جانداروں کی زندگی میں قدرت کا یہ قانون ہے کہ تمام مردہ، بیکار اور بے قوت مادے جسم سے باہر نکال دیئے جاتے ہیں۔ اس قانون پر عمل درآمد کی مثالیں، ہمارے بال، ناخن اور جلد کی بالائی سطح ہیں اور سانپوں میں انکی کیچلی جو وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے۔ ان فاسد مادوں کا اخراج فاقہ کشی کی حالت میں معمول کی بہ نسبت کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ عمل میں آتا ہے۔ اور جسم کی وہ قوت عمل جو غذا کھانے کی صورت میں غذا کو ہضم کرنے پر صرف ہوتی ہے اب اس کام پر لگ جاتی ہے کہ فاسد مادوں کا جسم سے اخراج عمل میں لائے جب ایک وقت کا کھانا بھی ناغہ کیا جاتا ہے تو اسی کی مناسبت سے جسم کی صفائی ہو جاتی ہے اور یہ صفائی ہمیں اپنے بدن کے ہلکے پن اور بہتر تندرستی کی صورت میں محسوس بھی ہو جاتی ہے۔

فاقہ مندرجہ ذیل طریقے پر امراض پر غلبہ حاصل کرتا ہے۔

(۱) وہ جسم کو اس قابل بناتا ہے کہ ان تمام سمیات کو اپنے اندر سے خارج کر دے جو کہ ہر ایک مرض کا بنیادی سبب ہوتے ہیں۔

(۲) اس کی بدولت جسم کے اعضائے رئیسہ کو اتنا موقع ملتا ہے کہ وہ آرام کریں اور اس طرح از سر نو کام کرنے کے لئے قوی تر ہو جائیں۔

(۳) وہ قدرتی غذا کے لئے سچی اور قدرتی بھوک پیدا کر دیتا ہے جسے اگر انسان دوبارہ بد پرہیزیوں کی بدولت ضائع نہ کر دے تو انسان کی عمر تندرستی میں بسر ہوتی ہے۔

جن لوگوں نے اس مسئلہ کی تحقیق نہیں کی ہے وہ یقینی طور پر فاقہ کا نام سنتے ہی کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور کہیں گے کہ اگرچہ بعض صورتوں میں فاقہ سے ضرور فائدہ پہونچتا ہے لیکن اکثر حالات میں وہ بہت ہی خطرناک طریق علاج بھی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مریضوں میں اس کی وجہ سے ایسے شدید نقصانات پہونچ جائیں کہ جن کا پھر کچھ تدارک ہی نہ ہو سکے۔

میں گذشتہ پندرہ سال سے فاقہ کشی کے ذریعہ بیماریوں کا علاج کر رہا ہوں اور ہزارہا مریضوں پر اسے آزما چکا ہوں لیکن میرے سامنے ایک بھی ایسی مثال نہیں ہے جس میں فاقہ کشی موت کا باعث ہوئی ہو، نہ کوئی ایسا مریض میرے دیکھنے یا سننے میں آیا ہے کہ جس کا صحیح طریقے پر فاقہ کشی کے ذریعہ علاج کیا گیا ہو اور اسے کوئی بھی نقصان پہونچا ہو۔ اصل یہ ہے کہ لوگوں کی اکثر یہ عادت ہی ہوتی ہے کہ جو بات سمجھ میں نہ آئے اُسے مسترد کر دیا جائے۔

ناریل میں غذائیت

ایک دیسی کہاوت ہے کہ "جس نے ناریل کے درخت لگا لئے اس نے گویا اپنے لئے کپڑے، برتن، کھانا، پانی، گھر، اور بال بچوں کے لئے ترکہ میں چھوڑنے کے لئے جائداد سب کچھ مہیا کر لیا۔" شاید ہی کوئی ضرب المثل اس سے زیادہ صحیح ہو۔

عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ ناریل کے درخت سے کم از کم دو سو مختلف اشیاء تیار ہوتی ہیں، ناریل سے تیل نکلتا ہے جو صدہا چیزیں بنانے کے کام میں آتا ہے۔ پتوں سے چھپر، جھاڑویں، ٹوکریاں اور کھاد تیار ہوتا ہے ناریل کے سخت غلاف سے اعلیٰ درجہ کا کوئلہ بنتا ہے۔ پھل کے اندر سے خوش ذائقہ

دودھ نکلتا ہے جو ایک نہایت ہی اچھی اور بعض حالات میں بالکل مکمل غذا ہے۔

خون کو جن معدنیات کی ضرورت ہوتی ہے جیسے کہ کیلسیم، فاسفورس، سوڈیم، کلورین، آیوڈین اور گندھگ اور ان کے ساتھ ساتھ ضروری ویٹامن بھی سورج کی حیات بخش شعاعیں اس پھل میں اور اس کے دودھ میں پیدا کر دیتی ہیں۔ گرم ملکوں کی تیز دھوپ اس پھل کے جگر میں گھس جاتی ہے جہاں سے کہ یہ خوش ذائقہ اور قوت بخش دودھ نکلتا ہے۔

تحقیقاتوں نے ثابت کر دیا ہے کہ ناریل کے دودھ میں پچاس فیصدی پانی ہوتا ہے۔ پچیس فی صدی روغنی اجزاء، اُنیس فی صدی کاربوہائیڈریٹ، اور چار فی صدی لحمی اجزاء۔ یہی اس کی خصوصیت ہے کہ اس میں لحمی اجزاء اور کاربوہائیڈریٹ کم ہیں، اور معدنی نمکیات کی مقدار اس قدر زیادہ ہے۔ معمولاً ایک انسان کو، اگر وہ مخصوص طور پر بہت زیادہ ورزش نہ کرتا ہو تو ایک اونس لحمی غذا کی روزانہ ضرورت ہوتی ہے۔ لحمی اجزا کی زیادتی خون میں تیزابی کیفیت پیدا کر دیا کرتی ہے جو صحت کے لئے مضر ہے۔ ناریل کے دودھ میں چونکہ لحمی جزو بہت کم ہے اور معدنی نمکیات زیادہ ہیں اس لئے وہ بہت ہی صحت بخش غذا ہے۔

ریڈیم سے زیادہ قیمتی

کیلی فورنیا (امریکہ) کے پروفیسر لارنس نے دعوٰے کیا ہے کہ اُنہوں نے ایسی شے دریافت کر لی ہے جس میں ریڈیم سے دُگنی طاقت موجود ہے۔ اس کا نام اُنہوں نے ریڈیو سوڈیم رکھا ہے یہ ایجاد ابھی تجرباتی منزل میں ہے۔ ثقیل ہائیڈروجن سے معمولی سوڈیم پر بمباری کی جائے تو یہ شے حاصل ہوتی ہے۔

اِنسان کی قیمت

ایک امریکی سائنس داں نے اندازہ لگایا ہے کہ اوسطاً انسان کے بدن میں جو کیمیائی اجزاء ہوتے ہیں ان کی قیمت کوئی ساڑھے تین آنے (تین شلنگ چھ پنس) یا بہت خاص صورتوں میں چار آنے ہوتی ہے۔

سر آرتھر شپلے آں جہانی، جو کینٹربری کے لاٹ پادری تھے، ان میں ۵۹ فی صدی پانی تھا۔

خون میں پانی ۹۰ فی صدی ہوتا ہے۔ جگر میں ۹ فی صدی اور ہڈی میں جو ٹھوس ہوتی ہے ۲۷ فی صدی۔ باقی اجزا بدن چونا، میگنیشیم سفیٹ، کیلشیم فاسفیٹ، کیلشیم فلورائڈ اور شحمی شے گولاگن ہوتی ہے جس کو اُبال کر شریش بنایا جا سکتا ہے۔

اگر سائنسی طریقہ پر بدن سے تجارتی اشیا حاصل کی جائیں تو ایک اوسط جسم سے میگنیشیا کی ایک ذرا بڑی مقدار کوئی دو پونڈ شکر، اتنی چربی کہ صابن کی کئی ٹکیاں بن سکیں، اتنا فاسفورس کہ دو ہزار دیا سلائیوں کے لئے کافی ہو، اتنا چونا کہ مرغی کے دڑبے کی سفیدی کر سکے، اتنا لوہا کہ دو چھوٹی کیلیں بن سکیں، حاصل ہوں گے۔

ایک منٹ میں کیا کیا ہوتا ہے؟

اِنسان کا قلب ایک منٹ میں ۷۲ مرتبہ حرکت کرتا ہے۔

ہر منٹ دُنیا میں ۹۰ بچے پیدا ہوتے ہیں۔

ہر منٹ ۶۶ موتیں واقع ہوتی ہیں۔

ہر منٹ ایک شخص کو کوئی نہ کوئی حادثہ پیش آتا ہے۔

ہر منٹ میں شادیاں مغرب میں رچائی جاتی ہیں۔

ہر منٹ ایک طلاق مغرب میں واقع ہوتی ہے۔

ہر منٹ ۹۹ پونڈ کا نقصان چوہوں سے ہوتا رہتا ہے۔

متفرقات

(۱) ایک پونڈ مٹی میں ۴۰،۰۰۰،۰۰۰ (۴ کروڑ) جراثیم ہوتے ہیں سب سے چھوٹا جرثومہ قطر میں انچ کا ۲۵ ہزارواں حصّہ ہوتا ہے۔

(۲) دُنیا میں آج کل سب سے چھوٹا انسان حسین بے ایک چالیس سالہ ترک ہے جس کا قد صرف ۱۴ انچ ہے۔

(۳) انسان میں ران کی ہڈی ایسی ہوتی ہے کہ وہ بغیر ٹوٹے ڈیڑھ ٹن کا وزن برداشت کر سکتی ہے اس حساب سے وہ ڈھلے لوہے کے برابر ہے۔

(۴) مراکو تیمڑا مراکو (مراکش) سے نہیں آتا۔ وہ اسپین اور بلجیم سے آتا ہے۔

(۵) انڈین انک ہندوستان میں نہیں بنتی وہ چین سے آتی ہے۔

الامراض والعلاج

سل و دق اور ہومیوپیتھی

از جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی ایڈیٹر ہومیوپیتھک میگزین، لاہور

جناب ڈاکٹر محمد مسعود صاحب قریشی کا یہ مضمون ہمدرد صحت کی اشاعت خاص دق و سل کے لئے وصول ہوا تھا۔ اور دیر سے ملنے کی وجہ سے شریک اشاعت نہیں کیا جا سکا تھا۔ اب ہم یہ مضمون ناظرین کی دلچسپی اور افادہ کی خاطر پیش کرتے ہیں۔ 'ہمدرد صحت'

مرض سل اور دق کی ماہیت، اسباب اور علاج کے متعلق ہمدرد صحت کی اس اشاعت میں بہت سے ماہرین فن کی رائیں درج ہیں اس لئے ہم اس مرض کی اہمیت اور اسباب پر چنداں وضاحت کرنا پسند نہیں کرتے۔ البتہ اسباب کے متعلق جہاں ہمیں اختلاف ہے، اپنا نقطۂ نظر پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

اسباب سل و دق کے متعلق مسئلہ جراثیم کے سلسلہ میں، ہمیں اُمید کامل ہے کہ اطبا کو ڈاکٹری نقطۂ نگاہ سے اسی قدر اختلاف ہوگا جتنا ہومیوپیتھی کو ہے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ بہت سے احباب طب جدید کی جدت طرازیوں سے متاثر ہو کر مسئلہ جراثیم پر ایمان لا چکے ہیں۔ ہمیں اطبا کی اس روش پر ایک گونہ افسوس بھی ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اطبا بھی دوسری دنیا کی طرح مغرب کی مانند مادہ پرستی اور ظاہری آرائش و زیبائش پر ایمان لا چکے ہیں، تو ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ طب قدیم نے واقعی اپنا وقار کھو دیا ہے اور یہی سبب ہے کہ آجکل اسکے حاملین وہ عزت اور مرتبہ نہیں رکھتے جو پہلے اُن کو حاصل تھا۔ مفید اختراعوں اور ایجادوں کو قبول کر لینا یا چند سابقہ غلط اصولوں کی اصلاح کر لینا کوئی بڑی بات نہ تھی لیکن ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اطبا نے اپنے بہت سے انمول موتیوں کو آپ ہی خاک میں ملا دیا ہے۔ اور اسکے عوض میں مغربی مصنوعی چیزوں کو اپنی آغوش میں جگہ دیدی ہے یہ غلطی صرف اطبا تک ہی محدود نہیں، بلکہ علم طب کے موجودہ قائد اور رہنما بھی اپنے اصل اصولوں کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ 'ہمدرد صحت' کے علاوہ جو طب قدیم کا واحد علمبردار ہے کسی ماہوار رسالہ یا میگزین کو اُٹھا کر دیکھئے تو یہی معلوم ہوگا کہ سوڈا واٹر کیسے بنایا جاتا ہے؟ پستو مارنے کا جدید ترین طریقہ کیا ہے؟ نزلہ اور زکام کی مخصوص جراثیم مارنے کے لئے ویکسین کس طرح تیار کی جاتی ہے؟ یا حاملہ عورتوں میں کون کون سی حیاتینیں کم ہو جاتی ہیں۔ اور انہیں کس طرح پورا کرنا چاہیئے؟ وغیرہ وغیرہ اب بھلا ان ناشرین طب مغرب سے پوچھا جائے کہ اس قسم کے بحث مباحثوں سے حاملین طب کو کیا فائدہ پہونچ سکے گا اس سے تو بہتر یہی تھا کہ ناظرین ڈاکٹری کا انگریزی رسالہ خود پڑھ لیتے تاکہ اصل مفہوم سے آگاہی ہو جاتی اور انگریزی مضامین کے ترجمہ کرنے کی ان لغزشوں سے جو آئے دن مترجم صاحبان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں ناظرین محفوظ رہتے۔

طب جدید میں جراثیم کو مولد مرض قرار دیا جاتا ہے اور جہانتک ہمیں علم ہے ہر بیماری کے علاج میں طب تغاری کا دستور العمل یہی ہوتا ہے کہ مخصوص جراثیم کو کسی نہ کسی طرح قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ اس زعم میں سل اور دق کے مفروضہ جراثیم کو مارنے کے لئے قسم قسم کے خوردنی زہر اور ٹیکے کی پچکاریاں ایجاد کی جا چکی ہیں اور انکے عمل سے بہت سی معصوم جانوں کو قبل از وقت موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا ہے ہمیں تعجب ہے کہ ہمارے ہم پیشہ بھائی ہر ایک چیز کی علت یا سبب کو خوردبین سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ مرض کے اسباب و علل اس قدر پیچیدہ اور نازک ہوتے ہیں کہ ان کا دیکھنا یا سمجھنا آسان نہیں ہے کیونکہ وہ سمیات اس قدر غیر مادی اور غیر مرئی نہ دکھائی دینے والے ہوتے ہیں کہ ان کا اثر جسمانی خرابیوں کی صورت میں ہی نظر آسکتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہانمن موجد ہومیوپیتھی نے سب سے پہلے تشخیص امراض دماغی اور باطنی اسقام کا معلوم کرنا ضروری سمجھا اور اسکے بعد ظاہری علامات کے معائنہ کی ہدایت فرمائی تاکہ تاکہ دماغی سقم کے نتائج سے طبیب پہلے آگاہ ہو جائے۔

ہومیوپیتھی نقطۂ نگاہ سے مرض کے نام پر علاج کرنا سراسر غلطی ہے کیونکہ قدرت نے جو علامات اظہار مرض کے لئے پیدا کی ہیں ان میں سے کسی ایک بڑی علامت کو سبب قرار دیکر اسی کو رفع کرنے کی کوشش کرنا ایک بڑی بھاری غلط فہمی ہے۔ ہومیوپیتھی تحقیق کے مطابق جراثیم امراض کو پیدا نہیں

کرتے ۔ بلکہ انہیں نتیجۂ مرض قرار دیا گیا ہے اس کا ثبوت مندرجہ ذیل مثالوں سے صاف ظاہر ہے ۔

دق کے مریض کے پھیپھڑوں میں پہلے ٹیوبرکلز پیدا ہوتے ہیں پھر طبعی استعداد کے موافق وہیں تعفن شروع ہو جاتا ہے اور اسکے بعد مخصوص قسم کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں ۔ اب اگر علاج میں طب تغائری کے اصول کے مطابق تمام جراثیم کو قتل کر دیا جائے تو مریض کو شفایاب ہو جانا چاہیئے ۔ لیکن مشاہدہ اس کے بالکل خلاف ہے ۔ کیونکہ اول تو یہ کہا جاتا ہے کہ دق کے جراثیم سورج کی شعاعوں کے سوا کسی دوسری چیز کے زیر اثر مرتے ہی نہیں اور اگر مارنے کی کوشش کی جائے تو قوت حیوانی بھی ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے اور مریض اس دنیا سے چل بستا ہے ۔ ہومیوپیتھی اس بات پر باور کرتی ہے کہ اگر مریض کے اندر وہ استعداد یا قبولیت ہی نہ ہو جو بیماری کے تعفن کو اخذ کر سکتی ہے تو انسان چھوت سے بیمار نہیں ہو سکتا اور جراثیم جو سبب مرض قرار دیے جاتے ہیں نتیجہ مرض ہوتے ہیں ۔

ڈاکٹر کینٹ ، جو طب ہومیوپیتھی کا بقراط ثانی تسلیم کیا جاتا ہے ۔ اور ہومیوپیتھی علم کا مل اُستاد مانا جاتا ہے ، اپنے ایک لیکچر میں لکھتا ہے کہ جراثیم ہمیشہ ٹیوبرکلز کے بعد پیدا ہوتے ہیں ۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر مرض کا سبب جراثیم ہوتے تو ان کا مقدم ہونا ضروری تھا ۔ اور یہ بھی کہ جس قدر جراثیم مریض میں زیادہ پائے جاتے ہیں اسی قدر مریض مدت تک زندہ رہتا ہے ۔ اور اگر ایسی دوا مریض کے جسم میں بذریعہ پچکاری داخل کر دی جائے جس سے جراثیم فنا ہو جائیں تو اس سے مریض فوراً مر جاتا ہے ۔ ڈاکٹر موصوف یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ روزانہ مشاہدہ میں آنے والی بات ہے کہ مریض کے اندر جس قدر جراثیم زیادہ پائے جاتے ہیں اسی قدر ان کا زہر کم ہوتا ہے ۔ چنانچہ مثال کے طور پر وہ ذیل کے عینی مشاہدات کا حوالہ اس طرح بیان کرتا ہے :۔

"اگر ایک تازہ مردہ کاٹا جائے اور کاٹنے والے کو دوران عمل میں کوئی زخم ہو جائے تو اس میں مردہ کا زہر اتنا زبردست اور سریع ہوگا کہ کاٹنے والے جان خطرہ میں پڑ جائیگی ۔ حالانکہ تازہ مردہ میں جراثیم کم ہوتے ہیں ۔ لیکن اگر ایک مدت تک پڑا رہے تو جراثیم کی تعداد تو بڑھ جاتی ہے لیکن ان کا زہر کم ہو جاتا ہے اور اگر اس قسم کا مردہ کاٹا جائے اور کاٹنے والے کو کوئی زخم بھی ہو جائے تو چھوت سے پہلے جیسا مہلک اثر نہیں ہوتا ۔ (۲) اسی طرح یہ بھی مشاہدہ کیا گیا ہے کہ اگر ٹائی فائڈ فیور کے مریض کا پاخانہ جب تازہ ہو اُس وقت تک زیادہ زہریلا ہوتا ہے ۔ حالانکہ اس میں جراثیم بہت تھوڑے ہوتے ہیں ۔ لیکن جب وہی پاخانہ کچھ مدت تک پڑا رہے تو وہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور اس میں جراثیم بھی زیادہ ہو جاتے ہیں ۔ لیکن ان میں تعدیہ اور ہلاکت آفرینی اتنی زوردار نہیں ہوتی "۔

اس بارہ میں ڈاکٹر کینٹ صاحب کے مکمل لیکچر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خداوند عالم نے جراثیم پیدا کر کے دق کے مریض پر اپنی رحمت کا ایک کرشمہ دکھایا ہے ۔ یعنے جب انسانی جسم کے اندر کوئی سمیت پیدا ہو جاتی ہے تو قدرت اس سمیت کو جذب کرنے کے لئے جراثیم پیدا کر دیتی ہے جو اس سمیت کو خود کھا لیتے ہیں اور بسا اوقات جسم سے خارج ہو جاتے ہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ ! قدرت کے ہاں شفایابی کا کیسا مکمل نظام ہے ۔

مسئلہ جراثیم کے بطلان کے متعلق ایک موٹی مثال پیش کی جاتی ہے ۔ امید ہے کہ ناظرین نے اس واقعہ کو بسا اوقات خود بھی دیکھا ہوگا ۔

"گائے یا بھینس گوبر کرتی ہے اس گوبر میں چند گھنٹوں کے بعد خاص قسم کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں ۔ جو تھوڑے دنوں بعد اس گوبر کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں جس سے نہ تو گوبر ہی رہتا ہے اور نہ وہ کیڑے دکھائی دیتے ہیں "

پس یہی حال اندرون بدن بھی ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ کیڑے یعنے جراثیم پہلے نہیں بلکہ بعد میں پیدا ہوتے ہیں اور ان کی پیدائش قدرت کی طرف سے اصلاحیہ رنگ میں کی جاتی ہے ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جراثیم کو سبب یا نتیجۂ مرض قرار دینے سے صرف ایک علمی مسئلہ ہی حل نہیں ہوتا بلکہ اسکو صحیح طور سے سمجھ لینے سے مریض اور معالج کے باہمی تعلقات بہت استوار ہو جاتے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحبان ، جو جراثیم سے بہت ڈرتے ہیں ، کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مریض کو چھونا تو درکنار ، اس کے کمرے میں زیادہ بیٹھنا بھی اپنے لئے مہلک جانتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ وہ تیمارداروں کو بھی یہ کہہ کر خوف زدہ کر دیتے ہیں کہ مرض چھوت دار ہے اور احتیاط ضروری ہے ۔

اس مسئلہ کو بیان کرنے سے ہمارا مقصد نہ صرف افشائے حقیقت بلکہ اپنے دوستوں اور بیماروں کو یہ بھی بتانا ہے کہ جراثیم کوئی ہوا

نہیں ہیں۔ کیوں کہ انسان خود ایک بڑا جرثومہ ہے۔ چھوت دار بیماریوں کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ دنیا اسی طرح بنتی اور بگڑتی چلی آئی ہے اور اسی طرح بنتی بگڑتی رہیگی۔ گھر میں اگر کوئی مریض پڑ جائے، تو اس کی دیکھ بھال کرنے والوں کو مریض سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ کیوں کہ مریض اس وقت ہمدردی اور دل جوئی کا محتاج ہوتا ہے وہ معالج سے بھی اسی قسم کے سلوک کی تمنا رکھتا ہے اگر معالج اور گھر والے مریض سے ڈرنے اور بھاگنے لگیں تو مریض کی زندگی اور بھی دشوار ہو جائے گی۔

اب ہم ذیل میں ہومیوپیتھی اصول کے مطابق سل اور دق کے ان ہومیوپیتھک دواؤں کا ذکر کرتے ہیں جو اس موذی مرض میں مفید ثابت ہوئی ہیں۔

'ہمدرد صحت' ایک طبی رسالہ ہے اس میں خالص طبی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہومیوپیتھی اگرچہ شفاء الامراض میں اپنی مستقل طبی حیثیت رکھتی ہے تاہم اصولوں میں کچھ فرق ضرور ہے۔ ہم جناب ایڈیٹر صاحب کے خاص طور پر شکرگذار ہیں کہ اُنہوں نے 'ہمدرد صحت' میں اس مختصر تحریر کو شائع کرنے کی اجازت دی ہے ہمیں امید ہے اگر یہ عزت افزائی جاری رہی تو ہم آئندہ بھی، آپ کے تفنن طبع کی خاطر ہی سہی، ہومیوپیتھی زاویۂ نگاہ گاہ بگاہ پیش کیا کریں گے۔

علاج بالادویہ

فاسفورس:- قدیم زمانوں سے فاسفورس ریوی سل (پھیپھڑوں کی سل) کے لئے تمام دواؤں کی سرتاج تسلیم کی گئی ہے۔ لیکن اس دوا کا استعمال سب جگہ جاری نہیں۔ کیوں کہ تجربہ اس بات کا شاہد ہے کہ اس دوا کا استعمال اس کے مخصوص مریضوں تک ہی محدود ہونا چاہیئے۔ اور ان میں بھی اس کا زیادہ بار دہرایا جانا خطرہ سے خالی نہیں۔ ڈاکٹر باہر لکھتے ہیں کہ فاسفورس کے سوا کسی دوسری دوا سے جریان خون نہیں ہو سکتا اور آپ جانتے ہیں کہ ایسی دوا اس کے مریض کے لئے کس قدر خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ سل کے مریضوں میں جریان خون کو روکنے والی دوائیں مفید ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا آرسینکم، سلفر اور فاسفورس وغیرہ دوائیں بڑی احتیاط سے برتنی چاہئیں۔

فاسفورس کے مخصوص مریض وہ ہوتے ہیں جو یکبارگی قدآور ہو جائیں۔ جو روشن دماغ ہوں اور جن کی طبیعت کے اندر نسلی طور پر سل میں مبتلا ہو جانے کا میلان موجود ہو۔ یا جنکی چھاتیاں تنگ، قد لمبا اور نزلہ اور زکام میں اکثر مبتلا ہو جاتے ہوں اور طبیعت ہمیشہ سست رہتی ہو۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل علامات کا موجود ہونا بھی ضروری ہے مثلاً بیٹھا ہوا گلا، جو شام کے وقت خصوصاً زیادہ تکلیف ہو جائے چھاتی میں کمزوری محسوس ہوتی ہو، کھانسی میں بلغم بکثرت نکلتا ہو۔ اور بعد دوپہر بخار لازم رہے۔ بلغم میں یکبارگی بکثرت یا گاہ گاہ خون آتا رہے اور چھاتی تنگ محسوس ہو۔ گلے کا بیٹھ جانا جسے آواز پڑنا یا گلوگرفتگی بھی کہتے ہیں، کم و بیش متواتر رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حلقوم اور عروق خشنہ میں بھی دکھن کا احساس ہوتا ہے۔ کھانسنے سے آواز زیادہ بھرا جاتی ہے اور بعض اوقات تو آواز بالکل ہی بیٹھ جاتی ہے۔ بائیں پھیپھڑے کے بالائی سرے میں درد ہوتا ہے اور مریض بائیں جانب لیٹ نہیں سکتا۔ چھاتی میں تنگی اور کشش رات کے وقت خصوصاً زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور مریض بسا اوقات بیٹھ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کھانسی ہلکی ہلکی اور خشک بار بار ہوتی رہتی ہے۔ جب مریض گرمی سے سرد ہوا کی طرف رُخ کرے یا جب وہ کمر کے بل یا بائیں پہلو پر لیٹے تو کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ بلغم کا اخراج خصوصاً صبح کے وقت زیادہ ہوتا ہے اور اس کا رنگ سفید اور قوام گاڑھا ہوتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی خون کی سُرخ دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ پھیپھڑوں میں رخنہ جلدی بڑھ جاتے ہیں۔ بخار بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ چہرہ تمتماتا ہے اور شام کے وقت زیادہ سُرخ دکھائی دیتا ہے۔ سب سے اہم علامت جو فاسفورس کے مریضوں کے لئے مخصوص بتائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اُس کے مریض کو شانوں کے درمیان جلن کا احساس رہتا ہے۔

ایمونیم میوریٹکم:- بخلاف فاسفورس کے دونوں شانوں کے درمیان ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے اگر کسی مریض کے اندر یہی ایک نشانی ممتاز طور پر پائی جائے تو اس کو شفا ایمونیم میوریٹکم کے استعمال سے ہو سکتی ہے۔ فاسفورس کے مریض کو دست بھی آتے ہیں جو اکثر اوقات سل کے تیسرے درجہ میں شروع ہوتے ہیں۔ ان اسہال کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ مقعد میں ان کی رکاوٹ مشکل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اکثر بلا ارادہ ہی براز خارج ہو جاتا ہے سل کے مریضوں میں مجامعت کی خواہش کا تیز ہونا بھی فاسفورس کی ایک اعلیٰ دلیل ہے۔

کلکیریا کارب میں بھی فاسفورس جیسی علامتیں پائی جاتی ہیں لیکن ان دونوں میں فرق ضرور ہے۔

کلکیریا کارب

۱۔ کلکیریا کارب کا مریض خنازیری مزاج کا اور موٹا ہوتا ہے۔

۲۔ یہ مریض کھلی ہوا میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔

۳۔ کلکیریا کارب کا مریض درد زیادہ محسوس نہیں کرتا۔

فاسفورس

۱۔ فاسفورس کا مریض پتلا دبلا۔ تنگ چھاتی والا ہوتا ہے، اور قد میں یک بارگی بڑھ جاتا ہے۔

۲۔ اس کا مریض کھلی ہوا میں افاقہ محسوس کرتا ہے۔

۳۔ اس کا مریض تھوڑے سے درد کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

ایلوپیتھی میں دق کا علاج نیوکلین سے کیا جاتا ہے لیکن نیوکلین میں چونکہ فاسفورس کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ اسلئے یہی سمجھنا چاہیئے کہ نیوکلین کا علاج بھی درحقیقت فاسفورس دیئے جانیکے مشابہ ہے۔

کلکیریا کارب:۔ دق کے علاج میں کلکیریا کارب کا استعمال درحقیقت مریض کی اصل خلقت اور مزاج کی بنا پر ہوتا ہے ورنہ یہ ضروری نہیں کہ علامتوں کی موجودگی ہی اس دوا کے استعمال پر دال ہو سکے۔ اس لئے جاننا چاہیئے کہ کلکیریا کارب کا مریض زرد اور بلغمی مزاج کا ہوتا ہے۔ اس قسم کے مریض کی صحت بار بار اسقاطِ حمل اور کثرتِ حیض کے سبب پہلے ہی گر چکی ہوتی ہے یہ مریض نزلہ اور زکام کا ہمیشہ شکار رہتا ہے اور اس مرض کے بار بار دورے سے خفیف حرارت، اور کھانسی لاحق ہو جاتی ہے حتیٰ کہ پھیپھڑوں میں رخنے پڑ جاتے ہیں اور اُنکے اجزا گھُل گھُل کر بلغم کی صورت میں نکلتے رہتے ہیں۔ یہ دوا درحقیقت اس وقت زیادہ کارآمد ہوتی ہے۔ جب مرض تیسرے درجے میں پہونچ جائے۔ اور دائیں پھیپھڑے کا درمیانی حصہ تکلیف زدہ ہو۔ اس صورت میں تمام چھاتی میں خرخراہٹ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں لیکن زیادہ تر دائیں پھیپھڑے کے درمیانی حصّہ میں بلغم چھاتی میں بولتا ہُوا سنائی دیتا ہے۔ اور جلدی سے خارج بھی ہو جاتا ہے یا بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانسی شام کے وقت خشک ہو جاتی ہے جس سے چھاتی میں دکھن معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمزوری اور سانس میں تکلیف ہو جاتی ہے، سیڑھیاں چڑھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ چھاتی میں کوفت معلوم ہوتی ہے اور گلہ بیٹھ جاتا ہے۔ بلغم کا رنگ زردی مائل سبز گاڑھا اور بعض اس میں خون کی دھاریاں بھی دکھائی دیتی ہیں۔ بلغم سے خاص قسم کی بدبو آتی ہے۔ دست شام کو زیادہ آتے ہیں۔ اور جو کچھ کھایا پیا جاتا ہے ویسے کا ویسا نکل آتا ہے۔ کمزوری انتہا درجہ پر پہونچ جاتی ہے۔ رات کو پسینہ بکثرت آتا ہے۔ عورتوں میں حیض بند ہو جاتا ہے۔ یہ علامت مریضہ کے دق میں مبتلا ہو جانے کی ایک علامت ہے۔ اگر کسی نوجوان پتلی دبلی عورت کو حیض نہ آئے تو والدین کو اس کے علاج میں بہت جلد توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ اس قسم کے مریضوں میں پہلے مندرجہ ذیل علامات بھی لاحق ہوا کرتی ہیں۔

(۱) نکسیر (۲) گلے میں خراش اور سختی کا محسوس ہونا (۳) پھوڑے پھنسیاں نکلنا (۴) داد اور چنبل اور خارش ہونا (۵) تھوڑی سی حرکت سے بہت سا پسینہ آجانا جس سے ناطاقتی محسوس ہو (۶) نزلہ اور زکام دائمی (۷) ذرا سی سردی سے فوراً زکام ہو جانا (۸) ہر وقت کسی امید میں لگے رہنا (۹) آنکھوں اور کانوں میں ہمیشہ تکلیف رہنا (۱۰) چھاتی میں بوجھ اور اکڑن اور کھانسی کے ساتھ گاہ بگاہ خون خارج ہونا۔

کلکیریا کارب اس وقت زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے جب مریض روز بروز زیادہ کمزور ہوتا چلا جائے اور اسکے بلغم کا رنگ سبزی مائل ہو درد سر رہتا رہتا ہو اور طبیعت کسل مند رہا کرے۔ حاصل کلام یہ کہ مریض زیادہ تر دماغی پیچیدگیوں میں مبتلا ہو۔

کلکیریا آیوڈائڈ:۔ یہ دوا اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب مریض کے غدود مبتلائے مرض ہوں۔ ایسے بچے جو بہت جلد قد بڑھالیں اور اُنکے گلے میں ہمیشہ خراش رہتی ہو اور زور دار کھانسی آتی ہو نبض تیز چلے اور بخار زیادہ ہو، موتی جھرہ نکلے، پھیپھڑوں کے ساتھ جگر بھی خراب ہونا شروع ہو جائے تو یہ دوا اس قسم کی دق میں فائدہ دیتی ہے۔

سیپیا:۔ ڈاکٹر ہیرشل اپنا تجربہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دوا کلکیریا کارب سے دوسرے درجے پر ہے اور دوسرے درجہ کی خراش پیدا کرنے والی کھانسی کا کامیاب علاج ہے۔ اس میں دقی کمزوری کی بھی بہت سی علامات پائی جاتی ہیں۔

ٹیوبرکلینم یا بسیلینم:۔ یہ وہ دوائیں ہومیوپیتھی میں تقریباً پچاس سال سے رائج ہیں اور ان سے بہت ہی مفید نتائج پیدا ہوئے ہیں مشہور ڈاکٹر برنٹ نے اپنی کتاب میں ان دونوں دواؤں سے نازک مریضوں کے شفایاب ہونے کے احوال درج کئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اتنی تخصیص اور کی ہے کہ ان دونوں دواؤں کی علامات بلیسٹلا سے ملتی جلتی ہیں۔ مریض یہ چاہتا ہے کہ وہ کھلی ہوا میں رہے۔

نائٹرک ایسڈ:- یہ مشہور دافع سل دوا ہے۔ اس کا استعمال اس وقت جائز ہے جب پھیپھڑوں میں رخنے نہ پڑے ہوں۔ اس قسم کے مریض کی چھاتی میں خون کا جوش اور حرارت محسوس ہوتی ہے اور دوپہر کے بعد خفیف حرارت ہوجاتی ہے، چھاتی دکھتی رہتی ہے۔ مختلف مقامات سے جریان خون ہوتا رہتا ہے۔ خون شوخ سرخ اور کثیر مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے اور گلا بیٹھ جاتا ہے خصوصاً صبح کے وقت۔ دل بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ اور دھڑکن بھی رہتی ہے۔ پسینہ خصوصاً سحری کے وقت زیادہ آتا ہے اور اس سے مریض اتنا کمزور ہوجاتا ہے کہ بولنا بھی اسے ناگوار معلوم ہوتا ہے صبح کے وقت جلد ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ البتہ گلے میں تھوڑی تھوڑی خراش ہوتی رہتی ہے۔ لیکن رات کو چین نہیں پڑتا۔ کسی وقت کھانسی خشک ہوجاتی ہے اور کسی وقت تر۔ خرخراہٹ زیادہ صاف سنائی دیتی ہے بلغم سے بھی بدبو آتی ہے اس کا رنگ گدلا سبز ہوتا ہے بعض اوقات اس میں خون کے ذرات بھی پائے جاتے ہیں اور وہ گاڑھا اور غلیظ ہوتا ہے۔ نائٹرک ایسڈ میں تکلیف زیادہ تر گلے میں محسوس ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو گرمی سے نقصان پہنچتا ہے۔ اس لئے انہیں گرم آب و ہوا میں نہیں بھیجنا چاہیئے۔

لائیکو پوڈیم اور پلسٹلا:- ان دونوں دواؤں میں بھی بلغم کا رنگ زردی مائل سبز ہوتا ہے۔

نائٹرک ایسڈ کا مریض پتلا نحیف الجثہ ہوتا ہے، اسکے بال اور آنکھیں سیاہ ہوتی ہیں۔ اس لئے کلکیریا کارب کے مریض سے فوراً شناخت کیا جاسکتا ہے

کلکیریا کارب	نائٹرک ایسڈ
۱۔ کلکیریا کارب کا مریض موٹا، پتلے اور ہلکے بالوں والا ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں۔	۱۔ اس کا مریض دبلا، سیاہ آنکھوں اور بالوں والا ہوتا ہے۔
۲۔ اس مریض کو دست صبح کے وقت زیادہ آتے ہیں۔	۲۔ اس کو دست شام کے وقت زیادہ آتے ہیں۔
۳۔ کھانسی عموماً تر ہوتی ہے	۳۔ کھانسی عموماً خشک ہوتی ہے۔
۴۔ یہ مریض ٹھنڈے موسم میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔	۴۔ یہ مریض گرم موسم میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔
۵۔ اس کا مریض گرم ہوا میں آرام محسوس کرتا ہے۔	۵۔ گرم ہوا میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔

سلیشیا:- دق کے مریضوں میں جب پیپ پڑنی شروع ہوجائے اس حالت میں سلیشیا بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا اس وقت دی جاتی ہے جب مریض میں حرارت بہت ہی کم ہوجائے۔ حتیٰ کہ اُسے اپنے آپ کو گرم رکھنا محال معلوم ہو یہ دوا عموماً دق شیخوخت یعنی بوڑھے آدمیوں کی دق میں زیادہ کارآمد ہوتی ہے۔ پہلے پہل کھانسی خشک ہوتی ہے لیکن تھوڑی دیر کھانسنے کے بعد بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ چھاتی ہر وقت بلغم سے بھری رہتی ہے اگر کسی مریض کے بلغم میں پیپ دکھائی دینے لگے، تو سمجھ لینا چاہیئے کہ پھیپھڑوں کے اندر دبیلہ یعنے پھوڑا پیدا ہوگیا ہے۔ اس قسم کے پھوڑے جب پھوٹتے ہیں تو پھیپھڑوں کے اندر ان کی جگہ رخنے پڑ جاتے ہیں۔ اس سے مریض کو رات کے وقت پسینہ بہت آنے لگتا ہے اور کھانسی کے ساتھ ہر وقت پیپ نکلتی رہتی ہے سلیشیا سے بڑھ کر رات کے کمزور کرنے والے پسینہ کو روکنے کے لئے اور کوئی بہتر دوا نہیں۔ ڈاکٹر ہینڈرنے سلیشیا سے تقریباً ستر مریض ایسے تندرست کئے ہیں جنہیں رات کے وقت بہت ہی پسینہ آیا کرتا تھا۔

سلیڈریم:- اس دوا کا استعمال اس وقت ضروری ہوتا ہے جب بلغم میں ناقابلِ برداشت بدبو پیدا ہوجائے۔ لیکن اتنا فرق ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ بلغم کا قوام سلیشیا جیسا گاڑھا نہیں ہوتا۔

آیوڈین:- یہ دوا اس وقت فائدہ بخشتی ہے جب مریض کا بلغم گاڑھا ہوجائے اور مریض خنازیری مزاج کا ہو لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب مریض کو دست آتے ہوں تو اس صورت میں یہ دوا فائدہ نہیں پہونچائے گی۔

سلیشیا عموماً مزدور لوگوں کی دوا ہے جو عام طور پر پتھر توڑنے کا کام کرتے ہیں۔ ان مریضوں کے چہرے ہمیشہ روغن آلود دکھائی دیتے ہیں۔ البتہ چہرے کی رنگت زرد ہوتی ہے، اور انہیں سوتے وقت پسینہ بہت کثرت سے آتا ہے۔ بدبودار پسینہ بھی سلیشیا کی ہی ایک علامت ہے۔ سلیشیا میں کھانسی کا دھواں حلق سے نیچے اُٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن ڈراسرا میں یہی دھواں اور خراش بالائے حلق محسوس ہوتی ہے ☆

مجربات

از جناب حکیم سیّد محمد اسد علی صاحب ایم آر۔ اے ایس، (لندن) ایف۔ ٹی۔ ایس، آنریری مجسٹریٹ جودھپور

حب اکسیر سینہ

سونٹھ ۶ ماشہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، پیپل خورد ۶ ماشہ، ملیٹھی مقشر ۶ ماشہ، کاکڑاسینگی ۶ ماشہ، جواکھار اصلی ۶ ماشہ، گوند ببول ۶ ماشہ، جاوتری ۶ ماشہ، سہاگہ چوکیہ بریاں ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، شنگرف سے نکالا ہوا پارہ اور گندھک آملہ سار کی کجلی اور پھٹکی مصفٰے ایک تولہ، مسل، تولہ، عنبر اشہب ۲ ماشہ۔ ان سب دواؤں کو صاف کرکے سرمہ کی طرح گھوٹ لیں۔ پھر جوار کے دانہ کے برابر گولیاں بنا لیں اور ایک یا دو گولیاں پان میں رکھ کر کھلائیں۔ یا شہد اور ادرک کے پانی میں ملاکر چٹائیں۔

فوائد: ۔ یہ گولیاں ہر قسم کی کھانسی کے لئے اکسیر ہیں ضیق النفس کو جڑ سے دور کرتی ہیں۔ دمہ اور کھانسی چاہے کتنی ہی مدت کی ہو۔ اس کے استعمال سے بیخ وبن سے جاتی رہتی ہے۔ مجرب ہے۔

معجون مقوی بادشاہی

شقاقل مصری، ثعلب مصری ہر ایک دو تولہ، تخم شلغم، تخم پیاز، تخم گندنا، تودری زرد، تودری سفید، بہمن سرخ بہمن سفید، موصلی سیاہ موصلی سفید، موصلی سینبھل، دارچینی، زنجبیل بے ریشہ، کلیجن، ستاور، تخم ہالون تخم گزر ہر ایک ایک تولہ۔ بیج بند، تال مکھانہ، گوند ڈھاک نو نو ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر خوب باریک کریں۔ مغز بادام شیریں، مغز اخروٹ، مغز فندق، کنجد سفید مقشر ۵-۵ تولہ۔ مغز چلغوزہ، مغز پستہ تین تین تولہ، مغزیات کو خشک پیس لیں۔ پھر سب چیزوں کو تین پاؤ شکر خالص کے قوام میں ملاکر رکھیں اور ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد: ۔ اس معجون سے نامرد، مرد بن جاتا ہے۔ اور مخلوق و سست میں بھی از سرِ نو جان پڑ جاتی ہے۔ تندرست اگر چند روز استعمال کرے تو زندگی کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔ نواب صاحب اودھ کی بیاض کا نسخہ ہے۔

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر باہ

سم الفار ا تولہ، شنگرف رومی ا تولہ، زعفران خالص ا تولہ، زردی بیضۂ مرغ ۲۵ عدد۔ سب دواؤں کو خوب کھرل کرکے ایک ایک زردی بیضۂ مرغ اس میں شامل کریں۔ پھر سب دواؤں کو ۵ سیر گائے کے دودھ میں حل کرکے آگ پر پکائیں۔ جب دو حصے دودھ جل کر ایک حصہ باقی رہ تو دودھ کو آگ پر سے اتار کر ٹھنڈا کرلیں اور دو تولہ فاسفورس ملاکر رکھیں۔ پھر ضامن دے کر شام کو بند کردیں اور صبح بلو کر روغن حاصل کریں۔ اور فی تولہ روغن میں دو رتی مشک حل کریں۔ خوراک ۳ سے ۶ قطرہ تک مکھن میں ملا کر۔

فوائد: ۔ اس اکسیر کا اگر دو ہفتے بھی استعمال کرلیا جائے تو اس سے خاطر خواہ نتیجے برآمد ہوتے ہیں۔ عام جسمانی تقویت کے علاوہ باہ کو قوت دینے میں عجیب و غریب ہے۔ جو صاحبان اس نسخہ سے فائدہ حاصل کریں۔ وہ اس کی تصدیق ہمدرد صحت میں شائع کرائیں۔

حبّ بواسیر خاص

بواسیر کا بہترین علاج ہے جو اصحاب اس شاکی ہیں کہ بواسیر جاتی نہیں وہ ضرور اس نسخہ کو بنا کر تجربہ کریں۔ انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے نجات ملے گی۔ نسخہ یہ ہے:۔ گندھک آملہ سار مصفٰے، رسوت مصفٰی، مغز ریٹھہ، جواکھار ہر ایک ایک تولہ، مغز تخم نیب، مغز تخم بکائن ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ، کشتہ سونا مکھی نو ماشہ، سب دواؤں کو باریک کرکے ڈیڑھ پاؤ مولی کے پانی اور پاؤ بھر گلگروندے کے پانی میں کھرل کرکے ۵-۵ رتی کی گولیاں بنالیں۔ اور ہر روز ایک ایک گولی علی الصباح ایک چھٹانک مکھن میں رکھ کر نگل جائیں۔

فوائد: ۔ یہ دوا ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے چالیس دن کے استعمال سے پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔

دوائے خنازیر

مردار سنگ، مائین، مازو، لونگ، سرمہ سیاہ، افیون، زنجبیل، جائفل، زعفران، سب دوائیں ہموزن لے کر باریک کرلیں پھر

چھواروں کی گٹھلیاں نکال کران میں یہ دوا بھر دیں اور تاگہ سے مضبوط باندھ کرچھواروں کو گھی میں بھونیں. پھر چھواروں میں سے دوا کو نکال کر شیشی میں رکھیں۔ خوراک دو رتی سے چار رتی تک مکھن میں ملا کر صبح وشام مریض کو کھلائیں۔

فوائد:۔ کنٹھ مالا کے لئے یہ اکسیری دوا ہے۔ پرہیز سخت ہے لیکن صحت یقینی ہے۔ یہ ایک بہترین دوا خنازیر ہے۔ چھ مہینہ سوا مہینے کے استعمال سے خنازیر جاتی رہتی ہے۔

جناب حکیم فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی

حب جواہر

زہر مہرہ خطائی نو ماشہ، گل ارمنی نو ماشہ، صمغ عربی نو ماشہ، کافور دیسی خالص ۴۔ ماشہ، کشنیز خشک ۱۔ تولہ، مروارید خالص ۴۔ ماشہ صندل سفید ۱۔ تولہ، مغز کدو شیریں ۶ ماشہ، مغز پنبہ دانہ ۶ ماشہ، مغز بادام شیریں ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۴۔ ماشہ، ورق نقرہ ۴۔ ماشہ سب دواؤں کو کوٹ پیس کر لعاب اسپغول یا لعاب بہدانہ میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک مناسب بدرقہ کیساتھ

فوائد:۔ تقویت اعضائے رئیسہ کے لئے بے نظیر ہے۔ دستوں کو دور کرنے میں بھی مفید و پُر تاثیر ہے۔

سفوف سرطان مرواریدی

ست گلو خالص ۳ ماشہ، طباشیر نقرہ ۳ ماشہ، الائچی خورد ۳ ماشہ، ابریشم مقرض ۳ ماشہ، بشکہ تیغال ۲ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ، مروارید ۱ ماشہ، کشتہ صدف صادق ۱ ماشہ، کشتہ یشب ۱۰ ماشہ، ورق نقرہ ۱ ماشہ، مصری کوزہ ۲ تولہ کوٹ پیس کر سفوف تیار کرلیں۔

خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک شربت اعجاز دو تولہ اور عرق شیرہ تولہ کے ساتھ۔

فوائد:۔ سل، دق، سرفہ نزلی، تپ مزمن اور سیلان خون وغیرہ عوارض کے دفعیہ میں اکسیر الاثر نسخہ ہے مقوی و مفرح قلب و دماغ بھی ہے

مفرح مظفری

مغز کدو شیریں ۲۔ تولہ، مغز بادام ۲۔ تولہ، رب السوس ۲ تولہ، ست گلو خالص خانہ ساز ۲ تولہ، طباشیر نقرہ ۲ تولہ، تخم خشخاش ۲ تولہ ہلیلہ سیاہ ۱۔ تولہ، ہلیلہ زرد ۱۔ تولہ، دانہ الائچی خورد ۱۔ تولہ، گل بنفشہ ۱۔ تولہ، ورق نقرہ ۳ ماشہ، عقرقرحا ۲ ماشہ، افیون ۱ ماشہ زعفران ایک ماشہ، مروارید ناسفتہ ایک ماشہ، قند سفید ۲۰ تولہ، شہد خالص ۱۰ تولہ، سب دواؤں کو نہایت احتیاط سے کوٹ چھان کر شہد و قند کے قوام میں ملائیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ۔

فوائد:۔ تپ کہنہ، دق، سل، کھانسی اور نزلی عوارض کے دفعیہ کے لئے ایک مایۂ ناز مرکب ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے اعضائے رئیسہ کی قوت بحال ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے، خون کے سیلان کو روکتا ہے۔ زخم ریہ کو بھرتا ہے درحقیقت اکسیر بے نظیر ثابت ہو چکا ہے

جناب حکیم فتح محمد خاں صاحب، خان گڑھ

حب ہاضم

گل مدار چار تولہ، اجوائن دیسی چار تولہ، نمک لاہوری ایک تولہ، نمک سیاہ ایک تولہ، نمک دیسی ایک تولہ، مرچ سیاہ دو تولہ، ہر دوا کو علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر آب لیموں میں چنے برابر گولیاں بنائیں. خوراک ایک سے چار گولیوں تک ہمراہ آب تازہ۔

فوائد:۔ یہ گولیاں معدہ کو تقویت بخشتی ہیں. ضعف ہضم کو دور کرتی ہیں۔ اور ہیضہ کے ایام میں حفظ ماتقدم کا کام دیتی ہیں۔

(از بیاض صالح محمد۔ غیر مطبوعہ)

حب ضیق النفس

افیون دو ماشہ، گوند کتیرا ۳ ماشہ، آرد ملیٹھی ۳ ماشہ، نشاستہ ۳ ماشہ، زعفران دو ماشہ مصری ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک گولی شام ہمراہ آب تازہ۔

فوائد:۔ اگرچہ بہت سادہ اجزا سے مرکب ہیں لیکن دمہ اور کھانسی کے لئے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ (از بیاض صالح محمد مرحوم ومغفور)

حب نزلہ

پوست خشخاش ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ایک تولہ کوٹ چھان کرکے ۱۰ تولہ پرانے گڑ میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک گولی اطریفل کشنیزی ایک تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت۔

فوائد:۔ نزلہ و زکام کو خدا کے فضل سے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی گولیاں ہیں۔ (از بیاض صالح محمد مرحوم مغفور)

سفوف ریح گردہ

ہڑ، آ تولہ، بہیڑہ، ہیلی، مرچ سیاہ، سونف، سونف رومی، صعتر، مصطگی، پوست سماق، الائچی خورد ہر ایک ۳ ماشہ

انار دانہ ڈیڑھ تولہ، مصری حسب ضرورت۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۶ ماشہ صبح و ۶ ماشہ شام بعد از غذا۔

فوائد:۔ اگر گائے کا گوشت اور بھینس کے دودھ سے قطعی طور پر پرہیز کیا جائے تو انشاء اللہ تمام عمر مرض دوبارہ ظاہر نہ ہوگا۔

(از سید غلام امیران شاہ صاحب مشہدی)

سفوف ذیابیطس

موصلی سفید، موصلی سیاہ، تج، تالمکھانہ، لعاب مصری عمدہ، سپاری ہر ایک ایک تولہ، مصری ایک چھٹانک، ان سب چیزوں کو باریک کوٹ کر چھان لیں اور بارہ پڑیاں تیار کریں۔ خوراک ایک ایک پڑیہ بوقت صبح و شام پاؤ بھر گائے کے دودھ کے ساتھ۔ فوائد:۔ اس سفوف کے استعمال سے بیماری رک جاتی ہے۔ ضعف بدن، لاغری، کمزوری وغیرہ دور ہو کر صحت کلی حاصل ہوتی ہے اور چہرہ سرخ دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ سفوف مرض مذکور پر جادو کا اثر رکھنے والا ہے۔ (از حکیم اتم چند میران پوری)

سنون دنداں

عاقر قرحا ایک تولہ، مرچ سیاہ ۱ تولہ، نوشادر ایک تولہ، مازو ایک تولہ، کافور ایک تولہ، پھٹکری بریاں ایک تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور بوقت ضرورت درد والے دانت پر ملیں۔

فوائد:۔ اس سے دانتوں کا درد منٹوں میں دور ہو جاتا ہے۔ (از بیاض صالح محمد)

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذقی مستند طبیہ کالج نجیب آبادی

سفوف جریان

برگ دودھی خورد، مغز تخم تمر ہندی بریاں، مغز تخم کونچ ہر ایک تین تولہ، مصری نو تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور روزانہ ایک تولہ پانی یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ جریان، رقت اور سرعت کے لئے اچھی اور سستی چیز ہے، غریب مریض اسے بنا کر فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ اگر اس کے استعمال سے قبض ہو تو سنا مکی بریاں ۶ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ پیس کر شہد ۱ تولہ میں ملا کر رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت ایک تولہ یہ معجون یا حسب ضرورت ہو، کھا لیا کریں۔

سنون پائیریا

پھٹکری بریاں، توتیائے بریاں ایک ایک تولہ، مازو سبز دو تولہ، دم الاخوین ایک تولہ، کسیس سرخ ایک تولہ، گلنار ایک تولہ، مصطگی ایک تولہ، سب چیزوں کو باریک کر کے منجن بنالیں۔ اور دانتوں مسوڑھوں پر ملا کریں۔

فوائد:۔ اگر کچھ مدت تک اس منجن کو استعمال کیا جائے تو پائیریا کی شکایت جاتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ اکثر امراض دنداں کے لئے بھی مفید ہے۔

سفوف دافع تبخیر

انار دانہ ۳ تولہ، مصری ۳ تولہ، پیپل ۵ ماشہ، اجوائن ۵ ماشہ، زیرہ سفید ۵ ماشہ، پترج ۱۰ ماشہ، طباشیر ۳ ماشہ، دارچینی ۱۰ ماشہ، دانہ الائچی سفید ۱۰ ماشہ، ناگیسر ۱۰ ماشہ، زنجبیل ۳ ماشہ، نمک سیاہ ایک تولہ، کشنیز خشک ۵ ماشہ، ٹاٹری دو ماشہ، پیپرمنٹ چار رتی، گل سرخ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۲-۳ ماشہ بعد از غذا۔

فوائد:۔ یہ سفوف تبخیر کو بند کرتا ہے۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے۔

سفوف اسہال

طباشیر تین ماشہ، اقاقیا ۳ ماشہ، دم الاخوین ۳ ماشہ، گلنار، عدد، گل ارمنی تین ماشہ، گوندکیکر ۳ ماشہ عصارہ لحیۃ التیس ۳ ماشہ، بیخ انجبار ۳ ماشہ، مروڑپھلی ۳ ماشہ، مائیں ۳ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، کتھہ سفید ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، دانہ الائچی سفید ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک کر کے سفوف بنالیں اور ۳ ماشہ تازہ پانی یا لسی اور مناسب بدرقہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:۔ پیچش اور دستوں کے روکنے کے لئے یہ سفوف بہت کارآمد ہے۔ زیادتی حیض میں مفید ہے۔ مقوی جگر ہے۔

جناب ایم۔ اے لطف صاحب ریاست ریوان

حب السمک مقوی باہ

عاقر قرحا، قرنفل، جائفل، جاوتری، شنگرف مدبر، زعفران ہر ایک تین ماشہ، ریگ ماہی نو ماشہ، سب چیزوں کو باریک پیس کر شہد حسب ضرورت شامل کر کے چنے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ ۳ ماشہ مصطگی اضافہ کردیں تو گولیاں بسہولت بن جاتی ہیں۔ معطر کرنا منظور ہو تو ایک ماشہ مشک کا اضافہ کردیں خوشبودار ہو جائیں گی۔ امساک مطلوب ہو تو تین ماشہ افیون بڑھا دیں۔

اور زیادہ قوی کرنا مقصود ہو تو ۳ ماشہ بیر بہوٹی بڑھا دیں۔ خوش منظر بنانا ہو تو ورق نقرہ یا ورق طلا چڑھا دیں۔ گولیاں بہمہ صفت تیار ہیں۔

ترکیب استعمال:۔ ایک گولی شام کو ہمراہ شیر گاؤ جس میں خرما، الائچی، جاوتری ڈال کر جوش دیا گیا ہو استعمال کریں۔

فوائد:۔ مقوی باہ ممسک ہونے کے علاوہ مفرح اور تقویت قلب کا اسمیں ایک خاص وصف ہے۔

حب مقوی باہ و ممسک

تخم حرمل نیم بریاں ۱۰ تولہ، کوکنار ۷ ماشہ، تل مقشر ۷ ماشہ، قند کہنہ ۷ تولہ۔ پہلے تینوں دواؤں کو باریک کرکے قند سیاہ کہنہ میں شامل کرکے خوب کوٹیں۔ پھر سات گولیاں تیار کریں اور قبل از مقاربت ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد**:۔ یہ دوا ممسک ہے تکان اور کمزوری کو دور کرتی ہے +

دق و سل نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

از جناب حکیم مقبول عالم صاحب حکمت فتح پوری

سالنامہ دق وسل اپنے موضوع پر ایک ایسی جامع تصنیف کی حیثیت رکھتی ہے کہ اگر اس کی قیمت دو تین روپے بھی ہو تو کچھ زیادہ نہیں، اور ہمدرد صحت کا سالانہ چندہ پانچ روپے بھی کر دیا جائے تو میرے خیال میں اس رسالہ کی منفعت کے سامنے یہ رقم بھی حقیر ہے۔

دق وسل نمبر میں صرف مجربات ہی کے باب میں وہ نایاب اور انمول ذخیرہ پیش کیا گیا ہے جس کا جمع ہونا اردو کی کسی کتاب میں ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ یہ مدیر صاحب کی خلوص نیت اور بے لوث طبیعت کا پھل نہیں تو اور کیا ہے؟

اب میں مندرجہ ذیل سطروں میں دق وسل نمبر کے بعض نسخوں پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ارباب فن اور دوسرے ضرورت مند اصحاب اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ میں نے جن نسخوں کو ذاتی تجربہ کی بنا پر صحیح پایا ہے۔ یہاں صرف ان ہی پر کچھ لکھوں گا۔ لیکن مجربات دق وسل کا یہ بے پایاں ذخیرہ، جو دق وسل نمبر میں کوڑیوں کے مول لٹایا گیا ہے اپنے اندر اور بھی نوادر رکھتا ہے۔

۱۔ **اکسیر دق۔ از حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی** (صفحہ ۱۲۹) یہ نسخہ آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ خصوصاً دق معوی میں اس نسخہ کی زوردار سفارش کر سکتا ہوں۔ شفا تو حکیم مطلق کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن یہ نسخہ اپنی جگہ لاجواب ہے۔

۲۔ **اکسیر دق۔ از حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں**۔ یہ نسخہ کئی بار شائع ہو چکا ہے اگر اسی ترکیب اور اہتمام سے تیار کیا جائے تو واقعی مفید ہے۔ مجھے ایک بار تجربہ کا اتفاق ہوا ہے۔

۳۔ **اکسیر تپ دق۔ از حکیم شمس الاسلام صاحب** (صفحہ ۱۲۳)۔ یہ نسخہ مجھ کو ایم۔ بی۔ مسرا صاحب آنریری مجسٹریٹ سنبھل ضلع مراد آباد سے ۱۹۳۰ء میں ملا تھا۔ اس وقت سے کئی بار اس کو بنا کر میں نے آزمایا ہمیشہ مفید پایا۔ آجکل بھی دو مریضوں کو استعمال کرا رہا ہوں۔ حکیم خواجہ نیاز احمد صاحب کان پوری کے پاس بھی یہ نسخہ تیار تھا۔ انہوں نے بھی اس کی بہت تعریف کی تھی۔

۴۔ **اکسیر سل و دق۔ از حکیم چند سنگھ صاحب** (صفحہ ۱۴۶)۔ حکیم رحمت علی صاحب ہمایوں کے نسخہ سے ملتا جلتا ہے۔ یقین ہے کہ مفید ہوگا۔

۵۔ **روغن استخوان بز۔ از حکیم سید محمد اکبر علی صاحب**۔ (صفحہ ۱۴۷) یہ نسخہ بھی نسخہ نمبر ۳ سے ملتا ہوا ہے۔ اور یقینی طور پر مفید ہے۔

جوابات

(۲۴) **امراض مخصوصہ**:۔ (الف) آپ کا مرض بہت کافی ترقی کر چکا ہے اور خدا جانے اب بھی آپنے اپنی خراب عادتیں چھوڑی ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں چھوڑی ہیں تو ایک مضبوط عزم کے ساتھ پہلے ان عادات قبیحہ کو چھوڑیئے پھر برابر تین ہفتے تک "ایلگزیر برومو ویلیرین" کا استعمال کیجئے۔ یہ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوافروشوں سے مل جائیگی۔ ترکیب استعمال شیشی کے ہمراہ ہوگی۔ اسکے استعمال سے آپ کے اعصاب کا ہیجان رفع ہو جائیگا اور کثرت احتلام کی شکایت دور ہو جائیگی۔ اس کے بعد آپ کوئی بھی اچھی مقوی دوا ایک عرصہ دراز تک استعمال کرتے رہئے مقوی دواؤں میں ایسی دوائیں زیادہ زود اثر ہوتی ہیں جو غدودوں کے ست سے بنی ہوئی ہوں۔ آجکل اس قسم کی دواؤں سے بازار بھرے پڑے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ست گلو، ست سلاجیت، دانہ الائچی کلاں، تخم بید، اصل السوس، تالمکھانہ، کشتہ قلعی، طباشیر، شقاقل مصری، رومی مصطگی، تخم سروالی ہر ایک دو تولہ، گوکھرو چار تولہ، اسپستان ۳ تولہ، بیج بند ۲، تولہ سب دواؤں کو باریک کر کے ہموزن شکر سفید ملالیں اور ایکتولہ سفوف علی الصباح گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں۔ اس طرح مہینہ سوا مہینے کرنے کے بعد کوئی داخلی یا خارجی استعمال کی دوا تجویز کی جائیگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مندرجہ ذیل نسخوں کا یکے بعد دیگرے استعمال کریں: انشاء اللہ کلی صحت ہوگی۔

ا۔ **سیال مسکن**:۔ پوٹاشیم برومائیڈ، سوڈیم برومائیڈ ہر ایک سوا تولہ۔ لیوفی نل سوڈا سوا ماشہ، شربت نارنج ۵ تولہ، عرق بادیان ۱۵ تولہ سب کو حل کر کے ایک بوتل میں بھر لیں۔ اور صبح دوپہر شام تینوں وقت ایک ایک چمچہ چائے بھر دو گھونٹ سرد پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے جریان، احتلام، ذکاوت حس اور سوزش وغیرہ شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔

ب:۔ **حب جریان کہنہ**:۔ کشتہ فولاد دو تولہ، کشتہ سہ دھاتہ ۲ تولہ، کشتہ نقرہ، مومیائی خالص ہر ایک ایک تولہ۔ کشتہ طلا ۳ ماشہ، مشک خالص ایک ماشہ، عنبر اشہب ۱ ماشہ، سٹرکنین ۵ گرین سب کو خیساندہ پوست خشخاش میں کھرل کر کے ۲۔ ۳ رتی کی گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی روزانہ صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ سے استعمال کریں۔ جریان و احتلام کہنہ کو دور کرتی ہیں۔ مقوی باہ اور مقوی اعصاب ہیں۔

ج۔ **حب خاص**:۔ کشتہ طلا ۲ ماشہ، الاحمر ۱ ماشہ، مغز کدو شیریں دو ماشہ، عنبر اشہب دو ماشہ۔ مشک تبتی ایک ماشہ حسب ضرورت عرق بید مشک میں کھرل کر کے دانہ مونگ کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام کھانا کھانے کے بعد دودھ کے ساتھ کھائیں۔ قوت مردمی اور ضعف مردانہ کی خاص دوا ہے۔ چند دن میں بیماری کی حالت کچھ سے کچھ ہو جاتی ہے۔

د۔ **طلاء عجیب**:۔ سنکھیا سفید، شنگرف، مغز جمال گوٹہ۔ زعفران۔ جند بیدستر ہر ایک ایک تولہ، موم چار تولہ، مکھن ۱۲ تولہ۔ سب کو کھرل کر کے مرہم بنالیں۔ حسب دستور بطور طلا چار رتی استعمال کر کے پان باندھیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) پہلے تو آپ یہ سفوف بنا کر استعمال کیجئے۔ **نسخہ**:۔ برہم ڈنڈی، تخم لجونتی، تخم کنگھی، رودنتی ہر ایک ایک تولہ کنجد سیاہ، ببول کے چاروں اجزا ــــ موصلی سیاہ، موصلی سفید، موصلی سنبھل، گوند سنبھل، لعاب مصری، شقاقل مصری، بہمن سرخ، بہمن سفید، خولنجان، خرفہ، عاقرقرحا، لبسانہ، سورنجان شیریں، تخم سروالی، بیج بند، کرکس، سبوس اسپغول، مغز تخم تر، مہندی برگ، ستاور، طباشیر، گوکھرو دکھنی، گوند ڈھاک، بھوپھلی، تال مکھانہ، مصطگی رومی تخم خشخاش سفید ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر برابر کی شکر سفید ملا کر رکھیں اور صبح و شام بقدر ۶۔ ۶ ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ پھانکیں جب احتلام و رقت کی شکایت رفع ہو جائے تو یہ طلاء استعمال کریں۔

نسخہ:۔ بیر بہوٹی، خراطین مصفٰے، بیخ کنیر ہر ایک ایک تولہ، ریگ ماہی، جمال گوٹہ، مال کنگنی، سم الفار سفید (ایک ہفتہ شیر مدار میں تر کیا ہوا) بھچنا کا برادہ کچلہ، زعفران، عاقرقرحا، گھونگچی سفید، پیاز نرگسی، لوبان کوڑیہ، جائفل، شنگرف، بیخ اسگند ہر ایک ۶ ماشہ، جند بیدستر، چرک گوش مردجان ہر ایک ڈیڑھ ماشہ، جونک گدھے ولی ۴ عدد۔ سب دواؤں کو کوٹ چھان کر رکھیں۔ پھر ان میں چربی مینڈک، چربی شیر، چربی سانڈہ ہر ایک ایک تولہ۔ عطر اکبیر چوبہ اگر چھ چھ ماشہ اور زردی بیضہ مرغ ۵ عدد شامل کر کے بیر کے برابر گولیاں بنالیں اور پتال جنتر کے طریقہ سے روغن کشید کریں اور بحساب فی تولہ تیل، مشک ۴ رتی، فاسفورس ۴ رتی اور سنبرنگی چار رتی شامل کر کے حل کر لیں۔ اور بقدر ۲ رتی یہ طلاء رات کو سوتے وقت حشفہ اور سیون بچا کر مالش کریں اور بنگلہ پان یا ارنڈ کا پتہ باندھیں۔ (حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(ہ) پہلے مسکن دوائیں استعمال کریں، اسکے بعد مقویات و محرکات۔ بغرض تسکین یہ گولیاں مفید ہوں گی۔ **نسخہ**:۔ پوٹاشیم برومائیڈ ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۳ ماشہ، کشتہ خبث الحدید ۳ ماشہ، ست سلاجیت ۳ ماشہ، افیون ۳ ماشہ، اکسٹرکٹ کینی بیس انڈیکا ایک ماشہ، چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور صبح و شام ایک ایک گولی معجون آرد خرما ایکتولہ میں رکھ کر کھالیا کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) شنگرف رومی ایک تولہ، اور پوست بیضہ مرغ ۸ عدد کو آب گھی کوار میں دو دن تک کھرل کریں۔ اور پھر قرص بنا کر مٹی کے کورے مرتبان میں گل حکمت کر کے سیر اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال لیں۔ اور مندرجہ ذیل ادویہ کوٹ چھان کر اس میں ملادیں۔ موصلی سفید، موصلی سیاہ، بہمن سرخ و سفید، اقاقیا، تالمکھانہ، تخم اوٹنگن ہر ایک ایک تولہ، کشتہ فولاد ۶ ماشہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، طباشیر کبود ۱۰ ماشہ، الائچی خورد ایک تولہ۔ خوراک چار رتی مکھن میں لگا کر ہمراہ شیرہ مغز بادام ۱۰ دانہ۔ صبح و شام۔ بیرونی عوارض کے دفعیہ کے لئے طلاء اعظم ہمدرد دواخانہ سے منگوا کر استعمال کریں

انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۵) **خصیہ کا ڈھیلا پن**:- (الف) اس کے متعلق کچھ فکر نہ کیجئے وہ از خود ٹھیک ہو جائے گا اور آئندہ اس سے کوئی خرابی نہ ہوگی
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) بابونہ، دونا مروا، حاشا، نمام، زوفائے خشک، کوہ خشک، اکلیل الملک، السی، سب تولہ تولہ بھر لے کر پانی میں جوش دیں، اور روغن ناردین ۲ تولہ ملا کر ایک طشت میں رکھیں اور بچے کو اس میں ۱۰ منٹ تک بٹھائے رکھیں۔ پھر اس پانی کو دوبارہ جوش دے لیں اور لوٹہ میں لے کر ٹونٹی سے اسکے پیڑو کو دھاریں۔ اور آہستہ آہستہ اوپر سے نیچے کی طرف ہاتھ سے ملیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) لٹکے ہوئے فوطہ پر جند بید ستر روغن دار چینی میں ملا کر مالش کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہلدی تین ماشہ کو زردی بیضۂ مرغ میں پیس کر خصیہ پر لگائیں۔ دو ہفتہ کے استعمال سے فائدہ ہو جائیگا۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۲۶) **بواسیری مسّے**:- (الف) "رکٹو سیرول" اور "ہیڈینسا" بہت اچھی دوائیں ہیں اگر ان کے استعمال سے فائدہ نہ ہو تو پھر آپریشن کرا لیجئے۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن دیودار کی مدت تک مالش کرنے سے مسّے خشک ہو جائینگے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روغن نوشادر مرکب بہ سہاگہ سفید شگفتہ لگائیں ایک ہفتے میں مسّے مردہ ہو کر گر جائیں گے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) زنگار، توتیائے بریاں اور ویسلین سب چیزوں کو اچھی طرح ملا کر رکھیں اور مسوں پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) زنجفر رومی ایک تولہ توتیا سبز ایک تولہ، ایک موش خاردار کے پیٹ میں بھر کر بذریعہ پتال جنتر روغن کشید کریں اور مسّوں پر لگائیں
(حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۷) **ذیابطیس**:- (الف) پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی امتحان کرایئے۔ اگر شکر آتی ہو تو سب سے پہلے اسی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے "انسیولن" ایک بہت ہی عمدہ دوا ہے اسکے انجکشن لگوالیجئے۔ شکر بند ہونے پر کمزوری وغیرہ کی قسم سے جتنی شکایتیں ہیں سب از خود رفع ہو جائیں گی ہاضمہ کی درستی کے لئے مقامی طور پر کسی معالج سے دوا لے لیجئے، اگر شکر نہیں آتی تو پھر اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ کسی اچھے معالج کو دکھا کر نسخہ حاصل کریں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مربا ہڑ ۱۰ عدد، مربا آملہ آٹھ عدد، دانہ الائچی خورد دو ماشہ، کشنیز دو تولہ، پہلے ایک دن رات کو مربوں کو پانی میں تر رکھیں۔ پھر گٹھلی علیحدہ کر کے سب دواؤں کو باریک پیس لیں۔ اور پانی سیب تازہ، پانی انار تازہ، عرق بید مشک، عرق گاؤزباں ایک ایک چھٹانک، شکر سفید حسب ضرورت سب چیزوں کا قوام بنا کر دوائیں شامل کریں۔ خوراک ایک تولہ سے ڈھائی تولہ تک۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حب بلادر عنبری دو گولیاں صبح و دو شام کھایا کریں (بعد از غذا)۔ (حکیم ہمایوں)

(د) عنب الثعلب خشک، خارخسک خورد، گل ببول، بیخ ببول، پوست ببول، صمغ عربی ہر ایک ایک تولہ، کاسنی چار تولہ، خرفہ ۱۰ تولہ، الائچی خورد، طباشیر ست گلو، ست سلاجیت، کافور، کونین، ہر ایک دو ماشہ، خاکستر خار مغیلاں ایک تولہ، مغز تخم جامن دو تولہ، تاج خروس سوختہ چار عدد۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور تین ماشہ یہ سفوف ہمراہ عرق نیلوفر و عرق گاؤزباں دیں۔ غذا میں گوشت مرغ و نان گندم وغیرہ۔ (حکیم رفیق احمد)

(ہ) انسیولین کے انجکشن لگوائیں اور کشتہ یشب اسرخ جوارش شاہی ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) مروارید ناسفتہ، بسد احمر، یشب سفید، عقیق سرخ، زہر مہرہ اصلی، شاخ مرجان ہر ایک ایک ماشہ، مشک خالص چار رتی، زعفران ایک ماشہ کشتہ فولاد ایک ماشہ، سب چیزوں کو عرق گلاب و کیوڑہ میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر اس میں دانہ ہیل، طباشیر کبود، ہر ایک دو ماشہ علیحدہ علیحدہ کوٹ چھان کر ملا دیں اور صبح و شام چار چار رتی شہد خالص میں ملا کر چٹا دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۲۸) **مفردات کی ڈکشنری**:- (الف) مخزن المفردات مصنفہ پنڈت کرشن دیال وید امرتسری مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(۲۹) **آنکھوں کی خارش**:- (الف) آنکھوں میں روزانہ صبح و شام یہ دوا ڈالئے:- ایلم ۲ گرین، زنک سلفیٹ ۲ گرین، آب مقطر ایک اونس۔ اسکے علاوہ یہ مرہم بھی روزانہ دو مرتبہ آنکھوں کے اندر لگایا کیجئے:- "یلو آئنٹ منٹ"۔ سرمہ کی سلائی پر ایک چاول کے دانے کے برابر یہ مرہم لے کر آنکھ کے اندر ڈھیلے پر رکھدیں اور پھر آنکھ بند کر کے آہستہ آہستہ ہاتھ سے مل کر اسے سب طرف کو پھیلا دیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) میری جانب سے حب سبز کا نسخہ رسالہ میں شائع ہو چکا ہے اسے تیار کر کے استعمال کرائیں۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ملاحظہ ہو ہمدرد صحت بابت ماہ مارچ ۱۹۳۷ء۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ اپنے والد کو اطریفل بادیان نو ماشہ عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) جست ایک تولہ، مرغ کو کھلا کر دوسرے روز ذبح کر ڈالیں۔ اور پوٹے میں سے جست کو نکال کر کانسی کے برتن میں ایک ایسے سرس کے ڈنڈے سے جس میں فلوس مسی لگا ہو خوب کھرل کریں، جب جست بالکل باریک ہو جائے تو اسے بطور سرمہ رات کو ۲-۲ سلائی آنکھوں میں لگائیں۔ ساتھ ہی مربہ ہلیلہ ایک عدد گائے کے گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت کھلائیں۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۳۰) **دائمی نزلہ**:- (الف) آپ اپنے دوست کو مشورہ دیں کہ وہ "اینٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن لگوائیں۔ اگر عام صحت اچھی نہیں ہے تو کچھ عرصہ

مچھلی کا تیل استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ اپنے دوست کے لئے کسی قابل اطمینان دواخانہ یا دواخانہ ہمدرد سے خمیرہ گاؤزباں عنبری منگوا کر استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال کریں اور جریان کے لئے جواب ۲۴ کا نسخہ (ب) مناسب ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) تریاق نزلہ ایک تولہ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ کے ساتھ صبح و شام استعمال کرائیں اور اطریفل زمانی رات کو سوتے وقت کچھ مدت تک کھلائیں۔
(حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) کشتہ عقیق، دو رتی، تریاق نزلہ ایک تولہ میں رکھکر صبح کے وقت عرق گاؤزباں کے ہمراہ کھلائیں۔ اور چار عدد قرص جریان رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ دے دیا کریں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(۳۱) **شربت دافع ملیریا۔** (الف) میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ نسخہ "سو فیصدی" مفید ہے۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اکثر و بیشتر اس سے فائدہ پہنچا کرتا ہے:۔ فیری سلفاس ۲ گرین، کونین سلفاس ۱۰ گرین، میگنیشیا سلفاس ۱ ڈرام۔ ایسڈ سلفیورک ڈائلیوٹ ۱۰ بوند، لائکر آرسینی کیلس ۲ بوند، پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے۔ روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کی جائیں اور تینوں مرتبہ ایسے اوقات پر کھائی جائیں کہ جب معدہ میں غذا موجود نہ ہو۔ اس دوا کے استعمال کے متعلق یہ ایک بات ضرور یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر دو ہفتہ کے استعمال کے بعد ایک ہفتہ کے لئے اس کا استعمال بند کر دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب کی تمام شرطوں کو پورا کرنے والا نسخہ ارسال ہے۔ برگ گومہ، برگ شہد یوی، بوٹی ہزار دانی، برگ و تخم کرنجوہ، گلو سبز، چرائتہ، کونپل درخت نیب، برگ تلسی معہ شاخ، گل سرخ، خاکسی، شاہترہ، تخم کاسنی، اصل السوس ہر ایک ایک پاؤ، بادیان، ستار کی ایک ایک سیر، سب دواؤں کو تیرہ سیر پانی میں بھگو کر عرق کشید کریں۔ خوراک تین تولہ سے آدھ پاؤ تک۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) طباشیر ایک تولہ، زہر مہرہ ایک تولہ، الائچی ایک تولہ، ست گلو ایک تولہ، جوہر نوشادر ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ایک تولہ، حسب معمول چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۳۲) **بال نکالنے کا نسخہ:۔** (الف) بال بڑھانے کے لئے "دیشیس" بہت اچھی چیز ہے۔ ایک پیٹنٹ دوا ہے۔ انگریزی دوا فروشوں سے مل سکیگی (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ایک ادھ سیری مینڈک روغن کنجد آدھ سیر میں جلالیں، پھر روغن کو چھان کر بوتل میں رکھیں۔ جہاں بال نہ ہوں وہاں لگائیں بال پیدا ہو جائینگے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) انڈے کی زردی کا تیل لگایا کریں۔ بالوں کے پیدا کرنے کے لئے بہترین چیز ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں، لدھیانہ)

(۳۳) **فوطہ کی بڑھوتری:۔** (الف) فوطہ بڑھنے کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں، آنت اُترنا، فوطے میں سوزش ہونا، فوطے کے غلافوں میں سوزش ہونا، فوطے کے غلاف میں پانی بھر جانا۔ آپکے صرف اتنا لکھدینے سے کہ فوطہ بڑھا ہوا ہے کچھ بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ کیا سبب ہے۔ بہتر یہی ہے کہ مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج کو دکھا کر علاج کرا لیجئے اگر آنت اُترتی ہے تو اس کا علاج یا تو ہر وقت کمانی لگائے رکھنا ہے یا آپریشن کر کے اس منفذ کو بند کرا دینا کہ جس سے آنت اُترتی ہے۔ پانی اُترنے کا بہترین اور مستقل علاج آپریشن ہی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریم گنجائی ۲۰ عدد روغن کنجد ۳ تولہ میں پکا کر ضماد بنالیں۔ پھر اس لیپ کو بڑھے ہوئے فوطہ پر لگائیں اور ارنڈ کا پتہ رکھ کر لنگوٹ باندھیں۔ یا نانخواہ سوا تولہ زنجبیل سوا تولہ، موم خالص دو تولہ۔ روغن بید انجیر آدھ پاؤ کا حسب معمول مرہم بنا کر لگائیں۔ یا ایک سرخ رنگ کی بوتل لے کر اس میں روغن تلخ خالص بھر کر چالیس دن دھوپ میں رکھیں اور حسب ضرورت فوطہ پر مالش کریں۔ انشاء اللہ فوطہ اصلی حالت پر آجائیگا۔ تیل کی مالش دو ڈھائی مہینے تک کرنی چاہئے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جند بید ستر کو روغن قرنفل میں حل کر کے لیپ کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جواب ۲۵ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۳۴) **"پیر کھی" وغیرہ۔** (الف) آپ ان لغویات میں نہ پڑیں ورنہ برباد ہو جایئے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(۳۵) **نسخہ خضاب:۔** (الف) اگر اپنے استعمال کے لئے ضرورت ہے تو بازار میں صدہا خضاب موجود ہیں کوئی لیجئے اور لگائیے اور اگر تجارتی اغراض کے لئے نسخہ درکار ہے تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحے اس کام کے لئے نہیں ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) فیرا فینلین ڈائمنڈ ایک تولہ، ہیریم پرآکسائڈ ۱۱ ماشہ، سائٹرک ایسڈ چار رتی، سب چیزوں کو باریک کر کے شیشی میں رکھیں، ہشل جرمنی خضاب جیسا ہوگا فوراً بال سیاہ کر دیتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) پیرا فینلین ڈائمنڈ آف یورا درجہ اول بقدر دو رتی لے کر ہیڈروجن آف پرآکسائڈ میں ملا کر برش سے بالوں پر لگائیں فوراً بال سیاہ ہو جائینگے۔
(حکیم حافظ ثناء اللہ امرتسری)

(۳۶) **پارہ قائم النار:۔** (الف) آپ پارہ قائم النار کر کے کیا کرینگے جب آگے کا عمل آپ کو معلوم ہی نہیں ہے۔ آسانی سے پارہ قائم النار کرنے کا

عمل اس وقت بتایا جائے گا جب آپ مجھ کو یقین دلا دیں کہ اگلا عمل آپ کو صحیح طور پر معلوم ہے ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ب) ایوّبی بوٹی کے ۲۰ تولہ پانی میں پارہ کو پکا کر قائم النار کریں ۶۶۲ ڈگری حرارت تک فرار نہیں ہوتا ۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) آپ کتاب کاشفِ رموزِ کیمیا مطالعہ کریں ۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(د) سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کس قسم کا پارہ قائم النار چاہتے ہیں ۔ البتہ کچھ پارہ کی ترکیب آپ کو بتلا سکتا ہوں لیکن میری مجربہ نہ ہوگی کر کے دیکھ لیں ۔

(حکیم عظمت علی خاں لدھیانہ)

(ہ) سکّہ ایک تولہ قلعی ایک تولہ ، پارہ ایک تولہ ، گندھک سائیدہ دو تولہ ، پہلے سکہ اور قلعی کو لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آنچ پر رکھ دیں جب یہ دونوں چیزیں پگھل جائیں تو انکے اوپر حفاظت سے پارہ ڈال دیں جو پارہ انکے اوپر گریگا وہی قائم النار ہوگا اور جو ادہر ادہر گر گیا وہ ضائع ہوگا ۔ اب گندھک کی ایک چٹکی اس کے اوپر ڈال دیں ۔ جب سیاہ دھواں نکلنا شروع ہو جائے تو پھر ایک چٹکی ڈال دیں اور اس کو لوہے کے ڈنڈہ سے حرکت دیتے جائیں ۔ اس طرح گندھک ختم ہو جائے تو اُتار لیں ۔ یہ درست ترکیب ہے ۔ آزمائش کریں ۔ (حکیم حافظ ثنا ءاللہ)

(۳۷) **پرانا سوزاک** :- (الف) آپ کا یہ ظلم کہ آپنے اپنے ساتھ ایک بیگناہ عورت کو بھی مبتلائے بلا کر دیا آپ کو ہر سزا کا مستحق بنا دیتا ہے لیکن محض اس خیال سے کہ شاید اب آپ کو کچھ رحم آجائے اور اپنے ساتھ اس غریب معصوم کا بھی علاج کرالیں میں نسخہ لکھے دیتا ہوں ۔ آتشک کبھی خود بخود نہیں ہوا کرتی ، اس لئے یا تو یہ غلط ہے کہ آپ کو آتشک بھی ہوئی تھی یا یہ غلط ہے کہ خود بخود ہو گئی ۔ بہر حال اگر آتشک کا شبہ ہے تو اپنا خون کسی ڈاکٹر کی معرفت امتحان کے لئے بھیج دیجئے معلوم ہو جائیگا ۔ اگر آتشک ہی تو " نیوسیلوارسن " کے انجکشن لگوائیے ۔ اگر آتشک نہیں ہے تو سوزاک کے لئے " آرتھی گون " کے انجکشن لگوائیے اسی کے ساتھ ساتھ " سینٹل مِڈی " کی گولیاں استعمال کیجئے ۔ پچکاری کے لئے پرمینگنیٹ کا استعمال بدستور جاری رکھیئے ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پُرانا سوزاک مشکل سے جاتا ہے لیکن میں جو نسخہ لکھ رہا ہوں اسکے استعمال سے ۱۰ سالہ سوزاک بھی جاتا رہیگا ۔ میرے ہمعصر اطبا اس نسخہ سے فائدہ حاصل کریں اور بندگان خدا کو فائدہ پہونچائیں ۔ مٹی کے ایک کوزہ میں تین تولہ کافور دیسی ٹکڑے ٹکڑے کر کے بچھا دیں ، اسکے اوپر ڈیڑھ تولہ توتیا سائیدہ بچھا دیں ۔ پھر دو تولہ مردار سنگ اصلی سائیدہ بچھا دیں ، اسکے بعد کوزہ کو بند کر کے گل حکمت کریں ۔ خشک ہونیکے بعد ڈھائی سیر اُپلوں کی آگ میں کوزہ رکھ دیں ۔ جب آنچ ٹھنڈی ہو جائے تو کوزہ کو احتیاط سے نکال کر کھولیں اور دوا کو باریک کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں اور ایک مہینے کے بعد آدھی رتی سے ایک رتی تک مکھن میں رکھ کر مریض کو کھلائیں ۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) روزانہ دن میں تین مرتبہ لائیکوار سنٹل فیلیو اسی کیوبیب ایٹ کو ۲۰-۳۰ بوند بتاشہ میں ڈال کر کھا لیا کریں ۔ اوپر سے دودھ کی لسی ، چھاچھ یا مصری کا شربت پی لیا کریں ۔ دو تین ہفتہ میں کلی صحت ہو جائیگی ۔ (حکیم ہمایوں)

(د) دانہ الائچی کلاں ، شورہ قلمی ہر ایک دو تولہ ، پھٹکری بریاں ۳ ماشہ ، طباشیر ایک تولہ ، بہروزہ خشک ۶ ماشہ ، روغن صندل روغن بلسان ۲-۲ ماشہ خشک دواؤں کو کوٹ چھان کر تیلوں سے چرب کر لیں ۔ پھر بقدر ۵ ماشہ یہ سفوف گائے کے دودھ کی لسی کے ساتھ صبح و شام پھنکائیں اور پھٹکری بریاں ۳ ماشہ ، سہاگہ بریاں ۵ ماشہ ، نیلا تھوتھہ دو ماشہ ، گیرو ، افیون ہر ایک ایک ماشہ ، رسوت ۱۰ ماشہ کو باریک کھرل کر کے دہی کے آدہ سیر پانی میں ملا کر رکھ لیں اور اس میں سے بقدر ضرورت لیکر پچکاری کریں ۔ (حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(ہ) گندھک آملہ سار اور پارہ ایک ایک تولہ لے کر کجلی بنالیں ۔ پھر اس میں کتھہ سفید اور کالی مرچیں ایک ایک تولہ شامل کر کے خوب کھرل کریں ایک ماشہ یہ دوا ماشہ بھر روغن صندل میں ملا کر صبح و شام دونوں وقت دودہ کی لسّی کے ساتھ استعمال کریں ۔ انشاء اللہ جلد فائدہ ہوگا (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(و) مغز بادام مقشر ۳ تولہ ، مغز خربوزہ ۲۱ ماشہ ، مغز تخم خیارین ۲۱ ماشہ ، لوبان کوڑیہ ۱۸ ماشہ ، طباشیر ۱۸ ماشہ ، گیرو نرم ۱۸ ماشہ ، گوند ببول ۱۸ ماشہ ریوند چینی ۱۸ ماشہ ، جدوار اصلی ۱۲ ماشہ ، مومیائی ۱۲ ماشہ ، کشتہ سرب ۵ ماشہ ، شکر تری ۱۰ تولہ ، تمام دن عرق گلاب میں کھرل کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں ۔ خوراک چار گولیوں سے ۸ گولیوں تک ہمراہ عرق برم ڈنڈی دہن گھری ۵ - ۵ تولہ ۔ (حکیم صوفی عبد المجید شمسی عرفانی)

(۳۸) **بلڈ پریشر** :- (الف) " بلڈ پریشر " سے مطلب خون کا دباؤ ہے ۔ یعنے جس قوت سے خون دل سے شریانوں کے اندر آتا ہے اسکے متعلق تفصیل کے ساتھ ان چند سطروں میں کچھ لکھنا محال ہے کوشش کرونگا کہ اگلی اشاعت میں ایک مفصل مضمون ہی اس پر لکھ کر ہمدرد صحت کو دیدوں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(۳۹) **گگھر بیل** :- (الف) گگھر بیل کے لئے ویند ن کمپنی لاہور سے خط و کتابت کریں ۔ (حکیم ہمایوں)

(۴۰) **قرص ملیّن کا نسخہ** :- (الف) کیا آپ کسی دواخانے سے یہ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے مخصوص نسخہ جات آپ کو بتا دیگا ؟ ایسی گولیاں کہ جنکے اثرات ملیّن ہوں بہت سی مختلف دواؤں سے تیار کر سکتی ہیں اور ان کے نسخے بھی آپ کو بتائے جا سکتے ہیں ۔ لیکن کسی دواخانے کی مخصوص ٹکیاں جو قرص ملیّن کے نام سے فروخت ہوتی ہیں ان کا نسخہ اسی دواخانے کو معلوم ہو سکتا ہے اور وہ اپنے تجارتی مفاد کے پیش نظر کسی کو بھی نسخہ نہ بتائیگا ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل ملیّن میں جلاپہ بقدر مناسب اضافہ کر کے قرص بنالیں ۔ (حکیم ثناء اللہ امرتسری)

(۴۱) **شربت مصفیٔ خون** :- (الف) آپ " ایسٹنس سیرپ " اور گلیسرین ملا کر استعمال کیا کریں ۔ ایسٹنس سیرپ فی خوراک ۴۰ بوند اور گلیسرین فی خوراک پندرہ یا بیس بوند ذرا سے پانی میں ملا کر روزانہ دو یا تین مرتبہ بعد خوراک استعمال کر لیا کریں ۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عشبہ مغربی ایک تولہ ، برگ شاہترہ ، چرائتہ ، بکائن ۶ ماشہ ، چھال نیم ۶ ماشہ ، گل نیم ۶ ماشہ ، برگ نیم ۶ ماشہ ، گل حنا ۶ ماشہ ، نیل کنٹھی ۶ ماشہ

برہم ڈنڈی ۶ ماشہ، سرکھوکہ ۶ ماشہ، دھمایہ، پوست ہلیلہ کابلی ۱۰ تولہ، پوست ہلیلہ ۶ ماشہ، پوست آملہ ۶ ماشہ، پوست بلیلہ ۶ ماشہ، ستاور تولہ موصلیین دو تولہ، بہمنین دو تولہ، تودریئین دو تولہ، برادہ چوب چینی ۱۰ ماشہ، برادہ چوب شیشم ۶ ماشہ، برادہ صندلین ایک تولہ، مغز تخم کدو شیریں ایک تولہ، برگ جھاؤ ۶ ماشہ، تخم خرفہ ۶ ماشہ، افسنتین رومی ۶ ماشہ، تخم شاہترہ ۶ ماشہ، تخم کاہو ۶ ماشہ، ہرن کھری ایک تولہ، تالمکھانہ ایک تولہ اونٹگن ایک تولہ۔ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کرکے آٹھ سیر پانی میں بھگو دیں۔ تیسرے دن جوش دے کر دو سیر پانی نکال لیں۔ اور ڈھائی سیر قند میں شربت تیار کرلیں۔ مقدار خوراک ۴ تولہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

(ج) مصفی خون اور قبض کشا، اور مقوی باہ، ہر سہ صفات ایک چیز میں جمع ہوں یہ طب یونانی کے علمی اصول سے ناممکن ہے۔ (حکیم عظمت علیخاں)

(۴۲) **باہمنی**۔ (الف) آپ پپوٹوں پر روزانہ دو مرتبہ "یلو آئنٹ منٹ" لگایا کیجئے اور ملین دواؤں کے ذریعہ سے قبض کی کیفیت پیدا نہ ہونے دیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) توتیا بریاں ایک ماشہ، کافور ۳ ماشہ، کتھہ ۶ ماشہ، وسلین ایکتولہ، سب چیزوں کو اچھی طرح حل کرکے پپوٹوں پر لگائیں (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۴۳) **پسو**۔ (الف) "کیٹنگس انسکیٹ پوڈر" تمام ایسے موذی کیڑوں سے کافی حفاظت کر دیتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(۴۴) **خفقان وغیرہ**:۔ (الف) مریضہ کو "ہسٹیریا" ہے اتنی دور سے کوئی ایک نسخہ لکھ دینا مفید نہ ہوگا مقامی طور پر کسی ہوشیار معالج سے مشورہ کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریضہ کے لئے جواب ۲۷ والا نسخہ بنا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ مریضہ کو کشتہ زمرد ایک رتی جوارش شاہی ۶ ماشہ میں ملا کر استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) میری رائے میں مریضہ کا باقاعدہ ماء الجبن ہونا چاہیئے۔ اور موسم بھی آگیا ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(۴۵) **خصیہ کا چڑھاؤ**:۔ (الف) غالباً آپ کے دوست نوجوانی کی غلط کاریوں میں بہت مبتلا رہے ہیں جس کی وجہ سے فوطوں میں صعف لاحق ہوگیا ہے کچھ عرصہ تک "انہیں او کاسا" یا "ہارموٹین" استعمال کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جواب ۲۵ پر عمل کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب ۴۳ پر عمل کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ جواب ۲۵ کے مطابق عمل کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۴۶) **ماء الجبن**:۔ (الف) "ہمدرد صحت" کا اعادۂ شباب نمبر دفتر ہمدرد صحت دہلی سے خرید لیجئے۔ اس میں نئی جوانی پیدا ہو جانے کے متعلق بہتر سے بہتر مضامین موجود ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) ماء الجبن سے عورت اور مرد دونوں کو فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن کسی قابل اور لائق طبیب کی نگرانی میں حسب مشورہ طبیب ماء الجبن لینا چاہیئے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) نئے سرے سے جوانی تو مبالغہ ہے۔ البتہ ماء الجبن مقوی اور مصفی خون ضرور ہے۔ (حکیم ڈاکٹر سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) "ماء الجبن سے انسان نئے سرے سے جوان ہو جاتا ہے" یہ تو مبالغہ ہے۔ البتہ اکثر سوداوی امراض میں ماء الجبن مفید ہے جس سے طبیعت کی اصلاح ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔ مرد و عورت دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ (حکیم عظمت علی خاں)

(ہ) ماء الجبن عورت اور مرد دونوں کے لئے مفید ہے اس کا طریقہ تیاری یہ ہے کہ ایسی بکری کا دودھ جس کو بیائے ہوئے چالیس روز گذر گئے ہوں لے کر قلعی دار دیگچی میں جوش دیں۔ جب خوب جوش آجائے تو ذرا سا ست لیموں یا سرکہ خالص اس میں ڈال دیں۔ دودھ پھٹ جائیگا جب سرد ہو جائے تو گاڑھے کے کپڑے میں چھان کر بوتل میں رکھدیں۔ یہ ماء الجبن سات تولہ سے شروع کرایا جائے اور ایک تولہ روزانہ بڑھایا جائے ۔، تولہ ماء الجبن میں شربت عناب دو تولہ کافی ہے، پھر ماء الجبن کے وزن کے مطابق شربت کا وزن بھی بڑھاتے جائیں۔ (حکیم ثناء اللہ امرتسری)

(۴۷) **امراض مخصوصہ**:۔ (الف) جو خرابیاں کہ آپ نے مدتہا مدت کی "کوششوں" سے جسم میں پیدا کرلی ہیں وہ ایک دو روز میں دور نہیں ہو سکتیں۔ مستقل طور پر ایک عرصہ دراز تک علاج کرانے کی ضرورت ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شیرہ آملہ، شیرہ مغز بادام ہر ایک پانچ تولہ، شیرہ خار خسک ۱۰ تولہ، شیرہ تخم خربزہ ۴ تولہ جوشاندہ ابریشم خام دو تولہ، تعلب مصری، بہمن سفید ہر ایک چار تولہ، صمغ عربی نشاستہ گندم ہر ایک ساڑھے چار تولہ، شقاقل مصری، کہربا شمعی، طباشیر، گل سرخ مصطگی رومی ہر ایک نو ماشہ، دانہ الائچی کلاں ۱ تولہ، صندل سفید ۱ ماشہ، مصری تین پاؤ شہد ۶ تولہ، ورق نقرہ ۱ ماشہ، مشک خالص ایکماشہ حسب معمول معجون بنائیں۔ پھر زہر مہرہ سائیدہ ۶ ماشہ، افارجیل مقشر ایکتولہ داخل کریں۔ خوراک نو ماشہ سے سوا تولہ تک ہے۔ اور خارجی طور پر حسب ذیل اجزا ملا کر لگائیں۔ روغن بیر بہوٹی، چربی شیر، چربی سانڈہ، چربی مینڈک صحرائی، روغن لونگ، روغن بیضۂ مرغ ہر ایک ۶ ماشہ، رات کو سوتے وقت دو ماشہ روغن لے کر عضو پر آدھے گھنٹہ آہستہ آہستہ مالش کریں۔ پھر بنگلہ پان گرم کرکے باندھیں اور صبح نیم گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جواب ۲۴ پر عمل کیجئے۔ (حکیم ہمایوں و حکیم رفیق احمد نجیب آبادی)

(د) آپ جواب سوال ۲۴ والی گولیاں تیار کرلیجئے اور ایک ایک گولی لبوب کبیر ۶-۶ ماشہ میں ملا کر صبح اور رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) آپکی شکایات باقاعدہ علاج سے دور ہو سکتی ہیں بہتر یہ ہے کہ کسی مقامی لائق طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم عظمت علی خاں)

بقیہ صفحہ ۴۸ پر

سوالات

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کراسکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کرسکتے ہیں شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

مینجر "ہمدردِ صحت"

(۴۸) میرے دانتوں کے درمیان درزیں پیدا ہوگئی ہیں جن کی وجہ سے ریشہ دار چیزیں پھنس جاتی ہیں۔ حکمائے کرام کوئی ایسی دوا بتائیں جس کے لگانے سے درزیں مستقل طور پر بند ہوجائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۸)

(۴۹) مریض عمر ۲۷ سال۔ پیشہ طبابت۔ دو برس ہوئے جب سوزاک ہوگیا تھا۔ لاپروائی سے سوزاک نے یہانتک ترقی کی کہ مثانہ پر ورم ہوگیا جس کی تکلیف ناقابل برداشت تھی۔ اور ٹیسیں پاخانہ کے مقام تک معلوم ہونے لگیں۔ ڈاکٹری علاج سے دو مہینہ میں پورا فائدہ ہوگیا۔ تین چار مہینے بعد ایک دن کھٹرا مسالہ دار گوشت کھانے سے پھر مواد آنے لگا۔ جو اب تک چھیچڑے کی شکل میں ہر مرتبہ پیشاب کے ساتھ نکلتا ہے۔ کبھی کبھی رومالی میں دھبہ لگ جاتا ہے کچھ مدت سے سوزاک کی وجہ سے قوت باہ بھی کم ہوگئی ہے امساک بھی دن بدن کم ہوتا جاتا ہے۔ مریض کو آٹھ سال پہلے جب نہ تو سوزاک کی شکایت تھی اور نہ آتشک کی، پھر بھی اس قدر شدت کی گٹھیا ہوئی۔ کہ گیارہ مہینے تک اس موذی مرض میں مبتلا رہا۔ انتہائی علاج و کوشش سے تنگ آکر صرف ایسپرین کے ایک ماہ متواتر استعمال سے گٹھیا تو قطعی جاتی رہی۔ مگر اب بھی ٹھنڈی چیزوں سے کبھی کبھی کسی مقام پر درد ہونے لگتا ہے۔
(خریدار نمبر ۴۶۸۹)

(۵۰) مریض کی عمر ۵۴ سال ہے۔ پاؤں میں لنگ ہونے کی وجہ سے چلنا پھرنا زیادہ نہیں ہوسکتا۔ گیارہ سال سے قبض ہے قوت خاص بالکل زائل ہوگئی ہے۔ دل بہت کمزور ہے۔ ذرا سی محنت سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ (خریدار نمبر ۶۶۵۸)

(۵۱) میری عمر ۳۵ سال ہے۔ اب تک صحت اچھی رہی۔ ۵ بچے ہیں۔ لیکن ایک سال سے یکایک دھڑکن کی شکایت پیدا ہوگئی ہے جب اس کا دورہ ہوتا ہے تو سر میں چکر، دل کے مقام پر میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ قبض کی شکایت نہیں ہے مگر حافظہ کمزور ہورہا ہے۔ سخت تکلیف یہ ہے کہ ذرا سی بات پر خوف اور ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کم ہمتی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ دشمن یا معمولی تشویشناک بات کے تصور سے روح کانپ جاتی ہے۔ اس سے پہلے کثرت جماع کی عادت رہی ہے۔ نبض کی رفتار فی منٹ اسی بار سے زیادہ نہیں ہے۔ خیالات پراگندہ رہتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۷۷)

(۵۲) بارہ سال کی عمر سے تقریباً ۵ سال تک غیر فطری عادت میں مبتلا رہا اور ۱۹ سال کی عمر تک بکثرت جماع کرتا رہا۔ ان اسباب سے پہلے سوزاک اور پھر جریان کی شکایت ہوگئی۔ عضو میں ہر قسم کی شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ کثرت احتلام کی شکایت بھی ہے۔ تمام شکایتوں کا سبب بچپن کی بے عنوانیاں ہیں۔ اس سے دماغ، نخاع اور اعصاب بے حد کمزور ہوگئے ہیں۔ والد کے انتقال سے دماغ خاص طور پر ماؤف ہوا۔ کثرت تفکرات کی وجہ سے دماغ میں حرارت بڑھ گئی ہے ضعف ہضم اور بخارات کے صعود سے دماغ پریشان ہوجاتا ہے مالیخولیا کے سے اثرات پیدا ہوگئے ہیں عمر ۲۲ سال ۱۱ ماہ ہے شادی نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۴۸۷۷)

(۵۳) میری اہلیہ (عمر ۲۰ سال)، چار سال سے کمر اور کولھے کے درد میں مبتلا ہے۔ یہ تکلیف زچگی کے بعد شروع ہوتی ہے اب تو یہ درد اتنا بڑھ گیا ہے کہ مریضہ اُٹھنے بیٹھنے سے معذور ہے۔ دائیں کولھے میں زیادہ درد رہتا ہے اس وقت پانچ مہینے کا حمل بھی ہے۔ مریضہ کمزور اور دبلی ہے۔ (خریدار نمبر ۴۵۰۶)

(۵۴) میری اہلیہ کو زچگی کے ایک مہینہ بعد سیدھی بغل میں ایک گانٹھ سی نکلتی ہے۔ پندرہ دن میں بعض دواؤں سے گانٹھ تحلیل ہوجاتی ہے اسکے بعد تمام بدن پر ایسے دانے نکل آتے ہیں۔ جیسے منہ پر کیل یا مہاسے نکلتے ہیں۔ یہ صورت بھی آٹھ دس دن کے بعد ختم ہوجاتی ہے۔ یہ حالت ہر زچگی کے بعد ہوتی ہے آٹھ بچے ہوچکے ہیں۔ اطبائے کرام اس مرض کے لئے کوئی مفید نسخہ یا تدبیر بتائیں۔ (خریدار نمبر ۵۴۸۲)

(۵۵) میری عمر ۲۹ سال ہے۔ پانچ سال سے زکام میں مبتلا ہوں۔ بدن میں ایک دم گرمی پیدا ہوتی ہے اور پسینہ آکر ناک میں خارش کے ساتھ دس بارہ چھینکیں آتی ہیں اور گرم گرم پانی جاری ہوجاتا ہے اور ۲۶ گھنٹے جاری رہ کر رطوبت بہنی بند ہوجاتی ہے۔ درمیان میں بھی بار بار چھینکیں آتی رہتی ہیں اور آنکھیں سرخ اور چندھیا جاتی ہیں۔ ہاتھ کی ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں سے اس قدر گرمی نکلتی ہے کہ طبیعت چاہتی ہے کہ برف کے اوپر ہاتھ اور پاؤں رکھ لوں دل

ودماغ بنہایت کمزور ہیں۔ کمر کے نیچے والے حصہ میں میٹھا میٹھا درد رہتا ہی۔ بدن میں سستی وسرعت انزال کی بھی شکایت ہی۔ کبھی کبھی پیشاب میں معمولی جلن بھی ہوتی ہی سوزاک کبھی نہیں ہوا۔ صرف آتشک ایک مرتبہ ہوچکی ہے۔ کوئی اولاد بھی نہیں ہوئی۔ (خریدار نمبر ۹۰۸)

(۵۶) مجھے جولائی ۱۹۳۶ء میں لقوہ کی شکایت ہوگئی تھی۔ ایک مہینہ تک علاج کرنے سے فائدہ ہوگیا تھا۔ اب دوبارہ جولائی ۱۹۳۸ء میں یہ شکایت پیدا ہوگئی ہے۔ عمر ۵۰ سال ہی۔ کثرتِ ریاح کی شکایت ہی۔ کوئی آسان اور مؤثر نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۱۵۰)

(۵۷) میری اہلیہ کو کچھ مدت سے خفقان کا مرض ہوگیا ہے۔ اکثر دل گھبراتا رہتا ہی۔ ہاتھ اور پیر جلتے رہتے ہیں۔ ماہواری خون نہیں آتا جس سے تکلیف بڑھ جاتی ہی۔ گرم چیزوں کے استعمال سے مرض بڑھ جاتا ہی۔ گھبراہٹ کے وقت پسینہ بھی آجاتا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۷۳۹)

(۵۸) میرے ایک ۱۹ سالہ لڑکے کے دائیں طرف کنپٹی کے نیچے ایکسال سے ایک داغ نمودار ہوا ہے لوگ اسکو جذام کا داغ کہتے ہیں۔ داغ کا مقام سُن ہی۔ اس طرف کے ہاتھ اور انگلیوں میں چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ آجکل ہر ہفتہ انجکشن دیا جارہا ہی۔ خاندان میں کسی کو یہ مرض نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۱۱۹۶)

(۵۹) ایک مریض تقریباً ۱۰ سال سے کلائی فوطہ لحمی میں مبتلا ہی۔ دونوں فوطوں میں سختی ہے لیکن درد نہیں ہے۔ مریض آپریشن کرانا نہیں چاہتا۔ التماس ہے کہ کوئی پیٹینٹ یونانی یا ڈاکٹری دوا ایسی بتائی جائے جس سے جلد فائدہ ہو۔ اور جس کا استعمال آسان ہو۔ (خریدار نمبر ۴۹۹۹)

(۶۰) مریض کے پیشاب کی رپورٹ (کلکتہ میڈیکل کالج) یہ ہے ”حالت تیزابی، ثقل نوعی ۱۰۲۲، رطوبت بیضیہ خفیف اور اجزائے مرکبات گردہ، نیز خون اور پیپ کے سفید دانے اور جوہر گردہ بھی خفیف“ پہلے شکر بھی آتی تھی۔ اب بند ہے مرض کی تکلیف ہمیشہ رہتی ہے مگر گرمی زیادہ ہوجاتی ہی۔ حاذقین توجہ کریں۔ علاج یونانی چاہیئے۔ (خریدار نمبر ۵۷۰۱)

(۶۱) دردِ فم معدہ کا سہل نسخہ درکار ہے۔ ہاضمہ اور قبض کی کوئی شکایت نہیں۔ ریاح خارج ہونے سے آرام رہتا ہی مریض کی عمر ۴۰ سال ہے۔ (خریدار نمبر ۵۲۱۰)

(۶۲) میری عمر ۱۹ سال ہی۔ ڈیڑھ سال تک رنج وغم کا سامنا رہا ہے۔ درمیان میں تقریباً دو مہینے بخار آیا تھا۔ اب ہر وقت طبیعت کسل مند رہتی ہی۔ کام کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ صبح شام کھانسی گاہے خشک گاہے تر اُٹھتی ہی اور ہلکی سی حرارت ہوجاتی ہی۔ پیشاب زردی مائل ہوتا ہے بعض دفعہ قبض کی شکایت ہوجاتی ہے۔ دماغ پریشان رہتا ہے۔ بھوک خوب ہے۔ شہر میں رہائش ہے۔ (خریدار نمبر ۷۹۱۴)

(۶۳) میرے بھائی کو ۹ سال سے سوزاک ہی۔ لیکن ابھی تک مکمل صحت نہ ہوئی۔ آجکل کبھی کبھی جاڑے سے بخار ہوجاتا ہی اور فوطے ورم کر آتے ہیں۔ کچھ دن بعد ورم کم ہوجاتا ہے۔ لیکن دبانے سے درد معلوم ہوتا ہے کمر اور گردن میں درد رہتا ہے۔ ہاضمہ درست نہیں۔ (خریدار نمبر ۶۶۷۶)

(۶۴) میرا بھائی (عمر ۱۴ سال) گذشتہ ۶ برس سے مرگی کی بیماری میں مبتلا ہے۔ مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ پہلے وہ رات کو ڈر جایا کرتا تھا اور چیخیں مار کر رو دیتا تھا۔ پھر ایک دفعہ دو تین سیڑھیوں سے وہ گر کر بیہوش ہوگیا۔ چوٹ اسے ظاہرا طور پر کسی جگہ نہیں لگی تھی۔ لیکن پانچویں چھٹے مہینے بے ہوشی کا دورہ پڑتا تھا۔ اس کے بعد دو تین مہینے میں پڑتا رہا۔ اب تو ہفتہ میں ایک دو دفعہ تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ پچھلے دنوں دو دفعہ اُسے نیند میں دورہ پڑ گیا۔ دورہ سے پہلے اگر وہ بیٹھا ہو تو اُٹھ کر ضرور کھڑا ہوجاتا ہی اور ہمیشہ آگے کی طرف گرتا ہے۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے۔ خدا کے لئے کوئی مجرب نسخہ بتایئے۔

(خریدار نمبر ۸۱۱۱)

(۶۵) میرا عزیز لڑکا جس کی عمر ۱۶ سال ہے اور جو کالج میں پڑھتا ہی، چھ سال سے نزلہ میں مبتلا ہے۔ سانس رُک کر آتا ہے ناک ہمیشہ بند رہتی ہے۔ بہت سے علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ایک مہینے سے نزلہ چھاتی پر گرتا ہے۔ جگر کمزور ہے۔ ہاضمہ درست نہیں۔ (خریدار نمبر ۶۲۴۲)

(۶۶) ایک مریضہ جس کی عمر ۲۰ سال ہے، ۴ سال پہلے بخار میں مبتلا ہوئی۔ چار مہینے کے بعد جوڑوں میں درد شروع ہوا۔ یہ حالت دو مہینے تک رہی پھر گردے میں درد ہوا، پیشاب میں ریت آنے لگی اور ساتھ ساتھ پانی ملے ہوئے خون جیسی قے آنے لگی، اب پھر جوڑوں میں درد شروع ہوگیا ہی۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن ٹیڑھے ہوگئے ہیں۔ ہاضمہ خراب، آنکھیں زرد اور خون کم ہے۔ سر میں سخت درد رہتا ہی۔ جناب ڈاکٹر سعید صاحب بریلوی ضرور توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۷۶۶)

(۶۷) مجھے ایک ایسا نسخہ درکار ہے جس سے دانت آسانی سے اکھڑ جائے اور کوئی تکلیف نہ ہو۔ بلکہ انگلی سے دانت نکالا جاسکے۔ (خریدار نمبر ۵۴۶۱)

(۶۸) پوٹاشیم پرمگنیٹ پانی میں ملا کر پینے سے کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اور اسکی کتنی مقدار استعمال کرنی چاہیئے۔ (خریدار نمبر ۴۶۶۰)

(۶۹) میرے ایک عزیز کا گلا کئی سال سے پھولتا جارہا ہے یعنی گھیگا ہوگیا ہے۔ پہلے تو بہت چھوٹی صورت میں تھا لیکن اب اس نے خاصی بڑی صورت اختیار کرلی ہے اور برابر بڑھ رہا ہے۔ بہت سے قابل حکیموں کے علاج کئے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ (خریدار نمبر ۴۰۶۴)

(۷۰) میری عمر ۶۴ سال ہے۔ عرصہ ایک سال سے کچھ بہرا پن ہوگیا ہی۔ کوئی مجرب نسخہ جو دل ودماغ کو تقویت بھی دے تجویز فرمایا جائے۔ بواسیر کی وجہ سے اکثر قبض کی شکایت بھی رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۵۰۳۹)

(۷۱) دق وسل میں لہسن کے فوائد اور اس کا طریقہ استعمال کیا ہے۔ کیا اس کا استعمال ہر موسم میں یکساں فائدہ دیتا ہے۔ اگر اس کے استعمال سے خدانخواستہ کوئی مضر اثر معلوم ہو تو اس کی اصلاح کس طرح کی جائے؟ دق وسل کا مکمل علاج کیا صرف لہسن سے ہوسکتا ہی۔ یا اس کے ساتھ اور دوائیں بھی مریض کو استعمال کرانی چاہئیں؟ ۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۶)

بقیہ صفحہ ۹۴۶ یہ ہی۔ (۹) مومیائی ۱ تولہ، کشتہ فولاد سفید ۳ ماشہ، کشتہ قلعی ۶ ماشہ، کشتہ نقرہ ۳ ماشہ، عقرقرحا ۶ ماشہ، سونٹھ ۶ ماشہ، زعفران ۶ ماشہ، پیپل ۶ ماشہ جائفل ۶ ماشہ، صندل سفید ۶ ماشہ، لونگ ۶ ماشہ، موصلی سفید ۶ ماشہ، تال مکھانہ مدیر ایک تولہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر آب گھی کوار میں دو روز تک کھرل کرکے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح وشام گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں اور بیرونی استعمال کے لئے ہمدرد دواخانہ کا طلاء اعظم منگالیں۔ (حکیم صوفی عبدالمجید شمسی عرفانی)

دشمنِ جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

ہیضہ وغیرہ
ذیابیطس
کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
بچوں کی بیماریاں
کمزوری عضو
اسقاطِ حمل
ضعفِ قلب
آنکھوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
امراض معدہ وجگر
سرعت انزال
سوزاک
جنون
جریان
ضعفِ باہ
ضعفِ بصر
طاعون
خرابی ایام
ضعفِ جگر
ناسور
کنٹھ مالا
بالوں کی بیماریاں
سیلان الرحم
پائیریا
نامردی
گٹھیا
امراض خون
نزلہ
تلی
پیچش
بے لذتی
آتشک
دق وسل
دمہ
احتلام

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے

خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی۔

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حبِ طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظِ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں، بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں +

قیمت فی درجن چھ آنے (۶/) +

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ بیخطا اور مجرب ہے، +

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کرکے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتی میں یہ لگا کر بتی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (۱/۸)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے +

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے خصوصاً گھٹیا۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے +

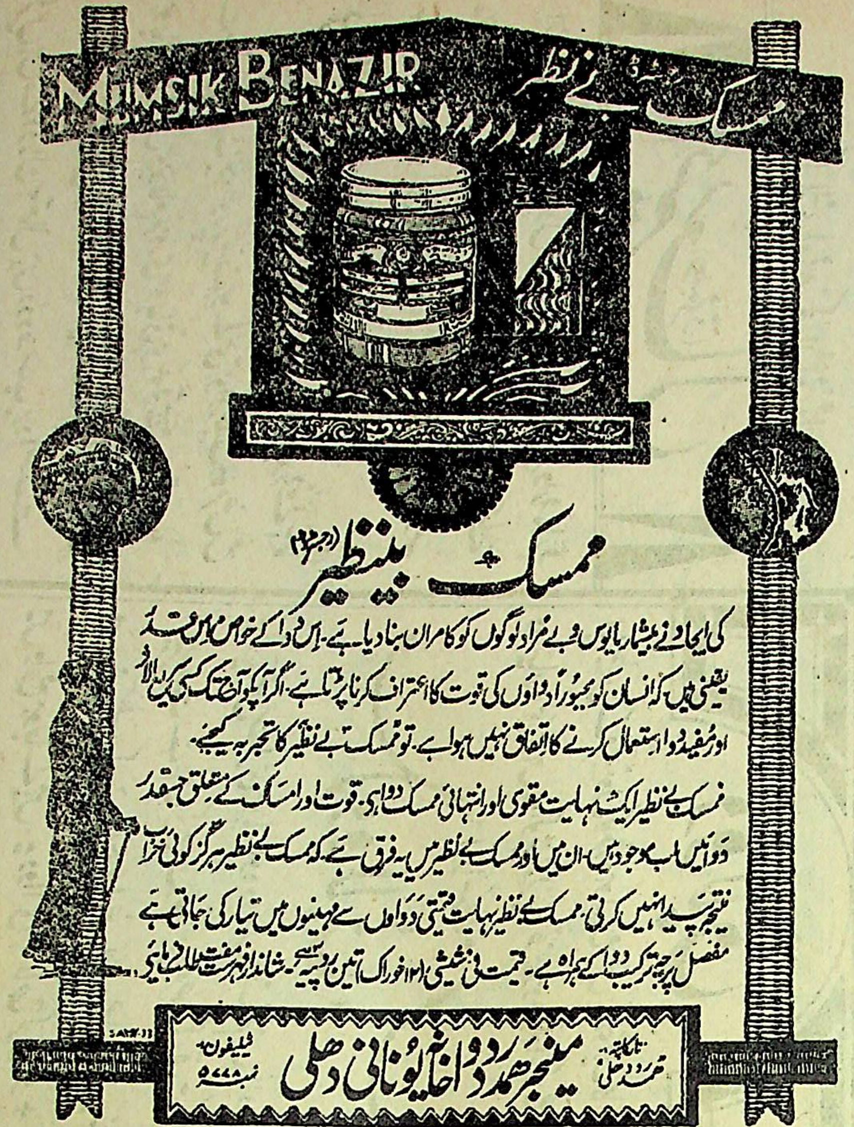
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

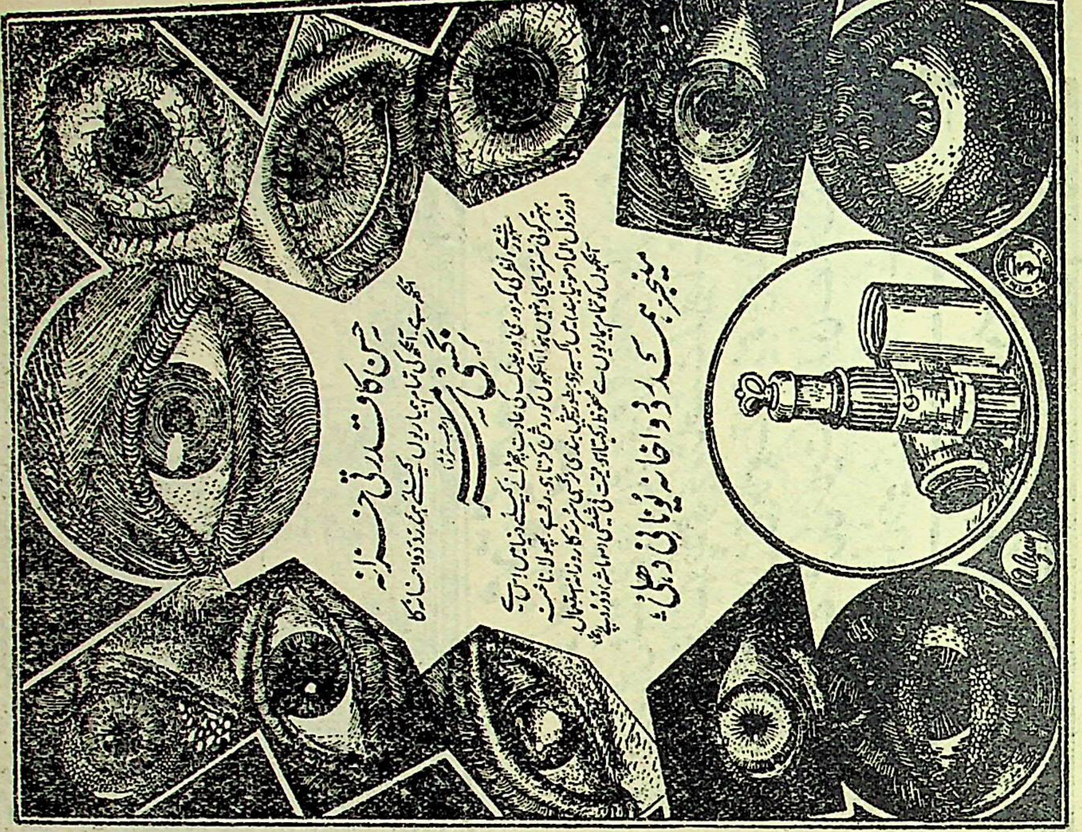
امراض سوداوی مثلاً آتشک وگھٹیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب ونفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے +

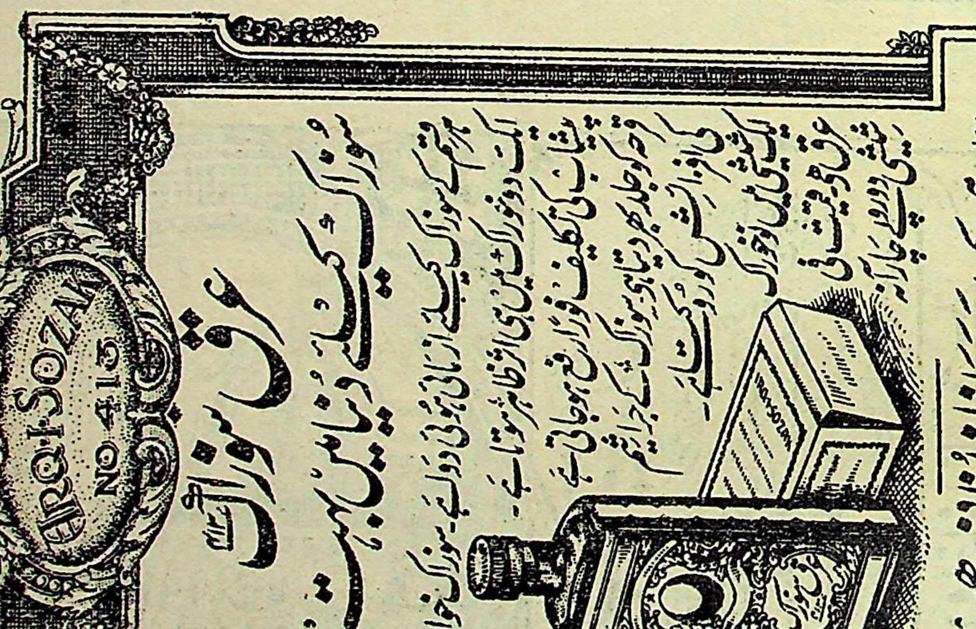
ترکیب استعمال۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہو سکے۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار



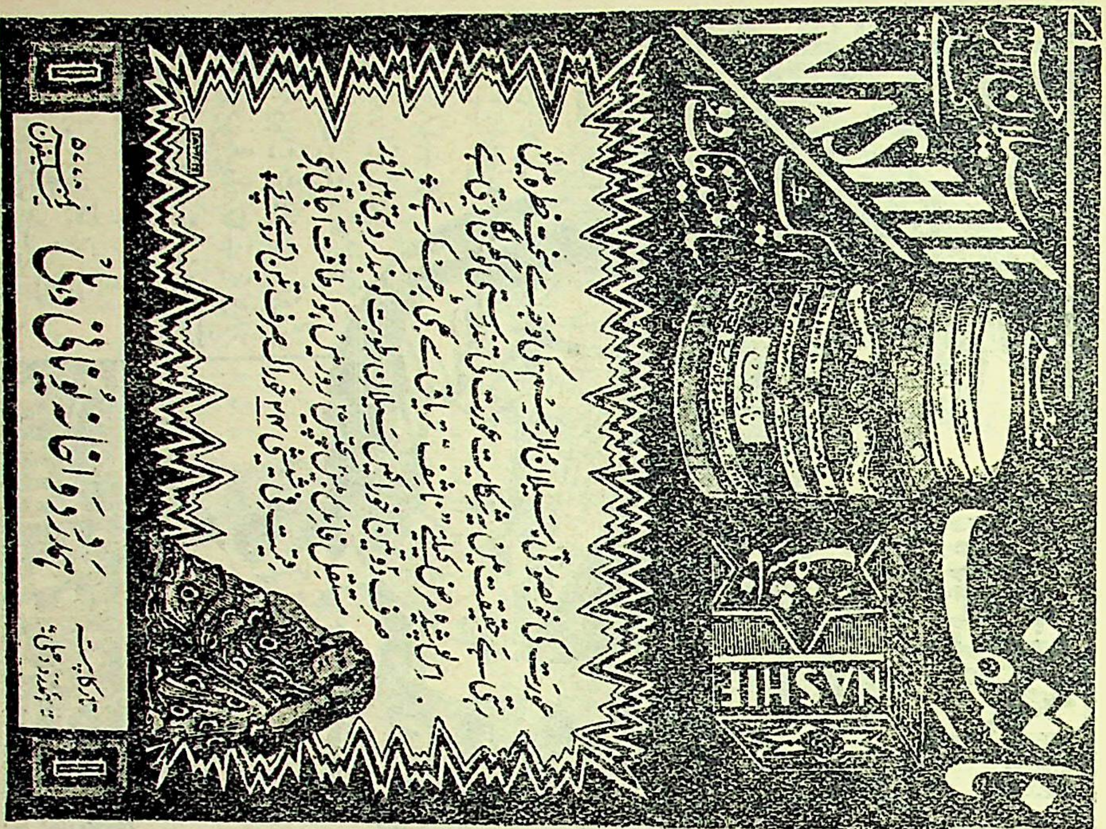


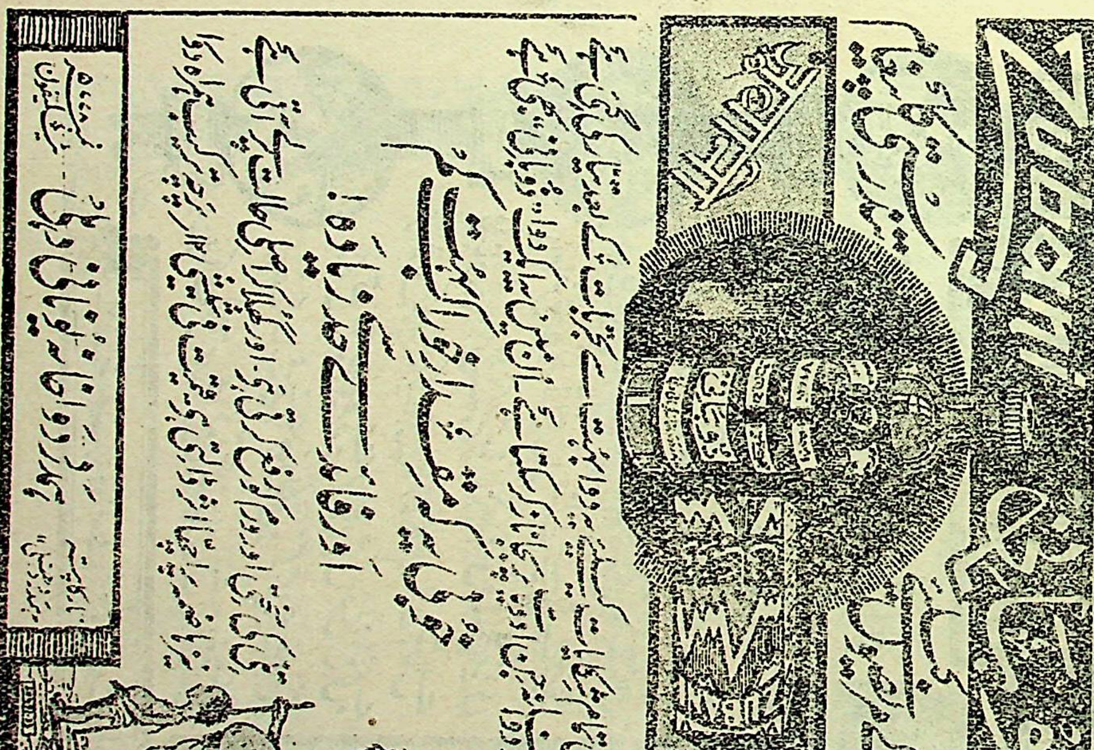
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے

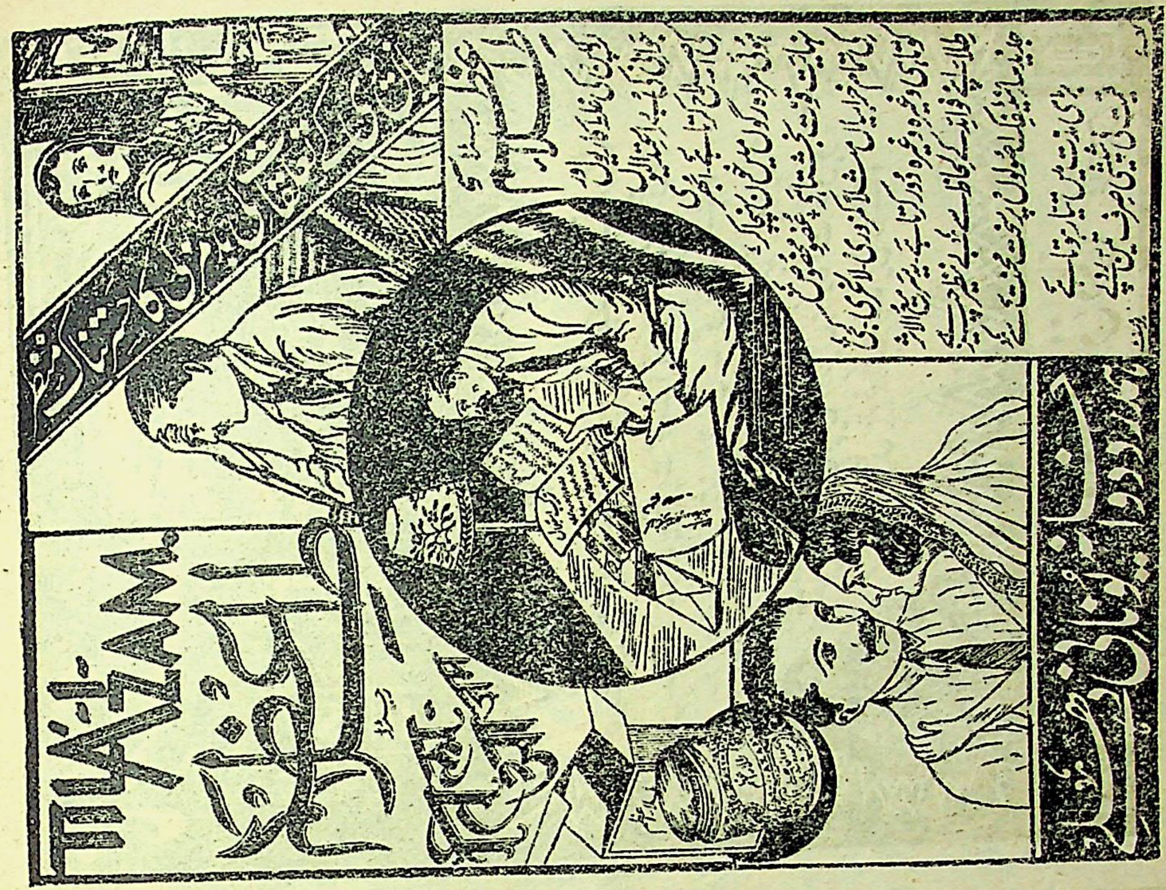




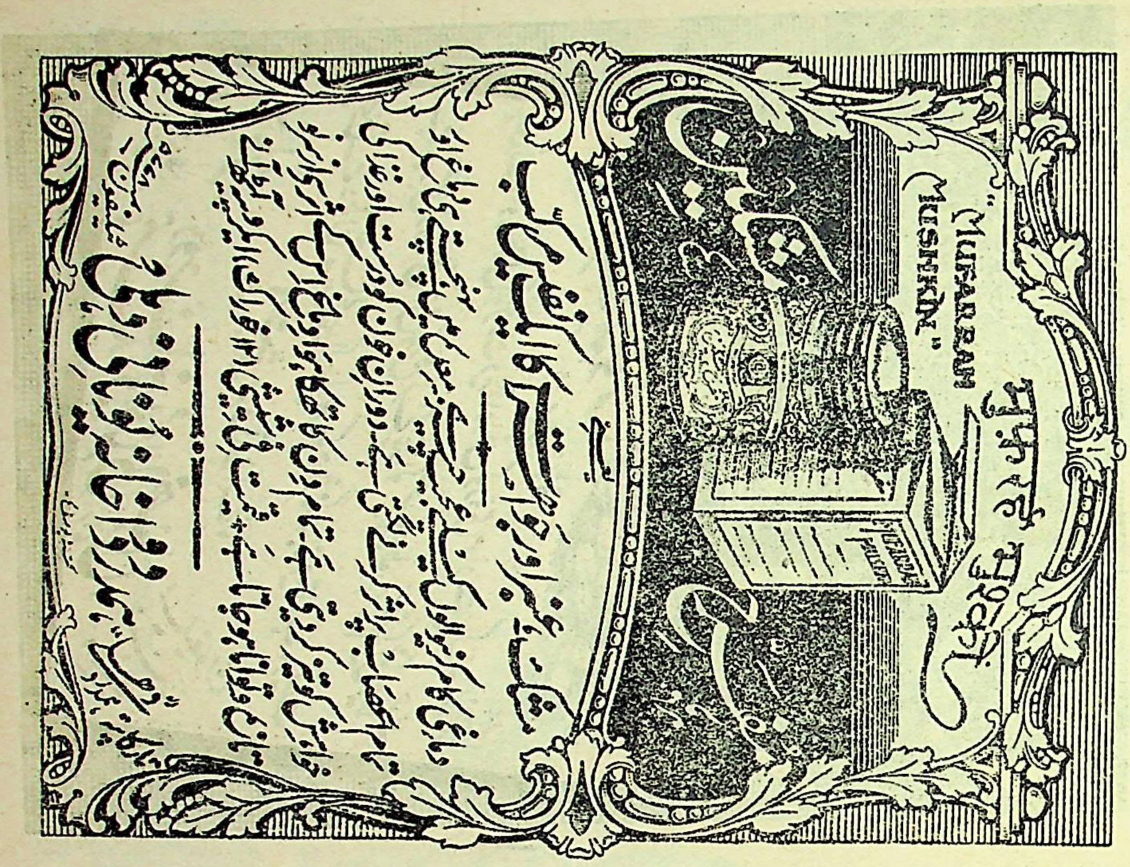
"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

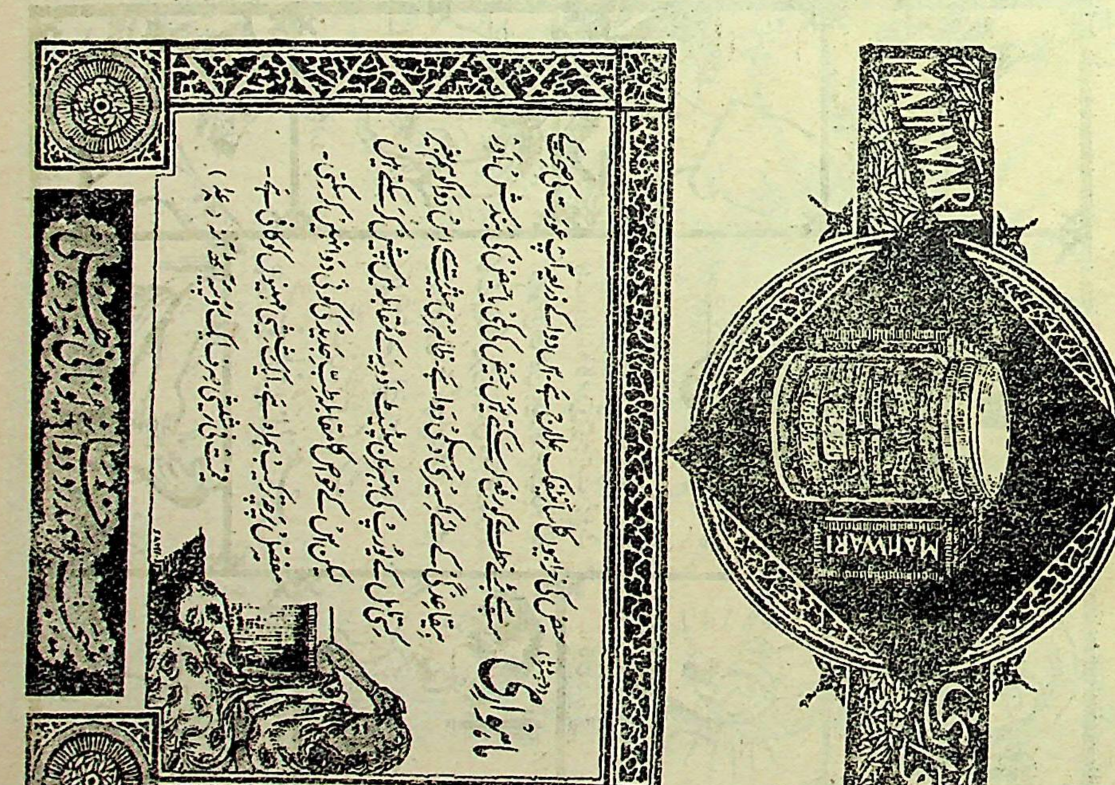

NASHIF



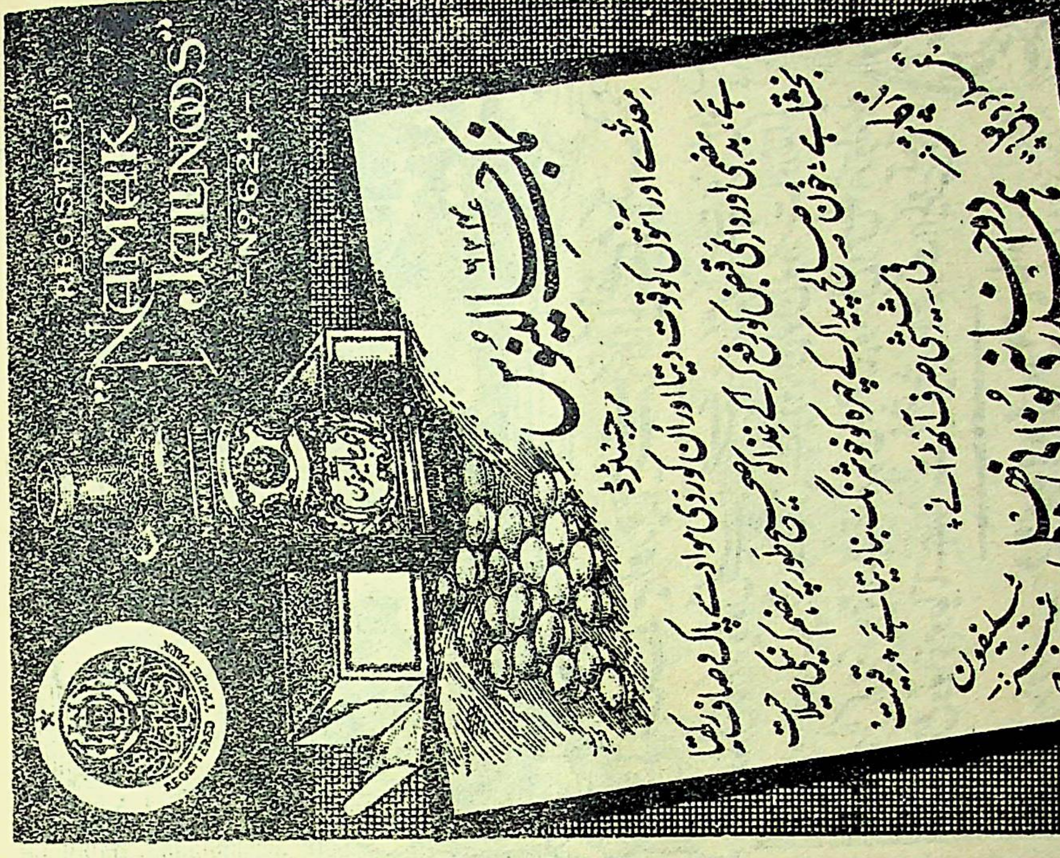

TILA-I-AZAM


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA



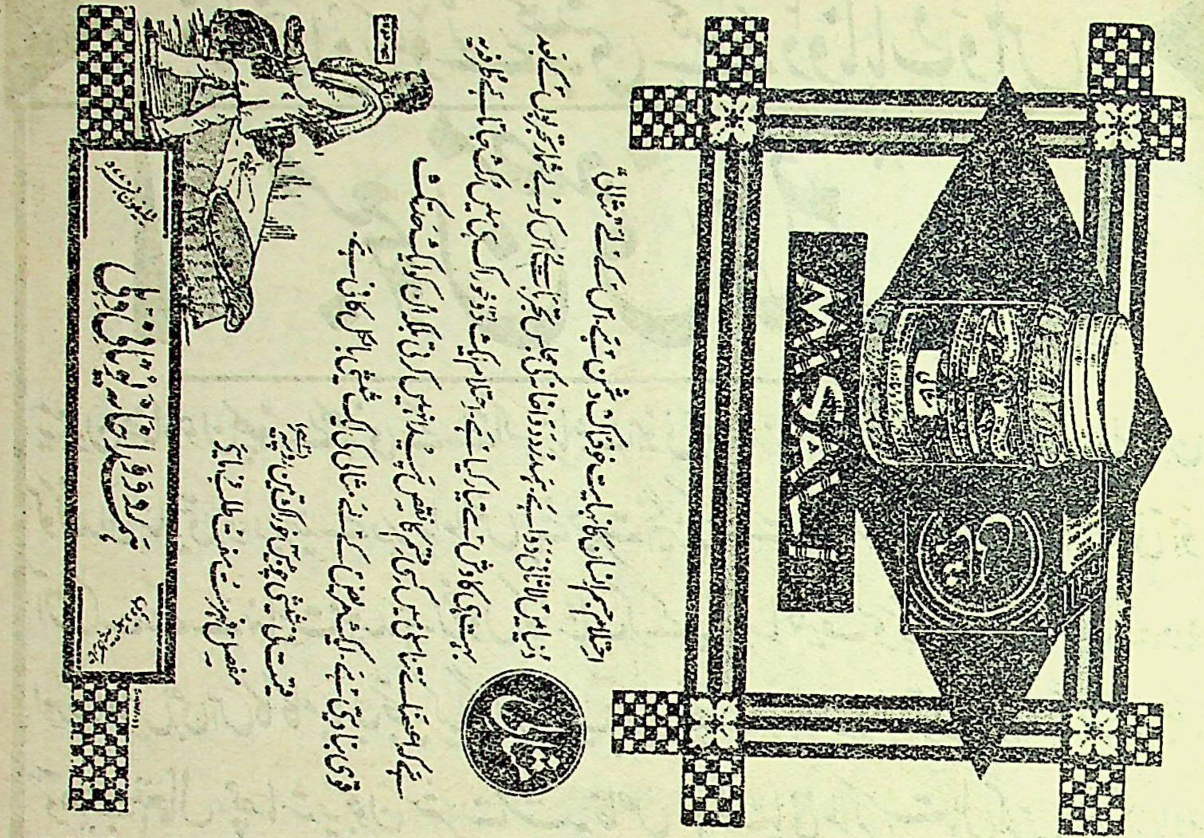


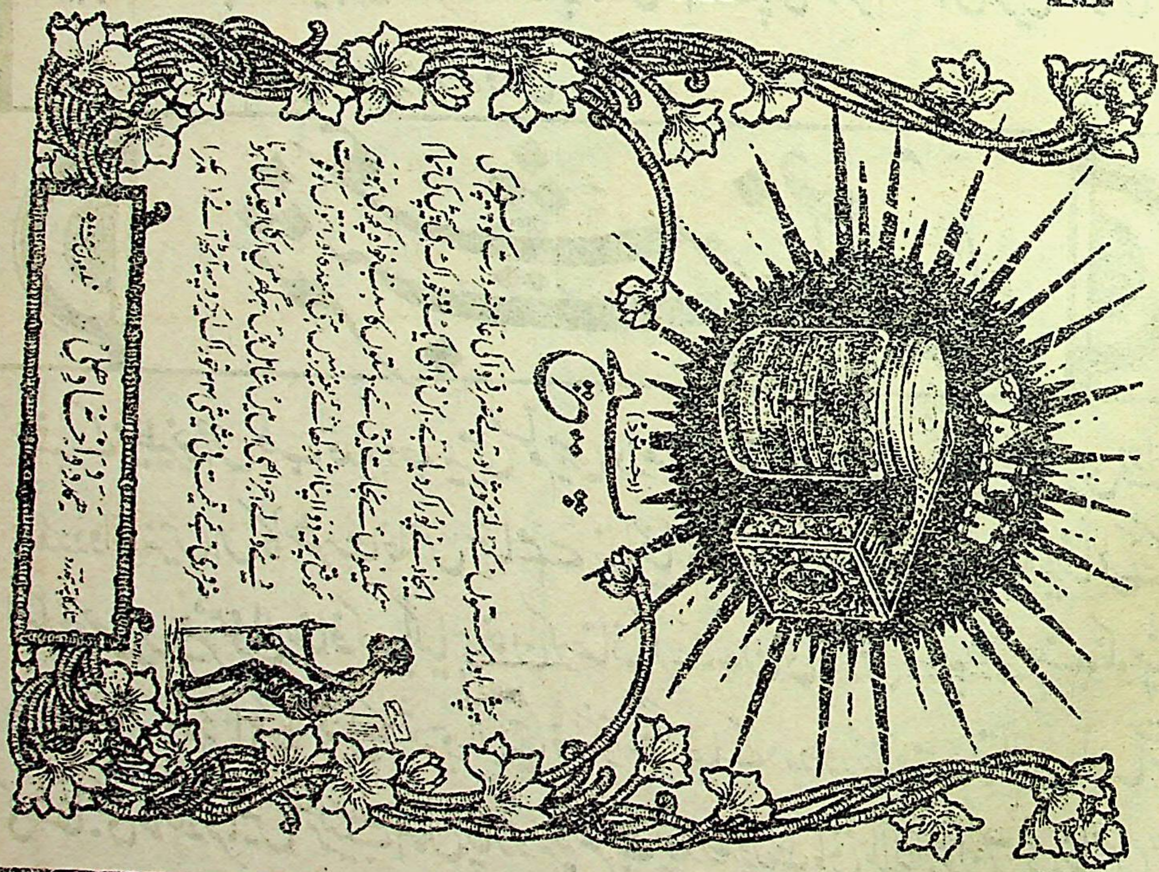
مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے!





گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد
۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے





ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

کے متعلق میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ دواخانہ طب یونانی کا ایک مایۂ ناز دواخانہ ہے۔ مرکبات کی تیاری میں جس دیانتداری اور پابندی اصول دواسازی سے کام لیا جاتا ہے وہ مستحق مبارکباد ہے، میں ہمیشہ بوقت ضرورت ادویہ ہمدرد دواخانہ سے طلب کرتا ہوں میں نے ہمیشہ ان کو قابل اطمینان پایا۔

عالی جناب رئیس الحکما نواب (حکمت جنگ) طبیب خاص اعلیٰ حضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ

اکسیرِ شفا رجسٹرڈ

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکی بےنظیر فوائد کو
تسلیم کیا گیا ہی جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہوجاتی
ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤگولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و
غریب چیز ہی، اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے
لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس
روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہی +

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا
چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے
تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں +

قیمت فی قرص تین آنہ (۳؍)

روغن اکسیر خنازیر رجسٹرڈ

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا
ہی نوے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب
ہوگئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل
کردیتا ہی۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن
گرم کرکے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ
کا پتہ یا پان گرم کرکے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو
ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے (۳)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہی بے انتہا
ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی۔ باہ
میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی دل عیش و نشاط
کا مرکز بنجاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو
زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر
دودھ کے ساتھ استعمال کریں +

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جسکے فوائد کا چرچا عام ہی ہیرے جیسے
قیمتی اجزا ہی خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی عضو
مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال
ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہوجاتے ہیں،
کجی لاغری۔ کمزوری کو جلد رفع کرتا ہی اسکے چند روزہ
استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی
ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا ¼ حصہ لعاب دہن میں گھسکر
حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھدیں
دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز +

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے، سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے، رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے، ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے، اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے، عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہئے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے، قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے ۔
ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی۔


روغن بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلئے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAV[I]
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE
Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8
Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COP[Y]
TWO ANNA[S]

Printed at the Delhi Printing Works by Thakur Das & Sons and Published by ...

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدردِ صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانیٔ ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

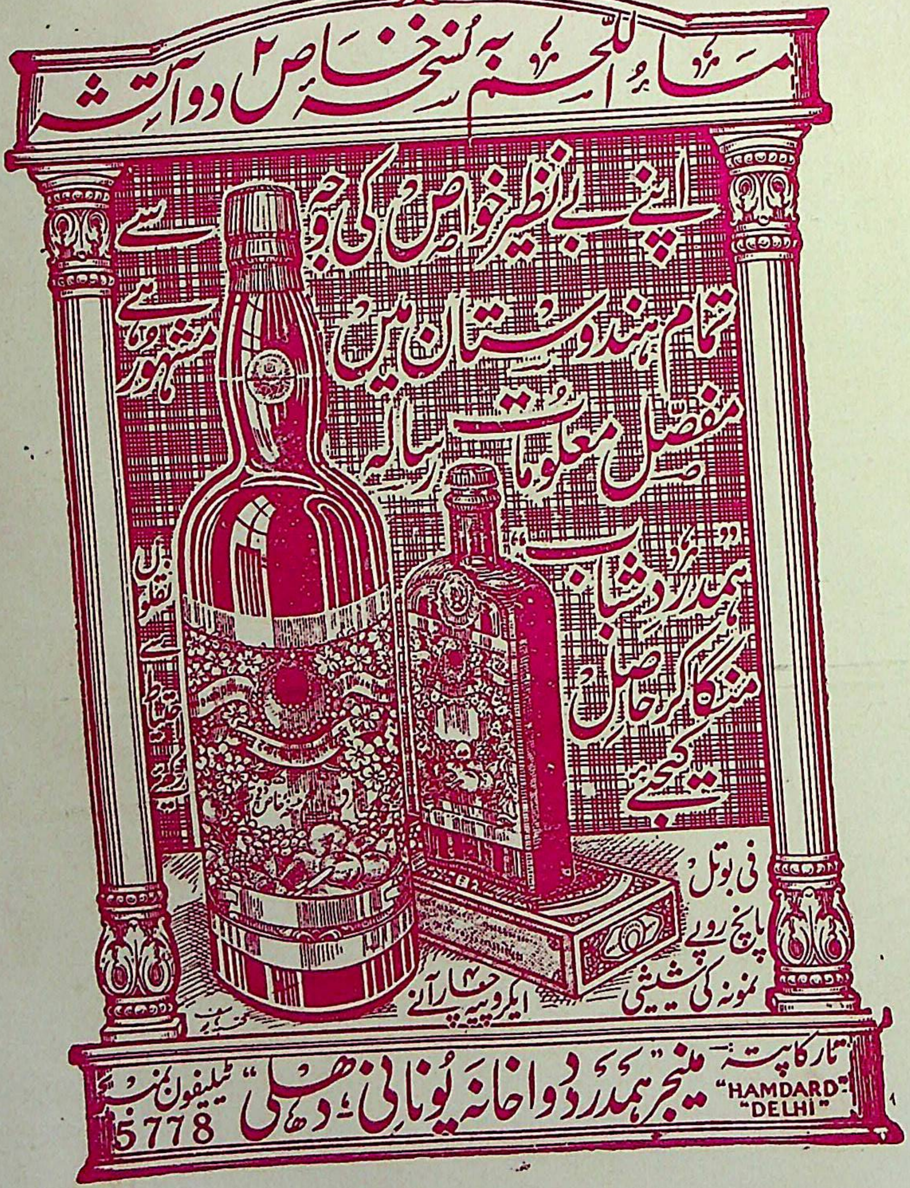
مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہٗ یوسف

نومبر ۱۹۳۸ء


माजून
शबाब
आवर
रजि.
معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
قوت مردمی اور دل - دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے،
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
تار کا پتہ ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸
مکمل فہرست طلب فرمائیے


ماء اللحم نسخہ خاص ۲ دو آتشہ
اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہو چکا ہے
مفصل معلومات رسالہ
ہمدرد شباب منگا کر حاصل کیجئے
فی بوتل پانچ روپے
نمونہ کی شیشی ایک روپیہ چار آنے
تار کا پتہ "HAMDARD" "DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
ٹیلیفون نمبر 5778

جلد ۷ | نومبر ۱۹۳۸ء | ۵

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:- (۱) ابرس پیپروس کا پہلا صفحہ (۲) امحوطب (مصر قدیم کا طبی دیوتا) (۳) بھیڑ کے جگر کا ماڈل (بابل کے کھنڈرات سے) (۴) انسانی جگر کا نمونہ (۳۰۰ سال قبل مسیح) (۵) پشمینہ والا دریائی بیل

قیمت سالانہ ایک روپیہ — ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ — فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط و کتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

منیجر

ہمدردِ صحت کی اشاعت خاص

دِق و سِل

ہمدرد صحت کا یہ خاص نمبر علم وفن کا ایسا کارنامہ ہے جسکی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملیگی۔ اس میں دق وسل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے۔ بلکہ یہ ان لوگوں کے لئے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالتِ زار کا صحیح نقشہ پیش کردیگا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے ملک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں رہیگی۔ کیونکہ ہمدرد صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جسے دنیا بھر کے ماہرین فن کی قلمی خدمات حاصل ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرین فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہوجائیگا ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنہوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبر ان اصحاب کو بھی دعوت فکر دیگا۔ جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق وسل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادیے گا کہ علم وادب کو آپس میں کس طرح سمویا جاسکتا ہے۔ یہ نمبر ان مریضوں کے لئے چراغ ہدایت کا کام دیگا جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں۔ یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن میں دق کی اموات ہوچکی ہوں، اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی۔ غرض یہ اشاعت کیا ہے۔ دق وسل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملے گی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھکر بھیجد یجئے اس صورت میں نہ صرف یہ "دق وسل نمبر" آپ کے پاس پہونچ جائیگا بلکہ اگست ۳۸ء سے جون ۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے۔ اور آپ کے پاس جون ۳۹ء میں ہمدرد صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس کی ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپیہ میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جاسکتا ہے

(۲) اگر آپ کو صرف دق وسل نمبر مطلوب ہے تو اسکی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ۱ر) لفافہ میں رکھکر آج ہی بھیجد یجئے چند ہی روز میں آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸)

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

مینیجر ہمدرد صحت ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں

ڈاکٹر ایچ العطاس
ڈائرکٹر صحت و اجتماعی معاونت انقرہ (ترکی)

معتمد ہمدرد صحت صاحب

مکرم جناب حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی ۱۹۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں سل و دق پر غیر معمولی مقالات اور بیش قیمت معلومات درج ہیں۔ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی۔ رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہے گا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالے پر آپ کو تبریک اور مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

وزارت صحت و امداد باہمی

دستخط ڈاکٹر العطاس

ڈاکٹر سیوری سوون
سکرٹری آف دی فینش نیشنل انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہلسنگ فورس (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ "ہمدرد صحت" دہلی

"ہمدرد صحت" کا نہایت دلچسپ دق و سل نمبر ملا۔ میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالے کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔"

سیوری سوون

سر رابرٹ فلپ ایڈنبرگ
یونیورسٹی اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہے کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد "ہمدرد صحت" کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم "ٹیوبرکلوسس نمبر" کے لئے جو آپ نے شائع کیا ہے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جد و جہد پر مبارکباد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہے اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہے۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہے آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ سر دست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپ کو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے۔"

آپ کا مخلص

(سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر جاذف ہولوس۔ ایم۔ ڈی۔ نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

"میں آپ کے رسالہ "ہمدرد صحت" کے پہونچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یقیناً میں آپ کی زبان نہیں جانتا۔ اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہر حال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چیزیں ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں "ٹیوبرکلوسس" کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپ کے خوبصورت ملک کے لئے بدنما لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیج دیجئے۔

اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ امید ہے کہ وہ مل گئی ہوگی۔"

آپ کا مخلص

جاذف ہولوس

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر اور اصحابِ فن!

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی ایڈیٹر ومشیر الاطبا لاہور

"ہمدرد صحت" ہندوستان کے ممتاز اور بلند پایہ طبی رسائل میں سے ہے جو طب قدیم کی حقیقی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حال ہی میں دق وسل پر اس کا ایک خاص نمبر شائع ہوا ہے جو اپنی ظاہری ومعنوی خوبیوں کی وجہ سے بیحد جاذب نظر ہے۔ اس کے لیے ہندوستان اور دیگر ممالک کے مشہور اور فاضل ڈاکٹروں کے بلند پایہ اور محققانہ علمی وعملی مضامین حاصل کیے گئے ہیں۔ اور پھر بہترین قابلیت کے ساتھ ان کو ترتیب دیا گیا ہے۔

زمانہ حال کے لحاظ سے جس قدر کہ ضرورت تھی، اسی قدر دق وسل کے ہر پہلو پر جدید وقدیم معلومات فراہم کیے گئے ہیں۔

ہمارے خیال میں ہندوستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر جبکہ دق وسل اور اس قسم کے خطرناک امراض روزافزوں ترقی کر رہے ہیں۔ ادارہ ہمدرد صحت کا یہ اقدام بے حد قابل تحسین ہے۔ یہ نمبر بے شمار بلاکس اور لیتھو کی تصاویر سے بھی مزین کیا گیا ہے۔ ٹائیٹل عمدہ رنگین کاغذ اعلیٰ۔ کتابت اور چھپائی بہترین۔"

جناب مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب خان پوری

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب خدمت فن میں بے حد دراز دست واقع ہوئے ہیں۔ ان کا جوش عمل اور ذوق سلیم طبی صحافت میں کچھ ایسے رنگین ودماغ افروز مظاہر پیش کر رہا ہے، جن کی تعریف وتحسین نہیں ہو سکتی یوں تو ہر سال وہ اپنے مؤقر مجلہ ہمدرد صحت کا ایک کامیاب اور بلند پایہ خاص نمبر شائع کرنے میں مشہور ہیں۔ لیکن اب کے جو اشاعت خاص "دق وسل" کے موضوع پر انہوں نے مرتب اور شائع کی ہے بلا مبالغہ اپنے مبحث پر ایک لاجواب اور ہنگامہ آفریں کتاب کی سی حیثیت رکھتی ہے" دق وسل کا موضوع اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت کچھ پامال ہو چکنے کے باوجود ابھی صحافتی دنیا میں نیا اور توجہ طلب ہے۔ ہماری بدبختی کی وجہ سے ان امراض وعوارض کے متعلق ابھی تک ہمیں نہ نئے اور نہ پرانے کوئی مکمل اور قابل وثوق واعتماد تحقیقات وتجربات حاصل نہیں ہیں ایسی صورت میں ہمدرد صحت کے فاضل مرتب نے اس طرف توجہ دیکر مشرق ومغرب کے قدیم وجدید طبی ذخیرہ سے ایسے ایسے انمول جواہر چن لئے ہیں جو اپنی افادیت کی رو سے نقد جان سے بھی زیادہ قدر وقبول کے لائق ہیں۔ ہمدرد صحت کے اس خاص نمبر میں نہ صرف قدیم معلومات وتجربات کا دریا کوزہ میں بند دکھائی دیتا ہے بلکہ جدید تحقیق وانکشاف کے سلسلہ میں بھی کچھ اس قدر ذخیرہ جمع کر دیا گیا ہے جو اس موضوع پر خاص طور سے کسی کتاب میں بھی چھپا ہوا نہیں مل سکتا۔ علی الخصوص اس اشاعت کا پانچواں آٹھواں اور نواں باب ہر ایک طبیب اور غیر طبیب کو پوری توجہ اور انتہائی غور کے ساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے ان میں اجض مضمون تو حقیقتاً اس قابل اور اتنے مفید ہیں کہ انہیں ہندوستان کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائے تاکہ غریب اور بیخبر ہندی اس دشمن جان مرض سے بچنے کی کوشش کر سکیں جہاں ہر ایک تعلیم یافتہ آدمی پر اس کا مطالعہ فرض ہے وہاں ہندوستان کے محکمہ جات صحت عامہ کو لازم ہے کہ اسکی ایک ایک کاپی ملک بھر کی لائبریریوں اور مطالعہ گاہوں میں رکھوائیں"۔

جناب حکیم محمد حرمت علی ھمایوں لائلپوری

"اشاعت خاص موسومہ "دق وسل" موصول ہوئی۔ جناب کی فنی جانکاہی اور علمی ایثار بیحد قابل ستائش ہے یہ سل ودق پر ایک بیاض ہی معلوم نہیں ہوتی۔ بلکہ جناب کے لامتناہی وبے مثل تبحر واستعداد کا فنی مظہر ہے۔ اس میں علامات فارقہ وتشخیصی نکات سل ودق بھی ایسے ہیں۔ جن کا علم طبیب وغیر طبیب کو سل ودق کا ہر معالج بنانے میں ممد ومعاون ہو سکتا ہے۔ اور معلومات ومجربات خاصہ کے وہ بیش بہا خزانے اس میں جمع کیے گئے ہیں۔ جن کی مثال ملک کے مشہور ترین طبی رسائل پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

تشریحی وتشخیصی تصاویر نے رسالہ کی شان کو دوبالا کر دیا ہے۔ دریا ہی نہیں بلکہ سمندر کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔ غالباً کوئی مریض۔ کوئی طبیب۔ اور کوئی خریدار رسالہ اس سے فائدہ اٹھائے بغیر نہ رہے گا۔ بہرحال آپ کی علمی ضیافت امسال طبی دنیا میں بہت بلند پایہ یادگار کا رتبہ رکھتی ہے اس اشاعت خاص کو میرا دل "صحیفہ ایثار" سے یاد کرنے پر مجبور کرتا ہے"

جناب حکیم حاجی شیخ عبد علی صاحب ایچ ہیمی فاضل طب وجراحت۔ اورنگ آباد

"دق اور سل جیسے ہیبت ناک مرض سے متعلق جو بصیرت افروز مساعی عمل میں لائی گئی ہیں میں انکو فن کا اہم ترین کارنامہ سمجھتا ہوں۔ ہندوستان کے اندر اور باہر سے جن علمائے فن کی خدمات اور تجربے سے فائدہ اٹھا کر تمام خیالات کو اجتماعی اور انفرادی معلومات کے مرادف ہے۔ اکابر فن کے جواہر ریزوں کا انتخاب کیا گیا اور جنکی [illegible] کوزے میں بند کر دینے کے [illegible] ڈاکٹر عابد سلیم کی تقریر و [illegible] جمع کر دیا گیا۔ وہ دریا کو کوزے میں [illegible] خصوصاً حفظ صحت کا باب [illegible] سے یہ داستان فرین [illegible] تھانوی کا مزاحیہ [illegible] اور جناب شوکت تھانوی کے جراثیم [illegible] اپنے انداز ادبی ودلکشی کے ساتھ [illegible] مسرت میری دلی مبارکباد [illegible] صاحب ہمدرد صحت [illegible] [illegible]"

جناب حکیم رفیق احمد صاحب حاذق مستند طبیہ کالج نجیب آبادی

"ہمدرد صحت کو کافی [illegible] بغور وخوض مطالعہ کر کے [illegible] جملہ امراض پر جامع ومانع نمبر ہے اور اس کو اگر [illegible] کاوش اور وقت نظر اور تجربے سے حکیم عبدالحمید صاحب مدیر ہمدرد صحت نے کام لیا ہے۔ وہ حکیم صاحب کی جودت طبع اور جواں سالی [illegible] [illegible] کہ جوہر [illegible] ترتیب وحسن بیان [illegible] [illegible] "

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر اور مشاہیر صحافت

جناب مولٰنا عبدالحق صاحب، سکرٹری انجمن ترقی اُردو۔ اورنگ آباد

"حکیم حاجی عبدالحمید صاحب نے زیر نظر نمبر کو مرتب کرکے نہ صرف ایک فنی اور علمی فرض کو ادا کیا ہے بلکہ رفاہ عام کا ایسا مفید کام کیا ہے جو ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔ اگرچہ حکیم صاحب موصوف اپنے نیک نام اور مشہور عالم "ہمدرد دواخانہ" دہلی کے ذریعہ سے بھی قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ لیکن "ہمدرد صحت" کی افادی حیثیت سب پر فائق ہے۔

دق وسل کی یہ اشاعت خاص ۲۵۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس نامراد بیماری کا کوئی پہلو ایسا نہیں جس پر نہ صرف ہندوستان کے بڑے بڑے حکیموں، تجربہ کار ڈاکٹروں، ہوشیار ویدوں بلکہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا کے دق وسل کے ماہرین و متخصصین نے بھی پر از معلومات بحث نہ کی ہو۔ گویا یہ نمبر ہماری زبان میں مشرق و مغرب کے مایہ ناز اطبا۔ کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ اور ان کی طبی کاوشوں کا مرقع ہے۔

مضمون نگاروں کی تصویریں تو ان گنت ہیں ہی۔ لیکن ماؤف پھیپھڑوں، ان کے غار، گلٹیوں، خون چوسنے والے اور پھیپھڑوں پر ان کے مہیب اور تباہ کن اثرات کی بھی بھیانک تصویریں دے دی گئی ہیں۔ چند جدول اور نقشے بھی ہیں۔ غرض ایک اعلے اور معیاری رسالہ کے لئے علم و فن کی اس نئی روشنی میں جن جن لوازم کی ضرورت ہے وہ سب اس نمبر میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اگر فاضل مرتب نسخوں کے اندراج میں ذرا احتیاط سے کام لیتے تو اچھا ہوتا۔" (رسالہ اردو)

جناب رام لال صاحب ورما ایڈیٹر تیج ویکلی دہلی

"دہلی کا مشہور ماہانہ رسالہ "ہمدرد صحت" فن طب، صحت عامہ، قدیم و جدید طریقہ ہائے علاج اور حیات و تندرستی کے متعلق بہترین معلومات و ہدایات کا ایک ذخیرہ ہوا کرتا ہے لیکن اس کی اشاعت خاص جو سال میں ایک مرتبہ صرف ایک موضوع پر تمام معلومات کا مخزن بنکر دنیا کے سامنے آتی ہے اس کا جواب صحافتی دنیا میں بلا مشکل ہے۔ اس سال ہمدرد صحت کا خاص نمبر "امراض دق وسل" سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مہلک بیماری اور اس کے متعلق معلومات اور طریقہ علاج کی جو اہمیت ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ اس وقت دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں ایک خاص محکمہ "دق وسل" کے انسداد کے لئے قائم نہو۔ ہمدرد صحت کے زیر نظر نمبر میں دق کے اور سل کے متعلق بعض ایسے پہلوؤں سے بحث کی گئی ہے جو اس سے پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی بہت کارآمد ہے جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس نمبر کی ہمہ گیری کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے پندرہ بیس ماہرین دق وسل نے اس نمبر کے لئے خاص مضامین لکھے ہیں۔ اور ہندوستان کے تقریباً ایک سو ماہرین فن نے اس کی قلمی معاونت میں شرکت کی ہے۔ مزید براں اس میں ادیبوں، افسانہ نویسوں، مزاحیہ نگاروں اور شاعروں نے بھی حصہ لیا ہے اور ایک فنی رسالہ میں اس دلچسپ امتزاج سے کام لینا ایڈیٹر ہمدرد صحت، حکیم حاجی عبدالحمید صاحب کا قابل تحسین کارنامہ ہے۔ اس نمبر کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دق وسل کی ایک بہترین انسائکلوپیڈیا ہے جو ۲۲×۲۹-½ کی تقطیع کے ۳۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سہ رنگی تصویر اور آرٹ کی تصویروں کے علاوہ متعدد مضامین کی تشریح بھی تصویروں کے ذریعہ کی گئی ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ نفیس اور ان تمام خوبیوں پر اس مرقع علم و فن کی قیمت اعلیٰ ایڈیشن کی ۱۲/ اور معمولی ۸/ ہے۔" تیج ویکلی ۱۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

روزنامہ "طبیبون" لاہور

"ہمیں ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر ملا ہے۔ یہ نمبر صرف اصحاب فن ہی کے لئے مفید اور بیش بہا نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے بھی کارآمد ہے۔ جو اس خوفناک بیماری سے کسی نہ کسی شکل میں نبرد آزما ہیں۔ ڈاکٹر، حکیم اور وید سب ہی اس نمبر میں دق وسل کے اسباب اور اس کے معالجات پر جدید ترین معلومات پائیں گے۔ عوام کے لئے بھی یہ نمبر ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام دے گا جو ان کو اس بیماری سے محفوظ و مصئون رہنے کے لئے زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچائے گا۔"

طبیبون، مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۸ء

جناب مفتی شوکت علی صاحب فہمی ایڈیٹر اخبار "دین دنیا" دہلی

"معاصر ہمدرد صحت نے جو دہلی کا ممتاز طبی رسالہ ہے حال ہی میں اپنا ایک خاص نمبر "دق وسل" شائع کیا ہے۔ یہ نمبر تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے جس میں بیشمار تصاویر دی گئی ہیں اور جسے اس قدر شاندار بنا دیا گیا ہے کہ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کوئی طبی رسالہ آج تک اتنا شاندار نمبر شائع نہیں کر سکا ہے۔

ہمدرد صحت کا دق وسل نمبر درحقیقت دق اور سل جیسے موذی مرض پر لاجواب اور بے نظیر مضامین کا ذخیرہ ہے جس میں دق اور سل کے امراض کے جملہ پہلوؤں پر اس خوبی کے ساتھ بحث کی گئی ہے کہ شاید ہی آج تک کسی ایک کتاب میں اتنا مفید مواد یکجا مل سکے۔

ایسی حالت میں کہ ہندوستان میں یہ موذی مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے جناب حکیم حاجی عبدالحمید صاحب دہلوی کا یہ کارنامہ ملک اور قوم کی بہترین خدمت ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ لاجواب نمبر شائع کرکے بلاشبہ اس مرض کے سلسلہ میں وہ مواد فراہم کردیا ہے جو اب تک ناپید تھا اور جس کے منظر عام پر آنے کے بعد ہزاروں اور لاکھوں گھر اس موذی مرض سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اس خاص نمبر کا ٹائیٹل اس قدر ہیبت ناک ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت کا فرشتہ ہماری طرف ہاتھ بڑھا رہا ہے۔ غرضکہ ہر لحاظ سے یہ نمبر نہایت مکمل اور کارآمد ہے۔ ہندوستان کے کسی گھر کو اس نمبر سے خالی نہ رہنا چاہئے۔ ہمارا خیال ہے کہ جو حضرات اس وقت اس خاص نمبر کو حاصل کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے وہ اس نایاب ذخیرہ کو آئندہ چلکر کسی قیمت کو بھی نہیں حاصل کر سکیں گے کیونکہ یہ کتاب نہیں ہے بلکہ خاص نمبر ہے جو چند روز میں ختم ہو جائیگا اور اس کا دوبارہ طبع ہونا ناممکن ہے۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن ۱۲/ معمولی ایڈیشن ۸/ اور جو حضرات سال بھر کے لئے ایکروپیہ دیکر "ہمدرد صحت" کے خریدار ہوں گے ان سے اس خاص نمبر کی قیمت کچھ نہیں لیجائے گی۔" (دین و دنیا، مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۸ء)

جناب مولانا سعید احمد صاحب ایم اے ایڈیٹر رسالہ "برہان" دہلی

"ہندوستان کا سب سے زیادہ مشہور اور کم قیمت طبی پرچہ "ہمدرد صحت" دہلی ہر سال کسی خاص موضوع پر اپنا ایک خاص اور ضخیم نمبر شائع کرتا ہے۔ چنانچہ اس رسالہ کا تپ دق و سل نمبر بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے اور گزشتہ نمبروں کی طرح ہر لحاظ سے کامیاب ہے۔ اس خاص نمبر میں مشرق و مغرب کے اساتذہ فن کے قیمتی مضامین دق اور سل کے مختلف پہلوؤں کے متعلق درج ہیں۔ جن میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام لیا گیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ کسی انسائیکلوپیڈیا میں دق اور سل کے متعلق جسقدر تحقیقی مضامین ہو سکتے ہیں وہ سب اس میں جمع ہیں۔ آخر میں حسب معمول "ادبیات" کے زیر عنوان متعدد طبی افسانے ہیں جو زبان و بیان اور افادیت کے اعتبار سے دلچسپ ہیں۔ دق اور سل کی صحت گاہوں کے حالات بھی ہیں۔ ہندوستانیوں کی صحت عامہ کے متعلق اعداد و شمار بھی۔ کتابت و طباعت عمدہ اور دیدہ زیب۔ اربابِ ذوق کو اس کی قدر کرکے حکیم عبدالحمید صاحب کی کوششوں کی عملی داد دینی چاہیئے۔"

مباحث

مسئلہ اصلاح و تجدید

کرنل بھولاناتھ کے تکلمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

ازفاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب، شیخ الجامعہ جامعہ طبیہ دہلی

آنجہانی کرنل بھولاناتھ نے کچھ ایسی گھڑی طبِ قدیم کے متعلق اپنے اعتراضات شائع فرمائے تھے کہ آج کئی سال کے بعد بھی اُنکی اثرآفرینی کم نہیں ہوئی - ناظرین کو یاد ہوگا کہ کرنل صاحب نے اگست ۳۵ء میں طبِ قدیم کے متعلق اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ سے اظہارِ خیالات فرمایا تھا - اور اس سلسلہ میں اُنہوں نے طب قدیم کو اَن سائنٹی فک قرار دے کر اس کے بعض مسلّمات پر تنقید و جرح کی تھی اسطرح گویا اُنہوں نے فن کے علم برداروں کو کھلا چیلنج دیا تھا. اس نازک وقت میں جس دردمندِ فن نے اس چیلنج کو قبول کیا اور اپنی تمام فنی استعداد کو طبِ قدیم کے ناموس کو بچانے میں صرف کردیا، وہ ہمارے محترم فاضل حکیم مولوی محمد کبیرالدین صاحب تھے. فاضل موصوف نے جس طرح اس علمی جنگ کا نقشہ بٹھایا تھا، اسکی داد صرف ماہرینِ حروبِ علمیہ ہی دے سکتے ہیں ——— اسوقت قارئین کرام کی نظروں میں غالباً اکتوبر ۳۵ء سے فروری ۳۷ء تک کا ہنگامہ رُدو زنانہ پھر رہا ہوگا. اور اب وہ مشتاق ہونگے کہ ایک دفعہ پھر وہی سماں نظر آجائے اسلئے ہم انکو بتاتے ہیں، کہ جو کچھ انکی آنکھیں پہلے دیکھ چکی ہیں وہ درصل جنگ نہیں تھی. بلکہ جنگ کی تیاری تھی جنگ کا اصل نقشہ تو اب جمے گا. اگر اس علمی معرکہ میں کسی حریف سے دست بدست مقابلہ نہ بھی ہو تب بھی یہی کیا کم ہوگا، کہ جنرل فوج کے سپاہیوں کو کیل کانٹے سے درست رہنا تو بتادے گا تاکہ ہر سپاہی، جب اس پر کوئی وقت پڑے تو دو چار پینترے کے ہاتھ تو دکھادے. اگر آپ ہم سے اس کارزارِ علم کی غرض و غایت پوچھتے ہیں تو دصل یہی ہے + "ہمدرد"

یادت بخیر ——— کرنل بھولاناتھ! ——— بہت دنوں کے بعد تجھے یاد کرنے کا موقعہ ملا ہے، تیری پیاری یاد صدھا دلچسپیوں کی سرمایہ دار ہے. تیرے محبوب ذکر اور معزز نام کو طبی دنیا ایک عرصہ فراموش نہ کرسکے گی، تیرا علمی نغمہ زمانۂ دراز تک گایا جائیگا، اور تیرا فنی ترانہ سامعہ کے نازک تاروں میں پُرکیف ترنم سے مدت مدید تک گونجتا رہے گا.

میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ جب میں محسوس کرونگا کہ فاد دست زمانہ کے تصرفات سے تیرے پُرجوش سُر مدھم پڑنے لگے، تیری گائی ہوئی الاپ دھیمی ہونے لگی، اور فراموش گار دنیا تیرے علمی نغموں کو اب بھلانا چاہتی ہے، تو، چونکہ تیری یاد سے میرے کام و دہن میں ایک لذیذ حلاوت حاصل ہوا کرتی ہے، اور تیرے ذکر و فکر سے میری روح میں تازگی و توانائی کی ولولہ آفرین لہر دوڑ جایا کرتی ہے، اسلئے کوئی بہانہ نکال کر وقتاً فوقتاً تیرے دلکش مزامیر کو چھیڑ دیا کروں گا، جنکی دلفریب موسیقی ایک عالم کو لُبھا چکی ہے، ——— اور تیرے سازکے تاروں میں مضرابِ بحث کی ٹھوکر لگاکر تیری رچائی ہوئی "بزم" کو گرم کردیا کروں گا جسکی طرف، اپنی اپنی تمنائے ہوئے، دوست دشمن کی لاتعداد نگاہیں لگی ہوئی ہیں، اور جس کے تماشائیوں میں، ایک خاص انتظار کے ساتھ، بلاامتیاز، حریف و حلیف، دونوں گروہ

برابر کے شریک ہیں۔

آج ایک مدت کے بعد ــــــ اے تکلمی دلائل کے بادشاہ! ــــــ اسی شوق وولولہ سے ایک مرتبہ پھر تیری وہی دلفریب موسیقی سُننی چاہتا ہوں، جسے سُن کر اہل کمال وجد میں آجاتے ہیں، اور اسی جذبۂ صادق سے تیری محفل علم وبحث کو، جو دو تین سال سے اب تک عالم جمود میں سونی پڑی تھی، از سرِ نو جگا رہا ہوں، جسکے طرب آگیں نغمے آج تک حاضرین محفل کے لئے سامعہ نواز بنے ہوئے لطیف پیرایہ میں اپنے ہزار تعاش سے ھل من مزید کی ایک معنوی تحریک پیدا کر رہے ہیں۔

کاش! میرے طبعی ذوق کے اندازہ کے مطابق مجھے قلبی فراغ وطمانیت حاصل ہوتی، تو تجھ سے ہمہ دم مخاطب رہنے کو اپنی زندگی کا ایک بہترین مشغلہ بنا لیتا، اور اس دلچسپ سلسلہ کو اس قدر درازی بخشتا کہ کلیاتِ ادویہ کے حجم وضخامت کے برابر برھان کی متعدد جلدیں تیار ہو جاتیں، جو عالمِ طب میں تیرے ذوقِ علم کی زندہ اور دیرپا یادگار کے طور پر باقی رہتیں۔

اس لئے گذشتہ بیان کے تسلسل کو درمیان ہیں ادھورا چھوڑ کر، جو ادھورا ہونے پر بھی ۳۱۲ صفحہ کی کتاب کی صورت اختیار کر چکا ہے، اور جو "برھان" کا نام پاکر الگ شائع ہو چکا ہے، اب طب یونانی کے سب سے اہم مسئلہ ــــــ مسئلۂ اخلاط ــــــ پر گفتگو شروع کرنی چاہتا ہوں، جسکو ایک زبردست اہمیت کے ساتھ تونے چھیڑا ہے، اور اپنے دل آویز پیرایہ میں اسکی وضاحت کر کے ایک عالم کو اپنی جادو بیانی سے مسحور ومرعوب بنا لیا ہے۔

مسئلہ اخلاط طبّ قدیم کا بنیادی مسئلہ ہے

اطباء کو اچھی طرح اندازہ ہے کہ "اخلاط کا مسئلہ" طب قدیم کا بنیادی مسئلہ ہے، جس کو رُءُوس المسائل کے قصرِ عظیم میں سب سے بلند، اور سب سے کشادہ محراب میں جگہ دی جاتی ہے۔ اس کے دامن کا پھیلاؤ اس قدر وسیع ہے کہ امورِ طبیعیہ، اور کلیاتِ طب کی کوئی بحث اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ طب قدیم کے اصول علاج کی بنیاد ابو الطب بقراط نے اخلاط کے نظریہ پر قائم کی ہے۔ مسئلہ اخلاط کو اگر فن سے حذف کر دیا جائے، تو طبِ قدیم کا قصرِ رفیع بنیاد سے متزلزل ہو کر قدموں میں آپڑے۔ قانونِ نضج واستفراغ اخلاط، جو تمام مادی امراض میں طب قدیم کا ایک عظیم الشان اور کامیاب ترین قانون ہے، اور عملی زندگی میں جس سے ہر طبیب کو دن میں کئی بار واسطہ پڑا کرتا ہے، اس کا تمام تر دارو مدار اخلاط کے نظریہ اور انکے وجود و ثبوت پر ہے۔ دوران علاج میں تشخیص وتجویز کے وقت طبیب کو یہ خلجان کبھی نہیں ہوتا، اور اس کا ذہن اس طرف کبھی نہیں منتقل ہوتا کہ بدنِ مریض کے عناصر ایک ہیں، چار ہیں، یا پندرہ بیس! لیکن عوارضِ مرض اور حالاتِ بدن کو دیکھ کر اُسے سب سے پہلے یہ رائے قائم کرنی پڑتی ہے۔ کہ آیا بدن میں پیلے صفرا کا زور ہے، لال خون کا غلبہ، اور رگوں میں امتلا ہے، یا سفید بلغم کا تودہ اعضاء کے اندر اکٹھا ہو کر حرکت وحرارت کی تولید میں سُدہ بنا ہوا ہے؛ یا کسی کالی خلط نے مریض کے چہرہ بشرہ کی سرخروئی کو سیہ رُوئی میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس فیصلہ کے بغیر، عملی میدان میں، وہ طبِ قدیم کے اصول علاج کے مطابق ایک قدم بھی نہیں اُٹھا سکتا۔

طبّ قدیم میں "اخلاط کی بحث" اگرچہ کلیات کے مباحث میں شامل ہے، مگر علاج ومداوا اور عملی نقطۂ نگاہ سے اخلاط کو جو اہمیت حاصل ہے، اس میں کلیات کی کوئی دوسری بحث ہمسری کا دعوے نہیں کر سکتی، خواہ اسے طب قدیم میں سب سے اونچی جگہ دی گئی ہو اور ترتیب بیان میں اُسے سب پر فوقیت دیکر مقدّم رکھا گیا ہو۔

بھولا ناتھ آنجہانی نے اپنے دلخراش دعوے کی دلیل میں، کہ

"طبّ قدیم سائنس نہیں ہے"

سب سے زیادہ زور اخلاط ہی کے مسئلہ پر دیا ہے، اور اسی مسئلہ کو اُنہوں نے اپنے "سہاعمر" میں ــــــ جسے میں ابھی قبل از وقت باطل کہنا نہیں چاہتا ــــــ طب قدیم کا ضعیف ترین پہلو سمجھا ہے، اور اسی عضوِ ضعیف پر سارا نزلہ گرایا ہے۔ لیکن کیا یہ مسئلہ

اتنا ہی کمزور ہے ۔ جتنا کہ "بھولا ناتھ اینڈ کمپنی" نے سمجھا ہے ؟ کیا یہ واقعہ صحیح ہے کہ بدن کے اندر اخلاط کو ثابت نہیں کیا جا سکتا ؟ کیا یہ حقیقت صادق ہے کہ تولید خون میں جگر کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ؟ —— ان امور کا فیصلہ میرے مضمون کے مطالعہ کے بعد ناظرین اچھی طرح کر سکیں گے ۔

گمانِ بیجا

میرے نزدیک کسی علم و فن کی سب سے بھاری تذلیل یہ ہو سکتی ہے کہ اُسے علم و حکمت (سائنس) کی صف میں جگہ نہ دی جائے، اور ارباب فن کو علماء و حکماء (سائنٹسٹ) کے گروہ سے خارج کر دیا جائے ۔

اسی وجہ سے میں نے سب سے زیادہ اسی موضوع کو اہمیت دی ، اور کرنل بھولا ناتھ کی طویل و عریض تحریر میں اسی دعوے کو اَصل ، اور باقی بیانات کو فُروع قرار دیا ۔

پھر کرنل بھولا ناتھ نے طب قدیم کو سائنس کے حدود سے خارج کرنے کے لئے سب سے بھاری حربہ جو چلایا ، وہ یہ تھا کہ طبِ قدیم کی بنیاد مُشاہدات کی مضبوط چٹانوں کی بجائے ، عقلی قیاس اور تکلفی دلائل کے متزلزل دلدل پر ہے ، اس لئے میں نے جوابات کے وقت اپنے لئے یہ میقات بنائی کہ سب سے پہلے طب قدیم میں مشاہدات کی فراوانی دکھا کر اسے سائنس کے حدود میں کھڑا کر دیا جائے ، اس کے بعد دیگر مسائل کی طرف توجہ کی جائے جو اس دعوے اصل کے مقابلہ میں محض ایک جزئی حیثیت رکھتے ہیں ۔

ظاہر ہے کہ اصل دعوے پر مجھے زور دینا چاہیئے تھا ، اور واقعہ ہے کہ اسی کا تسلسل میری امید سے زیادہ دراز ہو گیا ، اور دیگر جزئیات بہت دیر کے لئے مُؤخّر ہو گئے ۔ اس ضروری تاخیر سے یاروں نے نتیجہ یہ اخذ کیا کہ :-

اخلاط کا مسئلہ ہی اتنا بودا ہے ، اور کرنل بھولا ناتھ کی پکڑ ہی اتنی زبردست ہے ، کہ اس میں "مجالِ دم زدن" نہیں ، اسی وجہ سے کبیر الدین طرح دیتے ہوئے ، اور دعووں پر ٹالتے ہوئے چلے جا رہے ہیں —— اخلاط کے مسئلہ پر وہ کچھ بول ہی نہیں سکتے ۔

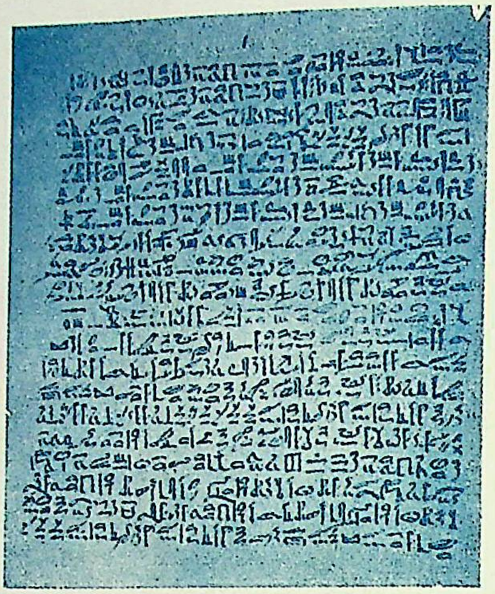
الغرض انقطاع تسلسل اور امتداد زمانہ کی وجہ سے اسی نوع کی گہر فشانیاں اور یاروں کی بدگمانیاں مختلف ذرائع سے سامعہ نواز بنتی رہیں ، لیکن میرا دل مجھ سے برابر سرگوشی کرتا رہا کہ گوشت کی اُس چھوٹی سی بوٹی کو ، جس کا نام زبان ہے ، منہ کے اندر ہلنے سے کون باز رکھ سکتا ہے ۔ وقت آئیگا ، تو یہ بدگمانیاں اُنکے ارادہ اور قصد کے بغیر ، ہزیمت خوردہ فوج کی طرح ، باقاعدگی کے ساتھ خود بخود پسپا ہو جائیں گی ۔

دیر آید ، درست آید

انہیں کیا معلوم کہ ہر شخص کے ساتھ کیا کیا مُہمّات و فرائض وابستہ ہیں ، ہر ذمہ دار انسان کا دامن امن و عافیت کن کن الجھنوں میں پھنسا ہوا ہوتا ہے ، دوسرے اس کا کم ہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم جیسوں سے قلبی فراغ اور سکون خاطر ذرا کنارہ کش ہی رہا کرتے ہیں ، اور وہ بھی غلاموں کی بستی ہندوستان میں ، "لکھنے والوں" کیلئے ، جہاں کی سرزمین اس پیشہ کے ساتھ زیادہ مساعدت کرنے کی عادی نہیں ؛ اس پیشہ کے لوگ اس ملک میں ایک طرف اگر مؤلّف و مصنّف ہوتے ہیں ، تو دوسری طرف مصحح بھی ، طابع بھی ، تاجر اور ناشر بھی اور معلوم کیا کیا کچھ ۔ اُن کا محض یہی کام نہیں ہے کہ گوشہ عافیت اور کنج تنہائی میں فلسفی بنے ہوئے دنیا جہان سے بے نیاز ہو کر مسائل دقیقہ کو سوچا کریں ، بلکہ اُنہیں کتابت کا بھی اہتمام کرنا پڑتا ہے ۔ طباعت و اشاعت کے ہزاروں جھمیلے بھی ان کے ساتھ لگے ہوئے ہوتے ہیں ۔ "چہ خورد بامداد فرزندم" ، کا روح فرسا متخیلہ بھی اُنکے واہمہ پر بھت



امحوطب
مصر قدیم کا طبی دیوتا



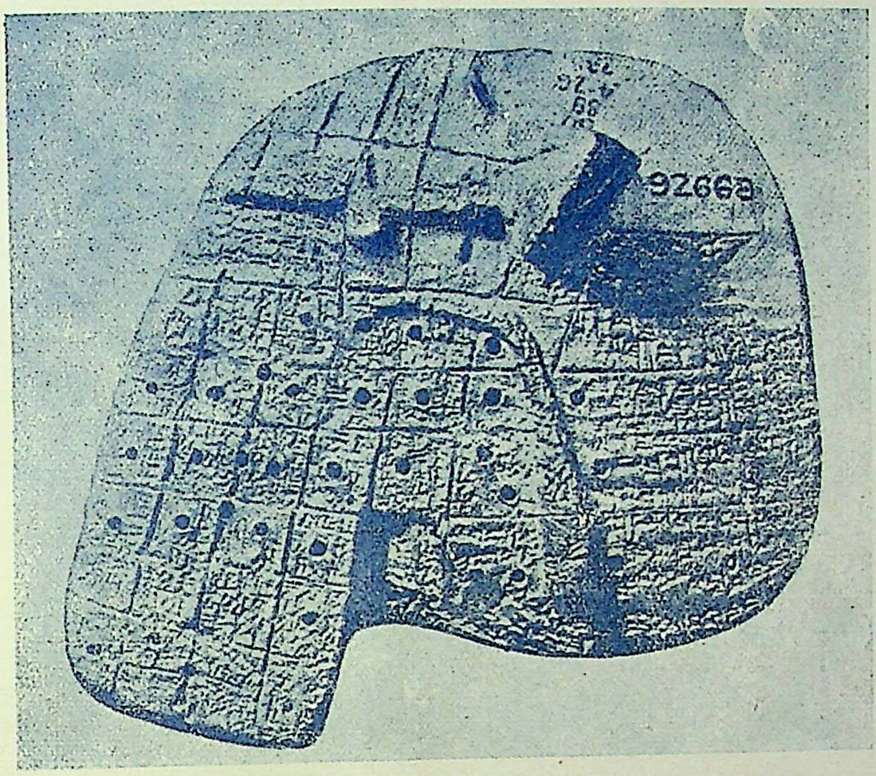
ایبرس پیپروس (مصر قدیم کی کتاب طب)
کا پہلا صفحہ -

(ماخوذ از "ایولیوشن آف ماڈرن میڈیسن" از سر ولیم اوسلر)

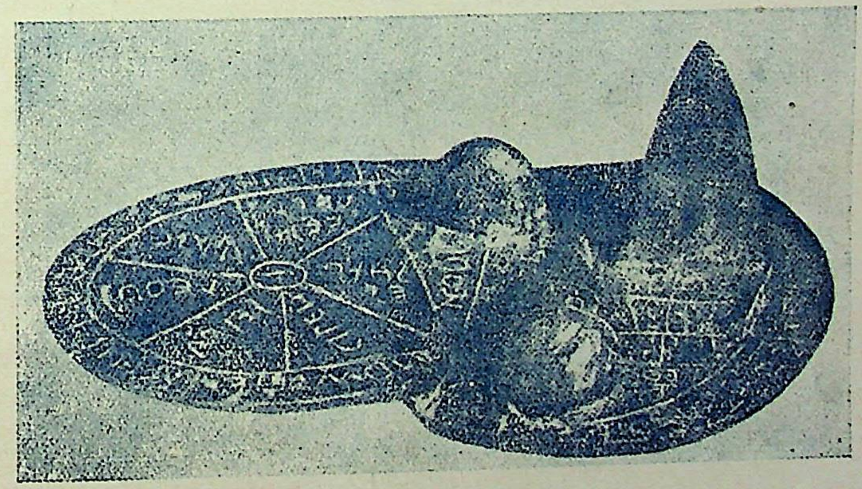


پشمینہ والا دریائی بیل

ملاحظہ ہو مضمون "روزہ کی اہمیت سائنس کی زبان سے"
(صفحہ ۳۶)



بھیڑ کے جگر کا ماڈل
جو مٹی کا بنا ہوا ہے اور بابل کے کھنڈرات سے نکالا گیا (۲۰۰۰ سال قبل مسیح)



انسانی جگر کا نمونہ
جو کانسی کا بنا ہوا ہے (تقریبا ۳۰۰ سال قبل مسیح)

(ماخوذ از "ایوولیوشن آف ماڈرن میڈیسن" از سر ولیم اوسلر)

بن کر ہمہ دم سوار رہا کرتا ہے ۔ اس غریب کا دماغ "کباڑیہ" کی اچھی خاصی دکان ہوتی ہے ۔

ایسی پراگندگیٔ خاطر اور تشویش و انتشار میں علمی مضامین کے ترشحات کی فراوانی ہو، تو کیوں کر، اور سارا وقت محض تحقیق علوم اور تدقیق مسائل میں گزارا جائے، تو کیسے ـــــ لفظوں کی بنی ہوئی سوکھی روکھی "داد" تجربہ کے وقت "روئی اور بتی" کے خواص تو ظاہر نہیں کرتی، کہ علم الادویہ کی کتاب میں اسے بھی ذوالخاصہ کا شاندار لقب عنایت کر دیا جائے، اور تمام ذمہ داریوں کو ختم کر کے محض بھولا ناتھ کے تکلمی ٹال کی چھیڑ چھاڑ اور اُدھیڑ بن میں ساری زندگی گزار دی جائے ۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ان مضامین کے سلسلہ کو توڑ کر متعلقہ ذمہ داروں کے لحاظ سے دوسرے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جس سے درمیان میں چھوٹے بڑے وقفوں کا پیدا ہو جانا اور انتظار کی لمبی گھڑیوں کا دوستوں کے لئے گِننا ناگزیر ہے ۔

میری قلتِ فرصت کی تصدیق وہ طلبہ اور درس گاہیں اچھی طرح کر سکتی ہیں جو پانچ سال سے برابر "منافع الاعضاء" جیسی اہم کتاب کا مطالبہ کر رہی ہیں، اور جو ۱۹۳۴ء سے آج تک طبع سوم کے لئے محض میری نظرثانی کے انتظار میں پڑی ہوئی ہے۔ کیا کوئی ذی ہوش باور کر سکتا ہے کہ دیدہ دانستہ ایسا علمی اور مالی نقصان کسی شخص سے گوارا ہو سکتا ہے ۔ اگر مجھے فراغ وسکون حاصل ہوتا، تو کیا سب سے پہلے اولین فرصت میں، دفتر المسیح کی اس ضرورت کی طرف میں توجہ نہ کرتا ۔

لیکن لوگوں کو کیا اندازہ، سب حالات منظر عام پر نہیں لائے جا سکتے ۔ اور ساحل سے سمندر کی گہرائیوں کا حال نہیں معلوم ہو سکتا:

کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا

لیکن جن ہاتھوں تک میری تازہ کاوش کلیات ادویہ پہونچ چکی ہے، جو اس درمیانی وقفہ کی یادگار ہے، وہ اچھی طرح اندازہ کر سکتے ہیں کہ فن کے کتنے بڑے رخنہ کو میں نے اپنی حقیر محنت سے پُر کرنے کی کوشش کی ہے ۔ پھر اس میں مجھے پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے، یا ادھوری، اس کا فیصلہ کرنا میرا فریضہ نہیں ـــــ یہ ارباب بصیرت کا کام ہے ۔

موضوع کی اہمیت اور وقت کی کوتاہی

غیر متعلق باتوں میں، جو قدیم کڑیوں کو ملانے کے لئے ایک حد تک ضروری تھیں، متعدد صفحات سیاہ ہو چکے، اور اصل موضوع پر اب تک گفتگو شروع نہیں ہو سکی ۔ دل کو خلجان ہے :

وقت کوتاہ قصہ طولانی

فرصت تھوڑی، اور موضوع کی اہمیت، اور اُسکے دامن کے پھیلاؤ کے لحاظ سے وقت قطعاً ناکافی ہے ۔ آج ۲۷ اکتوبر ہو چکی ہے ۔ محض دو تین روز کی قلیل ترین مدت میں ایک پُر مغز اور طویل و عریض مقالہ کا لکھنا، جو تحقیق و تفتیش اور دماغی کاوش کا کچھ مرتبہ اپنے ساتھ رکھتا ہو کیسے ممکن ہے، اور وہ بھی اخلاط جیسے پیچیدہ مسئلہ اور سنگلاخ مرحلہ میں، جسکے بارہ میں یاروں کا عقیدہ ہے کہ اس پر کچھ لکھا ہی نہیں جا سکتا ۔

لیکن عزم صمیم کے ساتھ میں ارادہ کر چکا ہوں کہ اب کتنی ہی عجلت کرنی پڑے، اخلاط کے عنوان پر بہر صورت لکھنا ضروری ہی، خواہ اس میں کوئی دلکشی نہ پیدا کی جا سکے، اور ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس میں ادبی سامان فراہم نہ ہو سکے ۔ خاطر خواہ فراغ اور طمانیت و فرصت کے ناممکن الحصول انتظار میں وقت ضائع کرنا اب بالکل فضول ہے ! جو کچھ عجالہ نافعہ، یا غیر نافعہ تیار ہو جائے، وہ یاروں کے سامنے پیش کر دیا جائے ! کل کیا معلوم !

پھر التفاتِ دل دوستاں رہے نہ رہے

بھولا ناتھ آنجہانی کے دعاوی کیا ہیں!

کرنل بھولا ناتھ آنجہانی کے دعاوی، جن پر میں اس وقت گفتگو کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اخلاط، جگر، اور روح طبعی وغیرہ کے بارے میں حسب ذیل ہیں:

(۱) اخلاط کا وجود خون کے اندر کسی طرح ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) خون کے اندر روح طبعی کا کوئی وجود نہیں۔

(۳) خون جگر کے اندر نہیں پیدا ہوتا۔

(۴) کیلوس معدہ سے جگر میں نہیں جا سکتا۔

میں کیا ثابت کروں گا

ان دعاوی کے مقابلہ میں ناقابل تردید براہین قاطعہ اور غیر مبہم دلائل یقینیہ سے میں ثابت کروں گا کہ:

(۱) اخلاط کے صحیح مفہوم کو بھولا ناتھ آنجہانی، باوجود فضل وکمال کے، ہرگز نہیں سمجھے: اخلاط کا وجود بدن انسان میں بلا ریب ثابت ہے: خون خود ایک خلط ہے، اور اسکے اندر دیگر اخلاط بھی ضرور پائے جاتے ہیں +

(۲) روح طبعی کے متعلق بھولا ناتھ سے طب قدیم کی ترجمانی میں "بھاری غلطی" کا ارتکاب ہوا ہے، جسکی تلافی ان کے حامیوں سے اب قطعاً ممکن نہیں +

(۳) جن مواد کے مجموعہ کا نام خون ہے، ان اجزاء غذائیہ کے بنانے میں جگر سب سے بڑا کارخانہ، اور اپنے فعل کی نوعیت کے لحاظ سے رئیس (سردار) ہے، باقی دوسرے کارخانے بہت چھوٹے، رئیس کے گویا ضمیمے، اور خدام ہیں +

(۴) خلاصۂ غذا (کیلوس) معدہ اور امعاء سے جگر میں یقیناً جا سکتا ہے، اور کیلوس کے بیشتر اجزا اسی راہ سے جایا کرتے ہیں اور وہاں جا کر ہضم کبدی سے تغیر پایا کرتے ہیں +

جگر کی ریاست اور طب قدیم کی تپائی

مذکورہ بالا چاروں مباحث کے ذیل میں، جو دراصل روداد مسائل کی چار تنقیحات ہیں، ضمناً دوسرے بہت سے اہم مسائل بھی روشنی میں آجائینگے، مثلاً یہ کہ طب قدیم نے، بقول بھولا ناتھ، "بدن انسان کی تپائی" کو دل، دماغ اور جگر کی تین ٹانگوں پر کیوں کھڑا کیا ہے، اور عملی حیثیت سے اس "تپائی" اور اس کی تینوں ٹانگوں کو کیا قوت واہمیت حاصل ہے؟ پھر تیسری کمزور تر ٹانگ، جگر، کو بھولا ناتھ نے اپنی کوششوں سے توڑنا چاہا ہے، آیا ان کو اس نیک مقصد میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہو سکی ہے، یا اس میں قطعاً وہ ناکام رہے ہیں؟

"جگر کی ریاست" کیا مسلمہ و متفق علیہ مسئلہ ہے، یا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، جسکے ایک کمزور پہلو کو پیش کر کے بھولا ناتھ ایک داؤ کھیل گئے، اور ان کے داؤ سے ہمارے بہت سے اطبا ایک فریب میں مبتلا ہو گئے؟ +

الغرض اسی نوع کے بہت سے عنوانات معرض بحث میں آجائینگے +

دو افسوسناک واقعات

اصل موضوع میں گھسنے، اور معرض بحث اُترنے سے پہلے میں دو افسوس ناک واقعات کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں:

ایک کا تعلق کرنل بھولا ناتھ آنجہانی سے ہے، اور دوسرے کا اپنے تنگ نظر اور کوتاہ اندیش بھائیوں سے ✢

پہلا افسوسناک واقعہ جس کا تعلق بھولا ناتھ آنجہانی کی عظیم ترین ذات سے ہے، یہ ہے کہ اُن کی ہستی علمی حلقہ میں ایک ذمہ دار ہستی سمجھی جاتی ہے، وہ فضل و کمال اور زبردست شہرت کے مالک ہیں۔ ایسے بلند مرتبت انسان کو میدان تحقیق اور مجلس علمی میں بڑی احتیاط سے زبان کھولنے کی ضرورت ہے۔ مگر میں افسوس اور حیرت کے ساتھ دیکھتا ہوں کہ وہ ان مسائل کے بیان کرنے میں اپنی ذمہ داری کا قطعاً پاس نہیں کرتے۔ حزم و احتیاط سے غور کئے بغیر جو تحقیق کا طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے محض سرسری طور پر صحیح اور غلط باتیں جمع کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔

کسی علم و فن پر نکتہ چینی کرنے کا حق ہر شخص کو حاصل ہے، مگر کسی مسئلہ کی روایت اور ترجمانی میں "غلط بیانی" کرنے کا حق کسی دار العلم الفن سے نہیں مل سکتا؛ اور وہ بھی حریف کے فن میں جسکو آپ ہدفِ ملامت بنانے بیٹھے ہیں، اور چاروں ہتھیار لگائے تیر نظر کا نشانہ بنا کر اُسے مجروح اور گھائل کرنا چاہتے ہیں ✢

جگر کا فعل اور روح طبعی کی پیدائش کی جو صورت بھولا ناتھ آنجہانی نے، طب قدیم کے حوالہ سے بیان کی ہے، وہ سراسر ایجادِ بندہ ہے، جو بھولا ناتھ جیسی ہستی کے شایان شان نہیں۔

علیٰ ہذا مجھے اس پر بھی حیرت ہے کہ بھولا ناتھ جیسے زبردست عالم کی زبان سے یہ کلمہ کیوں کر نکلا، کہ "خون کے اندر اخلاط کا وجود ثابت نہیں کیا جا سکتا"۔

میں جانتا ہوں کہ "اخلاط کے نظریہ" میں بعض ایسی پیچیدگیاں ضرور پائی جاتی ہیں جن کا اس زمانہ میں حل کرنا آسان نہیں، اور اس قسم کی پیچیدگیوں کا دو ڈھائی ہزار سال کے بعد کسی فن میں پیدا ہو جانا کوئی امر بعید بھی نہیں۔ ایسے مشتبہ مسائل یقیناً کرنل بھولا ناتھ کے حدود علم میں تھے۔ ان کی معلوماتِ طب قدیم سے ہمیں یہی توقع تھی کہ وہ اسی قسم کی فنی پیچیدگیاں اور مشتبہ نظریات پیش کرینگے، جو ہمارے لئے پریشانی کے موجب اور عقدہ لاینحل ثابت ہونگے، اور جن کی اصلاح و ترمیم کی طرف اربابِ تحقیق کی نگاہیں برابر لگی ہوئی ہیں۔

اسکے مقابلہ میں، ہماری توقع سے باہر، وہ سراسر "خلط کے وجود" ہی سے انکار فرما رہے ہیں۔ اس ستم ظریفی کا کیا علاج ــــ نہ معلوم ان کے متخیلہ میں خلط کا تصور و تصویر کیا ہے، کہ وہ عجیب الخلقت، عنقا صفت جانور عالم وجود میں انہیں نظر ہی نہیں آتا ✢

اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو اور بے موقع جرات سے اگر ایک طرف قائل کے علمی وقار کو صدمہ پہونچتا ہے، تو دوسری طرف اسکے عقیدت مندوں کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے ✢

اس تلخ حقیقت کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ میرا یہ بیان جب پڑھا جائیگا، تو ایک مخصوص طبقہ کے ہاتھوں میں ارتعاش دلوں میں اختلاج، اور دماغوں میں تلاطم برپا ہو جائیگا۔ یہ سب عوارض کیا ہیں؟ بھولا ناتھ کے ساتھ محبت و عقیدت کے آثار و نشانات ہیں، جو مخصوص جذبات کے علاماتِ مُنذرہ کی حیثیت رکھتے ہیں ✢

میں عرض نہیں کر سکتا، کسی ضمیر پر حملہ کرنا میرا شیوہ نہیں۔ بھولا ناتھ آنجہانی نے، قصداً، یا لا علمی سے "اخلاط کے مسئلہ" کو کتر بیونت کرکے اس بُری طرح پیش کیا ہے، اور اُلٹے استرے سے حجامت کر کے اسکی ایسی بھیانک تصویر کھینچی ہے کہ اس سے طب قدیم کے متعلق ہر شخص نہایت بُری رائے قائم کرنے اور حقارت کی نظر ڈالنے پر مجبور ہوتا ہے۔ گویا اخلاط کے نظریہ میں صداقت کی کوئی ادنیٰ جھلک ہی نہیں پائی جاتی۔ قدما کی دو ہزار سالہ محنت اور قدیم ترین مسلمہ میں علمی حیثیت سے سچائی کا کوئی شائبہ اور عملی حیثیت سے علاج و مداوا میں کوئی فائدہ نہیں ✢

حالانکہ واقعات کی ترجمانی سراسر ان دعاوی کے خلاف ہے، متقدمین کے نظریہ اخلاط میں ہزارہا حقائق جلیہ و معارف خفیہ

پوشیدہ ہیں۔ جو آج بھی سائنس کی جدید ترین آرائش اور دل فریب زیبائش کے زمانہ میں ناقابل تردید ہیں، اور جو محض تکلمی دلائل پر مبنی نہیں، بلکہ مشاہدات و تجربات کے آہنی اسلحہ سے آراستہ ہیں:

لیکن وائے افسوس! و صد ہزار افسوس؛

دیدۂ کور کو کیا آئے نظر، کیا دیکھے

دوسرا افسوسناک واقعہ جس کا تعلق اپنے برادران فن سے ہے، یہ ہے کہ کرنل بھولا ناتھ آنجہانی کی جادو بیانی و سحر طرازی سے یہ ایسے مرعوب ہوگئے، اور موصوف کے علم و فضل کا ڈراؤنا بھوت ان کے دل و دماغ پر اس طرح مسلط ہوگیا کہ ہوش و خرد کی ساری قوتیں یکسر کھو بیٹھے، ان کے حواس ایسے اُڑے کہ مدہوشی میں اتنا بھی اندازہ قائم نہ کرسکے، کہ "ہمارے مسلمات کیا ہیں، اور بھولا ناتھ ہمارے فن کی طرف کیا کیا خرافات منسوب کر رہا ہے"۔

میرے دوستو! ہم تم ایک ہی کشتی کے سوار ہیں، ہمیں تمہاری حالت پر رحم آتا ہے، اگر تمہارے معلومات کی یہی انتہا ہے، اور تمہاری ہمہ دانی کا یہی عالم ہے، کہ تمہیں اپنے گھر کی پونجی، اور اپنے مسلمات و مسائل کی بھی خبر نہیں، تو یقیناً تم قابل معافی ہو، تمہاری بدگمانیاں قطعاً حق بجانب ہیں۔ تم یہ کہنے کا حقیقۃً منہ رکھتے ہو کہ:

"واقعی کرنل بھولا ناتھ کی کسی بات کا جواب نہیں ہوسکتا! سچ مچ بدن میں کسی خلط کا وجود نہیں ــــ صفرا ایک خیالی چیز کا نام ہے ــــ بلغم قوت واہمہ کی پیداوار ہے ــــ خون کو ڈاکٹروں کی "مقدس پوتھی" چونکہ خلط کا لقب نہیں بخشتی، اسلئے اُسے خلط کا نام نہیں دیا جاسکتا ــــ رہا سوداء، اس کا تو نام ہی لینا فضول ہے، اُسے تو دُنیا کی کوئی طاقت ثابت ہی نہیں کرسکتی"۔

وَلَقَدْ لَقِيتُ مِنَ الْاَحِبَّةِ مَا بِهٖ[1]
نَسِيَ الْفُؤَادُ شِكَايَةَ الْاَعْدَاءِ

افسوس! بیگانوں کو روئیے، یا اپنوں کا ماتم کیجئے۔ کمزوری اور دوں ہمتی کی کوئی انتہا ہے، کہ فن پر حملہ کرتے ہوئے، اور اہل فن پر پھبتیاں کستے ہوئے، ہذیانی طور پر، لایعنی اور بے تکی باتیں کرتا ہوا غنیم چلا جارہا ہے، اور رعب بیجا سے ہمارے ہاتھ پاؤں پھولے جارہے ہیں۔ ہم اتنا بھی پوچھنے کی سکت نہیں رکھتے، کہ "حضرت! آپ کہاں ہیں؟ زمین پر ہیں؟ یا ہوا میں اُڑے چلے جارہے ہیں، آخر آپ کہہ کیا رہے ہیں:۔ روح طبعی آیا روح قلبی سے پیدا ہوتی ہے یا خلاصہ غذا ہے ــــ اسی طرح خون میں خلط کے پائے جانے کے کیا معنے! کیا خود بنفسہٖ خون خلط نہیں ہے"۔

طب قدیم کی ترجمانی، کرنل بھولا ناتھ کی زبانی

کرنل بھولا ناتھ اپنے اصلی مدعا کو ثابت کرتے ہوئے، کہ "طب قدیم سائنس نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں مشاہدات سے کوئی واسطہ نہیں رکھا گیا ہے"۔ دلیل و برہان کے طور پر فرماتے ہیں۔

"قدمائے طب کو نظری علم تو مانا ہے، مگر اس کی بنیاد انہوں نے **تکلمی دلائل** پر رکھی ہے جن کی تصدیق **عینی معائنہ اور مشاہدہ** سے حاصل نہیں کی گئی"۔

"اس بیان کی وضاحت کے لئے ایک **عملی اور ٹھوس مثال** پیش کی جاتی ہے جس سے طب جدید

[1] ہمارے عربی نہ جاننے والے دوست فارسی کا یہ شعر یہاں پڑھ لیں جو گویا عربی شعر کا ترجمہ ہے:

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ۔ کہ ہرچہ کرد با من، آشنا کرد

وقدیم کا بنیادی اور اصولی اختلاف، جس کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے، بیّن طور پر عیاں ہو جائیگا، اور پھر یہ معلوم ہو جائیگا کہ جدید معلومات کا پیوند طب قدیم کو کہاں تک فائدہ پہونچا سکتا ہے، اور کیا اسے نقصان ہو سکتا ہے۔"

اسکے بعد کرنل موصوف نے اپنے انداز خاص سے طب یونانی کے بعض مسائل کی ترجمانی کی ہے، جن میں خصوصیت کے ساتھ اخلاط کے مسئلہ پر زیادہ توجہ صرف کی گئی ہے، اور اسی کے متعلقات کو اپنی عنایات خاص کا مورد قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"طب قدیم نے بدن انسان کو ایک **تپائی** قرار دیا ہے، جو دل، دماغ، جگر، اعضائے رئیسہ کی تین ٹانگوں پر کھڑی ہے۔ اعضائے رئیسہ کی صحت پر حیات کا مدار ہے۔ ان کا جادۂ اعتدال سے انحراف مرض کہلاتا ہے، جس سے تپائی کی ٹانگ کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہے، اور قیام حیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں سے تمدن حیات کیلئے **جگر** بہت ضروری اور اہم عضو ہے۔"

طب قدیم کی ترجمانی کرتے ہوئے "جگر کی ریاست اور اسکی اہمیت" کا ذکر آگیا تو کرنل موصوف کو کچھ خیال پیدا ہوا کہ یہ تو کچھ دلکو لگتی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ان کا ذہن اُن مریضوں کی طرف منتقل ہو گیا جو ان کے زیر علاج رہ چکے تھے، کہ ان میں سے اکثر کی بیماریاں جگر سے متعلق تھیں۔ اسلئے ترجمانی کے فریضہ کو بھول کر جگر کی اہمیت کی تائید میں تقریر فرمانے لگے جس سے تپائی کی تیسری ٹانگ کی قدر و قیمت ایک طرح خود کرنل موصوف کی زبان و بیان سے حاصل ہو رہی ہے ——— فرماتے ہیں:

"جگر تمام حیوانات میں پایا جاتا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کے بغیر حیوانی زندگی ناممکنات سے ہے۔ عموماً مطب اور مستشفیات[۱] میں جو مریض ہر روز علاج کیلئے آتے ہیں، ان میں نوّے[۹۰] فیصدی کی بیماریاں جگر سے تعلق رکھتی ہیں۔ بہت سی دماغی، اعصابی، انہضامی، جلدی، مفاصلی، اور گلوی امراض کا سرچشمہ **جگر** ہوتا ہے۔"

اس تقریر کے بعد پھر اصل مقصود کی طرف لوٹ کر طب قدیم کی ترجمانی شروع کرتے ہیں:

روح طبعی اور اخلاط کی تولید " جگر کے افعال اور تشریح طب قدیم میں یوں بیان کی گئی ہے:۔

(۱) "غذا جب معدہ میں پہونچتی ہے، تو حرارت کے عمل سے اس میں ایک عرق کشید ہو جاتا ہے۔ کیلوس ماساریقا کی راہ سے جگر میں جاتا ہے، اور وہاں جگر کی حرارت سے اس میں ایک دو آتشہ سیال تیار ہوتا ہے، اس سیال کے بخاری حصہ کا نام **روح طبعی** ہے، اور اس کا جھاگ **صفرا** ہے، سیال کا پختہ حصہ **دم** اور غیر پختہ حصہ کا نام **بلغم** ہے، اور سیال کا دُرد **سوداء** ہے۔ یہ چاروں **اخلاط** خون کے اجزاء ہیں، جو جگر کے اندر پیدا ہوتے ہیں، اور تولید دم کا مقام جگر ہے۔"

"**روح طبعی** خون اور اخلاط کے ساتھ مخلوط ہو کر اجوف میں جاتا ہے اور اسکی شاخوں کے ذریعہ تمام بدن میں سرایت کرتا ہے۔"

(۲) "روح طبعی کے تابع قوٰی ہیں، جن کے عمل سے شخصی اور نوعی افعال تغذیہ، نمو، تولید و تشکیل، تمام بدن کے اعضاء و احشاء میں سرانجام پاتے ہیں۔"

(۳) "**کبد** منبت آوردہ ہے۔ **اجوف** جگر میں سے نکلکر فوقانی اور تحتانی دو شاخوں میں تقسیم ہو جاتی ہے، بعد میں شاخ در شاخ ہو کر عروق غیر ضوارب یا **اوردہ** کا بن جاتی ہے۔"

(۴) "**کبد** اور **معدہ** کے مابین ایک منفذ ہے جس کی راہ کیلوس معدہ سے جگر میں جاتا ہے۔"

---

[۱] **مستشفیات**: دارالشفاء، شفاخانہ۔

"(۵) کبد اور طحال کے مابین بھی اس قسم کا راستہ ہے، اور سوداء جگر میں تیار ہو کر طحال میں خزانہ کیا جاتا ہے۔"

"(۶) علی ہذالقیاس طحال اور معدہ کے مابین بھی ایک منفذ ہے، اور سوداء طحال میں سے معدہ میں جاتا ہے جس سے اشتہا پیدا ہوتی ہے۔"

"(۷) اجوف سے طالعین دو رگیں نکلتی ہیں، بول جگر میں تیار ہو کر ان رگوں کی راہ کلیتین میں اخراج کے لئے جاتا ہے۔"

"قدیم طبی معلومات کی تردید"

طب قدیم کے مسائل کی مخصوص ترجمانی کے بعد جسے میں آگے چل کر بتاؤں گا کہ کس بے دردی کے ساتھ طبی مسلمات کی حجامت کی گئی ہے اب بھولا ناتھ ان تمام مسائل و مسلمات کی اس طرح تردید کرتے ہیں:

"اب ہم ان قدیم معلومات پر جدید تحقیقات کی روشنی ڈال کر دیکھتے ہیں، کہ جدید سائنٹفک تحقیقات قدما کی معلومات کی کہاں تک تائید کرتی ہے۔"

تشریحی روشنی "انسان یا حیوان کی لاش چیر کر اگر جگر اور اُسکے حوالی میں آلات انہضام کا معائنہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ"

"(۱) اجوف جگر میں سے نہیں نکلتی۔ اجوف کا جگر کے ساتھ فقط اتنا تعلق ہے کہ اجوف اعضائے تحتانی میں سے ناپاک خون کو جمع کرتی ہوئی جگر کے پیچھے سے گزرتی ہے، تو اس مقام پر، اور دوسری اوردہ کی طرح ورید کبدی جگر کا ناپاک خون اجوف کے اندر داخل کرتی ہے۔"

"(۲) جگر اور معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں، لہذا کیلوس معدہ میں سے جگر میں نہیں جا سکتا۔"

"(۳) جگر اور طحال کے درمیان کوئی راستہ نہیں، سودا جگر میں سے طحال میں نہیں جاتا۔"

"(۴) طحال اور معدہ کے مابین کوئی راستہ نہیں، سودا طحال سے معدہ میں نہیں جاتا۔"

"(۵) طالعین اجوف میں سے بول یا خون گردہ کی طرف نہیں لے جاتیں، بلکہ یہ رگیں ورید کلیتین ہیں، جو ناپاک خون کلیہ میں سے لاکر اجوف میں ڈالتی ہیں، یعنی خون کا بہاؤ کلیہ سے جگر کے رُخ ہے، نہ کہ جگر سے کلیہ کی طرف۔"

"(۶) جدید تحقیقات کے مختلف وسائل، یعنی کیمیاوی امتحان، ایکس رے، خوردبینی معائنہ، وغیرہ کوئی بھی روح طبعی اور اخلاط کی موجودگی خون کے اندر ثابت نہیں کرتا۔"

"(۷) تولید نوعی کا جگر کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور جگر کا تولید کے ساتھ اگر تعلق ہے، تو اس کی نظری مشاہدہ سے تائید نہیں کی جا سکتی۔"

"(۸) خون کبد کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔"

"یہ ہیں قدیم معلومات، جدید تحقیقات، اور تشریح کی شہادت! اگر کسی کو شک ہو تو بجائے بحث و مباحثہ کرنے کے لاش کو چیر کر اپنی تسلی کرے۔ بجائے تائید کرنے کے جدید طبی مشاہدہ قدیم طبی معلومات کی ہر ایک بات میں تردید کرتا ہے۔"

یہ ہیں کرنل بھولا ناتھ کے الفاظ، مسائل متنازعہ کے متعلق، اور انکے جارحانہ حملے جو بلا کم و کاست نقل کر دیئے گئے ہیں، تاکہ ہمارے حریف دوستوں کو تحریف و تخریب کا ادنے واہمہ بھی کسی خلجان میں مبتلا نہ کرے۔ اسکے بعد ان متنازعہ مباحث پر سیر حاصل بحث کرنے سے پہلے قدماء کے مُسلمات و مسائل میں اپنی زبان سے سناتا ہوں، تاکہ یہ قدیم اور مسلّم حقیقت از سر نو ثابت ہو جائے کہ نکتہ چین نگاہ میں نورِ معرفت بھی ظلمت جہل دکھائی دیتا ہے، اور تخریب کی نیت محاسن کو بھی معائب میں منقلب کر دیا کرتی ہے۔

اخلاط کی کہانی، اور واقعات کی ترجمانی

اخلاط کی حقیقت

اخلاط کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ غیر مرئی آسیب ہیں، جن کی تصویریں آنکھوں کے اندر نہ چھپ سکے! یا یہ خردبینی ذرات ہیں، جن کے مشاہدۂ حقیقت کے لئے خردبین کی دقیقہ رسی کی ضرورت پڑے۔ "بھولا ناتھ اینڈ کمپنی" کو آج معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس بھول بھلیاں میں پڑے ہوئے تھے! اخلاط کوئی ایسی انوکھی چیز نہیں ہی جس کے معائنہ کے لئے خوردبین اور دوربین آنکھوں پر چڑھائی جائے، یا "ایکس ریز" اور کیمیاوی امتحانات کے پاکھنڈ پھیلانے پڑیں۔ وہ ایک سادہ، اور بہت ہی سادہ حقیقت ہی، جو ایک دہقانی اور گنوار کی سمجھ میں بھی آسکتی ہے۔ اس کو جاننے کے لئے معمولی سمجھ، دیکھنے کے لئے ننگی آنکھ، اور تسلیم کرنے کے لئے سادہ ضمیر کافی ہی، جو بغض و عناد سے گرد آلودہ ہو۔ قریب ترین چیز دوربین سے، اور ہمالہ کے عظیم ترین کوہسار خردبین سے ہرگز دکھائی نہیں دے سکتے +

بھولا ناتھ آنجہانی کی دماغی جودت نے بڑی کاہش جانی سے طبِ یونانی کی تپائی اس لئے بنائی کہ اسکی ایک ٹانگ نکتہ چینی کی ایک ہلکی سے ٹھوکر سے توڑ دی جائے، تاکہ قصر طب سرنگوں ہو کر بھولا ناتھ کی عیب جو نگاہوں کے سامنے، پوری ذلت و رسوائی کا ایک ڈھیر بن جائے +

لیکن میں آج ایک دوسری "سنگین سہ منزلی تعمیر" مسلّمات قدیمہ کے چونے اور پتھر سے تیار کر رہا ہوں، جو سائنس کے خاراشگاف سفید بارود، "ڈائنا مائٹ"، سے بھی جنبش نہ کھا سکے۔ یہ آہنی قلعہ بھی تین مستحکم "پیل پایوں" پر کھڑا ہے، اس لئے آپ کو اختیار ہے کہ بھولا ناتھ کی اصطلاح میں اسے بھی طب قدیم کی دوسری تپائی کہیں جس کی کسی ٹانگ کو توڑنے کے لئے حریفوں کی معاندانہ کوششیں بار بار سبقت کرنا چاہیں گی، مگر ان کی جفا کارانہ عرق ریزی ہر بار ہزیمت کھا کر عرقِ ندامت میں غرق ہو جایا کریگی۔ تب اُنہیں یاد آئیگا کہ "اخلاط کو ہم پہیلی اور معمہ سمجھے ہوئے تھے، حالانکہ یہ تو ایک عریاں حقیقت ہی! اور اس کا کھوج ہم منزل اقصیٰ میں لگا رہے تھے، حالانکہ یہ تو رگِ جاں سے بھی قریب تر ہے۔

مجھے اندازہ ہے، اخلاط کی سادہ حقیقت جاننے کے لئے آپ کی بیتابی بڑھ رہی ہوگی۔ میں زیادہ انتظار میں آپ کو رکھنا نہیں چاہتا، سنیئے!

کائناتِ عالم میں مادّہ کی محض تین شکلیں پائی جاتی ہیں: ہوائی ——— سیّال ——— اور جامد + یہی تینوں شکلیں اس چھوٹی سی دُنیا میں بھی جلوہ افروز ہیں جس کا دوسرا نام بدن انسان ہے۔ اس لحاظ سے "عالمِ صغر" کی مناسبت "عالم اکبر" کے ساتھ المضاعف ہو جاتی ہے۔ بدن انسان کے اندر کوئی جسم اور جسمانی چیز ان تین کے سوا، چوتھی شکل میں پائی نہیں جاتی۔ اور نہ اس تین کے مُہیب عدد کو کوئی "سائنٹی فک" طاقت آلات کی دھونس سے گھٹا کر چھوٹا کر سکتی ہی۔ عالم اکبر کی طرح عالمِ اصغر کی تخمیر میں بھی قدرت کے ہاتھوں یہی تین چیزیں ازل سے رکھی گئی ہیں اور ابد تک پائدار رہیں گی + یہ سریع الزّوال علمی نظریات، اور "سائنس کی تھیوریز" نہیں ہیں جن کی عمر کتاب کی ایک طباعت سے دوسری طباعت تک ہو، اور جو ہر تازہ "ایڈیشن" میں بدل جایا کریں۔ یہ مشاہدات کے ٹھوس حقائق ہیں، جن میں تبدیل زماں و مکاں سے کوئی تغیر و تبدیلی واقع نہیں ہوا کرتی +

حکمائے متقدمین نے جب بدن انسان کو اپنے غور و فکر کا موضوع بنایا، اور قالب آدم کے اجزا ترکیبی پر مشاہدہ کی نگاہ ڈالی، تو کائنات بدن میں یہی تین چیزیں نظر آئیں اور انہیں تین قسم کی چیزوں کا مجموعہ "انسانی جسم" ثابت ہوا:

(۱) بدن کا ٹھوس اور جامد حصہ، جس کو ترتیب بیان کے وقت اعضاء کے نام سے ذکر کیا گیا!

(۲) سیّال اور مرطوب حصہ (رطوباتِ بدن) جس کو اُنہوں نے اخلاط کا لقب بخشا!

(۳) بخاری اور لطیف اجزاء، ہوائی شکل میں جن کو ارواح و بُخارات کے عنوان سے یاد فرمایا +

یہ ہے سادہ ترین حقیقت اخلاط کی جس میں ہمارے دوستوں اور دشمنوں کے دماغ چکر کھا رہے ہیں، اور جسکی تردید و ابطال کے لئے "یاران نکتہ داں" کو "صلائے عام" دی جاتی ہے: وہ جس طرح چاہیں، اس حقیقت واقعیہ کی تردید کے لئے اپنا زور صرف کر دیں! انہیں یاد رکھنا

چاہیئے کہ اس مستحکم دعوے کی پشت پر متقدمین کی بے شمار تصریحات پہاڑ بنی ہوئی کھڑی ہیں اور اسکی تائید میں براہین و دلائل کی ناقابل شکست فولادی زنجیر، سلسلۂ دراز کی صورت میں، قوت بازو بنی ہوئی ہے +

لیجیۓ، سب سے پہلے ابو سہل مسیحی کے چند ستھرے اقوال سنیئے، جو ہمیشہ پُر مغز، اور مختصر بات کہنے کے عادی ہیں:

ابو سہل مسیحی اور اخلاط

ابو سہل مسیحی، جو طب قدیم میں امام فن کی حیثیت رکھتا ہے، اور جس کا معزز نام، اور زریں اقوال اس سلسلہ کی پچھلی کڑیوں میں بھی بار بار آچکے ہیں، اپنی شہرہ آفاق تصنیف —— کتاب المائۃ —— بحث اخلاط، میں، لکھتے ہیں:

جملۃ البدن تشتمل علی ثلاثۃِ اصنافٍ من الاجسام

اِحدھا —— الاجسام التی لھا فی انفسھا تماسُکٌ وصلابۃٌ لا یحتاج الی الانحصار فی الاوعیۃ بحیث یمنعھا من السیلان وھذہٖ ھی "الاعضاء"

"مجموعۂ بدن تین قسم کے اجسام پر مشتمل ہے"۔

"(۱) وہ اجسام جن کے اجزا میں فی نفسہٖ تماسک (پکڑ) اور سختی پائی جاتی ہے، اسلئے انہیں اس امر کی کوئی حاجت نہیں کہ اُنہیں برتنوں میں بند کیا جائے تاکہ وہ بہنے سے باز رہیں۔ بدن کے اندر اس قسم کے اجسام "اعضاء" ہیں +

والثانی —— اجسامٌ رقیقۃٌ مائعۃٌ لیس لھا فی انفسھا تماسکٌ وصلابۃٌ، تحتاج الی الانحصا فی الاوعیۃ بحیث یمنعھا من السیلان وھذہٖ ھی الاخلاط

(۲) "رقیق اور سیال اجسام ہیں، جنکے اجزا میں فی نفسہٖ تماسک (روک اور پکڑ) اور نہ سختی ہوتی ہے، اسلئے وہ اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ اُنہیں برتنوں (عروق و تجاویف) میں بند کرکے رکھا جائے تاکہ وہ بہاؤ اور سیلان سے باز رہیں۔ اس قسم کے رقیق و سیال اجسام کو اخلاط کہا جاتا ہے" +

والثالث —— اجسامٌ رقیقۃٌ بخاریۃٌ محصورۃٌ فی اوعیۃ .... یمنعھا عن التحلل سریعًا، وھذہٖ ھی الارواح + کتاب المائۃ، کتاب سادس (کتاب الاخلاط) +

"(۳) وہ باریک لطیف، بخاری اجسام (بشکل ہوا) ہیں، جو ......ظروف میں گھیر کر اور بند کرکے رکھے گئے ہیں، تاکہ یہ جلد تحلیل نہ ہوسکیں، اس قسم کی لطیف چیزیں بدن انسان میں ارواح کہلاتی ہیں" +

عیب چین اور بد بین نگاہوں کو چاہیئے کہ وہ "ابو سہل مسیحی کے اس قول کو تعصّب کی نامقدس عینک آنکھوں سے ذرا دیر کے لئے ہٹا کر، اور دیدۂ حقیقت بین پر "خوردبین" لگاکر بار بار دیکھیں، خوب طرح سوچیں، اور ہزار بار لوٹ کر غور کریں؛ کبھی اصل عربی عبارت کے الفاظ سے ٹوہ لگائیں، کبھی اردو ترجمہ پر ایک نگاہِ غلط انداز ڈالیں؛ ممکن ہے، مترجم نے ترجمانی کے وقت الفاظ و معانی میں کچھ تحریف کردی ہو!

جو احباب عربی نہ جانتے ہوں اور بدگمانیوں کے پیچ و خم میں بل کھا رہے ہوں، وہ کسی قریب ترین مسجد میں جاکر اور صداقت و دیانت کی محراب میں بیٹھ کر، پڑھے لکھے امام مسجد سے چپکے چپکے ترجمہ کرائیں، اور دل کے گوشہ میں مطالب و معانی کو رکھکر اُلٹے پاؤں فرودگاہ پر واپس چلے آئیں، پھر خلوت کدۂ راز میں ضمیرِ صادق کا دیا جلاکر سوچ بچار کے اتھاہ سمندر میں ڈبکیاں لگائیں؛ اسکے بعد فیصلہ کریں کہ کیا ابو سہل مسیحی کھلے الفاظ میں یہ نہیں کہہ رہا ہے؛

"کائنات بدن میں محض تین قسم کی چیزیں پایا کرتی ہیں؛

(۱) ٹھوس قسم کے اجسام، جنکو "اعضاء" کہا جاتا ہے جن میں نہ پانی کی طرح سیلان اور بہاؤ ہوتا ہے، اور نہ ہوا، اور بخارات کی طرح لطافت، کہ ان کو رکھنے کے لئے عروق و تجاویف اور برتنوں کی ضرورت ہو۔

(۲) سیال اور مرطوب اجسام، جن کو اخلاط کہا جاتا ہے جن میں پانی کی طرح بہاؤ ہوا کرتا ہے، اور جن کو رکھنے کے لئے عروق و تجاویف جیسے قدرتی ظروف کی حاجت ہوا کرتی ہے —— بالفاظ دیگر —— ہماری ننگی آنکھیں بلا خوردبین کے جن اجسام کو بدن کے اندر رطوبت کی شکل میں دیکھتی ہیں، اُنہیں کو ہم اخلاط بدن کہتے ہیں —— اور بس:

(۳) لطیف اجسام، بشکل ہوا، جنکو ارواح اور بخارات، اور گاہے ریاح بھی کہا جاتا ہے،

یہ بھی اپنی لطافت ورقت کی وجہ سے ظروف میں بند کئے جانیکے محتاج ہوتے ہیں، ورنہ وہ غیر محسوس طور پر یوں ہی "ہوا" ہوجائیں۔

دوسروں پر پھبتی کسنے والو! اب جگر تھام کے بیٹھو، اور ہمارے چند سوالات کے جوابات دو! دیکھو، تمہیں اب کتنا پسینہ آتا ہے!

(۱) کیا اس حقیقت سے انکار کرنے کی مجال تم پاسکتے ہو کہ بدن میں مذکورہ بالا قسم کی تینوں چیزیں نہیں پائی جاتی ہیں ؟

(۲) کیا تم اپنے آسمانی صحیفوں کے زور پر دعوے کرسکتے ہو، کہ ان تین کے علاوہ چوتھی قسم کی کوئی چیز، ہمارے بدن کی چھوٹی سی دنیا کے کسی گوشہ میں پائی جاتی ہو، اور جس کا پتہ تم نے اپنی مایۂ ناز خردبین سے چلایا ہے ؟

(۳) کیا تم مشاہدہ کی گواہی سے ثابت کرسکتے ہو کہ مذکورۂ بالا دعوے اس طرح غلط ہی، کہ کائنات بدن میں محض ایک چیز ــــــ اعضاء ــــــ یا محض دو چیزیں		اعضاء ورطوبات پائی جاتی ہیں تیسری قسم کی چیز کا قطعاً وجود نہیں جسے اطبائے قدیم نے ارواح و بخارات کے نام سے ذکر کیا ہو؟

(۴) کیا تم نے کبھی اسباق کے دوران میں ہیومرز (Humours) کا لفظ پڑھا ہے، اور کبھی کتاب کے عنوان میں ہیومرز آف دی باڈی (Humours of the body) لکھا ہوا پایا ہے؟ ــــــ ذرا سوچ کر بتاؤ اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ کیا وہی سیال اور بہتی ہوئی چیز تو نہیں جس کا ذکر مسیحی نے اخلاط بدن کے نام سے کیا ہی؟ اور جس کا دوسرا ترجمہ فلوڈز آف دی باڈی (Fluids of the body) تم کرسکتے ہو اور شاید تمہارے بزرگوں نے لغات الفاظ میں یہی ترجمہ کیا ہو

کسب معاش کی مشغولیت نے اگر تمہارے دیرینہ اسباق کو بھلا دیا ہو، تو میں تمہاری اس بارے میں مدد کرنے کو تیار ہوں۔ تشریح کی معتبر کتاب گریز اناٹمی تم نے ضرور پڑھی ہوگی ــــ اس کے ابتدائی چند اوراق اُلٹو پلٹو ــــــ ہیومرز آف دی باڈی کا عنوان تمہیں یہیں کہیں نمایاں طور پر مل جائیگا +

اب سنو جس چیز کو تم اپنی اصطلاح میں ہیومر، یا فلوڈ کہا کرتے ہو، اسی چیز کو ہم خلط، یا رطوبت کہا کرتے ہیں! اسے تم کس طرح انکار کرسکتے ہو؟

(۵) کیا تم نہیں جانتے کہ اعضاء اور خون میں متعدد قسم کے گیس پائے جاتے ہیں؟ اور کیا تمہیں یاد نہیں کہ منافع الاعضا کی شہرۂ آفاق کتاب ہیلی برٹن فزیالوجی میں گیس کے لفظ کے ساتھ متعدد عنوانات قائم کئے گئے ہیں :-

خون کے گیس (Gasses of the blood) عضلات کے گیس (Gasses of the muscle)

پلازما اور سیرم (خون کی مائیت اور مصل) کے گیس (Gasses of the plasma and serum)

بتا سکتے ہو، ان عنوانات میں کس قسم کی چیزوں کا ذکر ہے؟ ــــ کیا ان بیانات میں اسی قسم کے لطیف اور ہوائی اجزا کی تفصیل تو نہیں، جنکو ابو سہل مسیحی نے کائنات بدن کی تیسری چیز ــــ ارواح و بخارات ــــ قرار دیا ہے؟

دوسروں کی پگڑی اُچھالنے والے صاحب بہادرو! ــــ اب ذرا اپنے ٹوپ فرقِ غرور و تمکنت سے اُتار کر جوتوں کے پاس رکھدو، اور سر کھجا کھجا کر بار بار سوچو کہ ایسی فاش اور شرمناک غلطیاں تم سے کیوں سرزد ہوجایا کرتی ہیں جسکی تلافی کے لئے تمہارا کوئی حامی و مددگار کھڑا نہیں ہوتا؟ محض اسلئے کہ تمہارا بیجا گھمنڈ، اُس فن پر حملہ کرنے کے لئے عجلت بیجا کی بے محابا جرأت کیساتھ تمہیں میدان علم و بحث میں لا کھڑا کرتا ہے؟ جس کو تم نے نہ سبقاً سبقاً پڑھا ہے اور نہ دیانت و صداقت کے ساتھ اُسکے مسائل پر غور کرنے کا تمہیں موقعہ ملا ہی

اگر ہم کسی چیز کا وہ نام لیتے ہیں، جو تمہارا بچپن سے رٹا ہوا ہے تو تمہاری گردن تسلیم و رضا فوراً جھک جاتی ہی، اور جب ہم اسی حقیقت کو اپنی زبان اور اپنی اصطلاح میں تمہارے سامنے دُہراتے ہیں، تو تمہاری نادانی، اور اصطلاح کی ناواقفیت، انکار کی سرکشی کے لئے تمہیں آمادہ کردیتی ہے، جس سے تم ایسے بھنور میں پھنس جاتے ہو کہ تمہارا ہاتھ پاؤں مارنا اب قطعاً بے سود ثابت ہوتا ہے +

مباحث

کیا "کتابی دق" واقعتاً عملی دنیا میں موجود نہیں ہے؟

از جناب شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب بمبئی

مندرجہ بالا عنوان سے حکیم محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کا لکھا ہوا ایک مضمون میری نظر سے گذرا جو ستمبر کے ہمدرد صحت میں شائع ہوا تھا۔ حکیم صاحب نے میرے لکھے ہوئے مضمون پر تنقید کی ہے۔ مگر اس طرح کہ اپنے دلائل سے میرے ہی نظریہ کو ثابت کر دیا ہے۔ اگر وہ میرے مضمون کو غور سے ملاحظہ فرماتے تو غالباً وہ نہ اس غلط فہمی میں پڑتے اور نہ انہیں مضمون لکھنے کی ضرورت ہوتی میں بہت مختصر طور پر چند باتیں نہایت ادب کے ساتھ حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ (۱) کتابی دق سے میری مراد یہ ہرگز نہ تھی کہ دق کے متعلق کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب غلط ہے۔ بلکہ کتابی دق سے وہ مفہوم مراد ہے جو عام طور پر درسی کتابوں میں دق کے متعلق پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے اور جو جمہور اطبا کا عقیدہ ہے، یعنی دق اس حرارتِ ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبّث اولی کے متشبث ہو۔ یہ چیز ہے جس کو میں کتابی دق کہتا ہوں۔ اور یہی چیز ہے جو عموماً تمام دُنیا کے اطبا کا مسلک ہے اور ہے اور یہی چیز ہے جس کا وجود واقعتاً دنیا میں موجود نہیں۔ اسلئے کہ یہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبُّث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جبتک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ دق کا مریض جب قریب الختم ہوتا ہے تو رطوبات خلطیہ اس وقت بھی موجود ہوتی ہیں جمہور اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ اشرف رطوبات پر اخس رطوبات کو فدا کر دیا جاتا ہے۔ طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات خلطیہ، رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات مبثوثہ کا بطل کی موجوگی میں اعضائے صلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبّث بطور تشبث اولی کے کیونکر ممکن ہے؟ اسکے متعلق تو حکیم صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں ایک لفظ بھی ارشاد نہ فرمایا سطحی باتیں اس طرح معرض بحث میں لے آئے جو ہرگز میرا نشانہ تھا۔

(۲) مجھے دق کے مسائل میں کسی نظریہ کے متعلق منفرد اور موجد ہونے کا دعوےٰ نہیں ہے۔ مسیحی، شیخ نیز دیگر حکما نے بھی اپنی اپنی تصانیف میں ایسے عقائد بیان کئے ہیں جو میرے عقیدہ سے ملتے جلتے ہیں۔ مجھے ان سے کامل اتفاق ہے۔

(۳) حکیم صاحب موصوف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دق اورام سے بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسکے ثبوت میں اُنہوں نے کئی اقوال نقل کئے ہیں مگر حکیم صاحب نے میرا منشا ہی نہ سمجھا۔ اورام منجر بدق ہونا اور چیز ہے اور دق کا ورمی بخار ہونا بالکل اور چیز ہے میں بھی انکی طرح اس بات کا قائل ہوں کہ بہت سے اورام منجر بدق ہوتے ہیں بہت سے حمیّات منجر بدق ہوتے ہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ دق خواہ اولاً پیدا ہوئی ہو یا دوسرے امراض دق کی طرف منجر ہوئے ہوں دونوں صورتوں میں دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی بلکہ ایک مخصوص ورمی حرارت ہوتی ہے۔ اسکی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں۔ اور ان اورام کا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔ کیا حکیم صاحب دق کا کوئی ایسا مریض پیش کر سکتے ہیں جس میں دق موجود ہو اور اسکے بدن کے کسی حصہ میں تورّم نہ ہو؟

(۴) آخر میں حکیم صاحب یہ دریافت فرماتے ہیں کہ میں کوئی ایسی مصفّی دوا بیان کروں جس میں تبرید و ترطیب موجود نہ ہو۔ میں نے پچھلے مضمون میں ایک سادھو کا واقعہ بیان کیا تھا کہ وہ ایک دوا دیتا تھا جس کی صرف تین خوراکیں دق اور سل کے آخری حالات میں کافی و شافی ہوتی تھیں۔ اس دوا کے اجزا میں (پارہ، گندک، سم الفار، ہڑتال اور تانبہ) یہ پانچ اجزا تھے جو انتعاش حرارت غریزی اور تجوید ہضم کا کام فی الفور انجام دیتے تھے۔ مزاجی طور پر یہ تمام چیزیں حکیم صاحب اچھی طرح جانتے ہیں کہ کیسی ہیں۔ مگر ایک خاص طریقہ سے ان کو اتنا نرم اور قابل استعمال بنا لیا گیا کہ دق کے مریضوں میں ہی اس نے حیات نو نہیں بخشی بلکہ شیر خوار بچوں پر میں نے یہ دوا کامل یقین اور پوری کامیابی کے ساتھ استعمال کی اور اس سے فائدہ اُٹھایا۔ کیا مذکورہ اجزا میں ذاتی طور پر تبرید و ترطیب کا کوئی شائبہ تک بھی ہے؟ علاوہ ازیں میں اس مرض میں زنجبیل عربی سونے کے ساتھ ایک خاص صورت سے استعمال کراتا ہوں۔ یہ چیز دق کے مریضوں میں ابتدائی دور میں بالکل قطعی اور یقینی طور پر شفا بخشتی ہے۔ ان دونوں چیزوں میں بھی کوئی تبرید و ترطیب نہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ ان چند سطور کے پڑھنے کے بعد حکیم صاحب موصوف کو اطمینان قلبی حاصل ہوگا اور انکی طبیعت میں ایک خاص جذبہ پیدا ہوگا جو ممکن ہے کسی وقت انہیں عملی تجربات کے لئے بمبئی کھینچ لائے۔

آخر میں ایک ضروری بات اور عرض کر دوں اور وہ یہ کہ جب تک نیک نیتی کے ساتھ خود سمجھنے یا مجھے سمجھا دینے کا جذبہ کار فرما ہے۔ میں اس بحث کو جاری رکھوں گا۔ لیکن جونہی اس میں ضد اور لاطائل مباحثہ شروع ہوا تو میں خاموش ہو کر اس سلسلہ کو بند کر دونگا۔ کیونکہ ایسی صورت میں نہ تو میرے پاس وقت ہے۔ اور نہ اس کی ضرورت۔

مراسلات

شک کرنے والوں کو میرا جواب

(از جناب خان بہادر حکیم سید محمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و سکرٹری سفٹن ہائی اسکول داؤد نگر)

ہمدردِ صحت کی اشاعت اکتوبر ۱۹۳۸ء میں میرے مکتوب کو پڑھ کر بعض اشخاص نے براہ راست مجھ سے اس کی تصدیق چاہی ہے۔ (یہ خطوط میں نے ہمدرد دواخانہ میں بھجوا دیئے ہیں) اس لئے میں یہ بہت مسرت و خوشی کے ساتھ اُن لوگوں کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ اپنے مکتوب میں تحریر کیا ہے حرف بہ حرف صحیح ہے۔ میں نے ۱۹۳۶ء میں دہلی جا کر اکثر دواخانوں کو محض اجنبی اور عامی بن کر بچشم خود معائنہ کیا ہے۔ اور کل انتظامات پر ایک اجمالی نگاہ ڈالی ہے۔ جناب حاجی حکیم عبدالحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ سے ذاتی طور پر تعارف ہی نہیں ہے۔ اور نہ کوئی تعلق خاص ہے۔ چونکہ یونانی دواؤں کا فائدہ زیادہ تر صحیح اوزان، اصلی اجزاء، اور دواسازی کی مہارت پر منحصر ہے اس لئے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہمدرد دواخانہ ماشاء اللہ ہمہ صفت موصوف ہے۔ اکثر مرکبات کو جو مریضوں کے واسطے طلب کرنے کا موقع ملا تو انہیں زود اثر اور بہت ہی مفید پایا۔ اس وقت دہلی میں جتنے دواخانے ہیں یہ اُن سب میں اولین درجہ رکھتا ہے۔ حکیم صاحب موصوف کی ہمیشہ خواہش رہتی ہے کہ ضرورت مندوں کو فائدہ پہنچے تاکہ فنی خدمت کے علاوہ خود اُن کے کاروبار کے لئے بھی مفید ہو۔ ظاہر ہے کہ ایسی جگہ فریب و مبالغہ نہیں ہو سکتا۔ مرکبات کے علاوہ میں نے مفردات بھی بہت صاف و تازہ پائے ہیں۔ خمیرہ نزلی جواہر والا تو میں نے خود استعمال کیا ہے اور اب تک زیر استعمال ہے، دماغی و اعصابی قوت کے لئے اکسیر ہے۔ پُرانے سے پُرانا نزلہ و زکام کے لئے، جسکی اس وقت ہر شخص کو شکایت ہے، جادو اثر پایا ہے۔ میں نے اپنے چند احباب کے لئے بھی منگوایا اور انہیں بھی بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ بلا خیال نزلہ حار و بارد ہر امزجہ و ایام میں قابل استعمال ہے۔ اس لئے میں محض بہ نیت انسانی ہمدردی و افادہ عامہ یہ کہتا ہوں کہ جو لوگ انجکشن، ویکسین، اطریفلات، ایارجات، مقویات دماغ استعمال کر چکے ہوں وہ صرف ایک ماہ تک خمیرہ نزلی جواہر والا استعمال کر کے دیکھیں۔ جن کے دماغ ضعیف ہوں۔ اور دماغی کام کرتے ہوں۔ وہ بطور حفظ ماتقدم استعمال کریں۔ میں نے جو کچھ مندرجہ بالا سطور میں لکھا ہے اُس سے غرض میری یہی ہے کہ غلط و صحیح میں امتیاز ہو۔ مشکوک طبائع کی تشفی ہو۔ اس کو کسی تحریک سے واسطہ نہیں ہے۔ بالکل غیرارادی طور پر اظہار حق کر دینا پڑا ہے۔

خادم الطب، سید محمد

پنجاب طبّی کانفرنس کی اپیل

پنجاب طبی کانفرنس آپ حضرات کی ایک جماعتی مجلس ہے۔ جو آپ کے صلاح و مشورہ سے طب اور اطبا کی سود و بہبود کے لئے کوشاں رہتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے اطباء کرام اپنے کام کو تنہا کرنے کی بجائے جماعتی رنگ میں کر سکتے ہیں۔

کانفرنس کا خرچ چار پانچ سو روپیہ سالانہ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ جس کی تفصیل آپ سالانہ جلسوں میں ملاحظہ فرما ہی لیا کرتے ہیں۔ اس خرچ کو پورا کرنے کے لئے آپ حضرات سے بار بار استدعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ تجربہ بھی ہوا ہے۔ کہ آپنے زیادہ سے زیادہ حصہ بھی لیا ہے۔ مگر چونکہ اس سال کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ اس لئے میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اس جماعت کو چلانے کے لئے نہ صرف تین روپے سالانہ چندہ ہی ارسال فرما دیں گے بلکہ عطیات بھی روانہ فرما کر شکر گذار فرمائیں گے۔

آپ کا صادق

زبدۃ الحکماء حکیم محمد افضل جنرل سیکرٹری پنجاب پروانشل طبی کانفرنس

لاہور

جامعہ طبیہ دہلی

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ ہمدرد صحت دہلی تسلیم

شفاخانہ جامعہ طبیہ دہلی کے مریضوں کی ماہانہ رپورٹ بغرض اشاعت ارسال خدمت ہے امید ہے کہ کسی قریبی اشاعت میں شائع فرما کر شکریہ کا موقعہ دینگے۔

شفاخانہ جامعہ طبیہ دہلی میں مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے اور ہر قوم اور فرقہ کے مریض بہت کافی تعداد میں شفاخانہ سے دوا لے کر صحت یاب ہوتے ہیں۔ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں شفاخانہ سے دوا لینے مریضوں کی تعداد حسب ذیل ہے :۔

مرد ۶۷۸ عورتیں ۱۰۶۱ بچے ۱۱۴۵ : میزان :۔ ۲۸۸۴

عطاء الرحمٰن قاسمی ناظم شفاخانہ جامعہ طبیہ

دائرہ طبیہ راولپنڈی

سہ سالہ تاریخ حیات اور آئندہ کا لائحہ عمل !

دائرہ طبیہ، شمالی پنجاب اور سرحد کے چند جواں ہمت، فاضل، ہنرمند اور صاحب تجربہ اطباء کی ایک پر خلوص جماعت ہے۔ تین سال ہوئے، یہ جدید الاسلوب طبی مجلس مولانا حکیم محمد یحییٰ خاں صاحب خانپوری کی ہدایت و رہنمائی میں انتہائی خلوص اور اولو العزمانہ جذبۂ عمل کے ماتحت قائم ہوئی۔ اس مدت میں اس نے اپنے مجوزہ لائحہ عمل کے مطابق نہایت اہم اور مفید کام بالکل خموشی اور سکون کے ساتھ انجام دیا ہے۔ اگر ایک طرف مشہور و ماہر، پختہ مغز اور کہنہ مشق فن کاروں کی مجلسی تنظیم و تقویت میں کوشش کرنا، اور ان میں باہمی تعارف۔ تعاون اور تناصر کے تعلقات استوار کر کے علم و ہنر کے فیضان کو وسیع اور ہمہ گیر بنانا اس کے اصول اساسی میں شامل ہے۔ تو دوسری طرف غیر معروف، جواں سال، ناتجربہ کار۔ اور نو آغاز عاملین طب کی ذہنی، دماغی، نظری تربیت اور ذوق سلیم کی پرورش کے وسائل مہیا کر کے انہیں علمی و عملی خوبیوں سے آراستہ کرنا اور ملک و خلق کے لے مفید بنانا اس کے نصب العین میں داخل ہے

کارکنان دائرہ طبیہ نے اس خیال سے کہ کام کئے بغیر ان کی تعریف و ثنا نہ کی جائے آجتک کبھی اپنی کارگزاریاں شائع کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اور وہ سب اپنے مطمح نظر کے مطابق، اس احساس کے بغیر، کہ ان پر تحسین کے پھول برسائے جائینگے۔ یا نفرین کی بوچھاڑ کی جائے گی اپنے اپنے اعمال و وظائف انجام دیتے رہے ہیں۔ دائرہ کی علمی و نظری کوششوں کا معمولی سا اندازہ کرنے کے لئے یہ بات کافی ہے۔ کہ ایک سے زیادہ مرتبہ صاحب علم و قلم اطباء کی ذہنی و دماغی تربیت کے لئے بہترین مقالات لکھوائے اور ان میں سے قابل قدر مضامین پر پچاس روپیہ سے زیادہ کے انعامات تقسیم کئے۔

عملی لحاظ سے بھی اس کی کوششیں کچھ کم قدر و قبول کے لائق نہیں۔ بہت سے عسیر العلاج امراض پر تجربات کثیرہ کے بعد خاص الخاص مایۂ ناز نسخے حاصل کئے گئے ہیں۔ جن کی قیمت تجربہ کے بعد ہی معلوم ہوگی۔ اور جو عنقریب ممبران دائرہ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

آیندہ کے لئے دستور العمل

۱۔ چونکہ بانی و صدر دائرہ طبیہ حکیم مولوی محمد یحییٰ خاں صاحب خانپوری نیز اکثر ارکان کی متفقہ تجویز کے مطابق قرار پایا ہے کہ دائرہ کا حلقہ عمل وسیع تر کر دیا جائے۔ اس لئے زر داخلہ پانچ روپے کی جگہ صرف ایک روپیہ کر دیا گیا ہے۔ ملک بھر کے پر خلوص اور صاحب دل فن دوستوں کو دائرہ کی رکنیت نہ صرف خود قبول کر لینی چاہیئے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہیئے۔

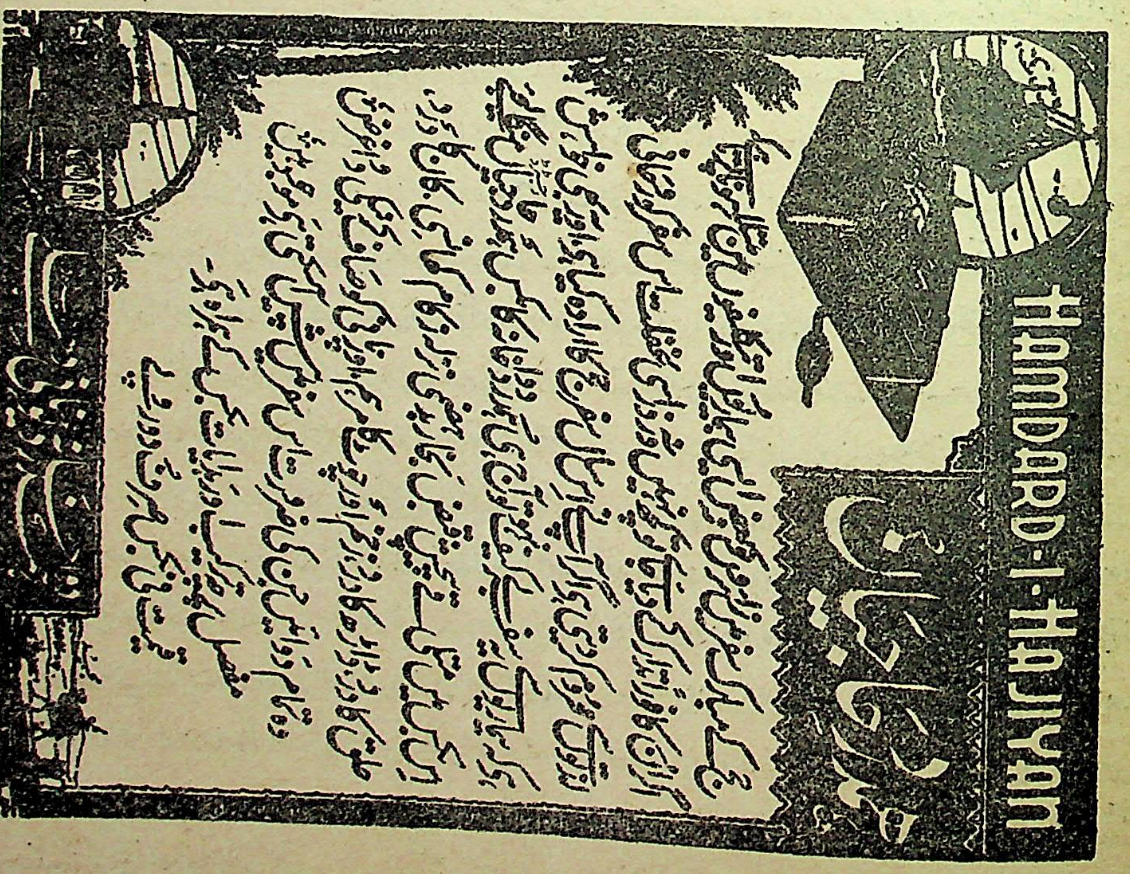
۲۔ حلقہ عمل وسیع کرنے کے ساتھ ہی اس کے مقاصد میں نفع بخش عناصر کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ ہندوستان بھر کے مختلف ذوق اور قابلیت کے طبیب دائرہ میں شامل ہو کر علمی کام کر سکیں۔ تقسیم کار کے اصول پر دائرہ طبیہ کی مجلس عظمےٰ کی نیابت میں شعبہ تحقیق، عملی تجربات، دفتر اشاعت وغیرہ ماتحت ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر ایک رکن اس امر کی تصریح کر دے کہ وہ کس مذاق کا ہے اور کون سے شعبہ میں کام کر سکتا ہے۔

۳۔ تمام ممبروں کی خدمت میں اعلےٰ درجہ کے گلیزڈ پیپر پر نہایت خوشنما چھپی ہوئی "سند رکنیت" اعزازی طور پر پیش کی جائے گی

طبیہ کالج امرتسر کا افتتاح

مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء بوقت چار بجے شام طبیہ کالج کا افتتاح عالیجناب شیخ صادق حسین صاحب رئیس اعظم امرتسر کے ہاتھ سے ہوا اطبا کے علاوہ اراکین کالج کمیٹی کا شاف، شہر کے رئیس، علما اور لیڈر بھی شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ڈاکٹر دیوی داس ہندی نے طب کی تعریف اور طبیہ کالج کی ضرورت پر ایک دلچسپ نظم پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ میں تو اس بات کا حامی ہوں کہ دیسی طب کو عروج ہو کیونکہ اس کے لئے ایک تو ہماری طبائع مالوف ہیں۔ دوسرے اقتصادی نقطہ نگاہ سے ملکی تجارت کو فروغ ہوتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار سیکرٹری نے کالج کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ یہ کوئی نیا کالج نہیں ہے۔ بلکہ میں نے ۱۹۲۸ء میں اپنے مکان پر جاری کیا۔ جب کامیابی کے ساتھ چل پڑا تو اس کا الحاق طبیہ کالج لاہور سے ہوگیا۔ پھر ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی کی درخواست پر اس کی تحویل میں دے دیا۔ کالج کو خاطر خواہ ترقی ہوئی۔ پھر بعض نا مساعد حالات کی وجہ سے کچھ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا۔ جو آج پھر جاری کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد حکیم محمد عبد اللہ اور جناب شیخ حسام الدین صاحب میونسپل کمشنر نے طبی اور اردو کی ضرورت میں تقریریں فرمائیں۔ اس کے بعد جناب مولانا مولوی محمد سلیمان صاحب فاروقی بی اے نے صاحب صدر اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد صاحب صدر نے کالج کا افتتاح کر کے کالج کے دروازے کھولے جہاں حاضرین کی تواضع فواکہات سے کی گئی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کالج کے حالات کو نہایت کامیاب دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد شریف صاحب ایم۔ بی۔ ایس نے جو ولایت کے ماہر ایکسرے ہیں ایک نہایت قیمتی خوردبین (مائیکروسکوپ) کالج کو عطا فرمائی۔ اب تعلیم باقاعدہ شروع ہے۔ داخل ہونے والے طلباء جلد از جلد اپنی درخواست ہائے داخلہ بھیجکر داخل ہوں۔

(حکیم محمد علی سیکرٹری طبیہ کالج میاں سنگھ گیٹ امرتسر)



علم اور حکمت کے خزانے

شائقین علم کے لئے ایک زرین موقع

اردو کی طبی صحافت میں ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جو اپنی ظاہری اور معنوی خصوصیات کی وجہ سے ایک انقلاب آفرین دعوت ہے اسی لئے اس کا خیر مقدم صرف ہندوستان کے طبی حلقوں کی طرف سے کیا گیا بلکہ ممالک غیر کے ماہرین بھی اسی صف میں داخل ہیں آج سے چند سال پہلے کسی شخص کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ہماری طبی صحافت اس قدر کامیابی کے ساتھ ترقی کی منزل طے کرنے لگے گی۔ ہمدرد صحت ہی وہ رسالہ ہے جس نے طبیب اور غیر طبیب اور عوام و خواص کی ہر طبی ضرورت کو کماحقہ پورا کر دیا ہے۔ اسکی اشاعت خاص جو ہر سال اسکی سالگرہ کی تقریب میں ۵ جولائی کو شائع ہوتی ہے اپنی نوعیت اور جامعیت کے لحاظ سے مشرقی زبانوں میں بالکل نئی چیز ہوتی ہے اور اسکی ضخامت ۳۰۰ صفحات سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے سالوں میں رسالوں کی جلدوں کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا تھا صرف پندرہ بیس جلدیں مکمل کی جاسکی تھیں جو چند ہی روز میں شائقین علم نے حاصل کر لی تھیں۔ اب دفتر میں پہلے سالوں کی صرف ۲ جلدیں ہی بطور فائل موجود ہیں۔ قدر دانوں کے پیہم تقاضوں کا خیال کر کے کبھی کبھی خیال بھی کیا گیا کہ گذشتہ جلد کے بعض پرچے جلدوں کی تکمیل کے لئے دوبارہ طبع کرالئے جائیں۔ لیکن اس کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ پہلے تجربے کو سامنے رکھ کر تازہ جلدوں کے تقریباً پانچسو پرچے علیحدہ رکھے جاتے رہے تاکہ آخر میں پانچسو جلدیں مکمل کی جاسکیں اور شائقین ان سے محروم نہ رہیں چنانچہ اب ان جلدوں کے تمام پرچے مکمل ہو جانیکے بعد دفتر میں ان کی جلدیں مکمل کرالی گئی ہیں جو جولائی ۳۴ء سے جون ۳۵ء تک اور جولائی ۳۵ء سے جون ۳۶ء تک اور جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء تک کے پرچوں پر مشتمل ہیں۔ اسمیں ہمدرد صحت کی وہ اشاعت ہائے خاص بھی شامل ہیں جو بجائے خود ایک جلد کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور تجدید و اعادۂ شباب اور درازی عمر پر نیز بچوں کے متعلق ہر قسم کی جدید و قدیم معلومات کا انتہائی ذخیرہ ہیں۔ تازہ جلد جولائی ۳۷ء سے جون ۳۸ء میں گذشتہ سال کا عظیم الشان عورت نمبر ہے جسکی تعریف میں ہندوستان بھر کے منتخب علما اور حکما متفقہ طور پر رطب اللسان ہیں۔ جلد بندی بھی رنگین کپڑے کی پختہ کرائی گئی ہے۔ جس کے پشتے پر رسالہ کا نام وغیرہ سنہری حروف میں چھپا ہوا ہے۔

ان جلدوں میں کیا ہے؟

اس کا جواب اتنا مختصر نہیں کہ اس ذرا سی جگہ میں دیا جاسکے مجمل طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ ۳۴-۳۵ء کی جلد میں ایک تو وہ مشہور زمانہ اشاعت خاص ہے جسکا موضوع "اعادۂ شباب اور درازی عمر" تھا اور اسکے علاوہ گیارہ مہینوں کے گیارہ پرچے جن میں ہر ایک علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے مالا مال ہے۔ ۳۵-۳۶ء کی جلد میں گیارہ معمولی پرچوں کے علاوہ ایک وہ معرکتہ الآرا اشاعت ہے جسے "الاطفال" کا نام دیا گیا ہے اور جسمیں بچوں کی پرورش اور انکی طبیعت اور انکے کھیل، انکی عادات اور اطوار اور انکے امراض و علاج کے متعلق بہت سے ایسے نادر زمانہ مضامین ہیں، جن کی نظیر آپ کو انگریزی زبان کے طبی پرچوں میں بھی نہیں مل سکتی۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق آپ اس پرچہ سے اتنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں، جو بصورت دیگر کئی مستقل فنی کتابیں دیکھنے سے بمشکل حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ فنی کتابیں بھی اردو زبان میں کہیں موجود نہیں ہیں۔ ۳۷-۳۸ء کی تازہ جلد میں گذشتہ سال کے عجیب و غریب "عورت نمبر" کے علاوہ گیارہ مہینے کے پرچے ہیں جو جون ۳۸ء تک ختم ہوتے ہیں۔ اس جلد میں صرف ایک عورت نمبر ہی ایسا ہے جس کی قیمت اس جلد کی سب قیمت کے برابر ہو تو شائقین اور قدر شناس اسکو سستا ہی سمجھیں گے۔ ہمدرد صحت کے معمولی پرچوں میں علاوہ بیش بہا طبی مضامین کے جو ماہ بماہ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اچھے اچھے حکیموں اور ڈاکٹروں کے مجرب اور آزمودہ صدہا نسخے ملیں گے جنمیں سے ہر ایک کی قیمت یقیناً اس رقم سے بہت زیادہ ہے جو ہمدرد صحت کی جلدیں خریدنے پر صرف کرنی پڑیگی۔ یہ رقم دو روپے فی جلد ہے محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ ہر جلد کی ضخامت اس اشتہار سائز کے ۱۰۶۲ صفحات یا اس سے کچھ زیادہ ہے۔ بلاک کی رنگین تصاویر بھی ہر جلد میں ساٹھ سے زیادہ ہیں۔ اسکے علاوہ دلچسپ مرقعے کارٹون اور دستی تصویریں ان میں شامل ہیں۔ علم و حکمت کے جواہر ریزوں سے بھرپور یہ جلدیں صرف اطبا ہی کے لئے ضروری نہیں بلکہ عوام بھی اور دوسرے شائقین علم و ادب بھی انکے مطالعہ سے فائدہ حاصل کرینگے۔ ہمدرد صحت کی خصوصیتوں کا اندازہ آپکو اسی پرچے کے مضامین سے ہو جائیگا۔ ہماری زبان کے نہ صرف طبی پرچوں میں بلکہ ادبی رسالوں میں "ہمدرد صحت" ہی ایک ایسا رسالہ ہے۔ جس کے قلمی معاونین میں ممالک یورپ کے بہت سے مضمون نگار شامل ہیں اور جسکے حلقہ میں ہندوستان کے منتخب طبیب و ادیب جمع ہیں۔ ان جلدوں میں آپ کو ان مشہور اصحاب قلم کے نتائج افکار جا بجا نظر آئینگے +

قیمت فی جلد صرف دو روپے ۲ع

منیجر مکتبہ ہمدرد صحت ہمدرد منزل، دہلی

تاریخِ طب

طب اسلامی کی مختصر تاریخ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفا خانپوری) صدر دائرۂ طبیہ راولپنڈی

مسلمانوں کی علم پروری تحقیق و تدقیق، اصلاح و تہذیبِ معارف، اور تنقیح و تدوینِ مسائل کے بے مثال کارنامے، اور بے پناہ شوق و شغف کی طویل داستانیں بیان کرنے کے لئے نہ وقت ہے نہ گنجائش ۔ ورنہ میں دکھاتا کہ مختلف علوم و فنون میں مسلمانوں کو کیا کچھ ہاتھ آیا۔ اس پر اُنہوں نے کس قدر اضافہ کیا اور کون کون سے علوم و فنون خود پیدا کئے ۔لیکن قلتِ فرصت اور دامنِ موضوع کی تنگی جوشِ تحریر کو سرد کئے دیتی ہے ؎

فریاد کہ غم ہائے تو در سینۂ تنگم اندک نبود لائق و بسیار نہ گنجد

لیکن طب کے متعلق مسلمانوں کے کارناموں کا اجمالی خاکہ پیش کرنا سلسلۂ مضمون کے لئے ضروری اور ناگزیر ہے ۔

مسلمانوں کی طلبِ علم

اہل اسلام نے جب سلطنت روم کو فتح کیا تو یونان، مصر اور روم کے علوم و فنون ورا ثتاً ان کے ہاتھ آئے ۔ ان میں بہت سے علوم یا تو ابھی غیر مدوّن اور ناقص تھے یا مسخ ہو چکے تھے ۔مثلاً فلسفۂ یونان کی جو کتابیں مسلمانوں کے ہاتھ لگیں، یا اس سے متعلق بعض مسائل پر اُنہیں جو مواد میسر آیا، وہ حکمائے یونان کے مختارات کی محض تلخیص یا کسی قدر شروح کی شکل میں تھا اور اس کے بانی الباب اور فلاسفی کو مرورِ زمانہ نے بدل ڈالا تھا۔ چنانچہ ابنذقلس ۔ ارسطیفن ۔ رونس ۔ اور برقلس وغیرہ اساطین الحکمۃ یونانیہ کے فلسفہ کی یہی کیفیت تھی ۔ (ملاحظہ ہو اخبار الحکما للقفطی اور تاریخ ابن خلکان) انکی اصلاح و تدوین میں مسلمانوں نے انتہائی مصارف برداشت کئے اور سعیٔ بلیغ سے ان کو مستقل فنی حیثیت دی ۔ ارسطیفن کی کتابوں کا ترجمہ ۔ اصلاح ۔ اور شرح کی گئی ۔ رونس کے فلسفہ کو از سرِ نو زندگی بخشی گئی ۔

اسی طرح جن مسائل میں حکمائے متقدمین کی واضح غلطیاں پائیں. انکی اصلاح و تنقیح کے فرائض انجام دئے ۔ چنانچہ برقلس افلاطونی کی کتاب الدھر کے جواب میں یحییٰ نحوی الدیلمی[1] نے ایک ضخیم اور مبسوط کتاب لکھی ۔

علومِ ہیئت اور ریاضی وغیرہ ابھی غیر مدوّن تھے ۔انکی تکمیل و تدوین میں مسلمانوں کے عدیم المثال کارنامے انجام دیئے لیکن انکی تفصیل و توضیح کا یہ موقعہ نہیں ہے ۔ فلسفہ، ریاضی اور ہیئت وغیرہ پر ہی بس نہیں اور بہت سے علوم و فنون ایسے ہیں جن کے کندھوں پر سے مسلمانوں کے احسانات کا بارِ گراں تا قیامت نہیں اُٹھ سکتا ۔علی الخصوص طب یونانی مسلمانوں کی سعی بلیغ اور ذوقِ عمیق کے طفیل اس درجہ منقح اور مدوّن ہوئی کہ بعد میں طب یونانی کی بجائے اس کا نام ہی طبِ اسلامی قرار پایا ۔

طبِ یونانی مسلمانوں کی سرپرستی میں

اس طب کو مسلمانوں نے اپنی عالمگیر فتوحات کے ساتھ ساتھ چار دانگ عالم میں پھیلا دیا ۔ اور جس طرح اُنہوں نے اور علوم و معارف کی روشنی سے کائناتِ ارضی کو نورانی کر کے مشرق و مغرب کے ڈانڈے ملا دیئے تھے، اسی طرح اس طب کے فیضان کو چین، ہندوستان اور ترکستان سے لیکر اندلس تک وسیع کر دیا ۔

پہلی صدی ہجری کے آخیر میں ہی یونانی کتب کے تراجم اور ان پر عربی تعلیقات و شروح کا کام شروع ہو گیا تھا جو لگاتار دوسری صدی کے

---

[1] حکمت و فلسفہ میں امتیازی قابلیت کا مالک اور اسکندریہ میں بطریق کے منصب اعلیٰ پر فائز تھا۔ چونکہ مسلمانوں کی علم پروری کے دورِ اوّل میں اس نے بھی مسلم حکماء کے دوش بدوش علمی کارنامے انجام دئے ہیں ۔ اسلئے نصرانی ہونیکے باوجود حنین ابن اسحٰق اور ثابت ابن قرہ وغیرہ کی طرح اسے بھی مسلمان مصنفین نے اسلامی حکماء میں سے شمار کیا ہے۔

اواخر تک جاری رہا۔ اس دور میں حنین ابن اسحاق۔ ثابت ابن قرہ۔ اور حبیش بن الحسن وغیرہ نامور اہل فن گزرے ہیں جنہیں "رأس المترجمین" کا خطاب دیا گیا ہے۔ یہ لوگ بنو منجم کے وظیفہ خوار تھے۔ اور ان کو بیش قرار تنخواہیں ملا کرتی تھیں۔ اخبار الحکماء میں وزیر ابوالحسن علی بن یوسف القفطی نے لکھا ہے کہ ہر ایک مترجم کو بنو منجم کی طرف سے کم از کم پانچ سو دینار ماہانہ وظیفہ ملتا تھا۔

ان تراجم اور نقل و تلخیص کا مسلمانوں کو اس قدر شوق تھا کہ وہ ضعیف حکماء و اطباء کی کتابوں کو بھی عربی میں منتقل کر لیتے اور نہایت محنت و کاوش کے ساتھ ان پر شروح لکھتے تھے۔ چنانچہ روفس نے جو طب کے ابتدائی زمانہ میں ہوا تھا۔ طب کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی تھیں اور ارسطو اور جالینوس وغیرہ نے انکی تردید و تنقیص کی تھی۔ مسلمانوں نے اسکی کتابوں کو بھی عربی میں ترجمہ کر لیا تھا۔ اس سلسلہ میں یونان، ہندوستان، ایران اور روم غرضیکہ جہاں سے جو کچھ بھی ملا مسلمانوں نے حاصل کر کے اس کو نئی تدوین و تہذیب کے ساتھ عربی میں منتقل کیا۔

طب اسلامی کی ابتداء

ترجمہ اور نقل کا کام دوسری صدی ہجری کے بعد ختم ہو گیا تو مسلمانوں نے فن طب کے اصول و فروع پر تحقیق و تنقید کے اہم سلسلہ کا آغاز کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے تمام مسلمات و معارف کو کھنگال ڈالا۔ اور نہایت محنت و دیانت سے بحث و نظر کا حق ادا کیا یہ سلسلہ تیسری اور چوتھی صدی ہجری تک نہایت زور شور سے جاری رہا۔

اس دور میں اگرچہ یونانی اصول و مسائل ہی پر طبی عمارت کا قیام تھا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی مختلف اور متفرق طبوں کے امتزاج اور تحقیق و دریافت کے نتائج ثابتہ کی بنا پر مسلمانوں نے ایک نئی طب کی تعمیر شروع کر دی جس میں انہوں نے یونانی، عربی، ہندی اور ایرانی وغیرہ طرق علاج مطب کو ترکیب دیا نئے امراض کی تحقیق کی۔ نئے اصول علاج مدون کئے۔ بہت سی نئی دوائیں تلاش کیں۔ علم الادویہ کی جدید تحقیقات ہوئی جدید طریق پر مرکبات بنائے گئے نئے سرے سے قرابادین مرتب ہوئی اور حفظان صحت کو ایک مستقل اور کمل علم کی شکل میں ترتیب دیا گیا۔

یہ دور آٹھویں صدی ہجری تک شمار ہوتا ہے۔ اور اس مدت میں جہاں عملی اعتبارات سے طب کی ترقی و تہذیب میں انتہائی کوششیں عمل میں لائی گئیں اور طب اسلامی کو ابتداء سے آغاز تک پہنچایا گیا۔ وہاں بہت سی قابل قدر علمی اور عمل آموز تالیفات بھی مدون ہوئیں۔

بعض عدیم العدیل طبی تصنیفات

ان میں سے فردوس الحکمۃ (مصنفہ ابوالحسن طبری) حاوی کبیر (مصنفہ رازی) کامل الصناعۃ (علی ابن عباس) اور قانون (از بوعلی ابن سینا) وغیرہ زندہ جاوید کتابیں ہیں۔ رازی کی حاوی کبیر اور شیخ الرئیس ابن سینا کی قانون مدت دراز تک یورپ کی علمی و طبی درسگاہوں کے نصاب تعلیم میں داخل رہیں۔

اندلس کے نامی اطباء میں سے ابوالقاسم زہراوی کی کتاب التصریف جو دو حصوں میں ہے ماضی قریب تک مغربی طلباء و علماء طب کے استفادہ کا ذریعہ بنی رہی۔ اس یادگار کتاب کا دوسرا حصہ جراحیات کے متعلق ہے اور یورپی محققین کو اعتراف ہے کہ موجودہ سرجری کی بنیاد اسی باکمال سرجن کی تعلیمات جلیلہ پر اٹھائی گئی ہے۔

ان کتابوں سے مسلمان حکماء و علماء کے ذوق و انہماک تحقیق و تفحص، اور تلاش و تجسس کا بخوبی پتہ چلتا ہے ~

تلک آثارنا تدل علینا فانظروا بعدنا الی الآثار

طب اسلامی کے بعض مشہور فن کار

ظہور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں حارث بن کلدہ، تیاذوق، ابن آثال اور زینب طبیبہ وغیرہم مشہور فن کار تھے (ملاحظہ ہو عیون الانباء فی طبقات الاطباء)

عرب جاہلیت سے جو طبی مواد حاصل ہوا۔ اسکو بھی مسلمانوں نے کتابی شکل میں جمع کر لیا تھا۔ (کما قال صاحب بلوغ الادب) کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے اور ابن الندیم نے اپنی **الفہرست** میں ان کتابوں کے متعلق تفصیلی معلومات رقم کی ہیں۔ ان میں سے کتاب المحاورۃ فی الطب میں حارث بن کلدہ ثقفی اور کسریٰ کی وہ گفتگو درج ہے جو طب کے متعلق سوال و جواب کے طور پر کی گئی تھی۔

خلافت عباسیہ کے ابتدائی دور میں جورجیس بختیشوع، جبرئیل، یوحنا، ماسویہ، حنین ابن اسحق، کندی، ثابت ابن قرہ اور ربن الطبری وغیرہ امتیازی شان کے مالک تھے۔ جبرئیل بن بختیشوع ماموں کا طبیب خاص تھا۔ اور جرجیس کو منصور کے دربار سے تعلق تھا۔ اخبار الحکماء میں انکی قدر افزائی کی دلچسپ داستانیں لکھی ہیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں۔

اسلامی طب کے دور ارتقاء میں عجم کے مندرجہ ذیل اطباء نامدار کا خاص حصہ ہے۔ ابوالحسن بن سہل الطبری (مصنف فردوس الحکمۃ)۔

علی بن عباس (صاحب کامل الصناعہ)، ابو سہل مسیحی۔ ایلاقی۔ ابن ابی صادق۔ نجیب الدین سمرقندی اور بوعلی ابن سینا مؤخر الذکر طبیب جلیل اسلامی اطبا میں دوامی شہرت و وقار کا مالک ہے۔

اطبائے شام میں ابو نصر فارابی۔ ابو منصور۔ سامری اور مصر میں تمیمی۔ ابن رضوان ابن الجمیع۔ ابن البیطار اور اندلس میں ابن جلجل ابن زہر اور ابوالقاسم زہراوی وغیرہ مخصوص امتیاز رکھتے ہیں۔

طبّ اسلامی کے دور ارتقا پر ایک نظر

طب اسلامی کے متعلق اگرچہ نسبتاً تفصیل کے ساتھ ہم لکھ چکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ابھی جو کچھ عرض کرنا مقصود تھا وہ باقی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے دور ترقی کا مجمل ساخاکہ پیش کر دیں۔ تاکہ نظیری علیہ الرحمۃ کی "حسرت شعری" پوری ہو اور اس شعر کا مفہوم حقیقت کے ہم آغوش ہو سکے

نظیری کاش بنمائی کہ در ساغر چہ میداری　　کہ پیش زاھداں قدر گنہ گاراں شود پیدا

علاوہ ازیں مزید تفصیل و اطناب سخن کی ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ ہمیں "دعوت اصلاح و تجدید طب" پر بطور مذاکرہ چند ایک ضروری باتیں قارئین کرام کے سامنے پیش کرنی ہیں۔ اور یہ تمام تفصیلات ہمارے لئے مقدمۂ دلیل کا حکم رکھتی ہیں

سرگذشت عہد گل را از نظیری ہم شنو　　عندلیب آشفتہ تر گفتہ ست ایں افسانہ را

اسلامی دور میں اطبائے خصوصی (اسپیشلسٹ)

آج کل مغربی تحقیق واکتشاف نے طب کے علم وفن کو اس درجہ وسعت اور پہنائی بخش دی ہے۔ کہ ایک طالب علم فن مدت العمر کی مسلسل محنت وسعی سے بھی اس کے تمام پہلوؤں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ مجبور ہوتا ہے کہ ایک ہی شعبہ کو اپنی تحقیق و قابلیت کی جولان گاہ بنانے پر اکتفا کرے۔ چنانچہ آپ کو علم ہوگا کہ اطبائے خصوصی (اسپیشلسٹ) تیار ہوتے ہیں جو صرف ایک نوع کے مرض یا امراض کے علاج اور اس کے متعلقات پر علم وعمل کی طاقتیں بہم پہونچاتے اور اسی خصوص میں ساری زندگی بسر کر دیتے ہیں۔

اس چیز کو طب مغرب کی وسعت اور باقاعدگی وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور بڑے ادعا کے ساتھ کہا جاتا ہے۔ کہ طب میں اس درجہ ترقی و وسعت اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ کہ اسکے صرف ایک جزئیہ کو بھی مستقل علمی وعملی فن کی حیثیت دیجاتی ہو۔ لیکن اگر ہم دیدہ تحقیق پر عدل وانصاف کی عینک لگا کر تاریخی حقایق کا مطالعہ کرینگے تو یہی چیز اپنے اتمام و اکمال کے ساتھ اسلامی طب کے دور ارتقا میں نظر آئے گی۔ جو چند در چند وجوہ و کوائف کے اعتبار سے اپنی اہمیت میں آج کی قابل فخر وسعت سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھی۔

مثال کے طور پر صرف علاج العین[1] ہی کو لیجیئے۔ علامہ ابن الندیم کی الفہرست اور کشف الظنون مصنفہ حاجی خلیفہ میں ان کتابوں کی فہرست ملاحظہ کرنے پر اندازہ ہوگا کہ اس شعبہ میں کہاں تک ترقی ہو چکی تھی۔ ایک ایک عضو اور اس کے ایک ایک مرض کو مخصوص اور مستقل موضوع قرار دے کر اس پر بہترین محققانہ کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ چنانچہ امراض چشم پر بھی لاتعداد کتابیں تالیف و تصنیف کی گئیں منجملہ حنین ابن اسحاق کی کتاب العین ہے جو اصل میں دس مقالات پر مشتمل تھی۔ اسی کا ملخص کتاب العین فی ثلثۃ مقالات کے نام سے متداول تھا۔ اس کے بھانجے حبیش بن الحسن کی کتاب تعریف امراض العین کا تذکرہ بھی ملتا ہے

ابو بکر رازی[2] نے بھی دو کتابیں مشجر اور کتاب الکحل اسی موضوع پر لکھی تھیں۔ اسی سلسلہ میں علی بن عیسٰی کحال کے تذکرہ کا پتہ چلتا ہے جس شرح دانیال بن اشعیائے لکھی۔ علاوہ ازیں کتاب العین کے نام سے چار اور مصنفوں کی کتابوں کا ذکر موجود ہے۔ مقالۃ فی العین

---

[1] امراض عین پر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف بطور مثال ہے۔ ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ ورنہ اسلامی طب کے دور ارتقا میں ہمیں وہ تمام چیزیں نظر آتی ہیں جو موجودہ طب مغربی کے لئے مایۂ صد نازش و افتخار ہیں اور انکے ساتھ بعض ایسے حقائق کا بھی پتہ چلتا ہے کہ مغربی طب باوصف ایں ہمہ شور اشوری ان سے خالی اور بے نمک ہے طب جدید کے موجودہ مختارات کی طرح اس دور میں بھی تقسیم عمل کا اصول تمام طبی دنیا میں کارفرما نظر آتا ہے۔ طبیب۔ جرّاح۔ کحّال۔ بیطار۔ جابر وغیرہ متعدد انواع کے معالجین ملتے ہیں جو اپنے اپنے امور مفوضہ کو خصوصیت کے ساتھ انجام دینے کے علاوہ امراض عامّہ کا معالجہ کرنے میں بھی چابکدست اور ماہر تھے۔ اسی طرح موجودہ تقسیم علوم کی طرح ان دنوں میں بھی علم النباتات۔ علم الادویہ۔ علم الکیمیا وغیرہ علوم طبیہ میں مختلف اطبا مہارت خصوصی حاصل کرتے تھے لیکن ع ایں رشتہ بانگشت نہ پیچی کہ دراز است ۱۲

[2] ابو بکر محمد ابن زکریا رازی (المتوفی سنہ ۹۳۲ء) امراض عین میں ید طولیٰ رکھتا تھا علی الخصوص نزول الماء کا آپریشن نہایت کامیابی سے کرنے میں مشہور تھا۔

کے نام پر ابن ذہیل مقری اور ابن سیابہ دونوں نے جُداگانہ رسالے مرتب کرے۔

ابن ذہبی کحال کے ایک رسالہ مقالۃ فی نزول الماء کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

اسی طرح نزھۃ الافکار فی علاج الابصار، اصلاح الباصر والبصیرۃ اور کتاب الکافی فی الکحل وغیرہ تالیفات کا نام لیا جاسکتا ہے۔ مؤخر الذکر کتاب ہندوستان کے بعض کتب خانوں میں بھی موجود ہے

آنکھوں کا آپریشن (عمل جرّاحی)

علمی تحقیقات ونظائر ہی پر بس نہیں، اس عہد میں تشریح وجراحت کا شعبہ بھی حیرت انگیز وسعت اور ترقی پاچکا تھا۔ آنکھوں کے متعلق لکھی ہوئی کتابوں کے ایک حصہ کا مونتاً ذکر کردیا گیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں آپ کو یہ معلوم کرکے یقیناً حیرت اور استعجاب کی کیفیتوں سے دوچار ہونا پڑے گا کہ اس دور میں آنکھوں کی تشریح اور سرجری کے لئے بے شمار عجیب النوع آلات استعمال کئے جاتے تھے ان آلات میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

مقص۔ مقراض۔ کازۃ۔ صنانیر۔ فتاحۃ۔ تبر۔ موسن۔ مجراد۔ منجل۔ مکوی (جو پانچ چھ قسم کا ہوتا تھا)۔ منقط۔ منقاش۔ السکین۔ الشوکیہ۔ جوکان دائرۃ الشعر۔ حربہ۔ ذات الشعیرۃ۔ رصاص التثقیل۔ حلقہ ذات البقرۃ۔ مشراط وغیرہ۔

آنکھوں کے آپریشن کے علاوہ اس زمانہ میں آنکھیں بنانے کا فن بھی خاص طور پر ترقی پاچکا تھا یہ تفصیل تشنۂ تکمیل رہے گی۔ اگر میں یہاں چند تاریخی حقائق کا تذکرہ نہ کروں۔

اخبار الحکما قفطی کا بیان ہے کہ جبریل کحال جسے مامون کی طرف سے ہزار درہم ماہانہ مشاہرہ ملتا تھا۔ ہر روز نماز صبح کے بعد مامون کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور اسکی آنکھ دھوکر سرمہ لگاتا تھا۔ اسی طرح جب بعد دوپہر خلیفہ مامون قیلولہ کرکے اُٹھتا تھا۔ تب بھی جبریل حاضر ہوکر یہی خدمت انجام دیتا تھا۔ مامون اس پر بہت خوش تھا۔ اور اسے خفیف الید (سُبکدست) خیال کرتا تھا قفطی کے الفاظ یہ ہیں:۔

وکان اوّل من یدخل الیہ (ای المامون) فی کل یوم عند تسلیمہ من صلاۃ الغداۃ ولیغسل اجفانہ ویکحل عینہ واذا تنبہ من قیلولۃ فعل مثل ذالک الخ۔

یہ اختصاص فرائض تقسیم عمل ہی کا سبب نہیں تھا بلکہ مخصوص شعبوں میں انہماک وتشاغل نے بہت سے ماہر اور عدیم المثال چابکدست فن کار پیدا کردیئے تھے۔ جو اپنے اپنے شعبوں میں انتہائی قابلیت وشہرت کے مالک سمجھے جاتے تھے۔

چنانچہ امراض عین کے ماہرین میں سے ایک بغدادی طبیب ابن وصیف کے تذکرہ میں لکھا ہے

وکان (ای ابن وصیف) خبیراً بطب العین فیما بہ لم یکن فی زمانہ اعلم منہ اخذ الناس عنہ ذالک ورحل الیہ من الاقطار (اخبار الحکما قفطی)

وہ آنکھ کی بیماریوں کے علاج میں بہت بڑا ماہر تھا۔ اور اس فن میں اس کے معاصرین میں سے کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہ تھا عوام نے اس علم کو اسی سے سیکھا اور دُور دُور سے اسکے پاس آئے۔

طبِّ اسلامی کی علمی وعملی ترقی

علمی لحاظ سے مسائل طب کی تحقیق وتدوین اور تنقیح وتدقیق میں جتنی توجہ اس عہد میں ہوئی اسکی تفصیل محتاج بیان نہیں۔ بحث ومذاکرہ کے تفصیلی کوائف پر ایک غلط انداز نگاہ ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہوسکتا ہے کہ تنقید مسائل اور تحقیق روایات میں کس درجہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ اصول ونظریات فن کو منطق، کلام، معانی، فلسفہ ہیئت، ریاضی اور نجوم وغیرہ کی روشنی میں مدون کرکے ان کو ایک غیر متبدل تدوینی حیثیت اسی عہد میں دیگئی ہے۔

اسی علمی وتحقیقاتی ذوق وشغف نے مختلف طرق علاج اور متعدد الانواع طب پیدا کردیئے تھے۔ روحانی طریق علاج حقیقتاً اسی عہد کی پیداوار ہے۔ عصر حاضر کے مسماریزم اور ہپناٹیزم وغیرہ کی فلاسفی پر غور کیجئے۔ اور پھر قدیم اشراقی طرق علاج پر دھیان کیجئے تو آپ پر روشن ہوجائیگا کہ طب باطنی نے کہاں تک فروغ پالیا تھا۔ کتب تواریخ صراحتاً کہہ رہی ہیں۔ کہ اشراقیین مریض اور مرض کو دیکھنے اور معائنہ کرنے کی احتیاج نہیں

رکھتے تھے۔ ان کو رواقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ مریض اپنی رواق پر ہوتا تھا اور یہ روشن ضمیری و صاف باطنی سے اس کا علاج اپنی جگہ پہ بیٹھے ہوئے کر دیتے تھے۔ آئینہ باطن کو زنگ و کدورت سے پاک و صاف کر کے اس پر بصیرت و عرفان کا صیقل کچھ اس طرح کر لیا جاتا تھا کہ تعلیم و تعلم تک کی ضرورت نہ تھی۔ مکاشفہ و مراقبہ ہی کے توسط سے درس حکمت حاصل کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح عملی اعتبار سے طب نے جو ترقی اس عہد میں حاصل کی وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اعمال بالید اور جراحت (سرجری) وغیرہ کے فنون خاص طور پر بلند ترین حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ بہت سے اطبا علمی کام کرنے میں قابل رشک شہرت و قابلیت کے مالک ہوئے۔ اور بے شمار آلات اور لوازم پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ ابو القاسم زہراوی مصنف کتاب التصریف کا نام نامی رہتی دنیا تک فخر و عزت کا حقدار ہے۔ اندلس میں اور بہت سے باکمال سرجن پیدا ہوئے۔ منجملہ امیر عبد الرحمن الناصر کا وزیر یحیٰی ابن اسحاق ایک مشہور طبیب تھا جس کے متعلق اخبار الحکما قفطی کا بیان ہے کہ:۔

وکان یحییٰ بصیراً ذکیاً فی العلاج مانعاً بیدہٖ — یحییٰ علاج بالید میں مہارت تامہ رکھتا تھا۔

عمر بن عبد الرحمن کی نسبت قفطی نے لکھا ہے کہ اسے طب کے ساتھ انتہائی شغف تھا۔ بہت سے معرکہ خیز تجربے اسکو حاصل تھے اور داغنے، کاٹنے، چیرنے پھاڑنے اور دیگر اعمال طبیہ میں خصوصی دسترس رکھتا تھا۔

اندیشۂ طوالت طب اسلامی کے علمی شعبہ جات کے ارتقائی کوائف پر یوں تو بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن اسی پر بس کرتا ہوں کیونکہ یہ موضوع اپنی مخصوص دلچسپیوں کے سبب سے میرے لئے اتنا لذیذ و شیریں ہے کہ میں زبان قلم کو اس ذائقہ چکھانے سے ڈرتا ہوں۔ مبادا۔ اس کو ایسی چاٹ لگ جائے کہ حیطۂ اختیار سے باہر ہو جائے۔ پھر اس کا روکنا مشکل ہوگا۔ ع این رشتہ باگشت نہ پیچی کہ دراز است۔ ابھی سے یہ حالت ہے کہ دل و دماغ کے ساتھ قلم بھی بے خود و سرمست ہوا جاتا ہے۔ دماغ میں سرخوشی چھائی ہے دل قابو سے نکلا جاتا ہے اور قلم ذوق نگارش میں صفحۂ قرطاس پر بے تحاشا دوڑا چلا جاتا ہے۔ ایسے عالم میں سلسلۂ سخن کو روک لینا کتنا مشکل ہو بقول شاعر؎

ہوا گر لگ گئی اے شاد میدان معانی کی
قلم روکے رُکے گا پھر نہ ہم مشکل پسندوں کا

تاہم خدشۂ تطویل راستہ روک کر کھڑا ہو گیا ہے اور خوف دلا رہا ہے کہ ایسا نہ ہو مزید تفصیل و تطویل ناظرین کے ملال طبع کا باعث بن جائے ممکن ہے نازک دماغ قارئین پکار اٹھیں؎

سودا خدا کے واسطے کر قصہ مختصر — اپنی تو نیند اڑ گئی تیرے فسانے میں

مجبوراً اپنے دل سے کہہ رہا ہوں؎

حقی بیان شوق بپایاں نمی رسد — کوتاہ ساز قصۂ دور و دراز را

اعتذار و اقرار اور پھر علمی موضوعات پر لکھنے کی ان محدود اوراق میں گنجائش ہی کہاں ہے۔ یہاں تو ع گر تو نسیم سشرح آں بجیہ شود۔ کا معاملہ ہے۔ یہ چیز تو ایک ضخیم و بسیط کتاب کی وسعت چاہتی ہے۔ اور اگر خدا نے توفیق عمل کو رفیق ہمت کیا تو انشاء اللہ طب کی علمی و عملی تاریخ پر ایک علیحدہ کتاب مدوّن کرنا مدِ نظر ہے۔

فی الحال آپ اسی پر اکتفا کریں اور تصریحات بالا پر غور فرماتے ہوئے فیصلہ دیں کہ اس عہد زریں میں فن جلیل کس حد تک ترقی کر چکا تھا میری انداز کے لئے مندرجہ فوق اشارات کافی ہوں گے۔ ع تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل۔

خاتمۂ سخن

الغرض اس زمانہ میں علمی و عملی کمالات سے طب کے فیضان میں انتہائی اضافہ ہوا۔ آج کل کی طرح کے نام نہاد اطبا اس عہد میں نہیں تھے جو فن کے نام تو الف سے ب تک نہیں جانتے لیکن فن کی رُسوائی و تحقیر کے لئے اپنے آپ کو ارسطو، جالینوس اور بو علی سینا کے ہم پلہ کیا کچھ زیادہ ہی سمجھتے ہیں۔

ایسے لوگوں نے فن کی قدر و قعت کو خاک میں ملا دیا ہے جو اپنی کم نظری اور ناقابلیت کی بنا پر حاصل ہونے والے داغ رُسوائی کو فن جلیل کی

درخشاں وتاباں پیشانی پر تھوپ دیتے ہیں۔

فن اپنی زبانِ حال سے گذشتہ عہد بہار کے بعد موجودہ حالتِ زار کا نوحہ وفغاں کر رہا ہے۔

زمزمۂ گداز طب

کچھ تجھے بھی یاد ہے میرا وہ دورِ پُربہا — جب تجھے یکساں قدرداں اپنے فقیر و شہریار
جب کہ میرے نام لیوا صاحب اقبال تھے — اہلِ علم وذی عمل، خوش کام وفرخ فال تھے
خسرو و فغفور و سلطاں، قیصر و خاقان جم — سامنے انکے آ کے کرتے تھے سرِ تسلیم خم
ایک اک ان میں سے جب بقراط و جالینوس تھا — فخر افلاطون تھا۔ اور رشکِ اسقلیبوس تھا

یاد آتے ہیں مجھے اپنے وہ سارے غمگسار — میری ہستی بزم عالم میں ہے جن کی یادگار
وہ محمد ابن ذکریا، وہ میرا رازدار — جسکو کہتے ہیں زمانہ بھر میں رازی نامدار
بوالحسن۔ بونصر۔ بومنصور اور شیخ الرئیس — ابن بیطار و ابوالقاسم، نجیب الدین نفیس
قرشی و داؤد و جیلانی و ارزانی تمام — میری عظمت کو بڑھا کے کر گئے ہیں اپنا نام
سب نے تھامی میرے رہوارِ ترقی کی رکاب — انکے دم سے میں ہوں۔ میرے دم سے تھے وہ فیضیاب

طب کے علم وفن کو کامل اور مکمل کر گئے — تا ابد زندہ ہیں گو مدت ہوئی ہے مر گئے
جب کہ لہرایا انہوں نے پرچمِ اقبالِ فن — چومتے پھر کیوں نہ انکے پاؤں شاہانِ زمن
پر یہ قصہ ہے پرانا شانِ ماضی اب کہاں — حال کی تلخی میں باقی ہے یہ شیریں داستاں
اب تو ارضِ ہند میں تقدیر نے رونا مجھے — نام لیواؤں نے اپنی ہی کیا رسوا مجھے

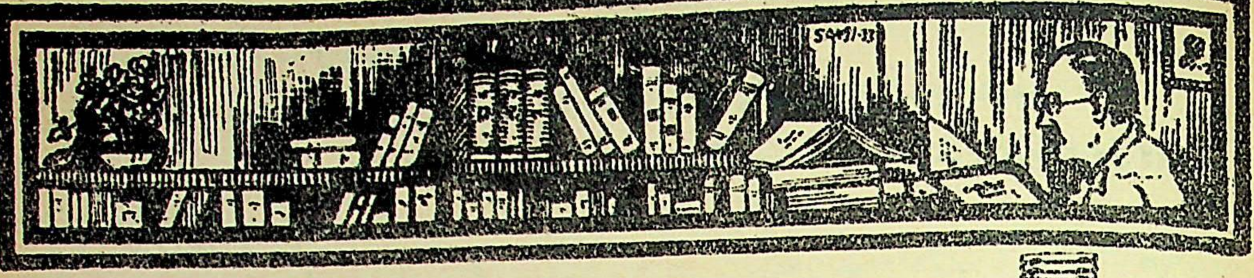
یاد ایامیکہ مجھ پر تیرگی چھائی نہ تھی
گلشنِ اقبالِ فن میں یوں خزاں آئی نہ تھی

اگرچہ سیلاب سخن میں بہتے بہتے میں کہیں سے کہیں نکل آیا ہوں۔ لیکن کیا کروں مجبور ہوں۔ ع ہر نگہ سلسلہ جنبان نگاہِ دگر است۔
قارئین مجھے اس بے راہ روی و بے اختیاری پر موردِ عتاب بنائیں گے۔ مگر درد کی تسکین تو ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ ان کی خفگی وناراضی بھی میرے مذاقِ عشق پر خوش گوار ثابت ہو۔ کما قال ؎

اجد الملامۃ فی ھواک لذیذۃ — حبا لذکرک فلیلمنی اللوم

اور یہ کیفیت عشق فن میں اس پختہ مغزی کی آئینہ دار ہے جس نے میرے قلب ودماغ پر تسلط جما رکھا ہے۔

جب میں فن کا نام لے لے کر اسکے کوسنے والوں کے تخریبی اعمال پر نظر دوڑاتا ہوں تو بے ساختہ وبرداختہ غالب مرحوم کے اس پُر درد مصرعہ کی تفسیر بن کر رہ جاتا ہوں۔ ع دل خون کُن و آں خوں را، در سینہ بجوش آور +



معلومات

جسمانی تکان

تکان کے متعلق خیال ہے کہ وہ کام کرنیوالوں کی عالمگیر بیماری ہے۔ وہ تمام پیشہ ورلوں میں حتیٰ کہ خانہ داری میں مصروف رہنے والیوں میں بھی عام ہے بلکہ شاید یہ بھی ممکن ہے کہ انسان بیکار رہ کر بھی تھک جائے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ انسان دن بھر کی محنت کے بعد تکان محسوس کرے لیکن یہ تکان اتنی ہونی چاہیئے کہ اسکی وجہ سے شام کی صحت بخش تفریح بھی ناگوار گذرے۔ شب بھر کے آرام کے بعد صبح کو انسان کو ایسا محسوس ہونا چاہیئے کہ وہ بالکل چاق وچوبند ہے۔ تکان کے چند خاص خاص اسباب یہ ہیں:

(۱) محنت کی زیادتی (۲) پریشانی اور گھبراہٹ (۳) خراب ہوا (۴) بھوک (۵) ناکافی آرام اور ناکافی نیند۔ (۶) آنکھوں پر زور پڑنا (۷) قبض (۸) کسی متعدی بیماری کا اثر (۹) بیرون خانہ ورزشوں کی کمی۔

اگر تکان کا باعث آرام کی کمی، یا ایسی ہی کوئی اور بین چیز نہیں ہے تو یہ بہتر ہے کہ آپ معالج سے مشورہ کریں۔ ممکن ہے کہ آپ کے طرز زندگی میں ایک خفیف سا تغیر ہی ضروری ہو اور آپ کو کوئی بیماری نہ ہو لیکن اسکا بھی امکان ہے کہ اس کا سبب کوئی مرض ہو جس کا دفعیہ بروقت طبی مشورہ سے ہو جائے۔

غذا کی دو ۲ قسمیں

انجمن اقوام کی صحت عامہ کی کمیٹی نے غذاؤں کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک "محافظ" اور دوسری غیر محافظ یا قوت بخش محافظ غذائیں وہ ہیں جن سے جسم کو حیاتین، معدنی نمک اور عمدہ قسم کے اجزا لحمی ملتے ہیں (لحمی اجزا جسم کو مناسب غذا پہنچانے کے لحاظ سے باہم بہت کچھ مختلف اور اعلیٰ یا ادنیٰ درجہ کے ہوتے ہیں) جہاں تک لحمی اجزا کی عمدگی کا تعلق ہے گوشت کا درجہ دودھ، پنیر اور انڈے سے نیچا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ انسانی جماعتوں کے بیشتر حصہ کو کافی محافظ غذا میسر نہیں آتی جس کا یہ مطلب ہے کہ انہیں کافی پھل، ترکاریاں، سلاد اور دودھ وغیرہ نہیں ملتا۔

رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ امراض کے علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جاتی ہیں وہ تندرست نسلیں نہیں پیدا کر سکتیں۔ تندرست نسلوں کا پیدا ہونا حرف مناسب اور کافی غذا ہی پر منحصر ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ لوگ عام طور پر اس حقیقت سے واقف ہو جائیں اور خود کو اور اپنے بچوں کو مناسب غذا کی اہمیت کا اندازہ کرنے کا عادی بنا دیں، اور اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیں کہ تندرستی دواؤں کی بوتلوں سے نکالی جا سکتی ہے۔

جن مخصوص زمانوں میں نامناسب یا ناکافی غذائیں خاص طور پر مضرت رساں ہوتی ہیں وہ یہ ہیں:۔

(۱) حالت جنین میں جب بچہ بڑھ رہا ہو۔

(۲) شیر خواری اور ابتدائے طفلی کا زمانہ۔

(۳) وقت بلوغ جب جسم یکایک بہت زیادہ نشوونما حاصل کرتا ہے۔

(۴) عورتوں کے لئے زمانہ حمل اور زمانہ رضاعت۔

ایام حمل ورضاعت میں چونکہ ماں کے جسم کا یہ کام ہوتا ہے کہ بچے کی پرورش کے لئے کیلسیم اور دیگر نمکیات کی خاصی بڑی مقدار پہنچاتا رہے اس لئے تاوقتیکہ اُن کی اپنی غذا میں ان چیزوں کی افراط نہ ہو تو کچھ عرصہ تک بچے کی ضرورتیں پوری کرنے کے بعد ان کے جسم میں کیلسیم کی کمی رونما ہو جاتی ہے، اور طرح طرح کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

دو ۲ سے پانچ ۵ سال تک کے بچوں کیلئے غذا

دو سے پانچ برس تک کی عمر کے بچوں کو صرف مناسب غذا نہ ملنے کی وجہ سے بہت سی ایسی بیماریاں ہو جاتی ہیں جن سے محفوظ رہا جا سکتا تھا۔ اس عمر کے بچوں کو

روزانہ یہ یا اس سے ملتی جلتی غذا ملنی چاہیئے:۔

(۱) تازہ دودھ ڈہائی پاؤ (قابل اعتبار ذریعوں حاصل کیا ہوا دودھ کہ جسے جوش دینے کی ضرورت نہو سب سے اچھا ہوتا ہے)

(۲) کچی ترکاریاں جوان میں سے بچوں کو پسند ہوں اور مل سکیں:۔ چھلے ہوئے اور قیمہ کئے ہوئے ٹماٹر۔ ایک بڑا چمچہ بھر کسی ہوئی گاجریں، ایک چار کا چمچہ بھر کر گاجروں کا عرق۔

(۳) سیب یا ناسپاتی یا دیگر پھل اور تھوڑا سا سنگترے کا عرق۔

(۴) ترکاریوں میں مکھن ملا کر اگر پسند ہو۔ ایک یا دو بڑے چمچے بھر سبز ترکاری اور تنور میں بغیر پانی کے پکے ہوئے آلو، اور بھاپ میں گلائی ہوئی گاجریں یا پیاز۔

(۵) تھوڑی سی لحمی غذا جیسے کہ پنیر، انڈے، سویا بین اور تازہ مچھلی۔

ان چیزوں کے علاوہ انہیں مندرجہ ذیل غذائیں بھی تھوڑی تھوڑی مقدار میں ملنی چاہئیں:۔ (۱) قدرتی شکر کھجوروں کی، کشمش کی، انجیروں کی، منقی کی، پکی ہوئی کیلے کی پھلیوں کی، یا شہد کی صورت میں۔ (۲) تھوڑی سی بے چھنے آٹے کی روٹی مکھن لگا کر۔

کالج امراض پھیلانے کا ذریعہ ہیں

ہمارے کالج ہی نہیں بلکہ ابتدائی اسکولوں سے لے کر یونیورسٹی تک سب بیماریاں پیدا کرنے کے گھر ہیں۔ بچے پانچ چھ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوتے ہیں اور اسی وقت سے ان کی صحت زوال پذیر ہونے لگتی ہے اور اس کا باعث اسکولوں کے مضرت رساں حالات اور اساتذہ کی بچوں کے جسم کی تربیت کرنے کی طرف سے غفلت ہے۔ ہربرٹ اسپینسر کا مقولہ ہے کہ انسان کی تعلیم اس طرح ہونی چاہیئے کہ ہم پہلے اسے ایک اچھا جانور بنادیں۔ مانٹین، روسو، ژین پال اور دیگر ماہرین تعلیم کی بھی یہی رائے تھی۔ لیکن اس کے باوجود دیکھا یہ جاتا ہے کہ کالجوں میں جسمانی صحت اور تربیت کی طرف بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہے۔

اوسط درجے کے گریجوایٹ ہائی اسکول یا کالج سے ڈپلومے (سند) کے ساتھ ساتھ ایک برباد شدہ جسم، چپٹا سینہ، کمزور نگاہ، ناطاقت عضلات، خراب ہاضمہ اور قبض لے کر نکلتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ اچھی تقریر کرتا ہو، اور اچھے مضامین بھی لکھتا ہو۔ لیکن یہ بات کہ اسے کیا کھانا چاہیئے اور کیا نہ کھانا چاہیئے اُسے کالج کی تعلیم نہیں سکھاتی اور اس کا بھی امکان ہے کہ اسکول کے ہم صحبتوں سے اس نے ایسی برائیاں سیکھ لی ہوں جو لازمی طور پر اس کی صحت کو برباد کردیں اور اس کی زندگی کو خطرہ میں ڈال دیں۔

ہمارے اسکولوں اور کالجوں کا فرض ہے کہ وہ طلبہ کے جسم کی بھی اسی قدر تربیت کریں جتنی کہ ان کے دماغوں کی، اور کالج سے رخصت کرتے وقت بجائے چند کمزور زرد رو اور زندگی کے لئے بیکار محض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پیش کرنے کے ایسے توانا، تندرست اور صحیح الجسم افراد پیش کریں کہ جن کی رگ رگ میں قوت اور دماغ میں علم و آگاہی بھری ہوئی ہو۔

جب کہ اعداد و شمار کے ماہرین ہمیں یہ بتارہے ہیں کہ اگر صحتوں کی بربادی کی یہی حالت رہی تو وہ دن بہت قریب ہے کہ جب سفید اقوام اس فوقیت سے کلیتاً محروم ہوجائے گی جو انہیں دنیا میں حاصل ہے، تو ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ تہذیب کی آخری امید بھی اسکول ہیں۔ اسکولوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مقاصد میں توسیع کریں اور دماغی تعلیم و تربیت کے ساتھ جسمانی تندرستی، اور درازی عمر کے لئے بھی تربیت شروع کردیں۔

تندرستی کی نشانیاں

چند علامات ایسی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر یہ بتایا جاسکتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں صحت ور ہیں یا نہیں۔ ان میں سے بعض علامتوں سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ جو غذا انہیں مل رہی ہے وہ جسم کی ضرورتوں کے مناسب اور کافی مقدار میں ملتی ہے یا نہیں۔

(۱) قد کی لمبائی کے تناسب سے وزن کا قائم رہنا۔

(۲) جلد کا صاف چکنا اور خوشرنگ ہونا۔ گالوں پر سُرخی کا جھلکنا۔

(۳) آنکھوں کا چمکدار صاف اور رطوبت سے معرا ہونا۔ آنکھوں کے گرد حلقے نہ ہونا۔

(۴) بالوں کا چمکدار اور چکنا ہونا اور بڑھتے رہنا۔

(۵) دانتوں کا صاف، مضبوط اور خوشنما ہونا۔ مسوڑھوں کا رنگ گلابی ہونا۔

(۶) نشست و برخاست میں جسم کا سیدھا رہنا، سینے اور کندھوں کا اونچا ہونا اور پیٹ کا اندر کو دبا ہونا۔

(۷) عضلات کا مضبوط اور طاقتور ہونا۔ بھوک اچھی طرح لگنا اور نیند خوب آنا۔

آب انگور سے خون بنتا ہے

شکاگو کے ایک یتیم خانے میں تین مہینے تک ساٹھ بچوں پر تجربہ کرنے سے معلوم ہوا کہ انگوروں کا پانی جسم کو فولاد مہیا کرنے کے لئے بہت اچھی چیز ہے اور خون کے سرخ ذرات بنانے کے لئے بہت موثر ہے روزانہ پانچ چھٹانک عرق کا استعمال قلت دم کو روک دیتا ہے۔ جن بچوں کو روزانہ اس مقدار میں پانی دیا گیا ان میں سرخ ذرات کی بیشی بقدر آٹھ فی صدی کے ہوئی درحالیکہ دوسروں میں یہ ترقی صرف ساڑھے چار فیصدی کے قریب تھی۔

جن بچوں کے جسم میں خون کی کمی تھی ان میں سے دس دس کی جماعتیں الگ کردی گئیں اور پھر یہ معلوم ہوا کہ جن کو آب انگور دیا جاتا تھا ان کے خون میں سرخ ذرات چالیس فی صدی کے بقدر ان سے زیادہ ہوگئے کہ جنہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا۔

یہ بچے اس عرق کو پسند بھی خوب کرتے تھے اور انہیں وہ ہر طرح موافق بھی آیا۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اداروں میں جہاں بچوں کو رکھا جاتا ہے ان کی غذا میں علاوہ سنگترے کی قسم کے پھلوں کے انگوروں کا پانی بھی شامل رکھا جائے۔ پھلوں کی نوعیت بدلتے رہنا بھی بہت اہم اور ضروری ہے۔

سرطان کا علاج

سرطان کا زخم لاعلاج سمجھا جاتا ہے لیکن امریکہ کی ییل یونیورسٹی میں کچھ ایسے تجربے ہوئے ہیں، کہ اس مایوسی میں کچھ امید ہو چلی ہے۔ وہاں کے ایک ماہر حیاتیات نے سرطان میں مبتلا چوہوں کو ونٹر گرین کا تیل پلایا اس سے اس کا مرض جاتا رہا۔ اس تیل کے اجزا میں الڈی ہائڈ ہے (یہ ایک بے رنگ طیران پذیر مائع ہے جو الکحل پر آکسیجن کے اثر سے پیدا ہوتا ہے) یہ سرطان کے ورم کو دور کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ وہاں کے دوسرے ماہرین فن نے بھی اس کا تجربہ شروع کردیا ہے، انہوں نے الڈی ہائڈ کے انجکشن دس ایسے کتوں کو دیئے جو سرطان میں مبتلا تھے، نو کتوں کا مرض جاتا رہا۔ عضویاتی طور پر انسان اور کتے ملتے جلتے ہیں، اس لئے یہ تجربہ انسان کے سرطان میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے لیکن ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ابھی غیر ماہرین اس سے تجربہ نہ کریں، جب تک اس تیل کے اجزائے ترکیبی اور اس کے اثرات کی کافی تحقیق نہ ہو جائے، کسی قطعی نتیجہ پر پہونچنا قبل از وقت اور مضرت رساں ہے۔

متفرقات

(۱) وھیل (فیل ماہی) مچھلی نہیں وہ پستان دار جانور ہے۔

(۲) سوڈا واٹر میں سوڈا نہیں ہوتا۔ وہ معمولی پانی ہوتا ہے جس میں کاربونک ایسڈ گیس بھر دی جاتی ہے۔

(۳) انسان کا قلب پیدائش کے چار مہینے پہلے سے حرکت کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(۴) رات کے وقت چاند کی قوس قزح بھی دیکھنے میں آتی ہے۔

(۵) ناگ (کوبرا) رینگنے والے جانوروں میں سب سے زیادہ ہوشیار ہوتا ہے۔

(۶) جو مقررین مناظری قندیل والے لکچروں کے دوران میں جب کہ تاریکی ہوتی ہے، تختہ سیاہ پر لکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے ایک روشن کھریا (چاک) تیار کی گئی ہے جو سبز رنگ کی روشنی دیتی ہے۔

(۷) مکھیاں اڑتے وقت ۶ فٹ فی ثانیہ کی رفتار حاصل کر لیتی ہیں۔

بابُ الصحت

یونان میں سل و دق کے خلاف جدّ و جہد

ڈاکٹر جرجیز ڈی پاپاکوسٹاس پروفیسر میڈیکل کالج ایتھنز (یونان)

سلطنت یونان جس کا پرچم اقبال کبھی دُنیا کے مختلف اقطاع و حصص پر لہراتا تھا، اب جزیرہ نمائے یونان تھسلی اور ملحقہ جزائر تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ ۱۹۲۸ء کی مردم شماری میں اسکی آبادی ۶۲۰۴۶۶۴۸ تھی جس میں زراعت پیشہ طبقہ کا تناسب ۶۰٫۲ فی صدی تھا۔ ۱۹۲۳ء میں جو ہزاروں یونانی النسل باشندے ایشیائے کوچک سے بھاگ کر آئے اور اس کے بعد حکومت ٹرکی سے ازروئے معاہدہ ترکی اور یونانی نسل کے باشندوں کا تبادلہ ہوا اس سے یونان کی آبادی میں معتدبہ اضافہ ہوگیا۔ اس وقت ملک کی آبادی ستّر لاکھ سے زیادہ ہے۔

پیدائش و اموات کی شرح

بیسویں صدی کے آغاز تک یونانی باشندوں میں بہت کم تھی اور اس کا اوسط کسی سال بھی ۱۰ فی ہزار سے زیادہ نہیں ہوتا تھا، لیکن حکومت نے جنگ ٹرکی کے بعد سے جو حفظان صحت کی تدابیر اختیار کی ہیں اس سے ملک کو کافی فائدہ پہونچا ہے اور ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۵ء تک شرح پیدائش ۱۲٫۷۷ فی ہزار رہی۔

ترکوں کے زیر اقتدار یونان میں شرح اموات بڑھی ہوئی تھی ۱۸۶۰ء میں بھی یہ شرح ۲۰٫۳۶ فی ہزار تھی لیکن موجودہ شرح ۱۴ فی ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ پیدائش اور اموات کا یہ موازنہ اگرچہ اب بھی افسوس ناک ہے، لیکن اس سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے رعایا کی عام صحت کی جانب جو توجہ مبذول کی ہے، اُسکے نتائج بتدریج کامیاب ثابت ہو رہے ہیں۔

یونان میں، باعتبار عمر، بچوں کی شرح اموات زیادہ ہے۔ سو مرنے والوں میں بالعموم پینتیس ۳۵ بچے ہوتے ہیں۔

یونان میں تپ دق کا وبائی حملہ

یونان پر سل و دق کا حملہ اکثر وبائی صورتوں میں ہوتا رہا ہے۔ موجودہ دور میں یہ خوف ناک وبائی حملہ بیسویں صدی کے آغاز میں ہوا۔ جب کہ ملک کے دس ممتاز شہروں میں شرح اموات پچاس فی دس ہزار تک پہونچ گئی تھی۔ ۱۹۲۰ء میں حکومت نے اس اہم مسئلہ کی جانب توجہ مبذول کی لیکن عالمگیر جنگ یورپ کے اثرات مابعد، اندرونی انتشار اور ایشیائے کوچک میں قوم پرست ترکوں کے خلاف جنگ چھڑ جانیکی وجہ سے کسی خاص تعمیری پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکا۔ ۱۹۲۸ء سے حکومت یونان نے خاص طور پر سل و دق کے خلاف جد و جہد شروع کی اور نتیجہ کے طور پر ان موذی امراض کی تباہ کاریوں معتدبہ تخفیف ہوگئی۔ ۱۹۳۵ء میں شرح اموات ۱۱٫۷ فی دس ہزار تھی اور موجودہ شرح ۱۵٫۶۸ فی دس ہزار ہے۔

سل و دق کی شدّت شہروں میں

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح یونان میں بھی سل و دق کی قربان گاہ پر زیادہ تر شہروں کے باشندے بھینٹ چڑھتے ہیں۔ لیکن یہاں فرق زیادہ نمایاں ہے۔ یونان میں ایک بڑا دیہاتی رقبہ ایسا ہے جہاں سالہا سال سے کسی نے سل و دق کا نام بھی نہیں سُنا۔ عام طور پر شہروں میں سل و دق کے ذریعہ شرح اموات دیہات سے سہ گنی اور بعض مقامات پر چوگنی ہے۔

بعض صوبوں میں سل و دق کی تباہ کاریاں

تمام ملک میں سل و دق کی شدّت یکساں نہیں ہے بعض صوبوں میں اس کا زور کم ہے اور بعض میں زیادہ۔ مثلاً ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۴ء تک ولایت اکیمنو میں سل و دق کی شرح اموات ۵٫۹ فی دس ہزار رہی۔ لیکن ولایت بیوٹی میں یہ شرح ۲۸٫۶۹ فی دس ہزار تھی۔ اسی طرح کولا اور روڈوپ کے اضلاع میں جہاں صنعتی کارخانے زیادہ ہیں، سل و دق کی ہلاکت آفرینی کا دائرہ مقابلتاً زیادہ وسیع ہے۔

عورتوں اور مردوں کی شرح اموات کا موازنہ

یونان میں عورتوں کے مقابلہ میں مرد سل و دق میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں مردوں کی شرح اموات ۱۰٫۵ ، اور عورتوں کی ۱۲٫۵ فی دس ہزار ہے

اگر یونان میں ایک ہزار نفوس سل ودق میں مبتلا ہو کر داعیٔ اجل کو لبیک کہیں تو ان میں ساڑھے پانچ سو مرد ہونگے اور ساڑھے چار سو عورتیں۔ سل ودق میں سب سے زیادہ وہ لوگ مبتلا ہوتے ہیں جنکی عمر ۲۰ سال سے ۲۴ سال تک ہو۔

یونان میں مرض کی زیادتی کے اسباب

سل ودق کی جو مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سل ریوی کا غلبہ یونان میں زیادہ ہے۔ اور لوگ زیادہ تر اسی قسم خاص میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

جہاں تک ہماری تحقیقات کا تعلق ہے یونان میں سل ودق کی افزائش کے اسباب حسب ذیل ہیں۔

(۱) **دودھ کی خرابی**:۔ یونان میں دودھ کی خرابی کی شکایت عام ہے۔ یہاں بہت کم مویشی ایسے نکلیں گے جن کے متعلق وثوق کے ساتھ کہا جا سکے کہ وہ دق کے جراثیم سے محفوظ ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ زیادہ تر کچا دودھ استعمال کرنے کے عادی ہیں اور وہ اسے جوش نہیں دیتے۔ دودھ سے جو مٹھائیاں اور پیسٹریاں وغیرہ تیار کی جاتی ہیں۔ ان کا استعمال بھی مضر ہے۔

(۲) **پست معیار زندگی**:۔ خاص کر یونان کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں زندگی کا معیار زندگی بہت پست ہے اور اس سلسلہ میں یہ بات غور طلب ہے کہ یونان کی بیشتر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے۔ لوگ صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھتے اور ایسے تنگ و تاریک مکانوں میں رہتے ہیں جہاں صاف ہوا کا گذر ہے اور نہ روشنی کا۔ میلے اور بند تالابوں کا پانی پینا یونان میں معیوب نہیں سمجھا جاتا اور لوگوں کو سڑکوں پر تھوکنے کی عادت بھی بہت ہے۔

(۳) **مے نوشی**:۔ یونان میں معمولی اقسام کی شراب کثرت کے ساتھ کشید کی جاتی اور پی جاتی ہے۔ تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں اس قسم کی شرابوں کا رواج زیادہ ہے وہاں سل ودق کی اموات بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ دیہات میں جو شراب تیار کی جاتی ہے اس میں کئی مضر اجزا بھی ہوتے ہیں۔ حکومت نے بارہا ان مضر شرابوں کے استعمال کو روکنے کی کوشش بھی کی لیکن باشندوں کے عدم اشتراک کی وجہ سے اسے کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

(۴) **صنعتی ترقی**:۔ ممکن ہے ناظرین اس عنوان پر متحیر ہوں۔ لیکن یہ قابل تردید حقیقت ہے کہ جن علاقوں میں نئی نئی فیکٹریاں کثرت کے ساتھ قائم ہوئیں اور انہوں نے اہم صنعتی مراکز کی حیثیت حاصل کر لی وہاں سل ودق کی شرح اموات میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اس کی وجہ بنفسہ صنعت کی خرابی نہیں بلکہ اصول حفظان صحت کی خلاف ورزی ہے۔ کارخانوں کی چمنیاں عام طور نیچی بنائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے دھواں شہروں اور قصبوں میں بری طرح پھیلتا ہے۔ جن مقامات پر ٹینریاں قائم ہیں وہاں چمڑے کے ٹکڑے کثیر تعداد میں باہر پھینک دئے جاتے ہیں اور وہ سڑتے رہتے ہیں ڈیریوں میں بھی صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھا جاتا۔ مزدوروں کے لئے اچھے کوارٹروں کا انتظام نہیں ہے۔ ملک کی صنعتی ترقی ہمارے لئے مبارک فال ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اصول حفظان صحت کی پوری پوری پابندی کی جائے۔

(۵) **ملیریا**:۔ یونان کو سل ودق سے نجات دلانے کے لئے ملیریا کا انسداد بہت ضروری ہے۔ ملک میں مرطوب مقامات کثرت سے ہیں۔ دلدلوں اور چھوٹے چھوٹے تالابوں کی کمی نہیں۔ یونان میں گاؤں ایسے نشیبی مقامات پر آباد ہیں۔ جہاں پانی کے اخراج کا کوئی انتظام نہیں۔ اور برسات کا پانی کئی کئی مہینے تک جمع رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک پر ہمیشہ ملیریا کے خوفناک حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اور آخر میں ملیریا کی ہی شدت دوسرے اسباب کے علاوہ سل ودق کی افزائش کا ایک سبب بن جاتی ہے

یونان میں سل ودق کیخلاف جدّوجہد کی ابتدا

یونان میں سل دق کے خلاف منظم سرگرمیوں کی ابتدا حکومت کی جانب سے نہیں بلکہ چند ہمدرد قوم اصحاب کی جانب سے ہوئی۔ پایۂ تخت ایتھنز کے چند ڈاکٹروں اور مخیّر سوداگروں نے اپنے وطن کی زبوں حالی سے متاثر ہو کر سنہ ۱۹۰۱ء "آل گریس اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ" کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ سل ودق سے بچنے کے لئے لوگوں کو اصول حفظان صحت کی تعلیم دی جائے، اور دق کے مریضوں کے علاج کے لئے ایک ہسپتال اور صحت گاہ (سینے ٹوریم) قائم کی جائے۔ اس انجمن نے فنڈ فراہم کرنے بعد سنہ ۱۹۰۴ء میں ایتھنز کے قریب ایک پُر فضا گاؤں میں پہلا سینے ٹوریم "سوتیریا" قائم کیا جس میں بیک وقت ۵۲ مریضوں کے لئے قیام کا انتظام تھا۔ سنہ ۱۹۰۷ء اسی انجمن نے ایتھنز میں سل ودق کا ایک عظیم الشان مرکزی ہسپتال قائم کیا جسے اپنی نوعیت کے لحاظ سے یونان کا پہلا ہسپتال کہا جا سکتا ہے۔

دوسال بعد اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ کے زیرِ اہتمام سل ودق کے خلاف پروگرام پر غور کرنے کے لئے ایک مرکزی کانگرس منعقد کی گئی جس میں یونان کے تمام مشہور ڈاکٹروں کے علاوہ دوسرے ممالک کے بھی کئی نامور ماہرانِ طب شریک ہوئے۔ اس کانگرس میں سل ودق کے انسداد پر کئی بیش قیمت مقالات پڑھے گئے اور مختلف دواؤں کے متعلق تجربات کئے گئے۔

حکومت کی امداد

سنہ ۱۹۱۰ء تک سل ودق کے خلاف تمام ادارات وتحریکات پبلک فنڈ سے چلتی رہیں۔ اور حکومت نے کوئی امداد نہیں کی لیکن اس سال حکومت یونان نے پہلی بار اپنی توجہ اس اہم مسئلہ کی جانب مبذول کی اور "سوٹیریا" کے لئے چار ہزار ڈرکیم (یونان کا نقرئی سکہ جو تقریباً نو آنہ کے برابر ہے) سالانہ کی امداد منظور کی۔ ۱۹۱۷ء میں یہ رقم تیس ہزار ڈرکیم کردی گئی۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں حکومت نے "سوٹیریا" کو تمام وکمال اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اور ایک سال بعد اس میں بیک وقت تین سو مریضان دق کے قیام کا انتظام ہوگیا۔ اس وقت "سوٹیریا" یونان کا سب سے بڑا سینے ٹوریم ہے جہاں بیک وقت چار سو کے قریب مریض رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت نے ملک میں جابجا اور بھی کئی سینے ٹوریم کئے جن میں بستروں کی مجموعی تعداد ۶۰۰ ہے۔ گویا بشمول "سوٹیریا" یونان کی تمام صحتگاہوں میں اس وقت ایک ہزار مریضان دق کے قیام کا انتظام ہے۔

ایشیائے کوچک کی جنگ کا اثر

سنہ ۱۹۲۰ء میں وزیر داخلہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ کی جانب سے اس وقت تک جتنے چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہوچکے ہیں ان سب کو حکومت اپنی نگرانی میں لے لے۔ ان کے علاوہ وہ خود نئے شفاخانے اور صحت گاہیں قائم کرے۔ ملک نے وزارت خارجہ کی اس تجویز کا تہ دل سے خیر مقدم کیا لیکن بدقسمتی سے اسی سال ایشیائے کوچک میں قوم پرست ترکوں سے حملہ آور یونانی فوجوں کی خوں ریز لڑائیاں چھڑ گئیں اور ان لڑائیوں میں یونانیوں کو جو شدید نقصانات برداشت کرنے پڑے۔ اس سے ملک میں عام انتشار برپا ہوگیا اور حکومت انسداد سل ودق کے سلسلہ میں اپنے کسی مجوزہ پروگرام کو بھی عملی جامہ نہ پہنا سکی۔

سالونیکا میں صحت گاہ کا قیام

سنہ ۱۹۲۵ء میں حکومت یونان کو امن وعافیت کی فضا میں کسی قدر سانس لینے کا موقع ملا اور اس نے سل ودق کے انسداد کی جانب اپنی توجہ دوبارہ مبذول کی۔ سب سے پہلے اس نے "کالن" میں ایک چھوٹی سی صحت گاہ قائم کی اس میں بیک وقت چالیس مریضوں کے قیام وعلاج کا انتظام کیا۔ اس کے دو سال بعد سالونیکا کے قریب "اوستوہوری" کے پُر فضا گاؤں میں بتعلق اور مقدونیہ کے لئے عظیم الشان پیمانہ ایک مرکزی صحت گاہ قائم کی گئی۔ سالونیکا کی صحت گاہ قلمرو یونان میں "سوٹیریا" کے بعد سب سے بڑی ہے۔ اور اس میں بیک وقت تین سو سے زیادہ مریضوں کے قیام کا انتظام ہے۔

اس کے بعد سنہ ۱۹۳۰ء کے اختتام تک ایک صحت گاہ کوہ اولمپس کی چوٹی کے قریب قائم کی گئی اور دوسری کارفو میں

اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کا قیام

یونان میں "آل گریس اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ" پہلے سے کام کررہی تھی لیکن حکومت چونکہ اسکے قائم کردہ تقریباً تمام ہسپتالوں اور صحت گاہوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اسلئے اس کی پرائیویٹ حیثیت بہت کچھ زائل ہوچکی تھی اور اینٹی ٹیوبرکلوسس لیگ اب عملی طور پر ایک سرکاری ادارہ تسلیم کی جاچکی تھی۔ اسلئے ملک کے چند ہمدرد اور مخیر صحابہ نے آزادانہ طور پر کام کرنے کے لئے سنہ ۱۹۲۶ء میں اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن کے نام سے ایک نئی انجمن قائم کی۔ یہ واقعہ ہے کہ اس نوزائیدہ انجمن کی بیش قیمت خدمات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اور یونان میں آج سل ودق کے بہترین شفاخانے اسی ایسوسی ایشن کی سرگرم کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

حکومت کی سرگرمیوں کا نیا دور

انسداد سل ودق کے سلسلہ میں حکومت یونان کی سرگرمیوں کے نئے دور کا آغاز سنہ ۱۹۲۹ء میں ہوا۔ اس سال ملک میں حمّٰی دنج (ڈنگو فیور) وبائی صورت میں کثرت سے پھیلا ہوا تھا لہذا حکومت کو حفظان صحت کی جانب اپنی توجہ پورے جوش وخروش کے ساتھ مبذول کرنی پڑی۔ اس نے یونانی ڈاکٹروں کے علاوہ غیر ممالک کے متعدد ڈاکٹروں کی خدمات بھی حاصل کیں کہ وہ مختلف مقامات پر دورہ کرکے لوگوں کو سل ودق اور دوسرے متعدی امراض سے بچنے کی تدابیر بتائیں۔ اور انکی ہدایات اور رہنمائی کے لئے چھوٹی چھوٹی کتابیں اور رسائل شائع کرے۔

انجمن اقوام کا طبی کمیشن

سنہ ۱۹۳۰ء کے اختتام پر حکومت یونان نے انجمن اقوام جنیوا سے درخواست کی کہ وہ اپنا ایک خاص طبی کمیشن

مقرر کرکے یونان بھیجے۔ اس درخواست پر سات مشہور ماہران طب کا ایک کمیشن یونان پہونچا اور اس نے ملک کے تمام ممتاز مقامات کا دورہ کرکے اپنی رپورٹ مرتب کی۔ کمیشن مذکور کی سفارشات کے مطابق یونان میں اصول حفظانِ صحت کی تعلیم کے چار بڑے مراکز قائم کئے گئے اور پایۂ تخت ایتھنز میں وسیع پیمانہ پر ایک میڈیکل کالج کی رسمِ افتتاح عمل میں آئی۔

آزاد مرکزی نظام کی ضرورت

۱۹۲۹ء سے یونان میں انسداد سل ودق کے لئے حکومت کی سرگرمیوں جو بنیاد شروع ہوا ہے۔ اس کے مفید نتائج بتدریج برآمد ہو رہے ہیں۔ لیکن اس مقصد خاص کے لئے یونان میں ابتک کوئی آزاد مرکزی نظام قائم نہیں ہے۔ دق کے متعلق تمام شفاخانے، ادارے اور تحریکیں براہ راست وزیر محکمہ حفظان صحت کے ماتحت ہیں اور ان کی نگرانی کے فرائض سنیٹری ڈپارٹمنٹ حکومت یونان کے وہ چار مرکز انجام دیتے ہیں جو سنہ ۱۹۳۱ء میں انجمن اقوام کے مقرر کردہ کمیشن کی سفارشات کے مطابق قائم کئے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ دنیا کی کوئی بھی متمدن حکومت قومی مدافعت، صنعت وحرفت، تجارت اور تعلیم وغیرہ کے دوسرے اہم مسائل کو نظرانداز کرکے اپنی توجہ صرف ایک مسئلہ حفظان صحت پر مرکوز نہیں کرسکتی۔ یونان میں حفظان صحت کی جو مستقل وزارت قائم ہے اس کے ذمہ بھی محض سل ودق کا انسداد ہی تو نہیں بلکہ اور بھی ضروری وگراں بار فرائض ہیں۔ ان حالات میں کہا جاسکتا ہے کہ یونان سے سل ودق کی بیخ کنی اس وقت تک غیر ممکن ہے۔ جب تک حکومت اور پبلک کے باہمی اشتراک عمل سے ایک آزاد اور مستقل مرکزی نظام قائم نہ کیا جائے۔ یونان کی آبادی اس وقت ستر لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کی تمام صحت گاہوں اور شفاخانوں میں مجموعی طور پر بیک وقت صرف ایک ہزار مریضوں کے قیام وعلاج کا انتظام ہے۔ ملک میں سل ودق کے ذریعہ بچوں کی شرح اموات بڑھی ہوئی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے بچوں کے بستروں کا انتظام ۶/۵ فیصدی سے زیادہ نہیں ہے حالانکہ ضرورت ایسی صحت گاہوں کی بھی تھی جو تمام وکمال بچوں ہی کے لئے مخصوص ہوئیں اور اگر اقتصادی حالات کی بنا پر بچوں کے لئے مخصوص صحت گاہوں کا قیام دشوار تھا تو کم سے کم موجودہ صحت گاہوں ہی میں بچوں کے بستروں کی تعداد بڑھادی جاتی۔

سل ودق کے انسداد کی تجاویز

سل ودق کے خلاف کسی مؤثر جد وجہد کو حسب ذیل شعبوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (۱) مرض کے مقابلہ اور معالجہ کے لئے معقول ومجرب دواؤں کا انتظام۔ (۲) ہسپتالوں اور صحت گاہوں کے انتظامات کی نگرانی اور ان کے لئے تجربہ کار اسٹاف کی فراہمی۔ (۳) حملۂ مرض کو روکنے کی تدابیر (حفظ ماتقدم)۔ (۴) سل ودق کے انسداد کے لئے قانون کا نفاذ۔ (۵) فنڈ کی فراہمی۔

پہلے شعبہ میں حسب ذیل امور شامل ہونگے۔

(الف) جس شخص پر سل ودق کا حملہ ہو جائے اُسے دوسرے لوگوں سے علیحدہ رکھنے کا انتظام کیا جائے۔

(ب) ماہران طب کے لئے سل ودق کے متعلق علمی تحقیقات اور دواؤں پر تجربات کے پورے مواقع بہم پہونچائے جائیں۔

(ج) سل ودق کے مریضوں کے لئے ہسپتال قائم کئے جائیں اور ان میں مجرب دوائیں فراہم کی جائیں۔ شفاخانے اور صحت گاہیں ایسے مقامات پر قائم کی جائیں جو پُرفضا اور صحت بخش ہوں۔ میدانوں کی بجائے انہیں کم سے کم تین میٹر کی بلندی پر قائم کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ یونان میں ایسے ہسپتالوں کا فقدان ہے جہاں دق وسل کے مریضوں پر عمل جراحی کیا جاسکے۔

سل ودق کے جو مریض صحت گاہوں سے بظاہر صحت یاب ہوکر نکلتے ہیں ان پر معمولی بے احتیاطیوں سے، اکثر مرض کا دوبارہ حملہ ہو جاتا ہے لہٰذا ایسے مکانوں کا قیام بھی ضروری ہے جہاں مسلول ومدقوق اشخاص صحت گاہوں سے نکلنے کے بعد اس وقت تک رکھے جائیں جب تک ان کی صحت کے متعلق پورا اطمینان نہ ہو جائے۔

(د) لوگوں کو سل ودق کے علاج کے طریقے بتانا اور غریب طبقہ میں مجرب دوائیں مفت تقسیم کرنا۔

دوسرے شعبہ کے لئے قائم شدہ شفاخانوں اور صحت گاہوں کی نگرانی بہت ضروری ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ روپیہ کا مصرف صحیح ہو۔ اسٹاف میں صرف وہی لوگ رکھے جائیں جنہیں درحقیقت سل ودق کے متعلق کافی تجربہ ہو۔ حفظ ماتقدم کی تدابیر میں غالباً پروپگنڈہ کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے محض پمفلٹوں کی اشاعت سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یونان کی بیشتر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے۔ اس سلسلہ میں ریڈیو اور سینما سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اسکے علاوہ ایسے رضاکار جتھوں کا قیام بہت ضروری ہے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں گشت کرکے جاہل باشندوں

کو حفظِ ماتقدم کی تدابیر بتائیں۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلبا معمولی ٹریننگ کے بعد اس فرض کو بخوبی انجام دے سکتے ہیں۔

سل و دق کے خلاف کسی پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سرکاری قوانین کی امداد بہت ضروری ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ حکومت یونان نے ابھی اس جانب توجہ نہیں کی ہے۔ اس نے حفظانِ صحت کے سلسلہ میں اب تک صرف ایک قانون پچھلے سال بنایا ہے۔ جو بچوں کو ٹیکہ کے ذریعہ چیچک کے حملہ سے بچانے کے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قانون کو جس کا دائرۂ عمل بالکل محدود ہے۔ عام ملکی ضرورت کے مطابق نہیں کہا جاسکتا۔ ملک میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس کی رُو سے مدقوق اور مسلول لوگوں کو دوسرے لوگوں سے علیحدہ رکھا جاسکے۔

بچوں کی حفاظت کے لئے حکومت یونان کا قانون

حکومت یونان نے بچوں کی شرح اموات کم کرنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر جو قانون نمبر ۱۷، ۱۹۳۶ء بنایا ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(۱) ملک میں جو بچے پیدا ہونگے، اُن کے لازمی طور پر چیچک کا ٹیکہ لگایا جائیگا۔

(۲) حکومت کی جانب سے ہر سال ۱۵ اکتوبر سے آخر نومبر تک ٹیکے مفت لگائے جائینگے۔ کوہستانی مقامات میں ٹیکہ لگانے کا زمانہ ماہ اپریل ہوگا۔

(۳) شہروں اور قصبوں کی تمام میونسپل کمیٹیوں کا فرض ہوگا کہ انکے علاقے میں جو بچے پیدا ہوں ان کا اندراج برابر رجسٹر میں کرتی رہیں اور ہر سال ۳۱ اگست تک تمام نوزائیدہ بچوں کی مکمل فہرست بنا کر قصبوں کی میونسپلٹیاں اپنے ضلعوں کی میونسپل کمیٹیوں میں اور ضلعوں کی میونسپل کمیٹیاں اپنے حلقہ کے اس مرکز میں جو سنیٹری ڈپارٹمنٹ کی جانب سے قائم ہے، بھیج دیں۔ ان فہرستوں کی ایک ایک نقل مقامی کمیٹیوں میں بھی محفوظ رہیگی۔

(۴) سنیٹری ڈپارٹمنٹ کا مرکز اپنے حلقہ کے تمام نوزائیدہ بچوں کے ٹیکے لگانے کا انتظام کریگا۔ اور مندرجہ بالا فہرست کے مطابق حسب ضرورت ہر سال یا تیسرے سال بچوں کے ٹیکہ لگایا جائیگا۔

(۵) جن بچوں کے ٹیکے لگائے جائیں مرکز مذکو انکی مکمل فہرست سنیٹری ڈپارٹمنٹ کو ارسال کریگا۔ اس فہرست میں بچوں کے نام، عمر، والدین کے نام، پیشہ، سکونت اور ٹیکہ لگانے والے کا نام درج ہوگا۔

(۶) بچوں کے والدین کا فرض ہوگا کہ وہ بچوں کے ٹیکے لگوا کر مقامی میونسپلٹی یا سنٹر سے سرٹیفکٹ حاصل کریں۔ متعلقہ حکام بشرط ضرورت یہ سرٹیفکٹ معائنہ کے لئے ان سے طلب کرسکتے ہیں۔

(۷) اسکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کا فرض ہوگا کہ وہ آٹھ سال سے دس سال تک کی عمر کے بچوں اور بچیوں کو اسکول میں داخل کرتے وقت ان کے ٹیکے کا سرٹیفکٹ دیکھ لیں۔ اگر کسی لڑکے یا لڑکی کے ٹیکہ نہ لگا ہو تو فوراً اسکی اطلاع مقامی میونسپلٹی یا سنیٹری ڈپارٹمنٹ کے مرکز کو کردیں۔

(۸) ابتدائی مدارس کے انسپکٹروں کا فرض ہوگا کہ وہ مندرجہ بالا قاعدہ کی سختی سے نگرانی کریں اور وقتاً فوقتاً طالب علم لڑکوں اور لڑکیوں کے ٹیکوں کے سرٹیفکٹ دیکھتے رہیں +

روزہ کی اہمیت سائنس کی زبان سے

از ڈاکٹر حسان ہیڈن (امریکہ)

انسان کو علاج الامراض کے سلسلہ میں سب سے جن چیزوں نے حیران اور بے سمجھ بنا رکھا ہے وہ "کرشمہ قدرت" اور علاج کا روحانی طریقہ ہیں۔ اس کے بعد مرضوں کو دور کرنے کے لئے اگر کوئی چیز سب سے زیادہ حیرت انگیز اور پُر تاثیر ہے تو وہ فاقہ کشی، روزہ یا برت ہے۔ اور قدیم زمانہ سے

انسانوں کے تقریباً ہر گروہ میں پایا جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ روزہ انسان کو جسمانی تندرستی اور بہبودی کا ایسا عمدہ پھل پیش کرسکتا ہے اور کرتا ہے کہ اگر اس کے فوائد کو آب زر سے لکھا جائے تو بجا ہے۔

امریکہ کی مشہور میسرز میکفاڈن کمپنی نے، کچھ روز ہوئے ایک مقابلہ تجویز کیا تھا جس میں یہ شرط تھی کہ شکاگو سے بالڈ نوب کے کوہستانی علاقہ کو بغیر کچھ کھائے پیئے بیس دن کی مدت میں پیدل چل کر طے کیا جائے۔ اس سلسلہ میں جارج ہیزلے جانسٹن نے ہمت سے کام لیا۔ اور اخبارات عالم میں ہفتوں اس اُولوالعزمی کا چرچا ہوتا رہا۔ جانسٹن نے روزہ رکھکر اپنا سفر شروع کیا تھا اور اس دوران میں اس نے کچھ نہیں کھایا۔ ارادہ اور ہمت کی اس نمائش سے لوگوں میں یہ خیال تو چنداں پیدا نہیں ہوا کہ وہ بھی اس قدر لمبی مُدت تک بے خوراک رہ سکتے ہیں۔ مگر اس سے انہیں اس بات کا بخوبی علم ہوگیا کہ جو لوگ فاقہ کشی کرسکتے ہیں ان میں قوت برداشت کمال کی آجاتی ہے اور انہیں موت سے بھی دوچار ہوجانے کی خاصی طاقت حاصل ہوجاتی ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ کوئی غیر معمولی روحانی قوت ان میں پیدا ہوجاتی ہے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ لوگوں میں ایک مُدت سے یہ غلط خیال جڑ پکڑ گیا ہے کہ کچھ نہ کھانے سے انسان کی قوت جواب دے دیتی ہے۔ اسلئے لوگوں کو صحیح تعلیم دینے کے لئے اور اس قسم کے اندیشوں کو دل سے نکالنے کے لئے ایک بڑا اور پیچ دار راستہ طے کرنا پڑیگا۔ اگر لوگوں پر روزہ کی اہمیت واضح ہوجائے اور وہ کم سے کم ہفتہ میں ایکدن فاقہ کرسکیں اور باقی چھ روز بھی وہ حفظان صحت کے اصُولوں پر عمل کریں تو انکی تندرستی قابل رشک ہوسکتی ہے۔ اور کچھ نہیں تو دس سال ان کی زندگی کے ضرور بڑھ سکتے ہیں۔

اب سوال یہ سامنے آتا ہے کہ روزہ سے انسان کے جسم و جان پر کوئی ناگوار اثر تو نہیں پڑتا؟ اگر نہیں پڑتا تو اس کے ثبوت میں کون کون سی دلیلیں ہیں۔ اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر کون کون سے تجربے روزوں کے فائدوں کو حق بجانب ثابت کرتے ہیں۔ ایک اور سوال بھی ہے جو اس بحث میں سامنے آیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روزہ کے فوائد کہیں عارضی اور بے حقیقت یا فریب میں ڈالنے والے تو نہیں ہیں؟ اور یا، جیسا کہ بعض چوٹی کے اصحاب فن سمجھتے ہیں۔ کوئی ایسی بیماری یا اس کی جڑ تو انسان کے جسم میں روزوں سے چپ چاپ پیدا نہیں ہوجاتی جو ایک مدت کے بعد ظاہر ہوکر انسان کو پریشان کردے؟ ان تمام سوالوں کا جواب آئندہ سطروں میں آئیگا۔

شکاگو یونیورسٹی امریکہ کے افعال الاعضاء کے شعبہ (فزیولوجیکل ڈپارٹمنٹ) میں چند تجربے کئے گئے تھے، جن کے روح رواں ڈاکٹر اینٹن جے کارلسن اور ان کے ساتھی ڈاکٹر کونڈی تھے۔ ان تجربوں سے یہ ظاہر ہوا کہ دو ہفتہ کے روزہ سے عضوی اعتبار سے ۴۰ سال کے آدمی کے جسم کے ریشے عارضی طور پر ایک تیرہ سالہ لڑکے کے ریشوں کی طرح ہوجاتے ہیں

ڈاکٹر مارگولیس کے تجربات

شکاگو یونیورسٹی میں جو تجربات کئے گئے ان سے بہت پہلے ایسے تجربات اکثر مقامات میں کرکے یہ حقائق تسلیم کئے جاچکے تھے۔ مثلاً امریکہ یونیورسٹی نبراسکا کے میڈیکل سکول کے اُستاد بائیوکیمسٹری ڈاکٹر پروفیسر ہربیس مارگولیس نے جو تجربات کئے اور اُنہوں نے جو کتاب "روزہ داری اور کم خوری" نام کی لکھی ہے وہ اس موضوع پر بہترین خیال کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر مارگولیس نے اپنی لیبارٹیری میں، جو موجودہ سائنس کی بہترین ایجادات اور نہایت نازک اور مکمل آلات سے مزیّن ہے، بعض تجربات اور مشاہدات کئے ہیں اور سالہا سال کی ان تھک کوشش سے چند ایسے حقائق تلاش کئے ہیں جو روزہ کے طرفدار عرصہ سے مانتے چلے آئے تھے۔ مگر جن کو سائنس کی کسوٹی پر پہلی بار کسا گیا تھا۔ سب سے اہم نتیجہ جو اُنہوں نے اپنے تجربات سے نکالا ہے، یہ ہے کہ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ روزہ اور فاقہ انسان کے لئے مُضر ہے بالکل غلط ہے۔ انکی قطعی رائے ہے کہ فاقہ اور روزہ انسان کے لئے مُضر نہیں ہے بلکہ سودمند اور نفع بخش ہے اور جب تک کہ ۱۰ سے ۱۵ فیصدی تک جسم کا وزن گھٹنے نہ لگے، یا جب جسمانی وزن کا ۲۵ سے ۳۰ فیصدی حصہ گھلنے لگے اس وقت بیشک خطرہ کی علامت ظاہر ہوسکتی ہے۔ کیونکہ اس وقت عضوی نقصانات پیدا ہوسکتے ہیں۔

خطرہ کا وقت

ڈاکٹر مارگولیس نے کتوں پر بھی غذا بند کرکے تجربہ کیا۔ یہانتک کہ بعض کا وزن ۶۰ فی صدی تک گھٹ گیا۔ لیکن ماہرانہ تدبیروں نے انکی معمولی تندرستی پھر لوٹا دی۔ اُنہوں نے تجربہ سے معلوم کیا ہے کہ معمولی کتے اگر ۳۰ فیصدی تک اپنا جسم کم کربیٹھیں تو وہ ہلاک ہوجاتے ہیں۔ مگر وہ کتے زیادہ عرصہ تک بے کھائے پیئے زندہ نہیں رہ سکتے۔ مگر طاقتور نسل کے کتے اتنی فاقہ کشی کے بعد بھی زندہ

رہ سکتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوا کہ ایک آدمی کے لئے روزہ کی جو حد مضر ہو سکتی ہے وہی دوسرے کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے۔ اس لئے جو لوگ ماہر لوگوں کی رائے کے بغیر لمبی مدّت کے لئے فاقہ کشی شروع کر دیتے ہیں وہ خطرہ کو دعوت دیتے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر مارگولیس نے پتہ چلایا ہے کہ ۱۵ سے ۲۰ فیصدی تک جسم کا وزن گھٹ جانے سے روزہ نقصان نہیں پہونچاتا۔ اور ایسا بہت کم حالتوں میں ہوتا ہے کہ انسان اس سے زیادہ اپنا وزن گھٹالے۔ اس لئے دو ہفتہ کا روزہ کسی حالت میں خطرناک منزل تک نہیں لے جا سکتا۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ دو ہفتہ کے بعد روزہ رکھنے کی حد جسم کو نقصان پہونچانے والی ہوتی ہو

ایک دوسری حقیقت، جو ڈاکٹر مارگولیس نے معلوم کی ہے یہ ہے کہ ایک روزہ دار جسم خود اپنی ہی بافتوں اور رطوبتوں سے پرورش پاتا ہے اور بیرونی امداد سے محروم ہوتا ہے لیکن یہ خود خوری نظام جسمانی کو کھانے یا اس کو درہم برہم کرنے کے ہرگز مترادف نہیں ہے اور نہ نظام عضوی و عضلاتی اس سے ویران ہوتا ہے۔ اگر نہایت سخت فاقہ کشی کی تو جسم کی بافتوں (ٹشوز) اور انکے خلیات (سیلز) کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ ہاں ان خلیات کے حجم میں کمی ہو جاتی ہے۔ مدتوں سے روزہ کے مخالفوں میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہو کہ اگر انسان کا جسم روزہ کی حالت میں خود اپنے جسم کی بافتوں پر اثر ڈالتا ہے تو یہ طریقہ تندرستی کے لئے مضر ہے۔ اس خود خوری سے بہت سے اعضاء کا وزن گھٹنے لگتا ہو اس لئے روزہ کے مخالفین اسے خوف کی نظر سے دیکھتے ہیں اور غلطی سے یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ عضو کی ساختیں تباہ ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ خیال غلط ہو۔ روزہ سے کوئی تبدیلی نظام جسمانی میں ایسی پیدا نہیں ہوتی ہے۔ جسے صحت کے لئے خطرہ بتایا جا سکے۔ خطرہ کی حالت صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے جب بے خوراکی کا معاملہ بالکل آخری تک پہنچ جاتا ہو۔ اور جب ایسے شخص کو خوراک پہنچا دی جاتی ہے تو اسکے ساتھ اسکی معمولی تندرستی بھی لوٹ آتی ہے۔

مکمل روزہ بہترین چیز ہے

ڈاکٹر مارگولیس اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ روزہ نظام جسمانی کی خفتہ قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے بہت ضروری اور مفید ہے۔ اور یہ بھی انہوں نے معلوم کیا ہے کہ کامل روزہ یعنے خوراک سے مکمّل بے تعلقی ہی اس کا بے خطر اور بے ضرر طریقہ ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے بتایا ہے کہ روزہ کی چار قسمیں ہیں۔ اول۔ مکمل روزہ جس میں کوئی خوراک کسی طریقہ پر بھی جسم میں نہیں پہونچائی جاتی۔ یہ بہترین اور محفوظ ترین روزہ ہے۔ دوم۔ جزوی روزہ۔ یعنے خوراک میں غذائی اجزا ارادتاً یا بلا ارادہ نکال دیئے جاتے ہیں۔ اسکی مثال یہ ہے کہ تیار غذاؤں میں سے جان بوجھ کر حیاتین کا جزو نکال دیا جاتا ہو۔ اس قسم کی خوراک انسان کے جسم پر ناتوانی کی حالت پیدا کرتی ہے اور ممکن ہے کہ اس کا اثر خراب ظاہر ہو۔ سوم۔ عارضی روزہ۔ کبھی اپنی مرضی سے کبھی ضرورت کی وجہ سے جب تک یہ روزہ رہے اس میں کچھ کھایا پیا نہیں جاتا۔ یہ درصل فائدہ مند چیز ہو۔ چہارم۔ شدید فاقہ۔ یعنے قحط وغیرہ کے زمانہ کا فاقہ۔ یا وہ فاقہ جس کا باعث افلاس یا جنگ ہو۔ یہ مکمّل اور جزوی روزہ کے درمیان کی حالت ہوتی ہے اور اسکے نتائج بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

مکمّل روزہ کے نتائج

ڈاکٹر مارگولیس نے مکمّل روزہ اور اس سے پیدا شدہ حالات کا معائنہ اور مطالعہ کیا ہے ہمیں اسی قسم کے روزوں سے اس وقت بحث ہو۔

ڈاکٹر مارگولیس نے اپنی کتاب میں مکمل روزہ کے حالات اور نتائج دئے ہیں۔ یہ وہ روزہ ہو جس میں انسان ایک خاص مدت تک کچھ کھاتا پیتا نہیں ہے۔ اور اس کا یہ ارادہ بے سمجھے بوجھے نہیں ہوتا۔ اپنی کتاب میں ڈاکٹر مارگولیس نے اعداد و شمار، جدولوں، خاکوں اور نقشوں سے اس مضمون کو پوری طرح واضح کیا ہے۔ اور اس قدر معلومات فراہم کی ہیں کہ جن اشخاص کو ان خاص الفاظ اور اصطلاحات کا علم نہیں ہے وہ یہ گنجان چیزیں دیکھ کر گھبرا اُٹھیں گے۔ یہ سائنٹی فک طریقہ استدلال اگرچہ غیر فنی آدمی کے لئے کچھ موزوں نہیں۔ مگر پھر بھی اسکی تھوڑی بہت واقفیت ہر انسان کے لئے ازبس ضروری ہے۔ روزہ کو سائنٹی فک بنیاد پر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ نہ صرف یہ کہ آئندہ علمی تحقیقات کی بنیاد ان پر ہو گی بلکہ یہ روزہ کی حمایت میں ناقابل تردید حقائق ظاہر کرتی ہے جن کی برنر میکفاڈن اور سٹینلے لیف ماہران امریکہ سالہا سال سے نیم مردہ دنیا کو تلقین کر رہے ہیں۔

برنر میکفاڈن نے خود اپنی ذات پر روزہ کا اثر دیکھنا شروع کیا اور اس نے یہ محسوس کیا کہ روزہ نہ تو اسے کام سے روکتا ہو اور نہ کام کرنے کی قوت و توانائی کو سُست کرتا ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے یہ حالات دیکھ کر لکھا ہے کہ "روزہ سے فاسد جسمانی مادے جل جاتے ہیں بعض اعضا میں کم طاقتی ضرور پیدا ہوتی ہے۔ مگر وہ مُضر نہیں ہے۔ بلکہ نئی توانائی کی بشارت ہے۔ کیونکہ بہت جلد گئی ہوئی طاقت کا اعادہ ہو جاتا ہو۔ بعض اعضا میں

ایسی تبدیلی ہوتی ہے کہ بے خوراکی کی وجہ سے جو اثر پیدا ہوتا ہے اس کا مکمل بدل ہو جاتا ہے۔ بے خوری انسان کو کامل یا جزوی طور پر جسمانی مشقت سے نہیں روک سکتی۔"

ایک غلط خیال

ڈاکٹر مارگولیس کی کتاب انسان کے لئے دلچسپ تجربات اور واقعات سے لبریز ہے۔ انکی کتاب میں جس قدر بھی تجربات دیئے گئے ہیں۔ وہ ذاتی مشاہدہ اور تجربہ کے بعد دیئے گئے ہیں اس لئے ان کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس غلط خیال کی تردید اس کتاب میں ملے گی کہ جب روزہ شروع ہوتا ہے تو نشوونمائے جسمانی بند ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے دیکھا ہے کہ انسان کے جسم میں اعضا کچھ نہ کچھ طاقت کا محفوظ خزانہ بھی رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت اسے نکالتے اور خرچ کرتے ہیں۔ روزہ شروع ہوتے ہی جسم کے ریشے اپنے پرانے محفوظ خزینہ پر پلنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور بظاہر جسم کی پرورش میں کوئی فرق نہیں پڑتا سوائے اسکے کہ پہلے بیرونی امداد و تغذیہ کی مدد سے پرورش ہو رہی تھی اور اب اندرونی محفوظ ذخیرہ سے کام چل رہا ہے۔

طلب غذا اور بھوک

ڈاکٹر مارگولیس نے طلب غذا اور بھوک' یعنے جھوٹی اور سچی بھوک کے درمیان ایک واضح خط کھینچا ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ آجکل کا "مہذب" انسان سچی بھوک کے صحیح احساس سے ناواقف رہتا ہے آپ لکھتے ہیں کہ بھوک انسان کے حیوانی حسیات اور مطالبات جسم میں سے ایک ہے۔ اور سب سے بڑے مطالبہ جس یعنے شہوت کے بعد بھوک کا ہی درجہ مانا جاتا ہے۔ بھوک لگنے کی علامتیں تو سب کو معلوم ہیں۔ یعنے پیٹ کی رگیں کھنچتی ہیں۔ زیادہ تیز بھوک ہو تو سر میں چکر آنے لگتا ہے۔ متلی ہوتی ہے یہاں تک کہ غشی بھی طاری ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ہمیشہ روزہ دار رہتے ہیں۔ ان کے جسموں کو بھوک کا صحیح احساس ہی نہیں ہونے پاتا۔ بعض نہایت تیز جذبات مثلاً غصہ، خوف، فکرمندی اور اضطراب وغیرہ بھوک کی آگ کو سرد کرنے کا باعث بنتے ہیں

ڈاکٹر مارگولیس نے یہ بات بھی ظاہر کی ہے کہ بھوک مارنے میں ایک اور جذبہ بھی مددگار رہتا ہے اور وہ شہوت کا جذبہ ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ جب بچے بالغ ہونے شروع ہوتے ہیں، تو انکی بھوک گھٹ جاتی ہے اور یہ بھی ایک عام حقیقت ہے کہ متفکر عاشق کی بھوک بھی کم ہو جاتی ہے۔ شہوت کے جذبہ کی بے چینی کی وجہ سے دودھ پلانے والے جانوروں میں لمبی مدت کے لئے بھوک کی کمی ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر مارگولیس نے الاسکن نسل کے ایک بحری بیل کی مثال دیتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ جانور تین مہینے تک جب کہ اس کے ہاں جفتی ہوتی ہے کچھ کھاتا پیتا نہیں۔ اور یہ بات اس وجہ سے اور بھی تعجب انگیز ہو جاتی ہے کہ خوراک ہر وقت ان جانوروں کی دسترس کے اندر ہوتی ہے۔ مگر یہ اسے کھاتے نہیں اور بچے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ یہ جانور جفتی کے شرارہ سے مشتعل کی طرح روشن اور آتش زیر پا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسے مخل ہونے والوں کو بھگانا بھی پڑتا ہے۔ اسکی بیویوں (دگایوں) پر جو "کنوارے" بری نیت سے حملے کرنے آتے ہیں۔ ان سے بھی اسے نپٹنا پڑتا ہے۔ غرض اس تمام سرگرمی اور جوش و خروش میں اسکی بھوک بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ ماہر علم الحیوان پارکر لکھتا ہے کہ جون کے وسط میں بہت سے بالغ بیل نکل کر ساحل پر آنے والی گایوں کا انتظار کرنے لگتے ہیں اس وقت ان بیلوں کی جسمانی حالت بہت عمدہ ہوتی ہے۔ ان کے بدن بھرے ہوئے اور توانا ہوتے ہیں۔ اور ان کی حرکات سے جذبات شہوت کی تیزی نمایاں ہوتی ہے۔ وزن میں وہ چار سو پونڈ سے کسی طرح کم نہیں ہوتے۔ بہت سے بیل مئی سے ہی یہاں آجاتے ہیں۔ اور جولائی کے آخر تک یا اگست کے شروع تک رہتے ہیں۔ اور اس خاصی لمبی مدت میں خوراک کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ یہ دو مہینے کا روزہ اور شہ زوری ان کے جسم کے تمام محفوظ ذخیرہ کو ختم کر دیتی ہے۔ جسم کی چربی گھل جاتی ہے اور جب وہ واپس جاتے ہیں تو بس ہڈیوں اور کھال کا مجموعہ ہوتے ہیں۔

ایک حیرت انگیز موثر ہتھیار

ڈاکٹر مارگولیس لیبارٹری کے تجربات اور روزہ رکھنے والے بہت سے مذہبی فرقوں کے لوگوں کی حالت کا مشاہدہ کر کے اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ کسی صحت مند جسم و جان والے انسان پر روزہ کا کوئی ضرر پہونچانے والا اثر نہیں پڑتا۔ مگر وہ ایسے ماں باپ کو جن کی توانائی توانائی قائم نہ ہو خواہ مخواہ کی روزہ داری کے خطرہ سے آگاہ کرتے رہیں۔ ایسی صورتوں میں انہیں چاہیئے کہ کسی ماہر کی رائے سے استفادہ کر کے روزہ رکھیں۔ اس طرح کرنے سے ان کی زائل شدہ صحت عود کر آئے گی اس سلسلہ میں وہ اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ خوراک اور بے خوراکی کے اصولوں کا اچھی طرح مطالعہ کر کے فاقہ شروع کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جب تک ڈاکٹروں اور عوام کے دلوں سے بے خوراکی کے غلط خوف کے جراثیم نہ نکل جائینگے۔ اس وقت تک اس مفید حربہ کی اہمیت واضح نہیں ہوگی ڈاکٹر مارگولیس نے لکھا ہے کہ روزہ سے علاج الامراض کی حیاتیاتی اہمیت کا اگر امتحان کرنا ہو تو اس بات کو بخوبی سمجھ لیا جائے کہ نظام

جسمانی کے وہی اعضا جلد نیست و نابود یا خراب ہونے کے لئے آگے بڑھتے ہیں جن میں توانائی اور قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے۔ اس لئے اگر انہیں انسان کے جسم سے علیحدہ کر دیا جائے تو مفید ہے۔ انہوں نے یہ رائے دی ہے کہ بہت سے شریانی امراض کے لئے روزہ بہترین طریق علاج ہے اور چونکہ غذا سے بے تعلقی انسان کے جسم میں درجۂ حرارت کم کرنے کا باعث ہوتی ہے۔ اسلئے میعادی بخاروں اور بدہضمی میں فاقہ بہترین علاج ہے۔ آپنے یہ بھی لکھا ہے کہ ذیابطیس کے مرض میں روزہ داری کے مفید اثر کو اہل طب عرصہ سے مانتے چلے آئے ہیں۔

صحت کو قائم رکھنے والا اثر

فاسد مادّوں کے فضول ذخیرہ کو جلا کر روزہ جسم میں نئی توانائی پیدا کر دیتا ہے اس وجہ سے صحت کو قائم رکھنے کے باب میں روزہ کا خاص اثر قابل ذکر ہے۔ یہ پٹھوں کی طاقت میں اضافہ کرتا ہے حواس میں تیزی اور ذکاوت بھی اس سے پیدا ہو جاتی ہے۔ روزہ داروں کی سماعت اور بصارت دونوں قابل ذکر طور پر تیز ہو جاتی ہیں جسم کی جلد بچوں کی جلد کی طرح چکنی اور صاف ستھری ہو جاتی ہے۔

بدقسمتی سے فاقہ کشی یا روزہ داری کو عوام اور اہل طب دونوں نے خوف وخطر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسے علاج امراض کے باب میں خاطر خواہ اہمیت حاصل نہیں ہوئی ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ قحط یا افلاس کے باعث جب لوگوں میں کافی اور مناسب غذا نہ ملنے کے باعث امراض اور جسمانی تکلیفوں کا ظہور ہوتا ہے تو لوگ بے خوراکی سے ڈرنے لگتے ہیں۔ بیشک ایسی فاقہ کشی تو غریب گھروں کے لئے تباہی کا باعث ہوتی ہے۔

فاقہ مالداری میں

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ زیادہ کھانا اور طرح طرح کی چیزیں کھانا جسم کی نشوونما کے لئے مفید ہے۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔ یہی باتیں درصل جسم کی مشین کو خراب اور ناکارہ بنانے میں مددگار ہوتی ہیں۔ دنیا میں لاکھوں آدمی ایسے ہیں جن کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے۔ اور جو کچھ وہ چاہیں کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کا پتہ لگانا کہ صحت کو قائم رکھنے اور جسم کو اچھی حالت میں رکھنے کے لئے کن کن غذاؤں کی ضرورت ہے، ہر مالدار آدمی کے بس روگ نہیں ہے۔ بلکہ یہ کہنا موزوں ہوگا کہ اپنی غذاؤں کے انتخاب کے بارہ میں غلطی اکثر مالداروں ہی سے سرزد ہوا کرتی ہے عموماً وہ مصنوعی غذاؤں کا انتخاب کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت کچھ نذر شکم کرنے کے باوجود ان کا جسم بھوکے کا بھوکا رہتا ہے۔ وہ علامتیں جو ایسے شکم نواز لوگوں کے حصہ میں آتی ہیں، ایک دو نہیں ہوتیں، بلکہ ان کا پورا جسم ردی اور مرضی علامتوں کا مجموعہ بن جاتا ہے۔ بدہضمی سستی و توانائی کی کمی، کام میں جی نہ لگنا، خون کی کمی، خون کا غیر معمولی دوران اور اضطراب اعصاب وغیرہ علامتیں آپ اکثر دولت مندوں میں پائیں گے۔ یہ صورت حال بس یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ یہ لوگ اکثر محرک چیزوں (شراب، چائے، سگرٹ وغیرہ) کے استعمال کے بھی عادی ہوتے ہیں اس طرح گویا ان کی جسمانی بلکہ اخلاقی و دماغی تباہی کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اگر ہم اس معاملہ ذرا وسیع کر کے دیکھیں تو ہم انسانی معاشرت کو برباد ہوتے ہوئے آسانی سے دیکھ لیں گے

جنگ عظیم کی کشاکش نے جگر، معدہ اور آنتوں کے امراض کے بہت مریضوں کو تندرست کر دیا۔ جنگ سے پہلے جرمنی میں ذیابطیس اور گٹھیا کے مریضوں کا بہت زور تھا کیونکہ اس وقت خوش خوراکی زندگی کی واحد دلچسپی بنی ہوئی تھی۔ لیکن جب ان لوگوں کو جنگ کے دوران میں نگی بندھی خوراک ملنے لگی اور قوائے عمل بھی ذرا حرکت میں آئے۔ تو ان امراض کا تناسب نہ صرف برابر ہو گیا بلکہ بہت حد تک کم ہو گیا۔

طویل مدت تک نیند کی حالت

ڈاکٹر مارگولیس نے اپنی تحقیقات کے دوران میں، ان جانوروں کی فاقہ کشی اور کم خوری کے مسئلہ پر بھی توجہ کی ہے، جو لمبی نیند یا آرام کی حالت میں ہوں۔ اس سلسلہ میں خاص پر قابل ذکر اور حیرت انگیز چیز جو سامنے آئی یہ ہے کہ اس طرح بچہ کشی کرنے والے جانور کئی کئی مہینے تک بغیر خوراک کے رہتے ہیں۔ اور عام طور پر روزہ داری کی جو میعادیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ ان میں یہ مدت واقعی بہت زیادہ لمبی اور قابل ذکر ہے۔

لمبی نیند یا آرام کے دوران میں یہ جانور اپنے جسم کی محفوظ چربی کھاتے ہیں۔ اور پروٹین اور کاربو ہائیڈریٹ چپکے چپکے ہضم کرتے رہتے ہیں شمع زندگی بس جھلملاتی رہتی ہے۔ ایسی حالت میں درصل ہوتا یہ ہے کہ جسم کا درجۂ حرارت گھٹتے گھٹتے اردگرد کے درجۂ حرارت کی سطح تک آجاتا ہے۔ معمل (لیبارٹیری) کے تجربات سے اس بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ انتہائی خنکی بھی جانداروں کے لئے نقصان رساں نہیں ہے اور اگر اندرون جسم کی حرارت درجۂ انجماد سے بھی گر جائے تو نظام تنویم کو نقصان نہیں پہونچیگا مثلاً ڈاکٹر کاریل نے اس کا ثبوت دیا ہے کہ کئی سال کے جسمانی انجماد کے بعد بھی دوران خون کو زندہ کیا جا سکتا ہے۔

روسی کسانوں کا معاملہ

سائنس کو معلوم نہیں ہے کہ ایک جسم جس میں عمل تنویم و آرام ہو رہا ہو، در اصل کن کن اندرونی تبدیلیوں سے گذرتا ہے۔ لیکن اسی قسم کے دیگر عجیب و غریب واقعات اس معاملہ پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالتے ڈالتے ہیں۔ روسی کسانوں کی وہ مثال ہمارے سامنے ہے، جب وہ قحط سالی کے زمانہ میں جاڑے ایک ساتھ گذارتے ہیں۔ ایک بڑے چولھے کے گرد سارا خاندان کا خاندان بلکہ گاؤں کا گاؤں ایک جگہ مل جلکر بیٹھ جاتا ہے۔ اور تمام جاڑے بغیر کچھ کھائے پئے سونے میں بسر کر دیتا ہے۔

جان اور قوت کے دیر تک قائم رہنے کی مثال خشک بیجوں سے بھی مل سکتی ہے۔ سوکھے بیج سالوں زندہ رہ سکتے ہیں۔ اور نئی پود پیدا کرنے کی صلاحیت ان میں رہتی ہے۔

جاڑوں میں آرام کرنے والے جانوروں کے بارے میں ایک دلچسپ بات یہی ہے کہ جب یہ اپنی نیند سے ایک لمبی مدت کے بعد بیدار ہوتے ہیں تو ان کی سوئی ہوئی بھوک بہت تیزی سے عود کر آتی ہے اور تمام اعضائے جسم بہت پھرتی کے ساتھ عمل کرنے لگتے ہیں۔ قوت جسمانی کا خرچ ۱۱ر۷۵ کلو ریز فی کلوگرام فی یوم سے بڑھکر ۵ر۰ کلوریز فی گھنٹہ تک بڑھ جاتا ہے۔

ڈاکٹر مارگولیس نے لکھا ہے کہ ایک بالغ انسان کے لئے معمولی قوت کا خرچ ۵ر۱ کلوریز فی گھنٹہ فی کلوگرام وزن جسمانی ہے۔ اور اس مقدار سے دوگنی مقدار قوت کے ساتھ بھاری سے بھاری جسمانی مشقت کی جا سکتی ہے۔ اس بات کا بھی اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰۱ دن تک سونے والے جانور بغیر کسی خوراک کے جس قدر "انرجی" پیدا کرینگے۔ وہ اس قدر ہوگی کہ ۷۰ کلوگرام وزن کے آدمی کو ۸۰۰۰ میٹر کی بلندی تک اٹھا سکے۔ ان تمام حیرت انگیز حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ ایک زندہ انسان اور جانور کے جسم میں جان و قوت کا بہت ذخیرہ پایا جاتا ہے اس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ جب انسان کے جسم میں اس قدر قوت کا پوشیدہ ذخیرہ موجود ہے تو ایک عرصہ دراز تک بغیر کسی نقصان وضرر کے روزہ یا فاقہ کے باوجود وہ زندہ اور سلامت رہ سکتا ہے +

دائمی قبض کا علاج بغیر دوا کے

از جناب حکیم عبدالرحیم صاحب رحمانی، جلال آباد

دائمی قبض کی شکایت آج کل عام طور پر ہر شخص کو رہتی ہے اور دماغی کام کرنے والے تو خاص طور پر اس میں مبتلا ہوتے ہیں۔ درد سر، نفخ گرانی، تبخیر، بواسیر، جریان منی و مذی، اور عورتوں میں بہت سے امراض رحم دائمی قبض ہی سے ہوتے ہیں۔ اس مرض کا تعلق زیادہ تر معدہ اور آنتوں سے ہے۔ اگر معدہ اور آنتوں کے فعل میں باقاعدگی رہے تو قبض اور متعلقہ امراض سے بہت حد تک امن مل سکتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کو صحیح اور درست رکھنے کے واسطے سادہ غذا کھانے پینے میں احتیاط اور اعتدال، ورزش اور سیر و تفریح وغیرہ کو بہت دخل ہے۔ حسب ذیل ہدایات پر عمل کرنے سے نہ صرف دائمی قبض رفع ہو جاتا ہے۔ بلکہ تندرست اشخاص کی صحت بھی ان پر کاربند ہونے سے بہتر ہو جاتی ہے۔

غذا:- حسب ضرورت و خواہش ایسی غذا استعمال کریں جس میں روٹی، سبز ترکاریاں اور پھل شامل ہوں۔ غذا خوب چبا چبا کر کھانی چاہیئے۔ دماغی کام کرنے والوں کو لطیف اور جلد ہضم ہو جانے والی غذائیں کھانی چاہئیں۔ سبز ترکاریوں کا استعمال زیادہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ سبز ترکاریوں کا فضلہ بھی زیادہ بنتا ہے اور اس کا محرک اثر آنتوں پر پڑتا ہے۔ علاوہ اس کے ان ترکاریوں میں چند ایسے کیمیاوی اجزا شامل ہوتے ہیں جن سے معدہ اور آنتوں کو ہضم کرنے والی رطوبت میں امداد ملتی ہے۔ اور سبزیوں میں سورج سے حاصل کی ہوئی قدرتی طاقت بھی ہوتی ہے تازہ سبز ترکاریاں زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ مثلاً شلجم، چقندر، گاجر، مولی، گوبھی، کدو، لوکی، توری، ٹنڈے، پالک، میتھی، اور خرفہ مفید سبزیاں ہیں پھل کھانا کھانے سے پہلے یا کھانا کھانے کے بعد کھانے سے ملین اثر پیدا کرتے ہیں۔ پھلوں کا مسلسل استعمال دائمی قبض کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ چنانچہ آم، خربزہ، سنگترہ، انگور، امرود، انجیر، آلو بخارا، آلوچہ، زرد آلو، آڑو، کشمش اور ناشپاتی وغیرہ مفید پھل ہیں۔

دائمی قبض کے مریضوں کو روٹی کے بارے میں بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ بہت باریک آٹے یا میدہ کی روٹی یا حلوہ پوری اور

کھجوری وغیرہ بکثرت استعمال نہ کریں۔ کیونکہ یہ دیرہضم اور ثقیل ہوتی ہیں۔ اور قبض کرتی ہیں پس ایسے اشخاص کو جنہیں قبض رہتا ہے، لازم ہے کہ گیہوں کے موٹے آٹے کی روٹی یا بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائیں۔ اس قسم کے آٹے کی روٹی سے آنتوں کی حرکت تیز ہوجاتی ہے اور قبض رفع ہوجاتا ہے۔ زیادہ چکنی اور لیسدار چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ البتہ ترکاری میں گھی یا کوئی اور روغن ضرور ڈالنا چاہیئے۔

پینے کی چیزیں:۔ کھانے کے ساتھ پانی ضرور پینا چاہیئے۔ مگر بہت زیادہ نہیں اور نہ یہ ہو کہ بالکل نہ پیا جائے۔ کھانے کے درمیان حسب خواہش تھوڑا بہت پانی ضرور پئیں۔ اور کھانا کھانے کے دو تین گھنٹے بعد ایک آدھ گلاس پانی ضرور پینا چاہیئے۔ شراب کا استعمال مضر صحت ہے، تندرست لوگوں کو بھی شراب کا چندروزہ استعمال قبض میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جن کو قبض رہتا ہے ان کے لئے تو زہر قاتل ہے۔ اسی طرح چائے کا بکثرت استعمال بھی نقصان کا باعث ہے۔

ورزش:۔ ہلکی ورزش، گیند بلا، فٹ بال اور ٹینس وغیرہ کھیلنا اور صبح وشام پیدل سیر کرنا دائمی قبض کو دور کرنے کا قدرتی اور آسان علاج ہے کیونکہ چلنے پھرنے اور پھرتیلی ورزش کرنے سے آنتوں کی حرکت دودیہ تیز ہوجاتی ہے۔ اور صفرا بھی جگر سے آنتوں پر زیادہ گرتا ہے اسلئے قبض جو سستی اور کاہلی کی وجہ سے ہوجایا کرتا ہے۔ ضرور رفع ہوجایا کرتا ہے۔

قبض دور کرنے کی تدبیریں:۔ صبح کو صرف سرد پانی کا ایک گلاس گھونٹ گھونٹ پینا یا اسمیں آب لیموں ملا کر پینا قبض کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید ہے اسی طرح رات کو گرم پانی کا ایک گلاس پینا بھی قبض کو رفع کرتا ہے۔ پیٹ پر ٹھنڈے پانی کے تریڑے دینا بھی مفید ہے گرم پانی اور صابن کا حقنہ (اینما) کرنا بھی مفید ہے۔ اس سے خشک فضلہ جو نیچے کی آنتوں میں جمع ہوتا ہے بآسانی خارج ہوجاتا ہے۔ حقنہ کرتے وقت دس بارہ چھٹانک پانی اندر پہونچانا چاہیئے اور دوچار منٹ تک پانی کو اندر روکے رکھنا چاہیئے۔

پیٹ کی مالش:۔ دائمی قبض رفع کرنے کے اس طریقہ سے پیٹ کی مالش کرنا بھی مفید ہے کہ کھانا کھانے کے تین چار گھنٹے بعد پہلے دائیں کولھے سے نیچے سے اوپر کو اور پھر پسلیوں کے پاس ناف سے اوپر سیدھا دائیں سے بائیں کو اور پھر اوپر سے نیچے کو مالش کریں۔

دافعِ قبض مفرد دوائیں:۔ دائمی قبض کے لئے سب سے بہتر دوا روغن بادام شیریں خالص ہے۔ ایک تولہ رات کو دودھ میں ملا کر پئیں یا گھی کی بجائے ترکاری میں کھائیں یا خالص پی لیں۔ ہر طرح مفید ہے (۲) مربائے ہلیلہ کلاں ایک عدد رات کو دودھ یا پانی کے ساتھ کھانا مفید ہے (۳) روغن بید انجیر ولایتی (کاسٹر آئل) دو ڈھائی تولہ پینا بھی مفید ہے (۴) اسپغول مسلم ایک تولہ رات کو پانی کے ساتھ پھانکنے سے قبض دور ہوجاتا ہے۔ (۵) ہلیلہ سیاہ کتر کر روغن بادام یا گھی میں چرب کرکے ۶ ماشہ رات کو کھانا رفع قبض کے واسطے مفید ہے۔ (۶) برگ سنا کی صاف مٹی کے برتن میں بھون کر کسی قدر سُرخ کریں پھر باریک پیس کر شہد میں ملالیں۔ ایک تولہ روزانہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔

دافعِ قبض مرکب دوائیں۔ سفوف مُلیّن۔ ہلیلہ زرد، برگ سنا مکی ہر ایک ۵ تولہ، زیرہ سیاہ، گل سُرخ، پودینہ خشک مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ، زنجبیل ۶ ماشہ سب کو باریک کرکے سفوف بنائیں۔ اور ۷ ماشہ یہ سفوف گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ مقوی معدہ، دافع درد شکم اور قبض کشا ہے۔

شربت مُلیّن:۔ بہدانہ ۷ ماشہ، برگ گاؤزبان ڈیڑھ تولہ، گل بنفشہ گل سرخ ہر ایک دو تولہ، اسپغول مسلم ۲½ تولہ، عناب ۲۷ دانہ سپستان ۱۶ دانہ سب چیزوں کو ڈیڑھ سیر پانی میں جوش دیکر قند سفید آدہ سیر ترنجبین خراسانی پاؤ بھر ملا کر قوام کریں۔ اور ۵ تولہ یہ شربت پانی میں ملا کر پی لیا کریں۔ اگر لعاب بہدانہ لعاب اسپغول ہر ایک ۶ ماشہ، روغن بادام شیریں ۷ ماشہ ملا کر پئیں تو نہایت مفید ہے۔

فوائد:۔ کچھ مدت تک کھانے سے آنتوں کی خشکی دور ہوجاتی ہے اور قبض رفع ہوجاتا ہے۔

ان کے علاوہ دائمی قبض کو رفع کرنے کے واسطے مندرجہ ذیل مرکب دوائیں بھی نہایت مفید ہیں۔ (۱) اطریفل زمانی (۲) اطریفل سنائی (۳) اطریفل ملین (۴) اطریفل شاہترہ (۵) جوارش کمونی اکبر (۶) حب ملین وغیرہ۔ یہ تمام مرکبات ہمدرد دواخانہ دہلی سے نہایت بہتر اور صحیح اجزا سے تیار شدہ مل سکتے ہیں۔

مزاحیہ

فیس!

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

تشخیص مرض اور طریق علاج میں اطبا اور ڈاکٹروں کے درمیان خواہ کتنا ہی شدید اختلاف رائے ہو، مگر فیس کے معاملہ میں آل انڈیا طبی کانفرنس اور میڈیکل ایسوسی ایشن تک میں نہایت مخلصانہ اور برادرانہ اتحاد پایا جاتا ہے۔ بلکہ شیدائیان ہومیو پیتھک سے بھی پوچھا جائے تو یہ ممکن ہے کہ بغیر آپریشن کے علاج کرنے کا یقین دلا کر وہ فیس میں تھوڑا بہت اضافہ کر دیں۔ مگر یہ بالکل ناممکن ہے کہ وہ فیس کو اَن سائنٹی فک کہہ کر اس کی عدم ضرورت پر زور دیں۔

اسی طرح وید وں کی رائے بھی اس میں شامل کر لی جائے، جو "دکشنا" کو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں، تو پھر یہ اتحاد اس قدر مضبوط ہو جائے گا کہ غریب اور بخیل مریضوں کو بھی فیس کے خلاف کچھ لکھتے ہوئے تامل ہوگا۔ اگر وہ اس اتحاد اربعہ کے فیصلہ سے سرتابی کی ہٹلرانہ جرأت کرینگے تو پھر دنیا کا کوئی قانون انہیں زندہ درگور ہونے سے نہ روک سکیگا۔ یہ دوسری بات ہے کہ بخیل حضرات کا دماغ جو روپیہ بچانے کی ایسی ایسی عجیب تدابیر وضع کرتا رہتا ہے کہ ریڈیو کا موجد بھی ان کے سامنے سر افتخار بلند نہیں کر سکتا، کوئی ایسی ترکیب بھی سوچ لے کہ فیس کے مطالبہ کا سانپ بھی مر جائے اور بخیل کے روپے کی لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ چنانچہ حال ہی میں ایسے مقدس اور محترم بزرگوں نے فیس سے بچنے کی یہ ترکیب کی ہے کہ ایسے کھوٹے روپے جو کہیں نہیں چل سکتے وہ فیس میں چلا دیتے ہیں بلکہ معالج کی سادہ لوحی سے روپیہ خود بخود چل جاتا ہے۔ معالج فیس قبول کرنے میں ایسا شرمیلا اور بھولا واقع ہوا ہے کہ اَدھنّوں پر پارے کی قلعی کر کے بھی اسکی فیس ادا کر دی جائے تو وہ غریب کبھی حرف شکایت زبان پر نہیں لاتا۔ لہذا روپے کو ٹھونک بجا کر لینے والے سیلنے دوکاندار جس روپے کو واپس کر دیتے ہیں۔ اُسے معالج بڑی آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ ڈاکٹر کی فیس لینے کا انداز ہی ایسا معصوم ہے کہ اس میں اس بے اعتمادی کی گنجائش نہیں نکل سکتی۔ ادہر مریض نے فیس ہتھیلی پر رکھکر بڑہائی اور اُدہر اُنہوں نے منہ سے کہنا شروع کیا "رہنے دیجئے اس تکلیف کی کیا ضرورت ہے" اور ساتھ ہی بدن کی شاعرانہ لچک اور ڈاکٹرانہ تدبیر سے کوٹ کی جیب کے منہ کو اتنا وسیع کر دیا کہ مریض دور سے بھی بغیر نشانہ باندھے روپے پھینکدے تو سیدھے جیب میں پہونچ جائیں۔ ان سب حماقتوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معالجوں کے پاس فیس میں ننانوے فیصدی روپے کھوٹے آتے ہیں۔ اور غور کیا جائے تو کھوٹے روپوں کے بس دو ہی ٹھکانے ہیں۔ معالج کی جیب یا خزانہ کی تجوری۔ ایک ٹھکانہ فقیر کی تھیلی بھی ہو سکتی ہے۔ مگر فقرا کو آجکل خیرات میں، روپے اس قدر کم ملتے ہیں کہ اس کا تذکرہ کرنا ہی فضول ہے۔

اطبا اور ڈاکٹروں کو فیس میں کھوٹے روپے دینے کا دستور یہاں تک ترقی کر چکا ہے کہ مہذب خاندانوں کی عورتوں کو بھی یہ طریقہ یاد ہے۔ اتفاق سے ایک خاتون کے شوہر جو بدقسمتی سے صرف سو روپے کے مُلازم تھے اپنی حماقت سے تنخواہ میں چار روپے کھوٹے لے آئے۔ بیوی باوجود حسین و جمیل ہونے کے اس قدر سیدھی نہ تھیں کہ شوہر کے دئے ہوئے روپوں کو بھی بے وقوفوں کی طرح لے کر بکس میں رکھ لیں۔ اُنہوں نے آٹا تولنے کا سیر اُٹھایا، اور کھٹ کھٹ، جھن جھن روپے بجانے شروع کئے۔ آخر میں اُنہوں نے چار روپے الگ کر کے شوخی کے ساتھ کہا ——— "یہ تو کھوٹے ہیں۔ آپ بجا کر نہیں لیا کرتے۔ ایسا بھی کیا سیدھا پن"!

شوہر جو بدقسمتی سے افسروں کے مقابلہ میں بھی فرماں بردار تھے اور بیوی کے مقابلہ میں بھی حد درجہ اطاعت شعار، فدویانہ لب و لہجہ میں بولے

"یہ مجھے دے دینا جیب خرچ کے لئے"

"جیب خرچ کے لئے" ——— وہ بولیں "آپسے کون لے لیگا یہ کھوٹے روپے، آپ زیادہ سے زیادہ سینما جائیں گے، یا کہیں جا کر گانا سُنیں گے اور یہ دونوں ٹھکانے ایسے نہیں ہیں جو آپ ایسے بھولے آدمیوں کے دھوکہ میں آجائیں"

"پھر کیا ہو؟ بیگم، مکان کے کرایہ میں دیدو"

"سُبحان اللہ! ——— یہ مولوی صاحب جو خدا کو بھی دھوکہ دے دیتے ہیں ہمارے آپکے داؤں میں کیا آئینگے"

"پھر کیا، یوں ہی بیکار جائیں گے یہ روپے؟"

"نہیں ——— میرے خیال میں تو یہ بات آئی ہے کہ منّی کئی روز سے سُست رہتی ہے آج آپ ڈاکٹر صاحب کو لے آیئے، اُنہیں منّی کو بھی دکھا دینگے اور یہ روپے بھی فیس میں چلا دینگے، مُفت میں ایک پنتھ دو کاج کا قصہ ہو جائیگا۔"

"بالکل ٹھیک ہے بیگم ——— مگر اُنہوں نے کوئی ایسی ہی کھوٹی دوا دیدی تو؟"

"اسکی نوبت نہ آئے گی آپ اطمینان رکھیئے۔ سرکاری ڈاکٹر چاہے مریض کو زہر دیدے مگر نجی طور پر کام کرنے والے ڈاکٹر دست آور دوا بھی ذرا غور کر کے دیتے ہیں۔"

بہرحال ڈاکٹر صاحب آئے اور اکٹھّے چار روپے کھوٹے لے کر چلے گئے۔ پھر بھی اتنے خوش تھے کہ منّی کے لئے اعلیٰ درجہ کا "فیور مکسچر" بنا کر بھیجا جس میں خدا کے فضل سے "شفا" کے علاوہ سب ہی کچھ موجود تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ اور ایک بے زبان ڈاکٹر کھوٹے روپوں کا شکار ہو گئے، مریض کے دو تین رشتہ دار بڑی خوشامد سے انہیں لے گئے۔ یہ بھی خوشی سے گئے۔ ریل کا سفر تھا۔ مصارف مریض ہی کے ذمہ رہے۔ واپسی کے وقت دو بجے رات کو گاڑی چلتی تھی۔ چلتے وقت فیس پیش ہوئی، اور ڈاکٹر صاحب نے حسب عادت بغیر بجائے روپے جیب میں ڈال لئے۔ مریض نے بڑی عاجزی سے کہا "ڈاکٹر صاحب! اس وقت کوئی ساتھ جانے والا نہیں ہے۔ صبح کی گاڑی سے آپ جاتے تو آدمی ساتھ کر دیتا۔ اب تو میرے اور آپکے علاوہ سب ہی سو رہے ہیں۔" ڈاکٹر صاحب بولے "اس کا خیال نہ فرمایئے میں تنہا ہی چلا جاؤں گا۔" ڈاکٹر صاحب نے مریض کے گھر سے نکلتے ہی روپے گن کر تو اطمینان کر لیا کہ قرارداد کے موافق پورے پانچ ہی ہیں مگر یہ نہ دیکھا کہ کھرے بھی ہیں یا نہیں۔ اسٹیشن پر پہونچے اور ٹکٹ لینے کا وقت آیا تو ایک روپیہ نکال کر دیا، بابو نے بجا کر کہا، "یہ کھوٹا ہے دوسرا دیجیئے" اُنہوں نے فوراً دوسرا دیا، وہ بھی واپس ہوا، مگر ڈاکٹر صاحب جانتے تھے کہ ان کی جیب میں پانچ ہیں۔ کہاں تک واپس کرے گا۔ اُنہوں نے جھٹ تیسرا دیا، وہ بھی کھوٹا نکلا ——— بابو نے تیکھے تیوروں سے ڈاکٹر صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا "آپ مذاق کر رہے ہیں میرے ساتھ؟"

"میں مذاق کر رہا ہوں یا آپ؟ بہرحال کوئی نہ کوئی ضرور کر رہا ہے، اچھا یہ چوتھا لیجئے۔"

"یہ بھی کھوٹا ہے جی۔"

"یہ کھوٹا ہے تو یہ لو پانچواں!" ڈاکٹر صاحب نے اکڑ کر فرمایا۔

اس نے روپیہ پھینکتے ہوئے کہا، "چھٹا لایئے۔" اب یہ بہت پریشان ہوئے۔ مگر بابو ان کی برابر بے وقوف نہ تھا، اُس نے کھوٹے روپے لینے سے صاف انکار کر دیا۔ ڈاکٹر صاحب جل کر اسٹیشن ماسٹر صاحب کے پاس گئے۔ اور شکایت کی۔ مگر وہاں سے بھی شرمندہ ہو کر لوٹے۔ آخر صبح پانچ بجے بڑے غصہ میں اسٹیشن سے لوٹ کر مریض کے ہاں پہونچے، اور ابھی دروازے کی زنجیر نہ ہلائی تھی کہ اندر سے رونے چیخنے کی صدائیں آنے لگیں۔ جس کا مطلب صرف یہی تھا کہ مریض عالم فانی سے رخصت ہو گیا۔ ایسی صورت میں یہ امر عقلمندی کے بالکل خلاف تھا کہ اپنے آنے کی اطلاع دیکر ڈاکٹر صاحب اسکی موت کی ذمہ داری اپنے سر لیتے، اور نماز بخشوانے کے لالچ میں روزوں کی تکلیف کا شکار ہوتے۔ مجبوراً پیدل چلے اور راستے میں جس قدر اسٹیشن پڑتے گئے، یہ اپنی تقدیر آزماتے رہے، لیکن کھوٹا سکّہ بھی بھلا اسٹیشن پر چل سکتا ہے؟

موجودہ زمانہ میں دو طریقوں سے فیس وصول کی جاتی ہے۔ پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے ہی طے کر لیا جاتا ہے اور خوب دیکھ بھال کر وہیں میز پر فیس رکھوالی جاتی ہے۔ پھر آگے قدم بڑھایا جاتا ہے۔ اسی قسم کے بے مروّت لوگ صرف فیس کی خاطر مطب کرتے ہیں۔ وہ نہ تو غریب اور نادہند مریضوں کی اصطلاح میں "ثواب دارین" کے مستحق ہوتے ہیں نہ قدرت انہیں "دستِ شفا" کی سعادت عطا کرتی ہے، اور یہ نقصانِ مایہ کے باعث بھی ہوتے ہیں اور شماتتِ ہمسایہ کے حق دار بھی اور پھر خطرۂ جان بھی ثابت ہوتے ہیں۔

دوسرا طریقہ ہے کہ معالج تقدیر اور مریض کے حسن معاملہ کی توقع میں تیماردار کے ساتھ ہو جاتا ہے اور راستہ بھر اسی اُلجھن میں مبتلا رہتا ہے کہ دیکھیں دو دیتا ہے یا چار۔ وہ بار بار تیماردار کی گفتگو، اسکے لب و لہجہ اور ظاہری حیثیت پر غور کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ دیکھیے اس قسمت آزمائی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ دوسرے گروہ کے ساتھ مریض کا طرز عمل بالعموم دو قسم کا ہوتا ہے یا تو وہ صرف پان الائچی اور محض رسمی شکریہ پر ٹال دیتا ہے۔ اور یقین کے ساتھ سمجھ لیتا

ہے کہ میرا رازق خواہ کارخانہ کا مینجر ہو، مگر معالجوں پر براہ راست آسمان سے مائدہ نازل ہوتا ہے۔ ان کا رزق صرف خدا کے ہاتھ میں ہے جو کسی نہ کسی ان کا پیٹ بھر ہی دیتا ہے اور وہ کبھی دوسروں کے دست نگر نہیں ہوتے، لہذا وہ فیس دینے کی جگہ ہنسکر کہدیتا ہے "معاف فرمائیے، بڑی تکلیف ہوئی آپ کے خاندان کا تو ہمیشہ سے ہمارے خاندان کے ساتھ یہی سلوک رہا ہے۔ جناب کے دادا صاحب مرحوم و مغفور مرتے مر گئے۔ مگر خدا کی قسم میرے گھر کے پیسہ کو سور کے برابر سمجھا۔ ہزار اصرار کیا میں نے مگر کبھی نذر نہیں لی۔ بلکہ میری اس جرارت پر ہمیشہ اظہار ناراضی فرمایا۔ خدا بخشے کیا لوگ تھے۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔ آپ بھی بالکل انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ شہر بھر میں دُھوم ہے، میاں صاحبزادے تمہارے اس اخلاق اور ایثار کی۔ فیس تو کبھی لینا ہی جانتے۔ اور میں نے تو سُنا ہے کوئی دیتا بھی ہے تو واپس کر دیتے ہو۔ بس بھائی دنیا میں اسکے سوا اور کیا رکھا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو خیر کئے جاؤ۔ یہی نیکی کام آئے گی۔ روپیہ پیسہ کب کسی کے ساتھ جاتا ہے، روٹی تو خدا دیتا ہی ہے۔ وہی رازق ہے، لیکن لالچ آدمی کو کبھی نہ کرنا چاہیئے" یا پھر وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو جائیگا "کیا کہوں، مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ مجھے بڑی ندامت ہے فیس پیش نہ کر سکا خدا نے چاہا تو پہلی تاریخ کو ضرور حاضر کر دوں گا"

———— حالانکہ انکی تنخواہ میں اس قسم کا کوئی بجٹ ہی نہیں ہوتا۔ مہینہ شروع ہو یا ختم وہ ایسا مطالبہ ادا کرنے کو کبھی تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے خدا کبھی نہ چاہے گا کہ وہ فیس ادا کریں۔

دوسری قسم کا طرز عمل، جو مریض اختیار کرتے ہیں، یہ ہے کہ معالج کے نزول اجلال فرماتے ہی کوئی ایسا شخص جسکے معالج سے کافی مراسم ہوتے ہیں اور قطعی یہ اُمید ہوتی ہے کہ معالج کتنا ہی بے مروّت ہو ان کی مروّت ضرور کریگا، پانوں کے ساتھ فیس لے آتا ہے اور لینے نہ لینے کو اُسی کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے۔ اگر وہ خود ہی اُٹھالے تو جائے جہنم میں، ورنہ وہ اپنی زبان سے کچھ نہیں کہتا۔ ایسے موقعہ پر معالج اشارتاً بھی کہدے کہ اس کی ضرورت نہیں تو وہ نذرانہ کو الگ کر لیتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک عمر رسیدہ ڈاکٹر کسی مریض کو دیکھنے گئے۔ ایک تجربہ کار آدمی نے دُور ہی سے پانچ روپے ہاتھ پر رکھ کر دکھائے۔ گویا فیس صرف ملاحظہ فرمانے کی چیز ہے۔ لینے کی نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا ہاتھ تو فیس دیکھتے ہی آہستہ آہستہ اُدھر کو بڑھنا شروع ہُوا۔ مگر زبان سے اُنہوں نے رسماً کہا، "رہنے دیجئے اس کی کیا ضرورت ہے"

یہ سُنتے ہی اُنہوں نے سلام کر کے روپے جیب میں ڈال لئے۔ ڈاکٹر صاحب منہ دیکھتے ہی رہ گئے اُن کا۔ تاہم اُنہوں نے اس بیہودگی کا انتقام اس طرح لیا کہ قیمتی نسخہ لکھا اور تندرست ہونے تک مریض کا دیوالہ نکال دیا لیکن ان شاطرانہ چالوں کو مریض سمجھ لے تو مر ہی نہ جائے اچھا کیوں کر ہو۔ بعض شریف اور معزز اطبا سرے سے فیس ہی نہیں لیا کرتے، بلکہ ایک دواخانہ کھول دیتے ہیں، جس میں دوائیں ارزاں ملنے کے باوجود اس قدر گراں ملتی ہیں کہ مریض یا تو اس گرانی کی تاب نہ لا کر مر جاتا ہے۔ یا پھر غصہ میں اچھا ہی ہو جاتا ہے۔ اکثر مریض ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک معالج فیس وصول نہ کر لے انہیں یہی تذبذب رہتا ہے کہ اس نے نسخہ اچھا کرنے کو لکھا ہے یا مارنے کو۔ حالانکہ معالجوں کی اصطلاح میں مارنے والا صرف خدا ہے اور اچھا کرنے والا تنہا مُعالج۔

ایسا ہی ایک ضدّی مریض حکیم صاحب کے مطب میں پہونچا۔ اپنی ثقاہت و خودداری میں خمیرہ گاؤزبان سے بھی زیادہ مشہور تھے۔ اور ایک مرتبہ چاہے دوا المسک اپنی تاثیر بدل کر گھبراہٹ پیدا کر دے مگر وہ اپنی روش نہ چھوڑتے تھے۔ مریض تھا دیہاتی۔ جو معاملہ کا ہمیشہ سچّا ہوتا ہے۔ حکیم صاحب کے سامنے اُکڑوں بیٹھ کر اُس نے نہایت اطمینان سے آستین چڑھائی۔ پھر ہاتھ بڑھا کر بولا ———— "ذرا نبج (نبض) تو دیکھو ہماری حکیم جی!"

حکیم صاحب نے داہنے ہاتھ کی نبض دیکھی اور نسخہ لکھنے کا ارادہ کیا۔ دیہاتی نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر کہا "اسکی بھی دیکھو"

"بس ایک ہی کافی ہے" حکیم صاحب نے فرمایا،

"اجی! میں کوئی بیکار میں تھوڑا ہی ہاتھ دکھا رہا ہوں تمہیں، لو دیکھو ———— میں فیس بھی دونگا تُمہاری"

حکیم صاحب شرمندہ ہوئے اور دوسری نبض بھی نہایت غور سے دیکھی، اور نسخہ لکھنے کے لئے قلم اُٹھایا۔ دیہاتی نے ان کا قلم پکڑ کر کہا۔ "ٹھہرو ذرا دیر!" اور بنڈی کی گہری جیب میں ہاتھ ڈال کر اندر ہی اندر کوئی چیز تلاش کرتا رہا۔ اس کی اُنگلیوں کی جُنبش سے پیسے کھن کھن جیب میں بولتے رہے۔ آخر بڑی جُستجو کے بعد وہ ایک چوّنی نکال ہی تو لایا، اور بڑی شفقت سے حکیم صاحب کو پیش کرتے ہوئے بولا ————

"لو دکشنا تو لے لو"

حکیم صاحب نے اغماض کیا، اور اس نے اصرار۔ اس کے ساتھی نے حکیم صاحب کے انکار کو کبھی اور بات پر محمول کیا اور کہنی کا ٹھوسا لگا کر کہا، "جوڑا دے جوڑا!"

اس نے پھر جیب ٹٹول کر دوسری چوّنی نکالی اور پُروثوق لہجہ میں کہا، "اب تو لے ہی لو"

"نہیں بھائی اس کی ضرورت نہیں رہنے دو"

"لے لو، حکیم جی! ———— اب زیادہ نخرے نہیں کرتے"

"نہیں میں نہیں لوں گا" حکیم صاحب نے بگڑ کر فرمایا۔

"تو میں نسخہ نہیں لوں گا تم سے مفت کا۔ میں کوئی محتاج نہیں ہوں پرماتما نے مجھے بھی کھانے کو دال روٹی دے رکھی ہے"

"بھائی شہر کا حکیم ہے، کچھ اور دیدے" اس کا ساتھی بولا۔

اس نے دوانی کا اور اضافہ کر دیا حکیم صاحب اب بھی برابر انکار کرتے رہے۔ اس نے جل کر پوچھا "تو منہ سے کیوں نہیں کہتے کیا لوگے؟"

"بھائی میں نے کہدیا، کچھ نہیں لوں گا"

"نہیں لوگے تو کھاؤ گے کیا، حکیم جی؟ تم کہیں کھیتی کرنے تو جاتے نہیں۔ اسی دھندے سے ٹکڑا ملتا ہے تمہیں"

"خدا نے میرے کھانے کو بہت دے رکھا ہے"

"کوئی لونڈا ڈپٹی کلکٹر ہے کیا تمہارا؟"

"روٹی کیا ڈپٹی کلکٹروں ہی کو ملا کرتی ہے"

"اجی روٹی تو سب کو ملتی ہے۔ مگر ملنے کا کوئی ڈھنگ بھی ہوتا ہے۔ پیسے کو حرام سمجھو گے تم، تو کھاؤ گے کہاں سے؟ ———— لو اب تو لو دیکھو دس آنے ہو گئے"

"میں نہیں لوں گا جاؤ تم اپنا کام کرو میرا مغز نہ کھاؤ" حکیم صاحب نے کہا۔

"ارے تیرا غضب ہو" دیہاتی نہایت تعجب سے بولا، اور جیب میں ہاتھ ڈال کر روپیہ نکالتے ہوئے کہا "اچھا لے بھائی تو بندھا ہوا روپیہ ہی لے"

"اسے بھی رکھو تم مجھے ضرورت نہیں" حکیم صاحب نے زچ ہو کر فرمایا۔

دیہاتی نے نہایت غصہ میں روپیہ حکیم صاحب کے سامنے ڈال کر کہا "یہ بھی نہیں لیتا تو کیا اب جان لے گا بھائی تو ہماری"

حکیم صاحب نے پھر انکار کر دیا ———— دیہاتی گاؤں کا رہنے والا تو ضرور تھا مگر تھانہ کچہری میں اکثر آتا جاتا رہتا تھا۔ اور جانتا تھا کہ منشی صاحب جب تک اپنا حق نہیں لے لیتے کام نہیں کرتے۔ اگر حکیم صاحب نے بغیر فیس لئے نسخہ لکھ بھی دیا تو اس کا اثر کیا خاک ہوگا۔ اس خیال سے وہ برابر اصرار کرتا رہا۔ اور جب حکیم صاحب کسی طرح فیس لینے پر راضی نہ ہوئے تو وہ کہہ کر چل دیا، "معلوم ہوتا ہے تم غریبوں اور فقیروں کے حکیم ہو"

ایک اور بڑی قسم کے حکیم صاحب مریض کو دیکھنے گئے۔ فیس میں نوٹ پیش ہوا اُنہوں نے لینے سے انکار کیا، تو ایک تیماردار نہایت سادگی سے بولے ———— "دس روپے کا ہے حکیم جی، پانچ کا نہیں، ذرا دیکھئے تو"

حکیم صاحب نے ہنس کر نوٹ اُٹھا لیا ————

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب، الہ آبادی

مفرح نقرہ ست خصیہ بکرا ۲ تولہ، مغز سر کنجشک نر ۴۲ عدد، ریگ ماہی، ثعلب مصری، دارچینی، لونگ، خولنجان، سنبل الطیب، جوزبوا، مصطگی رومی، کچلہ مدبّر، کشتہ صدف صادق ہر ایک تین تولہ، زنجبیل، درونج عقربی ۵-۵ تولہ، کشتہ نقرہ ۱ تولہ، مشک خالص ۳ ماشہ، ورق طلا ۵ عدد، شہد خالص دوچند۔ حسب معمول معجون تیار کریں اور دو ماشہ سے تین ماشہ تک مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- اس مفرح کے استعمال سے نہ صرف اعضائے رئیسہ کو حیرت انگیز طور پر قوت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ قوت باہ میں بھی اس سے نہایت اضافہ ہوتا ہے۔ رقّت، سرعت اور جریان وغیرہ کا نام و نشان نہیں رہتا۔ جلوق، اور کثرت جماع سے جو نقصانات پہنچ جاتے ہیں۔ ان کی تلافی کے لئے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوا مل سکے۔ فوری طور پر اثر کرتی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ جو صاحب یہ دوا استعمال کرینگے، وہ اس کی تعریف کئے بغیر نہ رہیں گے۔ ✣ نوٹ:- ست خصیہ بکرا ہمدرد دواخانہ دہلی سے بحساب ۸ رتی تولہ مل سکتا ہے۔ (مینیجر ہمدرد صحت)

طلا سانڈہ روغن بیر بہوٹی، روغن سانڈہ، چربی مار سیاہ، روغن بیضۂ بطخ، روغن قرنفل، چربی مینڈک صحرائی، کاڈ لیور آئل (مچھلی کا تیل ولایتی) چربی شیر، فاسفورس آئل۔ سب چیزیں ہموزن لے کر ملا لیں۔ اور رات کو سوتے وقت ایک ماشہ یا اس سے کچھ زیادہ رائی بنارسی ادرک کے پانی میں پیس لیں اور حشفہ و سیون چھوڑ کر عضو پر لگا دیں۔ جب سخت جلن معلوم ہو تو اسے علیحدہ کر کے عضو کو شیر گاؤ یا آب نیمگرم سے صاف کر دیں۔ دس منٹ کے بعد ایک ماشہ یا سوا ماشہ طلا لے کر آہستہ آہستہ مالش کریں۔ اوپر سے بنگلہ پان گرم کر کے باندھیں۔

فوائد:- یہ طلا اپنے فوائد کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے۔ اور طلوں کی طرح تکلیف دینے والا نہیں۔ مجلوق اور ناکارہ لوگ اس کو استعمال کر کے ضرور فائدہ اُٹھائیں۔

جناب ڈاکٹر محسن علی خاں صاحب۔ ایڈیٹر رسالہ حکیم الہند

حب وجع المفاصل برگ سنا رکی، ایلوا، مغز بادام شیریں، سورنجان شیریں، مصطگی رومی، ہلیلہ کلاں، سب چیزیں ہموزن لے کر کوٹ چھان لیں اور پانی کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں اور تین گولیوں سے نو گولیوں تک رات کو سوتے وقت گرم پانی کے ساتھ کھلائیں۔ فوائد:- گٹھیا کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں۔ قبض کشا ہیں۔

روغن وجع المفاصل تمبا کو سورتی ۲ تولہ، زنجبیل، مرچ سیاہ ہر ایک ایک تولہ سب چیزوں کو نیم کوفتہ کر کے آدھ سیر پانی میں بھگو دیں اور ۲۴ گھنٹے کے بعد پانی کو چھان کر آدھ سیر سرسوں کے تیل میں پکائیں جب پانی جل جائے تو تیل کو صاف کر کے رکھیں اور بقدر ضرورت مالش کریں۔ فوائد:- یہ تیل بھی گٹھیا کے درد کے لئے نہایت مفید ہے۔

سفوف جریان گوکھرو کلاں، پوست بیخ کنگھی، پوست بیخ کیکر، طباشیر، تالمکھانہ، مغز تخم کونچ ہر ایک ایک تولہ۔ سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں، اور نو ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:- جریان اور احتلام کے لئے مفید ہے کم خرچ بالا نشین کی مثل اس پر صادق آتی ہے۔

جناب حکیم سید محمد توحید الحق روحانی، کشنگنج

حب قلعی کشتہ رانگا ایک تولہ، کافور دیسی ایک تولہ، ایکسٹریکٹ بلاڈونا چھ ماشہ۔ سب چیزوں کو پانی میں حل کر کے مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی صبح اور سوتے وقت رات کو پانی کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:- یہ گولیاں مثانہ کی حدت کو دور کرتی ہیں۔ ذکاوت حس، احتلام اور سیلان منی و مذی کے لئے بیحد مفید ہیں۔

معجون روحانی

معجون فلاسفہ ۲۲ تولہ۔ کشتہ خبث الحدید ا تولہ۔ کشتہ قلعی ایک تولہ۔ افیون خالص ۳ ماشہ۔ کشتوں و افیون کو عرق ترپھلہ میں حل کریں۔ پھر سب چیزوں کو ملا کر رکھیں۔ اور نو ماشہ یہ دوا گائے کے دودھ کیساتھ استعمال کریں

فوائد:- یہ معجون جملہ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ مردوں کی تمام مخصوص خرابیوں کو دور کر کے چہرہ کو سرخ و سفید بنا دیتی ہے جریان، احتلام، سرعت اور رقت کے ازالہ کے لئے اکسیر ہے۔ نامردی کو دور کرتی ہے۔ اگر اعضائے تناسل میں کوئی خرابی واقع ہو تو اسکے ساتھ ہی طلائے اعظم ہمدرد دواخانہ سے منگا کر استعمال کریں۔ **نوٹ:-** احتلام کے مریضوں کو حب قلعی استعمال کرنے کے بعد اس دوا کو استعمال کرنا چاہیئے +

جناب حکیم سید محمود گیلانی صاحب جویاں

روغن ناصور

سیماب مصفے، گندھک مصفے ہر ایک ایک تولہ۔ شورہ قلمی ۳ ماشہ، پتھر کا چمکدار کوئلہ دو تولہ، روغن تارپین خالص، روغن سرشف ہر ایک ۵ تولہ۔ سب چیزوں کو اس قدر کھرل کریں کہ بے چمک ہو جائیں۔ پھر اس روغن میں بتی آلودہ کر کے ناصور میں رکھیں یا بار یک پچکاری کے ذریعے پہونچا دیا کریں۔ **فوائد:-** ہر قسم کے ناصور کے لئے مجرب المجرب ہے۔

حب دمہ

ہینگ خالص، اشق مصفے، شنجرف ہر ایک ایک تولہ، رب السوس دو تولہ، میٹھا تیلیہ ۳ ماشہ، سب کو آب گر مدار ۱۰ تولہ میں کھرل کر کے ماش کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں۔ خوراک ایک ایک گولی صبح و شام بعد غذا ہمراہ عرق بادیان نیمگرم

فوائد:- دمہ کے لئے یہ گولیاں بہت مفید ہیں۔

دوائے اعصاب

کچلہ بریاں دو تولہ، ورق نقرہ ایک تولہ، ورق طلا ۳ ماشہ، جدوار خطائی نو ماشہ، سم الفار ایک ماشہ، شنگرف مصفے ۵ ماشہ، مصری کوزہ ساڑھے چار تولے۔ سب چیزوں کو کھرل کر کے مثل غبار سفوف بنالیں اور صبح ناشتہ کے بعد ۲ رتی یہ دوا مکھن یا بالائی میں ملا کر استعمال کریں۔

فوائد:- پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہے۔ مقوی باہ و مقوی عضلات ہے۔ عام کمزوری کو دور کرتا ہے۔

حب ممسک

مغز تخم تمر ہندی اور تخم خربا دونوں ہموزن لے کر خوب باریک کر لیں اور سات دفعہ شیر برگد میں تر و خشک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پاؤ سیر گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:- چند دن میں قدرتی امساک کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے جریان کے لئے بھی نہایت مفید ہے

اکسیر دماغ

ترپھلہ تین سیر، برہمی بوٹی (سایہ میں خشک کی ہوئی) ایک سیر۔ دونوں کو مٹی کے برتن میں بند کر کے اس قدر آگ دیں کہ راکھ ہو جائے پھر بدستور معروف اس کا نمک نکال لیں۔ اور پیس کر محفوظ رکھیں۔ اور صبح کے وقت ۴ رتی یہ نمک ۵ تولہ مکھن تازہ میں رکھ کر کھایا کریں۔ **فوائد:-** اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ چیز ہے۔ تجربہ پر ہی اس کی تصدیق ہوگی۔

جناب حکیم فتح محمد صاحب، خان گڑھ

دوا شنگرف

شنگرف رومی ایک تولہ، مرچ سیاہ دو تولہ، جائفل ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ، لونگ ۶ ماشہ، الائچی کلاں ۶ ماشہ، دارچینی ۶ ماشہ، جاوتری ۶ ماشہ، زعفران ایک ماشہ۔ پہلے شنگرف کو مرچ سیاہ کے ہمراہ نہایت باریک کھرل کر کے باقی دوائیں ملائیں اور مثل غبار بنائیں۔ بس دوا تیار ہے۔ خوراک ۲ چاول سے چار چاول تک لقوہ و فالج والے کو شوربائے مرغ یا شہد کے ہمراہ۔ امساک کے لئے مکھن میں، وجع المفاصل کے واسطے چرب لقمہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد:- بے حد مقوی باہ اور ممسک ہے۔ وجع المفاصل اور لقوہ و فالج کے لئے نہایت مفید ہے۔ (از غلام حبیب خان گڑہی)

معجون قبض کشا

مغز بادام دو تولہ، کشمش دو تولہ، سفوف سنا مکی دو تولہ، الائچی کلاں ایک تولہ، مصطگی رومی دو تولہ، گلقند ۵ تولہ، مربہ ہلیلہ زردہ تولہ۔ سفوف سنا کو روغن زرد میں چرب کر کے باقی دواؤں کے ساتھ خوب پیس

لیں اور ایک تولہ سے دو تولہ تک گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں۔ **فوائد:** عمدہ قبض کشا دوا ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

دوائے درد گردہ

سہاگہ ایک تولہ لے کر ایک پیاز میں لپیٹ لیں۔ اور گل حکمت کرکے سیر بھر اُپلوں کی آگ دیں۔ شگفتہ ہوگا۔ اگر پہلی بار نہ ہو تو دوسری بار ورنہ تیسری بار ضرور شگفتہ ہوگا۔ پھر سہاگہ کو کھرل کرکے رکھیں۔ اور ۲ چاول یہ دوا مکھن میں لپیٹ کر کھلائیں۔ **فوائد:** رنج گردہ کے لئے مجرب ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

سفوف جریان

اسپغول تین تولہ، تخم ریحاں ۳ تولہ، تخم خرفہ ایک تولہ، موصلی سفید دو ماشہ، موصلی سیاہ ایک تولہ، بہمن سفید ۶ ماشہ، بہمن سیاہ ۶ ماشہ، مصطگی رومی تین ماشہ، گوند کیکر ۳ ماشہ، گوند کتیرا ۳ ماشہ، صندل سفید تین ماشہ الائچی خورد ۳ ماشہ، ورق چاندی ۱۰ عدد، مصری مصفیٰ ۲۰ تولہ۔ سوائے پہلی دو دواؤں کے سب کو کوٹ کر ملالیں۔ اور ایک ایک تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ **فوائد:** جریان اور سرعت انزال کے لئے بہت مفید ہے۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

حبوب ممسک

مشک اصلی چار رتی، زعفران ۴ رتی، ست لوبان ۴ رتی، لونگ ۴ رتی، جائفل ۴ رتی، دارچینی ۴ رتی، تخم اٹنگن ۴ رتی افیون ایک ماشہ، روغن دھتورہ ۴ رتی، کافور ۴ رتی، شنگرف مدبر ۴ رتی ان سب چیزوں کو کوٹ چھان کر چنے سے ذرا چھوٹی گولیاں تیار کریں۔ اور ایک گولی گائے کے دودھ کے ساتھ بوقت ضرورت کھائیں۔ **فوائد:** ممسک اور مقوی باہ ہیں۔

جناب حکیم خواجہ غلام رسول صاحب دلگیر چرار شریف (کشمیر)

سفوف سل

گوند ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، مروارید ناسفتہ سائیدہ ایک ماشہ، کہربائے شمعی سائیدہ ۳ ماشہ، صندل سفید ۳ ماشہ، زہر مہرہ خطائی سائیدہ ۳ ماشہ، طباشیر کبود ۳ ماشہ، آبریشم سفید ۳ ماشہ، سرطان محرق ۳ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں اور صبح و شام تین تین ماشہ یہ سفوف شربت خشخاش ۴ تولہ اور عرق گاؤزباں دس تولہ کے ساتھ کھلائیں۔

فوائد: یہ سفوف سل کے زخم کو بھرتا ہے اور حرارت کو کم کرتا ہے۔

خیساندہ برائے سل

گل اسطوخودوس ۳ ماشہ، گل گاؤزبان ۳ ماشہ، گل خبازی ۳ ماشہ، گل سیوتی ۳ ماشہ، گل نارنج ۳ ماشہ، گل نیم ۳ ماشہ، گل سرخ ۳ ماشہ، بادرنجبویہ ۳ ماشہ، اصل السوس مقشر ۳ ماشہ، پرسیاؤشاں ۳ ماشہ، آبریشم مقرض ۳ ماشہ، کشنیز خشک ۳ ماشہ، گل عنب الثعلب ۳ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، تخم خطمی ۳ ماشہ، تخم خبازی ۳ ماشہ صندل سفید ۳ ماشہ، گل گڑہل ۳ ماشہ۔ رات کو تین پاؤ پانی میں تر کریں۔ صبح جوشدیکر شربت اعجاز یا شربت حب الآس ۴ تولہ ملاکر ملائیں۔

فوائد: یہ خیساندہ حرارت کو زائل کرتا ہے، طبیعت کو بحال کرتا ہے۔

قرص سل

طباشیر ۶ ماشہ، کتیرا ۶ ماشہ، صمغ عربی ۶ ماشہ، نشاستہ گندم ۶ ماشہ، مغز تخم خیارین ۶ ماشہ، مغز بہدانہ ۶ ماشہ، مغز بادام ۶ ماشہ گل گاؤزباں ۶ ماشہ، کہربائے شمعی ۳ ماشہ، گل ارمنی ۳ ماشہ، تخم کاہو ۳ ماشہ، تخم خطمی ۶ ماشہ، تخم خبازی ۶ ماشہ، رب السوس ۳ ماشہ سرطان سوختہ ۳ ماشہ، گل سرخ ۶ ماشہ۔ سب دواؤں کو باریک کرکے لعاب اسپغول کے ساتھ ایک ایک ماشہ کے قرص بنائیں۔ اور چار چار قرص مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

فوائد: یہ قرص سل کے لئے مفید ہیں۔ میں نے بارہا تجربہ سے ان کو اچھا پایا ہے +

جوابات

(۴۸) دانتوں کی درمیانی درزیں :- (الف) مجھے اندیشہ ہے کہ جو درزیں پیدا ہو گئی ہیں وہ شاید اب نہ بند ہو سکیں گی۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) ریٹھہ کلاں (بندق ہندی) آدھ پاؤ، پھٹکری آدھ پاؤ، توتیا دو تولہ تینوں چیزوں کو باریک کر کے آم کے ہرے پتوں کے پانی میں دو دن تک کھرل کریں۔ پھر چھوٹے چھوٹے قرص بنا کر کوزہ میں رکھیں اور گل حکمت کر کے پھونک لیں۔ اسکے بعد قرصوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ سوتے وقت دانتوں پر ملیں۔ ملنے کے بعد ایک گھنٹہ تک نہ کلی کریں اور نہ کوئی چیز کھائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اگر آپ کی عمر زیادہ ہے اور اسی وجہ سے یہ درزیں پیدا ہو گئی ہیں تو اس کے پیچھے پڑنا بے سود بلکہ نقصان دہ ہے۔ گوشت یا دوسری ریشہ دار چیزیں کھانا ہی ترک کر دیں۔ تاکہ اس پریشانی سے نجات مل جائے باقی کسی قسم کی دھات یا اور کسی شے سے درزوں کو بھر دینے کی رائے اگر کوئی ماہر دندان ساز وغیرہ دے۔ اور وہ مفید بھی ہو تو اس پر عمل کیجئے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) شاید اس کا کوئی واقعی علاج نہیں ہے ممکن ہے کہ سنون پوست مغیلان سے فائدہ ہو۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ دانتوں کی درزوں میں نیم کا مد لگایا کریں چند بار استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۴۹) پرانا سوزاک :- (الف) ابھی آپ کے جسم سے سوزاک کا اثر دور نہیں ہوا ہے۔ اگر اسی حال پر چھوڑ دیا گیا تو ممکن ہے کہ قرحہ بڑھ جائے اور پھر مزید تکالیف کا باعث ہو۔ بہتر یہی ہے کہ آپ سوزاک کے انجکشن لگوائیں "آرتھی گون" نامی ایک دوا آتی ہے۔ اسکے انجکشن بہت مفید ہوتے ہیں پارک ڈیوس کمپنی کا بنایا ہوا سوزاک کا ویکسین بھی بہت مجرب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سنبل ۶ ماشہ، شورہ قلمی ایک تولہ، سیپ موتی ۶ ماشہ، پھٹکری ایک تولہ سب چیزوں کو چاہیر لعاب گھی کوار میں کھرل کر کے گل حکمت کریں اور پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ سرد ہونے کے بعد دوا کو احتیاط سے رکھیں اور ایک ماہ کے بعد ایک رتی یہ دوا ۲ تولہ مکھن میں رکھ کر ہر روز نگل جایا کریں۔ اس دوا کے گٹھیا، سوزاک کہنہ اور کمزوری باہ وغیرہ تمام شکایتیں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) جناب حکیم صاحب! آپ یہ نسخہ استعمال فرمائیں تنقیہ قرحہ کے اندمال کے لئے بیحد مفید و مجرب ہے۔ نسخہ :- ست گلو، ست سلاجیت، شورہ قلمی پھٹکری بریاں، کتھہ سفید، دانہ الائچی کلاں ہر ایک ایک تولہ، شکر سفید سب کے برابر کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۵ یا ۷ ماشہ صبح و شام دودھ کی لسی کے ساتھ استعمال کریں گرم کھٹی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ ٹھنڈک سے درد ہو جایا کرے تو روغن بابونہ یا روغن سورنجان کی خارجی مالش کریں۔

(حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ خود طبیب ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ کتنی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ میرے خیال میں ایک اچھے معالج کی نگرانی میں علاج کرائیے۔ (حکیم سید محمد علی)

(ہ) آپ یہ نسخہ کام میں لائیں۔ اس سے انشاء اللہ تمام شکایات کا ازالہ ہوگا نسخہ :- ست سلاجیت، بہروزہ مصفی، روغن موم، روغن صندل، نوشادر قلمی، شورہ قلمی، جواکھار، گوگل شدھ، کشتہ مرجان، کتھہ سفید، گل نیم سب چیزیں ہموزن لے کر یک جان کریں۔ اور صبح و شام دونوں وقت ۲-۳ ماشہ یہ دوا راب العیل کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۰) پرانا قبض :- (الف) آپ چند روز "پیٹرول آگر" کا استعمال کیجئے قبض عادی کے لئے بہت مفید ہے اور ساتھ ہی یہ بھی خوبی ہے کہ مریض اس دوا کا عادی نہیں ہوتا جب چاہے چھوڑ سکتا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صبح و شام خمیرہ گاؤزباں عنبری ۶-۶ ماشہ، عرق بادیان ۵ تولہ، عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق بید مشک ایک تولہ کے ساتھ کھائیں۔ اور ہفتہ میں دو دن اطریفل زمانی ایک تولہ عرق کو نیم گرم کے ساتھ رات کو سوتے وقت کھایا کریں۔ پاؤں کے لنگ کے لئے آدھ سیر روغن تلخ میں ڈیڑھ پاؤ دھتورا جلائیں اور اس تیل کی مالش کریں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ لنگ ہونے کی کیا وجہ ہوئی۔ کیا یہ مرض فطری ہے یا اس کا کوئی خاص سبب ہوا؟ پھر یہ بھی لکھنا تھا کہ لنگ کی صورت کیا ہے۔ اور کس پاؤں میں ہے وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال قبض کے لئے یہ نسخہ استعمال فرمائیے۔ اور گرم و قابض غذاؤں سے پرہیز کیجئے۔ گلقند دو تولہ اور جوارش کمونی نو ماشہ، دونوں کو خوب ملا لیجئے اور عرق بادیان ۷ تولہ نیم گرم کے ہمراہ صبح شام استعمال فرمائیے۔ غذا لطیف و زود ہضم کھائیے، اور میوے مثلاً سنترے امرود گنا وغیرہ کھایا کریں اس سے قلب کی حالت درست رہیگی۔ علی الصباح کھلی ہوا میں روزانہ چہل قدمی کیجئے۔ پھر قوت خاص کی طرف خاص طور سے توجہ کریں۔

(حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) دائمی قبض دواؤں سے کبھی دور نہیں ہوتا۔ آپ ہاتھ کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور سبزی کافی مقدار میں کھائیے اور اسکی عادت ڈالئے۔ ممکن ہے کہ ہفتہ عشرہ میں آپ کو اس سے فائدہ نہ معلوم ہو لیکن اس کے بعد آپ کو بہت فائدہ ہوگا جب پاخانہ کھل کر ہونے لگیگا تو خون اچھا پیدا ہوگا۔ قوت آجائے گی۔ دل کی کمزوری اور دھڑکن خود بخود جاتی رہیگی۔ قوت خاص کی فکر تو اب نہ کرنی چاہیئے کیونکہ عمر ۵۲ کی ہو چکی ہے۔ ان باتوں سے تو اب علیحدگی ہی مناسب ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ لبوب کبیر ۶-۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں۔ دودھ کو شہد سے میٹھا کر لینا چاہیئے اور اسمیں ایک انڈے کی زردی ملا لیں۔ روغن زیتو

ٹانگ پر ملیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۱) **دھڑکن وغیرہ**:- (الف) آپ کا قلب نہیں بلکہ اعصاب کمزور ہوگئے ہیں۔ یہ تمام علامات عصبی کمزوری کی ہیں۔ مقوی اعصاب کوئی دوا بھی استعمال کرنے سے فائدہ ہوگا۔ یہ نسخہ غالباً بہت مفید ثابت ہوگا:- پٹاسیم برومائڈ ۱۰ گرین۔ ٹنکچر ویلیرین ایمونی ایٹڈ نصف ڈرام۔ ٹنکچر نکس وامیکا، منم۔ ایسڈ نائٹرو ہائڈ روکلورک ڈائیلوٹ ۱۰ منم شربت نارنج ایک ڈرام۔ پانی اتنا کہ سب ملکر ایک اونس ہوجائے۔ یہ ایک خوراک ہے روزانہ ایسی ایسی تین خوراکیں استعمال کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کریٹیگس، جو ایک ہومیوپیتھک دوا ہے، علی الصباح اور شام کو پانچ قطرہ سے دس قطرہ تک، دو تولہ پانی میں ملاکر پیا کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سب سے پہلے وظیفہ زوجیت ادا کرنے سے حتی الوسع پرہیز کریں پھر یہ نسخہ استعمال فرمائیں۔ نسخہ:- دوا ء المسک معتدل جواہر والی ۵ ماشہ، عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق بیدمشک ۴ تولہ کے ہمراہ صبح شام استعمال کریں۔ گرم وخشک غذاؤں سے پرہیز کریں۔ سبز ترکاریاں موسمی پھل کثرت سے کھائیں۔ صبح شام کھلی ہوا میں تفریح کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ کو ضعف اعصاب کی شکایت ہے۔ غالباً ذکاوت حس زیادہ ہوگئی ہے۔ پہلے آپ دو تین ہفتہ مسکنات استعمال کریں۔ اسکے بعد مقوی اعصاب دوائیں کھائیں۔ پہلے مقصد کے لیئے ایک ماشہ اسرول بوٹی کی جڑ کا سفوف کھائیے اسکے بعد حب احمر لبوب کبیر کے ساتھ کھائیں۔ یہ دوائیں ہمدرد دواخانہ دہلی سے مل سکتی ہیں۔ ہضم کے خیال سے جوارش جالینوس بھی کھائیں (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ اگر صحت چاہتے ہیں تو ایک رتی جواہر مہرہ ۶ ماشہ مفرح بارد میں ملاکر صبح وشام کو ہمراہ شربت روح افزا ۲ تولہ، عرق بیدمشک ۵ تولہ، عرق ماءالحم ۲ تولہ پیا کریں (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۲) **عوارض عادات بد**:- (الف) آپ لکھتے ہیں کہ کثرت جماع سے سوزاک ہوگیا۔ یہ بالکل غلط ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔ بہرحال اب آپ جن عوارض میں مبتلا ہیں ان کے دفعیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ کے اعصاب میں پہلے سکون اور پھر طاقت پیدا ہو۔ نمبر ۵۱ پر جو نسخہ میں نے لکھا ہے وہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ فضول خیالات کو دل میں راہ نہ دیجئے دماغ میں حرارت بڑھنا سرسام کا نام ہوتا ہے۔ آپ نے خواہ مخواہ یہ فرض کرلیا کہ دماغ میں حرارت بڑھ گئی ہے (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کہربا شمعی۔ گلسرخ۔ ابریشم مقرض۔ دارچینی۔ بہمن سرخ۔ بہمن سفید۔ ثعلب مصری۔ شقاقل مصری۔ درونج عقربی، زعفران ہر ایک سات ماشہ۔ مصطگی۔ چھڑیلا۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ساڑھے تین ماشہ۔ صندل سفید۔ صندل سرخ۔ طباشیر۔ کشنیز۔ گل گاؤزبان۔ آملہ منقیٰ۔ مونگے کی جڑ سائیدہ تخم خرفہ۔ ورق نقرہ ہر ایک ساڑھے دس ماشہ۔ زرشک ساڑھے سترہ ماشہ۔ اگر خام۔ بادرنجبویہ۔ ہر ایک سوا پانچ ماشہ، عنبر اشہب۔ مشک خالص ہر ایک سوا دو ماشہ۔ مروارید ناسفتہ سائیدہ ۶ ماشہ۔ رب سیب۔ قند سفید۔ شہد خالص کف گرفتہ پاؤ پاؤ بھر حسب معمول معجون تیار کرکے ورق نقرہ چھ ماشہ شامل کریں اور چالیس دن کے بعد دو ماشہ سے تین ماشہ تک استعمال کریں اور حسب ذیل روغن ہموزن لے کر عضو پر مالش کریں۔ روغن بیر بہوٹی۔ روغن سانڈہ۔ روغن دارچینی۔ چربی شیر۔ کارڈ لیور آئل۔ آئل فاسفورس۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) پہلے آپ اپنی قوت ارادی سے کام لے کر تمام مضر حرکات سے پرہیز کیجیے اور اسپر قائم رہیے۔ اس کے بعد سوزاک کا علاج کیجیے۔ اس غرض کے لئے قرص کڑ ہائی والا ایک عدد ہمراہ شربت بزوری ۴ تولہ کھائیے۔ تقریباً ۵ دن میں اس سے آرام معلوم ہوگا۔ جب سوزاک کو آرام ہوجائے تو کشتہ قلعی ارتی معجون آسد خرما ایک تولہ میں ملاکر تقریباً ایک مہینے تک کھائیں۔ دن میں کسی وقت ایک ماشہ سفوف بیخ اسرول بھی کھائیے۔ جب تمام ہیجانی حالتیں دور ہوجائیں اور خوب نیند آئے تو اسرول کا استعمال ترک کردیں۔ تقویت ہضم کے خیال سے سوزاک کی دواؤں کے دوران استعمال میں حب کبد نوشادری ۲ عدد یا حب پپیتہ ۲ عدد بعد غذا استعمال کریں۔ اسکے بعد جوارش جالینوس، ماشہ استعمال کریں بعد غذا۔ جب احتلام اور جریان کی شکایتیں دور ہوجائیں تو مقوی اعصاب دوائیں مثلاً حب احمر یا اللّٰہ کھائیں۔ ابتداءً ڈیڑھ دو مہینے محرک غذاؤں اور کھٹائی، مرچ تیل اور گڑ سے پرہیز ضروری ہے۔ دودھ اور سبزی کا استعمال زیادہ ہونا چاہیئے۔ اس سے قبض کی شکایت نہ ہونے پائے گی۔ اگر قبض ہو جائے تو اطریفل زمانی یا حب ملکا رہم عدد یا اسپغول ایک تولہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ تدہین۔ تکمید اور طلا کے لئے مقامی طبیب کا مشورہ زیادہ مناسب ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) ہمدرد صحت کے اعادہ شباب نمبر میں سے معجون جالینوس غددی اور طلاء جالینوس کے نسخے نکال کر تیار کرلیں۔ ان دونوں نسخوں سے خارجی و داخلی شکایات کا ازالہ ہوگا (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۳) **کمر اور کولھے کا درد**:- (الف) یہ عرق النساء کا درد ہے۔ دوران حمل میں اسکی شدت اس لئے ہوجاتی ہے کہ حمل کا بوجھ اس عصب پر پڑتا ہے جو درد کا باعث ہے۔ وضع حمل سے پہلے اس درد کا بالکل رفع ہوجانا دشوار ہے۔ مسکن دواؤں کی مالش سے اس میں بہت کچھ کمی آسکتی ہے کیمفر لنی منٹ اور بیلاڈونا لنی منٹ برابر کی مقدار میں ملاکر دو مرتبہ روزانہ مالش کرائیے۔ درد کی شدت زیادہ ہو تو مارفیا کا انجکشن لگوا دیجیے۔ پینے کے لئے یہ نسخہ دیجیے:- سوڈا سیلی سلاس ۱۰ گرین۔ پٹاسی آیوڈائڈ ۲ گرین۔ اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۲۰ منم پانی اتنا کہ سب ملکر ایک اونس ہوجائے۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ دیں (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "اوجاعی" استعمال کرائیے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) جند بید ستر، دارچینی، جاوتری، عقرقرحا، اقاقیا، لاجونتی، موصلیین، تودریتین۔ شقاقل مصری، مصطگی رومی ہر ایک ایک تولہ، مشک، عنبر، زعفران ہر ایک ۲. ماشہ، ورق نقرہ، ورق طلا، کشتہ عقیق، کشتہ یشب ہر ایک ۹ ماشہ۔ حسب معمول سہ چند شہد معجون تیار کریں اور ۴۔ ۴ ماشہ یہ معجون صبح و شام دونوں وقت گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ اور خارجی طور پر روغن کی مالش کرائیں (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۴) **بغل کی گانٹھ**:۔ (الف) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے یہ طبعی چیز ہے اسلئے کیوں خواہ مخواہ اسے چھیڑیئے۔ دوسرا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ ان کے جسم میں کیلسیم کی کمی ہو اس کے لئے کچھ عرصہ تک انہیں "کیلزانہ" کی گولیاں استعمال کرادیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ مریضہ کو مقامی طبیب کے مشورہ سے زچگی کے فوراً بعد سے مدرّات اور مصفی خون دوائیں استعمال کرائیں۔ امید ہے کہ پھر یہ بات پیدا نہ ہوگی۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) گندھک مصفیٰ ۴ رتی پیس کر عرق مرکب مصفی خون، تولہ، شربت مصفی خون ۳ تولہ کے ساتھ صبح و شام دونوں وقت مریضہ کو مہینہ بھر تک بلاناغہ کھلائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۵) **پرانا نزلہ زکام**:۔ (الف) آپ نے آتشک کا ذکر بہت تحقیر کے ساتھ کیا ہے گو یا وہ کوئی قابل لحاظ مرض نہیں ہے۔ آتشک کو "ام الامراض" کہا جاتا ہے اور فی الحقیقت وہ بدترین مرض ہے بھی۔ آپ اپنے خون کا امتحان کرائیے۔ اگر آتشک کا اثر موجود ہے تو سب سے پہلے اسکے دفعیہ کا بندوبست کیجئے۔ "نیوسیلوارسن" کے انجکشن کسی ڈاکٹر سے لگوا لیجئے۔ اسکے بعد نزلہ اور زکام کا علاج تو بہ آسانی ہوجائیگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ کی تمام شکایتیں آتشک کی وجہ سے ہیں۔ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے جسم کا تنقیہ کرائیں۔ اس کے بعد خمیرہ گاؤزبان سادہ چند دن استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) بیدانہ ۳ ماشہ، عناب ۵ عدد، سپستان ۹ عدد پانی میں جوش دیکر چھان لیں اور شربت بنفشہ ۲ تولہ ملاکر صبح و شام دونوں وقت پئیں۔ یہ نسخہ مرض کے دورہ کی حالت میں استعمال کریں۔ افاقہ کی صورت میں "ہمدرد دواخانہ" کا "خمیرہ نزلی جواہر والا" کچھ مدت تک استعمال کریں۔ اس سے دماغ میں قوت پیدا ہوکر پھر مرض کا حملہ نہ ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ۔ اس کے بعد مقامی اطبا کے مشورہ سے مطبوخ ہفت روزہ سے تنقیہ کرائیے کیونکہ آتشک کا اثر ابھی معلوم ہوتا ہے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) غالباً آتشک کا اثر ابھی تک ہے۔ امتحان واسرمین کرائیے۔ اگر منفی نہ ہو تو منضج اخلاط غلیظہ ایک مہینے پینے کے بعد مطبوخ ہفت روزہ پئیں۔ اس سے مواد کا تنقیہ ہوجائے گا۔ اس کے بعد جوہری کسی طبیب کے مشورہ سے استعمال کیجئے۔ آتشکی اثر دور ہوجائیگا یا بہت کم ہوجائیگا اور اس سے اعصاب کو تقویت پہنچیگی تو تمام شکایات کا ازالہ ہوجائیگا۔ (حکیم سید محمد علی صاحب چھپرہ)

(۵۶) **لقوہ**:۔ (الف) لقوہ یا فالج اس چیز کا نام ہے کہ جسم کے بعض اعصاب اپنا کام چھوڑ دیں۔ ان اعصاب کو پھر کام کی طرف مائل کرنے کے لئے محرک دواؤں کی مالش ضروری ہے۔ کیمفرلنی منٹ اس کام کے لئے بہت اچھا ہے۔ روزانہ دو تین مرتبہ چہرہ پر کان کے سامنے اس کی مالش کرائیے پینے کے لئے بھی محرکات اور مقویات کا استعمال کیجئے۔ پٹاسی آیوڈائڈ ۲ گرین، ٹنکچر نکس وامیکا ۷ بوند، اسپرٹ ایمونیا ایرومیٹک ۲۰ بوند ذرا ذرا سا پانی ملاکر روزانہ تین مرتبہ استعمال کیجئے۔ غذا خوب مقوی کھائیے۔ پرندوں کا گوشت بہت مفید ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کچلہ مدبر سوہان کردہ۔ قرنفل۔ جوز بوا تینوں چیزیں ہموزن لے کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام ماء العسل کے ساتھ استعمال کریں (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مقامی معالج کے ذریعہ باقاعدہ حسب خلط منضج و مسہل کے ذریعہ مادّہ کا تنقیہ کرائیے ورنہ بہ مقتضائے عمر مرض کا سخت و مہلک حملہ ہوکر خطرناک صورت اختیار کریگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) لقوہ کا ہونا۔ پھر اس کا اچھا ہوکر دوبارہ حملہ کرنا۔ ساتھ ساتھ عمر کی زیادتی یہ تمام باتیں کہہ رہی ہیں کہ آپ کسی مقامی طبیب سے علاج کرائیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۵۷) **خفقان وغیرہ**:۔ (الف) آپ کی اہلیہ ہسٹریا میں مبتلا ہیں۔ چند شیشیاں "ایگزربرد فو ویلیرین" کی پلادیجئے۔ ساتھ ہی ساتھ "ہارمو ٹن" کی گولیاں یا "ایلیٹرس کارڈیل" بھی دیتے رہیں تو ماہواری کے متعلق شکایات بھی دور ہوجائینگی۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) قلب الحجر اعلاقسم ایک تولہ، طباشیر ۶ ماشہ، دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ، مروارید سائیدہ ۲ ماشہ۔ سب چیزوں کو باریک پیس کر رکھیں۔ اور علی الصبح ۳ رتی یہ دوا آب سیب میں ملاکر چٹائیں۔ انشاء اللہ فائدہ ہوگا (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) حضرت ماہواری خون بند ہونے کے یہ سب نتائج ہیں لہذا مقامی طبیب کے ذریعے سب سے پہلے اس کی فکر کیجئے کہ ماہواری خون جاری ہوجائے اس کے بعد معمولی توجہ سے ساری شکایتیں جاتی رہینگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مریضہ کا اصلی مرض ماہواری خون کا بند ہونا ہے۔ خفقان، گھبراہٹ اور ہاتھ پیر کا جلنا اسی کے سبب ہے۔ ماہواری خون بند ہونے کے بہت سے اسباب ہیں۔ معلوم نہیں کس سبب سے خون بند ہے۔ ورنہ ضرور نسخہ لکھتا۔ آپ ہمدرد دواخانہ دہلی سے "ماہواری" رجسٹرڈ منگاکر استعمال کرائیے یا مقامی طبیب سے رجوع کیجئے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) آپ مریضہ کو خمیرہ آبریشم ۹ ماشہ ہمراہ شربت انناس ۲ تولہ، عرق گذر ۱۰ تولہ صبح و شام دونوں وقت دو ہفتہ تک کھلائیں اور حیض کھولنے کے لئے "ہمدرد دواخانہ کی دوا ناہواری" مریضہ کو استعمال کرائیے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۵۸) داغ وغیرہ:- (الف) غالباً تشخیص غلط نہیں ہے۔ ابھی چونکہ مرض کی ابتداء ہے اسلئے شفایابی کی بہت کچھ اُمید ہے۔ علاج نہ چھوڑیئےگا (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) تین ماشہ رائی بنارسی ادرک کے پانی میں پیس کر سن جگہ پر ضماد کریں۔ جب سخت سوزش ہونے لگے۔ تو صاف کردیں۔ اس طرح روزانہ کچھ مدت تک عمل کرنے سے وہاں خون دورہ کرنے لگیگا۔ لیکن زیادہ بہتر ہے کہ آپ کسی مقامی طبیب کے مشورہ سے علاج کریں اور تنقیہ کے بعد کوئی مصفی دوا کچھ مدت تک کھاتے رہیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ نے یہ نہیں لکھا کہ انجکشن کا نتیجہ کیا ہوا بہرکیف اگر انجکشن سے فائدہ ہو تو خیر۔ ورنہ واضح ہو کہ یہ جذام نہیں بلکہ "خدر" ہے اور خارجی علاج نہیں بلکہ داخلی علاج یعنی منضج و مسہل کی ضرورت ہے۔ اسکے بغیر میرے خیال میں شفا شاید ہی ہو اس لئے مقامی اطباء کے ذریعہ حسب خلط تنقیہ کرائیے (حکیم محفوظ عالم)

(د) انجکشن دیئے جارہے ہیں استقلال سے کام لیجئے۔ جب کچھ مدت تک انجکشن دلوانیکے بعد خدانخواستہ فائدہ نہ معلوم ہو تو آپ اطباء کیطرف رجوع کریں۔ آج کل قاعدہ ہے کہ جب ہر طرف سے مایوسی ہوتی ہے تو لوگ اُسے گھاس پھونس والے علاج کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۵۹) کلانی فوطہ:- (الف) ہر قسم کی کلانی کے کئی مختلف سبب ہوتے ہیں اس لئے یہ ضروری ہے کہ مریض کو دیکھکر صحیح سبب معلوم کیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سرخ رنگ کی ایک بوتل لے کر اس میں خالص رُوغن سرسوں بھر کر روزانہ دھوپ میں تمام دن رکھکر رات کو ہٹالیا کریں۔ اس طرح بوتل کو چالیس دن دھوپ میں رکھکر کام میں لائیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حضرت، آپریشن ہی کامیاب و سہل علاج ہے اس کے علاوہ جتنی دوائیں یا ترکیبیں ہوں گی سب بیکار بلکہ مضر ہو سکتی ہیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) مرض سخت ہے۔ واحد علاج آپریشن ہی ہے۔ دوائیں بہت ہوں گی لیکن مفید کوئی بھی نہ ہوگی۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) روغن ستیاناسی کو خصیوں پر لگا کر اوپر ڈھاک کا پتہ گرم کرکے باندھ دیں۔ یہ عمل ہمیشہ رات کو سوتے وقت کرنا چاہئیے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۰) پیشاب کی شکایت (الف) زیادہ بہتر ہے کہ کلکتہ ہی میں شفاء الملک حکیم سید محمد صادق صاحب سے مشورہ لیں اور باقاعدہ علاج کریں سوال جواب اس قدر مزمن مرض میں علاج بے سود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ب) حضرت، یونانی علاج اگر مطلوب ہے تو باقاعدہ معائنہ کراکے اصولی علاج کرائیے ورنہ بلا معائنہ غیر اصولی علاج کراکے طب یونانی کو بدنام نہ کیجئے۔
(حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(ج) مرض کی رپورٹ ڈاکٹری ہے۔ علاج یونانی درکار ہے۔ حکیم ڈاکٹر یا ڈاکٹر حکیم صاحبان نسخہ لکھیں۔ صرف حکیم یا صرف ڈاکٹر کے لئے یہ سوال زیادہ موزوں نہیں ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(د) آپ جواب سوال ۴۹ پر عمل کریں۔ اور رُوغن بیضہ مرغ ۱ ماشہ اور کشتہ مرجان ایک رتی تازے مکھن میں ملاکر انکو سوتے وقت کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۱) درد شکم معدہ (الف) اگر ہضم کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے تو کاسر ریاح کوئی چورن بنواکر رکھ لیجئے۔ اور بروقتِ ضرورت استعمال کرلیا کیجئے۔ بہتر ہوگا اگر آپ کسی ہوشیار معالج سے مشورہ بھی کرلیں تاکہ یہ اطمینان ہوجائے کہ معدہ میں کوئی خاص مرض تو موجود نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) منقیٰ کا بیج نکال کر دو رتی ہیرا ہینگ اس میں بھر کر نگل جائیں۔ اور اوپر سے دو گھونٹ نیم گرم پانی پی لیں۔ دوا دونوں وقت استعمال کریں۔ دو تین روز میں شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اس مرض کی مختلف حالتیں اور جداگانہ اسباب ہوتے ہیں اس لئے کوئی ایک نسخہ سب کے لئے یکساں مفید نہیں ہوتا آپ اپنے مرض کی مفصل کیفیت تحریر فرمائیے تو آپکے مزاج کے مطابق کوئی نسخہ تجویز کردیا جائے بہت ممکن ہے کہ جسے آپ "درد شکم معدہ" خیال کررہے ہیں وہ کوئی دوسرا مرض ہو۔ (حکیم محفوظ عالم قریشی)

(د) جوارش کمونی کچھ دنوں تک برابر استعمال کریں۔ چند دنوں کے استعمال سے کام نہیں چلے گا۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) غذا کے بعد جوارش کمونی ۱ تولہ ہمراہ عرق سونف ۵ تولہ عرق الائچی ۵ تولہ کھالیا کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۲) حرارت خفیف:- (الف) آپ اپنے پھیپھڑوں کا مکمل طریق پر امتحان کرائیں۔ بلغم کا خوردبینی امتحان اور سینہ کی عکس ریزی تصویر ضروری ہیں۔ اگر ان چیزوں پر قادر نہیں ہیں تو عرصۂ دراز تک مچھلی کا تیل استعمال کرتے رہئیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خوب کلاں (خاکسی) مدبر بہ کدو شیریں علی الصباح ڈیڑھ ماشہ پھانک کر اوپر سے عرق اڑوسہ تین چھٹانک پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) آپ جوان آدمی ہیں۔ اس سن میں اس قسم کی شکایات کسی نامراد مرض کا شبہ دلاتی ہیں لہٰذا بہتر تو یہی ہے کہ مقامی معالج کے معائنہ و مشورہ پورے احتیاط و پرہیز کے ساتھ استقلال سے علاج کرائیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ یہ دوا تیار کریں۔ بلادر مدبر، ست گلو خانہ ساز، دانہ الائچی خورد، فلفل سیاہ ہموزن لے کر باریک کھرل کرلیں۔ اور اس میں سے بقدر چار رتی لے کر بکری یا گائے کے دودھ کے ساتھ روزانہ کھائیں۔ کچھ دنوں کے لئے ایسے دیہات کی بود و باش اختیار کریں جہاں کی آب و ہوا اچھی ہو اور وہاں دریا یا جھیل ہو تو بہت بہتر ہے۔ شربت اعجاز دو تولہ بھی ساتھ ساتھ استعمال کریں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) طباشیر، الائچی خورد، کہربا، زہر مہرہ خطائی، ابرک سفید، شکر تیغال، ہر ایک ۱ تولہ کافور ۶ ماشہ کوزہ مصری ۳ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور ۲۔۲ ماشہ صبح و شام دونوں وقت ہمراہ شربت بزوری ۳ تولہ، عرق گذر ۱۰ تولہ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۳) پرانا سوزاک (الف) پرانے سوزاک میں انجکشن بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ "آرتھی گون" یا پارک ڈیوس کمپنی کا تیار کردہ ویکسین استعمال کریں۔
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دانہ الائچی کلاں۔ شورہ قلمی دونوں چیزیں ہم وزن باریک کرکے رکھیں اور ایک ماشہ صبح اور ایک ماشہ شام کو یہ دوا پھانک کر اوپر سے سوا پاؤ گائے کا دودھ پئیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "عرق سوزاک" استعمال فرمائیں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ جواب سوال ع۴۹ پر عمل کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۴) مرگی:۔ (الف) "ٹرپل بروما ئیڈ" کا مسلسل استعمال کرائیے۔ خوب تندہی اور غور سے علاج کیجئے۔ تھوڑی سی غفلت بھی بہت خراب نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نمک لاہوری ایک ماشہ۔ ایک تولہ پانی میں ملاکر شیشی میں رکھیں۔ اور دو دو قطرے نلکی میں ڈال کر ناک کے دونوں نتھنوں میں پہنچا دیں تاکہ دوا کا اثر دماغ تک پہنچ جائے۔ آٹھ دس دن میں خاطر خواہ فائدہ ہوگا۔ معمولی چیز نہ سمجھیے گا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معائنہ کی ضرورت ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ مریض کو اسرول ۱ ماشہ سفوف کرکے گولی یا ٹکیوں کی صورت میں صبح کے وقت کھلائیں۔ شام کے وقت اطریفل کشنیزی ۷ ماشہ یا اطریفل اسطو خودوس ۶ ماشہ سوتے وقت رات کو کھلائیں۔ تقویت ہضم کے لئے بعد غذا دونوں وقت ۵-۵ ماشہ جوارش جالینوس کھلائیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(ہ) کرم سنگ، حجر القلب اور جند بید ستر ہم وزن لے کر سفوف بنائیں۔ اور ایک ایک ماشہ صبح و شام عرق گلاب کے ساتھ پلائیں۔ اور انسان کے سر کی ہڈی جلاکر بطور نسوار مریض کی ناک میں پہنچائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۶۵) پرانا نزلہ:۔ (الف) اگر ہو سکے تو چند روز کے لئے تعلیم سے علیحدہ کرکے بچّہ کو کسی ایسے مقام پر بھیج دیجئے جہاں بالکل کھلی ہوا اور دھوپ ہر وقت ان کو مل سکے کھیلنے، کھانے، اور سو رہنے کے سوا کوئی دماغی کام نہ کریں۔ "اینٹی کٹارل ویکسین" کے انجکشن لگوا دیجئے اور چونے کا شربت جسے لال شربت بھی کہتے ہیں، اور مچھلی کا تیل برابر پلاتے رہیئے۔ ناک اور حلق کا امتحان کسی ماہر خصوصی سے کرلیجئے اور اگر کچھ خرابی موجود ہو تو اس کا مناسب علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کافور ۳ ماشہ۔ افیون ڈیڑھ ماشہ۔ شورہ قلمی ۴ ماشہ۔ بیش مدبر ۴ رتی۔ سب چیزوں کو باریک کرکے گوند کے پانی میں مونگ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور علی الصباح ایک گولی عرق بادیان کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) آپ ایڈیٹر صاحب کے مشورہ سے ہمدرد دواخانہ کی مشہور دوا "خمیرہ نزلی جواہر والا" منگا کر استعمال کریں امید ہے کہ صاحبزادہ کو اس کے استعمال سے ضرور فائدہ ہوگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(د) آپ کے صاحبزادے بہت کم عمری میں کالج میں داخل ہوگئے۔ وہاں بہت زیادہ دماغی محنت کرنی پڑتی ہے جس طرح بھی ہو دماغی محنت کو کم کر دینا چاہئے۔ صبح کے وقت کشتہ مرجان جواہر والا ایک ماشہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ میں ملاکر کھائیں۔ کشتہ حبث الحدید ۲ ماشہ، جوارش جالینوس ۹ ماشہ میں ملاکر رات کے وقت کھائیں۔ غذا سادی کھائیں۔ صبح و شام ہوا خوری کے لئے ایسے میدان میں جائیں جہاں کی ہوا میں گرد و غبار اور کثافت نہ ہو۔ اس پر ایک عرصہ عمل کرنے سے فائدہ یقینی ہے۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۶۶) جوڑوں کا درد:۔ (الف) آپ نے اپنی مریضہ کی حالت کی طرف خصوصیت کے ساتھ میری توجہ منعطف کی ہے، لیکن ایسی حالت میں کہ مریضہ مجھ سے کوسوں دور ہے آپ خود ہی خیال فرمائیے کہ صرف آپ کا مختصر سا بیان کہاں تک تشخیص مرض میں مدد دے سکتا ہے، بالخصوص ایسی حالت میں کہ مرض بھی پیچیدہ ہے۔ بحالات موجودہ میں اتنا ہی کر سکتا ہوں کہ جو علامات آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کے مطابق چند بہتر سے بہتر دوائیں لکھدوں۔ جوڑوں کے درد کے لئے آپ مریضہ کو "اینوفین" کی گولیاں استعمال کرائیں۔ کمی خون اگر موجود ہے تو اس کی طرف توجہ کرنا بہت ہی ضروری ہے۔ اس کے لئے آپ "کیمپولن" کے انجکشن لگوا دیں اور "ایٹنس سیرپ" چالیس چالیس بوند کی مقدار میں ذرا ذرا سا پانی ملاکر تین بار پلایا کریں۔ اگر ان تدابیر سے افاقہ محسوس نہ ہو تو پیشاب کا باقاعدہ کیمیاوی اور خوردبینی امتحان کرا لیجئے۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) معائنہ کی ضرورت ہے (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۶۷) دانت اکھاڑنے کا نسخہ:۔ (الف) کوکین، نووکین، ہینٹوکین سب ایسی چیزیں ہیں جو اگر مسوڑھوں پر لگا دی جائیں، اور پچکاری کے ذریعہ سے دانت کی جڑ تک پہونچا دی جائیں تو کامل بے حسی پیدا ہو جاتی ہے اور بالکل بغیر تکلیف کے دانت نکالا جا سکتا ہے۔ انگلی سے کوئی ایسا دانت ہرگز نہیں نکل سکتا جو بالکل قریب قریب علیحدہ ہی نہ ہو چکا ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) عوام کو دانت اکھاڑنے کی جرأت نہیں کرنی چاہئیے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کچہری اور بازاروں میں مجمع لگانے والے اس قسم کی دواؤں سے دانت اکھاڑتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ جراثیم کی تعدی کا بالکل خیال نہیں کرتے اس لئے اکثر زخم زہریلا ہو جاتا ہے اور جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ (حکیم سید محمد علی چھپرہ)

(۶۸) پوٹاشیم پرمگنیٹ:۔ (الف) پوٹاشیم پرمگنیٹ پانی میں اس لئے ملایا جاتا ہے کہ پانی میں جو جراثیم موجود ہوں وہ مر جائیں۔ خصوصیت کے ساتھ مریضہ کے جراثیم کی ہلاکت مقصود ہوتی ہے۔ صرف اتنا ملا دینا کافی ہے کہ بہت ہی ہلکا گلابی سا رنگ ہو جائے۔ ایک مٹکے کے لئے صرف چند رتی پرمگنیٹ کافی ہوگا۔

(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانیکا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے۔
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں۔
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیج کر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں۔
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کبھی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مُدیر کر سکتے ہیں، شائع نہیں ہوسکے گا۔
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہر حال ہوگا۔
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہوجانے کی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانیکی صورت میں ہوسکتی ہے۔
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرنٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں۔

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۷۲) میری دو سال کی بچی کے ہاتھ اور پیر پر ۱۶ ؍جون کو فالج گرا۔ پاؤں پر خفیف سا تھا کہ کھڑی ہو کر چلنے لگی ہے مگر آزادی سے بے تحاشا بھاگ نہیں سکتی۔ کندھے سے کہنی تک کا حصہ ماؤف و بے حس ہے اور سوکھتا جاتا ہے۔ کندھے کے جوڑ کی ہڈی نظر آنے لگی ہے۔ کہنی سے ہاتھ تک کا حصہ مقابلتاً کم متاثر ہے۔ اگر کوئی حتمی اور شرطیہ علاج فالج بچگان کا حذاق کرام کے پاس ہو تو عاجز سے اس معاملہ میں خط و کتابت کریں (خریدار نمبر ۴۱۸۱) سید ابن حسن شارق قلعہ گوالیار)

(۷۳) پانچ مہینے ہوئے کہ مجھے دیوانہ کتے نے کاٹا تھا۔ بہت کچھ علاج کئے فائدہ بھی ہوا۔ لیکن ابتک کچھ نہ کچھ اثر باقی ہے۔ کوئی مجرب نسخہ لکھیئے (خریدار نمبر ۴۷۷)

(۷۴) میرا عزیز لڑکا (عمر ۱۶ سال) نویں کلاس میں تعلیم پاتا ہے۔ قریب ۵-۶ برس سے سخت قبض کی شکایت میں مبتلا ہے۔ بلین دوا کے بغیر پاخانہ نہیں ہوتا اگر ہوتا بھی ہے تو چار پانچ دن کے بعد بہت تھوڑا۔ ۳-۴ سال پہلے یرقان زردی کی شکایت ہوگئی تھی جو علاج سے دور ہوگئی سر میں ہر وقت درد رہتا ہے۔ چہرے خصوصاً پیشانی و کنپٹیوں پر سیاہ پھنسیاں نمودار ہوگئی ہیں۔ غذا بہت ہی کم کھاتا ہے۔ پیٹ بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ طبیعت بے چین رہتی ہے۔ (خریدار نمبر ۳۴۵۷)

(۷۵) کلورو فارم کا ایک ایسا بدل بتائیے۔ جو زود اثر اور بے ضرر ہو۔ بچوں اور جوانوں کو بآسانی دیا جاسکے۔ ختنہ یا کوئی عمل جراحی کرنے سے مریض کو تکلیف نہ معلوم ہو اور پانچ گھنٹے بعد اسکا اثر یا تو خود بخود یا کسی دوا سے اتر جائے (خریدار نمبر ۳۳۲۲)

(۷۶) ڈاڑھی کے بال مونڈتے مونڈتے چہرہ کالا ہوجاتا ہے۔ مہربانی فرما کر غازہ کا کوئی ایسا نسخہ مرحمت فرمائیں کہ ڈاڑھی کے بال نرم ہوجائیں۔ سیاہی دور ہوجائے اور چہرہ کے مہاسے اور داغ دور ہو کر چہرہ بالکل صاف اور سفید ہوجائے۔ (خریدار نمبر ۴۶۵۲)

(۷۷) میرے لڑکے کی عمر نو سال سے ہے۔ پیدائش کے بعد ہی اسے پسلی چلنے کی شکایت ہوئی اسوقت سے لیکر ابتک یہ کیفیت ہے کہ مہینہ میں ایکبار تنفس اور کھانسی کا سخت دورہ ہوجایا کرتا ہے جو دو روز تک رہکر خود بخود ختم ہوجاتا ہے۔ یونانی علاج بہت کیا مگر فائدہ ندارد۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں خصوصاً ڈاکٹر سعید احمد صاحب توجہ فرمائیں کیا مچھلی کا تیل مفید ہوگا (خریدار نمبر ۲۸۵۲)

(۷۸) میں بیس سال سے دائمی قبض چکر اور دماغی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ قوت باہ بھی کمزور ہے۔ سیدھے ہاتھ میں رعشہ بھی ہے۔ بہت سے علاج کئے۔ لیکن رعشہ کا اثر دوسرے اعضا پر برابر ہو رہا ہے۔ اطبا توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۳۶۶)

(۷۹) بارہ سال کی عمر سے میرے بائیں کان میں مواد رہتا ہے اس سے سنائی قطع نہیں دیتا۔ اب ۴۳ برس کی عمر ہے۔ تکلیف تو کچھ نہیں ہے لیکن آئندہ کسی نقصان کا احتمال تو نہیں ہے؟ مواد باہر نہیں آتا صرف اندر رہتا ہے۔ (خریدار نمبر ۷۹۶۷)

(۸۰) مریضہ جسکی عمر اسوقت تیس سال ہے، جوڑوں کے درد سے پریشان ہے۔ بارہ برس ہوئے کہ یہ درد پہلی بار شروع ہوا تھا یونانی علاج سے افاقہ ہوا اسکے ۶ برس بعد پھر اسکا دورہ ہوا ڈاکٹری علاج سے فائدہ ہوا پھر ایک مہینے سے مریضہ جوڑ جوڑ کے درد سے بہت پریشان ہے ڈاکٹری اور ہومیوپیتھک علاج ہوا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہے دائیں ہاتھ میں درد کم ہوا تو بائیں ہاتھ میں زیادہ ہوگیا۔ قبض کی شکایت دائمی ہے۔ معدہ سخت ہے۔ پیشاب کی بھی آجکل کمی ہے۔ مریضہ کی گود میں چھ سات مہینے کی بچی ہے۔ اور مریضہ چند بچوں کی ماں ہے۔ (خریدار نمبر ۱۶۳۲)

(۸۱) مریضہ ۴۵ سالہ کو ۱۹ سال سے نزلہ اور قبض کی شکایت ہے۔ ہر مہینہ سر اور گردن سے شروع ہو کر بائیں بھوؤں پر قائم ہوجاتا ہے۔ استلا۔ گھبراہٹ اور حرارت ہوجاتی ہے۔ ۲۴ گھنٹہ کی سخت تکلیف کے بعد آرام ہوجاتا ہے۔ بائیں آنکھ کی بصارت میں فرق آگیا ہے (خریدار نمبر ۶۳۰۲)

(۸۲) ہمکو ایک ایسے نسخہ کی ضرورت ہے جسکو اگر بدن پر لگا کر جلتی آگ میں چلا جائے۔ تو آگ بدن پر کوئی اثر نہ کرے۔ خریدار نمبر ۶۲۴۳

(۸۳) میرے دو بچے سوتے میں پیشاب کر ڈالنے کی عادت میں مبتلا ہیں۔ عام کمزوری کے علاوہ زکام اور بخار بھی کبھی کبھی ہوتا رہتا ہے۔ اچھی خوراک سے بھی کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ (خریدار نمبر ۷۷۳۵)

(۸۴) میرے ایک دوست کو تھوڑی مدت سے خوف و دہشت کا عارضہ ہوگیا ہے۔ کم ہمتی بہت بڑھ گئی ہے ذرا سی دھمکی آمیز بات سنکر یا دشمن کو دیکھکر گھبرا جاتا ہے

پسینہ آنے لگتا ہے دل اور دماغ بہت کمزور ہوگئے ہیں طبیعت میں وہم پیدا ہوگیا ہے کوئی صاحب ازراہِ کرم کوئی مجرب و آسان نسخہ تجویز فرما کر ممنون فرمائیں (خریدار نمبر ۱۴۶۷)

(۸۵) میری اہلیہ سات مہینے سے پستانوں کے درد میں مبتلا ہے۔ اس درد کا اثر پسلیوں میں اور پیٹھ کی طرف بھی معلوم ہوتا ہے۔ بہت سے علاج کئے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ درد پستانوں کے نچلے حصہ میں ہے (خریدار نمبر ۴۴۲۹)

(۸۶) ۲۲ سالہ مریض کے خصیے خراب عادتوں کی وجہ سے بہت چھوٹے ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ خاص شکایات بھی لاحق ہیں۔ کمزوریٔ دماغ اور نسیان کا عارضہ بھی ہے اطبائے کرام کوئی معقول دوا تجویز فرمائیں (خریدار نمبر ۷۹۷)

(۸۷) مکھن کھانے کا طریقہ کونسا ہے۔ ایسے کم سہل اور کم خرچ اجزا کی ضرورت ہے جنہیں مکھن کیساتھ کھانے سے جسمانی حالت برقرار رہے۔ کشتے درکار نہیں (خریدار نمبر ۱۱۵۴)

(۸۸) برص کیلئے مجرب علاج کی ضرورت ہے جو صاحب شرطیہ علاج کرسکتے ہوں۔ وہ بھی ہمدرد صحت کے ذریعہ سے مطلع فرمائیں (خریدار نمبر ۶۱۷۲)

(۸۹) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ چھ سات سال سے دستوں کی شکایت میں مبتلا ہوں۔ اگر ابلے ہوئے چاول کھاؤں تو دن بھر میں دو تین دست ہوجاتے ہیں۔ اگر گیہوں کی روٹی یا شوربہ کھاؤں تو دن و رات میں آٹھ آٹھ دست ہوجاتے ہیں۔ شوربہ کھانے سے مروڑ بھی ہوجاتا ہے۔ دستوں کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ ایک شخص کے بتانے سے کشتہ فولاد دہی میں ملا کر کھایا اس سے کسی قدر فائدہ ہوا تھا۔ لیکن جہاں ذرا روٹی کھائی اور وہی حالت۔ غرض سالوں سے اس موذی مرض نے پریشان کر رکھا ہے۔ اور اب آپ کے سامنے حاضر ہوں۔ (ایک ناظر)

(۹۰) ختنہ کے زخم کے لئے ایسے مرہم یا تیل کی ضرورت ہے۔ جو بے ضرر ہو اور زخم جلدی بھر دے۔ (ڈاکٹر اللہ بخش)

(۹۱) مجھے بچوں کے لئے ایک ایسے شربت یا عرق کی ضرورت ہے، جو قبض کشا ہو دانت نکلنے کی خرابیوں کو دور کرے اور بخار کھانسی میں بھی مفید ہو اور ہر موسم میں کام آسکے۔ (خریدار نمبر ۸۰۱۳)

(۹۲) میرے عزیز (عمر ۲۴ سال) کی ناک کے سیدھے نتھنے کا کچھ حصہ چھ مہینے سے کسیقدر سخت ہے۔ اور نتھنوں کے جوڑ کے پاس ذرا زیادہ سختی اور ابھار معلوم ہوتا ہے ظاہرہ کوئی اور بیماری معلوم نہیں ہوتی۔ حکمائے کرام سے التماس ہے کہ اس پر توجہ فرمائیں۔ خریدار نمبر ۳۹۴۹

(۹۳) میرے لڑکے کی عمر ۹ سال ہے ڈاکٹر اسکے گلے میں دو غدود بتلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ دق کا پیش خیمہ ہے آجکل مچھلی کا تیل ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق دیا جارہا ہے بچہ کمزور اور دُبلا پتلا ہے۔ ماہرین توجہ فرمائیں (خریدار نمبر ۴۲۳۷)

(۹۴) میرا ایک دوست مدت سے بیمار چلا آتا ہے اب ہر طرف سے مایوس ہوکر ہلیلہ سیاہ (جو مختلف بدرقوں کیساتھ استعمال کیجاتی ہے) ایک سال تک استعمال کرنے کا ارادہ ہے ازراہِ کرم حکیم صاحبان رائے دیں کہ ہلیلہ سیاہ رات کو سوتے وقت استعمال کیجائے یا صبح نہار منہ۔ اور دورانِ استعمال میں پرہیز کن کن چیزوں کا رکھا جائے۔ اور ہڑوں کے استعمال سے کتنے دن میں فائدہ ہوگا۔ کیا عورتوں کو بھی اسے استعمال کرایا جاتا ہے؟ (خریدار نمبر ۳۰۱)

(۹۵) فتق کے لئے کوئی مجرب نسخہ لکھا جائے۔ (خریدار نمبر ۴۶۲۵)

بقیہ صفحہ ۵۴ سے آگے

(۶۹) **گھیگا**:۔ (الف) گلا پھولنا جسم کے ایک مخصوص غدود کے فعل کی خرابی سے ہوتا ہے۔ مقامی طور پر کسی ہوشیار ڈاکٹر کو دکھائیے اور ان سے کہئیے کہ غدودوں کے ست سے علاج کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) آپ نے بہت سے قابل حکیموں کا علاج ضرور کیا ہوگا، لیکن کسی نے منضج و مسہل کے ذریعہ تنقیہ مادہ نہیں کیا ہوگا۔ اس لئے میری رائے ہے اس مرتبہ اُن ہی قابل حکیموں میں سے کسی ایک حکیم کے مشورہ سے مادہ کا تنقیہ کرائیے۔ یہی طب یونانی کا اصولی علاج ہوگا۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۷۰) **بہراپن**:۔ (الف) کان کا معائنہ کسی ماہر خصوصی سے کرائیے۔ وہ بہترین مشورہ دے سکے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) خط وکتابت سے آپ کا علاج مناسب نہیں ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اطریفل کبیر ۹ ماشہ رات کو سوتے وقت استعمال کریں۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

(۷۱) **دق وسل میں لہسن کا استعمال**:۔ (الف) ویدک اور طب یونانی میں بھی لہسن کا استعمال دق کے مرض میں مفید سمجھا جاتا ہے اور اب کچھ عرصہ سے بعض ڈاکٹروں نے بھی اس کے متعلق تجربے کرنا شروع کئے ہیں، بلکہ لہسن کا ایک آدھ مرکب بھی پیٹنٹ دواؤں کی صورت میں بازار میں آگیا ہے۔ جن ڈاکٹروں نے یہ تجربے کئے ہیں وہ یقیناً اسے مفید بتاتے ہیں لیکن ابھی تک یہ چیز صرف تجربہ ہی کے درجہ میں ہے۔ وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جاسکتا میں نے خود بھی ایک دو مریضوں پر اس کا تجربہ کیا لیکن کوئی رائے قائم نہ کرسکا۔ میں جس طریقہ پر اسے استعمال کرتا تھا وہ یہ ہے:۔ لہسن کے چند جوے چھل کر ان کا عرق نکال لیا جائے اور چائے کے ایک چمچہ کے برابر چھٹانک آدھ پاؤ یا پاؤ بھر دہی میں ملا کر روزانہ کم سے کم دو مرتبہ مریض کو کھلایا جائے۔ یہ اندیشہ بالکل باطل ہے کہ دہی سے کھانسی زیادہ ہوجائے گی۔ لہسن پرانا نہ ہونا چاہئیے خیال یہ ہے کہ صرف تازہ لہسن ہی کے عرق میں یہ فوائد ہوتے ہیں۔ اس کے استعمال سے کسی مضرت کا اندیشہ نہیں ہے ہر موسم میں اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بعض لوگوں کا یہی خیال ہے کہ صرف لہسن ہی سے مکمل علاج ہوسکتا ہے لیکن میں ابھی اس رائے سے متفق نہیں ہوں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) دق میں نہیں سل میں لہسن کا استعمال مفید ہے۔ لیکن میں ایک مشورہ دوں گا کہ کسی قابل طبیب سے رجوع کریں۔ اور سنی سنائی چیزوں کو استعمال کرکے مریض کی صحت کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) دق وسل میں لہسن کا استعمال بعض حالات میں ضرور مفید ہوتا ہے۔ لیکن ان حالات ومواقع کی تفصیل موجب طوالت ہے۔ لہٰذا کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ اس کا استعمال ہر موسم میں یکساں مفید نہیں ہوتا۔ دق وسل کا مکمل علاج صرف لہسن سے ناممکن ہے۔ (حکیم محمد محفوظ عالم قریشی)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدانخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

ہیضہ وغیرہ

ذیابیطس

کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ

بچوں کی بیماریاں

کمزوری عضو

اسقاط حمل

ضعف قلب

آنکھوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

امراض معدہ و جگر

سرعت انزال

سوزاک

جنون

جریان

ضعف باہ

ضعف گردہ

طاعون

خرابی ایام

ضعف جگر

ناصور

کنٹھ مالا

بالوں کی بیماریاں

سیلان الرحم

پائیریا

نامردی

گٹھیا

امراض خون

نزلہ

تلی

پیچش

بے لذتی

آتشک

دق وسل

دمہ

احتلام

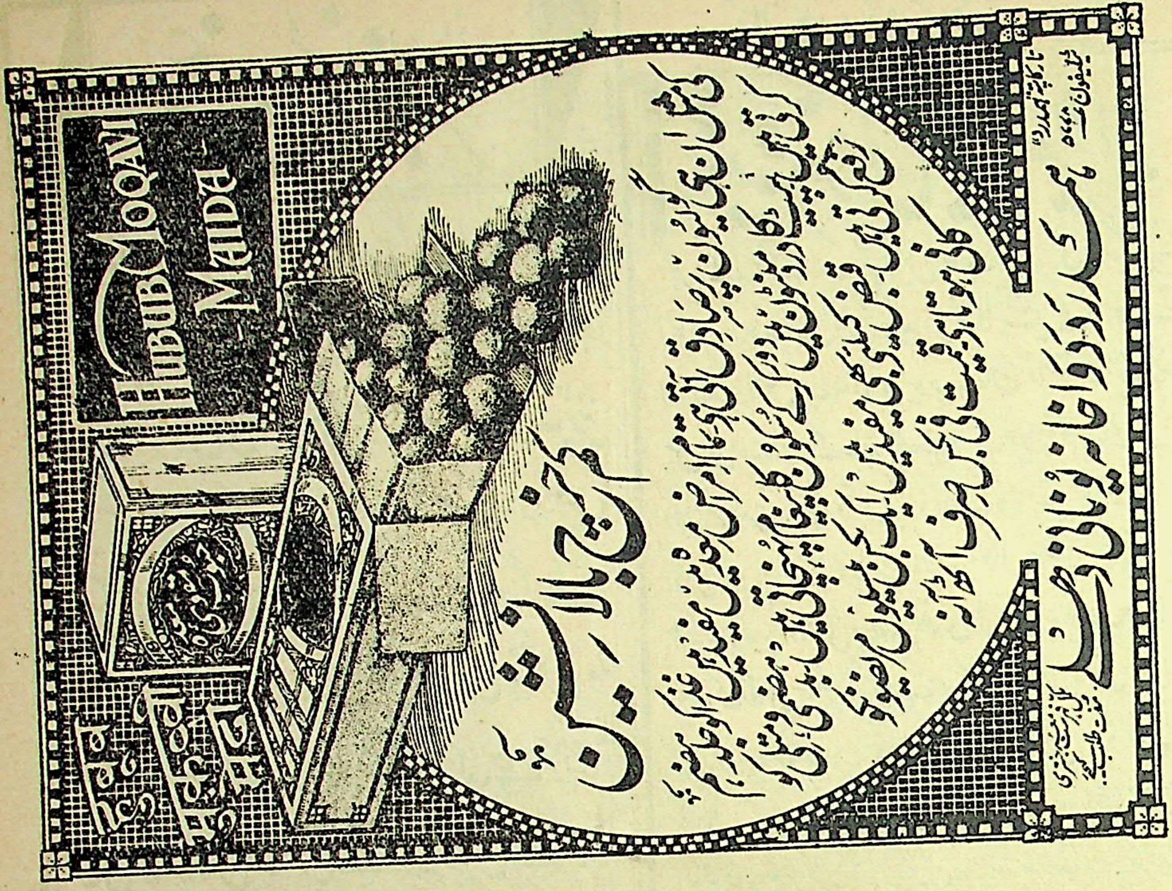
اگر ایسا ہے

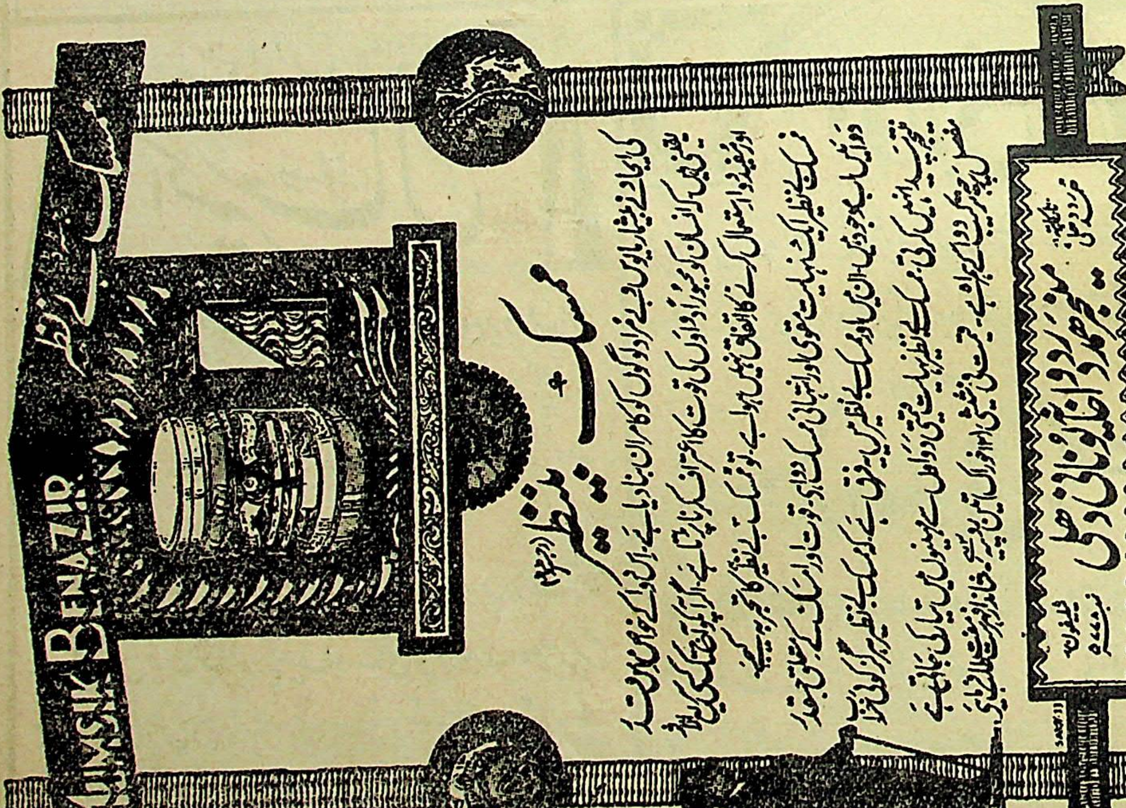
تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجیے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن؟ اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاء اللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی؟

درس صداقت

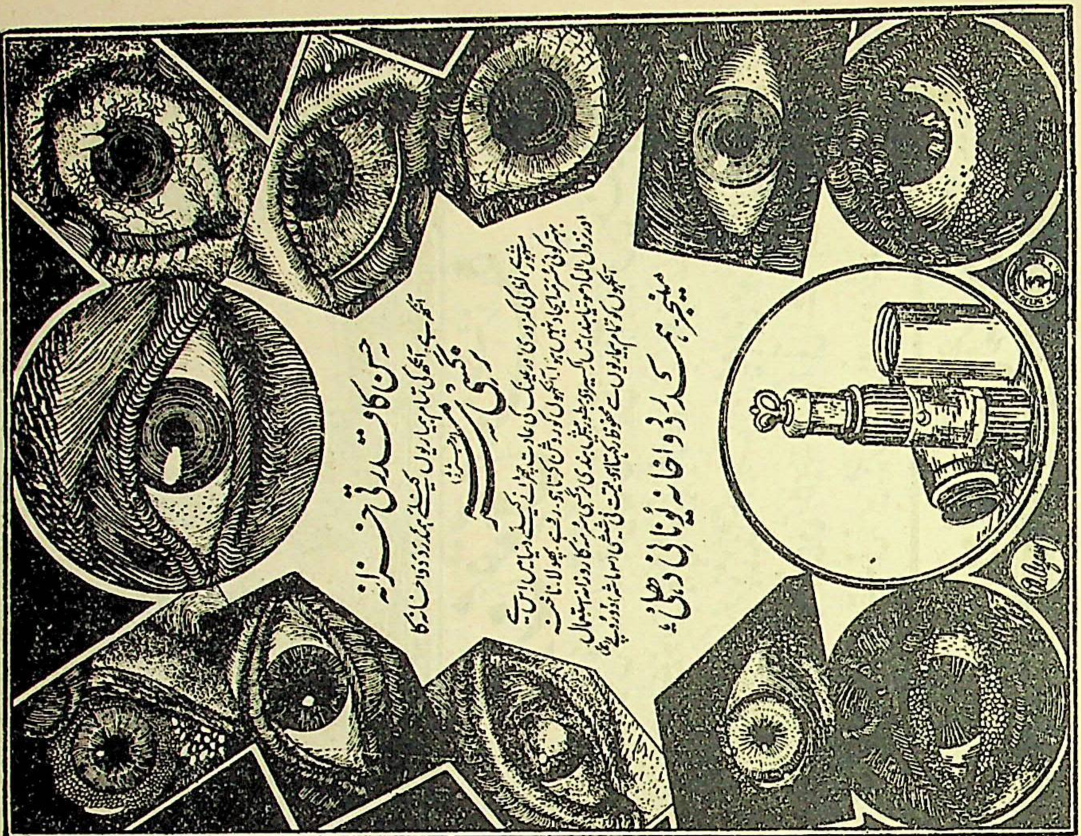
"خدا خوب جانتا ہی کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بددیانتی کی تو قیامت کے دن تمہارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

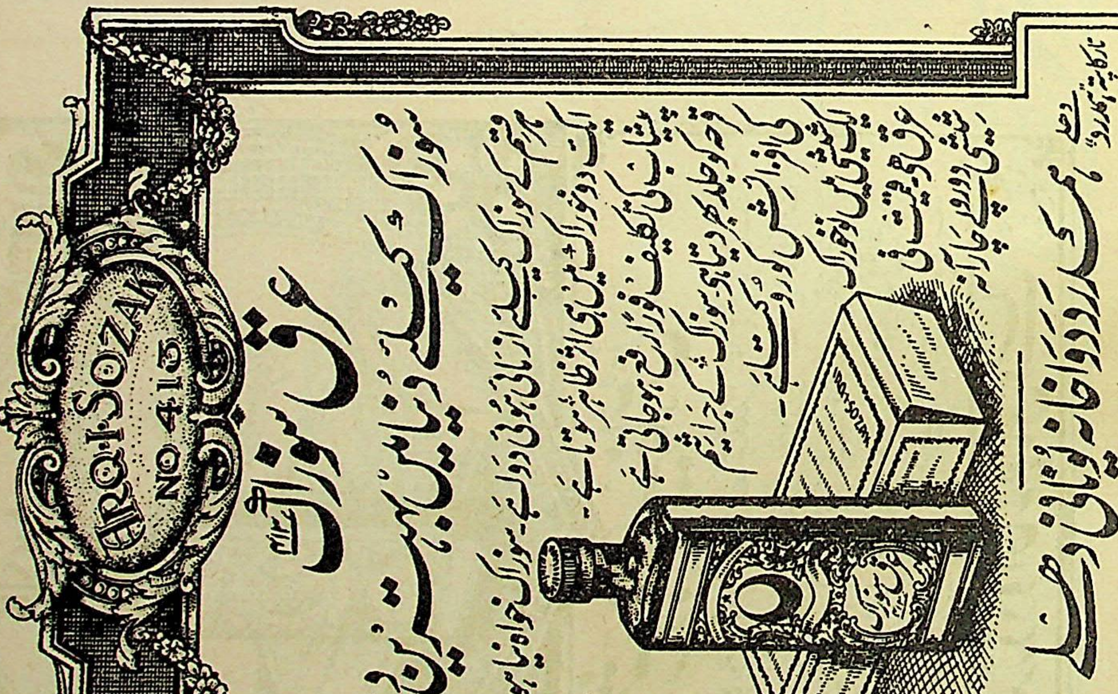
شہیدِ فنِ ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ بانیِ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

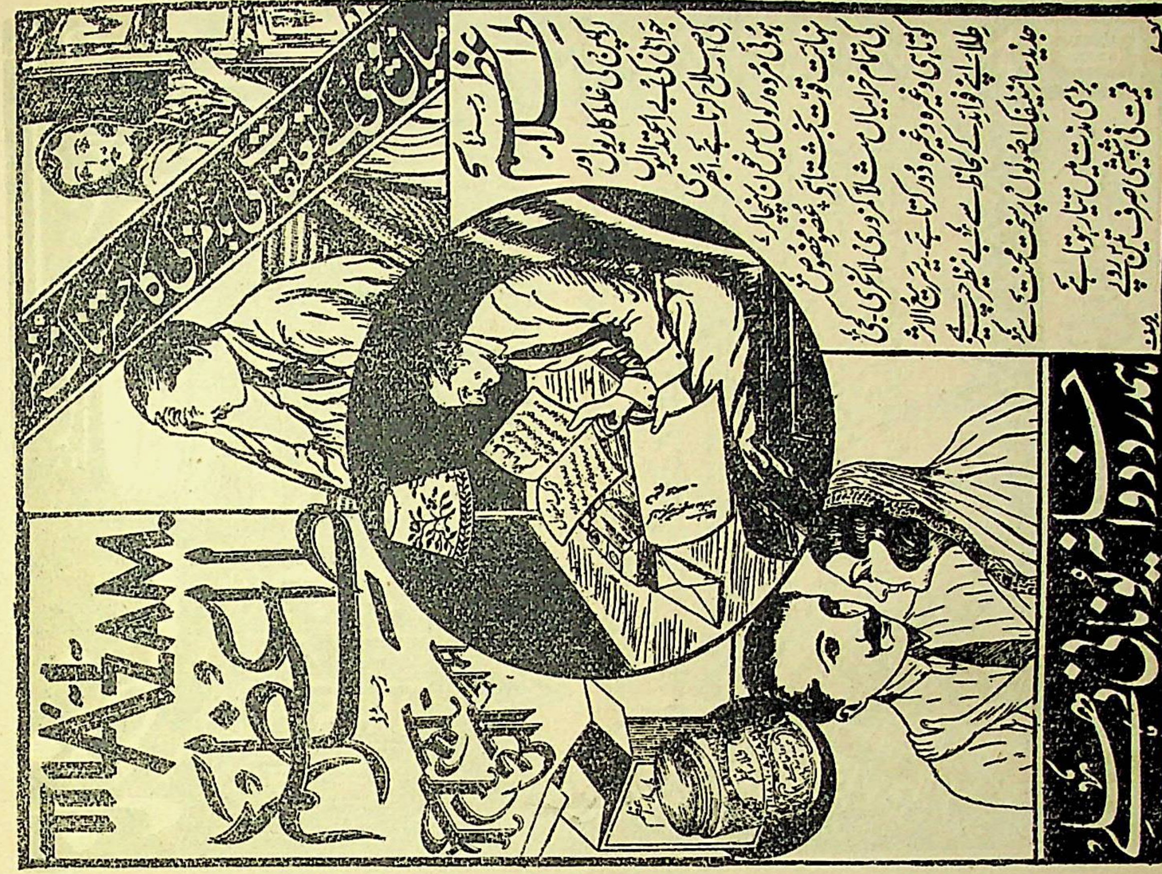


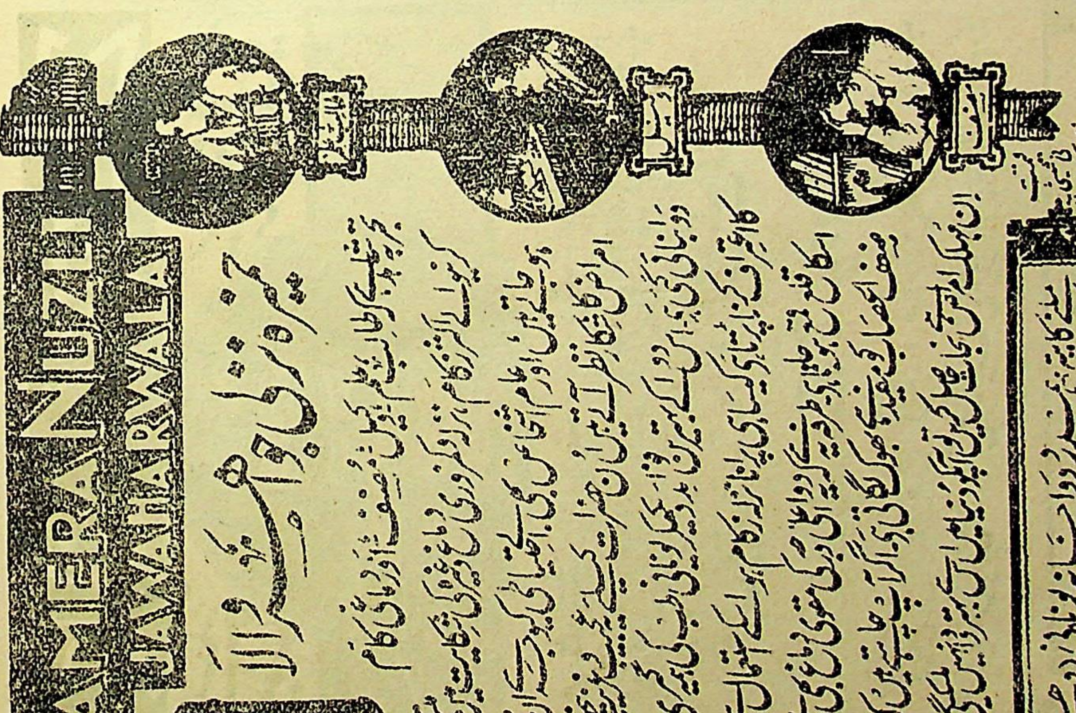


مفصّل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے


حسن کا قدرتی خزانہ
نرگسی سرمہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

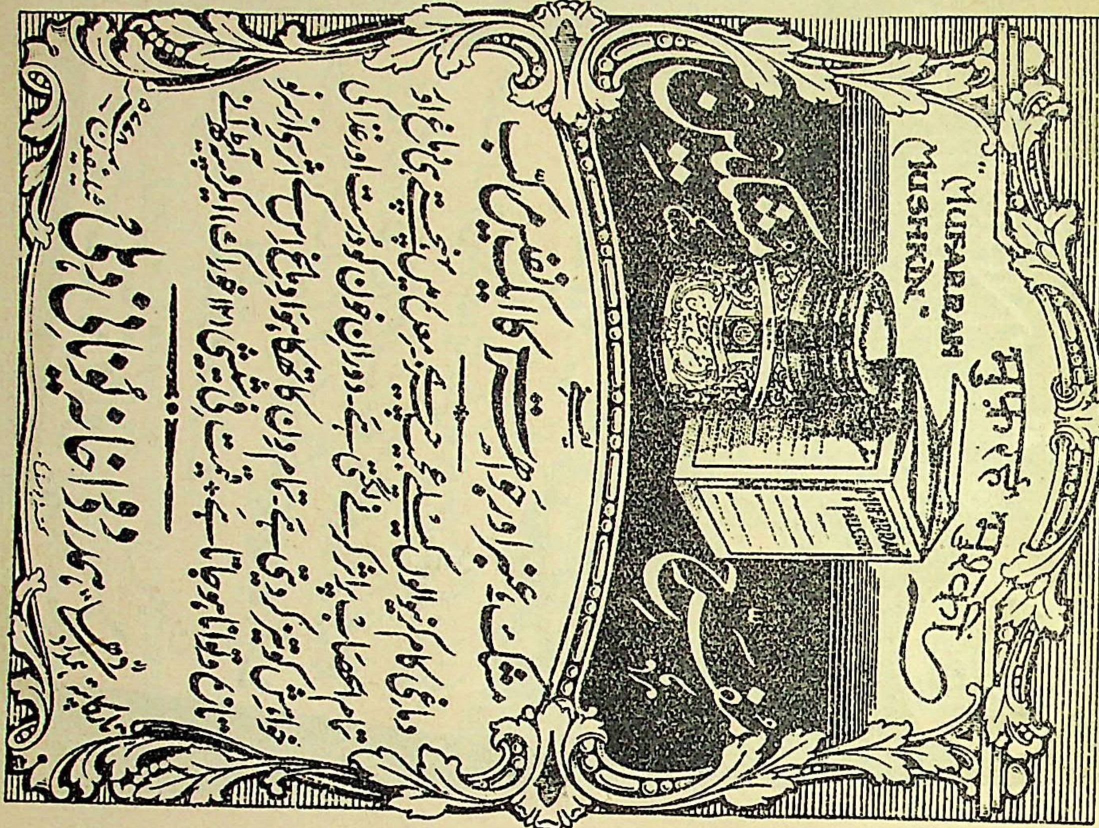

IRQ-I-SOZAK
No 415
عرق سوزاک
سوزاک کیلئے دنیا میں بہترین دوا
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

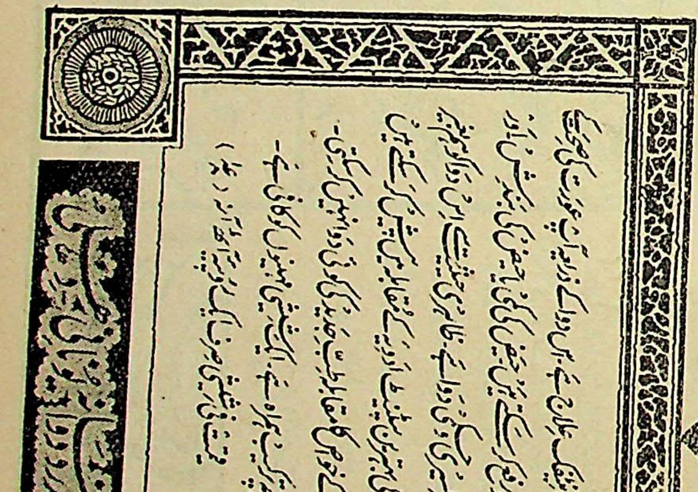


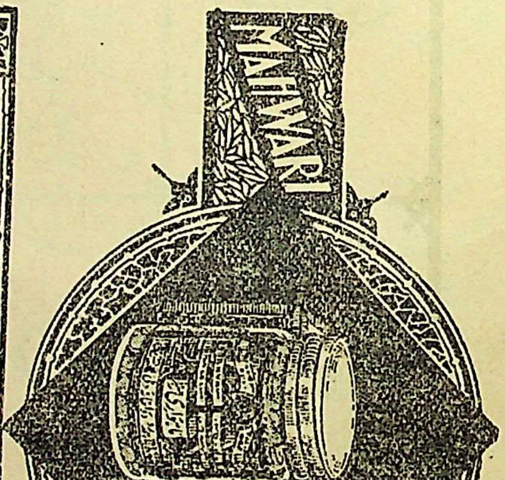


دنیا میں سب سے مکمل اور منظم دواخانہ ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی ہے جس پر ہندوستان کے بڑے بڑے والیان ریاست پورا پورا اعتماد رکھتے ہیں۔ یاد رکھئے بہترین یونانی ادویہ مناسب قیمتوں پر صرف ہمدرد دواخانہ ہی سے مل سکتی ہیں

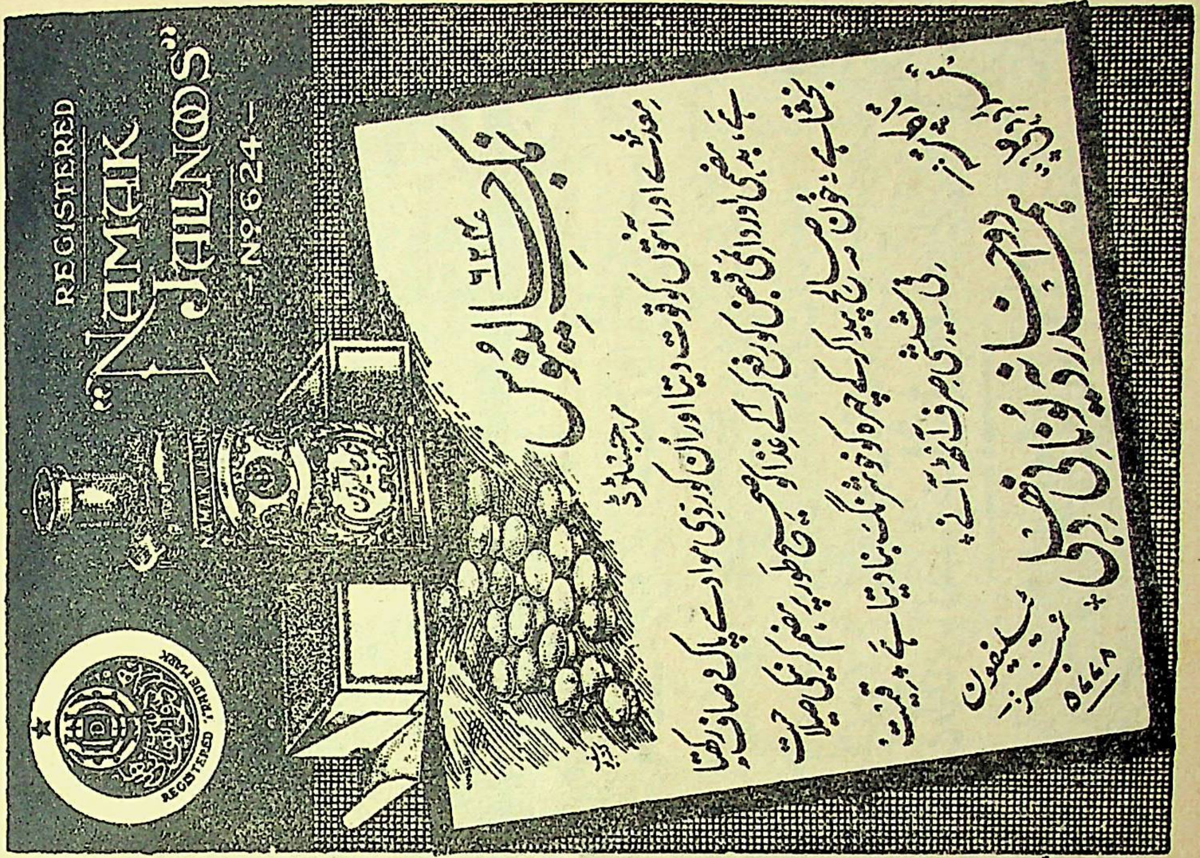
تار کا پتہ ہمدرد، دہلی　　ٹیلیفون نمبر ۵۷۷







مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے جسمیں ہر مرض کا علاج درج

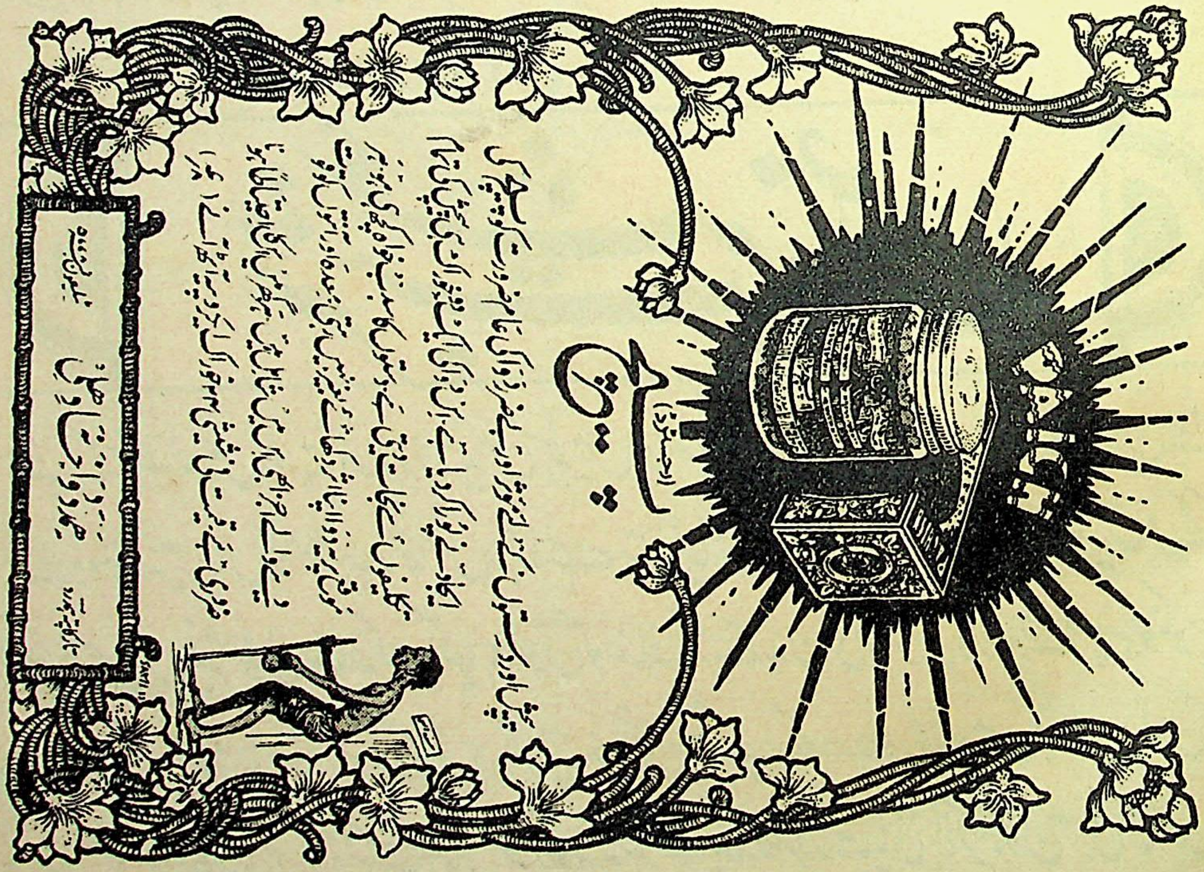




گذشتہ سال ہمدرد دواخانہ دہلی سے جتنے مریضوں نے دوا حاصل کی ان کی تعداد

۶۰۹۸۱۷ چھ لاکھ نو ہزار آٹھ سو سترہ ہے


MISAL



اکسیرِ شفا رجسٹرڈ

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہے اسکی بینظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہے جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے جنون جو اختناق الرحم (باؤ گولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہے۔ اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہے *

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں *

قیمت فی قرص تین آنہ (۳)

روغنِ اکسیرِ خنازیر رجسٹرڈ

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے نوے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہے۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہے تین روپے (سے)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہے بے انتہا ممسک ہے۔ پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہے۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں *

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

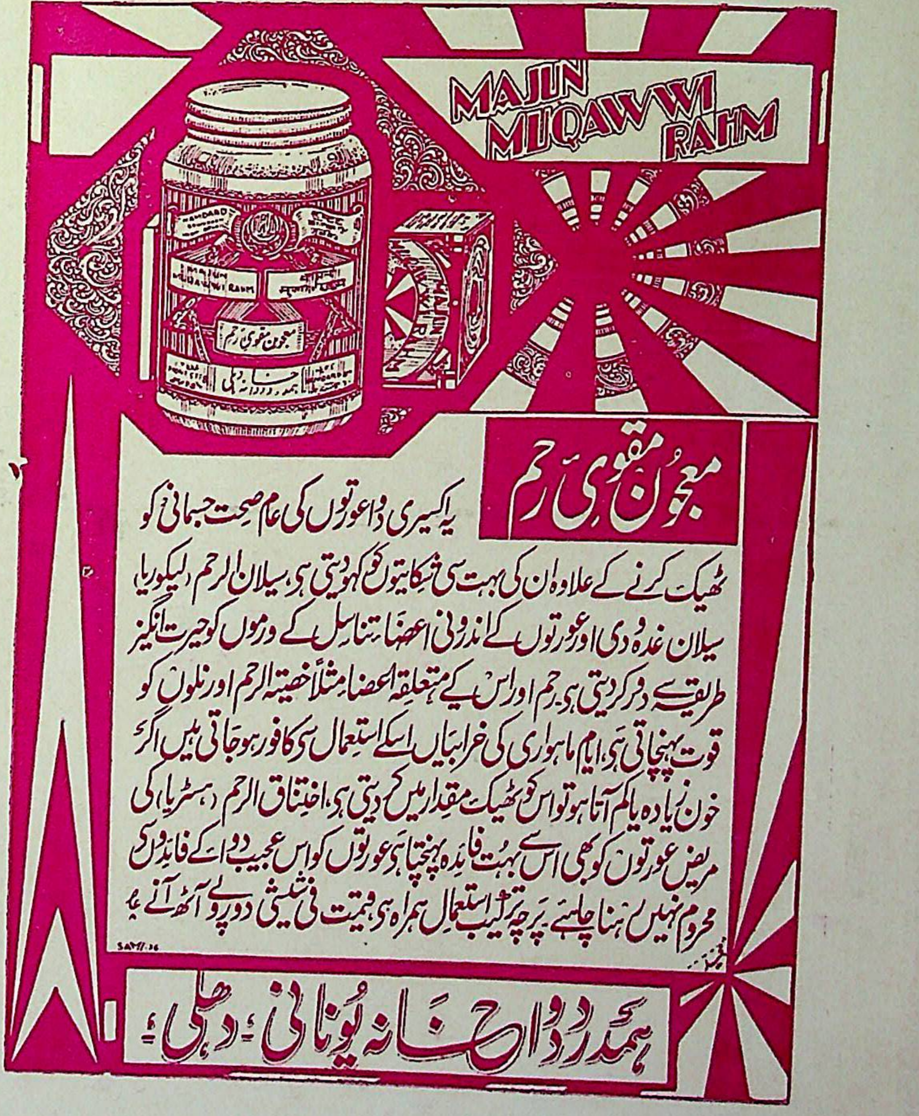
طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہے جسکے فوائد کا چرچا عام ہے ہیرے جیسے قیمتی اجزا سے خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہے سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں، کجی لاغری۔ کمزوری کو جلد رفع کرتا ہے اسکے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہے

ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا ۱/۸ حصہ لعاب دہن میں گھسکر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں۔ دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز *

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)


MAJUN MUQAWWI RAHM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضا تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضا مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدوں سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
ہمدرد دواخانہ یونانی۔ دہلی


BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI
روغن بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
درد سر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی



حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبدالمجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی،

مرتبہ

حکیم حاجی عبدالحمید دہلوی

مقام اشاعت:- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتبہ یوسف

دسمبر ۱۹۳۸ء

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcomed and appreciated.

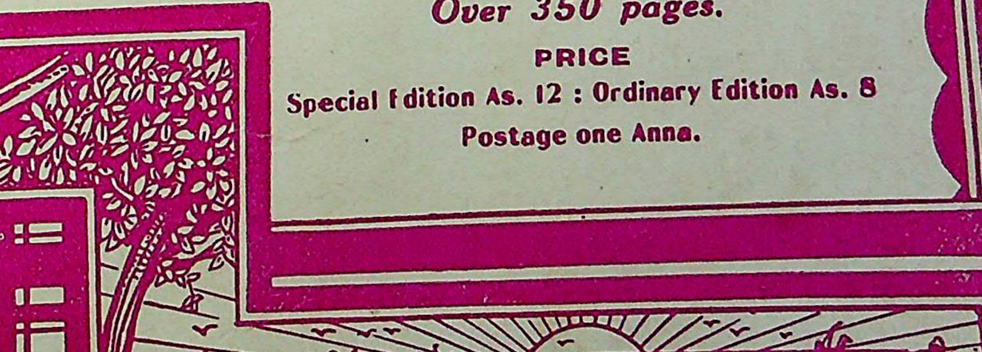
As in all our previous special issues, we have combined scientific with literary interest, and set an example of how the two may be combined for common benefit. Our readers may therefore expect a wide variety of reading material attractive in itself and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Edition As. 8

Postage one Anna.



EDITOR: HAKIM H. ABDUL HAMEED

Subscription
YEARLY
ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

SINGLE COPY
TWO ANNAS

حفظ صحت اور طب

کا ماہوار مصور رسالہ

ہمدرد صحت

بیادگار

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید مرحوم دہلوی

بانی ہمدرد دواخانہ دہلی

مرتبہ

حکیم حاجی عبد الحمید دہلوی

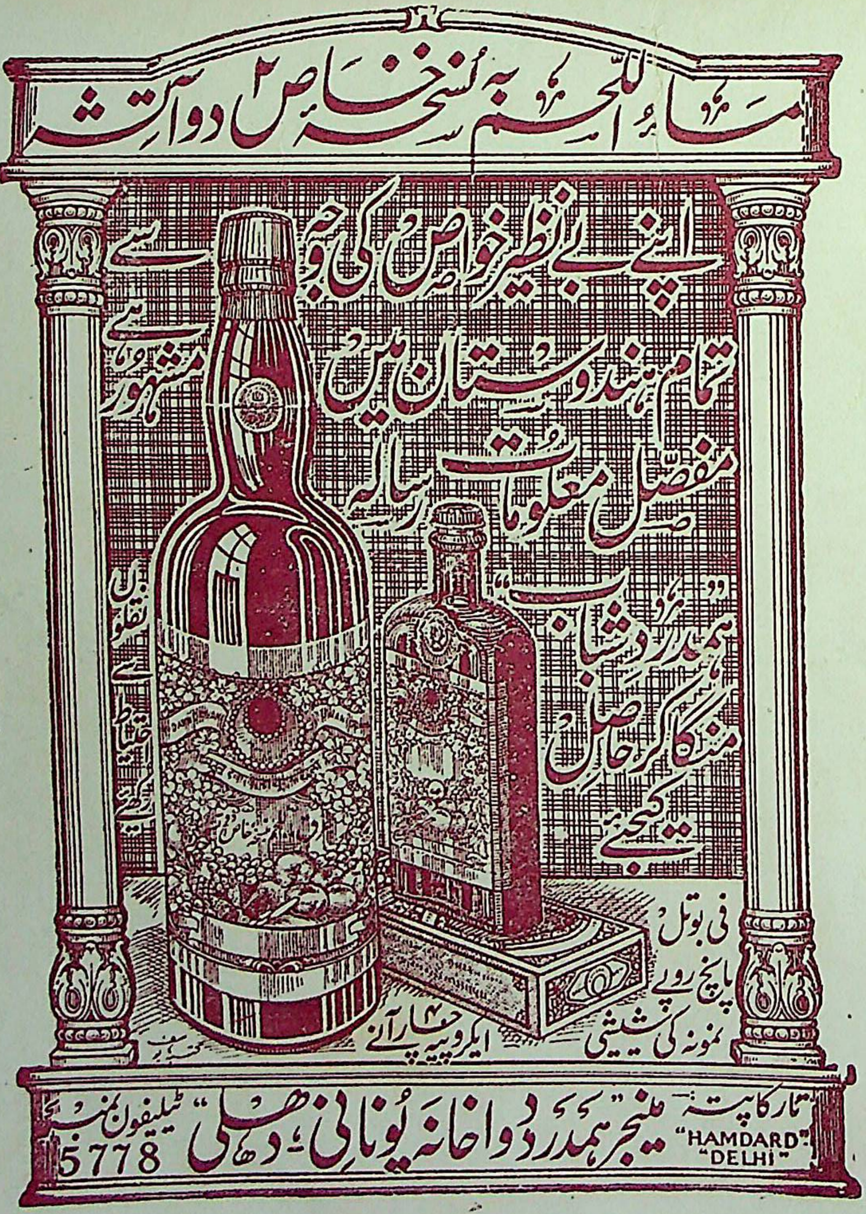
مقام اشاعت :- ہمدرد منزل لال کنواں، دہلی

سالانہ ایک روپیہ

کتابت یوسف

دسمبر ۱۹۳۸ء


माजून शबाब आवर
रजि.
MAJUN SHABAB
REGISTERD
معجون شباب آور (رجسٹرڈ)
قوت مردمی اور دل۔ دماغ کی کمزوری کے لئے مشہور دوا ہے
زہریلی اور نشہ کی چیزوں سے بالکل پاک ہے۔ مشک عنبر مروارید وغیرہ سے بنائی جاتی ہے
تمام ہندوستان میں اس کے بے نظیر فوائد کا اعتراف کیا گیا ہے
قیمت فی شیشی (پانچ تولہ) پانچ روپیہ۔ نمونہ کی شیشی (ایک تولہ) ایک روپیہ
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے
تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۷۷۸


ماء اللحم بہ نسخہ خاص ۲ دوآتشہ
اپنے بے نظیر خواص کی وجہ سے
تمام ہندوستان میں مشہور ہے
مفصل معلومات رسالہ
"ہمدرد شباب"
منگا کر حاصل کیجئے
فی بوتل پانچ روپے
نمونہ کی شیشی ایک روپیہ چار آنے
تار کا پتہ "HAMDARD" "DELHI"
منیجر ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
ٹیلیفون نمبر 5778

جلد ۷ | دسمبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۶

فہرست مضامین

عکسی تصاویر:-

قیمت سالانہ ایک روپیہ　　ممالک غیر برما وغیرہ سے تین شلنگ　　فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

نوٹ:- خریداران رسالہ ہمدرد صحت کی خدمت میں التماس ہے کہ خط وکتابت کے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

منیجر

ہمدردِ صحت کی اشاعتِ خاص

دِق و سِل

ہمدردِ صحت کا یہ خاص نمبر علم و فن کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی نظیر مشرقی زبانوں میں مشکل ہی سے ملے گی۔ اس میں دق و سل کے متعلق ایسے ایسے پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے جو اس پہلے تاریکی میں تھے۔ یہ نمبر نہ صرف طبیبوں، ویدوں اور ڈاکٹروں کے لئے جدید و قدیم معلومات و معالجات کا مخزن ہے بلکہ یہ اُن لوگوں کے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوگا جو عوام کی بھلائی کے معاملات سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کا مطالعہ ان کے سامنے ہندوستان کی حالت زار کا صحیح نقشہ پیش کردے گا اور ان کو ممالک غیر سے اپنے مُلک کی حالت کا مقابلہ کرنے میں کوئی دُشواری نہیں رہے گی۔ کیونکہ ہمدردِ صحت ہی ایک ایسا رسالہ ہے جس نے دُنیا بھر کے ماہرینِ فن کی قلمی خدمات حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نمبر میں **یورپ**، **امریکہ اور آسٹریلیا** وغیرہ براعظموں کے پندرہ سے زیادہ ماہرینِ فن نے مضامین لکھے ہیں صرف اسی حقیقت سے آپ کو اس نمبر کے افادہ کا اندازہ ہو جائیگا۔ ہندوستان کے ماہرین میں سے تقریباً سو ماہرین ایسے ہیں جنھوں نے اس اشاعت کے اوراق کو زینت دی ہے۔ ان قلمی معاونوں میں طبیب، ادیب، مزاحیہ نویس اور شاعر غرض سب ہی شامل ہیں۔ یہ نمبران صحاب کو بھی دعوتِ فکر دے گا جو ہر معاملہ کو صرف علمی نقطۂ نظر سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ دق و سل نمبر ادبی ذوق رکھنے والوں کی تسکین بھی پوری طرح کردے گا اور ان کو یہ محسوس کرادے گا کہ علم و ادب کو آپس میں کس طرح سمویا جا سکتا ہے۔ یہ نمبران مریضوں کے لئے چراغِ ہدایت کا کام دے گا، جو اس وقت اس موذی مرض کی کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہیں یہ اشاعت خاص ان گھرانوں کو ہلاکت کے غار میں گرنے سے بچا سکے گی جن دق اموات ہو چکی ہوں۔ اور تیمارداروں کو دق کے بیماروں کی تیمارداری سکھائے گی غرض یہ اشاعت کیا ہے دق و سل کی ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جس میں اس موضوع پر ہر عنوان سے بحث ملیگی۔ فہرست مضامین ہمارے اس دعوے کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

اگر آپ اس عظیم الشان نمبر کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی اس کا بندوبست کیجئے اسکے حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱) یا تو آپ ایک روپے کا منی آرڈر یا ایک روپے کے ٹکٹ لفافہ میں رکھ کر بھیج دیجئے۔ اس صورت میں نہ صرف یہ دق و سل نمبر آپ کے پاس پہونچ جائیگا۔ بلکہ اگست سنہ ۱۹۳۸ء سے جون سنہ ۱۹۳۹ء تک گیارہ مہینے کے رسالے ہر مہینے آپ کے پاس پہونچتے رہیں گے اور آپکے پاس جون سنہ ۳۹ء میں ہمدردِ صحت کی ایک عظیم الشان جلد موجود ہوگی جس ضخامت گیارہ سو صفحات سے کسی طرح کم نہ ہوگی اور آپ حیرت کرینگے کہ ایک روپے میں اتنا علمی اور فنی مواد کس طرح دیا جا سکتا ہے۔

(۲) اور اگر آپ کو صرف دق و سل نمبر مطلوب ہو تو اس کی قیمت کے ٹکٹ (مع محصول ڈاک ایک آنہ) لفافہ میں رکھ کر آج ہی بھیج دیجئے۔ چند روز آپ کے سامنے یہ عظیم الشان نمبر موجود ہوگا۔

قیمت اعلیٰ ایڈیشن بارہ آنے (۱۲؍)

قیمت معمولی ایڈیشن آٹھ آنے (۸؍)

قیمت سالانہ مع اشاعت خاص معمولی صرف ایک روپیہ

پتہ: منیجر ہمدردِ صحت، ہمدرد منزل، لال کنواں دہلی

ہمدرد صحت کا دق و سل نمبر یورپ اور امریکہ کے مشاہیر فن کی نظر میں!

ڈاکٹر ایچ العطاس

منتظم صحت و حجاب مع معاونت الصرت (ترکی)

مخدومی حکیم صاحب

آپ کا مکتوب مورخہ ۵ جولائی سنہ ۳۸ء اور رسالہ ہمدرد صحت کا خاص نمبر پہنچا جس میں سِل و دق پر بیش قیمت معلومات درج ہیں یہ قیمتی رسالہ ہماری وزارت کے کتب خانہ کی زینت رہے گا۔ میں آپ کی عنایتوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کامیاب رسالہ کے لئے آپ کو تبریک اور دعا بہ یاد عرض ہے۔

نظارت اور وزارت صحت و امداد باہمی

دستخط ڈاکٹر العطاس

سر رابرٹ فلپ

ایڈنبرگ یونیورسٹی، اسکاٹ لینڈ

ڈیر سر

مجھے افسوس ہو کہ طبیعت کی ناسازی اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے باعث میں آپ کے پانچویں جولائی کے مراسلہ کا جواب نہ دے سکا۔ اسی خط کے بعد ’’ہمدرد صحت‘‘ کا خاص ٹیوبرکلوسس نمبر بھی پہونچا۔

اب میں مسرت کے ساتھ اس حیرت انگیز اور ضخیم ’’ٹیوبرکلوسس نمبر‘‘ کے لئے جو آپنے شائع کیا ہی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کو اس وسیع جدوجہد پر مبارک باد دیتا ہوں جو کہ آپ نے ہندوستان کے باشندوں میں دق کے خلاف جنگ کرنے کے لئے جاری کی ہی اور جس کی بڑی شہادت آپ کے رسالہ میں موجود ہے۔

روئے زمین کی دوسری قوموں کی طرح ہندوستان کو بھی اس بڑے مسئلہ کا مقابلہ کرنا ہی۔ میں خلوص کے ساتھ یقین کرتا ہوں کہ اس جہاد میں شریک ہو کر جس کو ہر ایکسی لنسی وائسرائن نے شروع کیا ہی۔ آپ کو بھی اس خطرناک مرض کی روک تھام میں وہی کامیابی حاصل ہوگی جو دوسری قوموں نے اپنے علم اور استقلال سے حاصل کی ہی۔

مجھے افسوس ہو کہ سردست میں کوئی دوسرا مضمون آپ کے رسالہ کے لئے نہیں لکھ سکا۔ لیکن ایک دوسرے پیکٹ میں، میں آپکو اپنے مجموعہ مضامین کی ایک جلد بھیج رہا ہوں جو میں نے ٹیوبرکلوسس کے متعلق جمع اور شائع کئے ہیں۔ مجھے اُمید ہو کہ آپ ہندوستان میں جو کوشش کر رہے ہیں اس کے ساتھ میری ہمدردی کی نشانی کے طور پر آپ اسے قبول کریں گے‘‘۔

آپ کا مخلص (سر) رابرٹ فلپ

ڈاکٹر سیوری سوون

سکریٹری آف دی فنیش نیشنل اینٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن ہیلسنکی (فن لینڈ)

ایڈیٹر صاحب رسالہ ’’ہمدرد صحت‘‘ دہلی

’’ہمدرد صحت‘‘ کا نہایت دلچسپ دق و سل نمبر ملا۔ میں اس کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں نے رسالہ کے اوراق کو اچھی طرح دیکھا لیکن زبان کی غیریت کی وجہ سے بہت کم سمجھ سکا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اشاعت خاص ایک بڑی سائنٹفک قدر و قیمت کی مالک ہے۔ اور ظاہری اعتبار سے بہت خوبصورت ہے۔ میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیے۔

سیوری سوون

ڈاکٹر جازف ہولوس۔ ایم۔ ڈی نیویارک

ڈیر مسٹر حمید

’’میں آپ کے رسالہ ’’ہمدرد صحت‘‘ کے پہنچنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے اتنے بہترین طور پر مرتب کئے ہوئے رسالہ کے دیکھنے کی مسرت بہت کم حاصل ہوئی ہے۔ میں نے نہایت غور کے ساتھ اس کے تمام صفحات دیکھے اور ہر صفحہ کے ساتھ مجھ پر یہ حقیقت زیادہ واضح ہوتی گئی کہ میری تعلیم میں کچھ کمی ہے۔ یعنی میں آپ کی زبان نہیں جانتا اس سے پہلے میں نے یہ کمی کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن اب میرا دل چاہتا ہے کہ کاش میں اسے پڑھ سکتا اور سمجھ سکتا۔ بہرحال انگریزی فہرست مضامین سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس کے اندر کیا چھپ رہی ہیں۔ اور میں شک کے بغیر یہ کہتا ہوں کہ اس میں آپ نے بہترین مواد جمع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اپنے نام کو ایسے معزز اور قابل احترام ہستیوں کے ساتھ دیکھ کر میں فخر محسوس کرتا ہوں۔

آپ اپنے ملک میں ’’ٹیوبرکلوسس‘‘ کے انسداد کے لئے عظیم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ خون کو جراثیم امراض سے محفوظ کر دینے کے خاص طریقہ علاج میں دلچسپی رکھتے ہیں تو میں بڑی خوشی کے ساتھ ہر ممکن طریقہ پر اپنی خدمات پیش کرتا ہوں۔

مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ لیڈی لنلتھگو جیسی قابل احترام ہستی نے ہندوستان میں انسداد دق و سل کے کاموں میں کتنی دلچسپی لی ہے۔ دق اور سل کی مختلف صورتیں آپکے خوبصورت ملک کے لئے ایک نمایاں لعنت بنی ہوئی ہیں اور ہر ایکسی لنسی کا یہ بہترین شریفانہ عمل ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کو اس کام کے لئے وقف کر دیا ہے۔

ایک دوسرے پیکٹ میں میں نے اپنی تازہ ترین کتاب آپ کے پتہ پر بھیجی ہے جو لیڈی لنلتھگو کے نام سے منسوب ہے۔ مہربانی کر کے آپ اس کو ان کے پاس بھیج دیجئے۔

اس سے پہلے میں اپنی تصنیف آپ کے پاس بھیج چکا ہوں۔ اُمید ہو کہ وہ مل گئی ہوگی‘‘۔

آپ کا مخلص جازف ہولوس

مباحث

مسئلہ اصلاح و تجدید

کرنل بھولاناتھ کے تکلّمی دلائل

مسئلہ اخلاط

جگر کی ریاست اور روح طبعی

(بہ سلسلہ مقالہ ماہ نومبر ۱۹۳۸ء)

از فاضل گرامی جناب حکیم مولوی محمد کبیر الدین صاحب شیخ الجامعہ، جامعہ طبیہ، دہلی

معذرت یہ ایک عجیب دل خراش سوء اتفاق ہے کہ "اخلاط کا مسئلہ" جس قدر اہم دیر طلب، اور صبر آزما سنگلاخ ہے، خوش قسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ یہ اُسی قدر عجلت اور بے اطمینانی میں لکھا جا رہا ہے؛ آج ۲۔ دسمبر ہے، اور مجھ سے کہا گیا ہے کہ محض دو روز کی فرصت میں "کسی طرح" اخلاط کا دوسرا مقالہ مرتب کر دیا جائے۔

بہت خوب! ——— فن کی ذمہ داری اور موضوع کی اہمیت کا اندازہ فرمایئے کہ وہ کس قدر فرصت و طمانیت کے طالب ہیں، مگر ہمدرد صحت کا عجلت پسند ادارہ اس معاملہ میں زیادہ سخاوت اور دریا دلی پیش نہیں کرنی چاہتا: اس لئے اس عاجلانہ "رواروی" اور بے تحاشا بھاگ دوڑ میں کچھ کوتاہیاں واقع ہوں ——— اور یقیناً بہت زیادہ ہوں گی ——— تو اس کی ذمہ داری از سر تا پا، مجھ نحیف و ضعیف کی بجائے مکرمی حکیم عبد الحمید صاحب پر عائد ہوگی، جسے وہ بہ طیب خاطر اور بہ سرو چشم "تین بار" قبول فرماتے ہیں، اور اس "بار گراں" کے اُٹھانے میں وہ قطعاً کسی قسم کا ضعف محسوس نہیں کرتے +

کیا کیجئے گا ———

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس ایجاب و قبول کے بعد ظاہر ہے، کہ میرے ناتوان کندھوں سے یہ بوجھ بہت کچھ ہلکا ہو جاتا ہے، اس لئے میں میدان تحریر میں سمند قلم کی باگ کو ڈھیلی چھوڑتا ہوں ——— وما توفیقی الا باللہ +

ابو سہل مسیحی اور اخلاط

ابو سہل مسیحی کا بنیادی قول آپ پہلے مقالہ میں ملاحظہ فرما چکے ہیں جس سے محض اجمالاً یہ مسئلہ روشنی میں آجاتا ہے کہ اخلاط کی ماہیت و حقیقت کیا ہے۔ اس کے بعد اپنے اُسی قول سے متصل، اخلاط کی مزید وضاحت و تفصیل کرتے ہیں،

جس سے اخلاط کی ماہیت آئینہ کی طرح صاف ہوکر روشنی میں آجاتی ہے ——— فرماتے ہیں:

رطوبات البدن ثلثۃ

احدھا: الرطوبۃ الاُسْتُقُصِیَّۃُ التی بھا اتصال اجزاء الاعضاء بعضھا ببعضٍ، و ھی التی متی فنیت تناثرت الاعضاء ⁖

والثانی: الرطوبۃ التی فی العروق،

والثالث: الرطوبۃ التی فی التجاویف الخالیۃ بین الاعضاء ⁖

وھذان الضربان من الرطوبات یسمیانِ الاخلاط

تین قسم کی رطوبتیں بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں پائی جاتی ہیں:

(۱) رطوبت اُسْتُقُصِیَّہ (رطوبت جوہریہ عنصریہ) جسکے ذریعہ سے اعضاء کے اجزاء باہم پیوستہ رہتے ہیں (اور جو ہر عضو کے "جوہر" میں داخل اور اس کا جزو غیر منفک ہے) یہ وہی رطوبت ہے کہ جب یہ فنا ہوجاتی ہے، تو اعضاء کے اجزاء (خشک راکھ کی طرح) بکھر جاتے ہیں ⁖

(۲) رطوبت عروق (یعنے وہ سیال رطوبت جو عروق کے اندر پائی جاتی ہے) +

(۳) رطوبت تجاویف، یعنی وہ رطوبت جو اعضاء کے خالی جوفوں کے اندر (اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں کے اندر) پائی جاتی ہے +

رطوبت کی یہی دونوں قسمیں (اخیر کی دونوں قسمیں: رطوبتِ عروق اور رطوبتِ تجاویف) اخلاط کہلاتی ہیں (نہ کہ قسم اول: رطوبت استقصیہ)

شرح قول ابوسہل مسیحی کے مذکورہ بالا قول کی وضاحت یہ ہے کہ اعضائے بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں پائی جاتی ہیں، جن میں سے دو اقسام کو اخلاط (رطوبت خلطیہ) کہا جاتا ہے، اور ایک قسم رطوبت استقصیہ "جوہر اعضا" کا جزء لاینفک ہے، جو کبھی سیال صورت میں، بہتی ہوئی ہمیں نہیں مل سکتی۔ تاوقتیکہ ہم اعضاء کو کچل کر اور کوٹ پیس کر، اس کا رس نہ نچوڑلیں؛ یا تاوقتیکہ ہم نل بھبکہ ——— یا، قرع انبیق ——— میں ڈال کر، کشید کے طور پر عرق ماءُ اللَّحم نہ حاصل کریں +

(۱) خون، یا، مائی العروق مثلاً ——— اگر ہم بحالتِ زندگی عضلہ کی ایک بوٹی کو لیں، تو (۱) ایک سیال ہمیں زیادہ مقدار میں ملیگا، جو اس عضلہ کی عروق (شرائین[1]، عروق شعریہ، اوردہ وغیرہ) کے اندر موجود ہوگا۔ اسے مسیحیؒ نے "رطوبت عروق" کہا ہے، جو اس کے بیان میں دوسری قسم ہے +

(۲) رطوبت طلیہ (۲) کچھ رطوبتیں وہ ہوں گی جو عروق شعریہ کی نازک دیواروں سے مترشح ہوکر، بصورت شبنم، اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں میں پہونچ گئی ہوں گی، اور جو اعضاء کو اجزاء غذائیہ سے سیراب کررہی ہوں گی۔ اسی رطوبت کو اطبّاءِ قدیم نے رطوبت طَلّیہ کہا ہے؛ جو بہترین اصطلاح ہے؛ اور اسی کو ابوسہل مسیحیؒ نے اس موقعہ پر اپنے بیان کی ترتیب میں "تیسری قسم" کی رطوبت ——— رطوبت تجاویف اعضاء ——— قرار دیا ہے۔ یہ رطوبت اگرچہ خون کی طرح زیادہ رنگین نہیں ہوتی ہے، مگر اس کی قدر و قیمت خون سے بہت زیادہ ہے۔ اسے عوام کی زبان میں "خون کا رس" (عصارۂ خون) کہنا چاہیئے: خون سے اگر اعضاء کا تغذیہ اور پرورش حاصل ہوتی ہے، تو اسی مرحلہ کو طے کرنے کے بعد ——— اس کی کوئی سبیل نہیں ہے کہ خون براہِ راست جوہرِ اعضاء کو اجزاء غذائیہ مہیا کرسکے +

یہی دونوں چیزیں سیال شکل میں اعضاء کے، مذطبعی حالت میں پائی جاتی ہیں؛ اور ان کی رگوں اور رخنوں سے ازخود، بلا تحلیل و تجزیہ، برآمد ہوسکتی ہیں۔ جو ہماری ننگی آنکھوں سے، خردبین کی خردہ گیری کے بغیر، عالمِ شہود میں نظر آسکتی ہیں، اسلئے اخلاط کی اصطلاح انہیں دو قسم کی رطوبتوں کو بخشی گئی ہے +

---

[1] شرائین (آرٹریز)، عروق شعریہ (کیپلریز)، اَوردہ (وینز: وے ن ز) +

یہ حقائق و واقعات ہیں، جو تخیل و تخمین اور تکلمی دلائل کی پیداوار نہیں، بلکہ مشاہدات کے اہم نتائج ہیں، جن کی تردید کے لئے موجودہ زمانہ کے آلات و ذرائع کافی نہیں ہو سکتے۔

(۳) رطوبت جوہریہ اُستقصیہ　عضلہ کی اس بوٹی میں، مذکورہ بالا ہر دو سیالات کے علاوہ، ایک اصلی رطوبت اور بھی ہوگی، جو آزادی کے ساتھ بہ کر خارج نہ ہو سکے گی۔ یہ اعضاء کی جوہری اور اصلی رطوبت ہے، جو اس کے جوہر اور ریشہ ریشہ میں پیوست ہے۔ اسی کو بہ الفاظ دیگر، اعضاء کی رطوبت غریزیہ کہا جاتا ہے۔ اخلاط کے تغذیہ کی منزل اخیر یہی ہے کہ تغیرات و استحالات اور ہضوم کے سارے مراحل طے کر کے اور اعضاء کی ترکیب و ساخت میں داخل ہو کر جوہر اعضاء میں تبدیل ہو جائیں، اور جزو بدن بن جائیں۔

پھر جوہر اعضاء کے حقیقی اجزا کو اگر دیکھا جائے، اور تحلیل و تجزیہ کے ذرائع کام میں لائے جائیں۔ تو سب سے "اہم جزء" یہی جوہری اور اصلی رطوبت ہوگی، جو اعضاء کے ذرات کے اندر قائم ہے، اور جس سے تمام اعضا کے افعال و منافع وابستہ ہیں اس جوہری اور اصلی رطوبت کو ابو سہل مسیحی نے "رطوبات بدن" کی پہلی قسم قرار دیا ہے۔ جن کو اخلاط کے لقب سے یاد نہیں کیا جاتا، کیوں کہ ان کا وجود، اخلاط کی طرح، کوئی الگ اور مستقل وجود نہیں ہے: یہ تو اعضاء کا ضروری اور ناقابل انفکاک جزء ہے، جو عضو کے جوہر سے الگ نہیں ہو سکتا، اور نہ سیال صورت میں منظر مشاہدہ پر اپنا جلوہ دکھا سکتا ہے، درآں حالیکہ اخلاط اصطلاحاً ہم بدن کی اُنہیں رطوبات کو کہا کرتے ہیں، جو بہتی ہوئی شکل میں، بدن کے عروق اور اعضاء کی خلاؤں کے اندر پائی جاتی ہیں۔

دعوتِ تردید اور اذنِ مخالفت

ابو سہل مسیحی کا اصلی قول، ترجمہ اور شرح کے ساتھ، ہم نے پیش کر دیا ہے، جس کے ذیل میں متعدد دعاوی کئے گئے ہیں اور بیسیوں حقائق و واقعات، قدیم مسلمات کے مطابق، میدان بحث میں آ گئے ہیں۔ اب نکتہ چین معاندین کو اِذنِ عام ہے کہ وہ اپنی عیب جُو آنکھوں پر حکمتِ جدیدہ کا (ماڈرن سائنس) کا خردہ گیر منظار چڑھالیں، اور گھور گھور کر بہ امعان نظر مذکورہ بالا مطالب کا معائنہ فرمائیں ـــــــ اس کے بعد اکڑ اکڑ کر، اپنی قوتِ بازو کو خود ہی تولیں، اور پروں کو تول کر اندازہ قائم کریں، کہ کیا وہ ان دعاوی میں سے کسی چھوٹے سے دعوے کی تردید کا بھی یارا پاتے ہیں۔

اگر اُن کا ضمیر اُنہیں مطمئن کر دے، کہ وہ ان مسلماتِ قدیمہ پر کوئی کامیاب نکتہ چینی کر سکتے ہیں، تو "نعرۂ تکبیر" لگا کر، اور دلائل و براہین کے اسلحہ سے آراستہ ہو کر میدان بحث میں مردانہ وار للکارتے ہوئے کود پڑیں، تاکہ بھولا ناتھ کی روح اس منظر لذیذ کو دیکھ کر "بانسوں" اُچھل پڑے، اور معاندین کے خاموش خیموں اور مخالفین کے سنسان میدان میں فتح و کامرانی کے شادیانے بجنے لگیں۔

موجودہ سائنس کی ہم نوائی

مسلمات قدیمہ کے مطابق، ابو سہل مسیحی نے، بدن انسان کے اندر تین قسم کی رطوبات کے وجود کا دعوے کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ، باصطلاح بھولا ناتھ آنجہانی، جدید تحقیقات کی روشنی کسی ایک رطوبت کے وجود سے انکار کر سکتی ہے؟

پڑھے لکھے ڈاکٹروں کو جنہیں اپنے مسائل و مسلمات کسی قدر یاد ہیں، مزید تقریر و تحریر، اور وعظ و پند کی ضرورت نہیں؛ ابو سہل مسیحی کے سادہ اور صاف ستھرے قول کو پڑھتے ہی اُن کی گردن تسلیم و رضا مندی کے ساتھ "آمنّا و صدّقنا" کہتی ہوئی جھک جائیگی۔ لیکن جن لوگوں کا وظیفہ روزینہ، صبح و شام محض "سوڈا پوٹاش" لکھنا ہے، اُن کے لئے ضرورت ہے کہ اُن کا "آموختہ" دہرایا جائے، جس کو میں اپنا خوش گوار فریضہ سمجھتا ہوں۔

ایسے لوگوں کے نزدیک معیار صداقت محض اُن کی اصطلاحات اور ان کا مخصوص طرز بیان ہے۔ وہ اُسی بات کو سمجھ

سکتے ہیں جو ان کی اصطلاحات میں کی جائے، اور وہی مسئلہ ان کی کسوٹی پر کھرا ثابت ہو سکتا ہے، جو اُن کے رٹے رٹائے اُسلوبِ بیان کے مطابق ہو۔ باقی ساری باتیں لایعنے، ناقابل التفات، اور سراسر لغو ہیں، جو کسی دوسری ترتیب سے بتائی جائیں +

اس لئے اب میں تینوں قسم کی رطوبات کو، جن کو علامہ مسیحی نے بتایا ہے، جدید اصطلاحات میں بیان کرتا ہوں۔ تاکہ یہ حقیقت عیب جُو معاندین پر بھی عیاں ہو جائے کہ جن حقائق کا دعوےٰ فاضل مسیحی نے کیا ہے، وہ مشاہدات کے پیدا کئے ہوئے واقعات ہیں۔ جن کی تردید و انکار کے معنے محض یہ ہیں کہ اپنے محترم مسلمات کو ذبح کیا جائے، اور اپنے بدن کے اہم اعضاء کو بے سمجھی کی چھری سے کاٹ کاٹ کر پھینک دیا جائے۔

پہلی رطوبت: رطوبت جوہریہ استُقصّیہ

وہ رطوبتیں جو عروق کے اندر پائی جاتی ہیں، اس میں کوئی ابہام نہیں ہے جس کو دلائل و براہین سے ثابت کرنے کی ضرورت ہو۔ یہ تو ایک ایسی عریاں حقیقت ہے کہ بچہ بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ وریدوں اور شریانوں کے اندر سُرخ سیال کے وجود سے کون سرتابی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بدن کے اندر مختلف قسم کی نالیاں اور رگیں پائی جاتی ہیں۔ جن کے اندر مختلف خواص کی رطوبتیں بہتی رہتی ہیں۔

اس لئے میں اس کے ثابت کرنے میں وقت زیادہ ضائع نہ کروں گا، بلکہ میں اپنی توجہ زیادہ تر پہلی رطوبت (رطوبت جوہریہ) اور تیسری رطوبت (رطوبت تجاویف) کے بتانے میں صرف کروں گا۔ ریب و شک کی ادنےٰ ترین گنجائش، کسی بے مایہ دماغ میں اگر نکل سکتی ہے، تو انہیں دونوں رطوبات کے وجود میں ——— اگرچہ واقعات کی ترجمانی کے بعد یہ سارے شکوک "یادرہوا" ثابت ہوں گے +

پروٹوپلازم (مادۂ حیات) طب جدید میں نہایت بسط و تفصیل سے بتایا جاتا ہے کہ خردبین کی مدد سے اگر اعضاء کی ساخت کو دیکھا جائے تو وہ مختلف اشکال کے گول، بیضوی، لمبوترے باریک باریک خردبینی ذرات، یا، دانوں، پر مشتمل ہوا کرتی ہے جن کو خلیات، یا، کُرَیّات (سیلز) کہا جاتا ہے۔ ہر خلیہ گویا ایک ننھا سا خول ہوتا ہے، جس کے اندر ایک ذی حیات رطوبت کی ذرا سی مقدار بھری ہوتی ہے۔ اس رطوبت کو مادّۂ حیات (پروٹوپلازم) کہا جاتا ہے۔ اسی رطوبت کے ساتھ اُس عضو کے مخصوص افعال وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ رطوبت ہر خلیہ کے اندر بند اور دیواروں سے گھری ہوئی ہوتی ہے۔ پھر ہر خلیہ گویا ایک باریک ذرہ ہی، جو دوسرے خلیہ سے مخصوص رباطات اور بندشوں کے ذریعہ بندھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ خلیات اتنے چھوٹے ہیں کہ ان کے دیکھنے کے لئے آنکھوں پر خردبین لگانی پڑتی ہے۔ پھر اس کے اندر کی حقیر رطوبت کا اندازہ قائم کیجئے کہ اس کی کتنی بڑی حقیقت ہوگی، اور کیا وہ ہماری ننگی آنکھوں سے اِدھر اُدھر بہتی ہوئی نظر آسکتی ہے؟

علامہ مسیحی نے اسی اساسی رطوبت کو رطوبت اُستُقصّیہ کہا ہے، جس کے وجود سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، اور نہ اس سے انکار کیا جا سکتا ہے کہ وہ عضو کا جوہر اصلی، اور اُس کے قوام و تعمیر کا جزء حقیقی ہے، اس لئے جواز کا کوئی پہلو نہیں ہے کہ اس قسم کی عضوی رطوبت کو "اخلاط کے گروہ" میں شامل کر دیا جائے +

یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مادّہ حیات (پروٹوپلازم) کو اعضا سے اگر کسی طرح برباد کر دیا جائے، تو عضو کی حقیقت کسی طرح قائم نہیں رہ سکتی، اور نہ اُس وقت اعضاء کا مفہوم متصور ہو سکتا ہے۔ اس جوہری رطوبت کے زوال کے بعد اعضاء کی ترکیب اور ان کی باہمی پیوستگی و اتصال کا باقی رہ جانا قطعاً محال ہے۔ اسی مُدّعا کو ابوسہل مسیحی نے اس طرح ادا کیا ہے کہ ——— "جب وہ اصلی رطوبت فنا ہو جاتی ہے، تو اعضاء (سوکھی راکھ کی طرح) بکھر جاتے ہیں" +

مقابلہ فاضل ہیلی برٹن اپنی تالیف علم المنافع (فزیالوجی) میں خلیہ (سیل) اور مادّۂ حیات (پروٹوپلازم) کے بارہ میں فرماتے ہیں:

The animal cell is usually of microscopic dimensions, in the human body from $\frac{1}{300}$ to $\frac{1}{3000}$ of an inch in diameter.

ترجمہ: "حیوانی خلیہ (انیمل سیل) جو انسان و حیوانات میں پایا جاتا ہے عام طور پر اس کا طول و عرض اتنا چھوٹا ہوتا ہے کہ یہ خردبین سے دیکھا جاتا ہے: انسان میں خلیہ کا قطر $\frac{1}{300}$ سے $\frac{1}{3000}$ انچ تک ہوتا ہے (یعنے ایک انچ کے تین ہزارویں حصہ کے برابر تک چھوٹا ہو سکتا ہے)" +

اس کے بعد یہ بتاتے ہوئے کہ حیوانی خلیہ مادۂ حیات (پروٹوپلازم)، نوات (نیوکلی اس)، اور نویّہ (سنٹری اُول) پر مشتمل ہوا کرتا ہے، مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کی اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:

Protoplasm is a soft jelly-like material; it usually contains minute particles or granules floating in it, which are more solid in consistency, or globules containing a watery fluid may be present.

ترجمہ: "پروٹوپلازم (مادۂ حیات) نرم ملائم (پکائے ہوئے سریش) کے مانند ایک مادہ ہے (یعنے ایک لیس دار سی رطوبت ہے) جس کے اندر باریک باریک ذرات تیرتے رہتے ہیں، جو اپنے قوام میں نسبتاً ٹھوس ہوتے ہیں۔ گاہے مادۂ حیات کے اندر (خردبین میں) کچھ بلبلے سے بھی پائے جاتے ہیں، جو پانی جیسی رقیق رطوبت پر مشتمل ہوتے ہیں" +

اس کے بعد فاضل ہیلی برٹن مادۂ حیات (پروٹوپلازم) کے ترکیبی اجزا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "پروٹوپلازم (مادۂ حیات) کے اندر مندرجۂ ذیل اشیاء پائی جاتی ہیں:

(۱) پانی: جو بلحاظ وزن، مادۂ حیات کے اندر، تین چوتھائی ($\frac{3}{4}$)، یا اس سے زائد ہوتا ہے۔

(۲) اجزاء لحمیہ (پروٹینز) جو مادۂ حیات کے منجمد اجزاء میں سے سب سے اہم اور سب سے بڑا جزء ہے۔ ان اجزاء کے خواص رطوبت بیضیہ (انڈے کی رطوبت: البومنز) کے سے ہوتے ہیں۔

(۳) چربی کے سے مواد ——— بہت تھوڑی مقدار میں +

(۴) املاح: یعنے چند قسم کے نمک، جن میں معمولی نمک طعام بھی شامل ہے۔"

اس بیان سے ظاہر ہے کہ جب خلیات اعضاء کے مادۂ حیات میں تین چوتھائی اور اس سے زیادہ پانی ہوا کرتا ہے، تو اب اس میں شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی کہ

"ہو سکتا ہے کہ مادۂ حیات سیال رطوبت ہونے کی بجائے ایک جامد مادہ ہو۔ اس طرح اس کو رطوبت کہنا دشوار ہو جائے اور علامہ مسیحی کے قول کے مطابق بدن کے اندر تین قسم کی رطوبتیں ثابت نہ ہو سکیں۔"

دوسری رطوبت: رطوبتِ عروق

جس کے متعلق میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ اس کا وجود بدیہی ہے، جس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔ رگوں اور نالیوں کی اندر جو سیال پائے جاتے ہیں، خواہ سرخ ہوں، سفید ہوں، یا زرد وغیرہ، یہ سب اسی دوسری قسم میں داخل ہیں، اور اطباء کی اصطلاح کے لحاظ سے یہ ساری قسمیں اخلاط میں شامل ہیں +

مثال کے طور پر جگر کو لیجئے ——— اس کے اندر متعدد قسم کی رگیں اور نالیاں پائی جاتی ہیں: شرائین (آرٹریز) ——— وریدیں (وینز) ——— عروق شعریہ (کپلریز) ——— مجاری صفراویہ (ہیپے ٹک ڈکٹس) ———

شریانوں کے اندر اگر شوخ سُرخ سیال پایا جاتا ہے تو وریدوں کے اندر سُرخ سیاہی مائل، اور مجاری صفراویہ کے اندر زرد رنگ کا (صفراء) +

ایسی عریاں حقیقت سے کون سی بے غیرت آنکھ "ہٹ دھرمی" کے لئے تیار ہو سکتی ہے! اور کیا خون اور صفراء کے وجود سے بھی کوئی انکار کر سکتا ہے؟

تیسری رطوبت: رطوبتِ تجاویفِ اعضاء

رطوبت طلیہ (لمف)

جب خون پھرتا پھراتا، اور رگوں میں گردش کھاتا ہوا عروق شعریہ (کپلریز) میں پہونچتا ہے، تو ان عروق کی نازک اور مسام دار دیواروں سے نفوذ کر کے خون کا ایک لطیف و رقیق حصہ اعضاء کے رخنوں اور خلاؤں (خَلَلِ اعضاء)[1] میں مترشح ہو جاتا ہے۔ پھر چونکہ رگوں میں خون کی آمد و شد ہمہ دم اور برابر قائم رہتی ہے، اس لئے اس قسم کا رساؤ بھی ہمہ دم قائم رہتا ہے۔ اس لطیف رس کو علم الاخلاط کی قدیم اصطلاح میں "رطوبت طلّیہ" (طَلّ: طِلال)۔ اور جدید اصطلاح میں لِمف کہا جاتا ہے۔ جو یونانی لفظ لِمفا سے ماخوذ (یا لمفا کی بدلی ہوئی صورت) ہے۔ لِمفا کا لفظی ترجمہ "پانی" (ماء، مائیت) ہے۔ اس لئے دوسری اصطلاح میں اسی کو مائیتِ خون بھی کہا جاتا ہے۔ اسی طرح طَلّ کے معنے شبنم کے ہیں، اور یہ معلوم ہے کہ شبنم بھی ایک پانی ہے +

اسی رطوبت طلیہ کے توسط سے بیشتر اعضاء اپنی خوراک حاصل کیا کرتے ہیں؛ اور اعضاء کے فضلات، جو ہضم عضوی کے استحالات سے کم و بیش ہر جگہ بنتے رہا کرتے ہیں، مثلاً فضلات بولیہ وغیرہ، وہ اعضاء کے اصلی اجزاء سے خارج ہو کر اسی رطوبت میں آکر شامل ہو جاتے، اور گھل مل جاتے ہیں۔ پھر جب یہ رطوبت عروق جاذبہ (لمفے ٹک وسیلز) کے ذریعہ اعضاء کی ان خلاؤں سے واپس ہوتی ہے۔ تو متعلقہ اعضاء، مثلاً گردے وغیرہ، ان فضلات کو جذب کر کے خارج کر دیا کرتے ہیں +

ابو سہل یحییٰ مسیحی نے اسی رطوبت کو رطوباتِ بدن کی تیسری قسم قرار دیا ہے۔ اور رطوبتِ عروق کے ساتھ اس کو بھی اخلاطِ بدن میں شامل کیا ہے۔

الغرض خون اور صفرا اگر عروق کی سیال رطوبتیں ہیں، اور طبِ قدیم کی اصطلاح میں یہ خِلط کہلاتی ہیں، تو خون کا وہ پانی اور رَس (بلڈ لِمف) بھی ان کی اصطلاح میں خلط ہی کہلاتا ہے جس کے وجود سے نہ کوئی زبان مکر سکتی ہے، اور نہ اُس کے سیال و مائع ہونے سے انکار کیا جا سکتا ہے +

یعنے جس طرح خون اور صفراء بدن کی سیال رطوبتیں ہیں، اور سیال ہونے کی وجہ سے اُنہیں "اخلاط" کہا جاتا ہے، اسی طرح لِمف (مائیتِ خون: طَلّ) بھی بدن کی ایک سیال رطوبت ہے جس کو بہاؤ سے روکنے کے لئے عروق و تجاویف جیسے قدرتی ظروف (وسیلز) میں بند رکھنے کی ضرورت ہے، اس لئے اس کو بھی "اخلاط" میں شامل کیا جاتا ہے۔

مزید اعتماد و استناد کے لئے فاضل ہیلی برٹن کے اقوال ملاحظہ فرمایئے۔ لمف کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

As the blood circulates through the cappillary blood-vessels, some of its liquid constituents exude through the thin walls of these vessels, carrying nutriment to the tissue element. This exudation is called "LYMPH", it receives from the tissues the products of their activity, and is collected by the lymph channels, which converge to the thoracic

---

[1] اعضاء کی خلاؤں اور رخنوں کو جن میں رطوبت طلیہ (لمف) قیام پذیر ہوتی ہے، انگریزی میں لِمفاٹِک سپیسز کہا جاتا ہے جس کا ترجمہ تجاویفِ اعضاء ہے، اور جن کو خلل اعضاء بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ علامہ نفیس وغیرہ کی مؤلفات میں بکثرت درج ہے۔

duct—the main lymphatic vessel—and thus the lymph once more re-enters the blood stream near to the entrance of the large systemic veins into the right auricle.

ترجمہ :- "جب خون عروق شعریہ (کپلریز) میں چکر کھاتا ہوا پہونچتا ہے تو ان عروق کی نازک دیواروں سے خون کے رقیق اجزا خارج ہوجاتے ہیں، جو اپنے ساتھ غذائی اجزاء اعضاء کی ساخت اور بناوٹ تک لے جاتے ہیں۔ یہ خارج شدہ رقیق و لطیف حصہ لِمف (طلال: رطوبت طَلّیہ) کہلاتا ہے۔ اس رطوبت میں وہ فضلات بھی آجاتے ہیں جو اعضاء کی ساختوں کے اندر ان کے دورانِ عمل میں پیدا ہوجاتے ہیں۔ پھر یہ رطوبت (لمف: طلال) عروق لمفاویہ (عروق جاذبہ) میں جمع ہوکر مجرائے صدر (تھوریسک ڈکٹ) کی طرف مائل ہوتی ہیں، جو عروق لمفاویہ میں سب سے بڑی نالی ہے۔ اس طرح یہ رطوبت (لمف) دوبارہ خون کے بہاؤ میں اس جگہ شامل ہوجاتی ہے، جہاں بدن کی وریدیں قلب کے دائیں اذن میں داخل ہوتی ہیں۔"

اس کے بعد فاضل ممدوح لکھتے ہیں ———

Lymph is a fluid, which comes into much more intimate relationship with metabolic processes in the tissues than the blood.

ترجمہ :- "رطوبت طَلّیَہ (لِمف) ایک قسم کی رطوبت ہے، جو تغیرات و استحالات کے اُن اعمال سے، بمقابلہ خون کے، بہت گہرا قرب حاصل کرلیتی ہے، جو اعضاء کی ساخت میں ہوتے ہیں۔"

یعنے لمف (رطوبت طلیہ) میں بمقابلہ خون کے ہضوم و استحالات کے زیادہ مدارج طے ہوچکتے ہیں، اس لئے یہ رطوبت اعضاء کی بناوٹ اور ہضم عضوی سے بہت ہی قریب ہوجاتی ہے۔

ہضوم و استحالات اور قربِ اعضاء

اطبائے قدیم نے بے شمار مقامات پر بتایا ہے کہ خون کے مقابلہ میں (جب تک یہ رگوں کے اندر ہے) رطوبت طلیہ زیادہ قیمتی ہے، اور اپنے ہضوم و استحالات کی کثرت سے اس رطوبت کا درجہ بہت بلند ہے؛ جس طرح خون کا درجہ کیلوس سے بلند ہے، کیونکہ کیلوس محض معدہ اور امعاء کے ہضم و احالہ کا نتیجہ ہے، اور خون، اس کے بعد، جگر وغیرہ کے ہضم و احالہ کی پیداوار ہے۔ اسی طرح جو رطوبتیں خون سے پیدا ہوتی ہیں؛ اور رگوں سے باہر مترشح ہوجاتی ہیں، جیسے رطوبت طَلّیہ، اُن میں چونکہ وہ تغیرات و استحالات بھی حاصل ہوچکے ہیں جو عروق کے اندر ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے عضو کی ساخت میں تبدیل ہونے کے لئے وہ، خون کے مقابلہ میں، اعضا سے زیادہ قریب ہوجاتی ہیں +

تجاویفِ اعضاء

ابو سہل یحیےٰ مسیحی نے اس تیسری قسم کی رطوبت کی جگہ ان تجاویف کو بتایا ہے، جو اعضاء کے اندر پائی جاتی ہے ——— اس کے متعلق کوئی طالبِ معرفت یہ مطالبہ کرسکتا ہے کہ کیا ڈاکٹری کتبِ تشریح و منافع الاعضاء (اناٹمی و فزیالوجی) سے اعضاء کی ان تجاویف کو ثابت کیا جاسکتا ہے، اور کیا اُن کا نام بتایا جاسکتا ہے؟ اس لئے میں اس کے متعلق بھی چند سطریں حوالۂ مقالہ کرتا ہوں +

ڈاکٹری کتب تشریح و منافع کے مطالعہ سے یہ حقیقت، دوپہر کے مہر درخشاں سے زیادہ روشن ہے، کہ اعضاء کے اندر اس قسم کی فضائیں، خلائیں، رخنے، اور تجاویف بکثرت موجود ہیں، جن میں لمف (رطوبت طَلّیہ) مترشح ہوا کرتی ہے؛ اور جن کے مختلف نام مختلف مقامات کے لحاظ سے ہیں۔ انہیں خانوں اور فضاؤں سے عروق جاذبہ مائیہ (لمفے ٹک وسیلز) کی ابتدائی شاخیں شروع ہوا کرتی ہیں، جو ان شبنمی رطوبات کو اعضاء کے رخنوں سے واپس لے جاتی ہیں، تاکہ وہاں ان کا زیادہ اجتماع نہ ہونے پائے۔ ورنہ استسقاء لحمی کی طرح اعضاء متورم ہوجائیں، اور انواع اقسام کے امراض و اعراض لاحق ہوجائیں۔

بہ نظر اختصار ہنری ایشبی کا مختصر قول، اس کی چھوٹی سی کتاب (نوٹس آن فزیالوجی) سے نقل کیا جاتا ہے۔ ان امور کے بارہ میں اسی قسم کے اقوال منافع (فزیالوجی) کی ہر چھوٹی بڑی کتاب میں موجود ہیں۔

عروق جاذبہ (عروق مائیہ: لمفے ٹک وسیلز) کی ابتدائی شاخیں، جو اُن کی عروق شعریہ کہلاتی ہیں، اور جو اعضاء

کی خلاؤں سے خون کی فالتو رطوبتوں (لمف: طل) کو واپس لے جاتی ہیں، کس طرح شروع ہوتی ہیں، اس کا عنوان قائم کر کے ایشبی لکھتے ہیں:

The Lymphatics have varied modes of origin :—
(1) in Plexuses or networks of capillaries;
(2) in Lacunae in connective tissues;
(3) in Lymph Spaces or Cavities.

ترجمہ:- "عروق جاذبہ (لمف نکن) مختلف طریقے سے شروع ہوا کرتی ہیں:

(۱) ضفیرہ، یا شبکہ، یعنی جال کی صورت میں، جو ان عروق کی ابتدائی شاخوں (عروق شعریہ) سے بنتا ہے۔

(۲) خلل (ج: خلال)، یعنی شگافوں اور رخنوں کی صورت میں، جو اعضاء کی نسیج رباطی کے اندر پائے جاتے ہیں۔

(۳) اخلیۂ طلّیہ، یا تجاویف طلّیہ (لمف اسپیسز، یا لمف کیوے ٹیز) کی صورت میں۔"

اس کے بعد ہنری ایشبی ان ہر سہ اقسام کی مزید وضاحت و تفصیل درج کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"(۱) پہلی صورت (شبکہ: جال کی صورت) جلد کے نیچے، اور معدہ و امعاء کی غشاء بلغمی کے نیچے پائی جاتی ہے۔

(۲) شکل خلالی:- مختلف اعضاء کی نسیج رباطی کے اندر مختلف خلائیں، فضائیں، یا رخنے (اسپیسز، کلیفٹز، یا، انٹرس ٹائی سیز) پائے جاتے ہیں، جو عروق مائیہ جاذبہ کی ابتدائی شاخوں، عروق شعریہ، سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۳) اخلیہ طلّیہ، یا، تجاویف طلّیہ (لمف اسپیسز، لمف کیوے ٹیز):-

بعض مقامات میں عروق جاذبہ فضاؤں (خلاؤں)، یا جیوب سے شروع ہوتی ہیں۔ یہ صورت مندرجۂ ذیل مقامات میں پائی جاتی ہے، جلد اور اغشیۂ مخاطیہ (میوکس ممبرین) کے نیچے، دیا فرغما، پھیپھڑے، اور جگر وغیرہ میں۔"

مذکورہ بالا تصریحات سے ظاہر ہے کہ اعضاء کے اندر مختلف قسم کے رخنے، خلائیں، فضائیں اور تجاویف پائے جاتے ہیں، جن کے اندر رطوبت طلیہ مترشح ہوا کرتی ہے۔ ڈاکٹری میں ان خلاؤں کے لئے متعدد اصطلاحات ہیں، مثلاً لمف اسپیس (فضاء طلّی) لمف کیویٹی (تجویف طلّی)، کلیفٹ (رخنہ)، انٹرس ٹائی سیز (خلل اعضاء: اعضاء کے شگاف) وغیرہ +

رطوبت طلّیہ اور شیخ الرئیس

شیخ الرئیس نے بھی کلیات قانون (بحث اخلاط) میں رطوبات بدن کی ایک خاص طرز سے تقسیم کی ہے، جہاں رطوبت طلّیہ کا بھی ذکر ہے۔ اپنی اس تقسیم میں شیخ موصوف نے جو ترتیب قائم کی ہے، اس کے لحاظ سے رطوبت طلیہ دوسری رطوبت ہے، اور پہلی رطوبت وہ ہے، جو اعضاء کی باریک باریک عروق (عروق صغار ساقیہ[1]) کے سروں کے تجاویف کے اندر پائی جاتی ہے۔

اسے کسی دوسرے موقعہ پر آئندہ بتاؤں گا کہ شیخ الرئیس کے مقابلہ میں ابوسہل مسیحی کا بیان اور رطوبات بدن کی تقسیم پاک صاف ستھری، اور واضح ہے جس کا سمجھنا اور سمجھانا زیادہ دشوار نہیں۔ بہر حال اس وقت تو مجھے محض رطوبت طلیہ کے متعلق شیخ کی تصریح پیش کرنی ہے، جو اس قسم کے سقم سے قطعاً بری ہے؛ اس بحث نہیں کہ اسے دوسرے درجہ پر کس وجہ سے رکھا گیا ہے، اور کیا اس کا یہی درجہ ہے، یا نہیں —— فرماتے ہیں:

رطوبت طلیہ | والثانیة الرطوبة التی ھی (۲) سا طوبت طلّیہ " دوسری وہ رطوبت ہے، جو

---

[1] ساقیہ: سیراب کرنے والی رگیں۔

مُنْبَثَّةٌ فِی الاعضاءِ الاصلیۃ بمنزلۃ الطَّلِّ، وھِی مُستَعِدَّۃٌ لِاَن تستحیلَ غذاءً، اذا فقد البدن الغذاءَ، ولِاَن تَبُلَّ الاعضاءَ، اذا جفّفھا سببٌ من حرکۃٍ عنیفۃٍ او غیرِھا +

شبنم (طل: طلال) کی طرح اعضائے اصلیہ (بنی ساخت و جو) کے اندر پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ رطوبت اس مقصد کے لئے آمادہ رہتی ہے کہ جب ان سے غذا کھو جائے (یا کم ہو جائے) تو یہ غذا بن جائے! اور اس مقصد کے لئے بھی تیار رہتی ہے کہ جب شدّتِ حرکت، یا کسی دوسرے سبب اعضا میں خشکی غالب ہو جائے، تو یہ شبنمی رطوبت اُنہیں تر کر دیا کرے"۔

شیخ کے مذکورہ بالا قول کے نقل کرنے سے چند مقاصد وابستہ ہیں:

اوّل: ڈاکٹری اصطلاح لِمف کے مقابلہ میں، مترادف کے طور پر ہر جگہ رطوبت طَلِّیّہ، طَل، طلال، اور شبنمی رطوبت جیسے الفاظ کا میں نے استعمال کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واہمین۔ و مشککین پیچ و تاب کھائیں، اور اس ترجمہ کی صحت میں اُنہیں خلجان ہو۔ چونکہ شیخ نے یہاں طَلّ (شبنم) کا لفظ استعمال کیا ہے، اور اس رطوبت کو جو اعضا کے رخنوں اور فضاؤں کے اندر بکھری ہوئی ہوتی ہے، شبنم کی بوندوں سے تشبیہ دی ہے۔ اس صراحت سے مذکورہ بالا مغالطہ یکسر کافور ہو جاتا ہے۔

دوم: شیخ کا یہ قول کُھلے لفظوں میں اعلان کر رہا ہے کہ رطوبت طلّیہ اعضا کی قریب ترین، اور صالح ترین غذا ہے، جو ہضوم کے بہت سے مراحل طے کرنے کے بعد اس درجہ کو پہونچتی ہے۔ اس سے پہلے وہ عروق کے اندر بند ہوتی ہے، پھر باہر برآمد ہو کر شبنم کی ننھی ننھی بوندوں کی طرح اعضا میں بکھر جاتی ہے جس سے اعضا سیراب ہوا کرتے ہیں۔ اس سیرابی سے دو فوائد حاصل ہوتے ہیں: تغذیہ[1] - ترطیب[2]۔

ترطیب:- اس رطوبت سے اعضا کا تر ہو جانا (اور خشکی کا زائل ہو جانا)، ایک بدیہی صداقت ہے۔ رہا تغذیہ — یعنے اس سے اعضائے جوہر میں غذا کا پہونچنا، تو یہ بھی فریقین کا مسلّمہ مسئلہ ہے، جیسا کہ فاضل ہیلی برٹن کے قول میں ایماء موجود ہے؛ جس میں بتایا گیا ہے کہ یہ خون سے زیادہ اہم رطوبت ہے، اور اس نے ہضم و استحالہ کے اتنے مدارج طے کئے ہیں کہ یہ، خون کی نسبت، عضو کے استحالات سے قریب تر ہو جاتی ہے۔

اگر اس کے بعد آپ مزید صراحت چاہتے ہوں، تو ایشبی کا مختصر حوالہ اعتماد پیدا کرنے کیلئے کافی ثابت ہوگا:

The plasma exudes from the capillary blood-vessels to supply the tissues with materials for their nutrition. (Notes on Physiology-Henry Ashby)

ترجمہ:- "پلازما (خون کا جوہر سیال: سائل دموی)، عروق شعریہ سے باہر کی طرف مترشح ہوا کرتا ہے؛ تاکہ وہ اعضا کی ساختوں (منسوجات) کو سامانِ غذائی مہیّا کرے"۔ (ایشبی، نوٹس آن فزیالوجی)

خاتمۂ کلام یہ ہیں طبِّ قدیم کے چند مسلّمات اور علم الاخلاط کے دیرینہ معلومات، جو اس ماہ قلیل ترین فرصت میں مرتب کئے گئے ہیں۔ مخالفین کو چاہیئے کہ وہ تھوڑا تھوڑا ان مسائل قدیمہ کو کان کھول کر سُنتے جائیں، اور تردید و انکار کے لئے اپنے دل و دماغ کو آہستہ آہستہ، باقساط، تیار کرتے رہیں۔ دیکھیں اُن کے موجودہ آلات ان مسائل کی تردید پر قادر ہوتے ہیں، یا اُن کی تمنائیں دل ہی دِل میں مدفون ہو جاتی ہیں۔

علم الاخلاط کا جو بیان اب تک پیش کیا گیا ہے، وہ ابھی ابتدائی منزل میں ہے۔ اس کے آگے بہت سے منازل باقی ہیں جن کا کوئی محدود اندازہ اس وقت قائم نہیں کیا جا سکتا۔ توفیق ربانی شامل حال رہی، تو ہی طرح قارئین منزل بہ منزل صعود کرتے چلے جائیں گے +

مباحث

کیا کتابی دق عملی دنیا میں واقعتاً موجود نہیں ہے؟

از جناب حکیم ڈاکٹر محمد محفوظ عالم صاحب قریشی کونلور

حضرت شفاء الملک حکیم مولوی رشید احمد خاں صاحب سیکرٹری اجمل طبیہ کالج بمبئی کا ایک مضمون نومبر ۱۹۳۸ء کے "ہمدرد صحت" میں شائع ہوا ہے جس میں میرے اُس مضمون کا جواب دیا گیا ہے جو ستمبر ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں چھپا ہے۔ شفاء الملک صاحب کا اس سے پہلے ایک مضمون اگست ۱۹۳۸ء کے "ہمدرد صحت" میں شائع ہوا تھا اُسی مضمون پر میں نے تنقید کی تھی۔ شفاء الملک صاحب کا خیال ہے کہ میں نے ان کے مضمون پر اس طرح تنقید کی ہے کہ اپنے دلائل سے ان کے نظریہ کو ثابت کر دیا ہے۔ نیز میں نے ان کے مضمون کو غور سے دیکھنے کی زحمت گوارا نہ کی۔ اس وجہ سے غلط فہمی میں پڑ گیا اور فضول کاغذ سیاہ کیا۔ شفاء الملک صاحب کی ان شکایات کا جواب میرے پاس یہی ہے کہ میں نے ان کے مضمون کو غور سے دیکھکر تنقید کی ہے اور میں غلط فہمی میں نہیں پڑا اور فضول مضمون نہیں لکھا بلکہ ان کی چند غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے قلم اٹھایا۔ میرے اس دعوے کی تصدیق فنی علماء اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اگر واقعی میں نے اپنے دلائل سے شفاء الملک صاحب کے نظریہ کو ثابت کر دیا ہے تو محترم موصوف کو یہ ثابت کرنا چاہیئے تھا کہ میرے دلائل سے ان کا نظریہ اس طرح ثابت ہو جاتا ہے لیکن ایسا نہیں کیا گیا

آج کی صحبت میں میں خود دوبارہ یہ ثابت کر دیتا کہ میں نے اپنے مضمون میں شفاء الملک صاحب موصوف کی بہت سی غلط فہمیوں کو دور کیا ہے لیکن "تحصیل حاصل" کے خیال سے درگزر کرتا ہوں اور غیر ضروری و غیر متعلق باتوں سے احتراز کر کے ضروری مباحث میں پڑتا ہوں واللہ الموفق لی فانہ نعم الوکیل۔

نومبر ۱۹۳۸ء کے "ہمدرد صحت" میں شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے:۔

"(۱) کتابی دق سے میری مراد یہ ہرگز نہ تھی کہ دق کے متعلق کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے وہ سب غلط ہے بلکہ کتابی دق سے وہ مفہوم مراد ہے جو عام طور پر درسی کتابوں میں دق کے متعلق پڑھایا اور سکھایا جاتا ہے اور جو جمہور اطباء کا عقیدہ ہے یعنی دق اس حرارت ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث ہو۔ یہ چیز ہے جس کو میں کتابی دق کہتا ہوں اور یہی چیز ہے جو عموماً تمام دنیا کے اطباء کا مسلک رہا ہے اور یہی چیز ہے جس کا وجود واقعتاً دنیا میں موجود نہیں۔ اس لئے کہ یہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ ظاہر ہے کہ دق کا مریض جب قریب الختم ہوتا ہے تو رطوبات خلطیہ اس وقت بھی موجود ہوتی ہیں۔ جمہور اطبا اس بات پر متفق ہیں کہ اشرف رطوبات پر اخس رطوبات کو فدا کر دیا جاتا ہے طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات خلطیہ، رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات شبنمیہ کا بطل کی موجودگی میں اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث بطور تشبث اولی کے کیونکر ممکن ہے؟"

جناب شفاء الملک صاحب کی اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو میں حیران ہوں کہ شفاء الملک صاحب نے جمہور اطباء کے اس عقیدہ سے کہ دق اس حرارت ساذجہ کا نام ہے جو اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث ہو۔ یہ کیونکر سمجھا کہ حرارت ساذجہ اس وقت تک اعضائے اصلیہ کے ساتھ بطور تشبث اولی کے متشبث نہیں ہو سکتی جب تک کہ رطوبات خلطیہ کو پہلے فنا نہ کر دیا گیا ہو۔ اس کی کوئی دلیل موصوف نے پیش نہیں فرمائی۔ "شرح اسباب والعلامات" میں لکھا ہے "واما حمی الدق فهی ان تتشبث الحرارة الخارجة عن الطبع وهی الحرارة الغريبة بالاعضاء الاصلية خصوصاً القلب...... حتی تفنی رطوبات البدن"

صاحب "میزان الطب" فرماتے ہیں "در حمی دق دوے آنست کہ حرارت غریبہ بہ اعضائے اصلی خصوص بہ دل آویزد و رطوبات طبیعی بدن را شروع در فنا نماید" ان دونوں حوالوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رطوبات خلطیہ کے فنا ہونے سے پہلے حرارت ساذجہ کا اعضائے اصلیہ کے ساتھ تشبث ہوتا ہے پھر رطوبات بدنیہ طبعیہ تحلیل ہونی شروع ہوتی ہیں لیکن آپ کے خیال میں جب تک رطوبات

خلطیہ فنا نہ ہولیں حرارت ساذجہ کا اعضائے اصلیہ کے ساتھ تشبث نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے لہذا آپ کو سب سے پہلے جمہور اطباء کے اقوال سے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ "جب تک رطوبات خلطیہ فنا نہیں ہوتیں حرارت ساذجہ کا تشبث اعضائے اصلیہ کے ساتھ نہیں ہوتا" اگر آپ یہ ثابت نہ فرما سکے تو جمہور اطباء کے عقیدہ کو غلط کہنے اور کتابی دق کے وجود سے انکار کرنے کا آپ کو ہرگز مجاز نہ ہوگا فافہم وتدبر۔ اس کے علاوہ اگر جناب کا یہ بھی خیال ہو کہ اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث اولی جمہور اطباء کا عقیدہ ہے جیسا کہ آپ کی تحریر کی آخر سطروں سے ظاہر ہو رہا ہے تو شیخ علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو غور سے مطالعہ فرمایئے "ویبعد ان یعرض الدق ابتداءً فیکون الاعضاء الاصلیۃ قد اشتعلۃ ولم یشتعل خلطٌ ولا روحٌ قبل ذالک بل یجب ان تسخن تلک اولا ثم تعلی مر الایام یسخن الاعضاء الاصلیۃ اللھم الا ان یعرض سببٌ قویٌ جداً۔"

پھر ملاحظہ فرمایئے آپ نے فرمایا ہے "طبیعت اشرف رطوبات کی حفاظت کرتی ہے تو پھر رطوبات خلطیہ، رطوبات قریبۃ العہد بالانعقاد اور رطوبات مشبوشہ کی موجودگی میں اعضائے اصلیہ کے ساتھ حرارت کا تشبث بطور تشبث اولی کے کیونکر ممکن ہے؟" اس سوال کا جواب شیخ علیہ الرحمۃ کے مندرجہ بالا قول میں ہے۔ اگر نہیں ہے تو اپنی اس تحریر کی توضیح فرمایئے۔

آگے چلکر شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے۔

"میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ بہت سے اورام منجر بہ دق ہوتے ہیں، بہت سے حمیات منجر بہ دق ہوتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی کہتا ہوں کہ دق خواہ اولاً پیدا ہوئی ہو یا دوسرے امراض دق کی طرف منجر ہوئے ہوں دونوں صورتوں میں دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی بلکہ ایک مخصوص ورمی حرارت ہوتی ہے اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔ کیا حکیم صاحب دق کا کوئی ایسا مریض پیش کر سکتے ہیں جس میں دق موجود ہو اور اس کے بدن کے کسی حصہ میں تورم نہ ہو؟"

شفاء الملک صاحب نے فرمایا ہے کہ بہت سے حمیات منجر بہ دق ہوتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں بہت سے حمیات سے آپ کی مراد کیا ہے؟ یقینی طور پر بہت سے حمیات میں سے کوئی ایک حمی بھی ایسا نہ ہوگا جو حمی ورمی نہ ہو تو جناب والا! آپ کے خیال شریف میں غیر ورمی حمی بھی اگر منجر بہ دق ہوتا ہے تو پھر حرارت ساذجہ سے انکار کرکے مخصوص ورمی حرارت پر کیوں اصرار ہے؟ ذرا اس کی تشریح فرمایئے اور یہ بھی لکھیئے کہ "دق خواہ اولاً پیدا ہوئی ہو" کا کیا مطلب ہے؟ (۱) دق حرارت ساذجہ نہیں ہوتی (۲) مخصوص ورمی (یعنی مادی) حرارت ہوتی ہے (۳) اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادہ سوداوی ہوتا ہے۔ اپنے ان سب دعاوی کے دلائل و براہین پیش فرمایئے اور یہ بھی تحریر فرمایئے کہ جب دق ورمی حرارت ہوتی ہے اور اس کی بنیاد میں اورام ہوتے ہیں اور ان اورام کا مادہ سوداوی ہوتا ہے تو آخر خلط سوداکی کیا کیا علامتیں دق کے مریض میں آپ نے ملاحظہ فرمائی ہیں۔ کیونکہ جب دق کی حرارت آپ کے خیال شریف میں ساذج نہیں بلکہ مادی یعنی سوداوی ہوتی ہے تو جس طرح سے کہ ہر خلط کی مخصوص علامات ہوتی ہیں اسی طرح مادہ سوداکی علامات مرض دق میں موجود ہونی چاہئیں۔ از راہ کرم ذرا تفصیل سے تحریر فرمائیگا تاکہ مجھے بخوبی تسکین وتشفی ہو جائے

مجھ سے آپ پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا مریض پیش کیا جا سکتا ہے "جس میں دق موجود ہو اور اس کے بدن کے کسی حصہ میں تورم نہ ہو؟ اس کے جواب میں میں آپ سے نہایت تعجب کے ساتھ یہ سوال کرنے کی جرارت کرتا ہوں کہ کیا دق کے ہر مریض میں اس کے بدن کے کسی حصہ میں ورم آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے؟ معاف فرمائیگا، جناب کا یہ ایسا دعوےٰ ہے جو سراسر مشاہدہ کے خلاف ہے میں یہ عرض کرنے کی جرارت کرتا ہوں کہ دق کا ایسا مریض میں آپ کو دکھا سکتا ہوں جس کے بدن کے کسی حصہ میں ورم نہ ہو اور ہندوستان کے نامی گرامی اطباء سے بھی اسے دق کا مریض کہلوا دے سکتا ہوں۔ مگر پہلے ایک مرتبہ اور جناب والا اپنے اس دعوے کا اعادہ فرمائیں کہ "دق کے ہر مریض کے بدن کے کسی نہ کسی حصہ میں ورم کا ہونا ضروری ہے۔"

ستمبر ۱۹۳۶ء کے مضمون میں میں نے شفاء الملک صاحب سے یہ درخواست کی تھی کہ ان مصفی خون ادویہ کا نام بتائیں جو فعل تبرید و ترطیب و تسکین سے خالی ہوں کیونکہ آپ نے اگست ۱۹۳۶ء کے مضمون میں فرمایا تھا کہ "میں نے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ دق کی حالت میں اگر مبردات و مفرحات اور مرطبات کا کثرت سے استعمال کیا گیا تو اتنا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ مصفیات سے۔ میں

نے اس کا جواب یہ دیا تھا کہ چونکہ اکثر مصفیات میں تبرید و تفریح اور ترطیب کی شان بھی پائی جاتی ہے اس کے علاوہ وہ مسکن بھی ہوتی ہیں اس لئے آپ نے مصفیات سے فائدہ ہوتے مشاہدہ فرمایا ہوگا۔ اس کے جواب میں جناب شفاء الملک صاحب نے نومبر ۳۸ء کے پرچہ میں سادھو کا نسخہ پیش کر کے میرے علاوہ جمہور اطباء کے عقیدہ کی بھی تردید کرنی چاہی ہے۔ شفاء الملک صاحب سے میں یہ دریافت کرتا ہوں کہ "مصفیات" سے مراد کیا یہی سادھو والا نسخہ ہے جس کے استعمال سے زیادہ فائدہ ہوتے جناب نے مشاہدہ فرمایا ہے، یا اور دوسرے نسخے ہیں جنہیں جناب دق کے مریضوں پر استعمال فرماتے ہیں اور جو تبرید و ترطیب سے یکسر خالی ہیں؟ نیز یہ بھی تحریر فرمائیے کہ کیا تبرید و ترطیب کے بغیر دق کا مریض تندرست ہو سکتا ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "علاوہ ازیں میں اس مرض میں زنجبیل مربی سونے کے ساتھ ایک خاص صورت سے استعمال کراتا ہوں یہ چیز دق کے مریضوں کے ابتدائی دور میں بالکل قطعی اور یقینی طور پر شفا بخشتی ہے"۔ شفاء الملک صاحب سے التجا ہے کہ از راہ کرم یہ تحریر فرمائیں کہ وہ خاص صورت کیا ہے جس میں استعمال کرا کر قطعی اور یقینی طور پر شفا حاصل کی جاتی ہے۔

اب میں رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہوں اور جناب شفاء الملک صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ نیک نیتی کے ساتھ خود سمجھنے کے لئے میں نے یہ مضمون حوالہ قلم کیا ہے اس لئے ملتجی ہوں کہ میرے تمام سوالات کا تشفی بخش جواب شائع کرا کر مجھے شکر گزار فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام۔

باب الصحت

ڈاکٹر عابد سلیم کی تیسری تقریر

(بسلسلہ ماہ اگست ۱۹۳۸ء)

از فاضل ادیب حکیم مولانا محمد یوسف صاحب نیرؔ، اورنگ آبادی

پیاری بہنو! میں پہلے ایک سچی خوشی کی پیش گوئی کرتا ہوں کہ شافیٔ مطلق کی بندہ نوازیوں کا مظاہرہ نسیمہ کی صحت کے متعلق شروع ہوگیا ہے۔ اور اُمید کی تابناک کرن اُن کے بشرہ پر جھلکنے لگی ہے، صاف آب وہوا کے انتظام، کھلے مقاموں میں چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کے بندوبست اور حفظان صحت کے اصول عامہ کی پابندی نے چند ہی دن میں نسیمہ کے کُملائے ہوئے چہرے پر بہار کے پھول کی شگفتگی پیدا ہو چلی ہے، اور اب ہم کو یقین کر لینا چاہیئے کہ زیادہ صاف بلند اور مخصوص مقامات پر چند مہینے گذارنے کے بعد نسیمہ خود ان فرائض کو انجام دینے میں پورا حصہ لے سکے گی جو عارضی طور پر میرے سر تھوپے گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ وہ وقت دُور نہیں معلوم ہوتا، جب ہم ایک دوسرے کو پُرخلوص "مبارک باد" کے ہدیئے پیش کر سکیں گے۔

پیاری بہنو! جراثیم کے وجود کی حقیقت سے میں تمہیں کم وبیش روشناس کرا چکا ہوں۔ اب کچھ باتیں اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ کے طور پر بتانی ضروری ہیں، ذرا کان دھر کر سنیئے گا۔

جراثیم خوردبین سے نظر آتے ہیں۔ اُن کی ہر ایک خاص نسل ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی ہے، ہر گروہ کا جرثومہ الگ الگ پہچانا جا سکتا ہے وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے خاص خاص رنگوں کا اثر قبول کر لیتے ہیں۔ نباتی اور حیوانی عفونت پذیر غذائیں اُن کی خوراک ہیں۔ ان کے لشکر کے لشکر اپنی خوراک کی تلاش میں ہر جگہ بکثرت موجود رہتے ہیں یا رہ سکتے ہیں۔ زمین، ہوا، پانی، دھول، جسم، اور جلد جہاں بھی ڈھونڈیئے گا۔ یہ دشمن دُم چھلا بنا ہوا ملے گا، پھر مکان لباس اور برتن وغیرہ ان سے کہاں اور کیوں کر بچ سکتے ہیں۔ دودھ کا کھٹا ہو جانا، پنیر بن جانا، گوشت وغیرہ کا سڑ جانا، اور خام چاشنی یا غذا کا متعفن ہو جانا انہی ننھے بزرگوں کی کرامات کا ظہور سمجھنا چاہیئے۔

پیاری بہنو! آپ کو یہ سن کر تعجب ہوگا کہ ہمارے منہ میں اور ہماری آنتوں وغیرہ میں بھی بعض خاص جراثیم رہتے سہتے اور رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ یہ ضرر تو نہیں پہونچاتے بلکہ اکثر مفید ہوتے ہیں۔ لیکن بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو موقع پا کر شیطانی لباس پہن لیتے ہیں، اور ضرر رساں ہو کر یکایک حملہ کر بیٹھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ ایک ناچیز حقیر اور ادنیٰ ترین مخلوق ہر وقت ایک اشرف واعلیٰ اور برتر واکمل مخلوق کی گھات میں لگی رہتی ہے اور وقت پر سانپ، نیولے، شیر بکری اور چوہے بلی کی عداوت سے کہیں زیادہ ہولناک دشمنی اور عداوت کا ثبوت دیے کو خم ٹھونک کر ڈٹ جاتی ہے۔ یا یوں سمجھئے کہ جسم انسانی اگر ایک قلعہ بھی ہے تو اُسکے مختلف دروازوں سے اُسکے توڑنے، اُڑانے اور پاش پاش کر دینے کا عزم بالجزم ہر وقت اس کا نصب العین ہے۔ کیا آپ نے کبھی مشاہدہ نہیں فرمایا کہ بعض تیز رو اور خطرناک بیماریاں وبا کے نام سے آئیں اور آن کی آن میں چمن حیات کے کھیتوں، پودوں اور درختوں تک کو بادسموم کی طرح جلا کر خاکستر کر گئیں؟ ان کی شمشیر بے نیام سے معصوم بچے، بوڑھے، مرد وعورت امیر وغریب کوئی نہ بچ سکا۔ محلّے اُجاڑ، گھر برباد اور شہر کے شہر ویرانے بن گئے اور ہماری جہالت نے اُسے خدا کی غضب سے تعبیر کیا مجھے یقین ہے کہ مختلف اشارات میں مجھے اس امر کے یقین دلانے میں پوری کامیابی ہو چکی ہے کہ موت کے فرشتوں کا سالار اعظم ان موذی جراثیم کا ہر ایک جرثومہ کالے ناگ سے زیادہ خطرناک ہے اور وہ جب کہیں آگھستا ہے تو صفوں کی صفوں کو اُلٹ کر ایک کہرام مچا دیتا ہے۔ کیا اتنا سمجھ لینے کے بعد افسوس نہ ہوگا کہ آج بھی ہم توہمات باطلہ سے کام لیں۔ اور وباؤں کو خدا کے غضب سے تعبیر کریں۔ یا یہ سمجھیں کہ دیوتا اور دیویاں دُنیا پر اپنا غصہ اُتار رہی ہیں یا دُمدار ستاروں کا عمل اور شہاب ثاقب کا اثر ہے اور وہ دنیا والوں سے ناحق برسرِ پرخاش ہیں۔

پیاری بہنو! نسیمہ جیسی سمجھدار اور فہم وفراست کی پتلی اپنے جاہل رشتہ داروں کے گھر چند روز مہمان رہ کر غفلت کا شکار ہونے کو تھی۔ کہ خدائے برتر نے بال بال بچا لیا۔ اُس گھرانے میں دولت وحشمت تھی۔ جاہ وجلال تھا۔ اور آج بھی کئی گاؤں جاگیر کے موجود ہیں۔ مگر صرف ایک علم

کی روشنی نہ تھی محض جہالت کی تاریکیوں میں ہونہار نوجوان یکے بعد دیگرے اس گھر سے شہر خموشاں کو سدھار گئے۔ مگر بھوتوں کا سایہ یا جن کا یا آسیب کا اثر اور وہم پرستیاں ان بڑی بوڑھیوں کے دماغوں سے اب بھی نہیں نکلیں جو اس شاندار محل کے کونے کھدروں میں زندگی کے آخری سانس لے رہی ہیں۔

کس قدر شرم اور رنج و افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے عزیزوں، بھائی بندوں، نونہالوں اور ماں باپوں کے گلوں پر تیز چھریاں چلتی دیکھیں اور ایک خاموش اور آنکھ سے اوجھل گروہِ شیطانی کا کھوج لگا کر اس کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکنے کا بندوبست نہ کریں۔ کیا ہماری جہالت ایسے وقت میں شرم ناک ہونے کے علاوہ ہول ناک نہیں ہے؟

عزیز بہنو! اِن شاء اللہ تعالےٰ آپ کی نسیمہ چند مہینے بعد حفظانِ صحت کے ان ہی اصول پر آپ کی دلچسپ انجمنوں میں تقریریں کریگی جن کے علم سے ہم اپنے خون آشام دشمنوں کا نام و نشان مٹانے میں بلاشبہ کامیاب ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمت اور سعی میں کہیں کسر نہ رہ جائے۔

امراضِ متعدیہ (چھوت) یا ایک سے دوسرے پر اُڑ کر لگنے والی بیماریوں کی تحقیقات اور علاج میں قدما کی کوششیں لاریب سپاس و منت اور شکر کے قابل ہیں لیکن سچ کہیئے تو ابھی ایک صدی بھی نہیں گذری کہ اس تاریک اسٹیج سے آہستہ آہستہ پردہ اُٹھنا شروع ہوا ہے اور جس کی حسرت میں بقراط، جالینوس اور ابن سینا جیسے نامور پیوندِ زمین ہوگئے اور ایک نامعلوم علم کی ان کے بعد بنیاد پڑی ہے جسے علم الجراثیم کہتے ہیں۔ اب جراثیم کا قلع قمع کرنے کی تدبیروں میں ہزاروں اربابِ علم اور ماہرینِ فن خوردبینوں پر جھکے ہوئے سرگرم تحقیق پائے جاتے ہیں۔ یہی کوششیں غالباً دھوکے کے نقاب کو چاک کر رہی ہیں اور نسلِ انسانی کو مصیبت اور بلا سے نجات دلوانے میں مسیحا نفسی کی اجارہ دار بنیں گی۔ اسلئے ہم کو بھی آج دقیانوسی خیالات سے پیچھا چھڑا لینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! آپ منتظر ہونگی کہ جراثیم کے طرزِ عمل اور جسمِ انسانی میں داخل ہو کر اُن کے حسنِ سلوک کا تذکرہ کیوں اب تک میں نے نہیں کیا یاد رکھیئے وہ کسی نہ کسی راہ سے ہمارے خون میں اپنے زہریلے اثر چھوڑ کر ہر رگ و ریشہ کو مسموم اور بے جان کر دیتے ہیں جس سے نظامِ بدن تباہ ہونے لگتا ہے۔ افعال میں فتور شروع ہو جاتا ہے۔ اور ان زہروں سے آلاتِ ہضم معدہ اور آنتیں یا اعضاءِ رئیسہ دل و دماغ اور اعصاب متاثر ہو کر انسانی صحت ایک فتنۂ عظیم برپا کر دیتے ہیں۔

یہی وقت ہے کہ جب مدافعاتِ فطری میں ہیجان شروع ہونا چاہیئے۔ اس لئے جسیمہ ابیض ان خوف ناک جراثیم کو لقمۂ لذیذ بنا بنا کر ہضم اور فنا کرنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور ایک جنگِ عظیم، جو شاید بحران کے نام سے مشہور ہے، جاری ہو جاتی ہے۔ بحران کا لفظ اس مقام پر کسی قدر بے محل ہوگا لیکن صحت و مرض کے مابین طبیعت کے ایک فیصلہ کن معرکے کا نام اگر بحران ہے تو جسیمہ ابیض کی معرکہ آرائی کو بحران کہنا ہرگز غیر موزوں نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کا مشاہدہ خوردبینوں سے ہو رہا ہے۔ خیر یاد رکھیئے کہ جسیمہ ابیض کے جاں باز ذرے بہادر سپاہیوں کی طرح دشمنوں پر یورش کر کے مدافعتِ فطری کا فرض کامل طور پر ادا کرتے ہیں۔ اور اس مقابلہ کو کامیاب بنانے کے لئے زہروں کے خلاف ایسے بناتے اور خون میں شریک کرتے رہتے ہیں جن سے زہر کے اثرات زائل ہو کر مدافعت کی دنیا آباد ہو جاتی ہے۔ پیاری بہنو! مدافعاتِ طبیعیہ کے راز کا جب سے انکشاف ہوا ہے، حکیمِ مطلق کی حکمتِ بالغہ کے پُر اسرار فینے انسان کی دسترس میں آگئے ہیں۔ ہم یہ دیکھ کر ششدر اور حیران رہ جاتے ہیں کہ مدافعاتِ طبیعیہ کے تریاق کا مشاہدہ اور جسیمہ ابیض کے عمل صالح کا معائنہ کر کے مدافعاتِ طبیعیہ کے اصول پیدا ہوگئے جن کی وجہ سے حفظانِ صحت میں ایک انقلابِ عظیم رونما ہو گیا ہے۔ اور اب وباؤں پر قابو پانے اور انکے حملوں سے بچے رہنے کے متعلق تجارب اور تدابیر کی تلواریں خوف ناک دشمن کی کانٹ چھانٹ میں میانوں سے نکل پڑی ہیں۔

اگر آج ہم یورپ کے کسی بڑے معمل میں جاکر دیکھیں تو بے شمار ماہرانِ فن کو خوردبین پر جھکا ہوا پائیں گے۔ جو ہولناک جراثیم کی نسلوں، اعمال اور حالات کا کھوج لگانے میں انہماک رکھتے ہیں۔ جن سے جراثیم کے جرار لشکروں کا قلع قمع ہوتا ہے۔

پیاری بہنو! آجکل انجکشن کا لفظ عام ہو گیا ہے۔ اسی پچکاری کے ذریعہ سے تریاق کو بدن میں پہونچایا جاتا ہے جس سے جسم کا وزن طاقت ور ہو کر مدافعاتِ طبیعیہ کے جوش و خروش کو بڑھا دیتا ہے اور ایسے مؤثر تریاق سے ہر رگ و ریشے کو لبریز کر دیتا ہے جو زہر کے اثر سے جسم کو متاثر نہیں ہونے دیتا۔

اس وقت ایک ضروری سوال ہمارے سامنے ہے کہ یہ مدافعت مستقل اور دائمی ہے یا نہیں؟ آئے دن کا تجربہ ہمیں اس جواب پر مجبور کرتا ہے کہ ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے اسباب ہیں جن سے مدافعات میں خلل کا امکان ہو سکتا ہے، مثلاً ناقص غذا، فاقہ، نجاستِ آب و ہوا جسم کی عدمِ صفائی

طرزِ ماند و بود، غلاظتِ ارضی، مکان کی گندگی، لباس کا میلا کچیلا پن، تکان، نمناک مکان کا قیام، سردی اور کمزوری، جذبات رنج و غم اور خوف و وہم کی زیاں کاریاں، المختصر بیماری کی روکنے والی قوتوں یعنی طبعی یا طبی مدافعتوں کو مضمحل کردینے والے اسباب نے مستقل اور دائمی حیات کے وجود کو ناممکن کردیا ہے، خصوصًا جب کہ مصنوعی تریاقوں کی طاقت اور قوت بھی مستقل اور دائمی نہیں ہوتی۔ بلکہ خارجی اور داخلی صورتوں میں ہر تریاق کی طاقت عارضی ہے۔

پیاری بہنو! یہ بات تو ذہن نشین ہوچکی ہے کہ طبیعت ہمیشہ اپنی جد و جہد جاری رکھتی ہے "الطبیعۃ مدبرۃ فی بدن الانسان" اور "الطبیب خادم الطبیعۃ" اسی قانون کا نام مدافعت طبعی ہے اور مدافعت طبی کا اختراع اسی اصولِ طبیعت سے اخذ کیا گیا ہے۔ اسلئے یاد رکھیئے کہ مدافعات کو مستقل اور دائمی بنانے کے لئے حفظانِ صحت کے اصول کی پوری پابندی کرنی ضروری ہے اور اُن کو قوی، طاقت ور اور مضبوط بنانے کے لئے اُصولِ بقائے صحت کا زاویہ خیال کبھی بھلانا نہ چاہیئے۔

چھوت کی بیماریوں میں ایک چیز اور بھی واجب العمل ہے کہ مریض اگر چنگا بھی ہوجائے تب بھی عزیزوں، دوستوں اور خصوصًا تیمارداروں کے لئے اس کی مصاحبت خطرناک ضرور ہے۔ بیمار کے مختلف مخارج سے جراثیم اور ان کے زہر نکلتے اور منتشر ہوتے رہتے ہیں۔ تھوک، ناک کی رطوبت، پسینہ، پیشاب، پاخانہ، لباس اور مسکن وغیرہ سب ہی میں یہ زہر آلود مادّہ ہوتا ہے جو تندرستوں پر حملہ آور ہونے اور بلائے جان بننے کی وہی طاقتیں رکھتا ہے جن سے اپنے شکار کو پچھاڑنے میں کامیاب ہوا تھا۔ اس لئے ہمارا فرض اولیں ہونا چاہیئے کہ قاتل جراثیم دواؤں سے ان سب کو پاک کرتے رہا کریں اور جب تک مادہ عدوی یا ایک سے دوسرے پر جھپٹ پڑنے کا مادہ باقی ہے۔ اس وقت تک بیماروں اور تندرستوں وغیرہ کے لئے اس احتیاط کو مقدم اور ضروری سمجھیں۔ کیونکہ قانونِ حفظانِ صحت نے حاملینِ مرض سے بچنے بچانے کا ایسا اٹل حکم صادر کیا ہے جس کی خلاف ورزی کو پیامِ موت تصور کرنا چاہیئے۔

آپ کو اس سے بھی واقف رہنا چاہیئے کہ جراثیم کا عمل انسانوں پر کبھی بالواسطہ بھی ہوتا ہے۔ بعض کیڑے بھی ایسے ہیں جو عملًا جراثیم کو پھیلانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ ان موذیوں کی عداوت اور خواص و عادت کی طرف بھی توجہ کا مبذول کرنا ضروری ہے۔ ہمارے گرد مکھیوں کے بھن بھنانے اور جراثیم آلود نجاستوں کو خوانِ نعمت یا غریبوں کی خشک روٹی میں ملانے کا سماں کس نے نہیں دیکھا؟ مچھروں کے گانے، ناچنے، اور خون چوس کر جسم میں زہر پہونچانے سے کون ناواقف ہے۔ پسو، جوئیں، کھٹمل، چیونٹیاں اور چھچڑیاں غرض حشرات الارض کی کروڑہا اجناس اور اقسام میں جو ایذا رساں ہیں ان سب کے حالات سے واقفیت پیدا کرانے کا آغاز عن قریب نسیمہ سلمہا اپنی تقریروں سے کردے گی اور کیا عجب کہ اقصائے ہند کی مستورات اور مخدرات ان تقریروں سے اپنی معلومات کے وسیع کرنے میں دلچسپیوں کا خاص حصہ لیں۔ کیونکہ دہلی کا رسالہ ہمدردِ صحت اُن پھیلانے میں ہر وقت ساعی ہے۔

پیاری بہنو! ان یقینی باتوں کو سمجھ لینے کے بعد آپ آسانی سے اس نتیجے پر پہونچ سکتی ہیں کہ زمانہ سرایت میں آدمی کے جسم کے اندر اگر مدافعات طبی اس قدر بڑھا دیئے جائیں، جن سے مدافعاتِ طبعی کو پوری مدد مل جائے اور جب علاماتِ جراثیم ظاہر ہونے کا وقت آئے اور حملہ ہوچکا ہو، تو بلاشبہ خون پوری مدافعت کرکے دشمن کو مغلوب کردے گا۔ اور یاد رکھیئے کہ بیماری کبھی ظاہر نہ ہونے پائے گی۔

اس توضیح کے بعد مجھے معافی مانگنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ کیوں کہ شاید میں اصل مدعا سے بہت دُور ہٹ گیا ہوں۔ اور شاید بعض ان اُصول کو بھی دُہرانا پڑا ہے جو علم الجراثیم کی حقیقتوں پر تبصرہ کرنے میں زیادہ صاف ہیں۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس جلسے میں ہماری بہت سی نیک دل اور ہمدرد انسان بہنیں آج ہی شریک ہوئی ہیں۔ اور دوسری وجہ یہ بھی ہوگئی کہ ہمارے اصل مقصد پر بحث و تمحیص کی روشنی اس وقت تک نہیں پڑ سکتی جب تک کہ مسئلہ جراثیم کے اکثر پہلو دلنشین اور واضح نہ کردیئے جائیں۔

عصائے درنی (دق و سل کے جرثومہ) کے متعلق اشارات کرچکا ہوں کہ وہ خمدار ڈنڈے کی صورت میں ہوتے ہیں۔ طبی اصول پر کاشت کئے جاسکتے ہیں۔ عرصۂ دراز تک اپنی سفاکانہ قابلیت اور حیات کو جسم سے باہر بھی باقی رکھ سکتے ہیں۔ مریض کے بلغم وغیرہ میں خشک ہوجانے کے بعد بھی وہ خاموش زندگی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اُنکی خاص خاص قسموں کی تلوین خاص خاص رنگوں سے کی جاسکتی ہے۔ بعض علمائے سائنس کا خیال ہے کہ عصیات درنی کے مورث اعلیٰ شاید اس قدر فتنہ انگیز نہ تھے۔ اس ظالم نے ارتقائی منزلوں میں قدم رکھ کر ایک عالم کو بیمار کرنا شروع کردیا ہے۔ اس نے جستجو اور تحقیق کے علم برداران اسلاف کی حقیقتوں کے کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔ یہ سب سہی مگر آج تک علمار سائنس کی کوششیں اس مسئلہ کو قابو میں نہیں کرسکیں اور ابھی تک ٹامک ٹوئیوں کے سوا الہ دین کے چراغ تک ہاتھ نہیں پڑ سکا ہے۔

آپ یہ سُن کر اچنبھے میں رہ جائیں گی کہ عصبیہ درنی جیسا کہ خود خاموش، گھنا اور چُپ شاہ ہے۔ اسی طرح یکایک غیر محسوس حملہ بھی کر بیٹھتا ہے اور حملہ کا حال نہ پوچھو، اس سے نوع انسانی میں فی صدی بچھتر کا بچنا تو مشکل ہی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم تندرستوں کے خون وغیرہ کا طبی امتحان کیا جائے تو خدا جانے کتنوں کی گھات میں اس قاتل کے کفن دوز نظر آئیں گے۔ مگر کچھ تو مدافعات فطری کو حکیم مطلق نے مخصوص طاقتیں عطا فرمائی ہیں اور کچھ استعداد اور خاصیت قبول بھی ایک چیز ہے۔ جس طرح بہت سے امراض انسان کو ہوتے ہیں اور جانور اُن سے محفوظ ہیں۔ یا بالعکس یہی حالت خود مختلف المزاج انسانوں میں بھی آپ کو مشاہدہ ہوگی۔ کتنے انسان ہیں جو طاعون، ہیضہ، دق، اور دوسرے امراض متعدیہ کے بیماروں کی تیمارداریاں کرتے ہیں۔ مصاحبت اور خلا ملا رکھتے ہیں۔ اور آس پاس سوتے جاگتے ہیں۔ ان پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا، اور بعض کو سایہ چھو جاتا ہے وہ لاکھ جان بچائیں بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور عروس مرگ کے ہمکنار ہونا ہی پڑتا ہے، مگر مرض کے قبول یا عدم قبول کی ایک خاص اور مہتم بالشان چیز ہے جس کو حملہ مرض کے حالات میں مستثنات عامہ کے طور پر ماننے بغیر چارہ نہیں ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ بزدل موت سے پہلے کئی بار مر چکتے ہیں۔ اس لئے موت سے ڈرنے اور خوف کرنے والوں میں مرض کے قبول کی استعداد خصوصیت سے پیدا ہو جاتی ہے۔ "جو ڈرا سو مرا"

پیاری بہنو! یہ مانا کہ عصبیہ درنی دُنیا جہان کو اپنی چنگاریوں سے بھسم کر دینے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن خس و خاشاک انہی کو سمجھتا ہے جن میں مرض کے قبول کی صلاحیت موجود ہے یا بُزدلی سے آمادہ مرض ہو گئے ہیں۔ یہ عصبیہ انسانوں پر کبھی تو غدد پر چھا پا مارتا ہے۔ اور کنٹھ مالا پیدا کر دیتا ہے، کبھی آنتوں پر حملہ کرتا ہے اور نظام معوی کو تباہ کر ڈالتا ہے کبھی ہڈیوں کا اساس اُکھاڑ پھینکنے درپے ہو جاتا ہے۔ غرض اتنے بہروپ بھرتا ہے کہ فہم و فراست کا ناطقہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ مگر ان سب قسموں میں زیادہ مشہور اور خوف ناک سل ریوی ہے جس کو پھیپھڑوں کی سل کہتے ہیں اور آخر کار دق اسی کا ضمیمہ یا دُم چھلا بن جاتی ہے۔

سل کا جرثومہ جب نامعلوم طریقہ سے پھیپھڑے میں پہونچتا ہے تو پہلے وہاں غیر محسوس اُبھار سا پیدا کر دیتا ہے، اس کو ناقابل تشخیص پہلا درجہ سمجھیے رفتہ رفتہ یہی اُبھار قرحہ بننے لگتا ہے۔ اور اس پہلے درجہ میں کبھی زکام اور حلق میں تیز نزلے کے خفیف اثرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم مریض اور طبیب دونوں اس منزل کو غافلانہ طے کر جاتے ہیں اور مرض درجہ دوئم کے کوچہ میں جا براجتا ہے۔

دوسرے درجے میں قرحہ خاصا زخم بن جاتا ہے اور دوران خون کو گندا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ جسم میں عام سمیت پھیلنے لگتی ہے اور مرض کو ایک عمومیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس مرحلہ میں مریض کو تو نڈھال ہونے کا موقع مل جاتا ہے لیکن طبیب عموماً اندھیری کوٹھری میں نشانہ بازی کے ادّعا سے بھول بھلیوں میں پھنسا رہتا ہے۔

تیسرے درجہ میں پھیپھڑے کی ساخت تباہ ہونے لگتی ہے۔ بڑے بڑے زخم ہو کر بلغم میں گلے سڑے ٹکڑے نکلتے رہتے ہیں اور حرارت کا درجہ بھی اونچا ہو جاتا ہے۔ ان مریضوں کو رات بھر کی بے چینیوں کے بعد صبح کو نرم اور ہلکا پسینہ آتا ہے۔ مگر اس سے طبیعت زیادہ نڈھال ہو جاتی ہے۔ بالعموم بیمار کا جسم لازمی حرارت اور تپش سے سوزاں اور روح غمگین و لرزاں رہنے لگتی ہے۔ اور اس حالت میں حسرت ناک موت کا تصور پُر یاس حالت میں بیمار اور تیماردار دونوں کو بے چین اور بے قرار رکھتا ہے۔

مرض کی تشخیص اور درجات کی تعین میں بیچارے معالج کی رائے ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہے۔ معمولی بخار ہی میں دیکھئے، اطبا اور ڈاکٹر کتنی لغزشیں کرتے ہیں۔ آلات اور سائنس تک حیرانیوں کے صحرائے بے کنار میں اٹکل پچو راستے اختیار کر لیتے ہیں اور یہ تماشے آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔

محترم بہنو! تشخیص مرض کے باب میں یہ نادانیاں محض اسلئے شمع منزل نہیں بن سکتیں کہ اطبا اور ڈاکٹروں کا میل جول نہیں ہے۔ ایک دوسرے سے نفرت کرتا ہے اور ایک پر دوسرا جہالت کا الزام لگانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اگر آج دور حاضرہ معلومات اور اکتشافات میں اتحاد ہو جائے تو یقین ہے کہ تشخیص کی منزل ہفتخواں کے طے کرنے میں خود سہولتیں رہنمائے مقصد بن جائیں۔ مگر ہندوستان، افسوس! اس کا میوہ تو پھوٹ ہے۔

اس مختصر وقت کو کھینچ تان کر زیادہ بڑھانا دشوار ہے۔ اسلئے سل کے جراثیم کے مختلف مقامی اور غیر مقامی حملوں کی تفصیل دشوار ہو گئی ہے۔ فی الحال اسی پر قناعت کیجئے اور سل ریوی کے علاج کی داستان میں چند جملے سن لیجئے۔

صدیاں گزر چکیں اور لاتعداد نفوس انسانی عروس اجل کے ہمکنار ہو چکے لیکن تشخیص اور علاج کے مراحل ابھی بہت کچھ طے کرنے باقی ہیں اطبائے یونان نے بھی پوری توجہ مبذول کی ہے اور شکر کرنا چاہیئے کہ اخلاط کے ایرپھیر سے اس مرض کو آزاد کر کے نتائج ہی خیال کیا ہے لیکن تحقیقات کے جو خزانے مخفی تھے اب نکل رہے ہیں۔ تاہم یونانیوں کا علاج اب بھی ہم سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ اگر وہ اس وقت اپنے معالجات میں کیلسیم وغیرہ کے

انجکشن معمولِ علاج بنالیں تو اُن کے خمیرے، مفرحات، سفوف اور مفردات بیماروں کی صحت کو سنبھالنے کے لئے کچھ کم تاثیر نہیں رکھتے۔

محترم بہنو! تعصب کی عینک کو اگر اُتار دیا جائے تو جان بچانے کا ثواب حاصل کرنے کی غرض وغایت اپنے اشارات میں سبق آموز ہو کہ علاج کے ہر مؤثر طریقۂ علاج پر عمل کیا جائے اور غرور یا حقارت کے تیور سے کسی طریقۂ علاج کو صحیح علم اور تجربہ حاصل کئے بغیر رد نہ کر دیا جائے۔

میں نے ڈاکٹری علاج اور یونانی علاج دونوں کے انداز میں جو ایک معتدل روش اختیار کی ہے۔ اس کو کسی وقت بسیط پیرائے میں پیش کرونگا اور نسیمہ سلمہا کے لئے یہی میدان ہوگا جس میں عن قریب صحت کاملہ کو فتح اور مرض کو انشاء اللہ شکست نصیب ہوگی۔

پیاری بہنو! بعض لوگ مضحکہ کرتے ہیں کہ میں یونانی علاج کا قائل ہوں لیکن اپنے ذاتی تجربوں کو کیوں کر ایک دھوکہ تصور کرلوں کہ بعض خاص خاص بیماریوں میں یونانی طریقۂ علاج اور ادویہ سے نمایاں فائدے حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ ہاں دواؤں کے اجزا کو صحیح طور پر ملانے، نسخوں کے بنانے، اور قیمتوں میں احتیاط کرنے کا لحاظ دوا ساز اور دوا فروش نہیں رکھتے تھے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ایک ایسے شخص کو پیدا کر دیا ہے جو حکیم بھی ہے اور حاجی بھی نوجوان اور مرد صالح بھی۔ نام کا بھی عبدالحمید ہے جس کے سیمائے روشن سے ایمانداری کی جھلک نظر آتی ہے۔ لال کنواں دہلی میں ایک صاف ستھرا دواخانہ ہے جسکے در و دیوار سے یہ صدا آرہی ہے۔

ہمارے اوجِ علم الادویہ کو چھو نہیں سکتے
وہ سیارے جنہیں اس دور میں ہے نازِ یکتائی

ممکن ہے کہ کچھ شاعرانہ مبالغہ بھی اس شعر میں گھل مل گیا ہو مگر اس دواخانہ میں ایک خاص احتیاط نے یونانی دواؤں کو فخر و امتیاز کا موقع تو ضرور حاصل کرا دیا ہے، میں سفارش کرتا ہوں کہ اس دواخانے کا نام آپ کبھی فراموش نہ کریں۔

پیاری بہنو! کل سویرے آپکی نسیمہ ہم لوگوں کے ساتھ تبدیل آب وہوا کے لئے خوش فضا مقام پر جارہی ہے۔ مل لیجئے اور دعا کیجئے کہ جو فرض مجھ سے ادا کرایا گیا ہے، اس کو نسیمہ خود خیر و خوبی سے واپسی پر ادا کرسکے۔ اور اس مرض کے متعلق اس طرح علم جہاد بلند کیا جائے کہ ممالک متمدنہ کی طرح اُسے اپنے جنت نشان ملک سے بدر کرنے میں کامیابی کا سہرا ہمارے لئے طرۂ امتیاز ہو، اور دشمن کی زیاں کاریوں کا منہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرزمین ہند سے کالا کر دیا جائے۔

دِق و سِل کا عِلاج

از جناب حکیم حافظ مولوی محمد قسیم الدین صاحب کھاتولی

ہوا کا عِلاج

تازہ اور کشادہ ہوا

اس علاج کے مخصوص فوائد ہیں۔ (۱) بخار کو کم کرتی ہے۔ (۲) تغذیہ میں ترقی پیدا کرتی ہے۔ (۳) مجروح اور ماؤف اعضاء کو سکون بخشتی ہے۔ آفتاب عالمتاب کی براہ راست منتشر شعاعیں جسم کے نظام میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ یہ مناسب ہے کہ مریض کو سورج کی منتشر شعاعوں میں رکھا جائے۔ یہ شعاعیں اپنا اثر نظام جسم میں شعاع ماورا بنفسجی کے اصول پر جسم کو نفع بخشتی ہیں۔ صبح اور دوپہر بعد کی دھوپ اپنے اندر بہت زیادہ بنفسجی شعاعیں (الٹرا وایولیٹ ریز) رکھتی ہے۔ انہی مقاصد کے طلب اور حصول کے لئے صحت گاہوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے چنانچہ ابتداءِ مرض میں تمام مریضوں کو تربیت اور علاج کی غرض سے صحت گاہ (سینے ٹوریم) میں جانے کا مشورہ دینا چاہیے اور سفر کے لئے روانہ ہونے سے پہلے مریض کو مکمل آرام و سکون بہم پہنچا کر بخار سے محفوظ کر دینا چاہیے۔ مریض کو صحت گاہ کا مشورہ دینے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہیے

(۱) منہ کا درجۂ حرارت ایک سو ایک درجہ سے کم ہو۔ (۲) قرعات نبض نوّے سے کم ہوں۔ (۳) اسہال یا نزلہ کی شکایت نہ ہو۔ (۴) بھوک درست ہو۔ (۵) مریض بہت نحیف و لاغر نہ ہو۔ (۶) مرض کی رفتار نمایاں ترقی پر نہ ہو۔ (۷) مرض کم و بیش قابو میں آچکا ہو۔

مندرجۂ ذیل مریضوں کو صحت گاہ کا مشورہ نہیں دینا چاہیئے

(۱) وہ مریض جو مرض کے انتہائی درجے طے کر رہے ہوں

(۲) جن کو قے میں بار بار خون آتا رہتا ہو۔

(۳) ضغطۂ دمویہ (بلڈ پریشر) زیادہ ہو اور اس کے ساتھ ہی نظامِ قلبی ضعیف ہو۔

(۴) نبض کی حرکتیں سَو سے زیادہ اور درجۂ حرارت ایک سَو ایک درجہ (ف) سے زیادہ ہو۔

(۵) بیمار دُبلا اور کمزور ہو۔

(۶) بڈھا بیمار۔

(۷) وُہ مریض جن کو قلب، گردہ، حنجرہ یا آنتوں کی شکایتیں لاحق ہوں۔

صحت گاہ کے فوائد

تازہ اور صحت بخش ہوا۔ غذا کا بہترین انتظام۔ آرام و سکون۔ ورزش کے اصول و قواعد۔ صفائی کا مکمل انتظام مستقل نگرانی۔ ماہرینِ فن کے طبی مشورے۔ کافی علاج۔ مریضوں کی تربیت و تعلیم جس سے کہ وُہ اس خوف ناک مرض کے حالات سے باخبر ہو کر دُوسروں کو تعدیہ سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

صحت گاہ میں کب تک قیام کرنا چاہیئے؟

اس کے متعلق فیصلہ مریض کی حالت پر منحصر ہے لیکن اوسطاً اور تخمیناً چھ مہینے سے دو یا تین ۳ سال تک قیام کرنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ صحت گاہ میں عرصہ دراز تک قیام کرنے سے ایک خاص خطرہ یہ ہو سکتا ہے کہ مریضانِ سل کے ماحول میں رہائش اختیار کرنے سے مزید تعدیہ (چھوت) کے حصول کا اندیشہ ہوتا ہے۔

مخصوص ہواؤں کے اوصاف

الف، صحرائی ہوا:۔ (۱) صاف اور خالص ہوا۔ کافی حمضون (اوزون) کی مقدار۔ (۲) یبوست۔ (۳) رُوشنی اور دھوپ کی کثرت۔

نوٹ:۔ اگر رات اور دن میں درجۂ حرارت نمایاں فرق ہے تو یہ بہتر نہیں ہے۔

ب، کوہستانی ہوا:۔ (۱) ہوا کے دباؤ کی کمی۔ (۲) خشک، لطیف اور خالص ہوا۔ (۳) دھوپ کی فراوانی۔ (۴) شعاعوں کی کثیر طاقت۔ (۵) رُوشن اور صاف فضا۔

بلند مقامات کی رہائش مندرجۂ ذیل مریضوں کیلئے موزوں نہیں۔ (۱) سل ریوی کے نازک حال مریض۔ (۲) قِلّت الدم کے عوارض۔ دل اور گردوں کے امراضِ عضوی۔ (۳) سل معوی (آنتوں کی سل)۔ (۴) حنجرہ کے شدید امراض۔ (۵) عصبی امراض کے مریض۔ (۶) مرضِ سل کے سخت عوارض مثلاً ذات الجنب وغیرہ۔ (۷) جلد کی قوت مدافعت کی بہت ہی کمزوری۔ (۸) قیٔ الدم کی موجودگی۔ (۹) ذیابیطس کی زیادتی نفخ الریۃ ضیق النفس:۔

نوٹ:۔ بلند مقامات اس حالت میں موزوں ہیں جب مریض کو بخار نہ ہو۔ اور مرض ابتدائی حالت میں ہو۔

ج، بحری ہوا:۔ (۱) مرطوب ہوا۔ (۲) گرد و غبار سے پاک و صاف۔ (۳) ہوا کا زیادہ دباؤ۔ (۴) درجۂ حرارت مقابلتاً کم گھٹتا بڑھتا ہو (۵) ہوا متحرک کی کثرت اور حمضون کی فراوانی۔ (۶) دھوپ اور رُوشنی کی کثیر مقدار۔

سمندری ہوا زیادہ خراب حال اور عوارض امعاء کے مریضوں اور پیچیدہ بیماروں کے لئے مناسب ہے۔

عِلاج بالغِذا

رُوغنی چیزیں شکل میں قابلِ ترجیح واستعمال ہیں اور دُودھ بہترین چیز ہے۔ تپ دق اور رُوغنی چیزیں! اور بالخصوص دُودھ! یہ عام دماغوں کے لئے ایک ایسا ہولناک تخیل ہے جس سے ایسا محسُوس کیا جاتا ہے گویا تپ دق ایک زہریلا سانپ ہے جو دودھ پلانے سے پرورش پاتا ہے بلاشک یہ مرض ایک سانپ ہے لیکن اس کے زہر کا تریاق دُودھ ہے۔ مرضِ دق دشمنِ حیات ہے اور دُودھ وسیلۂ حیات۔ مرضِ دق مریض کو دبلا اور بے جان

کر دیتا ہے اور دُودھ مریض کو فربہ اور طاقتور بناتا ہے۔ جدید تحقیقات کے لحاظ سے مریضانِ دق کے لئے ہر ڈاکٹر حیاتینی غذا اور دوا کی پُرزور سفارش کرتا ہے۔ اسی قسم کے چیزوں کے انجکشن بھی کئے جاتے ہیں۔ آج تک جس قدر حیاتینیں آپ کے علم میں ہیں وہ سب دودھ کے اندر موجود ہیں۔ قدیم تحقیقات کے لحاظ سے اگر اطمینان حاصل کرنا ہو تو قدما کی سفارشیں اور استعمالات دُودھ کے متعلق طبی کتب میں ملاحظہ فرمائیں مثلاً شیر زنان، شیر بز، شیر مادہ خر، عرق شیر وغیرہ۔ نکتہ۔ قدما نے شیر مادہ گاؤ کے متعلق بہت کچھ تعریف و توصیف بیان کی ہے لیکن جہاں تک خاکسار کو ناقص علم ہے مریضانِ دق کے لئے شیر مادہ گاؤ مستثنےٰ رکھا گیا ہے۔ موجودہ تحقیقاتیں بتا رہی ہیں کہ گائے کو بھی مرض سل لاحق ہو جاتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ متقدمین اس حقیقت کو پہلے ہی معلوم کر چکے تھے۔ بہرحال بخار کی حالت میں بھی غذا مقوی دیں۔ اور اس حد تک دیں جس کو مریض کی قوت ہضم برداشت کر سکے۔

ڈاکٹر جرسن بغیر نمک والی غذا کی سفارش کرتے ہیں اور اس کے نہایت عمدہ نتائج بتاتے ہیں وہ بغیر پکی ہوئی حیاتین سے معمور غذا پسند کرتے ہیں آپ نے مندرجہ ذیل غذا کا تناسب مریضانِ دق کے لئے بتایا ہے۔

مواد لحمیہ ۹۰ گرام۔ روغنیات ۱۶۰ گرام۔ اجزاء شکریہ و نشائیہ ۲۲۰ گرام۔ کہا جاتا ہے کہ اجزاء نشائیہ و شکریہ مرض سل کو پھیلانے میں مدد دیتے ہیں اور مواد لحمیہ اس کو کم کرتے ہیں چربیاں قوت مدافعت کو بڑھاتی ہیں۔

مریض کے لئے غذا ایسی تجویز کرنی چاہیئے جو اس کے معدہ کے لئے موزوں ہو۔ جن مریضوں کی حالت بہتر ہو اُن کی غذا میں چربی دار چیزیں ذرا زیادہ کر دینی چاہئیں۔ مریض کی اشتہار بڑھانے کے لئے پیاز، رائی، اچار اور چٹنیاں جو مناسب حال ہوں، مفید ہیں۔ مریض کو مقوی اشیاء ضرور دینی چاہئیں جو مقدار میں کم اور تغذیہ میں زیادہ ہوں۔

پروفیسر اوسلر لکھتے ہیں "مریض سل کا انجام زیادہ تر مریض کے تغذیہ کی نوعیت پر منحصر ہے اور مریض کے تغذیہ کا سوال اس لحاظ سے نہایت اہم اور ضروری ہو جاتا ہے"۔

ڈاکٹر جان سل نے "میڈیکل ریکارڈ" میں لکھا ہے کہ سل ریوی کا سبب چونہ (کیلسیم) کا فقدان یا کمی ہے۔ مرض سل کے بیماروں کے لئے غذا کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) دُودھ پلازموں کے ساتھ۔ (۲) وائی رال جو ہڈیوں کے سُرخ گودے، اکسٹرکٹ مالٹ اور انڈوں پر مشتمل ہے۔ (۳) کچے گوشت کا رس ۲ سے ۴ درہم صبح و شام۔ (۴) تازہ کریم ہمراہ دودھ علے الصباح۔ بکری کا دودھ قابل ترجیح ہے کیونکہ یہ حیوان مرض سل سے قدرتاً محفوظ ہے۔ (۵) اولٹین۔ سیناٹوجن بہترین اشیاء ہیں۔ (۶) پیاز۔ لہسن۔ گاجر۔ ٹماٹر وغیرہ کچی شکل میں نہایت مفید ہیں۔ (۷) روغن جگر ماہی۔ (۸) چوزہ مرغ کا شوربہ تازہ پھل تازہ سبزیاں مناسب مقدار میں دیں۔ بعض لوگوں نے کیلے کی اس مرض میں بہت تعریف کی ہے۔

ملیریا کے انسداد کے لئے حکومت پنجاب کی سرگرمیاں

زمانہ قدیم سے ہی ملیریا نسلِ انسانی کے لئے ایک وبا کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے۔ اور فلسطین کا علاقہ پرانے زمانہ سے ہی ملیریا کا تختہ مشق رہا ہے۔ اس امر کے متعلق بھی شہادت موجود ہے کہ قدیم یونانی اور رومی بھی غالباً اپنے آباؤ اجداد کی طرح اس مرض سے واقف تھے۔ ہندی حکیم سشرت بھی اس مرض سے واقف تھا اور اُسے یہ علم تھا کہ جراثیم مرض کو پھیلاتے ہیں۔ قریباً چودہ برس گذرے لنکا کے بعض مصنف بخار کو مچھروں سے منسوب کرتے تھے مسیحی دور کی ابتدائی صدیوں اور قرونِ وسطیٰ میں بھی لوگ ملیریا سے واقف تھے۔ اب بلاشبہ ہندوستان ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں یہ مرض نہایت شدت سے پھیل جاتا ہے اور جہاں یہ اب بھی اُن تمام انجمنوں کی مسلسل تشویش کا موجب ہے جنہیں قوم کی صحت سے دلچسپی ہے۔ ہندوستان میں ملیریا۔ ایسی شدت سے پھیل جاتا ہے۔ کہ ہر سال قریباً دس کروڑ نفوس اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ہر سال اس مرض سے بیس لاکھ انسان موت کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ عام طور پر پُرانے زمانے میں اس مرض کی علامتیں بخوبی معلوم یا مسلّم نہیں تھیں اور اکثر حالات میں لوگ اسے دیگر امراض سے تعبیر کر دیتے تھے۔

ملیریا کی مخصوص علامات

ملیریا ایک متعدی مرض ہے۔ جو مچھروں کے ذریعہ ایک انسان سے دُوسرے انسان کو لگ جاتا ہے۔ اس امر کے متعلق علمی تحقیق دورِ حاضرہ کا واقعہ ہے۔ لیکن یہ عقیدہ کہ کاٹنے والے

کیڑے بنی نوع آدم کو بخار میں مبتلا کرنے میں نمایاں افر رکھتے ہیں سبھی دُور سے صدیوں پہلے موجود تھا۔ فیسن۔ بیورن۔ راس اور گراسی نے مساعی جمیلہ سے یہ امر بلاشک وشبہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ایک خاص قسم کا مچھر ملیریا کے پھیلانے کا خاص سبب ہے۔ یہ خاص مچھر اپنی دوسری قسموں سے اس طرح پہچانا جاسکتا ہے۔ کہ اس کے پروں پر نقطے ہوتے ہیں۔ اور جب یہ بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کا پچھلا حصہ اوپر کو اٹھا رہتا ہے۔ اس طریقہ سے ملیریا کی بیماری کا ایک دَور قائم رہتا ہے۔ یعنی یہ بیماری انسان سے مچھر میں اور مچھر سے انسان میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ خاص مچھر جو بیماری سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ انسان کو کاٹتا اور اُس کا خون پیتا ہے۔ اور یہ مچھر اس طریقہ سے خون کے ساتھ ملیریا کے جراثیم چوس لیتا ہے۔ اور جب یہ ہی مچھر کسی تندرست آدمی کو کاٹتا ہے۔ تو جراثیم انسانی خون میں سرایت کر جاتے ہیں۔ مچھر کے کاٹنے کے بعد دس دن سے چودہ دن یا بعض حالات میں چھ مہینے بعد انسان موسمی بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے ابتدائی علامتیں بالعموم یہ ہیں کہ انسان کی بھوک اور نیند کم ہو جاتی ہے۔ پسینہ کم آتا ہے۔ اور کھال خشک ہو جاتی ہے۔ اعضا شکنی کے علاوہ جسم اکڑ جاتا ہے۔ اور انسان پر لرزہ جاری ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کو درد سر کے علاوہ عام بے چینی اور کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد سردی محسوس ہوتی ہے۔ مریض پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور وُہ لیٹ جانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔ درجۂ حرارت ۱۰۴ یا اس سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ بخار روز ہوتا ہے یا ہر تیسرے یا چوتھے دن۔ بعض علاقوں کا ملیریا مہلک ہوتا ہے اور یہ دَو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک میں بخار ہر وقت رہتا ہے اور دُوسرے میں نوبتی طریقہ سے چڑھتا رہتا ہے۔ اور اگر ابتداً میں علاج نہ کیا جائے۔ تو ملیریا عموماً مہلک ہوتا ہے۔

ملیریا کا علاج

آج کل کونین کو ملیریا کی مؤثر دَوا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس بات پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں کہ اس بخار کے حملہ کے بعد کافی دنوں تک کونین کا استعمال ضروری ہے۔ کیونکہ ایسا نہ کرنے سے بخار پھر لاحق ہو کر خطرناک صُورت اختیار کر لیتا ہے۔ جیسا کہ بخار کا دُور کرنا لازمی ہے۔ ویسے ہی بخار کے بعد بھی علاج جاری رکھنا ضروری ہے۔

سر رانلڈ راس نے تجویز کیا ہے۔ کہ ۱۰ ہفتہ تک کونین استعمال کی جائے۔ یعنی دَو ہفتہ تک تو کونین سلفیٹ یا بائی ڈرو کلورائیڈ روزانہ پندرہ ۱۵ گرین کی مقداریں اور باقی ۸ ہفتہ میں۔ چھ یوم فی ہفتہ مذکورہ دَوائیں دس گرین کی مقداریں دی جائیں۔ اس حساب سے مریض کو ۶۹۰ گرین کونین کھلا دی جاتی ہے۔ جن علاقوں میں ملیریا پھیل رہا ہو۔ ہفتہ میں دو مرتبہ ملیریا کے سدباب کے لئے سات گرین کونین روزانہ کھانی چاہئیے یعنی ہر جمعرات اور ہر اتوار کے دن۔ کونین انفلوئنزا (وبائی نزلہ) اور زکام کا بھی مؤثر علاج ہے اور پھیپھڑوں کے امراض سے انسان کو بچاتی ہے۔ خون کی کمی، زکام اور کمزوری کی حالت میں بھی کونین بہت مفید ہے۔

ملیریا کے انسداد کے لئے ۳۴-۱۹۳۳ء کی دس سالہ مُدت میں ۱۲۳۹۳ روپیہ کی کونین مفت تقسیم کی اور یہ مریضوں کے اس علاج کے علاوہ ہے جو شفاخانوں میں کیا گیا۔ کونین کی تقسیم کے لئے ۶۷ خاص مرکز قائم کئے گئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپل بورڈ۔ فوج اور ریلوے کے حکام نے متحد ہو کر ملیریا کی رُوک تھام کے لئے تجاویز مرتب کرلی ہیں۔ انسدادی تدابیر کے طور پر جوہڑوں اور تالابوں کا پانی خشک کیا جاتا ہے۔ گڑھے مٹی سے پُر کئے جاتے ہیں۔ مچھر کے بچوں کو ہلاک کرنے کے لئے بند پانی کی سطح پر مٹی کا تیل چھڑک دیا جاتا ہے۔ مکانات اور چارپائیوں کے گرد تار کی جالی یا مچھر دانیاں لگائی جاتی ہیں اور ملیریا پیدا کرنے والے مچھروں کی ہلاکت کے لئے مکانات پر اور بالخصوص اصطبلوں اور مویشی خانوں میں جہاں مچھر دن کے وقت آرام کرتے ہیں پچکاری سے دَوا کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں ملیریا کا مسئلہ اس قدر وسیع ہے کہ جب تک عوام الناس اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اس مرض کے انسداد کے لئے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں گے گورنمنٹ تنہا اپنی مساعی میں کامیاب نہیں ہوسکتی کیونکہ عوام الناس کی فوری امداد اور فوری شرکت عمل کے بغیر زیادہ کامیابی کی توقع نہیں ہوسکتی۔ یہ ہر ایک شہری کا فرض اولین ہونا چاہئیے۔ کہ اُن حالات کا جن میں ملیریا پیدا کرنے والا مچھر پلتا اور بڑھتا ہے۔ قلع قمع کر دیا جائے۔ یورپ اور بالخصوص ٹرکی میں خاص قوانین منظور کئے گئے ہیں جن کے رو سے مکانات کے مالکان کا یہ فرض قرار دیدیا گیا ہے۔ کہ وُہ اپنی جائداد سے مچھر پیدا کرنے والے مقامات کو دور کردیں۔ اور ملیریا والے علاقہ میں لوگوں پر یہ فرض عائد کیا گیا ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں ملیریا کی انسدادی تدابیر پر عمل کرنے کے لئے مفت امداد دیں۔ یا بصورت دیگر مالی امداد پیش کریں۔ ملیریا کے ہر ایک مریض کو کونین کے مسلسل استعمال سے صرف ذاتی فائدہ ہی مدّنظر نہیں رکھنا چاہئیے۔ بلکہ اُسے کونین کا استعمال اپنا اخلاقی فرض قرار دینا چاہئیے۔ انسدادی تدابیر کا پابند ہونا ہر ایک شخص کا فرض ہے۔ تاکہ ملیریا سے نجات مل جائے کیونکہ ہر ایک مریض سے اس مرض کی چھوت لگ جانی لازمی ہے۔ اور اس طریقہ سے ہر ایک مریض اپنے گردو پیش رہنے والے لوگوں کے لئے خطرہ کا موجب بن جاتا ہے۔ تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وُہ ملیریا کے مریضوں کو مناسب علاج کی ترغیب دیں۔ اور انہیں چاہئیے کہ وُہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے علاقہ کے ضرورت مند لوگوں کے درمیان کونین کی گولیاں تقسیم کریں۔ اور اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ لوگ اُن گولیوں کو باقاعدہ استعمال بھی کریں۔

تاریخِ طب

طبِّ یورپ کا ماخذ

از جناب حکیم مولانا محمد یحییٰ خاں صاحب شفا (خان پوری) صدر دائرہ طبیہ، راولپنڈی

پچھلے نمبر میں "طب اسلامی کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے میرے ایک بسیط مقالہ کا ایک ٹکڑا شائع ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ میری نو تصنیف کتاب "درسِ شفاء" کا ایک باب موسوم بہ تاریخ و مذاکرہ ہے جس میں زبان و بیان کی علمی و ادبی چاشنی کے ساتھ تحقیق و روایات کی روشنی میں طب کے علمی و عملی ارتقا کی تاریخ پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔ اور تاریخ و تبصرہ کے ساتھ ساتھ تنقید و تحقیق کے طور پر بھی چند باتیں عرض کر دی گئی ہیں۔

اس مقالہ کا پہلا حصّہ تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب اسکے بعد کا ٹکڑا ملاحظہ کیجئے جس میں طب مغرب کے اصل و منبع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

انشاء اللہ العزیز، اگلے مہینے میں اسی مقالہ کا تیسرا ٹکڑا پیش کیا جائے گا۔ جسے یقین ہے کہ صاحب ذوق و نظر پسند فرمائیں گے۔ ٭ 'شفا'

ہندوستان کو تاریخی اعتبار سے متفرق اقسامِ طب و علاج کا گہوارۂ تربیت ہونے کا فخر حاصل ہے اور یہ کتنی دردناک و الم انگیز حقیقت ہے کہ آج اُسی خطیرۂ قدس میں طب قدیم کے آفتاب عزت و اقبال کو ادبار و زوال کا گہن لگ رہا ہے جو کبھی اس فن جلیل کی تاریخی فتوحات کی رزمگاہ رہ چکا ہے اس خرابی و بربادی کا حقیقی سبب ہمارے وہ دوست ہیں جو فنی عظمت و جلال کے روشن و تابناک چہرے پر اپنی جہالت و نادانی کا پردۂ تاریک ڈال رہے ہیں اور اپنی اغراض کی ناجائز تکمیل کی خاطر فن جلیل کو رسوا کرتے ہیں۔

لسان العصر حضرت اکبرؔ مرحوم نے اپنے مخصوص طنزیہ انداز میں غالباً انہی حضرات کے ناکردنی کارناموں سے متاثر ہو کر فرمایا تھا ؎

کہاں کے قبلہ، کہاں کے قبلی، جنید کیسے کہاں کے شبلی
عوض تصوّف کے ہم نے طب لی بنیں گے سرجن مزا کرینگے

اور ایسے لوگوں میں اکثریت انہی کی ہے جو طب کا جامۂ عزت صرف اسی لئے اوڑھتے ہیں کہ اس کی نمود و نمائش کے طفیل میں اپنے لئے دولت و شہرت کی کرسی حاصل کر لیں اور بس۔ ان کو نہ تو فنی علم و عمل سے تعلق ہوتا ہے۔ نہ وہ روحِ فن سے آشنا ہوتے ہیں اور نہ اسکی ضرورت ہی سمجھتے ہیں۔ خیال تو کیجئے ایسے بزرگ فن کی ذلت و رسوائی کا موجب نہ بنیں گے تو کیا اس کا نام اچھالیں گے؟ ان سے یہ توقع کیوں ہو؟ اور ؎

جب توقع ہی اُٹھ گئی غالبؔ کیا کسی کا گلہ کرے کوئی۔

ان کا شکوہ بھی بے سود ہے۔ یہ بے چارے فن کے اصول و مسائل اور علمی و عملی حقائق و معارف سے بے خبر ہونے کی وجہ سے مجبور ہیں کہ طب کے سرمایہ دارانہ زرق و برق سے مرعوب ہو کر اسکے سامنے اپنے ہتھیار ڈالدیں بقول شاعر ؎

جو کہا اس نے۔ کیا منظور، کیسا حرف نفی
اب سراپا ہم تو اس محفل میں، جی ہاں، ہو گئے

ان "جی ہاں" قسم کے بزرگوں کو طب مغرب کی موجودہ بلند پروازیاں، اپنے سحر کارانہ اثر سے مغلوب کر لیتی ہیں، اور چونکہ اُنہوں نے طب قدیم کی اعجازی تاریخ حیات کا مطالعہ نہیں کیا ہوا ہوتا ہے بلکہ ان کے سامنے موجودہ دورِ زوال کی عبرت ناک حالت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ طب جدید کے

قوم واقتدار اور عروج واستیلاء سے متاثر ہو کر جھٹ اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ ان کی زبان حال گویا یہ شعر ہوتا ہے ؎

رنگ شراب سے مری نیت بدل گئی　　واعظ کی بات رہ گئی ساقی کی چل گئی

اگرچہ ان کی جہالت وبے خبری ہی اسکی وجہ ہے۔ ع اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے، اور اس معاملہ میں ان کی حالت قابل رحم ہے ہم انہیں سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ع تو بہر گناہ کہ خواہی بکن، کہ معذوری۔

لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ اگر وہ فرزانہ عصر اکبر مرحوم کے اس ارشاد پر بھی غور کریں۔

پھل، پھول، پتیوں پہ ہی تیری نظر نثار
جڑ پر نظر نہیں ہے، کہ ہے جس کی سب بہار

طب جدید کیا ہے؟

یہ ایک قابل بحث ومذاکرہ سوال ہے جس کا جواب ہم تاریخ حقائق کی روشنی میں دینا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ سلسلۂ سخن بہت دراز ہو رہا ہے اور اس کی طوالت میں پڑ کر ہم طب یورپ کی تاریخ بھی نہیں لکھ سکے۔ لہٰذا اب اسی سوال کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس سے جہاں ہمارے مضمون کی تکمیل ہوگی وہاں مبحث کی تفصیل بھی ہو جائیگی اور ساتھ ہی شیدایان طب جدید کو بہت سی دلچسپ حقیقتیں بھی ہاتھ لگیں گی۔

مستشرقین مغرب کا اعتراف

ہم تو کہتے ہی ہیں، لیکن مغرب کے مستشرقین (اورینٹلسٹس) کی ایک حقیقت شناس ومنصف مزاج جماعت بھی تسلیم کرتی ہے کہ طب مغرب فی الحقیقت طب اسلامی کی وہ بیٹی ہے جس نے ماحول واحوال کے مطابق نیا لباس اور نئی وضع قطع اختیار کرلی ہے۔

اس اجمال کی تفصیل اور اس قول کی دلیل پیش کرنے کے لئے تاریخ کے اوراق ہمارے سامنے صداقتوں اور حقیقتوں کا ایک غیر مختتم ذخیرہ پیش کرتے ہیں جس پر نظر کرنے سے یہ شعر ہماری زبان پر بے ساختہ جاری ہو جاتا ہے ؎

بلبل از فیض گل آموخت سخن، ورنہ، نبود
ایں ہمہ قول وغزل تعبیہ در منقارش

سرزمین اندلس کا چپہ چپہ، اسلامی عہد حکومت میں علمی، عملی، تمدنی اور معاشرتی ترقی کی تفسیر اپنی زبان حال سے بیان کر رہا ہے اور اس کا ایک ایک ذرہ ہر صاحب عقل وبصیرت کو یہ داستان حقیقت سنا تا معلوم ہوتا ہے، کہ **یورپ نے جو کچھ پایا یہیں سے پایا ہے**۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اندلس فتح کرنے کے بعد مسلمانوں نے اس سرزمین جہل وتعصب میں علم وعرفان کے جو چشمے بہائے ہیں اُنہوں نے وہم وخرافات کے اس تعرظلمات میں آب حیات پیدا کر دیا جس پر ۲۰۰ء سے لے کر اس وقت تک کبھی آفتاب علم ودانش نہیں چمکا تھا۔

اہل یورپ اور مسلمان

علاوہ ازیں حروب صلیبیہ (کروسیڈس وارز) کے مشہور تاریخی زمانہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی مذہبی وملکی یورشیں بھی یورپ کے حق میں ابر رحمت کا کام دے گئیں۔ بار بار کی جنگوں کے سبب سے عیسائیوں کو اسلامی ممالک میں آمد ورفت کے ایک سے زیادہ مواقع حاصل ہوئے۔ اور مذہبی وسیاسی اختلاف وعناد نے اگرچہ ان کے سینوں میں مسلمانوں کی طرف سے بغض وکینہ کے جذبات بھرے ہوئے تھے، لیکن جب اُنہوں نے مسلمانوں کی علمی وعملی ترقیات کے حیرت انگیز کرشمے دیکھے۔ ان کے حالات وخواطر کا عمیق مطالعہ کیا ــــــ تو انہیں حیرت وتعجب کے ساتھ اعتراف کرنا پڑا کہ :۔

مسلمان عصر حاضر میں دنیا کی علمی۔ مدنی اور معاشرتی تہذیب وترقی کے واحد معلم ہیں۔

حروب صلیبیہ کی بازیافت

یہ اثرات ایسے نہیں تھے کہ بیکار رہتے مسلمانوں کی تہذیب وشائستگی نے یورپ کے باشیوں کی آنکھیں کھول دیں اور اُنہوں نے اپنے ناصیۂ قسمت کو طغرائے سعادت سے منتخر کرنے کے لئے، مذہبی جنگ وجدل کی گرم بازاری میں بھی مسلم علماء وفضلاء کے سامنے زانوئے ادب وشاگردی تہ کرنا ضروری سمجھ لیا۔

یورپ کے مسلمانوں سے علمی تعلقات کا آغاز

اگرچہ ان سے بھی بہت پہلے ہی یورپ کے مسلمانوں کے ساتھ علمی تعلقات

کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ چنانچہ پہلی صدی ہجری میں مسلمانوں کی ایک مختصر جماعت کے قدوم میمنت لزوم سے اس جہالت کدہ میں علم و بصیرت کی روشنی پھیلنے لگی تھی۔ یہ جماعت اپنے معاشی حالات کے ماتحت جنوبی فرانس میں جاکر آباد ہوئی تھی۔

اسی طرح ہارون الرشید کے زمانۂ خلافت میں بھی یورپ کو علمی و ذہنی ترقی کا ایک اور موقع ملا تھا۔ شارل مان[1] (شہنشاہ فرانس) نے مسلمانوں کی علمی و دماغی ترقیوں کے بے شمار مظاہر سے متاثر اور اپنے ملک میں کلیساؤں کی توہم انگیز مزخرفاتی تعلیم سے منفعل ہو کر مسلمانوں سے علمی و تمدنی تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ اس نے بہت سے عرب علماء و حکماء ریزان کے فاضل تلامذہ کی ایک جماعت کو اپنے دربار سے وابستہ کیا اور گرجوں کے تعلیمی نصاب میں اصلاح و ترمیم کر کے فنون لطیفہ و علوم جلیلہ سے یورپ کو بہرہ اندوز کرنا چاہا۔ مگر چونکہ یہ کوششیں اس وقت کے یورپ کی دماغی استعداد و صلاحیت سے بہت بڑھ کر تھی۔ اس لئے کارگر اور نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئیں۔ جب تک شارل مان زندہ رہا یہ چیزیں بھی رہیں۔ لیکن اسکے مرتے ہی ان کا بھی خاتمہ ہوگیا اور یورپ پھر اسی تاریکی و غفلت کی چادر میں منہ ڈھانپ کر خواب خرگوش کے مزے لینے لگا۔

شارل مان کے بعد اس کے پوتے شارل نے بھی اپنے دادا کے نقش قدم پر چل کر اصلاحی اقدامات کی طرف توجہ کی۔ مگر تمام یورپ اسکی مخالفت پر کمربستہ ہوگیا۔ یہانتک کہ کلیسا نے اس پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔

الغرض یورپ کی علمی و دماغی ترقی کے لئے مسلمانوں سے علمی و مدنی روابط گو بہت مدت سے تھے تاہم ان کا اثر و عمل کوئی قابل ذکر اہمیت نہیں پا سکا۔ اگر کچھ ہوا بھی تو وہ محض انفرادی کوششوں کا مرہون منت اور بہت کم تھا۔

اندلس میں آفتاب اسلام کی ضیا باریاں

لیکن اندلس میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد جب یورپ نے اسکی حیرت انگیز تہذیب و شائستگی کا جمال و جلال دیکھا تو اس قدر متاثر ہوا کہ زنگ جہل و تعصب بھی اس نور و ربانیت کو اسکے آئینۂ قلب پر مرتسم ہونے سے نہ روک سکا اور یورپ کے بہت سے خوش فال انسان اندلس کی اسلامی درسگاہوں میں درس علم و عرفان حاصل کرنے لگے۔

سسلی میں فیضان

اندلس کی طرح سسلی میں بھی مسلمانوں نے اپنی شہرۂ آفاق علمی و عملی ترقیات کے مراکز قائم کئے ہوئے تھے۔ اور چونکہ سسلی یورپ کے عین وسط میں واقع ہے۔ اس لئے سسلی کے فیض سے یورپ کو مستفید ہونے کا بہت زیادہ موقع ملا۔

اس عہد کے چند یورپی طلبۂ علم

اندلس اور سسلی کی اسلامی درسگاہوں میں یورپ کے اقطاع و اکناف سے طلبا حصول علم کی خاطر آتے تھے۔ ان میں سے ہارڈی من کویمون۔ ڈینیل مارلی۔ پیٹرز مارکو۔ اور جربرٹ[2] وغیرہ مشہور ہیں۔

موخر الذکر نے عربی علوم و فنون کی بہت سی کتابوں کے تراجم بہت سے خود لکھے اور کئی دوسرے فاضل دوستوں سے لکھوا کر انکی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ یورپ کے عوام اور علی الخصوص مذہبی پیشواؤں نے اپنی جہالت اور تعصب کے زیر اثر اس کی شدید مخالفت کی اور شور مچایا کہ اس شخص نے اپنی روح شیطانوں کے ہاتھ بیچ ڈالی ہے۔

یورپ کا ہارون الرشید

بارھویں صدی میں یورپ میں ایک ایسا لائق فخر و احترام شخص پیدا ہوا جسے علمی سرپرستی اور قدردانی کے اعتبار سے ہارون الرشید کا ثانی کہا جا سکتا ہے۔ یہ قابل عزت انسان فریڈرک ثانی تھا۔ جو بالرم میں پیدا ہوا۔ اس وقت بالرم اور سلرنو وغیرہ عربی تہذیب و تمدن کے مرکز تھے۔ عرب علماء و حکماء وغیرہ سے ملک بھرا پڑا تھا فریڈرک دل کے وطن مالوف کا اثر تھا یا مبدء فیاض کی عنایت کہ اس کی طبیعت میں اپنے برادران ملت کی طرح تعصب و کدورت کی لاگ نہ تھی۔ اسے اسلامی

---

[1] شارل مان سب سے پہلا شخص ہے جس نے یورپ کے علمی و دماغی تنزل و انحطاط کو محسوس کیا اور اسے دور کرنے کی سعی کی۔ یہ بادشاہ ملک کے وسیع و فراخ حصے پر حکمراں تھا اور نہایت پُرجلال و باعظمت تھا۔ حال کے یورپی مصنفین اسکی اصلاحی کوششوں کا تذکرہ پوری دلچسپی سے کرتے ہیں (خان پوری)

[2] جربرٹ کو پاپا سلوسٹر ثانی بھی کہتے ہیں۔ یہ ۹۹۹ء میں عیسائیوں کا پوپ اعظم تھا۔ اس نے اندلس کے اسلامی مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ عربی کتابوں کے تراجم لکھنے اور چھاپنے کا کام سب سے پہلے اسی نے کیا۔ اور اگرچہ اسکی مخالفت بھی ہوئی لیکن تراجم کا سلسلہ روز بروز بڑھتا گیا۔ اور نویں صدی عیسوی سے لیکر پندرھویں صدی عیسوی کے بعد تک صرف تراجم پر ہی یورپ کی تعلیم و تعلم کا انحصار رہا۔ پندرھویں صدی کے بعد کچھ کچھ کتابیں تصنیف ہونی شروع ہوئیں۔

تہذیب و مدنیت کے ساتھ قلبی تعلق اور عمیق دلچسپی تھی اور اسکی ترویج کے لئے اس نے بہت سے عملی کام انجام دیئے ہیں۔

یورپ کی علمی و دماغی کمزوریوں کا علاج کرنے کے لئے اس نے نابولی اور سلرنو کے مقامات پر دو عظیم الشان مدرسوں کی بنیاد ڈالی۔ اور مصر، شام، اندلس اور دور دراز کے گرجوں سے بے شمار علمی و تاریخی کتابیں حاصل کر کے ایک وسیع اور شاندار کتب خانہ قائم کیا۔ نابولی کا مدرسہ ملک کے ایسے حصہ میں واقع تھا کہ اس میں اطراف و جوانب کے اکثر طلبا آسکتے تھے۔

یورپ میں سب سے پہلی طبی درس گاہ

لیکن اس سے زیادہ قابل ذکر و مہتم بالشان مدرسہ سلرنو میں تھا۔ یہ ایک میڈیکل کالج تھا جو اگرچہ آٹھویں صدی سے چلا آرہا تھا۔ مگر اسے اصلی اور حقیقی فروغ فریڈرک ہی کے زمانے میں حاصل ہوا۔ اس میں مختلف زبانوں مثلاً لاطینی، عبرانی، یونانی، جرمن اور عربی میں تعلیم دی جاتی تھی۔ طریقۂ تعلیم موجودہ زمانے کی طرح خطبات و اسباق (لیکچرز) ہی تھے۔ یعنی تمام علوم و فنون کی تعلیم لیکچروں اور تقریروں کے ذریعہ دی جاتی تھی۔

اس مدرسہ میں خصوصی اطبار (اسپیشلسٹ) تیار کئے جاتے تھے۔ اور عصر حاضر کی طرح ایک ایک مرض یا ایک ایک عضو کے امراض کے علاج و تشریح میں مہارت بہم پہونچائی جاتی تھی۔ اسی طرح طبی علوم میں انتہائی کمال حاصل کرنے کے لئے مختلف علوم طلبائ سے مخصوص ہوتے تھے بعض صرف نباتات کی تحقیقات کرتے تھے اور بعض مخصوص معالجات پر تجربات عمل میں لاتے تھے۔

نیز مدرسہ طبیہ سلرنو میں علم التشریح بھی سکھایا جاتا تھا۔

الغرض اس مدرسہ سے ہی یورپ کی موجودہ طرز تحقیق و اکتشاف وغیرہ کی بنیاد پڑتی ہے اور اسی درس گاہ سے یورپ میں علمی و دماغی علی الخصوص طبی قابلیت بہم پہونچتی ہے۔

اس مدرسہ نے یہاں تک ترقی حاصل کر لی تھی کہ حکومت نے عطاروں اور عطائیوں کی نگرانی کرنی شروع کر دی تاکہ اطبار خاص کے حقوق میں دست اندازی نہ کریں۔ نیز اس مدرسہ کے ماتحت بہت سے شفاخانے قائم تھے۔ جو اندلس کے اسلامی شفاخانوں کے اصول و ضوابط کے مطابق قائم کئے گئے تھے۔

سینٹ گال کا مشہور ہسپتال

پہلے تو یورپ کی یہ حالت تھی کہ نام نہاد مذہبی توہمات و خرافات میں پھنس کر دوا کو مطلقاً بے سود سمجھا جاتا تھا۔ صرف دعا کا استعمال تھا۔ لیکن جب مسلمانوں کے آفتاب علم و اقبال کی روشنی نے یورپ کی شب جہالت کو بوریا بندھنا باندھنے کا حکم دیا تو اب گیارہویں صدی میں سینٹ گال میں ایک ہسپتال قائم ہوا جس میں جڑی بوٹیوں (عقاقیر) کا ایک باغ بھی لگایا گیا تھا۔

درس گاہِ مونیلیہ

سلرنو کی درس گاہ کے علاوہ بعض اہل دل یورپی علمائ نے مونیلیہ میں بھی ایک طبی مدرسہ کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ مدرسہ پہلے تو کسی نمایاں اہمیت کا مالک نہیں تھا۔ لیکن جب اندلس میں مسلمانوں کا چراغِ حکومت گل ہو گیا اور عیسائیوں نے فتح حاصل کر لی تو اس مدرسہ کی ترقی کا وقت آ گیا۔ مسلمان علمار و فضلا اپنے مرکز سے نکل کر اِدھر اُدھر پھیل گئے تھے۔ چنانچہ کارپردازانِ مدرسۂ مونیلیہ نے ان کی علمی و فنی خدمات سے انتہائی فائدہ اُٹھایا۔ عرب علمار کی بدولت اس مدرسہ نے وہ شاندار ترقی حاصل کی کہ تھوڑے ہی مدت بعد تمام یورپ کی ترقی کا واحد اور مسلم ذریعہ قرار پایا۔

عربی تراجم کا لامتناہی سلسلہ

ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ نویں صدی ہی سے عربی تصنیفات کے تراجم لاطینی میں شروع ہو چکے تھے چنانچہ اس سلسلہ نے انتہائی ترقی حاصل کی اہل یورپ ابھی اس قابل تو نہ تھے کہ علوم و فنون میں خود کوئی عمدہ تصنیف مدون کر سکتے لیکن عربی کتابوں کے تراجم اُنہوں نے نہایت شوق اور انہماک سے لکھنے اور شائع کرنے شروع کر دیئے۔

نامور یورپی مترجمین

ان مترجمین میں جربرٹ کے علاوہ قسطنطین افریقی۔ یوحنا اشبیلی اور ھارمن ڈی من کریمن وغیرہ امتیازی حیثیت کے مالک ہیں۔ یہ لوگ مختلف ملکوں کے رہنے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے تھے۔ لیکن تراجم عموماً لاطینی میں ہی ہوتے تھے، کیونکہ ملک کی تصنیفی زبان وہی تھی۔ ترجمہ کا ذوق و شغف روز بروز بڑھتا گیا۔ یہاں تک ۱۱۳۰ء میں آرچ ڈبشپ ریمونڈ نے طلیطلہ (ٹالیڈو) میں تراجم کا ایک خاص محکمہ قائم کیا جس نے نہایت عمدہ

اور اہم کام انجام دیا۔

ڈاکٹر کارلوک نے اپنی کتاب تاریخ طب عربی میں لکھا ہے کہ عربی زبان سے ۳۰۰ کتابوں کا صرف لیٹن (لاطینی) میں ترجمہ کیا گیا۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان (مشہور فرنچ مستشرق) نے تصریح کی ہو کہ کامل چھ سو برس تک یورپ میں انہی تراجم پر تعلیم و تدریس کا مدار تھا اور پندرھویں صدی تک کوئی ایسا مصنف نہیں ملتا جس نے عربوں سے نقل نہ کیا ہو۔

گیارھویں صدی کے آخر میں نارمن قوم کے لوگوں نے سسلی کو فتح کرلیا تو ان کے ساتھ ایک افریقی ترجمان آیا تھا جس کے پاس یونانی طبی کتابوں کے عربی تراجم تھے۔ ان کا لاطینی میں ترجمہ کیا گیا۔ اور سولھویں صدی تک یہی ترجمے کام آتے رہے۔ اس کے بعد اصل یونانی کتابوں کا لاطینی میں ترجمہ کرلیا گیا۔

الغرض اٹھارویں صدی تک یورپ کی مشہور یونیورسٹیوں۔ مونٹ پلیر۔ بولوگنا۔ مونپلیہ۔ کیمبرج۔ اور پیرس پاوڈا وغیرہ میں قانون شیخ الرئیس اور حاوی کبیر وغیرہ کے تراجم داخل نصاب رہے۔

بعض اسلامی اطباّ و حکما جن کی تصنیفات ترجمہ ہوئیں

اسلامی اطبا نے کچھ کتابیں، تو قدیم اطبار یونان کی تصانیف تراجم اور شروح وغیرہ پر لکھی تھیں اور کچھ اس فن میں مہارت و استعداد حاصل کرنے کے بعد خود تصنیف کی تھیں۔ ان میں سے جو کتابیں، ارسطو۔ بقراط۔ جالینوس۔ اور افلاطون وغیرہ کی کتابوں کے تراجم وغیرہ پر مشتمل تھیں۔ ان کو یورپی مترجمین نے لاطینی میں منتقل کرنے کے بعد اصل مصنفین سے منسوب کردیا تھا۔

جو کتابیں جو اہل عرب کی تصنیف تھیں۔ اور جن کو لاطینی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہاں انکی تصنیفات میں جانے کی گنجائش نہیں۔

پس آپ کو یہ معلوم رہے کہ جن قابل ذکر اسلامی اطبا و حکما کی کتابوں کو عربی سے لاطینی میں منتقل کیا گیا ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔

یعقوب کندی۔ ابن سینا۔ ابن رشد۔ جابر بن حیان۔ عباس۔ ابن العوام الاندلسی۔ اور یحیٰی ابن ماسویہ وغیرہم۔

حاصل کلام!

یہ تمام وہ تاریخی حقائق ہیں جن کو جھٹلانا، گویا خاک اُڑا کر سورج کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنا ہے۔

اب آپ ہی فرمایئے۔ کہ طب جدید کیا ہے؟

اگر اتنے طویل زمانہ کی ریزہ چینی کے بعد طب مغرب اسلامی طب کے فیوض و برکات سے انکار کرنا چاہے۔ تو کرے۔ مگر اہل نظر بخوبی جانتے ہیں کہ طب مغرب یا تو کچھ نہیں۔ یا اگر کچھ ہے تو طب قدیم عربی کی بدولت ہے ؎

گر گفتۂ زعشق گہے حرف آشنا
آں ہم حکایتیست کہ از من شنیدۂ

الامراض والعلاج

نزلہ وبائیہ یا انفلوئنزا

ازجناب حکیم محمد علی صاحب چھپڑ

ماہیت۔ یہ ایک حاد اور متعدی بیماری ہے جس کے پھیلنے کی مختلف صورتیں ہیں کبھی یہ وبا کی صورت میں کسی خاص جگہ محدود ہوتا ہے اس کو مقامی نزلہ وبائیہ کہتے ہیں۔ کبھی یہ مرض منتشر طور پر کہیں کہیں ہوتا ہے۔ اس کو منتشر نزلہ وبائیہ کہتے ہیں کبھی یہ مرض پورے طور پر ملک میں وبا کے طور پر پھیل جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کو عمومی نزلہ وبائیہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ آخری صورت بہت مدت کے بعد ہوتی ہے۔ لیکن بہت شدید اور مہلک ہوتی ہے ابھی تک اس مرض کے جراثیم کے حالات کے متعلق کوئی بات متعین نہیں کی جاسکی ہے۔ لیکن یہ بات تقریباً طے پاچکی ہے کہ جرثومۂ انفلوئنزا (بیسی لسس ان فلوئنزی) سے اور مرضی تکلیفوں سے بہت ہی قریبی تعلق ہے، خصوصاً نظام تنفس کی تکلیفوں میں جس میں خود مرض ہی حملہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔

اسباب۔ کیا مختلف علامات جوفی الحال ہمارے نقطۂ نظر سے نزلہ وبائیہ میں شامل ہیں ایک ہی عرض کے ظواہر ہیں۔ وہ کون سے اسباب جزیہ ہیں جن سے یہ مرض وبائی طور پر پھیل کر بہت سے لوگوں کو مبتلا کردیتا ہے؟ نزلہ وبائیہ مقامی اور نزلہ وبائیہ منتشر میں اور نزلہ وبائیہ عمومی میں کیا تعلق ہے جس کی وجہ سے آخرالذکر بنی نوع انسان کی بہت بڑی تعداد کو ہلاکت کے غار میں پہونچا دیتا ہے؟ یہ ہیں وہ سوالات جن میں ماہران علم الامراض وبائی اور ماہران علم الجراثیم سالہاسال سے غلطاں و پیچاں ہیں۔ ۱۹۱۸-۱۹ء کے وبائی انفلوئنزا نے غور اور تحقیق کا ایک استثنائی موقعہ بہم پہونچایا تھا لیکن ان سوالوں کا ابھی تک کچھ بھی جواب نہیں دیا جاسکا ہے۔

ابھی تک یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ وقوع مرض کے لحاظ سے یہ کیوں سستی کی حالت میں ہوتا ہے، یعنے مقامی وبا اور منتشر وبا کی سی خفیف حالت میں ہوتا ہے لیکن ان ہی خفیف حالات سے اچانک عمومی نزلہ وبائیہ کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ جب یہ وبا عمومی ہوجاتی ہے تو خصوصیت کے لحاظ سے یہ بہت ہی زیادہ متعدی ہوجاتی ہے یعنی اس کا مادہ شدت کی انتہا کو پہونچ جاتا ہے اور معمولی قوت مقابلہ بھی باقی نہیں رہتی۔ ۱۹۱۸-۱۹ء کی وبا میں بالغ نوجوان بہت زیادہ تعداد میں بیمار ہوئے اور بہت زیادہ تعداد میں ہلاک بھی ہوئے۔ اس مرض کے پہلے حملہ کا اسی مرض کے دوسرے حملہ پر اثر نہیں پڑتا یعنے بعض دوسرے امراض مثلاً چیچک اور آتشک کی طرح ایک مرتبہ مرض کا حملہ ہوجانے سے قوت مناعت نہیں پیدا ہوتی۔ دیگر نزلی حالات سے اس مرض کا تعلق معلوم کرنا خصوصاً اس وقت جب اسکی مخصوص علامات مفقود ہوں، مرض کی صحیح تشخیص کو ناممکن بنادیتا ہے۔ یہ صرف شدید حالت اور چاروں طرف پھیلی ہوئی وبا کی صورت میں ممکن ہے کہ شاید آپ اس سے صحیح تشخیص مرض میں امداد لے سکیں۔

بعضوں نے اس دعوی کی تردید کی ہے کہ جراثیم انفلوئنزا اس مرض کا اصل باعث ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے اسے متعدی ساخت کا بہت ہی عام تعدیہ ثانوی قرار دیا ہے۔ ابتدائی خوردبینی جرثومے کے متعلق بہت سے لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ یہ فلٹر پیپر کے مسامات سے گذر جاتے ہیں۔ دراصل یہ بھی ممکن ہے کہ ایک بہت ہی چھوٹا خوردبینی جرثومہ جسے محققین امریکہ نے دریافت کیا ہے حقیقی مرضی جرثومہ ہو۔ جسے ڈاکٹر نگوچی کے طریقہ کاشت سے معلوم کیا جاتا ہے جراثیم انفلوئنزا کے بعد اس مرض میں عصی سبحیہ نباتی اور عصی کریات دموی بہت زیادہ پائے جاتے ہیں۔

جراثیم انفلوئنزا ان امراض میں بھی پائے جاتے ہیں جو نزلہ وبائیہ سے بالکل مختلف ہیں۔ مثلاً متعدی التہاب غشائے بطن القلب، التہاب مجاری اور التہاب غشاء الدماغ۔ اگر ہم اس میں نزلی حالتوں کو بھی شامل کردیں، جو یا تو اپنے مزمن ہونے یا دیگر ظواہر کے باعث نزلہ وبائیہ سے بہت بین طریقہ پر مختلف ہوتے ہیں تو یہ بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ یہ خوردبینی جرثومہ حقیقتاً اسی آخرالذکر مرض کا سبب ہے، گو اسکی سمی حالت میں کبھی کبھی ضرور تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ یہ عصی بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ جرام منفی ہوتا ہے۔ معمولی زمین پر اس کی کاشت بہت مشکل ہوتی ہے۔ یعنی دقت سے پیدا ہوتا ہے بدن انسان کے باہر اس کی قوت حیات بہت کمزور ہوجاتی ہے۔ اس جرثومہ میں ایک خصوصیت یہ پائی گئی ہے کہ جب یہ حاد نزلہ وبائیہ

کے مریضوں میں موجود ہوتا ہے تو ان کی متعدی ساخت اور ان کے ترشحات میں بہت زیادہ تعداد میں پایا جاتا ہے۔

علامات: جہاں تک اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس مرض کی مدت حضانت ۲۴ سے ۴۸ گھنٹہ تک ہوتی ہے۔ اس مرض کی ایک واضح علامت یہ ہے کہ اس کا آغاز یک بیک ہوتا ہے۔ بعض اوقات یہ اتنا اچانک ہوتا ہے کہ اگر مریض سڑک پر ہوتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے اور چند گھنٹے میں وہ اچھی حالت سے ایسی خراب حالت میں پہونچ جاتا ہے کہ بستر علالت پر پڑ جاتا ہے اور مرض کی انتہائی کرب و بے چینی سے کافی اذیت محسوس کرتا ہے حرارت بہت تیزی سے بڑھنے لگتی ہے۔ اکثر پھریری بھی لاحق ہوتی ہے۔ بڑی اور تکلیف دہ علامتیں یہ ہیں۔ پریشان کن درد سر، کمر اور اطراف میں ناقابل برداشت درد، منہ اور حلق کی خشکی، سوزش اور سرخی، اذیت دینے والی کھانسی، چہرہ کا سرخ اور غصہ ور ہونا

گو علامات مختلف ہوتی ہیں لیکن یہ دستور ہو گیا ہے کہ ان میں سے صرف انہی کو بیان کیا جائے جن سے آئے دن دوچار ہونا پڑتا ہے۔ یہ علامات زیادہ تر خاص ساختوں اور وظائف پر منحصر ہیں جو تعدیہ (چھوت) کے نتائج سے مبتلا ہوتی ہیں۔ جائے تعدیہ اور انکے ظواہر کے لحاظ سے اس کی قسمیں کی جاتی ہیں۔

(۱) **بخار والی قسم۔** مرض کی اس قسم میں بڑی علامتیں بخار، کرب و بے چینی، درد سر، پشت اور اطراف میں درد اور ہوائی نالی کے بالائی حصہ میں نزلہ وغیرہ میں بہت سی باتوں میں یہ قسم معمولی نزلہ سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً اس میں آغاز مرض یکایک ہوتا ہے۔ لیکن اس میں بہت اونچے درجہ کا بخار ہوتا ہے۔ غیر متناسب اور شدید اضمحلال ہوتا ہے۔ اور اپنی خشکی میں یہ نزلہ نسبتاً مختلف ہے۔ کرہ چشم میں اکثر درد ہوتا ہے اور رمد چشم کی شکایت ہوتی ہے۔ حلق کسی قدر متورم ہوتا ہے۔ کھانسی اکثر موجود ہوتی ہے اور چند رئوی علامات ہوتی ہیں یا گاہے بالکل نہیں ہوتیں۔ بخار ختم ہونے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ علی العموم ۴ سے ۶ دن ہے۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ بخار آٹھ دن سے زیادہ رہے۔ ہاں اس وقت ہو سکتا ہے جب کچھ مرکزی عوارض ہوں۔ یہ علی العموم رئوی ہوتے ہیں۔ انحطاط مرض اکثر خطرے کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن اسے کسی طرح بھی کوئی قاعدہ کلیہ نہیں کہہ سکتے۔

(۲) **تنفسی قسم۔** یہ انفلوئنزا کی وہ قسم ہے جو وبا میں بہت زیادہ وقوع پذیر ہوتی ہے اور جب یہ شدید ہوتی ہے تو موت عام طور سے اسی کے باعث ہوتی ہے۔ کہیں کہیں مرض کے تقریباً چوتھے دن یہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ نزلی حالت زیادہ تکلیف دہ ہوتی جا رہی ہے اور اسی کے ساتھ ساتھ حنجرہ، قصبۃ الریہ، اور اس کی شاخیں زیادہ مبتلا ہوتی جاتی ہیں۔ بہت سے مریضوں میں تقریباً تیسرے اور چوتھے دن حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اور یہ پھر اس وقت ساتھ ہی ساتھ بڑھتی ہے جب نزلہ زیادہ وسعت اختیار کرتا ہے۔ تنفسی تکلیف کھانسی کی شکل میں صرف مقامی طور سے باقی رہنے کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ بلکہ پھیپھڑے کی ساخت کو بھی مبتلا کرتی ہے جس کی عروق خشنہ میں التہاب ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں میں ذات کے خانوں میں التہاب ہو جاتا ہے۔ اسکے بعد حاد امتلاء رئوی کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں جو مرض کی اہم خصوصیات ہیں اور اس کی نامعلوم ترقی کا بہت زیادہ خوف پیدا کر دیتی ہیں ان فلوئنزا کے تعدیہ کی تنفسی علامتیں التہاب حنجرہ اور التہاب قصبۃ الریہ سے کھانسی (التہاب شعبی) کے ذریعہ ذات الریہ فصیصی، ذات الریہ فصّی اور ذات الجنب کی طرف وسعت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور ان سے مائی یا صدیدی رطوبت بہت خارج ہوتی ہے۔ لیکن غالب علامت اکثر موجود ہوتی ہے اور وہ چھوٹی عروق خشنہ کی التہابی حالت ہے۔ طبعی علامتیں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ خرخراہٹ کی آوازیں اور اس کے ساتھ آبلوں کے پھوٹنے کی آوازیں ہیں۔

مرض کی اس قسم میں کھانسی بہت ہی تکلیف دہ علامت ہے اور اکثر اخراج بلغم کی ضرورت بالکل نہیں ہوتی ہے۔ بلغم کا رنگ اور قوام مختلف ہوتا ہے اور اس کی دو خاص قسمیں انفلوئنزا کی بڑی خصوصیات ہیں۔

(الف) چمکدار بلغم۔ یہ گلابی اور جھاگ دار ہوتا ہے۔ بعض اوقات بہت زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ یعنے ۲۴ گھنٹے میں ایک پائنٹ تک ہو سکتا ہے۔ یہ گلابی بلغم حاد التہابی تہیج سے پیدا ہوتا ہے۔ کھانستے وقت بلا ارادہ خارج ہو سکتا ہے۔ اور گاہے یہ نتھنوں سے نکل آتا ہے۔

(ب) لزج بلغم۔ یہ ذات الریہ فصّی بلغم کے مقابلہ میں کم لزج ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ رنگ بھی اس سے مختلف ہوتا ہے بلکہ مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ لال، بھورا، زعفرانی اور مختلف قسم کا سبز بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات بیک وقت یہ سب رنگ موجود ہوتے ہیں۔

(۳) **خبیث قسم۔** یہ شدید اور مہلک قسم تقریباً عمومی انفلوئنزا کے زمانہ کے لئے مخصوص ہے مریض ابتدا مرض سے یا اس کے بعد فوراً ہی بہت برے طریقہ سے بیمار پڑ جاتا ہے۔ اس کے ساتھ شدید سمی علامات ہوتی ہیں اور ایک خاص قسم کی نیلاہٹ نمودار ہوتی ہے اور اس سے

پہلے کہ خاص علامتیں نمودار ہوں۔ قلب کا فعل بہت تیزی سے باطل ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کے مرض کی مدت ۴۸ گھنٹے سے لیکر ایک ہفتہ تک مختلف ہوسکتی ہے اور کوئی علاجی تدبیر، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ مستعدی سے کیوں نہ کی جائے، یقینی نتیجہ نہیں پیدا کرتی۔

(۴) **معدی معوی قسم**۔ یہ قسم عمومی انفلوئنزا میں بہت کم ہوتی ہے۔ معدی قسم بہت زیادہ عام ہے۔ اس کی خاص علامات، آغاز کا اچانک ہونا، قے ہونا، بھوک نہ لگنا، قسم شراسیفی اور قسم سُرّی کا بہت نرم ہوجانا اور عام کمزوری ہیں۔ اکثر تشخیص میں اس وقت بہت وقت ہوتی ہے جب ایک ہی قسم کے کئی مریض ہوتے ہیں۔

نزلی قسم کا یرقان بھی بطور عارضہ اکثر حالتوں میں لاحق ہوجاتا ہے۔ بعض معوی قسمیں بھی تشخیص میں دقت پیدا کرتی ہیں جب یہ شدید ہوجاتی ہیں تو محمیٰ تیفودیہ (ٹائیفائڈ) سے انکی قریبی مشابہت ہوتی ہے۔ نفخ شکم، اسہال اور نفث الدم اور ان کے ساتھ بخار اور نقص کریات دم ابیض (لیوکو پینیا) کی موجودگی تشخیص میں دھوکہ دے سکتی ہے۔

(۵) **عصبی قسم**۔ ایک عصبی قسم بھی بیان کی جاتی ہے۔ لیکن اسے بجائے ایک خاص قسم کہنے کے زیادہ صحیح یہ ہوگا کہ اسے حاد تعدیہ کی مختلف عصبی علامات کہیں۔

عوارض اور نتائج

عوارض اور نتائج بہت ہیں اور یہ سب اہم بھی ہیں۔ حقیقتاً اگر ہم خبیث قسم اور شدید تنفسی قسموں کو جو عمومی انفلوئنزا کے زمانہ میں پیدا ہوتی ہیں چھوڑ دیں تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مرض کی اہمیت زیادہ تر اس کے عوارض ہی پر باقی رہ جاتی ہے۔ اطبا نے اپنی آسانی کے لئے ان خرابیوں کی جماعت بندی کردی ہے جس سے ان کو سمجھنے اور یاد رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۱) **عوارض نظام تنفس**۔ نزلی حالت کا ذکر پہلے کیا جاچکا ہے۔ ذات الجنب بھی ہوسکتا ہے۔ التہاب تجاویف کا یہاں ذکر کیا جاسکتا ہے یہ بہت عام اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ التہاب الاذن بھی ہوتا ہے۔ بعض اوقات مریض کی زندگی میں انفلوئنزا کے بعد پہلی بار دمہ پیدا ہوتا ہے اور ممکن ہے مریض کا سن اس حد سے زیادہ ہوگیا ہو جو دمہ میں عام ہے۔ اس کے ساتھ سل رئوی بھی ظاہر ہوسکتی ہے۔ ان تمام قسموں میں زیادہ وقوع پذیر نتائج مزمن امتلائی حالت کی موجودگی یا قصبۃ الریہ کی شاخوں کا التہاب ہیں جو پھیپھڑے کے ایک قاعدہ یا دونوں قاعدوں میں ہوتے ہیں۔ ممکن ہے یہ حالت کئی سال تک قائم رہے اور موسم کے ساتھ یا بار بار نزلی تعدیہ ہونے سے اس میں کمی یا زیادتی ہوتی رہے۔

(۲) **عوارض نظام دورانِ خون**۔ غالباً سب سے زیادہ شدید عارضہ اور نتیجہ قلب سے متعلق ہے تنفسی قسم کے شدید حملہ میں قلب میں کسی قدر انبساط کا واقع ہونا بہت عام ہے۔ ممکن ہے یہ حالت زمانۂ نقاہت کو بہت تکلیف دہ اور ناگوار طریقہ سے طویل کردے لیکن سب سے زیادہ اور عام قلب کی وہ خرابی ہے جو مریض میں پوشیدہ طریقہ سے اس وقت ترقی کرنے لگتی ہے۔ جب مریض نقاہت کا کچھ زمانہ گذرنے کے بعد اپنے عام نظامِ عمل پر پھر سے کاربند ہونے لگتا ہے۔ اُسے اختلاج قلب اور دیگر قلبی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ خفیف محنت سے غیر معمولی تکان کے احساس کی تکلیف ہوتی ہے عورتوں میں اس قسم کی حالت اکثر عصبی علامات کے ساتھ عارض ہوتی ہے۔ سرعتِ تنفس کا دورہ اور ہونے والے ارتخار کا احساس بہت عام ہے۔ علاوہ ازیں چونکہ اکثر عصبی کمزوری اور ضعف دماغ بھی بہت حد تک ہوتا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے کہ قلب حقیقی معنوں میں کس حد تک مبتلا ہے۔ ایسے مریضوں میں طبعی علامات بالکل ناکافی ہوتی ہیں اور اکثر یہ بالکل غائب ہوتی ہیں۔ گو ہمت، استقلال اور احتیاط کے ساتھ علاج کرنے سے کچھ دنوں کے بعد مریض بالکل اچھا ہوجاتا ہے لیکن اسکے بعد مریضوں کی ایک بڑی تعداد کم و بیش قلب کی مستقل شکایت میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ یہ امر ابھی تک آشکارا نہیں ہوسکا کہ انفلوئنزا کے مریض میں قلب کی صحیح ماہیتِ مرض کیا ہوتی ہے لیکن شاید یہ بات حقیقت سے بہت قریب ہے کہ عضلاتِ قلب کا سمی التہاب ہوجاتا ہے گویا اطبا یہ نہیں بتاسکتے کہ نظام عصبی اور عضلات قلب کس درجہ تک مبتلائے مرض ہوتے ہیں۔ عروقی تکالیف بھی عام ہیں۔ وریدوں کا التہاب بھی واقع ہوسکتا ہے

(۳) **عوارض نظام اعصاب**۔ سب سے زیادہ عام عارضہ ضعف شدید ہے جس میں بہت سے مریض اکثر مبتلا ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں میں یہ حالت معمولی جنونی کیفیت پیدا کردیتی ہے اور بعض لوگوں میں یہ حالت خودکشی کی طرف مائل کرتی ہے۔ حاد مرض ختم ہونیکے بعد ضعف بہت عرصہ تک طاری رہ سکتا ہے۔ یہ علامت اس قدر عام ہے کہ مریض اکثر اس نئے بخار کی علت پر غور کرکے کہدیتا ہے کہ یہ بیماری انفلوئنزا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ ضعف نتیجۃً اس میں پیدا ہوتا ہے۔ اکثر حالات میں اس کا یہ کہنا صحیح ہوتا ہے۔ دردِ سر دوسری علامت ہے جو اس مرض کے ساتھ مستقل طور سے ہوتی ہے۔ ممکن ہے یہ اتنا شدید ہوجائے کہ سرسام کا امکان پیدا ہوجائے۔ عموماً اس سے مریض میں کسی قسم کا ہذیان پیدا ہوجاتا ہے۔ ایسا انہیں لوگوں میں ہوتا ہے جن کا نظام اعصاب بحالتِ صحت قوی نہیں ہوتا۔ (باقی)

ڈاکٹروں کے تجربات کی قربان گاہ

روس کے نامور انشا پرداز ڈاکٹر وی ویرسیف کے قلم سے

یورپ کے مایۂ ناز سرجن ملبروتھ کو اسکے ایک شاگرد نے خط لکھا کہ:-

"میرے پاس دس گیارہ سال کی عمر کا ایک لڑکا علاج کے لئے آیا۔ اس کے دائیں گھٹنے میں برائے نام ورم اور کسی قدر درد تھا۔ پیر سیدھا نہیں ہوتا تھا۔ پہلے مجھے شبہ ہوا کہ لڑکے پر کہیں ہڈیوں کی دق کا حملہ نہ ہوگیا ہو۔ لیکن چونکہ دق کی کوئی ظاہری علامت نہ تھی اس لئے بطور آزمائش بچے کو میز پر لٹا کر اس کے پیر کو جھٹکا دیکر سیدھا کیا۔ بچے کے منہ سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہوگیا۔ اس کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور دوسرے دن وہ مرگیا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکے کے گھٹنے میں سارکوما تھا جس کی وجہ سے ہڈی اندر ہی اندر گل گئی تھی۔ اور اس میں معمولی جھٹکا برداشت کرنے کی بھی قوت نہ تھی۔ افسوس ہے کہ میری غلطی سے ایک غریب لڑکے کی جان گئی"۔

پروفیسر ملبروتھ نے اس خط کا حسب ذیل جواب دیا:-

"ان چھوٹی چھوٹی باتوں کی کبھی پروا نہ کرو۔ ہماری کامیابی کا پرچم لاشوں کے پہاڑ پر لہراتا ہے"۔

اس واقعہ کو ساٹھ ستر سال کی مدت گذر گئی لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یورپ میں علم طب کی ترقی کا پرچم آج بھی لاشوں کے پہاڑ پر لہراتا ہے۔ تحقیقات و انکشافات کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ آج ایک طریقۂ علاج دریافت ہوتا ہے چند روز کے بعد اسکی تردید ہوتی ہے۔ ماہران طب آپریشن کے نت نئے طریقے دریافت کرتے ہیں۔ نئی نئی دوائیں ایجاد کرتے ہیں اور انکی آزمائش کے لئے بے گناہ انسانوں کو تختۂ مشق بناتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر تجربہ حاصل کرتے ہیں، لیکن انسانوں کی زندگی سے کھیل کر۔

۱۸۸۵ء میں حکومت جرمنی نے حیوانوں پر مظالم کے انسداد کا قانون بنایا۔ لیکن اس سال پروفیسر اے۔ ایس۔ ٹاؤبے نے جرمنی میں علم طب کی ترقی کے لئے حسب ذیل رپورٹ حکومت کی خدمت میں پیش کی:-

"جرمنی کے میڈیکل کالجوں کو بام ترقی تک پہنچانے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ طالب علموں کو لاشوں کے بجائے زندہ انسانوں پر چیر پھاڑ کی مشق کرائی جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ناواقف طلباء کے ہاتھوں آپریشن سے مریضوں کو سخت تکلیف ہوگی۔ لیکن طلباء کی معلومات میں حیرت انگیز اضافہ ہو جائیگا"۔

اس مثال سے اندازہ کیجئے کہ اپنے تجربات کے سامنے ہمارے ڈاکٹروں کی نگاہ میں انسانی زندگی کی قدر و قیمت کیا ہے۔

جب ڈاکٹر کاسٹ نے خواب آور دوا کی حیثیت سے سلفنول کو دریافت کیا تو بعض ڈاکٹروں نے تجویز کیا کہ پہلے جانوروں پر اس دوا کی آزمائش کرنی چاہیے۔ فرانس کے مشہور ماہر طب ایم۔ پیان جب اپنے معاصرین کے اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے بے ساختہ کہا "جانوروں پر کسی دوا کی آزمائش سے اگر کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے تو علم بیطاری کو۔ میڈیکل سائنس کی ترقی صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ سلفنول کی آزمائش انسانوں پر کی جائے"۔

چنانچہ سب سے پہلے ڈاکٹر تمی نے اپنے ایک بوڑھے مریض پر جو تصلب شرائین میں مبتلا تھا اس دوا کی آزمائش کا فیصلہ کرلیا اور اس نے مریض کو دو گرام سلفنول کھلادی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی رات انتہائی کرب و اضطراب میں کٹی۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دم گھٹنے کے دورے پڑتے تھے۔ سپیدۂ سحری نمودار ہونے سے پہلے اسے سلفنول کے اثر سے نیند آئی ضرور۔ مگر ایسی نیند کہ وہ قیامت سے پہلے بیدار نہیں ہوسکتا۔

افسوس ہے کہ اس افسوس ناک واقعہ کے بعد بھی طبی دنیا متنبہ ہوئی اور انسانوں پر سلفنول کا ہلاکت آفرین تجربہ برابر جاری رہا۔ پروفیسر لیپائن کی مرتب کردہ رپورٹ کے مطابق پیرس میں ایک مہینہ کے اندر سولہ مریض سلفنول کے زہر سے ہلاک ہوئے۔ اتنے بدنصیب مریضوں کو موت کے گھاٹ اتار دینے کے بعد انسانی زندگی سے کھیلنے والے ماہران طب اس نتیجۂ خیال پر پہنچے کہ سلفنول صرف مالیخولیائے مزمن اور قلت دم (انیمیا)

کی شدید ترین حالت میں استعمال کی جاسکتی ہے اور اس صورت میں بھی احتیاط کی بہت ضرورت ہے۔

پروفیسر فہرنگ نے جانوروں پر نپٹل کے تجربات کے بعد اعلان کیا کہ بے ہوش اور بے حس کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ ڈاکٹر ہولینڈر نے اپنے مریضوں پر اسکی آزمائش شروع کی اور تین ہفتوں کے بعد اُنہوں نے ستمبر ۱۸۹۲ء میں ہالے کی مشہور میڈیکل کانگریس کے موقع پر اعلان کیا کہ چھوٹے آپریشنوں کے لئے نپٹل سے بہتر کوئی بیہوش کرنے والی دوا نہیں اور اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مریض اسکے اثرات مابعد سے محفوظ رہتا ہے۔ اس واقعہ کو بھی دو ماہ گذر گئے۔ اس کے بعد ڈاکٹر ہیگلر نے اعلان کیا کہ اس نے اپنے قوی الجثہ مریض کو آپریشن کے وقت نپٹل استعمال کرائی تھی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لیانو رسمس میں مبتلا ہوگیا اور آخر میں اس کا سانس گھٹنے لگا۔ بہت مشکل سے سانس کو دوبارہ جاری کرکے اس کی جان بچائی جاسکی۔

چند روز بعد اطلاع ملی کہ اولموٹز میں نپٹل سونگھتے وقت ایک جوان عورت کی جان گئی۔ اسی زمانہ میں "برٹش جنرل آف ڈنٹسٹری" میں حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی:۔

"بتیس سال کی ایک جوان عورت دانتوں کے درد کی شکایت میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی ڈاڑھ اکھڑوانے کے لئے لندن کے ایک مشہور ماہر امراض دندان کی دوکان پر گئی۔ اُس نے اسے نپٹل کی دس بوندیں سونگھنے کے لئے دیں۔ دوا سونگھتے ہی سونگھتے وہ خاتون مرگئی۔"

چند روز بعد ڈاکٹر سک کی جانب سے یہ اعلان شائع ہوا کہ نپٹل کے سونگھنے سے میرے دو مریض مرگئے اور ان میں ایک مریض اچھا خاصہ مضبوط تھا ان تمام حقائق کے باوجود ہمارے ڈاکٹروں نے نپٹل کی آزمائش کا سلسلہ برابر جاری رکھا یہاں تک کہ جرمن سرجنوں کی کانگریس میں پروفیسر گرلٹ نے جرمنی فرانس، آسٹریا اور برطانیہ کے اعداد و شمار مرتب کرکے یہ اعلان کیا کہ ایتھر، لافنگ گیس اور کلوروفارم وغیرہ کے استعمال سے ایک ہزار میں ایک شخص مرجاتا ہے لیکن نپٹل کے استعمال سے ڈیڑھ سو کیسوں میں ایک موت ہوتی ہے۔ یہ اعداد و شمار اس قدر عبرت انگیز تھے کہ جرمن حکومت نے نپٹل کا استعمال ممنوع قرار دے دیا۔ اسکی تقلید دوسرے یورپی ملکوں نے بھی کی اس طرح اس دوا نے جس تیزی سے فروغ حاصل کیا تھا اسی تیزی سے ناپید ہوگئی۔

جرمنی کے مشہور ماہر طب پروفیسر کاخ، جس نے جراثیم دق کا انکشاف کیا تھا، نے سل و دق کے مریضوں کے لئے جب ٹیوبرکلین کا انجکشن دریافت کیا تو دنیائے طب میں ہل چل برپا ہوگئی۔ نہایت آزادی کے ساتھ انسانوں پر اس کی آزمائش ہونے لگی اور کئی ہزار مریضوں کے انجکشن لگا دیئے گئے۔ لیکن چند مہینے بعد ہی ردعمل کی افسوسناک مثالیں دنیا کے سامنے آنے لگیں اور ایک سال کے اندر یورپ کے تمام ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر تسلیم کرلیا کہ ٹیوبرکلین سے سوائے مضرت کے کسی فائدہ کی اُمید رکھنا ہی خیال خام ہے۔ اور ہزاروں مریضان دق جن کی جانیں کسی دوسرے طریقہ علاج سے بچائی جاسکتی تھیں، محض ٹیوبرکلین کے انجکشن سے ہلاک ہوئے۔ کاش ہمارے ڈاکٹروں نے ڈاکٹر کاخ کی دریافت کردہ ٹیوبرکلین کی آزمائش کے لئے انسانوں کو تختہ مشق نہ بنایا ہوتا۔

۱۸۹۰ء میں بخارسٹ (پایۂ تخت رومانیہ) کے مشہور ڈاکٹر پروفیسر پیٹرسکو کو الہام" ہوا کہ کروپس نمونیا کا بہترین علاج یہ ہے کہ ڈیجی ٹیلس معمولی خوراک سے دس گنی سے چودہ گنی مقدار میں مریض کو استعمال کرائی جائے۔ آپ نے اکاڈمی آف میڈیسن پیرس میں ایک مقالہ پڑھا جس میں ارشاد فرمایا تھا "میں کئی سال کے مسلسل تجربات کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ ڈیجی ٹیلس کے استعمال سے شرح موت ۳۰۔۔۔ ۲۰ فی صدی سے صرف تین فی صدی رہ جاتی ہے اس سے مرض بہت جلد قابو میں آجاتا ہے اور اس طرح غائب ہوتا ہے کہ جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھمادی ہو۔"

اب ڈاکٹروں کو اس بات کی کیا ضرورت تھی کہ وہ ڈیجی ٹیلس کی اس غیر معمولی مقدار کے مطابق اپنا اطمینان کرلیتے۔ وہ پروفیسر پیٹرسکو کے اعلان کو صحیفۂ آسمانی سمجھ کر بے چون وچرا ایمان لے آئے۔ اور ایک ڈاکٹر صاحب نے تو فوراً ہی اعلان کردیا کہ اگر کروپس نمونیہ کا مریض مے نوشی کا عادی نہ ہو تو ڈیجی ٹیلس کے مفید اثرات اور بھی جلد ظاہر ہوتے ہیں۔

اتفاق سے میں انہی دنوں میں ایک ہسپتال میں نمونیا وارڈ کا انچارج تھا۔ میرے چیف ہاؤس فزیشن نے مجھے بھی اس طریق علاج کی آزمائش کا حکم دیا۔ اتفاق سے اسی دن نمونیہ کا ایک مریض میرے وارڈ میں داخل ہوا۔ اس کا پورا دایاں پھیپھڑا متاثر ہورہا تھا۔ سانس بہت تیزی سے چل رہا تھا اور اسے تکلیف بہت سخت تھی۔ دریافت کرنے پر مجھے اسکی بیوی سے معلوم ہوا کہ بچپن سے شراب کا عادی بھی ہے۔ پیٹرسکو کے طریقہ علاج کی آزمائش کا اس سے بہتر موقع بھلا کہاں مل سکتا تھا۔ میں نے چیف ہاؤس فزیشن کے مشورہ اور اس کی اجازت سے دو سو گرام پانی میں آٹھ گرام ڈیجی ٹیلس

کے حساب سے مریض کے لئے نسخہ لکھدیا اور نرس کو ہدایت کردی کہ ایک ایک گھنٹہ کے بعد چائے کا چمچہ بھر مکسچر مریض کو پلایا جائے۔ اس سلسلہ میں یہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے کہ عام حالات میں چوبیس گھنٹے کے اندر ڈیجی ٹیلس کی جو بڑی سے بڑی مقدار مریض کو دی جا سکتی ہے وہ .۶۶ گرام ہے معمولی خوراک سے تیرہ گنی مقدار میں دوا دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دن مریض کی حالت بہت خراب ہوگئی۔ اسکی آنکھوں میں ایک قسم کی چمک پیدا ہوگئی تھی اور چہرے پر نیلاہٹ آگئی تھی۔ نبض کی رفتار بدستور تیز تھی لیکن قلب بہت کمزور ہو رہا تھا اور ڈیجی ٹیلس کی سمیت کے آثار آہستہ آہستہ بڑھتے جا رہے تھے۔ میں نے گھبرا کر چیف ہاؤس فزیشن کو مریض کی حالت سے مطلع کیا۔ اس نے بھی ردِّ عمل کو روکنے کی کوشش کی لیکن مریض شام تک ڈیجی ٹیلس کے اثر سے مر گیا۔ آہ! میں اس کی نوجوان بیوہ کی وہ پُرحسرت نگاہیں کبھی نہیں بھول سکتا جن سے اس نے مجھے اپنے شوہر کے مرنے کی خبر سن کر دیکھا تھا۔

اس بدنصیب بیوہ سے کون کہتا کہ تیرا شوہر ڈاکٹروں کے تجربہ کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھ گیا۔ اس افسوس ناک واقعہ کے دوسرے ہی دن برطانیہ کے مشہور ماہر طب ڈاکٹر رویل کا ایک مضمون رسالہ "فزیشین" میں شائع ہوا جس میں اُنہوں نے لکھا تھا کہ:-

"پیٹرسکو کا طریقہ علاج سخت مضر ہے۔ ڈیجی ٹیلس کو غیر معمولی مقدار میں دینے کے معنی یہ ہیں کہ مریض کی زندگی کو جان بوجھ کر خطرے میں ڈالا جائے۔ میرے علم میں اب تک کئی مریضوں کو پیٹرسکو کا طریقہ علاج موت کی نیند سلا چکا ہے۔ لہذا میں برطانیہ کے تمام ڈاکٹروں کو مشورہ دیتا ہوں کہ نمونیا میں ڈیجی ٹیلس کا غیر معمولی استعمال بند کر دیں۔"

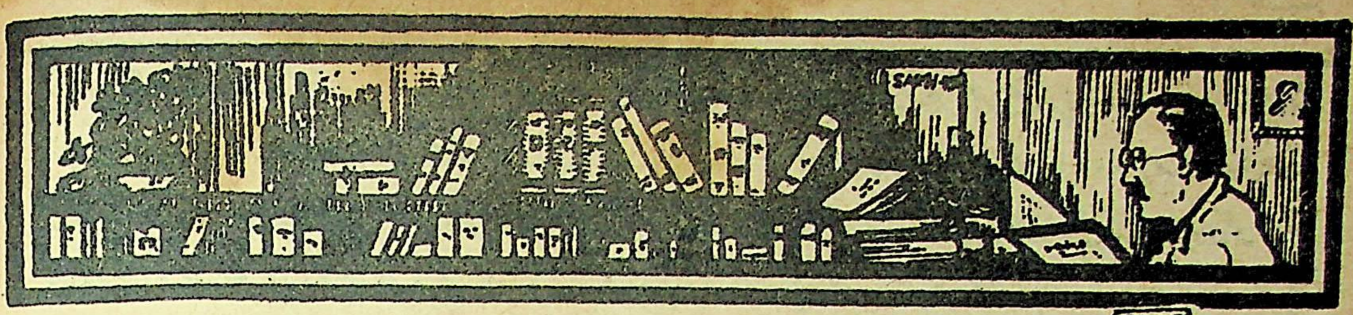
حالانکہ اس سے چند روز پہلے جرمنی کے ایک ڈاکٹر ریکیٹا مر نے بہت زور شور کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ کروپس نمونیا کا کوئی مریض ڈیجی ٹیلس کی سمیت سے ہلاک نہیں ہو سکتا۔

ہمارے ڈاکٹروں کا طبقہ جدت پسندی کے تمام دعووں کے باوجود در اصل لکیر کا فقیر ہے یا تو کچھ مدت پہلے تک ہر ڈاکٹر کی زبان اور ہر طبی رسالہ کے صفحے اس طریقہ علاج کی تعریف سے بھرے پڑے تھے۔ یا ڈاکٹر رویل کے مندرجہ بالا خیالات کی اشاعت کے بعد سب کے سب ڈیجی ٹیلس کی استعمال کی مخالفت کرنے لگے۔ اور اب شاید دنیا میں کوئی ڈاکٹر بھی ایسا نہ ہوگا جو کروپس نمونیہ کے مریض کو دس بارہ گنی مقدار میں ڈیجی ٹیلس پلادے۔ ڈاکٹروں کو پیٹرسکو کے طریقہ علاج کی غلطی کا احساس ہوا مگر کس وقت؟ جب وہ ہزاروں مریضوں کی جانیں اپنے تجربات کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا چکے تھے

جس سال رومانیہ کے ڈاکٹر پیٹرسکو نے ڈیجی ٹیلس کے ذریعہ کروپس نمونیہ کا علاج دریافت کیا۔ اسی سال جرمنی کے ڈاکٹر راز ہنش نے اپنے "طویل تجربات" کی بنا پر اعلان کیا کہ سل رئوی کا بہترین علاج یہ ہے کہ مریض کے پھیپھڑے کے ریشوں میں کریازوٹ کے محلول کا انجکشن کر دیا جائے۔ ڈاکٹر راز ہنش کا یہ انکشاف جدید تمام طبی اخبارات و رسائل میں شائع ہوگیا۔ اور ہر ڈاکٹر کی زبان پر اس کا تذکرہ تھا۔ جرمن کے ایک دوسرے نامور طبیب اسٹیکھو کرز نے اپنے ایک مریض پر اس نئے طریقہ علاج کی آزمائش کی۔ اس کا جو کچھ نتیجہ برآمد ہوا وہ اسی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"انجکشن کے بعد مریض کی کھانسی میں بہت اضافہ ہوگیا اور جس طرف انجکشن کیا گیا اس طرف کا پھیپھڑا غیر معمولی تیزی سے گلنے لگا۔ انجکشن کے تھوڑی دیر بعد مریض کے منہ سے خون گرا۔ دوسرے دن جریان خون شروع ہوگیا اور مریض مر گیا۔"

خدا کا شکر ہے کہ کریازوٹ کے انجکشن کی آزمائش نے زیادہ مریضوں کی جانیں نہیں لیں اور بہت جلد اس کا رواج ختم ہوگیا +



معلومات

مرض کا تعلق موسم سے

موسم کے متعلق ایک ایسا مریض کہ جس کے جوڑوں میں درد ہو جو کچھ پیشین گوئی کرتا ہے اس کی صحت سے کسی طرح انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وجع مفاصل کے مریضوں پر موسم کے اثرات کا ایک عرصہ تک مطالعہ کیا گیا ہے اور انہی مشاہدات کی بنا پر یہ بیان دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سالومن اسٹراؤز نے رسالہ ہائجیا میں ایک مضمون دیا ہے اور اس میں صحت، خودکشی، اور جرائم سے موسم کا جو تعلق ہے اس کا اظہار کیا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ ایک خاص حد تک گرمی جسم کو قوت عمل بخشتی ہے۔ لیکن تقریباً ۸۵ درجہ ف، پر حرارت پہونچ جانیکے بعد یہ تو ممکن ہے کہ اس کی باعث سے جسم میں خراش موجود رہے لیکن قوت حیات مفقود ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جرائم اور مرطوب آب و ہوا کے درمیان کبھی کوئی باہمی تعلق ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ رطوبت کی کمی کے ساتھ جارحانہ اقدامات بڑھ جاتے ہیں۔ شاید اس کا باعث یہ ہو کہ رطوبت زیادتی اس قوت عمل میں کہ جو جسم میں محفوظ رہتی ہے کمی پیدا کر دیتی ہے۔

خودکشی اور موسم کے باہمی تعلقات کا بھی مشاہدہ کیا گیا یہ صحیح ہے کہ موسم کا یہ اثر تو نہیں ہوتا کہ وہ لوگوں کو خودکشی کے ارتکاب پر مجبور کر دیے، لیکن مخصوص درجہ ہائے حرارت اور ہوا کے دباؤ کے مخصوص حالات میں خودکشی کی وارداتوں میں جو اضافہ ہوتا ہے وہ اتنا بیّن ہے کہ اسے کسی طرح نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ موسم گرما کے مہینوں میں خودکشی کا ارتکاب بہت زیادہ ہوتا ہے اور ان حالات میں کہ جب ہوا کا دباؤ بہت کم ہو۔ شاید یہ موسمی کیفیات خودکشی کے معاملے میں بارود میں چنگاری کا کام دیتی ہوں۔

ان کے علاوہ بھی موسم اور اسکے اثرات کے متعلق بعض مشاہدات بیان کئے گئے ہیں اطبا جانتے ہیں کہ گرم موسم میں اکثر ایسے مریضوں کے بخار میں بین طور پر ناہمواری اور بے اعتدالی پیدا ہو جاتی ہے کہ جن کا بخار پرانا ہو اور یہ تو عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ ہر قسم کے وجع مفاصل کے مریضوں کی تکلیفیں بھی اسی موسم میں بڑھ جاتی ہیں۔

بہرحال مشاہدات نے اب ثابت کر دیا ہے کہ موسمی کیفیات اور جسم انسانی کی صحت میں باہمی کوئی تعلق ضرور موجود ہے۔

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے"

شکستہ ہڈیوں کے ٹکڑوں کے کیلوں کے ذریعہ سے کھپچیاں جڑ دینے سے جو طریقہ نکلا ہے اس نے ٹوٹے ہوئے اعضا کے بہت جلد کارآمد بنجانے کے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ اس طریقہ علاج کی بدولت یہ ممکن ہے کہ شکستہ پا مریض ہڈی ٹوٹنے کے اڑتالیس گھنٹے بعد چلنے پھرنے لگے۔ جانوروں پر اس طریقے کی کافی آزمائش کی جا چکی ہے۔ اور اب انسانوں پر اسکے تجربے شروع کئے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حادثات کی کثرت نے طبی دنیا میں نئی نئی ایجادات کی ضرورت پیدا کر دی ہے۔

ٹانگ کو کھینچ کر بڑا کر دیا جاتا ہے

آٹھ سال ہوئے لوزینجلو کے ڈاکٹر ایلوس براکوے نے یہ تجویز سوچی تھی اور اس پر عمل بھی کیا تھا کہ اپنے ایک ایسے مریض کی ٹانگ پر عمل جراحی کیا تھا جس کی ٹانگ چھوٹی ہو گئی تھی۔ اسکے بعد ہڈیوں اور جوڑوں کے امراض کے اسپتال میں اس قسم کے پچھتر جراحی عملئے کئے گئے اور ان میں سے نوے فی صدی کامیابی حاصل ہوئی۔

ڈاکٹر براکوے کہ جنہوں نے دنیا بھر کے ڈاکٹروں سے زیادہ ٹانگیں کھینچ کر بڑی کی ہیں کہتے ہیں کہ مجھے یہ بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ اگر گھٹنے سے نیچے ٹانگ کو لمبا جائے اور ہوشیار جراح اس کام کو کرے تو اس عملیہ میں کوئی خطرہ نہیں ہے اور ایسا کرنا با آسانی ممکن ہے۔ ران کو لمبا کرنا

بہت دشوار ہے۔ کیونکہ ان کے عضلات قوی تر اور سخت تر ہوتے ہیں اور پھیلائے جانے میں مزاحم ہوتے ہیں۔ نیز ان کے اعصاب کی جائے وقوع ایسی ہے کہ اگر خفیف سا صدمہ بھی پہونچ جائے تو زندگی کے لئے خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

ٹانگ کے نچلے حصے میں دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ چھوٹی فبیولا اور بڑی ٹبیا کہلاتی ہے۔ ڈاکٹر برا کوے ٹھیک بیچ میں سے ٹبیا کو کاٹ دیتے ہیں پھر نیچے والے ٹکڑے کو کھینچ کر مطلوبہ لمبائی تک پہونچاتے ہیں۔ فبیولا کو ترچھا کاٹا جاتا ہے۔ کٹے ہوئے سروں میں اوپر اور نیچے دونوں طرف پنیں ہڈی میں گاڑ دیتے ہیں۔ اس گھومنے والے بکسوے کی مدد سے دونوں سروں کو جوڑ دیا جاتا ہے اور روزانہ ۱/۲ یا ۲/۵ انچ اس بکسوے کو کس دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ٹانگ کھنچ کر لمبی ہو جاتی ہے۔ اس طرح ٹانگ کھینچتے وقت مریض کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ تین انچ تک ٹانگ لمبی کی جا سکتی ہے۔ عضلات کی نسوں کو بھی حرف Z کی صورت پر کاٹ کر مطلوبہ لمبائی تک کھینچ دیا جاتا ہے اور ٹانکے لگا دیئے جاتے ہیں۔ شرائین، وریدیں اور اعصاب وغیرہ سب خود ہی قدرتی طور پر کھنچ کر مناسب لمبائی اختیار کر لیتے ہیں۔ عمل جراحی ہونے کے پانچ یا زیادہ سے زیادہ آٹھ مہینے کے بعد پنیں نکال دی جاتی ہیں۔ اور مریض بے تکلف اپنی ٹانگ کو استعمال کرنے لگتا ہے۔

پیروں کی تکلیفیں

اعداد و شمار سے ثابت ہو رہا ہے کہ لوگوں میں پیروں کے متعلق تکالیف روز افزوں ترقی پر ہیں۔ ہر دس بالغ آدمیوں میں سے نو اس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ان گرفتاران بلا میں سے ہر سو میں سے اڑسٹھ عورتیں ہیں مرد مریضوں کی تعداد کا تناسب صرف ۳۲ فیصدی ہے۔ اس کی وجہ بآسانی معلوم ہو سکتی ہے۔ عورتوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے پاؤں چھوٹے چھوٹے نظر آئیں۔ اس لئے وہ بہت ہی تنگ جوتے پہنتی ہیں۔ اور ان جوتوں کی شکلیں بھی خاص طرح کی بنائی جاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے پیر اکثر مُڑا ہوا رہتا ہے اور زیادہ چھان بین کرنے پر یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ان خستہ پا عورتوں میں سے ۷۰ ۱/۲ فی صدی وہ عورتیں ہوتی ہیں جن کی عمریں تیس اور پچاس سال کے درمیان ہوں۔ اور بیس سے کچھ زیادہ فیصدی اٹھارہ، اور تیس کے درمیانی عمر والیاں ہوتی ہیں۔ عمر کے ساتھ ساتھ پیروں کی تکالیف کا بڑھنا اس بات سے ثابت ہے کہ چالیس اور ساٹھ سال عمر کے درمیان کی عورتوں میں نیز پچیس سے تیس سال کی عمر کے درمیان والی عورتوں میں فی صدی پچاس اس خرابی میں مبتلا ہوتی ہیں۔

پیروں کی ان تکالیف کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آٹھ اور چودہ سال کی عمر کے درمیان مدرسہ جانے والے بچوں کا جب معائنہ کیا گیا تو لڑکیوں میں اسی فی صدی اور لڑکوں میں ۶۵ فی صدی اس خرابی میں مبتلا نکلے۔ اس خرابی کے لئے بہت بڑی حد تک پیر کے لئے ناموزوں ناموزوں جوتے ذمہ دار ہیں بالخصوص ایسے جوتے جو تنگ ہوں۔

ہوا کی نالی کا معائنہ

سینتیس برس ہوئے جب یہ حقیقت دریافت ہوئی تھی کہ ایک سیدھی اور سخت نلکی منہ کے راستے سے اس طرح ڈالی جاسکتی ہے کہ وہ حلق سے گذرتی ہوئی حنجرہ میں اور خود ہوا کی نالی میں پہونچ جائے اور پھر اسے دائیں یا بائیں طرف کی ہوا کی نالی میں حسب خواہش داخل کیا جاسکے۔ آج اس تحقیق کی بدولت یہ ممکن ہوگیا ہے کہ ہوا کی نالیوں کا معائنہ کرنے والا ڈاکٹر آپ کے حلق میں سے بالکل نیچے تک اپنی آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور اگر وہاں کوئی خارجی چیز پہونچ گئی ہو تو اسے چمٹی سے پکڑ کر نکال سکتا ہے۔

درون افراز رطوبت ۶

غدہ نخامیہ سے مترشح ہونے والی پانچ رطوبتیں اس وقت تک دریافت ہو چکی تھیں لیکن اب کناڈا میں ٹورنٹو کی میک گل یونیورسٹی کے ماہرین سائنس نے ایک چھٹی رطوبت کا اور اضافہ کر دیا ہے۔ اُنہوں نے اعلان کیا ہے کہ اس رطوبت کو "سیلوفین" میں سے چھانا جاسکتا ہے اس رطوبت کے زیر اثر آکسیجن سونگھی گئی تو اس سے چربی بننے لگی۔ ماہرین سائنس کا خیال ہے کہ اب وہ اس نئی تحقیقات کی بدولت یہ سمجھنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ جو جانور سردی کے موسم میں جاڑوں میں چھپے پڑے رہتے ہیں اور فاقے کرنے کے باوجود جب باہر نکلتے ہیں تو موٹے نظر آتے ہیں۔ اُنکے موٹا ہو جانے کا باعث کیا ہے۔

قدیم انسان

۱۸۵۹ء میں چارلس ڈارون نے جب اپنا نظریہ ارتقا پیش کیا تو اُس کے مقلدین کو یقین ہوگیا کہ شروع میں انسان کے آباؤ اجداد بندر تھے۔ لیکن انسانیت کے موجودہ علمائے اس نظریہ کو بالکل غلط قرار دیا ہے۔ اُنہوں نے متفقہ طور پر یہ ثابت کیا ہے کہ قدیم انسان اپنے انداز، دماغی کیفیت اور دانتوں کی ساخت میں انسان نما بندر سے بالکل مختلف تھے۔ مثلاً انسان کے دماغ کے اندر کی مختلف لکیریں بندر سے زیادہ ابھری ہوتی ہیں، چبلتے وقت بندر اپنے جبڑوں کو اوپر نیچے حرکت دیتا ہے۔ لیکن انسان کے جبڑے گھومتے ہیں۔

تاریخی عہد کے قبل کی جتنی انسانی کھوپڑیاں ملی ہیں۔ ان سے اسی قسم کے اختلافات ظاہر ہوئے ہیں۔ ان میں بعض ایسی ضرور ہیں، جن میں بندر کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ۱۸۹۲ء میں سائنس کے ایک ڈچ عالم کو جاوا میں ایک سر ملا جس کے جبڑے بندر جیسے اور دانت انسان کے جیسے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سر پانچ لاکھ سال سے کم کا نہ ہوگا۔ اس سے زیادہ پرانا دوسرا سر اب تک نہیں ملا ہے۔ اسی طرح ۱۹۲۹ء چین کے ایک ماہر انسانیات کو ایک سر ملا جسکی ٹھوڑی بندر اور دماغ اور دانت انسان سے مشابہ تھے، ۱۹۱۲ء میں سیسکس (انگلستان) میں ایک سر ملا تھا جس کی پیشانی چوڑی، ہڈی موٹی، دماغ انسان ایسا اور دانت بندر کے جیسے تھے۔ گذشتہ اگست میں انسانیات کے علماء کا ایک جلسہ کیمبرج میں منعقد ہوا۔ اس میں ٹرانسوآل کے عجائب خانہ کے ناظم نے ایک بندر کی ایسی ہڈیوں کا ذکر کیا، جو اس کو جنوبی افریقہ کے ایک خطہ میں ملی ہیں۔ اس خطہ میں درخت نہیں ہوتے۔ اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے، کہ یہاں کے بندر زمین پر چلتے ہونگے۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کی چال انسان کی طرح ہوگی کیوں کہ ان کے پاؤں کی ہڈیاں نہیں ملی ہیں۔ ان میں سر کا حصہ گردن سے ملحق ہے۔ جس طرح عموماً گوریلا اور چمپانزی کا ہوتا ہے۔ جبڑے بندر کے جیسے اور دانت بالکل انسان کے جیسے ہیں۔

ان شواہد کی موجودگی میں یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ شروع میں انسان بندر تھے۔ مگر انسانیات کے جدید علماء کا خیال یہ ہے کہ انسان بندر نہ تھے بلکہ بندروں کی ایک مخصوص نسل انسانوں سے مشابہ تھی۔ (معارف)

ریڈیم کی مُرغی

یہ سائنس کی جدید ترین ایجاد ہے۔ یہ کوئی مُرغی نہیں ہے جو کڑک کڑک کرتی چگتی پھرتی ہو، بلکہ یہ ایک آلہ ہے جو اس غرض سے بنایا گیا ہو کہ دنیا میں تھوڑا بہت ریڈیم کا جو خزانہ ہے اس کی حفاظت کرے۔ یہ ایک شناسندہ آلہ ہو جو گھاس کے ڈھیر میں سے سوئی کی تلاش کر سکتا ہو۔ اور اگر کسی میدان بھر میں کوڑا کرکٹ پڑا ہو تو اس میں سے آلپن کو نکال لا سکتا ہے۔ بروقت عمل چونکہ اس سے آواز کڑک کڑک کی نکلتی ہے۔ اس واسطے اس کا نام مرغی رکھا گیا ہے۔

یہ آلہ ایک سلاخ پر مشتمل ہوتا ہے جس کے سرے پر ایک چھوٹا سا "رواں سازی کا کمرہ" (آئی اونی سیشن چیمبر) ہوتا ہے جو ایک افزائندہ (امپلی فیر) اور ایک مکبّر الصوت (لاؤڈ سپیکر) سے ملحق ہوتا ہے۔ جب ریڈیم کا کوئی ذرہ یا کوئی سوئی کھو جاتی ہے تو اس آلہ کا مکبّر الصوت کڑ کنے لگتا ہے اور جب بالآخر وہ ذرہ مل جاتا ہے تو اس کی آواز اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

گمشدہ ریڈیم کی تلاش اس وجہ سے ضروری ہوئی ہو کہ یہ دھات نہ صرف عجیب ترین ہے بلکہ کمیاب ترین بھی ہے۔ ریڈیم کی روشنی اور اس کی گرمی خاص ہوتی ہے۔ وہ پُر از توانائی ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ وجود میں آتا رہتا ہے اور ہمیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دوسری چیزوں میں بدلتا رہتا ہے۔

ریڈیم کی دریافت چالیس برس اِدھر عمل میں آئی۔ اسکی وجہ سے سائنس دانوں کو اپنے بہت سے مسلمہ عقائد ترک کرنے پڑے۔

ریڈیم کے متعلق عجیب بات یہ ہے کہ اس کا وزن کم ہوتا رہتا ہے لیکن بہت ہی آہستہ آہستہ۔ چنانچہ ایک اونس ریڈیم سے فی ثانیہ کوئی دس کھرب ملین جوہر (اے ٹمز) خارج ہوتے ہیں۔ لیکن جوہر خود اتنے چھوٹے اور ننھے ہوتے ہیں کہ ۱۸۰۰ برس کے بعد بھی نصف اونس ریڈیم باقی رہے گا۔ (سائنس)

مجربات

جناب حکیم اکبر حسین صاحب الہ آبادی

اکسیر دق و سل کہربا شمعی ۳ تولہ، سنگ جراحت دو تولہ، سرمہ سفید ایک تولہ تینوں چیزوں کو سوا پاؤ گدھی کے دودھ میں کھرل کرکے قرص بنالیں اور انہیں سکوروں میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ پھر پانچ سیر اُپلوں کی آگ دیں۔ اسکے بعد ٹکیوں کو نکال کر سوا پاؤ گدھی کے دودھ میں کھرل کرکے آگ دیں یہ عمل چھ بار کرنا چاہیئے، پھر دوا کو برگ بانسہ کے پانی میں کھرل کرکے اُپلوں کی آگ دیں یہ عمل تین بار کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوا کو نکال کر اس میں کافور تین تولہ، مازو سبز تین تولہ، گاجنی (کھریا مٹی) ۱ تولہ پیس کر شامل کردیں اور چار رتی یہ دوا شربت اعجاز میں ملا کر صبح، دوپہر اور شام کے وقت مریض کو چٹائیں۔ اگر مریض کمزور ہو تو ایک خوراک میں دو چاول مروارید سائیدہ شامل کردینے چاہئیں۔

فوائد:۔ سل کا مریض اگر سیروں بھی خون تھوک رہا ہو تو اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی اس کو روک دیتی ہیں۔ آٹھ دس دن میں پھیپھڑے کی حالت درست ہو جاتی ہے۔ بخار بھی جلد رفع ہو جاتا ہے۔ میرے معمولات میں سے ہے۔ دوا کا استعمال مریض کو مہینہ سوا مہینے تک مسلسل کرانا چاہیئے۔

اکسیر سل کاگ سوختہ، کافور قیصوری اور جوہر مازو تینوں چیزیں ہموزن لے کر باریک کرلیں۔ اور تین رتی یہ دوا شربت اعجاز میں ملاکر چٹائیں۔ **فوائد**۔ پھیپھڑے کے زخم کو بھرنے میں یہ دوا اکسیر ہے خون کی آمد کو روک دیتی ہے۔ پھیپھڑے کی حالت جلد سدھر جاتی ہے۔

نفث الدم

جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱) گل ارمنی، مرجان سائیدہ، کتیرا، رب السوس، طباشیر، صمغ عربی، دم الاخوین ہر ایک تین ماشہ، نشاستہ چار ماشہ، تخم خطمی چار ماشہ، انجبار ۵ ماشہ، اصل السوس مقشرہ ۵ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اور بقدر ایک ماشہ یہ سفوف لعاب بہدانہ کے ساتھ دیں۔

نوٹ:۔ مرجان کو گدھی کے دودھ میں خوب کھرل کرکے سفوف بنائیں۔

(۲) تخم بارتنگ کا شیرہ مصری سے میٹھا کرکے پلائیں۔

(۳) خون خرگوش ۵۔۵ قطرے ہمراہ عرق گاؤزباں دیں۔

(۴) کافور ایک ماشہ، طباشیر آٹھ ماشہ، مروارید سائیدہ دو ماشہ، سفوف بنالیں۔ خوراک ایک ماشہ، ہمراہ شیرہ تخم خرفہ دیں۔

(۵) سنگ جراحت دو تولہ طباشیر ۴ تولہ، دانہ الائچی دو تولہ۔ سفوف بنالیں اور بقدر ایک ماشہ ہمراہ زلال گل ارمنی دیں۔

نوٹ:۔ گل ارمنی ایک تولہ کو آدھ پاؤ پانی میں بھگو رکھیں اور زلال کام میں لائیں۔

(۶) ستِ گلو اصلی ایک ماشہ، تخم پالک ۴ سرخ علی الصباح بکری کے دودھ کے ساتھ دیں۔

(۷) کافور ایک سرخ، افیون ½ سرخ کی گولی گدھی کے دودھ کے ساتھ دیں۔

(۸) طباشیر، گیرو، دم الاخوین، صمغ عربی بریاں، کوکنار، زہر مہرہ، بسد احمر، کہربا، بل کتھ۔ سب دوائیں ہموزن لے کر سفوف بنالیں۔ خوراک دو ماشہ ہمراہ شیرہ تخم بارتنگ دیں۔

(۹) دم الاخوین، کہربا شمعی، گل مختوم، گل ارمنی، شادنج مغسول، طباشیر، الائچی خورد، سرطان ہندی سب چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں اور بقدر ایک ماشہ ہمراہ نقوع ذیل دیں ——— انجبار ایک تولہ، برادہ صندل سفید ۶ ماشہ، برادہ صندل سرخ نو ماشہ، گلو سبز ۳ ماشہ، نبات سفید ۲ تولہ۔

(۱۰) دم الاخوین ایک تولہ، کہربا شمعی دو تولہ، نشاستہ ایک تولہ، صمغ عربی ایک تولہ، کتیرا ایک تولہ، سنگ جراحت دو تولہ، گل ملتانی دو تولہ، بسد سوختہ تین تولہ، مازو ایک تولہ، تخم خرفہ ایک تولہ، طباشیر ایک تولہ، سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک دو ماشہ ہمراہ عرق بارتنگ

(۱۱) گل مختوم تین ماشہ، گل ارمنی چار ماشہ، نشاستہ چار ماشہ، گل سرخ چار ماشہ، کہربا پانچ ماشہ، حب الآس ۵ ماشہ، تخم خرفہ ۵ ماشہ، سرطان ہندی سوختہ ۵ ماشہ، کتیرا پانچ ماشہ، بسد پانچ ماشہ، طباشیر ۵ ماشہ، شادنج مغسول ۵ ماشہ، رب السوس ۵ ماشہ، صمغ عربی ۵ ماشہ، سب چیزوں کو کوٹ چھان کر گلاب کے ساتھ قرص بنالیں۔ اور ۲ ماشہ یہ قرص ہمراہ آبِ حنا دیں۔

جناب حکیم سید محمد قسیم صاحب جعفری

دوائے مغلّظ نارجیل خشک ایک عدد لے کر اس میں سوراخ کریں اور چار تولہ تخم ملیون ڈال کر گل حکمت کریں۔ اور خشک کر کے ہلکی آنچ میں رکھدیں جب نارجیل کا پوست جل جائے تو آگ میں نکال کر ٹھنڈا کرلیں۔ پھر نارجیل کا مغز اور تخم ملیون کو نکال کر ہم وزن قند سفید شامل کریں اور سب چیزوں کو اچھی طرح کوٹ لیں اور ایک تولہ یہ دوا گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

فوائد:۔ محرک و مقوی باہ ہے۔ مغلظ ہے۔

حب ممسک ایک تولہ پارہ دو عدد سفیدی بیضۂ مرغ میں تین پہر تک کھرل کریں۔ پھر ایک چڑے کو ذبح کر کے اس کا پیٹ صاف کریں اور کھرل کی ہوئی دوا اس میں بھر کر پیٹ بند کردیں اور سیخ پر لگا کر اور بھون کر سُرخ کریں۔ پھر چڑے کی ہڈیوں کو نکال کر باقی سب اجزا کو ذرا سا شہد ملا کر اتنا کھرل کریں کہ دوا گولیاں بننے کے قابل ہو جائے۔ گولیاں چنے کے برابر بنائیں اور ایک ایک گولی صبح و شام پان کے پانی یا شہد کے ساتھ یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔ **فوائد:۔** مقوی و ممسک ہے۔

جناب حکیم مولوی مقبول شاہ وارثی، دہلوی

نمونیہ کی مجرب چٹکی پھٹکری سفید ایک تولہ، نبات سفید تین تولہ۔ دونوں چیزوں کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور ایک رتی سے چار رتی تک چائے یا دودھ کے ساتھ دیں۔

فوائد:۔ ہر قسم کے نمونیہ کے لئے یہ چٹکی اکسیر ہے۔ ڈبہ اطفال میں نہایت مفید ہے۔

برائے دمہ دمہ کے دورہ کو عارضی طریقہ پر روکنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ میرے برادر اکبر حکیم مولوی حافظ عبدالقادر صاحب رضا مرحوم طبیب خاص مہاراجہ صاحب بہادر کپورتھلہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ اور اُنہوں نے مجھ کو یہ نسخہ عطا کیا تھا۔ مدت سے میں بھی تجربہ کر رہا ہوں۔ بادیان، شورہ قلمی تین تین ماشہ کا سفوف کر کے چلم میں تمباکو کی جگہ رکھیں اور نئے حقہ میں رکھ کر نہار منہ دم لگائیں۔ تین دن کے استعمال سے تین مہینے تک دورہ نہیں پڑتا۔

جناب ایم اے، آر نطق صاحب، ریوان

سفوف مقوی باہ ثعلب مصری، شقاقل مصری، موصلی سفید و سیاہ، نشاستہ، موچرس، سبوس گندم، ستاور، موصلی سینبھل تخم کھرینٹی، سمندر سوکھ مسلم، ستِ برگ برگد، ہر ایک ایک تولہ، آرد سنگھاڑا چار تولہ، چہار مغز چار تولہ، گوند کیکر، کتیرا ہر ایک ۵ ماشہ، پنیر مایہ شتر، کشتہ صدف، کشتہ مرجان، ہر ایک تین ماشہ، طباشیر، بہمن سُرخ و سفید ہر ایک ۰ ماشہ۔ مصری کوزہ چار تولہ۔ بہ ترکیب معروف سفوف تیار کرلیں۔ خوراک چھ ماشہ آدھ پاؤ گائے کے دودھ کے ساتھ۔ زیادہ قوی کرنا منظور ہو تو ورق نقرہ ورق طلا حسب ضرورت شامل کرلیں

فوائد:۔ سُرعت، رقت، احتلام اور جریان کے لئے اکسیر صفت ہے۔ مقوی دل و دماغ و جگر ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

روغن باہیہ تخم پلاس ایک سیر پانی میں بھگو کر اوپر کا سُرخ پوست دور کردیں۔ پھر اسے جو کوب کر کے ایک کوزۂ گلی میں بند کر کے بہ ترکیب معروف روغن کشید کریں۔ وقت ضرورت سر و حشفہ بچا کر مالش کریں۔ اور نیم گرم بنگلہ پان باندھ دیں۔ پرہیز معمولی لازم ہے۔ کم خرچ بالا نشین ہے۔

جناب حکیم فتح محمد صاحب، خان گڑھ

شربت تلخ کاسنی ایک تولہ، افسنتین دو تولہ، زرشک ۹ ماشہ، گل بنفشہ ایک تولہ، ریوند خطائی نو ماشہ، نیلوفر ایک تولہ، املی دو تولہ، بیخ کاسنی ۹ ماشہ، بیخ بادیان ۹ ماشہ، کھانڈ آدھ سیر حسب دستور شربت تیار کرکے حفاظت سے رکھیں۔ اور دو تولہ شربت عرق بادیان ۳ تولہ، عرق مکوہ ۳ تولہ کے ساتھ پلائیں۔

فوائد:۔ یہ شربت گو کڑوا ہی لیکن فوائد میں بڑا اکسیر ہے۔ زیادتی صفرا اور پرانے بخار کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہی۔ (از بیاض صالح محمد صاحب)

سفوف دافع دم کشی کشنیز چار تولہ، بالنہ چار تولہ، صندل سفید چار تولہ، آملہ دو تولہ، پوست بہیڑہ ۴ تولہ، بہدانہ چار تولہ، الائچی کلاں دو تولہ، الائچی خورد دو تولہ، طباشیر دو تولہ، کاکڑا سینگی ۱۰ تولہ، تج چار تولہ، گمھاں ایک تولہ، ست گلو اصلی چار تولہ مصری دس تولہ، تمام دواؤں کو علیحدہ علیحدہ خوب باریک پیس کر سفوف بنالیں۔ اور ایک ماشہ یہ سفوف شہد خالص ۶ ماشہ میں ملا کر عرق گاؤزبان پانچ تولہ کے ساتھ دیں۔ فوائد:۔ دم کشی کے لئے بہترین دوا ہے۔ (ایضاً)

کیمیائی نمک بڑ. بکائن، کرنجوہ، تمباکو، پھٹکنڈہ اور کپاس کی لکڑیاں ہموزن لے کر جلالیں اور ان کی راکھ کو چار گنے پانی میں تین روز تک بھگو رکھیں۔ دن میں تین چار بار کسی لکڑی وغیرہ سے ہلاتے رہیں۔ تیسرے روز پانی نتھار کر آگ پر پکانا شروع کردیں۔ تمام پانی جل کر صرف نمک باقی رہ جائے گا۔ اُسے شیشی میں سنبھال کر رکھیں، اور ایک ایک چٹکی تبا شہ میں ملا کر دیا کریں۔

فوائد:۔ بلغم نکال کر سینہ کو صاف کردیتا ہے۔ (ایضاً)

دق وسل نمبر کے بعض نسخوں کی تصدیق

(۱) **اکسیر دق**۔ از حکیم اکبر حسین صاحب (صفحہ ۱۲۹) میں اپنے مریضوں پر استعمال کر رہا ہوں۔ دق معوی میں اکسیر ہے۔

(۲) **اکسیر دق ۲**۔ (صفحہ ۱۳۲) از حکیم محمد رحمت علی صاحب ہمایوں لائل پور۔ ہر وقت مطب میں تیار رکھتا ہوں۔ اور بہت کثرت سے مریضوں پر استعمال کرتا ہوں۔ مناسب بدرقہ کے ساتھ دق وسل کے ہر درجہ میں اکسیر ہے۔ اس سے بہتر نسخہ آج تک میرے تجربہ میں نہیں آیا۔

(۳) **اکسیر تپ دق** (صفحہ ۱۳۳) از حکیم شمس الاسلام صاحب۔ یہ نسخہ بھی میرے تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہی۔ **حکیم دین محمد حاذق**

خنازیر کے لئے طبّ جدید کے مجرّبات

(حقوق محفوظ ہیں)

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی، لاہور

(۱)

گایاکول ۲ منم
اوسٹے لین ۳ "
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو دفعہ بعد غذا دیں۔

(۲)

اوسٹے لین ۵ منم
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۴۰ "
سیرپ کیلسیائی لکٹو فاسفیٹ ۴۰ "
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
ایکوا منتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں۔

(۳)

ویکنیٹول ۴ ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳ "
سیرپ فیرائی فاسفیٹ ۳ "
سیرپ کیلسیائی لکٹو فاسفیٹ ۳ "
ملاکر لعوق بنالیں۔
خوراک ۳۰ منم بعد غذا چٹائیں۔

(۴)

فیرائی آیوڈائیڈ ½ گرین
گایاکول کاربونیٹ ۲ "
کیلسیم لکٹیٹ ۲ "
ایکسٹریکٹ جنشن حسب ضرورت
اس کی ایک گولی بناکر صبح وشام بعد غذا دیں۔

(۵)

کاڈلیور آئل ایک ڈرام
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳۰ منم
لائیکوار آرسینی کیلس ۲ "
میوسیلیج حسب ضرورت
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں۔

(۶)

ایڈکولین ۱۰ منم
سیرپ کیلسیائی لکٹو فاسفیٹ ۱ ڈرام
ایکوا کلوروفارم ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک بعد غذا صبح وشام دیں۔

(۷)

فیرائی آیوڈائیڈ ½ گرین
گایاکول کاربونیٹ ۲ "
کیلسیم لکٹیٹ ۳ "
سیرپ گلوکوس حسب ضرورت
اجزا کو ملاکر ایک گولی بنالیں۔ اور ایسی ایک ایک گولی صبح وشام بعد غذا دیں۔

(۸)

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ منم
ٹنکچر سنکو کمپونڈ ۱۵ "
گایاکول ۲ "
سیرپ کیلسیائی ہائپو فاسفیٹ ۱ ڈرام
ایکوا منتھاپپ ۱ اونس
ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹے بعد دیں۔ اگر مریض خنازیر کو بخار بھی رہتا ہو، تو اس کے لئے نہایت مفید ہے۔

(۹)

آرسینک آیوڈائیڈ ۱ گرین
سٹرکنیا سلفیٹ ایک گرین
ہائیڈرارجرائی پرکلورائیڈ " "
کونین سلفیٹ ۲ ڈرام
آئیڈوفارم ۱ "
اجزا کو ملاکر خوب کھرل کریں۔ اوراسی گولیاں بنالیں۔ ایک گولی روزانہ رات کو سوتے وقت کھلایا کریں۔

(۱۰)

آئیڈوفارم ۱۰ گرین
آرسینک آیوڈائیڈ ½ "
پپسین ۱۲ "
بالسم پیرو ۱ ڈرام
اجزا کو خوب کھرل کرکے ۳۰ گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی صبح وشام بعد غذا دیں۔

(۱۱)

کیلسیم لکٹیٹ ۵ گرین
گایاکول لکوڈ ۳ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک ۲۰ "
وائنم اپی کاک ۵ "
سیرپ ٹولو ایک ڈرام
ایکوا منتھاپپ ایک اونس
ایسی ایک ایک خوراک دن میں ۳ دفعہ پلائیں۔

(۱۲)

ٹنکچر آیوڈین رکٹی فائیڈ ۱ ڈرام
کریازوٹ ۱ "
ملاکر محفوظ رکھیں۔ خوراک دو قطرے ایک گھونٹ پانی کے ساتھ صبح وشام بعد غذا۔

جوابات

(۷۲) **بچوں کا فالج**:- (الف) فالج کے اثرات بہت آہستہ آہستہ دور ہوا کرتے ہیں جن دواؤں سے کچھ فائدہ محسوس ہوا ہے۔ انہی کو جاری رکھنا بہتر ہوگا۔ کوئی ایسی دوا جو اعصاب کو قوت دے اور کوئی ایسا تیل جو اعصاب میں تحریک پیدا کرے پلاتے اور ملتے رہیئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) لڑکی کا معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) باقاعدہ منضج و مسہل کے بعد کوئی مقوی اعصاب دوا استعمال کرائیے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ کسی مقامی معالج سے باقاعدہ علاج کرائیں۔
(حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) حتمی اور شرطیہ علاج کا دعویٰ انسان کے بس کی بات نہیں۔ خوب غور کر کے کسی اچھے معالج کا علاج کرائیے۔ شفا خدا کے ہاتھ میں ہے۔
(حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۳) **کتے کا کاٹا**:- (الف) آپ کا سوال کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ دیوانے کتے کے کاٹنے کے خفیف اثرات کیا؟ آپ یہ لکھیئے کہ آپ آپ کو تکلیف کیا ہے
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) روغن بیر بہوٹی ایک قطرہ بتاشہ میں ڈال کر علی الصباح ذرا سے پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ دو ہفتہ تک مسلسل استعمال کرنے سے انشاء اللہ شکایت جاتی رہے گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کسی ہسپتال میں داخل ہو کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ کسی نزدیک کے ہسپتال میں جا کر باقاعدہ علاج کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ہ) دیوانے کتے کے کاٹے کا زہر اب بھی کچھ باقی ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ خدانخواستہ یہ حالت ناگوار صورت نہ اختیار کر لے۔ بہتر یہی ہے کہ آپ پاسچر انسٹی ٹیوٹ میں ہی علاج کرائیے۔ غالباً سب سے بہتر تدبیر یہی ہے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۴) **دائمی قبض وغیرہ**:- (الف) آپکے صاحب زادے کا جگر خراب ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ کسی اچھے معالج کو دکھا کر علاج کرائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد)

(ب) آلو بخارا ۱۵ دانہ، املی (تمر ہندی) ۲ تولہ، گل سرخ ۲ تولہ، تخم کاسنی ۱ تولہ، عنب الثعلب ۱ تولہ، سنا رکی ۵ تولہ، سب چیزوں کو رات کو تین سیر پانی میں بھگو کر صبح جوش دیں۔ پھر صاف کر کے شکر سفید سوا سیر میں شربت بنائیں۔ اور دو تولہ صبح دو تولہ شام پانی میں ملا کر پلائیں۔ رات کو سوتے وقت سوا پاؤ گائے کے دودھ میں ایک تولہ روغن بادام شیریں ملا کر پلائیں۔ آٹھ دس دن استعمال کرانے کے بعد ہفتہ میں دو دو دن پھر تین دن ناغہ کرا دیا کریں۔ اسی طرح رفتہ رفتہ دوا کو چھڑا دیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کسی مقامی معالج سے تنقیۂ سودا کرائیں یا شربت مارالجبن پیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) معجون دبید الورد چھ ماشہ ہمراہ شربت دینار دو تولہ عرق بادیان ۱۰ تولہ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) ہفتہ میں دو بار سوتے وقت نو ماشہ اطریفل زمانی کھلایئے۔ غذا میں بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی، دال اور کم مصالحہ پڑا ہوا سالن کھلائیے مناسب ورزش کرائیے۔ دھوپ اور کھلی ہوا میں سیر کے لئے مجبور کیجیے۔ ان باتوں پر پابندی سے عمل کرنے سے کوئی وجہ نہیں کہ شکایات کا ازالہ نہ ہو یہ یاد رکھیئے کہ دائمی قبض دواؤں سے نہیں دور ہو سکتا۔ دوائیں صرف طبیعت کی امداد کے لئے ہوتی ہیں۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(و) رات کو سوتے وقت روغن بادام شیریں خالص نو ماشہ، گائے کے دودھ میں ملا کر پلائیں۔ کچی سبزیوں کا استعمال زیادہ کرائیں۔ غذا کے بعد موسمی پھلوں کا استعمال مفید رہے گا۔ آٹا دستی چکی کا موٹا ہو تو بہت اچھا ہے۔ (حکیم رام ناتھ جمبردی)

(۷۵) **کلوروفارم کا بدل**:- (الف) یہ بہت ہی عجیب سوال ہے آخر کلوروفارم میں ایسی کونسی خرابی ہے کہ آپ کو اس کا بدل تلاش کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، اور اگر آپ ڈاکٹر نہیں ہیں تو آپ کو اس کی ضرورت کیا ہے۔ کیا خلاف قانون کاموں کے لئے استعمال کرنا مقصود ہے؟
(ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کلوروفارم کا بدل میں تیار کر رہا ہوں۔ اب تک پوری کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن قوی اُمید ہے کہ کامیاب ہوں گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کلوروفارم کا بہتر نعم البدل معلوم نہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس قسم کی چیز غالباً جرمن میں ایجاد کی گئی ہے۔ لیکن ابھی وہ بہت زیادہ مقبول نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ ابھی وہ ہماری دسترس سے بہت دور ہے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۶) **چہرہ کی سیاہی**:- (الف) جب ڈاڑھی مونڈنے کا نتیجہ بھی روسیاہی ہوتا ہے تو پھر مونڈنا ہی کیوں نہ چھوڑ دیجئے۔ مہاسوں کے لئے بیز زنگ کے صاف کرنے کے لئے کریموزول ایک بہت اچھی چیز ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) کاغذی لیموں کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا اسلائٹ سوپ پر رگڑ کر چہرہ پر ملیں۔ دس منٹ کے بعد پانی سے چہرہ کو صاف کر لیا۔ اسی طرح دن میں دو بار عمل کریں۔ دو ہفتہ کے عمل سے داغ دھبے اور جھائیاں جاتی رہیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) داغ، دھبے، کیل، اور مہاسوں کے لئے پوٹاسی برومائیڈ ۶ × ڈوڈو رتی کی مقدار میں، دن میں چار بار ایک گھونٹ تازہ پانی کے ساتھ نگل لیا کریں دو ہفتہ میں چہرہ صاف ہو جائے گا۔ (حکیم ہمایوں)

(د) سوڈا بائیکارب ۶ ماشہ، نشاستہ ۶ ماشہ، آرد نخود ۶ ماشہ، آرد ماش ۶ ماشہ، گندھک مصفّٰے ایک ماشہ، بورک ایسڈ ۶ ماشہ، ویسلین ۵ تولہ، اسینس آف روز ۶ ماشہ تیار کر کے چہرہ پر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ھ) ڈاڑھی رکھیے خدا کا نور ہے۔ سیاہ رو ہونا اچھا نہیں۔ خیر یہ تو اعتقادی باتیں ہیں۔ ڈاڑھی کے بال ہفتہ میں ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ منڈوائیے۔ ڈاڑھی مونڈتے وقت اُسترے کو کنپٹی سے نیچے کی طرف لائیے۔ ٹھوڑی (ذقن) سے کنپٹی کی طرف نہ لے جائیے۔ ڈاڑھی تو آپ رکھتے ہی نہیں بال کیسے نرم ہوں۔ رہ گیا بالوں کا نرم نکلنا یہ غازہ سے ممکن نہیں۔ اگر کچھ مدّت کے لئے ڈاڑھی کو چھیڑا نہ جائے تو ممکن ہے کہ بال نرم نکلنے لگیں۔ چہرے کی سیاہی دور کرنے کے لئے یورپ کے تمام پوڈروں اور نیس کریموں سے بہتر ہمارا سرسوں والا دیہاتی اُبٹن (غازہ) ہے اس کا نسخہ اور ترکیب تیاری چھوٹی چھوٹی بچیوں کو بھی معلوم ہوتی ہو کہدیجئے، بنا دیں گی۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۷) **تنفس وغیرہ**:- (الف) یقیناً مچھلی کا تیل بہت مفید ہوگا۔ اسی کے ہمراہ گریلائٹ سیرپ، جسے عام طور پر لال شربت کہا جاتا ہے۔ ایک عرصہ دراز تک استعمال کرتے رہیئے۔ ایک چائے کا چمچہ تیل اور اسی کے ساتھ ایک چمچہ شربت روزانہ تین مرتبہ پلائیے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شورہ قلمی اور نوشادر تولہ تولہ بھر لے کر دس تولہ شیر مدار میں حل کریں اور کوزہ میں رکھ کر گل حکمت کریں۔ پھر دو سیر اُپلوں میں پھونک لیں۔ اور دو رتی صبح اور دو رتی شام شہد میں ملا کر چٹائیں، انشاء اللہ اگلے مہینے میں دورہ نہ ہوگا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مچھلی کا تیل اس بچہ کے موافق آئے گا۔ بلکہ دوران استعمال میں ہر تیسرے چوتھے روز دورہ پڑ جایا کریگا۔ آپ دورہ کی حالت میں ایک پڑیہ "فیلسول" تھوڑے سے پانی میں گھول کر پلا دیا کریں۔ دورہ جاتا رہیگا۔ جادو کا سا اثر کرتی ہے۔ جب دورہ چلا جائے تو پھر ۲ ماہ برومسلسل استعمال کرائیں۔ اس سے پُرانی کھانسی اور ذات الجنب وغیرہ رفع ہو جائے گا۔ چار کے چمچہ برابر تازہ پانی میں ملا کر دن میں دو دفعہ پلایا جاتا ہے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ منضج بلغم پیجئے، اس کے بعد مسہل لیجئے۔ تنقیہ کے بعد مقوی اعصاب دوائیں استعمال کیجئے۔ عضو مرتعش پر روغن موم یا روغن مرغ کی مالش کیجئے۔ ہفتہ میں دو بار حب تنکار یا اطریفل ملین رات کو سوتے وقت استعمال کیجئے باقی تدابیر کے لئے میرے جواب نمبر ۲۰ پر عمل کیجئے۔ کامیابی کا بہت زیادہ امکان ہے۔ دوائیں آپ کو دواخانہ ہمدرد سے اچھی مل سکیں گی۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۷۸) **دائمی قبض و رعشہ**:- (الف) رعشہ بھی فالج کی طرح بہت مدت میں جا کر اچھا ہوتا ہے۔ اعصاب کو تقویت دینے والی کوئی دوا مدت تک استعمال میں رکھیے۔ دائمی قبض کے لئے "پیٹرولاگر" چند روز استعمال کر ڈالئے۔ بغیر چھنے آٹے کی روٹی کھایا کیجئے۔ پھل اور سبز ترکاریاں خوراک کا جزو اعظم ہوں۔ گوشت بہت کم۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سم الفار سفید ایک ماشہ، شکر سفید دیسی ایک ہزار ماشہ، دونوں چیزوں کو مسلسل ایک ایک دن کھرل کریں۔ پھر دو رتی یہ دوا علی الصباح مسکہ میں رکھ کر نگل جائیں۔ ہفتہ میں ایک دن ناغہ کر دیا کریں۔ تین چار ماہ دوا کو استعمال کرنے سے تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) حب اذاراقی عنبری استعمال فرمائیں۔ سب شکایتیں کثرت جماع سے پیدا ہوئی ہیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ مرجان ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری نو ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں، اور معجون مقل نو ماشہ رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔

(حکیم سید غلام مرتضٰی شاہ)

(۷۹) **کان بہنا**:- (الف) بہتر ہو کہ آپ اپنا کان کسی حلق ناک اور کان کے ماہر خصوصی کو دکھادیں اور اسکے مشورہ پر عمل کریں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اول کان کو ہائیڈروجن پراوکسائڈ سے صاف کرالیجئے۔ اسکے بعد انزروت ۶ ماشہ اور شہد خالص ایک تولہ کو خوب کھرل کر کے شیشی میں رکھیں اور دو قطرے کان میں ڈال دیا کریں۔ انشاء اللہ آٹھ دس دن کے استعمال سے مواد اور پیپ کا آنا بند ہو جائے گا۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) نقصان تو آخر ضرور ہوگا۔ باقاعدہ علاج کرائیے۔ (حکیم ہمایوں)

(د) ہائیڈروجن پراوکسائڈ ڈال کر کان کو صاف کریں۔ پھر کوڑی زرد کا سفوف ۶ ماشہ، شہد ڈیڑھ تولہ میں ملا کر مدت تک قطرہ قطرہ کان میں ٹپکائیں

(حکیم سید غلام مرتضٰے شاہ)

(ھ) مرض ہے پُرانا اور ابھی آپ جوان ہیں ممکن ہے کہ آپ کے قوت مدافعت کے قوی ہونے سے وہ آپ کو تکلیف نہ پہونچاتا ہو۔ امکان ہے کہ آئندہ چل کر جب عمر زیادہ ہو جائے تو کوئی تکلیف پہونچائے۔ اسلئے ابھی کسی امراض گوش کے ماہر سے معائنہ کرا کر مناسب مشورہ لے لیجئے (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۸۰) **جوڑوں کا درد**:- (الف) مریضہ کو "ایٹوفین" کی گولیاں استعمال کرائیے۔ قبض کا دور ہونا بہت ضروری ہے "پیٹرولاگر" اس کام کے لئے بہت مفید ہے۔ یہ بھی معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ مریضہ کو امراض خبیثہ میں سے تو کوئی نہیں ہو چکا ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اسگند ناگوری سائیدہ دو ماشہ، سورنجان شیریں چار رتی، مسکہ گاؤ ایک تولہ، شکر حسب ضرورت۔ سب چیزوں کو ملا کر صبح و شام چاٹ لیا کریں رفع قبض کے لئے نعوق خیار شنبر میں کیلومل ایک رتی ملا کر رات کو سوتے وقت عرق کوہ کے ساتھ کھا لیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) ہمدردِ صحت کی کسی اشاعت میں اکسیر فالج کے نام سے جو نسخہ چھپا ہے وہ واقعی اکسیر ہے۔ اس پر انعام مل چکا ہے۔ ہر قسم کے ریاحی درد کا اکسیری علاج ہے۔

(حکیم ہمایوں)

(د) معجون سورنجان ۶ ماشہ، عرق عنبرہ تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) یہ مرض سوزاک اور آتشک کے اثر سے بھی ہوتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں لکھا کہ مریض کو سوزاک یا آتشک تو نہیں ہوئی تھی۔ اگر سوزاک یا آتشک ہو چکی ہو تو ان میں جو مرض بھی رہا ہو، علاج میں اس کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے۔ ڈاکٹری اور ہومیوپیتھک علاج آپ کرا چکے ہیں۔ پھر یونانی علاج کی طرف رجوع کیجئے۔ سب سے پہلے یونانی علاج فائدہ بھی کر چکا ہے، لیکن اگر آتشک اور سوزاک کی شکایت رہی ہو تو اس کا ذکر حکیم صاحب سے ضرور کر دیجئے گا۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۸۱) **درد سر وامتلاء:۔** (الف) مریضہ کو روزانہ کم سے کم چار سنترے کھلایئے۔ مچھلی کا تیل خالص اگر پی سکیں تو اچھا ہے ورنہ "بیلول" استعمال کرائیے جو اسی تیل کا مرکب ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اطریفل زمانی ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھلا کر اوپر سے عرق بادیان ایک پاؤ پلا دیا کریں۔ یہ دوا دس بارہ دن تک جاری رکھیں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) اطریفل بادیان ۶ ماشہ عرق گاؤزباں دس تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) ضعف اعصاب کی شکایت معلوم ہوتی ہے کسی طبیب کے مشورہ سے مرکبات فولاد، مرکبات سنکھیا یا مرکبات اذاراقی کا استعمال مفید ہوگا۔ قبض کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے ورنہ دوائیں اثر نہ کریں گی۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(۸۲) **آگ پر چلنے کا نسخہ:۔** (الف) مجھے اندیشہ ہے کہ اب آپ صاحبان کے سوالات کے جواب دینے کے لئے ہم لوگوں کو شعبدہ بازی بھی سیکھنی پڑے گی آخر جلتی ہوئی آگ میں نہ چل سکنا بھی کوئی مرض ہے جس کی دوا تلاش کی جا رہی ہے؟ کسی صاحب کرامت فقیر سے کوئی تعویذ لیجئے۔ لیکن تجربہ کرنے سے پہلے وصیت نامہ کی تکمیل کر دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شعبدہ کی کسی کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ان شعبدوں پر معالج اصحاب کا متوجہ ہونا ضروری نہیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس سال میرے بہت سے ساتھیوں نے روزہ نہیں رکھا۔ اگر میں اس نسخہ کو ظاہر کردوں گا تو ان کے دل سے دوزخ کی آگ کا خوف جاتا رہے گا۔ اور آئندہ وہ روزہ نہ رکھنے کے لئے اور زیادہ دلیر ہو جائیں گے۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(ہ) میرا خیال ہے کہ ہمدرد صحت کے صفحات شعبدہ بازی کے لئے نہیں ہیں۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

(۸۳) **بستر پر پیشاب کرنے کی عادت:۔** (الف) کسی مقامی ڈاکٹر سے کہئے کہ وہ بچوں کی عمر کی مناسبت سے ٹنکچر بیلاڈونا انہیں استعمال کرا دے۔ بچوں کو انڈے زیادہ کھلایئے۔ تل اگر کھلائے جائیں تو وہ بھی مفید ہوتے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) نوشادر، سیاہ مرچ اور گیرو ہم وزن لے کر باریک کرلیں۔ اور دو دو رتی یہ دوا صبح شام اور دوپہر کو ذرا سے پانی کے ساتھ دونوں بچوں کو کھلا دیا کریں۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) کشتہ بیضۂ مرغ ۹ رتی معجون کندر ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دوبار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(د) اس کا ایک اچھا علاج "ہمدرد صحت" کے کسی پرچہ میں "معلومات" کی سرخی کے نیچے چھپ چکا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ جب بچہ صبح کو سو کر اٹھے تو پہلے آپ اسفنج کو سرد پانی سے بھگو کر نچوڑ لیں۔ اسکے بعد گدی سے جہاں سر کے بال ختم ہوتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کو پونچھنا شروع کریں اور کمر سے نیچے تک ریڑھ کی ہڈی کے اوپر پونچھتے جائیں۔ پونچھتے وقت ہڈی پر ڈیڑھ گرہ سے زیادہ چوڑان میں نہ پونچھیں۔ پہلے دن صرف ایک مرتبہ پونچھیں۔ دوسرے دن دو مرتبہ۔ تیسرے دن تین مرتبہ یہاں تک کہ بارھویں روز بارہ مرتبہ پونچھنا پڑے۔ چند روز تک اسی پر مداومت کریں۔ تین ہفتہ کے اندر اندر شکایت جاتی رہیگی۔ (حکیم محمد علی چھپرہ)

(ہ) غروب آفتاب کے بعد بچوں کو کوئی چیز کھانے پینے کی نہ دیں، پیشاب کرا کے سلائیں۔ اور حب بلوط ۲½ تولہ، کندر دو تولہ، اکشنیز خشک بریاں ۱۰ ماشہ گوند ببول ۱۰ ماشہ، گل ارمنی ۱۰ ماشہ، گلنار ۶ ماشہ، کزمازج ۶ ماشہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور تین ماشہ یہ سفوف رات کے وقت پانی سے پھنکائیں۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

(و) افیون خالص ایک ماشہ، زعفران کشمیری دو ماشہ، بزرالبنج ۳ ماشہ، پوست بیضۂ مرغ ۳ ماشہ، کشتہ قلعی ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو خوب باریک کر کے شہد کی مدد سے کالی مرچوں کے برابر گولیاں بنالیں۔ اور دو گولیاں رات کو سوتے وقت پانی کے ساتھ دیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۸۴) **دہشت وغیرہ:۔** (الف) آپ کے دوست ضعف اعصاب میں مبتلا ہیں۔ آپ انہیں دو تین شیشیاں "ایلگزر برومو ولیرین" کی پلا دیجئے اور اسی کے ساتھ ساتھ "انکریٹون" کا استعمال بھی کرایئے اور اسے ایلگزر برومو ولیرین چھوڑنے کے بعد بھی جاری رکھئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) شراب الصالحین بنوا کر استعمال کرایئے نسخہ اکثر قرابادینوں میں موجود ہے۔ (حکیم اکبر حسین الٰہ آبادی)

(ج) مفرح مشکیں ایک ماشہ، کشتہ طلا ایک چاول ملا کر عرق ماء اللحم کے ساتھ کھا لیا کریں۔ دو تین ہفتہ میں انشاء اللہ صحت ہو جائیگی۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ عقیق ایک سرخ دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر عرق گاؤزباں ۱۰ تولہ کے ساتھ دن میں دوبار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) مریض کا کسی لائق طبیب سے علاج کرایئے۔ بغیر دیکھے علاج مشکل ہے۔ (حکیم رام ناتھ جھروی)

(و) خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والا ۶ ماشہ، ہمراہ عرق ماء اللحم عنبری ۵ تولہ، شربت انار شیریں ۲ تولہ صبح اور شام استعمال کرائیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(۸۵) **درد پستان:۔** (الف) آپ نے یہ کچھ نہ لکھا کہ ان کے کوئی بچہ ہو چکا ہے یا نہیں۔ اور اس سات مہینے کی مدت میں وہ بچے کو دودھ پلاتی رہی ہیں یا نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ کسی ہوشیار لیڈی ڈاکٹر کو دکھا کر اس کے مشورہ پر عمل کیجئے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) صرف اس قدر لکھ دینا کہ پستان میں درد ہے کافی نہیں۔ جب تک مریض کی پوری کیفیت نہ معلوم ہو دوا یا نسخہ تجویز کرنا بے کار ہے۔
(حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) اوپر اینٹی فلوجسٹین لگائیں۔ اور اندرونی طور پر معجون کمونی ۹ ماشہ عرق بادیان ۶ تولہ کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کرائیں۔
(حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) مکوہ خشک، گل خطمی، خار خسک، ترنسبی ہر ایک تین ماشہ، افیون ایک ماشہ، سب دواؤں کو پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔ ایک دو گھنٹے کے بعد دھو ڈالیں۔ (حکیم احسان الحق خاں)

(ہ) ست سلاجیت ایک ماشہ صبح و شام ہمراہ عرق بادیان کے کھائیں۔ اور آرد کرسنہ، باقلا، گل بابونہ، خطمی، خبازی، گل خیرو ہم وزن لے کر سرکہ میں پیس کر لیپ کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۶) **خصیوں کی چھوٹاپن**۔ (الف) انثیین کی ساخت میں جو فتور لاحق ہو گیا ہے اس کا ازالہ تو بہت دشوار ہے۔ لیکن ان کی اور تمام شکایات رفع ہو سکتی ہیں۔ انہیں مشورہ دیجیے کہ "پاسوما" کی گولیاں بھی کھائیں۔ اور اسی دوا کے انجکشن بھی کرائیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جناب نے اپنے سوال کو اس قدر مختصر کر دیا ہے کہ طبیب کو رائے قائم کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) معجون خصیہ بز ۶-۹ ماشہ روزانہ صبح و شام کھایا کریں اور کلی صحت کے لئے اصولی علاج کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) آپ روغن بلساں کی مالش کریں۔ اور کمزوری دماغ وغیرہ کے لئے لبوب کبیر استعمال کریں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۷) **مکھن کھانے کا طریقہ**۔ (الف) مکھن کھانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے منہ میں رکھ کر کھا لیا جائے۔ مکھن کے ساتھ کم خرچ اجزاء جسمانی حالت کو برقرار رکھنے کے لئے جو کھائے جا سکتے ہیں وہ ذرا سا نمک اور روٹی کا ٹکڑا ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مکھن ایک چھٹانک، بادام شیریں سائیدہ پانچ عدد، سیاہ مرچ ۷ دانہ، مویز منقیٰ سائیدہ ۷ دانہ، سب چیزوں کو ملا کر صبح یا رات کو سوتے وقت استعمال کیجیے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) مغز بادام مقشر پانچ تولہ، مکھن ۵ تولہ میں ملا کر رکھیں اور دو تولہ یہ دوا صبح کو کھائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) رات کو مغز بادام ۱۰ عدد بھگو کر صبح چھلکا اتار کر ۳ ماشہ برہمی بوٹی کے ساتھ دودھ میں پیس کر پئیں۔ (حکیم رام ناتھ جھمروی)

(ہ) مکھن ۵ تولہ اور مغز بادام ۲۰ دانہ، کوزہ مصری ۲ تولہ اور سیاہ مرچ ۱۰ دانہ باہم ملا کر کھائیں۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۸۸) **برص**:۔ (الف) اشتہارات اکثر دیکھنے میں آتے ہیں۔ ان مشتہرین سے خط و کتابت کیجئے۔ اور اگر خدا شفا بخشے تو ہمدرد صحت کے ذریعہ افادۂ خلق کے لئے اس کا اعلان بھی کر دیجئے گا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) برص کا مکمل علاج ہو سکتا ہے۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) موگرا آئل کے انجکشن کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) روغن بوٹی ساپنی بنا کر لگائیں، اور باپچی اور کلونجی کا سفوف بنا کر ۲-۳ ماشہ صبح و شام عرق عشبہ کے ساتھ کھائیں۔ (حکیم شمس الحق)

(۸۹) **اسہال وغیرہ**:۔ (الف) آپ کو یہ بھی لکھنا چاہیئے تھا کہ دست آنے سے پہلے پیٹ میں درد تو نہیں ہوتا۔ اور پاخانہ کے ساتھ آؤں آتی ہے یا نہیں۔ آپ نے یہ بھی نہ لکھا کہ اتنی مدت دراز تک دست آنے سے آپ لاغر اور کمزور ہوئے ہیں یا نہیں۔ بہرحال آپ ایسا کیجیے کہ ہر قسم کی غذا سے چند روز کے لئے کامل پرہیز کیجئے۔ صرف دودھ دہی، اور پھل کھائیے، سیب خصوصیت سے آپ کے لئے مفید ہونگے۔ اتنے پرہیز کے ساتھ مندرجہ ذیل دوا استعمال کیجئے:۔

کلورو ڈائن ۵ بوند، ٹنکچر کارمی نیٹو ۱۰ بوند، ٹنکچر نکس وامیکا ۵ بوند، شربت نارنج ایک ڈرام اور پانی اتنا کہ سب مل کر ایک اونس ہو جائے یہ ایک خوراک ہے۔ ایسی ایسی تین خوراکیں روزانہ استعمال کی جائیں۔ ایک صبح ایک دوپہر اور ایک شام۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) پوست مسلم، سونٹھ، بادیان بریاں، ہڑ سیاہ بریاں۔ سب چیزیں ہم وزن لے کر باریک کر لیں اور صبح دوپہر اور رات کو سوتے وقت ۱ ماشہ آب آہن تاب کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا ملائم کھائیں، سیب، چاول اور دہی زیادہ کھائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) سٹو ورسل ایک ٹکیہ روزانہ کھانا کھانے سے پندرہ منٹ پہلے پانی سے نگل لیا کریں۔ (حکیم ہمایوں)

(د) کشتہ خبث الحدید ایک سرخ معجون سنگ دانہ مرغ ۶ ماشہ میں ملا کر دن میں دو بار استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضیٰ شاہ)

(ہ) گنگا دھر رس دو رتی صبح کے وقت دہی کے ساتھ اور شام کو باسمتی چاول کے زلال کے ساتھ دیں۔ (حکیم ناتھ جھمروی)

(۹۰) **ختنہ کے زخم**:۔ (الف) ختنہ کا زخم تو کوئی خراب قسم کا زخم نہیں ہوتا کہ جس کے بھرنے کے لئے خاص دواؤں کی ضرورت ہو اگر زخم میں کسی قسم کی غلاظت نہیں پہونچی ہے اور جراثیم کو ہلاک کرنے والی دواؤں سے اسے باقاعدہ دھویا جاتا رہا اور کھلا نہیں رکھا جاتا تو کوئی وجہ نہیں کہ زخم نہایت سرعت کے ساتھ اندمال پذیر نہ ہو۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اونٹ کے بال سوختہ ایک تولہ، کمیلہ مصفیٰ (قنبیل) نصف تولہ، مردار سنگ ۳ ماشہ، سب چیزوں کو خوب باریک کر لیں اور زخم پر چھڑکیں۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(بقیہ مضمون صفحہ ۴۸ پر)

سوالات؟

ضوابط اندراج

(۱) ہر خریدار کو سال بھر میں ایک سوال درج کرانے کا حق حاصل ہے لیکن دوسرے سال اس حق کو استعمال نہیں کیا جا سکتا +
(۲) سوال دو سطروں سے ہرگز زیادہ نہیں ہونا چاہیئے +
(۳) دو سطروں سے زیادہ کے لئے خریداروں کو بھی تین آنے فی سطر کے حساب سے بھیجنے چاہئیں +
(۴) اگر آپ رسالہ کے خریدار ہیں تو نو آنے کے ٹکٹ بھیجکر تین سطری سوال درج کرا سکتے ہیں۔ زیادہ سطور کے لئے مزید تین آنے فی سطر کے حساب سے ارسال کرنے چاہئیں +
(۵) چار سطروں سے زیادہ لمبا سوال کسی خاص حالت کے سوا جس کا فیصلہ جناب مدیر کر سکتے ہیں شائع نہیں ہو سکے گا +
(۶) رسالہ کے خریداروں کو بھی سوال بھیجتے وقت نمبر خریداری اور پتہ ضرور لکھنا چاہیئے ورنہ تعمیل نہ ہوگی +
(۷) سوال کی عبارت مختصر اور صاف ہونی چاہیئے۔ دفتر کو کاٹ چھانٹ کا اختیار بہرحال ہوگا +
(۸) آئندہ ماہ سوال درج ہو جانیکی توقع زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک سوال دفتر میں پہونچ جانے کی صورت میں ہو سکتی ہے +
(۹) ایسے سوالات رسالہ میں درج نہیں ہونگے جن کے لئے دواخانہ یا رسالہ کے پرمٹ کارڈ استعمال کئے گئے ہوں +

منیجر "ہمدرد صحت"

---

(۹۶) ایک ایسے اکسیر الاثر نسخہ کی ضرورت ہے جس کے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے بال نکل آئیں۔ (خریدار نمبر ۵۲۹۴)

(۹۷) میرے بھائی کی عمر بیس سال ہے ایک سال ہوا کہ اسکے تالو میں ایک دانہ خشخاش کے برابر نمودار ہوا جو اب رائی کے برابر ہے۔ اسی عمر میں میرے بھی ایسا دانہ تمام تالو کو گھیرتا ہوا دانتوں تک آگیا تھا جس کو نرم مادہ کا غدود تشخیص کر کے آپریشن کیا گیا تھا۔ یہ غدود ناک تک تھا۔ رائے اور مؤثر علاج کی ضرورت ہے (خریدار نمبر ۷۴۸۶)

(۹۸) مریض کی عمر ۲۰ سال ہے۔ وزن اور جسمانی حالت متوسط، بچپن کی غلط کاریوں اور کثرت جماع کے باعث مرض سرعت انزال میں مبتلا ہے۔ ہر وقت رقیق اور سفید مادہ آتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر سعید احمد صاحب بریلوی خاص توجہ فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۷۳۲۸)

(۹۹) میری عمر ۴۰ سال ہے دائمی قبض کی وجہ سے بادی بواسیر ہے اور منہ کی جھلی متورم ہو کر سفید چھالے پڑ جاتے ہیں۔ کوئی مجرب دوا تحریر فرمائیے۔ خریدار نمبر ۳۶۹۴

(۱۰۰) مریض کے دونوں پاؤں پر کھجلی کی شکایت ہے۔ کھجلانے سے چھلکے اترتے ہیں۔ اور زردی مائل رطوبت بہتی ہے۔ گھی لگانے سے قدرے تسکین ہوتی ہے اور خارش بہت ہوتی ہے۔ بعض لوگ چنبل کہتے ہیں۔ تکلیف بڑھ رہی ہے حذاق کرام کوئی مناسب علاج تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۸۳۴۵)

(۱۰۱) چار پانچ سال سے گردن میں کان کے قریب ایک گلٹی آہستہ آہستہ بڑھ رہی ہے اس میں درد نہیں ہوتا اور نہ پیپ موجود ہے۔ (خریدار نمبر ۷۸۶۲)

(۱۰۲) میری اہلیہ کی عمر ۳۰ سال ہے۔ جب سے وہ بالغ ہوئی ہے اس وقت سے وہ حیض کی کمی کی شکایت میں مبتلا ہیں۔ ۲۶ گھنٹے میں مشکل سے دو تین تولے خون آتا ہے اسی حالت میں پانچ بچوں کی ماں ہوئیں۔ لیکن بچے سب تین تین مہینے کے ہو ہو کر مر گئے۔ پیدائش کے پچیس دن بعد دودھ سوکھ جاتا ہے۔ اور بچہ دودھ کے لئے تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے۔ اب ڈیڑھ سال سے حمل نہیں ٹھہرا۔ لیکن پیٹ کچھ بڑا اور اونچا ہے۔ اکڑوں بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ بدہضمی ہے۔ کبھی کبھی پتلے پاخانے بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ (خریدار نمبر ۳۶۷۲)

(۱۰۳) ایک عورت کے چہرے پر بال ہیں جن سے چہرہ بہت بدنما معلوم ہوتا ہے۔ اطباء کرام ازراہ کرم کوئی آسان نسخہ تحریر فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۳۹۵۲)

(۱۰۴) میری اہلیہ کو بیس سال سے دائمی قبض اور سیلان الرحم کی شکایت ہے۔ اگر کوئی دوا نہ کھلائی جائے تو دو دو دن تک پاخانہ نہیں ہوتا۔ ان امراض کے لئے کوئی بہتر نسخہ تجویز فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۷۹۱۳)

(۱۰۵) میری عمر ۲۵ سال ہے۔ ایک سال سے دائیں جانب پھیپھڑے میں درد ہے۔ کبھی یہ درد بائیں جانب اور کبھی پیچھے کی جانب بھی ہوتا ہے۔ معدہ میں کچھ بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بے قراری معلوم ہوتی ہے، بھوک کم ہے کبھی معدے میں درد اور جلن بھی ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کی خدمت میں عرض ہے کہ کم خرچ نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۶۱۱۴)

(۱۰۶) مجھ کو پانچ سال سے نزلہ کی شکایت ہے۔ سردی کے موسم میں نزلہ کا زور ہوتا ہے۔ اب میری عمر ۲۴ سال ہے۔ انگریزی علاج کے علاوہ یونانی اور آیورویدک کے جوشاندے، مطبوخ اور حب جدوار وغیرہ استعمال کر چکا ہوں۔ دوران استعمال میں افاقہ رہتا ہے۔ دوائیں بند کرنے پر پھر تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے میرے لڑکے (عمر ۱۵ سال) کو بھی نزلہ کی شکایت ہے۔ براہ مہربانی کوئی آسان علاج تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۵۵۰۳)

(۱۰۷) میری عمر ۳۲ سال کی ہے۔ ڈیڑھ سال سے جوڑوں اور گھٹنوں میں درد ہے، اعضا شکنی ہر وقت رہتی ہے۔ موسم گرما میں ہتھیلیوں اور تلووں سے شعلے نکلتے ہیں اور زمین پر پیر رکھنے سے چرکے لگتے ہیں۔ اور موسم سرما میں چیونٹیاں سی کاٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ دو تین منٹ زمین پر پیر رکھنے سے ایڑی میں درد شروع ہوتا ہے اور پیر اٹھانے پر کم معلوم ہوتا ہے۔ (خریدار نمبر ۸۲۳۰)

(۱۰۸) کان میں پچیس سال سے بہتا ہے۔ کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ عمر چالیس سال ہے۔ (خریدار نمبر ۷۲۵۵)

(۱۰۹) زکام کی شکایت اکثر رہتی ہے، سر میں بوجھ رہتا ہے، تالو میں خشکی، زبان پر سفیدی اور پاؤں میں لڑکھڑاہٹ رہتی ہے۔ کوئی مجرب نسخہ تحریر فرمائیے

جس سے یہ تمام شکایتیں دور ہو جائیں۔ (ایک سائل)

(۱۱۰) میرے پانچ لڑکے تندرست و توانا پیدا ہوئے اور وہ دانت نکلتے وقت دستوں کی وجہ کمزور دبلے ہو کر ڈھائی تین سال کی عمر کے اندر اندر فوت ہوتے گئے۔ بیوی کو کوئی بیماری نہیں۔ صرف پرسوت کی شکایت ہے۔ اس وقت بیوی کو چار ماہ کا حمل بھی ہے۔ حکمائے کرام کوئی مجرب المجرب کم قیمت نسخہ تجویز فرمائیں۔ (خریدار نمبر ۱۴۴۵۱)

(۱۱۱) جگر و طحال بڑھے ہوئے ہیں، خون خراب اور طبیعت میں گرمی خشکی ہے۔ اکثر قبض رہتا ہے۔ دونوں فوطے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ (خریدار نمبر ۸۰۴)

(۱۱۲) پانچ سال کا بچہ گذشتہ سال پہاڑ پر رہا، پسوؤں کے کاٹنے سے ٹانگوں پر بہت سی پھنسیاں نکلیں جو بہت دنوں میں ٹھیک ہوئیں، اس کے بعد بائیں ٹانگ سوکھ کر چھوٹی ہو گئی جس سے بچہ لنگڑا کر چلنے لگا۔ ڈاکٹر کا خیال ہے کہ بخار میں ہو گئی ہے۔ ہماری یاد میں بخار نہیں ہوا۔ اطبائے کرام توجہ فرمائیں (خریدار نمبر ۸۱۰۵)

(۱۱۳) میں کوئی پانچ سال سے درد شکم میں مبتلا ہوں عمر ۴۸ سال ہے۔ ابتدا خلوئے معدہ میں درد ہوتا تھا جوارش کمونی استعمال کرنے سے کچھ دنوں سکون رہتا تھا، اب مسلسل دن میں ایک دو بار قبل از غذا ہوتا ہے۔ حال ہی میں ایک طبیب صاحب نے ناف پیٹ کی مالش کرائی۔ اس وقت سے کھانے کے بعد رات کو بارہ یا ایک بجے پشت میں درد شروع ہوتا ہے۔ گرم پانی سے سینکنے سے سکون ہوتا ہے۔ براہ کرم کوئی معقول نسخہ بتا کر شکر گذار فرمایا جائے۔ (خریدار نمبر ۸۵۱۴)

بقیہ مضمون صفحہ ۴۶ سے آگے

(ج) بورک ایسڈ ۳ ماشہ، آیوڈوفارم ۱ ماشہ دونوں کو خوب حل کر کے ختنہ کے زخم پر چھڑکیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) مرہم داخلیون لگائیں۔ اس سے انگور جلدی آجاتا ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۱) **بچوں کے لئے قبض کشا شربت**:- (الف) "گریپائٹس سیرپ" جسے لال شربت بھی کہتے ہیں، بچوں کو وہ تمام فائدے پہونچا سکتا ہے جو آپ نے لکھے ہیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی) + (ب) شربت اعجاز دیجئے۔ تمام شکایتیں رفع ہوں گی۔ (حکیم اکبر حسین الہ آبادی)

(ج) شربت انجیر مرکب اس بارہ میں نہایت مفید ہے۔ (حکیم ہمایوں)۔ (د) سوڈا بائیکارب ۶ ماشہ، کیلومل آدہ ماشہ عرق انیسون ۱ تولہ، شربت بہل تین تولہ۔ سب چیزوں کو ملا کر حسب ضرورت استعمال کریں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)۔

(۹۲) **نتھنوں کی سختی**:- (الف) ایسی بیماری کے متعلق آپ کو یا آپ کے عزیز کو کیوں فکر ہو کہ جس سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔ احتیاطاً اتنا کیجئے کہ کسی اکر کو جو ناک کے امراض کا ماہر خصوصی ہو ایک مرتبہ دکھا کر یہ اطمینان کر لیجئے کہ یہ کوئی بیماری تو نہیں ہے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) اندرونی طور پر اطریفل زمانی نو ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ بیرونی طور پر جدوار گھس کر لگائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(ج) مریض کا معائنہ ضروری ہے۔ (حکیم شمس الحق خاں)

(۹۳) **گلے کے غدود**:- (الف) ڈاکٹروں کی رائے صحیح ہے ابھی وقت ہے کہ آپ کامل توجہ سے اس کا علاج کرا لیں۔ مچھلی کا تیل یقیناً بہت مفید ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر فولاد اور کیلسیم کے مرکبات بھی استعمال کرائے جائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) سیرپ فیری آیوڈائیڈ استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ صحت ہوگی۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ایک چمچہ، کاڈ لیور آئل ایک چمچہ دونوں کو ملا کر دن میں دو بار استعمال کرائیں۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(۹۴) **ہلیلہ سیاہ کا استعمال**:- (الف) آپ نے اپنے دوست کی بیماری تو لکھی نہیں کہ کیا ہے، خود ہی ان کے لئے نسخہ تجویز فرمایا کہ صرف ایک سال تک ہڑیں کھایا کریں۔ اور اب انہی حکیم صاحبان سے کہ جن کی طرف سے بقول خود مایوس ہو کر آپ نے یہ نسخہ تجویز کیا ہے یہ پوچھ رہے ہیں کہ ہڑوں کو سوتے وقت کھایا جائے یا صبح کو نہار منہ۔ اگر بیچارے حکیموں کو یہ نسخہ معلوم ہوتا تو آپ کو مایوس ہی کیوں ہونا پڑتا۔ اب آپ ایسا کیجئے کہ ہمدرد صحت میں یہ نسخہ اور اسکی ترکیب استعمال شائع کرا دیجئے، تاکہ بہت سے حکیم صاحبان اس سے مستفید ہو سکیں۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) مریض کے مفصل حالات لکھ کر مشورہ لیجئے۔ تاکہ بعد میں کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) ہلیلہ کا استعمال مریض کے حالات پر منحصر ہے۔ عورتیں ہلیلہ استعمال کر سکتی ہیں۔ (حکیم رام ناتھ جھجروی)

(۹۵) **فتق**:- (الف) فتق کا بہترین، صحیح ترین اور مکمل ترین علاج یہی ہے کہ آپریشن کرا دیا جائے۔ (ڈاکٹر سعید احمد بریلوی)

(ب) جوہر نوشادر ۴ رتی روزانہ مریض کو پانی کے ساتھ استعمال کرائیں۔ (حکیم ہمایوں)

(ج) فتق کا بہترین علاج آپریشن یا پیٹی ہے۔ (حکیم سید غلام مرتضےٰ شاہ)

(د) فتق کا مناسب علاج یہ ہے کہ پیٹی باقاعدہ لگائی جائے۔ (حکیم رام ناتھ جھجروی)

دشمن جان امراض کی فہرست

کیا آپ خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں مبتلا ہیں؟

ہیضہ وغیرہ
ذیابیطس
کمزوری اعضاء ہضم بوجہ امراض مخصوصہ
بچوں کی بیماریاں
کمزوری عضو
اسقاط حمل
ضعف قلب
آنکھوں کی بیماریاں
کمزوری دماغ
امراض معدہ وجگر
سرعت انزال
سوزاک
جنون
جریان
ضعف باہ
ضعف [illegible]
طاعون
خرابی ایام
ضعف [illegible]
ناصور
کنٹھ مالا
بالوں کی بیماریاں
سیلان الرحم
پائیوریا
نامردی
گٹھیا
امراض خون
نزلہ
تلی
پیچش
بے لذتی
آتشک
دق وسل
دمہ
احتلام

اگر ایسا ہے

تو آئندہ صفحات میں سے اپنے مرض کی دوا انتخاب کر لیجے۔ جو یونانی طب کے سب سے بڑے اور مکمل و منظم دواخانہ کی لاثانی اور اکسیری دوائیں ہیں، ماہرین فن، اور بڑے بڑے راجہ مہاراجہ نواب صرف "ہمدرد دواخانہ دہلی" پر ہی اعتماد کرتے ہیں انشاءاللہ آپ بھی اسی خادم ملک و فن دواخانہ کی دوائیں استعمال کر کے مایوس نہیں ہونگے خادم مینیجر ہمدرد دواخانہ دہلی۔

درس صداقت

"خدا خوب جانتا ہے کہ ملک کی خدمت کس طرح انجام دے رہا ہوں، یاد رکھو اگر تم نے ذرہ برابر بد دیانتی کی تو قیامت کے تمھارا گریبان ہوگا اور میرا ہاتھ ہوگا"

شہید فن ہمدرد خلائق حکیم حافظ عبد المجید رحمۃ اللہ علیہ بانی ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حب طاعون عنبری

یہ گولیاں طاعون کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہیں بطور حفظ ماتقدم اگر اس کا استعمال کیا جائے تو بفضلہ تعالےٰ طاعون سے محفوظ رکھتی ہیں قیمتی ادویہ سے تیار شدہ ہیں زمانہ طاعون میں اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے،

ترکیب استعمال، بحالت مرض دو دو صبح ۔ دوپہر شام پانی یا عرق گلاب کے ساتھ استعمال کریں ؛ بطور حفظ ماتقدم دو گولیاں صبح کو کھائیں ✤

قیمت فی درجن چھ ۶/ آنے ✤

روغن ناصور

دنیا میں ناصور کیلئے بہترین دوا ہے، ہزاروں مایوس العلاج مریض اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا چکے ہیں ۔ بیخطا اور مجرب ہے ✤

ترکیب استعمال، ناصور کو نیم کے پانی سے یا صابن سے صاف کر کے اس دوا کے تین چار قطرے ٹپکائیں یا روئی کی بتّی میں یہ لگا کر بتّی کو ناصور میں رکھیں، قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ (عہ/۱)

نوٹ: شیشی کو بوقت استعمال ہلا لینا چاہیئے ✤

معجون اوجاع

یہ معجون ہر قسم کے ریاحی درد کے لئے اکسیر صفت ہے ۔ خصوصاً گٹھیا ۔ نقرس کے پرانے سے پرانے اس سے حیرت انگیز طور پر صحتیاب ہو چکے ہیں ۔ اس معجون کی سب سے بڑی صفت یہ ہے کہ غلیظ مواد کو اجابت کی راہ خارج کرتی ہے، قبض کشا بھی ہے ✤

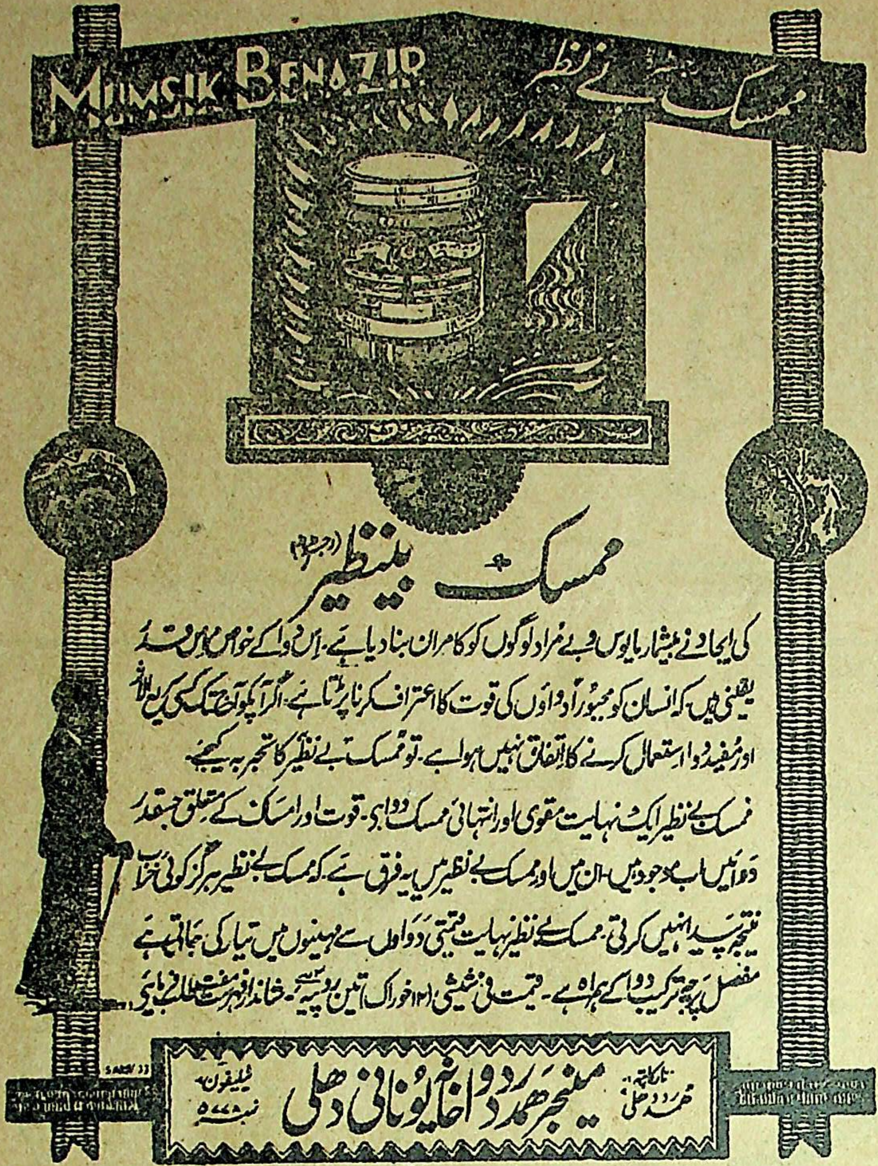
قیمت فی تولہ صرف دو آنے (۲/)

جوہری

امراض سوداوی مثلاً آتشک و گٹھیا وغیرہ کیلئے ایک کامیاب و نفیس دوا ہے آتشک خواہ نیا ہو یا پرانا دونوں کیلئے نہایت مفید ہے ۔ رعشہ، فالج، وغیرہ آتشک کے نتائج سے محفوظ رکھتی ہے ✤

ترکیب استعمال ۔ یہ دوا کیپ شول میں محفوظ ہے اس کو احتیاط سے پانی سے نگل لیا جائے تاکہ دوا کا اثر منہ میں نہو سکے ۔ غذا میں دودھ مکھن وغیرہ کا استعمال حسب برداشت کرنا چاہیئے، فی خوراک ار


HUBUB MOQAVI MAIDA
حب مقوی معدہ
حبّ مقوی معدہ
کم خرچ بالا نشین
کی مثل ان ہی گولیوں پر صادق آتی ہے۔ تمام امراض معدہ میں مفید ہیں غذا کو جلد ہضم
کرتی ہیں پیٹ کا درد منٹوں میں دور کرکے سکون کا پیغام پہنچاتی ہیں بدہضمی و متلی کو
رفع کرتی ہیں قبض کیلئے بھی مفید ہیں ایک بکس بیسیوں مریضوں کو
کافی ہوتا ہے قیمت فی بکس صرف آٹھ آنہ
تار کا پتہ "ہمدرد" ٹیلیفون نمبر ۵۵۶
ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی
مکمل فہرست مع جنتری مفت طلب کیجئے


MUMSIK BENAZIR
ممسک بے نظیر
ممسک بینظیر (رجسٹرڈ)
کی ایجاد نے بیشمار مایوس و بے مراد لوگوں کو کامران بنا دیا ہے۔ اس دوا کے خواص اس قدر
یقینی ہیں کہ انسان کو مجبوراً دواؤں کی قوت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اگر آپکو آج تک کسی کیمیائی
اور مفید دوا استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا ہے۔ تو ممسک بے نظیر کا تجربہ کیجئے۔
ممسک بے نظیر ایک نہایت مقوی اور انتہائی ممسک دوا ہے۔ قوت اور امساک کے متعلق جسقدر
دوائیں اب موجود ہیں۔ ان میں اور ممسک بے نظیر میں یہ فرق ہے۔ کہ ممسک بے نظیر ہرگز کوئی خراب
نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ ممسک بے نظیر نہایت قیمتی دواؤں سے مہینوں میں تیار کی جاتی ہے
مفصل پرچہ ترکیب دوا کے ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۲ خوراک) تین روپیہ۔ خانہ زاد فہرست مفت طلب فرمایئے
تار کا پتہ: ہمدرد دہلی
ٹیلیفون نمبر ۵۵۶
مینیجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

روغن بے نظیر (رجسٹرڈ)

یہ تیل بالوں کی سیاہی اور درازی چمک کا بہترین محافظ ہے اور اسکے علاوہ اکثر دماغی امراض کو مفید ثابت ہوا ہے۔ درد سر، دماغ کی کمزوری دور کرنے میں نہایت پُرتاثیر ہے۔ نیز اسکی اعلیٰ درجہ کی طاقت دماغ تک ہی محدود نہیں بلکہ اسکی حکمی تاثیر بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرنے اور گرنے سے محفوظ رکھتی ہیں، نہایت مؤثر ثابت ہوئی ہے مثل اور خوشبودار روغنوں کے اسکا استعمال رکھا جائے تو انشاءاللہ تعالیٰ تمام دماغی امراض سے محفوظ رہیں گے +

قیمت فی شیشی صرف بارہ آنے (۱۲)

کھانسی اور دمہ کی لاثانی دوا

اکسیر سعال (رجسٹرڈ)

انسانی زندگی کا پھیپھڑوں کی تندرستی اور سلامتی پر دارومدار ہے یہی وجہ ہے کہ ان میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ صحت کیلئے نہایت مضر ہوتا ہے آج کل ابنائے وطن بلغمی کھانسی اور دمہ کی شکایت میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

"اکسیر سعال" اس شکایت کا کامیاب علاج ہیں اور چند روز کے استعمال سے مرض میں حیرت انگیز طور پر تخفیف ہونے لگتی ہے اور تکلیف دہ مرض رفع ہو جاتا ہے اس مرض سے جو عام کمزوری ہو جاتی ہے اسکو قوت سے بدل دیتی ہے +

ترکیب استعمال ایک قرص شہد یا مکھن میں ملاکر استعمال کریں اس کے دوران استعمال میں دودھ حسب برداشت استعمال کرنا چاہیئے +

قیمت فی شیشی (۴۰) خوراک، ایکروپیہ چار آنہ (عہ)

نزلہ زکام و کمزوری دماغ کی بےخطا دوا

خمیرہ نزلی جواہر والا

تجربہ شاہد ہے کہ طالب علم، وکیل منصف اور دماغی کام کرنیوالے اکثر زکام، نزلہ و کمزوری دماغ وغیرہ کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اور عام اشخاص بے احتیاطی کیوجہ سے ان امراض کا شکار نظر آتے ہیں ان حضرات کے لئے یہ عجیب و غریب بےخطا دوا بنائی گئی ہے۔ اس دوا کے بہترین فوائد دیکھکر یونانی طب کی ہمہ گیری کا اعتراف کرنا ہے، کیسا ہی پرانا نزلہ زکام ہو اسکے استعمال سے اسکا قلع قمع ہو جاتا ہے طرفہ یہ ہے کہ یہ دوا اعلیٰ درجہ کی مقوی دماغ بھی ہے ضعف اعصاب کو مفید ہے بھوک لگاتی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان مہلک امراض سے نجات حاصل کریں تو آپکو دنیا میں اس سے بہتر دوا نہیں مل سکیگی اسکی قدر آپ اس کے استعمال کے بعد ہی کر سکتے ہیں (ترکیب استعمال)، ۶ ماشہ یہ خمیرہ صبح یا شب کو سوتے وقت استعمال کریں۔ ترش ثقیل اور زیادہ سرد اشیائسے پرہیز کرنا چاہیئے، قیمت ۴ تولہ رکھی گئی ہے جو اسکے بیش بہا فوائد کے اعتبار سے بہت کم ہے +

دولابی

ذیابیطس کے مریضوں کو مژدہ ہو کہ اس مرض کے لئے ایک کامیاب دوا تیار ہو گئی ہے اس دوا کو تیار کرنیکا فخر ہمدرد دواخانہ کو حاصل ہے،

اور اسکا نام

دولابی

ہے، ذیابیطس شکری ہو یا سادہ دونوں اقسام میں "دولابی" اکسیر صفت ہے۔ اس کی چند خوراکیں مرض کی قوت کو توڑ دیتی ہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے جو عوارض گردہ جگر، سینہ وغیرہ میں واقع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا انکی اصلاح کرتی ہے +

قیمت فی شیشی چوبیس خوراک (۳ روپے)

تین روپے +

مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے جسمیں ہر مرض کا علاج درج ہے +

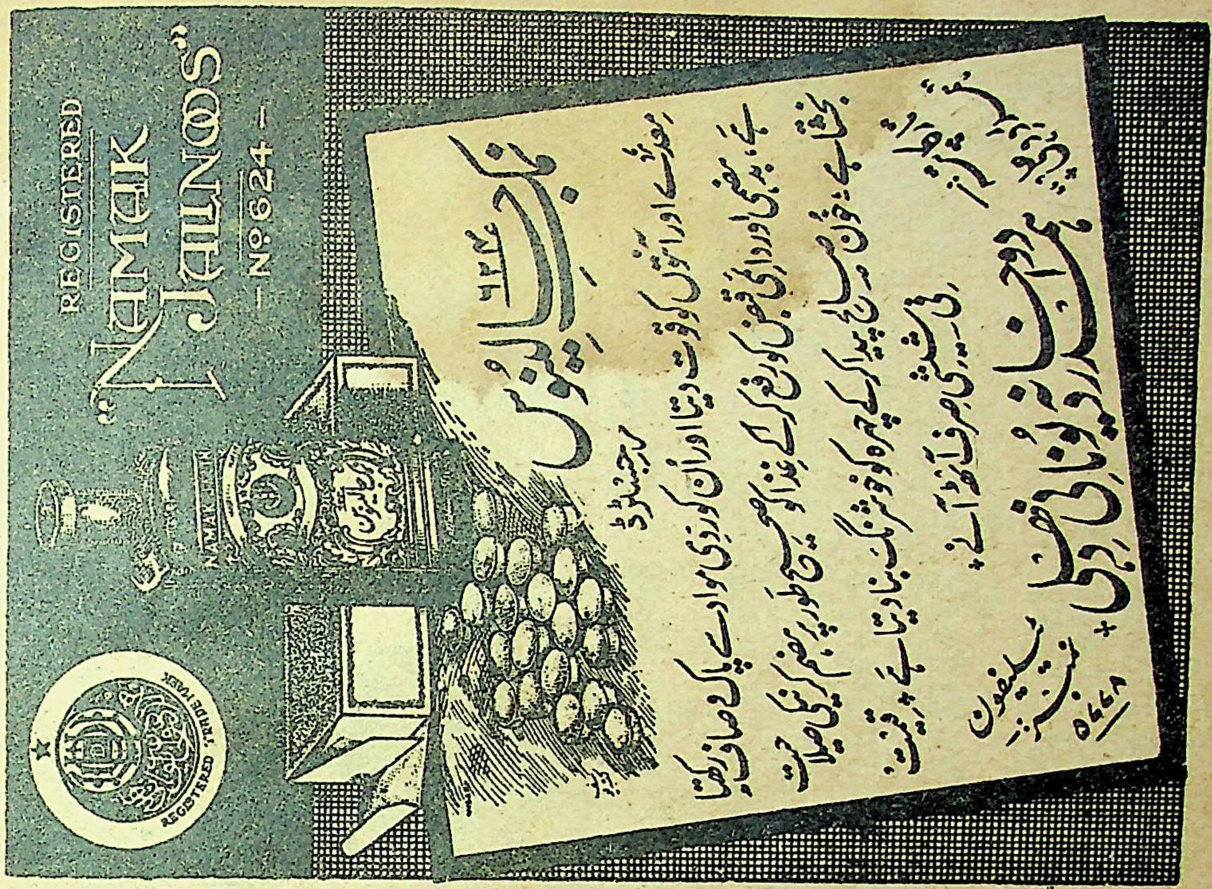


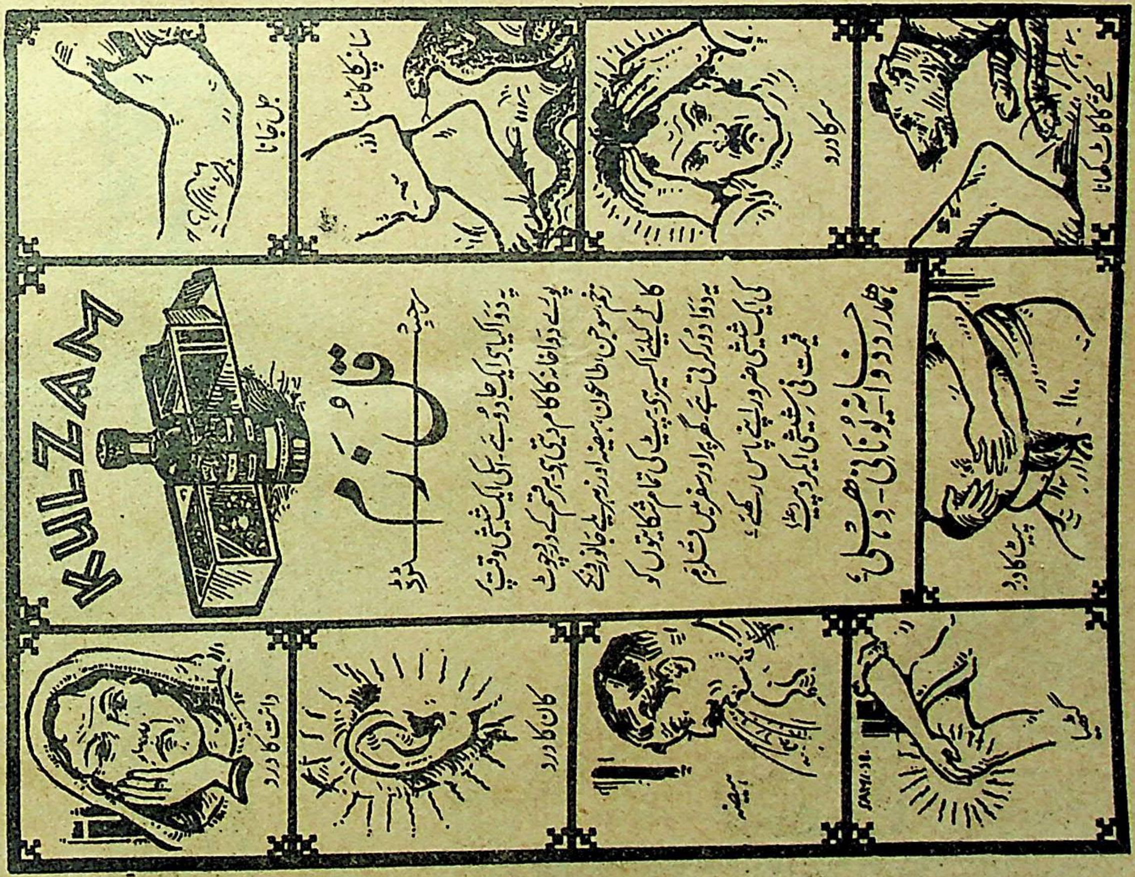


"مفصل شاندار باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے، جس میں ہر مرض کا علاج درج ہے"

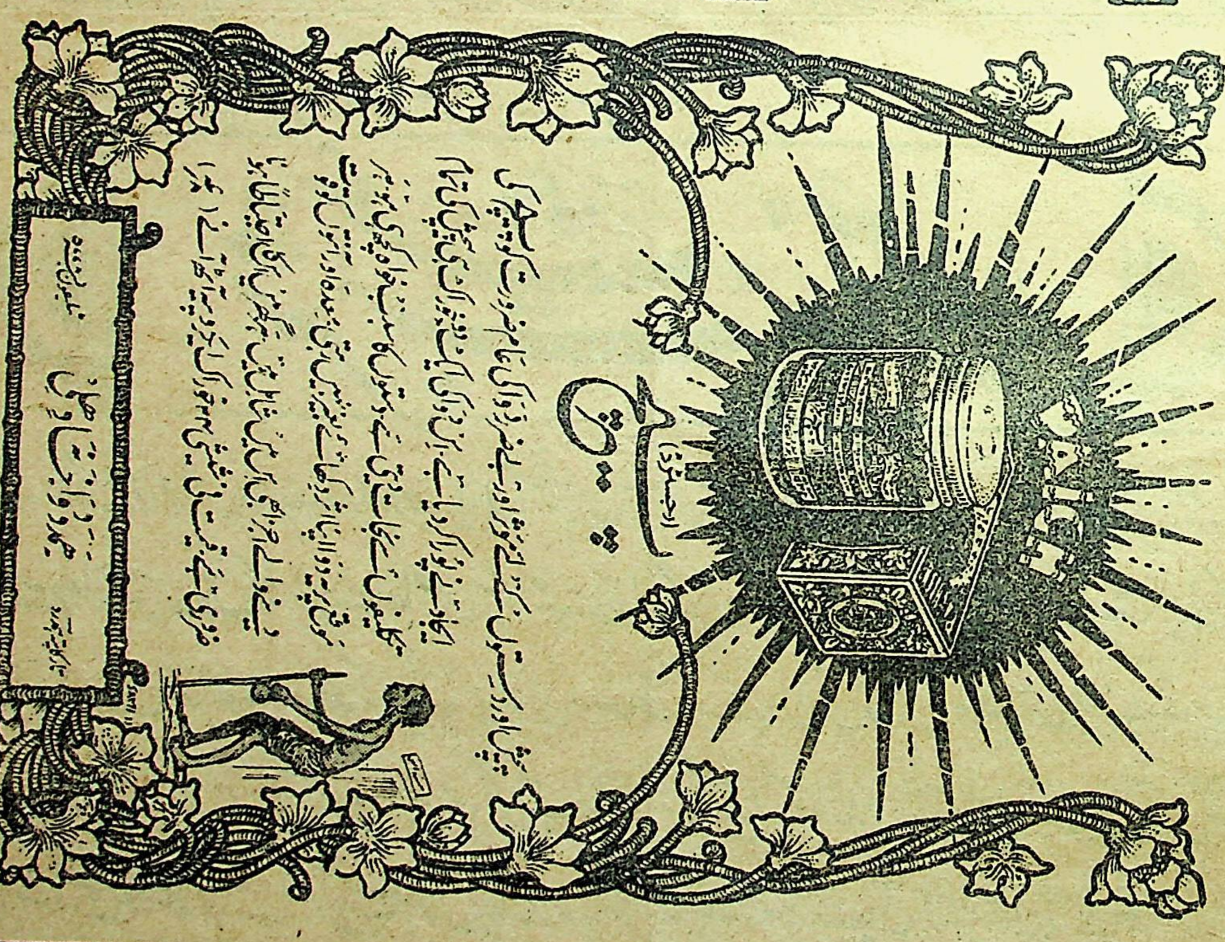

TILA-I-AZAM.


KHAMERA NUZLI
JAWAHARWALA


REGISTERED
"Namak Jalinoos"
— No 624 —


KULZAM


MISAL



فسادِ خون پھوڑے پھنسی کیلئے دو نایاب دوائیں

معجون مصفّی خاص

یہ معجون فسادِ خون پھوڑے پھنسی کے لئے اکسیر ثابت ہوئی ہی چند ہی روز میں خون کو صاف کر کے بدن کو کُندن بنا دیتی ہی۔ دیرینہ سے دیرینہ امراض اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھے کرتی ہی۔ خارش کو رفع کرتی ہی آتشک کے لئے نہایت مفید ہی۔ زخموں کو خشک کر کے جانفرسا تکلیف سی نجات دیتی ہی گھٹیا کے درد اور جُذام میں بھی اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہی۔ عجیب چیز ہی۔ قیمت فی ڈبیہ دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (۲؍۸)
ترکیب استعمال، چھ ماشہ یہ معجون شربت عشبہ خاص ۴ تولہ پانی ملا کر استعمال کریں۔ ترش اور گرم اشیاء سے پرہیز ضروری ہے ؛

شربت عشبہ خاص

عشبہ کے بےنظیر خواص طبِّ قدیم و جدید میں مسلّم ہیں، درحقیقت عشبہ امراض خون کی مفید ترین دوا ہے ہمدرد دواخانہ میں اس کا شربت خاص اہتمام سے بنایا گیا ہو اور اسمیں دُوسری مفید ادویہ شامل کر کے اسکے خواص میں غیر معمولی اضافہ کر دیا گیا ہی۔ خون کو صاف کر کے بدن کی خارش اور پھوڑے پھنسیوںکو چند ہی روز میں آرام کرنا اسکا معمولی کرشمہ ہی۔ اگر آپ خدانخواستہ گٹھیا کے درد اور جُذام میں مبتلا ہیں تو اس شربت کی شفابخشی ملاحظہ فرمائیں، ترکیب استعمال چار تولہ یہ شربت بقدر ضرورت پانی ملا کر "معجون مصفّی خاص" چھ ماشہ کھا کر اوپر سے شربت پی لیجیے۔ قیمت فی بوتل (۲۰ یوم کی دوا) دو روپے (عہ)

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

اکسیر شفا (رجسٹرڈ)

ہر قسم کے جنون کیلئے دنیا میں بہترین دوا ہی اسکے بینظیر فوائد کو تسلیم کیا گیا ہی جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہی جنون جو اختناق الرحم (باؤگولہ) کیوجہ سے ہو اسکے لئے عجیب و غریب چیز ہی اس دوا کی مدت استعمال مرض کی نوعیت کے لحاظ سے مختلف ہی لیکن عام طور پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز کا استعمال پورے فائدے کے لئے کافی ہی +

ترکیب استعمال۔ ایک قرص صبح کو شربت روح افزا چار تولہ کے ساتھ استعمال کرائیں اگر شربت نہ مل سکے تو صرف پانی کے ساتھ استعمال کریں +

قیمت فی قرص تین آنہ (۳/)

روغن اکسیر خنازیر (رجسٹرڈ)

یہ روغن خنازیر (کنٹھ مالا) کیلئے نہایت مفید ثابت ہوا ہی نوّے فیصدی خنازیری مریض اس دوا سے صحتیاب ہو گئے ہیں۔ خنازیری گلٹیوں کو چند روز میں تحلیل کر دیتا ہی۔ ترکیب استعمال۔ بقدر ضرورت یہ روغن گرم کر کے پندرہ منٹ تک مالش کریں اسکے بعد ارنڈ کا پتہ یا پان گرم کر کے باندھ دیں۔ قیمت فی شیشی جو ایک مریض کے لئے کافی ہی تین روپے (سے)

معجون مقوی و ممسک

یہ معجون قوت مردمی کیلئے حیرت انگیز ہی بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہی باہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہی دل عیش و نشاط کا مرکز بنجاتا ہی۔ ناکارہ اور عاقبت نااندیش لوگوں کو زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہی۔

ترکیب استعمال۔ ایک ماشہ رات کو سوتے وقت پاؤ بھر دودھ کے ساتھ استعمال کریں +

قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ)

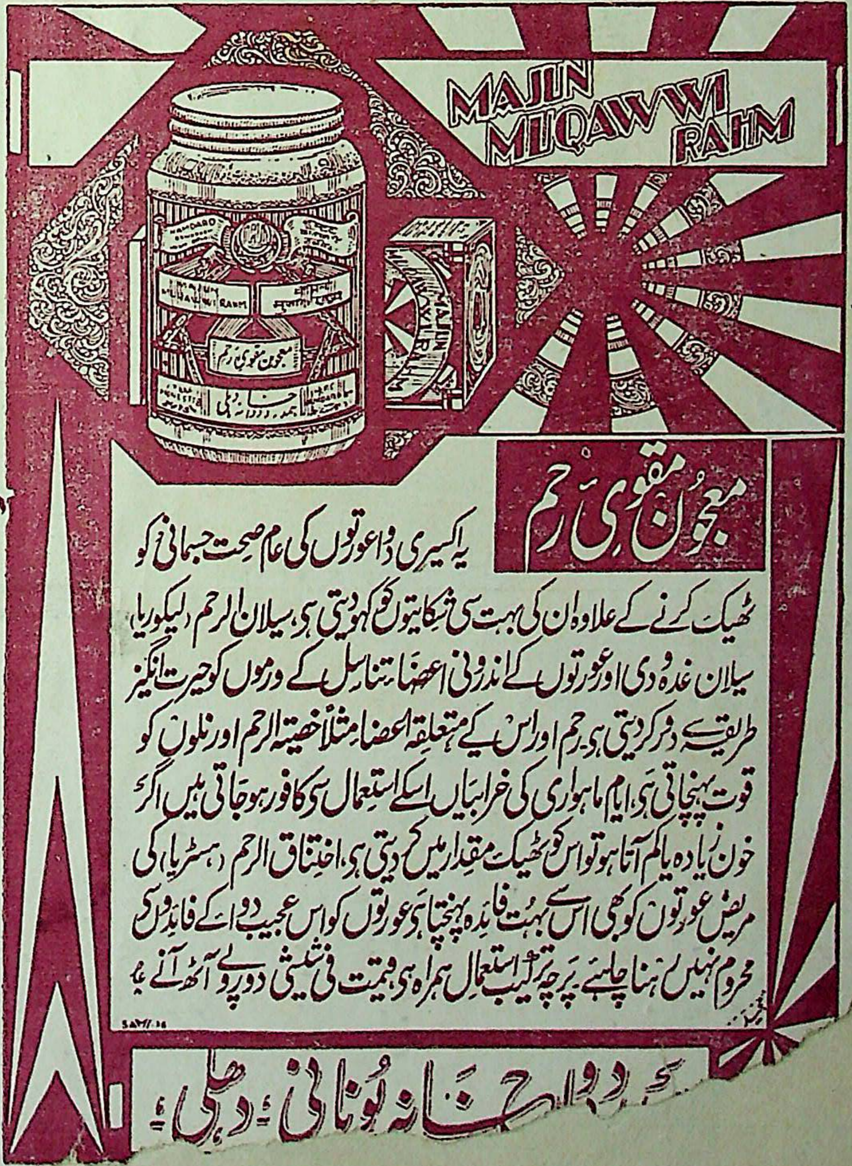
طلا الماس

ہیرے کا مشہور اور بے نظیر طلا

یہ عجیب و غریب طلا ہی جسکے فوائد کا چرچا عام ہی ہیرے جیسے قیمتی اجزا ہی خاص اہتمام کے ساتھ تیار کیا جاتا ہی۔ عضو مخصوص کی ہر قسم کی خرابی رفع کرنے میں عدیم المثال ہی سست اور بیکار اعصاب از سر نو تازہ ہو جاتے ہیں کجی لاغری۔ کمزوری کو جلد رفع کرتا ہی اسکے چند روزہ استعمال سے مریض غیر معمولی قوت محسوس کرنے لگتا ہی

ترکیب استعمال۔ ایک گولی کا ۱/۴ حصہ لعاب دہن میں گھسکر حشفہ اور سیون چھوڑ کر لگائیں۔ اوپر سے پان باندھ دیں دوران استعمال میں جماع سے قطعی پرہیز +

قیمت فی گولی چار روپے (للعہ)


MAJIN MUQAWWI RAHIM
معجون مقوی رحم
یہ اکسیری دوا عورتوں کی عام صحت جسمانی کو
ٹھیک کرنے کے علاوہ ان کی بہت سی شکایتوں کو کھو دیتی ہے۔ سیلان الرحم (لیکوریا)
سیلان غدودی اور عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل کے ورموں کو حیرت انگیز
طریقے سے دور کر دیتی ہے۔ رحم اور اس کے متعلقہ اعضاء مثلاً خصیۃ الرحم اور نلوں کو
قوت پہنچاتی ہے۔ ایام ماہواری کی خرابیاں اسکے استعمال سے کافور ہو جاتی ہیں اگر
خون زیادہ یا کم آتا ہو تو اس کو ٹھیک مقدار میں کر دیتی ہے۔ اختناق الرحم (ہسٹریا) کی
مریض عورتوں کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ عورتوں کو اس عجیب دوا کے فائدہ سے
محروم نہیں رہنا چاہیے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے
...دواخانہ یونانی، دہلی


روغن بے نظیر رجسٹرڈ
سر کے بالوں اور دماغ کی بیماریوں کیلیے
طب یونانی کا بہترین تیل ہے
بالوں کی چمک اور سیاہی کا محافظ ہے
دردسر، نزلہ، زکام کیلیے بمنزلہ اکسیر ہے
بے ضرر، خوش رنگ و خوشبودار ہے
مقوی دماغ ادویہ سے کیمیائی اصول پر تیار ہوتا ہے
قیمت فی شیشی بارہ آنے
ملنے کا پتہ ہمدرد دواخانہ یونانی، دہلی
BENAZIR HAIR OIL
HAMDARD
DAWAKHANA UNANI, DELHI

AN ILLUSTRATED TIBBI MONTHLY

HAMDARD-I-SEHAT

FOUNDED IN MEMORY OF
THE LATE HAKIM HAFIZ ABDUL MAJEED DEHLAVI
FOUNDER OF THE HAMDARD DAWAKHANA DELHI



OUR TUBERCULOSIS NUMBER

This special issue contains matter of interest not only to members of the medical profession but to all who are interested in combating this dreadful disease and those whose families have been the victims of its ravages. Doctors, Hakims and Vaids will find in it valuable informations regarding the latest methods of diagnosis and treatment, and it contains articles from distinguished medical men of several foreign countries throwing light on the extent of the disease in their country and the measures undertaken to safeguard their people from the attacks of this insidious and ruthless enemy. To the general public our Tuberculosis Number will serve the purpose of an encyclopœdia, telling them all they should know to keep themselves immune and to ensure timely and intelligent treatment for those unfortunates who happen to contract the disease. We consider this moment specially opportune for our Tuberculosis Number because of the nationwide effort now being made under the inspiration and guidance of Her Excellency Lady Linlithgow to fight the disease in this country, and hope that our service to this great cause will be welcome[d] and appreciated.

As in all our previous special issues, we have combin[ed] scientific with literary interest, and set an example of how the t[wo] may be combined for common benefit Our readers may th[ere]fore expect a wide variety of reading material attractive in i[ts] and grouped round a central theme.

Over 350 pages.

PRICE

Special Edition As. 12 : Ordinary Editio[n]

Postage one Anna.

EDITOR: HAKIM H. ABDUL H[...]

Subscription YEARLY ONE RUPEE.

HAMDARD MANZIL, DELHI.

Printed at the [...] [...]iting Works, by Thakur Das & Sons a[nd] Published by [...]